UNIVERSAL
LIBRARY
OU-232775
UNIVERSAL
LIBRARY

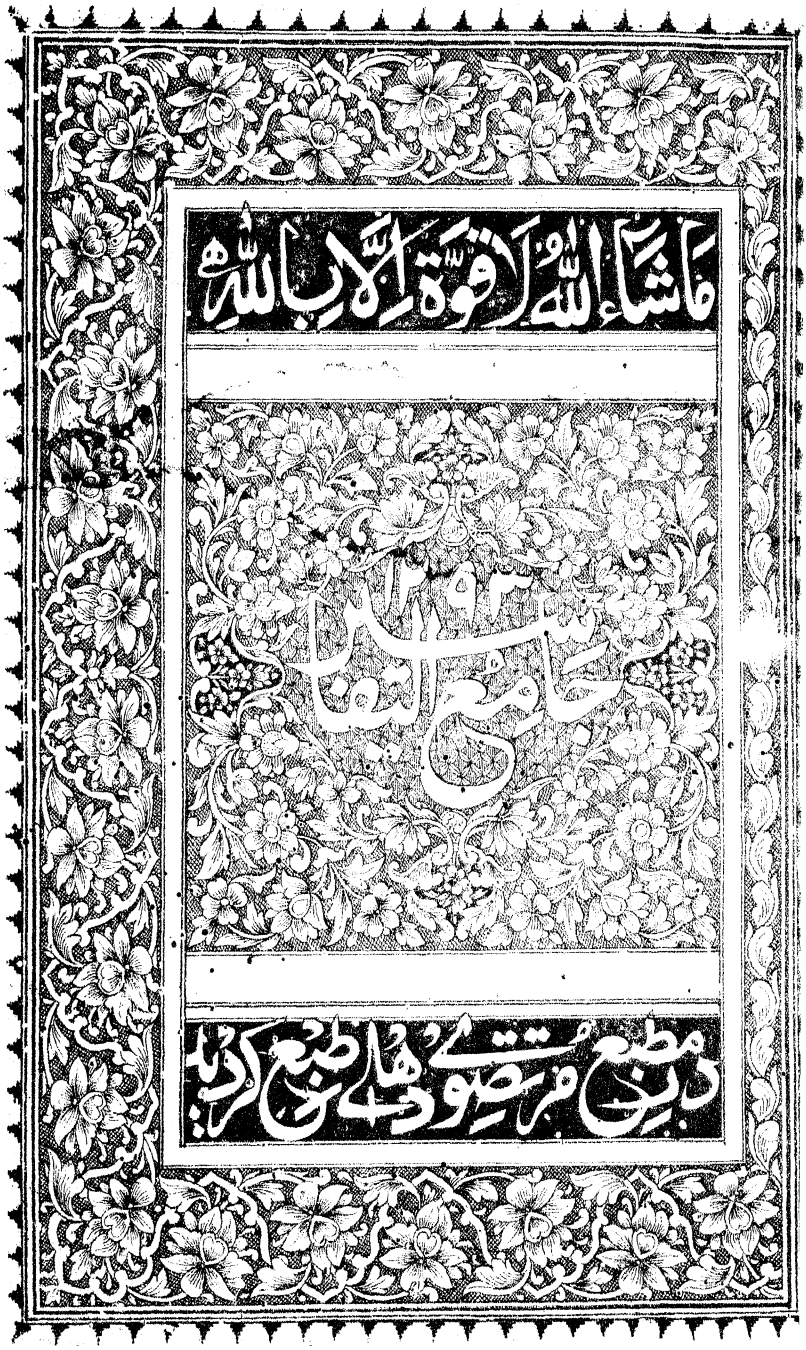
ماشاء الله لا قوة الا بالله
جامع التمثيل
در مطبع مرتضوی طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعلمين نذيرا فتحدى باقصر سورة من سورة مصاقع الخطبا ومن العرب العربا
فلم يجد به قديرا وافحم من تقدمه من لعارضته من فصحاء العدنان وبلغاء قحطان حتى حسبوا انهم سحروا التسحيرا ثم مين لنا
ما نزل اليهم حسبا عن لهم من مصالحهم ليتدبروا اليه وليتذكروا اولو الالباب تذكيرا فكشف قناع الاغلاق عن
آيات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات هن رموز الخطاب تاويلا وتفصيلا وابرز غوامض الحقائق
ولطائف الدقائق ليتجلى بهم خفايا الملك في الملكوت وخبايا القدس والجبروت ليتفكروا فيها تفكيرا وتتدبر هم قوا الله حكما
وقضاعها من تفويض الآيات والمعانيها ليذهب عنهم الرجس ويطهرهم تطهيرا فمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد
فهو في الدارين حميد وسعيد ومن لم يرفع راسه لاطفاء نيرا سه يخش فيما سيصلى سعيرا فيا واجب الوجود يا فائض الجود
يا غايته كل مقصود وصل عليه صلوة توازي غناره وتجازي عناره وعلى من اعانه لتقريراه افضل عليا من
بركاتهم واسلك بنا مسالك اولئهم وسلم عليهم وعلينا تسليما كثيرا اما بعد حمد ولغت كے بعد يه فقير حقير سرايا تقصير قليل البضاعة
عديم الاستطاعة خادم العلما خاكپاے محمد عبد القادر غفر الله له ولوالديه ولمشايخه بخدمات عاليات هزاران دين
ومحبان تقوى شعار كے بعد اداے سلام بنيت الاسلام كے عرض كرتا هے كه يه كتاب كامل النصاب بعبارت قليل
مضامين كثير مصداق خير الكلام ما قل ودل قاطع بدعات كفور افع سمات فجور مسمى بجامع التفاسير مصنفه جناب
فاضل مآب اسوة الكاملين بحجت العارفين قدوة المحققين زبدة المدققين خاتم الفقهاء المحدثين مقبول بارگاه رب
العالمين حضرت مولانا ومرشدنا مولوى محمد قطب الدين صاحب هلوى مهاجر في سبيل الله نور الله مرقده تلميذ ارشد
خاتم المحدثين وارث علوم سيد المرسلين شهزاد آفاق جناب مولانا مولوى شاه محمد اسحاق صاحب رحمة الله عليه كى
اور بسبب تاليف كا يه هے جيكه مولانا مرحوم نے ديكها كه پست هوگئين همتين اور سست هوگئے جو صلبي سچ تحصيل
علم دين كے اور رغبت كرنے لگے لوگ طرف زبان اردو كى اسواسطے اردو زبان مين بنظر افادة عام وخواص اور وسيلة
نجات اخروى سمجهكر تاليف فرمايا ٭ روز قيامت هر كسى در دست گيرد نامه ٭ من نيز خاطر شوم تفسير قرآن در بغل

پس مولانا مغفور نے جزاہم عند ہم خیر عدن ولفح الیہ بسہام الطالبین کہ ایسی خوبی کے ساتھ اس تفسیر تفاسیر مختلفہ
واحادیث صحیحہ اور مسائل فقہیہ وغیرہ مین جمع کر دیا کہ آجتک کوئی تفسیر زبان اردو مین ایسی نظر مین نہین آئی کہ اوس سے
ہر ایک خاص وعام مستفیض ومستفید ہوسکتا ہو بجز عالم کی کہ کلام ذوالمقال کے ضمن مین جا بجا طرح طرح کے اشکال ودقائق
متعلقات علم سے رکھتا ہے کہ رفع اوکا بغیر علم کے ہر گز میسر نہین مگر اسمین مطالب تفاسیر کو مناسبت دی
اسطرح ربط دیا ہے کہ اشکال مدققہ سمجھ مین ہر ایک کے آنے لگین اسواسطے کہ بعد لکھنے آیۃ کے اول تو ترجمہ فتح الرحمن
مولفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا زبان فارسی زبان اردو ومعہ علامت فتح اور پھر ترجمہ موضح القرآن شاہ عبد القادر
کے سے اشارہ ہوا اور تفسیر مدارک سے ساتھہ لفظ مد اور جلالین سے بلفظ سر یا جلا اور تفسیر معالم التنزیل سے کنایہ لفظ
معا اور تفسیر بحر العلوم سے ساتھہ زبحر اور منثور کا بعینہ اور روح البیان سے ساتھہ لفظ روح اور بیضاوی سے ساتھہ
لفظ بعینہ کے لکھا اور بعد بیان چند آیات اور تفاسیر کے جو کچھہ آیات سے حاصل مطلب سمجھا گیا ساتھہ لفظ تنبیہ کے
اوسکو تشریح اور تصریح کر کے احادیث معتبرہ اور مسائل فقہیہ مناسب اوس مقام کے لکھکر نام کتاب کا بعینہ لکھا
اور جس حدیث کی شرح سے لکھا ہے اوسکے اشارات بھی لکھدیے ہین مثلاً اشارہ شرح ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
کا بلفظ ع اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بلفظ ح یا حق اور سید جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کا بلفظ سید ہے
اور جس تفسیر یا حدیث سے جس آیت کی تفسیر یا فائدہ لکھا ہے اوس جملے کو نقل کر کے آخر مین لفظ الخ کہ مخفف
الی آخرہ کا ہے لکھا تا طالب دیکھہ لے اور تحقیق لفظی اور ترکیب عربی بھی کچھہ اور حاشیہ کے درج کی تا اہل علم
بہرہ یاب ہون اور جس جگہہ فائدہ ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب یا شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ کا آیا اوسکو بھی درج کیا اور سہو
کو دور لانے ترجمہ کا یہی ہے کہ ترجمہ فتح الرحمن سے ترکیب عربی اور موضح القرآن سے مطلب قرآن خوب سمجھہ مین
آتا ہے بعض جگہہ بعینہ ترجمہ اور کہین حاصل اوسکا لکھکر بنشانی کر دی گئی ہے جسکو شبہہ ہو اوسے دیکھہ لے پس
جسوقت کہ جناب مدوح رحلت فرما ہوئے تو اونکے خلف رشید مجمع الاخلاق والحیا جناب نواب محمد نصیر الدین
خان صاحب سلمہ اللہ تعالے نے اوراق منتشرہ جا بجا سے بہم پہونچا کر اوس گنج بے بہا کے بالقیہ کو ۱۲۹۱ھ ہجری
مطبع مظہری مین چھپوایا ایزد متعال اس ستودہ صفات کو سلامتی وعافیت دارین کی عطا کر کے مزم اقصا پہونچاوے
اور تمر رہبہ بھی واضح رہے کہ یہہ کتاب مستطاب تفسیر قرآن منیر الرحمان مصنفہ جناب فیض سحاب مورد بوارق الٰہی ومصدر
شوارق نامتناہی اسوۃ العارفین منتجبۃ المحققین قدوۃ المدققین فقیہ السلف عمدۃ الخلف عالم الفقہا والمحدثین مقبول
بارگاہ رب العالمین حضرت مولانا محمد دمنا مولوی محمد قطب الدین مغفور مرحوم نور اللہ مرقدہ کی بزمانہ سابق بقدر
نصف دو مرتبہ طبع ہو چکی تھی یک مرتبہ اخیر سے سورۂ زمر تک اور دوسرے مرتبہ سورۂ حجرات تک بعد اوسکے مولانا مغفور نے
سورۂ قاف سے تفسیر مذکور کو بیان فرمایا سورۂ ملک تک بعد ازان ممدوح مرحوم نے عزم ہجرت فرمایا چنانچہ بعد
ہجرت کے مکہ معظمہ مین بہ توفیق فوز ہو کر تفسیر مذکور سورۃ الطارق تک تصنیف فرمائی تھی کہ تقدیر الٰہی سے بقولہ تعالے
اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون از نجہان فانی بعالم جاودان رحلت فرما گئے جو تفسیر نصف
سیپارہ باقی رہ گئی تھی تو اکثر مسلمانان شایقان باعث اسس بات کے ہوئے کہ تم اس تفسیر موصوف کو
تکملہ کرو تا کہ مردمان دینداران فیضیاب ہون ہر چند کہ اس فقیر حقیر ہیچمدان کو لیاقت تکملہ تفسیر مذکور کی نہ تھی لیکن

بحسب اصرار محبان دوستان کے اس فقیر خاکپائے علما و عدیم الفرصت نے مافق عبارت تفسیر سابق اگرچہ اوس مرتبہ کو نہین پہونچی لیکن واسطے فائدہ عوام مسلمانان کے اختتام کو پہونچایا اور مشتی از خروارے حالات جناب مولف اس تفسیر کے اس مقدمہ مین تحریر ہوتے ہین کہ حال تقوے و طہارت حضرت ایشانکا اظہر من الشمس تہا اور حضرت مولانا مولوی محمد شاہ اسحق صاحب زبان مبارک سے فرمایا کرتے تہے کہ جسنے صحابہ رضوان اللہ کو نہ دیکہا ہو وہ قطب الدین کو دیکہہ لے اور علم حدیث اور فقہ مین حضرت ممدوح وحید العصر تہے صاحب تصانیف کہ اونکی کل تصانیف مقبول بارگاہ الہی ہین عوام مومنین اون سے منتفع ہوتے ہین قریب پچیس کتابین تالیف فرمائین تہین منجملہ اون کے مظاہر حق شرح مشکوٰۃ کی ہے اپنے زمانہ مین امام المحدثین شمار کئے گئے اور چنانچہ یہہ کتاب موصوف اور حضرت الیشان سے کرامات و خوارق بہی صادر ہوئے ہین ایکدفعہ حضرت موصوف بعزم سفر حج جہاز مین تشریف رکہتے تہے پانی پینے کا ناپاک ہوگیا ناخدا نے کہا کہ یہی پانی ناپاک پینے کو ملیگا حضرت ممدوح نے اوسکو سمجہایا کہ پانی پاک دوسرا موجود ہے اگر پانی ناپاک ہوتا تو شیرینی پیدا جاتا اوس جاہل نے حضرت کے فرمانے کو قبول نکیا حضرت ایشان نے جذبہ مین آکر قسم کہائی کہ یہہ پانی ناپاک ہم ہرگز نہ پیوین گے اللہ تعالے ہمکو اپنی قدرت کاملہ سے پانی پاک پلا دیگا اوسیوقت آسمان سے بقدرت خدا سے ابر آیا اور باران رحمت اسقدر نازل ہوا کہ تمام مردمان جہاز نے پانی بارش کا جمع کرلیا وہ ناخدا مذکور یہہ حال دیکہکر نہایت حضرت والا کا معتقد ہوا اور حضرت ممدوح کا مرید ہوا آور حضرت کی عبادت کا یہہ حال تہا کہ سفر و حضر مین آدہی رات سے جاگتے تہے اور نماز تہجد ادا کرتے تہے ونکو بعد تعلیم علم حدیث و تفسیر و فقہ کے ورد و وظائف درود وغیرہ پڑہتے تہے اور رات دن مین تالیف کتب دینیات بہی کرتے رہتے تہے اور اکثر صیام تسجات سال بہر مین ادا فرماتے تہے اور تعویذ واسطے طالبان کے اکثر مرحمت فرماتے تہے - فوائد عملیات حضرت جناب والا کے مجرب اور مشہور ہین اور وعظ درس یوم منگل اور جمعہ مدام فرماتے تہے اور حضرت وعظ مین نہایت گریہ زاری کرتے تہے غرض کہ جیسا کہ حال سہنے خائف اور لرزان اور ترسان خشیت الہی سے حضرت ایشان کا دیکہا ایسا حال اوس زمانہ مین اور علما کا نہ پایا گیا اور حضرت موصوف بنیہ مصداق اس آیتہ کے تہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور حضرت وقت بیماری کے دعا فرماتے تہے کہ الٰہی میرا خاتمہ بالخیر احد الحرمین مین کیجیو وہ دعا حضرت کی اللہ جل شانہ نے قبول کی کہ حضرت موصوف نے مکہ معظمہ مین بتاریخ ۷ ماہ رجب المرجب سنہ ۹۱۲ ہجری مین انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اللہم اغفر لمولفہ واستاذہ وساعیہ واغفر لی ولاستاذی ولمشائخی ولوالدی واجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصیحتک واحفظ وصیتک یارب العالمین وصلے اللہ علے خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین تمت تمام شد تاریخ ۱۹ ماہ رمضان المبارک

سنہ ۹۲۱ ہجری فقط

سورۃ ق مکیۃ وھی خمس واربعون اٰیۃ وثلثۃ ارکوعا

سورہ ق مکی ہی نازل ہوئی بعد سورہ مرسلات کی اور بعد سورہ حجرات کے اسلئے لکھی گئی کہ اوسکے اخیر میں ذکر منافقوں کا ہے
اور اوسکے اول میں ذکر کافروں کا اور اوسمیں مناسبت کی ہیں دونوں میں اور آیتیں اسمیں پینتالیس ہیں اور
رکوع تین اور کلمات تین سو چھبیس اور حروف ایکہزار پانسو بیس بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع کرتا ہوں میں ساتھہ نام خدا بخشنے والے مہربان کے ق والقراٰن المجید قسم قرآن باعزت کی کہ لوگ منکر خدا کا
فخر کرتے ہیں قسم ہے اوس قرآن بڑی شان والی کی تفسیر قرطبی کہا کہ یہہ ساری سورہ کی ہی بقول حسن وعکرمہ
اور عطاء اور جابر کے اور کہا ابن عباس اور قتادہ نے کہ کئی ہی سوا آیہ ولقد خلقنا السموٰت والارض و
ما بینھما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب کے کہ یہہ مدنی ہی اور صحیح مسلم میں ام شریک سے
حارثہ النعمان سی ہی کہ کہا ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے اس سورہ کو ہر روز جمعہ کے منبر پر جبوقت کہ خطبہ پڑھتے
اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ کیا پڑھتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
عید الاضحی اور عید الفطر میں کہا اونہوں نے کہ پڑھتے تھے دونوں عیدوں میں ق والقراٰن المجید اور اقتربت الساعۃ
وانشق القمر اور اختلاف کیا ہی ق کی معنوں میں کہ کیا ابن پس کہا یزید اور عکرمہ اور ضحاک نے کہ وہ ایک پہاڑ ہے گھیرنے
والا زمین کو زمرد سبز کا اور سبز ہو گیا ہے آسمان اوسسے اور اوسپر دونوں کناری آسمان کے ہیں کہ آسمان اوسپر طور قبہ کے
اور جو کچھہ کہ لوگوں کی باتیں لگتا ہے سبز سے ہوتا ہی مگر اگر ہوا اوسی پہاڑ میں کا اور روایت کیا اسکو ابو الجوزاء نے عبد اللہ
بن عباس سے اور کہا وہب نے کہ چڑھی دو لاکھہ من پر پس ق پس یکی نیچی اوسکی جو ہوئی پہاڑ پس کہا ق کو کوہ ہے
تو کہا اوسنے ہیں ق ہر آئینہ کیا سکندر ذوالقرنین نے پہاڑ دیکھنے کہا ق کی پہاڑ ہیں اور نہیں ہے کوئی شہر مگر کہ
اوسمیں ایک رگ ہے میری رگوں میں سے پس جبکہ چاہتا ہے اللہ یہ کہ زلزلہ بھیجے کسی شہر میں حکم کرتا ہی مجکو پس ہلاتا ہوں میں رگ اپنی
جو اوس شہر میں ہوتی ہی پس زلزلہ آتا ہی اوس زمین میں پس کہا سکندر نے اسی قاف تک پہنچ دی مجکو یہہ اللہ تعالے کی عظمت سے
کہا نے کہ بلاشبہ شان رب ہمارا بیحد بڑی ہے اور تحقیق بھی ہے ایک ایک پہاڑ میں مسافت پانسو برس کی ہیچ پانسو برس
کے اوسپر پہاڑ ہیں برف کے بعض اونکی ٹوٹتی ہیں بعض کو اگر نہووے زمین ایسی تو البتہ ہل جاوں میں ہم کو کانپی سے
پس یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہم روی زمین پر ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہی اوسکی حکمہ کو اور کہاں ہی وہ زمین پر ہر کہاں سکندر
نے کچھہ اور بیان کرتے ہیں کہا نے کہ بلاشبہ جبرئیل عرم کھڑے ہیں آگی اللہ تعالے کے کاٹتے ہیں موندھی اونکی بیدا کرتا ہے
اللہ تعالا ہر کانپی سی لاکھہ فرشتی پس وہ فرشتی کہڑی ہیں آگے اللہ کے ہر جھٹکانی ہوئے پس جب حکم کرتا ہی اللہ اونکو کلام کرنیکا
تو کہتی ہیں وہ لا الہ الا اللہ اور یہی مراد ہی قول اللہ تعالا کا جیسے یوم یقوم الروح والملئکۃ صفا
لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن وقال صوابا اور کہا ابن عباج
نے معنی ق کے ہیں قضی الامر یعنے تقدیر جاری کی گئی اور کہا ابن عباس نی کہ یہہ ہم ہی اسمہ اللہ تعالے کیسے قسم کہائی
اللہ نی ساتھہ اوسکی اور اونہیں ابن عباس سے ہی کہ ق ہم ہی ہمارا قرآن ہی اور یہی قول قتادہ کا ہی اور کہا قرطبی نے
کہ سرا ہی اللہ تعالے کے ناموں کا مثل قادر اور قاہر اور قریب اور قدوس اور قاضی اور قابض کے اور منصبی نی کہا کہ سرا ہی سورہ
کا اور کہا ابو بکر وراق نی کہ معنی اسکے یہہ ہیں وقف عند امرنا ونھینا وکاعدھما یعنی ٹھہر نزدیک امر ہمارے اور نہی

ہمارے اور نہ بڑہ اندولوسی یعنی امر سجالا اور نہی سی بازرہ انکو ترک بحر اور کہا انطاکی نے کہ قرب کے معنی ہین قرب اللہ تعالے کا اپنی بندولوسی جیسا کہ فرمایا وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اور دوسری جای فرمایا وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اور کہا ابن عطانی کہ معنی اسکی یہ ہین اُقْسِمُ بِقُوَّةِ قَلْبِ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے قسم کہاتا ہو مین ساتھہ قوۃ قلب حبیب اپنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس جہت سی کہ اوٹہا بخطاب یعنے کلام الہی اور نہ ہٹتا دل اونکا بسبب عالی ہونی مرتبہ اونکے اور بعض نے کہا کہ اللہ ہی جانے کہ کیا مراد ہے اوسکی ق سی اور مجید یعنی شریف کریم کثیر الخیر کے ہی کہ جو کوئی طلب کری اوس سے مقصود اپنا پاوے گا اوسکو اومین اور بے برد اکرتا ہی ہر اوس شخص کو کہ ناہاد ڈہونڈی اوس سے اور بی برد اکرنا محتاج کا نہایت کرم ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی مَا اٰمَنَ كُفَّارُ مَكَّةَ بِمُحَمَّدٍ صلے اللہ علیہ وسلم یا یہہ جواب ہے لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُحَمَّدًا اور بعضون نے کہا جواب قسم ہی قَدْ عَلِمْنَا یا قول اللہ تعالے کا مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ یا یہہ ہی کہ تو پیغمبر خدا کا ہی یا یہہ ہی کہ اوٹہنا قبرون سی حق ہی ف جعل ف بجر معاد مجید صاحب بزرگی اور شرف کا ہی اپنی غیر پر یعنی اور کتابون پر اور جسنے معانی اسکی معلوم کری اور عمل کیا اون مضامین پر کہ اومین ہی بزرگ ہوا نزدیک لوگون کے بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ بلکہ تعجب کیا کافرون نے اسبات سی کہ آیا اونکے پاس ڈرانیوالا اونکے قوم ہی پس کہا اون کافرون نے کہ یہہ چیز ہی عجیب ف فتح ف بلکہ اونکو تعجب ہوا کہ آیا اون پاس ایک ڈرانیوالا اونکے سنانیوالا اونہین مین کا تو کہنے لگی منکر یہہ تعجب کی چیز ہی ف موت ف تفسیر ڈرانیوالا اونمین سے یعنی رسول ہی صلے اللہ علیہ وسلم کہ ڈراتے ہین اونکو ساتھہ آگ جہنم کی بعد موت کے یہہ انکار ہی اونکی تعجب کرنیکا اوسچیز سی کہ نہین ہے عجب اور وہ یہہ ہے کہ ڈراتا ہی اونکو ساتھہ چیز خوف ناک کے ایک شخص اونمین سے کہ جانتی ہین نسب اوسکا اور صدق اور امانت اور عدالت اوسکی اور جو شخص ایسا ہوتا ہی نہین ہوتا مگر خیر خواہ اپنی قوم کا ڈرانیوالا اس سے نیچے اونکو مصیبت اور عیب سناتا ہے وہ یہہ کہ کوئی چیز ڈرانیوالی آہی جی اونکی پاس لازم ہوتا ہی اوسکو یہہ کہ ڈرادی اونکو اوسچیز سی کہ ڈراتا ہی اونکو اور نہایت خوفناک چیز سی اور انکار ہی اونکی تعجب کرنیکا اوس چیز سی کہ ڈراتا ہی اونکو کہ وہ بعد موت کے زندہ ہونا ہی اور وجہ تعجب انکے اور سبب انکار انکی یہہ ہی کہ اونکے اللہ تعالے کی قدرت کاملہ پر یہہ اعتقاد نہین رکھتے اور نہین جانتے اور وجہ تعجب انکے اور سبب انکار انکی یہہ ہی کہ اونکی عقل نے اونکی مدد نہین کی اور اقرار کرنے اوسچیز کی ہلی یہہ ایسی کو اور باوجود گواہی دینے عقل کی اونکی کہ ضرور ہی ہوتا اوسکا اور اسکا تعجب کیا جاتا اوس سے اور کہا تھا وہ نی کہ تعجب اونکو یہہ ہوا کہ بلائی گئی طرف ازواسکے اور بعضون نے کہا کہ تعجب ہوا اونکو بسبب ثانی اونکے ساتھہ بعث ونشور کی ف مد جعل ف عَزَاذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ کیا جب مرجاوین ہم اور ہوجاوین خاک یہہ پھرنا ہمارا بعید عقل سی ف فتح ف کیا ہم پھر اٹھاے جاوینگے اور پھر زندہ کیے جاوینگے یہہ پھرنا بہت دور ہی ف مد تفسیر یہہ تفسیر ہے واسطے تعجب کے اور تاکید ہی واسطی انکار کی بَعِيْدٌ یعنی دور ہے یا محال ہی اسی واسطے کہ خبر دی ف مد قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ یعنی جو کچھہ کہ کہاتی ہی زمین اونکے بدن سے اور نزدیک ہمارے ایک کتاب ہے نگاہ رکھنی والی یعنی لوح محفوظ ف فتح ف ہمکو معلوم ہی جتنا گہٹاتی ہی زمین اونمین سی اور ہمارے پاس کہا ہی جسمین سب چیز ہی تفسیر یعنی سارے مٹی نہین ہوجاتی جان سلامت رہتی ہی ف موت کم کرتی ہی یعنی جو کچھہ کہاتی ہی زمین یعنی گوشت اور خون اور ہڈیان اونکی نہین فوت ہوتا اللہ تعالے کے علم سی کچھہ کہا سدی نی وہ موت ہی فرمایا اللہ تعالے کا تحقیق جانا ہمنی اوسکو اور ہمارا اوسمین سی اور اوسکو کہ باقی رہنا ہی پہہ رہی اونکے بعد جانیکا رجوع کو یعنی جی اوٹہنی کو اسلی کہ جسکا علم ایسا لطیف

ہوا کہ فجانتا ہی اون جیزون کو کہ ناقص کرتی ہی زمین مسنم بدنون اور گوشتون اور ہڈیون موتی کیسے ہی وہ قادر اونکو زندہ کرنے
بعینہ کہلی ہی حفیظ بمعنے محفوظ ہے شیاطین سے اور ہر آفت اور ہر آفتہ سے اور وہ لوح محفوظ ہی یا حافظہ ہی یعنی نگاہ رکھنے والی ہی ہر چیز کو کہ آمانتی ہے اوسمین
اور لکھی ہی اوسمین قسم شمار اونکیسے اور نامون اونکیسے ۸ مدہ ۸ معاد ۸ کتاب بمعنے لوح محفوظ کہ اوسمین سب کچھ لکھا ہے
پس موت اور ناقص ہونا اونکے گوشتون اور ہڈیون کا اور بعث یعنی جی اوٹھنا اونکا سب ہمارے علم اور قدرت مین ہے
اور واقع ہوتا ہے ۸ بحر ۸ لوح محفوظ موتی سفید کی سی ٹھہری ہوئی ہوا پر اور ہوا پر ساتوین آسمان کے طول اوسکا ایسا ہے
جیسے مسافت ہی درمیان آسمان وزمین کے اور عرض اوسکا مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ۸ جل ۸
بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ بلکہ دروغ کی ہے انہون نے ہمکو جسوقت کہ آئی اونکی پاس پس وہ ہیچ ایک ۸ ام ۸ مضطرب
شوریدہ کے ہین ۸ فتہ ۸ کوئی نہین یہ جھٹلاتی لگی ہین سچی دین کو جب ان تک پہنچا سو وہ پڑ رہے ہین اوسچی بات
مین ۸ سوہ ۸ تفسیر لفظ بل ہی نہراب اور انتقال ہی اونکی برائی سابقہ کی بیان ہی طرف بیان اوس چیز کی کہ
بدتر ہی اور وہ جھٹلانا اونکا ہی نبوۃ کو کہ ثابت ہی معجزات ظاہرہ سے اور مراد حق سے قرآن ہی یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم
اور مریج کے معنی ہین مختلط اور کہا سعید بن جبیر اور مجاہد نے ملتبس کہا قتادہ نے کہ اس آیۃ مین بل ہی آخر کہ جسنے
ترک کیا حق کو مختلط ۸ اور ملتبس ہوا اوسپر امر اوسکا اور ذکر کیا زجاج نے معنی اختلاط امر اونکے یہ کہ کہتے ہین وہ ہی کو
کبھی شاعر کبھی ساحر کبھی معلم اور کہتے ہین قرآن کو کبھی سحر اور کبھی شعر اور کبھی کہانی اور کبھی مفتری یعنی دل ہی بنائی بات
۸ معاد ۸ ح ۸ تنبیہ غور کرنا چاہیے کہ ابتدا سے سورہ مین اللہ جل شانہ نے قرآن مجید کی قسم کہائی اور یہان ہی اوسکی
تکذیب پر قسم فرمایا کیا بزرگی قرآن مجید کی ثابت ہوئی اور اب اکثر لوگون نے اسکی تلاوۃ کو اور اسپر عمل کرنیکو آپ ہی
چھوڑ دیا ہی اور اپنی اولاد کی بھی چھوڑا دیا اور علمون سے فائدہ بلکہ مبتلا گیا ہ کمین نگار مصداق احادیث کے ہوئے
انا من تعلم القرآن ثم نسیہ کہ جسنے علم قرآن کا سیکھا پھر بھلا دیا اوسکو علم فضل کو کہ علم دین ہے
پس وہ علم سبب جہل کا ہوا علوم دینیہ سے افسوس صد افسوس کہ مالک حقیقی کے کلام پاک کو چھوڑ کر محروم رہا اسے
آخرت کیسے ہون اور اس دنیا فانیہ کے فائدہ کے لیے اور علوم واہیہ مین مشغول ہو کر مصداق اس آیۃ کریمہ کے ہوئے
بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ پس ضرور پڑا کہ کچھ حصہ تعلیم قرآن مجید کے فضائل
کی لکھون تا لوگ جناب فضلت مآب سے بیدار ہو کر اسکی تلاوۃ اور عمل مین مشغول ہون فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ یعنے بہتر تم مین وہ ہے کہ سیکھے قرآن کو اور سکھاوے اوسکو
اور فرمایا لَوْ كَانَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ بعضون نے اسکے یہ معنی کہے ہین کہ ہو کوئی یاد کر
قرآن اور مرے اوسکو نہین لگتی اوسکو آگ جہنم کی روز قیامت کے اور ابن مسعود سے بطریق مرفوع کے آیا کہ یہ قرآن
مہمانی اللہ عزوجل کی زمان کی ہی پس سیکھو اور لو تم اوسکی مہمانی مین سے جہان تک ہو سکی تمسی ہو اسی شبہ یہ قرآن کمند
سعادت اللہ کی ہی استوار اور ندر ہی ظاہر اور شفا نافع ہی اور بچاؤ ہی یعنے آفات دارین سے اوس شخص کے لیے
کہ تمسک کرے ساتھ اوسکی اور نجات ہی اوسکے لئی کہ پیروی کرے اوسکی نہین اوسپر اور ہر ہوتا ہی پس طلب اللہ
کی رضامندی کی کیجاوے اوس سے اور ٹھہرا نہین ہوتا کہ مسدہا کیا جاوے اور نہین تمام ہوتے عجائب اوسکی اور نہین
پرانا ہوتا باوجود کثرت مزاولت کے پس پڑہو تم اوسکو کہ اللہ عزوجل اجر دیگا تمکو اوسکی تلاوت پر عوض ہر حرف کے

دس نیکیان آگاہ ہو نہین کہتا مین الٓمٓ حرف ہی ولیکن الف حرف ہی اور لام حرف ہے اور میم حرف ہی اور فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اللہ تعالےٰ بلند قدر کرتا ہی بسبب قرآن کے ایک قوم کو یعنے بسبب عمل کرنیکے
اوسپر اور پست کرتا ہی بسبب اوسکے اور وہ کچھ یعنی عمل جز نیسے اور فرمایا جسکے دلمین نہین ہی قرآن مین سی کچھ
وہ مانند گھر ویران کی ہی اور یہہ بھی فرمایا کتاب اللہ کا اوسمین ہین خبر ین ماقبل تمہاری اور خبرین مابعد تمہاری اور حکم اوس
چیز کا کہ درمیان تمہارے ہی قرآن فرق کرنیوالا ہی حق اور باطل مین نہین ہزل جو کوئی چھوڑے اوسکو جبار و نمنسے گردن
توڑی اوسکی اللہ اور جو کوئی ڈھونڈھی ہدایت غیر قرآن مین گمراہ کری اوسکو اللہ اور وہ کمند سعادت ہی اللہ کی استوار اور
وہ ذکری یا حکمت اور وہ صراط مستقیم ہی وہ ایسا ہی کہ نہین ٹیڑھی ہوتین بسبب اوسکے خواہشین نفس کی حق سی طرف اوسکے
اور نہین ملتبس ساتھ اوسکے زبانین اور نہین سیر ہوتے اوسسے علماء اور نہین پرانا ہوتا کثرت مزاولت سی اور تمام نہین ہوتے
عجائب اوسکے قرآن ایسا ہی کہ نہین ٹھیری جن جسوقت کہ سنا اوہونے اوسکو یہان تک کہ کہا اوہونے بلاشبہ
ہمنے سنا قرآن عجیب راہ بتاتا ہی طرف بھلائی کے جسنے خبر دی ساتھہ بھلائی کے قرآن کے کہ وہ آنحضرت ہین سچ کہا اور جسنے
عمل کیا اوسپر ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھہ اوسکے عدل کیا اور جو کوئی بلایا گیا طرف اوسکی راہ دکھایا گیا طرف
صراط مستقیم کی پکڑ اوسکو بیشک بتایا اور فرمایا آنحضرت نے کہ مثل ماہر قرآن کی مثل فرشتون بزرگ نیکوکار ونکے ہے اور
مثال اوس شخص کی کہ پڑھتا ہی قرآن اور قرآن اوسپر دشوار ہی کہ زبان نہین چلتی اور یاد نہین رہتا اوسکے لئے دو ثواب
ہی اور ایک روایت مین ہی وہ شخص کہ پڑھتا ہی قرآن اور وہ ماہر ہی اوسکا ساتھہ فرشتون بزرگ نیکوکار کی ہی اور فرمایا
مثل اوس مومن کی کہ پڑھتا ہی قرآن مانند مزے کی ہی کہ مزا اوسکا اچھا ہی اور خوشبو اوسکی اچھی ہی اور مثال اوس مومن
کی کہ نہین پڑھتا قرآن مانند کھجور کی ہی کہ نہین خوشبو اوسکی لیکن مزا اوسکا شیرین ہی اور مثال اوس منافق کی
کہ نہین پڑھتا ہی قرآن مانند مثال [illegible] کہ نہین اوسمین خوشبو اور مزہ اوسکا تلخ ہی اور مثال اوس
منافق کی کہ پڑھتا ہی قرآن [illegible] کہ نہین اوسکی خوشبو اوسکی اچھی ہی اور مزہ اوسکا تلخ اور فرمایا پڑھا کرو قرآن
اسلئے کہ وہ آویگا شفاعت کرنیوالا اوسکے واسطے اپنے صاحب کے اور فرمایا کہ قرآن آویگا صاحب کے پاس دن قیامت کے جسوقت
کہ نکلیگا وہ اپنی قبر مین سے مانند مرد مصاحب کی پس کہیگا اوسکی لئی کہ آیا پہچانتا ہی تو مجکو پس کہیگا یہہ اوسکو کہ نہین پہچانتا
مین تجکو پس کہیگا قرآن کہ مین یار تیرا ہون قرآن وہ جو پیاسا کیا تہا مینے تجکو دوپہرون کو اور بیدار رکہا تہا مینے تجکو
راتون مین کہ تراویح و تہجد مین پڑہتا تہا اور جاگتا رہتا تہا اور تحقیق ہر تاجر پیچھے ایک تجارت کی تہا اور تو آجکے دن
پیچھے ہر تجارت کی ہی یعنی تجکو یہان طرح طرح کی فائدی مین پس دی جاویگی بادشاہت اوسکی داہنے ہاتہہ مین اور
خلد اوسکی بائین ہاتہہ مین اور کہا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور پہنا جاویگا دو نیکے والدین اوسکے دو جوڑی کہ نہین قیمت
کر سکینگے اونکی اہل دنیا پس کہینگے والدین اوسکی کہ کس سبب سے پہنائی گئی ہم یہہ پس کہا جاویگا کہ یہہ دونون بسبب پکہنے
اوسکے عمل کرنی فرزند تمہارے کی ہی قرآن پر یہہ کہا جاویگا کہ پڑہ اور چڑہ جنت کی درجتون مین اور اوسکے بالاخانو نمین
اور وہ چڑہتا رہیگا جب تک کہ پڑہتا رہیگا ٹھیر تہہر کر پڑہتا ہوگا یا جلدی یا ترتیل سی اور فرمایا کہ جسنے سنی
ایک آیۃ کتاب اللہ سی لکہی جاتی ہی اوسکے لئی نیکی مضاعف اور جسنے پڑہی ایک آیۃ کتاب اللہ عزوجل کیسے ہوگا
اوسکی لئی نور دن قیامت کی اور فرمایا کہ جسنے پڑہا قرآن اور محکم کیا اوسکو یعنے ضبط و یاد خوب کیا اور عمل کیا

اوسپر کہ اوسمین ہی پہنائی جاوینگی مان باپ اوسکے تاج ان قیامت کے کہ روشن زیادہ ہوگا بہ نسبت روشنی آفتاب کے جو گھر کے دنیا کے
گھر وہ نہیں ہے اگر ہو آفتاب گھر کے اندر پس کیا ہی گمان تمہارا اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسنے اوسپر یعنی سب اوسکے مان باپ
کا یہہ رتبہ ہوگا تو اوسکا کیا رتبہ ہوگا اور فرمایا نہیں ہی کوئی آدمی کہ پڑہے قرآن پر پہول جاوے اوسکو مگر کہ لیگا
اللہ تعالے سے روز قیامت کی اجذم یعنی اعضا کٹا یا ہوا تہہ کٹا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے
قرآن کو وسیلہ روزی کا کرے اوسکو لوگوں کے نزدیک آویگا وہ روز قیامت کے اسکا لین کہ اوسکی ہوو نہیں کی ہڈیاں نکلی
ہونگی نہیں ہونیکا اوسپر گوشت یعنی جیسے اوسنے عظمت وعزت قرآن کی لحظ ترکہی ویسہی اوسکے لئے یہہ ذلت ہوگی
اور جامع صغیر سیوطی کیمین رسول علیہ السلام سے منقول ہی کہ حال کتاب اللہ کی ئی مسلمانوں کی بیت المال مین
ہر برس مین دو سو دینار چاہیین اور حال قرآن کے ایک دینار سے چاہیے اور آیا ہی کہ حافظ جب عمل کرے قرآن پر
پس حلال جانی اوسکے حلال کو اور حرام جانے اوسکے حرام کو تو شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی دس شخصوں کے حق مین
اوسکے گہر والونمین سے دن قیامت کی سب اوسکے ایسی ہونگے کہ واجب ہوگی اونکی لئی آگ جہنم کی اور فرمایا نہیں
سمجہتا وہ شخص کہ پڑہا قرآن کو پہلے تین دن کے یعنی تین دن کے کم مین پڑہنا مکروہ ہی اور علماء نے کہا ہے کہ ہر مسلمان
کو لازم یون ہی کہ ہفتے مین ایک ختم ضرور کیا کرے اور سات دن مین پڑہی تو درجہ اعتدال اور وسط کا ہی یعنی منزل
فَمَنْ يَشَاءُ کی پہلی دن تین سورتین دوسرے دن پانچ تیسرے دن سات چوتہی دن نو پانچوین دن گیارہ چھٹی دن تیرہ
ساتوین دن سورہ ق سی آخر تک امام غزالی نی یہ دہنگ احیا مین صحابہ کرام سی نقل کیا ہے اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نی کہ جسنی قیام کیا یعنی رات کو ساتہہ دس آیتونکی نہین لکہا گیا غافلین سے اور جسنی قیام کیا سا تہہ سو آیتون کے
لکہا گیا قانتین سی یعنی طاعت وعبادت کرنیوالونمین اور جسنی قیام کیا ہزار آیتونکی لکہا گیا مقنطرین سے یعنی
تھکنوہ ثواب حاصل کرنیوالونسی اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین غبطہ چاہیی مگر دو شخصون پر ایک
تو اوسپر کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن پس وہ قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی ساعات رات مین اور ساعات دنمین اور
دوسرا اوس شخص پر کہ دیا اوسکو اللہ نی مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو ساعات رات مین اور ساعات دنمین اور
فرمایا نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی گہر مین اللہ کی گہرون مین تلاوت کرتی ہین کتاب اللہ کی اور پڑہنا پڑہاتا کرتی
ہین آپسمین مگر کہ اوترتی ہے اون پر سکینہ یعنی تسکین خاطر اور ڈہانک لیتی ہی اونکو رحمت اور گہیر لیتی ہین اونکو
فرشتے اور یاد کرتا ہی اونکو اللہ اونمین کہ جو اوسکے پاس ہین یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا وغیرہم اور حسب تفسیر معالم
لکہا ہے کہ ہر حرف جیسیکہ حکم کئی گئی ہین ساتہہ اتباع احکام قرآن کی اور محافظت کرنیکی اوسکی حدود مین ویسہی
حکم کئی گئی ہین ساتہہ اوسکی تلاوت کیلئی اور حفظ حروف اوسکی کی اوپر خط مصحف امام کے کہ بسیر اتفاق کیا ہی صحابہ رضوان
اوپر حکم کئی گئے ہین کہ نہ تجاوز کرین اوس قراءۃ سی کہ موافق ہی خط مصحف مذکور کی جو کہ پڑہی ہے قرار معروف مین
نے کہ جو شاگرد ہین صحابہ اور تابعین کے اور اتفاق کیا ہی امت نی اونکی اختیار کرنی پر انتہی اور وہ سات قراءتین
ہین کہ بلا اختلاف متواتر ہین اور وہ بحر العلوم مین مذکور ہین اور تین قراءتین اور ہین کہ اونکی متواتر ہونمین
اختلاف کیا ہی علماء ہت نی اور وہ قرائتین ابو جعفر مدنی اور یعقوب بصری اور خلف کوفی کے ہین کہ اونکی تالی سے
دس ہو جاتے ہین اور وہ کتاب نشر وغیرہ مین مذکور ہین اور حاوی مین کہ اونکی تالی سی سب چودہ ہو جاتی ہین

وہ الحاف وغیرہ ہین مذکور ہین یہ چار باتفاق امت کی شاذ ہین اور حکم شاذ کا یہ ہی کہ مسائل کی دلیل لانی مین معمول
ہی لیکن نماز اوس سے درست نہین اور اوسکو قرآن نہ جانا چاہیئے بلکہ اکثر علمانی کہا ہی کہ جو کوئی شاذ کو قرآن
اعتقاد کری منع ہو جو کرنا چاہیئی اوسکو اگر باز نہ آوی تعزیر اوسکو دینی چاہیئی اور عاصی ہوتا ہے اور سات قرا تین کہ
یہان مذکور ہین باتفاق امت نماز ساتھہ جس قراۃ کے اونہین سی کہ پڑہے جائز و صحیح ہے اور تین مین اختلاف ہے
جو کہ متواتر جانتی ہین اونکی نزدیک نماز ساتھہ ایک کے اونہین سے صحیح ہوگی اور جو کہ متواتر نہین جانتی ہین صحیح نہین ہوگی
واللہ اعلم اور باقی فضائل قرآن مجید اور بعض سورتون کے مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ مین دیکہنے چاہیئے اور بعض
سورتون وغیرہ کے فضائل جو تفسیر عزیزی اور تفسیر درالمنثور مین بہت بکار آمدنی ہی لکہتا ہون تا یہا سے
مسلمانون کو مفید ہون اور سرگرم ہون یہ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے لکہا ہی مولنا عبد العزیز رحمۃ اللہ نے
کہ کہا ہی عمر نے نی کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوئی تو خوف غرق سی ہراسان
تہے واسطے نجات اوسکے غرق سی بسم اللہ مجریہا ومرسیہا کہا کشتی اونکی غرق سی سالم رہی پس جب بسبب
اس آدہی کلمی کے نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر ابتدا کار مین موظبت
کریگا کیونکر نجات سے محروم ہوگا اور لکہا ہی علمارنی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی انیس ۱۹ حرف ہین اور دوزخ کے بہی انیس
۱۹ ہین ساتھہ ہر حرف کی ہلاکر ایک کی اونہین سی دفع ہو سکتی ہی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ساعتین ہین
پانچ ساعتون کی لئی تو پانچ نمازین مقرر فرمائین اور انیس باقی کی لئی بہہ انیس حرف ہین تا ہر ساعت و ہر حرکت
اور حرکت اور سکون مین کہ اون انیس ساعتون مین ہون برکت و عبادت حاصل کری بقی ان حرفون کی برکت
سی وہ ساعتین بہی عبادت مین لگہی جاوین اور یہہ بہی لکہا ہی علمارنے کہ سورہ برارت کو کہ مشتمل ہی اوپر
قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکہا اور وقت ذبح کے بہی مقرر فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر اور بسم اللہ
الرحمن الرحیم نہ کہین اسلئے کہ صورۃ ذبح کی صورۃ قہری ہی اور رحمت مقتضی اوسکی نہی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت
پر ہر وقت دہر آن مداومت کرے اور ادنی درجہ یہہ ہے کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کری یقین ہے
کہ عنقریب عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ ہوگا اور خواص اس آیۃ کیسے یہہ ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جب آدمی پاخانہ کو جاوے تو چاہیئے کہ بسم اللہ کہکر جاوے تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اوسکے
اور نظر جنات کی پس جب یہہ کلمہ درمیان آدمی کی اور دشمنان دنیوی اوسکے پردہ ہوا تو امید ہے کہ درمیان
آدمی کے اور عذاب عقبی کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہے کہ اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
سانپ بچہو کے کاٹے ہوون کو اور مرگی والون کو اور دیوانون کو سانہ سورہ فاتحہ کی رقیہ کرتی ہی یعنی پڑہ
کر دم کرتی ہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی اوسکو جائز رکہا اور دارقطنی اور ابن عاکر نے سائب بن یزید سے
روایت کیا ہی کہ اونکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سانہ اس سورہ کے رقیہ فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد
پڑہنے اس سورہ کی اوپر مقام درد اونکے ملا اور ہزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچہونے پر رکہا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑہ کر اپنی پر
دم کیا سو ہر بلا سی امان مین ہوا مگر یہہ کہ موت اوسکی مقدر ہو یعنی موت سی کوئی چیز بچا نہین سکتی اور عبد

ابو عبید بن حمید اپنی مسند مین للہاہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کے کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن کے ہی
ثواب مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیا مقدسی روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ چار چیزین عرش کے گنج سے مجکو دین ہین اور کوئی چیز سوائے ان چار کے اوس گنج سے کیونکر نہین پہنچی
ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا اور سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو درداء سے روایت کیا ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہی اوسچیز سے کہ کوئی چیز قرآن سی کفایت نہین
کرتی ہی اور اگر فاتحۃ الکتاب ترازو کی ایک پلڑہ مین رکہے اور تمام قرآن کو دوسرے پلڑہ مین تو البتہ فاتحۃ الکتاب
قرآن کی برابر ہوا اور ابو عبید فضائل قرآن مین حسن بصری سی روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑہی گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کا پڑہا اور تفسیر و کنج اور کتاب المصاحف
ابن ہناری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیا ابو نعیم کی مین وارد ہوا ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحا اور زارے
کرنی اور خاک ڈالنی کا پہر ہر چار بار الفاق پڑا اول اوسوقت کہ اوسپر لعنت ہوئی اور دوسرے جبکہ اوسکو آسمان
سی زمین پر ڈالا اور تیسرے جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئی اور چوتہی جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور
ابو شیخ کتاب الثواب مین لایا ہی کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیئی کہ فاتحۃ الکتاب پڑہی اور بعد ختم کرنیکے حاجت
چاہیئی اور ثعلبی فی شعبی سی روایت کیا ہی کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور شکایت درد گردہ کی کی شعبی نی اوسکو
کہا کہ تجکو لازم ہی کہ اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہہ دم کراوے کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نی کہا فاتحۃ الکتاب
[illegible] کی اعمال مجربہ مین مذکور ہی کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی ہر مطلب کے لیے پڑہنی چاہیئے اور اوسکے دو طریق ہین
اول تو یہہ ہی کہ چالیس سنت فجر اور نماز فرض کی میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتہہ لام الحمد کے ملا کر اکتالیس بار
چالیس دن تک پڑہی جو مطلب کہ ہوگا حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالے اور اگر شفاء مریض کی یا سحر زدہ کی منظور
ہو تو پانی پر دم کر کر اوس مریض اور سحر زدہ کو پلاوے اور دوسرے یہہ کہ نو چندی یا توار کو درمیان سنت اور فرض
فجر کے بی قید ملانے میم کے ساتہہ لام کے ستر بار پڑہے بعد ازان ہر روز اوسیوقت پڑہی اور دس دس بار کم کرتا
جاوے تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینے مین مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے تیسرے مہینے مین اسیطرح کری اور لکہنا
اس سورہ کا چینی کی پیالی پر ساتہہ گلاب و مشک و زعفران کے پہر دہو کر پلانا اسکا واسطے شفاء امراض مزمنہ کی چالیس
روز تک مجرب ہے اور دانتون کے درد اور درد سر اور دزدسکم اور اور دردون کے لیے ساتہہ بار پڑہ کر دم کرنا اسکا مجرب ہے
اور سورہ بقرہ کی بہی بہت فضیلت آئی ہی صحیح مسلم مین انس بن مالک سی منقول ہی کہ جب ہم مین کوئی سورہ
بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا تو اوسکو ہم مین عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہین بہیجتے ہی اور تعین امیر مین تردد تہا ہر ایک لشکر والون کو اپنی سامنی بلا کر
دریافت فرمایا کہ کونسی سورہ قرآن کی پڑہی ہے ہر ایک کو جو کچہہ یاد تہا عرض کرتا تہا حتی کہ نوبت ایک نوجوان
کی پہونچی کہ عمر مین سب سے چہوٹا تہا اوس سے بہی پوچہا کہ کون کونسی سورہ قرآن کی یاد رکہتا ہی تو عرض کیا
فلان فلان سورہ اور سورہ بقرہ بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہے
اور بیہقی نی شعب الایمان مین روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورہ بقرہ کو ساتہہ

حقائق ودقائق اوسکیے بارہ برس کے عرصی مین پڑہا اور ختم کی روز ایک اونٹ کو ذبح کرکر طعام وافر بنکا کر
صلے اللہ علیہ وسلم کے یارونکو کہلایا اور حضرت ابن عمر سی بہی منقول ہی کہ آٹہہ برس تک بیچ پڑہنے سورہ بقرہ
کے توقف کیا اور بعد آٹہہ برس کے ختم کی غرضکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی یارون کے نزدیک یہ سورہ
ایسے عظمت رکہتی ہی اور خواص تجربہ اس سورت کی سی یہ ہی کہ جس موسم مین بچہ نکو چیچک نکلتی ہے جس لڑکیکے
عافیت منظور ہو اوسکے روبرو نہار مونہہ اس سورہ کو تجوید وترتیل سی پڑہکر دم کرے اور وہ لڑکا بہی نہار منہ ہو
فضل الہی سی اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلنی کی اور اگر نکلی گی بہی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہی کہ جسوقت
پڑہنا اس سورہ کا شروع کرے تو اڑہائی پاؤ چاول اوردہی اور کہانڈا اوسپر ڈالکر اوسی مجلس مین کسیکو
کہانیکی لئی دی تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز رح کا اب شروع ہوتا ہی ترجمہ (منتشر) حمد جو ہی اللہ کی جسنے
صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سی اور
ایسیہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورہ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑہیگا سورہ کہف کی دس آیتین
وقت سونیکی بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سی اور جو کوئی پڑہیگا خاتمہ اوسکا وقت سونیکے ہوگا اوسکے لئے
نور نزدیک قرارہ اوسیکے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی ہوتا ہی کفارہ
اوسکے لئے دو ہفتہ جمعہ تک اور ایک روایت مین ہی کہ جس گہر مین پڑی جاوے سورہ کہف نہین داخل ہوگا
اوسمین شیطان اوس رات اور ایک روایت مین ہی کہ جسنی پڑہین یہہ آیتین اخیر سورہ کہف کی ان
الذین امنوا سے اخیر سورہ تک وقت سونیکے اور دعا کی اوٹہنی کی کہ فلانی وقت مین اٹہون اوسیوقت
اوٹہیگا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہین چار رکعتین بیچ عشا کے سطرح کہ پڑہین
پہلی دو رکعتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبارک الذی
اور الم تنزیل السجدہ لکہا جاتا ہی اوسکے لئی ثواب مانند چار رکعتون کے لیلۃ القدر مین پڑہے اور ایک
روایت مین ہی کہ جسنی پڑی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ درمیان مغرب اور عشا
کے پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر مین اور ایک روایت مین کعب رض سے ہی کہ جسنے پڑہین رات کو الم تنزیل
السجدہ اور تبارک الذی کی جاتین ہین اوسکی لئی ستر نیکیان اور دور کیجاتین ہین اوسسے ستر
برائیان اور بلند کی جاتی ہین اوسکی لئی ستر درجے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہین الم تنزیل
اور تبارک رات مین لکہا جاتا ہی اوسکی لئی اللہ تعالے ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کی اور روایت کی ابن
مردویہ اور خطیب اور بیہقی نی ابی بکر صدیق رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نی کہ سورہ یس نام کہی گئی ہی تورات مین معمہ کہ مشتمل ہی دنیا اور آخرۃ کی بہلائیون کو اپنی پڑہنے والیکے لئے
اور دور کرتی ہی اوس سی مصیبت دنیا اور آخرۃ کی اور دفع کرتی اوسسے ہول آخرۃ کے اور نام رکہا گیا ہی اسکا رافعہ
اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مومنونکو اور پست کرتی ہی کافرون کو دفع کرتی ہی اپنی پڑہنے والیسے
ہر برائی اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت جو کوئی پڑہی اسکو برابر بیس حج کے ہوتی ہی اوسکے لئی اور جو کوئی
سنی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لئی سو دینار کے کہ دی فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور جو کوئی لکہہ کر پیوے اسکو داخل

لرتی ہی اوسکی اندر ہزار دوائین اور ہزار رحمتین اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار حسنتین اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ
اور دکھہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ سورہ
یٰس ہیری امت کی ہر انسان کے دلین ہو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی مداومت کی اوپر
پڑہنے یٰس کے ہر رات پہر مرگیا مرا شہید اور فرمایا کہ جسنے پڑہی یٰس اول روز مین روا کیجاتی مین حاجتین اوسکی
اور ابن عباس سے ہی کہ کہا جسنی پڑہی یٰس وقت صبح کی دیا جاتا ہی آسانی اوسدن کی شام تلک اور جسنے
پڑہی یٰس اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تلک اور بیہقی نی روایت کی ابی قلابہ سے کہ کہا
جسنے پڑہی یٰس مغفرۃ کیجاتی ہی اوسکی اور جسنی پڑہی حالت بہوک مین سیر ہوجاتا ہی اور جسنی پڑہی یٰس سحالمین
کو راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا ہی اور جسنے پڑہی یہہ سحالمین کہ جانور اوسکا جاتا رہا تہا پالیتا ہی اوسکو اور
جسنے پڑہی یہہ وقت کہا نیکی کو ڈر رکہتا تہا کہا نیکی کی کا کفایت کرگئی یہہ اوسکو اور جسنی پڑہا اوسکو نزدیک
میت کی آسانی کیجاتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اوسکو نزدیک عورۃ کی کہ دشوار تہا اوسپر ہونا بچکا آسانی ہوتی ہے
اوسپر اور جسنے پڑہا اوسکو پس گویا کہ پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یٰس اور کہا
مقبری نے پس نہ پہنچے تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کے سلطان سے یا دشمن سے مگر کہ پڑہے یٰس پس وہ چیز
دفع کیجاوے گی تمسی بسبب اسکے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنے پڑہی یٰس اور والصّٰفّٰت
دن جمعہ کے ہر سوال کیا اللہ تعالےٰ سے دیتا ہی اللہ تعالےٰ سوال اوسکا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا
تہے ہم پہیانتے قارع ہونا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتہہ کہی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
آخر آیۃ تلک نے اور فرمایا کہ جسنی کہا پیچہے نماز کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ آخر آیۃ تک بتین بار پس
تحقیق لیا ثواب ساتہہ پیمانہ پورے کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکو خوش لگے یہہ کہ لی ثواب
پورے پیمانہ مین دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے یہہ سبحان ربك اخر تک آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ ارادہ
کری اوٹہنیکا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نی دین مجکو سبع طول یعنی سات
سورتین بڑی کہ اول قرآن مین سے بین جگہہ تورات کے اور دین مجکو المرات طواسین تک جگہہ
انجیل کے اور دین مجکو مابین طواسین کے حامیمون تک جگہہ زبور کے اور فضیلت دی مجکو ساتہہ حامیمون
کے اور مفصل کی نہین پڑہا اونکو کسی نبی نی پہلے میرے اور ابن عباس سے ہی کہ ہر چیز کی لی خلاصہ ہی
اور خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین اور سمرۃ بن جندب سے ہی بطریق مرفوع کے کہ حامیمین باغ ہین باغون
جنت کیسی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ حامیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کی بہی سات
اویگی ہر حمیم انمین سے کہڑی رہیگی ہر دروازے پر ان دروازے نمین سے کہیگی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازے سے اوسکو
کہ ایمان رکہتا تہا مجپر اور پڑہتا تہا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کے لیے پہل ہے
اور پہل قرآن کی حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنیوالے سیر کرنیوالے گہن کی پس جو کوئی دوست رکہے یہہ کہ پرے
یعنی میوہ خوری کری جنت کے باغونمین پس چاہیے کہ پڑہے حامیمین اور روایت کی بیہقی نی شعب الایمان مین کہ
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتی ہی یہان تک کہ پڑہین الٓمٓ تنزیل السجدۃ و تبٰرك الذی بیدہ الملك

اور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی پڑہے شب جمعہ میں حم الدخان اور لیس صبح کرتا ہی اسحالمیں کہ بخشش کیجاتی ہی
اوسکے لئے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نبی جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ میں یا دن جمعہ میں بناتا ہے
اوسکے لئے اللہ تعالیٰ گہر جنت میں اور ایک روایت میں ہے کہ جسنی پڑہی سورہ دخان جمعہ کی راتمیں صبح کرتا ہی اسحالمیں کہ
مغفرۃ کیجاتی ہی اوسکی اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حور عین سے اور جو کوئی پڑہے سورہ دخان راتمیں بخشی جاتی ہیں
پہلے گناہ اوسکی اور روایت میں ہے کہ جو کوئی پڑہی سورہ دخان رات کو صبح کرتا ہی اسحال ہی کہ بخشش مانگتے ہیں
اوسکے لئے ستر ہزار فرشتے اور فرمایا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی پڑہی الٓمٓ تنزیل اور تبارک الذی بقدرت
الساعۃ اور تبارک الذی ہونگی اوسکے لئی نور اور بناہ شیطان اور رشر سے اور بلند کئے جاوینگے اوسکے لئے
درجی دن قیامت کے اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قرب الساعۃ
ہر راتمیں اوٹھاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اسحالمیں کہ مونہہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کے ہرگا
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قاری سورہ حدید اور اذا وقعت الواقعۃ اور الرحمن کا پکارا جاتا ہے
بیچ رہنی والون آسمان دنیا کے ساکن الفردوس سے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ سورہ الواقعہ سورۃ الغنی
ہے پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسکو اپنی اولاد کو اور ایک روایت میں ہی کہ سکہاؤ اسکو بیبیون اپنی کو اور حضرت
عائشہ سے ہی کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کری ایک تمہارا بیچ یہہ کہ پڑہی سورہ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نی کہ جو کوئی پڑہے اخیر سورہ حشر کا پھر مرجاوے اوس راتمیں یا دن میں تو دور کیجاوینگی اوسسے تمام خطائیں
کہ کین ہین اور حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ جب جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی
اپنے کے پہڑہے سورہ حشر اور فرمایا کہ تو مرگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص
پناہ مانگے ساتہہ اللہ شیطان سے تین بار پہر پڑہی اخیر سورہ حشر کا بہیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتی کہ دفع کرتے ہین
اوس سے شیاطین جن و انس کو اگر اتکو پڑہتا ہی صبح تک دفع کرتی ہین اور اگر صبح کو پڑہتا ہی شام تک دفع کرتے
ہین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنے پڑہی حشر کی اخیر آیتین رات یا دن میں پہرا
اوس دنمین یا راتمین پس واجب ہوئی اوسکے لئے جنت اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہتا ہون
یہہ کہ ہو تبارک الذی بیچ دل ہر مسلمان کے امت میری اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑہا میںنے قرآن اسمعیل کے
آگے پس جب پہنچا میں والضحیٰ کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی باخیر کلام اللہ تک اسلئی کہ پڑہا میںنے عبداللہ
بن کثیر کی آگے پس جب پہنچا میں والضحیٰ تک کہا تجکہ کہا خیر کلام اللہ تک اور ابن عباس سے یہی حکم کیا اسکا اور خبر دی
ابن عباس سے کہ حکم کیا ابی بن کعب سے مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نے کہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ از از لزلت برابر ہی آدہی قرآن کے اور والعادیات یہی برابر ہے
آدہی قرآن کی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہے رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالے
سے اسحالمیں کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوۃ رکہتا ہے ہزار آیتون پر پس پڑہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر آخر سورہ تک اور فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے
ہاتہہ مین ہی کہ یہہ سورہ برابر ہی ہزار آیتون کے اور روایت کی ابو الشیخ نی کتاب عظمہ مین اور ابو محمد

محمد سمرقندی نے بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کے اس سے کہ کہا آئے یہود خیبر کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا اونہون نے کہ ای ابوالقاسم بیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حمای مسنون سے یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سی اور ابلیس کو شعلہ آگ سی اور آسمان کو دھوئیں سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سی پس خبر دی ہمیں رب ہمارا ہی بنا سے پس نہ جواب دیا اونکو کچھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر لوٹے اونچے پاس جبرئیل علیہ السلام اس سورہ کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی کہہ اللہ ایک ہی نہ اوسکی اصول فروع ہین اور نہ شریک اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ بی پرواہی نہ کہا تاہی اور نہ بیتاہی اور نہ احتیاج رکھتا ہی پر بھی ساری سورہ یہہ سورہ ہی کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہی اور نہ آگ کا اور نہ آخرہ کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے طرف اپنی بس یہہ خاص اوسیکے لئے ہے جسنے پڑہا اسکو تین بار برابر ہوئی ساتھہ پڑہنے تمام وحی کے اور جسنے پڑہا اسکو تیس بار نہین افضل ہونیکا اوس سے کوئی ہان دنیا سی اوسدن مگر جسنے زیادہ پڑہا ہو اس سے اور جسنے پڑہا اسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس مین اور جسنے پڑہا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنی گہر مین دور ہوتا ہی اوس سے فقر اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر شکوہ محتاجگی اور تنگدستی کا کیا فرمایا کہ جب داخل ہو تو گہر مین سلام علیک کر خواہ گہر مین کوئی ہو وی یا نہو وے بعد اوسکے سلام مجیز بیچ اور قل ہو اللہ ایکبار پڑہ پس یہی کیا اوس شخص نے پس بہت دیا اللہ تعالیٰ نے اوسکو رزق یہان تک کہ بانٹا اوسنے اپنی ہمسایون اور قرابتیون اپنی کی انتہی یہہ روایت حصن حصین کے مولف نے منقول مین نقل کی ہی اور ایک روایت مین ہی کہ رات گذاری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کہ پڑہتے تھی اسکو اور بار بار پڑہتے تھی اسکو صبح تک اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشے جاتی ہین اوسکے گناہ دو سو برس کے اور روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشے جاتی ہین اوسکے گناہ پچاس برس کے اور روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد کہی جاتی ہین اوسکے لئے دو ہزار نیکیان اور دو کئے جاتی ہین اوسکے گناہ پچاس برس کے گر ہین کہ ہو اوسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن جریر اور ابو یعلے اور بیہقی نے دلائل مین انس سے کہ کہا تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم شام مین پس اوتری جبرئیل علیہ السلام اور کہا اے محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مرگیا پس آیا دوست کہنی اوسکے یہہ کہ نماز پڑہو اوسپر کہا ہان پھر بارا وضو کیا نماز مین برابر پس بست ہو گئی او کھڑی ہو گئی ہر چہار اور مل گئی زمین سے اور بلند کیا گیا اوکی لئی جنازہ اوسکا پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس سبب سے دیا گیا معاویہ یہہ فضیلت کہ نماز پڑہی اوسپر دو صفون نے ملائکہ کی کہ ہر صف مین چھہ لاکھہ فرشتے تھی کہا جبرئیل نے بسبب پڑہنے قل ہو اللہ احد کے تنہا وہ پڑہتا اسکو کھڑے اور بیٹھے اور آتی اور جاتی اور سوتے یعنے پیٹے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین ہین جو کوئی کری اونکو داسطے پورا کرنی ایمان کے داخل ہوگا جس دروازے سے جنت کیسی کہ چاہیگا اور نکاح کریگا جس حور عین سی چاہیگا جو کوئی معاف کری اپنے قاتل سی اور ادا کری دین خفیہ اور پڑہی جہری ہر نماز فرض کی دس بار قل ہو اللہ احد بس کہا ابوبکر نے الا ایکہ کری انمین سی بار سول اللہ فرمایا ایک کری انمین سی یعنی اگر ایک چیز کریگا انمین سی تو بھی ثواب پاویگا اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد ہر دن بچاس بار پکارا جاویگا وہ روز قیامت کے قبر اپنی سی ای مدح یعنی تعریف کرنیوالی اللہ کے داخل ہو جنت مین اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی بھول جاوے بسم اللہ

لیتی اپنی کہانی پر لیس چاہیئی کہ پڑہی قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد جب داخل ہو گہر اپنی مین دور ہوتی ہی تحاجگی اوس گہر والو نسی اور اوسکے ہمسایون سے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آگے میری پاس جبرئیل اچھی صورۃ مین بہتی ہوئی خوش اور کہا اے محمد علی اعلی یعنے اللہ تجہے سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہی کہ یہ چیز کی لی نسب ہے اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میری پاس بہت تیری سے اسحالین کہ پڑہی ہوگی قل ہو اللہ احد ہزار بار کبہی رہوگا اوسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اوسکو نزدیک عرش اپنی کی اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ہر ستر آدمیون کے حق مین اون لوگون مین سی کہ واجب ہوگا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہوتا مینے اپنی نفس پر کل نفس ذائقۃ الموت تو نہ قبض کرتا مین روح اوسکی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا جو شخص پڑہی بعد نماز جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار بیاہ مین رکہتا ہی اوسکو اللہ برائی سی دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہے کہ جسنی پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار ہوتا ہے پڑہنا اوسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گہوڑون بالگام و بازین سی کہ دلیوی فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور کعب احبار سی ہی کہ کہا جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہی اللہ تعالے اوسکے گوشت کو آگ دوزخ پر اور کعب احبار سی یہہ بہی آیا ہی کہ کہا جو کوئی مواظبت کری اوپر پڑہنے قل ہو اللہ و ایاۃ الکرسی کے دس بار رات و دنمین واجب کری خوشنودی اللہ تعالے کی بڑی اور ہوگا اوسکے انبیاء کی ساتہہ اور بچایا جاویگا شیطان سے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ بعدد اہل عرفہ کے ہزار بار دنیا ہی اللہ اوسکو جو کچہہ مانگے اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لیلیا نفس اپنا اللہ سی آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت مین ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ جب نکاح کیا حضرت علی رضہ کا حضرت فاطمہ سی منگایا پانی پہر کلی ڈالی اوسمین پہر لیگئی حضرت نبی کو ساتہہ اپنی یعنی گہر مین اور چہڑکا وہ پانی اونکی گریبان مین اور اونکے دونون مونڈہون کے درمیان مین اور اللہ کی پناہ مین دیا اونکو ساتہہ پڑہنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ۵ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالے من شغلہ القرآن عن ذکری و مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین یعنی جسکو باز رکہی قرآن یاد میری سی اور مانگنے میرے سی دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوسچیز سی کہ دیتا ہون مین مانگنے والون کو اور بزرگی اللہ تعالے کی کلام کی سب کلامون پر مانند بزرگی اللہ تعالے کی ہی اوسکی ساری خلق پر ۶ اور فرمایا سیکہو قرآن اور پڑہو ۷ اوسکو پس تحقیق مثال قرآن کی واسطی اوس شخص کی کہ سیکہتا ہی اوسکو بہر پڑہتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر یا ات کو قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکے مانند مثال تہیلی کی ہی کہ بہری ہو مشک سے ہنچتی ہے خوشبو اوسکی تمام مکان مین اور مثال اوس شخص کی کہ سیکہتا ہی اوسکو پر سو رہتا ہی اوسکو پر عمل کرتا ہے اور قرآن اوسکی دلمین ہی مانند مثال تہیلی کی ہی کہ بند کی گئی مشک پر یعنی تا خوشبو نہ پہیلے ۵ اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام پہنچے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس سنی جبرئیل نی ایک آواز اوپر کی طرف سی پس اوٹہایا سر اپنا پس کہا یہہ آواز دروازہ آسمان کی ہی کہ اوترا ہا کبہی مگر آج پس سلام کیا فرشتے نی آنحضرت پر اور کہا خوشوقت ہو ساتہہ دو نورون کی یعنی اپنی پڑہنے و ایلیکے لئی قیامت کو روشنی ہو دنیگی اور آنات راہ

پہنچائیگی کہ دئے گئی تم وہ دونور نہین دیا گیا وہ کوئی نبی پہلی تمسی ایک اونمین سی سورۂ فاتحہ ہی اور دوسرا خاتمہ سورہ بقرہ
کا نہین پڑہیگا تو کوئی حرف اونمین سے گر کر دیا جاویگا ثواب اوسکا اوفرمایا اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ الخ
یعنے بلاشبہ بہاگتا ہی شیطان اوس گہر سی کہ پڑہی جاتی ہی اوسمین سورہ بقرہ پڑہو سورہ بقرہ کیونکہ پڑہنا اوسکا اور
عمل کرنا اوسپر برکت ہی اور چھوڑنا اوسکا حسرت کا ہوگا یعنی قیامت کو جب پڑہنے والون کو ثواب ملیگا اورنہین
طاقت رکہتی اسکی ساحرہ کاہل وجود یعنی کسلمند اور ساحر اور باطل والے توفیق اوسکی سیکہنے کی نہین کہتے اور فرمایا
جو کوئی پڑہے سورہ بقرہ راتکو نہین داخل ہوتا شیطان اوسکی گہر مین تین رات تلک اور جو کوئی پڑہے اسکلون کو نہین
داخل ہوتا ہی شیطان اوسکی گہر مین تین دن تلک یعنی حقیقۃ نہین داخل ہوتا یا تسلط نہین پاتا ہی ط اور فرمایا پڑہو
دو سورتین جنکی ہوئین کہ سورہ بقرہ اور آل عمران مین بس تحقیق یہہ دونون آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونون ٹکڑے
ہین ابر کے یا گویا کہ وہ دو دونون سائبان ہین یا گویا کہ وہ دونون ٹکڑیان ہین پرندجانورون کی صف باندہی اپنے جھگڑینگی
پڑہنے والون اپنی کی طرف سی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آتین آل عمران
کی شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ
تا بِغَیْرِ حِسَابٍ گہیری ہوئی ہین کہ نہین ہی درسیان اونکے اور درسیان اللہ تعالے کے حجاب کہتی ہین ای رب اوتا ہمکو
طرف زمین اپنی کی اوطرف اوسکی لگانا کرتا ہی تیرا فرماتا ہے اللہ تعالی قسم اپنی کہاتا ہون کہ نہین پڑہنے کا ہمکو کوئی
بندون میرے پیچہے ہر نماز کے مگر کہ کیجاوینگی خواہگاہ اوسکی جنت کسی عمل پر ہو اور ساکن کرونگا اوسکو حضیرۃ القدس پر
او نظر کرونگا طرف اوسکے اپنی آنکہون پوشیدہ سی ہر دن ستر بار اور روا کرونگا اوسکی ہر حاجتین کہ ادنی اونکی مغفرت
ہی اور محفوظ رکہونگا اسکو ہر دشمن اور حاسد سی اور مدد کرونگا اوسکی اونسی ا معالم ط فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کہ جسنی پڑہی یہہ آیۃ یعنی شَهِدَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ لمے وقت سونی اپنی کی بیدار کرتا ہی اللہ تعالے اوس سے
ستر ہزار خلق کہ استغفار کرتی ہین اوسکی لیی روز قیامت تک اور جسنی کہا بعد اوسکی وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ
بِهٖ وَاسْتَوْدَعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ وَهِیَ لِیْ وَدِیْعَةٌ فرمایا کہ اللہ تعالے رزقیامت کے لیعبدی
عِنْدِیْ عَهْدٌ وَاَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفّٰی بِعَهْدِیْ اَدْخِلُوْا عَبْدِیَ الْجَنَّةَ اور فرمایا کہ آیۃ الکرسی سرگرتین
آیتون کی ہی یعنی ثواب مین بیچ کتاب اللہ کی اور روایت مین ہے کہ یہ سیدہ یعنی افضل آیتون قرآن کی ہی جو کہے تو
آیۃ الکرسی کسی مال پر اور اولاد پر یعنی دم کری یا لکہہ کر لٹکاوی تو نہین نزدیک ہوتا تیری شیطان یعنی تیری مال
و اولاد پاس نہین آتا اونکا اور نصرف نہین کرتا دو آیتین آخیر سورہ البقرہ کی یعنی امن الرسول سی اخیر تک جس گہر مین
پڑہی جاتین ہین تین رات پس نہین نزدیک آتا اوسکے شیطان اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی ختم کیا سورہ البقرہ کو تین
دو آیتون کے کہ دی ہین مجکو و خزانے اپنی سے جو نیچی عرش کی ہی یعنی خزانہ رحمت اپنی سی پس سیکہو اونکو اور
سکہاؤ اونکو اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹیون کو یعنی سب گہر والونکو سکہاؤ پس تحقیق وہ آیتین رحمت ہین اور
قرآن ہین یعنی ایک ٹکڑا ہی اوسکا اور دعا ہین اور فرمایا جو کوئی پڑہے سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی یعنی تر تازہ جیسے
بے کم و زیادہ ہو گی اوسکے لیی روشنی جگہ اوسکے یعنی جہان اوسکو پڑہا ہی کہے تلک اور جو خص پڑہے دس آتین آخر
سورہ کہف سی یعنی وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا تک سے آخر تلک پس نکلے دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا وہ اوسپر اور

فرمایا جو کوئی پڑھے اسکو شب جمعہ میں روشن کرا ہی اللہ اوسکے لئے نور سے اوسقدر کہ فرق ہی درمیان پڑھنے والے
اوسکیے اور درمیان خانۂ کعبہ کی یعنی بہت نور حاصل ہوگا اور فرمایا جو کوئی یاد کریگا دس آیتیں اول سورہ کہف سے
یعنی مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا تک بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سی اور اِنَّا فَتَحْنَا بہت بیاری ہی نزدیک میرے
اوسیجہ سے کہ نکلا اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزوں سی اور فرمایا بیس آیتیں ہیں یعنی تبارک شفاعت کی
اونہوں نے واسطے ایک آدمی کے یہاں تلک کہ بخشا گیا وہ اور فرمایا لَکُمْ مَغْفِرَۃٌ الخ یعنی بخشش چاہی ہے
تبارک اپنی پر ہنی والکی نی یہاں تلک کہ بخشتا جاتا ہی وہ اور فرمایا آتی ہیں فرشتی عذاب کے آدمی کی پاس قبر اوسکیہیں
یعنی احد دفن کی سوال کے لئی پس آتی ہیں اوسکی پاؤں کی طرف سی یعنی اول پاؤں کی طرف سی سوال شروع کرتی ہیں پر
پس کہتی ہیں پاؤں نہیں ہی تمکو کوئی راہ ساتھ تعرض میرے کیونکہ پڑھتا تھا بسبب میری یعنی بسبب قوۃ میری کی نماز میں
سورہ ملک پھر آتی ہیں فرشتی سینے کی طرف سی پیٹ کی طرف سی پھر آتی ہیں سر کی طرف سی یہ خصہ کہتا ہی یہ بات
پس تبارک منع کرتی ہی فرشتوں کو عذاب قبر کیسی اور تبارک مذکور ہی تورتہ میں ساتھ اس فصیلت کے کہ جو شخص
پڑھے اسکو کسی راتمیں پس تحقیق بہت نیکیاں کمیں اور اچھا کام کیا ایک شخص نے عرض کی ہے رسول خدا پڑھا و محلہ ایک
سورہ جامعہ یعنی اوسمیں مطالب دین و دنیا کی ہوں پس پڑھائی حضرت نی اوسکو اذا زلزلت الارض یہاں تک کہ
فارغ ہوئی اوس سے پس کہا اوسنی قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا تجکو ساتھ حق کے نہ زیادہ کرونگا میں اوسپر کبھی یعنے
پس کافی ہی مجھکو پھر پھر یہ پھر یہ اوس شخص نے پس فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نی مطلب یاب ہوا یہ شخص یہہ بات
دو بار فرمائی ف جامعیت ضمن عمل مثقال ذرہ آخر تک میں ہی کہ سب کچھہ کرنا نہ کرنا اسمیں مذکور ہے اور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑھے بعد نماز کے جمعہ کی شب میں دو رکعت اور پڑھی ہر رکعت میں
سورہ فاتحہ ایک ایک بار اور سورہ اذا زلزلت پندرہ پندرہ بار تو آسان کریگا ہی اللہ تعالی اوسپر جان کنی
اور بیاہ دنیا ہی اوسی عذاب قبر سی اور آسان کریگا اوسکو کذر نابل صراط سی قیامت کو لشرح الصدور فرمایا
سورہ قل یا یہا الکافرون کی برابر ہی اور فرمایا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ چوتہائی قرآن کے برابر ہی اور فرمایا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ
تہائی قرآن کے برابر ہی اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مذکور ہوا ایک شخص کہ دہڑتا تھا قل ھو اللہ جب
امامت کرتا یاروں اپنی کی نماز میں خرد و اوسکو کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اوسکو اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
واسطے ایک شخص کے کہ ہمیشہ پڑھتا تھا قل ھو اللہ ساتھ غیر اوسکے نماز میں حُبُّکَ اِیَّاھَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ
یعنی دوستی رکھنا تیرا اوسکو داخل کریگا تجکو بہشت میں اور سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا
قل ھو اللہ پس فرمایا وجبت الجنۃ واجب ہوئی بہشت یعنی اوسکے لئی اور فرمایا جو کوئی چاہے یہہ کہ سووے
اپنی بچھونی پر پس سووے داہنی کروٹ اپنی پر پھر پڑھی سو بار قل ھو اللہ جب ہوگا دن قیامت کا تو فرماویگا اوسکو
پروردگار اپنے بندہ میرے داخل ہو پر داہنی طرف اپنی کے بہشت میں ف داہنی طرف محل اور باغ وغیرہ فضل ہیں
بائیں طرف سی کذا ذکر الفخر اور جو کوئی دس بار قل ھو اللہ پڑھتا ہی ایک محل بہتا ہی بہشت میں اوسکے لئے
اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کری پس پڑھے دونوں بازو اپنی گہر کے دروازے اور
پڑھے گیارہ بار قل ھو اللہ احد تو ہوتا ہی اللہ تعالی نگہبان اوسکا یہاں تک کہ پھر آوے اور انس سی روایت ہی کہ

گیا تہے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیوک میں پس طلوع ہوا آفتاب اینکو نہایت روشن کہ ویسا کبھی دیکھا ہی تہا
پہلے اسسے پس تعجب کیا حضرت نی ہی اور جبرئیل سی وقت آنیکی پونچا کہ کیا ہی سبب اس روشنی کا کہا اونہوں نے کہ یہہ
اس سبب سے ہی کہ معاویہ بیٹے معاویہ لیتے کے آج مدینہ میں ہمرے ہین پس بیجا اللہ تعالی نی طرف اونکے ستر ہزار فرشتون کو کہ نماز
پڑہین اونپر پونچا حضرت نی کیا سبب سے اسکا کہا اونہوں نے کہ یہہ بہت پڑہتا تہا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹہے اور چلتے
اور اوقات رات دنمین بہت پڑہ ہو اسکو پس تحقیق یہہ نسبت رب تمہارے کہی ہی اور جو کوئی پڑہے اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی
اللہ تعالے پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہی اوسسے پچاس ہزار برائیان اور اٹہاتی ہی اوسکی لئی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی
زیادہ پڑہے زیادہ دی اوسکو اللہ ثواب کذالی الدر المنثور اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ہر شب قل ہو اللہ
احد مرض الموت مین تو نہ فتنے مین ڈالا جاویگا قبر اپنی مین اور امن مین رہیگا پہیچے قبر کیسی اور دن قیامت کی لائیگی
اپنی ہتیلیون پر اوسکو اوٹہاوینگے یہان تک کہ گذارینگے اوسکو پل صراط سی طرف جنت کے کذافی شرح الصدور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ——— عقبہ صحابی کو کیا نہ سکہائی نمین تجکو

اچہی دو سورتین یعنی بیچ مقدمہ تعوذ لینے پناہ پکڑنیکے کہ بڑی چار سورتین ہین وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس ہین پڑہ یہہ دونون سورتین اور ہرگز پڑہیگا تو کہہ نہ سکیگا نہ دونونکے یعنی تعوذ کے حق ہین اور ہی بغیر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ پناہ پکڑتے تہے جن ہی اور نظر آدمی کیسی ہی یعنی ساتہہ اور دعاؤن کے یہان تک کہ امر ہین
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس جب یہہ اوسرین تو پڑہا انکو یعنے ساتہہ انکے پناہ پکڑتی اور
چہوڑا اوسیکو کہ سوا انکے ہی اور فرمایا کہ نہ مانگا کسی مانگنے والیسے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالیسے ساتہہ مانند
ان دونون رکے پڑہ ان دونون کو جب سونی لگی تو اور جب اٹہی تو اور فرمایا پڑہ قل اعوذ برب الفلق پس
تحقیق تو ہرگز نہ پڑہیگا کوئی سورۃ کہ وہ اسسے بہت پیاری یو طرف اللہ کے اور بہت پہنچنے والی اور خوب پوری
ہونیوالی اوسکے یعنی حق تعوذ مین پس جو سکے تو یہہ کہ ناغہ ہووے تجسے یعنی پڑہنا اسکا بطور مداومت کی نماز
وغیرہا مین تو کرا اور فرمایا عجب آیتین ہین اوسرین آجکی رات نہین دیکہین تو نی مانند اونکی کبہی کہ وہ سورہ
فلق اور سورہ ناس ہین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یعنی جبیر صحابی کو کہ کیا دوست رکہتا ہی تو ای جبیر کہ
جب نکلی تو سفر مین یہہ کہ ہووے تو بہتر یا دن اپنی ہی ہیئت مین یعنی صورۃ و حال مین اور بہت زیادہ اونکا از رہے
توشی کے یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا ہو جاوے پس عرض کیا بینے ماں فدا ہون تمپر
ماں باپ میری فرمایا پس پڑہ یہہ پانچ سورتین قل یا یہا الکفرون اور اذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورۃ کو ساتہہ بسم اللہ کے اور ختم کر ذارہ اپنی کو ساتہہ
بسم اللہ کے یعنی سب یہہ ہونگی کہا جبیر نی اور تہا مین غنی بہت مال والا پس ہا مین کہ نکلتا تہا سفر مین پس ہوجاتا
تہا بہت تباہ حال یا دون سی ہیئت مین اور کمتر اونسے توشے مین یعنی باوجود کثرت مال کے بدہیئت اور مفلس
ہوجاتا مین بسبب ضایع ہونیکے مال کی اور بے برکتی کی پس ہمیشہ رہا مین جیسیکہ سیکہین مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سی یہہ سورتین اور مداومت کی انکے پڑہنے کی ہوا مین بہترین اونکیسے ہیئت مین اور زیادہ ترین اونکیسے
توشی مین یہان تک کہ پہرتا مین سفر اپنی سی ف جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

پڑھتا ہی نہین رہتی کوئی چیز مگر کہتی ہی آے رب بجا اسکو میری شہری اور جو الحمد پڑھتا ہی گویا چوتھائی کلام اللہ
پڑھا اور جو الہکم التکاثر پڑھتا ہی گویا ہزار آیتین پڑھتا ہے کذا فی الدر المنثور فی فضائل سوا سیم اور پڑھے بعد سلام
پھیرنی نماز جمعہ کی ہیئت نماز پر سورہ فاتحہ اور اخلاص اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات
سات بار تو بخشتا ہی اللہ تعالے اگلے پچھلے گناہ اوسکے اور دیتا ہی ثواب بقدر گنتی ہر مومن کے اور ایک درجہ
مین بعد اوسکے پھر دعا سات بار پڑھنی زیادہ آئی ہی اللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ
یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَاَغْنِنِیْ
بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ بس جو کوئی مواظبت کرتا ہی اسپر غنی کرتا ہی اوسکو اللہ تعالے اپنی خلق ہی اور رزق
دیتا ہی اوسکو ایسی جاسے کہ گمان نہین رکہتا ہی اوسکا اور روایت کی ابن سنی نے حضرت عائشہ رضی سے کہ تحقیق نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
سات سات بار تو پناہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالے بسبب ہر بکے ہر برائی سے جمعہ دوسرے تک کذا فی وظائف النبی اور فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے دل زنگ آلودہ ہوجاتے ہین جیسے لوہا پانی پہنچنے سے زنگ آلودہ ہوجاتا ہی عرض
کیا صحابہ نے کہ جلا اوسکی کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور تلاوت قرآن کی اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے قرآن اور عمل
کرے اوسپر مہیا کی جاوینگے ماں باپ اوسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی اوسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کیسے
دنیا کی گہرون مین اگر ہو روشنی آفتاب کی اندر گہرون تمہارے پس کیا گمان ہی ساتھ اوس شخص کے کہ عمل کیا
اوسپر یعنی کیا پھر درجہ ہوگا جب اوسکے ماں باپون کا یہ درجہ ہوا اور فرمایا کہ نہین ایمان لایا قرآن پر وہ شخص کہ
حلال جانا اوسکے حرام کو اور فرمایا اے اہل قرآن نکیہ کرو قرآن سے یعنی غافل نہو و فکر کرو معنون اوسکیسے اور
کھولو اسرار اوسکیسے اور فرمایا پڑھو قرآن حق پڑھنی اوسکا اوقات رات کیمین اور دنکیمین اور فرمایا ظاہر کرو
قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کو کہ اوسمین ہی یعنی جو آیتین تنبیہ اور وعید اور ہول کی ہین اوسمین بہت فکر کرو تا تم
رستگار رہو اور فرمایا نہ جلدی کرو ثواب اوسکیلو اور فرمایا کہ سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی اور جو کوئی سورہ
آل عمران جمعہ کی دن پڑھے رحمت بھیجے ہین اوسپر ستر فرشتے رات تک اور فرمایا پڑھو سورہ ہود دن جمعہ کی اور
فرمایا ہر چیز کے لیئے زینت ہی اور زینت قرآن کی الرحمن ہی اور فرمایا جو کوئی پڑہی سورہ واقعہ ہر رات نہ پہنچے اوسکو
فاقہ کبھی اور ابن مسعود اپنی بیٹون کو حکم کیا کرتے تھے کہ پڑہین اسکو ہر شب اور دوست رکہتی تھی آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سورہ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا جو کوئی شب کو حم الدخان پڑہی صبح کرتا ہی سحالمین
کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لیئے ستر ہزار فرشتے اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب دوست رکہی کوئی تم مین کا
کہ کلام کرے رب اپنی سی پس پڑہی قرآن اور تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی اور جیسے اسکے پڑہنے سی نزدیکی
اللہ تعالے کی حاصل ہوتی ہی اور چیز سی ویسی نہین ہوتی تمام ہوئین حدیثین کلام مجید کی فضائل کی اب کچھ ادب اسکی
تلاوت کا بطور اختصار کے معلوم کرو کلام اللہ پڑہنا جب شروع کرے تو اعوذ پہلے پڑہے اور یہہ جانی کہ اپنے رب سے
مین مناجات کرتا ہون اور رد سے اگرچہ تکلف ہو اور جب آیہ رحمت پر پہنچے تو خوش ہووے اور دعا کرے اور اگر آیہ
عذاب پر پہنچے تو ڈرے اور پناہ مانگے اور باقی آداب کہ ظرف جلیل کے فضائل ذکر مین مذکور ہوئے ہین بجا لاوے

اور اخیر سورہ فاتحہ اور اخیر سورہ بقرہ کی آمین کہی اور فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کے جواب میں لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ اور اخیر سورہ قیامہ کے بلیٰ اور اخیر سورہ مرسلات کی آمنت بالله اور اول سبح اسم ربک الاعلیٰ کے بحمدی ربی الاعلیٰ اور اخیر سورہ والتین کے بلیٰ وانا علیٰ ذلک من الشاهدین کہے اور سون ہی تکبیر کہی اخیر والضحیٰ سے آخر قرآن تک پس کہے وقت ختم سورۃ کی لا الٰہ الا الله والله اکبر اور جب ختم کرے قرآن الحمد اور سرا سورہ بقرہ کا مغلوں تک پڑھے یہ خلاصہ ہے وظائف النبی میں سے مفصل ایمن یا کسی اور کتاب میں اس مقام کو دیکھے جانا چاہیئے کہ اوپر گذر بیان ہوا کہ مراد وحی سے قرآن ہے یا محمد صلی الله علیہ وسلم پس بحسب تقریب قول اول کی فضائل قرآن مجید کی کچھ لکھ گئے اب بحسب تقریب قول ثانی کے کچھ اخلاق حمیدہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی کہ باعث زینت جان اور سرور قلب کے ہیں لکھنی چاہئیں تا حضرت کا حی ہونا ثابت ہو کہ اوصاف و اخلاق حمیدہ آپکے خود دلالت آپکی حیثیت پر کرتے ہیں اگرچہ کوئی ملکوش آپکی کرے عیاذاً بالله منہ بہ افتاب پر خاک ڈالنی ہی کہ آپ ہی پشیمان ہوگا آفتاب کا کیا بگڑ گا خالق سب مخلوق کا اوسکو حق میں فرماتا ہے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی بلاشبہ تو البتہ بڑی خلق پر ہی جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خلق کو عظیم فرمایا خیال کرنا چاہیئے کہ کیسے عمدہ اخلاق کریمہ تھے آنحضرت عائشہ رضی کہ آپکے اخلاق کو پوچھا اوسنہوں نے کہا کان خلقه القرآن آپکا خلق قرآن تھا یعنی اخلاق حمیدہ قرآن مجید میں مذکور ہیں آپ سے متصف تھے وضع آپکی باوقار تھی جو الجھا رہے گی آپکو کوئی دیکھتا ہیبتناک ہوتا مگر جب شرف حضوری سے مشرف ہوتا اور بات چیت کرتا تو آپکی صحبت اوسکے دلمیں جگہ پکڑتی ملاقات میں پہلی آپ سلام کرتے منتظر اوسکی سلام کے نہ رہتے ہر ایک سے ساتھ کشادہ پیشانی اور روئے خندان کی ملتے کبھی آپکی زبان مبارک پر فحش یا کلام سخت جاری نہ ہوتا اور نہ بدلہ لیتے برائی کا ساتھ برائی کے ولیکن عفو کرتے اور درگذر کرتے جو کوئی آپکو بلکارتا یا فرماتا لبیک یعنی حاضر ہوں میں کبھی بانو نہ پہلائی جس مجلس میں تشریف لیجاتی تو کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتی قصد بالا نشینی اور صدر محفل کا نہ کرتی اگر کوئی شخص آپکا ہاتھ پکڑ لیتا جبتک وہ نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑتی کبھی کسی شخص کو اپنی آپنے ہاتھ سے نہیں مارا مگر جہاد میں اور اپنی ذات کی لئے کبھی بدلہ نہیں لیا اور کسی پر غصہ نہیں کرتے تھے مگر جبکہ حد دو آلہی سے تجاوز ہوا اور اوسوقت میں خدا تعالیٰ کیواسطے ایسا آپکو غصہ آتا کہ کوئی تاب نہیں لاسکتا بڑی عورتیں جو آپکو اپنی کام کی لئی ساتھ لے لیتیں آپ ساتھ ہو لیتے اور کام کر دیتی ایک یہودی کا آپ پر کچھ دین تھا بوعدہ معینہ ہنوز وہ دعدہ کا وقت آیا نہیں کہ اوسنے آکے تقاضای شدید کیا جس جس وہ بیچنی کرتا تھا آپ نرمی فرماتی تھی اوسنے کہا کہ تمہاری خاندان میں ایسی ہی بدعہدی چلی آتی ہے اسبات کو سنکر حضرت عمر بیتاب ہوگئے اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر مجلس شریف میں نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارتا حضرت نے عرض کی فرمایا کہ تمہیں چاہیئے تھا کہ مجھسے ادا کے لئے کہتے اور اوس سے تقاضا نرمی کی لئی کہتے اوسکو زجر نہ چاہیئے تھا جاؤ اوسکا قرض ادا کردو اور بیس صاع عوض اوسکے جھگڑنیکے زیادہ دو جب اوس یہودی نے یہ حال دیکھا تو اوسوقت ایمان لایا اور کہا کہ میں نے کتب سابقہ میں بصفت آخر الزمان کی صفت میں دیکھا ہے کہ جون جون کوئی اوسے سختی کرے وہ نرمی کریں مجھی اوس صفت کا امتحان منظور تھا سو ویسا ہی پایا بیشک آپ پیغمبر آخر الزمان ہیں اور ایک روایت میں حضرت علی رضی سے یوں مذکور ہے کہ ایک یہودی تھا کہ کہا جاتا تھا اوسکو فلانا حبر یعنی عالم یہود کا اوسکے کئی دینار رسول خدا صلے الله علیہ وسلم پر آتی تھی اوسنے تقاضا کیا نبی صلے الله علیہ وسلم سے پس فرمایا آپنے کہ ای یہودی نہیں

ہی نزدیک میری سمجھ کہ دو نہین سمجھتا اوسنی کہا کہ بس بلاشبہ مین نہین جدا ہونیکا تجھسے اے محمد یہان تک کہ دو تم مجھکو
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اب بیٹھتا ہو نہین ساتھہ تیری پس بیٹھے آپ ساتھہ اوسکے یعنی مسجد مین پس نماز
پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے ڈراتے ہی اور دہدکاتی ہی اوسکو کہ ایسا اور ایسا معاملہ کرینگے ہم تجھسے پس معلوم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو کچھہ کہ معاملہ کرتے ہی صحابہ اوسسے یعنی اور منع کیا صحابہ کو پس کہا صحابہ نی کہ یا رسول اللہ کیا یہودی روکے انکو یعنی
مجھکو کیونکہ گوارا ہو یہہ بات پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہی مجھکو رب میری اسسے کہ ظلم کرو نہین
معاہد[۱] وغیرہ پر پس جب ان چیڑا تو کہا یہودی نی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِیْ
آگاہ ہو جیئے قسم اللہ کی نہین کیا مینے تسے جو کچھہ کہ کیا مینی تسی مگر اسلیئے کہ دیکہو نہین[۲] طرف نعت تمہاری کی کہ تو پیغمبر
ہے وہ یہہی محمد بیٹا عبد اللہ کا جسکو اوسکی پیدائش کی مکہ ہی اور جسکو اوسکی ہجرۃ کی طیبہ کہ نام مدینہ کا ہی اور بادشاہت
اوسکی شام مین یعنی وہان غلبہ اسلام کا ہت ہوگا نہین ہوگا سخت گو اور نہ سخت دل اور نہ جہلا نیوالا بازارون مین
اور نہ متزن ساتھہ فحش کے اور نہ قول فحش کے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور یہہ مال میرا موجود ہے
پس حکم کرو اوسمین اوسطرح کے حکم کیا ہی تمکو اللہ نی اور تہا یہودی بہت مال والا[۳] ایکی نرم خوئی پہانتک تہی
کہ خدا تعالے نے اوسکی تعریف فرمائی فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ
یعنی اللہ کی بڑی مہربانی ہی کہ تم نرم خو ہوئے مسلمانون کی لی اور اگر تم درشت خو سخت دل ہوتی تو بیشک بیشک
متفرق ہو جاتے لوگ تمہارے گردی مدینہ کے لونڈی غلام خادم ہر تن پانی کا لاکر درخواست کرتی کہ آپ دست مبارک
اوسمین ڈالدین تا بیماروں کو بلاوین آپ اوسکی خاطر سی اگرچہ جاڑی کی دن تہے تا ہنہ اوسکے ہر تنومین ڈالدیتے
باوجود یکہ سبب سردی کی تکلیف ہوتی مجلس مین اصحاب ہے بی تکلف رہتی اور اصحاب ہر جنس کی باتین جو خلاف شرع
نہوتین اگرچہ ظرافت کی ہوتین اپکی مجلس مین کرتی ایک صحابی نی آپکی مجلس مین ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجھی تو میرے
بت نی خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوئی اونہون نے کہا کہ مین سفر کو جاتا تہا[۴] مینے ہر بہت کی لی ستو کا ایک بت بنایا راہ مین
توشہ ختم ہو گیا میرا اوس بت کو توڑ کر کہایا سو مجھی تو بت نی یہہ نفع دیا ایسی باتین ہنسی کی یہی مجلس شریف مین مذکور ہوتین
تہین آپ بہی کبھی ہر مزاح یعنی ہنسی کی بات اصحاب سے فرماتی تہی مگر سوا سچ کی نہین فرماتی تہی ایک شخص نے آپسی سواری
مانگی آپنی فرمایا کہ مین تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ دونگا اوسنی کہا کہ مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ
اونٹنی کے بچے نہین ہوتی ہین تو کسکے ہوتی ہین سو یہہ بات بہی تہی آپنی براہ ظرافت کے اسطرح فرمایا ایک شخص تہا
زاہر نام گانو مین رہتا ہا گانو کی چیزین بطور ہدیہ کے آپکے پاس لایا کرتا تہا اور آپ اوسی شہر کی چیزین خرید
کر دیا کرتے اور فرماتی زَاهِرٌ بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ یعنی زاہر ہمارا گانو کا آدمی ہی اور ہم اوسکے شہری ہین
یعنے وہ گانو کی چیزین ترکاری وغیرہ لی آتی ہین اور ہم شہر کی چیزین اونکو خرید دیتی ہین ایکدن زاہر بازار مین
کچھہ چیزین بیچ رہی تہی آپنی جاکر اونکو پیٹہ کی پیچہی سے پکڑ لیا اونہون نی دیکہا نہ تہا کہنی لگی کون ہی چھوڑ دی پیہم
جب اونکو معلوم ہوا کہ آپ ہین پیٹہ اپنی بدن مبارک سی خوب چمٹای اور گڑی پہر آپنی فرمایا کون مول لیتا ہے
اس غلام کو زاہر نی کہا کہ قیمت میری تو بہت کم ملیگی سیاہ فام ہی اور صورت اونکی اچہی نہی اس سبب سے اونہون نے

[۱] معاہد کافر ذمی ۱۲
[۲] گواہی دیتا ہون مین اسکا کہ نہین معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ تو پیغمبر اللہ کا ہے اور آدہا مال میرا اللہ کے واسطے ہین ہے ۱۲
[۳] یعنی خزانچی اون دنون ۱۲
[۴] یعنی پانی ہوا ہین ۱۲ ادم ذی

یہہ بات کہی آپنے فرمایا لیکن جلّ تعالیٰ کی نزدیک تم کم قیمت ہین یعنی اللہ تعالیٰ کی نزدیک تم بیش قیمت و مقبول ہو اور مقبول
عذر کنیکو کہتے ہنوکی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محب و مقبول تھی ایسی ایسی باتین ظرافت کی مسلمانون کی دل خوش
کرنیکے لیے ازراہ شفقت کے فرمایا کرتے تھی آپ اپنی کام اپنے ہاتہہ سی کرلیا کرتے تھے جیسی اپنا کپڑا سی لینا یا اپنی بکریکا دودہ
دوہ لینا اور کام گہر کا کرلینا حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف
نعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ وقالت کان بشرا من البشر یفلی ثوبہ ویحلب
شاتہ ویخدم نفسہ حضرت انس بن مالک کی خادم تھی وہ کہتی ہین دس برس مینی آپکے خدمت کی قسم خدا کی
کہ سفر و حضر مین جسقدر مین آپکا کام کرتا تہا اوس سے آپ میرا کام زیادہ کردیتی تھی اور کبھی دس برس کے عرصی مین آپنے مجھی
چھڑکا نہین اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلانا کام کیون نہین کیا یا فلانا کام کیون کیا اور روایت مین ہی انس
سے کہ کہا خدمت مین آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹھہ برس کی عمر مین اور دس برس تک خدمت کی مینی
برس نہ ملامت کی مجھکو کبھی کسی چیز پر کہ ہلاک تلف کی گئی میرے ہاتہہ سی پھر اگر ملامت مجھکو کوئی ملامت کرنی والا آپکو
اہل سی تو فرماتی چھوڑدو اسکو مین تحقیق جو تقدیر مین ہوتا ہی البتہ واقع ہوتا ہی یہہ کام تقدیر ہی مین خراب ہونا تہا
ہوا اور آپ سوار ہوتی ازراہ تواضع کے ہر سواری پر اونٹ پر گہوڑے پر خچر پر چارپائی پر اتنی کہتی ہین کہ دیکھا مین نے آپکو روز
خیبر کے سوار حمار پر کہ بالکا اوسکی لیف خرما کی تہی اور اصحاب کے ساتہہ کام مین شریک ہوجاتی تھی ایک سفر مین اصحاب
نی ایک بکری ذبح کی کہانے کے لیے اور آپسمین کام تقسیم کرلیے ایکنے کہا کہال صاف مین کرونگا ایکنے کہا گوشت مین
بناؤنگا ایکنے کہا مین پکاؤنگا آپنے فرمایا کہ لکڑیان جنگل سی مین اوٹہالاؤنگا اصحابنے کہا کہ یہہ کام ہی ہم کرلینگے
آپ کاہیکو تکلیف فرماوین آپنی فرمایا کہ خدا تعالیٰ ناپسند کرتا ہی اسبات کو کہ آدمی اپنی رفیقون مین ممتاز ہوکر
بیٹہی اور کام مین شریک نہو اور آپ جاکر لکڑیان اوٹہالائی اور آیا ہی کہ جب آپ مسجد کو تشریف لیجاتی دیکھتی
اصحاب تو بیٹہی رہتی کہڑی نہوتے تہی اس سبب سے کہ جانتی تہی کہ آپکو یہہ بات ناپسند ہی یعنی بنظر تفقت باین خیال
کہ بار بار کہڑے ہونی مین کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہی لوگونکو تکلیف ہوگی اجازت دی کہی تہی کہ کہڑے نہوا کرین وقت آپکے
صحابہ بمقتضائی الادب والوقار کے ناواقف تہی آپ مسکینونسی بہت محبت رکہتے اور عیادت کرتی بیمار کی اور ساتہہ جاتی جنازہ کے
ہر غریب اور امیر اور مملوک اور آزاد کی دعوت قبول فرماتی اہل شرف و عزت کی توقیر کرتے بحسب مرتبہ ہر ایک سے معاملہ
کرتے اپنی اصحاب کو دوست رکہتی تہی جو بیمار ہوتا اوسکی عیادت کو تشریف لیجاتی اور عذر کو کہر ماتم پرسی کے لئے تشریف
لیجاتی جو کوئی ہدیہ لاتا قبول فرماتی اور اکثر اوسکا بدلہ اوتارتے اوسیقدر یا اوس سے زیادہ اور نشست آپکی اکثر قبلہ رو
ہوتی اور ایک مجلسین سو سو بار استغفار کرتے اور نماز طویل پڑہتی اور خطبہ چہوٹا اور کثرت سی نماز پڑہتی اور تہجد مین قیام
کرتے کہ پانؤ مبارک ورم کرگئی لوگون نے عرض کیا کہ آپ اتنی محنت کیون کیا کرتے ہین خدا تعالے نے آپکی اگلی پچہلی
خطائین معاف کردی ہین آپنی فرمایا افلا اکون عبدا شکورا آپ جو ہنستی تو تبسم فرماتی آواز سی نہنستی
اور کلام اسطرح فرماتی کہ سننی والا اچھی طرح سمجہلے اکثر کلام کو وطاق سمجہا فی سامع کے تین بار کہر فرماتی اور ہر ایک
سے اوسکے فہم کے موافق کلام کرتے اور اللہ جل جلالہ نے آپکو جوامع الکلم عطا فرمائی تہے یعنی ایسا کلام کہ عبارت
تہوڑی ہو اور معنی بہت جیسی انما الاعمال بالنیات سب عمل موافق نیت کے ہین جیسی نیت ہو ویسا ہی

عمل کا پہلو ہے اس حدیث سے صدہا مسایل دینی و دنیوی ثابت ہوتی ہیں اور علما اور محدثین اور فقہاء نے یکدفتر اسکی شرح میں لکھا ہے یا مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ یعنی آدمی کی خوبی اسلام میں سے یہہ بات ہی کہ جس بات میں کچھہ فائدہ نہو نکرے یہہ حدیث بھی صدہا امور دینی اور دنیوی میں کام آتی ہی اسیطرح اور بہت حدیثیں ہیں شجاعت اور سخاوت میں آپ سب سے غالب تھے شجاعت کا یہہ حال تھا کہ جنگ حنین میں جسوقت لشکر کو ابتدا میں شکست ہوئی تھی آپنے خچلہ شہبا کو جسکا نام دلدل تھا آگے بڑہایا اور رجز پڑہتے تھی اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اور صحابہ نے بیان کیا کہ جدیزادہ خوف کی جگہہ لڑائی میں ہوتی تھی آپ وہیں تشریف رکھتے اور ہم لوگ بہاگکر آپکی پناہ لیتے اور سخاوت کا یہہ حال تھا کہ کبھی کسی سایل کے جواب میں نہیں فرمایا اور سکا مطلب پورا کردیتے اور جو نہو سکتا تو نرمی و خوش اخلاق سے جواب دیتے اور اسطرح خرچ کرتے کہ فقر و فاقہ کا ڈر تھا حتی کہ بعضے کفار حنین صفوان بن امیہ بسبب آپکی سخاوت کے مسلمان ہوگئے اونکی حق میں آپکی سخاوت ہی معجزہ ہوگئی صفوان نے کہا کہ نبی سی ایسی سخاوت ممکن نہیں سب عادات میں فروتنی اور تواضع فرماتے کھانے پینے میں نشست میں غرضکہ کسیطرح رکھتی تکیہ لگاکر کھاتے اور فرماتے میں بندہ ہوں بندوں کیطرح کھاتا ہوں اور کہا کہ جو بندہ کیطرح بیٹھنے پسند ہوتا کہا لیتے نہیں تو اوٹھا دیتے دودہ اور شیرینی اور گوشت پسند فرماتے بکری کے دست کا گوشت آپکو پسند تہا مرغی کا گوشت بہی آپنے کہایا ہی بسم اللہ کرکے کہاتے اور ہر کام کو بسم اللہ شروع کرتے اور سیدہی ہاتہہ سے کہانا کہانی مگر استنجا اور ناک جہاڑنے میں ایسی کام بائیں ہاتہہ سے کرتے جس چیز میں بوی بدبودی جیسا کچا لہسن یا کچی پیاز اوسکو نہ کہاتی اور ناپسند فرماتی مسواک کو بہت دوست رکہتی اس سبب سے کہ باعث ہی صفائی و نظافت کی سواری میں اگر کہوڑا بہت پسند تہا دست مبارک کہوڑی پر رکہتے اور آپنے فرمایا ہی کہ کہوڑی کی پیشانی سے برکت بہری ہی ۵ **توارتخ حبیب آلہ و مشکوۃ** اَفَلَمْ یَنْظُرُوْا اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَھُمْ کَیْفَ بَنَیْنٰھَا وَزَیَّنّٰھَا وَمَا لَھَا مِنْ فُرُوْجٍ کیا انہیں دیکہا ہی طرف آسمان کے اوپر اپنے کہ کیونکر بنایا ہی ہمنی اوسکو اور آراستہ کیا ہی ہمنی اوسکو اور نہیں ہی اوسمیں کچہہ شگاف **فتح** کیا نگاہ نہیں کی آسمان کی طرف اپنی اوپر کیسا ہمنی اوسکو بنایا اور رونق دی اوراوسمیں نہیں کوئی سوراخ **موتفسیر** زینت آسمان کے ستاروں سے ہی اور بنانا اوسکی بے ستون اور طبقہ بر طبقہ دلیل کمال قدرت ہماری کی ہی پس بعث انکا ہمپر کیا دشوار ہوگا **بحر** شروع ہی پیچ بیان دلیل کے کہ دفع کرے اونکی قول کو ذٰلِکَ رَجْعٌ بَعِیْدٌ یعنی کیا نا قابل اور انہونی ہمنیں دیکہتی آسمان کو اوپر اپنے حالانکہ شاہد کرتے ہیں اوسکو ہر وقت دیکہیں کہ کیسا بنایا ہمنی اوسکو یعنی بیدلا کیسا ہی شکل خیمہ کے لیکن بے ستون اور بی شگاف کہ سبب اوسکا ہو **جمل** وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰھَا وَاَلْقَیْنَا فِیْھَا رَوَاسِیَ وَاَنْبَتْنَا فِیْھَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍۢ بَھِیْجٍ تَبْصِرَۃً وَّذِکْرٰی لِکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ اور زمین کو بچہایا ہمنی اور ڈالے ہمنی اوسمیں پہاڑ اور اگائی اوسمیں ہر نوع خوش آیند سی واسطی راہ دکہانی اور نصیحت دینی کے ہر بندہ رجوع کرنیوالے کو **فتح** اور زمین کو پہیلایا اور ڈالی اوسمیں بوجہ اور اگائی اوسمیں ہر قسم رونق کی چیز سو جہانیکو اور یاد دلانی کو اوس بندیکو جو رجوع کرے **موتفسیر** منیب رجوع کرنیوالا طرف رب اپنی کی فکر کرنیوالا صنع کارخانہ پیدایش اوسکی یعنی سب کچہہ پیدا کیا ہمنی اسلیے کہ بندہ منیب اونکو دیکہہ کر عبرت پکڑے اور خدا اور رسول اور بعث پر ایمان لاوی **مدبحر** ۵ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَکًا فَاَنْۢبَتْنَا بِہٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ

ل بیچ میں جو بولتا ہے ۔ ۲ اور یہ قصہ ۔ ۳ قال الازہری ۔ ۴ یعنی ۔ ۵ توارتخ حبیب آلہ ۔ ۶ اور ۔ ۷ اور ۔ ۸ اور ۔ ۹ اور ۔ ۱۰ اور ۔ ۱۱ اور ۔ ۱۲ اور ۔ ۱۳ اور ۔ ۱۴ اور ۔ ۱۵ اور ۔ ۱۶ اور ۔ ۱۷ اور ۔ ۱۸ اور ۔

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ○

اور اوتارا ہمنی آسمان سی پانی با برکت پس اگائی ہمنی بسبب اوسکی بارغ اور دانی کہ کاٹتی ہین اونکو اور اگائی ہمنی کھجور درخت بلند اونکی لئے میوہ تہ بر تہ روزی واسطی بندان کے اور زندہ کیے ہمنے اوس پانی سے شہر مردہ اسیطرح ہوگا نکلنا گورسی **فتح** اور اوتارا ہمنی آسمان سی پانی برکت کا پہر اوگائی ہمنی اوس سی بارغ اور اناج کٹنی کھیت کا اور کھجور لمبی اونکا گابہا تہ بر تہ روزی بندے کو اور جلایا ہمنے اوس سی ایک دیس مردہ یون ہی نکل کھڑی ہونا **تفسیر** اناج وہ ہی جسکی ساتہہ اوسکا کھیت ہی کٹ جاوے اور درخت قائم رہتا ہی پھل ٹوٹ کر **مو** مبارک کثیر المنافع اور کثیر الخیر باسمین زندگانی ہر چیز کی ہے اور مراد اوس پانی سے مینہ ہی وجب عصیدہ دانے کہ کھیت کے کہ جسکی شان ہے کہ کٹنا نائے گیہون اور جوار اور تمام غلون کے باسقات کے مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نے معنی اسکی طوالا اور کہی حمید بن جبیر نے معنی اوسکے مستویات یعنی برابر اور طلع کہتے ہین کھجور کے کہی ہی اول ہی نکلتا ہی اور اوسکی اندر کھجورین تہ بر تہ ہوتی ہین نضید بمعنی منضود کے بعض محل یعنی تہ بر تہ اپنی اکمام یعنی کہپی ہین پس جب نکلین اکمام ہی تو نہین کہلاتے منضود شہر مردہ یعنی کہانس غیرہ اوسکی خشک ہوگئی ہی پانی سی پیدا اور سری کردی کہلہلاتا لگی اسیطرح سی ہوگا نکلنا مردون کا گورون یعنی جیسی شہر مردہ کو زندہ کیا اسیطرح قبرون ہی جلا اوٹہاوین گے اگر غور کرین تو معلوم کرین کہ کچھ تفاوت نہین ہی خشک کے سرسبز کرنے مین اور انسان کے جلا اور مٹانے مین قدرون ہی غرضکہ ہمال غور کرین تو منکر بعث کی ہون

معانی اَلْاَيْكَةِ وقوم تبع كل لذب الرسل هو وعيد [illegible] هوت فی بات کی پہری ہی قوم نوح نے اور اہل رس نے اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کے بہائیون نے اور اہل ایکہ نے اور قوم تبع نے ہر ایک نے جھوٹ کی بہت کی پس فرمان ثابت ہوا وعدہ عذاب میرا کا **فتح** جھٹلایا جلی اس اگلی پہلی نوح کی قوم اور کنوے والے اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کی بہائی اور بن کے رہنے والے اور تبع کی قوم سبنی جھٹلایا رسولونکو پہر ٹہیک پڑا پیڑ کا **موتفسیر** جھٹلایا یہلی اسی یعنی قریش سے یہہ تیسیا فسی یعنی جلد جلد ہی وارد ہوا ہی وعدہ ثابت کرنے حقیت بعث کے ساتہہ بیان کرنے اتفاق تمام رسولونکی اوپر اور واسطی عذاب کرنے منکرون اوسکے اور رس کنوا تہا اور پیر رہتی ہی کتنے ایک لوگ ساتہہ مواشی اپنے کے پوجتی تہے تو نکو اونبی اونکی بعضون نے کہا کہ حنظلہ بن صفوان ہی اور بعضون نے کہا کہ کوئی اور تہے ... پس جب وہ بت پرتی سے باز نہ آئے باوجود منع کرنے اپنے کی تو ہنسایا گیا وہ کنوان مع گرد اگرد اپنے پس دس گئے وہ لوگ ہی اور مال اونکی ہی جیسا کہ مذکور ہی قصہ اونکا سورہ فرقان مین اور ثمود قوم صالح کے اور عاد قوم ہود کے اور لوط بتیجے تہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے اونہون نے ہی ہجرت کی تہی حضرت ابراہیم کے ساتہہ عراق سے طرف شام کے پس اوترے ابراہیم فلسطین مین اور اوترے لوط سدوم مین اور بہیجا لوط کو اللہ تعالی نے طرف متفکہ والون کے اور وہ اجنبی تہی اونسے لیکن اونکو بہائی کہا اسلئے کہ اونہون نے نکاح کر لیا تہا اونمین باعتبار قرابت سسرال کے بہائی فرمایا اور اصحاب ایکہ یعنی بن والے کہ قوم شعیب کے تہی اور تبع بادشاہ تہا یمن مین کہ اسلام لایا اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف پس جھٹلایا قوم نے اوسکو اور بعضون کہا کہ تبع نبی تہی اور وہ تبع حمیری تہے اونام اونکا اسعد اور کنیت اونکی ابو کرب قولہ

کل یعنی ہر ایک نے یا ایک قوم نے اونمین سی یا سبھون نے اور کل کے معنی جو ہر ایک کے کہے اسپر یہ شبہہ وارد ہوتا ہی کہ نہین جھٹلایا ہر ایک نی قوم نوح اور عاد اور ثمود نے جیسکہ تصریح کی اسکی اور آیہ مین فرمایا ویوم نحشر من کل امۃ فوجا ممن یکذب بآیاتنا اس سے یہ صریح ہی امین کہ ہر امت کا جو نی ہوگا اوسنے تصدیق ہی کرنیوالے ہونگے اور جھٹلانے والے ہی جواب اس شبہہ کا یہ ہے کہ کلیہ سے مراد بیان تکثیر ہے جیسکہ یح قول اللہ تعالے کے و اوتیت من کل شیء پس یہ باعتبار اغلب کے یعنی اکثر کے ہے اور یہ جو کہا کہ جھٹلایا رسولون کو حالانکہ ہر ایک نے نبی کو جھٹلایا تہا نہ سب نبیون کو تو یہہ اسلئے کہا کہ ایک نبی کو جھٹلانا گویا سب انبیا علیہم الصلوٰۃ کو جھٹلانا ہی اور حاصل یہہ کہ امین تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہ تم تکذیل ہنود اپنی امت کی کفار کے جھٹلانی سے کہ قدیم سے یہی معمول رہا ہی کہ کفار ہر امت کے اپنے اپنے رسولونکو جھٹلاتے رہی ہین اور عذاب دنیا وآخرا ہی اونپر وارد ہوا ہی پس اے محمد اگر اہل مکہ تمہاری تکذیب ہی پر رہین آتے ہین تو مستحق عذاب و ہلاک کے ہوئے ہین تم غمگین نہو

جمل مجرمہ افعیینا بالخلق الاول بل ہم فی لبس من خلق جدید کیا ماجز ہوئے ہم بیچ پیدایش پہلی کے بلکہ یہ شبہہ مین ہین پیدایش نئی سے **فتح** اب کیا ہم تہکے پہلی بار بنا کر کوئی نہین بلکہ اونکو دوبارہ کی ایک نئی بنی مین **موقفسیر** نہین عاجز ہوئے ہم پہلی پیدایش سے پس کیونکر عاجز ہونگے ہم دوسری پیدایش سے اور اقرار پہلی بار پیدا کرنیکا اقرار ہے اعادہ یعنے دوبارہ پیدا کرنیکا اور شبہہ مین ہین یعنی شیطان نے شبہہ ڈالدیا ہے اونکے دلون مین کہ زندہ کرنا مردہ کیا ایک امر خارج ہی عادت سے پس چھوڑ دیا اونہون نے اس سبب سے استدلال صحیح اور وہ یہہ ہی کہ جو قادر ہی پہلی بار پیدا کرنے پر وہ زیادہ قادر ہوگا اعادہ پر **مل** پیدایش پیدایش نئی سے مراد بعث ہی یہہ الزام اہل مکہ پر ہی کہ مقر تھے خدا تعالے کے پہلے پیدا کرنے کے اور بعث کا انکار کرتے تہی پس حق تعالے نے فرمایا کہ مین پیدایش اول مین عاجز نہین تہا چنانچہ تم بہی مقر ہو اسکے پس دوسری بار پیدا کرنی میرا کیونکر اونہنا مردود کا ہی عاجز نہین ہونیکا بلکہ پیدایش اول بہ نسبت ثانی کے بہت دشوار تہی اسلئے کہ بے مادہ و بے مدت ہی جب وہ ہمپر دشوار نہوئی تو دوبارہ پیدا کرنا کیونکر دشوار ہوگا **بحر تنبیہ** یہہ ساری وسوسی شیطانی ہین کہ باوجود دیکھنے قدرت خدای تعالی کے ہر دم ہر آن منکر ہین بعث و حشر وغیرہ کے اسلئے اولیا اللہ کے اخلاق ہی ہے یہ غفلت کرنا محاربہ ابلیس سے اور تجسس کرنا اوسکے مکرون کے معرفت کا اور اس خلق کو اوسی بہت غافل کر رکہا ہے اپنے مکرون سے پس جیسی ابلیس نہین غافل ہے ہم سے ایسی ہی لائق ہی ہمکو کہ نہ غافل ہو دین اوس سے اسلئے کہ وہ کہات مین لگا رہا ہی ہمارے ہلاک کرنیکے لئے اور حریص ہی اسپر کہ بندے کو اللہ کے غضب مین گرفتار کرے اور حدیث مین آیا ہی کہ ابلیس رکہتا ہی تخت اپنا بحر پر اور بہیجتا ہی اپنے لشکر و اتباع کو یعنی لوگون کے بہکانے کے لئے پس بہت بڑا مرتبہ مین نزدیک اوسکی وہ ہوتا ہی کہ جو بہت فتنہ مین ڈالتا ہی لوگونکو وہب بن منبہ فرماتی ہین کہ کہا ابلیس نے امی رب کیا نہین دیکہتا تو محبت اپنی بندونکی بہ نسبت تیری اور باوجود اسکے نافرمانی کرتے ہین تیری اور کثرت بغض اونکے میرے لئے پس وحی کی اللہ تعالے نے طرف فرشتون کے کہ ملا سبب کثرت نافرمانی اونکی تیری اور کثرت محبت اونکی میری یہہ ہے اور کہ کہا میرے اونکی فرمانبرداری کی تیرا ابلیس کے سبب کثرت بغض اونکا تیرے لئے اور فضیل بن عیاض کہتے تہے کہ ابلیس کہتا ہی کہ جب مطلب یاب ہوتا ہون مین ابن آدم

ہی ساتھ ایکبات کے تین باتون مین سے تو ہمین طلب کرتا مین اوس ہی غیر اوسکی ایک تو خود پسندی کہ بھولا ویگا نسبت
آوراپنی عمل خیر کو بہت جانتا اور سہو ل جانا اپنے گناہون کو ایک روایت مین ہی ساتھ ایک کے چار مین ہی اوسمین زیادہ کیا
ہی شیخ یعنی شکم سیری کو اور ٹہنگی بات ہی وہ اون سبمین اسلئے کہ تینون چیزین باقی اسی سی پیدا ہوتی ہین آور وہب بن
منبہ کہتی ہین کہ بجا دتم اپنے تئین اس سہ ہمنی کرو تم شیطان سے ظاہر ہین اور فرمانبرداری کرو اوسکی پوشیدہ ہین اسلئے کہ جو
رات گذارتا ہی سلامت گناہ مین رات گذارتا ہی شیطان اوسکی لئے دہن نکبتہ **بتبہ الاعترن** ولقد خلقنا الانسان

ونعلم ما توسوس به نفسه ونحن اقرب اليه من حبل الوريد اور تحقیق پیدا کیا ہمنی آدمی کو اور
جانتی ہین ہم وہچیز کہ خاطر مین لاتا ہی نفس اوسکا اور ہم نزدیک یا وہ ہین انسان سی رگ جان سے **فتح** اور ہمنی بنایا انسان
کو اور ہم جانتی ہین جو باتین آتی ہین اوسکی جی مین اور ہم زیادہ نزدیک ہین اوسکی طرف ڈہرکتی رگ سی **نفسایر** گردن
کی رگ مراد ہی جسمین جان بہرتی ہے دل سے دماغ تک اوسکی کٹنی سی موت ہے اللہ اندر سی نزدیک ہے اور رگ آخر
باہری جان سی **مو** قریب ترہین طرف انسان کے یعنے ساتھ علم کے یعنی ہمارا علم قریب ہے انسان سی کہ خوب جانتے ہین ہم
اوسکو اور اوسکے احوال کو نہین پوشیدہ ہی اوسپر کچہ پوشیدہ باتون انسان کے سے پس گویا کہ ذات اوسکی قریب ہے اوس سے
کہا جاتا ہی اللہ فی کل مکان یعنی اللہ جانتا ہی ہر مکان کو کیونکہ وہ نہ رہ ہی مکانون ہی کہا قشیری نے کہ اس آیہ مین ہیبت
اور خوف ہی ایک قوم کے لئے اور راحت اور انس و تسکین ہے ایک قوم کے لئے یعنی جنکے دلون مین نفاق ہو عقاید باطلہ
یا اخلاق برے ہین مثل کینہ اور حسد وغیرہ کے اونکے لئے تو ہیبت اور خوف ہی کہ جب یوم تبلی السرائر ہوگا علیم بذات
الصدور سزا ہی بداوسکی دیگا اور جنکے دلون مین عقاید اچھے اور محبت خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع
سنت اور اہل اللہ کی اور یاد خدا تعالی کی اور ڈر آخرت کا وغیرہ ذالک نور ہین اونکے لئے راحت اور انس اور تسکین ہے کہ وہ جزا
اچہی پاوینگے اور حبل الورید سے بہت زیادہ نزدیک ہے یعنے بہت قریب ہے اور ورید بھی بڑی گردن مین کہا
زمخشری وہ دو رگین ہین کہ بڑی ہوتے ہین آدمی کے گردو نواح نبو تصل ہین ساتھ دمین کے وارد ہوتے ہین سے طرف دمین کے نام
رکھا گیا اوسکا ورید اسلئے کہ روح وارد ہوتی ہے طرف اوسکی اور کہا گیا ورید دلیل جوہی اوسکو دتین کہتے ہین جب وہ کاٹی
جاتی ہے تو انسان مرجاتا ہی اور پشت مین جوہی اوسکو اسپر کہتی ہین اور نیچے مین اور ران مین اکحل اور نسا اور چنگلیا ایز
اسلیم آہ اور کتاب خازن مین ہے کہ ورید رگ ہی کہ جاری ہوتا ہی اوسمین خون اور پہنچتا ہی طرف ہر جزر کے اجزا بدن سے
درمیان حلق اور علباوین ہے اور معنی آیہ کے یہ ہین کہ ہم اجزا انسان کے پردہ ہوتے ہین مثل اونکے بعض کے بعض اور
نہین پردہ مین ہوتے اللہ کے علم سے کوئی چیز اور بعضون نے کہا احتمال رکھتا ہی کہ معنی یہ ہون کہ ہم قریب ہین طرف
انسان کے ساتھ پیٹھنے قدرت ہمارکی اوسمین اور جاری ہوتا ہی امر ہمارا جیسا کہ جاری ہوتا ہی خون اوسکی رگون
مین **جمل تنبیہ** سبحان اللہ جو ایسا نزدیک ہو اوسکو چہوڑکر اوردن کو پکارین اور مدد انکین کیا غفلت ہے
کوئی پکارتا ہے یا علی کوئی پکارتا ہی یا پیر کوئی مدار کوئی سالار حالانکہ اللہ سا رحیم و خالق اور رازق سکا ایسا نزدیک ہے
آہی کہ بعض صحابی حضرت پیغمبر سے پوچھا کہ رب ہمارا نزدیک ہی تو چپکی سی دعا کرین اور اگر دور ہی تو پکار کر دعا کرین ہم تب یہ آیہ اوتری **وَاذَا سَاَلَكَ**
عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ اسمین قریب کو مجمل فرمایا تہا
نحن اقرب مین آخر آیت تک مین کہول کر بیان فرمایا کہ مین بہت ہی نزدیک ہون حتی کہ رگ جان سے بہی زیادہ

نزدیک ہوں میری سوا کسیکو نہ پکارو نہ مانگو اوس سے ابن عباس کہتے ہیں کہ میں سوار تھا پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس فرمایا آپنے یا غلام لڑکے احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاھک واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ اپنے تئیں یاد رکھ حق اللہ تعالیٰ کا اپنے رضامندی اوسکی طلب کر مخلوق کو رکھیگا اللہ تجھکو یعنی دنیا اور آخرت کے بلاؤں سے نگاہ رکھیگا اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا اوسکو سامنے اپنے اور جب مانگ تو پس مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگو تو پس مدد مانگ اللہ ہی سے اور جان کہ اگر سب لوگ جمع ہوں تیرے نفع دینے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہیں نفع دینگے تجھکو مگر ساتھ اوسکے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لئے اور اگر جمع ہوں تیری ضرر پہونچانے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہیں ضرر پہونچا دینگے تجھکو مگر ساتھ اوسکے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجھپر رفعت القلم وجفت الصحف یعنی اوٹھا لی گئے قلم اور خشک کر دئے گئے صحیفے یعنی تقدیر تمام ہو چکی تغیر اور تبدیل نہیں ہو سکتی اسمیں اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیت فسلونی اھدکم اھدکم الحدیث اے میرے بندو ان تم سب گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت کی میں نے پس مانگو مجھسے ہدایت راہ دونگا میں تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن میں مگر جسکو دولتمند کیا میں نے پس مانگو مجھسے روزی دونگا میں تمکو یعنی حلال و طیب اور سب تم مرتکب گناہ کے ہو یعنی مقصود ہے سب سے گناہ مگر جسکو بچایا میں نے یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو پس جسنے جانا میں نے کہ تحقیق میں قدرت والا ہوں بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے بخشونگا میں اوسکو یعنی سب گناہ اوسکی نہیں پرواہ رکھتا میں اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے جمع ہوں ایک جگہہ میں پھر مانگے ہر آدمی تم میں سے جو مقدار کہ پہنچی آرزو اوسکی یعنی جو حاجت دل میں کہا ہو پھر دونگا میں ہر مانگنے والے کو تم میں سے یعنی مقاصد اوسکی پورے کرے یہ یعنی دنیا اور حاجت والی کرنی ملک میرے میں سے کچھ یہ مگر جیسا کہ اگر ایک تم میں کا گذرے دریا پر اور ڈالے اوسمیں سوئی پھر اوٹھا دی اوسکو یعنی بالفرض التقدیر اگر کسی چیز کو تر کرتا ہو تو اتنی ہو جتنا پانی ہوتی ہے سوئی میں لگ جاتا ہے وہی پانی والا اوسکی ملک میں کمی کا کیا بابت ہے وہ کتنا ہی دے اوسکی ہاں ہر گز کمی نہیں ہوتی ہے یہ یعنی نکم ہونا یا روا کرنا واجب ہونا کا بسبب اسکی ہے کہ میں ہوں بہت سخی ہوں بہت دینے والا افعل ما ارید کرتا ہوں جو چاہتا ہوں یعنی ہے یہ تمام سخاوت و کرم ساتھ ارادہ اور اثر تیا ہونے کے ہی بندے کو دخل نہیں عطائی کلام دنیا میرے الہٰی سے وعذابی کلام اوذ عذاب میرا حکم کرنا ہی ہے ایک حکم میں یہ سب کرتا ہوں محتاج اسباب کا نہیں ہے امر میرا واسطے کسی چیز کے جسوقت کہ چاہتا ہوں میں پیدا کرنا اوسکا مگر یہ کہتا ہوں میں اوسکو ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے نقل کی یہ حدیث ترمذی ابن ماجہ نے واذا تلقی الملقین عن الیمین وعن الشمال قعید فی اوقت کہ سیکھتے ہیں سیکھنے والے پہلوی راست پر بیٹھنے والا اور پہلوی چپ پر بیٹھنے والا یعنی کرام الکاتبین فتح جب لیتی جاتی

ہین دولینی والے داہنی بیٹھا اور بائین بیٹھا **تفسیر** جو اوسکی مونہہ سی نکلا وہ لکہ لیتے ہین نیکی داہنی والا اور بدی بائیں والا **مو** معنی یہ ہین کہ اللہ لطیف یعنی باریک بین ہی کہ پہنچتا ہی علم اوسکا طرف خطرات نفس کے اور اون چیزون کے کہ کوئی چیز پوشیدہ تر نہین ہے اور وہ قریب تر ہی انسان سی بہ نسبت ہر قریب کی حوقت کہ کراماً کاتبین اتنی نہین انسان کے افعال و اقوال یہہ فرمایا آگاہ کرنیکو فرشتون کا لکہنوا ایک اور ایسا کہ وہ بی پرواہی اوس سی اور کیونکہ وہ بی پرواہ ہو اوس سے اسحال مین کہ وہ اطلاع رکہتا ہی نہایت پوشیدہ چیزونکی لیکن یہہ لکہنوانا اس حکمت کے لیے ہے کہ وہ نامہ اعمال روز قیامت کی اوسکے آگے پیش کیا جاوے گا تا قائل ہون اور حکمت یہہ ہی کہ لوگ سکرتے زمین رائیون سی اور غیبت کرنیون کی **مد** مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ زبان پر نہین لاتا آدمی کوئی بات مگر کہ نزدیک اوسکی نگہبان ہے مہیا **فتح** نہین بولتا ایک بات جو اوس پاس ہی ایک آہ دیکہتا تیار یعنی لکہنے کو تیار ہی **موتفسیر** مہیا کہ جسوقت بولتا ہی اوسوقت لکہنا ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا کاتب الحسنات علی یمین الرجل و کاتب السیات علی یسار الرجل و کاتب الحسنات امیر علی کاتب السیات فاذا عمل حسنۃ کتبہا صاحب الیمین عشرا و اذا عمل سیئۃ قال صاحب الیمین لصاحب الشمال اعمد بسبع ساعات لعلہ یسبح او یستغفر رواہ فی المعالم ایک بزرگ فرماتی ہین عجب رکہتا ہون اوس سے کہ دو فرشتے موکل اوسکی ہون زبان اوسکی قلم اونکی اور آب دہن اوسکا روشنائی اونکی ہے ہر کلام لایعنی کہی **مجر** عتید کے معنی ہین حاضر پہر کہا گیا ہی کہ لکہتے ہین وہ دونون فرشتی ہر چیز یہان تک کہ آہ اور سکا اوسکی بیماری ہین اور بعضون نے کہا کہ نہین لکہتی ہین مگر وہ چیز کہ اوسمین ثواب ہے یا گناہ اور بعضون نے کہا نہین الگ ہوتے وہ فرشتی سی گروقت یا بخانہ یا جماع کے پہر اگر کہا جاوی کہ بلاشبہہ معلوم ہوا اس آیت سی اذ یتلقی المتلقیان الخ اور دوسری آیت سی کہ فرشتی لکہتی ہین اعمال وبکی پس کیا فائدہ ہی پس قول کا ما یلفظ من قول الخ جواب وسکا یہہ ہے کہ دوسری آیۃ سی جانا جاتا ہی کہ دو فرشتی تیار ہین لکہنی کے واسطے بخلاف پہلی آیۃ کے کہ اوسی سی یہہ بات نہین معلوم ہوتی اور یہہ بہی ہے کہ جانا جاتا ہے دوسری آیۃ سی صریح یہہ کہ فرشتی ضبط کرتی ہین ہر لفظ اوسکا اور نہین جانا جاتا یہہ پہلی آیۃ سی آہ کا زرونے **مد جمل** مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ کاتبین کی وجہ تسمیہ مین لکہتی ہین علیہ کہ وہ نگہبان ہی مخلوق ساتہہ خلق آلہی کے ہوا کرتا ہے ساتہہ عالمہ کرم کا کرتے ہین اور جملہ کرم اونکے سے یہہ ہی کہ اپنے تئین نکو کہا تے نہین ہین کہ اونکی مانی ہوئی کی محبت کرنے سی اور قضائی حاجت اور بول و براز سی اور حاصل کرنے لذتون اور شہوات کے مجبوب ہوا اور نجملہ اونکی کرم سے یہہ ہے کہ اوسقدر بطلع ہونے کے تہارے عملون پر تکو فضیحت نہین کرتے اور لوگون کے سامنے یہہ تہارے ظاہر نہین کرتے اور جملہ کرم اونکی سی یہہ ہے کہ جب تم سی نیکی سرزد ہوتی ہی تو اوس نیکی کو دہ چند لکہتے ہین اگر ایک روپیہ خدا کی راہ مین دو تو اوسکو دس روپے لکہتی ہین اسیطرح اور اعمال اور اگر قصد کرے کار بد اور سبب کسی امر کے نہ کر سکے تم سی وقوع مین نہ آوی تو اوسکو بہی نیکیون مین لکہتے ہین اور اگر قصد گناہ کا کرو اور اوس گناہ کو ترک کرو تو اوس ترک کو بہی بیچ حساب نیکی کے لیتے ہین اور ایک نیکی لکہتی ہین اور اگر تم سی گناہ صادر ہو تو چہہ ساعت تک مہلت دیتی ہین اور وہ گناہ نہین لکہتے کہ شاید ما بین اسکے استغفار یا توبہ یا ندامت یا نیکی کر ڈالے اور اوس گناہ کا کر سکے تم سے وقوع مین آوے اور اگر اس مدت تک بہی تدارک اوس گناہ کا نہ کیا ایک گناہ لکہتے ہین پہر جب توبہ اور استغفار کرین یا اور نیکیان بجا لاوین اوس لکہے کو مٹا دیتے ہین اور وہ گہڑیان بیچ

یاد رکھنی اعمال تمہارے کمال احتیاط کہتی ہیں کہ باوصف بلکہ باوجود کہ مانع نسیان اور فراموشی کا ہی اپنے حافظہ پر اعتماد نہیں کرنے والے کاتبین یعنے لکھنے والے ہیں کہ دفتر ترتب اس کام کے لئے رکھتے ہیں اور موافق روایتوں صحیحہ کے یہ لکھنے والے ہر شخص کے لئے آدمیوں میں سے چار نفر ہیں دولت میں آتے ہیں اور دو دو میں دونوں دفتر روز و شب کے جدا جدا نگاہ رکھتے ہیں اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ بیٹھنے کی جگہ انکی آدمی کے کندی پر ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں دانت بڑے آدمی کے اوپر کی جانب دہن سے نشستگاہ انکی ہے اور زبان آدمی کی قلم انکا ہی اور آب دہن آدمی کا بجای سیاہی انکے ہے اجب دفتر شب و روز کا حق تعالے کی حضور میں لیجاتے ہیں باوجودیکہ وہ اپنے بندہ کے ساتھہ کہ جان سے زیادہ نزدیک ہے واسطے احتیاط کے فرماتی ہیں کہ اس دفتر کو لوح محفوظ سی مقابلہ کرو کہ اوسمیں جو کچھہ بندہ کریگا بے کم و بیش لکھا ہے بعد مقابلہ کے حکم ہوتا ہے کہ جو کچھہ سوای طاعت اور معصیت کے ہو اوسکو مٹا دو اور جو کچھہ کہ طاعت و گناہ ہو اوسکو رہنے دو تا اوسپر ثواب و عذاب مترتب ہو اور اون نگہبانون کو پردہ اور حجاب اور ستر ہرگز مانع اطلاع تمہارے احوال پر نہیں ہوتا یہہ گمان نکرو کہ حیلہ اور مکر سے جیسا کہ خفیہ نویسون اور وقایع نگارون دنیا کے سے اعمال اپنے چھپا سکتے ہیں اونسے بھی پوشیدہ رکھیں گے ہم اسلئے کہ وہ نگہبان یَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ یعنے جانتے ہیں جو کچھہ کہ تم کرتے ہو گو ہزار پردہ نمین کے سون اور یہان جاننا چاہئے کہ اعمال کے لکھنے والون کو اطلاع اور افعال آدمی کے اس آیت سے تو معلوم ہوئی اور اطلاع اور اقوال اوسکے آیتہ سے کہ سورہ ق میں ہے واضح ہوتی ہے یعنی اسی آیہ سے ما یلفظ من قول الخ اور اطلاع ترک[1] پر مانند روزہ اور اعتکاف اور اجتناب کے ممنوعات احرام سے اور مانند انکے دلیل عقلی سے ظاہر ہے اسلئے کہ جب ایک شخص وقت حاجت کے ساتھہ ایک کام کے بلا مانع و بلا خذر اوس کام کو نکرے صریح معلوم ہوتا ہے کہ تارک اوس کام کا ہے لیکن اطلاع اونکی اوپر نفسون دل کے اور مکنونات ضمیر کے پس مختلف فیہ ہی اکثر علماء نے اوسکا انکار کیا ہے اور جو کچھہ کہ حدیث صحیح میں وارد ہی کہ یہہ لکھنے والے قصد نیکی کو نیکی لکھتے ہیں اور قصد بدی کا کر کر جو اوس بدی کو ترک کرے اوسکو بھی نیکی لکھتے ہیں دلالت کرتا ہے اوپر اطلاع اونکے احوال دل پر بھی اور منکر کہتے ہیں کہ یہہ اطلاع جانب حق تعالی سے ہوتی ہے بطریق الہام کے کہ فلانی کو وقت قصد فلانی نیکی کا یا ارادہ فلانی بدی کا خاطر میں لاکر اوسکو ترک کیا ہی اور یہہ ظاہر ہے تمام مضمون تفسیر یکا اور جبکہ ذکر کیا لفاکا انکار کرنا بعث کو اور دلیل لانے اونکی پر ساتھہ قدرت و علم اپنے کے تو اب معلوم کراتے ہیں اونکو کہ جو انکار کرتے ہو عنقریب وہ آنیوالا ہی نزدیک موت اونکے اور وقت قیام قیامت کے جیسا کہ فرماتے ہیں ؎

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ اور آئی بیہوشی موت کی تحقیق یہہ وہ ہی جس سی تو ٹل رہا تھا **موتفسیر** جبکہ ذکر کیا اللہ تعالی نے بعد جانے اونکا بعث و جزا کو کہ جو مذکور ہی اس آیہ میں ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا الخ اور بیان کیا ہے تمام اعمال اونکے محفوظ ہونے کے ہوئے یہان پہر اوسکے بعد بیان کی وہ چیز کہ ملینگے اوسکو بالضرور قسم موت اور بعث سی اور جو احوال واہوال کہ متفرع ہوتے ہیں اوسپر اور لفظ بالحق میں ب تعدیہ کے لئے ہی یعنی لائی گئی شدت موت کی امر حق کو یعنی ظاہر کریگی اوسکو امر حق سے وہ چیز یقین ہیں کہ بعد موت کی ہونگی قسم احوال آخرت سی یہان تک کہ دیکھیگا اوسکو منکر قیامت ظاہر و صریح یا امر حق سے حقیقت موت کی[2] ہے آو کہا جاویگا جان کنی والے کو

[1] ترک اوّل کرنا جس چیز دون کا چاہئے ۱۲

[2] دقیق علمی قرآن کا ذلک بان عبر عنہ بلفظ البعید کما فی قولہ تعالی الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ سورۃ البقرۃ ۱۲ منہ

[3] دقیل بالاول لیلہم الانسان من السعادۃ و الشقاوۃ ۱۲ منہ

ذالک آخر تک یعنی یہہ وہی ہی جس سے تو گھبرا رہا تھا اور کہا حسن نے کہ بھاگتا تھا تو اور کہا ابن عباس نے مکروہ رکھتا تھا

جمل معانیہ سکرات موت کا حال سورہ قیامہ مین ہی مذکور ہی ان آیتون مین کَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ یعنی آگاہ ہو جسوقت پہنچی جان ہانس تک اور کہا جاری یعنی کہین جو گرداو سکے ہین کون ہی جہاڑنیوالا کہ جہاڑے اسکو اگر شفا ہو اوسکو اور یقین کیا اوسکو جان نکلنی والے نے کہ یہہ وقت جدا ہونے روح و دنیا کا ہی اور لپٹ گئی ایک پنڈلی پر پنڈلی وقت موت کے ہالپٹ گئی شدۃ فراق دنیا کے ساتھہ شدۃ آنے آخرت کی تیری رب کیطرف ہی اوسدن پہنچ جانا پس غرض اس لکھنی سے یہہ ہی کہ ہر آدمی کو چاہئی کہ ایسی آیتون مین غور کیا کرے اور اوسی وقت یکسی کو یاد رکھے کہ کوئی ہی اپنا نہین ہوتا جو روتا ان باپ سب اپنی قبر تیار ہوتی دیکھا کرتے ہین اور کسیکی کچھہ پیش نہین چلتی کیا خوب بات کہی حضرت لقمان علیہ السلام نے کہ مین ہزار کلمے نصیحت کے سینے سکھے اونمین سے تین کلمے چھانٹ لیے دو یاد رکھتا ہون اور ایک کو بھلا دیتا ہون بھلا دیتا ہون خدا اور موت کو یاد رکھتا ہون اور نیکی کر کے بھلا دیتا ہون اور سب سے زیادہ غم خاتمہ بد کا رہتا تھا بزرگون کو چنانچہ تنبیہ المغترین مین لکھا ہی کہ منجملہ اخلاق بزرگون سے بہت ڈرنا اوسکا تھا اللہ تعالی سے کہ کہین خاتمہ بد نکرے پس ہودین محجوب اللہ تعالی سے دوزخ مین اور بعضی اونمین سے ایسی غم و فکر مین رہتی ہی کہ غائب ہوتے ہے حاضرین سے یعنی بیہوش ہوتی ہے کہ کسیکی خبر نہین رہتی ہے اور حاسد لفاف کہتے ہے کہ جب لیجاتے ہین فرشتے روح مومن کی اور وہ مرا ہوتا ہے اسلام پر تو تعجب کرتے ہین فرشتے اوس سے اور کہتے ہین کہ کیونکر نجات پائی اسنے دنیا سے الحالمین کہ ہلاک ہوا جہانمین یعنی ابلیس اور تہی حاتم اصم کہتے درباب قول اللہ تعالے کے اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا کہ یہہ نہین کہا جاویگا مگر اوسکے لئے کہ دور ہو غم و خوف اوسکا دنیا مین اور جو اترا رہا اور نادم نہوا پر نہین کہا جاویگا اوسکے لئے کہ یہہ اس سے اور فضیل بن عیاض رضہ کہتے ہے خوف بندیکا اللہ سے بقدر معرفت اوسکیلے ہوتا ہی انتہے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ذٰلِكَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ اور پہونکا جاویگا صور مین اور کہین یہہ ہی دن وعدہ عذاب کا **فقرے** اور پہونکا گیا نرسنگا یہہ ہی دن ڈرکے کا

موتفسیر صور ایک سینگ ہی کہ پہونکین گے اوسمین اسرافیل علیہ السلام اور وہ بڑائی مین ایسا ہی کہ نہین جانتا مقدار اوسکی سوائی اللہ تعالے کے اور موہنہ رکھی ہوئے ہین اوسپر اسرافیل صلعم کہ مبعوث ہوئی ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم منتظر ہین کہ جب حکم ہو پہونکین اور راوی سے نفخہ ثبت کا ہے جمہور علما اسپر ہین کہ نفخے تین ہونگے پہلا فزع یعنی گھبراہٹ کے لئے جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ اور دوسرا موت کی لئے اور تیسرا اعادہ کے لئے یعنی جی اوٹھنے کے لئے چنانچہ یہان یہی مراد ہے اور انمین دو نفخون کے مدت چالیس سکی ہوگی ہر دو بار کیا اللہ آسمان سے پانی پس اوگینگے لوگ اوس سے جیسے اوگتا ہی سبزہ نہین ہے انسان سے کوئی چیز مگر کہ دسیدہ ہو جاتی ہے لیکن ایک ہڈی کہ نام اوسکا عجب الذنب ہی کہ اوسکو ریڑہ کی ہڈی کہتے ہین اوسی سے ترکیب دیجاویگی خلق روز قیامت کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا میری امت مین دجال پس ٹہیریگا اونمین چالیس دن یا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس رات پہر بھیجیگا اللہ عیسی بیٹے مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ثقفی ہین یعنی اوسکی صورت ہونگی پس ڈہونڈہینگے وہ دجال کو پہر ہلاک کریگا اوسکو اللہ تعالی اونکی ہاتھہ سے پہر ٹہیرین گے عیسی ع

ع۱ دراصل ابو عبد اللہ
ع۲ یعنی قول نفخہ
ع۳ قول ذکر کیا ہی
ع۴ یعنی روایات مین
ع۵ یعنی

حکایات خوف

لوگون مین بعد اسکے سات برس اسحال مین کہ نہین ہونگے درمیان دو شخصون کے عداوت پھر پہیچیگا اللہ ہوا ٹھنڈی
شام کیطرف سے پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکی دلمین برابر ذرے کے ایمان ہوگا کہ ہلاک کریگی اوسکو ہوا یہانتک کہ اگر
کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا تو داخل ہوگی وہ ہوا اوسپر یعنی ہلاک کریگی اوسکو اور باقی رہینگے بری لوگ سبک خفت طیر کے اور
احلام سباع کے یعنی سبک ہونگے مانند پرندگیکے کہ یہان سے وہان جا بیٹھا وہان سے وہان اور درندونکی سی خو رکھتے ہونگے
نہین جانا جائینگے شرعی باتکو اور نہ پہچانینگے جائینگے خلاف شرع کو پھر صورت بنا آویگا شیطان اور کہیگا کیا نہین بناتے تمکو
تم میرا یہ حکم کریگا لوگونکو بت پرستی کا پس پوجینگے وہ بت اور وہ اوسوقت فراخی رزق کی رکھتے ہونگے اور عیش و خوشی
پھر ہوچکا جاویگا صور پس نہین پھیکا اوسکو کوئی مگر کہ کان لگاویگا اوسکی طرف اور اول جو سنیگا وہ شخص کہ درست
کرتا ہوگا اپنی حوض کو پس مرجاویگا وہ پھر نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہ مرجاویگا پھر بھیجیگا اللہ مانند مینہ کے گویا کہ وہ شبنم
ہوگا یعنی بلکی ہوا ٹپکیگی پس اوگینگے اوسسے بدن لوگون کے پھر ہوچکا جاویگا صور دوسری بار پس کہان وہ اٹھہ
کھڑے ہونگی دیکھتے ہوسے پھر کہا جاویگا لوگونکو کہ آؤ اپنے رب کیطرف اور کہا جاویگا فرشتونکو کہ کھڑا رکھو انکو یہہ سوال کی
جاوین گے پھر کہا جاویگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت کو پس عرض کرینگے فرشتے کہ کتنون مین سے نکالین پس کہا
جاویگا کہ ہر ہزار مین سے نو سو ننانوین یعنی ایک کم ہزار دوزخ کے لئے اور ایک بہشت کے لئے پس یہہ دن ہوگا
کہ کردیگا لڑکو بوڑھا اور یہہ وہ ساق ہے کہ ہوا جاویگا پیدا یعنے ظاہر ہوگا روز قیامت کے بحسب اپنے ہزاروین کے اور فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ پیدا کرینگے جنون مین اسحال مین کہ مونہہ رکھی ہوسے سور ہونیکی والا یعنے اسرافیل اور جھکائی ہوسے ہی صور
پیشانی یعنی جیسے عادت ہے نرسنگا بجانیوالونکی کہ جب ارادہ کرتے ہین اوسکی بجانیکا تو سر جھکا لیتے ہین اور لگا رہا
ہی کان اپنا منتظر ہے اسکا کہ حکم کیا جاوی صور پھونکنے کا پس پھونکے کہا مسلمانون نے یارسول اللہ حسب حال
ہمہ ہی کیا فرماتی ہین آپ ہمکو لیعنے پڑہنے کے لئے اب اور اوسوقت یا مطلق سختیون کے وقت فرمایا کہو
حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا **در منثور جمل مد** باقی حال مفصل نفخ صور کا اسی تفسیر
کی پہلی جلد مین تحت آیہ ونفخ فی الصور فصعق الایہ کے سورہ زمر مین ہی لکھا ہی وہان سے دیکھنا چاہے وحاصل
کُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَّشَهِيدٌ اور آیا ہر شخص ہمراہ اوسکے ہانکنے والا اور گواہی دینی والا **فتح** اور آیا ہر ایک
جی اوسکے ساتھہ ہی ایک ہانکنے والا اور ایک احوال بتانے والا **تفسیر** ایک فرشتہ ہانکے لاتا ہی اور ایک پاس
نامۂ اعمال ساتھہ ہے **موضح** دو فرشتے ہونگے کہ ایک تو ہانک کر لاویگا اوسکو محشر مین حساب کی جگہہ اور دوسرا
گواہ ہوگا اوسکے عملو پر اور بعض نے کہا کہ سائق لکھنے والا بڑا ہوگا اور شاہد لکھنے والا نیکو کا اور بعض نے کہا کہ
سائق نفس اوسکا ہی یا قرین یعنی فرشتہ نمراہ اوسکا اور شہید جوارح یعنی اعضا اوسکے ساتھہ یا نور عنبر ہمارا اعمال اوسکے
اور در منثور مین ہے کہ کہا ابن عباس نے سائق ملایکہ مین سے ہوگا اور شہید نفس اوسکا اور کہا ضحاک نے کہ سائق ملائکہ
مین سے ہوگا اور شہید اوسکے نفسونمین سے ہاتھہ پانوا کہا ابن مسلم نے کہ سائق قرین اوسکا ہی شیاطین مین سے نام کہا
گیا اوسکا سائق اسلئے کہ وہ ساتھہ اوسکے ہوگا اگرچہ نہین دوست رکھیگا وہ اوس شخص کو اور عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ سے ہی کہ اونہون نے کہا منبر پر وجارت عمل نفس الخ سائق فرشتہ ہی کہ ہانکیگا اوسکو طرف امر اللہ کے اور
شہید فرشتہ ہے کہ گواہی دیگا اوسپر اوسکے عمل کے کہتا ہون مین کہ یہہ صحیح تر ہے اور حدیث مین ہی کہ جب قائم

۱۲ قولہ وحاصل الخ اقول علی ان کل لا اضافۃ اسلوبا حیرہ فرقہ ۱۲ منہ ایضا وحاصل فاقص ۱۲ جمل

ہوگی قیامت اور تریگا انسان پر فرشتہ تنکینوالا اور فرشتہ رائیبوالا پس کہیگا ہر ایک کو لیجانیوالا اعمال کہ بندہا ہوا
ہوگا اوسکی گردن میں پہر حاضر ہونگی دونوں ساتھہ اوسکی ایک سائق ہوگا اور دوسرا شہید پہر اس آیہ میں دو قول ہیں
ایک تو یہہی کہ یہہ آیت عام ہی مسلمان کے حق میں اور کافر کے حق میں یہہ تو قول جمہور یعنی اکثر علماء کا ہے
اور دوسرا قول یہہ ہی کہ یہہ خاص کافر کے حق میں ہے یہہ کہا ضحاک نے **جمل** لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ
هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ کہینگے ہم اوس نفس کو تحقیق تہا تو بیخبری میں اس
عقدے سے پس اٹہایا ہمنے پردہ تیرا اس سے آنکہہ تیری آجکے دن تیز بین ہے **فتح** تو بیخبر ہا اس دن سی اب کہولی ہمنے
تجہ پر سے تیری اندہیری کی اب نگاہ تیری آج تیز ہے **موضح** اس مقدمہ سی یا اس دن سی دنیا میں پردہ تیرا کہ
تہا دنیا میں تیری دل اور سماعت اور بصارت پر تیرہی یعنی نافذہے دیکہتی ہے اوسچیز کو انکار کرتا تہا تو دنیا میں اور ہوتی
کیا کیا سی مجادلہ کہ کہا مراد یہہ ہی کہ نظر تیری طرف زبان میزان تیرکی خوب دیکہتی ہی جسوقت کہ تولی جاتی ہیں نیکیاں
تیری اور برائیاں تیری **معا** اس مقدمہ سی یعنی اس مصیبت سی کہ اتری تجہپر آج پس دور کی ہمنے تجہسی غفلت تیری
ساتہہ اوسچیز کے کہ مشاہدہ کرتا ہی تو اوسکو گردانی گئی غفلت بمنزلہ پردہ کے کہ ڈہانکا گیا اوس سے سارا بدن اوسکا
اندیشہ کہ ڈہانکی گئیں اوس سے دونو آنکہیں اوسکی پس وہ نہیں دیکہتا ہی کچہہ پس جب ہوگا ان قیامت کا تو بیشمار
ہوجاویگا اور جاتی رہیگی اوس سے غفلت اور پردہ پس دیکہیگا حق کو نہیں دیکہتا تہا اور سنو دنیا میں حاصل یہہ کہ سب
احوال حشر عذاب و دوزخ وغیرہا کہ بیان ادلہ نے تامل تہا خوب طرح دیکہیگا **مدنیہ** یہی مضمون
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ انسان سوتا ہی اِذَا مَاتُوْا انْتَبَهُوْا پس غرض اس سی یہہ ہی کہ آدمی کو چاہئے کہ
غفلت نہ کرے اور ہوشیار رہکر عقیدہ درست کرے اور عمل خیر ہانکے لیکر کرے کہ بیداری ہوئی ہیں جیسا کہ سورہ
والذاریات میں فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ
عَتِيْدٌ ۝ اور کہیگا فرشتہ ہمنشین اوسکا یہہ ہی جو کچہہ کہ نزدیک میرے تہا حاضر کیا گیا ہی **فتح** بولا اوسکی ساتہہ
والا یہہی جو میری پاس تہا حاضر **تفسیر** وہ فرشتہ اعمال حاضر کریگا **موضح** جمہور اسپر ہیں کہ قرین سی مراد
ہی فرشتہ لکہنے والا اعمال کا جو گواہ ہوگا اوسپر اور یہہ ہی یعنی دیوان عمل اوسکا اور مجاہد نے کہا کہ مراد قرین سے شیطان
اوسکا ہی مستحق ہے اوسپر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ زخرف میں وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ
شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ اور بعض نے کہا کہ لفظ مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ میں جو ہی ہے یعنی فرشتہ کہیگا میں وہ
شخص کہ میرا پاس تہا حاضر لایا ہوں میں اوسکو تیرے پاس **مدنیہ** اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ
كَفَّارٍ عَنِيْدٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ
الشَّدِيْدِ ۝ کہینگے ہم والوم لے دونو فرشتون دوزخ میں ہر ناشکر سرکش کو ہر مال کے امساک کرنیوالیکو سے
گذرنیوالیکو ہر شک لانیوالیکو کہ جسنے مقرر کیا ساتہہ خدا کے معبود دوسرا پس والوا اس ہر ایک کو عذاب سخت میں **فتح**
والوم دونو دوزخمیں ہر ناشکر مخالف کو نیکی سے اکمنی والا حد سی بڑہنی والا شک کرنا جسنی ٹہیرایا اللہ کے ساتہہ
اور کوئی پوجنا تو ڈالو اوسکو سخت مار میں **موضح** ڈالوم یہہ خطاب دونو فرشتون سائق اور شہید کو
ہی کہ جنکا بیان اوپر گذرا اکثرون کے نزدیک تو یہی ہے اور ظاہر بہی یہی ہی اور بعض نے کہا کہ خطاب مالک کو ہی

جبدار و ضد دوزخ کا ہی اور تثنیہ موافق عادت عرب کے ہی کہ ایک کو بھی کبھی ساتھ لفظ تثنیہ کے بولتے ہیں ۱۲ منہ
کا اور منعم کا عتید معاند یعنی دشمن خدا اور حق کا اور اہل حق کا اور روکنیوالا اوسنی اور سرکش متناع للخیر یعنی
منع کرنیوالا مال کا حقوق و سلسلے یعنی زکوۃ وغیرہا صدقات واجبہ دینے والا مانع کرنیوالا تمام ہلاک ہوگا اوس کے
کہ ہمنے ہیں اہل خیر کو متعدد ظالم حق سے گذرنیوالا مدبجر قال قرینہ ربنا ما اطغیتہ ولکن کان
فی ضلل بعید اور کہا ہمنشین اوسکے نے یعنی شیاطین جن یا انس سے اے پروردگار ہمارے میں نے نہیں گمراہ کیا
اس شخص کو ولیکن تھا آپ ہی گمراہی دور میں فتح بولا ساتھی اے رب ہمارے میں نے اوسکو شرارت میں نہیں ڈالا پر تھا یہ ہی
راہ ہی دور تفسیر یہ ساتھی شیطان ہی انکو بولی گناہ کیا چاہتا ہی مو قرین سے مراد شیطان ہی یعنی جب کافر کو
دوزخ میں لیجاویں گے تو یہ کہیگا میرے گمراہ کیا اوسکو شیطان ہی مجھکو گمراہ کیا اوسکی شیطان کو حاضر کریں گے
اور وہ ربنا ما اطغیتہ آخر تک کہیگا اور کہا ابن عباس رضؓ نے کہ قرین سے مراد فرشتہ ہی کہیگا کافر اے رب
میرے فرشتہ نے زیادتی کی مجھپر لکھنی میں یعنی نامہ اعمال کے پس کہیگا فرشتہ ربنا ما اطغیتہ یعنی میں نے زیادتی
نہیں کی لکھنے میں اور نہیں لکھا میں نے مگر جو کچھ کہ کہا اوسنی اور عمل کیا اوسکو لیکن تھا یہ گمراہی دراز میں نہیں پر
تھا اوس سے طرف حق کے پس فرماویگا اللہ تعالی لاتختصموا لدی یعنی عذاب کرنا وہ میرے نزدیک بغیر عذر کے جبر
جمل قال لاتختصموا لدی وقد قدمت الیکم بالوعید وفرمایا جھگڑو نہیں نزدیک میرے اور
پہلے اس سے بھیجا تھا میں نے تمہارے وعدہ عذاب کا فتح فرمایا جھگڑو نہ کرو میرے پاس اور میں بھیج چکا تھا پہلے ہی تمکو ڈر کا
تفسیر بھیجا تھا وعدہ عذاب کا اپنی کتابوں میں اور ڈرایا تھا میں تمکو زبانی رسولوں کے کہ سرکشی اور کفر کی تو عذاب
کروںگا تمپر بس آپس میں جھگڑو نہیں اور دار الجزا میں اور موقف حساب میں کہ نہیں فائدہ وہی تمہارے جھگڑنے کا اور
نہ کوئی صحت ہی تمہاری پاس سلنے جاویگا مدجر ما یبدل القول لدی وما انا بظلام للعبید
تغیر نہیں دیا جاتا وعدہ عذاب کا میرے اور نہیں ہوں میں ظلم کرنیوالا بندوں پر فتح بدلتی نہیں بات میرے پاس اور میں
ظلم نہیں کرتا بندوں پر تفسیر یہ بدلتی نہیں بات یعنی کافر بخشا نہیں جاتا مو یہ طبع ہے کہ مبادا کسی کو
میں قول اپنا اور وعید اپنی ساتھ داخل کرنے کفار کے دوزخیوں اور نہیں ظلم کرنیوالا الخ پس نہیں عذاب کروںگا
میں کسی بندہ پر بغیر گناہ کے مد یعنی تبدیل نہیں ہی میری اس قول کو لاملان جہنم من الجنۃ والناس
اجمعین معا یوم نقول لجھنم ھل امتلأت وتقول ھل من مزید اوسدن کہ کہیں ہم دوزخ کو
یا بھری تو دوزخ کہیگی آیا کچھ بھی زیادہ اس سے ہی یعنے ہرچند اوسمیں ڈالیں گے زیادہ طلب کریگی واللہ اعلم
فتح جبدن ہم کہیں ۔۔ دوزخ ۔۔ تو بھر چکی اور وہ بولے کچھ اور بھی ہی تفسیر دوزخ کا پہلا داخل
لوگوں سے نہ بھریگا مو یعنی ہرچند دوزخیوں کو گونکو ڈالا جاویگا زیادہ طلب کریگی اور یہ سوال دوزخ سے اوسکے
ابقاء وعدہ کے ہی کہ ازل میں اوسکے بھرنیکا کیا تھا اور وہ پس نہیں کرنیکی یہانتک کہ قدم جباری حق کا اوسمیں
رکھا جاویگا اوسوقت بس بس کہیگی اور بقول بعض کے بل یعنی قدکی ہے یعنے تحقیق بھری تو اور کوئی جگہ اوسمیں خالی
نہیں رہیگی اور بتقدیر یہ ۔۔ یہ سوال بعد داخل ہونے کفار کے دوزخیوں ہوگا اور ہل دوسرا یعنی لاکے ہوگا یعنے
زیادہ نہیں چاہتی ہوں اور بر تقدیر اول کے استفہام واسطے طلب زیادتی کے ہے اور سوال بعد داخل کرنے بعض کفار کے

ع

ع ۱ دکان ۱۲ منہ اصل الباق فی قاب القوس او الباق فی قاب القوس الباق کان کالوتر من القوس کذا فی الصحاح منہ ۲ الفضل کالفاضل کما فی الصحاح منہ ۳ الفضل وکل شیء الفضل منہ والفضیل من الثوب الموضع الذی لونقد دینار ۱۲ منہ ۴ قولہ ولکن کان فی ضلل بعید ای لکن کان ھو فی ضلل بعید ۱۲ منہ ۵ قولہ ربنا ما اطغیتہ ای ما اضللتہ ۱۲ منہ ۶ قولہ ھل امتلأت ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۷ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۸ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۹ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۱۰ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۱۱ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۱۲ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۱۳ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۱۴ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۱۵ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۱۶ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۱۷ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۱۸ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۱۹ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۲۰ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۲۱ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۲۲ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۲۳ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۲۴ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۲۵ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۲۶ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۲۷ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۲۸ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۲۹ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۳۰ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۳۱ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۳۲ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۳۳ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۳۴ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۳۵ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۳۶ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۳۷ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۳۸ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۳۹ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۴۰ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۴۱ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۴۲ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۴۳ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۴۴ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۴۵ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۴۶ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۴۷ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۴۸ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۴۹ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۵۰ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۵۱ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۵۲ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۵۳ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۵۴ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۵۵ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۵۶ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۵۷ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۵۸ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۵۹ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۶۰ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۶۱ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۶۲ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۶۳ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۶۴ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۶۵ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۶۶ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۶۷ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۶۸ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۶۹ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۷۰ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۷۱ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۷۲ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۷۳ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۷۴ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۷۵ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۷۶ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۷۷ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۷۸ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۷۹ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۸۰ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۸۱ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۸۲ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۸۳ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۸۴ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۸۵ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۸۶ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۸۷ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۸۸ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۸۹ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۹۰ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۹۱ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۹۲ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۹۳ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۹۴ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۹۵ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۹۶ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۹۷ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۹۸ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۹۹ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ ۱۰۰ قولہ ھل من مزید ای ھل بقی فیک موضع لم یمتلیء ۱۲ منہ

ہوگا اور بدسوال اوسکے اور کفار کو پہنچیگے اور رسول جایہ السلام نے فرمایا لایزال جہنم تقول ہل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیہا قدمہ فتقول قط قط وعزتک ویزوی بعضہا الی بعض ولایزال فی الجنۃ فضل حتی ینشیء اللہ خلقا فیسکنہ فضول الجنۃ ف کہا ہمارے علما رحمہم اللہ نے کہ مراد قدم سے یہاں ایک قوم ہی کہ سبقت لیگیا ہی اللہ تعالی کے علم مین کہ وہ دوزخی ہین پہنچیگا، نا اللہ تعالی طرف اوس دوزخ کے اور واضح کرتی ہے اوسکو ایک روایت کہ ابن مسعود سے منقول ہی کہ اونہون نے کہا کہ نہین ہے آگ مین کوئی گہرا اور نہ تنگ اور نہ گزرا اور نہ صندوق مگر کہ اوسپر نام اوسکا لکہا ہوا ہے جسکے لیے مقرر ہین پس ہر ایک داربان دوزخ کا انتظار کریگا صاحب اپنی کا کہ جاتا ہو کا نام اوسکا اور صفت اوسکی پس جسوقت کہ پورا ہوجیگا جو جہ لہ حکم کیا گیا ہی اوسکا اوسکا انتظار کرتا ہوا نہین باقی رہیگا کوئی اونمین سی کہینگے خزنہ یعنی داربان دوزخ کے قط قط حسبنا حسبنا اکتفینا اکتفینا اور اوسوقت سمٹ جاویگی دوزخ اوسپر کہ اوسمین ہی اور ٹہر جاویگی دوزخ اور بند کیجاویگی جسوقت کہ نہین باقی رہیگا کوئی اونمین سی کہ جنکا انتظار کیا جاتا ہوا پس تعبیر کیا اس جماعت سی کہ انتظار کیا جاتا ہوا اوکا ساتہ قدم کے اور گواہی دیتا ہی اس تاویل کی قول حضرت کا نفس حدیث مین ولایزال فی الجنۃ فضل حتی ینشیء اللہ خلقا فیسکنہم فضول الجنۃ **جمل** اور بخاری مسلم وغیرہما نے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحاجت الجنۃ والنار یعنی جھگڑین جنت اور دوزخ آپسمین پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی مجھ کو مومنین متکبرین اور متجبرین یعنی ظالمون کے لئے اور کہا جنت نے کیا ہوا مجھکو نہین داخل ہونگی مجھمین مگر ضعفا لوگون سے اور فقیرے مارے ہوئے لوگ فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے واسطے جنت کے انت رحمتی ارحم بکم من اشاء من عبادی یعنی تو رحمت میری ہی رحم کرونگا ساتہ تیرے جسکو چاہونگا اپنی بندون مین سی اور فرمایا دوزخ کو انما انت عذابی اعذب بک من اشاء من عبادی ولکل واحدۃ منکما ملؤہا یعنی نہین ہے تو مگر عذاب میرا عذاب کرونگا مین ساتہ تیری جسکو چاہونگا اپنی بندون مین سی اور واسطے ہر ایک کے تم دونون مین سے پری ہوگی پس اینڈ دوزخ پس نہین بہریگی یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی پانو اپنا پس کہیگی وہ بس بس اوسوقت بہر جاویگی اور سمٹ جاویگی بعض اجزا اوسکے طرف بعض کے اور نہین ظلم کریگا اللہ تعالی اپنی مخلوق مین سے کسی پر یعنی بے قصور کسیکو داخل نہین کریگا اور اینڈ جنت پس تحقیق اللہ پیدا کریگا اوسکے لئے اور خلق کہ آور روایت کی احمد وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افتخرت الجنۃ والنار الخ یعنی فخر کیا جنت اور دوزخ نے پس کہا دوزخ نے ای رب میرے داخل ہونگے مجھمین ظالم اور متکبر اور بادشاہ اور اشراف اور کہا جنت نے ای رب میرے داخل ہونگے مجھمین ضعفا اور فقرا اور مساکین پس فرمایا اللہ تعالی نے دوزخ کو کہ تو عذاب میرا ہی مصیبت ہو پہنچاؤنگا مین ساتہ تیری جسکو چاہونگا مین اور فرمایا جنت کو کہ تو رحمت میری ہی کہ پہیل ہی ہے ہر چیز پر اور ہر ایک کے اون دونون مین سی پری اوسکی ہے پس ڈالی جائینگے دوزخ مین اہل اوسکی پس کہیگی وہ ہل من مزید اور ڈالے جاوینگے اوسمین اور کہیگی ہل من مزید یہان تک کہ آویگا اوس پاس اللہ عزوجل پس رکہیگا قدم مبارک اپنا اوسپر پس سمٹ جاویگی اور کہیگی قدنی قدنی یعنے بس ہی مجھکو اور اینڈ جنت پس باقی رہیگی اوسمین جگہ جسقدر کہ چاہیگا اللہ پیدا کریگا اللہ اوسکی لئے خلق جسقدر چاہیگا اور روایت کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اول من یدعی یوم القیمۃ انا الخ یعنے اول روز قیامت کی مین ہی بلایا جاؤنگا اور پہلے سے کہ بلائی جاوین کسی پس ٹہرا ہونگا مین اور لبیک کہونگا یعنی حاضر ہونگا مین خدمت مین پہر اذن دیا جاویگا میرے لئے سجدہ

رکیگا پس سجدہ کرنیوالے مین واسطی اوسکے ایسا سجدہ کہ راضی ہوگا اوسکے سبب اوسکی مجھہ سی پہر اذن دیگا اللہ تعالی مجھکو اور اوسکو بہشت
پس اوسہ اوسکو مین سرانجام دیجا کرونگا مین ایسی دعا کر راضی ہوگا اللہ تعالی بسبب اوسکی مجھہ سی پس عرض کیا مہنی یا رسول اللہ
کیونکر سچا ہونگے آپ اپنی امت کو روز قیامت کی فرمایا اوٹہینگے احوال مین کہ روشن ہوگی پیشانی اور ہاتہہ پانو اونکی اثر
وضو سی پس وارد ہونگی مجہیر حوض کوثر پر کہ مسافت اوسکی ایسی ہوگی جیسی صنعان سی عمان بصری تک ہی دودہ سی
زیادہ سفید ہوگا یعنے پانی اوسکا اور شہد سی زیادہ میٹہا اور برف سی زیادہ ٹہنڈا اور خوشبودار زیادہ مشک سی اوسمین
اس ہونگی یعنی آنجوری بقدر گنتی آسمان کے ستارون کے جو وارد ہوگا اوسپر اوہ پیگا اوس ہی نہین پیاسا ہوگا ابد اوسکے
کبہی پہر پیش لائین جاوینگے لوگ پل صراط پر پس گذرینگے پہلے اونکی مانند بجلی کے پہر گذرینگے مانند ہوا کے پہر گذرینگے مانند
پلک مارنے کے پہر گذرینگی مانند تیز گہوڑون کے اور اونٹون کی بہر حال چال اونکی موافق اعمال کے ہوگی اور ملائکہ
پل صراط کی دو جانب کہڑے ہوئی کہتی ہون گے رب سلم سلم یعنی ای رب ہماری سلامتی سی گذار سلامتی سی گذار پہر
بعضے سلامتی سے نجات پاوین گے اور بعضی کہرنچین لگ کر نجات پاوین گے اور بعضی دوزخ مین سختی سے ہانکی
جاوین گے اور جہنم کہتی ہوگی ہل من مزید یہانتک کہ کہیگا رب العالمین اوسمین جو کچہہ کہ چاہیگا کہنا یعنی قدم پس
سمٹ یاویگی اور سکڑ جاویگی جہنم اور آواز کریگی جیسی آواز کرتی ہے کہپال نئی جو وقت کہ بہری جاتی ہی اور کہپلی قط
قط یعنے پس پس **در منثور** وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ اور نزدیک کیجاویگی بہشت
واسطی متقیون کے نہ دور ط اور نزدیک لائی گئی بہشت واسطی اونکی دور نہین **تفسیر** لفظ غیر بعید کہ
کے لئے لائے جیسا کہے تو ہو قریب غیر بعید یعنے وہ قریب ہی نہ دور ہو غیر غیر لیل یعنی عزیزی نہ ذلیل **مد**
متقیون کے یعنے جو کہ شرک سی بچتی ہین اونکی قریب لائی جاویگی بہشت تا دیکہین اوسکو پہلے داخل ہونیکے **مد**

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ادْخُلُوْهَا
بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ کہینگے ہم یہہی جو کچہہ کہ وعدہ دیا جاتا تہا تمکو نزدیک لی گئی جنت واسطی ہر رجوع
کرنیوالے ادب نگاہ رکہنی والیکے واسطی اوسکی کہ ڈرا خدا سی بن دیکہی اور پیش آیا ساتہہ دل متوجہ ہونیوالے کہینگے
ہم داخل ہو بہشت مین ساتہہ سلامتی کے یہہی روز ہمیشہ رہنی کا ثبتہ ہی جسکا وعدہ ہی تمکو ہر ایک جو ہی
یاد رکہنے والیکو جو ڈرا رحمن سی بن دیکہی اور لایا دل جسمین رجوع ہی چلے جاو اسمین سلامت یہہ ان ہی ہمیشہ رہنے
کا **تفسیر** اوّاب رجوع کرنیوالا طرف ذکر خدا کی حفیظ نگاہ رکہنی والا حدود خدا کا اور حدیث مین آیا ہی
کہ من حافظ علی اربع رکعات فی اول النہار کان اوّابا حفیظا یعنی جو محافظت کریگا چار رکعتون پر اول روز مین
ہوگا اوّاب حفیظ اور خشیۃ کے معنی بن چکے یاد دل کا وقت یاد کرنے گناہ کے اور خشیۃ کے ساتہہ جو ایسا نام اللہ
کا ذکر کیا گیا کہ دلالت کرتا ہی وسعت رحمت پر یعنی رحمن تو اسمین نہایت تعریف خاشع یعنی ڈرنی والیکی نکلی کہ وہ
ایسا ہی کہ ڈرتا ہی باوجود جاننے اسکے کہ وہ واسع الرحمت ہی جیسکی تعریف کی گئی اوسکی یہہ کہ وہ ڈرتا ہی باوجود اسکے
کہ جس سے ڈرتا ہی وہ غائب ہی یعنی اللہ تعالی یا عذاب منیب رجوع رکہنی والا طرف اللہ تعالی کے اور بعضون نے
کہا کہ معنی تائب بقلب منیب کے یہہ ہین کہ آیا ساتہہ خصلت پسندیدہ اور عقیدہ صحیحہ کے تسلام یعنے سالم زوال نعمتون
سے اور ترس عذاب کی سی **حل** اوّاب رجوع کرنیوالا طرف طاعت کے گناہون سے کہا سعید بن مسیب نے کہ اوّاب

وہ ہی کہ گناہ کری پھر توبہ کری پھر گناہ کری پھر توبہ کری اور کہا شعبی اور مجاہد نے کہ اواب وہ ہی کہ یاد کرے اپنے گناہ کو تنہائی
مین پھر طلب بخشش کی کری اونسی اور کہا ضحاک نے کہ اسکی معنی ہین توّاب یعنی بہت توبہ کرنیوالا اور کہا ابن عباس اور عطا
نے تسبیح کرنیوالا یہ معنی نکالی ہین اس آیۃ سے یا جبال اوّبی معہ اور کہا قتادہ نے مصلی یعنی نماز پڑہنی والا لاحفیظ کہنے ابن عباس
نے کہے ہین محافظت کرنیوالا اللہ کے امر کی اور یہ پہلی قول مقبول کہ حفیظ وہ ہی کہ یاد کرے اپنے گناہ ہونکو پھر بازآوے اور بخشش
مانگی اونسی اور قتادہ نے کہا کہ حفیظ وہ ہی کہ یاد رکہی اللہ تعالی کے حقوق کو کہ لازم کرے ہین اوسپر کہا ضحاک نے حفیظ
وہ ہی کہ خبرگیری کرے اپنی نفس کی اور سہیل بن عبداللہ نے کہا کہ حفیظ وہ ہی کہ محافظت کری طاعات واوامر پر اور
معنی من خشی الرحمن بالغیب کے یہہ ہین کہ جو کوئی ڈری رحمن سی اور اطاعت کرے اوسکی غائبانہ اور بن دیکہی اور
ضحاک و مہدی نے کہا یعنی خلوۃ مین ڈری کہ جہان اوسکو کوئی دیکہتا نہو اور کہا حسن نے ڈری جو وقت کہ ڈالدے
پردہ اور بند کردی دروازہ فی الغیب اخلاص کہنی والا متوجہ طرف طاعت خدا کی بسلام یعنے ساتہہ سلامتی کے عذاب
وفکر زوال سے اور بعضون نے کہا ساتہہ سلام کے جانب خدا اور ملائکہ اوسکیطرف اوپر اور روایت کی ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر
نے عبید بن عمیر سی کہ کہا ہی ہم گنتی تہے کہ ثواب حفیظ اوس شخص کو کہ ہو مجلس مین پھر جب ارادہ کرے اوٹہنیکا کہے اللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِیْ مَا اَصَبْتُ فِیْ مَجْلِسِیْ ھٰذَا یعنی یا اللہ بخش میرے لیے وہ گناہ کہ کئی مینے اس مجلس اپنی مین مو
در منثور لَھُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْھَا وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ ۝ اونکی لیے ہے جو کچہہ کہ چاہین بہشت مین اور نزدیک ہمارے
زیادہ اوس سے ہو ۞ اونکو ہی وہان جو چاہین اور ہماری پاس سے کچہہ زیادہ ہی تفسیر زیادہ یعنی اوسیچیز سے
کہ چاہین گے اور مجموعہ اوپر ہین کہ وہ رویت اللہ تعالی کی ہے بالکیف روایت ہی اوس سی ہم تفسیر ولدینا مزید کے
کہ یہا تجلی کریگا رب تبارک وتعالی ہر جمعہ مین مدر منثور تنبیہ تفسیر منثور مین بعضی
روایتون سے مثل اسکے منقول ہوئی ہین کہ مراد مزید سی رویت اللہ تعالی کی ہے اور بعضی روایتین نقل کی ہین کہ مراد
مزید سی حوری نہایت خوبصورت ہونگی جنتی کو واللہ اعلم ۞ وَکَمْ اَھْلَکْنَا قَبْلَھُمْ مِّنْ قَرْنٍ ھُمْ اَشَدُّ
مِنْھُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ ھَلْ مِنْ مَّحِیْصٍ ۝ اور ہلاک کین ہمنی پہلے اوس سے اتنین کہ قوی تر
تہین اوس جماعت سی دست درازی مین پس تفحص کیا اونہون نے شہرون مین کہ کوئی بہاگنی کی جگہہ ہے
اور کتنی کہپا چکی ہین ہم اوسی پہلی سنگتین اونکی قوت زبردست تہی اوسی پہر لگی کریدنے شہرون مین ہین ہی بہاگنے کو
بہگانا تفسیر پہلے اوسی یعنی تیری قوم سی اوسمین یعنی اگلی امتون مین سے کہ جنہون نے جہٹلایا اپنے رسولونکو
اوس جماعت سی یعنے تیری قوم سے بطشا یعنی قوت اور بدیہ ہین فنقبوا نقب کے معنی ہین تفتیش یعنی تفتیش امر کی اور
بحث اور طلب ۞ یعنی شدۃ قوۃ اونکنے قادر کیا اونکو تفتیش وتفحص پر اور قوی کیا انکو اوسپر اور جائز ہی یہہ مراد یہہ
ہو کہ پس تفحص اور تفتیش کیا اہل مکہ نے اپنی سفرون مین اور رجانی مین بیچ شہرون کی قرنونکو یعنی اگلی امتونکو پس آیا
دیکہی اونکی لیے بہاگنے کی جگہہ تاکہ امید کرین مثل اوسکے اپنے نفسون کے لئے اور دلالت کرتی ہے اسپر فرارہ اونکا
کہ پڑا ہے جنہون نے فنقبوا بصیغہ امر کے بہاگنی کی جگہہ ہے یعنے اللہ سے یا موت سے ۞ مد فنقبوا یعنی
چلے پہرے اور آمدورفت کی اصل اسکی نقب ہی اور نقب کہنی مین راہ کو گویا کہ وہ چلے ہر راہ مین کہ آیا کہین بہاگنے
کی جگہہ یا وین پس نہ پائی بہاگنی کی جگہہ مر خدا سی یا موت سی آمین ڈرایا اہل مکہ کو کہ وہ اونہین کیسی راہ پر ہین

تنبیہ ۲
۱۲ منہ
۱۲ منہ
۱۲ منہ

نہیں پاوں کے سہارا گئی جگہ موت سی بلکہ میر نگہو اور پیر پر تنگی دو زخمین **معاً** یعنی تجارت وغیرہ کی لیے شہرون میں پھرے اور اموال بہت ہم پہونچائی کوئی سہارا گئی کی صیبہ مرگ سی یا غذب خدا سی بچائی اور کسی سے مدد و دستگیری اونکی نکی ایسا ہی اہل کہ کا حال ہوگا کہ مرگ عذاب سے ہالی نہیں **اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ** ۝ تحقیق اس مقدمہ مین نصیحت ہی اوسکی لیے کہ دل رکھی یا کان رکھی متوجہ ہوکر ط اسمین سوچنی کی جگہہ ہے اوسکو جسکے اندر دل ہے یا کلاوی کان دل لگاکر **تفسیر** فی ذلک یعنی اس مذکور مین **لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ** یعنی دل محفوظ کہنی والانات کو اسلیے کہ جسکا دل محفوظ نہین کہتا بات کو یا کہ اوسکی دل نہین **اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ** یعنی نصیحت کی طرف **وَهُوَ شَهِيْدٌ** یعنی حاضر دل اور حس سے اسلیے کہ جسکا حس حاضر نہین گویا کہ وہ غائب ہی **مل** کہا ابن عباس رض نے مراد دل سے عقل ہے کہا اوسنے کہ یہہ جاہلی عرب مین کہ بولتے ہین مالک قلبک و ما قلبک عک یعنی ما عقلک عک یعنی نہین ہی تیری کی دل اور نہ ہے دل تیرا سامنہ تیرے یعنے نہین ہے عقل تیری ساتھہ تیری اور بعضون نے کہا **اَلْقَى السَّمْعَ** ہی وہ جو قلب حاضر رکھے اور **اَلْقَى السَّمْعَ** مراد ہی سننا اور کلاوں کا اور اور چیزون کا کہ کہی جاتی ہے اوسکو مین آتی اوسوقت دلمین اور یہہ بات عرب بولتے ہین **اَلْقَى السَّمْعَ** کہتے ہین اوسکو جو سنے اپنی طرف **اَيْ اَصْغٰى** یعنے جھکا **اِلَى الْمُتَكَلِّمِ** یعنی بولنے والے کی طرف **وَهُوَ شَهِيْدٌ** یعنی حاضر القلب غافل و سہو کرنیوالا اور ابن عباس رض سے بھی یہی مروی ہے **اَلتَّوْفِيْقُ** خیر قادع یعنی توفیق بہت ہی اچھی و تکیہ سے اوعقل بہت ہی اچھی یا سے ادب بہت ہی اچھی میراث ہی اسمین ہے کوئی وحشت سخت تر عجب سے اور فساد ہی سے **اَلْقَى السَّمْعَ** سے مراد کہ وہ دانا شخص ہے اہل کتاب سے کہ ناداں اور کلاوی اور بیخبر کہ ہانہون نے سنے ہی کتاب اللہ کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نہین **لَلُغُوْبٌ** **معاً** **مدثور** **وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ** اور تحقیق پیدا کی ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھہ دونون کے بیچ ہے مین چھہ دن مین اور نہین پہونچی ہمکو کچھہ ماندگی ط اور تحقیق پیدا کی ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھہ دونون کے بیچ ہے مین چھہ دن مین اور نہین پہونچی ہمکو کچھہ ماندگی **تفسیر** یہودی کہتے ہین کہ یہود کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا اسکو خبر دو اللہ تعالی نے کس چیز سے پیدا کی اللہ تعالی نے ان چیزون مین پس فرمایا آپنے کہ پیدا کی اللہ تعالی نے اتوار اور پیر کو مین اور منگل کو پہاڑ اور بدھ کو شہر اور نہرین اور درخت اور جمعرات کو آسمان اور فرشتے جمعہ کی پہلی ساعت مین سلگتون تک اور جمعہ کی تین ساعتون مین نے جو پہلی ساعت ہی اوسمین اجلین اور دوسری ساعت مین آفت اور تیسری مین آدم کو پیدا کیا یہودی کہا سچ کہا تو نے پس اتمام کرتے تم فرمایا وہ کیا ہی اونہون نے ہفتہ کو آدم پہلا نیند والا اور بیہوشی والا پھر عرش پر اللہ تعالی عرش پر اللہ تعالی نے یہہ آیتین اونکی رد مین اور کہا ہی علمانی کہ اس سے جو شبہہ ڈالی ہوں [illegible] جسم و غیرہ انسان کا سا ثابت کرتے ہین واقع ہوئی ہے اوبعضی فرقی مراد جو اللہ تعالی کے لیے جسم و صورت انسان کا سا ثابت کرتے ہین یہود ہی سے سیکھے ہین اور اجاتے ہین یہود چار انبیاء کو گمان اسکے کہ اللہ تعالی اس نہایت سے عیبناک ہے ہفتہ کے دن اور کو اوطرح بیٹھنا نہ چاہئے **معاً** **مدفاصبر علی ما یقولون وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود** ۝ تو صبر کر اوپر کہنے مین اور ساتھہ پاکی کے یاد کر ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے آفتاب کی سی اور

ق ۱ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝

ق ۲ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝

ق ۳ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝

پہلے غروب ہونے سے اور بعض اوقات شب میں پاکی سے یاد کیجئے اور بعضی نماز کی بھی سو تو سبحا جو کہتے ہیں
اور پاکی بول خوبیاں اپنی رب کی پہلے سورج نکلنے سے اور بعضی ڈوبنے سے **ق** یہ دو وقت یاد دلی میں ہوئے
بہت قبول ہی ڈاد کیجئے تین بول اوسکی پاکی اور بعضی سجدوں کے یعنی نماز کے بعد **تفسیر** سبر کرو اوسپر
پر کہتے ہیں یعنے بدواد کیجئے ہیں کفار تشبیہ یا صبر کرو اوس چیز پر کہ کہتے ہیں مشرک امر حق میں ظاہری کہ جو
قادر ہی عالم کے پیدا کرنے پر ہم قادر ہی اوسکے دوبارہ پیدا کرنے بعد مرنے کے اونسی بدلہ لینے پر تو یہ حکم صبر کا نکلا پہلے
تھا کہ جب تک حکم اوسکے قتل کا نہ آیا تھا اور تسبیح یا تو نمول ہی اپنے ظاہر پر یا نماز پر پس نماز اوقات کے
طلوع ہونے سے پہلے فجر کی ہے اور پہلے غروب کے ظہر و عصر کی اور بعض اوقات شب میں مغرب و عشا یا تہجد اور
ادبار السجود تسبیح کی نماز دو رکعت ہیں ہلکی کہ بعض اوقات سجود کا کوئی بولتے ہیں اور مراد نماز ہونے سے اور بعضوں نے
کہا نوافل بعد فرضوں کے مراد ہیں یا وتر بعد عشا کی [illegible] عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب و حسن اور سعید
نخعی اور ابراہیم سے اور ادبار السجود دو رکعتیں ہیں نماز مغرب کی بعد بعضی سنتیں اور ادبار النجوم دو رکعتیں نماز فجر کے
اول کی اور بیع روایت عوفی کی ابن عباس سے بطریق مرفوع کے یہی آئی ہے مقول اکثر مفسرین کا ہے اور کہا
حضرت عائشہ نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی نماز نفل کا ایسا بہت اہتمام نہ کرتے تھے جیسا صبح کی نماز کی
اول کی دو رکعت کا کرتے تھے اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رکعتا الفجر خیر من الدنیا و
ما فیہا یعنی فجر کی سنتیں اور علی مرتضی و انس اور ابو [illegible] اور سعید اللہ بن مسعود نے کہا استماع
[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے حد حرب لا [illegible] ہیں قول ابی ہریرہ کا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے [illegible] السجود یعنی سنت فجر کی سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے ابو ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے [illegible] اور ادبار السجود تسبیح [illegible] تیسیر ۳۲ اور ادبار السجود پڑھا تیسیر ۳۲ یا بیس بیس
[illegible] [illegible] لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شی قدیر بخشی
[illegible] [illegible] اور ابو ہریرہ ہی سے منقول ہی کہ کہا فقرا صحابہ نے یا رسول اللہ سبحے گئے
[illegible] [illegible] اور نعیم اور ہما لوگ [illegible] اور ابو ہریرہ ہی سے منقول ہی کہ کہا فقرا صحابہ نے یا رسول اللہ سبحے گئے
[illegible] [illegible] اور نعیم اور ہما لوگ [illegible] اور ابو ہریرہ ہی سے منقول ہی کہ کہا فقرا صحابہ نے یا رسول اللہ سبحے گئے
اللہ درجات اور نعیم مق

ہول دلانا اور عظیمی شان اوسکی خبر دینگے اور پھر ساری اور منادی اسرافیل ہونگی پھونکینگے صور میں اور مذکور ہے آیا انتہا انطلاق
ایا یہ والاوصال المقطعۃ والاحکم المتمرقۃ والصور المفرقۃ ان اللہ یامر ان یجمعین بفصل القضاء یعنی ای ہولوں
بوسیدہ اور جوڑ بند سے جدا ہوئی اور گوشت پارہ پارہ ہوی اور بال جدے ہوئے بلاشبہ اللہ حکم کرتا ہی تکو یہہ کہ جمع ہو جاؤ
واسطے فیصلہ اور حکم لینے کے اور بعضوں نی کہا کہ اسرافیل صور پھونکینگے اور جبرئیل مذاکرین گے واسطی حشر کے من مکان قریب
یعنی صخرہ یعنی بیت المقدس سے کہ وہ قریب جگہو نکا ہی زمین سی بہ نسبت آسمان کے بالا ہی کوس اور وہ صخرہ بیچون بیچ
زمین کے ہی اوس روز کہینگے نعرہ مت کو یعنی دوسرے نفخی کو جو جی اوٹھہ آئینگے لیی ہوگا طرف محشر کے اور بالحق متعلق ہے
ساتھہ صیحۃ کے اور مراد اوس سے بعث و حشر ہی خلائق کے ای دن نکلنا اونکی کا ہی قبروں سی مد اور روایت کی ابن جریر
فی ربیعہ کعبی کہا کہ ایک فرشتہ کہڑا ہی صخرہ بیت المقدس پر رکھی ہوئی دونوں انگلیاں اپنی اپنے دونو کانوں میں
پکارکا ایہا الناس الوا الی الحساب یعنی ای لوگوں آؤ اور دوڑو طرف حساب کے مد در منثور تتمہ
یا یوں ذکی ہوا سدن سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تزول قدما ابن ادم الخ یعنی نہیں
ٹلنی کی جگہ سے دونوں قدم ابن آدم کے دن قیامت کی یہانتک کہ پوچھا جاوی کا پانچ چیزوں کی تم نے اوسکو کیا
چیز میں فنا کیا اور اوسکو اوجوانی اوسکی سے کس چیز میں صرف کیا اور مال اوسکو تم نے کہاں سے کمایا
اور اوسکو کس چیز میں خرچ کیا اور اوسکو اور کیا عمل کیا اوسنے علم پر مشکوۃ انا اخبرنی
وعیت والیہ المصیر یوم تشقق الارض عنہم سراعا ذالک حشر علینا یسیر ○ تحقیق ہم نے
کرلیے ہیں اور بنائے ہیں اوپر ساری اونکی طرف ہی پہر یا جسمان اوپر کی زمین اونکی سر اونکے نکلنے کے ساتھہ جلد سہیہ
اوٹھانا ہی لیسان ہمپر ہم ہی جلانی اور ارتے ہیں اور ہم تک ہے پھرجانا بندوں کا من بیت انکل پڑیں وہ دوڑتے
پہر اکھٹے آنا ہمکو اونکا ہے تفسیر یہ بندہ کرتے ہیں ہمارے من یعنی خلق کو دنیا ہیں پہر یا یعنی انکی پیٹھہ کی من
پس نکلیں گے مردے جاوی منقول ہی بیچ تفسیر یوم تشقق الارض عنہم سراعا کے کہ یاد کرا اوس دن کو پھٹے گی زمین اوپر
زمین اوپنی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ زمین بیت المقدس کی اوس دن سات طبق کھلینگے اوس اول میں جو ہونگے پہر اوپر
پہر اونکا میں اہل بیت المقدس اوٹھانی جاوینگے اور بیچ لیے جاوینگے اوس وقت میرے ساتھہ میرے ہمراہ انتظار کرونگا میں کی
والونکا اور پڑہی ابن عمر نے کہ ادی احادیث کے ہیں یہہ آیت یوم تشقق الارض عنہم سراعا اخر آیۃ تک اور تقدیم ظرف
کی یعنی لفظ علینا کی لفظ یسیر پر دلالت کرنی ہی اختصاص پر یعنی ہیں ہمکو ہی یسا امر عظیم و اعلی کا اوسی قادر
کہ نہیں مانند کہتا ہی اوسکو ایک کام پر دوسرے کام کی مد در منثور نحن اعلم بما یقولون وما انت
علیہم بجبار ○ فذکر بالقرآن من یخاف وعید ○ ہم جانتے ہیں جو کچھہ کہتے ہیں اونہیں سے
تو اوپر قہر کرنوالا پس نصیحت دی ساتھہ قرآن کے اوسکو ڈرتا ہے وعدہ عذاب میرا یہی ہے ہم خوب جانتے ہیں جو کچھہ
وہ کہتی ہیں اور تو نہیں اونپر زور کرنوالا سو تو سمجھا قرآن سی اوسکو جو ڈری میرے ڈر کی سے تفسیر جو کچھہ کہ
کہتی ہیں یعنی کفار مکہ تیری حق میں اور یہ تہدید ہی کافروں کے لیے اور تسلی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور
وما انت علیہم بجبار الا یاہی جبر سے دو جائی فرمایا انت علیہم مصیطر یعنی تو اونپر مسلط و داروغہ نہیں ہی بلکہ تو بلاتا ہی
او باعث اسلام ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہہ یعنی ہیں کہ تو اونپر حاکم نہیں ہی کہ جبر کری تو اونکو ایمان لانی پر فذکر بالقرآن

بہہ ایسا ہی جیسی اور جائی فرمایا انما انت منذر من یخشہا یعنی نہین ہی تو ڈرانیوالا مگر اوسکو کہ ڈرتا ہو اوس ہی اسلئے کہ ڈرانا نفع اوسکو دیتا ہی اور فتادہ سی منقول ہی صحیح تفسیر والعلم عند اللہ یہ کہ اللہ تعالی نی ناگوار جانا تمہاری نبی کے لئی جبریہ کو اور منع کیا اوس ہی لیئی تم بھی زبردستی کو ترک کرو اور روایت کی حاکم نی جریری کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنی ایک شخص کہ کانپتے تھی مونڈھی اوسکی پس فرمایا شہید اور الم پکڑ نہین ہونگین گرمیتا ایک عورۃ کا قریش مین سی کہ کہاتی تھی خشک کیا ہوا گوشت اطجار مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی مکہ مین پہر پڑہی جریر نی وما انت علیہم بجبار اور روایت کی حاکم نی اور تصحیح کی اوسکی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شبر بوبخینی کو جاتے تھی پیا کے اور ساتھہ جاتی تھی جنازہ کی اور سوار ہوتے حمار پر اور التمتہ تحقیق سوار تھی حضرت روز خیبر اور قرظیہ کے حمار پر کہ ڈاہی اوسکی تھی رسی کی کہ بٹی ہوئی تھی لیف خرما سی اور اوسکی نیچی پالان تھا لیف ہوا ہوا اور روایت کی ابن جریر نے ابن عباس سے کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کا شکی ڈراوین آپ ہمکو یعنی ہول قیامت وغیرہ سے پس نازل ہوئی یہہ آیت مدثر القرآن من یخاف وعید **مدثر منثور معلوم** سورہ والذاریات تولت بمکۃ سورہ والذاریات مکی ہی نازل ہوئی بعد سورہ احقاف کے اور لکہی گئی بعد سورہ ق کے اسلئی کہ اوسکے آخر مین ذکر حج ہی کا ہی اور سورہ اول مین قسم کہا کرانسات سماء جسکا ہی اور بہت طرح کی مناسبت ہی اسلئی مضمون مین اوسکی مین ساٹھہ مین و کلمات مین سو ساٹھہ اور حروف باون سو شناسی اور رکوع تین بسم اللہ الرحمن الرحیم والذاریات ذروا فالحملت وقرا فالجریت یسرا فالمقسمت امرا انما توعدون لصادق وان الدین لواقع قسم ہواؤن پر اندہ کرنیوالیون خاک وغیرہ کی اندہ کرنے کی قسم اوون اٹہانیوالی بوجہہ پانی کے پہر قسم کشتی رواں کی ہونیوالیونکی سہولت سی پہر قسم وشتون تقسیم کرنیوالون کام کے حق رزق بندون کے بتحقیق وعدہ کیا جاتا ہی ساتھہ تمہارے سچا ہی اور تحقیق خراب ہونی ہی بلا قسم ہی بہیر ہونیوالی اوپر ہوا میان بوجہہ لیجانی والیان پانی کی پہر پانچی والیان حکم کی جیسکی ہوا ہو وعدہ دیا ہوا سچ ہی اور بتحقیق انصاف ہوا ہی **تفسیر** قسم ہی ہواؤن کی اول اندہی جلتی ہے کہنا اوڑتا ہی اور بادل تھتی ہین یہ اوسمین پانی بہتا ہی اوس بوجہہ کوئی پہر یان ہین پہر ہونے کے قریب نرم ہو جلتی ہے پہر پانک کر اور جلنہ کا حصہ پجاتی ہین موافق حکم کے **موذاریات** ہوا مین اسلئی کہ وہ اڑاتی ہر مٹی وغیرہ کو حالات پر اسلئے کہ وہ اوہاتی ہی مینہہ کو اور باقی الفاظ کا ترجمہ بموجب ترجمہ اول کے ہی اور قسمات کا وساتی ترجمہ لکہا لکہا ہی کہ اقسمات اون بالملکہ کو ہی ہین کہ متولی ہین بندونکی امورکی تقسیم کے جبرئیل سختی کے لئی اور میکائیل رحمت کے لئے اور ملک الموت قبض ارواح کے لئے اور اسرافیل صور پہونکنی کے لئے اور جانے یہہ کہ مراد ہون سب الفاظ سی ہوا مین نہ اور کچھہ پہر اوسکے آگے وہی جہنہ نام کہنے اوپنکی لکہی ہے جو ترجمہ ثانی نے لکھے اور حتی ف کے بنا حتی اول کے یہہ ہین کہ اللہ تعالے نے قسم کہائی ہواؤن کی پہر ابر کی جسکو ہوا مین چلاتی ہین پہر کشتیونکی کہ جو چلتی ہین ہواؤن ہی پہر فرشتون کی کہ جو تقسیم کرتے ہین رزق بحکم اللہ تعالی کے قسم سچ ہون اور تجارتون دربار اور منافع اوسکیلئے اور حتی ف کی بنا بر دوسرے معنون کے یہہ کہ ہوا مین اچلنی شروع ہوتی ہین پس مٹی وغیرہ اڑاتی ہین پہر ابر کو اوٹہاتی رہتی ہین پہر پہیلاتی ہین ابر کو پہر پانی مین مینہہ کو جاجا اور جو

۱ اخراج ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و ابو نعیم فی الدلائل و ابن عساکر عن ابن عباس

۲ اخراج ابن جریر و ابن ابی حاتم عن قتادۃ و ابن جریر عن ابن زید و ابن ابی حاتم عن السدی

۳ اخراج ابن جریر عن ابن عباس

عدد کلمات سورہ ۶۰ عدد حروف ۲۵۰ رکوع ۲

عدد کلمات کی تفسیر میں اختلاف ہی ۱۲ منہ

جواب قسم اور مقسم علیہ ۱۲ منہ

کچھ یہ وعدہ کی جاتی ہو یعنی بحث کا ۵ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝ قسم ہی آسمان صاحب راہوں کی یعنی صورتین مختلف رکھتا ہی مانند مثل شہر اور رکل بگڑی کے بچہ کی اور رکل بچھو کے واللہ اعلم تحقیق تم ہو بات اختلاف رکھنی والیکے ہو پھیرا جاتا ہی قرآن سی وہ کہ علم الٰہی مین خبر سی پھیر گیا ہی ۶ قسم ہی آسمان جالی دار کی تم پڑ رہی ہو ایک جو کڑی کی بات مین اوس سی باز رہی ہی جو پھیر گیا ہے **تفسیر** آسمان جالی دار یعنی تاری ہین اوسمین جال سا اور جھنگڑی کی بات آخر تک جیسا جو اوسکو نہ مانے وہ درگاہ سی پھیر گیا ہے ۶ **مو** وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ جمع حبیکۃ کی ہی جیسی طریقۃ کی ہی طرق یعنی راہون نیک کے مثل اوسچیز کے کہ نظام ہوتی ہی پانی پر ہوا سی کہتے ہین کہ خلقت آسمان کی ایسی ہی اور حسن بصری ہی حُبُک کی معنی ستاری ہین جمع حبیک کی بات اختلاف رکھنی والیکی یعنی رسول کو ساحر اور شاعر اور مجنون کہتے ہو اور قرآنکو شعر اور سحر اور اگلون کی کہانیان اور ضمیر عنہ کی یُؤْفَكُ عَنْهُ مین پھیرتی ہی قرآن کی طرف یا رسول کی طرف یعنی پھیرا جاتا ہی اوس سی وہ شخص کہ پھیرا ہے درجہ کا کہ افوق اوسکے مقصود ہو یا پھیرا جاتا ہی اوس سے وہ شخص کہ پھیر گیا علم الٰہی مین یعنی جانا اللہ تعالیٰ نے ازل مین کہ وہ پھیرا جاویگا حق سے اور جاسی یہ کہ پھیری ضمیر لوٹ عدد ان کی طرف یا دین کی طرف قسم کہانی ذاریات وغیرہ کی اسپر کہ واقع ہونا امر قیامت کا حق ہی پر قسم کہانی آسمان کی اسپر کہ وہ قول مختلف ہین ہین سچ واقع ہونے امر قیامت کے کہ بعضی شک کہتے ہین اوسمین اور بعضی منکر ہین اوسکی پھر فرمایا کہ پھیرا جاتا ہی امر قیامت کے اقرار کرنے سے وہ شخص کہ پھیر گیا ہی پہلے درجہ کا یا علم الٰہی مین آور ابن عباس سے صحیح تفسیر يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ کے منقول ہی کہ کہا فضل عنہ من ضل یعنی گمراہ ہوتا ہی اوس سی وہ شخص کہ گمراہ کیا گیا ہے ۶ **مدثر ملثوم** قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ لعنت کی گئی دروغ گویون پر کہ وہ بیخبری مین فراموش کرنیوالے ہین پوچھتے ہین کب ہوگا روز جزا کا ۶ مارے گئے اٹکل دوڑانی والے وہ جو غفلت مین ہین پھول سی یعنی دین کی بات مین اٹکل دوڑاتی ہین پوچھتے ہین کب ہی دن **انصاف کا تفسیر** قُتِلَ کے معنی یہان لعن کے ہین اور اصل اوسکی بددعا سی قتل و ہلاک کے پر استعمال کیا گیا جگہہ لعن کے خَرّٰصُوْن یعنی گذاب اٹکل کرنیوالے اوسچیز کے کہ نہین درستی سے اور وہ قول مختلف کہنے والی ہین اور لام سے اشارہ ہی اونکی طرف گویا کہ کہا گیا قُتِلَ هٰؤُلَاءِ الْخَرّٰصُوْنَ یعنی لعنت کئی گئے وہ خراص غمرہ یعنی جہل مین ہین کہ ڈبا لیا اونسی اونکو ساہون یعنی غافل ہین اوسچیز سے کہ حکم کیا گیا اونکو ۶ **مدثر** يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ہوگا روز جزا کا اوسدن کہ اونکو آگ مین عذاب کیا جاویگا ۶ جسدن وہ آگ پر اولٹی سیدھی پڑین گے ذوقوا فتنتکم ھذا الذی کنتم بہ تستعجلون ۝ کہینگے ہم چکھو اس عذاب اپنی کو یہی جسکو شتاب طلب کرتے تہے تم ۶ چکھو مزہ اپنی شرارت کا یہی جسکو تم شتابی کرتے تہے ۶ **تفسیر** کہینگے یعنی جہنمیان دوزخ کے اونکو اور لفظ ہذا مبتدا ہی اور خبر اوسکی لفظ الذی ہی ہذا العذاب یعنی یہہ عذاب ہی کہ تہی تم اوسکی شتابی کرتے دنیا مین باین الفاظ فاتنا بما تعدنا یعنی لاتو ہمپر وہ چیز کہ وعدہ کرتا ہی تو ہمسی پھیر ذکر کیا موسنین کا ان المتقین الخ ۶ **مدثر** اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ تحقیق متقی ہی باغونکے اور چشمونکے ہونگے لینے والے اوسچیز کو کہ دی

۱ قولہ ایمان یوم الدین تقدیرہ ایمان یوم الدین الخ اشارۃ الی ان قولہ للہ شان ۱۲ منہ

۲ قولہ یوم الدین منصوب الیوم او قدیر بجواب لبعض نفس ای یقع یوم الدین ۱۲ منہ

۳ قولہ ای یقع یوم الدین ۱۲ منہ

۴ قولہ ای یقع یوم الدین ۱۲ منہ

۵ قولہ ای یقع یوم الدین ۱۲ منہ

اونکو دلی پروردگار کی تحقیق وہ تھے پہلی اس سے نیک کار ۵ البتہ والی باغوں میں اور چشموں میں پانی جو
دیا اونکو اونکے رب نے وہ تھے پہلے اس سے نیکی والے **تفسیر** چشموں کے یعنی ہونگی نہریں جاری طرح کہ دیکھیں گے
وہ اونکو اور پڑیں گی اوپر نظر ان کی نہ یہ کہ نہریں ہونگی لینے والا یعنی قبول کرنیوالے ہو دیکھے کہ دی اونکو
قسم ثواب سے اور راضی سائلہ اوسکی پہلے اس سے یعنی پہلے دخول جنت سے یعنے دنیا میں ۵ **ملا** کانوا قلیلا من
اللیل ما یھجعون ○ نہی باین صفت کہ تھوڑا ایک رات سے سوتے تھے ۵ وہ تھے راتکو تھوڑا سوتے **تفسیر** یہجعون
کے معنے ہیں سوتے اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ سوتے تھے رات کو تھوڑے کڑے میں ۵ اور اکثر جاگتے رہتے تھے مشغول
بعبادت رہتے اور یہ تفسیر ہے اونکی نیکی کاری کی ۵ **ملا** ۵ معنی یہ ہیں کہ کم سوتے تھے راتکو یعنی نماز پڑھتے
تھے اکثر رات اور بعضوں نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ کم تھی ایسی رات کہ اونمیں سوتے رہتے ہوں تمام رات بلکہ کچھ نہ
پڑھتے تھے یا تو اول رات میں یا آخر رات میں اور یہ معنی سعید بن جبیر نے نقل کئے ہیں ابن عباس سے ۵ کہا انس بن
مالک نے کہ نماز پڑھتے تھے باین مغرب و عشاء کے اور کہا محمد بن علی نے کہ نہیں سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے تھے عشا **وبالاسحار**
ھم یستغفرون ○ اور وقت سحر کے وہ طلب بخشش کے کرتے تھے ۵ اور صبح کے وقتوں معافی مانگتے
تفسیر یہ اونکی اور طرح کی تعریف کی کہ شب بیدار رہتے تہجد گذار یہ جب سحر کا وقت ہوتا تو استغفار شروع کرتے گویا کہ
راتکو گناہ کرتے رہے اور سحر کتنے ہیں رات کے چوتھے حصے کو ۵ **ملا** ۵ کہا حسن بصری نے نہیں سوتے ہیں راتکو مگر
تھوڑا سا اور جب اٹھتے تو سحر تک بیدار ہی پھر سحر میں استغفار شروع کیا اور کہا کلبی اور مجاہد اور مقاتل نے کہ یعنی اسکے
یہ ہیں وبالاسحار یصلون یعنی سحر کے وقت نماز پڑھتے ہیں اور یہ اسلئے کہ نماز اونکی سحر میں غلبہ مغفرہ کے لئے تھی
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ینزل اللہ ای السماء الدنیا الخ یعنے نزول جلال فرماتا ہے اللہ تعالے
طرف آسمان دنیا کے ہر شب جسوقت کہ باقی رہتی ہے تہائی رات پھر فرماتا ہے انا الملک انا الملک الخ جو
ہیں بادشاہ ہوں میں بادشاہوں کا کون ہے ایسا شخص کہ دعا کرے مجھسے پس قبول کروں دعا اوسکی کون ہے
ایسا شخص کہ سوال کرے مجھسے یعنی کچھ میں دوں میں اوسکو کون ہے ایسا شخص کہ بخشش مانگے مجھسے پس بخشوں میں اوسکو
اور کہا ابن عباس نے کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کہتے اللھم لک الحمد انت
قیم السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت الحق ووعدک
الحق ولقاءک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک
توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت و
انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الٰہ الا انت ولا الٰہ غیرک + اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جاگا
راتکو پس کہا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر الحمد للہ وسبحان اللہ واللہ اکبر ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ پھر کہا اللھم اغفر لی یا اور دعا کی قبول کرتا ہے اللہ اوسکی اور اگر وضو کیا قبول کیجاتی ہے نماز
اوسکی ۵ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ
ویرقد سدسہ یعنی محبوب ترین نمازوں کے نزدیک میرے اللہ تعالے کے نماز داؤد کی تھی کہ سوتے تھے نصف رات
اور اٹھتے تھے ثلث رات اور سوتے تھے سدس رات اور فرمایا اللہ تعالے نے کہ وبالاسحار ھم یستغفرون + اور روایت کیا
ابن مردویہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر وبالاسحار ھم یستغفرون کے فرمایا یصلون یعنے سحر کے وقت نماز پڑھتے

۴ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

ہین + اور ایسا ہی ابن ابی شیبہ وغیرہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہی + اور ابن ابی شیبہ وغیرہ نے حسن بصری سے روایت کیا کہ کہا نماز پڑہنے مین پہر جب سحر ہوتی ہے تو استغفار کرتے ہین ۵ **معادر ملتور** ۵ وَفِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ اور اونکے مالون مین حصہ مقرر تہا واسطے سوال کرنیوالیکے اور واسطے تنگدست کم سوال کے + اور اونکے مال مین حصہ تہا مانگنے کا اور ہار بکا **تفسیر** ہار اوہ جو محتاج ہی اور مانگتا نہین پہرتا ۵ **موط** ۵ محروم وہ ہی جو لوگونکے سامنے آتا ہی اور مارے حیا کے سوال نہین کرتا یعنے باوجود حاجت کے ۵ **مل** ۵ محروم وہ ہی کہ اوسکی غنیمت مین حصہ نہو اور نہ ہماری اور سپرقی سے کہتے ہین قول ابن عباس کا ہی اور سعید بن مسیب نے کہا کہ محروم وہ ہے کہ نہو اوسکے لیئے اسلام مین حصہ ۵ اور معنی محروم کے لغت مین یہ ہین کہ جو منع کیا جاوے مال و عطا سے اور کہا قتادہ اور زہری نے کہ محروم وہ ہی کہ پیشہ سے سوال ہے اور کہا زید بن مسلم نے کہ محروم وہ ہی کہ آفت پہنچی اوسکے سود یعنی مین یا کہیتی مین یا جانورون کی نسل مین اور یہی قول ہے محمد بن کعب قرظی کا کہ کہا محروم صاحب آفت ہے پہر پڑہی یہ آیہ اما المغرمون ۵ **مل** ۵ محروم ہون یعنے بلا شبہہ ہم قرضدار رہے یعنے بسبب خرچ کرنے مال کے کہینی مین بلکہ ہمنے ضیعہ کیے اور اس اللہ اور ابن ابی شیبہ وغیرہ نے روایت کیا ابہیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر لیئے جہاد کے لیئے بنی غنیمت و کہی یا شہد لگی ہر آنے کہ لوگ اونکو قارع ہو گئے حاصل مال ہوئی یہ آیہ وفی اموالہم حق للسائل والمحروم اور روایت کی ابن جریر وغیرہ نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیس المسلمین الذی حق ۵ التمر ۵ والتمرتان ولا الاکلۃ ۵ والاکلتان یعنے نہین ہے مسلمان وہ شخص کہ پہرے ابلکہ مسلمان کامل وہ ہی کہ اوسکو دیا جاوے خرما کا اور نہ دیا جاوے اوسکو دو خرما کا عرض کیا صحابہ نے پہر اول مسلمین ہے فرمایا الذی لیس لہ الغنیۃ ۵ الاصلیۃ ۵ کاذا فیتصدق علیہ فاما الحرم یعنی مسلمان وہ شخص ہے کہ نہو اوسکے پاس مال جسکے سوا اوسکو حاجت ہو اور نہ مانگتا ہو اوسکو اسلیئے دیا جاوے اوسکو یہ ہی محروم یعنی بکاذ اللہ تعالے نے فرمایا ہار اس مرد وبہ وغیرہ نے کہا کہ کہا انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا انس ویل للاغنیاء من الفقراء یوم القیامۃ الخ یعنے ای انس وای حال ہی واسطے اغنیاء کے مسلمانون کے فقراء کے روز قیامت کے کہینگے فقراء ربنا ظلمونا حقوقنا التی وضعت لنا علیہم یعنی ای رب ہمارے غنی ہمارے ہاتہون ہمارے حقوق ہمارے جو وضع کیئے تہے تونے ہمارے لیئے اوپر غنی پس فرماویگا اللہ تعالے اوعزتی وجلالی لاوزنکم والاعظمنکم یعنی قسم ہے عزت اور بزرگی کی البتہ نزدیک کرونگا مین تمکو اپنی رحمت سے اور البتہ دور کرونگا تمکو میری رحمت سے کہا انس نے اور پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیہ وفی اموالہم حق معلوم للسائل والمحروم + اور روایت کی ترمذی اور بیہقی نے فاطمہ بنت قیس سے کہ انہون نے پوچہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیہ کی مراد سے وفی اموالہم حق معلوم فرمایا کہ ان فی المال لحقا سوے الزکوۃ یعنی بلا شبہہ مال مین ایک طرح کا حق ہے سوائے زکوۃ کے اور پڑہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیہ لیس البر ان تولوا وجوہکم تا قول اللہ تعالے کے وفی الرقاب واقام الصلوۃ وآتی الزکوۃ ترجمہ ساری آیہ کا یہ ہے کہ نہین ہے نیکی یہ کہ پہیر تم مونہہ اپنے یعنی نماز مین مشرق و مغرب کی طرف لیکن نیکی والا وہ ہی کہ ایمان لایا اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتون پر اور کتابون پر اور نبیون پر اور دیا مال اوسنے بطریق صدقہ نفل کے باوجود محبت مال کے قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلین کو اور بیچ چہڑانے گردنون یعنی قیدیون وغیرہ کے اور اچہی طرح پڑہی نماز اور دی زکوۃ اور پورا کرنیوالے اپنی عہد کو جب عہد کرتے ہین یعنے اللہ سے یا لوگون سے اور صبر کرنیوالے شدہ فقر اور مرض

ل فی قولہ ان کان ہاشم الخ ۱۲ منہ

ب یہ روایت ابن ابی شیبہ مین موقوفا مذکور ہوئی ہے ۱۲ منہ

ج

ہیں اور وقت شدہ قتال کے اللہ کی راہ میں ہی لوگ ہیں ایسی کہ سچی ہوئی یعنی اپنی ایمان میں اور دعوی کرنے نیکی میں اور ویسی لوگ ہیں ڈھیلے اللہ کی معاد رمنتوا اور اسحد ثیں زکوٰۃ مراد ہرگز نہیں ہوسکتی کیونکہ زکوٰۃ دینا آقارب میں ماں باپ کو اور اولاد کو نہیں درست اسطرح گردنوں کے چھڑانی میں قید وغیرہ سے زکوٰۃ متصور نہیں و فی الارض ایت للموقنین ○ اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین کرنیوالوں کے لئے ۲۰ فقط تفسیر نشانیاں ہیں دلالت کرتی ہیں صانع پر اور اوسکی قدرت و حکمت اور تدبیر پر کہ دیکھو وہ کیسی پھیلائی گئی ہی مانند بچھونے کے زمین پر رہنے والوں کے لئے پھر کئی قسم کی ہے کہیں نرم کہیں سخت کہیں پہاڑ کہیں اچھی لائق زراعت کے کہیں شور اور اوسمیں چشمے ہیں جاری اور کانوں میں طرح طرح کی اور جانوروں کو پیدا کیا ہی مختلف صورتوں اور شکلوں و صفتوں کے اور افعال عجیب عجیب کے یقین کرنے والوں کے لئے یعنے موحدین کے لئے کہ جو چلتے ہیں سیدھی راہ دلیل میں کہ جو نشانی ہے معرفت رب کیطرف پس وہ دیکھتی ہیں اونکو دل کی آنکھوں ہی اور سمجھتے ہیں ہمیشہ رساہی جب دیکھتی ہیں کوئی نشانی رہتا جاہی یقین اونکا یقین ایمانی پر ۲۰ وفی انفسکم افلا تبصرون ○ اور تمہاری ذاتوں میں نشانیاں ہیں آپہیں دیکھتی تم ۲۰ فقط اور خود تمہارے اندر کیا تمکو سجھ نہیں ۲۰ مو ۲۰ تمہاری ذاتوں ہی نشانیاں ہیں بیچ حال ابتدا کے دیکھے اور نقل ہوئے اوسکے ایک حال سی طرف دوسرے حال کے بویح باطن اور ظاہر اوسکے عجیب عجیب ہیں کہ تحیر میں اوسمیں ڈالتی ہیں تمکو دیکھنا طرف اونکی اور اعضاؤں کے کہ دلیل جلیلہ پر ہی ہیں اور دیکھنا طرف باتوں اوکو بائی کی اور مخارج حروف کے اور اونکی ترکیب و ترتیب لطائف کی کہ کیا کیا اوسمیں نشانیاں ظاہر اور دلیلیں قاطعہ ہیں و حکمت تدبیر کرنیوالے اور صانع اوسکے پہچانے کے دیکھنا کان اور آنکھ اور ہاتھ پانو اور تمام اعضا اور افعال اونکے کہ کس کس کام کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور جوڑ اعضا کے جو ہیں اوسمیں اوسی طرح قدرت الٰہی کا ظہور ہے کہ کس طرح ڈھلے ہیں اوجب اوسمیں کچھ خلل جاتا ہے تو معطل ہو جاتی ہیں کاروبار اوجب پھیلے پڑ جاتے ہیں خرابی آجاتی ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین ○ آپہیں دیکھتے تم نظر عبرت سی ۲۰ حل ۲۰ یعنے نظر عبرت سی تامل کرو تا اوسکی قدرت بعث کو پہچانو کہ جسنے ایسے ہوئے اپنی قدرت کے تمہارے نفسوں میں وہ بلاشبہ قادر ہی تمکو جلا دیگا اور نشانیاں نفسوں میں یہ ہیں کہ پیدا کیا اونکو نطفہ سے پھر علقہ سے پھر مضغہ سے پھر ہڈیوں وغیرہ سے روح کے پہنچنے تک طرح بطرح کی قدرتوں کا ظہور ہے پیدا ہونے کے اختلاف زبانوں کا اور صورتوں اور رنگوں اور طبائع کا ہی اور بند کے کے عجیب عجیب اوسکی قدرت کی نشانیاں ہیں کہ آدمی اگر ادنی چیز کو اپنے بدن میں دیکھے تو خالق کی بڑی ہی قدرت معلوم ہوتی ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں ہی عالم اکبر میں کہ نمونہ اوسکا جسم انسان میں کہ عالم اصغر ہے ہو بحر یعنے نشانیاں بعث کی زمین میں ہمکی پیدا کی ہیں کہ باغ اور کھیتیاں اور سبزہ پیدا ہوتا ہے پھر خشک ہو جاتا ہے پھر موسم پر اللہ تعالے پیدا کرتا ہے اور یہ چیزیں نشانیاں ہماری ہستی اور صفات پر بھی ہیں تمام مخلوق کے لئے لیکن چونکہ علوم اوسمیں غور و تامل نہیں کرتے اسواسطے تخصیص یقین کرنے والونکی کی کہ یہ نشانیاں مفید اونہیں کو ہیں اور جسکے اندھے ہونکو کچھ فائدہ نہیں ہوتا اونسی پس وہ جانیں کہ خدائے عزوجل نے اس خلق کو معطل و بیفائدہ نہیں پیدا کیا بلکہ اونکو توحید و طاعت کے لئے فرمایا ہی اور اونمیں مطیع ہی ہیں اونا فرمان بھی پس حکمت تقاضا اوسکو نہیں کرتی کہ دونو برابر ہوں جزا میں اور دنیا گھر جزا کا ہے ہیں پس ضرور ہی کہ جزا کے لئے اور گھر ہو تا کافرونکو مومنوں

سی اور گنہگار کو مطیع سے جدا اور تمیز کریں اور تمہاری بدنوں میں نشانیان پیدا کی ہیں اور ہستی اور صفتوں اپنے کے جیسا
فرمایا وفی انفسکم افلا تبصرون کیا نہیں دیکھتے تم یہ متفہام معنی امر کے ہے یعنی دیکھو اپنے نفسوں میں نشانیان اوسکی
قدرت کی ۵ زاھدہ ۵ قتادہ سی منقول ہے صحیح تفسیر وفی انفسکم افلا تبصرون کے کہ کہا جسنے فکر کی اپنی پیدایش میں
جان لی یہہ بات کہ نہیں نرم کئے گئے ہیں جوڑ بدن کے مگر عبادت کے لئے ۵ اور علی بن ابی طالب سے منقول ہے
صحیح تفسیر وفی انفسکم افلا تبصرون کے کہ وہ نشانی راہ بول و براز کی ہے یعنے منجملہ اوسکی قدرت کی نشانیون سی یہہ ہے
کہ مونہہ سی کہاتے پیتے ہو اور اوسکا فضلہ بول و براز کی راہ سی نکلجاتا ہے ۵ در منثور ۵ وفی السماء رزقکم
وما توعدون اور آسمان میں ہے رزق تمہارا اور جو کچھہ وعدہ دیا جاتا ہے تمکو یعنے پہلے وجود خارجی عالم ملکوت میں
رزق اور عقوبت اور امثال اسکے مصور ہوتے ہیں ۵ فتح ۵ آسمان میں ہی روزی تمہاری اور جو کچھہ تمسی وعدہ سے
تفسیر آئی والی چیزیں ہی اوسکا حکم آسمان سی اوترتا ہے ۵ مو ۵ رزق یعنے مینہ اسلئے کہ وہ سبب ہے قوتون کا
اور حسن بصری سی منقول ہے کہ وہ جب ابر کو دیکھتے تو کہتے اپنے یاروں سی واللہ فیہ رزقکم ولکنکم بخرصونہ بخطایاکم اور جو کچھہ
کہ وعدہ دیا جاتا ہے یعنے جنت کہ وہ ساتوین آسمان پر ہے نیچے عرش کے اور یا یہہ مراد ہے کہ جو کچھہ لیے جاتے ہو دنیا میں
اور جو کچھہ وعدہ دی جاتے ہو عقبی میں سب مقدر و لکھا کیا آسمان میں ہے ۵ مد ۵ وعدہ دی جاتے ہو یعنے اعمال
اور ثواب عقاب لکھا ہوا ہے آسمان میں ۵ ج ۵ فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم
تنطقون ○ پس قسم آسمانون اور زمین کے پروردگار کی کہ بلاشبہہ یہہ خبر سچ ہے مانند اسکے کہ تم بات کہتے ہو یعنے جیسا
کہ اپنے کہنے میں یقین کہتے ہو کہ ہم بلاشبہہ کہتے ہیں ایسا ہے اس خبر پر یقین لانا چاہئے واللہ اعلم ۵ سو قسم ہے
رب آسمان اور زمین کی یہہ بات تحقیق ہے جیسکہ تم بولتے ہو **تفسیر** یعنے اپنے بولنے میں شبہہ نہیں ایسا ہے
اس کلام [illegible] ۵ صحیح ابتدائی پیرتی ہے رزق کی طرف یا ما توعدون کی طرف اور اصمعی سے منقول ہے
[illegible] جامع سجد بصرہ کی سے پس آیا ایک اعرابی سوار اونٹ پر پس کہا کہ تو کون شخص ہے کہا
[illegible] سے مون کہا اوسنے کہ کہاں سے آیا تو کہا میں آیا ہوں اوسجگہ سے کہ پڑھا جاتا ہے اوسمیں کلام حسن
کا کہا اوسنے [illegible] سے کچھہ پس پڑھی میں نے والذاریات ذروا پس جب کہ پہنچا میں اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اوسنے کہ
پس کر دیا اونٹ اور سوار اونٹ کے پاس اور ذبح کیا اوسکو اور تقسیم کیا اوسکو اور یہ رہا موجود ہے اور کہا اپنی کلوار اور کمانی کی طرف
پس تو ڈالا اونکو اور چلا گیا پس جب حج کے لئے گیا میں ہارون رشید کے ساتھہ تو طواف کر رہا تھا میں کہ ناگہان آیا
میرے پاس ایک شخص اور چلا مجھکو ایک آواز بایک سے پس میں جو پھر کر دیکھا تو وہی اعرابی ہے کہ بلایا اور نزدیک ہو گیا سے
پس سلام کیا اوسنے مجکو اور فرمایش کی اوسنے کہ پڑھنے کی پس جب پہنچا میں اس آیت پر وفی السماء رزقکم تو ایک آواز کی
اوسنے کہ قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پھر کہا کیا اوسنے سولے اوسکے جو کچھہ ہے پس پڑھی میں نے آیت فورب السماء والارض انہ
پس چیخا اور کہا سبحان اللہ کون آدمی غضب الجلیل سے تکلف لم یصدقوہ بقولہ حتی حلف یعنی کون ہے وہ
کہ غصہ لایا اوسنے جلیل کو یہانتک کہ قسم کہائی اوسنے یہانتک کہ مانا اونہون نے قول اوسکا یہانتک کہ قسم
کہائی اوسنے کہی کہ ہاں تحقیق تسلیم کی سے اور لوٹی تو عاقبت جان بدبخت بیت کہو ہوں عا
[illegible] چلے ہم آتش کل سے جلا کر خاکستان اپنا اور حسن بصری سے ہے تفسیر آیۃ فورب السماء الخ

کے قول ہی کہ کہا یہ پہنچا تمہکو یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قال اللہ اقسم لہم رہم لم یصدقوا یعنے اسے اللہ اون لوگو نکو کہ قسم کہائی اونکے لئے رب اونکے نے اونپر نہیں سچ نہا اونہون نے فرمایا اللہ کا **ھذا رزقکم وما توعدون** رزق تمہارا یعنی سبب تمہارے رزق کا کہ وہ مینہ ہی اور یہہ فرمایا اوسطرح بیان کرنے نشانی وحدانیت کے اور دلیل یا کرنے منت یعنے احسان کے اور جو کچھہ کہ وعدہ دی جاتے ہو کہ وہ جنت ہے یعنی سبب نعمت دنیائی تمہاری یکا اور بہشت و نعمت اوسکی آسمان مین ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى اور اِنَّهٗ لَحَقٌّ یعنی رزق دینا تمہارا البتہ حق ہے اور قسم بیان فرمائی تاکید کے لئے روزی پہنچنے کے وہ سے پر اور جو کچھہ کہ اسباب تاکید کے ہین کہ بندہ ہی بندونکی ساتھہ اظہار کرتے ہین خداوند تعالی نے باوجود اپنی بے نیازی کے اپنے بندون ضعیف سے بیان فرمائی رسول تو وعدہ کیا الفظ اِنَّ کہ تاکید کے لئے ہے اس آیہ مین اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ یعنے بلاشبہ اللہ وہی رزاق صاحب قوۃ کا استوار کاری پر ساتھہ کلمہ علے کے مؤکد کیا وعدہ کیواسطے آیہ مین وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا یعنے نہیں ہے کوئی چلنے والا زمین مین مگر کہ اللہ پری رزق اوسکا پہر وعدہ کو بطور تشبیہ اور ذکر کرنے اپنے نام پاک کے مؤکد کیا، کلمہ اِنَّ مِنْ دَآبَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ جسکو طاقت اوٹھانے اوکمانے روزی کی نہین ہے اوسکو روزی دیتا ہون نکلوای مؤمن موحد کب ضایع کرونگا پہر وعدہ ساتھہ قسم کے مؤکد کیا فَوَرَبِّ السَّمَآءِ الخ یعنے قسم رب آسمان و زمین کی یہہ روزی کہ نی میری تمکو حق ہے مانند اوسکے کہ تم بولتے ہو اور یہہ قسم کہائی خداوند عزوجل نے اپنی ذات کی جیسا کوئی اپنے غیر کی قسم کہاتا ہے بسبب عادۃ عرب کے اور مَّا تُبْصِرُوْنَ اور تَسْمَعُوْنَ نفرمایا اسلئے کہ کلمہ توحید سے خلق نہین کہتا بلکہ ساتھہ اقرار اور تصدیق کے تعلق ہے یعنی جیسکلہ ایک کہتا ہے تمکو حق ہے اوقات کرنا تمہارا ساتھہ زراعت میری کے حق ہے اور کچھہ نہین تمکو اور مین ایسہی روزی دینا میرا تمکو حق ہے پہر اگر کوئی کہے کہ لِمَا تَعْبُدُوْنَ کیون نفرمایا تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ ہر جگہ کہ ایک دو توحید کی ساتھہ عضا کے متعلق ہے ولیکن چونکہ پوشیدہ ہی کہ سنا یا ساتھہ عقیدہ کے اطلاع نہین زبان ہی ظہور اوسکا ہوتا ہے پس اس سبب سے ہمارے گویائی کر متعلق کیا اور دوسری اول اس کلام کی یہہ ہی کہ روزی دینی میری تمکو حق ہے جیسا کہ کلام کرنا تمہارا حق ہے جس جیسا کہ تم شک نہین کرتے ہو اوس کلام مین کہ تمہارے موہہ سے نکلتا ہے ویسے ہی شک مین ہو بیچ روزی دینے میری کے تمکو **فَاَهْدِيْ** کہ اپنی قدرتین رزاقی وغیرہ کی بیان فرمایا اور طرح کی قدرتین بیان فرمائے ہین **هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ** یا آئی ہے تجکو خبر مہمانون بزرگ ابراہیم کی کہا ہے کہ تکلوات ابراہیم کے مہمانون کی جو عزت والے تھے **تفسیر** بل تک جو فرمایا مقصود اوس سے اوسی بیان کرنی بات کی ہی جو اسکے مذکور ہوگی اور تمہید ہے اسپر کہ نہین ہے وہ بات رسول اخذ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم سے اور نہین جانا اوسکو مگر جسکو [illegible] وحی کہتے ہین اور کسی کو وہی جیسے صوم اور روزہ اور تھے وہ باران فرشتے [illegible] اوسکے ہمراہ بنی اور ضیف کہا اونکو اسلئے کہ تھے وہ بصورت ضیف یعنی مہمانون کے اسلئے [illegible] کے نزدیک جیسکو فرمایا اللہ تعالے نے بل عباد [illegible] مہمان بزرگ [illegible] نے بذات خود اور خدمت کرائی اونکی اپنی بیوی سے [illegible] مہمان [illegible] مقبول ہی [illegible]

لعلہ ضیف الاصل لعلہ اضاف الہ

علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ یعنے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور روز آخرت پر اس چاہئے کہ بزرگی کرے اپنی مہمان کی ۞ معا ۞ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ جب داخل ہوئے مہمان ابراہیم پر پس سلام کہا جواب سلام کا دیا ابراہیم نے اور دلمین کہا یہ لوگ ہین اشناختہ ۞ جب اندر آئے اوسکے پاس تو بولے سلام وہ بولا سلام ہے یہ لوگ ہین اوپری ۞ تفسیر قوم منکرون یعنے تم قوم منکرون یعنے تم اوپری لوگ ہو پس معلوم کرو اوسکو کہ کون ہو تم ۞ مد ۞ منکرون یعنے عرب کہ نہین پہچانتے ہم اسکو اور کہا ابن عباس نے کہ کہا ابراہیم نے تم اوپری لوگ ہو کہ نہین پہچانتے ہم اسکو اور بعضون نے کہا اوپری کہا اونکو اسلئے کہ داخل ہوئے وہ دن پاس اخیر اذون چاہنے کے اور الوالعالیہ نے کہا کہ اوپری جانا سلام اونکا اوس زمانہ مین اور اوس زمین مین ۞ معا ۞ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ پس متوجہ ہوئی ابراہیم طرف اہلخانہ اپنے کے پس لایا اسکے کباب بچھڑے موٹے پس نزدیک کیا اوسکو اونکے کہا آیا نہین کہاتے تم ۞ پھر ڈالا اپنے گھر کو تو لایا ایک بچھڑا کبھی موٹا پس کہا کہا تم کہاتے نہین ۞ تفسیر فراغ کیں گئے گھر والونکے پاس پوشیدہ اپنے مہمانون سے اور یہ آداب ضیافت سے ہے کہ ضیافت کرنیوالا پوشیدہ کرے کام مہمانی کو کہ مہمان کو خبر نہ ہو خوف اسکے کہ منع کردے اوسکو اور تعالا اکثر مال حضرت ابراہیم کا بیل کا تھا پس بچھڑا بھنا ہوا لے آئے تاکہ وہ کہاوین پس رکھا اونہون نے اوسپر اونہون نے کہا کہ کہاتے نہین یعنے تا لو اوہو اونکو نہ کہانا اونکا یا رخصت دلائی اونکو کہانے پر ۞ مد ۞ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ پس جب نہ کہایا اونہون نے اپنی خاطر مین پایا اونسے ڈر کہا اونہون نے نہ ڈر اور بشارت دی اونہون نے ابراہیم کو فرزند دانا کی ۞ پھر جی مین پڑ گیا اونکے ڈر سے بولے تو نہ ڈر اور خوشخبری دی اوسکو ایک لڑکے ہوشیار کی ۞ تفسیر حضرت ابراہیم عم ڈرے اسلئے کہ جو کہانا نہین کہاتا ہی کسیکا تو عادت اونکی حرمت کی نہین کرتا اور ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ابراہیم عم ڈرے اسلئے کہ وہ فرشتے ہین کہ خدا کے لیے سے کہتے ہین کہا اونہون نے نہ ڈر ہم رسول اللہ کے ہین اور بعضون نے کہا جبرئیل نے ہاتھ پھیرا بچھڑے پر پس وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی ماں کے ساتھ جا ملا اور جس لڑکی بشارت دی وہ سارہ ہین جمہور کے نزدیک ۞ مد ۞ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ پس متوجہ ہوئی اوسکی عورت بیچ آواز کے اور طمانچہ مارا اپنے منہ پر بسبب تعجب کے اور کہا کیا جنتی ہے بڑھیا بانجھ ۞ پھر سامنے آئی اوسکی عورت بولتی پھر پیٹا اپنا منہ اور کہا مین بڑھیا بانجھ یعنے کیونکر جنونگی میں ۞ تفسیر طمانچہ مارا یعنے دونو ہاتھ پھیلا کر اور بعضون نے کہا کہ اونگلیون کے سرے پیشانی پر مارے جیسے تعجب کرنیوالے مارتے ہین اور عجوز یعنی انا عجوز یعنے مین بڑھیا ہون پس کیونکر جنون کی جیسا کہ فرمایا اور جگہ والدۃ انا عجوز وھذا بعلی شیخا یعنے کیا جنونگی مین اسحال مین کہ مین بڑھیا ہون اور یہ خاوند میرا ہو گیا بڈھا ۞ مد ۞ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ کہا ابن عباس نے کہ طمانچہ مارا اونہون نے اور دون نے کہا کہ مع لیں اونگلیان اپنی پیشانی پر از راہ تعجب کے جیسا عادت ہے عورتون کی کہ جب کوئی بات کی چیز کو تو مارتی ہین اونگلیان پیشانی پر اور اصل صک کی ہی ہے ایک چیز کو ساتھ چوڑی چیز کے اور بانجھ حضرت سارہ اسلئے پہلے کبھی جنین نہین ۞ معا ۞ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝ کہا فرشتون نے کہ اسیطرح فرمایا ہے پروردگار تیرے نے تحقیق وہ ہی حکمت

دانا ۵ بولی یونہی کہا تیری رب نے وہ جو ہی ہی حکمت والا خبردار ۵ **تفسیر** اسیطرح یعنی جیسا منی کہا اور خبر دی ایسا ہی کہا ہی تیری رب نے ہمیں خبر دیتی ہیں ہم تجھکو مگر اللہ تعالی کیطرف ہی اور اللہ قادر ہی اوسپر کہ کرلے یہ کہ جسکو تو مستبعد جانتی ہے تا حکمت ہی اپنے فعل میں دانا ہی کہ ہمیں پوشیدہ اوسپر کوئی چیز اور روپوش کیا کیا ہی کہ جب حضرت سارہ نے مستبعد جانا فرزند ہونیکو تو جبرئیل نے کہا کہ دیکھ اپنی گھر کی چھت کیطرف پس دیکھا اونہوں نے تو کیا دیکھتی ہیں کہ اڑیوں میں تیلے دیول لگ رہی ہیں سبحان اللہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور جب جانا حضرت ابراہیم نے کہ وہ فرشتے ہیں اور وہ پہنچے اور ترسے مگر بات اللہ تعالے کے رسول ہوکر بعض امور میں کہا قال فما خطبکم الخ ۵ **مدارک** ۵ قال فما خطبکم ایھا المرسلون ○ کہا ابراہیم نے پس کیلیے مقصد تمہارا ای بھیجے ہوؤں ۵ بولا پھر کیا مطلب ہے تمہارا ای بھیجے ہوؤں **تفسیر** پس کیا ہی حال تمہارا اور کیا ہی طلب تمہاری اور کیوں بھیجے گئے ہو ای بھیجے ہوؤں ایا بھیجے گئے ہو بشارت کے لئے خاص کر یا اور امر کے لئے یا دونوں کے لئے ۵ **مدارک** ۵ قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین ○ لنرسل علیھم حجارۃ من طین ○ مسومۃ عند ربک للمسرفین ○ کہا اونہوں نے تحقیق ہم بھیجے گئے ہیں طرف ایک گروہ گنہگار کے تا بھیجیں ہم اونکے سر پر سنگ پتھر کے مٹی سے کہ نشان مند کئے گئے ہیں نزدیک پروردگار تیرے واسطے اونکے کہ حد سے نکل گئے ہیں ۵ وہ بولے ہمکو بھیجا ہی ایک لوگوں گنہگار پر کہ چھوڑ دیں اوپر پتھر مٹی کے نشان پڑے تیرے رب کے ہاں بیحد چلنے والوں کو ۵ **تفسیر** گنہگار کے یعنے کافروں کے کہ وہ قوم لوط ہیں حجارۃ من طین سے مراد تجیل ہی اور وہ مٹی ہی کہ پکائی جاتی ہی آگ سی جیسے اینٹ پکائی جاتی ہے یہانتک کہ ہوجاتی ہے سخت مثل پتھر کے یعنے کنکر اور مسومۃ سوتہ سے ہی اور سوتہ کہتے ہیں علامت کو کہ ہر ایک پر نام لکھا ہوا تھا اوسکا کہ ہلاک ہوا تھا اوسکے نزدیک پروردگار تیرے یعنے اوسکی بادشاہت وحکومت میں اور مسرفین فرمایا اونکو صیغہ فرمایا عادین واسطے اسراف اور عدوان اوسکے اپنی عمل میں کہ قناعت نکی اوپر کہ جو مباح ہیں اونکو یعنے عورتیں بلکہ مردوں سی حرکت بد کرنے لگے یا مسرفین اسلیے فرمایا کہ مردوں سے فعل بد کرتے تھے باوجود کفر کے ۵ **مدارج** ۵ فاخرجنا من کان فیھا من المؤمنین ○ پس نکالا ہمنے اوسکو کہ تھا اوس گانو میں مؤمنوں سے ۵ پھر نکالا ہمنے جو تھا وہاں ایمان والا ۵ **تفسیر** اوس گانو میں یعنے قوم لوط کے گانو میں اور ضمیر بیان فرمائی یعنی لفظ فیہا اور ذکر گانو کا اوپر ہیں اسلیے کہ معلوم وظاہر تھا اور مؤمنوں سی مراد لوط وہم اور وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے تھے ساتھ اونکے پس اونکو نکال لیا کافروں کو ہلاک کرنے اور وہ بیچ جاویں ۵ **مدارج** ۵ فما وجدنا فیھا غیر بیت من المسلمین ○ پس نہ پایا ہمنے اوس جگہ سوای ایک گھر کے مسلمانوں سے یعنی کہ حضرت لوط کا ۵ پھر نہ پایا ہمنے اوس جگہ سوای ایک گھر مسلمانونکا **تفسیر** سوای ایک گھر کے یعنی گھر والوں کے اور اسمیں دلیل ہے اوپر کہ ایمان و اسلام ایک ہی ہیں اسلیے کہ ملائکہ نے اونکو یہاں مؤمنین ہی کہا اور مسلمین ہی ۵ **مدارک** ۵ گھر والی یعنے حضرت لوط اور دونوں بیٹیاں اونکی اور وصف کیے گئے وہ ساتھ ایمان اور اسلام کے اسلئے کہ وہ تصدیق کرنیوالے تھے اپنے دلوں سی اور طاعات کرنیوالے تھے اعضاء سے اور کہا قتادہ نے بیچ تفسیر فما وجدنا فیھا غیر بیت من المسلمین کے کہ اگر ہوتا اوس گانو میں ایک گھر سے زیادہ اور گھر مسلمانونکا تو نجات دیتا اونکو یہی اللہ تعالے تو کہ جانتے کہ ایمان اللہ کے نزدیک محفوظ ہے

نہیں ضائع ہوتے ایمان والے ۵ ج در منثورہ تنبیہ یہ ملائکہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس آئے تھے اور بعد اوسکے حضرت لوط کی قوم کے ہلاک کرنیکے لئے گئے ہیں چنانچہ سورہ حجر وغیرہا کی آیتوں سے صریح یہہ بات سمجھی جاتی ہے پس لفظ اخرجنا اور فما وجدنا سے کوئی عکس اسکے نہ سمجھے کہ ایسی جائی ماضی قرآن شریف میں تحقیق وقوع کے لئے آتی ہے ۵ وترکنا فیہا آیۃ للذین یخافون العذاب الالیم ۵ اور چھوڑا ہمنے اوس کا نومیں نشان اون لوگونکے لئے کہ ڈرتے ہین عذاب دردناک سے یعنی آثار اوس سنگ باران کا موجود ہی واللہ اعلم اور کہا اوسمین نشان اون لوگونکو چھوڑنے مین دکھہ کی ماسی **تفسیر** چھوڑا ہمنے الخ بعد ہلاک کرنے کافرین کے نشان یعنے علامت اونکے ہلاک کی اون لوگونکے لئے الخ یعنے علامت سے کہ عبرت پکڑین ساتھہ اوسکی خاصین اور نکرین اونکیسے کام اور سنگدل اونکو کیا تاثیر ہوتی ہے بتحقیر کہیدہ دیکھتے جاتے ہین صرف اپنا سبب معاصی کے اور کچھہ خیال ہی نہین کرتے ودہر بعضون نے کہا کہ وہ علامت پانی سیاہ وبدبودار تہا ۵ **مدج** ۵ اور بعضون نے کہا وہ پتھر جو برسی اونپر نشان سرخ وسفید تھے اور بعضون نے کہا خط سیاہ وسفید تھے اور نزدیک پروردگار تیرے یعنے مہیا کیا ہے خداوند تیری نے اونکو اونکے لئے کہ حکم کیا ہے اونکے ہلاک کا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہہ اجرا سنا تو غمگین ہوئے بسبب لوط علیہ السلام کے اور کہا یا جبرئیل ان فیہا لوطا قالوا نحن اعلم بمن فیہا لننجینہ واہلہ الا امرأتہ کانت من الغابرین یعنے ای جبرئیل تحقیق وس کا نومین لوط مین کہا فرشتون نے کہ تحقیق ہم جانتے ہین اونکو کہ اوسمین ہین پس ہوقت کہ ارادہ کیا ہمنے ہلاک کرنے قوم کفار کا تاکہ نجات دینے اونکو کہ ہے اوسمین مومن پس نہ پایا ہمنے اوسمین سوائے ایک گہر کے مسلمانون سے اور وہ لوط تھے اور وہ نو بیٹیان اونکی اور بیوی اونکی واعلہ نام کافرہ تہی وہ بہی اہل قریہ کے ساتھہ ہلاک ہوئی اور حضرت لوط بیٹے ہین ہارن کے جو بہائی تہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پس ہمنے بچا لیا ابراہیم کے یہہ بہی مسلمان تہی اور حضرت ابراہیم کے ساتھہ قریہ کوتی اسے کہ قریب بابل کے ہے زمین عراق سے ہجرت کر کر شام مین آئے ابراہیم فلسطین مین اور لوط مؤتفکہ مین اور ان دونون قریون مین مسافت لیکروز کی تہی اور پہر حضرت لوط کو بہی نبوت ہوئی ۵ **ذا ھدی بحر** ۵ وفی موسی اذ ارسلنہ الی فرعون بسلطن مبین ۝ فتولی برکنہ وقال ساحر او مجنون ۝ فاخذنہ وجنودہ فنبذنہم فی الیم وہو ملیم ۝ اور ہم قصہ موسی کے نشانی ہے جب بہیجا ہمنے اوسکو طرف فرعون کے ساتھہ دلیل واضح کے پس روگردان ہوا فرعون ہمراہ قوۃ یعنے لشکر اپنے کے اور کہا ایک جادوگر یا دیوانہ ہے پس پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکر کو پس ڈالا ہمنے اونکو دریا مین اور وہ کرنیوالا تہا ایسا کام کہ موجب ملامت کا ہو ۵ اور نشانی ہے موسی کے حال مین جب بہیجا ہمنے اوسکو فرعون پاس یکر سند کہلی پہر اوسنے موہنہ موڑا اپنے زور پر اور بولا یہہ جادوگر ہے یا دیوانہ پہر پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکر کو پہر پہینک دیا اونکو دریا مین اور اوسپر پڑا اولا ہنا ۵ **تفسیر** دلیل واضح سے مراد ہی یدبیضا وعصا اور روگردان ہوا یعنے ایمان ہی اور رکنہ سے مراد ہے وہ چیز کہ قوت حاصل کرتا تہا ساتھہ اوسکے قسم لشکر اور ملک ہے پس معنی یہہ ہوئے کہ موہنہ پہیرا ایمان ہی ساتھہ لشکر و ملک اپنے کے اور اصل مین رکن کہتے ہین اوسچیز کو کہ میل کرتا ہے طرف اوسکے انسان قسم مال ولشکر سے ساحر یعنے وہ جادوگر ہے ومنہ ملیم یعنے وہ کرنیوالا ایسا کام ہے کہ ملامت کیجاوے اوسپر یعنے کفر وعناد اور حضرت یونس کے حق مین بہی فرمایا فالتقمہ الحوت

وقولہ یعنی جملہ اسکے اولاد مجملی اسحالمین کہ وکام موجب ملامت کا ہوتا ہے لیکن موجبات ملامت کے مختلف ہوتے ہیں اور باعتبار اختلاف موجبات کے مختلف ہوتے ہیں مقدار ملامت کی بھی پس کفر والا کفر کا ملامت کیا جاتا ہے بمقدار اوسکے اور گناہ والا کبیرہ اور صغیرہ وغیرہ کا بقدار اوسکے ملامت کیا جاتا ہے ۵ **مد** ۵ وفی موسیٰ ای وترکنا فی ارسال موسیٰ آیۃ وعبرۃ اور بعضوں نے کہا یہ عطف کیا گیا ہے وفی الارض آیات پر یعنی ہم نے عبرت کیلئے ساتھ جماعت و لشکر اپنے کے کہ جسنے قوت حاصل کرتا ہتا مانند رکن یعنے ستون کے کہ اوس سے قوت حاصل کرتی ہے چھت نظیر مکی یہ ہیں اوآوی الی رکن شدید اور کہا ابو عبید نے کہ لفظ او ساحر او مجنون میں بمعنے واو کے ہے ۵ **معا** ۵ وفی موسیٰ الخ یعنے موسیٰ کے قصہ میں بھی نشانی ہے دلیلوں کے لئے اور جب اوسکو بھیجا کہ واقع ہوئی قوم فرعون پر بسبب جھٹلانے موسیٰ کے جسوقت کہ بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ دلیل ظاہر کے طرف اوسکے نشانی ظاہر ہے اور پند و عبرت خالفین عبرت پکڑنیوالوں کے لئے فتولیٰ الخ پھیرا فرعون ساتھ قوت اپنے کی اسنے موسیٰ ع کہ جیسے اور رکن کے معنی ہیں قوۃ اور ستون کسی چیز کے کہ مدار اوسپر ہو اسی سبب قوۃ سے کنایہ کیا ساتھ اوسکے یعنے بہ طاقت مخالفت موسیٰ ع کی اور بعضوں نے کہا کہ معنی فتولیٰ کے یہ ہیں کہ پھیرا فرعون ساتھ لشکر اپنے کے یعنے ب بمعنی مع کے ہے کہا جاتا ہے خرج الامیر بعشیرہ یعنے نکلا امیر ساتھ حشم اپنے کے اور بعضوں نے بہ معنی کے کہے ہیں انحراف بجانبہ وشقہ عما دعی الیہ یعنے پھیرا فرعون ساتھ جانب و پہلو اپنے کے اوسچیز سے کہ بلایا گیا طرف اوسکے یعنے توحید سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے واذا انعمنا علی الانسان ونآ بجانبہ یعنے اور جب انعام کرتے ہیں ہم انسان پر ٹلا جاوے اور موڑ لے اپنی کروٹ اور یہ مبالغہ ہی اعراض میں اور پلٹنے سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ روگردان ہی رہا وقال ساحر او مجنون جب دیکھے فرعون نے معجزے حضرت موسیٰ ع کے سبب عجز اپنے کے کہا اپنی قوم کو کہ یہ موسیٰ جادوگر ہے ڈپٹ بندی کرتا ہے ہمارے تئیں یا دیوانہ ہے بحکم دیوانگی کے انجام کار سے اندیشہ نہیں کرتا اور یہ طعن کرنا اوسکا دلیل اوسکے نہایت جہل کی ہی ساتھ دو چیزوں متضاد کے موسیٰ ع کو طعن کیا اسلئے کہ جادوگر کے لئے عقل چاہئے نہایت کامل اور مرد حاذق تا جادو کر سکے اور دیوانہ زائل ہوا عقل کا ہے اور یہ دونوں ضد ہیں آپس میں اور بعضوں نے کہا کہ او بمعنی واو کے ہے فاخذناہ الخ جب اوسنے روگردانی کی حق سے اور اوسی پر اڑا رہا اور موسیٰ ع کو ساحر و مجنون کہا گرفتار عذاب کیا ہم نے اوسکو اور ڈالا دریا میں اور فرعون اپنے کو ملامت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کیوں ایسا کام کیا میں نے حتی کہ کہا امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل یعنے ایمان لایا میں اسپر کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ذات پاک کہ ایمان لائے اوسپر بنو اسرائیل پس جواب آیا اوسکو الآن وقد عصیت قبل یعنے کیا اب ایمان لاتا ہے تو اور نافرمانی کی تو نے پہلے اس سے اور کنت من المفسدین یعنے بدی چیزوں کا کہ اگر اوسکو اختیار نہ ہوتا تو کہنا اوسکا وکنت من المظلومین اوسکے حق میں ٹھیک نہ پڑتا کہا جاتا ہی الام الرجل ای فعل ما یستحق علیہ اللوم یعنے کیا ایسا کام کہ مستحق ہے اوسپر ملامت کا یعنے جھٹلانا رسولوں کا اور دعوے کرنا ربوبیت کا ۵ **مد جمل** ۵ وفی عاد اذ ارسلنا علیہم الریح العقیم اور یہ قصہ عاد کے بھی ایک نشانی ہے جب بھیجے ہم نے اوپر ایک ہوا بے منفعت ۵ **فتح** ۵ اور نشانی ہے عاد میں جب بھیجے ہم نے اوپر ہوا بے خیر ۵ **موضح تفسیر** ۵ بے خیر کہ نہ میوہ لاوے اور نہ درخت کو بار اور کرے اور وہ ہوا دبور تھی ۵ **بحر** ۵ ما تذر من شیء اتت علیہ الا جعلتہ کالرمیم ۵ بھوڑی کسی چیز کو کہ گذرے

فصل ۱۰

اوسپر مکر کردے اوسکو مانند ٹہنی بوسیدہ کے کہ فتے ٹہ بچھوڑتی کوئی چیز جسپر گذری گرا کہ نہ کردالتی اوسکو جیسے چو
موتفسیر رسیم کہتے ہین کہانس خشک چورا ہوئی کو اور ٹہنی بوسیدہ کو بہی کہتے ہین اور ریت کو بہی اور
مٹی کٹی ہوئی کو بہی اور آیا ہی کہ مکان عاد کے احقاف یعنے تودہ ریت مین مابین عمان اور حضرموت کی تہی اور
اونہون نے بسبب قوۃ اپنی کے تمام زمین کو مغلوب اپنا کر کرو ی زمین پر منتشر تہے اور صداء اور صمود اونکا نام
اونکے بتوںکے تہے جب ہود علیہ السلام مبعوث ہوئی تو اونہون نے تکذیب ہود کی کی اور تکبر کیا حق تعالے نے تین
برس مینہ اونسے روکا اور قحط اور گرانی مین مبتلا ہوئے اور اوسوقت مین مقرر تہا کہ جسپر بلا نازل ہوتی اوسکے دفع
کے لیے بیت اللہ کو جاکر دعا کرتا اور اوسوقت مین مکان بیت اللہ مین سرخ ریت کا تودہ تہا مسلمان و مشرک سب
جمع ہوکر طلب حاجتون کی کرتے اور تعظیم و سجدہ کے بجالاتے اور حاکم مکہ اوسوقت مین اولاد عملیق بن لاوذ بن
سام بن نوح سے تہا اور اونکو عمالقہ کہتے تہے اور نام اونکے رئیس کا معویہ بن بکر تہا اور مان معویہ کی کلمدہ بنت
بحیری قوم عاد سی تہی جب عاد پر قحط پڑا تو قیل بن عنز اور مرثد اور جلہمہ معویہ کے ماموں وغیرہ کو بہت سی لوگون
کے ساتہہ مکہ کو بہیجا تا مینہ کی دعا کرین وہ معویہ کے پاس پہنچے تعظیم اونکی بجالایا اور ایک مہینے تک بیح ضیافت
اور شراب خواری اور گانے اور بجانے مین مشغول رہے جب اوسکے اسمین کہا کہ جس کام کے لیے ہم تمے ہین بجالانا
چاہئے تا قوم ہلاکت سے نجات پاوین مرثد نے کہ باطن مین ایمان ہود علیہ السلام پر رکہتی تہے کہا دعا تمہاری مقبول
نہین ہونیکی جب تک ایمان ہود پر نہ لاؤ اوسوقت ایمان اوسکا عادیون پر ظاہر ہوا معویہ کو کہا کہ اسکو قید
کرکے ہمارے ساتہہ استسقا کے لئے نکلے اور قیل رئیس اوس کردہ نے جلہمہ بیت اللہ کے آکر دعا کی کہ الٰہی اگر ہود
سچا ہی تو قوم عاد کو مینہ دی اوسیوقت تین بدلے تین طرح کے برکے ظاہر ہوے اور آواز آئی کہ ان تین ابرو مین سی کہ ایک سرخ
تہا اور دوسرا سیاہ اور تیسرا سفید ایک کو اختیار کر قیل نے کہا کہ ابر سیاہ کو اختیار کیا مینے کہ بہت پانی ہوتا ہی آواز
آئی سے اخترت رمادا رمدا + لا ابقی من آل عاد احدا + پہر قیل اپنے گروہ کے ساتہہ مکہ سے نکلا اور اپنے شہرون
کیطرف چلا جب اپنی مکانونکی طرف وادی مغیث مین پہنچا تو بشارۃ ابر کی قوم کو پہنچائی سب خوش ہوے اور
واسطے سیر لیکر کے جنگل کو نکلے ایک ابر سیاہ ظاہر ہوا اور اوسمین باد صرصر یعنے بہت تند ہتا آٹہہ روز اور سات شب قوم
عاد پر مسلط رہی اور سبکو ہلاک کیا اور وہ بسبب بد دعائی ہود علیہ السلام کے ہتا اور ہود اور مومن ساتہہ اونکے اون
ایام مین ایک حظیرہ مین الگ قوم سے گوشہ نشین تہے وہی ہوا اونکو پہنچتی تہی مثل باد صبا کے اوپر گذرتی تہی
اور عادیونکو اوہٹا کر زمین پر ڈالدیتی تہی دماغ پہٹکر مر جاتے تہے اور ایک قول یہہ ہی کہ جب وہ ظاہر ہوئی اور
عاد کے مواشی کو اوپر لیجاکر زمین پر ڈالتی اور ہلاک ہوتے عادیون نے اوسکو دیکہکر اپنے گہرون کے دروازے بند کیے
ہوانے گہرون مین آکر اونکو ہلاک کیا اور حق تعالے نے جانور جیسے کہ اونکے مردونکو چوچون مین اوہٹا کر دریا مین ڈالدیتے
اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ بسبب اس ہوا کے ریت اون سب پر آئی اور سب ریت کے نیچے سات روز تک رہی آواز
اونکے گرانہی کی ریت کے نیچے سے سنی جاتی تہی الجاد اوسکے اوس ریت کو اونکے اوپر سے دور کر کر دریا مین ڈالا اور
روایت کیا گیا ہے کہ قبر ہود اور شعیب اور صالح اور اسمعیل اور نبیا نوین پیغمبرون علیہم السلام کی مابین رکن اور
مقام اور زمزم کے پوشیدہ ہین اور بقول علی رض کے قبر ہود کی اوپر ٹیلہ ریت سرخ کے حضرموت مین ہی اور روات

کیا ہے کہ جب امت کسی پیغمبر کی بسبب جھٹلانے اوسکے ہلاک ہوتی ہی تو وہ پیغمبر اور مومن اوسکے ساتھ کہ بچتے ہے اور عبادت خدا کی کرتے رہتی ہے ۱۲ **بجل** ۱۲ وفی ثمود اذ قیل لھم تمتعوا حتی حین ۰ اور بیچ قصہ ثمود کے بھی ایک نشانی ہے جب کہا گیا اونکو کہ بہرہ مند رہو ایک مدت تک ۱۲ **فقیر** ۱۲ اور نشانی ہی ثمود مین جب کہا اونکو کہ تو ایک وقت تک ۱۲ **نقسیر** ایک وقت تک یعنی وقت مرگ اپنی تک کہ تین روز بعد کو یہین کاٹے اونٹنی کے تہا ۱۲ **بجر** ۱۲ فعتوا عن امر ربھم فاخذتھم الصعقۃ وھم ینظرون ۰ پس سرکشی کی اونہون نے حکم پروردگار اپنے سے پس پکڑا اونکو آفت تند نے اور وہ دیکھتے تہے ۱۲ پھر شرارت کرنے لگا اپنے رب کے حکم سے پھر پکڑا اونکو گرج کے نے اور وہ دیکھتے تہے **تفسیر** یعنے اوس عذاب کو کہ اونکے سامنے جبرئیل نے ایک چیخ ماری یا انتظار کرتے تہے عذاب موعود کا اور بقول بعض کے صاعقہ موت کو کہا ۱۲ **بجر** ۱۲ صاعقہ نے یعنے موت نے بعد گذرنے تین دن کے بقول ابن عباس کے اور کہا مقاتل نے یعنے عذاب نے اور صاعقہ ہر عذاب مہلک کو کہتے ہین ۱۲ **مل** ۱۲ فما استطاعوا من قیام وما کانوا منتصرین ۰ پس نہ سکے اوٹہنا اور نہ تہے بدلہ لینے والے ۱۲ پھر نہ سکے کہ اوٹہین اور نہ ہوے کہ بدلہ لین ۱۲ **تفسیر** نہ سکے اوٹہنا یعنے نہ اوسنے بعد اوترنے عذاب کے اوپر اور نہ قادر ہوے اوٹہنے پر اور منتصرین کے معنے ہین منتقمین یعنی لینے والے بدلے کے ہمارے عذاب کو حاصل یہہ کہ طاقت کر رکے عذاب سے یا دفع عذاب کے نزدیک ۱۲ **مل** ۱۲ آیا ہے کہ جب صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کو بہت ڈرایا اللہ تعالے کے عذاب سے تو اونہون نے کہا کہ اگر ہمکو ایک نشانی اپنی بتصدیق پر دکہاوے تو بیشک ہم ایمان لاوین ہم صالح نے کہا کیا چاہتے ہو اونہون نے کہا کہ کل عید ہماری ہے ہمارے ساتھ نکل کو چلے تو ہم اپنے معبود و ملک و نیت و آرائش کرنے مین اور اوسنے کچہہ چاہتے ہین اور تو بہی اپنے خدا سے کچہہ چاہ دعا جسکی قبول ہووے دوسرا طاعت اوسکی کرے روز دوسرے اسی قرارداد پر باہر نکلے اور ثمود نے ہر چند اصرار کیا اور سوال تو ان سے کیے بعد ظہور دلالت کا ظاہر ہونا اور ہوے جمع ان عمر رئیس ثمود کے نے صالح کو کہا کہ اپنے خدا سے چاہ کر اس پہتر سے اونٹنی حاملہ شاہر شتر بختی کے باہر نکلے اور اشارہ کیا ایک پہتر کی طرف کہ ایک جانب مین پڑا تہا اور اسکو کاٹ کہا تے صالح نے وضو اور دو رکعت نماز کی ادا کر دعا کی حق تعالے نے قبول فرمائی اور فی الحال وہ پہتر حرکت مین آیا اور مانند اونٹنی کے کہ وقت جننے کے حرکت و مالہ کرتی ہے حرکت و مالہ کیا اور پہٹا اور اوسکے درمیان مین سے اونٹنی حاملہ دس صفتون کے کہ چاہا ہمنے باہر نکلے وہی الحال بچہ دیا جمع ساتہہ ایک جماعت کے اوسکو دیکہکر ایمان لائے اور اونہون کے خاوند ایمان لانے سے منع کیا اونہون نے عہد کہ صالح سے ایمان لانے پر بعد ظہور اس معجزے کے ماندہا تہا تو صالح نے کہا ہذہ ناقۃ لہا شرب ولکم شرب یوم معلوم پس اونٹنی اوس زمین ثمود مین چرتی تہی اور ایک روز درمیان اونکے کنوے پر آتی تہی اور سب پانی اونکا پیجاتی تہی اور دودہ نکالتی تہی کہ سب اس قوم ثمود کے بہر جاتے تہے اور چونکہ اپنے روز نوبت کو سب پانی کنوین کا پیجاتی تہی دوسرے پانی اوس کنوین کا اوس قوم کے مواشی کو کفایت نہین کرتا تہا اور یہی بہہ اونٹنی حارثے مین اندر نالے رہتی تہی اور مواشی اوس سے ڈر کر اوپر نالے کے چلے جاتے تہے اور اندر نالے کا گرم سیر تہا اور گرمی مین عکس سے کہ اونٹنی اوپر اور مواشی اندر نالے کے رہتے ان باتون سی قوم ثمود ہوے اونٹنی کے سے بہ تنگ آئی اور دو عورتین اونمین کہ ایک کا نام عنیزہ اور دوسری کا صدوقہ تہا کہ بہت مال و مواشی رکہتی تہین اور بڑی دشمن صالح کی تہین لوگونکو اسپر لائین کہ اس اونٹنی کو مارنا چاہیے تا اوسکی ضرر پہونچانے سی نجات پاوین ہم

جب تمام قوم کفار کی اونٹنی کے کونچیں کاٹنے پر متفق ہوئے صدوقہ حسن وجمال میں بی نظیر ہی مصرع اپنے چچا کے بیٹے کو کہا کہ اگر اس اونٹنی کی کونچیں کاٹے تو اپنے تئیں تیری بیوی کرون مصرع نے غنیمت جانا اور عنیزہ نے قدار بن سالف کو کہا کہ اگر اونٹنی کی کونچیں کاٹیگا تو جس میری بیٹی کو چاہیگا تجھہ سی نکاح کردون گی اونسی ہی قبول کیا اور مصدع کی ساتھہ متفق ہوکر اور سات آدمیونکو بلاکر اپنے ساتھہ پکار کہات کی جگہہ مین منتظر اونٹنی کے آنیکے میٹھی جب اونٹنی پانی پر آئی مصرع نے ایک تیر اوسکی پنڈلی مین مارا اور قدار نے کونچین اوسکی تلوار سی کاٹین اونٹنی نے آواز دی اور زمین پر گری پھر اوسکو ذبح کیا اور تمام قوم نے شہر سے باہر نکلکر اوسکا گوشت تقسیم کرکر پکا کر کہایا اونٹنی کا بچہ وہ حال دیکھکر پہاڑ پر چڑھکر اور پہاڑ صنوبر گیا جب یہہ خبر صالح کو پہنچی ڈرتے ہوے باہر آئے اور قوم عذر کرتی ہوئی اوسکے آگے آئی کہ یا نبی اللہ گناہ ہمارا نہین ہے فلانے شخص نے اونٹنی کو مارا ہی صالح نے کہا جاؤ اگر اوسکے بچہ کو پاؤ شاید کہ عذاب سے دور ہو قوم بچہ کی طلب مین نکلی جب اوپر اوس پہاڑ کے گئے اونچا اونٹنی کا نظر آیا وہ پہاڑ حکم الٰہی سی بہت اونچا ہوگیا اتنا اونچا ہوگیا کہ پرندہ بھی اوسکے اوپر نہ پہنچ سکے قوم ناامید ہوئی پھر صالح وہان آئے اونٹنی کا بچہ صالح کو دیکھکر رویا اور تین آواز دین اور درمیان تینہ کے غائب ہوا صالح نے کہا ہر آواز کے بدلے تا خیر ایام کی ہے تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِکُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَیْرُ مَكْذُوْبٍ اور ایک قول یہہ ہی کہ مصرع اور تین اور آدمیون نے بچے بچہ کے جا کر اونٹنی کو پکارا اوسکے گوشت کو سانپہ کر بچا کر پکا کر کہایا صالح نے کہا کہ تمتعی حرمت خدا کو پہاڑ لا عذاب خدا کا پھر واجب ہوا اونہون نے تیسرے سے کہا کہ اے صالح یہہ عذاب کب آویگا اور علامت اوسکی کیا ہے صالح نے کہا صبح کو کہ تم روز پنجشنبہ کے احمال مین کہ موتہہ تمہارے زرد ہونگے اور جمعہ کی صبح کو سرخ اور ہفتہ کی صبح کو کالے ہونگے اور اتوار کے صبح کو عذاب تم پر نازل ہوگا اور ہلاک ہوگے یہہ بات صالح سے سنکر کہا آپسمین اونہین نو آدمیون نے کہ جنہون نے اونٹنی کو مارا تہا کہ آؤ صالح کو بھی ماریں اور انکو اونکے کہر مین اونکے قتل کے لیے ای فرشتون نے سنگ باری کرکر زخمی اور ہلاک کیا جب صبح ہوئی تو کافرون نے صالح کو کہا کہ تو نے انکو مارا ہے اور قصد کیا صالح کے قتل کرنیکا صالح کے کنبہ قبیلے کے لوگ مانع آئے اور کہا کہ اوسی وعدہ تمہارے عذاب کا تین روز کا ہے اگر وہ سچا ہے تو تم غضب خدا کا اپنے اوپر کیون زیادہ کرتے ہو اور اگر جھوٹا ہے تو تم تین روز کے جو چاہنا سو کرنا کافر چلے گئے اور دوسرے دن مونہہ انکا زرد ہوا یقین ہوا کہ وعدہ صالح کا سچا ہے چاہا کہ انکو مار ڈالین صالح نے اونکے درمیان مین سی وہان کر زرد یک قبیل مشرک کے رہیں تھے ایک بطن کا پتا بتا پکڑی کافرون نے اوسپر قدرت پائی اور انوار کی رات مومنون کے ساتھہ وہان سے نکلکر ولایت شام کیطرف متوجہ ہوے بیچ رملہ فلسطین کے اوترے اور بوقت چاشت روز انوار کے آواز آسمان سی آئی دل سب کفار کے پھٹ گئی اور سب مر گئی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ یہان کہنے والے صالح پر چار ہزار تہی کہ ہمراہ اونکے نکلکر بجای حضرموت کے آئے اور صالح نے وہان وفات پائی اور اسلیئے اوسجگہہ کا نام حضرموت کہا اور مومنون نے ایک شہر بنایا جاصو اوسکا نام اور ایک جماعت کے نزدیک وفات صالح کی مکہ مین ہوئی اٹہاون برسکے عمر مین وفات پائی اور بیس برس اپنی قوم مین اقامت رکہی ۵ ۵ ۵

ہین وہ پشیمان ہون اور شاید ہدایت پاوین راہ حق کی والا جاہل مسلمان تو مضبوط ہونگے اوسکے سننے سے **فصل**
پہلی بیان مین معجزون قرآن مجید کے بڑا معجزہ حضرتکا تو قرآن مجید ہی کہ اشرف واظہر معجزات ہی کئی طریق
سی اوسکا اعجاز ہے منجملہ اون طریقون کے دو طریقہ کا اس جگہ ذکر ہوتا ہے سو ایک اعجاز کلام اللہ کا بلاغت کی راہ
سی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی محض تہے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح و بلیغ تہے کہ بڑے بڑے قصیدون کا
فی البدیہہ تصنیف کرنا اور بڑے خطبون کا بے تامل انشا کرنا اونکا روزمرہ تہا اور اوس مجمع فصحای عرب مین اپنے آوازہ
فاتوا بسورۃ من مثلہ کا سنانا کوئی شخص اونمین سے مثل سورہ انا اعطیناک الکوثر کے نازل کا حال آنکہ کلام الٰہی
اونمین الفاظ و حروف سی مرکب ہے جیسے اونکا کلام مرکب تہا اور عربی ہی زبان ہی اور کوئی زبان نہین جس سے وہ لوگ
واقف نہون اور اوس زمانے سے آج تک کوئی مثل چہوٹی سورہ کے نہ بنا سکا حال آنکہ دشمنان اسلام مین صدہا فصحا
و بلاغت والے گذرے ہین اور اکثر اونمین سے اہتمام بڑا وسطے ابطال معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رکہتے
ہین پس یہ معجزہ کما اب تک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہیگا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کا معجزہ اور کسی پیغمبر سے ظہور
مین نہین آیا **قاضی عیاض** نے کتاب شفا بتعریف حقوق المصطفےٰ مین لکہا ہے کہ کلام اللہ مین
باعتبار بلاغت کے سات ہزار سے کچہہ زیادہ معجزے ہین اور اوسپر ایک دلیل قوی ذکر کی ہے وہ یہہ کہ علماء محققین
نے لکہا ہے کہ کلام اللہ مین سے جسقدر کلام کہ برابر سورہ انا اعطیناک کے ہے معجزہ ہے اور سورہ انا اعطیناک مین دس
کلمے ہین اور سارے کلام اللہ مین کچہہ اوپر ۷ ہزار کلمے ہین سو جب ۷ ہزار کو ۱۰ پر تقسیم کرین تو سات ہزار
سات سو حاصل ہوتے ہین پس کلام اللہ مین سات ہزار سات سو معجزے ہین اور دوسرا اعجاز کلام اللہ کا
بسبب مشتمل ہونیکے خبر آیندہ پر ہے کہ مطابق اوسکے واقع ہوا اور اس معجزے کو اہل کتاب پیشین کوئی کہتے ہین
اور اسکو اونہون نے عمدہ معجزات انبیا مین شمار کیا ہے اور کلام اللہ بہت پیشین گوئیون پر مشتمل ہے یہان
بطریق نمونہ کے ۱۲ پیشین گوئیان لکہی جاتی ہین **معجزہ ۲** منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیتہ ہے لقد
رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ
علیہم واثابہم فتحا قریبا ومغانم کثیرۃ یاخذونہا وکان اللہ عزیزا حکیما ○ یعنے تحقیق
اللہ راضی ہوا مسلمانون سی جب بیعت کرتے تہے تجہسے نیچے درخت کے سو جان لیا اللہ نے جو اونکے دلونمین ہے اور
اوتارا اطمینان اونپر اور ثواب مین دی اونہین ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت سی کہ لینگے اونہین اور ہے اللہ زبردست
حکمت والا چہٹے سال ہجری مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقصد عمرے کے مع چودان سو یا پندرہ سو صحابیون
کے طرف مکے کے تشریف لیگئے تہے کفار قریش کا بعوعمرہ کرنے سے مانع ہوے آپ نے حضرت عثمان رض کو کفار مکہ کے پاس
بطور سفارتی کے بہیجا پہر لشکر مین خبر آئی کہ حضرت عثمان رض کو کفار نے شہید کر ڈالا تب آپ ایک درخت کے تلے ہو بیٹہے
اور اپنے لوگون سے بیعت قتال کفار پر لی اور سب اصحاب حاضرین نے بیعت کی اور عہد کیا کہ جب تک بدن
مین جان ہے کافرون سے لڑینگے اور منہ نہ موڑینگے سو یہہ عہد اور استقامت اور استقلال اور جان نثاری اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالےٰ کو کمال پسند ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے یہہ آیتین اسطے اظہار رضامندی
اہل بیعت رضوان سے نازل فرمائین اور وعدہ کیا کہ عنقریب انعام مین اس بیعت کے بدلے ایک فتح

۱۸۷۷

قرب عنایت کی جسمین بہت سی غنیمتین یا دُکے سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ مدینیہ سے پہرتے ہے خیبر پر آپنی فوج کشی
کی اور وہ آپ پر فتح ہوا ساتون قلعے وہانکے ہاتہہ آئے اور بہت سی غنیمت ہاتہہ لگی اور باغات اور املاک غیر منقولہ بسقدر
ہاتہہ آئی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنی ہوگئے اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فدک وغیرہ باغات
اپنی ذات سے خاص کرلئے کہ اوسمین سے خرچ ایک سال قوت کا اپنی عیال کیواسطے رکہتے تہے اور فقرا بنی ہاشم پر بہی
اوسمین سے خرچ کرتے تہے ف بعد نازل ہونے اس آیت کے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین شہرہ اسبات کا ہوا
تہا کہ عنقریب خیبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فتح ہوجائیگا یہود جو مدینے مین تہے یہہ بات سنکر بہت جلے اور انمین
سے جبکا کسی صحابی پر قرض تہا اوسنے تقاضا سے شدید کرنا شروع کیا چنانچہ ابوشحم یہودی کے عبداللہ بن ابی حدرد
اسلمی پر پانچ دم قرض آتے تہے اوسنے بارہا مرتبہ تقاضا کیا کہ ہر وقت اوسکے ساتہہ تنہا عبداللہ نے کہا مجہی تو اتنی مہلت
دی کہ خدا تعالی فتح خیبر کا وعدہ کیا ہے وہانسے جو مجہے غنیمت ہاتہہ لگیگی اوسمین سے تیرا قرض بہی ادا کرونگا اوسنے
کہا کہ تو خیبر کی لڑائیکو اور جلکے لڑنے پر قیاس مت کر وہان دس ہزار مرد جنگی ہین عبداللہ نے کہا کہ ای دشمن
خدا تو ہمین ہمارے دشمن سے ڈراتا ہے مالانکہ تو ہمارے امان ہے پہر نوبت اس جنگڑے کی تا مجلس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم بہی پہونچی عبداللہ کہتے ہین کہ اسنے مقدمہ یہود کا بیان کیا آپ نے اوسسے کچہہ نہ کہا لیکن ہمنے دیکہا کہ آپ نے
انہاسے مال کو تحول فرمادینے کیواسطے کہا پہر یہودی سے عرض کیا کہ یا ابا القاسم یہہ حق ہمین دیتا آپنے مجہے ارشاد
کیا کہ ہاں یہ میرے پاس دو لڑکے تہے ایک کپڑا اپنے تئین درہم کو بیچا اور درہم ادا کیے پہر یہودی کے ادا کئے اور سلمہ بن اسلم نے مجہے گہر دیا وہ دہین لیکر یہود خیبر کو گیا وہان اللہ تعالے نے مجہے غنیمت
مین بہت سا مال عطا فرمایا اور ایک عورت کو اوسخص یہودی سے قرابت رکہتی تہی مجہے بدلو عین ملے میں نے
مین لاکر بہت مال کو بیچا معجزہ ۱۴ مجلد پہلے کو دیکہو قرآن شریف کے یہہ آیت ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ
رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ
لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا یعنے بیشک سچی کی اللہ نے اپنے
رسول کی خواب البتہ تم داخل ہوگے مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا جبین سے سر کے بال منڈالوگے اور کترا کر خیرہ سو تمہا
یا اللہ نے جو تم نہین جانتے ہو پس نہیرائی نے پہلے اس سے انکی فتح نزدیک جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب
مین دیکہا کہ صحابہ اصحاب کے آپ مکے کو تشریف لے گئے اور وہان بفراغ خاطر عمرہ کیا یہہ خواب آپنے اصحاب سے بیان کیا
اون لوگون کے دل مین شوق زیارت کعبہ معظمہ کے سبب مکے چلنے کی تیاری کردی اور آپ بہی طیار ہوکے روانہ ہوئے جسوقت
قریب مکہ معظمہ کے پہنچے کفار قریش مانع ہوئے اور آپنے حدیبیہ پر نزول فرمایا وہین بیعت رضوان ہوئی جسکا ذکر سورہ فتح
مین ہوچکا اور آخر کار اوسی مقام مین فیما مابین آپکے اور کفار قریش کے مصالحہ ہوا اور یہہ بات قرار پائی کہ اس سال میں
عمرہ نہ کرین اس سال آئندہ مین آکر کرین صحابہ اس بات سے بہت ملول ہوئے تہے بوقت معاودت حدیبیہ سے سورہ فتح
نازل ہوئی اوسمین اللہ تعالی نے واسطے تسلی مسلمانونکے یہہ آیت بہی نازل کی اور ارشاد کیا کہ پیغمبر کے خواب بیشک
سچی ہے اوسمین کچہہ اسی سال کی تعین نہی سال آئندہ انشاء اللہ تعالے بیشک تم مکہ مین داخل ہوگے اور بفراغ خاطر
سب ارکان عمرہ بجالاوگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور سال آئندہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب

مکہ معظمہ میں تشریف لائے اور عمرہ ادا کیا اور فتح قریب سے ہی فتح خیبر مراد ہے جسکا بیان معجزۂ سابقہ میں ہو چکا اور ارشاد ہوا کہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے خیبر فتح ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا معجزہ ۵۰ منجملہ پیشین کوئیوں قرآن شریف سے یہ آیۃ ہے وَاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۝ اور وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم سے اور غنیمتوں کا کہ تمہاری قابو کی نہیں خدا تعالیٰ کے اور نہ محیط ہی اور خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے یعنی مالی غنائم خیبر کے مسلمانوں کو ملنا اور ایسی غنیمتیں ملیں گی کہ ملنا اونکا حیطۂ قدرت مسلمانوں سے خارج ہی محض تائید روحی و تعلیمیں مسلمانوں کو ملیں گی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور مسلمانوں کو بیشمار غنائم ہاتھ لگیں بشل غنائم بادشاہان فارس و روم کے کہ مقابلہ مسلمانوں کی کچھ بھی نہیں معجزہ ۵۱ منجملہ پیشین کوئیوں قرآن مجید کے یہ آیت ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ اے ایمان والو جو کوئی مرتد ہو جاویگا تم میں سے دین سے اللہ تعالیٰ پھر لاویگا ایسی قوم کو کہ وہ دوست رکھتا ہے اونہیں خدا اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہیں تواضع کرنیوالے مسلمانوں پر اور سخت ہونگے کافروں پر جہاد کرینگے راہ میں اللہ کے اور نہیں ڈرینگے ملامت سے ملامت کرنیوالے کی یہ فضل ہے اللہ کا دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اللہ کشائش والا ہے خبردار رہنے اس آیت سے مقصود دلاسا مسلمانوں کو ہے یعنی اے مسلمانو اگر کوئی مرتد ہو جاوے تمہارے دین میں کچھ خلل نہ آویگا اللہ تعالیٰ اور بہت سے یار و مددگار اسکے بدلے تمہارے پیدا کر دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اوصاف مسبوقۃ الذکر کے متصف تھے اللہ تعالیٰ نے انکو پیدا کر دیا اور اس آیت میں بعد رحلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتد ہونا اور دعوی نبوت کرنا مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا اور لشکر بھیجنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اور مقابلہ کرنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کا اور فتح پانا مسلمانوں کا اور قتل کرنا انکا اور ہلاک ہونا مرتدین کا غیر سے معجزہ ۵۲ منجملہ پیشین کوئیوں قرآن شریف کے یہ آیۃ ہے الٓمّٓ ۚ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ فِیْۤ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۙ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ مغلوب ہوگئے رومی قریب میں اور وہ بعد مغلوب ہونے کے غالب ہونگے چند سال میں اللہ کا ہے اختیار پہلے اور پیچھے اور اس دن خوش ہونگے مسلمان مدد اللہ سے یہ آیت ۶ سال میں نو برس کے اندر پوری ہوئی اور رومی لوگ کچھ مغلوب ہوگئے تھوڑا سا ملک انکا جو متصل فارس کے تھا بادشاہ فارس نے کر لیا سات برس تک انکا ملک فارس کے قبضہ میں رہا جب رومیوں کو غلبہ ہوا تو فارس کے بادشاہ سے لڑنا شروع کیا کہ رومی اہل کتاب ہیں اور فارسی بے کتاب جس طرح فارسی رومیوں پر غالب ہوئے ہیں اسیطرح ہم بھی جب اہل اسلام سے جنگ مقابل ہونگے غالب آئینگے مسلمانوں کا یہ کلام سنکر ہنسے اللہ جل جلالہ نے یہ آیت مسلمانوں کی تسلی کے واسطے نازل فرمائی اور شادیانہ کیا کہ چند سال میں نو برس کے اندر پھر اہل روم اہل فارس پر غالب ہو جائینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور جس روز کہ اہل اسلام غزوۂ بدر میں کفار قریش پر فتحیاب ہوئے اسی دن رومیوں نے فارسیوں پر فتح پائی اور اللہ تعالیٰ نے بوساطت حضرت جبرئیل ؑ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچائی اور مضمون یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ کا صادق آیا معجزہ ۵۳ منجملہ پیشین کوئیوں قرآن شریف کے یہ آیت ہے قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا

بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظلمین ۝ یعنے کہدو ای محمد یہودیونسے اگر سچی تمہاری ولی دار آخرت اللہ کے ہاں خالص سولب آدمیونکے تو آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اور تمنا کرین کے موت کی بسبب اون کاموں کے جو اونہون نے کئے ہین اور اللہ خوب جانتا ہی ظالمونکو انتہی اللہ تعالی نے اس آیۃ مین خبر دی کہ یہود تمنا موت کی نکرین گے اور مطابق اوسکے واقع ہوا یہ آیۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کے سامنے پڑہی اور تمنی موت ایک امر مہمل تہا واسطے الزام مخالف کے لفظ تمنا سی موت زبان پر لانا خلاف عقل و محال تہا اگر کوئی اونمین سی تمنی موت نہوا پس مطابق پیشین گوئی الہی کے واقع ہوا معجزہ ۵۰ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہ آیۃ ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفسقون ۝ یعنے وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون سی جو ایمان لاوین قم مین سے اور کئے نیک کام کہ خلافت و سلطنت دیگا اونہین زمین مین جیسے خلافت دی تہی اون لوگونکو جو اونسے پہلے تہے اور جماوے گا واسطے اونکے دین اونکا جو اونکے لئے پسند کیا اور بدل دیگا اونہین بعد خوف کے امن کہ عبادت کرین میری اور نہ شرک کرین میرے ساتھ کسی کو جو کافر ہونگے بعد اسکے پس وہ بڑے نافرمان ہین اس آیۃ مین اللہ جل جلالہ نے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا خلافت راشدہ کا کہ عبارت ہی سلطنت عظمی سے ساتھہ کمال علم دینداری کے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت کے چہار یار باصفا کو اللہ تعالی نے خلافت راشدہ عنایت فرمائی معجزہ ۵۱ منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہ آیۃ ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شھیدا ۝ وہ اللہ ہے جسنے بہیجا اپنے پیغمبر کو ساتہہ راہ راست اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اوس سچے دین کو سب دینون پر اور بس ہے اللہ گواہ اس آیۃ مین اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا کہ دین اسلام سب دینون پر غالب ہوجائیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا اوس زمانے مین سب اہل ادیان مین غالب تر مجوس فارس تہے جداونکے عیسائیان روم سو بہت قریب زمانے مین اہل اسلام اون دونو پر غالب ہوگئی سلطنت فارس کی تو چند روز مین تباہ ہوگئی کچھہ نام و نشان اوس سلطنت کا نرہا اور روم کی سلطنت بہی بالکل مغلوب ہوگئی اکثر ملک اونکا اہل اسلام کے ہاتہہ آگیا اور رفتہ رفتہ ہنود اور اہل ادیان بہی اہل اسلام سے مغلوب ہوئے معجزہ ۵۲ منجملہ پیشین گوئی قرآن مجید کے یہ آیۃ ہے سیھزم الجمع ویولون الدبر قریب ہے کہ جماعت اہل مکہ کے بہر مت کہاوے گی اور پشت پہیرین گے وہ لوگ اس آیۃ مین اللہ تعالی نے خبر دی کہ کفار مکہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل مین شکست فاحش واقع ہوگی اور بہاگ جاوین گے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور بدر کے مسلمانونکی جماعت قلیل سے کہ تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی تہے لشکر کفار قریش کو کہ ساڑہے نو سو ساتہہ کمال و فر کے تہے شکست فاحش ہوئی معجزہ ۵۳ منجملہ پیشین گوئی قرآن مجید کے یہ آیۃ ہے قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونھم او یسلمون ۝ فان تطیعوا یؤتکم اللہ اجرا حسنا وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما کہہ اے پیغمبر اون اعراب سے جو ساتہہ نہ گئی یعنی سفر حدیبیہ مین ایسا اتفاق ہوگا کہ تم بلائے جاوگے واسطے لڑائی بڑی قوت اور دہشت والی قوم کے اونسے لڑائی ہوگی یا وہ مسلمان ہوجاوینگے سو اگر

اطاعت لوگی دیکا اللہ تمہین اجر نیک اور اگر تم پھیر وگے جیسا منہ پھیرا تھا تمنے پہلے تو عذاب کریگا تمہین اللہ عذاب دردناک
اس آیۃ مین اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ مسلمانونکو بعد صلح حدیبیہ کے ایسے اشخاص سے لڑنیکا اتفاق ہوگا کہ وہ بہت قوت والے
اور بہت دہشت والے ہونگے یہانتک کہ جو لوگ سفر حدیبیہ مین ساتھ ہی رہ گئے تھے اونکو پھر حاکم اسلام واسطی لڑائی کے بلاویگا
سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وقت مین لڑائیان بہت پرزور اشخاص سے
واقع ہوئین جیسے لشکر مسیلمہ کذاب وغیرہ مرتدان عرب اور بادشاہ فارس اور بادشاہ روم سے اور اون دونو صاحبون نے
اعراب کو طرف قتال اشخاص مذکورین کے بولایا **معجزہ ۱۲** منجملہ پیشین گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ ہی یٰٓاَیُّهَا
الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ
النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ یعنی ای رسول پہنچا دے جو کچھ اوترا ای طرف تیری تیرے رب
سے اور اگر نہ پہنچاوے گا تو تو نہ ادا کریگا پیغام اپنے رب کا لیجئے اگر پہونچانے سے کوئی ذرہ سی بات ہی منجملہ احکام الٰہی کے رہ
جاویگی تو یہہ ثابت ہوگا کہ گویا تمنے کچھہ کام نکیا اور ایک بات ہی نہ پہونچائی اور اللہ تمکو محفوظ رکھیگا سب آدمیون سے
کہ کوئی تمکو قتل نہ کریگا مشکل اللہ نہین ہدایت کرتا ہے قوم کافرونکو یعنے اونکو تمہارے قتل پر قدرت نہ دیگا انتہی اس
آیۃ مین اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا آپکے محفوظ رکھنے کا اور خبر دی کہ تمکو کوئی قتل
کریگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کوئی شخص کسکے قتل پر قادر نہوا حالانکہ بہت آدمی اسکے دشمن تھے اور بہتیرون نے ارادہ
قتل کا مقدور تھا صحیحین مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر جہاد مین جو جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کیطرف سے شریک ہوئے تھے ساتھ تھی ایکدن دوپہر کے وقت ایک جنگل مین جہان بہت سی درخت غار
والی تھی ہمنے اتارا لوگ جا جا درختون کے سایے کے تلے متفرق ہوگئے آپ ایک کیکر کے درخت کے تلے اوترے اور اپنی
تلوار اوس درخت پر لٹکا دی ہم لوگ سو رہے تھے کہ آپنے ہمکو بلایا ہمنے جا کر دیکھا کہ ایک اعرابی آپکے سامنے بیٹھا تھا اور
آپنے فرمایا کہ مین سوتا تھا سو اسنے میری تلوار میان مین سے نکال لی اور مین جاگا اور دیکھا کہ ننگی تلوار اسکے ہاتھہ مین
تھی اور اوسنے مجھہ سے کہا کہ اب تمکو کون بچاویگا مجھسے مینے کہا کہ اللہ اور پھر اپنے اوپر کچھہ عتاب نکیا انتہی اور روایت کی
کسی نے کہ جب آپ نے فرمایا اللہ تب تلوار اسکے ہاتھہ سے گر پڑی اور آپنے لیلی اور آپنے اوس سے کہا کہ اب تمکو کون
بچاویگا جسنے کہا کہ آپ مجھے بخش دیجئے اور وہ مسلمان ہوگیا اور اپنی قوم سے جاکر کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے
آیا ہون کہ سارے آدمیون سے بہتر ہے صحیح ترمذی مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ آپکی عادت تھی کہ اپنی محافظت
کے لیے سونے وقت پہرا رکھتے یہانتک کہ یہہ آیۃ نازل ہوئی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ تب آپنے خیمے مین سے سر مبارک
نکال کر فرمایا کہ اب چلے جاؤ اللہ نے محافظت کا وعدہ کیا ہے اب مین پہرے کی حاجت نہین **معجزہ ۱۳** منجملہ پیشین
گوئیون قرآن مجید کے یہہ آیۃ بھی ہے لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ
یعنے یہود ضرر نہ پہنچا سکینگے تمکو مگر تھوڑا سا رنج اور اگر لڑینگے تمسے تو بھاگ جاوینگے پھر اونکی مدد نہوگی اس آیۃ مین
اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ یہود کبھی اہل اسلام پر غالب نہونگے اور اونسے مسلمانونکو کوئی بڑا صدمہ نہ پہونچ سکیگا اور جب
مسلمانون سے لڑائی کرینگے شکست پاوینگے اور ہمیشہ مغلوب ہین گے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کبھی یہود مسلمانون پر
دست برد نکر سکے اور ہر لڑائی مین اونہون نے شکست پائی چنانچہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کہ مدینہ کے ایک جانب مین

رہتی تھے اور بنی قینقاع کہ قریب مدینہ طیبہ کے رہتے تھے اور یہود خیبر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لڑائیوں
میں شکست پائی اور مغلوب و ذلیل ہوگئے اور آخر کو نوبت اونکی مغلوبیت کی یہانتک پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکو بالکل
جزیرہ عرب سے نکال دیا یہانتک بیان اعجاز قرآن مجید کا دو وجہ سے ہوچکا ہے اور یہی وجوہ اعجاز قرآن مجید کے ہیں
کہ کتب مبسوطہ میں مذکور ہیں چونکہ یہ دو وجہیں ظاہر تھیں اور کلام اللہ سے ثابت تھیں اسلئے انہیں کے ذکر پر اکتفا کیا

فصل دوسری اون اخبار کے بیان میں جو حضرت سے پہلے واقع ہوئے کے بیان فرمائی ہیں

صحیحین میں حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعظ میں جتنے امور
قیام قیامت تک ہونیوالے تھے سب بیان فرمائی جنہی یاد رکھا اوسی یاد رہی اور بھول گئے جو بھول گئے اور ہے ان
یار و نکو اوس بیان سے خبر ہے اور جسطرح خبر اوسنے سے ہوتی ہے کہ میں اوسے بھول گیا تھا یہ میں جب دیکھتا ہوں
اوسے تو تجھ کو یاد آجاتی ہے یعنے بعد وقوع خبر کے پہچان جاتا ہوں کہ یہہ میں نے اوسی سے سنی تھی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی حسطرح سے کہ کسی شخص کی صورت دیکھکر یاد آجاتی ہے کہ یہ وہی شخص ہے جسکی
صورت دیکھنے سے پہچان جاتا ہے اور اسی جملہ سے ان حدیث پر بھی اعتراض ہوگیا جو اجمالی طور پر بیان کی ہیں
صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر وقائع آیندہ کی خبر دی اور اکثر بطریق مذکور واقع ہوئے منکر ہوئی اور بعضی
کوئی کا منتظر ہے اس فصل میں اکثر ایسی پیشین گوئیاں کہ بیان ہوچکی ہیں اور بعد فصل یہانتک تمام ہوا
متعلقہ بخلافای اربعہ رضی اللہ عنہم قسم دوسری اخبار متعلقہ خلافت خلافت عہد خلافت قسم سوم اخبار متعلقہ
اہل بیت قسم چہارم اخبار متعلقہ بغزوات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قسم پنجم اخبار متعلقہ امت محمدیہ میں
اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت قسم ساتویں اخبار متعلقہ اوقایع متفرقہ اول اخبار متعلقہ
بخلفای رضی اللہ عنہم معجزہ ۱۱ اون جہان نے سفینہ مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ
کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر فرمائی تو ایک پتھر آپنے سر پر رکھکر لائے سو میں کہا پھر حضرت ابوبکر نے کہا
کہ تم اپنا پتھر میرے پتھر کے پاس لیجاؤ پھر حضرت عمر سے کہا کہ تم اپنا پتھر لیجاؤ پھر میرے پتھر کے پاس لیجاؤ پھر حضرت عثمان سے کہا
تم اپنا پتھر عمر کے پتھر کے پاس لیجاؤ پھر فرمایا کہ یہ خلیفہ ہونگے بعد میرے اور خلیفہ ہونگے بعد ابوبکر کے اور خلیفہ ہونگے بعد عمر کے
میں احادیث کو روایت کیا ہے مطابق سلسلے واقع ہوا کہ خلافت بعد آپکے اس ترتیب سے ہوئی پہلے حضرت ابوبکر صدیق
خلیفہ ہوئے پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان مطابق مضمون حدیث کے بہت سے حدیثوں میں اشارہ طرف خلافت
خلفاء کے بترتیب واقع ہونے چنانچہ حاکم نے مستدرک میں مالک سے روایت کی ہے کہ ابوبکر نے کہا کہ میں نے
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ یہہ چادر لے آپنے پوچھا کہ تجھکو کیا ہے ہم صدقات کے
لاوین مہینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپسے پوچھا آپنے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر کے پاس لاوین
مہینے اس ارشاد سے اون لوگونکو مطلع کیا پھر اونہوں نے مجھے بھیجا اور کہا کہ یہہ پوچھ آؤ کہ اگر ابی بکر صدیق پر کچھ
حادثہ ہو تو ہم صدقات کسکے پاس لاوین میں نے جاکر پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر کے پاس پھر اون
لوگونکے مجھسے کہا کہ اب جاکر یہہ پوچھ آؤ کہ اگر عمر پر بھی کچھ حادثہ آوے تو ہم صدقات کسکے پاس لاوین میں نے
جاکے پوچھا آپنے فرمایا کہ عثمان کے پاس میں نے آکر اون سے کہدیا اونہوں نے کہا پھر جاکر پوچھ آؤ کہ اگر عثمان پر

یہی بچہ حادثہ اوسے تو کسکے پاس لاوین میںنے جاکر پوچھا آپنے فرمایا کہ اگر عثمان پر حادثہ آوی تو حرابی ہے تمہین ہمیشہ اور حرابی انتہی اور صحیحین مین بروایت ابی ہریرہ اور ابن عمر کے آیا ہی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ مین ایک کنوے پر ہون اور اوسپر ایک ڈول ہے سو مینے اوسمین سے جسقدر خدا نے چاہا پانی نکالا پھر اوس ڈول کو ابو بکر نے لیا اور اوس کنوین مین سے ایک دو ڈول یا دو ڈول باہر تکی نکالی پر وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا اور اوسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو مینے کوئی آدمی جوان قوی اونکے مانند پانی نکالتا نہین دیکھا یہانتک کہ لوگ سیراب ہوگئے اور گرد کنوین کے جمع ہوگئے اور آبدلو داود حاکم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو ایک مرد صالح نے خواب مین دیکھا کہ ابو بکر متعلق کئے گئے ہین ساتھہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عمر ساتھہ ابو بکر کے اور عثمان ساتھہ عمر کے جابر کہتے ہین کہ پھر جب ہم اپکی خدمت بابرکت سے اوٹھے تو ہمنے آپسمین کہا کہ وہ مرد صالح جسنے خواب دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور دو تین سے ایک کا دوسرے کیساتھہ متعلق ہونا اسکا مطلب ہے یہہ لوگ والی ہونگے اس امر کے جسکے لیئے اللہ تعالے نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہی انتہی اور بہت سی حدیثین گویان حضرت کی ثابت ہین بخوف دراز گی کے اسی پر اکتفا کیا جو چاہے نسخہ کلام المبین مین دیکھلے ۱۲ **کلام المبین**

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ اور ہلاک کیا ہمنے قوم نوح کو پہلے اسسے یعنی قوم عاد و ثمود اور فرعون سے تحقیق وہ تہی گروہ بدکار تھے ۱۲ **تنبیہ** اور نوح کی قوم کو اس سے پہلے مقرر تہی وہ لوگ بحکم ۱۲ غور کرین لوگ ان مضامین مین مقصود ان سب قصون کے بیان ہی یہہ ہے کہ اگر ہمکو اور ہمارے رشتہ داران حاضرین خواب غفلت سے اور پرہیز کرین اغوا و شرک اور گناہون ہی کہ موجب غضب الہی و تباہی کی ہی چیزین ہین جیسا کہ صریح فرمایا اللہ تعالے نے وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ یعنے جو کچھہ تمکو مصیبت پہنچتی ہے بسبب شامت اعمال تمہارے ہے اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یعنے بیشبہ اللہ نہین تغیر کرتا اپنی نعمت یہانتک کہ تغیر لاوین وہ قوم کہ اوسمین ہے اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَمَّا اَنَا فَاَعْصِيَةُ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ پر کافرون کے لئے کیا وعید آئی ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اور بشارت دو مسلمانون کے لئے کہ جو اچھے کام کرتے ہین یہہ بشارت ہی وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ اور آسمان کو بنایا ہمنے ہاتہہ کے بل سے اور ہمکو سب مقدور ہے ۱۲ **تفسیر** کہا ابن عباس نے کہ معنی لَمُوْسِعُوْنَ کے قَادِرُوْنَ ہین یعنی ہم قادر ہین اور اوسنے یہہ بھی منقول ہے البتہ فراخ کرنیوالے رزق کے ہین اپنے خلق پر اور بعضون نے کہا ذو سعۃ یعنے صاحب فراخی کے ہین کہا ضحاک نے کہ غنی ہین دلیل اونکی قول اللہ تعالے کا ہے وَعَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ اور کہا حسن نے مُطِيْقُوْنَ یعنے طاقت والے ہین ۱۲ **مہد** وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ اور زمین کو بچھایا ہمنے پس اچھے بچھانیوالے ہین ہم ۱۲ اور زمین کو بچھایا ہمنے سو کیا خوب بچھایا جانیوالے ہین ۱۲ **تفسیر** الماہدون

انا سطون بحز کہا ابن عباس نے تم ہو طاقت بچانے والی ہو دنیکے لئے یعنی چلنے پھرنے کے لئے
بھائی ہے ۵ **مدہ** ومن کل شئ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون ۵ اور ہر چیز سے پیدا کیں ہم نے دو دو
قسم یعنے اعلے اور ادنے تا تم نصیحت قبول کرو ۵ اور ہر چیز کے برابر ہم نے جوڑے شاید تم دہیان کرو **تفسیر** مراد
زوجین سے دو قسمیں مختلف ہیں مانند آسمان اور زمین اور آفتاب اور چاند اور رات اور دن اور بر و بحر اور زمین نرم
اور پہاڑ اور جاڑہ اور گرمی اور جن و انس اور مرد و زن اور نور و تاریکی اور ایمان اور کفر اور سعادۃ اور شقاوۃ اور حق و
باطل اور شیریں اور تلخ کہ یہ چیزیں پیدا کیں ہیں تا اونکو دیکھ کر خالقیت اور وحدانیت خالق پر یقین کرو ۵
مدہ فروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین ۵ پیغمبر کہیں پس بہاگو طرف خدا کے تحقیق میں
واسطے تمہارے اوسکی جانب سے ڈرانیوالا آشکارا ہوں ۵ سو بہاگو اللہ کیطرف میں تمکو اوسکیطرف سے ڈر سناتا ہوں
کہو لکر **تفسیر** بہاگو الخ یعنے جب جانا تمنے کہ اللہ تعالے یکتا ہے نہیں نظیر اوسکا کوئی تو بہاگو اور رجوع کرو اوسیکی طرف
اور توحید اوسکی بیان کرو اور شریک نکرو اوسکا کسی چیز کو یا یہ معنی ہیں کہ بہاگو اللہ کے عذاب سے طرف ثواب اوسکے سا
بیان اور طاعت کے کہا ابن عباس نے بہاگو اوس سے طرف اوسکے اور کرو طاعت اوسکی اوسہل بن عبداللہ نے کہا
بہاگو ماسوی اللہ سی طرف اللہ کے ۵ **مدہ** بہاگو شرک سے طرف ایمان باللہ کے بہاگو طاعت شیطان سی طرف
طاعت رحمان کے یا ماسوی اللہ سی طرف اوسکے ۵ **معہ** ولا تجعلوا مع اللہ الہا اخر انی لکم منہ
نذیر مبین ۵ اور مقرر نکرو ساتھ خدا کے کسی اور معبود کو تحقیق میں تمہارے لئے اوسکی جانب سے ڈرانیوالا ظاہر ہوں
اور نہ ٹھیراؤ اللہ کے ساتھ اور معبودیں تمکو اوسکے طرف سے ڈر سناتا ہوں کہو لکر **تفسیر** یہ تفسیر ہے ظاہر ہیں
کرنا کسی اور پر نذر کرنی اور پجنے کے واسطے بہانا اوسکے اور یہ شرک ہی آتی لکم منہ نذیر مبین کہ لانا آلیدکے لئے یا
اول مرتبہ ہی اور پر ترک ایمان اور طاعت کے اور ثانی مرتبہ ہے شریک کرنے پر آہ **بیضاوی** اور کتاب خازن
میں ہے کہ کہا بعضوں نے کہ مکرر لایا کیا قول اللہ تعالے کا انی لکم منہ نذیر مبین نزدیک مکرر کہنے کے ساتھ طاعت کو اور منع
کرنیکے شرک سے اسلئے کہ جانا جاوی کہ تحقیق ایمان نہیں نفع دیتا ہے مگر ساتھ عمل کے جیسے کہ عمل نہیں نفع دیتا ہی مگر
ساتھ ایمان کے اور نہیں مطلب پاتا مگر جمع کرنیوالا دونوں ایمان اور عمل کو ۵ **جمل** فی تنبیہ
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل میری اور مثل اوسچیز کے کہ بیجا محاذی اللہ نے ساتھ اوسکے یعنی دین و شریعت مانند
مثل ایک شخص کے ہے کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے اے قوم میری تحقیق دیکھا میں نے ایک لشکر اپنے آنکھوں سے
اور تحقیق میں ڈرانیوالا ہوں تمکو یعنے بیخبر پس ڈھونڈو تم نجاۃ کو پس فرمانبرداری کی اوسکی ایک جماعت نے
قوم اوسکے پس چلے راتوں رات پس چلے اور اوسکی کے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اوسکو پس صبح
کی اپنے مکان میں پس داخل ہوا اوپر اوسکے دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اکھاڑ دیا اونکو پس ہے مثال اوسکی کہ
فرمانبرداری کی میرے پس پیروی کی اوسچیز کی کہ لایا میں اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اوسچیز
کو کہ لایا میں اوسکو حق سے یعنے دین و شریعت ۵ **مشکوۃ** حکم بہاگنے کا اور یہ آیت میں مبالغہ کے لئے ہے
جیسا کہ فرمایا اوسنے فروا الی اللہ ففروا الی اللہ تم یعنے رجوع کرو خداوند عزوجل کی طرف تا چھوٹکارا پاؤ عذاب جاودان سے انی
لکم منہ نذیر مبین یعنے میں ڈرانیوالا ہوں اس سے کہ کہیں کام آوے تمکو انتما کرنا تمنا طرف غیر خدا کے اور جاننا کہ یہ

جملہ دو جملہ کافروں کے حق میں ہو اور دوسرا مومنوں کے حق میں ۞ **فاهدى** ۞ یہا کو طرف ثواب لیجانے میں نہج کا لطاعت کرو اسکی اور نہ نافرمانی کرو اسکی **مدبرات** ۞ معنی میں الانذار کے یعنی آشکارا ڈرانیوالیوں اور پہلے لفظ فقرونکے مقدر ہی قل لہم یعنے کہدے اے محمد انسے کہ یہا کو ایخ ۞ **كذلك ما اتى الذين من قبلهم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون** ۞ اسیطرح نہیں ایسے نزدیک اونکے کہ پہلے اونکے تھے کوئی پیغمبر مگر کہ کہا ایک ساحر ہے یا دیوانہ ۞ اسیطرح انسے پہلونکو جو رسول آیا یہی کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ ۞ **تفسير** کذلک یعنے الامر مثل ذالک اوذالک اشارہ ہی طرف جھٹلانے اونکے رسول کو اور نام رکھنے اونکے ساحر اور مجنون پھر تفسیر کی اجمال کی ساتھ قول اپنے کے **ما اتى الذين** ایخ اور پہلے اونکے یعنے پہلے قوم تیرے کے مگر کہا یعنے منسوب کیا اونکو ساتھہ سحر اور جنون کے بسبب جہل اپنے کے ۞ **صد** ۞ ساحر ایخ یعنے ۔ وساحر او مجنون یعنے جیسے تجکو یہہ کفار کہہ جھٹلاتے ہین ساتھہ قول اپنے کے ایک ساحر او مجنون ایسی ہی انکے پہلے کی امتین اپنی رسولونکو جھٹلاتی تہین ساتھہ اس قول اپنے کے **طبج** ۞ جب فرمایا کہ میز نصیحت دینی والا تجھکو ان اور کافرون نے نصیحت قبول کی اور نہی کو ساحر و مجنون کہا تو خدا تعالی نے اونکی دل کی تسلی کے لئے اور کافرون کی مذمت کے لئے کہا کذلک ما اتى ایخ ۞ **ذاهد** ۞ **اتواصوا به بل هم قوم طاغون** ۞ کیا اسمین وصیت کرلے ایک دوسرے کو پہلے اگلی مین ساتھہ انکار کے بلکہ یہہ کروہ سرکش ہین ۞ کیا یہی کہہ سکہین ایک دوسرے کو کوئی نہین یہہ لوگ شریر ہین **تفسير** ضمیر ہی کو اتواصوا بہ مین قول کی طرف پھرتی ہے یعنی کیا ایکدوسرے کو وصیت کرتے چلے آئے ہین اولین و آخرین اسی بات کی تا کہی اون سب نے یہہ بات بالاتفاق بلکہ یہہ کروہ طاغی ہے یعنے نہین وصیت کی اونہون نے اس بات کی اسلئے کہ نہین ملے وہ اسمین زمانہ واحد مین بلکہ جمع اوتفق کیا اونکو علة واحدة نے کہ وہ سرکشی ہی باعث وسبب ہوئی ہے اس بات کے کہنے کی ۞ **صد** ۞ حق تعالے توبیخ فرماتا ہے کہ کیا اگلے پہلونکو وصیت اسکی کرتے آئی ہین کہ ہر ایک اپنے پیغمبر کو ساحر و مجنون کہے نہ بلکہ سرکشی باعث اسکی ہوئی ہے ۞ **بحر** ۞ **فتول عنهم فما انت بملوم** ۞ پس منہہ پھیر انسے پس نہین ہے تو ملامت کیا گیا ۞ سو تو ہٹیا اونکی طرف سے اب پیغمبر نہین اولاہتا ۞ **تفسير** یعنے موہنہ پھیر لو سے کہ بار بار بلایا تونے اونکو پس نہ کہا مانا اونہون نے ازراہ عناد کے پس نہین ہے ملامت تجہ پر سے موہنہ پھیرنے مین جبکہ سکے کہ پہنچائی تونے رسالت اور خرچ کی تونے مشقت پہنچانے رسالت کیمین اور بلانے اونکے مین اسلام کیطرف ۞ **صد** ۞ فما انت بملوم یعنے نہین ہے ملامت تجہ کہ تو ادا کرچکا رسالت اور نہین مقصور کیا تونے اوپر انمین کہ علم کیا گیا تو ساتھہ اونکے کہانے عنصر ایخ کہ جب اوتری یہہ آیة تو غمگین ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور دشوار ہوئی یہہ حضرت کے صحابہ پر اور گمان کیا اونہون نے کہ وحی منقطع ہوئی اور عذاب موجود ہوا اسلئے کہ حکم کئے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم موہنہ پھیرنے کا اونسے پس اوتاری اللہ تعالے نے یہہ آیة **وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين** ۞ اور نصیحت دے تحقیق نصیحت دینا فائدہ دیگا مومنونکو ۞ اور سمجہانا کام آئیگا ایمان والونکو ۞ **تفسير** نصیحت دے ساتھہ قرآن کے نصیحت دینا فائدہ دیگا ایخ یعنے بڑہاویگا اونکے علم مین ۞ **صد** ۞ مومنین سے وہ لوگ مراد ہین کہ

کہ جنکو چاہے اللہ تعالے کہ وہ ایمان لاوینگے ۵ ج ۵ نفع دیگا اونکو کہ جو علم الٰہی مین ہین کہ ایمان لاوین گے اونسے
سے اور کہا کاہلیے کہ نصیحت کر ساتھہ قرآن کے اونکو کہ ایمان لائے ہین تیری قوم مین سے اسلئے کہ نصیحت نفع دیگی اونکو
۵ معاً ۵ تو نہہ پہر الخ یعنے اعراض کر اے محمد اونکی سزا دینے اور مکافات سے اور یہہ آیۃ منسوخ ہے ساتھہ آیۃ قتال کے
فما اتت بالوم یعنے اگر اونہون نے عمل نکیا تو تحریر ملامت و الزام نہین تیرے خداوند کی طرف سے تو اوسی پر نصیحت دینے پر رہ
کہ نصیحت دینا تیرا منفعت کریگا مومنونکو یعنے اگر کافر نصیحت پکڑین تو ایک گروہ اومین وہ نصیحت تیری مانین گے
کہ وہ مومن ہین ۵ و اھدی ۵ یہہ بسبب انکار کفار کے مومنونکی تربیت سے باز نرہ اور بقول بعض کے معنی آیۃ کے
یہہ ہین کہ کفار کو قرآن سے نصیحت کر تا جو کوئی کہ علم الٰہی مین مومن ہونا ہے اوسکو یہہ نصیحت دینی تیری نفع کریگی
اور تفسیر حسینی مین فصول سے نقل کیا ہے کہ کلام واعظ کا چاہئے کہ مشتمل دس چیز پر ہو تا سننے والونکو فائدہ مند ہو اول
نعمت خدا کی بندونکو یاد دلاوے تا شکر ادا کرین دوسرے ثواب محنت و بلا کا ذکر کرے تا صبر کرین تیسرے عذاب گناہونکا
بیان کرے تا گناہ سے باز رہین اور توبہ کرین چوتھے مکر و سوسی شیطان کے بیان کرے تا اوس سے حذر کرین پانچوین
زوال اور فنا اور بے اعتباری دنیا کی بیان کرے تا دل اوسمین نہ لگاوین چھٹے موت کو یاد دلاوے تا اوسکے لئے ذخیرہ
خیر کا کرین اور اوسکے لئے تیار رہین ساتوین ذکر قیامت کا بہت کرے تا اوس روز کا کام بناوین آٹھوین احوال دوزخ
اور عذاب اوسکا بیان کرے تا اوس سے ڈرین اور اوسکی موجبات سے دور رہین نوین بہشت اور نعمتون اوسکا ذکر
کرے تا اوسکے حاصل کرنے کے موجبات کو عمل مین لاوین دسوین بنا اپنے وعظ کی عزت دلانے اوپر دانے پر رکھے
اسطرح کہ کبھی حق تعالے کی عظمت اور ہیبت اور عذاب بیان کرے تا اوس سے ڈرین اور خائف ہین اور کبھی اوسکی رحمت
و مغفرت بیان کرے تا اوسکے امیدوار ہون اور اوسکے موجبات کو عمل مین لاوین انتہے اور اصل اس باب مین یہہ ہے کہ
وعظ مومنونکو نافع اور موثر اوقت ہوتا ہے کہ محض للہ اور خیر خواہی اسلام اور مسلمانون کے ہو اور عمدہ تر یہہ ہی کہ بسا
الہام الٰہی کے ہو اور اپنی نمود اور طلب جاہ و مال کے لئے نہو اور چونکہ یہہ کار عجب و غرور پیدا کرنیوالا اور پہلا نہو الانفس کا
جب تک کہ ضرور نہو اس امر کو اختیار نکرے اور ضرور ہے کہ سوائی اوسکے اوسکی شہر مین کوئی واعظ نہو اور لوگ اوسکے وعظ
کے محتاج ہون اور جب اوسکو اختیار کرے تو سوائے حق کے اور موافق شریعت و طریقت کے کچھہ اور نکہے اور اون امور
سے کہ باعث اوسکی بسکی کے ہون دور رہے ۵ ج ۵ روایت کی ابن المنذر نے سلیمان بن حبیب محاربی سے کہا
جسکے دل مین تاثیر پائی جاؤ وعظ کی پس جانے کہ مین مومن ہون کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے و ذکر فان الذکری
تنفع المؤمنین ۵ در منثور ۵ تنبیہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ نے کتاب قول جمیل مین لکھا ہے کہ فرمایا اللہ
نے اپنی رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو فذکر انما انت مذکر یعنے وعظ و نصیحت کیا کر نہین ہی تو مگر مذکر و واعظ اور فرمایا ہے
ہم کلام موسی علیہ السلام کو وذکرہم بایام اللہ یعنی یاد دلاؤ انکو وقائع سابقہ کو پس نص قرانی سے معلوم ہوا کہ وعظ و نصیحت
کرنی دین مین رکن عظیم ہے پس ہمکو چاہئے کہ کلام کرین واعظ کی صفت مین اور وعظ کہنے کی کیفیت مین اور اوس غایت
مین جو واعظ کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ کوئی کی استعداد ہے اور وعظ کہنے کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے
والون کی کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظونکے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست
مدد کاری کی ہے پس وعظ کی صفت سنو کہ ضروری یہہ کہ ہو وہ مکلف یعنے مسلمان عاقل بالغ ہو عادل یعنے متقی

جیسکہ راوی حدیث اور گواہ مین علما رنے شرطین کی ہے تکلیف عدالت ف مولانا عبدالعزیز فرماتے ہین کہ پس لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسی شیعہ و خارجی لائق وعظ کہنے کے نہین اور واعظ کو ضرور ہی کہ محدث مفسر ہو اور سلف صالح یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے خبرون اور سیرت سے فی الجملہ قدر کفایت کو واقف ہو اور محدث سے ہم مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سی شغل کہتا ہو اور جرح یہ کہ حدیث کے الفاظ کو اور ستادسی پرکھ سند کرچکا ہو اور اسکے معانی کو سمجھا ہو اور حدیثون کی صحت و ضعف کو معلوم کرچکا ہو اگرچہ معرفت صحت و سقم کی حافظ حدیث باحتیاط فقیہ سے ثابت ہوگئی ہو اور اسیطرح مفسر سے ہم یہہ مراد لیتے ہین کہ قرآن کی شرح غریب سی مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل کا واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن کی منقول ہے اوسکو جانتا ہو اور اوسکے ساتھ منسوب ہو سکے کہ مواعظ فصیح یعنی صاف بیان رنگفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ بقدر اونکے فہم کے اور یہہ ہو واعظ مہربان صاحب وجاہت و مروت کا ف مولانا نے فرمایا کہ بالاتر از فہم کی گفتگو سے منع ہوے کہ علی نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اوسقدر کہ جتنے اونکے سمجھ مین اوسے کیا تم یہہ چاہتے ہو کہ اللہ اور ..... رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی جب لوگ ایسا کلام سنین گے جو اونکی عقل مین نہ آوے تو اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہے کہ اسسے معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر اور جھگڑون کی توجیہ اور مسائل متکلمہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنے سے بہتر ہین کہ اسمین کمزہبی کا خوف ہی مولینانی فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی و مروت اوسطے مستحب ہی کہ شخص لوگون مین وجیہ ہی اور کلام اوسکا مقبول ہو اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن عمل اوسطے مطلوب ہوا جسمین یہہ صفت جاہل نہین وہ اون لوگون کے مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سی فائدہ تذکیر کا حاصل نہین ہوتا اور کیفیت وعظ کہنے کی یہہ ہے کہ وعظ کہے مگر کبھی کبھی مثلاً مہینہ مین ایکبار یا دوبار اور کلام کرے اوسحالت مین کہ سننے والونکو ملال اور فتور دل ہو للہ وعظ اوسوقت شروع کرے کہ لوگون مین رغبت و شوق معلوم کرے اور قطع کلام کرے وصول کیلئے جبتک رغبت باقی ہو ف مترجم کہتا ہے اوسطے کہ ملال رغبت سے مین تاثیر نہین موتی سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ ان پیش بین کن کہ گوید بدیں ✦ کہ بیکار یاوہ نگوید یقین

اور ہمیشہ وعظ نہ کہے کہ کلام اونکا بیقدر ہوجاوے اور اونکے دلون سے ہیبت اوٹھ جاوے اور اونکو کلام کرنے پر جرأت ہوجاوے اور اونکو کلام کرنے پر جرأت ہوجاوے اور اونکو کلام کرنے پر جرأت ہوج

کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ کلام کو ملاتا جلاتا رہی اس سے اور اوس سے جیسکہ حق تعالی کی عادت ہی قرآن مجید مین وعدہ کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھہ انذار و تخویف کو ملانا ف اسواسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک ہوجاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس و نا امیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیئے ۵ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است آور یہہ کہ ہر واعظ نرمی کرنیوالا اور کیا خطاب کو عام کرے اور خاص نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑکر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہ نکرے بلکہ بطریق اشارہ کے کہے مثلا لوگون کیا حال ہے لوگو کا کہ ایسا ایسا کرتے ہین ف مولینا نے فرمایا کہ بالمشافہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگی اوس قوم اور شخص معین کے ساتھہ تو بعید نہین کہ بعضے سننے والونکا دل منقبض ہو اور دلون سے اوسکی دیانت و صداقت جاتی رہی تو وعظ کا فائدہ نہ حاصل ہوگا + اور وعظ مین کلام ناکارہ اور بیہودہ کا نہ بولے ف اسلئے کہ کلام ناکارہ اور بیہودہ کا رغبت بہشت کو کھو دیتا ہے تو غرض وعظ گوئی مین خلل واقع ہوگا اور جو بی بیان کرے نیکبات کی اور برائی بیان کرے بری بات کی اور حکم کرے اچھی کامونکا اور منع کرے برے کامون سے اور ہر جائی اور رکابی مذہب ہو کہ جس محفل مین جاوے اوسکو خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے اور آپ غایت وعظ کی جو مقصود ہی سو مناسب یون ہے کہ اپنے دلمین تصور معین کرے مسلمان کی صفت اور اسکے اعمال مین اور اوسکے حفظ آداب اور اخلاق مین اور اوسکے ادکار کی مداومت مین پھر چاہیئے کہ اسی صفت متحلہ کو پوری پوری سامعین مین ثابت و متحقق کرے تھوڑا تھوڑا اوسکے فہم کے موافق پس پہلی تو سامعات کی نوعون اور سیئات کی برائیو نکا امر کرے باس اور شکل اور نماز وغیرہ مین پھر جب اسکے خوگر ہوجاوین تو اوسکو اوذکار کی تلقین کرے پھر جب اعلی ذکر کا اثر معلوم ہو یعنی اوسکو محبت اور چوپ دلاوی زبان اور دل سے ذکر کے بڑا قوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اوسکی دوستی ان امور کی تاثیر مین یہ بات چاہیئے ایام سالفہ اور وقایع گذشتہ کے ذکر کرنے سے تجلی حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور اوسکی تصرف اور تقلب جو انکی تدبیر دنیا مین ہو چکی ہے پھر استحضار چاہیئے موت کی ذہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم حساب اور دوزخ کے عذاب کے ذکر کرنے سے اور اسیطرح ذکر ترغیبات کی استحضار چاہیئے موافق اوسکے ذکر کیا ہے اور اپنے وعظ گوئی کی اسناد دین کتاب اللہ کی پھر اوسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی کی جو محدثین کے نزدیک معروف ہی اور صحابہ و تابعین اور اوسکے سواد اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی کی بیان کرنیسے ف مولینا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہرہ سے مراد ہی جو قرآن کے اندر ہی مفہوم ہو عند الاطلاق اور اعتبار صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق و مناسب نہین ہے اگر سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارہ مین فرق نہین کرتے ہین تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانہ کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی مین وعظ شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہانتک اوسکی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر کی حساب ابجد کہ جو دان عدد ہوئے تو یہہ خطاب ہے خدا کا اپنی نبی سے علیہ الصلوۃ والسلام کو کہ اے جو دو دین رات کو چاند تو غور کر اس واعظ کی جہالت و بے امتیازی اوسکو کہان لیجائے لیکن آور یہہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات

اور اون احادیث کا ذکر کرنا جنکے کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہے جایز نہین ہے اور واعظ کو چاہئے کہ یہ وہ قصے جو روایت صحیحہ ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہی اور قصہ خوانو نکو مسجد سی نکال دیا ہی اور انکو مارا ہی اور یہہ وہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتی ہین جنکی صحت معلوم نہین اور شیعہ قرآن کے شان نزول مین ہوتی ہین اور اسپر وعظ کے ارکان پس ترغیب و ترہیب مین اور مثال بیان کرنی کہ ملی مثالون ہی اور صحیح قصے دل کے نرم کرنیوالے اور نکات نفع دینے والے اپنی یہہ طرح ہیچ وعظ کہنے اور بیان کرنیکا اور جس مسئلہ کو واعظ ذکر کرے چاہئے کہ وہ قسم حلال سے ہو احرام سے نہو آداب صوفیہ یا دعاؤن کے قبیل سے یا عقائد اسلام سے ہے قول ظاہر یہہ ہی کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ کہ جانتا ہو اور اوسکے سکھانیکا طریق معلوم ہو اور وعظ کے سننے والونکی آداب یہہ ہین کہ واعظ کے سامنے ہون اور لہو و لعب نکرین اور شور و شغب نہ مچاوین اور آپسمین وعظ کے اندر باتین نکرین اور ہر مسئلہ مین واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سننے والے کو کوئی خطرہ پیش آوے تو اگر اوسکو مسئلہ کو اوسکے ساتھ تعلق ہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو کہ عوام کی فہم مین نہین اوٹھا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے مجلس وجود مین ہو اگر چاہے تو اوسکو خلوت مین پوچھے اور اگر اوسکو مسئلہ کے ساتھ تعلق قوی ہو جیسے فصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا وغیرہا تو منتظر رہی تا اینکہ واعظ کا کلام آخر ہو تو دریافت کرلے اور چاہئی کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے

ف بخاری مین انس سے روایت ہی کہ رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب سمجھ مین آوے اور اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کے بولی والے ہون تو واعظ کو کی زبان قادر ہو تو ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرے دقیق و مجمل کلام سے اسلیے کہ کلام دقیق و مجمل سے عوام کو فائدہ نہین حاصل ہوتا اور اسپر قرینہ جو ہمارے زمانہ کے واعظونکو پیش آتی ہین سو یہہ ہی ایک تو یہ متبر کرتا ہے دیسان حدیثون موضوعہ اور غیر موضوعہ کے بلکہ اکثر اونکے کلام مین حدیثین موضوعہ اور محرفہ یعنے تغیر کی گئی ہوتی ہین اور ذکر کرتے ہین وہ نمازین اور عبادتین کہ جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین گنایا ہے **ف** سبب اسکا یہہ ہے کہ علم حدیث و آثار کو اہل حدیث ہی سند جانتے ہین اور شوق ہوا وعظ کوئی کا تو خود روایت و قصہ کسی کتاب مین عوام فریب پایا اوسکو بی تمیزی سے ذکر کردیا حالانکہ حدیث صحیح مین ثابت ہی کہ جو عمدا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھیگا وہ جہنمی ہے متبر کہتا ہے تو اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند کو حضرت کی طرف نسبت نکرے اور سوائی اہل حدیث کی کتابون مثلاً ہور کی سیر کتابون سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب مین اور ازانجملہ مبالغہ سے ذکر کرنا واعظونکا کسی شے مین قسم ترغیب و ترہیب سے **ف** چنانچہ اون کہنا کہ اگر دوست فلانی فلانی سورۃ سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام عمر کے گناہ بخشے جاوینگے یا جو کوئی ہمیشہ پڑھے اوسنے گویا اپنی ماں سی کعبہ مین فعل بد کیا حق تعالےٰ اپنے متبری ادبی صیانتی اور افزایش دانی سے پناہ مین رکھے آمین ڈھ ازانجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اوسکی سوا اور موسومین قصہ گوئی اور امین خطبہ خوانی کرنا **ف** اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہین بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ طیار ہوتا ہے تا وقت و کربلا زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اوسکا حال ہو گیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑھے فرائض انمایہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کو واسطے نہ حاضر ہو کوئی اوسپر طعن و تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل

تعزیہ داری میں بجاوی اور انکی بدعات میں نہ شریک ہو لہ مطعون خلق ہوتا ہی بلکہ بیان میں حرف آتا ہی کہ فلانا شخص
محاذ اللہ خارجی اور دشمن اہل بیت ہی شعر بریدہ اصل کا پیوستہ فرع ✽ کم معتقد خدا و بسیار الشرع ✽ شفاء العلیل
ترجمہ قول جمیل وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ اور نہیں پیدا کیا ہے جن و انس کو مگر اسلیے
کہ پوجیں مجکو ۵ اور مینے جو بنائے جن اور آدمی سو اپنے بندگی کو وہ تفسیر عبادۃ اگر حمل کیجاوی اپنی حقیقت پر
تو نہیں ہوگی آیۃ عام بلکہ مراد اس سے مومن ہونگے فریقین کے یعنے جن و انس کے دلیل اسکی اوپر کی آیۃ ہے یعنے وذکر
فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور دلیل اسکی ۲ آیۃ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ
لِلْمُؤْمِنِیْنَ الَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۵ و انس آیۃ سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے یہ کہ پیدا کرے اللہ تعالے اوں کو نکو کہ جانتا ہو اللہ تعالے یہ کہ
نہیں ایمان لائینگے ۳ عبادۃ لے لیے اسلیے کہ جب پیدا کرتا اللہ تعالے اوں کو عبادۃ کے لیے اور ارادہ کرتا اللہ تعالے عبادۃ کا تو ضرور ہوتا کہ
پائی جاتی اوں میں عبادۃ یعنی جب نہیں ہوئے تو جانا کیا اللہ تعالے نے پیدا کیا اوں کو جہنم کے لیے جیسا کہ فرمایا وَلَقَدْ ذَرَاْنَا
لِجَهَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اور بعضوں نے کہا کہ یعنی ہیں اور نہیں پیدا کیا یعنے جن و انس کو مگر اسلیے کہ اوں کو
عبادۃ کا ۴ اور یہ معنی مقبول ہیں علی سے اور بعضوں نے کہا اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ عبادۃ الٰہی یعنے نہیں پیدا کیے ہیں جن و انس مگر
اسلیے کہ ہوں عابد میرے اور اولی یہ ہی کہ حمل کیجاوے عبادۃ توحید اسلیے کہ ابن عباس نے کہا ہی کل عبادۃ ہے القرآن
توحید اور سب توحید بیان کیا ہے اوسکی آخر میں اسلیے کہ معلوم ہووے کہ ملائکہ کفار سب مومن موحد ہوں گے
آخر میں لیل الی قولہ تعالے کَانَ لَمْ یَکُنْ فِیْهِمْ اِلَّا اِنَّ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ
مان لیوے شرک کیا تھا ہے وہاں لیکن ہووے دنیا کی بہ نسبت ابد کے ایکدن سے بھی کم ہے اور جو کوئی غلام
خریدتا ہی اور کہتا ہی اوس میں خریدا میں نے اسکو مگر کہ تا ہے کہ نوکر ہوتا ہی سچا اپنے اس کہنے میں کہ نہیں خریدا میں نے اسکو
مگر کہتا ہے یہ لے اگرچہ کہ مالک ہی اوس سے اپنی عمر کے ابد تک ہیں اور کام ۵ مل کا یہ ہیں عبادۃ اور جہاں نہیں عبادۃ اسکو
اگر نہ پیدا کرتا اوں کو نہ پہچانتے معبود اوسکا اور توحید اوسکی اور بقول بعض کے معنی عبادۃ کی تذلل اور انقیاد کے ہیں پس ہر
مخلوق متذلل اور منقاد افعال ربوبیت الٰہی کا ہے نہیں ہو سکتا ہے کہ باہر ہوں اوسکے سے کہ پیدا کرے کوئی ہیں اوسپر
اور خلاف اوسکا کریں اور بقول بعض کے معنی لیعبدون کے لیوحدون ہیں اور سب موحد ہیں مومن تو ہر وقت میں
موحد ہیں اور کافر شدت و بلا میں نعمت و چین میں جیسا کہ بحر اسکے بیان میں آیۃ ہے فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا
اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۵ اور بقول بعض کے یہ آیۃ وَمَا خَلَقْتُ مخصوص ہے ساتھ اہل طاعت کے اور وَلَقَدْ
ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ بیان کرنیوالی حال اہل معصیت کی ہے ۵ بحر معانی فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے یا ابن آدم فارغ ہو بعبادتی املاء صدرک غنا و اسد
فقرک وان لا تفعل ملأت یدک شغلا ولم اسد فقرک یعنے اے ابن آدم فارغ ہو میری عبادۃ کے
لیے بھروں گا سینہ تیرا بے پروائی سے اور روکونگا محتاجگی تیری اور اگر نکرے گا یہ بھروں گا میں ہاتھ تیرا شغل میں اور نہیں
روکونگا محتاجگی تیری اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنِّیْ وَالْجِنَّ وَالْاِنْسَ فِیْ نَبَاٍ
عَظِیْمٍ اَخْلُقُ وَیُعْبَدُ غَیْرِیْ وَاَرْزُقُ وَیُشْکَرُ غَیْرِیْ میں عجب معاملہ میں ہوں میرا اور جن و انس کا پیدا کروں میں
اور پوجے میرے غیر کو اور رزق دوں میں اور شکر کرے میرے غیر کا ۵ در منثور مَا اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

وما اُرید ان یطعمون ○ نہیں چاہتا ہوں میں اونسے رزق کو اور نہیں چاہتا کہ مجکو طعام دیں ۵ نہیں چاہتا ہوں
اونسے روزینہ اور نہیں چاہتا کہ مجکو کھلاویں **تفسیر** نہیں چاہتا ہوں اونسی رزق کو یعنی نہیں پیدا کیا میںنے اونکو تاکہ
رزق میں اپنے نفسونکو یا کسیکو میرے بندونمیں سے اور نہیں چاہتا میں کہ کھلاویں مجکو یعنی میری بندونکو میرے اضافت تخصیص
کیلئے ہے مانند قول علیہ السلام کے کہ خبر دی ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سی مَن اکرم مؤمنا فقد اکرمنی ومن اذنی مؤمنا فقد
اذانی ۵ **مد** ۵ نہیں چاہتا میں کہ کھلاویں مجکو طعام دیں یعنی کھلاویں کیونکہ ہی خلق میں سے اور نسبت کی کھلانیکی
اپنی طرف اسلئے کہ خلق عیال اللہ کی ہے اور جو شخص کہ کھلاوی کسیکی عیال اللہ کو پس تحقیق کھلایا اوسکو جیسا کہ حدیث میں
آیا ہی کہ فرماویگا اللہ تعالیٰ استطعمتک فلم تطعمنی یعنی کہانا مانگا میںنے تجسی پس نہ کھلایا تونے مجکو یعنی نہ کھلایا تونے میرے
بندکو پھر بیان کیا اپنی کو ظاہر کرکر کہ رزاق تو خود میں ہی ہوں اور کوئی کہ فرمایا ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ
المتین ○ تحقیق خدا وہی رزق دینے والا صاحب توانائی کا زور آور یعنی آدمی برے لیتے میں تاکہانے میں مدد کرین بخلاف
خدا کے واللہ اعلم ۵ **فتح** ۵ اللہ وہی وہی ہی روزی دینی والا زور آور مضبوط ۵ **مو** ۵ فان للذین ظلموا ذنوبا
مثل ذنوب اصحٰبھم فلا یستعجلون ○ پس تحقیق اونکے لئے کہ ظلم کیا ہے حصہ ہی یعنے عذاب سے مانند حصہ
یارون کذشتہ اونجیسے میں چاہئے کہ جلدی طلب کرین مجھی ۵ سوان گنہگارونکے ڈول ہمرے جیسے ڈول ہمراہیونکی
ساتھیونکا اب مجھی شتابی کرین ۵ **تفسیر** یارون گذشتہ اونجیسے جو ہلاک ہوئے یعنی قوم نوح اور عاد اور ثمود اور
ذنوب کی لغت میں یعنی ہمرے ڈول کے ہے کہہ رہا ہوا پانی سے ہر استعمال ہوا وسکا خط نصیب میں ۵ **صف** ۵ طلبا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتھ جھٹلانیکے کہ وہ اول ۵ ہیں پس جلدی کرین ساتھ ترنے عذاب کے اوپر جیسے اصحاب
کافر کا اور یارون اونکے کا بھی جو شت کہ جلدی کی اونھون نے عذاب کی ۵ **مد** ۵ یعنے اہل مکہ شامل کفار سابق کے
حصہ عذاب ہی ہوگا اور عذاب کفار کا وعدہ کیا گیا ساتھ آخرت کے ہے چاہئے کہ شتابی اوسکی طلب کرین ۵ **حجر** ۵
فویل للذین کفروا من یومھم الذی یوعدون ○ پس وای کافرونکو اوس دن سے اونکے کہ وعدہ دیے
جاتے ہیں ۵ سو حرابی ہے منکر دنیا نے اوسدنسے جسکا اونسے وعدہ ہے ۵ **تفسیر** یہ دن قیامت کا اور بعضون نے کہا
دن بدر ۵ **سما** ۵ **سورۃ الطور مکیۃ وھی تسع واربعون اٰیۃ و**
رکوعان سورہ طور کی ہے نازل ہوئی بعد سورہ الم السجدہ کے اور بعد سورہ ذاریات کے
اسکو اسلئے کہا اوسکے اول میں قسم کھاوں دعیرہ کے کہا کر فرمایا کہ جو قسم وعدہ دیے جاتے ہو بعث کا اور ثواب و عذاب
کا وہ بیشک ہونیوالا ہے اوسکے اول میں کوہ طور وغیرہ کی قسم کہا کر فرمایا کہ عذاب تیری رب کا ہونیوالا ہے اور بیت دھیں بنا
کی ہیں دو رکعتیں یا سات رصاص کے اور تین اسمیں پچاس ۵۰ ہیں اور رکوع دو اور کلمے ۳۱۹ اور حروف ۱۳۴۰
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا بخشنے والے مہربان کے والطور ○ وکتٰب مسطور ○
فی رق منشور ○ والبیت المعمور ○ والسقف المرفوع ○ والبحر المسجور ○ ان عذاب ربک لواقع ○
مالہ من دافع ○ یوم تمور السماء موراً ○ وتسیر الجبال سیراً ○ قسم ہی طور کی اور قسم کتاب لکھی
گئی کی ایک جلد کاغذ کی ساتھ یعنے نورتیت یا قرآن اور قسم خانہ معمور کی یعنے وہ کہ آسمان میں ہے اور قسم چھت بلند کی گئی کی
یعنے آسمان اور قسم دریا بھرے ہوئے کی تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا ہونا ہی ہے نہیں ہے اوسکے لئے کوئی دفع کرنیوالا اوس دن

رجنبش کریگا آسمان جنبش کرنا اور رواں ہونگے پہاڑ رواں ہونا ۵ فتح ۵ قسم ہے طور کی اور لکھی کتاب کی کشادہ ورق میں اور آباد گھر کی اور اونچی چھت کی اور دہلتے دریا کی بیشک عذاب تیری بکا ہوا ہے اوسکو کوئی نہیں ہٹانیوالا جسدن لرزے آسمان کپکپا کر اور پہریں پہاڑ چلکر تفسیر کتاب سطور کہا شاید لوح محفوظ کو اور آباد گھر کہا کعبے کو یا ساتوین آسمان پر کعبہ ہے فرشتونکے طواف کرنیکا اور اونچی چھت آسمان اور دہلتے دریا کی اوپر ایک دریا ہے ۵ موج ۵ کو طور ایک پہاڑ ہے مشہور زمین مقدس ہین کہ موسیٰ علیہ السلام اوسپر کلام اللہ تعالیٰ کا سنتے تھے اور مراد کتاب سے قرآن ہی یا جو کچھ کہ لکھا ہوا لوح محفوظ مین ہے یا لکھا ہوا موسیٰ علیہ السلام کی تختیون مین یعنے توریت یا کتاب اعمال کے حفظہ یعنے کراماً کاتبین لکھتے ہین نکالینگے طرف لوگونکے روز قیامت کے پہیلے ۵ رق ۵ معلجر ۵ رق جلد باریک کہ جسمین لکھا جاتا ہے یعنے جھلی اور کہا راغب نے کہ رق ہر اوسچیز کو کہتے ہین کہ جسمین لکھا جاوے جلد ہو یا اور کچھ یعنے کاغذ وغیرہ آمنشور کھلی ہوئی نہ لپیٹی ہوئی اور نہ مہر کی ہوئی اوسپر اوردہ بہ نسبت توریت کے فتیان مین جلد تر مین موسیٰ علیہ السلام پر اور بہ نسبت قرآن کے مصحف آشتخانا اور قرطبی مین کہے اکتاب سطور سے کتاب لکھی ہوئی ہے یعنے قرآن کہ پڑہتے ہین اوسکو مومن مصحفون سے اور پڑہتے ہین اوسکو فرشتے لوح محفوظ سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ اور بعضون نے کہا کہ مراد ہین اس سے تمام کتابین کہ نازل کی گئین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اور حق ہر کتاب سچ کے کہ اوسکو وہ کتاب ملے اوسکے پڑہنے کے لئے اور کہا کلبی نے کہ وہ وہ چیز ہے کہ لکھی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے اپنے ہاتھ سے تورات مین سے اور موسیٰ سنتے تھے آواز قلم کی لکھنے کی اور کہا فراء نے کہ وہ صحیفے اعمال کے ہین کہ اوسکو ہاتھ مین ملیگا اور کہیگا ہاتھ مین نظیر اسکی یہہ ہی وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا اور قول اللہ تعالیٰ کا وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور بعضون نے کہا مراد کتاب سے وہ کتاب ہے کہ لکھا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتو کے لئے آسمان مین کہ پڑہتے ہین اوسمین جو کچھ کہ ہو چکا اور جو کچھ کہ ہونیوالا اور بعضون نے کہا کہ مراد کتاب سے وہ ہی لکھا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اولیاء یعنے مومنونکے دلونمین یہان اوسکا اس آیۃ مین ہی اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ اور بیت المعمور کو تصریح کہا جاتا ہے تیسرے آسمان مین ہے یا چھٹے مین یا ساتوین مین مقابل کعبے کے کہ اگر پتھر وہان سے ڈالا جاوی تو کعبہ کی چھت پر پڑے حرمت اوسکی آسمان مین ایسی ہے جیسی حرمت کعبہ کی زمین مین زیارت کرتے ہین اوسکو ہر روز ستر ہزار فرشتے ساتھ طواف اور نماز کے کہ پہر اوسکی باری نہین آتی کبھی یعنی ہر روز ستر ہزار فرشتے نئی ہی آتے ہین جو اپکبار کے پہر اوسکی باری نہین آتی کبھی اور بعضون نے کہا کہ بیت المعمور پہلے آسمان مین ہے اور بعض نے کہا کہ چوتھے آسمان مین ہے اور بعض نے کہا کہ وہ نیچے عرش کے ہی ساتوین آسمان کے اوپر اس پہ جو قبہ قول ہوے بیت المعمور کی جگہہ مین اور معمور اوسکو اسلئے کہا کہ آبادی بسبب ملائکہ زیارت کرنیوالون کے اور بعضون نے کہا کہ مراد بیت المعمور سے یہی کعبہ ہے اور عمارت یعنی آبادی اوسکی بسبب حاجیون اور زیارت کرنیوالون اوسکے ہی اور اس علت کے بھی منقول ہے کہ کہا واسطی اللہ کے آسمانون مین اور زمین مین پندرہ بیت یعنی گھر ہین سات تو آسمان مین ہین اور سات اندر زمینون کے اور کعبہ کہ اوپر زمین کے ہے اور وہ چودہ ان مقابل کعبہ کے ہین اور کہا حسن بصری نے کہ بیت المعمور بھی کعبہ ہے اور وہی بیت الحرام ہے کہ جو معمور یعنی آبادی لوگونسے آباد کرتا ہی اللہ اوسکو ہر سال پہیہ لاکھہ انسون

۵ قرار دیتے ہین ۵ ۵ جمع ۵ ۵ قرار دیتے ہین ۵ ۵ جمع ۵ ۵ علم کے ۵ ۵ علم کے ۵ ۵ جمع ۵ ۵ جمع ۵ ۵ جمع

سی پھر اگر کمی رہتی ہے اس سی تو پورا کرتا ہی اللہ سا تھہ فرشتون کے اور وہ اول بیت ہی کہ کہا اوسکو اللہ نے بندونکی
کے لئے زمین پر اور سقف سی مراد آسمان ہی اسلئے کہ آسمان زمین کے لئے مانند سقف کے ہے جہت کی سے گھر کے لئے جیسا کہ یا
اوسکا اس آیۃ میں ہے وجعلنا السماء سقفا محفوظا اور کہا ابن عباس نے کہ سقف سے مراد عرش ہے کہ وہ جہت
ہی جنت کی اور بحر مسجور یعنی دریا بھرا ہوا پانی سے بحر محیط ہی یعنی دریا سمندر اور بعضون نے کہا کہ مراد مسجور سے بھرا ہوا آگ
سے اور بعض نے کہا کہ مسجور فارغ خالی اور خازن مین ہی کہ مراد بحر مسجور ہی ہے اگم کیا گیا بمنزلہ تنور مسجور یعنی گرم کی گئی
کی اور یہہ قول ابن عباس کا ہے اس حدیث سی نکالا ہی کہ جو روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالے آدکا سب دریاؤنکو آگ بنا دیگا
گجا وی گی بسبب اوسکے آگ جہنم مین اور آیا ہی حدیث مین عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے لا یرکبن رجل البحر الا غازیا او معتمرا او حاجا فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا اور روایت کی
کی گئی ہے علی سے کہ کہا بحر مسجور کے حق مین کہ وہ دریا ہی نیچے عرش کے اور گہرا اوسکا ایسا ہے جیسا کہ درمیان سات آسمانونکے
ساتون زمین تک مسین پانی کا گڑھا ہی کہا جاتا ہی اوسکو بحر الحیوان برسگا مردون پر بعد پہلے نفخہ کے اوسین سے چالیس
دن پس جی اوٹھینگے مردے اپنے قبرون سے پس قسم کہائی اللہ تعالے نے ان چیزونکی اسلئے کہ یہ عین ظہورہے اوسکی پر
قدرتکا تم کہا کہ ان چیزونکی قسم کہائی کہ ملا شبہ عذاب تیرے رب کا ہونیوالا ہے یعنی مستحق عذاب کو کہا جبیر بن مطعم نے کہ آیا
مین مدینہ مین تا کہ کلام کرون مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بدر کے قیدیونکے حق مین پس سنے کہ مجکو لوگ طرف
حضرت کی اسحال مین کہ وہ تا پڑھتے ہے اپنے اصحاب کو مغرب کی اور آواز حضرت کی مسجد کے باہر پہنچتی تھی پس سنا
مینے حضرت کو کہ پڑھتے ہین والطور اور جب پہنچے اس قول تک ان عذاب ربک لواقع تا کہ ما لہ من دافع پس ہا کہ بیٹھے کہ دل
میرا جبوقت کہ سنا سنے اوسکو اور ہین مسلمان ہوئے تھے یہہ اول سدن تک کہا جبیر نے پس مسلمان ہوا مین عذاب
کے اوتریکے ڈسے اوہین گمان کرتا تھا میں کہ آپڑیگا مجھپر پتھر آسمان سی کہ ہلاک کرڈالیگا مجھکو جبتک واقع ہوگا مجھپر عذاب انتہی اور روایت
کی احمد نے کتاب زہد مین مالک بن مخول سی کہ کہا پڑھی عمر نے والطور کتاب مسطور فی رق منشور یہانتک کہ پہنچے
اس قول تک ان عذاب ربک لواقع پس روئی خوب روئی یہانتک کہ لیے بہا رہوئی کہ لوگ اوسکی عیادت کو آنے تھے
پھر بیان فرمایا کہ کب ہوگا عذاب پس قول ثانی مین یوم تمور السماء مور یعنے حرکت کریگا اور پھر گا آسمان پھرنے چکی کے
اور آوبگا اور جاویگا اور داخل ہوگا بعض اوسکا بعض مین اور مختلف ہونگے اجزا اوسکے اور الٹ پلٹ ہوگا سا تھہ رہنے
والون اپنے کے مانند الٹ پلٹ ہونے کشتی کے اور روان ہونگے اپنے یعنے منتقل ہونگے اپنے جگہہ سے اور اوڑینگے
ہوا مین پھر کرینگے زمین پر ریزہ ریزہ ہوکر مانند ریت کے پھر ہونگے مانند عہن کے یعنے صوف دھنکے ہوئے کے پھر اڑاوینگے اوسکو
ہوا مین پھر ہوجاوین گے ہبآءً منثورا یعنے غبار پراگندہ جیسکہ دلالت کرتا ہے پھر کلام اللہ تعالی کا سورۂ نمل مین اور
کتاب خازن مین ہے کہ حکمت پہاڑ جنبش کرنے آسمان کے اور چلنے پہاڑونکے اڑانا اور آگاہ کرنا ہے اسپر کہ رجوع اوسنے پھر پھرنا
ہی طرف دنیا کے اور یہہ اسلئے ہے کہ زمین اور آسمان اور جو کچھہ انکے درمیان ہے پہاڑ اور دریا وغیرذلک پیدا کئے گئے ہین
واسطے آبادی دنیا کے اور نفع اوٹھانے بنی آدم کے سا تھہ اوسکے پس جب کہ باقی رہا اونکے لئے پھر آنا طرف دنیا کے اہل
کیا آسمان و پہاڑون کو اللہ تعالے نے اوپر یہہ واسطے خراب ہونے دنیا کے اور آباد ہونے آخرۃ کے ہے ۱۲ معالجلالین

جمل در منثور ۱۲ تنبیہ جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہے اونمین سے ایک کتابین بھی ہین یعنی جو کہ

ایمان لانا ہے اور تیسرے ہیں اور مراد ایمان لانے سے یہ ہے کہ جانے اور کہے کہ کتاب اللہ تعالیٰ کا ہے کہ کلام اللہ کا اور اسکو اپنے انبیاء پر اور سب کتابوں پر ایمان لاوے اور چوتھے ہیں حضرت آدم علیہ السلام پر اور جن پر اللہ تعالیٰ نے دس صحیفے نازل کیے ہیں اور حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے اور حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس صحیفے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے اور موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ سے پہلے اور داؤد علیہ السلام پر زبور اور عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید جو کہ آخر کتابیں ہیں اور کتابوں پر ایمان لانا واجب ہے ایمان لانا اور سپرد تفصیلا یعنی یہ کہے کہ ایمان لایا میں فلانی فلانی کتاب پر اور جن کتابوں کے نام نہیں جانتا ہوں اجمالا ہے ایمان لانا اور سپرد اجمالا اور تسلیم واجب ہے ایمان لانا رسولوں پر اور مراد اوپر ایمان لانے سے یہ ہے کہ جانے کہ وہ سچے ہیں اور ان خبر دیں کہ خبر دی ساتھ اونکے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پس اللہ تعالیٰ نے بھیجا اونکو طرف بندوں اپنے کے تاکہ پہنچا دیں اونکو امر و نہی اونکے اور حد و عید اونکے اور تائید کی اونکی ساتھ معجزوں کے کہ لالت کرتے ہیں اونکے صدق پر اول اونکے آدم ہیں اور آخر اونکے محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام اور نہیں بیان کیے قرآن میں عدد اونکے کہ کتنے ہیں وہ بلکہ مذکور ہیں قرآن میں اونہیں سے ساتھ اسم علم کے اٹھائیس جیسا کہ ذکر کیا ہے اونکو بعض مفسروں نے اور وہ آدم ہیں اور ادریس اور نوح اور ہود اور صالح اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور یوسف اور لوط اور موسیٰ اور ہارون اور شعیب اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور داؤد اور سلیمان اور الیاس اور یسع اور ذوالکفل اور یونس اور محمد اور ذوالقرنین اور عزیر اور لقمان لیکن میں اخیر میں اختلاف ہے کہ بعض نے انبیاء میں کہا ہے اونکو اور بعض نے نہیں صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کہا ہے بعضے عالموں نے واجب ہے مومن پر یہ کہ سلسلہ وار ان لوگوں کو جانے جو یہودیوں اور خداوندوں نام اون انبیاء کے کہ جنکو ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تا کہ ایمان لاوے ان وہ بہ اجمالی کریں ان سبکو اور گمان کریں کہ واجب ہے اونکو ایمان لانا فقط محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نہ اور پیغمبر اسلے کہ ایمان لانا سب انبیاء پر برابر ہے ذکر کیا ہوا نام اونکا قرآن میں یا نہ ذکر کیا ہوا واجب ہے مکلف پر جانکا ثابت ہونا نام معینہ اسکے ایمان لانا اوپر تفصیلا اونکے جسکا نام نہ معلوم ہو واجب ہے ایمان لانا اوپر اجمالا اور جنکے نزدیک بیت المعمور کعبہ مراد ہے اوس سے تو کعبہ کی یہی معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکی قسم کہائی افسوس ہے کہ اوسکی طرف لوگ التفات نہ کریں اور اوسکو آباد کرنیکے دین نہ بنا میں کفرستان کو تبدیل کریں دارالاسلام آباد کریں تو اوسکو جسکو مالک ہلاک بیت المعمور فرماوے بسبب بے کنے آباد کرنیکے سپرد مستحق اوس بشارت مولی کے ہوں تو عذاب جو واقع ہو گا عذاب کے سخت پر جا بجا کلام مجید میں اوسکا ذکر ہے اوسکا جملہ وہ الحاقہ میں مذکور ہے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ ۝ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۝ یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۝ مَا اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۝ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۝ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۝ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ۝ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۝ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ۝ یعنی اور جسکو ملا اوسکا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں وہ کہیگا کیسطرح مجھکو ملتا میرا کیا اور مجھکو خبر نہ ہوئی کیا ہی حساب میرا کیسطرح دنیا موت نہ آئی کچھ کام نہ آیا مال میرا جاتا رہی مجھسے حکومت میری پکڑو اسکو پھر طوق ڈالو پھر آگ کے ڈھیر میں داخل کرو اسکو پھر ایک گز جسکا ناپ ستر گز ہے اسکو پرو دو وہ تھا یقین نہ لاتا اللہ پر جو سب سے بڑا ہے اور تاکید نہ کرتا فقیر کے کھانے پر سو کوئی نہیں اوسکا آج یہاں دوست اور نہ کچھ کھانا مگر زخموں کا دھوون کوئی نہ کھاوے اوسکو

کہ وہی کہنا سمجھنے کافر اور سورہ ہجر مین فرمایا وَجَآءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ اور لایا جاوی اوسدن دوزخ کو اوسدن سوچی آدمی لینے کا اپنی تقصیر کو اور کہان ہے اوسکو سوچنا کہے کہ ہیہات مین آگے کیسبجا اپنے جیتے پھر اوسدن مارنے اللہ کی سے کوئی اور مارنا نہ کہے اوسکا سا کوئی اور بہت سی آیتین غضب الٰہی کی آئی ہین غور کرے اونمین آدمی اور سوچی پھر بعد سمجھنے کے سوچنا اور بچنا مانگنا کام نہین آیگا اللہ تعالیٰ جسکو توفیق دیتا ہی وہی راہ راست پر آتا ہی دیکھو جسپر مطلع سنتے ہی بیان عذاب کا لیسے تنبیہ ہوکر ایمان لے آئے ایسی ہی ہر کہنکا کو چاہیے کہ توبہ کرتی چاہیے لپٹے گناہ سے ف۲ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ اس لیے ای اوس روز جھٹلانے والونکے لیے ویل کہ دہ ساتھہ بیہودگی کے بازی کرتے ہین ف۳ سو خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی جو باتین بناتے ہین لیلے ف۴ **موضح** ویل کے معنی ہین شدۃ عذاب کے اور جھٹلانے والون کے لیے یعنے رسولونکو اور خوض کے معنے ہین باطل کے یلعبون یعنے مشغول ہین ساتھہ کھیلنے کے ف۵ یَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ اوس روز کہ دھکے سے روانہ کیے جاوینگے طرف آگ دوزخ کے روانہ کرنا کیسے گے داربان دوزخ کے یہہ ہی وہ آگ کہ تم اوسکو جھوٹ گنتے تھے ف۶ **فتح** ف۷ **موضح تفسیر** لفظ یدعون کا اوسکے دال کے زبر اور عین کی تشدید سے پڑہا سے معنی دھکیلنے کے ہین اور یہہ اطرح ہوگا کہ گہبان دوزخ کے ہاتھہ مین سے ہاتھہ کافرونکی اوکی کرتونپر اور پیشانیان اونکی پلاونگے قدموں کے ساتھہ اور گردن مین تکے ہاتھہ جوانکے پیٹہ سے مل اونکو دھکیلتے اور کہینچتے ہوئے لیجاوینگے اوسی آگ مین اور پڑہا ہی یدعون کو علی صراط المغلوب اور پہر یا اور مدن علی نے ساتھہ حزم دال اور تخفیف عین مضوحہ کے دعا سے یعنی بلائی جاوینگے کا فرض دوزخ کے اپنے دھکا دیکر اونکو لاوینگے اور داخل ہوونگے آگ مین ف۸ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ف۹ **مد معاجل** ف۱۰ **فتح** اب بلا جادو ہی یا تمکو نہین سوجتا ف۱۱ **موضح تفسیر** یہہ جادو ہی جیسا کہ دنیا مین جادو کہتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد کو جادو ساحر کہتے ہے اور ہٹ بندی کے قائل ہے ف۱۲ **بحر** لیتے تھے وہی لوگ یہہ جسے نہین دیکھتے ہے تم دنیا مین لیتے کیا تم اندہے ہو مخبر عنہ سے لیے آگ سے جہنم سے تم تھے یعنے دہی سے اور یہہ کہینگے ازراہ جزو توبیخ و جلانے کے ف۱۳ **مد** ف۱۴ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ داخل ہوو اس آگ مین پہر صبر کرو یا نکرو تمکو برابر ہے وہی بدلہ پاوگے جو کرتے تھے ف۱۵ **موضح تنبیہ** ہونگے ذکر دوزخ اور کفار کا تہا اسلیے کچھہ بیان کرا عذاب دوزخ کا حدیثون سے ضرور پڑا تا لوگونکے دل مین خوب ہو مضمون حسین اور یقین کفار کا تباہون اور عذاب دوزخ سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہے ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی مین سے یعنے آگ دوزخ کی اُنہتر درجے گرم زیادہ ہی اس آگ سے آخر تک یعنے ساری حدیث کہ مشکوۃ وغیرہ مین ہے بیان فرمائی اور فرمایا لائی جاویگی دوزخ یعنے اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ

قال فاخطبه

نے اور سمین یعنے دوزخ کے دن یعنے روز قیامت کے اوس دوزخ کے لئے ستر ہزار لائین ہونگی اور ہر لائن کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے ہونگے کہینچینگے اوسکو اور فرمایا بیشک کم سے کم دوزخیو کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگے اوسکے لئے آگ کی دو پاوڈین یعنے نیچے قدم کے اور دو تسمے یعنے اوپر قدم کے جوش ماریگا ان دونون چیزون سے دماغ اوسکا جیسکہ جوش مارتی ہے دیگ سی نہین گمان کریگا وہ شخص یہہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سے عذاب یعنی بسبب لگ ہونے اور عدم طلاع اوسکے اپنے غیر کے حال پر حالانکہ تحقیق وہ شخص بلکہ تر ین دوزخیو کا ہوگا عذاب مین اور فرمایا ایا ہاویہ یگا رالغت دالا یعنے اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیون مین سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا دوزخین ایک غوطہ یعنے ڈالا جاویگا دوزخ مین جیسکہ کہ پھر نکلیگا مین رنگنے کے لئے ڈالتے ہین یہ کہا جاویگا اسی فرزند آدم کے کیا دیکھی تھی تو نے بھلائی کیا گذری تجھپر تکلیف کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی اے پروردگار میرے یعنے دردی دوزخ کے تھے جانین تمام نازونعمت وآسایش دنیا کی بھول گیا گویا ہرگز دیکھا ہی نہین اور لایا جاویگا بڑا لغت دالا یعنے آدمی دوزخ کا نہایت سخت ترین آدمیو دنیا کا زردی محنت وغم کے دنیا مین بہشتیون مین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پھر کہا جاویگا اسی فرزند آدم کے کیا دیکھی تھی تو نے محنت کبھی اور کیا گذری تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی اے پروردگار میرے نہین گذری مجھپر محنت کبھی یعنے دنیا مین اور نہ دیکھی ہمنے سختی کبھی اور بہت حدیثین دوزخ کے عذاب مین آئی ہین دنیا جیسا کہ سورہ محمد مین ہے بقسیر آیہ مثل الجنۃ التی وعد المتقون الخ حاشیہ بیان دوزخ اور اوسکے عذاب مین مفصل لکھی گئی ہین جو چاہے وہان سے دیکھ لے اب چونکہ ذکر کفار کے عذاب اور کفر کی برائی کا بیان آیا تقریب سے یہہ مسائل کفر وارتداد کے لکھنے ضروری تھے تاہم الی ان اوکو معلوم کرکر کفر اور عذاب دوزخ سے بچین پس قاضی ثناء اللہ علیہ الرحمہ نے جو امالابد کے آخر مین یہہ مسائل ارتداد کے لکھے تھے اور حاشیہ پر مطبع نظامی مین بہت کتابون سے لکھے تھے اس جگہ وہ لکھنے مناسب جانے وہ یہہ ہین دستور القضاۃ مین ہے ماخوذ خلاصہ سے لانے کے کہ ایک مسئلہ مین اگر کئی وجہین ہون اور ایک وجہ کفر کی ہو تو فتوے کفر کا مذہنا چاہئے فقیر کہتا ہے لیکن چاہئے کہ آپ اندیشہ ایک وجہ کفر کے احتراز کرے مسئلہ سب وجہین سے یعنی آپ ہے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے سب وجہین سے اور لعنت کرنے سے اونپر کافر ہوتا ہے یہ تفصیل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اونپر کہ یہہ بدعت ہے مسئلہ محال جانے دیدار خدا کے سے کافر ہوتا ہے مسئلہ خدا کے لئے جسم کہنا اور ہاتھہ اور پانون اونہین لکھے کفر ہین مسئلہ اگر کلمہ کفر اپنے صیاع سے کہے اور نہ جانے کہ یہہ کلمہ کفر ہے اکثر علماء اسپر ہین کہ کافر نہو لیکن صحیح نہین ہوگا اور اگر بے قصد زبان پر جاری ہوگا کافر نہو وے مسئلہ جو کوئی کفر کا ارادہ کرے اگرچہ بعد مدت مدید کے کریگا نے الفور کافر ہوجاوے مسئلہ اگر حرام قطعی کو حلال لیعنے یا حلال قطعی کو حرام یا فرض کو فرض نجانے کافر ہووے مسئلہ اگر گوشت مردار کا بیچتا ہے اور کہتا ہے یعنے دیتا ہے دلالہ یہہ گوشت مردار نہین ہے حلال ہے اس سے وہ کافر نہین ہوگا مسئلہ ایک شخص نے کسیکو کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا اوسنے جواب مین کہا نہین کافر ہوجاویگا اور مجدد بن مقتل کے نزدیک کافر اس صورت مین ہوگا کہ درباب معصیت کے یہہ جواب دے اور جو معصیت نہووے تو کافر نہووے مسئلہ اگر کسی شیکو کہ وہ خدا ہی بن جاویگا تو مین اپنا حق نہین لیتا اور سکو بخشدونگا کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہے خدا تو تھکا کو نہایت ہی نہین کرتا مین کیونکر تجھکو کھاتا

ہو جاؤن کا فر ہو جاوے مسئلہ اگر کہے کہ مجھکو اسمان پر تو خدا کا ہے اور زمین پر تمہارا کا فر ہو جاوے
مسئلہ اگر کسی کا بیٹا مر گیا اور اسنے کہا کہ خدا کو یہہ کرنا چاہئے تہا کا فر ہو جاوے اور جوکسی اور نے
اوسکو کہا کہ خدا نے تجہپر ظلم کیا یہہ کا فر ہوا مسئلہ اگر کسینے دوسرے پر ظلم کیا اور مظلوم نے کہا ای خدا
تو اوس سے مت قبول کر اگر تو اوس نے قبول کر لیگا مین نہ قبول کرونگا کا فر ہو جاوے مسئلہ
اگر کہے کوئی کہ مین عذاب ثواب سے بیزار ہون کا فر ہو جاوے مسئلہ اگر کسی نے بغیر گواہون کے
نکاح کیا اور کہا کہ خدا اور رسول خدا کو گواہ کیا مینے یا فرشتہ کو گواہ کر دیا مینے کا فر ہو جاوے مسئلہ
اور معجم البوازل سے لایا ہے کہ اگر کہا کہ فرشتہ دائینے بائینہ اور بائین ہاتہہ والے کو گواہ کیا مینے کا فر
ہو جاوے اگرچہ نکاح صحیح ہو جاوے مسئلہ اگر کسی جانور نے آواز دی اوسپر اوسنے کہا کہ ہمارا
مر جاوے گا یا غلہ گران ہو گا یا جانور کی آواز کرنے سے بغیر ہی باز رہا ہو کچھ فرمین اختلاف ہے مسئلہ
اگر کہے کہ خدا جانتا ہے کہ مین تجکو ہمیشہ ہمیشہ یاد کیا کرتا ہون بعضون نے کہا کہ کا فر ہو جاوے اگر کہا
کہ خدا جانتا ہے کہ مجکو تمہارے غم اور خوشی ایسی ہے جیسے میری ذات کی غم اور خوشی اسمین بعضون
نے کہا کہ اگر اوس شخص کی بھلائی برائی سے اپنے جان اور مال سے ایسی کوشش کرتا ہے جیسے اپنی
بھلائی برائی پر کا فر ہو جاوے مسئلہ اگر کہے قسم خدا کی اور سر کے پیر کی قسم کا فر ہو جاوے مسئلہ
اگر کہا اسنے کہ رزق خدا سے پر بندے سے اوسکا ہونا نہ ہونا ہے کا فر ہو جاوے مسئلہ
اگر کہے جو فلانا شخص نہ ہوتے تو مین اوسپر ایمان نہ لاؤن یا ایسے جو خدا نہ ہوتے کا فر ہو جاوے
مسئلہ اگر کہے کہ نماز نہ پڑہونگا یا کہے اگر قبلہ اسطرف کو ہو جاوے تو اسطرف کو نماز پڑہونگا مین کا فر ہو جاوے
مسئلہ از حجامت کسی پیغمبر کی کریا کا فر ہو جاوے مسئلہ اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام کو کپڑا بنا
کرتے تہے دوسرا کہے بس تو ہم سب جولاہے ہوئے یہہ دوسرا آدمی کا فر ہو گیا مسئلہ اگر کہے
جو آدم علیہ السلام گیہون نہ کہاتے تو ہم بدبخت ہوتے کا فر ہو جاوے مسئلہ ایک شخص نے کہا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح کیا کرتے تہے دوسرا بولا کہ اسطرح کرنا ادب کے خلاف
ہے کا فر ہو جاوے مسئلہ اگر کسی نے کہا نا خوان ترشوا نے سنت مین دوسرا بولا مین
اسکو نہین کرتا اگرچہ سنت ہے کا فر ہو وے اگر کہے کہ سنت ہمارے کس کام آوے
کا فر ہو جاوے مسئلہ اگر کسی نے امر بالمعروف کیا دوسرے نے کہا یہہ کیا شور و غل
مچا رہا ہے تو اگر یہہ بات بر وجہ رد کے کہے کا فر ہو جاوے اور فتاوے سراجی مین کہا ہے
جو فرض ماننے والا کہے اگر تو خدائے جہان ہے تو ہی لوگا مین تجہسے لیتے فرض بنا تو کا فر
ہو جاوے اور اگر کہا جو تو پیغمبر ہے مین تو لونگا تجہسے اپنا فرض تو کا فر نہو و گا مسئلہ اگر کوئی
کہے کہ خدا کا حکم ایسا ہے دوسرا کہے کہ خدا کے حکم کو مین کیا جانون کا فر ہو جاوے مسئلہ
اگر کسی نے فتوے کی طرف دیکہکر کہا کہ یہہ فتوے کیا پروانہ لایا ہے پس اگر یہہ بات شریعت
کو سبک جانکر کہی ہے تو کا فر ہو گیا مسئلہ اگر کسیکے نزدیک شرع کا حکم ایسا اور ایسا ہے

قال فاخطبکم

دوسرے نے اندر سے ذکر کی اور کہا کہ یہ شریعت کو چاہئے کافر ہو جاوے مسئلہ اگر کسیکو کہا کہ تو نے فلانے سے صلح اور رملاپ کرلے اوسنے کہا کہ بت کو سجدہ کرلون پر اوس سے دلمن کافر نہین ہوتا کیونکہ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ صلح اوس سے میری ایسی بعید ہے جیسے بت کا سجدہ اگر کوئی فاسق صالحونکو دیکھے کہ تم آؤ سلامتی دیکھو اور اس سے مجلس فسق کی طرف اشارہ کرے کافر ہو جاوے مسئلہ اگر شراب پینے والا کہے اوسکو خوشی ہو جیو جو ہماری خوشی سے خوش ہے ابوبکر طرخان نے کہا کہ وہ کافر ہووے مسئلہ اگر عورت کہے لعنت اوپر شوہر دانشمند کے جیو کافر ہو جاوے مسئلہ اگر کسی نے کہا جب تک کہ حرام پاؤ تین حلال کے پاس کیون پہنچون کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے اپنی بیاری مین کہا جو چاہے تو مجکو مسلمان مار اور جو چاہے تو کافر مار کافر ہو جاوے مسئلہ فتاوی سراجی مین لائے ہین کہ اگر کسی نے کہا روزی مجھپر فراخ کریا مجھپر ظلم مت کر البتہ نے اوس شخص کے کفر مین توقف کیا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ کافر ہو اکیونکہ اعتقاد ظلم کا حلال رکھنا ہے مسئلہ ایک آدمی اذان کہتا ہے دوسرے نے کہا جھوٹ کہا تو کافر ہووے مسئلہ اگر غیر صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی عیب لگایا یا آپکی موی مبارک کو موی بکہے جھوٹا یا بال حقارت سے کہا کافر ہو جاوے مسئلہ اگر کوئی بادشاہ ظالم کو عادل کہے امام منصور ماتریدی نے کہا کہ وہ کافر ہو جاتا ہے اور امام ابو القاسم نے کہا کافر نہین ہوتا کیونکہ کبھی تو عادل کیا ہوگا مسئلہ فتاوی حمادی اور سراجی مین کہا ہے جو کوئی اعتقاد رکھے خراج وغیرہ خزانہ بادشاہی ملک اور شاہ کی ہے کافر ہو جاوے مسئلہ فتاوی سراجی مین لکھا ہے اگر کسی نے کہا کہ تو علم غیب رکھتا ہے اوسنے کہا کہ نہین تو کافر ہو گیا مسئلہ اگر کسی نے کہا پہلے کہ خدا تعالی مجلو بے تیرے ہمسر نہین بیجا دیکھا تو مین بیجا دیکھا تو مین بیجا دیکھا صحیح یہ ہے کہ کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے کہا مین مسلمان ہون دوسرا بولا لعنت خدا کی تجھپر تو تیری مسلمانی پر کافر ہو جاوے اور جامع الفتاوی مین لکھا ہے کہ اظہر یہ ہے کہ وہ کافر ہووے بیع فتاوی سراجی مین لکھا ہے کہ کوئی کہی سیکو اگر فرشتے یا پیغمبر کہا ہی مین کہ تیرے پاس وہ نہین ہے تو کافر ہو جاوے مسئلہ اگر ایک شخص نے دوسرے کو کہا تو کافر ہو جاوے مسئلہ اگر ایک شخص نے دوسرے کو کہا ہای کافر اوسنی کہا اگر مین ایسا ہوتا تو تیری صحبت کا ہیکو کہتا سمجھے لیتے ہین کہ کافر ہو گیا اور سمجھے کہتے ہین نہین مسئلہ اگر کوئی کہی ہیکے کافر ہونا بہتر ہے تیرے عمر بھر رہنے سے کافر ہووے کیونکہ اوسکی مراد اوسکی ذلت ہووے ہی ہے مسئلہ اگر ایک نے دوسرے کو کہا کہ نماز پڑھ اوسنے جواب دیا تو نے تو اتنی نمازین پڑھین تیری کیا ہاتھ لگا یا یون کہا کہ مینے تیری نمازین پڑھ ڈالین کیا ہاتھ مین آیا کافر ہو گیا مسئلہ اگر ایک نے دوسرے کو کہا تو کافر ہوا اوسنی جواب دیا کافر وہی ہی کافر ہووے وہ مسئلہ اگر کہا اوسنے کہ مجکو عورت کی زیادہ محبت ہی خدا تعالی سے پس وہ کافر ہوا اوراوسکو توبہ کرنی چاہئی اور توبہ کے بعد تجدید نکاح کرے مسئلہ اگر کافر فرشتہ کو کہا

کہ مسلمانی مجھکو سکھلا تو میں تیری پاس مسلمان ہوجاؤں جواب یا کہ بہتر فلانے قاضی یا
عالم پاس پہونچے تو وہ تجھکو سکھلادی جب وہان تو مسلمان ہوؤے اصح یہہ ہی کہ کافر نہوے
اور جو واعظ کہے شخص مذکور کافر کو تو فلانے دن میری مجلس مین اسلام لاوی تو فتوی اسپر ہے
کہ کافر ہوجاوی مسئلہ اگر کہے کہ مجکو بازی نے روزی اور نماز سے جلدی پکڑا کافر ہوجاؤ
مسئلہ اگر کہے تو اتنی نماز مت پڑہا کر تو بے نماز یکایہی مزہ پاوی تو کافر ہوجاوی مسئلہ
اگر کہے عقلمند وکا کام وہ ہی اور کافر ہونیکا کام یہی وہی کافر ہوجاوی گا اور جو یہہ بات کہی عالم
معین کو کہے کافر ہوؤے مسئلہ اگر عامی کہا ای خدا ایسی رحمت مجھپہ کریگا مستکبر
الفاظ کفر سے ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے عورت کو کہا مرجا تو اپنے خاوند سے تو جدا
ہوجاوے پس کہنے والا کافر ہوجاویگا مسئلہ راضی ہونا کفر کا اپنے لئے اور واسطے غیر اپنے
کے کفر ہے اور صحیح یہہ ہے اگر کفر کو قبیح جانکر دشمن اپنے کو چاہے کہ یہہ کافر ہوجا مجھ اس بنا
سے کافر نہووے مسئلہ اگر زنا کرے اور کہے کاشکے زنا قبیل حلال ہوتا تو کافر ہوجاتا
اور اگر آرزو کرے اور کہی کاشکے شراب حلال ہوتی یا روزہ رمضان کے فرض نہوتے کافر
نہووے جو کوئی کہے کہ خدا جانتا ہی یہہ کام کیا جائیگا یہہ کام کیا جائیگا تو کافر ہوجاوے
قولین مین کافر ہوجاوے گا اور امام سرخسی سے منقول ہے کہ اگر وہ ہم کہانے والا اعتقاد کرے
اس بات کے جو جھوٹ کہے مین کفر ہے اور پھر جھوٹ بولے کافر ہوجاوے گا اور اگر کفر کا
اعتقاد نہ کرتا ہو گا تو کافر نہی ہوگا اور فتوی حسام الدین کا اسپر ہے مسئلہ امام طحاوی
نے کہا کہ ایمان سے وہ پیر خارج کردی ہے جسمین انکار پایا جاوے اور پیغمبر کا جبکہ ایمان لانا ثابت
ہے مسئلہ امام احمد الدین نے کہا جسمین ردت یقینی ہو اوس چیز کے ظاہر ہونے سے حکم
ردت کا دیا جاویگا اور جسکی ردت ہونمین شک ہو اوسکو حکم ردت کا چاہئے دینا کیونکہ جو ثابت
یقینی اور ثابت ہی وہ شک سے زائل نہین ہوتی حال انکہ الاسلام یعلو ولا یعلی
ہی ہی اور مسلمان کے کافر ہونے مین جلدی نکرنی چاہئی حال انکہ علماء نے فتوی دیا ہے
اوس شخص کے اسلام کا جو جسہ سے کفر کا کلمہ بولے مسئلہ تاتارخانی مین بنابع سی کہا
ہے کہ ابو حنیفہ رحمہ نے فرمایا کہ نقل کفر کی کفر نہووے جب تک کہ عقیدہ اوس کفر کا نہ ہے
مسئلہ محیط اور ذخیرہ مین کہا ہے مسلمان کافر نہین ہوتا مگر جب کہ قصد کفر کرے +
مسئلہ مضمرات مین نصاب اور جامع اصغر سے کہا اگر کسی نے کلمہ کفر کا قصد کیا اوسکا عقیدہ
اوس کفر کا نکیا تو بعضے علما کہتے ہین کہ یہہ کافر نہو گا کیونکہ کفر اعتقاد سے تعلق رکہتا ہے
اور بعضون نے کہا کہ کافر ہوجاتا ہے کہ یہہ رضا ئے اوسکی ساتہہ کفر کے مسئلہ اگر کسی نے
کفر کا کلمہ کہا اور وہ نہین جانتا کہ یہہ کلمہ کفر ہے تو بعضون نے کہا ہے کہ کافر نہووے اور
عذر ہے اور بعضون نے کہا ہے کافر ہوجاوے کیونکہ جہل عذر نہین مسئلہ مرتد ہوجانے ایک

کی میان بیوی مین سے نکاح اوسیوقت باطل ہوجاتا ہی قاضی کے حکم پر موقوف نہین ہی یہہ روایت ملتقی کی ہے مسئلہ اگر کسی نے ٹوپی آتش پرستون کی سی یا ہنود کا سا کپڑا پہنا تو بعضے علمانے کہا ہے کہ کافر ہوجاوے اور بعضون نے کہا ہے کہ کافر ہوتا ہی اور بعضی متاخرون نے کہا ہی اگر بضرورت پہنے کافر نہوتا ہی مسئلہ اگر کسی نے جنیو باندہا قاضی اوسے حکم نے کہا کہ اگر یہہ واسطے خلاصی پانے کفار کے ہاتہہ سے باندہا تو کافر نہوے اور جو تجارت کے فائدہ کے لئے کیا ہے تو کافر ہوجاویگا مسئلہ جو شخص نوروز کے دن انکے جیسے ہندو دوالی ہولے کے دن خوشی کرین اور کوئی مسلمان کہے کہ یہہ انہون نے کیا اچہی بات رکہی ہے کافر ہوجاوے مسئلہ مجمع النوازل سے لایا ہے کہ ایک آدمی نے انکا کتاب گناہ صغیرہ کیا اس کہا اوسکو دوسرے نے کہ توبہ کر اوسنے کہا میںنے کیا کیا ہے جس سے توبہ کرون کافر ہووے مسئلہ اگر صدقہ دیا مال حرام سے ثواب کی امیدداری پر کافر ہوجاوے مسئلہ اگر قصر جانتا ہے کہ حرام سے خیرات دیی ہے پس اوسپر اوسکے لئے دعا کی اور خیرات دینی والے نے آمین کہی کافر ہووے مسئلہ ایک فاسق شراب پیتا تہا اور اوسکے رشتہ داردن نے آن کر اوسپر سے درہم نثار کیے یا مہا کہا ہاوی ہی دونون صورتون مین دونو کافر ہوئے مسئلہ حلال جاننے کو اطلاق اپنی بیوی کے سے کافر نہین ہوتا اور اپنی بیوی کے عورت کو اطلاق کرنیکو حلال جانے تو کافر ہوجاوے مسئلہ حلال جاننا جیسا کہ حنفی کے کتا میتہ کے گوشت کو حالانکہ اوسکو حلال جانتا ہے اور حالانکہ مستحل مین مذہب ہے لغو نہین مسئلہ خسروانی مین کہا ہے کہ ایک شخص نے ملعون جگہہ پر سنہا اور آدمیون نے اوس سے از راہ مسخرہ واستہزا کے مسائل ایسے جیسے شروع کیے اوسنے بہی از راہ استہزا کے جواب دیے کافر ہوجاوے اور بلی جگہہ پر نہ سنا بہتر شرط نہین ہی علوم دینی کو کہ اوسے مسئلہ اگر کسی نے کہا کہ جلو علم کی مجلس سے کیا کام مارا ہے ہوا مار کہا کرتے ہین اون کو مکروہ سمجہتا ہے کافر ہوجاوے مسئلہ الکبیر کا بیان مجلد نوشتہ پائے علم کا کام ذلیل کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کہے یہہ جو علم لکہتے ہین یہہ کہانیان ہین یا مرد فریب ہے یا کہے کہ ہمین اوسکے جیسے نہین مانتا کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کوئی کہے کہ ہمارے ساتہہ شرع کے پاس چلو اوسنے کہا کہ کوئی پیاوہ میرے لئے لاؤ جب چلونگا کافر ہوجاوے اور اگر کسی نے کہا کہ قاضی کے پاس چلو اوسنے کہا کہ کا یا دہ لا کافر ہووے مسئلہ اگر کسی نے ایک کو کہا کہ نماز جماعت سے پڑہ اوسنے کہا ان الصلوٰۃ تنہی کافر ہوے مسئلہ ایک شخص نے قرآن کی آیت کو پیالی مین کہا اور اوس پیالی کو پانی سے بہر دیا اور کہا کاسادہا قا کافر ہووے مسئلہ اگر دل حق باقی کے جو دیگ مین رہ جاوے کہے دانا بقیات الصالحات کافر ہوجاوے مسئلہ اگر کوئی بسم اللہ کہکر شراب پیوی یا زنا کرے کافر ہوجاوے اور یہی حکم ہے اوسکا جو بسم اللہ کہکر حرام کہا کہاوے مسئلہ اگر رمضان آیا اور اسنے کہا کہ ابر سر آیا کافر ہوجاوے

مسئلہ اگر کہا جاوے کہ آؤ فلانے کو امر بالمعروف کریں ہم اوسنے جواب مین کہا کہ اوسنے میرے ساتھ یہ کیا ہے جو اوسکو امر بالمعروف کرون مین کافر ہو جاوے مسئلہ ایک نے بیوی سے کہا کہ زر مہر دیناہے مین دیدے کیونکہ آخرت مین زر مہین ہوگا اوسنے جواب مین کہا کہ دس اور دے دے کہٹے محمد سے آخرت ہی مین لے لیجیو وہان دیدونگا کافر ہو جاوے مسئلہ بادشاہ کو جو عبادت کا سجدہ کرے باتفاق کافر ہو جاوے اور اگر بقصد تحیہ کے کرے مثل سلام کرنیکے تو اسمین علماء کا اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا ہے کہ کافر نہو دے اور مؤید الدرایہ شرح ہدایہ مین کہا ہے کہ سجدے کا اجماع جائز نہین ہے مسئلہ جو کوئی ذبح کرے بتون کے نام پر یا کنون اور دریاؤن اور نہرون اور چشمون اور گھرون پر اور مانند انکے پس ذبح کرنیوالا مشرک ہے اور اوسکی عورت بھی اوسسے جدا ہو جاویگی اور جانور ذبح کیا ہوا مردار کا حکم رکھتا ہے مسئلہ مقدور القضاۃ مین اہم زاہد ابوبکر سے نقل کیا ہے جو کوئی کافرون کے عید کے دن جیسے نوروز مجوس کے اور ایسی ہی دیوالی دسہرے ہندون کے مین انکے اور ساتھہ کافرون کے شریک ہووے کہل کفر مین کافر ہو جاوے مسئلہ ایمان لانا اور بات یاس کا مقبول نہین ہے اور توبہ نا امیدی کی صحیح یہ ہے کہ مقبول ہے مسئلہ شرح مقاصد مین کہا ہے جو کوئی صدث عالم کا باعتقاد حدوث یا علم جزئیات اور مانند اسکے کا انکار کرے ضروریات دین سے ہے انکار کرے باتفاق کافر ہو دے اور خصائف کے مسائل مین افضلی اور خاجی اور مختار اور غیرہ جو فرقے اسلام کا دعوے کرتے ہین خلاف رکھتے ہین بخلاف اہل سنت کے اعتقاد کہتے ہین اوسکے کافر کہنے مین علما اختلاف رکھتے ہین مسئلہ علامہ حلوانی سے نے محیط مین کہا ہے جو شخص جناب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دشنام دیوے یا اہانت کرے یا کسی امر کی اور دین اوسکے سے یا صورت مبارک اوسکی یا کسی وصف کی اوصاف شریفہ اوسکے سے عیب کرے خواہ انسان ہو یا ذمی یا حربی اگر چہ از راہ ہزل کرے وہ شخص کافر ہے واجب القتل تو بہ اوسکی مقبول نہین اور اجماع امت کا اسپر ہے کہ بے ادبی اور استخفاف ہر شخص کا نبیون مین سے کفر ہے خواہ کرنے والا اوسکا حلال جانکر مرتکب ہوا یا ہم جانکر مسئلہ یہ جو افضلی کہتے ہین کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمنون کے خوف سے بعض احکام الہی کو نہین پہونچایا یہ کفر ہے انتہی ان المتقین فی جنت ونعیم فکہین بما اتٰھم ربھم ووقٰھم ربھم عذاب الجحیم عشق متقی سچے باغون اور نعمتون کے ہون گے خوشحال سبب اوسکے کہ نعمت دی اونکو پروردگار اونکے نے اور سبب اوسکے کہ نگاہ رکھا اونکو عذاب دوزخ سے ف فکہ جو ڈرنے والے ہین باغون مین اور نعمت مین میوے کہاتے جو دیے اونکے رب نے اور بچایا اونکو رب نے دوزخ کی مار سے ف موہ کلوا واشربوا ھنیئا بما

کُنتُم تَعمَلُونَ ۝ کہا ہوا اور ہو گوارا اسبب اوسکے کہ کرتے تھے تم ۝ **فائدہ** ۝ کہا ہوا وہ ہو رہا کہ بدلا اوسکا جو کرتے تھے تم ۝ **موضح تفسیر** یقال لکم ہیلے کلمونکے مقدر ہے یہہ مقولہ جنت کا کہنا تو نکا ہوگا جنتیون کے لئے ۝ **بحر** ۝ مُتَّکِئِینَ عَلٰی سُرُرٍ مَّصفُوفَۃٍ ۚ وَزَوَّجنٰھُم بِحُورٍ عِینٍ ۝ تکیہ لگائی ہوئی تختون پر برابر لگائے ہوئے کے بچھائی ہوئے اور بیاہ دین ہمنی اونکو گوریان بڑی آنکھون والی ۝ **موضح تنبیہ** بعد ذکر دو زخیون کے ذکر جنتیون کا فرمایا نالوگون تا تو نکھیں کہ دوزخ میں داخل ہونیکے مین و ذکر مین مع کام کے جنت مین داخل ہونیکا تا شین اسلئے کہ جنت جنتیون کی خوبیان نکی کہی جاتی ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اَعدَدتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِینَ مَالَا عَینٌ رَاَت وَلَا اُذُنٌ سَمِعَت وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلبِ بَشَرٍ فَاقرَءُوا اِن شِئتُم فَلَا تَعلَمُ نَفسٌ مَّا اُخفِیَ لَھُم مِّن قُرَّۃِ اَعیُنٍ متفق علیہ یعنی تیار کین مینے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیزین کہ نہ کبھی دیکھا اونکی ذاتون کو دیکھا اور نہ کسی کان نے اونکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اونکی کسی آدمی کے دل پر سو اگر چاہو تم یعنے تحقیق و تصدیق اوسکی مین کرنی چاہو تو پڑھ لو فلا تعلم نفس الخ یعنے پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی ہے اور رکھی گئی ہے واسطے نیک بندون اور بال خرچ کرنیوالون قسم اوسکی سے کہ سب جنکی آنکھ اونکی کی ہے ۝ اور فرمایا جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنے تھوڑی سی جگہہ دنیا کی مکان اوسمین بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھہ کہ دنیا مین ہے ۝ اور فرمایا مین یدخل الجنۃ نعیم لا یبأس یعنے جو کوئی بہشت مین داخل ہوگا مین رہیگا اور محتاج نہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار و ثبات ہے تغیر اور تبدیل اور خرابی اوسمین نہین ہے ۝ اور فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانہ دالان کو اپنے اوپر جیسکہ دیکھتے ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا پچ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب مین یعنے باقی رہا ہوا فرق مین بیچ پہلے روشنی فجر کے کہ اوسوقت چمکتا ہے ستارہ روشن اور یہہ بلندی بالاخانون کی بسبب فرق کی اور تفاوت مراتب کے بیچ درمیان بہشتیون کے ہوگا کہ مرتبہ بعضون کا بلند تر مرتبہ بعضون کا پست عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہون گے کہ نہین پہنچیگا اون منازل و مراتب کو کوئی غیر پیغمبرون کے فرمایا کہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بہی یعنے اولیا بسبب متابعت و محبت اونکے کے قسم ہے خدا کی پہنچینگے اونکو وہ مرد کہ ایمان لائے مین اور سچا جانا پیغمبرون کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ۝ اور فرمایا ندخل الجنۃ اقوام افئدتہم مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم ۝ اور فرمایا تحقیق اللہ تعالے فرماویگا بہشتیون کو اور پکاریگا اے بہشتیو پس کہینگے اور جواب دینگے بہشتی اللہ تعالے کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بلائے تیری ہی قبضۂ قدرت و ارادہ مین ہے جسکو چاہے دیگو تو پس فرماویگا اللہ تعالے اے راضی ہوئے تم یعنے مجھسے کہ اہل ہو یعنی تمکو بہشت مین پس کہینگے اور کیا ہے کہ نہ راضی ہون ہم اے پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نے ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو اپنی مخلوقات مین سے پس فرماویگا اللہ تعالے کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوسچیز سے کہ دی مینے پس کہینگے اے پروردگار کونسی چیز بہتر ہے پس فرماویگا اللہ تعالے عنایت فرماؤن گا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا مین تمپر

بعد اسکے کہی ف جب سچے بندی سے راضی ہوا تو تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بھی اور تمتع اسکا ہی اول اونچا اونسے کہ یا راضی ہو مجھسے جب رضا اونکی اوسکے جناب سے حاصل ہوئی تو رضا اپنی اونپر مرتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضای مولی تعالی کی بندی پر رضا بندی کی ہے مولی سے اپنی حال مین نگاہ کر کہ اگر اپنے تئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی تو جان کہ وہی نتیجہ سی راضی ہی صحابہ بحث تفتیش کرتی کہ کیونکر سچا مین ہم کہ حق تعالی ہم سے راضی ہی آخر اتفاق کرتے اوسپر اگر ہم اوس سے راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بھی ہم سی راضی ہے بعد ازان بشارت دی کہ رضا اوسکی اوجو دائم و ہمیشہ ہے بالا۔ اسی کو بڑی نعمت ہوگی تھوڑی سی رضا اللہ تعالی کی بہ گزشتہ سے بہت سی اور بہتر ہے کہ اوسمین ہے جیسیکہ فرمایا وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اکبر یعنے تھوڑی سی رضامندی اللہ کی بہت بڑی چیز ہے جہانتک ہمیشہ اور متم ہو اللّٰهُمَّ ارْضَ عَنَّا وَارْضَ عَنَّا ۞ ج ۞ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۞ اور جو لوگ یمان لائی اور پیروی اونکی کی اونکی اولادنے یمان مین پہنچا دین کے ہم اونکے پاس اونکی اولاد کو اونا نقص نہین کرینگے ہم اونکو جزا اعمال اونکے سے کچھ ہر مرد سابتہ اوسکے کے اعمال کیا گرو بین ہوگا ۞ فقہ اور جو یقین لائی اور اونکی پیروی کی اونکی اولاد ایمان مین اونکے ساتھ جانے اون تلے اونکی اولاد کو اور گھٹایا نہین اونسی اونکا کیا کچھ آدمی اپنی کمائی مین پھنسا ہی ۞ تفسیر یعنے اولاد کو بیفائدہ ہی اگر ایمان کہین اور اونکی پیروی چاہیں تو اونکے درجہ مین پہنچیں نیکو کاری اونکو بالکل نہین دیگی اولاد کی خوشی کوان پر مہربانی اونکی واونکی پیروی چاہیں تو جیسی اور ۞ موؤ ناقص نہین کرینگے ہم اونسے بسبب لاحق کرنے فرزندونکے باپونکی درجہ مین اگرچہ فرزند عمل مثل باپون کی نہ کرسکے موں بقصان جزا عمل باپون کے نہین لاحق کرینگے ہم اونسے بسبب اسکے یہ محض فضل ہے اور اسلیے ایک بزرگ فرماتی ہین کہ ایمان اور عمل جنت کے لیے ہین اور درجات جنت لے لیے علت نہین ہے فضل ایزدی پر موقوف ہین اور امام زہد نے کہا کہ ہر خدا وعدہ بندیکے اعمال سے لیکن یہ اصل فضل الہی ہی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اعمال ہمارے اور جزائے اعمال ہماری کے کیا ہے ۞ تا فضل نباشد نشود کار تمام ۞ اور معنی آیہ کے یہ ہین کہ مومنونکی اولاد کو بہشت مین اور درجات بہشت مین باپون سے برابر کرونگا اگرچہ اولاد کے عمل مثل عمل باپون کے نہون اور یہ بسبب تکرم باپون کے تا آنکھین اونکی ٹھنڈی ہون اور بقول بعض کے یہ وعدہ چھوٹی اولاد کے حق مین ہے کہ بسبب بزرگی باپون کے درجات کو پہنچیگے اگرچہ عمل نرکھتے ہون گے اور بڑی اولاد بسبب یمان اپنی کے درجات کو پہنچیگے اور مقرر ہے یہ بات کہ چھوٹی اولاد کے لیے حکم اسلام کا ہے باتباع ایک کے ماں باپون مین سے اور کہا ہی علماء نے کہ اس آیتہ مین خبر دی ہی جمع کرنے مومنون کے اولاد کے باپون کے ساتھ بہشت مین اور درجات اونکی مین تا مومن خوش ہو اور جیسا کہ دنیا مین خوش ہوتے تھے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْفَعُ ذُرِّيَّةَ الْمُؤْمِنِ فِيْ دَرَجَتِهٖ وَاِنْ كَانُوْا دُوْنَهٗ فِي الْعَمَلِ لِتَقَرَّ بِهِمْ عَيْنُهٗ یہ پڑہی حضرتی نے یہ آیت اور یہ بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ پوچھا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حال دو فرزندونکا کہ کفر کی حالت مین مرے تھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عیسے ہتی فرمایا علیہ السلام کہ ہمانے النار پس جب یہی حضرت نے کراہت خدیجہ کے چہرہ مین فرمایا حضرت نے اگر دیکھتی تو مرتم اونکا دوستمن رہتی اونکو کہا خدیجہ نے پس فرزند میرا آپ سے لیے اونکا حال ہے فرمایا فی الجنۃ پھر فرمایا رسول خدا صلے

اللہ علیہ وسلم نے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ کی آیت پڑھی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی اولاد کو ان کے درجہ میں پہنچا دیتا ہے اگرچہ اولاد کے عمل ایسے نہ ہوں کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیں اور مومنوں کے عمل ان کی اولاد کو اس درجہ پر پہنچا دیں جو ان کا درجہ ہے اور اولاد کے عمل میں کچھ کمی نہ ہو۔ پھر ابن عباس نے یہ آیت پڑھی کُلُّ امْرِئٍ بِمَا کَسَبَ رَهِیْنٌ (ہر شخص اپنے کیے کا گروی ہے) اور فرمایا کہ ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہے۔ اس کو اس کے عمل کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ اور اس کے گناہ کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھاتا۔ اور یہ آیت وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے) اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی اولاد کو ان کے درجہ میں پہنچا دیا اگرچہ ان کے عمل ایسے نہ تھے کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیں۔ اور یہ آیت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ کُلُّ امْرِئٍ بِمَا کَسَبَ رَهِیْنٌ اور اس کے بعد کی آیت وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّ عَلَیْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰی وَاَقْنٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰی وَثَمُوْدَ فَمَا اَبْقٰی وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰی وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰی فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰی هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا (اور یہ کہ اسی نے عاد اولیٰ کو ہلاک کیا اور ثمود کو بھی پس کسی کو باقی نہ رکھا اور قوم نوح کو اس سے پہلے بیشک وہ بہت ظالم اور سرکش تھے اور الٹی ہوئی بستیوں کو اسی نے گرایا پھر ان پر چھا گیا جو کچھ چھا گیا پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں میں شک کرو گے یہ پیغمبر پہلے ڈر سنانے والوں کی طرح ایک ڈر سنانے والا ہے قیامت نزدیک آ گئی ہے اللہ کے سوا کوئی اس کو ہٹانے والا نہیں ہے پس کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور تم غافل ہو پس اللہ کے لیے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو) اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی اولاد کو ان کے درجہ میں پہنچا دیا اگرچہ ان کے عمل ایسے نہ تھے کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیں۔ اور یہ آیت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ کُلُّ امْرِئٍ بِمَا کَسَبَ رَهِیْنٌ اور اس کے بعد کی آیت وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّ عَلَیْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰی وَاَقْنٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی اور اس کے بعد کی آیت وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰی وَثَمُوْدَ فَمَا اَبْقٰی وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰی وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰی فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰی هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا

۵۱ بیشک مومن اور ان کی اولاد جنت میں ہیں اللہ تعالیٰ مومن کی اولاد کو اس کے درجہ میں پہنچا دیتا ہے اگرچہ اولاد کے عمل ایسے نہ ہوں کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیں

۵۲ بیشک اللہ تعالیٰ مومن کی اولاد کو اس کے درجہ میں پہنچا دیتا ہے اگرچہ اولاد کے عمل ایسے نہ ہوں کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیں

۵۳ بیشک اللہ تعالیٰ مومن کی اولاد کو اس کے درجہ میں پہنچا دیتا ہے اگرچہ اولاد کے عمل ایسے نہ ہوں کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیں

۵۴ بیشک اللہ تعالیٰ مومن کی اولاد کو اس کے درجہ میں پہنچا دیتا ہے اگرچہ اولاد کے عمل ایسے نہ ہوں کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیں

۵۵ بیشک اللہ تعالیٰ مومن کی اولاد کو اس کے درجہ میں پہنچا دیتا ہے اگرچہ اولاد کے عمل ایسے نہ ہوں کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیں

بحر ہدایت ۵۶ قولہ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ درجہ میں پہنچا دیتا ہے اگرچہ اولاد کے عمل ایسے نہ ہوں کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیں

پاس روتی اور روالاتی اونکو اور کہتی کہ نہین پیدا کی گئی ہی آگ مگر تجھ جیسے کے لیے اور تہی عمر بن عبد العزیز رانکو دیر تک روتی رہتی اور دوڑتے پھرتے گھر مین لہرائی ہوئے اوڑھیجتی رہتی صبح تک اور اکثر گر پڑتے غش کہا کرا اور تہین رابعہ عدویہ رو تین اسطرح کہ پیلیتے آنسو اونکی گردا ونکے سیا تک گمان کرتا آنیوالا کہ یہہ پانی وضو کا ہی اور کعب جبار رضی اللہ عنہ کہتی تہی اگر روو مین خوف الٰہی سی یہانتک کہ بہلے میری آنکہہ ہی ایک قطرہ بہت محبوب ہے نزدیک میرے اس سے کہ تصدق کرون مین ایک ہاڑ سونے کا اسحالمین کہ سخت دل ہوون مین اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتی تہی کہ علامت صالحین کی زردی رنگ کی ہی اور چند ہاین آنکہونکا اوشکی ہونٹونکی ہی یعنی سہت شب بیداری کی اور رونے کے اور فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتی تہی کہ نہین ہے رونا روتا آنکہونکا بلکہ رونا دل کا ہے اسلیے کہ کہی آدمی کی آنکہین روتی ہین اور دل اوسکا سخت ہوتی **تنبیہ المغترین** وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ اور ہمی دینگے عطا کرینگے ہم اونکو میوہ اور گوشت اوس جنس سے کہ طلب کرین ۵ **فتح** ۵ اور بل لگادی ہمنے اونکو میوے اور گوشت جس چیز کا جی چاہے ۵ **مو** ۵ **تفسیر** طلب کرین اگرچہ صریح طلب نکرین ۵ **ج** ۵ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ایکدوسرے کے ہاتہہ سے لینگے وہان پیالہ شراب کا نہ بیہودہ گوئی ہوگی اوسمین اور نہ گنہگاری ۵ **فتح** ۵ چہینٹے مین وہان پیالہ بکنایہ ہی اوس شراب مین اور نہ گناہ مین ڈالنا **مو تفسیر** لینگے ازراہ لمداد اور انس کے یا لینگے بعض اونکے بعض اونکے اور وہ سوسن مین اور میوہان اونکی اور خادم اونکی جنت مین اور لغو اوس کلام کو کہتے ہین کہ نافع نہ ہو اوسمین اور نہ ضرر اور نہ گنہگاری مانند شراب دنیا کی کہ گالی گلوز بکتی ہین اور بعض نے کہا کہ نہین گنہگار ہونیوالی اوسکے پینے مین ۵ **جمل بحر معاه** وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ اور آمدرفت کرینگے گرداگرد اونکے لیئے خدمت کی لیے چند نوجوان ملک اونکی سے گویا وہ نوجوان موتی پوشیدہ مین ۵ **فتح** ۵ اور ہرتی مین اونکے پاس ہموار نے اونکے گویا وہ موتی ہین غلاف مین دھرے ۵ **مو تفسیر** مثل موتی کے ہون کے صفائی اور سفیدی مین پوشیدہ ہین یعنی سیپ مین اسلئے کہ وہ موتی بہت اچہا اور صاف ہوتا ہے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا مرتبہ مین وہ ہوگا کہ پکاریگا خادم کو اپنے خادمون مین سے پس جواب دینگے اوسکو ہزار خادم دروازی پر سے لبیک لبیک یعنے حاضر حاضر ۵ **حل** ۵ عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ نہین ہوگا کوئی اہل جنت مین سے مگر کہ سعی کرتے ہونگی اوسکی خدمت مین ہزار غلام اور ہر غلام علیحدہ علیحدہ کامون پر مقرر ہونگے اور یہہ بہی آیا ہے کہ اصحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خادم جب تندرست ہونگے ہے تو مخدوم کا کیا حال ہوگا فرمایا فضیلت مخدوم کی خادم پر ایسی ہوگی جیسی چودہوین رات کی چاند کی فضیلت ساری ستارون پر لو شبیان مین ہی کہ کہا حسن بصری رضی نے کہ اڑکے اولاد مشرکون کے غلمان اہل جنت کی ہونگے اور لڑکیان اونکی حور عین ہین اور اولاد مومنونکی اپنی باپون کے ساتہہ اوسی صورۃ پر ہونگے کہ دنیا مین تہی انتہی اور قرطبی مین ہے کہ آمدرفت کرینگے غلام اونکے لیکر میوے اور تہی اور طعام اور شراب لیل اوسکی یہہی يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۵ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ كَاْسًا مِّنْ مَّعِيْنٍ ۵ پہر کہا ہی بعض نے کہ غلمان اڑکے اونکے ہین خود سال پہلے انکے مرے تہے پس ٹہنڈی کرائیگا اللہ تعالی آنکہین اونکی اولسے اور بعض نے کہا کہ وہ غلمان جنت ہی مین پیدا ہون گے کہا

علیٰ کہ وہ بڑی نہیں ہوسکتے کسی کو جز جمل معاً وأقبل بعضهم على بعض يتساءلون ○
قالوا إنا كنا قبل في أهلنا مشفقين ○ اور متوجہ ہوئی بعض اوکی بعض پر آپسمین پوچھتی ہوئی کہا
تحقیق ہم تھی پہلی اس سے دنیا مین اپنے گھر کے لوگون مین ڈرتے تھے ۵ فتح ۵ اور مونہہ کیا ایکون نے دوسرون
کی طرف آپس مین پوچھتے ہوئے ہم تھے اپنے گھر مین ڈرتے رہتے رہتے ۵ مو ۵ تفسیر بعضے بعضون
سے پوچھینگے احوال اوراعمال اور رنج وخوف دنیاوی ۵ جز ۵ پوچھینگے بعضے بعضون سے اوحال سے کہ ہم
اوسپر دنیامین قسم خیر وشر سے اوات بہنچ ان نعمتون کو ازراہ تلذذ اور اعتراف نعمت کے ڈرتے یعنی عذاب الٰہی
سے مقصود ثابت کرنا خوف کا ہی تمام اوقات واحوال مین اسلئے کہ ہونا اونکا درمیان اہل اپنے کے مظنہ
تہا امن کا پس جب درجے احوال مین تو ڈرنا اونکا سوای اسلئے بطریق اولے ہوگا ۵ جز جمل ۵ فمن الله
علينا ووقانا عذاب السموم ○ إنا كنا من قبل ندعوه إنه هو البر الرحيم ○ پس بہت
سی نعمت دی ہمکو خداوند نے اوبچایا ہمکو ہواکرم کے عذاب سے تحقیق ہم پہلے اس سے یعنے دنیامین عبادت کرتے
تہی اوسکو تحقیق وہ ہی احسان کرنیوالا مہربان ۵ فتح ۵ پہر احسان کیا اللہ نے ہمپر اور بچایا ہمکو لوون کے
عذاب سے یعنے دوزخ کی ہوا سے ہی نہ لگی ہم لگے سے پکارتے تہے اوسکو بیشک وہی ہے نیک سلوک رحم والا
تفسیر سموم اصل مین ہوا گرم کو کہتے ہین جو داخل ہو مسامات مین اور یہان یہ نام رکہا گیا آگ جہنم کا
اسلئے کہ وہ ایسی ہے اور ندعوہ کے معنے عبادت کرتے تہے ہم اوسکو فقط غیر اوسکیلو یا معنے ندعوہ کے نسأله یعنے
ہانگتے ہوئے ہم اوس سے بچاو اس سے رحم والا ہی خبر رحم والا ہی کہ جب کوئی عبادت کرے اوسکی ثواب دیتا ہی اوسکو اور جب مانگے اوس سے کچہہ دیتا
ہی ۵ مد جمل ۵ تنبیه آخر تیسرے رکوع سورہ فاطر مین اللہ تعالے نے مقولہ جنتیون کا
بیان فرمایا ہی کہ جب وہ جنت مین داخل ہونگے تو یون کہینگے وقالوا الحمد لله الذي أذهب عنا
الحزن إن ربنا لغفور شكور الذي أحلنا دار المقامة من فضله لا يمسنا فيها نصب ولا
يمسنا فيها لغوب ○ غرض جب جنتی جنت مین داخل ہونگے تو اللہ تعالے کی نعمتون کا شکر بجالاوینگے
اور کہینگے حال اپنا پہلے دنیا کا یاد کرینگے کہ وہان طرح طرح کے غمون مین گرفتار تہے وہ ہم سے دور کیی اور
اوسنے ہی ہمکو ایسی جگہ مین اوتارا کہ یہان جین کرتے مین کچہہ تکلیف نہین اور اوپر کی آیت سے معلوم ہوا کہ خوف
الٰہی ہی باعث داخل ہونی جنت کا ہے چنانچہ تبیہ المغترین مین لکہا ہے کہ اخلاق اکابرین کے سے یہ ہی
تہی کہ بہت ڈرا کرتے تہے اللہ تعالے سے ابتدا حال مین اور انتہا حال مین لیکن حال انتہا مین خوف اللہ
تعالے کی عظمت وبزرگی کا موتا ہی اور لوازم خوف سے ہونا امنت کا ہی الضرر ابتدا حال مین اور انتہا حال مین حدیث
مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا صفیہ عمة رسول الله ويا فاطمة بنت محمد انقذا نفسكما من
النار فإني لا أغني عنكما من الله شيئا اور حدیث مین ہے کہ نیکی پرانی اور نابود نہین ہوتی اور گناہ بہلایا نہین جاتا
اور دیان نہ بیچنے والا ہے اللہ فنا نہین ہوگا پس ہو جیسا کہ چاہی تو بدلہ دیوے تو اور ابو سعید خدری کہتے
تہے کہ علامت سیاہی قلب کی تین چیزین ہین نہ پاوی تو ساتھہ گناہون کے خوف اور نہ طاعت سے خوشی
اور نہ نصیحت کا اثر ابو محمد مروزی رحمۃ اللہ فرماتی ہین کہ نہین شقی ہوا ابلیس مگر پانچ چیزون سے اقرار اسکیا اپنے

۵ وقرنا بالکسر
وبالفتح لغة
۵ وقال ابن
عباس وقرنا
۵ وقال ابن
عباس وقرنا
۵ وقال ابن
عباس وقرنا

گناہ کا اور نادم ہنوا گناہ سی اور نہ ملامت کی اپنی نفس کو اور جلدی نکی توبہ پر اور نا امید ہوا اللہ کی رحمت سی اور آدم علیہ السلام نے عکس اسکے کیا پس سعید ہوئے وہ پانچ چیزون سے اقرار کیا اپنی گناہ کا اور نادم ہوی اوس سے اور ملامت کی نفس کو اور جلدی کی توبہ پر اور نا امید ہوی اللہ عزوجل رحمت سی اور حاتم اصم رضی اللہ عنہ کہتے تہے کہ اگر تا فرمانی کرے تو اپنے رب کی پس جلدی کر طرف توبہ اور ندامت کی اور نہ عذر کر لوگون سے کہ عذر تیرا دینی بہت بڑا ہی اوس وزر سے کہ تیری معصیت مین ہی اور ابراہیم بن ادہم کہتے تہے کہ داخل ہونا میرا دوزخ مین اس حالت مین کہ اطاعت کرتا ہون اللہ کی محبوب زیادہ ہی طرف میرے اس سے کہ داخل ہون جنت مین اس حالت مین کہ نافرمان تہا اللہ کا اور اوزاعی کہتے تہے قرابتی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جب دیکھے اوسکو نہ دہوکا دے تجکو قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے باوجود مخالفت تیری خصلت اور سیرت اونکی سے کہ اونہون نے اپنی بیٹی فاطمہ سے فرمایا اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا اور احمد بن حرب کہتے تہے اَلْمَرْیَانِ اَنَّ لِلْمُذْنِبِ اَنْ یَّتُوْبَ الخ یعنے کیا نہین وقت آیا گنہگار کے لئے توبہ کرنیکا پس گناہ اوسکا دیوان مین لکہا ہوا ہے اور وہ کل اپنی قبر مین غمگین وسختی رسیدہ ہوگا اور اوس گناہ کے سبب سے اگ کی طرف لیجایا جاویگا اور ابن عباس کہتے تہے کہ نہین لایق ہے عاقل کو کہ ایذا دی اپنے محبوب کو پس لوگون کے مراد اس قول کی یہ ہی کہ ایذا دیتا ہے آدمی اپنے نفس کو بسبب نافرمانی رب اپنی کے اور جعفر بن محمد کہتے تہے کہ جسکو نکالا اللہ تعالے نے ذلت معصیت سی غنی کیا اوسکو بغیر مال کے اور عزت دی اوسکو بغیر کنبے کے اور انست دی اوسکو بغیر بشر کے اور بہت ایسی ہی حکایات در باب خوف الٰہی کے اور یحیی کے گناہ سے اسی کتاب مین لکہی ہین اور اخیر آیۃ سے یہہ معلوم ہوا کہ پکارے تو اللہ ہی کو پکارے اور مانگے تو اللہ ہی سے مانگے اور عبادت کرے تو اوسکی عبادت کرے اور مدد مانگے تو اوسکی مدد مانگے جیسا دلالت کرتی ہے اسپر یہہ آیۃ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اور دلالت کرتی ہے اسپر یہہ حدیث کہ ابن عباس کہتے ہین کہ تہا مین سوار پیچہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس فرمایا یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاہَکَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ الخ یعنے اے لڑکے نگاہ رکہہ حق اللہ تعالی کی یعنے احکام دینی اوسکی طلب کر نگاہ رکہیگا تجکو یعنے دنیا اور آخرت کی برائیون سے نگاہ رکہہ اللہ کو اور مراقبہ رہ پاویگا اوسکو سامنے اپنے اور جب مانگو تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگو تو مدد مانگ اللہ ہی کی اور جان کہ یہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہون اوپر اسکے کہ نفع دین تجکو ساتہہ کسی چیز کے تو نہین نفع دینگے تجکو مگر ساتہہ اوسچیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون اوپر اسکے کہ ضرر پہنچاوین تجکو کسی چیز کے تو ہرگز نہین پہنچا سکینگے تجکو مگر ساتہہ اوسچیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے بجز اوسکے کہ اٹہالیے گئے قلم اور خشک کیے گئے صحیفے ۱۲ جنتی اور دوزخیونکا بیان فرماکر اب فرماتے ہین حضرت کو کہ نصیحت کرنے پر تم قائم رہو کہ لوگ مستحق جنت ہون اور دوزخ سے بچین کسی کے بدکہاڈ پر خیال نکرو فَذَکِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّکَ بِکَاہِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ ای محمد پس نصیحت کرنہین ہے تو ساتہہ فضل پروردگار اپنے کے کاہن اور نہ دیوانہ ۱۲ **فتح** ۱۲ اب تو سمجہا اپنے رب کے فضل سے پریون والا نہین اور نہ دیوانہ ۱۲ **موۃ تفسیر** نصیحت کرنے ہمیشہ قائم رہ اور نصیحت کرنے

۱۲ اس آیت سے ثابت ہوا کہ نفس کو ذلیل کرنا اور اسکی مخالفت اور اسکی خواہش کو پورا نہ کرنا اور اسکو ہر برائی سے روکنا اور اسکو ہر نیکی پر لگانا بڑا کام ہے

۱۲ خلاصہ اس آیت کا یہ ہے کہ اپنے نفس کو ہر برائی سے روکو اور ہر نیکی پر لگاؤ

۱۲ مخالفت اور دشمنی کا تعلق اگر دین کے ساتھ ہو تو اس میں رشتہ داری کا لحاظ نہ کرنا چاہیئے

۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو اپنی فکر کرنی

مشرکون کے اور نہ رجوع کرا وس سے بسبب کہنے اونکے کے تجہکو کاہن دوسرا دیوانہ کاہن وہ ہی کہ خبر غیب کی دے
بدون اسکے کہ خدا نے اوسکی خبر دی ہو کوئی جن تابع ہوتا ہی وہ جنوں سچ خبریں بیان کرجاتا ہی اور سکو کاہن
بیان کرتا ہی اور نزول اس آیۃ کا اون لوگون کے حق مین ہی کہ پیغمبر خدا کو قافلے والونکے سامنے کاہن اور
ساحر اور مجنون کہکر مانع اسلام سے ہوتے تھے اور آنحضرت غمگین ہوتے تھے یہہ آیۃ نازل ہوئی حضرت کی
تسلی کے لئے ۵ بحر ۵ اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ بلکہ آیا کہتے ہین شاعر ہی انکا
کہنیوالے ہین ہم اوسکے حق مین حوادث زمانہ کا ۵ فتح ۵ کیا کہتے ہین یہہ شاعر ہے ہم راہ دیکھتے ہین اسپر گردش
زمانہ کی ۵ مو ۵ تفسیر حوادث زمانہ کا کہ جلدی ہلاک ہوجیسکہ اور شاعر ہلاک ہوئے اور اصحاب
اونسے متفرق ہوئے اور شوکت اونکی نہی ۵ بحر ۵ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ○
کہہ انتظار کرنیوالے تحقیق مین ساتھہ تمہارے انتظار کرنیوالون مین سے ہون ۵ فتح ۵ تو کہہ تم راہ دیکھو کہ مین
بھی تمہارے ساتھہ راہ دیکھتا ہون ۵ مو ۵ تفسیر انتظار کرنیوالے ہلاک کا پس مین منتظر ہون تمہارے
ہلاک کا یعنے مین منتظر ہون تمہارے ہلاک کا جیسے کہ تم منتظر ہو میرے ہلاک کے یہہ امر تہدید کے لئے ہے جیسے
آقا اپنے غلام کو کہے کہ جو چاہے تو مین غافل نہین ہون تجھے اور انتظار کا فور کا باطل ہوا اور انتظار پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور مین آیا کہ فرور مدر کے قتل کئے گئے اور مقہور اور قید ہوئے اور حضرت فتح یاب ۵
بحر جمل ۵ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ○ آیا فرماتی ہین ساتھہ اس
عقیدے کے عقلین اونکی یا یہہ کہ وہ سرکش ہین ۵ کیا اونکی عقلین ہی یہی سکھاتی ہین اونکو یا وہ لوگ
شرارت پر ہین ۵ مو ۵ تفسیر یعنے کیا حکم کرتی ہین عقلین اونکی اس تناقض کا قول مین کہ کاہن
اور شاعر ہی کہتے ہین اور مجنون ہی یہہ کیونکر جمع ہو مجنون کیونکر شاعر اور کاہن ہوگا اور قرائن عقلیہ مشہود
ہی یا یہہ فرمایا کہ عقلین انکی کیسا حکم کرتی ہین پس یہہ استفہام انکاری ہی ۵ جمل ۵ اَمْ یَقُوْلُوْنَ
تَقَوَّلَهٗ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ○ آیا کہتے ہین کہ بنالایا ہی قرآن کو نہ بلکہ ایمان نہین لاتے ہین ۵ فتح ۵ یا کہتے
ہین کہ بنالایا ہی قرآن کو نہ بلکہ اونکو یقین نہین ۵ مو ۵ تفسیر یعنے کافر کہتے ہین کہ قرآن کو
محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سی بنالیا ہے بلکہ یہہ وہی اونپر یعنے ایسا امر نہین ہی جیسا کہ وہ گمان کرتے
ہین بلکہ سبب کفر و عناد اونکے یہہ بہتان لگاتے ہین باوجود اسکے کہ جانتے ہین بطلان قول اپنے کا کہ
یہہ اونکا بنایا ہوا ہے اسلئے کہ عرب عاجز تھے اوسکے مانند کے بنانیسے اور نہین ہین محمد مگر ایک شخص عرب مین سے
۵ جمل ۵ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ○ پس چاہیے کہ لاوین ایک بات مانند
قرآن کے اگر راست کہتے ہین ۵ فتح ۵ پھر چاہیے کہ لے آوین کوئی بات اسطرح کی اگر وہ سچے ہین اَمْ خُلِقُوْا
مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ○ آیا یہہ پیدا کئے گئے ہین بغیر پیدا کرنیوالے کے یا خود پیدا کرنیوالے ہین
فتح کیا وہ بنگئے ہین آپ ہی آپ یا وہی ہین بنانیوالے ۵ مو ۵ تفسیر یعنے بغیر خالق کے پیدا نہین ہوئے ہین اور نہ خود خالق ہین پس
کیون ہدایت خلق پر ایمان نہین لاتے ہین اور بعضون کے نزدیک عتبہ و شیبہ کے بارے مین نازل ہوئی ہے یہہ آدمی زاد ہین تہور وغیرہ نہین ہین
کیون سمجھکر ایمان خالق پر نہین لاتے اور بعضون نے کہا کہ کیا پیدا کئے گئے ہین واسطے لاشی اور لاحساب کے

یا پہیہ پیدا کرنیوالے ہین پس نہین حکم مانتے ۵ **ج مد** ۵ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ۝ یا پیدا کئے ہین آسمان و زمین بلکہ یہہ یقین نہین کرتے ۵ **فتح** ۵ یا اونہون نے بنائی آسمان و زمین کوئی نہین یہ یقین نہین کرتے ۵ **موہ تفسیر** یعنے کیا اونہون نے آسمان و زمین بنائی ہین یعنی قادر نہین ہین انکے پیدا کرنے پر سوا ے اللہ خالق کے پس کیون نہین عبادت کرتے اوسکی بلکہ یہہ یقین نہین کرتے یعنے سوچتے نہین آیتون مین تا جانین اپنے خالق اور آسمان و زمین کے خالق کو ۵ **مد** ۵ بلکہ یقین نہین کرتے اللہ کا والا ضرور ایمان لاتے اوسکے نبی پر ۵ **ج** ۵ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ۝ یا نزدیک انکی خزانی پروردگار تیری کے ہین یا یہہ ہین غالب ۵ **فتح** ۵ کیا اون پاس ہین خزانے تیرے رب کے یا وہی داروغہ ہین ۵ **موہ تفسیر** خزانے تیرے رب کے یعنے نبوۃ اور رزق اور فضائل وغیرہا کہ جسکو جو کچھ چاہین سو دیوین یا یہہ ہین غالب کہ تدبیر کرین امر ربوبیت کو اور بیان کرین امور کو موافق خواہشون اپنے کے ۵ **مد** ۵ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ یا اونکے لئے کوئی سیڑہی ہی کہ اوسپر چڑہ کر سنتے ہین پس چاہیئے کہ لاوے سننے والا اونکا دلیل ظاہر ۵ **فتح** ۵ کیا اون پاس کوئی سیڑہی ہی جسپر سن آتے ہین تو لاوے سننے والا اونکا کوئی سند کھلی ۵ **موہ تفسیر** یعنے کیا سیڑہی ہی اون پاس کہ جسپر سے چڑہتے ہین آسمان کیطرف اور سنتی ہین کلام ملائکہ کا اور جو کچھ کہ وحی کیجاتی ہے اونکو یعنے علم غیب یہانتک کہ جان لیتے ہین جو کچھ کہ ہونیوالا ہے یعنے پہلے ہلاک ہونا بنی کا اونکے ہلاک پر اور فتحیاب ہونا اونکا انجام کار کو نہ فتحیاب ہونا بنی کا جیسا کہ یہہ اہیات بکتی ہین ۵ **مد** ۵ یا یہہ معنی ہین کہ سیڑہی ہی کہ آسمان پر چڑہکر کچھ احکام الہی سنتے ہین اور معارضہ کرتے ہین بنی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسپر کہ سنتے ہین اگر اسکے معنی ہین بالفرض تو لاوے سننے والا اونکا کوئی دلیل ظاہر ۵ **ج** ۵ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝ یا خدا کے لئے بیٹیان پیدا ہوان اور تمہارے لئے بیٹے ۵ **فتح** ۵ کیا اوسکے ہان بیٹیان اور تمہارے ہان بیٹے ۵ **موہ تفسیر** یہہ ہی انکی حماقت کا بیان ہے باوجودیکہ اپنے کو عقلمند سمجھتے ہین اور واقع مین ایسے احمق ہین کہ بیٹیونکو خود تو مکروہ کہین اور اللہ کی طرف اونکو منسوب کرین کہ ملائکہ بیٹیان خدا کی ہین عیاذا باللہ منہ غرضکہ یہہ نسبت کرنی ہر گز سچا ہے وہ پاک ہے اوس سے کہ کوئی اوسکی اولاد ہو چہ جائی بیٹیان ۵ **مد** ۵ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ یا سوال کرتا ہے تو اونسے کچھہ مزدوری رسالت پر پس یہہ چٹی سے گران بار ہوے ہین ۵ **فتح** ۵ کیا مانگتا ہے تو اونسے کچھہ نیگ سو اوسپر چٹی کا بوجھہ ہے ۵ **موہ تفسیر** مغرم اوسکو کہتے ہین کہ لازم ہو انسان پر وہ چیز کہ نہین لازم اوسپر یعنے کیا لازم ہوئی ہے اوسپر چٹی ہماری کہ اوسنے بی عزت کر دیا ہے اور باز رکھا ہی اونکو تیرے اتباع سے یعنے اسلام لانے سے ۵ **مد** ۵ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝ یا نزدیک اونکے علم غیب کا ہے پس یہہ لکھتے ہین آیا چاہتے ہین ہمارا ندیشی پس کافر یہی ہین ضرر مارا ندیشی مین گرفتار ہوے ۵ **فتح** ۵ کیا اونکو خبر ہے پہیدگی کی وہ لکھہ رکھتے ہین کیا چاہتے ہین کچھہ داؤ کرنا سو جو منکر ہین وہی آتے ہین داؤ مین ۵ **موہ تفسیر**

علم غیب یعنی کیا لوح محفوظ انکے پاس ہے کہ اوس سے لکھکر خبر دیتے ہین لوگون کو سیانتک کہ کہتے ہین کہ ہم مرینگے
کے نہین اور اگر جیسے کہ یہی تو عذاب ہمکو نہین ہونیکا اور کام محمد کا اور قیامت باطل ہے یا کہتے ہین کہ محمد حادثۂ عظیم
مین گرفتار ہونگے گرفتار ہوے یعنی ضرر کید و بد اندیشی کا انہین پر عود کریگا اور تو اے محمد محفوظ رہیگا اور اس
کید سے مراد وہ مکر ہے کہ کافرون نے دارالندوہ مین جمع ہوکر مشورۂ قتل اور اخراج پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا
تہا اور آخر الامر وہی مقتول و مغلوب ہوے بدر مین ۵ **مد بحر** ۵ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ آیا انکے لئے کوئی معبود ہی سوائے خدا کے جو ہی سوائی خدا کے پاکی ہے خدا کے لئے اوسچیز سے کہ شریک مقرر کرتے
ہین ۵ **فتح** ۵ کیا اونکا کوئی حاکم ہے اللہ کے سوا وہ اللہ منزا لاہے انکے شریک بتانے سے ۵ **مو** ۵
تفسیر کوئی معبود ہی سوائی خدا کے کہ بچاوی اونکو اللہ کے عذاب سے یا مدد کرے اونکی یا رزق دیوے ۵
مد ۵ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝ اور اگر دیکھین ایک ٹکڑے کو
آسمان سے گرا ہوا کہین یہہ ایک ابر ہے دلدار تہ بستہ ۵ **فتح** ۵ اور اگر دیکھین ایک تختہ آسمان سے گرتا کہین
یہہ بدلی ہی گاڑی ہے ۵ **مو** ۵ **تفسیر** یہہ جواب قول کفار کا ہے کہ وہ کہتے تہے اگر تو اے محمد سچا ہے تو
ہمپر ایک ٹکڑا آسمان سے لاتا ہلاک ہووین ہم اوسپر فرمایا کہ موجب انکی کہنے کا نہین اگر ایک ٹکڑا آسمان سے
گرے عذاب کے لئے تو کہین یہہ ابر ہے غرضکہ باوجود اسکے بھی ایمان نہ لاوین ۵ **مد بحر** ۵ فَذَرْهُمْ
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝
پس چہوڑ اونکو یہان تک کہ ملین سامنہ اوسدن اپنے کہ اوسمین بیہوش کئے جاوین گے اوسدن کہ دفع
نکرے اونسے ذرا بھی اونکا کسی چیز کو اور نہ مدد دیے جاوین یعنے عذاب کے دفع کرنے مین ۵ **فتح** ۵ سو تو چہوڑ
اونکو یہان تک ملین اپنے دن سے جسمین اپنر گرا کا پڑیگا جسدن کام نہ آویگا اونکو اونکا داؤ کچہہ اور نہ اونکو
مدد پہنچیگی ۵ **مو** ۵ **تفسیر** بیہوش کئے جاوین گے یہہ بوقت نفخہ پہلے کے ہوگا اور یہہ حکم پہلے قتال کے
تہا ۵ **مد** ۵ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور تحقیق ظالمون
کے لئے ایک عذاب ہے غیر اسکے ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے ۵ **فتح** ۵ اور ان کہنگار ونکو ایک مار ہے
اوس سے ورے پر وہ بہت لوگ نہین جانتے ۵ **مو** ۵ **تفسیر** ان ظالمون یعنے مشرکون کے لئے غیر
عذاب آخرۃ کے دنیا مین بھی عذاب ہے یا مراد قتل ہونا بدر کے اور قحط سات برس کا اور غیر ذٰلک ولیکن اکثر اونکو نہین جانتے کہ جہنم کیا چیز ہے صبر کرنا
کہ واقع ہووے عذاب پس فرمایا ۵ **مد** ۵ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ
بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ اور صبر کر واسطے
حکم پروردگار اپنے کے تحقیق تو سامنے آنکہون ہماری کے ہے اور پاکی سے یاد کر ساتہہ تعریف پروردگار اپنے کے
جسوقت کہ صبح کو اوٹہے تو اور بعض اوقات شب مین پاکی سے یاد کر اور پیچہے غائب ہونے ستارون کے بہی
۵ **فتح** ۵ اور تو ٹہیرا رہ منتظر اپنے رب کے حکم کا کہ تو ہماری آنکہون کے سامنے ہے اور پاکی بول اپنے رب کی
خوبیان ملا کر جسوقت کہ تو اوٹہتا ہے اور کچہہ رات مین بول اوسکی پاکی اور پیٹہہ دیتے وقت تارون کے
۵ **مو** ۵ **تفسیر** صبر کر واسطے حکم رب اپنے کے ساتہہ مہلت دینے اونکے اور جو کچہہ کہ لاحق ہو تجھکو اسمین

مشقت تو سامنے آنکھوں کے ہماری کے ہی دیکھتی ہیں ہم تجکو اور نگہبانی کرتے ہیں ہم تیری اور جسوقت کہ اوٹھی تو لیئے نماز کے لئے اور مراد اوس سے وہ تسبیح ہے جو بعد تکبیر کے پڑھتے ہیں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ یا یہہ مراد ہے کہ جس مکان سے اوٹھے تو یا مبند سے اوٹھو تو اور صحیح غائب ہونے ستاروں کے یعنی آخر رات میں اور مراد حکم کرنا ہے ساتھ کہنے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کے ان اوقات میں اور بعض نے کہا تسبیح سے مراد نماز ہے کہ جب اوٹھی تو سوتے سے نماز تہجد پڑھ اور مِنَ الَّیْلِ سے مراد نماز عشائین یعنی مغرب عشا ہیں اِدْبَارَ النُّجُوْمِ سے نماز فجر کی ۱۲ ملا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ کہا حق ہے علے کل مسلم حین یقوم الی الصلوٰۃ ان یقول سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لِاَنَّ اللّٰهَ یقول لنبیہ وسبح بحمد ربک حین تقوم ۱۲ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بیٹھا کسی مجلس میں لغو یعنی کلام بیفائدہ و بیہودہ پھر کہا پہلے کہ سے ہونے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۱۲ تو کہ ہوگا کفارہ اون گناہون اور لغو کا کہ درمیان بیٹھنے اور اوسکے پڑھنے کے کئے ہیں اور اگر مجلس خیر کی ہو اجر و احسان زیادہ ہوگا ۱۲ **بحر در المنثور** اور شریق ہوذلی سے روایت ہی کہ کہا کہ حاضر ہوا میں حضرت عائشہ کے پاس اور پوچھا میںنے اونسے کہ ساتھ کیجئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تھے جب بیدار ہوتے تکو پس فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پوچھی تونے مجھسے ایک ایسی بات کہ نہیں پوچھا مجھ اوسکو کسی نے پہلے تیرے تھی جب جاگتے تو تکو تکبیر کہتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتے دس بار اور کہتے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ دس بار اور کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ دس بار اور استغفار پڑھتے دس بار اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتے دس بار پھر کہتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ دس بار پھر شروع کرتے نماز روایت کی یہہ ابو داؤد نے اور کہا حضرت علی نے کہ بلا شبہہ تم سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے کسی مجلس میں یا نماز پڑھتے پڑھتے کتنے ایک کلمے ہیں پوچھا میںنے حضرت سے فائدہ اون کلموں کا پس فرمایا اگر کلام خیر کیا ہوتا ہی یعنی مجلس وغیرہ میں تو ہوتے ہیں یہہ کلمے مہر اون کلاموں پر روز قیامت تک اور اگر کلام برا کیا ہوتا ہے تو ہوتے ہیں یہہ کلمے کفارہ اوسکے لئے وہ کلمے یہہ ہیں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ف یہہ اون کے لیئے محفوظ رہتے ہیں تغیر و تبدیل سے اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ پڑھنے والا اسکا محفوظ رہتا ہی کفر سے اسلئے کہ سوائی کفر کے کوئی عمل اگرچہ کیسہ ہو عمل کو نہیں نابود کرتا ۱۲ ع ۱۲ اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رض کو کہ بی بی حضرت کی ہیں اسحال میں کہ تحقیق نکلے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس سے صبح کو جسوقت کہ نماز پڑھی صبح کی لیئے مسجد صبح کی اونکے گھر میں اور جویریہ اپنے مصلے پر بیٹھی کرتی ہیں ہیں پھر پھرے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعد ہونے وقت چاشت کے اور حال یہہ کہ وہ بیٹھی ہیں پس ایسے وقت میں حضرت نے فرمایا ہمیشہ رہی تو اوسی حالت پر کہ چھوڑا تھا میںنے تجکو اوسپر لیئے صبح سے اب تلک بیٹھی ہوئی ذکر میں مشغول ہے کہا جویریہ نے ہاں فرمایا کہ تحقیق کہے میںنے پیچھے تجھ اوسکے تیرے کے چار کلمے تین بار اگر تولے جاویں ساتھ اوسکے کہ پڑھی تونے ابتدا اس دن کے سے تو البتہ بھاری ہووین اوسپر یہہ کلمے وہ کلمے یہہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ

وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنے پاکی ہی اللہ کو اور تعریف ہی اوسکو بقدر گنتی خلق اوسکے اور بقدر مرضی ذات اوسکے اور موافق بوجہہ عرش اوسکے اور موافق بمقدار کلموں اوسکے ف علماء رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ اسطرح کے ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہے اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہی کہ جب بندہ لا الٰہ الا اللہ عدد خلقہ کہتا ہے تو اللہ تعالے ملائکہ کو فرماتا ہے کہ اس بندے کیلئے لا الٰہ الا اللہ بقدر گنتی مخلوق کے لکھو اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ثواب اور فضیلت کہ بندہ اوسکی آرزو رکھتا ہے اللہ تعالے سے اوسکے اعمال نامہ اپنے مین بغیر عمل کئے پاویگا پس سبب اوسکا پوچھیگا حکم ہوویگا کہ یہہ عمل ہے کہ آرزو اوسکی لیگیا تھا ٹھ ٹھ اور روایت مین آیا ہے کہ آئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کے پاس کہ بی بی حضرت کی تہین اور آگے اونکے چار ہزار گٹھلیان کھجور کی تہین کہ تسبیح پڑہتی تہین ساتھہ اونکے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق تسبیح پڑہی مینے جیسے کہ گذرا ہوا مین تیرے سر پر بہت اس سے یعنی اتنی تسبیح پڑہی مینے اس تھوڑی سی دیر مین کہ تیری تسبیحات سے ثواب مین زیادہ ہی کہا صفیہ نے سکھاؤ مجکو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہہ یعنے وہ تسبیح یہہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ یعنے پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی اوسکے کہ پیدا کیے ہے اور فرمایا کہ جو کوئی کہے ہر صبح وشام سبحان اللہ سو بار گویا کہ سو حج کئے اور جو کوئی کہے ہر صبح وشام الحمد للہ سو بار گویا کہ سوار کیا غازیون کو خدا تعالے کی راہ مین سو گھوڑے پر اور جو کوئی کہے ہر صبح وشام سو بار لا الٰہ الا اللہ گویا کہ سو بردے حضرت اسمعیل کے اولاد سے آزاد کئے اور جو کوئی کہے ہر صبح وشام سو بار اللہ اکبر گویا کہ نہین آویگا کوئی اوسروز مین ساتھہ عمل کے کہ بہتر ہو اوس سے یعنے اسکے برابر لیکو ثواب نہین مگر جو شامل اسکے پڑہے یا زیادہ اس سے اور فضائل تسبیح اور تحمید کے بہت اسے مین جو چاہے مظاہر حق اور ظفر خلیل وغیرہ مین دیکھہ لے اور مجالس الابرار مین جو اسباب بلا کے دفع کے لکھے ہین اذا سبحہ تسبیح کو بھی لکھا ہے کہ تسبیح روکتی ہے بلا کے واقع ہونیکو اسلئے کہ روایت کیا گیا ہے کہ اونون نے کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ منع کرتا ہے عذاب کو اور دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالی کا یونس نبی ع کے حق مین فَلَوْلَا اَنَّہٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِہٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ یعنے اگر یونس تسبیح کہنے والے نہوتے تو ٹہیرے رہتے مچھلی کے پیٹ مین روز قیامت تک اور یہی تسبیح اونکی وہی جو بیان کی اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک مین فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یعنے پکارا اندھیری مین یہہ کہ نہین کوئی معبود سوائی تیرے پاکی ہے تجکو بیشک مین ظالمون سے ہون پھر اللہ تعالے نے اسکے بعد فرمایا فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے پس قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور ایسہی نجات دیتے ہین ہم مومنون کو اور روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ما من مکروب یدعو بہذا الدعاء الا استجیب لہ یعنے نہین ہے کوئی غم دیدہ کہ دعا کرے ساتھہ اس دعا کے مگر کہ قبول کیجاتی ہے اوسکے لیے اور روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کیا نہ خبرون مین تمکو ساتھہ ایسی ایک چیز کے کہ جب اوترے تم مین سے کسی پر کرب یا بلا پھر دعا کرے ساتھہ اسکے نکالدے اللہ تعالے اوس سے عرض کیا گیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا دعاء ذی النون یعنے یونس کی نہے لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اور تسبیح وتحمید ہی پر کیا مقرر ہی آدمی کو چاہیے کہ ہر وقت

ف علماء رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ اسطرح کے ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہے اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہی کہ جب بندہ لا الٰہ الا اللہ عدد خلقہ کہتا ہے تو اللہ تعالے ملائکہ کو فرماتا ہے کہ اس بندے کیلئے لا الٰہ الا اللہ بقدر گنتی مخلوق کے لکھو

وہر ساعت اوسکی طاعت وعبادت مین مصروف ہی اور عبادت سی کچھہ ذکر اللہ اور نوافل وغیرہ ہی مقصود نہین بلکہ قاعدہ کلیہ درباب طاعات وعبادات کے یہہ ہے کہ جو عمل وفعل کہ اونمین ایک صفت ان صفتون مین سے ہو موجب ثواب وباعث اجر کے ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ سبب ہو اللہ تعالے کے ذکر اور دوستی اور تعظیم اور انقیاد احکام اوسکا اور یاد دلانیوالا ہو احوال عاقبت اور امور آخرت کا اور باعث ہو اور نفع خلق اللہ کے اور دفع ایذا کے اون سے اور دور کرنیوالا ہو اوصاف بدسی مانند بغض اور حسد اور کبر یا اور طمع اور حب دنیا اور غفلت کے عقبے سے اور مانند غیبت اور جھوٹ اور چغل خوری اور فحش اور لغو کے اور نزدیک کرنیوالا ہو انہی صفتون کے مانند صبر اور توکل اور رضا اور تسلیم اور ذکر اور فکر اور قناعت اور مانند انکے کے جو خلل اور عیب کہ اونمین ایک امران امور سے پایا جاوے موجب اجر آخرت کا ہوتا ہے لیکن شرط یہہ کوئی وجہ وجوہ منع شرعی سے اوسمین وارد نہوئی ہو اور نزدیک ہو ساتھہ نیت صحیحہ کے کہ کوئی عمل بدون نیت قلب کے مقبول نہین ہوتا ہے کہ حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ نص قطعی ہی اسپر کیا خوب کہا ہی حضرت ابوسعید ابوالخیر نے ؎ خواہی کہ شوی دل تو چون آئینہ ۔ ذرہ چیزے مرون کن از درون سینہ ۔ حرص وامل وغضب وغیبت وغل ۔ بخل وحسد وریا وکبر وکینہ ۔ ربا عی دوسری ؎ خواہی کہ شوی منزل قرب مقیم ۔ یہ چیز بفض خویش فرما تعلیم ۔ صبر وشکر وقناعت وعلم ویقین ۔ تفویض وتوکل ورضا وتسلیم ۔ ٹھہ چار باب وغیرہ ٹھہ حضرت مجدد رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ذیع وشر امین جو رعایت شرعیت کی ہے تو وہ بھی داخل ذکر ہے کذا فی المکتوبات ۔ **سورۃ النجم مکیۃ** اِلَّا الَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ الآیۃ سورۂ والنجم مکی ہے نازل ہوئی یہہ بعد سورہ اخلاص کے اور اسکو لکھا بعد سورہ طور کے اسلئے کہ طور ختم کی گئی ہے ساتھہ قول اللہ تعالے کے وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ اور یہہ شروع کی گئی ساتھہ قول اللہ تعالے کے والنجم اور وجہ مناسبت کی یہہ ہے کہ طور مین ذکر ہے مومنین کی ذریۃ کا اور اسکا کہ وہ تابع ہین اپنے باپون کے اور اسمین ذکر ہے ذریۃ یہود کا اس آیۃ مین ہُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّۃٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّہٰتِکُمْ الخ روایت کیا ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور احدی نے اپنی سندون سے ثابت بن حارث انصاری سے کہ کہا تھے یہود کہتے جسوقت کہ بلا ہوتا اوسمین کوئی لڑکا جیوتا کہ یہہ صدیق ہے پس پہنچی یہہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نے کہ جھوٹے ہین یہود ما من نسمۃ یخلقہا اللہ فی بطن امہ الا انہ شقی او سعید یعنی نہین ہے کوئی جان کہ پیدا کرتا ہے اوسکو اللہ ماں کے پیٹ مین کہ وہ شقی ہوتا ہی یا سعید اور اوتاری اللہ نے اوپر یہہ آیۃ ہُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ الخ اور جلد کہا ہے مومنین کے حق مین اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانَ الخ اور جگہ کہا اس جگہ بڑے کفار کے حق مین وَاِنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی خلاف اوس مضمون کے کہ ذکر کیا مومنین صغار کے حق مین یعنے وہان تو یہہ ہے کہ مومنون کی اولاد بھی اونکے عملون کے سبب سے درجہ عالی کو پہنچیگے اور یہان کی آیۃ سے معلوم ہوا کہ کافرونکو کسیکی عمل سے کچھہ فائدہ نہین ہے سوائے اپنے عمل کے کہ ایمان لاوین اور یہہ وجہ نادر ہے مناسبت مین اور آئین اس سورہ کی بیاسٹھہ ۶۲ ہین اور کلمات تین سو ساٹھہ اور حروف ایکہزار چار سو پانچ اور رکوع تین ٹھہ تناسق الدرری تناسب السور وغیرہ ٹھہ ربط دونون سورتون مین یون ہے کہ سورۂ طور مین بیان ہے توحید وحقیقت کا اور بیان ہے باطل کرنے کفر اور اقوال کفار کا اور خبر ہین ہین اگلی امتون کی کہ موحدین کو نجات ہوئی اور کافر ہلاک ہوی اور اسمین تسلی دی ہے

آنحضرت کے قلب مبارک کو اور سورہ والنجم ہی ایسی ہے کہ اوسمیں بیان ہے حقیقت رسولوں اور قرآن کا اور رد ہی اقوال مشرکین کا اور مذکوری اوسمیں مدح مؤمنوں کی ۵ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱ والنجم اذا هوی ۲ ما ضل صاحبکم وما غوی ۳ وما ینطق عن الهوی ۴ ان هو الا وحی یوحی ۵ قسم ہے تاروں کی جب گرے یعنے ڈوبے بہکا نہیں تمہارا رفیق اور بے راہ نہیں چلا اور نہیں بولتا اپنے جی سے یہ تو حکم ہے جو پہنچتا ہے اوسکو ۵ تفسیر نجم سے مراد ثریا ستارہ ہی یا تمام ستارے اذا هوی یعنے جب غروب ہوں یا ظہر قیامت کے اور جواب قسم کا محذوف ہے یعنے نہیں غائب ہوا اور نہیں ٹیڑھا ہوا قصد حق سے اور لفظ صاحبکم میں خطاب ہے قریش کو وما غوی اور غلط نہیں کیا لہ کو جمع اتباع باطل کے اور مخصوص کیے کہا کہ ضلال نقیض ہدیٰ کی ہے اور غی نقیض رشد کی یعنے محمد راہ یافتہ راشد ہے اور نہیں ہے جیسا کہ مشرکان کرتے ہیں اوسکو ضلال و غی کی طرف اور بات نہیں کہتا ما ینطق یعنے جو کچھ قرآن سے تمہارے پاس آتا ہے وہ کلام اپنی رائے و خواہش سے کہا ہوا بلکہ وحی ہے اللہ کی طرف سے آتی ہے اوسکے پاس فرشتہ کا نازل ہونا اس آیہ سے اوسکے کہ نہیں جز خدا کوئی کا علم غیب کا انبیاء کے لئے اور جواب سلوبوں دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ارشاد کیا انبیاء کے لئے اجتہاد کرو اور قیاس کیا اور یہ ہوا وہ اجتہاد و قیاس کے بولنا ہوئے سے ۵ مد ۵ مراد یہاں ہر سب ستارے ہیں یا ثریا یا جنس یا زہرہ ہے فقط اور بقول بعض کے وہ ستارہ ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کی پیدائش کے وقت ٹوٹے اور بقول وہ ستارہ ہیں کہ جو شیاطین پر پھینکے جاتے ہیں اور بقولے نجوم قرآن مراد ہیں یعنے قسم ہے رسولوں اور آیتوں قرآن کی جب اوترین اور بقولے نجم یہاں پر مراد ہو اور اما حضرت صادق نے کہ مراد ستارہ وجود محمد کا ہی صلے اللہ علیہ وسلم کہ اور شب معراج میں آسمان سے یا طلوع کرتا ہوا آسمان پر اوس شب و رات نہیں ہوتا ہے کہ یعنے کلام باطل نہیں کرتا ہی جیسا کہ مشرکین کہ قرآن اپنے دل سے بنا تا ہے تفسیر حسینی میں لکھا ہی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آشکارا کی مشرکوں کے سطحوں شروع کیا کہ معبودگان ہو کیا اپنے باپوں کے دین سے اور نظارکی جس جگہ نے فرمایا والنجم اذا هوی اصل صاحبکم وما غوی اور صاحب سلمہ کہا آنحضرت علیہ السلام حلم کے کہتے ہے ساتھ صحبت کے کافر دنیا دعوۃ کے لئے ۵ فجر معا ۵ بخاری و مسلم وغیرہما نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ اول سورہ کہ نازل کیا گیا اوسمیں سجدہ والنجم ہے پس سجدہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور سجدہ کیا سب لوگوں نے سوا ہی ایک شخص کے کہ دیکھا میں نے اوسکو کہ لی ایک مٹھی مٹی کی پس سجدہ کیا اوسپر پس دیکھا میں نے اوسکو بعد اسکے کہ قتل کیا گیا کافر اوہ امیہ ابن خلف تھا اور روایت کیا ابن مردویہ نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورہ والنجم میں اور سجدہ کیا اونہوں نے کہ حاضر تھے جنس جن و انس اور شجر نے اور روایت میں آیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی سورہ والنجم پس سجدہ کیا اوسمیں مسلمانوں اور مشرکوں اور جن و انس نے اور قتادہ سے منقول ہے والنجم اذا هوی کی تفسیر میں کہ کہا کہا عتبہ ابولہب کے بیٹے نے کہ بلاشبہ

---

۱ قولہ ای الذی یظن ان ... الخ

۲ قولہ ... الضلال ... الخ

۳ قولہ ... الخ

۴ قولہ ... الخ

۵ قولہ ... الخ

مین کا فرمواسا ہتدب مجر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو نہین فرستا قوا سس سے کہ سلط کرے اللہ مجر
کتا اپنا پس نکلا ابولہب بکا بیٹا ساتھ لوگون کے سفر مین یہانتک کہ جب پہنچے ایکساہ مین تو سنی لوگون نے آواز
شیر کی پس کہا اوسنے کہ ہر ہر ہی کہا نیکا ارادہ رکھتا ہے پس جمع ہوئے لوگ گرداوسکے اور اوسکو محمن کر لیا تا
کہ جب سوئے لوگ تو آیا شیر اور پھاڑ لیا اوسکو سا تھیون سے اوسکے ۱۲ **درمنثور** ۵ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝
ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ سکھایا ہی محمد کو فرشتہ بہت قوہ والے صاحب جن نے
پس سیدہا کھڑا ہوا وہ فرشتہ اور وہ کنارہ بلند آسمان پر تہا ۵ **فتح** ۵ اوسکو سکھایا سخت قوتون والے نے
زور آور نے پھر سیدہا بیٹھا اور وہ تہا اونچے کنارہ آسمان کے ۵ **موضح** **تفسیر** شدید القوی سے مراد
جبرئیل ہین جمہور کے نزدیک اور حال اونکی قوۃ کا یہ ہے کہ قوم لوط کی بستیان ہتہ زمین سے اپنے پر کے اوپر اٹھا
آسمان تک پہنچا مین پھر الٹ دین اور قوم ثمود پر ایک چیخ ماری پس صبح کی اونہون نے زانو ون پر گرے
ہوئے یعنے مردہ اوندہے پڑے ہوئے پس سیدہا کھڑا ہوا اپنی صورۃ اصلی پر نہ اوس صورۃ پر کہ وحی لانے کے
وقت بنا لیتے تہے کہ دحیہ کلبی کی صورۃ سنکڑے آتے تہے آدمیہ سلیے ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا تہا کہ
دیکھین اونکو صورۃ اصلی مین پس سیدہے کھڑے ہوئے حضرت کو دکھا سکے لیے افق اعلی مین کہ وہ مطلع آفتاب
کا ہے پس بہر دیا کنارہ اور کہا ہے بعضے عالمون نے کہ نہین دیکھا جبرئیل کو کسی نبی انبیاء علیہم السلام مین سے
سوائی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بار اکبار زمین مین اور ایکبار آسمان مین ۵ **مدارک** ابن مسعود سے منقول ہے
کہ کہا دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو اونکی صورۃ اصلی مین سا تھ اونکے چھہ سو پر تہے
ہر پر نے روک لیا تہا کنارہ آسمان کو ساری حدت بیان کرتی ہے ۵ **درمنثور** کنارہ بلند آسمان پر
تہا کہ نہا دیا کے نزدیک مطلع آفتاب کے ہے آواسمان مین ہے کہ معنی آیت کے یہ ہین کہ سیدہی اور برابر کھڑے
جبرئیل اور محمد شب معراج مین افق آسمان پر انہی پس تصویر دی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگی اور بقول
بعض کے ضمیر ہوگی پروردگار کی طرف لیتے سیدہے کھڑے ہوئے جبرئیل اور وہ افق اعلے پر تہے یعنے وہان
اپنی اصلی صورۃ پر تمام ہوتے اور آیا ہے کہ جبرئیل ہمارے پیغمبر کے پاس بصورۃ آدمی کے آتے تہے جیسکہ اور
انبیاء کے پاس آتے ہے الیا آنحضرت نے اونکو فرمایا کہ صورۃ اصلی پر اپنے کو دکھا دو میرے تئین پس دو بار
دکھایا ایک تو مین پر جانب مشرق کے کہ افق اعلے عبارت اوس سے ہے اوسوقت کہ رسول علیہ السلام حرا
مین تہے جبرئیل جانب مشرق کے ظاہر ہوئے اور اونکے وجود سے مغرب تلک تمام کنارہ آسمان کا مسدود
ہوا رسول علیہ السلام کو غش آگیا پس جبرئیل نے بصورۃ آدمی کے ہوکر آنحضرت کو گلے سے لگایا اور غبار اپنے چہرہ
مبارک سے پونچھا ثم دنی فتدلی مین اسکا ہے اور دوسری بار سدرۃ المنتہی کے پاس صورۃ اصلی اپنی آنحضرت کو
دکھائی تہی شب معراج مین اور اونکی صورۃ پر کسی پیغمبر نے سوائے ہمارے پیغمبر کے نہین دیکھا ۵ **بج** ۵
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَاٰى ۝ پھر نزدیک ہوا اور اوتر آیا پس پہنچا مسافت دو کمان کو یا نزدیک تر اوس سے پس پہنچا بندہ خدا کو جو کچھ کہ پہنچایا جھوٹ داخل نکیا دل پیغمبر نے اوسچیز مین کہ دیکھا ۵ **فتح** ۵ پھر نزدیک ہوا اور ڈھلک آیا

پھر رہ گیا فرق دو کمان کا میانہ یا اوس سے بھی نزدیک پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندی پر جو بھیجا جھوٹ نہ نکلا دل نے جو دیکھا ۱۲ **موضح** **تفسیر** پھر نزدیک ہوا جبریل سو خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے قدر کی پس زیادہ ہوا قرب سے مین اور قوسین سے کمانین عرب کی مراد ہین اور کلام عرب مین اکثر اندازہ ساتھ مانن اور نیزہ اور کوڑے اور ذراع اور باع کے آیا کرتا ہے جیسا کہ یہہ ہے لا صلوٰۃ ولا کلام الا ان ترفع الشمس مقدار قیدین اور حدیث مین آیا ہے لقاب قوس احدکم من الجنۃ وموضع قدہ خیر من الدنیا وما فیہا والقاب السوط یا نزدیک تر یعنے بحسب اندازہ تمہارے کے جیسکہ فرمایا اور بیدون اور یہہ تمثیل ہے کہ وہ خطاب کیے گئے مین بحسب بلاغت اوسکے اور مقدار سمجھنے مکہ اور عرب کہا کرتے ہین ہذا قدر رمحین او اقصر وقیل او ادنیٰ الی عبدہ یعنے طرف بندے خدا کے ما اوحیٰ تفخیم یعنے تعظیم منظور ہے اوس وحی کی کہ مبہم طرف حضرت کے بعضون نے کہا ہے کہ یہہ وحی ہمچی حضرت کی طرف الی الجنۃ فرحۃ علی الانبیاء حتی مدخلہا انتہاک ما کذب الفؤاد یعنے جھوٹ داخل نہ ہوا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دل مین اوسچیز مین کہ دیکھا او سکو اپنی نظر سے کہ وہ صورت جبریل کی تھی یعنے مین کہا انکے دل نے او سچیز کو کہ دیکھا اوسنے تمیز بھی کیا تھا مین اور اگر کہتا یہہ البتہ سکو ہوتا جھوٹا اسلیے کہ پہچانتا تھا اوسکو اور یہہ ہے کہ محمد نے دیکھا اور سکو اپنی آنکھون سے اور پہچانا اور سکو اپنے دل سے اور نہین شک کیا اوسکے جو دیکھا مین اور بعضون نے کہا ہے اور ہی یعنے جو چیز دیکھی اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے محمد کو اوسکی آنکھون سے اور بعضون نے کہا دل سے دیکھا ۱۳ **موضح** پھر نزدیک ہوا اور اترا جبریل اوسکے کلام کرنے کے تھا حضرت سے حتی کہ جملہ فاوحی الی عبدہ مبہم رہا ہے اور نزدیک ایک جماعت کی قسمہ دنیا کی حالی طرف پھر نی سے یعنے نزدیک ہوا خالق صلے اللہ علیہ وسلم سے کمسافت دو کمان کو پہنچا اور حدیث معراج مین بھی یہہ معنی مذکور ہوئے ہین اور بقول مجاہد کے یہہ معنی ملین دیے جبریل سے یعنی آہستہ بقول ضحاک کے دانی محمد سے یہہ قدر کے فاصلے سے فکان قاب قوسین او ادنیٰ اور بقول بعض کے یعنی قاب قوسین کے معنی قاب قوسین کے یہہ ہین کہ قریب ہوا مثل دو سیدے کمان کے اور بقول بعض کے یعنی قرار اعین کے ہے اور یہہ ہین لغات عرب کی یہہ بھی ہے کہ ایک کسی عہدی ایسی چاہتے ہے کہ ٹوٹے نہین تو ہر ایک دو شخص کہ رہتے ہون مین سے کمان کے پس لیکر دونون کمانون کو ملاتے ہے دونون معانے رہیتے ہے اور یہہ میل اونٹ ہے نہایت مضبوطی پہ ہوا موافقت کے لیے ہوتا ہے اسطرح کہ ہر اونٹ کے رضا رایا ہے مع رضا دوسرے کی او غضب مانگ ہے مع غضب دوسرے کے ہو پس اس آیت مین بیان اوسکا ہوا محبت اور قرب پیغمبر کا ساتھ خدا کے اور یہہ کہ ایسا تھا کہ یا مامور ہوا ہے مقبول پیغمبر کا مقبول خدا کا اور مردود پیغمبر کا مردود خدا کا ہے اور یہہ جو فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحیٰ مضمون اس وحی مین ہے قول اسکے مین بعض نے کہا وہ یہہ ہے ان الجنۃ فرحۃ علی الانبیاء حتی مدخلہا انت وعلی الامم حتی مدخلہا امتک اور بقول بعض کے یہہ ہے کہ امت تیری طاعت تیری جانا مین نے اور نافرمانی بھی کرین گے طاعت اونکی میری رضا سے ہوا اور معصیت میری قضا سے جو چاہے کہ میری رضا سے ہوگا اگرچہ ہووے قبول کرنا مین اور جو چاہے کہ میری قضا سے ہوگا اگرچہ بہت ہووے عفو کرونگا مین اسلیے کہ رحیم ہون علیم ہون ما کذب الفؤاد الخ یعنے جھوٹ نہ کہا محمد کے دل نے او سچیز مین کہ دیکھا یعنے نیچے دیکھنے حق کے شب معراج مین جیسا کہ تمثل

معراج مین ثابت ہی اور بقول بعض کے جبرئیل کو دیکھا کہ چھ سو بازو رکھتے تھے اور بیچ دیکھنے حضرت کے خدا کو
شب معراج مین دو قول ہین ایک جماعت کے نزدیک چشم دل سے اور نزدیک اکثرون کے چشم سر سے دیکھا اور
سبب اس اختلاف کا یہہ ہے کہ حضرت عائشہ وغیرہا نے قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو رأیتہ بقلبی بحسب
فہمید اپنے کے رویت دل پر حمل کیا ہے والا بقول اکثر صحابہ کے چشم سر سے دیکھا اور نزدیک عائشہ رض کے مراد
ما کذب الی آیۃ مین جبرئیل ہین اور حدیثین دونون طرحونکی کتب حدیث اور تفاسیر مین روایت کی گئی ہین ۱۲

بحر ۵ افتمرونہ علی ما یری ۵ آیا تم گفتگو کرتے ہو پیغمبر سے اسپر مین کہ دیکھتا ہے ۵ **فتح** ۵ کیا اوا
سے جھگڑتے ہو اوپر جو اوسنے دیکھا ۵ **مو** ۵ **تفسیر** مجادلہ کرتے ہو پیغمبر سے اوسپر کہ دیکھا اور دفع اور
تکذیب اوسکی چاہتے ہو اور مجادلہ کفار کا یہہ تہا کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے معراج کی خبر دی تو
کافرون نے کہا کہ اگر سچ کہتا ہے تو بیت المقدس کی کہہ اور قافلہ کہ وسکو ف کیا ہے کہان تہا اور
ایسہی اور نشانیان رہا دی پوچھین واسطے امتحان صدق اوسکے کہ اسلیے کہ جانتے تہے کہ حضرت نے بیت المقدس
اور راہ اوسکی نہین دیکہی ہے اور حق تعالے نے اوسکے سوال کے وقت تمام پردے اوسکی نظر کے اگہے اوٹہا دیے
اور سب چیزین اوسپر ظاہر کین جو کچہ کہ کافر پوچہتے تہے آنحضرت بتاتے تہے تاہم کفار کفر سے باز نہ آئے ۵
بحر تنبیہ یہہ باتین جو ند کور ہوئین باعث الم و رسول کے ایذا کے تہین پس بیشمار لعنت اللہ کی دنیا
اور آخرت مین وارد ہوئی ومن تفتیش کے بیان مین کہ اوسکے ربط سے اوپر ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ
لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا ایذا دینے کے سوں مردون اور عورتون کے
ایذا دینے کی بیان فرمائی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا
بھتانا واثما مبینا ایذا دینے والی کافتے ایمان کرتے ہے اللہ کے لیے وہ عیب
جنے وہ نہ کیا ہی یعنے اولاد اور شریک اوسکے مقرر کرتے ہے اور جہلانے ہے اوسکے رسولون کو کذا بے اہجالین اور
عجب نہین کہ مراد تمام گناہ ہون کہ بند جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالی کو نہایت رنج ہوتا ہے اور حضرت کے
آگے عمل اونکے امتیون کے جب پیش ہوتے ہین تو انکا ایذا ہوتی ہے جیسا کہ بعض روایات سی معلوم ہوتا ہے
واللہ اعلم ۵ ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی عندھا جنۃ المأوی اور تحقیق
دیکہا تہا محمد نے اوس فرشتہ کو ایک بار دوسری نزدیک سدرۃ المنتہی کے نزدیک اوس سدرہ کے ہے
بہشت آرام کا ۵ **فتح** ۵ اور اوسکو اسنے ایک بار دوسری اترتے دیکہا ۵ **مو** ۵ **تفسیر** ایک بار دوسری یعنی دیکہا ہی رسول خدا علیہ السلام نے جبرئیل کو اوسکی
صورت اصلی مین ایکبار دوسری تک سدرہ کے جیسا کہ اول اس سورہ مین مذکور ہوا اور بقول ابن عباس رض کے
معنی رآہ کے یہہ ہین کہ دیکہا رسول خدا نے خدا کو ایکبار دوسری اسلیے کہ ابن عباس رض نے کہا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو شب معراج مین دو بار عروج اور نزول آسمان پر واسطے سوال تخفیف عدد نمازون کے ہوا تہا دو عروج مین
اول عروج حنین سے خدا تعالے کو دیکہا نزلۃ اخری سی یہہ مراد ہے سدرۃ المنتہے کے یہہ درخت ہے ۔ یعنے
بیرونی آسمانون آسمان مین ہے کہ علم اور عمل وہین تک پہنچتے ہین اور پر سا وسکے نہین گذرتے اسلیے اوسکو سدرۃ المنتہی

کہا اوپر سے اوسکے غیب ہے کہ اوسکو سوای خدا کے کوئی نہین جانتا بفسیر عالم مین لکھا ہے فیتہا یتشبث الخالق بہ عزّ وجلّ الارض الخ یعنی فرشتہ کہ زمین پر ہے اوسکے پاؤن زمین سے اوپر ہین اوسکے اوپر ایک پتھر ہے اوسکے اوپر ایک بیل ہے اوسکے سینگ آسمان سے اوپر ہین اوسکے اوپر ایک پتھر ہے اوسکے اوپر ہوا ہے اوسکے اوپر ساتوان آسمان ہے اوسکے اوپر عرش ہے اوسکے اوپر ستر ہزار پردے ہین اوسکے اوپر ستر ہزار سمندر ہین اوسکے اوپر ستر ہزار پہاڑ ہین اوسکے اوپر ستر ہزار فرشتے ہین اوسکے اوپر ستر ہزار آسمان ہین اوسکے اوپر ستر ہزار زمین ہین اوسکے اوپر ستر ہزار جہنم ہین اوسکے اوپر ستر ہزار ہوا ہے اوسکے اوپر ستر ہزار جنت ہے اوسکے اوپر ستر ہزار حجاب

ہوئے **فتح** ۸ بھلا تم دیکھو تو لات اور عزیٰ اور مناۃ وہ تیسری پچھلی کیا تمکو بیٹے اور اوسکو بیٹیاں تو تو یہ بانٹا ہوا بٹوارا **تفسیر** یہہ نام ہین بتون کے کافر کہتے تھے یہہ بیٹیان ہین اللہ کی انکی ماں جنون کی بیٹیان **ع ۱ مو** زیادہ کیا تمنے لیے خرد و ہمکو ان چیزون کی کہ پوجتے ہو تم اونکو سوای اللہ عزوجل کے کہ کیا اونمین وہ قدرت و عظمت ہے کہ تعریف بیان کی گئی ساتھہ اونکو رب العزۃ کے اور لات و عزیٰ نام تو نکا ہی کہ قریش اونکو پوجتے تھے اور لات کو اللہ کے نام سے اور عزیٰ کو نام عزیز سے مشتق کیا تھا اور لات طائف مین تھا کہ ثقیف اوسکو پوجتے تھے اور عزیٰ ایک درخت بابت تھا کہ غطفان اوسکو پوجتے تھے اور روایت کیا گیا ہی خالد رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اوس درخت کو کاٹا اور ایک عورت پراگندہ بال وہان سے نکلی خالد نے اوسکو مارڈالا اور منات ایک پہاڑ کا نام تھا کہ خزاعہ اوسکو پوجتے تھے اور بقول بعض کے بت تھا ہذیل و خزاعہ اوسکو پوجتے تھے اور بقول بعض کے یہہ تینون بت تھے مکہ کے اور کعبہ کے اندر رہتے تھے قریش اونکو پوجتے تھے اور الاخریٰ صفۃ ذم کی ہے یعنے متاخرۃ منقیصۃ الخ یعنے مقدر ہا تھا قول اللہ تعالے کے وقالت اخرٰھم اولٰھم یعنے کہا اونکے شفعا نے اپنے رئیسون اور شرافون سے اور جائز ہے یہہ ہو اولیۃ اور تقدم اونکی نزدیک لات اور عزیٰ کہ کہتے تھے مشرک کہ فرشتے اور بت اللہ کی بیٹیان ہین اور پوجتے تھے وہ اونکو اور گمان کرتے تھے کہ یہہ شفعا یعنے سفارش کرنے والے اونکے ہین نزدیک اللہ تعالے کے باوجود اسکے کہ بیٹیونکو کارہ رکھتے تھے اور مکروہ رکھتے تھے اونکو پس کہا گیا اونکو الکم الذکر ولہ الانثی تلک اذا قسمۃ ضیزی یعنے ہیزا نا تمہارا اللہ کے لیے بیٹیان اور اپنے لیے بیٹے قسمت ضیزی ہے یعنے ظلم کی ہے **بحر مد** ۹ ان ھی الا اسماء سمیتموھا انتم وابآئکم ما انزل اللہ بھا من سلطٰن ان یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس ولقد جآءھم من ربھم الھدٰی ہین نہین یہہ بت مگر نام کتنے کہ مقرر کیا ہے اونکو تنے اور تمہارے باپون نے اونکی نہین ہے خدا نے اونکے ثبوت پر کوئی دلیل بیہودی نہین کرتے ہین مگر وہم فاسد کی اور اوسچیز کی خواہش کرتے ہین نفس اور تحقیق آئی ہے اونکو انکے پروردگار سے ہدایت **فتح** ۹ + یہہ سب نام ہین جو تم نے اور تمہارے باپ دادون نے اللہ نے انکی نہین اونکی کوئی سند نازل کی حق پر چلتے ہین اور جو جیون کے چاہون اور پہنچی اونکو اونکے رب سے راہ **ع ۲ مو** **تفسیر** کہ وہم فاسد کی پیچھے اپنے وہم فاسد اور ہوای نفسانی کے سمجھہ سے ہو کہ ہم حق پر ہین اور آئی اونکو اونکے پروردگار سے ہدایت یعنے قرآن و پیغمبر ہین اور یہہ دونو خبر دے رہی ہین کہ معبود بحق سوای خدا کے قابل نہین ہے اور یہہ بت جمادات ہین خدائی کے لائق نہین لیکن انہون نے اپنی کہنے عمل نکیا **بحر مد** **تنبیہ** ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو چیزین پوجی جاتی ہین اور تعظیم کی جاتی ہین اور سجدہ کیا جاتا ہی سوا برحق کے وہ باطل و باعث گمراہی کی ہین اوسوقت کے کافر بت پتھر کے پوجتے تھے اسوقت کے ہم کے مسلمان تعزیہ اور چھڑی اور مینڈھی وغیرہ کو پوجتے ہین اور تعظیم کرتے ہین اور مرادین اپنی اونسے مانگتے ہین یہہ بھی تو ویسہی ہین جیسا کہ رب العلمین نے اس آیۃ مین بیان فرمایا یاایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۵ یعنے ای

ایمان والون سوائے اسکے ہین کہ شراب اور جوا اور انصاب اور تیر فال کے پلیدی ہین عمل شیطان سے
پس بچو جم اوسنے تاکہ مطلب کو پہنچو تم ف انصاب جمع نصب کی ہے ساتھہ زبر اور پیش نون اور جزم صاد
کے اور ساتھہ پیش دونون حرفون کے ایک پتھر ہوتا تھا کہ اوسکو کھڑا کرتے اور پوجتے سوائے اللہ کے اور جانور
ذبح کرتے اوسپر واسطے تقرب معبودون اپنے کے اور جو کھڑا کیا جاوے اور اعتقاد کیا جاوے اوسکی تعظیم کا خواہ وہ
درخت ہو یا پتھر پس وہ نصب سے یہہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور مجالس الابرار مین لکھا ہے والانصاب جمع نصب
وہو کل ما نصب وعبد من دون اللہ تعالے امن شجر او حجر او غیرہ وغیر ذلک والواجب ہدم ذلک کلہ وبحرقہ
انتہی پس انصاب کی ان تفسیر ون کے موجب تعزیہ اور میندی اور چھڑی وغیرہا انصاب مین داخل
ہین جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے تامل کرنیوالے پر کہ ان چیزون کے بنانیوالے کیا کیا معاملے پوجا کے انکے پاس
کرتے ہین سجدہ کرتے ہین اوپر میٹھے روٹیان کا غذ کی چڑھاتے ہین واسطے طلب بیٹے اور روپی کے اور چلتے
باندھتے ہین اوپر قضائے حوائج کے لئے اور چڑھاوے چڑھاتے ہین اور سہرے باندھتے ہین اور طرح طرح
کی خرافات کرتے ہین اور مولیا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ بنانا تعزیہ اور علم وغیرہ کا درست نہین ہے
اسلئے کہ تعزیہ داری عبارت اس سے ہے کہ ترک لذات اور ترک زینت کرے اور صورت محزون وغمگین بناوے
جیسے مانند عورتون سوگ کہنے والیون کے میٹھے اور مرد کو کسی جگہہ اسطرح کرنا شرع شریف سے ثابت نہین ہوا
اگر عورۃ کو بعد وفات زوج کے چار مہینے اور دس دن سوگ آیا ہے اور سوائے زوج کے اگر کوئی فراتی مرے تو
تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد تین دن کے اوسکو درست نہین حدیث شریف
مین آیا ہے لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر
وعشرا پس بنانا تعزیہ وغیرہ کا بدعت سیئہ ہے اور ایسی بدعت کا اختراع کرنیوالا لعن خدا مین بسر کرتا ہے
اور فرائض ونوافل اوسکے درگاہ الٰہی مین مقبول نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے من احدث حدثا او
آوی محدثا علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا یعنے جو کوئی نئی بات
نکالتا ہے یعنے بدعت سیئہ یا جگہہ دیتا ہے بدعتی کو اوسپر لعنت ہی اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگون کی اور
نہین قبول کرتا اللہ تعالے اوسکے فرض ونفل اور روایت مین آیا ہے من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ
فہو رد یعنے جو کوئی نکالے اس امر دین ہمارے مین ایسی چیز کہ وہ اوس سے نہو پس وہ مردود ہے اور اس
مجلس مین بہ نیت زیارت اور گریہ وزاری کے حاضر ہونا جائز نہین اسلیے کہ وہان زیارت نہین ہے کہ اسکے
لیے حاضر ہو بلکہ وہ کہیا چین قابل ازالے کے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے من رای منکرا
فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع ففلبہ وذلک اضعف الایمان
یعنے جو کوئی دیکھے تم مین سے کوئی چیز خلاف شرع کے پس چاہیے کہ بگاڑ ڈالے اوسکو اپنے ہاتھہ سے اور اگر
ہاتھہ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہہ ضعیف تر درجہ
ایمان کا ہے اور مجلس تعزیہ داری مین جاکر مرثیہ اور کتاب سنتی بھی جائز نہین اسلیے کہ مرثیہ اور کتاب مین احوال
واقعی نہین ہوتا بلکہ جھوٹ اور افترا اور حقارت بزرگون کی ہی پس سننا اسکا بلکہ جانا بھی ایسی مجلس مین روا نہین

ف انصاب جمع نصب کی ہے ساتھہ زبر اور پیش نون اور جزم صاد کے اور ساتھہ پیش دونون حرفون کے ایک پتھر ہوتا تھا کہ اوسکو کھڑا کرتے اور پوجتے سوائے اللہ کے اور جانور ذبح کرتے اوسپر واسطے تقرب معبودون اپنے کے اور جو کھڑا کیا جاوے اور اعتقاد کیا جاوے اوسکی تعظیم کا خواہ وہ درخت ہو یا پتھر پس وہ نصب سے یہہ ملا علی قاری نے لکھا ہے اور مجالس الابرار مین لکھا ہے والانصاب جمع نصب وہو کل ما نصب وعبد من دون اللہ تعالے امن شجر او حجر او غیرہ وغیر ذلک والواجب ہدم ذلک کلہ وبحرقہ انتہی پس انصاب کی ان تفسیر ون کے موجب تعزیہ اور میندی اور چھڑی وغیرہا انصاب مین داخل ہین جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے تامل کرنیوالے پر کہ ان چیزون کے بنانیوالے کیا کیا معاملے پوجا کے انکے پاس کرتے ہین سجدہ کرتے ہین اوپر میٹھے روٹیان کا غذ کی چڑھاتے ہین واسطے طلب بیٹے اور روپی کے اور چلتے باندھتے ہین اوپر قضائے حوائج کے لئے اور چڑھاوے چڑھاتے ہین اور سہرے باندھتے ہین اور طرح طرح کی خرافات کرتے ہین اور مولیا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ بنانا تعزیہ اور علم وغیرہ کا درست نہین ہے اسلئے کہ تعزیہ داری عبارت اس سے ہے کہ ترک لذات اور ترک زینت کرے اور صورت محزون وغمگین بناوے جیسے مانند عورتون سوگ کہنے والیون کے میٹھے اور مرد کو کسی جگہہ اسطرح کرنا شرع شریف سے ثابت نہین ہوا اگر عورۃ کو بعد وفات زوج کے چار مہینے اور دس دن سوگ آیا ہے اور سوائے زوج کے اگر کوئی فراتی مرے تو تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد تین دن کے اوسکو درست نہین حدیث شریف مین آیا ہے لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا پس بنانا تعزیہ وغیرہ کا بدعت سیئہ ہے اور ایسی بدعت کا اختراع کرنیوالا لعن خدا مین بسر کرتا ہے اور فرائض ونوافل اوسکے درگاہ الٰہی مین مقبول نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے من احدث حدثا او آوی محدثا علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا یعنے جو کوئی نئی بات نکالتا ہے یعنے بدعت سیئہ یا جگہہ دیتا ہے بدعتی کو اوسپر لعنت ہی اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگون کی اور نہین قبول کرتا اللہ تعالے اوسکے فرض ونفل اور روایت مین آیا ہے من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد یعنے جو کوئی نکالے اس امر دین ہمارے مین ایسی چیز کہ وہ اوس سے نہو پس وہ مردود ہے اور اس مجلس مین بہ نیت زیارت اور گریہ وزاری کے حاضر ہونا جائز نہین اسلیے کہ وہان زیارت نہین ہے کہ اسکے لیے حاضر ہو بلکہ وہ کہیا چین قابل ازالے کے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے من رای منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع ففلبہ وذلک اضعف الایمان یعنے جو کوئی دیکھے تم مین سے کوئی چیز خلاف شرع کے پس چاہیے کہ بگاڑ ڈالے اوسکو اپنے ہاتھہ سے اور اگر ہاتھہ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہہ ضعیف تر درجہ ایمان کا ہے اور مجلس تعزیہ داری مین جاکر مرثیہ اور کتاب سنتی بھی جائز نہین اسلیے کہ مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی نہین ہوتا بلکہ جھوٹ اور افترا اور حقارت بزرگون کی ہی پس سننا اسکا بلکہ جانا بھی ایسی مجلس مین روا نہین

چنانچہ حدیث شریف مین بہی واقع ہوئی ہے اور پڑہے مرثیون کے سے عن ابی اوفی قال نهی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المراثی رواہ ابن ماجۃ یعنے روایت ہے ابی اوفی سے کہ منع فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرثیون سے اگر مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی ہو تو ستنا اسطرح کے مرثیہ اور کتاب کا
فی نفسہ مضائقہ نہین لیکن ہیت اجتماعیہ جیسے کہ مبتدع بناتے ہین نہ بنانی چاہئے کہ مشابہت قوم
مبتدعون کے ساتہہ ہوتی ہے اور اونکی مشابہت سے احتراز واجتناب ضرور ہے کیونکہ حدیث شریف مین
آیا ہے من تشبہ بقوم فهو منهم یعنے جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کی پس وہ بہی اونہین مین
سے ہے اور اسحدیث مین بہی داخل ہے من کثر سواد قوم فهو منهم ومن رضی عمل قوم کان شریکا
لمن عمل یعنے جو کوئی بہیڑ بڑہاوے کسی قوم کی پس وہ بہی ہو اونہین مین سے ہے اور جو کوئی راضی ہو
کسی قوم کے عمل کا ہونا ہے شریک اوسکے کرنیوالے کا اور ایسی جگہہ فاتحہ درود پڑہنا بہی درست نہین لیکن
کہ ایسی جگہہ قابل ازالہ دور کرنیکے ہے اور نجاست باطنی رکہتی ہے اور فاتحہ درود ایسی جائے پڑہنے چاہئے کہ پاک
ہو نجاست ظاہری اور باطنی سے پس جو شخص کہ پائخانہ مین کلام اللہ اور درود پڑہیگا ملامت کیا گیا اور
طعن کیا گیا ہوگا ایسہی اوس جگہہ کہ نجاست باطنی ہو اور قابل ازالہ کے دہان بہی پڑہنا موجب ملامت
اور مطعونیت کا ہوگا کہ بے محل پڑہا اور بدون بنانے تعزیہ وغیرہ کے فقط اوس مکان مین کہ تبرک صحیح مثل
موئی مبارک کے رکہا ہو یا نہ رکہا ہو مجلس گریہ وزاری کی مرتب کرنی اور وہان فاتحہ درود پڑہنا یہہ بہی
جائز نہین اسلیے کہ یہہ بہی بدعت سیئہ ہے اور فقط ذکر کرنا احادیث صحیحہ شہادت کا اور ختم کلام اللہ وغیرہ
پڑہنا مضائقہ نہین اور تبرک صحیح مانند موئی مبارک کے اگر بجائے صحت کو نہین پہنچتا پس تبرک ہونا اوسکا
نزد اوہام عوام کالانعام کے ہے اوسکو تبرک جاننا چاہیے جب تک کہ تبرکیت اوسکی ثابت ہو اعتقاد اوسکو
صحت کا نہ کرنا چاہئے اور جب تبرکیت اوسکی مفقود ہوئی محض مجلس گریہ وزاری کی کرنی رہی اور وہ مجلس مرتب
کرنی فقط واسطے گریہ وزاری کے سلف سے منقول نہین ہوئی اور اگر تبرک صحیح مانند موئی مبارک وغیرہ
کے کہین پیدا ہو تو اوسکی زیارت کے لیے جانا مضائقہ نہین اور ترک کرنا زینت ولذات کا مانند نہ کہانے
پان اور کہی اور کوشت وغیرہ کے یہی درست نہین جیسکہ اوپر ذکر کیا گیا اور مدگار ہونا امور تعزیہ داری
وغیرہ مین از خود یا پاس خاطر اور یا پاس قرابت یا بسبب ہمسائگی اور ہم خانگی ہونیکے اور اسباب اپنا اوسکے
لئے مانگ دینا جائز نہین اسلیے کہ اعانت معصیت پر ہوتی ہے اور اعانت معصیت پر جائز نہین اور مرثیہ
خوانی اور کتاب خوانی بہی نہین کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہے اور مرثیہ سے منع بہی کیا ہے جیسکہ اوپر گذرا
اور اسیطرح نوحہ پڑہنا گناہ کبیرہ ہے کہ حدیثون مین وعید آیا ہے اسپر کہ لعن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم النائحۃ
والمستمعۃ یعنے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت نوحہ کرنیوالی اور سننے والیکو اور اجرت لینے
مرثیہ خوانی وغیرہ پر حرام ہے اسلیے کہ قاعدہ شرع کا ہے کہ اجرت لینی معصیت پر درست نہین جیسکہ نزد امیر و
غنا کہ حرام ہین اجرت لینی بہی اوسپر حرام ہے اسیطرح ان چیزونپر بہی حرام ہے میندہی روشن کرنی حضرت
سید عبدالقادر جیلانی رح کی بہی بدعت ہے اسلیے کہ جب مفسدہ اور قباحت تعزیہ بنانے مین ہے ویسا ہی

مینڈھی ہین یہ ہے سوال مینڈھی بدعت حسنہ ہی یا سیئہ ہے اور اگر سیئہ ہی تو سب برابر ہین یا کچھ فرق ہے اور اوسکی برائی حد حرمت کو پہنچتی ہے اور فاعل اوسکا مرتکب کبیرہ کا ہے یا مکروہ کا و یا فاعل اوسکا صاحب صغیرہ کا ہے جواب یہہ تمام امور بدعت سیئہ ہین اور تفاوت امور بدعیہ ہین باعتبار مفسدہ کے ہر جس بدعت مین کہ مفسدہ زیادہ تر ہوتا ہی برائی اوسکی زیادہ تر ہوتی ہے اور جس بدعت مین کہ مفسدہ کم ہوتا ہے برائی اوسمین کمتر ہوتی ہے اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہے تو اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرۂ اسلام سے ہوجیگا حدیث شریف ہی کہ کتاب ابن ماجہ مین وارد ہی حلوم ہوتا ہی عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ صَوْمًا وَلَا صَلٰوۃً وَلَا صَدَقَۃً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَۃً وَلَا جِھَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ یعنے روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ بدعتی کا روزہ اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ فرض اور نہ نفل نکلجاتا ہے وہ اسلام سے جیسا نکلتا ہی بال آٹے گندھے مین سے کہ اوسمین لگا نہین رہتا صاف نکل آتا ہے انتہے اور بدعتی عالم ہے کہ آپ بدعت کو احداث کیا ہو یا بدعت کو احداث نہین کیا ہو بلکہ اور نے کیا ہے اور یہہ شخص اوسنے کرائے اوسکو دونون کو بدعتی کہین گے اور حدیث ابن ماجہ مین یہہ بھی آیا ہی کہ فرمایا رسول صاحب صلے اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ لا یقبل عمل صاحب بدعۃ حتے یدع بدعتہ یعنے نہین قبول کرتا اللہ عمل صاحب بدعت کا یہانتک کہ ترک کرے اوسکو اور مرتکب بدعت کو مثال فرمایا ہے حدیث مین اگر ضلالت اوسکی اوس کو پہونچی کہ اوسمین وعید نار آیا ہو تو وہ شخص مرتکب کبیرہ کا ہے والا صغیرہ کا ہو گا اور یہہ فرق اوس صورۃ مین ہے کہ بدعت کو جہانتہ سمجھے یعنے اجہل سمجھے والا کا فرہوتا ہے دونون صورتون مین جیسا کہ اوپر تحریر فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت کو نیک سمجھتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرۂ اسلام سے ہے اور حاوی وغیرہ کہ تعزیہ وغیرہ کے لئے لاتے ہین اور اوپر بناتے دیتے ہین اور کہا رہتے دیتے ہین اور شب عاشورہ کو قاہین حلوہ کی تعزیہ کے تخت پر رہتے دیتے ہین اور صبحکو اوٹھا کر تقسیم کرتے ہین پس سب کیجانے اوسکے آگے تعزیہ کے بلکہ اوسکے قبور حقیقیہ کے بھی تشبیہ ساتھہ بفار وبت پرستون کے ہوتی ہے اور اس جہت سے اوسمین کراہیت پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم تمام ہوئی تقریر مولنا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کی پس اے بھائیون غرض اس کلام طویل کے نقل کرنے سے یہہ ہے کہ صاف مولنا مرحوم کی تحریر سے یہہ بات نکلتی ہے کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ کو ایہا جانکر بناوے یا دیکھنے جاوے وہ خارج ہو جاتا ہے دائرۂ اسلام سے پس علماء آپ بھی اس سے بچا چاہئے اور اپنے گہر والونکو بھی بچاؤ کہ نہ جائے دوڑ اَفَلَا لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی ۝ آیا میسر ہے آدمی کو جو کچھہ آرزو کرتا ہے ۝ **فتح** ۝ کہین آدمیکو ملتا ہے جو کچھہ چاہے ۝ **موضح تفسیر** یعنے نہین ہوتی یہہ بات سوائے خواستہ اور حکم خدا کے کوئی چیز میسر نہین ہوتی اور مراد انسان سے یہان کافر ہے یعنے کافر کہ بتان کی شفاعت کی آرزو کرتے ہین ممکن نہین یا کہتے ہین کہ نبوۃ فلانے شخص کو کیون ندی یہہ بھی شانی نہین جسکو خدا چاہتا ہے اور لائق اوسکے جانتا ہے اوسکو دیتا ہے ۝ **بجع** ۝ فَلِلّٰہِ الْاٰخِرَۃُ

ل ای لا تفوز ونجی الجنۃ من الانسان بغیر ارادۃ اللہ ومشیتہ کما یفوز ویدخل الجنۃ من شاء من الانسان بارادۃ اللہ ومشیتہ

والاولی ○ پس خدا ہی کے لیے ہی وہ جہان اور یہ جہان ۵ فتح ۵ سو اللہ کے ہاتھ مین بچلے اور پہلے تفسیر
مینے بت پوجنے کیا ہتاسے لے وہی جو اللہ دسے ۵ مو ۵ آخرت اور دنیا اوسکی مملوک ہین جو کچھ چاہے تصرف
اوسمین کرے سوائے اوسکے کوئی تصرف نہین کرسکتا اور اوسپر کسیکی حکومت نہین چلتی ۵ بحر ۵ یعنے وہی مالک
دنیا اور آخرت کا ہے اور اوسیکا حکم ہے دونون مین دیتا ہے نبوۃ اور شفاعت جسکو چاہتا ہے اور راضی ہوتا ہی
اوس سے جو کہ اوسے راضی کرتا ہے ۵ مد ۵ وکم من ملک فی السموٰت لا تغنی شفاعتھم شیئا الا من بعد
ان یاذن اللہ لمن یشآء ویرضیٰ ○ اور بہت فرشتے ہین آسمانون مین کہ نفع نہین کرتی ہے شفاعت اونکی مگر
بعد اسکے کہ اذن دے خدا اور راضامند ہو جسکے لیے کہ چاہے ۵ فتح ۵ اور بہت فرشتے ہین آسمانون مین کام نہین
آنے اونکی سفارش کچھ مگر جب حکم دے اللہ جسکے واسطے چاہے اور پسند کرے ۵ مو ۵ تفسیر یعنے جن فرشتون
کی کہ کفار عبادت کرتے ہین اس امید سے کہ شفاعت اونکی کرینگے سو وہ کسیکی شفاعت نہین کرینگے مگر جسکے لیے
کہ خدا چاہے اور اونکو اوسکی شفاعت کا اذن دے اور بے مشیت و رضائے خدا کے اوراذن دیسکے شفاعت کسیکی
کسیکے حق مین نفع نہین دیگی ۵ بحر ۵ یعنے امر شفاعت کا ملک ہے اسلیے کہ بالکل مع وجود اس تقرب اور کثرت کے
اگر اسکے سب شفاعت کرین کسیکی تو نہ نفع دی شفاعت اونکی کچھ ہرگز اور نہ نفع دی شفاعت مگر بعد اسکے کہ اذن
دے اللہ انکو شفاعت کا جسکے لئے چاہے شفاعت اور راضی ہو اوس سے اور یہی اوسکو لائق شفاعت کے
پس کیونکر شفاعت کرین گے بت اللہ سے اپنے مجاورون کے لیے ۵ مد ۵ ان الذین لا یؤمنون
بالاخرۃ لیسمون الملٰئکۃ تسمیۃ الانثیٰ ○ وما لھم بہ من علم ان یتبعون الا الظن
وان الظن لا یغنی من الحق شیئا ○ جو لوگ نہین رکھتے ہین آخرت کو نام رکھتے ہین فرشتون
کا نام بیٹیون کے اور نہین ہے اونکو اسمین کچھ علم تابعداری نہین کرتے ہین مگر وہم کی
اور وہم جو نفع نہین دیتا ہے شناخت حق سے کسی کو ۵ تتے ۵ جو لوگ یقین نہین رکھتے پچھلے
کہ وہ نام رکھتے ہین فرشتون کا نام زنانہ اور اونکو اسکی کچھ خبر نہین نری اٹکل پر چلتے ہین اور اٹکل کام نہین دیتی
ٹھیک بات مین کچھ ۵ مو ۵ تفسیر بنام بیٹیون کے یعنے ملائکہ کو بیٹیان خدا کی کہتے ہین مگر وہم
کی کہ وہ تقلید باپ دادا کی ہے اور وہم نفع نہین دیتا ہے یعنے حق کو سوای علم کے معلوم نہین کرسکتے وہم و
ظن نفع نہین دیتا اسکے معلوم کرنیکے لیے اور بقول بعض کے حق یعنے عذاب کے بدلے یعنے ظن انکا عذاب کو
نہین دفع کرتا ہے ۵ بحر ۵ مد ۵ فاعرض عن من تولی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوٰۃ الدنیا ذلک
مبلغھم من العلم ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ وھو اعلم بمن اھتدیٰ ○ پس اعراض کر
اوس کسی سے کہ موڑ بیٹھا پھیر یاد کرنے ہمارے سے اور طلب نکی مگر زندگانی اس جہان کی یہی ہی نہایت انکی ارزدانش
کی یعنے یہی نہایت علم انکی بلاشبہ پروردگار تیرا داناتر ہے اوس کسیکو کہ غلط کیا راہ خدا کو اور وہی
خوب جانتا ہے اوسکو کہ راہ پائی سو تو دہیان نکر اوسپر جو موڑ بیٹھا ہے ہماری یاد سے اور نہیں چاہتا مگر دنیا کا جینا
یہان ہی تک پہنچی اونکی سمجھ تیرا رب ہی بہتر جانے جو بہکا اوسکی راہ سے اور وہی بہتر جانے جو آیا راہ پر ۵
مو ۵ تفسیر ہماری یاد سے یعنے قرآن سے اور بعض نے کہا ایمان سے یہی معنی اختیار کرنا اونکا دنیا کو

الربع

اور راضی ہونا اونکا ساتھ اوسکے نہایت اونکو علم کی اور قدر عقول اونکی کمی ترجیح دی اونہونے دنیا کو آخرہ پر
حال آنکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے اور بعض نے اسکے یہ معنی کہے ہین کہ نہین حاصل ہوا اونکو کچھہ علم فقط
گمان باطل اونکا یہی ہے کہ فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین اور وہ شفاعت کرینگی ہماری پس اونہون نے اعتماد
کیا اسپر اور اعراض کیا قرآن سے اور دنی بہتر جاننے الخ یعنے اچھے اور بُرے دونون فرقون کو وہی خوب جانتا ہے
پس ہر یکو موافق اوسکے عمل کے جزا دیویگا ۵ **ربط معاجم** ۵ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى اور اللہ کے لیے ہے جو کچھہ کہ آسمانون مین
ہے اور جو کچھہ کہ زمین مین ہے آخر کار کو سزا دیگا اونکو کہ بدکاری کی موافق اوسکے کہ عمل کیا اور جزا دیگا اونکو کہ نیکی
کی ساتھہ خصلت نیک کی ۵ **فتح** ۵ اور اللہ کا ہے جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین مین تا وہ بدلہ دیوے برائی
والونکو اوسکے کیے کا اور بدلہ دی بھلائی والونکو بھلائی **تفسیر** خدا کے لیے ہی ملک ہے یعنے وہ مالک ہے اون چیزونکا
کہ جو آسمان و زمین مین ہین اور ہمین مین داخل ہین ہمارا ملایت یا فتہ نصف جن آشنا اور بیہدی سے
آشنا اور بدکاری کی یعنی شرک وغیرہ اور نیک کاری کی یعنی توبہ سے وہ طاعات بجا لایا اور حسنی سے مراد جنت ہے
اور بیان کیا نیک کارونکو ساتھہ قول اپنے کے الذین الخ جو اوپر مذکور ہے ۵ **مجلا** ۵ نیکی کی ساتھہ خصلت
نیک کے یعنی ساتھہ توبہ اچھی کے اونکو جزا دیگا یعنے جنت مین داخل کریگا یا سبب اعمال خیر کے جزا دیگا اور معنی ہیہ ہین
اللہ تعالے نے پیدا کیا عالم کو اور درست کیا اس کارخانہ کو تا کہ جزا دے بدکارونکو بدلہ بدکاری اونکی کا اور نیک کارونکو بدلہ
مین سے ۵ **ہدی** ۵ آخر کار کو اور اوس معنی پر لام لفظ لیجزی کے مین بمعنی عاقبت کار کے ہو گا اور تفسیر عالم
مین لکھا ہے کہ لام مذکور متعلق ہے ساتھہ آیت پہلی کے یعنی للہ ما فی السموات وما فی الارض جملہ معترضہ ہے چونکہ خدا
گمراہ اور ہدایت یافتہ کو جانتا ہے جزا دیگا موافق عمل ہر ایک کے اور فرقہ سیر اس جہت سے ہی کہ جو کچھہ مالک ہے
مین ہے مملوک اسکے ہین ۵ **جز تنبیہ** ۵ اس سے معلوم ہوا کہ اعمال بد کی سزا ہے اور اعمال نیک کی جزا اچھی
اسلیے اچھے کہ حلال ضائی ہوئی ہے ہوئے ہین اور دنیا کی تکلیف بیخ کا پیچان ہین زراعت کی مثلوں کا ہیلے راضی ہو جیسیکہ
منقول ہے کہ ایک شاطہ فرعون کی بیٹی کے سر مین کنگھی کر رہی تھی اتفاقاً کنگھی اوسکے ہاتھہ سے گر پڑی اوسنے
بسم اللہ کہدیا تو لڑکی نے کہا یہ نام تو میرے باپ کا ہے شاطہ نے کہا یہ نام اوس خدا کا ہے جو پروردگار
تیرا اور تیرے باپ کا ہے بیادبی کیا قدرت ہے کہ یہ نام اوسکا کہا جائے لڑکی نے یہ حال اپنے باپ سے کہا
فرعون نے شاطہ کو بلا کر کہا تو اس عقیدہ سے باز آ اور میرے خدائی کا اقرار کر شاطہ نے کہا استغفر اللہ یہ کیا
بات ہے میرے اسکے اس کلام حق کو جو سنا یا تھا اب جو ظاہر ہو گیا تو اس سے انکار کرنا دین کو دنیا کے عوض
بیچنا ہے یہہ مجھسے کبھی نہو گا کہ اپنے دین حق کو چھوڑ دون فرعون نے کہا کہ او شاطہ میرے سوق عدم تجھپر
ہیبت ہین مین یہہ نہین چاہتا کہ تو ہلاک ہو تو اپنے تئین خراب بدنام نکر شاطہ حق آگاہ نیک اعتقاد نے
کہا کہ جان تلف ہونا قبول ہے اوس عقیدہ سے پھرنا گوارا نہین اوس پر دو نے حکم کیا کہ اسکے ہاتھہ پانو باندہ
کر طوق و زنجیر سے قید کر دو جب اوس صورت سے قید خانہ مین پڑی تب اوسکے دلمین جوش آیا اور وہ دعا
کرنا الٰہی مین تجھکو دوست رکھتی ہون اور دشمن کی قید مین پڑون ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے شاطہ آدم سے

ف ۵ قولہ ما فی السموات الخ یعنے جو کچھہ کہ آسمانون مین ہے اور جو کچھہ کہ زمین مین ہے سب اللہ کا ہے اور اوسکے ہی مملوک ہین

ف ۵ ربط کا یہ ہے کہ اوپر ذکر تھا کہ جو کچھہ آسمان و زمین مین ہے اللہ کا ہے اور اوسکے ہی مملوک ہین اب یہان یہ بیان کرتا ہے کہ اوسکے ہی مملوک ہین اسلیے اوسکو اختیار ہے جو چاہے سو کرے

ف ۵ یہان سے حکایت شاطہ فرعون کی شروع ہوئی ہے

حکایت شاطہ فرعون

میری دوستی کا دعوی کیا میں نے اوسکو رنج و محنت دنیا مین مبتلا کیا اور اسیطرح نوح کو بلائے طوفان مین اور ایوب کو الموں جسمانی مین اور زکریا کو مصیبت آرہ کشی مین اور ابراہیم کو تکلیف آتش نمرود مین گرفتار کیا آسی مشاطہ جسکو مخلوق دوست رکھتی ہے راحت و آرام پہونچاتی ہے اوسکو مین دوست رکھتا ہون محنت و بلا مین گرفتار کرتا ہون لوگ اپنے دوستونکو کہانا کپڑا اور مکان اور عیش و عشرت دیتے ہین اور مین اپنے دوستونکو بھوکا اور ننگا اور اہل و عیال سے جدا رکھتا ہون اوسنے زبان شوق سے عرض کیا مصرعہ جان جائے تو ملے سے پیارا ہیان نجانم بد دوسکے ان فرعون نے پھر اوس بیچاری کو بلا کر کہا کہ دیکھہ اب بھی اس کلام سے باز آ اور اپنی ضعیفی پر رحم کر نہین تو ہاتھہ کاٹ کے تیری آنکھین نکلوا دونگا وہ بیچارہ سر اوپر اٹھا کے بولی کہ ای ملعون پھر ہاتھہ پانو تیری صحت سے بجا لائے ہین قابل اسکے ہین کہ کاٹے جائین اور ان آنکھون کو کہ تیری صورت ہمیشہ دیکھی ہے قابل نکالنے ہی کے ہین تب اوس ملعون نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ ایک دیگچہ مین تیل بھر کر آگ پر کھدو جب وہ دیگ خوب گرم ہو گئی تو اوسنے ایک بیٹا اور پانچ بیٹیان اوسکی بلوائین اور ایک کے بال پکڑ کر اوس دیگ مین ڈلوایا دوسرے بیٹی رو کر اپنی ماں سے لپٹ گئی اور کہا کہ ای ماں مجکو بچا لے اوسنے کہا ای بیٹی بے صبری نکر اللہ تعالے دیکھتا ہی الغرض اسیطرح اوس ملعون نے ایک ایک کو دیگچہ مین ڈلوانا شروع کیا ایک لڑکی اوسکی دس کی اوسکو گود مین تھی جب اوسکو بھی چھین کر چاہا کہ دیگچہ مین ڈالدین تب اوسکو محبت فرزندی جوش مین آئی اور رونے لگی یہانتک کہ فرشتے بھی اوسکے ساتھہ رونے لگے اور دعا کرتے تھے کہ الٰہی اپنے اس بندی پر رحم کر اور ہمکو علم دے کہ اسوقت اسکی مدد کرین حکم ہوا کہ ای فرشتون چپ رہو تم ہمارے اسرار سے کیا واقف ہو اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (میں جانتا ہون جو تم نہین جانتے ۱۲) فرشتے خاموش ہوے جب اوس لڑکیکو بھی دیگ مین ڈالدیا تب وہ لڑکی اوس دیگ مین سے بآواز فصیح سے کہنے لگی کہ ای ماں میرے بھائی بہنون نے اپنے دوست کی ملاقات حاصل کی اب تو بھی جلدی کرتے ہین جب اوس لڑکیکو دیگ مین ڈالا تو بوئے مشک کی اوس سے ملی کہ تمام مکان معطر ہو گیا پھر جب نوبت اوس مشاطہ کی آئی تو وہ ملعون کہنے لگا کہ ای مشاطہ اب بھی میرا کہنا مان اور اپنے عقیدے سے باز آ دیکھہ کہ اسی سبب سے تیری اولاد کا یہہ حال ہوا اگر تو میری خدائی کا اقرار کرے تو تیری جان بھی بچے اور تجکو خلعت اور جاگیر اسسے عوض مین عنایت کرون وہ بولی کہ ای ملعون یہہ وقت میری دوست کی ملاقات کا ہے اور اوسکا سلام ہوا سطے سننے ہون تیری خلعت اور جاگیر کی میرے نزدیک کیا حقیقت ہے اور نہ جو تجکو ہے تو سب حجاب آسمانون کے اوسکے آگے اوٹہہ گرتے کیا دیکھتی ہی کہ عرش معلی کے ساق پر بسم اللہ الرحمن الرحیم خط نور لکھی ہوئی ہے اوسکو دیکھتے ہی بیخود ہو گئی اور از خود رفتہ ہوئی اور اشتیاق دیدار الٰہی کا اوسکے دلمین اور بھی زیادہ ہوا الغرض اوس ملعون نے پہلے اوسکے ہاتھہ پانو کٹوائے پھر آنکھین نکلوائین پھر اوسکے بند بند جدا کروا کے دیگ مین ڈلوا دیے جب تک کہ جان نہی اللہ اللہ کرتی نہی ۵ **مقاصد الصالحین** ۵ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ ط ھُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّۃٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ۝ وہ کہ پرہیزگاری کرتے ہین کبیرہ گناہون سے اور بیحیائیون سے سوائی گناہون صغیرہ کی تحقیق پروردگار تیرا بہت بخشنے والا ہے وہ تمانا تمہارا حال جبکہ پیدا کیا تمکو زمین سے اور جسوقت کہ

تمہیں تمہی سے پیٹ ماؤں اپنے کہ پس تعریف نکرو اپنی تئین خاخوب جانتا ہی اوسکو کہ پرہیزگاری کی وہ فقرہ
جو لوگ بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بیحیائی کے کامون سے مگر کچھ آلودگی بیشک تیرے رب کی بخشش مین سمائی
ہے وہ تمکو خوب جانتا ہی جب بنا نکالا تمکو زمین سے اور جب تم بچے تھے ماں کے پیٹ مین سو مت بولو اپنی تئین
وہ بہتر جانے جو بچ چلا وہ موہ تفسیر کیا رہ وہ گناہ کہ بڑا ہو عذاب اوسکا اور فواحش وہ گناہ کہ کبائر مین
سے فحش ہون یعنی بیحیائیونکو گویا یون فرمایا کہ فواحش جو کبائر مین سے خاصکر مین بعضون نے کہا کہ کبائر وہ گناہ ہین
کہ وعید یعنی ڈر کا دیا اللہ تعالے نے اوپر آگ جہنم کے عذاب کا اور فواحش وہ گناہ کہ شرع مین اوپر حد مقرر ہوئی
الا اللمم دیکھے صغیرہ گناہ مانند دیکھنے اور بوسہ لینے اور مساس کرنے اجنبی عورۃ کے بہت بخشنے والا ہی کہ جو گناہ چاہتا
ہے بغیر توبہ کے بھی بخش دیتا ہی یعنے سوائے کفر و شرک کے پیدا کیا تمکو یعنے تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو زمین سے
اجنۃ جمع جنین کی ہے معنی بچہ کے پس تعریف نکرو اپنے یعنے نسبت نکرو اپنے نفسونکو اوصاف پاکیزگی کی عمل اور زیادتی
خیر و طاعات کے یا طرف پاک ہونے کے گناہون سے اور ثنا نکرو نفسونکی بلکہ سر نفسی کرو کیونکہ اللہ جانتا ہی پاک
متقی کو تم مین سے اول وقت پہلے اسکے کہ نکالے تمکو پیشتر آدم علیہ السلام سے اور پہلے اسکے کہ نکلو تم اپنی
ماؤن کے پیٹون مین سے آیا ہے کہ بعضے آدمی اعمال نیک کرتے تھے پھر کہتے تھے کہ ہمسی نمازین پڑھین
اور اسی روزے رکھے اور ایسے ہر ایسے اوسپر یہہ آیہ مذکورہ اور ترے کہ تعریف اپنے اعمال کی نکرو اوسکو خوب نکرو ہم تمہارے
احوال کو تمہارے اول کا جانے ہین اور تفسیر لباب مین آیا ہے کہ جب کوئی لڑکا ہوتا یہود مین سے تو
کہتے یہہ صدیق ہوگا رسول علیہ السلام نے فرمایا یہود جھوٹ کہتے ہین کوئی بچہ نہین ہے مگر کہ اسنے ماں کے پیٹ
مین سعید ہوتا ہے یا شقی یہہ آیہ نازل ہوئی اور حق تعالے نے تصدیق اپنے پیغمبر کے قول کی کی اور یہ ہے
اوس صورۃ مین ہے کہ کہی بطریق تعجب یا رد کے نہ بطریق اعتراف نعمت کے کہ وہ جائز ہے اسلئے کہ خوش ہونا
طاعت کے کرنے سے طاعت ہی اور ذکر کرنا اوسکا شکر ہے خاخوب جانتا ہی ترے پس اکتفا کرو اوسکے جاننے پر
اور لوگونکے جاننے کی پروا نکرو اور اکتفا کرو اوسکی ثنا اور تعریف کو نکی ثنا اور تعریف سے غرض نکہ ہو ڈھ مدح
قولہ الا اللمم کا لم یعنے کبھی کسی گناہ مین گرفتار ہو جاتے ہین پھر توبہ کرتے ہین اور بار بار گناہ نہین کرتے ہین وہ
محسن یعنے نیکوکار ہین اس صورۃ مین الا اللمم استثنا ہوگا عبارت سے اور ایک جماعت علماء کے نزدیک استثنا
منقطع ہے یعنے اجتناب کبائر سے کرتے ہین سوائے صغائر کے اور صغائر محسنون سے عفو کئے جاتے ہین اور
بقول بعضے علماء سے وہ گناہ ہین کہ جاہلیت مین کئے تھے حق تعالے بعد اسلام کے اوپر مواخذہ نہین کرتا
زیادہ تر مشرک مسلمانونکو کہتے تھے کہ کل کو ہمارے ہمارے عمل کرتے تھے اب ایسے متقی بنے حق تعالی
نے یہہ آیہ بھیجی کہ اوس عمل پر مواخذہ نہوگا جبکہ محسن ہو یعنے ایمان لائے اور عمل صالح کرے ٹھ بجر معا
تنبیہ گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہے اوسکے کرنے پر قرآن
اور حدیث صحیح مین یا اطلاق شرع مین اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث صحیح مین من ترک الصلوۃ متعمدا
فقد کفر یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس سے ہو یا منع اوس سے آیا ہو ساتھہ دلیل قطعی کے اور موجب
ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہہ بات نہو وہ صغیرہ ہے اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین بعضی بہت بڑے

سورۃ ۵۳ والنجم مکیۃ اثنتان وستون آیۃ اثنتا عشرۃ رکوعا بسم اللہ الرحمن الرحیم
سورۃ ۵۳ والنجم مکیۃ اثنتان وستون آیۃ اثنتا عشرۃ رکوعا بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور بُرے ہیں بعض سے اور حدیثوں میں جو نکو موجب ہیں سب نہیں ملکہ کوئی ہوتے ہیں جو مناسب پوچھنے والے کے ہوتا ہے
فرماتے اور مولینا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کہیں یہ نقل کیے ہیں شرک کرنا ساتھ اللہ کے خواہ اوسکی ذات میں
کسیکو شریک کرے یا عبادتمیں یا استعانت میں یا علم میں یا قدرت میں یا تصرف میں یا پیدا کرنمیں یا یکا نہیں
یا کہنے میں یا نام رکھنے میں یا ذبح کرنمیں یا مانند اسکے میں یا لوگون کے امور ... سو پہنچے ہیں یعنے جیسے اللہ کو سجکے
کام سپرد ہیں ویسے اور کو بھی جانے اور سنت اصرار کی گناہ پر کہنی اور ناحق مجنون کہنا اور زنا اور اغلام اور چوری
کرنی اور سیکھنا سکھانا سحر کا اور شراب پینی اور نشی کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک
کرنا ہجرۃ کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور
بیزار کہانا اور کھیلانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کہانا اور کھومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسی کا مال ظلم سے
لیلینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بی عذر توڑنا
اور قسم جھوٹی کھانی اور یا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور اونکی نافرمانی کرنی اور کافرون کی
لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ناپ تول میں خیانت کرنی اور نماز آگے پیچھے وقت سے
پڑھنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھ لینا اور پرا کھنا رسول کو اور فرشتون
اور فرشتون کو اور انکار کرنا اوڑھنا کرنا ساتھ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز اور کوہ اور
جمعہ اور روزہ رمضان کا اور حضرت کی صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بعید جیسا فاسق اور سوء ظنی اور حاسد ہو رہنے اور
دلوانی اور چغل خوری یا دشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور فضاقی کرنی اور فساد کرنا زمین
میں بیع مال دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہ میں پر زور اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا ساتھ
مزامیر کے اور سر کھولنا حمام وغیرہ میں روبرو لوگون کے اور بخل کرنا ادا واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو یہ
گناہ میں زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنے سے اور پاکی نکلنی پیشاب اور
منی سے اور ایذا دینی ساتھ اللہ دینے کے اور جھٹلانا تقدیر کو اور امر اپنے سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسب میں
اور نیچے پائنچے کرنے ازراہ تکبر کے اور گرہ سی کیطرف بلانا لوگونکو اور نوحہ کرنا اور بر اطریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان
بھائی کیطرف کرنا ساتھ تیر چیز کے اور جو جائز نہیں کرنا اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے سے یعنی مثلاً داڑھی منڈا دی
یا چوٹی سی ناک وغیرہ کاٹ ڈالے اور آشکاری کرنی اپنے محن کی اور کجروی کرنی حرم میں اور جانوری کرنی اور
کھیلنا ساتھ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہیں کھیلنے اور کہنا مسلمانکا مسلمانکو یا کافر اور نہ عدل کرنا درمیان
بیبیونکے نوبت میں اور ترک کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی علم سے خوش ہونا اور جانوری فعل بد
کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور محبت دنیا کی رکھنی یعنے ایسے کرون کو ضرر کرے اور دیکھنا امر خوبصورت کو جنے
نظر شہوت سے اور کسیکو ہر مین جہانکنا اور کسیکو ہر مین بیجہ ایذا دینا اور دیوثی اور قرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کو ترک قدرت کی ترک کرنا اور قرآن شریف کو عمد سیکھنے کے ہلا دینا اور حیوانات کو جلا دینا اور عجز نافرمانی
کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت علمون اور حافظون
کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر کہ مذکور ہوئی سوای انکے اور بھی ہین یہہ ترجمہ مشکوۃ ہین کہ حضرت شیخ عبدالحق

رحمۃ اللہ نے لکھا ہے اور کتاب ابن نجیم مین کہ بحرالرائق کے مصنف ہین لکھے مین آپ جانا چاہئے کہ ہر بندہ
مؤمن کو بسبب اس آیۃ کریمہ کے گناہ اور نافرمانی خدا و رسول کے سے بچنا بہت ضرور ہے اسلیے اور مضامین موید
اسکے لکھے جاتے ہین تاکہ بھائی مسلمان خوب کوشش کرین گناہ ہونے کے بچنے مین فرمایا اللہ تعالے نے وَمَنْ
يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ
فَقَدْ اَبٰى اور کہا معاذ صحابی رضی اللہ عنہ نے کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دس باتونکو
فرمایا لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا الخ یعنے نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر
اپنے ماں باپ کی اگرچہ حکم کرین وہ تجکو یہ کہ نکلے تو اہل اپنے سے اور مال اپنے سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو
قصداً پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اللہ کا اور مت پی شراب پس
تحقیق وہ سر برائی کی ہے اور بچا اپنے تئین گناہ سے پس تحقیق بسبب گناہ کے اوترتا ہے غضب اللہ کا اور
بچا اپنے تئین بھاگنے لڑائی کفار کے سے اگرچہ بھاگین لوگ اور جب پہنچے تجکو موت یعنی وبا اور قحط اور تو
اوسمین ہووے پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنے اہل و عیال پر مال اپنا اور نہ اوٹھا اوسنے لاٹھی اپنی ادب کے
لیے ..... یعنے ادب کے لئے مارا کر اوسکو اور ڈرایا کر اوسکو بیچ نافرمانی اللہ کے اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے دو خصلتین مین کہ اون سے کوئی چیز بہتر نہین ایمان لانا اللہ پر اور نفع پہنچانا مسلمانون کو اور دو خصلتین
مین کہ اون سے کوئی چیز بری نہین شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور ضرر پہنچانا مسلمانون کو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین کہ جو کوئی علم کے طلب مین ہوتی ہے جنت اوسکے طلب مین اور جو لوگے +

گناہ کی طلب مین ہوتا ہے تو ہوتی ہے دوزخ اوسکی طلب مین اور یحیی بن معاذ کہتے ہین مَا عَصَى
اللّٰهَ كَرِيْمٌ وَمَا اٰثَرَ اللّٰهَ شَيْئًا عَلَى الْاَحْسَنِ حَكِيْمٌ اور سفیان ثوری سے منقول ہے کہ جو گناہ ہوتا ہے خواہش
نفسانی سے بیشک امید ہی اوسکی بخشش کی اور جو گناہ ہوتا ہے تکبر سے بیشک مایوسی ہے اوسکی بخشش کی اسلمی
کہ گناہ شیطان کا اصل اوسکی غرور تھا اور لغزش حضرت آدم کی اصل اوسکی خواہش نفسانی سے تھی اور کسی
زاہد سے منقول ہے کہ جسنے گناہ کیا اور وہ ہنستا جاتا ہے تو اللہ تعالے داخل کریگا اوسکو آگ مین اور وہ روتا ہوگا
اور جو کوئی طاعت کرے اور وہ روتا جاوے پس تحقیق اللہ داخل کریگا اوسکو جنت مین اور وہ ہنستا ہوگا اور
منقول ہے بعضے حکیمون سے کہ حقیر سمجھو چھوٹے گناہون کو کہ چیا ہوتے ہین اوسنے گناہ بڑے گناہ اور فرمایا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا صَغِيْرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا كَبِيْرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ یعنے صغیرہ گناہ نہین رہتا
ہی ساتھ ہمیشگی کے اور کبیرہ گناہ نہین رہتا ساتھ استغفار کے کہا ہے کسی بزرگ نے مَنْ تَرَكَ الذُّنُوْبَ رَقَّ
قَلْبُهٗ الخ یعنے جسنے چھوڑے گناہ نرم ہوا دل اوسکا اور جسنے چھوڑا حرام اور کہا یا حلال صاف ہوئی فکر اوسکی
وحی کی اللہ تعالے نے طرف بعضے انبیاء کے اَطِعْنِيْ فِيْمَا اَمَرْتُكَ وَلَا تُعَصِّنِيْ فِيْمَا نَصَحْتُكَ یعنے تابعداری
کر میرے حکم کی اور نافرمانی نکر میری نصیحت کی ۱۲ کہا ہے کسی بزرگ نے اِكْمَالُ الْعَقْلِ اِتِّبَاعُ رِضْوَانِ اللّٰهِ تعالٰی
وَاجْتِنَابُ سَخَطِهٖ یعنے کامل کرنا عقل کا پیروی کرنی اللہ تعالے کی رضامندی کی ہے اور بچنا اوسکی غصے

سے ڈ کہا یحیی بن معاذ رحمہ اللہ نے کہ بڑی مغروری ہے میرے نزدیک بڑھتے جانا گناہوں مین ساتھہ امید بخشش کے بدون ندامت کے اور توقع رکھنی قرب الٰہی کی بغیر طاعت کے اور انتظار کہنی جنت کی ساتھہ تخم دوزخ کے اور طلب کرنا مکان فرمانبرداروں کا باوجود کرنے گناہون کے اور انتظار جزا کی بغیر عمل کے اور آرزو رکھنی اللہ عزوجل سے باوجود افراط یعنے بہت کرنے گناہون کے شعر یَرْجُوالنَّجَاۃَ وَلَا یَسْلُکُ مَسْلَکَھَا + اِنَّ السَّفِیْنَۃَ لَا تَجْرِیْ عَلَی الْیَبْسِ + یعنے امید رکھتا ہے نجاۃ کی اور نہین چلتا راہ نجاۃ کی بلاشبہ کشتی نہین چلتی ہے خشکی مین فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اصل جمیع الخطایا حُبُّ الدُّنْیَا وَاَصْلُ جَمِیْعِ الْخَیْرِ مَعَ الْعُشْرِ وَالزَّکٰوۃِ یعنے جڑ تمام گناہون کی محبت دنیا کی ہے اور جڑ تمام فتنون کی نہ دنیا عشر و زکوۃ کا ہے ڈ کہا ہم نے کسی بزرگ نے المُقِرُّ بِالتَّقْصِیْرِ اَبَدًا مَحْمُوْدٌ وَالْاِقْرَارُ بِالتَّقْصِیْرِ عَلَامَۃُ الْقَبُوْلِ یعنے اقرار کرنوالا تقصیر کا ہمیشہ بھلا ہے اور اقرار کرنا تقصیر کا نشان ہے قبولیت کا ڈ کہا ایک شاعر نے ؎ یَا مَنْ یَدُلُّ عَلَی الَّذِیْ یُعْطِیْ الْجَزِیْلَ لِمَنْ یَشَاءُ بِمَنِّہٖ وَیَدُلُّ + فَدَعَوْتُ طُوْلَ الْاَمْلِ + اَوَلَمْ یَزَلْ فِیْ غَفْلَۃٍ + حَتّٰی صَارَ مِنْہُ الْاَجَلُ + اَلْمَوْتُ بَاْبٌ وَالْبَرِیَّۃُ کُلُّھُمْ + وَاَظُنُّ اَنِّیْ سَوْفَ اَدْخُلُ + وَاَظُنُّ اَنِّیْ سَوْفَ اَعْمَلُ + وَاَصُدُّ عَنْ اَھْوَائِھَا + لَا اَلْمَوْتُ اِلَّا لَا اَبَا لَکَ + حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جسنے چھوڑا دنیا کو دوست رکھا اللہ تعالے نے اور جسنے چھوڑے گناہ دوست رکھا اوسکو فرشتون نے اور جسنے کاٹی طمع مسلمانون سے دوست رکھا اوسکو مسلمانون نے ڈ منقول ہے کہ وحی بھیجی اللہ تعالے نے حضرت عزیر نبی علیہ السلام کو کہ فرمایا اے عزیر جب کرتو چھوٹا گناہ تو نہ دیکھہ اوسکا چھوٹا پن بلکہ دیکھہ اوسکو کہ کس کا گناہ کیا تو نے اور جب تجکو بلا بڑی تو نہ دیکھہ اوسکا چھوٹا پن اور دیکھہ اوسکو کہ جسنے دی ہے تجکو اور جب تجکو کوئی بلا تو نہ شکوہ کر میرا خلق سے جیسا کہ مین نہین شکوہ کرتا تیرا اپنے فرشتون سے جو قوت اٹھاتے ہین میری طرف بایان میری عبدالوہاب شعرانی کی کتاب تنبیہ المغترین مین منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَا صَفِیَّۃُ عَمَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَیَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اِنْقِذَا اَنْفُسَکُمَا مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا اے صفیہ پھوپی رسول اللہ کی اور اے فاطمہ بیٹی محمد کی چھڑاؤ تم اپنی جانون کو آگ سے پس تحقیق مین کام نہین آؤنگا تمکو اللہ کے عذاب سے کچھہ ڈ اور حدیث مین ہے اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَالدَّنْبُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَفْنٰی فَکُنْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ ڈ اور ایک بزرگ فرماتے تھے علامتین سیاہی دل کی تین ہین ایک تو یہہ کہ یاد نہ کرے گناہون سے ڈرا اور گریہ اور طاعت سے خوشی اور نصیحت سے اثر ڈ اور ابو محمد مروزی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ نہین شقی ہوا ابلیس مگر پانچ خصلتون سے نہ اقرار کیا اپنے گناہ کا اور نہ شرمندہ ہوا اوس سے اور نہ ملامت کی اپنے نفس کو اور جلدی نکی توبہ اور نہ ناامید ہوا اللہ کی رحمت سے اور اسکے عکس کیا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے پس وہ سعید ہوئے پانچ خصلتون سے اقرار کیا اپنے گناہ کا یعنے لغزش کا اور نادم ہوے اوپر اور ملامت کی اپنے نفس کو اور جلدی کی توبہ اور ناامید نہوے اللہ کی رحمت سے ڈ حاتم اصم رح کہتے تھے کہ اگر گناہ کرے تو اپنے رب کا تو جلدی سے توبہ کر اور نادم ہو اور نہ عذر کر لوگون سے کہ عذر کرنا تیرا اونسے بہت بڑے ہے اوس حال سے کہ تیرے گناہ مین ہے ڈ ابراہیم ابن ادہم رض فرماتے تھے کہ داخل ہونا میرا دوزخ مین اسحال مین کہ طاعت کرتا ہون اللہ کی محبوب تر ہے نزدیک میرے

اس سے کہ داخل ہوں جنت مین اسحال مین کہ نافرمانی کرتا ہون اللہ کی ۱۲ اور اعمی جب دیکھتی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی قرابتی کو یعنے گناہ کرتے تو کہتے نہ مغرور کرے تمکو قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی باوجود مخالفت کرنے تمہارے اونکے طریق وخصلت پر اسلئے کہ اونہون نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ کو فرمایا اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکِ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ۱۳ اور احمد بن حرب رحمہ اللہ فرماتے تھے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّتُوْبُوْا فَاِنَّ ذَنْبَہٗ فِی الدُّنْیَا مَکْتُوْبٌ وَھُوَ غَدًا فِیْ قَبْرِہٖ مَکْتُوْبٌ وَبِہٖ اِلَی النَّارِ مَسْحُوْبٌ ۱۴ اور ابن عباس رض کہتے تھے نہین لایق ہے کسی عاقل کو یہہ کہ ایذا دے اپنے محبوب کو پس لوگون نے اوسے اسکے معنے پوچھے کہا اونہون نے یُؤْذِیْ الرَّجُلُ نَفْسَہٗ بِعِصْیَانِ رَبِّہٖ یعنے ایذا دیتا ہے آدمی اپنے نفس کو بسبب نافرمانی رب اپنے کے یعنے نفس محبوب ہے اوسکو بسبب نافرمانی رب کے مستحق آگ جہنم کا کرتا ہے ۱۵ حضرت حسن بصری رح فرماتے تھے کہ جو کوئی گناہون مین ڈوبا ہوتا ہے نشانی اوسکی یہہ ہے کہ دل اوسکا کشادہ اور خوش نہین ہوتا دن کے روزون کے لیے اور رات کو قیام کے لیے یعنے ان چیزونکی رغبت وچاؤ نہین ہوتی اوسکو اور یہہ بھی حضرت حسن بصری رح فرماتے تھے کہ بچارے قتل کرنیوالے حسین کے اگر داخل بہی ہوے جنت مین اللہ کے فضل سے تو کیونکر جرات کریگا کوئی اونمین سے یہہ کہ گذرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسحال مین کہ تحقیق قتل کیا اونہون نے اونکی اولاد کو اور قسم اللہ کی اگر مجکو دخل ہوتا حضرت حسین کے قتل مین اور یہہ اختیار پاجاتا مین درمیان داخل ہونے جنت اور دوزخ کے تو البتہ اختیار کرتا مین داخل ہونا دوزخ کا بخوف اسکے کہ نظر غضب سے دیکھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف اور وہ ایذا دی مجکو اور اسکو ۱۶ اور عطا رضی اللہ عنہ کہتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ۱۷ یعنے حرمات اللہ سے گناہ مین بڑا یہاں جائے اور وہ یہانتک کہ بڑے گناہ ہیں ۱۸ ابن عباس رض فرماتے ہے جسنے اطاعت کی اللہ کی پس بلا شبہ یاد کیا اوسکو اگرچہ کم ہو ..... نماز کو اور کاٹے یعنے بھول اور تلاوت قرآن کی اوسنے نافرمانی اوسکی کی پس تحقیق بھول گیا اوسکو اور یہہ بھی ابن عباس رض فرماتے تھے کہ علامتون علماء باعمل کے سے یہہ ہے کہ نہ پایا جاوے کوئی اونمین کا اگر عمل صالح مین ڈھاوے کسی نے سفیان بن عیینہ رح سے پوچھا کہ کیونکر لکھتے ہین دونو فرشتے یعنے رام کاتبین کہا اونہون نے کہ جب قصد کرتا ہے بندہ نیکی کے کریگا تو پہیلی ہے اوس سے خوشبو مشک کی پس جانتے ہین وہ فرشتے کہ اوسنے ارادہ کیا بھلائی کا اور جب کہ ہم یعنے قصد کرتا ہے بندہ برائی کا پہیلی ہے اوس سے بدبو پس جانتے ہین وہ فرشتے کہ تحقیق اوسنے ہم برائی کا کیا ۱۹ ابو سلیمان دارانی کہتے تھے مَا اَحَبَّ الْمُقَوْنَ الْبَقَاءَ فِیْ ھٰذِہِ الدَّارِ اِلَّا لِیُطِیْعُوْا فِیْھَا لَا غَیْرَ ۲۰ ربیع بن خثیم جب قربانی کرتے عید اضحی مین تو کہتے قسم ہے تیرے عزت وجلال کی اگر جانتا تو ہین رضا تیری اپنے نفس کے ذبح کرنے مین تو ذبح کرتا مین اور سفیان بن عیینہ رح فرماتے تھے جب گناہ کرے تو رات کو اپنے رب کا اور صبح کو دیکھے تو اپنے پر نعمت کا ملہ تو ڈر تو اسلیے کہ یہہ استدراج ہے ۲۱ اور کہتے تھے بشر رح کہ پایا ہمنے سلف صالحین کو اسحال مین کہ وہ بڑا جانتے تھے چھوٹے گناہ کو زیادہ تر اوس سے کہ تم بڑا جانتے ہو کبیرہ گناہ کو اور کہتے تھے حسن رح ڈر ہے بسبب ہونے ہاتھ اپنے کے اپنے ہمسایہ کی مٹی سے بغیر اذن

اوسکے اور اب اکثر تمہارے گمان کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے بخشدی گناہ اونکے جبکہ بہت دن گذرے ہین گناہ پر اور یہہ غرور ہے ۵ اور وحی بھیجی اللہ تعالے نے طرف داؤد علیہ السلام کے کہ اے داؤد دکھہ بنی اسرائیل سے کہ کس طریق سے پہنچا طرف تمہارے کہ بیشمار بخشے گناہ اوسنے یہانتک کہ چھوڑ دی اونہون نے ندامت ۶ اور گذرے عتبۃ العلام ایک مکان پر کہ اس کا پرنس کافر ہے اور پیسے پیسنے ہوگئی پس اوسنے سبب اسکا پوچھا پس کہا اونہون نے میں نے گناہ کیا تہا اللہ کا اس مکان مین چھوٹی عمر مین ۷ اور حج کیا مالک بن دینار نے پیادہ پا حج کر پھرے پس کہا لوگون نے کہ سوار نہین ہوتے تم اونہون نے کہا کیا خوش ہوتا ہے بندہ فرمان اس کے کہ اوسے مولے سے قصور معاف کرانیکے لیے سوا قسم خدا کی اگر مین مکہ کو جاؤن آگ پر تو یہہ بھی کم ہووے یعنی بہ نسبت میرے قصورون کے اتنی تکلیف اوٹہانا کچھ جا نہین قلیل ہے پس معلوم کر کہہ ان حالات بزرگون کو تم بہائی اور تامل کرنہین اور سستی نکرا استغفار کرنہین اگرچہ بہت گذر جاوے زمانہ گناہ کا اسلیے کہ گناہ یقینی رکہتا ہے اور مغفرت شکی کہ تمام ہووے مضامین گناہونکے آپ کہہ رائیان اپنے نفس کے اچہے جاننے کی لکہی جاتی ہین تاکہ بچے آدمی اوس سے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نجات دینے والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین پس اپنی نجات دینے والی چیزین تقوی اللہ کا ہے باطن و ظاہر مین ۸ اور بات سچ خوشی و ناخوشی مین ۹ اور میانہ روی تونگری اور محتاجگی مین اور اپنی ہلاک کرنیوالی چیزین پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہے ۱۰ اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتہہ نفس اپنے کے ۱۱ اور یہہ خصلت بہت بری ہے تینون خصلتون مین کہا حضرت عمر رضہ نے اے محالمین کہ وہ منبر پر ہے اے لوگون تواضع کرو کہ مینے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو کوئی تواضع کرے لوگون سے واسطے اللہ کے لیے بلند کرتا ہے اللہ تعالے مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دل مین حقیر ہے اور لوگونکی آنکہون مین بڑا ہے ۱۲ اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہے اوسکو اللہ پس وہ لوگونکے آنکہون مین حقیر ہے اور اپنے دلمین بڑا ہے یہان تک کہ البتہ وہ خوار ہوتا ہے لوگونکے نزدیک کتے سے زیادہ یا فرمایا سور سے زیادہ اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال الخ یعنے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ اپنے کو اچہا جانا اور تکبر کیا اور بہول گیا کبیر متعال کو یعنے اللہ کو ساری حدیث بیان فرمائی کہ وہ بڑی ہے ۱۳ اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لا یزال الرجل یذہب بنفسہ حتی یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابہم ۱۴ یہہ سب روایتین مشکوۃ مین ہین ۱۵ اور بیہقی فرماتے ہے کہ پایا ہمنے لوگونکو اسحال مین کہ عمل اونکے مثل پہاڑونکی ہوتے ہے اور باوجود اسکے مغرور ہوتے ہے اور تمہارے اعمال نہین اور پہر تم مغرور ہو قسم خدا کی اقوال ہمارے زاہدون کے سے ہین اور اعمال ہمارے ظالمون متکبرون کے سے ۱۶ اور اللہ تعالے کا واسع المغفرۃ ہونا ظاہر ہے کہ بندے کیسے کیسے گناہ کرتے ہین اور پہر وہ بخشتا ہے اور روزی اور عافیت دیتا ہے اور روایتین اس مضمونکی بہت سی آئی ہین از انجملہ یک روایت بطریق نمونہ کے ذکر ہوتی ہے معاذ بن جبل رض کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم تو خبر دون مین تمکو اسکی کہ جاوال فرماوے گا اللہ تعالے مومنون سے روز قیامت کے اور جو کچہ اول عرض کرینگے مومن اوس سے عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمایئے یارسول اللہ فرمایا آپنے کہ بلاشبہ اللہ تعالے

فرماویگا مومنون سے کیا دوست رکھتے ہے تم انہا میرا پس عرض کرینگے لوگ کہ ہان اے رب ہمارے پس فرماویگا
اللہ تعالے لہ اذ تمتم یعنے کیون گناہ کیا تمنے پس کہینگے رجونا عفوک و مغفرتک یعنے امید رکہتے تہے ہم تیری
عفو و مغفرت کی پس فرماویگا اللہ تعالے قد وجبت لکم مغفرتی یعنے تحقیق ثابت ہوئی تمہارے لیے مغفرت
میری ۱۲ انتہے افرایت الذی تولی ○ و اعطی قلیلا و اکدی ○ کیا دیکہا تو نے اوسکو کہ موہنہ پہیرا اور
دیا تہوڑا مال سے اور سخت دل ہوا ۵ فتح ۵ بہلا تو نے دیکہا وہ جسنے موہنہ پہیرا اور لایا تہوڑا سا اور سخت نکلا
تفسیر یعنے تہوڑا سا ایمان لانے لگا پہر سخت ہوگیا اوسکا دل ۵ موہ ابن عباس سے منقول ہے کہ نازل
ہوئی یہہ آیۃ اوسکے حق مین کہ کافر ہوا بعد اسلام لانیکے اور بعض نے کہا مراد اس سے ولید بن مغیرہ ہے کہ وہ سنا بحث
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی کر اسلام قبول کیا مشرکون نے اوسکو تنبیہ کی کہ دین اپنے باپ دادونکا چہوڑتا ہی
تو اور اپنے باپ دادونکو نسبت گمراہی کی کرتا ہے اور جانتا ہے تو کہ وہ دوزخ مین گئے ولید نے کہا کہ خدا کے
عذاب سے ڈرتا ہون عاتبہ نام مشرک نے کہا کہ اسقدر مال مجکو دے اگر عذاب بچر آویگا تو مین اوسکو اوٹہا لونگا
ولید نے یہہ شرط کر کر تہوڑا سا مال اوسکو دیا اور باقی سے بخل کیا یہہ آیۃ نازل ہوئی ۵ اور کہا مقاتل نے اعطی
یعنے ولید نے دی یعنی بیان کی تہوڑی سی خبر یعنے دینا مال کا اپنے زبان سے پہر قطع کیا اوسکو اور ندیا اور
سدی نے کہا کہ نازل ہوئی یہہ آیۃ عاص بن وائل سہمی کے حق مین کہ وہ بعض اوقات موافقت کرتا
تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض امور مین اور کہا محمد بن کعب قرظی نے کہ نازل ہوئی یہہ ابوجہل کے حق
مین کہ اوسنی ایکبار کہا واللہ نہین حلم کرتے ہمکو محمد مگر لیجیے خلقو نکا پس یہہ ہی قول اوس تعالے کا اعطی قلیلا
و اکدی یعنے نہین ایمان لایا اور پہیرا ۵ مد معجم ۵ عندہ علم الغیب فھو یری ○ کیا
نزدیک اوسکے ہے علم غیب کا پس وہ دیکہتا ہے ۵ موہ تفسیر دیکہتا ہے یعنے کیا جانتا ہے ولید کہ اوسکا یار عذاب اوس سے اوٹہا لیگا
۵ معا ۵ ام لم ینبا بما فی صحف موسی ○ و ابراھیم الذی وفی ○ الا تزر وازرۃ وزر اخری ○
و ان لیس للانسان الا ما سعی ○ و ان سعیہ سوف یری ○ کیا خبر نہین دیا گیا وہ اوسچر کی کہ
بیچ صحیفون موسی اور ابراہیم وفادار کے تہے مضمون اوسکا یہہ کہ نہین اوٹہاویگا کوئی اوٹہانیوالا بوجہہ گناہ
دوسرے کا اور یہہ کہ نہین پہنچیگا آدمی کو مگر جو کچہہ کہ عمل کیا اور یہہ کہ سعی آدمی کی دیکہی جاویگی ۵ فتح ۵ کیا اوسکو
خبر نہین پہنچی جو ہی ورقون مین موسے کی اور ابراہیم کے جسنے پورا اوتارا کہ اوٹہاتا نہین اوٹہانیوالا بوجہہ کسی کے
اور یہہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو کمایا اور یہہ کہ اوسکی کمائی اوسکو دیکہائی ہے ۵ موہ تفسیر یعنے کیا
ولید کو خبر نہین پہنچی ہے اوس چیز کی کہ جو موسی کے صحیفون یعنے توریت مین ہی اور جو صحیفون مین ہے
ابراہیم کے کہ جنون نے پورا کیا یعنے بجالائے احکام الٰہی کہ جنکے بجالانیکا حکم تہا یعنے جان اور مال اور اولاد پر
نجد کی اور رسالت پہنچائی اوسکی مخلوق کو وغیر ذالک حسن بصری نے وفی کی تفسیر مین کہا کہ نہین حکم کیے
گئے ابراہیم کچہہ مگر کہ بجالائی اوسکو اور عطاء بن سائب نے وفی کی تفسیر مین کہا کہ عہد کیا تہا ابراہیم نے کہ مانگیگی
کے نہین کسی مخلوق سے کچہہ پس جب ڈالے گئے آگ مین تو کہا جبرئیل نے اونسے کہ کیا تجکو کچہہ حاجت ہے

پس کہا اونہون نے کہ ہی لیکن بجز ہمین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہے وفی عملہ کل یوم باربع رکعات فی صدر النہار وہی صلوٰۃ الضحیٰ اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دون میں تمکو کہ اللہ تعالے نے خطاب یا اپنے خلیل کو والذی وفی بہ الہ سلیم ملاکہ وہ پڑھتے تھے فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ۝ وللہ الحمد فی السموٰت والارض وعشیا وحین تظہرون ۝ اور بعضون نے کہا کہ یہ خطاب سلیم ملاکہ پورے کے سہام یعنے حصے اسلام کے اور دہ ہیں مین دس تو سورۂ توبہ مین التائبون سے والمؤمنون تک اور دس سورۂ احزاب مین کہ وہ یہ ہین ان المسلمین والمسلمت والمؤمنین والمؤمنت والقنتین والقنتت والصدقین والصدقت والصبرین والصبرت والخشعین والخشعت والمتصدقین والمتصدقت والصائمین والصئمت والحفظین فروجہم والحفظت والذکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما ۝ اور دس سورۂ مومنون مین کہ وہ یہ ہین قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوتہم خشعون ۝ والذین ہم عن اللغو معرضون ۝ والذین ہم للزکوٰۃ فاعلون ۝ والذین ہم لفروجہم حفظون ۝ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین ۝ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العدون ۝ والذین ہم لامنتہم وعہدہم راعون ۝ والذین ہم علی صلوتہم یحافظون ۝ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خلدون ۝ ف فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اوتری ہین مجھپر دس آیتین جو کوئی قایم کرے اونکو یعنے عمل کرے اونپر داخل ہوگا بہشت مین پھر پڑہی حضرت نے قد افلح المؤمنون یعنے یہی آیتین انتہے بہ بیان فرمایا اللہ تعالے نے اوس مضمون کو جو ہی اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفون مین ہے پس فرمایا الا ترزر لا تحمل یعنے نہین اوٹہاتا کوئی نفس گناہ کسی نفس کا یعنے نہین ماخوذ ہوتا کوئی نفس ساتھہ گناہ غیر اپنے کے حاصل یہہ کہ ولید نے توریت اور صحف ابراہیم سے کیا نہین جانا ہے کہ کوئی بوجھہ دوسرے کے گناہ کا نہین اوٹہانیکا پس کیونکر بوجھہ پاوے اور کوحوالہ کرتا ہی اس سے اوسکا قول ہی باطل ہوگیا جسنے ولید سے کہا تہا کہ مین تیرا عذاب اوٹہالونگا اور ابن عباس سے روایت کیا گیا ہے کہ پہلے ابراہیم علیہ السلام کے مواخذہ غیر کے گناہ پر کرتے تہے چنانچہ بیٹے کو باپکے گناہ پر پکڑتے تہے اور باپ کو بیٹے کے گناہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد مین اس سی ممانعت ہوگئی اللہ تعالے کیطرف سی اور یہہ حکم مقرر ہوا الا تزر وازرۃ وزر اخری اور یہہ یہی ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے صحیفون مین ہے وان لیس الخ یعنے نہین ہے آدمی کے لیے مگر جو کچھہ کہ عمل کیا ہی یعنی ہر کوئی جزا عمل اپنے کی پاویگا دوسرے کے عمل سے نہ ثواب اوسکا نہ عذاب اور نہ ماخوذ ہوگا کہا ابن عباس نے کہ یہہ حکم منسوخ ہے اس شریعت مین ساتھہ آیۃ الحقنا بہم ذریتہم کے کہ بیٹون کو بسبب عمل خیر باپونکے جنت مین داخل کرینگے اور کہا عکرمہ نے کہ تہا یہہ حکم ابراہیم و موسیٰ کی قوم کے لیے اور اس امت کو ثواب حاصل ہوتا ہے اپنے اعمال کا بہی اور جو کوئی اوسکے لئے کرے اوسکا بہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ایک عورت نے مکہ کی راہ مین اپنے بچے کو خذف مین سے اوٹہا کر حضرت سی پوچہا کہ یا رسول اللہ اسکے لیے بہی حج ہے فرمایا نعم ولک اجر یعنے ہان اسکے لیے بہی حج ہے اور ثواب تجکو بہی ہے اجر بسبب باعث ہونے کے

کے اور ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں ناگہان مر گئی ہے پس اسکے لیے ثواب ہے اگر
تصدق کروں میں اوسکی طرف سے فرمایا نعم یعنے ہاں اللہ اور کہا یحییٰ بن ابی انس نے کہ انسان سے یہاں کافر مراد ہے اور
مومن کو ثواب ہوتا ہے اپنے عمل سے یہی اور اولاد کے عمل سے بھی جو اوسکے لیے کرے اور بعض نے کہا کہ نہیں ہے
کافر کے لیے خیر مگر اپنے عمل سے کہ بدلہ دیا جاتا ہے اوسکا دنیا میں یہانتک کہ نہیں باقی رہتی ہے اوسکے لیے آخرۃ
میں کچھ خیر اور روایت کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن ابی منافق نے حضرت عباس کو قمیص دیا تھا یعنے کفن جب
وہ مرا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہا قمیص یعنی کہ اوسمیں کفنایا جاوے پس نہیں باقی رہی اوسکے لیے
کوئی نیکی آخرت میں کہ ثواب دیا جاوے اوسکا انتہے اور اَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی کے معنی یہ ہیں کہ دیکھیگا
سعی یعنے عمل اپنے دن قیامت کے میزان اعمال میں یہاں تلک تفسیر معالم اور مدارک اور بحر العلوم سے لکھا
ہے بعضے مضمون کسی میں کے ہیں اور بعضے کسی میں کے اور مدارک میں وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی
کے متعلق یوں لکھا ہے کہ یہ جو ثابت ہوا ہے حدیثوں میں صدقہ دینا میت کی طرف سے تو اوس سے معلوم
ہوا کہ غیر کی سعی مفید ہوتی ہے تو ظاہر تعارض ہوا اس آیہ میں اور حدیثوں مذکورہ میں تو جواب اسکا یہ ہے
کہ غیر کی سعی مفید نہیں ہوتی ہے مگر جب کہ مبنی ہو اوپر سعی نفس اوسکے کہ وہ یہ ہے کہ وصیت کرجاوے حج وغیرہ کی
تو ہوگی سعی غیر کی گویا اسکی سعی ہی بسبب ہونے غیر کے تابع اوسکا اور قائم مقام اوسکا اور دوسرے یہ کہ سعی
غیر کی نہیں نفع دیتی ہے اوسکو جب کہ کرے اوسکو اپنے لیے اور جب کہ اوسکی نیت ہی کرے تو یہ حکم شرع کے
مانند نائب کی اوسکی طرف سے ہوتا ہے اور مانند وکیل کے قائم مقام اوسکے تھے ۱۲ منہ وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا ۙ وَاَنَّهٗ خَلَقَ
الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۙ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۙ پہر دیا جاویگا موافق اوس سعی کے بدلہ پورا اور یہ
طرف پروردگار تیرے ہی بازگشت اور یہ کہ اوسنے ہنسایا اور رلایا اور یہ کہ اوسنے مارا اور زندہ کیا اور یہ کہ
خدا نے پیدا کیے دو قسم نر اور مادہ کو نطفہ سے جب ٹپکا جاتا ہے رحم میں ۱۲ فقہ ۱۲ پہر اوسکو بدلہ دیتا ہے پورا بدلہ
اور یہ کہ تیرے رب تک پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی ہے ہنساتا اور رلاتا اور یہ کہ وہی ہے مارتا اور جلاتا اور یہ کہ اوسی
نے بنایا جوڑا نر و مادہ ایک بوند سے جب ٹپکائی **تفسیر** لفظ منتہی اسم مصدر ہے معنے انتہا کے یعنے پہنچنے میں اور رجوع
کرنے میں طرف اللہ تعالےٰ کے خلق بعد موت کے پس جزا سزا دیگا اوسکو مانند قول اللہ تعالےٰ کہ اِلَی اللّٰہِ
الْمَصِیْرُ اور بعضوں نے کہا کہ اللہ ہی سے ابتدا مت یعنے احسان ہی اور اوسکی طرف انتہا آمال یعنے جزا سزا دینے
ہے یعنے سب مخلوق اور آرزومند اللہ ہی کے عنایت کی ہیں ابی بن کعب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کیا ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالےٰ کے وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى کہ کہا لَا فِكْرَةَ فِی الرَّبِّ اور یہ مثل اوسکی ہے
کہ روایت کیا گیا ہے ابوہریرہ سے مرفوعاً یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے تَفَكَّرُوْا فِی الْخَلْقِ
وَلَا تَفَكَّرُوْا فِی الْخَالِقِ فَاِنَّهٗ لَا یُحِیْطُ بِهِ الْفِكْرَةُ اور وہی ہنساتا الخ یعنے پیدا کیا اوسنے ہنسنے اور رونیکو
اور بعض نے کہا پیدا کیا خوشی اور غم کو اور بعض نے کہا کہ ہنسا دیگا مومن کو بعضی میں بسبب بخششوں اور
انعاموں کے اور رلاتا ہے اوسکو دنیا میں بسبب حادثوں اور مصیبتوں کے یا بہشتیوں کو بہشت میں ہنسا دیگا اور

۱ یہ ایمان لانے والوں کی عبادت ہوئی
اور سالی کو ہمیشہ ان کے ساتھ ہوئی
یعنی اور ہمیشہ سے ان کی عبادت ہوئی
یعنی ہمیشہ ہی ان کی عبادت ہوئی
دعائی ہوئی کہ ہمیشہ ہی ان کی عبادت ہوئی
سورۃ نجم کا نام ہے کیونکہ اس میں ذکر ہے
قاتل عین ولادت ہوئی ہے اور بعضی
جلال الدین سیوطی نے کہا ہے
ہمیشہ ہی عبادت ہوئی ہے
۱۲ منہ

۲ قولہ اور ہمیشہ سے ان کی عبادت ہوئی
۱۲ منہ

۳ قولہ اور ہمیشہ سے ان کی عبادت ہوئی
۱۲ منہ

۴ قولہ اور ہمیشہ سے ان کی عبادت ہوئی
۱۲ منہ

۵ قولہ اور ہمیشہ سے ان کی عبادت ہوئی
۱۲ منہ

۶ قولہ اور ہمیشہ سے ان کی عبادت ہوئی
۱۲ منہ

اور دوزخیونکو دوزخ مین رُلاویگا اور عرض یہہ ہی کہ ہر عمل انسانکا قضا اور خلق الٰہی سے ہی اور آیا ہی کہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ اصحاب حضرت کے بیٹھتے تھے اور اشعار پڑہتے تھے اور ذکر کرتے تھے امور جاہلیت سی پہر ہنستی تھے اور آنحضرت مسکراتے تھے اونکے ساتھ جب وہ ہنستی اور یونہی کسیلے ابن عمرؓ سے کہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہنستے تھے یا نہین اونہون نے کہا کہ ہان ہنستی تھے ولیکن ایمان اونکے دلونمین بہت بڑا ہوتا تہا پہاڑ سے

اور وہی مارتا ہے الخ یعنے وقت اجل کے مارتا ہے اور وقت بعث کے زندہ کریگا اور بقول بعض کے مراد یہہ ہے کہ مارتا ہے جہل و بخل سے اور زندہ کرتا ہے علم و سخاوت سی اور بقول بعض کے مارتا ہی کافر کو کفر سے اور زندہ کرتا ہے مؤمن کو ایمان سے اور بقول بعض کے مارتا ہے بانیونکو اور جلاتا ہے بیٹونکو اور حاصل یہہ مارنیوالا اور جلانیوالا سوائے اللہ تعالے کے نہین ہے نر اور مادہ ہر حیوان و انسان سے ۵ **مد معجرہ**

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۝ اور یہہ کہ خدا پر لازم ہے وہ پیدا کرنا دوسرا اور یہہ کہ اونہی تو نکر کیا اور یونہی دی اور یہہ کہ وہی ہے پیدا کرنیوالا ستارہ شعرے کا ۵ **فتح** ۵ اور یہہ کہ اوسپر لازم ہے دوسرا اٹہانا اور یہہ کہ اوسنے دولت دی اور یونہی اور یہہ کہ وہی ہے رب شعرے کا ۵ **تفسیر** دوسرا اٹہانا یعنے جلانا بعد مرنے کے کہ روز قیامت کسیکی اوٹہینگے اَغْنٰى تو نکر کردیا لوگونکو ساتھ اموال کے وَاَقْنٰى دیا قنیہ یعنے بہت مال اور اصول اموال اور جو کچہہ کہ ذخیرہ کرتے ہین اوسکو بعد کفایت کی اور کہا ضحاک نے کہ اَغْنٰى غنی کردیا ساتھہ سونے اور چاندی کے اور اقسام اموال کے اور اَقْنٰى دیے اونٹ اور بیل اور بکری دُنبے اور کہا حسن اور قتادہ نے اَقْنٰى خادم دیے اور کہا ابن عباسؓ نے اَغْنٰى وَاَقْنٰى دیا اور رضی کردیا اور کہا مجاہد و مقاتل نے اَقْنٰى راضی کردیا ساتھہ ویجہ کے کردی اور قانع کردیا اور کہا ابن زید نے اَغْنٰى بہت دیا وَاَقْنٰى کم دیا اور پڑہا یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اور شعریٰ ایک ستارہ ہی

[illegible] جو ارسے شدہ گرمی مین اور خزاعہ اور سکو پوجتے تہے پس معلوم کروایا اللہ تعالے نے کہ وہ رب معبود اوسیکا ہے اور اول جسنے کہ عبادت اس ستارہ کی مقرر کی ابوکبشہ تہا اجداد مادری آنحضرت علیہ السلام کے سے کہ قریش سے مخالف ہوا تہا اس ستارہ کی عبادہ مین اور کہتا تہا کہ سب ستارے سیر آسمان کے غرض مین کرتے ہین اور شعرے طول مین اور قریش بسبب مخالفت دین اپنے کے آنحضرت کو ابن ابی کبشہ کہتے تہے ۵ **مد معا** ۵ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ۝ وَثَمُوْدَ فَمَآ اَبْقٰى ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۝ اور یہہ کہ اوسنے ہلاک کیا عاد پہلونکو اور ہلاک کیا ثمود کو پس کسیکو باقی نچہوڑا ۵ اور ہلاک کیا قوم نوح کو پہلے اس سے تحقیق وہ تہے بڑے ظالم اور حد سے گذرے ہوئے زیادہ ۵ **فتح** ۵ اور یہہ کہ اوسنے کہا دے عاد اگلے اور ثمود اور باقی نچہوڑا اور نوح کی قوم اس سے پہلے وہ تو تہے اور بڑی ظالم اور شریر **تفسیر** عاد اگلی قوم ہود علیہ السلام کی تہی بادصرصر یعنی شدت کی ہوا سی ہلاک ہوئی اور لکہ گذرا وہ اونمین سے کہ اونکو نیست نابود کیتے تہے وقت ہلاک ہونے عاد اول کے وہ مکہ مین قیام رکہتے تہے اور بعد ہلاک ہونے قوم پہلی کے اونہون نے بہر کیا اونکو عاد آخر کہتے ہین اور قوم ثمود حضرت صالح نبی علیہ السلام کی امت تہی اونمین سے یہی کسیکو باقی نچہوڑا ہلاک کیا انکو اللہ تعالی نے ساتہ صاحب جبرئیل علیہ السلام کے اور ہلاک کیا نوح نبی علیہ السلام کی قوم کو پہلے عاد اور ثمود کی قوم سے بیشک وہ کافر تہے اور

ظالم ہے حد سے زیادہ سرکش ہے ۵ مدجر ۵ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۝ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ۝ اور شہر مؤتفکہ کو زمین پر ڈالا پس ڈھانکا اوسپر جو کچھ کہ ڈھانکا لیئے پتھر برسائی پس تو کس نعمت
کے نعمتوں پروردگار اپنے کیسے شبہ کرتا ہے تو ۵ فتح ۵ اور اولٹی بستی کو پٹکا پہر اوسپر جو چھایا جو چھایا اب تو کیا کیا
نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاویگا ۵ تفسیر ۵ جہایا الخ یعنے پتھر کہ اوسپر برسائے اوسکو پتھروں نے اپنے نیچے جہپا
لیا اور مؤتفکہ کا نو قوم لوط کے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حکم الہی سے اون کا نو و نکو زمین سے اکھاڑ کر
آسمان پر لیجا کر زمین پر ڈالدیے بعد اوسکے پتھراو اوپر برسائے جھٹلاویگا تو اے آدمی یا ایگا فرمایا ہی ولید ۵ بجر
معاملہ ۵ هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ۝ یہ پیغمبر ڈرانیوالا ہے جنس ڈرانیوالے اگلوں کیسے ۵ فتح ۵
یہہ محمد ایک ڈرسنانیوالا ہے پہلے سنانیوالوں میں ۵ موہ تفسیر ۵ جیسا کہ اوپر پیغمبر پہنچا رسالت کا اپنے
قومونکو کرتے تہے ایسا ہی محمد علیہ السلام تمکو کرتے ہیں کیوں تصدیق اوسکی نہیں کرتے ہو اور عذاب خدا
کے سے نہیں ڈرتے ہو یا یہہ قرآن ڈرانیوالا ہے ڈرانیوالوں پہلے ۵ بجر ملہ ۵ تنبیہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ
إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ الخ یعنے سوائی اسکے نہیں کہ مثل میری اور مثل اوسچیز
کی کہ بہیجا مجھکو اللہ نے ساتھہ اوسکے یعنے دین و شریعت مانند مثل ایک شخص کے ہے کہ آیا ایک قوم کے پاس
پس کہا اوسنے اے قوم میری تحقیق دیہا میںنے لشکر کو اپنی آنکہوں سے اور تحقیق میں ڈرانیوالا ہوں ننگا یعنے بے
ڈھونڈہو تم نجاۃ کو نجاۃ کو پس فرمانبرداری کی اوسکی ایک جماعت نے قوم اوسکے سے پس چلے راتوں رات پس
چلے اور اوسکی کے پس نجاۃ پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اونمیں سے پس صبح کی اپنے مکان میں پس
داخل ہوا اوپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اکہاڑ دیا اونکو پس یہہ ہے مثال اوسکی کہ فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی اوسچیز کی کہ لایا میں اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا
اوسچیز کو کہ لایا ہوں میں اوسکو حق سے یعنے دین و شریعت روایت کی یہہ بخاری مسلم نے ف ڈرانیوالا
ہوں ننگا اصل اسکی یہہ ہے کہ جب ایک آدمی دشمن کو آتے دیکھتا اپنے قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکھتا اور
چلاتا تا خبردار ہو جاوے قوم بعد اوسکے یہہ مثل ہو گئی ہر امر ناگہانی دہشت ناک کے حق آنے میں پس یہہ بات
حضرت پر کمال صادق ہے کہ پہلے خبر دینے عذاب کے میں ۵ حق سیدہ ۵ اَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۝ لَيْسَ
لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۝ نزدیک آئی قیامت نہیں ہے اوسکو سوائے خدا کے ظاہر کرنیوالا ۵ فتح ۵
آپہنچی آنیوالی کوئی نہیں اوسکو اللہ کے سوا کہول دکہانیوالا ۵ موہ تفسیر ۵ لفظ کاشفہ کا شفہ میں مبالغہ
کے لیئے ہے اور یا بجسب تقدیر نفس کے ہے یعنے نفس کاشفہ یعنے بیان کرنیوالا کہ کب ہوگی قیامت مانند قول
اللہ تعالے کے لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ اور بقول بعض کے معنی کاشفہ کے دفع کرنیوالے کے ہیں یعنے جب
ہول و سختیاں قیامت کی خلق کو ڈہانکیں گی دفع کرنیوالا اونکا سوائے خدا کے کوئی نہیں ہوگا ۵ ملہ
معاتبہ ۵ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کب آویگی قیامت فرمایا آپنے والے تجلوا و کیا تیار
کیا ہے تو نے اوسکے لیے یعنے وہ اپنے وقت پر آنیوالی ہے یہہ کیا پوچھتا ہے عمل کر اپنی کہا اوسنے کچھہ نہیں علیا

کیا مینے اوسکے لئے اگر یہ کہ تحقیق ہین دوست کہتا ہون اللہ اور رسول اوسکیکو فرمایا تو ساتھ اوسکے ہوگا اگر دوست
رکھا تونے اوسکو کہا اوس نے پس نہین دیکھا مینے مسلمانونکو کہ خوش ہوے ہون ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند
خوش ہونے اونکے کے ساتھ اس کلمہ کے ف، مراد ساتھ ہونے سے شریک ہونا ہے پیچ ثواب
اور درجہ کے اور داخل ہونیکے اوسکے زمرہ اور متبعون اوسکے مین ڈ **مشکوۃ ولمعات** اَفَمِنْ هٰذَا
الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ کیا
اس بات سے تعجب کرتے ہوتم اور ہنستے ہو اور روتے نہین اور تم کھیلنے والے ہو پس سجدہ کرو خدا کو اور پرستش کرو
فتح ڈ کیا تم اس بات سے اچنبا کرتے ہو اور ہنستے ہو اور تم کہلا ڑیان کرتے ہو سو سجدہ کرو اللہ کے آگے اور بندگی
ڈ موڈ تفسیر اس بات سے یعنے قرآن سے اچنبا کرتے ہو ازراہ انکار کے اور ہنستے ہو ازراہ استہزار کے رونے
نہین بسبب خشوع کے اور سامدون کے معنے مین غافل یا کھیلنے والے یا اعراض کرنیوالے یا اترانیوالے
اور تکبر کرنیوالے یا گانے والے پس جب قرآن پڑھا جاتا تو کافر گاتے اور ہنسی بازی کرتے تاکہ لوگ قرآن سنین نہین
خدا تعالے نے انکا حال بیان کر کے فرمایا ہے کہ اس بیہودگی سے باز آؤ اور سجدہ کرو اوسکو اور عبادت کرو اوسکی نہ
اوسچیز دون باطل کی عبداللہ سے روایت ہے کہ اول سورہ کہ جسمین سجدہ ہی سورہ نجم ہے اور بعد پڑھنے اوسکے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے ہمراہیون نے سجدہ کیا مگر ایک شخص نے مٹھی بھر کنکر یا بلکہ ایک مٹھی مٹی کی اور
اوسپر سجدہ کر لیا پس دیکھا مینے اوسکو بعد اسکے کہ مارا گیا کافر اور وہ امیہ بن خلف تھا آور ابن عباس سے منقول
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورہ نجم مین اور سجدہ کیا آپکے ساتھ مسلمانون اور مشرکون اور جن و
انس نے ڈ **مدمعاد سورۃ القمر** اس سورہ کا نام سورہ قمر ہے اسلیے کہ اسکے اول مین لفظ قمر کا
مذکور ہوا ہے اور نازل ہوئی ہے یہ سورہ بعد سورہ طلاق کے اور بعد سورہ نجم کے اسلیے لکھی گئی کہ اوسکے اخیر
مین ذکر قرب قیامت کا ہے اس آیہ مین اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ڈ اور اوسکے اول مین ذکر قرب قیامت کا ہے
اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونو سورتونمین اور یہ سورہ مکی ہے آیتین اسمین یعنی ۵ مین اور رکوع
تین اور کلمے ۳۴۸ اور حروف ۱۴۸۲ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝
نزدیک آئی قیامت اور پھٹا چاند اشارہ ہی اوس قصہ کیطرف کہ کافرون نے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے
معجزہ طلب کیا خدا تعالے نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ایک کوہ ابوقبیس پر اور دوسرا کوہ قعیقعان پر ڈ **فتح** ڈ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا پاس آلگی وہ گھڑی اور پھٹگیا چاند ڈ **موڈ تفسیر**
آیا ہے کہ اقا ئمہ نے پیغمبر علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا اور آنحضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور مدتون کفار نے کوہ حرا
اور درمیان دونو ٹکڑون کے دیکھا تو ہی ایمان نہ لائے یہ سورہ نازل ہوئی اور منقول ہے کہ یہ معجزہ مکہ مین
دو بار واقع ہوا ہے اور کہا ہے علمانے کہ ایک علامت قیامت سے یہی پھٹنا چاند کا ہے اور تفسیر ابہی مین
آیا ہے کہ ایک شب لیلۃ الہبوبی اور ابوجہل نے جناب پیغمبر مین آکر کہا کہ مجکو معجزہ دکھاؤ آنحضرت نے فرمایا کہ کیا چاہتے
ہو ہبوبی نے ابوجہل سے کہا کہ یہ ساحر ہے اور سحر آسمان مین اثر نہین کرتا اوسکو کہو کہ چاند ہمارے لیے پھاڑ دے
ابوجہل نے آنحضرت سے کہا آنحضرت نے اپنی انگلی شہادت سے اشارہ چاند کیطرف کیا چاند اوسیوقت دو ٹکڑے

ع ۱ سب یا بعضی
کے کہنے کو قرآن مین کہا ہے
قیامت کا نزدیک ہونا اور
قیامت کا نزدیک ہونا اور
حضرت کا گانی ہونا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
قرآن شریف سنکر
قرآن اور یوسف کے
کافرون کا ہنسنا اور
کافرون کا ہنسنا اور
کا ہنسنا اور
کا ہنسنا اور

ہوا ایک ٹکڑا آسمان میں رہا اور دوسرا ٹکڑا پیٹھ خدا کے گریبان میں اور تر آستین کی طرف سے نکل گیا اور پیر جب درخواست ابوجہل کے دونوں ٹکڑے آسمان میں ملگئے وہ یہودی ایمان لایا اور ابوجہل نے کہا کہ میری آنکھ کو سحر سے بالذہ دیا یعنی ہٹ بندگی آنیوالے مسافروں سے ہم پوچھینگے جو اب آنیوالوں سے پوچھا سبھوں نے کہا کہ فلانی شب میں ہم نے ایسا دیکھا تھا تو بھی قریش ایمان نہ لائے اور کہا کہ سحر محمد کا نہایت کو پہنچا ہے یہ آیتیں اتریں ۵ **بجر معاہ** یہ معجزہ حضر نکا ہوا کہ چاند پھٹا کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ دیکھا میں نے کوہ حرا کو درمیان دو ٹکڑوں چاند کے اور بعضوں نے کہا کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ پھٹیگا چاند روز قیامت کے اور جمہور قول اول ہی پر ہیں اور وہی روایت کیا گیا ہے صحیحین میں اور نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اگر پھٹتا چاند تو نہ پوشیدہ رہتا مسافر و غیر اور اگر معلوم ہوتا تو نقل کرتے وہ متواتر کیونکہ طبیعتوں کی جبلت میں یہ بات ہی کہ عجب خبر دوں کو منتشر کرتے ہیں پس یہ اعتراض نہیں وارد ہو سکتا ہے اسلئے کہ جائز ہے یہ کہ چھپا دیا ہو اوسکو اللہ نے اوسکے سبب اہر کے ۵ **مد** وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر دیکھیں کوئی نشانی ٹالدیں اور کہیں یہ جادو ہے چلا آتا ہے ۵ **تفسیر** حج کے دنوں میں آدھی رات کو کافر جمع ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکو سمجھاتے تھے اونہوں نے اگلی کچھ نشانی حضرت نے کہا دیکھو آسمان کی طرف چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ادھر مشرق کو اور ایک مغرب کو تب خوب طرح دیکھ لیا پھر آپس میں ملگیا یہ نشانی ہے قیامت کی کہ آگے سب کچھ یونہی ٹھیک ۵ **مو** وَاِنْ یَّرَوْا نشانی اور آئے کرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صدق پر تو نہ مانیں یعنے ایمان نہ لائیں مستمر یعنے محکم قوی یا مدت دراز کا ہونیوالا جانیوالا کہ زائل ہو اور باقی نہ رہے ۵ **مد** نشانی یعنے معجزہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مانند پھٹے چاند کے ۵ **وَکَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَھْوَآءَھُمْ وَکُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ** اور جھوٹ گنا اور پیروی کی اپنی خواہش کی اور ہر چیز نے بیچ وقت اپنے کے قرار پکڑا ہے ۵ **فتح** اور جھٹلایا اور چلے اپنے چاؤ پر اور ہر کام کو پہنچنا ہے وقت پر **تفسیر** یعنے انکا عذاب بھی ایک وقت آویگا ۵ **مو** جھٹلایا یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور پیروی کی اپنے خواہش کی یعنے اوسیکی کہ مزین کی اونکے لیے شیطان نے کہ وہ دفع کرنا حق کا ہے بعد ظہور اوسکے کے اور ہر چیز کہ وعدہ کیا ہے اللہ نے اوسکے مستقر ہے یعنے ہونیوالی ہے بیچ وقت اپنے کے اور بعضوں نے کہا ہر چیز کہ مقدر ہی واقع ہونیوالی ہی اور بعضوں نے کہا ہر امر کفار سے اور امر نبی سے مستقر ہے یعنی ثابت ہوگا اور مستقر ہوگا وقت عذاب اور ثواب کے نیکے کافروں کو عذاب ہوگا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ثواب عظیم ملیگا ۵ **مد** اور پیروی کی خواہش اپنے کی باطل میں اور ہر امر قسم خیر و شر سے مستقر ہے یعنے ہیڑ لانے والا ہے اہل اپنے کو جنت میں یا دوزخ میں ۵ **تنبیہ** خواہش نفسانی کی برائی قرآن و حدیث میں بہت آئی ہے کچھ بطریق اختصار کے لکھا جاتا ہے قرآن شریف میں فرمایا اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَهٗ هَوٰىهُ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنیوالی اور تین چیزیں درجے بڑھاتی ہیں اور تین چیزیں کفارہ گناہوں کے ہیں پس چیزیں نجات دینے والی چیزیں پس خوف اللہ تعالے کا پوشیدہ اور ظاہر میں اور میانہ روی مفلسی اور دولتمندی میں اور عدل رضا اور غصے میں اور آپس ہلاک کرنیوالی چیزیں پس بخل بڑی ہے اور خواہش کہ تابع ہوں اوسکے

۵ سورۃ القمر ۱۲ ۵۲ ۵ س ق م ر الرابع ۵ ۵ ۵

اور خوبصورتی آدمی کی اور اسپر درجہ بڑھا بنالی چنانچہ پس پہلا نا اسلام کا لینے ہر ایک مسلمان سے سلام کرے خواہ اوس سے ملاقات اور تعارف رکھتا ہو خواہ نہ رکھتا ہو اور کہلانا کہانکا اور نماز رانکو پڑھنی اسحال مین کہ لوگ سوتے ہین اور اسپر کفارے گناہ کے پس پورا کرنا وضو کا سردی کی صبح نہین اور پانو چلنا جماعت نماز کے لئے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے ۵ **منہیات** ۵ **ولقد جاءھم من الانباء ما فیہ مزدجر** اور تحقیق آیا ہے انکو خبرون سے جو کچھ کہ اوسمین نصیحت ہو ۵ **فتح** ۵ اور پہنچ چکے ہین انکو احوال جنمین ڈانٹ ہوسکتی ہے ۵ **موضح تفسیر** انباء سے مراد خبرین ہین ہلاک ہونے امتون کی کہ جو جھٹلاتی تھین اپنے رسولونکو ۵ **ج** ۵ انکو یعنے اہل مکہ کو خبرون سے یعنے قرآن کہ جسمین خبرین ہین قرنون گذشتہ کی یا خبرین آخرت کے اور احوال عذاب کفار کے **مزدجر** لیعنے رکاوٹ ہے کفر سے ۵ **ملہ** **حکمۃ بالغۃ فما تغن النذر** ۵ **فتح** ۵ عنہم آئی ہے دانش تمام پس فائدہ نہین دیتے ہین ڈرانے پس موڑنے ۵ **فتح** ۵ پوری عقل کی بات ہے یہ کام نہین کرتے ڈرسنانے سوتو ہٹ اونکی طرف سے ۵ **موضح تفسیر** بالغۃ نہایۃ الصواب یا پہنچنے والی ہے اللہ کیطرف سے طرف اونکے مونہہ موڑنا دسے بسطے جانے تیر کیواسکو ڈرانا نہین نفع دیتا ہے اونکو ۵ **ملہ** ۵ مونہہ موڑا ونسے تاکہ حکم قتل کرنیکا آوے باعذاب اونکو پہنچے اور حاصل یہہ ہے کہ تو اے محمد قرآن اہل مکہ کے پاس لایا ہے اور اوسمین خبرین پہلی امتون جھٹلانے والیون کی ایسی مذکور مین کہ کافرونکو جھٹلانے سے باز رکھین اور وہ قرآن حکمۃ بالغہ یعنے پوری ہے اور جب اون خبرون نے اونکو فائدہ نہ دیا تو ڈرانیوالے کیا نفع دین گے تو اونسے مونہہ موڑ اونکے بعضون کے نزدیک یہہ حکم اعراض کا آیۃ قتال سے منسوخ ہے اور اس تقدیر پر ما مصدریہ ہوگا ۵ **جز** ۵ **یوم یدع الداع الی شیء نکر خشعا ابصارھم یخرجون من الاجداث کانھم جراد منتشر مھطعین الی الداع یقول الکفرون ھذا یوم عسر** اوسدن کہ بلاوے بلانیوالا طرف ایک چیز ناخوش کے عاجزی ظاہر ہوئی ہوگی اونکی انکھونسے نکلینگے لوگ اوسدن قبرون سے گویا وہ مڈیان ہین پراگندہ ٹڈی کے بلانیوالے کیطرف دوڑے ہونگے کہین کافر یہہ ایکدن کے دشوار ۵ **فتح** ۵ جنون پکارے پکارنیوالا ایک چیز ناخوش کی طرف یعنے ساہوہ تو می انکھین نکل پڑین قبرون سے جیسے ٹڈی بکھری پڑتی دوڑتے جاوین پکارنیوالے منکر کہتے نکل آئے ۵ **تفسیر** بلانیوالے اسرافیل ہونگے یا جبریل اور لفظ منکر ساتھہ میم کاف اور جزم کاف کے ہے یعنی نکر کے کہ نہ جانینگے اوسکو نفس بسبب شدت اوسکے اور مراد حیرت سے حساب ہے اور خشوع ابصار یعنے جھکنا انکھونکا کنایہ ہے ذلت سے اسلیے کہ ذلت ذلیل کی اور عزت عزیز کی ظاہر ہوتی ہین اونکی انکھون مین مڈیان مین پراگندہ نہین جانینگے کہ کہان جاوین بسبب خوف وحیرت کے ۵ **جز مد** ۵ بلانیوالا کہ اسرافیل ہے یعنے جسوقت کہ اسرافیل صور بعث کے لیے پھونکیگا مردے قبرون سے مانند کثرت مڈیون کے باہر نکلرہے ہون اوسدن سے ڈرتے ہوئے اور نظر جھکائے ہوئے طرف اسرافیل کے جطرف سے کہ آواز صور کی اونکو پہنچیگی دوڑتے ہونگے ۵ **بحر** ۵ **کذبت قبلھم قوم نوح فکذبوا عبدنا وقالوا مجنون وازدجر فدعا ربہ انی مغلوب فانتصر** جھوٹ گنا پہلے انسے قوم نوح نے پس جھٹلایا ہمارے بندیکو اور کہا دیوانہ ہے اور ساتھہ اوسکے بات سخت کہی گئی پس دعا کی نوح نے جناب پروردگار اپنے سے کہ میں مغلوب

ہولیون دین لیا ڈ **فتح** ڈ جھٹلایا جو ہمنے اسسے پہلے نوح کی قوم نے پھر جھوٹا کہا ہمارے بندہ کو اور بولا دیوانہ ہے اور جھڑکیا پھر کہا اسنے اپنے رب کو میں
دبا رکھا ہون تو بدلہ لے ڈ **تفسیر** یعنے بندیکو یعنے نوح کو اور آپکو جھوٹا کہا قوم نوح نے نوح کو پاگل بتایا اور جھڑکیا ڈ **ج** ڈ پہلے اسنے یعنے
مکے والون سے اور معنی تکرار تکذیب کے یہ ہین کہ کونسی قوم نے جھٹلایا نوح کو جھٹلایا ہمنے جھٹلایا کے یعنے
جب کہ گذرتا تھا اونمین سے ایک قرن پیچھے آتا اوسکے اور قرن جھٹلانے والا جھٹلایا قوم نوح نے رسولون
کو پھر جھٹلایا ہمارے بندے نوح کو یعنی جب کہ تھے وہ جھٹلانے والے رسولون کے منکر ہونیکے جھٹلایا اونہون
نے نوح کو یہی کہ وہ بھی تو منجملہ رسولون سے تھا دیوانہ ہے یعنے وہ دیوانہ ہے وڈرایا جھڑکیا یعنے ڈانٹ کر کہا نوح نے اونکو
رسالت سے ساتھہ ڈرانے کے اور ڈرانے گئے ساتھہ قتل کے یا یہہ بھی منجملہ قول قوم نوح کے ہے یعنے کہا قوم نوح
نے کہ نوح دیوانہ ہے اور جھڑکی کردیا ہے اوسکو جنون نے اور لیگئے ہین عقل اوسکی اور مغلوب ہوا ہون یعنے عاجز
ہوگئی ہے مجھہ قوم میری پس نہین سنتے مین بات میری اور بہت ناامید ہوگیا ہون اونسے کہ کہا مانین
میرا تو بدلا لے اونسے میرے لیے کہ عذاب ہیچہ اوپر ڈ **ملا** ڈ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا
الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ پس کھولے ہمنے دروازے آسمان کے ساتھہ پانی بہتا ہوا
کے اور جاری کیے ہمنے زمین سے چشمے پس جمع ہوا پانی ہر جانب سے واسطے اوس کام کے کہ مقدر ہوا تھا یعنے
ہلاک ہونا قوم کا ڈ **فتح** ڈ پھر ہمنے کھولدیے دہانے آسمان کے رہی سے پانی کے اور بہادیے زمین سے
چشمے پھر ملگیا پانی ایک کام پر جو مقدر ہوا تھا ڈ **مو** ڈ **تفسیر** ساتھہ پانی بہت گرنیوالے اور پے در پے
کہ نہ تھمتا چالیس دن تک فالتقی الماء پس ملگیا پانی آسمان و زمین کا ڈ **ملا** ڈ علی امر قد قدر واسطے
اوس کام کے اقتدیر کیا گیا تھا لوح محفوظ مین اور وہ ہلاک ہونا قوم نوح کا تھا اور لفظ مار کا بیچ مفرد اور
تثنیہ کے استعمال کیا جاتا ہے اور کہتے ہین کہ چالیس روز تک متواتر مینہ برسا اور زمین سے بھی پانی نے
جوش مارا اور دونون پانی جمع ہوکر باعث طوفان اور غرق کے ہوئے ڈ **بحر** ڈ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى
ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝ اور سوار کیا ہمنے نوح کو اوپر کشتی تختون
تختون اور میخون کی کے چلتی تھی سامنے آنکھون ہماری کے واسطے بدلا لینے اوس کے کہ باور نہ کیا تھا اونہون
نے اوسکو یعنے واسطے انتقام نوح کے ڈ **فتح** ڈ اور سوار کیا اوسکو ایک تختون اور میخون والی چیز تمام
آنکھہ کے سامنے بدلا اوسکی طرف سے جسکی قدر نجانی تھی یعنے حضرت نوح ڈ **مو** ڈ **تفسیر** یعنے نوح
کے لیے بدلہ اوسکے قوم سے لیا تھا کہ اونکو غرق کیا اور نوح اور موسیٰ کو نجات دی تھی ڈ **بحر** ڈ ولقد
تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ اور تحقیق چھوڑا ہمنے اس عقوبت کو نشانی
پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے پس کیونکر تھا عقوبت یعنے عذاب ہمارا اور ڈرانا میرا ڈ اور اوسکو ہمنے چھوڑ دیا نشانی
کو ہر ہے کوئی پوچھنے والا پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈر کا **تفسیر** نشانی کو یعنے دنیا مین تب تک کشتی
رہی یا وہ کشتی رہگئی جودی پہاڑ پر نظر آئے قرنون تک اس امت کے لوگون نے بھی دیکھے ڈ **مو** ڈ چھوڑا
اس کشتی کو یا اس فعلہ یعنے کام کو نشانی کہ عبرت پکڑی جاوے اوس سے قتادہ سے منقول ہے کہ باقی رکھا
اوس کشتی کو اللہ تعالے نے بیچ زمین ایک جزیرہ بنا فردی نام کے اور بعضون نے کہا جودی پر ہی ایک نانہ طویل

پہانتک کہ دیکہا اوسکو اوائل اس امت نے ۞ **ملہجر** ۞ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ
اور البتہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تا نصیحت پکڑین پس آہا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے ۞ **فتح** ۞ اور ہمنے آسان کیا
قرآن سمجھنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ۞ **موضح تفسیر** یعنے سہل کیا ہمنے قرآنکو نصیحت پکڑنیکے لیے باین نہج
کہ ہر اہنے اوسکو ساتہہ نصیحتون شافیہ کے اور بیان کیے ہمنے اوسمین وعدہ وعید پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے
کہ نصیحت پکڑے اور بعض نے کہا کہ سہل کیا ہمنے قرآن کو حفظ کے لیے اور مدد کی ہمنے حفظ پر اوسکے کہ ارادہ کرے اوسکے
حفظ کا پس آیا کوئی طالب اوسکے حفظ کا بے تا کہ مدد کیجاوے اوسکے حفظ پر اور نقول ہے کہ کتابین اور دین اور نکو
مانند توریہ اور انجیل کے نہین پڑہتے تہے اونکو وہ دین والے مگر دیکہہ کر اور نہین یاد کرتے تہے اونکو مانند قرآن کے ۞

ملہجر ۞ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ
مُّسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا
الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ جہوٹ گنا قوم عاد نے پس کیونکر تہا عذاب میرا اور ڈرانے میرے تحقیق بہیجا
ہمنے اونپر ہوا تند کو بیچ دن شوم ہمیشہ تیز کے اوکہاڑتی تہی لوگون کو گویا کہ وہ تنہ درختون خرما کے بڑے اوپر سے
اونمین پس کیونکر تہا عذاب میرا اور ڈرانے میرے اور البتہ آسان کیا ہمنے قرآنکو تا نصیحت پکڑین پس آیا کوئی نصیحت
پکڑنیوالا ہے ۞ **فتح** ۞ جہٹلایا عاد نے پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈر کا ہمنے بہیجے اونپر ہوا سانے کی ایک نحوست
کے دن ہو چلی لیتی اوکہاڑ مارتی لوگونکو جیسے وہ جڑین کہجور کی مین اوکہڑی پڑی ہیر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا
ڈر کا اور ہمنے آسان کیا قرآن سمجھنے کو پہر ہے کوئی سوچنے والا ۞ **موضح تفسیر** یعنے دائم الشر اور دائم الشوم
کے کہ دو ہو اونپر ہمیشہ چلتی ہی یہانتک کہ ہلاک کیا اونکو اور وہ دن آخری چہار شنبہ ماہ صفر کا تہا کہ اوسدن
تمام قوم عاد اوس ہوا سے ہلاک ہوئی اوکہاڑ مارتی تہی اونکو اونکے مکانون سے صف باندہتی تہی جیسے بعضون
کے ہاتہہ یکبارگی داخل ہوتی تہی ہوا ڈوبکے درونمین اور کڑے کہودتی تہی اور اونکے اندر پہینکتی تہی پس نکال لاتی
تہی ہوا اونکو اور مارے ڈالتی تہی اونکو اور توڑ ڈالتی تہی گردنین اونکی کویا کہ وہ تنہ درخت خرما کے ہے جڑسے اوکہڑے
مشابہت دی کئی کہجور کی جڑ کے ساتہہ اسلیے کہ ہوا کاٹ ڈالتی تہی سر اونکے پس باقی رہتے تہے بدن بغیر سر کے
پس گرتے تہے زمین پر مردہ اور بدن اونکے طویل[1] تہے ۞ **ملہجر** ۞ **تنبیہ** ۞ یہہ دنیا اور نفسانیت
پر ہی ملا رہے اللہ تعالے جسکو اسکی آفت سے بچا دے وہی بچتا ہے حامد لفاف رحمہ اللہ کہتے تہے کہ جب چڑتے ہیں
ملائکہ مومن کی روح لیکر آسمان پر اسحالمین کہ وہ مرا ہوا ہے اسلام پر تو تعجب کرتے ہین وہ بہلے دہشتے اوس سے
اور کہتے ہین وہ کہ کیونکر نجات پائی اسنے دنیا سے درحالیکہ ہلاک ہوا جہا ہمارے یعنے اہلمین ۞ **تنبیہ المغترین** ۞

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ جہوٹ گنا قوم
ثمود نے ڈرانیوالونکو پس کہا ایک آدمی کی اپنی قوم سے پیروی کرین ہم تحقیق ہم اوسوقت بیشک گمراہی اور دیوانگی کے
ہونگے ۞ **فتح** ۞ جہٹلائے ثمود نے ڈرسناتے پہر کہنے لگے کیا ایک آدمی ہم مین کا اکیلا ہم اوسکے کہے پر چلین گے
تو تو ہم غلطی مین پڑے اور سودے مین ۞ **تفسیر** ۞ ایک آدمی کی یعنے ہم جماعت کثیرہ ہین اور وہ یعنے
صالح ایک ہی کیونکر ضلال یعنی خطا مین اور جانے مین صواب سے ہے اور سُعُر کے معنے ابن عباس نے عذاب کیے

[1] قولہ طویل الخ اسکی تائید ہوتی ہے اس حدیث سے جو حضرت سعید علیہ السلام سے مروی ہے کہ آدم علیہ السلام ساٹہہ ہاتہہ کے تہے اور حوا ستر ہاتہہ کی تہین اور ابلیس اسی ہاتہہ کا تہا اور اسکی چوڑائی اسی ہاتہہ کی تہی اور ایک دانت اسکا ساٹہہ ہاتہہ کا تہا اور ایک کان اسکا ستر ہاتہہ کا تہا اور ایک آنکہہ اسکی ستر ہاتہہ کی تہی اور ایک ہونٹ اسکا ستر ہاتہہ کا تہا

ہین اور کہا حسن نے شدت عذاب اور کہا فراء نے جنون اور کہا وہب نے دور حق سے ف معا ف القی الذکر علیہ
من بیننا بل ھو کذاب اشر ف کیا نازل کی گئی یہ نبی کی ہمارے درمیان ہمین سے نہ بلکہ وہ دروغگو خود
پسند ہے ف فتح ف کیا وہ تو ہی اسی پر جھوٹی ہم سب مین کوئی نہین یہہ جھوٹا ہے بڑائی مارتا ف موضح تفسیر
یعنے کیا صالح ہے پر وحی اور تو ہی ہم مین سے حال انکہ ہم مین اور زیادہ لائق نبوۃ کے ہین اوس سے پس وہ جھوٹا
ہے اپنی بڑائی ہمپر چاہتا ہے اور تکبر کا باعث ہوا ہے اس امر پر سو حق تعالے نے ورد اونکے قول کا فرمایا سیعلمون الخ
مد ف سیعلمون غدا من الکذاب الاشر ف جان لینگے کل کو کون ہے دروغگو خود پسند ف فتح
اب جان لینگے کل او کون ہے جھوٹا بڑائی مارتا ف مو ف تفسیر کل کو یعنے وقت اوترنے عذاب کے
اور ہیر دن قیامت کے جب قوم نے حضرت صالح ع کو جھوٹا کہا پھر کہا اگر سچا ہے تو اس پہاڑ سے ایک اونٹنی کا
پیٹ والی جو نکلے ہی بچہ دیوے اونچہ برابر کا پھر حضرت صالح علیہ السلام نے دعا مانگی جناب الٰہی مین قبول ہوئے
اور اسیطرح اونٹنی نے پیدا کیا بچہ اپنے برابر جیسکہ فرماتا ہے ف مد ف انا مرسلوا الناقۃ فتنۃ لھم
فارتقبھم واصطبر ونبئھم ان الماء قسمۃ بینھم کل شرب محتضر تحقیق ہم بھیجنے والے ہین اونٹنی کو
واسطے آزمایش کے اونکے لیے پس اے صالح منتظر انکا رہ اور صبر کر اور خبردار اونکو کہ پانی بانٹا گیا ہے درمیان
اونکے ہر ایک حصہ پانی سے حاضر ہووے صاحب اوسکا ف فتح ف ہم بھیجنے ہین اونٹنی اونکے جانچنے کو سو تم
رہ اونکو اور نہیر رہ اور سنا دے اونکو کہ پانی کا بانٹا ہے یعنی ہر ہاری پر پہنچیگا ہے ف مو ف تفسیر منتظر
رہکا رہ اور دیکھتا رہ کہ کیا دوڑتے ہین اور صبر کر اونکی ایذا پر اور جلدی نکر یہانتک کہ آوے تجکو حکم ہمارا خدا تعالے کا
فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہین کہ یہہ قوم ثمود ایمان نہ لاوینگی پر یہہ اونکی نشانی ہے قدرت کی ازماتیں اونکے واسطے
دینے کو کہ جب عذاب آوے تو عذر نہ لاسکین اور انکا کیا ہوا یاد کریں تو پچتاوین اور شرمندہ ہون پھر فرماتا ہے
خدا تعالے کا کہ اے صالح نبی ونبئھم الخ یعنے خبردار کر اونکو بات سے کہ دو پانی کنوین کا حصہ ہا رہی ہین سو
پینا حاضر کیا ہوا پانی اوس کا نوبت ایک ہی کنوان تہا جو سارے کانونکے لوگونکی اور اونکی مواشی کی
سے کفایت ہوتی تہی جب یہہ اونٹنی اور بچہ اوسکا پیدا ہوا تو یہہ دونون سارے کنوین کا پانی پیتے اور سب
لوگ اور مواشی اونکے پیاسے رہتے جب یہہ حال ملاحضرت صالح کے اس سے اور فریاد کی کہ ہمین پانی نہین ملتا
پھر جب یہہ حکم آیا کہ اونٹنی اور اوسکا بچہ ہوین اور ایکدن کانون کے لوگ اور اونکے ڈنگر باری کے
پھر خدا تعالے کی قدرت سے اونٹنی کے باری کے دن پانی کنوین مین بہت ہوتا اور کانون کے لوگونکی باری
کے دن کم ہوتا اس سبب سے سارے کانونکے لوگ حیران تہے اور جو چہ بس چلتا تہا اوس کانوین دو عورتین تہین
ایک کا نام صدوق جو اوسکے چچا کا بیٹا مصدع نام عاشق تہا اور دوسری کا نام عنیزہ تہا سو عنیزہ کی بیٹی پر
قدار بن سالف عاشق تہا اور یہہ دونون عاشق کسیطرح اپنی مراد کو پہنچے تہے اور دونون عورتون کی سے
زیادہ دنبیان اور بکریان تہین جب پانی کی باری ہوتی تو دونون اونکا سو کیونکہ گیا تب لاچار ہو کر اونکو
عورتون نے مصلحت کر کے صدوق نے مصدع سے کہا کہ اگر تو مجھے ملا چاہتا ہے تو اس اونٹنی کو مار ڈال اور عنیزہ نے
قدار سے کہا کہ اگر تو اس اونٹنی کو مار ڈالے تو مین اپنی بیٹی تجھے دون تب یہہ دونون عاشق اونٹنی کے مارنے کو

طیار ہوے اور اوس اونٹنی کا دستور تھا کہ دوسرے دن اپنے باری کے جنگل سے پانی پی آتی بچہ سمیت کانوں میں سارا پانی کنوں کا پیکر چلی جاتی پہاڑوں اور جنگل میں پرتی بچہ ساتھ رہتا مصدع اور قدار نے مصلحت کر کے اونٹنی کے باری کے دن اوسکی راہ گھات لگا کر بیٹھے جب اونٹنی پانی پیکر چلی تو پہلے مصدع نے ایک تیر اوس اونٹنی کے دونو پانو چھید گئے اور قدار نے جلد دوڑ کر ایک تلوار اوس ماری جو اوسکی کونچیں کٹ گئیں اور اونٹنی گری پہر اوسکے ٹکڑے ٹکڑے پارچہ کر کے حصے کرلئے اور بچہ اوسکا یہہ حال دیکھکر شور کرتا بھاگا اور پہاڑ پر چڑھ گیا اور آسمان پر اوٹہایا گیا اور بقول بعض کے بچہ بھی مارا گیا بعد اوسکے تین روز پیچھے عذاب قوم ثمود پر اترا اور وہ عذاب آواز جبرئیل کی تھی کہ ایک چیخ سے سب ہلاک ہوے ۞ مدعه بحر ۞ فنادوا صاحبهم فتعاطى فعقر فكيف كان عذابي ونذر ۞ پس اوردی یارانے کو پس دست درازی کی اور زخمی کیا پس کیونکر تھا عذاب میرا اور ڈرانے میرے ۞ فتح ۞ پہر پکارے اپنے رفیق کو پہر ہاتھہ چلایا اور کاٹا پہر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈر کا ۞ موضح تفسیر آواز دی قوم ثمود نے اپنے یار قدار بن سالف کو فتعاطی یعنے پس جرات کی اوپر کرنے اس عظیم کے بے پروائی سے پس کونچیں کاٹیں اونٹنی کی پس کرڈالا اونٹنی کو پس کونچیں کاٹیں اوسکی۔ فتعاطی کے معنی میں پس پکڑی تلوار ۞ مدعه انا ارسلنا عليهم صيحة واحدة فكانوا كهشيم المحتظر ۞ یعنی ہم نے ایک نعرہ پیدا کیا ہم نے اوپر اوسکے ایک آواز ہولناک مانند رعد کے یا مانند اوسکے جو ہو ہولناک ہو مثل اوسکے جو ہو ہولناک ہو مثل اوسکے جو ہو ہولناک ہو مثل

اور تحقیق کلام کیا اوپر لوط سے تو غفلت دین لوط کو نخاقت مہمانوں اوسکے سے پس مٹا دین ہمنے آنکھین اونکی کہا
ہمنے چکھو عذاب میرے کو اور ڈرانے میرے کو اور تحقیق صبح کی اوپر اونکے صبح نہ اٹھنے والا ثابت ہونیوالا
فتح و اوس سے لینے لگے اوسکے مہمان پھر ہمنے مٹا دین اونکی
آنکھین اب چکھو عذاب اور ڈر کا موضح تفسیر کئی فرشتے حکم ندا تعالے کیسے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر
مہمانونکی طرح گئے تو قوم نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ انکو ہمین دو ہم لینگے فعل بد کرین حضرت لوط ہی
نجانتے تھے کہ یہہ فرشتے ہین اونہون نے مہمانونکو ندیا قوم سے جا بجا کہ دوسرے مہمانونکی بیحاوین ایک فرشتے نے
نے لیئے جبرئیل نے اونکے مونہہ پر ہاتھہ یا پر مارا اونکے آنکھین غائب ہوگئین اور اندھے ہوگئے سانہ سے ہوکے
تب آواز الی کہ اب چکھو عذاب ڈر عہ فطمسنا الخ یعنے اندھا کر دیا ہمنے اونکو اور بعضون نے کہا مسخ کر دیا
ہمنے اونکی آنکھونکو اور کر دیا اونکو مانند سارے مونہہ کے انہین معلوم ہوتا تھا نشان آنکھونکا یعنے جب قوم نے
لوط علیہ السلام سے کہا کہ اپنے مہمان ہمکو دو اور اونہون نے انکار کیا اور اونکو نصیحت کی اونہون نے دروازہ
حضرت لوط کے گھر کا توڑ کر اندر چلے آئے جبرئیل علیہ السلام نے علم الہی سے پایا اونکے آنکھونپر مار اب سانہ سے ہوگئے اور
اور متحیر ہوکر راہ ٹکلنے کی پائی حضرت لوط نے انکو اپنے گھر سے نکالا اھ مدارک ولقد صبحہم بکرۃ عذاب
مستقر فذوقوا عذابی ونذر ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر اور تحقیق عذاب
کیا اونکو ایک صبح عذاب جگہہ پکڑنے والے نے پس کہا ہمنے چکھو عذاب میرا اور ڈرانے میرا اور تحقیق آسان کیا ہمنے
قرآن اونکے لیے کہ یہ نصیحت پکڑین پس ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے فتح اور میرا اور پھر
صبح کو سویرے عذاب جو نہیں رہا تھا اب چکھو میرا عذاب اور میرا ڈر کا اور ہمنے آسان کیا قرآن یاد کرنیکو
کو پھر ہے کوئی سوچنے والا موضح تفسیر مستقر یعنے ثابت کہ نہیں ہرا
اون پر یہان تک کہ پہنچا جاوے اون کو طرف
عذاب آخرت کے اور فائدہ بار بار ذکر فرمانے فذوقوا عذابی ونذر ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر کا یہہ ہے کہ
حاصل ہووے ہر خبر کے اولین سے اجرا سے نصیحت پذیر از سر نو تعمیل ہووے جب نہین کوئی قصہ اگلا اور ہی حکم
بار بار فرمانے فیائی الاء ربکما تکذبان کا ہے وقت بیان فرمانے ہر نعمت کے کہ اوسکے اوپر ذکر ہووے اور ایسے
ویل یومئذ للمکذبین کو ہر آیہ کے بعد بیان فرمایا ہے اور لیئے قصے اور احوال اگلی لوگونکی یا بدلو زہوی تا کہ عبرت
موجود لوگین ہو لین نہین کہی مدعا تنبیہ سچ ہے رب العلمین نے اپنے کلام پاک مین اتنا سمجھا یا
ہی طرح بطرح سے کہ بیان نہین ہو سکتا ہے اوسکی غایت کا لیکن ہم نالائق پر یہہ اثر پذیر نہین ہوتے سب پہ ہے
گرد اور ہوکا اور اوسکے عذاب کا دلو نہین نہین اور محبت دنیا کی غالب ہو رہی ہے اگر اوسکا ڈر ہو دلو نہین اور محبت
دنیا کی ہو تو ضرور اوسکے حکم بجا لاوین اور ممنوع چیزون سے بچین روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نکلا نبی اسرائیل
مین کا طلب علم کو لین پہنچی یہہ خبر اونکے نبی کو پس کہیکو اوسکے پاس بھیجکر بلایا پھر آیا وہ اونکے پاس تب کہا اوسکو
کہ اے جوان مین تجھکو نصیحت کرتا ہون تجھکو تین باتونکی کہ اونمین ہیلون اور بھیلو کا علم ہے در تارہ اللہ سے پوشیدہ
اور ظاہر ہین اور روک رکھہ اپنی زبانکو خلق کے ذکر سے ذکر اونکا سوائے نیکی کے اور دیہہ روئی اپنی کہ کہا ہے تو
اوسکو تو کہ ہووے حلال وہ سے پس رک گیا جوان نکلنے سے انتہی اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل

فائدہ بیان مکرر لانا فذوقوا عذابی الخ کا اور وفای لاء ربکما تکذبان وغیرہما کا

ہین سے جمع کیے اس سے صندوق علم کے اور فائدہ نہ اوٹہایا اپنے علم سے تب حکم بھیجا اللہ تعالے نے اونکو نبی کو کہ کہدے
جمع کرنیوالیکو کہ اگر جمع کریگا تو بہت علم فائدہ نہ دیگا تجکو مگر کہ عمل کرے تو تین چیز و پر محبت ترکہنے دنیا سے کہ وہ گہر ہو مومنونکا
ہین اور بیزار ہونا کہ شیطان سے کہ وہ رفیق مومنونکا نہین اور آرزو سے کہ یکو کہ وہ پیشہ مومنونکا نہین ۵ **مبہمات**
وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ اور تحقیق آئے اونکو ڈرانیوالے
سے متعلقون پاس تو ڈرانیوالے جھوٹ گنا ہماری نشانیہ سب کو پس پکڑا ہمنے اونکو مانند پکڑنے غالب قوی کے ۵ **فتح**
اور پہنچے فرعون والون پاس ڈر کے جھٹلائین ہماری نشانیان سب کو پس پکڑا ہمنے اونکو پکڑ بزرگ کی قابو مین لیکر ۵ **موضح**
تفسیر ڈرانیوالے یعنے موسے اور ہارون غیرہما السلام بھیجے لیکر فرعون اور اوسکے قوم کے پاس آئے انکو
نانا جٹلایا تو مقتدر یعنے قوی و قادر سے اونکے ہلاک کرنے پر کہ ہر کوئی مغلوب ہووے ۵ **بحر** ۵ **کفار** کُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ
اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ کیا تمہارے کافر بہتر ہین ان جماعتون سے یا تمہارے لیے حکم خلاصی کا ہے
کلی کتابون مین ۵ **فتح** اب تم مین جو منکر ہین کیا یہ بہتر ہین اون سب سے یا تمکو فارغخطی لکہی ہی در قرآن
۵ **موضح تفسیر** ان جماعتون سے یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین یعنے قوم نوح اور ہود اور صالح اور لوط اور آل فرعون
یعنے وہ بہتر تھے یا وہ مرتبے مین شامل تھے یا تمکو خلاصی ہی یعنے نازل ہوئی ہے تمہارے لیے خلاصی کلی کتابون مین کہ جو
کافر ہوگا تم مین سے اور جٹلاویگا رسول کو ہوگا ہلاک اللہ کے عذاب سے پس اس مین تم کو اس خلاصی کے حکم سے
۵ **حل** کلی کتابون مین یعنے اللہ کی کتابون مین کیا خلاصی عذاب کی اونکی ہے یہ استفہام انکاری ہے یعنے خلاصی
نہین ۵ **فتح** تم قوی تر جٹلانے والے امم سابقہ سے نہین جو سب وہ نہ بچے عذاب ہلاک سے تو تمہاری
اپنے ہاتھ سے ہوا خیر نہین ڈرتے ہو اور ایمان کیون نہین لاتے ۵ **بحر** ۵ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ
جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یا کہتے ہین ہم ایک جماعت ہ لینے والے ہین ہلکت
ہوجاوگی اس جماعت کو اور پیٹھ دیکے وہ پیٹھکو ۵ **فتح** کیا کہتے ہین ہم سبکا مل کر لینے والے ہلکت
ہونیکا سبل وہ ہمارا پیٹھ دیکر ۵ **موضح تفسیر** جمیع یعنے جماعت ہین امر یا اجتمع سے ہ لینے والے
یعنے اپنے دشمنون سے اور کوئی پیر قادر نہین ہوتا اس جماعت کو یعنے اہل مکہ کو تو ہم سبکے پیٹھ پھیرینگے وہ پیٹھکو یعنی کہ
بدر مین واقع ہوئی یہ آیہ معجزہ دلیلون نبوت کے سے اور اعجاز قرآن سے ہوگی عمر ہی مقولون ہے کہ کہا جب یہ آیہ
نازل ہوئی رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جمع یعنے جماعت کو نہین جانتا مین کہ کون ہی ہے اور روز بدر کے
دیکہا یعنے کہ آنحضرت زرہ پہنے ہوئے کہتے ہے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ اوسوقت جانا یعنے کہ مراد یہہ ہے ۵ **صلح**
بحر ۵ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ بلکہ قیامت
وعدہ گاہ اونکی ہے اور قیامت سخت تر اور تلخ تر ہے بعقیق گنہگار رنج گمراہی اور حیرانی کے مین ۵ **فتح** ۵ بلکہ
وہ گہڑی ہے اونکے وعدہ کا وقت اور وہ گہڑی بڑی آفت ہے اور بہت کڑوی جو لوگ گنہگار ہین غلطی مین ہین
اور سودی مین ۵ **موضح تفسیر** یعنے اسی قتل اور قید ہونے اور شکست بدر پر بس نہین ہی بلکہ عذاب اوسکا
اشد اور تلخ تر ہے عذاب دنیا سے اور بعض نے سعر کے معنے آگ جلانے والی کے لکہے ہین یعنے دنیا مین گمراہی مین ہین
اور آخرت مین آگ جلانے والی مین ہونگے مدارک اور جلالین اور بحر مین سعر کے معنے یہی لکہے ہین ۵ **بحر** ۵ ہم جماعت

بدلہ لینے والے ہین یعنے محمد سے آیا ہی کہ جب کہا ابوجہل نے دن بدر کے الیوم ننتصر تو نازل ہوئی یہ آیۃ سیہزم الجمع ویولون الدبر پس بہاگے کافرون بدر کے اور فتح پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ۵ **جر** ۵ یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر یاد کرو اوس روز کہ کہینچا جاویگا اونکو دوزخ مین اوندے مونہون کے بل کہین ہم چکھو دوزخ کے ہاتہ پہنچا نیکو ۵ **فتح** ۵ جسدن گہسیٹے جاوین گے آگ مین اوندہے مونہہ چکھو مزہ آگ کا ۵ **مو** ۵ **تنبیہ** جہنم مین بڑہسے بڑے عذاب ہونگے اللہ تعالے بچاوے اوس سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آگ جہنم کی گرمی ستر حصے زیادہ ہوگی بہ نسبت یہانکے آگ کی گرمی کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا جہنم کو اوسدن یعنے روز قیامت کے اوسحال مین کہ اوسکی ستر ہزار لگامین ہونگی ہر لگام کے ساتہہ ستر ہزار فرشتے ہونگے کہینچتے ہوئے اوسکو اور فرمایا کہ کمتر دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکے لیے دو پاپوشین اور دو تسمے پاپوشونکے آگ کے ہونگے کہ جوش مارتا ہوگا اونسے دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی ہے ہانڈی کی نہین گمان کریگا کہ کوئی اوسسے زیادہ ہے عذاب مین حالانکہ وہ کمتر اونکا ہوگا عذاب مین اور فرمایا کہ لایا جاویگا اہل دنیا کے بڑے نعمت والیکو دوزخیونمین سے روز قیامت کے پہر غوطہ دیا جاویگا اوسکو آگ مین ایک غوطہ پہر کہا جاویگا اے ابن آدم کیا دیکہی تو نعمت کبہی پس کہیگا وہ کہ نہین قسم خدا کی اے میرے اور لایا جاویگا سخت تر لوگونکو مشقت وشدۃ مین بیچ دنیا کے اہل جنت مین سے پس غوطہ دیا جاویگا اوسکو ایک غوطہ اے ابن آدم کیا دیکہی تو نے مشقت وسختی کبہی کیا گذری تجہپر سختی کبہی پس کہیگا نہین قسم خدا کی اے رب میرے مجہپر سختی کبہی اور نہین دیکہی ہیمعنے ہیں شدت کبہی اور منقول ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماویگا اللہ تعالے روز قیامت کے اوس دوزخی کو کہ عذاب بہت کم کہتا ہوگا کہ اگر تیرے پاس ساری زمین کی چیزین ہوتین تو آتا تو اپنے بدلہ مین دیدیتے تجہکو پس کہیگا وہ ہان پس فرماویگا طلب کیا تہا مینے تجسے سہل تر اوسسے اوسحال مین کہ تو آدم کی پشت مین تہا وہ یہ کہ نہ شریک کرے تو ساتہہ میرے کسی چیز کو پس نمانا تو نے اوسکو اور شریک ہے میرا کیا یعنے توحید تجسے چاہی تہی پس تو نے خلاف کیا میری مراد کے کہ شرک کیا اب بچتا رہے سے کیا ہوتا ہے ۵ **مشکوۃ** ۵ اور بہت عذاب طرح طرح کے حدیثونمین مذکورین جو کوئی تفصیل سے دیکہا چاہے دوزخ نامہ اور جنت نامہ مین دیکہے ۵ انا کل شیء خلقناہ بقدر ۵ تحقیق ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہے ساتہہ اندازہ مقرر کے ۵ **فتح** ۵ ہے ہر چیز بنائی ہے پہلے پہیر اوسکو ۵ **موضح تفسیر** باندازہ مقرر کہ لایق ہر چیز کے ہے بحسب حکمت ازلی کے حدیث شریف مین آیا ہے کہ شرک آنحضرت سے قدر کے باب مین جہگڑتے تہے اوسپر یہ آیۃ نازل ہوئی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب اللہ مقادیر الخلق کلہا قبل ان یخلق السموت والارض بخمسین الف سنۃ وکان عرشہ علی الماء اور فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ لایا جاویگا یوم بالنار سترہزار لگامین ہونگی ہر لگام کے ساتہہ ستر ہزار فرشتے ہونگے کہینچتے ہوئے اوسکو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا جہنم کو اوسدن یعنے روز قیامت کے اوسحال مین کہ اوسکی ستر ہزار لگامین ہونگی ہر لگام کے ساتہہ ستر ہزار فرشتے ہونگے کہینچتے ہوئے اوسکو اور فرمایا کہ کمتر دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکے لیے دو پاپوشین اور دو تسمے پاپوشونکے آگ کے ہونگے کہ جوش مارتا ہوگا اونسے دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی ہانڈی کی نہین گمان کریگا کہ کوئی اوسسے زیادہ ہے عذاب مین حالانکہ وہ کمتر اونکا ہوگا عذاب مین اور فرمایا کہ لایا جاویگا اہل دنیا کے بڑے نعمت والیکو دوزخیونمین سے روز قیامت کے پہر غوطہ دیا جاویگا اوسکو آگ مین ایک غوطہ پہر کہا جاویگا اے ابن آدم کیا دیکہی تو نعمت کبہی کیا گذری تجہپر راح

اور ہمارا کام بھی ایک دم کی بات ہے پلک نگاہ کی ۵ **موضح تفسیر** الا واحدۃ یعنے الا کلمہ واحدہ جیسے تمہیں ہے امر ہمارا اور بھیجنے کے لیے کہ جاتے ہیں ہم پیدا کرنا اور کہنا مگر یہ کہ کہتے ہیں ہم اوسکے لیے کن فیکون کلمح بالبصر یعنے بقدر پلک مارنے کے ایک تہا رہے اور بعض نے کہا کہ مراد امر قیامت ہے یعنے قیامت ہے اوسکے کہنے کی اوجیسے وما امر الساعۃ الا کلمح البصر ۵ ولقد اہلکنا اشیاعکم فہل من مدکر ۵ وکل شیء فعلوہ فی الزبر ۵ اور تحقیق ہلاک کیے ہم نے مثل تمہارے پس آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے اور ہر چیز کہ کی ہے اونہوں نے لکھی ہوئی ہے نامۂ اعمال میں ۵ **فتح** ۵ اور ہم کہپا چکے ہیں تمہارے ساتہہ والونکو پہر ہے کوئی نصیحت پکڑنیوالا اور جو چیز اونہوں کی ہے لکہی گئی ورقوں میں ۵ **موضح تفسیر** اشیاعکم یعنے مشابہہ تمہارے کفر میں اگلی امتوں سے آیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا اسی امتوں کی اگلی امتونکی خبر سن اور ہلاک ہونے انکیے نصیحت وعبرت پکڑی ۵ **مدثر** ۵ وکل صغیر وکبیر مستطر ۵ اور ہر چہوٹا اور بڑا لکہا گیا ہے یعنے لوح محفوظ میں ۵ **فتح** ۵ اور ہر چہوٹے بڑے لکہنے میں آچکے ۵ **موضح تفسیر** چہوٹا اور بڑا یعنے اعمال سے اور جو کچہ کہ ہونیوالا ہے لکہا گیا ہے لوح محفوظ میں اور ہر ایک بحسب اقوال و افعال اپنے کے جزا و سزا کا ۵ **مدثر** ۵ ان المتقین فی جنت ونہر ۵ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر ۵ تحقیق پرہیزگار ہونگے باغوں اور نہروں کے ہونگے تحقیق متقی مجلس راستی کے ہونگے نزدیک بادشاہ توانا کے ۵ **فتح** ۵ جو لوگ ڈر ملے ہیں باغوں میں ہیں اور نہروں میں بیٹہے سچی مسند میں نزدیک بادشاہ کے حکم کے سب پر فیصلہ ۵ **موضح تفسیر** مقعد صدق مکان پسندیدہ ۵ **مدثر** ۵ **تنبیہ** تقوے کی تعریف، فایدے جابجا کلام مجید واحادیث میں مذکور ہیں چنانچہ کچہہ اوپر لکہے بہی گئے اوس کتاب میں بہی اصل مکرر ذکر کئے کہ بہت مفید ہیں نام غزالی رحمہ اللہ لکہتے ہیں جان کہ تقوے کا مرتبہ بڑا ہے اگر دنیا حاصل ہو تو خیر کثیر اور رزق بزرگ اور مطلب پانی بڑی اور عزت بڑی پائی تو نے حاصل یہ کہ بہلائی دنیا اور آخرت کی جمع ہے اگر ایک خصلت کہے کہیں میں اوسکا نام تقوی رکہا اور تمام قرآن میں کہیں کہیں ذکر اوسکا ہے اور کتنے بہلائیاں اور ثواب اوسکے ساتہہ متعلق کیے ہیں اور کتنی سعادتیں اوسکے ساتہہ منسوب کی ہیں ان جملہ سے تہوڑے سے اور موتے ہیں ایک تو تعریف اور ثنا اوسکی کہ فرمایا اللہ تعالے نے وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور اور دوسرے محافظت وبچاؤ دشمنوں سے کہ فرمایا وان تصبروا وتتقوا لا یضرکم کیدہم شیئا اور سیسرے متقی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالے کہ فرمایا ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون اور چوتہے نجات سختیوں سے اور ملنا رزق حلال کا کہ فرمایا ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ۵ پانچویں سنوارنا عمل کا کہ فرمایا یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ۵ چہٹے بخشا گناہ ہونیکا کہ فرمایا بعد لفظ اعمالکم کے ویغفر لکم ذنوبکم ۵ ساتویں محبت خدا تعالے کی ان اللہ یحب المتقین ۵ آٹہویں قبول ہونا طاعت کا کہ فرمایا انما یتقبل اللہ من المتقین ۵ نویں بزرگ رکہنا متقی کا کہ فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم ۵ دسویں بشارت بہتر زندگانی دنیا اور آخرت کے کہ فرمایا الذین امنوا وکانوا یتقون ۵ لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ گیارہویں نجات ہونا آگ دوزخ سے کہ فرمایا ثم ننجی الذین اتقوا بارہویں ہمیشہ رہنا بہشت میں کہ فرمایا اعدت للمتقین ۵ تیرہویں غضب ہونا

آسمان و زمین کی برکتون کا کہ فرمایا وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یہ من تمام خیر و سعادت دارین کی کہ نیچے تقوے کے رکھیں ہیں پس فراموش نکرے حصہ اپنا تقوے سے تو جانا چاہئے کہ اصل عبادت ہیں تین چیزیں ہیں ایک تو توفیق و تائید الٰہی اور وہ متقیون ہی کے لیے ہیں جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ دوسرے اصلاح عمل اور پورا کرنا تقصیر کا وہ بھی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ تیسرے قبول عمل وہ بھی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ورنہ عبادۃ کا انہیں تین چیز و پر ہے کیونکہ اول تو توفیق چاہئے تا عمل کرے بعد اوسکے اصلاح تقصیر یعنے دفع ہونا تقصیر کا تا تمام ہو عبادۃ بعد اسکے قبول چاہئے جب تمام ہو اور انہیں تین چیز و پر ہمارا حاصل نماز میں تضرع اور سوال سب عابد و نکا ہے رَبَّنَا وَقِفْنَا لِطَاعَتِكَ وَاَتْمِمْ تَقْصِيْرَنَا وَتَقَبَّلْ مِنَّا اور ان سبکا وعدہ کیا ہے حصول تقوے پر اور متقیو نکو یہ سب عنایت فرمایا ہے خواہ چاہیں یا نچاہیں پس تقوے حاصل کرنا چاہئے اگر طالب عبادۃ کا بلکہ طالب سعادت دارین کا ہے اور تامل کر اس ایک اصل کو کہ تمام عمر اپنی ہیں منشقت بیحد عبادت کے اوٹھائی تو نے اور مجاہدہ کیا تو نے یہانتک کہ حاصل ہوا جو کچھ کہ چاہا تو نے یعنے مثلاً حافظ ہوا عالم ہوا وغیرذالک لیکن قبولیت اوسکی تو تیرے اختیار نہیں ہے پس اصل کار دین کے رجوع تقوے ہی پر ہوئے کہ فرمایا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ اور اسلیے عائشہ رضؓ نے کہا کوئی چیز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں سے خوش نہ آئی ہی مانند تقوے کے اور قتادہ رضؓ نے کہا کہ تورت میں ہے اے فرزند آدم تقوی کر اور جس جگہ چاہے تو سو اور آیا ہے کہ عامر بن قیس ہزار رکعت رات دن میں ادا کرتے تھے اور جب بستر پر آتے تو نفس کو کہتے اے جگہہ تمام بدیون کی قسم خدا کی ایک پلک مارتے تجھسے راضی نہیں ہوا دن جب تو تھکیا تو نے اور وقت مرنے کے روئے لوگون نے کہا کس چیز نے رولایا تجکو کہا کلام خدا تعالے نے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ اور تامل کر ایک اور نکتہ میں اور وہ اصل سب اصلون کی ہے وہ یہہ ہے کہ ایک صالح شخص نے اپنے شیخ سے کہا کہ مجکو وصیت کر شیخ نے کہا کہ وصیت کرتا ہون میں تجکو وہ وصیت کہ پروردگار عالمیون نے اوسکی وصیت کی ہے وہ یہہ ہے وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ کہتا ہون میں کیا خدا تعالے دانا تر نہیں ہے ساتہہ بندیکے سب لوگون سے کیا وہ نصیحت کرنیوالا زیادہ نہیں ہے بندیکو سب سے پس اگر عالم میں کوئی خصلت صالح تر ہوتے بندیکے لیے اور جامع تر بھلائیون کی اور بہت بڑی ثواب میں اور بزرگتر عبادۃ میں اور برائیونوالی زیادہ امیدونکی اس خصلت تقوے سے تو خدا تعالے بندونکو اوسکی حکم فرماتا اور اوسکی وصیت کرتا پس جب کہ گلے اور پہچیلونکو اس ایک خصلت کی وصیت کی معلوم ہوا کہ یہہ خصلت جامع ہے بھلائیون دنیا اور آخرۃ کو اور کافی ہے تمام مہمات کو اور پہنچانیوالی ہے بندیکو بلندترین درجات کو عبادۃ میں اور ایسی اصل ہے کہ اوسپر زیادتی نہیں ہے کسی چیز کو اور کافی ہے اور کافی ہے اوسکو کہ نظر دقیق سے اوسمیں دیکھے اور اوسپر عمل کرنے تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ کا ۱۲

سورۃ الرحمن مدنیہ

اس سورۃ کا نام سورۂ رحمن ہے اسلیے کہ اسکے اول میں لفظ الرحمن کا مذکور ہے اور نازل ہوئی ہے یہہ سورۃ بعد سورۂ رعد کے اور بعد سورۂ قمر کے اسلیے لکھی گئی کہ اوّل میں قمر کے شق ہونے کا ذکر ہے ازراہ قدرت پروردگار اور معجزے

سورۃ الرحمن مدنیہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور اوسمین بھی ذکر ثمود قوم کا ہے کہ اللہ تعالے کی قدرت سے اپنے حساب پر چلے جاتے ہین اور اوسکے اخیر مین ہے کہ متقی باغون اور چشمون مین ہونگے پاس بادشاہ مقتدر کے اور اسکے اول ہی مین ہے کہ رحمٰن نے سکھایا قرآن انسانکو کہ جو سبب تھوڑے ہے اور بہت وجہین مناسبت کی ہین دونون سورتون مین اور یہ سورہ مدنی ہے آیتین اسمین اٹھتر ہین اور رکوع تین اور کلمے ۳۵۱ اور حروف ۱۶۸۳ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ خدائے سکھایا قرآن کو پیدا کیا آدمیکو سکھایا اوسکو کلام کرنا ۝ **فتح** ۝ رحمٰن نے سکھایا قرآن بنایا آدمی پھر سکھائی اوسکو بات ۝ **موضح** **تفسیر** حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ کہا سنا ہمنے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کل شے عروس وعروس القرآن الرحمٰن اور مراد انسان سے جنس ہے یعنے سب انسان یا آدم یا محمد علیہما السلام اور بیان فرمائی ہین اللہ عزوجل نے اس سورۃ مین نعمتین اپنی پس ارادہ کیا یہہ کہ بیان فرماوین اول و افضل جو نعمت ہے کہ وہ نعمت دین ہے پھر دین مین جو اعلی اور افضل نعمت ہے کہ وہ قرآن ہے اوسکو سب سے پہلے بیان کیا اسلیے کہ وہ سب کتابون آسمان کی اوتری ہوئی مین بمنزلہ کوہان کے ہے یعنے اعلے و افضل ہے پھر بیان فرمایا پیدا کرنا انسان کا اسلیے کہ نہ جانا جاوے کہ وہ قرآن انسان ہی کے لیے تو پیدا ہوا ہے کہ عمل کرین اسپر اور دل و جان سے قبول کرین اسکو پھر بیان فرمائی وہ نعمت کہ جس سے تمیز ہوتا ہے انسان سب حیوانات مین کہ وہ بیان ہے یعنے بولنا فصیح کہ جو دلکی بات کو مظاہر و واضح کردے اور سبب اوترنے اس سورۃ کا یون لکھا ہے مفسرون نے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم جو کافرونکو لگے نام رحمٰن کا لیتے تو کافر کہتے کہ کیا ہے رحمٰن ہم رحمٰن کو نہین پہچانتے اس سبب سے یہہ سورۃ اوتری اور بعضے کہتے ہین اہل مکہ کہتے تھے کہ وہ شخص جبر و یسار نام محمد کو قرآن سکھاتا ہے ہمین اسپر یہہ اوتری کہ وہ کیا سکھاوین گے رحمٰن نے سکھایا ہے اور بعض نے علمہ البیان کا ترجمہ بیان یون کیا ہے کہ سکھایا انسانکو سخن کہنا اور سمجھنا اور اس سورۃ مین آدمی مطلق مراد ہوا اور بقول بعض کے مراد آدم علیہ السلام ہین اور مراد بیان سے نام تمام چیزون کے اور یا سب لغت ہین جیسا کہ کہا ہے علماونے کہ آدم سات لاکھ لغت سے کلام کرتے تھے افضل اونکی عربی ہے اور بقول بعض کے مراد انسان سے محمد علیہ السلام ہین اور بیان گذشتہ اور آیندہ کی باتین کہ اسمین اللہ تعالے نے آنحضرت کو اکثر احوال گذشتہ اور آیندہ کے تعلیم کیے ۝ **مشکوۃ مدرج** ۝ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ آفتاب اور چاند حساب مقرر پر چلتے ہین اور گیاہ اور درخت سجدہ کرتے ہین ۝ **فتح** ۝ سورج اور چاند کو ایک ایک حساب ہے اور جیاڑ اور درخت لگے ہین سجدہ ہین ۝ **موضح** **تفسیر** حساب مقرر پر چلتے ہین اپنے برجون اور منازل مین اور اسمین منفعتین ہین لوگونکے لیے از انجملہ جانا برسونکا اور ایام حج وغیرہ کا اور نجم کہتے ہین اوس روئیدگی کو کہ بغیر ساق لیتے تنہ کے ہو ماند رکاریون اور کل اور سیلدار چیزون کے اور شجر وہ درخت کہ تنہ دار ہو اور بعض نے کہا کہ نجم سے مراد ستارے آسمان کے ہین سجدہ کرنے مین یعنے فرمان بردار ہین اللہ تعالے کے اوسکے تحریر مین کہ پیدا کیے گئے ہین اوسکے لیے ۝ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ اور آسمان کو بلند کیا اور اوتارا ترازو کو مقصد یہہ کہ حد سے نجاوز نکرو ترازو مین ۝ **فتح** ۝ اور آسمان کو اونچا کیا اور رکھی ترازو کہ مت زیادتی کرو ترازو مین ۝ **موضح** **تفسیر** آسمان کو بلند کیا

یعنے پیدا کیا اوسکو بلند اسلیے کہ کیا اوسکو جگہ جاری ہونے احکام اپنے کا اور جگہ ہے مینے فرشتون اپنے کا کہ جو امر تے
مین وحی لیکر اوسکے امنیار پر اور آگاہ کیا اس بیان سے اوپر بڑی شان اور بادشاہت اپنی کے اور اوتارا ترازو کو
یعنے تمام اون چیزون کو جو وزن کیجاتی ہین اونسے چیزین اور پہچانی جاتی ہین مقدار چیزون کی یعنے ترازو اور پیمانہ اور
مقیاس یعنے پیدا کیا اوسکو درحالیکہ رکھی ہوئی ہے زمین پر اسواسطے کہ متعلق کیا اوس سے احکام اپنے بندونکے عدل
وبرابری کرین لین دین مین اور بعضون نے کہا کہ مراد میزان سے عدل ہے کہ حکم کیا اوسکا ۵ مد ۵ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ
بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ۵ اور سیدھا تولو انصاف سے اور نقصان نکرو ترازو مین ۵ فتح ۵ اور سیدھی ترازو
تولو انصاف سے اور مت گھٹاؤ تول ۵ موہ ۵ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۵ فِیْهَا فَاکِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ ۵
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ ۵ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۵ اور زمین کو بچھایا واسطے آدمیون کے اوس مین
مین میوہ ہے اور درخت کھجور کے مین غلاف والے اور اوس زمین مین والے پتے والے مین اور پھول خوشبودار
ہین پس کونسی نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے اے جن و انس جھوٹ گنتے ہو ۵ فتح ۵ اور زمین کو رکھا واسطے
خلق کے اوسمین میوہ ہے اور کھجورین جنکے میوے پر غلاف اور اناج جسکے ساتھ بھس ہو اور پھول خوشبودار کیا کیا تعمتین
اپنی رب کی جھٹلاؤ گے تم دو لیعنے جن و انس **تفسیر** زمین کو بچھایا یعنے پانی پر پھیلا کر اور انام کے معنے ہین
خلق اور خلق دو چیزین ہین زمین پر جتنی ہین آدمی سے ہے کر دد جن و انس پس زمین انکے بچھونے کی جگہ ہے
چلنے پھرنے ہین اوسپر آدمی زمین مین میوہ ہے یعنے طرح طرح کے میوے ہین اور نخل یعنے کھجور جو دختر ہما
اور عصف پتی کھیتی کے یا بھس اور ریحان رزق یا پھول پس ساتھ کس نعمت کے اون نعمتون مین سے کہ تمام
کی گئی ہین اول سورۃ سے جھٹلاتے ہو تم اے جن و انس جابر سے روایت ہی کہا پڑھی ہمارے سامنے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الرحمن یہان تک کہ ختم کیا اوسکو پھر فرمایا کیا ہی مجلد کہ سنتا ہون مین تمکو ساکت
کہ جسکے اللہ جن تمسے بہتر تھے جواب دینے مین نہین پڑھی مینے اوپر یہ آیہ فبای الاء ربکما تکذبان مگر وہ
کہتے تھے ولا بشی من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنے نہین جھٹلاتے مین ہم کچھ تیری نعمتون مین سے اے رب
ہمارے پس ترے لیے حمد ہے انتہی حاصل یہ ہے کہ جب کسیکو پڑھتے سنے آیہ مذکورہ کہنے والا جواب دے والا بشی
من نعمائک الخ ۵ مدج ۵ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ کَالْفَخَّارِ ۵ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ
نَّارٍ ۵ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۵ پیدا کیا آدمی کو خشک مٹی سے مانند ٹھیکروں کے موہی جو بنی اور پیدا کیا جن
کو شعلہ آگ سے پس کس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے جھوٹ گنتے ہو ۵ فتح ۵ بنایا آدمی کو کہنکناتی
مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جان آگ کی لپٹ سے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۵ موہ ۵ **تفسیر**
صلصال کہتے ہین خشک مٹی کو کہ بجتی ہو گا فخار یعنے مانند ٹھیکرون کے اور اختلاف آمین اور اس قول اللہ تعالیٰ
مِنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ سبب اتفاق اسکیکے ہے معنون مین اسلیے کہ بنانا شروع کیا
آدم کو پہلے تراشے پھر کیا اوسکو طین پھر حماً مسنون پھر صلصال اور جان سے مراد ابو الجن یعنے باپ سب جنون
کا ہے بعض نے کہا کہ وہ ابلیس ہے اور مارج شعلہ صاف کہ جسمین دھوان نہو من نار یعنی ہی مارج کا گویا کہ کہا
گیا من صاف من نار ۵ مد ۵ مراد انسان سے باپ آدمیون کے یعنے آدم ہین اور جان سے باپ جنون

اور کہتے ہین کہ درمیان پیدائش جان کے اور آدم کے پچہہ ہزار برس ہین ۵ بحر ۵ وَرَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پروردگار مشرق کا ہے اور پروردگار مغرب کا ہے یعنی جاڑے مین آفتاب مشرق اور مغرب اور رہتا ہے اور گرمی مین مشرق اور مغرب اور پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جھوٹ گنتے ہو ۵ فتح ۵ مالک دو مشرق کا اور مالک دو مغرب کا ۵ ف ۵ یعنے جاڑے گرمی کے دو مشرقین مین اسطرح دو مغربین ۵ پھر کیا کیا نعمتین اپنی رب کی جھٹلاؤ گے ۵ مو ۵ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ چھوڑا دو دریا آپسمین جمع ہون درمیان ان دونونکے ایک پردہ ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہین کرتا پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۵ فتح ۵ چلاتے دو دریا بہتر چلتے اونمین ہے ایک پردہ زیادتی نہین کرتے پھر کیا کیا نعمتین اپنی رب کی جھٹلاؤ گے ۵ مو ۵ تفسیر یعنے چھوڑا دریائی شور اور دریائی شیرین کو احالمین کہ قریب بہم مین آپسمین ملنے والے تہین فرق ہے درمیان دونون پانیون کے آنکھون سے دیکھنے مین لیکن اونمین ایک پردہ ہے اللہ تعالی کی قدرت سے کہ نہین تجاوز کرتے وہ اپنی حد سے اور نہین زیادتی کرتا ایک اون دونونکا دوسرے پر بسبب ملنے کے ۵ ملا ۵ مراد بحرین سے دریائی شور اور دریائی شیرین ہین اور بقول بعض کے دریائے فارس اور دریائی روم مین کہ محیط مین آپسمین ملتے ہین اور برزخ اونکے زمین درمیان کی اور بقول بعض کے دریائی روم اور ہند ہین اور برزخ اونکے زمین درمیان کی اور بقول بعض کے پانی دونون دریاؤن کے آپسمین ملتے ہین لیکن بحکم الہی ایک پردہ اونکے درمیان مین مقرر ہے کہ آپسمین ملین نہین نافع ہر ایک کے باطل ہون ۵ بحر ۵ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ نکلتے ہین ان دو دریاسے موتی اور مونگا پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جھوٹ گنتے ہو ۵ فتح ۵ نکلتے ہین اون سے موتی اور مونگا پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۵ مو ۵ تفسیر لؤلؤ کہتے ہین بڑے موتی کو اور مرجان چھوٹے موتی کو یہ جو فرمایا منہما یعنے دونو دریاؤن سے نکلتے ہین حال آنکہ وہ نکلتے ہین دریا شور سے سو یہ کہ وہ دونو دریا جب ملکر ایک ہو گئے مانند شئے واحد کے تو جائز ہوا یہ کہا جاوے کہ نکلتے ہین دونو دریا سے جیسیکہ کہا جاتا ہے کہ نکلتے ہین وہ بحر سے حال آنکہ وہ نہین نکلتے ساری بحر سے ولیکن نکلتے ہین بعض بحر سے اور یہ ایسا ہے جیسیکہ کہے کہ تو نکلا مین شہر سے حال آنکہ نکلا ہے تو ایک محلہ مین سے اوسکے محلون مین سے اور بعضون نے کہا کہ نہین نکلتے ہین وہ مگر وہ جگہ سے کہ جہان جمع ہوتے ہین دریا شیرین اور شور اور بعضون نے کہا کہ اگرچہ نکلتے ہین دونون دریائی شور سے لیکن دونون کو ذکر کیا بحسب عادت عرب کے کہ ذکر کرتے ہین اگر پھر ایک چیز کو ساتھ ایک فعل کے مختص کرتے ہین ۵ ملا ۵ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اور خدا کے لیے ہین کشتیان روانہ ہونیوالی بلند دریا مین مانند پہاڑون کے پس کس نعمت کو اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے جھوٹ گنتے ہو ۵ فتح ۵ اور اوسکے ہین جہاز اونچے کھڑے دریا مین جیسے پہاڑ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۵ مو ۵ تفسیر مانند پہاڑون کے بلندی اور بڑائی مین اور اس بلندی اور جاری کرنے کشتیون مین منافع مخلوقات کے لیے بہت ہین قسم تجارت اور سفر سے کہ پوشیدہ نہین ہے پس بڑی نعمت ہے ۵ بحر ۵ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ جو کچھ کہ ہے زمین پر فنا ہوگا اور باقی رہیگا صرف تیرے پروردگار کا جو صاحب بزرگی اور انعام کا ہے پس کس نعمت کو اپنے پروردگار کی نعمتوں میں سے جھوٹ گنو گے ۱۲ **فائدہ** جو کوئی ہے زمین پر ہر شے نابود ہو جائے اور تیرے پروردگار کی ذات بزرگی اور تعظیم والا ہمیشہ رہیگا کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۱۲ **موضح تفسیر** چہرہ سے مراد ذات ہے ذوالجلال صاحب عظمت اور سلطان یعنے بادشاہی کا یہ صفت وصف کی ہے والاکرام یعنے اور صاحب انعام کا ہے اور درگذر فرماتا ہے قصوروں سے اور احسان کرتا ہے اور یہ صفت بڑی صفتوں اللہ تعالےٰ کی ایسے ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرو ساتھ یا ذالجلال والاکرام کے اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام گذرے ایک شخص پر کہ پڑھتا تھا اور کہتا تھا یعنے بعد نماز کے یا ذالجلال والاکرام پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے قد استجیب لک یعنے بلاشبہ قبول کی گئی دعا تیری اور نعمت فارمیں یا عبیدا سکے ہے کہ مومن بسبب اوسکے پہنچیں گے نعمت ہمیشگی کو یعنے جنت کی نعمتوں کو اور کہا یحیی بن معاذ نے کہ کیا خوب چیز ہے موت کہ وہ قریب کرتی ہے حبیب کو طرف حبیب کے ۱۲ **مدنی تنبیہ** یہ ہے بلاشبہ تمام چیزیں دنیا کی فانی ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اور جگہہ فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنے جو کچھہ تمہارے پاس ہے فانی ہے اور جو کچھہ اللہ کے پاس ہے باقی ہے اور جگہہ فرمایا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ یعنے کہہ یہ رہ سندی دنیا کی تھوڑی ہے اور اور جگہہ فرمایا اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ وَمِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ یعنے وجہ فرمایا واضرب لھم مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلنہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض فاصبح ھشیما تذروہ الریح وکان اللہ علی کل شیء مقتدرا وہ المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا والباقیات الصلحت خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھہ جاتی ہیں مردے میں چیزیں دو باقی رہتی ہے ساتھہ مردے کے ایک ساتھہ جاتے ہیں اوسکے اہل اور مال اور عمل اوسکے یہ پھر آتے ہیں اہل اور مال اوسکے اور باقی رہتا ہے عمل اوسکا ۱۲ **مشکوۃ** يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ سوال کرتے ہیں خدا سے جو آسمانوں اور زمین میں ہر روز خدا ایک حالت میں ہے یعنے عذاب کرنا نعمت دینا سعید کرنا شقی کرنا جلانا یا مارنا واللہ اعلم پس کس نعمت کو اپنے پروردگار کی نعمتوں میں سے جھوٹ گنو گے ۱۲ **فائدہ** اوس سے مانگتے ہیں جو کوئی ہیں آسمانوں میں اور زمین میں ہر ایک اوسکو ایک دھندے پر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۱۲ **موضح تفسیر** مانگتے ہیں زبان سے یا حال سے جس چیز کے محتاج ہوتے ہیں قسم قسم کے عبادت پر اور رزق اور مغفرت وغیرہ ذالک سے ایک حال میں ہے یعنے ایک کام میں ہے کہ ظاہر کرتا ہے اوسکو عالم میں موافق اوسکے مقدر کیا ہے اوسکو ازل میں قسم جلانے اور مارنے اور عزت دینے اور غنی کرنے اور مفلس کرنے اور قبول کرنے دعا اور دینے سائل کیسے وغیرہ ۱۲ **وجیز** مانگتے ہیں یعنے ہر آسمان و زمین والے محتاج ہیں اللہ تعالےٰ کے اوس سے مانگتے ہیں اوس سے آسمان و

جو کچھ کہ متعلق ہے ساتھہ دین اونکے اور مانگتے ہین زمین والے جو کچھہ کہ متعلق اونکے دین و دنیا کے ہی ہر روز ہر وقت پیدا کرتا ہے امور اور نیا کرتا ہے احوال کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی یہہ آیہ صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہے یہہ شان پس فرمایا آپنے اوسکی شان سے یہہ ہے کہ بخشنا ہی گناہ اور دور کرنا ہی سختی و غم اور بلند قدر کرنا ہے ایک قوم کو اور پست کرتا ہے ایک قوم کو انتہی اور ابن عیینہ سے ہی کہ دہر یعنے زمانہ اللہ کے نزدیک دو دن ہے ایک تو ان دونون کا وہ دن ہے کہ جس مین مدت دنیا کی ہے پس شان یعنے حال اوسکا اوسمین املا دینی اور جلانا اور مارنا اور دینا اور ندینا ہے اور دوسرا دن روز قیامت کا ہے پس شان اوسکی اوسمین جزا اور حساب ہے اور بعض نے کہا کہ نازل ہوئی ہے یہہ آیہ یہود کے حق مین جبکہ کہا اونہون نے کہ اللہ تعالے نہین کرتا ہے روز ہفتے کے کچھہ کام و حکم قولونکے قول کو رد فرمایا ہے کہ ہر وقت اوسکا حکم جاری ہے اور آیا ہے کہ کسی بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیہ کے معنے اور مراد پوچھی اوسنے مہلت چاہی اوس سے ایکدن کی کہ کل بتاؤنگا اور گھر مین جا کر غمگین بیٹھا سوچتا تہا اسمین پس کہا اوسکے غلام حبشی نے کہ ای مولے خبر دو مجکو اپنی فکر کی شاید کہ اللہ تعالے سہل و دفع کرے اوسکو میرے ہاتہہ سے پس خبر دی مولے نے اوسکو اس معاملہ کی پس کہا غلام نے کہ مین تفسیر بیان کرونگا اسکی بادشاہ کے آگے تو کہدے اسکو اور شما سے پس کہا غلام نے ای بادشاہ شان اللہ تعالی کی یہہ ہے کہ وہ داخل کرتا ہے رات کو دن مین اور دن کو رات مین اور نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردے کو زندے سے اور تندرست کرتا ہے بیمار کو اور بیمار کرتا ہے تندرست کو اور مبتلا کرتا ہے عافیت والے کو اور عافیت دیتا ہے مبتلی کو اور عزت دیتا ہے ذلیل کو اور ذلت دیتا ہے عزت والے کو اور محتاج کرتا ہے غنی کو اور غنی کرتا ہے محتاج کو پس کہا بادشاہ نے کہ خوب بیان کیا تو نے اور حکم کیا بہیر کو کہ خلعت و زرات دی اسکو پس کہا غلام نے ای مولے میرے یہہ ہی اللہ تعالے کی شان سے ہے اور آخر عمر نے کہا کہ وہ جاری کرتا ہے تقدیر و حکمونکے اونکے وقتون ملک اور کہا بعضون نے کہ عبداللہ بن طاہر نے بلایا ہے بن یقطین کو اور کہا اوس سے کہ مشکل ہوے ہین مجہ پر تین مسئلے اسلیے مینے تجکو بلایا ہے کہ کہو لے تو اونکو مجہ پر ایک تو قول اللہ تعالے کا فاضبح من النادمین یعنے پہر ہوا قابیل ندامت والون سے حال آنکہ ثابت ہوا ہے یعنے حدیث سے للندم التوبۃ یعنے ندامت ہی گناہ پر توبہ ہے اور دوسرا یہہ قول اللہ تعالے کا کل یوم ہو فی شان یعنے ہر دن اوسکو ایک دہندے حال آنکہ ثابت ہی حدیث سے جف القلم بما ہو کائن الی یوم القیامۃ یعنے جو کچھہ ہوتا ہے اور ہووے گا قیامت تلک تقدیر مین لکہا جا چکا ہے اور تیسرا قول اللہ تعالے کا وان لیس للانسان الا ما سعی یعنے نہین فائدہ دیتا انسانکو مگر جو کچھہ آپ کرے پس کیا حال ہے اضعاف کا یعنے کئی حصے ثواب لینیکا کہ مثلا ایک پیسا اللہ دیا اور دس پیسے لکہے گئے پس کہا حسین نے جائز ہے یہہ کہ منہ ندامت تو بہ اوس امت مین اور ہو تو بس امت مین اور بعض نے کہا کہ ندامت قابیل کی نہین تہی ہابیل کے قتل کرنے پر بلکہ ہابیل کے اوٹہانے پر اور ایسا ہی کہا گیا ہے کہ حکم وان لیس للانسان الا ما سعی کا مخصوص تہا قوم ابراہیم اور موسی علیہما السلام کے لیے خاص امت کے لیے اور قول اللہ تعالے کا کل یوم ہو فی شان پس شان سے وہ کام مین کہ ظاہر کرتا ہے اونکو یعنے پہلے جو مقدر ہو چکا ہی اوسکو ظاہر

کرتا ہے اونکو پتے جو مقدر ہو چکا ہے اوسکو ظاہر کرتا ہے نہ یہہ کہ اب ابتدا کرتا ہے اونکو پس کہڑے ہوئے عبداللہ
بن طاہر اور بوسہ دیا حسین بن الفضل کی پیشانی پر اور بڑھا دیا روزینہ یا تنخواہ اوسکی ۵ **مدنی** سَنَفْرُغُ
لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ سے فارغ ہو کر تمہیں متوجہ ہونگے ہم اے جن وانس پس کس
نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کیسے جھٹ گنتے ہو ۵ **فتحی** ۵ ہم فارغ ہوتے ہیں تمہاری طرف اے گروہ جہل
قافلوں پہر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۵ **موضح** **تفسیر** مراد فراغ سے یہاں توجہ اور قصد محاسبہ
اور مجازات کا ہے نہ فراغ کہ بعد شغل کے ہوتا ہے اسلیے کہ خدا کو ایک کام دوسرے کام سے باز نہیں رکھتا اور یہہ
کلام بطریق تہدید کے واقع ہے جیسے کہتے ہیں رہ تا ساتھ تیرے مشغول ہوں حال آنکہ کہنے والا فراغ کے کام سے
نہیں چاہتا ہے بلکہ مراد اوسکی ڈرانا ستانے والا کا ہے اور بقول بعض کے سنیفرغ کے یہہ ہیں کہ ہم نیک و بدکار
سے وعدہ ثواب و عذاب کا کیا ہے میںنے اوسکے تئیں پہنچا دیا اور اتمام وعدہ کیا کرنگا میں اور حمزہ اور علی نے
سَیَفْرُغ می سے پڑھا ہے اور اوسکے معنے یہہ ہیں ثناب ہے کہ فارغ ہو گا خدا اور کہا ہے علما نے کہ عرب ایک چیز یا فعل
کو ثقیل کہتے ہیں اسلیے جن وانس کو ثقلان کہتے ہیں ۵ **مدنی** يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
اے قوم جن وانس اگر یا ہو سکو تم زمین و آسمان کے کناروں پس باہر نکلو یا نہیں نکل سکتے مگر ساتھ قوت
کے اور وہ قوت کہاں ہے پس کس نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کیسے جھوٹ کہتے ہو ۵ **فتحی** ۵ اے گروہ جنوں
کے اور انسانوں کے اگر تم سے ہو سکے نکل بھاگو آسمانوں زمین کے کناروں سے تو نکل بھاگو نہیں نکل سکو گے
مگر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۵ **موضح** **تفسیر** یا خشر الجن والانس ماند رحمہ کے ہے واسطے
قول اللہ تعالے کے اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اگر یا ہو سکو تم الخ یعنے اگر قدرت رکھتے ہو تم نکلنے کی طرفوں آسمان و زمین
کے سے بھاگ کر میری قضا و قدر سے تو نکلو تم پھر فرمایا لَا تَنْفُذُوْنَ یعنے نہیں قادر ہونگے تم نکلنے پر مگر ساتھ
سلطان یعنے قوت اور غلبے اور قہر کے اور کہاں میسر ہے یہہ ملکوت الٰہیہ جہاں ہو قہر و قوت اور قدرت میسر یہے ہو اور
مرگ ساتھ لگی ہوئی تمہارے ہے اور بعض نے کہا کہ ملائکہ روز محشر کے گرد خلائق کے صف کھینچ کر ندا کرینگے
کہ یہہ میدان محشر ہے اگر باہر نکلنا چاہتے ہو اجابہ سے تو نکلو تا عذاب سے رہائی پاؤ لیکن نہیں نکل سکتے
کہ تم مگر ساتھ حجت و دلیل کے اور تمہارے پاس کچھہ دلیل ہی نہیں پس جب دیکھینگے فرشتوں کو جن وانس
بھاگنیکے پس نہیں آوینگے کسی طرف مگر کر دینگے فرشتوں کو گھیرے ہوئے ۵ **مدنی** يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا
شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ بھیجا جاوے گا تم پر شعلہ آگ کا اور
دھواں ہی پس نہ مقابلہ کر سکو گے تم پس کس نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کے جھوٹ کہتے ہو ۵ **فتحی** ۵
جھوٹ بتاؤ گے تم پر شعلہ آگ کے صاف اور دھواں ہے پر تم بدلہ نہیں لے سکتے پر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کے
جھٹلاؤ گے ۵ **موضح** **تفسیر** لفظ شواظ پیش شین سے ہے اور مکیوں نے شین کی زبر سے پڑھا ہے اور
دونو بمعنے شعلہ کے ہیں خالص ہو دھوئیں سے اور نحاس سین کی دو پیشوں سے بمعنے دھوئیں کے ہے اور
مکیوں اور ابو عمرو نے سین کے دو زیروں سے پڑھا ہے پس نحاس بسبب عطف کے شواظ پر ہے اور زبر دیں بسبب عطف

کے نار پر اور بتقدیر زیرون نحاس کے معنی یہ ہونگے کہ بھیجا جاویگا تم پر شعلہ آگ سے اور تانبے سے گلے ہوئے اور معنی اول کے یہہ ہیں کہ جب نکلو گے تم اپنے قبروں سے بھیجا جاویگا تم پر شعلہ آگ کا اور دھواں کہ ہانک کر لیجاوینگے تم کو طرف محشر کے پس نہیں بچ سکو گے تم اون دونوں سے ۵ **مدنی** فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ جب پھٹیگا آسمان یعنے قیامت کے دن پس ہوگا مثل گلاب کے پھول کے مانند چمڑے سرخ کے پس پس نعمت کونسی نعمتوں پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۵ **فتح** ۵ پھر جب پھٹ جاوے آسمان تو ہو جاوے گلابی جیسے تیل کی لمچھٹ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۵ **موضح تفسیر** پھٹیگا آسمان یعنے پھٹ کر دروازے سے ہو جاوینگے وشتوان کے اور ترنے کے لیئے مثل گلاب کے پھول کے سرخ برخلاف ایکے رنگ کی اور جواب اذا کا یہہ ہے فَمَا اَعْظَمُ الْهَوْلَ یعنے جب آسمان کا یہہ حال ہوگا پس کیا بڑا ہول ہوگا ۵ **جرح** ۵ پھٹیگا یعنے جدا ہوگا بعض آسمان بعض سے قیامت قائم ہونیکے لیئے تین ہوگا مانند رنگ گلاب کے پھول سرخ کے اور کہا ہے بعض علماء نے کہ اصل رنگ آسمان کا سرخ ہی ہے ولیکن بسبب دور ہونیکے نیلا دکھائی دیتا ہے کالدہان یعنے مانند تیل زیتون کے کہ سردم اوسکا بنا رنگ معلوم ہوتا ہے یہہ فرمایا ایسا ہی جیسیکہ اور جائے فرمایا کالمہل یا دہان کے معنی ہیں تلچھٹ زیتون کے اور دہان جمع دہن کی ہے بمعنی تیل کے اور بعضوں نے کہا کہ دہان سرخ چمڑے کو کہتے ہیں ۵ **مدنی** ۵ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ پس اوس دن سوال نہیں کیا جاویگا اپنے گناہ سے کوئی آدمی اور نہ جن پس کس نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۵ **فتح** ۵ پھر اوسدن پوچھا نہیں اوسکے گناہ کی کسی آدمی سے اور نہ جن سے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۵ **موضح تفسیر** پس اوسدن یعنے جسدن پھٹیگا آسمان انس اور جان سے مراد جن ہے پس کہا کیا لفظ جان کہ ابوالجن کو لینے میں علیہہ جن کے جیسیکہ کہا جاتا ہے ہاشم اور مراد ہوتی ہے اولاد ہاشم اور تطبیق درمیان اس آیت کے اور درمیان قول اللہ تعالے کے فوربک لنسئلنہم اجمعین اور درمیان قول اللہ تعالے کے وقفوہم انہم مسئولون یہہ ہے کہ وہ دن طویل ہوگا اور اوسمیں مواطن مختلف ہونگے پس پوچھے جاوینگے اور مواضع میں اور کہا قتادہ نے کہ سوال ہوگا پھر مہر کر دیجاویگی اونکی مونہوں پر اور بولنے لگے ہاتھ اونکے ساتھ اور بحکم کے کہ عمل کرتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں پوچھے جاوینگے گناہ سے تا کہ جانا جاوے گناہ پوچھنے کے سبب سے ولیکن پوچھے جاوینگے زجر و توبیخ کے لیئے ۵ **مدنی** ۵ پھر اوسدن پوچھا نہیں لیئے ملائکہ نامہ اعمال کے لکھنے ہونگے حاضر کرینگے اور خدا تعالے عالم سب چیز ہے وہ کاہے محتاج پوچھنے کا آدمی اور جن سے نہیں ہے بے سوال کے بجہ اپنے علم کے جزا دیگا اور بقول بعض کے ملائکہ آدمی اور جن سے اونکے گناہ نہیں پوچھینگے کہ جانتے ہیں گناہ اونکے یا ہر ایک کو اونکی نشانیوں سے پہچانیں گے اور ایک قول یہہ ہے کہ بعضے جگہوں میں پوچھے جاوینگے اور بعضی جگہوں میں نہیں پوچھے جاوینگے ۵ **جرح** ۵ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ پہچانے جاوینگے گنہگار اپنے قیافے سے پس پکڑا جاویگا ساتھہ بال پیشانی اور پاؤنکے ہی پس کس نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کے سے جھوٹ گنتے ہو ۵ **فتح** ۵ پہچانے پڑیں گے گنہگار اپنے چہرے سے پھر پکڑا جاویگا ماتھے

کے بال اور پاؤں سے پیر کر کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۱۲ تفسیر قیافی سے یعنے نشانی سے کہ کالے ہونگے
مونہہ اونکے اور گھبرائی ہونگی آنکھیں اونکی پس پکڑ جائینگے اونکے پیشے جاوین گے کبھی ساتھہ بال پیشانیونکے اور کھینچے جاوین گے طرف
دوزخ کے اور کبھی قدم پاکر کے مونہہ کے بل کھینچ کر دوزخ مین ڈالے جاوین گے اور جانا چاہیے کہ ذکر وعید و ترہیب یعنے
عذاب و خوف کا بھی ایک نعمت ہے اس سبب سے کہ اوسکو سنکر متنبہ و متوجہ لے اللہ ہوون اور جنت کی نعمتونکو پہنچین اسلیے
اونکے ذکر کرنیکے بعد فبای آلاء ربکما تکذبان فرمایا صاحبی کہ بعد ذکر کرنے نعمتون کے فرمایا ۱۲ **مدثر** هذه جهنم
الذی یکذب بها المجرمون ۵ **یطوفون بینها وبین حمیم ان** ۵ **فبای آلاء ربکما تکذبان** ۵ یہہ ہے وہ
دوزخ کہ جھوٹ گناتہا اوسکو گناہ کاروں نے آمدوفت کرینگے درمیان اوس آگ کی اور درمیان پانی جوش کرتے
کے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ کہتے ہو ۱۲ **فتح** ۱۲ یہہ دوزخ ہے جسکو جھوٹ بتاتے تھے کنارکا
پہنچے مین بیچ اوسکے اور کھولتے پانی مین پھر کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۱۲ **موضح** تفسیر ۱۲ حمیم آن نہایت گرم
پانی یعنے عذاب کیے جائین گے اطرح از انفعال کیے جاوین گے آگ مین اور گرم کیا پانی مین اوسکے درمیان اوس کے آدمی
اسمین یہہ ہے کہ نجات پاوے کہاتے پانی سے اور بچے اوس سے اوسکی رحمت و فضل سے اور اوس ذات نے مین آگاہ کرنے کے
بچین ایسے کاموں سے کہ باعث اس عذاب کے ہون ۱۲ **مدثر** یہہ ہے دوزخ اپنے جسے جھٹلاتے تھے گناہگاروں کے
اونکے پاؤن کے ساتھہ جمع کر کے دوزخ مین ڈالینگے اور کہینگے هذه جهنم التی یکذب بها المجرمون آمدوفت
کرین گے الخ یعنے جب آگ سے وہ اور کرین گے تو ایسے پانی مین ڈالینگے کہ جڑ اونکے ہڈیون کے جل کر گاہ بجر
تنبیہ اللہ جل شانہ کا وعدے اس عذاب اور حکم یہی کلام مجید مین ہاتھہ اس عذاب کے ڈرایا ہے فالذین کفروا
قطعت لهم ثیاب من نار یصب من فوق رؤسهم الحمیم یصهر به ما فی بطونهم والجلود
ولهم مقامع من حدید ۵ کلما ارادوا ان یخرجوا منها من غم اعیدوا فیها وذوقوا عذاب
الحریق ۱۲ ولمن خاف مقام ربه جنتان ۵ فبای آلاء ربکما تکذبان ۵ اور اوس کے لیے ڈرے
کہڑے ہونیسے حضور پروردگار اپنے مین دو باغ ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے لیسے جھوٹ گنتے ہو ۱۲
فتح ۱۲ اور جو کوئی ڈرا کہڑے ہونیسے اپنے رب کے اوسکو مین دو باغ ہیر ایا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۱۲
موضح تفسیر مقام ربہ سے مراد موقف ہے کہ جہان حساب کے لیے بندے کہڑے ہونگے دن قیامت کے پس جو
کوئی وہان کے کہڑے رہنے سے ڈرا پھر چھوڑا کرنا ہو نفسکو اور ادا کیا فرایض اوسکے لیے دو جنتین ہونگی ایک جنت انسانکی
اور ایک جنت جن کی اسلیے کہ خطاب تقلین کے لیے ہے پس گویا کہ کہا کیا واسطے عمل مخالفین کے تم دونون مین سے
دو جنتین ہین ایک جنت تو واسطے ڈرنیوالے انسان کے اور ایک جنت واسطے ڈرنیوالے جن کے ۱۲ **مدثر**
دو باغ ہونگے کہ جنت عدن اور جنت نعیم ہے ایک جنت بڑے مین ڈرنے اوسکے رب سے ہے اور ایک جنت بدلے مین
ترک شہوات کے خوف خدا سے اور مراد مقام ربہ سے کہڑا ہونا حساب کے لیے ہی اور بقول بعض کے حاضر جانا رب کا
اپنے پر ہے کہ ہر دم خدا کو حاضر ناظر جانکر اوس سے ڈرے اور گناہ سے باز رہے اور کتاب موضح مین لکھا ہے کہ ہر باغ ان
دو باغون مین سے سو سو برس کی مسافت رکھتا ہے طول و عرض مین اور اومین منازل خوش اور حوران دلکش
ہونگے ۱۲ **فجر** ۱۲ ذواتا افنان ۵ فبای آلاء ربکما تکذبان ۵ دو باغ صاحب شاخون ہونے کے پس کس نعمت کو

نعمتوں پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۵ فتح ۵ جنمیں بہت سی نہنیاں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۵ موضح تفسیر افنان یعنی ٹہنیوں کے جمع فنن کی اور خاص کر ٹہنیوں کا اسلیے فرمایا کہ اونہیں میوے ہوتے ہیں اور میوے پس بھی ٹہنیوں سے سایہ پھیلتا ہے اور بعض سے میوہ نکلتا ہے حاصل یہہ کہ دونو باغوں میں درخت ہونگے بہت شاخ دار کہ سایہ ہی کریں گے اور پر میوے ہونگے یا افنان یعنی الوان کے ہی جمع فن کے یعنے صنف کے لیے اون باغوں میں دو چیزیں ہونگی کہ خواہش کرینگے انکے نفس اور لذت پاوینگے اونسے آنکھیں ۵ مدنی ۵ فیھما عینٰن تجریٰن ۝ فبای الاء ربکما تکذبٰن ۝ اون دو باغوں میں دو چشمے چلینگے پس کس نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۵ فتح ۵ اونمیں دو چشمے بہتے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۵ موضح تفسیر دو چشمے چلینگے جہاں چاہیں کے جنتی اوپر اور نیچے اور حسن بصری سے ہے کہ جاری ہونگے دو چشمے آب زلال کے ایک کا نام تسنیم ہے اور دوسرے کا سلسبیل ۵ مدنی ۵ ایک چشمے کا نام تسنیم ہے اور دوسرے کا سلسبیل اور بقول بعض کے ایک پانی عمر مستعمر کا ہوگا اور ایک شراب کا ۵ بحری ۵ فیھما من کل فاکھۃ زوجٰن ۝ فبای الاء ربکما تکذبٰن ۝ اون دو باغوں میں ہر میوے سے دو قسم ہونگے پس کس نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کیسے جھٹلاؤ گے ۵ فتح ۵ اونمیں ہر میوے کے قسم قسم پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۵ موضح تفسیر دو قسم یعنے تازہ خشک اور یا ترش اور شیریں یا مثل دنیا کے میوے کے ہوگا اور ایک وہ کہ کسی نے دیکھا ہے اور نہ سنا ہے ۵ بحری ۵ متکئین علی فرش بطائنھا من استبرق وجنا الجنتین دان ۝ فبای الاء ربکما تکذبٰن ۝ تکیہ لگائے ہونگے فرشوں پر کہ استر انکے موٹے ریشمی پڑے کے اور میوے اون باغوں کے نزدیک ہونگے یعنے آسانی سے لے سکینگے والله اعلم پس کس نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۵ فتح ۵ ملے جلے ہونگے فرشوں پر کہ استر انکے موٹے ریشمی اور اون باغوں کی جھک ہا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۵ موضح تفسیر استبرق ریشمی کپڑا ہوتا ہے جیسے اطلس اور دیبا وغیرہا کے کہا ہے بعضوں نے کہ برد اور سکا باریک ریشمی کپڑا سکا ہوگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ نہیں جانتا ہوں کوئی ایسا حال سوائی اللہ تعالے کے اور میوے اونکے قریب ہونگے کہ لیلوے اونکو اور بیٹھا اور تکیہ لگایا ہوا ۵ مدنی ۵ نزدیک ہونگے کہ منہا اور لیٹا ہوا لیلوے اور ذکر استبرق کا یا روخانیکا کہ وہ جملہ الاعین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علے قلب بشر کے ہونگے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آپس اون فرشوں کے نور جاری سے یعنے مجمی ہوئے سے ہونگے ۵ بحری ۵ فیھن قصرٰت الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان ۝ فبای الاء ربکما تکذبٰن ۝ اون محلوں میں حوریں ہونگی نیچے رکھنے والی آنکھوں کی جمع نہیں کیا ہے ساتھ اونکے کسی آدمی نے پہلے اسنے اور نہ کسی جن نے پس کس نعمت کو نعمتوں پروردگار اپنے کے سے جھوٹ گنتے ہو ۵ فتح ۵ اونمیں عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں نہیں بیا ہا اونکو کسی آدمی نے اسنے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۵ موضح تفسیر قاصرات الطرف سے مراد حوریں ہیں کہ آنکھوں کو بچایا ہوگا اپنے خاوندوں کے سوائے اور ونکے دیکھنے سے یعنی نہیں دیکھیں گی غیر خاوندوں اپنے کو اور منقول ہے کہ جو اپنے خاوند سے کہینگی کہ کوئی چیز اچھی زیادہ تجھ سے بہشت میں نہیں دیکھی ہے میں نے شکر خدا کا کہ تجکو خاوند نہ میرا کیا اور اس آیۃ میں دلیل ہے

اسپر کہ جن بھی مثل آدمی کے جماع کرتا ہے ۵ **ملا** جرہ کا نھن الیاقوت والمرجان ○ فبای الاء ربکما تکذبٰن ○ گویا کہ وہ حوریں یاقوت اور مونگہ ہین پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۶ **فتے** ۵ وہ کیسے جیسے لعل اور مونگا پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے ۵ **مو** ۵ **تفسیر** یاقوت کے ہونگے صفائی مین اور مرجان ہونگی سفیدی مین یعنے گورے پن مین پس مرجان سفید زیادہ ہوتا ہے کولوسے ۵ **ملا** ۵ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اول جماعت جو جنت مین داخل ہوگی بصورۃ چودہوین رات کے چاند کے ہونگے اور انکے پیچھے جو داخل ہونگے مانند ستارہ بہت روشن کے ہونگے دل اونکے یکدل ہونگے سب نہ اختلاف ہوگا اونمین اور نہ بغض آپسمین ہر شخص کے لیے اونمین سے دو بیبیان ہونگی ہر ایک بیوی ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودا اوسکی پنڈلی کا اوسکے گوشت کے پیچھے سے بسبب حسن وصفائی کے تسبیح بیان کرینگے اللہ تعالیٰ کی صبح وشام نہ بیمار ہونگے اور نہ سنکلیں گے اور نہ تھوکین گے پاس اونکے سونے اور چاندی کے ہونگے اور کنگھیان اونکی سونیکی ہونگی اور انیدن اونکے انگیٹھیونکا اگر ہوگا اور پسینہ اونکا مانند مشک کے ہوگا روایت کیا معاذ مین آ اور فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ جنتی عورت کی پنڈلی کی سفیدی اور گودہ اوسکا دکھائی دیجائیگی ستر ریشمی کپڑونکے پیچھے سے ۵ **بحر** ۵ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان فبای الاء ربکما تکذبٰن ○ نہین ہے جزا نیک کاری کی مگر انعام بہت پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۶ **فتے** ۵ اور کیا بدلہ ہے نیکی کا مگر نیکی **فا** نیک بندگی کا بدلہ نیک ثواب ۵ **مو** ۵ **تفسیر** انعام بہت یعنے جنت اونمتین اوسکی اور بعضون نے کہا کہ نہین ہے جزا اوسکی کہ کہا لا الہ الا اللہ مگر جنت اور ابراہیم خواص سے ہے کہ نہین ہے جزا اسلام کی مگر اسلام یعنے جنت ۵ **ملا** ۵ ومن دونھما جنتٰن ○ فبای الاء ربکما تکذبٰن ○ اور سوائے ان دو باغون کے دو باغ اور ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کی سے جھوٹ گنتے ہو ۶ **فتے** ۵ اوان دو باغ کے سوا اور دو باغ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کے جھٹلاؤگے ۵ **مو** ۵ **تفسیر** یعنے سوائے ان دو جنتون کے کہ وعدہ کی گئی ہین مقربین کے لیے دو جنتین اور ہین اونکے لیے کہ کم اونسے ہین قسم اصحاب یمین سے ۵ **ملا** ۵ دو جنتین اول سونیکے ہونگی اور دو جنتین دوسری چاندی کی ۵ **بحر** ۵ مدھامتٰن ○ فبای الاء ربکما تکذبٰن ○ دو باغ سبز کہ نہایت سبزی سے مائل بسیاہی ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کے سے جھوٹ گنتے ہو ۶ **فتے** ۵ سبز جیسے سیاہ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے ۵ **مو** ۵ سو یہ دو باغ بہت گہرے درخت انمین سبز ہونگے جو نہایت سبزی سے سیاہی مائل ہونگے پھر کونسی نعمت کا اپنے پروردگار کی نعمتون سے انکار کرتے ہو ۶ **عنہ** ۵ **تفسیر** مدھامتان سیاہ بسبب شدت سبزی کے کہا خلیل نے الدہمۃ السواد ۵ **ملا** ۵ فیھما عینٰن نضاختٰن ○ فبای الاء ربکما تکذبٰن ○ دو باغون مین دو چشمے جوش مارنے والے ہونگے پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۶ **فتے** ۵ اونمین دو چشمے اوبلتے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے ۵ **مو** ۵ ان باغون مین دو چشمے ہونگے پانی کے بہتے ہوئے جوش مارتے ہوئے پھر کونسی نعمت کا اپنے پروردگار کی نعمتون سے انکار کرتے ہو ۶ **عنہ** ۵ فیھما فاکھۃ

۵ یاقوت حسن کی ۵ مرجان سفیدی مین ۵ حوریں گوری ۵ مونگا سرخی مین ۵ بیبیان ۵ انیدن ۵ کنگھیان ۵ سونیکی ۵ انگیٹھیونکا ۵ پسینہ ۵ مشک ۵ گودا ۵ پنڈلی ۵ ستر ۵ ریشمی ۵ کپڑونکے ۵ پیچھے ۵ سے ۵ کاروایت ۵ کیا ۵ معاذ ۵ آ ۵ فرمایا ۵ آنحضرت ۵ علیہ السلام ۵ نے ۵ کہ ۵ جنتی ۵ عورت ۵ کی ۵ پنڈلی ۵ کی ۵ سفیدی ۵ اور ۵ گودہ ۵ اوسکا ۵ دکھائی ۵ دیجائیگی ۵ ستر ۵ ریشمی ۵ کپڑونکے ۵ پیچھے ۵ سے ۵ نہین ۵ ہے ۵ جزا ۵ نیک ۵ کاری ۵ کی ۵ مگر ۵ انعام ۵ بہت ۵ پس ۵ کس ۵ نعمت ۵ کو ۵ نعمتون ۵ پروردگار ۵ اپنے ۵ کیسے ۵ جھوٹ ۵ گنتے ۵ ہو ۵ اور ۵ کیا ۵ بدلہ ۵ ہے ۵ نیکی ۵ کا ۵ مگر ۵ نیک ۵ بندگی ۵ کا ۵ بدلہ ۵ نیک ۵ ثواب ۵ انعام ۵ بہت ۵ یعنے ۵ جنت ۵ اونمتین ۵ اوسکی ۵ اور ۵ بعضون ۵ نے ۵ کہا ۵ کہ ۵ نہین ۵ ہے ۵ جزا ۵ اوسکی ۵ کہ ۵ کہا ۵ لا الہ الا اللہ ۵ مگر ۵ جنت ۵ اور ۵ ابراہیم ۵ خواص ۵ سے ۵ ہے ۵ کہ ۵ نہین ۵ ہے ۵ جزا ۵ اسلام ۵ کی ۵ مگر ۵ اسلام ۵ یعنے ۵ جنت ۵ اور ۵ سوائے ۵ ان ۵ دو ۵ باغون ۵ کے ۵ دو ۵ باغ ۵ اور ۵ ہونگے ۵ پس ۵ کس ۵ نعمت ۵ کو ۵ نعمتون ۵ پروردگار ۵ اپنے ۵ کی ۵ سے ۵ جھوٹ ۵ گنتے ۵ ہو ۵ اوان ۵ دو ۵ باغ ۵ کے ۵ سوا ۵ اور ۵ دو ۵ باغ ۵ پھر ۵ کیا ۵ کیا ۵ نعمتین ۵ اپنے ۵ رب ۵ کے ۵ جھٹلاؤگے ۵ یعنے ۵ سوائے ۵ ان ۵ دو ۵ جنتون ۵ کے ۵ کہ ۵ وعدہ ۵ کی ۵ گئی ۵ ہین ۵ مقربین ۵ کے ۵ لیے ۵ دو ۵ جنتین ۵ اور ۵ ہین ۵ اونکے ۵ لیے ۵ کہ ۵ کم ۵ اونسے ۵ ہین ۵ قسم ۵ اصحاب ۵ یمین ۵ سے ۵ دو ۵ جنتین ۵ اول ۵ سونیکے ۵ ہونگی ۵ اور ۵ دو ۵ جنتین ۵ دوسری ۵ چاندی ۵ کی ۵ دو ۵ باغ ۵ سبز ۵ کہ ۵ نہایت ۵ سبزی ۵ سے ۵ مائل ۵ بسیاہی ۵ ہونگے ۵ پس ۵ کس ۵ نعمت ۵ کو ۵ نعمتون ۵ پروردگار ۵ اپنے ۵ کے ۵ سے ۵ جھوٹ ۵ گنتے ۵ ہو ۵ سبز ۵ جیسے ۵ سیاہ ۵ پھر ۵ کیا ۵ کیا ۵ نعمتین ۵ اپنے ۵ رب ۵ کی ۵ جھٹلاؤگے ۵ سو ۵ یہ ۵ دو ۵ باغ ۵ بہت ۵ گہرے ۵ درخت ۵ انمین ۵ سبز ۵ ہونگے ۵ جو ۵ نہایت ۵ سبزی ۵ سے ۵ سیاہی ۵ مائل ۵ ہونگے ۵ پھر ۵ کونسی ۵ نعمت ۵ کا ۵ اپنے ۵ پروردگار ۵ کی ۵ نعمتون ۵ سے ۵ انکار ۵ کرتے ۵ ہو ۵ سیاہ ۵ سبزی ۵ کی ۵ وجہ ۵ سے ۵ کہا ۵ خلیل ۵ نے ۵ الدہمۃ ۵ السواد ۵ دو ۵ باغون ۵ مین ۵ دو ۵ چشمے ۵ جوش ۵ مارنے ۵ والے ۵ ہونگے ۵ پس ۵ کس ۵ نعمت ۵ کو ۵ نعمتون ۵ پروردگار ۵ اپنے ۵ کیسے ۵ جھوٹ ۵ گنتے ۵ ہو ۵ اونمین ۵ دو ۵ چشمے ۵ اوبلتے ۵ پھر ۵ کیا ۵ کیا ۵ نعمتین ۵ اپنے ۵ رب ۵ کی ۵ جھٹلاؤگے ۵ ان ۵ باغون ۵ مین ۵ دو ۵ چشمے ۵ ہونگے ۵ پانی ۵ کے ۵ بہتے ۵ ہوئے ۵ جوش ۵ مارتے ۵ ہوئے ۵ پھر ۵ کونسی ۵ نعمت ۵ کا ۵ اپنے ۵ پروردگار ۵ کی ۵ نعمتون ۵ سے ۵ انکار ۵ کرتے ۵ ہو

وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ اون دو باغون مین میوہ اور درخت کھجور کے اور انار کے ہونگے پس
کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۝ **فتح** ۝ اون مین میوہ اور کھجورین اور انار ہیں کیا کہا نعمتین
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۝ **موضح** ۝ **تفسیر** میوے طرح طرح کے میسر ہونگے اور ذکر فرمایا خاص کھجور اور
انار کا۔ سبب بزرگی اونکے کا والا دانہ۔ فاکہہ مین داخل ہین اور بعضون کے نزدیک یہ دونو فاکہہ نہین ہین
اور ابن عباس رضے کہا کہ تہ بہشت کی کھجور کے درخت کا زمرد سبز کا ہوگا اور پتے اوسکے سرخ سونیکے اور پتے
اوسکے لباس اہل جنت کے ۔ دنگے اور جوڑے وغیرہ بہشتیون کے اونسے ہونگے اور پھل اوسکے مثل مٹکون
کے بہت زیادہ دودھ سے اور شیرین زیادہ شہد سے اور نرم زیادہ مکھن سے اور بے دانہ ہونگے ۝ **بحر** ۝
فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ اون محلون مین عورتین ہر گزیدہ خوبصورت ہونگی
پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۝ **فتح** ۝ سب اونمین نیک عورتین خوبصورت
ہیں کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۝ **موضح** ۝ **تفسیر** خیرات اخلاق نیک والبان حسان خوبصورت
۝ **مدارک** ۝ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ حورین نگاہ رکھی گئین خیمون
مین پس کس نعمت کو نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۝ **فتح** ۝ گوریان رنگ کی ہیں خیمون
مین پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۝ **موضح** ۝ **تفسیر** اور بقول بعض کے منجملہ تصورات کے
ہونگے سولے اپنے خاوندون کے کہ کبھو دیکھے نہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہشت مین خیمہ موتی
کھوکھلے کا ہوگا کہ عرض اوسکا ساٹھ کوس کا ہوگا ہر کونہ خیمے کا مین گھر والے ہونگے کہ ایک دوسرے
کو دیکھے نہین ۔ مومن اونسے جماع کرین گے ۔ راہ فی العالم لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان ۝ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ جماع نہین کیا ہے اونسے کسی آدمی نے پہلے اونسے اور نہ کسی جن نے پس کس نعمت کو
نعمتون پروردگار اپنے کیسے جھوٹ گنتے ہو ۝ **فتح** ۝ نہین پایا اونکو کسی آدمی نے اونسے پہلے اور نہ کسی
جن نے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۝ **موضح** ۝ **تفسیر** متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ تکیہ لگائی ہونگے اوپر بچھونون سبز کے اور بچھونے اچھے کے پس کس نعمت کو
نعمتون پروردگار اپنے کے تم جھوٹ گنتے ہو ۝ **فتح** ۝ لگے ہیں سبز چاندنیون پر اور چھپائی کی خوشطرح
پس کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۝ **موضح** ۝ **تفسیر** رفرف جمع رفرفہ کی ہے بمعنے بچھونے یا
تکیے کے یا بوٹے کپڑے کے اور عبقری جمع عبقریۃ کی ہے بمعنے قالین کے ۝ **جمل** ۝ تَبٰرَكَ اسْمُ
رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ بابرکت ہے نام پروردگار تیرا کا جو صاحب بزرگی اور انعام کا ہے ۝
فتح ۝ بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کے جو بزرگی رکھتا ہے عظیم والا **تفسیر** ہر آیت مین نعمت جدا
کوئی سب نعمت ہے اور کسی جدا بڑی نعمت ہے ۝ **موضح** ۝ مکرر لائی گئی آیہ فبای الاء ربکما تکذبان
کی کہین آٹھ آیتین ۔ تو ادھر ان آیتون سے کہ اونمین ذکر ہے پیدائش اون آیتون کی ہے اور ادھر صنعت اوسکی اور ابتدائے پیدائش اور معاد اونکی کی پہر سات اونمین سے جو ہین پیچھے اون آیتون
سے کہ اونمین ذکر آگ کا اور شدائد اوسکا کہ بقدر گنتی دروازون جہنم کے اور بعد ان سات کے آٹھ آیتین

بیچ وصف دو جنتون اور تیسرے والون اونکے ہین بقدر گنتی دروازون جنت کے اور آٹھہ آٹھہ جداونکے دن جنتون کے لیے ہین کہ جو کم دو جنتون پہلیون سے ہین پس جسنے اعتقاد کیا آٹھہ آیتون پہلیو نکا اور عمل کیا جب اونکیلئے کہولے جاوین گے اوسکے لیے دروازے جنت کے اور بند کیے جاوین گے دروازے جہنم کے ۱۲ مدنی تنبیہ سبحان اللہ عجب عجب نعمتین ہین پاک پروردگار کی ہین اگر ہر بال کی ہزار ون زبانین ہون تو بھی اونکی نعمتو نکا بیان اور شکر نہین ادا ہو سکتا جب کہ فرمایا اللہ تعالے نے وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا ان الانسان لظلوم کفار یعنے اور اگر گنو اللہ کی نعمتو نکو تو نہین گن سکتے اونکو بلاشبہ انسان البتہ بڑا ظالم اور ناشکر ہے مگر کچھہ نعمتین مشہورہ اس سورۃ مین بیان فرمائی ہین ایک تندرستی اور پانی ملنے ہی کی نعمت کا شکر نہین ادا ہو سکتا جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان اول ما یسئل العبد یوم القیمۃ من النعیم ان یقال لہ الم نصح جسمک ونروک من الماء البارد اور جابی فرمایا حضرت نے نعمتان مغبون فیھما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ علی ہذا القیاس سانس آنا اور بول و براز وغیرہا نکلنا اونکو کوئی نعمت ہی نہین جانتا حال آنکہ بڑی نعمتین ہین یہہ ہی پہر جوانی اور تونگری اور زندگانی وغیر ذالک یہہ نعمتین ہین جدی ہین چنانچہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو احوال مین کہ وہ اوسکو نصیحت کرتے تھے اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل ھرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیوتک قبل موتک اور بہت نعمتین ہین کہ اونکو کوئی نعمت نہین سمجھتا اس بیان فرمائی اس سورۃ مین اول نعمت قرآن کی تعلیم کی کہ بڑی نعمت ہے چنانچہ فضائل قرآن کے اوپر مذکور ہوئے پہر پیدا کرنا انسان کا اور سکھانا اوسکو بیان کا ذکر فرمایا پہر دو نعمتین بیان فرمائین یہانتک کہ بیان فرمایا اوتارنا میزان کا تا عدل کرین تول اور پیمانے مین کہ عدل کرنا واجب ہے فرمایا اللہ جل شانہ نے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان آخر آیۃ تک اور کمی کرنی تول اور پیمانے مین بہت بری ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون وای اونسون کے حقوق کہٹانے والونکے لیے کیل و وزن مین جو کہ جب ناپ کر لیتے ہین اپنے لیے لوگون سے پورا لیتے ہین اور جب ناپ کر دیتے ہین لوگونکو یا تول کر دیتے ہین اونکو تو کم دیتے ہین اونکو وف آیا ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کر مدینہ کو تشریف لائی تو اہل مدینہ بہت ناقص تھے ناپ تول مین حق تعالے نے یہہ آیہ بھیجی پس پیمانیکو پورا کیا اونہون نے اور بقول بعض کے ایک شخص ابو جہینہ نام مدینہ مین تہا اوسکے دو پیمانے رکہتا تہا جب کسی سے کچھہ لیتا تو بڑے پیمانے سے ناپ کر لیتا اور جب لوگونکو دیتا تو چھوٹے پیمانے سے دیتا حق تعالے نے یہہ آیہ اوتار کر اس سے منع فرمایا اور ابن عمر رض سے منقول ہے کہ کمی کرنیوالے ناپ تول مین کہڑے کیے جاوین گے میدان محشر مین روز قیامت کے یہانتک کہ پسینا اونکے آدہی کانون تک آجاویگا اور یہہ ہی کہا ہے علما نے کہ اونکو دوزخ کے کہرا و مین اک کے دو پہاڑون کے درمیان مین ڈالین گے اور لینیکے ناپ اونکو اور تول اونکو دیا اونکو تو لیگا اور جلیگا ۱۲ بحر ۱۲ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر ڈالتا ہے اللہ اونکے دلون مین رعب اور نہین پہیلتا ہی

نہ کسی قوم میں مگر بہت ہوتی ہے اور نہیں محبت اور نہیں مگر کمی کوئی پیمانہ اور ترازو مگر بے برکت ہوتا ہے اور کسی رزق میں برکت رزق کی جاتی رہتی ہے اور نہیں حکم کمی کوئی قوم ناحق مگر بہت ہے اور نہیں قتل قتال پھیلتا ہے اور نہیں توڑتی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط ہوتا ہے اوپر دشمن کے مشکوٰۃ پھر کہتے ہیں تو نہیں ولیسہی حکمت سے مخلوق دیکھو کہ کیا کیا کارخانے ہیں دشمن ہو کر اور خلق اور ہوں بوٹی اور پہاڑ وغیرہ ان کے کیا کیا مفصلین اور آیا شیئ ہے جلنے پھرنے والوں کے کہ کوئی جہاز کہ جا سکے اوپر اور کوئی تجارت کہ کی ہو اور کوئی سوتا بیٹھتا ہو اور کوئی طرح طرح کے حرفوں میں مشغول ہے اور کوئی پڑھتا ہے اور عباد اتنی مصروف ہے عجیب عجیب کارخانے میں اوپر ہر حرف انسانکی پیدائش میں ویسا ہی طومار ہے کہ فرمایا وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی تمہارے جانوں میں نمونے اوسکی قدرت کے ہیں تم کیا نہیں دیکھتے نہیں غرضکہ ایسی دلیل چیز سے پیدا ہوئے اور یہ ہیہ تمتعین عنایۃ ہوئیں اور پھر وہ تکبر کرے عیاذا باللہ خدا کو اور رسول کون ہے جو ہم سمجھ لیے ہیں وہی کام کی بات ہے مصداق اس آیۃ کے ہو رہے ہیں آفتاب مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ پھر بیان فرمایا رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ کہ مشرقین اور مغربین کے رہنے والوں کی اور وہاں کی تمام چیزوں کی پرورش کیا کیا ہو رہی ہے کہ تحریر و تقریر میں نہیں آسکتی نہ وہ پرورش ماں باپ کر سکتے ہیں نہ اور کوئی پھر دریاؤں کی تختیں اوسی طرح کی ہیں نہ موتی مونگا وغیرہ لاک وغیرہ سے نکلتا ہے اور مچھلیاں اور جانور اونمیں عجیب عجیب طرح کے ہیں آیا ہے کہ حضرت محی الدین عربی الکبد فکشتی میں بیٹھے تھے کہ طوفان آیا اونہوں نے کہا اَللّٰهُمَّ بِاَبْحُرِ عَلَيْكَ بَحْرٌ عَمِيْقٌ مِنَ الْعِلْمِ پس ایک مچھلی پیدا ہوئی اور وہ قدرت الٰہی سے گویا ہوئی اور کہا مولوی جو میں ایک مسئلہ پوچھتی ہوں کہ جو کوئی مسخ ہو جاوے تو اوسکی بیوی عدت وفات کی بیٹھے یا عدت طلاق کی حضرت محی الدین متحیر ہوئی ہر چند سوچے کچھ جواب نہ سوجھا جب بے پنے بڑے بول پر آگاہ ہوئے کہ وہ جو مہینے اپنے کو دریا علم کا کہا تھا اوسکا یہ نتیجہ ہے کہ ایک جانور کو جواب نہ دیسکا اوسنے زچ کر دیا تب اونہوں نے توبہ کی اپنی بڑے بول سے اور اوس مچھلی سے کہا کہ بی بی تو ہی بتا مجکو تو اسکا جواب کچھ نہیں آتا تب وہ بولی بس یونہیں اپنے کو دریا علم کا کہتے تھے اب مجھسے سنو جواب اسکا اگر وہ مسخ ہونا الصورت حیوان کے مسخ ہوا تو عدت طلاق کی بیٹھی بیوی اوسکی اور اگر قسم جمادات سے ہو مانند پتھر وغیرہ کے تو اوسکی بیوی عدت وفات کی بیٹھی انہی پھر دیکھے جہاز کیا بڑے بڑے تل پہاڑ کے ہیں دریا میں لیکن جب حکم الٰہی اونکی تباہی کے لیے صادر ہوتا ہے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور مانند پتے کے مارے مارے پھرتے ہیں ایک جہاز ناصری اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ بہت مضبوط تھا طوفان جو آیا تو ایک کھنٹے میں پارہ پارہ ہو گیا ایک دوست نے اوسکا حال بعد تباہی کے لکھا تھا کہ وہ ایسا مضبوط تھا کہ اگر بڑے کاریگر اوسکو توڑتے تو برس روز میں اوسکو توڑتے ہوانے حکم احکم الحاکمین سے ایک کھنٹے میں اوسکو پارہ پارہ کر ڈالا اور اکثر اوسکے بیٹھنے والے تباہ ہوئے اور بعضوں کو موجوں نے کنارہ پر ڈالا سبحان اللہ عجب ظہور قدرت الٰہی ہوا پھر فرمایا جو زمین پر ہیں فنا ہونگے اور باقی رہے گی ذات ذوالجلال کی گویا اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ اس فانی میں کیا دل لگانا ؎ ہرچہ دیرینا پاید دل بستگی را نشاید + دل لگانا چاہیے اوسی سے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا پھر یہ نعمت بیان فرمائی کہ مانگتے ہیں اوس رب العلمین سے

جاجنیں اپنی جو کہ آسمان میں ہیں اور جو کہ زمین میں ہیں یعنے اور وہ دنیا کی جاجنیں بھی یہ بھی بڑی نعمت ہے
اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ انگلوں سے جاجنیں اپنی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جملہ اون روایتوں کے
کہ روایت کرتے ہیں اللہ تبارک تعالی سے کہ اوسنے فرمایا اے بندون میرے بلاشبہ میں نے حرام کیا ظلم کو اپنی ذات
پاک پر اور کیا ظلم کو درمیان تمہارے حرام پس نہ ظلم کرو اپسمیں ایسے بندو اے میرے تم سب مگر اوسکو جسکو ہدایت
یعنے راہ حق دکھائی میں نے پس ہدایت مانگو مجھسے ہدایت کرونگا تمکو اے بندون میرے تم سب بھوکے ہو مگر
جسکو میں کھلاؤن پس کھانا مانگو مجھسے کھلاؤنگا میں تمکو اے بندون میرے تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں پہناؤن میں
پس لباس مانگو مجھسے پہناؤنگا میں تمکو اے بندون میرے تم سب گناہ کرتے ہو رات دون اور میں بخشتا
ہون گناہ سارے پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا میں گناہ تمہارے اے میرے بندون بلاشبہ تم ہرگز نہیں پہونچ
سکتے ضرر کو پہونچانیکے میرے کہ ضرر پہنچاؤ مجھکو اور ہرگز نہیں پہنچ سکتے اور نہ طاعت سے نفع اے میرے بندون بلاشبہ اگر
اگلے پچھلے تمہارے اور انسان اور جن تمہارے ہو جاوین مانند بڑے متقی تمہارے یعنے محمد جیسے تو نہ زیادہ
کرے یہ میری بادشاہت میں کچھ اسکے میرے بندون بلاشبہ اگر اگلے پچھلے تمہارے اور انسان اور جن تمہارے
ہو جاوین مانند بڑے بدکار کے تم میں سے یعنے اگر ابلیس جیسے ہو جاؤ تو نہ گھٹاوے یہ میری بادشاہت میں
سے کچھ بلاشبہ اگر اگلے پچھلے تمہارے اور انسان اور جن تمہارے کھڑے ہون ایک جگہہ میں پھر مانگیں مجھسے
مطالب اپنے پس دونگا میں ہر انسان کو مطالب اوسکے تو نہ گھٹاوے یہ اوسچیز سے کہ میرے پاس ہے مگر جیسیکہ
گھٹاتی ہے سوئی یعنے پانی کو جبکہ داخل کیجاوے دریا میں اے میرے بندون سوا اسکے نہیں کہ اعمال
تمہارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمہارے پھر بدلہ دونگا تمکو بدلہ اچھا پس جو کوئی پاوے عمل نیک
حمد کرے اللہ کی اور جو کوئی پاوے غیر اوسکے یعنے برے عمل پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو پس اسلیے کہ سارا
ہوا ہے نفس اوسکے سے روایت کی یہ مسلم نے پھر سنفرغ آخر آیہ تک میں اشارہ ہی اسپر کہ ہوشیار ہو دنیا میں
اور اعمال خیر کرتے رہو تا روز آخر کے محاسبہ میں پورے اوترو اور انعام پاؤ پھر بیشتر الجن والانس میں اشارہ
ہے اسپر کہ تم ضعیف و عاجز ہو اللہ تعالی قادر و غالب اوسکے عذاب سے کہان یہاں کر چوکے ہر نوع اوپر
تابعدار ہوتا اوس کو ثواب اور حیران ہو پھر سنرسل علیکما آخر آیہ تک میں اشارہ ہی اسپر کہ اگر کفر و شرک
اور گناہ کرینگے تو شعلہ آگ کا تمکو لیگا اور کوئی تمکو مدد کر بچا نہیں سکیگا اوس سے پھر فاذا انشقت السماء
سے اخیر سورۃ تک میں کچھ احوال قیامت و دوزخ کا بیان فرمایا تا متنبہ ہون لوگ اوس سے اور حرص
حاصل کریں پر ولمن خاف مقام ربہ سے اخیر سورۃ تک میں فائدہ اپنے شوق کا اور احوال جنتونکا اور برکت ہونا
بیان فرمایا تا اوسے ڈرتے رہیں اور اچھے اعمال کریں تا اوس روز ان انعامون کے مستحق ہون اور
جابجا قرآن شریف میں فضیلت اور ثنا اوسکی سے ڈرنیکے مذکور ہیں از انجملہ سورہ والنازعات میں فرمایا
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنے اور جو کوئی ڈرے
اپنے رب کے سامنے کھڑے رہنے سے اور روکے نفس کو خواہش + نفسانی سے پس بلاشبہ جنت ہی ٹھکانا اوسکا
ہے اور منقول ہے کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل میں سے ارادہ کیا نکلنے کا طلب علم کے لیے پس بھیجی یہ خبر اوسکی

ع بعضھا
بلاں حاصل ہوں
سکا نہیں حاصل
ہوتی ہر ایک سوی
اور دریا میں
اور اعمال جو تمام
اور ان پاس ہو نہیں
چاہیے ۱۲
ع۳ بعضھا
بلاں ہر ایک سوی کا ہو
بلکہ کا ہو ۱۲

نبی کو پس بھیجا اونہون نے اسکو اوسکی طرف پہنچے بلانیکے لیے پس آیا وہ اون نبی کے پاس تب اوسکو کہا نبی نے اسی
جوان مین نصیحت کرتا ہون تجکو تین خصلتون کی کہ اونمین علم اگلی اور پچھلو نکا ہے ڈرتا رہ اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر
مین اور روک کہہ اپنی زبانکو مخلوق کے ذکر سے ذکر نکا اونکا سوای بھلائی کے اور دیکھ وئی اپنی کہ کہتا ہی تو اوسکو
تاکہ ہووے حلال وجہ سے پس باز رہا جوان نکلنے سے یہہ روایت منتہات مین ہے اور باقی فائدے ڈرنیکے اوپر
اسکے اخیر سورہ قمر مین مذکور ہوے **سورۃ الواقعہ مکیۃ** اس سورۃ کا نام سورہ واقعہ ہے اسلیے
کہ اسکے اول مین لفظ الواقعۃ کا مذکور ہے اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ طٰہٰ کے اور بعد سورہ الرحمن کے
اسلیے لکھی گئی کہ الرحمن کے اول مین لفظ الرحمن کا مذکور ہے اور اسکے اول مین ذکر واقعہ یعنے قیامت کا اور رحمن
ہی اوس قیامت کا برپا کرنیوالا ہے اور اوسکے اخیر مین ذکر جنت اور اوسکے نعمتونکا ہی اور ملنا اونکا قیامت ہی
کو ہوگا اور اوسمین مناسبت وجہین مناسبت کی ہین دونون سورتون مین اور یہہ سورۃ مکیہ ہے آیتین اسمین جہنمی نوے
ہین اور رکوع تین اور کلمے تین سو چوراسی اور حرف اکہزار سات سو اٹھسٹھ ۱۷۶۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵
اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۱ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۲ یاد کر اوسوقت کہ متحقق ہوے قیامت نہین ہے وقت ہونے
اوسکے کوئی نفس جھوٹ کہنے والا ۵ **فتح** ۵ جب ہو پڑے ہو پڑنے والی نہین اوسکے ہو پڑنے مین جھوٹ
۵ **موضح تفسیر** کاذبۃ نفس کا ذکر یعنے وقت ہونے قیامت کے نہین ہوگا کوئی نفس کہ جھوٹ بولے
اللہ پر اور جھٹلاوے اللہ کو عیسٰی کے جھٹلانے مین اسلیے کہ ہر نفس اوسوقت مومن ہے یقین کریگا اوسچا
کرنیوالا ہوگا اور اب اکثر نفس جھوٹے اور جھٹلانے والے ہین ۵ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۵ اِذَا رُجَّتِ
الْاَرْضُ رَجًّا ۵ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۵ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۵ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۵ پست کرنیوالی ہے
ایک جماعت کو اور بلند کرنیوالی ہے ایک گروہ کو اوسوقت کہ ہلایا جاویگا زمین کو ہلانا سخت اور ریزہ ریزہ کیا
جاویگا پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرنا سخت پس ہو جاوینگے پہاڑ مانند غبار پراگندہ کے اور ہو جاؤ تم تین قسم ۵ **فتح**
۵ زمین ہی چٹانی ہی سب سے زمین لیکبار اور ٹکڑے ہوان پہاڑ ٹوٹ کر پھر ہو جاوین گرد اور ڈھیر
اور تم ہو جاؤ مین قسم ۵ **موضح تفسیر** خافضۃ ای ہی خافضۃ رافعۃ یعنے قیامت بلند مرتبہ کریگی ایک قوم
کو اور پست کریگی ایک قوم کو یعنے مومن بلند رتبہ ہونگے اور کافر پست ودلیل اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ یعنے ہلائی
جاویگی زمین ہلانا جانا سخت کہ گر پڑیگی ہر چیز کہ اوپر اوسکے ہوگی قسم پہاڑ اور مکانات سے تین قسم دو قسم جنت
مین ہونگے اور ایک قسم دوزخ مین پھر تفسیر کیا ازواج کو یعنے بیان کیا تین قسمونکو کہ فرمایا فاصحٰب المیمنۃ
آخر تک ۵ **مدثر** یعنے قیامت پست کرنیوالی ہے کافرونکو دوزخ مین اور بلند کرنیوالی ہے مسلمانونکو اعلے
علیین پر پست کرنیوالی ہے منکرونکو اور بلند کرنیوالی ہے تواضع کرنیوالونکو یا پست کریگی مال کو پس معنی قولہ
یا ہانکنے کے ہے یعنے پہاڑ ٹوٹ کر مثل غبار کے ریزہ ریزہ ہو جاوین گے جیسا کہ شعاع آفتاب سے تا بدان مین
ذرے دیکھے جاتے ہین ۵ **جمل** ۵ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۵ پس اہل سعادت کیا حال
رکھتے ہین اہل سعادت ۵ **فتح** ۵ پہر داہنے والے کیسے داہنے ۵ **موضح تفسیر** مراد اصحٰب میمنہ سے وہ
لوگ ہین کہ اعمال نامے اونکے داہنے ہاتھہ مین دیے جاوینگے یعنے مومن اور بقول بعض کے مراد مین کہ وقت

نکالنے ذریت کو پشت آدم سے اونکی دائین ہاتھہ پر ہے پھر تقدیر اہل سعادت ازلی مراد ہین اور ثمالی اونکی بابا فرمائی یعنے یہہ کیا ہین و برکت ہین ۱۲ **مدنی** وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ اور اہل شقاوت کیا حال رکھتے ہین اہل شقاوت ۱۲ **فتحی** اور بائین والے کیسے بائین والے ۱۲ **موضح** اور دوسرا فرقہ بائین ہاتھہ والے کیا مدہین بائین ہاتھہ والے جنکے اعمالنامے دائین ہاتھہ مین دیوین گے وہ مومن ہونگے اور جنکے اعمالنامے بائین ہاتھہ مین دیوینگے وہ کافر اور بدکار ہونگے ۱۲ **عزیزی تفسیر** یعنے کیا مدہین وہ کارنامہ اعمال اونکے ہاتھہ مین دیجیگا بائین طرف آدم کے ۱۲ **بحر** وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ آگے چلنے والے وہی آگے چلنے والے وہ آگے چلنے والے وہی مین نزدیک کئے گئے بیچ باغون نعمت کے ہونگے ۱۲ **فتحی** اور اگلی والے اگلی والے وہ لوگ ہین پاس کئے باغون مین نعمت کے ۱۲ **موضح** پہلے پہونچنے والے سب سے پہلے پہنچے وہ لوگ ہین نزدیک رہنے والے ہین وہ بزرگی اور رحمت خدا تعالے کے بہشتون مین جو بہری ہوئی ہین وہ بہشت نعمتون سے ۱۲ **عزیزی تفسیر** وَالسّٰبِقُوْنَ مبتدا ہے السّٰبِقُوْنَ دوسرا خبر اونکی ہے تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ سبقت کرنوالے جہانون کے طرف سبقت کرنیوالے ہونگے جنون کی طرف اور خصوص کہا السّٰبِقُوْنَ دوسرا تاکید ہے اول کی اور جز اولئک الْمُقَرَّبُوْنَ ہے اور اول قول ادجہ یعنے خوب ہے فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ یعنے وہ بیچ باغون نعمت کے ہونگے ۱۲ **مدنی** نزدیک کیے گئے بے حد تعالے سے اور حضرت اوسکے سے اور مراد اسسے سبقت کرنیوالے اسلام مین ہین یا ہجرت ہین یا رسول علیہ السلام کے سامنے مین یا سبقت کرنیوالے نماز مین یا سبقت کرنیوالے آخرت مین جنت کے داخل ہونے مین اور مقرب خاصہ ہونگی اونکو بعض اقوال بعض کے مراد اہل قرآن ہین یعنے حافظ و عالم باعمل ۱۲ **بحر** ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ بہت ہین اگلون سے یعنے اگلی امتون سے اور تھوڑے ہین پچھلون سے یعنے امت محمد سے ۱۲ **فتحی** اور تھوڑے ہین پچھلون مین ۱۲ **موضح** ایک فوج بڑی امت کی لوگ پہلون سے جو ہین گذر گئین اول کے پیغمبرون کی اور تھوڑے پچھلون سے جو یہہ امت ہے ۱۲ **عزیزی تفسیر** اور ثلہ کہتے ہین لوگونکی جماعت کثیر کو اور بعضے یہہ ہین کہ سابقین سے ہونگے وہ مومنان اگلے انبیاء علیہم السلام کی ہین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے سید حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت تک اور قلیل ہونگے آخرین سے کہ وہ امت محمد صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اول سابقین اگلے اس امت کے ہین اور آخرین سے پچھلے اس امت کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ مسلمان جمیع امتون سے زیادہ ہونگے ۱۲ **مدنی** عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ اور تختون زرکے بنے ہوئے ہونگے بیٹھے ہونگے تکیے لگائے ہوئے اونپر آمنے سامنے ایک دوسرے کے ۱۲ **فتحی** بیٹھے ہین ملنگو بہر ہوئے تکیہ دئے اونپر ایکدوسرے کے سامنے ۱۲ **موضح** بہشت مین ہونگے اور تختون کڑھاؤ کے تکیہ لگائے بیٹھین گے برابر ایکدوسرے کے سامنے ۱۲ **عزیزی تفسیر** موضونة مرصع ملائے گئے اور بنے ہوئے سونے سے جڑاؤ موتی اور یاقوت سے متقابلین آمنے سامنے کہ پھیرینگے بعض اونکا منہ بعض کا اور نہین دیکھیگا بعض اونکا پشت بعض کی اور اسیطرح متقابلین

۱۲ فزاری کاتب نسخہ ... ۱۲ فزاری ... ۱۲ فزاری ... ۱۲ فزاری

سبب حسن عشرت اور تہذیب اخلاق کے اور صفائی محبت کے ۞ مد یطوف علیہم ولدان مخلدون ۞ بأکواب وأباریق وکأس من معین ۞ لا یصدعون عنہا ولا ینزفون ۞ وفاکہۃ مما یتخیرون ۞ ولحم طیر مما یشتہون ۞ آمد فت کرینگے اوپر نوجوان ہمیشہ کے ساتھ آبخوروں اور تسبیحوں اور پیالوں کے شراب جاری سے نہ دردسر دیا جاویگا اونکو اوس شراب سے اور نہ بیہوش ہونگے اور آمدورفت کرینگے ساتھ میوے کے ہر جنس سے اپنے پسند اور گوشت جانوروں کے ہر جنس سے کہ اسپر اڑ ۞ فتح ۞ گھیرے ہوئے ہیں اول پاس لڑکے سدا رہنے والے آبخورے اور تسبیحاں اور پیالے لبریز شراب کے نہ اونکو اوس شراب سے دردسر ہوگا اور نہ بہکینگے اور وہ ہونگے جنمیں ہر قسم کا میوہ جو چاہے ۞ مو ۞ پھر تے ہیں ہشتیوں کے آگے خدمت کرتے ہوئے لڑکے ہمیشہ رہنے والے ۞ آبخورے اور کوزے اور پیالے لیئے ہوئے صاف ٹھنڈے پانی یا صاف سنہری شراب سے بھرے جسمیں خمار نہ ہوگا اونسے نہ سر میں درد ہوگا اور نہ بہکینگے بہشت میں اور میوے ہیں اونکی خاطر جو انسا میوہ چاہیں سب وہاں موجود ہے اور گوشت اوڑتے جانوروں کا جو نے چاہیں سب طیار ہے وہاں ۞ عہ ۞ تفسیر ۞ یطوف علیہم یعنے خدمت کرینگے اونکی مخلدون یعنے ہمیشہ لڑکے اپنی حالت پر ہمیشے بڑے نہیں ہونگے ایسے کہ خدمت لڑکوں کی بہت اچھی معلوم ہوتی ہے اور بقول بعض کے معنی مخلدون کے یہ ہیں کہ اونکے ساتھ کانوں زمین کے مہندے یعنے بالیاں یا بالے اونکے کانوں میں ہونگے کہا ہے بعض نے کہ یہ اوادہ اہل دنیا کے ہونگے کہ اونکے لئے خدمات ہونگے کہ جنمیں ثواب دیئے جاوینگے اور نہ گناہ ہوگا اونکے واسطے جنکا ثواب دیا جاوے اور بعض نے کہا کہ یہ ارادہ مشرکوں کے ہونگے کہ تا منہوز کچھ عمل نیکا ہوگا اونہوں نے دنیا میں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اولاد الکفار خدام اہل الجنۃ یعنے اولاد کفار کی خادم ہشتیوں کے ہونگے اور بقول بعض کے اونکو اطفال مشرکین ہشتیوں کی خدمت کے لیے پیدا کرینگے اور اباریق جمع ابریق کی ہے معنی لوٹی کی کہ جسمیں ٹونٹی ہوتی ہے اور اونکی جمع اکواب ہے پیالہ کی کہ جسمیں شراب پیتے ہیں اور سمین شراب نہ اوسکو کاس نہیں کہتے ہیں مگر جسمیں شراب سے کہ جاری ہوتی چشموں سے ولا ینزفون اور نہ نشے میں ہونگے اونسے اور نہ اونکو سر میں درد ہوگا اونسے اور چشموں سے پیتے ہیں نہ ہوتے ہیں اونکی شراب اونکی ۞ تا ۞ تہ میوے الخ لکھا ہے علماء نے کہ جب بہشتی کے دل میں خواہش کسی میوہ کی آویگی تو وہ میوہ خود بخود اوسکے منہ میں آجاویگا اور اوسیوقت دوسرا میوہ اوسکی جگہ پیدا ہوجاویگا اور جب کسی جانور کے گوشت کو دل چاہیگا تو وہ جانور کباب ہوکر اونکے آگے آویگا اور جب وہ چاہے اوسکے کہانے سے سیر ہوگا تو پھر وہ جانور اڑکر چلا جاویگا ۞ مد ۞ بحر وحور عین ۞ کأمثال اللؤلؤ المکنون ۞ جزاء بما کانوا یعملون ۞ اور اونکے لیئے حوریں ہیں کشادہ چشم بڑی بڑی آنکھوں والیاں ۞ فتح ۞ جیسے موتی ہیں چھپے ہوئے سیپ میں ہے ۞ مو ۞ اور عورتیں گوری سرخ وسفید خوبصورت بڑی آنکھوں والی جیسے موتی چھپے ہوئے سیپ میں ہے ایسی عورتیں اور میوے اور نعمتیں بہشت کی سب بدلے ہیں اونہوں نے جیسے اونہوں نے کام کیے ہیں دنیا میں پیغمبر کی مرضی اور حکم ۔ ۞ عہ ۞ لا یسمعون فیہا لغوا ولا تأثیما الا قیلا سلاما سلاما ۞ نہیں سنینگے اونمیں بیہودہ اور نہ وہ حرف کہ گناہ ہو لیکن سنینگے یہ کلام کہ ہر ایک سلام کہتا ہوگا ۞ فتح ۞

نہیں سنتے وہاں بکنا اور جھوٹ لگانا مگر ایک بولنا سلام سلام ۵ **موضح** اور یہ مومن ہینگے بہشت مین یہودہ اور نکمی باتیں نہ سنینگے وہان فحش جس سے گناہ ہو ایسی باتین یا جھوٹکی سی کوئی بہشت مین نہ ہوگا مگر ہی کہ کہین گے بہشتی آپسمین سلام علیکم اکید دوسرے سے ۵ **عہ** وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۝ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۝ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اور اہل سعادت کیا حال گہینگے اہل سعادت بیچ درختون بیری بیخار کے اور بیچ درختون کیلے کے تہہ بر تہہ ہونگے پھل اونکے اور بیچ سایہ دراز کے اور بیچ پانی بہائے گئے اور بیچ میوہ بہت کے کہ نہ تمام ہو اور نہ اوس سے منع کیا جاوے اور بیچ بچھونون بلند کیے گئے کہ ۵ **فتح** اور اوڑھنے والے کیلیے داہنے والے بیری کے درختون مین لدے ہوے اور کیلے تہہ بر تہہ اور جہانو نکلنے اور پانی بہایا اور میوہ بہت نہ ٹوٹا اور نہ روکا ۵ **ف** یعنے اور یمین سے کچھہ ٹوٹ نہین چکا ۵ اور بچھونے اونچے ۵ **موضح** اور اوڑھنے ہاتھہ والے کیا خوب ہین داہنے ہاتھہ والے یعنے جنکے داہنے ہاتھ مین اعمال نامے ملینگے وہ کیا خوب عیش کرینگے بیروں کے درختون مین بن کانٹون کے اور کیلون کے درختون مین جو وہ کیلون سے بھرے ہوے اور میوون سے لدے ہوے اور جہانو اون درختون کی لمبی دور تک اور ہمیشہ اور پانی جاری بہتا ہوا اور سوائے اون میوونکے اور میوے ہونگے بہت بیشمار رُت اور بے رُت کے یعنے سبطرح کے میوے ہر وقت موجود ہونگے بہشت مین ہمیشہ رہین کے یہہ میوے اور کوئی منع بھی نہ کریگا کہا ہوا کو اور بچھونے قیمتی بڑے مول کے ہونگے اونچے بچھے ہوے اور اوپر جو عورتون کا بہشت کے ذکر ہوا اونکی یہہ تعریف ہے ۵ **عہ تفسیر** آیا ہے کہ جب مسلمانون نے جنگل وج کو طائف مین بھرا ہوا بیری کے درختون سے تہا تازہ اور سبز دیکھہ کر خوش ہوے کہا کہ خوب ہوتا جو ہمارے ایسا ہوتا حق تعالے نے یہہ آیت بھیجی کہ بہشتیون کے لیے ایسی نعمتین بہشت مین ہونگین منضود لدی ہوئی ٹہنیون سے نیچے سے اوپر تک تنہ اور ٹہنی کہلا ہو کا ظل ممدود سایہ پھیلا ہوا اور ہمیشہ جیسے سایہ ہوتا ہے درمیان طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے ایسا کبھی بہشت مین آفتاب تو ہوتا ہی کا نہین آور بقول بعض کے اراحت سے اور ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ ساق عرش پر جنت مین ایک درخت ہوگا کہ جنتی وہان نکلکر اوسکی جڑ کے نیچے بیٹھہ کر آپسمین کلام کرینگے اور بعضون کے دلمین جو دنیا کے لہو کا خطرہ آویگا خدا تعالے ایک ہوا بہشت سے بہیجیگا کہ اوس درخت کو ہلاویگی اور آواز ہر ایک کی کہ دنیا مین ہے بہشتی سنینگے مسکوب پانی جاری بلا حد و حد یعنے جاری ہوگا زمین پر بدون خندق و گڑہے کے فاکہہ کثیرہ یعنے میوے طرح بطرح کے نہ تمام ہون یعنے موقوف نہین ہونگے بعض اوقات مین مانند میوون دنیا کے بلکہ وہ ہمیشہ رہینگے ولا ممنوعۃ نہ روکا جاویگا اوسکے لینے والے لیئے ۵ **وفرش مرفوعۃ** یعنے فرش بلند قدر یہ تہہ بتہہ بچھایا جاویگا یہان تک کہ بلند ہوگا بایں سبب کہ تختون پر ہوگا آور رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارتفاعہا کما بین السماء والارض یعنی بلندی اوسکی مانند بلندی آسمان و زمین کے ہے رواہ فی اللمعات اور بعضون کے نزدیک مراد فرش سے عورتین ہین رفیع القدر ہین اسلیے کہ عورۃ کو کنایہ کیا جاتا ہے ساتھہ فراش کے کہ بلند کیجاوین گی تختون پر جیسا کہ فرمایا ۵ **عہ** اللہ تعالے نے ہُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۵ اور آیہ ما تقدم تائید کرنیوالی اس قول کی ہے ۵ **مدرج** اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۝

۵ کیلے تہہ بر تہہ ہونگے یعنے جہانو نکلنے اور پانی بہایا اور میوہ بہت نہ ٹوٹا اور نہ روکا گیا

۵ اونچے بچھونے

۵ اور اوڑھنے ہاتھہ والے کیا خوب ہین داہنے ہاتھہ والے یعنے جنکے داہنے ہاتھ مین اعمال نامے ملینگے

۵ عہ تفسیر آیا ہے کہ جب مسلمانون نے جنگل وج کو طائف مین بھرا ہوا بیری کے درختون سے تہا تازہ اور سبز دیکھہ کر خوش ہوے کہا کہ خوب ہوتا جو ہمارے ایسا ہوتا حق تعالے نے یہہ آیت بھیجی کہ بہشتیون کے لیے ایسی نعمتین بہشت مین ہونگین منضود لدی ہوئی ٹہنیون سے نیچے سے اوپر تک تنہ اور ٹہنی کہلا ہو کا ظل ممدود سایہ پھیلا ہوا اور ہمیشہ جیسے سایہ ہوتا ہے درمیان طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے ایسا کبھی بہشت مین آفتاب تو ہوتا ہی کا نہین آور بقول بعض کے اراحت سے اور ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ ساق عرش پر جنت مین ایک درخت ہوگا کہ جنتی وہان نکلکر اوسکی جڑ کے نیچے بیٹھہ کر آپسمین کلام کرینگے اور بعضون کے دلمین جو دنیا کے لہو کا خطرہ آویگا خدا تعالے ایک ہوا بہشت سے بہیجیگا کہ اوس درخت کو ہلاویگی اور آواز ہر ایک کی کہ دنیا مین ہے بہشتی سنینگے مسکوب پانی جاری بلا حد و حد یعنے جاری ہوگا زمین پر بدون خندق و گڑہے کے فاکہہ کثیرہ یعنے میوے طرح بطرح کے نہ تمام ہون یعنے موقوف نہین ہونگے بعض اوقات مین مانند میوون دنیا کے بلکہ وہ ہمیشہ رہینگے ولا ممنوعۃ نہ روکا جاویگا اوسکے لینے والے لیئے وفرش مرفوعۃ یعنے فرش بلند قدر یہ تہہ بتہہ بچھایا جاویگا یہان تک کہ بلند ہوگا بایں سبب کہ تختون پر ہوگا آور رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارتفاعہا کما بین السماء والارض یعنی بلندی اوسکی مانند بلندی آسمان و زمین کے ہے رواہ فی اللمعات اور بعضون کے نزدیک مراد فرش سے عورتین ہین رفیع القدر ہین اسلیے کہ عورۃ کو کنایہ کیا جاتا ہے ساتھہ فراش کے کہ بلند کیجاوین گی تختون پر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے ہُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ اور آیہ ما تقدم تائید کرنیوالی اس قول کی ہے مدرج اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۝

تحقیق ہمنے پیدا کیا حوروں کو پیدا کرنا پس کیا ہمنے اونکو باکرہ محبوب ہونیوالی نزدیک خاوندونکے ساتھ عجب دلال کے
ہم عمر آپسمین واسطے اہل سعادت کے ۵ فجعلنٰھن ابکارا ۵ ہمنے وہ عورتین اوٹھائین ایکا ایکا وہانان پر پھر کیا اونکو کواریان پیار
دلاتیان ایک عمر واسطے داہنے کے ۶ عربا ۶ ہمنے پیدا کیا اون عورتونکو جیسا پیدا کرنا چاہتا تھا یعنے عیب جو عورتوں
مین ہین اونمین نہین پہراونکو بنا کر کواریان ہمیشہ رہین گی درجہ چاہنے والیان اپنے خاوندونکو اور ہم عمر مردونکے
واسطے داہنی طرف والونکے یعنے جنکو اعمال مداہنے ہاتھ مین ملینگے اونکو یہ عورتین ہین ۷ ثلۃ من الاولین ۷
۸ تفسیر ۸ انا انشانٰھن الخ یعنے پہلی ہی پیدا کیا ہمنے اونکو پیدا کرنا بغیر ولادۃ کے پس مراد یا تو وہ عورتین ہین کہ پہلی نعمتی پیدا
کرینگے یا وہ کہ بڑہیان مرین نہین پیر جوان ہوجاوینگی اور باکرہ کہ جب خاوندونکے پاس آوین گے باکرہ بنی ہوئی
گے اونکو ۹ عربا ۹ اصحاب یمین سے مراد اہل جنت ہین یعنے دنیا کی عمر تین ۳۳ تینتیس برس کی پہر سال اور شوہر دیدہ
مری ہین ہشت ہین باکرہ جوان اور شوہر دوست اور سب عمر مین برابر کہ تینتیس ۳۳ تینتیس برس کی ہونگی اگر
اونکو وہ بکارا اور بشری ہی تینتیس تینتیس برسکے ہونگے اور ایمان ہین آیا ہے کہ لڑکی کو بھی اسی عمر کو پہنچا کر اسکے
شوہر کو دینگے اور جو عورت کہ نافرمان والی ہووے یا نابکارا اور بکارا کافرہ ہووے اونکو بھی اور تیشی کو دینگے اور جس عورت
نے کئی خاوند کیے ہونگے اونکو اختیار نہ دینگے اپنی اور بقول بعض کے جس جا وندسے کہ عورت راضی ہوگی اونکو
دینگے اور بقول بعض کے مراد اس آیت سے صفت حوروں کی ہے جو کہ اوپر مذکور ہین اور عرب بمعنی شوہر دوست کے
ہمارے ۱۰ فاتح ۱۰ فرماتا ہے ہمین کلام اور سب سے بہتر کلام ہمارے رب کا ہے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے اہل الجنۃ الجنۃ جردا
مردا فیضا جعادا المحلین ابناء ثلاث وثلثین ۱۱ خلق آدم علیٰ طول ستین ذراعا فی سبعۃ اذرع ۱۲ اور یہ بھی فرمایا ادنی
اھل الجنۃ الذی لہ ثمانون الف خادم و اثنتان وسبعون زوجۃ وتنصب لہ قبۃ
من لؤلؤ و زبرجد و یاقوت کما بین الجابیۃ الی صنعاء ۱۳ اور یہ بھی فرمایا ما من اھل الجنۃ
صغیر او کبیر یردون علی ملیون سنۃ فی الجنۃ لا یریدون علیھا و کذلک اھل النار اور یہ
بھی فرمایا کہ جنتیون کے سر پر ایسے تاج ہونگے کہ ادنی موتی اونمین کا روشن کردے اوپر سے کہ درمیان مشرق اور
مغرب کے اور یہ بھی فرمایا کہ ضحی جو بہشتیون کی بیوی کے پیر کیونکر وہ خلدہ اونکا زیادہ صاف ہوگا
آئینہ سے اور ادنی موتی اونمین کا کہ روشن کردے ساری مخلوق کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور بلاشبہ
البتہ جنتی ہوگی جنت کی بیوی سترگز کے بموجب کی اونمین نظر حضتی کی یہانتک کہ دیکھیگا کودہ اونکی پنڈلی کا نیچے کی
اونکے سے اور کہا حسن بصری نے کہ آئی ایک بڑہیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ دعا کرو اللہ
سے یہہ کہ داخل کرے مجکو جنت مین پس فرمایا حضرت صلعم فلان نہین داخل ہوگی جنت مین بڑہیا کہا حسن نے
پس بھی وہ روتی ہوئی فرمایا آپنے کہ خبر دو اسکو کہ نہین داخل ہوگی وہ حالت بڑہاپے مین یعنے جوان ہوکر
جاویگی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے انا انشانٰھن انشاء فجعلنٰھن ابکارا اور انس بن مالک نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے نقل کرتے ہین بہ تفسیر انا انشانٰھن انشاء کے کہ فرمایا بڑہیان تمہاری دنیا کی چندہی چیڑ لگی ہوں
گی دیگا اونکو اللہ تعالے باکرہ اور کہا مسیب بن شریک نے کہ وہ بڑہیان دنیا کی ہین کہ پیدا کیا اونکو اللہ عزوجل
نے پیدا کرنا نیا جب صحبت کرینگے اونسے خاوند اونکے پاوین گے اونکو باکرہ اور ذکر کیا مسیب نے کسی سے کہ فضیلت

دی گئیں ہیں بیانگی ہویاں حورعین پر بسبب نہ پڑنے کے دنیا میں اور کہا مقاتل وغیرہ نے کہ وہ جو حورعین ہیں پیدا کیا اونکو اللہ تعالے نے نہیں واقع ہوئی اونپر ولادۃ یعنے جنکیں ہیں پس کیا ہے اونکو باکرہ نو عمر اور نہیں ہے وہاں درد ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ۝ اصحاب یمین ایک جماعت بہت ہیں اگلوں سے اور ایک جماعت بہت ہیں پچھلوں سے ف ثلۃ انبوہ ہے پہلو میں اور انبوہ ہے پچھلوں میں ف موٹی بہت لوگ پہلوں سے اور بہت لوگ پچھلوں کے ہونگے جاوین گے بہشت میں ف علۃ تفسیر اگر کوئی کہے اوپر تو فرمایا وقلیل من الآخرین پر یہاں فرمایا ثلۃ من الآخرین تو جواب اسکا یہ ہے کہ اوپر جو فرمایا وہ سابقین کا حال بیان فرمایا اور یہاں اصحاب یمین کا حال اور وہ بہت ہونگے تمام اولین وآخرین سے اور حسن بصری سے منقول ہے کہ سابقین اور امتوں کے بہت ہیں ہماری امت کی سابقین سے اور تابعین اور امتوں کے مانند تابعین اس امت کے ہیں ف ھذہ یعنے یہ اصحاب یمین گروہ امتوں سابق کے مومنوں کا اور گروہ اس امت کے مومنوں کا ہوگا اور روایت کیا گیا ہے کہ جب آیہ ثلۃ من الاولین وقلیل من الآخرین اتری تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ تم پر ایمان لائے اور تصدیق اپکی کی اور ہم میں سے نجات نہیں پاتے مگر تھوڑے سے تو یہ آیہ اتری پس رسول علیہ السلام نے عمر رضہ کو بلا کر فرمایا کہ حق تعالے نے بنا بر قول تیرے کے یہ آیہ ثلۃ من الآخرین اتاری پس عیسی عمر رضہ نے کہا رضینا عن ربنا وتصدیق نبینا پھر رسول علیہ السلام نے فرمایا آدم سے ہم تک ایک ثلۃ اور عیسی قیامت تک ایک ثلۃ ہوگا اور نہیں پورا کرین گے اس ثلۃ کو مگر ایک جماعت اونٹوں کے چرانیوالے اونہیں سے کہ کہا لا الہ الا اللہ اور بریدہ کی حدیث میں آیا ہے کہ بہشت میں ایکسو بیس صف ہونگے اسی امت سے اور چالیس تمام پہلی امتوں سے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ارجو ان تکونوا ربع اہل الجنۃ فکبرنا ثم قال ارجو ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ فکبرنا ثم قال ارجو ان تکونوا شطر اہل الجنۃ یعنے امید ہے کہ ہوم چوتھائی اہل جنت کی عرض کیا ہم نے ہاں فرمایا کیا اسی موقع کہ ہوم تہائی اہل جنت کی کہا ہم نے ہاں فرمایا قسم اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے بالا شبہ میں امید کرتا ہوں یہ کہ ہوم آدھے اہل جنت کے اور نہیں اہل جنت میں مگر مسلمان اور نہیں ہوگے تم مشرکوں میں مگر مانند بال سفید کے جو بیل کالے کی یا مانند بال سیاہ کے جو جلد بیل سرخ کے اور ابن عباس کہتے ہیں کہ نکلے ہم ایک روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا عوف علی الاثر فعل ثم النبی معہ الرجل والذی معہ الرجلان الخ یعنے پیش لائی کہیں سے آتیں پس شروع ہوا کہ گذرتا تھا نبی ساتھ اوسکے ایک شخص تہا اور بعضے نبی تھے اونکے ساتھ دو شخص تھے اور بعضے نبی تھے اونکے ساتھ ایک جماعت تھی اور بعضے نبی تھے کہ نہیں تہا اونکے ساتھ کوئی بھی اور دیکھی میں نے ایک جماعت بڑی اسکی منہ بھر گیا ہوا دیکھا میں نے کہا یا گمان کیا تو نے یہ قوم ہیں پر کہا گیا بلکہ دیکھ تو اور طرف پس دیکھی میں نے ایک جماعت کثیر کہ روک لیا ہے اوسنے افق کو پس کہا گیا واسطے میرے یہ امت تیری ہے اور اونکے ساتھ ستر ہزار ہیں کہ داخل ہونگے جنت میں بلا حساب متفرق ہوئے لوگ و نہیں واضح ہوا صحابہ کو مطلب اسکا پس آپس میں مذاکرہ کیا اونہوں نے پس کہا کہ ہم پیدا ہوئے ہیں شرک میں ولیکن ہمارے لڑکے اور اولاد اسکے رسول پر ایمان لائے ہیں پس یہی ہے جو ذکر کیا ہے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نے ہم الذین لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون وہ لوگ ہیں جو نہ کلوا

ف ۱ کی جمع
ف ۲ دنیا میں یہاں
ف ۳ اعمال کا
ف ۴ زیادہ ہیں
ف ۵ تو وہ ہیں
ف ۶ فرمایا
ف ۷ رضی ہو کر
ف ۸ تصدیق کی
ف ۹ ہم میں
ف ۱۰ ہم تک
ف ۱۱ ہم تک
ف ۱۲ ہم تک
ف ۱۳ ہم تک
ف ۱۴ ہم تک
ف ۱۵ ہم تک
ف ۱۶ ہم تک
ف ۱۷ ہم تک

پس کہڑے ہوے عکاشہ بن محصن اور عرض کیا کہ کیا میں اونمیں سے ہوں یارسول اللہ فرمایا حضرت نے ہاں پس اوٹھا ایک اور شخص اور کہا کہ کیا میں بھی اونمیں سے ہوں فرمایا حضرت نے سبقت لیگیا تجھ اس بشارت کی عکاشہ یعنے یہہ فضیلت پہلے اوسکو حاصل ہوئی رواہ فی المعالم اور ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول علیہ السلام نے طلب فرمادعا کی خدا تعالی سے کی فرمایا کہ ساتھ ہر ایک کے ان ستر ہزار میں سے ستر ہزار جنت میں بلاحساب جاوینگے اور نزدیک ایک جماعت کے مفسران میں سے ثلۃ من الاولین بھی اسی امت سے ہیں پس معنی آیۃ کے یہہ ہونگے کہ ایک جماعت سابقین اس امت سے اور ایک جماعت اس امت کی پہلوں سے کہ اخیر زمانہ میں اوس کے اصحاب یمین ہیں چنانچہ رسول علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا انا جمیعا من امتی روایت کی یہہ معالم میں پس قربان ایسے رسول کے اور فانی ہیچ اتباع و محبت او سیکے ہونا چاہیے کہ بفضل سے اوسکے ایسا انعام خاص ہمکو ملا

ع جان فدای تو یارسول اللہ + دل کدائی تو یارسول اللہ + فارغ از ابتلائے کونین ہست + مبتلائے تو یارسول اللہ

اللھم جعلنا منھم وبشفاعتھم فی الدنیا والآخرۃ اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ اھل بیتہ وابناء وسلم اللھم صل وسلم علیہ عدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک ۞ بحر ۞ واصحاب الشمال ما اصحاب الشمال ۞ فی سموم وحمیم وظل من یحموم لا بارد ولا کریم ۞ اور اہل شقاوت کیا حال کہتے ہیں اہل شقاوت ہیچ ہوا کرم اور پانی کرم کے ہونگے اور ہیچ سایہ دھوئیں سیاہ کے ہونگے کہ نہ خنک ہو اور نہ یا عزت ۞ قلے ۞ اور باہیں ظل کیسے باہیں مطلق ہیچ کی بہاپ میں اور جلتے ہیں اور جھاگ میں دھوئیں کے نہ ٹھنڈی نہ عزت کی ۞ مو ۞ اور باوین باہتہ لے کیسے ہیں باوین باہتہ لے یعنے جنکو اماناسہ باوین باہتہ ہیں مینکے وہ منکر اور باوین الہی کرم جو اوسکی کرمی سے جلینگے اور کرم پانی پینے کو ہونگا اونمیں ایسا کرم نہ جسکے پینے سے حلق اور پیٹ سب جلیگا اور نیچے دھوئیں کے چھاؤں کے ہونگے جو وہ چھاؤں ٹھنڈی ہوتی اور نہ آرام کی جو اوسمیں بیٹھنے والے کو آرام ہو ۞ عہ ۞ تفسیر ۞ موم اوس آگ کی کہ میٹھہ جاوے سام میں حمیم نہایت گرم پانی ہے ۞ مد ۞ انھم کانوا قبل ذلک مترفین ۞ وکانوا یصرون علی الحنث العظیم ۞ تحقیق یہہ تھے پہلے اس سے نازپروردہ اور مادامت کرنے بڑے گناہ پر یعنے شرک پر ۞ فے ۞ وہ لوگ تھے اس سے پہلے آسودہ اور عادی بڑے گناہ پر ۞ مو ۞ اس حال سے پہلے وہ لوگ دنیا میں دولت سے عیش کرنیوالے تھے اور اونہی جیکو خوشحالی دیا کرتے تھے اور خدا کو بھولے ہوے پیغمبر کو نہ مانتے تھے اور رہتے تھے وہ لوگ جاوی عیش میں رہا کرتے تھے ہمیشہ اوپر بڑے گناہ کے جو وہ بڑا گناہ شرک ہے اور اسی حال میں ۞ عہ ۞ تفسیر ۞ پہلے اس سے یعنے دنیا میں مترفین یعنی اہل عیش تھے پس بازرکھا عیش نے اونکو گناہ سے بازنہ رکھا اونکو اور غافل کیا اونکو عبرت پکڑنے سے اور عبادت کرنے سے اور حنث عظیم سے مراد یا تو گناہ کبیرہ ہے یا شرک اسلیے کہ وہ توڑنا عہد میثاق کا ہے اور حنث کے معنی یہی ہیں کہ توڑے عہد کو جو مضبوط ہو ساتھہ قسم کے یا مراد ہے انکار کرنا بعث کا بدلیل قول اللہ تعالے اور کہ وا اقسموا باللہ جھد ایمانھم لا یبعث اللہ من یموت ۞ مد ۞ تنبیہ ۞ سچ ہے یہہ عیش وچین ایسا ہی برا ہے آدمی کو دین دنیا کے امر خیر سے باز رکھتا ہے اسلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا اللہ والتنعم فان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین اور اصرار یعنے ہمیشگی گناہ پر کرنی بہت ہی بری ملامے چنانچہ مجالس الابرار

مجالس الابرار کی نوین مجلس مین جو اسباب خاتمہ بد کے لکھے ہین ان مین سے ایک سبب اصرار کرنیکو گناہ پر بھی لکھا ہے مضمون اسکا یہ ہے کہ وَمِنْهَا الْاِصْرَارُ عَلَى الْمَعَاصِيْ کہ خاتمہ بد کے اسبابون سے ایک سبب گناہون پر اصرار کرنا ہے کیونکہ جو گناہ پر اصرار کرتا ہے تو اوسکے دل مین محبت گناہ کی پیدا ہوجاتی ہے اور انسان کی تمام محبوبون سے بہتر زندگی ہے پھر کی موت کے وقت یاد آتی ہین پس اگر اسکو رغبت عبادات کی زیادہ ہوگی تو موت کے وقت عبادات بہت یاد آوینگی اور اگر اسکو رغبت گناہ کی ہوگی تو مرتے وقت وہی گناہ بہت یاد آوین گے سو اکثر اوقات مرتے وقت توبہ سے پہلے کوئی شہوت شہوات مین سے اور کوئی گناہ گناہون مین سے اوسپر غالب ہوجاتا ہے پس اوسکا دل اوسی مین لگا رہتا ہے وہی اوسکی خواہش نفسانی اور اوسکے رب مین پردہ ہوجاتا ہے اور آخری دم مین وہی اوسکی شقاوت کا سبب ہوجاتا ہے موجب فرمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اَلْمَعَاصِيْ بَرِيْدُ الْكُفْرِ اور جسنے کوئی گناہ کبھی نہین کیا یا گناہ تو کیا پر توبہ کرلی تو ایسا شخص اس اندیشہ سے دور ہے اور جو شخص اکثر گناہ کرتا رہا ایسا کہ اوسکی عبادتون سے زیادہ ہوگئے اور اوسنے توبہ بھی نکی ہو گناہون ہی مین مبتلا رہا تو اوسکے حق مین اسکا اندیشہ ہے اسلیے کہ بعض وقت بسبب غلبہ محبت گناہ کے اوسکے دل مین اللہ کی صورت مجسم ہوجاتی ہے اور اس شخص کو اوسکی طرف رغبت آتی ہے اور اسی حالت مین اوسکی جان نکل جاتی ہے پس یہی سبب ہوتا ہے اوسکے خاتمہ بد کا اور یہ بیانات مثال سے خوب سمجھ مین آتی ہے آدمی مثلاً سو رہا ہے اور اوسکو خواب مین وہ حالات دیکھا کرتا ہے جو عمر بھر محبوب ہوتے ہین مثلاً جسنے عمر بھر سے لیکر مرنے تک سوداگری کی ہے تو وہی حالات دیکھتا ہے جو علما اور علما سے متعلق ہین یعنے دوات قلم کتاب وغیرہ اور جسنے عمر بھر سوداگری مین کھوئی تو وہی حالات دیکھتا ہے جو درزی کرنے سے متعلق ہین یعنے کرتہ پیرہن وغیرہا یا جو کہ نیند مین وہ سوچتا ہے جو بسبب کثرت الفت کے اوسکے دل سے مناسبت رکھتا ہے اور موت اگر چہ نیند سے بہت برتر ہے پر اوسکی سکرات اور حال جو موت سے پہلے کا ہوتا ہے جیسے غشی یہ نیند ہی کے مثال ہوتی ہین پس ترک الفت کی گناہون سے یہی چاہیئے کہ گناہ موت کے نزدیک دلمین یاد آوین یا ملک یاد آوین اور دلمین صورت پکڑین اور نفس کو اوسپر رغبت ہو ایسی حالت مین اگر اوسکی جان قبض ہوگئی تو اوسکا خاتمہ بد ہوگا یا اللہ منہ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۝ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اَئِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ اور کہتے تھے کیا جب ہم اور خاک ہوجاوین ہم اور ہڈیان ہوجاوین ہم کیا ہم اور ہمارے باپ دادا اور بھائی جاوین کے یا باپ دادا اور بھائی جاوین کے ہم اوٹھائے جاوینگے کہتے ہین کیا جب ہم مرگئے اور ہوگئے مٹی اور ہڈیان کیا ہم ہیرا اوٹھائے جاوینگے کیا ہمارے باپ دادا لوگون بھی اگلے مرے ہوئے اور ہوگئے ملک ایسے جو کہتے ہے اے کیا جب ہم مرین گے اور ہوجاوینگے گوردان مین گلکر خاک اور گلی ہوئی ہڈیان ہوجاوینگے تب کیا پھر ہم جی اوٹھینگے اور کیا ہمارے باپ دادا بھی پھر جیوینگے جو پہلے مرچکے ہین یہ لہجہ غلط ہے اجنبی کی بات ہے سو خدا تعالے فرماتا ہے قل اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ کہہ تحقیق اگلے اور پچھلے البتہ جمع کیے جاوین گے ساتھ وعدہ کے ایک دن معلوم کے تو کہہ تحقیق اگلے اور پچھلے سب کہنچے ہوئے ہین الیوم مقرر کے وقت پر ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝ پھر تحقیق تم اے محمد اوٹنے جلب مین کہ البتہ مقرر ہے تمہارے باپ دادا تمہارے اور پچھلے تم اور تمہاری اولاد سب

کہنے ہونوالے ہیں واسطے ایکدن مقرر کیے ہوئے وعدے کے جو وہ دن قیامت کا ہے جو اوس دن تم کو الح ۱۲ عہ
ثُمَّ اَنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ پھر تحقیق تم
اے گمراہوں جھوٹ گنے والوں کہا ؤگے زقوم کے درختوں سے پس بھروگے اوس زقوم سے پیٹوں کو ۵
فتح ۵ پھر تم جو ہوائے بھکوں ٹہلانے والوں البتہ کہاؤ گے ایکدرخت سینڈھ کے سے پھر بھروگے اوس سے
پیٹ ۵ مو ۵ پھر بیشک تم اے منکروں سیدھی راہ بھولے ہوئے ہو جو جھوٹ جانتے ہو قیامت کے دن کو
سرطرح کہانیوالے ہوگے تم اوسدن زقوم کے درخت کے پھل پات سے پھر بھروگے اوسی درخت کے پھل پات سے
اپنے پیٹ پھر جب تمکو اوس خوراک کے بعد پیاس لگیگی تب فشاربون الخ ۱۲ عہ تفسیر کراہ یعنے
علیہ من الحمیم ۵ فشاربون شرب الھیم ۵ پس ہوگے اوس کہانے پر پانی گرم سے پس ہوگے اوس
پینے والوں کے ۵ فتح ۵ پھر بیشک تم اے گمراہ جھٹلانے والے ایک جاتا پانی پھر ہو گے جیسے ہیں اونٹ کو
مو ۵ پھر پینے والے ہوگے تم پانی بہت گرم جیسے پینے والے ہیں پیاسے جیسے ہیں اونٹ کو پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے
تفسیر ۵ الھیم اونٹ پیاسا کہ پیاس ہو جس اوسکو پانی کی اور معنی یہ ہیں کہ جب علت کری
کی اور حیوان پر وکت نہ کرے تب اوسکو درخت کے پھل پات کہاوں کے سوا کچھ اور نہ ہوگا
جب اوس سے پیٹ بھر لیگی اور پیاس لگیگی تو پیاسا ہوکر گرم پانی پیوں گے اور جیسی ٹھنڈا پانی
اوس سے اچھی طرح لگیگی پھر ہو گے اوسکو جیسے پیاسے اونٹ اسقاد الاکثنای پانی پیوے
پیاس سے ۵ عہ ۵ ھذا نزلھم یوم الدین ۵ یہی مہمانی اونکی روز جزا کی ۵ فتح ۵ پھر ہی مہمانی
اونکی ۵ مو ۵ یہ ہوا اونکا مہمان ہونا اوس اکرام پانی پینا اور حیوان کا عمل مہمانی ہے دن قیامت
کے جو ہوا اونکا مہمان ہونا ۱۲ عہ تفسیر یعنے یہ قوم اور گرم پانی پینا مہمانی
اونکی جیسے کوئی کسی کو مہمان کرے اور طرح طرح کے کھانے اوسکے آگے لاتے ہیں ۵ بح ۵ نحن خلقنکم فلولا
تصدقون ۵ ہم نے پیدا کیا تمکو پس کیوں نہیں باور کرتے تم اچھے پھر جلاوٹھانے کو ۵ فتح ۵ ہم نے تمکو بنایا پھر
کیوں نہیں سچ جانتے دوبارہ اٹھانا ۵ مو ۵ ہم نے پیدا کیا ہے تمکو پہلے تمہارے باپ دادا کو پھر کیوں اوسکے بیچ
میں جانتے دوبارہ پیدا ہونے کو کہ وں سے یہ دلیل روشن ہے کہ جسنے پہلے پیدا کیا وہ پھر دوبارہ بھی پیدا کرسکتا
ہے ۱۲ عہ افرایتم ما تمنون ۵ ءانتم تخلقونہ ام نحن الخلقون ۵ کیا دیکھتے ہو تم جو کچھ کہ گراتے ہو
رحم میں عورتوں کے آیا تم پیدا کرتے ہو اوسکو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں اوسکے یعنے تقلیب کرتے ہیں ہم منی کو ایک
حال سے دوسرے حال تک آدمی پیدا ہونے ۵ فتح ۵ ہم پیدا کیا تمکو جو پانی ٹپکتا ہے جواب تم اوسکو بناتے ہو یا
ہم بنانے والے ۵ مو ۵ اے دیکھو تو وہ جو مرد منی کی عورت کے پیٹ میں ڈالتے ہو پھر اوس سے
تم بنتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ۵ عہ ۵ تفسیر یعنے انتم تخلقونہ کیا تم اندازہ کرتے ہو
منی کو اور صورت بناتے ہو اوس سے اور کرتے ہو اوسکو آدمی صحیح الاعضاء ۵ مل ۵ نحن قدرنا بینکم

الموت وما نحن بمسبوقین ۶۰ علی ان نبدل امثالکم ونشئکم فی ما لا تعلمون ۶۱ ہم نے مقرر کیا تم مین موت کو اور نہین ہم عاجز کیے گئے اس سے کہ عوض تمہارے لاوین ایک قوم کو مانند تمہارے اور پیدا کرین تمکو بیچ اوس عالم کے کہ نہین جانتے تم ۶۲ فتے ۶ ہم نے شہر اد یا تم مین مرنا اور ہم عاجز نہین ہے اسے کہ بدل لاوین تمہارے طرح کے اور اٹھا کھڑا کرین تمکو جہان تم نہین جانتے ۶۳ مو ۶ ہے مقرر کی تم مین موت اور نہین مین ہم ایسے جو کوئی ہم سے بڑھ جاوے کسی چیز مین جیسا کہ وقت موت کا مقرر ایسے کہ کسی قدرت نہین اوسے آگے پیچھے کرسکے اور موت مقرر نہین ایک یہہ ہی حکمت ہے اور واسطے موت مقرر کی ہے کہ بدل لین

ع ہاں تمہارے یعنے نہین ہا ارم جسمانہ پیدا کرین اور پیدا کرین ہم کہ [illegible] صورت [illegible] کرلے ہم [illegible] صورت مین پیدا ہوئے یا اس صورتون مین پیدا ہونگے قیامت کے دن ۶۴ تفسیر ۶ عاجز نہین ہے [illegible] کرنے اور بدل کرنے تمہارے سے اور کوئی ہمارے حکم پر سبقت نہین لیجا سکتا یا کہ جیسا کہ [illegible] مین اور کسیکو وقت پہنچنے مین موت مقرر کی ہے اوا وسی وقت واقع ہوتی ہے حاصل یہہ فرمایا نہین ہم عاجز اس سے کہ بدلے تمہارے اور دنکو لاوین اور تمکو ہلاک کرین اور آخرت مین پیدا کرین ہم تمہارے صورتون کے یا کرین تمکو کوئی سکلا دوسری سے کہ جاہلون مین نہ جانے اور عاجز اس سے نہین ہے اور بقول بعض کے معنی مسبوقین کے یہہ ہین کہ

ع [illegible] ہم صورتین تمہاری جیسکلے [illegible] کین اگلی امتون کی [illegible] اور شوشا دے [illegible] ۶۵ فمالکم ۶ ہوا تمکو [illegible] الموت تقدیر لیعنے مقرر کیا ہے درمیان تمہارے موت کو مقرر کرنا اور بانٹ دیے موت کو تمہارا بانٹنے [illegible] مختلف اور متفاوت جسمون اپنے کے پس مختلف ہوتی ہین عمرین تمہاری بعضی کم بعضی زیادہ بعضی [illegible] سے بعضون نے پڑھا ہے اور جرمین ہونے مین مقدر علی النفی اذا الاخر عنہ وعلیہ فما لکم غیر ماضین ۶

مسبوقین علی ان نبدل امثالکم کے یہہ معنی کہ نہین ہم عاجز تمہارے بدلنے پر اور تم ہمکو عاجز نہین کرسکتے اور انشائکم سے مثل کی بعضے قادرین ہم اوپر کہ بدل دیوین تمہاری جگہ مانند تمہارے اور مخلوق نہین تمکو بعضے قادرین اوپر کہ پیدا کرین تمکو اور مخلوق مین کہ نہین جانتے تم اوسکو بعضے ہم قادرین ہین دونون پر دونون [illegible] بدلے اور مخلوق لانے پر اور تمہاری خلقت اور ارادے پر پس کیونکر عاجز ہو وسکے تم ہمارے پر بدلانے تمہارے اور لانے سے اور جمانے یہہ سوا انشائکم کے جمع مثل کی بعضے ہم قادرین ہین اوپر کہ بدل دیوین اور تغیر کردین ہم مستعین تمہارے [illegible] اور تبدیل اوصاف اپنے کے اور پیدا کرین ہم مین وہ مستعین کہ نہین جانتے تم ۶۶ ملہ ۶ تمثلیا اس سے معلوم ہوا کہ موت کا وقت جب آپہنچا کوئی اوس سے نہین جا سکتا یا رہا ہے اسلئے لانے کی حکمت فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنے جب آپہنچی موت اوکی تو اک ساعت پیچھے نہین رہ سکتی ہے اور نہ آگے ہو سکتی ہے تو شخص کو چاہیے کہ یاد کیے موت کو اور نہ کسی وہم پر آنکا اور نہ کسی توقف پر کسی [illegible] ولقد علمتم النشاۃ الاولی فلولا تذکرون ۵ اور تحقیق جانا ہے تمنے پیدا کرنا پہلی کو پس کیون نہین نصیحت پکڑتے ہو ۶۷ فتے ۶ اور جان چکے ہو پہلا اوٹھان پھر کیون نہین یاد کرتے ۶ مو ۶ اور مقرر جان چکے ہو پہلے کا پیدا ہونا جو اول کا ہے سو اور کیونکر آدمی پیدا ہوتا ہے پھر کیون نہین اوس بات کو یاد کرتے اور سمجھتے کیون نہین کہ جسنے پہلے اطرح پیدا کیا ہے اوسکے آگے دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۶ عہ ۶

ع ہاں [illegible] کرلین [illegible] کرلین [illegible] کرلین

تفسیر دون نہیں تصحیح پکڑے ہو کہ جو قادر ہوا ایک چیز پیدا کیا نہیں دشوار اور سیر دوبارہ کرنا اور سکا اسمیں دلیل ہے قیاس کے صحیح ہونے کی ۵ مد ۵ افرایتم ما تحرثون ۵ ءانتم تزرعونہ ام نحن الزارعون ۵ آیا دیکھا تم جو کھیت بوتے ہو تو اناج اگانا اسکو یا ہم اگانیوالے ہیں ۵ فتح ۵ بھلا دیکھو تو جو بوتے ہو کیا تم اسکو اگاتے ہو کمپنی ایم میں کھیتے اگانے والے ۵ مو ۵ ڈاہی پھر دیکھو تو وہ جو کھیتی کرتے ہو تم تخم زمین میں بوتے ہو اسکو کیا تم اسکو اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں ۵ عہ ۵ لو نشاء لجعلناہ حطاما فظلتم تفکھون ۵ انا لمغرمون ۵ بل نحن محرومون ۵ اگر چاہیں ہم البتہ کریں ہم اوس زراعت کو کماش چورہ پھر تم رہو تعجب میں کہ ہم کو تحقیق ہم تاوان زدہ ہیں بلکہ ہم محروم ہیں ۵ فتح ۵ اگر ہم چاہیں کر ڈالیں اوسکو ریزہ ریزہ پھر تم رہو ہمارے ساتھ باتیں بناتے ہم پر ضد کرتے رہے بلکہ ہم بے نصیب کئے گئے ۵ مو ۵ اگر ہم چاہیں تو البتہ کر ڈالیں اوس کھیتی کو توڑا توڑا اور رہو تم ہو اکہا کرتے پیلے پڑنے سے پھر یہ جاؤ تم حیران افسوس کرتے عملوں اپنی محنت سے پچانوے اور اوسوقت کہو کہ بیشک ہم پالی اور نقصان کھائے ہوئے ہیں بلکہ بے نصیب امید میں ہم ۵ عہ ۵ تفسیر تعجب میں رہو یا غمگین موقوف ہے کہ تمہاری کھیتی کو سینچو یا نہ سینچو خرچ کرنے سے اوسپر یا کاہلی کرنے سے کہ جسباس عذاب کھاتے تاوان زدہ ہیں خرچ کرنے اوسپر یا ہلاک کرنے کے سبب ہلاک ہونے رزق اپنے کے محروم ہیں فائدہ کھیتی کیسے ۵ مو ۵ افرءیتم الماء الذی تشربون ۵ ءانتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون ۵ لو نشاء جعلناہ اجاجا فلولا تشکرون ۵ کیا دیکھا تم نے اوس پانی کو کہ پیتے ہو آیا تم نے اتارا اسکو بادلوں سے یا ہم اتارنے والے ہیں اگر چاہیں ہم تو کر ڈالیں اوسکو کھاری پھر کیوں تم نہیں شکر کرتے ۵ فتح ۵ بھلا دیکھو تو پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اوسکو بادل سے یا ہم اوتارنے والے ہیں اگر چاہیں ہم تو کر ڈالیں اوسکو کھاری پھر کیوں نہیں ہو تم شکر کرتے ۵ مو ۵ ڈاہی پھر دیکھو تو وہ پانی جو تم پیتے ہو کیا تم نے اوسکو بادلوں سے اتارا یا ہم اتارنے والے ہیں اگر چاہیں ہم تو کر ڈالیں پانی کو کھاری پھر کیوں نہیں شکر کرتے تم ایسی نعمت کا جو سب بندگانی کے من اج اور پانی ۵ عہ ۵ افرءیتم النار التی تورون ۵ ءانتم انشاتم شجرتہا ام نحن المنشون نحن جعلناہا تذکرۃ ومتاعا للمقوین ۵ فسبح باسم ربک العظیم ۵ کیا دیکھتے اوس آگ کو کہ روشن کرتے ہو تم درخت کو کیا تم نے پیدا کیا اوسکے درخت کو یا ہم پیدا کرنیوالے ہیں ہم نے پیدا کیا اوس درخت کو واسطے نصیحت اور منفعت کے مسافروں کے لیے پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار بزرگ اپنے کو ۵ فتح ۵ بھلا دیکھو تو آگ جو تم جلاتے ہو کیا تم نے اوٹھایا اوسکا درخت یا ہم ہیں اوٹھانیوالے ۵ ہنسے وہ بنالے یاد دلانے کو اور برتنے کو جنگل والوں کے ۵ مو ۵ پھر دیکھو تو اوس آگ کو جو تم جلاتے ہو کیا تم نے پیدا کیا ہے اوسکا درخت یا ہم پیدا کرنے والے ہیں اوان درختوں نے پیدا کیا ہے اوس درخت کو فائدہ اور نفع کی چیز واسطے مسافروں کے غریبوں کے جو جنگل میں حیران اور محتاج آگ کے ہوتے ہیں پھر تسبیح کر ساتھ نام پروردگار اپنے بڑے کے جو اوسکے بزرگی اور بڑائی سب کی سمجھ اور خیال سے بڑی ہے ۵ تفسیر وہ درخت ہیں ایک کا نام مرخ اور دوسرے کا نام عفار مسافر کو جو جنگل میں آگ چاہئے

ہو تو ایک ہری ڈالی مرخ کی لیکر عقار کی ہری ڈالی پر اور کہکر رگڑیں زور سے تو خدا تعالے کی قدرت سے
آگ نکلتی ہے ۷۳ آسمین کمال ظہور قدرت الٰہی کا ہے کہ ہری شاخون سے آگ نکلے ایسے خالق پر ایمان لانا
کمال حمق اور شقاوت ہے اور تضحیت اور منفعت مسافرون اور مقیمون دونون کے لیے ہے کہ اوسکو دیکھکر آگ دوزخ
کو یاد کرین اور تضحیت پاوین اور منفعتین آگ کی پکانا اور سینکنا اور روشنی کرنی وغیرذالک بہت ہین کسی پر پوشیدہ
نہین اور بقولی بقول اکثر مفسرون کے بجنے مسافر کے ہو جو کہ بیابان اور لو ضرورت اور منفعت آگ سے بہت ہی اوسکو
ذکر کیا اور ساتھہ ذکر کرنے احد الضدین کے دوسرا سمجھا جاتا ہے اور بقول بعض کے مقوی معنی منفعت کے دلیل سب خلق
کو شامل ہو گا اور بقول بعض کے مقوی لغات اضداد سے ہے بمعنے غنی اور فقیر کے پس متاع لے فائدہ واسطے ہر غنی
اور فقیر کے کہ بیابان سے بہرہ مند ہوتا ہے اور رسول صلعم نے فرمایا کہ نار جہنم کی آدم کی کہ جلائے ہوا ایک جزو ہے آگ جہنم کے ستر جزون میں سے پس ایک ایک جزو
نار جہنم الخ یعنے آگ نے آدم کی کہ جلائے ہوا ایک جزو ہے آگ جہنم کے ستر جزون میں سے پس ایک ایک جزو
یا رسول اللہ اگر یہی آگ ہوتی تو کافی تھی یعنے ہمارے عذاب جلانیکے لیے فرمایا ہین وہ آگ زیادہ ہی جہان کی
آگ سے اوسنہتر حصے روا ہے نے المعالم پس آدمی کو اگر ہی آگ کی دیکھکر کہ پرہیز کرنا دوزخ کے لازم کرنیوالے کا ہے
سے فرض ہے اور ساتھہ ہی کے اوسکو لازم ہے کہ بیابان کی یاد کرے اور اس قول کو کہ خالق کو خالق کہے اور سب پیزون کو مخلوق ساتھہ کہے اور
اوسکے کوئی قدرت نہین کرتا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب بیابان کی یاد کرے تو رسول صلعم نے فرمایا
اگر دانوا سکو اپنے لوح مین لیتے کہ جان لی انتظم پاکر دو نوع من ۱۲ ۱۲ ۱۲

انتہا پڑنے ستاروں کے یعنے شہب کے اور یہ ایک قسم ہے بڑی اگر جانو تم ۵ فقط ۵ سو میں قسم کہاتا ہوں تاروں ڈوبنے کی ف اور یہ قسم ہے اگر سمجھو تو بڑی قسم ۵ ھو ۵ پھر قسم ہے مکلو تاروں گرنیوالوں کی اور مقرر خدا تعالے جو وہ قسم یاد کرتا ہے تو البتہ ۵ وہ قسم بہت بڑی ہے اگر تم جانو تو اور سمجھو تو اور قسم اسبات پر ۵ انہ لقرآن ۵ آخر تک ۵ ع ۵ تفسیر مراد نجوم سے اوترنا قرآن کا ہے کہ بجا بجا یعنے تھوڑا تھوڑا اور قلب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوترتا تھا اور ایک جماعت کے نزدیک جگہہ غروب ہونے اور گرنے ستاروں کے مراد ہے اور بعض کے نزدیک گلدستہ ہونا اور منتشر ہونا ستاروں کا مراد ہے کہ وقت قیامت کے واقع ہوگا اور بعض کے نزدیک مراد شہب ہیں کہ حق تعالے نے اونکی قسم کہائی اور عظیم اس سبب سے کہا کہ سوگند رب عظیم کی ہے اور حرف لا فالا میں زائد ہے ۵ انہ ۵ شاید کہ اللہ تعالے کے لیے خبر ارت میں جو وقت کہ گرتے ہیں ستارے طرف مغرب کے افعال مخصوصہ ہیں یا ملایکہ کے لیے عبادتیں خاص ہیں یا اسلیے کہ وقت اوٹھنے کا تہجد کے لیے ہے اور اوترنے رحمت اور رضا کا اوپر پس اسلیے قسم کہائی ستاروں کی قرآن کی اور بڑائی بیان کی اوسکے بسبب قولہ اسکے کی وانہ لقسم لو تعلمون ۵ ھو ۵ وانہ لقرآن کریم فی کتب مکنون لا یمسہ الا المطہرون تنزیل من رب العلمین دلالت کرتا ہے یہ کتاب قرآن ہے بزرگ قدر لکھا گیا ہے بیچ کتاب پوشیدہ کے یعنے لوح محفوظ کے ہاتھہ نہیں پہنچتے ہیں ہاتھہ اوسکے مگر پاک کیے گیے ہیں بھیجا گیا ہے پروردگار عالمیان کی طرف سے ۵ فقط ۵ بیشک یہ قرآن ہے عزت والا کہا جیسی کتاب میں اوسکو وہی چھوتے ہیں جو پاک ہیں ہم اوتارا ہے یہاں کے سامنے ۵ ھو ۵ بیشک وہ قرآن بیچا ہے خدا تعالے کے اور البتہ قرآن بزرگ ہے جو کتاب چھپی ہوئی ہیں سے باعث بزرگ اور لکھا ہوا ہے نہیں چھوتے اوسکو ہاتھہ لیکا کے اوس قرآن کو مگر پاک لوگ نچوا تارا ہوا ہے وہ قرآن ہمارے خلیفہ کے پروردگار کے پاس سے ۵ ع ۵ تفسیر قرآن کو کریم کہا اسلیے کہ کلام الہی اور احکام اوسکے نزدیک ہے اور وہی ہے کہ کریم اوسکو کہے نہیں کرتا وہ مگر خیر اور نیکی شان سے دنیا خیر پر کاموں کی طہارت کے پیشے قرآن کے مگر کہا اوسکو نہیں پہنچتے کہ اوسمیں ذکر جلالت اور ثنا اور معاش کا ہے اور اکرام اہوالا میں اوسکو اختیاری اپنے کا ہے حدیث میں آیا ہے کہ عوض ہر حرف قرآن کے پڑھنے والیکو دس نیکیاں ملتی ہیں اور کیا خیر ہے کہ اوسکے لیے بڑی صفتوں سے کہ ملایکہ میں اور باہم اوسکے غیر کا اوس کتاب یعنے لوح محفوظ کو نہیں پہنچتا اور بقول بعض کے ضمیر لا یمسہ کی قرآن کی طرف پھرتی ہے اور نفی معنی نہی کے ہے یعنے قرآن کو چھوتے نہیں مگر پاک حدث و جنابت سے اسلیے نزدیک مالک اور شافعی کے محدث اور جنب اور حائض کو چھونا مصحف کا اور اوٹھانا اوسکا روا نہیں اور نزدیک احمد کے چھونا اوسکا روا نہیں اور بیچ اوٹھانے قرآن کے ساتھہ غلاف کے یا علاقہ کے یعنے کپڑے سے کہ پکڑا ہوا ہو اوسے پکڑکر دو روایتیں ہیں یعنے ایک روایت میں بایں آمد سے جائز ہے اور ایک میں نہیں جائز اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک محدث اور جنبی اور حائض کو اوٹھانا اور چھونا اوسکے غلاف سے روا ہے اور منیۃ شعرانی اور کتاب رحمہ میں کہا ہے کہ محدث اور جنبی کو چھونا مصحف کا اور اوٹھانا اوسکا باجماع روا نہیں ہے اور ہاتھہ لگانا قرآن کا نزدیک شافعی اور احمد کے مطلقا جائز نہیں ہے اور نزدیک ابو حنیفہ کے ایک آیہ سے جائز ہے اور امام مالک کے نزدیک دو آیہ تک جائز ہے

اور یہہ حکم جنب اور حائض کا ہے ولیکن محدث کو یاد پڑہنا جائز ہے مگر نزدیک احمد کے اور بعضی شافعیہ کے یاد پڑہنا بھی روا نہین اور بعضے مفسرون نے چھونیکو پڑہنے پر حمل کیا ہے یعنے قرآن کو غیر طاہر نہ پڑہے اور بعضون کے نزدیک مراد طہارت سے توحید ہی یعنے غیر موحد قرآن کو نہ پڑہے یہ چھوے اور اسلیے بعضے علما نے منع کیا ہے کہ کافر دنکو نہ تو ہاتہہ لگانے دے قرآن کو اور نہ پڑہنے دے ۱۲ منہ **تنبیہ** چونکہ یہہ مسئلہ قرآن کے چھونے وغیرہ کا کتاب درالمختار مین تفصیل سے لکہا ہے ترجمہ اوسکا یہان لکہا جاتا ہے حرام ہی نہانے کی حاجت مین پڑہنا قرآن کا اگرچہ کم ایک آیۃ سے ہو بحسب روایت مختار کے بقصد تلاوۃ کے پس اگر پڑہے بقصد ثنا کے یا بنانار کے یا وقت شروع کرنے کام کے جیسے بسم اللہ پڑہے یا پڑہے بقصد تعلیم کے ایک ایک کلمہ پڑہاوے تو درست ہے صحیح روایت مین اور حرام ہے چھونا قرآن کا بھی نہانیکی حاجت مین اور حرام ہے نہانے کی حاجت مین اور وضو کی حاجت مین چھونا مصحف کا یعنے اوسچیز کا کہ جسمین آیۃ ہو مانند درہم اور دینار کے مگر ساتہہ غلاف الگ کے کہ جو اوسپر سیا ہوا نہو یا تہیلی مین ہو اسپر فتوی دیا گیا ہے اور حلال ہے اوٹھانا قرآن کے درقونکا تنکے وغیرہ سے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ چھونے قرآن کے ساتہہ غیر اعضا طہارت کے اور ساتہہ اوس عضو کے کہ دہویا گیا ہو اعضا طہارت مین سے اور اختلاف کیا ہے بیچ پڑہنے قرآن کے بعد کلی کرنیکے یعنے نہانے کی حاجت مین اور بہت صحیح یہی ہے کہ منع ہے اور نہین مکروہ ہے نظر کرنی طرف قرآنکی جنبی اور حائض اور نفاس والی عورت کو اسلیے کہ جنابت نہین اثر کرتی آنکہہ مین جیسا کہ نہین مکروہ تحریمی ہین دعا مین پڑہنی الیتہ وضو کرنا مطلق ذکر کے لیے مستحب ہے اور ترک کرنا اوسکا خلاف اولی ہے اور جسکو کراہۃ تنزیہی کہتے ہین اور نہین مکروہ ہے چھونا لڑکے کا مصحف کو اور تختی کو اور نہین مضایقہ ہے تختی کے دینے کا لڑکے کو اور تختی کے طلب کرنیکا لڑکے سے ضرورت کے لیے اسلیے کہ یاد کرنا چودہ برس عمر مین مانا نقش کا بحرکے ہے اور نہین مکروہ ہے لکہنا قرآن کا اور صحیفہ کا یا تختی کا زمین پر کہلا لیکن چاہیے یہہ کہ ہاتہہ کے نیچے کپڑہ وغیرہ رکہے اور مکروہ ہے اونکو پڑہنا توریۃ کا اور انجیل کا اور زبور کا اسلیے کہ سب کلام اللہ تعالے کے اور جو کچہہ کہ بدلا گیا ہے غیر معین ہے اور یقین کیا ہے عینی نے شرح مجمع مین اسکے حرام ہونیکا اور نہین مکروہ ہے اونکو پڑہنا دعا قنوت کا اور نہ کہانا بینا بعد دہونے ہاتہہ اور موہنہ کے اور نہ دوبارہ صحبت کرنی اپنی بیوی سے پہلے نہانے کے مگر جسوقت کہ اختلام ہو تو مستحب ہے کہ نہار صحبت کرے **فرع** مصحف کا جب ایسا حال ہو جاوے کہ لائق پڑہنے کے نرہے تو دفن کر دیا جاوے مانند مسلمان کے یعنے حرمت کا منع کیا جاوے گا اوسکو قرآن کے چھونیسے اور نہین مضایقہ کا ذکو تعلیم کرنا قرآنکا اور فقہ شاید کہ وہ ہدایت پاوے اور مکروہ ہے کہنا مصحف کا سر کے نیچے مگر محافظت کے لیے جائز ہے اور مکروہ ہے کہنا قلم انکا کتاب پر مگر لکہنے کے لیے مضایقہ نہین اور کہے جاوین کتابین نحو کی پہر اور تفسیر کی پہر علم کلام کی پہر فقہ کی پہر حدیثون اور تصوفون کی پہر تفسیر مکروہ ہے چلانا روپے وغیرہ کا کہ اوسپر آیۃ لکہی ہو مگر جب کہ توڑ ڈالے اوسکو تو نہین مکروہ تعوید کہ اوسپر غیر سیا خلاف ہو نہین مکروہ ہے داخل ہونا پاخانہ مین اوس سمیت اور پرہیز کرنا اس سے بہی افضل ہے یعنے اوسکو بہی کہول کر باہر رکہنا افضل ہے جائز ہے پہینکدینا برادہ یعنے چہلن قلم تراشنے کا اور نہ پہینکا جاوے برادہ قلم مستعمل کا

بہ فضل تعالیٰ ۱۲ منہ
(۱۲ حاشیہ کی من مین ۱۲ منہ
وہ ان پر ۱۲ منہ
قرآن کا ۱۲ منہ
درست ۱۲ منہ
فرقہ ۱۲ منہ
یہ ۱۲ منہ
پڑہنا ۱۲ منہ

اوسکی حرمت کے لیے جیسکہ نہ ڈالا جاوے کوڑا کرکٹ وغیرہ کا ایسی جگہہ کہ بے تعظیمی لازم آوے اور نہین جائز ہے لپیٹنا کسی چیز کا ایسے کاغذ مین کہ اوسمین فقہ لکھی ہو اور طب کی کتاب مین لپیٹنا جائز ہے اور اگر کاغذ مین نام اللہ تعالے کا اور رسول کا لکھا ہو تو جائز ہے مٹانا اوسکا کسی چیز کے لپیٹنے کے لیے اور مٹانا کچہہ لکھیکا تھوک سے جائز ہے اور وارد ہوئی ہے ہی بیچ مٹانے اسم اللہ تعالے کے تھوک سے اور منقول ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ قرآن بہت پیارا ہے اللہ تعالے کے نزدیک آسمانون اور زمین سے اور اونسے کہ آسمان و زمین مین ہین جائز ہے صحبت کرنی بیوی سے اوس گہر مین کہ جسمین قرآن ہو چہپایا ہوا یا چھپوایا ہوا اور کہنہ کہ لکھا ہوا سپر الملک اللہ مکروہ ہے بجہانا اوسکا اور استعمال کرنا اوسکا نہ لکھانا اوسکا زینت کے لیے تمام ہوا مضمون ذکر المختار کا ۱۲ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝ کیا اس بات کا تم انکار کرنیوالے ہو اور کرتے ہو حصہ اپنا یہ کہ تم جھوٹی نسبت کرتے ہو ۱۲ **فتح** ۱۲ کیا اس بات مین تم سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ تم جھٹلاتے ہو ۱۲ **موضح** کیا پہر اس بات سے تم سست اور نمانے والے ہو لیتے قرآن سے منکر ہو اور اوسپر یقین لانے مین سست ہو اور بنائی تنے روزی لیتے حصہ اوقسمت قرآن سے وہ کہ تم منکر ہو اور اوس سے جو جھوٹا کہتے ہو اوسے ۱۲ **عہ** ۱۲ **تفسیر** وتجعلون رزقکم یعنے کرتے ہو شکر رزق اپنے کا تکذیب کو یعنے کہانتے تکذیب کو یعنے جھٹلانے کو جگہہ شکر کے اور بیچ قرارت علی رضہ کے وہی قرارت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وتجعلون شکرکم انکم تکذبون یعنے اور کرتے ہو شکر بدلہ واسطے نعمت قرآن کے یہہ کہ تم جھٹلاتے ہو قرآن کو اور بعضون نے کہا کہ اوتری یہہ آیہ ستارونکی منازل کے حق مین اور نسبت کرنا اونکی مینہ برسنے کو طرف اون منازل کے اور رزق سے مراد مینہ ہے یعنے اور کرتے ہو شکر اوس مینہ کا کہ دیتا ہے تم کو اللہ یہہ کہ تم جھٹلاتے ہو اوسکے ہونیکو اللہ کیطرف اسلیے کہ نسبت کرتے ہو تم اوس مینہ کو ستارون کی طرف ۱۲ **مدارک** تم جھوٹ کی نسبت کرتے ہو اسی اہل مکہ قرآن کو اور نزدیک ایک جماعت کے معنی رزقکم کے شکر کم ہین یعنے کرتے ہو شکر روزی اپنی کو کہ بسبب مینہ کے ہے یہہ کہ جھٹلاتے ہو اوسکو یعنے مینہ کو اوقات کو جانب ثنا سے اور کہتے ہو کہ مینہ برسا بسبب فلانی منزل ستارے کے اور کہا خالد جہنی رضہ نے کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی حدیبیہ مین بعد مینہ برسنے کے رات کو پس جب فارغ ہوے نماز سے متوجہ ہوے لوگون پر پہر فرمایا اہل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر بالکواکب واصبح من عبادی کافر بی مؤمن بالکوکب فاما من قال مطرنا بفضل اللہ وبرحمتہ فذلک مؤمن بی کافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی ومؤمن بالکوکب رواہ ابن عباس ایضا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وزاد فی روایتہ الآیۃ فلا اقسم بمواقع النجوم الی قولہ وتجعلون رزقکم انکم تکذبون رواہ ۱۲ **معالم** ۱۲ **بحر** ۱۲ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ پس جسوقت کہ پہنچے روح کسی شخص کی گلے کے ٹینٹوے مین اور تم اوسوقت دیکہتے ہو اور ہم بہت نزدیک ہین اوس سے بہ نسبت تمہارے ولیکن تم نہین دیکہتے پس اگر ہو تم غیر تابعدار حکم الٰہی کے کیون نہین پہیر لیتے روح کو

۱۲ قولہ ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی حدیبیہ مین الخ یہ حدیث بخاری و مسلم مین ہے ۱۲ منہ

۱۲ قولہ یعنے کیا جانتے ہو اس بات کو الخ یہ ترجمہ ہے اس عبارت کا ۱۲ منہ

۱۲ قولہ یعنے کرتے ہو شکر رزق الخ یہ ترجمہ ہے اس عبارت کا ۱۲ منہ

۱۲ قولہ یعنے اور کرتے ہو شکر بدلہ واسطے نعمت قرآن کے الخ یہ ترجمہ ہے اس عبارت کا ۱۲ منہ

۱۲ قولہ یعنے کرتے ہو شکر روزی اپنی کو الخ یہ ترجمہ ہے اس عبارت کا ۱۲ منہ

اگر اہمت کو ہوم مترجم کہتا ہے کہ لفظ لولا کا داخل ہی تو جو نہا پر اور دوبارہ لانا اوسکا تاکید کے لیے ہی ف فلولا
پھر کیون نہ جبوقت جان نیچے حلق کو اور تم اوسوقت دیکھتے ہو اور ہم اوسکے پاس مین تمسے زیادہ پر تم نہین دیکھتے
پھر کیون اگر تم نہین کسیکے حکم مین کیون نہین پھیر لیتے اوسکو اگر ہوتم سچے ف مو پھر کیون نہین روح کو پھیر لاتے
جبوقت کہ جان حلق مین پہنچی ہے اور تم اوسوقت دیکھتے ہو حال مرنے والیکا اور ہم بہت نزدیک ہین اوس
مرنے والیکے تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے پھر جو کچھ حال اوسپر گذرتا ہی جیسا ہم جانتے ہین تم نہین جان سکتے پھر
کیون نہین اگر ہوتم کہ بے اختیار نہین پھیر لاؤ جانکو اوس مرنیوالیکے بدلہ مین اگر ہوتم سچے یعنے جو کہتے ہو
کہ اولاد کو ہم پیدا کرتے ہین پھر پیدا کرنیسے یہ آسان ہے اوسکو جسکی جان حلق مین پہنچی ہو اوسکی
جان پھیر بدن مین لے آو اگر اوس بات مین سچے ہو ع ف تفسیر ولیکن تم نہین دیکھتے یعنے جوقت
کہ موت کسی شخص کے قریب پہنچی ہے اور تم اوسکو دیکھتے ہو کہ جان اوسکی جاتی ہے اور یاد کیجیے ہو کہ اوسکو
کچھ موت کو دفع نہین کر سکتے اور تابعدار حکم ہمارے ہو اور ہم اوسوقت مین موت سے نزدیک اوس سے بہ نسبت تمہارے
ہونے کے ہین یا فرشتے قبض کرنیوالے ارواح کے قریب زیادہ اوس سے بہ نسبت تمہارے مین اور تم نہین دیکھتے
اگر راست کہ ہوتم یعنے انکا حشر و جزا مین یعنے اگر تم سچے ہو کہ حشر نہین ہونگے اور حساب اور جزا واقع نہین ہے
اور خدا اور پیغمبر قبول نہین کرتا پس کیون نہین نکلتے یا نہین کہتے ہو اور جو کہتے ہو یعنے الہامی طور
اوسوقت مین دیکھتے ہو اور بسط مقبوضہ کی اور معلوم کیا آخرت مین معلوم کرو اور حشر اور جزا پایا جاتا ہو اور
اس تقدیر پر دونون فلولا متعلق رجعون کے ہونگے اور یہ کہون مین ہر دو یعنے روح کو اندر بدن کے
اپنے قول مین سچے ہو اگر فلولا کی اگلے جملے سے تکرار ہے تو جواب دونون کا ایک ہی ہے ف خبر ہو اگر
دیکھیے یہ بیان ہے اوسکا کہ ہمارا مرتبہ ہمسے ہمارے بندے مست کے پاس اوسوقت لا تحزنوا یعنے نہین چاہیے
نہین جانتے تحزنون غیر معلوم ہونے کے لیے لا اسکے قائل ہو کہ کوئی رب ہمارا نہین فرشتے ہمارے نہین
نفس کو کہ دوبارہ جیتا کرینگے یعنے ان لفظ حسابی قرآن یعنے اگر ہو ہمین کہ ہمارا الوہی ہے
تالیا ہو لیکے اور تم بہت نزدیک ہین اوس سے بہ نسبت تمہارے اوس بات سے آگاہ ہونے کے
علم اپنے کے یا مانند ملائکہ موت کے اور معنے یہ ہین کہ تم ہوا نکار کرتے ہو الہی قدرت اور شان پر
جب ایسا ہی تم پر لیاب حاضر کرنیوالی ذکر کیا تھے کہ خود اوپر ہے اور جب یہ جانا تمہاری طرف رسول سچا تو کہتے ہو
تم کو وہ ساحر و کاذب ہے اور جب برسایا پانی مینہ کہ سبب تمہاری زندگی کا ہے تو کہا تھا تم نے فلانی منزل
اور وہ سبب ہے مینہ برسانے کا لازم آتا ہے اوس سے ایمان سبب کا یعنے ایمان لوے طرف سامان اور تعطیل کے پس کیا ہی تمکو
کہ نہین پھیر لیتے تم روح کو طرف بدن کے بعد پہنچنے اوسکے حلق کو اگر نہین ہے وہان کوئی قبض کرنیوالا
روح کا اور ہوتم سچے بحث حصل کرنے اور انکار کرنے تمہارے کے یعنی اوسمین اور سبب اگر کوہ ف فاما
ان کان من المقربین فروح وریحان وجنت نعیم پس اگر ہووے مردہ نزدیک کے یعنی اللہ کے
آلہی پس اوسکے لیے ہی راحت اور پھول خوشبوا اور باغ نعمت کے ف فتح سو جو اگر ہوا پاس والون
مین تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا ف مو پھر اگر وہ مرنیوالا نزدیکون سے ہی یعنے خدا تعالیٰ

ف فتح وہ کو تو ہے ف تقدیر ف قول ف تفسیر ف مو ف فتح ف مو ف مد ف فتح

سے اوسے تقرب حاصل کیا ہے تو یہ اوسے آرام و خوشی اور عیش ہے اور خوشبویان ہین اور طرح طرح کی نعمت سے بہرے ہوئے ۱۲ **عہ تفسیر** نزدیک کیے گئے بارگاہ الٰہی سے یعنے سابقین سے ہی تین اقسام مین سے کہ ذکر کیے گئے ہین اول سورہ مین ۱۲ **مد** وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ اور اگر ہو اگر وہ اہل سعادت سے پس سلامتی ہے اے مخاطب تیری خاطر کو ۔ اہل سعادت سے ۱۲ **فتح** او جو اگر ہو داہنے ہاتھہ والون مین تو سلامتی ہے تجکو داہنے ہاتھہ والون سے ف ۱۲ **مو** او اگر وہ مرتبہ والا داہنے ہاتھہ والون سے ہی یعنے جنکے اعمال نامے داہنے ہاتھہ مین ملے اونمین سے ہے تو یہ سلام ہے تحریر اے محمد داہنے ہاتھہ والون سے یعنے تو خوش رہ کہ داہنے ہاتھہ والے خوش بہشت مین اور غیر سلام بھیجے ہین ۱۲ **عہ تفسیر** فَسَلٰمٌ لَّكَ یعنے پس سلام ہو تجکو اے صاحب مین اپنے بھائیون صاحب یمین کی طرف سے یعنی سلام بھیجینگے وہ تحریر جیسا کہ قول اللہ تعالے کے الا قیلا سلاما سلاما ۱۲ **مد** پس فسلام لک یعنی پس سلامتی ہے تجکو اے محمد اصحاب یمین کی جانب سے انعم اونکا تجکو دے تو اور حق تعالے اپنے فضل سے حسنات اونکے قبول کریگا اور اونکی برائیون سے تجاوز کریگا اور قبول بعض کے خطا ۱۲ **فتح** اور جو اگر ہو اصحاب یمین سے تو سلام ہے تجھہ پر سے اصحاب یمین کی ۱۲ **مو** اور اگر ہو اصحاب یمین سے تو سلام ہے تیرے لیے اے صاحب مین ۱۲ **عہ تفسیر** حمد اصحاب یمین سے ہے وہ ہیں جنکے نامہ اعمال داہنے ہاتھہ مین دیے گئے ہین وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۱۲ **فتح** اور اوسکے ساتھہ ہیں اور ہوا اگر ہو اصحاب داہنے ہاتھہ والون مین تو ہمانی ہے جاتا پانی اور ہوا اگر ہو ۱۲ **مو** اور اگر ہو داہنے ہاتھہ والون سے ہوا ہوا سیدھی راہ اسلام کیسے ہے جنے جو اول قیامت سے ۱۲ **عہ تفسیر** اصحاب یمین سے ہین اول اسلام کی سیدھی راہ ہوئے ہون مین سے تو ہیں جنکے اعمال نامے داہنے ہاتھہ مین اور

کیا نہ بلوویں ہم طبیب کو پس کہا ابن مسعود نے کہ بلاشبہ طبیب نے یعنی اللہ نے تو ہمارہی دوا کی ہے
کہا عثمان نے کیا نہ حکم کریں ہم تمہارے روزینہ کے دینے کا کہا اونہوں نے کہ نہیں حاجت ہی مجھکو اوسکی ہا
عثمان نے کہ دیناتم اوسکو اور بیٹیوں کو کہا اونہوں نے کہ نہیں حاجت ہی اوسکو اوسکی کہدیا ہی مینے اوسے
یہہ کہ پڑہا کرنا سورہ واقعہ اپنے کہ بلاشبہ مینے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس قرأ
سورۃ الواقعۃ کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابدا اور نہیں مذکور ہے ان تینوں سورتوں امین لفظ اللہ کا یعنے افترت
اور الرحمن اور واقعہ مین ۵ مدنیہ ۵ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمتان خفیفتان علے اللسان
ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم رواہ البخاری عنہ
اور یہہ بھی فرمایا من قال سبحان اللہ العظیم وبحمدہ غرست لہ نخلۃ فی الجنۃ رواہ السلم عنہ اور یہہ بھی
فرمایا من قرأ سورۃ الواقعۃ کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابدا ۵ جز ۵ سورۃ الحدید

مدنیہ اس سورۃ کا نام سورہ حدید ہے اسلیے کہ اسمین ذکر ہے حدید کا یعنے لوہے کا اس آیہ مین
وانزلنا الحدید الآیۃ اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ زلزال کے جمہور علماء کے نزدیک اور سبب
واقعہ کے اسلیے لکھی گئی کہ اوسکے اخیر مین حکم ہے تسبیح کرنے کا اور اسکے اول مین ذکر ہے تسبیح کرنے مخلوق
کا آسمان و زمین مین ہین اور جہتین مناسبت کی ہین دونو سورتون مین غور کرنے سے
معلوم ہوتی ہین اور یہہ سورہ مدنیہ ہے اور بعضون نے کہا مکیہ ہے انہین آیتین ۲۹ ہین اور کلمے
ہین اور کلمے اسکے پانسو چہتر ۵۷۶ اور حرف اسکے دو ہزار پانسو تہانوے ۲۵۹۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم
۵ سبح للہ ما فی السموت والارض وھو العزیز الحکیم ۵ ساتھہ پاکی کے یاد کیا خدا کو ہر چیز نے کہ آسمان
و زمین مین ہے اور وہ ہی غالب دانا ۵ فتح ۵ اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین
مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا ۵ مو ۵ پاکزہ اور تعریف طرح سے یاد کیا خدا تعالے کو
اوسنے کہ اسکے آسمانون و زمین مین ہے آسمانون مین فرشتے اور تارے اور چاند سورج اور زمین مین چرند اور پرند
اور درخت اور پہاڑ یہہ سب خدا تعالے کی یاد کرتے ہین سب جسمون اور نسبتون سے پاک عالم
اور وہ خدا تعالے بہت زور آور ہے قدرت رکھنے والا اور حکمت جاننے والا جو کچھہ اوسنے بنایا ہے اور جلا
کیا ہے حکمت سے خالی نہین ۵ عہ ۵ تفسیر العزیز یعنے زبردست لینے والا اور اس مطلب سے کہ نہین
تسبیح کرتا اوسکی ازراہ خدا کے الحکیم دانا ہے یہہ جزا دیتے اوسکے کہ تسبیح کرتا ہے اوسکی ازراہ فرمانبرداری اور سکیکی
۵ ملہ ۵ لہ ملک السموت والارض یحیی ویمیت وھو علے کل شئ قدیر ۵ اوسکے ہے بادشاہی
آسمانون کی اور زمین کی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قوتا ہے ۵ فتح ۵ اوسکو ملک ہے آسمانون
اور زمین کا جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز کر سکتا ہے ۵ مو ۵ اوسکے واسطے ہے بادشاہی
آسمانون کی اور زمین کی وہ جلاتا ہے یعنے پیدا کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ خدا تعالے سب چیز پر قدرت
رکھتا ہے ۵ عہ ۵ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم ۵ وہی ہے پہلے سب
سے اور وہی ہے آخر سب کے اور وہی ہے ظاہر اور وہی ہے ہر چیز کا جاننے والا ۵ فتح ۵ وہ وہی پہلا اور

سورۃ الحدید

اور پچھلا اور باہر اور اندر اور وہ سب چیز جانتا ہے ۳ **ھو** وہی خدا تعالے سب چیزون سے پہلے تہا اور سب چیزون کے آخر رہیگا یعنے ہمیشہ سے ہے جس ہمیشگی کا اول اور شروع نہو اور سب چیز فنا ہوجاوینگی اور وہ ہمیشہ رہیگا جس ہمیشگی کا آخر نہین اور آشکارا کہلاتا ہے صریحا قدرت سے اپنی ایسا کہ ہر کوئی ہر وقت ہر بات مین یہی کہتا ہے یہہ کام خدا تعالے نے کیا اور یہہ کام خدا نے چاہا تو ہوگیا اور چاہتا تو ہوتا اور جیسا ہوا ایسا ہی جولوگ ہر آمے ہین سمجہ سکتے ہین کہ ایسے اور کیسے اور کہان ہے اور وہ آپ سب چیز کا جاننے والا ہے ۴ **ھو** **تفسیر** ظاہر ہے بسبب دلیلون کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر وجود صانع کے اور باطن ہے حقیقت اوسکی ذات کی جاننے سے کہ کوئی اوسکی کنہ ذات کی نہین پاسکتا ۵ **ھو** **ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ** فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ہی ہے وہ کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو چہہ دن مین پہر قرار پکڑا عرش پر جانتا ہے جو کچہہ پیٹہتا ہے زمین مین اور جو کچہہ نکلتا ہے اوس سے اور جو کچہہ اترتا ہے آسمان سے اور جو کچہہ چڑہتا ہے اوسمین اور وہ ساتہہ تمہارے ہے جہان کہ ہو تم اور جو کچہہ کرتے ہو تم خدا اوسکو دیکہتا ہے ۶ **ھو** وہی ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین چہہ دن مین اور پہر قرار پکڑا عرش پر جانتا ہے جو کچہہ داخل ہوتا ہے زمین مین اور جو کچہہ نکلتا ہے اوس سے اور جو کچہہ اترتا ہے آسمان سے اور جو کچہہ چڑہتا ہے اوسمین اور وہ ساتہہ تمہارے ہے جہان کہین تم ہو اور اللہ جو کچہہ تم کرتے ہو اوسکو دیکہتا ہے ۷ **ھو** وہ ہے خدا تعالے جسنے بنائے اور پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو چہہ دن مین اور ہے اوسکا عرش پانی پر اس بیان کا سورۂ فصلت مین بیان ہے جانتا ہے خدا تعالے جو کچہہ داخل ہوتا ہے زمین مین جیسے ہم ہر چیز کا اناج کا جو بوتے ہین اور مردے اور خزانے اور جو کچہہ نکلتا ہے زمین سے جیسے چشمے اور کان اور کانکا پانی اور جو کچہہ اترتا ہے آسمان سے جیسے مینہ کا پانی اور برف اور فرشتے اور رحمت اور عذاب اور جو کچہہ اوپر جاتا ہے آسمان مین زمین سے جیسے بندون کے بد اعمال آدمیون کی اور دعا اور تسبیح اور جو فرشتے لیجاتے ہین آسمان پر جہان خدا تعالے جانتا ہے اور وہی خدا تعالے تمہارے ساتہہ ہے جسکی تم مواخذہ کرنے والے ہو تمہارے کاموں کا جو تم کرتے ہو اور اوسی نے چہہ دن مین ۸ **ھو** **تفسیر** پیدا کیا ہے زمین اور آسمان کو اور اگر چاہتا تو پیدا کردیتا ایک پلک مارتے مین لیکن چہہ دن مین پیدا کرنا خدا تعالے کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ اوسکا ارادہ اور فعل اور اثر اور مخلوق سب کے سب حادث ہین اور پیدا ہوئے ہین اور اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک ہی لمحہ مین سب چیز پیدا ہوجاتی اور چہہ دن مین پیدا کرنا اوسکا صرف اس لیے ہے کہ ہمکو دلیلین اوسکے پیدا کرنے کو تبدریج دالا پیدا کرنا اوسکا سوائے اس دلیلون کے نہین ہے اور یہہ بہت ہی پست ذات باری تعالے کے سوائے ایک خطبے کے نہین اور مثل کن فیکون کے ہے اسلیے کہ ایسے کلام مجید مین اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ آیا ہے یہودی نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ ہمکو خبر دو کہ کیا چیز پیدا کی خدا تعالے نے ان چہہ دنون مین پس فرمایا آپ نے کہ پیدا کیا خدا نے روز اتوار اور پیر کے زمین کو اور منگل کے روز پہاڑون کو اور بدہ کے روز شہر اور نہرین اور قوت اور روز پنجشنبہ کے آسمان اور فرشتے وغیرہ تین ساعت جمعہ تک اور بیچ اول ساعت کے تین ساعتون جمعہ کی مین سے پیدا کین اجلین اور دوسرین آفت اور تیسری

ہیں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا یہود نے کہا کہ ہم کہا تھے اگر تم کرتے فرمایا وہ کیسے اونہوں نے کہا کہ ہمتے
کو آرام کرنیوالا اور لیٹنے والا عرش پر ہو حق تعالے نے اوسکی رد میں آیہ وما مسنا من لغوب کہ جو سورہ
ق میں سے نازل فرمائی پھر ہم پر عرش پر ٹھہرنا کہ لائق اوسکے تھا اور وہ ساتھ تمہارے ہی یعنے علم و قدرت
اوسکے ساتھ تمہارے ہی ہوتا ہے سکے اور فضل و رحمت خصوصا یعنے خاص بندوں کے ساتھ ہے اور جو
کچھ کہ کرتے ہو خدا اوسکو دیکھتا ہے جزا دیگا تمکو موافق عملوں تمہاری کے ۵ ج مدح ۵ لہ ملک السموٰت
والارض والی اللہ ترجع الامور ۵ اوسکے لیے ہی بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور طرف خدا کے پھیرے
جاتے ہیں کام ۵ فتح ۵ اوسکو ہی راج آسمانوں اور زمین کا اور اللہ ہی تک پہنچتے ہیں سب کام ۵ مو
اوسکے واسطے ہی سزاوار اور لائق بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور خدا تعالی ہی کی طرف پہ پھیرے سب
کام سب اوسکے آگے حاضر ہونگے سب چیز اوسب کوئی قیامت کے دن ۵ ع تفسیر ۵ یعنے سب موجودات ۵ ج
یولج اللیل فی النہار ویولج النہار فی اللیل وھو علیم بذات الصدور
داخل کرتا ہے رات کو دنمیں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور وہ دانا ہے سینکی چھپی ہوئی بات کو ۵
فتح ۵ داخل کرتا ہے انکو دنمیں اور داخل کرتا ہے دنکو رات میں اور اوسکو خبر ہے جو نکی بات کی ۵ مو
اور وہ خدا تعالے ایسا ہے جو اندر لاتا ہے اور داخل کرتا ہے رات کو دن میں کہ سو نکی وہ میں اور اندر لاتا ہے
اور باہر آتا کرتا ہے دنکو رات میں جاڑے کے موسم میں اور خدا تعالے جاننے والا ہے بیدون اور چھپا خانہ دلوں
میں ہے خلقت کے ۵ ع تفسیر ۵ داخل کرتا ہے رات کو دنمیں اسطرح کہ کم کرتا ہے رات میں سے اور زیادہ
کرتا ہے دن میں گرمی کے موسم میں اور اسطرح کہ کرتا ہے دنمیں اور داخل کرتا ہے رات میں جاڑے کے موسم
۵ ماج ۵ اٰمنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ فالذین اٰمنوا منکم وانفقوا لھم اجر
ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور خرچ کرو جو کیا تمکو جانشین اوس مال سے کہ کیا تمکو جانشین اوسکا سو جو لوگ
ایمان لائے تم میں سے اونکے لیے ہی مزدوری بڑی ۵ فتح ۵ ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور
خرچ کرو جو کچھ تمکو بنایا ہے جانشین میں اوس مال کے جو لوگ تم میں یقین لائے ہیں اور خرچ کرتے ہیں اونکو
یک بڑا ثواب ۵ مو ایمان لاؤ خدا تعالے پر اور اوسکے رسول پر اور خرچ کرو اوس مال سے جو کیا تمکو جانشین
جو کیا تمکو خدا تعالے نے مالک اوسکے اور خلیفہ اوسکے جو تم ہیں یعنے گذرے ہوئے لوگونکا مال جو ہاتھ لگتا ہے
خدا تعالے کے فضل سے اور اوس مال کے مالک ہوئے اور اون گذرے ہوؤں کے وارث ہوئے سو جو لوگ تم میں سے
ہوئے تو اوس مال سے حقداروں اور محتاجوں کو دو جو لوگ ایمان لائے تم میں سے اور خرچ کرتے ہیں اوس مال سے
اور محتاجوں کو اون لوگوں کے واسطے بڑا ثواب ہے ۵ ع تفسیر ۵ یعنے حکموں کی جو ہوئی ہے
۵ انفقوا یعنے خرچ کرو یہ امتثال کہتا ہے زکوٰۃ کا اور خرچ کرنیکا جو اللہ نے تمکو جانشین کیا ہے
فیہ یعنے مال جو تمہارے ہاتھوں میں ہیں وہ اللہ ہی کے مال ہیں کہ اوسنے پیدا کیے ہیں اور تمکو اوسکا
کیا ہے خلیفہ دا ٹھہرا نیکے لیے اوسنے اور کیا ہے تمکو خلیفہ تصرف کرنیمیں اونمیں پس نہیں ہیں وہ مال تمہارے
حقیقت میں اور نہیں ہو تم اونمیں مگر نائب و وکیلوں اور نائبوں کے پس خرچ کرو اونمیں سے جو حقوق اللہ کے

لے اور چاہتے کہ آسان ہو تم پر خرچ کرنا آدمیوں سے جیسا کہ آسان ہوتا ہے آدمی پر خرچ کرنا غیر کے مال میں سے جب کہ اون دیوے اوسکو اوسمیں یا کیا ہے تمکو خلیفہ اوسنے جیسے پہلے تمہارے بسبب وارث کرنے اوسکے تمکو اور قریب ہے کہ نقل کرکے تمہارے طرف اونکے کہ جیسے تمہارے ہونگے پس عبرت پکڑو اونکے حال سے اور بخل نکرو اوسمیں جس وہ کہ ایمان لائے یعنے اللہ پر اور اوسکے رسول پر ۵ **مد** ۵ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور کیا ہے تمکو کہ ایمان نہیں لاتے خدا پر اور رسول پر بلاتا ہے تمکو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر اور تحقیق عہد لیا ہے تمسے روز الست پر بلکہ اگر ہو تم ایمان رکھنے والے **فتح** اور تمکو کیا ہوا کہ یقین نہ لاؤ کے اللہ پر اور رسول بلاتا ہے تمکو کہ یقین لاؤ اپنے رب پر اور لیچکا ہے تمسے میثاق اگر ہو تم ماننے ۵ **مو** ۵ اور کیا ہوا جو تم خدا تعالے کو نہیں مانتے اور ایمان نہیں لاتے اور بھیجا ہوا خدا تعالے کا بلاتا ہے تمکو جسنے دیکھا کر تو ایمان لاؤ تم اور مانو اپنے پروردگار کو اور مقرر لے چکا ہے خدا تعالے قول قرار تم سے اپنی خداوندی پر اور اوسکے ساتھ شریک نکرنے پر اگر تم ہو ماننے والے سچ جاننے والے اسبات کو ۵ **عہ تفسیر** ۵ اور لینے والے اسکو کر وقت نکالنے تمہارے پشت آدم سے الست بربکم قالوا بلیٰ کذا ہے اور بقول بعض کے مراد میثاق سے قائم کرنا حجتوں کا اور دلیلوں کا اور بصدق محمد کے اور متابعت اوسکے کے اور اوترنا قرآن کا ۵ **جر** ۵ لیا ہے عہد تمسے ساتھ قول اپنے کے الست بربکم یا اسطرح کہ دے تمکو عقل اور قدرت دی تمکو نظر لانے کی دلیلوں میں پس جب نہ باقی رہی تمہارے لیے کوئی علت بعد دلیلوں عقلیہ کے اور تنبیہ رسول کے پس کیا ہے تمکو کہ نہیں ایمان لاتے اگر ہو تم ایمان رکھنے والے بسبب موجب کے پس بلاشبہ اس موجب سے کہ اوسنے موجب زیادہ ہوگا ۵ **مد** ۵ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وہ ہے کہ اتارتا ہے اوپر بندے اپنے کے آیتیں واضح تو کہ نکالے تمکو اندھیروں سے طرف روشنی کے اور خدا تمپر بخشنے والا مہربان ہے ۵ **فتح** ۵ وہی ہے جو اتارتا ہے اپنے بندے پر آیتیں صاف کہ نکال لاوے تمکو اندھیروں سے اوجالے میں اور اللہ تمپر نرمی کرنیوالا ہے مہربان ۵ **مو** ۵ خدا تعالے وہ ہے جو بھیجتا ہے اپنے خاص بندے محمد پر آیتیں قرآن کی اسواسطے کہ تو باہر نکالے تمکو اندھیریوں کفر کیے طرف روشنائی اسلام کے سو یہ اندھیرا اور روشنائی بعد مرنیکے سکو معلوم ہوگی اور بیشک خدا تعالے تمپر مہربان ہے اللہ بخشنے والا مہربان کرنیوالا ۵ **عہ تفسیر** ۵ آیتیں یعنے قرآن تو کہ باہر نکالے تمکو یعنے اللہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ساتھ بلانے اپنے کے رؤف بہت رحم کرنیوالا ۵ **مد** ۵ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اور کیا ہے تمکو کہ خرچ نہیں کرتے راہ خدا میں اور خدا کے لیے ہی بچیگی چھوڑا ہوا سب آسمانوں اور زمین کا سنتے ہو جو کوئی کہ مرے جو پہلے کہ جیتے ملک خدا کی ہوگی پس ساتھ اوسکے بخل کرنا نہایت ہے واللہ ظاہر ہیں ہے تم میں سے وہ کہ خرچ کیا پہلے فتح کہ سے اور لڑا ساتھ اوسکے کہ ایسا عمل کیا ہو

بعد فتح مکہ کے وہ جماعت بہت مرتبہ کے زیادہ نزدیک ہیں اونسے کہ خرچ کیا بعد فتح مکہ کے اور لڑے اور ہر ایک کو وعدہ دیا ہے خدا تعالیٰ نے حالت نیک اور خاطر دار ہونے ساتھ اور بیخبر نہ کرتے ہو ف۲ فتح ۵ اور تمکو کیا ہوا ہے کہ خرچ نکرو گے اللہ کی راہ میں اور اللہ ہی کو ہے رہتا ہے ہر کچھ آسمانوں اور زمین میں برابر نہیں ہم میں جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑا ان لوگونکا درجہ بڑا ہے اونسے جو خرچ کریں اوس سے پیچھے اور لڑیں اور سبکو وعدہ دیا ہے اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو ف۳ مو ۵ اور کیا ہے تمکو وہ کہ نہیں دیتے اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کی راہ اور خدا تعالیٰ ہی کو ہے ورثہ پانا آسمان و زمین کے رہنے والونکا جو سب اپنا مال چھوڑ کر فنا ہونگے سو ہے خدا تعالیٰ کے کوئی مالک اور وارث نہیں گا اس بات کو سچ سمجھو اور خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو مال برابر نہیں تم میں سے اسے مسلمانو جسنے دیا خدا تعالیٰ کی راہ میں پہلے فتح مکہ سے اور لڑے کافروں سے جو اون لوگونکا درجہ بہت بڑا ہے اون لوگوں سے جنہوں نے دیا خدا تعالیٰ کی راہ میں پیچھے فتح مکہ کے اور لڑائی کافروں سے اور سب مسلمانونکو وعدہ دیا ہے خدا تعالیٰ نے اچھا اور نیک بدلہ تفاوت درجوں میں ہے اور خدا تعالیٰ واقف اور خبردار ہے اون چیزوں سے جو تم کرتے ہو اے مسلمانو نہیں کچھ ذرہ چھپا ہوا نہیں ہے اوس سے ف۴ تفسیر ف۴ لئو میراث السمٰوٰت والارض یعنے وارث ہے اللہ ہر چیز کا کہ آسمان و زمین میں ہے نہیں باقی رہیگا کسیکے پاس مال وغیرہ سے یعنے کیا خوف ہے تمکو کہ خرچ نکرینگے اللہ کی راہ میں اور جہاد میں ساتھ رسول اوسکے حالانکہ آخر اللہ ہی کا مال کر کا تمکو اور وارث ہو گا تمہارے اموال کا اور یہ نہایت باعث ہے خرچ کرنے پر اللہ کی راہ میں پھر بیان کیا تفاوت درمیان خرچ کرنیوالوں کا یعنے فرمایا لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل یعنے برابر نہیں ہے تم میں سے وہ جسنے خرچ کیا پہلے فتح مکہ کے اور پہلے عزت اسلام کے اور قوت مسلمانوں کے اور پہلے اصل ہونے لوگوں کے اسلام میں میں جماعت جماعت آوے دلدل خرچ کیا بعد فتح کے پس حذف کیا اوسکو اسلیے کہ قول اللہ تعالیٰ من بعد الفتح اور قاتل یعنے لڑا اسپر دلالت کرتا ہے یعنے دلوں کو خرچ کیا اونہوں نے پہلے فتح مکہ کے اور وہ مسلمانوں کا اول میں مہاجر ہیں اور انصار ہے کہ کہا اونکے حق میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لو انفق احدکم مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ یعنے اگر خرچ کرے کوئی تم میں سے مثل احد پہاڑ کے سونا کا نہیں پہنچتا خرچ کرنا کسیکا ایک مد کو اور نہ نصف مد کو یعنے بہت بڑے مرتبہ کے میں اونسے کہ خرچ کیا بعد فتح کے اور لڑے اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا یعنے بڑا ہے درجہ ان کا دونوں فریقوں میں سے وعدہ دیا ہے اللہ نے حسنے الحسنیٰ یعنے اچھی کا اور وہ جنت ہے بسبب تفاوت درجات کے کہا ہے بعضوں نے کہ تا اول معنی ہے دیدہ ابی بکر رضی اللہ عنہ کے حق میں اسلیے کہ وہی اول مسلمان ہوئے اور اول اونہوں ہی نے خرچ کیا اللہ کی راہ میں اور اسمیں دلیل ہے اوسکی فضیلت اور مقدم ہونیکے سب پر بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ خبردار ہے اوس پر جو کرتے ہو تمکو بقدر اعمال تمہارے ف۵ مد ۵ روایت کیا گیا ہے کہ نزول اس آیت کا شان ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ہے کہ اول مسلمان اور اول خرچ کرنیوالے راہ میں وہی تھے حتے کہ تمام مال دیکر ایک کملی میں رہ گئے تھے ابن عمر رض کہتے ہیں کہ تھا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس ابو بکر بیٹھے تھے اسحال میں کہ اوپر ایک کملی تھی کہ اوسکو بطور جبہ کے پہنکر ایک کانٹے لگے اپنے سینہ پر لگایا تھا اوسنے

ف۱ ف۲ ف۳ ف۴ ف۵

آہندی کے پس اوتری جبرئیل حضرت کو پاس اور کہا کہ کیا ہے محاکمہ دیکھتا ہوں ابوبکر کو اسحال مین کہ اوسپر
ایک کملی ہے کہ سینہ پر ایک کا ٹا لگایا ہے پس فرمایا حضرت نے اہ خرچ کردیا ہے انہون نے مال اپنا بیچ
پہلے فتح مکہ کے کہا جبرئیل نے کہ بیشک بلاشبہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ کہا اوس سے سلام
میرا اور کہہ اوس سے کیا راضی ہے تو مجھسے اپنے اس فقر مین یا غصے ہے پس فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ابوبکر بلاشبہ اللہ عزوجل تجکو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے تجھسے کیا راضی ہے تو مجھسے
اپنے اس فقر مین یا غصے ہے پس کہا ابوبکر نے کیا غصے ہوونگا مین اپنے رب سے بلاشبہ مین اپنے رب سے
راضی ہون بلاشبہ مین اپنے رب سے راضی ہون روایت کیا اسکو معالم مین اور روایت کیا اسکو احمد نے
اپنی مسند مین پس چسپر کہ خدا تعالے ابتدا اسلام کرے اور رضا جوئی اوسکی کرے اوسکے دشمن کینے والونکو
درجہ کی ثقاہت ہوگی نعوذ باللہ منہ ۵ بحر ۵ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗ
اَجْرٌ کَرِیْمٌ ۵ اور کون ہے وہ کہ قرض دیوے خدا کو قرض دینا نیک پس دوچند ادا کرے اوس قرض کو اوسکی
لیے اور مزد بھی بڑی ۵ فتح ۵ کون ہے ایسا کہ قرض دے اللہ کو جیسی طرح قرض پھیر دہ اوسکو ادا کردے
اوسکے واسطے اور اوسکو ملے نیک عزت کا ۵ مو ۵ دایے خدا تعالے کو قرض اچھا خوشی سے اور محبت سے
یہ خدا تعالے دیگا دیوے اوسکو وہ قرض اوسکا اور واسطے اوسکے بڑا بدلا اور عزت اچھی ہے سو وہ بہشت اور
اوسکی نعمتین مین ۵ عط تفسیر ۵ یعنی جو کوئی مال اپنا ادا کرتا ہے [illegible]
خدا تعالے اوسکو ۔ ثواب دیوے [illegible]

۵ بحر ۵ [illegible]

[illegible]

فضل سے ۵ مل ۵ [illegible]

الیوم جنت تجری من تحتها [illegible]

تو مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو [illegible] اور داہنی طرف
اونکے جنکا نامہ اعمال جو خوشخبری ہو تمکو آج باغ جنکے [illegible]
جہان سے ۵ طلب ۵ بڑی ۵ فتح ۵ جسدن لوٹیگے ایمان والے منافق مرد اور منافق عورتین اوسکو جو
اونکی روشنی اونکے آگے اور اونکے داہنے خوشخبری ہے تمکو آج باغ جنکے نیچے نہرین بہتی اونکی نہرین سدا
رہنے اونمین یہ ہوتے ہی سے بڑی مراد ملنے کا ۵ مو ۵ جسدن دیکھے تو اسے دیکھنے والے مسلمان مردون
اور عورتون کو دوڑتی روشنی اونکے ایمان کی آگے آگے اور داہنی طرف اونکے جو بہشت کیطرف جاوین
کہیگا فرشتہ اونکو خوشخبری ہو تمکو آج باغ جنمین جانیکی جو تمتی مین نیچے میٹھے پانی اون باغونکے نہرین ہو بیتے
رہینگے اون باغون مین مسلمان یہی بڑا مقصود اور مراد پانا ہے ۵ وقف ۵ عط تفسیر ۵ نور کا بعنی نور اونکی توحید
اور طاعتون کا اور یہہ جو فرمایا آگے اونکے اور داہنے اونکے لیے فرمایا کہ نیکو نکو یعنے مومنونکو اعمال نامے اونکے
انہین دونون طرفون سے ملینگے جیسکہ بدونکو یعنے کافرونکو ملینگے اعمال نامے بائین ہاتھ مین پیچھے

پیٹون سے پس کیا جاویگا نو دو نوحتون مین نشانی اونکی اسلیے کہ وہ اپنی نیکیون ہی کے سبب سے سعید ہو
اور بسبب اعمال نامواں سعید کے مطلب یاب ہوئی آو منقول ہے کہ نور ہر مؤمن کا موافق اوسکے عمل کے ہوگا
اور وہی رہبر اوسکا بہشت کی طرف ہوگا پس جسوقت لیجایا جاویگا اونکو طرف جنت کے اور گذرینگے پلصراط پر نور
مع اپنے نور کے اور کہینگے اونسے فرشتے بشرا کم الیوم یوم تبشر ہی مطلب پائی پڑی کہ جسکا دنیا مین وعدہ دیے
جاتے تھے ہے مد یَوْمَ یَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ
قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَکُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ
مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ اوسدن کہینگے مرد اور عورتین منافقون کی مسلمانون سے نظر شفقت سے دیکھو طرف
ہمارے تا روشنی لیوین ہم تمہارے نور سے کہا جاویگا کہ پھرو تم پیچھے پیٹون اپنے کے پس ڈھونڈو روشنی کو جسکی
دنیا مین جاؤ اور نور حاصل کرو کہ یہان کچھ نور کے حاصل کرنیکا نہین ہے واللہ اعلم پس بنائی جاویگی درمیان
اونکے ایک دیوار کہ اوسمین دروازہ ہوگا اوس دیوار کے اوسجگہ رحمت ہوگی اور باہر اوس دیوار کے اوسکے آگیکی
جانب مین عذاب ہے ڈ فتے ڈ جسدن کہینگے دغا باز مرد اور عورتین ایمان والونکو ہماری اور دیکھو ہم بھی چلکر لیں
تمہاری روشنی سے کسیکے کہا جاویگا اونسے پھر جاؤ پیچھے پھر ڈھونڈو نور روشنی پھر کہڑی ہوگی اونکی درمیان ایک دیوار جسکو
ایک دروازہ اوسکے اندر مین مہر ہے اور باہر لیطرف عذاب ڈ صو ڈ جسدن کہینگے منافق مرد اور عورتین
منافق اون لوگون کو جو ایمان لائے دنیا کی زندگی مین کہ دیکھو ہمکو اور نظر کرو ہماری طرف اور ٹھیرو ذرا
تو لیوین ہم روشنی تمہاری روشنی سے کہا جاویگا اونکو بیٹھے جواب ملیگا اونکو فرشتے کہینگے یا مؤمن اونکو
کہ پھر جاکر ڈھونڈو وہان روشنی پیچھے اپنے سے یعنے دنیا مین جاکر روشنی لاؤ جو بغیر وہان سے لائے رہسکے
یہان نہین اور یہ مثل قصے کے ہاسی جاویگی درمیان مؤمنون اور منافقونکے ایک دیوار یعنی قلعہ کیسی
جو اوس دیوار مین ہونگے دروازے سو اوس دیوار کے اندر مہربانی خدا تعالی کی ہوگی اور باہر اوسکے دکھاوے
خرابی ڈ عہ ڈ تفسیر انظرونا یعنے انتظار کرو ہمارا اسلیے کہینگے کہ مؤمنو ملحاظ کیا جاویگا
طرف جنت کے باندکو نور نے اجلی کے اور جمز نے اسکو انظرونا پڑیا ہے نظر سے یعنے مہلت دو دیکھو گردا
اونکے ٹھیرینکو مہلت دینی اونکے لیے یہانتک کہ لاحق ہون ساتھ اونکے کہا جاویگا کہ پھرو تم الخ یہ زجر
تنبیہ کے لیے کہا جاویگا یعنے کہینگے منافقون سے فرشتے یا مؤمن کہ پھرو تم طرف موقف کے یہان سے
دیے گئے ہین ہم یہ نور پس ڈھونڈو نور یہان یا پھرو طرف دنیا کے پس ڈھونڈو نور بسبب حاصل کرنے
سبب اوسکیکہ وہ ایمان ہے اور پس بنائی جاویگی درمیان اونکے یعنے درمیان مؤمنون اور منافقون
کے ایک دیوار کہ حائل ہوگی درمیان کلیسا سے جنت اور دوزخ کے اور بعضون نے کہا کہ وہ اعراف ہے
اوسمین دروازہ ہوگا جنتیون کے لیے کہ داخل ہونگے اوسمین سے آذاوس دیوار کے باندکے اور وہ
کلیسا وہ ہے کہ قریب جنت کے ہوگا تو جگہ رحمت ہی یعنے نور سے یا جنت ہے عذاب دیتے تا یکی یا آگ جہنم
کی ڈ مد ڈ ڈھونڈو نور پیچھے دنیا مین جاؤ اور نور حاصل کرو کہ یہ جگہ اور عمل جسمین ہے اور یہ قول مؤمنون
یا ملائکہ کا ہوگا وقت گذرنے کے پلصراط سے کہ مؤمن اپنے نور ایمان مین چلینگے اور منافق تاریکی مین ہون گے

ل
ف

اور جب مومن پیچھے اپنے نظر کرینگے تو روشنی دیتے نور کی منافقوں نیز تاریکی اوسوقت منافق مومنوں سے
کہینگے انظرونا نقتبس من نورکم اور جواب ارجعوا وراءکم الخ سنیں گے پھر منافق نجیال اسکے کہ نور پیچھے اونکے
ہے منہ پیچھے پھیرینگے اوسوقت ایک دیوار درمیان مومنوں اور منافقوں کے پیدا ہوگی جیسیکہ فرمایا فضرب
بینھم بسور الخ یعنی دیوار درمیان جنت اور دوزخ کے بنادین گے اور وہ درمیان مومنوں اور
منافقوں کے حائل ہوگی مومن اندر دیوار کے جنت میں جاوینگے اور منافق باہر اوسکے دوزخ میں رہ جاوینگے
یُنَادُونَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ قَالُوا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ
الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ آواز دینگے منافق مسلمانوں کو کیا نہیں تھے ہم تمہارے ساتھ تمہاری
کہینگے مومن ہاں تھے ولیکن تم نے اپنوں کو ڈالا اپنے تئیں فتنہ میں اور انتظار کیا تم نے یعنے مسلمانوں کی شکست کا اور شک
کیا تم نے اور فریفتہ کیا تمکو آرزوؤں نے یہانتک کہ آپہنچا حکم خدا کا یعنے اجل اور فریب دیا تمکو بیچ فرمان برداری
خدا کے شیطان فریب دینے والے نے پھر آج نہیں لیا جاتا سے فدیہ تمہارے نہ اوسے جو کافر ہوئے تھے تمہارا ٹھکانا
دوزخ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے پھیرنے کی تمہارا یہ بدلہ اسلئے کہ تم نے ٹھٹھا کیا آیتوں
خدا کی اور دھوکہ میں ڈالا تمکو زندگانی دنیا کی پس آج نہیں لیا جاتا سے اونسے فدیہ اور نہ اونسے جو کافر ہوئے تھے
اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ کیا نہیں وقت آیا ان لوگوں کے
جو ایمان لائے ہیں یہ کہ نرم ہوں دلوں انکے واسطے یاد خدا کے اور اوس حکم کے جو اترا ہے سچا اور نہ ہوں مانند
ان لوگوں کے جنکو دی گئی تھی کتاب پہلے سے پھر گذرا اونپر زمانہ بہت سا پس سخت ہوگئے دل اونکے اور بہت سے
اونمیں سے بدکار ہیں اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ
وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ جان رکھو یہ کہ زندگانی دنیا کی
کھیل ہے اور بیہودگی ہے اور آرائش ہے اور فخر کرنا ہے آپس میں تمہارا اور زیادہ ہونا ہے مال میں اور اولاد میں
مانند مینھ کے کہ اچھا لگا کھیتی والوں کو اوسکا اگنا پھر وہ خشک ہوجاتا ہے پھر تو دیکھتا ہے اوسکو زرد پھر ہوجاتا ہے
چورا اور آخرت میں عذاب سخت ہے اور بخشش ہے خدا کی طرف سے اور خوشنودی اوسکی اور نہیں زندگانی دنیا
مگر متاع دھوکہ کی سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ دوڑو طرف بخشش کی طرف
خدا تمہارے کی اور بہشت کی طرف کہ چوڑائی اوسکی مانند چوڑائی آسمان اور زمین کی تیار کی گئی ہے واسطے
ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور رسولوں اوسکے یہ فضل ہے اللہ کا دیتا ہے اوسکو جسکو چاہتا ہے اور اللہ
فضل بڑا والا ہے مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ نہیں پہنچتی کوئی
مصیبت زمین میں اور نہ تمہاری جانوں میں مگر وہ لکھی ہوئی ہے کتاب میں پہلے اسکے کہ پیدا کریں ہم اوسکو بیشک
یہ اللہ پر آسان ہے تاکہ تم غم نہ کھاؤ اوس چیز پر جو تمہارے ہاتھ سے جاتی رہی اور نہ خوش ہو اوس چیز پر جو اوسنے
تمکو دی اور اللہ دوست نہیں رکھتا ہر شیخی کرنیوالے بڑائی مارنیوالے کو

تفسیر اے ایمان والو آرزوی دراز اور
ملا اور فکر سے حال کرنے کے ساتھ استحقاق
تھے ہم تمہارے ساتھ تمہاری تم نے ایمان میں اور توبہ میں یا انتظار کیا
نبوت میں اور اللہ کے وعدوں
کے موتوں پر اور مراد آنے اللہ سے موت ہے
کرنا چاہیئے کہ کفر اور نفاق اور گناہ نہیں
ہمارے پیغمبر صاحب صلے
ہے ان الخوف ما الخوف علی امتی الھوی وطول الامل آخر تک ترجمہ اوسکا یہ ہے
کہ بیشک سب سے خوف ناک میرے نزدیک کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی ہے یعنے
جسکو میں پس پیروی خواہش نفسانی روکتی ہے حق سے اور پیروی درازگی آرزو کی پس بھلا دیتی ہے آخرت کو اور

یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہے اور یہہ آخرت کوچ کرنیوالے آنیوالے ہی اور ہر ایک کو یہ دونوں سے تابعدار ہین پس اگر سکو تم یہہ کہ نہو دنیا کے تابعدار دونہین سے تو ہو پس تحقیق تم آج عمل کے گہر ہین ہو اور نہین حساب اور تم کل کو آخرت کی گہر ہین ہوگے اور عمل کی نہین ۱۲ مشکوٰۃ

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِىَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ پس آجکے دن لیا نہین جائیگا تمسے مدا اور نہ کافرونسے لیا جاویگا جگہہ تمہاری آگ ہے وہی آگ لائق تمہارے ہے اور بُری بازگشت ہے وہ ۱۲ فتح

ہوا جو کچھ تم سے نہین قبول چھڑوائی دینی اور نہ منکرون سے تم سبکا گہر دوزخ ہے وہی ہے رفیق تمہاری اور بُری جگہہ جا پہنچے ۱۲ مو پہر آج نہ لیا جاویگا تم سے اور منافقون سے کچھہ بدلے عذاب دینے کے اور نہ کافرون سے لیا جاویگا بدلہ جگہہ تمہاری اے منافقون اور کافرون آگ ہے دوزخ کی یہی آگ دوست اور رفیق تمہاری ہے یہ کیا بُری جگہ ہے وہ پہر جانیکی تمہارے ۱۲ عہ

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ کیا وقت نہین پہنچا ہے مسلمانونکو کہ جھکیل دیا جاوے نرمی کرین دل اونکے وقت یاد کرنے خدا کے اور وقت یاد دلانے اوسچیز کے کہ آئی ہے وحی الہی سے اور ہوین مانند اونکے کہ دی گئی ہے اونکو کتاب پہلے اس سے پس دراز گذری اونپر مدت پس سخت ہوے دل اونکے اور بہتیرے اونمے بدکار ہین ۱۲ فتح

کیا وقت نہین ایمان والونکو کہ نرم ہوین دل اونکے واسطے یاد کرنے خدا کے اور اوسکے حکم سے کہ نازل ہوا ہے اور نہوین مانند اونکے جنکو دی گئی کتاب پہلے اس سے پہر لمبی گذری اونپر مدت پہر سخت ہوگئے اونکے دل اور بہت اونمے بدکار ہین ۱۲ مو کیا نہین وقت آیا ان لوگونکا جو ایمان لائے ہین ظاہر مین دو کہ جھک پڑین اور نرم ہوین دل اونکے خدا تعالی کی یاد کے واسطے اور اوسکے واسطے جو اترا ہے کلام خدا تعالی کا اور ہمین خوف کرنے کہ ہمین اور نہوین مانند اونکے لوگون کے جنکو دی گئی ہے کتاب پہلے اس سے جو دیر ہوئی اونپر مدت پس سخت ہوگئے اونکے دل اور بہت اونمے بدکار ہین ۱۲ عہ

تفسیر آیا ہے کہ مسلمان مکہ مین مقدور فاقہ سے گذران کرتے تھے اور کوشش طاعت مین کرتے تھے جب ہجرت مدینہ مین پہنچے آئی اور مال بہت ہاتھہ لگا تو سبب ہوین وارم کے قصور عملی حالت مین دیکھہ یہ آیہ نازل ہوئی اور ابن مسعود رضہ سے ہے کہ نہین تھا درمیان اسلام ہمارے اور عتاب ساتھہ اس آیہ کے مگر چار برس کا اور ابی بکر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہہ آیہ پڑہی گئی کسی کے اونکے اور اونکے پاس کچھہ لوگ اہل یمامہ کے بیٹھے تھے پس وے وہ بہت شدت سے پس دیکھا اونکی طرف ابوبکر نے اور کہا ایسے ہی تھے ہم یہانتک کہ نگدل ہوے انتہا اور بقول بعض کے جبکہ جو نظمی اور سنسار رہا صحابہ کے بہت ہوا تو یہہ آیہ اوتری اور بقول قلبی اور مقاتل کے نزول اس آیہ کا منافقون کے حق مین ہے جبکہ سلمان فارسی منہ سے پوچھا کہ عجائبات تورتہ ہمارے آگے بیان کرا دراس تقدیر پر مراد امنوا سے ساتھہ زبان کے ہونگے یعنے اے وہ لوگون کہ ایمان زبان سے لائے ہو کیا وقت نہین آیا ہے کہ دل تمہارے

فاسق اور مومن ہوویں اور مثل اہل کتاب کے مائل دنیا کی طرف اور اعراض کرنیوالے نصیحتوں الٰہی سے
نہوں بسبب طول زمانہ کے اوپر گذرا ۱۲ **مدنی** یہ آیۃ نازل ہوئی صحابہ کے حق میں جبکہ بہت خطبہ
کرنی لگے اپس میں اور حق سے مراد قرآن ہے اور اہل کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ۱۲ **ف** مدت یعنے زمانہ درمیان انکے اور درمیان انبیاء اولیکے اور سخت ہوے دل اونکے یعنے نرم نہوے
اللہ کے ذکر کے لیے ۱۲ **ج** ڈاکٹر ول ساتھ تخفیف کے نافع اور محض پڑھا ہے اور باقیوں نے نزل تشدید سے
پڑھا ہے اور المعنی الذی نزل من الحق سے قرآن ہے اسلیے کہ وہ جامع ہے دونوں امروں
کے لیے یعنے ذکر اور نصیحت کے لیے اور وہ حق ہے کہ اوتر آسمان سے ۱۲ **ف** حاصل یہ کہ ابتدا میں بنی اسرائیل
حق کہتے اور وہ حق مانع ہوتا انکا شہوات سے اور جب سنتے وہ توریۃ وانجیل تو مانتے اللہ کے حکم کو اور نرم ہوتے
دل اونکے پر جب زمانہ بہت گذرا انبیاء کی صحبت سے الگ ہوے کا تو غالب آئے اوپر سنگدلی اور اختلاف
کرنے لگے اور تحریف وغیرہ دین میں کرنے لگے ویسے تم نہو جاؤ اور بہت سے بدکار ہیں یعنے خارج ہیں
اپنے دین سے جو مذکور ہوا ہے میں اون چیزوں کو کہ اونکی دو تہائی ہیں یعنے سو میں سے ساٹھ میں کم
مدنی اس آیۃ سے معلوم ہوا کہ علامت سنگدلی کی ہے جو اللہ کی طاعت سے غافل
ہو اور دل اوسکا طرف متوجہ کرنے بندے کو چاہیے کہ اوسکا دل ہمیشہ ذکر و طاعت میں مشغول رہے اور
غافل نہو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان من اعظم البلیۃ ان یعطیک اللہ ما یکفیک الاسلام نعمۃ وان من
التفضل یکفیک الطاعۃ شغلا الا ان من النعمۃ ان یکفیک الیدت علیہ ۱۲ اور حضرت داؤد نبی
علیہ السلام سے منقول ہے کہ واما الذی فی الاثر حق علی العاقل ان لا یشتغل الا بثلث زاد المعاد
و مؤنۃ معاش و طلب لذۃ بحلال ۱۲ **ف** یعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتہا قد بینا لکم الآیات
لعلکم تعقلون ۱۲ یعنے کہ جانکر ذرا کام کرو اسے زمین کو بعد مرنے اوسکے بالشبہ بیان کرتے ہیں ہم واسطے
تمہارے آیتوں کے یعنے دلیلوں کے تاکہ تم یاد کرو **ف** یہ جان کہو کہ اللہ جلاتا ہے زمین کو اوسکے مرے پیچھے یعنی کھول
دیتا ہے تمکو آیتوں کو جو ہیں **موضح** جانو اس بات کو کہ خدا تعالیٰ جلاتا ہے زمین کو پیچھے مرنے
اوسکے یعنے بارش کے اور بغیر بارش کے ہوتی ہے لوگوں کا مردہ ہے تب بھی زندہ کرتا ہے اور تمکو عقل دیتا ہے
جو ذرا دھیان کرو تو سمجھ جاؤ یا من عنقریب دکھلاتا ہے تمکو اپنی قدرت کی نشانیاں تاکہ تم ہمارے واسطے
ثابت کرو جو اوپر عقل سے جانتے ہو اسی طرح مردے جلاوے گا قیامت کے دن ایمان لاؤ پیچھے اسکے
مدنی تفسیر اسی آیۃ سے اخذ کیا ہے مثل سے اسکی کہ ذکر اللہ اثر کرتا ہے دلوں میں اور جلاتا ہے
دلوں کو جیسا کہ جلاتا ہے مینہ زمین کو **مدنی** ان المصدقین والمصدقت واقرضوا اللہ قرضا حسنا
یضعف لہم ولہم اجر کریم ۱۲ تحقیق مرد خیرات دینے والے اور عورتیں خیرات دینے والیاں اور
جنہوں نے کہ قرض دیا ہے خدا کو قرض نیک دوچند دیا جاویگا اونکو اور اونکے لیے ہے مزدوری گرامیقدر ۱۲ **ف** تحقیق جو لوگ خیرات کرنیوالے ہیں مرد اور عورتیں اور قرض دیتے ہیں اللہ کو اچھی طرح قرض دونی
ملتی ہے اونکو اور اونکو نیک مزدوری کا ۱۲ **موضح** بیشک خیرات کرنیوالے مرد اور عورتیں اور قرض دینے والے

خدا تعالےٰ کو قرض دینا اچھا خوشی سے اور محبت سے دکھایا جاویگا اونکے واسطے وہ دیا ہوا قرض اور دکھ
اونکے بہت اچھا بدلہ ہے خاصا بزرگ ۱۲ **تفسیر** اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ
الخ کے معنے یہ ہین کہ جن لوگون نے تصدق کیا اور قرض دیا اللہ کو قرض حسنہ تو وہ تصدق اونکے
لیے بڑہایا جاویگا اور قرض جس سے یہ ہے کہ لٹہ دے مال حلال خوشدلی سے اور نیت درست سے مستحق
صدقہ کو اور اجر کریم سے واجب ہے ۱۲ **ملہ** وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ
وَالشُّھَدَآءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْرُھُمْ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝
اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھہ خدا کے اور پیغمبرون اوسکے وہ جماعت وہی ہین صدیق اور شہید
نزدیک پروردگار اپنے کے اونکے لیے ہے مزدوری اونکی اور نور اونکا اور وہ لوگ کہ کافر ہوے اور
جھوٹ گنا ہمارے آیتون کو وہ جماعت دوزخ والے ہین ۱۲ **فتح** اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر
اور سب اوسکے رسولون پر وہی ہین سچے اور ایمان والے اوراحوال بتانیوالے اپنے رب کے پاس اونکو
ہے اوزکا نیک اور اونکی بخشی اور جو منکر ہوے اور جھٹلائین ہماری باتین وہ ہین دوزخ کے لوگ
۱۲ **ملہ** اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین خدا تعالےٰ پر اور اوسکے بھیجے ہوؤن پر اور دلیل کیجیے کسی طرح کا
شک نلائے اور وہ سچے ہین اور گواہی دینے والے ہین خدا کی حضرت پر اور حال کی حالت پر
نزدیک اپنے پروردگار کے تو واسطے اون لوگون کے ہے بدلا اونکے نیک کام اونکا اور روشنی سے اونکے
آگے قیامت مین پاکوزہین اور وہ لوگ جو کافر ہوے اور جھوٹ جانا آیتون کو وہ رہنے والے دوزخ
کے ہین ۱۲ **تفسیر** واسطے ایمان لانے والے اللہ پر اور اوسکے رسول پر اللہ کے نزدیک
تین گروہ صدیقون اور شہیدون کے ہین اور صدیق وہ ہین کہ سبقت لیگئے طرف تصدیق کے اوشہید
وہ کہ شہید ہوے اللہ کی راہ مین اور نور اونکا نور ہے اونکے لیے مزدوری اور نور ہاتھہ مزدوری اور
نور صدیقون اور شہیدون کے حاصل ہونگے ملہ ۱۲ صدیق ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اور شہید ہے عمر رضی اللہ عنہ کا اور صدیقون
ماند ابوبکر اور علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہم مین اور شہید ہین عثمان رضی اللہ عنہ
مخلص مین اور ایک جماعت کے نزدیک والشہداء کا لفظ مبتدا ہے لہم اجرہم خبر ہے اور نورہم
الخ مین اونکی نیکیون پر قیامت کو کوانی ایمان کی دین گے اور نامہ اعمال سے اور اپنا اور
اونکے کوانی دین گے اور بقول بعض کے تمہارے واسطے شہداء ہین ۱۲ **جزو ۲۷** اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ
کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا وَفِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
شَدِیْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ جان لو
زندگانی دنیا کی اہل ہے دہوکہ کی ہے اور آرائش ہے اور اپنی تعریف آپس مین ہے اور ایکدیگر پر
زیادہ چاہنی مال اور اولاد کے مانند مینہ کے کہ خوش کرے کھیتی کرنیوالون کو پھر وہ کھیتی خشک ہوجاوے
زرد دیکھے تو اوسکو پھر وہ چورہ ہوجاوے اور آخرت مین عذاب سخت ہے اور بخشش بھی ہے خدا کی طرف سے

۱۲ قرآن کون کا اشعار استعمال کون نے کیا ۱۲ منہ ج ۱۲ ص ۱۲۵

۱۲ قولہم الصدیقون کل کون نے کیا ۱۲ منہ الصدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ الشہید عمر رضی اللہ عنہ ۱۲ الامام ۱۲ جلالین

اور خوشنودی ہے اور نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر فائدہ کہ باعث فریب کا ہے ۵ فتح ۵ جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کہیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین اور بہتات ڈھونڈنی مال کی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینہ کی جو خوش اگا کسانونکو اور سکا سبزہ اوگنا پھر زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے روندن اور پھیلے گھر مین سخت مار ہے اور معافی بھی ہے اللہ سے اور رضامندی اور دنیا کا جینا تو یہی ہے جنس دغا کی ۵ فائدہ ۵ جانو دنیا سے محبت رکھنے والون کہ مقرر دنیا کی زندگانی تو کہیل ہے اور نکما کام بیحاصل اور ظاہر کا بناؤ اچھا اور بڑائی ہے آپسمین تمکو دنیا کے مال و دولت اور شیخی اور اترانے کی بہت مال اور اولاد پر جو تھوڑے دنونمین وہ کہیل جاتا رہتا ہے اور غم خرابی حاصل ہوتی ہے تو اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے مینہ برستا ہے زمین پر اور سبطرح کا سبزہ اوپھول رنگارنگ اوگنی مین اور بڑھو اسکو خوش کرتا ہے پھر پیچھے کئی دن کے سوکھتا ہے بیمار جانی رہتی ہے پھر دیکھے تو اسی دیکھنے والے اوسی بہار کو زرد مرجھائی ہوئی پھر بعد زردی کے ٹوٹ کر چورہ اور خراب ہوتی ہے ایسا ہی حال دنیا کے مال کا ہے پھر جو کوئی اوسکی محبت اور جمع کرنمین ہمیکا تو اوسی فنا ہے اور آخرتمین جمع کرنیوالیکو بڑا عذاب ہوگا اور جو کوئی مال دنیا کا جمع کریگا اور خدا تعالی کی راہ مین خرچ اور خیر اور خیرات کریگا اوسی بخشش خدا تعالی کی ہوگی اور خوش ہوگا اوس سے خدا تعالی اور نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر جنس دغا کی اور دھوکے کی جو دیکھنی مین اچھی اور دراصل خراب اور نکمی ۵ تفسیر ۵ کہیل ہے مانند کہیل لڑکونکی اور تماشا ہی مانند تماشہ جوانونکی اور بناؤ ہی مانند بناؤ عورتونکی اور بڑائیان کرنی جیسے بڑائی کیا کرتے ہین لوگ ہم مصر اور بہتات ڈھونڈنی تندرستی دھنمالونکی مال اور اولاد کی جیسے فخر کرتے ہین آپسمین مال و اولاد مین مانند مینہ کے جسکی مشابہت دی حال دنیا کو اور جلدی فنا ہو جانی اوسکیکو اور جو دم بدم نقصی اوسکیکے ساتھہ سبزیکے کہ اگا وسے اوسکا مینہ پر قائم اور قوی ہوا اور خوش ہوا اوس سے کافر منکر اللہ کی نعمت کی جو دیتا ہے اللہ اوسکو بسبب مینہ اور اگانیکی پھر بھیجی اللہ اوسپر آفت پس خشک ہو وہ سبزہ اور زرد اور ہو جاوے چورا اوسکی سبزی کے لیے بسبب منکر ہونے اوسکیکے جیسا کہ معاملہ کیا باغ والونکی ساتھہ اور بعضون نے کہا کہ کفار سے مراد کسان ہین اور آخرت مین عذاب سخت ہی یعنے کافرونکو اور بخشش اور خوشنودی ہی مومنون کے لیے یعنے دنیا اور دنیا کی چیزین نہین ہین مگر امور حقیر و ذلیل کہ وہ کہیل ہے اور تماشا اور بناؤ اور آپسمین فخر کرنا اور بہتات ڈھونڈنی مال و اولاد مین اور آخرت مین نہین ہین مگر امور بڑے اور ہماری کہ وہ عذاب شدید ہے اور بخشش اور رضامندی اللہ حمید کیطرف سے اور نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر فائدہ دنیا کا کہ باعث فریب کا ہے یعنے اوسکے لیے کہ رغبت کرے طرف دنیا کے اور اعتماد کرے اوسپر کہا ذوالنون نے کہ اے جماعت مریدونکی نہ طلب کرو دنیا کو اور اگر طلب ہی کرو اوسکو تو نہ دوست رکھو اوسکو اسلیے کہ زاد یعنے توشہ راہ آخرت اوس سے لینا ہوتا ہے اور رہنا اوسکے غیر مین ہے اور جب کہ حقارت بیان کی اللہ تعالے نے دنیا کی اور ناچیز بیان کیا دنیا کے امر کو اور بڑائی بیان کی امر آخرت کی تو رغبت دلاتی آپنے بندونکو اور جلدی کرنیکی طرف پہنچنے اوسچیز کے کہ وعدہ کیا ہے امر آخرت سے کہ وہ مغفرت ہے نجات دینے والے عذاب شدید سے اور مطلب یابی ساتھہ داخل ہونے جنت کے ساتھہ قول اپنے کے سابقوا الی مغفرۃ الخ ۵ مد

زیادہ طلبی مال واولاد مین یعنے مال وغیرہ جلدی زوال پذیر اور غافل کرنیوالے اللہ اور آخرت سے اور موجب محرومی
اور عذاب کے ہین مانند مینہ کے یعنے جیسیکہ مینہ برسنے سے اوگنی چیزین زمین سے اوگتی ہین اور پھر تھوڑے
زمانے مین خشک وشکستہ ہوجاتے ہین ایسہی تازگی دنیا کی جلدی جاتی رہتی ہے اور کچھہ پائدار نہین ہے
اوسپر مغرور ہوکر آخرت سے اور توجہہ الی اللہ سے غافل نہونا چاہیے اور آخرت مین عذاب سخت ہے الخ یعنے
عذاب ہے دین کے دشمنون کے لیے اور مغفرت دوستون کے لیے لیکن دشمنون نے تمام عمر اپنی طلب
دنیا مین اور اعراض مین خدا سے گذاری ہے اور دوستون نے تمام عمر اپنی سچ طلب آخرت اور توجہ الی اللہ کے
اور نہین ہے زندگانی دنیا کی مگر فائدہ ہے کہ باعث فریب ہے یعنے اگر دنیا کا رہنے والا متوجہ طرف اللہ اور
آخرت کے ہو والا مرعۃ الآخرۃ ہے ۞ **بحر** ۞ سَابِقُوٓا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيمِ جلدی کرو طرف بخشش کے جانب خدا سے اور طرف بہشت کے کہ چوڑاو اوسکا مانند چوڑاو آسمان
وزمین کے ہے طیار کی گئی اون لوگونکے لیے کہ ایمان لائے مین خدا اور اوسکے پیغمبرون پر یہ ہے فضل خدا
کا دیتا ہے اوسکو جسے چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل بڑا ہے ۞ **فتح** ۞ دوڑو اپنے رب کی معافی کو اور
بہشت کو جسکا پھیلاؤ ہے جیسے پھیلاؤ آسمان وزمین کا کہی ہے واسطے اونکے جو یقین لائے اللہ پر اور اوسکے +
رسولونپر یہہ بڑائی اللہ کی ہے دیوی جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ۞ **حدید** ۞ دوڑو اپنے رب کی
کی مہربانی کے طرف اور اوسکے بخشش کیطرف یعنے جن کام کا مومنین خدا تعالی کی بخشش اور مہربانی ہے اون
کامونکے کرنے مین جلدی کرو یعنی کرو تو جاؤ کے بہشت مین جسکی چوڑان مانند چوڑان آسمان وزمین
کے ہے پھر ایسی چوڑی بہشت طیار کی ہوئی ہے واسطے اون لوگونکے جو ایمان لائے مین خدا تعالے اور
اوسکے بھیجے ہوون پر یہہ بہشت مین آنا فضل خدا تعالے کا ہے دیتا ہے جسے چاہے اور خدا تعالے صاحب
ہے اور مالک بہت بڑے فضل کا ۞ **تفسیر** جلدی کرو یعنے ساتھہ اعمال صالحہ کے مانند چوڑاو
آسمان وزمین کے ہے کہا ساتھی نے مانند چوڑاو ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کے ہے اگر ملایا جاوے
ایک اونکا ساتھہ دوسرے کیلے اور ذکر کیا عرض کا طول کیلیے کہ جس چیز مین عرض وطول ہوتا ہے تو ملا شبہ
عرض بہت کم ہوتا ہے طول سے پس جب بیان کیا اوسکے عرض کو واضح تو معلوم ہوا اوس سے طول
اوسکا بہت واضح یا مراد ہے عرض سے واضحی اور اس سے رد ہوا قول اوسکا کہ بہشت چونکہ آسمان
پر ہے اسلیے کہ جب وہ ایک آسمان مین ہوئی ساتوین آسمانونمین سے تو نہین ہوئی آسمانون اور زمینون
کے چوڑاو برابر طیار کی گئی الخ آمین دلیل ہے اوپر کہ جنت پیدا ہوچکی ہے یہہ ہے یعنے جو کہ وعدہ کی گئی
ہے مغفرت اور جنت فضل اللہ کا ہے دیتا ہے جسے چاہے کہ وہ مومن ہین اور آمین دلیل ہے اوپر کہ نہین
داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر اللہ کے فضل سے پھر بیان کیا کہ جو چیز ہوتی ہے الہی کے قضاء وقدر
سے ہوتی ہے ساتھہ قول اپنے کے **ما اصاب** ۞ **حدید** ۞ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ
فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ لِّكَيْلَا

۵ رفیق سا اخوا مساعد ملازم ۔ لاقدارکم ۔ الفضل ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۵ قرنے الاعرج غرہ ہوض الخ فیما اصاب من مصیبۃ آیۃ خطالارض فوز الاتی الناسبۃ اللوح وجہ وضح الحال قبوا لہ اللوح قرئن قبل ان نبرا ہا من قبل ان نخلق الانفس ۵

تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتٰکم واللہ لا یحب کل مختال فخور ۝ الذین یبخلون ویامرون الناس
بالبخل ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید ۝ پہنچے کوئی مصیبت زمین مین اور نہ تمہاری جانون مین
مگر کہ لکھی گئی ہے ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اس مصیبت کو تحقیق یہہ کام خدا پر آسان ہے
خبر دی ہمنے تا غم نکھاؤ اوپر چیز کہ گئی تمہارے ہاتھہ سے اور تو خوش نہوؤ ساتھہ اوسچیز کے کہ عطا کی تمکو اور
خدا تعالے دوست نہین رکھتا ہے ہر تکبر کرنیوالے اپنے تعریف کرنیوالے کو ف تحقیق آفت پہنچتی ہے ملک
مین نہ اب تم مین جو نہین لکھی ایک کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اوسکو دنیا مین بیشک یہہ
اللہ پر آسان ہے تا تم غم نکھایا کرو اوپر جو ہاتھہ نہ آیا اور نہ رہجایا کرو اوپر جو تمکو دیا اور اللہ نہین چاہتا ہے
ہر اترانے بڑائی مارنے کو مجھو آپ ندین اور سکھاوین لوگون کو نکو ندیتا اور جو کوئی مونہہ موڑے اللہ آپ ہی بے پروا
سب خوبیون سرایا ف موہ نہین پہنچتی کوئی کسیطرح کی مصیبت اور آفت ملک مین جیسے کال اور آفتین
کھیتی اور پیداوی لوٹ یا چوری ڈاکا اور نہ بیچ مد نہکے تمہارے جیسے بیماری یا محتاجی مفلسی کی یا غم اولاد
اور عزیزونکی مرگ کی مگر لکھا ہوا ہے بیچ لوح محفوظ کے پہلے اون مصیبتون کے پیدا ہونے سے یعنے جو مصیبت
کسی طرحکی کسی پر آتی ہے تو اوس سے پہلے روز خدا تعالے نے لوح محفوظ مین لکھا ہے اوسکے موافق
ہوتا ہے جہان مین بغیر تقدیر کچھہ نہین ہوتا بیشک یہہ لکھنا پہلے روز اور ظاہر ہونا اوسکا اپنے وقت پر خدا
تعالے پر آسان ہے اوسپر کوئی کام مشکل نہین اور یہہ بات تمہین اسواسطے کہی تو تم غم نکھاؤ اوپر اوسکے
جو چیز کہ جاتی رہے تمسے جیسے مال کا نقصان ہو یا عزیز دوست یا ناتے دار یا اولاد فوت ہو یا بیمار ہو
غم تو جانو کہ خدا تعالے کی تقدیر سے یہہ ہوا اور خوشی ہو اور شیخی بڑائی اپنی نجانو اوسچیز سے جو دی ہے تمہین
جیسے مال دولت حسن اور فوج لشکر ایسی چیزونکو نہ سمجھو کہ ہمیشہ رہینگی اور خدا تعالے دوست نہین رکھتا ایسی
شیخی کرنے اترانے والیکو وہ لوگ جو آپ بخیلی کرتے ہین اور لوگونکو بخیلی سکھاتے ہین یعنے نہ آپ خیرات
کرتے اور لوگونکو خیرات کرنیسے منع کرتے ہین اور جو کوئی مونہہ پھیرے نیک کام و خیرات سے تو پھر بیشک
خدا تعالے بے پروا ہے تعریف کیا گیا ہے سب خوبیون بڑائیون کے ساتھہ ف تفسیر خدا تعالے
پر آسان ہے اگرچہ لوگون پر دشوار ہے اور خوشی ہو دیتے جیسے خوش ہوتے ہین متکبر فخر کرنیوالے اترانے
ساتھہ اوسچیز کے کہ دی تمکو یعنے عیب جانا کہ ہر چیز مقدر لکھی ہوئی ہے نزدیک اللہ تعالے کے تو نہین غمگین
ہوؤ کسی چیز کے جاتے رہنے پر اور نہین خوش ہوؤ کسی آنیوالی چیز پر اسلیے کہ جو جانیگا کہ جو چیز گم ہوئی
بحسب تقدیر کے گم ہوئی تو دل کو صبر آجاویگا اور اسیطرح جو جانیگا کہ بعضی بھلائی جو ہمنے مجکو ضرر رہتا
کہ نہین فوت ہوئی بہر حال تو ہمیشہ خوش ہوگا اور اترانیکا نہین وقت پہنچے اوسکے اور ایسا کوئی
نہین ہے کہ خوش نہین ہوتا وقت مصیبت پہنچنے کے اور غمگین نہین ہوتا وقت مصیبت پہنچنے کے ولیکن
لائق یہہ ہے کہ جو خوشی پر شکر اور غم پر صبر پر اوہ غم نہے کہ ہو اوس سے جزع فزع جو خلاف صبر کے ہے
اور بری وہ خوشی ہے کہ ہو اوس سے اترانا سرکشی مین ڈالنے والا غافل کرنے والا شکر سے اور خدا تعالے
دوست نہین رکھتا اسلیے کہ جو خوش ہوگا دنیا کے نصیبے پر اور پھولیگا اپنے نفس مین اترا ویگا اور تکبر کریگا

ف ۱ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی آیتون کے ترجمہ مین اور خود قرآن کریم کے مضمون مین اور لوگونکو سمجھانے کے لیے کہ تمہین اور خود لوگون کو خدا کی مخلوق سے کیا برتاؤ کرنا چاہیے بہت سی باتین زائد بھی لکھی جاتی ہین اور یہ کچھہ ناجائز نہین ہے

ف ۲ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی آیتون کے ترجمہ مین اور خود قرآن کریم کے مضمون مین اور لوگونکو سمجھانے کے لیے کہ تمہین اور خود لوگون کو خدا کی مخلوق سے کیا برتاؤ کرنا چاہیے بہت سی باتین زائد بھی لکھی جاتی ہین اور یہ کچھہ ناجائز نہین ہے

ف ۳ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی آیتون کے ترجمہ مین اور خود قرآن کریم کے مضمون مین اور لوگونکو سمجھانے کے لیے کہ تمہین اور خود لوگون کو خدا کی مخلوق سے کیا برتاؤ کرنا چاہیے بہت سی باتین زائد بھی لکھی جاتی ہین اور یہ کچھہ ناجائز نہین ہے

لوگون پر الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ خبر ہے مبتدا محذوف کی یا بدل ہے کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ سے گویا یون فرمایا اللہ تعالے نے کہ نہین دوست رکھتا اونکو کہ بخل کرتے ہین مراد یہ ہے وہ لوگ جو خوش ہوتے ہین ازراہ تکبر کے جب دی جاتی ہین مال اور نصیبا دنیا کا پس مغرور کرتا ہے وہ اونکو اور بخیل کر دیتا ہے اللہ کے حقوق سے کہ زکوۃ وغیرہ بھی نہین دیتے وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ یعنے رغبت دلاتے ہین اپنے غیر اونکو بخل کرنے پر وَمَنْ یَّتَوَلَّ اور جو کوئی موہنہ موڑتا ہے خرچ کرنے سے اور اللہ کے حکمون سے اور ممنوعات کرتا ہے کہ وہ عم کرتا ہے فوت ہونیوالی چیز دنیا اور اتراتا ہے مال و دولت پر فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْغَنِیُّ یعنے بلاشبہ اللہ بے پروا ہے سب مخلوقات سے پس ایسے شخص مذکور سے کیون نہ بے پروا ہو اَلْحَمِیْدُ تعریف کیا گیا ہے اپنے افعال مین ۸ ہلے نے نیاز یعنے بے پروا ہے کہ نا ایمان لانا اور نہ خرچ کرنا کسیکا اوسکو ضرر نہین کرتا ضرر نہ خرچ کرنیوالا اور کفر کا بخیل اور کافر پر ہے ۸ تنبیہ اس آیۃ شریفہ سے یہہ معلوم ہوا کہ ہر مصیبت پر صبر کرے اور ہر نعمت پر شکر کرے نہ مصیبت پر جزع فزع کرے اور نہ نعمت کے ملنے پر اترا دے جانے کہ جو کچھہ ہوتا ہے پہلے ہی مقدر ہو چکا ہے وہی ظہور مین آتا ہے پس اس وعدے ثواب کے بہت مین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ خَیْرٌ آخر تک یعنے عجب حال ہے مومن کا کہ بلاشبہ سب کام بہتر ہین اوسکے لیے اور نہین ہے یہہ کسیکے لیے مگر مومن ہی کے لیے ہے اگر پہنچے اوسکو خوشی شکر کرے پس ہووے شکر بہتر اوسکے لیے اور اگر پہنچے اوسکو ضرر صبر کرے پس ہووے صبر بہتر اوسکے لیے اور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ الخ یعنے مومن قوی بہتر ہے اور بہت پیارا ہے اللہ تعالے کے نزدیک مومن ضعیف سے اور ہر مسلمان مین ہہلائی ہے حرص کر اوسچیز پر کہ نفع دے تجکو یعنے امر دین پر اور مدد مانگ اللہ سے اور مت تہک عمل خیر سے اور اگر پہنچے تجکو کچھہ مصیبت پس مت کہہ اگر تحقیق مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا اور ایسا ولیکن کہہ مقدر کیا اللہ نے اور جو چاہا کیا اسلیے کہ لفظ لو یعنے اگر کا کھولتا ہے عمل شیطان کا ف اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلزَّہَادَۃُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ الخ یعنے بے رغبتی دنیا مین نہین ساتھہ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھہ ضائع کرنے مال کے ولیکن بے رغبتی دنیا مین یہہ ہے کہ نہووے تو ساتھہ اوسچیز کے کہ تیرے ہاتھہ مین ہے زیادہ اعتماد کرنیوالا اوسچیز سے کہ اللہ کے ہاتھہ مین ہے اور یہہ ہے کہ ہووے تو ثواب مصیبت مین جب پہنچے تجکو جیسا رغبت رکھتا ہو اگر پہنچے تجکو خلق کہا ابن عباس رض نے کہ تہا مین پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایکدن پس فرمایا یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ الخ یعنے اے لڑکے نگاہ رکھہ حق اللہ تعالے کا محفوظ رکھیگا تجکو اللہ تعالے یعنے دنیا اور آخرت کی برائیون سے نگاہ کر اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا تو اوسکو سامنے اپنے ف اور جب مانگے تو تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگے تو تو مانگ اللہ ہی سے اور جان لے کہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہون تیرے نفع دینے پر ساتھہ کسی چیز کے تو نہین نفع دینگے تجکو مگر ساتھہ اوسچیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون سب تیرے ضرر پہنچانے پر ساتھہ کسی چیز کے تو نہین ضرر پہنچا وین گے تجکو مگر ساتھہ اوسچیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجپر اوٹھائی گئے قلم اور خشک کیے گئے صحیفے ف اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ آدَمَ رِضَاہُ

بما قضی اللہ لہ یعنے نیک بختی ابن آدم کے سے ہی راضی ہونا ساتھہ اوسیکے کہ تقدیر کی ہے اللہ نے اوسکے
لیے اور بدبختی ابن آدم لیے ہی چھوڑنا اوسکا خیر چاہنے کو اللہ سے اور بدبختی ابن آدم کیسے ہی غصے ہونا اوسکا
ساتھہ اوسیکے کہ مقدر کی ہے اللہ تعالے نے اوسکے لیے ۵ مشکوٰۃ کیا خوب کہا ہے ایک بزرگ نے
کہ تمام احوال اور اوقات آدمی کے چار چیزوں سے باہر نہین ہین نعمت ہے یا بلا طاعت ہی یا معصیت پس
بندکو نعمت پر شکر کرنا چاہئے اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اللہ کیطرف سے جانے اور معصیت مین توبہ
کرنی ۵ فخر ۵ اور یہہ ہی اس آیہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ تکبر و فخر اور بخل نکرنا چاہئے چنانچہ حدیث شریف
مین براے ان خصلتونکی بہت آئی ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا یدخل الجنۃ من کان فی
قلبہ مثقال ذرۃ من کبر الخ یعنے نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو اوسکے دلمین برابر ذرہ
کے تکبر پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک آدمی دوست رکھتا ہے یہہ کہ ہون کپڑے اوسکے اچھے اور
جوتی اوسکی اچھی فرمایا آپ نے ان اللہ جمیل یحب الجمال دوست رکھتا ہے زینت کو تکبر باطل کرنا حق کا ہے
اور حقیر جاننا لوگونکا ۵ اور فرمایا کیا نہ خبر دونمین تمکو بہشتی کی کہ وہ ہر ضعیف و حقیر ہے ۵ اگر قسم کہا ہے اللہ
پر تو البتہ سچ کرے اللہ اوسکو کیا نہ خبر دونمین تمکو دوزخی کی کہ وہ ہر جھگڑالو اترانا تکبر کرنیوالا ہے ۵ اور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری الخ یعنے بزرگی ۵ اپنی
چادر میری ہے اور بزرگی صفاتی ازار میری ہے ۵ پس جھگڑینگے مجھسے ایک ہی ہنمین سے داخل کرونگا اوسکو
ان جہنم مین ۵ اور فرمایا ہمیشہ آدمی دور کھینچتا ہے اپنے نفس کو یہان تلک کہ لکھا جاتا ہے متکبرونمین اور
فرمایا اوٹھائے جاوینگے متکبر مانند چیونٹیونکے دن قیامت کے آدمیونکی صورت مین ۵ ڈھانکیگی اونکو
خواری ہر جگہسے ہانکے جائینگے طرف قید خانہ کے کہ دوزخمین ہے نام ہے اوسکا بولس غالب ہوگی
اونپر آگ آگ ۵ پلائی جاوینگے عصارہ دوزخیونکے سے کہ طینۃ الخبال ہے ۵ اور فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال الخ یعنے برا بندہ ہی وہ بندہ
اپنے کو اچھا جانا اور تکبر کیا اور بھول گیا کبیر متعال کو یعنے اللہ کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ تکبر کیا لوگونپر اور
حد سے بڑہ گیا اور بھول گیا جبار اعلی کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ بھول گیا امور دین کے اور مشغول ہوا عقائد
باطلہ مین اور بھول گیا قبر دان اور پوسیدگی کو خاک مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ تکبر کیا اور حد سے بڑہ گیا
اور بھول گیا ابتدا اپنی اور انتہا اپنی ۵ برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا ساتھہ عمل آخرت کے برا بندہ
ہے وہ بندہ کہ فریب دیتا ہے اہل دین کو ساتھہ شبہات کے ۵ برا بندہ ہے وہ بندہ کہ طمع لیجاتی ہے اوسکو
اہل دنیا کے دروازے پر برا بندہ ہے وہ بندہ کہ حرص رغبت دنیا کی دلیل کرتی ہے اوسکو ۵ اور
کہا حضرت عمر نے احمال مین کہ وہ منبر پر تھے یا ایہا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من تواضع للہ رفعہ اللہ الخ یعنے اے لوگون تواضع کرو اسلیے کہ تحقیق مینے سنا ہے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی تواضع کرے لوگون سے اللہ کی رضامندی کے لیے بلند
کرتا ہے اللہ تعالے مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دلمین حقیر ہے اور لوگونکی آنکھونمین ۵ بڑا ہے اور جو کوئی تکبر کرے

پست کرتا ہے اور کبھی قدر اللہ پس وہ لوگوں کی آنکھوں میں حقیر ہے اور اپنے دل میں بڑا ہے یہاں تک کہ بالآخر وہ خوار ہوتا ہے لوگوں کے نزدیک کتے سے زیادہ یا فرمایا سور سے زیادہ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ثَلٰثٌ مُنْجِیَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ الخ یعنے تین چیزیں نجات دینے والیں ہیں عذاب سے اور تین چیزیں ہلاک کرنے والیں ہیں آخرت میں پس اسپر نجات دینے والی چیزیں پس تقوے اللہ کا ہے باطن و ظاہر میں ف۱ اور بات سچ خوشی اور ناخوشی میں ف۲ اور میانہ روی تونگری اور محتاجگی میں اور اسپر ہلاک کرنیوالی چیزیں پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہے ف۳ اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس اپنے کے ف۴ اور یہ خصلت بہت بری ہے تینوں خصلتوں میں ۵ مشکوۃ حضرت شیخ سعدی تکبر کی مذمت میں فرماتے ہیں ؎ تکبر مکن زینہار ای پسر + کہ روزی زدستش برآئی بسر + تکبر زدانا بود ناپسند + غریب آید انمعنی از ہوشمند + تکبر بود عادت جاہلان + تکبر بنا بد زصاحبدلان + تکبر عزازیل را خوار کرد + بزندان لعنت گرفتار کرد + کسی را کہ حصلت تکبر بود + مرش پر غرور از تصور بود + تکبر بود مایۂ مدبری + تکبر بود اصل بدگوہری + اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَتَکَبَّرُ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ الخ یعنے بندہ کبھی تکبر کرتا ہے یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے جبارین میں پس اصابہ کرتا ہے جو اصابہ کرتا ہے جبارین کو پس ہوتا ہے جبارین میں اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ کِبْرٍ الخ یعنے نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہے دل اسکے میں وزن ذرے کے برابر تکبر سے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ یَّوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ الخ یعنے نہیں کوئی دن کہ صبح کرتے ہیں اوسمیں بندے مگر دو فرشتے اور پکارتے ہیں پس ف۵ کہتا ہے ایک اونکا یا اللہ دے تو خرچ کرنیوالے کو عوض اور کہتا ہے دوسرا یا اللہ دے تو ممسک کو تلف ف۶ اور فرمایا اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ الخ یعنے سخی قریب ہے اللہ تعالے سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگوں سے دور ہے آگ سے اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے قریب ہے دوزخ سے اور البتہ جاہل سخی بہت محبوب ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے اور فرمایا خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ الخ یعنے دو خصلتیں نہیں جمع ہوتیں مؤمن کامل میں ایک بخل اور دوسری بدخلقی ف۷ اور فرمایا لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الخ یعنے نہیں داخل ہوگا بہشت میں یعنے اول بار فسادی اور نہ بخیل اور نہ احسان رکھنے والا اپنے دیکر جو احسان جتاوے

۶ مشکوۃ حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎ بخیل ایچہ باشد تونگر بمال + بخواری بخواہد شدن پائمال + کہ شیران زاموال برخوردند + بخیلان غم سیم و زر میخورند + لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَ

اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ تحقیق بھیجے ہمنے پیغمبر اپنے ساتھ نشانیوں ... واضح کے اور اوتاری ہمنے ہمراہ اونکے کتاب اور ترازو تا عمل کریں لوگ ساتھ انصاف کے اور اوتارا ہمنے لوہے کو بسبب اوسکے جنگ سخت ہے اور منفعتیں اور ہیں لوگوں کے لیے اور تو کہ جانے خدا اوسکو کہ مدد کرے خدا کی غائبانہ اور اوسکے رسولوں کی تحقیق خدا توانا غالب ہے ۶ فتح ۶ ہمنے بھیجے ہیں اپنے رسول نشانیاں دیکر اور اوتاری اونکے ساتھ کتاب اور ترازو کہ لوگ سیدھے رہیں انصاف پر اور ہمنے اوتارا لوہا اوسمیں سخت لڑائی ہے اور لوگونکے کام چلتے ہیں اور تا معلوم کرے اللہ کون مدد

ف ۱ باطن کا ظاہر کے موافق ہونا یہ ہے کہ جو کچھ ظاہر میں کرتا ہے دل سے بھی اسکو اچھا سمجھتا ہو ف ۲ یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر کرے ف ۳ یعنی نفس کی خواہش پر چلنا ہلاک کرنیوالی چیز ہے ف ۴ یعنی اپنے کو بڑا سمجھنا ہلاک کرنیوالی چیز ہے ف ۵ یعنی فرشتہ ف ۶ یعنی اسکا مال ضائع کر ف ۷ یعنی بدخلقی بھی ہلاک کرنیوالی چیز ہے

کرتا ہے اوسکی اور اوسکے رسولونکی بے دیکھے بیشک اللہ زور آور ہے زبردست ۲۶ ہم نے بیشک بھیجے
ہیجا اپنے پیغمبر وںکو ساتھہ نشانیون اور معجزون کے اور اوتاری ہمنے اون پیغمبرون کے ساتھہ کتاب اور
ترازو تو قائم رہین لوگ انصاف پر ۲۵ اور کتاب اور ترازو کے اور نیچے بھیجے ہمنے لوہا جو لوہے مین سے اوسکا
اسباب سخت زور آور ہتیار ہوتا ہے جو ہتیار سب او سے بنتے ہین اور فائدہ ہے لوگونکو اوس سے بہت
طرحکا دشمن کے مارنیکا ہی اور دشمن سے بچنے کا جیسے خود اور زرہ اور سوداگری اور لوہا بھی ہتیارون
کے بنانیکو اسواسطے کہ تو جانلے اور آزماوے خدا تعالے لگکون مدد اور رہبری کرتا ہے اوسکے دین کی اور اوسکے
پیغمبرون کی بغیر دیکھے ہوے بیشک خدا تعالے دین کے دشمنون پر بڑا زور آور غالب قوت رکھنیوالا ہے
۲۶ تفسیر مراد رسل سے ملائکہ ہین کہ انبیا کے پاس بھیجے ساتھہ دلیلون اور معجزون کے اور
اوتاری ہمنے ساتھہ اونکے کتاب یعنے وحی اور بعضون نے کہا کہ رسل سے مراد یہی انبیا اور رسول ہین
اور اول قول اولی ہے کیونکہ فرمایا منہم یعنے ساتھہ اونکے اسلیے کہ انبیاء پر کتابین اوترین ہین نہ ساتھہ
اونکے اور ترازو منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے ساتھہ ترازو کے اور دی نوح علیہ السلام
اور کہا کہ حکم کر اپنے قوم کو کہ تولین اس سے یقوم الناس تو کہ معاملہ کرین بالتسمین لیز دین مین بالقسط
یعنے ساتھہ عدل کے اور نہ ظلم کرے کوئی کسی پر اور اوتارا ہمنے لوہے کو کہا ہے بعضون نے کہ اوتری
آدم علیہ السلام جنت سے پانچ چیزین لوہیکی ساتھہ یکے سندان اور سندان اور کدال اور ہتوڑا اور سنڈاسی
اور بعضون نے کہا کہ اونکے ساتھہ پہاوڑہ اور بیلچہ ہی تہا اور حسن بصری سے منقول ہے کہ انزلنا الحدید
یعنے خلقناہ کے ہے یعنے پیدا کیا ہمنے لوہیکو اور بعضون نے کہا یہہ معنی ہین کہ نکالا ہمنے لوہیکو کانون مین
سے اور منفعتین اور من الخ کہ اکثر چیزین لوہیکی افزارون سے بنتے ہین اور اکثر چیزون مین لوہا لگتا
ہے اور لیکو کہ جانلے خدا الخ یعنے تاکہ معلوم کرے خدا تعالے کہ کون مدد کرتا ہے اللہ کی اور اوسکے رسول
کی ساتھہ بیانے تلوارون اور نیزون اور تمام ہتیارونکے اور ڈھہ جہاکر نکو دشمنان دین سے اللہ غالب آتا ہے
اللہ دنیا مین کہا ابن عباس نے یعنے نہ ولا یضرہ یعنے مدد کرین اللہ کے اسکا لیکن یہ ہمیں اوسکو تو تا ہی کہ دفع کرتا ہی اپنی قوت سے خوف
کافرون کا غالب ہی کہ اپنی عزت سے دین کے مددگار دنکا رعب دوبدبہ ظاہر کرتا ہے ۲۷ اور مناسبت
درمیان ان تین چیزون کے یہہ ہے کہ کتاب قانون شریعت ہے اور دستور احکام دینیہ کی بیان
کرتی ہے راہین ہدایت اور عہدونکی اور متضمن ہے تمام احکام اور حدود کو اور حکم کرتی ہے عدل احسان
کا اور منع کرتی ہے بغاوت و سرکشی سے اور ہونا عدل کا اور بچنا ظلم سے ہوتا ہے ساتھہ ایسے آلہ کے کہ وہ
ہوتا ہے بسبب اوسکے معاملہ آپسکے لین دین کا اور حاصل ہوتا ہے بسبب اوسکے عدل و مساوات آپسکی
اور وہ ترازو ہے اور یہہ بھی معلوم ہے کہ کتاب جامع اللہ تعالے کی حکمونکی اور آلہ کہ موضوع ہے واسطے
برابر ہونے معاملہ آپسکے سوا اسکے نہین کہ لگاتے ہین سبکو اپنے اتباع پر ساتھہ تلوار کے کہ جو حجت اللہ کی
ہے منکرون کے لیے اور وہ تلوار لوہیکی بنتی ہے کہ جسکو وصف کیا ساتھہ باس شدید کے یعنے قتال کے
۲۷ مدینہ ج اوتاری ہمنے ساتھہ اونکے کتاب اور ترازو کہا ہے علمانے کہ اوتارا میزان کا حضرت نوح علیہ السلام

کے عہد میں ہوا اور بقول بعض کے مراد حکم کرنا ساتھ عدل کے ہے اسمیں اور اوتارا ہمنے لوہیکو اُتر نا کہا یہان بمعنے انشا کرنا کے ہے یعنے پیدا کیا ہمنے لوہے کو اور بأس شدید یہہ ہے کہ اوس سے آلات حرب کے بنا دین اور دنیا سے محفوظ رہین اور لڑائی مین کام آوین اور منافع لوہے کے بیشمار اور ظاہر ہین کہ کوئی صنعت بدون لوہے کے اوزار کے تمام نہین ہوتے اور مراد یہ علم سے دیکھنا ہے بلکہ متمیز کرنا لوگونمین اوسکو کہ مددین کی اور رسولونکی کرے لوہے کی ہتیارون سے درحالیکہ نہ دیکھا اوسکو آخرت کو نہین دیکھا بلکہ ایمان لانیوالا بالغیب ہے ۵ **جزء ۲۷**

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ

اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو اور ابراہیم اور رکھی ہمنے اونکے اولاد مین پیغمبری اور کتاب پس بعض اونمین سے ہدایت پانیوالے ہین اور بہت اونمین سے بدکار ہین ۵ **فتح** ۵ اور ہمنے بھیجی نوح اور ابراہیم اور رکھی دونون کے اولاد مین پیغمبری اور کتاب پھر کوئی اونمین راہ پر ہے اور بہت اونمین بیحکم ہین ۵ **مو** ۵ اور بیشک ہمنے بھیجا نوح نبی کو اور ابراہیم نبی کو اور رکھی ہمنے دونون کی اولاد مین پیغمبری جو اون دونون کی اولاد سے بہت پیغمبر پیدا ہوے اور دی اون پیغمبرونکو کتاب پھر اونکی امت مین سے ہتھوڑی راہ دین اسلام کے پانیوالے ہوے اور بہت اونکی امت مین سے باہر نکل گئے حکم سے پیغمبر ونکے اور کتاب کے جو نہانا ہمنون نوسو کا دہوے ۵ **ع ۷**

تفسیر خاص نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو اسلیے ذکر کیا کہ یہہ دونون باپ ہین انبیا علیہم السلام کے اور کتاب سے وحی مراد ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ کتاب سے مراد ہے لکھنا ساتھ قلم کے تعلق فہم کے اپنے اونکی ذریت مین سے یا امت مین سے ۵ **مد** ۵ کتاب یعنے چار دن کتابین توراۃ اور انجیل اور زبور اور قرآن پس یہہ کتابین ابراہیم علیہ السلام کی ذریت کو ملین ۵ **ج** ۵ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ

ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ پھر پیچھے بھیجے ہمنے پیچھے اونکے پیغمبر اپنے اور پیچھے سے لائے ہم عیسی بیٹے مریم کو اور دی ہمنے اوسکو انجیل اور رکھی ہمنے اوسکے تابعدارونکے دلمین مہربانی اور نخشایش اور گوشہ نشینی کہ آپ پیدا کیا تھا اوسکو ہمنے فرض نہین کی تھی اونپر لیکن اختراع کی واسطے طلب کرنے خوشنودی خدا کے پس رعایت اوسکی نکی حق رعایت کرنے اوسکی پس عطا کی ہمنے اونکو کہ ایمان لائے اونمین سے یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر مزدوری اونکی اور بہت اونمین سے بدکار ہین ۵ **فتح** ۵ پھر بھیجے پیچھے ہمنے اونکے پیچھاڑی پر اپنے رسول اور پیچھے بھیجا عیسی مریم کا بیٹا اور اوسکو دی انجیل اور رکھے اوسکے ساتھ چلنے والونکے دل مین نرمی اور مہر اور ایک دنیا چھوڑنا اونہون نے یہہ نکالا تھا اونپر نہ لکھا تھا مگر چاہنے کو رضامندی اللہ کی پھر نہ نباہا اوسکو جیسا چاہیے نباہنا پھر دی ہمنے اونکو جو ایمان دار تھے اونکا نیک اور بہت اونمین بے حکم ہین ۵ **مو** ۵ پھر پیچھے سے لائے ہم اوپر نشانیون اور چلن اون پیغمبرون کے اپنے رسولونکو جیسے حضرت نوح کے پیچھے حضرت ہود اور حضرت صالح نبی پیدا ہوئے اور بعد حضرت ابراہیم کے حضرت اسحٰق اور اسمٰعیل اور یعقوب اور اونکی اولاد اور اون سبکے پیچھے لائے ہم عیسی بیٹے مریم کو اور دی ہمنے عیسے نبی کو انجیل

ع ۷ قال کیا تمکو اُتارا ۲۷ وہ دونون علیم ذوالجلال ۲۷ اور سلیمان ۲۷ پھر قوی ۲۷ اور کہ ۲۷ دنیا خاصا ۲۷ تمام ۲۷ خلقی ۲۷ تم ۲۷ ۲۷ ۲۷

اور ڈالی ہمنے دلونمین جو پیچھے چلے اور پیروی کی حضرت عیسٰی کے دین کی مہربانی اور بخشش اپنیمین اور رہبانیت
جو نہیں نے مخت بہاری اور مشقت متکل دین مین پیدا کی اپنے اوپر آپ اپنی خوشی سے جو نہ لکھی تھی اور نہ فرض کی تھی
ہمنے وہ مشقت اونپر جو اچھا کھانا پینا پہنا آرام سے رہنا سب چھوڑا تھا اونہون نے واسطے خوش ہونے خدا تعالے
کے پھر نہ دہیان مین رکھا خدا تعالی کی خوشی کو جیسا کہ دہیان مین رکھنا چاہتا تھا جو بعضون نے اونمین
سے عیسی کو خدا تعالی کا بیٹا کہا اور توبہ نکی اسبات سے اور بعضے درست ایمان پر رہے جو آخری زمانہ کے
پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے پھر دیا ہمنے اونکو جو ایمان لائے عیسی پیغمبر کی امت سے بدلا اونکے
ایمان لانیکا اور بہت عیسی نبی کی امت .... باہر نکل گئے انجیل کے حکم سے ۲۷ **تفسیر** رأفة
محبت اور نرمی ورحمة مہربانی اپنے بھائیون پر جیسا کہ فرمایا نبی علیہ السلام کے اصحاب کی صفت مین
رحماء بینھم رہبانیة یعنے بے رغبت ہوکر جا بیٹھنا پہاڑون مین بہانک کر فتنہ سے دین مین خالص
کر کر اپنی جانونکو عبادت کے لیے فما رعوھا الخ پس نہ رعایت کی حق رعایت اوسکیطرح جیسکہ واجب ہوتے
ہے نذر کرنیوالے پر رعایت نذر اپنی کی اسلیے کہ وہ عہد کرنا ہے ساتھہ اللہ کے نہین درست ہی توڑنا اوسکا پس
عطا کی ہمنے مزدوری اونکو کہ ایمان لائے اونمین سے یعنے محبت و رحمة والونکو جنھون نے اتباع کیا عیسی
علیہ السلام کا اور جو ایمان لائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور بہت اونمین سے بدکار ہین یعنے کافر ہین
۲۷ پس رعایت اوسکی نکی حق رعایت اوسکیطرح بلکہ ضایع کیا اوسکو اور رکافر ہوے ساتھہ
دین عیسے کے اور یہودی ہوے اور اپنے بادشاہون کے دین مین آئے اور ساتھہ تثلیث کی قائل ہوئے
اور بعد اوسکے انکار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا یا قلیل اونمین سے ایمان لائے جیسکہ خدا تعالے
فرماتا ہے فآتینا الذین آمنوا الخ اور رہبانیت اونکی یہ تھی کہ ایک جماعت عیسی علیہ السلام کی امت مین
سے بعد جانے عیسی کے آسمان پر اونکے دین پر ثابت رہی اور اونکی امت مرتدہ مین سے الگ ہوکر پہاڑون
مین چلے گئے اور ریاضت اور کار دشوار اختیار کیے کہ اچھا کھانا پینا اور لباس اور نکاح کرنا ترک کیا پس
اونکے حق مین فرمایا فآتینا الذین آمنوا منھم الخ اور جو کہ کافر ہوگئے اونکے حق مین فرمایا وکثیر منھم فاسقون
اور ایک قول یہ ہے کہ آمنوا منھم وہ ہین کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے زمانہ تک اوس رہبانیت پر رہے
اور پھر ہمارے پیغمبر علیہ السلام پر ایمان لائے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ رہبانیت میری امت
کی ہے ہجرة اور جہاد اور روزہ اور نماز اور حج اور عمرہ اور تکبیر بلندیون پر کہنے رواہ فی المعالم اور اشتقوا
سے منع فرمایا اور کہا لا رہبانیة فی الاسلام یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم کفلین
من رحمتہ ویجعل لکم نورا تمشون بہ ویغفر لکم واللہ غفور رحیم ۵ ای وہ لوگون کہ ایمان
لائے یعنے اسلے پیغمبرون پر ڈرو خدا سے اور ایمان لاؤ اوسکے پیغمبر پر یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر تا دیوے
تمکو دو حصے اپنی رحمت سے اور دیوے تمکو ایک نور کہ راہ چلو ساتھہ اوسکے اور تو بخشے تمکو اور خدا بخشنے والا
مہربان ہے ۵ **فتح** ۵ ای ایمان والون ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اوسکے رسول پر دیوے تمکو دو حصے
اپنی مہر سے اور رکھدے تم مین روشنی جسکو لیے پھرو اور تمکو معاف کرے اور اللہ معاف کرنیوالا ہی مہربان ہے

۲۷ یعنے مہربان ہوتو ہم بھی ۱۲
۲۷ قولہ رہبانیة ابتدعوھا الخ
یعنے انھون نے اللہ کے واسطے
اپنے اوپر سختی کی تھی
اللہ نے نہین فرض کی تھی
اونپر لیکن انھون نے
اپنی خوشی سے
اختیار کی تھی
اللہ نے
فرض نہین کی تھی
اونپر لیکن
انھون نے
اپنی خوشی سے
اختیار کی تھی
۲۷ یعنے اس
رسول پر ایمان لاؤ
جو تمھارے
پاس آیا ہے
اور اسکے
ساتھہ ہو
جو تمھارے
پاس ہے ۱۲

ف۱ موضح اے وہ لوگون جو تم ایمان لائے اگلے پیغمبرون پر درو خدا تعالے سے اور ایمان لاؤ محمد صلعم جو بھیجا ہوا خدا تعالی کا ہے تو دیوے خدا تعالے تمکو دو حصہ ثواب کا اپنی بخشش سے ایک حصہ ثواب اگلے پیغمبرون پر ایمان لانیکا اور ایک حصہ ثواب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا اور کرے واسطے تمہارے روشنی کو ایمان کے جو اوس روشنی مین چلوگے صراط پر اور بخشے تمکو تمہارے گناہ اور خدا تعالے بخشنیوالا مہربان ہے ایمان لانے والونپر ف۲ **عہ تفسیر** یا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا خطاب ہے اہل کتاب کو اور دیوے تمکو ایک نور یعنے دن قیامت کے اور یہہ نور وہی ہے جو ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالے کے اس قول مین یَسْعٰی نُوْرُھُمْ ف۳ **ملا** کہا ہے مفسرون نے جب آیۃ اُولٰٓئِکَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَھُمْ مَرَّتَیْنِ نازل ہوئی تو اہل کتاب نے مسلمانون سے کہا کہ جو کوئی ہم مین سے تمہاری کتاب پر ایمان لائے اوسکو دوسرا ثواب ملیگا اور جو کوئی ایمان نہ لاوے اوسکو ایک ثواب اوپر ایمان لانے اگلی کتابون کے ہوگا جیسا کہ تمکو اوپر ایمان لانے اپنی کتاب کی ہے پس فضیلت تمہاری ہم پر کیا ہے یہہ آیۃ اوتری یا اَیُّھَا الَّذِیْنَ ف۴ **لئلا** یَعْلَمَ اَھْلُ الْکِتٰبِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ خدا تعالے نے اسمقدمہ کی خبر دی تو جانین اہل کتاب کہ وہ قادر نہین ہین کسی چیز پر فضل خدا سے اور جانین کہ فضل خدا کے ہاتھہ ہے دیتا ہے اوسکو جس کسی کو چاہتا ہے اور خدا صاحب فضل بڑا ہے ف۵ **ملا** تا نہ جانین کتاب والے کہ پا نہین سکتے کچھہ اللہ کا فضل اور یہہ کہ بزرگی اللہ کے ہاتھہ ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ف۶ **مو** تو جانین یہود و نصاری اسبات کو کہ ہرگز قدرت نہ پاوین کسی چیز پر خدا تعالے کے فضل کے انواع سے جو توفیق ایمان کی بے فضل خدا تعالے کیسے نہ پاسکین اور چیز خدا فضل کرے اوس سے ذرا بھی نہ سکین خدا تعالے کا فضل اور بخشیب فضل ہاتھہ مین خدا تعالے کے ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالی صاحب ہے بڑے فضل کا ف۷ **عہ تفسیر** لِئَلَّا یَعْلَمَ کے معنی ہین لِیَعْلَمَ یعنے تو کہ جانین اہل کتاب جو کہ مسلمان نہین ہوے ہین یہہ کہ نہین پہنچین کے کسی چیز کو فضل اللہ کے سے کہ دو حصہ ثواب ملتا ہے اور مطلب یاب ہونا اور مغفرۃ ہونی اسلیے کہ وہ نہین ایمان لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس نہین نفع دیگا اونکو ایمان لانا اگلے رسولونپر اور نہین حاصل ہوگا اونکو فضل کسی اور فضل اللہ کے ہاتھہ ہے یعنے اوسکی ملک و تصرف مین ہے ف۸ **ملا** لِئَلَّا یَعْلَمَ اے اَعْلِمُکُمْ بِذٰلِکَ لِیَعْلَمَ یعنے معلوم کروا تمکو یہہ کہ تو جانین اہل کتاب یعنے توریۃ والے یعنے یہود کہ جو ایمان نہین لائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ وہ نہین قادر مین اوپر کسی چیز کے فضل اللہ کے سے خلاف زعم اپنے کے کہ وہ گمان کرتے مین کہ ہم دوست اللہ کے اور پسندیدہ اوسکے ہین دیتا ہے جسکو چاہے پس دیا مومنون کو انمین سے ثواب دوگنا جیسا کہ اوپر گذرا ف۹ **جلالین** آیا ہے کہ ایک جماعت اہل کتاب مین سے بامید دوہرے ثواب ملنیکے ایمان محمد علیہ السلام پر لائے اور ایمان نہ لانیوالون نے اوپر حسد کیا آیۃ لِئَلَّا یَعْلَمَ نازل ہوئی یعنے خدا نے کہا دوسرا ثواب دیگا تا نہ ایمان لانے والے اہل کتاب کے جانین کہ کسی چیز پر قدرت نہین رکھتے خدا جسکو چاہے فضل

ف۱ ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین اگلے رسولون پر اور ایمان لائے ہین محمد صلعم پر دو حصہ ثواب کے اور ایک حصہ ثواب کا ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین اگلے رسولون پر اور ایمان نہین لائے ہین محمد صلعم پر

ف۲ یعنے ایمان لانے والے اگلے رسولون پر اور محمد صلعم پر

ف۳ یعنے روشنی کو ایمان کے جو اوس روشنی مین چلوگے صراط پر

ف۴ یعنے تا نہ جانین اہل کتاب کہ وہ قادر نہین ہین کسی چیز پر فضل خدا سے اور جانین کہ فضل خدا کے ہاتھہ ہے دیتا ہے اوسکو جس کسی کو چاہتا ہے

ف۵ یعنے تا نہ جانین اہل کتاب کہ نہین پا سکتے کچھہ فضل اللہ کا اور یہہ کہ بزرگی اللہ کے ہاتھہ ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے

ف۶ یعنے تو جانین یہود و نصاری اسبات کو کہ ہرگز قدرت نہ پاوین کسی چیز پر خدا تعالے کے فضل کے انواع سے جو توفیق ایمان کی بے فضل خدا تعالے کیسے نہ پاسکین اور چیز خدا فضل کرے اوس سے ذرا بھی نہ سکین خدا تعالے کا فضل اور بخشیب فضل ہاتھہ مین خدا تعالے کے ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدا تعالی صاحب ہے بڑے فضل کا

ف۷ یعنے تو کہ جانین اہل کتاب جو کہ مسلمان نہین ہوے ہین یہہ کہ نہین پہنچین کے کسی چیز کو فضل اللہ کے سے کہ دو حصہ ثواب ملتا ہے اور مطلب یاب ہونا اور مغفرۃ ہونی اسلیے کہ وہ نہین ایمان لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس نہین نفع دیگا اونکو ایمان لانا اگلے رسولونپر اور نہین حاصل ہوگا اونکو فضل کسی اور فضل اللہ کے ہاتھہ ہے یعنے اوسکی ملک و تصرف مین ہے

ف۸ یعنے معلوم کروا تمکو یہہ کہ تو جانین اہل کتاب یعنے توریۃ والے یعنے یہود کہ جو ایمان نہین لائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ وہ نہین قادر مین اوپر کسی چیز کے فضل اللہ کے سے خلاف زعم اپنے کے کہ وہ گمان کرتے مین کہ ہم دوست اللہ کے اور پسندیدہ اوسکے ہین دیتا ہے جسکو چاہے پس دیا مومنون کو انمین سے ثواب دوگنا جیسا کہ

ف۹ یعنے آیا ہے کہ ایک جماعت اہل کتاب مین سے بامید دوہرے ثواب ملنیکے ایمان محمد علیہ السلام پر لائے اور ایمان نہ لانیوالون نے اوپر حسد کیا آیۃ لِئَلَّا یَعْلَمَ نازل ہوئی یعنے خدا نے کہا دوسرا ثواب دیگا تا نہ ایمان لانے والے اہل کتاب کے جانین کہ کسی چیز پر قدرت نہین رکھتے خدا جسکو چاہے فضل

دیتا ہے اور بقول مجاہد کے یہود کہتے تھے کہ قریب ہے کہ ایک پیغمبر ہم مین سے پیدا ہوگا اور ہاتھہ اور پاؤں کاٹیگا
اور جب رسول عرب مین سے پیدا ہوے یعنے محمد صلعم تو وہ کافر ہوے خدا تعالے نے ادنکی حق مین یہہ آیہ بھیجی

تنبیہ اور پہلی آیۃ کریمہ مین جو ڈرنیکو فرمایا ذنا خدا تعالے سے عجب چیز ہے اور بہت مفید اور تسلیہ
المغترین ہین لکہا ہے کہ منجملہ اخلاق اکابر دین کے سے یہہ تہا کہ خدا تعالے سے بہت ڈرتے تھے حالت ابتدا
مین بہی اور انتہا مین بہی لیکن حالت نہایت مین خوف الہی کی بزرگی و تعظیم کا ہوتا ہے اور لوازم اوسکا
خوف سے ہی ہداست کا ہونا بالضرور حالت ابتدا اور حالت نہایت مین اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا صفیۃ عمۃ رسول اللہ ویا فاطمۃ بنت محمد انقذا انفسکما من النار فانی
لا املک لکما من اللہ شیئا اور اور حدیث مین آیا ہے البر لا یبلی والاثم لا ینسی والدیان لا یغفل فکن
کما شئت کما تدین تدان اور ابو سعید رض فرماتے تہے کہ علامت دل کی سیاہی کی تین چیزین ہین
ایک توبہ کہ نہ پاوے بسبب گناہون کے گہبراہٹ اور طاعت سے خوشی نہ پاوے اور نصیحت سے
اثر نپاوے اور حاتم اصم رضی اللہ عنہ فرماتے تہے کہ اگر گناہ کرے تو اپنے رب کا پاس جلدی کر توبہ اور نادم
ہو اور نہ عذر کر لوگون سے کہ عذر کرنا تیرا اونسے بہت بڑا ہے اوس وزر سے کہ تیرے گناہ مین حاصل ہوا
ہے اور آذر اعی جو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی قرابتی کو دیکہتے تو کہتے نہ مغرور کرے تجکو
قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی باوجود مخالفت کرنے تہا رے کے حضرت کی طریق و روش کی کیونکہ
آپنے فرمایا ہے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو کہ چہڑا تو اپنے نفس کو آگ جہنم سے اسلیے کہ مین نہین دفع کرونگا
تجسے اللہ کے عذاب سے کچہہ اتہے

سورۃ المجادلۃ مدنیۃ وھی اثنتان و عشرون اٰیۃ

اس سورۃ کا نام مجادلہ ہے مجادلہ جدال سے ہے بمعنی جہگڑنے کے ہے اور یہہ نام
اسکا اسلیے رکہا گیا کہ اسمین ذکر ہے اوس کا کہ ایک عورت حضرت سے کچہہ عرض
معروض کرتی تہی اوسپر یہہ اوتری چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا اور یہہ سورہ مدنی ہے آیتین ۲۲
۲۲ ہین اور کروع تین اور کلمے ۲۸۰ اور حروف ۱۲۰۳ اور اوتری ہے یہہ سورہ بعد سورہ منافقون کے
اور حدید کے بعد یہہ اسلیے لکہی گئی کہ اوسکے اخیر مین ذکر ہے اللہ کے فضل کا کہ جسکو چاہتا ہے فضل دیتا ہے
اور اسکے اول ہی مین اللہ کے فضل کا ذکر ہے کہ اوس عورۃ مجادلہ پر کیسا فضل ہوا اور اور بہت سی چیزین
مناسبت کی ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجہا وتشتکی الی اللہ واللہ یسمع تحاورکما ان اللہ سمیع
بصیر تحقیق سنی خدا تعالے نے بات اوس عورت کی کہ گفتگو کرتی تہی تجسے ساتہہ تیرے بیچ مقدمہ خاوند اپنے کے
اور شکایت کرتے تہی آگے خدا کے اور خدا سنتا تہا گفتگو کرنی تمہاری تحقیق خدا سننے والا دیکہنے والا ہے

فتح سن لی اللہ نے بات اوس عورۃ کی جو جہگڑتی ہے تجسے اپنے خاوند پر اور جہینکتی ہے اللہ کے آگے
اور اللہ سنتا ہے سوال جواب تم دونونکا بیشک اللہ سنتا ہے دیکہتا ہے **موضح** مقرر سن لی خدا تعالے
نے بات اوس عورۃ کی جسنے تجسے جہگڑا کیا بیچ مقدمہ اپنے خاوند کے اور گلہ کیا طرف خدا تعالے کی عاجز

سے اور خدا تعالے سنتا ہے جواب سوال تم دونو کا بیشک خدا تعالے سننے والا ہے سبکی باتین دیکھنے والا ہے سبکے احوال ۵ **تفسیر** آیا ہے کہ اوس بن صامت عبادہ کے بھائی نے ایکو زد دیکھا اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ کو نماز پڑھتے اور تہی وہ خوبصورت پس جب سلام پھیرا اوسنے تو اوس نے رغبت کی اوس بیوی کیطرف اور صحبت کے لیے بلایا اوسنے انکار کیا پس غصے ہوے اوس پر اور کہا انت علی کظہر امی یعنے تو مجھپر مانند پیٹھ ماں میری کے ہے اوسکو ظہار کہتے ہین ایام کفر مین یہہ طلاق تہی خولہ پیغمبر علیہ السلام کے پاس آئین اسحال مین کہ عائشہ رض ایک جانب سر مبارک ہوتی تہی اور کہا یا رسول اللہ اوس نے مجھے نکاح کیا تہا حالت جوانی مین کہ لوگ راغب تہے میرطرف پس جب جوانی میری ڈہل گئی تجھپر ظہار کیا بعد ازان نادم ہوا اور میرے بچے چھوٹے ہین اگر مین اوسکو بچے دیتی ہون تو ضایع ہو جاوین گے اور اپنے پاس رکہتی ہون بچونکو تو بھوکے مرینگے پس کوئی امر ایسا ہے کہ مین اوسکے ساتہہ جمع ہون آنحضرت نے فرمایا تو حرام ہوئی اوسپر پس کہا خولہ نے کہ یا رسول اللہ اوسنے مجلو طلاق نہین دی ہے اور وہ میرے بچونکا باپ ہے اور اوس سے مین بہت محبت رکہتی ہون آنحضرت نے فرمایا کہ تو اوسپر حرام ہوئی خولہ نے کئی بار تکرار کی اور کثرت عیال اور درویشی اور مفارقت اوسکی ظاہر کیا وہی پہلا جواب سنا غمناک ہو کر دست خالی آسمان کیطرف کر کر کہا اللھم اشکو الیک فاقتہ ولدی الیک فانزل علی لسان نبیک فرجی جب فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حرام ہوئی تو اوسپر تو وحی آنے کا تغیر ہوتا اور شکم کی نلی پس اوسوقت کہ عائشہ حضرت کے سر مبارک کی دوسری جانب سر کے دہونے للمین آیا وحی کے چہرہ مبارک پر ظاہر ہوئے عائشہ نے خولہ کو حضرت کے ساتہہ کلام کرنیسے منع کیا پس جب وحی آچکی آنحضرت نے فرمایا خولہ کو کہ اپنے خاوند کو بلا لے اور جب وہ حضرت پاس آئے تو آنحضرت نے یہہ آیتین اوسکے آگے پڑہین کہ حق تعالے نے یہہ حکم ظہار کے حق مین بھیجا ہے اور اول ظہار اسلام مین یہی ہوا ہے ۱۲ **تنبیہ** بالاشتراک دو ایسا ہی ہے اوسکے سوا لون فریادرس ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ بلکہ وہ ہمیشہ ہے کہ دعا قبول کرتا ہے بیقرار کی اور دور کرتا ہے بلا کو **ترجمہ** مفصلا **فتحلا لبن** مجملہ الَّذِیْنَ یُظٰہِرُوْنَ مِنْکُمْ مِّنْ نِّسَآئِہِمْ مَّا ہُنَّ اُمَّہٰتِہِمْ اِنْ اُمَّہٰتُہُمْ اِلَّا الّٰٓئِیْ وَلَدْنَہُمْ وَاِنَّہُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ وہ کہ تم مین سے ظہار کرتے ہین اپنی بیویونکے ساتہہ یعنے تشبیہ دیتے ہین اپنی بیویونکو ساتہہ پیٹھ ماں کے نہین ہین وہ بیویان مائین اونکی نہین ہین مائین اونکی مگر وہ کہ جنا ہوا اونکو اور تحقیق یہہ ظہار کرنے والے کہتے ہین بات نامعقول اور بکتے ہین دروغ اور تحقیق خدا عفو کرنیوالا بخشنے والا ہے ۵ **فقہ** ۵ جو لوگ مان کہہ بیٹہین تم مین اپنی عورتونکو وہ نہین اونکی مائین اونکی مائین وہی جنہون نے اونکو جنا اور وہ بولتے ہین ایک ناپسند بات اور جہوٹ اور اللہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ۵ **مو** ۵ وہ لوگ جو ظہار کرتے ہین تم مین سے جو مان کہہ بیٹہے ہین غصہ کے وقت اپنی جورؤنکو سو در اصل وہ جورو ہین اونکی مان نہین ہو سکتین اور بات کہنے سے نہین مائین مگر وہی کہ جنہون نے جنا ہے اوسکو اپنے پیٹ سے مقرر

۵۱ ذی ردیہ ۱۲ شکوٰۃ اصولی فقہی و حدیثی

۵۲ ۱۲ شکوہ کرنی ہون عرف شکوہ کرنے پس فرمایا تو حرام ہے ۱۲ منہ

۵۳ قرارۃ ما عاصم ابو بکر ظاہرہ و قرارۃ ابن عامر و ابن کثیر بالادغام ۱۲ منہ قرارۃ ابن کثیر بالادغام ۱۲ منہ

یہہ لوگ کہتے ہین بات بے سمجھی اور بے عقلی سے اور جھوٹھہ کہ جورو کو ماں کہنا جو ہرگز جورو ماں نہین ہوسکتے پھر اگر کوئی ایسی بات بیہودگی سے کہہ بیٹھے اور کہہ کر پچھتاوے اور توبہ کرے تو پھر بیشک خدا تعالے البتہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکو ڈھانکنے والا ہے اونکے گناہ ہونیکا ۲ **تفسیر** لفظ منکم مین توبیخ وزجر ہے عرب کو اسلئے کہ اظہار اہل جاہلیت کے قسمون مین سے تھا خاص کر نہ تمام امتونکی تہلکن ہین مائین اونکی مکروہ کہ جاتا ہے اونکو یعنے مائین حقیقی وہی ہین اور دودھ پلانیوالی لمحق ہین مائونکے ساتھہ بواسطہ دودھ پلانیکے اور ایسیہی بیویان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مائین ہین بسبب زیادتی حرمت اونکے اور بیویونکا مان ہونا بہت بعید ہے اسلیئے فرمایا وانہم لیقولون منکرا الخ ۳ زور کا کذب اور باطل منحرف حق سے اور عفو کرنیوالا بخشنے والا ہے اوسکو کہ گذر اظہار سے ۴ **ملا** ۵ والذین یظہرون من نسائہم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبۃ من قبل ان یتماسا ذلکم توعظون بہ واللہ بما تعملون خبیر ۶ اور وہ کہ اظہار کرتے ہین اپنی بیویون سے پھر رجوع کرتے ہین بیچ مخالف اوسیچیز کے کہ کہا پس واجب ہے آزاد کرنا بردیکا پہلے اسکے کہ مرد عورت آپسمین ہاتھہ پہنچاوین یہہ حکم نصیحت دی جاتی ہے تمکو ساتھہ اوسکے اور خدا ساتھہ اوسچیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہے ۷ **فتح** ۸ اور جو مان کہہ بیٹھین اپنی عورتونکو پھر کام چاہین جسکو کہا ہے تو آزاد کرنا ایک بردہ پہلے اس سے کہ آپسمین ہاتھہ لگاوین اس سے تمکو نصیحت ہوگی اور اللہ خبر رکھتا ہے جو کچھہ تم کرتے ہو ۹ **مو** ۱۰ اور جو اظہار کرتے ہین اپنی جورون سے جو اونہین مان کہہ اوٹھتے ہین بے سمجھی سے پھر کہہ کر پچھتاتے ہین اوس بات سے تو پھر اس سمجھی کا کفارہ یہہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی چھوٹی عمر کی یا بڑی عمر کی آزاد کرے پہلے اپنی بی بی سے ملنے کے یہہ حکم کفارہ کا ہے مسلمانون تمہین نصیحت کیجاتی ہے اس حکم سے تو پھر ایسی بات نکہو کبھی ہرگز اور خدا تعالے جو کام اور بات کہ تم کرتے ہو سب سے واقف ہے اور جانتا ہے کوئی چیز اوس سے چھپی ہوئی نہین ۱۱ **تفسیر** اوپر کی آیۃ مین یہہ بیان فرمایا کہ یہہ ظہار کرنا بُرا اور جھوٹ ہے اور اس آیۃ مین حکم ظہار کا مذکور ہے ثم یعودون لما قالوا کے معنے یہہ ہین کہ پھر پھرین واسطے توڑنے اوسچیز کے کہ کہا یا یہہ معنے ہین کہ پھر پھرین واسطے حلال کرنے اوسچیز کے کہ حرام کی پھر اختلاف کیا ہے علمارنے کہ توڑنا کہہ ہوئی باتکا کاہے سے حاصل ہوتا ہے پس حنفیہ کے نزدیک تو قصد وطی سے توڑنا حاصل ہوتا ہے اور یہی قول ابن عباس اور حسن بصری اور قتادہ کا ہے اور نزدیک شافعی کے بجز امساک کے اور وہ یہہ ہے کہ نہ طلاق دے اوسکو بعد اظہار کے آزاد کرنا بردیکا خواہ وہ مومن ہو یا کافر اور نہین جائز ہے مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ جسنے ادا کیا ہو کتابت مین سے ۱۲ من قبل ان یتماسا مراد آپسکے ہاتھہ لگانے سے فائدہ اوٹھانا ہے عورت سے ساتھہ جماع یا چھونیکے شہوت سے یا نظر کرنیکے طرف فرج اوسیکے ساتھہ شہوت کے نصیحت دیجاتی ہے تمکو ساتھہ اوسکے اسلیئے کہ حکم کرنا کفارہ کا دلیل ہے اسپر کہ بُرا کیا پس واجب ہے یہہ کہ نصیحت پکڑو ساتھہ اس حکم کے تاکہ نہ عود کرو طرف ظہار کے اور ڈرو اللہ کے عذاب سے اوسپر اور ظہار یہہ ہے کہ کہے آدمی اپنی بیوی کو انت علی کظہر امی یعنے تو مجھپر ایسے ہے جیسے میری ماں کی پیٹھہ اور ان

صورتون مین یہی ظہار ہوتا ہے کہ لفظ انت کی جگہہ اوسکا وہ عضو ذکر کرے کہ جس سے تمام مراد ہوتی ہو جیسے سر یعنے یون کہے رأسک علیّ کظہر امّی یا جگہہ مان کی پیٹہ کے اور وہ عضو ذکر کرے کہ جسکا دیکھنا حرام ہو جیسے پیٹ اور ران یا مان کی جگہہ ذکر کرے اور ذی رحم محرم اپنا خواہ بسبب نسب کے ہو یا دودھ کی یا مصاہرت کے یا جماع کے جیسکہ یون کہے انت علیّ کظہر اختی من الرضاع او عمتی من النسب او امرأۃ ابنی او ابی او امّ امرأتی او ابنتہا پس ان سب صورتون مین ظہار ہوتا ہے اور اگر ظہار کرنیوالا کفارہ نہ دے تو عورۃ کو پہنچتا ہے کہ نالش کرے قاضی سے اور قاضی کو لازم ہے کہ جبر کرے اوسپر کفارہ دینے کے لیے اور قید کرے اوسکو اور نہین ہے کوئی کفارہ کہ جبر جس کیا جاوے اوسکے لیے سوائے کفارہ ظہار کے اور عورۃ کو ضرر نہین کرتا مذبتا کفارہ کا اور صحبت وغیرہ کرے خاوند پہلے کفارہ دینے کے تو استغفار کرے اور پھر دوبارہ وہ حرکت نکرے یہان تک کہ کفارہ دے اور اگر آزاد کیا البعض بردیکا یعنے آدہا وغیرہ پھر صحبت وغیرہ کی تو لازم ہے از سر نو برد آزاد کرنا نزدیک ابی حنیفہ رح کے ۞ **مد** ۞ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پس جو کوئی نہ پاوے بردہ پس اوسپر واجب ہی روزہ رکہنا دو مہینے کا پے در پے پہلے اسکے کہ دونو آپسمین ہاتہہ لگاوین پس جو کوئی نہ رکہسکے یہہ پس کہانا دینا ساٹہہ فقیر کو یہہ حکم اسلیے ہی کہ تا بعدار ہو خدا اور رسول اوسکے اور یہہ احکام حدین مقرر کی ہوئی خدا کی ہین اور کافرونکو عذاب دکہہ دینے والا ہوگا ۞ **فتے** ۞ پہر جو کوئی نہ پاوے تو روزہ دو مہینے کا لگے تار پہلے اس سے کہ آپسمین چھوین پہر جو کوئی نہ رکہسکے تو کہانا دینا ساٹہہ محتاج کا یہہ اسواسطے کہ حکم مانو اللہ کا اور اوسکے رسول کا اور یہہ حدین ہانہہ مین اللہ کی اور منکرونکو دکہہ کی مارہے ۞ **مو** ۞ پہر جو کوئی نہ پاوے بردہ جو آزاد کرے اور یا مفقود رہنوا و آزاد کرنیکا تو پہر اوسپر ہے کہ روزے رکہے دو مہینے کے پے در پے جو دو مہینے مین ایکدن روزہ نکہاوے اور اگر کہاوے کوئی روزہ تو پہر نئے سرے دو مہینے کے روزے رکہے پہلے بی بی سے ملنے کے پہر اگر دو مہینے کے روزے رکہنے کی بہی طاقت نہو تو اوسپر ساٹہہ مسکین کو کہانا کہلانا ہے جو ہر ایک مسلمین کو آدہی صاع گیہون کے یا ایک صاع جو یا متینہ کے دیوے یہہ حکم ہوا تمیز مقرر لے مسلمانون تو سچ مچ خدا تعالے کو اوسکے بھیجے ہوئے کو یہہ حکم حدین مین باندہی تحقیق خدا تعالے کی آئین کچہہ کم زیادہ نکرو ہر اور واسطے کافرون کے عذاب ہے دکہہ دینے والا جو حکم خدا تعالے کا اور اوسکے رسول کا نہین مانتے

۞ **تفسیر** ۞ واجب ہے کہ کفارہ پہلے صحبت کرنے وغیرہ کے دے ولیکن اگر جماع کرے فقیر کے کہانیکے درمیان مین تو از سر نو دینا کفارہ کا لازم نہین اینکا یہہ حکم یعنے یہہ بیان اور تعلیم احکام کا تو اسلیے ہی تاکہ تصدیق کرو اللہ اور رسول اوسکے کی بیچ عمل کرنیکے شریعت پر کہ مقرر کی ہے قسم ظہار وغیرہ کے اور توڑی ہے وہ چیز کہ تہے تم اوسپر ایام جاہلیت مین اور یہہ احکام جو کہ بیان کیے ہمنے کفارہ مین حدین اللہ کی ہین کہ نہین جائز ہے بڑہنا اونسے ۞ **مد** ۞ **مسئل** ظہار یہہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو

کہے انت علی کظہر امی یا انت منی او عندی کظہر امی یا انت علی کبطن امی تو اور مانند اوسکے ساتھہ کسی عضو
کے ماں کے اعضاء مین سے تشبیہ دے مگر ابو حنیفہؒ کے نزدیک کہ اگر ساتھہ کسی اور عضو ماں کے سوائے پیٹ
اور پیٹھہ اور سرین اور ران کے تشبیہ دے تو ظہار نہین ہے اور انمین ظہار ہے اور جو عورتین کہ بسبب قرابت
یا دودھ کے علاقہ کے حرام ہمیشہ کو ہے جیسے دادی اور پھوپھی اور خالہ اور مانند انکے اس حکم مین مانند ماں
کے ہین ۱۲ اور اگر کوئی اپنی بیوی کو کہے انت علی حرام تو امام مالک کے نزدیک اگر وہ مدخولہ ہو تو تین ۳
طلاقین پڑجاتین ہین اور غیر مدخولہ ہو تو ایک طلاق پڑتی ہے اور نزدیک امام شافعی کے اگر نیت طلاق
یا ظہار کی رکھتا ہو تو طلاق یا ظہار ہوتا ہے اور اگر نیت یمین یعنے قسم کی رکھے کفارہ یمین کا واجب
ہوتا ہے اگرچہ یمین نہین ہوتی ہے اور اگر کچھہ نیت نرکھی کچھہ نہین ہے اور بموجب ایک قول کے تو یہی
کفارہ یمین کا دے اور نزدیک امام احمد کے بروایت اظہر کے ظہار ہے نیت ظہار کے رکھے یا نرکھے اور بحسب
ایک روایت کی یمین ہے کفارہ یمین کا واجب ہوگا اور بموجب ایک روایت کے طلاق ہے اور نزدیک
امام ابحنیفہ رحمہ اللہ کے جو کچھہ نیت رکھے طلاق کی یا ظہار کی یا یمین کی وہی واقع ہوتی ہے اور اگر نیت
حرام کرنے کی رکھے یا کچھہ نیت نرکھے یمین ہے اور اوپر حرام کرنیوالے کہانے اور پینے اور لونڈی کے آپنے
پر امام مالک کے نزدیک کوئی چیز اوسپر حرام نہین ہوتی ہے اور کچھہ کفارہ دینا نہین آتا اور ایسا ہی سب
شافعی کا مگر بیچ حرام کرنے لونڈی کے کہ بقول راجح یعنے غالب کے کفارہ یمین کا واجب ہوتا ہے ولیکن
لونڈی اوسپر حرام نہین ہوتی اور نزدیک امام احمد اور امام ابحنیفہ کے یمین ہے اوسکے توڑنے سے کفارہ یمین کا
لازم آتا ہے اور جب شوہر اپنی بیوی سے ظہار کرے بیوی اوسکی اوسپر حرام ہوتی ہے صحبت کرنی اوسسے
حلال نہین ہوگی جب تک کہ اول کفارہ ظہار کا ادا نکرے اور واجب ہوتا کفارہ کا نزدیک احمد کے ساتھہ
صحبت کرنیکے لازم آتا ہے اور نزدیک ابحنیفہ اور مالک کے قصد صحبت کرنیسے لازم ہوتا ہے اور نزدیک شافعی
کے امساک یعنے رکھنے مطلق سے اپنی بیوی کو بعد ظہار کے اگرچہ ایک ساعت رکھے کفارہ لازم آتا ہے پس اگر
فی الحال بعد ظہار کے طلاق دے یا مرجاوے کفارہ واجب نہین ہوگا اور معنی عود کے آیہ پہلی مین ہر ایک
کے نزدیک یہی ہین جو کہ گذرے اور کفارہ ظہار کا آزاد کرنا بردہ کا ہے کہ سالم ہو عیب سے اور مومن ہو مگر
نزدیک ابحنیفہ کے اور ایک روایت کے امام احمد سے آزاد کرنا کافر ذمی کا بھی جائز ہے اور جو کوئی بردہ نپاوے
دو مہینے تک پے در پے روزے رکھے اگر بیمار یا حیض و نفاس والی عورت کے افطار کرے تتابع فوت ہوا پھر از سر نو دو
مہینے کے روزے رکھے اور نزدیک مالک اور ابحنیفہ اور احمد کے صحبت کرنی ان دو مہینونکی را تو نہین بھی مضر
تتابع کی ہے اور امام شافعی کے نزدیک صحبت رات کی مفسد نہین ہے اور جو کوئی بسبب مرض یا بڑھاپے یا زیادتی
شہوت کے قدرت روز کی نرکھتا ہو تو ساتھہ ہر مسکین کو طعام دے ہر مسکین کو امام ابو حنیفہ کے نزدیک آدھہ
صاع گیہون یا ایک صاع اور اناج اور شافعی اور مالک کے نزدیک ایک مد اور احمد کے نزدیک ایک صاع گیہون
یا آدھا صاع اور خلہ اور بوسہ اور چھونا شہوۃ سے اور فائدہ اوٹھانا عورت سے بہ ظہار کرنے والے پر حرام ہے جب تک
کہ کفارہ نہ دے نزدیک ابحنیفہ اور مالک کے اور ظاہر روایت کے احمد سے اور تماس یعنے چھونا آیہ مین انکے

نزدیک مشتمل ان سبکو ہے اور شافعی کے نزدیک تماس فقط جماع ہے سوا ی جماع کے کوئی چیز اوپر حرام نہین ہوتی اور اگر کوئی بردہ رکھتا ہو لیکن محتاج اوسکی خدمت کا ہے یا قیمت بردیکی رکھتا ہے لیکن اپنے نفقہ کے لیے محتاج ہے تو نزدیک شافعی اور احمد کے آزاد کرنا اوس بردیکا اور خرید کرنا بردیکا اوس قیمت سے اوپر واجب نہین اوسکو چاہئے کہ روزہ رکھے اور نزدیک مالک کے روزہ جائز نہین بلکہ لازم ہے کہ بردے کو آزاد کرے یا خرید کر دوسری صورتین آزاد کرے اگرچہ آپ اوسکا محتاج ہو اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر بردہ رکھتا ہو تو آزاد کرنا اوسکا واجب ہوگا اگرچہ آپ اوسکا محتاج ہو اور با وجود بردیکے روزہ رکھنا جائز نہین ہوگا اور اگر قیمت بردیکی رکھتا ہی اور آپ اوسکی احتیاج رکھتا ہی تو اوسکو روزہ رکھنا جائز ہوگا اور ظہار کرنا مالک کا اپنی لونڈی سے صحیح نہین مگر نزدیک مالک کے صحیح ہے اور ظہار ذمی کا نزدیک مالک اور ابحنیفہ کے صحیح نہین اور نزدیک شافعی اور احمد کے صحیح ہے اور ظہار غلام کا چارون امامون کے نزدیک صحیح ہے اور کفارہ ساتھہ روزون کے ادا کرے مگر نزدیک مالک کے ساتھہ کہانا کہلانیکے بھی روا ہی اگر مالک اوسکا اوسکو دیوے اور کافر کفارہ ساتھہ آزاد کرنے بردیکے یا کہانا کہلانیکے دے سکے نزدیک اسلیے کہ روزہ اوسکا صحیح نہین ہوتا اور کسی نے کفارہ مین روزہ شروع کیا بعد اوسکے قادر بردے پر ہوا ابوحنیفہ کے نزدیک روزہ چھوڑدے اور بردہ آزاد کرے اور شافعی اور احمد کے نزدیک مختار ہے اگر چاہے بردہ آزاد کرے اور چاہے روزے دو مہینے کے پورے کرے اور مالک کے نزدیک اگر بعد دو تین روز کے بردہ پاوے آزاد کرنا اوسکا لازم ہوگا والا روزے پورے کرے اور دینا کفار و نکا حربی اور ذمی کو روا نہین ہے مگر ابوحنیفہ کے نزدیک ذمی کو دینا جائز ہے اور اگر کوئی عورت اپنی خاوند کو کہے انت علی کظہر امی اوسپر چارون امامون کے نزدیک کچھہ نہین لازم آتا اور جو کوئی بیچ وقت واجب ہونے کفارہ یکے سب چیزون سے ناچار ہو کفارہ اوسکے ذمہ پر رہتا ہے جب قادر کسی چیز پر ہوا دا کرے لیکن بعد واجب ہونیکے کسی طرح ساقط نہین ہوتا حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب آنحضرت نے اوس شخص کو کفارہ یکے ادا کرنیکا کہا تو اونہون نے عجز اپنا تینون چیزون سے ظاہر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلانی قوم کے پاس جاو اور کھجورین زکوۃ کی اوس سے لے اور اوسکو اپنے کفارہ مین مسکینونکو دے ۞ ٦ ۞ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۞ تحقیق وہ لوگ کہ مخالفت کرتے ہین ساتھہ خدا اور رسول اوسکے خوار کیا گیا اونکو جیسا کہ خوار کیا گیا اونکو جو کہ پہلے اونسے تھے اور تحقیق اوتارین ہمنے آیتین واضح اور کافرونکو عذاب خوار کرنے والا ہے ۞ ف ۞ جو لوگ مخالف ہوتے ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے وہ رد ہوے جیسے رد ہوے اونسے پہلے اور ہمنے اوتاری ہین آیتین صاف اور منکرونکو ذلت کی مار ہے ۞ مو ۞ بیشک وہ لوگ جنہون نے مخالفت کی اور باہر نکل گئے حدون خدا تعالے کے اسے اور اوسکے بھیجے ہوے کیسے سو وہ لوگ اوندھے کرے جیسکہ اوندھے کرے گئے اگلے لوگ جو تھے اونسے پہلے اور پیغمبر ونکی امت اور مقرر ہمنے بھیجین آیتین قرآن کی روشن کھلی صاف دلیلین پیغمبر کے سچ ہونے پر اور واسطے ماننے والون کے ہے عذاب رسوا اور خوار کرنیوالا

ف ۱ کہا ہے بعضون نے کہ ظہار بردیکا اور کفارہ مین بردہ دینا اسلیے ہے کہ بردہ مین زن کی جزو واجب ہے اور جزو کل کے حکم مین ہوتا ہے ۱۲ م

ف ۲ یعنی نہین ہوتا کفارون کا معاف ہونا اور دور ہونا بعد توبہ کرنیکے ۱۲ م

دونو جہانمین ۵ ع ۵ یوم یبعثھم اللہ جمیعا فینبئھم بما عملوا احصٰہ اللہ ونسوہ ط واللہ علی کل شیء شہید ۵ جسدن کہ اوٹھاویگا اونکو خدا سبکو اکٹھا ہر خبر دیگا اونکو اوسپر کی کہ کی تہی یاد رکہا اوسکو خدانے اور انہون نے اوسکو فراموش کیا اور خدا سب چیز پر مطلع ہے ۵ ف ۵ جسدن اوٹھاویگا اللہ ان سبکو پہر جتاویگا اونکو اونکے کیے اللہ نے گن رکہے ہین اور وہ بہول گئے ہین اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز ۵ م ۵ جسدن اوٹھاویگا اونکو دونون سے خدا تعالے سبکو اکٹہا پہر خبر دیگا اون سبکو وہ کام جو اونہون نے کیے تہے دنیا مین سو وہ کام کئے ہوئے اونکے گہیر رکہے ہین خدا تعالے نے اور وہ اونکے ہیچ بہول گئے ہین ۵ ع ۵ تفسیر خبر دیگا کہنے اونکے شرمندہ اور سرزنش کرنیکے لیے اور اونکے حال کے مشہور کرنیکے لیے اوسوقت اونکو جو رسوائی حاصل ہوگی سبکے سامنے آرزو کرینگے کہ کاشکے جلدی سے ہلو دو زخمین ڈالدین آحصٰہ اللہ باد اور گن رکہا ہے اونکو کہ ذرہ بہی اوس سے چہپا اور چہوٹا نہین اور فراموش کیا اسلیے کہ حقیر وسہل جانتا ہے نہون نے اوسکو وقت کرینگے اور ہماری امور یاد ہی رکہے جاتے ہین سب چیز پر مطلع ہے اوس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین ۵ مہ ۵ الم تر ان اللہ یعلم ما فی السموٰت وما فی الارض ما یکون من نجوٰی ثلثۃ الا ہو رابعہم ولا خمسۃ الا ہو سادسہم ولا ادنٰی من ذلک ولا اکثر الا ہو معہم اینما کانوا ثم ینبئہم بما عملوا یوم القیمۃ ان اللہ بکل شیء علیم ۵ کیا نہ دیکہا تونے کہ خدا جانتا ہے اون چیزون کو جو آسمانون مین ہین اور جو کچہ زمین مین ہین نہین ہوتا ہے آپسمین بہید کہنا تین شخصون کا مگر کہ خدا چوتہا ہوتا ہے اور نہین ہوتا ہے بہید کہنا پانچ شخصون کا مگر کہ خدا چہٹا ہوتا ہے اور نہ کمتر اسنے مگر خدا ساتہہ ہوتا ہے اونکے جہان کہین ہون پہر خبر دیگا اونکو روز قیامت کی اوسچیز کی کہ کی ہے تحقیق خدا ساتہہ ہر چیز کے دانا ہے ۵ ف ۵ تونے نہ دیکہا کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچہہ ہے آسمانون مین اور زمین مین کہبی نہین ہوتا مشورہ تین کا جہان وہ نہین اونمین چوتہا اور پانچ کا جہان وہ نہین اونمین چہٹا اور نہ اس سے کم زیادہ جہان وہ نہین اونکے ساتہہ جہان کہین ہون پہر جتاویگا اونکو جو اونہون نے کیا قیامت کے دن بیشک معلوم ہے اللہ کو ہر چیز ۵ مو ۵ کیا نجانا تونے وہ کہ خدا تعالے جانتا ہے جو کچہہ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین نہین کسی جگہہ تین شخص اکیلے خلوت مین ہون جو چوتہا اونمین خدا تعالے حاضر اور موجود ہے اوجگہہ اور نہ پانچ شخص خلوت مین ہون مگر وہ چہٹا اونمین خدا تعالے حاضر ہے علم سے اور اونکی مصلحت سے واقف ہے اور نہ کم اونسے جو تین ہون خلوت مین اور نہ زیادہ اونسے جو پانچ ہون خلوت مین کچہہ مصلحت کی باتین کرین مگر کہ خدا تعالے اونکے ساتہہ ہے جسجگہ کہ ہون کیسی ہی خلوت ہو اندہیرے مین یا اجالے مین سب جگہہ کی خبر خدا تعالے کو ہے ہر جگہہ وہ موجود ہے پہر اون مصلحت کرنیوالونکو اوس خلوت کی خبر دیویگا اور جتاویگا قیامت کے دن کہ بتمیز کام فلانے مکان مین فلانے وقت کیا تہا بیشک خدا تعالے سب چیزون سے واقف ہے جاننے والا ہے ۵ ع ۵ تفسیر کہ خدا ساتہہ اونکے ہے یعنے جانتا ہے اونکی مصلحتون اور سرگوشی کی باتونکو ہنتے ہوئے

اوسپر خفیہ باتین اونکی کوئی یہہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالے اوسیون کیطرح ساتھہ ہی وہ پاک ہے مکانیت سے مراد علم ہے یعنے وہ جانتا ہے مصلحتین اونکی اور تخصیص تین اور پانچ کی اسلیے ہے کہ یہہ نازل ہوئی منافقون کے حق مین اور وہ حلقے بناکر بیٹھتے تھے سرگوشی کرنیکے لیے واسطے عضہ دلانے مؤمنونکے بقدران دو عدد ون کے پس کہا گیا کہ نہین سرگوشی کرتے اونمین سے تین اور نہ پانچ اور نہ کم ان عدد ونسے اور نہ زیادہ مگر کہ اللہ ساتھہ اونکے ہے سنتا ہے جو کچھہ وہ کہتے ہین اور بعض نے کہا کہ تخصیص ان عدد ونکی اسلیے ہوئی کہ عادت یہہ ہے کہ مشورہ کرنیوالی ایک جماعت ہوتے ہین عقلمندون اور تجربہ کارون مین سے اور کمتر عدد اونکے دو ہوتے اور زیادہ ہوتے ہین پانچ تک چھہ تک باقتضائی حال کے پس ذکر کیا اللہ عزوجل نے تین اور پانچ کو اور فرمایا ولا ادنیٰ من ذلک پس دلالت کی اسنے اوپر دو اور چار کے اور فرمایا ولا اکثر پس دلالت کی اسنے اوسپر جو قریب عدد کو ہے ساتھہ پھر خبر دیگا اونکو اوسپر ۸ الم تر الی الذین نھوا عن النجوی ثم یعودون لما نھوا عنہ ویتناجون بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول واذا جاؤک حیوک بما لم یحیک بہ اللہ ویقولون فی انفسھم لولا یعذبنا اللہ بما نقول حسبھم جھنم یصلونھا فبئس المصیر کیا نہین دیکھا تونے طرف اونکی کہ منع کیا گیا اونکو اسکی راز کہنے سے یعنے یہود کہ راز اونکا مسلمانون کی ایذا مین تہا واللہ اعلم پھر عود کرتے ہین اوسچیز مین کہ منع کیا گیا اونکو اور آپسمین راز کہتے ہین درباب گناہ اور تعدی اور نافرمان برداری پیغمبر کے اور جب آوین آگے تیرے دعا کرین تجکو ساتھہ اوس کلمہ کے کہ دعا نہین کی ہے خدا نے ساتھہ اوسکے یعنے بجائے السلام علیک کے السام علیک کہتے ہین یعنے مرگ تجپر ہو اور کہتے ہین اپنے دل مین کیون نہین عذاب کرتا ہے ہمکو خدا بسبب اوسچیز کے کہ کہتے ہین ہم یعنے اگر پیغامبر سچا ہے تو چاہیے کہ ہمکو عذاب پہنچا واللہ اعلم بس ہے اونکو دوزخ داخل ہونگے وہان پس بری جگہہ ہے دوزخ ۸ فتح ۸ تونے نہ دیکھی جنکو منع ہوئی کانا پہوسی پھر وہی کرتے ہین جو منع ہوچکا ہے اور کانا پھوسی باتین کرتے ہین گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی نافرمانی کی اور جب آوین تیرے پاس تجکو دعا دین جو دعا نہین دی تجکو اللہ نے اور کہتے ہین اپنے دلمین کیون نہین عذاب کرتا ہمکو اللہ اسپر جو ہم کہتے ہین بس ہے اونکو دوزخ پیٹھہ ہین گے اوسمین سو بری جگہہ پہنچنا ۸ مو ۸ اے نہ دیکھا تونے اون لوگونکو جنکو منع کیا خلوت مین بیٹھہ کر باتین کرنیکو پھر کرتے ہین وہی کام جو منع کیا تہا سو وہ لوگ باتین خلوت مین کرتے ہین ولی جسمین گناہ ہوتا ہے جو جیسے اور ناانصافی مسلمانونکے حق مین کرتے ہین اور نافرمانی پیغمبر کی کرتے یہہ بہت برا ہے اونکے حق مین اور جب آتے ہین یہود تیرے پاس لے محمد سلام کہتے ہین تجکو ساتھہ اوسطرح کے جو نہین کہا سلام تجکو اسطرح خدا تعالے نے اور کہتے ہین یہودی اپنے دلون مین کہ کیون نہین عذاب کرتا خدا تعالے اس سبب سے جو ہم کہتے ہین محمد کو اگر وہ پیغمبر ہے سو فرماتا ہے خدا تعالے حسبھم جھنم الخ بس ہے اور کفایت کرے یہود یونکو دوزخ جو داخل ہونگے اوسمین پھر بہت بری جگہہ ہے دوزخ ۸ عہ ۸ تفسیر یعنے سرگوشی اور مشورہ اونکا درباب گناہ اور تعدی اور نافرمانی پیغمبر کے ہے یعنے آپسمین کہتے کہ نافرمانی رسول کی کرو اور مؤمنونکو ایذا پہنچاؤ اور تفسیر اسکی

فائدہ حضرت کی مجلس مین یہ بات ہوئی تھی کہ منافقون کا ان مجلس مین آنا کہ مؤمنون کے پاس بیٹھتے تھے اور آپس مین کانا پھوسی کرتے تھے اور مؤمنون کی بات کو سنکر ہنستے تھے اور آپس مین کہتے تھے کہ ہمنے محمد کو ایسا ایسا کہا اور وہ سمجھا نہین اور ہنستے تھے اور کبھی سلام کو آتے تھے تو ایسا سلام کرتے تھے جو سلام نہین ہوتا تھا اور کبھی دعا کو آتے تھے تو ایسا کلمہ کہتے تھے جو دعا نہین ہوتا تھا اور آپس مین کہتے تھے کہ اگر یہ نبی ہے تو ہمکو عذاب کیون نہین ہوتا ہے ہمکو عذاب کیون نہین ہوتا ہے اسکا جواب اللہ تعالے نے دیا کہ دوزخ ہی انکو کافی ہے اسمین جلینگے اور بری جگہہ ہے

ع ۲

ہین مذکور ہے کہ جب پیغمبر خدا علیہ السلام لشکر کسی طرف بھیجتے تو یہود منافقون کے ساتھ جمع ہوکر آپسمین سرگوشی کرتے اور اشارے مؤمنونکی طرف کرتے اسطرح کہ مؤمنونکے خیال مین قتل یا شکست اوس لشکر کی آئی اور مؤمنون اس سے غمگین ہوتے جب یہہ سرگوشیان اونکی بہت ہوئین تو مؤمنون نے جناب پیغمبر خدا سے ظاہر کیا آپنے اونکو منع فرمایا کہ مؤمنون سے الگ ہوکر آپسمین سرگوشی نکرین اونہون نے دو تین روز بازہ کرکے وہی طور اختیار کیا یہہ آیۃ نازل ہوئی الم تر الخ اور جب آوین آگے تیرے دعا کرین الخ وہ دعا یہود کی تھی کہ وقت آنے کے جناب آنحضرت مین کہتے تھے السام علیک اور آنحضرت فرماتے تھے وعلیکم اور سام معنے موت کے ہے جب عائشہ نے یہہ کلمہ یہود کا سنا تو غصہ ہوئین اور کہا السام علیکم وغضب اللہ وغضب علیکم الخ آنحضرت نے فرمایا نرمی کرای عائشہ اور سختی نکر عائشہ نے کہا کہ نہین سنا آپ نے کہ انہون نے کیا کہا آنحضرت نے فرمایا کہ نہین سنا تو نے کہ مینے کیا کہا دعا رد انہین پڑی مینے اور بد دعا میری اونکے حق مین مستجاب ہوتی ہے اور لیس ہے اونکو دوزخ الخ یعنے یہہ عذاب رسول کی ایذا کی سزا مین اونکو کفایت کرتا ہے

ف ۱ یجرم یا ایہا الذین امنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول وتناجوا بالبر والتقوی واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون ۵ اے مسلمانون جو آپسمین راز کہو پس چاہیے کہ راز نکہو درباب گناہ اور تعدی کے اور نافرمانی رسول کی اور راز کہو درباب نیکی اور پرہیزگاری کے اور ڈرو خدا سے کہ طرف اوسکے حشر کیے جاؤگے ف ۲ اے ایمان والو جب کانمین بات کرو تو مت کرو ..... بات گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول کی نافرمانی کی اور بات کرو احسان کی اور ادب کی اور ڈرتے رہو اللہ سے جسکے پاس جمع ہوؤگے ف ۳ اے وہ لوگون جو تم ایمان لائے ہو جسوقت کہ تم خلوت مین باتین کرو تو نہیا چاہیے کہ تم ایسی باتین کرو کہ جسمین گناہ ہو اور بے انصافی ہو اور نافرمانی پیغمبر ہو جیسکہ یہود اور منافق کرتے ہین بلکہ خلوت مین باتین کرو نیکی کی اور گناہون سے بچنے کی اور ڈرو اوس خدا تعالے سے جو اوسکے سامنے تم سب اکٹھے حاضر ہوؤگے قیامت کے دن ع ۲

تفسیر یا ایہا الذین امنوا یعنے اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو ساتھہ زبانون اپنے کے اس صورت مین خطاب ہے منافقونکو اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ خطاب مؤمنون حقیقی ہی کو ہے اذا تناجیتم الخ یعنے جب آپسمین مشورہ کرو نہ مشابہت کرو ساتھہ یہود اور منافقونکے مشورون اونکے مین اور راز کہو درباب نیک کاری یعنے ادا فرائض کے اور پرہیزگاری کے یعنے ترک گناہون کے جمع کیے جاؤگے یعنے حساب کے لیے پس جزا دیگا تمکو اون چیزون کی کہ مشورہ کرتے ہو پہلا پارہ ف ۴ انما النجوی من الشیطان لیحزن الذین امنوا ولیس بضارہم شیئا الا باذن اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ۵ سوائے اسکے نہین ہے کہ راز کہنا بُرا کار شیطان کیسے ہے تو غمگین کرے مسلمانونکو اور نہین ہے کچھہ نقصان پہنچانیوالا اونکو مگر خدا کے ارادے سے اور خدا پر چاہیے کہ توکل کرین مسلمان ف ۵ یہہ جو ہی کانا پھوسی سو شیطانکا کام ہے کہ دلگیر کرے ایمان والونکو اور وہ اونکا کچھہ نہ بگاڑیگا بن حکم اللہ کے اور اللہ پر چاہیے پھروسا کرین ایمان والے ف ۶ سوائے اسکے نہین یعنے مقرر مشیک خلوتین باتین کرتے ہین یہودی اور منافق شیطان

کے بہکانے سے سو اون باتین کرینوالونکو اپنی باتین اچھی لگتی ہین اسواسطے کہ عملین کرین مسلمانونکو
ان باتونسے اور دراصل شیطانکا بہکانا کچھہ بگاڑ نسکیگا مسلمانونکا کام مگر اتنا جتنا کہ تقدیر مین خدا تعالی
نے مقرر کرکھا ہے اپنے حکم سے وہ تناہی ہوگا اوس سے زیادہ نہوگا پھر چاہئے کہ مسلمان اوپر خدا تعالی ہی کے
بھروسا کرین مومن جوایمان لائے ہین سب اپنے کام اوسیکو سونپ دیوین ۞ عہ ۞ تفسیر راز
کہنا گناہ اور تعدی کا شیطان کے اچہالکر دکہانے سے ہے تو غملین کرے شیطان .....
اور نہین ہے یعنے شیطان بامذن اللہ یعنے اوسکے علم اور قضاء و قدر سے توکل کرین سونپین امر
بنا طرف اللہ کے اوپناہ مانگین ساتہہ اوسکے شیطان سے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اذا کنتم ثلاثۃ
فلا یتناجی اثنان دون الثالث الا باذنہ فان ذلک یحزنہ رواہ فی المعالم ۞ بحر ملہ ۞ یا ایہا الذین
اٰمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ
الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ط واللہ بما تعملون خبیر ۝ اے مسلمانون جب کہا
جاوے تمکو کہل کر بیٹہو مجلسون مین پس کشادہ کرو جگہہ کو تا کشادہ کرے خدا تمہارے لیے بہشت مین
کو اور جب کہا جاوے اوٹہہ کہڑے ہو پس اوٹہہ کہڑے ہوتا بلند کرے خدا مرتبے واسطے اونکے کہ ایمان
لائے ہین تم مین سے اور اونکے کہ دیا گیا ہی اونکو علم اور خدا ساتہہ ہی سمجہہ کے کرتے ہو خبردار ہے ۞ فتح ۞
اے ایمان والون جب تمکو کہیے کہل بیٹہو مجلسون مین تو کہل جاؤ اللہ کشادگی دیگا تمکو اور جب کہئے
اوٹہہ کہڑے ہو تو اوٹہہ کہڑے ہو اللہ اونچے کرے اونکے جو ایمان رکہتے ہین تم مین اور علم ملے درجے
اور اللہ خبر رکہتا ہے جو کرتے ہو ۞ موضح ۞ اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو جب وقت کہین تمکو کہ کشادہ
ہو بیٹہو مجلس مین تو تم کشادہ ہو بیٹہو کشادہ کرے خدا تعالے تمہارے واسطے قبر مین مکان اور بہشت مین
یہی اور جب کہین تمکو کہ اوٹہو نماز کے واسطے یا کسی کام نیک کرنیکے لیے تو اوٹہہ کہڑے ہو تم بغیر تکرار کے تو
بلند کرے خدا تعالے درجے اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے اور علم پیغمبر کا بجا لاتے ہین
اونکے درجے بہشت مین بلند ہین اور وہ لوگ ہین جن لوگونکو دیا ہے خدا تعالے نے علم ساتہہ ایمان کے یعنے
مومن اور عالم کے درجے بہت بڑے ہین مومن بے علم سے اور خدا تعالے اون کامون سے جو تم کرتے
ہو واقف اور خبردار ہے کچھہ چہپا ہوا نہین اوس سے ۞ تفسیر ۞ بڑے درجے یعنے دنیا مین بہی بڑا مرتبہ
اور شرف ہوتا ہے اور آخرت مین بہی اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ جب پڑہتے وہ یہہ آیۃ تو کہتے اے لوگو
سمجہو تم اس آیۃ کو اور چاہیئے کہ رغبت دلاوے تمکو یہہ آیۃ علم کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول
ہے عبادۃ العالم کوفا واحد التعدل عبادۃ العابد الف سنۃ اور یہہ بہی حضرت سے منقول ہے کہ شفاعت
کریگے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیا پہر علما پہر شہید پس بڑا جان مرتبہ مین اوسکو کہ واسطے
ہے درمیان نبوۃ اور شہادت کے یعنے علما کو بسبب شہادت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباس
سے منقول ہے کہ اختیار دیے گیے سلیمان علیہ السلام درمیان علم اور مال اور ملک کے یعنے حکم الہی ہوا
کہ ان تینون چیزون مین سے جو چاہو اختیار کرو پس اختیار کیا سلیمان نے علم کو پہر دیا اللہ نے مال اور

فضیلت علم

ملک ساتھہ علم کے اور فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف ابراہیم کے یا ابراہیم انی عاذر
احب کل علیم اور بعض حکماء سے منقول ہے کہ کاشکے جانتا میں کو نسی چیز پائی اوسنے کہ نہ پایا اوسنے علم
کو اور زبیری سے ہے کہ علم ذکر لیعنے مرد ہے پس نہین دوست رکھتے اوسکو مگر مرد لوگون کے اور علم کتنے قسم کا
ہے پس اشرف اوذکا وہ ہے کہ اشرف ہو باعتبار مضمون کے ۵ مد ۵ کشادہ کرے لیعنے قبر مین یا منازل
بہشت مین یا کہلنا سینہ کا مراد ہے اور آیا ہے کہ ایک جماعت اصحاب مدرسے پیغمبر علیہ السلام کی مجلس مین
آئے اور آنحضرت تو قیر اونکی کیا کرتے تھے اور اوسوقت مجلس مین جگہہ نہی آنحضرت کے سامنے کھڑے رہے
اور کسی نے اونکو جگہہ ندی آنحضرت کو یہہ امر ناگوار ہوا اور بعضونکو کہ آپکے پاس بیٹھے تھے فرمایا اوٹھو وہ اوٹھے
اور مدرہ والون کے لیے جگہہ ہوگئی اور جو کہ اوٹھے تھے اونکو یہہ امر ناگوار ہوا اور آنحضرت نے اونکے چہرے سے یہہ امر
معلوم کیا حق تعالےٰ نے یہہ آیہ بھیجی اور بقول قتادہ رض کے لوگ آنحضرت کی مجلس مین آپسمین حرص کرتے
تھے کہ آپکے پاس بیٹھین اور آپنے اونکو دیکھہ کر آپسمین سمٹ بیٹھتے اور جگہہ مین تنگی کردیتے یہہ آیہ نازل ہوئی
اور بقول بعض کے یہہ فعل اوذکا روز جمعہ کے تھا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا لا یقیمن احدکم الرجل من
مجلسہ ثم یخالفہ فیہ ولکن تفسحوا او یہہ بھی فرمایا کہ نہ اوٹھادے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کو دن جمعہ کے
ولیکن چاہیے کہ کہے افسحوا لیعنے کھل بیٹھو یہہ دونون روایتین معالم مین ہین اور بقول مجاہد اور اکثر مفسرون
کے خطے یہہ ہین کہ جب کہا جاوے تمکو کہ اوٹھو نماز کے لیے یا جہاد کے لیے یا ہر خیر وحق کے لیے پس اوٹھو
اوسکے لیے اور قصور نکرو اور کتاب موضح مین لکھا ہے کہ جب صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس
مبارک مین بیٹھتے اگر کسیکو واسطے کسی مہم اور کام کے طلب کرتے تو اوٹھنا نہ چاہتا ۞ سو یہہ آیہ نازل ہوئی اور
سچ تو یہہ ہے کہ محبت اونکی بہ نسبت حضرت کے اسی قدر تھی کہ ایکدم بخطہ جدائی نچاہتے تھے اور اسلیے شرف
یرفع اللہ الذین امنوا منکم درجات کے مشرف ہوئے اور معالم مین ہے کہ خدا نے ساتھہ قول اپنے الذین
اوتوا العلم درجات کے خبر دی اسکی کہ رسول اوسکا صواب پر ہے آمین کہ حکم کرتا ہے اہل بدر کی توقیر
واکرام کا اور اہل بدر مستحق اکرام کے ہین اور مومن کہ تابع حکم پیغمبر کے ہو کر اکرام بدریونکا کرتے ہین اور مجلس
مین اونکو جگہہ دیتے ہین ثواب پاوین گے اور درجے اونکے بلند ہونگے اور درجہ علمائی مومنونکا بالاتر
غیر عالم سے ہوگا اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ درمیان درجہ مومن غیر عالم کے اور درمیان درجہ
عالم کے مقدار دوڑنے گھوڑے تیز رو کے تفاوت ساٹھہ برس کے ہوگا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا جو شخص
چلے علم کی راہ سہل کرتا ہے اللہ اوسکے لیے راہ جنت کی راہونین سے اور تحقیق فرشتے البتہ بچھاتے ہین بازو
اپنے طالب علم کے رضا کے لیے اور تحقیق آسمان اور زمین اور مچھلیان پانی مین دعا کرتی ہین طالب علم
کے لیے اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت چودھوین رات کے چاند کے ہے سارے ستارون
پر عالم وہی ہین وارث انبیاء کے بلاشبہ انبیاء نے نہین میراث مین چھوڑے ہین دینار اور نہ درہم سوائے
اسکے نہین کہ میراث مین چھوڑا ہے اونہون نے علم کو پس جسنے لیا علم لیا حصہ پورا اور ابن عمر رض فرماتے
ہین ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین فی مسجدہ الخ یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے

دو مجلسون پر اپنے مسجد مین اون دو مجلسون والونمین سے ایک تو وہ تھے کہ دعا کرتے تھے اللہ تعالے سے اور رغبت کرتے تھے طرف اوسکے اور دوسری مجلس والے سیکھتے تھے فقہ اور سکھاتے تھے فقہ فرمایا آپ نے کہ دونون مجلسین بھلائی پر ہین اور ایک اون دونون مین سے افضل ہے بہ نسبت دوسرے کے پھر وہ یعنے عابد پس دعا کرتے ہین اللہ سے اور رغبت کرتے ہین طرف اوسکے اور یہ پھر یہ یعنے عالم پس سیکھتے ہین فقہ اور سکھاتے ہین فقہ جاہل کو پس یہہ افضل ہین اور مین ہی بھیجا گیا ہون تعلیم ہی کرنیکے لیے پھر بیٹھے حضرت اہل علم ہی مین روایت کیں یہہ دونون حدیثین معالم مین اور یہہ بھی فرمایا علیہ السلام نے فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم اور یہہ بھی فرمایا الناس عالم و متعلم و سائر الناس کالہمج اور حدیثین اور اقوال صحابہ کے بیچ فضیلت علم اور عالم اور مذمت جہل و جاہل کے بہت ہین یہہ جو مذکور ہوئین کفایت کرتے ہین اور بغیر علم کے پہنچنا کسی خیر کو ممکن نہین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ عامل یعنے عابد بے علم فساد زیادہ اوس سے کرتا ہے کہ صلاح کرے انتہی صدق رسول اللہ علیہ وسلم اسلیے کہ بغیر علم کے پاکی نجاست سے بھی نہین ہوتی تو وہ عمل بموجب شرائط اوسکے بجا لانا کیا جانے اور اسی سبب سے بزرگون اہل تحقیق نے عابد زاہد بے علم کو کہلونہ شیطان کا کہا ہے امام غزالی منہاج مین فرماتے ہین کہ اگر کوئی خلق کی ایسی عبادت کرے جیسے ملائکہ ساتون آسمانون کے کرتے ہین اور اوسکو علم نہو تو وہ جملہ ریاکارون مین سے انتہی اور یہہ ظاہر ہے اسلیے کہ ہر چند عبادت بشوق و کثرت کرے لیکن چونکہ شرائط اور مفسدات عبادت کے اور طریقہ اوسکا کہ لائق قبولیت کے نہین جانتا اوسپر فائدہ عبادتکا مترتب نہین ہوتا اور رنج بے فائدہ کھینچتا ہوتا ہے اور جملہ عاملۃ ناصبۃ تصلے نارا حامیۃ سے ہوگا نعوذ باللہ منہ اور چونکہ علم اول ہے اور اصل تمام اشیا رکا ہے اور مدار کار دونون عالم کا علم پر ہے سیکھنا اوسکا ہر ایک مرد و زن پر فرض ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ اور یہہ بھی آیا ہے اطلبوا العلم لو بالصین اور علم اول اور اصل اللہ تعالے کی تمام صفتون کا ہے اول صفت کہ اوسکی ذات خاص سے تعلق رکھتی ہے علم اوسکا ہے ساتھ ذات باکمال اپنے کے اور آیۃ ان اللہ قد احاط بکل شی علما بھی ظاہر کرنیوالے شرف علم کی ہے اور یہی بعید ہے اس حدیث کے مضمون مین النظر الی وجہ العالم عبادۃ اور یہہ بھی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک نظر طرف عالم کے بہت پیاری ہے نزدیک خدا کے ایک برس کی عبادت سے کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو شب بیدار رہے اور یہہ بھی فرمایا کہ بڑی شریف اہل جنت کے علما امت میری کے ہین اور یہہ بھی فرمایا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور اسلیے علم کو شریف تر عبادت سے کہا ہے لیکن چونکہ علم بغیر عمل کے کام نہین آتا بلکہ موجب عذاب اور خرابی کا ہے اور مقرر ہونا علم کا محض عبادت کے لیے ہے عمل کرنا ضرور ہے پس علم جڑ ہے اور عمل پھل اور خلاصہ اوسکا پہلے علم حاصل کرنا پھر عمل کرنا چاہیے اور جو علم کہ سیکھنا اوسکا فرض ہے علم توحید ہے اور عقائد ضروری اور احکام شرعی جیسے عبادات خمسہ اور علم احکام کہ متعلق دل کے ساتھ ہین واسطے پاک کرنے دل کی برائیون سے کہ موجب دوری کی اللہ تعالے سے اور باعث

دوزخ کے ہین اور اسی علم کو عرف مین علم سلوک اور تصوف کہتے ہین اگرچہ اکثر اونکا حقیقت مین داخل فقہ کے ہے اور علم معاملات فقہ سے فرض کفایہ ہے کہ جو بعضے لوگ سیکھین اور لوگ اوسکے نہ سیکھنے مین گنہگار اور ماخوذ نہین ہوتے ولیکن چونکہ کرنے بعض معاملات سے مانند خرید و فروخت کھانے پینے کی چیزون کے اور نکاح وغیرہ کے ہر شخص کو چارہ نہین ہے سیکھنا اوسکا بھی ہر ایک پر لازم ہے چاہیے کہ وہ بھی مجملاً حاصل کرے بعد اوسکے اگر خدا توفیق دے عبادت اور یاد خدا اور فقر کیطرف متوجہ ہووے والا کاروکسب ضروری دنیا کے مین مشغول ہووے اور تو یہی بسبب علم کے اکثر موجبات گناہ اور عذاب سے محفوظ رہیگا اور جانا چاہئے کہ قدر ضروری بلکہ زیادہ اوس سے تمام علوم مذکورہ اور علوم دینی یہی اس کتاب مین کہ تفسیر کتاب ربّ الارباب کی ہے لکھے گئے ہین اگر کوئی اس نسخہ مبارکہ ہی کے سیکھنے پر ہمت لگاوے اور اسکو ملحوظ و محفوظ رکھے اور اسپر عمل کرے توالبتہ فضل الٰہی سے موافق ہمت اپنی کے اپنے مقصد کو پہنچیگا جانے کہ طالب وصل خدا کا یہی مطلب حاصل ہو اسلیے کہ اسباب اوسکے بھی اسمین سب مذکور ہوئے ہین اور تائید افضال من جانب اللہ ہے اور جو علوم اس تفسیر مین مذکور ہوے ہین اونکے سوا اور علوم زائد بلکہ ممنوع ہین سوائے علم صرف اور نحو کے اور جسمیں اور علم کہ طالب علم کو حاصل کرنا اونکا ضروری ہے اور طالب حق اور آخرت کو وہ بھی ضرور نہین ہا علم منطق وغیرہ کہ اکثر طالب علم اس زمانیکے اوسکی طرف متوجہ رہتے ہین محض ممنوع اور دور کرنیوالا حق سے ہے اور صرف اوقات اوسمین ضائع کرنا عمر کا ہے بیچ کتاب عمان فقہ حنفی کے لکھا ہے کہ تعلیم منطق کی مانند مے شراب کے ہے اور فتاوی برہنہ مین طہیری اور خلاصہ سے نقل کیا ہے کہ سیکھنا علم کلام کا زیادہ قدر حرمت سے حرام ہے اور یہی کہتے ہین امام مالک اور شافعی اور احمد اور اگلے امام حدیث کے اور سفیان ثوری رحمہم اللہ اور در المختار شرح تنویر الابصار مین لکھا ہے کہ سیکھنا علم کا فرض عین ہے اور وہ وہ علم ہے کہ جسکی حاجت پڑتی ہے دین مین اور فرض کفایہ ہے اور وہ وہ ہے کہ زیادہ ہو اوس سے واسطے نفع غیر کے اور مستحب ہے وہ کمال پیدا کرنا ہے علم فقہ اور علم قلب مین اور حرام ہے وہ علم فلسفہ اور شعبدہ اور نجوم اور رمل اور علم طبائعیین اور سحر اور کہانت مین اور داخل ہے فلسفہ مین منطق اور اسکی قسم سے ہے علم حرف اور موسیقی اور مکروہ ہی وہ اشعار مولدین کے قسم غزل اور جھوٹے مضمونون سے اور مباح ہے جیسے وہ اشعار اونکے جنمین سبکی کی مضمون نہین ہین کذا فی فوائد شتے من الاشباہ والنظائر تمام ہوا مضمون درالمختار کا اور تحفہ الفقہ مین کبیری سے لایا ہے کہ مستحب ہے کہ سیکھے آدمی طب بقدر اسکے کہ بچے اوس سے بدلی مضر چیزون سے اور پہلے جو گذرا اوس سے ظاہر ہوا کہ کوئی شغل بعد ادا فرائض الٰہی کے بہتر سیکھنے اور سکھانے علم کے سے نہین ہے حدیث کہ رسول علیہ السلام نے عالم کے سو نیکو بہتر جاہل کی عبادت سے فرمایا ہے پس والے اوسپر کہ بسبب غیبت نفسانی اور بہکانے شیطان کے اس امر شریف سے محروم رہے اور تمام فضائل دینی اور دنیوی کے سے بے نصیب ہووے ہر فریق کے لوگ کہ اس زمانہ مین بہت ہی کم اپنے مقصد کو پہنچتے ہین بسبب بے علمی اور بے عملی کے ہے خصوصاً اکثر صوفی صورت اس زمانے کے کہ احکام طہارۃ کے بھی نہین جانتے ہین اور نقارہ داصل ہونیکا طرف خدا کے بجائی ہین بتہنا اللہ علی جمیع مرضیاتہ سعادت دارین

کے طالب کو چاہیئے کہ کاہلی اور ملال سے دور ہوکر بیچ سیکھنے علم و عمل کے چست و مستغرق ہووے اور نیت خیر اور اخلاص علم سیکھنے اور سکھانے مین نگاہ رکھے اور جس علم مین غرض دنی ہو اوس سے دور رہے کہ مشغول ہونا اوسمین ضائع کرنا عمر کا اور دور کرنیوالا خدا تعالے سے اور عصہ دلانے والا اوسکا ہے اور سیکھنا علم دینی کا بھی اخلاص سے کرے اسلیے کہ وہ بھی اگر نیت فخر اور دنیا طلبی اور محبت جاہ و ریاست سے ہو تو مثل علم غیر دینی کے ہوتا ہے نعوذ باللہ منہ اور چاہیے کہ عالم باعمل اور صالح سے علم سیکھے اسلیے کہ اوسکی صحبت بھی مفید و موثر ہوتی ہے بخلاف صحبت عالم بے عمل کے کہ اوس سے گمراہ ہوتا ہے اور ہر کسیکو اوستاد نہ بناوے تا ادائے حقوق اوسکیلیے عاجز ہو کر بدکار نہووے اور حقوق و آداب اوستاد کے زیادہ اس سے ہین کہ یہان لکھے جاویں اور یہان ایک قول مرتضی علی رضی اللہ عنہ کا کافی ہے کہ فرمایا اَنَا عَبْدُ مَنْ عَلَّمَنِیْ حَرْفًا اِنْ شَاءَ بَاعَ وَاِنْ شَاءَ اَعْتَقَ اور امام نافع مدنی نے فرمایا اَنَا عَبْدُ مَنْ قَرَأْتُ عَلَیْہِ ذکر کیا اسکو جامع الرموز مین اور ایسا ہی استاد نہ پکڑے کہ بعد واقف ہونیکے اوسکے بعض افعال و اقوال پر بدظنی اور بے ادبی دلمین پیدا ہوا اور اوستاد اوسکو معلوم کرکر ناخوش ہووے اسلیے کہ اوستاد کی ناخوشی بڑی بھاری بات ہے جسکے کہانے علما نے کہا کہ اوستاد کے نافرمانکو جنت کی بو بھی نہین پہنچیگی شیخ اکبر فتوحات مین ابن سیرین سے لائے ہین کہ کہا یہ علوم دین ہین دیکھو کس سے لیتے ہو اوسکو اور کہا کہ نیشاپور مین قاضی ابوبکر سے کچھ حدیث نہ لکھی مین نے کہ متکلم اشعری مذہب تھا اگرچہ اسناد مین عالی رکھتا تھا پس اسلیے چاہیے کہ سوای صالح کے علم نہ سیکھے اور اگر نادانستہ اسیکو اوستاد کرے اور بعد سیکھنے علم کے کچھ اوسمین موجب بدظنی کا پاوے تو یہی ادب اپنی جانب سے چھوڑے نہین اور اوسکے اوس کام کو سپرد بخدا کرے بلکہ اوسکے حق مین دعا کرے کہ خدا تعالے اوسکو اوس کام سے باز رکھے اور بسبب اسی بدظنی اور بے ادبی اور نادا کرنے اوستاد کے حقوق کے اور نہ نگاہ رکھنے حرمت اور آداب کے نیکے ہے اس زمانہ مین کہ اکثر طالب علم اپنے مقصد کو نہین پہنچتے ہین اور برکت علم کو نہین پہنچتے ہین ۱۲ منہ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اے مسلمانون جب چاہو کہ راز کہو ساتھ پیغمبر کے پس آگے دو پہلے راز کہنے اپنے سے خیرات کو یہ کام بہتر ہے تمہارے لیے اور بہت پاکیزہ پس اگر نپاؤ تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے مترجم کہتا ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے یا اوس آیت کے کہ آتی ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ اے ایمان والون جب تم کان مین بات کہو رسول سے تو آگے دھر لو پہلے بات کہنے سے خیرات یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اور بہت ستھرا پھر اگر نپاؤ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ منہ اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو جو وقت کہ تم چاہو کہ چپکی باتین کرو پیغمبر سے تو پہلے چپکی باتین کرنے سے کچھ خیرات دو محتاجون کو یہ بہتر ہے تمہارے واسطے اور بہت پاکیزہ ہے پھر اگر نپاؤ تم کچھ صدقہ دینے کو تو پھر خدا تعالے بخشنے والا مہربان معاف کریگا ایسے گناہ جو لاچاری سے ہون ۱۲ منہ تفسیر ۱۲ منہ مہربان ہے بیچ اجازت دینے صرف گوشی کے بغیر صدقہ کے کہا بعضون نے کہ رہا یہ حکم دس رات دن پھر نسخ کیا گیا اور بعضون نے کہا کہ نہین رہا یہ حکم مگر ایکساعت دن کے پھر نسخ کیا

گیا اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ کتاب اللہ کی اس آیۃ پر نہیں عمل کیا کسی نے پہلے میرے اور نہ عمل کریگا اسپر کوئی بعد میرے تیرے پاس ایک دینار پس صرف کیا میں نے اور سکو کہ تھا میں کہ جب سرگوشی کرتا حضرت سے تصدق کرتا ایک درہم اور پوچھے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دس مسئلے پس جواب دیا حضرت نے اونکا کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہے دفاذ فرمایا توحید اور گواہی دینی لاالہ الا اللہ کی کہا میں نے کیا ہے فساد فرمایا کفر اور شریک کرنا ساتھ اللہ کے کسیکو کہا میں نے اور کیا ہے حق فرمایا اسلام اور قرآن اور ولایت یعنے حکومت جب پہنچے طرف تیرے کہا میں نے اور کیا ہے حیلہ فرمایا ترک کر حیلہ کو کہا میں نے اور کیا لازم ہے مجھپر فرمایا طاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکے رسول کی کہا میں نے اور کیونکر دعا کروں میں اللہ تعالے سے فرمایا ساتھ صدق اور یقین کے کہا میں نے اور کیا مانگوں میں اللہ تعالے سے فرمایا عافیت کہا میں نے اور کیا کروں میں واسطے نجات نفس اپنے کے فرمایا کل حلالا و قل صدقا کہا میں نے اور کیا ہے سرور فرمایا جنت کہا میں نے کیا ہے راحت کی چیز فرمایا ماننا اللہ تعالے سے پس جب کہ فارغ ہوا میں ان مسائل کے پوچھنے سے نازل ہوا نسخ اسکا ۵ مد ۵ مہربان ہے اوس شخص پر کہ کچھہ صدقہ کے لیے اپنے پاس نہ رکھے اور نہ لاوے اور آیا ہے کہ مومن لوگ پیغمبر علیہ السلام کے ساتھہ بہت سرگوشی کرتے تھے اور ہر طرح کی چیزیں سرگوشی میں پوچھتے تھے تا آنکہ پیغمبر علیہ السلام بہ تنگ ہوئی حق تعالے نے رسول علیہ السلام کی تخفیف کے لیے یہہ آیۃ بھیجی لوگ سرگوشی سے باز رہے اور بقول بعض کے تو نگر ہیبت سرگوشی کرتے تھے اور فقرا رسول علیہ السلام کی صحبت سے دور رہتے یہہ امر آنحضرت کو ناگوار معلوم ہوا یہہ آیۃ نازل ہوئی اور تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ یہہ حکم نازل ہوا سولے علی رض کے کسی نے اسپر عمل نہیں کیا اور یہہ حکم اونکے مناقب سے ہے اور پھر یہہ حکم منسوخ ہوا اور کہا ہے علما نے کہ یہہ حکم ایک ساعت سے زیادہ نہ تھا اور اوسی ساعت میں مرتضی علی رض نے ایک دینار فقرا پر تصدق کی اور آنحضرت سے سرگوشی کی اور بعد ایک ساعت کے آیۃ ءاشفقتم اوتری اوردہ حکم منسوخ ہوا و اجازت سرگوشی کی بغیر پہلے دینے صدقہ کے ۱ بی ۵ جز ۵ ءاشفقتم ان تقدموا

بین یدی نجوٰکم صدقٰت ط فاذ لم تفعلوا وتاب اللہ علیکم فاقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا اللہ ورسولہ ط واللہ خبیر بما تعملون ۝ کیا ڈرے تم اس سے کہ آگے دینے سے سرگوشی کرنے اپنے سے خیرات کو پس جب نکیا تم نے اور درگذر کیا خدا نے تمپر پس بارے برپا کرو نماز کو اور دو زکوۃ کو اور فرمان برداری کرو خدا کی اور اوسکے رسول کی اور خدا خبردار ہے ساتھہ اوسچیز کے کہ کرتے ہو ۵ فد ۵ کیا تم ڈرگئے کہ آگے کہا کرو کان کی بات سے خیر اتین سو جب تم نے نہ کیا اور اللہ نے معاف کیا تو اب کھڑی رکھو نماز اور دیتے رہو زکوۃ اور حکم پر چلو اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور اللہ کو خبر ہے جو کچھہ تم کرتے ہو ۵ فمو ۵ ای مسلمانو تم ڈرتے ہو سو تم پر دو بہر ہوا کہ پہلے خیرات کرو کچھہ چپکے بات کرنے سے پھر جب کہ تم نکرو خیرات تو پھر بخشا خدا نے تمکو اور تم قائم رکھو نماز کو جو وقت پر ادا کرو اور دو مال زکوۃ کا اور حکم بردار رہو خدا تعالی کی اور اوسکے رسول کی اور خدا تعالے جانتا ہے وہ سب کام جو تم کرتے ہو ظاہر اور باطن امین ۵ عد ۵ تفسیر یعنے کیا ڈرے تم صدقات کے پہلے دینے سے اسلیے کہ اوسمیں خرچ کرنا مالکا پڑتا ہے کہ جسکو تم مکروہ رکھتے ہو پس جب ایسا

جو کچھ کہ حکم کیا گیا ہے تمکو اور دشوار ہوا تمپر وتاب علیکم یعنے تخفیف کی تم سے اور دور کیا تم سے مواخذہ پہلے دینے صدقہ کا سرگوشی پر پس قصور نکرو نماز مین اور زکوٰۃ مین اور تمام طاعات مین واللہ خبیر الخ یہہ وعدہ وعید ہے ۵ **ملہ** ۵ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَّا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ آیا نہ دیکھا تونے طرف اون لوگون کے کہ دوستی کی ساتھہ اوس قوم کے کہ غضب کیا ہے خدا نے اوپر اونکے یعنے منافقون نے ساتھہ یہود کے دوستی کی واللہ اعلم نہین ہین یہہ منافق تم سے اور نہ یہود سے اور قسم کہاتے ہین اوپر جھوٹ کے اور یہہ جانتے ہین ۵ **فتے** ۵ تونے نہ دیکھے وہ جو رفیق ہوتے ہین ایک لوگونکے جن پر غصے ہوا ہے اللہ نہ وہ تم مین ہین نہ اونمین اور قسمین کہاتے ہین جھوٹ بات پر اور خبر رکھتے ہین ۵ **فلے** ۵ **مو** ۵ اسے نہ دیکھا تونے اون لوگون کی طرف جو وہ منافق ہین جو دوستی کی انہون نے اون لوگون سے جن پر غصہ ہے خدا تعالے جو وہ یہودی ہین نہین ہین منافق اسی مسلمانون تم مین سے اور نہ یہودیون مین یعنے نہ مسلمانونکے دوست ہین اور نہ یہودیون کے اور ظاہر مین قسمین کہاتے ہین جھوٹی کہ ہم مسلمان ہین اور وہ آپ جانتے ہین کہ ہم جھوٹی قسمین کہاتے ہین ۵ **عہ** ۵ **تفسیر** یہہ منافق کہ محبت کرتے یہود سے کہ جسپر غضب کیا اللہ نے اپنے اس قول مین مَنْ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ اور نقل کرتے منافقون سے بہید مومنون کے پس وہ نہ تم مین سے ہین اے مسلمانون اور نہ یہود مین سے ہین جیسکہ فرمایا اور جگہہ مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۵ **مبا** ۵ آیا ہے کہ عبداللہ بن نبتل منافق رسول علیہ السلام کے پاس بہت بیٹھا رہتا اور باتین آنحضرت کی یہود تک کو پہنچاتا ایکروز رسول علیہ السلام اپنے حجرہ مبارک مین تھے اور ایک جماعت صحابہ کی وہان حاضر تھی فرمایا کہ اب آتا ہے تمہارے پاس ایک شخص کہ دل اوسکا متکبر ہے اور نظر شیطان سے دیکھیگا اوسیوقت ابن نبتل آیا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تو اور یار تیرے کیون ہمکو گالیان دیتے ہو اوسنے قسم کہائی اور اوسکے یارون نے بھی قسم کہائی کہ ہم تو گالیان نہین دیتے یہہ آیہ آئی مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۵ **بحر** ۵ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ طیار کیا ہے خدا نے اونکے لیے عذاب سخت تحقیق بُرا ہے جو کچھہ کہ کرتے ہین یعنے نفاق وغیرہ ۵ **فتے** ۵ رکھی ہے اللہ نے اونکو سخت مار شک وہ بُرے کام ہین جو کرتے ہین ۵ **مو** ۵ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ سپر بنا رکھی ہے اپنے قسمونکو پس روکا لوگونکو راہ خدا سے پس اونکے لیے ہے عذاب خوار کرنے والا ۵ **فتے** ۵ بنایا ہے اپنی قسمونکو ڈھال پھر روکے ہین اللہ کی راہ سے تو اونکو ذلت کی مار ہے ۵ **مو** ۵ پکڑا اپنی قسمونکو منافقون نے جیسے ڈھال جو بچ رہے رہین قتل ہونے اور لوٹے جانے سے پھر روک رکھتے ہین لوگونکو خدا تعالی کی راہ سے جہاد کی طرف جانیکے وقت پھر دارے اونکے ہے عذاب خوار کرنیوالا قیامت کے دن ۵ **عہ** ۵ **تفسیر** پس پکڑا ہے یعنے اپنی جھوٹی قسمونکو باعث بچاؤ اپنے خونون اور مالونکا ٹھیرایا ہے پس روکا لوگونکو درمیان حالت امن اور سلامت اپنے کے اللہ کی راہ سے یعنے طاعت اور ایمان لانے سے اللہ پس اونکے لیے وعدہ عذاب خوار کرنیوالیکا کیا بسبب کفر اور روکنے

۱ یعنے نہ تو اوانکا کافر ہے اور نہ وہ تمہارے دین پر ہین اور اپنے دین پر ہین ۱۲ منہ

۲ یعنے نہ تم ہین نہ وہ درمیان رہے نہ طرف اپنے کے نہ طرف انکے ۱۲ منہ

۳ اے ہم کافرونکی ارزان سامانی ہم ان طرح کافرونکو بدلہ دیتے ہین ۱۲ منہ

اور نیکے راہ حق سے یہہ ایسا ہے جیسے فرمایا الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ زدنا ہم عذابا فوق العذاب ۱۶ مد ۱۶ لن تغنی عنہم اموالہم ولا اولادہم من اللہ شیئا ط واولئک اصحاب النار ط ہم فیہا خلدون ۵ دفع نکریگے انسے یعنے منافقون سے مال اور اولاد انکی عذاب خدا کے سے کچہہ ذرا بہی یہہ جماعت دوزخ والے ہین یہہ وہان ہمیشہ رہین گے کام نہ آوینگے مال اونکی اولاد اللہ کے ہاتہہ سے کچہہ وہ لوگ ہین دوزخ کے وہ اوسمین رہ پڑے ۱۶ مو ۱۶ یوم یبعثہم اللہ جمیعا فیحلفون لہ کما یحلفون لکم ویحسبون انہم علی شیء ط الا انہم ہم الکذبون ۵ اوسدن کو اہٹہا ویگا اونکو خدا سبکو پس قسم کہا ویں گے اوسکے سامنے جیسکہ قسم کہاتے ہین تمہارے سامنے اور گمان کرتے ہین کہ وہ کسی چیز پر ہین آگاہ ہو تحقیق وہ ہین جہوٹے ۱۶ فتح ۱۶ جسدن جمع کریگا اللہ اونکو سارے پہر اللہ اونکو سارے پہر قسمین کہا ویںگے اوسکے آگے اور وہ خیال رکہتے ہین کہ وہ کچہہ بہلی راہ پر ہین سنتا ہے وہی ہین اصل جہوٹے ۱۶ مو ۱۶ جسدن اونہا منافقو کو گردان سے خدا تعالے سبکو اکہٹا توپہر قسم کہا ویںگے خدا تعالے کے سامنے جیسے قسم کہاتے ہین تمہارے آگے اور اوسدن سمجہین اور بوجہینگے منافق کہ ہم کچہہ کام کی بات کرتے ہین یہہ قسم ہمین فائدہ پہنچاویگی سو خدا تعالے فرماتا ہے کہ بیشک منافق جہوٹے ہین نہایت جہوٹی قسمین کہاتے ہین تفسیر قسم کہاتے ہین آگے یعنے اللہ تعالے کے سامنے آخرت مین کہ ہم مخلص تہے دنیا مین منافق نہین تہے جیسکہ قسم کہاتے ہین تمہارے سامنے دنیا مین اسپر اور گمان کرتے ہین کہ وہ دنیا مین جیسے قسم کہاتے ہین اسپر آگاہ ہو وہ جہوٹے ہین کہ برابر ٹہہرایا اونہون نے حال اونہا دنیا اور آخرت مین ۱۶ مد ۱۶ استحوذ علیہم الشیطان فانسہم ذکر اللہ ط اولئک حزب الشیطان ط الا ان حزب الشیطان ہم الخسرون ۵ غالب آیا ہے اپنر شیطان پس ہلا دیا اونکی خاطر سے خدا کی یاد کو یہہ جماعت لشکر شیطان کا ہے آگاہ ہو تحقیق لشکر شیطان ہین ٹوٹے مین ۱۶ فتح ۱۶ قابو مین کر لیا اونکو شیطان نے پہر بہلا دی اونکو اللہ کی یاد وہ لوگ ہین جنہا شیطان کا سنتا ہے جو جنہا شیطان کا ہے وہی خراب ہوتے ہین ۱۶ مو ۱۶ غالب ہوا منافقو پر شیطان پہر بہلا دیا شیطان نے اونکو یاد کرنا خدا تعالے کا سو یہہ منافق گروہ شیطان کے ہین رفیق جو اوسکی تابعداری کرتے ہین جان لو اے لوگو جو گروہ رفیق شیطان کے تہے ہین نقصان پانے ہوے ٹوٹے مین اوس جہان کی نعمتون سے بلکہ بدلے نعمتون کے ہمیشہ کے بڑے عذاب مین رہینگے ۱۶ عہ ۱۶ تفسیر کہا شاہ کرمانی نے علامت غلبہ شیطان کی بندے پر یہہ ہے کہ مشغول کرے اوسکو ساتہہ زینت ظاہر کے قسم کہانے اور پینے سے اور غافل کرے اوسکے دل کو فکر کرنے سے اللہ کی نعمتون مین اور نعمتون کے شکر کرنے کے اور غافل کرے اوسکی زبان کو ذکر اللہ سے بسبب جہوٹ اور غیبت اور بہتان کے اور غافل کرے اوسکے دل کو فکر کرنے اور مراقبہ سے بسبب تدبیر دنیا اور جمع کرنے دنیا کے ۱۶ مد ۱۶ ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک فی الاذلین تحقیق وہ لوگ کہ خلاف کرتے ہین خدا اور رسول اوسکے یہہ جماعت بیچ جملہ خوار ترین لوگون کے ہین ۱۶ فتح ۱۶ جو لوگ مخالف ہوتے ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے وہ لوگ ہین سب بیقدر لوگون مین ۱۶ مو ۱۶ تفسیر

یعنے دنیا مین بہت خوار ہین کہ قتل کیے جاتے ہین اور قید ہوتے ہین اور لوٹے جاتے ہین اور عقبیٰ مین عذاب ہمیشہ مین گرفتار ہونگے ۱۲ بحر ۱۲ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ حکم کیا خدا نے کہ البتہ غالب رہونگا مین اور غالب ہونگے پیغمبر میرے تحقیق خدا تعالے تو ناغالب ہے ۱۲ فتح ۱۲ الدر لکھہ چکا ہی کہ مین زبردست ہونگا اور میرے رسول بیشک اللہ زور آور ہے زبردست ۱۲ ع ۱۲ لکھہ رکھا ہے اللہ تعالے نے لوح محفوظ مین کہ البتہ غالب ہونگا مین یعنے حکم اور میرے بھیجے ہوئے پیغمبر سب آخر کو بیشک خدا تعالے زبردست ہے غالب جو چاہے سو کرے کوئی اوسکے کیے کو پھیر نہین سکتا ۱۲ عہ ۱۲ تفسیر لکھہ چکا ہی یعنے لوح محفوظ مین غالب ہونگا مین ساتھہ صحبہ اور تلوار کے یا ایک ان دونون مین سے تو ناہے کوئی روک نہین سکتا اوسکے ارادہ کو عزیز غالب ہے غیر مغلوب ۱۲ مل ۱۲ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ نہ پاوگے تو اوس قوم کو کہ ایمان رکھتے ہین ساتھہ خدا کے اور روز آخرت کے ساتھہ اس صفت کے کہ دوستی کرین ساتھہ اوسکے کہ خلاف کیا ہے ساتھہ خدا کے اور رسول اوسکے اگرچہ وہ جماعت ہون باپ اونکے یا بیٹے اونکے یا بھائی اونکے یا قرابتی اونکے وہ مومن کہ ساتھہ کافرونکے دوستی نہین رکھتے لکھا ہے خدا نے اونکے دلونمین ایمان کو اور قوت دی ہے اونکو ساتھہ فیض غیبی کے اپنی طرف سے اور داخل کریگا اونکو باغون مین جلتی ہونگی نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہینگے خوش ہوا اونسے خدا اور خوش ہوئے وہ خدا سے وہ ہین لشکر خدا کے تحقیق لشکر خدا کا وہی ہے چھٹکارا پانیوالا ۱۲ فتح ۱۲ تو نہ دیکھیگا کوئی لوگ جو یقین رکھتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر پھر دوستی کرین اوسسے جو مخالف ہوے اللہ کے اور اوسکے رسول کے پڑے وہ اپنے باپ ہون یا اپنے بیٹے ہون یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے اونکے دلونمین لکھدیا اللہ نے ایمان اور اونکو مدد کی اپنے غیب کے فیض سے اور داخل کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتی نہرین رہینگے اونمین اللہ اونسے راضی اور وہ اوس سے راضی وہ ہین جتھا اللہ کا سنتا ہے جو جتھا ہے اللہ کا وہی مراد کو پہنچے ۱۲ مل ۱۲ تفسیر بنا دیگا تو الخ یعنے محال و ممنوع ہے یہہ کہ پاوے قوم مومنونکو کہ محبت رکھین منکرون سے یہہ مبالغہ ہے زجر مین کہ دور رہنا چاہیے اللہ کے دشمنونسے اور یہہ اونکی مخالطت اور معاشرت سے بہت زیادہ کی تاکید و تشدید ساتھہ کلام پاک اپنے کے اولٰئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الخ کتب یعنے ثابت کیا ایمان اونکے دلونمین وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ یعنے اور قوت دی اونکو ساتھہ کتاب کے کہ نازل کی اپنی طرف سے جسمین حیات ہے اونکی سفیان ثوری سے منقول ہے کہ اونہون نے کہا کہ علماء گمان کرتے ہین کہ یہہ آیۃ نازل ہوئی اونکے حق مین کہ صاحب ہین باوشاہ کے اور عبد العزیز بن ابی رواد سے ہے کہ اونسے ملا منصور خلیفہ پس جبکہ بھیجا نا عبد العزیز نے منصور کو بہانے کے اوس سے اور پڑہی یہہ آیۃ وَلَا تَجِدُ قَوْمًا آخر تک اور کہا سہل نے کہ جبکا صحیح ہوا ایمان اور خالص ہو

۱۲ قولہ اولون الخ یعنے جو لوگ ان کے ماں باپ صحبہ تھے یا اور کوئی ۱۲ منہ

۱۲ قولہ اور مسلمانون کو الخ یعنے جو کافر ہین اونکو قتل کرنا اور مسلمانون کو اونکے قتل کرنے کا حکم دینا اور اونکے ساتھہ جہاد کرنا ۱۲ منہ

۱۲ قولہ اونکے دلونمین ایمان کو الخ یعنے جو قوت دی اونکو اوس سے ایمان کو حفظ کرتے ہین اور اوسپر ثابت رہتے ہین ۱۲ منہ

توحید اوسکی پس وہ انسیت نہین پکڑتا بدعتی سے اور نہین ہمنشینی کرتا اوسکی اور طاہر کرتا ہے اوس سے
عداوت اور جسنے رغبت کی بدعتی سے پہنچی لیتا ہے اللہ تعالے اوس سے حلاوت سنونگی اور جو کوئی کہاتا
بدعتی کا واسطے طلب کرنے عزت دنیا کے یا اور فائدہ دنیا کے ذلیل کریگا اوسکو اللہ تعالے بسبب اوس عزت
کے اور محتاج کریگا اوسکو بسبب اوس تونگری کے اور جو کوئی ہنسے بدعتی کو دیکھہ کر نکال لیتا ہے اللہ تعالے
نور ایمان کا اوسکے دل سے خوش ہوا خدا اوسنے بسبب توحید خالص اور طاعت اوسکے اور خوش ہوے
وہ خدا سے بسبب بہت ثواب ملنے کے آخرت مین یا بسبب اس حکم کرنے اللہ تعالے کے اونکے حق مین ہیچ
دنیا کے وہ مین لشکر خدا کی یعنے مددگار حق خدا کے اور بلا نیوالے خلق اوسکے اوسکی طرف ہم المفلحون
یعنے باقی رہینگے ہمیشہ جنتون کی نعمتون مین پہنچینگے ہر پیاری چیز کو امن مین ہونگے ہر ڈر سے ۶ ملا

سورۃ الحشر مدنیۃ وھی اربع وعشرون اٰیۃ

اس سورۃ کا نام سورہ حشر ہے حشر کے
معنے مین جمع کرنے لشکر وغیرہ کے چونکہ اسمین ذکر جمع کرنے لشکر کا ہے کہ کسکے بیان اوسکا آویگا یہہ نام اوسکا
رکھا گیا اور تری ہے یہہ سورۃ بعد سورہ لم تر الی الذین کے اور سورہ مجادلہ کے بعد اسلیے لکھی گئی کہ اوسکے اخیر مین
ذکر جماعت شیطان اور جماعت خدا کا ہے اور بہت وجہین مناسبت کی ہین یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین
اسمین چوبیس ہین اور رکوع تین اور کلمے ۴۸۵ اور حرف ۲۰۱۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم
مترجم کہتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے بنی نضیر سے صلح کی لیکن بسبب
شقاوت ازلی کے کوشش آنحضرت کی عداوت مین کرنے لگے آنحضرت نے ارادہ فرمایا کہ اوس جماعت کو
جلاوطن فرماوین اور منافقون نے اون ملعونون کو پیغام بہیجا کہ تم لڑو اور جنگ مین استواری کرو ہم تمپر
تمہارے مین خدا تعالے نے برخلاف ارادہ منافقونکے پہلے اول جمع کرنے لشکر کے رعب یہود پر ڈالا تا تمام
ہو کر جلاوطنی اختیار کی اور منافقونکی بات نہ سنی اور لڑنے کی اور دوبارہ جمع کرنے لوگونکی احتیاج نہ
پڑی اور سال اونکا کھیتی ہوا اور کئی اوسکو کہتے ہین کہ بغیر لڑنیکے مسلمانونکے ہاتھہ لگے خدا تعالے نے منت
مسلمانونپر کہی اور حکم قتل کا بیان فرمایا اور منافقونکے ارادہ سے خبر دی واللہ اعلم سبح للہ ما فی
السمٰوٰت وما فی الارض ط وھو العزیز الحکیم ۱ ساتھہ اپکے یاد کیا خدا کو اون چیزون نے کہ آسمانون
مین ہین اور اون چیزون نے کہ زمین مین ہین اور وہ ہی غالب باحکمت ۶ فتح ۶ اللہ کی پاکی بولتا
ہے جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا ۶ موضح ۶ تفسیر آیا ہے
کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم چوتھے سال ہجری مین ساتھہ ایک جماعت صحابہ کے واسطے لینے دیت یعنے خونبہا
دو شخصون عامری کے کہ آنحضرت کے عہد مین تھے اور عمر بن امیہ ضمیری نے اونکو مارا تھا بنی نضیر کے
محلہ مین جا اونکے گہر کی دیوار کے نیچے بیٹھی وہ ایک پتھر کوٹھے پر لیکے تا آنحضرت پر ڈالین اوسیوقت جبریل
نے آنحضرت کو خبر دی آنحضرت مدینہ مین پہر لے اور بنی نضیر کو کہلا بہیجا کہ مدینہ سے نکل جاؤ اور دس
روز کی مہلت دی وہ تہیہ سفر کا کرنے لگے ابن ابی کہ رئیس منافقون کا تہا اوسنے اونکو کہلا بہیجا کہ
جلاوطن نہوؤ اور اپنے قلعون مین بیٹھے رہو مین ساتھہ دو ہزار آدمیون کے مدد تمہاری کرونگا بنی نضیر

اوس منافق کے کہنے سے مغرور ہوکر باغی ہوئے اور داعیہ قتال کا کیا آنحضرت بقصد اونکے لڑنیکے باہر نکلے پھر ایک اور عذر اونہون نے کیا کہ کہا تین آدمیون کے ہمارے پاس آنے کا جگہ ہے اور تین آدمی ہمارے عالمون مین سے تمہارے پاس آکر مناظرہ کرینگے اگر حقیت تمہاری ثابت ہوئی تو ہم ایمان لاوینگے آنحضرت نے ایسا ہی کیا پھر اونہون نے کہا کہ تین آدمیون کے ساتھ جدا جدا ہم بھی تین آدمی آوینگے آنحضرت نے وہ بھی قبول فرمایا اور تین یہودیون نے آنحضرت کے قتل کا مصمم کیا ایک عورت نے جو بنی نضیر مین سے اپنے بھائی کو کہ مسلمان تہا اور آنحضرت کی خدمت مین حاضر رہتا تہا اونکے مصمم ارادہ اور غدر کا حال کہلا بھیجا اوس شخص نے آنحضرت کو خبر دی آنحضرت مدینہ کو پھرآئے اور دوسرے روز اپنے لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے اونپر نکلکر اونکے قلعہ کو گھیر لیا لیکن پندرہ روز تک وہ گھیرے رہے اور آخر منافق نے اپنا وعدہ وفا نکیا اوسکو مدد سے ناامید ہوئے اور حق تعالے نے اونکے دلونمین رعب و دہشت ڈالی آنحضرت سے صلح طلب کی آپنے قبول فرمائی مگر شرط اسکے کہ مدینہ سے جلا وطن ہوین اور ہتیار اپنے سب مسلمانونکو دیوین اور جو کچھ اپنے چارپایونپر لیجا سکین ہمراہ اپنے لیجاوین اور باقی تمام اموال اور گہر اور زمین اور ہتیار چھوڑ جاوین ناچار ہوکر اوسیطرح قبول کیا اور شام کیطرف گئے اور سب اموال اونکے فی ہوئے اور بھیجے گئے

هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وہ ہی وہ کہ نکالا اونکو کہ کافر ہوئے اہل کتاب مین سے اونکے گہرون سے پہلے اول جمع کرنے لشکر کے گمان نہین رکہتے تہے تم اے مسلمانون کہ وہ نکلینگے اور گمان کرتے تہے کافر کہ نگاہ رکہنے والے اونکے ہین قلعے اونکے خدا، خدا سے پس آیا اونپر عذاب خدا کا اوسجگہہ سے کہ نہین جانتے تہے اور ڈالا اونکے دلمین ڈر خراب کرتے تہے اپنے گہرون کو اپنے ہاتہہ سے اور مسلمانون کے ہاتہہ سے اور مسلمانونکے ہاتہہ سے بہی خراب ہوتے تہے پس عبرت پکڑو اے آنکہون والون ۞ فائدہ یہ وہی ہے جسنے نکال دئے منکر جو منکر مین کتاب والون مین سے اونکے گہرون سے پہلی ہی پیڑہ ہوئے کم نہ نکلتے تہے کہ وہ نکلینگے اور وہ خیال رکہتے تہے کہ اونکا بچاؤ ہے اونکے قلعے اللہ کے ہاتہہ سے پہر آیا اونپر اللہ جہان سے اونکو خیال نہا اور ڈالے اونکے دلمین دہاک اور جاڑنے لگے اپنے گہر اپنے ہاتہون اور مسلمانون کے ہاتہون سو عبرت مانو اے آنکہہ والون ۞ مسئلہ وہ خدا تعالے جسنے باہر نکالا ان کافر یہودی کتاب والون کو شہر سے جو مدینہ اونکا وطن تہا پہلے کے باہر نکالنے مین اور دوسری بار کا نکالنا خیبر کے یہودیونکا ہوگا نہ کہتے تہے + گمان تم اے مسلمانو کہ باہر نکلینگے یہودی بنی نضیر مدینہ کے شہر سے جو اونکا وطن تہا اور بلکہ گمان لیجاتے ہوگے اور اونکو منع کرنیوالے ہونگے قلعے اونکے نکلنے سے یعنے یہود بنو نضیر کو پہروسا ہوگا اپنے قلعون پر مضبوطی کا کہ نکلینگے خاطر جمع ہوکے خدا تعالی کی قضا سے پہر آئی اونپر قضا خدا تعالے کی ایسی جگہہ سے جو اونہین گمان نہا اور نہ سمجہتے تہے کہ ایسا اتفاق بنے گا جو اسطرح فوج رسول اللہ کی قلعہ کو گہیر لیگی اور ڈالا خدا تعالے

ل یعنی فی کے بھی اور تو کو بھی کہا ہے واللہ خبیر بما تعملون کا اللہم خبر دی اللہ تعالی نے رسول اللہ کو اور تو کو بھی اے آنحضرت اللہ تعالی خبر رکہتا ہے تمہارے کاموں کی

ف ایسا ہی ہوا کہ جو کچھ کہا تہا اونہون نے کیا

ف ۲ یعنی اونکے قلعے اونکو نہ بچا سکے

ف ۳ یعنی اونکے دلون مین ایسا رعب ڈالا کہ اونکو خیال نہا کہ ہم نکلینگے

ف ۴ یعنی اونکے دلون مین ایسا رعب ڈالا کہ اونکو خیال نہا کہ ہم نکلینگے

نے یہودیون کے دلون مین خوف مسلمانونکا جو جلاوطن ہونا قبول کیا سو ڈھانے لگے اپنے گھر اپنے ہاتھون
ڈھوانے لگے یعنے جب یہودی اپنے گھرون سے نکلنے لگے جو چیز اچھی گھرون مین لگی تھی اوسے اوکھیڑ کر
لیجاتے تھے پھر ڈرواسے لوگون ایسی باتین دیکھکر اسے بہت اچھا دیکھنے والو غور کرو کہ دیکھو جو کیسے اوک
بہادر عمدہ جلاوطن ہوئے دیکھو اونکا احوال ۵ ع ۵ تفسیر یہ وہی وہ کہ نکالا ان کو یعنے بغیر جنگ کے
جلاوطن ہوے اور حدیث مین آیا ہے کہ جب رسول علیہ السلام نے اونکو نکلنیکا گھرون سے حکم کیا اونہون
نے کہا کہان جاوین ہم فرمایا کہ زمین محشر مین جاؤ تم پس وہ جلاوطن ہوکر اکثر اونکے اذرعات مین اور ایحا
مین کہ زمین شام مین سے ہے گئے اور آل حقیق اور آل حیے بن اخطب خیبر کو اور ایک جماعت حیرہ مین
جاسے ابن عباس فرماتے ہین جو کوئی شک رکھے اسمین کہ محشر زمین شام مین نہین ہونیکی یہہ آیہ پڑھے
کہ حشر اول شام مین ہے اور حشر دوسرا روز قیامت کے ہے کہ سب خلائق شام مین محشور یعنے جمع ہونگے
اور بقول بعض کے اول حشر مدینہ سے اور دوسرا حشر خیبر سے ہوا اور بقول بعض کے اول حشر جلاوطن کرنا انکا
کا جزیرہ عرب سے یہہ تھا اور دوسرا جلاوطن کرنا عمر رض کا ہے تمام اہل کتاب کو اپنی خلافت مین شام کو اور
بقول بعض کے حشر اول یہہ ہے اور حشر ثانی ایک آگ ہے کہ مشرق سے آویگی اور تمام خلائق کو ہانک کر
شام کو لیجاویگی اسطرح کہ سواے راہ شام کے کوئی طرف آگ سے خالی نہین دیکھینگے اور جب وہان
جاوینگے قیامت قائم ہوگی اور سب لوگ زمین شام مین جمع ہونگے اور خراب کرتے تھے الخ یعنے
بنی نضیر نے جلاوطنی اختیار کی اپنے مکانونکو خود بھی خراب کرتے تھے بسبب حسد اس بات کے کہ مومنون
کے ہاتھہ پڑینگے اور جو کچھہ مومنون کے ہاتھہ پڑتا تھا مومن بھی اوسکو خراب کرتے اور بقول بعض کے خرابی
اپنی ہاتھہ سے اونکی یہہ تھی کہ جو کچھہ قیمتی پتھر اور لکڑی سے اونکے مکانونمین اچھا تھا اونکے نظر مین یا قیمتی تھا اوسکو
اوکھیڑ کر ہمراہ اپنے لیجاتے تھے چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ چھہ سو اونٹ اپنے اموال سے لاد کر ہمراہ اپنے
لیگئے اور جو فرمایا من حیث لم یحتسبوا اومراد یہہ ہے کہ بنی نضیر گمان نہین رکھتے تھے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم حکم اونکے قتل کرنیکا فرماوینگے بسبب اسکے کہ اول حضرت کے تشریف لانے مین بیچ مدینہ کے مصالحہ
درمیان مسلمین اور انکے ہوئی تھی لیکن غدر اور عہد شکنی اپنی سے غافل تھے پس عبرت پکڑو اے آنکھون والون کہ
باوجود اوس پیر بہاڑ اور کثرت مدد اور شجاعت اور ثروت اور قلعون اور کھجورون اور زمین کے اونکا خدا
تعالے نے مغلوب اور جلاوطن کیا اور وہ تمام اموال اپنے چھوڑکر چلے گئے پس کسیکو کسی چیز پر مغرور نہونا
چاہیے ۵ بحر ۵ معنے اول حشر کے یہہ ہین کہ یہہ اول حشر اونکا طرف شام کے ہوا اور شبہ وہ اوس خاندان
سے کہ نہین پہلے تھا جلاوطن ہونا اونکو کبھی اور یہہ اول اون اہل کتاب کے ہوئے کہ نکالے گئے جزیرۂ عرب
سے طرف شام کے یا یہہ اول حشر اونکا ہوا اور دوسرا حشر اونکا جلاوطن کرنا عمر کا اونکو خیبر سے طرف شام
کے یا دوسرا حشر اونکا حشر روز قیامت کا ہوگا ۵ ملہ ۵ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ
فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ اور اگر نہ لکھی ہوتی اللہ نے اونپر جلاوطنی تحقیق عذاب
کرتا اونکو دنیا مین یعنے اور طرح اور اونکے لیے آخرت مین عذاب ہے آگ کا ہے ۵ فتح ۵ اور اگر نہوتا کہ

کھا تہا اللہ تعالے نے اوپر اوجڑا تو اونکو مار دیتا دنیا مین اور آخرت مین اونکو سے آگ کی مار ڈھ **موضح** **تفسیر** یعنے باوجود جلاوطنی کے عذاب دوزخکا اونکو پہنچیگا آور مراد عذاب دنیا سے سوائی جلاوطنی کے قتل اور لوٹ اور قید کرنا ہے جیسا کہ بنی نضیر کو پہنچا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ یہہ عذاب بسبب اسکے ہے کہ اونہون نے مخالفت کی ساتہہ خدا اور رسول اوسکے اور جو کوئی مخالفت کرے ساتہہ خدا کے پس تحقیق خداسخت کرنیوالا عذاب کا ہے **فائدہ** یہہ سپر کہ وہ مخالف ہوئے اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور جو کوئی مخالف ہوا اللہ سے تو اللہ کی مار سخت ہے ڈھ **موضح** مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ جو کچہہ کہ کاٹا تمنے درخت خرمائے چہوڑا تمنے اوسکو کہڑا اوپر جڑ اوسکے پس حکم خدا سے تہا تا خوار کرے بدکاروں کو یعنے کاٹنا درخت میوہ دار کا وقت جہاد کے جائز ہے اور ترک کرنا اوسکا بہی جائز واللہ اعلم ڈھ **فائدہ** جو کاٹ ڈالا تمنے کہجور کا پیڑ یا رہنے دیا کہڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے اور تا رسوا کرے حکم نکو **موضح** **تفسیر** یعنے ترک درخت میوہ دار اور قطع اوسکا دونون وقت جنگ کے جائز ہین قطع کرنیوالا کاٹا اور چہوڑنیوالا اور کاٹنون دونون رضا جو خدا کے ہین اور خدا تعالے کے حکم سے کام کرتے ہین آمنقول ہے کہ جب لشکر اسلام نے بنی نضیر کے قلعہ کو گہیرا رسول علیہ السلام نے اونکی کہجورونکو کاٹنے اور جلانیکا حکم فرماتا ہے نضیر کے یہودیون نے یقرار ہوکر اوجہل کو کہلا بہیجا کہ اے محمد تو گمان کرتا ہے کہ تین فساد زمین مین نہین کرتا یہہ کاٹنا درختون کا فساد نہین مسلمانونکے دلون مین اس قول سے کھٹکا پڑا اور بعضون نے کہا کاٹنہین کاٹنے سے فساد زمین مین ہوگا اور ان درختونکو اللہ تعالے مسلمانون کے تئین دیگا اور بعضون نے کہا کہ یہود اسکے کاٹنے سے غمگین ہونگے کاٹنا ہی چاہئے حق تعالے نے صحیح تصدیق اور بری الذمہ ہونے دونون فرقون کے یہہ آیہ بہیجی کہ نرخ کرنیوالے بہی خوب کہتے ہین اور کاٹنے والونکو بہی ملامت نہین آومعنی اذنہ کے مطلق رخصت کے ہین یا ایک قسم خرما کو ہیز آور بقول بعض کے نام ہے ادنی قیمتی درخت خرما کا ہے چنانچہ ایک درخت بقیمت ایک بردے کے ہوڈھ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور جو کچہہ کہ عائد کیا خدا تعالے نے اپنے پیغمبر پر اموال بنی نضیر سے پس نہ ڈوڑائی تمنے اوسپر گہوڑے اور نہ اونٹ ولیکن خدا غالب کرتا ہے اپنے پیغمبر ونکو جسپر کہ چاہے اور خدا ہر چیز پر توانا ہے ڈھ **فتح** اور جو ہاتہہ لگایا اللہ نے اپنے رسول کو اونسے سو تمنے نہین ڈوڑائے اوسپر گہوڑے نہ اونٹ لیکن اللہ چلا دیتا ہے اپنے رسولونکو جسپر چاہے اور اللہ سب چیز کر سکتا ہے ڈھ **موضح** **تفسیر** یعنے جو کچہہ کہ اموال بنی نضیر کے مین سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچا سے اے مومنون تمنے سوار گہوڑون کے اور اونٹون کے اوس قوم پر نہین دوڑائے اور نہ پیادون نے جنگ کر کر لیے ہین یہہ مال مخصوص ہے مسلط کرنے خدا کے اپنے پیغمبر کو کافرونپر جا تہہ آیا ہے یہہ اموال خاص پیغمبر کے لیے ہے جیسا کہ تصرف چاہے کرے منقول ہے کہ رسول عرم نے اوس مال کو درمیان مہاجرون کے تقسیم کیا اور انصار کو زیادہ کر دیا مگر تین آدمیونکو

فائدہ بیسیم دوم حصہ کے کاشتکاری کا فائدہ مین تو ان کے ساتہہ شریک ہوا ہے اور ان کے نقصان کا ذمہ دار نہین ہوا ہے ۱۲ منہ

فائدہ بیسیم دوم حصہ کے کاشتکاری کا فائدہ مین تو ان کے ساتہہ شریک ہوا ہے اور ان کے نقصان کا ذمہ دار نہین ہوا ہے ۱۲ منہ

فائدہ بیسیم دوم حصہ کے کاشتکاری کا فائدہ مین تو ان کے ساتہہ شریک ہوا ہے اور ان کے نقصان کا ذمہ دار نہین ہوا ہے ۱۲ منہ

فائدہ بیسیم دوم حصہ کے کاشتکاری کا فائدہ مین تو ان کے ساتہہ شریک ہوا ہے اور ان کے نقصان کا ذمہ دار نہین ہوا ہے ۱۲ منہ

کہ بہت محتاج اوعین تھے اور وہ ابو دجانہ سماک اور سہل اور حارث تھے اور باغ فدک وغیرہ منجملہ اوس فی سے تھا کہ رسول علیہ السلام نے اوسکو خاص اپنے لیے رکھا تھا اور نفقہ سال تمام کا اپنے اہل کو اوسکے حاصل سے دیتے تھے اور باقی کو خرچ فقرا اور مہمانو نکا کرتے تھے اور بعد رسول علیہ السلام کے حضرت صدیق کرتے تھے اور بیچ خلافت حضرت عمر کے نزاع اوس مال کی درمیان علی رضا اور ابن عباس رضہ کے پیش آئی اور عمر رضہ نے اوس مال کو دونون کے تئین سپرد کیا اور یہہ بھی مثل علی پیغمبر اور عمل صدیق کے کرتے تھے پس جو کچھہ را مضی اس مقدمہ مین گفتگو کرتے ہین سب منحرفات اونکے ہین اسلیئے کہ حضرت علی اور عباس اور تمام صحابہ قائل اس قول رسول کے ہین انا معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث وما ترکناہ صدقۃ چنانچہ حضرت عمر فاروق نے اپنے عہد مین اونکو قسم دیکر پوچھا کہ رسول علیہ السلام نے یہہ حدیث فرمائی ہے یا نہین اونہون نے کہا فرمائی ہے اور حضرت علی بھی بیچ خلافت عمر اور عثمان اور خلافت اپنے کے وہی عمل کرتے تھے کہ پیغمبر علیہ السلام کرتے تھے بعد اسکے کسیکو کیا حجت باقی رہی اور یہہ جو وہ اشتہار کرتے ہین کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دعوے اوسکے ہبہ کا کیا اور صحابہ نے نہ دیا جواب اوسکا ظاہر ہے کہ حضرت فاطمہ رضہ کو حدیث ما ترکنا صدقۃ کی خبر نہ تھی جب حضرت صدیق سے سنی خاموش ہین اور اگر ہبہ بھی تھا تو بسبب نہونے قبضہ کے ہبہ صحیح اور ثابت نہوا اسلیئے تصرف آنحضرت کا اوس مال مین حالت تک صحیح و ثابت ہی سبکو اور ہمکو خلاف نہین واللہ الہادی الی الصواب ۵ ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب جو کچھہ عائد کیا خدا نے اوپر پیغمبر اپنے کے مالون رہنے والون گانو کیسے پس خدا کے لیے ہے اور پیغمبر کے لیے اور قرابتیون کے لیے اور یتیمون کے لیے اور فقیرون اور مسافرون کے لیے بیان فرمایا ہے تاہنو وہ فی دستگردان درمیان تونگرون کے تم مین سے اور جو کچھہ دیوے تمکو پیغمبر لیلو اوسکو اور جو کچھہ منع کرے تمکو اوس سے پس باز رہو اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سخت کرنیوالا عذاب کا ہے ۶ فتح ۶ جو ہاتھہ لگا دیوے اللہ اپنے رسولونکو بستیون والون سے سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے والیکے اور بن باپ کے لڑکے اور محتاجون کے اور مسافرون کے تا نہ اوسے لینے دینے مین دولتمندون کے تم مین سے اور جو دے تمکو رسول سو لیلو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مار سخت ہے ۷ ما افاء اللہ وہ جو پھیر دیا اللہ تعالے نے اپنے رسول پر مال و دولت شہر والون کے سے یا گانون کے رہنے والون کے سے یعنی مال کافرونکا بغیر جہاد کے ملمانون کے ہاتھہ لگے وہ مال خدا تعالے کا ہے اور اوسکے رسول کے واسطے ہی اور رسول اللہ کے کنبے کے واسطے ہی اور واسطے یتیمون کے اور واسطے محتاجون کے ہے وہ لوٹ کا مال انتونکا حق ہے اوس مال سے سبکو موافق حصے کے دوتا ہو وے وہ کافرون سے آیا ہوا پھر ہنوا لا ہاتھون ہاتھہ دولتمندون مین تم مین سے جو اپنے حق سے زیادہ لیوین اور غریبونکو نہ پہنچے اور جتنا کچھہ دیوے تمکو اوس مال سے پیغمبر خدا تعالے کا پس لیلو اوس مال سے بغیر تکرار خوشی سے

اور جو کچھہ منع کرے رسول اللہ اور ندیوے ٹھیر رہو اور نہ مانگو طمع نکرو حرص سے اور ڈرو خدا تعالے سے بیچ نارضامندی رسول اللہ کے جو بیشک خدا تعالے سخت عذاب کرنیوالا ہے اوسکو جو رسول اللہ کو ناخوش کرے اواسطے کہ وہ حکم خدا تعالے کیسے کہتا ہے اوسکا حکم دراصل حکم خدا تعالے کا ہے ۵ ۶ تفسیر آگاہ اللہ الخ یہہ جملہ بیان ہے پہلے جملہ کا کہ بیان فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے کہ کیا کرین اوس مال کو کہ بغیر لڑنیکے کفار سے ہاتھہ لگے یعنے حکم کیا اونکو کہ صرف کرین اوسکو جہان کہین کہ صرف ہوتا ہے خمس غنیمتونکا کہ باٹا جاوے پانچون اقسام مذکورہ پر اور ضعیف کہا ہے اس قول کو بعضے مفسرون نے اور کہا کہ پہلی آیت نازل ہوئی ہے بنی نضیر کے اموال کے حق مین کہ اوسکو ٹھیرایا اللہ تعالے نے خاص اپنے رسول کے لیے خاص کر اور یہہ آیۃ ہر بستی کے غنیمتونکے حق مین ہے کہ لیجاوین غازیون کی قوۃ سے یعنے اس آیۃ مین بیان مصرف اونکے خمس کا ہے ۱۲ اور جو کچھہ دیوے تمکو تقسیم غنیمۃ یا فئی سے پس لیلو اوسکو یعنے قبول کرو اوسکو اور جو کچھہ منع کرے تمکو اوس سے یعنے اوسکے لینے سے اون غنیمتونمین سے پس باز رہو اور نہ مانگو اوسکو اور ڈرو اللہ سے آسمین کہ مخالفت کرو اونکی اور سمجھتے رہو اوسکے اوامر ونواہی مین اور اللہ سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اوسکو کہ مخالفت کرے اوسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اولے یہہ ہے کہ یہہ حکم عام ہوتا ہم اون چیزون مین کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے اونکا اور منع کیا ہے اونسے اور امر فئی کا داخل ہے اوسکے عموم مین ۵ ۶ مانہوہ فئی دستگردان الخ کہ تونگر خود زیادہ لیلین اور فقیر ونکو تہوڑا دین یا محروم کرین جیسے جاہلیت مین رسم تہی کہ رئیس قوم کا چوتہائی غنیمت مین سے آپ لیلیتا تہا اوس سے زیادہ بہی جو کچھہ چاہتا لیلیتا اور قربی سے مراد کانو بنی قریظہ اور بنی نضیر کے اور فدک اور خیبر اور کانو عرنیہ کے ہین اور تخمیس کرنے سے بیچ غنیمت اور مانند اوسکے ہے اور یہہ بحسب اوپر کے مضمون کے ہے والا حکم اس آیۃ کا مطلق ہے آسمین کہ جو کچھہ رسول نے حکم کیا ہے بجالاؤ اور جس چیز سے منع کیا ہے باز رہو اسلیے کہ اطاعت رسول کی واجب ہے جس چیز کو اونہون نے تمام مسلمانونپر فرض کہا ہے سب مسلمانونپر فرض ہوگی اور جس چیز کو اونہون نے سنت فرمایا ہے سنت ہوگی اور جو کچھہ حلال فرمایا ہے حلال ہوگا اور جو کچھہ حرام فرمایا ہے حرام ہوگا مدار تمام نیکیونکا پیغمبر کی متابعت پر ہے قولا اور فعلا اور بغیر اونکی متابعت کے کسی خیر دینی اور دنیوی کو پہنچنا ممکن نہین **مسئلہ** جان کہ خمس مال کافر بے وارث کا اور جو کچھہ کہ مشرکون سے بغیر لڑنیکے لیا جاوے اور مال مرتد کا کہ مارا جاوے حالت ارتداد مین ان سب کو فئی کہتے ہین نزدیک امام اعظم ابوحنیفہ اور احمد کے تمام وہ مال مسلمانون کے مصالح کے لیے ہوگا بغیر اسکے کہ خمس اوس سے نکالین اور نزدیک امام مالک کے بادشاہ بقدر حاجت اپنے کو لیکر باقی کو بیچ مصالح مسلمین کے صرف کرے اور نزدیک شافعی کے ان سب اموال سے خمس لیکر اہل خمس غنیمت کو دین اور چار خمس کو اوپر لڑنیوالون کے اور مصالح مسلمین مین صرف کرین اور ایک روایت امام احمد سے بہی ایسی ہی آئی ہے اور بقول قدیم شافعی کے خمس والے اوس مال سے کہ کفار نے ڈر سے بہاگ کر چہوڑا ہو نہ لین ۵ ۶ **بحر** ۵ ۶ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا

۵ فی منتہاہ کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم ای یہہ حکم ان مالہم فی الاسلام وحتی قولہ کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم ای کیلا یکون الفئی الذی الخ حقہ ان یصرف الی الفقراء لکیلا یکون لہم بالغنیۃ بعیشون بہا مثل ما یعیش بہ الاغنیاء منکم فکانہ قیل کی لا یکون الفئی دولۃ بین الاغنیاء منکم ۱۲ منہ

۵ ۶ قولہ للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم الخ بدل من ذی القربی الخ المعطوف علیہ ۱۲ منہ

مسئلہ فئی

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وہ فئی فقیرون ہجرت کرنیوالوں کے لیے ہے وہ کہ باہر کیے گئے اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے طلب کرتے ہیں تمت کو پروردگار اپنے سے اور خوشنودی کو اور مدد کرتے ہیں خدا کی اور اوسکے پیغمبر کی یہہ جماعت یہی ہیں راست وعدہ ۝ **فئی** ۝ واسطے اون مفلسون وطن چھوڑنیوالونکے جو نکالے گئے ہیں اپنے گھروں اور مالوں سے ڈھونڈتے کہ لیویں اللہ کا فضل اور اوسکی خوشنودی اور مدد کرتے ہیں اللہ کی اور اوسکے رسول کی وہ لوگ وہی ہیں سچے ۝ **مو تفسیر** اپنے مالوں سے یعنے جو کہ مکہ میں رہتے تھے اور گھر بار اور متاع چھوڑ کر مدینہ وغیرہ میں چلے آئے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ کافر مالک ہو جاتے ہیں مسلمانوں کے مالوں کے بسبب استیلا یعنے غلبہ کے اسلیئے اللہ تعالے نے مہاجرونکو فقرا فرمایا باوجودیکہ وہ گھر اور مال رکھتے تھے مکہ میں یعنے معلوم ہوا کہ جب اونکا گھر اور مال دشمن کفار مسلط ہو گئے تو وہ مالک ہو گئے اور یہہ فقیر ہو گئے طلب کرتے ہیں الخ یعنے جنت اور رضا اللہ تعالے کی اور مدد کرتے ہیں خدا کی الخ یعنے اوسکے دین کی اور مدد کرتے ہیں اوسکے رسول کی وہی سچے ہیں اپنے ایمان میں اور جہاد میں ۝ **مد** ۝ رسول علیہ السلام نے فرمایا ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین بالنور التام یوم القیمۃ تدخلون الجنۃ قبل اغنیاء الناس بنصف یوم وذلک مقدار خمس مائۃ سنۃ ۝ **بحر** ۝ **وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ** ۝ اور یہی وہ فئی اونکے لیے ہے کہ جگہہ پکڑی دار الاسلام میں یعنے مدینہ میں اور جگہہ پیدا کی ایمان میں پہلے مہاجروں سے دوست رکھتے ہیں ہر کسیکو کہ ہجرت کرے طرف اونکے اور نہیں پاتے اپنی خاطر میں دغدغہ طرف اوسچیز کے سے کہ دیگئی مہاجرونکو اور ذکر اونکا کرتے ہیں اپنے پر اگرچہ ہو اونکو احتیاج اور جسکو نگاہ رکھا گیا حرص نفس اپنے سے پس وہ جماعت ہی ہیں چھٹکارا پانیوالے ۝ **فئی** ۝ اور جو گھر پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں اونسے پہلے محبت کرتے ہیں اوس سے جو وطن چھوڑ آئے اونکے پاس اور نہیں پاتے اپنے دلمیں غرض اوسچیز سے جو اونکو ملا اور اول رکھتے ہیں اونکو اپنی جان سے اگرچہ ہو اپنے اوپر بھوک اور جو بچا گیا اپنے جی کے لالچ سے تو وہی لوگ ہیں مراد پانے والے ۝ **مو** ۝ اور اون لوگون کے واسطے ہی حصہ فئی کے مال میں سے جو لوگ کہ رہتے ہیں ہجرت کے گھر اور ایمان کے شہر میں جو مدینہ ہے پہلے مہاجروں سے محبت کرتے ہیں اوس شخص سے جو مکہ سے آیا ہے اپنا گھر چھوڑ کر اوس سے بسطرح سلوک کرتے ہیں اور نہیں پاتے اپنے دلمیں کچھہ حسد اور تکلیف اوسچیز سے جو اونکو دیتے ہیں اور سلوک کرتے ہیں اسے ایثار کہتے ہیں جو اپنی حاجت موقوف کر کے مدینہ کے رہنے والے مہاجرونکو دیتے تھے اگرچہ اونکو احتیاج اوسچیز سے ہے تب بھی وہ دیتے ہیں خوش ہو کر اور خوش رہتے ہیں اور خوش رکھتے مہاجرونکو اور جو کوئی پہیر رکھے بخیلی سے اپنے نفس کو پہیر یہہ گروہ یہی ہیں چھٹکارا پائے ہوئے عذاب سے ۝ **عہ** ۝ **تفسیر** دوست رکھتے ہیں الخ انصار نے آدھے اموال اپنے مہاجرونکو بانٹ دیے تھے اور اونکو اپنے مکانوں میں اتارا تھا اور بعض نے یہہ کیا تھا کہ

لہ قولہ تعالیٰ والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ مما اوتوا ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون ۔ حال الآیۃ ان اللہ تعالیٰ لما فتح علی رسولہ بنی النضیر وجعلہا فیئا بین المہاجرین خاصۃ دون الانصار ۔ فقال ما فتح اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم ۔ فقسمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المہاجرین ولم یعط الانصار منہا شیئا الا ثلاثۃ نفر کانت بہم حاجۃ شدیدۃ ۔ فاثنی اللہ تعالیٰ علی الفریقین ۔ وہذا یدل علی ان الکافر یملک مال المسلم بالاستیلاء ۔ ولہذا سماہم فقراء وہم فی دیارہم واموالہم ۔ وفیہ دلیل علی ان الغنیمۃ لا تخمس ۔ وفیہ دلیل علی ان الفقیر یعطی من الفیء ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین المحتاجین ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین المسلمین ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الموجودین ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل النصرۃ ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الجہاد ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الدار ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الایمان ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الاسلام ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الدین ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الملۃ ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الشریعۃ ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الطریقۃ ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الحقیقۃ ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل المعرفۃ ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل التوحید ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الیقین ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الصدق ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الاخلاص ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الوفاء ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الصفاء ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الانصاف ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الاتحاد ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الاتفاق ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الاتصال ۔ وفیہ دلیل علی ان الفیء لا یقسم الا بین الذین ہم من اہل الاتصاف

دو بیویان رکھتے ہے تو ایک کو طلاق دیکر مہاجر سے نکاح کر دیا تھا اور اس سے منقول ہے کہ مدینہ آکر ہم کو بھائی بھائی
بعض اونکے سری بکریکی بہنا ہوئی اور وہ مفلس تھے پس اونہون نے وہ بھیجا اپنے ہمسایہ کو پس وہ
ہرتی رہی اسیطرح تو شخصون مین یہانتک کہ پھر آئی اول ہی کے پاس آکر کہا ابوبزید نے کہا مجھے ایک
جوان قبیلہ والون مین سے کہ کیا ہے زہد نزدیک تمہارے کہا میٹھے جب پاتے ہین ہم کہاتے ہین ہم اور جب
نہین پاتے ہم صبر کرتے ہین ہم پس کہا اوس جوان نے کہ اسیطرح نزدیک ہمارے کتے بلخ کے ہین پس
یہہ کچھہ بڑی چیز نہین بلکہ یون چاہیے جب نہ پاوین ہم صبر کرین اور جب پاوین ایثار کرین یعنے اپنے
حاجت روکین اور غیر کی حاجت روائی کرین اور مفلحون پہنچنے والے اپنی مراد کو اور شح بدبختی اور یہہ کہ ہو
نفس آدمی کا حرص کرنیوالا منع پر کہ اور ونکو منع کرے دینے سے اور بخل یہہ کہ اپنے نفس کو روکے دینے
سے اور بعضون نے کہا کہ شح کہانا مال بھائی اپنے کا ازراہ ظلم کے اور بخل مدینا مال اپنے کا اور کرنے سے
منقول ہے کہ شح بہت ضرر کرتا ہے بہ نسبت فقر کے اسلیے کہ فقر فراخی کرتا ہے جب پاتا ہے مال بخلاف
شحیح کے کہ اوسکا دل نہین چاہتا دینے کو باوجود ہونے مال کے ۱۲ مدارک اگرچہ ہو اونکو احتیاج اور
فاقہ یعنے انصار نے کہ مہاجرونکو مال اور گھر اپنے بانٹ کر دیے اور اونکو اپنی جان پر مقدم کہا اور اس سے
کہ تمام مال فئی مہاجرون کو دیا گیا اپنے دلونمین کچھہ کینہ اور خلش نپایا اور انصار پہلے آنے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور مہاجرون کے مدینہ مین اسلام لانے اور اونہون نے مسجدین بنائی تہین اور بقول
بعض کے ایمان نام مدینہ کا ہے یعنے اقامت کی مدینہ مین پہلے مہاجرون سے اور تفسیر حسینی مین
لکہا ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر ذکر مدد اور احسان کرنے اونکا کہ مہاجرون
کے ساتہہ کیا فرمایا بعد اوسکے کہا کہ اگر چاہو تو یہہ اموال بنی نضیر کے تمہارے بیچے درمیان مین تقسیم کردون
مین اور مہاجر بدستور سابق تمہارے مکانونمین رہین اور اگر چاہو تو یہہ اموال خاص مہاجرونکو دون
مین اور وہ تمہارے مکانون سے باہر نکل کر تدبیر اپنے امور مین مشغول ہون سعد بن معاذ اور سعد بن
عبادہ نے کہ پیشوائے اہل مدینہ کے تہے کہا یا رسول اللہ ہمارا دل یون چاہتا ہے کہ اس اموال کو مہاجرون
کو تقسیم کیجیے اور وہ بدستور سابق ہمارے گہرون مین رہین کہ برکت اور نور ہمارے مکانونمین اونہین سے ہے
رسول علیہ السلام نے انصار کے لیے دعا کی اور حق تعالے نے انصار کے حق مین یہہ آیہ بھیجی اور صحاح
مین آیا ہے کہ ایک شخص مہمان رسول علیہ السلام کا ہوا حضرت نے اپنے گہر سے کچھہ مہمان کے لیے طلب کیا
اہل بیت نے کہا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھہ نہین آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ ضیافت
اس مہمان کی کرے ایک شخص نے انصار مین سے کہا کہ یا رسول اللہ مین کرتا ہون اور اوس مہمان کو اپنے گہر مین
لیجا کر اپنی بیوی سے کہا کہ خاطرداری رسول کے مہمان کی کرو اوسکی بیوی نے کہا کہ ہمارے پاس سوائے
قوت ہمارے لڑکونکے نہین ہے انصاری نے کہا کہ طعام تیار کرو اور لڑکونکو سلا رکہو اوسکی بیوی نے ایسا ہی
کیا اور کہانا مہمان کے آگے رکہا اور چراغ کو بہی اوسانے کے بہانہ بجہا دیا تا مہمان جانے کہ یہہ بہی کہا رہے
ہین اور وہ دونون بہوکے سو رہے جب صبح ہوئی اور وہ انصاری جناب نبوت مآب مین حاضر ہونے آنحضرت

۱۲ اقصا صرفہ
دا صلہا خاص
البیت دی اوزم
والاشتاو ضم
الحال ای لو فوتہ
خاص صحیح ۱۲

نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے رات کو فعل سے تعجب کیا اور یہہ آیۃ آئی ویؤثرون اخرتک اور شح بمعنے بخل نفس کے ہے اور بقول بعض سخت بخل مع حرص شدید کے ہے کہ باعث کرنے حرام چیز وں کا ہووے اور بقول بعض کے شح کہا ما لا سلمانکا ظلم سے ہے اور بقول بعض کے ما انا نظر کا اوسچیز پر ہے کہ اوسکی نہو اور بقول بعض کے لیا حرام کا اور مذمانعزکوۃ کا ہے بہر تقدیر شح ایک خصلت مذموم اور تباہ کرنیوالی دین کی ہے سلمانکو اوس سے پناہ مانگنی اور بچنا چاہیئے رسول علیہ السلام نے فرمایا لا یجتمع شح وایمان فی قلب عبد ابدا یہہ روایت معالم میں ہے

ف ۱۰ تنبیہ سبحان اللہ ایثار کی کیا فضیلت معلوم ہوئی اس آیۃ وغیرہ سے اور کیوں نہو کہ یہہ امر ایسی تو دشوار کہ اپنی خواہش و حاجت کو روکے اور غیر کی حاجت برلاوے اور یہہ بات بدون نفس کشی کے حاصل نہیں ہوتی اسلیے بزرگون نے نفس کشیاں بہت کی ہیں چنانچہ آیا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے ایکدن پانی مانگا پس حاضر کیا گیا پانی پھر ہوا شہد کا پس فرمایا حضرت عمر نے کہ بلاشبہ یہہ خوب ہے لیکن نہیں پیتا میں آج اسلیے کہ سنا ہے اللہ عزوجل کو کہ عیب کیا اوسنے ایک قوم کے خواہشون اونکیکا فرمایا اذھبتم طیبٰتکم فی حیٰوتکم الدنیا واستمتعتم بہا یعنے لیگئے تم خواہشیں اپنی بیچ زندگانی دنیا اپنے کی اور فائدہ اوٹھایا تمنے ساتھہ اونکے پس ڈرتا ہون میں یہہ کہ موذین ثواب نیکیون ہمارے کی جلدی دیئے گئے واسطے ہمارے پس پیا اوسکو اور آیا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف کے سامنے کھانا لایا گیا وقت افطار کے اور تھے وہ روزے سے لینے دنکو پس کہا عبدالرحمن نے کہ قتل کئے گئے مصعب بن عمیر حال آنکہ وہ بہتر تھے مجھسے کہ کفنائے گئے ایسی ایک چادر میں کہ اگر ڈھکا جاتا تھا سر اوسکا تو کھل جاتے پانو اوسکے اور اگر ڈھانکے جاتے پانو تو کھل جاتا سر اوسکا اور قتل کئے گئے حمزہ حال آنکہ وہ بہتر تھے مجھسے یعنے اونکا کفن بھی ایسا ہی تھا پھر فرمایا کہ کی گئی ہمارے لیے دنیا سے جو کچھہ کہ فراخی کی گئی یا کھا دیئے گئے ہم دنیا سے جو کچھہ کہ دیئے گئے ہم اور البتہ ڈرتے ہیں ہم کہ ہماری نیکیون کا ثواب یہان دنیا ہی میں ملجاوے یعنے مثل کافرون کے نیکیون کے ثواب میں یہہ لذات دنیا کے ہیں پھر شروع کیا عبدالرحمن نے رونا یہانتک کہ چھوڑ دیا کھانا ۱۲ مشکوۃ عن البخاری فی باب غسل المیت وتکفینہ ۶ والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم ۶ اور یہی فئی اون لوگون کے لیے ہے کہ آئے بعد مہاجرون اور انصار کے کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو کہ سبقت کی ہے ہمپر ایمان لانے مین اور پیدا نکر ہمارے دلمین کچھہ کینہ بہ نسبت اونکے کہ ایمان لائے اے پروردگار ہمارے تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے ترجمہ کہتا ہے کہ اس آیۃ سے معلوم ہوا کہ فئی ہر مسلمان کا حق ہے پس زیادہ حاجت والیکو بہر زیادہ حاجت والیکو دینا چاہیئے یہانتک کہ مال فئی کفایت کرے واللہ اعلم ۱۲ فقہ ۱۲ اور واسطے اونکے جو آئے اوسے پیچھے کہتے ہوئے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جو ہمسے آگے پہنچے ایمان مین اور نکر ہمارے دلمین بیر ایمان والونکا اے رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان ۱۲ مو ۱۲ اور وہ لوگ جو آئے

ہین اور آوینگے دین اسلام مین پیچھے مہاجرین اور انصار کے یعنے تابعین بلکہ قیامت تک جو دین
اسلام مین داخل ہووے سو وہ کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے بخش گناہ ہمارے یعنے سب مسلمانون کے
جو موجود ہین اور اون لوگونکو بی بخش جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہین اور مت ڈال ہمارے دلون مین
حسد اور دشمنی واسطے مسلمانون کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اے پروردگار ہمارے بیشک تو ہی
ہے مہربانی کرنیوالا دعا قبول کرنیوالا بخشنے والا ۸ **عہ تفسیر** سبقت کی ہے ہمیر ایمان لانی
مین مراد اسے مہاجر اور انصار ہین اور بنسبت اونکے کہ ایمان لائے ہین اسنے بہی مراد صحابہ ہین اور کہنے
والے اس قول کے وہ ہین کہ جنہون نے ہجرت کی بعد مہاجرین سابقین کے اور بعضون نے کہا کہ مراد
تابعین نیک ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ مراد ہین کہ بعد تابعین کے پیدا ہوے اور ہوہین گے روز قیامت
تک کہا حضرت عمر رضہ نے کہ داخل ہوے اس فیئ مین تمام وہ کہ پیدا ہونگے قیامت تک اسلام مین ۸ **مد** ۸
مراد اس آیۃ سے تابعین صحابہ کے ہین روز قیامت تک پس معلوم ہوا کہ مال فیئ حق سب
مسلمانونکا ہے جسکو بہتا احتیاج ہو بہ جسکو بہتا احتیاج ہوا سکو دینا چاہیے اور تفسیر معالم مین لکہا ہے کہ
حق تعالے نے سب مؤمنونکو تین مرتبہ پر بیان فرمایا کہ مہاجر اور انصار اور تابعین اونکے قیامت تک
اور صفت تابعون کی یہہ بیان کی کہ بخشش چاہینگے مسلمانون کے لیے اور بے کینہ ہونگے پس جسکے دلمین
کینہ ایک اصحابی کا بلکہ ایک مؤمن کا ہوگا منجملہ مؤمنونسے خارج ہوگا نعوذ باللہ منہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا امرتم بالاستغفار لاصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فسببتموہم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
لاتذہب ہذہ الامۃ حتی یلعن آخرہا اولہا اور مالک ابن انس نے فرمایا من تنقص احدا من اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کان فی قلبہ علیہم غل فلیس لہ حق فی فیئ المسلمین ثم تلا ہذہ الایات رواہما فی
المعالم اور کہا گیا سعید بن مسیب سے کہ کیا کہتے ہو تم عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر کے حق مین کہا اونہون
نے کہ کہتا ہون مین کہ جو کچہہ کہ کہوایا مجہے اللہ نے اور پڑہی یہی آیۃ پہر عجب دلایا اللہ تعالے نے اپنے نبی
کو کہ فرمایا الم تر الی الذین نافقوا آخر تک ۸ **بحر** ۸ الم تر الی الذین نافقوا یقولون لاخوانہم الذین
کفروا من اہل الکتاب لئن اخرجتم لنخرجن معکم ولا نطیع فیکم احدا ابدا وان قوتلتم لننصرنکم
واللہ یشہد انہم لکاذبون ۰ کیا تو نے طرف اونکے کہ منافق ہوے کہتے ہین اون بہائیون
اپنے کو کہ کافر ہین اہل کتاب سے قسم خدا کی اگر جلاوطن کیا جاوے تمکو البتہ باہر نکلینگے ہم بہی ہمراہ تمہارے
اور فرمانبرداری نہین کرینگے تمہارے مقدمہ مین کسیکی ہرگز اور اگر لڑائی کیجاوے ساتہہ تمہارے البتہ مدد
کرینگے ہم تمہاری اور خدا گواہی دیتا ہے کہ یہہ جہوٹے ہین ۸ **فتح** ۸ تو نے نہ دیکہے وہ جو دغاباز ہین
کہتے ہین اپنے بہائیونکو جو منکر ہین کتاب والونمین سے اگر تمکو کوئی نکال دیگا تو ہم بہی نکلینگے تمہارے
ساتہہ اور کبہی نہ مانینگے کسیکا تمہارے حق مین کبہی اور اگر تمسے لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کرینگے
اور اللہ گواہی دیتا ہے وہ جہوٹے ہین ۸ **مو** ۸ اے نہ دیکہا تو نے اون لوگونکی طرف جو منافق ہین
مدینہ کے رہنے والے کہتے ہین اپنے بہائیونکو یعنے اپنے موافق اور مانند اونکے جو وہ یہود بنی نضیر ہین یہہ کہتے

ہیں کہ اگر تم جلاوطن کیے جاؤگے تو ہم بھی تمہارے ساتھہ اپنا وطن چھوڑین گے اور کہانا ماننگے ہم تمہارے دکھہ دینے مین کسی ایک کا ہرگز کبھی یعنے محمد اگر ہمین کہہ ایسی بات کہ جسمین تمہین نقصان ہو کبھی نہ مانین گے ہم اور اگر تم سے لڑائی آنے تو البتہ ہم تمہارے رفیق ہونگے مدد کرین گے ہم تمہاری اور خدا تعالے گواہی دیتا ہے کہ یہہ منافق مدینے کے دے جھوٹے ہین ۱۲ **عہ تفسیر** کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد طرف اونکے کہ منافق ہوے یعنے عبداللہ بن ابی اور تابعدار اوسکے اون بھائیون اپنے کو یعنے بنی نضیر کو اور مدد بھائی چارہ کفر کا ہے البتہ باہر نکلینگے ہم البتہ روایت کیا گیا ہے کہ ابن ابی اور اوسکے یارون نے جبکے سے بنی نضیر کو کہلا بھیجا جبکہ گھیرا اونکو نبی علیہ السلام نے کہ نہ نکلنا تم قلعہ سے پس اگر لڑین گے مسلمان تمسے تو ہم تمہارے ساتھہ ہو مدد کرین گے ہم تمہاری اور اگر کالے جاؤگے تم ضرور نکلین گے ہم تمہارے ساتھہ تمہارے مقدمہ مین یعنے تمہارے لڑنے مین کسیکی یعنے فرمان برداری رسول خدا اور مسلمانونکی ہم نہین کرینگے اگر باعث ہون وہ تم سے لڑنے پر یا تمہارے مدد نکرنے پر اور وہ جھوٹے ہین وعدہ کرنمین یہود سے اور اسمین دلیل ہے صحت نبوۃ پر اسلیے کہ خبر دیا غیب کی ہے ۵ **مد** لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ قسم خدا کی اگر جلاوطن کیا جاوے اہل کتاب کے جلاوطن ہونگے نہین منافق ہمراہ اونکے اور اگر جنگ کیجاوے ساتھہ اہل کتاب کے مدد نہ دینگے اونکو اور اگر بالفرض مدد دین اہل کتاب کو تو البتہ پھیر دینگے پیٹھین اپنی بعد ازان مدد نکیجاویگی اونکی ۶ **فتح** اگر وہ نکالے جاوینگے یہہ نہ نکلینگے اونکے ساتھہ اور اگر لڑے تو نہ لڑائی ہوگی یہہ نہ مدد کرینگے اونکی اور اگر مدد کرین گے تو بھاگین گے پیٹھ دیکر پھر نہین مدد پاوینگے ۷ **مو تفسیر** یعنے اگر مدد کرین منافق یہود کی البتہ بھاگ جاوینگے منافق پھر نہین مدد کیے جاوین گے بعد اسکے یعنے ہلاک کرینگا منافقون کو اللہ تعالے اور نہین نفع دیگا نکو نفاق اونکا واسطے ظاہر ہونے کفر اونکے یا البتہ بھاگین گے یہود پھر نہین نفع دیگی اونکو مدد منافقونکی ۸ **مد** لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ۝ تحقیق اے مسلمانون تم باعث زیادہ ہو اونکی خاطر مین خدا سے یہہ بسبب اسکے ہے کہ یہہ قوم ہین کہ نہین سمجھتے یعنے عذاب خدا سے کہ تاخیر کیا گیا ہے پر وا نہین رکھتے واللہ اعلم ۹ **فتح** البتہ تمہارا ڈر زیادہ ہے اونکے دلمین اللہ سے یہہ اس سے کہ وہ لوگ سمجھ بوجھہ نہین رکھتے ۱۰ **مو** البتہ تم اے مسلمانون بڑے ڈر اور خوف والے ہو منافقون اور یہودیون کے دلونمین خدا تعالی کیطرف اور فضل سے یعنے خدا تعالے نے مسلمانونکا ڈر منافقون اور یہودیون کے دلونمین ڈالا ہے اور یہہ ڈر اس سبب سے ہے کہ وہ خدا تعالے کی عظمت کو نہین سمجھتے چاہیے تھا کہ خدا تعالے سے ڈرین اور پیغمبر کا حکم مانین یقین لیے ۱۱ **عہ تفسیر** نہین سمجھتے یعنی نہین جانتے اللہ کو اور اوسکی لڑائی کو تا کہ ڈرین اوس سے حق ڈرنے اوسکا ۱۲ **مد** لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ۝ جنگ نکرین گے تمہارے ساتھہ تمہارے ایک جگہہ مگر بیچ گانوونکے کہ وہ سپر حصار کیا گیا ہو یا پیچھے دیوارون سے جنگ اونکی درمیان اپنی سخت تر ہے جانے تو اونکو اکیلا اکہٹا اور دل اونکے

پراگندہ ہین یہہ بسبب اسکے ہے کہ یہہ قوم ہین بے عقل یعنے آپسمین حانہ جنگیان رکھتے ہین اور مصلحت
انکی ایک نہین ہے واللہ اعلم ۵ **فتح** ۵ لڑینگے تمسے سب مگر بستیون کے کوٹ مین یا دیوارونکی اوٹ
مین انکی لڑائی آپسمین سخت ہے تو جانے وہ اگرچہ ہین اور دل اونکے پھوٹ رہے ہین یہہ اس سے کہ وہ
لوگ عقل نہین رکھتے ۵ **مو** ۵ اور یہہ منافق اور یہود نہ لڑینگے تم سے اے مسلمانون مقابل ہوکر سب
مگر لڑینگے تو کسی گانو مضبوط مین رہ کر یا پیچھے دیوارونکے اوٹ مین بیٹھ کر نامردمی سے لڑائی انکی آپسمین
بیحد سخت ہے جو بڑے شجاع اور بہادر ہین آپسمین پر خدا تعالی نے اونکے دلونمین خوف ڈالا ہے مسلمانونکا
تم اے مسلمان نہ سمجھتے ہونگے متفرق ایکدوسرے اور دراصل دل اونکے پریشان گھبرائے ہوئے ہین یہہ
پریشانی اور گھبراہٹ منافقونکو سب اوسکے ہے جو ہین ایک گروہ بے سمجھ جو اپنی بھلائی نہین سمجھتے ۵
عہ تفسیر یعنے اونکی لڑائی کی سختی کی جو تعریف کیجاتی ہے تو وہ اونکی اپس ہی کی لڑائی مین ہے
اور اگر تمسے لڑین تو تمہارے مقابلہ مین وہ سختی نہین کرسکتے اسلیے کہ شجاع نامردی کرتا ہے وقت لڑنیکے
اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور ایکدوسرے کیلیے یعنے ظاہر مین تم جانو کہ وہ الفت و محبت رکھتے ہین آپسمین
اور حال یہہ ہے کہ دل اونکے متفرق ہین الفت نہین آپسمین بلکہ عداوت ہے پس آپسمین وہ نہین کرسکتے
گے حق مدد کرنیکا اور اس بیان فرمانے مین دلیری دلائی ہے محمد صلعم کو اونکے لڑنے پر جبکہ جو تفرق اونکے
دلونکا اسلیے ہے کہ سمجھتے نہین اسکو کہ تفرق دلونکا باعث اونکی تباہی کا ہے ۵ **مد** ۵ كَمَثَلِ الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۵ مثال انکی مانند مثال اونکے
ہے کہ پہلے اسنے تھوڑے عرصہ قریب چکھا وبال کناہ اپنے کا اونکے لیے ہے عذاب دردناک یعنے جیسکے اہل بدر
مغلوب ہوئے اور شکست پائی یہہ بھی ایسے ہوئے واللہ اعلم ۵ **فتح** ۵ جیسے کہاوت اونکی جو ہوچکی
مین اسنے پہلے پاس ہی چکھین سزا اپنے کام کی اور اونکو دکھہ کی مار ہے ۵ **مو** ۵ اور ان یہود یون
اور منافقونکی مثال ایسی ہے جیسے مثل اون لوگون کے جو اسنے پہلے تھے نزدیک تھوڑی سی مدت جو
چکھا اونہون نے برا بدلا اپنے برے کام کا اور واسطے اون لوگون کے ہے عذاب دکھہ دینے والا اوس جہان
مین سوای دنیا کے عذاب کے ۵ **عہ تفسیر** چکھا وبال گناہ اپنے کا یعنے انجام بدکفر اپنے کا اور عداوت
اپنے کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے ۵ **مد** ۵ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ
إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۵ مثال منافقونکی ساتھہ اہل کتاب کے مانند مثال
شیطان کے ہے جب کہا آدمیکو کافر ہو پس جب کافر ہوا کہا تحقیق مین بے تعلق ہون تجھسے تحقیق مین
ڈرتا ہون خداوند پروردگار عالمون سے ۵ **فتح** ۵ جیسے کہاوت شیطان کی جب کہی انسانکو تو منکر ہو پھر
جب منکر ہوا کہے الگ ہون مین تجھسے مین ڈرتا ہون اللہ سے جو رب سارے جہانکا ۵ **مو** ۵ اور جیسے
مثل شیطانکی ہے کہ جب کہا آدمیکو شیطان نے کہ کافر ہو پھر جب وہ آدمی احمق اوسکے کہنے سے کافر
ہوا تب کہا شیطان نے کہ مین مقرر بیزار ہون تجھسے جو مین ڈرتا ہون خدا تعالے سے جو رب ہے
سارے عالم کا ۵ **عہ تفسیر** یعنے مثال منافقونکی بیچ رغبت دلانیکے یہود کو لڑنے پر اور وعدہ کرنیکے

ف ۵ وذکر اللہ کے یہہ معنے کہ اللہ کی
اول پر وقف لازم ہے اور
وذکر اللہ پر وقف جائز ہے
ف ۵ یعنے جب تک کہ کافر
ہو کر ہلاک ہو جائے
ف ۵ وذکر دلال کے ہے
ف ۵ یعنے جب تک کہ
ف ۵ یعنے عذاب
ف ۵ شیطان کی
جس میں یہہ کہ کافر
دن ہی کی ایک کافر کی
جب آگ سے ڈرتا ہے
یہاں کہا کہ ہوجا کافر

اوسنے مدد کرنے پر پھر شریک ہونیکے اونکے ساتھہ اور خلاف وعدگی کرنیکے اوسنے مانند مثال شیطان کی
ہے جب بہکایا ایک آدمیکو پیچے کفر سے پھر الگ ہوا اوس سے انجام کار مین ۱۲ مد ۱۲ تفسیر حسینی وغیرہ مین ہے
کہ مراد انسان سے یہان ابوجہل ہے کہ جب متوجہ بدر کا ہوا بنی کنانہ سے کہ کینہ قدیم سے درمیان اونکے
تہا اندیشہ ناک ہوکر چاہا پھر جاوے اسلیے اوسنے بصورت سراقہ رئیس بنی کنانہ کے آکر ابوجہل کو کہا کہ مت ڈر
ہم ہمراہ تمہارے ہین اور ساتھہ ایک جماعت شیاطین کے ہمراہ لیکے ہوا اور جب بدر مین پہنچے اور ابلیس نے
دیکہا کہ فرشتے مسلمانونکے مدد کے لیے آئے ہین بہاگا اور اوسوقت مین ہاتھہ ابلیس کا یحیٰ ہارث بن ہشام
کے تہا اوسنے کہا اے سراقہ اسحال مین بہاگتا ہے تو ابلیس لعین نے کہا مین تمسے بیزار ہون اور خدا سے
[illegible] اسی مثال منافقونکی بیچ فریب دینے بنی نضیر کے مانند اسکے ہے اور تفسیر معالم مین ابن عباس
[illegible] ہے کہ مراد انسان سے برصیصا راہب ہے کہ ستر برس صومعہ یعنے عبادتخانہ اپنے مین خدا
تعالی کی عبادہ مین مشغول تہا شیاطین اوسکے کامین عاجز آئے ابلیس نے اپنے لشکر کو کہا کہ کون
ہے برصیصا کے کام کو کفایت کرے ابیض نام دیو نے مہم بہکانے راہب کی اپنے اوپر قبول کی اور بہیس
[illegible] سے کہ جوانیار کے بہکانے کو آتا تہا اور ذلیل وناامید ہوجاتا تہا اور ایکروز بصورت جبرئیل کے بنکر
ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا تہا کہ بشبہ وحی کے وسوسہ ڈالے جبرئیل نے آکر اوسکو دور
زمین ہند مین دفع کیا غرضکہ ابیض بصورت راہب کے بنکر برصیصا کے صومعہ مین آیا اور آواز دی راہب
اوسکی طرف متوجہ ہوا اور اپنی نماز مین مشغول رہا ابیض راہب کے صومعہ کے سامنے نماز مین قائم ہوا
برصیصا جب اپنی نماز سے پہرا تو اوسکو نماز مین دیکہا اور خوش ہوئی اور اچہی طرح کی بندگی کرتے خوش
ہوا اوسکے حاجت سے پوچہا ابیض نے کہا حاجت میری یہہ ہے کہ تمہاری خدمت مین رہونگا اور
علم وعمل تمہارے سے فیض حاصل کرونگا برصیصا نے قبول نکیا اور پہر اپنی عبادہ مین مشغول ہوا
اور چالیس روز تک ابیض کیطرف التفات نکیا اور بعد چالیس روز کے جو برصیصا نے اوسکو دیکہا کہ اوسطرح
نماز مین قائم ہے اور یہہ برصیصا بعد دس روز کے پہرتا تہا نماز سے اور افطار روزہ کیا کرتا تہا پس وہ ابیض
کے ابیض کے کثرت عبادہ سے متعجب ہوا اور اوسکے کہنے کو قبول کیا اور اوسکو اپنے صومعہ مین جگہہ دی
ابیض ایک برس تک برصیصا کے پاس رہا اور چالیس روز مین افطار روزہ کیا اور فارغ ہوا نماز سے
کرتا تہا برصیصا کثرت مشقت اوسکی سے متحیر ہوا اور ابیض نے بعد اکمال کے کہا کہ مین جاتا ہون اپنے
اور ایک یار کے پاس آوازہ تمہاری مشقت عبادت کا سنکر مین آیا تہا مشقت اوس یار میری تجھسے زیادہ ہے
فراق ابیض کا برصیصا پر دشوار ہوا اور ناچار رخصت دی ابیض نے وقت رخصت کے برصیصا کو کہا
کہ میرے پاس ایک دعا ہے کہ ہر مبتلا اور بیمار کو اوس سے شفا ہوتی ہے تجکو سکہا دیتا ہون برصیصا نے
ہرچند انکار کیا ابیض نے خواہ مخواہ وہ دعا اوسکو سکہائی اور ابلیس کے پاس آنکر کہا کہ برصیصا کو مینے ہلاک
کیا پہر ایک شخص کو چمٹا اور اوسکے گہر کے لوگون سے بصورت طبیب ظاہر ہوکر کہا کہ اس شخص کو جنون
ہوگیا ہے سوای برصیصا کی دعا کے جائیگا نہین اوسکے قرابتی اوسکو برصیصا کے پاس لیگئے اور برصیصا

فصل

کے پہونکنے سے ابیض اوس شخص سے الگ ہوگیا اوس شخص نے شفا پائی اور اسیطرح کئی شخصونکو ابیض نے مبتلا کیا اور لوگونکو برصیصا کے پاس جانیکا اشارہ کیا اور انہون نے برصیصا کی دعا سے شفا پائی یہانتک کہ ایک بادشاہ کی بیٹی کو ابیض چمٹا اور اوسکے لوگونکو برصیصا کیطرف رہنمائی کی چنانچہ لوگ بادشاہ بنی اسرائیل کا تھا اوسنے کہا کہ برصیصا نہین آئیگا کہ وہ لوگون سے نفرت رکھتا ہے ابیض نے اوسکو کہا کہ سامنے صومعہ راہب کے ایک صومعہ اور بنا دو اور بیٹی کو وہان لیجاؤ اگر برصیصا متوجہ ہوا اوسیوقت شفا پاویگی والا بیٹی کو اوس صومعہ مین چھوڑو اور کہدو کہ یہ بیٹی تیرے پاس امانت ہے ایسا ہی کیا لوگون نے اور جب برصیصا اونکی طرف ملتفت نہوا اگر اسکیواوس صومعہ تعمیر مین چھوڑ آئے جبکہ برصیصا نماز سے فارغ ہوا اگر اسکو دیکھا اور اوسکے حسن و جمال پر فریفتہ ہوا اور وہ دعا پڑھ کر اوسپر پھونکی ابیض لڑکی سے دست بردار ہوا اور لڑکی نے شفا پائی اور برصیصا پھر اپنے نماز مین مشغول ہوا اور ابیض نے پھر لڑکی کو ستایا اور ایسا اوسکا حال ہوگیا کہ اپنے تئین نگا کر دیا اوسوقت شیطان نے برصیصا کے پاس آکر وسوسہ ڈالا کہ اوس سے جماع کر اور پھر توبہ کر لینا حق تعالی توبہ قبول کرنیوالا ہے اور یہہ بہکانا کئی بار کیا حتے کہ برصیصا نے اوس لڑکی سے جماع کیا اور اوسکو حمل رہ گیا شیطان نے آنکر کہا کہ رسوا ہوا تو اے برصیصا اب اس لڑکیکو قتل کر کر فلانی جگہہ دفن کر اور جب اوسکے قرابتی پوچھین تو کہدینا کہ جن اوسکا سرکش تہا اوسکو یہان سے لیگیا مین اوسکو دفع نکر سکا برصیصا نے ایسا ہی کیا اور جب اوسکے لوگون نے اوس سے پوچھا تو وہی جواب مذکور دیا اوسکے قرابتی نا امید ہوکر بیٹھ رہے شیطان نے اوس لڑکی کی بہائیون کے خواب مین آکر سب حقیقت ظاہر کی اونہون نے اوسکو خواب مین خیال جانا پھر شیطان نے بصورۃ آدمی کے بنکر اونکے پاس آنکر سب احوال پر مطلع کیا اونہون نے لڑکیکو دفن کی جگہہ سے نکالا اور برصیصا کو اوسکے صومعہ سے مشکین باندہکر نکالا اور اوسکے صومعہ کو ڈہا دیا اور اوسکو بادشاہ کے لیگئے اور بادشاہ نے اوسکو سولے دینے کا حکم دیا ابلیس برصیصا کے پاس آنکر کہا کہ خدا سے ڈرا تو اوخیانت امانت مین کی تو نے اور اپنے تئین بڑا عابد بنی اسرائیل مین کہلاتا تہا تو اسیطرح بہت سرزنش کی اور آخر الامر مین کہا کہ اگر اسی حال پر مرا تو اپنے تئین اور مانند ابلیس کے تئین رسوا کریگا تو مجکو سجدہ کر تا کہ تجکو اسجکہہ سے نجات دونگا برصیصا نے اوسکو سجدہ کیا ابلیس نے کہا یہہ میں تجھسے چاہتا تہا مین تا کہ اپنے رب سے کافر ہووے اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور حقتعالے فرماتا ہے ۝ بحر ۝ فَکَانَ عَاقِبَتَھُمَآ اَنَّھُمَا فِی النَّارِ خٰلِدَیْنِ فِیْھَا وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ پس ہوا انجام کار اس شیطان کا یہہ کہ وہ آگین ہونگی ہمیشہ کو وہان اور یہہ ہی سزا ظالمونکی ۝ فتح ۝ پھر آخر دونون دونونکا یہہ ہے کہ وہ دونون مین آگ مین سدا رہین اوسمین اور یہی ہے سزا کنہگارون کی **تفسیر** کہ یہودی نضیر اور عبداللہ منافق اور ابو اوسکے ہین یعنی یہہ ہی دوزخی ہمیشہ رہینگی اور مثل اونکی مانند مثل شیطان اور برصیصا کے ہونگی جیسا کہ شیطان نے برصیصا کو بہکا کر کافر اور ہمیشہ کا دوزخی کیا ایسا ہی منافقون نے یہودیونکو فریب دیا جیسا کہ اوپر قصہ اونکا گذرا اور دونون ہمیشہ کو دوزخی ہوئے اور ابن عباس نے فرمایا کہ بعد اوسکے قصہ برصیصا کا بنی اسرائیل کی عابدون پر پوشیدہ رہتا

یہانتک کہ قصہ جریج راہب کا ظاہر ہوا بعد اوسکے پھر یہہ دونو قصے ظاہر ہوئے قصہ جریج راہب کا حدیث
مسلم وغیرہ مین مذکور ہے مجمل اوسکا یہ ہے کہ وہ ایک شخص عابد تھا اور صومعہ مین عبادت مین مشغول
رہتا تھا جب حال اوسکا درمیان لوگون کے ظاہر ہوا ایک عورت فاحشہ نے کہا کہ مین
اوسکو فتنہ مین ڈالتی ہون اور جریج کے پاس آکر اپنے نفس کو اوسپر پیش کیا جریج نے اوسکی طرف التفات
نکیا اوس عورت نے ایک چرواہے کے پاس کہ اوسی گرد نواح مین تھا آکر اوس سے صحبت کروائی اور حاملہ
ہوئی اور جب بچہ جنا تو لوگ سے کہا کہ یہہ بچہ جریج سے ہے لوگون نے جریج کو مارا اور اوسکے صومعہ کو خراب
کر ڈالا اور اوسکو مارتے تھے وہ کہتا تھا تمکو کیا ہوگیا ہے لوگون نے کہا کہ تو نے فلانی عورۃ سے زنا کیا اور یہہ
بچہ تجھسے ہے جریج نے کہا اوس بچہ کو لاؤ جب اوسکو لائی تو جریج نے اوس بچہ کی پیٹ مین ایک انگلی
ماری اور کہا کہ تیرا باپ کون ہے وہ لڑکا بولا اور کہا کہ باپ میرا فلانا چرواہا ہے سب لوگون نے ہاتھہ اور
پانو جریج کے چومے اور اوسکے صومعہ کو تیار کر دیا تمام ہوا یہہ قصہ اور یہہ لڑکا اون تین لڑکون مین سے ہے
جنہون نے پنگورہ مین کلام کیا ایک حضرت عیسی علیہ السلام اور ایک یہہ لڑکا اور ایک وہ لڑکا کہ جسنے حضرت
یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی پر گواہی دی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اے مسلمانون ڈرو خدا سے اور چاہئے کہ تامل کرے ہر شخص
کہ کیا چیز اوسنے بھیجی ہے کل کے لیے یعنی روز قیامت کے لیے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا خبردار ہے ساتھہ
اوسچیز کے کہ کرتے ہو ۝ **فائدہ** ۝ اے ایمان والون ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکھہ لے کوئی جی
کیا بھیجا ہے کل کے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو ۝ **موضح** ۝ اے
مسلمانون ڈرو خدا تعالے کے عذاب سے اور چاہئے کہ دیکھے ہر شخص اوسچیز کو جو اوسنے بھیجی ہے واسطے کل
کے دن قیامت کے بھلائی اور برائی سو ویسہی بدلے کی امید رکھی اور ڈرو خدا تعالے سے جو بیشک
خدا تعالے واقف ہے جانتے والا اون چیزونکا جو تم کرتے ہو اوس سے کچھہ چھپا ہوا نہین ۝ **عہ** ۝
تفسیر ۝ اور اوسکے حکمونمین یعنے نہ مخالفت کرو اوسکے حکمونکی اور روز قیامت کو کل
اسلیے فرمایا کہ قریب ہے آجکے دن کے یا تعبیر کیا آخرۃ کو ساتھہ کل کے اسلیے کہ دنیا اور آخرۃ دو دن
ہین ایکدن دنیا ہے اور دوسرا دن قیامت کا اور مالک ہن دنیا سے منقول ہے کہ لکھا ہوا ہے جنت کے
دروازے پر وَجَدْنَا مَا عَمِلْنَا حَاضِرًا وَجَدْنَا مَا قَدَّمْنَا خَسِرْنَا مَا خَلَّفْنَا اور مکرر فرمایا وَاتَّقُوا اللّٰهَ کو تاکید کے لیے یا اول ڈرنے
کو فرمایا ترک گناہونمین اور دوبارہ فرمایا ادا واجبات کے لیے اور خدا خبردار ہے الخ اسمین رغبت لائی
ہے مراقبہ پر یعنے دہیان لگانے پر اللہ تعالے کیطرف اسلیے کہ جو کوئی جانیگا کہ اللہ تعالے مطلع ہے ہمارے
گناہونکے کرنے پر باز رہیگا اوس سے ۝ **مد** ۝ یعنے ہر کسیکو لازم ہے کہ اپنے اعمال مین فکر کرے اور تلاش
کرے کہ کیا چیز کل کے دن قیامت کے لیے آگے بھیجی ہے پس اگر اعمال خیر کیے ہون شکر توفیق الٰہی کا
بجا لاوے اور زیادہ چاہے اور اگر گناہ کیے ہین تدارک اوسکا ساتھہ توبہ اور ندامت اور استغفار کے کرے
اور دعا کرے کہ الٰہی مین اس بلا سے چھوٹون اور عزم بالجزم کرے کہ آئندہ نہین کرینگا اور اسی آیت کریمہ

سے نکالا ہے صلحا نے کہ صبح و شام میں محاسبہ اپنے نفس سے کیا کرے تا اس آیۃ کا خلاف نہ لازم آوے ولا تکونوا الخ
آیۃ تک ۱۲ **بحر** **تنبیہ** واقع میں محاسبہ اپنے نفس سے کرتے رہنا عجب چیز ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں حاسبوا قبل ان تحاسبوا یعنے حساب لیتے رہو اپنے نفس سے پہلے اس سے کہ تم سے حساب لیا
جاوے حاصل یہ کہ سوچ بچار اپنے حالمیں درباب امور آخرت ضرور ہے اور کچھ ہو تو ہو دنیا کی فکر
کے برابر تو آخر کی فکر ہو حال آنکہ آخرت کی حق میں رب العلمین نے فرمایا ہے والآخرۃ خیر وابقی افسوس
صد افسوس کہ اب معاملہ اوٹا ہے دنیا کی فکر تو بڑی لمبی چوڑی رات دن اور آخرت کی فکر کیا ہی
نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز
من اتبع نفسہ ہوٰیہا وتمنی علی اللہ ۱۲ اور حضرت عثمان غنی رض فرماتے ہیں ہم الآخرۃ نورث القلب
ہم الدنیا ظلمۃ القلب ۱۲ غرض کہ جس دلمیں فکر آخرۃ نہو وہ مثل ڈھور ڈنگر کے ہے فکر آخرت ضرور ہے
مؤلف نام حق کہتے ہیں ؎ غم دین خور کہ غم غم دین ست ۔ غم دنیا مخور کہ بیہودہ ست ۱۲ **نکتہ**
صوفیہ کرام رحمہم اللہ یا ایہا الذین امنوا الخ کی تفسیر میں لکھتے ہیں اے طالبان حق تعالیٰ اختیار کرو التفات
کرنے سے غیر حق کیطرف اور فنا کرو اپنے نفسوں کو ناقیات کو دیدار الٰہی حاصل ہو ولا تکونوا الخ یعنے مانند ان
موڑنیوالوں کے حق سے ہو گئے حق تعالیٰ کے لیئے طریق ہدایت نفسوں کو بھلا دینے فراموش کیا ہے یہ
نکلنے والے حد عبودیت کمال کے سے کہ توصیف اللہ سے لائق شیوخ طائفہ ظاہر ہے کہ وہ بہت موڑنیوالے
اور بعید مثل متوجہ الی اللہ اور مقرب کے نہیں اہل قرب پہنچنے والے مطلب اصلی کو ہیں اور ارتباط پانے
یہی ہیں کہ دل اونکے قوت اوٹھانے تجلیات کے رکھتے ہیں اور غیر اونسے اگرچہ مانند بہائم کے ہوں ناقص
ہو جائیں اور قوت اونسکے اوٹھانیکی نہیں جیسا کہ بیٹ جانا طور کا ایک علمی ہے آیۃ قرآنی سے مستفاد
ہے چاہیئے کہ سالک اس بیان میں فکر کریں اور تمام اپنی فنا میں کوشش کریں ۱۲ نسوا اللہ الذی اسبغ علیہم
ہے توحید حق کی طرف کہ تمام موجودات نمود اونکی توحید اور قدرت کاہیں ۱۲ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ
فانسٰہم انفسہم اولٰئک ہم الفٰسقون ۵ اور مت ہو مانند اونکے کہ فراموش کیا خدا نے اونکو خاطر سے تدبیر حال اونکی میکو یہہ جماعت یہہ ہیں بدکار ۱۲ **فتح** اور مت ہو دیسے جنہوں
نے بھلایا اللہ کو پھر اوسنے بھلا دیا اونکو اونکے جی وہ لوگ وہی ہیں بیحکم ۱۲ **موضح** اور مت ہو تم اسے
مسلمانوں مانند ان لوگوں کے جو بھولے خدا تعالےٰ کو اور حکم نمانا اوسکا جیسے یہود اور منافق پھر خدا تعالےٰ
نے بھلایا اونہیں اپنا آپ اونکا جو اپنی برائی کی اونہیں خبر نہیں اور رسول اللہ کی نافرمانی سے توبہ نہیں
کرتے سو وہ لوگ وہی ہیں بدکار حکم نمانے والے ۱۲ **عثمانی** فراموش کیا خدا کو یعنے چھوڑ دیا
ذکر اللہ عزوجل کا اور حکم اوسکے کیں فراموش کیا خدا نے یعنے چھوڑ دیا اونکو اپنی یاد سے کہ رحمۃ و توفیق خیر اونکو
نہیں دیتا ۱۲ **مدارک** لا یستوی اصحٰب النار واصحٰب الجنۃ اصحٰب الجنۃ ہم الفائزون ۵
برابر نہیں ہیں اہل دوزخ اور اہل بہشت اہل بہشت وہی ہیں مطلب کو پہنچنے والے ۱۲ **فتح** برابر نہیں
لوگ دوزخ کے اور لوگ بہشت کے لوگ بہشت کے وہی ہیں مراد کو پہنچے ۱۲ **موضح** نہیں ہیں برابر دوزخ

۵ یہ آخر تک
۱۲ تفسیر
کو چھوڑ دیا
۱۲ عثمانی
آخرت کی فکر
اور دنیا کی
۱۲ فتح
کا فکر کیا ۱۲ منہ

کے رہنے والے اور بہشت کے رہنے والے کسواسطے کہ بہشت کے وہی ہین چھٹکارا پائے ہوے عذاب سے
اپنے مقصد کو پہنچے ہوے ۶ **تفسیر** یہہ تنبیہ ہے لوگون کے لیے اور آگاہ کرنا ہے اسپر کہ سبب زیادتی
غفلت اپنی کے اور کم یاد کرنے اپنے کے انجام کار کو اور ڈوبے رہنے اپنے کے دنیا کے غالب رکھنے مین آخرت
پر اور پیروی کرنے شہوات کے گویا کہ نہین پہچانتے ہین فرق کو درمیان جنت و دوزخ کے اور فرق
عظیم کو درمیان بہشتیون اور دوزخیون کے اور اسکو کہ مطلب یا نی بڑی جنتیون کے لیے ہے اور عذاب
عظیم دوزخیون کے لیے پس لائق ہے اونکو یہہ کہ جانین اسکو اور حذر دارہون اوپر یہہ ایسا ہے جیسیکہ
تو کہے اوسکو کہ نافرمانی کرتا ہے اپنے باپ کی کہ وہ باپ تیرا ہے ٹھیرا ہے تو نے اوسکو بترا اوسکے کہ نہین
پہچانتا ہے اوسکو پس آگاہ کیا اوسکو اوپر حق باپ کے جو مقتضی ہے نیکی اور شفقت کرنیکو اور دلیل پکڑی ہے
شافعیہ نے اس آیتہ سے اسپر کہ مسلمان نہ قتل کیا جاوے بدلے کافر کے اور کافر نہین مالک ہوتا مال
مسلمان کا ساتھہ استیلا رکھنے غلبہ کے اور ہمنے جواب دیا ہے مثل اسکے اصول فقہ مین اور کافی مین ۶

مدہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ اگر اوتارتے ہم اس قرآنکو کسی پہاڑ پر تحقیق دیکھتا تو
اوسکو کیا ہوا پارہ پارہ ہوا خوف خدا سے اور یہہ مثالین بیان کرتے ہین ہم لوگون کے لیے تا وہ تامل
کرین ۶ **فتح** ۶ اگر ہم اوتارتے یہہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکھتا وہ دب جاتا اللہ کے ڈر سے اور یہہ کہا ہم
سناتے ہین ہم لوگونکو تا مدد دیہان کرین ۶ **مو** ۶ اگر بھیجتے ہم اس قرآنکو پہاڑ پر اور اوسکے سمجھہ دیتے
ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اور اوسکی سمجھہ دیتے ہم تو البتہ دیکھتا تو اسے دیکھنے والے پہاڑ کو ڈرنیوالا پھٹنے
والا ڈر خدا تعالے کیسے جو وعدے اسمین عذاب کے لکھے ہین پر یہہ کافر سخت دل نہین ڈرتے اور حکم
نہین مانتے اور یہہ مثلین بیان کرتے ہین ہم لوگونکے لیے تو شاید کہ یہہ لوگ فکر کرین اون مثالونکی
احوال مین اور ڈرین وہ احوال سے اور فائدہ اوٹھاوین ۶ **تفسیر** یعنے شان بزرگ قرآن کی ایسی ہے کہ اگر پہاڑ باوجود
اوس سختی اپنے کے اگر تمیز و شعور رکھتا اور قرآن اوسپر نازل ہوتا تو خوف خدا سے ڈر جاتا اور عاجزی کرتا
اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا لیکن سخت دل کافرونکے اوس سے اثر پذیر نہین ہوتے کیا کمال قساوت و شقاوت
ہے اونکی ۶ **مدہ** ۶ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝
وہی وہ خدا کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ جاننے والا پوشیدہ اور آشکارا کا وہ ہی بخشنے والا مہربان
۶ **فتح** ۶ وہ اللہ ہے جسکے سوائی بندگی نہین کسیکی جانتا ہے چھپا اور کہلا وہی ہے مہربان رحم والا ۶
مو ۶ وہی ہے خدا تعالے جو نہین سوائے اوسکے اور کوئی خدا لائق بندگی کرنیکے مگر وہی خدا تعالے
ہے جاننے والا چھپے اور کہلے کا سو کہا اور بانو کا سو وہی ہے بڑی بخشش کرنیوالا سب پر دنیا مین سو وہی
ہی آخرت مین مہربانی کرنیوالا مومنون مسلمانون پر جو گناہ بخشیگا اپنی رحمت سے اور نعمتین دیگا اپنے
فضل سے ۶ **تفسیر** ۶ غیب و شہادۃ پوشیدہ و ظاہر یعنے غیب وہ ہے کہ بندے اوسکو نہ جانین
اور نہ جانین اور شہادۃ وہ ہی کہ دیکھین اوسکو اور جانین یا غیب و شہادۃ سے مراد آخرت اور دنیا

یا مراد ہی معدوم و موجود اور بعضون کے نزدیک رحمان روزی دینے والا تمام بندونکا اور رحیم بخشنے والا
مؤمنونکا آخرۃ مین ۵ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وہ ہے خدا کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ
بادشاہ نہایت پاک سلامت سب عیبونسے امن دینے والا نگہبان غالب خود اختیار زبردست بڑا کبریا کی خدا
کے لیے ہے شریک مقرر کرنے اونسے ۵ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وہ ہی خدا پیدا کرنیوالا بنا پیدا کرنیوالا صورۃ بخشنیوالا اوسکے لیے ہین
نام نہایت اچھے اوسکی پاکی کرتے ہین جو کچھ کہ آسمانون اور زمین مین ہین اور وہ ہی غالب حکمت
والا ۵ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وہ ہی خدا پیدا کرنیوالا بنا پیدا کرنیوالا صورۃ بخشنیوالا اوسکے لیے ہین
نام نہایت اچھے اوسکی پاکی کرتے ہین جو کچھ کہ آسمانون اور زمین مین ہین اور وہ ہی غالب حکمت
والا ۵ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وہ ہے خدا کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ
بادشاہ نہایت پاک سلامت سب عیبونسے امن دینے والا نگہبان غالب خود اختیار زبردست بڑا کبریا کی خدا
کے لیے ہے شریک مقرر کرنے اونسے

خدا تعالےٰ کے مین نام پاکیزہ بہت اچھے جو سب عقلمندونکی عقل پسند کرے جو تہرائی اور پاک طرح سے یاد کرتے مین اون ناموں سے خدا تعالےٰ کو جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین سب اوسے یاد کرتے مین اپنی اپنی زبانین اور وہی ہے خدا تعالےٰ بڑا زبردست مضبوط کام کرنیوالا جو اوسکے ہوے کام کوئی پھیر نہین سکتا اور نہین گاڑ سکتا ۱۲ **تفسیر** ختم کی گئی یہہ سورہ ساتھ اون لفظون کے کہ شروع کی گئی ساتھ اونکے اور ابوہریرہ سے منقول ہے کہ کہا پوچھا مینے اپنے جیب صلے اللہ علیہ وسلم سے حال اسم اعظم کا پس فرمایا لازم کر اپنے پر آخر سورۂ حشر کا پس بہت پڑہا کر اوسکو پھر پوچھا مینے بہی حضرت سے وہی سوال جواب دیا حضرت نے مجکو پھر پوچھا مینے حضرت سے بہی مضمون پس وہی جواب دیا اپنے مجکو اتنے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص سمجکو تین بار پڑہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہر پڑہے مین اسکا ان سورۂ حشر کے یعنے ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ سے اخیر تک تو متعین کرتا ہے اللہ تعالےٰ اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا مغفرت کی کرتے مین اوسکے لیے شام تک اور اگر اوس دن مین مرتا ہے شہید مرتا ہے اور جو اوسی شام کو یہہ پڑہتا ہے یہی درجہ پاتا ہے کذا فی الترمذی وغیرہٗ **مدنی ۱۳ سورۃ الممتحنہ مدنیہ** اس سورۂ کا نام ممتحنہ ہے یعنے امتحان کیا ہوا اسمین جسمین مؤمنات مہاجرات کے امتحان کرنیکا جیسا کہ بیان اسکا آویگا اور یہہ سورۂ مدنی ہے آیتین اسمین تیرہ ہین اور رکوع دو اور کلمے ۲۷۰ اور حروف ۱۵۹۳ اور اوتری ہے یہہ سورۂ بعد سورۂ ذاریات کے اور بعد سورۂ حشر کے یعنے الہی گئی کہ سورۂ حشر کے خیر مین ذکر توحید کا خوب ہے اور ممتحنہ کے اول مین حکم ہے مؤمنونکو کہ توحید کے ساتھ وفا کرین دوستی کرکے اوسنے دوستی کرنی موجب توحید کے نقصان کی ہے پھر کیونکر گناہ ہے یعنے معلوم ہوتا ہے اس آیۃ کریمہ سے وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ اور اوسمت وجہین مناسبت کی مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِھَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ

اے مسلمانو دوست نہ پکڑو میرے دشمنون اور اپنے دشمنونکو اوانکو پیغام بسبب دوستی کے اور تحقیق وہ کافر ہوے ساتھ اوسچیز کے کہ آئی ہے تمکو یعنے دین سچا جلا وطن کرتے ہین پیغمبر کو اور تمکو بھی واسطے اسکے کہ ایمان لائے تم ساتھ خدا پروردگار اپنے کے دوست نہ پکڑو اگر نکلے ہو تم اپنے وطنون سے جہاد کے لیے میری راہ مین اور طلب رضامندی میرے کیے پوشیدہ بھیجتے ہو تم طرف اونکے پیغام بسبب دوستی کے اور مین جانتا ہون اوسچیز کو کہ پوشیدہ کرتے ہو اور اوسچیز کو کہ آشکارا کرتے ہو اور جو کوئی تم مین سے کرے یہہ کام تحقیق غلط کیا راہ ہموار کو

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ ۱ اے ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست اونکو پیغام بھیجو دوستی کے اونسے جو تمکو آیا سچا دین نکالتے ہین رسول کو اور تمکو اسپر کہ تم مانو اللہ کو اپنے رب کو اگر تم نکلے ہو لڑائی کو میری راہ مین اور چاہ کر میری رضامندی تم اونکو چھپے پیغام بھیجو دوستی کے اور

اور مجکو خوب معلوم ہے جو چھپاتے اور جو کہولا اور جو کوئی تم مین یہہ کام کرے وہ بہولا سیدہی راہ سے
اے وہ لوگون جو ایمان لائے ہو مت پکڑو میرے اور اپنے دشمنونکو دوست اونسے دوستی نکرو اور تم تو برا کرتے
ہو جو بہیجتے ہو اون دشمنونکی طرف خبر پہید رسول اللہ کے ساتہہ دوستی کا فرونکے جو اخلاص کیا چاہتے ہو
اونسے اوسپر کردہ مقرر کافر ہوئے اور انکار کیا اونہون نے اوسچیز کا جو آئی تم پاس سچی کہ وہ قرآن ہے
اور اسلام یعنے وہ قرآن سے اور پیغمبر سے ہنکاتے ہین اور دشمن تم اونکو یہہ خبر ن پہنچا کر دوست کیا چاہتے
ہو اور دشمنی اونکی ظاہر ہے جو نکالتے ہین وہ رسول اللہ کو اور تمکو مکے سے جو تمہارا وطن ہے اسواسطے کہ
تم ایمان لائے خدا تعالے پروردگار ہے سبب دشمنی کا فقط ایمان لانا ہے تمہارا پہر اگر
تم نکلے اپنے وطن سے لڑنیکو کافرون سے میری راہ مین اور چاہتے میری خوشی تو پہر کیون بہیجتے ہو پہید
کی بات دشمنونکی کیطرف دوستی سے یعنے رسول اللہ کا پہید دشمنون کو بہیج کر اونسے دوستی کرتے ہو
یہہ بات بُری ہے اور مین خوب جانتا ہون اوسچیز کو جو تم چہپاتے ہو اور اوسکو بہی جو ظاہر کرتے ہو اور
جو کوئی کرے ایسا کام تم مین سے پہر مقررہ بہولا سیدہی راہ اسلام کی ۞ **شان نزول** اس
سورہ کا یہہ ہے کہ سارہ لونڈی ابو عمرو بن صیفی بن ہاشم جد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مکے سے مدینہ کو
آئی اور اون ایام مین کہ چھٹا سال ہجرت سے تہا آنحضرت قصد فتح مکہ کا رکہتے تہے اور سامان سفر کر رہے تہے
سارہ سے پوچہا کہ مسلمان ہو کر اور ہجرت کر کر آئی ہے اوسنے کہا نہین بلکہ محتاج ہو کر آئے ہون رسول علیہ السلام
نے عبد المطلب کی اولاد کو رعنت اوسکے دینے کی دلائی اونہون نے خرچ اور لباس اور سواری اوسکو
دی اور اوسنے قصد مکہ کے جانیکا کیا حاطب بن ابی بلتعہ نے اوسکے پاس آئے اور خط اپنی طرف سے لکھا
مکہ کو لکہکر دیا اور سارہ کو کچہہ کپڑے اور دس دینار دیے اس شرط پر کہ وہ خط اونکا اہل مکہ کو پہنچا دے اور
اوس خط مین یہہ لکہا تہا کہ رسول علیہ السلام تمپر چڑہائی کا ارادہ رکہتے ہین خبردار رہنا جب سارہ وہ خط
لیکر روانہ ہوئے جبرئیل نے آنحضرت کو خبر کی آنحضرت نے علی اور عمار اور طلحہ اور زبیر اور مقداد اور ابو مرثد
رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ سوار ہو کر جلدی روضہ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورت مسافر کو پاؤ گے اوسکے پاس
سے خط حاطب کا کہ اہل مکہ کو لکہا ہے لیکر لاؤ اور اوس عورت کو چہوڑ دو اور اگر وہ خط نہ دیوے تو اوسکو گردن
مارنا یہہ صاحب وہان گئے اور اوس عورتکو وہان پایا اور اوس سے خط مانگا اوسنے قسم کہائی کہ میرے
پاس نہین ہے اوسکی سبا کجاوہ ڈہونڈا پایا قصد پہر ہٹکا کیا حضرت علی نے تلوار کہینچی اور کہا کہ ہم جہوٹے نہین
آئے ہین اگر خط دیتی ہے تو بہتر والا تجکو مار ڈالینگے ناچار ہو کر خط اپنے بالون کے جوڑے کے اندر سے نکالکر
دیا صحابہ نے اوس عورۃ کو چہوڑ دیا اور خط لیکر آنحضرت کی خدمت بابرکت مین لائے اور دیکہا تہا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے خواہمین کہ ایمان لائے سب لوگ فتح مکہ مین مگر چار آدمی کہ وہ عورۃ بہی ایک
اونمین سے ہے پس آنحضرت نے حاطب کو بلا کر پوچہا کہ کونسا امر تجکو باعث اسپر ہوا حاطب نے کہا یا رسول اللہ
مین اسلام سے نہین پہرا ہون اور کبہی خیانت نہین کی ہے اور نہ محبت رکہی ہے مینے کفار سے جب سے
کہ جدا ہوا مین اونسے لیکن حلیف یعنے ہم قسم قریش کا ہون اور کوئی شخص مکہ مین نہین رکہتا ہون کہ حمایت

قصہ حاطب بن ابی بلتعہ

وحفاظت اہل اور مال و اولاد میری کرے بخلاف اور مہاجرین کے کہ انکے دہان حمایتی مین پس اس حیلہ سے چاہیئے کہ میرا احسان وحق اوسپر ثابت ہو اور محافظت میری اہل و مال کی کرین اور آپ جانتے ہین کہ خدا تعالی ہلاک کریگا اونکو یہہ خط میرا کچھہ نفع نہین دینے کا آنحضرت نے حاطب کا کہنا سچ جانا اور عذر اونکا قبول فرمایا عمر نے کہا یا رسول اللہ حکم ہو تو گردن اس منافق مارون مین نے فرمایا کہ مت رنجیدہ کر اسکو کہ اہل بدر سے ہے اور حق تعالے نے اہل بدر کے حق مین فرمایا ہے اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم ۱۲ یہہ آیتین نازل ہوئین ۸ بحر ۸ اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ یَکُوْنُوْا لَکُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ ۱۵ اگر کافر آوین تمپر دشمن ہون تمہارے حق مین اور کھولین طرف تمہارے ہاتھہ اپنے اور زبانین اپنی ساتھہ ایذا کے اور دست رکھین کہ کافر ہو جاؤ تم ۸ فہ ۸ اگر تمکو دہ پاوین دشمن ہون تمہارے اور چلاوین تمپر اپنے ہاتھہ اور اپنی زبانین برائی کو اور چاہین کسیطرح تم منکر ہو جاؤ ۸ مو اگر اوپر تمپر قدرت نکے کے لوگ تو ہووین دشمن تمہارے یہہ دوستی کرنی تمہاری کچھہ فائدہ نکرے اور کھولین تمپر ہاتھہ مارنیکو اور قتل کو اور زبان کھولین طعنہ اور گالیونکو اور چاہین کہ تم کافر ہو جاؤ جیسے وہ آپ ہین ۸ عہ ۸ تفسیر یعنے اگر کفار تمپر قدرت پاوین سوائے دشمنی اور ضرب اور قتل اور برا کہنیکے ساتھہ تمہارے پیش آوین اور سوائے کفر اختیار کرنے تمہارے کے دوست نرکہین پس اس صورتین انکی خیر خواہی محبت خطا عظیم ہے ۸ بحر ۸ لَنْ تَنْفَعَکُمْ اَرْحَامُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۳ فائدہ نہینگے تمکو اپنے اور نہ فرزند تمہارے روز قیامت کے فیصلہ کریگا خدا درمیان تمہارے اور خلاصہ جو کچھہ کہ کرتے ہو بینا ہے ۸ فہ ۸ ہرگز کام نہ آوین گے تمکو تمہارے ناتی اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن وہ فیصلہ کریگا تم مین اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے ۸ مو ۸ اگر کچھہ امید نیکی کی رکھتے ہو اپنے کنبے سے تو یہہ جان لو کہ ہرگز نہ فائدہ پہنچا وینگا کنبا تمہارا اور نہ اولاد تمہاری دن قیامت کے جدائی کریگا تم مین اور تمہارے کنبے اور اولاد مین خدا تعالے یعنے کنبے مین باپ یا بہائی یا بیٹا ایک مسلمان اور ایک کافر ہوگا تو کافر دوزخ مین اور مسلمان بہشت مین جاوین گے اور خدا تعالے دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو اور ویسا ہی بدلہ دیوگا ۸ عہ ۸ تفسیر ۸ ارحام سے مراد قرابتی ہین یعنے جن قرابتیون اور اولاد کے لیے تم کفار سے محبت کہتے ہو اور تقرب ڈہونڈتے ہو نفعا کا اونکے بچاؤ کے لیے وہ تمہارے کچھہ یہی کام نہین آوین گے قیامت کے دن ان یفصل الخ یعنے جدائی کریگا اللہ درمیان تمہارے اور ان رشتہ اولاد اور اقارب تمہارے کے اوسدن کہ جسکے حق مین فرمایا ہے یوم یفر المرء من اخیہ آخر تک ۱۲ پس کیا ہے تمکو کہ اللہ کا حق چھوڑتے ہو بہ رعایت حق اونکے ۸ بہائیون کے تسے کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْکُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کَفَرْنَا بِکُمْ وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ وَمَآ اَمْلِکُ لَکَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ تحقیق تمہارے لیے پیروی نیک ساتھہ ابراہیم کے اور اونکے کہ ہمراہ اونکے ہے جب کہا اونہون نے اپنی قوم کو کہ تحقیق ہم بے تعلق ہین تم سے اور اونسے کہ پوجتے ہو تم

خدا کے نامعقد ہوئے ہم ساتھ تمہارے ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے دشمنی اور ناخوشی
ہمیشہ تاوقتیکہ ایمان لاؤ ساتھ خدائے یگانہ کے مگر یہ پیروی اتنی ہے ساتھ ابراہیم کے مگر یہ قول ابراہیم کے
اپنے باپ کو کہ بخشش طلب کروں گا تیرے لیے اور نہیں مالک ہوں واسطے تیرے خدا سے کچھ یعنے اس قول
میں پیروی ابراہیم کی نچاہیے کرنی اور استغفار کافر کے لیے درست نہیں ہے واللہ اعلم کہا ابراہیم نے اے
پروردگار ہمارے تجھ پر بھروسا کیا ہمنے اور تیری طرف رجوع کی ہمنے اور طرف تیرے ہے بازگشت ۵ فتنے ۵
مگو چال چلنی ہے اچھی ابراہیم کی اور جو اوسکے ساتھ تھے جب کہا اپنی قوم کو ہم اگ ہیں ہمسے اور جسکو
تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے اوس سے ہم منکر ہوئے تمسے اور کھل پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی اور بیر ہمیشہ
کو جب تک کہ یقین نہ لاؤ اللہ اکیلے پر مگر ایک کہنا ابراہیم کا اپنے باپ کو میں ناگو تیرا کا معافی تیری اور مالک
نہیں میں تیرے بھلے کو اللہ کے ہاتھ سے کسی چیز کا اے رب ہمارے ہمنے تجھ پر بھروسا کیا اور تیری طرف
رجوع ہوئے اور تیری طرف پھر آنا ۵ **موع** بیشک مقرر ہے تمہاری واسطے ابراہیم پیغمبر علیہ السلام کی
باتو میں اور اونکی باتو میں جو ساتھ تھے ابراہیم پیغمبر کے اون باتو کو یاد کرا اے ہمارے اپنی امت کے آگے جو وہ
باتیں یہ ہیں جب کہا ابراہیم پیغمبر نے اور جو وقت کے مؤمنوں نے اپنی قوم کو کہ ہم بیزار ہیں تم سے اور
اوس سے کہ جسے تم پوجتے ہو سوائے خدا تعالے کے کہ جو وہ ت میں ہم نہیں مانتے ملاوے تمہارے دین کو
اور ظاہر ہوئی تمہارے ہمارے بیچ دشمنی اور بیر ہمیشہ کا جب تک کہ ایمان لاؤ کے ساتھ خدا تعالے کے ایک
نہ ناگرا وسے بغیر شرک کے **ف** چاہیے کہ مؤمن اپنے کینے کے کافر لوگو سے سبھی باتیں کہیں کا رہایت
نہ کہیں جو کہی ابراہیم پیغمبر نے اپنے باپ کو کہ میں بخشواؤنگا تجکو اور نہیں اختیار میرا جو چاؤں تجکو کچھ بھی
خدا تعالے کے عذاب سے جو میں بندہ ہوں اور خدا تعالے مالک ہے **ف** اور پھر یہ کہا ابراہیم پیغمبر نے
اور اونکے ساتھ جو مؤمن تھے اے پروردگار ہمارے تجھی پر بھروسا کیا ہمنے اور تیرے سواے سب بیزار
ہوئے اور تجھکو تیری طرف پھرنا ہے تجھکو ۵ **علہ تفسیر** پیروی یک بیگانے بیزار مؤمنین اپنے اہل
عیال سے فی ابراہیم یعنے بیچ اقوال ابراہیم کے اور اونکے کہ ہمراہ اونکے تھے یعنے مؤمن اور بیزاری کہ کہا ہے
وہ انبیاء اور دشمنی یعنے ساتھ افعال کے اور ناخوشی یعنے ساتھ دلوں کے تاوقتیکہ ایمان لاؤ یں اوسوقت
چھوڑی جاوے گی دشمنی تمہاری مگر بیچ قول ابراہیم کے از پیہ استغفار کا وعدہ کرنا بسبب وعدہ کے تمناکہ
وعدہ کیا تھا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ سے یعنے پیروی کرو ابراہیم کی اونکی سب باتوں میں لیکن نہ
پیروی کرو اونکی بیچ استغفار کے واسطے باپ کا ولیکے کسی چیز کا یعنے ہدایت اور مغفرت اور توفیق کا ۵
ملہ یعنے خدا تعالے نے حکم کیا مؤمنوں کو کہ پیروی کرو قول ابراہیم کی اور اوسپر ایمان لانیوالوں کی
اس بات میں کہ کہا اونہوں نے اپنے قوم کے کافروں کو کہ ہم تمسے اور تمہارے جھوٹے دینوں سے بیزار ہیں
جب تک کہ تم خدائے یگانہ پر ایمان نہ لاؤ یعنے تم بھی اے محمد کی قوم اور اقربا اور اولاد سے ایسا ہی کہدو
اور ابراہیم اور اوسپر ایمان لانیوالوں کی اس کلام میں پیروی کرو مگر بیچ کہنے ابراہیم کے اپنے باپ کو کہ بخشش
مانگونگا تیرے لیے پیروی نکرو کہ ابراہیم علیہ السلام بعد ظاہر ہونے شرک باپ اپنے کے اوس سے بیزار ہوئے

علہ وہب ابن منبہ سے منقول ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے تین بار وعدہ کیا تھا کہ ایمان لاؤں گا اور جب تک وہ کافر رہا اوسکے لیے استغفار کرتا رہا جب اوسکے مرنے کی خبر پہنچی تو اوسکے لیے استغفار کرنا چھوڑ دیا اور اوسکے دشمن ہو گئے اور اوسکے لیے استغفار کرنا اوسکے ایمان لانے پر موقوف تھا اور اوسکے ایمان لانے کی خبر نہ پہنچی تھی اور اوسکے مرنے کی خبر پہنچی تھی

او بعضے کہتے ہین کہ یہہ وعدہ استغفار کا بھی ساتھہ وعدۂ ایمان او سیکے تہا اور جب ایمان نہ لایا ابراہیم علیہ السلام اوسکے استغفار سے بازرہے ۱۲ **بحر** ۱۲ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۱۲ اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو زیردست کافرونکا اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے تحقیق تو ہی ہے غالب باحکمت ۱۲ **فتح** ۱۲ اے رب ہمارے نہ جانچ ہمپر کافرونکو اور ہمکو معاف کر اے رب ہمارے تو ہی ہے زبردست حکمت والا ۱۲ **موضح** ۱۲ اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو زایش کی جگہہ واسطے کافرون کے یعنے کافرونکو ہمپر غلبہ مت دے اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے بیشک تو ہی زور آور حکمت والا ہے تیرا کام کوئی حکمت سے خالی نہین ۱۲ **عه** ۱۲ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۱۲ تحقیق ہے تمہارے لیے ساتھہ جماعت مذکورہ کے اقتدا نیک اوس کسکے لیے تم مین سے کہ امید رکہے ملاقات خدا کی اور روز آخرت کی اور جو کوئی روگردان ہووے پس تحقیق خدا بے نیاز و تعریف کیا گیا ہے ۱۲ **فتح** ۱۲ البتہ تمکو بہلی چال چلنی ہے اونکی جو کوئی امید رکہتا ہو اللہ کی اور پچہلے دن کی اور جو کوئی موہہ پہیرے تو اللہ ہی ہے بے پرواہ خوبیون سراہا ۱۲ **موضح** ۱۲ مقرر ہے تمہارے لیے ابراہیم اور مسلمان امت اونکے باتونمین رہم اچہی اوس شخص کو جو امید رکہتا ہے خدا کی رحمت کی اور قیامت کے دن نیکی کا بدلہ پانیکی تو وہ اونکی رہم چلیگا اور جو کوئی اوس رہم سے پہر گیا اور دوستی کریگا کافرون سے تو ہر شک خدا تعالے بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا کچہہ اوسے کسیکی پرواہ نہین اپنے رسول کی مدد کریگا اور کافرون پر غلبہ دیوگا ۱۲ **عه** ۱۲ **تفسیر** دوبارہ حضرت ابراہیم اور اونکی قوم کی پیروی کرنیکی تاکید کرنے کے لیے اور جو کوئی روگردان ہووے یعنے ہمارے حکم سے اور محبت کرے کافرون سے پس تحقیق خدا بے نیاز ہے خلق سے تعریف کیا گیا ہے یعنے مستحق تعریف کا ہے پس نہین چہوڑی کوئی تاکید کرنیکی بیان فرمانی اور جبکہ نازل ہوئین یہہ آیتین اور تشدد کیا مومنون نے بیچ دشمنی باپون اپنے کے اور بیٹون اپنے کے اور تمام اقربا مشرکین اپنے کے طمع دلائی اونکو بیچ بدل جانے حال کے برخلاف احوال کے پس فرمایا عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منہم مودۃ ۱۲ واللہ قدیر ۱۲ واللہ غفور رحیم ۱۲ نزدیک ہے خدا اسے کہ پیدا کرے درمیان تمہارے اور درمیان اونکے کہ دشمنی رکہتے ہو اونسے دوستی کو یعنے اونکو توفیق اسلام کی دیوے اور خدا توانا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ **فتح** ۱۲ امید ہے کہ کردے اللہ تم مین اور جو دشمن ہین تمہارے اونمین سے دوستی اور اللہ سب کر سکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ **موضح** ۱۲ شاید جو خدا تعالے کرے تم مین اور تمہارے دشمنون مین ملاپ اور دوستی اور خدا تعالے سب کام کر سکتا ہے اور خدا تعالے بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ **عه** ۱۲ **تفسیر** یعنے اہل مکہ سے کہ جو قرابتی تمہارے ہین ذکر اسطرح کہ توفیق دیوے اونکو ایمان کی پس جب فتح ہوا اللہ آنحضرت کو اونکی برلایا کہ اسلام لائی قوم اونکی اور خوب محبت ہوئی آپسمین اور اللہ توانا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے اور دلونکے اور حال کے اور بہل کر لیے اسباب دوستی کے اور بخشنے والا مہربان ہے اوسکے لیے کہ اسلام لاوے شرک کو ترک ۱۲ **عمل** ۱۲ آواز ایسا ہی ہوا

کہ بہت رئیس قریش کے اسلام لائے اور مؤمنوں سے بہت دوستی پیدا کی اور آیا ہے کہ جب بعد اوس کے آیہ سابقہ کے مؤمنوں نے اپنے قرابتیوں مشرک کو دشمن رکھا اور انکی دوستی سے ناامید ہوا تمکین ہوئے حق تعالیٰ اونکی تسلی اور خوش کرنیکے لیے آیہ عسی اللہ یجعل ۵ بحر ۵ لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ منع نہیں کرتا خدا تمکو سلوک کرنے اون لوگون کے سے کہ جنکے نہیں کی تمہارے ساتھہ تمہارے بیچ مقدمہ دین کے اور نہیں نکالدیا ہے تمکو تمہارے گھرون سے منع نہیں کرتا ہے اس سے کہ احسان کرو ساتھہ اونکے اور انصاف کرو اونکے حق مین اور خداوند دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالونکو ۵ فتح ۵ اللہ تمکو منع نہیں کرتا اونسے جو لڑے نہیں تمسے دین پر اور نکالا نہیں تمکو تمہارے گھرون سے کہ اونسے کھلائی اور انصاف کا سلوک اللہ چاہتا ہے انصاف والونکو ۵ مق ۵ نہیں منع کرتا تمکو خدا تعالے اون لوگون سے جو نہیں لڑے تمسے دین کے واسطے اور نہیں نکالا تمکو تمہارے وطن سے اس باتکو کہ نیکی کرو اونسے اور انصاف بلکہ نیکی کرو اونسے کہ واسطے کہ خدا تعالے چاہتا ہے انصاف کرنیوالونکو ۵ عط ۵ تفسیر اَنْ تَبَرُّوْهُمْ یعنے یہ کہ اکرام کرو اونکا اور احسان کرو اونسے از راہ قول و فعل کے وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ یعنے حکم کرو اونکے حق مین ساتھہ انصاف کے اور ظلم نکرو اونپر اور جب منع کیا ظلم کرنیسے مشرکونکے حق مین تو کیونکر روا ہوگا ظلم مسلمانکے حق مین ۵ مط ۵ نزول اس آیہ کا بیچ حق قبیلہ خزاعہ کے ہے کہ اونہون نے مصالحہ ساتھہ نہ لڑنے کے حضرت سے اور نہ مدد کرنے کفار کے رسول علیہ السلام سے کئی شی خدا تعالے نے مؤمنونکو ساتھہ نیکی کرنیکے اونسے اجازت دی اور بقول بعض کے مراد عورتین اور لڑکے مشرکون کے ہین کہ قتل مین اور نکالنے مین گھر و دل سے داخل نہین رکھتے اونکے ساتھہ سلوک کرنیکی اجازت دی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مان اسمار بنت ابی بکر کی مشرکہ تھی مدینہ مین آئی اسمار نے اوسکو آنیسے اپنے پاس منع کیا اور تحفہ اوسکا قبول نکیا اور اسمار نے جناب پیغمبر سے ظاہر کیا کہ مان مشرکہ میری آئی ہے اوس سے سلوک کرون آنحضرت نے فرمایا ہان اور یہہ آیہ اوتری لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ الخ ۵ بحر ۵ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہین کہ منع کرتا ہے تمکو خدا تعالے سلوک کرنے اونکیسے کہ جنگ کی ساتھہ تمہارے بیچ مقدمہ دین کے اور باہر نکالا تمکو تمہارے گھرون سے اور مدد اور دنکی کی بیچ نکالنے تمہارے منع کرتا ہے اس سے کہ دوستی کرو اونسے اور جو کوئی دوستی رکھے اونسے پس وہ جماعت یہہ مین ظالم مترجم کہتا ہے بیچ صلح حدیبیہ کے بعضی عورتین کفار کی ہجرت کر کر مدینہ کو آتی تھین اور بعضی عورتین مسلمانون کی مرتد ہو کر کفار کے ساتھہ ملتین تھین خدا تعالے نے حکم اس جماعت کا بیان ۵ عط ۵ فرمایا واللہ اعلم ۵ فتح ۵ اللہ تو منع کرتا ہے تمکو اونسے جو لڑے تمسے دین پر اور نکالا تمکو تمہارے گھرون سے اور بل باندھا تمہارے نکالنے پر اونسے کہ دوستی اور جو کوئی اونسے دوستی کرے سو وہ لوگ وہی ہین گنہگار ۵ مق ۵ مقرر منع کرتا ہے تمکو اے مسلمانون خدا تعالے اون لوگونسے جو لڑے تم سے دین کے

ف ۱ کہ کافروں مین بعضے ابھی تک مسلمان نہین ہوئے اور اونکے عزیز اقربا ہین ۱۲ منہ ف ۲ وہی ان سے عزیزی کی گئی ہے ۱۲ منہ ف ۳ جو ہم اوپر نازل کر چکے ہین ۱۲ منہ ف ۴ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۵ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۶ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۷ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۸ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۹ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۱۰ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۱۱ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۱۲ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۱۳ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۱۴ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۱۵ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۱۶ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۱۷ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۱۸ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۱۹ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۲۰ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۲۱ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۲۲ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۲۳ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۲۴ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۲۵ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۲۶ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۲۷ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۲۸ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۲۹ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۳۰ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۳۱ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۳۲ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۳۳ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۳۴ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۳۵ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۳۶ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۳۷ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۳۸ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۳۹ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۴۰ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۴۱ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۴۲ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۴۳ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۴۴ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۴۵ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۴۶ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۴۷ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۴۸ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۴۹ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۵۰ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۵۱ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۵۲ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۵۳ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۵۴ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۵۵ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۵۶ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۵۷ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۵۸ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۵۹ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۶۰ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۶۱ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۶۲ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۶۳ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۶۴ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۶۵ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۶۶ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۶۷ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۶۸ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۶۹ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۷۰ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۷۱ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۷۲ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۷۳ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۷۴ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۷۵ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۷۶ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۷۷ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۷۸ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۷۹ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۸۰ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۸۱ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۸۲ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۸۳ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۸۴ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۸۵ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۸۶ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۸۷ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۸۸ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۸۹ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۹۰ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۹۱ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۹۲ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۹۳ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۹۴ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۹۵ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۹۶ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۹۷ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۹۸ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۹۹ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ ف ۱۰۰ یعنی ان سے دوستی کرو ۱۲ منہ

واسطے اور نکالا تمکو تمہارے شہر سے اور مدد اور رحمت کی تمہارے نکالنے مین اس باتکو جو اونسے دوستی
کرو بلکہ نکرو اونسے اخلاص اور دوستی اور جو کوئی اونسے دوستی کرے پھر وہی لوگ مین ستم کرنیوالے ہونگے ۱۰ یا
سے دوستی کرین ۱۰ یا ایھا الذین اٰمنوا اذا جاءکم المؤمنٰت مھجرٰت فامتحنوھن اللہ اعلم
بایمانھن ج فان علمتموھن مؤمنٰت فلا ترجعوھن الی الکفار ط لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون
لھن ط واٰتوھم ما انفقوا ط ولا جناح علیکم ان تنکحوھن اذا اٰتیتموھن اجورھن ط ولا تمسکوا
بعصم الکوافر واسئلوا ما انفقتم ولیسئلوا ما انفقوا ط ذٰلکم حکم اللہ ط یحکم بینکم ط واللہ علیم
حکیم ۱۰ اے مسلمانون جب آوین لگے تمہارے عورتین مسلمان ہجرت کرکر پس امتحان کرو اونکو یعنے
قسم دو کہ بسبب ناخوشی اپنے خاوندونکے یا بسبب عشق اور مردون کے نہین آئی ہین اللہ علم خدا داناتر ہے
ساتھہ ایمان اونکے پس اگر مسلمان جانو اونکو پھر پھیرو نہین اونکو طرف کافرون کے نہ یہہ عورتین حلال
ہین کافرونکو اور نہ وہ کافر حلال ہین ان عورتونکو اور دو خاوندون کو جو کچھہ کہ خرچ کیا اونہون نے
یعنے مہر کہ کافر خاوندون نے دیے تھے پھر دو والد اعلم اور نہین ہے گناہ اوپر تمہارے کہ نکاح کرو
ساتھہ اونکے جو دو اونکو مہر اونکے اور نگاہ نرکھو دست آویز عورتون نامسلمانکو یعنے اوپر نکاح کافر عورت
کے اقامہ نہ کرنا چاہیے اور طلب کرو جو کچھہ کہ تمنے خرچ کیا اور چاہیے کہ شرک طلب کرین جو کچھہ کہ
خرچ کیا ہے یہ کوئی عورت مرتد ہوکر ساتھہ مشرکون کے ملحق ہووے مہر اوسکا طلب کرنا چاہیے
اور اگر کوئی عورت مسلمان ہوکر ہجرت کرے مہر اوسکا دینا چاہیے واللہ اعلم یہہ ہی حکم خدا کا فیصل
کرتا ہے درمیان تمہارے اور خدا دانا با حکمت ہے ۱۰ اے ایمان والون جب آوین تم پاس
ایمان والی عورتین وطن چھوڑکر تو اونکو جانچ لو اللہ بہتر جانے اونکا ایمان پھر اگر جانو کہ وہ ایمان پر
ہین تو نہ پھیرو اونکو کافرون کی طرف نہ یہہ عورتین حلال ہین اون مردونکو نہ وہ مرد حلال ہین
ان عورتونکو اور دیدو اون مردونکو جو اونکا خرچ ہوا اور گناہ نہین تمکو کہ نکاح کرلو اون عورتون سے
جب اونکو دو اونکے مہر اور نہ رکھو تعلق مین ناموس کافر عورتونکی اور مانگ لو جو تمنے خرچ کیا اور وہ
کافر مانگ لین جو اونہون نے خرچ کیا یہہ اللہ کا فیصلہ ہے تم مین فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب جانتا ہے
حکمت والا ۱۰ اے وہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو جب آوین تمہارے پاس مسلمان عورتین
اپنا وطن چھوڑکر جو ملکہ ہے تو پس آزماؤ تم اونکو جو اونکے ایمانکا سبب سوائے اسلام لانیکے اور کچھہ نہو دینا
ہے سامان جو اڑا لے اپنے کسی ناتے دار سے خاوند سے نہ آئی ہو صرف دین ہی کے واسطے آوین تو بہتر ہے
جو خدا تعالے خوب جانتا ہے اونکے آنیکے سبب کو پھر اگر جانو تم کہ وہ عورتین مسلمان ہوئین صرف دین
کے واسطے تو پھر مت پھیرو تم اونکو اور نہ پھیرو دو کافرونکی طرف کسواسطے کہ نہ یہہ عورتین مسلمان حلال ہین
اونکے خاوندکافرون پر اور نہ وہ خاوند کافر حلال ہین ان مسلمان عورتون پر جو سبب اسلام لانیکے
جدائی ہوگئی اور دو تم اونکے خاوندکافرونکو جو کچھہ خرچ ہوا مہر سے اور نہین کچھہ گناہ تمپر اے مسلمانو
جو نکاح کرو تم اون عورتون سے جو مسلمان ہوکر آئی ہین یکے سے جب کہ دے چکو تم اونکو مہر اونکا

کہ بہت رئیس قریش کے اسلام لائے اور مؤمنون سے بہت دوستی پیدا کی اور آیا ہے کہ جب بعد اس
آیہ سابقہ کے مؤمنون نے اپنے قرابتیون مشرک کو دشمن رکھا اور انکی دوستی سے ناامید ہوگئے تب اللہ تعالیٰ
اونکی تسلی اور خوش کرنیکے لیے آیہ عسی اللہ الخ ۵ بحر ۵ لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ
وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ منع نہین کرتا خدا
تمکو سلوک کرنے اون لوگون کے سے کہ جنکے نہین کی تمسے ساتھہ تمہارے بیچ مقدمہ دین کے اور نہین
نکالدیا ہے تمکو تمہارے گہرون سے منع نہین کرتا ہے اس سے کہ احسان کرو ساتھہ اونکے اور انصاف کرو
اونکے حق مین اور خدا دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالونکو ۵ فتح ۵ اللہ تمکو منع نہین کرتا اونسے جو
لڑے نہین تمسے دین پر اور نکالا نہین تمکو تمہارے گہرون سے کہ اونسے کہلائی اور انصاف کا سلوک
اللہ چاہتا ہے انصاف والونکو ۵ مو ۵ نہین منع کرتا تمکو خدا تعالے اون لوگون سے جو نہین لڑے تمسے
دین کے واسطے اور نہین نکالا تمکو تمہارے وطن سے اس باتکو کہ نیکی کرو اونسے اور انصاف بلکہ نیکی کرو اونسے
کہ واسطے کہ خدا تعالے چاہتا ہے انصاف کرنیوالونکو ۵ عہ ۵ تفسیر اَنْ تَبَرُّوْهُمْ یعنے یہ کہ آرام کرو اونکا
اور احسان کرو اونسے از راہ قول و فعل کے وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ یعنے حکم کرو اونکے حق مین ساتھہ انصاف کے
اور ظلم نکرو اونپر اور جب منع کیا گیا ظلم کرنیسے مشرکونکے حق مین تو کیونکر روا ہوگا ظلم مسلمانکے حق مین ۵
مد ۵ نزول اس آیہ کا بیچ حق قبیلہ خزاعہ کے ہے کہ اونہون نے مصالحہ ساتھہ نہ لڑنے کے حضرت
سے اور نہ مدد کرنے کفار کے رسول علیہ السلام سے کسی شی خدا تعالے نے مؤمنونکو ساتھہ نیکی کرنیکے اونسے
اجازت دی اور بقول بعض کے مراد عورتین اور لڑکے مشرکون کے ہین کہ قتل مین اور نکالنے مین گہرو
سے دخل نہین رکھتے اونکے ساتھہ سلوک کرنیکی اجازت دی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ ماں اسمار
بنت ابی بکر کی مشرکہ تہی مدینہ مین آئی اسمار نے اوسکو آنیسے اپنے پاس منع کیا اور تحفہ اوسکا قبول نکیا
اور اسمار نے جناب پیغمبر سے ظاہر کیا کہ ماں مشرکہ میری آئی ہے اوس سے سلوک کرون آنحضرت نے
فرمایا ہان اور یہہ آیہ اوتری لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ الخ ۵ بحر ۵ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي
الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہین کہ منع کرتا ہے تمکو خدا تعالے سلوک کرنے اونکیسے کہ جنگ کی ساتھہ
تمہارے بیچ مقدمہ دین کے اور باہر نکالا تمکو تمہارے گہرون سے اور مدد اور دونکی کی بیچ نکالنے تمہارے
منع کرتا ہے اس سے کہ دوستی کرو اونسے اور جو کوئی دوستی رکھے اونسے پس وہ جماعت یہہ ہین ظالم
مترجم کہتا ہے بیچ صلح حدیبیہ کے بعضی عورتین کفار کی ہجرت کرکر مدینہ کو آتی تہین اور بعضی عورتین
مسلمانون کی مرتد ہوکر کفار کے ساتھہ ملتین تہین خدا تعالے نے حکم اس جماعت کا بیان ۵ فرمایا واللہ
اعلم ۵ فتح ۵ اللہ تو منع کرتا ہے تمکو اونسے جو لڑے تمسے دین پر اور نکالا تمکو تمہارے گہرون سے
اور مدد باندہا تمہارے نکالنے پر کہ اونسے کرو دوستی اور جو کوئی اونسے دوستی کرے سو وہ لوگ وہی ہین
گنہگار ۵ مو ۵ مقرر منع کرتا ہے تمکو اے مسلمانون خدا تعالے اون لوگونسے جو لڑے تم سے دین کے

ف ۵ یعنے کافرون
مین بعضے ایسے بھی تہے کہ
مسلمان ہونے اور
دلون سے مصری تہی
ع ۵ دخل ان ہو
جو اصل مین
دیہ ہوتا ہے
عن والذین
قولہ اللہ
قولہ لم یقاتلوکم
من دیارکم
ان تبروہم
ولم یخرجوکم
ودیارکم
وقسطوا الیہم
قولہ ان اللہ
قولہ انما ینہاکم
قولہ قاتلوکم
واخرجوکم
وظاہروا
قولہ ومن یتولہم
ع ۵ یعنے حضرت
ش ۵ یعنے
ش ۵ یعنے
ع ۵ دخل
ع ۵ یعنے
ع ۵ یعنے
ع ۵ یعنے
ع ۵ یعنے

واسطے اور نکالا انکو تمہارے شہر سے اور مدد اور ہمت کی تمہارے نکالنے مین اس بات کو جو اونسے دوستی
کرو بلکہ نکرو اونسے اخلاص اور دوستی اور جو کوئی اونسے دوستی کرے پھر وہی لوگ ہین ستم کرنیوالے جو دشمنون
سے دوستی کرین ۞ ۶ ۞ یا ایھا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنٰت مھجرٰت فامتحنوھن اللہ اعلم
بایمانھن فان علمتموھن مؤمنٰت فلا ترجعوھن الی الکفار لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون
لھن واٰتوھم ما انفقوا ولا جناح علیکم ان تنکحوھن اذا اٰتیتموھن اجورھن ولا تمسکوا
بعصم الکوافر وسئلوا ما انفقتم ولیسئلوا ما انفقوا ذٰلکم حکم اللہ یحکم بینکم واللہ علیم
حکیم ۞ اے مسلمانون جب آوین تمہارے عورتین مسلمان ہجرت کرکر پس امتحان کرو اونکو یعنے
قسم دو کہ بسبب ناخوشی اپنے خاوندونکے یا بسبب عشق اور مردون کے نہین آئی ہین اللہ علم خدا داناتر ہے
ساتھہ ایمان اونکے پس اگر مسلمان جانو اونکو پھیر و نہین اونکو طرف کافرون کے نہ یہہ عورتین حلال
ہین کافرونکو اور نہ وہ کافر حلال ہین ان عورتونکو اور دو خاوندون کو جو کچھہ کہ خرچ کیا اونہون نے
یعنے مہر کہ کافر خاوندون نے دیے تھے پھیر دو والد اعلم اور نہین ہے گناہ اوپر تمہارے کہ نکاح کرو
ساتھہ اونکے جو دو اونکو مہر اونکے اور نگاہ نرکھو دست آویز عورتون نامسلمانکو یعنے اوپر نکاح کافر عورت
کے اقامہ نہ کرنا چاہیئے اور طلب کرو جو کچھہ کہ تمنے خرچ کیا اور چاہیے کہ مشرک طلب کرین جو کچھہ کہ
خرچ کیا ہے انہون نے جو عورت مرتد ہو کر ساتھہ مشرکون کے ملحق ہووے مہر اوسکا طلب کرنا چاہیئے
اور اگر کوئی عورت مسلمان بوکر ہجرت کرے مہر اوسکا دینا چاہیئے والد اعلم یہہ ہی حکم خدا کا فیصل
کرتا ہے درمیان تمہارے اور خدا دانا با حکمت ہے ۞ ۷ ۞ اے ایمان والو جب آوین تم پاس
ایمان والی عورتین وطن چھوڑ کر تو انکو جانچ لو اللہ بہتر جانتا ہے اونکا ایمان پھر اگر جانو کہ وہ ایمان پر
ہین تو نہ پھیرو اونکو کافرون کی طرف نہ یہہ عورتین حلال ہین اون مردونکو نہ وہ مرد حلال ہین
ان عورتونکو اور دو اونکو جو اونکا خرچ ہوا اور گناہ نہین تمکو کہ نکاح کرلو اون عورتون سے
جب اونکو دو اونکے مہر اور نہ رکھو تعلق مین ناموس کافر عورتونکی اور مانگ لو جو تمنے خرچ کیا اور وہ
کافر مانگ لین جو اونہون نے خرچ کیا یہہ حکم اللہ کا فیصلہ ہے تمہین فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب جانتا ہے
حکمت والا ۞ ۸ ۞ اے وہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو جب آوین تمہارے پاس مسلمان عورتین
اپنا وطن چھوڑ کر جو ملکہ ہجرت تو پس آزماؤ تم اونکو جو اونکے ایمان کا سبب سوا اسلام لانیکے اور کچھہ نہو دیکھنا
یہ سامانہ جو از الپنے کسی ناتے دارے خاوند سے نہ ائی ہو صرف دین ہی کے واسطے آوین تو بہتر ہے
جو خدا تعالے خوب جانتا ہے اونکے آنیکے سبب کہ پھر اگر جانو تم کہ وہ عورتین مسلمان ہوئین صرف دین
کے واسطے تو پھر مت بھیجو تم اونکو اور نہ پھیر دو کافرونکی طرف کسواسطے کہ نہ یہہ عورتین مسلمان حلال ہین
اونکے خاوندکافرون پر اور نہ وہ خاوند کافر حلال ہین ان مسلمان عورتون پر جو سبب اسلام لانیکے
جدائی ہو گئی اور دو تم اونکے خاوند کافرونکو جو کچھہ خرچ ہوا ہو مہر سے اور نہین کچھہ گناہ تمپر اے مسلمانو
جو نکاح کرلو تم اون عورتون سے جو مسلمان ہو کر آئی ہین مکے سے جب کہ دے چکو تم اونکو مہر اونکا

اونکے خاوندکا دونکو اور مت پکڑ کہولے مسلمانون کا فرعورتونکو جو تمہارے مین مسلمان ہوکر آوین تونکا
دواوہنین اور مانگ لو جو کچھہ تمہارا خرچ ہوا ہو اون عورتونپر مہر سے اونکے اور چاہئے کہ کافر بھی مانگ
لیوین جو کچھہ اونکا خرچ ہوا ہو اونکی عورتون پر جو مسلمان ہوئی ہون ف۱ یہہ حکم تمہرے خدا تعالے کا جو
حکم کرتا ہے تم مین اے مسلمانون اور خدا تعالے سب جانتا ہے مصلحتین تمہاری حکم کرنیوالا ہے بہت
اچہا جب یہہ آیہ اوتری تو مسلمانون نے اپنی کافر عورتونکو مہر دیکر طلاق دی اور مسلمان عورتونسے
نکاح کرلیا اور کافرون نے مسلمان عورتونکو مہر دیا تب یہہ آیہ اوتری کہ وان فاتکم ۱۱ ع ۱۱ ۸

تفسیر المؤمنات ف۲ نام رکہا اونکا مؤمنات بسبب کہنے اونکے کلمہ شہادت کو یا اسلیے کہ وہ قریب ہیز
ثابت ہونے ایمانکے بسبب امتحان کے فامتحنوھن یعنے پس آزماؤ تم اونکو ساتہہ نظر کرنیکے علامتون مین
تاکہ غالب ہو اوپر گمانون تمہارے صدق اونکے ایمانکا اور ابن عباس رض سے امتحان اونکا یہ ہے
اشہدان لا الٰہ الا اللہ واان محمدا رسول اللہ خدا دانا تر ہے الٰہی یعنے تمسے زیادہ جانتا ہے اللہ اونکے ایمانکو
اسلیے کہ تمنے اگرچہ دیکہا اونکے احوال کو لیکن جانتے نہین ہم حقیقت علم کی اوس سے پس اگر مسلمان
جانو مراد یہان علم سے وہ ہے کہ پہنچے اوسکو طاقت تمہاری کہ وہ ظن ف۳ غالب ہے ساتہہ ظاہر ہونے
نشانیون کے طرف کافرون کے یعنے خاوندون مشرک اونکے نہ یہہ عورتین حلال ہین الخ یعنے
نہین حلت ہے درمیان عورت مسلمان کے اور مشرک کے بسبب واقع ہونے جدائی کے درمیان انکے
بسبب کلمے اوس مورت کے مسلمان ہوکر اور خاوند اونکو نہین داخلہ انکو مثل اوس مال کے کہ دیا ہے اونہون نے
اپنی بیویون کو یعنے مہر اور نہین ہے گناہ الخ یہہ نفی کی اوسنے گناہ کی نہ جمع نکاح اون مہاجر عورتون
کے بعد دینے اونکے مہر کے اسلیے کہ مہر بدلہ ہے جماع کرنیکا وہ دیا ہی چاہیے اور اس سے دلیل پکڑی ہے
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اسپر کہ نہین عدہ ہے اوس عورت پر کہ ہجرت کرکر آئی نہ یہہ یعنے تمام جو کچھہ کہ ذکر
کیا گیا اس آیہ مین اور یہہ حکم منسوخ ہے پس نہین باقی رہا مانگنا مہر کا نہ دینے مانگین اور نہ ہم اونکو
مانگین ۱۲ مدہ ۱۲ پس امتحان کرو بیان امتحان کا اوپر گذر چکا اور منقول ہے کہ صلح حدیبیہ مین ایک
شرط یہہ بہی تہی کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے مدینہ کو آوے تو آنحضرت اوسکو کفار مکہ کے پاس بہیجدین اور اگر
کوئی مسلمان مرتد ہوکر مکہ کو جاوے تو مکہ والے اوسکو نہ بہیجین اور بعد صلح کے جو مرد مسلمان کہ مکہ سے
آنحضرت پاس آیا اوسکو آپنے بہیج دیا یہانتک کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ بہی مسلمان ہوکر آنحضرت پاس
آئی اور اوسکے پیچہے خاوند اوسکا مسافر مخزومی کہ کافر تہا پہنچا اور کہا اے محمد میری بیوی مجکو پہیر دو کہ شرط
یہی ہے جبرئیل یہہ آیہ لائے اور کہا کہ شرط مردون پر واقع ہوئی ہے اور نہین کہ عورۃ مسلمانکو مشرک کو
پہیر دیں پس آنحضرت نے سبیعہ کو امتحان کیا قسم دیکر کہ سوائے رغبت اسلام کے نہین آئی ہے پس سبیعہ کو
اوسکے خاوند کے تعین ندیا اور حوالہ اوسکے خاوند کے مہر اور نفقہ دیا تہا آنحضرت نے اوسکے خاوند کو اپنے
پاس سے دیا اور حضرت عمر رض اوسکو اپنے نکاح مین لائے اور ایسا ہی کرتے تہے حضرت ہر عورۃ مسلمہ
کے حق مین کہ جو ہجرت کرکر آئی اور مرد کو بہیجدیتے بعد چند روز کے وہ بہی موقوف ہوا قدرت الٰہی سے

ف۱ یعنے جو عورتین مسلمان ہوکر آگئی ہین اونکے کافر خاوند اونکے مہر کا مطالبہ نہین کرسکتے اور جو کافر عورتین مسلمان ہوکر آگئی ہین اونکے مسلمان خاوند اونکے مہر کا مطالبہ کرسکتے ہین اور اگر کوئی مسلمان عورت کافر ہوکر آگئی ہو اور اوسکے خاوند کافر نے اوسکا مہر نہین دیا ہو تو اوسکے خاوند کافر کو اوسکا مہر دینا ضرور نہین ف۲ یعنے جو عورتین مسلمان ہوکر آگئی ہین اونکے خاوند کافر نے اونکا مہر نہین دیا ہو تو اونکے خاوند کافر کو اونکا مہر دینا ضرور نہین ف۳ یعنے جو عورتین مسلمان ہوکر آگئی ہین اونکے خاوند کافر نے اونکا مہر نہین دیا ہو تو اونکے خاوند کافر کو اونکا مہر دینا ضرور نہین

ف۱ یعنے جو عورتین مسلمان ہوکر آگئی ہین اونکے کافر خاوند اونکے مہر کا مطالبہ نہین کرسکتے اور جو کافر عورتین مسلمان ہوکر آگئی ہین اونکے مسلمان خاوند اونکے مہر کا مطالبہ کرسکتے ہین اور اگر کوئی مسلمان عورت کافر ہوکر آگئی ہو اور اوسکے خاوند کافر نے اوسکا مہر نہین دیا ہو تو اوسکے خاوند کافر کو اوسکا مہر دینا ضرور نہین ف۲ یعنے جو عورتین مسلمان ہوکر آگئی ہین اونکے خاوند کافر نے اونکا مہر نہین دیا ہو تو اونکے خاوند کافر کو اونکا مہر دینا ضرور نہین ف۳ یعنے جو عورتین مسلمان ہوکر آگئی ہین اونکے خاوند کافر نے اونکا مہر نہین دیا ہو تو اونکے خاوند کافر کو اونکا مہر دینا ضرور نہین

بیان اوسکا برمحل اوسکے آویگا تو نہین ہے گناہ تم لیجئے نکاح مین لانا مسلمان عورتون مہاجرات کا مباح ہے اسلیے کہ درمیان اونکے اور کافرخاوندون انکے بسبب تباین دار اور اسلام کے فرقت پڑگئی گو کہ خاوند انکے زندہ ہین اور طلاق نہین دی ہے اور بحکم اسی آیت کے تمام یہہ معاملہ بیع حق سبیعہ وغیرہ کے عمل مین آیا جیسا اوپر ذکر ہوا ولا تمسکوا بعصم الکوافر اور جنکل شادی ساتھ عقد کافر عورتون کے یعنے اے مؤمنون جو کافر عورتہ کہ تمہارے نکاح مین ہے اور وہ دار الحرب یعنے مکہ مین ہے اور سکو اپنے نکاح مین باقی نرکھو عصمت رجعت درمیان تمہارے اور اوسکے بسبب تباین دار اور اسلام کے منقطع ہوئی پس اگر اوس عورتہ کو کوئی کافر نکاح مین لاوے تو مہر کہ تمنے اوس عورتہ کو دیا ہے اوس کافر سے لیلو اور یہی حکم اوس عورتہ کا ہے کہ مرتد ہوکر مکہ مین جاوے اور اگر کوئی عورتہ مسلمان ہوکر مدینہ مین آوے اور فرقت درمیان اوسکے اور زوج کے بسبب تباین دار کے واقع ہوا اور پھر کوئی مسلمان اوسکو نکاح مین لاوے خاوند کا فرا وسکا بھی اب مسلمان سے مہر کہ اوس عورتہ کو دیا ہو لیلے بعد اوترنے اس آیت کے ہر حال اگر نہ دیوے اوسکی شوہر مکہ مین ہو طلاق دی ۵ جز وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اور اگر تمہارے ہاتھہ سے جاتی رہے کوئی بیبیان تمہارے مین سے طرف کافرون کے پھر غلبہ پہنچا کافرونکو یعنے غنیمت لی اونسے پس دیدو انکو کہ گئی ہون بیبیان اونکی مانند اوسکے کہ خرچ کیا اور ڈرو اوس خدا سے کہ تمنے اوسکو اور کہا مہ ۶ جز الفاظ حاشیہ ۶ بیبیان اوانکی عورتہ مرتدہ اونمین جاسکے اونسے مہر طلب کرنا چاہیے جیسا کہ آیۃ سابقہ مین حکم ہوا اور اگر کفار حربی ہون تو اونکا مال جو غنیمت یعنے لوٹ مین آوے اونمین سے اوس مرتدہ کے خاوند کو مہر دینا چاہیے اور بعد فتح مکہ کے یہہ سب احکام مرتفع ہوئے اس فقیر کے نزدیک لیکن ہونا ان احکام کا تاب تنبیہ اسنے پس اگر مثل اوس حالت کے کہ بیچ صلح حدیبیہ کے تھی ہر پیش آوے تو احتمال ہے کہ انہین احکام پر عمل کیا جاوے واللہ اعلم ۶ فتح ۶ اور اگر جاتی رہین تمہارے ہاتھہ سے کوئی تمہاری عورتین کافرونکے طرف پھر تم لہا رو تو دو اونکو جنکی عورتین جاتی رہین جتنا اونہون نے خرچ کیا تھا اور ڈرتے رہو اللہ سے جسپر تمکو یقین ہے ۶ موع ۶ اور اگر آئے مسلمانون کیلیے کچھہ عورتین تمہارے کافرون پاس مرتد ہوکر اور اونکا مہر تمہارے پاس نہ آیا تو پھر تم لڑو کافرون سے اور لوٹو اونہین پھر دو لوٹ کے مال سے اونکو جنکی عورتین مرتد ہوکر گئین اور مہر پھیر نہ دیا تھا جتنا کچھہ اونمرد ونکا خرچ ہوا تھا مہر ۶ عہ ۶ تفسیر یعنے اگر کوئی عورت مرتد ہوکر دار الحرب مین چلی جاوے اور کافر مہر اوسکا اوسکے خاوند مسلمان کو نہ دین پس تم جب جہاد اون کفار پر کرو اور فتح پاکر انکے مال کو غنیمت لاؤ تو مہر اوس عورتہ مرتدہ کا کہ اوسکے خاوند مسلمان نے اوسکو دیا تھا تمام جملہ اوس غنیمت سے اوس مسلمان کو دو آور منقول ہے کہ جو عورتین مہاجرات مین سے مرتد ہوکر کفار کے پاس گئین رسول علیہ السلام نے مہر اونکا اونکے خاوند مسلمانونکو غنیمت کے مال مین سے ادا فرمایا اور تفسیر معالم مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے اسمین کہ آیا حکم اسکا ہے اسپر عمل کرنا اب بھی بیچ دینے مال کے غنیمت مین سے جبکہ شرط کیا جاوے بیچ عہد کفار کے پس کہا

ایک قوم نے کہ نہین واجب اور کہا اونہون نے کہ یہہ آیۃ منسوخ ہے یہہ قول عطار اور مجاہد اور قتادہ کا ہے
اور کہا ایک قوم نے کہ یہہ منسوخ نہین ہے دیا جاوے اونکو جو کچھہ خرچ کیا ہے ۸ بجز یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ
اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ
اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ
فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۱۲ اے پیغمبر جب آوین تیرے پاس عورتین مسلمان
کہ بیعت کرین ۲ ساتھہ تیرے باین شرطکہ شریک مقرر نکرین ساتھہ خدا کے کسی چیز کو اور چوری نکرین اور زنا
نکرین اور نہ ۳ ماریں اپنی اولاد کو اور نہ پیش نہ لاوین بات جھوٹی کہ باندہا ہوا وسکو درمیان ہاتون اور درمیان
پاؤن اپنے ۴ کے یعنے کسیکے فرزند کو کسی اور کی طرف منسوب نکرین واللہ اعلم اور نافرمانی نکرین تیری کام نیک
مین پس بیعت قبول کراو اونسے اور طلب بخشش کی کراو اونکے لیے تحقیق خدا تعالے بخشنے والا مہربان ہے
۵ فتح ۱ اے نبی جب آوین تیرے پاس مسلمان عورتین قرار کرکے اونکو اوپر کہ شریک نہ ٹہیراوین اللہ
کا کسیکو اور چوری نکرین اور بدکاری نکرین اور اپنی اولاد نہ ماریں اور طوفان نہ لاوین باندہ کر اپنے
ہاتھون پاؤن مین اور تیری نحکمی نکرین کسی بھلے کام مین تو اونسے قرار کرو اور معافی مانگ اونکے واسطے
اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۶ ممتحنہ ۱۲ اے نبی جب تیرے پاس آوین مسلمان عورتین
اسواسطے کہ بیعت کرین تجھسے یعنے جو تیری مرید ہون اور ان شرطون کے جو شریک نکرین خدا تعالے
کے ساتھہ کسی چیز کو اور نہ چوری کرین اور نہ برا کام کرین غیر مرد سے اور نہ ماڑ الین اپنے بچونکو جو پیٹ سے
ہون یعنے پیٹ نہ کراوین اور نہ آوین جھوٹ تہمت جوڑ کر اپنے آگے کیطرف سے یعنے حرام کا پیٹ اٹھا کر
خاوند کے سر نہ کہین کہ تیرا بیٹا ہے اور اے محمد تیرے حکم سے باہر نجاوین یعنے سوائے حکم شرع کے کچھہ کام
نکرین جب یہہ شرطین قبول کرین تو پھر بیعت کراو اونکو اور بخشواو اونکے گناہ اونکے خدا تعالے سے بیشک خدا تعالے
بخشنے والا مہربان توبہ کرنیوالونپر جو صدق دلسے توبہ کرین اونہین بخش دیتا ہے ۷ علق ۱۲ نافرمانی
معروف سے مراد اطاعت خدا اور رسول کی ہے اور بخشوا گناہ اونکے یعنے گناہ گذشتہ اور بخشنے والا ہے
ساتھہ مٹانے گناہ گذشتہ کے مہربان ہے کہ توفیق خیر کی دیتا ہے منقول ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم جب فارغ ہوے دن فتح مکہ کے مردون کی بیعت سے تو شروع کی بیعت اپنی عورتون سے اس حال
مین کہ آپ پہاڑ صفا پر تہے اور عمر بیٹہے ہوے تہے نیچے صفا کی بیعت لیتے تہے اونسے حضرت کی جانب
سے وہ پہنچاتے تہے عورتونکو کلام حضرت کا اور ہند بنت عتبہ کی بیوی ابوسفیان کی منہ ڈہانکے ہوے
الگ بیٹہی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ڈر سے کہ کہین حضرت پہچانین اوسکو بسبب اسکے کہ حضرت
حمزہ سے جو بدسلوکی کی تہی پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ بیعت لیتا ہون تم سے علےٰ اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ
بِاللّٰہِ شَیْئًا یعنے اسپر کہ نہ شریک کرین عورتین ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو پس بیعت لی عمر نے عورتون سے
اسپر کہ نہ شریک کرین ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو پھر فرمایا علیہ السلام نے وَلَا یَسْرِقْنَ یعنے اور نہ چوری کرین
پس کہا ہند نے کہ بلاشبہ ابوسفیان مرد بخیل ہے اور مینے لیا ہے مال اوسکا تہوڑا سا پس کہا ابوسفیان نے

۱ قیل ہذا الحکم منسوخ ایضا ۱۲ منہ
۲ قولہ یبایعنک ہو جملۃ استانفیۃ ۱۲ منہ
۳ قولہ لا یقتلن اولادہن ہو وأد البنات کانت الرجل تقتل الولد خشیۃ الفقر او خشیۃ العار فنہی اللہ عن ذلک ۱۲ منہ
۴ قولہ بین ایدیہن وارجلہن ہو کنایۃ عن البہتان الذی یفتریہ النساء فی امر الولد الذی تلتقطہ او تستعیرہ فتقول لزوجہا ہذا ولدی منک کنت ولدتہ فی حال کذا وکذا ۱۲ منہ
۵ فتح ۱۲ منہ
۶ ممتحنہ ۱۲ منہ
۷ علق ۱۲ منہ
۸ بجز ۱۲ منہ
عتبہ ۱۲

کر جو کچھ لیا تو نے پس وہ حلال ہے بخلاف اس ہندسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور بچا نا اوسکو پھر فرمایا اوسکو تو ہندنے کہا اوسنے ہان پس معاف کیجے قصور گذشتہ اے نبی اللہ کے فرمایا آپنے کہ معاف کیا اللہ نے تجھے پھر فرمایا آپنے وَلَا یَزْنِیْنَ یعنے اور نہ زنا کرین عورتین پس کہا ہندنے کہ کیا آزاد عورة بھی زنا کرتی ہے پھر فرمایا آنحضرت نے وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ یعنے اور نہ قتل کرین عورتین اپنی اولاد کو پس کہا ہندنے کہ پرورش کیا ہمنے اولاد کو چھوٹی عمر مین اور قتل کیا آپنے اوسکو بڑی عمر مین پس تم جانو اور وہ اور تمہارا بیٹا اوسکا خطلہ مارا گیا دن بدر کے پس ہنسے عمر رض یہانتک کہ لیٹ گیے اور مسکرائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا آنحضرت نے وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یعنے اور نہ باندھین عورتین بہتان پس کہا ہندنے قسم خدا کی بلاشبہ بہتان البتہ بڑا کام ہے اور نہین حکم کرتے آپ ہمکو مگر ساتھہ بھلائی کے اور اچھی اخلاق کے پھر فرمایا آنحضرت نے وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ یعنے اور نہ نافرمانی کرین تیری امر شرعی مین پس کہا ہندنے قسم خدا کی نہین بیٹھے ہم اس مجلس مین اس حال مین کہ ہمارے نفسونمین یہہ ہو کہ نافرمانی کرین ہم تمہاری کسی چیز مین اور لفظ معروف مین اشارہ ہے اوپر کہ اطاعت حاکمون کی نہین واجب ہے خلاف شرع مین ف۱ مدہ آیا ہے کہ روز فتح مکہ کے جب رسول خدا علیہ السلام مردون کی بیعت سے فارغ ہوے تو عورتون نے بیعت کی رغبت کی یہہ آیہ مرقومہ نازل ہوئی پس عورتون نے ساتھہ قبول ان احکام کے بیعت کی اور بیعت لینی آنحضرت کی عورتون سے ساتھہ کلام کے تھی او بقول بعض کے عورتین پانی کے پیالے مین ہاتھہ ڈالتین تھین بعد اوسکے آنحضرت دست مبارک اوس پانی مین ڈالتے تھے او بقول بعض کے امیمہ بنت رقیقہ کی آنحضرت کے حکم سے عورتون سے بیعت لیتین او تفسیر معالم مین لکھا ہے کہ آنحضرت اوپر پہاڑ صفا کے تھے اور عمر رض نیچے اوسکے حضرت کے اذن سے بیعت عورتون سے لیتے تھے غرضکہ بہر تقدیر ہاتھہ کسی عورة کا بیعت مین دست مبارک سے نہین لگا اور مراد اولاد کے مارنے سے بچہ زندہ کو گاڑ دینا ہے جیسا کہ جاہلیت مین بیٹیونکو گاڑ دیتے تھے رہین مین یا مراد ڈالنا پیٹ کے بچہ کا ہے ساتھہ سقاط وغیرہ کے اور مراد بہتان سے یہہ کہ حرام کے بچہ کو اپنے خاوند کیطرف نسبت کرین اور مراد معروف سے یہہ کہ ہر امر موافق طاعت خدا کے ہو او بقول بعض کے نہی ہے نوحہ کرنے سے اور مونہہ کہڑونچنے سے اور بال نوچنے سے اور کپڑے پہاڑنے سے او خلوة یعنے تنہا بیٹھنے سے ایک مکان مین ساتھہ نامحرم کے او سفر کرنے سے نامحرم کے ساتھہ اور کلام کرنے سے ساتھہ نامحرم کے اور مانند انکے امیمہ بنت رقیقہ سے منقول ہے کہ کہا بیعت کی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ عورتون کے پس فرمایا آپنے فِیْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ یعنے بیعت لی مینے او بیچز مین کہ استطاعت رکھو تم اور طاقت رکھو تم پس کہا مینے کہ رسول خدا بہت رحم کرنیوالے ہین ہمپر ہماری جانون سے کہا مینے یا رسول اللہ مصافحہ کیجے ہمسے پس فرمایا آپنے کہ بلاشبہ مین نہین مصافحہ کرتا عورتون سے سوا اسکے نہین کہ قول میرا ایک عورة کے لیے مانند قول میرے کے ہی سو عورتون کے لیے روایت کیا اسکو تفسیر معالم مین ف۲ تنبیہ شرک سے ہر سکیو پرہیز کرنا لازم ہے کہ مدار تمام عباد تونکا اسی پر ہے یعنے مشرک کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

ف۱ یہان سے معلوم ہوا کہ حکام کو بھی بیعت کرنا جائز ہے

ف۲ اور اسی سے معلوم ہوا کہ عورتون کو بھی بیعت کرنا جائز ہے

بیان شرک و مشرک کا

اسلیے تعریف اور اقسام شرک کے معتبر کتابون سے لکھے جاتے ہین خوب تامل کرے انہین اور سچے انشے شرح
عقائد مین ہے کہ شرک شرع مین اوسکو کہتے ہین کہ غیر خدا کو شریک خدا کرے الوہیت مین یعنے واجب الوجود
جانے جیسکہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسکہ بت پرست کرتے
ہین اور شرع مین شرک بمعنی کفر کے بھی آتا ہے جیسکہ شیخ عبدالحق رح نے مشکوۃ کی شرح مین انہین دونون
قسمونکو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکھا ہے کہ مراد شرک سے یہان کفر ہے اور اسیطرح خیالی ہین
ہے اور یہی عصمت اللہ رح نے بھی لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ رح نے لکھا ہے کہ شرک شرع مین اسکو
کہتے ہین کہ جو صفتین خاص باری تعالے کی ہین وہ اوسکے غیر مین ثابت کرے یعنے جیسے علم اللہ تعالی
کو ہر چیز کا ہے اور کا علم بھی ویسا ہی جانے یا جیسے اللہ تعالے کو قادر ہر چیز پر جانتا ہے ویسا اور کو بھی
جانے یا وہ جیسے تصرف رکھتا ہے عالم مین ساتھہ ارادے اپنے کے ویسا اور کو بھی جانے مثلا کسیکو جانے کہ
اوسنے مجھے شاباش کہی تہی اوس سے معیشت فراخ ہوگئی یا فلانے نے ٹھیکا کہی تہی اوس سے مین بیمار
یا بخت ہوگیا اور بعضے کبیرہ گناہ ہونکو بھی شرع مین شرک کہا ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی مین حلف
لغیر اللہ فقد اشرک یا آیا ہے الطیرۃ شرک یا آیا ہے ان یسیر الریا شرک یا آیا ہے التولہ شرک اور
بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین لکھی ہین کہ جو لوگ سوائے خدا کے اور ونکو غیر عبادت مین ہمسر
خدا کا کرتے ہین وہ بہتیرے ہین از انجملہ وہ لوگ ہین کہ ذکر مین ہمسر خدا کا کرتے ہین اور ونکا نام مانند نام
خدا کے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہین مثلا اوٹھنے بیٹھنے مین مثل نام خدا کے اور ونکا نام لیتے ہین اور از انجملہ
وہ لوگ ہین کہ نام رکھتے ہین بندہ فلان اور عبد فلان اسکو اشراک نے التسمیہ کہتے ہین اور از انجملہ وہ ہین
کہ غیر خدا کے لیے کرتے ہین اور ونکی منتین مانتے ہین از انجملہ وہ ہی کہ دفع بلا دون کے لیے اور ونکا نام
ہین یا حاصل کرنے منافع مین اور ونکی طرف رجوع کرتے ہین از انجملہ وہ ہین کہ خدا کے نام کے ساتھہ
اور ونکو علم و قدرت مین برابر کرتے جیسکہ کہے ماشاء اللہ و شئت یعنے جو کچھہ خدا چاہے اور تم چاہو وہ ہوگا
ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یونہی کہا تھا اوسکو فرمایا کہ تو نے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون
کہہ ماشاء اللہ وحدہ یعنے جو نرا اللہ چاہے گا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے افعال اگرچہ
شرک حقیقی یعنے کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور بت پرستون کے ہین اوسنے بھی پرہیز کرنا
لازم ہے جیسکہ لوگ روبرو علما اور بادشاہون وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین کرنے والے اس فعل
کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہین دونو گنہگار ہوتے ہین کیونکہ یہہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہے اسلیے کہ مشابہ
بت پرستی کے ہے بکذا فی تحفۃ الملوک پس نہین جو فی الواقع بطور عبادت اور تعظیم کے ہو کفر ہے اور اگر بطور
تحیہ اور ادب کے ہو کفر نہین ہے لیکن گناہ کبیرہ ہے کذا فی الدر المختار تمام ہوا علاقہ شرک کا اور چوری کرنے
کسی کا مال لیلینا بھی بہت برا ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اتدرون ما المفلس الخ یعنے جانتے
ہو تم اے صحابہ کہ کیا معنے مفلس کے ہین عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس ہم مین وہ ہے کہ نہ درہم ہو اوسکے
پاس اور نہ اسباب پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مفلس امت میری سے وہ شخص ہے کہ آویگا دن قیامت کے

بیان قبائح چوری کا

ساتھ نماز اور روزے اور زکوٰۃ کے وغیرہ اور آویگا ساتھ اسحالت کے کہ تحقیق برا کیا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا کا کیا ہوگا کسیکو اور کہا یا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک نیکیوں اوسکے سے اور اوسکیلیے پس اگر تمام ہوئیں نیکیاں اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھ ہر ایک گناہ کے کہ اوسپر ہے تو لیجاویگی خطائیں مظلوموں کی پس ڈالی جاویگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ میں اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے الدوا وین ثلثۃ الخ یعنے اعمالنامے تین ہین ایک اعمالنامہ ہے کہ نہین بخشتا اللہ جو کچھ اوسمین ہے وہ شرک کرنا ہے ساتھ اللہ کے فرماتا ہے اللہ عزوجل ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ اور دوسرا اعمالنامہ ہے کہ نہین عفو کرتا اللہ اوسکو وہ ظلم بندونکا ہے آپسمین یہانتک کہ بدلیگا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمالنامہ ہے کہ نہین پرواکرتا اللہ ساتھ اوسکے وہ ظلم بندونکا ہے درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہ سپرد ہے طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوس سے انتہے اور زنا بھی بہت بری بلا ہے فرمایا اللہ تعالے نے اور جگہہ ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا وسمین زنا مگر کہ پڑے جاتے ہین ساتھ عذاب قحط کے اور نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہوا وسمین رشوت مگر کہ پڑے جاتے ہین ساتھ خوف کے اور حضرت ابن عباس رض سے منقول ہے کہ فرماتے ہین وہ ما ظہر الغلول فی قوم الخ یعنے نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین کہ ڈالتا ہے اونکے دلمین خوف اور نہین پھیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ کثرت ہوتی ہے اوسمین موت کی اور نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہے اونسے رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پھیلتا ہے اوسمین کشت وخون اور نہین عہد شکنی کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہے اوپر دشمن اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسحالت مین کہ گرداگرد اونکے ایک جماعت تھی اصحاب سے بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا الخ بیعت لیتے عہد کرو مجھسے اسپر کہ نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارڈالو اپنی اولاد کو یعنے جیسکہ کفار مفلسی کے ڈر سے مارڈالتے تھے اور نہ اوٹھاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان ہاتھون اور پانو کے اپنے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اوسکی اوپر اللہ کے ہے اور جو پہنچا انمین سے کسی چیز کو یعنے ان گناہونمین سے کچھہ کر بیٹھا سوائے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اوسکے دنیا مین یعنے جیسے کہ حد لگی یا مبتلا ہوا دوسرے انکے پس وہ کفارہ ہے واسطے اوسکے یعنے پاک ہوجاتا ہے گناہ سے بسبب اوسکے اور جو کہ پہنچا انمین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اوسکو اللہ تعالے نے یعنے ظاہر نہوا گناہ اوسکا اور صدمہ لگی پس وہ سپرد ہے طرف اللہ کے اگر چاہے بخشے اوسے اور اگر چاہے سزا دیوے اوسکو پس بیعت کی حضرت سے ان چیزون پر رواہ بخاری مسلم یا ایھا الذین امنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیھم قد یئسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور ای مسلمانون دوستی نرکھو ساتھ اوس گروہ کے کہ غصہ کیا ہے خدا تعالے نے اوپر وہ جماعت ناامید ہوے ہین ثواب آخرت سے جیسا کہ ناامید ہوے ہین وہ کافر کہ اہل گور سے ہین یعنے خدا تعالے نے حکم دونکے عذاب کا کیا ہے پس ہرگز

ایمان نہین لانیکے اور ثواب نہین پانیکے جیسا کہ کافر بعد مرنیکے کفر پر توقع ثواب کی نہین رکھتے واللہ اعلم ۱۲

فتح ۱۲ اے ایمان والون مت دوستی کرو اون لوگون سے کہ غصہ ہوا اللہ اونپر وہ اس توڑ چکے پچھلے گھر سے جیسے اس توڑی منکرون نے قبر والون سے **ف** ۱۲ **موضح** ۱۲ اے وہ لوگون جو ایمان لائے مت دوستی کرو اوس قوم سے جس قوم پر غصہ ہے خدا تعالے سے جو وہ قوم یہودی ہین بیشک وہ قوم ناامید ہوے آخرت کے ثواب سے ایسیہی یہودی جو منکر نبوت کے ہین سو ناامید ہین آخرت کے ثواب سے اونکو آخرت مین ذرا ثواب نہ ملیگا ہرگز **عائذ تفسیر** ختم فرمایا سورۃ کو ساتھ اوس مضمون کے کہ شروع کیا تھا اوسکو تاکید اور کہا ہے بعضے علمانے کہ مراد قوم سے مشرک ہین ناامید ہوے ہین ثواب آخرت سے ایسیلے کہ وہ منکر نبوت کے ہین جیسے اس توڑی منکرون نے قبر والون سے یہہ کہ پہرین وہ طرف اونکے یا یہ معنی ہین کہ جیسے ناامید ہوے اصحاب القبور اونکے جو کہ قبرون مین ہین ثواب آخرت سے یعنے یہہ مانند اسلاف اپنے کے ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد قوم سے یہود ہین یعنے نہ دوستی کرو اوس قوم سے کہ غضب کیا گیا ہے اللہ کا اونپر بلاشبہ وہ ناامید ہوے ہین اس سے کہ ہووے اونکے لیے حصہ آخرت مین بسبب عناد اونکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال انکہ وہ جانتے ہین کہ یہہ وہی رسول ہے جسکا ذکر توریۃ مین ہے جیسکہ ناامید ہوے کفار اپنے موتے سے یہہ کہ اوٹھا دی جاوین وہ اور پہرین انکی طرف زندہ ہوکر اور بعضون نے کہا کہ من اصحاب القبور بیان ہے کفار کا یعنے جیسکہ ناامید ہوے خیر آخرت سے وہ کافر کہ دفن کیے گئے ہین قبر وین ایسیلے کہ ظاہر ہو گئی اونپر برائی اپنے حال کی اور برائی اوسجگہہ کہ جہان گئے ہین **مد** ۱۲ آیا ہے کہ بعضے فقرا مسلمین بسبب حصول منفعت اپنی کے یہود سے دوستی رکھتے تھے اور خبر مین مسلمانون کی اونکو پہنچاتے تھے حق تعالے نے ساتھہ اوتارنے آیۃ یا ایہا الذین اٰمنوا لا تتولوا کے اوس سے منع فرمایا کہ اے ایمان والون دوستی نکرو اوس جماعت سے کہ غصہ کیا ہے خدا نے اونپر بلاشبہ ناامید ہوے ہین وہ ثواب آخرت سے جیسکہ ناامید ہوے ہین کافر اہل قبور یعنے کفار مردہ کہ بعد مرنے اپنے کے دیکھتا احوال عذاب اپنے کا کر قطعا ثواب آخرت سے ناامید ہوے ہین اور ایک قول یہہ ہے کہ جیسکہ ناامید ہوے ہین کافر زندہ پہرانے مردے اہل قبور سے دنیا مین ایسیہی یہود ثواب آخرت سے ناامید ہوے ہین ایسلیے کہ جانتے ہین کہ بسبب جہانے نعت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دشمنی اونکے کچھہ ثواب آخرت اونکو نہین پہنچیگا **لکتہ** ۱۲ ایک محقق یعنے صوفیہ کرام رحمہم اللہ مین سے کہتے ہین کہ اول اس سورۃ مین اشارہ ہے ساتھہ اسکے کہ اے سالکون نفس امارہ اور شہوات اوسکیطرف دوست نہ ٹہیراؤ کہ دشمن ہمارا اور تمہارا ہے اور منکر اور معارض ہوتا ہے ساتھہ تمہارے سیر واردات قلبی تمہارے کے اور چاہتا ہے کہ اونکو تمہارے دل سے اور تمکو حد اقبال اے اللہ سے اخراج کرے دشمنی اوسکی بیحالاون کنتم خرجتم جہادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی اور کچھہ میل اوسکی طرف نرکھو ظاہر اور باطن تمہارا سب جانتے ہین ہم کہ میل ہووے کیطرف پوشیدگی مین اور میل خدا کیطرف ظاہر مین رکھتے ہو ومن یفعلہ یعنے جو کوئی میل کرے طرف ہوا کے فقد ضل سواء السبیل یعنے پس بہکا سیدہی راہ سے اور پہنچنے سے طرف خدا کے ان یثقفوکم الخ یعنے اگر دست وغلبہ پاوین تمپر ہوا تمپر

۱۲ برگزیدہ کافرون کو قرض نہین کہتے کی قبر مین کہ کافر ہین ۱۲ قبر کا فرق ہے ۱۲ اسلاف ۱۲ ۱۲ ۱۲

اے سالکون ہو دین واسطے تمہارے دشمن اور پہلا وہ طرف تمہارے ہاتھ اپنے اور زبانین اپنی ساتھ برائی
کے اور دوست رکھین اگر موہنہ موڑو اللہ سے قرابت اونکی تمکو کچھ نفع نہ دے متوجہ اللہ کیطرف جنت
قرب مین پہنچایا ہے اور موہنہ موڑنیوالا اوس سے دوزخ بعد مین گرفتار ہوتا ہے قد کانت الخ یعنے تمکو پیروی
خلیل اللہ کی کرنی چاہیے بیچ بیزاری کے تمام ماسوی اللہ سے اور اخلاق پکڑین گے ساتھ اخلاق خدا
کے اور بیچ آہ آہ کرنیکے اور رونیکے شوق خدا سے اور متوجہ ہونے پورے کیطرف اللہ کے اور سپرد کرنے اپنے
کے اللہ کو اور بیچ بیزاری کے حول اور قوت اور نفس اور اعضا سے تاکہ مطمئن ہو اور کہنا چاہیے ربنا
علیک توکلنا الخ تک کہ معنی اوسکے ظاہر ہین اور اشارہ فتنہ کا اسکیطرف ہے کہ بسبب فریب دینے نفس
وہوی کے فتنہ زدہ اور موہنہ موڑنیوالے تجھسے نہین ہونگے ہم لقد کان لکم آخر آیۃ تک کے معنے ظاہر ہین
ویرجو اللہ یعنے امید رکھتا ہے وصال خدا کی اور فنا فی اللہ کے عسی اللہ آخر آیۃ تک اشارہ ہے طرف
نرمی کرنیکے بیچ مجاہد نفس کے اسطرح کہ نقصان اوسکے حق مین نکرنا چاہیے کہ آخر الامر اوسکو موافق
اور مددگار قلب اور روح کا ہونا ہے لا ینھکم آخر آیۃ تک یعنے تمکو خدا نے نرمی کرنے اور عدل کرنے نفس
مطمئنہ کیسے منع نہین کیا ہے انما ینھکم اللہ آخر آیۃ تک یعنے نرمی کرنی نفس امارہ جنگ کرنیوالیکے سے
منع کیا ہے کہ محبت رکھنی اوس سے ظلم ہے یا ایھا الذین آخر آیۃ تک یعنے اے سالکون اگر نفس اور ہوی
مطمئن معلوم ہون تو امتحان اونکا کرو اگر صدق اونکا ثابت ہو تو پھر اونکو طرف کفار شہوات نہ پھیکے
پھر نے نہ دو نہ نفس و ہوی حلال مین واسطے اونکے اور نہ وہ کفار شہوات حلال ہین واسطے نفس
وہوی کے اور تمپر گناہ نہین ہے اسمین کہ نفس مطمئنہ کو ساتھ قلب و روح کے نکاح کرو لیکن نفس امارہ
بدکو اپنے پاس نرکھو یہ حکم اللہ کا ہے کہ حکم کرتا ہے درمیان تمہارے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے
وان فاتکم آخر آیۃ تک یعنے نفس اگر کچھ موافقت قلب سے فوت کرے تو سزا دو اوسکو مانند گناہ دیکیے اور
اور زیادتی اوسپر نکرو اور ڈرو اوس خدا سے کہ تم اوسپر ایمان لائے ہو یا ایھا النبی آخر آیۃ تک یعنے اے کامل
اگر نفس وہوی مطمئنہ تیرے ساتھ بیعت اوپر موافقت و متابعت حکم تیرے کرے چاہین تو بیعت لے
اونسے اور بخشش مانگ اونکے لیے اللہ سے یا ایھا الذین آخر تک یعنے اے سالکون نفس امارہ کے ساتھ کہ مغضوب
الٰہی ہے دوستی اور متابعت نکرو کہ وہ ناامید اصل الٰہی سے ہے اور اشارہ شرک سے دیکھنا اور ثابت کرنا
غیر حق کا ہے کہ اور کوئی فاعل حقیقی ہے اور اشارہ سرقہ سے ذردی متابعت اور موافقت قلب سے
اور زنا سے موافقت ساتھ شیطان کے اور قتل سے بجہانا نور تجلیات کا اور بہتان سے دعوی انانیت کا
اور عصیان سے مخالفت ہے ۶ بحر ۶

سورۃ الصف مدنیہ

سورۂ صف مدنی ہے جمہور
کے نزدیک اور بعضون نے کہا مکی ہے اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ ذکر ہے اسمین لفظ صفا کا اس آیہ مین
ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص نازل ہوئی یہ بعد سورہ تغابن
کے اور بعد سورہ ممتحنہ کے اسلیے لکھی گئی کہ ممتحنہ کے آخر مین ذکر ہے اونکا جنپر اللہ غضب ہوا اور اسمین
اول مذکور ہے اونکا کہ خبکو اللہ دوست رکھتا ہے اور اور وجہین مناسبت کی بہت ہین اور آیتین اسمین

سورۃ الصف

چودان اکہن اور رکوع دو اور کلمے دو سو تینتیس ۲۳۳ اور حروف نو سو اکیانوے ۹۹۱ ۵ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ساتھ پاکی کے یاد کیا خدا کو اون چیزون نے
کہ آسمان مین ہین اور اون چیزون نے کہ زمین مین ہین اور وہی ہے غالب باحکمت ۵ فتح ۵ اللہ کی
پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین .... اور وہی ہے زبردست حکمت والا ۵ موضح ۵ پاک
اور بے عیب کہا خاص اللہ تعالے کے تئین اوس سے نے جو کچھ ہے کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہ
خدا تعالے زبردست ہے جواد کا حکم کوئی نہین پہر سکتا مضبوط کام کرنیوالا ہے ۵ عاء ۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اے مسلمانون کیون کہتے ہو جو کچھ کہ نہین کرتے ۵ فتح ۵ اے
ایمان والو کیون کہتے ہو مونہہ سے جو نہین کرتے ۵ موضح ۵ اے وہ لوگون جو تم ایمان لائے ہو کیون ایسی
بات کہتے ہو جو تم آپ نہین کرتے چاہیے کہ جو اورونکو نصیحت کرو تم آپ بہی وہ کام کرو وہ کام جیسے جید
عالم بے عمل نیک کام لوگونکو بتاتے ہین آپ نہین کرتے ۵ عاء ۵ تفسیر منقول ہے جبکہ رسول
علیہ السلام نے ثواب بدر کے شہید ونکا بیان کیا تو صحابہ نے کہا کہ اگر ہمکو بہی کوئی جنگ ہوگی تو ہم بہی
جہاد مین کوشش کرینگے ہم اوجب زاحد کے جنگ واقع ہوئی تو اکثر بہاگ گئے حق تعالے نے یہہ آیت
اونکی سرزنش مین نازل کی ۵ بکر ۵ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ یعنے بہت
ناپسند ہوا نزدیک خدا کے یہہ کہ کہو تم وہ چیز کہ نکرو یعنے خدا سے عہد کرو اور وفا نکرو واللہ اعلم ۵ فتح ۵
بڑی بیزاری ہے اللہ کے ہان کہ کہو وہ چیز جو نکرو ۵ موضح ۵ یہہ بڑی غصہ دلانے والی ہے آگے خدا تعالی
کے وہ کہ تم کہو لوگو نہین اور آپ نکرو ۵ عاء ۵ تفسیر یعنے بڑا ہوا ازروی غضب کے کہ تمہارا دل چیز کو
کہ نہین کرتے ہو اور اختیار کیا گیا لفظ مقت کا اسلیے کہ معنے اوسکے ہین اشد بغض اور بعض سلف سے منقول
ہے کہ کہا گیا اونکو حدیث بیان کرو ہمسے پس کہا اونہون نے کہ کیا حکم کرتے ہو تم مجکو یہہ کہ کہو نہین وہ چیز
کہ نکرون مین پس جلدی آویگا غضب اللہ کا مجپر پہر معلوم کروائی اللہ تعالے نے وہ چیز کہ دوست رکہتا
ہے اوسکو پس فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ الخ ۵ ملاء ۵ تنبیہ اس سے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ امر بالمعروف
سے حضرت رب العزت نے منع فرمایا بلکہ مقصود یہہ ہے کہ جو کرنیوالے کو آپ بہی عمل کرنا چاہیے آپ عمل
نکریگا تو بہت وعید آیا ہے اسپر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا مینے شب معراج مین کتنے ایک
لوگونکو کہ کاٹے جاتے ہین ہونٹ اونکے آگ کی قینچیون سے کہا مین نے یہہ کون ہین ای جبرئیل
کہا جبرئیل نے کہ یہہ واعظ ہین تمہاری امت کے کہ حکم کرتے تہے لوگونکو نیکی کرنیکا اور بہولتے تہے اپنے
نفسونکو یعنے آپ عمل نکرتے تہے اور لوگونکو عمل کرنیکو کہتے تہے آور فرمایا لایا جاویگا ایک شخص کو دن قیامت
کے پہر ڈالا جاویگا وہ آگ مین پس نکل پڑینگی آنتین اوسکی آگ مین پس پہر لگا وہ اوسمین مانند پہرنے گدہے
کے ساتہہ چکی اپنی کے پس جمع ہونگے دوزخی اوسپر پہر کہینگے اے فلانے کیا ہے حال تیرا کیا تو نہین تہا
تو ہمکو حکم کرتا اچہی باتونکا اور منع کرتا ہمکو بری باتون سے کہیگا وہ تہا مین حکم کرتا تمکو اچہی باتونکا اور
آپ نکرتا تہا اونکو اور منع کرتا تہا مین تمکو بری باتون سے اور آپ کرتا تہا اونکو ۵ اور امر بالمعروف اور

نہی عن المنکر پر بوجہ اچھے اور ضرور ہیں اگر نہ کیا تو دہرا وبال ہیں پڑ جاویگا ایک تو ترک عمل کا گناہ ہوگا اور ایک ترک امر و نہی کا اور عمل نہ کریگا تو ایک سیکا گناہ ہوگا امر و نہی کے ترک کا تو گناہ نہیں ہو سکتا جسکے حق میں حضرت نے فرمایا والذی نفسی بیدہ الخ یعنے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ میں ہے البتہ حکم کرو تم اچھی باتوں کا اور منع کرو تم بری باتوں سے والا قریب ہے اللہ یہہ بھیجے گا تم پر عذاب اپنے پاس سے پھر البتہ دعا کرو گے تم اوس سے اور نہیں قبولیت کیجاوی گی تمہارے لیئے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ من رجل یکون فی قوم الخ یعنے نہیں کوئی آدمی کہ ہووے ایک قوم میں کہ کرتا ہے اوہ میں گناہ حال انکہ وہ قادر ہیں وہ اوپر کہ منع کریں اوسکو اور نہیں منع کرتے وہ اوسکو مگر کہ پہنچاویگا اونکو اللہ بسبب اوسکے عذاب پہلے مرنے اونکے سے اور روایت ہی ابی ثعلبہ سے ہے تفسیر قول اللہ تعالے علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم پس کہا ابو ثعلبہ نے آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ تحقیق پوچھا میں نے مطلب اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بلکہ حکم کرو اچھی بات کا اور منع کرو بری باتوں سے یہانتک کہ جب دیکھے تو بخل اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی تابعداری کی گئی اور دنیا اختیار کی گئی آخرت پر اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل کا عقل اپنی کو اور دیکھے تو اوس کام کو کہ چارہ نہیں تجھکو اوس سے پس لازم کر ذات اپنی کو اور چھوڑ امر عوام کا پس تحقیق آگے تمہارے دن صبر کے ہیں پس جو کوئی صبر کرے اونمیں کو بالکہ پکڑنا ہے انکا اوا سطے عمل کرنیوالے کے شریعت پر اونمیں ثواب پچاس آدمیوں کا ہے پس کہ عمل کرتے ہیں مانند عمل اوسکے عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ ثواب پچاس کا اونمیں سے فرمایا ثواب پچاس کا تم میں سے کہا اسے اللہ تعالے نہیں بلکہ شبہ اللہ تعالے نہیں عذاب کرتا ہے اکثروں کو بسبب عمل کرنے بعضوں کے یہاں تلک کہ دیکھیں اکثر باتیں خلاف شرع درمیان اپنے یعنے جو بعضے کرتے ہیں اور یہہ قادر ہوں جو انکے روکنے پر پھر نہ روکیں پس جب کرتے ہیں اکثر یہہ یعنے سکوت اور سستی عذاب کرتا ہے اللہ سبکو اور فرمایا جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہ میں منع کیا اونکو عالموں اونکے نے پس باز رہے وہ پھر ہمنشینی کی عالموں نے اونکے مجلسوں اونکے میں اور شریک رہے ساتھہ اونکے کہانے پینے میں پس سیاہ کیے اللہ نے دل بعضوں اونکے کے بسبب بعض کے پس لعنت کی اللہ نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے یہہ بسبب اوسچیز کے ہے کہ نافرمانی کی اونہوں نے اور تھے تجاوز کرتے حدسے کہا ابن مسعود نے پس اوٹھہ بیٹھے حضرت اور تھے تکیہ لگائے ہوئے پھر فرمایا نہیں عذاب سے نجات پاؤگے تم قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ میں ہے یہاں تلک کہ منع کرو تم اونکو گناہ سے منع کرنا اور فرمایا وحی کی اللہ عزوجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہہ کہ اولٹ دے شہر ایسے اور ایسے کو پس کہا جبرئیل نے اے رب میرے تحقیق اوسمیں فلانا بندہ تیرا ہے کہ نہیں نافرمانی کی تیری ایک پلک مارنے کہا حضرت نے پس فرمایا اللہ تعالے نے اولٹ دے اوسپر اور اوسپر سے کہ تحقیق مونہہ اوسکا نہیں متغیر ہوا میری راہ میں ایکساعت کبھی قط مشکوۃ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے اونکو کہ جنگ کرتے ہیں راہ خدا میں صف باندہ کر

گویا کہ وہ ایک عمارۃ ہین محکم آپسمین ملی ہوئی ۞ فتح ۞ اللہ چاہتا ہے اونکو جو لڑتے ہین اوسکی راہ مین قطار باندہ کر جیسے وہ ہی دیوار شیشہ پلائی ۞ موضح ۞ بیشک خدا تعالے دوست رکہتا ہے اون لوگونکو جو لڑتے ہین خدا تعالی کی راہ مین بغیر غرض دنیا کے صف باندہ کر گویا کہ یہہ مضبوطی مین صف باندہ ہوا ہے کھڑے ہین جیسے بنیاد دیوار کی شیشہ رانگ ڈالی مضبوط یعنے ایسے بہادر ۞ عہ ۞ تفسیر گویا کہ وہ ایک عمارۃ ہین اینٹ یعنے ملنے والے ہین بعض اونکے ساتہہ بعض کے ۞ مدح ۞ مرصوص آپسمین ملی ہوئی محکم کی گئی یا شیشہ ڈالکر محکم کی گئی یعنے ثابت قدم ہین ۞ نجم ۞ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۵ اور یاد کر جب کہا موسی نے اپنی قوم کو اے قوم میری کیون ایذا دیتے ہو مجکو اور تحقیق جانتے ہو تم کہ مین بہیجا ہوا خدا کا ہون طرف تمہارے پس جب کہ کجروی کی قوم نے کج کیا خدا نے اونکے دلونکو اور خدا راہ نہین دکہاتا ہے قوم بدکارونکو ۞ فتح ۞ اور جب کہا موسی نے اپنی قوم کو اے قوم کیون ستاتے ہو مجکو اور جانتے ہو کہ میں اللہ کا بہیجا آیا ہون تمہارے پاس پہر جب وہ پہر گئے پہیر دیے اللہ نے اونکے دل اور اللہ راہ نہین دیتا بیحکم لوگونکو ۞ موضح ۞ اور یاد کر یعنے یہہ بیان اے محمد جب کہا موسی نبی نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو کہ اے قوم میری کیون ستاتے دکہ دیتے ہو اور آزردہ دل کرتے ہو میرے کہا ماننے سے یعنے میری بات نہین مانتے اوسپر کہ تم تحقیق جانتے ہو وہ کہ فرمین بہیجا ہوا خدا تعالے کا ہون تمہارے طرف جو مین کہتا ہون خدا تعالے کے حکم سے کہتا ہون تم کیون نہین مانتے اور تکرار کیون کرتے ہو موسی بنی اسرائیل نے موسی نبی کا کہا نا مانا پہر اوسوقت کہ پہر گئے حکم ماننے سے موسی نبی کے تو پہیر دیا خدا تعالے نے دل اونکا یقین لانے سے حق بات پر اور خدا تعالے راہ نہین دکہاتا ہے بدکارون کو + ۞ تفسیر ۞ کیون ایذا دیتے ہو مجکو یعنے بسبب انکار کرنے آیتون کے اور بہتان لگانے کے ساتہہ اور چیزنے کہ نہین ہے معجزہ ۞ فَلَمَّا زَاغُوْۤا یعنے پس جب نا حق کو اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ یعنے مائل کیا اللہ نے اونکے دلونکو ہدایت سے یا جب چہوڑے اونہون نے احکام الہی نکال ڈالا اللہ نے نور ایمان اونکے دلون سے یا سبب اختیار کیا اونہون نے کجروی کو کج کیا خدا تعالے نے اونکے دلونکو یعنے مدد اونکی کرنی چہوڑدی اور محروم کیا اونکو توفیق اتباع حق کیسے وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ یعنے اللہ نہین ہدایت کرتا اوسکو کہ سبقت کیا اوسکے علم مین کہ وہ فاسق ہے ۞ مدح ۞ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۶ اور یاد کر جب کہا عیسے مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل تحقیق مین پیغمبر خدا کا ہون طرف تمہارے باور رکہنے والا اوسکے جو میرے آگے کا ہے یعنی توریت کہ پہلے مجہسے اوتری ہے اور بشارت دینے والا ایک پیغمبر کا ہون کہ آویگا بعد میرے نام اوسکا احمد ہوگا پس جب کہ آیا احمد آگے اونکے ساتہہ معجزون کے کہا اونہون نے یہہ ایک سحر ہے ظاہر ۞ فتح ۞ اور جب کہا عیسی مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل مین پیغمبر بہیجا ہون اللہ کا تمہاری طرف سچا کرتا اوسکو جو مجہسے آگے ہے توریت اور خوشخبری سناتا ایک رسول کی جو

فتح یعنی نبی آخر زمان کی بابت مین فتح کے اپنے رسول سے وعدہ فرمایا ہے قولہ تعالی انا فتحنا لک فتحا مبینا ۱۲ منہ

عہ علماء بنی اسرائیل کی قوم موسی کو ایذا دینے کی وجہ یہ تھی کہ وہ جانتے تھے کہ موسی اللہ کا رسول ہے اور اللہ کا کلام سنتا ہے اور اللہ کی قدرت کاملہ کے کرشمے دیکہتا ہے اور پہر بہی اوسکی مخالفت کرتے تہے اور اوسکو ایذا دیتے تہے اسلئے کہ موسی کی پیروی کرنے سے ہمارا اقتدار جاتا رہیگا اور ہمارے مرتبے اور نذرانے موقوف ہونگے ۱۲ منہ

عہ پس جب کہ ہدایت کے سارے سامان مہیا ہوگئے اور حق ظاہر ہوگیا تو اونہون نے اپنی کجروی سے اللہ کی ہدایت کو رد کیا اور اللہ نے اونکو ہدایت سے محروم کیا ۱۲ منہ

عہ یعنی اونکی کجروی کی شامت سے اونکے دل ہدایت سے پہر گئے اور اللہ نے اونکو ہدایت سے محروم کیا ۱۲ منہ

عہ یعنی اونکی بدکاری کی شامت س

جواویگا مجھے پیچھے اوسکا نام ہے احمد پھر جب آیا اونکے پاس کھلی نشانی لیکر بولے یہہ جادو ہے صریح ۱۲ موضح
اور جب کہا عیسی بیٹے مریم کے نے اے بنی اسرائیل بے شک مین بھیجا ہوا ہون خدا تعالے کا تمہاری طرف
ساتھہ حجت روشن کے جو معجزے مجھے دیے ہین خدا تعالے نے اور بھیجا کہنے والا ہون اوس چیز کو کہ مجھہ
سے پہلے آئی ہے کتاب توریت اور خوشخبری دینے والا ہون مین تمکو ساتھہ آنے ایک پیغمبر کے جو آویگا
ساتھہ دین کامل کے پیچھے سے میرے بعد جو نام اوسکا ہوگا فارقلیطا سو فارقلیطا کی معنی احمد ہین پھر جب
آیا وہ نبی اون پاس ساتھہ معجزون اور نشانیون روشن کے تو کہا یہہ تو صاف جادو ہے کہلا ہوا
سب پر جو سب جانتے ہین کہ نرا جادو ہے جادو نام رکھا معجزہ کا سو خدا تعالے فرماتا ہے ومن اظلم الخ
۱۲ تفسیر یعنے احمد کے بہت حمد کرنیوالا خدا کی اور بہت تعریف کیا گیا ہے خصلتون
اپنے کے تمام انبیاء سابق سے صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ۱۲ منہ کہا حضرت عیسی نے یا بنی اسرائیل
اور نہ کہا یا قوم جیسے کہا موسی علیہ السلام نے اسلیے کہ نہین نسب کہتے تھے عیسے اونمین کہ ہوتی وہ قوم
اونکی پس جب کہ آیا یعنے عیسے یا محمد علیہما السلام ۱۲ منہ مین رسول اللہ کا ہون الخ پس یہہ ماننا
حضرت عیسے علیہ السلام کا نور یہ کو قوی تر باعثون مین ہے طرف تصدیق یہود کے حضرت عیسے کو یعنے
مین بھیجا گیا ہون طرف تمہارے واسطے پہنچانے احکام ضروری اللہ تعالے کے بیچ اصلاح امور دینی اور
دنیویہ تمہارے کے ۱۲ اور تمہا درمیان پیدائش عیسی علیہ السلام کے اور درمیان ہجرت آنحضرت علیہ السلام
کے عرصہ چھہ سو تیس برس کا اور کہا ہے بعضون نے کہ بشارت دی حضرت عیسے نے اپنی امت کو
حضرت کے آنیکی تا کہ ایمان لاوین حضرت پر وقت آنے اونکے یا نا کہ ہو معجزہ حضرت عیسی کا وقت ظہور
اونیکے اور بشارت دینی حضرت کی بشارت دینی ساتھہ قرآن کے یہی ہے تصدیق اوسکی ہے مانند توریۃ کے
اور مراد حضرت عیسی کی یہہ ہے کہ دین میرا یہہ ہے کہ سچ مانا مینے اللہ کی سب کتابونکو اور انبیاء کو جو کہ پہلے گذرے
ہین اور پیچھے پس ذکر کی اول کتابون مشہورہ کی کہ ساتھہ اوسکے حکم کیا اکثر نبیون نے اور اون نبی نے کہ
جو خاتم النبیین ہین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے منقول ہوکہ کہا اونہون نے خبر دیجیے ہمکو یا رسول اللہ
اپنی ذات پاک کی فرمایا کہ مین دعا ابراہیم ہون کہ اونکی دعا میرے لیے تھی اور بشارت عیسی علیہما السلام اور
دیکھا میری مان نے خواب جبکہ حمل رہا میرا کہ نکلا اوسنے نور جس سے روشن ہوے محل بصریٰ کے زمین شام مین
اور ایسیہی بشارت دی ہر نبی نے اپنی امت کو ہمارے نبی محمد علیہ السلام کی اور اللہ تعالی نے فقط ذکر کیا عیسی
علیہ السلام کا اسجگہہ اسلیے کہ وہ آخر نبیون کے تھے کہ جو پہلے گذرے ہمارے نبی سے پس واضح ہوا کہ بشارت دی
حضرت کی سارے نبیون نے یہانتک کہ پہنچی طرف عیسے کے جیسا کہ مذکور ہے کشف الاسرار مین اور کہا بعضے
علماء نے کہ تمہا درمیان جانے مسیح کے آسمان پر اور درمیان پیدائش نبی علیہ السلام کے عرصہ پانسو پینتالیس
برس کا تقریبا اور زندہ ہے مسیح آسمان کے جانے تک تینتیس ۳۳ برس اور امت عیسی کی نصاری ہین کہ مختلف
ہوے اور امت حضرت کی امت مرحومہ ہے جامع جمیع صفات کی کہتے ہین کہا حواریون نے حضرت
عیسے سے کہ یا روح اللہ کیا بعد ہمارے بھی کوئی امت ہوگی اونہون نے فرمایا کہ ہان امت محمد کی ہوگی حکماء علماء

۱۲ منہ یعنے نکلا مین نے خواب مین کہ نکلا مین سے میری ماں نور جس سے روشن ہوے محل بصریٰ کے زمین شام مین اور
بصریٰ شہر ہے ملک شام کا اور ہے وہان سے چار منزل پر دمشق اور ہے وہان سے دو منزل پر اذرعات اور ہے وہان سے
تین منزل پر عمان اور ہے وہان سے چار منزل پر معان اور ہے وہان سے چار منزل پر تبوک اور ہے وہان سے دس منزل پر
مدینہ منورہ اور ہے وہان سے آٹھہ منزل پر مکہ معظمہ اور ہے وہان سے سات منزل پر طائف اور ہے وہان سے دو منزل پر
عرفات اور ہے وہان سے چار منزل پر مزدلفہ اور ہے وہان سے تین منزل پر منی اور ہے وہان سے دو منزل پر مکہ معظمہ

نیک پرہیزگار گویا کہ وہ بسبب فقہ لینے سمجھ کے انبیا ہونگے راضی ہونگے اللہ سے ساتھ تھوڑے رزق کے اور راضی ہوگا اللہ اونسے ساتھ تھوڑے عمل کے اور حضرتکا نام محمد ہوا بسبب مکرر ہونے تعریف اوسکے کہ ممتاز نے تعریف حضرت کی کی بار بار اور احمد نام ہوا بسبب اسکے کہ اوٹھا ئینگے جھنڈا احمد کا اور کہا رغب نے کہ خاتم کیا گیا لفظ احمد کا حضرت عیسی کی بشارت مین ازراہ تنبیہ کے اسپر کہ انحضرت بہت حمد کرنیوالے تھے بہ نسبت حضرت عیسے کے اور اونکے کہ پہلے اونسے گذرے ہین اور اسیکے موافق کشف الاسرار مین ہے کہ الف احمد مین مبالغہ کے لیے ہی حرمین اور اسمین دو جہتین ہین ایک تو یہ کہ یہہ مبالغہ ہے فاعل مین یعنے سارے انبیاء حمد کرنیوالے اللہ تعالے کی تھے اور آنحضرت بہت حمد کرنیوالے تھے بہ نسبت غیر اپنے کے اور دوسرے یہ کہ لفظ احمد مبالغہ ہے مفعول مین یعنے سارے انبیاء محمود ہین بسبب خصال حمیدہ کے اور حضرت بہت محمود ہین مناقب مین اور جامع تر ہین فضائل و محاسن مین کہ جو تعریف کیجاتے ہین بسبب اونکے انتہی ۵

نصد ہزار محمد کہ در جہان آید ہمہ بشریت و فضل مصطفے دارند + کہاں قتے الرحمن مین کہ نہین نام رکہا گیا کوئی احمد اور محمد سوائے حضرت کے نہ عرب مین اور نہ غیر عرب مین یہانتک کہ چرچا ہوا پہلے پیدا ہونے حضرت کے زبانی احبار و کاہنون کے کہ ایک نبی مبعوث ہوگا کہ نام اوسکا محمد ہوگا پس نام رکہا لوگون نے عرب مین سے اپنے بیٹون کا محمد بامید اسکے کہ کوئی ہوا اور وہ یہہ ہین محمد بن احیحہ بن الجلاح اوسی اور محمد بن مسلمہ الانصاری اور محمد بن البراء البکری اور محمد بن سفیان بن مجاشع اور محمد بن حمران جعفی اور محمد بن خزاعی سلمی پس یہہ چھہ ہوے ساتوان اس نام کا نہوا پھر بچایا اللہ تعالے نے ہر اس نام والیکو اس سے کہ دعوے کرے نبوۃ کا یا کوئی اور اوسکو مشہور کرے ساتھہ نبوۃ کے یا ظاہر ہوا وسپر کوئی نشانی کہ شک مین ڈالے کیونکہ پیچ امر اوسکے یہان تک کہ ثابت ہوئین نشانیان آنحضرت علیہ السلام مین اور نہین نزاع کی کسینی و انمین یعنے پہلے ظہور نبوت کے اور اختلاف کیا گیا ہی پیچ گنتی اسمائے نبی علیہ السلام کے پس کہا بعضون نے کہ ہزار نام ہین آپکے جیسکہ اللہ تعالے کے ہزار نام ہین پس حضرت کے نامون سے محمد ہی یعنے بڑی تعریف والے اسلیے کہ آسمان و زمین والون نے تعریف کی اونکی دنیا و آخرت مین اور احمد ہی یعنے بڑی تعریف کرنیوالے بہ نسبت غیر اپنے کے اسلیے کہ اونہون نے تعریف کی اللہ تعالی کی طرح بطرح کہ ویسی کسی اور نے نہین کی اور مقفی اسلیے کہ حضرت تشریف لائے پیچھے انبیاء کے اور نبی التوبہ اسلیے کہ حضرت بہت استغفار و توبہ کرتے تھے اللہ تعالے سے یا اسلیے کہ توبہ حضرت کی امت مین بہت سہل ہوئی کیا نہین سنا تونے کہ توبہ گوسالہ پرستون کی کنتون کے قتل مین ہوئی یا اسلیے کہ توبہ آپکی امت کی اور اونکی بہ نسبت کامل ہوئی یہانتک کہ توبہ کرنیوالا اونمین سے ایسا ہوا کہ گویا اوسنے گناہ کیا ہے نہین نہانا خود دنیا مین ہے نہ آخرۃ مین اور نبی الرحمۃ اسلیے کہ حضرت موجب بڑے امن کے تھے جب کہ جیتے رہے اور جب تک کہ سنت اونکی باقی ہے زمانے مین فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ کہا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ تہین نے مین دو امانین پس اوٹہہ گیے ایک اون دونون مین سے اور باقی رہی دوسری پس جو کہ اوٹہہ گئی وہ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور جو کہ باقی رہے وہ

۵ اور نہین ہے اللہ کو عذاب کرنیوالا اونکو اور حال یہ ہے کہ اوہ بخشش مانگتے ہون ۱۲

استغفار ہے اور پڑہی بعد اسکے یہی آیتہ یعنے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ ساری آیتہ اور حضرت کی امونین سے نبی اللہم ہے یعنے بنی جنگی قائل کفار اسلیے کہ حضرت مبعوث ہوے لڑنیکے لیے اور عاصی ہے کہ اللہ تعالی نے محو کیا بسبب اونکے کفر کو یا اونکے تابعین کی برائیون کو اور حاشر ہے کہ جمع ہونگے لوگ حضرت کے قدم پر یعنے پیچھے اور عاقب ہے کہ حضرت سب نبیون کے بعد تشریف لائے پس منقطع ہوئی نبوۃ فرمایا علیہ السلام نے اے علی تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے لیکن نہین نبوۃ ہے بعد میرے اور فاتح ہے کہ کہولا اللہ الا اللہ تحقیق اسکے بسبب حضرت کے اسلام اور کاف ہے کہ روکنے والے ہین لوگونکو گناہ سے اور صاحب الساعۃ بھی حضرت کا نام ہے اسلیے کہ بھیجے گئے حضرت قریب قیامت کے ڈرانیوالے لوگونکو عذاب شدید سے اور رؤف اور رحیم اور شاہد اور مبشر اور سراج منیر اور طٰہٰ اور یٰسٓ اور مزمل اور مدثر اور عبد اللہ اور قثم یعنے جامع بھلائیون کے اور ان اشارہ ہے طرف اسم نور اور ناصر کے اور متوکل اور مختار اور محمود اور مصطفے اور جب نکالیجاوین نام حضرت کے اونکی صفتون سے تو بہتر ہے ہو جائینگے اور خاتم کی زبر سی یعنے حضرت احسن انبیار کے ہین پیدائش وخلق مین پس گویا کہ حضرت جمال انبیار کے ہین مانند خاتم یعنے چھاپے کے کہ جسے بناوٹ کرتے ہین یا یہ کہ جب نبوۃ حضرت سے کامل ہوئی حضرت مانند چھاپے کے کہ اخیر کتاب مین کر دیتے ہین وقت لکھنے کتاب کے اور خاتمت کی زبر سے یعنے اسکے کہ حضرت آخر انبیار کے ہین اور اکب الجمل یعنے سوار ہونے والے اونٹ کے اور صاحب البراذع یعنے صاحب عصا مراد اسسے عرب ہین اسلیے کہ عرب اونٹ پر اکثر سوار ہوتے اور عصا اکثر ہاتھ مین رکھتے تھے اور اونٹ کو اوس سے مارتے تھے اور حضر کا نام روح الحق بھی تھا کہ یہہ نام آپکا حضرت عیسی سے منقول ہے انجیل مین اور عیسی علیہ السلام نے منحنا بھی آپکا نام کہا تھا یعنے محمد کے اور حضرت کے ناموں مین سے عبرانی زبان مین اور برقلیطس زبانی رومی مین بمعنی محمد کے اور ماذماذ یعنے طیب طیب کے اور فارقلیطا مقصورا یعنے بدون مد کے بمعنی احمد کے اور روایت کیا گیا کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ نام میرا توریت مین احید اسلیے کہ مین بچاتا ہون اپنی امت کو آگ سے اور نام میرا زبور مین ماحی ہے کہ مٹایا اللہ تعالے نے بسبب میرے بتون کے پوجنے والونکو اور نام میرا انجیل مین احمد ہے اور قران مین محمد اسلیے کہ مین محمود یعنے تعریف کیا گیا ہون آسمان والون مین ۱۲ تفسیر روح البیان

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

اور کون ہے بڑا ظالم اوس کسی سے کہ باندہا خدا پر جہوٹ اور بولایا جاتا ہے طرف اسلام کے اور خدا راہ نہین دیتا ہے گروہ ظالمونکو ۱۲ فتح ۱۲ اور اوس سے زیادہ بے انصاف کون جو باندہے اللہ پر جہوٹ اور اوسکو بلاتے ہین مسلمان ہونے پر اور اللہ راہ نہین دیتا ہے بے انصاف لوگونکو ۱۲ موضح ۱۲ اور کون ستمگار زیادہ ہے اوس شخص سے جو باندہی خدا تعالے پر جہوٹ کہ معجزہ کو مقرر کرے اوپر کہ وہ جہوٹہ باندہنے والا بلایا جاتا ہے یعنے دیے بلاتا ہے پیغمبر طرف دین اسلام کے جو یہہ دین حق ہے سو اس دین مین ہزارون بھلائیان اور نیکیان ملی ہوئی ہین اور خدا تعالے راہ نجات کی نہین دیکھاتا ستمگارون کو ۱۲ تفسیر خدا پر جہوٹ باندہنا یہی ہے کہ پیغمبر اور معجزات اور کلام خدا کو سحر اور ساحر کہے اور بعضون نے کہا کہ نضر بن الحارث نے کہا کہ روز

قیامت کی رات اور عزتی میری شفاعت کرینگے اور خدا کی نزدیک شفاعت اونکی قبول ہوگی اوسی پر یہہ آیۃ وَمَنْ اَظْلَمُ آخر تک نازل ہوئی ۵ بحر ۵ راہ نہین دکھاتا قوم ظالمونکو اور کونسا آدمی بڑا ظالم ہے اوس شخص سے کہ بلاوے اوسکو سب اوسکا زبانی بنی اپنی کے طرف اسلام کے کہ اوسطے اوسکے اوسمین سعادت دارین کی ہے پس باندہے بجای قبول کرنے حکم اوسیکے جھوٹھہ الدیر کہ کہے واسطے کلام اوسیکے کہ وہ بلاتا ہی بندون اپنی کو طرف حق کے کہ سحر ہے حال انکا یہہ جھوٹھہ اور دھوکہ ہے ۵ مدا ۵ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ چاہتے ہین یہہ کافر کہ بجھادین نور خدا کا اپنے مونہہ سے اور خدا تمام کرنیوالا نور اپنے کا ہے اگرچہ ناخوش رکھین کافر ۵ فتح ۵ چاہتے ہین کہ بجھادین اللہ کی روشنی اپنے مونہہ سے اور اللہ کو پوری کرنی ہے اپنی روشنی اور پڑے برا مانین منکر ۵ مو ۵ چاہتے ہین کہ بجھادین نور خدا تعالی کا مونہہ کے پھونکنے سے اور خدا تعالی نے تمام اور پورا کیا ہے اپنے نور کو اگرچہ برا مانین اور راضی نہون کافر ۵ عہ ۵ تفسیر مراد نور سے کتاب ہے یا دین یا رسول خدا کا کہ کافر ساتھہ باتون ناپسندیدہ اپنے کے بجھانا اور کاٹا چاہتے ہے اور تفسیر لباب مین لکھا ہے کہ کعب نے روز وحی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی کعب یہودی نے یہودیونسے کہا خوشخبر ہو تمکو کہ خدا تعالی نے نور محمد کا بجھادینا کامل اوسکا انجام کو نہ پہنچے آنحضرت سنتے اس کلام اوسکیے ملول خاطر ہوے حق تعالی نے واسطے تسلی اور خوشی آنحضرت کی یہہ آیۃ بھیجی کہ خدا پورا کرنیوالا ہی نور اپنے کا ۵ بحر ۵ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ وہی ہے جسنے بھیجا اپنے پیغمبر کو ساتھہ ہدایت اور دین سچے کے تا غالب کرے اوسکو سب دینون پر اگرچہ ناخوش رکھین مشرک ۵ فتح ۵ اور وہی ہے کہ جسنے بھیجا اپنا رسول راہ کی سو جہہ لیکر اور سچا دین کہ اوسکو اوپر کرے دینون سب سے اگرچہ پڑے برا مانین شرک والے ۵ مو ۵ وہ خدا تعالی ہے جسنے بھیجا ہے اپنے پیغمبر کو ساتھہ راہ دکھلانے نجات کے راہ کے جو وہ قرآن ہے اور دین سچے حنفی کے تو غالب کرے اوس دین برحق کو سب دینون پر اگرچہ برا لگے اور راضی نہون اس دین سے شرک لانے والے جو تو نکو خدا کا شریک کرتے ہین ۵ عہ ۵ تفسیر مراد دین حق سے ملت حنیفہ ہے اور سب دینون پر یعنے جو دین کہ مخالف اوسکے ہین اور بلاشبہہ یہہ بات ہو چکی کہ نہین باقی رہا کوئی دین دینونمین سے مگر کہ وہ مغلوب و مقہور ہے ساتھہ دین اسلام کے یعنے باعتبار دلیلون اور حقیت کی اور مجاہد سے منقول ہے کہ جب اوترین گے حضرت عیسے نہین ہونگے زمین مین کوئی دین سوای دین اسلام کے ۵ مدا ۵ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ اے مسلمانون آیا رہنمائی کرون مین تمکو ساتھہ اوس سوداگری کے کہ چھوڑاوے تمکو عذاب دردوینے والے سے ۵ فتح ۵ اے ایمان والون بتاؤن مین تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو دکھہ کی مار سے ۵ مو ۵ وہ سوداگری یہہ ہے کہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکے رسول پر اور جہاد کرو راہ خدا مین ساتھہ مال اپنے کے اور جان اپنے کے یہہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر جانتے ہو تم ۵ فتح ۵ ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین

۵ له ۵ وقد یرید ون الخ خبر اخبر عنهم بما یفعلون فی ابطال الاسلام ای یریدون بقولهم ما یریدون بافعالهم حالهم حال من ینفخ لیطفیء والمعنی یریدون ذلک والاتم للتعلیل والتقدیر یریدون اطفاء الخ لیطفئوا نور اللہ بافواههم

۵ عه ۵ اے کلامہم ۱۲ منہ فوق قولہ تعالی یریدون الخ کما تری ان کلامہم ۱۲ منہ

اپنی مال اور جان سے یہہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تم سمجھہ رکھتے ہو ۵ **مو** ۵ ایمان لاؤ ساتھہ خدا تعالے کے اور اوسکے بھیجے ہوے پیغمبر کو سچا جانو اور لڑائی کرو کافرون سے خدا تعالی کی راہ بغرض دینکے ساتھہ ہو کر ساتھہ مال اپنے کے اور ساتھہ مدنون اپنے کے یہہ کام بہتر ہے تمہارے واسطے اگر ہو تم جاننے والے کہ یہی ہے راہ چھٹکارے کی عذاب سے ۵ **عہ** ۵ **تفسیر** یہہ کام یعنے جو کچھہ کہ ذکر ہوا کہ وہ ایمان اور جہاد ہے بہتر ہے تمہارے لیے مالون تمہارے اور جانون تمہارے اگر ہو تم جانتے کہ یہہ بہتر ہے تمہارے لیے ہوگا بہتر تمہارے لیے اوسوقت اسلیے کہ تم نے حب جانا یہہ اور اعتقاد کیا تمنے اسکا تو دوست رکھا تمنے ایمان اور جہاد کو زیادہ اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو تم جانون اپنی کو اور مالون اپنے کو پس خلاصی پاؤ گے تم اور مطلب کو پہنچو گے تم ۵ **مد** ۵ آیا ہے کہ اصحاب رضہ نے کہا کونسا عمل بھلا ہوین ہم کہ جتہا ہیں لا عذاب سے اور پہنچا ہیں الجنت کی نعمتون کو اور بہت پیارا اللہ کے نزدیک ہو یہہ آیت نازل ہوئی اور رہنمائی فرمائی اوسکی کہ فرمایا تو منون باللہ الخ ۵ **بحر** ۵ **تنبیہ** سبحان اللہ کیا اچھی سوداگری بیان فرمائی کہ جسکا نفع مغفرت ذنوب اور دخول جنت ہو مگر اس سے اور کونسی سوداگری زیادہ اچھی ہوگی اور اس آیت کے مناسب ایک حدیث لکھی جاتی ہے کہ کہا مینے یارسول اللہ خبر دو مجکو ایسی عمل کی کہ داخل کرے مجکو جنت مین اور دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا حضرت نے لقد سألت عن عظیم الخ یعنے البتہ تحقیق پوچھا تونے بڑا کام اور تحقیق وہ البتہ آسان ہے اوسپر کہ آسان کرے اوسکو اللہ تعالے اوسپر وہ یہہ ہے کہ عبادت کرتو اللہ تعالی کی اور نہ شریک کرتو ساتھہ اوسکے کسیکو اور قائم کرتو نماز اور دیتو زکوۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرتو بیت اللہ کا پھر فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تجکو ابواب خیر کی وہ یہہ ہین کہ روزہ سپر ہے یعنے آگ جہنم سے اور صدقہ دور کرتا ہے گناہو کو جیسکہ بجھاتا ہے پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان رات مین یعنے اسیطرح یہہ بھی خطاؤنکو دور کرتی ہے پھر پڑھی یہہ آیہ تتجافی جنوبہم یہانتک کہ پہنچے یعلمون تک یعنے ساری آیہ پڑھی کہ اسمین فضیلت تہجد گذارونکی ہے پھر فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تجکو سردار دین کا اور ستون اوسکا اور چوٹی کوہان اوسکی یعنے اعلے چیز کہا ہان یارسول اللہ فرمایا سردار دین کا کلمہ شہادت ہے اور ستون اوسکا نماز ہے اور چوٹی اوسکے کوہان کی جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبر دونمین تجکو اوس سب کے جڑ کی کہا مینے ہان اے نبی اللہ کے پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا کہ بند کر لے یہ اسکو پس کہا مینے اے نبی اللہ کے او تحقیق ہم البتہ پکڑے جاوین گے بسبب اوسچیز کے کہ کلام کرتے ہین ہم ساتھہ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو ماں تیری اے معاذ نہین ڈالتے لوگونکو آگ مین مونہہ کے بل اونکے مگر باتین اونکے زبانون کی ۵

یہہ حدیث مشکوۃ مین ہے ۵ **یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتہا الانہر ومساکن طیبۃ** فی جنت عدن ۵ **ذلک الفوز العظیم** اگر ایسا کروگے تو بخشیگا خدا تمہارے لیے گناہ تمہارے اور داخل کریگا تمکو باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین اور محلون کو نمین نیچے بہشتون ہمیشہ رہنے کے یہہ ہے مطلب بڑی ۵ **فتح** ۵ بخشے تمہارے گناہ اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے نیچے بہتین نہرین اور ستھرے گہرون مین بسنے کو باغون مین یہہ ہے بڑی مراد ملنی ۵ **مو** ۵ جب تم ایسے کام کروگے تو خدا تعالے بخشیگا تمکو گناہ تمہارے جو دنیا مین کیے ہین اور اندر لاویگا تمکو باغونمین جو نیچے اون باغونکے بہتی ہین نہرین

ع قرآن جسنے عدن اے دائمی رہنے کا باغون مین اور آرام گاہ ہمیشگی کے اللہ

اور رہنے کے مکان ہیں پاکیزہ ستھرے اون باغون مین جو اوس بلغ کا نام بہشت عدن ہے سو یہہ تعمین جو بیان کین مسلمانونکے واسطے یہی ہے جھٹکارا بڑا عذاب سے اور مقصد پانا ہے جو بے نہایت عیش ہین ہمیشہ کے ۞ عط وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور دیوے نعمت دوسری کہ دوست رکھتے ہو اوسکو وہ نعمت مدد ہے جانب خدا سے اور فتح قریب الحصول ہے اور خوشخبری دے مسلمانو کو ۞ فتح ۞ اور ایک اور چیز جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کیطرف سے اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والونکو ۞ مو ۞ اور دوسری نعمت تمہارے واسطے اے مسلمانون یہہ خوشخبری سچی جو فتح مکہ کی ہے جسکو تم چاہتے ہو اور تمہاری آرزو ہے مددگاری خدا تعالی کیطرف سے اور فتح نزدیک ہی جو جلد اب مکہ کی فتح ہوگی یا فتح فارس کی اور خوشخبری دے اے محمد اس نعمت اور بخشش کے جو فتح نزدیک ہے مومنون مسلمانونکو جو خوش ہوون

تفسیر اور خوشخبری دے ساتھہ فتح دینے خدا کے دنیا مین اور ساتھہ جنت کے عقبی مین اور مراد فتح قریب سے فتح مکہ ہے اور بقول بعض کے فتح فارس اور روم کی ہے ۞ بحر ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝ اے مسلمانون تم ہو مدد دینے والے اللہ کے جیسے کہا عیسے بیٹے مریم کے نے اپنے یارون سے کون ہے مددکرنے والے میری طرف خدا کی متوجہ ہوکر کہا اون یارون خاص نے ہم ہین مددکرنیوالے خدا کے پس ایمان لایا اور دین عیسے کے سعی کی پس ایمان لائی ایک جماعت بنی اسرائیل مین سے اور کافر رہی ایک جماعت پس قوت دی ہمنے مومنونکو اونکے دشمنون پر پس ہوگئی غالب ۞ فتح ۞ اے ایمان والو تم ہو مددگار اللہ کی جیسے کہا عیسے مریم کے بیٹے نے یارون کو کون ہے کہ مددکرے میری اللہ کی راہ مین بولے یارہم ہین مددگار اللہ کے پھر ایمان لایا ایک فرقہ نے اسرائیل مین اور منکر ہوا ایک فرقہ پھر زور دیا ہمنے اونکو جو یقین لائے تھے اونکے دشمنون پر پھر ہوگئے غالب ۞ مو ۞ اے وہ لوگو جو ایمان لائے خدا تعالے پر اور اوسکے بھیجے ہوئے پیغمبر پر تو ہو تم اور رہو تم مددکرنیوالے دین خدا تعالی کے جو دین اسلام ہے اور طرح کہ کہا عیسے بیٹے مریم کے نے حواریون کو کون ہے مددکرنے والا طرف دین خدا تعالے کے یعنے ہے کوئی تمسے ایسا جو خدا تعالے کے دین کی مددکرے تو کہا حواریون نے کہ ہم ہین مددکرنیوالے خدا تعالے کے دین کے پھر ایمان لائی ایک جماعت بنی اسرائیل کی اور کافر ہوئی ایک جماعت پھر قوت دی ہمنے ایمان والونکو اونکے دشمنون پر پھر ہوگئے وہ غالب

تفسیر اولاد یعقوب نبی کیسے اور کافر ہوئے ایک گروہ دوسری اونہین مین سے جو حواریون کا کہا نا نا سو خدا تعالے فرماتا ہے کہ پھر قوت دی ہمنے اون لوگونکو جو ایمان لائے اونکے دشمنون پر پھر ہوگئے وہ غالب یعنے جو ایمان لائے تھے اور حضرت عیسے علیہ السلام کو پیغمبر نجانا اور غیر غالب کیا پھر ہوئے دشمن کافرون پر غلبہ کرنیوالے ۞ عط ۞ **تفسیر** مدد دینے والے اللہ کے یعنے مددکرنیوالے دین خدا کے جیسکہ کہا عیسے نے فاظہر التشبیہ اونکی انصار ہونیکی ساتھہ اس قول عیسے کے ہے من انصاری نے اللہ ولیکن یہہ محمول ہے معنے پر یعنے ہو تم انصار اللہ کے جیسکہ ہے حواری انصار عیسے کے جسوقت کہ کہا واسطے اونکے من انصاری الی اللہ اور معنی اسکے یہہ ہین من جندی متوجہا

دلائل خیرات کی اجازت دلائل خیرات کی اجازت

اسکے نصرۃ اللہ تاکہ مطابق ہو حواریین کے جواب کے وہ یہ ہے قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ یعنے ہم وہ ہیں کہ مدد کرینگے اللہ کے دین کی اور معنی مَنْ أَنْصَارِيْ کے یہ ہیں کہ کون ہیں مدد گار میرے کہ خصوصیت رکھتی ہو ان مجھسے اور ہوویں ساتھہ میرے بیچ مدد کرنے دین خدا کے اور حواری کے معنے برگزیدہ اور مخلص اور وہ وہ تھے جو پہلے ایمان لائے عیسی پر اور وہ تھے وہ بارہ آدمی ۶ **ملہ** اور کافر ہی ایک جماعت یہہ اسوقت تھا کہ حضرت عیسے علیہ السلام آسمان پر اوٹھائے گئے بعد انکے بنی اسرائیل تین فرقہ ہوئی ایک جماعت نے کہا کہ وہ خدا تھے اوٹھکے گئے آسمان پر اور ایک جماعت نے کہا کہ بیٹے خدا کے تھے خدا اوکو اپنی طرف لیگیا اور یہہ دونو جماعت کافر ہوئی اور ایک جماعت نے کہا کہ عیسی بندہ خدا کا اور رسول اوسکا تھا خدا نے اوسکو اپنے پاس اوٹھالیا یہہ مومن ہوئے پس درمیان اونکے لڑائی پڑی دونون گروہ کافرونمون پر غالب آئے اور ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک اوسیطرح رہے پھر خدا تعالے نے ہمارے پیغمبر کو بھیجکر تائید مومنون کی کی کہ کافرونپر غالب آئے ساتھہ ظاہر کرنے اوسی کلمہ اپنے کے کہ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہے یعنے ہمارے پیغمبر نے بھی وہی کہا جو وہ لوگ کہتے تھے اور تائید کرنیوالے اوس گروہ مومنون بنی اسرائیل کے ہوئی فَاَیَّدْنَا آخر آیت تک سے یہہ بات صریح سمجھی جاتی ہے یعنی پس قوت دی ہمنے اونکو کہ ایمان لائے اوپر دشمنون اونکے کہ قائل حضرت عیسے کے آلہ ہونے کے تھے پس ہوئے مومن غالب **نکتہ** ایک محقق صوفیون میں سے کہتے ہیں کہ اس سورہ میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ سالکونکو نہایت جھوٹے دعوے انکا کرنا موجب غضب خدا کا اور پھر یہ کا طریقہ وصول سے اور موجب افترا کا اللہ پر اور تاریک کرنیوالا دل کا اور دور کرنیوالا خدا سے اور اوسکے رسول سے ہی چنانچہ فرمایا يُرِيْدُوْنَ اخیر آیتہ تک یعنے اون جھوٹے دعووں سے چاہتے ہیں کہ بجھا ڈالیں حقیقی حقیقت مقرر انکا کریں اور خدا غالب کرنیوالا انور کا ہے تجارت بتاتی ہے والی اللہ کی دوری سے اور پہنچا نیوالی خدا کیطرف توجہ کلی اللہ کیطرف اور مجاہدہ نفس کا ہے تا داخل ہو نا بیچ صف قرب کے اور مشاہدہ کے اور حاصل ہونا مکاشفہ علوم معارف اور اسرار کا اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ اور فتح و نصرت نفس و شیطان پر حاصل ہو ۶ **بحر** ۶ **تنبیہ** اس آیہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین خدا کی مدد گاری کرے خواہ جہاد کر کر خواہ بمجھا کر خواہ علم پڑھا کر خواہ اسی باتین رواج دیگر اور بری باتین مٹا کر یعنے شادی غمی مین جتنی رسوم بری ہین اونکو موقوف کرے اور موقوف کرادی جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُمِرْتُ بِرَدِّ الْمَجْدِ الْمَعَارِفِ وَالْمَرَاسِمِ وَالْاٰدَابِ وَاِنْشَاءِ اُمُوْرِ الْحَجِّ الْبَيْتِ الخ ۶ مشکوۃ ۶ **سورۃ الجمعہ مدنیہ** اس سورہ کا نام سورہ جمعہ ہے اسلیے کہ اسمین ذکر ہے خطبہ اور نماز جمعہ کا اور یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین اسمین گیارہ ہین اور رکوع دو اور کلمہ ایکسو چھیاسی ۱۸۶ اور حروف سات سو ستاسی ۷۸۷ نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ تحریم کے اور بعد سورہ صف کے اسلیے لکھی گئی کہ سورہ صف مین سرے پر بیان ہے تسبیح کا اور اس سورہ کے اول مین بھی بیان ہے تسبیح کا اور بہت مضمونون مین مناسبت ہے ۶ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ساتھہ پاکی کے یاد کرتا ہے خدا کو جو کچھ کہ آسمانون اور زمین مین ہے خدا بادشاہ نہایت پاک غالب باحکمت ہے ۶ **فتح** ۶ اللہ کو پاکی بولتا ہے

جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمینون مین وہ پادشاہ پاک ذات زبردست حکمت والا ۵ **موضح** بہت پاکیزگی اور ستھرائی سے یاد کرتے ہین خدا تعالی کو سب جو کچھ کہ آسمانون اور زمین مین ہی سو وہ خدا تعالی کیسا ہی کہ ہمیشہ سے پادشاہ ہی اور ہمیشہ پادشاہ رہیگا پاک ہے سب عیبون اور نقصانون سے زبردست حاکم درست حکم کرنیوالا ۵ **تفسیر** تسبیح سے مراد یا تو تسبیح خلقت کی ہے یعنے جسوقت کہ دیکھیے تو طرف ہر چیز کی پیدایش اوسکی دلالت کرتی ہے اوپر وحدانیت اللہ تعالے کے اور پاک ہونے اوسکے ہم رابر ہے یا تسبیح معرفت مراد ہے وہ یہہ ہے کہ کرتا ہے اللہ تعالے ساتھہ لطف اپنے کے ہر چیز مین ایک ایسی بات کہ پہچانا جاتا ہے ساتھہ اوسکے اللہ تعالے اور پاکی بیان کرتی ہے اوسکی ہر چیز کیا نہین دیکھتا ہے تو طرف قول اللہ تعالے کے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ یا مراد تسبیح حقیقی ہے کہ جاری کرتا ہے اللہ تعالے تسبیح ہر چیز پر لیکن ہم نہین پہچانتے ۵ **ملہ** هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وہ ہی وہ کہ اوٹھایا ناخواندون مین یعنے عرب مین ایک پیغمبر قوم اونکی سے پڑہتا ہے اوپر اونکے آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکھاتا ہے اونکو کتاب اور دانائی اور تحقیق تھے پہلے اس سے بیچ گمراہی ظاہر کے ۵ **فتح** وہ ہی ہے جسنے اوٹھایا اون پڑہون مین ایک رسول اونہین مین کا پڑہتا ہے ان پاس اوسکی آیتین اور اونکو سنواتا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اوس سے پہلے پڑے تھے صریح بہلاوے مین ۵ **موضح** وہ خدا تعالے جسنے اوٹھایا یعنے پیدا کیا بغیر لکھے پڑہے لوگون مین مکے کے ایک پیغمبر اونہین کے قوم سے جو وہ پیغمبر یعنے محمد پڑہتا اور سناتا ہے اونکو آیتین خدا تعالی کی اور پاک کرتا ہے وہ پیغمبر اونکو کفر اور شرک کی نجاست سے اور سکھاتا ہے قرآن اور دانائی شریعت کی اور سمجھہ خدا تعالے کے پہچاننے کی اور مقرر تھے مکے کے لوگ پہلے آنے پیغمبر کے سے البتہ گمراہی مین کفر اور شرک کی صریح ۵ **تفسیر** ۵ اوٹھایا رکھ یعنے بہیجا ایک شخص انے قوم امیون نقیہ اور امی منسوب ہے طرف جماعت عرب کے اسلیے کہ وہ لکھے پڑہے نہ تھے بہ نسبت اور امتون کے اور بعضون نے کہا کہ شروع ہوا ہے لکھنا طائف سے اور اونہون نے سیکھا حیرہ والون سے اور حیرہ والون نے انبار والون سے اور آیتین اوسکی یعنے قرآن اور پاک کرتا ہے یعنے شرک سے اور کفر کی بری باتون سے اور مراد کتاب سے قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت یا سمجھہ دین مین اور پہلے اس سے یعنے پہلے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بیچ گمراہی ظاہر کے یعنے کفر اور جہالت کی ۵ **ملہ تنبیہ** ۵ اُمّی بڑی صفت ہے حضرت کی قربان جاے حضرت کے کہ باوجود امی ہونیکے وہ علم رکھتے تھے کہ کسیکو نہوا ہے نہوگا حضرت کے ایک ایک حدیث سے فقہا رحمہم اللہ نے بیسیون مسئلہ نکالے ہین اور یہہ صفت حضرت کی اور عربون کی توریت مین بہی مذکور ہے چنانچہ عطا رحمہ اللہ بن یسار سے منقول ہے کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مینے خبر دو مجکو صفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا عبد اللہ نے ہان بیان کرتا ہون قسم ہے اللہ کی تحقیق وہ البتہ صفت کیے گئے ہین توریت مین ساتھہ بعض صفت کے جو قرآن مین ہے وہ یہہ ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ

۵ اور زمینون مین جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمینون مین کی چیز کو کہا کی بیان کی قرینہ طرف ملائکہ کی اور دین مین بہی کہتے ہین ۱۲ منہ

۵ وہ وہ کہ اوٹھایا ناخواندون مین ۱۲ منہ

۵ وہ وہ خدا تعالے جسنے اوٹھایا یعنے پیدا کیا بغیر لکھے پڑہے لوگون مین مکے کے ایک پیغمبر اونہین کے قوم سے جو وہ پیغمبر یعنے محمد پڑہتا اور سناتا ہے ۱۲ منہ

۵ اُمّی بڑی صفت ہے حضرت کی قربان جاے حضرت کے کہ باوجود امی ہونیکے وہ علم رکھتے تھے کہ کسیکو نہوا ہے نہوگا ۱۲ منہ

وَسَمِّيتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ
وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ بِهِ

مشکوٰۃ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور بھی بھیجا اون پیغمبر کو ایک قوم دوسری
مین بنی آدم سے کہ ہنوز نہین ملے ہین ساتھہ مسلمانون کے یعنے فارس اور تمام عجم اور وہ ہے غالب باحکمت

ف ڈ ایک اون کے واسطے اون مین سے جو ابھی نہین ملے انہین اور وہی ہے زبردست حکمت والا
ف ڈ اور پیدا کیا اوسی پیغمبر کو واسطے دوسری قوم کے مؤمنون مین سے جو وہ قوم نہین ملی اول قوم
مسلمانون کے سے اور وہ خدا تعالے زبردست ہے جسے چاہے پیغمبری دے مضبوط کام کرنیوالا ہے درست ف
اول قوم مؤمنون کی وہ جنہون نے رسول اللہ کو دیکھا اور ایمان لائے اور دوسری قوم مؤمنون کی وہ
جو ہم سے پیچھے ملکر ایمان لائے ف ڈ تفسیر مراد نہ ملنے والون سے وہ ہین کہ جو ابتک نہین آئے
جیسے حضرت کے آخر زمانہ کے یعنے تابع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ قیامت تک پیدا ہوتے رہین گے سب کو
تعلیم حضرت ہی کی ہوتی رہی اور ہوتی رہیگی بلا واسطہ اور بواسطہ اور بقول بعض کے مراد آخرین سے تابعین
اصحاب کے ہین اور بقول بعض کے عجم اور فارس ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے لو کان الدین
عند الثریا لذھب بہ رجال من ابناء فارس حتی یتناولوہ رواہ فی المعالم اور ایک روایت مین
آیا ہے رسول علیہ السلام نے ہاتھہ اپنا سلمان فارسی پر رکھکر یہہ کلام کہکر فرمایا ف بحر ذٰلِكَ فَضْلُ
اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اوسکو جسکو چاہے اور
اللہ صاحب فضل بڑیکا ہے ف فتح ف یہہ پیدا کرنا پیغمبر کا اور بھیجنا اوسی امت مین دین کی راہ بتانے کو
فضل خدا تعالی کا ہے اور یہہ مرتبہ پیغمبر کا دیتا ہے خدا تعالے جسے چاہتا ہے اور جسے لائق جانتا ہے اور خدا
تعالی بڑی بزرگی کا اور بڑے بڑیکا ف عا ف تفسیر یعنے یہہ جو فضیلت جو دی ہے محمد کو کہ وہ نبی اپنے زمانہ
کے لوگون کا اور سب زمانہ آیندہ کا ہے یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے اوسکو جسکو چاہتا ہے اور مقتضی ہوتی
اوسکو حکمت اوسکی ف مثل ف مثل الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ
مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ یہہ مثال اون لوگون کی کہ
لدی گئی اونکے سر پر توریت پھر نہ اوٹھایا اوسکو یعنے موافق اوسکے عمل نکیا مانند حال گدہے کے ہے کہ اوٹھائے
کتابون کو بری مثل ہے مثال اوس قوم کی کہ جھوٹ گنا خدا کی آیتونکو اور خدا راہ نہین دیتا جماعت ظالمونکو
فتح ف کہاوت اونکی خبر لادی توریت پھر نہ اوٹھائی اونہون نے جیسے کہاوت گدہے کی پیٹھ پر لیجاتا
ہے کتابین بری کہاوت اون لوگونکی جنہون نے جھٹلائین اللہ کی باتین اور اللہ راہ نہین دیتا
بے انصاف لوگونکو ف موہ ف مثل اور کہاوت ہے اون لوگونکی جنسے اوٹھوائی توریت یعنے حکم کیا اونہین کہ تو توریت
مین جو لکھا ہے وہی کام کرو پھر اونہون نے نہ اوٹھایا یعنے حکم نمانا جو توریت کے لکھے پر عمل نکیا فقط پڑھتے
رہے پھر اون لوگونکی مثل ایسی ہے جیسے گدھا اوٹھاتا ہے کتابونکو یعنے محنت اوس بوجھ اوٹھانیکی کرتا ہے
اور خبر نہین کہ اون کتابون مین کیا لکھا ہے ایسی یہودی توریت پڑھتے ہین اور اوسکے لکھے ہوئے پر عمل نہین

کرتے تو اونکی مثل اوسی گدہی کی ہے جسپر کتابین لدی ہون ہری کہا وقت اور مثل ہے اوس قوم کی جنہونے جھوٹا کہا خدا تعالی کی آیتونکو جو قرآن ہے اور خدا تعالے راہ نہین دیتا ظالمونکو قوم کو ۵ تفسیل کہی گئی اونکے سپر توریت یعنے تکلیف دیے گئے اوسکے جاننے کی اور عمل کرنیکے اوسپر پھر نہ اوٹھایا اوسکو یعنے نہ عمل کیا اوسپر پس گویا کہ اونہون نے نہ اوٹھایا اوسکو اور ۶ اختصار جمع سفر کی ہے اور سفر کہتے ہین کتاب بڑی کو مشابہت دی یہود کو اسبات مین کہ پڑہا اونہون نے توریت کو اور یاد کیا اوسچیز کو کہ اوسمین ہے پھر عمل کیا اوسپر اور نہ فائدہ اوٹھایا ساتھ آیتون اوسکے اور وہ یہ ہے کہ اوسمین تعریف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور بشارت اونکے پیدا ہونیکی تھی پھر نہ ایمان لائے اوسپر ساتھ گدہے کے کہ اوٹھاوے بڑی بڑی کتابین علم کی پس وہ لیے چلتا ہے اونکو اور وہ نہین جانتا کہ میری پیٹھ پر کیا ہے کتابین دین کی لدی ہوئی ہون تو اوسکو کچھ فائدہ نہین اور بددینی کی کتابین لدی ہون تو کچھ ضرر نہین حاصل یہ کہ اوسکو سوا مشقت رنج کے کچھ فائدہ نہین پس جو شخص کہ علم پڑہے اور عمل نکرے اپنے علم پر پس یہی مثال صادق ہے اوپر اونہون نے جھوٹ گنا وہ یہود ہین کہ جنہون نے جھٹلائین اللہ کی آیتین جو دلالت کرتین تمہین اوپر صحت نبوت محمد علیہ السلام کے اور راہ نہین دیتا انہم یعنے وقت اختیار کرنے اونکے ظلم کو یا ارادہ نہین دیتا اوسکو کہ سبقت کیا ہے اوسکے علم مین یہ کہ وہ ہوگا ظالم ۷ مدد ۸ تنبیہ اس آیۃ شریفہ سے معلوم ہوا کہ علم پڑہے تو اوسپر عمل کرے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ آویگا لوگو پر ایک زمانہ کہ نہین باقی رہیگا اسلام سے مگر نام اوسکا اور نہین باقی رہیگا قرآن سے مگر رسم اوسکی مسجدین اونکی آباد ہونگی یعنے زرق برق خوب ہوگی اور وہ خراب ہونگے ہدایت سے علماء اونکے برے ہونگے اونہین کہ آسمان کے نیچے ہین اونکے پاس سے نکلیگا فتنہ اور اونہین مین پھریگا یعنے خراب ذلیل ہونگے ابو دردار روایت کرتے ہین کہ بلاشبہ بدترین لوگونکا اللہ کے مرتبہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہے کہ نہ نفع اوٹھایا جاوے ساتھ علم اوسکے اور حسن بصری رح سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے علم دو قسم پر ہے ایک تو علم دل مین ہے یعنے اثر اوسکا دل مین ہے پس یہ علم نفع دینے والا ہے اور ایک علم زبان پر ہے پس یہ حجت اللہ کی ہے اوپر ابن آدم کے یعنے فرماویگا کہ اوردن کو سمجھا تھا تو اور آپ نہ سمجھا انتہی یہی مضمون مولانا روم علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے ۹ علم چون بردل زندیاری بود ۔ علم چون برتن زندیاری بود ۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجملہ حدیث طویل کے کہ اول لوگون کا کام حکم کیا جاویگا اوسپر دن قیامت کی وہ شخص ہوویگا کہ سیکھا علم اوسکھایا اوسکو اور پڑہا قرآن پس لایا جاویگا روبرو پروردگار اپنے پس معلوم کراویگا اوسکو نعمتین اپنے پس معلوم کریگا یہ فرماویگا پس کیا عمل کیا تو نے مقابلہ مین ان نعمتون کے عرض کریگا کہ سیکھا مینے علم اور سکھایا مینے اوسکو اور پڑہا مینے تیری راہ مین قرآن فرماویگا جھوٹا ہے تو لیکن تو نے سیکھا علم تو کہا جاوے کہ تو عالم ہے اور پڑہا تو نے قرآن تو کہا جاوے کہ وہ قاری ہے سو کہا جا چکا یعنے اب ہمارے پاس ثواب نہین ہے تیرے لیے پھر حکم کیا جائیگا پس کھینچا جائیگا موہنہ کے بل یہانتک کہ ڈالا جائیگا دوزخ مین اور روایت ہے زیاد بن حدیر سے کہ کہا واسطے میرے عمر نے ایا جانتے ہو تم اوسچیز کو کہ ڈہا دیتی ہے اسلام کو کہا زیاد نے کہ کہا

۵ ظالم وہ لوگ جو حجت اللہ پر جو خود ان پر ہے اور جو دینی امر ہے اور جو ان کو واجب ہے عمل نہین کرتے اور اپنے دل مین اسکا بوجھ نہین اٹھاتے

۶ اختصار جمع سفر کی ہے اور سفر کہتے ہین کتاب بڑی کو

۷ مدد

۸ تنبیہ اس آیۃ شریفہ سے معلوم ہوا کہ علم پڑہے تو اوسپر عمل کرے

۹ علم چون بردل زندیاری بود ۔ علم چون برتن زندیاری بود ۔

۵ تفسیل کہی گئی اونکے سپر توریت یعنے تکلیف دیے گئے اوسکے جاننے کی اور عمل کرنیکے اوسپر پھر نہ اوٹھایا اوسکو یعنے نہ عمل کیا اوسپر پس گویا کہ اونہون نے نہ اوٹھایا اوسکو اور

مینے نہین جانا مین نے فرمایا حضرت عمر نے کہ ڈہا دیتی ہے یعنے دور کردیتی ہے عزت اسلام کی لغزش عالم کی اور جھگڑا منافق کا ساتھہ کتاب اللہ کے اور حکم حاکمون گمراہ کرنیوالونکا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھہ اللہ کے جب اسحارث سے کہا صحابہ نے یارسول اللہ کیا ہے جب الحزن فرمایا ایک نالہ ہے لینے گہرا نندکو مین کہ ہیچ دوزخی کہ پناہ مانگتی ہے اوس سے جہنم ہر روز چار سو بار عرض کیا گیا یارسول اللہ کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا قاری ریاکار یعنے دکہانے والے اپنے اعمال کے اور تحقیق قاریون مین سے کہ جنکو اللہ بہت دشمن رکہتا ہے وہ لوگ ہین کہ ملتے ہین امرا سے کہا محاربی رائے نے حدیث نے کہ مراد اس سے ظالم امرا ہین اور فرمایا کہ مثال علم کی کہ جس سے نفع نہ اوٹہایا جائے مانند مثال خزانہ کی ہے کہ نہ خرچ کیا جاوے اوس سے خدا کی راہ مین اور فرمایا ابن مسعود رض نے اگر تحقیق عالم محفوظ رکہتے علم کو اور رکہتے اوسکو نزدیک اہل اوسکے یعنے جو قدر علم کی جانتے ہین کہ وہ دیندار ہین البتہ سردار ہوتے بسبب اوسکے اپنے وقت کے لوگون پر ولیکن اونہون نے خرچ کیا اوسکو دنیادار کے لیے تو کہ پاوین بسبب اوسکے کچہہ دنیا اوسکیسے پس ذلیل ہوے اونکے نزدیک سنا ہے مینے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو کوئی کرے سب قصدونکو ایک قصد قصد آخرت اپنے کا کافی ہوگا اوسکو اللہ مقصود دنیا وی اوسکیکو اور جسکو پریشان کرین قصدکہ پریشانیان دنیا کی مین تو نہین پرواہ کرتا ہے اللہ کہ ہیچ کس حالات دنیا کے ہلاک ہوۓ اور فرمایا کہ جو کوئی طلب کرے علم تو کہ جہگڑے اور فخر کرے ساتہہ اوسکے علما سے یا جنگ جدل کرے ساتہہ اوسکے سفلون سے یا مائل کرے بسبب اوسکے لوگونکو طرف اپنے داخل کریگا اوسکو آگ جہنم مین اور فرمایا جو کوئی سیکہے علم دین کا نہین سیکہتا ہے اوسکو مگر تو کہ پہنچے بسبب اوسکے دنیا کے فائدہ کو نہین پائیگا بو جنت کی روز قیامت کے غرضکہ مقصود علم سے عمل کرنا ہے اور تقویت دینی اسلام کو نہ دنیا طلبی پہر اوس علم کی بڑی بڑے فائدہ ہین اور اوس عالم باعمل کے بڑی بڑی فضیلتین ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو آوے موت اسحالت مین کہ وہ طلب علم کرتا ہے تو کہ زندہ کرے بسبب اوسکے اسلام کو پس درمیان اوسکے اور درمیان نبیون کے ایک درجہ ہوگا جنت مین کہ مرتبہ نبوت ہے اور فرمایا کہ چہا ہے آدمی مجہہ پر کہنے والا دین مین اگر محتاج ہوتے ہین لوگ طرف اوسکے نفع دیتا ہے اور اگر بے پروا ہوتے ہین لوگ اوس سے تو بے پرواہ کرتا ہے نفس اپنے کو اور آیا ہے کہ ابو درداء کے پاس ایک شخص آیا بیچ مسجد دمشق کے اور کہا کہ تحقیق مین آیا ہون تمہارے پاس بسبب حدیث کے کہ خبر پہنچی ہے مجکو کہ تم نقل کرتے ہو اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین آیا ہون کسی اور حاجت کے لیے کہا ابو درداء نے کہ سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ الخ یعنے جو شخص چلے ایک راہ مین کہ طلب کرتا ہے اوسمین علم کو چلا دیگا اوسکو اللہ ایک راہ مین راہون جنت کی سے اور تحقیق فرشتے البتہ بچہاتے ہین بازو اپنے واسطے رضا طالب علم کے ..... اور بلاشبہ عالم کے لیے بخشش مانگتی ہین جو کہ آسمانون مین ہین اور جو کہ زمینون مین ہین اور مچہلیان اندر پانی کے اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت چودہوین رات کے چاند کے ہے اوپر سارے ستارون کے اور تحقیق علما وارث انبیا کے

ہین نہین میراث چھوڑی اونہون نے دینا اور نہ درہم اور سوا اسکے نہین کہ میراث مین چھوڑا ہی علم پس جسنے حاصل کیا علم لیا حصہ بڑا اور ذکر کیے گئے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دو شخص کہ ایک اون دونون مین سے عابد تہا اور دوسرا عالم پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم الخ یعنے فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت میرے ہے اوپر ادنی شخص تمہارے کے پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور فرشتہ اوسکے اور آسمان زمین کے رہنے والے یہانتک کہ چیونٹیان اپنے سوراخ مین اور یہانتک کہ مچھلیان البتہ دعا خیر کرتے ہین اونکے لیے جو سکھاتے ہین لوگونکو بہلائی اور فرمایا ایک فقیہ سخت زیادہ ہے شیطان پر ہزار عابد سے اور فرمایا طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر اور رکہنے والا علم کا نزدیک غیر اہل اوسکے ایسا ہے جیسا کوئی ہار ڈالے جواہر اور موتی اور سونیکا سور ونکے گلے مین اور فرمایا کہ جو کوئی نکلے بیچ طلب علم کے پس وہ بیچ راہ اللہ کے ہے یہانتک کہ پہرے اور فرمایا کہ تحقیق اوسچیز سے کہ ملتی ہے مومن کو عمل اوسکے اوسکے مرنے اوسکے بعد مرنے اوسکے علم ہے کہ سکہایا اور پہیلایا یا سکہا اور اولاد صالح کہ چہوڑا اور سکونا مصحف میراث مین چہوڑا یا بنائی مسجد یا سرائی یا نہر جاری کی یا صدقہ نکالا مال اپنے سے بیچ صحت اور حیات اپنے کے ان چیزونکا ثواب پہنچتا رہیگا اوسکو بعد مرنے اوسکے یہی اور فرمایا تحقیق وحی بہیجی اللہ عزوجل نے کہ تحقیق جو شخص چلا ایک راہ مین بیچ طلب علم کے آسان کر دیگا مین اوسکے لیے راہ جنت کی اور جسکی لیلو نگا مین پیاری آنکہین دونگا مین اوسکو عوض اونکے جنت اور زیادتی علم مین بہتر ہے زیادتی سے عبادت مین اور زیادتی مین کی پرہیزگاری ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تکرار کرنی علم کی ایکساعت رات کو بہتر ہے شب بیداری سے اور تحقیق گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دو مجلسون پر اپنی مسجد مین پس فرمایا کہ دونون بہلائی پر ہین اور ایک اون دونونکے افضل ہین دوسرونسے پرہیہ یعنے عابد تو عاجز ہے مین اللہ تعالے سے اور رغبت کرتے ہین طرف اوسکے پس اگر چاہے دیوے اونکو اور اگر چاہے نہ دے اونکو اور یہ جماعت یعنے علماء کی پس سیکہتے ہین فقہ کو یا علم کو اور سکہاتے ہین جاہل کو پس وہ افضل ہین اور سوا اسکے نہین ہے کہ بہیجا گیا مین معلم یعنے سکہانیوالا علم کا پہر بیٹہے حضرت عالمون مین اور کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ دو حرص سے کہنے والے ہین کہ نہین سیر ہوتے ایک تو صاحب علم اور ایک صاحب دنیا اور دونون برابر نہین ہوتے اوسی پر صاحب علم پس زیادہ حاصل کرتا ہے رضامندی اللہ تعالی کی اور اسے پر صاحب دنیا پس پڑ رہتا جاتا ہے سرکشی مین پہر پڑہی عبداللہ نے یہہ آیت کلا ان الانسان لیطغی ان رآہ استغنی اور کہا دوسرے کے حق مین انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور آیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا واسطے کعب احبار کے کہ کون ہین علم والے کہا اونہون نے دو ہیز کہ عمل کرین اوسچیز پر کہ جانہین کہا عمر نے کیا چیز نکالدیتی ہے علم کو علما کے دلون سے کہا کعب نے کہ طمع یعنے دنیا کی اور پوچہا ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے برائی سے پس فرمایا حضرت نے کہ نہ پوچہو مجہسے برائیکا حال اور پوچہو مجہسے بہلائی کا حال فرمایا یہہ تین بار پہر فرمایا حضرت نے کہ تحقیق بدبدونگے بد علما کے

۱ راہ علم عالم فروی سے بچنے آخرت صالح آدمی اور علم دعا نبوت اللہ خاتمہ کا کیفیت نماز کی وعظ ایک ان بیچ دنیا کی علم ہے اور ادنی فرائض علم کو ادنی درجہ کے علم کے ۲ اوسکو ثواب بگلا جہا کے لیے پہا کیہر کو اوسے اپنے جہاد خواہش اوسکے ہے دین کے جاری کی ہین اور شیطان کے ذلیل کرتے ہین ۱۲ ۳ قوم پہیلانے تعلیم کی کرنیوالے تاکید کرنے ۴ ہین وقت کرنے ۱۲ تحقیق قرآن اللہ کرنے ایسی تین ہے وہ ۵ ہین سے عالم ۱۲

ہین اور تحقیق پہلے پہلون کے بہتر علمار کے ہین اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا اے لوگون جو کوئی جانے ایک مسئلہ پس چاہیئے کہ کہے او سکو اور جو کوئی نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ خوب جانتا ہی اسلیے کہ تحقیق بعض علم سے ہے کہ کہے واسطے او سکے کہ نہین جانتا ہے اللہ خوب جانتا ہے فرمایا اللہ تعالے نے واسطے نبی اپنے کے قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ میں کہتا ہون نہین مانگتا ہون مین تمسے اوپر اسلام کی باتونکے پہنچانیکے مزدوری اور نہین ہون مین تکلیف کرنیوالونمین سے کہ جوبات نہ آئی ہو خواہ مخواہ بناکر کہدون اور روایت کی محمد بن سیرین سے کہ کہا تحقیق یہہ علم دین ہے پس دیکھو تم کہ کس سے لیتے ہو تم یعنے علم دین عالمون باعمل سے لینا چاہیے ۵ مشکوۃ ۵ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہہ تو اے ہود اگر گمان رکھتے ہو تم کہ تم دوست خدا کے ہو سوا تمام لوگونکے پس آرزو کرو موت کی اگر ہو تم راست گو ۵ فتح ۵ تو کہہ اے یہود ہو نیوالو اگر تم دعوا کرتے ہو کہ تم دوست ہو اللہ کے لوگونکے سوا تو منا لو مرنیکو اگر تم سچے ہو ۵ موضح ۵ کہو اے محمد اے وہ لوگو جو تم یہودی ہو اگر تم گمان لیجاتے ہو یہہ کہ تم دوست خدا تعالی کے ہو سب لوگونکے سوا یعنے تمہارے سوا کوئی دوست خدا تعالے کا نہین پھر تو تم آرزو کرو موت کی جو جلد خدا تعالی سے ملو اگر تم اس بات مین سچے ہو یعنے تم جو کہتے ہو کہ ہم سب سے زیادہ خدا تعالے کے دوست ہین تو دوستی کا قاعدہ ہی جو دوست کو کمال آرزو ملاقات دوست کی ہو سو دنیا مین ہرگز ملاقات کا وعدہ نہین مگر بعد موت کے تو پھر آرزو موت کی کرو اگر سچے ہو دوست ہو اب خدا تعالے فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا ۵ عہ ۵ تفسیر اگر تم سچے ہو یعنے اپنے گمان مین تو آرزو موت کی کرو تا دوست کے پاس پہنچو دوستونکی یعنمون کو پہنچو اور یہہ تکذیب قول یہود کی ہے کہ کہتے تھے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ۵ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى یعنے ہم بیٹے اللہ کے ہین اور دوست اوسکے اور ہرگز نہین داخل ہوگا جنت مین مگر وہ کہ ہو یہودی یا نصاری پس فرمایا کہ اگر تم اس بات مین سچے ہو اور بڑا بہروسا ہی تمکو اپنے تو آرزو کرو الدسے یہہ کہ مارے تمکو اور جلدی لیجاوے تمکو طرف دار اسکے اپنے کے کہ جو طیار کر رکھا ہے اپنے دوستونکے لیے پھر فرمایا وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ ۵ اور مراد من دون الناس سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے ہین ۵ مدارک ۵ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ اور آرزو نہین کرینگے اوسکی ہرگز بسبب اوسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھون اونکے نے اور خدا داناتر ہے ظالمونکو ۵ فتح ۵ اور کبھی نہ منائینگے مرنا جس واسطے آگے بھیج چکے ہین اونکے ہاتھہ اور اللہ کو خوب معلوم ہین گنہگار ۵ موضح ۵ اوپر نہین کرتے وہ لوگ آرزو موت کی ہرگز بسبب اوسکے جو بھیج چکے ہین پہلے اپنے ہاتھون لینے اونہون نے جو کام کیے ہین جو توریت مین صفت آخری زمانہ کے نبی کو لکھا اور تعریف اور طرح پھیری ہے یہہ جانتے ہین کہ جو ہمنے کیا ہے سبکا حساب ہوگا اس سبب مرنیسے ڈرتے ہین اور خدا تعالے سب جانتا ہے جو جو کچھہ کہ یہہ ظالم کرتے ہین ۵ عہ ۵ تفسیر ظالمونکو کہ اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین اوذکا حال خوب جانتا ہے اور موافق عمل اونکے سزا دیوینگا اور مراد اوگ بھیجنے سے کفر اور اعمال بد اونکے اور تغییر کرنا توریت کا اور تعریف پیغمبر خدا کی ہے ۵ مجرم ۵

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ کہ بیشک موت کہ بھاگتے ہو اوس سے البتہ وہ پہنچنے والی ہے تمکو پھر پھیرے جاؤگے طرف جاننے والے
پوشیدہ اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوسچیز کے کہ کرتے تھے ۝ فائدہ ۝ تو کہہ موت وہی جس سے تم بھاگتے ہو
سو وہ تمسے ملنی ہے پھر پھیرے جاؤگے اوس جیہا اور کہلا جاننے والے پاس پھر جتا دیگا تمکو جو کرتے تھے ۝ موضح ۝
کہو اے محمد یہودیوں کو کہ مقرر وہ موت جسسے تم بھاگتے ہو پھر وہ موت بیشک ملنے والی ہے تمکو کسناہی اوس سے
بھاگو وہ تمہیں نہ چھوڑیگی ہرگز پھر تم پھرائے جاؤگے جو تمکو پھیر کر لاوینگے طرف جاننے والے چھپے اور کھلے یعنے خدا
کیطرف تمکو لے آوینگے جو جاننے والا ہے سب ظاہر اور باطن کا پھر خبر دیوگا اور بتلاویگا تمکو جو کچھ تمنے کام کیے
فریب کے ۝ عہ ۝ تفسیر کہ بھاگتے ہو اوس سے اور حسرت نہیں کرتے اوسکی آرزو کرنے پر بخوف اسکے کہ پکڑے
جاؤ گے بسبب وبال کفر اپنے کے پس وہ ملنے والی ہے تمسے الضرور پھر خبر دیگا تمکو الخ یعنے پس سزا دیگا تمکو ساتھ
اوس عذاب کے کہ تم لائق ہو اوسکے ۝ ملا ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اے مسلمانو جب اذان دیجاوے
واسطے نماز کے ہیجدن جمعہ کے پس سعی کرو طرف یاد خدا کے اور چھوڑو خرید و فروخت کو یہہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر
جانتے ہو ۝ فائدہ ۝ اے ایمان والو جب اذان ہو نماز کی دن جمعہ کے تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چھوڑو بیچنا
یہہ بہتر ہے تمہارے تمکو سمجھہ ہے ۝ موضح ۝ اے وہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو خدا تعالے کو ایک جانکر
اور اوسکے حکم بجالانیوالے ہو تو جب تمہیں پکارین اور بلاویں واسطے نماز جمعہ کے دن تو پھر جاؤ تم
طرف یاد کرنے خدا تعالے کے نماز کیواسطے جانیمیں شتابی کرو اور چھوڑو بیچنا خریدنا جو یہہ دنیا کے معاملوں کو چھوڑ کر نماز
کیطرف دوڑنا بہتر ہے تمہارے واسطے جو دنیا کے نفع چند روز کے ہیں اور نماز کا فائدہ ہمیشہ کا ہے جو کبھی کم نہ ہوگا
اور میں تغافلی اور سستی نکرو اگر دوم جانے والے نفع کے ۝ عہ ۝ تفسیر اذا نودی للصلوٰۃ الخ یعنے
اور دن جمعہ کا سردار دنوں کا ہے حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ مَاتَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ كُتِبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ شَهِیْدٍ وَوُقِیَ
فِتْنَةَ الْقَبْرِ اور مراد یاد خدا سے خطبہ ہے جمہور علماء کے نزدیک اوس سے دلیل پکڑی ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسپر کہ
خطیب جب اقتصار کرے اوپر الحمد للہ کے فقط جائز ہے اور بیع کے چھوڑنیکو جو فرمایا مراد اس سے یہہ ہے کہ کام
چھوڑو جو غافل کریں یاد خدا سے اور بیع کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جمعہ کے روز بیع و شرا بہت ہوتی ہے وقت
زوال کے پس کہا گیا اوتکو سعی کرو تجارۃ آخرت میں اور چھوڑو تجارت دنیا کی اور سعی کرو طرف ذکر اللہ کے
کہ کوئی چیز اوس سے زیادہ نفع دینے والی نہیں اور چھوڑو اوس بیع کو کہ نفع اوسکا ہوڑا ہے یہہ بیع سعی
کرنی طرف ذکر اللہ کے بہتر ہے تمہارے لیے بیچنے اور خریدنے سے ۝ ملا ۝ واذکر سے نماز اور خطبہ ہے اور مراد سعی
سے جانا نماز کے لیے نہ دوڑنا اسلیے کہ دوڑ کر چلنے سے نماز کے لیے منع آیا ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا اِذَا اُقِیْمَتِ
الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَلٰكِنْ ائْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةَ وَالْوَقَارَ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا
رواہ فی المعالم اور منقول ہے کہ اہل مدینہ نے پہلے آنے رسول علیہ السلام کے سے مدینہ میں اور پہلے واجب
ہونے جمعہ کے سے اس روز میں جمع ہو کر دو کھیتیں پڑیں اوس دن ذکر خدا کا کیا اور اس دن کا نام جمعہ رکھا اور کہا

فوذروا البیع الخ یعنے چھوڑو بیچنا خریدنا جو یہہ دنیا کے معاملوں کو چھوڑ کر نماز کیطرف دوڑنا بہتر ہے تمہارے واسطے جو دنیا کے نفع چند روز کے ہیں اور نماز کا فائدہ ہمیشہ کا ہے جو کبھی کم نہ ہوگا اور میں تغافلی اور سستی نکرو اگر دوم جانے والے نفع کے

سائل و فضائل جمعہ

لہ ہفتہ دن یہود کے جمع ہونیکا ہے اور انوار فرمانے کے جمع ہونیکا دن اور یہہ روز جمعہ واسطے اجتماع ہمارے ہی
بعد اسکے خدا تعالے نے موافق عمل اونکے یہہ آیہ بھیجی اور اول جمعہ کہ رسول علیہ السلام نے پڑہا سولہوین ربیع
الاول مین پڑہا بعد اسکے کہ ہجرت کرکر پیر کے دن بارہوین اوسی مہینے کی مدینہ مین پہنچکر محلہ قبا مین نزول
اجلال فرمایا اور روز جمعہ کے بقصد مدینہ کے برآمد ہوئے ربیع بطن وادی بنی سالم کے وقت نماز جمعہ کا ہوا اوسی
جگہہ نماز ادا کی اور خطبہ پڑہا اور مراد ندارہ کہ حرام کرنیوالی ربیع کی ہے وہ اذان ہے کہ بعد چڑہنے خطیب کے منبر پر کہی
جاتی ہے چارون اماموں کے نزدیک لیکن اگر کوئی بعد اوسکے خرید و فروخت کرے تو نزدیک ابحنیفہ اور شافعی
رحمہما اللہ کے بیع صحیح ہوتی ہے اور نزدیک احمد اور مالک رحمہما اللہ کے صحیح نہین ہوتی اور گناہ دونون صورتون
مین لازم آتا ہے ۸ **بحر** ۸ **تنبیہ** امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک بحسب صحیح روایت کے مراد ندارحرام کرنیوالی
خرید و فروخت کیسے اذان اول ہے چنانچہ درمختار مین یہہ مرقوم ہے ۸ **مسئلہ** نماز جمعہ کہ دو رکعت بعد خطبہ کے
مین فرض عین ہے اوپر مردون عاقل بالغ حر یعنے آزاد مقیم کے ناوپر اڑکے اور دیوانہ اور مسافر اور عورة اور غلام
کے چارون اماموں کے نزدیک مگر ایک روایت مین امام احمد سے ہی کہ غلام پر بہی واجب ہے اور اوس نا بینا
پر بہی کہ لیجانیوالا نہ پاوے واجب نہین ہے بالاتفاق اور ایسہی واجب نہین ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک
اوس نابینا پر بہی کہ لیجانیوالا پاوے اور تین اماموں کے نزدیک واجب ہوگی اور سوائے شہر کے جمعہ صحیح
نہین ہوتا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک صحیح ہوتا ہے جہان کہ عدد جماعت
جمعہ کا تمام ہو خواہ شہر ہو یا گانو اور نزدیک مالک کے اوس گانو مین کہ گہر متصل رکہتا ہو اور اوسمین مسجد
و بازار ہو صحیح ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے نماز جمعہ بے جماعت چالیس مردون کے نہین ہوتی اور نزدیک
ابوحنیفہ کے ساتہہ چار مردون کے ہوجاتی ہے کہ ایک امام ہو اور تین مقتدی اور نزدیک ابی یوسف کے اور
ایک روایت کے احمد سے تین مردون سے بہی ہوجاتی ہے اور امام مالک کے نزدیک چالیس سے کم مین بہی ہوجاتے
ہے لیکن تین چار سے نہین ہوتی اور ساتہہ مسافرون اور غلامون کے اگر جمعہ کی جگہہ مین یعنے شہر مین
جمع ہوکر نماز جمعہ ادا کرین نزدیک ابحنیفہ کے صحیح ہے اور نزدیک شافعی اور احمد اور مالک رحمہم اللہ کے صحیح
نہین ہوگی اور امامت غلام اور مسافر کی جمعہ مین نزدیک ابحنیفہ اور شافعی اور مالک کے جائز ہے اور نزدیک
احمد کے اور ایک روایت کے مالک سے جائز نہین اور اوپر رہنے والون خارج شہر کے اوسجگہہ مین کہ جمعہ ادا ہوتا ہو
بسبب سنے اذان کے ادا کرنا جمعہ کا واجب ہوجاتا ہے مگر نزدیک ابحنیفہ کے واجب نہین ہوتا اور جماعت
شہر کی روز جمعہ مین اون لوگون کو کہ نا جمعہ کے لیے ممکن نہین ہے جائز ہے مگر نزدیک ابحنیفہ کے مکروہ ہے اور
اگر عید روز جمعہ کے پڑے ساتہہ ادا کرنے نماز عید کے نماز جمعہ کی ساقط ہوجاتی ہے امام احمد کے نزدیک اور اگر
جمعہ ہی پڑہین افضل ہے اور نزدیک ابحنیفہ اور شافعی کے دونون واجب ہین اور سفر روز جمعہ کے بعد زوال
کے پہلے نماز سے اوس کیلیے کہ نماز دوبہر فرض ہے روا نہین ہے اور پہلے زوال سے نزدیک ابحنیفہ اور مالک
کے جائز ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے جائز نہین ہے مگر کہ سفر جہاد کا ہو تو جائز ہے امام احمد کے نزدیک
اور کلام کرنا وقت خطبہ کے سننے والے خطبہ کو حرام ہے چارون اماموں کے نزدیک لیکن جو کوئی کہ خطیب سے دور

اور خطبہ سنتا نہیں اوسکو کلام کرنا نزدیک احمد اور شافعی کے جائز ہے اور چپ رہنا مستحب اور نزدیک ابحنیفہ اور مالک کے اوسکو بھی واجب ہے چپ رہنا اور شہر والونکو خارج شہر کے نماز جمعہ ادا کرنی صحیح نہیں مگر ابحنیفہ کے نزدیک کہ قدر مسافت عید گاہ تک جائز ہے اور ادا کرنا جمعہ کا بے اذن امام کے جائز ہے مگر نزدیک ابحنیفہ کے کہ بے اذن سلطان کے جمعہ منعقد نہیں ہوتا اور جمعہ صحیح نہیں ہوتا مگر بیچ وقت ظہر کے مگر امام احمد کے نزدیک کہ پہلے زوال سے بھی صحیح ہے اور جو کوئی امام کے ساتھہ ایک رکعت پاوے جمعہ پایا اور سنے ایک رکعت اکیلے پڑھ کر نماز جمعہ تمام کرے اور اگر کم ایک رکعت سے پاوے ظہر پڑھے مگر نزدیک ابحنیفہ کے اگر سجدہ سہو میں امام کو پاوے تو جمعہ کو تمام کرے اور نماز سے پہلے پڑھنا دو خطبو کا شرط منعقد ہونے جمعہ کے ہے چار وں امامونکے نزدیک کہ بدون اوسکے جمعہ منعقد نہیں ہوتا اور خطبہ میں حمد خدا کی اور درود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا اور وصیت تقوی کی کرنی اور پڑھنا ایک آیۃ کا دعا مومنین اور مومنات کی لیے کرنی نزدیک احمد اور شافعی کے شرط ہے بدون اوسکے خطبہ معتبر نہیں اور نزدیک ابحنیفہ کے بقدر الحمد للہ کے بھی کافی ہے اور ایک روایت امام مالک سے بھی یہی ہے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد کے اور بحسب ایک روایت کے مالک سے کافی نہیں ہے جب تک ایک کلام کہ جسکو عرف میں خطبہ کہیں نہ پڑھے اور کھڑا ہونا خطیب کا خطبہ میں نزدیک مالک اور شافعی کے واجب ہے اور نزدیک احمد اور ابحنیفہ کے درست سنت ہے اور بیٹھنا درمیان میں دو خطبو کے بھی سنت ہے مگر نزدیک شافعی کے واجب ہے اور طہارت خطبہ میں شرط نہیں ہے مگر بیچ قول راجح کے شرط ہے اور سلام کرنا خطیب کا اوپر حاضرون کے بعد چڑھنے منبر کے نزدیک ابوحنیفہ مالک کے مکروہ ہے اور نزدیک امام احمد و شافعی کے مکروہ نہیں کرے اور تحیۃ المسجد ادا کرنا حالت خطبہ میں نزدیک ابحنیفہ و مالک کے مکروہ ہے اور نزدیک شافعی احمد کے جائز ہے اور امام جمعہ کا وہی چاہیے کہ جو خطبہ پڑھے بغیر اوسکے روا نہیں اگر ساتھہ عذر کے نزدیک ابحنیفہ و احمد کے روا ہے اور نزدیک مالک کے عذر سے بھی روا نہیں اور ایک روایت احمد اور شافعی سے بھی یہی ہے اور صحیح مذہب شافعی سے مطلقا جائز ہے اور غسل روز جمعہ کے سنت ہے اور خلیفہ کرنا بیچ نماز جمعہ کے اگر امام کا وضو ٹوٹ جاوے تو سب کے نزدیک روا ہے مگر بقول قدیم شافعی کے روا نہیں اور اگر کسی سے نماز جمعہ کی فوت ہو جاوے تو نماز ظہر کے ساتھہ جماعت کے ادا کرے نزدیک احمد اور شافعی کے اور جدا جدا پڑھے نزدیک مالک اور ابحنیفہ کے اور ادا کرنا جمعہ کا بیچ ایک شہر کے سوا ایک مسجد جامع کے نزدیک مالک اور شافعی کے روا نہیں اور نزدیک احمد اور صاحبین کے اگر شہر بڑا ہے اور جمع ہونا ایک جگہہ دشوار ہو تو کتنے جگہہ ادا کرنا روا ہے اور ایک روایت شافعی سے بھی یہی ہے اور جسکو کہ عذر ہو بیمار کا یا خبر گیری مریض کا یا ڈر ہو کسی سے جائز ہے اوسکے لیے ترک کرنا جمعہ کا اور ایسے ہی ساتھہ عذر مینہ کے اور کیچڑ کے ترک کرنا جائز ہے اور جنبہ کہ نہیں واجب ہے حاضر ہونا جمعہ میں جب حاضر ہوں اور نماز پڑھیں ساتھہ امام کو جمع کی ساقط ہو جاتا ہے اوسنے فرض مگر لیکن نہیں پورا ہوتا ہے اوسنے عدد جمعہ کا مگر صاحب عذر جب حاضر ہو پورا ہو جاتا ہے اوس سے عدد ۔ نکتہ ایک محقق کہتا ہے کہ اس سورۃ میں اشارہ ہے ساتھہ اسکے کہ پاک کرنیوالے نفسون کے اور سکھانیوالے علوم معارف و اسرار کے اور نجات دینوالے مگر اہی بشریت سے

اور جب سلطان اور قاضی و غیرہا اذان کہیں تو اسکا کیا حکم ہے

اذان ثانی کا حکم

اذان ثانی کا حکم

اذان ثانی کا حکم

اور پہنچانیوالی طرف خدا کے متابعت رسول نامی کی ہے علیہ الف الف صلوات کہ نصیب اس امت مرحومہ کے ہوئی ہے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور تاثیر اسی تفضل کیسے ہے کہ ایسا ادب اور معرفت اس امت کو حاصل ہوتا ہے کہ کسی امت اور کسی پیغمبر پر مثل اس امت اور اس پیغمبر کے نہین ہوا جو کوئی اطلاع اور پیروی شریعت اور طریقت محمدیہ کے پاوے اور کمال متابعت اوسکیلیے اور فنا کرنے اپنے سے پیچ ہستی حق کے قصور کرے مانند گدھے کے ہے کہ بوجھ اوٹھاتا ہے اور کچھ نفع نہین پاتا ہے مصرعہ چار پائی بر و کتابے چند + ہدایت اور وصول سے محروم ۱۲ تنبیہ چونکہ اس آیۃ کریمہ مین ذکر جمعہ کا فرمایا اسلیے کچھ حدیثین فضیلت وغیرہ جمعہ کی نقل کرتا ہون فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر دن کہ طلوع کرتا ہے اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہے پیدا کیے گئے آدم اور اوسی مین داخل کیے گئے جنت مین اور اوسمین نکالے گئے جنت سے اور نہین قائم ہوگی قیامت مگر دن جمعہ کے اور فرمایا کہ ڈھونڈو تم اوس ساعت کو کہ امید ہے قبولیت دعا کی روز جمعہ مین بعد عصر کے آفتاب کے غروب ہونے تک اور فرمایا کہ بلاشبہ جمعہ مین ایک ساعت ہے کہ نہین مانگتا اللہ سے بندہ اوسمین کچھ مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ اوسکے تئین عرض کیا صحابہ نے کہ کونسی ساعت ہے وہ فرمایا جبوقت کہ قائم کیجاتی ہے نماز اور اوسکے فارغ ہونے تک اور فرمایا جو آوے جمعہ کی نماز کے لیے پس چاہیے کہ غسل کرے اور فرمایا کہ جو کوئی غسل کرے دن جمعہ کے اور غسل کراوے اور بوسے آوے اول ابتدا خطبہ مین شریک ہوا اور قریب ہوا امام سے اور سنے خطبہ اور چکا بیٹھا رہے ہوتا ہے اوسکے لیے بدلہ ہر قدم کے کہ رکھتا ہے اوسکو اجر ایک برس کا کہ اوسمین دنکو روزے رکھے اور راتکو شب بیدار رہے اور فرمایا جو کوئی وضو کرے پس اچھا وضو کرے پھر آوے نماز جمعہ کے لیے پس بیٹھے قریب امام کے اور سنے خطبہ اور چکا بیٹھا رہے مغفرت کیجاتی ہے واسطے اوسکی مابین اوس جمعہ کی اور دوسری جمعہ کے یعنے پہلے جمعہ کے اور زیادہ تین دن اور جسنے چھوئی کنکر یعنے کھیلتا رہا کنکرون سے پس تحقیق لغو کیا اوسنے اور فرمایا کہ جس نے غسل کیا دن جمعہ کے جنابت کا ساتھ غسل پہر اول وقت کے آیا مسجد مین پس گویا کہ قربانی کیا اوسنے ایک اونٹ اور جو کوئی آیا دوسری ساعت گویا کہ قربانی کی گائے مین اور جو کوئی آیا تیسرے ساعت پس گویا کہ قربانی کیا دنبہ اور جو کوئی آیا چوتھی ساعت پس گویا کہ قربانی کی اوسنے یعنے لنڈھی مایک مرغی اور جو کوئی آیا پانچوین ساعت مین پس گویا کہ بدیا انڈہ پس جبوقت نکلتا ہے امام حاضر ہوتی ہین فرشتے سنتے ہین خطبہ کو اور فرمایا جو کوئی ترک کرے جمعہ کو تین بار زاہ سستے کے مہر کردیتا ہے اللہ اوسکی دل پر اور فرمایا جو کوئی لوگونکی گردنین روندتا جائے یعنے جماعت مین شریک ہونیکے لیے دن جمعہ کے بنایا جائیگا پل اوپر جہنم کے یعنے تاکہ لوگ اوسکی پیٹھ پر سے روندتے جائین اور پڑھتے تھے حضرت نماز جمعہ مین بسبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتیک حدیث الغاشیہ اور ایک روایت مین آیا ہے پڑھنا سورہ جمعہ کا پہلی رکعت مین اور پڑھنا سورہ اذا جاءک المنافقون کا دوسری رکعت مین اور پڑھتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم روز جمعہ کے صبح کی نماز مین الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان اور کہا سہیل بن سعد صحابی نے کہ نہین کہاتے تھے ہم صبح کا کہانا حضرت کے زمانہ مین اور نہ قیلولہ کرتے تھے ہم مگر بعد جمعہ کے اور فرمایا نبی صلے اللہ

اعمال روز جمعہ

علیہ وسلم نے جبوقت کہ اونگنے لگی ایک تم مین کا دن جمعہ کے پس چاہیے کہ بدل ڈالے مجلس اپنی اور فرمایا کہ حق ہے
مسلمانون پر یہہ کہ غسل کرین دن جمعہ کے اور لگاوین خوشبو اہل اپنی کیسے پس اگر نپاوے خوشبو پس پانی ہے
اوسکے لیے خوشبو ہے یعنے نری پانی سے نہا لینا بہتر ہے خوشبو کی سے ۵ قولہ مدکے ۵ اور اعمال جمعہ کے یہہ ہین
کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے اور لبین کترواوے اور ناخن لواوے اور غسل کرے اور خوشبو لگاوے اور تیل لگاوے
اور کنگھی کرے اور لبدے جو کچھہ میسر ہو اور نہ حاضر ہووے اپنی قوم کی مجلس مین بعد زوال کے اور مشغول رہے
ذکر و دعا مین غروب تک اسلیے کہ ساعت قبولیت دعا کی پہلے غروب کے ہے بحسب صحیح روایت کے اور بعضون
نے کہا کہ مابین بیٹھنے امام کے ہے اداء نماز تک اور اداب جمعہ سے ہے کہ بعد نماز کے ملاقات بھائی مسلمانون
کی کرے اور خبر پرسی بیمارون کی کرے اور جنازے پر حاضر ہووے اور زیارت قبر ولی کی کرے اور نکاح کرے اور طلاق نکاح
کرے اور طلب رزق کی کرے ساتھہ کسب حلال کے اور پڑھے ساٹھ بار شب جمعہ مین اور روز جمعہ مین
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَبْنُ اَمَتِکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ نَاصِیَتِیْ
بِیَدِکَ اَمْسَیْتُ عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ
ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ اور سنت یہہ ہے کہ جس سے جمعہ فوت ہو بغیر عذر کے وہ تصدق کرے
ایک دینار یا آدھا درہم یا ایک صاع گیہون یا نصف صاع بحسب طاقت کے اور جو کوئی عادت پکڑے ترک
جمعہ پر بغیر ضرورہ کے لکھا جاتا ہے منافق اوس کتاب مین کہ نہ مٹائی جاتی ہے اور نہ بدل کیجاتی ہے اور پھر
کر دیتا ہے اللہ تعالے اوسکے دلپر اور نہین قبول کیجاتی ہے طاعت و عبادت اوسکی کذا ثبت فی الاحادیث
الصحاح عن صلے اللہ علیہ وسلم ۵ وظائف النبی ۵ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۵ پس جب تمام کیجاوے نماز متفرق ہووے تم زمین
مین اور طلب کرو تم فضل خدا سے اور یاد کرو خدا کو بہت تا تم چھٹکارا پاؤ جی بھر جب تمام ہو چکے نماز تو پھیل پڑو
زمین مین اور ڈھونڈو فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت شاید تمہارا بھلا ہووے ۵ موقع جب ارادہ کیجاوے
نماز جمعہ کا تو پہلے جاوے اپنے کام کو زمین مین دنیا کے کاروبار مین مشغول ہووے اور تلاش کرے روزی کی
خدا تعالے کے فضل سے اور یاد کرے بہت خدا تعالے کو شاید کہ تم چھٹکارا پانیوالے ہووے یاد اپنے گناہون سے
اور دین دنیا کا فائدہ پاؤ ۵ تفسیر فَانْتَشِرُوْا مین امر اباحت کے لیے ہے اور ابتغاء فضل اللہ سے
اور تجارت ہے یا طلب علم یا عیادت پسندیدہ یا ملاقات بھائی مسلمانون کی للہ اور یاد کرو اللہ کو یعنے شکر
ادا کرو اسکا بایں طور کہ توفیق دی تا کو واسطے ادا فرض اپنے کے ۵ مدکے ۵ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً
اَوْ لَھْوًا انْفَضُّوْٓا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا ط قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ط
وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۵ اور وہ مسلمان جب دیکھین کسی تجارت کو یا کھیل کو متفرق ہوکر متوجہ ہوون طرف
اوسکے اور چھوڑین تجھکو اے محمد خطبہ مین کہہ جو کچھہ کہ نزدیک خدا کے ہے یعنے ثواب بہتر ہے کھیل سے اور
سوداگری سے اور خدا بہتر ہے روزی دینے والون کا ۵ مترجم کہتا ہے یہہ آیہ عبارت ہے اصحاب پر اور
اشارہ ہے اوس قصہ پر کہ ایک تجارہ شام سے آیا اور سامان خطبہ کے دہل اوسکو دیکھہ کر متفرق ہوے اور

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نرسے مگر یاران شخص کہ حضرت ابوبکر او عمر بھی اونمیں سے تھے واللہ
اعلم ۵ **فتے** ۵ اور جب دیکھیں سودا کہتا یا تماشا کہ چھوڑ جاویں اوسکی طرف اور چھوڑ جاویں تجکو کھڑا تو کہہ جو
اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشے سے اور سودا گری سے اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے ۵ **موے** ۵ اور جب
دیکھیں یہہ سب مسلمان کاروان کو یا نمیں ڈھول کی آواز جو بجاتے ہین کاروانکی آنیکے خبر سنانیکو تو
جاسکے ہین اوسکی طرف تو پہلے خریدلیوین غلہ اور چھوڑ جاتے تجکو اے محمد کھڑا خطبہ پڑہتا کہا اے محمد اونکو
وہ چیز جو خدا تعالی کی پاس تمہتی اور ثواب نماز کا اور سننا خطبہ کا بہت اچھا ہی اور نفع دینوالا ہی سودا گری کی نفع اور تماشہ سے اور خدا تعالی
بہت اچھا ہی روزی دینوالونکا اسباب سے ۵ **عدے** ۵ **تفسیر** مراد تجارہ سے آنا بنجارہ کا ہی اور لہو سے آواز طبل اور تالیون
کی کہ وقت آنے بنجارے کے بجاتے تہے منقول ہے کہ روز جمعہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑہتے
تہے ناگہان بنجارہ دحیہ کلبی کا غلہ بہت سا لیکر جانب شام سے مدینہ مین پہنچا اور طبل اوسکے آنیکا بجیب
معمول قدیم کے بجایا اور اوسوقت مین بہ مدینہ کے تنگی اناج کی بہت تہی سننے والے خطبہ کی آواز اوسکے آنے
کے طبل کی سنکر کمیابی کے سبب اضطرار کے اوسکی طرف گئے اور مسجد مین سولہ یا بارہ یا ان آدمیون کے
باقی نرہے چار یا اکرام ہی اونمیں سے آنحضرت نے فرمایا اگر سب چلے جاتے ایک آگ اس جنگل سے تمہاری
طرف روانہ ہوتی او لفظ فما کا مین بدا ہے اسپر کہ خطبہ کھڑے ہوکر پڑہے ۵ **مسئلہ** اگر امام نے ساتھ عدد
معتبر کے نزدیک ہر امام کے کہ ذکر ہوا احرام نماز جمعہ کا باندہا اور بعد احرام امام کے مقتدی امام کے پیچھے چلے جاوین
اتنے کہ عدد جماعت کا ناقص ہوجاوے اگرچہ ایک بھی کم ہو پس نزدیک ابحنیفہ اور مالک کے اگر
سجدہ ایک رکعت کا ہمراہ اوسکے ادا کیا ہے تو نماز جمعہ کی تمام کرے اور اگر ایک رکعت سے ادا کی نہی تو چار
رکعت ظہر کی تمام کرے اور نزدیک صاحبین کے اگر تکبیر احرام بھی ساتھ اوسکے کہے تو نماز جمعہ کی تمام کرے
اور نزدیک احمد اور صحیح تر قول شافعی کے دو نماز جمعہ کی باطل ہوجاوینگی اور ازسر نو ظہر ادا کرے اور سورہ جمعہ اور
منافقون یا سورہ جمعہ اور غاشیہ نماز جمعہ مین پڑہنی سنت ہے ۵ **بحر مد** ۵ **تنبیہ** منقول ہے
کہ ایک شیطان بشکل انسان نمایان ایک عالم بایمان کے پاس آیا اور کہا کچھ مسئلے پوچہا چاہتا ہون فرمایا
پوچہہ کہا وہ کونسا ایک ہے کہ دو نہین ہوسکتا فرمایا اللہ وحدہ لاشریک لہ کہا وہ کون دو ہین کہ تین نہین
ہوسکتا فرمایا لیل اور روز کہا وہ کون چار چیزہے جو خلاق نہین فرمایا کتب اربعہ زبور توریت انجیل فرقان
کہا وہ کون پانچ چیزین ہین جو جمعہ کے دن پیدا ہوئین فرمایا ۱ بہشت ۲ دوزخ ۳ آفتاب ۴ مہتاب ۵ ستارے
کہا وہ کون سات چیزین ہین جنکے سات سات حصے ہین فرمایا ۱ آسمان ۲ زمین ۳ دوزخ ۴ دریا ۵ طواف ایام
۶ قرآن ۷ کہا کہ دان ہین آسمان نے فرمایا انوار کو کہا وہ کون ہے جو شکم مین ٹہہا اور شکم سے نکلا باوجود اسکی
پیران دو نوین بلسب ہنین فرمایا وہ یونس ہین متی ہین کہا وہ کون شخص ہے کہ تیل برسکا تہا اور مٹیا
اوسکا ایک مہینہ برسکا فرمایا وہ عزیر علیہ السلام تہے کہ جب آپکی وفات ہوئی تیس برسکے تہے اور اونکا مٹیا
تیس برسکا سو برسکے بعد جب وہ زندہ ہوے اتنے عرصہ مین وہ مٹیا ایکسو بیس برسکا ہوا اور آپ تیس ہی
برسکے رہے کہا کس کس چیز سے جڑے ہین فرمایا آسمان کا زمین سے آفتاب کا مہتاب دن کا رات جنت کا نار

ف ۱ کہا کہ حضرت
خطبہ پڑہتا تہا اوسکے پاس توجہ
بنجارا آیا اوسکے پاس توجہ تہوڑے
آدمی رہ گئے تہے اونمین سے
ف ۲ تجارت کرنیوالے تین
خوانچہ تجارت کرنیوالے کو کہتے ہین
جو خوانچہ پر کوئی چیز رکہکر بیچتا پھرے
اونٹ کرایہ پر لیجانیوالا
اونٹ کرایہ پر دینیوالا
کہا کہ اونٹ کرایہ پر دینیوالا
اونٹ کرایہ پر لیجانیوالا
کہا کہ اونٹ کرایہ پر لیجانیوالا
اونٹ کرایہ پر دینیوالا

عقبی کا دنیا آدم کا حوا مرد کا عورت غنا کا فقر ہنسی کا رونا عافیت کا بلا سرور کا غم صعود کا ہبوط شیرین
کا تلخ خیر کا شر ثواب کا عذاب امن کا خوف رضا کا غضب ایمان کا کفر حیات کا موت جوڑا ہی کہا سب
کتنے انبیاء ہوی اور اونمین کتنے رسول کتنے اور مرسل کتنے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار اونمین تین سو تیرہ ان
رسول اور چار مرسل کہا ان تینو نمین کیا فرق ہو فرمایا نبی وہ کہ جسکو سچا خواب ہوا اور رسول وہ جسنے آواز
سنی یعنے فرشتے کی اور مرسل وہ جسمین یہہ دونون باتین جمع ہونمین پھر کہا آدم حوا ابلیس سانپ طاؤس
کی جگہہ اور ترنگبی کونسی ہے فرمایا ہند جدہ بابل نجستان اقصای ہند کہا کیا سبب ہے کہ بعضے آدمی کی
ڈاڑھی پہلے سفید ہوتی ہے اور سر کے بال پیچھے اور بعضون کے بالعکس فرمایا کہ اول کی یہہ وجہ ہے کہ ریش
موضع ملامت ہی اور دوسرا کا یہہ سبب کہ سر دس برس ڈاڑھی سے بڑا ہی کہا کیا باعث ہی کہ عورت کے
ڈاڑھی نہین نکلتی فرمایا مادہ دونکو اولنے نفت نہو کہا جب گرمی آتی ہے جاڑا کہان جاتا ہے اور جب جاڑا
آتا ہے گرمی کہان جاتی ہے فرمایا زمین کے نیچے اور زمین کے اوپر اسواسطے کہ جاڑونمین کنوئکا پانی
گرم ہوتا ہے اور گرمیون مین سرد کہا سب سے زیادہ کس کا قلب سخت ہے فرمایا کافر کا کہا سب سے زیادہ کس کا قلب
نرم ہے فرمایا مومن کا کہا بہت تلخ کون چیز ہے اور بہت شیرین کون فرمایا حیات باذلت اور ممات باعزت
کہا کمتر کون چیز ہے اور اکثر کیا فرمایا کمتر یقین ہے آدمی مین اور آدمی بے علم اور اکثر اسماء آلیہ مین دنیا مین
اور شکت بنی آدم کہا بہت محتاج کون آدمی ہے فرمایا جو اللہ کو نہ پہچانے کہا بہت غنی کون چیز ہے فرمایا
فصل کا مینہ کہا بنی آدم مین کسنے پانی مین فرمایا تو شیرین آب دہن ہے تلخ آب گوش شور آب چشم
تفہ آب بینی ترش آب عرق تنتن آب بول غلیظ آب منی رقیق آب ودی چیپ سا آب مذی ان
تینو نکو آب مرد کہتے ہین جب یعنے ان سب سوالونکا جواب پایا تبک کرایک چھوٹی شیشی کالی اور پوہنچا
کہ آیا اللہ قادر ہے کہ اسمین ہفت زمین ہفت آسمان وما فیہا کو داخل کرے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہہ تو
کیا اللہ قادر ہے کہ ایسے سات سو عالم کو اسمین داخل کرکر تیری دیسی انگہہ مین ڈالے اور بائین آنکھہ سے
نکالے یہہ بات کہی اور اوسکی آنکھہ مین انگلی ماری انگہہ پھوٹ گئی شیطان نادان ہوئی پھوٹی کہنا کیا
عالم دانا خدا کا شکر بجا لایا کہ خدایا تو نے ابلیس کے شر سے مجکو بچایا پس شیطان کے شر سے علم نجات کا باعث ہوا
وہو المطلوب ط مظہر العجائب ط واللہ خیر الرازقین ط کے مناسب ایک حکایت لکھتا ہون روش
ابرایین سے تا متنبہ ہون لوگ اوسکے دیکھنے سنے سے عثمان جرجانی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ نکلا مین ایکدن
کوفہ سے بارادۂ جانے بصرہ کے پس دیکھی مینے راہ مین ایک بڑھیا کہ صوف کا جبہ پہنے ہوئی تہی اور بالون
کی چادر چلتی تہی اور کہتی تہی آہی کیا بڑی دور راہ ہے اوسکے نزدیک کہ نہو تو رہنا اوسکا اور کیا بڑی وحشتناک
راہ ہے اوسپر کہ نہو تو مونس اوسکا کہا عثمان نے کہ پس نزدیک ہوا مین اوسکے اور سلام علیک کی اوس سے پس
جواب دیا سلام میرکا اور کہا کون ہے تو رحمت کرے اللہ تجپر پس کہا مینے اوس سے کہ مین عثمان جرجانی
ہون پس کہا اوسنے کہ جیتا رکھے تجکو اللہ اے عثمان کہانکا ارادہ رکھتا ہے تو کہا مینے کہ ارادہ رکھتا ہون
مین بصرہ کا ایک حاجت کے لیے پس کہا اوسنے اے عثمان کیون نہ آگاہ تو نے صاحب حاجت کو کہ متوجہ

۵ آیین اضافہ ہے
دو مہینہ پہلا ایمان
نلاوے دوسرا نہ لکھے
جنی نبی رسول مین
سب پہلا ایمان لاوے
۵ آیین ہی ہے
بھائی دون شرطون
لکھا ہے کہ نبی عام
بھلا رسول خاص
کتر بیت بھیجا اور
کتاب بھیجا اور
وہ رسول دوسرے
ہی دونی بھی ہے
بین پس ہر رسول
بھا نبی ہوا اور
جو نبی بھا وہ
رسول ہوا لازم نہین
۱۲ منہ

طاؤس

کرتا وہ اوس حاجت کو طرف تیرے اور نہ مشقت مین ڈالتا تجکو یعنے اللہ تعالے سے دعا کرتا وہ بے مشقت تیری حاجت کو پورا کرتا پس کہا مینے کہ نہین ہے درمیان میرے اور درمیان اوسکے ایسی معرفت پس کہا اوسنے کہ کس چیز سے باز رکہا تجکو اوسکی معرفت سے کہا مینے کہ کثرت گناہون نے پس کہا اوسنے والد نزا کیا تونے آگاہ ہو قسم خدا کی اگر ملاتا تو رسی اپنی ساتہہ رسی اوسکے یعنے تعلق اوس سے خوب پیدا کرتا تو بہت خوب کام کرتا اور روا کیجاتین حاجتین تیری بے مشقت پس کہا عثمان نے جب سنی مینے یہہ بات اوسکی تو روپا مین اور کہا مینے کہ چاہتا ہون مین تجسے دعا پس کہا اوسنے اَعَانَكَ اللّٰهُ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَجَنَّبَكَ مَعْصِيَتَهٗ یعنے کہا عثمان نے کہ جب قصد کیا مینے پہرنیکا نکالین مینے اپنی جیب سے کتنی ایک درہمین اور کہہ اوسکو دین اور کہہ اپنے پاس رکہین اور کہا مینے کہ لیتو یہہ اور اپنے کام مین لاتا پس کہا اوسنے کہ اے عثمان کہان سے ملین تجکو یہہ درہمین مینے کہا کہ مین پہاڑون پر جاتا ہون اور وہان سے لکڑیان لاتا ہون اپنے سر پر اور مسلمانونکے بازارون مین بیچتا ہون اوقیمت اوسکی اپنے کام مین لاتا ہون پس کہا اوسنے کہ کسب حلال ابہی چیز ہے ولیکن اے عثمان اگر درست کرتا تو معاملہ ذی الجلال سے اور اعتماد کرتا اوسپر حق اعتماد کرنیکا تو کفایت کرتا وہ تجکو اوٹہانے لکڑیون کیسے پہاڑ اور سر سے پھر کہا اوسنے کہ اے عثمان مین چاہتی ہون کہ دکہاؤن تجکو کہ کیسا درست کر کہا ہے مینے معاملہ اپنا ساتہہ مالک اپنے کے اور کیسا توکل صادق رکہتی ہون اوسپر پس کہا مینے بہتر پس پہیلائے اوسنے دونون ہاتہہ اپنے اور بہائے ہونٹ اپنے پس دونون ہاتہہ اوسکے دیناروں سے بہر گئے پس کہا اے یہہ اے عثمان قسم خدا کی نہ اسپر سکہ ہے بادشاہ کا نہ کسی حاکم کا اور جان لے کہ بلاشبہ تو اگر دوست رکہے اپنے مولی کو تو بے پروا کردے تجکو خلق سے اور کافی ہو تجکو پھر غائب ہو گئی وہ مجسے نفعنا اللہ تعالے بہا آمین ۶ **سورۃ المنافقون مدنیۃ** اس سورۃ کا نام سورہ منافقون ہے یہہ نام اسکا اسلیے رکہا گیا کہ اسمین ذکر منافقون کا ابتداء سورہ مین ہے اور یہہ سورۃ مدنیہ ہے نازل ہوئی بعد سورہ حج کے اور بعد سورہ جمعہ کے اسلیے لکہی گئی کہ سورہ جمعہ کے اخیر مین ذکر ہے عدم اخلاص بعضے لوگونکا اور اسکی ابتداء مین ذکر ہے منافقون خالص کا آیتین اسمین گیارہ ہین اور رکوع دو اور کلمے اکیسو ۲۱ سو اسی اور حروف آٹہہ سو ۸۰۰ بیس بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ جب آوین تیرے منافق کہین گواہی دیتے ہین ہم کہ تو پیغمبر خدا کا ہے اور خدا جانتا ہے کہ بیشک تو پیغمبر خدا کا ہے اور خدا گواہی دیتا ہے کہ منافق دروغ گو ہین مترجم کہتا ہے کہ رئیس منافقون کے نے کسی سفر مین باتین نفاق کی کین وہ باتین کسی شخص نے انصار مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کین منافقون نے مجلس مین انکر قسم کہائی کہ ہمنے یہہ باتین نہین کین ہین یہہ سورۃ بیچ نقل اون اقوال کے اور تہدید اور تکذیب اونکی نازل ہوئی ۱۲ **فتح** ۶ جب آوین تیرے پاس منافق کہین ہم قائل ہین تو رسول اللہ کا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو رسول ہے اوسکا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہہ منافق جہوٹے ہین ۶ **موضح** جب آتے ہین تیرے پاس اے محمد منافق یعنے ابی سلول کا بیٹا اور اوسکے یار سو وہ انکر کہتے ہین کہ گواہی دیتے ہین

سورۃ المنافقون

ہم کہ بیشک تو بھیجا ہوا خدا تعالے کا ہے یعنے منافقونکی گواہی پر کیا موقوف ہے خدا تعالے گواہی دیتا ہے تیرے رسول ہونیکی اور فرماتا ہے کہ منافق جھوٹے ہین جو کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور قسم کہا کر کہتے ہین کہ تو رسول اللہ ہے لیکن رسول خدا تعالے کا ہے یہہ منافق مونہہ پر سامنے کہتے ہین دلمین انکے یقین نہین کہ تو رسول اللہ ہے انکی قسم اور گواہی جھوٹی ہے ۵ ۶ تفسیر گواہی دیتے ہین ہم اخ مراد منافقونکی یہہ ہے کہ ہم زبان ودل سے گواہی دیتے ہین اور اللہ جانتا ہے کہ حقیقت الامر یہی ہے جسپر دلالت کرتا ہے قول اونکا کہ تو رسول اللہ کا ہے لیکن منافق جھوٹے ہین آمین کہ دل ہمارا موافق ہے زبان کے یا وہ جھوٹے ہین آمین اسلیے کہ جب دل موافق زبان کے نہوا تو نہوئی گواہی حقیقت مین پس وہ جھوٹے ہین بیچ نام سے کہنے اسلیکے شہادۃ حقیقت مین یا وہ جھوٹے ہین نزدیک نفسوں اپنے کے اسلیے کہ وہ اعتقاد رکھتے ہے کہ قول اونکا انک لرسول اللہ جھوٹ ہے ۱۲ اور آیا ہے کہ جب جنہ جمع ہونے بنی مصطلق کے واسطے لڑنے کے بعیہ خدا سے آنحضرت کو پہنچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونسے لڑنیکے لیے برآمد ہوئے اور اونکے کنوے پر کہ مریسیع اوسکا نام تہا لڑائی واقع ہوئی اور فتح مسلمانونکی ہوئی اموال اور اولاد اونکی مؤمنون کی ہاتہ لگی اور بعد فتح کے درمیان جہجاہ غفاری کے کہ مہاجرین سے تہے اور درمیان سنان انصاری کے بسبب ہیڑ کے پانی پر نزاع واقع ہوئی اور نوبت لاسکی پہنچی کہ درمیان مہاجرین اور انصار کے قتل و قتال قائم ہووے عبداللہ بن ابی منافق اوسوقت مین باتین ناشائستہ زبان پر لایا اور کہا کہ مہاجرون کو کچہہ مدین نامدینہ سے پراگندہ ہووین اور جب ہم مدینہ مین جاوین عزیز ذلیل کو نکالدے اور اشارہ اوس شقی کا عزیز سے اپنے نفس کیطرف تہا اور ذلیل سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف زید بن ارقم نے کہ نوجوان تہے یہہ خبر آنحضرت کو پہنچائی اور عمر رض نے کہا اذن دو یا رسول اللہ تا کردن عبداللہ بن ابی کی ماردین آنحضرت نے فرمایا اے عمر تحمل کر آنحضرت نے واسطے تسکین اوس فتنہ کے اوسیوقت کوچ فرمایا اور ابن ابی سے کہا کہ تو نے یہہ کلام کہا تہا ابن ابی نے قسم کہائی کہ مینے نہین کہا ہے زید جہوٹا ہے اور چونکہ ابن ابی اپنی قوم مین شریف تہا اوسکے یارون نے انصار مین سے جو کہ حاضر تہے کہا یا رسول اللہ زید نوجوان ہے شائد اوسکی بات نہ سمجہا ہو آنحضرت نے ابن ابی کو معذور رکہا اور خبر زید کے جہوٹ بولنے کی پہیل گئی اور وہ شرمندہ رہنے لگے اور عبداللہ بیٹا ابن ابی کا جناب آنحضرت کے پاس آیا اور کہا آپ چاہتے ہین کہ میرے باپ کو مارین مجکو حکم کیجئے تا اوسکا سر آپکے سامنے لاؤن ڈرتا ہون کہ آپ اور کسیکو اوسکے مارنیکے لیے فرماوین اور مین اوسکو مدینہ مین دیکہہ کر ماردون اور جہنمی ہؤن رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرے باپکو نہین مارتا بلکہ اوسکے ساتہہ نرمی اور احسان کرونگا پس وہان سے روانہ ہوکر اور منزل مین جا نزول کیا اوترے اور اوس روز ہوا ایسی تیز چلی کہ لوگ اوس سے ڈرے اور اوسوقت اونٹنی آنحضرت کی گم ہوئی رسول علیہ السلام نے فرمایا خوف نکرو کہ یہہ ہوا بسبب مرنے ایک بڑے کافر کے چلی ہے کہ وہ مدینہ مین مرا ہے لوگون نے پوچہا کہ وہ کون ہے فرمایا وہ رفاعہ بن زید ہے ایک شخص نے منافقون مین سے کہا کہ خبر غیب کی دیتا ہے اور اونٹنی اپنی نہین جانتا کہ کہان ہے اوسیوقت جبرئیل آئے اور پیغمبر خدا کو اونٹنی کی خبر دی آنحضرت نے

۵ ۶ فلم یقل ما علیہ حال الخ ۱۲

۵ ۶ یہ مسلمان تہا ۱۲

اپنے اصحاب کو خبر دی اور فرمایا کہ میں علم غیب نہیں جانتا ولیکن خدا تعالے نے مجکو خبر دیتا ہے کہ اونٹنی میری فلانی گھاٹی میں ہے مہار اوسکی ایک درخت میں اٹک رہی ہے لوگ گئے اور وہیں اونٹنی پائی اور وہ منافق ایمان لایا اور جب مدینہ میں پہنچے رفاعہ کو مواہوا سنا اور وہ بڑا مدار تھا یہودیوں میں اون ایام میں یہہ سورہ بیچ تصدیق زید بن ارقم اور تکذیب ابن ابی کے نازل ہوئی بعد اوترنے اسکے رسول علیہ السلام نے کان زید کا پکڑ کر فرمایا کہ خدا تعالے نے تصدیق تیری کی اور بعد اوترنے ان آیتوں کے لوگوں نے ابن ابی سے کہا کہ تیرے حق میں یہہ وعید آیا ہے پیغمبر کے پاس جا اور اوسنے طلب بخشش کی چاہ اوس بدبخت نے انکار کیا اور کہا کہ تمہارے کہنے سے میں ایمان تو لایا اور زکوۃ دی اب کچھہ باقی نہیں رہا مگر یہہ کہ محمد کو سجدہ کروں آیہ واذا قیل لہم تعالوا حیز تک اوتری اور کہا ہے علماء نے کہ یہہ واقعہ پانچ سال ہجری میں ہوا ہے اور ابن ابی چند روز بعد اس سے مدینہ میں مرا اور واصل بجہنم ہوا ۵ مدثر ۵ تنبیہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانی منافق کی تین ہیں اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑہے اور دعوے کرے کہ میں مسلمان ہوں جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت رکھوائی جاوے خیانت کرے اور فرمایا جسمیں چار خصلتیں ہوں وہ منافق خالص ہے اور جسمیں ایک خصلت اونمیں ہے پائی جاوے ہوگی اوسمیں ایک خصلت نفاق کی یہانتک کہ چھوڑے اوسکو جب امانت کہا جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب عہد کرے عہد شکنی کرے اور جب لڑے بد کہا و کرنے لگے ۵ مشکوۃ ۵ اتخذوا ایمانہم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ انہم ساء ما کانوا یعملون ۵ سپر پکڑا ہے اپنی قسموں کو پس باز رہے راہ خدا سے تحقیق وہ برا ہے جو کچھہ کہ کرتے ہیں ۵ فتح ۵ رکھی ہیں اپنی قسمیں ڈہال بنا کر پھر روکے ہیں اللہ کی راہ سے یہہ لوگ برے کام ہیں جو کرتے ہیں ۵ موضح ۵ پکڑا منافقوں نے اپنی قسموں کو ڈہال جو قسم کہا کر اپنے تئیں بچاتے ہیں قتل اور قید ہونے سے پھر روکتے ہیں اور منع کرتے ہیں لوگوں کو مسلمان ہونے سے جو لوگوں کو بہکاتے ہیں چھپے ہوئے یا اپنے تئیں بچاتے ہیں خدا تعالی کی راہ میں لڑنے سے جو کوتاہی کرتے ہیں جہاد میں بیشک وہ لوگ برے کام کرتے ہیں ۵ عہ ۵ تفسیر اپنی قسموں کو ڈہال اسمیں دلیل ہے اوپر کہ یشہد میں ہے ۵ مدثر ۵ ذلک بانہم امنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبہم فہم لا یفقہون ۵ یہہ بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پس مہر کی گئی اونکے دل پر پس وہ نہیں سمجھتے ہیں ۵ فتح ۵ یہہ اسپر کہ وہ ایمان لائے پھر منکر ہوگئے پھر مہر ہوگئی اونکے دلپر اب وہ نہیں بوجھتے ۵ موضح ۵ یہہ سوا اسکے ہے کہ منافق ایمان لائے ہیں زبان سے پھر کافر ہوئے دل سے جو ظاہر میں مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور خلوت میں کافروں سے کہتے ہیں کہ ہم تمہارے دین میں ہیں پھر سو مہر کہی ہے خدا تعالے نے اونکی دلونپر پس وہ نہیں سمجھتے خوبی اور بہلائی ایمان کی ۵ عہ ۵ تفسیر ذلک اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے سارا کانوا یعملون یعنے یہہ قول جو شاہد ہے اوپر کہ وہ بدترین لوگوں کے ہیں اعمال میں بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوئے یا اشارہ ہے طرف اوسچیز کے کہ بیان کیا گیا حال اونکے سے بیچ کذب اور نفاق کے

اور خبر دینے کے ساتھ ایمان کے یعنی یہہ سب بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے یعنی بولے کلمہ تیہا دنکا اور کیا اونہوں نے جیسکہ کرتے ہین وہ داخل ہوتے ہین اسلام مین پہر کفر کیا یعنے ظاہر کیا کفر اپنا بعد اسکے ساتھ قول اپنے کے ان کان یقولہ محمد حقا فنحن نصیر اور مانند اسکے کہ بولتے ہین ایمانکی بات مؤمنونکے سامنے پہر بولتے ہین کفر کی بات نزدیک شیاطین اپنے کے ازراہ ٹہٹھا کرنیکے ساتھ اسلام کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا آخر آیۃ تک پس مہر کی گئی اونکے دلونپر یہانتلک کہ نہین داخل ہوتا ہے ایمان اونکے دلونمین کبھی نفاق اونکیلئے فہم لا یفقہون یعنے وہ نہین سوچتے ہین یا نہین پہچانتے ہین صحۃ ایمان کی کہ ایمان ساتھہ زبانکے اور تصدیق بالقلب کے ہے نہ یہہ کہ جب وہ ملین مؤمنون سے کہین ہم مؤمن ہین اور جب اکیلے ہونگے سردار دیوبند کے ہین کفر اپنا ظاہر کرین ۵ **ملخص** ۵ و

اذا رأیتہم تعجبک اجسامہم وان یقولوا تسمع لقولہم ط کانہم خشب مسندۃ ط یحسبون کل صیحۃ علیہم ط ہم العدو فاحذرہم ط قاتلہم اللہ انی یؤفکون ۵ اور جب دیکہو تو منافقونکو متعجب کرے تجکو بدن اونکے اور اگر کہین کان رکہے تو اونکی باتونپر گویا وہ لکڑیان ہین دیوارسے لگی کہین جانتے ہین ہر آواز تند کو ہلاک اپنے پر وہ ہین دشمن پس ڈر اونسے لعنت کی اونکو خدا نے کہانسے پہیرے جاتے ہین ۵ **فقہ** ۵ اور جب تو دیکہو اونکو خوش لگین تجکو اونکو ڈیل اور اگر بات کہین سنے تو اونکی بات کیسے ہین جیسے لکڑی لگا دی دیوارسے جو کوئی پکارے جانین ہم ہی پر بلا ہے وہی ہین دشمن اونسے بچا رہ گردن مارے اونکو اللہ کہانسے پہیرے جاتی ہین ۵ **معنی** ۵ اور جب دیکہتا ہے تو منافقونکو تو اچہے لگتے ہین تجکو ڈیل اور صورت ظاہر اونکی اور جب کچہہ بات کہتے ہین تو تو سنتا ہی اونکی باتین اور اونکی قسمین سچ جانتا ہی اور وہ دراصل ایسے ہین جیسے سوکہی لکڑیان دیوارسے لگی دہری ہوئی یعنے جیسے کاٹ کی پتلیان ہین جو نہ کچہہ سنین اور نہ بولین اور دیکہنے مین گمان لیجاتے ہین اور سمجہتے اپنے دلون مین جو آواز سنتے کہ اونپر پرے یعنے ایسے ڈرتے ہین جو آواز کیسکی سنتے ہین یہی سمجہتے ہین کہ ہمارا نفاق ظاہر ہوا یہی منافق دشمن ہین اونسے بدمست رہ پرہیز کر اونسے ہلاک کرے خدا تعالے اونکو کیسے پہیرے جاتے ہین سیدہی راہ سے اسلام کی ۵ **عامہ تفسیر** جب تو دیکہے یہہ خطاب ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یا مخاطب کو آیا ہے کہ ابن ابی منافق اور اکثر منافق جسیم اور خوش شکل اور فصیح البیان تہے جب پیغمبر خدا کی مجلس مین آنکر اظہار اپنے ایمانکا کرتے حضرت اور مسلمان جو حاضر ہوتے خوش ہوتے اونکو دیکہکر کہ اونکی باتین سنتے اور اور پسند کرتے حق تعالی نے یہہ آیۃ اوتار کر اونکے احوال کی خبر دی اور چونکہ وہ خالی تہے ایمان اور خیر سے مشابہت دی گئی اون لکڑیون کی ساتہہ کہ جو لگا دی جاتی ہین دیوارسے اسلیے کہ جب لکڑی لائق نفع کے ہوتے ہی لگائی جاتی ہے چہت یا دیوار وغیرہا کام کی جگہہ مین اور جو لائق نفع کے نہین ہوتی دیوارسے لگا کر کہڑی کر دیتے ہین پس مشابہت دیے گئے منافق ساتہہ لکڑی مذکور کے بیچ عدم انتفاع کے یا اسلیے مشابہت دی گئی کہ وہ پتلے ہین یا ارواح اور جسم مین بلا عقل پس ڈراون سے اور نہ مغرور ہو اونکی ظاہر پر اور قاتلہم اللہ بددعا ہے منافقونپر یا تعلیم ہے مؤمنون کے لیے کہ یون بددعا کرین اونپر کہان ہے

پھیر جاتے ہیں یعنے کیونکر پھیرے جاتے ہیں حق سے یہ تعجب ہے اونکی جہل اور گمراہی سے ۵ **مل** ۵ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور جب کہا جاوے منافقوں کو آؤ تا طلب بخشش کی کرے تمہاری پیغمبر خدا پھیرتے ہیں سر اپنے کو اور دیکھے تو اونکو منہ پھیرتے ہیں بکبر کرتے ہوے ۵ **فتے** ۵ اور جب کہیے اونکو آؤ معافی کرواوے تمکو رسول اللہ کا مٹکائے ہیں اپنے سر اور تو دیکھے رکتے ہیں اور غرور کرتے ہیں ۵ **مو** ۵ اور جب کہتے ہیں منافقوں کو کہ آؤ عاجزی کرو تو بخشواوے تمکو خدا تعالے سے پیغمبر خدا تعالے کا تب منافق سر اپنا پھیرتے ہیں اور تو دیکھتا ہے اونکو جو کیسے اڑ رہے ہیں اور نہیں آتے کہ گناہ بخشوا نیکو رسول اللہ کے پاس اور وہ عزور کرنیوالے ہیں ۵ **عہ تفسیر** جب منافقوں نے آیہ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ الخ سنی تو ابن ابی کو کہا کہ تیرے حق میں یہہ آیہ اوتری ہے جناب پیغمبر خدا کے پاس جا تا تیرے لیے بخشش مانگیں ابن ابی نے گردن پھیری اور کہا کیا چاہتے ہو محمد کو سجدہ کروں میں آیہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ الخ نازل ہوئی ۵ **بحر** ۵ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ یکساں ہے بیچ حق اس جماعت کے کہ بخشش طلب کرتو اونکے لیے یا بخشش نہ طلب کرتو اونکے لیے نہیں بخشیگا خدا اونکو تحقیق خدا راہ نہیں دکھاتا ہے گروہ فاسقوں کو ۵ **فتے** ۵ برابر ہے اوپر معافی چاہے تو اونکو یا نہ معافی چاہے ہرگز نہ معاف کریگا اونکو اللہ مقرر اللہ راہ نہیں دیتا ہے حکم اونکو ۵ **مو** ۵ برابر ہے اوپر کہ بخشواوے یا نہ بخشواوے اونکو ہرگز نہیں بخشیدیگا اونکو خدا تعالے بیشک خدا تعالے نہیں راہ دکھاتا نیکی کی حکم ماننے والونکو ۵ **عہ تفسیر** ہرگز نہیں بخشیدیگا اونکو یعنے جب تک کہ وہ نفاق پر ہیں اور معنی یہہ ہیں کہ برابر ہے اوپر بخشش مانگنی اور نہ مانگنی اسکی کہ وہ التفات نہیں کرتے اوسکی طرف اور نہ اعتبار کرتے اوسکا بسبب کفر اپنے کے یا اسلیے کہ اللہ نہیں بخشیگا اونکو ۵ **مد** ۵ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ یہی ہیں وہ کہ کہتے ہیں اپنے یاروں کو خرچ نہ کرو اوس جماعت پر کہ نزدیک رسول خدا کے ہیں یعنے فقراء مہاجرین پر تا پراگندہ ہوں اور خدا کے لیے ہیں خزانے آسمان و زمین کے ولیکن منافق نہیں جانتے ۵ **فتے** ۵ وہی ہیں جو کہتے ہیں مت خرچ کرو اوسپر جو پاس رہتے ہیں رسول کے جب تک کہ چھوڑ جاویں اور اللہ کے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے ولیکن منافق نہیں سمجھتے ۵ **مو** ۵ یہہ منافق وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں آپسمیں اپنے دوستوں کو کچھہ خرچ مذو اونکو جو پیغمبر خدا کے پاس ہیں جب تک کہ اون پاس سے جدا ہوں اور اللہ کے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے جو اوسیکا مال اور حکم ہے سب زمین آسمان کے خزانوں پر اسبات کو منافق نہیں سمجھتے ۵ **عہ تفسیر** اللہ کے ہیں خزانے الخ یعنے اوسیکے ہیں رزق اور قسمتیں پس وہ رزق دینے والا اونکا ہے زمین و آسمان سے اگرچہ مدینہ میں ہیں اونکو ولیکن منافق یعنے عبد اللہ اور جماعت اوسکی جاہل ہیں نہیں سمجھتے اوسکو پس وہی بکتے ہیں بسبب فریب شیطان کے ۵ **مد** ۵ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۝ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ کہتے ہیں منافق اگر پھر پہنچیں ہم مدینہ میں البتہ نکالدیگا بڑا بزرگ بڑے خوار کو مدینے سے یعنے تو نکر اہل نفاق کے فقراء مسلمانوں کو اور خدا کے لیے ہے

۱ قولہ تعالوا الخ بالتخفیف ماض من الاستغفار

۲ قولہ تعالوا الخ بالتشدید امر من التعال

قولہ فتلوی رؤسھم علی وزن فرح

قولہ لووا رؤسھم علی وزن ضربوا

قولہ یصدون بضم الصاد وکسرھا

قولہ مستکبرون علی وزن فرحون

قولہ سواء علیھم الخ ھذا الاستفھام للتسویۃ

قولہ لن یغفر اللہ لھم ھذا خبر فی معنی الدعاء

قولہ لا یھدی القوم الفاسقین ھذا خبر فی معنی النفی

قولہ لا تنفقوا الخ ھذا نھی فی معنی الامر

قولہ حتی ینفضوا ای یتفرقوا

قولہ ولکن المنافقین لا یفقھون ھذا خبر فی معنی النفی

قولہ لیخرجن الاعز منھا الاذل ھذا خبر فی معنی الامر

بزرگی اور اوسکے پیغمبر اور مسلمانونکے لیے ولیکن منافق نہین جانتے ۞ **فتح** ۞ کہتے ہین ہم البتہ اگر ہم پہر گئے مدینہ کو تو نکالدیگا جسکا زور ہے بمقدار لوگونکو اور زور اللہ کا ہے اور اوسکے رسول کا اور ایمان والونکا ولیکن منافق نہین سمجھتے ۞ **موضح** ۞ کہتے ہین منافق کہ اگر اس سفر سے مدینہ کو پہرین ہم تو مقرر نکالدے زور آور عزت والا مدینہ سے خراب حالکو اور یہہ نہین جانتا کہ اور واسطے خدا تعالی کے ہی سب زور اور غلبہ اور عزت اور اوسکے پیغمبر کو ہے اور مؤمن زور آور اور صاحب عزت ہین اے پر منافق نہین جانتے اس باتکو ۞ **عاطف تفسیر** وللہ العزۃ الخ یعنے غلبہ اور قوۃ اللہ کے لیے ہے اور اوسکے لیے کہ جسکو عزت دی اللہ اور تائید کرے اوسکی کہ وہ رسول اللہ کا ہے اور مؤمن وہی مخصوص ہین ساتھہ اسکے جیسکہ ذلت اور خواری شیطان کے لیے ہے اور اوسکے تابعین کے لیے کہ وہ کافرین اور منافق اور کسی صالحہ سے منقول ہے کہ وہ خراب حال تھی یعنے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے اور پھر کسی نے طعن کیا اوسنے کہا کہ کیا نہین ہو نہین اسلام پر اور وہ ایسی عزت ہو کہ نہین ذلت ہے ساتھہ اوسکے اور ایسی تونگری ہے کہ نہین فقر ہے ساتھہ اوسکے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ہے کہ کسی نے اونکو کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ تم مین حقارت ہے اونہون نے کہا کہ نہ ولیکن عزت ہے اور پڑہی یہی آیۃ ولله العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین الخ اور تفسیر معالم وغیرہ مین ہے کہ ابن ابی اور اور منافقون نے کہا کہ اگر ہم غزوۂ بنی مصطلق سے پہرین گے تو فقرا مہاجرونکو مدینہ سے نکالدین گے اور یہہ بھی کہا ہے مفسرون نے کہ مراد اوس ملعون کی اعزسے ذات اپنی تھی اور ازل سے ذات مقدس آنحضرت کی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ بنی مصطلق سے مراجعت کرکر نزدیک مدینہ کے پہنچے تو عبد اللہ بیٹا ابن ابی کا کہ مؤمن مخلص تھا سر راہ مدینہ پر کہڑا ہوا جب اونٹ اوسکے باپکا آیا اونٹ کو ٹہہرا کر اپنے باپ سے فرمایا کہ تجھے شہر مین نہین جانے دونگا جب تک کہ پیغمبر خدا اجازت نہ دین تو جانے تو کہ خوار اور ذلیل سب سے زیادہ تو ہی اور صاحب عزت سب سے زیادہ محمد ہین یہہ جب سواری حضرت کی آئی اور یہہ احوال معلوم کیا تب حضرت نے فرمایا کہ شہر مین آنے دے تب بیٹے نے باپکو چہوڑا ۞ **مدرج** ۞ **تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ اصل عزت موقوف ایمان پر ہے اگرچہ عوام کی نظر مین مؤمن ذلیل معلوم ہو لیکن چونکہ فائدہ دینی اسمین حاصل ہوتا ہے کہ عوام کی نظر مین بہی عزت ہو حضرت یہہ عا کرتے تہے اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي صَبُورًا وَاجْعَلْنِي شَكُورًا وَاجْعَلْنِي فِي عَيْنِي صَغِيرًا وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيرًا ۞ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ اے مسلمانون مشغول نہ کرے تمکو مال تمہارے اور فرزند تمہارے خدا کی یاد کرنے سے اور جو کوئی کرے یہہ کام پس وہ جماعت ہین زیان کار ہے ۞ **فتح** ۞ ایمان والون نہ غافل کرین تمکو تمہاری مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہہ کام کرے تو وہی لوگ ہین ٹوٹے مین آئے ۞ **موضح** ۞ اے وہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو چاہیئے کہ نہ بہلاوے اور نہ غافل کرے تمکو مال تمہارا اور نہ اولاد تمہاری خدا تعالے کی یاد سے اور جو کوئی ایسا کام کریگا جو یاد خدا تعالے کی ہو پہلے تو یہہ وہی لوگ نقصان مین ہونگے ۞ **عاطف تفسیر** مال کا غافل کرنا یہہ ہے کہ اوسکی سعی اور تدبیر مین لگا رہے نہین تجارت کر کر بڑہانے کی فکر مین ہے کہین بیچ لینے مین جانور ونکی وغیر ذلک اور اولاد کا غافل کرنا

یہ کہ اونکی شادیون اور محبت مین اونکو لیے کمانیکی فکر مین لگا رہا اور مراد خدا کی یاد سے پانچون نمازین ہین یا قرآن اور جو کوئی کرے یہ کام یعنے دنیا کے دھندے مین لگا رہے اور دین سے غافل ہو وہی لوگ ٹوٹے مین ہین اپنی سوداگری مین کہ بیچا اونہون نے باقی کو یعنے آخرت کو بدلے فانی کے کہ دنیا ہے ۵ **تفسیر** جاننا چاہیے کہ بعد ایمان کے رکن اعظم نماز ہے جسکے ترک پر کیسی کیسی وعیدین آئی ہین قرآن و حدیث مین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اور فرمایا کہ جنتی جو مجرمون سے پوچھینگے مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ یعنے کیسچیز نے داخل کیا تمکو دوزخ مین تو وہ جواب دین گے کہ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ یعنے نہین تھے ہم نماز پڑھنے والون مین سے اور نہین کھلاتے تھے ہم مسکین کو اور فرمایا فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ یعنے پس ویل ہے اون نمازیون کے لیے کہ اپنی نماز سے سہو اور غفلت کرتے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تارک نماز کو کافر فرمایا ہے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَامِدًا فَقَدْ كَفَرَ اور بہت حدیثون مین تارک نماز پر وعید آیا ہے اور بہت سے صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم تارک نماز کو کافر جانتے تھے اور قرآن کے پڑھنے اور عمل کرنیسے غفلت کرنا یہی بڑا ٹوٹا ہے مسلمانکو ان سبکا اہتمام کرنا ضرور ہے قرآن کے پڑھنے اور عمل کرنے کا بیان حدیثون سے بہت اوپر مذکور ہوچکا ہے اسلیے یہان نہین

ذکر کیا وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور خرچ کرو تم اوسچیز سے کہ عطا کی ہے تمنے تمکو پہلے اس سے کہ آوے کسیکو تم مین سے موت پس کہے اے پروردگار میرے کاش موقوف چھوڑتا تو مجکو ایک مدت تھوڑی تک تاکہ صدقہ دیتا مین اور ہوتا مین صالحون سے ۵ **فتح** ۵ اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا اس سے پہلے کہ پہنچے کسیکو تم مین موت تب کہے اے رب کیون نہ ڈھیل دی مجکو ایک تھوڑی مدت کہ مین خیرات کرتا اور ہوتا مین نیک لوگون مین ۵ **موضح** ۵ **تفسیر** خرچ کرو مراد اس سے صدقے واجب ہین مانند زکوٰۃ وغیرہ کے پہلے اس سے کہ آوے کسیکو تم مین سے موت یعنے دیکھے علامتین موت کی اور معاینہ کرے اوسچیز کو کہ ناامید ہو اوسمین مہلت دینے سے اور دشوار ہو اوسپر خرچ کرنا اور ہوتا مین صالحون سے یعنے مؤمنون سے اور آیۂ مؤمنون کے حق مین ہے اور بعضون نے کہا منافقون کے حق مین ۵ **مدنی** ۵ ہوتا مین صالحون سے یعنے حج کرتا مین کہا ابن عباس نے کہ نہین تقصیر کرتا کوئی زکوٰۃ کے دینے مین اور حج کے ادا کرنیمین مگر کہ چاہتا ہے پھر نا دنیا مین وقت مرنیکے انتہی

اور یہ سبب دیکھنے احوال آخرت کے ہوگا ۵ **جلالین بحر** ۵ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور ہرگز مہلت نہین دیتا خدا کسیکو جب آوے اجل اوسکی اور خدا خبر رکھنے والا ہے اوسچیز کی کہ کرتے ہو تم ۵ **فتح** ۵ اور ہرگز ڈھیل نہ دیگا اللہ کسیکو جب پہنچا وعدہ اوسکا اور اللہ کو خبر ہے اوسکی جو کرتے ہو ۵ **موضح** ۵ اور ہرگز ڈھیل نہ دیگا خدا تعالے کسیکو جو وقت کہ آویگا وقت موت اوسکی کا اور خدا تعالے جانتا ہے اون چیزونکو اور اون کاموںکو جو تم کرتے ہو پہلے یا پیچھے ۵ **تفسیر** یعنے جب جانا تمنے کہ تاخیر موت کی اپنے وقت سے ممکن نہین بلاشبہ وہ آنیوالی ہے اور اللہ تمہارے عملونکو جانتا ہے اونکی جزا سزا دیگا خواہ واجب ترک کیا ہو وغیر ذلک تو نہ باقی رہا مگر جلدی کرنے ادا نوافل مین

مین اوسپر تدبر رہنا واسطے ملاقات خدا تعالے کے ٹ **مدہ تنبیہ** حاصل یہہ کہ جو کچھہ کرنا ہے اب کرلے
جب وقت موتکا آپہنچتا ہے پہر بچارے کچھہ نہین ہاتھہ آتا سوای حسرت وافسوس کے جنکو اللہ تعالے توفیق
خیر کی دیتا ہے وہ پہلے آنے وقت موت کیسے مستعد رہتے ہین کرنے بھلائیون کے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے علامت شرح صدر کی یہہ فرمائی ہے اَلتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ لِدَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ
لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ **نکتہ** ایک محقق کہتے ہین کہ اس سورہ مین اشارہ ہے اسپر کہ مدعیان کاذب اگرچہ چرب
زبانیان اور چاپلوسیان کہین محروم اور بعید خدا تعالے سے ہین اور اگر کوئی صادق اونکو حکم اخلاص اور
صدق کا کرتا ہے انکار کرتے ہین اور خرچ کرنے جان ومال کے سے بخل کرتے ہین اگر اس اخلاق سے باز آوے
دروازے غیب کے خزانون کے انکے دلونپر کہلین اور ساتھہ عزت خدا اور رسول اور نور معرفت کے معزز اور منور
ہون اے طالبان صادق بچا ہے کہ تمکو مال اور اولاد ذکر اور مراقبہ خدا سے باز کہین اور ٹوٹے مین ڈالین
مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا تا بقا باللہ کو پہنچو ٹ **بحر** ٹ **سورۃ التغابن مدینہ** اس سورہ کا نام سورہ
تغابن ہے اسلیے کہ اسمین ذکر روز تغابن کا ہے یعنے قیامت کا ہے اور یہہ سورہ مدنیہ ہے اور بعضون نے کہا
مکیہ ہے آیتین اسمین اٹھارہ ان مین اور رکوع دو اور کلمے دو سو سینتالیس ۲۴۷ اور حروف گیارہ سو بائیس ۱۱۲۲
اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ جمعہ کے اور سورہ منافقون کے بعد اسلیے لکھی گئی کہ سورہ منافقون کے
اخیر مین فرمایا لَا تُلْہِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَا اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اور اسمین فرمایا اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ اور بہت مضمون
مین مناسبت ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ساتھہ پاکی کے یاد کرتے ہین خدا کو جو کچھہ کہ آسمانون مین ہین اور جو
کچھہ زمین مین ہین اوسیکے لیے ہے بادشاہی اور اوسیکے لیے تعریف اور وہ سب چیزون پر قادر ہے ٹ **فتح** ٹ پاکی
بولتا ہے اللہ کے جو کچھہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور اوسیکا راجم اور اوسیکو تعریف ہے اور وہ ہر چیز
کر سکتا ہے ٹ **مو** ٹ ساتھہ تمام پاکیزگی کے اور ستھرائی کے یاد کرتا ہے خاص خدا تعالے کے تین سب جو کچھہ ہے
آسمانون مین اور زمین مین اوسکو یاد کرتا ہے لاشریک جانکر خاص اوسکو ہی سزاوار بادشاہی آسمان وزمین
کی اور اوسکو سزاوار سطرح کی تعریف اور وہی سب چیزون پر قدرت رکھنے والا ٹ **عہ** ٹ **تفسیر** لفظ کہ
جو اس آیۃ مین دونون جگہہ مقدم ہوئے فائدہ اختصاص ملک اور حمد کا ساتھہ اللہ عزوجل کے دیا اسلیے
کہ وہ پیدا کرنیوالا اور قائم کرنیوالا ہر چیز کا وہی ہے اور ایسہی تعریف بھی اوسیکے لیے سزاوار ہے اسلیے کہ اصول نعمتون
کی اور فروع اونکے اوسی سے حاصل ہوئے ہین اور ایسا اوسکا غیر کی بادشاہی پس مسلط کرنا اوسکی طرف سے ہے
اور تعریف اوسکے غیر کی ہی اسلیے ہوتی ہے کہ نعمت اللہ کی جاری ہوئی ہے اوسکے ہاتھہ سے ٹ **مدہ**
ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ وہی ہے وہ کہ پیدا کیا تمکو پس
بعضے تم مین سے کافر ہین اور بعضے تم مین سے مومن اور خدا ساتھہ اوسکے کہ کرتے ہو دیکھنے والا ہے ٹ **فتح** ٹ
وہی ہے جسنے تمکو بنایا پہر کوئی تم مین منکر ہین اور کوئی ایمان دار اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے ٹ **مو** ٹ وہی
ہے خدا تعالے جسنے پیدا کیا تمکو لے دنیا مین رہنے والون ہر تم مین سے بعضونکو کافر کیا اور بعضونکو تم مین

سورۃ التغابن

مؤمن مسلمان کیا اور خدا تعالے جو کچھہ کہ تم کرتے ہو سو ہی سب لوگون وہ دیکھتا ہی ہر ایک کو اوسکے کام کے موافق
بدلہ دیگا ۶ **عہ تفسیر** کافرین یعنے کہنے والے کفر کے اور بعضے مؤمن یعنے ماننے والے ایمان کے دلالت کرتا
ہی اس معنی پر قول اللہ تعالی کا واللہ بما تعملون بصیر یعنے وہ عالم اور بینا ہی تمہاری کفر و ایمان کا کہ جو وہ دونون
تمہارے عمل سے ہین اور معنی یہہ ہین کہ وہی ہے کہ جسنے تفضل کیا تمپر ساتھہ اصل نعمتون کے کہ وہ پیدا کرنا اور
موجود کرنا ہے عدم سے اور تمہارا واجب یہہ کہ ہوتے تم سب شکر گذار اس کیا حال ہوا تمہارا کہ متفرق ہوے
تم جماعت جماعت پس بعضے تم مین کفر کرنیوالے ہوئے اور بعضے تم مین ایمان لانیوالے اور پہلے بیان فرمایا کفر
کو اسلیے کہ وہ غالب ہے اونپر اور اکثر ہے اونمین اور اسمین رد ہی اونکے قول کا کہ جو کہتے ہین کہ ایک منزل ہے
درمیان دو منزلون کے یعنے کفر و ایمان مین ایک درجہ اور ہی کہ نہ اوسکو کفر کہتے ہین اور نہ ایمان یہہ عقیدہ معتزلہ
کا ہے اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ وہ ایسا ہی جسنے پیدا کیا تمکو پس بعضے تم مین سے کافر یعنے منکر پیدا کرنے
کے ہین اور وہ دہریہ ہین اور بعضے تم مین سے ایمان رکھنے والے ہین اوپر ۶ **مدا** ۶ تفسیر معالم مین لکھا
ہے کہ حاصل کلام اسمین یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا کافر کو اور اوسکے کفر کو در حالیکہ فعل و کسب اوسکا ہے
اور پیدا کیا مؤمن کو اور اوسکے ایمان کو در حالیکہ فعل اور کسب اوسکا ہی پس واسطے ہر ایک کے دونون فریقون
مین سے کسب اور اختیار ہے اور کسب و اختیار اوسکا ساتھہ تقدیر خدا اور مشیت اوسکے ہی پس مؤمن بعد پیدا کرنے
اللہ کے اوسکو اختیار کرتا ہے ایمانکو اسلیے کہ اللہ تعالے نے ارادہ کیا یہہ اوس سے اور مقدر کیا اوسکو اوسپر اور جانا
اوسکو اوس سے اور کافر بعد پیدا کرنے اللہ تعالے کے اوسکو اختیار کرتا ہے کفرکو اسلیے کہ اللہ تعالے نے مقدر کیا
یہہ اور جانا اوس کو اوس سے اور یہہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا ہے جو چلا یہہ راہ پہنچا حق کو اور سالم رہا جبر
و قدر سے ۶ **بحر** ۶ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ
پیدا کیے آسمان و زمین تدبیر درست سے اور صورۃ بنائی تمہاری پس نیک بنائین صورتین تمہاری اور اوسکی
طرف ہے بازگشت ۶ **فتح** ۶ بنائے آسمان و زمین بھی تدبیر سے اور صورۃ کھینچی تمہاری پھر اچھی بنائی تمہاری
صورت اور اوسکی طرف پھر جانا ہے ۶ **مو** ۶ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو درست حکمت بڑی سے اور
تصویرین بنائی تمہاری پھر بہت خوب اور اچھی بنائین صورتین تمہاری پھر آخر کو تمہین اوسکی طرف پھرنا
ہے ۶ **عہ تفسیر** وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ یعنے زمین کو نہین پیدا کیا حکمت کاملہ سے اور وہ یہہ ہے کہ کیا اوسکو جگہہ
ٹھیرنے مکلفین کی تا تحلم و عمل حاصل کرین پس جزا دے اونکو اور صورۃ بنائی الخ یعنے کیا تمکو بہت اچھا سب
حیوانون مین اور رونق دار بدلیل اسکے کہ انسان نہین تمنا کرتا ہے یہہ کہ ہو صورۃ اوسکے خلاف تمام اون
صورتون کے کہ دیکھتا ہے اونمجد خوبصورتی اوسکیلیے یہہ ہے کہ وہ پیدا کیا گیا راست قدنہ ٹیڑھا اور کہا حکماء
نے کہ دو چیزین ہین کہ نہین ہے انتہا راونکی یعنے بھلائی مین جمال اور بیان اور اوسکی طرف ہی بازگشت پس
ملکیان کو وجب خوبصورتیون اپنے کے تا جزا نیک پاوے ۶ **مدا** ۶ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ
وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ جانتا ہی اللہ جو کچھہ کہ آسمانون مین
ہے اور زمین مین اور جانتا ہے جو کچھہ کہ پوشیدہ رکھتے ہو تم اور جو کچھہ کہ ظاہر کرتے ہو اور اللہ جاننے والا ہے

۷ سب چیزون کی خلقت سے ان کی غایت اچھی بنی ہے اور

سینے کی پوشیدہ باتونکو ۞ فتح ۞ جانتا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو اور جو کہو لیتے ہو اور اللہ کو معلوم ہے جیونکی بات ۞ موضح ۞ جانتا ہے خدا تعالے سب وہ چیز کہ آسمانون مین ہے اور زمین مین ہے کچھ اوس سے چھپا نہین اور وہ جانتا ہے وہ کام جو تم چھپے کرتے ہو اور وہ کہ آشکارا کرتے ہو سب اوسے معلوم ہین بلکہ وہ خدا تعالے جاننے والا ہے اون باتونکا اور خیالونکا جو سینون مین اور دلونمین ہے سبکے اوس سے کچھ چھپا نہین ۞ عـه ۞ تفسیر اول تو آگاہ کیا اللہ تعالے نے اسپر کہ جانتا ہون جو کچھ کہ آسمانون اور زمین مین ہے پھر آگاہ کیا جانتا ہون جو کچھ کہ پوشیدہ اور ظاہر کرتے ہین بندے پھر آگاہ کیا کہ جانتا ہون دلکی باتین حاصل یہہ کہ کوئی چیز کلیات و جزئیات سے اوس سے پوشیدہ نہین ہے پس حق اوسکا یہہ ہے کہ ڈرے اوس سے اور جرات نکرے کسی چیز پر کہ مخالف اوسکی رضا کی ہو ۞ ملـه ۞ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کیا نہین آئی تمکو خبر اونکی کہ کافر تھے پہلے اوسسے پس چکھا وبال کار اپنا اور اونکے لیے ہے عذاب درد دینے والا ۞ فتح ۞ کیا پہنچا نہین تمکو احوال اون لوگونکا جو منکر ہو چکے ہین پہلے پھر چکھی سزا اپنے کام کی اور اونکو وہ کہ کی مار ہے ۞ موضح ۞ کیا نہین آئی تم پاس خبر اون لوگون کی جو کافر ہوے اگلی نبیون کی امت پہلے سے جیسے اولاد قابیل کی اور قوم عاد اور قوم ثمود اور قوم نوح نبی کی جو اونہون نے اپنے وقت کے پیغمبرون کا کہا نمانا تو پھر اونہون نے چکھا عذاب اپنے کامونکا دنیا مین اور واسطے اونکے ہے بڑا عذاب دکھ دینے والا اوس جہان مین ۞ عـه ۞ تفسیر یہہ خطاب ہے کفار مکہ کو کہ تمنے خبر نہین اگلی امتون کی نہین سنی ہین کہ بسبب اپنے کفر کے کرتوتون اور آخرت کے عذابونکے ہوے ہین پس عبرت کیون نہین پکڑتے ۞ بحرہ ۞ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ یہہ عذاب بسبب اسکے ہے کہ آتے تھے اونکے پیغامبر اونکے ساتھ معجزون کے پس کہا آیا آدمی راہ کہا دین ہمکو پس کافر ہوے اور موہنہ پھیرے اور بے پروا ہی خدا اور خدا اونکے تئین بے تعریف کیا گیا ۞ فتح ۞ یہہ اسپر کہ لاتے تھے اون پاس رسول اونکے نشانیان پھر کہتے کیا آدمی ہمکو راہ سوجھا دینگے پھر منکر ہوے اور موہنہ موڑا اور اللہ نے بے پروائی کی اور اللہ بے پروا ہے سب خوبیون سراہا ۞ موضح ۞ یہہ عذاب اونکے تئین اوس سبب سے ہے کہ تھے وہ لوگ ایسے کہ آئے اون پاس پیغمبر بھیجے ہوئے خدا تعالے کے ساتھ معجزون روشن کے تب اون لوگون نے کہا غرور سے اسے کیا یہہ آدمی ہمین جیسے راہ خدا تعالی کی بتاوین گے ہمکو جو خدا تعالے نے اونکو وحی بھیجی پھر کافر ہوے رسولونسے اور موہنہ پھیرا اونسے جو اونکی بات خاطر مین نہ لائے سو خدا تعالے فرماتا ہے کہ بے پروائی کرنا ہے خدا تعالے اونکی ایمان سے یعنے اگر وہ ایمان نہ لائے تو اپنا نقصان کیا خدا تعالے کو کیا پرواہ ہے اور خدا تعالے بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا بے نہایت تعریف کرنیوالونکی تعریف سے ۞ عـه ۞ زَعَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝ دعوی کیا کافرون نے کہ اوٹھائے نجاوینگے کہہ ہان قسم پروردگار میری کلبتہ اوٹھاے جاوگے پھر خبر دیجاوگی تمکو اوسچیز کی کہ کرتے تھے اور یہہ خدا پر آسان ہے ۞ فتح ۞ دعوی کرتے ہین منکر کہ ہرگز اوٹھ

---

۱ ذکر علم الہی کے بعد بعبودیت دل بازگشت بسوی خدا کا ذکر ۲ بعد ذکر علم الہی کے بعد ذکر قدرت کاملہ کا ۳ بعد ذکر علم الہی کے بعد ذکر قدرت کاملہ کا ۴ بعد ذکر علم الہی کے بعد ذکر قدرت کاملہ کا ۵ بعد ذکر علم الہی کے بعد ذکر قدرت کاملہ کا ۶ بعد ذکر علم الہی کے بعد ذکر قدرت کاملہ کا ۷ بعد ذکر علم الہی کے بعد ذکر قدرت کاملہ کا ۸ بعد ذکر علم الہی کے بعد ذکر قدرت کاملہ کا ۹ بعد ذکر علم الہی کے بعد ذکر قدرت کاملہ کا ۱۰ بعد ذکر علم الہی کے بعد ذکر قدرت کاملہ کا ۱۱ بعد ذکر علم الہی کے بعد ذکر قدرت کاملہ کا ۱۲ بعد ذکر علم الہی کے بعد ذکر قدرت کاملہ کا

...اوٹھانا نہین تو کہدیجیو ہان قسم ہے میرے رب کی بیشک تمکو اوٹھانا ہے پھر تمکو جتانا ہے جو تمنے کیا اور یہہ اللہ پر آسان ہے ف۵ **مو** ف۶ سمجھتے تھے وہ لوگ جو کافر ہوے اپنے دلونمین کہ ہرگز نہ اوٹھینگے کہدے ہان قسم ہے میرے رب کی تمکو ضرور اوٹھاوینگے پھر تمکو جتا دینگے جو تمنے کیے تھے

منکرین اوسمین اور بری جگہہ پہنچے ۵ مو ۵ اور وہ لوگ جنہوں نے نہ مانا حکم خدا تعالے کا اور جھٹلایا ہماری قرآن کی آیتوں کو وہی لوگ رہنے والے دوزخ کے ہمیں ہمیشہ رہینگے وہ دوزخیں اور بہت بری جگہہ ہے دوزخ جانے کو ۵ عہ ۵ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ نہیں پہنچتی ہے کوئی مصیبت مگر خدا کے حکم سے اور جو کوئی رجوع کرے خدا کیطرف راہ دکھاوے اوسکے دلکو اور خدا ساتھہ ہر چیز کے دانا ہے ۵ فتح ۵ نہیں پڑے کوئی تکلیف میں بن حکم اللہ کے اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر راہ بتادے اوسکے دلکو اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے ۵ مو ۵ نہ پہنچے کسی شخص کو کسی طرحکی مصیبت مگر ساتھہ مرضی اور حکم خدا تعالے کے اور جو کوئی ایمان لاتا ہے خدا تعالے پر تو راہ پاتا ہے دل اوسکا جو سمجھتا ہے کہ یہہ مصیبت خدا تعالے کیطرف سے ہی اوسمین صبر کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اس مصیبت مین کچھہ کسیطرحکی بہلائی ہے اور خدا تعالے سب چیز سے واقف ہے صبر کرنیسے ہی اور بے صبرے کرنے سے بھی ہر ایک کو ویسہی بدلہ ہے ۵ عہ ۵ تفسیر کوئی مصیبت یعنے سختی اور بیماری اور موت گھر والونکی یا کوئی چیز کہ باعث ہو مرض و موت کی مگر خدا کے حکم سے یعنے اوسکے علم اور تقدیر اور مشیت سے گویا کہ اوسنے حکم کیا مصیبت کو کہ پہنچے اوسکو اور راہ دکھائی اوسکے دلکو یعنے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کہنے کے وقت مصیبت کے یا کہولے اوسکے دلکو واسطے زیادہ طاعت اور خیر کرنیکے یا راہ دکھاوے اوسکے دلکو اسبات کی کہ جانے اوسکو کہ جو کچھہ پہونچی اوسکو مصیبت نہین تھی کہ نہ پہنچے اوسے اور جو مصیبت کہ نہ پہنچی اوسکو نہین تھی کہ پہنچے اوسکو اور کہا مجاہد نے اگر مبتلا ہو بلا مین صبر کرے اور اگر کچھہ دیا جاوے شکر کرے اور اگر ظلم کیا جاوے بخش دیوے یعنے ان چیزونکی راہ بتاتا ہے اوسکے دل کو ۵ مد ۵ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور فرمانبرداری کرو خدا کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی پس اگر موڈہ پھیرو سو اسکے نہین کہ ہمارے پیغمبر پر پیغام پہنچانا ظاہر ہے ۵ فتح ۵ اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم موڈہ پھیرو تو ہمارے رسول کا کام یہی ہے پہنچا دینا کھولکر ۵ مو ۵ اور تابعداری کرو خدا تعالے کی حکم کی اور تابعداری کرو پیغمبر کی یہی بہتر ہے تکو پھر اگر پھر ہوگے حکم ماننے سے تو ہمقدر تمہارے پیغمبر پر حکم پہنچا دینا ہی ہے اگر تم مانوگے تو تمہارا بھلا ہے نہ مانوگے تو تمہارا ہی بگاڑ ہے پیغمبر کا کچھہ نہین سوا حکم پہنچانے کے ۵ عہ ۵ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ خدا کوئی معبود نہین ہے مگر وہ اور حدا پر چاہیے کہ توکل کرین مومن ۵ فتح ۵ اللہ اوس بن کسیکی بندگی نہین اور اللہ پر چاہئے کہ پھر وہ سارے ایمان والے ۵ مو ۵ خدا تعالے ہی ہے لائق بندگی کرنیکے جو نہین سوا اوسکے جسکی بندگی کیجے مگر وہی خدا تعالے ہے جو اوسکی بندگی کیجے اور اوپر خدا تعالے ہی کے چاہئے کہ پھر وہ سارے مسلمان درست اعتقاد اور سارے کام اپنے اوسکو سونپ دین ۵ عہ ۵ تفسیر اللہ تعالے نے رغبت دلائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو توکل کرنیکے اوپر تاکہ مدد کرے اونکی اوپر اوس شخص کے کہ جھٹلاوے اونکو اور موڑہ موڑا دیوے ۵ مد ۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اے مسلمانو تحقیق بعضی بیویان تمہاری اور اولاد تمہاری دشمن ہین پس حق تمہارے پر

رو تم اونسے یعنے اس سے کہ نامردی پر باعث ہمرن اور اگر درگذر کرو تم اور معاف کرو تم اور بخشو تم پس تحقیق خدا
بخشنے والا مہربان ہے ۵ فتح ۵ اے ایمان والو بعضی تمہاری جورو مین اور اولاد دشمن ہین تمہاری سو اون سے
بچتے رہو اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخشو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۵ مو ۵ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو بعضی
ورو مین تمہاری اور اولاد تمہاری دشمن ہین تمہارے واسطے دین کے پرہیز کرو اون سے اور پرہیز کرو اون سے اور اگر
رو نے اور زاری کرنے پر فریفتہ نہو اور وطن چھوڑنا خدا تعالے کی راہ مین بچھوڑ ۵ عہ ۵ تفسیر بعضی ہویان
ہمارے الخ یعنے بعضے بیویون مین سے وہ بیویان ہین کہ دشمنی رکھتی ہین اپنے خاوندون سے اور لڑتی جھگڑتی ہین اور
جنسی اولاد مین سے وہ اولاد ہین کہ دشمنی رکھتی ہین اپنے باپون سے اور نافرمانی کرتی ہین اونکی پس ڈرو تم
اونسے اور اونکے فریب پر فریفتہ نہو اور بسبب اطاعت اور موافقت اونکیکے ہجرت اور اعمال شرعیہ سے باز نہ رہو عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک جماعت سے مسلمانون مین سے بعد ہجرت کرنے پیغمبر خدا کے ارادہ ہجرت کا
مدینہ کیطرف کیا بیویان اور اولاد انکی مانع آئین اور کہا ہمنے اوپر اسلام لانے تمہارے کے صبر کیا لیکن تمہارے
فراق پر صبر کر نہین سکتے اون مسلمانون نے بھی بسبب شفقت اونکیکے ہجرت ترک کی یہہ آیتہ نازل ہوئی
اور بعد مطلع ہونیکے اس آیت پر ہجرت کی اور مدینہ مین آکر اور یارو دکو دیکھا کہ علم اور فضل کو پہنچی ہین اونہون نے
ارادہ کیا کہ اپنی بیویون اور اولاد سے شفقت قطع کرین اور سزا دین اونکو تو قول خدا تعالی وان تعفوا الخ سنکے
باز رہے انقطاع سے ۵ مد ۵ ہ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝
سوا اسکے نہین کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری امتحان ہین اور خدا نزدیک اوسکے ہے مزدوری بڑی ۵ فتح ۵
تمہارے مال اور اولاد یہی ہین جانچنے کو اور اللہ جو ہے اوسکے پاس ہے نیگ بڑا ۵ مو ۵ مقرر مال تمہارا اور فرزند
تمہارے آزمایش ہین تو معلوم کرین جو کون تم مین سے حق ادا کرتا ہے اور کون محبت مال و اولاد کی زیادہ
رکھتا ہے محبت الٰہی سے اور کون خدا تعالی کی محبت مین صرف کرتا ہے اور خدا تعالی ہے جو اوسکے پاس ہے
سب چیز کی مزدوری اور بدلے سب کامون کے جسپر محبت خدا تعالی کی اور اوسکی زیادہ ہوگی اوسے ویسا
ہی بدلہ ملیگا ۵ عہ ۵ تفسیر فتنہ بلا اور محنت ہی اسلیے کہ وہ ڈالتے ہین گناہ اور عذاب مین اور نہین ہے
کوئی بلا بہت بڑی گناہ اور عذاب سے مزدوری بڑی یعنے ہیچ آخرت کے اور یہہ بہت بڑی چیز ہے منفعت
تمہاری سے ساتھہ مال اور اولاد کے ۵ مد ۵ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا
لِّاَنْفُسِكُمْ ط وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
پس ڈرو تم خدا سے اوسقدر کہ ڈر سکو اور بات
سنو اور فرمان بردار ہی کرو اور خرچ کرو بہتر ہوویگا واسطے جانون تمہاری کے اور جو کوئی بچایا گیا بخل نفس
اپنے سے پس وہ جماعت وہی ہین چھٹکارہ پانیوالے ۵ فتح ۵ سو ڈرو والد سے جہانتک سکو اور سنو اور مانو
اور خرچ کرو اپنے بہلے کو اور جسکو بچا دیا اپنی جیکے لالچ سے وہ لوگ وہی مراد کو پہنچے ۵ مو ۵ اور ڈرو خدا تعالے
سے جسقدر ڈر سکو اور سنو حکم خدا تعالے کا اور تابعداری کرو اوسکی حکم کی اور خرچ کرو مال اچھی سے اچھا خدا
کی راہ مین واسطے اپنی ذاتون کے بہتر فائدہ اور نفع اوس مال خرچ کرنیکا تمہین ہوگا اور جو کوئی بخیلی نفس
اپنی کیسے یعنے خدا تعالے کی راہ مین تنگی اور بخیلی نکرے اپنے نفس پر غالب آوے پس وہی لوگ ہین چھٹکارہ

پائی ہوئے دنیا کی پہنا دن سے اور اوس جہان کے عذابون کر ڈرعہ تفسیر اور بات سنو یعنے جو کہ نصیحت کیی جاتی تمکو اوسکو سنو اور فرمانبرداری کرو پھر اوسپر کہ حکم کیا جاتی تمکو اور منع کیا جاتی تمکو اوس سے اور خرچ کر دینے اوس جو ہم نے تمکو دیا ہے یعنی خرچ کرنا اوسمیں جو کوئی کی بچایا گیا بخل نفس اپنے سے یعنے زکوۃ اور صدقات واجبہ ادا کیے ڈ ملہ واسمعوا واطیعوا وانفقوا خیرا لانفسکم یعنے سنو اور حکم بجا لاؤ اور خرچ کرو بہتر کو واسطے نفسون اپنے کے یعنی کلام الہی سنکر اوسکی کرو اور تقوی اختیار کرو جسقدر کر سکو اور بہتر ین مال اپنے راہ خدا مین خرچ کرو تا ثواب اوسکا تمکو ملے اور کہا ہے علماء نے کہ یہہ آیت نسخ کرنیوالی حکم آیت واتقوا اللہ حق تقاتہ کی ہے ڈ تنبیہ ڈ ڈرنا خدا تعالی سے مختلف ہوتا ہی بعضے بہت ڈرتے ہین اور بعضے تہوڑا کاملین کے ڈرنیکی ایک حکایت سنو عبد الرحمن بن مہذب کہ بڑے اولیاء اللہ سے مین نقل کرتے ہین کہ ایکدن گذرا مین ایک بازار مین کہ جہان غلام بکتے تہے پس پایا مین دلال کو کہ پکارتا ہے ایک غلام پر کہتا ہے کہ بیچتا ہون مین اوسکو بایوجود عیب دار ہونے اوسکے پس کہا مینے دلال سے کیا عیب ہے اس غلام مین پس کہا دلال نے کہ اسکو بیماری جنون کی ہے پھر کہا مینے غلام سے کیونکر ہوتا ہے تجکو یہہ جنون ہر سال مین ہوتا ہے یا ہر مہینہ مین یا ہر ہفتہ مین یا ہر روز پس کہا اوسنے کہ اے صاحب میری جسوقت کہ غالب ہوتی ہے مجھپر بیماری محبت الہی کی دلپر سرایت کرتی ہے اعضا مین اور جب غالب ہوتی ہے ہاتہہ پانون پر پہیل جاتی ہے چادر محبت کی تمام بدن پر جانی رہتی ہے عقل بسبب یاد کرنے حبیب کے پس پیدا ہوتا ہے دلپر اشتیاق اور بدن پر سکون یعنی بدن بے حس و حرکت ہو جاتا ہے پس اعتقاد کرتے ہین جاہل اوسکو جنون کہا عبد الرحمن نے پس جانا مینے کہ یہہ غلام اولیاء اللہ سے ہے پس کہا مینے دلال سے کہ کیا مول ہے اس غلام کا پس کہا دلال نے کہ دو سو درہم پس کہا مینے کہ تین سو درہم اور تجکو دونگا پھر تول دا مینے اوسکو مول اور لیا مینے غلام اور لایا مین اوسکو طرف گہر کے پھر حکم کیا مینے اوسکو گہر مین جانیکا پس انکار کیا اوسنے اور کہا ای مالک میرے کیا تمہارے اہل و عیال بہی ہین پس کہا مینے ہان پس کہا غلام نے کہ کون دیکہہ سکتا ہے غیر محرم کو پس کہا مینے اوسکو مباح کر دیا مینے تیرے لیے یہہ پس کہا اوسنے معاذ اللہ یعنی کیونکر ہو سکتا ہے کہ شرع کی حرام چیز مباح ہو لیکن جو کام آپکے ہین مین سرانجام کرونگا اوس حال مین کہ دروازہ پر بیٹہا رہون کہا عبد الرحمن نے پس سکوت کیا مینے اوس سے اور چہوڑ دیا اوسکو اوسکے اختیار پر پھر آیا مین واسطے اوسکی کہانا صبح کا پس کہا اوسنے کہ مین روزہ دار ہون پس ٹہیرا رہا وہ نزدیک میرے گہر کی دلمیز مین پس نکلا مین طرف اوسکی آدہی رات کو پس پایا مینے اوسکو کہڑا نماز پڑہتا ہوا اور بکا جا اوسنے کہا میرا الہی جب فارغ ہوا وہ نماز اپنی سے سجدہ کیا اور رو رو نا ہبت پس سنا مینے اوسکو کہ کہتا ہے اپنی مناجات مین الہی کہ خلقت الملوک بوابا وبابک مغلوق للسائلین الہی غارت النجوم ونامت العیون وانت حی القیوم الذی لا تاخذک سنۃ ولا نوم الہی فرشت الفرش وجعلا کل حبیب یخلو بحبیبہ وانت حبیب المحبین الہی اخلو بک فتحبین الہی ان ترد عنی عن بابک فالی باب من ارجو الہی ان فطعتنی عن جنابک فالی جناب من الجی الہی ان عذبتنی فانی مستحق للعذاب والنقم وان عفوت عنی فانت اہل العفو والکرم وہیرا وہا صاحب

حکایت عجیبہ

اور اوہناکے دونون ہاتھہ لپٹے اور کہا یا سیدی یا اخلص العکر فون وفضلک یا الصادق ون وبرحمتک یا ارحم
الراحمین یا بحق اسمک العظیم وبحق من ہو علیہ عظیم فان لم اکن اہلا لذلک فانت اہل لذلک یا
اہل التقوی وا اہل المغفرۃ کہا عبدالرحمن نے پس چلا گیا میں اپنے گہر میں اور نہ تشویش دلائی میںنے اوسکو پس جب
صبح ہوئی نکلا میں طرف اوسکے اور سلام کیا میںنے اوسکو اور کہا میںنے اوسکو کہ کیونکر سویا تو آج کی رات پس کہا
اوسنے ای مالک میری کیا سونا تجہی ہے وہ شخص کہ ڈرتا ہے آگ جہنم سے اور پیش ہونیسے بادشاہ جبار کے اور خبر
ہے سے قیامت کو گناہون پر پہر رویا رونا بہت پس کہا میںنے اوسکو کہ تو اتنا دے اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے
پس زیادہ اوسکا مالک میرے تہا میرے لیے دوہرا ثواب ثواب بندگی خدا کا اور ثواب تیری خدمت کا اب
جا تا رہا مجھسے ایک اون دونو کا میںنے ثواب تیری خدمت کا آزاد کرے تجکو اللہ گرمی آگ جہنم کی سے کہا عبدالرحمن
نے پس دینے لگا میں اوسکو کچہ خرچ پس انکار کیا اوسنے اوسکو قبول کرنیکا اور کہا کہ مستغنی رزق تو کا زندہ ہی کہ
نہیں مرنیکا پہر نکلا پریشان حال جدہر منہہ اوٹہا نہین جانتا میں کہ کہان چلا گیا ۱۲ **روضۃ الریاحین
فی مناقب الصالحین** ۱۲ **ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا یضعفہ لکم ویغفر لکم واللہ شکور
حلیم** ۱۲ **علم الغیب والشہادۃ العزیز الحکیم** ۱۲ اگر قرض دو خدا کو قرض خوبصورت دو خدا اوسکو دونا کریگا اور
اوسکے بدلے تمکو اور بخشیگا تمکو اور خدا قدرشناس بردبار جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا غالب باحکمت ۱۲ **فتح** ۱۲ اگر قرض دو اللہ کو
اچہی طرح قرض دینا وہ گناہ کردے تمکو اور بخشیگا تمکو اور اللہ قدردان ہے تحمل والا جاننے والا ہیبر اور کہلے کاروبار
باحکمت ۱۲ **مو** ۱۲ اور قرض دو خدا تعالی کو جو اوسکی راہ اوسکی محبت سے خرچ کرو قرض دینا اچہی طرح دلکی
خوشی سے بغیر احسان رکہے تو زیادہ کرتا ہے خدا تعالے واسطے تمہارے اوس تہوڑی دیے کو دس حصہ مالک زیادہ
اوس سے اور بخشی واسطے تمہارے گناہ تمہارے کیے ہوئے پہلے اور خدا تعالے جزا دینے والا ہے شکر کرنیوالو کو شکر کرنیوالے
وہ لوگ ہین جو خدا تعالی کی راہ خیرات کرین بغیر غرض کے اور خدا تعالے تحمل کرنیوالا ہے جو غلطی کرنیوالو کو جلد
سزا نہین دیتا جاننے والا ہے چہپی کا ہونیکا اور ظاہر کا ہونیکا زبردست ہے مضبوط کام کرنیوالا ۱۲ **تفسیر** مراد قرض
حسنہ سے یہہ ہے کہ مدد دے اچہی نیت اور اخلاص سے دو چند دیتا ہی یعنے ایک کا ثواب دس حصہ اور سات سو
حصہ دیتا ہے اور بڑہاتا ہی جسقدر چاہتا ہے قدرشناس ہے کہ قبول کرتا ہے قلیل اور دیتا ہے اوسپر ثواب جزیل
بردبار ہے کہ درگذر کرتا ہے بخیل کے گناہ سے باکی حصہ ثواب دیتا ہے صدقہ کا اوسکے دینے والیکو اور نہین
جلدی کرتا عذاب دینے مین صدقہ نہ دینیوالیکے لیے جاننے والا ہے جسکی کہ لیتے جاتا ہے جو کچہ کہ پوشیدہ مین ہے بہید اول
کے اور کہلو کا لیتے جانتا ہے اون چیزونکو کہ ظاہر ہین ۱۲ **مدنیۃ** ۱۲ **سورۃ الطلاق** اس سورہ
کا نام سورہ طلاق ہی اسلیے کہ اسکے اول ہی مین ذکر طلاق کا ہے اور یہہ سورہ مدنیہ ہے اور بعضون نے کہا مکیہ ہے
آیتین آیمن باراں ۱۲ مین اور رکوع دو اور کلمے دو سو اٹہانوین اور حروف باراں سو سینتیس ۱۲۱۲ اور نازل ہوئی ہے
یہہ سورہ بعد سورہ دہر کے اور بعد سورہ تغابن کے اسلیے لکہی گئی کہ اوسمین ذکر ہے آخرت کے ٹوٹے کا اور اوسمین کہ
ہے دنیا اور آخر ٹوٹیکا کہ بسبب طلاق کے دنیا اور آخر تکا فضاہی اور یہہ مضمون مناسب ہے آسمین **بسم اللہ
الرحمن الرحیم یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن لعدتہن واحصوا العدۃ واتقوا اللہ ربکم**

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ فَاِذَا

کہہ اپنی امت کو جب ارادہ کرو طلاق دینے کا بیویونکو پس طلاق دو انکو بیچ اول عدۃ انکے یعنی اوس طہر مین کہ جماع نکیا ہو اور شمار کرو عدۃ کو اور ڈرو خداوند پروردگار اپنے سے نکال ندو انکو انکے گہرون سے اور جاہیے کہ وہ بہی باہر نہ نکلین مگر یہہ کہ عمل مین لاوین کام بیحیائی ظاہر کو اور یہہ حدین مقرر کی ہوئی خدا کی ہین اور جو کوئی تجاوز کرے خدا کے حدون سے پس تحقیق ظلم کیا اوپر جان اپنے کے کوئی شخص نہین جانتا ہی شائد کہ خدا پیدا کرے بعد طلاق کے کوئی کام یعنے موافقت پیدا ہو اور رجوع کرے والد اعلم ف فاذا ہی بنی تم طلاق دو عورتونکو تو طلاق دو انکو عدت پر اور گنو عدت کو اور ڈرو والد سے جو رب ہے تمہارا مت نکالو انکو انکے گہرون سے اور وہ بہی نہ نکلین مگر جو کرین صریح بیحیائی اور یہہ حدین ہین باندہی اللہ کی اور جو کوئی بڑہے اللہ کی حدون سے پر اس نے اپنا ہی برا کیا تو نہین جانتا شاید اللہ پیدا کرے اس پیچہے کچہہ کام ف مو اے پیغمبر کہہ مسلمانونکو کہ جب تم طلاق اپنی جورودن کو دیا چاہو تو طلاق دو وقت پاک ہونے کے حیض سے اور حیض کے دنون مین طلاق نہ دو اور شمار کرو طلاق دیچکو تو گنون عدت کے دنون کو اور ڈرو خدا تعالے سے جو پروردگار تمہارا ہے حاکم ماننے مین یعنے حکم مانو گے تو تمپر عذاب ہوگا اور جب طلاق دیچکو تو باہر نہ نکالو انکو اونکے گہر ونسے اور وہ عورتین طلاق پائی ہوئیان بہی نہ نکلین اپنے گہرون سے مگر وہ کہ آوین وہ عورتین ساتہہ کام بد کے کہلے ہوے جیسکہ بدکاری یا چوری کرین تب نکالو گہر سے تو مضائقہ نہین یہہ حکم حدین خدا تعالی کی ہین اور جو کوئی گذر جائیگا یعنے بچا لاویگا خدا تعالی کی حدون کے تئین تو پہر مقرر ستم کیا اوسنے اپنے اوپر آپ نہین جانتا تو ای طلاق دینے والے یا نہین جانتا کوئی کہ شاید خدا تعالے پیدا کرے اوظاہر لاوے بعد اس طلاق دینے کے کوئی کام جو شاید مرد طلاق دیکر پچہتاوے کہ کیون مینے طلاق دی یا محبت جورو کی غلبہ کرے تو پہر رجوع کرے پہلے عدت کے تمام ہونیسے ف ع

تفسیر نکال ندو یہانتک کہ تمام ہو عدت انکی اونکے گہرون سے یعنی اونکی رہنے کی جگہہ سے کہ جہان رہتین تئین پہلے عدت کے کہ وہ گہر خاوندونکے ہین ۱۲ اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ سکنی واجب ہے یعنے عدت تک اوسکے لئے گہر رہنے کے لیے مقرر کرنا واجب ہے اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوے کہ فلانیکے گہر مین نہین داخل ہونیگا اور پہر اوسکے رہنے کے گہر مین داخل ہوا اگر چہ لک اوسکی ہو تو حانث ہوگا یعنے قسم ٹوٹی اور کفارہ قسم کا لازم آیا اور معنی نکالنے کے یہہ ہین کہ نہ نکالین اونکو خاوند غصہ ہوکر اونپر اور رکہ وہ جانکا اونکے رکہنے کو اور بسبب حاجت اپنے مکانون کے اور یہہ کہ نہ اذن دین ہیونکو نکلنے کا جسوقت کہ طلب کرین وہ نکلنا یہہ فرمایا واسطے آگاہ کرنے اسکے کہ اونکے اذن کو نہین اثر ہے بیچ دفع منع کے اور وہ بہی نہ نکلین آپ اگر جاہین یہہ مگر جو کرین صریح بیحیائی کہ وہ زنا ہے یعنے مگر یہہ کہ زنا کرین پس نکالی جاوین واسطے قائم کرنے حد کے اونپر اور بعضون کہ نکلنا اونکا پہلے تمام ہونے عدت کے فاحشہ ہے مفسرہ اور یہہ یعنے احکام مذکورہ اور ایک معنی لائقدری کے یہہ ہین کہ نہین جانتا تو ای نجانے اور کوئی کام کہ پہر جاوے دل اوسکا بغض سے طرف محبت کے اور بیزاری سے طرف رغبت کے اور عظمت طلاق سے طرف ندامت کے اوسپر رجوع کرے اوس سے اور معنی یہہ ہین کہ پس طلاق دو انکو وقت عدت انکے اور شمار کرو

ف طلاق دو عورت تین حیض مین جن کو حیض آتا ہو اور جنکو نہ آتا ہو جنکو پچہتر برس کی عمر ہوئی ہو اور حاملہ جنکو حمل ہو طلاق کے وقت ای بچہ جنتی ہی جن عدت پوری ہوئی اور جنکو طلاق نکلی ہو بیمار ہو یا نکلنا جانی کا کھٹکا ہو یہہ نکلنا جائز ہے اور جو عورتین طلاق پائی ہوئی ہون اور جنکو طلاق رجعی دی ہو اور عدت پوری ہوئی ہو اور جنکو طلاق بائن دی ہو اور حاملہ ہون اور جنکو فسخ نکاح کا ہوا ہو اور جنکو شوہر مرگیا ہو ان سب کو گہر سے نکالنا حرام ہے

ف ع یہہ طلاق رجعی کا حکم ہے کہ عدت کے اندر رجعت کرسکتا ہے اور عدت کے بعد نکاح جدید کرنا ہوگا

ف ۱ یہہ طلاق بائن کا حکم ہے کہ عدت کے بعد رجعت نہین ہوسکتی

ف ۲ یہہ طلاق رجعی کا حکم ہے کہ عدت کے اندر رجعت کرسکتا ہے

ف ۳ یہہ طلاق بائن کا حکم ہے کہ عدت کے بعد رجعت نہین ہوسکتی

ف ۴ یہہ طلاق رجعی کا حکم ہے کہ عدت کے اندر رجعت کرسکتا ہے

کو اور نہ نکالدو اونکو مگر یہ کہ وہ کھلی بیحیائی کا کام کرین یعنی جب کوئی شوہر چاہے کہ عورۃ مدخولہ اپنی کو طلاق دی اور وہ عورت حاملہ اور آئسہ نہو تو چاہیے کہ طلاق اوس طہر مین دی کہ جماع نکیا ہو کہ طلاق سنی یہی ہے اور ظاہر مین خطاب پیغمبر خدا کو ہے اور مراد امت اونکی ہی اور جو طلاق کہ طہر مین بعد جماع کے یا حالت حیض مین دیوی بدعی اور مکروہ ہے اگرچہ پڑجاتی ہے لیکن عورت پر دشواری ہوتی ہے اسلیے کہ بیچ اون ایام طہر کے نہ شوہر والی اور نہ معتدہ رہتی ہے اور بعد حیض آیندہ کے عدت گنی جاتی ہے اور منقول ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض مین طلاق دی تہی جب عمر رضی اللہ عنہ نے حکم اونکا رسول علیہ السلام سے پوچھا فرمایا کہ اپنے بیٹے کو حکم کر کہ رجوع کرے اور جب حیض آیندہ آوے اور اوس سے پاک ہووے اوس طہر مین بغیر اسکے کہ جماع کرے اگر چاہے طلاق دیوی یہہ ہے وہ عدت کہ حق تعالی نے اس آیت مین اوسکا حکم کیا ہے اور بعضی علما نے اس قصہ کو سبب اترنے اس سورت کا گنا ہے لیکن طلاق غیر حیض کی اور حاملہ اور آئسہ کے بعد جماع کے اور صغیرہ کو حالت حیض مین بدعی نہین ہے اور سنی بھی نہین ہے اور تین طلاقین ایک طہر مین بغیر جماع کرنے کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور مالک رحمہما کی بدعت ہے اور نزدیک امام احمد اور شافعی کے بدعت نہین ہے اور عدت طلاق کی تین قروء ہین اور مراد فاحشہ سے زنا ہی کہ واسطے قائم کرنے حد کے اونپر یا باہر نکلین اور بقول بعض کے فاحشہ سے ایذا دینا اوس گہر والونکا ہے یعنی جب زوج کی گہر والونکو کہ اوس گہر مین ہون ایذا رسانہ بدکہاؤ کہ دیوین اوس وقت نکالنا اونکا مباح ہے اور حق اونکا نفقہ سے ساقط اور سوای ان امور کے خاوند کو بھی نکالنا اونکا اوس مکان سے کہ طلاق دی ہے تمام ہونے ایام عدت تک روا نہین ہے اور عورت مطلقہ اگر بغیر ضرورت کہ باہر نکلیگی گنہگار ہوگی اور ضرورت مین مانند خوف گرنے اوس گہر کے نکلنا اوس گہر سے جایز ہے اور واسطے کام ضروری کے اگر کوئی اور سر انجام کرنیوالا نہووے عورت دن مین باہر نکلے اور رات کو اوس گہر مین رہوے تو گنہگار نہین ہوتی اور پیدا کرے بعد طلاق کے کوئی کام مانند واقع ہونی خواہش رجوع کے بیچ دل مرد کے اور دوستی اوس عورت کی اور اسی سبب سے ہے کہ تفریق طلاقونکی مستحب ہوئی ہے کہ بیچ دینے طلاق کے ایکدفعہ رجوع ممکن نہین ہی ۱۲ **تنبیہ** طلاق کے معنے ہین اوٹھا دینا قید کا کہ ثابت ہوتی ہے شرعا بسبب نکاح کے اور طلاق کے تین قسمین ہین ایک تو احسن ہے اور وہ یہہ ہے کہ طلاق دی اوسکو ایکبار اوس طہر مین کہ جماع نکیا ہو اوسمین اور یونہین چھوڑے رکھے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوی عدت اوسکی اور دوسری قسم حسن ہے اوسکو سنی بھی کہتے ہین وہ یہہ ہے کہ تین طلاقین دین اوسکو تین طہرون مین کہ نہ جماع واقع ہوا ہو اونمین اگر ہو وہ عورت مدخول بہا یعنے اوس سے صحبت کی ہوا و غیر مدخول بہا کے ہے ایک ہی طلاق سنی ہے اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ طلاق دیجاوے اونمین سنت کے لیے نزدیک ہر مہینے کے ایک اور نزدیک امام محمد کے نہ طلاق دیجاوے حاملہ سنت کے لیے مگر ایک اور جائز ہے طلاق آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی بعد جماع کے یہی اور تیسرے قسم بدعی ہے وہ یہہ ہے کہ طلاق دی بیوی کو تین یا دو ساتھہ ایک کلمے کے یا ایک طہر مین کہ نہ رجوع ہوا ہو اونمین اگر ہو وہ مدخول بہا یا اوس طہر مین کہ جماع کیا ہو اوس سے اونمین اور ایسی طلاق دینا مدخول بہا کا حیض مین بدعی ہے اور واجب ہے مراجعت اوسکی صحیح روایت مین اگر ہو مدخول بہا پس جب پاک ہووے پھر حائضہ ہووے

پاک ہو تو طلاق دی اوسکو اگر چاہے اور پڑجاتی ہی طلاق ہر زوجہ حاقل بالغ کی اگر صحیح مکروہ یعنی جبر سے ہو یا نشہ میں ہو یا گونگا ہو یا ساتھ اشارہ مفہومہ کے اوسکے نہیں پڑتی ہے طلاق لڑکی اور مجنون کی اوپر نیچی اور مالک کی اوپر زوجہ غلام اپنی کے اور اعتبا طلاق کا ساتھ عورۃ کے ہے پس طلاق حرہ یعنی آزاد کی تین ہیں اگرچہ غلام کے نکاح میں ہو اور طلاق لونڈی کی دو ہیں اگرچہ ہو حر کے نکاح میں ط ملفقی الاکبر ط فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ط ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ پس جب نزدیک پہنچیں طلاق والی عورتیں اپنی میعاد کو پس نگاہ کرو اوسکو بوجہ پسندیدہ یا جدا ہو دو اوسسے بوجہ پسندیدہ اور گواہ پکڑو دو شخص صاحب تقوی کو اپنی قوم سے اور سچی ادا کرو گواہی خدا کے لیے اس حکم کی نصیحت کیجاتی ہے اوس شخص کو کہ ایمان رکھتا ہو خدا پر اور روز آخرت پر اور جو کوئی ڈرے خدا سے پیدا کرے اوسکے لیے مخلصی اور رزق دیوے اوسکو اوسجگہ سے کہ گمان نہ کرے اور جو کوئی توکل کرے خدا پر پس خدا کافی ہے اوسکو تحقیق خدا پہنچنے والا ہے اپنی مراد کو تحقیق کیا ہے خدا نے ہر چیز کے لیے اندازہ ڈ فتے ڈ ہر چند چاہیں اپنی منکوحہ کو رکھ لو اوسکو دستور سے اور گواہ کرلو دو معتبر اپنے میں سے اور سیدھی کہو گواہی اللہ کے واسطے یہہ بات جو ہے اوس سے سمجھے جاوے گا جو کوئی یقین رکھتا ہو گا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے وہ کردے اوسکا گذارہ اور روزی اوسکو جہاں سے خیال نہ ہو اور جو کوئی بھروسا کرے اللہ پر تو وہ اوسکو بس ہے اللہ مقرر لوا کر لیتا ہے اپنا کام اللہ نے کیا ہی چیز کا اندازہ کیا ہے ڈ ع مو ڈ ہر چند جب پہنچیں وہ عورتیں اپنی مدت کو کہ وہ آخر عدت ہی تو بھلائی سے روکھو اون عورتوں کو یعنے رجوع کرو اچھی طرح یا خوش گذرانی کرو اچھی طرح جو حق اونکا اور بھلائی سے چھوڑ دو اچھی طرح گواہ پکڑو مردوں صاحب انصاف کو جو ثقہ ہوں مسلمانوں میں سے اپنے کہنے کے اور ادا کرو گواہی کو واسطے خدا کے یہ وہ چیز ہے کہ نصیحت کیجاتی ہے اوسکو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اور جو کوئی ڈرے خدا سے کردے اوسکے لیے نکلنے کی راہ اور روزی دے اوسکو جہاں سے خیال نہ ہو اور جو کوئی بھروسا کرے اللہ پر تو وہ اوسکو بس ہے اللہ پہنچنے والا ہے اپنا کام اللہ نے کیا ہی چیز کا اندازہ کیا ہے ڈ ع مو ڈ ہر چند جب پہنچیں وہ عورتیں اپنی مدت کو کہ وہ آخر عدت ہی تو بھلائی سے روکھو اون عورتوں کو یعنے رجوع کرو اچھی طرح یا خوش گذرانی کرو اچھی طرح اور چھوڑ دو اچھی طرح جو حق اونکا اور مہر ادا کرو اور گواہ پکڑو مردوں صاحب انصاف کو جو ثقہ ہوں مسلمانوں میں سے اپنے کہنے کے اور ادا کرو گواہی کو واسطے خدا کے یہ وہ چیز ہے کہ نصیحت کیجاتی ہے اوسکو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اور جو کوئی ڈرے خدا تعالے سے اوسکے لیے نکلنے کی راہ اور روزی دے اوسکو جہاں سے خیال نہ ہو اور جو کوئی بھروسا کرے خدا تعالے

شہوت کرو دونو نہیں بمعروف یعنے ساتھہ حسن معاشرت کے اور خرچ دینے لائق کے اور حدیث مین آیا ہے اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا والطفھم باھلہ یعنے کامل ایمان والے وہ ہین جو اچھے ہون اخلاق مین اور نرم ہون اپنے گھر والون کے ساتھہ وان تعضلوھن بمعروف یعنے اگر ایسا ہو کہ تم اونسے اور بیجا ہو اونسے اور چھوڑ دو اونکو اسی طرح کہ پورا دے حق اونکا اور کچھہ ضرر نہ پہنچاؤ اونکو اس سے یہہ طلاق دو دو ہیں طول کرنے عدتکی واشہدوا اور گواہ کر دیجیے وقت رجعت اور فرقت کے واسطے قطع نزاع کے اسلیے کہ کبھی انکار کرتی ہے عورت بعد تمام ہونے عدت کے خاوند کی رجعت کا اور کبھی مرجاتا ہے ایک اون دونونکا پھر دعوی کرتا ہے باقی جو رہتا ہے اون دونونہین سے ثبوت زوجیت کا واسطے لینے میراث کی حاصل یہہ کہ جب مدت عدت مطلقہ رجعیہ کی قریب تمام ہونیکے پہنچے اگر چاہو رجوع کر داو سلوک سے گذران کر داو یا اونکو چھوڑ داو اور مزاحم نہو اور جو کچھہ کہ حق اونکا ہو کم نکرداو رجعت یا طلاق پر گواہ عدل اپنے مین سے کر دو یعنے مسلمان اور یہہ گواہ کرلینا امام شافعی کے نزدیک واجب ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مستحب ہے اور گواہ عدل ہون ظالم و فاسق نہون اور عدالت یہہ ہے کہ پرہیز ہو تمام کبائر سے اور نہ اصرار ہو صغائر پر اور غالب ہون حسنات سیئات پر اور کبھی صغیرہ کرنا بغیر اصرار کے نہین ضرر کرتا ہے عدالت مین اسلیے کہ نہین معصوم ہوتا ہے کوئی آدمی سوائی انبیاء علیہم السلام کے اور صحیح ادا کرو گواہی اسی کو اہون وقت حاجت کے خالص اللہ کے لیے اور وہ یہہ ہے کہ ادا کرین گواہی واجبی دفع ظلم کو اور نہ اونسی غرض کے لیے خواہ کسیکو ضرر ہو خواہ نفع پس اگر گواہی سے کسی کی غرض کے لیے نہ مدد ہوتی ہو سبب اوسکے وبال گواہی کے چھپانیکے لیکن ثواب نہین پاتا اوسپر اسلیے کہ ثواب عملونکا موقوف ہوتا ہے نیت پر اور حاصل یہہ کہ شہادۃ امانت ہے پس ضرور ہے ادا کرنا امانت کا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا پس اگر چھپا یا گواہی کو بلاشبہ خیانت کی اور خیانت کبائر مین سے ہے دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالی کا وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ اوس شخص کو کہ یہان رکھتا ہو الخ اسلیے کہ نفع وہی اوٹھاتا ہے اور مقصود بضیعت کرانا اور ڈالنا اوسکا ہے اور یہان جو ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ الخ فرمایا اور نہ فرمایا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ جیسا کہ سورۂ مجادلہ مین ہے تو یہہ واسطے رغبت دلانے مؤمنون کے ہے عبرت پر اسلیے کہ جسکو غیرت نہین ہے اوسکا دین پر انہین اور مقتضا ایمان باللہ کا یہہ ہے کہ رعایت کرے حقوق حدودیہ اور رعایت کا اور مقتضا دون آخرۃ پر ایمان لانیکا یہہ ہے کہ ڈرے حساب و عذاب سے اور امیدوار رہے فضل و ثواب کا پس ایمان رکھنے والا خدا اور دن آخرت پر جیسا کرتا ہے خالق و خلق سے پس نہین چھوڑتا ہے عمل کرنا اوپر پند پذیر کیے تصیحت کیا جاتا ہے ساتھہ اوسکے اور دلالت کیا آیۃ نے اسپر کہ انسان کے لیے دو دن مین اول دن تو دن دنیا کا ہے اور دوسرا دن روز آخرت ہے یہانکا دن فانی ہے اور وہانکا باقی پس عاقل کو چاہئے کہ سعی کرے فانی دن مین اوس دن کے لیے کہ باقی ہے اور جو کوئی ڈرے خدا سے یعنی طلاق دینے مین پس طلاق دے بطریق سنۃ کے اور نہ ضرر پہنچاوے عدۃ والی عورتکو اور نہ نکالے اوسکو رہنے کے مکان مین سے اور اضافہ کرے گواہ کرنے وغیرہ اور مین اور لفظ مخرجا مصدر میمی ہے یعنے خروج اور خلاصی کرتا ہے اون چیز دن سے کہ بیولون کی جانب سے واقع ہوتی ہین قسم نکلنا عمون سے اور واقع ہونیسے تنگیون مین اور دردیجاتی ہین اوس سے سختیان اور بعضون کہا گیا مضمون آیۃ عام ہے یعنے جو کوئی ڈرے اللہ سے تمام کرنیکی چیزون مین اور چھوڑنیکی چیزون مین پیدا کرتا ہے اللہ اوسکے لیے نکلنا ہر تنگی و تشویش سے اور خلاصی دنیا اور آخرت کے غمون سے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت پڑھتے تھے

آیۃ پر فرمایا کہ پیدا کرتا ہے اللہ تعالے نکلنا شہات دنیا سے اور سختیون موت کی سے اور شدائد روز قیامت کی سے اور جلالین مین ہے کہ نکلنا شدت سے طرف آسانی کے اور حرام سے طرف حلال کے اور دوزخ سے طرف جنت کے انتہی یا لفظ مخرجا عام ہے مکان ہے یعنے نکالتا ہی اوسکو طرف مکان کے کہ آرام پاوے اوسمین اور فتح الرحمن مین ہے کہ پیدا کرتا ہے اوسکے لیے مخرج طرف رحمت کے ابن عباس سے ہے کہ وہ یونہی گئے اوس شخص کے حال سے کہ طلاق دیوے اپنی بیوی کو تین یا ہزار آیا اوسکے لیے مخرج ہے پس اونہون نے کہا لم یتق اللہ فلم یجعل لہ مخرجا جدی ہو کی عورۃ اوس سے ساتھہ تین کے اور زیادہ گناہ مین اوسکی گردن مین اور کہا ہے بعضون نے کہ مخرج دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ نکالے اوسکو اس شدت سے اور دوسرے یہ کہ بزرگی دے اوسکو ساتھہ رضا اور صبر کے اور روزی دے اوسکو الخ ۵ از سببہا مگذر و تقوی طلب ٭ تا خاروزی رساند بے سبب ٭ حق زجای بخشیت رزق حلال ٭ کہ نباشد در گمان و در خیال ٭ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ مین البتہ جانتا ہون ایک آیۃ اگر عمل کرین اوسپر لوگ تو البتہ کافی ہوا اونکو وہ یہ ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ پس بار بار پڑھتے رہے حضرت اس آیۃ کو اور روایت کیا گیا ہے کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے سالم نام کو مشرکون نے کہ مین قید کیا اور عوف نے جناب پیغمبر خدا مین آکر عرض کیا کہ ہمپر تنگی بہت ہے اور بیٹا میرا گرفتار ہوا اور اوسکی ماں جزع فزع کرتی ہے آنحضرت نے فرمایا کہ صبر کرو اور تقوی اختیار کرو اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھو عوف واپس گئے اور اونکی بیوی نے آنحضرت کے فرمانے پر عمل کیا تھوڑے دنون مین اونکا بیٹا وصت پاکر کافرونکی قید سے نکل بہاگا اور وقت آنیکے چار ہزار کمریان کفار کی چرنیکی جگہہ سے اپنے ساتھہ لیکر مدینہ مین آیا عوف نے یہہ حال حضرت سے ظاہر کیا اور حلت اس روپیہ کے پوچھا آپ نے فرمایا مباح ہے یہہ آیۃ نازل ہوئی ۵ اور آیا ہے کہ حضرت عمر رض کی خلافت مین ایک شخص آیا اور عمر رض سے تو بہت کسی کام کی چاہی کہ دیوان خلافت مین عامل ہووے حضرت عمر نے کہا کہ تو قرآن جانتا ہے کہا نہین جانتا مین کہ سیکھا نہین مینے عمر رض نے کہا کہ ہم کام اوسکو نہین دیتے کہ جو قرآن نجانے وہ شخص چلا گیا اور بڑی مشقت اختیار کی قرآن کے سیکھنے مین لطمع اسکے کہ عمر رض اوسکو کچھہ کام دیوین جب قرآن سیکھا اور یاد کیا قرآن کی برکتون نے اوسکو اس مرتبہ کو پہنچایا کہ اوسکے دل مین نہ حرص عاملی کی رہی نہ تقاضا ملاقات عمر رض کا پس ایکدفعہ حضرت عمر رض نے اوسکو دیکھا کہا اے جوان تجکو کیا ہوا کہ ایکبار ملاقات ہماری ترک کی اوسنے کہا اے امیر المؤمنین تم ایسے شخص نہین ہو کہ کوئی تمہارا ملنا چھوڑے لیکن قرآن سیکھا اور ایسا دل میرا غنی ہو گیا کہ خلق اور عمل سے بے پروا ہوا مین عمر رض نے کہا وہ کون سی آیت ہی کہ تجکو اوسنے بے پروا کر دیا کہا وہ آیۃ سورۂ طلاق مین ہی ومن یتق اللہ آخر آیت تک انتہی اور چاہنا چاہیے کہ ہر تنگی اور رزق دنیوی ہووے اخروی جسمانی ہو یا روحانی اور بڑی تنگی آخرت کی ہے اور بڑا اور رزق روحانی رزق ہے پس جو کوئی ڈرے اللہ سے حق ڈرنیکا پیدا کرتا ہے اللہ اوسکے لیے مخرج دارین کے ضرور ہوئے اور دیتا ہے اوسکو منافع دارین کے پس اگر کہا جاوے کہ بڑے متقی انبیا اور اولیا ہین حال آنکہ وہ بڑے مبتلا شقت شدیدہ اور فاقہ مدیدہ مین رہے ہین جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِیَاءُ وَالْاَوْلِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ تو جواب اوسکا یہہ دیا گیا ہے کہ بڑی شدت اور مدت دراز آخرت کی ہے سو وہ امن مین ہوتی ہین وہان اس سے بلطف وکرم خدا تعالے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور جو کچھہ پہنچا ہے اونکو دنیا مین اختیار

۵ یعنے فرمایا اللہ تعالے نے کہ جو کوئی ڈرے اللہ سے یعنے بچے اوسکے عذاب سے اور نافرمانی سے اوسکی ہم کر دیتے ہین اوسکے لیے نکلنے کی راہ اور بچنے کی راہ اور دیتے ہین اوسکو روزی ایسی راہ سے کہ نہ تھا گمان اوسکو اور نہ خیال اوسکو ۱۲ منہ

۵ یعنے جو کوئی ڈرے اللہ سے اور بچے اوسکے عذاب سے اور نافرمانی سے ہم کر دیتے ہین اوسکے لیے نکلنے کی راہ اور بچنے کی راہ اور دیتے ہین اوسکو روزی ایسی راہ سے کہ نہ تھا گمان اوسکو اور نہ خیال اوسکو ۱۲ منہ

۵ یعنے جو کوئی ڈرے اللہ سے اور بچے اوسکے عذاب سے اور نافرمانی سے ہم کر دیتے ہین اوسکے لیے نکلنے کی راہ اور بچنے کی راہ اور دیتے ہین اوسکو روزی ایسی راہ سے کہ نہ تھا گمان اوسکو اور نہ خیال اوسکو ۱۲ منہ

اونکی اجر عظیم کے لیے ہوتا ہی اور بغیر اختیار کے واسطے صبر جمیل کے پس اوسکے لیے بڑی مضقت ہی اوسکی واللہ علیم بکل شیء
یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور جو کوئی توکل کرے خدا پر الخ توکل کہتے ہین تسکین قلب کو ہر موجود و مفقود مین اور
انقطاع قلب کا ہر علاوہ سے اور تعلق پکڑنا اسکا ہر تمام احوال مین اور کافی ہے یہ کفایت کرنا ہی متوکل کو
اوسکی تمام امور مین اور دیتا ہی اوسکو یہان تک کہ کہے جسے لینے کافی ہے مجکو پس اگر کہے تو کہ جب حکم اللہ تعالی کا
درباب رزق کے متغیر نہین ہوتا تو توکل کے کیا معنی تو جواب اوسکا ہم یہہ دین گے کہ متوکل ہوتا ہے فارغ القلب
اور خاطر جمع نہ مکروہ جاننے والا حکم خدا کا پس اسلیے ہوا توکل اپنا ہاتھ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لو انکم تتوکلون
علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا و تروح بطانا اور حدیث مین دلیل اسپر نہین ہے کہ پیدا ہے
کسب سے بلکہ اسمین دلالت ہے طلب رزق پر کہ فرمایا تغدو اور ترح ہان اعتماد نکرے طلب پر توکل بعد حرکت کرنیکے
در معاش مین مانند توکل کرنے زمیندار کے ہم بعد ڈالنے تخم کے زمین مین اگلے بزرگ کہتے ہے کہ سوداگری کرو اور
کسب کرو بلاشبہ تم ایسے زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہو کوئی تم مین سے تو اول اپنے دین ہی کو کہاویگا اور بعض
وقات دیکھتے ہے بزرگ کسیکو جنازہ کی جماعت مین تو کہتے ہے اوسکو کہ جا اپنی دکان کو (مثنوی مین ہے)
گر توکل میکنی در کار کن ۔ کشت کن پس تکیہ بر جبار کن ۔ رمز الکاسب حبیب اللہ شنو ۔ از توکل در کسب کاہل مشو
اور اسپر جو لوگ مٹھہرے ہے مین حرکت و کسب سے کہ وہ بڑے کامل مین پس طریقہ اونکا دشوار ہے کہ نہین چل سکتا اوسپر
ہر ضعیف الدین مین تحقیق خدا پہنچنے والا ہے اپنی مراد کو یعنے جاری کرنیوالا اپنے امر کا ہے اور پورا کرنیوالا اپنی مراد
کا اور جاری کرنیوالا اپنی قضا کا ہی اپنی خلقت مین اوس شخص کے حق مین کہ توکل کرے اوسپر اور اوس شخص
کے حق مین کہ نہ توکل کرے اوسپر مگر جو کوئی توکل کرے اوسپر دور کرتا ہے اوس سے بلایان اوسکی اور بہت دیتا
ہے اوسکو ثواب تحقیق کیا ہے خدا نے ہر چیز کے لیے یعنے شدت اور رخی اور فقر اور غنی اور موت اور حیات اور مانند اسکے
اندازہ یعنے اندازہ کرنا نفس ذات اوس شے کے اور زمان موت اوسکے اور بلاشبہ وہ جاری کرنیوالا اوس مقدار
سے بحسب اوسچیز کے کہ مقدر کیا اور فارسی مین ترجمہ اوسکا یہہ ہے اندازہ کردا زان در مقدار واحد معین یا
وقت واجل و نہایت کہ منتہی ہو طرف اوسکی نہ مقدم ہوتا ہے اوسپر نہ موخر ہوتا ہے اوس سے اور نہ آتا ہے تغیر اوسمین
اور سبب ہلون سے انقطاع کہ کر رجوع اللہ تعالی کیطرف کرے پس وہ کافی ہے اوسکو پہنچانا وہ طرف اوسکی جو کچھ
مقدر ہوا اوسکے لیے اور جاری کرنا ہے طرف اوسکے جو کچھ کہ قسمت کیا گیا ہے اوسکے لیے نصیبون دنیا اور آخرت کیسے
بلاشبہ اللہ پہنچاتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے امر اپنے سے نہین ہے کوئی مانع اوسکے لیے پس جو کوئی یقین کرے اسکا نہین
ڈریگا کسی سے اور نہ امید کریگا کسی سے اور سونپی گا سارے امور اپنے طرف اوسکے اور نجات پاویگا بلاشبہ اللہ نے
مقرر کی ہے ہر امر کے لیے ایک حد معین اور وقت مقرر ازل مین نہ زیادہ ہوگا کسی سعی کرنیوالیکے سعی سے اور نہ کم
ہوگا کسی منع کرنیوالیکے منع سے اور نہ موخر ہوگا اپنے وقت سے اور نہ مقدم ہوگا اوسپر پس یقین کرنیوالا اسکا
متوکل حقیقی ہے انتہے اور اس آیۃ مین بیان ہے اسکا کہ واجب ہے توکل کرنا اللہ پر اور سونپنا ہر کام کا اوسکو ایسی
کہ جب جانا یہہ کہ ہر چیز قسم رزق وغیرہ سے نہین ہوتی ہے مگر تقدیر خدا کے اور وقت مقرر کرنے اوسکے کے نہ
باقی رہی مگر تسلیم قدیر اور توکل اللہ پر کہا کاشفی نے بنا اس آیت کی تقوی اور توکل پر ہے تقوی باعث قرب

الٰہی کا ہے اور تبہ معیت سے خبر دیتا ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور توکل سبب محبت الٰہی ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ اور بغیر ان دو صفتوں کے قدم بیچ راہ تحقیق کے نہیں کہہ سکتا سلوک ملا یعنی راہ کا بدون تقوی و توکل مرکب راست و تقوی توشہ رہرو کہا سہل قدس سرہ نے کہ نہیں صحیح ہوتا توکل مگر متقین کے لیے اور نہیں تمام ہوتا تقوی مگر ساتھ توکل کے اسلیے دونوں کو اکٹھا بیان فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ومن یتق اللہ الخ اور کہا بعض علماء نے کہ جو کوئی ثابت ہو تقوی میں آسان کرتا ہے اللہ اوسکے لیے امر اعراض دنیا سے اور سہل کرتا ہے اوسکے لیے امر اوسکا جدہر متوجہ ہوتا ہے اور لوگ خدمت اوسکی کرتی ہیں اور اللہ اوسکو مشیوا کرتا ہے خلق کا کہ نہ پیروی کرتے ہیں اوسکے اہل ارادت پس بتاتا ہے اوسکو جہی راہیں کہ وہ اعراض کرنا دنیا سے اور متوجہ ہونا اللہ کیطرف ہے اور یہہ مرتبہ مقبولوں کا ہے اور کہا سہیل رح نے کہ جو کوئی سونپے امور اپنے طرف رب اپنے کے ہیں بالشبہ اللہ کفایت کرتا ہے تمام فکروں دین اوسکی کو اور کہا بیع رح نے بالشبہ اللہ نے لازم کیا اپنی ذات پر یہہ کہ جو کوئی بھروسا کرے اللہ پر کفایت کرتا ہے اوسکو اور جو کوئی ایمان لاوے اوسپر ہدایت کرتا ہے اوسکو اور جو کوئی قرض دے اوسکو یعنے عمل خیر کرے بدلہ دیتا ہے اوسکو اور جو کوئی اعتماد کرے اوسپر نجات دیتا ہے اوسکو اور جو کوئی دعا کرے اوس سے دیتا ہے اوسکو اور تصدیق اس سکی اللہ کی کتاب میں وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اَحْیَبَ وَھُوَ الدَّرْعُ اِذَا دَعَانِ ۵ **مدارج روح البیان** ۵ **تنبیہ** سبحان اللہ تقوی و توکل عجب چیز ہے بزرگان سلف کا قول ہے لِکُلِّ قَوْمٍ حِرْفَۃٌ وَحِرْفَتُنَا التَّقْوٰی وَالتَّوَکُّلُ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ ہیں کہ نہ منتر پڑھتے ہیں اور نہ فال بد لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں اور فرمایا کہ مومن قوی یعنے اعتقاد میں اور ایمان میں اور توکل میں بہتر اور بہت پیارا ہے اللہ کے نزدیک مومن ضعیف سے اور ہر مسلمان میں بھلائی ہے حرص کر اوسچیز پر کہ نفع دے تجکو یعنے امر دین کا اور مدد مانگ اللہ سے اور مت تھک عمل سے اور اگر پہنچے تجکو کچھ یعنے مصیبت پس مت کہہ کہ اگر تحقیق میں کرتا ایسا تو ہوتا ایسا اور ایسا ولیکن کہہ مقدر کیا اللہ نے اور جو چاہا سو کیا اسلیے کہ بالشبہ لفظ لو یعنی اگر کا کھولتا ہے عمل شیطان کا ۵ اور فرمایا کہ زہد یعنی بے رغبتی دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے یعنے ترک کرنے لذات و شہوات کا اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا میں یہہ ہے کہ ہو تو ساتھ اوسچیز کے کہ تیرے ہاتھ میں ہے زیادہ اعتماد کرنیوالا اوسچیز سے کہ اللہ تعالے کے ہاتھ میں ہے اور زہد یہہ ہے کہ ہو ثواب مصیبت میں جب پہنچے وہ تجکو بہت راغب پسند اسکے کہ اگر نہ پہنچتی وہ تجکو ۵ اور کہا ابن عباس رض نے کہ تہا میں سواری پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اکیدن پس فرمایا آپنے اے لڑکے نگاہ رکھہ حق اللہ تعالے کا یعنی رضا مندی اوسکی طلب کر محفوظ رکھیگا تجکو یعنے دنیا اور آخرت کی برائیوں سے نگاہ رکھہ اللہ کو اور مراقب رہا دیگا تو اوسکو سامنے اپنے اور جب مانگ تو کہہ تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد مانگ تو تو مدد مانگ اللہ ہی سے اور جان لے کہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہوویں تیرے نفع پہنچانے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہیں پہنچا سکیں گے تجکو نفع مگر ساتھ اوسچیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ تیرے لیے اور اگر جمع ہوویں سب کے ضرر پہنچانے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہیں ضرر پہنچا سکینگے تجکو مگر ساتھ اوسچیز کے کہ تحقیق مقدر

ف۱ یہہ تصدیق قول اول کی ہے یعنی اللہ کے ساتھ ہے جو متقی ہے اور توکل کرنیوالا ف۲ یہہ تصدیق ہے قول دوم کی یعنی اللہ دوست رکھتا ہے توکل کرنیوالوں کو ف۳ یہہ تصدیق ہے قول سوم کی یعنی اللہ کافی ہے جو توکل کرے اوسپر ف۴ یہہ تصدیق ہے قول چہارم کی یعنی اللہ قرض دیتا ہے اوسکو جو قرض دے اوسکو ف۵ یہہ تصدیق ہے قول پنجم کی یعنی اللہ ہدایت کرتا ہے اوسکو جو اعتصام کرے اوسکے ساتھ ف۶ یہہ تصدیق ہے قول ششم کی یعنی اللہ قبول کرتا ہے دعا اوسکی جو دعا کرے اوسکو ف۷ یہہ تصدیق ہے قول ہفتم کی یعنی اللہ بخشتا ہے اوسکو جو توبہ کرے اوسکو ف۸ یہہ تصدیق ہے قول ہشتم کی یعنی اللہ دوست رکھتا ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو ف۹ یہہ تصدیق ہے قول نہم کی یعنی اللہ کافی ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو ف۱۰ یہہ تصدیق ہے قول دہم کی یعنی اللہ کافی ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو ف۱۱ یہہ تصدیق ہے قول یازدہم کی یعنی اللہ کافی ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو ف۱۲ یہہ تصدیق ہے قول دوازدہم کی یعنی اللہ کافی ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو ف۱۳ یہہ تصدیق ہے قول سیزدہم کی یعنی اللہ کافی ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو ف۱۴ یہہ تصدیق ہے قول چہاردہم کی یعنی اللہ کافی ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو ف۱۵ یہہ تصدیق ہے قول پانزدہم کی یعنی اللہ کافی ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو ف۱۶ یہہ تصدیق ہے قول شانزدہم کی یعنی اللہ کافی ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو ف۱۷ یہہ تصدیق ہے قول ہفدہم کی یعنی اللہ کافی ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو ف۱۸ یہہ تصدیق ہے قول ہژدہم کی یعنی اللہ کافی ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو ف۱۹ یہہ تصدیق ہے قول نوزدہم کی یعنی اللہ کافی ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو ف۲۰ یہہ تصدیق ہے قول بیستم کی یعنی اللہ کافی ہے اوسکو جو توکل کرے اوسکو

کی ہے اللہ نے پتھر اوٹھائی گئے قلم اور خشک کیے گئے صحیفے ۵ اور آیا ہے کہ ایک مفر مین حضرت کیلئے درخت کے نیچے دوپہر کو آرام کرتے تھے اور تلوار درخت مین لٹکادی تھی اور صحابہ بھی کچھ سو رہے تھے کہ ناگہان آپنے پکارا صحابہ کو بہہ جو گئے تو دیکھا کہ حضرت کی پاس ایک اعرابی تہا اپنے فرمایا کہ کہنچی اسنی مجہپر تلوار میری احال مین کہ مین سوتا تہا پس جاگا مین احال مین کہ تلوار اوسکی ہاتہہ مین کہنچی ہوئی تہی کہا کون بچا دیگا تجکو مجہسے پس کہا مینے کہ اللہ بچا دیگا تین بار فرمایا یہہ اور نہ تنبیہ کی اوسکو احال مین کہ وہ بیٹہا تہا اور اور روایت طویل مین آیا ہے کہ گر پڑی تلوار اوسکی ہاتہہ سے جب حضرت نے فرمایا کہ اللہ بچا دیگا ۶ اور فرمایا کہ تحقیق دل ابن آدم کا ہیچ ہر نالے کے ایک شاخ ہے پس جبنی چہیجے لگا یا دل اپنے کو ہر طرحکے فکرونمین نہین پرواکرتا ہے اللہ کہ کس نالے مین ہلاک کیا اوسکو اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر کفایت کرتا ہے اوسکو سب فکرون کو ۷ اور کہا حضرت نے کہ فرمایا تمہارے رب عزوجل نے اگر تحقیق بندی میرے اطاعت کرین میری تو البتہ برساؤن مین اوپر مینہ رانکو اور اگالون مین اوپر آفتاب دنکو اور سناؤنمین اونکو آواز اگر جنی کی یعنے تاکہ نہ ڈرین ۸ اور کہا ابوہریرہ نے کہ آیا ایک شخص اپنے گہر والونمین پس جب دیکہی جو کچہہ کہ تہی اونکو حاجت نکلا طرف جنگل کے یعنے گہر مین کر پس جب دیکہا بی بی اوسکی نے یعنے نکلنا خاوند کا اوپنی طرف چکی کے پس طیار کیا اوسکو اور گئی طرف تنور کے پس جہونکا اوسکو پہر کہایا اللہ رزق دے ہمکو تس دیکہا اوسنے کہ ناگہان گرنڈ چکی کا تحقیق پہر گیا تہا کہا ابوہریرہ نے اور گئی دوبی بی طرف تنور کی پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیون سے کہا ابوہریرہ نے پس پہر کر آیا خاوند کہا پہنچے تم پہنچے پہر کسی چیز کو کہا بی بی اوسکی نے ہان رب اپنی سے اور کہڑا ہوا خاوند طرف چکی کے ف پس مذکور ہوا یہہ ورد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپنے اگاہ ہو تحقیق وہ اگر نہ اوٹہاتا چکی کو ہمیشہ چلتی رہتی قیامت تلک اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ طلب کرتا ہے بندہ کو جیسکہ طلب کرتی ہے اوسکو اجل اوسکی ۹ مشکوۃ ۱۰ غرضکہ تو کل عجب چیز ہے جسکو میسر ہو دونو جہان مین بڑا اوسکا بار ہے ف کار خود را نجا باز گذار و ہلاک کنی منہ ازین بہتر کار ۱۲ وَالّٰٓـِٔیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝ اور جو کہ ناامید ہوئین حیض سے منجملہ عورتون تمہاری یعنے مطلقات سو اگر شبہ مین پڑے ہو تم پس عدت اونکی تین مہینے ہے اور جو کہ نا امید ہوئین حیض کو نہین پہنچی ہین اونکی بہی عدت تین مہینے ہین اور حمل والیان عدت اونکی یہہ ہی کہ جنین بچہ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے پیدا کرے اوسکے لیے کام اوسکین آسانی کو ۱۱ فتح ۱۲ اور جو عورتین ناامید ہوئین حیض سے تمہاری عورتون مین اگر انکو شبہ رکہا تو اونکی عدت ہی تین مہینے اور ایسیہی جنکو حیض نہین آیا اور جنکی پیٹ مین بچہ ہی اونکی عدت یہہ کہ جنین پیٹ کا بچہ اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے کردے اوسکو اوسکے کام مین آسانی ۱۳ موضح ۱۴ اور وہ عورتین جو ناامید ہوئین حیض سے بسبب مرض کے یا پڑا پیسے حیض اونکا موقوف ہوا ہو یا شک مین پڑے ہو یا بہول گئے ایام حیض کے جب ایسی عورۃ کو طلاق ہو تو اوسکی عدت تین مہینے اور اون عورتونکی عدت جنکو ابہی حیض آیا نہین بسبب عمر چہوٹی کے تین مہینے اور پیٹ والیون عورتونکی عدت اونکا جنا ہے

۱ مجتہد ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ فوت

جو بچہ پیدا ہوا ہو تو عدت تمام ہوئی اور جو کوئی ڈرے خدا تعالے سے اور اوسکی فرمانبرداری مین قصور نکرے تو بتا دی خدا تعالی اوسکے واسطے کام اوسکی کے آسانی یعنے اوسکو سب کام آسان کرتا ہی خدا تعالی ۱۲ **تفسیر** تمہاری عورتون مین یعنے بعد دخول کے اگر طلاق دو اونکو اور وہ ناامید ہون حیض سے بسبب بڑہاپے کے اور ناامیدی کیا ہی اوسکا علماء نے ساٹھہ برس یا پچپن برس کی اس عمر مین عورت آئسہ ہو جاتی ہے یعنی خون حیض کا آنا موقوف ہو جاتا ہی پس اگر دیکھے عورت بعد اسکے خون تو وہ حیض نہین ہوگا بیماری ہے اور خرگوش اور چرغ اور چمگادڑ کو بھی حیض آتا ہے اور اِنِ ارْتَبْتُمْ ارتیاب کہتے ہین شک مین ہونیکے یعنے اگر شک مین پڑو تم اور دشوار ہو تمہیں حکم معلوم کرنا اونکا بسبب منقطع ہونے خون اونیکے بڑہاپے اور نہین جانی تمنے کیفیت عدت اونکی کی تو جان لو تم کہ عدت اونکی تین مہینے ہین اور جو کہ نہین حیض کو نہین پہنچی ہین یعنے نہین دیکھا اونہون نے خون تو عدت اونکی بھی ایسہی ہے یعنے تین مہینے اور آیا ہے کہ جب آیہ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ نازل ہوئی تو خلاد انصاری نے کہا کہ یا رسول اللہ عدت اوس عورت کی کہ حیض نرکھتی ہو اور عدت صغیرہ اور حاملہ کی اگر اونکا طلاق ہو تو کیا ہے یہ آیہ نازل ہوئی وَاللّٰائِیْ یَئِسْنَ الخ اور جو عورت کہ جوان ہو اور پہلے سن ایاس کے حیض اوسکا جاتا رہے بسبب کسی عذر کے تو عدت اوسکی تمام نہین ہوتی یہانتک کہ حیض اوسکا عود کرے پس عدت بیٹھے بعد اوسکے تین قروء [۱۲ منہ] سن ایاس کو پہنچے تو عدت بیٹھے بعد اوسکے تین مہینے نزدیک اصحیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کے اور ایسہی ہے نزدیک امام احمد کے اگر سبب جاتے رہنے حیض کا مرض اور مانند اوسکے ہو اور اگر کچھہ سبب اوس عورت کو معلوم نہو تو تو مہینے انتظار عود کرنے حیض کا کرے بعد اوسکے تین مہینے عدت بیٹھے اور مذہب امام مالک کا یہی ہے اور یہ حکم اوس عدت کا ہی جو بعد طلاق کے ہو اور عدت خاوند کے مرنیکے بعد ہو تو بہر صورت چار مہینے اور دس روز ہین اگر حاملہ نہو اور عدت حاملہ کی سب صورتون مین پیدا ہونا بچہ کا ہے جیسا کہ فرمایا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ الخ پس اگر بعد ایک لحظہ کے مرنے یا طلاق کے پیچھے عورت جنے بچہ تو نکاح کرنا اوسکا درست ہوگا اور ثابت ہوا ہی کہ سبیعہ بیٹے حارث کی نے جنا بچہ کئی رات بعد خاوند کے مرنیسے پھر پوچھا حضرت سے حکم اسکا پس فرمایا کہ عدت سے نکل آئی نکاح کرا اور جو کوئی ڈرے اللہ سے سچ حق احکام اوسکے اور حقوق اوسکے آسان کرتا ہے اوسکے سب کام اور توفیق دیتا ہے اوسکو خیر کی اور بچاتا ہی اوسکو گناہون سے اور شر سے بسبب تقوے کے **تمت بحمد اللہ و منہ** کا بڑین رحمہم اللہ و باب حقوق خدا تعالی کے اور بندونکے بہت ڈرتے تھے میمون بن مہران فرماتے تھے کہ آدمی لعنت کرتا ہے اپنے نفس کو نماز مین اور جانتا نہین اسکو پس لوگون نے کہا کہ یہہ کیونکر ہے اونہون نے کہا کہ پڑہتا ہے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ حال آنکہ وہ ظلم کرتا ہے اپنے نفس پر بسبب کرنے گناہون کے اور ظلم کرتا ہی لوگون کے ساتھہ لینے مال اونکے اور ایذا دہی کرنے اونکے اور عبداللہ بن مسعود رض فرماتے تھے کہ جو کوئی مدد کرے ظالم کی اوسکے ظلم پر یا سکھاوے اوسکو حیلہ کسی مسلمان کے حق لینے کا پس وہ اللہ کے غضب مین گرفتار ہوا اور یحیی بن معاذ کہتے تھے اگر ظلم کرے مجبر کوئی اور مین بدلہ نہ لون اوس سے تو یہہ بہت اچھا لگتا ہے مجکو اور حضرت علی رض فرماتے تھے کہ نہین ظلم کرتا کوئی کسی پر اور نہین برائی کرتا کوئی کسی سے حقیقت مین اسلیے کہ

حکایات

۱۲ قولہ والائی لم یحضن ای مالیس لہن حیض لصغر او کبر او ہو موجود لکن لا یعتاد کالحامل فعدتہن ثلثۃ اشہر ایضا لقولہ تعالی واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن فعدۃ کل حامل بوضع الحمل سواء کان الطلاق رجعیا او بائنا او ثلثا او کان الزوج حاضرا او غائبا او کان الفسخ بسبب من جہتہا او من جہتہ او کان بسبب لعان او ایلاء او ظہار او وطی شبہۃ او زنا او کانت الحامل ممن یحیض او ممن لا یحیض کالصغیرۃ والآیسۃ او کانت ممن تحیض ثم ارتفع حیضہا لمرض او رضاع او کانت ممن ترضع ولدہا او لا ترضعہ او کانت امۃ او حرۃ او کتابیۃ او مجوسیۃ او مسلمۃ او کان الحمل من زنا او من غیر زنا او کان الحمل من الزوج او من غیرہ او کان الحمل واحدا او اکثر من واحد او کان الحمل ذکرا او انثی او خنثی او کان الحمل حیا او میتا او کان الحمل تاما او ناقصا او کان الحمل مضغۃ او علقۃ او کان الحمل مما یعلم انہ حمل او لا یعلم انہ حمل او کان الحمل مما یعلم انہ ولد او لا یعلم انہ ولد او کان الحمل مما یعلم انہ ولد حی او لا یعلم انہ ولد حی او کان الحمل مما یعلم انہ ولد میت او لا یعلم انہ ولد میت او کان الحمل مما یعلم انہ ولد حی او میت او لا یعلم انہ ولد حی او

اللہ تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا اور احمد بن حرب کہتے ہے کہ نکلتے ہین دنیا سی کتنے لوگ غنی بسبب کثرت نیکیون کے پہر ہونگے دن قیامت کی مفلس بسبب حقوق لوگون کی کہ اونکے عمل خیر حق والون کو ملجا دین گے اور سفیان ثوری سے فرماتے ہی کہ منادی اللہ تعالے نے ساتھہ نشکر گناہون کے کہ اونکے کیے ہون بہتا سان ہے تجہہ اس سے کہ ملے تو اوس سے ساتھہ ایک گناہ کے کہ بندیکا کیا ہوس تامل کر ای بھائی بیچ خوف کر نے اگلی بزرگون کے اور پیروی کر اونکی اوسمین اسلیے کہ تو کنارہ ہلاکت پر ہی اور جو کوئی ڈرا سالم رہا احمد رب العلمین ۵ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۵ یہہ حکم خدا کا ہے کہ اوتارا اوسکو طرف تمہاری اور جو کوئی ڈرے خدا سے دور کر ادس سے جرم اوسکے اور زیادہ دیوی اوسکو مزدوری ۵ فتح ۵ یہہ حکم ہے اللہ کا جو اوتارا طرف تمہارے اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ تعالی سے اوتارہی اوس سے اوسکی برائیان اور بڑا دے اوسکو نیگ ۵ مو ۵ یہہ حکم خدا تعالے کے ہین جو بہیجا ہی اون حکمونکو آسمان سے طرف تمہارے سے مسلمانون اور جو کوئی ڈرے خدا تعالے کے عذاب سے اور حکم اوسکے بجالاوے تو ڈہانکے اور بخشے خدا تعالے گناہ اوسکے اور بڑا دے اوسکے لیے بہلے نیکیون اوسکے ۵ علہ ۵ تفسیر یہہ حکم یعنے جو کہ مذکور ہوے عدت کے آوتارہی اور اوسکو لیعنے لوح محفوظ سے اور کہا ابو اللیث نے کہ اوتارا اوس حکم کو قرآن مین تمہارے نبی پر تاکہ مستعد ہو عمل کرنیکے لیے اوسپر بس بچاؤ تم اپنے تئین اوسکی مخالفت سے اور جو کوئی ڈرے یعنی اللہ سے ڈر کر عمل کرے اوسکے احکام اوتارہی ہون پر اور مجتنب رہے اون حقوق کی کہ واجب ہین اوسپر توڈہانکے اور بخشی گناہ اوسکے بسبب راضی ہونے اوسکے اوس سے تقوی کرنیسے اور زیادہ دیوی اوسکو مزدوری آخرت مین اور کہا بعضون نے کہ دیوی اوسکو اجر عظیم جو اجر کہ ہو کہا برہان القرآن مین کہ حکم کیا تقوی کا احکام طلاق مین تین بار اور وعدہ کیا ہر بار مین نئی طرح کی جزا کا پس فرمایا اول بار کہ کرتا ہے اوسکے لیے مخرج کہ نکلتا ہے اوسکو گوا چیز سے اور مہیا کرتا ہے اوسکے لیے محبوب چیز اوسکی یعنے رزق اوسجا یہہ کہ گمان نہین رکہنا اوسکا اور دوسری بار مین فرمایا کہ سہل کرتا ہے اوسپر مشکل امر اور توفیق چیز کی دیتا ہے تیسری بار مین وعدہ کیا اوس سے افضل جزا کا کہ وہ معاف ہونا گناہونکا اور آخرت مین ماننا نعمتونکا ہے ۵ مد رجع ۵ مسئل جاننا چاہیے کہ اس سورۃ کا نام جو سورۂ طلاق ہے بعضے احکام طلاق اور نکاح کے کہ بہت مفید ہین ذکر کرنے مین ہم متعلق ہوتا ہی نکاح حرہ بالغہ کا اوسکی رضا سے اگرچہ نہ باندہی ولی باکرہ ہو یا ثیبہ نزدیک ابوحنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ کے ظاہر الروایۃ مین اور ابو یوسف رح سے ایک روایت یہہ بہی ہے کہ نہین منعقد ہوتا بغیر ولی کے اور نزدیک امام محمد کے منعقد ہوتا ہی موقوف کذا فی الہدایۃ اور نقل کیا ہی فقیہ ابو جعفر نے کہ امام محمد نے رجوع کی ہے طرف قول ابوحنیفہ کے کذا فی شرح ابی المکارم اور در المختار مین ہی کہ ذمی جو عصبہ ہو اوسکو اعتراض نہنچتا ہی غیر کفو مین پس فسخ کرے اوسکو قاضی ولی کی نالش کرنیسے اور فتوی دیا گیا ہے نکاح غیر کفو مین کہ نہین جائز بغیر اجازت ولی کے اصلا اور یہہ بہی مختار فتوی کے لیے ہی بسبب فساد زمانہ کے اور کہا مالک اور احمد بن حنبل اور شافعی نے کہ نہین منعقد ہوتا نکاح عورۃ کی زبانی اصلا اور ابو یوسف اور ابوحنیفہ سے ہی کہ نہین جائز غیر کفو سی بدون اجازت ولی کے کذا فی الہدایۃ اور قاضی خان نے کہا کہ یہی صحیح ہی اور ہمارے زمانہ مین مختار فتوی کے لیے یہی ہی اور ذخیرہ مین کہا کہ نہین منعقد ہوتا اور اسی پر عمل کیا ہی بہت مشائخ

ہماری نے اور نہیں ہوتی ہے تفریق اسکی مگر نزدیک قاضی کے یعنے لائق ہی ولی کو کہ نالش کرے قاضی کے ہان اور وہ فسخ کردی عقد مذکور کو بدون فسخ کرنے قاضی کے وہ نکاح فسخ نہیں ہوگا اور ہوگی یہہ فرقت بغیر طلاق کے یہاں تک کہ اگر داخل نہیں ہوا زوج اوس پاس کچھہ نہیں دینا اولگا عورۃ کو مہر اور نہ عدت ہوگی کذا فی المحیط اور اگر داخل ہو اوسکے پاس یا خلوہ کے ساتھہ اوسکے خلوہ صحیحہ لازم آویگا اوسپر کل مہر معین اور نفقہ عدت کا اور عورۃ پر عدت لازم ہوگی کذا فی سراج الوہاج اور شرح ابو المکارم مین ہے کہ جب نکاح کرے عورت اپنا غیر کفو سے تو ولی کو اعتراض پہنچتا ہی کہ قاضی کے ہان جاکر نالش کرے اور اوس سے فسخ کروادی برابر ہی کہ بچا ہوا ہو اونکے یا نہ ہوا ہو اور یہی مختار صاحب کافی کا ہے اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ ولی کو حق فسخ ہے جب تک کہ بچہ جنی اور نہر الفائق مین ہے کہ یہہ جب ہے کہ ہو عورت کے لیے ولی پس اگر نہو گا ولی تو صحیح ہوگا نکاح بالاتفاق اور یہہ اوسکا کہہ ہے کہ قاضی اور حاکم مسلمان بھی نہو اسلئے کہ ولی نہو نہین قاضی ولی ہوتا ہے چنانچہ ہدایہ مین کہتا ہے اِذَا عَدِمَ الْاَوْلِیَاءُ فَالْوِلَایَۃُ اِلَی الْاِمَامِ وَالْحَاکِمِ اور یہہ حکم درحق بالغہ کے ہے اے پر صغیرہ کا نکاح بالاتفاق دبلا نزاع بغیر ولی کے جائز نہین ہے شرح ابو المکارم مین لکھا ہے نِکَاحُ الصَّغِیْرَۃِ وَالْمَجْنُوْنَۃِ اَلصَّحِیْحُ بِلَا وَلِیٍّ تفصیل اسکی یہہ ہی کہ سب عورتین چار قسم پر ہین اول ثیب بالغہ پس اوسمین اتفاق کہتے ہین علما کہ جائز نہین نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن اوسکے بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سے ہو جائیگا اور دوسرے باکرہ صغیرہ اوسمین ہے اتفاق ہے علما کا کہ حاجت اوسکی اذن کی نہین ولی بغیر اوسکے اذن کے نکاح اوسکا کر لیسکتا ہے تیسرے ثیب صغیرہ اوسکا بھی نکاح بغیر اوسکے اذن کے جائز ہے حنفیہ کے نزدیک نزدیک شافعیہ کے چوتھے باکرہ بالغہ اوسکا نکاح جائز نہین ہمارے نزدیک بغیر اوسکے اذن کے اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہی پس مدار ولایت کا حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہے باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کے نزدیک بکارت پر ہی صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک تقسیم طلاق کی امن وغیرہ تو اوپر مذکور ہوئی اور ایک تقسیم طلاق کی یہہ ہے کہ طلاق رجعی ہے اور بائن ہے طلاق رجعی تو یہہ ہے کہ کہی ایکبار یا دوبار انت طالق یا طلقتک یا مانند انکے پس بسطرحکی طلاق دینی سے ایام عدت مین بغیر نکاح کے رجوع کر لینا جائز ہے یعنی اگر کہے رجوع کی مینے تجھسے یا ہاتھہ لگالے یا مساس یا جماع کرے تو رجوع اس سے ہو جاتی ہے حاجت نکاح جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہے ساتھہ الفاظ کنایات کے سوائی مین الفاظ کے کہ وہ فقہ مین تفصیل سے مذکور ہین و انشاء اللہ تعالی اسمین بھی کچھہ مذکور ہونگی پس طلاق بائن سے عورۃ نکاح مین سے نکل جاتی ہے جبتک کہ پھر نکاح نکرے نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق کی یہہ ہے کہ طلاق مغلظہ ہی اور مخففہ مغلظہ تو یہہ ہے کہ تین طلاقین دے ایکبارگی یا بتفریق اس طلاق سے نکاح کرنا درست نہین ہوتا جب تک کہ بعد اسکی عدت کی اور خاوند سے نکاح نکرے اور وہ صحبت نکرے اور طلاق نہ دے اور عدت نہ گذری اوسکی اور طلاق مخففہ مقابلہ مین اسکے ایک یا دو ہین اور الفاظ کنایات کی نزدیک فقہا کے وہ ہین کہ نہین وضع کئے گئے طلاق کے لیے لیکن محتمل طلاق کو اور غیر طلاق کو ہین پس نہین طلاق پڑیگی ساتھہ اونکے ارزوی قضا کے مگر ساتھہ نیت کے اور دلالت حال کے یعنے وقت ذکر طلاق کے یا وقت غضب کے پس حالات طلاق کے تین ہین رضا اور غضب اور تذکرہ طلاق کا اور کنایات بھی تین ہین ایک تو وہ ہین کہ احتمال رکھین رد کا اور دوسرے

لہ کہ اوسنے طلاق رجعی پڑی ۱۲ ع قاضی کی یا حاکم ۱۲ ع

صلاحیت رکھیں سب لفظ بدکہا دی یا نہ احتمال رکھیں ان دونوں کا پس بعض الفاظ اون کنایات کی یہہ ہیں
اَخْرُجِی اِذْہَبِی قُومِی تَقَنَّعِی تَخَمَّرِی اِسْتَتِرِی اِنْطَلِقِی اِعْزُبِی یہہ الفاظ تو وہ ہیں کہ احتمال رکھتے ہیں رد کا
اور مانند خلیۃ بریۃ حرام بائن بتۃ بتلۃ کے صلاحیت رکھتے ہیں سب کی اور مانند اِعْتَدِی اِسْتَبْرِئِی رَحِمَکِ
اَنْتِ وَاحِدَۃٌ اَنْتِ حُرَّۃٌ اِخْتَارِی اَمْرُکِ بِیَدِکِ سَرَّحْتُکِ فَارَقْتُکِ کے نہیں احتمال رکھتے یہہ کلمے رد کا اور نہ سب کے
پس ہیچ حالت رضا کی یعنے غیر غضب اور غیر مذاکرہ طلاق کے موقوف ہونگے یہہ تینوں قسمیں ازروئے حکم کے
اور نیت کہنے والے کے اگر نیت طلاق کی کرے تو طلاق پڑ جائیگی ورنہ قول اوسکا ساتھ قسم کے اور ہیچ حالت
غضب کے موقوف ہوں گے پہلے دونوں میں نیت پر اگر طلاق کی نیت کرے تو واقع ہوگی طلاق ورنہ نہ ہوگی
کیا حاویگا بغیر قسم کے۔ ہیچ حالت مذکرہ طلاق کے کہ ہو میان بیوی میں موقوف ہوگا پہلا میں نیت پر اور دونوں
اخیر ہیں میں واقع ہوگی طلاق اگرچہ نہ نیت کرے اور تین الفاظ کنایات سے جو طلاق جچی پڑتی ہے وہ
ہیں اِعْتَدِی اِسْتَبْرِئِی رَحِمَکِ اَنْتِ وَاحِدَۃٌ **مسئلہ** اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو کہ اختیار کر اپنے نفس کو یا
مجکو اور اختیار کرے وہ خاوند کو تو ہیں واقع ہوتی طلاق کسی طرح کی اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی
رحمہما اللہ کا اور اگر بیوی اختیار کرے اپنے نفس کو تو واقع ہوتی ہے طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد رح کے اور
طلاق بائن نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور تین طلاقیں نزدیک مالک رح کے **مسئلہ** اگر کوئی حرام کرے کسی چیز
کو اپنے پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور وہ چیز اوسپر حرام نہیں ہوتی اور یہ مذہب
ابن عباس کا ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے کہ اگر حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی
ہو جیسے کہے شراب مجھ پر حرام ہے یا مال فلانیکا مجھ پر حرام ہے تو یہہ قسم ہے اگر ارادہ کرے خبر دینے کا پس جب
کہا دیگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر تصدق کر دیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنے توڑنے والا
قسم کا نہیں ہوگا اور اگر کہے سب مال حلال مجھ پر حرام ہیں یا کہے سب حلال خدا کے مجھ پر حرام ہیں تو فتوی اسپر ہے
کہ اس کہنے سے طلاق پڑ جاتی ہے اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کے اور اگر کہے بیوی کو کہ تو مجھ پر حرام ہی تو
ہوتا ہے یہہ ایلا اور اگر نیت کرے حرام کرنیکی یا نیت کرے کچھ اور ظہار ہوتا ہے اگر نیت کرے ظہار کی اور مرد ہے
لیئے لغو ہی اس کہنے سے کچھ نہیں ہوتا اگر نیت کرے جھوٹ کی اور یہہ عند اللہ ہے اور حاکم کے نزدیک ایلا ہی ہوگا اور اس
کہنے سے طلاق بائن پڑتی ہے اگر نیت کرے طلاق کی اور اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو تین طلاقیں پڑتی
ہیں اور فتوی اسپر ہے کہ طلاق بائن پڑتی ہے اگرچہ نہ نیت کرے طلاق کی **بحر ع** **ملتقی مولینا**
درالمختار **مسئلہ** جاننا چاہئے کہ نکاح فاسد بغیر دخول کے ثابت کرنیوالا کسی چیز کا نہیں ہے حقوق
میان بیوی کے سے اور بعد دخول کے ثابت ہونگے بعض احکام مانند واجب ہونے عدت اور مہر کے اور ثابت ہونے نسب
کے اور طلاق واقع نہیں ہوتی ہیچ نکاح فاسد کے پس اگر طلاق دے یا قاضی تفریق کرے درمیان میان بیوی کے
فسخ اور متارکہ ہوگا نہ طلاق کیونکہ طلاق فرع نکاح صحیح کی ہے نہ فاسد کی بعد اوسکے اگر رضامند زوجین کی نکاح کرنے
ہو تو جائز ہے بغیر گذرنے عدت کے اور حلالہ کے اگرچہ تین طلاقیں ہوئی ہوں پہر وہ خاوند یہی مالک تین طلاقوں کا
ہوگا اسلیئے کہ نکاح فاسد میں طلاقیں ناقص کرنیوالی عدد طلاق کی نہیں ہیں پس اب وہ مالک تین طلاقوں کا ہوا اور

نہین جائز اوس عورۃ پچولہ کو نکاح کرنا ساتھہ غیر کے مگر بعد گزرنے عدت کے اور وطی کرنے سے نکاح فاسد مین نہین ہوگا محصن پس اگر وطی کرے اوس سے پیچھے جدا کر دینے قاضی کے حد اجاوے لگایا جاوے گا اور نیچ نکاح فاسد کے جدا ہوگی عورۃ مدخولہ ساتھہ قول کے جیسیکہ کہے تو نے کتنے یا کہے خلیت سبیلک پس اگر انکار کرے خاوند نکاح کا اور کہے بیوی کو جا اور چلی جا ہوگا متارکہ اور نکاح فاسد یہہ ہی جیسے کہ نکاح کرے بغیر گواہونکے اور نکاح اوسکا کہ عدت مین ہی کسیکی ساتھہ غیر خاوند پہلے کے اور نکاح ایک بہن کا بیچ عدت بہن دوسری کے کہ عدت طلاق بائن کی ہو اور نکاح پانچوین عورۃ کا بیچ عدت چوتھی کے اور نکاح کرنا لونڈی سے بیوی پر اور مثل انکے اور حکم نکاح فاسد کا اوپر گذر چکا ۞ **باب ۲ فصل** ترجمہ کتنے مین جو مسائل طلاق کے بطریق اختصار کے مذکور ہین لکھے جاتے ہین اگرچہ بعضے اونمین سے اوپر لکھے گئے ہین **مسئلہ** طلاق دینے کے تین طرح ہین ایک اچھی طرح جسکو طلاق سنی کہتے ہین دوسری بہت اچھی طرح جسکو احسن کہتے ہین تیسری طرح بدعت ہے جسکو بدعی کہتے ہین سو اگر تین طلاقین تین طہر کے عرصہ مین دین اور اوس درمیان مین اوس سے صحبت نکی یہہ طلاق دینے کی اچھی طرح ہے موافق سنت کے اور اگر ایک ہی طلاق دی طہر کی حالت مین کہ اوس طہر مین اوس سے صحبت نکی ہو یہہ اوس عورۃ کو چھوڑ دیا کہ اوسکی عدت گذر گئی یہہ طرح بہت اچھی ہے اور اگر ایک طہر مین تین بار طلاق دی یا یون کہے کہ تجکو تین طلاقین ہین تو یہہ طرح بدعت ہے **مسئلہ** اگر زید نے اپنی غیر مدخولہ جورو سے کہا کہ تجکو تین طلاقین سنت ہین تو اوس عورۃ کو اوسیوقت ایک طلاق ہوگئی اگرچہ وہ حیض مین ہی **مسئلہ** اگر اوس عورۃ کو کہ جسکو حیض نہین ہوتا ہے خواہ کم عمری کے سبب خواہ زیادہ عمر کے سبب تو اوسپر تین طلاقین سنت کے موافق تین مہینون مین پڑینگی اور ایسی عورتونکو بعد صحبت کے یہی طلاق دینی درست ہے **مسئلہ** مدخولہ جورو کو حیض کی حالت مین طلاق دینی بدعت ہے پہر اگر حیض مین طلاق دے تو واجب یہہ ہے کہ اوس طلاق سے رجوع کرے اور دوسرے آیندہ کے طہر مین اوسکو سنت کے موافق طلاق دے **مسئلہ** حاملہ عورتکو صحبت کرنیکے بعد طلاق دینا جائز ہے اور تین مہینے تک ہر مہینے مین ایک طلاق دینا اوسکو سنت ہی **مسئلہ** اگر خاوند نے اپنی مدخولہ جورو سے کہا کہ تجکو تین طلاقین ہین موافق سنت کے تو اوس عورت پر ہر طہر مین ایک طلاق پڑیگی اور اس کہنے مین اگر خاوند کی یہہ نیت تہی کہ تینون طلاقین اوسیوقت پڑ جاوین یا یہہ کہ ہر مہینے مین ایک طلاق ایک طلاق پڑے تو وسیطرح پڑینگی **باب الطلاق الصریح** یعنے وہ طلاق جو صریح ہو اور کنایہ سے **مسئلہ** اگر خاوند نے اپنی جورو سے کہا تجکو طلاق ہے یا کہا کہ تو مطلقہ ہی یا کہا کہ مینے تجکو طلاق دی ان صورتون مین ایک طلاق رجعی ہوگی اگرچہ خاوند نے نیت ایک طلاق کی کی ہو یا ایک سے زیادہ کی ہو یا نیت نہ کی ہو اور اگر یون کہا کہ تو طلاق ہے اور اس کہنے سے کچھہ نیت نہتی یا ایک طلاق یا دو طلاقون کی نیت تہی تو ایک طلاق رجعی اوسپر ہوئی اور اگر تین طلاقونکی نیت تہی تو تین ہی طلاقین ہونگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجھپر طلاق ہی یا تیرے سب بدن پر طلاق ہے یا تیری گردن پر یا تیرے گلی پر یا تیری روح پر یا تیرے بدن پر یا تیری جسد پر یا تیری شرمگاہ پر یا تیرے منہ پر یا تیرے آدہی پر یا تیری تہائی پر طلاق ہے تو ایک طلاق ہوئی اور اگر یون کہا کہ تیری ہاتھہ پر یا تیرے پانو پر یا تیری کون پر طلاق ہی تو طلاق نہین ہوئی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو طلاق

۱ قید طلاق باش کی بعد طلاق کا کہ بیچی تو گویا کہ کہا کہ تو مطلقہ ہی ہے اور دوسرا کہا کہ تو مطلقہ ہی ہے اور دوسرا کہا کہ تو مطلقہ ہی ہے

ہوتی ہی اوہی طلاق یا تہائی طلاق تو ایک طلاق ہوئی اگر کہا کہ تجکو طلاق ہی تین نصف دو طلاق کی تو تین
طلاقین پڑگئین **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہے ایک سے دو تک یا کہا کہ ایک سے دو کے درمیان تک تو ایک طلاق
پڑی اور اگر یون کہا ایک سی تین تک تو دو طلاقین پڑین اور اگر یون کہا کہ تجکو ایک طلاق ہی دو مین اور ایک
کو دو بار کہنا ارادہ کیا یا نکیا ایک طلاق پڑیگی اور اگر یہہ نیت کی تہی کہ ایک اور دو تو تین طلاقین پڑگئین اور اگر
یون کہا کہ تجکو دو طلاق ہین دو مین اگرچہ نیت تہی کہ دو دونی چار تو یہی دو طلاقین پڑینگی **مسئلہ** اگر یون
کہا کہ تجکو طلاق ہے یہان سے کشمیر تک تو ایک طلاق رجعی پڑیگی **مسئلہ** اگر کہا تجکو طلاق ہے مکہ مین یا
بیچ مکہ کے تو اوسی وقت اوسپر طلاق پڑی اور اگر کہا کہ تجکو طلاق ہے جب تو مکہ مین داخل ہو تو جب وہ مکہ مین
داخل ہوگی تب طلاق پڑیگی **فصل مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہے کل یا کہا کل مین تو کل کی
صبح کو اوسپر طلاق واقع ہوجاویگی اور اس کہنے مین کہ تجکو طلاق ہے کل مین عصر کا وقت اپنے دلمین ٹہیرایا
تو آیندہ کل کی عصر کو طلاق پڑیگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی آج کل یا کہا کل آج تو جو لفظ پہلے کہو
اوسیکا اعتبار ہی **مسئلہ** اگر زید نے اکیمورت سے کہا کہ تجکو طلاق ہے اس سے پہلے کہ مین تجکو اپنی جورو بناؤن
یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی پہلی کل کو پہر اوس عورت سی آج نکاح کیا تو یہہ کہنا زید کا لغو ٹہیرا اگر یون کہا
کہ تجکو طلاق ہی پہلی کل کو اوسنے نکاح پہلے سے تہا تو اوسیوقت طلاق ہوگئی **مسئلہ** اگر کہا کہ تجکو طلاق ہے
جب تک مین تجکو طلاق ندون یا یون کہا کہ جسوقت تک مین تجکو طلاق ندون پہر اوس کہنے کے بعد تہوڑی
دیر وہ خاوند جب یا تو طلاق ہوگئی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی اگر مین تجکو طلاق ندون تو جب
جورو یا خاوند مرجاوی تو طلاق ہوگی اور زندگی بہر نہین ہوتی **مسئلہ** اگر یون کہا تجکو جب مین طلاق ندون
تجکو طلاق ہی پہر بعد اس کہنے کے طلاق دی تو اس پہلی طلاق کہنے سے طلاق ہوئی **مسئلہ** اگر یون کہا
تجکو طلاق ہی جسدن مین تجکو اپنی جورو ن کردون پہر اوسی راتکو نکاح کیا تو طلاق ہوگئی اور اگر یون کہا کہ
جسروز مین تجسی نکاح کردون تجکو اپنے لیے طلاق کا اختیار رہے پہر راتکو اوسسے نکاح کیا تو اوس عورت کو اپنے
طلاق کا اختیار نہین ہوگا **مسئلہ** اگر یون کہا کہ مین تجسے الگ ہون یا کہا کہ مین تجپر حرام ہون تو ایک طلاق
بائن ہوجاویگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو اتنی طلاقین ہین اور تین اوسنکیطرف اشارہ کیا تو تین طلاقین
ہوئین **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تجکو بائن طلاق یا بتہ طلاق ہی یا کہا کہ تجکو بہت فاحش طلاق ہی یا کہا کہ تجکو
شیطان کی طلاق ہی یا کہا بدعت کی طلاق ہی یا کہا تجکو پہاڑ سے طلاق ہے یا کہا اشد طلاق ہی یا کہا ہزار
سے طلاق ہے یا کہا کہر بہر طلاق ہی یا کہا تجکو ایک طلاق شدید ہی یا کہا لمبی طلاق ہی یا چوڑی طلاق ہے
تو ایک طلاق بائن پڑیگی اور اگر تین طلاقونکی نیت کی تہی تو تین ہی پڑین گی **فصل** صحبت کرنے
پہلے جو طلاق دی اوسکی چند مسئلہ سنو **مسئلہ** اگر غیر مدخولہ جورو سی یون کہا کہ تجکو مہینے تین طلاقین دین تو ہنوز
طلاقین اوسپر پڑگئین اور اگر تین طلاقین تین بار کہین تو ایک طلاق بائن اوسپر پڑی **مسئلہ** اگر جورو
سے کہا کہ تجپر طلاق ہی اور گنتی طلاق کی ایک یا دو نہین کہنے پایا تہا کہ وہ جورو مرگئی تو اوسپر طلاق نہوئی
مسئلہ اگر غیر مدخولہ جورو سی کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک ورایک یا یون کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک ایک سے پہلے

فصل فی الطلاق قبل الدخول

یا یون کہا کہ تجھکو طلاق ہی ایک بعد اوسکی ایک تو اوسپر ایک طلاق پڑیگی اور اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی ایک طلاق بعد ایک طلاق کے یا کہا تجکو طلاق ہی ایک طلاق اوس سے پہلے ایک طلاق یا کہا تجکو طلاق ہی ایک ساتھہ ایک کے یا کہا تجکو طلاق ہی ایک اوسکے ساتھہ ایک تو دو طلاقین پڑینگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تو جو گھر مین بیٹھی تو تجھپر طلاق ہے ایک اور ایک سو وہ گھر مین بیٹھے تو ایک طلاق اوسپر پڑی اور اگر یون کہا کہ تجھپر طلاق ہی ایک اور ایک جو تو گھر مین بیٹھی پھر وہ گھر مین بیٹھے تو دو طلاق پڑین **باب الکنایات** یعنے کنایہ اشارہ سے طلاق دے اوسکا بیان ہے **مسئلہ** کنایہ کی طلاق تب ہی پڑتی ہے جب خاوند کی نیت طلاق دینے کی ہو یا حالت غصے کی یا وقت مذاکرہ طلاق کی ہو کہ اوس حال سی نہی ہو جہا جاوی کہ اس کنایہ سے مراد طلاق ہے **مسئلہ** اگر خاوند نے اپنی جورو سے کہا کہ تو عدت مین بیٹھہ یا کہا کہ تو اپنا رحم پاک کر یا کہا کہ تو ایک ہے تو ایک رجعی طلاق اوسپر پڑیگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تو علیحدہ ہی یا حرام ہی یا خالی کی ہوئی ہی یا بری کی ہوئی ہے یا تیری رسی تیری گردن پر یا تو اپنی گھر والون مین ملجا یا مینے تجکو تیرے گھر والونکو دی ڈالا یا مینے تجکو چھوڑ دیا یا تجکو الگ کر دیا یا تجکو اپنا اختیار ہی یا تو اختیار لے لے یا تو جرہ ہی یا تو مقنعہ اوڑھ یا اوڑھنی سر پر ڈال یا پردہ کر یا دور ہو یا نکل جا یا خاوند تلاش کر تو ایک طلاق بائن پڑیگی اور اگر دو طلاق کی نیت کی تھی تو دو اور اگر تین کی نیت کی تھی تو تین طلاق پڑین گی **مسئلہ** اگر تین دفعہ کہا کہ عدت مین بیٹھہ اور پہلی دفعہ کے کہنے مین طلاق کی نیت کی اور اور دفعہ سی حیض مراد ٹہیرایا تو خاوند کو سچا جانا وین گے اور ان دو دفعہ سے کچھہ مراد نہ ٹہیرائی تو یہہ تین طلاقین ہوئین **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تو میری عورت نہین یا کہا کہ مین تیرا خاوند نہین اور نیت طلاق کی کی تو عورت پر طلاق ہو گئی **مسئلہ** اگر جورو سی کہا کہ تجکو طلاق ہے سو وہ عدت مین بیٹھی تب پھر کہا کہ تجکو طلاق ہی تو یہہ دو طلاق پڑینگی اور اگر یون کہا تھا کہ تو بائن نکل جا ہے اور وہ عدت مین بیٹھی تھی تب کہا کہ تجھکو طلاق ہے تو یہی دو طلاق پڑین گی اور اگر یون کہا تھا کہ تجکو طلاق ہی اور عدت مین کہا کہ تو بائن ہی تو یہی دونون طلاق پڑین گی، اور اگر یون کہا یعنے دونون بار کہ تو بائن ہے تو یہہ دوسری طلاق نہ پڑیگی ہان اگر یہہ بائن طلاق کسی شرط پر اٹکی ہو گی تو البتہ دونون پڑین گی مثلاً یون کہا تھا کہ اگر تو اس گھر مین آوی تو بائنہ ہو جاوی بعد اسکے اوسکو کہا کہ تو بائنہ ہی پھر وہ اوس گھر مین آئی تو اوسپر دو نو طلاقین پڑینگی **باب تفویض الطلاق** یعنے طلاق دینا سونپ دیا جورو کو اوسکے مسئلے مین **مسئلہ** اگر خاوند نے طلاق کی نیت پر جورو سی کہا کہ تو اختیار لیلے سو اوسنے اوسی مجلس مین اختیار لیا تو ایک طلاق بائنہ اوسپر ہو گئی اور تین طلاق کی نیت کرنا اس صورت مین جائز نہین پھر خاوند سے اختیار پانے پر اگر وہ عورت وہان سے اوٹھہ گہڑی ہوئی یا اور کچھہ کام کرنے لگی تو اوسکا اختیار جاتا رہا **مسئلہ** عورت اور مرد کو دونو نمین سے ایک کو نفس یا اختیار کا لفظ کہنا شرط ہی اگر نکہی تو اختیار طلاق کا اوسی نہو گا **مسئلہ** اگر جورو سی کہا کہ تو اختیار لیلے سو اوسنے کہا کہ مین اختیار کرتی ہون اپنی جان کہدیا یون کہا کہ مینے اختیار کیا اپنی جان تو اوسپر طلاق ہو گئی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تو اختیار ہے تو اختیار لے سو اوسنے کہا کہ مینے پہلا یا بیچ کا یا اخیر کا اختیار لیا یا یون کہا کہ مینے اختیار لیا تو اوسپر تین طلاقین ہو گئین اگرچہ خاوند کی نیت یہہ نتھی اور اگر جورو نے یون کہا کہ مینے اپنی نفس کو طلاق دی لی یا یون کہا کہ مینے اپنی جان کا اختیار لیا تو ایک

لہ یہہ مسئلہ اوپر کے مسئلے سے کہا گیا ہے ۱۲

لہ کما فی الدر المختار وغیرہ کما یفہم من الشرح والعبارۃ الآتیۃ ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

باب تفویض الطلاق

ایک طلاق کا تو ایک طلاق بائنہ ہوگئی **مسئلہ** اگر یوں کہا تیرا اختیار تیرے ہاتھہ مین ہے ایک طلاق بائنہ یا یوں کہا کہ ایک طلاق اختیار کرلے سو عورت نے اپنی جانکا اختیار لیا تو رجعی طلاق ہوگئی اوسپر **مسئلہ** اگر تین طلاق کی نیت پر یوں کہا تیرا اختیار تیرے ہاتھہ مین ہی پھر عورت نی کہا کہ مینے اپنی نفس پر اختیار کیا ایک بار گی یعنے سب کو ایکبار گی تو تینون طلاق ہوگئین اور اگر عورت نی یون کہا کہ طلاق دی مینے اپنے آپکو ایک یا کہا کہ اختیار کیا مینے اپنی جان پر ایک طلاق کو تو ایک طلاق بائنہ ہوئی **مسئلہ** اگر خاوند نے یون کہا کہ تیرا اختیار تیری ہاتھہ مین ہی آج اور پرسون تورات اس اختیار مین نہین ہی پھر اگر عورت نی اوسدنکا اختیار پھیر دیا تو اوسدن کا اختیار اوسکو باقی رہا اور اگر خاوند نے آج اور کل کا اختیار دیا تہا تو رات بہی اوس اختیار مین سا (یعنے پھیر دینے سے اوسدنکا ۱۲) ہی اور اگر عورت اوسدنکا اختیار پھیر دی تو کل کا ہی اختیار اوسکو نرہی **مسئلہ** جب عورتکو طلاق کا اختیار ملا پھر وہ مین پر دن بھر بیٹھی رہی اور اوٹھی نہین یا کہڑے سے مٹہہ گئی یا بیٹھے سے کہانیکا لگا لیا یا کہانا چھوڑکر مٹہہ پھیر یا اوسنی باپ کو صلاح مشورہ کرنیکو بلایا یا گواہ شاہدی کے لیے بلائی یا عورت سواری پر سوار چلی جاتی تہی اختیار ملنے کے بعد سواری کو کہڑا کرلیا تو اوسکو اختیار ابہی باقی ہے اور اگر سواری کہڑی تہی سو اختیار پانیکے بعد وہ سواری چلائی تو اختیار جاتا رہا **مسئلہ** اختیار کے مقدمہ مین گہر کا اور ناؤ کا حکم ایک ہی ہے **مسئلہ** اگر خاوند نے کہا کہ تو اپنے آپکو طلاق دیلے اور کچہہ نیت نکی یا ایک طلاق کی نیت کی تہی پھر اوسنے اپنے آپکو طلاق دی تو ایک طلاق رجعی پڑیگی اور اگر خاوند کی نیت مین تین طلاقین تہین اور عورت نی بہی تین طلاقین دی لین تو تینون پڑجاوینگی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ تو اپنے آپکو طلاق دیلے عورت نی بائنہ طلاق کہی تو ایک طلاق رجعی پڑیگی اور اگر عورت نے یون کہ مینے اختیار لیا تو طلاق نہوئی **مسئلہ** اگر کہا کہ اپنے آپکو طلاق دیلے پھر خاوند کو اوس دینے سے پہر جانیکا اختیار نہین اور اوسی مجلس تک اوس عورتکو پہر اختیار رہیگا ہان اگر خاوند نے یون کہا تہا کہ تو نے اپنے آپکو طلاق دیلے جب چاہی تو البتہ اوس عورتکو اوس مجلس کے بعد بہی اختیار رہیگا **مسئلہ** اگر زید نے عمر وسی کہا کہ میری جورو کو طلاق دی تو عمرو اوسی مجلس مین یا بعد اوس مجلس کے زید کی جورو کو طلاق دیسکتا ہی اور اگر یون کہا کہ اگر تو چاہے تو میری جورو کو طلاق دی تو عمرو اوسی مجلس مین طلاق دیسکتا ہے اور بعد اوسکی نہین **مسئلہ** اگر جورو سی کہا کہ تو اپنے آپکو تین طلاق دیلے سو اوسنی ایک طلاق دی تو ایک ہی طلاق اوسپر پڑیگی اور اگر خاوند نے ایک طلاق کا اختیار دیا تہا اور جورو نی آپکو تین طلاقین دی لین تو کوئی طلاق نہ پڑیگی اور اگر جورو سی کہا کہ طلاق دیلے اپنے آپکو تین اگر چاہی سو اوسنی ایک طلاق دی لی یا ایک طلاق کا اسیطرح سے اختیار دیا تہا اور اوسنی تین طلاقین دی لین تو طلاق نہ پڑیگی **مسئلہ** اگر خاوند نی جورو کو ایک طلاق کا اختیار دیا سو اوسنی اپنے آپکو رجعی طلاق دی لی تو بائنہ طلاق پڑیگی اور اگر رجعی طلاق کا اختیار دیا اور آپنے بائنہ دی لی تو رجعی ہی طلاق پڑیگی **مسئلہ** اگر خورو سی کہا کہ تجکو طلاق ہے اگر تو چاہے پھر جورو نی کہا کہ نہین چاہا اگر تو چاہی تو خاوند نے کہا کہ مینے چاہا اور اوس کہنے سے نیت اوس خاوند کی طلاق کی تہی تو طلاق ہوگئی اور طلاق کا اختیار باطل ہوا **مسئلہ** اگر کہا تجکو طلاق ہی اگر تو چاہی اور جورو نی کہا کہ مینے چاہا اگر فلانی چیز اسطرح پر درصورتیکہ وہ معدوم ہی تو اختیار باطل ہوا اور اگر ہوگئی وہ چیز تو عورت پر ایک طلاق ہوگئی

مسئلہ اگر کہا تجکو طلاق ہی جب تو چاہی اور جورو نی اسبات کو رد کیا تو رد ہو جائیگا اور اوسی مجلس تک یہہ اختیار عورتکو رہیگا بلکہ ہمیشہ کو ہوگا اور ایک ہی طلاق دینی کا اختیار ہوگا مسئلہ اگر جورو سی کہا تجکو طلاق ہے جے بار تو چاہے تو وہ جورو اپنے آپ کو تین طلاق الگ الگ دے سکتے ہے ++ پہر اگر جورو اپنی آپکو تین طلاقین دیگر خاوند سی چھوٹ گئی اور اور خاوند سی نکاح کیا بعد اوسکو پہر پہلے خاوند سے نکاح کیا تو اب اس عورتکو اختیار نہین کہ اوس پہلے اختیار کی رو سی اپنی آپکو طلاق دی لے مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی جہان یا جسجگہہ چاہی تو اوسی مجلس مین اگر وہ چاہی تو طلاق ہو جائیگی اور بعد اوہ مجلس کے اوسکو اختیار نہین مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی جیسی تو چاہی تو واقع ہوگی ایک رجعی پہلے چاہنے کی پہر اگر اوس عورت نی طلاق بائنہ چاہی یا تین طلاقین چاہین اور خاوند کی یہی نیت تہی تو پڑ جائیگی مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو طلاق ہی جتنی طلاقین تو چاہے تو عورۃ پر طلاق پڑ جائیگی جسقدر چاہی گی اور اگر عورۃ نے یہہ اختیار نا نا تو رد ہو گیا مسئلہ اگر یون کہا کہ اپنے آپکو تو طلاق دیدے تین مین سی جو چاہی تو اور عورۃ کو تین طلاق سے کم طلاقونکا اختیار ہی **باب تعلیق الطلاق** یعنے اس باب مین وہ مسائل مذکور ہین کہ طلاق کو کسی بات پر لٹکا وی مسئلہ طلاق کسی بات پر لٹکانی تب درست ہی جب وہ عورت اپنی نکاح مین ہو جیسے اپنی منکوحہ عورت کو کہا کہ اگر تو فی زید سی ملاقات کی تو تجکو طلاق ہی یا نکاح ہونی پر لٹکانی طلاق تو ہی درست ہے جیسے عمر و نی ایک عورۃ سی کہا کہ اگر مین تجہسی نکاح کرون تجکو طلاق ہی پہر اگر اوس عمر و نی نکاح کیا تو اوسپر طلاق ہو جائیگی اور اگر اجنبیہ عورت سی زید نی کہا کہ اگر تو عمر و سی ملے تو تجکو طلاق ہی پہر اوس عورت سی زید نی نکاح کیا پہر وہ عمر و سی ملی تو طلاق نہوئی مسئلہ لٹکانیکے لیے یہہ لفظ ہین اگر اور جو اور جب اور جسوقت اور جسبار اور جسبدفعہ اور جیسا رسو یہہ الفاظ اگر کہین اور شرط ایکدفعہ ہی پائی گئے تو قسم پوری ہو گئی مگر جب کا لفظ تکرار فعل کو شامل ہو اس کہنے پر جتنی بار شرط پائی جائیگی حکم کیا جاویگا مسئلہ لٹکانے کی جانے سے قسم باطل نہین ہو جاتی مسئلہ اگر جورو خاوند مین شرط پائی جائیگی بابت اختلاف ہوا ایک کہی شرط پائی گئی اور دوسرا کہی نہین پائی گئی تو خاوند کا کہنا معتبر ہے ہان اگر جورو اپنی بات پر گواہ گذرانی تو وہی سچی ہی اور جو شرط ایسی ہو کہ اوسکا حال سوا اوس عورۃ کے اور کوئی جان نسکتا ہو تو ایسی شرط کے بابت اوسی عورۃ کا کہنا اوسکی اپنی حق مین معتبر ہی مثلاً زید نے اپنی جورو سی کہا اگر تو حیض سی ہو جاوی تو تجکو طلاق ہی اور تیری سوکن کو طلاق ہی یا یون کہا اگر تو مجکو چاہتی ہی تو تجکو طلاق ہی اور تیری سوکن کو طلاق ہی پہر اوس عورت نی کہا کہ مین حیض سی ہو گئی اور تجکو چاہتی ہون تو فقط اوسی عورۃ کو طلاق ہو گئی مسئلہ اگر اپنی جورو سی کہا کہ جب تو حیض سی ہو تب تجکو طلاق ہی پہر جب اوس عورتکو تین دن برابر خون آوی تو اوسپر طلاق پڑی اوسوقت سی جسوقت سے خون دیکھا تہا مسئلہ اگر یون کہا کہ جب تو ایک حیض کی حائضہ ہو تب تجکو طلاق ہی تو جب وہ حیض سے پاک ہو جاوی تب اوسپر طلاق پڑی مسئلہ اگر زید نی اپنی جورو سی کہا کہ اگر تو لڑکا جنی تو تجکو ایک طلاق ہی اور لڑکی جنی تو دو طلاقین ہین سو وہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی اکٹہا جنی اور یہہ معلوم نہین کہ پہلے کیا جنی تو قاضی یہی حکم کریگا کہ ایک طلاق پڑی اور احتیاط یہہ ہی کہ دو طلاق سمجہی جاوین اور دوسرے پیدا ہونے سے عدت

باب تعلیق الطلاق

بھی گذر گئی مسئلہ اگلی ہوئی طلاق باطل ہوجاتی ہی تین طلاق دینے سے بالفعل مسئلہ اگر عورت سے کہا کہ اگر تجھ سے
مین صحبت کرون تو تجکو تین طلاق ہین یا بندی سے کہا کہ جو مین تجھسے صحبت کرون تو تو آزاد ہی پھر صحبت کی
اور دخول کے بعد کچھ ٹہیرا تو عقر دینا آوگا اور اوس عورت پر تین طلاق ہوجائینگی اور باندی آزاد اور اگر تین
طلاقون سے کم طلاقین کہین تہین تو دخول کے بعد شہر نمیے رجوع ثابت نہین ہوتی ہان جب دوسری بار دخول
کرے تو البتہ رجوع ثابت ہوگی طلاق رجعی مین مسئلہ اگر زید نے اپنی جورو صالحہ سے کہا کہ اگر مین تجھپر
اور جورو کرون تو اوسکو طلاق ہی پھر صالحہ کو بائن طلاق دی سو وہ عدت مین نہی اور زید نے دوسرا نکاح کسی
عورت سے کیا تو اوسپر طلاق نہین ہوئی مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہی انشاء اللہ تعالے تو طلاق نہین ہوئے
اگرچہ انشاء اللہ تعالے کہنے سے پہلے وہ عورت مرگئی ہو مسئلہ اگر یون کہا کہ تجکو تین طلاقین ہین مگر ایک تو دو
طلاقین پڑین اور اگر یون کہا کہ تجکو تین طلاق ہین مگر دو تو ایک طلاق پڑی اور اگر یون کہا کہ تین طلاق ہین
مگر تین طلاق تو تین ہی طلاقین پڑین گی باب طلاق المریض یعنے بیمار آدمی اگر طلاق دے اوسکے مسئلے
مسئلہ اگر خاوند نے موت کی بیماری مین رجعی یا بائن طلاق جورو کو دی یا تین طلاقین دین تو وہ جورو
عدت ہی مین تہی کہ وہ خاوند مرگیا تو وہ عورت اوسکی وارث ہی اور اگر عدت کے بعد مرا تو وہ عورت اوسکی
وارث نہین مسئلہ اگر خاوند نے جورو کو طلاق بائنہ دی اوسکے کہنے سے یا خلع کیا یا اختیار دیا اوسکو خاوند
نے اپنے اختیار کرلیا تو ان صورتون مین وہ عورت اوسکی وارث نہین ہوگی اور اگر عورت نے رجعی طلاق مانگی تہی
اور خاوند نے موت کی بیماری مین تین طلاقین دیدین تو وہ عورت وارث ہوگی مسئلہ اگر جورو کو موت کے
بیماری مین جورو کے کہنے سے طلاق بائنہ دی بعد اوسکے اوس عورت کا دین اپنے اوپر بتلایا یا وصیت کی اوس
عورت کے لیے دین یا وصیت اور وراثت کے حصے کا مال جو کم ہوگا وہی اوس عورت کو ملیگا مسئلہ اگر خاوند نے
موت کی بیماری مین کہا کہ مینے تجکو صحت کی حالت مین تین طلاقین کہین ہین اور عورت نے اوسکو سچا بتایا
اور عدت گذر گئی بعد اسکے پھر خاوند نے اوسکے لیے دین کا اقرار کیا یا کچھ وصیت کی تو وراثت کا حصہ اور دین یا
وصیت کا مال جو کچھ کم ہوگا تو وہ اوس عورت کو ملیگا مسئلہ اگر خاوند صف مین نکلکر ایک شخص سے لڑنے لگا
یا قصاص مین قتل کرنیکے لیے اوسکو نکالا یا رجم کرنیکے لیے نکالا اوسحالت مین اوسنے اپنی جورو کو تین طلاقین
دین تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اگر وہ خاوند اوسحالت مین مارا گیا مسئلہ اگر زید کہڑا ہوا تہا یا لڑائی کی
صف مین تہا اور طلاق دی تو وہ عورت وارث ہوگی مسئلہ اگر بیمار نے طلاق اجنبی شخص کے کام پر
اٹکائی یا ایک وقت کے آنے پر اٹکائی اور وہ تعلیق اور شرط بھی اوسی بیماری مین پائی گئی تو وہ عورت وارث
ہوگی اور اپنے کام پر اٹکائی تہی پھر وہ کام اٹکانا اور وہ کام اوسی بیماری مین پایا گیا صرف شرط بیماری مین پائی
گئی تو بھی وارث ہوگی اور اگر عورت کے کام پر وہ طلاق اٹکائی تہی اور عورت کو وہ کام کرنا ضرور تہا سو یہہ اٹکانا اور وہ
کام اوسی بیماری مین پایا گیا یا فقط شرط بیماری مین پائی گئی تو وہ عورت وارث ہوگی سو اسکی اور صورت مین وارث
نہوگی مسئلہ اگر خاوند نے بیماری مین طلاق دی پھر اچھا ہوگیا بعد اوسکے مرگیا یا طلاق پانیکے بعد وہ عورت
مرتد ہوگئی پھر مسلمان ہوئی بعد اوسکے وہ خاوند مرگیا تو وہ عورت وارث نہوگی مسئلہ اگر خاوند نے موت کی

سلسلہ عقد نکاح کے تین حصون کو شیعہ سنی دونون فریق مانتے ہین ۱۲

باب طلاق المریض

تکملہ اوپر کے صفحہ کا ۱۲

بیاہ مین جورو کو طلاق دی پہر اوس عورت نے خاوند کے بیٹے کے ساتھہ بُرا کام کیا یا صحبت کی حالت مین خاوند نے عورت کو پہچان لگایا پہر بیماری مین لعان ہوئی یا خاوند نے بیماری مین ایلا کیا تو وہ عورت وارث ہوگئی اور اگر صحبت کی حالت مین ایلا کیا اور مدت اوسکی گذری بیماری کی حالت مین تو یہہ عورت وارث نہوگی **باب الرجعۃ** یعنے طلاق دی ہوئی کو پہر اپنی جورو کرنیکا بیان **مسئلہ** طلاق کی عدت کی ایام مین ایسا کام کرنا کہ وہ عورت بدستور نکاح مین بنی رہے اسکو رجعت کہتے ہین **مسئلہ** اگر تین طلاق نہین دی ہین تو درست ہی اگرچہ عورت ناراض ہو **مسئلہ** اگر عورت سے کہا کہ مینے تیرے ساتھہ رجوع کی یعنی طلاق سے پہر گیا یا اوسکے روبرو کہے کہ مینے اپنی عورت سے رجوع کی یا اوس عورت کے بوسہ دی یا اوس سے مباس کرے یا شہوت سے اوسکی شرمگاہ کے اندر دیکھی یا اوس سے صحبت کرے تو رجعت ہوگئی **مسئلہ** رجعت کے واسطے دو گواہ کر لینے مستحب ہی **مسئلہ** اگر عدت کی ایام گذر نیکے بعد کہا کہ مین نے رجوع کی تہی عدت مین اور عورت نے اوسکو سچا جانا یا تو رجعت ثابت ہوگئی اور اگر عورت نے اوسکو جھوٹا جانا یا تو رجعت جائز نہین **مسئلہ** اگر مرد نے عورت سے کہا کہ مینے رجوع کی اور عورت نے کہا کہ میری عدت تو گذر گئی تو رجعت نہین ہوئی **مسئلہ** اگر باندی کے خاوند نے عدت کے بعد باندی سے کہا کہ مینے تجھے عدت مین رجوع کی تہی اور باندی کا میان اوسکو سچا جانتا ہے اور وہ باندی اوسکو جھوٹا جانتی ہے یا باندی کہتی ہے کہ میری عدت گذر گئی اور خاوند اور میان کہتے ہین کہ نہین گذری تو اوس باندی ہی کا کہنا معتبر ہے **مسئلہ** اگر معتدہ عورت اخیر حیض سے دس روز کے بعد پاک ہوئی تو اوسکی عدت گذر گئی اور خاوند کو رجوع کا اختیار نرہا اگرچہ ابہی نہائی نہو اور اگر دس دن سے کم مین پاک ہوئی تو جب نہالے یا ایک نماز کا وقت گذر جاوے یا تیمم کرے اور نماز پڑہ لے تب عدت گذر جاوے اور خاوند کو رجوع کا اختیار نرہے **مسئلہ** اگر تیسرے حیض سے دس سے کم مین پاک ہوئی اور نہائی سوا ایک عضو سے کم بدن سو کہا گیا تو عدت گذر گئی اور اگر ایک عضو یا زیادہ سو کہا رہا تو عدت ابہی نہین گذری **مسئلہ** اگر حاملہ عورت کو یا صغیرہ ہوئی عورت کو طلاق دی اور خاوند کہتا ہی کہ مینے اس سے صحبت نہین کی ہی تو رجوع کرنیکا اختیار ہے اور اگر خاوند اکیلی عورت کے پاس گیا اور کہتا ہی کہ مینے صحبت نہین کی بعد اسکے طلاق دی تو رجوع کرنیکا اختیار نہین[ف] اور اگر اس انکار کے بعد اوس عورت سے رجوع کی پہر وہ اولاد جنی دو برس سے کم مین تو یہہ رجعت درست ہی **مسئلہ** اگر جورو سے کہا کہ اگر تو جنی تو تجکو طلاق ہی پہر وہ اولاد جنی بعد اسکے اور حمل سے اور اولاد جنی تو یہہ رجعت ہوئی **مسئلہ** اگر یون کہا کہ جبار تو جنی تو تجکو طلاق ہی پہر وہ تین حمل جنی تو دوسری اور تیسرے بار کا جنا رجعت ہی **مسئلہ** رجعی طلاق والی عورت کو چاہئی کہ اپنا سنگہار کیا کرے **مسئلہ** رجعی طلاق دیکر خاوند بے پوچھے اکیلا اوس عورت پاس نجا یا کرے تو مستحب ہے اگر نیت عدم رجوع کی ہو اور سفر کو بہی اوس عورۃ کو اپنے ساتھہ نہ لیجاوی **مسئلہ** رجعی طلاق والی عورت سے صحبت کرنی حلال ہی حرام نہین **مسئلہ** اگر ایک طلاق بائنہ یا دو طلاق بائنہ دین تو عدت کے اندر نکاح کر لینے کا اوس خاوند کو اوس عورت سو اختیار رہے اور اگر تین طلاقین دی تہین اور وہ عورت حرہ تہی یا دو طلاقین دی تہین اور وہ عورت باندی تہی تو اوس عورت سو اوس خاوند کو نکاح کرنا درست نہین ہان جب وہ عورت اور خاوند سو کر وہ دوسرا خاوند بالغ یا مراہق ہو صحیح نکاح

[ف] یعنے عورت تو ہوئی لیکن نکاح کرنے کا اختیار نہین ۱۲ منہ صحت کا انکار کیا ۱۲ منہ ان انکار کیا اور بعد انکار کے طلاق دی ۱۲ منہ

کرے اور وہ صحبت کر کر طلاق دی اور اوسکی عدت گذر جاوی تو البتہ اوس پہلو خاوند کو درست ہی کہ اوس عورت سی نکاح
کرے مسئلہ اگر باندی کے خاوند نے دو طلاقین دین پہر عدت کی بعد اوسکے میان نے اوس سی صحبت کی تو اب اوس
صحبت سی وہ باندی پہلے خاوند کے لیے حلال نہین ہوگئی مسئلہ اگر طلاق دی ہوئی عورت سی نکاح کرے
اس شرط پر کہ پہلے خاوند کے لیے وہ عورت حلال ہوجاوی اگرچہ یہہ نکاح مکروہ ہی مگر جب یہہ دوسرا خاوند طلاق
دیدے اور عدت گذر جاوی اور پہلا خاوند اوس سی نکاح کرلے تو حلال ہے مسئلہ جب طلاق دی ہوئی عورت
دوسرے خاوند سی نکاح کرے اور وہ خاوند اوسکو طلاق دی پہر عدت کے بعد پہلا خاوند اوس سی نکاح کرلے تو پہلا خاوند
پہر تین طلاق کا مالک ہوجاتا ہی مسئلہ اگر تین طلاق دی ہوئی عورت یہہ بات کہے کہ عدت گذر نیکے بعد
مینے دوسرا خاوند کیا اوسنے مجھسے صحبت کر کر مجکو طلاق دی اور اوسکی بہی عدت گذر گئی اگر اوس مدت مین اقعد گنجائش تھی
ہو کہ دونون کی عدت گذر سکتی ہے تو سچا جانے اوس عورۃ کو اگر اسکے گمان مین وہ عورت سچی ہو اور کمتر اس مدت
کی دو مہینے مین ہر خاوند کی عدت کی اسطرح کہ ایک مہینا تو تین حیضونکا ہوا اور ایک مہینا دو طہرونکا یہہ امام صاحب
کی نزدیک ہی اور صاحبین کے نزدیک انتالیس دن تو تینون حیضون کے اور تیس دن دو طہرون کے باب
الایلا ۱۲ ایلا کا بیان چار مہینے یا زیادہ عرصہ تک اپنی جورو سی صحبت نکرنے پر قسم کہانیکو ایلا کہتے ہین جیسے
اپنی جورو سی کہا کہ قسم خدا کی مین تجھسے صحبت نکرونگا چار مہینے تک یا یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجھسے صحبت نکرونگا
تو یہہ ایلا رہوا پہر اگر چار مہینے کے اندر اوس سی صحبت کی تو قسم ٹوڑنیکا کفارہ دی اور ایلا جاتا رہا اور اگر چار مہینے کی قسم
کہائی ہی اور چار مہینے گذر گئے اور صحبت نکی تو قسم اوتر گئی اور جورو نکاح سے جاتی رہی اور اگر ہمیشہ کی قسم
کہائی تو قسم باقی رہی پہر اگر دوسری مرتبہ اوس سی نکاح کیا اور چار مہینے کے اندر اوس سی صحبت کی تو قسم کا کفارہ
دی اور اگر چار مہینے کے اندر صحبت نکی تو دوسری طلاق اوسپر ہوگئی اور وہ نکاح سی جاتی رہی پہر اگر تیسری بار
اوس سی نکاح کیا اور چار مہینے مین اوس سی صحبت کی تو کفارہ قسم کا دیدہ نہین تو تیسری طلاق اوسپر پڑگئی
اور اگر اوس عورت نے اور خاوند کر لیا اور اوسنے طلاق دی پہر پہلے خاوند نے اوس سے نکاح کیا تو اب چار مہینے تک
صحبت نکرنیسے اوسپر طلاق نہ پڑیگی ہان اگر صحبت کی تو قسم کا کفارہ دے اسلیے کہ قسم تو ہمیشہ کی کہائی تہی
اگر چار مہینے سے کم کی قسم کہائی تو ایلا نہین مسئلہ اگر یون قسم کہائی کہ قسم خدا کی مین تجھسے صحبت نکرونگا ان دو
مہینے تک اس دو مہینے کے بعد تو یہہ ایلا رہی اور اگر ایک دن یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجھسے دو مہینے تک صحبت
نکرونگا پہر ایکدن درمیان مین دیکر تیسرے دن کہا کہ قسم خدا کی مین تجھسے صحبت نکرونگا ان دو مہینے کے بعد تو
یہہ ایلا رہوا مسئلہ اگر یون کہا کہ قسم خدا کی مین تجھسے ایک برس تک صحبت نکرونگا سوائی ایک روز کے
تو یہہ ایلا نہین مسئلہ اگر زید کی جورو مکہ مین ہی اور زید نے بصرہ مین کہا کہ قسم خدا کی مین مکہ مین نجاؤنگا
تو یہہ ایلا نہین مسئلہ اگر اپنی جورو سی کہا کہ اگر مین تجھسے صحبت کرون تو میری ذمہ حج ہووے یا کہا کہ روزہ
ہووے یا کہا کہ صدقہ ہووے یا کہا کہ میرا غلام آزاد ہووے یا کہا تجھپر طلاق ہووے تو یہہ ایلا رہی مسئلہ اگر رجعی
طلاق کی عدت مین جورو ہو اور اوس سے کہے کہ قسم خدا کی مین تجھسے چار مہینے تک صحبت نکرونگا تو یہہ ایلا رہے
اور اگر بائنہ طلاق کی عدت والی سے کہا یا اجنبی عورت سی کہا تو ایلا نہین مسئلہ باندی کے ساتھہ ایلا

کی مدت دو مہینے ہین مسئلہ اگر خاوند نے ایلا کیا اور ایلا سی رجوع کرنا چاہے اور خاوند یا عورت بیمار ہی یا عورت کو رق ہے یا کوئی کم عمر ہے یا خاوند اور عورت اتنی دور ہین کہ چار مہینے کے اندر نہین مل سکتی تو وہ خاوند یون کہے کہ مہینے اوس عورت سی رجوع کی اور اگر چار مہینے کی مدت مین اوس سی صحبت کر سکتا ہو تو صحبت کرے تب رجوع ثابت ہو مسئلہ اگر خاوند نے جورو سی کہا کہ تو مجہ پر حرام ہے اور اپنے اوپر حرام کرنیکی نیت سے کہا تو یہہ ایلا ہوا اور اگر ظہار کی نیت سے کہا تو ظہار ہوا اور اگر جھوٹ کہا تو جھوٹ ہی اور اگر طلاق کے نیت سے کہا تو طلاق بائنہ ہو اور اگر تین طلاق کی نیت سے کہا تو تین طلاقین ہونگین مسئلہ قضا مین لکہا ہے کہ اگر اپنی عورت سی کہا کہ تو مجہ پر حرام ہے اور حرام اوسکی دانست مین طلاق ہی لیکن اس کہنے سے اوسنے طلاق کی نیت نہین کی تہی تو یہی طلاق ہو گئی عرف کی رو سی یہہ کہنا نیت ہی ٹہیرائی **باب الخلع** یعنے جورو سی کچہہ لیکر اوسکو طلاق دینا مسئلہ خلاص سی الگ ہو جانیکو خلع کہتے ہین مسئلہ خلع کرنے سے عورت پر طلاق بائن پڑتی ہے مسئلہ اگر خاوند نے مال لینے پر طلاق دی اور عورت نے مال دینا قبول کیا تو بائن طلاق ہوئی اور عورت کے ذمہ وہ مال دینا آویگا مسئلہ اگر عورت نے خاوند کا کچہہ قصور نہین کیا تو خاوند کو اوسسے مال لیکر طلاق دینی مکروہ ہی اور اگر وہ عورت خاوند کے کہنے مین نہین ہی تو طلاق کے بدلے اوس سے کچہہ لینا مکروہ نہین ہے مسئلہ جو چیز مہر ہو سکتی ہے وہی چیز خلع کا بدل بہی ہو سکتی ہے مسئلہ اگر شراب یا سور یا مردار جانور کے بدلے خلع کیا یا طلاق دی تو بدل دینا یعنے شراب یا سور یا مردار دینا نہ آویگا اور خلع کی صورت مین بائن طلاق پڑیگی اور ایسی صورت مین رجعی طلاق پڑیگی مسئلہ اگر جورو نے کہا کہ جو میرے ہاتہہ مین ہی اسپر مجہی خلع کر اور اوسکے ہاتہہ مین کچہہ نتہا اور خاوند نے خلع کیا تو کچہہ دینا نہ آویگا اور اگر عورت نے یون کہا تہا کہ جو مال روپے میرے ہاتہہ مین ہے اسپر مجہے خلع کر اور اوسنے کیا اور اوسکے ہاتہہ مین کچہہ نتہا تو خاوند اوس سے مہر بہر لے یا تین روپے لیلے مسئلہ اگر بہاگے ہوی غلام پر خلع کیا اس شرط پر کہ وہ عورت اوس غلام کے ضمان سے بری ہی تو وہ عورت اوس غلام کی ضمان سی بری نہوگی عورت پر لازم ہوگا کہ وہ غلام خاوند کے حوالہ کر دی یا قیمت اوسکی دی مسئلہ اگر عورت نے کہا کہ بعوض ہزار روپیہ کر مجکو تین طلاقین دی سو خاوند نے ایک طلاق دی تو ہزار روپیہ کی تہائی روپے عورت کو دینے آوین گے اور وہ عورت بائنہ ہو گئی اور اگر یون کہا تہا کہ ہزار روپیہ پر مجکو تین طلاقین دی سو خاوند نے ایک طلاق دی تو رجعی طلاق مفت ہو گئی مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ تو اپنے آپ کو طلاق دی دے بعوض ہزار روپیہ کے یا ہزار روپے پر سو اوسنے ایک طلاق دیدی تو کوئی طلاق نہ پڑیگی مسئلہ اگر جورو سی کہا کہ تجکو طلاق ہے بعوض ہزار روپے کے یا ہزار روپے پر اوسنے قبول کیے تو ہزار روپے اوس عورت کی ذمہ پر ہوئی اور وہ عورت بائنہ ہو گئی مسئلہ اگر جورو سے کہا کہ تجکو طلاق ہی اونچہ ہزار روپے ہین تو مفت طلاق ہو گئی اور اگر غلام سے کہا کہ تو آزاد ہی اونچہ ہزار روپے ہین تو وہ مفت آزاد ہو گیا مسئلہ خلع مین خیار کی شرط اگر عورت کی طرف سے ہے تو درست ہی اور خاوند کی طرف سے درست نہین مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ کل مہینے تجکو ہزار روپے پر طلاق دی ہو تو نے نہانی اور عورت نے کہا مینے تو قبول کی تہی تو خاوند کی بات کو سچا بتاوینگے مسئلہ اگر زید

باب الخلع

له قولہ تہی ہو صحت کی درج مین ہو ۱۲ منہ ۔ ۔ ۔

نے عمرو سے کہا کہ کل مینے یہہ غلام تیرے ہاتھہ سو روپے کو بیچا تہا سو تو نے قبول نکیا تہا عمرو نے کہا کہ مینے قبول کیا تہا تو یہان عمرو کو سچا بتا دینگے **مسئلہ** اگر خلع کیا یا مبارات کی یعنی ہر ایک نے دوسرے کو اپنے حق سے بری کر دیا تو بالکل حقوق جورو کے خاوند کے ذمہ سے اور خاوند کے حق جورو کے ذمہ سے جو نکاح کے سبب سے علاقہ رکہتے ہین جاتے رہے حتے کہ اگر عورت نے خاوند سے کچہہ مال پر خلع کیا یا مبارات کی تو وہی مال خاوند اوس عورت سے پاویگا اور ایک کو دوسرے پر کچہہ دعوی مہر وغیرہ کی بابت نرہیگا خواہ مہر مقبوض خواہ غیر مقبوض اور یہہ خلع اور مبارات صحبت سے پہلے ہو یا بعد **مسئلہ** اگر نابالغ لڑکی کے باپ نے اوسی لڑکی کے مال سے اوسکے خاوند کے ساتہہ خلع کیا تو طلاق اوس لڑکی پر ہوجاویگی اور مال اوسکا دینا نہ آویگا اور اگر باپ نے نابالغ لڑکیکے خاوند سے ہزار رُپے پر خلع کیا اور خود وہ باپ اون روپیون کا ضامن ہوا تو اوس لڑکی پر طلاق ہوگئی اور وہ ہزار روپے اوسکے باپ کے ذمہ پر دینے آوینگے[1]

باب اللعان لعان کہتے ہین گواہیونکو جو گواہیان قسم سے مضبوط کیجاوین اور لعنت کا لفظ اوسمین شامل ہو سو یہہ لعان مرد کے حق مین بجائی حد قذف ہی اور عورت کے حق مین بجای حد زنا کی ہے **مسئلہ** اگر جورو خاوند دونون ایسے ہین کہ اونکی گواہی مانی جاوی اور جورو ایسی عورت ہی جسکی گالی دینے والے پر حد جاری ہوتی ہی پہر ایسے خاوند نے ایسی جورو کو زنا کی گالی دی یا جورو سے جو لڑکا پیدا ہوا تہا اوسکو کہا کہ یہہ لڑکا مجہسے پیدا نہین ہوا ہے اور عورت نے خاوند پر اس گالی دینے کا دعوی کیا تو لعان کرنا واجب ہوگا پہر اگر خاوند نے لعان کرنیسے انکار کیا تو اوسکو قید کیا جاوی تاکہ لعان کرے یا اپنے اپکو جہوٹا بتاوی پہر جب اپنے اپکو جہوٹا بتاوے تو اوسپر حد قذف کی جاری کیجاوے اور اگر خاوند نے لعان کیا تو جورو پر بہی لعان کرنا واجب ہوا اور اگر عورت نے لعان کرنے سے انکار کیا تو قید کیجاوی تاکہ لعان کرے یا خاوند کو سچا بتاوی پہر اگر خاوند ایسا شخص ہی کہ اوسکی گواہی نمانی جاوی یعنی غلام ہی یا کافر ہی یا محدود فی القذف تو اس خاوند پر قذف کی حد جاری کرینگے اور اگر خاوند ایسا ہی کہ جسکی گواہی مانی جاوی مگر عورت ایسی ہی جسکی گالی دینے والے پر حد جاری نہین ہوتی یعنے باندی ہی یا نابالغہ ہے یا دیوانی ہی یا زانیہ ہی تو خاوند پر قذف کی حد اور لعان واجب نہین **مسئلہ** لعان کرنیکا طریق قرآن شریف مین مذکور ہی کہ پہلے خاوند قاضی کے سامنے چار بار یون کہے کہ خدا کا نام لیکر مین گواہی دیتا ہون کہ مین سچا ہون اسبات مین جو مینے اس اپنی جورو کو زنا کی گالی دی اور پانچوین بار یون کہے کہ لعنت خدا کی مجہپر اگر مین جہوٹا ہون اسبات مین جو اپنی جورو کو زنا کی گالی دی ہے اور ہر بار جورو کی طرف اشارہ کرے بعد اسکے جورو چار بار کہے کہ خدا کا نام لیکر مین گواہی دیتی ہون اسبات پر کہ خاوند جہوٹا ہے اسبات مین جو مجکو اوسنی زنا کی گالی دی اور پانچوین بار یون کہے کہ غضب خدا کا ہو مجہ اگر خاوند سچا ہو اسبات مین جو مجکو زنا کی گالی دی ہی پہر جب اسطرح پر دونون شخص لعان کرین تو حاکم کے حکم سے اون دونونکا نکاح جاتا رہی اور عورت پر ایک طلاق بائن پڑی پہر اونمین اسیمین کبہی نکاح ہو سکیگا **مسئلہ** اگر خاوند نے جورو کو یون گالی دی کہ یہہ بیٹا مجہسے نہین ہی اور دونون مین لعان ہوا تو قاضی اوس بیٹے کو ماں کیطرف نسبت کرے اور باپ اوسکا نسب لگاوی **مسئلہ**

باب اللعان

لعان کا بیان
لعان کا بیان
سورۂ نور مین تفصیل سے بیان ہوا ہے
یہان مختصر بیان ہے

اگر لعان کے بعد خاوند نے کہا کہ میں جھوٹ کہا تھا تو خاوند پر قذف کی حد جاری کریں اولاد سکو اختیاری کہ پھر اوس عورت سے چاہے تو نکاح کرے مسئلہ اگر زید نے غیر عورت کو زنا کی گالی دی اور زید پر گالی کی حد جاری ہوا عورت نے زنا کیا اور اوسپر حد جاری ہوئی تو زید کو اختیار ہی چاہے تو اوس عورت سے نکاح کرلے مسئلہ اگر گونگے خاوند نے اپنی جورو کو زنا کی گالی دی تو لعان نہیں ہوسکتا مسئلہ اگر خاوند نے کہا کہ یہ حمل مجھسے نہیں تو لعان جائز نہیں اور اگر یوں کہا کہ تو نے زنا کیا اور یہ حمل بھکو زنا سے ہی تو لعان ہوسکتا ہی مگر قاضی یہہ حکم نکرے کہ یہہ حمل اوس خاوند سے نہیں ہے مسئلہ اگر خاوند نے اپنی جورو سے کہا لڑکا پیدا ہوا سنا اور اوسوقت کہا کہ یہہ مجھسے نہیں ہی یا ایسا اسباب جو جنے میں درکار ہوتا ہے خریدتے وقت کہا کہ یہہ لڑکا مجھسے نہیں ہی تو وہ لڑکا اوس باپ کا ثابت ہوگا اگر بعد اسکے باپنے انکار کیا کہ یہہ لڑکا مجھسے نہیں ہے تو یہہ انکار اوسکا درست نہیں اگر لعان دونوں صورت میں واجب ہی مسئلہ اگر دو برس کے جورو پیدا ہوئی اور خاوند نے پہلا لڑکا اپنا نہ بتایا اور دوسرا بتایا تو خاوند پر گالی کی حد واجب ہوگی اور اگر پہلا لڑکا اپنا بتایا اور دوسرا کا انکار کیا تو لعان کرنا آویگا اور دونوں صورتوں میں وہ دونو لڑکے اوسی باپ کے ٹھیرینگے

باب العنین یعنے نامرد کا بیان مسئلہ عنین اوسکو کہتے ہیں جو عورت سے صحبت کرسکے یا وہ جو کواری عورت سے صحبت کرسکے اور مرد پاس رہی ہوئی عورت سے کرسکے مسئلہ اگر عورت نے خاوند اپنا ایسا پایا کہ اوسکا عضو تناسل بالکل نہیں ہی تو قاضی اوسیوقت دونو کا نکاح توڑ دے یعنے جورو سے علیحدہ علیحدہ کردے سو وہ عورت بائنہ ہوجاویگی مسئلہ اگر عورت نے خاوند ایسا پایا کہ اوسکا خصی نکال لیے ہیں یا ایسا پایا کہ وہ عنین ہی تو قاضی اوس خاوند کو ایک برس کی مہلت دی پھر اگر اوس برس میں اوسنے جورو سے صحبت کی تو بہتر اور اگر نہیں اور عورت درخواست کرے تو قاضی بعد برس روز کے اون دونو کو علیحدہ علیحدہ کردے سو وہ عورت بائنہ ہوجائیگی مسئلہ اگر خاوند کہتا ہی کہ میں نے صحبت کی ہی اور عورت کہتی ہی کہ نہیں کی تو اور عورت تو نکو دیکھا دین اور وہ عورتیں کہیں کہ یہہ عورت کواری ہی تو یہ عورت کو اختیار رہی چاہے تو لیے خاوند کو اختیار کرے اور چاہے قاضی سے درخواست کرے جدا نکی اور اگر وہ عورت کواری نہیں اور کہتی ہے کہ خاوند نے مجھسے صحبت نہیں کی اور خاوند کہتا ہی کہ میں نے صحبت کی ہی تو خاوند کو قسم دینگے پھر جو وہ قسم کہادی تو اوسکو سچا بتادینگے مسئلہ اگر عورت نے عنین خاوند کو اختیار کرلیا تو پھر اوسکو اختیار نہیں رہتا قاضی سے علیحدہ کرنیکی درخواست کرے مسئلہ اگر عورت کو یا خاوند کو کچھ اور عارضہ ہوا جیسے قرن یا تپ یا کوڑہ یا برص یا جنون تو اختیار نکاح کے رد کرنیکا نہیں

باب العدۃ یعنے عدۃ کا بیان مسئلہ عورتکو جو انتظار کرنا لازم ہوتا ہے اوسکو عدت کہتے ہیں مسئلہ حرہ یعنی آزاد عورت اگر خاوند نے طلاق دی یا اور کسی سبب سے نکاح اوسکا ٹوٹ گیا اور اوس عورت کو حیض آیا کرتا ہے تو اوسکے لیے تین حیض تک عدت ہی یعنے تین حیض تک وہ بیٹھی رہے بعد تین حیض کے چاہے تو اور نکاح کرلے اور اگر اوسکو حیض نہیں آیا کرتا ہے تو اوسکے لیے تین مہینے عدت ہیں اور اگر خاوند مرجاوے تو حرہ جورو کی عدت چار مہینے اور دس دن ہیں اور باندی کے لیے دو حیض یا ڈیڑھ مہینا عدت کا ہی طلاق اور فسخ کی صورت میں اور دو مہینے اور

نامرد کا بیان ۱۲ ۱۲ قرآن مجید فرقان حمید کا ترجمہ اردو زبان میں ۱۲ قرآن مجید فرقان حمید کا ترجمہ اردو زبان میں ۱۲ عنین وہ مرد جو عورت سے صحبت نہ کرسکے ۱۲ خصی نکال لیے ہوئے ۱۲ قرن ایک قسم کا جذام ہوتا ہے ۱۲ تپ بخار ۱۲ کوڑہ ایک مرض ہے جس سے جسم پر سفید داغ پڑ جاتے ہیں ۱۲ اسباب الاراض قسم فلیس بعیب رتق بکارت زائل شدہ امراۃ تقاربا فی لایسکنا ۱۲ صراح

باب العدۃ

پانچوں زمین خاوند کو مرجانیکی صورتمین مسئلہ اگر حاملہ عورت کی خاوند نے طلاق دی یا نکاح ٹوٹ گیا تو اوسکی عدت یہی ہی کہ جب بچہ جنے تو تب عدت پوری ہو مسئلہ اگر موت کی بیمارمین خاوند نے جورو کو طلاق دی اور عدت کے ایام مین وہ خاوند مرگیا تو اوسکے لیے چار مہینے اور دس دن عدت ہین اگر اوس عرصہ مین تین حیض ہوجاوین اور اگر اوس عرصہ مین تین حیض نہ دیکھے تو جب تک تین حیض گذرین تب تک اوسکی عدت ہی ٭ مسئلہ اگر باندی رجعی طلاق کی عدت مین آزاد ہوئی تو اوسکے لیے تین حیض گذرنا عدت ہی اور اگر بائن طلاق کی یا خاوند کی موت کی عدتمین آزاد ہوئی تو وہی باندی کی عدت پوری کرے مسئلہ اگر عورت کا حیض بند ہوگیا تھا سو وہ عدت کا شمار مہینون سے کرتی تھی پھر اوسکی عدتمین خون جاری ہوا تو اب وہ اپنی عدت حیض کے حساب سے شمار کرے مسئلہ نکاح فاسد اور حلال کے شبہہ سے جس عورت سے صحبت کی اوسکی عدت علیحدہ ہوجانی اور خاوند کے مرجانے کی صورت مین تین حیض ہین اور ام ولد کی عدت آزاد ہونے اور میان کے مرنے کی صورتمین بھی تین حیض ہین مسئلہ جس عورت کا خاوند نابالغ تھا اور وہ عورت حاملہ ہوئی اور خاوند مرگیا تو اوسکی عدت حمل کا جننا ہی اور اگر وہ عدت خاوند کے مرنیکے بعد حاملہ ہوئی تو اوسکی عدت وہی چار مہینے اور دس دن ہین اور وہ حمل دونون صورتون مین اوس خاوند کا نہ ٹہیریگا مسئلہ اگر عورت کو حیض کی گنتی مین طلاق دی تو وہ حیض عدتمین شمار نہوگا مسئلہ اگر عدت والی عورت کے ساتھ شبہہ کی صحبت کی تو دو عدتین چاہئین اور اس صحبت کی بعد جو حیض ہو + + + + تو وہ حیض دونون عدتون مین شمار ہوگا اور جب پہلی عدت تمام ہوجاوی تب دوسری عدت پوری کرنے مسئلہ عدت شروع ہوگی موت کی صورت مین خاوند کے مرنیکے بعد اور طلاق کی صورت مین طلاق کے بعد اور نکاح فاسد کی صورت مین علیحدہ ہوجانیکے بعد اور جب خاوند اوس سے صحبت چھوڑنیکا قصد کرے مسئلہ اگر عورت نے کہا کہ میری عدت پوری ہوگئی اور خاوند نے کہا کہ جھوٹ ہی ابھی پوری نہین ہوئی تو عورت اگر قسم سے کہے تو اوسکے کہنے کا اعتبار ہی مسئلہ اگر خاوند اپنی عدت مین بیٹھی ہوئی جورو سے پھر نکاح کیا اور صحبت کرنیسے پہلے اوسکو طلاق دی تو کل مہر اور نئی سر سے عدت لازم ہوگی مسئلہ اگر ذمی نے ذمیہ عورت کو طلاق دی تو عدت واجب نہین ہے فصل مسلمان بالغہ عورت کا خاوند مرجاوی یا طلاق بائنہ دیوی تو وہ عورت عدت کے دنونمین اپنا سنگھار نکرے اور خوشبو اور سرمہ اور تیل اور مہندی نہ لگاوی اور کسنبا اور زعفرانی کپڑا نہ پہنے ہان اگر عذر ہو تو مضائقہ نہین مثلاً آنکھہ مین بیماری ہو تو سرمہ لگانا عدتمین جائز ہی وعلی ہذا القیاس اور میان نے اپنی باندی کو آزاد کردیا تو وہ باندی اور وہ عورت جسکا نکاح فاسد تہا یہہ کام پھوڑین مسئلہ عدت کی حالت مین بیٹھی ہوئی عورت سے منگنی کرنی درست نہین ہان اشارہ کنایہ سے اوس سے پیغام نکاح کا کرنا درست ہی مثلاً اوس سے یون کہا کہ تو اچھی عورت ہی اور امید ہو کہ اللہ مجکو ایسا ہی عورت ملاویگا مسئلہ طلاق کی عدت مین جو عورت بیٹھی ہو وہ اپنے گھر کے گھر سے باہر نہ نکلے اور جو عورت موت کی عدت مین ہو وہ اگر دنکو یا تھوڑی رات کو نکلی تو مضائقہ نہین مگر پھر رات ہی کو پھر آوے اور اوسی مکان مین رہے اور طلاق اور موت کی عدت والی عورتین اوسی گھر مین عدت کے دن گذارین جس گھر مین اوپر عدت واجب ہوئی الا یہہ کوئی وہان سے نکالدی یا وہ مکان گر پڑے

ثبوت نسب کا بیان

تو اور مکان مین گذارین مسئلہ اگر عورت اپنی خاوند کی ساتھہ سفر مین ہی اور خاوند نے اوسکو طلاق بائن دی یا خاوند مر گیا ایسے مقام پر کہ وہان سے اسکا شہر تین دنسے کم کی راہ پر ہی تو اپنے شہر کو پہراوے اور تین دن کی راہ ہی تو اختیار ہی خواہ اپنے شہر کو پہراوے اور خواہ جہانکو جانی تھی وہین کو چلی جاوے ساتھہ مین اوسکا ولی ہو یا نہو اور اگر کسی شہر مین خاوند نے طلاق بائن دی یا خاوند مر گیا تو وہین عدت کے دن گذارے بعد عدت کے کسی اپنے محرم کے ساتھہ اوس شہر سے نکلے **باب ثبوت النسب** یعنے نسب کے ثابت ہونے یا نہونیکے مسئلے مسئلہ اگر زید نے ایک عورت سے کہا کہ اگر مین تجھسے نکاح کرون تو تجھکو طلاق ہی پہر اوس سے نکاح کیا اور نکاح سے چھہ مہینے بعد اوس عورت کے اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد زید ہی کی ٹہیریگی اور اوس عورت کو مہر خاوند پر دینا واجب ہوگا مسئلہ اگر رجعی طلاق کی عدت مین عورت ہی اور ابہی اقرار عدت گذرنیکا نہین کیا اور اوسکی اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند ہی کی ٹہیریگی اگرچہ طلاق سے دو برس سے زیادہ عرصہ کے بعد جنے پہر طلاق کے دن سے دو برس سے کم مین اگر وہ جنے تو مراجعت ثابت نہوگی اور نسب ثابت ہوگا اور اگر دو برس سے زیادہ عرصے کے بعد جنے تو خاوند کا رجوع کرنا ثابت ہوگا اور اگر بائن طلاق کی عدت والی عورت کی اولاد ہوئی اور اوسنے عدت کے گذرنیکا اقرار نہین کیا ہے سو اگر دو برس سے کم مین اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوسکی خاوند کی ٹہیریگی اور اگر دو برس پر یا دو برس سے زیادہ عرصہ کے بعد جنی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹہیریگی ہان اگر خاوند دعوی کرے تو البتہ وہ اولاد اوسکی ٹہیریگی مسئلہ اگر مرد[1] نے عورت کے خاوند نے بائن یا رجعی طلاق دی اور نو مہینے سے کم عرصہ مین اوسکی اولاد پیدا ہوئی تو وہ اولاد اوسی خاوند کی ٹہیریگی اور اگر نو مہینے پر یا نو مہینے سے زیادہ عرصہ کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹہیریگی مسئلہ اگر خاوند کی موت کی عدت مین عورت ہی اور اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوسکی اوسی خاوند سے ٹہیریگی دو برس تک اگر اوس عورت نی عدت کے گذر جانیکا اقرار نہین کیا مسئلہ اگر بائن طلاق کی یا خاوند کی موت کی عدت والی عورت کی اولاد ہوئی اور اوسکا خاوند یا خاوند کی وارث اولاد ہونیسے منکر ہوے اور دو برس سے کم مین اولاد ہوئی ہے اور اوس عورت نے عدت کے گذرنیکا اقرار نہین کیا ہے اگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین اولاد ہونیکی گواہی دین یا حمل ظاہر ہو یا وارث اوسکے بچا تاوین تو وہ اولاد اوسی خاوند کی ٹہیریگی مسئلہ اگر زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اور چھہ مہینے سے کم مین اسکے اولاد ہوئی تو وہ اولاد اوس خاوند کی نہ ٹہیریگی اور اگر چھہ مہینے یا چھہ مہینے سے زیادہ کے بعد اولاد ہوئی تو وہ اوسی خاوند کی ٹہیریگی اگرچہ خاوند چپ تہا اور اگر خاوند نے پیدا ہونیکا انکار کیا تو ایک عورت کی گواہی سے اولاد کا پیدا ہونا ثابت ہوکر نسب ثابت ہوگا اور اگر اولاد پیدا ہونیکے بعد جورو اور خاوند مین اختلاف ہوا عورت کہتی ہی کہ چھہ مہینے ہوے تجھکو مجھسے نکاح کرے مہلے اور خاوند چھہ مہینے سے کم بتاتا ہی تو اوس عورت ہی کا کہنا معتبر ہے اور وہ اولاد اوسی خاوند کی ٹہیریگی مسئلہ خاوند نے جورو سے کہا اگر تو جنی تو تجھپر طلاق ہی پہر المکبورۃ نے گواہی دی کہ وہ عورت جنی تو اوسپر طلاق نہین پڑیگی اور اگر خاوند نے حمل رہنیکا اوسکی اقرار کیا تو بے گواہی کے طلاق پڑیگی مسئلہ زیادہ حمل دو برس تک رہتا ہی اور کم چھہ مہینے تک مسئلہ اگر زید کی باندی سے عمرو نے

[1] اسکا مفصل جواب اوپر گذر چکا ہے ۱۲

نکاح کیا پہر اوسکو طلاق دی پہر زید سے وہ باندی مول لی سو مول لینے سے پہلے مہینے کم مین اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد عمرو ہی کی ٹہیرگی اور اگر چھہ مہینے پر اوسکی اولاد ہوئی تو وہ اولاد عمرو کی نہ ٹہیرگی ہان اگر عمرو دعوی کرے تو ٹہیرگی **مسئلہ** اگر زید نے ایک لڑکے کو اپنا لڑکا بتایا اور زید مر گیا اور اوس لڑکے کی ماں نے کہا کہ مین زید کی جورو ہون اور یہہ لڑکا زید کا بیٹا ہی تجہسے تو وہ عورت اور وہ لڑکا زید کو وارث ہونگے اور اگر چہ ہونا اوس عورت کا معلوم نہین ہی اور زید کے وارث نے اوسکو کہا کہ میری باپ کی ام ولد ہی تو وہ عورت زید کی میراث نپاوے

باب الحضانۃ یعنے اولاد کی پرورش کے مسئلے **مسئلہ** اولاد پرورش کے لیے ماں ہی کے پاس سے پہرے ماں اوس اولاد کے باپ کے نکاح مین موجود ہو یا نکاح باقی نرہا ہو اور ماں نہو تو نانی کے پاس اور نانی نہو تو دادی کے پاس اور اگر وہ نہو تو سگی بہن کے پاس اور وہ نہو تو ماں کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو سگی خالہ پاس اور وہ نہو تو نانی کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو نانا کی بیٹی کی پاس اور وہ نہو تو سگی پہوپہی پاس اور وہ نہو تو دادی کی بیٹی پاس اور وہ نہو تو دادا کی بیٹی پاس اور ان عورتونمین سے اگر کسی عورت نے ایسے شخص سے نکاح کر لیا جو اوس اولاد کا غیر محرم تہا تو اوس عورت کو وہ اولاد پرورش کے لیے نہ ملیگی پہر جب اونمین وہ نکاح جاتا رہی تو پہر وہ اولاد پرورش کے لیے مل سکتی ہی **مسئلہ** اگر عورتین نہون تو جو مرد عصبہ قریب کا ہوگا اوسکو پرورش کا حق پہنچیگا موافق ترتیب کے **مسئلہ** ماں اور نانی اور دادی کے پاس پرورش کو رکہنا چاہیے اگر لڑکا ہو جب تک وہ سات برس کا ہو جاوے اور اگر لڑکی ہو تو جب تک حائضہ ہو اور ماں اور نانی اور دادی کے سوا اگر اور کسی پاس ہو تو جب تک اوسکو شہوت سے نہ دیکہے لیکن فتوی اس زمانہ مین قول امام محمد پر ہی کہ ماں اور نانی اور دادی ہی اور جو تو لڑکا کا کم کہتی ہین کہ حد شہوت تک اونکے پاس رہے **مسئلہ** باندی اور ام ولد کو پرورش کا حق نہین پہنچتا جب تک کہ آزاد نہو جاوین **مسئلہ** اگر باپ مسلمان اور ماں ذمیہ ہی تو جب تک وہ اولاد دین کی بات نہ سمجہے تب تک اوس ماں کی پاس پرورش پاوے **مسئلہ** اولاد کو اختیار نہین ہے کہ جسکے پاس چاہے رہی **مسئلہ** طلاق پائی ہوئی عورت اولاد اپنی صغر کو بدیسجاوے مگر ماں اپنے وطن کو جہان اوسکا نکاح ہوا تہا اگر بیجاوے تو مضائقہ نہین **باب النفقہ** جورو کو خراک و پوشاک دینے کے مسئلے **مسئلہ** کہانا اور کپڑا اپنی جورو کو دینا مرد پر واجب ہی پہر اگر مرد تونگر ہی اور جورو بہی تونگر کی بیٹی یا خود تونگر ہے تو کہانا کپڑا تونگروں کا سا اور اگر دونون محتاج ہین تو محتاجوں کا سا اور اگر ایک تونگر ہی تو اوسط درجہ کا دیوے **مسئلہ** اگر اپنا مہر لینے کے لیے عورت اپنی خاوند کو اپنے سے صحبت نکرنے دی تو بہی خاوند پر کہانا کپڑا دینا آویگا **مسئلہ** اگر جورو خاوند کی بلا اجازت کہین چلی جاوے یا بلا سبب صحبت نکرنے دی یا ایسی کم عمر ہو کہ خاوند اوس سے صحبت نکر سکے یا وہ عورت کسیکی قرض بابت قید ہو یا کسی نے اوسکو غصب کر لیا یا خاوند کے سوا اور کسیکی ساتہہ حج کرنیکو گئی ہو یا بیمار ہو یا کہیں خاوند کے گہر نہی ہو تو اوسکو کہانا کپڑا دینا مرد پر واجب نہین **مسئلہ** اگر خاوند تونگر ہو تو عورت کی خدمت کرنیوالیکا بہی کہانا کپڑا دیوے **مسئلہ** اگر خاوند جورو کو روٹی کپڑا نہین دیسکتا ہی تو اونکو نکاح سے علیحدہ نکرین بلکہ جورو کو حکم کریں کہ مرد کا اوپر قرض لیکر کہاوے پہنے **مسئلہ** اگر خاوند پہلے مفلس تہا اور اب تونگر ہو گیا تو اب تونگروں کا سا

اولاد کی پرورش کے مسئلے

سلسلہ دو نوین کی طرح ۱۲

جورو کو نان و نفقہ دینے کا بیان

کہانا کپڑا دیا کرے اگرچہ پہلے اوسکو قاضی نے مفصود کا سا کہانا کپڑا دینے کا حکم کیا تہا مسئلہ اگر کچہ دنون جورو کو
کہانا کپڑا نہ دیا تو اب پچہلا دنو نکا خاوند سے مذلوایا جاویگا ہان اگر قاضی حکم دے چکا ہو یعنی مقرر کر چکا ہو نفقہ یا جو
خاوند آپسمین راضی ہوجاوین تو البتہ اوسقدر دینا آویگا مسئلہ اگر جورو مر گئی یا خاوند مر گیا تو کہانا کپڑا جاتا
رہا اگرچہ حکم ہوا ہو مسئلہ اگر جورو نے آیندہ کا کہانا کپڑا لیلیا اور خاوند مر گیا تو اوس عورت سے پہیر نلینگے مسئلہ
اگر غلام نے میان کی اجازت سے نکاح کیا تو جورو کی کہانے کپڑے کیلیے وہ غلام منیجا جاویگا مسئلہ اگر باندی کا نکاح
ہوا اور میاں نے وہ باندی خاوند کو سونپ دی تو خاوند پر اوسکا کہانا کپڑا دینا آویگا مسئلہ خاوند پر واجب ہے
کہ جورو کی رہنے کو مکان دے کہ اوسمین خاوند کا یا جورو کا کوئی رشتہ دار نرہتا ہو اور خاوند چاہے تو جورو کی رشتہ دار
کو اوس مکان مین نہ آنے دے ہان اگر وہ رشتہ دار اوس عورت کو دیکہین یا اوس سے باتین کرین تو خاوند نہین
روک سکتا مسئلہ اگر زید غائب ہے اور اوسکا مال عمرو کے پاس ہے اور عمرو کو مال کا اقرار ہے اور زید کی جورو ہی کہ عمرو
کو یہی اوسکی جورو ہونیکا اقرار ہی تو قاضی اوسی مال سے زید کی جورو اور زید کی کم عمر اولاد اور زید کے ماں باپ
کے لیے کہانا کپڑا دلادے مگر اوس جورو سے ضامن لیلے مسئلہ طلاق کی عدت والی عورت کو لیے بہی کہانا اور
کپڑا اور مکان دینا عدت کے دنون تک خاوند کے ذمہ ہی مسئلہ خاوند کی موت کی عدت والی عورت کیلیے کہانا
کپڑا خاوند کے گہر سے واجب نہین مسئلہ اگر عورت احظاء کی یا عورۃ مرتدہ ہوگئی اوسکی باعث سے جورو
خاوند علیحدہ ہوگئی تو کہانا کپڑا خاوند پر دینا نہ آویگا مسئلہ اگر بائنہ طلاق کی عدت مین عورۃ مرتدہ ہوگئی تو عدت
کے دنونکا کہانا اور کپڑا خاوند کے ذمہ سے جاتا رہا اور اگر ایسی عدت کی دنونمین خاوند کے بیٹے کو اپنے ساتہہ زنا کا اقرار
دیا تو کہانا اور کپڑا عدت کے ایام کا جاتا نہین رہتا مسئلہ محتاج اولاد کو کہانا کپڑا دینا باپ پر واجب
ہے مسئلہ اولاد کی ان سے زیادتی باپ اولاد کو دودہ پلاوے بلکہ باپ اپنی اولاد کے دودہ ملانے کے لیے
دایہ نوکر رکہے اور ماں کے پاس سے اور نانکو نوکر رکہے اگر وہ ماں باپ کی نکاح مین ہو یعنی بعد نکاح ہووے اور اگر بعد
صلح کی اجرت مثل پر ماں ہی دودہ پلاوے قول کیا ہوا تو اوسکا حق زیادہ ہی اولاد اوسکی پہیر دیجیگی مسئلہ اگر
ماں باپ اور دادی دادا اور نانا نانی محتاج ہون تو اونکو کہانا کپڑا دینا واجب ہے مسئلہ مسلمان کے
ذمہ کافر رشتہ دار کا کہانا کپڑا نہین ہان اگر جورو کافرہ کتابیہ ہو اور خاوند مسلمان ہو تو کہانا کپڑا دینا آویگا
اور اگر اولاد کافر ہو اور ماں باپ مسلمان ہون یا ماں باپ کافر ہون اور اولاد مسلمان ہو تو یہی کہانا کپڑا دینا
آویگا مسئلہ اولاد کو کہانا کپڑا دینے مین باپکا کوئی شریک نہوگا اور ماں باپ کے کہانا کپڑا دینے مین بہی اولاد کا کوئی
شریک نہوگا مسئلہ جو ذی رحم محرم فقیر ہو اور کما نسکتا ہو لولنگڑا وغیرہ ہو تو اوسکا کہانا کپڑا تونگر پر میراث
کے حصے کے موافق دینا آویگا یعنے عورت پر ایک حصہ اور مرد پر دو مسئلہ اگر باپ اپنی خوراک و پوشاک کے لیے
غائب بیٹے کا اسباب بیچ لیوے تو درست ہی مگر عفاء اوسکا بیچ لینا درست نہین مسئلہ اگر امانت دار بیٹی کو
دہر و ہر یعنے امانت اوسکی ماں باپ کو بحکم قاضی کے کہلاوے بہیجدی تو امانت دار کو دینا آویگا اور اگر ماں باپ
کے پاس اولاد کا مال ہی اور اونہون نے کہا لیا تو واپس نہ آویگا مسئلہ اگر قاضی نے کہا کپڑا باپ یا نکا اولاد
پر یا اولاد کا باپ پر یا ذی رحم محرم کا ٹہیرا دیا اور کچہہ مدت تک اونکو نملا تو پہر وہ پچیلا کہانا کپڑا جاتا رہا ہان

ل یعنے اوسکے بیٹے سے ہوس کا اقرار ہوا ہو اور اوسکی عمر اوس وقت کی اوس سے ۱۲

ل یعنے مین ذی رحم ۱۲

اگر قاضی نے قرض لیکر کہا تیکو حکم کیا تو وہ خرچ دیتا اور کہا مسلمان کی غلام کا کھانا کپڑا مالک کے ذمہ ہی ہر اگر مالک ندی تو وہ باندی اور غلام آپ کما لین اور اگر کما نسکین تو قاضی مالک سے کہے کہ اوسکو میحنت تمام ہوئے مسائل کنز کے للہ الحمد اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ۔ رکوع طلاق والی عورتوں کا جنکا یہ حکم ہے کہ جتنی ہو بقدر طاقت اپنی کے اور انداز نہ پہنچاؤ تانگ گیری کرو اوپر اور اگر ہون حمل والیان پس خرچ کرو اوپر یہان تک جنین بچہ اپنا پس اگر دودہ پلاوین تمہاری حکم سے پس دو انکو مزدوری اونکی اور آپسمین کا ذرہ ائی کرو درمیان اپنی بوجہ پسندیدہ اور اگر آپسمین دشواری کرو تو دودہ دیگی خاوند کی حکم سے اور عورت کہ فتح کہ گہر دو انکے رہنے کو جہان سمجھ آپ رہو اپنے مقدور سے اور اندا نجا ہو انکی تانگ کرکہ ڈوا نکو اور اگر گبھنی ہون بیٹ مین بچہ تو اوپر خرچ کرو جب تک جنین بیٹ کا بچہ پہر اگر دودہ پلاوین تمہاری خاطر تو دو انکو اونکی نیگ اور سکھاؤ آپسمین اسکی اور اگر آپسمین ضد کرو تو دودہ دیتی رہی اوسکی خاطر اور کوئی عورت کہ منسلک کہ کہو عورت طلاق دی ہوئی بہتر یہ ہے کہ تم رہتی ہو اپنی پاس اونہین ہی رکھو جیسیکہ طاقت اور قدرت مکانکی ہی تمہین جیسی جگہہ پاؤ تم اونہ دکہہ دو انکو کسی طرح کا مکان سے یا مان نفقہ سے جو تنگ کرو اوپر مکان یا خرچ سے حیران ہون اور اگر ہو وین وہ طلاق دی ہوئین بیٹ سے تو روٹی کپڑا دو انکو جب تک کہ وہ جنین بچہ اپنا اور عدت سے باہر آوین تو پہر اگر دودہ پلاوین تمہارے بچونکو جو اوسے پیدا ہوی ہون تو پہر دو تم دودہ پلائی اونکی اور مشورہ کرو آپسمین اوسکے دودہ پلانیکی مقدمہ مین ساتھہ نیکی کے یعنے رضامندی سے اور اگر دشواری کرو یعنی باپ دودہ پلائی کے دینے مین قصور کرے یا مان دودہ نہ پلاوی تو پہر دودہ پلاندائی رکہو کے واسطے اور کوئی دوسری عورت کہ عہ تفسیر نفقہ اوسکی واجب ہین ہر مطلقہ کے لیے اور نہ کہ مالکی اور شافعی کے نہین نفقہ ہی بتونہ کے لیے یعنی جسکو طلاق بائن دی ہو یعنی حدیث بیٹی فاطمہ بنتی قیس کے کہ اوسکی خاوند نے طلاق بائن دی تہی اوسکو پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا نفقہ لک ولا سکنی نفقہ اور ہماری دلیل یہہ ہے کہ حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ نہین چھوڑتے ہین ہم کتاب اپنے رب کی اور سنت اپنی نبی کی بسبب کہنے ایک عورت کی نہ یاد کہ وہ بہول گئی ہو یا شبہ پڑا ہو اوسکو سناہی ہمنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نے نبی لہا السکنی والنفقہ اور ایذا نہ پہنچاؤ انکو اسمین غیبت دلائی ہے اوپر مروت اور رحم کرنیکے اوپر اور دلالت ہی اوپر رعایت حق سابق کے تاکہ آسان ہو اوسکے لیے تدارک بیچ امر معیشت کے قسم اور خاوند کہ بیچے باسطی اسکے اگر دودہ پلاوین یعنے تمہاری فرزند کو خواہ اور بیوی ہی ہو یا اونہین سے ہو بعد انقطاع عصمت زوجیت کے اور علاقہ نکاح کے اور فرمایا اللہ تعالی نے لِكَمْ اور نہ فرمایا أَوْلَادِكُمْ اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور حکمہ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ پس باپ پر واجب ہی دودہ پلانا فرزند کا نہ ان پر اور باپ پر واجب ہی یہہ کہ مقرر کرے اوسکے لیے دودہ پلانیوالی مگر جو وقت کہ غیبت کرے ماں اوسکی دودہ پلانیکی تو اوسی سے پلائی اور دودہ رغبت ہی دلائی گئی ہی اسکی اور حیرنگی جاوی ماں دودہ پلانے پر اور نہین جائز ہی

اجرت دیکر ان کو مقرر کرنا دودہ پلانے کے لیے نزدیک حنیفہ کے جبتک کہ ہو زوجہ عدت مین نکاح سے جداہو کر پس دوا ونکو مزدوری اونکی یعنے دودہ پلانیکی اگر تانگین وہ بیا امید رکھین پس حکم اونکا اسمین حکم دائیونکا اسوقت کہ اسباب مین کہ اگر طلاق دیوی بیوی کو پس نہین واجب بیوی پر دودہ پلانا مگر یہ کہ نہ لے سکے جہانتک کسی اور عورت کی تو لازم ہوگا اوسکو دودہ پلانا اوسوقت پھر اگر اختلاف کرین ماں باپ اجرت مین تو اگر ماں مانگتی ہی اجرۂ مثل اور انکار کرتا ہی باپ اور مفت پلوانا چاہتا ہی تو ماں اولی ہے ساتھہ اجرت مثل کے اسلیے کہ باپ نہین پاویگا مفت پلانیوالی اور اگر باپ اجرت مثل دیکر پلوانا چاہتا ہی اور ماں انکار کرتی ہے اور زیادہ مانگتی ہے تو بابکا دعوی سچا ہی پھر اگر باپ مفلس ہے مقدار اوسکی اجرت کا نہین رکھتا تو جبر کیجاویگی ماں اپنے بچہ کے دودہ پلانے پر انتہی واللہ تعالی اعلم مشورہ کرو آپسمین ضامندی پر اجرت مین یا چاہیے کہ حکم کرے بعض تمہارا بعض کو اور خطاب ماں باپ کو ہی بِمَعْرُوْفٍ یعنے جو کہ لائق ہو موافق سنت کے اور اچھا ہو مروت مین نہ باپ انکھیلی کرے دینے مین اور نہ ماں تنگ گیرے کرے مانگنے مین اسلیے کہ بچہ دونون کا ہی واجب ہی دودہ پر بچہ پر اور اگر آپسمین دشواری کر دینے نہ راضی ہو ماں اوس اجرت پر کہ راضی ہو ساتھہ اوسکے اجنبیہ اور نہ زیادہ دے اوس سے باپ تو دودہ پلاویگی خاوند کے حکم سے اور عورت ۵ مدوح ۵

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ اور چاہیے کہ خرچ کرے صاحب وسعت وسعتانی سے اور وہ کہ تنگ کیا گیا ہے اوپر رزق اوسکا پس چاہیے کہ خرچ کرے اوسچیز سے کہ عطا کی ہے اوسکو خدا نے اور تکلیف نہین دیتا ہی خدا کسیکو مگر موافق اوسچیز کے کہ دی ہے اوسکو پیدا کریگا خدا بعد تنگدستی کے آسانیان کو ۵ فتحی ۵ چاہیے کہ خرچ کرے کشایش والا اپنی کشایش سے اور جسکو نہین ملتی ہی اوسکی روزی تو خرچ کرے جیسا دیا ہے اوسکو اللہ نے اللہ کسی پر ذمہ نہین رکھتا مگر اوتنا جو اوسکو دیا اب کر دیگا اللہ سختی پیچھے کچھہ آسانی ۵ مو ۵ چاہیے کہ دودہ پلائی دیوی جمیعت والا اپنی قدر کے موافق اور مفلس دیوی اوسقدر جتنا اوسے دیا ہے خدا تعالے نے نہین دیتا تکلیف خرچ کرنیکی خدا تعالی کسی شخص کو مگر اوسقدر جو اوسے قدرت اور مقدور دیا ہے اب کریگا اور بنا دیگا خدا تعالی پیچھے تنگی اور مفلسی کے کشادگی اور آسانی اور جمیعت ۵ عه ۵ تفسیر یعنے تو نگر اپنے مقدور کے موافق بطاقت اور دودہ پلانیوالیکو دے اور مفلس بحسب اپنے مقدور کے دے اللہ کسیکو تکلیف مالا یطاق نہین دیتا اور موکد کیا اوسکو ساتھہ وعدے کے کہ فرمایا سیجعل اللہ الخ یعنے مفلس کو تسلی دی کہ قریب ہی کہ بعد تنگی کے فراخی دیگا جلدی ۵ یاد کریں چاہیے کہ انتظار کرے مفلس فراخ دستی کا انتظار عبادت ہی اور اسمین خوشدل کرنا مفلس کا ہے اور غیبت دلانی ہے اوسکو بیچ خرچ کرنیکے موافق مقدور کے اور وعدہ ہی فراخی کا فقرا کے لیے ۵ روح ۵

مسئلہ ان دو آیتون مین حکم نفقہ اور سکنی مطلقہ یعنے طلاق والی عورت کا مذکور ہے پس جاننا چاہئے کہ چار ائمہ کے نزدیک مطلقہ رجعیہ جب تک کہ عدت مین ہی ہی حکم ہیوی کا رکھتی ہے نفقہ اور سکنی اوسکا خاوند پر واجب ہے عدت کے تمام ہونے تک پس جسگہہ مین کہ اوسکو طلاق دی ہے اگر وہ ملک خاوند کی ہے تو اوس عورت کو اور مہر عدت تک کہیں اور نکالے نہین اور اگر گہر کرایہ کا ہے تو کرایہ اوسکا دیوی مگر یہ کہ عورت نافرمانی کرے اور بدون ذر

خاوند کے نکل جاوے تو نفقہ اور سکنی اوسکا ساقط ہو جاتا ہے اور ایسی سکنی عدت والی بائنہ کا کہ بسبب خلع یا لعان یا تین طلاقونکے ہو خاوند پر لازم ہی حاملہ ہو یا نہو لیکن اوسکے نفقہ مین اختلاف ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اوسکے لیے نفقہ نہین ہی مگر کہ حاملہ ہو تو مدت بچہ ہونے تک نفقہ اوسکا واجب ہے اور نزدیک ابحنیفہ اور مالک کے نفقہ اوسکا ہر حال عدت کے تمام ہونے تک لازم ہی اور جو عورت وفات کی عدت مین ہو اوسکے لیے نفقہ نہین ہی حاملہ ہو یا نہو اور نزدیک ابحنیفہ اور شافعی کے سکنے ہی نہین ہی اوسکے لیے اور بموجب ایک قول شافعی کے اور نزدیک احمد اور مالک کے سکنی واجب ہی اور جو کہ عدت مین ہو وطی شبہ کی اور جو کہ نکاح فسخ ہوا ہو بسبب عیب کے یا خیار عتق کے اور جسکی کہ تفریق ہوئی ہو نکاح فاسد کے لنکے لیے نہ نفقہ ہے نہ سکنی مگر نزدیک احمد کے بحسب ایک روایت کے نفقہ مطلقہ نکاح فاسد کا لازم ہے ۵ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ
اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ اور بہت گانو کہ تجاوز کیا حکم
پروردگار اپنے سے اور حکم پیغمبرون اوسکے سے پس حساب کیا ہمنے ساتھہ اوسکے حساب سخت اور عذاب کیا ہمنے اونکو
عذاب دشوار ۝ فتح اور کتنی بستیان اچھل جلین اپنے رب کے حکم سے اور اوسکے رسولونکے حکم سے پھر ہمنے
حساب مین پکڑا اونکو سخت حساب مین اور آفت والی اوسپر ان دیکھی آفت ۝ موضح اور بہت گانون کے لوگون
سے جو نمانا اونہون نے اور منہ پھیرا حکم سے اپنے پروردگار کے اور اوسکے پیغمبرونکی حکم سے نافرمانی کی پس حساب لیا
ہمنے اونسے سخت غصہ سے اور عذاب کیا ہمنے اونپر عذاب سخت ۱۲ برا ایسا ہی عذاب ان نافرمانی والون پر بھی ہوگا جو
محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پھرتے ہین اور حکم نہین مانتے ۵ تفسیر اس آیۃ مین ڈرانا ہی لوگونکو
مخالفت سے احکام مذکورہ مین اور تاکید ہے واسطے واجب کرنے احکام کے اوپر اور لفظ رسولہا مین توبیخ اور زجر ہی اونکی
اور اظہار اونکی جہالت کا ہے کہ پھرتے نہین جانتے احمق کہ نافرمانی بندگی اپنے پالنے والے اور مولی سے سرکشی اور جہل ہے
بہ نسبت شان سید و مالک اپنے کے اور مرتبہ نفسون اپنے کے اور ہمیشہ محتاج ہون اونکے طرف اوسکی پرورش مین پس
حساب کیا ہمنے الخ یعنے مناقشہ کیا ہمنے اونسے حساب مین اور تنگ گیری اور تشدد کیا ہمنے اونپر دنیا مین اور مواخذہ
کیا ہمنے چھوٹے گناہونپر ساتھہ قحط اور بھوک اور بیماریون اور دردون اور سیف اور مسلط کرنے اعدا کے اونپر وغیر
ذالک بلاؤنکی جلدی سے بیشمار استیصال کے واسطے اونکے اور چکھانے اونکو بدے عذاب کا تاکہ رجوع کرین طرف اللہ تعالے کے اسلیے کہ بلاء مانند کوڑے
ہے ہانکنے کے لیے پس نہ پرواکی اونہون نے پھر مبتلا کیا اللہ نے اونکو اوس سے زیادہ اور بڑی عذاب مین جیسا کہ فرمایا
وَعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا یعنے عذاب کیا ہمنے اونکو عذاب بڑا ہولناک کہ جس سے چیڑ پڑے ہلاک ہو گئے مانند غرق کرنے
اور جلانیکے اور ہواتند کے اور آواز جبرئیل کے ۵ وحہ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا
پس چکھی اونہون نے سزای عمل اپنی کی اور ہوا سر انجام کار اونکا ٹوٹا ۵ فتح ۵ پھر چکھی مزا اپنی کام کی اور
آخر اونکے کام مین ٹوٹا آیا ۵ موضح ۵ پھر چکھا اون حکم نہ ماننے والون نے عذاب کام اپنے کا اور تبا آخر کار اونکا کام ٹوٹکا
نقصان اور ٹوٹا مزا اوس سے بڑا نقصان کیا ہوگا جو بہشت کے عیشونکے بدلے دوزخ کی آگ مین جلنے رہین
ہمیشہ ۵ تفسیر ۵ پس چکھا اون کافرونے اون کافرونے وبال یعنے ضرر اپنے کفر کا اور بوجھہ اپنے گناہونکے عذاب کا اور ٹوٹا
کہ اوس سے بڑھکر اور ٹوٹا نہین اور کونسا ٹوٹا اوس ٹوٹے سے بدزیادہ ہوگا کہ حیات سے اور منافع اوسکے سے محروم ہوے

۴ نفقہ اور سکنی کے بارے مین اختلاف ہے اور اس مسئلہ مین بہت سی صورتین ہین جو کہ مفصل مذکور ہین فقہ کی کتابون مین
۵ یعنی بہت سی بستیان ہلاک کر ڈالین ہمنے اونکو بسبب نافرمانی کے اور سرکشی کے اور اونکے رسولونکی
۵ یعنی بہت سی بستیان ہلاک کر ڈالین ہمنے اونکو بسبب نافرمانی کے اور سرکشی کے اور اونکے رسولونکی
۵ یعنی بہت سی بستیان ہلاک کر ڈالین ہمنے اونکو بسبب نافرمانی کے اور سرکشی کے اور اونکے رسولونکی
۵ یعنی بہت سی بستیان ہلاک کر ڈالین ہمنے اونکو بسبب نافرمانی کے اور سرکشی کے اور اونکے رسولونکی
۵ یعنی بہت سی بستیان ہلاک کر ڈالین ہمنے اونکو بسبب نافرمانی کے اور سرکشی کے اور اونکے رسولونکی

اور عذاب نہیں مستقلا ہوسی پس اونکی تجارۃ میں بڑا ٹوٹا ہے کچھ فائدہ نہیں بسبب اسکے کہ ضلالت کے اونہوں نے پوری بصیرت کی اوصحت اور فراغت کی کہ صرف کیا اونکو خلاف شریعت غرا میں ۵ روح ۵ اعد اللہ لھم عذابا شدیدا کا طیار کیا ہی خدا تعالے نے اونکے لیے عذاب سخت ۵ فتح ۵ کہا ہے اللہ نے اونکے لیے سخت مار ۵ مو ۵ تیار دوجو کر رکھا ہے خدا تعالے نے واسطے اون لوگوں کے جنہیں مانتے حکم خدا اور رسول کا عذاب سخت جو ہمیشہ رہیگا کبھی کم نہوگا ۵ عہ ۵ ۵ تفسیر یعنے باوجود عذاب دنیا کو آخرت میں بھی اونکے لیے عذاب سخت رکھا ہی یعنے مقدر کیا ہے عذاب اپنے علم میں بحسب حکمت اپنی کے یا طیار کیا ہے استاد عذاب کا جہنم میں اسطرح کہ نہیں بیان ہوسکتی کنہ اوسکی پس وہ اہل حساب اور عذاب میں دنیا اور آخرت میں نہ دنیا میں فقط ساٹھ کہ عذاب جو پہنچا اونکو دنیا میں نہیں ہوا کفار اونکے گناہ نہوگا بسبب پہرنے اونکے کفر سے پس عذاب کی جاوینگے آخرت میں ہی اور یہ معنی لفظ فحاسبناہ سے ہمان تک لائق ہیں نظم کریم کے اسطرح الہام کیا گیا ہمیں وقت مطالعہ کے یہ ہا ہمنے تفسیر کو اشی اور کشف الاسرار اور الی البیت اور اسلئے مقصد میں اسبطر حکا مضمون واحمد للہ تعالے ظہر روح ۵ فاتقوا اللہ یا اولی الالباب ۵ الذین امنوا قد انزل اللہ الیکم ذکرا لائیں ڈرو خدا سے اے عقلمندو جو اتے مسلمانو تحقیق اوتاری ہی خدا نے طرف تمہارے ایک کتاب ۵ فتح ۵ سو اوتاری رسول ۵ مو ۵ یہہ بات سنو ہر ڈرو خدا تعالے کے خاصتہ اے عقلمندو جو پیغمبر کی نافرمانی نکرو وہ لوگ جو ایمان لائے خدا تعالی اور اوسکے رسول پر مقرر وشک بھی نہیں بصحت جو قرآن ہے ۵ عہ ۵ ۵ تفسیر یس ۵ ذکرا یعنے عزت بکرڈا ساتھ حال امتوں گذشتہ کے کہ شکر دشمن دین کے ہے اور اوجہ کے کہ اوتری اوپر قوم عذاب بال سر دیتیں اللہ سے یعنے بجالا وحکم اوسکے اور بچو منہیات اوسکے اگر خالص ہیں عقلمین ہماری آمیزش سے اور مراد ذکر سے عالیہ السلام ہیں اور ذکر فرمایا اونکو بسبب مواظبت کرنے اونکے تلاوت اونکو بسبب بنجانے اونکے فرمانا اور بسبب محبت کرنے اونکے قرآن سے اور خصوص سے کہا کہ تحقیق اسکی یہ ہے قال الذکر واذکرہ انہ لذکر لک ولقومک یعنے القرآن واذکر یا محمد رسولا یتلوا علیکم ایت اللہ مبینت لیخرج الذین امنوا وعملوا الصلحت من الظلمت الی النور ط ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا یدخلہ جنت تجری من تحتہا الانھر خلدین فیہا ابدا ط قد احسن اللہ لہ رزقا ۵ یعنی ایک پیمبر بھیجا ہمنے تمہارے عذر کی کو واسطے کرنیوالی حق کی ہمن لوگ لائے اونکو کہ ایمان لائے ہیں اور کام کیے ہیں اچھے تاریکیوں سے طرف روشنی کے اور جو کہ ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور کام کرے اچھا داخل کریگا اوسکو باغہائے بہشت کہ جاری ہونگی نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہینگے اون میں ہمیشہ قید نہیں اچھی طرح خاتمے بنائی ہے اوسکے لیے روزی ۵ فتح ۵ رسول ہی چوڑ بھیجا ہم تم پاس آیتیں اللہ کی کھلی سنانیوالی کہ نکالے اوسکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اندھیروں سے اوجالے میں اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر اور کرے کچھ بھلائی اوسکو داخل کرے باغونمیں بہتی ہیں جنکے نہرین سدا رہیں اون میں ہمیشہ خوبی دی اللہ نے اوسکو روزی ۵ مو ۵ پیمبر کو بھیجا اوسکو کہ تو پڑھے اور سناوے اور سمجھا دیکھو آیتیں خدا تعالی کی قرآن کی روشن کھلی ہوئی تو لگے پیغمبر اون آیتوں کو سمجھا اون لوگوں کو جو ایمان لائے اور کہا پیغمبر کا اور حکم برداری کی خدا تعالی کی اور کیے کام نیک موافق فرمانے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اندھیری کفر کیسے نکالا کر طرف روشنی ایمان کے لاوے اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور کرے کام نیک اوسکو داخل کریگا باغ اور اوسکے

والقنوت فیہم لاعدادہ تعالے فیما ہو خلق من الوصف الخ ۱۲ روح

پیغمبر کو سچا جانے اور کرے کام نیک موافق حکم پیغمبر کے تو لاویگا اور داخل کریگا اوس ایمان لانیوالیکو باغونمین جو بہتی ہین اونکے نیچے نہرین ہمیشہ رہینگے وہ ایمان لانے والے اون باغونمین سدا بیشک بہت اچھی طہارکر رکھین ہین خدا تعالے نے اوس ایمان لانیوالیکے واسطے باغونمین نعمتین اونکے نصیب مین ۵ ۶ تفسیر مراد رسول سے محمد ہین یا جبرئیل علیہما السلام آیتین اللہ کی یعنے قرآن مبینات یعنے حال ہیے کہ یہہ آیتین ظاہر کرنیوالی ہین تمہارے لیے اون حکمونکو کہ محتاج ہو تم اونکے اور مبینات ہی کی زبر جزم نے پڑہا ہے اوسکے معنی ہین واضح کہ نہین پوشیدہ ہین معانی اونکے نزدیک اہل اوس زبان کے یا نہین شک سے بیچ عاجز کرنے اونکیلے نزدیک بلغاء منصفین کے اور پڑہتا ہے اونکو یا دوبارا ہی اونکو تو کہ نکالے رسول یا اللہ تعالے اونکو کہ ایمان لائے مراد مومنون سے یہان وہ ہین کہ جو مومن ہین عبد اوتارنے قرآن کے والا نکانا مومنونکا کفر سے نہین ممکن ہی اسلیے کہ کفر تو اونمین ہی ہی نہین کہ اوس سے نکالے جاوین یعنے تاکہ حاصل کرے اونکے لیے رسول وہ چیز کہ وہ اوپر ہین اب قسم ایمان اور عمل صالح سے بسبب نکالنے اونکیلے اوپر کہ وہ کفر ہے یا یہہ معنی کہ تا نکالے اللہ اونکو کہ جان لیا ہے یا مقدر کیا ہے کہ وہ مومن ہونگے اور نفرمایا لیخرجکم واسطے ظاہر کرنے شرف ایمان اور عمل صالح کے اور واسطے بیان کرنے سبب نکالنے کے اور عبث دلانیکے اونپر اور تا یکون سے یعنی گمراہی سے طرف ہدایت کی اور باطل سے طرف حق کے اور جہل سے طرف علم کے اور کفر سے طرف ایمان کے اور شبہوں سے طرف دلیلون کے اور غفلت سے طرف ہوشیاری کے اور اس لیے کہ طرف اس بالا کے جسمیں مراتب اور درجات ہر ایک کے اور ظلمات صیغہ جمع کا فرمایا واسطے لیے در پے آنے کے اور کثافت اوسیکے اور کثرت اقسام اور اسباب اوسیکے اور اسلیے فرمایا اللہ تعالے نے قل من ینجیکم من ظلمات البر والبحر یعنے کہہ کہ کون نجات دیتا ہی تمکو حیوان جنگل اور دریا کیسے کہ وہ مانند ظلمات کے ہین اور ایسی ہی اعمال بظلمات ہونگے روز قیامت کے حیسا کہ حدیث مین وارد ہے ظلم کے حق مین الظلم ظلمات یوم القیمۃ اور کام اچھا یعنے خالص ریا سے اور بناوٹ اور غرض سے اور کامل خوبی ہی حاصل ہوتی ہے کہ ایمان اور اچھے عمل دونون جمع ہون اگر ایمان ہی پوری خوبی ہو تا تو کاہیکو حکم دیتا کام کرو اچھے کام ترک کرنا ایمان اگرچہ اخیر کو سبب نجات ہی لیکن نہ چاہیے کام بدون ایمان کے مفید نہین ہوتے خلاصہ ایمان اور اعمال صالحہ دونون ملکر مفید ہوتے ہین اسلیے یہان فرمایا یدخلہ جنت الخ اور نیچے اونکی نہرین یعنے نیچے اون باغونکے مکانون کے یا نیچے اونکے درختونکے بہتی ہونگی نہرین چاروندکو رہینگے سورہ محمد مین اور خلدین فیہا الخ ہمیشہ رہینگے اون باغونمین ک

سب چیزو پر قدرت رکھتا ہی اور سب کچھ کر سکتا ہے کسی چیز مین اور کسی کام مین عاجز نہین اور یہہ جانواسی لوگون کہ وہ خدا تعالے ایسا ہی کہ گھیر لیا ہی سب چیزو نکو علم اوسکے نے اور کسکو علم کی کوئی چیز باہر نہین ہو سکتی ۱۲ تفسیر کبیر ہی بعضون نے کہا نہین ہے قرآن مین کوئی آیۃ کہ دلالت کرے زمین کے ساتھہ ہونے پر مگر یہہ آیۃ اور درمیان ہر دو آسمانون کے مسافت پانسو برس کی ہی اور دل ہر آسمان کا بھی ایسا ہی ہے اور زمینین بھی مانند آسمانون کے ہین اور بعضون نے کہا کہ ہر زمین ایک ہے مگر اقلیمین سات ہین اور تراہی حکم خدا تعالے کا بیچ جاری ہوتا ہے حکم اللہ کا اور حکومت اوسکی درمیان مین اونکے یہہ تو صاحب مدارک نے لکھا اور روح البیان کے مؤلف نے یہہ لکھا ہی ومن الارض مثلہن کی تفسیر مین کہ مانند آسمانون کے ہی عدد مین اور طبقو نمین اور اختلاف کیا ہے علمانے زمین کے طبقون کی کیفیت مین پس جمہور تو اسپر ہین کہ سات زمینین ہین طبقے طبقے کہ بعض اونکے فوق بعض کے ہین یعنے اوپر تلے اور درمیان ہر دو زمینون کے مسافت اتنی ہی ہے جیسے دو آسمانو نمین اور ہر زمین مین رہنے والے ہین خلق خدا سے اور کہا ضحاک نے کہ طبقے ہین اور پر تلے لیکن بیچمین سے خالی نہین ہین بخلاف آسمانون کے کہا قرطبی نے کہ صحیح اول ہی ہے اسلیے کہ حدیثین دلالت کرتے ہین اوسپر منجملہ اونکے بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہی کہ کعب نے قسم کہائی اوس ذات پاک کی کہ پہاڑا دریا کو موسی کے لیے کہ صہیب نے حدیث نقل کی اونسی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جو بستی دیکھنے اور اڑادہ سمین جانیکا کرتے تو فرماتے وقت دیکھنے اوسکے اللھم رب السموات السبع وما اظللن ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما ذرین نسألک من خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا وخیر ما فیھا ونعوذ بک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا پس اس سے معلوم ہوا کہ زمینین سات ہین اور سب کچھہ پیدا و بنائی ہوئی ہین اور ذیر مخلوق اللہ کی ہی اور روایت ہی ابو ہریرہ ہی حدیث طویل مین کہ حضرت نے فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ نیچے تمہارے کیا ہے صحابے نے عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہین فرمایا الارض وتحتھا ارض حتی انتہی بتیھما خمسمائۃ عام الخ یعنے زمین ہے اور نیچے اوسکے اور زمین کہ فرق اون دونو نمین پانسو برس کی مسافت کا ہے اسکے بعد اور روایتین ابن عباس وغیرہ سے نقل کین ہین کہ ہر زمین مین آدم ہی مانند آدم تمہارے اور نوح ہی مانند نوح تمہارے اور ابراہیم ہے مانند ابراہیم تمہارے اور بعضی روایت مین یہہ بھی ہے کہ نبی ہے مانند نبی تمہارے اور بہت سی قیل وقال کر کے کسیکی تضعیف کی ہے کسیکو رد کیا ہی کسیکی تصحیح کی ہے واللہ اعلم نجوف درازگی کے سبب نقل کیا جو چاہے تفسیر روح البیان مین دیکھہ لے تو کہ جانو تم یعنے جانو تم کہ جو قادر ہی چیزون مذکورہ پر وہ قادر ہے ہر چیز پر اور منجملہ اسکے بعث یعنے جی اوٹھنا حساب وجزا کے لیے ہی پس اطاعت کرو اوسکے حکم کی اور قبول کرو اوسکے حکم کو اور مستعد ہو معاد کے حاصل کرنیکے لیے اور تفاوت خلاص ہونیکے لیے منقول ہے امام اعظم رح سے کہ کہا اونہون نے فرمایا بدشبہہ یہہ آیۃ بڑی دلالت کرتی ہے قرآن کی آیتون مین اور خدا نے گھیرا ہے الخ یعنے علم وقدرت اوسکی گھیرے والی تمام چیزونکی ہے موجودات ہی کوئی چیز دائرہ علم اور قدرت اوسکے سے خارج نہین ہے ؎ رمز لیست زسر قدرتش کن فیکون ✦ باد انش او کلیست برون ودرون ✦ در غیب وشہادت ذرہ نتوان یافت ✦ از دائرہ قدرت وعلش بیرون

سورۃ التحریم

✦ روحہ ✦ سورۃ التحریم مدنیہ اس سورۃ کا نام سورہ تحریم ہے یہہ نام اسلیے کہا گیا کہ آنحضرت صلے کچھہ اپنے اوپر حرام کیا تھا اوسکا ذکر ہے اسمین چنانچہ مفصل حال اسکا آگے مذکور ہوگا اور یہہ سورہ مدنیہ ہے آیتین اسمین

ران ہین اور رکوع دو اور کلمے ۳۵۰ سو تر ہین اور حروف گیاران سو چوبیس اور وتری ہی یہہ بعد سورۂ حجرات کے اور بعد سورۂ طلاق کے اسلیے لکھی گئی کہ طلاق مین بھی حرام کرنا بیوی کا ہوتا ہے اونپر اور اسمین بھی ذکر ہے حرام کرنے حرم وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱ مترجم کہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور آنحضرت کی بیویون نے غیرت کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیویون کی خاطر سے ماریہ کو اپنی اوپر حرام کیا اور یا آنحضرت نے ایک بھید اپنے بھید دان مین سے کسی اپنی بیوی سے ظاہر کیا اور اوسکے پوشیدہ رکھنے مین مبالغہ فرمایا اون بیویون نے وہ بھید اور بیوی سے ظاہر کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بطریق وحی کے اوسکے ظاہر کرنے پر مطلع ہوے اور کچھ حال اوس قصہ کا بیان مین آیا اور آپنے عتاب فرمایا خدا تعالے نے درباب نصیحت ازواج طاہرات کے اور اونکی تنبیہ کے نازل کیا واللہ اعلم

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۱

ای پیغمبر کیون حرام ۲ کرتا ہی تو اوسچیز کو کہ حلال کی ہے خدا نے تیرے لیے طلب ۳ کرتا ہی تو خوشی اپنی بیویونکی اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ۴ فتح ۵ ای نبی تو کیون حرام کرے جو حلال کیا اللہ نے تجپر چاہتا ہی تو رضامندی اپنی عورتون کے اور اللہ بخشنے والا ہی مہربان ۶ مو ۷ ای نبی کسواسطے حرام کرتا ہی اوسچیز کو جو حلال کی خدا تعالی نے تیرے لیے یعنے ماریہ قبطیہ سے صحبت کرنیکی کیون قسم کہاتا ہی چاہتا ہی تو اوس قسم کہانیسے خوشی اپنی نکاحیونکی اور خدا تعالے بخشنے والا ہے تیری قسم کو مہربان ہے جو کفارہ قسم کا مقرر کیا ہے ۸ تفسیر منقول ہے کہ شیرینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دست رکھتے تھے اور حضرت زینب کے گہر مین آپ آتے تو وہ شربت شہد کا طیار کر کے پلاتین اس سبب سے اونکے گہر مین توقف زیادہ ہوتا یہہ بعضے بیویونکو گران معلوم ہوا عائشہ اور حفصہ نے آپسمین مقرر کیا کہ آنحضرت ہمارے پاس آوین تو ہم کہین کہ کندر آپ نے کہایا ہے اوکندر ایک گوند ہی کہ بو اوسمین بُری آتی ہے اور آنحضرت بُری بو سی نفرت رکھتے تھے پھر جب حضرت اونمین سے کسیکے گہر تشریف لاتے تو وہ کہتین کہ آپنے کندر کہایا ہی فرماتے حضرت نے میٹھے کندر نہین کہایا ہے شربت شہد کا پیا ہے جب یہہ کلام بار بار مکرر ہوا آپنے فرمایا کہ میٹھی شہد کو اپنے اوپر حرام کیا اور یہلہ مرد واسطے رضامندی بعضی بیویونکے مواخذ تعالے نے یہہ آیتین بھیجین اور تفسیر حسینی مین بقول شہور کے یہہ منقول ہی کہ حضرت حفصہ کی نوبت کے دن آنحضرت اونکے گہر مین تھے اور حضرت حفصہ اذن لیکر اپنے باپ عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو گئی تھین اونکے پیچھے آنحضرت نے اپنی لونڈی ماریہ قبطیہ کو بلا کر اوس سے صحبت کی جب حفصہ اپنے باپ کے گہر سے پھر آئین تو گہر کا دروازہ بند پایا دروازے پر بیٹھ گئین جب آنحضرت باہر آئے تو دیکھا کہ حفصہ رو رہی ہین پوچھا کہ کیون روتی ہے حفصہ نے کہا کہ اسلیے مجکو اذن جانیکا آپنے دیا تھا کہ لونڈی سے میرے بچھونے پر صحبت کر و میری باری کے دنمین حرمت اور حق میرا ضائع کیا آپنے فرمایا وہ لونڈی تو حلالہ میری تھی چپ رہ تیری رضا کے لیے اوسکو مینے اپنے اوپر حرام کیا کسی بیوی کو اس امر کی خبر نکرنا جبکہ آنحضرت باہر گئے تو حفصہ نے وہ راز عائشہ سے ظاہر کیا عائشہ یہی حصہ ہوئین حق تعالے نے یہہ آیتین بھیجین آنحضرت نے بکلم الٰہی کفارہ قسم کا دیکر رجوع کیا تہہ ماریہ قبطیہ سے کی اور ماریہ قبطیہ مقوقس بادشاہ مصر نے آنحضرت کو ہدیۃ بھیجی تھی اون سے ابراہیم بیٹے حضرت کو تولد ہوے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر انتقال کیا اور بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت نے ماریہ قبطیہ سے صحبت کی حضرت عائشہ کی نوبت مین اور حضرت حفصہ کو یہہ معلوم ہوا آنحضرت نے فرمایا کہ پوشیدہ رکھنا اسکو عائشہ سے نہ کہنا مینے اپنے

۱ یہہ ترجمہ کنزالایمان سے ماخوذ ہے ۱۲ منہ
۲ یہہ قول حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کا ہے اور یہی اصل ہے اور اسی پر مدار ہے ۱۲ منہ
۳ قولہ طلب یعنی اللہ تعالے کا طلب کرنا اسکی رضا کا ہے ۱۲ منہ
۴ قولہ ای یہہ ظاہر کرنا کہ حلال کرنا ہے ۱۲ منہ
۵ قولہ فتح یعنی اللہ تعالے کا فتح کرنا ہے ۱۲ منہ
۶ قولہ ای نبی تو کیون حرام کرے جو حلال کیا اللہ نے تجپر چاہتا ہی تو رضامندی اپنی عورتون کے اور اللہ بخشنے والا ہی مہربان یہہ ترجمہ ہے عزیزی کا ۱۲ منہ
۷ قولہ مو یعنی اللہ تعالے کا مو ۱۲ منہ
۸ قولہ کفارہ قسم کا مقرر کیا ہے یعنی اللہ تعالے نے کفارہ قسم کا مقرر کیا ہے ۱۲ منہ

کو حرام کیا اپنے برادر خوشخبری دیتا ہوں تجکو کہ ابو بکر اور عمر مالک ہونگے بعد میرے امامت میری کے پس خبر کردی اسکی
حضصہ نے عائشہ رضؓ کو اور پوشیدہ رکھا اسکو اور ان دونوں نبی اکرمؐ اتفاق و محبت ہی بہت تھا اور جو فرمایا اللہ تعالےٰ نے
کہ کیوں حرام کی تو نے الخ یہ ادب سکھایا اپنی نبی کو کہ ایسی بات اپنی عقل سے نہ کہا کر منتظر اور تابع وحی کے رہا کر و کما
عطار نے کہ جب یہ آیۃ نازل ہوئی تو حضرت ہمیشہ یہ دعا کرتے تھے اللّٰھم انی اعوذ بک من کل قاطع یقطعنی عنک
آزردہ ہوت کوشہ نشین از وداع خلق + غافل کہ اتصال حقست انقطاع خلق + اور اس قصہ سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ اگر دین کی بات عقل ہی پر موقوف ہوتی تو عقل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اولیٰ ہوتی سب عقلوں
سے اور سختی حرام کرنے حلال کے یہاں یہ ہیں کہ کیوں باز رہا تو نفع اوٹھانے چیز مذکور کے سے باوجود اعتقاد ہونے
اوسکے حلال اسلئے کہ اعتقاد حرام ہونے اوسچیز کا کہ حلال کیا ہے اللہ تعالےٰ نے عوام مؤمنوں سے نہیں مقصود ہوتا تو فرمایا ہے
کیونکر ہو کہا ہے فقہا نے کہ جو کوئی اعتقاد کرے دلے حرمت اوسچیز کی کہ حلال کیا ہے اوسکو اللہ تعالےٰ نے تو وہ کافر ہوجاتا
ہے بسبب اسکے کہ چیز کو حلال کیا ہے اللہ تعالےٰ نے وہ حرام نہیں ہوسکتی مگر اللہ آپہی چاہے تو حرام کرے ۱۲ منہ

روح البیان قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم واللہ مولٰکم وھو العلیم الحکیم تحقیق شروع
کیا ہے خدا نے تمہارے لیے کھولنا تمہاری قسموں کا یعنے ساتھ ادا کے کفارہ کے اور خدا کارساز تمہارا ہے اور وہ جاننے والا حکمت
والا ہے قولہ تعالےٰ قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم کھولدینا اپنی قسموں کا اور اللہ صاحب ہے تمہارا اور وہی ہے جاننا حکمت والا
موضح بیشک خدا تعالےٰ نے مقرر کیا ہے تمہارے واسطے اے مسلمانوں کھولنا قسم کا اور خدا تعالےٰ دوست ہے تمہارا
اور وہی خدا تعالےٰ جانتا ہے تمہاری سب بھلائیوں کو جس چیز میں تمہاری بھلائی ہے مضبوط کام کرنیوالا ہے ۱۲ منہ

تفسیر قد فرض اللہ یعنے تحقیق مقدر کی اللہ نے تمہارے لیے وہ چیز کہ کھولو تم ساتھ ادا کے قسمیں اپنی اور وہ کفارہ ہے
اور تحقیق مشروع کیا تمہارے لیے کھولنا اونکا ساتھ کفارہ کے اور تحقیق شروع کیا تمہارے لیے اللہ نے استثناء بیچ
قسموں تمہاری کے اور وہ یہ ہے کہ کہے انشاء اللہ بیچے اوسکے تاکہ حانث ہو اور حرام کرنا حلال کا قسم ہے ہمارے نزدیک
اور مقاتل سے ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آنا کیا بردہ بیچ حرام کرنے ماریہ کے اوحسن بصری سے ہے کہ حضرت
نے کفارہ نہیں دیا اسلیے کہ بخشے گئے تھے اونکے اگلے پچھلے گناہ اور یہ فرمایا فقط تعلیم مؤمنوں کے لیے اور مولٰکم یعنے
سید اور کارساز تمہارا وھو العلیم یعنے جاننے والا اوسچیز کا کہ لائق ہے تمہاری پس مشروع کیا اوسکو تمہاری لیے تعلیم
یعنے دانا بیچ اوسچیز کے کہ حلال کی اور حرام کی **مدارک** قولہ تعالےٰ قد فرض یہاں بمعنے شرع و تبیین کے ہے یعنے مشروع کیا اور
بیان کیا ہے یہ بیان کہ جسنے حرام کی اپنی نفس پر ایک چیز کہ مالک ہے اوسکا نہیں ہوتا ہے حرام کرنیوالا اور لازم ہے
اوسپر کہ مباح کرے اوسکو اور یوں کفارہ پس حرام کرنا حلال کا قسم ہے نزدیک امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اور اعتبار کیا جاوے گا
انتفاع کہ مقصود ہے اوس حرام کرنے میں پس جب حرام کیا طعام تو بلا شبہ قسم کھائی اوسکی کہا نیکی کہ کھانیوالا نہیں اور
حرام کیا لونڈی کو تو قسم کھائی اوسکی صحبت کرنیکی کہ صحبت نہیں کرونگا اوس سے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے کہ حرام کرنا قسم ہے پس اگر کہا اپنی بیوی کو کہ تو مجھپر حرام ہے تو اگر نیت کی طلاق کی تو طلاق پڑجاویگی اور اگر
نیت کی قسم کی تو ہوگی قسم اور اگر ارادہ کیا جھوٹ کا تو نہیں واقع ہوگا کچھ۔ ایسیہی اگر حرام کیا طعام کو اپنے اوپر
اور نیت کی قسم کی تو ہوگی قسم اسمیں خلاف ہی شافعی کا **روح** واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ

ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ
ے ۱۲ منہ

حدیثاً فلما نبأت به واظهره الله علیه عرف بعضه واعرض عن بعض فلما نبأها به
قالت من انبأك هذا قال نبأني العليم الخبير اور یاد کر جب پوشیدہ کہی پیغمبر نے ساتھہ بعضی بیبی
اپنی کے ایک بات پس جب ظاہر کیا اوس بات کو بیبی نے اوپر پیغمبر کو یعنے جبرئیل کی زبانی اور ظاہر
کرنے اوس بات کو شنا سا کیا پیغمبر نے ساتھہ بعضی اوس بات کی اور اعراض کیا ذکر کرنے بعض سے پس جبکہ خبردار
کیا اوسکو ساتھہ ظاہر کرنے اوسکے بیوی نے کہا کہ کسنے خبر دی تجکو اس افشار راز کی پیغمبر نے فرمایا کہ خبر دی
مجکو خدا دانا خبردار نے ف۱ اور جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب اوسنے خبر کر دی
اوسکی اور اللہ نے جتا دیا نبی کو یہہ جتائی نبی نے اوسمین سے کچھہ اور ٹلا دی کچھہ پھر جب وہ جتایا عورت کو بولی تجکو
کسنے بتایا کہا مجکو بتایا اوس خبر والے دانف نے ف۲ اور جب پھیر کی بات چھپا کر کہی پیغمبر نے کسی اپنی نکاحی سے
پھر اوسنے وہ خبر دی اور بی بی کو تو پھر اوسنے وہ خبر دی اور بی بی کو تو پھر خدا تعالے نے وہ ظاہر کر دی اپنے پیغمبر
پر اور جتا دیا یعنے خدا تعالے نے خبر دیدی کہ وہ پھیر تیرا بی حفصہ نے بی بی عائشہ سے کہدیا معلوم کروادی بی حفصہ
کو بعضی بات اور موقوف رکھہ لیا حضرت نے بعضی بات سے یعنے جتنی باتین بی بی حفصہ نے حضرت عائشہ سے
کہین تہین خدا تعالے نے سب اپنے حبیب سے ظاہر کر دین پر حضرت نے بعضی بات حفصہ سے کہی کہ تو نے یہہ عائشہ
سے کہا اور بعضی بات نکہی پھر جب خبر دی پیغمبر نے حفصہ کو تب حفصہ نے کہا کہ تجکو کسنے خبر دی جو پیغمبر عائشہ
سے کہا تو کہا پیغمبر نے کہ مجھہ خبر دی جاننے والے خبردار نے جو وہ خدا تعالے ہے ف۳ تفسیر مراد حدیث
یعنے بات سے حرام کرنا ماریہ کا ہی اور خلافت شیخین کے اور اعراض کیا ذکر کرنے بعض سے کہ وہ حرام کرنا ماریہ کا ہی
اور بعضون نے کہا کہ معلوم کروایا حرام کرنا ماریہ کا اور اعراض کیا معلوم کروانے امر خلافت کے سے یعنے اوسکو خبر نکی
کیونکہ مکروہ جانا یہہ کہ پہلے یہہ خبر لوگون مین اور بزرگی اور علم بہی حضرت کا مقتضی ہوا اوسکو کہا سفیان نے کہ
تغافل اور طرح دیجانا کسی ایسی بات سے اچھے لوگون کا کام ہے اور کہا حسن بصری نے کہ بزرگ کیسکا پورا پہیلا نہین
کہولتے مین کبہی اور مقول ہے کہ حضرت نے حضرت حفصہ سے فرمایا کیا نہین کہا تہا میںنے تجسے کہ چہپانا تو اس باتکو کہا
حفصہ نے کہ قسم اوس ذات کی کہ بہیجا تجکو ساتھہ حق کے کہ نہین تہا تب سکی مین اپنے نفس کو بسبب خوشی کے کہ حاصل
ہوئی اس بزرگی سے کہ خاص کیا اللہ نے ساتھہ اوسکی عائشہ کے باکیونکہ اوسنے حفصہ سے نکاح کیا حضرت نے شعبان کے
مہینے مین ہجرت سے بعد تیسوین مہینے مین جنگ احد سے دو مہینے پہلے اور پیدا ہوئین وہ پانچ برس پہلے نبوت کے اور انکا
مین کہ قریش ست الدنیا رہے تہے اور مرین وہ مدینہ مین بیچ ماہ شعبان کے پینتالیسوین سال ہجری مین اور نماز
پڑہی اونکے جنازہ پر مروان بن الحکم نے احمال مین کہ وہ امیر مدینہ کا تہا اور ابوسنے اور ابوہریرہ وغیرہما نے اونکی جنازہ
کو اوٹہایا اور عمر اونکی ترسٹہ برس کی تہی اور ابوحفص نے یعنے عمر رضہ اونکے باپ تہے یہہ کنیت انکی مقرر کی رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اور حفص کہتے ہین شیر کے بچہ کو ف۴ اعراض کیا بعض سے یعنے جو کچھہ حفصہ نے
افشا کیا تہا اوسکو اوس سکو نفرمایا بسبب کرم اور شفقت کے تاملال اونکو نہ پڑہے بعضی بات کی خبر دی اور بعض
سے اعراض کیا اور کسائی کی قرارت مین عرف بغیر تشدید رسے کے ہے اوسکی معنی یہہ ہین کہ پہچانا حضرت نے بعض فعل
حفصہ کا کہ واقع کرنا اوسکے بہید کا تہا اور غضبناک ہو کر سزا اوسکی دی کہ اونکو طلاق دی اور جب یہہ خبر عمر رضہ کو

پہنچی تو انہون نے کہا کہ ای حفصہ اگر آل خطاب مین خیر ہوتی تو رسول علیہ السلام مجکو طلاق نہ دیتے پس جبریل علیہ السلام آئے اور پیغمبر کو رجوع کرنیکا حکم کیا آنحضرت نے رجوع فرمائی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت نے ارادہ طلاق کا کیا تھا کہ جبریل آئے اور کہا کہ اوسکو طلاق نہ دو کہ وہ بہت روزہ رکھنے والی اور شب بیداری کرنیوالی اور تمہاری ہو یعنی بہشت مین ہوگی پس آنحضرت نے طلاق نہ دی اور انہین ایام مین اوسی سبب سے آنحضرت نے سب بیویون سے کنارہ کر کر ایک مہینے تک ماریہ ان ابراہیم کے بالاخانہ مین قیام فرمایا یہان تک کہ آیہ تخییر کی نازل ہوئی بعد اسکے نازل ہوئیکے کہ انتیسوان دن اول کنارہ کشی سے تھا آنحضرت نے عائشہ کے پاس اگر فرمایا کہ خدا تعالے نے یہہ آیہ بھیجی ہے یا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا الخ اسکے جواب مین شتابی نکرنا جب تک کہ اپنے ماں باپ سے مشورہ نکرتو عائشہ نے کہا کہ تمہارے کام مین کیا مشورہ کرونگی خدا اور رسول اور دار آخرت کو چاہتی ہون اور اور بیویون نے بھی یہی بات کہی اور یہہ بھی حضرت عائشہ نے کہا کہ یارسول اللہ آپنے قسم ایک مہینے کی کہائی تھی اور انتیسوین دن آپ اوتری فرمایا کہ مہینا انتیس دنکا بھی ہوتا ہی اور وہ مہینا انتیس ہی دنکا ہوا تھا اور اس حدیث مین یہہ بھی مذکور ہی عمر رض کہتے ہین کہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسحال مین کہ وہ لیٹے ہوئے تھے اوپر کھری چارپائی کے کہ نہ رکھے ہوئے تھے اوسکے اور نہ بچھا ہوا تھا اوسکے نیچے حصیر کا اور حضرت کے پہلو مبارک مین نشان بان کے پڑگئے تھے پس سلام کیا مینے حضرت کو پھر کہا مینے اسحال مین کہ مین کھڑا تھا یارسول اللہ کیا طلاق دی آپنے اپنی بیویونکو پس اوٹھائی حضرت نے نظر اپنی طرف میری اور فرمایا کہ نہین پس کہا مینے اللہ اکبر پھر کہا مینے اسحال مین کہ مین کھڑا تھا خوش کرون مین آپکو یارسول اللہ اگر اجازت دو مجکو تو ہم گروہ قریش کے کہ غالب تھے عورتون پر جب آئی ہم مدینہ مین دیکھا ایک قوم کو کہ غالب ہین اونپر عورتین اونکی پس مسکرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہا مینے یارسول اللہ اگر اجازت دیتے آپ مجکو حفصہ کے پاس جاتکی اور مین اوسکی پاس جاتا تو کہتا مین اوس سے کہ نہ غیرت دلاوی تجکو یہہ کہ تیری سوکن ہے عائشہ سے بہت راضی ہین حضرت بہ نسبت تیرے اور بہت پیاری ہے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نزدیک پس دوبارہ مسکرائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھ گیا مین جب دیکھا مینے حضرت کو مسکراتے پس نظر اوٹھا کر دیکھا مینے حضرت کے گھر مین پس قسم خدا کی نہ دیکھا مینے اوسمین سوای تین چمڑون کے پس کہا مینے یارسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالے سے کہ فراخی کرے آپکی امت پر اسلیے کہ فارس و روم پر فراخی کی گئی اور دیئے گئے وہ دنیا حال آنکہ وہ نہین عبادت کرتے ہین اللہ تعالے کی پس اوٹھ بیٹھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور تھے یعنے پہلے تکیہ لگائے ہوئے پس فرمایا اَوَ فِیْ هٰذَا اَنْتَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوْا طَیِّبَاتِهِمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا یعنے کیا اسی فکر مین ہے تو ای ابن خطاب بلاشبہ یہہ کافر ایک قوم ہین کہ جلدی پہنچے ستھری چیزون اپنی کو زندگانی دنیا مین پس کہا مینے یارسول اللہ بخشش مانگیے میرے لیے یعنے اللہ تعالے سے قصور ہوا کہ مینے یہہ عرض کیا انتہی یہہ اسلیے لکھا گیا کہ تا مومن خصوصًا فقرا احوال آنحضرت کی گذرانکا جانکر تنگی و تکلیف پر صابر اور راضی ہون اور طالب کسی چیز کے نہون اور یہہ جو فرمایا العلیم الخبیر تو علیم جاننے والا پوشیدہ چیز کا اور خبیر جاننے والا دلکی باتونکا اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ کہ جب علیم نرا کہین تو بمعنے جاننے والیکے ہر مطلق اور جب اضافت کر

علم کو طرف غیب اور امور باطنہ کے یعنے عالم الغیب الباطن تو خبر ہی اور جب اضافت کرین علم کو طرف امور ظاہر کے تو شہید ہے اور جب بندے نے یہہ جانا کہ اللہ تعالے خبر یعنے خبر رکھنے والا میرے افعال کا ہے اور مطلع ہے میرے اسرار کا تو جانا کہ اللہ تعالے نے گھیر رکھا ہے اپنے علم مین جو کچھ کہ مین کام کرتا ہون اگرچہ مین اوسکو بھول جاؤن پس ایسا شرمندہ ہوگا کہ قریب ہے کہ ہلاک ہوجاوے منقول ہے کہ ایک شخص نے فکر کی کہ اگر عمر میری اتنے برسون کی ہوئی تو اوسکے اتنے مہینے ہونگے اور اون مہینون کے اتنے دن ہونگے تو ساری عمر کے ہزار دن ہون گے پھر کہا کہ اگر ہر دن مینے ایک ہی گناہ کیا تو میرے اعمال نامہ مین ہزار دن گناہ ہون گے حال انکہ مین ہر دن مین بیشمار گناہ کرتا ہون پھر ایک چیخ ماری اور مر گیا کہتا ہے فقیر مذنبم گرچہ ولے رب غفور است وکریم ۔ بمن افتادہ دہد از کرمش شاید دست ۔ ۵ مدروح ۵ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ

قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ اے دو بیولون پیغمبر کی یعنے حفصہ اور عائشہ اگر رجوع کرو طرف خدا کی خوب ہو تحقیق ٹیڑھے ہوگئے مین دل تمہارے اور اگر آپس مین متفق ہو پیغمبر کے رنج دینے پر پس تحقیق خدا کارساز ہے اور جبرئیل اور نیک مسلمان اور فرشتے بھی بعد اسکے مددگار ہین ۵ فتح ۵ اگر تم دونون توبہ کرتیا ہو تو بہک گئے ہین دل تمہارے اور اگر دونون چڑھائی کرو گیان اوسپر تو اللہ رفیق اوسکا ہی اور جبرئیل اور نیکیان والے اور فرشتے اس پیچھے مددگار ہین ۵ موضح ۵ اگر توبہ کرو تم اے حفصہ اور عائشہ خدا تعالی کی طرف پیغمبر کے ستانے اور آزردہ دل کرنے سے اور اونکے ملول کرنے مین بیشتی نکرو تو بہتر ہے تمہارے حق مین پھر مٹک پھرے دل تمہارے نیکی سے جو پیغمبر کے بہتیری بات اپنے دلون مین نہین رکھہ سکتے تم دونو اور اگر تم دونون اسے حفصہ اور عائشہ ایک دوسرے کی مدد کروگی پیغمبر کے دل آزردہ کرنے مین تو پھر مشک خدا تعالے کا یار و مددگار ہے اور جبرئیل ہی اونکی بخت مسلمان بھی اوسکے رفیق و مددگار ہین اور سوائے انکے فرشتے بھی مدد کرنیوالے پیغمبر کے ۵ عـ ۵ تفسیر هُوَ مَوْلٰىهُ یعنے دوست اور کارساز و مددگار اوسکا ہے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے جو کہ صالح ہے مؤمنون مین سے یعنے ہر وہ شخص کہ ایمان لایا اور عمل صالح کئے اور بعضون نے کہا کہ جو یاں ہے نفاق سے اور بعضون نے کہا کہ مراد صالح مؤمنون سے ابوبکر اور عمر ہین اور بقول بعض کے علی بقول بعض کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہین اور بعد اسکے یعنے بعد مدد خدا اور جبرئیل اور صالح مؤمنون کے تمام ملائکہ مددگار اوسکے ہین کیا حقیقت رکھتی ہے چڑھائی دو عورتون کی مقابلہ مین ایسے پیغمبر کے مددگار ہونے کے ۵ بحر ۵ مد عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ اگر طلاق دیوے پیغامبر تمکو نزدیک ہے کہ پروردگار اوسکا عوض مین دیوے اوسکے لیے عورتین اور بہتر تمسے گردن رکھنے والیان دعا کرنیوالیان توبہ کرنیوالیان عبادت بجا لانیوالیان روزہ رکھنے والیان شوہر دیدہ ہوئیان اور شوہر نادیدہ ہوئیان ۵ فتح ۵ اللہ ہی اگر نبی چھوڑ دے تم سبکو اور مکارب بدلے مین دے عورتین تم سے بہتر حکم بردار یعنین رکھتیان نماز مین کھڑی ہوتیان بھلے کرتیان بھلے بجا لاتیان روزہ دار بیاہیان اور کوماریان ۵ موضح ۵ تفسیر مذنبون اور ایسے عمر والے ان يُّبْدِلَهٗٓ شدید سی پڑیا ہی بہتر تمسے اگر کوئی کہے کہ بدلے کی عورتین بہتر کیونکر ہونگی حال انکہ روئے زمین پر کوئی عورت بہتر انہات المؤمنین

کہ بیان حضرتی میں نہیں تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ جب حضرت اونکو طلاق دیتے بسبب ایذا دینکے تو وہ بہتر
کا بیکو مسلمین اور غیر اونکی موصوفہ ساتھہ صفات مذکورہ کے بہتر اونسی ہونگین اور مسلمات اقرار کرنیوالیان زبان سے
اور مؤمنات اخلاص رکھنیوالیان دلسے یا مسلمات تا ابعد ظاہر ہیں ساتھہ اعصار کے اور مؤمنات تصدیق کرنیوالیان
دل سے پس نہیں ہونگے مسلمات مؤمنات قبیل تکرار سے قانتات مطیع خدا اور رسول کی اور ملوطبت کرنیوالیان
طاعت پر یا نماز پڑھنے والیان تائبات توبہ کرنیوالیان گناہون سے یا رجوع رکھنیوالیان طرف اللہ کے اور
طرف امر رسول اوسکے عابدات عبادت کرنیوالیان اللہ کی یا تا بعد امر رسول علیہ السلام کی سائحات روزہ رکھنے
والیان اور کہا بعضون نے کہ روزہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو روزہ حقیقی اور وہ ترک کرنا کھانے اور پینے اور جماع
کا ہے اور دوسرا روزہ حکمی اور وہ محفوظ رکھنا اعضاء کا سے گناہون سے یعنے کان اور آنکھہ اور زبان کو گناہون
سے بچادی پس سائح وہ ہی کہ یہہ روزہ رکھے نہ اول انتہی یا سائحات کے معنے ہیں ہجرت کرنیوالیان کہ سے طرف
مدینہ کے اسلیے کہ ہجرت میں بڑی بزرگی ہے کہ ویسی اوسکے غیر میں نہیں ہے جیسا کہ کہا ابن زید نے کہ نہیں ہے
امت محمد میں سیاحت مگر ہجرت اور سیاحت کے معنے ہیں پھرنا زمین میں ثیبات جو خاوند کر چکی ہون واکبارا کوارہا
پس کو بالکہا گیا کہ بدل دیگا اللہ تعالی ہمیں بہتر تمسے ان صفتون مذکور ہ محمودہ کی کہ ہون بعضی ثیبہ یہہ تعریض
ہے غیر عائشہ کو اور بعضی باکرہ یہہ تعریض ہے عائشہ کو کہ باکرہ ہی حضرتکے نکاح میں آئی تنبیہ ذکر کیا ہی بعضے
اہل علم نے کہ اسمیں اشارہ ہی طرف مریم کے کہ وہ باکرہ تھیں اور طرف آسیہ بنت مزاحم بیوی فرعون کے کہ اللہ تعالی
نکاح کردیگا آنحضرت علیہ السلام کا ان دونون سے جنت میں جیسا کہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ
ہوگا ولیمہ اونکا جنت میں کہ جمع ہونگے اوسپر اہل جنت کے پس نکاح کردیگا اللہ تعالے آسیہ اور مریم کا محمد علیہ
السلام سے منقول ہی کہ آنحضرت علیہ السلام دیے گئے تھے قوۃ چالیس مردونکی کھانے اور جماع میں اور ہر حلال
کمدر کرتا ہے نفس کو سوائی جماع حلال کے کہ وہ صاف کرتا ہے نفس کو اور روشن کرتا ہے عقل کو اور دل کو اور
باعث ہوتا ہے تسکین کا شہوتکی دفع ہونے سے پہر آتون گذشتہ میں کتنے فائدے ہیں ایک تو یہہ کہ حرام کرنا
حلال کا اللہ تعالے کو پسند نہیں ہے دوسرے یہہ کہ اختیار سر لینے بہیدکا نہیں ہے مرد ہ سے حضوصًا اختیار اسلاطین صوری اور معنویہ کا اور جو سرکہ تجاوز کرے حدکی وہ افتاء ہوجاتا ہے اور تیسرے یہہ کہ واجب ہی تقصیر
والے پر توبہ اور رجوع طرف اللہ کے جلدی اور کچوتہی بکارت اور جمال صوری اور چلیانا زبانکا اور مانند اسکے
اگرچہ ہیں نفاست جسمانیہ مرغوب لوگونکو لیکن ایمان اور اسلام اور قنوت اور توبہ اور عبادت اور روزی نفاست
روحانیہ ہیں مقبول اللہ تعالے کے نزدیک اور شرف حسب افضل ہے شرف نسب سے اور علم دینی اور ادب شرعی
حسب ہیں کہ کماتا ہے مرد فضائل سے پس عاقل کو لازم ہے کہ آراستہ ہو ساتھہ ورع کے کہ وہ بچنا ہے شبہات سے
اور آراستہ ہو ساتھہ تقوے کے کہ وہ بچنا ہے حرام سے اور مزین ہو ساتھہ طرح بطرح کی بزرگیون اور اخلاق حسنہ
اور اوصاف شریفہ مستحسنہ کے ۞ رکوع ملہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا
النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا
یُؤْمَرُوْنَ ۝ اے ایمان والون نگاہ رکھو اپنے تئین اور اپنے گھر والونکو اوس آگ سے کہ ایندھن اوسکا آدمی اور پتھر

اوس آگ پر مقرر ہین فرشتے سخت خو اور سخت رو نافرمانی نہین کرتے ہین خدا کی اور جیسے ہین کہ فرمایا ہی خدا نے اونکو اور کرتے ہین جو کچھ کہ حکم کیا جاتا ہی اونکو ۵ قوا انفسکم اے ایمان والون بچاؤ اپنی جانکو اور اپنی گھر والون کو اوس آگ سے جسکی چیٹیان ہین آدمی اور پتہر اوسپر مقرر ہین فرشتے تند خو زبردست کہ حکمی نہین کرتے اللہ کی جو بات اونکو فرماوی ہے وہی کرتے ہین ۵ موا تفسیر ہر مسلمان کو لازم ہے اپنے گھر والونکو دین کی راہ پر لاوی لالچ دیکر ڈر دکھا کر پیار سے مار سے تو بھی اگر نہ مانین تو اونکی کم بختی یہہ بیگانہ ۵ موا مراد نفس سے یہان ذات انسان ہے نہ نفس امارہ اور معنی یہہ ہین کہ بچاؤ اور درد رکھو اپنے تئین آگ جہنم سے ساتھہ ترک کرنے گناہون کے اور کرنے طاعتون کے اور بچاؤ اپنے گھر والونکو بھی ساتھہ نصیحت اور ادب اور علم سکھانیکے اور اہل وہ ہین کہو آدمی کی پرورش مین ہون جیسے بیوی اور بچے اور بہائی اور بہن اور خادم اور یار وغیرہم اور دلالت کیا آپنے اوپر واجب ہونے امر بالمعروف کے قرابتیون پر درجہ بدرجے اور حدیث مین آیا ہے رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا قَالَ یَا اَھْلَاہُ صَلُّوْا وَصُوْمُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ سَائِلٌ کُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاہُ اَحَفِظَ اَمْ ضَیَّعَ حَتّٰی یُسْئَلَ الرَّجُلُ عَنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَخَادِمِہٖ اللہ رحم کرے اوس مرد پر جو کہے اے میرے گھر والو نماز پڑھو روزہ رکھو صدقہ دو اور اللہ پوچھیگا ہر نگہبان سے جو اوسکو نگہبان کیا ہے کہ نگہبانی کی یا ضائع کیا یہانتک کہ پوچھیگا مرد سے اوسکے گھر والون کی خبر اور حدیث مین آیا ہے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ف راعی کہتے ہین نگہبان اور امانت دار کو پھر اوسمین کہ اوسکے تصرف مین ہے پس لازم ہے اوسکو ادا کرنا اوسکے حق کا اور یہہ موجود ہے سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہین اور حدیث نصیحت ہی سبکے لیے ہے پھر رعایت حقوق کے اوتنبیہ ہے اسپر کہ سب پونچھے جاوینگے ۵ سعید ۵ علمار نے لکھا ہے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضا و حواس اپنے کے بھی اور وہ پونچھا جاویگا اونکے احوال سے کہ کہان استعمال کیا تھا اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہے ۵ حق ۵ اور کہا بعضون نے کہ اشد لوگونکا عذاب قیامت کے دن وہ ہوگا کہ غافل رہا اپنی اہل سے اور خاص ذکر کیا اہل کو ساتھہ نصیحت کرنیکے باوجود یکہ حکم اجنبیونکا بھی مانند حکم اوسکے ہے اسمین اسلیے کہ اقارب اولی ہین ساتھہ نصیحت کے بسبب قرب اونکے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ ۵ اور فرمایا اللہ تعالی نے وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ ۵ اور اسلیے شرائط امر و نہی کے کبھی نہیں پائے جاتے مین اجنبیون کے حق مین بخلاف اقارب کے خصوصًا اہل کے کیونکہ آدمی سلطان اپنے اہل کا ہے اور کہا بعض اہل اشارہ نے تفسیر اس آیت مین کہ پاک کرو اپنے نفسونکو میل محبت دنیا سے تاکہ ہون اہل تمہاری صالح لیستشابت تمہارے پن جب رغبت کروگے تم دنیا مین وہ بھی مشغول ہونگے دنیا مین کیونکہ امام کی لغزش سے تابعین کی لغزش ہوتی ہے انتہی اور ناس مراد کفار ہین جن ہین اور جن کو ذکر کیا اسلیے کہ مقصود آیت مین ڈرانا انہا کا ہے اور اسلیے ذکر کیا جن کہ وہ تابع ہین کفار انسان کے اسلیے کہ جھٹلانا اول صادر ہوا انسان ہی سے اور پتھر بجای لکڑیون کے ایندھن ہونگے اسلیے کہ گرمی اوسکی بہت شدت کی ہوتی ہے بہ نسبت لکڑیون وغیرہ کے اسلیے علیہ السلام نے فرمایا کہ آگ تمہاری ایک جزو ہے ستر جزو آگ جہنم کی سے اور بقول ابن عباسؓ کے پتھر سے مراد

۵ یعنی جس طرح کہ تم اپنی جانون کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچانے کی فکر کرتے ہو اسی طرح اپنے نفسون کو اور اپنے اہل و عیال کو بھی دین کی راہ پر لانے کی فکر کرو ۱۲

۵ یعنی جس طرح کہ تم اپنی جانون کو اور اپنے اہل و عیال کو بھی دین کی راہ پر لانے کی فکر کرو ۱۲

۵ یعنی جس طرح کہ تم اپنی جانون کو اور اپنے اہل و عیال کو بھی دین کی راہ پر لانے کی فکر کرو ۱۲

۵ یعنی جس طرح کہ تم اپنی جانون کو اور اپنے اہل و عیال کو بھی دین کی راہ پر لانے کی فکر کرو ۱۲

۵ یعنی جس طرح کہ تم اپنی جانون کو اور اپنے اہل و عیال کو بھی دین کی راہ پر لانے کی فکر کرو ۱۲

پتھر کند کہتے ہین کہ اونمین گرمی بہت ہوتی ہی اور جلد بھڑکتے ہین اوندھن بہت آتی ہی اور دھوان بہت ہوتا ہی اور مذکورہ آگ بہت تیز ہے اور بقول بعض کے پتھر تو نکے ہونگے تا پوجنے والے شیطان زیادہ ہون دلیل اسکی قول اللہ تعالیٰ کا ہے اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ لہ آور آدمی اوپتھر جو ساتھ ڈالے جاوینگے آگ مین اسلیے کہ آدمی تراشتے ہے بتونکو اور رب ہمیشہ رکھتا ہا اونکو سوای اللہ کے اور بعض نے کہا کہ پتھر سے مراد سونا اور چاندی ہے کہ پیدائش اونکی پتھر سے ہی ۵ زرد سیم اندر سنگ زرد و سفید + اندرین سنگہا مبند امید + دلے از سنگ سخت تر باید + کہ زسنگیش راحت افزاید + دل ازین سنگ اگر تو بر نکنی + سر خسرت بسی بسنگ زنی + عَلَیْہَا مَلٰٓئِکَۃٌ یعنے اوس آگ سخت پر حاکم ہونگے امر دیگیکے اوعذاب کرنے اہل اوسیکے فرشتے یعنے اوسپر ۱۹ زبانیہ یعنے داروغہ اور مددگار اونکے غِلَاظٌ ۵ سخت دل کہ خالی ہونگے دل اونکے شفقت و رحمت سے شِدَادٌ سخت قوی جمع شدید کی یعنی قوی کے اسلیے کہ وہ قوی ہونگے عاجز نہین ہونگے دشمنان خدا کے انتقام سے بحکم حکم الٰہی کے اور بعضون نے کہا غِلَاظٌ الْاَقْوَال شِدَادُ الْاَفْعَال کہ قوی ہونگے افعال شدیدہ پر کام کرینگے انپر پانون سے جیسکہ کرتے ہین ہاتون سے جبکہ رحم طلب کیے جاوینگے نہین رحم کرینگے اسلیے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین غضب سے اور جبلت مین اونکے قہر ہے نہین لذت ہی اونکے لیے مگر قہر و غضب مین اور اونکی جبلت مین ہے عذاب کرنا خلق کا بدون رحم کے مابین اونکے موندہونمین مسافت ہی ایک برس کی یا جیسکہ فرق ہے درمیان مشرق اور مغرب کے مارینگا ایک اونکا اپنے گرز سے ایک ضربہ ستر ہزار کو پس گرینگے آگ جہنم مین لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ یعنے نہین نافرمانی کرتے اللہ کی امر کی ہیچ عذاب کرنے کفار کے وغیرہ ذلک ۵ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ یعنے بجا لاتے ہین اللہ کے حکمکو بغیر کاہلی اور سستی اور تاخیر کے اور بغیر زیادتی اور نقصان کے کہا ہے بعض اکابر نے کہ اس آیہ مین دلیل ہے اوپر عصمت تمام ملائکہ آسمان کے اور یہ اسلیے کہ وہ عقول مجردہ ہین بلا نزاع اور نہین شہوت ہے اونمین مطیع بالذات ہین بخلاف بشر اور ملائکہ زمین کے کہ جو نہین چڑھتے ہین طرف آسمان کے پس بعضے فرشتے وہ ہین کہ نہین چڑھتے رہین سے طرف آسمان کے کبھی اور بعضے فرشتے وہ ہین کہ نہین اوترتے آسمان سے زمین کی طرف کبھی ۵ مسئلہ تنبیہ اس آیہ شریفہ سے معلوم ہوا کہ آپ ہی گناہون سے بچنا چاہیے اور اپنی اولاد کو بھی بچانا چاہیے ورنہ مستحق آگ مذکورہ کا ہوگا اور اولاد کو گناہون سے بچانا بہت ضروری فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وَلَا تُرَبُّوْھُمْ عُصَاۃً اَبَاۃً وَاحْفَظُوْھُمْ فِی اللّٰہِ اور فرمایا حکم کرو اولاد اپنی کو ساتھ نماز کے اوس حال مین کہ وہ سات برس کی ہون اور جدا کرو درمیان اونکے بستر ون مین ۵ اور فرمایا مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ یعنے نہین بخشی پس اس آیہ کریمہ اور احادیث نبویہ مین غور کر کر آپ ہی گناہون سے بچے اور اہل و عیال کو بھی گناہون سے بچا و اب معاملہ برعکس ہے کہ اولاد کی خوشی کے لیے آپ ہی مرتکب گناہ کے ہوتے ہین اور اونکو بھی خراب کرتے ہین کہ سامان گناہ کے مہیا کر دیتے ہین یعنے پتنگ و دوڑ اور چوسر اور گنجفہ اور کبوتر اور انکے لیے اور شادیونمین ناچ و رنگ مہیا کرتے ہین ہیوی اگر شیخ سدو کو منادی تو اوسکا سامان بھی موجود کر دیتے ہین اہل و عیال شادیونمین اسراف کے باعث ہوتے ہین اونکی خاطر بیدریغ روپے نکالکر اونکے دل خوش کرتے ہین اور مستحق لعنت رسول خدا کے ہوتے ہین ہرگز خلاف شرع باتون مین فرمان برداری اونکی نکرے کہ حدیث شریف

مین لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق حضرت لقمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ہرگز بمراد فرزندان مباش آدمی کو چاہیئے کہ ہر حال طالب رضا مولے کا رہے نہ طالب اوسکی خوشی کا بعض اوقات شیطان یہہ وسوسہ دلمین ڈالتا ہے کہ اگر اونکی رضا جوئی نکرلگا تو خرابی مین پڑیگا اس وسوسہ کو دفع کرے اس حدیث کے مضمون کو دیکھہ کر کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰہِ بِسَخَطِ النَّاسِ کَفَاہُ اللّٰہُ مُؤْنَۃَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰہِ وَکَلَہُ اللّٰہُ اِلَی النَّاسِ ۵ مشکوۃ وغیرہا

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ ۚ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس روز کہین ہم ای کافرون عذر پیش نکرو آج کے دن سوائے اسکے نہین کہ جزا دی جاوگی تمکو موافق اوسکے کہ کرتے تہے ۵ موقف ۵ قفلہ ۵ آگے منکر ہونیوالون کا مات بہانے بناوآجکے دن وہی بدلہ پاوگے جو کرتے تہے ۵ موقف کافرون خبیث اون دربانون کی خوشامد کرکر کہینگے کہ ہمین یہان سے کسی طرح نکال دو یا عذاب کم کرو تب وہ دربان خدا تعالے کے حکم سے کہینگے اے کافرو مت عاجزی دمت کرو آج جو کوئی نہ سنیگا تمہاری بات سو مقرر بلہ دیا جاویگا اور دیا جاتا ہی تمکو اون کامون کا جو تمنے دنیا مین کیے تہے یہہ عذاب ناحق نہین ہے ۵ عہ ۵ تفسیر عذر نکرو آج کا مسموع ومقبول نہین ہے اور یہہ قول دوزخ کے دربانون کا ہوگا جسوقت کہ کافرون کو ہانک کر دوزخ کے کنارے پر لاوینگے اور وہ عذر کرکر رہائی دوزخ سے چاہینگے ۵ بحر ۵ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ ۙ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ ۚ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَبِاَیْمَانِہِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اے مسلمانون رجوع کرو طرف خدا کے رجوع خالص امید ہے تمہارے پروردگار سے کہ دور کرے تم سے جرم تمہارے اور داخل کرے باغون مین کہ جلتی ہین نیچے اونکے نہرین اوسدن کہ رسوا نکرے گا خدا پیغمبر کو اور نہ اون کو کہ ایمان لائے ہین ہمراہ اوسکے اور نور اون کا چلتا ہوگا آگے اون کے اور دائین طرف اون کے کہتے ہون گے اے پروردگار ہمارے پورا دے ہمارے لیے نور ہمارا اور بخش ہمکو تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے ۵ فتح ۵ اے ایمان والون توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل کے توبہ شاید کہ تمہارا رب اوتارے تم سے تمہاری برائیان اور داخل کرے باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین نہرین جسدن اللہ ذلیل نکرے گا نبی کو اور جو یقین لائے ہین اوسکے ساتہہ اونکی روشنی دوڑتی ہے اونکے آگے اور اونکے داہنے کہتے ہین اے رب ہمارے پوری کردے ہمارے لیے روشنی اور معاف کر ہمکو تو ہر چیز کر سکتا ہے ۵ موقف ۵ تفسیر توبہ نصوح توبہ صادقہ اور بعض نے کہا خالص ۵ حاصل یہہ کہ بڑی توبہ یہہ ہے کہ کہے برا کیا مینے اور باز آیا گناہون سے تفصیل اوسکے یہہ ہے کہ گناہ کو چھوڑے بسبب برائی اوسکے کے اور ندامت کرے گناہون کذشتہ پر اور قصد مواسیر کہ پھر نہین گناہ کرینگے گا اور تدارک کرے اعمال متروکہ کا جب یہہ چار باتین جمع ہون تو پورے ہوتے ہین شرائط توبہ کی کما فی المفردات ۵ اور علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے سنا

ایک اعرابی کو کہ کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ پس کہا اسے سنکر کہ اسے شخص بلاشبہ سرعتہ زبان کی ساتھہ توبہ کے توبہ کذابون کی ہے او سنے کہا کہ کیا ہے توبہ آپنے کہا کہ توبہ مین چھہ چیزین جمع ہونے چاہئین گناہون گذشتہ پر ندامت ہو اور فرائض کے قضا ہو یعنے نماز اور روزہ اور زکوۃ وغیرہا کی اور پھیرنا حقوق کا اور بخشوانا دشمنون سے اور قصد کرنا اوپر کہ پھر گناہ نہین کرین گے اور گھلانا اپنی نفس کا اللہ کے طاعت مین جیسا کہ بڑہایا ہے اوسکو گناہ مین اور چکھانا نفس کو تلخی طاعت کی جیسے کہ چکھائی ہے اوسکو حلاوۃ گناہون کے اور کہا ذوالنون مصری رح نے کہ توبہ یہہ ہے کہ ہمیشہ روتا رہے گناہون گذشتہ پر اور ڈرتا رہے پڑنے سے گناہ مین اور ترک ملاقات کرے بُرے لوگون کی اور تمارے اہل جنت سے اور کہا تستری رح نے کہ یہہ توبہ سنی کی ہے نہ بدعتی کی اسلیے کہ اوسکے لیے توبہ نہی ہی نہین بدلیل قول علیہ السلام کے حَجَرَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ اَنْ یَّتُوْبَ ۝ جَنّٰتٍ صیغہ جمع کا فرمایا واسطے کثرت مخاطبون کے اسلیے کہ ہر ایک کے لیے اونمین سے جنت ہوگی یا واسطے تعدد جنتون کے کہ ہر ایک کے لیے اونمین سے طرح بطرح کی جنتین ہونگے نُوْرُھُمْ یعنے نور اون کے ایمان اور طاعت کا بِیْ صراط بِاَیْمَانِھِمْ جمع مین کی ہے مقابل شمال کے یعنے دائین اور بائین اونکے نور دوڑتا ہوگا یا تمام طرفون اونکے مین دوڑتا ہوگا اور یہی دو طرفین یعنے اگلا اور دائین طرف ہے ذکر کرکے اسلیے کہ یہہ اشرف جہتون کی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن مین سے یہہ دعا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا نگاہ کہا اور باقی کہ نور ہمارا تو سلامتی سے گذرین ہم پس ہے مراد اتمام سے ہمیشہ رکھنا نور کا یہان تک کہ پہنچین طرف جنت کے وَاغْفِرْ لَنَا یعنے ظلمت گناہ سے پاک کر ہر چیز پر قادر ہے یعنے اتمام اور مغفرت وغیرہا پر اور یہہ دعا کرنے کے تقرب حاصل کرنے کے لیے طرف اللہ تعالے کے باوجود تمام ہونے نور اپنے کے مانند قول اللہ تعالے کے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ حال آنکہ مغفرت کے گناہ بخشے گئے ہین اور بعضون نے کہا کہ کہین گے اَتْمِمْ لَنَا سے جب کہ دیکھا ہوا دکہین گے نور منافقون کا ۸ رکوع ۲۸ مد یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اے پیغمبر جہاد کر ساتھہ کافرون کے اور ساتھہ منافقون کے یہی اور سخت ہو اون پر اور جگہہ اونکے دوزخ ہے اور بُری جگہہ ہے وہ ۸ فتح ۸ اے نبی لڑائی کر کافرون سے اور دغابازون سے اور سختی کر اون پر اور اون کا گھر دوزخ ہے اور بُری جگہہ پہنچے ۸ منوع ۸ تفسیر جہاد کر ساتھہ کافرون کے یعنے تلوار سے اور ساتھہ منافقون کے قول سخت وعید و تہدید سے یا دلیل سے

اور سختی کر دونون فریقون پر اور اس مین اشارہ ہے اسپر کہ سختی کرنی اللہ کے
دشمنون پر حسن اخلاق مین سے ہے اسلیے کہ جب بڑے رحیم کو حکم ہوا دنون پر سختے
کرنے کا تو کیا گمان ہوگا تیرا بہ نسبت غیر اونکے کے اور یہہ سختے کرنی منافی رحمت کرنے کے
احباب پر نہین ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَيْنَهُمْ اور جگہہ اونکے دوزخ ہے دیکھینگے اوسمین عذاب سخت اگر ایمان نہ لاوینگے اور
مخلص ہونگے اور اسمین اشارہ ہے طرف نبی قلب کے جو جہاد کرنے والا ہے فی سبیل اللہ
پس وہ حکم کیا گیا ہے ساتھہ جہاد کرنے کفار کے یعنے نفس امارہ بالسوء کے اور صفتون
حیوانیہ شہوانیہ اوسکے کے اور ساتھہ جہاد کرنے منافقون کے یعنے ہولے متبع کے
اور صفات بہیمیہ اور سبعیہ کے اور ساتھہ سختی کرنے کے اونپر کہ اوار ریاضت سے اور نیز
مجاہدے سے اور مقام اونکا جہنم بعد اور حجاب کا ہے اور وہ بری جگہہ بازگشت کی اسلیے کہ ذلت
حجاب کی اور بعد احتجاب کا اشد ہے شدۃ عذاب سے کہتا ہے فقیر کہ جب دشمن ظاہر سے
محتاج ہوے سختی اور شدۃ کے تو کیا گمان ہے تیرا ساتھہ بڑے دشمن دشمنون کے کہ
وہ نفس امارہ ہے پس بیچ سختی کرنے کے اوسپر نجات ہے اور بیچ نرمی کرنے کے اوسپر
ہلاکت ہے مثل مشہور ہے اَلْعَصَا لِمَنْ عَصَى اور کہا شیخ سعدی نے ؎ درشتی و نرمی
ہم در بہست ؛ چو فصاد جراح و مرہم نہست ؛ اسمین اشارہ ہے اسکے طرف کہ مؤمن
کے لیے صفت جمال و جلال کی چاہیے دیکھو اللہ تعالے کی رحمت نے سبقت کیسکے پھر جب کفار و
منافقون نے کہنا نہ مانا نرمی سے تو حکم ہوا جہاد اور سختی کرنیکا اونپر تاکہ ظاہر ہون احکام ہر ایک
کے اسما مقابلے سے پس اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ جو پیدا کیے گئے ہین رحمت کے
لیے کہ وہ مؤمن ہین اونپر غصہ اور سختی نکرنی چاہیے اور جو پیدا کیے گئے ہین غضب کے لیے کہ
وہ کفار و منافق ہین اونپر رحم اور نرمی نکرنی چاہیے اور داخل ہین اسمین اہل بدعت یعنے
روافض و خوارج وغیرہا اور اسلیے نہین جایز ہے پہلے کیلے اونسے سستی کشادہ پیشانی
اور خوشی سے غصہ کیا ہے اللہ تعالے نے بعضے ایسے شخصون پر کہ کیا ہے اونہون نے بہہ
پس مؤمن پر لازم ہے کہ کوشش کرے طریق حق مین تاکہ دفع ہو مکر دشمنون کا اور
شیطانون کا ظاہر و باطن سے اور ہمیشہ رہے اسی خصلت پر اسلیے کہ اسس سے حاصل
ہوتی ہے ترقی جو خصائص انسان سے ہے ۞ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ ظاہر کی
خدا نے ایک کہاوت واسطے اونکے کہ کافر ہوے نوح کی بیوی نکی اور لوط کی بیوی کی
تہین نیچے نکاح دو بندون شائستہ کے ہمارے بندون مین سے پس خیانت کی اونہون نے

بندونکی پس دفعہ نکیا اونہون نکے اون دونون بیویونسے کچھہ عذاب خدا سے اور کہا جاویگا داخل ہو دوزخ
مین ساتھہ داخل ہونیوالونکے ۵ فائدہ ۵ اللہ نے بتائی ایک کہاوت منکرون کے واسطے
عورت نوح اور عورت لوط کے گھر مین تہین دونون ایک دو نیک بندون کے ہمارے
بندون مین سے پہر اون سے چوری کی پہر وہ کام نہ آئی اونکو اللہ کے ہاتھہ سے کچھہ اور حکم ہوا
کہ جاؤ دوزخ مین ساتھہ جانے والون کے ۵ موضح ۵ تفسیر خیانت اون دو بیویون کی
یہہ تہی کہ مخالفت پیغمبرون کے اور کفر اختیار کیا تہا اونہون نے حضرت نوح کی بیوی کا
نام واعلہ تہا نوح کی قوم سے کہتے تہے کہ یہہ دیوانہ ہے پس وہ کافرون کے ساتھہ طوفان
مین غرق ہوئے اور لوط کی بیوی کا نام والہلہ تہا مہمانون کے آنے سے قوم لوط کو خبر دیتے
تہی تا طمع اونکے ستانے مین کریں پتہر جو برسے اوسمین وہ ہلاک ہوے اور دونون
قیامت کو دوزخ مین جاوین گے اور ضرب المثل کافرون کے لیے اس سبب سے ہوئین
کہ جیسے کہ دو دونون بیویان دونون پیغمبرون کی تہین جبکہ اونہون نے کفر و فریب اختیار کیا
قرب اور پیغمبر کی نسبت نے اونکو کچھہ نفع ندیا ایسیہی اگر قریش ایمان نہ لاوین گے قرابت
اور نسبت اونکے ساتھہ پیغمبر ہمارے محمدؐ کے نفع ندیگی اور دوزخ سے نہین بچا سکیگی
وقیل ۵ یعنے ملائکہ جو متعین عذاب پر ہین اونہون نے کہا اون دونون سے وقت مرنے کے یا
کہین گے قیامت مین کہ داخل ہو دوزخ مین ساتھہ داخل ہونے والون کے اس آیۃ
نے منقطع کردی طمع اونکے کہ گناہ کرتے ہین اسکی کہ نفع دے اون کو صلاحیت غیر
کی بغیر موافقت اوسکی کے طریقہ اور سیرت مین اگرچہ ہو اونمین قرابت باعتبار
سسرال کا ۵ بحر مدروح ۵ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ
فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ
فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور ظاہر کی خدا نے ایک کہاوت
اونکے لیے کہ ایمان لائے عورت فرعون کی جب کہا اسنے پروردگار میرے بنا میرے لیے
نزدیک اپنے گھر بہشت مین اور خلاص کر مجکو فرعون سے اور کام اوسکی سے اور خلاص
دے مجکو قوم ظالمون سے ۵ فائدہ ۵ اور اللہ نے بتائے ایک کہاوت ایمان والون کو
عورت فرعون کی جب بولی اے رب بنا میرے واسطے اپنے پاس اک گھر
بہشت مین اور بچا نکال مجکو ظالم لوگون سے ۵ موضح ۵ تفسیر فرعون کی بیوی
کا نام آسیہ بنت مزاحم تہا جب دیکہا کہ موسے علیہ السلام ساحرون پر غالب آئے
وہ ایمان لائین فرعون جب اونکے ایمان پر مطلع ہوا اونکو چوبسیا کر کر آفتاب مین
ڈالدیا ملائکہ جسکم اٹھائے اوسپر سایہ کرتے تہے پہر فرعون نے حکم کیا کہ تہہر بہاؤ
اوسکے سینہ پر کہین آسیہ نے اوسوقت مین یہہ دعا کی کہ الٰہی مجکو اپنے پاس

فائدہ ایمان کی راہ بند ہے کسی کے واسطے خواہ وہ کیسا ہی نزدیک ہو کسی کے ایمان سے خواہ وہ کیسا ہی دور ہو ۱۲ منہ
موضح ۱ حضرت موسیٰ کو فرعون نے پالا اور اونکی مدد گار ہین ایمان دار بنکر ۱۲ منہ
موضح ۲ حضرت الماضی الشکیل ۱۲ منہ
موضح ۳ حضرت موسیٰ کو فرعونون نے پالا اور اونکی مدد گار ہین ایمان دار بنکر ۱۲ منہ
موضح ۴ حضرت موسیٰ کو فرعونون نے پالا اور اونکی مدد گار ہین ایمان دار بنکر ۱۲ منہ
موضح ۵ حضرت موسیٰ کو فرعونون نے پالا اور اونکی مدد گار ہین ایمان دار بنکر ۱۲ منہ

امساز زن نوح و لوط

فائدہ ایمان کی راہ بند ہے کسی کے واسطے خواہ وہ کیسا ہی نزدیک ہو کسی کے ایمان سے خواہ وہ کیسا ہی دور ہو ۱۲ منہ

جگہہ دے اور عذاب اور کفران ظالمون کے سے مجکو نجات دے حق تعالے نے
اوسکی دعا قبول کی اور گہر بہشت کا اوسکو دکہا دیا اور روح اوسکی قبض کی قبطیون
نے تہہ اوپر بدن بے روح اوسکے کے رکہا اور ایک جماعت مقربون کی اوپر
ہے کہ حق تعالے نے اوسکو مع بدن اوسکے کے اوٹہا لیا اور اب زندہ بہشت مین
کہاتی پیتی ہے اور یہہ جو آسیہ نے کہا کہ الٰہی اپنے پاس مجکو جگہہ دے تو مراد
اس سے یہہ ہے کہ درجہ عالیہ دے اسلئے کہ اللہ تعالے پاک ہے مکان سے
اور یہہ جو کہا کام اوسکے سے وہ کفر ہے اور ظلم اور عذاب کرنا بغیر جرم کے
اور قوم ظالمون سے یعنے سارے قبطیون سے اور اسمین دلیل ہے اوسپر کہ
کہ پناہ مانگنی اللہ تعالے سے اور التجا کرنی اوس سے اور خلاصی چاہنی اوس
سے وقت سختی اور حادثون کے صالحین کی سیرت اور سنن انبیاء اور
مرسلین کے سے ہے مثنوی مین ہے ؎ جز خضوع و بندگی و اعتذار ✦ از زبان
حضرت نارد اعتبار ✦ پس نکرنا دعا کا واسطے دور ہونے ضرر کے بُرا ہے
اہل طریقت کے نزدیک اسلیے کہ مانند مقابلہ کے اللہ کے ساتہہ اور مانند
دعوے تحمل مشقت اوسکے کے ہے اور حاصل مثل یہہ ہے کہ باوجود ایمان کے
اتصال مؤمن کا ساتہہ کافر کے کچہہ ضرر نہین رکہتا جیسکہ باوجود کفر کے
اتصال اون عورتون کے نے پیغمبر کے ساتہہ نفع ندیا آوران دو آیتون مین ✦
حق تعالے نے طبع خام ملعون کی بالکل منقطع کی ہے پس جو گناہ کرتے ہین اور
اوپر صلاح باپ دادون و عشیرہ کے مغرور ہوتے ہین اور جانتے ہین کہ ہم
نجات پاوین گے اون کے سبب سے محض حمق اور دماغ بیہودہ پکانا ہے خدا
کی گنہگارون سے بزرگ اور صلحا بہی بیزار ہوتے ہین اور شفاعت نہین کرین گے
مگر اوسکے حق مین کہ خدا کی طرف سے اذن پاوین گے ۵ **بجرمد**

روح وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا
فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَ
كَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ۝ اور مریم بیٹی عمران کی کہ نگاہ رکہا اپنی فرج
کو پس پہونکی ہمنے اوسکی فرج مین روح اوسکی اور باور رکہین باتین اپنے
پروردگار کی اور کتابین اوسکی اور تہی فرمان برداروں سے یعنے روح
حضرت عیسے کی مریم کے رحم مین آئی اور فرج کنایہ ہے رحم سے ۶ **فقح**
اور مریم بیٹی عمران کی کہ جسنے روکی اپنی شہوت کی جگہہ پہر ہمنے پہونک دی اوسمین
اپنی طرف کی جان اور سچ جانین اپنے رب کی باتین اور اوسکی کتابین

۵ قولہ وجہ ایمان بہ عمران وغیرہ ظاہر ہے کہ ایمان ان کا بعد نزول قرآن کے ہوا
قولہ والتجا کرنی اوس سے یعنی اوس کی بارگاہ مین التجا کرنی
قولہ وتہی فرمان برداروں سے یعنی ملائکہ سے ۱۲ منہ
۶ قولہ کنایہ ہے رحم سے اسلئے کہ فرج کا اطلاق رحم پر بہی ہوتا ہے
قولہ پہونک دی اوسمین اپنی طرف کی جان یعنی روح جبرئیل علیہ السلام کا
اس کے گریبان مین پہونکنا اس کے ہاتہہ کی آستین مین ۱۲ منہ

اور تہی بندگی کرنے والوں مین ۵ **مو** ۵ اور مریم بیٹی عمران کی وہ بی بی جسنے
تہا نب رکہا اپنی شرم کی جگہہ کو حرام سے اور برے کام سے پہر پہونکا ہمنے اوسکے
گریبان مین اپنی روح سے جو پیدا کی تہی ہمنے اور سچا جانا اوس بی بی نے
ہماری باتون کو جو جبرئیل فرشتہ کی زبانی کہلا بہیجین تہین اور کتابون کو بہی
اوسنے سچا جانا اور تہی وہ بی بی حکم بجا لانے والون سے جو خدا تعالے
کی بندگی کرنے مین کسی طرح کا قصور نکرتی تہی ۵ **عہ** ۵ **تفسیر**
ذکر ہوا ہے نام مریم علیہا السلام کا قرآن مین سات جگہہ اور اون کے نام
کے سوا کسی اور عورت کا نام نہین مذکور ہوا اسلئے کہ مریم نے قایم کیا اپنے نفس
کو طاعت مین مانند مرد کامل کے اور مریم کے معنے ہین عابدہ اور اللہ نے نام
زید کا بہی ذکر کیا ہے قرآن مین جیسکہ اوپر گزرا سورہ احزاب مین اور معنے
آیۃ کے یہہ ہین کہ بیان کی اللہ تعالے نے مثل ایمان والون کے لیے
حال مریم بنت عمران والدہ عیسے علیہما السلام کی اور اوس چیز کی کہ
دی گئی تہی وہ قسم کرامت دنیا سے اور برگزیدگی سے اوپر عورتون عالمین
کے باوجود ہونے قوم اوسکے کے کافر اور نگاہ رکہا اللہ نے اوسکو اور بڑی کاری
سے جیسا کہ بچا یا اللہ نے آسیہ کو مباشرت فرعون سے اسلئے
کہ وہ عنین یعنے نامرد تہا اور بعضون نے کہا کہ مراد فرج سے جیب
یعنے گریبان قمیص کا ہے فنفخنا یعنے پہونکا جب جبرئیل نے ہمارے
حکم سے من روحنا یعنے روح سے کہ پیدا کیا ہمنے اوسکو بلا واسطہ
اصل کے و صدقت عطف کیا گیا ہے اقنتت پر یکلمات ربہا یعنے اور
کیا مریم نے صحیفون کو کہ اوترے تہے انبیاء علیہم السلام یعنے صحیفہ
آدم وغیرہ پر و کتبہ یعنے چارون کتابون پر کہ وہ توریۃ اور انجیل اور
زبور اور فرقان ہین من القانتین یعنے طاعت پر مواظبت کرنے والون مین
سے اور بعض نے کہا فرمان بردارون مخلصون مین سے مسجد اقصے مین
اور فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ کامل ہوئے مردون مین سے بہت سے اور
نہین کامل ہوئین عورتون مین کسے مگر چار آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت
عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور فضیلت عائشہ کی
بیویون پر ایسی ہے جیسے فضیلت ثرید کی سارے کہانون پر لیکن کمال
مطلق فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہے جیسکہ دلالت کیا اسپر حدیث مذکور وغیرہ نے

روح مد

تمت

---

۱ وانصاف اور مہربانی سے ۲ فقہا کی جماعت نے کہا ہے کہ ۳ قرآن مجید کی
۴ نے جو قیاس اور ۵ الذی یعنی جو ۶ اور ۷ کا کلمہ ۸ اور ۹ کا کلمہ
۱۰ اور ۱۱ کی ۱۲ اور ۱۳ کا کلمہ ۱۴ اور ۱۵ کا کلمہ ۱۶ اور ۱۷ کا کلمہ
۱۸ اور ۱۹ کا کلمہ ۲۰ اور ۲۱ کا کلمہ ۲۲ اور ۲۳ کا کلمہ ۲۴ اور ۲۵ کا کلمہ
۲۶ اور ۲۷ کا کلمہ ۲۸ اور ۲۹ کا کلمہ ۳۰ اور ۳۱ کا کلمہ ۳۲ اور ۳۳ کا کلمہ
۳۴ اور ۳۵ کا کلمہ ۳۶ اور ۳۷ کا کلمہ ۳۸ اور ۳۹ کا کلمہ ۴۰ اور ۴۱ کا کلمہ
۴۲ اور ۴۳ کا کلمہ ۴۴ اور ۴۵ کا کلمہ ۴۶ اور ۴۷ کا کلمہ ۴۸ اور ۴۹ کا کلمہ
۵۰ اور ۵۱ کا کلمہ ۵۲ اور ۵۳ کا کلمہ ۵۴ اور ۵۵ کا کلمہ ۵۶ اور ۵۷ کا کلمہ
۵۸ اور ۵۹ کا کلمہ ۶۰ اور ۶۱ کا کلمہ ۶۲ اور ۶۳ کا کلمہ ۶۴ اور ۶۵ کا کلمہ
۶۶ اور ۶۷ کا کلمہ ۶۸ اور ۶۹ کا کلمہ ۷۰ اور ۷۱ کا کلمہ ۷۲ اور ۷۳ کا کلمہ
۷۴ اور ۷۵ کا کلمہ ۷۶ اور ۷۷ کا کلمہ ۷۸ اور ۷۹ کا کلمہ ۸۰ اور ۸۱ کا کلمہ
۸۲ اور ۸۳ کا کلمہ ۸۴ اور ۸۵ کا کلمہ ۸۶ اور ۸۷ کا کلمہ ۸۸ اور ۸۹ کا کلمہ
۹۰ اور ۹۱ کا کلمہ ۹۲ اور ۹۳ کا کلمہ ۹۴ اور ۹۵ کا کلمہ ۹۶ اور ۹۷ کا کلمہ
۹۸ اور ۹۹ کا کلمہ ۱۰۰ اور ۱۰۱ کا کلمہ ۱۰۲ اور ۱۰۳ کا کلمہ ۱۰۴ اور ۱۰۵ کا کلمہ
۱۰۶ اور ۱۰۷ کا کلمہ ۱۰۸ اور ۱۰۹ کا کلمہ ۱۱۰ اور ۱۱۱ کا کلمہ ۱۱۲ اور ۱۱۳ کا کلمہ
۱۱۴ اور ۱۱۵ کا کلمہ ۱۱۶ اور ۱۱۷ کا کلمہ ۱۱۸ اور ۱۱۹ کا کلمہ ۱۲۰ اور ۱۲۱ کا کلمہ

سورة الملك مكية وهى ثلثون اية وفيها ركوعان

سورہ ملک مکیہ ہی یہ نام اسکا اسلئے ہوا کہ اول ہی مین اسکے لفظ ملک کا ہی تیسین اسمین تیس ہین اور رکوع دو اور کلمے تین سو انتالیس اور حرف ایکہزار تین سو بہتر ونازل ہوئی یہہ بعد سورہ طور کی اور بعد سورہ تحریم کے اسلئے لکھی گئی کہ اوسکے آخیر مین ذکر قانتین یعنی عابدین اور مطیعین کا ہی اور اسکے اول مین ہی تبٰرک الذی بیدہ الملک کو یا اشارہ ہے اسمین اسپر کہ جو عبادت اور فرمان برداری اللہ تعالے کی کرینگے اللہ برکت والا اور بادشاہ ہی اوسکے بادشاہت اور برکت مقتضی اسکو ہی کہ بہت سا ثواب انکو دیگا اور مضمون آیہ اسمین طرح بطرح مناسبت رکھتے ہین واللہ تعالے اعلم اور فضیلت اس سورہ مبارکہ کی بہت آئی ہی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سورۃ فی القرآن ثلثون اٰیۃ شفعت لرجل الخ یعنی ایک سورۃ قرآن مین تیس آیۃ کی ہی کہ اوسنے شفاعت کی واسطے ایک شخص کی یہان تک کہ بخشش کی گئی اوسکے اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہ ایک شخص نے جو صحابی تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ نہین جانتے تھے کہ یہان قبر ہے پس ناگہان اوسمین ایک نے پڑہتا ہی سورہ تبارک الذی بیدہ الملک یہان تک کہ تمام کیا اوسکو پس آیا وہ خیمہ کہ اوپر صحابی کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی اوسنے حضرت کو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی المانعۃ ہی المنجیۃ تنجیہ من عذاب اللہ رواہ الترمذی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے یہان تک کہ پڑہتے الم تنزیل السجدۃ اور تبٰرک الذی بیدہ الملک اور روایت ہی نسائی مین اس سے کہ ہمارا پڑہنا ہو یعنی اول رات نجات دینی والیکو یعنی عذاب قبر وحشر کیسی اور وہ سورہ الم تنزیل السجدۃ ہے اسلئے کہ پہنچا ہے مجکو یہہ کہ ہمارا ایک شخص پڑہتا اسکو نہ پڑہتا کچھ سوای اوسکی نیچے ورد اپنا نہین پھیرا یا تھا کچھ سوای اوسکی اور تھا وہ بہت کہنگا رپس پھیلائی اوس سورۃ نے پر اپنے اوسپر کہا اسی پروردگار یہ میری بخش اسکے تحقیق وہ بہت پڑہتا تھا مجکو پس قبول کی شفاعت اوسکی پروردگار تعالی نے اوس شخص کی حق مین اور فرمایا لکھو واسطے اسکے بدلی ہر گناہ کی نیکی اور بلند کرو اوسکی لئی درجہ اور کہا خالد نی یہہ ہی کہ بلاشبہہ یہہ سورۃ بہگڑتی ہی اپنے پڑہنے والیکے طرفسی قبر مین بہتی ہی یا الٰہی اگر ہوون مین تیری کتاب یعنی قرآن مین سی ہو کہ لکھا ہوا ہی لوح محفوظ مین پس شفاعت قبول کر میری اوسکی حق مین اور اگر نہین ہو مین تیری کتاب مین سی یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اوس سی اور کہا خالد نی کہ تحقیق یہہ سورۃ ہو گی یعنی قبر مین مانند جانور پرندیلی رکھیلی پر اپنے اوپر پہر شفاعت کرنی والی ہو اوسکے پس بچا دیگی اوسکو عذاب قبر سی اور کہا خالد نی بیچ حق تبارک کی مانند اسکے اور تھے خالد نہین سو تھے یہان تک کہ پڑہتے یہہ دونون سورتین آور کہا طاؤس نی کہ بزرگی دی گئین مین یہہ دونون سورتین ہر سورۃ ہر قبہ آن مین ساتھہ ساٹھہ نیکیون کی ڈیت کی یہہ داری

مشکوۃ وغیرہ اور مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ فی تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ موافق حدیث صحیح کے صحاح سی بروایت ابی ہریرہ رض کی ثابت ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ ایک سورۃ فی کتاب اللہ سے کہ بتیس آیت کی ہے ایک مرد گنہگار کے حقیر اوسقدر شفاعت مین اصرار کیا کہ گھر الود وزخ سی نکالا اور بہشت مین داخل کیا اور وہ سورہ تبارک الملک ہی اور حضرت ابن عباس سی منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ مین دوست رکہتا ہون کہ یہہ سورۃ ہر مومن کی دلمین ہو یعنی ہر مسلمان کو چاہی کہ اس سورۃ کو یاد کرے اور ابن مسعود کی روایت سی ثابت ہے کہ مردیکہ جب قبر مین رکہے جاوین اور فرشتی عذاب کے آتے ہین یہہ سورہ حمایت اور مدافعت کو اوٹہتی ہے اگر فرشتی پانو کی طرف سی آتے ہین کہتی ہے کہ اس طرف سی مگذر راہ نہین دینی کی کہ یہہ شخص مجکو اپنے پانو پر کہڑا ہو کر نماز مین پڑہتا تہا اور اگر فرشتی سر کی طرف سی آتی ہین تو کہتے ہے کہ اس طرف سی مگذر راہ نہین دینی کی کہ یہہ شخص مجکو اپنے زبان کے پڑہتا تہا اور اگر دائین بائین سی آتی ہین تو کہتے ہے کہ ان دونون طرفون سی مگذر راہ نہین دینی کے کہ مجکو اپنے سینہ مین یہہ شخص یاد رکہتا تہا اور حضرت امام محمد باقر رض بعد از نماز عشا کی دو رکعت نفل مین اس سورۃ کو پڑہکر پڑہتے تہے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نہ سی پہلی ضرور اس کو پڑہتے تہے اور ایسائی حدیث شریف مین اس سورۃ کا مانعہ اور منجیہ اور واقیہ نام کہا ہے کہ عذاب قبر کو منع کرتی ہی اور عذاب سی نجات بخشتی ہی اور احوال قیامت کی صعوبتون سی بچاتے ہے انتہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون ساتھ نام

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۝ بہت بابرکت ہے وہ خدا کہ اوسکی ہاتہہ مین ہی بادشاہی اور وہ سب چیز پر توانا ہی ۝ فتح ۝ بزرگی برکت ہی اوسکی جسکی ہاتہہ مین ہی راج اور وہ سب چیز کرسکتا ہی ۝ تفسیر برکت کی معنی مین بڑہنے اور زیادتی کی جسمی ہو یا معنی اور ثبت برکت کی طرف اللہ تعالی کی باعتبار بہتر ہونی اوسکیلئے ہی اپنی سوا اپنی ذات اور صفات اور افعال مین یعنی برکت متضمن ہی معنی زیادتی کو اور زیادتی مقتضے ہی بہتر ہونیکو غیر سی جیسے کہ فرمایا لیس کمثلہ شیء یعنی نہین ہی کوئی چیز مانند اوسکی یعنی اوسکی ذاتین بسبب واجب الوجود ہونی اوسکیلئے اور نہ کوئی چیز اوسکی صفات و افعال مین مثل اوسکی ہی بسبب کمال اوسکی صفات و افعال مین حاصل معنی تبارک کی یہہ ہی کہ وہ برتر اور بزرگتر ہی صفات مخلوقون سی بیدہ الملک یعنی اوسکی تصرف مین ہے بادشاہی اور غلبہ ہر موجود پر اور وہ مالک الملک ہی دنیا ہی بادشاہی جسکو چاہتا ہی اور ایسائی اوسکو موت سی چاہتا ہی اور وہ ہر چیز پر قسم مخلوقات سی یا انعام و انتقام سی بڑا قادر ہی ۝ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۝ وہ خدا کہ پیدا کیا اوسنے موت و حیات کو تو کہ آزمہ ہی تمکو کہ کونسا تم مین سی نیک تر ہے عمل مین اور وہ ہی غالب بخشنی والا ۝ فتح ۝ جن بنایا مزا اور جیانا تہ کہ جانچی کون تم مین اچہا کرتا ہے کام اور وہ زبردست ہے

بخشنے والا ف یعنی مرنا نہوتا تو پہلی ہری کام کا بدلہ کہان ملتا ف تفسیر تاکہ آزماوی ائے یعنی لوگونپر ظاہر کری کہ کون مخلص و متقی اور کون غیر اونکی ہی اگرچہ علم الہی مین سب کچھ ظاہر ہی اور کہا ہے مفسرون نی کہ مراد موت سی موت دنیا کی ہی اور حیات سی زندگانی آخرت کی ہی اور بقول بعض کی موت اور حیات دونون دنیا کی مراد ہین یعنی موت اور حیات پیدا کی معلوم کروادی کہ کون انکو دیکھکر متوجہ خالق کی طرف ہوتا ہی اور پہلی ذکر فرمانا موت کا حیات پر اسلئی ہی کہ عدم اول اور سبق سب چیزونپر ہے اور یہہ ہی ہی کہ خاک اور نطفہ کہ اصل حیوانون کی ہین اول ملی رہے اور مردہ ہی ہین بعد اوسکی حیات اونمین پہنچتی ہے جیسیکہ دلالت کرتا ہی سپر قول اللہ تعالی کا وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور اسلئی بہی موت کو پہلی ذکر فرمایا کہ وہ باعث ہوتی ہی عمل نیک کرنیکے اور قریب تر ہوتی ہی طرف ابعد ار کرانی نفسونکی پس جسنی موت کو سامنی نظر کے رکہا فلاح پائے حدیث مین آیا ہی لَوْلَا ثَلَاثٌ مَا طَاطَأَ ابْنُ آدَمَ رَأْسَهُ الْفَقْرُ وَالْمَرَضُ وَالْمَوْتُ بحر روح ف الم الموت والحیات مین عوض مضاف الیہ کی ہی ائے مَوْتَكُمْ وَحَيَوٰتَكُمْ أَيُّكُمُ الْمُكَلَّفُ یعنی پیدا کیا تمہارے موت وحیات کو ای مکلفون تاکہ امتحان کری تمکو امر و نہی ہیچکر درمیان موت اور حیات کے پس ظاہر ہوتسی وہ جو جانتا ہے اللہ یہہ کہ ہوگا تسی پس جزا دی تمکو اوپر علم تمہاری نہ اوپر علم اپنے کے اور کہتا ہے بہت مفسر تمہاری آزمائیکم مبتدا ہی اور خبر اوسکی احسن اور عملا تمیز یعنی کون خالص تر اور صواب تر ہے عمل مین پس خالص یہہ کہ ہو لوجہ اللہ اور صواب یہہ کہ ہو موجب سنت کی اور مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی دنی تمکو حیوٰۃ کہ تا دیہو تم بسبب اوسکی عمل پر آزمائے کی تمپر حق جو باعث ہے اختیار کرنے عمل نیک کی جس مین پر پس نہین ہے بعد اوسکی مکر بعث اور جزا کہ ضرور ہے ہونا اوسکا اور مقدم کیا موت کو حیات پر اسلئی کہ بڑی باعث عمل کے ہے اوسکو کہ نصب العین رکہے موت کو اور جبکہ مقدم کیا موت کو کہ جو اثر صفت قہر کے ہے حیات پر کہ جو صفت لطف کی ہے مقدم کیا صفت قہر کو صفت لطف پر ساتہہ قول اپنے کے وَهُوَ الْعَزِيزُ یعنی وہ ایسا غالب ہی کہ نہین بہاں سکتا اوس ہی برا عمل کرنیوالا الْغَفُورُ یعنی ایسا پردہ پوش ہے کہ نہین ناامید ہین اوس سے بد کار ف ملک مطلب کو پہنچا وہ شخص کہ کہا اوسنی تفسیر اس آیۃ مین یہہ کہ تو آزماوی تمکو یعنی تسی معاملہ آزمانیوالونکا سا رکے تا ظاہر ہو کہ دار تکلیف مین کون تم مین سی نیک تر ہین عمل مین یعنی اخلاص کسکا بہت ہے اور صواب ہی قول اوسکا ہی خوب ہے کہ کہا حسن اعمال وہ ہی کہ ہو خالص اسطرح کہ ہو لوجہ اللہ خالص اور صواب اسطرح کہ ہو موافق سنت کی یعنی ایسا ہو کہ منقول ہو شارع سی پس عمل جب ہو خالص اور نہو صواب نہین قبول ہوگی چنانچہ اسلئی فرمایا علیہ السلام نے اوس اعرابی کو کہ نماز جلدی پڑہی قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ اور اسیطرح جبوقت کہ عمل صواب ہوا اور خالص ہو وہی نہین تو ہے قبول نہین ہوتا چنانچہ اسلئی فرمایا ہے اللہ تعالی نی اہل ریا و نفاق کی اعمال کو ہبار منثورا یعنے نابود اور نسبت حسن یعنی بہلائی کی جو انسان کی طرف کی اس ہی معلوم ہوا

کہ جسکی عمل حسن ہوگی وہ حسن ہوگا اگرچہ وہ بہت بُرا ہو صورت وحال مین اور جسکی عمل بُری ہونگی وہ بُرا ہوگا اگرچہ صورت وحال مین کیسا ہی اچھا ہو ۵ رہ سہت بایدنہ بالای رہست ۶ کہ کافر ہم ازروی صورت چو ماست ۷ آور نہ فرمایا اکثر علما اسلئی کہ اعتبار کثرت کا نہین باوجود بُرا ہونیکی کہتا ہی علماء نے کہ حسن وقبح عمل کا معلوم ہوتا ہے شرع سی پس جسکو شرع نے اچھا کہا ہے وہ اچھا ہی اور جسکو شرع نی بُرا کہا ہے وہ بُرا ہے آور بعضے علماء نے لیبلوکم ایکم احسن عملا کے یہہ معنی کہی ہین لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا مِنْ حَيْثُ الْإِخْلَاصِ وَالْمُتَابَعَةِ وَدَلِيلُهُ مَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَا عَبْدَ اللَّهِ خُلِقَ الْمَوْتُ لِيَخْتَبِرَكَ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا فَلِذَلِكَ خُلِقَ الْمَوْتُ وَالْحَيَاةُ لِيَخْتَبِرَكَ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَلَيْسَ فِيكُمْ مَنْ يَعْمَلُ عَمَلًا أَحْسَنَ مِنْ أَنْ يَعْمَلَ عَمَلًا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِنَفْسِهِ وَلِلنَّاسِ وَلِلْمَوْتِ وَلِلْحَيَاةِ وَلِلْبَعْثِ وَلِلْحِسَابِ وَلِلْجَنَّةِ وَلِلنَّارِ وَلِلصِّرَاطِ وَلِلْمِيزَانِ وَلِلْجَزَاءِ وَلِلْخَيْرِ وَلِلشَّرِّ وَلِلْقَدَرِ وَلِلْقَضَاءِ وَلِلْمَوْتِ وَلِلْحَيَاةِ وَلِلْبَعْثِ وَلِلْحِسَابِ وَلِلْجَنَّةِ وَلِلنَّارِ وَلِلصِّرَاطِ وَلِلْمِيزَانِ وَلِلْجَزَاءِ وَلِلْخَيْرِ وَلِلشَّرِّ وَلِلْقَدَرِ وَلِلْقَضَاءِ اور پوچھا حضرت علیہ السلام سی کسیئی کہ مؤمنون کون بڑا عقلمند ہے فرمایا اکثرھم لموت ذکرا واحسنھم لہ استعدادا پس مستعد ہوتا موت اور آخرت کی اپی کثرت اعمال باخلاص سی ہی برابر ہے کہ نماز ہو یا روزہ ہو یا زکوۃ ہو یا حج ہو یا مانند انکیکے اگرچہ بعضہ اعمال مین تفاوت ہے نسبت بعض کے جیسیکہ نماز کو وہ معراج شہود کہے ہے اور اسمین کسہ نفسی اور مشقت مین ڈالنا بدن کا ہے اسلیئے سلف صالح بہت پڑہتے تھے نماز یہان تلک کہ بعضی اوقین سی نماز پڑہتے تھے دن راتین ہزار رکعت اور مانند انکیکے اور جیسیکہ روزہ اور کم کہانا کہ وہ سبب ہے دل ہونے حکمت آلہیہ کا قلب مین اسلیئے بعضے بزرگ الشر وزے رکھتے تھے معدہ اور دل مین نہذب اخلاق کے ہے کیونکہ اکثر خرابیان کہانے اور پینے ہے پیدا ہوتے ہین ۸ الذی خلق سبع سموت طباقا ما تری فی خلق الرحمن من تفوت فارجع البصر ھل تری من فطور وہ خدا کہ پیدا کیئی سات آسمان تو برتو نہ دیکہے تو ای دیکہنے والے پیدائش خدا مین نے ضایقکے پس پہر پہر آنکہہ کو آیا دیکہتا ہے تو کچہ شکستگی ۹ موہ جنی بنائے ساتہہ آسمان تہ بر تہ کیا دیکہتا ہے رحمن کی بنائی مین کچہہ فرق پہر دوہرا کر نگاہ کر کہین دیکہتا ہے ڈاڑ ۱۰ فٹ فرق یعنی جیسا چاہیئے ویسا ہو ۱۱ تفسیر طباقا یعنی مطابق بعض اوپر بعض کے یعنی اوپر تلے بنایا اور دل ہر آسمان کا پانسو برس کی مسافت کا ہے اور ایسیہی مسافت ایک آسمان سی دوسرے آسمان تک پانسو برس کے ہے اور ہر ایک معلق ہے بغیر علاقہ اوستونکے اور تفسیر معالم وغیرہ مین لکہا ہے کہ ہر آسمان دنیا کا ایک لہر ہی پانیکے بند ہے مضبوط یعنے روکی گئی ہی بہنسی اور دوسرا آسمان موتی سفید کا اور تیسرا لوہے کا اور چوتہا تانبی کا یا کانسی کا اور پانچوان چاندی کا اور چہٹا سونیکا اور ساتوان یاقوت سرخ کا اور درمیان ساتون آسمان کے اور اوپر اسیکے کہ کرسی اور عرش ہے دریاز نور کے ہین کہا ہمو علمانی کہ زمین گول ہے مانند گیند کے یعنی گولیکے اور آسمان دنیا کا گہیرے ہوئے ہے اوسکو ہر جانب سی مانند گہیرنے انڈیکے زردی وسفیدی کو پس زردی انڈیکی بمنزلہ زمین کے ہے اور سفیدی اوسکی بمنزلہ پانی کے ہے اور جلد اوسکی بمنزلہ آسمان کے ہے غیر اسکے کہ پیدا کیا ہے آسمان کو گول مانند گیند کی نہ دراز مثل انڈیکے اور آسمان دوسرا گہیرے ہوئے ہے اس آسمان دنیا کو

۵ یعنی کہ کون ہے زیادہ اچھا عمل والا ۶ یعنی کہ اچھی صورت اچھی ہی ہوتی ہے ۷ یعنی کہ کافر کی اچھی صورت اچھی ہی ہوتی ہے ۸ یعنی کہ اکثر خرابیان کہانے اور پینے ہے پیدا ہوتے ہین ۹ یعنی کہ کچہہ شکستگی ۱۰ یعنی کہ ڈاڑ ۱۱ یعنی کہ جیسا چاہیئے ویسا ہو

اور سیدھا اور آسمان گہیری ہوی مین یہان تک کہ عرش گہیری ہوی ہی سبکو اور کرسی
جو قریب تر آسمانونکی ہی طرف عرش کی بنسبت عرش کی مانند کہیے ہے کہ بڑا ہوگا مین
پس کیا گمان ہی تیرا اوسکی نیچے کے آسمانونکی بنسبت یعنی وہ تو عرشکے آگے کچھ حقیقت
نہین رکہتے اور ہر آسمان مقابلہ مین اوس آسمان کی کہ اوپر اوسکی ہے ایسے نسبت رکہتا ہی
مَاتَرٰی یعنی نہ دیکہی تو یہہ خطاب رسول علیہ السلام کو ہی یا ہر شخص کو کہ لایق خطاب کی ہی
اور معنی یہہ ہین کہ نہ دیکہے تو کچھہ اختلاف و اضطراب پیدایش مین اور عدم تناسب بلکہ وہ
برابر مستقیم ہے اور گول اور نہ بنا اور خوب بند و بست کی ساتہہ تہہ بہ تہہ آنکہہ کو یعنی طرف
آسمان کے تاکہ واضح ہووے ہی یہہ ساتہہ معاینہ کی اور نہ باقی ہے تجکو شبہہ ۵ روح ۵
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيرٌ ۵
پس پہر پہر آنکہہ کو دوبارہ تو پہر آوی آنکہہ تیرے جانب خوار ہوکر ماندی ہوکر ۵ فتح ۵
پہر دوبارہ اگر نگاہ کر دو دو بار دلٹی آوی تیری پاس تیری نگاہ ذلیل ہوکر تہک کر ۵ ۵
تفسیر تکرار کر نظر کو دو بار یعنی دو بار ساتہہ پہلی نظر کے اور بعضون نے کہا سوا پہلی
پس ہوگے تین بار اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے دو ہی بار نہین ہی بلکہ مراد اس سے تکرار
کثرت ہے یعنی بار بار نظر کر غور کر اور عیب اور دراڑ آسمان کی تلاش کر کہ عیب یا نقصان
پاوے تو اور نظر تیری ماندی اور ذلیل اور تہکی کہتہ آوے گی ۵ مد جز ۵
وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ
اور تحقیق زینت دی ہمنے آسمان نزدیک کو ساتہہ چراغون کی اور کیا ہمنی اون چراغون کو
آلات رجم شیطانونکا اور طیار کیا ہمنی واسطے شیطانون کی عذاب دوزخ کا ۵ فتح ۵ اور ہمنی
رونق دی و دل آسمان کو چراغون سی اور اونسی رکہی پہنک مارنے شیطانون کی اور کہی ہی
اونکو مار دیکہنی آگ کی ۵ موضح تفسیر زینت دی ہمنی الخ یہہ بیان ہی اسکا کہ پیدا
کرنا آسمانون کا نہایت رونق و خوبی کی ساتہہ ہی بعد بیان کرنی اسکے کہ اونمین کسی طرحکا
قصور نہین ہے اور تقدیر و لقد زینا الخ کے یہہ ہے و بالله لقد زینا الخ قسم کہائی تاکید مضمون کے لیے
اور مصابیح جمع مصباح کی ہے بمعنی چراغ کی مراد اس سی ستارے ہین کہ روشن ہوتی ہین
رات کو مانند چراغون کی قسم ستیارات اور ثوابت سی بسبب شفافی آسمان کی سب معلوم
ہوتے ہین جڑے ہوئے آسمان دنیا مین باوجود یکہ بعضے ستارے یعنے سیارہ اور ثوابت
ہی مین پس برابر ہے کہ ستاری آسمان دنیا کے ہون یا اور آسمانون کی وہ ظاہر ہوتی ہین
آسمان دنیا مین پس بہر تقدیر آسمان دنیا زین ہی ان ستارون سی کہ مانند چراغون کی ہین
اور زہل ہے ان مصابیح مین چاند بے لیے کہ وہ بڑا ستارہ روشن ہی رُجُومًا جمع رجم بالفتح
مصدر کے ہے اور رجم وہ ہے کہ جس سی کوئی مارا جاوی اور ہانکا جاوی یا جمع راجم کے ہے

جیسی سجود حج ساجد کی شیاطین کہ وہ کفار جن دشمن تمہاری ہین جو نکالتی ہین تمکو نوسی ظلمتو نکی طرف
پس معنی یہہ ہین کہ پیدا کئی ہمنی ستاری ایک اور فائدہ یکی لئی کہ وہ مارنا تمہاری دشمنونکا ہے اور معنے
ہونے اوسکے جو م شیاطین کی لیی یہہ ہین کہ منفصل ہوتی ہین اونسی شہاب یعنی شعلی مانند لکڑی کے
کہ جلائی جاتے ہے اگ سی پس قتل کیے جاتی ہین اونسی بعضی شیاطین اور بعضون کی
اونسی عضا دبگڑ جاتے ہین اور بعضون کی عقل جاتے ہے پس معنی اونکی جو م کرنیکی یہہ ہین کہ اونسی
شعلہ نکال کر جم کرتے ہین سلیی کہ ستارے جڑے رہتے ہین آسمان مین بحال خود سیں اون شعلون
اطلاق نجم اور مصابیح کا ہے اور یہہ جو کہا کہ شعلہ منفصل ہوتا ہے نجوم سی مؤید ہے سکو قول سلیمان
فارسی رضہ کا کہ ساری ستاری مانند قندیلون کی لٹکائی گئی ہین آسمان دنیا مین مانند لٹکانے
قندیلون کی مسجدونمین پیدا کئے گئے ہین وہ نوسی اور بعضون نی کہا کہ ستاری لٹکائی گئی ہین
ملائکہ کے ہاتو یعنی اور کہا قتادہ نی کہ پیدا کیا اللہ نے ستارونکو تین چیزونکی لئی وسطی زینت آسمان کے
اور واسطے تارنے شیطانون کی اور نشانیونکے لیے کہ اونسی راہین معلوم ہون پس جسنی کوئی
اور بات نکالی اونسی یعنی جیسی نجومی کچھ حکام نکالتی ہین اونسی اوسنی تکلف کیا ساتھہ اوسچیز کے کہ نہین
علم ہے اوسکو اور سکا وَعَتَوْ عُتُوًّا الخ یعنی خیار کیا ہمنی شیطانونکی یہی آخرۃ مین بعد جلانیکی دنیا مین
ساتھہ شہاب کی عذاب سعیر کا یعنے جہنم کا یہہ کہا گیا اور شعلی مارنیوالی کی پس سعیر سی مراد یہان
مطلق دوزخ ہے اگرچہ سعیر نام چوتھے طبقہ دوزخ کا ہے ساتھہ طبقونمین سی کہ وہ جہنم ہے پہر سقر
پہر لظی پہر حطمہ پہر سعیر پہر جحیم پہر ہاویہ ولیکن ہر یک ان ہمارہین سی علاق کی جاتے ہین ہمسرق
پس تعبیر کیجاتے ہے نار یعنے دوزخ ساتھہ سعیر کے اور کبھے ساتھہ جہنم کے اور اسی ساتھہ اور طبقونکے
نامونکے ذکر جانا چاہیئے کہ ہر طبقے مین ان طبقونمین سی ایک فرقہ ہوگا نافرمانی فرقونمین سی سیکے
نافرمان اہل توحید کی اور نصاری اور یہود اور صابیہ اور مجوس اور مشرک اور منافق اور جنین ذکر کیا
علماء نی شیاطین کا ہوگا کسی طبقہ مین سات طبقونمین سی پس شاید کہ وہ بھی اپنی موافق گمراہی کرنے
اپنے کے پس داخل ہونگی ہر قسم اونمین سی ساتھہ قسم تابعین اپنے کے کما قال تعالی وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اور واسطے اونکے کہ کافر ہوے ساتھہ
پروردگار اپنے کے عذاب دوزخ کا ہے اور وہ برے جگہہ ہے ۝ فتح ۝ اور جو منکر ہوے اپنے
رب سی اونکو ہے مار دوزخ کی اور برے جگہہ پہنچے ۝ موضح تفسیر یعنی جنہون نی کفر کیا ساتھہ چھوڑنے
شیاطین وغیرہم سی اونکو عذاب جہنم کا ہے ہمیشہ کو کہ نجات نہین پانیکے کبھی کچھہ شیاطین جہم کی کیسے
ہے مخصوص ساتھہ اس عذاب کی نہین ہین بلکہ سب کافر عذاب کئی جاوینگے ہمیشہ اور سعیر اشارہ ہے
اسکے طرف کہ عذاب اللہ تعالی کا خارج ہے نات سی کہ تلوار دوڑے اور لاٹھی وغیرہ سی نہین ہے
بلکہ آگ سے ہوگا اور کہا ہے بعضی علماء نے کہ جہنم جہنام بیت کہے کیونکہ کہتے ہین
پس سعیر اشارہ ہی کسی طرف کہ اہل نار یعنے ہونگی اللہ تعالی کی جمال سی اور جنت کی چیزین نعمت سی

ف قولہ قال ابن عباس الخ یعنی ابن عباس نے کہا کہ شیاطین کو جو مارتے ہین وہ ستارے نہین ہین بلکہ اور فرشتے ہین جو ستاروں کے پاس رہتے ہین ف قولہ فاسیم فیل الخ یعنی بعضون نی کہا کہ ستاری لٹکائی گئی ہین ف قولہ وسطی زینت آسمان کے یعنی آسمان دنیا کی ف قولہ ہمنی شیاطین الخ یعنی ستارے شیاطین کو مارتے ہین ف قولہ ہمنی شیطانونکی یہی آخرۃ مین الخ یعنی شیاطین کو آخرت مین جہنم کا عذاب ہوگا ف قولہ ہمسرق پس تعبیر کیجاتے ہے نار یعنے دوزخ ساتھہ سعیر کے الخ یعنی سعیر کو نار سے تعبیر کرتے ہین ف قولہ ہر طبقے مین ان طبقونمین سی ایک فرقہ ہوگا نافرمانی فرقونمین سی سیکے نافرمان اہل توحید کی الخ یعنی ہر طبقہ مین ایک فرقہ ہوگا نافرمانی فرقونمین سی سیکے نافرمان اہل توحید ہونگے ف قولہ علماء نی شیاطین کا ہوگا کسی طبقہ مین سات طبقونمین سی الخ یعنی شیاطین کا ہوگا کسی طبقہ مین سات طبقونمین سی ف قولہ اپنے کے پس داخل ہونگی ہر قسم اونمین سی ساتھہ قسم تابعین اپنے کے الخ یعنی ہر قسم شیاطین کی ساتھہ قسم تابعین اپنے کے داخل ہونگی ف قولہ ہمیشہ کو کہ نجات نہین پانیکے کبھی کچھہ شیاطین جہم کی سی الخ یعنی شیاطین ہمیشہ کو جہنم مین رہینگے نجات نہین پاوینگے کبھی جہنم سی ف قولہ سعیر اشارہ ہے اسکے طرف کہ عذاب اللہ تعالی کا خارج ہے نات سی کہ تلوار دوڑے الخ یعنی سعیر سی مراد عذاب آخرت ہے نہ کہ تلوار اور لاٹھی وغیرہ

اور جلائے جائینگے بیچ آگ دوزخ کی اور قطع رحمت کی نسأل اللہ العافیۃ اور اس آیۃ سے تو معلوم ہوا کہ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ گذریگا جہنم پر ایک زمانہ کہ کھلے ہوئے ہوتے ہونگے دروازے اوسکی خالی کر دیا ہوگا اوسکو شفاعت ان پس اس آیۃ میں تو ساری جہنم مراد ہے یعنے سب طبقے اوسکے اور حدیث میں اوپر کا طبقہ مراد ہے کہ وہ جگہہ گنہگار موحدین کی ہمیشہ نہیگے وہ خالی ہو جاویگا اوسی شفاعت کے نکالا دینگی اور تہہ مراد ہے بعضے ہر زگون اہل کشف کی کہ کہا ہے اونہوں نے کہ آویگا ایک زمانہ کہ خالی رہیگی جہنم اہل اپنے سے یعنے موحد و گنہگار وسی ۵ مرد ح ملہ اِذَآ اُلْقِیَ فِیْہَا سَمِعُوْا لَہَا شَہِیْقًا وَّہِیَ تَفُوْرُ ۵ جسوقت ڈالا جاویگا اوسکو دوزخ میں سنیگے اوسکے یے آواز مانند آواز گدہے کے اور وہ دوزخ جوش مارہیگی ۵ فتح ۵ جب اوسمیں ڈالے جاوینگے اوسکا دہاڑنا اور وہ چہلتی ہے ۵ موضح تفسیر یعنی جب کافر ڈالیجائینگے جہنم میں جیسے کڑاہے میں ڈالے جاتے ہیں ماڑ ہیں پڑے آگ میں نیچے آواز مانند آواز گدہے کے بدترین آوازوں کی ہے بسبب کریہی کافر و نہیں کہا ہے علماء نے کہ شہیق سینہ کے آواز کو کہتے ہیں اور زفیر حلق کی آواز کو یا شہیق آخر آواز گدہے کے ہے اور زفیر اول آواز اوسکے وَّہِیَ تَفُوْرُ یعنے حال تکہ وہ جہنم جوش مارہی ہے یا سی کر جب کافر ڈالینگے دوزخ میں ڈالینگے دوزخ چیخے گی اور جوش مارہیگی اور کافر دنکو نیچی لیجا دیگی اوپر اوپر لے آوینگے جیسے دانی دیگ میں جوش مارتے ہیں اور اوپر تلے ہوتے ہیں ایک جگہہ قرار نہیں پکڑتے ۵ تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ۵ کُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْہَا فَوْجٌ سَاَلَہُمْ خَزَنَتُہَآ اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَذِیْرٌ ۵ قریب ہے کہ پھٹ جاوے غصہ سے جب ڈالا جاوی دوزخ میں ایک گروہ کہیوں داروغے اوس گروہ سے تمہارے دوزخ کے کیا نہیں آیا تمہارے پاس کوئی پیغامبر ڈرانیوالا ۵ فتح ۵ اپنی لگتا ہے کہ پھٹ پڑے جوش سی جس پر ڈالے اوسمیں ایک فوج پوچھا اوسکی داروغوں نے کیا نہیں پہنچا تمکو کوئی ڈرسنانیوالا ۵ موضح تفسیر یعنی جب کافر ڈالے جاوینگے دوزخ میں داروغے دوزخ کے پوچھینگے کہ تمہارے پاس کوئی پیغامبر نہیں آیا تھا جو تمکو ڈراتا کہ ایسا دن آویگا اور ایسا عذاب ہوگا تمپر یہ سب بسبب غصہ کرنے مالک اوسکے یعنی اللہ تعالیٰ کے ہوگا اور لالچی جاوینگے دوزخ روز قیامت کی طرف تخت کے ساتھہ ستر ہزار لگامی کے ہر لگام میں ستر ستر ہزار فرشتے لگے ہوئے کھینچتے ہونگے اوسکو اور وہ شدت غضب سے غالب ہوگی ملائکہ پر اور حملہ کرتے ہونگی لوگونپر پھر توڑ ڈالیگے ساری باگیں اور غصی ہو کر دوڑیگے اہل محشر پر اور کہینگے البتہ میں دل لونگی آجکے دن اون لوگون سی کہ ذرق کہا تے تھے اللہ تعالے کا اور پوجتی تھے غیر اللہ کو پس نہیں پہر یگا کوئی دوزخ کو مگر جسنے اللہ علیہ وسلم کہ سامنی آوینگے اوسکے ساتھہ نوچنے کے پس پھر جاویگی دوزخ باوجودیکہ ہر فرشتہ کا ایسی قوۃ ہوگے کہ اگر حکم کیا جاوی یہہ کہ اوکھیڑے زمین کو اور اوسکی اوپر کی پہاڑ دنکو اور لیچڑے اوسکو اوپر تو کر سکے گا بلا کلفۃ اور یہہ پہنچا حضرت کا دوزخ کو ایسا ہوگا جیسا کہ بھیجا اوسکو دنیا میں پہونچ سے جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے البتہ نزدیک کی گئی مجلس اگ دوزخ کی یہان تک کہ پہونچی لگامین اوسکو بھوف اوسکی کہ ڈانکے لے اور پھیرے تکو اور ظاہر ہوا اوپر کے بیان سی اور احادیث سی یہی کہ جہنم کے لئی حیات اور شعور ہی مانند تمام

زندگی اور سلیمی صادر ہوگا اور اس سی جیسا کہ صادر ہوتا ہی زندونسی اور کہا جعفر علیہ الرضی اللہ عنہ نی کہ
تہا مین ساتہہ نبی علیہ السلام کی ایک راہ مین پس بہت تگی مجکو پیاس پس جانا اوسکو نبی علیہ السلام نے
اور تہا سامنی ہمارے ایک پہاڑ پس فرمایا علیہ السلام نی کہ پہنچا میری طرف سی سلام اس پہاڑ کو اور
کہہ اوسکو کہ پلادی تجکو پانی اگر ہو پانی اوسمین کہا جعفر نے پس گیا مین طرف اوسکی اور کہا نبی علیہ السلام نے
ایہا الجبل پس کہا پہاڑ نے زبان فصیح سی لبیک اے رسول رسول خدا کی پس بیان کیا مین قصہ پس کہا
پہاڑ نے کہ میرا اسلام عرض کرنا رسول خدا سے اور کہنا کہ حق سچا ہی میں قول اللہ تعالی کا فَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ یا میں اس ڈر سی کہ مین ان دن پتہر نہین سی ہون ون کہ جو ایندہن
آگ کی ہونگی استادہ یا مین کہ نہین باقی رہا مجمین پانی جب ڈالا جاوی انج یعنی جب ایک جماعت کافرونکی
دوزخ مین ڈالی جاوینگی ساتہہ دیکہینگے دوزخ کی نگہبانون کی کہ وہ دوزخ سی ہی زیادہ غصی مین
ہونگی کافرون پر نہین گی اونسی نگہبان دوزخ کی کہ وہ مالک داروغہ اونکے اب ہیں کہ اے کافرو
فاجرون کیا نہین آیا تہا دنیا مین تمہارے پاس کوئی پیغمبر ڈرانیوالا یعنی تمہارے پیغمبر آتین رب تمہارے کی اور
ڈراتا تمکو ملنی اس دن تمہارے کیسی اور یہہ پوچہنا اونکا بطریق زجر و توبیخ کی ہوگا تاکہ زیادہ ہو عذاب پر
عذاب دحسرت پر حسرت قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ
أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ کہینگے ہان بلاشبہ آیا تہا ہمارے پاس ڈرانیوالا پس جہٹلایا ہمنی اور کہا ہمنی نہ
نہین اوتارے ہے خدا نے کوئی چیز نہین ہو تم مگر بیچ گمراہی ظاہر کے کی فتح دوبول ہم پاس تہا
ڈرسنانیوالا پہر ہمنی جہٹلایا اور کہا کوئی نہین اوتاری اللہ نی کچہہ چیز تم بڑی ہو بڑی بہکا دین ہو موہ
تفسیر کہینگے ہان انج یہہ اقرار اونکا ہوگا ساتہہ عدل اللہ تعالی کی اور اقرار ہوگا سکا کہ اللہ تعالے
نے دفع کی عذر اونکی ساتہہ پہنچی رسولون کی اور ڈرانی اونکیکی اوپہر سی کہ پڑی اوسمین یعنی عذاب
پس جہٹلایا ہمنی یعنی اونکو اگر کوئی کہی کہ اس سی تو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ فاسق اصرار کرنیوالا گناہ پر دوزخ
مین نہ داخل ہو کیونکہ وہ تو ڈرانیوالیکو جہٹلاتا ہی نہین ہی جواب سکا یہہ ہی کہ دلالت کرتی ہین دلیلین
سمعیہ اوپر عذاب ہونی ساری گنہگارون کی اور مراد فوج سی یہان بعض اونکی ہین کہ ڈالی جاوینگے
دوزخ مین اور وہ کافر ہین اور نہین اوتاری اللہ تعالے کوئی چیز اون چیزون سی کہ کہتی ہو تم یعنے
وعدہ و وعید وغیرذلک نہین ہو تم الخ یعنے کہا کافرون نی ڈرانیوالونکو کہ نہین ہو تم مگر بیچ خطا عظیم
اور جائز ہے یہہ کہ ہو یہہ کلام خزنہ یعنی دوزخ کی نگہبانونکا روایت کی ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سی کہ آپنے فرمایا مین نذیر یعنی ڈرانیوالا ہون اور موت مغیر یعنی مات کرنیوالی ہی اور ساعۃ موعد یعنی
قیامت وعدہ کی جگہہ ہے وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ اور کہینگے
اگر ہم سنتی یا سمجہتے نہوتی داخل بیچ زمرہ اہل دوزخ کی فتح اور بولی اگر ہم ہوتی سنتی یا بوجہتی نہوتی
دوزخ والونمین تفسیر اور کہین یعنی یہہ ہی کہینگے مقرر اپنی قصور پر ہو کر کہ اگر ہم سنتی ڈرانیکو

دلیل ہے اسپر کہ مدار تکلیف کا سنی اور عقل کے دلیلون پر ہے اور یہہ دونون حجتین لائی ہین اور مقدم کیا سمع کو اسلئے کہ اول سماع یعنی سنا ہوتا ہی پھر تعقل یعنے سمجھنا اوس مسموع کا ۞ **مدارو** یعنی اور بھیجنگے اگر ہم سنتی اون چیزونکو کہ معجزون نی اونکی صدق پر گواہ دے تھے کہ وہ اخبار وعد و وعید کے اور احکام شرعیہ مین گو ہماری عقل مین نہین آتی یا عقل سی معلوم کرتی ہم بھلائی اور صدق اون چیزونکی کہ پیغمبرون نی ہمکو خدا کی طرف سی پہنچائین ہوتی ہم دوزخیون مین کہ ہمپر یہہ ظلم کرتی ہین اور چوکہ دکھلیز تکلیفات الٰہیہ یہی دو قسم ہین سمعیات اور عقلیات مین حسرت کرینگے اور بعضی مفسرون نے سمع کو اوپر تقلید کی اور عقل کو اوپر تحقیق اور اجتہاد کی حمل کیا ہی کہ دونون راہ نجات کی ہین حاصل یہہ کہ کافر اوسوقت بسبب نہ عمل کرنیکے دراینوالی کہنے پر خراب ہونگے اپنے گمراہی پر اقرار کرینگے ۞ **فاعترفوا الخ** ۞ **عزیزی** ۞ **فاعترفوا بذنبھم فسحقا لاصحاب السعیر** پس اقرار کیا اپنے گناہ کا پس لعنت ہو اہل دوزخ کو ۞ **فتح** جو قائل ہوے اپنے گناہ کی اپنے ہون دوزخ والی ۞ **موضح تفسیر** یعنی پس قائل ہوئی اپنے گناہ پر کہ ملا وجہ تکذیب اور انکار پیغمبرون کے واعضون نکا کیا تھی اور یہہ دلالت معجزون اور حجتون قویسی عرض کیا ہے اور مقتضای عقل سی ہی الگ ہی لیکن اوسوقت ڈرنا اور قائل ہونا اونکو فائدہ نہ دیگا پس اوسوقت دور پڑا ہے ملازمان دوزخ کو نجات اور خلاصی اور رحمت رحمانیہ سی اور اقرار کرینگے دریای رحمت جوش مین نہین آتیکا ہان ۞ **ان الذین یخشون الخ** ۞ **عزیزی** ۞ **ان الذین یخشون ربھم بالغیب لھم مغفرۃ واجر کبیر** تحقیق وہ کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سی غائبانہ اونکی لیئے ہی بخشش اور مزد بڑی ۞ **فتح** جو لوگ ڈرتے ہین اپنے رب سی بن دیکھے اونکو معافی ہی اور نیک بڑا ۞ **تفسیر** یعنی ڈرتی ہین اپنے رب کی عذاب سی کہ وہ عذاب روز قیامت کا اور موت کی دن کا اور قبر کا اسکو بن دیکھی عذاب کی آیا ہی کہ سوگئے تھے لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جگہ سے یو جگہ رہے ہونگی شدت خوف خدا کے اور نماز پڑھتے تھے حضرت علیہ السلام العالمین کہ آپکے سینہ مبارک مین سی آواز آتی تھی مانند آواز جوش مارنے دیگ کے سبب رونیکے اونکی لیئے بخشش ہے یعنے بڑے بخشش کہ سب گناہ بخشی جاوینگی اور بڑی خوشی پورے حاصل ہوتی ہے چکھ دینے سے فرمایا ۞ **واجر کبیر** یعنے بڑا ثواب ملیگا آخرت مین ازراہ فضل کے اللہ کی طرف سی بسبب شفقت اونکی ہمانیکے دنیا مین اور حقیر جانتے لذتون دنیا کی اور وہ جنت اور نعمتین جنت کی ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ امن ہی ہر ڈر کی چیز سے ؎ لاتخافوا فوائد دنیا ترسند ۞ ہر کہ می ترسد بناک نیست ۞ خوف وخشیت خاص دانایان بود ۞ ہر کہ دانا نیست کی ترسان بود ۞ ترسکاری رستگاری آورد ۞ ہر کہ درد آرد عوض درمان بود ۞ پس ضرر ہے ہونا عقل کا اول تا کہ حاصل ہو خوف اور ایسا ہی حال اوسکا ہے کہ پہچانے نکر نفس کا اور ڈری خدا سے ساتھہ دل اینے کے کہا مسروق نی کہ ڈرنا پہلے رجا یعنی امید کی چاہئے اسلئے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا جنت اور دوزخ کو پس نہین پہنچیگی طرف جنت کی یہان تک کہ گذرے دوزخ پر سی فرمایا اللہ تعالی نے ۞ **وان منکم الا واردھا** کہا مقبل

قدس سرہ نے کہ جب کہا جاوی تجکو کہ آیا ڈرتا ہی تو اللہ سے تو چپ رہ کیونکہ تو نی اگر کہا نہین تو بڑی بہاری بات کہی تو نے اور اگر کہا تو نی ہان تو ڈرتا ہنون یا دسخالت پر کہ تو اوسپر ہے یعنے غافل و نڈر ہے اور کہتا ہے ڈرتا ہون کیا نہین جانتا ہے تو کہ اللہ تعالیٰ نی جب براہیم علیہ السلام کو خلیل ٹہیرایا تو ڈالا اونکی دل خوف یہان تک کہ تڑپ اور آواز اونکے دل کی سنے جاتے تھے دوسری جیسیکہ سنی جاتے ہے پھر پھڑپھڑاٹ جانور کے ہوا مین اور کہا گیا فضیل سے کہ کس طرح پہنچا تجکو خوف جو پہنچا کہا ببب قلت گنا ہونگے پر خوف کے لیے سباب ہین اور اول سبب عقل سلیم ہے پھر حاصل ہوتا ہے کمال اوسکا ترک گناہ کی اور یہہ اس سبب سے کہ ترک گناہ اگرچہ ہے نتیجہ خوف کا لیکن قلب ترقی کرتا ہے رقت مین سبب گناہ کی پس ہیبت ہوتا ہے ڈر اوسکا اور سنگ دل نہین پہچانتا ہے خوف کو اسلیے کہ عقل اوسکی ضعیف و مغلوب ہوتے ہے شہوت سے کہ عقل مانند خانہ کی ہے اور نفس مانند چور کی اور جسم مانند گھر کے پس جب غالب ہو عقل نفس پر تو مشغول ہوتا ہے نفس جسم کی درستی مین جیسیکہ مشغول ہوتی ہے عورت مقہورہ یعنے تابعدار گھر کے درستی مین پس سنورتا ہے سب کچھہ اور اگر غالب ہوتا ہے نفس تو ہوتے ہے سعی اوسکی فاسد مانند اوس عورت کی کہ غالب ہو اپنے خاوند پر پس خراب ہوتا ہی سب کچھہ ۵ میرطاعت نفس شہوت پرست ۵ کہ ہر ساعت قبلہ دیگر ست ۵ کراجامہ پاکست و سیرت پلید ۵ در و خوش را نباشد کلید ۵ روح ۵ ان الذین یعنی بیشک جو ڈرتے ہین اپنے پروردگار سی غائبانہ یعنے عذاب دوزخ کی اور بغیر دیکھنے نعرون تنداوسکے اور بغیر تو بیخ و جھڑکی داربانون دوزخ کی کہ اتبا اس دیکھنے کے وقت موت سی شروع ہوتی ہے اور ہر چند ببب غالب شہوت نفسانی اوغفلت نفسانے کے اعمال بد کیے تھے لیکن ببب ڈر کی کہ وقت ڈر نیکے رکھتے تھے اور وہ ڈر بعد کو بھی باعث ندامت و شرمندگی کا ہوتا ہا لھم مغفرۃ یعنی اونکی لیی مغفرت ہی اون گناہونکی کہ ببب غلبہ شہوت و غضب کیے گئے تھے اور اجر بڑا ہے اوس ڈرنے اور ندامت کھینچنے پر جو یا کہ اور جاسی فرمایا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ اور فی الواقع ذات پروردگار لائق ہے کہ غائبانہ اوسسے ڈرا جاوے اسلیے کہ غائب ہونا کسی سی اوسوقت موجب امن اور نڈر نیکا ہوتا ہے کہ اوسکو اطلاع اوپر اقوال و افعال اس شخص کے حالت غیبت مین نہو اور ذات پاک اللہ تعالیٰ کی علام الغیوب ہے کوئی چیز احاطہ علم اوسکیے غائب نہین ہے تا بحدیکہ ظاہر و پوشیدہ اوسکے نزدیک یکسان ہی ۵ عربی ۵ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور پوشیدہ کرو اپنے بات کو یا آشکارا کہلو سکو تحقیق خدا وند نا ہے اون چیزونکا کہ سینونمین ہے ۵ فتح ۵ اور تم جیسی کہو اپنے بات یا کہول کر وہ جانتا ہے جیونکے پہیم تفسیر ۵ اکثر مفسرون نی روایت کیا ہے کہ کافر قریش کی اپنے مجلسونمین طعن و بدگوئی بنسبت آنحضرت علیہ السلام اور قرآن کی کرتے تھے اور آنحضرت عام بطریق وحی والہام کے اوسپر آگاہ ہوتے تھے اور عند الملاقات اون کافرونکو آگاہ کرتے کہ تمنی فلاں فلانی دن اپنے مجلس مین میری حق مین ایسا ایسا کہا مناسب تمہا کافرون نی بعد

اسکے تقید کردی کہ طعن و بد کہا و آنحضرت عم کا آواز بلند سی نکہا کرو اس گمان پر کہ تا ندیخبر خواہ آنحضرت کے یہہ خبر ہین اونکو پہنچاتے ہین حق تعالیٰ نی یہہ آیت بہیجی اور فرمایا کہ یہہ علم الہے ہے کہ اوسمین پوشیدہ اور ظاہر برابر ہے بلکہ جو کچہ دلمین پوشیدہ ہے وہ بہی ظاہر ہے اور اگر تمکو بعید معلوم ہو کہ بدون قرب اور حضور کی کیونکر اقوال و افعال ہمارے معلوم کر سکے خصوصًا اون چیزونکو کہ دلونمین پوشیدہ رکہتے ہین ہم اور صلاز ان پر نہین لاسکتی کسطرح جانتا ہے تو کہین ہم آلا یعلم الخ عزیزی ۸ الا یعلم من خلق ۸ وھو اللطیف الخبیرہ آیا نہین جانتا وہ کہ پیدا کیا اور وہ ہی باریک بین خبردار ۸ فتح ۸ ہلاوہ نہ جانی جسنی بنایا اور وہی ہی بہید جانتا خبردار ۸ موتفسیر ۸ کیا نہین جانتا وہ کہ پیدا کیا ہے اون خطرات دلی کو تمہاری دلونمین اور اون اقوال و کلمات کو تمہاری زبانونپر اور اون حرکات و سکنات کو تمہارے اعضاء پر اور ظاہر ہے کہ پیدا کرنا کسی چیز کا بدون جانئی تفصیلون احوال اوس چیز کے ممکن نہین ہے اور اگر کہو کہ ان چیزونکو ہم اپنے مین پیدا کرتے ہین نہ خدا جیسا کہ معتزلہ اور فلاسفہ کہتے ہین تو کہین گی ہم کہ اس قدر خود معتزلہ اور فلاسفہ کی نزدیک بہی مسلم ہے کہ مجردات کو علم اشیاء واقعہ کا ضرور ہے وھو اللطیف یعنی اللہ تعالیٰ لطیف ترین مجردات کا ہے کہ کسیطرح تعلق ساتہہ مادہ کی نہین رکہتا پس ایسی مجرد کو کوئی روکنی والا معلوم کرنے حقائق نفس الامر یسی متصور نہین ہے اور وہ تعالیٰ الخبیر یعنی خبردار ہے کہ ساتہہ احوال ہر ذرہ کی ذرات عالم سی توجہ فرماتا ہے اور کسی وقت اوسکو غفلت حال کسی ذرہ کیطرف نہین ہوتی پہر بیج اور کارخانہ کے کا خانجات بادشاہت اللہ تعالیٰ کیسی نظر کرو کہ ھو الذی الخ ۸ عزیزی ۸ کیا نہین جانتا سر و جہر یعنے باطن و ظاہر کو وہ پیدا کیا اوسنی اپنے حکمت سی تمام اشیاء کو کہ یہہ دونون ہی منجملہ اونکے ہین پس یہہ انکار اور نفے عدم احاطہ علم اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ و ظاہر کو یعنی ثابت کرنا اسکا ہے کہ اللہ تعالیٰ پوشیدہ و ظاہر کو خوب جانتا ہی اللطیف عالم دقائق اشیاء کا کہ دیکہتا ہی نشان قدم چیونٹی سیاہ کا پتہر پر اندہیری راتین الخبیر عالم باطن اشیاء کا پس فرق دونونگا ظاہر ہوا پس نہین جاری ہوتے ہے عالم ملک و ملکوت مین کوئی چیز اور نہ حرکت کرتا ہے ایک ذرہ اور نہ تسکین پکڑتا ہے اور نہ بیقرار ہوتا ہے کوئی نفس اور نہ مطمئن ہوتا ہے مگر کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہا ایک بزرگ نی کہ تہی ہم جماعت فقراء کی پس پہنچا ہمکو فاقہ اور بہوک پس گئی ہم ابراہیم خوص کی پاس اور کہا مینی اپنے دلمین کہ آیا معلوم ہے کرتے ہین شیخ احوال میرا اور احوال ان فقراء کا یا نہین پس جبکہ پڑے نظر شیخ کے مجہ پر کہا مجکو کہ جس حاجت کی لئی آیا ہی تو میری پاس اللہ جانتا ہے اوسکو یا نہین پس عرض کرا وس سی پس چپ ہو رہا مین پہر پہرے ہم پس پہنچی مکانپر کہ چہپا تا تہا ہمپر اور جب جانتا ہے بندہ کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہے میرے بہید پر جانتا ہے اوسچیز کو کہ پوشیدہ ہے میرے سینہ مین حاجت سوال کے نہین ہوتی فقط ہمت لگانی اللہ تعالیٰ کی طرف اور حاضر کرنا اپنے حاجت کا اپنے دلمین بغیر عرض کرنیکے زبان سی کفایت کرتا ہی واللہ لطیف بعبادہ اور اللہ خوب جانتا ہے حال بندونکا اور منجملہ لطف اوسکے بندونپر یہہ ہی کہ پہنچاتا ہے سہولت سی اونکو وہ چیزین کہ محتاج ہین اونکی پس

جسکا قوت چہاتیان ہین اگر سوچی اوسمین تو جانی کہ کتنی انکہین جانگین ہین اوسمین یعنی کس کس نے مشقت اوٹہائی ہی اوسمین ابتدا امر سی یہان تک کہ پورا اور لائق کہانیکے ہوا اور وہ یہہ ہین ہل جوتنی والا بیج ڈالنی والا کاٹنی والا کہیتے کا گاہنی والا غلہ کا اوڑانی والا پیسنے والا آٹا گوندہنی والا روٹی پکانیوالا اگے اسکے اسباب کہ جنپر یہہ کام موقوف ہین کتنی ہین لکڑیان اور پتہر اور لوہا اور رسیان اور بیل وغیرہ ذلک اور ایسہی ہر چیز کہ بندیکو غایت ہوتی ہے قسم کہانی اور پینے اور لباس وغیرہ سی اہم اور بہتیری مقدمی ہین اگر بندہ خود کرنا چاہے تو عاجز ہو جاوی اوس سی اور طریقہ اللہ سبحانہ کا یہہ ہے کہ اکثر لطیف چیز کو کثیف مین محفوظ رکہتا ہے مانند محافظت امانتون کی مجہول جگہون مین کہ انہین دیکہتا تو کہ اللہ تعالی نے کیا ہے مٹی کثیف کو معدن یعنی کان سونی اور چاندی وغیرہا کی قسم جواہر سی اور کثیف تر معدن سونے کا اور کمہی شہد کو معدن شہد کا اور ریشم کی کیڑی کو معدن حریر کا اور اسیطرح کیا بندیکی دلکو جگہہ اور معدن اپنی معرفت و خبرت کا اور وہ ایک ٹکڑا گوشت کا ہی پس دل پیدا کیا گیا ہی اسیکے لئے نہ اور کسی چیز کے لئے پس لازم ہے بندیکو یہہ کہ پاک کری اوسکو آلائش تعلق ماسوی اللہ سی پس لطف کیا اللہ تعالی نے اوپر سا تہہ پیدا کرکے اس قلب کی اندر اوسکی اور وصف کیا اپنے ذات کو اسطرح کہ مین لطیف و خبیر کے و مطلع ہون اوچیز پر کہ باطن مین ہے بندیکے پس جب ہوا دل جگہہ دیکہنی اللہ تعالی کا تو واجب ہوا خالی کرنا اوسکا افکار و ہمار سے اور مزین کرنا اوسکا طرح بطرح کی معارف و علوم و اسرار سے

روح ۵ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِهَا وَکُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ اور وہی وہ کہ تابعدار کیا تہارے لئے زمین کو تاکہ اوپر چلو اوسکی جوانب و اطراف مین اور کہاؤ رزق خدا سے اور اوسیکے طرف ہے اوٹہنا ۵ فتح ۵ وہ ہے جسنی کیا تہارے لئے زمین کو پست اب یہہ واسکی کہ تم اوپر اور کہاؤ کچہہ روزی دی ہوئی اوسکے اور اوسیکے طرف ہی اوٹہنا ہے ۵ مو تفسیر ۵ هُوَ الَّذِیْ الخ یعنی اللہ تعالی وہ بادشاہ فیاض آبادان کار ہے کہ کیا ہے تہارے لئے زمین کو رام مسخر اور تمکو بمنزلہ زمیندارون اور جاگیردارونکی اوس زمین پر آباد کیا اور جو کچہہ کہ زمین مین ہے کان اور چشمی اور قوت اور حیوانات کارآمد سے مثل گایون اور اونٹ اور گہوڑے اور گدہے کے سبکو بہت تصرف تمہارے میں کیا تاکہ اون جانورونکی کانین زمینونکی نکالو اور زراعتین اور میوی اگاؤ اور کنوین اور چشمی جاری کرو اور عمارتین بناؤ پس چلو زمین کی کنارے پر واسطے تجارتون اور لانی جنس ایک ملک کے طرف ملک دوسرے کے اور واسطے تماشی اور معلوم کرنے آب و ہوا اور نوہس ہر ملک کے اور کہاؤ رزق اللہ تعالی کیسی تمکو زمین سی دیتا ہے پس تم اس معاملہ مین بمنزلہ مزارعون اور عملدارونکی ہوے کہ تنخواہ تمہارے ہے تمہارے کام سی نکلتی ہے لیکن باوجود اس سبکے بیشی مطلوب نہین کہ حق بادشاہ کا ہے اور اگر کمی ہو اور تنخواہ دارونکو کہ مساکین اور محتاج اور یتیم وبی کس ہین اور ساتہہ دستاویز حکم حضور کی بیشی چاہتی ہین اونکو بہی محروم نرکہو سلئے کہ آخر بعد انقطاع مدت عملداری کی تمکو اس سی اور اس منافع سی گذرنا ہی اور طرف اوسکے ہے زندہ ہوکر اوٹہنا اور بیشی حساب جو جو کالیگا اور اوپر تلف کرنے حقوق کے

تمکو گرفت وگیر ہوگی اور اسپر مغرور نہو دکہ مالک مین کا تمکو کیا ہی اور زمین کو ہمای طور پر چھوڑا اور فوج اور حشم اوسکے کہ فرشتے اور ارواح مدبرہ ہین سب آسمانونمین ہین اور آسمانونکو بھی مسافت ہزار دن برس کی ہے اگر ملائکہ اور ارواح چاہین کہ تمکو ہماری گناہونپر تنبیہ کرین تو نہین کرسکتی اگرچہ حکم اللہے درمقدمہ تنبیہ کے پہنچے تو دفع اس شبہ کی لئی فرمایا أَمْ مستقبل ۵ عذیزی ۵ مکول تابعی سی منقول ہے کہ ماہین دنیا کی اس کناری کی اور اوس کناری کی مسافت پانسو برس کی ہے دوسو برس کی اوعین سی تو دریا مین ہی اور دوسو برس مین کوئی رہتا نہین ہی اور اسی مین یاجوج ماجوج ہین اور بیس برس مین تمام خلق ہین آدر قتادہ سی ہی کہ کہا اونہون نی دنیا یعنی پہیلا ئو اوسکا باین حیثیت کہ گہیرے ہوئے ہے اوسکو دریا سمندر جو بیس ہزار فرسخ ہے پس ملک دہان یعنے حبشیونکا اوعین سی باران ہزار فرسخ ہے اور ملک روم آٹہہ ہزار فرسخ اور ملک عجم اور ترک تین ہزار فرسخ اور ملک عرب ہزار فرسخ ہی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی ہی کہ اونہون نی کہا کہ جو کپڑے نہین پہنتے ہین حبشیو عین سی چوتہائی اونکی بہت ہین سب لوگون سی واللہ اعلم بالصواب ذلولا نرم تابعدار نہایت تا آسان ہو تمکو چلنا اوسپر اور منفعت اوٹہانی اوس سی ساتہہ کہتے کرنیکے اور نہرین اور کنوین کہودنیکی وغیرذلک اگر زمین سخت ہی مثل پتہر کے ہوتی تو چلنا بہی اوسپر دشوار ہوتا اور کہیتی وغیرہ اوسپر نہ کرسکتی اور گرمی کی موسم مین گرم بہت ہوتی اور جاڑے کے موسم مین سرد بہت حاصل یہ اللہ تعالی نی زمین کو ایسا بنایا کہ نفع اوٹہاؤ اوس سی اور تقسیم کیا اوسکو طرف زمے اور پہاڑون اور خشکلون اور دریاؤن اور نہرون اور چشمون اور شور اور شیریں اور کہیتے اور درخت اور مٹی اور پتہر اور ریت اور درندون اور سانپون والی اور خالی وغیرذلک کے اپنے حکمت و قدرت سی کہا سہل رہے لی کہ پیدا کیا اللہ تعالی نی نفسون کو ذلول یعنی تابعدار پس جسنی تابعدار کیا نفس کو ساتہہ مخالفت اوسکے پس تحقیق نجات دی اوسکو فتنون اور بلاؤن اور محنتون سی اور جسنی نہ تابعدار کیا نفس کو اور خود تابعدار ہوا اوسکا تابعدار اور ذلیل اور ہلاک کیا اوسکو نفس اوسکی اور کہاؤ رزق خدا سی یعنی ڈہونڈہ اللہ تعالی کی نعمتونسی زمین مین قسم قسم غلون اور میوون اور مانند انکے اور اوسکی یعنی فقط اللہ ہے کے طرف ہے پہرنا بعد بعث یعنے جے اوٹہنی کے پس مبالغہ کرو شکر نعمت اوسکی ۵ ۵ روح ۵ ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۵ کیا نڈر ہوئی ہو تم اوس کسی سی کہ آسمان مین ہی اوس سی کہ دہسا دیوی تمکو زمین مین پس تا کہ آسمان زمین جنبش کری ۵ فتے ۵ کیا نڈر ہوئی اوس سی جو آسمان مین ہے کہ دہسا دیوی تمکو زمین مین پہر دیکہو وہ لرزتے ہے ۵ تفسیر ۵ یعنے آیا تم نڈر ہوے ہو اور ڈر نہین اوس بادشاہ سی کہ ظہور سلطنت اوسکی کا اور خادم اوسکی حکمو نکے آسمان مین ہین اس گمان سے کہ آسمان سی تدارک ہمارا کہ زمین مین ہین کہان کریگا اور یہہ خیال تمہارا محض خیال فاسد ہے نڈر نہو اوس سی کہ نیچے لیجاوی ساتہہ تمہاری زمین کو جیسکہ اب ساتہہ تسخیر و رام کرنیکے زمین کے

۵ یعنی دابہ ۵ ذلول یعنی تابعدار ہو بیٹہنے والون کے ۵ یعنی فقط اللہ ہے کے طرف ہے پہرنا بعد بعث ۵ روح ۵ ۵ فتے ۵ ۵ تفسیر ۵ ۵ ۵

کنندہی پسوار ہوتی ہو نہین سمجھتی کہ جسنی ہمکو زمین پر سوار کیا ہی قدرت رکھتا ہی کہ زمین کو ہمپر سوار کری
پس ناگہان وہ زمین ہلنی لگی اور موج ماری مانند موج دریائی اور تم زمین کی پیٹ مین سما ہتہ تلاطم
امواج اوسکے پاش پاش ہوکر نیست و نابود ہوجاؤ اور اگر بوجود وضع ہونی اس دلیل کی سہت
تصرف اوسکیکو بسبب دور ہونی دار السلطنت اوسکیکے زمین سی کوتاہ جانو تو تم تہی مین پوچہتا ہون
ام امنتم ۱۶ عزیزی ۱۶ کیا نڈر ہوی تم اوی جہلا نیوالون اوس سی کہ سلطنت اوسکے
آسمان مین ہی سہی کہ آسمان جگہہ ہی فرشتون اوسکیکے ہے اور اوسی سی اوترتے ہین حکم اوسکی
اور کتابین اوسکی اور امر و نواہی اوسکی بس کو یا کہ فرمایا کیا نڈر ہوتم پیدا کرنیوالی آسمان کیسی
اور بادشاہ اوسکیسے یا اسطرح ایسلیے فرمایا کہ کافر عقیدا رکہتی ہتی تشبیہ کا اور سکا کہ اللہ آسمان مین
ہے اور رحمت و عذاب اوترتے ہین اوسکی طرف سی پس کہا گیا اونکی لیئی موافق عقیدا اونکیکے
کہ آیا نڈر ہوتم اوس سی کہ گمان کرتے ہوتم کہ وہ آسمان مین ہے حال آنکہ وہ پاک ہے مکان سی
دہسا وی یعنے جیسیکہ دہسایا قارون کو ۱۶ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ
حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ آیا نڈر ہوی ہو اوس کیسی سی کہ آسمان مین ہی اس سی کہ بہیجی تمپر ہوا
سنگبار پس جانوگی تم کہ کیونکر ہے ڈرانا میرا ۱۶ فتح ۱۶ یا نڈر ہوی ہوا اوس سی جو آسمان مین
ہے کہ بہیجدی تمپر تہپراؤ باؤ کا سو اب جانوگے کیسے ہے میرا ڈرانا ۱۶ موضح تفسیر
یعنے آیا نڈر ہوی تم اوس بادشاہ سی کہ آسمان مین ظہورا اوسکی سلطنت کا ہے یہہ کہ بہیجی تمپر
ابر سنگبار کو کہ بجای پانے کے قطرون کے اوس ابر سی تپہر برسین جیسیکہ اب پانی برستا ہی
اور سبب پیدائش رزق تمہارا ہوتا ہے اور اگر بالفرض وہ بادشاہ تمکو دنیا مین چہوڑ دے
تو پس دیکہے کہ جانوگی تم بہیج اول منزل سفر آخرت کے کہ یہہ تم کارستہ کو تبا ڈرانیوالا میرا
اور اگر یہہ کافر قیاسی اس ڈرانیوالا و زنہارین اور لہین کہ خسف زمین خلاف عادت ہی اور پتہر
برسنی آسمان سی بہی کبہی واقع نہین ہوی تو پس یقین جان کہ انہون نی اصرار تیری جہلانی ہی
کیا ۱۶ ولقد کذب الذین ۱۶ عزیزی ۱۶ یا نڈر ہوی تم اخیر یہ انتقال ہے طرف تہدید کی اور وجہ
حاصبا یعنے پتہر آسمان سی جیسیکہ بہیجے قوم لوط اور اصحاب فیل پس جانوگی تم عنقریب بضرور
کہ کیونکر ہے ڈرانا میرا ۱۶ ولقد کذب الذین من قبلہم فکیف کان نکیر ۰
اور تحقیق جہٹلایا اون لوگون نی کہ پہلے اونسی تہی پس کیونکر ہوا عذاب میرا ۱۶ فتح اور جہٹلا چکی ہین
جو اونسی پہلے تہے پہر کیسا ہوا میرا بگاڑ ۱۶ موضح تفسیر یعنے تحقیق جہٹلا یا تہا عذابون
غیر معتاد کو اون لوگون نے کہ پہلے انکے تہے مثل قارون اور قوم لوط کے پس کس قسم کا ہوا
انکار میرا اوپر کہ قارون کو زمین مین دہسایا مینی اور وہ قائم ہونی قیامت تک یکطرف سی دوسری
طرف دہستا جلا جاتا ہے، اور زمین نی اوسکی جنہین حکم دریا کیا ہے کہ غرق ہی کیا ہے اور تلاطم
امواج اپنے سے اوسکو زیر و زبر کرتے ہے اور قوم لوط پر آسمان سی سنگ سجیل برسی کہ سر سے

پہنچی تک گذر جاتے تھے اور اگر با وصف سنی ان قہمین کی بھی اس ڈرانیکو باور نکرین اور کہین کہ مصرع
شنیدہ کی بود مانند دیدہ ۸ تو یقین جان کہ یہہ بیح کمال غفلت وبیقلے کے ہین اولم یروا الی الطیر
عذنیزی ۵ پہلے انہی تھے یعنے پہلے کفار مکہ کی جو کفار اگلی امتون کی ہتی مانند قوم نوح اور قوم عاد اور
مانند ثمود یعنے فکیف کان نکیر یعنے کیسا ہوا انکا رمیرا اونپر ساتھہ اونکا رنی عذاب کی یعنی نہایت ہولناک
عذاب ہوا ۹ اور انکار اللہ تعالی کا اپنے بندی پر یہہ ہی کہ کری ساتھہ اوسکی ایک امر دشوار اور فعل ہولناک
ناشناختہ اور اس آیۃ مین تسلی ہے واسطی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور تہدید وتنبیہ ہی اونکی قوم کی
لنی پہر آگاہ کیا اپنے قدرت پر اوپر خسف کرنے اور ہیجنی حاصب یعنی پتہر اونکی ساتھہ قول اپنے کی اولم
یروا الی الطیر الخ ۵ روح ۵ تنبیہ بندیکو چاہیے کہ سوچی اگلی لوگونکی احوال مین کہ
جنہون نے نافرمانی کی اللہ جل شانہ کی کیا حال ہوا اونکا مین اوسکی نافرمانی کرونگا تو ہی حال میرا ہوگا
عیاذا باللہ منہ جمہور یعنی اکثر علما ہی منقول ہے اَنَّ الْفِكْرَةَ عَلَى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ الخ فکر یعنی سوچنا پانچ
طرح پرہے ایک تو فکر اللہ تعالی کی قدرت کی شانیون مین ہے پیدا ہوتے ہے اوس سی توحید ویقین
اور دوسری فکر اللہ تعالی کی نعمتون مین پیدا ہوتے ہے اوس سی محبت وشکر الہی اور تیسری فکر اللہ تعالے
کے وعدون مین ہے پیدا ہوتے ہے اوس سی رغبت یعنی اچہے کام کرنیکے اور چوتہی فکر ہے اللہ تعالی کے
وعید یعنی ڈرانے مین پیدا ہوتی ہے اوس سی ہیبت الہی اور پانچوین فکر اہین ہے کہ میرا نفس تقصیروار ہے
اللہ تعالی کے بندگی سی باوجود اوسکی احسان کی محبر پیدا ہوتی ہے اوس سی احیاء ۵ منبہات ۵

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ کیا نہین
دیکہا ہے طرف جانورونکی اوپر اپنے کہولنے والی بازو اور کبہی کبہی سمیٹ لیتی ہین نہین تہامتا ہے کہتا
اونکو مگر خدا تحقیق وہ ہر چیز کو دیکہنے والا ہے ۵ فائدے ۵ اور کیا نہین دیکہتی اوڑتے جانورونے
اوپر پر کہولی اور جہپکتی اونکو کوئی نہین تہامتا ہے راہ رحمن کے سوای اوسکی نگاہ مین ہے ہر چیز ۵
موٴ تفسیرہ یعنے اور کیا نہین دیکہتے ہین طرف جانورون اوڑنیوالونکی ہوا مین کہ تہہرکی مانند
بہاری ہین اور جو ہر اضی یعنی مٹی کا اونمین غالب ہی اور ہر ہاری چیز اپنے حرکت مین طالب نیچی کے
جانب کی ہوتے ہے اور وہ جانور بحکم الہی کے سر اونپر ہوتی ہین نہ ایک ایک اور نہ دو دو تا احتمال سکا
کو مانند لنگر کے بسبب زور حرکت ہوا کی اوڑ کر جاتے ہون بلکہ صف باندہ کر صدہا اور ہزارہا جیسا کہ
کبوترونمین اور کلنگونمین دیکہا جاتا ہے اور اگر کہین کہ یہہ سبب خلقیت جانورونکی پر ونکی ہے کہ ہوا
مانند اور جانورونکے پانے مین طیرتے ہین تو کہین کی ہم کہ اوڑنیکے حالت مین کبہی پر ونکو کہولتی ہین
اور کبہی بندہی کرتے ہین اور اوسحالت مین ہی زمین پر نہین گرتے ہین پس معلوم ہوا کہ تہامنا اونکا
ہوا مین بخلاف حکم طبیعت اونکے کہ چاہنے والے حرکت سفلے کے ہے محض بقدرت خدا کے ہے
جیسا کہ فرمایا ما یمسکہن الا اللہ یعنے نہین تہامتا اونکو ہوا مین بیچ کوئی مگر وہ ذات کے موصوف ساتھہ رحمانیت
کے ہے اور رحمانیت اوسکے مقتضے پہنچانے منافع اونیکا اونکو ہے اور وہ منافع طبقات ہوا مین

۲ دلالت ان الطیر الخ
۳ وعدہ اور وعید کے ذکر سے
۴ قولہ الطیر الخ
۵ جانور فضا طرح طرح
۶ قولہ اولم یروا الخ

سپر دہین پس تا وقتیکہ اونکو ہوا مین نگاہ نہی ہوتا کسطرح منافع اوسکی اوٹھاوین حق تعالیٰ اونکی حرکت کو دیکھتا ہے اور ساتھہ تدبیر غیبی کی اونکو طبقہ ہوا مین پہنچاتا ہے اور نگاہ رکھتا ہی اللہ بکل شیٔ بصیر یعنے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھنے والا ہی منافع اور ضرر اونکی جانتا ہی اور تدبیر حاصل کرنی منافع اور دفع کرنی ضرر کی اوسکو سکھاتا ہے پس بیچ تہا بنی اس جواہر اضیہ کی ہوا مین دلیل اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دونو چیز وشپر پس معلوم ہوا کہ یہہ نڈر ہونا انکا دارو گیر بادشاہ آسمان و زمین کیسی سبب تو ہم عجز اوسکیسے نہین ہے بلکہ بسبب توہم امکان مقابلہ کے ہے پس اونسی پوچہنا چاہئی کہ امن ھذا الذی ھو جند لکم ھ الا الرحمن مگر رحمن کہ وسع ہے رحمت اوسکی ہر چیز کو کہ دیکھتا ہی سب چیز کو نکو اوپر پرکہال اور خصائص کی اور مہیا کیا ہے اونکو واسطے جای ہونیکی ہوا مین بحقیق وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے یعنے جانتا ہے پیدا کرنیمین چیز ونکا اور تدبیر عجائب کی اور بصیر وہ ہی کہ مشاہدہ کری اور دیکھے اسطرح کہ نہ پوشیدہ ہو اوس سی وہ چیز کہ تحت الثرے ہے پس جو ایسا دیکھنی والا ہو تو انسان کو چاہئے کہ ہر وقت طالب اوسکی رضا کا ہونا دونون جہانمین پیرا اوسکا پار ہوا اور اوسکی نظر عنایت کی اوسپر رہے منقول ہے کہ کسی بادشاہ کا ایک غلام تہا کہ بادشاہ اوسپر نظر عنایت کی بہت رکہتا تہا بسبب اوس غلامون کی حال آنکہ وہ غلام نہ صورتین اچہا تہا اور غلامونسی اور نہ قیمت مین زیادہ تہا اور وجہ پس تعجب کرتے تہے لوگ اس بات سی پس سوار ہوا کہ ایک روز چلا بادشاہ جنگل کو اور اوسکی ساتہہ مصاحب اور غلام ہے اوسکے تہے پس دیکہا بادشاہ نی ایک نظر طرف ایک پہاڑ کے کہ دور تہا اوس سی اور اوسپر ایک ٹکڑا برف کا پڑا ہوا تہا یہہ بیچی کر لی نظر پس دوڑایا اوس غلام نی گہوڑا اپنا بغیر اسکے کہ دیکہی بادشاہ اوسکی طرف اور اشارہ کرے کچہہ اور لوگون نی جانا نہین کہ کیون دوڑایا اوسنی گہوڑا اپنا پس تہوڑے دیر گذرے کہ وہ غلام آن موجود ہوا برف لیکر پس لوگون نی پوچہا کہ تو نی کیونکر جانا کہ بادشاہ برف کی خواہش رکہتا ہے غلام نی کہا کہ یون مین جانا کہ بادشاہ نی اوسکی طرف دیکہا اور بادشاہ ہونکا دیکہنا کسی چیز کو عبث نہین ہوتا پس کہا بادشاہ نی کہ لے مقرب کیا ہی مینی سکو اور تسی زیادہ چاہتا ہون کہ تم مشغول ہوا پنے تئونکی درستی مین اور یہہ مشغول ہے میری احوال کے درستی مین ھ س وح ھ امن ھذا الذی ھو جند لکم ینصرکم من دون الرحمن ان الکفرون الا فی غرور یا کون ہے وہ کہ وہ لشکر ہے تمہارے لیئے مدد کرتا ہی تمہاری سوا خدا کے نہین ہین کافر مگر فریب مین ھ فتح ھ بہلاوہ کون ہی جو فوج ہی تمہاری تمکو مدد کرے رحمن کے سوائے منکر پڑے ہین نری بہکاوے مین ھ موھ یعنے کون ہے اسطرح کا شخص کہ وہ لشکر تمہارا ہو اور تمہارے نوکرونکی مانند واسطے جنگ مخالف تمہارے کے ہر وقت حاضر ہو مدد کری تمہاری مقابل رحمن کے ہو کر اور اگر یہہ از راہ جہل و نادانی کے کہین کہ ہان اپنے معبودون اور شیاطین سی لشکر جمع کیا ہے ہمنی کہ وقت حاجت کی عذاب خدا کو ہمسی دفع کر سکین ہم یقین جان کہ نہین ہین یہہ کافر مگر بیچ فریفتگی کے کہ ظاہر مین حقیقت سی فریفتہ ہوئی ہین اور

اور سبب کو مقابل مسبب کے کرتے ہین ۵ **عزیزی** ۵ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُکُمْ اِنْ اَمْسَکَ رِزْقَهٗ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۲۱ آیا کون ہی وہ کہ روزی دیوی تمکو اگر روک لیوی خدا رزق اپنا بلکہ چمٹ رہے ہین بیچ کشٹ اور بھاگنی کے ۵ **فتح** ۵ بھلا وہ کون ہی جو روزی دی تمکو اگر وہ روکہہ چھوڑے اپنے روزنے کوئی نہین پر اڑے ہوئے ہین شرارۃ اور بدکنی پر ۵ **موضح تفسیر** یعنے آیا کون ہے سوا خدا کے شخص کہ روزی دی تمکو اگر بند کری حق تعالی روزی اپنی اور سبب اوسکا تم بارش اور ہوا اور آفتاب اور چاند اور تخم اور بیل سی لیلیوی اور ظاہر ہے کہ جب ایک سبب رزق کا کہ مینہ ہے بند ہوتا ہے تو کوئی بت اور معبود انکا فریاد کو نہین پہنچتا ہے اور اوس مینہ بند ہوئی کو نہین کہولتا چہ جائی اور سبب اس معلوم ہوا کہ امکان مقابلہ خدا کا ہے خیال باطل ہے لیکن یہہ بطلان مقدمات مزخرفہ اپنے نہین سمجھتے بلکہ اڑے ہوئی ہین ہٹدھرمی پر اور نفرت کرتے ہین قبول حق سی اور حقیقت الامر یہہ ہی کہ انہون نے راہ راست کو کم کیا ہے اور نظر اپنے اسباب سفلیہ پر لگا رکہی ہے اور مسبب الاسباب سے مطلق غافل ہوی ہین پس اونسی پونہچنا چاہیے اَفَمَنْ یَّمْشِیْ الخ ۵ **عزیزی** ۵ اگر روک لیوے ساتہہ روکنی مینہ کی اور مقدمات اوسکیلیے اور اگر رزق موجود ہو یا بہت ہو اور سہل ہو کہانا اوسکا پہر کہے کہانیوالا اوسکو اپنے موہنہ مین پس روکی اسد تعالی اوس سی قوۃ نگلنی کے تو عاجز ہون آسمان والی اور زمین والی اوس لقمہ کے نگلنے سے کہتا ہی بعض مفسرین نی کہ کافر بازرہے تے ایمان سے اور دشمنی رکہتے تے رسول علیہ السلام سی بہر وسا کر کہ دو چیز و نیر ایک تو بہر وسا تہا اونکو اپنے مال اور کثرت مددگار و نیر اور دوسری بہر وسا اور عتقاد تہا اسکا کہ بت پہنچاتے ہین اونکو تمام بہلا سیان اور دفع کرتی ہین اونسی تمام آفتین سو باطل کیا اللہ نے اونکے پہلے بہر وسی کو ساتہہ کلام پاک اپنے اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ جُنْدٌ لَّکُمْ الخ اور دکہایا اونکی دوسرے بہر وسی کو ساتہہ قول اپنے کے اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُکُمْ الخ بل لجوا الخ لجاج کی معنی ہین بڑے درجہ کا عناد رکہنا اور حمی رہنا اور بہر وسا اور عتو تجاوز کرنا حد سی اور نفور رہنا پس یہہ حقارت بیان کی ہی اونکی اور شارہ ہی اسکی طرف اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۲۲ قُرِّبَتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۵ **فتح** ۵ کسی کی کہ پندار در سر بود + پندار ہرگز کہ حق بشنود ۵ **موضح** ۵ آیا جو کوئی کہ چلی اوندہا پڑا ہوا اپنے موہنہ پر راہ یافتہ زیادہ ہوا یا وہ کوئی کہ چلتا ہے سیدہا کہڑا ہوا سیدہے راہ پر مترجم کہتا ہے کہ یہہ مثال ہے کافر اور مؤمن کی واللہ اعلم ۵ **فتح** ۵ بھلا ایک جو چلی اوندہا اپنے موہنہ پر وہ سیدہی راہ پاوی یا وہ جو چلی سیدہا ایک سیدہی راہ پر ۵ **تفسیر** یہہ مثال کافر دن اور مؤمنونکی ہی جو مشرک اپنے باپ دادا کی چال بغیر بہلائی بری سمجہے چلتی ہین بہتیرا اونہین سمجہاتی ہین نہین سمجہتے اور مؤمن سمجہ کر سیدہے راہ اسلام کی گمراہے کو چہوڑ کر چلتے ہین جو منزل مقصود کو پہنچین پس حاصل یہہ کہ مؤمن کہ معتدل و بابصیرت اپنے جوانب و اطراف کو دیکہہ کر راہ مستقیم پر چلتا ہے راہ یاب زیادہ ہی کافر سے کہ اوندہی موہنہ پڑا ہوا اندہا اپنی اطراف سی

ظلمت کفر میں چلتا ہے ۵ عہ بحسی ۵ یعنی آیا پس وہ شخص کہ راہ چلتا ہے اوندہی مونہہ پڑا ہوا
کر سوای اشیا سفلیہ کے کہ زمین اور زمین کی چیزین ہین نہین دیکھتا ہے راہ یاب زیادہ ہی یا وہ کہ راہ
چلتا ہے سیدہا کھڑا ہوا اور آسمان اور ستاری اور نشان اور منازل سب اوسکی نظر مین ہی جیسا کہ
مرد موحد کے لیے ہے نظر اپنے مسبب الاسباب پر رکھتا ہے اور اس ملاحظہ سی ثابت ہی راہ مستقیم پر کہ اسباب
کو مظاہر سمار الٰہی کا جانتا ہے اور حق تعالیٰ کو مؤثر تر دیک اسباب کی جانتا ہے نہ مؤثر بالشرط
اسباب اور باوجود اسکے رعایت حکمت کے کرتا ہے ترتیب امور مین اور اسباب کو سبب ٹہیراتا ہے
نہ اعتماد کی اون اسباب پر بخلاف اوسکی کہ محض نظر مسبب الاسباب پر رکھے اور اسباب کو درجہ اعتبار سے
ساقط کیا کہ کارخانہ حکمت کو نہ پایا اور راہ اعتدال سی باہر نکل گیا اور اگر یہہ ان تقریرون واضحہ سی بہی
حقیقت کار کے نہ معلوم کرین تو اور راہ انکی سمجہانیکی لئی اختیار کر ۵ قل ھو الذی انشاکم الخ ۵ عزیزی
یہہ مثال بیان کی گئی ہے مشرک اور موحد کی درمیانی وضع کرنی حال اونیکے اور معنی یہہ ہین کہ جو چلتا ہی
اپنے مونہہ کے بل گرا ہوا اور وہ اٹکتا ٹکر کر گرتا ہی ہر ساعت ہر قدم پر بسبب خلل قوا اپنے کی یا وہ
بڑا راہ یاب ہی یا وہ بڑا راہ یاب ہی کہ چلتا ہے سیدہا کھڑا ہوا سلامت اٹکنی اور گرنیسی سیدہے راہ پر کہ نہ
ٹیڑہا پن ہے اوسمین اور نہ انحراف حاصل یہہ کہ پہلی مثال کافر کی ہی اور دوسرے مؤمن کی اور بعضون نے
کہا کہ کمب کنایہ ہی اندہی سی کہ وہ راہ نہین پاتا ہے راہ چلتا ہے پس لازم ہے اوسکو کہ گری مونہہ
بل بخلاف بینا کی کہ سیدہے راہ چلتا ہی یہان وہ ہی اندہے سے مراد ہی اور بینا سے مومن ۵ فائدت
میان آنکہ از روی یقین ۵ بادیدۂ بنیا رود اندر رہ دین ۵ یا آنکہ دو چشم بستہ بے دست کسی ۵ ہر گوشہ
ہمی رود بظن و تخمین ۵ اور کہا کلبی نے کہ مراد مکب سے ابوجہل ہے اور سوی سی نبی علیہ السلام آدر کہا
قتادہ نے کہ مکب کافر ہے کہ اندہا وہندہ پڑ رہا ہے اللہ کے گن ہونیپر بس اوٹہا ویگا اوسکو اللہ تعالے
مونہہ کے بل طرف دوزخ کی عقبیٰ مین اور مؤمن مستقیم ہے اللہ کے امر پر دنیا مین پس اوٹہا ویگا اوسکو
اللہ دونون قدمونپر طرف جنت کی آخرت مین اور عرض کیا نبی علیہ السلام سی کہ کیونکر چلین گی مونہہ کے بل
فرمایا کہ جو چلاتا ہے قدمونپر وہ قادر ہے اوپر کہ چلاوی اونکو مونہہ کی بل اور اسمین اشارہ ہے
اوسپر کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کریگا انسان کے لئے روز قیامت کی جو کچہہ کہ پوشیدہ رکہا ہے آج یعنے
خیر یا شر ۵ سیرتے کاندر وجود غالبست ۵ ہم بر آن تصویر حشرت واجبست ۵ ۵ مل
روح تنبیہ میان رنگین نی ایک حکایت اندہے اور بنیا کی لکہی ہی کچہہ مناسب اسمقام
جانکر لکہتا ہون تا باعث عبرت ہو ✦ ایک اندہا مرد بنیا کا تہا یار ✦ ربط تہا دونونمین باہم بیشمار ✦
باہے ایکباری ہوی وہ ہم سفر ✦ ایک جانب کو ہوا اولکا گذر ✦ ہتی پر اپنی فیچی ایک اندہی کی پاس ✦
کچہہ مفر لٹنی کی ہتی چہی نہ آس یک بیک ڈورا کیا جو اوسکا ٹوٹ ✦ ہاتہہ سی فیچی پڑی اندہی کی چہوٹ ✦
ہتی نہ خواہش اوسکی چندان گو اوسی ✦ پر لگاوہ ڈہونڈنی ہر سو اوسی ✦ ڈہونڈتا اوسکو جو وہ ہر جا گیا
سانپ اوسکی ہاتہہ مین ایک آگیا ✦ خوب جو نرمی پہ اوسکی غور کی ✦ جیمین سمجہا ہے یہہ فیچے اورکے ✦

اوس سی اس قیچی کو اچھا جانکر ۔ بولا ایدل اوسکا مت ارمان کر ۔ روشنی آہین ہوتی جب وہ کی ۔ تب پڑی آنکہہ اوسپہ اوس نے لسوز کی ۔ یک بیک گہبرا کی وہ اوٹہا بکار ۔ یار تیری ہاتہہ مین ہی اسکو مار ۔ کور بولا مین دغا کہا تا نہین ۔ ان دونون مطلقا آتا نہین ۔ پا گیا ایدوست مطلب مین ترا ۔ یعنی مین دون پہنک اور تو لی اوٹہا ۔ کور تہا اس گفتگو کی دہیا نہین ۔ سانپ نی کاٹا ہی اوسکی زہر کا نگین ۔ اثر اوسکو ہوا ۔ کاٹتی ہے اوسکی وہ اندہا ہوا ۔ تو ہی کالی سانپ کو مجہی نجان تازیان پہنچی نہ کچہہ لے مہربان ۔ دیکہہ جان اور بوجہہ کر اندہا نہ بن ۔ زہر کو تو مت سمجہہ کالی کار دل کو استغفار سی معمور کر ۔ کہینچی عصیان کی تن سی دور کر ۔ کہینچکے راہ دین مین آسطرح یار ۔ جنبر یمین جسطرح کہنچتا ہے تار ۔ پیر کی مرضی سی باہر کرنہ کام ۔ تا نہ پاوی تو دغا ای نیک نام ۔ کیلی اسکا اوسی معلوم ہے ۔ وہ جو تیرا رہنما مخدوم ہے ۔ گر نہ سمجہا اوسکی کہنی کو تو مال ۔ تو خطا پاویگا اندہے کے مثال ۔ سانپ کیا ہے سانپ ہی یہ نفس سگ ۔ تجہسے جو اکدن نہین ہوتا الگ گر رہا تو اس عدو سی ہوشیار ۔ بچ گیا تو مگرمی کی طرح یار ۔ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ کہہ وہی ہی وہ کہ پیدا کیا تمکو اور پیدا کی تمہاری یہ سماعت اور آنکہین اور دل تہوڑا شکر کرتی ہو ۔ **فتح** ۔ تو کہہ وہی ہی جسنی تمکو نکال کہڑا کیا اور بنا دی تمکو کان اور آنکہین اور دل تم تہوڑا حق مانتی ہو ۔ **موضح تفسیر** یعنے وہ اللہ تعالی وہ مسبب الاسباب ہی کہ پیدا کیا تمکو پردہ عدم سی اور اوسوقت مین کوئی سبب بمقتضے تمہاری وجود کا نہتا یعنے کہ نہایت سباب تمہاری پیدایش کا جماع والدین کا ہے اور بالبداہت معلوم ہے کہ جماع والدین کو بیج پیدایش فرزند کی کچہہ تاثیر نہین ہے برسون صحبت کرتے ہین اور اولاد کی آرزو مین رہتی ہین اور میسر نہین ہوتی اور بیج دینی قوی کی اور پیدا کرنی جگہہ قوی کی حصلا اس جماع کو تاثیر متصور نہین پس وہ ہے کہ پیدا کیا تمکو اور پیدا کی تمہاری شہوانی اور بینائی اور دل کہ بسبب ان تینون چیزونکی دریافت کرنا اشیاء عالم کا شروع ہوا اور بسبب ان تینون چیزونکے سبب ہونا اسباب کا متی معلوم کیا اگر یہہ چیزین نہوتین تو ہرگز تم اسباب کو سباب نجانتے پس حقیقت مین سبب کو تمنی سبب بنانا ہی والا افعال آلہی کے پے در پے ہوے جاتی ہین قلیلا ما تشکرون یعنی بہت کم شکر کرتے ہو اسلئے کہ یہہ کان اور آنکہہ اور دل کہ جگہہ عقل و شعور کے ہین تمکو اسلئے دیے تہے کہ حق توحید اوسکا اور نرمی اوسکی تاثیر اوسکا اور اسباب کو مظاہر اوسکی حکمت کا جانو تمنی ان تمام آلات لینے کو بیج بچہانے سباب کی اسقدر دخل دیا کہ اللہ تعالی کی توحید سی اور نرمی اوسکی تاثیر سے محروم رہتے اور اگر بالفرض اسطرح سمجہا بھی سمجہا نیسی ہی راہ پر نہ آوین اور اوپر اعتقاد سبب کی حقیقت ہمرا کرتے اور طریق سی انکو سمجہا قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ الخ ۔ **عزیزی** ۔ یعنے خدا تعالی نے تمکو یہہ نعمتین دین ہین تا تفکر اوسکی نعمتونین کر کر رجوع اوسکی طرف کرو اور شکر اوسکا اوسکی نعمتون کی قدر بجا لاؤ اور تم شکر بجا نہین لاتی بلکہ کافر ہوتی ہو ۔ **مجر** ۔ کہہ ای افضل الخلق کو

اللہ تعالیٰ وحدہ ایسا ہی کہ پیدا کیا تمکو ہی کافر دن جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر گلا پھیلا کلام اور
داخل ہے سمین انسان غافل ہے یعنے کیا نا در خوبصورت پیدا کیا ہے تمکو اور دی تمکو کان تاکہ سنو
آیات الٰہی اور عمل کرو انپر یہ سنو خطابات غیبیہ تمام موجودات کی زبانی ہی کہ وہ سب بول رہے
انسان کی مانند جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ
کسی نے بزرجمہر سے پوچھا کہ لوگونمین کامل کون ہی کہا مَنْ لَّمْ یَجْعَلْ سَمْعَهٗ عَرَضَةً لِّلْفَحْشَاءِ اور یہی
ذکر کیا سمع کو اسلیے کہ وہ شرط نبوت ہے اسلیے نہین بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی رسول بہرا و سلبی ہی سمع کو
پہلے ذکر کیا کہ فوائد سمع یعنی کان کی قویتر ہین بہ نسبت عوام کی اگرچہ ہین فوائد بصارت کی علی نسبت
عوام کی اور دین تمکو آنکھین تاکہ دیکھو اونسی لبنانیان اللہ تعالیٰ کی قدرت کی اور دل عقید ایسی
تاکہ سوچو اونمین اون چیزونکو کہ سنو اور دیکھو قسم نشانیون آسمان و زمین کیسی اور چھپے ہوئے جان
وطاعت کی سیر میوہ پر بلکہ قبول کرو اونسی واردات دل کی اور الہام غیب کی اور خاص نہین تینونکو
ذکر کیا اسلی کہ علوم اور معارف انہین سے حاصل ہوتی ہین اور سلبی کہ دل مانند حوض کے ہی اور
اور اوسمین جمع ہوتا ہے جو کچھ کہ کان و آنکھ کی راہ سے جاتا ہی اور ہنوز اشکر کرتی ہو کہ جن چیزونکی
کی یہہ تینون پیدا ہوئی ہین انمین سے استعمال نہین کرتے انکو کہا کسی عارف نے لَوْ عَشْتُ اَلْفَ عَامٍ
فِیْ سَجْدَةٍ لِرَبِّیْ شُکْرًا لِفَضْلِ یَوْمٍ اَوْ اَقَلَّ بِالْعَامِ اَلْفَ شَهْرٍ وَالشَّهْرَ اَلْفَ یَوْمٍ وَالْیَوْمَ اَلْفَ عَامٍ
اور کہا بعضی علما نے کہ شکر کان کا یہہ ہی کہ سنا اور سیکھا علما اور حکما کی باتونکا اور کان لگانا
طرف نصیحت دوعظ عقلا کی اور شکر تقلید کرنے اہل حق وصواب کی اور نہ ماننا اہل بدعت وہوی کی
باتونکا وغیرذالک یہی باتین سنی اور شکر آنکھونکا یہہ ہی دیکھنا مصحفونکا اور دین کی کتابونکا اور
مومنونکی عبادتونکا اور دیکھنا طرف علما اور صلحا اور فقرا اور مساکین کی بچشم رحمت سی اور
التفات کرنا محسنین کا طرف مصنوعات خدا تعالیٰ کے وغیرذالک نیک چیزونکا دیکھنا اور شکر زبان
کا پڑہنا پڑہانا قرآن اور دین کی کتابون کا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اور یہی باتین کرنے
اور بیہودے باتونسی زبان کو روکنا زبان آمد از بہر شکر و سپاس ٭ بغیبت نگرداندش حق شناس ٭
گذر گاہ قرآن و پند ست گوش ٭ بہتان و باطل شنیدن مکوش ٭ دو چشم از پی صنع باری بکوش
عیب برادر نر و گیر و دوست ٭ بہائم خموشند و گویا بشر ٭ پراگندہ گوئی از بہائم تبر ٭ بخلق ست
عقل آدمی زاد فاش ٭ چو طوطی سخن گوی و نادان مباش ٭ بد گفتن خلق چون دم نزدی ٭ اگر راست
گوئی سخن ہم بدی ٭ ترا کلمہ چشم دہان داد گوش ٭ اگر عاقلی در خلافش مکوش ٭ مکن گردن از
شکر منعم پیچ ٭ کہ روز پسین سر بر آری بہیچ ٭ اور شکر دلونکا فکر کرنی اللہ تعالیٰ کی جلال اور جمال
اور کمال اور بخششون مین اور خوف و امید رکہنی اوسسے اور محبت اوسکی رکہنی اور اشتیاق اوسکی
ملاقات کا رکہنا اور محبت اوسکے انبیا اور اولیا سی رکہنی اور بعض اوسکی دشمنونسی رکہنا اور
نظر کرنا مسائل اور دلائل مین اور اہتمام کرنا عیال کی حاجتون مین اور مانند انکے بڑے فائدے ہی

مستحق کہ ذات بنوجمال و ثنا کا حاصل تو وہ جمیع کمال ۵ روح قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ کہہ وہ ہے وہ کہ پراگندہ کیا تمکو زمین مین اور اوسیکے طرف وٹھائی جاؤگے ۵ فتح توکہہ وہ ہے جسنے پھیلایا تمکو زمین مین اور اوسیکے طرف اکٹھے کئی جاؤگی ۵ موضح تفسیر یعنی اللہ تعالی وہ قادر ہے کہ تمکو پیدا کرکر پراگندہ کیا ہی زمین مین طرح طرح کے اعمال اوسمین تمسے سرزد ہونگے اور اوسیکے طرف جمع کئی جاؤگے تا جزا اوون اعمال کی پاوے پس اعمال نیک تمہارے ہی منجملہ اسباب کے ہین پس اونکو کیون معطل چھوڑتے ہو اور اعمال بد سے نہین ڈرتی ہو ۵ عزیزی تحشرون یعنی جمع کئی جاؤگی اور اٹھائی جاؤگی ہم بنکر حساب وجزا کی لئی بتدریج یعنے بتفریق طرف برزخ کی اور ایکدم ہے اور سب قیامت کی دن ۵ روح تنبیہ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے نعمتونمین سوچ کرفکر آخرۃ کی کرے حضرت عثمان رض فرماتے ہین کہ فکر دنیا کی تاریکی ہی دلمین اور فکر آخرۃ کی روشنی ہے دلمین انتہی اور تمام علماء سے منقول ہی کہ فکر پانچ طرحکی ہے فکر اللہ تعالی کی قدرت کے انانیونمین پیدا ہوتے ہے اوس سے توحید اور یقین اور فکر اللہ تعالی کی نعمتونمین پیدا ہوتے ہے اوس سے محبت اور شکر اور فکر اللہ کے وعدونمین پیدا ہوتی ہے اوس سے رغبت یعنے اچھے کامونکی اور فکر اللہ کی وعیدونمین پیدا ہوتی اوس سے دہشت اور فکر اپنے نفس کے تقصیرمین طاعت سے یا وجود احسان خدا کی اوسپر پیدا ہوتی ہی اوس سے حیا ۵ عذبہا وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہین کافر کب ہوگا یہ وعدہ اگر تم سچی ہو ۵ فتح اور کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچی ہو ۵ موضح تفسیر مشرک قیامت کی آنیکو جو بیجا سنی تو سبب کثرت عناد اور تکبر کے یا بطریق الزام دینی اور ٹھٹھے کے بنے اور مومنون سے کہتی کہ تم جو قیامت کی آنیسی ڈراتے ہو کہ اوسمین حساب اعمال نیک و بد کا اور جہنم ہونا سبکا ہوگا تو بتاؤ وقت اوسکا کب ہوگی اگر سچے ہو تم تا صدق تمہارا ظاہر ہو والا جھوٹ تمہارا ظاہر ہوگا تو اونکے جواب مین ای محمدیون کہدیجئے ۵ مدروح عزیزی عه قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ کہہ سوای اسکے نہین ہے کہ علم اوسکا نزدیک اللہ کی اور سوا اسکے نہین ہی کہ مین ڈرانیوالا ظاہر ہون ۵ فتح ۵ توکہدیجئے کہ خبر تو ہے اللہ ہے پاس اور مین تو یہی ڈر سنانیوالا ہون کہکر ۵ موضح تفسیر یعنے کہ یہ وعدہ کل وقت تعین نہین کرنا اسلئے کہ حضرت نے تمکو اوسکے یقین پر آگاہ نہین کیا ہی بلکہ مبہم رکھا ہی اور اوسکی مبہم رکھنی مین حکمت ہے یہہ کہ اگر اوس وعدیکو قریب بیان کرتے تو بنظر قرب مقدمات اوسکے کہ بعد موت ہر کسیکے شروع ہوتے ہین اور ہر کسیکے اجل ساتھ اوسکے معین کرکر بتا دیتی تو کارخانہ عالم کا معطل ہوجاتا اور ہر کسیکو خوف اپنے اجل کا پریشان کرتا اور اگر اوس وعدیکو بنظر انتہا رکھتے کہ روز قیامت کا ہی دوربیان کرتے تو بالکل امن مین ہوجاتی اور جرات اعمال بد پر کرنے لگے کہ انسان کی جبلت مین ہی یہہ کہ وقایع دور دراز پر التفات نہین کرتے اور اونسے ڈرتے نہین ہین پس اسلئے علم قیامت کا

کسی پر کھلو نہیں ہی بلکہ علم قیامت کا بلکہ ہر کسی کی اجل کا خدا ہی کو ہی اسکی سوا کوئی نہیں جانتا اور نہیں ہو سکتا مگر ڈرانیوالا واضح کرنیوالا کہ دلیلون قاطعہ اور معجزون مصدقہ سے اوسکی واقع ہونیکو ثابت کرتا ہو اور باوجود ان دلائل و معجزات کی میری صدق کو موقوف اوسوقت کی بیان کرنی پر کہنا کمال تعجب ہی اور باوجود ہی جانتا اوسوقت کا کافرونکی حق مین نہایت بغض ہے چنانچہ جب وقت اوس وعدہ کا پہنچیگا اور کافر ہی اوسوقت مین زندہ ہونگی فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ پس جبوقت کہ دیکھینگے اوسکو نزدیک ہوا خوش کی جائیگی یعنی سیاہ کی جاوینگی موہنہ اونکی کہ کافر ہی اور کہا جاویگا یہہ ہے جو کچھہ اوسکو طلب کرتی تھی تم جلد بہ دیکھینگے وہ پاس آلگا بری بن جاوینگی موہنہ منکر اونکی اور کہی گا یہی ہی جسکو تم مانگتی تھی ۵ موقتی

تفسیر یعنی پس جب دیکھینگے کافر اوس وعدہ یعنی عذاب کو نزدیک آیا ہوا نکل کی جاوینگی چہرے اونکی کہ کافر اختیار کیا تہا سیاہی اور تیرگی اور غبار الود گی تمام چہرہ اونکی اور کہا جاویگا یہہ ہی جو کچھہ تم اوسکو بتایا کیا طلب کرتے تھے اور اگر یہہ کافر نہین کہ اگر وہ واقعہ جیسا کہ تم کہتے ہو سچ ہی تو ہم اور تم سب ذیہ ہلاک مین گرفتار ہونگی اور سب ہمونکی روح قبض ہوگی تو قبل اگر اللہ تعالے عزیزی جب حشر و عذاب کو قریب دیکھینگے کافر تو موہنہ اونکی مثل دہری ہو جاوینگی بسبب پہنچی سختی و ذلت کی اور موہنہ کو خاص ذکر کیا سبب یہ کہ موہنہ ہی پر اثر خوشی اور غمی کا ظاہر ہوتا ہی اور کہا جاویگا یعنی دار بدلا دوزخ کے تو ہمیشہ کہینگے یہہ وہی تو ہے جو تم دنیا مین مانگتی تہی اور جلدی کرتی تہی اوسکی انزال کا اور ہنسے کے آوز کسی زاہد کا حال سنکر اوسی پر ہے یہہ آیہ اول شب مین بیچ نماز کی پس پڑہتا تہا اس آیۃ کو بار بار اور روتا جاتا تہا یہان تک کہ اذان ہوئی صبح کی نماز کی یہہ معاملہ ہی اونکا کہ جو پہچانتی ہین حلال اللہ کا وقت ملاحظہ حیرت اور قہر اوسکے ۵ روح ۵ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ کہہ آیا دیکہا تمنی اگر ہلاک کری مجکو خدا تہا اور اونکو کہ ساتہہ میری ہین یا رحمت کری ہمپر پس تقدیر کون نجات دیگا کافرونکو عذاب دردناک سے ۵ فتح تو کہہ ہیلا دیکہو تو اگر کیا بادی مجکو اللہ اور میری ساتہہ اونکو یا ہمپر مہر کری پروردگار کون ہی جو بچاوی منکر ونکو دکہہ کی مار سی ۵ موقتی ۵ تفسیر یعنی لہہ آیا دیکہا تمنی اور تفکر کیا تمنی اگر ہلاک کری مجکو خدا اور اونکو کہ ہمراہ میری ہین ساتہہ موت کی یا فقط پہلے کی یا شامت گناہون سی یا آخرت مین ۵ اَوْ رَحِمَنَا یا مہربانی کری ہمپر کہ بعد موت کی چین و راحت نصیب کری اور پہلی نقطہ تک زندہ نہچہوڑے اور آخرت مین ہماری تقصیرات سی درگذر کری پس تمکو کیا فائدہ تمہارا ڈران چیز سے جاتا نہین تم فکر اپنے امن کی کرو فَمَنْ يُّجِيْرُ الْخ پس کون ہی کہ پناہ دیوی کافرونکو عذاب دردناک سے ۵ عزیزی کفار مکہ بد دعا کرتی تہی رسول خدا اور مومنونکی حق مین ہلاک ہونیکی پس حکم ہوا آنحضرت کو کہ کہو ہمین کہ کافرونسی کہ ہم مومن منتظر ہین ایک ہیلائی کی دو ہیلائیونمین سی یا تو ہلاک ہووین ہم جیسیکہ اور روا کرتی ہو تم ہمپر جاوین ہم جنت کو یا رحم کی جاوین ہم ساتہہ فتحیابی کی تمپر جیسیکہ ہم امید رکہتی ہین

بس تم کیا کروگی کون بچاویگا تمکو عذاب آگ سی اسحالمین کہ تم کفر ہی پر رہوگی وُعذاب توضرور ہوناہی ۵ **مدا** ۵ یعنی مزا ہمارا اور مُومنونکا تمکو اوی فرون فائدہ نہدیگا اور خدا کی عذاب ہی نہین چھٹا دیگا چھٹا ینوالا عذاب ہی ایمان ہی نہی پس انتظار اور آرزو ہمارے منکیے عبث ہی اور بقول بعض کے معنے آیہ کے یہہ ہین کہ کہہ ہم باوجود ایمان کی خدا تعالی سی ڈرتے ہین اس بات سی کہ ہلاک کرے تمکو بسبب ہمارے گناہونکی اور عذاب کری یا بخشی پس کافرونکو کون بچاویگا ۵ **بجر** قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۵ کہدی ہی بخشی والا اوسپر ایمان لائی ہم اور اوسپر توکل کیا ہمنی پس جانلوگی کہ کون ہی بیچ گمراہی ظاہر کی ۵ **فتے** تو کہدیجے جمن ہے ہمنے اوسکو مانا اور اوسی پر بہروسا کیا سو اب جان لوگی کون پڑا ہے صریح بہکا مین ۵ **موۃ تفسیر** دے ہے بخشنے والا کہ جسکے عبادۃ کی طرف بلاتا ہو نہین تمکو ورد وہ ایسا ہی کہ سب نعمتین اوسکی دی ہوئی ہین اوسی پر ایمان لائی ہین ہم سبکی کہ جو کچھہ سوای اوسکی ہی وہ نعمت ہے یا منعم علیہ ہے یعنی جسکو دینی نعمت دی اور نہین کفر وانکار کرتے ہین ہم اور سا جیسیکہ کفر کیا متمنی سا نہہ اوسکی اور اوسپر توکل کیا ہمنی یعنی سوئی ہمنی امور اپنے اوسیکو نہ اوسکی غیر کو ہرگز جیسیکہ تمنی کیا کہ بہروسا کیا اپنے لوگون اور مالون وغیرہ پر سبسی کہ جان لیا ہی ہمنی کہ سوای اوسکے کوئی ہو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ ضرر پس جان لوگی ای کفار مکہ عنقریب وقت دیکھنی عذاب کی کہ کون ہی خطا ظاہر مین تم یا ہم ۵ **روح** ۵ یعنی کہہ یہہ تمام تفوق کہ ذکر کیی یعنی محض واسطی ملاحظہ انکار تمہاری کیی ہین یعنی والا مین نزدیک اپنی امیدوار نجات وثواب کا ہون سبسی کہ وہ تعالی کثیر الرحمت ہی پس اوسکے طرفسی ہمکو خلاف رحمت کی وقوع مین نہین آتا ہی مگر یہہ کہ ہم کفر وعناد کرین اور اوسکی رحمت کو غضب سے مبدل کرین یا ساتھہ توحید اور نرسی تاثیر اوسیکے قائل نہون اور اعتماد اور پر شفاعت بتون اور اور اسباب موہومہ کی کر کر بیچ نامرضیات اوسیکے بے صرفگی کرین اور ان چیزونمین کی کہہ ہم مین موجود نہین ہے اٰمنا بہ یعنی ایمان لائی ہین ہم اوسپر **وعلیہ توکلنا** یعنی محض اوسپر اعتماد کیا ہمنی اور کسی سبب سے اسباب مین سی ملاحظہ نہین کرتے ہین ہم پس عنقریب جان لوگی کہ کون ہی گمراہی ظاہر مین ہم یا تم اور اگر کہین کہ گمراہی ظاہر ہے ہے کہ تم قائل اسباب کما "طیں کے ہوتی ہو قل الخ ۵ **عزیزی** ۵ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۵ کہہ آیا دیکہا تمنی اگر ہو پانی تمہارا غائب نیچیکو پس کون لاوی تمہارے لیے پانی روان کو ۵ **فتے** تو کہہ بھلا دیکہتے اگر ہو رہے صبح کو پانی تمہارا خشک پہر کون ہی جو لاوی تمکو پانی تمہارا ۵ **تفسیر** قُلْ اَرَءَيْتُمْ یعنی کہہ آیا فکر کرے ہے تمنے آیین کہ کوئی سبب آسمان کا یا زمین کا کام آتا ہے اِنْ اَصْبَحَ الخ یعنی اگر صبح اپنی چشمون اور کنون اور دریاؤن تمہارے یکا فرو رفتہ زمین مین ہو تو کوئی آلہ واسطے نکالنی اوسیکے کارگر نہو فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ الخ یعنی پس کون ہی کہ لاوی آگی تمہارے پانی جاری کو کہ آنکہہ سی معلوم ہو حال آنکہ پانی ایسی چیز ہے کہ ہر وقت درکار ہے اور جب اسباب آسمان وزمین کی بیچ حاصل کرنی اس امر

۱۲ سورہ سے ضرور ڈرتے
۱۳ کروہ سے بخشش
۱۴ کہ نزول احکام ایمان
۱۵ لایا ہین اس پر اور بھروسا
۱۶ اوسی پر ہی کیا ہے
۱۷ ہمنے اوسکو مانا
۱۸ ہم اسکے کلمہ گو ہوئے
۱۹ ہم اسی پر
۲۰ جون ۱۲ اعلان
۲۱ علان کیون نہ ہو
۲۲ رضا مقضا علق قدرتہا
۲۳ سلسلہ بحث ورد عقیدہ
۲۴ بحث دوم
۲۵ فوقوع علیہ مقتضا
۲۶ جعل علی الاختصاص
۲۷ کہو
۲۸ کہو کہ دیکھو تو سہی اگر
۲۹ ہو جائے پانی تمہارا
۳۰ رفع تر کیب یہ ہے کہ
۳۱ غائر ہو جائے پانی
۳۲ لاوی تمہارے واسطے
۳۳ بہتا ہوا کہلا ہوا

ضروری کی ہیکار ہین تو بس کسطرح اعتماد اسباب پر کرین ہم قائل معطل ہونی اسباب کے نہو دین ہم منقول ہے
کہ ایکنے خام حکیمون مین سی اس آیت کو سنا اور کہا کہ اگر اسطرح اتفاق پڑی تو ہم ہی کدال اور بہاوڑ دنسی
پانی کو نکال لینگے نے الغور پس پانی سیاہ بطریق تزول کی اسکی انکھونمین اُتر آیا اور اندہا ہوگیا اور ایک آواز
غیب سے سنے کہ اول پانی سیاہ کو اپنی انکھہ سی دور کر اور پانی سفید اوسکی جگہہ پیدا کر پھر پانی کنوین اوجشمہ کو نکالیو
حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی اس آیت کو پڑہی چاہیئی کہ کہی اللہ یَاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ۝ وَھُوَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ عزیزی
اور بعض روایت مین الہ رب العالمین کہنا آیا ہے تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ ایک دستاد شاگرد کو پہہ
پڑہاتا تہا قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُکُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ۝ ایک کافر نی سنکر کہا ہمارا معبود معین یعنی ہم لاوینگی ہاتہہ
کدال اور بیلچو لیکی اور مدد گار دنکی پانی نکالینگے یہہ کہتا ہوا چلا گیا رات کو غیب سی ایک طمانچہ اگا اوسی
اور آواز آئی کہ یہہ روشنی تیری آنکھونکی غایب ہوئی ہی اسکو پہیر لا معول اور معین سی فجر کو اندہا اوٹہا
اور سر کو لگا پیٹنی بیفائدہ فرد : ضد ابن کون ہی ایسا جو دیوی نور انکھونمین ۔ الٰہی تو ہی کرا
نور پہر معمور انکھونمین ۔ اور کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ تبارک الذی
بیدہ الملک ہر مؤمن کی دلمین ہوا ور کہا علی رضی نی کہ جسنی پڑہا سورۂ ملک کو آدیکار روز قیامت کی فرشتونکی
پروپر اور اوسکا چہرہ مانند چہرہ یوسف علیہ السلام کی حسن مین صحابہ رضی نی اس سورۃ کا نام رکہا تہا
منجیہ اور توریۃ مین اسکا نام ہے مانعہ اور انجیل مین واقیہ اور کہا ابن مسعود رضی نی کہ آتے ہین فرشتی عذاب کے
آدمے کے لئی اوسکی قبر من سر کے جانب سی بس کہا جاتا ہے کہ نہین ہی تمکو اسکی طرف راہ کہ یہہ پڑہتا تہا
سری سورہ ملک یعنی زبان و حافظہ متعلق سر کی ہی پہر آتی ہین فرشتی پانوکی طرف سی بس کہا جاتا ہے
کہ نہین ہی تمکو اسپر راہ کہ یہہ کہڑا ہوکر پڑہتا تہا سورہ ملک پہر آتی ہین فرشتی پیٹہہ کے جانب سی بس کہا
جاتا ہے کہ نہین ہی تمکو اسپر راہ کہ اسنے یاد کی تہی سورہ ملک اور امانت رکہا تہا اوسکو اپنے پیٹہہ و دلمین جو کوئی
پڑہے اسکو راتین یاد ہین بس اوسنی بلاشبہہ بہت ثواب لیا اور خوب کیا اور بعضی روایتون سی معلوم ہوتا ہے
کہ مردی قبر وین نماز و قرآن پڑہتے ہین چنانچہ ابن عباس کی حدیث سی یہی بات معلوم ہوتے ہے
اور ایسہی سیطرح نی روایت کیا ہے عکرمہ سی کہ اونہونے کہا کہ دیا جاتا ہے مؤمن مصحف قبر مین تاکہ
پڑہے اور روایت کیا گیا ہے سعید بن جبیر رح سی کہ اونہونے دیکہا اپنے انکہہ سے ثابت بنانی رح کو کہ وہ تما
پڑہتے ہین اپنے قبر مین اٹہہ قبر مین سی گر پڑے ہتی اوسجگہہ سے یہہ دیکہا اور اور بعض صحابہ نی سنا ہے قرآن کا
پڑہنا اکثر قبرونکی اور حسن بصری رح سی منقول ہی کہ کہا پہنچا مجکو کہ مؤمن جب مرتا ہی سحالمین کہ
قرآن باد نہین کیا تہا تو حکم کیا جاتا ہے اوسکے فرشتون اعمال لکہنے والونکو کہ سکہاوین اوسکو قرآن
اوسکے قبر مین تاکہ اوٹہاوی اوسکو اللہ تعالیٰ روز قیامت کی ساتہہ اہل قرآن کی اور ذکر کیا ہے نافعی نے
کہ مالک بن دینار کے بیٹے دو برس کی مری پہلی تو یہ اونکے پیس دیکہا اوسکو خواب مین کہ وہ کہتی ہی دنسی اے
باپ میرے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ پس روی مالک اور کہا ای بیٹی تم سچہا تی ہو
قرآن کو پس کہا بیٹی نے اے باپ سر سے ہم زیادہ سچہا تی ہین قرآن کو تسی پس ہوا یہہ مالک بن دینار کے تو بہ کنا

۱۵ پہنچنے تہہ
اور دو دب سے ہمارا پانی
ساجد سے عبد الواحد
ستجنس ال وجاب
فضل کے بیان جو
دو اور کے کہ بین
فضائل سورہ ملک کے باب دیکہ
ذکر حسن

اور نقل کیا امام ثعلبی نے اپنے کتاب جواہر مین بعض اہل سدی کرا وہنون نے کہا کہ بعضے اہل برخ مین سی وہ ہین کہ اللہ تعالی اونکی ہمت سی وہ فرشتی پیدا کرتا ہے کہ عمل کرتے ہین اونکی قبرون مین وہ عمل کہ اکثر کرتی تہی وہ دنیا مین اور لکہتا ہے اللہ تعالی اوس بنی بندیکے لئے ثواب اون اعمال کا آخر برخ تلک جیسیکہ واقع ہوا تہا بنا می حج کی کسی کہ پایا لوگون نے اونکی قبر مین ایک شخص کو بصورۃ اونکی نماز پڑہتے پس گمان کیا لوگون نے کہ تحقیق وہ وہی ہے اور تہا وہ پیدا کیا گیا اوسکی ہمت سی اور ارواح انبیا علیہم السلام کی متوجہ ہوتی ہی دنیا اور آخرت کی طرف چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا شب معراج مین موسی علیہ السلام کو کہڑی نماز پڑہتے اونکی قبر مین اور پہر دیکہا اونکو چہٹی آسمان مین پس وہ تہی قبر مین مثل مین کی اور روح کو لگاؤ ہوتا ہے بدن کے ساتہہ اسطرح کہ نماز پڑہتا ہے اپنے قبر مین اور جو اب سلام کا دیتا ہی اوسکی سلام کرنیوالیکو اور حال یہ ہوتا ہے کہ رفیق اعلی یعنی فرشتون اور ارواح انبیا و اولیا مین اور منافات نہین ہی ان دونون امرون مین اسلیے کہ حال روح کا غیر حال ابدان کی ہی اور بعضون نے مثال دی ہی اسکے ساتہہ آفتاب کی کہ وہ حاضر ہوتا ہے اور روشنی اوسکی زمین مین ہوتے ہے مانند روح محمدی کی کہ جواب سلام کا دیتی ہی اوسکو اسلام ہیچکا ہی اوپر نزدیک قبر اوسکے باوجود اسکے کہ روح اونکی علی علیین مین ہی یقینا اور بعد انہین ہوتی ہی قبر سی جیسیکہ گذرا بیان اسکا

دوحہ سورۃ ن اس سورۃ کا نام سورہ نون ہی اسلیے کہ اسکے سر مے پر حرف نون کا ہے نازل ہوئے یہہ بعد اقرا کی اور بعد سورہ ملک کے لکہے گئے اسکے وجہ مناسبت کے آگے لکہے جاوینگی ان شاء اللہ تعالی اتیس اسکے باون ہین اور رکوع دو اور کلمے تین سو چھہتر اور حروف یکہزار ایکسو پچاس اور یہہ سورہ مکیہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ن والقلم وما یسطرون ما انت بنعمۃ ربک بمجنون

قسم ساتہہ قلم اسکے اور اوسچیز کے کہ لکہتے ہین فرشتی نہین ہی تو ساتہہ فضل پروردگار اپنے کے دیوانہ

فحہ قسم قلم کے اور جو کچہہ لکہتی ہین تو نہین اپنے رب کی فضل سے دیوانہ

موضع تفسیر نہین ہے تو اے محمد بسبب عصمت پروردگار اپنے کے دیوانہ یعنی یہہ کافر جو تجکو دیوانہ کہتے ہین جہوٹے ہین اور بیچ معنی ن کے اقوال بہت ہین بعضون کی نزدیک یہہ اسم ناصر اور نور اور مانند اونکیا ہے اور بعض کے نزدیک نام سوہ یا نام ایک تختی نور کا ہی یا نام ایک نہر کا ہے بہشت مین یا قسم ہے ساتہہ نصرت حق کی مومنونکو اور بعضونکے نزدیک مراد نون سی نور ولایت محمدیہ ہم کی کہے ہے کہ تیام قیامت تک باقی ہے اور بعضونکے نزدیک دوات ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ اول جو کچہہ خدا تعالی نے پیدا کیا قلم تہا پہر نون کو پیدا کیا کہ وہ دوات ہی اور قلم نے اوس دوات سی لکہا جو کچہہ کہ تہا اور ہونا ہی استے اور اوس قلم کو قلم اعلے کہتے ہین طول اوسکا اتنا ہی جیسی آسمان و زمین کی درمیان مین مسافت ہے اور وہ نور کا ہے جسکو خدا تعالی نے اوسپر نظر کے اوسمین ستر کتاب ہر روز محفوظ پر جاری ہوا اور جو کچہہ کہ قیامت تک ہونا ہے لوح محفوظ پر لکہتا ہے اور ابن عباس سی آیا ہے کہ اول خدا تعالی نے قلم کو پیدا کیا پہر نون کو پیدا کیا اور زمین کو اوسکی پشت پر پہیلایا اور جب نون نی حرکت کی زمین ہلنی لگی حق تعالی نے پہاڑونکو زمین پر پیدا کیا تا زمین ہلے نہین اور نون نام ایک مچہلی کا ہے کہ لیوتیا اور ایک روایت مین ہموت نام اوسکا ہے اور روایت کیا

مفسرون نی کہ حق تعالیٰ نی بعد پیدا کرنے زمین کی ایک فرشتی کو زیر عرش سی حکیم کیا تو ساتون زمینون کی نیچی جاکر زمین کو اپنے دونون ہاتو پر اوٹھایا ایک ہاتہہ اوسکا مشرق مین ہی اور دوسرا مغرب مین لیکن اوسکے قدمونکی لئی ٹہیر نیکے جگہہ نہتی حق تعالیٰ نی ایک گائین جنت سی بہیجی کہ چالیس ہزار سینگہ اور چالیس ہزار پانو رکہتے ہے اور جواہر سبز کا دل اوسکا مسافت پانسو برس کی ہے جنت سی لڑہ کر درمیان کو ہان اور کان اوس گائین کے رکہا گیا اور قدم اوس فرشتی کے اوس یاقوت پر ٹہیرے اور سینگ اوس گائین کی طرف زمین سی باہر نکلی ہوے ہین اور نہتی گائین کی دریا مین ہین ہر روز ایکبار دم لیتی ہی مد بحر یعنے پہیلا دریا کا اوسکی دم لینی سے ہے اور جب دم اندر لیجاتے ہے جزر بحر یعنے سمٹنا اوسکا اوس سی ہوتا ہے اور چونکہ گائین کی پانوکے لئے جگہہ ٹہیر نیکے نہتے حق تعالیٰ نی صخرہ یعنے پتہر کا ٹکڑہ بقدر دل ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کے پیدا کیا اور اوس گائین کے پانو کے نیچے رکہا اوسکی پانو اوس پتہر پر ٹہیرے اور صخرہ کہ بیچ قول لقمان فتکن فی صخرۃ صخرۃ کی مذکور ہے وہ یہے ہے اور چونکہ صخرہ کی ٹہیر نیکے جگہہ نہتے حق تعالیٰ نی نون یعنے مچہلے بڑے پیدا کے اور اوس صخرہ کو اوسکی پیٹہہ پر رکہا اور اور تمام بدن مچہلے کا خالی ہی اور وہ مچہلے دریا مین پشت ہوا پر اور ہوا قدرت الٰہی سی بوجہ ساکے دنیا کا اور اون چیزونکا کہ دنیا مین ہین وزن حرف ہین کتاب اللہ سے فرمایا اوسکو حیا یعنی اللہ تعالیٰ نے کُن یعنی ہو جا تو ہو گئی کہا کعب احبار نی کہ جس مچہلے کے پیٹہہ پر زمین ہے اوسکو وسوسہ لایا ابلیس نے کہا اوسکو کہ آیا جانتی ہے تو کہ کیا تیری پیٹہہ پر ہی اے لیوناطح بطح کے ہتین اور جانور اور درخت کا ٹکے جہڑ جہڑ اکر ہنکدی تو اونکو اپنے پیٹہہ سے تو اچہا ہے پس قصد کیا لیوتا نے اس بات کی کرنیکا پس بہیجا اللہ تعالیٰ نے ایک جانور کہ داخل ہوا اوس مچہلی کی نتھنے مین پس پہنچا وہ اوس مچہلے کے دماغ تلک پس فریاد کی مچہلی نے اوس سی طرف اللہ تعالیٰ کے پس حکم کیا اوس جانور کو نکلنے کا پس نکلا وہ کہا کعب نے پرتم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی بلاشبہ وہ مچہلے دیکہتے ہے طرف اوس جانور کے اور وہ جانور اوس مچہلے کو دیکہتا ہی کہ اگر وہ مچہلے کرے کچہہ سخن یعنے جہڑ جہڑاوی مخلوق کے پہینکنے کے لئے تو پیٹہہ جاوی وہ اوسکی نتھنی مین جیسکہ پہلے تہا

المجرم یعلم قولہ تعالیٰ ن اول اس سورۃ کا بلاشبہ مکی ہی اور اوسکے بعضے اور آیتین مدنی ہین خلاف ہی کہ مکی ہین یا مدنی اور آیتین اس سورۃ کی بلا اختلاف پچاس ہین اور ساتہہ اختلاف کی باون اور ترتیب نزول اس سورۃ کا یہہ تہا کہ جب آنحضرت علیہ السلام پر وحی آئی اور طریق وضو اور نماز کا حضرت کو غیب سی سکہایا آنحضرت نے اظہار دین حق کا شروع کیا اور حضرت خدیجہ اور حضرت ابوبکر اور حضرت علی اور حضرت زید مبتنی آنحضرت کے اور ام ایمن خادمہ آنحضرت عم کی بیان لائی اور نماز ادا کرنی آنحضرت کی اہل بیت مین رائج ہوئی اور یہہ حرکات تازہ کہ اہل مکہ نے کبہی نہ دیکہی تہی درمیان اوس شہر کی نقل ہر مجلس کے ہوئین کافرون نی کہا کہ فلانا دیوانہ ہوگیا ہے اور تمام اہنے گہر کو دیوانہ کیا ہی آنحضرت ان باتونکی سنی سی غمگین ہوی حق تعالیٰ نی یہہ سورۃ بہیجی اور دو قسمین کہا کر ارشاد فرمایا کہ تو دیوانہ نہین ہی بلکہ عقل تیری تمام خلایق کی عقلون غالب ہے اور وصل ربط ان دونون سورتونکی یہہ ہے کہ سورہ ملک مین ہے لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا اور یہان

ل سورۃ نون کی شان عبد العزیز رحمۃ اللہ سے پوچھو لیا تفسیر کی نقل کیا ہے ۱۲ منہ

ل یعنی تمام آسمانی مخلوق کو کہا نام مین پہنچ چکی ہے ۱۲ منہ

فرمایا اِلَّا کَانُوْا ظٰلِمِیْنَ اور اس سورۃ مین مذکور دریا کی مچھلی کا ہی کہ تمام عالم کے بیچے ہے اور وہ تابعد ارادہ اللہ تعالیٰ کی ہے کہ بڑے پیغمبر یعنے حضرت یونس علیہ السلام کو اوسکے پیٹ مین قید کیا اور اوسنے باحتیاط تمام اون پیغمبر کے بدن مبارک کو نگاہ رکھا اور اوس سورۃ مین مذکور اون جانور کا ہے کہ ہوا مین اوڑتے ہین کہ تسخیر والے نے مسخر ہین پس گویا ارشاد ہوتا ہی کہ مرغ سی لیکر تا ہاتھی تک سب کی بادشاہت ہمارے ہین ن یعنی دوات تیری حق ہی بلاشبہ اور نور تیرا عالم مین پھیلیگا اور اول نصرت تیری واقع ہوگی اور نفع تیرا پہنچیگا وَالْقَلَمِ پس تک روز بروز ترقی اور زیادتی مین رہیگا والقلم یعنے قسم کہاتا ہون قلم کے کہ باتین عالم غیب انسانی کو منصہ ظہور پر جلوہ دیتا ہی تا ہر دور افتادہ مکان و مکان کا دوسرا مطلع ہو یہے معنی نبوت اور پیغمبر کے ہین کہ احکام و منہیات الٰہیہ کو لوگونکی تئین کردو بڑے ہوئے ہین راہ حق سی پہنچاتے ہین اور یہہ ہی ہی کہ اگر قلم کو دیکھی وہ شخص کہ حرکت دیکھنے واقف نہو قلم کے ہاتھ مین تو دیوانہ جانیگا کہ کاغذ سفید کو بلا وجہ سیاہ کرتا ہے اور خود بخود ہیچ و تاب کہا دیگا حالانکہ اوسکی حرکت مین حکمتین عجیبہ ہین اور عجائب قلم سے یہہ ہے کہ دوات مین سی سیاہی اوٹھاتا ہے اور کاغذ پر لکھتا ہے اور آدمی کی باطن مین اوسی سیاہی کو نور و روشن کر کر پہنچاتا ہے اور یہہ ہی ہی کہ قلم کو کہ ہر حرکت و سکون اوسکی خاوند کے ہاتھ مین ہے اور اپنے خود کچھ حرکت نہین کرتا اور دم نہین مارتا کمال مشابہت رکھتا ہے پیغمبرون کے ہے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى وَمَا یَسْطُرُوْنَ یعنے اور قسم کہاتا ہون اوسچیز کہ لکھتے ہین لکھنی والی قلمی کی کہ نہایت عجیب و غریب چیزین اوس سی لکھے جاتی ہین اسی کہ قلم یا تو عالم علوی کا ہی یا فلے کا عالم علوی کی قلم سی ملائکہ نے تمام تقدیرین وغیرہ لکھین اور عالم سفلی کے قلم سے لوگون نی طرح بطرح کی کتابین اور مضامین عجیبہ اور حکام وغیرہا لکھے مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ نہین ہی تو ساتھ فضل پروردگار اپنے کے بے عقل و دیوانہ بلکہ کمال عاقل و ہوشیار ہی اور فی الواقع جو کوئی آنحضرت کی کمال عقل کو بیچ خصلتون اوس جناب کے اور نیک تدبیری اپکیلو بیچ مسخر کرنے وحشیان عرب اور بندون خدا کی تامل کرے تو جانی قدر اپکی کہ کسطرح اون لوگون بی سروپا کو تابعدار اپنا کیا یہان تک کہ اونہون نے اپنے قرابتیون اور قبیلونکی ساتھہ اپکی حمایت کی لڑے اور مارے گئے اور مارا اور اپنے ہم وطنون اور دوستون اور قرابتیون کو چھوڑ کے محبت مین جہور مابدون کے کہ سابق سے کچھہ معرفت یا علاقہ کسیسی کہتی ہون بس جو کوئی انصاف سی تامل کری تو بالیقین سچ جانیگا اسکو کہ وہب بن منبہ نے لکھا ہے کہ مین اکہتر کتابین پہلی انبیاء علیہم السلام کی کتابون مین سی پڑھے ہین اون سب مین پایا یہہ مضمون کہ حق تعالیٰ نے ابتدای پیدائش دنیا سی اوسکی تمام ہونی تک عقل جو عاقلون کو دی ہی آنحضرت کی عقل کے مقابلہ مین مانند ایک ذرہ کی ہے بنسبت ریگستانون دنیا کی جیسے روایت کیا اسکو ابو نعیم نے اپنے حلیہ مین اور ابن عساکر نے اوس سے اور عوارف المعارف مین ایک بزرگ سی روایت کیا ہے کہ عقل کے سو حصے کیے ہین منادین تو آنحضرت کو دی اور ایک حصہ باقی مخلوقات مین تقسیم کیا اور جو کوئی قصے آنحضرت کے عقلمندی کی معلوم کرنا چاہے تو چاہیئی کہ تواریخ کی کتابون مین نظر تعمق کیجے

کہ تفصیل اون قصوں کی اس مقام مین مع جب دراز کی کتاب کی ہی بطریق نمونہ کی دو تین قصے اونمین سے لکھی جاتی ہین اوّل یہہ کہ ایک شخص آنحضرت کی پاس آیا اور کہا کہ یارسول اللہ مجھمین چار خصلتین بُری ہین اوّل یہہ کہ زنا کار ہونمین دوسرے یہہ کہ چوری کرتا ہون تیسری یہہ کہ شراب پیتا ہون اور چوتھی یہہ کہ جھوٹ بولتا ہون ان چار مین کونسا ترک کرنا مجھے ممکن نہین ہے فرمایئے تو ایک چیز کو اپنی خاطر سے ترک کرون آنحضرت نی فرمایا کہ جھوٹ نہ بولا جب وہ شخص اپنے گھر گیا اور رات آئی تو قصد کیا کہ مشغول شراب نوشی اور زنا کا ہوا اوسکے خیال مین آیا کہ اگر صبح کو آنحضرت کی پاس حاضر ہونگا اور وہ مجھسے پوچھینگے کہ آجکے رات زنا کاری اور شراب نوشی کی تو نی یا نہین تو کیا کہونگا مین اگر سچ بولونگا تو فضیحت ہونگا اور حد زنا اور شراب نوشی کی مجھپر جاری کرینگے والا جھوٹ بولنا پڑیگا خیال شراب نوشی اور زنا کا موقوف کیا جب رات بہت گئی اور لوگ سوہی تو چاہا کہ چوری کو جاوی اسطرح کا خیال اوسکو چوری سی مانع آیا کہ اگر کل مجکو ساتھ اس چوری کی متہم کرینگے اور مجھسی پوچھینگے تو کیا کہونگا اگر اقرار کرونگا تو میرا ہاتھہ کاٹین گی اور فضیحت ہونگا والا جھوٹ بولنا پڑیگا ناچار اس خیال کو بھی موقوف کیا صبح کو آنحضرت کی پاس وہ شخص ڈرتا ہوا آیا اور کہا یارسول اللہ سبب ترک کردانی جھوٹ کی مجھپر چارون خصلتین بُری کہ مجھمین تھین آپنے دور کروائین آنحضرت خوش ہوئی دوسرا قصہ یہہ ہے کہ ایک شخص آنحضرت کی پاس آیا ایک شخص کو لیکر یاین دعوی کہ میری بھائی کو اسنے مارا ہے آنحضرت نی اوسکو فرمایا کہ دیت یعنی خون بہالی اوسنی کہا کہ مجکو قبول نہین ہی پھر اپنے فرمایا کہ معاف کرتا تجکو بہت سا ثواب آخرت مین حاصل ہو اوسنی کہا کہ یہہ بھی منظور نہین فرمایا جا پس مار اسکو کہ یہہ اقرار قتل کا کرتا ہے جب وہ شخص اوس قاتل کے قتل کو گیا تو اپنے یارون سی فرمایا کہ یہہ شخص اوس قاتل کو ماریگا تو تم اوسکے ہو گا لوگ دوڑے اور اوسکو خبر کی کہ آنحضرت نی ایسا فرمایا ہی اوسنی فی الفور عفو کیا اور اوسکو چھوڑ دیا جب یار آنحضرت کی پاس آئے تو معلوم کیا کہ غرض آنحضرت کی یہہ تھی کہ اگر یہہ اوسکو ماریگا تو مانند اوسکے قاتل ہونے نفس مین ہو گا نہ گناہ مین اور قصہ تیسرا یہہ ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا ایک ہمسایہ ہی بہت موذی فرمایا کہ جا کر اباب اپنے گھر کا نکالکر راہ مین ڈالدے اور لوگ پوچھین کہ کیا کرتا ہے تو تو کہہ کہ میرا ہمسایہ ہی نہایت موذی مینی جو آنحضرت علیہ السلام سی شکایت کے تو اپنے ایسا فرمایا ہے اوس شخص نے جاکر ویسا ہی کیا لوگون نے اوسپر انبوہ کرکر پوچھنا شروع کیا کہ تجکو کیا ہوا ہی کہ اسباب گھر کا نکالکر یہان ڈالدیا ہے اوسنی وہی جواب جو اپنی فرمایا تھا لوگون نے بلعنت و نفرین اوس ہمسایہ کی شروع کے اور ہر کوچہ و بازار مین یہہ خبر پہلے وہ ہمسایہ موذی اوس شخص کی پاس آیا اور کہا کہ خدا کی واسطی مجکو بقصد فضیحت نکرا اور اسباب اپنا اپنے گھر مین لیجا اور عہد پیمان اوسنوا کیا کہ بار دیگر تجکو ایذا نہ دونگا اور قصہ چوتھا یہہ کہ پہلے بنوت آنحضرت کی سیل عظیم مکہ معظمہ آئین اور حجر اسود کو گرا دیا اور کعبہ معظمہ کی بنا دین ہی خلل ڈالدیا بعد تاخیل کی سب سردار قریش کی جمع ہوئے اور اپنے ہاتون سی مرمت اوس خانہ معظمہ کی شروع کی جب نوبت حجر اسود کی پہنچی تو ہر فرقہ کی اور

ہر قبیلہ کی سردارنی چاہا کہ میں اس پتھر کو اپنی ہاتھ سی رکھون اور اور دونے مزاحمت کی اور نزاع وجدال بہت ہوئی آخر
آنحضرت کو کہ اوسوقت مین آپ پچیس برس کے تھے وسطی فیصلہ نزاع کی حکم مقرر کیا اور کہا کہ کوئی عاقل ماندہ جوان کی
تمام قبیلہ قریش مین کہیں پیدا نہین ہوا ہی جو کچھ یہہ کہین ہم سب مان لینگے آنحضرت نی حکم کیا کہ اوس پتھر کو
ایک ٹی چادر مین رکھکر ہر ہر کونہ اوس چادر کو ایک ایک سردار اوٹھاوی اور سب کی اوٹھانی مین شریک ہون
اور جب وہ پتھر سامنی اپنے مقام کے پہنچے تو مجکو اپنے طرف سے کیل کردو اپنے ہاتھہ سے رکھون کہ ہاتھہ میرا حکم
وکالت سبکا ہاتھہ ہوگا سب سردار اس حکم پر راضی ہوی قصہ پانچوان یہہ کہ جب یہہ مین جو کافرون سی صلح منعقد ہوئی
قرار پائی کہ کافرون نے یہہ شرط کی کہ جو کوئی مسلمانون مین سی بھاگ کر ہمارے پاس آویگا اوسکو پھیر نہین دینگی ہم
اور جو کوئی ہم مین سی بھاگ کر مسلمانون پاس جاویگا تو اوسکو ہم لیلین گی آنحضرت نی یہہ شرط قبول کی آنحضرت کے
یار یہہ سنکر بہت ناخوش ہوی اور سبسون نے آنحضرت سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس شرط کو ہرگز قبول نہین کرینگے
اسلیے کہ ان دونون صلح کو تین دفعہ ہماری ہی اگر یہہ اپنے بھائی کی ہوکو لینگے تو ہم بھی اپنی بھائی کو لینگے آنحضرت نے
فرمایا کہ غور کرو جو کوئی ہم مین سی بھاگ کر جاویگا نہین ہوگا مگر منافق کہ اوسکی دلمین محبت کفر کی اور رفاقت
کافرون کے ہوگی وہ قابل رکھنے کے ہوگا کہ ہم مین رہی اوسکی پاس ہے اسکو جانے دو تا کہ اوسکو اپنے پاس سی نکالدین
چہ جائیکہ وہ خود بخود گیا ہو تو کیونکر اوسکو لین سب یارون نی اس نکتہ کو سمجھا اور ادہر عقل آنجناب کی درکے

فائدہ عزیزی مختصر تنبیہ حاصل یہہ کہ ایسی عاقل کو دیوانہ جاننا کمال حماقت ہے یہان ایسا ہی ہے
کہ کوئی آفتاب کو تاریک جانے ہان حمق شقیقہ و ذلیقہ رب العلمین کی دیوانہ جانتی ہین وہ خود بڑی حمق ہین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ حال تھا جیسا کہ کسی بزرگ نی کہا ہی ؎ آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند ٭ فرزند و عیال و خانمان را چہ کند ٭ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ٭ دیوانہ تو ہر دو جہان را چہ کند

فائدہ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ یعنے بلاشبہ تیرلیں ثواب ہے بے نہایت **فائدہ** اور تجکو نیک ہے
بے انتہا **فائدہ موضح تفسیر** یعنے تیرلیں اجر و ثواب ہی کہ قیامت تک منقطع نہین ہوگا ایسی کہ تیری
ہاتھہ سی ہدایت کلیہ عالم کو پہنچیگے اور وہ ہدیتہ تا دامان قیامت باقی رہیگے اور مجنون کو حرکات و سکنات
و افعال اپنے سے خبر نہین ہوتی ہے جسکا نکہ اوسکو ثواب غیر منقطع حاصل ہو جسمین ثواب غیر منقطع کی
کہ بیان آنحضرت علیہ السلام کی نئی وعدہ کیا گیا ہے معلوم ہوی تو معلوم ہوا کہ مراد اوس سی ثواب اونکی متعدی
اعمال کے ہین کہ قیام قیامت تک منقطع نہین ہونگی بس اشکال کہ اس مقام مین رکتے ہین جاتا رہا اور حاصل
اوس اشکال کا یہہ ہے کہ اجر غیر ممنون ہر مومن کی لئی سورۂ انشقاق مین اور سورۂ تین مین وعدہ کیا گیا ہے ذکر اوسکا
بیچ مقام خصوصیات آنحضرت علیہ السلام کی کیا مناسبت رکھتا ہی اور دوسرے دفع اس اشکال کی یہہ ہی کہ جو کچھہ کہ مومنونکی
حق مین وعدہ کیا گیا ہے ہمیشہ رہنا ثواب بہشت کا ہے اور جو کچھہ کہ مخصوص ساتھہ آنحضرت کی ہے نہ منقطع ہونا
ثواب اعمال کا ہے قیامت تک اور منشا اسکا ہدایت عامہ کلیہ غیر منسوخہ ہے کہ خصوصیات اوس جناب کیسی ہے
اور درمیان ان دونون کی بہت فرق ہی حضرت ابن عباس رضی منقول ہے کہ کوئی نبی نہین ہے
مگر کہ اوسکو ثواب اعمال اون لوگونکا کہ اوسپر ایمان لائی تبے پہنچتا تا ہلی کہ جو عمل کرتے تہے اپنے انبیاء کی زمانہ

دہنمائی سی کرتی تہی والدال علی الخیر کفاعلہ اور چونکہ دین انبیاء گذشتہ کی منسوخ ہوتی چلی آئی ہین یہان تک
کہ آخر سب دینونکا دین عیسٰی عم کا منسوخ ہوا اور عمل دین منسوخ پر موجب اجر و ثواب کا ہے نہین پس بالضرور
اجر و ثواب انبیای گذشتہ کی منقطع ہوی اور قیام قیامت تک نہی بخلاف اجر و ثواب خاتم النبین کی کہ قیامت
کے قائم ہونی تک منقطع نہین ہونیکے ۞ عزیزی ۞ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اور تحقیق تو اوپر خوبی نہایت
بزرگ کے ہے ۞ فتح ۞ اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر ۞ موتفسیر ۞ یعنے اور کسطرح تجکو مجنون گمان
کرتے ہین تحقیق تو تو بڑی خلق پر نہایت و مستقر ہے اور مجنون کہنا خلق نہین رکھتا ہی کہ وسیر اعتماد کیا
جاوی اسلیے کہ رنگ بدرنگ ہونا حالات کا اور متبدل ہونا ادہام و خیالات کا لوازم جنون سی ہی اور ساتھہ
اس تلون و تبدل کی راسخ و ثابت ہونا خلق کا متصور نہین ہے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سی کسینے پوچہا کہ خلق آنحضرت کا کیا تہا کہا وسکو حق تعالٰی نی مقام مدح مین یاد فرمایا
اوہونے کہا کہ خلق آنحضرت کا قرآن تہا یعنی جس چیز کو کہ حق تعالٰی نی قرآن مین پسند کیا ہی بالطبع
صادر ہوتے تہے اور جس چیز کو حق تعالٰی نی قرآن مین برا فرمایا ہے اوس سی بالطبع متنفر ہوتے تہے اور بعضے
علماء نے کہا ہے کہ خلق عظیم آپکا یہہ تہا کہ حق تعالٰی نے اس آیہ مین تعلیم فرمایا ہے خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ
بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ اور فی الواقع کہ حالات دعوت الی اللہ مین اور مدد کرنے حق مین اس سی زیادہ
کوئی چیز سخت نہین ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ خلق عظیم آنحضرت کا یہہ تہا کہ ظاہر مین خلق کی ساتہہ ملے
رہتے تہے اور کذران کرتے تہے اور باطن مین حق کی ساتہہ مشغول رہتے تہے اور جہتہ تجاذب ظاہر و باطن
مین اوقات بسری ہوتی اور یہہ امر بہی بہت دشوار ہے اسلیے کہ ظاہر و باطن ایک طرف متوجہ ہونا
تو کام سہل ہوتا ہے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہے کہ اپنے فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ یعنی
بعثت میری اسلئے ہوئے ہے کہ تمام پیغمبرون کی گذشتہ کی بزرگیونکو مین تمام کرون مانند صفوت آدم کی اور فہم
ادریس کی اور تکمیل نوح کی اور جود ہود کی اور عبادت صالح کی اور خلت خلیل کی اور صبر ایوب کی
اور عدل داؤد کی اور تمکنت سلیمان کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کہ حضرت یحیٰی کرتی تہی اور
زہد حضرت عیسٰی کے صلوات اللہ علی نبینا و علیہم اجمعین اور اسی سبب سے آنحضرت عم کو ساتہہ خلق عظیم کے وصف
فرمایا کہ مجمع اخلاق ان سب بزرگونکے تہے ۞ اچہا خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۞ اور یہہ بہی حدیث شریف
آیا ہے کہ جب آیہ خُذِ الْعَفْوَ نازل ہوئی تو آنحضرت عم نے حضرت جبرئیل سی تفسیر اسکے پوچہی جبرئیل عم نے کہا
اُمِرْتُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ اَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَاُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ یعنے
یہہ آیہ تجکو تمام اچہے اخلاق سکہاتے ہے اور منجملہ اوسکی یہہ ہے کہ سلوک کرتو اوس سی کہ قطع کرے تجسی اور بخشش
اپنے دیوی تو اوسکو کہ محروم رکہی تجکو اپنے بخشش سی اور معاف کرتو اوس سی کہ ظلم کری تجپر اور جو کوئی
آنحضرت کے احوال سے مطلع ہو تو یقینا جانیگا کہ آنحضرت نی ہن آیہ کی مضمون کو نہایت درجہ کو پہنچایا
کہ اوس سی بڑہ کر مقدور کسی بشر کا نہین ہی منجملہ معاملات آپکے ساتہہ کافرون دشمن کے یہہ تہا کہ
جب جنگ احد مین آنحضرت کی چچا بزرگوار کو شہید کیا اور آنحضرت کے ستر یا زیادہ کو قتل کیا اور آنحضرت کی چچا کی

۱ بیان خلق عظیم آنحضرت و تعریف و فضیلت خلق

جگر کو نکالکر چبا کر ڈالدیا اور شہید و مثلہ کیا اور آنحضرت کی سر مبارک کو زخم عظیم پہنچایا اور دندان مبارک کو شہید کیا یہانتک کہ خون سر اور دہان مبارک سے جاری ہتا اور لوگوں نے یہہ حال دیکھکر بیتاب ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب یہہ کافر بیحد ظلم اور بے ادبی کے حد سے گذر گئے ہین بد دعا انپر کرنے چاہئے آپنے فرمایا کہ مجکو بد دعا کے لیے نہین بھیجا ہے بلکہ واسطے رحمت و ہدایت کی بھیجا ہے * اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ وَاھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اس قصہ کو ابن حبان اپنے صحیح مین بسند معتبر لایا ہے اور اور محدثون نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور طبرانے اور حاکم اور ابن حبان اور بیہقی اور اور معتبر محدثون نے زبیر بن ثعلبہ سے کہ ایک علما یہود سے ہمارے روایت کیا ہے کہ مجکو تمام اوصاف پیغمبر آخرالزمان کی علیہ السلام کہ کلی کتابون مین مبنی یکھی تھے آنحضرت علیہ السلام مین ظاہر ہوئی مگر دو صفتین معلوم نہین کہ کین تہین ایک تو یہہ کہ حلم اونکا اونکی غصہ پر غالب ہو دوسرے یہہ کہ بیحد مقابلہ سخت کوئی کے نرے اونکی زیادہ ہوجاتا ہے کہ ان دو صفتون کو امتحان کرون منتظر قابو ہی وقت کی ہا مین ناگہان ایسا اتفاق پڑا کہ آنحضرت عم نبی بہت سی رپون کے کھجورین قرض خریدے اور ایک مدت واسطے ادای قیمت کی مقرر فرمائی مین دو تین روز پہلے مدت سی کیا اور تقاضا شروع کیا مین دیکھا کہ آپکا مزاج مبارک اصلا متغیر نہین ہوا اور نہین فرمایا کہ ہنوز مدت موعود نہین گذری ہی کیون تقاضا کرتا ہے تو مینی قصد تقاضے مین سخت کوئی شروع کی جب دیکھا مینی کہ بہت سی یا آنحضرت علیہ السلام کی مجلس مین جمع ہوئے ہین تو بہت زیادہ سختی کی مینی تاکہ اونکو بسبب ہم یارون کی غصہ غلبہ کری اور کچھہ کلام سخت مجکو کہین لیکن آپ اصلا متغیر نہوی یہانتک کہ یہہ کلمہ بھی مینی کہا کہ تمہاری خاندان مین اوداء قرض مین سیطرح لیت و لعل کرتے چلے آئے ہین کسی قرضخواہ نی سختی باسانی قرض نہین وصول کیا ہی یہہ کلمہ سنکر حضرت عمر رض غصہ ہوی اور مین اوٹھا اور میرا ہن مبارک اور چادر مبارک اونکی اپنے ہاتھہ سے کھینچے اور تیز نظر سے دیکھا اور کہا کہ اوٹھہ قرض میرا اسی وقت ادا کر آنحضرت علیہ السلام اوٹھی اور حضرت عمر سے بیتاب ہوکر شمشیر کھینچ کر میری سر پر آکر کھا کہ اے دشمن خدا باز نہین آتا ہے تو اسی وقت تیرا سر کاٹ ڈالتا ہون آنحضرت نی مسکرا کر حضرت عمر رض کی طرف نظر کے اور فرمایا کہ سختی یہہ نہین توقع رکھتا تہا مین چاہتا تہا کہ نرمے اور مدارا سے مجکو جسی طرح قرض ادا کر نیکے لئے اور اوسکو نرمے سے تقاضا کرنیکے لئی نصیحت کرتے یہہ کیا بات ہے جو تم کہتے ہو حضرت عمر رض نادم ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ زیادہ اس سی صبر نہین تہا ہون اب مجکو حکم فرمائی کہ اسکو قرض ادا کرین ہم فرمایا کہ جاؤ اور تمام حق اسکا ادا کرو اور بیس صاع اور اسکے حق سی زیادہ اسکو دو بسبب اسکے کہ بدلہ اس سختی کا کہ اس سی کیا ہی تمہی حاصل ہوئین یہہ کلام سنکر مسلمان ہوا اور یہہ بھی بالے ہریرہ سی روایت صحیح مین آیا ہے کہ ایکدن آنحضرت علیہ السلام ہمارے پاس بیٹھے ہوی باتین کر رہی تہی پہر وہان سی اوٹھی تاکہ دولت خانہ مین تشریف لیجاوین اور ہم بھی ہمراہ ہوجاوین ناگہان ایک بدو پیدا ہوا اور چادر مبارک آنحضرت کی سخت زور سے کھینچے یہانتک کہ گردن مبارک سرخ ہوگئی اور قریب تہا کہ سر مبارک دیوار سی جا لگی اور صحابہ اونکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کیا غرض رکھتا ہے تو اوسنی کہا کہ یہہ دو اونٹ میری غلہ سے لادی سلمی کہ مال جو تیری پاس ہی مال خدا کا ہی تیری باپکا

مال نہین ہی آنحضرت علیہ السلام نی فرمایا کہ سچ کہتا ہی تو کہ یہہ مال میرا اور میری باپ کا نہین ہی لیکن یہہ کہنا سچا سخی ہے کہ مجکو کہیجا تو نی حق میرا ہے بدلہ سکا لونگا اوسی کہا کہ مین ہرگز بدلہ سکا نہین دونگا اس حالت مین آپ کمال بشاشت سی مسکرا دی تہے جب ایکساعت اس گفتگو مین گذری ایک شخص کو بلاکر فرمایا کہ ایک اونٹ پر سکی کہجورین لادو اور ایک پر جو حدیث کو ابو داود نے اپنے سنن مین روایت کیا ہی اور تمام اہل تواریخ متفق ہین اسپر کہ آنحضرت اپنے عہد کی منافقون کی ساتھہ ایسا سلوک فرماتی تہی کہ مقدور کسیکا نہین ہی کہ اپنے منافقونکی ساتھہ ایسا سلوک کرے حتے کہ حق تعالی باوجودیکہ ارحم الراحمین ہے انکو سختی کرنے پر تاکید فرمائی اس آیہ مین یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ اور یہہ بھی آنحضرت اپنے یارونکو بارہا فرماتی تہی کہ لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اور صحیح مسلم مین حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ آنحضرت نی کبھی اپنے عمر مین کسی لونڈی اور غلام اور خادم کو مارا نہین اور ترمذی مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نی کسی خادم کو آواز سخت سی جھڑکا نہین اور اپنے انتقام کے لئے کبھی ایذا نہین پہنچائی اور صحاح مین یہہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے کبھی مجلس مین سامنی اپنے یارونکی اپنے پاؤن دراز نہین کئی ہین اور اگر کوئی آکے ملاقات کے لیی آتا جب تک وہ بیٹہا رہتا ہر گز آپ اٹہتی نہین اور دونون زانو آنحضرت کی بیٹہنی مین کسی کے زانو سے بڑہتے نہین اور جو کوئی آنحضرت علیہ السلام کی بل بیت یا یارونمین سی آپکو پکارتا تہا تو اوسکی جواب مین لبیک فرماتے ہینے حاضر ہون اور تاریخ طبری مین مذکور ہی کہ ایک روز آنحضرت سفر مین تہی یارونکو فرمایا کہ آج ہم چاہتے ہین کہ ایک بکری کی کباب کرین یارون نی عرض کیا کہ بہتر ہی ایک نی اونمین سی کہا کہ مین ذبح کرونگا دوسرے نے کہا مین پوست اوسکا اوتارونگا تیسرے نے کہا کہ مین پکاؤنگا چوتہی نی کہا کہ ایندہ اوسکا ہیزم ذمہ ہے علے ہذا القیاس تمام لوازم اس خدمت کی یارون نے آپسمین بقسیم کیی تاکہ جلدی تیار ہو جاوی آنحضرت علیہ السلام اوٹہی اور یار مشغول اوسکے کامین ہوی بعد ایکساعت میرکی آنحضرت تشریف لائی اور لکڑیان جنگل سی جمع کرکر لائی یارون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اس کام کو ہے کر لیتی کیا ضرور تہا کہ آپنے یہہ تکلیف اوٹہائی فرمایا کہ حق تعالی اپنے بندہ سی مکروہ رکہتا ہے کہ اپنے یارون مین ممتاز ہو کر بیٹہی اور اونکی ساتہہ شریک نہو اور بخاری مین مذکور ہے کہ ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیونمین سی آنحضرت عمر کا دست مبارک پکڑ کر جہانتک چاہتی لیجاتی آپ انکار نکرتے اور حضرت کی عہد مین ایک لونڈی تہی کہ اوسکے عقل مین خلل آگیا تہا اوسکو خیالات فاسدہ آتے اور ظاہر کرنے اون خیالات کیسی لوگونکی سامنی حیا کرتے اور بار بار آنحضرت کی پاس آتی اور اوسکے ساتہہ تنہا بیٹہتے اور تمام واہیات بکتی جب کوئی دور سی ظاہر ہوتا تو متوہم ہو کر کہتی کہ یہان سی اوٹہی اور اوسکیہمراہ تنہا چل بیٹہے آنحضرت علیہ السلام یہہ تمام تکلیفات اوسکی قبول فرماتے اور قاعدہ آنحضرت عمر کا یہہ تہا کہ جب نماز صبح سی فارغ ہوتی تو غلام اور لونڈیان اہل مدینہ کی پاس پانے سے بہر کر لاتین تاکہ اونمین حضرت دست مبارک اپنا ڈالدین اور وہ متبرک ہو جاوین اور وہ پانی تمام دن کہانی اور پینی اور دوا مین صرف کرتی اور بعض اوقات کہ موسم جاڑے کا ہوتا اور پانی سرد ڈالنا تہا کہ باسنو مین بہت دشوار ہوتا لیکن پہر بہی کسی پاس کو خالی نہجوڑتے سب مین دست مبارک ڈالتی اور خوش خلقی ایکی اس حد کو پہنچی تہی کہ لڑکون خورد سال کے ساتہہ

کلمہ بریقہ کافرہ دن اور منافقون کی اور سختی کرنے پر

بیشک میرے قریب ایسے فکر دیدے نفاق سے عمر بن مریم کی قریب بہلوان تمام

سکے قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب

بھی خوش طبعی فرمائی ایکدن کا انس بن مالک کا بھائی کہ اوسنی ایک بچہ بلوریا تھا بغیر نام کہ اوسکو زبان ہندی میں لال کہتی ہین اتفاقا وہ لال مرگیا آنحضرت عم اوس لال کی تعزیت کی لئی اوسکی پاس تشریف لی گئی اور فرمایا یا ابا عمیر ما فعل النغیر تاکہ اس کلام کی مقفی کی سنی سی وہ خوش ہوا اور غم بکری اور حدیث صحیح میں آیا ہی کہ گران ترین چیزون کی روز قیامت کی مومنکی ترازوی اعمال مین خلق نیک ہوگا اور یہہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت عم نی ایک وزیر اپنی یاردن کو فرمایا کہ کچھہ جانتی ہو کہ اکثر لوگ کس سبب سے دوزخمین جاوینگی عرض کیا یارسول اللہ خدا اور اوسکا رسول خوب جانتی ہین فرمایا دو چیزین کا واک کہ مونہہ اور شرمگاہ ہین کہ اکثر موجب داخل ہونی دوزخ ہونگین پھر فرمایا کہ کچھہ جانتی ہو کونسی چیز اکثر موجب بہشت داخل ہونیکی ہی عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا تقوی اور حسن خلق اور یہہ بھی آیا ہے کہ مرد ایمان سب سے حسن خلق کی قائم اللیل اور صائم النہار کا درجہ پاتا ہی اور مرد خلق سی دین اسلام ہی کہ کوئی دین پیارا اور پسندیدہ اللہ تعالی کی نزدیک اوس سی زیادہ نہین ہی برا رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وجہا واحسنہم خلقا لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر اور انس رضی اللہ عنہ کہتا ہی کہ خدمت کی مینی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دس برس پس نہین کہا مجکو اف کبھی اور نہین کہا مجکو کسی چیز کے لئی کہ کی مینی کیون کی تونی اور نہ کسی چیز کے لئے کہ نہین کی مینی کیون نہ کی تونی اور کہتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت اچھی لوگونکی خلق مین اور نہین چھوا مینی حریر کو کبھی اور نہ حریر کو اور نہ کسی چیز کو کہ بہت نرم ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہتیلے مبارک سی اور نہین سونگھا مینی مشک کو اور نہ عنبر کو کہ خوشبو زیادہ رکھتا ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پسینی سی اور عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہین کہ بلاشبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہین تھے فحش گو طبعی اور نہ فحش کو تبکلف اور آپ فرماتے تھے خیارکم احسنکم اخلاقا یعنے اچھے تم مین وہ ہین جو بہت اچھی خلق کہتی ہون اور انس رضی اللہ عنہ کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبوقت مصافحہ کرتے کسے شخص سے تو نہ چھوڑتی آپ ہاتھہ اپنا اوسکی ہاتھہ سی یہان تک کہ وہ چھوڑتا ہاتھہ اپنا اور نہین پھیرتے آپ مونہہ اپنا اوسکے مونہہ سی یہان تک کہ وہی پھیرے مونہہ اپنا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تغفل کا رتبہ پیر ولا وجع کالکبر ولا ادب کحسن الخلق اور فرمایا ذر اللہ سے جہان ہو دیتو یعنے خلوت اور جلوت اور سفر اور وطن مین اور ہیچی برائی کی بھلائی کو کہ مٹاوینگی بھلائی برائی کو اور معاملہ کر لوگونسی ساتھہ نیک خلقی کے اور جب آئینہ دیکھتی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو یہہ دعا پڑھتے اللھم کما حسنت خلقی فاحسن خلقی وحرم وجھی علی النار اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دونگین تمہاری اچھونکی کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہان فرمایا اچھی فرمایا اچھی تمہاری وہ ہین کہ بہت بڑی ہین عمرین اوکی اور بہت اچھی ہون خلق اوکی اور کھا انس رضی کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوا اصحاب المین کہ مین آٹھہ برس کا تھا اور خدمت کی مینی اوکی دس برس پس نہین ملامت کی مجکو کبھی کسی چیز پر کہ تلف ہوگئی میرے ہاتھہ سی پھر اگر ملامت کرتا مجکو کوئی اوکی گھر والو نمین سے تو آپ فرماتی چھوڑ دو اسکو جو تقدیر مین تھا وہ ہوا اور انس رضی بیان کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال

کہ آپ خبر پرسی کرتی بیماری کی اور ہمراہ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت غلام کی اور سوار ہوتی حمار پر دیکھا میں نے ابو دائود کو سوار حمار پر کہ باگ اوسکے کھجور کے پوست کی تھی اور حضرت عائشہ رضہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گاہے لیتے تھے پاپوش اپنے اور سی لیتی کپڑا اپنا اور کام کرتی اپنے گھر مین جیسکہ کام کرتا ہے کوئی تم مین سی اپنے گھر مین اور کہا عائشہ رضہ نے کہ تھے آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سی یعنی عیسی اور آدمی ہین ویسا ہی حضرت اپنی تئین جانی کچھ مشیخت نہ لگاتی اپنے تئین باوجود ایسی عالی رتبہ ہونیکے جوین دیتھے کپڑے مین اور دودھی دوہ اپنی کر لیتا اور خدمت کرتے تھے نفس کے اور علی بن ظرر روایت کرتے ہین کہ ایک عالم یہود یونکا تھا کہ اوسکی کچھ دینار آنحضرت کی ذمہ پر قرض تھے پس اوسنی تقاضا کیا اوسسے آپنے اوسکو فرمایا کہ لے یہودی میری پاس کچھ ہے نہین کہ دونگی تجکو یعنے بالفعل نہین ہے جب کچھ آویگا تو ادا کردونگا اوسنی کہا کہ نہین ٹلتی کا مین تمہاری پس سی اے محمد یہان تک کہ دو تم مجکو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اب مین بیٹھا ہون تیرے ساتھ پس بیٹھی آپ اوسکی ساتھ پس نماز پڑہے ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کے یعنے باوجود نماز دیکھا وقت ابھی حالت مین گذرا کہ آپ نماز پڑہتے اور اوسکے پاس ہوتے تھے اور صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکو دھمکاتے تھے یعنے خفیہ جس سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم کیا دھمکانا صحابہ کا تو منع کیا اوسکو دھمکانا سی سبب مرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ پہلا یہودی قید کری اپکو تو مجکو کیونکر صبر آوی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہی مجکو رب میرے نے اس سی کہ ظلم کرون ذمی اور غیر ذمی پر جب وہ دن چڑہا تو کہا یہودی نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ اور کہا آدہا مال میرا اللہ کے راہ مین تصدق ہی اوکا ہو جو قسم خدا کے نہین کیا مین یہہ معاملہ اپکی ساتھ مگر اسلئی کہ دیکھون مین طرف نعت آپکے جو توریۃ مین ہے یعنی فقط امتحان کرتا ہون آپکے تعریف جو توریۃ مین ہی آپکی پائی جاتی ہی یا نہین کہ توریۃ مین یہہ ہی محمد بن عبداللہ کا جنمہ اوسکی پیدائش مکہ مین ہے اور جنمہ اوسکی ہجرت کی طیبہ یعنی مدینہ مین اور ملک اوسکی شام مین ہی یعنی علیہ السلام کا دہان بہت سخت ہوگا نہین ہوگا محمد بیگو اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین یعنی مانند بازاریونکی اور نہ بیتکلف فحش گو اور نہ گواہی دیگا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ اور میرا موجود ہے پس حکم کیجیو اسمین جو تیرا جی چاہے کہ حکم کرے تحکمکو اللہ اور تباہ دیہودی بہت قال الراوی روایت کرے یہہ بیہقی نے ثم تاب الاول المبعوۃ مین ف اس سی یہہ معلوم ہوا کہ صبر کرنا اور نرمی و خوش خلاقی کرنی باعث مطلب پانے کے ہے چونکہ حضرت نی صبر کیا اور نرمی و خوش خلاقی کے اوس یہودی کا دل موم ہو گیا اور راہ حق پر آگیا حدیث شریف مین آیا ہے ان اللہ رحیم کریم الاخ دوست رکھتا ہی نرمی کو اور دیتا ہی نرمی سی وہ چیز کہ نہین دیتا سختی سے اور نہ وہ چیز کہ نہین دیتا سختی کے سوائی اوسکے ہے اور عطا ابن یسار سی منقول ہی کہ کہا ملا مین عبداللہ بن عمر و بن العاص قریشی کہا مجھ خبر دو مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صفت کے جو توریۃ مین ہے کہا اونہون نی ہان خبر دیتا ہون تجکو قسم خدا کے تحقیق وہ وصف کیے گئے ہین توریۃ مین ساتھ بعض صفت کے جو قرآن مین ہے یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یدفع بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ اور جانتا چاہیے کہ حسن خلق برتنا لوگونسی بہت اچھی چیز اور ضد

ف جو لوگ اپنے اوپر ظلم کرتے ہین اور اوسکو دور نہین کرتے ہین اور اوسکی بیخ کنی نہین کرتے ہین اوسکو ظالم کہتے ہین اور ظلم کی تین قسمین ہین ایک ظلم کفر ہے دوسرا ظلم معاصی ہے تیسرا ظلم حقوق العباد ہے ظلم کفر کی سزا ہمیشہ کا عذاب ہے اور ظلم معاصی کی سزا عذاب ہے مگر ہمیشہ کا نہین ہے اور ظلم حقوق العباد

صلاحیت اور باعث فوقیت کا دارین مین ہی اور حقیقت حسن خلق مین اقوال علما کی بہت ہین خلاصہ اونکا
یہہ ہی کہ حسن خلق سنوارنا اور اچہا کرنا باطن کا ہی اور وہ حاصل ہوتا ہی اچہی ہونی چار قوتونکی کہ علم
اور غصہ اور شہوت اور عدل مین سے کہ جب قوۃ علم اچہی ہوگی تو حق کو باطل سی اور نیک کو بدسے سب چیزونمین
امتیاز کریگا اور اچہا کرنا غصہ اور شہوت کا متابعت شریعت و طریقت سی کری اور عدل اور میانہ روی سب
کامونمین موافق شریعت اور طریقت کی برتی تو البتہ جو فعل اور قول کہ اوس سی صادر ہونگی محمود اور موافق
شریعت اور طریقت اور مروت عقل کے ہونگی اور یہی سب حسن خلق ہی اور بعضونے باطن کی سنوارنیکی یون
تقریر کیے ہے کہ باطن جب سنورتا ہی کہ مفسدات قلب کے مثل عقائد باطلہ اور حسد اور بغض اور کینہ اور عداوت اور
حب دنیا وغیر ذالک قلب سے دفع کری جیسا کہ سمجہا جاچکے امام غزالی رحمہ اللہ کی قول سی کہ اونہون نی کہا اگر کہے
تو کہ کیا علاج ہے شیطان کے دفع کرنیکا اور آیا کفایت کرتا ہے اسکے لئی ذکر اللہ اور کہنا انسان کا لاحول ولا
قوۃ الا باللہ تو جان لی کہ علاج اسکا یہہ ہی کہ بند کری راہین داخل ہونی شیطان کی اور پاک کری قلب کو
صفات بدسی اور نہین ہے آدمی مین کوئی صفت بد مگر کہ وہ ہتیا شیطان کا ہی اور راہ ہے داخل ہونی شیطان کی
جب اکہیڑی جاوینگی قلب سے جڑین ان صفات بد کی اور آوینگی قلب مین وسوسی شیطان کے تو اوسکو دلمین ٹہہرانو
نہین ہوگا اور دریگا اونکو ذکر اللہ تعالے کا اسلئے کہ حقیقت ذکر کے نہین ٹہیرتے ہے قلب مین مگر بعد آباد ہونی
دل کے ساتہہ تقویے کے اور بعد پاک کرنے اوسکے صفات بدسی والا ہوتا ہے ذکر وسوسہ اوسکا نہین ہوتا ہی تسلط
اوسکو قلب پر پس نہین دفع ہوتا ہی اونہی سی تسلط شیطان کا اوسلیئی فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا خاص کیا گیا یہہ یعنی دفع ہونا شیطان کی وسوسہ کا ذکر سے
ساتہہ تقوی اور متقی کی اور مثال شیطان کی مانند کتی ہوی کے ہے کہ پاس آدمی تیری پس اگر نہوگی اوسکے
تیری گوشت روٹی بہاگ جاویگا تیری روٹکا نیسی پس نزادونکا نافع کردیگا اوسکو اور اگر ہوا اوسکے تیری گوشت
اور ہووے ہیوکا بلاشبہ وہ لوٹ پڑیگا گوشت پر اور دفع نہین کریگا اوسکو ذکا نا پس جو قلب خالی ہو قوت
شیطان سی بہاگ جاویگا اوس سی تری ذکر سی پس اسپر شہوت جب غالب ہوگی قلب پر گئی حقیقت ذکر کے
طرف خواہشی قلب کے پس نہین ٹہیرے گے اندر قلب کے پس ٹہیریگا شیطان اندر دل کی اور اسپر قلوب متقونکی جو خالی
نہین ہوی اور صفات بدسی پس اونمین جا نہین پاتا ہے شیطان بسبب شہوات کی بلکہ بسبب ہونے اونکے ذکر سے
بسبب غفلت کے پس جب ذکر کرنے لگتا ہے تو ہٹ جاتا ہی شیطان اور دلیل اسکے قول اللہ تعالے کا ہی فَاسْتَعِذْ
بِاللّٰهِ اور تمام آیتین اور حدیثین جو وارد ہین ذکر مین اور کہا ابو ہریرہ نی کہ ملا شیطان مؤمن کا کافر کے
شیطان کہی پس شیطان کافر کا جکنا چیڑا فربہ تہا لباس پہنی ہوی اور شیطان مؤمن کا دبلا پتلا کہ مال
پریشان ننگا بدن سے پس کافر کے شیطان نی مؤمن کی شیطان سی کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہا اوسنی
کہ مین ایسی شخص کے ساتہہ ہون کہ جب کہتا ہی بسم اللہ کہتا ہے مین بہوکا رہ جاتا ہون اور جب پیتا ہے
بسم اللہ کہتا ہے مین پیاسا رہ جاتا ہون اور جب تیل ملتا ہی سر مین بسم اللہ کہتا ہے مین پریشان رہ جاتا
ہون اور جب کپڑا پہنتا ہی بسم اللہ کہتا ہی مین ننگا رہ جاتا ہون کافر کی شیطان نی کہا کہ مین تو ایسی شخص سے

ساتھ ہوں کہ وہ کچھ نہیں کرتا ان چیزوں میں سے کہ ذکر کیا تو نے پس میں شریک ہوتا ہوں اوسکی کہانی اور پرسنی
اور لباس وغیرہ میں اور محمد بن وسع کہ بہت بزرگ ہیں پرستی تھی بعد نماز صبح کی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ سَلَّطْتَ
عَلَیْنَا عَدُوًّا بَصِیْرًا یَعْرِیْنَا یَرَانَا ھُوَ وَقَبِیْلُہٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَھُمْ اَللّٰھُمَّ فَاَیِّسْہُ
کَمَا اَیْسَتْہُ مِنْ رَحْمَتِکَ وَقَنِّطْہُ مِنَّا کَمَا قَنَّطْتَہٗ مِنْ عَفْوِکَ وَاَبْعِدْ بَیْنَنَا
وَبَیْنَہٗ کَمَا اَبْعَدْتَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ جَنَّتِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
پس ابلیس ایک آدمی کی صورت بن کر آیا ایک روز مسجد کی راہ میں اور کہا ای ابن وسع آیا پہچانتا ہے تو مجکو
کہا ابن وسع نے کہ کون ہے تو کہا دشمن لعین ہوں یعنی شیطان ہوں جو سب لعنت کرتی ہیں مجکو کہا
ابن وسع نے کہ کیا چاہتا ہے تو کہا ابلیس نے کہ یہہ چاہتا ہوں کہ نہ سکھاؤں تجھکو یہہ اعوذ کسیکو کہا ابن وسع نے کہ یہہ
نہیں منع کرینگا میں اوس شخص کو کہ پڑہے اسکو پس کراب جو چاہے تو اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہیں چلتا ہے شیطان اوس راہ میں کہ چلتا ہے عمر رضی اللہ عنہ کہ دل اونکا پاک تہا شیطان کے
داخل ہونے سے اور اوسکے قوت سی کہ وہ شہوت ہیں پس جب طمع کرتا ہے شیطان کہ دفع ہو تجھی شیطان نرسی ذکر سے
جیسا کہ دفع ہوا عمر رضی اللہ عنہ تو یہہ حال ہی اور ہو دیگا تو مانند اوس شخص کے کہ ٹھہرے کہ دوا پیوے مین پہلے نہ
کرینگے اور معدہ بہرا ہو غلیظ کہا نوشی کہ نفع دی مجکو دوا جیسیکہ نفع دیا اوسکو کہ پیی دوا بعد پرہیز کرنیکے اور
خالی ہونی معدہ کی پس نفع کرا اللہ دوا ہی اور تقوی پرہیز کرنا ہی کہ خالی کرتا ہی دل کو شہوات سی پس جب قوت ذکر
ذکر اللہ اوس دل میں کہ خالی ہو غیر ذکر اللہ سی دفع ہو گا اوس سی شیطان جیسیکہ دفع ہوتی ہی بیماری اوسنے
دوا کیسی اوس معدہ میں کہ خالی ہو کہا نوشی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ
اور علاج حاصل کرنے اس صفت خبیثہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ جو کچھہ کہ اقوال و افعال و اخلاق بد ہوں
اوپر نفس اونکی کرینگا حلم کرے تو خلاف اوسکے عمل میں لاوے ہوتی ہوتی سب اخلاق اوسکی پسندیدہ اور
عادت ہو جائینگے اور علاج اسکا یہہ ہے کہ جو لوگ خلق حسن رکہتی ہیں کہ وہ مقرب اور طالب مولی ہیں اونکی
صحبت میں بہت رہی ضرور تاثیر صحبت کی ہوگی اوسنت اور سیرت رسول علیہ السلام کی کہ اوپر مذکور ہوئیں
ملحوظ رکہی اور دائر عمل کرے کہ اصل سیکھنے یہہ ہی اور آنحضرت علیہ السلام کی سیرت ملحوظ رکہنی کی ایک یہہ
حدیث جامع ہی کافی ہی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جانور کو کہانا
دیتی اور خچر کو باندہتی اور گہر کو جہاڑتے اور بکریکو دوہتی اور پاپوش کا ٹہ لیتی اور کپڑا بکیو پیوند کرتی اور اپنے
خادم کے ساتہہ کہانا کہاتی اور جب خادم ماندہ ہوتا اپنے ہاتہہ سی آٹا پیستے یا اوسکی مدد کرتی اور بازار سے
جو کچھہ خریدتی اپنے چادر میں کہر میں لاتی اور درویش اور تونگر اور بزرگ اور خوردسی پہل ساتہہ سلام کی کرتے
اور مصافحہ کرتی اور درمیان آزاد اور غلام اور سیاہ و سفید کی فرق نکرتی اور کہر سی رات دن کی ایک سے رکہتے
اور جو عاجز اور خاک آلودہ کہ اونکی دعوت کرتا تہا قبول کرتی اور جو کچھہ آگی لی آتا اگرچہ تہوڑا ہوتا حقیر نجانتے
اور کہانا شب کا صبح تک نہ رکہتے اور نہ کہانا صبح کا شام تک رکہتی نیک خو کریم طبع نیک معاش کشادہ لب بی خندہ
اور عمگین بے پرسش روی اور متواضع بی مذلت اور باہیبت بی سختی اور سخی بی اسراف ہتی اور بسوئے پروردگار رحیم و نیکدل رہتے

اور ہمیشہ سر جھکائی رکھتی یعنی ازراہ عاجزی اور تواضع کی اور کسی شخص سی اور کسی چیز کی توقع اور طمع نہ رکھتی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابدالاباد انتہی پس جو کوئی سعادت دو جہانی چاہی اسکے پیروی کری اور حقوق لوگونکی موافق شرع اور طریقت کی ضائع نکری اور مجمل حقوق تمام خلائق کی اسمین یہہ ہین کہ کسی مسلمان کو خواہ زندہ ہو خواہ مردہ حقیر نجانی اور دنیا کو دین پر مقدم نرکہے اور بے تجربہ کی ہر ایک پر اعتماد نکری اور حتیاج اپنی حتی الامکان کسیکے آگے نہ لیجاوی اور حاجتین اور لوگونکی جہان تک ہوسکی روا کری اور ظن بد کسی پر نہ لیجاوی اور قول اور فعل مومن کو جب تک ہوسکی حمل تاویل نیک پر کری اور اگر کوئی کچھہ نہ دیوی تو دشمن او سکا نہ ہوجاوے اور لوگونکی ایذا متحمل ہے اور درپی بدلہ لینی پڑے اور لوگونکی ہنوا اور اگر صبر نہوسکی تو بدلہ برابر لی اور آپ ایذا کسیکو نہ پہنچاوی اور اکثر لوگونکی صحبت سی دور رہے اور سوای اہل علم اور صلاح کی صحبت نرکہی اور پیروی اور لوگونکی بہلائی مین کری اور شر کو نادیدہ و شنودہ جانی اور برائی کی کرنیوالونکو نرمی سی منع کری اور ہر مجلس و مجمع مین حاضر ہوا اور نہو اور خوش طبعی سی دور رہے اور تمام امور مین میانہ روی اختیار کری کہ افراط سب جگہہ بری ہی اور چاہی کہ باوقار بنے تکبر سے اور متواضع بنی ذلت اور خشوع اور غیبت اور مانند اسکیکو خونکری اور زیادہ گوئی سی دور رہے اور سوای سخن مفید دین یا دنیا کی کسی سی نکہی اور عیوب لوگونکی پوشیدہ کہی اور تلاش کرنیوالا اپنی عیبونکا ہوکر اونکی دفع کرنمین کوشش کری اور کسیکو ہاتہہ و زبان سی ایذا نہ پہنچاوی مگر کہ امر شرعی مین ہو تو ضرور ہے اور صحبت اہل دنیا اور اہل معاصی سی پرہیز کری اور خلائق کی واہیات باتین نہ سنی اور اپنے سے کم رتبہ پر نظر کرکر ہر حال مین صابر و شاکر اور متوجہ الی اللہ رہے اور اپنے سے اعلی پر نظر کرکر مشوش اور حاسد نہو اور خیر خواہ خلائق کا رہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے عند القدرت باز نرہے مگر کہ خوف جان اور مال اور آبرو کا ہو تو اوس موقعین کرہت ولی اوس مرسی اور اوس شخص سے کافے ہے ۵ عزیزی ۱۲ مشکوۃ شرح طریقہ محمدیہ ۱۲ اور حضرت کی خلق کو جو بڑا فرمایا اسلیئے کہ دونون جہان سی غرض نرکہی اور بہروسا کیا اونکی خالق پر ۵ مدہ ۱۲ اور تفسیر روح البیان مین اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ کوئی مخلوق مین سی تعریف حضرت کی نہین کرسکتا سب مخلوق ہونے حضرت کی خلاق ذوالجلال پر سی سبب سے آپ کفار کی ایذا کی متحمل ہوتے تہے کہ کوئی بشر ویسا متحمل نہوسکی اور آپ صبر کرتے تہے اللہ تعالی کی مدد سی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۱۲ اور امام رازی کہتے ہین کہ خلق ایک ملکہ نفسانیہ ہی کہ جسمین وہ ہوتا ہی اوسپر اچہے افعال کرنے سہل ہوتے ہین اور کرنا اچہی افعال کا اوسپر چیرہے اور اونکا سہل ہونا اور چیرہے پس وہ حالت کہ باعتبار اوسکے حاصل ہو یہہ سہولت اوسکو خلق کہتے ہین اور خلق ہکا نام رکہا ہے اسلیئے کہ ہوا وہ بمنزلہ اوس خلقت کی کہ مجبول ہوتا ہی اوسپر انسان اگرچہ محتاج ہی وہ ملکہ راسخ ہونی مین طرف نہیت مجاہدہ اور ریاضت کی اور یہی کہا ہی علماء نے کہ خلق بدل جاتا ہے بسبب مصاحبت اور معاملہ کی کہ خلق اچہا برا ہوجاتا ہی اور برا اچہا بحسب حال مصاحب کے اور عمل کرینگے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ ۱۲ اور فرمایا لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْاَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ الخ اور یہی سبب ہے مصاحبت نیکون کی اچہی کہ حکم ہی اوسکی حاصل کرنیکا اور مصاحبت بدون کی بری اور ممنوع اور یہی بدل جاتا ہی خلق کوشش کرنیسی اوسکی اسباب مین اسلیئے ارواح کی

طبیبون نے تالیف کین ہین کہ تا بین علم خلاق مین وہ اعلی بیان کرین اون چیزون کی کہ باعث صحت روحانی کی ہین اور اون چیزونکی کہ مرض روحانی ہین جیسیکہ بدن کی طبیبون نی کتابین علم ابدان مین لکھی ہین واسطی بیان سبب ہر مرض کی اور اوسکی علاج کی اور مفرد بیان فرمایا خلق کو اور صفت لائی اوسکی عظیم جیسیکہ صفت کلامی قرآن کی عظیم تا کہ آگاہ کرین اسپر کہ آنحضرت علیہ السلام کا خلق جامع تہا واسطی تمام اچھی خلقونکی کہ مبہم تہا ہر وسمین مثلاً نوح کا اور خلت ابراہیم کی اور اخلاص موسی اور صدق اسمعیل اور صبر ایوب اور عذر داود کا اور تواضع سلیمان اور عیسی علیہم السلام کی وغیرہا اخلاق تمام انبیا علیہم السلام کی جیسیکہ کہا بعض عارفین نی لکل نبی فی قلبہ نام فضیلۃ وجملتہا محمد صلعم اور اسیسی جامع ہی اس سبکو قول عائشہ رض کا کہ جب اوسنی پوچہا خلق آنحضرت علیہ السلام کا تو اوسنی کہا کہ کان خلقہ القرآن یعنی جو اچھی اخلاق قرآن مین ہین آنحضرت ص اونپر عمل کرتے تہے اور جو ممنوعات قرآنین ہین اونسی بچتی ہی اور محمد حکیم ترمذی نی کہا کہ کوئی خلق بزرگ حضرت محمد صلعم اللہ علیہ السلام کی خلق سی تہا کہ اپنے خواہش نفسی سی دست بردار ہوا اور اپنی تئین بالکل سپرد خدا تعالی کی کیا اور امام قشیری نی کہا کہ نہ آنحضرت کسی بلا سی منحرف ہوی اور نہ عطا سی منصرف اور کہا کہ آنحضرت ص کو کوئی مقصود و مقصد سوا اللہ تعالی کی نہتا اور کہا بعضے بزرگون نی کہ جو کوئی چاہی یہہ کہ دیکہی رسول خدا صلعم اللہ علیہ وسلم کو اون لوگون مین سی کہ نہتی حضرت کی زمانہ مین اوسکو چاہئے کہ دیکہی قرآن کو پس نہین فرق ہی قرآن کی دیکہنے مین اور آنحضرت کی دیکہنی مین یعنی سراسر متصف تہی حضرت باوصاف قرآن پسر جنسی قرآن کو دیکہا گویا حضرت کو دیکہا اور بعضون نے کہا کہ جو کوئی چاہے دیکہنا رسول علیہ السلام کا تو عمل کرے سنت پر خصوصیار اوس جگہہ کہ مٹ گئی ہو سنت وہان اسلی کہ حیات رسول علیہ السلام کی بعد وفات اونکے وہ حیات اونکی سنت کے ہے اور جسنی جلایا سنت کو پس گویا کہ جلایا سب لوگونکو اور منجملہ اخلاق آنحضرت کیسے یہہ تہا کہ جو فرمایا صل من قطعک واعف عمن ظلمک واحسن الی من اساء الیک کی آنحضرت علیہ السلام امت کو اوسیکا حکم کرتے تہے جسپر آپ ہی عمل کرتے تہے اور حضرت علی رض نسی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم اللہ علیہ وسلم نی علیکم بحسن الخلق فان حسن الخلق فی الجنۃ لا محالۃ وایاکم وسوء الخلق فان سوء الخلق فی النار تمام ہوا مضمون روح البیان کا اور شرح طریقہ محمدیہ مین لکہا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام اصل خلقت مین مخلوق مجبول تہی اخلاق نیک پر بسبب ریاضت کی کچہہ اخلاق حسنہ حاصل نہین ہوا تہا بلکہ محض عطا الہی سی تہا اور اسلیی ہمیشہ روشن تہی انوار معارف کی کہ کل قلب مبارک مین یہانتک کہ پہنچی نہایت ہی مرتبہ کو اور اصل ان خصلتون حمیدہ کی کمال عقل کا تہا اسلیی کہ عقل ہے سی فضیلتین حاصل ہوتی ہین اور بری باتون سی آدمی بچتا ہے کہا وہب بن منبہ نی کہ پڑہا مین اکہتر کتابون مین کہ اللہ تعالی نے نہین دی ہی تمام آدمیونکو ابتدا دنیا سی انتہا تک عقل کامل مثل عقل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ہ کو سب سی زیادہ عقل کامل عطا ہوی تہی اور عوارف المعارف مین لکہا ہی کہ عقل کی سو جزو ہین ننانوین جزو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوی ہین اور ایک جزو تمام مومنونکو پس اسلیی عقل العقلا کی پیروی کرنی چاہیی اونکی افعال اور اقوال اور سیرت و اخلاق وغیرہا مین کہ کچہہ بیان اولکا یہہ ہوتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاپوش

اپنی کاہنہ اور کپڑے عین پیوند لگاتی اور اپنے گھر کا کام کرلیتی اور کائی گوشت گھر لونگی ساتھ اور اکیلہ اپنے کسیکے سامنی
مگر نے نیغے سب حیا رکی اور قبول کرتے دعوت آزاد اور غلام کی اور قبول کرتے تحفہ بھیجا ہوا کسیکا اگرچہ وہ گھونٹ
دودھ کا ہوتا یا ران خرگوش کی اور بدلہ مین اوسکی آپ ہی کچھ دیتی اور کہاتی اوس ہدیہ کو اور نہ کہاتی صدقہ کو
اور تہبند باندہتے اپنے پیٹ پر سبب بھوک کی اور کہاتی جو کچھ حاضر ہوتا اور نہ پہیرتے جو کچھ باتی اور نہ پرہیز کرتی
حلال کہانیسے اور اگر کہاتی ہونا گوشت تو کہالیتی اور اگر باتی روٹی گیہون یا جو کی کہالیتی اور اگر باتی حلوا
یعنے شیرینے یا شہد تو کہالیتی اور اگر باتی فقط دودھ بغیر روٹی کے تو اوسپر اکتفا کرتی اور اگر باتی ترہوزیا کہجور
تازہ او یکو کہالیتی اور نہین کہاتی تکیہ لگا کر اور نہین کہایا پیتے سیر ہوکر گیہون کی روٹی سے تین دن پی در پی یہانتک
کہ وفات پائی اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ نہین سیر ہوے گھر کی لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کی روٹی سی دو دن
دوپہر یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آیا ہی کہ گذری ابوہریرہ ایک قوم پر کہ
اوسکی آگی رکہی تہی ایک بکری بریان بس بلایا اونہون نے اوسکو پس انکار کیا اونہون نے کہا نہیں اور کہا کہ نکلی نے
صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور نہین سیر ہوے آپ جو کی روٹی سی تین آپہنچی اور یہہ بات سبب ایثار کی تہی کہ اور کو ترجیح
اور آپ نکہاتی نہ سبب فقر کے اور نہ بخل کے اور آنحضرت بڑے متوضع تہے سب لوگونین اور بڑی سکینت و وقار
رکہتی تہی بغیر کبر کی نہین ہوتا تہا اوکو کوئی چیز امور دنیا مین سی اوپہنچتی آپ جو کچھ باتی کبہی کملی پہنی کبہی
کبہی چادر حبرہ یمانیہ او کبہی جبہ صوف کا پہنتے غرض جو کچھ مباح کپڑا باتی پہنتی اور جاب حضرت کی چاندیکی تہے
پہنتے اوسکو داہنی چہنگلیا مین یا مانین مین اور سوار کرتے پیچہے اپنے غلام اپنے کو یا اور کسیکو اور سوار ہوتی اوس
سواری پر کہ میسر ہوتی کبہی گہوڑی پر کبہی اونٹ پر کبہی خچر پر کبہی حمار پر اور کبہی چلتی پیادہ پانگی پاؤن
بغیر عمامہ اور چادر اور ٹوپے کے یعنے بیان جواز کی لیئے اور خوش طبعی کرتے لیکن نہ کہتی سوای بات حق کی اور ہنستے
حضرت بیٹہتے مانیکی اور دیکہتے لعب یعنی کہیل مباح کو پس انکار نکرتے اوسپر اور مسابقت کرتے اپنے اہل
ساتہہ اور تہین حضرت کی لیئے اور تہے حضرت کے لیے غلام اور لونڈیان فوقیت نہ ڈہونڈتے اونپر کہانی اور پہننی مین اور تشریف
لیجاتی آپ اپنے اصحاب کے باغونمین اور حقیر نجانتی کسی فقیر کو بسبب فقر اوسکے اور نہ ڈرتے کسے بادشاہ سی بسبب
سلطنت اوسکے بلاتی ہر ایک کو طرف دین خدا کی ایک ہی طرح کا بلانا اور جو وقت ملتی کسی سی اپنی اصحابین سے
تو ہیل کرتے اوسے ساتہہ مصافحہ کے پہر پکڑتے ہاتہہ اوسکا پس تشبیک کرتی اوس سی یعنی اپنی اور انگلیان اوسکی
انگلیو نمین داخل کرتے پہر اچہے طرح پہنچتے ہاتہہ کو اور نہین سیٹہتا تہا کوئی پاس حضرت کی بحالت مین کہ آپ نماز
پڑہتے ہوتے یعنے نفل مگر کہ ہلکی کرتے نماز اپنے اور متوجہ ہوبیٹہتے اوسکی طرف پہر فرماتی کہ تجکو کچھ حاجت ہی یہہ
جب فارغ ہوتی اوسکے حاجت روائی سی تو پہر نماز پڑہنے لگتے اور تہا اکثر بیٹہنا آپکا اطرح کہ کہڑی کرتے دونون پنڈلیان
اپنے اور تہامتے اوسکو دونون ہاتہہ سی گہیر کر مشابہ جمعہ کے اور نہین پہچانی جاتی آنحضرت کی جگہہ بیٹہنے کی جگہہ
بیٹہنے صحابہ اونکیسے یعنے ممتاز نہین ہوتی تہی حضرت کی بیٹہنے کی جگہہ اونکی یا روزمرہ بیٹہنے کے جگہہ سی اسلیئے
کہ جہان جگہہ باقی مجلس مین وہین بیٹہہ جاتی اور مانند متکبرون کی ہنڈلیہ لگا کر جگہہ خاص مین نہ بیٹہتے اور اکثر بیٹہنا

انکار رہ قبلہ تھا اسلئے کہ فرمایا حضرت نے ان خیر ہما اسبق الی القبلۃ اور جب سکوت کرتی حضرت تو کلام کرتا
خاص ہمشین آپکی اور نہیں جگہ دیتے تھے صحابہ حضرتکے پاس حدیث مین یعنی جو آپ فرماتی وہ قبول کرتی چون وچرا
نکرتے اور نہین کہتے تھے آپ گرم کہنا اور فرماتی کہ یہہ برکت والا نہین ہی اور بلاشبہ اللہ تعالی ان نہین حکم کیا ہی
حکمو آگ کی کہانیکا پس ٹھنڈا کرادو سکو اور کہاتے تھے آپ اپنی اگیسے یعنی نہ لو گوشکی اگیسے اور کہا تی آپ تین نگلیو سے
لینے اور گھومہی اور اوسکی پاس کی دو نگلیو سے تاکہ نوالہ چھوٹا پایا جاوی اور کبھی چوتھی اونگلی بھی لگالیتی اور نہین
کہاتی دو اونگلیو سے اور فرماتی کہ یہہ کہانا شیطان کا ہی اور کہانیکی بعد اونگلیان چاٹتی اور باسن کو بھی جب
صاف کرلیتی اور حضرت جب بیٹھتے تو گوشکی ساتھہ اگر وہ کلام کرتے آخرۃ کا آپ بھی اونکی ساتھہ وہی ذکر کرتی
اور اگر ذکر کرتے کہانی یا پینی کا آپ بھی اونکی ساتھہ وہی ذکر کرتی اور اگر ذکر کرتے امر دنیا کا تو آپ بھی وہی ذکر
کرتے بسبب غلبہ قوت اور تواضع کی ساتھہ اونکی پھر اوٹھتی اونکی پاس سے اور صحابہ کبھی شعر پڑہتی اگی سامنی یعنی خوض
مضمون توحید وغیرہ کی اور ذکر کرتے تھے چیزونکا امر جاہلیت سی یعنی قبایح اور حماقت کفر کی حالت کے
بیان کرتے اور ہنستے پس حضرت بھی مسکراتی جب ہنستی اور منع کرتی حضرت صحابہ کو مگر حرام سی اور افعال
اور احوال حضرت کی بتفصیل سے حیاۃ العلوم مین مذکور ہین اور کتاب مسامرۃ مین شیخ محی الدین رحمہم اللہ نے
ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رذالی لوگو نکا ذکر نہین ہوتا تھا اور توقیر کرتی حضرت ہر قوم کی
اگر ہم یعنی رئیس اور بزرگ کی اور حاکم کرتے اوسکو ونپر اور ڈراتے لوگو نکو اوس بغیر بدخلاقی اور تیوری چڑہانی
کیسے اور خبرگیری کرتی حضرت اپنے اصحاب کے اور پوچھتی لوگو نسی کہ کیا اونکی پاس ہی یعنی خرچ اور اجہا ہو
چہے کو اور توقیر کرتے اوسکے اور بڑا کہتے بڑیکو اور حقیر جانتی اوسکو اور جامع صغیر سیوطی مین ہی کان خلقی اللہ
علیہ وسلم اذا تغدی لم یتعش واذا تعشی لم یتغد ہی اور ادھہانی حضرت پانی زمزم کا اور بات اسطرح کرتے تھے حضرت
کہ اگر کوئی گنا چاہتا تو گن لیتا اور سکو یعنی لفظ لفظ جدی اور واضح ہوتی جلد جلد بات نکرتی اور حضرت کو پسند تہا
دیکھنا سہری اور پانی جاریکا اور بتفصیل اسکی کتب شمایل ہیوا اور خلاق محمدیہ مین تمام ہوا مضمون شرح طریقہ محمدیہ کا
اور تنبیہ المغترین مین عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہی کہ جمع کیا یحیی بن معاذ نے کچہ صفتین موسنونکی کہ
موسن مین یہہ صفتین حاصل ہون تو موسن کامل ہو بہت حیا والا ایذا نہ دینی والا کثیر الخیر مقبل نہ پہچانیوالا کثیر
العبادت راہ حق سی نہ ڈگمگنی والا قلیل الفضول یعنی زاید حاجت سی کلام اور کام نکرتا ہو نافع دار دنیا کی
بہت سلوک کرنے والا اور ملاپ کیطرف والا یعنی نافع دار دین کیطرف وقار رکہنی والا بڑا صبر اور توکل کرنی والا
بہت راضی اللہ تعالی سی جب تنگ رزق ہو بڑا شکر گذار ہر دو بار فوق یعنی رفاقت کرنیوالا ہر سی مسلمانونسے
بہت عفو کرنیوالا شفقت کرنیوالا نہ لعنت نکرنی والا نہ بدکہانا ڈوکنے والا عیب نکرنے والا خجلی نکہانی والا
غیبت نکرنے والا نہ جلد باز نہ حسد کرنے والا کینہ اور بغض نہ رکہنی والا عجب نکرنی والا کہ ایسی کام کرکی تراوے
کہ سجہ ملو یگری نیست رغبت نہ رکہنی والا دنیا مین نہ طویل الامل کہ بڑی آرزو رکہتا ہو زندگانی دنیا اور
مال کی نہ بہت سوئی والا اور غافل نہ ریاکار کہ لوگونکی دکہانی کو عبادت کری نہ منافق نہ بخیل نہ شتاب
بشاش اور نہ جاسوسی کرنیوالا اور نہ حساس یعنی ٹوہ لینی والا آنکہنہ اور کان سی محبت رکہنی والا اللہ بغض رکہنی

ف۱ یعنی خیر ہمارے دہقان سے ہے ف۲ یعنی فرمایا ہمارے خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ف۳ یعنی جب کہانا شروع کرتے تھے آپ ف۴ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۵ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۶ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۷ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۸ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۹ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۱۰ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۱۱ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۱۲ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۱۳ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۱۴ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۱۵ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۱۶ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۱۷ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۱۸ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۱۹ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۲۰ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۲۱ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۲۲ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۲۳ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۲۴ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۲۵ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۲۶ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۲۷ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۲۸ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۲۹ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۳۰ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۳۱ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۳۲ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۳۳ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۳۴ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۳۵ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا ف۳۶ یعنی جب کہانا ہوچکتا تھا

صفات موسنین کہ جس خلق کی مولی کی حاصل ہو تو اسی

سدزادہ اوسکا تقوی ہو یعنی توشہ راہ آخرت کا تقوی ہو اور ہمت اوسکی عمتی ہو اور ہمتین اوسکا ذکر خدا ہوا
اور حبیب اوسکا مولی اوسکا ہوا اور سعی و کوشش اوسکے آخرت کی لئی ہو نہ بکثرت و غصہ کرنیوالا مستقیم سنت
جماعت پر اور ذاکر کی مانند نماز کی تین سو صف نہتی اور رباعی سید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کی ہی کہ بڑی اولیاء اللہ سے
ہین خوب جامع ہے اس باہمین ؎ خواہی کہ شود دل تو جوان آئینہ ۔ وہ چیز برون کن از درون سینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ۔ بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ ۔ ایضاً منہ رحمۃ اللہ ؎ خواہی کہ شوی
بمنزل قرب مقیم ۔ ہ چیز بفس خویش فرمان تعلیم ۔ صبر و شکر و قناعت و علم و یقین ۔ تفویض و توکل و رضا و
تسلیم ۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتین ہین کہ جب ہوون تجمین پس نہین ضرر ہے
تجکو فوت ہونے دنیا کیسے محافظت امانت کی اور سچ بات اور حسن خلیقہ یعنے نیک طبیعت و نیک خلقے اور
اور پرہیز گاری کہا ہے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زین صحابی کو کہ کیا نہ بتاؤن تجکو اس
کام یعنی دین کا وہ جو ہنچی تو رغبت کیے دنیا اور خوشحالی کو لازم کرا ہے ہر مجلسین ذکر والو کی یعنی ذکر کے لیے اور جب
تنہا ہو وی تو پس ملا نان اپنے کو جقدر طاقت رکھے تو ذکر خدا کی اور دوستی کر اللہ کے واسطے اور دشمنی کر اللہ
کے واسطے اور زین کیا جاتا ہو تی کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنی گھر سی اپنے نہانی مسلمانون کے ملاقات کے لیے بیچھے بیچھے
چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے وہ سب طلب بخشش کے کرتے ہین اوسکے لیے اور کہتے ہین الہی رب ہمارا یہ فضل
دیا تو فضلہ یعنے تحقیق یہہ ملتا ہے تیری راہ مین پس ملا سکو اپنے رحمت سے پس اگر طاقت رکھی تو یہ کہ مشغول
ہین ڈالی اپنی بدن کو بیچ کرنے ان سب چیزونکی تو کرا اور فرمایا آنحضرت نی ایکدن اپنے اصحاب کو تحقیق اللہ
حق حیا کا یعنی حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنیکا کہا صحابہ نی کہ بیشک ہم حیا کرتے ہین اللہ سے نبے اللہ کے شکر ہے خدا کا
فرمایا آنحضرت نی نہین ہے یہ یعنی نہین ہے حق حیا کہ کہتی ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوی حیا کری اللہ سے
حق حیا کرنیکا تو چاہیے کہ محفوظ رکھی سر کو اور اوون چیزونکو کہ جمع کیا ہے سر نے اور چاہیے کہ محفوظ رکھی پیٹ کو
اور اون چیزونکو کہ جمع کیا پیٹ نی اور چاہیے کہ یاد کری موت کو اور کہنہ و پوسیدہ ہونیکو قبر مین اور جو کوی
چاہے آخرت کو ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوی کری یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنیکا اور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین ہو وی ایک ہے وہ تین سی کنا ہتر ہے اوس سے
پرہیز گاری کہ باز رکھی اوسکو خدا عزوجل کے حرام چیزونسی یا حلم کہ دفع کری سبب اوسکے جہل جاہل کا یا حسن خلق
کہ زندگانی کری سب اوسکے لوگونمین یہ روایت جامع صغیر مین ہے اور باقی اوپر کی مشکوۃ مین اور جیکے گمان
جنون کا ہیچ حق آنحضرت علیہ السلام کی باوجود دیکھنے ان اعمال خیر اور ہدایت کلیہ کی کہ سبب اجر اور ثواب غیر منقطع
کا ہے اور باوصف مطلع ہونیکی اس اخلاق کریمہ پر کہ دلالت اوپر کمال عقل کی کرتا ہی صریح الفاظ اوس سے
اب فرماتی ہین فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ۝ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝ پس دیکھیگا تو اور وہ بھی
دیکھینگے کہ کسکو تم مین سے دیوانگی ہی ۝ فتح ۝ سو اب تو بھی دیکھیگا اور وہ بھی دیکھینگے کون ہی
کہ بچل رہا ہے ۝ موضح تفسیر یعنے پس عنقریب دیکھیگا تو اور یہہ بھی دیکھینگے جو صوقت کہ دنیا مین آثار
ہدایت اور جاذبہ اخلاق کریمہ تیرے انکو برسر راہ لاوینگی اور کمال تیرا کیونکی نظر مین ظاہر کرینگے اور بعد مرنیکے

ف ۲ یعنی جو کوی ہو مین
ف ۳ نماز کے اور مجلس وعظ کے اور مجلس ذکر کے اور ہر کام خیر کے جو
ف ۴ یعنی جو کوی ہو مین
ف ۵ یعنی جو کوی ہو مین
ف ۶ یعنی جو کوی ہو مین
ف ۷ یعنی جو کوی ہو مین
ف ۸ یعنی جو کوی ہو مین
ف ۹ یعنی جو کوی ہو مین
ف ۱۰ یعنی جو کوی ہو مین
ف ۱۱ یعنی جو کوی ہو مین
ف ۱۲ یعنی جو کوی ہو مین
ف ۱۳ یعنی جو کوی ہو مین

کہ پردہ دری کا سی اڈہا دیگی اور مرتبہ ہر ایک کی عقل و دانش کا ہویدا ہوگا کہ کسکو جنون اور مفتونی ہی یا نکجو ہی کہ
اسرار خفیہ عالم ملک و ملکوت کو بیچ ممن جوامع الکلم کے اشارت دیتا ہی تو یا نکو ہی کہ حقیقت ذات اپنی سی اور شایندہ
قدرت آلہی سی کہ انکی جانونمین ظاہر ہین محجوب ہو کر مانند دیوانون کی تہمتون ترسیدہ اور لگزیون ناترسیدہ کے
پوجا مین مفتون رہے ہین ۵ عزیز ۵ معنی یہہ ہین کہ جان لیگا تو اور یہہ روز قیامت کی جسوقت کہ ظاہر
و متمایز ہوگا حق باطل سی اور کہا قاشانی نے کہ بس جان لیگا تو اور جان لینگے یہہ وقت اوٹھہ جانی پر دیکی بسبب
موت کی اور کہا مقاتل نے کہ یہہ وعید ہی عذاب بدر کا اور سلیمی کہا کا شفی نی اوسوقت کہ عذاب نازل ہوگا اونپر
معلوم ہوجاویگا کہ دیوانہ تو ہی یا یہہ ۱۲ اور یہہ مضمر ہے پس تمین وعدہ ہی رسول خدا علیہ السلام کی لئی سانہہ
غلبہ اسلام اور اہل اسلام کی اور ساتہہ انتقام کے اعدا سی ۵ روح ۵ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ بیشبہہ پروردگار تیرا خوب جانتا ہی اوسکو کہ غلط کیا اوسکی راہ کو اور
وہ یہہ ہے کہ خوب جانتا ہے راہ پانیوالونکو ۵ فتح ۵ تیرا رب وہی بہتر جانی جو بہکا اوسکی راہ سی اور وہ بہتر
جانتا ہے راہ پانیوالونکو ۵ موہ تفسیر ۵ یعنے پروردگار تیرا وہی ہی خوب جانتا اوسکو کہ مجنون ہوگیا مفتون
حقیقے ہے کہ عقل اوسکے بیچ پردون تہہ بتہ کی پوشیدہ ہوئی حتی کہ گمراہ ہوا راہ خاوند اپنے کیسے اور جالنوری ہی بہتر ہوا
کہ اپنے خاوند کے گہر کے راہ پہچانتا ہے اور وے خوب جانتے عاقلون صحیح العقل کو کہ اونکو توفیق کیا جاتا ہی سانہہ ہدایت کے
یعنے راہ یافتہ کیے کہ راہ اپنے خاوند کی پہچانتے اور اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور چونکہ درمیان انکی اونکی فرق بعید ہے جاتے
کہ اونہی ظاہر مین یہی بسبب حسن خلق اپنے کے موافقت نکرتے جیسیکہ باطن مین موافقت نہین رکہتا ہی تو
اسلیئے کہ موافقت ظاہر کی اثر موافقت باطن کا ہے اور علامت اوسکی ۵ عزیزی ۵ جو بہکا اوسکے راہ سے
یعنے اللہ تعالے کے راہ سی کہ باعث ہی سعادت دارین کی اور سرگردان ہوا گمراہے کے منزل مین اور متوجہ ہوا
طرف وسچیز کی کہ پہنچاوی اوسکو شقاوت ابدیہ کی طرف اور یہہ وہی دیوانہ ہے کہ نہین فرق کرتا درمیان نفع اور
ضرر کی بلکہ گمان کرتا ہے ضرر کو نفع پس حیز دیتا ہے اور اختیار کرتا ہے اوسکو اور گمان کرتا ہی نفع کو ضرر پس
چہوڑ دیتا ہے اوسکو اور وہی بہتر جانتا ہے راہ پانیوالونکو کہ اوسکی راہ کو پاتے ہین اور پہنچتے ہین مطلوب کو اور بچتے
ہین ہر ممنوع سی اور وہی بہتر جانتا ہے عاقل ہین پس بدلہ دیگا ہر ایک کو دونون فریق مین سی بحسب اسکے کہ مستحق
ہوا وسکا قسم عذاب و ثواب سی اور اس آیہ مین آگاہ کرنا ہے اسپر کہ مجنون حقیقت مین عاصی ہے کے نہ مطیع اور
اشارہ ہی طرف اسکے کہ گمراہ راہ وصول سی طرف حضرت مولی کی بسبب محبت دنیا کی اور رغبت کے طرف شہوات دنیا کے
ہوتا ہے اور اشارہ ہی اسپر کہ راہ پانیوالا طرف راہ توحید کی بسبب عنایت ازلیہ کی اور ہدایت ابدیہ کی ہوتا ہی ۵ فلا
تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ پہر کہا نہ مان جہٹلانیوالونکا آرزو کی اونہون نی
کہ اگر نرمی کرتو تو وہ بہی نرمی کرین ۵ فتح ۵ مت کہا مان منکرونکا وہ چاہتی ہین کسی طرح ڈہیلا ہو تو
وہ بہی ڈہیلے ہون ف یعنی تو اونکی بتونکو بہلا کہہ تو وہ تیرے بات تو نکو پسند کرین ۵ موہ تفسیر ۵ یعنی
پس اطاعت نکر انکار کرنیوالونکی کہتی ہین کہ ولید بن مغیرہ اور ابو جہل اور اسود بن یغوث اور خنس بن شریق
آنحضرت علیہ السلام پاس آئے اور کہا کہ اگر خلط سوداے موجب ان حرکات اور ان کلمات کا ہوتا ہی تو بس ہمکو اطلاع کر

کہ ہم برادر تیری ہین کچھہ علاج کرین تیرا اور اگر مال عیش وعشرت کا کہتا ہی تو کہنے عورتین مرغوب اور لباس نفیس اور طعام لذیذ اور مواں وافر تیری لئی مہیا کرین اور اگر ریاست اور جاہ چاہتا ہی تو ہم سب سردار تا بعدار تیری ہین مسند ریاست پر بیٹھہ اور حکم رانی کر کہ ہم سبو نمین بیچ حسب اور نسب اور عقل ودانش کی عمدہ اور زیادہ ہی تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ان چیزونمین سی کچھہ مجکو منظور نہین ہی محض مجکو بندگی خدا کی اور فرمانبرداری اوسکی منظور ہے اونہون نی کہا کہ اگر یہہ کام تجکو منظور ہے تو بسر وچشم لیکن ایک بات ہماری من کہ ہمارے تو نکو برا نکہنے اور لوگونکو تمکو عبادت سی منع نکرو اور آپ عبادت خدا مین مشغول رہو ہم تجکو خدا کی عبادت سی منع نکرینگے اور تحقیر طعن نہین کرینگے یہہ آیتین نازل ہوئین اور انشاد ہوا کہ بیچ برائی بیان کرنے تو نکی اور میان قبیح عبادت تو نیکی ہرگز بات ماونکی یعنی وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ یعنے دوست رکھتی ہین کہ کاشکے تم ہوتے اسا بیچ ضعیف اور آمین اپنے کے سست ہوتے پس وہ تو خود سست ولی حمیت ہین اور غرض یہہ ہی کہ مرد حقانی کو اصلا نخالفون کی کہنی پر پروا نکرنے چاہیے اور رضا جوئی اونکی منظور نرکہی کہ آخر کو یہہ مرد دین کی سستی کی طرف لیجاتا ہے ہان مدارات اور حسن خلق ہر ایک سے کرنا بہتر ہے لیکن اس شرط پر کہ اپنے ضعیف وآمین مین کچھہ فتور واقع نہوا اور اپنے دین مین مساہلت پیدا نہوا اور یہہ ایک مقام ہے بہت مشکل بیچ امتیاز اور معرفت مداہنت اور مدارت کی اکثر لوگون نی اس مقام مین لغزش کہائی ہے کہ بیچ تحسین خلق اور مائل کرنے دلونکے اور رضی کرنے خاطر اونکی مقدور کوشش کے ہے کہ امور دینی مین مداہنہ نہ بیچ کرنے لگے اور بعضی راہ تعصب وحمیت دین مین اسقدر بڑہے ہے کہ سخت گوئی اور غلظی کو دین جانا اور معرفت راہ مستقیم کے موقوف ہے ادبر فرق کرنیکے درمیان مداہنت اور مدارات کی مدارت تو یہہ ہے کہ اپنے خصوصی درگذر کرے مانند تقدیم وراکرام وحسان کی تمامتر ہہ اور زبان کی اور عیب پوشی اور خیر خواہی کی اور مداہنت سستے کرنے ہے بیچ ایفائے حقوق دین کی قسم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور قائم کرنے حدود دین اور بیان کرنے احق سے بہرحال موافقت ساتھہ منکرون کے گو ظاہر مین ہو خلل دین مین ڈالتی ہے اور بیچ استحقاق اجر غیر ممنون کے حرا لاتی ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ اِذَا لُقِّيتَ الْفَاجِرَ فَالْقَهُ بِوَجْهٍ خَبِيثٍ اور حقائق التنزیل مین مذکور ہے کہ سہل بن عبداللہ تستری فرماتی تہی کہ مَنْ صَحَّحَ اِيْمَانَهُ وَاَخْلَصَ تَوْحِيْدَهُ فَاِنَّهُ لَا يَاْنَسُ اِلٰى مُبْتَدِعٍ وَلَا يُجَالِسُهُ وَلَا يُوَاكِلُهُ وَلَا يُسَارُّهُ وَيُظْهِرُ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ الْعَدَاوَةَ وَمِنْ دَاهِرٍ مِنْ مُبْتَدِعٍ سَلَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ يُجَانِبُ اِلٰى مُبْتَدِعٍ يُنْزِعُ نُوْرُ الْاِيْمَانِ مِنْ قَلْبِهٖ یعنے مرد صحیح الایمان اور خالص التوحید کو چاہیے کہ بدعتیون کی ساتھہ انس نکرے اور ہم مجلس اور ہم کاسہ اور ہم نوالہ نہوا اور جو کوئی بدعتیو کے ساتھہ دوستی پیدا کری نور ایمان اور حلاوت ایمان اوس سے لیے جاتے ہے خصوصا منجملہ منکرون سی جو کوئی کہ رذیل النفس اور بد اخلاق ہوا اوسکی ساتھہ موافقت کرنی گو بظاہر موجب نقصان کمال حسن اخلاق کا ہے پس جسکو کہ حق تعالی اخلاق نیک پر ثابت رکہے اوسکو بھی موافقت سے احتراز ضرور ہے تا بسبب کثرت مزاولت اور مصاحبت اوسکی ذلیل النفس کے اسکے اخلاق مین قصور نپڑی جیسا کہ فرمایا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ عزیزی کہا بعضے علماء نی کہ موافقت کرنا مشرکون کی ظاہر مین جیسکہ نہین موافق ہے تو ایسی باطن مین بھی کہ موافقت ظاہر کے اثر ہے موافقت باطن کی اور ایسی مخالفت کو سمجھنا چاہیے دالا ہو گا مخالف

اور تھل کلام بقصد خیر خواہی کے وجب ہے جیسا کہ کہا خیر خواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یٰمُوْسٰۤی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ۝ وَ مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ۙ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَ ۝ بعد اسکے کہ گذر نیوالی گنہگاری کے ہر سخت روی کی بعد اس کے ہر سخت ایک قوم کی نہ اصل و نکیسے یعنے سنت بعد یہ ہے کہ آوے بد اصل اکثر متصف ساتھ ان صفات رذیلہ کی ہوتے ہین اس سبب اسکے کہ ہے صاحب مال اور فرزندون کا جھٹلایا گا فی ۱ نیک کلام سے روکتا حد سی بڑھتا گنہگار اجڑا اس سے پیچھے بدنام اس کے کہ رہتا ہے مال اور بیٹے یعنی دنیا مین طعنہ ہے گا موا تفسیر مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ یعنے نیکی سے روکتا حد سی گذر نیوالا ہر نیکی سے روکتا ہے اور اسکا نہین کہ کوئی نیکے کرے حتی کہ اپنے بیٹون اور غلامون اور نوکرونکو کہتا کہ اگر تم محمد کی سہی گئی اور بات اوسکی سنی تو مجھ اور روز بینی تمہاری بند کر لونگا اور جو کوئی اوسکی قارب مین سی آنحضرت علیہ السلام پاس جاتا تو اوسے سلوک برادری کا منقطع کرتا مُعْتَدٍ یعنے ظلم و تعدی کرتا ہے اور حقوق واجبہ خلق کی مثل نوکر اور مزدور اور معاملہ والونکی ادا نہین کرتا ہے اَثِیْمٍ یعنے سخت گنہگار رہے کہ شراب بھی پیتا ہے اور زنا اور غلام بھی کرتا ہے پس اپنے نفس پر بھی ظلم کرتا ہے کہ اوسکو ہلاک ابدی مین ڈالتا ہے اور باوجود اس سب کے ایک اور وصف بد ہے کہتا ہے کہ عُتُلٍّ یعنے گردن کش اور سخت طبع اور سخت خو بھی ہی کہ ہرگز نصیحت اور سچھا نہی راہ راست پر نہین آتا ہے اور بیچ حال خود پسندی کی گرفتار رہتا ہے اگر کسیکے بات سنتا تو حال تھا کہ سب بیماریان سخت اوسکے جاتے رہتین اب کہ بات کسیکے نہین سنتا ہی علاج اونکا بھی ممکن نہین بَعْدَ ذٰلِكَ یعنے بعد ان سب قبایح کی کہ کرتا ہے زَنِیْمٍ یعنے ولد الزنا ہے کہ اتہاڑان برس تک باپ اوسکا معین نہ تھا اتہاڑان برس کی مینہ کہا کہ یہہ میرے نطفہ سی پیدا ہوا ہے یعنے اسکے مان سی جماع کیا تھا اور بیچ لفظ بَعْدَ ذٰلِكَ کے اشارہ اسکے طرف ہی کہ یہہ صفت اوسکی برائی مین سب سی بالا تر ہے کہ ترقی کر کر بعد صفتون کی ساتھ اوسکے انتقال کرتے ہوتا ہے والا ولد الزنا ہوتا اوسکا وجود خارجی مین سب صفتون سی مقدم تھا وجہہ اوسکے یہہ ہی کہ لفظہ جو خبیث ہو اور بوجہ حرام نکلی اور جگہہ حرام مین پڑے تو تمام اخلاق خبیثہ پیدا کرتا ہے پس یہہ صفت کو ہا رسی تمام اخلاق بد کی جہاڑ دی ہے کہ سب صفتین بد انہین ہوتی ہین اور کاش کہ باوجود ان تمام رذالتون کے جمع کین مین کچھہ تھوڑی سی عقل ہی رکھتا کہ پردہ پوش اوسکی ان فضیحتونکی ہوتی اسقدر عقل سی بے بہرہ ہے کہ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَ یعنے سبب اسکے کہ ہوا صاحب مال وافر اور بیٹونکا مغرور اور نازان ہو کر بیچ مقام انکار اور آیات اوسکی کہ خبر مال و اولاد اوسکو دی ہی پڑا اور مقابلہ اوسکا شروع کیا ہے قدر کہ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ خیر مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مال کو کہتی ہین اور مطلق نہالی کو بھی یعنی بہت روکنی والا خیر کا ہے یعنی بخیل ہے یا منع کرنیوالا ہے خیر سے کہ وہ ایمان و طاعت ہی اور خرچ کرنا مال کا اور ولید بن مغیرہ کی دس بیٹی تھی کہتا تھا اون سی اور اپنی اقارب سی کہ جو کوئی تم مین سے تابعدار محمد کی دین کی کریگا اوسکو کچھہ نفع نہین پہنچاؤنگا کبھی اور ولید مالدار بہی ایسا تھا کہ نو ہزار مثقال چاندی رکھتا تھا اور ایک باغ طائف مین مُعْتَدٍ تجاوز کرنیوالا ظلم مین یعنی تجاوز کرتا ہی حق سی اور حد سی کہ ظلم کرتا ہے لوگونپر اور ممکن ہی حمل کرنا اسکا اوپر تمام اخلاق بد کی اسلیے کہ تمام اخلاق بد مین تجاوز کرنا

---

۱ یعنے بانیہ قوم فرعون کے مشورہ کی کہ کہ ہین بنی اسرائیل مارڈالے گا بس کل جا تو بچا ہے مین تیرا خیر خواہ ہون ۱۲ ۵۲ ہزار درم کا نیچہ لاکھ درم کا مال کا درم کا نیچہ لاکھ درم کا نیک کامون کے کرنے والا

فی ۱ نیک کامون کے کرنے والا کو نیکو بولنے سے روکتا ہے حد سے بڑھتا ہے گنہگار ہے

فی ۲ بدنام ہے کہ اسکے باپ کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے

فی ۳ ولد الزنا ہے کہ اسکے باپ کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے

فی ۴ ولد الزنا ہے کہ اسکے باپ کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے

فی ۵ ولد الزنا ہے کہ اسکے باپ کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے

فی ۶ ولد الزنا ہے کہ اسکے باپ کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے

فی ۷ ولد الزنا ہے کہ اسکے باپ کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے

فی ۸ ولد الزنا ہے کہ اسکے باپ کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے

فی ۹ ولد الزنا ہے کہ اسکے باپ کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے

فی ۱۰ ولد الزنا ہے کہ اسکے باپ کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے

حد عتدال سی ہوتا ہے اور تاویلات نجمیہ مین ہی کہ مراد تجاوز کرنیوالا ہے ظلم مین اپنے نفس پر کہ وہ ہوی اور شہوات مین اور منہمک کری اوسکو بیچ ظلمت منہیات کی اَثِیْمٍ بہت گنہگار عُتُلٍّ سخت روی اور بدخو اور بضول کہا ہے جو بہت کہانی پینے والا بڑا ظالم زَنِیْمٍ حرام زادہ اور حدیث مین آیا ہی لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جواظ وَلَا جعظری وَلَا الْعُتُلُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ یعنے نہین داخل ہوگا جو جنت مین مال جمع کرنیوالا بخیل اور بہ سخت دل سخت زبان اور بہت بڑا کہا حرام زادہ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ وَلَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ اور کہتے ہین کہ زنا کار تھی مان والد کی حال اوسکا معلوم نہ تھا یہان تک کہ اوتری یہ آیت تفسیر زاہدی مین مذکور کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت قریش کے مجلس مین ولید پر پڑہی تو وہ یہہ سنکر اپنے دلمین سوچا کہ یہہ صفتین محمد مین ہین مگر حرام زادگی محمد مین کیونکر ہو کہا باپ میرا مغیرہ قریش مین مشہور ہے اور محمد جہوٹ یہی نہین بولتی ہین پس تلوار کھینچ کر اپنے مان کی پاس گیا اور اوسے ساتھہ تہدید تمام کی یہہ حال پوچہا اوسکی مان نی کہا کہ باپ تیرا عورتون سے قدرت نہین رکہتا تہا اور ہیجڑا اوسکی اوسکی مال پر نظر رکہتی تہے اسلیے مرنیکے بعد ہم وارث ہونگے مجکو شک آیا میں فلانی شخص کے غلام کو نوکر رکہا تو اوسکی نطفہ سی پیدا ہوا اور اوس عورت کی سچ پر دلیل واضح یہہ ہوی کہ ولید آنحضرت سی دشمنی بہت رکہتا تہا اسلیے کہ اکثر یہہ ہوتا ہے کہ نطفہ جو خبیث ہوتا ہے تو اولاد جو اوس سے پیدا ہوتے ہے وہ بہی خبیث و بد ہوتی ہی اسی سبب سی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَلَدُ الزِّنَا وَلَا وَلَدُ وَلَدِہٖ وَلَا لِدِہٖ جیسا کہ کشاف مین ہی اور اور حدیث مین ہی لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ مَالَمْ یَفْشُ فِیْھِمْ وَلَدُ الزِّنَا فَاِذَا فَشَا وَلَدُ الزِّنَا اَوْشَکَ اَنْ یَعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابِہٖ اور حدیث مین آیا ہی وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَۃِ کہا راوی نی شیخ مناوی مین کہ یہہ حکم خاص کے حق مین ہے اسلیے کہ ہم دیکہتی ہین ولد الزنا کو صالح زیادہ حلال کے بچہ سی امر دین اور دنیا مین اور لائق ہوتا ہی تمام اچہے باتون کی اوسکی کوشش ہوتی ہی اور عبادت قبول ہوتی ہی اور قاضی ہونیکی لائق ہوتا ہی وغیرذلک پس حدیث عام نہین ہے اتنے کہتی ہے فقیر جبکہ دودکا اثر ہوتا ہی کہ جس عورتا کا دودہ پیوی تو غالب ہوتی ہین اوسمین اخلاق اوسکے خواہ اچہے ہون یا بری تو زنا کا اثر کیون نہو اور صلاح و کرامات ظاہری کا اعتبار نہین ہی اور حدیث مین ہے کہ وَلَدٌ مِنْ زِنًا لَا مِنْ سِفَاحٍ اور ایسی تمام انبیا علیہم السلام اور تمام اولیا و کرام رضی اللہ عنہم پر زنا بدتر ہے کفر سے ایک جہ کر کیونکہ اللہ رکہتا ہی جن کو میت سی یعنی مومن کو کافر سی بخلاف رشید یعنے نیک کے زانے سے برے ولد الزنا مین صلاحیت کہتا ہی ولایت حقیقی کے اگرچہ لائق ہو ولایت ظاہر یہ کے اور اِنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِیْنَ متعلق ہی ساتہہ قول اللہ تعالیٰ کی کہ لَا تُطِعْ یعنی نہ فرمان برداری کر ایسی شخص کی بسبب اسکے کہ بہت مال و اولاد والا ہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نی کہ نہین جانتی مین ہم کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے برے بیان کی ہو کسیکے اتنے کہ جتنی برائی بیان کی ولید کے روح جلالین اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ جب پڑہے جاوین اوسپر آیتین ہماری کہی یہ کہانیان ہین

ع یہ ولید بن مغیرہ حرام زادہ تہا جو حقیقتون کو دیکہکر صفت خبیثی کی کہ اوسسے ہوتی ہی اوسکے ساتہہ اوسکی مان نی کہا تہا کہ تیرا باپ عورتون سے قدرت نہین رکہتا تہا اور ہیجڑا اوسکی مال پر نظر رکہتی تہی اسلیے تو میرا بیٹا ہی اور اوسکے اولاد ہوی تو اوسکے اولاد ہونیکا یقین نہین ہوتا ہے اسلیے اوسکی مان نی یہ کہا تہا ۱۲

ع دو صفتین جو محمد مین ہین کہ وہ حرام زادہ نہین ہین اوسکی مان نی کہا کہ تیرا باپ عورتون سے قدرت نہین رکہتا تہا ۱۲

ع یہ ولید بن مغیرہ کی طرف اشارہ ہی کہ اوسکی مان نی کہا تہا کہ تیرا باپ عورتون سے قدرت نہین رکہتا تہا ۱۲

ع یہ ولید بن مغیرہ موصوف ہی سب صفتون سے کہ مذکور ہوی اور اوسکے اولاد ہونیکا یقین نہین ہوتا ہے اسلیے اوسکی مان نی کہا تہا ۱۲

ع یہ ولید بن مغیرہ کی طرف اشارہ ہی کہ اوسکی مان نی کہا تہا ۱۲

ع یہ ولید بن مغیرہ کی طرف اشارہ ہی کہ اوسکی مان نی کہا تہا ۱۲

ع یہ ولید بن مغیرہ کی طرف اشارہ ہی کہ اوسکی مان نی کہا تہا ۱۲

ع یہ ولید بن مغیرہ کی طرف اشارہ ہی کہ اوسکی مان نی کہا تہا ۱۲

ع یہ ولید بن مغیرہ کی طرف اشارہ ہی کہ اوسکی مان نی کہا تہا ۱۲

ع یہ ولید بن مغیرہ کی طرف اشارہ ہی کہ اوسکی مان نی کہا تہا ۱۲

پہلو کی ۵ فتح جب سنا ہی اوسکو ہماری آیتین کہی یہہ پہلین ہین پہلو کی ۵ **موۃ تفسیر** اِذَا تُتْلٰی الخ یعنی جسوقت کہ پڑہے جاتی ہین اوسپر آیتین ہماری اور سمجہ جاتا ہی کہ یہہ کلام مقدور مخلوقات سی خارج ہی بلاشبہ کلام خالق کا ہی اور خالق ایسا شخص ہے کہ مجکو باوجود اس رذالت نسب اور حسب اور خلاق کی یہہ نعمتین قسم مال بہت اور اولاد خوش شکل سے عطا فرمائی ہین مجکو چاہیی کہ اوسکی شکر میز کوشش بلیغ کرون یہہ نہین کرتا اور کفران نعمت کرتا ہے یہان تک کہ قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ یعنے کہتا ہے کہ کہانیان پہلونکی ہین کہ لکہہ کر چہوڑ گئی ہین کلام الٰہی نہین ہی سلی بیچ حق اس سرکش کافر نعمت کے ۵ عزیزی انتظار آنے روز قیامت کا کہ وعدہ گاہ جزا ہر نیک بد کی ہی نہین کرنیکا بلکہ سَنَسِمُهٗ الخ ۵ فتح داغ عَلَی الْخُرْطُوْمِ داغ رکہینگے ہم اوسکے ناک پر مترجم کہتا ہے کہ یہہ کنایہ ہی سوا کہ جیسے ۵ فتح داغ دینگے ہم اوسکے سونڈ پر **ف** کہتے ہین یہہ ولید تہا قریش مین ایک سردار ناک پر داغ شامت دنیا مین اور آخرت مین پڑیگا جلنی کا ۵ **موۃ تفسیر** یعنے عنقریب داغ رکہینگے ہم اوسکی ناک پر کہ اکثر مقام فخر اور نخوت کا اعضاء آدمی سی یہی ہی اور جاہلی ظہور آبرو اور عزت حمیت کی یہی ہی ناک ہی تا کہ بڑی گہنکار کے مانند نکٹا پہرے حضرت عبداللہ بن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سی روایت آئی ہی کہ جنگ بدر کے دن کسے انصار کے تلوار اوسکی ناک پر لگی اور اوسکی ناک خمی ہوئی پہر جب پہر مکی مین آیا تو اوس زخم کی لیتی ہے دوا کی وہ اچہا نہوا اور اوسمین خارشت ہوگئی یہان تک کہ اوسی مرض مین داخل جہنم ہوا علمائی کہا ہے کہ ولید نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک طعن کیا تہا کہ مجنون ہی سو حقتعالے نے دس طعن کئی یعنے دس عیب اوسکے بیان فرمائی اب ہمجہدے معلوم ہوا کہ حق تعالی ان عدل وانصاف کی راہ سی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایذا دینی والیکو ایک ایذا کے عوض مین دس سزا دین پہر جو لوگ کہ آپکی محبت اور خدمت اور جان نثاری مین عمر بہر مصروف رہے ہین اونکو کیسے کو ایک نیکے کے بدلی مین دس انعام سی تو سرفراز کریگا اسے والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجپر ایکبار درود بہیجیگا تو حق تعالی دس مرتبہ اوسکو اپنے رحمت سے نوازیگا اور خرطوم کی لفظ لائین جو لغت مین ہاتی اور سور کی ناک کو کہتی ہین کمال اوسکے حقارت منظور ہے گویا وہ شخص ان اینت سے نکل کر خست مین مانند سور کی اور تکبر وغرور مین مانند ہاتی کے ہوگیا ہے اور اگر کسے شخص کو اس ولید پلید اور اور اوسکے ساتہیونکی قصہ سے کہ اوس پاک زمین مکہ معظمہ کو اپنے نجس ریاست سی آلودہ کر رکہا تہا اور وہانکی حکومت کا منصب حاصل کیا تہا یہہ خیال مین آوے کہ سرکے کافرون اور باجیون کو کیون بڑہاتا تہا اور ایسی متبرک جگہہ کے ریاست وحکومت کیون دیتے تہے تا کہ وہ اس قسم کے برائیان اور قباحتین ظاہر کرین اور لوک بیزار ونا چار اونکی طریقی کی پیروی مین گرفتار ہوکر گہمراہے کے بہنور مین ڈوب کر ہلاک ہوین اور ایسی پیغمبر جلیل القدر کو اونکی سبب ایذا دینے سے جو ابین فرماتی ہین اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ الخ ۵ عزیزی اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ تحقیق ہمنے آزمایا اونکو جیسکہ آزمایا تہا ہمنے باغ والون کو جب قسم کہائے کہ البتہ کاٹینگے میوہ باغ کا صبح ہوتی اور ان شاء اللہ نکہاتا ۵ فتح

۵ قولہ سنسمہ علی الخرطوم سنوسمہ من الوسم وہو اصل الکی بالنار کما یکوی قوائم الابل للعلامۃ وبالفارسیۃ داغ کردن ۱۲ روح ۵ جواب ہوگا کہ ان ان فی کا دیہیر ہے اور اوسکے ناک پر جو ہونگا کہ لازم کر رسوا کرینگے ۱۲ عزیزی ۵ آزمایا ہے ہمنے کافرون کو مکہ کے ابوجہل اور اوسکے ساتہیونکو بدر کے دن اور ہمنے آزمایا ہے باغ والون کو حدیبیہ کے اور ہمنے آزمایا ہے اوس باغ والونکو

جب سنسمہ کہا کہ داغ رکہینگے ہم اوسکی ناک پر اور ناک کا داغ جو ہوتا ہے ذلت کا اور رسوائی کا اور ہمیشہ رہتا ہے اوسکا نشان اور ناک کا داغ ہونا ہمیشہ رہتا ہے اور ناک کا داغ ہونا ہمیشہ رہتا ہے اور ناک کا داغ ہونا ہمیشہ رہتا ہے

ہمنی الگ گونکو جانچاہیے جیسی جانچ ہے جیسے جانچا اوس باغ والونکو جب بسی قسم کہانی کہ اوسکا میوہ توڑینگے صبحکو اور انشاءاللہ کہینگے ۞ موقع تفسیر ۞ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ یعنے بیشک ہم جانچتے ہین ان مکی بدخلاق لوگونکو مال اور ریاست دیکی تاکہ ہم دیکہین کہ یہہ لوگ ظاہری مال اور مرتبے کے پیرے کرتے ہین اور انہین یاجی کا فرد نکی حکم منشوہ پر چلتی ہین اور رسول برحق کے تعظیم وتابعداری کو جہوڑتے ہین یا حق پہچانتے ہین اور اللہ اور رسول کی حق کو اپنے سردارون اور مالدارون کی تابعداری پر مقدم کرکے ادا کرتے ہین تاکہ اس حق شناسی کی وسیلہ سے دارین کے سعادت کو پہنچین اور سب ملکون اور شہر پر غالب ہوکر فتح کرین اور ان کے گنج خزانون کی مالک ہون كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ جیسا کہ جانچا تہا ہمنی سیطرح باغ والونکو جو باغ ضروان کرکے مشہور رہتا اور وہ ایک باغ تہا شہر صنعاء کی متصل جو دارالسلطنت مین کے ہے اوس شہر سے تین کوس پر سر راہ اوس باغ کا مالک تہا ایک شخص بنے ثقیف مین سے اوس باغ مین میوہ دار درخت لگائی تہی اور جس کہتی کا محصول بہت ہوتا وہ وہان کہاتا اور سب کو اوس باغ سے ہر فصل مین بہت کچہہ حاصل ہوتا تہا اور اوسی اپنے اوپر لازم کر رکہا تہا کہ میوہ چنی اور کہیت کاٹنی سے جو کچہہ باقی رہتا تہا وہ فقیر ونکو دیتا تہا اور اناج اوٹہانیکے وقت جو کچہہ ہوا سے ادہر ادہر ہو جاتا تہا وہ بہی فقیر ونکو دیتا اور میوہ جہاڑنے مین جو کچہہ فرش سی باہر گرے وہ بہی فقیر ونکو دیتا تہا اور اوس باغ کی حاصل کو جب گہر مین لاتا تو دسواں حصہ اوسکا بہی فقیر ونکو دیتا اور سیطرح جب اوس اوٹی کی روٹی پکتی تو دس روٹیونمین سے ایک روٹی فقیر ونکو دیتا جب وہ شخص مرا تو اوسکی تین بیٹی تہی وہ وارث ہوی اور اونہون نی آپسمین یہہ مشورہ کیا کہ ہم سب اہل وعیال والی ہین ہمارے باپ کا ایک گہر تہا اور اب ہماری تین گہر ہے تو جتنا ہمارا باپ فقرا کو دیتا تہا ہم وتنا نہین دی سکتی ہین اسکی کیا تدبیر کیجی ہنچلے بہائی نے کہا کہ کچہہ تدبیر کرو اپنے باپکے طور پر دئی جاؤ حق تعالی آسمین برکت دیگا اون دونون بہائیون نے اوسکی بات نہ سنی اور آپسمین یہہ صلاح کی کہ میوہ توڑنے اور کہیت کاٹنے کے وقت فقیر ونکو آنے نہ دینگے بلکہ بیخبر یا غفلت جاکر میوہ توڑکر اور کہیت کاٹ کر گہر مین لی آوینگے اور فقیر ونکا حصہ جدا نکر دینگے ہان اگر کوئی فقیر ہماری کہانیکی وقت آجاویگا تو کوئی ٹکڑا روٹی دو کو بہی نہ دینگے اور اوس پنچلے بہائیکو کچہہ علامت نہ کرا اور دہمکا کر چپکا کیا اِذْ اَقْسَمُوْا جب آپسمین اون تینون بہائیون نے قسمین کہانین اس مضمون کی کہ لَيَصْرِمُنَّهَا مقرر کاٹینگے میوہ اور کہیتی اوس باغ کی مُصْبِحِيْنَ صبح ہوتے تاکہ کسی فقیر ومسکین کو خبر نہو اور اونکا باپ دن چڑہے میوہ کاٹتا تہا تاکہ سب فقیر جمع ہوکر اپنا حق لین وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ اور ہرگز کسے نے انشاءاللہ نکہا تاکہ دینچرقسم نہ ٹوٹے یہہ احتمال ہو سکتا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہہ ہی کہ اگر کوئی کسی چیز پر قسم کہاوی اور اوسکے ساتہہ لینے انشاءاللہ نہ کہے تو وہ قسم اوسکے ذمہ پر لازم نہین ہوتی چاہے اوس قسم کے موافق کری چاہے نکرے اور اونہون نے اسواسطے انشاءاللہ نکہا کہ پنچلے بہائی کا کہنا جو اس بات پر رضی نہتا کسیطرح متصور ہو سکے اور خواہ مخواہ اوس قسم کی موافق کرنا پڑے اور جس راتکو اونہون نی یہہ ارادہ کیا اور آپسمین بس اوسی عہد وپیمان مضبوط کرکے سوئے اوسی رات کو حکم الٰہی دوسرے رنگ پر نازل ہوا یعنی فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ پس گرد پہری اوس باغ پر ایک بلا جانب پروردگار

تیز سیں یعنی آگ لگ گئی اور وہ سوتی ہی ۵ فتح ۵ پہر پہیر اگر گیا اوسپر پہیری والا تیری رب کی طرف سی
اور وہ سوتے رہے ۵ مو ۵ تفسیر طَافَ عَلَيْهَا پھر گرد پھر گیا اوس باغ اور کھیت کی طَآئِفٌ ۱۱
پہر نہیوالا تیری رب کی طرف سی اور وہ ایک آگ تھی آسمان پر سی گری اور اوس باغ کی درخت اور مکان
اور بیل اور مال اور کسانو نکو بالکل جلا دیا وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۲۰ اور وہ سوتے تھے جسطرح مکہ والی محنط کی آلی اس
بدر کے شکست اور اور لڑائیون سے غافل ہین اور تیز حق یعنی تجھکو پیغمبر سمجھکر تعظیم اور تابعداری کرین
اور حق تعالی کا حق یعنی اوسپر ایمان لانا اور انکو سچا جاننا ادا نہین کرتے ۵ عزیزی
فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ پس ہوا مانند زرعت کاٹی گئی کی ۵ فتح پہر صبح تک ہوا ہا جیسی ٹوٹ چکا ۵ مو ۵
تفسیر پہر صبح کو ہو گیا اولکا باغ جیسی کھیت کٹا ہوا کہ کچھ بھی کہیتی اور درختونکا اوسمین نشان
باقی نرہا اور وہ صبح ہوتی اوس غفلت کی نیند سی اوہٹی اور اپنی باغ کی حال سی بیخبر تھے ۵ عزیزی
فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۲۱ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَارِمِيْنَ پس
اوسمین آواز دی صبح کرتے کہ سویرے چلو اپنے کہیتے پر اگر کاٹنے والی ہو ۵ فتح ۵ پہر اوسمین پکاری صبح ہوئے
کہ سویرے چلو اپنے کھیت پر اگر کاٹو تو ترا ہے ۵ مو ۵ تفسیر فَتَنَادَوْا پھر اوسمین پکارا اون تینون بہائیون
صبح ہوئے اَنِ اغْدُوْا کہ سویری چلو اپنے کھیت پر اِنْ كُنْتُمْ صَارِمِيْنَ اگر تم کو کہیتی کاٹنی ہو
اسواسطے کہ اگر دیر کروگی تو فقیرون کی ہجوم سے کہیتے کا کاٹنا آج ہوگی کل پر رہیگا اور یہہ نہین
جانتی تہی کہ ہمارے جانیسی پہلی کہیتی کٹ کر سیدہے ملاک کی سپرد ہو گئی ۵ عزیزی
فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۲۳ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۲۴ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ
پس چلے اوسمین ہاتین پوشیدہ کرتے ہوئے کہ داخل نہو باغمین آجکے دن تمپر کوئی فقیر اور صبح کو نہایت
بخل پر قادر اپنے گمان مین ۵ فتح ۵ پہر چلی اور اوسمین کہتی تہی چپکی کہ اندر نہ آوی باوس اوسمین آجکے پاس
آج کوئی محتاج اور سویرے چلے بیکے زور پر ۵ مو ۵ تفسیر فَانْطَلَقُوْا آج پہر چلے دونون بہائی نوکرون
اور مزدورون کو لیکر اور وہ اوسمین کہتی تہی اور چپکی باتین کرتی تہی اور کلیجہ مین جانتی تہی اور مطلب انکا
یہہ تہا کہ پہلے نہ پاوی اوس باغمین آج تمہاری پاس کوئی فقیر مسکین اسواسطی کہ اگر کوئی فقیر اس باغمین
آجائیگا تو شرماشرمے کچھ نہ کچھ دینا پڑیگا سواسکی تدبیر یہہ ہی کہ دروازہ پہر آدمیونکو بہٹا دیا چاہئی تاکہ کسی
فقیر کو باغ کی اندر آنے نہ دے چنانچہ مکہ والی یہی کرتے تہے کہ شہر کے غریبون اور ضعیفون کو اسلام مین
داخل ہونی نہ دیتی تہی وَغَدَوْا الخ اور صبحکو سویرے پہنچے فقیر دنی منع کرنی پر مستعد اور ڈٹ کر نیوالی ہوکر
۵ عزیزی فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۲۶ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ
پس جسوقت کہ دیکہا اوس باغ کو کہا تحقیق ہم غلط کرنیوالی راہ کی ہین یعنی یہہ باغ اور ہی ہمارا باغ نہیں ہے
نہ بلکہ محروم کی گئی ہم ۵ فتح پہر جب اوسکو دیکہا کہا ہم راہ بہیولے پہر ہماری قسمت نہو دی ۵ مو ۵
فَلَمَّا رَاَوْهَا الخ پہر جب دیکہا اوس باغکو جلا ہوا اور اوسکے مکانون کو ڈہیا ہوا اور درخت اور کہیت
سب نیست و نابود ہی تو نہ پہچانا کہ یہہ باغ ہمارا ہی اور کہنی لگی آپسمین کہ ہم کہان آگئی یہہ تو ہمارا باغ نہین ہے

مقدر ہم راہ بھولی ہین اور پہلی صبح کی اندہیری سب کہین اور طرف آگئی پھر جب دیہ ن باغین غور کر کے دیکھا اور اپنے باغکی نشانیان پہچانین تب کہنے لگی کہ ہم راہ نہین بھولی بلکہ ہم حقتعالی کی درگاہ سی محروم کیگئی اور نصیب ہماری ہوئی کہ بدون کسی ظاہری سبب کے ایسا ہمارا باغ پہلا ہوا جو ہماری گذران کی پونجی تہا سو خاک سیاہ ہوگیا اسیطرح قحط اور بدلے لڑکے کو دیکھکر پہلے کہینگے کہ یہہ قحط نہین ہے تھوڑے دنون پانے برسنا ہم کیا ہے آگی جل کی برسیگا اور یہہ شکست بدر کی کچھہ عذاب آہی کی علامت نہین ہے اگر لگے شکست ہوئی ہی تو پھر آگے چلکے ہماری فتح ہوگی مگر جب دیکھینگے کہ قحط پر قحط اور شکست پر شکست ہوتی چلی جاتی جب جانینگے کہ ہمارے نصیب پھوٹے اور اللہ تعالی کے درگاہ سی بی نصیب ہوگئے جیسا کہ اون باغ والون نے اوسوقت جا پھر ہاتھہ ملنی لگے ت قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ **عزیزی** قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ کہا بہترین اونکینے کہ آیا نہکہا تہا مینی تمکو کہ کیون تسبیح نہین کہتے ہو یعنی رجوع خدا کی طرف کرو ۝ **فتح** ۝ بولا او نہین سمجہکا مینی تمکو نہکہا تہا کیون نہین باکی بولتی اللہ کے ۝ **موضح تفسیر** قَالَ الخ لیے کہا اونکی بہلے بہائی نے جب دیکہا کہ اپنے نے نصیحت پر افسوس کرتے ہین کیا نہکہا تہا مینی تمکو اسکے پہلے کہ کیون نہین پاک جانتی ہو اللہ تعالی کو اس سی کہ اپنی وعدہ مین خلاف کری اور فقیرونکو کہ اور خیرات دینے سے مال مین برکت نکری اور کیون بدگمانی کی اللہ تعالی پر کہ فقیرونکی دینی سی ہمکو فقر مین گرفتار کریگا اور ہم محتاج ہوجاوینگے پہان سی معلوم ہوا کہ بخیل ضرور اللہ تعالی سے بدگمان رہتا ہی اسیواسطی حدیث شریف مین آیا ہے اَلْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ اور سخی کو اللہ تعالی کرم اور بخشش پر اعتماد کرنا اور اوسکی وعدہ کو سچا جانا لازم ہے اسیواسطی حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ اور یہہ ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیز پر مین قسم کہا کر کہتا ہون یعنی اسلیے کہ ظاہر مین عقل سے دور معلوم ہوتی ہین اول یہہ کہ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ اور دوسرے یہہ کہ مَا عَفَا اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ ت اور اللہ تعالی کی لیی تواضع کرینگے معنی اور حدیث مین یہہ فرمائی ہین کہ تین شخصون کی تعظیم کرنے پر اللہ تعالی کے لیے تواضع کرنے ہے اول حافظ قرآن کی تعظیم کرنے اور اوسکی معنی جاننی والیکی اور دوسرے عادل کی نیوالیکے دوسری بڑی مسلمان کی تعظیم کرنی تیسری باپ کی تعظیم کرنی اور تیسری یہہ کہ یعنی فَاَزْدَادَ عَبْدٌ تَوَاضُعًا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ رِفْعَةً **عزیزی** قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ کہا باکی سی یاد کرتے ہین ہم اپنے پروردگار کو تحقیق ہم ستمگار ہے ۝ **فتح** ۝ بولی پاک ذات ہی ہمارے رب کے ہم ہے ۝ **موضح تفسیر** پھر جب وہ دونون بہائی اور اونکی صلاح دینی والی منجلے بہائی کی نصیحت سے خبردار ہوی تو اوس خرابی کی بعد قَالُوْا الخ بولی کہ اب ہم یہی معتقد ہوی کہ پاک ہی ہمارا پروردگار اس بات سی کہ اپنے وعدہ کے خلاف کرے اور اون سخی جوانمرد ونکو جو اوسکی راہ مین اپنا مال خرچ کرتی ہین برکت ندی بیشک ہم تہے ظلم کرنیوالی کہ فقیرونکی حق مین نیت بد کے اور اپنے باپ کی طریقہ کو چہوڑ دیا اور اعتماد اور بہروسا اللہ تعالی کی سچی وعدہ کے پر نکیا اور جب اپنے تقصیر اور گناہونکا اقرار کیا فاقبل الخ ۝ **عزیزی**

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلٰوَمُوْنَ ۝ پس متوجہ ہوی بعض اونکی بعض پر تہمین ملامت کرتی ہوے
ف فتح ۵ پھر متوجہ ہوے کر ایک دوسرے کی طرف لگی اولاہنا دینی ۵ موۂ تفسیر پھر متوجہ ہوے اور
سونہہ پھیر لایکے دوسرے طرف تہمین ملامت کرنی اور اولاہنا دینی کو چنانچہ ایک بھائی نی دوسرے بھائی سے
کہا کہ پہلے تو نے یہہ مشورہ دیا تہا کہ فقیر و گمونہ آنے دینا چاہئی اور صبح کو سویری چلیی اوسی اوسکو ملامت کی
کہ پہلے تو نے محکو مفلسے سے ڈرایا تہا اور کہا تہا کہ ہمارے اہل وعیال بہت ہین اور مجھسے اوسکی تدبیر پوچہی تہی
پھر وہ دونون بہائی اپنی اصلاح کارزنکی طرف پہری اور اونکو ملامت کرنے لگے آخر بعد اس تہکا فضیحتی کے جب
دیکہا کہ اب ملامت کرنیسے کچہہ فائدہ نہین ہے جو کچہہ ہونا تہا سو ہوچکا تب مضطر اور حیران ہوکر قَالُوْٓا اِنَّآ
قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝ کہا ہاے واے ہمکو تحقیق ہم تہی حد سی گذری ۵ فتح
بولی ای خرابی ہمارے ہم تہے حد سی بڑہنے والی ۵ موۂ تفسیر بولی سب ملاے خرابے ہے ہماری
بیشک ہم سب ہی سرکش حد سی بڑہنے والے ہوے اسے کہ ہمکو اس بات مین مشورہ لینا کیا تہا کہ نیک بات مین
مشورہ لینا نچاہیے اور ہمارے مشورہ دینی والونکو یہہ کیا مناسب تہا کہ حق اللہ کو بالکل موقوف کرنیکے صلاح
دوراب ہم کہ اپنے اس ظلم اور نافرمانی پر نادم و شرمندہ ہوی ہین عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝ الخ ۵ عزیزی عسی ربنا ان یبدلنا
خیرا منہا انا الی ربنا راغبون ہے پروردگار ہمارا سی کہ بدلہ دیوی ہمکو ایک باغ بہتر اس سی تحقیق ہم طرف
پروردگار اپنے کے توقع رکہنے والی ہین ۵ فتح شاید ہمارا رب بدل دی ہمکو اس سے بہتر ہم اپنے رب سی
آرزو رکہتی ہین ۵ موۂ تفسیر عَسٰى رَبُّنَآ الخ امید رکہتی ہین اپنے پروردگار سے اسکے کہ بدلہ مین دے
ہمکو اس سے بہتر باغ اور اور طرح سی اس سال کی روک ہمپر کشادہ کری اسلیی کہ ہمنی ہیے اگرچہ اوسکی کرم پر
بہروسا نیکیا لیکن اب باوجود اس ملا کی دیکہنی کے اوسکے مہربانی سی ناامید نہین ہین بیشک ہم اپنے پروردگار
کیطرف بڑے آرزو رکہنے ہین حضرت عبداللہ بن مسعود رضی روایت آئی ہی کہ حق تعالیٰ نی اس اخلاص کے
کلمہ کو اونسی پسند کیا اور جب وہ تینون بہائی افسوس کرتے ہوی شہر کو پہنچی اوس شہر کی بادشاہ نی
اونکا یہہ حال سنا تو اپنے باغونمین سی ایک باغ بہت خوب جسکا نام حیوان تہا اونکو عنایت کیا اون باغمین
انکو کا خوشہ اتنا بڑا ہوا تہا کہ ایک خوشہ ایک خچر کا بوجہ ہوتا تہا بہت لوگ مکہ کے اپنے مان باپ اور خویش
اقربا کے مارے جانیکے بعد اور مال و اسباب لڑا بیٹہنے لٹ جانیکے بعد اور سات برس قحط مین مبتلا ہونیکے بعد
کہ جسمین مردونکی ہڈیان چون کر کرا اور مردار چمڑا ہون کر کہایا اور اونٹ کی اوجہہ کا بانی پیا آخر کونادم ہوکر
جانا چاہا تحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی جو بہت بڑی نعمت تہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوسکے قدر
اور قرآن مجید پر ایمان لانیکے نعمت کو پہچانا اور راہ پر آئے اور اپنے کیے کے قائل ہوی اور ایمان لاوی
پہر اللہ تعالیٰ نے اونکو نوازا اور چھہ سو پچہین برس تک تمام روے زمین کی خلافت اور سلطنت سی سرفراز کیا
اور ہر طرف کی فتحین اور خزانی ہیشمار اور ہزارون شہر آباد اور باغات عمدہ بہار دار دل لگی کی اونکو عنایت
فرمائی آخر کو چھہ سو پچہین برس کی بعد چنگیز خانیون کی ہاتہہ سی اونکی ریاست برباد ہوی اور پہر آج تک
اونمین بات آئے اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اب حق تعالیٰ اس بیان کی بعد یعنی مکی والونکا حال باغ ضروان کی مطابق ہی فرماتا ہی کذٰلک العذاب الخ
عزیزی ابو خالد یمانی کہتے ہین کہ مین گیا تہا باغ حیوان مذکور مین پس دیکہا مینی کہ ہر خوشہ انگور کا اونٹ
برابر مرد حبشی کہڑیکے تہا محقق کہتے ہین کہ جو کوئی کسی بلا مین مبتلا ہوا و مال اوسکا تلف ہوا ور تامل کرے
اور جانی کہ مین سزاوار اسیکا تہا نامت گناہی اور پہر مقر اپنے تقصیر کا ہو کر درگاہ رب العزت مین رجوع
و توبہ کری تو امید ہے کہ بہتیرا اوس سے عنایت ہو جیسے باغ ضروان کی بدلی مین باغ حیوان ملا مولنا روم
فرماتے ہین ؎ اولم خم شکست و سر کہ بریخت + من نگویم کہ این زیانم کرد + صد خم شہد صافی از پی ان
عوضم داد و ثنا دائم کرد + علما نے اختلاف کیا ہے کہ باغ والے کافر تہے یا مسلمان اور توقف کیا ہے اونکے
امر مین لیکن اکثر علما نے کہا ہی کہ توبہ کی اونہون نی اور مخلص ہوے کہا ہے قشیرے نے اور شیخ ابی الربیع نے
رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ کہان سنا مینی حال ایک عورۃ صالحہ کا کہ ایک کانو مین مشہور تہی اور نام اونکا
قصہ تہا پس مین اونکی زیارۃ کو گیا کہ دیکہون کرامتین اونکی جو مشہور تہین پس ہمنی سنا کہ اونکی ہان ایک
بکرے ہے کہ دودہ دیتی ہی شہد ملا ہوا پس مین ایک نیا پیالہ مول لیکر گیا اور سلام کیا مینی اونکو اور کہا کہ مین
چاہتا ہون کہ برکت تمہاری بکریکے جو مشہور ہے دیکہون پس دی مجکو بکری مینی اوسکا دودہ دوہا پیالہ مین اور
پیا دودہ شہد ملا ہوا پس جب ہمنی یہہ معاملہ دیکہا تو حال اوس بکریکا پوچہا اوس نیکبخت نی کہا کہ ہمارے
[illegible] تہین اور تہی ہم فقیر اور محتاج اپنے پاس کچہہ نتہی پس عید کا دن آیا تو کہا میری خاوند نی کہ وہ مرد
[illegible] ہمسایہ کے ان ہم اس بکری کو آج کی دن مینی پس کہا کہ ایسا نکرو واللہ ہمارے حاجت جاننے کہ جو کچہہ اوسی رکہتی ہو
ہمکو جو ضرورت ہی قربانی نکرینگے پہر اوسیدن ہمارے ہان ایک مہمان آیا اور ہمارے پاس کچہہ اوسکے کہلانیکو نہین
پس مینی نی اوسے خاوند سے کہا کہ یہہ مہمان آیا ہے اور حکم ہے ہمکو مہمان کے اکرام کرنیکا پس لو یہہ بکری اور ذبح کرو
ہمکو گہر سے باہر جاکر قریب دیوار کے کہ جسے روبین نہین پس جب اوسنی بکری ذبح کی تو ایک بکری دیوار سے
گہر مین گر پڑے پس اوسی مین کہ کہین وہ بکری ہلاک نہ آئی ہو اوس سی پس نکلی مین گہر سی دیکہون تو وہی
بکریکو صاف کر رہا ہے پس مینی اوس سی کہا کہ عجیب ماجرا ہے اور یہہ قصہ مینی بیان کیا خاوند نے کہا کہ شاید
اللہ تعالیٰ نے خوش ہوے اوسکے بہتیرے کہ وہ بکرے کو تو دودہ ہی دیتی تہی اور یہہ دودہ ہی دیتی ہی اور ہمنے
دیتے ہے اور یہہ بہ برکت خاطر داری مہمان کی ہوا غرضکہ جو کوئی کسیکے دل کو خوش کرے نیتے اوسکا اچہا ہوتا ہے
روح کذٰلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون یعنی جیسے ہمنے
عذاب دنیا اور تحقیق عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے کاش جانتی **فتح** یون آتی ہی آفت اور آخرت کی آفت
بہت بڑے اگر انکو سمجہہ ہوتے **موضح** کذٰلک العذاب الخ یعنی عذاب یعنی مکہ والونکا ان
[illegible] مبتلا ہوا یہہ دنیا کا عذاب ہی جیسی باغ ضروان والی ایک دنیا کی آفت مین مبتلا ہوی تہی لیکن
[illegible] بعد تیرسے کے امید باقی رہتے ہے اور توبہ کرنا اور شرمندہ ہونا اور اپنے گناہونکا اقرار کرنا ہی
عذاب کے دفع کرنیکے لیے بہت مفید ہوتا ہے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت ہی اوسکو دنیا کی عذاب
قیاس کرنا چاہیے اسواسطے کہ حق تعالیٰ کا غضب اوسوقت مین نہایت شدید ہوگا اسقدر کہ اوس عذاب کی بعد

بچکہ امید ہی کی اور توبہ اور استغفار اور شرمندگی اور گناہ کا اقرار اوس عذاب کی دفع کرنیمین کچھ کام نہ اویگا لیکن البتہ اتنا ہوگا کہ ایمان دار گنہگار دکھواوینگی گناہونکی موافق تنبیہ کی بعد بہشت مین داخل کرینگی اور وہ اونکی بتنبیہ حقیقی عذاب نہین ہی بلکہ گناہونکی گندگی سی اونکو پاک کرنیکی واسطے ہے تاکہ بہشت کی جانیکی لائق ہون جیسی کسی غریب کو ڈوبی پونہ غبار آلودہ سفر کے ماری ہوی کو جب بادشاہ کی سامنی لیجانیکا ارادہ کرتی ہین تو پہلی اوسکو گرم حمام مین لیجاکر حجامت بنواکر حمامی کہیسی والونسی اوسکی بدن کو مواکر گرم پانیسی خوب نہلواتی ہین تاکہ حمام کے گرمے اور گرم پانیسی اوسکے بدن کا میل اور بدبو بالکل جاتی رہی اور بادشاہ کی مجلس کے حاضر ہونیکی قابل ہوے لیکن ان باتونکو وہ سمجھتے ہین جو ہر چیز کی حقیقت کو پہچانتی ہین اور آخرت کی حقیقت کو دنیا کی حقیقت پر برہا جانتی ہین اور یہہ کا فہیے ان چیزون کو بوجھتی اگر ان چیزونکی حقیقت کو جانتی اور آخرت کی معاملات کو دنیا کے احوال پر قیاس نکرتے لیکن یہہ ایسے نادان دبی تمیز ہین کہ کہتے ہین جسطرح باغ ضروان کی قصہ مین منجملہ اوسکی بانی کے اونکا باوجود منع کرنے اور صبر نہونیکے ہے اسے آفت مین گرفتار ہوا اور باغ مین سی اوسکا حصہ بھی جل گیا اوسیطرح مکہ کے ایماندار بھی ہمارے ساتھہ قحط مین شریک ہوی اور بھوک و پیاس کی بلا مین گرفتار ہوی تو اسیطرح آخرت کے عذاب مین بھی سب نیک بد شریک ہونگی اور دونون ہی کچھہ فرق نہوگا سو یہہ قیاس کرنا انکا غلط ہے اور دنیا اور آخرت کی احوال مین بڑا فرق ہے اسواسطے کہ ان للمتقین الخ ۶ **عزیزی** کتاب کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ ذلک العذاب کی تفسیر مین کہ اسیطرح کرونگا تیری امت کی ساتھہ جبوقت کہ نہ ایمانی کرینگے تو نگرانی کرینگے اپنے فقرا ابرکہ مینہ نہین برسانیکا اور معصیتین انپر اوتارونگا اور برکت اوٹھالونگا اونکی کھیتون اور تجارت سے پس اسمین وعید ہے زکوۃ و صدقہ نہ دینے والونکے لئے کہ مال اونکی ہلاک کرونگا اور عذاب نازل کرونگا جسطرح چاہونگا ۱۲ ممکن ہد کہ بدہبتی ای یا نزدیک ۱۲ نیاید نخم بدی بار نیک ۱۲ کسی نیک بندیہہ بہرد سرآید کہ نیکی رساند بخلق خدای ۱۲ **ربط** ۶ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۲ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ ۳ مَا لَكُمْ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ۴ حقیق متقیونکی لئی نزدیک پروردگار اوکیہ باغ نعمت کی ہین ایا کرین ہم مسلمانونکو مانند گنہگارونکی کیا ہے تمکو کیونکر مقرر کرتے ہو ۶ **فتح** البستہ ۱۲ والونکو اپنے رب کے باغ نعمت کے کیا ہم کرینگے حکم بردارونکو برابر گنہگارون کے کیا ہوا تمکو کیسی بات ٹہیرالے ہو ۶ **موضح تفسیر** اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ الخ بیشک پرہیزگارونکی لئی اگرچہ دنیا مین تکلیف و رنج بہت پہنچی جیسی باغ کا جل جانا اور مال کا برباد ہونا اور قحط مین مبتلا ہونا لیکن اونکو اونکے پروردگار کے نزدیک اس دنیا کی تکلیف کے بدلی باغ ہین نعمت سے بھری ہوی تو دنیا کی مصیبتونمین ان لوگونکا فرون اور گنہگارونکی ساتھہ شریک ہونا کویا انکی وسطی عبادت اور ہر اجنت کی قسم سے ہوا ایسی کہ انکا دنیا کی رنج مین شریک ہونا اللہ تعالی کی نزدیک انکے مرتبونکے ترقے کا سبب ہوتا ہے اور یہہ فرق ظاہر ہے اسواسطے کہ متقے پرہیزگار ہمیشہ اپنے مالک کے حکم کی تابعدار اور کارفرمابردار ہمیشہ اپنے مالک کے حکم سے سرکش و نافرمان بردار کیا پہر کرینگے ہم مسلمانون اور تابعدارونکو جو ہماری ہر حکم کو مانتی رہے ہین گنہگار اور بدکارونکی مانند جو ہمیشہ ہمارے حکم کی انکاری کرتے رہے کیا ہوا ہے تمکو باوجود عقل کے کیا حکم کرتے ہو کہ ہم مین اور مسلمانونمین کچھہ فرق نہین اور حال یہہ ہے کہ ہر ایک قسم مین سی

لونڈی و غلام اور خدمتگار کہتا ہی پر جو انمین سی تابعدار اور حکم بردار ہوتا ہی اوسکو سرکش و حکم نہ ماننی والی پر انمین کرتی ہو بلکہ تم اپنے بزرگی و بڑائی پر مغرور ہو کر یہہ دعوی کرتے ہو کہ اگر قیامت کی دن مسلمانونپر عنایت اور بخشش ہوگی تو ہمپر اوس سے بہتر ہوگی چنانچہ مقاتل سی روایت ہے کہ مکی کی کافرونی اس آیت و اسکے بعد مسلمانونسی کہا کہ حق تعالی نی دنیا مین ہمکو تمپر بزرگی دی ہی تو آخرت مین بھی ہمکو تمپر ضرور بزرگی دیگا حق تعالی نی انکی اس فاسد خیال کو باطل کر کر فرمایا کہ برابری درمیان تابعدار اور گنہگار کی آدمی کی طبع دانست بوجہ کی خلاف ہی پر تابعدار پر گنہگار کی ترجیح کا کیا ذکر ہے اسواسطے کہ یہہ بات عقل کے بالکل خلاف ہے اور اگر یہہ کافر کہین کہ آخرت کی کامونکو عقل خوب سمجھ نہین سکتے اسلیے کہ وہ کام محض توفیقی ہین یعنی شارع بتانی پر موقوف ہین انکی وجہ عقل مین نہین آسکتی تو اوسکے جواب مین ہم کہینگے کہ اس صورتین ہم تمسی پوچھتے کہ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ الخ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہی کہ اوسمین پڑہتی ہو یہہ مضمون کہ تحقیق تمہاری لئی ہوگا معاد مین جو کچھہ کہ اختیار کروگے ۞ فتح ۞ کیا تم پاس کوئی کتاب ہی جسمین پڑہ لیتی ہو کہ اوسمین ملتا ہی تمکو جو پسند کروگے ۞ موضح تفسیر ۞ اَمْ لَكُمْ الخ کیا تمہاری پاس کوئی آسمانی کتاب ہی کہ اوسمین تم پڑہتے ہو کوئی دلیل ظاہر سواسکے کہ پوسیدہ چیز پڑہے نہین جانی بلکہ کلام سی بوجہہ لیجاتی ہی اور اوس ظاہر دلیل کا مضمون یہہ ہے کہ مقرر تمہارے واسطے اوس کتاب مین وعدہ دیا ہے کہ جو کچھہ بہتر اور اچھا جان کر اوسپند کر تم اپنے واسطے مانگوگی وہ ہم تمکو دینگے اور اگر تم کہو کہ ہمارے پاس اسطرحکی کتاب نہین ہی لیکن حق تعالی کا معاملہ ہم لوگون سی ابتدا پیدایش سی اب تک اسی قسم کا رہا ہی اور حق تعالی اپنے معمول کی خلاف نکریگا تو ہم کہین گی کہ ہمارا ہم تمسی پوچھتی ہین کہ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ ۞ عزیزی اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ کیا تمہاری لیی عہد محکم ہے ہماری ذمہ پر کہ حکم اوسکا قیامت تک باقی ہوا یہ مضمون کہ تحقیق تمہاری لیی ہی جو کچھہ کہ مقرر کروگے ۞ فتح ۞ کیا تمہی ہمسی قسمین لین ہین پوری قیامت کی دن تک پہنچتی کہ تمکو ملیگا جو تمہیراوگی ۞ موضح تفسیر ۞ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ الخ کیا تمہاری لیی ہماری ذمہ پر قسمین ہین پہنچتی ہوئی قیامت تک یعنے کیا تمہی قسمین کہائین ہین اور وہ قسمین پہنچتی والی ہین قیامت تک یعنے تمہاری ابتدا پیدایش سی قیامت کی دن تک ہم تمہاری ساتھہ یکسان معاملہ کرینگے اور ہرگز کچھہ بھی تغیر اور تبدل اوس معاملہ مین نہونی پاویگا اسواسطے کہ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ یعنے مضمون اون قسمونکا یہہ ہے کہ بیشک تمکو ہم دینگے جو تم حکم کروگی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ چند دنونکا معمول جب تک اوسپر عہد و پیمان درمیان نہو تبتک اوسپر اعتماد اور بھروسا کرنا بیجا ہی اور اگر کشی کی ایسی یہہ کافر کہین کہ ہان اسطرحکا عہد و پیمان حق تعالی کی طرفسی ہماری پاس ہے تو سَلْهُمْ الخ ۞ عزیزی سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ پوچھہ مشرکون سی کہ کون انمین سی اس مقدمہ کا ذمہ لینی والا ہے ۞ فتح ۞ پوچھہ انسی کونسا انمین اسکا ذمہ لیتا ہے ۞ موضح تفسیر سَلْهُمْ الخ یعنی پوچھہ انسی کہ کون انمین سی اسطرحکے قسم ثابت کرنیکا ذمہ کرتا ہے اور ضامن ہوتا ہے اور اگر یہہ کافر کہین کہ ہمارا اعتماد

حقعالی کی کرم پر نہیں ہے اور نہ اوسکی طرف کوئی سند اس عہدکی ہماری پاس ہی لیکن ہمارا اعتماد اور بھروسا
اون لوگونپر ہے جنکے ہمنے عمر بھر عبادت کی ہی اور اونہیں کے فرمان برداری مین اپنے عمر گذاری ہی اور وہ لوگ
حقعالی کی درگاہ مین سطرح کے مقرب اور جی والی ہین کہ کوئی کام بدون اونکی صلاح و مشورہ لئی ہوی
اور اونکو شریک اور شامل کئی ہوی نہین کرتے ہین اگر کبھی حق تعالی ہمپر غصہ بھی کریگا وہ معبود و پیشوا
کچھ عرض معروض کرکی ہمکو لینگے اور ہمارا سلسلہ جیسا دنیا مین ہی ایسا ہی برقرار رہیگا اور اوسمین کچھ بقصان
آنے نہ دینگے تو ہم کہتی ہین کہ الفی اونپر نہیں جانا چاہیے کہ اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ الخ ۵ عزیزی اَمْ لَهُمْ
شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ اِنْ كَانُوا صٰدِقِيْنَ ۵ آیا ان مشرکون کی لئی شریک ہین پس چاہئی کہ لاویں
اپنے شریکونکو اگر راست گو ہین ۵ فتح کیا اونکی کوئی شریک ہین تو چاہیے کہ لی آوین اپنی شریک اگر وہ
سچے ہین ۵ موضح تفسیر اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا الخ یعنی کیا اونکی واسطے شرکی شریک ہین پس چاہئی کہ لی آوین
اپنے اپنے شریکونکو حق تعالی کی مقابلہ مین خصوصا اوسوقت کہ اونپر محقق پڑتا ہی اور سمانونکی لڑائی بھی کرتے
کہ بے دربے ہوتے جاتے ہین اور اونکی شکست پر شکست ہوتی جاتی ہی اگر یہہ لوگ سچی ہین اس باتمین
کہ ہمارے شریکونکو دخل ہے کارخانہ خدائیمین اور بدون اونکی مشورہ کے ہمکو کچھ نہین ہوتا اور اگر یہہ لوگ ذکہین
کہ ہمارے معبود حق تعالی کی صفات کی مظاہر یعنے جامی ظہور ہین اور اوسکی ساتھہ اتحاد رکھتی ہین اور جو
نسبت مظہر کو ساتھہ ظاہر کے ہے وہی اکو حاصل ہے کچھ نہین اور حق تعالی مین غیریت نہین ہی اور نہ
مقابلہ تاکہ اکو اس جھگڑے اور اپنے غلبے کے واسطے حق تعالی کی جناب مین مقابلہ کو لاوین اور ہماری عبادت
اپنے معبودونکو عین خدا کی عبادت ہے اور ہمارا دیکھنا اپنے معبودونکی طرف عین خدا کی طرف دیکھنا ہی
ہم تو اونکو اپنے عبادت مین وسیلے جانتی ہین اور دیکھتی ہین عینک کی طرح اونکو جانتی ہین تو ہم کہینگے کہ یہہ
تمہارا خیال باطل اور جھوٹا ہے اسلیئے کہ اگر تمہاری معبود عبادتمین وسیلے اور دیکھنے مین عینک کی مانند
ہوتی تو تمہارے سب عبادت اور نظر کرنا حق تعالی کی ذات پاک تک پہنچتا اور اس عبادت اور توجہ کا اثر
علوے کے اظاہر ہونیکے دن یعنی قیامت کی دن ظاہر ہوتا لیکن تمکو یہہ عبادت ہرگز فائدہ نہ بخشیگے
اور نہ اس توجہ اور نظر کا اثر کچھ ہے ظاہر ہوگا یَوْمَ يُكْشَفُ الخ ۵ عزیزی یَوْمَ يُكْشَفُ
عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ جسدن کہ کھولا جاویگا پنڈلی اور بلایا جاویگا سجدہ کی طرف پس نہ کرسکین گے
بلایا جاویگا اونکو طرف سجدہ کی پس نہ کرسکینگے مترجم کہتا ہی کہ یہہ کلمہ کنایہ ہے نہایت حال سی واللہ اعلم
۵ فتح جسدن کھولی جاوی پنڈلی اور بلای جاوین سجدہ کیو بہرہ نہ کرسکین ۵ موضح تفسیر
کشف ساق سی مراد ہے امر وحشتناک شدید پیش آنا اور بقول بعض کی برہنہ ہوگی اور دکھائی جاویگی
پنڈلی عرش کی یعنی پایہ عرش اور بقول بعض کی مراد نخلی خدا کی ہی چنانچہ بخاری وغیرہ مین آیا ہے
کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقٍ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً الخ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی ہی کہ بیٹین کفار و منافقون کی نہ بیان
بعیر جوڑ کے ہوجاوینگی مرتبہ نہین وقت اوٹھنے اور جھکنے کے پس کہڑے رہ جاوینگے اپنے حال پر تاکہ

زیادہ ہوشیار و درست اونکو اپنے تقصیر پر اور حدیث مین ہی کہ ہوجاوینگی ہیئین اونکی ایک تختہ کو یا بھی تو یہ بھی ہیئین ہونگی اور روایت ہی ابی بردہ ابن ابی موسیٰ سی کہ کہا روایت کیا مجھی باپ میرے نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی کہ جب ہوگا دن قیامت کا صورتین نبائی جاوینگی دن قیامت کی ہر قوم کی لئی اونکی کہ پوجتی تہے اونکو دنیا مین پس جاوینگی ہر قوم طرف اونکی کہ پوجتی تہی اونکو دنیا مین اور رہ جاوینگی اہل توحید پس کہا جاویگا اونکو کیونکر رہ گئی تم پس کہینگے وہ کہ ملی گئی لوگ ہمرکہینگے وہ کہ بلاشبہ ہمارے لیئی ایک رب ہی کہ عبادت کرتے تہے ہم اوسکو اہا لمین کو دیکہا نہین تہا ہمنے اوسکو پس کہا جاویگا اونکو کہ پہچان لوگی تم اوسکو جب دیکہو اوسکو پس کہینگے وہ کہ ہان ہرکہا جاویگا اونکو کہ کیونکر پہچانوگی اوسکو اس حال مین کہ دیکہا ہی نہین ہی تمنی اوسکو کہینگے کہ نہین مشابہ اوسکی کوئی چیز پس کہولا جاویگا اونکی لئی حجاب پس دیکہینگے وہ طرف اللہ تعالیٰ کی ہر پڑینگے وہ سجدہ کرتے ہوی اور باقی رہ جاوینگی کیتین قومین کہ ہیئین اونکی مانند سینگ گائین کی ہونگی پس ارادہ کرینگے سجدہ کا لیکن کر نہین سکینگے مانند قول اللہ تعالیٰ کی یَوْمَ یُکْشَفُ الخ فرماویگا اللہ تعالیٰ اوسی بندون اوپہا وسر اپنے بدلی ہر شخص کے تم مین سی ایک ایک شخص یہود و نصارا کی دوزخ مین ڈال مینی کہا ابو بردہ نی کہ پہر بیان کی مینی یہہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے پس کہا عمر نے کہ قسم ہے تجکو اوس ذات کی نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکی کیا نقل کی ہے یہہ حدیث بجہی تیری باپ نی پس قسم کہائی مینی اونکی آگے تین بار پس کہا عمر نے کہ نہین سنی مینی اہل توحید کی لئی کوئی حدیث کہ وہ بہت پیاری ہو نزدیک میرے اس حدیث کی برابر اور بیچ تفسیر فاتحہ کی کہ فراء نی لکہے ہے یہہ منقول ہے کہ تجلے کریگا حق تعالیٰ روز قیامت کی پہر ڈرماویگا طبقہ ہمراہ ہوجاوی ہر امت اوسکی کہ پوجتی تہی اوسکو پس ہمراہ ہوجاوینگی اوسکی اور باقی رہ جاوینگی یہ امت اور اوسمین منافق بہی ہونگی پہر تجلی کریگا اونکی لئی حق تعالیٰ بیچ ادنیٰ صورۃ کی اون صورتون مین سی کہ تجلی کرتا تہا اونکی لیی اونمین پہلی پس فرماویگا انا ربکم پس کہینگے لوگ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ہم تجہ سی پناہ مانگتے ہین یہان تک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا پہر فرماویگا اوسی حق جل و علا کہ آیا درمیان تمہاری اور درمیان اوسکی کچہہ نشانی ہی کہ پہچانو تم اوسکو ساتہہ اوسکی پس کہینگے ودکر نشان ہے نشانی پس بدل جاویگا اونکی لیی حق تعالیٰ اوس صورتین کہ پہچانتی ہی اوسکو اور صورتین ساتہہ اوس نشانی کی پس کہینگے وہ لوگ کہ تو رب ہمارے ہے پس حکم کریگا حق تعالیٰ اونکو سجدہ کرینگا پس نہین باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خالص اللہ ہی کو مگر کہ سجدہ کریگا اور جو کوئی سجدہ کرتا تہا دکہانی اور بچاؤ کی لیی ہوجاویگی پیٹہ اوسکی تختہ تانبی کا جب ارادہ کریگا سجدہ کرینگا گر پڑیگا پیٹہ کی بل اور جیسے بیان ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول مین یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ الخ اور کہا بعض علماء نی کہ روز قیامت کی ایک نور عظیم پیدا ہوگا اور خلائق سجدہ مین کرینگے پس کشف ساق عبارت ہی تجلی الٰہی سی اور حدیث مین آیا ہی کہ یوم یکشف عن ساق ہی مراد یہہ ہی کہ ولا جاویگا یعنی پرچہ نور عظیم سی گرینگے لوگ اوسکو سجدہ کرتے ہوی کمانی کشف الاسرار اور اوسمین یہہ یہی ہی کہ ابو ہریرہ رض روایت کرتے ہین نبے صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نبے بدلہ لیویگا اللہ عزوجل مظلوم کی لیی ظالم سے یہان تک کہ نہین باقی رہیگا کسیکا حق کسیکے پاس حتی کہ جو دودہ مین پانی

وعلی ہذا القیاس
حدیث الرؤیا صحیح علیہ وجوہ من
شرح الرضا ت للامام الاجہوری وغیرہ کذا فی الیواقیت
فی الصورۃ فی الحدیث علی الاوجہ
والتحقیق ان الاتیان والرؤیۃ علی ما یلیق
بہ تعالیٰ من غیر تکییف ولا تحدید
ان یعبد الا اللہ کما فی الصحیحین
کما فی شرح الاربعین للعلامۃ القاری
بحث نفیس

بیچتا تھا یعنی دنیا میں اوسکو حکم ہوگا کہ مالک کردد کو باقی سی پھر جب فارغ ہوگا اس سی پکارے گا ایک پکارنے والا
اسطرح کہ سب خلائق سینگے اگاہ ہو وجاہیئے کہ جا وی ہر قوم اپنی معبودونکی ساتھہ اور اون چیزونکی ساتھہ
کہ جنکو پوجتی تھی یعنی جیسی تعزیہ اور قبور اور طاق وغیرہ پس نہین باقی رہیگا کوئی کہ پوجتا تھا کسی چیز کو
سوای اللہ تعالیٰ کی مگر کہ صورت بنا کر لائی جاوینگی اوسکی معبود اوسکی اور بنا دیگا اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ
کو فرشتونمین سے بصورۃ عزیز ہی علیہ السلام کی اور ایک فرشتہ کو بصورۃ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی پس ہمراہ
ہونگی عزیر کی یہود اور ہمراہ ہونگی عیسیٰ کی نصاری ہر ساتھہ جا دینگی اونکی معبود اونکی یعنی بت کہ اون
انبیا کی نام کہہ کر اونکو پوجتی تھی وغیر ذالک طرف دوزخ کی اور وہ وہ ہونگی کہ خبلی حق مین فرماتا ہی اللہ
تعالیٰ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جب نہین باقی رہینگی سوای مؤمنون کی اور اونمین
منافق بھی ہونگے فرماویگا اللہ تعالیٰ اونکو کہ گئی لوگ یعنی کافر دوزخیمین پس ملوتم اپنے معبودون کی ساتھہ
اور اون چیزونکی ساتھہ کہ تمہے تم پوجتی پس کہینگے وہ قسم خدا کی نہین تھا ہمارے لیئی کوئی معبود سوای اللہ تعالیٰ
کے اور نہین پوجتی تھی ہم اوسکی غیر کو پس پھر لیگا اللہ اوانکی باس سی پھر نہیر لیگا اللہ جقدر چاہیگا پھیر نا پھر دیگا
اونکی باس اور فرماویگا کہ اے لوگون کی لوگ پس ملوتم اپنے معبودونکی ساتھہ اور اون چیزونکی ساتھہ کہ
پوجتی تھی اونکو پس کہینگے لوگ قسم اللہ کے نہین ہمارے لیئی کوئی معبود سوای اللہ کی اور نہین پوجتی تھی ہم اوسکی
غیر کو پس کہویگا اونکی لیئی سپڈلی اور تجلی کریگا اونکی لیئی عظمت اپنے سے اسطرح کہ پہچانین گی اوس سی کہ وہ
سب اونکا ہے پھر گر پڑینگے سجدہ کرتے ہوے اپنے موہنون کی بل اور گر یگا ہر منافق اپنے پیٹہ کی بل اور
ہو جاوینگی پیٹھین اونکی مانند سینگون گایین کے پھر کہڑا کیا جاویگا پل پشت جہنم پر یعنی کہ وَرَاَى الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا حَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ
عاجزی ظاہر ہوگی اونکی آنکھونپر پڑیگی اونکو خوارے اور تحقیق بلایا جاتا تھا اونکو طرف سجدہ کی حال نکہ وہ
بے علت تھے ۞ فتح نوین ہی اونکی آنکھین چڑھی آتی ہی اونپر ذلت اور پہلے اونکو بلاتی تھی سجدہ کو
اور وہ چنگے تھے ۞ موہ تفسیر قَدْ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ کی قول تعالیٰ وہم سالمون جسدن ظاہر کیا جاویگا اور پردہ
کہولا جاویگا اوس حقیقت سی جسکا نام ساق یعنی پنڈلی ہی اور اوسکی نسبت تمام الہیہ حقیقتونکے ساتھہ ایسے
ہے جیسے پنڈلے کی نسبت آدمے کے سب اعضا کے ساتھہ ہے اور بلائی جاوینگے سجدے کی واسطے تاکہ اونکے
عبادت تنزیہہ اور پاکی کی مقام پر پہنچی ہے اور مقبول ہوئی ہی تو اوسوقت ہی اوسکی موافق سجدہ کریگا
اور اگر مظاہر کے قیدمین پھنسکر تنزیہہ کی مقام کو نہین پہنچی ہی تو اوسوقت ہی اونسی اوس مقام پر توجہ
ممکن نہوگی اسواسطے کہ وہ وقت نئی بات حاصل کرنیکا نہین ہے بلکہ پہلی حاصل کی ہوئی چیزونکی ظہور
کے ظہور کا وقت ہے اور ابوسعید ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر کہا ہے کہ ساق انتہی اسلہ الذی
قوامہ الخ یعنے ساق ہر چیز کی اوسچیز کے جز کو کہتے ہین جسکی سبب سے اوس چیز کا پیڑ اوہوتا ہے جیسے تنہ
درخت کا اور پنڈلے آدمے کے پس اس آیۃ کے معنے یون ہونگی کہ جبدن ظاہر کیجاویگی ہر چیز کے حقیقت
اور اوسکے اصل جسکے سبب سے وہ چیز ثابت ہی پس جدی ہو جائیگی ان لوگونکی عبادت جو غیر اصل پر تھے

۵ بیچتا تھا یعنی دنیا میں اوسکو حکم ہوگا کہ مالک کردد کو باقی سی پھر جب فارغ ہوگا اس سی پکارے گا ایک پکارنے والا اسطرح کہ سب خلائق سینگے اگاہ ہو وجاہیئے کہ جا وی ہر قوم اپنی معبودونکی ساتھہ اور اون چیزونکی ساتھہ کہ جنکو پوجتی تھی یعنی جیسی تعزیہ اور قبور اور طاق وغیرہ پس نہین باقی رہیگا کوئی کہ پوجتا تھا کسی چیز کو سوای اللہ تعالیٰ کی مگر کہ صورت بنا کر لائی جاوینگی اوسکی معبود اوسکی اور بنا دیگا اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو فرشتونمین سے بصورۃ عزیز ہی علیہ السلام کی اور ایک فرشتہ کو بصورۃ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی پس ہمراہ ہونگی عزیر کی یہود اور ہمراہ ہونگی عیسیٰ کی نصاری ہر ساتھہ جا دینگی اونکی معبود اونکی یعنی بت کہ اون انبیا کی نام کہہ کر اونکو پوجتی تھی وغیر ذالک طرف دوزخ کی اور وہ وہ ہونگی کہ خبلی حق مین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جب نہین باقی رہینگی سوای مؤمنون کی اور اونمین منافق بھی ہونگے فرماویگا اللہ تعالیٰ اونکو کہ گئی لوگ یعنی کافر دوزخیمین پس ملوتم اپنے معبودون کی ساتھہ اور اون چیزونکی ساتھہ کہ تمہے تم پوجتی پس کہینگے وہ قسم خدا کی نہین تھا ہمارے لیئی کوئی معبود سوای اللہ تعالیٰ کے اور نہین پوجتی تھی ہم اوسکی غیر کو پس پھر لیگا اللہ اوانکی باس سی پھر نہیر لیگا اللہ جقدر چاہیگا پھیر نا پھر دیگا اونکی باس اور فرماویگا کہ اے لوگون کی لوگ پس ملوتم اپنے معبودونکی ساتھہ اور اون چیزونکی ساتھہ کہ پوجتی تھی اونکو پس کہینگے لوگ قسم اللہ کے نہین ہمارے لیئی کوئی معبود سوای اللہ کی اور نہین پوجتی تھی ہم اوسکی غیر کو پس کہویگا اونکی لیئی سپڈلی اور تجلی کریگا اونکی لیئی عظمت اپنے سے اسطرح کہ پہچانین گی اوس سی کہ وہ سب اونکا ہے پھر گر پڑینگے سجدہ کرتے ہوے اپنے موہنون کی بل اور گر یگا ہر منافق اپنے پیٹہ کی بل اور ہو جاوینگی پیٹھین اونکی مانند سینگون گایین کے پھر کہڑا کیا جاویگا پل پشت جہنم پر یعنی کہ وَرَاَى الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا حَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ عاجزی ظاہر ہوگی اونکی آنکھونپر پڑیگی اونکو خوارے اور تحقیق بلایا جاتا تھا اونکو طرف سجدہ کی حال نکہ وہ بے علت تھے ۞ فتح نوین ہی اونکی آنکھین چڑھی آتی ہی اونپر ذلت اور پہلے اونکو بلاتی تھی سجدہ کو اور وہ چنگے تھے ۞ موہ تفسیر قَدْ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ کی قول تعالیٰ وہم سالمون جسدن ظاہر کیا جاویگا اور پردہ کہولا جاویگا اوس حقیقت سی جسکا نام ساق یعنی پنڈلی ہی اور اوسکی نسبت تمام الہیہ حقیقتونکے ساتھہ ایسے ہے جیسے پنڈلے کی نسبت آدمے کے سب اعضا کے ساتھہ ہے اور بلائی جاوینگے سجدے کی واسطے تاکہ اونکے عبادت تنزیہہ اور پاکی کی مقام پر پہنچی ہے اور مقبول ہوئی ہی تو اوسوقت ہی اوسکی موافق سجدہ کریگا اور اگر مظاہر کے قیدمین پھنسکر تنزیہہ کی مقام کو نہین پہنچی ہی تو اوسوقت ہی اونسی اوس مقام پر توجہ ممکن نہوگی اسواسطے کہ وہ وقت نئی بات حاصل کرنیکا نہین ہے بلکہ پہلی حاصل کی ہوئی چیزونکی ظہور کے ظہور کا وقت ہے اور ابوسعید ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر کہا ہے کہ ساق انتہی اسلہ الذی قوامہ الخ یعنے ساق ہر چیز کی اوسچیز کے جز کو کہتے ہین جسکی سبب سے اوس چیز کا پیڑ اوہوتا ہے جیسے تنہ درخت کا اور پنڈلے آدمے کے پس اس آیۃ کے معنے یون ہونگی کہ جبدن ظاہر کیجاویگی ہر چیز کے حقیقت اور اوسکے اصل جسکے سبب سے وہ چیز ثابت ہی پس جدی ہو جائیگی ان لوگونکی عبادت جو غیر اصل پر تھے

ایمان دار ونکی عبادت سی جو ثابت ہتی اصل صحیح پر یعنی بچے جڑ پر اور جب وسدن کی بلا ٹیکی وصہ معلوم ہوسی کہ
امتحان وآزمایش منظور ہے نہ تکلیف تو ابو مسلم اصفہانی کا بعید جاننا ہبات کا زائل ہوا کہ اوسنی کہا ہے لاریب ان
یوم القیمۃ لیس فیہ تعبد وتکلیف الخ یعنے بیشک مقرر روز قیامت مین نہین ہی عبادت اور نہ تکلیف پس مراد
اوسدن سی بڑہا پے اور موت کی قریکلی زمانہ ہے فقط حاصل کلام کا یہہ ہی کہ بہرصورت یہہ لوگ یہی سجدہ کیلا
قصد کرینگے فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ پس ہرگز سجدہ نکر سکینگے اس لیی کہ اونکی پیٹہ ایک تختہ ہوجائیگی پہر جھکنا
اونسی نہوسکیگا چنانچہ صحیح بخاری مین ابوسعید خدری سی روایت ہی کہ وہ کہتی ہین ہمنی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی سنا کہ آپ فرمائی ہتی قیامت کی دن ہمارا رب ایک ساق ظاہر کریگا اور ہر ایک یماندار مرد وعورت
سجدہ مین پڑیگا اور جو شخص دنیا مین دکہلانے یا سنانی کی واسطی سجدہ کرتا ہتا وہ ہی قصد کریگا سجدہ کرنیکا
لیکن اوسکی پیٹہ ایک تانبی کے تختے کے مانند ہوجائیگی کہ اوسکا ٹیڑہا ہونا ممکن نہوگا اور صحیح مسلم مین آیا ہے
کہ صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یارسول اللہ ہم لوگ قیامت کی دن اپنی پروردگار کو
دیکہینگے آپنے فرمایا کہ ہان بی شک اور بی پردہ مانند بدلے کے آفتاب اور چودوین رات کی چاند کی بدون
مزاحمت اور مخالفت کی دیکہو گے اونکی تفصیل یہہ ہے کہ پہلے ایک فرشتہ پکاریگا کہ جو شخص دنیا مین
جسکے عبادت کرتا ہتا اوسکی ساتہہ جاوی اور بت اور درخت اور جو چیز کہ دنیا مین پوجی کئی ہی اوسکو وہان
حاضر کرینگے بت پرست بتونکے ساتہہ اور درخت پوجنی والی درخت کی ساتہہ اور چاند سورج پوجنی والی
چاند سورج کے ساتہہ جاینگے اور جو لوگ محض حق تعالی کو پوجتی ہتی وہ رہ جاوینگے پہر ایک آواز ہوگی
کہ یہود کسکو پوجتی ہتی وہ کہینگے کہ ہم عزیر کو جو خدا کا بیٹا ہتا پوجتی ہتی حکم ہوگا کہ تم جہوٹہ کہتی ہو حق تعالی
جورو لڑکا نہین رکہتا مگر تم کہو کہ تمہارے غرض اسوقت کیا ہے عرض کرینگے کہ ہم پیاسی ہین کوئی قطرہ
پانی کا ہمکو ملی حکم ہوگا کہ جاؤ اور پانی پیو اور دوزخ کو اونکی آنکہو نمین ریگ روان کرکے یعنے ریت کا
میدان جسمین دور سے پانی کا دہوکا ہوتا ہے دکہلا دینگے اور ایک فرشتہ حضرت عزیر علیہ السلام کی شکل کا
اونکے ساتہہ ہوگا وہ اونکو لیکر دوزخ مین جاڈالیگا اور اسیطرح نصارے کے ساتہہ کیا جاویگا اور
فرشتہ حضرت عیسی علیہ السلام کی شکل کا اونکی ساتہہ ہوگی اونکو یہی اونکی بہکانے پرجا پہنچا دیگا
پہر جب خالص موحد رہ جاوینگی تو پہر آواز ہوگی کہ تمکو کسکا انتظار ہے اورکسکے ساتہہ جاؤگی تب یہہ
عرض کرینگے کہ یاالٰہی ہم دنیا مین طرح طرحکی احتیاج رکہتی ہتی اور قسم قسم کی تعلق لیکن باوجود ایسے
محتاجی کے ہمنے مشرکون سی موافقت نکی اور اونکی ساتہہ نہوی اب ہمکو کسواسطے اونکے ساتہہ کا
حکم ہوتا ہے پہر اسطرف سی ایک صورت ظاہر ہوگی اور کہینگے کہ مین تمہارا پروردگار ہون یہہ عرض
کرینگے کہ ہم ہرگز حق تعالی کی ساتہہ کسیکو شریک نکرینگے اس صورت سی ہمکو کچہہ غرض نہین ہی جب
ہمارا پروردگار پردہ اوٹہا ویگا اور ظاہر ہوگا تو ہم اوسکو پہچان لینگے تب حکم ہوگا کہ تم کچہہ علامت اور
نشان اپنے پروردگار کا اپنے پاس رکہتے ہو کہ اوسکے اوسکو پہچان لوگی یہہ عرض کرینگے کہ ہان تب
اوسوقت ایک ساق یعنی پنڈلی ظاہر ہوگی اوسکو دیکہتے ہے جتنے ایمان دار موحد ہین سب سجدہ مین گرینگے

اور کہیگے کہ اب ہم راضی ہوئے تو ہے ہمارا پروردگار ہے اور جو لوگ کہ ایمان نہ رکھتے ہیں وہ یہی سجدہ کا قصد کرینگے لیکن اونکی پیٹھ تانبی کی تختی کی مانند سخت ہوجائیگی اور سجدہ اونسی کیطرح نہوسکیگا یہ حدیث بہت ہی لیکن اس مقام کی مناسبت سے ہے اور جب سجدہ اونسی نہوسکیگا تو یہہ سجدہ کیا ہوا اونکی عبادت کے باطل ہونیکی دلیل ہوگی پھر باوجود اسکی اوس ساق نورانی چمکتی ہوئی کی طرف دیکھہ بھی نہ سکینگے سبب اونکی عقلے نظر کے توجہ مظاہر کے قید مین پھنسے ہوئے ہیں تنزیہہ صرف کی مقام کو نہ سمجھے تھے اسواسطے چونہ بلاجاوینگی اونکی آنکھین اس سے کہ اوس تجلی کی طرف دیکھین بلکہ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ڈہانک لیگی اونکی تمام بدن کو سر سے قدم تک ذلت اور رسوائی اسواسطے کہ اونہون نے یہی مظاہر کی عبادت مین عمر گنوائی کے ذات پاک کو ذلیل کیا تہا اور اوسکی ظہور کو اپنے شرکہون مین حقیقی کمال حق تعالی کا جانا تہا اور حال یہہ ہے کہ مظاہر حقیقۃً کسیطرح کے کہون ناقص اور ذلیل ہین اور انسی عبدہ ہوسکتا اوسوقت مین اونکی پیدائیشی استعداد کے باطل ہونیکے دلیل ہے کہ حق تعالی کی عبادت کو چہوڑکر اور اوسکا انکار کرکر اس استعداد کو برباد اور خراب کیا وَقَدْ كَانُوا الخ اور بتحقیق یہہ تہے دنیا مین بلائی جاتی خاص اللہ تعالے کے عبادت کیواسطے وَهُمْ سَالِمُونَ اور اوسوقت مین یہہ سالم تہے استعداد سے اور صحیح الفطرۃ تہی اگر اسوقت حق تعالی کی خاص عبادت کی خوگر ہوتے تو انکو حرج کا تغیر اور تبدل نہوتا اور جب ثابت ہوا کہ یہہ کافر اسلئے تمکو مجنون کہتے ہین کہ تم انسی قیامت کی عذاب کی بات کہتی ہو اور وہ بات انکی عقل ناقص مین نہین آتے اوسکو اپنے عقل باطل سے بعید جانتے ہین اور یہہ یہی ہی کہ تم انکو قرآن سناتی ہو اور اوسکے مضمون کی بموجب خالص اللہ تعالے کے عبادت اور سجدہ یکرنکم کرتے ہو سو یہہ بات انکے سمجھہ مین نہین آتے بلکہ اسکو موہوم کیواسطے موجود کو چہوڑنا جانتی ہین اور ایسی اولٹی سمجھ اونکے جنونکا نشان ہی فَذَرْنِي الخ ۞ عزیزی خَاشِعَةً الخ یعنی آنکہون والی سر جہکائی ہوئی اور ذلیل ہونگے کہا ابو اللیث نے کہ یہہ یون ہوگا کہ مسلمان جب اوٹہاوینگے سر اپنے سجدے سے سفید رنگ اور روشن مانند برف کی پس جب دیکہینگے اونکو یہود اور نصاریٰ اور منافق کہ جو سجدہ نکرسکے تہے غمگین ہونگے اور کالی ہوجاوینگے سو یہہ اونکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے تَرْهَقُهُمْ یعنے ڈہانک لیگی اونکو ذلت و خواری اور مراد سجود سے نماز ہے اور سجدہ نماز کا اور خاص سجدہ ہی کو ذکر کیا اسلئے کہ وہ اعظم طاعات اور بڑا رکن نماز کا ہی اور بلایا جاتا تہا یعنے خدا تعالی نے بلایا تہا صراحۃً کہ فرمایا فَاسْجُدُ وَاقْتَرِبْ وَاعْبُدْ یا بلایا تہا ضمناً کہ فرمایا اقیموا الصلوۃ اسلیئے کہ بلانا طرف نماز کی بلانا ہے طرف سجدہ کے اور رسول علیہ السلام نے یہے بلایا تہا صریحاً کہ فرمایا اَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ یا بلایا رسول نے طرف سجدے کے ضمناً کہ فرمایا اِذَا دَعَوْا وَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَاَطَاعُوا اَمَرَ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ اور بلایا تہا عصر کے علماء نے اور بڑا بلانا طرف سجدے کے ساتہہ اذان مؤذنون اور تکبیر دن اونکے ہے اسلیئے کہ قول اونکا حی علی الصلوۃ بلانا ہے بلاشک پس خوشحالی ہی اوسکی لیی کہ قبول کیا بلانا اور نگاہ بجز اسواسطے فرمان بردار کے قول اللہ تعالی کی اَجِيبُوا دَاعِيَ اللّٰهِ وَهُمْ سَالِمُونَ یعنے تندرست تہے

دنیا مین سالم بہتی عضاء اور جوڑ اونکی قوتون اور طاقتون سی اور خوب قادر بہی اور اسجدی برابر قبول دعوۃ پر یعنی اوس حالت تندرستی اور قدرت مین کہنا نہ مانا اللہ و رسول کا پس جب ہاتہ سی فرصت کو فوت کیا اب سوائے حسرت اور ندامت کے کچہ حاصل نہین ؎ رہ فرصت از دست گر یابدت + کہ گوئی سعادت زسید ان بری + کہ فرصت عزیز است چون فوت شد + بسی دست حسرت بدندان بری + اس آیۃ مین وعید ہی اوسکی لیی کہ ترک کری نماز فرض کو یا جماعت مشروعہ کو کہا ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ دعا کیجیی اللہ سی یہہ کہ نصیب کری مجکو رفاقت آپکے جنت مین آپنے فرمایا اَعِنِّیْ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ یعنے مدد کر میرے ساتہہ کثرت سجود کی ف یہہ حدیث سای صحیح مسلم مین یون ہے کہ کہا ربیعۃ بن کعب نے کہ رات گذارتا تہا مین ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا مین آنحضرت کی لیی پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک و صلے وغیرہ پس کہا مجکو کہ مانگ یعنے جو چاہہ خیر دنیا اور آخرت کی لیس کہا مینی کہ مانگتا ہون مین آپسے رفاقت آپکی بہشت مین فرمایا یا سوا اوسکی یعنی سوال تیرا ایسے ہے یا سوائے اسکے اور کچہہ یعنے یہہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہے بہت بڑے کچہہ اور چاہہ کہا مینی کہ مطلب میرا وہی ہے کہ جو عرض کیا مینی فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنے کے ساتہہ بہت کرنے سجدونکی ف پس فرمایا مانگ یہہ سبب خوش ہونیکے فرمایا بیچ مقام مکافات کی یعنی بدلی مین خدمت کی اور پس مدد کر میری یعنے اگر مصر ہے تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتہہ بہت کرنے سجدونکے یعنی بسبب نماز پڑہنے اور دعا کرنیکے سجدونمین قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنی مین دعا کرتا ہون اور حاصل ہوتے شفاعت یہ مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچہہ فرماؤن تو ہی اوسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہوتے شفاعت اور تدبیر کار کے یہے ہے ؎ فتح قفل ارچہ کلید است ای عزیز + جنبش از دست تو نیخواہند نیز + اور حدیث سی معلوم ہوا کہ خدمت بزرگونکی اور راضے کرنا اونکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہے خصوصاً رضا سید کائنات کی صلوت اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اور آمین تنبیہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہیی کہ مطلب سوائے نعمتون آخرت کی کہ باقی و دائم ہے نرکہے اور طرف لذتون دنیای فانیہ کی التفات نکری لیکن شرط یہہ ہے کہ بندگی مین اپنے طرف سی قصور نکرے نرے ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرتے کہ بیکار بیٹہنا اور آرزو رکہنے لوا سر کو ٹنا ہے ؎ کار کن کار بگذار از گفتار + کاندرین راہ کار دارد کار + غ ح ط اور سلف یعنے اگلے علما رائم کے طور پر بیٹہتے تہے تین دن تک جب فوت ہوتی اولنی تکبیر اول اور سات دن تک بیٹہتے جب فوت ہوتے اولنی جماعت اور کہا شیخ ابو طالب مکی رح نی قوت القلوب مین کہ ضرور ہے جماعت سے نماز پڑہنے خصوصاً جبکہ سنے اذان اور ہو جوار یعنے ہمسایہ مسجد مین اور حد جوار کی سو گہر تک ہے اور اولی اسجد نماز کے لیے وہ ہے کہ بہت قریب ہو اس سی مگر یہہ کہ ہو دور کے مسجد مین نیت کثرت قدمون کی یا بسبب فضیلت امام عالم کے کہ نماز اوسکے پیچہے پڑہنے افضل ہے یا جاتے کسے مسجد کا آباد کرنا تو دور کے مسجد مین جانا مضائقہ نہین اور کہا سعید بن مسیب رح نی کہ جسنی پانچون نمازین جماعت سی پڑہین ہرگز یاد اونی برو بحر کو عادۃ سی اور کہا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قسم کہا کر کہ محبوب ترین اعمال کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین ہین حکم کرنا صدقہ کا اور قدم رکہنے طرف نماز جماعت کی اور صلح کروانی لوگونمین ک ر و ح قَدْ سَمِعْنَا وَمَنْ یُّکَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

ف قولہ فدرست الخ من خصوص للطف اوسطے ارشد مفعول مرجح لاسکان الاصف من غیر عنف حاشیہ کذا فی الاصل ۱۲ منہ

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ پس چھوڑ مجکو ساتھہ اوسکے کہ جھوٹ جانتا ہے اس بات کو ۵ درجہ بدرجہ کہنچینگے ہم اس جماعت کو سطرح کہ نہین جانین گے **فتح** ۵ اب چھوڑ دے مجکو اور جھٹلانیوالونکو اس بات کے ہم سیڑھی سیڑھی اوتارینگے انکو جہانسے یہ نہ جانینگے ۵ **موضح** **تفسیر** فَذَرْنِي الخ سو چھوڑ دے مجکو اور انکو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسلیئے کہ یہہ بات ہماری ہے نہ تمہاری سو تم انکے عذاب کی جلدی کی دعا نہ مانگو اور درنگ کیجیئے مت ہو قریب ہے کہ انکو آہستہ آہستہ ہم کہنچیئے مین بڑی گمراہی مین گرفتار کرکر تاکہ انکی فاسد استعداد کا پیمانہ لبریز ہوجاوے اور سخت عذاب کے مستحق ہوجاوین سطرحسے کہ انکو معلوم ہو کہ یہہ راہ گمراہی کی ہے اور انتہا درجیکی عذاب کی حد کو پہنچاتی ہے بلکہ اپنے خیال مین اوس راہ کو ہدایت اور بہتری جانین بلکہ اجر اور ثواب عین سمجھین ۵ **عزیزی** ۵ فَذَرْنِي الخ یعنی جب ہو گا حال اور نکا آخرۃ مین ایسا کہ جو ندکور ہوا تو پس چھوڑ دے مجکو اور اوسکو کہ جھٹلاتا ہے قرآن کو اور تخلیہ کردے درمیان میرے اور درمیان اوسکے اور نہ مشغول کر اپنے دلکو ساتھہ حال اوسکے اوپر اوسکا مجھپر بدلہ لینے مین اوس سے اسلیئے کہ مین ہی خوب جانتا ہون اوس عذاب کو کہ لائق ہے وہ اوسکا اور تھوڑے مدت کے یہہ مین کہ قریب ہے کہ ادنا درین کے ہم اونکو درجہ بدرجہ ساتھہ جہان کے اور عقوبت دینے صحت کے اور دیدہ دانستہ نعمت کے یہان تک کہ ڈالینگے ہم اونکو عذاب مین اور یہہ مدارج سطرح ہونگے کہ وہ جاننے کے ہی نہین بلکہ موجب اپنی ہلاکی کا جانینگے حال انکا کہ وہ سبب انکی ہلاکت کا ہوگا حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب تو دیکھے کہ اللہ انعام کرتا ہے ایک بندہ پر حالانکہ وہ چاہتا ہے گناہ پر تو جان لے کہ وہ مستدرج ہے یعنے "ڈھیل پاگیا ہے کہ بلا فعتہ مین عذاب مین گرفتار ہوگا اور بڑی ہی حضرت نے یہی آیت یعنی سَنَسْتَدْرِجُهُمْ الخ اور کہا ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جبکی نیازمندی و معصیت کیجیئے اور وہ نہ جانے کہ یہہ استدراج ہے تو وہ جہل ہے کہا بعضے مشائخ والوں نے کہ خبردار کرتا ہے ساتھہ بندیٹھہ یہہ کہ دیوین اوسکو علم اور محروم کرے اوسکو عمل کی نیستی اور بیرادبی سے اور محروم کرے اوسکو خلاصے اور روایت کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل مین سے کرے بیرے کہان تک نافرمانی کرونگا مین تیری اور کہا تک نہ عذاب کرینگا تو مجیپر وحی بھیجی اللہ تعالے نے اوسکے نبی پر کہ کہدے اوس سے کہ کتنے ہی عذاب سے میرے تجھپر اور تو نہین جانتا کہ یہہ عذاب مین بلا شبہ ہے تو ہی تجھکو ہلاک کریگا اور قساوۃ قلب یعنی سنگدلی تیری تجھپر رائج ہے میری جانب سے اور غضب کا سکے جانتا تو ہے **مروح** ۵ وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۵ اور مہلت دونگا مین انکو اور حیلہ میرا محکم ہے ۵ **فتح** ۵ اور انکو ڈھیل دیتا ہون بیشک میرا داؤ بھاری ہے ۵ **موضح** **تفسیر** وَأُمْلِي مہلت اور ڈھیل دینگے ہم انکو اور فی الفور مواخذہ نکرینگے تاکہ یہہ دھوکا کہائین کہ اگر ہم گرا سی اور برائی پر ہوتے تو حق تعالے ہمکو فرصت نہ دیتا اور جھٹ پٹ پکڑتا اسواسطے کہ اسنے ہمکو فریب منظور ہے إِنَّ كَيْدِي الخ بیشک ہمارا مکر اور داؤ بہت مضبوط اور محکم ہے کیکو اسکی خبر نہین ہوتی اور اگر ہمارا مکر ایسا پکا اور مضبوط ہوتا تو ان لوگون پر تمہاری خوبی اور تمہاری احسان جو ہر نہین کیون نہ ظاہر ہوتے ۵ **عزیزی** ۵ مہلت دیتا ہون

یعنی عمر دراز کرتا ہون اور تا خیر اجل مین بڑہتے جاوین اور وہ گناہ کرین یہ بہتر ہی ارادہ کیا ہے
سے اِن کیدی یعنی بڑا بہ سا تھ عذاب کے قوی اور شدید ہے کہ دفع نہین ہو سکتا کسی چیز سے ۱۲ ۱۲ ۱۲

اور درگاہ الٰہی میں اونکا بڑا رتبہ ہی اور اس وقت کی پیمبر وانسی عبادت وریاضت کی زیادتی مین ہی ممتاز تھا اگر وہانکی لوگ اونکے نصیحت نہ مانین گی تو ہوسکتا ہے کہ وہ بڑی بڑی معجزی اور کرشمی دکہاکر اونکو راہ پر لاوینگی بادشاہ نے دہانسی اوہٹہ کر گہر مین آکر حضرت یونس کو بلوایا اور کہا کہ اس کام کی لیی آپ تشریف لیجائیی حضرت یونس نی کہا کہ اگر حضرت شعیا نی بموجب حکم الٰہی کی مجکو مقرر کیا ہی تو جانا ضرور ہی والا اس جانے مین میری اوقات مین خلل عظیم پڑیگا اور مین بے صلاوت ہوونگا بادشاہ نی کہا کہ تمہارا مقرر کرنا بحکم حکم آپکے نہین ہی حضرت شعیا نے یونہے فرماہی سو آپکو جانا اوسطرف ضرور ہے حضرت یونس علیہ السلام نجیدہ ہوکر مع اپنے گہر والونکی نینوا کی طرف روانہ ہوئی اور وہان پہنچکر اول وہانکی بادشاہ علی اور اوس سی کہا کہ حق تعالیٰ نی مجکو تیری طرف بہیجا ہے کہ تجہے اسرائیل کو قید سی چہوڑدی اور انہی ہرگز دشمنی نکر اونسی کہا کہ اگر تم اپنے بات مین سچی ہوتی تو حقتعالیٰ ہمکو اتنے قدرت کا ہیکو دیتا کہ ہم تمہاری ملک پر چڑہ آتے اور جو دراوکے بکڑلاتی کیا خدا تعالیٰ کو اتنی قدرت نہتے کہ بنے اسرائیل کے حمایت کرتا اور ہمکو منع کرتا جواب تکلو بہیجا ہے غرض کہ حضرت یونس علیہ السلام تین روز تک اوسکی دربار مین آتی جاتے رہے لیکن اونسی انکی بات ہرگز نمانی تب انکو غصہ آیا اور حق تعالیٰ کی درگاہ مین عرض کیا کہ یا الٰہی یہہ لوگ میرے بات و نصیحت نہین مانتی اور بنی اسرائیل کو قیدی نہین چہوڑتے حق تعالیٰ کی طرف سی وحی آئی کہ انکو ہمارے عذاب سی ڈراو اگر تمہاری بات کو نامانین گی اور ایمان نہ لاوینگی تو اپنے ہمارا عذاب آویگا حضرت یونس علیہ السلام اُس شہر کی تمام کوچون اور بازار مین پہری اور کہا کہ ہم تمکو خبر کہی دیتی ہین کہ تم لوگ اپنے بادشاہ کو یہہ خبر پہنچاؤ کہ اگر میری بات نامانی گا اور میرے کہے پر ایمان نلاویگا تو حق تعالیٰ کا عذاب اوسپر آویگا لوگون نے کہا کہ تجہہ مدت مقرر کر و حضرت یونس عم نے کہا کہ چالیس دنکا ہماری تمہاری درمیا تعین قرار ہے اگر تم اس چالیس دنمین ایمان لاوی تو بہت بہتر ہے اور نہین تو سب ہلاک ہوگی آخر ہوتی ہوتے یہہ بات پہیلے اور بادشاہ اور اسکے مصاحبون نے ہنسے اور مسخر شروع کیا اور کہنے لگے کہ یہہ فقیر دیوانہ ہے ایک بات اسکے جی پر بیٹہ گئی ہی اور حضرت یونس علیہ السلام نے حق تعالیٰ کی درگاہ مین عرض کی کہ یا الٰہی مینی انہی چالیس دنکا وعدہ کیا ہے اس وعدیکو میری سچا کر اور نہین تو مین ذلیل ہوونگا اور مجکو مار ڈالینگے اسلیے کہ اُن لوگونکی عادت یہی ہتی کہ جو شخص اسطرحکا جہوٹہ بول اُسکو مار ڈالتی ہتی حق تعالیٰ کا حکم ہوا کہ تنی کیون ایسی جلدی کی اور چالیس دنکا وعدہ کیا ہی تمکو چاہیے صبر کرنا کہ تقدیر مین انکی کا لکہا ہے آخر کو راہ پر آوینگی اور ایمان لاوینگی حضرت یونس علیہ السلام کو اس بات کا بڑا رنج ہوا اور بے طاقت ہوئے اس وعدیسی گذرا تو تب حضرت یونس علیہ السلام نے اوس شہر سی مع اپنے گہر والونکی نکل کر بارہ کوس اوس سی دور جاکر ڈیرہ کیا تاکہ دیکہین کیا انجام اوسکا ہوتا ہے اور ہمیشہ اس دعا مین رہتی تہے کہ یا الٰہی یہہ وعدہ میرا سچا کر اور نہین تو مین خفیف و ذلیل ہونگا آخر جب بیسوان دن ہوا اور صبح کو جو لوگ اوہٹی تو دیکہا کہ کچہہ علامت عذاب کے شروع ہوئی ہی اور دہوان اور آگ آسمان سی برستی اور وہ دہوان اور آگ کو ہوئی چیت کی قریب پہنچا بادشاہ اور تمام ارکان دولت کہبرا کر باہر نکلی اور کہا کہ فقیر گدڑی والیکو

ڈھونڈو دیکھو کہان گیا جلدی اوسکولاؤ تاکہ اوسکی ماتہہ پر ہم توبہ کرین اور جتنی قیدی ہین سب اوسکو پھیر
کردین اور شہر کی دروازیکو بند کیا اور ہر گلی اور کوچی اور گہر دغین ڈھونڈنا شروع کیا کہین اونکا پتا نپایا لاچار
ہوکر سب ننگے سر ننگے پاؤن میدانمین نکلی اور بچونکو اونکی ماؤنسی جدا کیا اور گائین بکریکی بچون کو اونکی ماؤنسی
جدا کیا اور سینی اپنا اپنا گریبان چاک کیا اور سر کو سجدہ مین رکہا اور رونا اور پیٹنا اور فریاد و عاجزی کرنی
شروع کی اور جناب الٰہی مین عرض کیا کہ ہمنی کفر سی توبہ کی اور حضرت یونس جو تیری بہیجی ہوی ہین اونکی
قول پر ہم ایمان لائی اور قصد مصمم کیا اور دلپر ٹہانا کہ جتنی نبے اسرائیل کی قیدی ہین اون سبکو حضرت یونس
علیہ السلام کی حوالہ کرینگے حق تعالیٰ نی اونکی گریہ وزاری پر رحم کیا اور عصر کی وقت اوپر عذاب کو اونسی اوٹہا
لیا اور ہوا صاف ہوگئی اور یہہ قصہ عاشور یکی دن ہوا تہا اس عذاب کی دفع ہونیکی بعد بادشاہ اور سب رکان
دربار خوش ہوگی شہر مین داخل ہوی اور ہر کارون اور جاسوسونکو چارون طرف دوڑایا تاکہ خبر حضرت یونس
علیہ السلام کی لاوین بلکہ بادشاہ نے اپنے زبان سی یہہ ہی کہا کہ جو شخص حضرت یونس علیہ السلام کی خبر لاوی
اوسکو ایک وزیر اپنے سلطنت کی تخت پر بٹہاکر سب حکم اوسکے تہت یا مین دونگا تاکہ اوسدن جو کچہ چاہی مال
اسباب اور کارخانی مین سی لیلے اس طمع پر لوگ ہر طرف دوڑے اور حضرت یونس علیہ السلام کو ہی کنوئے
زبانی یہہ خبر معلوم ہوئی تہی کہ تمہاری قوم سی عذاب اوٹہہ گیا اور وہ لوگ تمکو ڈھونڈتے پہرتے ہین یہہ
عذاب کی ہر [illegible] دہشت [illegible] اور چاہا کہ مین اپنی قوم مین جہوٹا ہوا اب اونکی پاس کیا منہہ
لیکر جاؤن اسواسطے [illegible] اور اگر حضرت شعیاء علیہ السلام اور بنے اسرائیل کے [illegible]
توبہے خفیف ہوا اگا اسلیے [illegible] کچہہ کام بن نہ آیا یہہ سوچ کر ان دونون طرفون کا ارادہ موقوف کیا
اور اس امری بوجہ [illegible] حاصل ہوا تہا بدون انتظار وحی اور بغیر اجازت الٰہی کی روم کی طرف
چل کہڑے ہوی اور عتاب الٰہی مین گرفتار ہوی اب یہانسی اونکی ساتہہ اور طرح کا معاملہ عتاب آمیز
شروع ہوا پہلے اونکی خادم دریق اسنی علیدہ ہوے سو ایک بی بی اور دو بچون کی کوئی اونکی ساتہہ
نرہا ایک بچہ کو کندہے پر اور دوسرے کو بے بے کے کندہے پر بٹہاکر منزل منزل راہ طی کرنی شروع کی
ایک روز راہ کی درمیان مین ایک درخت کے نیچے سایہہ مین ٹہیرے اور آپ اپنے بے بے اور دونون
بچون کو وہان ٹہیرا کے جنگل کیطرف باہر آنا کوئی اتفاق سی اوسوقت وہانکی بادشاہ کی بیٹی کی سوار
جوشکار کے واسطے گیا تہا اسطرف درخت کی قریب ہوکر نکلے شاہزادے نے دیکہا کہ ایک عورت جوان
نہایت خوبصورت دو بچونکو لیئی بیٹہی ہے اپنے ساتہہ کے لوگونسی کہا کہ اس عورت کو لی آؤ اون بی بی نے
کتنا ہی شور وغل مچایا اور کہا کہ مین ایک شخص نیکبخت کی کہ پیغمبر خدا کا ہے بے بے ہون مجکو مت لیجاؤ
لیکن شاہزادے نے شراب کے نشے اور جوانے کے مستے مین کچہہ نہ سنا اور اپنے ساتہہ اپنے مکان پر لیگیا
حضرت یونس جو باہر نہ سی آئے دیکہا کہ بے بے نہین ہے لوگونسی پونچہا اونہون نی سب ماجرا سیان کیا
آپنے معلوم کیا کہ درگاہ الٰہی سی عتاب کا معاملہ شروع ہوا ہی ناچار دونون بچونکو ساتہہ لیکر چلی اور باری
باری سی ہر ایک بچی کو کندہی پر چڑہاتی اوتارتے چلے راہ مین ایک نالہ بہتا ہوا ملا ایک بچیکو کناری پر چہوڑا

اور دوسرا کیونکہ ہی پر چڑھا جاتا کہ پار اوتارین جسوقت اوس مالکی مجھین پہنچی تو الحاق سی کنارہ پر ایک ہیڑ پایا آیا
اور بچکو لیگیا آپ گہبرا کر پہری تا کہ ہیڑ ملی سی اوس بچکو چھڑاوین اس گہبراہٹ سی دوسرا بچہ جو اپکی کندہی پر
تہا پانین گر پڑا اور بہے لیچلے روجوائی تو اوسکو بہی بہالیگئی آپنی کتنی ہی کوشش کی لیکن نہ پہہ ہاتہہ آیا
نہ رہ ناچار یاموس ہوکر آپ اکیلے تن تنہا روانہ ہوی اور دریای روم کی کنارہ پر جا پہونچی دیکہا کہ ایک جہاز
سوداگرونی مال چڑہایا ہی اور لنگر اوٹہا کر روانہ ہوا چاہتی ہین آپ انی اونسی کہا کہ مین فقیر ہون اگر تم
ہوسکی تو بدون کرایہ لئی مجکو بہی جہاز پر چڑہاؤ ناخدا اور سوداگرونی کہا کہ تم ہماری سر اور آنکہون پر
بیٹہو تمہاری قدم کی برکت سی حقتعالی ہمارا بہی بیڑا پار کریگا اور ہمارا جہاز سلامتی سی پہونچیگا اسلیے کہ
تم بہت نیکبخت معلوم ہوتی ہو اور تمہارا چہرہ بہت نورانی ہی غرض کہ آپ کو سوار کر کی روانہ ہوی جب بیچ دریا
جہاز پہونچا تو یکایک ایک بڑا طوفان اوٹہا اور موجین اوٹہنی لگین اور جہاز ٹہر گیا کتنی ہی تدبیرین چلنی لگین
لیکن جہاز آگی نہین بڑہا معلم اور ناخدا وغیرہ نی آپسمین مشورہ کیا کہ جہاز کی بچنی کی کیا وجہہ ہمنی
عمر بہر ایسا معاملہ نہین دیکہا کہ طوفان مین ٹہر جاوی پہر ناخدا نی کہا کہ مینی کئی مرتبہ تجربہ کیا ہی کہ اگر کسیکا
غلام کے اپنے مالک رضا کی بہاگ کر کشتی یا جہاز مین سوار ہوتا ہی تو اسی قسم کا معاملہ درپیش ہوتا ہی جہاز مین
سے پکار کر کہدو کہ جو کوئی اپنی مالک سے بہاگ کر آیا ہو تو صاف کہدی کہ اوسکی ہاتہہ پاؤن باندہ کر ہم دریا مین
ڈالدین تا کہ اور سب جہاز والونکی جان بچی ایکے ہلاکت سی اگر صدہا آدمیونکی جان بچی تو کچہہ مضایقہ نہین
پہر جب جہاز مین آواز دی تو حضرت یونس علیہ السلام سمجہی کہ وہ غلام مین ہون اپنی مالک سے بہاگا ہوا مین ہون کہ بدون حکم حقتعالی
کے جاتا ہون پہر جہاز والونسی کہا کہ وہ غلام مین ہون اپنی مالک سے بہاگا ہوا جاتا ہون میری ہاتہہ پاؤن
باندہکر دریا مین ڈالدو تا کہ سب جہاز والونکی جان بچی اور اس بلاسی نجات پاوین ناخدا اور تاجرون نی کہا
سبحان اللہ ایسے بدگمانی ہم ہرگز آپ کی بہ نسبت نہین کرسکتی آپ بزرگ ہین اپنی بزرگی سی یہہ بات فرماتی
ہین تا کہ ہم سب لوگونکی عوض آپ اپنی جان دین سو یہہ حرکت ہمسی ہرگز نہین ہونیوالی ہی ہم ایک اور تدبیر کرتی
ہین کہ قرعہ ڈالتی ہین دیکہین کسکا نام نکلتا ہے پس قرعہ ڈالا حضرت یونس علیہ السلام کی نام پر نکلا اسنے
کہا کہ اس قرعہ نی خطا کی یہہ بزرگ اس لائق نہین ہین کہ اس قسم کی بدگمانی انکی بہ نسبت کیجاوی پہر دوسرا
قرعہ ڈالا پہر آپ ہی کی نام پر نکلا پہر تیسری بار قرعہ ڈالا پہر بہی آپہیکا نام نکلا آخر جہاز والون نی لاچار ہوکر
آپکو دریا مین ڈالدیا آپکے گرتیکے ساتہہ ہے جہاز چل نکلا اتفاق سی دریا مین وہان ایک بڑے مچھلے ہوکے
تھی کے استقبال مین بیٹہے تہے جو ہین آپ دریا مین گری وہ ہین وہ مچھلی آپکو نگل گئی لیکن آپکو موہنہ کی اندر
لیتے ہے حق تعالی کا حکم اوس مچھلی کو پہنچا کہ خبردار اس شخص کو تیری غذا کیواسطے ہمنی تیری پیٹ مین ڈالا
ہنین ہی بلکہ تیری پیٹ کو اسکا قیدخانہ مقرر کیا ہی خبردار ایک بال برابر نقصان اس شخص کو نہ پہنچی پہر وہ
مچھلے آپکو اپنے پیٹ مین لیی ہوی دریا کی سیر کرتے پہرتے تہے یہان تک کہ روم کے دریای بطایح مین پہونچے
پہر وہانسی دجلہ مین آئی اوسوقت اوس مچھلی کو حکم ہوا کہ اب اس قید کو دجلہ کی اس کنارہ پر جو شام کے
طرف ہی اوگل دے اس مچھلی نے بائیس دنکے بعد اس کنارہ پر اوگل دیا اور خلاصی کا سبب یہہ ہوا کہ جب حضرت

یونس علیہ السلام اُس مچھلی کی پیٹ مین قید ہوی تو اُنکا دم بند ہونے لگا آپ نے جانا کہ اب دم آخر ہی حق کی یاد مین اسی گھڑی نے یہہ تسبیح پڑہنی شروع کی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین حق تعالیٰ کو یہہ ادا بہت پسند آیا اور مچھلی کو حکم ہوا کہ اپنے حمت سی سمر فرو ہو یعنی مچھلی کے پیٹ سی جو آپ نکلی تو اُنکا بدن اسطرح کا نرم ہو گیا تہا کہ مکھی یا مچھر کی بیٹہنی کی تاب آپکو نہی حقتعالیٰ اوسیوقت ایک درخت کدو کا اوگایا اوسکی بیل آپ کی تمام بدن پر اسطرح سے لپٹے گئی کہ جیون نی پوشاک کے طور پر آپکی تمام بدنکو ڈہانک لیا اور جو اتنی طاقت آپمین نہی کہ اوٹہہ کر کہانیکی تلاش کرین حقتعالیٰ نے اپنے قدرت کاملہ سی ایک ہرنیکو حکم فرمایا کہ اپنے چہاتی آپکی موہنہ مین دیکر کہڑے رہے یہانتک کہ وہ دودہ سی آسودہ ہو جاوین صبح و شام کو وہ ہرنی آپکے پاس آتے اور اپنے چہاتی آپکے موہنہ مین دیکر کہڑی رہتی جب آپ سیر ہو جاتی چلی جاتی چالیس دن اسیطور سی گذری اور آپکی بدنمین قوت آئی اور مٹہی بیٹہنی کی طاقت ہوئی اور ہرنی کا دودہ پینے کے سبب سے آپکا ضعف جاتا رہا پھر چالیس دنکے بعد اوس ہرنی کو حکم ہوا کہ اونکی پاس نجاو اور دودہ ندی پہر وہ ہرنی نہ آئی تب آپنی درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ یا رخدایا آج ہرنی نہین آئی حکم ہوا کہ اتنا عادت کا بدلنا تمکو اپنے واسطے چہانہ معلوم ہوا اور ایک بڑی عادت کا خلاف چاہتے تہے کہ ایک ہی مرتبہ مین ہم اپنے بندے پال ہو ڈالو نہ نیست و نابود کردین آپنے پھر توبہ و استغفار کی اور بہت شرمندہ ہو کر عرض کیا کہ اب جو حکم ہو اوسکو بجا لاؤن ارشاد ہوا کہ پھر اپنے قوم مین جاو اور نہینوہ مین رہو آپ وہانسی روانہ ہوئی رستہ مین ایک شہر ملا اوسمین ایک کمہار دیکہا کہ آوہ ہر تنونکا پہرا ہوا اپکا کر درست کر چکا اور ہر تنونکی انکالنی کے واسطے مستعد بیٹہا ہی حکم ہوا کہ اس کمہار کے پاس جاو اور کہو کہ ایک ..... بہاری لکڑی لیکر ان سب ہر تنونکو ہو ڈال پہر جواب ہی ہمسے عرض کرو حضرت یونس علیہ السلام اُس کمہار کی پاس گئی اور کلام مذکور کہا وہ کمہار سنتی ہی غصہ مین آیا اور کہا کہ تو عجب طرحکا دیوانہ ہے جو مجیسے ایسی ہی بات کہتا ہی کیا مینی اسیو اتنی محنت انکی بنا مین اوٹہائی ہی کہ لکڑیسے توڑ ڈالون مجکو تو ان ہر تنونسے بہت نفع لینا ہے حضرت یونس علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا الٰہی اوس کمہار نے ایسا جواب مجکو دیا پس حکم ہوا کہ مٹی اور پانی ہمنی پیدا کیا اور کمہار کے ہاتہہ ہے ہماری پیدا کی ہوی ہین پہر اس کمہار نے اپنے ہاتونسی مٹی پانی ملا کر یہہ شکل ہر تنونکی بنا کر دیا ہے اوس پر سہ قدر انکو دوست اور عزیز رکہتا ہے کہ انکو توڑتا نہین بلکہ انکے توڑنیکو برا جانتا ہی اور تو چاہتا تہا کہ ہم ایک لاکہہ سی زیادہ آدمیونکو اپنے مخلوقات مین سی ایکدم مین ہلاک کر ڈالین پہر وہانسی حضرت یونس علیہ السلام روانہ ہوی رستہ مین ایک باغ ملا نہایت سرسبز اسیطرح کا پیغام اوس باغکی مالک کو بموجب حکم الٰہی کے پہونچایا اور اس سی بہی سخت جواب سنا پہر اور ایک شہر مین پہونچی وہان ایک بہت عمدہ مکان دیکہا کہ وہانکی کسی امیر نے بنایا تہا اسی قسم کا پیغام بموجب ارشاد الٰہی کے اوسکے مالک کو پہونچایا اور اوسسے بہی زیادہ سخت جواب سنا جب حقتعالیٰ کا عتاب اس قسم کا بہت ہوا حضرت یونس علیہ السلام نے نہایت گریہ و زاری حقتعالیٰ کے درگاہ مین کی اور اپنے گناہونکے معترف ہوئے جانے پر حقتعالیٰ نی اپنے رحمت سے اونکو سرفراز کیا اور اپنا رسول کیا پہر تو ہر طرفسی رحمت اور مہربانی

نشانیان ظاہر ہوتی تھین یہانتک کہ اوس نالہ پر کہ جہانسی آپکی دونون بچی جاتے ہے پہونچی اوس گانو کے لوگونکو دیکہا کہ دونون بچہ ہمراہ لیی کہڑی ہین اونسی حال پوچہا اونہون نی کہا کہ ایک بزرگ دہرسی جاتے تہے اونکا ایک بچہ پانہین ہیگیا تہا سو ہمارے گانو کی دہوبیون نی اسکو پانیسی نکالا اور اونکا دوسرا بچہ کنارہ سی بہیڑیا اوٹہا لیگیا تہا سو اوسکو ہمارے گانو کی چرواہون نی بہیڑیون سی چہین چہڑایا تہا اوسکا علاج کر اچہا کیا پہر ان دونون بچون کی ہم لوگ پرورش کرتے ہین کہ اگر انکا باپ آوی تو اوسکی حوالہ کرین اسمین بچونکی نگاہ اونپر پڑے اور اونکو پہچانا اور کہا کہ ہمارا باپ یہی ہی اون لوگون نی دونون بچونکو آپکی حوالہ کیا اور آپکو بچونے تمام اوس نالہ کے پار اوتار دیا آپ حقتعالی کا شکر ادا کر کر آگی بڑہی جب اوس درخت کی نزدیک پہونچی کہ جہانسی آپکی بیوبی مفارقت ہوی تہی دیکہا کہ کچہہ لوگ چوکی کی طور پر اوس درخت کی نیچی بیٹہی ہین آپنے اونسی پوچہا کہ تم کون لوگ ہو اور کسواسطے یہان بیٹہی ہو اونہون نی کہا کہ ہماری شہزادہ کی سواری ایک روز اوہر سی نکلی تہی کسی فقیر کے ایک عورت یہان بیٹہی تہی اوسی عورت کو شہزادہ زبردستی بکر لیگیا اوس روز سے آجتک بیٹہے ہین درمین وہ مبتلا ہی بادشاہ نی یہہ حال سنکر ہم لوگونکو یہان بیٹہایا ہے کہ اگر وہ بزرگ کبہی ادہر سی آوین تو ہمارے حوالہ کرین اور ہمنے اونکی خبر بادشاہ کو دیدی تاکہ شہزادہ کی تقصیر اونسی معاف کروا دین اور اونکی عورت جو آجتک عصمت سے بیٹہی ہے اونکی حوالہ کرین آپ نی فرمایا کہ وہ فقیر مین ہون کہابت کی سنتے ہی وہ لوگ بہت خوش ہوی اور آپکو بڑی قدر اور منزلت سی بادشاہ کی پاس لیگئی بادشاہ بہت تعظیم سے پیش آیا اور آپکے دعا کی التجا کی حقتعالی نی اوس شہزادہ کو شفا بخشے پہر بادشاہ نی آپکی ہوبی کے حوالہ کیا اور بہت کچہہ مال اور اسباب آپکی نذر کیا اور رخصت کیا پہر وہانسی آگی چلی اور شہر نینوا اور موصل کے سرحد کے متصل پہونچی ایک شخص کو اونکی سی اون سب بیتونکی لوگون پاس روانہ کیا تاکہ آپ کی آنیکی اونی تاکہ خبر دے بادشاہ کو اور اوسکے ارکان اور دہانکی لوگ آپکی آنیکی خبر سنکر بہت خوش ہوی اور کئی منزل تک آپکے لینے کو آئے اور نہایت تعظیم و تکریم سی آپکو شہر مین لیگئی اور مدت تک آپکی تابعداری مین سرخروئی سی دونون جہانکی حاصل کی یہانتک کہ آپنے وہین وفات پائی آجتک مزار آپکا اس شہر مین مشہور ہی سو حقتعالی اس آیت مین ہماری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قوم کیواسطے عذاب طلب کرنیمین جلدی کرنیسی جسطرح حضرت یونس علیہ السلام سی ہوا تہا منع فرماتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ تم ایسا کام نکرو واسطے کہ اسکا انجام جہا نہین ہی اور اوس مچھلی والی پیغمبر کا حال یاد کرو ﴿ عزیزی اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَكْظُوْمٌ جب دعا کی اور وہ غم سی بہرا ہوا تہا ﴿ فتح ﴾ جب پکارا اور وہ غصہ مین بہرا تہا ف یعنی اللہ کا حکم دیکہی تو بدعا کر اور دیر سے جہنجلا کر حضرت یونس کے طرح نکرو ﴿ موتفسیر جب پکارا اپنی قوم پر عذاب طلب کرنیکے واسطے درگاہ الہی مین اور اوسوقت وہ غصہ مین بہرا تہا اور غصہ کے سبب سے اتنے جلدی کی کہ حقتعالی کی حکم کا انتظار نکیا آخر کو اس اپنے جلدے کی سزا پائی کہ مچھلی کے پیٹ مین قید ہوا اور پہر دوسرے مرتبہ پکارا اپنے گناہ کے ظاہر کرنے اور تایل ہونی اور اپنے تقصیر اونکی معافی طلب کرنیکے واسطے اوسوقت مین یہی مکظوم تہا یعنے دم اوسکا رک گیا تہا عرب کے یعنین مکظوم اوس شخص کو کہتی ہین جسکا دم

غم یا غصہ کے زیادتی کی سبب سے رک جاوے سو وہ پہلی مرتبہ کا اوکا غصہ کہا نا یہہ پہل یا کہ مچھلی کی پیٹ مین قید ہونا اور غم کہا نا بڑا سوچا ہی کہ تم مین ایسی نفسانیت اور غصہ کے بو ہی بنائی جاوی تا کہ تمہاری کمال مین کچھہ ہے نقصان بنا یا جاوے واسطے کہ اس جلدی کی سبب سے حضرت یونس قریب تہا کہ اس کمال و بزرگی کی رتبہ سی گر پڑین اور حقتعالی کی ہمیشہ کی عذاب اور عتاب کی سزاوار ہو جاوین اسقدر کہ لولا ان تداکہ نعمۃ من ربہ لنبذ بالعراء وھو مذموم اگر نہوتا کہ پہونچی اوسکو رحمت جانب پروردگار سے البتہ ڈالا جاتا اوبزمین بن گہاس کی اور وہ بدحال ہوتا یعنی لیکن رحمت پہونچی اور بدحال ہوا ۵ **فتح** اگر یہ سنبہالتا اوسکو جب تیری رب کا تو پہنچا گیا ہے تہا چٹیل میدان مین اور الزام کہا کر ۵ **موضح** اگر تدارک اوسکی حال کا کرتا یعنی اگر یہ سنبہالتا اوسکو احسان تیری پروردگار کا ایسی ذلت مین اوسکی کماتو نکی باقی رکہنی سی تو البتہ پہنکا گیا ہے تہا چٹیل میدان یعنی ایسی میدان یعنی جہان نہ درخت تہا نہ گہاس نہ سایہ نہ پانے اور وہ بری حال سی تہا اور کسیطرح کے راحت اوسکی واسطے ظاہر نہوتی نہ کدو کی درخت اوگنی سی اور نہ ہر نیکے تا بعد ار ہونیسی لیکن حقتعالی نی سنبہال لیا اور یہہ سب چیزین موجود کردین اس مقام پر جانا چاہئی کہ تسبیح کا اثر مچھلے کے پیٹ مین ہسقدر تہا کہ اوس قید سی خلاصی پائی چنانچہ سورہ صافات مین مذکور ہے فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون یعنے پہر اگر نہوتا یہہ کہ وہ یاد کرتا پاک ذات کو تو رہتا اوسکی پیٹ مین جسدن تک مردمی جی اوہین اور مچھلی کی پیٹ سے نکلنی کے سوائے اور کرامتین جیسی کدو کی درخت کا اوگنا اور ہرنیکا تابعدار ہونا واقع ہوئین یہہ حضرت کے اولے عنایت فقط تہے کہ ان کماکو نکو جو انکو عنایت ہوی باقی رکہا اور اس ذلت اور گنا ہونکی سا تہ انسی لے ایسی اور حدیث شریفین آیا ہی کہ جو عاجز اور کسی مصیبت مین پہنسا ہوا اس آیت کو پڑہتا ہی حقتعالی اوسکو اوس رنج اور مصیبت سی نجات دیتا ہی اور معتبر مشایخونسی یہی سنداہی ہی کہ ہر رنج اور مصیبت کی واسطے اس آیت کا پڑہنا تریاق مجرب ہی یعنی آزمودہ بات ہی کچہ شک اور شبہہ نہین ہی اور اس آیت کے پڑہنے کے دو طریقہ ہین ایک یہہ کہ ایک شخص اکیلا اندہیری گہر مین طہارت سی قبلہ کیطرف موہنہ کر کے بعد نماز عشاء کی تین سو مرتبہ اس آیت کو پڑہے اور ایک پیالہ پانیکا بہرا ہوا اپنے پاس رکہلی اور دمبدم اپنا ہاتہہ اوس پانیمین ڈالکر اپنے موہنہ اور بدنپر ملتا جاوی تین دن یا سات دن یا چالیس دن تک اسی ترتیب سی پڑہے اور دوسرا طور اسکی پڑہنی کا یہہ ہے کہ ایک لاکہہ بیس ہزار مرتبہ ایک طور اور شکل سی ایک چلہ یا تین چلہ مین پڑہے اور یہہ یہے حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ دو کی سالن کو بہت دوست رکہتے تہے اور فرماتی تہی ھذہ شجرۃ احبہا لانس یعنے یہہ درخت ہماری بہای یونس کا ہی یہہ جب حقتعالی کے نعمت نی حضرت یونس علیہ السلام کو سنبہالا اور اوس ذلت اور عتاب کی سبب سے انکے واسطے مرتبہ بلند حاصل ہوا فاجتباہ ربہ فجعلہ من الصالحین عزیزی پسند کیا اوسکو پروردگار اوسکے نے پس کیا اوسکو نیکون مین سی ۵ **فتح** پہر نوازا اوسکو اوسکی رب نے پہر کر دیا اوسکو نیکو نمین ۵ **موضح** پہر پسند کیا اور نوازا اوسکو اوسکی رب نے اپنے رسالت کے لیی یعنی واسطے جسطرح پہلی حضرت عیسیٰ

علیہ السلام نبی آپ کو اپنی رسالت کیواسطے پسند کیا تہا پہر کردیا اوسکو نیکو نسی اوراس منصب کی لیاقت والو نسی کہ اوس کام کو بخوبی سرانجام کیا اور ایک لاکہہ کئی ہزار آدمی انکی ہاتہہ پر ایمان لائی اور پرہیزگار ہوئی اور پہلی اسکی اس رسالت کی منصب کے لیاقت نہ رکہتے تہے بلکہ نبے عبادت کرنے والے تہے اس عتاب اور خطاب کی بعد اس رسالت کی منصب کے لیاقت جکا استعداد انکو تہا سو اب ظاہر ہوی اور یونس علیہ السلام کی قصہ سی جو تمنی معلوم کیا کہ کافر ہی اپنے مکر اور فریب سے رسولون اور نبیون سی بعضی کام مین جلدی کرکر بغیر پوش دیدیتی ہین اور حقتعالے کے عتاب مین گرفتار کردیتی ہین اور طعن اور تشنیع کا ایسا مضمون باندہتی ہین کہ انبیا کو بہی بشریت کی تقاضی سی غصہ آجاتا ہے اور حقتعالی کی حکم کا رتہظار نکرکے کوئی کام کر بیٹہتے ہین پہر اوسکی سبب سے اپنے کمال کی درجہ سی نیچی اوترتی ہین سو نکمو چاہئی کہ اپنے قوم کے اس قسم کے مکر اور فریب سی ہوشیار رہو کہ یہہ لوگ اس کام مین بڑی استاد ہین ۵ **عزیزی** نیکونسی یعنی کامل نیکو نہین سی سطرح کہ بچایا اوسکو اس سی کہ کرین ایسا کام کہ ترک اوسکا اولا ہو روایت کیا گیا ہی کہ نازل ہوی یہہ آیت جنگ حدین جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کرنیکا بہاگنی والونکو پس ہوی آیت مدنی غرض کہ حقتعالی نی فرمایا کہ صبر کر اور بد دعا کرنہین توقف کرکر کام صبر سی خوب بنتا ہی ۵ کارہا از صبر گردد پسند ۵ خرم آن کز صبر باشد بہرہ مند جہان در افتادی بگرداب حج ۵ صبر کن والصبر مفتاح الفرج ۵ دلالت کرتے ہے یہہ آیت اوپر فضیلت صبر کی اور اسپر کہ ترک اولی صادر ہوتا ہی انبیا علیہم السلام سی بہی والا نہوتی یونس علیہ السلام ملامت سے اور دلالت کرتے ہے اسپر کہ ندامت تقصیر پر اور عاجزی اور زاری کرنے طرف اللہ تعالے کے سبب قصور کے وسیلون اکرام کی سی ہی اور اسپر دلالت کرتے ہے کہ توفیق اللہ تعالے کے نعمت باطنہ ہے اوسکی طرفسی اور اسپر دلالت کرتے ہے کہ صلاح درجہ عالیہ ہے کہ نہین ہوسکتی ہین اوسکو مگر برگزیدہ اللہ کے ۵ **رکوع** ۵ وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۵ تحقیق نزدیک ہین کافر کہ پہسلادین تجکو سا بہ نگاہون اپنے جب سنا قرآن کو اور یہہ کہتے ہین یہہ پیغمبر دیوانہ ہی ۵ **فتح** ۵ **موضح** اور منکر تو لگی ہین کہ ڈگادین تجکو اپنے نگاہو نسی جب سنتی ہین سمجہوتے اور کہتی ہین وہ بادلا ہی ۵ **تفسیر** اور بیشک یہہ کافر نزدیک اور دریپی ہین اسکی کہ ڈگادین تجکو صبر اور تحمل کے مقام سی اپنے نگہور کہور دیکہنی سی تاکہ تم غصہ مین آؤ اور بیقرار ہوکر حقتعالے سے وقت مقرر کی پہلی انکی لیئے عذاب طلب کرے بیٹہو اور یہہ کافر مکر اور فریب نہین کرتی ہین مگر جب سنتی ہین اس قرآن کو کہ تمام حقتعالی کی ذکر سے بہرا ہوا ہی کوئی سکی آیت حقتعالی کی ذکر سی خالی نہین ہی اور سیواسطی اس کلام کا نام ذکر ہوا تاکہ زیادہ تیری غصہ کا سبب ہو اور حقتعالی کے اور اوسکے ذکر کے مجت مین تو اوسکو بڑی النسی اسواسطہ کہ آدمی اپنا عیب سن سکتا ہی لیکن اپنے محبوب کا عیب نہین سن سکتا اور اپنے حقارت گوارا کرسکتا ہی مگر اپنے محبوب کے حقارت نہین گوارا کرسکتا اور یہہ کافر فقط اس گہورنے اور چشمانی پر کفایت نہین کرتے بلکہ زبانسی بہی ایذا دیتی ہین اور کہتی ہین کہ بیشک یہہ شخص دیوانہ ہی اسواسطہ کہ ہر اتہین یہہ اسی ایک چیز کا ذکر کرتا ہے اور یہہ نشان دیوانہ پن کا ہی اور اتنا نہین سمجہتے کہ ہر کلام مین ایک چیز کا ذکر کرنا دو قسمتین جنون کی علامت ہوتا ہے کہ جب وہ کلام کسی دوسرے

۵ وہ ذات الآیۃ علی ان فعل العبد مخلوق لہ لدلالات قولہ تعالے افحسبتم انما خلقناکم عبثا الخطاب لہم فی الحین علی ان الفصل حق ایجابکون بعد الموت لعبدہ فعل وہو دلالتہ ان کان لعبدہ فعل فہو بخلق اللہ تعالے لہ لا بخلقہ لنفسہ

۵ قولہ تعالے ان ہو الا ذکر وقرآن مبین لیس بشعر ولا بکہانۃ ولا بسحر ولا بجنون

۵ قولہ تعالے ان ہو الا ذکر وقرآن مبین لیس بشعر ولا بکہانۃ ولا بسحر ولا بجنون

واسطے لایا گیا ہو اور اگر وہ کلام اسی ایک چیز کی یاد کرنیکے واسطے لایا گیا ہی تو تمام اوس کلام مین اوس ایک چیز کا ذکر کرنا واجب اور لازم ہوتا ہی جیسی وہ ذکر اور وظیفہ جو نبیونکی منقول ہین ۱۲ عزیزی وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور حقیقت مین نہین ہی قرآن مگر ایک نصیحت عالم کی لوگونکی لیی ۱۲ فتح اور یہہ تو یہی سمجھتے ہے سارے جہان والونکو ۱۲ موضح تفسیر اور وہ کلام نہین ہے مگر حقتعالی کا ذکر جو مقرر کیا گیا ہی تمام جہان والونکے واسطے بخلاف ذکر اور وظیفہ نبیونکی اور ولیونکی کہ فقط اپنے امت والونکی واسطے یا اپنے سلسلہ کی مریدون اور مشایخونکے واسطے مقرر کردیی ہین پس اوس ذکر کو خوشی لذت لینی کیواسطے پڑہتی ہین اور مزہ اوٹہاتی ہین اور خیالات اور ان ثواب کی امید کے واسطے اور دوری کی پردہ اوٹہہ جاتی اور نزدیکی حاصل ہوتی ہی کیواسطے پڑہتے ہین اور معنی سمجھنے اور اس سی حکم نکالنی کیواسطے نہین پر ہر دار جانور اپنے آواز کو ان کلمونکی مطابق کرنیکے واسطے تاکہ جہانتک ہوسکے اسیکے حکایت اور اسی سی مشابہت پیدا کرین پس اس کلام مین حقتعالی کا ذکر بار بار کرنا عین مقصود اور مطلوب ہے اسکو جنون کسطرح کہین گی اکثر مفسرون نی اس آیت کی نازل ہونیکی سبب مین ایسی روایت کی ہی کہ جب قریش گی کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنوت کی دفع کرنیمین جو جو حیلی اور فریب اتنی ہوسکی سب کرکے عاجز ہوی تو آخر ایک شخص کو بنی اسد کے قبیلے کا تہا اور یہہ قبیلہ پہلے تمام عرب کے ملک مین نظر لگانیمین مشہور تہا بلکہ سبات مین اس قبیلے کے لوگ مثال دیتے تہے پس اس قبیلے مین یہہ شخص سبات مین اپنی سب لوگونسی بڑہا ہوا تہا اوسکو بلالائی اور اس کو بہت سی طمع دیکر کہا کہ اگر تو فلانی شخص یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نظر لگا کی ہلاک کردی تو تجھکو اتنا کچھہ دین کہ کسے نے نہ دیا ہوا اور اس شخص کے عادت اسطرحکے ہی کہ جب کسیکو نظر لگانا منظور ہوتا تو پہلی تین دن کچھہ نکہاتا بعد تین دن کے اس شخص پر جاکر نظر لگاتا اور اوسکو ہلاک کرڈالتا سو اسینی اپنی عادت کے موافق تین دن کہانا نکہایا پہر تیسرے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اوسوقت قرآن شریف کے تلاوت مین مشغول تہے اسینے تہوڑے دیر گہور گہورکے آپکو دیکہا اور کہا کہ مینی آج تک اسطرحکا خوش آواز اور خوش لہجہ کسیکو نہین دیکہا اور اس کلمہ کو کئی بار کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہے فرمایا کہ ۱۲ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنے جو اللہ چاہتا ہے وہے ہوتا ہے کسیکو کچھہ قوت نہین مگر اللہ کے مدت سی حقتعالی نی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے شر سے محفوظ رکہا اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو نظر کا خوف ہو یا کسی کچھہ علامت اپنی اوپر یا اپنے مال اور اولاد پر دیکہی تو اوسکا علاج یہی ہی کہ اس آیت کو پڑہے خدا کی فضل سے دفع ہو جائیگی اور اس آیت کی پڑہنے کا طریقہ یہہ ہی کہ تین مرتبہ اس آیت کو پڑہکر جسپر نظر کا شبہ ہو اپنے اوپر یا اپنے اولاد اور مال پہونک دی اور یہہ بہی حدیث شریفمین آیا ہی کہ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ جسکو کوئی چیز ابہی معلوم ہو تو اوسکو چاہیی کہ یہہ پڑہے کہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ تاکہ نظر بد سی وہ چیز بچ جاے اور یہہ بہی حدیث شریفمین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کو اسطرح سی تعویذ کرتے تہے اور فرماتی تہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق علیہم السلام کو بہی اسنین

کلونسی تعویذ کرتے ہے یعنے ہر کہ ہوشمندی بنہی اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ اور حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ مین ایکروز دن نکلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زیارت کی واسطے گیا دیکھا مینی کہ آپ درد کی سبب سے بہت بیتاب ہین پہر اوسیدن تہوڑا دن رہی آپ کی خبر کو گیا تو دیکھا مینی کہ آپکو صحت حاصل ہوے عرض کیا مینی کہ ایسی جلدے صحت ہونیکا کیا سبب ہے فرمایا کہ حضرت جبرئیل میری پاس آئی اور یہہ افسون یعنی منتر پڑہکر میرے اوپر پہونکا بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ حَاسِدٍ اللّٰہُ یَشْفِیْکَ اور یہہ ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن اپنے ہوی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی گہر مین آئی ایک چھوٹے لڑکے کو دیکہا کہ بیمار ہی آپ نی فرمایا کہ اسپر نظر کا افسون پڑہو انہین

کہ اسکے مونہہ پر نظر کے آثار معلوم ہوتی ہین اور یہہ بہی آپنے فرمایا ہی کہ اگر کسیکو نظر کے علامت معلوم ہوتی تو جانے کہ جسکے نظر لگتے ہے اوسکو کہے کہ وضو کی اعضا اور اپنے استنجے کے جگہہ پانے سے دہو کر دیوی اور اوس پانیسی جسکو نظر لگے ہے وہ نہاوے تو شفا حاصل ہوگے اور نظر لگانیوالے کو چاہیے کہ اپنے اعضا پانیسی دہو دینی مین کچہہ تکرار اور تنگ دلی نکرے اس مقام پر جانا چاہیے کہ اس تاثیر کے حقیقت مین جسکو نظر لگجانا کہتے ہین علما کو بڑا اختلاف ہی اور ابتک کس تاثیر کے وجہہ صاف کسیکو معلوم نہین ہے جاحظ نے کہا ہے کہ نظر لگانیوالی کی آنکہہ سی زہر کی تاثیر کے اجزا شعاع کیطرہ نکلتی ہین اور دوسرے بدنمین مسام کے راہ سی در آکر زہر کیسی تاثیر پیدا کرتے ہین لیکن اور علما اسپر جرح دقیع بہی کیا ہی جو چاہی تفسیر عزیز مین دیکہہ لی کہ مولانا صاحب نے بہت تفصیل سے لکہا ہی ۵ **عزیزی** یعنی وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ الخ کے یہہ ہین کہ کافر شدت عداوت کی دیکہتے ہین طرف تیری تیز اور غصہ کی نظر سے حالانکہ اسلیا دین قدم تیرا پس گراوین تجکو وقت سنی اونیکے قرآن کو اور یہہ سبب شدت بغض اور حسد اونیکے ہے وقت سنے قرآن کی یا یہہ معنی ہین کہ قریب ہی کہ کافر پہنچا دین اور لگا دین تجکو نظر بد کہا ہے تفسیر کشف الاسرار مین کہ جمہور کا قول یہی ہی ۵ اور کہا کاشفی نی کہ حق تعالی نی درکے آنحضرت کی نظر بد سی یہہ آیت شریفہ بہیجی اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نی کہ علاج نظر بد لگنی کا یہہ ہے کہ پڑہے تو یہہ آیت جیسے کہ کہا حافظ نے ؎ حضور مجلس انس ست دوستان جمع اند ✤ وان یکاد بخوانید و در فراز کنید ✤ اور کتاب اسرار محمدیہ مین لکہا گیا ہی کہ اس آیت مین خاصیت ہی دفع نظر کی کہ گلی مین لٹکا دی ہی اور دہو کر پیوی ہی اور نظر بد کا اثر ہوتا ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْعَیْنُ حَقٌّ اور جب حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے مصر کو گئی تو جمال اور قوت اور دراز قد رکہتی تہی اور ایک باپ کے بیٹے تہے تو حضرت یعقوب نی فرمایا کہ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَۃٍ یعنے اے میری بیٹون نہ داخل ہونا ایک واہی اور داخل ہونا متفرق دروازونسی تاکہ نظر نہ لگجاوی اور کہا ہے علمانے کہ کمزوہی وہ رقیہ یعنی افسون کہ ہو بغیر زبان عرب کی اور نہ معلوم ہون معنی اوسکی سلیمی کر شاید ہو اوسمین سحر یا کفر اور جو کچہہ کہ ہو قرآن سی یا دعاؤن مین سی تو نہین مضائقہ ہی اوسکا اور انسان ہی

۵ یعنے پناہ مین دیتا ہون تجکو اللہ کے تمام کلمون کی ہر شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر آنکہہ لگنی والی کے ۱۲ ۵ یعنے ساحت ہم اسکو کہتے ہین جو بغیر کسی چیز کے ایذا دیوی دے اور ہر آنکہہ لگنے کو کہتے ہین ۱۲ ۵ مراد ان لوگون سے جو نظر لگاتے اور قبول بعض کی مراد ہے ۱۲ منہ ۵ یعنی جو کچہہ تجکو ضرر پہنچاتا ہے تو قرآن کا ورد پڑہہ کر اور دعا مانگ کر اپنے اوپر دم کر

۵ یعنی عادت ہے کہ نظر لگتی ہے ۵ یعنی نظر لگنے سے ۱۲ منہ ۵ یعنی نظر لگنے سے ۱۲ منہ ۵ یعنی نظر لگنے سے ۱۲ منہ

نظر کی خصوصیت ہین ہی بلکہ جنات کی بہی نظر لگتی ہی اور اونکی نظر بہت تیز ہوتی ہی نیزہ کی بہال سی اور + +
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اِنَّ الْعَیْنَ لَتُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ
یعنے نظر بد داخل کرتی ہی آدمیکو قبر مین اور اونٹ کو ہانڈی مین اور علاج دفع نظر کا یہہ ہی کہ جو روایت کیا گیا ہی
حضرت عثمان سی کہ انہون نی دیکہا ایک لڑکی خوبصورت کو بس فرمایا کہ اسکے ہٹھوڑی کی گڑہے پر کالا نکا دیدو کہا ہے
علماء نی کہ اسی قبیل سے ہے نصب کرنا جانور کی سری کا کہیتون مین اور انمور دہنین اور وجہہ اسکی یہہ ہی کہ نظر بد پہلی
پڑتے ہے اوسپر بس جاتی رہتی ہی شدت اوسکی بس نہین ظاہر ہوتا اثر اوسکا اور علاج نظر بد کا یہہ ہی ہی کہ تہرے
پانی پر آیتین اگی کی پڑہکر اور دم کرکی پیوی ہی اور اوس ہی نہادی ہی وہ آیتین یہہ ہین فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ
تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ اور سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور چہ آیتین شفا کی کہ وہ یہہ ہین وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ
فِيْهِ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ وَهُوَ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ اور سبب نظر لگنی کا بعضون نی یہہ لکہا ہی کہ دیکہنی والا جب دیکہتا ہی ایک چیز کیطرف
اور اچہا جانتا ہی اوسکو اور یہین رجوع کرتا ہی طرف اللہ کے یعنے اوسکے قدرت صنعت کی طرف دہیان نہین کرتا
تو پیدا کرتا ہی اللہ اوس شخص مین کہ جسکو نظر لگے ہے ایک علت بسبب قصور نظر اوسکی کی غفلت سی وسط ازالیش
بندون اپنے کے تاکہ اہل حق کہوین کہ یہہ اللہ کی طرف سی ہی اور غیر اہل حق غیر خدا کی طرف جانین پس ماخوذ ہوتا ہی نظر
لگانیوالا اس سبب سے کہ ہوا ہی وہ سبب اوسکا اور حقیقتاً ایک تاثیر خفیہ پیدا کردیتا ہی جس چیز مین جاتا ہی جیسی کہ
بعضے سانپونکی دیکہنی سی حمل گر پڑتا ہے عورت کا اور بعضونکی دیکہنی سی اندہا ہوجاتا ہے آدمی اور بعضے سانپونکی
ایسی تاثیر پیدا کردیتا ہی کہ جس آدمیکو وہ دیکہتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہی پس ایسی سی تاثیر اوس نظر لگانیوالے مین
پیدا کردیتا ہی ۸ ر و ح ۸ سورۃ الحاقۃ

اسمی کہ اول ہی مین لفظ الحاقۃ کا مذکور ہے اور یہہ ہی وجہ اس نام رکہنی کی ہی کہ حاقہ ہوتی ہی عذاب کا جو
حق کو باطل سی جدا کردی اسطور پر کہ کچہہ ہی شبہ باقی نرہی اور اس سورۃ مین کتنی احوال اسکی کی بیان فرمائی ہین
جو دنیا مین ہوی یا آخرت مین ہونگی اور اس بیان سی بہر رسالت کی ثبوت اور وحی اور قرآن کی نزول کی طرف
انتقال فرمایا اور سورۃ مکی ہی اسمین ۱۳۴ آیتین اور ۷۴۰ سو ساٹہ کلمی اور ایک ہزار اکیسو چونتیس حروف اور دو رکوع
ہین اور نازل ہوی یہہ بعد سورہ ملک کے اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورۃ نون سی یہہ ہی کہ سورۃ نون مین بیان
فرمایا ہی کہ یہہ رسول دیوانہ نہین ہی اور کافر جو دیوانہ ہونیکی نسبت اوسکی طرف کرتی ہین جہوٹی ہین اور سورہ
الحاقہ مین یہہ فرمایا کہ یہہ نبی نشاعر ہی اور نہ کاہن اور اوس سورۃ مین بیان فرمایا ہی کہ دنیا مین کافر اپنے مال اور
اولاد پر مغرور ہوکر قرآن سی بی ادبی کرتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ قصی ہین پہلونکی اور اس سورۃ مین مذکور ہی
کہ قیامت کی دن کافر افسوس کرینگے اور کہینگی مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ یعنے کچہہ میری کام نآیا یہان میرا مال
جو دنیا مین مین جمع کیا تہا اور اس سورۃ مذکور ہی کہ ضرور ان کی باغ والونکو مسکینونکی حق ندینی کی سبب آفت پہنچی
تہے اور اس سورۃ مین فرمایا کہ کافر دوزخ کی رنجیرون اور طوقونمین گرفتار کرینگی اسواسطے کہ دنیا مین یہہ مسکینونکو
نددیتی ہی اور اور بہت سی مناسبتین من دونون سورتونمین ۸ عزیزی ۸ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحاقۃ ما الحاقۃ مترجم کہتا ہی ظاہر از تزویک بندگی ہیہی کہ معنی آیۃ کی یہہ ہین عقوبت کیا ہی وہ عقوبت ثابت اور کس چیز نے مطلع کیا تجکو کہ کیا ہی وہ عقوبت ثابت بعد اوسکی چند عقوبت گذشتہ کو بیان فرمایا ۱۲ فتح وہ ثابت ہوچکی کیا ہی وہ ثابت ہوچکی اور تونی کیا بوجہا کیا ہی وہ ثابت ہوچکی یعنی قیامت ۱۲ موضح تفسیر الحاقۃ وہ حادثہ جو حق کو باطل سی جدا کری اسطورسے کہ ہرگز شبہ حق اور باطل مین باقی نرہی نہایت عجیب ہوتا ہی اور بزرگی رکھتا ہے کہ اوس سی بطور عظمت اور تعجب کی پوچہا جاتا ہی اور اوسکی حق مین کہا جاتا ہی کہ ما الحاقۃ کیا ہی وہ حادثہ حق وکہلانیوالا اور اس حادثہ کی بزرگی اسقدر ہی کہ حقیقت کما حقہ نہ جانتی مین حضرت علیہ السلام کو ہی کہ عمدہ اور اعلی تمام مخلوقات کی مین سب آدمیون مین شریک کرکر فرمایا ہی کہ وما ادریک ما الحاقۃ اور تو کیا جانتا ہی کہ کیا ہی وہ حادثہ حق وکہلانیوالا اور جو کہ اس حالۃ کی حقیقت اور اسکے کنہ کی شرح کہلے کہلے بیان کرنے دشوار ہے تو اسواسطے اسکے نظیرین اور مثالین بیان کرنی منظور ہوئین اور اوسکے نظیرون اور مثالین کمی اور زیادتی اور سختی عذاب مین مختلف و متفاوت ہین اور اوسکی کامل فرد جو اس حالۃ کے اعلی موعود ہی سو حق کی ثابت کرنیمین اور باطل کے باطل کرنیمین اعلی مرتبہ کو پہنچی ہی اسطور پر کہ حاقۃ نام گویا اسے فرد کا ہوگیا ہی اور حاقۃ اور غاشیہ کی سمجہانی اور ذہن مین آجانیکی واسطے تہدید کی طور پر ذکر کرنا حاضر اور پڑتا ہی کذبت ثمود الخ ۱۲ عزیزی حاقۃ قیامت کی نامون مین سی ہی اگی کی جلی اسکی عظمت شان کی کیئی بیان فرمائی ہین یعنی کیا بڑی ہول اور ثابت کرنے حق کا دن کے اور فرق کرنیوالا حق اور باطل مین ۱۲ رموز کذبت ثمود وعاد بالقارعۃ جہٹلایا ثمود اور عاد نی کھڑکے والے کو ۱۲ موضح تفسیر انکار کیا اور نہ مانا ثمود نی فرقہ نی جو اوسکے جد بن سالم بن نوح علیہ السلام کی اولادمین تہی اور شام اور حجاز کی درمیان مین رہتی اور پہاڑ کے تراشنی اور عمارت کی بنانی اور کہیتونکی کرنی اور باغکی لگانی مین بہت رغبت رکہتی تہی اور شام اور حجاز کی درمیان مین وادی القری سی جڑک سات سو بستیان اوسمین کتنی شہر اور قصبہ اور گاؤن آباد کرتی تہی اور ہر شہر پر چشمہ جاری کرکے کہیتیان اور باغ سرسبز کرکہی تہی اور عیش اور مزہ داریان کرتے تہے اور بڑے سخت پرستی مین مشغول رہتی تہی یہانتک کہ حقتعالی نی حضرت صالح علیہ السلام کو جو اوس قوم کی شریفون مین اور پیدایش اور اصل کی بہی بڑی امانت اور دیانت اور تقوی اور صلاحیت مین مشہور تہی اپنی طرف سی رسول کرکی بہیجا اور بت پرستی سی اور شرک سی اور عمارتون اور زرعونمین بہت مشغول رہنی سی منع فرمایا وعاد اور عاد کی فرقہ نی جو ارم بن سام ابن نوح علیہ السلام کی اولاد مین تہی اور یمن کی احقاف یعنی ریگستانمین کہ نہایت بڑا ملک ہی رہتی تہی اور اور آدمیونکی نسبت انکی جسمونمین قوت اور زور بہت تہا بڑی بڑی قد اور ہاتہہ اور پاؤن اور اور اعضا بہت قوی اور زبردست لڑائی اور لوٹنی مین تمام جہان والونپر غالب آئی ہی آخر رفتہ رفتہ ان لوگونکو اپنے قوت اور زور پر گہمنڈ اور تکبر بہت ہوا اور حقتعالی کی عبادت سی بالکل غافل ہوگئی اور اپنی گردنوں کی رہنی والونپر بہت ظلم اور زبردستی کیا کرتے تہے اور عالیشان اور حوض اور تالاب بنانی پر انکو بہی رغبت بہت تہے یہانتک کہ حضرت ہود علیہ السلام کو جو اوسی گروہ سی ہی رسالت اور پیغمبر کے طور پر اونکی پاس بہیجا تاکہ

سلہ یعنی ملک ہود اور جمیع درخت لانہا یعنی اسکے بجھیجے قریبا دیرش دو تہے کما قال ترسلا ثمنیۃ حرم ۱۲ منہ

سلہ من الحمد الی الاصیل الذی لا واحد لہ فی الوجود

قولہ صالح والقاسم سے اسکا بہائی ہونا ثابت ہے اقضا یہ ہی کہ اسکا نسب بہی اسی طرح بیان کیا جاوے جس طرح اوسکے بہائی کا بیان کیا ہی اور اسکا نسب اوسکے نسب سی ملتا ہی اور اسکا نسب اوسکے نسب سی ملتا ہی اور اسکا نسب اوسکے نسب سی ملتا ہی

انکو غفلت اور تکبر سی اور اپنی قوت اور زور پر گھمنڈ کرنیسی منع کرین اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کیطرف رغبت دلاوین اور اونکے عذاب سی ڈراوین حضرت ہود علیہ السلام نے انکو سمجھایا لیکن ان دونون فرقون یعنی عاد اور ثمود نے اپنے رسولونکا کہا نا نا بلکہ اونکی رسالت سی منکر ہوی اور جہلا بالقارعۃ اوس حالۃ ہونمین والیکو جو اونکی بدنو نمکو ٹکڑے ٹکڑے کردی اور اونکی روحونمو برنج کی عذاب مین گرفتار کریگا اور کہنی لگی کہ ایسے وقت کہبی نہین آئی ہے جو تمام خلقت کو ایکبار مرتبہ عذاب کردی کہ اوسکا نام و نشان ہی باقی نرہے اور ظاہر مین فوج اور سپاہ کچھبی نہو سویہ ڈرانا نہین ہی مگر اسواسطے کہ یہہ لوگ ہمارے ریاست لیا چاہتے ہین اور مگر جہ ابتدا مین گناہ ان دونون فرقونکا یہی تہا کہ پیغمبر کو جھٹلاتی تہی اور عذاب الٰہی کو جو پیغمبر اونکی باتین سنتے تہے یقین نجانتی تہی اور بت پرستی اور عبادت بنانیکو نچھوڑتے تہے اور اللہ تعالیٰ کے عبادت کیطرف مشغول نہوتے تہے اور دونون فرقی اس امر مین شریک تہے لیکن آخر کو یہہ دونون فرقی بعضے بعضے علونکی سبب سے علیحدہ علیحدہ عذاب کے مستحق ہوی اور اوسی عذابمین گرفتار ہوکر ہلاک اور غارت ہوی ۵ عزیزی فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ اے پر ثمود ہلاک کیگیا اونکو ساتہہ بغرہ تندکی ۵ فتح سو وہ ثمود وہی کہپائی کئی اوجہال سی یعنی یہونچال سے ۵ موتفسیر فَاَمَّا ثَمُوْدُ پہر لیکن ثمود کی قوم نے اپنے پیغمبر کے جھٹلانیمین کٹ کہنی کتی کے خصلت پیدا کی ہتی اور اللہ تعالیٰ کے اوٹنی کے ساتہہ نہایت بے ادبی کے پیش آنے کے پیچے کاٹ ڈالین اور حضرت صالح علیہ السلام کی بہی مار ڈالنی کی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ کی اوٹنی کا گوشت کتونکے مانند کہایا اور اوسکی ہڈیونکو توڑا لا مارنیکے وقت اوس اوٹنی کی آواز اور چلانی برحم نکیا اور اوس اوٹنی کے بچے کو بہت ڈرایا یہانتک کہ وہ بہاگ کر پہاڑ وغیرہ گہس گیا اور تین روز مین کرکی غایب ہوگیا چنانچہ یہہ قصہ سورۂ شمس کے صورت کی تفسیر مین مفصل بیان ہوگا تب اللہ تعالیٰ کی حکمت نے اس بات کا تقاضا کیا کہ اونپر عذاب ہی کتی کی جہڑکی اور دہڑکا کے قسم کا ہوی چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اونہونے ایک آواز ہیبت سخت کی فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ پہر وہ سب ہلاک کئی گئی ایسے آواز سخت سی جو سب دنیا کی آوازون سی سخت ہتی اسواسطے کہ دنیا مین شیر کے آواز اور بڑی توپ کے آواز ہیبت سخت ہوتے ہے جس سی جوڑ اور پٹہی ڈہیلے ہوجاتے ہین اور عارتین اور عورتونکی حمل گر پڑتی ہین اور کبہی ایسا ہی ہوتا ہی کہ پتہ پہٹ جاتا ہی اور آدمی مرجاتی ہین لیکن ایسی آواز جس سی ہزارون آدمی ایک آنمین مرجاوین اور کانونکی سوراخ بند کرنا اور پتہ خانون مین چہپنا اوس آواز کو نروکی معاذ آواز کے اندر ایسی خارج ہے اور اس آفت سے ثمود کی فرقی کی سوا اسمیکو کچہہ اذیت نپہونچی اور ثمود کی فرقیمین سے کوئی باقی نرہا اور مسلمانونکو حضرت صالح علیہ السلام کی رفاقت کی برکت سی نجات ملی یہہ ظاہر اور کہلی دلیل ہی اسبات پر کہ یہہ عذاب حاقہ تہا ابتلا کی قسم سی نتہا والا سب کو شامل ہوتا اور مسلمان ہی نہ بچتی اور کافر اور مسلمان مین کچہہ فرق نہوتا ۵ عزیزی وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ اور اسیر عاد بس ہلاک کیگیا اونکو ساتہہ ہوا

سخت جھکڑی گذری ہوی کی خدائی مستعین کیا اوس ہوا کو عاد پر سات رات اور آٹھ روز نہایت تحس بس دیکھتا تو اوی ہیکھو والی وقل کو زمین پر ڈیرا ہوا گویا وہ تنہ درختون خرما کی کہنکی سی برہم ہوتی ہین ۞ فتے ۞ اور وہ جو عاد تھی سو کہپائے کئی ٹہنڈی سنسائی کی باوسی ہاتھون سی نکل جاتی یعنی فرشتونکی یقین کی اونپر سات رات اور آٹھہ دن کٹی پھر تو دیکھی لوگ وہین بچھڑی گئی جیسی وہ ٹہنڈ ہین کہجور کی کوکہری ۞ موہ تفسیر ۞ وَاَمَّا عَادٌ لیکن عاد کا فرقہ سو اپنے وقت کی پیغمبر کو جھٹلانی اور انکار کرنہین اسقدر بڑہ گیا تہا جیسے پہلوان کشتی کرنیوالی مست ہوکر اکہاڑےمین خم ٹہونک کر آکہڑی ہوتی ہین اسیطرح وہ بہی اپنی پیغمبر کی مقابلہ پر مستعد ہوگئی تہی اور کہتی تہی مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً کیہنے کون ہی بہت زبردست ہمسی قوت مین یہانتک کہ حقتعالی نی سال برابر اون پر قحط ڈالا تب اون لوگون نی گہبرا کر اپنے شتر آمیونکو کہ معظمہ مین بہیجا تاکہ وہان جاکر دعا کرین اور پانی حقتعالی مانگین لیکن تکبر اور غرور نی یہہ قبول نکیا کہ حضرت ہود علیہ السلام سی التجا کرین اور اونسی پانیکی دعا طلب کرین اور مکہ مین اوسوقت عمالقہ کی قوم غالب تہی جب وہ لوگ عمالقہ پاس پہونچی اور اپنا حال ظاہر کیا ایک شخص نے کہا اوسکا نام مرثد تہا اونسی کہا کہ اس مقام کی دعا تمکو فائدہ نکریگی تمکو لازم ہی کہ اپنے پیغمبر کے بات قبول کرو تاکہ اس بلاسی خلاصی پاؤ اسواسطہ کہ تمہاری کہنی سی معلوم ہوا کہ یہہ قحط وہ قحط نہین ہی جو دعا سی جاتا رہی بلکہ یہہ قحط حقتعالی کی طرفسی آزمایش کی واسطہ ہے جب اون لوگون نی مرثد کی یہہ بات سنی تو کہنے لگی کہ اگر ہم یہانسی بدون حاصل ہونے مطلب کے پہر جائینگے تو ہماری قوم ہمکو بہت ذلیل و خفیف کریگی جسطرحسی ہوسکی یہہ کام یہانسی کر کی جانا چاہیے اور کام کی تدبیر مرثد سی پوچہی اوسی کہا کہ تم سب تنگی سے اوسکی پاؤن ہ جاؤ یہان کی شکل نیکر صفا پہاڑ پر جو بیت اللہ سے سامنے ہی چڑہو اور دعوت پیغمبر کی تمکو نظر آوی تو اوسوقت اونسے دعا مانگو کہ الہی ہود کے خدا اگر ہود کی باتین سچی ہین کہ تیری پیغمبر ہین تو ہمکو پانی دی کہ ہم لوگ قحط پانیکی واسطہ آئی ہین اون لوگون نی اسیطرح کہا اور اونکی دعا قبول ہوئی اور حقتعالی نی تین ٹکڑی بدلیکی بہیجی ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور ایک آواز آئی کہ ان تینون بدلیونکی ٹکڑی مین سی ایک اپنی واسطہ تجویز کر لو اون لوگون نی اسیمین مشورہ کر کی سیاہ ٹکڑی کو قبول کیا اسواسطہ کہ سیاہ بدلیمین پانی بہت برستا ہی اور اپنی شہر کو روانہ ہوئی وہ کالی بدلی ہی اونکی ساتہہ وہبار پر چلی جاتی تہی جب اپنی شہر کی قریب پہونچی کئی آدمیونکو جلد بہیجدیا کہ ہم بدلی اپنی ساتہہ لائی ہین تم اپنے سب تالاب اور حوضونکو جہاڑ کر صاف کر رکہو اور کہیتی کا سامان جیسے بیج اور ہل وغیرہ ہی سب درست کر لو اور خوش ہو کہ یہہ بدلے تمہاری خواہش کی موافق برسی کی شہر کی لوگ سب اس خوشخبری کی سنسی بہت خوش ہوی کہ ہمارے بیجی ہود کی دعا مقبول ہوئی اور بہت بدلی آئی اور حضرت ہود علیہ السلام پر زبان طعن اور تشنیع کی کہولی اور کہا کہ دیکھو ہمارے بیجی ہودن کی دعا مقبول ہوئی اور بدلے آئے تم کہتے تہے کہ بلا آویگی حضرت ہود علیہ السلام نی فرمایا کہ یہہ بدلی نہین ہی یہہ حقتعالی کی بلا ہی اس سی ڈرتے رہو اور اپنی کہنہ نہین گیا ہی میرا کہا مانو اور ایمان لاؤ اور بت پرستی کو چہوڑ دو اون لوگون نی کہا کہ بدلیمین کیا بلا آویگی حضرت ہود علیہ السلام نی فرمایا کہ آندہی یعنی طوفان کی ہوا جلیگی کہ تمکو اور تمہارے سب مکانونکو نیست و نابود کر دیگی اون لوگون نی جواب دیا کہ تم ہمارا زور اور قوت جانتی ہو پہر ہمکو ہوا کی تندی

اور تند ایسی خوف دلاتی ہوئی ہی کہ تمکو ہوا کی کردہ بدلی اوکی شہر کی کنارہ اہوچی اور طوفان ہوا چلنی شروع ہوئی
اور حقتعالی کا حکم ہوا کہ باد عقیم جو بکا ہکا ناچوتہا طبقہ زمین کا ہی بیل کی ناک کی سوراخ کی برابر چھوڑ دو اور عاد کی قوم
مسلط اور متعین کر دیہر وہ فرشتی جو ہوا پر متعین ہین اس لحاظ سی کہ یہہ ہوا کہین بیگینا ہو نکو نہ ہلاک کر ڈالی کستا ہی
اوس ہوا کو روک لی لیکن ہوا کنی روکنی سی رک سکتی ہی پہر اس قسم کی ہوا کی تندی اور زور دیکہہ کر عاد کی قوم
مضبوط مکانون مین جا گہستی اور مضبوط سیوتی آپسمین ایکدوسرکو باندہتا ہتا اور اپنی جانور نکو بہی زنجیر وسی جکڑ
تہا اور اپنے گہر والونکو اونٹونکی کجاوون مین بیٹہا کر ہوا سی جو حقتعالی کی مخلوقاتمین سی ایک ضعیف جز وہی مقابلہ
اور کشتی کے واسطہ مستعد ہوی اور اوس ضعیف مخلوق نی ہی اونکی ساتہہ سطرحکی کشتی کی کرا اونکی عورتونکو جو ہے
کے الماریونمین بڑی بڑی مضبوط سانڈنیونپر ٹہلا کر لوہی کی زنجیر وسی اون الماریونکو سانڈنیونپر کس دیا تہا سو ہوا
اونکو معہ سانڈنیونکی زمین سی اوٹہا لیجاتی ہتی اتنی دور کہ وہ سانڈنیان معہ الماریکی ٹڈی سی معلوم ہوتی ہتی پہر
وہانسی زمین پر دی مارتی ہتی یہانتک کہ اوس قوم کو بالکل ہلاک کر دیا اور حضرت ہود علیہ السلام ایماندار اونکو
لیکر ایک نالہ مین ہو بہتی اور ایک خط اپنے گرد کہنچ دیا تہا حقتعالی کی قدرت کاملہ سی وہ ہوا جب اوس خط کی اندر
آتی تو آہستہ چلتی جو بدنکو ایسی معلوم ہوا اور اوس خط کے باہر جسپر ہو پہنچتی تہی اوسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہتی سو
حقتعالی نی اون لوگونکو ایسی عذابمین مبتلا کیا جو اونکی پہلو نیکے مناسب تہا اور ہوا کو جو مہینہ کی پہونک سے
پراگندہ ہو جاتی ہی اونکی کشتی کی واسطہ بہیجا مگر وہ بہی اوس درگاہ الٰہی کے پہلوان کی قوت کا تماشا دیکہنین نالگی
ہیچ صرصر بہر ہلاک کسی قوم کی ہوا ہی جو چلنی کی وقت آواز شدت سی کرتے تہے عاتیۃ بہت سخت اور تند
سرکشی کرنیوالی جو بیگبانون اور سوکلونکی اختیار سی نکل گئی ہتی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ حقتعالی کہتے ح
ہوا کو دنیا مین نہین بہیجتا مگر اندازہ سی اور پانیکو بہی نہین بہیجتا مگر اندازہ سی لیکن حضرت نوح علیہ السلام کی
طوفانکی دن اور عاد کی قوم پر عذاب کی دن کہ طوفان کی دن اس شدت سی پانی بہا تہا کہ محافظ فرشتونکی
اختیار مین نرہا تہا اور عاد کی قوم پر اونکی عذاب کی روز ہوا ہی موکل فرشتونکی اختیار سی باہر نکلگئی ہتی بلغ
اور یہہ ہوا کا اس زور سی چلنا کہ آسمان کی گردش سی نہتا والا عاد کی کا فر ونکی تخصیص اس عذابمین نہوئی
بلکہ حضرت ہود علیہ السلام اور اور ایمان دار نکو بہی اوس سے ایذا پہونچتی بلکہ حقتعالی نے سخرہا مسلط کیا تہا اوس
ہوا کو نہایت غصی صرصر العینی کی ارادہ سی یعنی تیز یعنے فقط عاد ہے کے قوم پر نہ مسلمانون پر اور نہ حضرت
ہود علیہ السلام پر اور یہہ ہوا کا اونپر مسلط کرنا کہڑی دو کہڑی نتی بلکہ سبع لیال وثمانیۃ ایام سات رات آٹہہ دن
تک تہا شوال کی بائیسوین تاریخ بدہ کی صبح سی یہہ تسلط اور ہوا کی شدت شروع ہوی ہتی اور انتیسوین تاریخ
اوسی مہینہ کی بدہ کی آخر دن تک یعنے آفتاب کی غروب تک وہ شدت تمام ہوی اور سات رات اور آٹہہ دن اس
عذاب کی تہمنی کی وجہ یہہ ہتی کہ عاد کی قوم سیطرحکی زبان درازیان کرتی تہی اور کہتی ہتی کہ یہہ قحط کیا چیز ہے
ہم اتنے قوت رکہتے ہین کہ اگر سات برس سیطرحکا قحط رہے تو ہے ہم اوسکے برداشت کر سکتی ہین سو حقتعالی
نی ہر ہر سکی مقابلہ مین اس ہوا کی عذاب کا ایک ورہ دن اور رات کا اونپر مسلط کیا اور آٹہوان دن اسوسطہ زیادہ
کیا تہا تاکہ آپسمین ہر شخص ضعف اور بی طاقتی اور کمزوری ایکدوسری کی دیکہی اور ہر شخص کو دوسرکی ہلاکی کا

سرخ اور گرم ہوی چنانچہ ابن جریج اور اور مفسرون نی روایت کی ہی کہ وہ قوم باوجود اس ہوا کی شدت کی کہ اگلو اوہا کر دی تھکتی ہی سات دن تک زندہ رہی آخر کو آٹھوین دن بدہ کو سب مردہ اور بیجان ہوی پہر ہوا نی اونکی لاشو کو اوڑا کی دریای شور مین ڈال دیا اور اون آٹھ دن اور سات راتو نمین کچھہ فاصلہ نہا کہ بیچ مین تھوڑا سا آرام لیکر پہر عذاب اوہانیکی قوت پیدا کرین بلکہ جسقدر پے در پے ہی یعنی لگاتار ہی جیسی کہ اوپر ذکر ہوا حاصل کلام یہہ ہے کہ قوت اور زور عاد کے قوم کا اس ہوا کی مصیبت دفعہ کرنمین کچھہ کام نآیا جیسے کہ کشتی کر پہلوانونکی ہاتھہ مین ضعیف اماڑی فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ پہر دیکھتا ہے تو اے دیکھنی والی اگر اوسوقت موجود ہوتا اوس قوم گران ڈیل زبردست کو تہو ڑی راتون اور دنو نمین کہ بیجان بڑی ہی اور ہوا نی اونکی جڑ تک اکھاڑ کر نکالدی اونکی جسمون کو مردہ کر کے ڈال دیا ہی كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ کھوکھلی کیا کہ وہ کھجور کی ٹہنڈ بہتی قد کی لمبائی اور بدن کی مثالی مین لیکن کہوکلے بڑی ہوی ایسی کہ ہوا اونکی سما جاوے نمین اور خولو نمین ایکطرف سی گھوستے تھے اور دوسری طرف سی نکلجاتی تہی اور آواز کرتے تھے گویا کہ اونکی بدنو نمین رطوبت کا نام نہا تہا ۵ عزیزی فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ پس آیا دیکہتا ہی تو اونکو کچھہ باقی رہی ہوی ۵ فتح پہر تو دیکہتا ہی کوئی اونکا بچ رہا ۵ موۃ تفسیر پہر کیا دیکہتا ہے تو ان دو نون فرقونکا کوئی ہی باقی رہا جو ان فرقونکی نسل سی کہی اور اپنے تئین اونکی طرف منسوب کری اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ جو عذاب حاق ہوتا ہی وہ جسپر آتا ہی اوسکا نام و نشان ہی نہین رکہتا ہی اور اوسکی نسل کو قطع کر دیتا ہی بخلاف اوس عذاب کی جو ابتلا اور امتحان اور آزمایش کی واسطے آتا ہے کہ وہ سبکو شامل نہین ہوتا ہی اور جسکی کہوڈر سی کہوڈر نہین رہا تا ۵ عزیزی وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَن قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ اور عمل مین لایا فرعون اور وہ کر پہلی اوسکے تہی اور اہل مؤتفکات ہی گناہ کو ۵ فتح اور لایا فرعون اور جو اوس سی پہلی ہی اور الٹی بستیان تقصیر کرتے ۵ موۃ تفسیر اور لایا فرعون یعنی پیدا ہوا اور غلبہ کیا اور فرعون العلمین لقب ہی مصر کی بادشاہ کا جو قبطیونمین سی ہوتا تہا جسطرح روم کی بادشاہ کا لقب قیصر اور فارس کی بادشاہ کا لقب کسریٰ اور ترک کی بادشاہ کا لقب خاقان اور حبش کی بادشاہ کا لقب نجاشی اور ہند کی بادشاہ کا لقب راجہ ہوتا ہی اور یہان فرعون سی ایک شخص معین مراد ہی جو حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ مین مصر کا بادشاہ تہا یہہ داود نضاری ایسا کہتی ہین کہ اوسکا نام قابوس تہا اور قبط کی قوم سی تہا اور بعضے کہا کہ اوسکا نام مصعب بن ریان تہا اور اوسکا باپ ریان ابن الولید حضرت یوسف علیہ السلام کی زمانہ مین مصر کی بادشاہت کرتا تہا ۵ والمؤتفکات قبطی قبیلہ کے اور وہ لوگ جو فرعون کی پہلی تہی یعنی وہ پہی دنیا مین آئی اور اون لوگونسی مراد حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ہی اور اونکی مؤتفکہ تہی ایک مدین والی جو بیچ شہر مین رہتی تہی اور حضرت ابراہیم کے بیٹے جنکا نام مدین ہی اونکی اولاد سی تہی اور دوسری آیکہ مدین والی جو شہر کے باہر جنگل مین رہتی تہی اور حضرت شعیب علیہ السلام کو تعالی نی اون دون فرقونکی طرف رسول کر کی بہیجا تہا اور دین اور مذہب اور بت پرستی مین اون دونون فرقونکا ایک طریقہ تہا وَالْمُؤْتَفِكَاتُ اور الٹی بستیان اور وہ چہہ یا پانچ بستیان تہین اور اونمین جو بڑی بستی تہی اوسکا نام سدوم تہا جسمین چار لاکہہ آدمے تہے تعالی نی حضرت

لوط علیہ السلام کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بھانجی ہین اونکی طرف رسول کرکی بھیجا اور حضرت لوط علیہ السلام
بیس برس اونمین رہی اور اونکو ایمان کی طرف بلایا لیکن وہ ایمان نلائی یا الخاطئۃ بڑی بڑی گناہونکی سلسلہ
جنکا بڑا ہونا سب کے نزدیک ثابت تہا سو فرعون کی گناہ یہہ تہی کہ پہلی پیغمبر کی اولاد سی دشمنی شروع کی یعنی بنی
اسرائیل سی اور اس عداوت کا سبب یہہ تہا کہ جسوقت حضرت یوسف علیہ السلام مصر کی بادشاہ کیطرف سی
جسکا نام ریان تہا مصر کی سلطنت کی مختار ہوئی اور بنی اسرائیل اسوقت سی مصر مین آکر بسی اور وہان کی سکونت
اختیار کی تو حضرت یوسف علیہ السلام کی غلبہ و شوکت کی سبب سے سب مصر والی بنی اسرائیل کی بہت تعظیم
کرتے تہے پہر جب حضرت یوسف علیہ السلام فوت ہوئی وفات پائی اور فرعون مصر کا بادشاہ ہوا تو بنی اسرائیل کے
بزرگی اور عزت جو مصر مین کرتے تہے فرعون کو گران معلوم ہوی چاہا کہ کسی تدبیر سی بنی اسرائیل کو مصر کی
نظر مین ذلیل اور خوار کردی تاکہ حضرت یوسف علیہ السلام کی ریاست کا خیال بنی اسرائیل کی دلمین
نرہی اور اس سبب سے ریاست کی کا موہین دخل کے خواہش نکرین آخر ہوتی ہوتی ہمقدر ظلم اونپر کرنی لگا
کہ ہلال خورادچارونکی طرح اوسکی بیگار مین ہمیشہ گرفتار رہتی تہی کسی سی عمارت اپنے بنواتا اور کسی سی
کہیتے اور کسے سی باغبانی کراتا اور کسی سی اینٹ پکواتا غرض کہ سب ذلیل کام اونسے
لیتا تہا اور نہایت بیرحم پیادی اونپر مقرر کی تہی اور اپنی تئین سب مصر والونکا معبود ٹہہراکر اونسے بتی تہا
سجدہ کراتا تہا اور بنے اسرائیل یہہ بات اوسکی نہین مانتی تہی اسوسطے اور اونپر خفا ہوتا اور ایذا پہونچاتا
یہانتک کہ کاہنون اور نجومیون نی فرعون کو خبر دی کہ اس بنی اسرائیل قوم مین ایک لڑکا پیدا ہوگا
اسطرح کا کہ تیری بادشاہت اوسکی ہاتہ سی جائیگی یہہ سنتی ہی اوسکی بخت نی یہہ حکم کیا کہ دائیان بنی اسرائیل
کے گہر مین ہمیشہ پہرتے رہین اور دیکہا کرین جس عورت کو اونمین سی حاملہ دیکہین اوسکا نام اور پتہ کو توال کے
دفتر مین لکہواوین پہر جب جنی کا وقت ہو تو کوتوال کی پیادے اوسکی دروازہ پر جاکر گہڑی رہین اور دائیان
جنواکر اوس لڑکے کے پیدا ہوئی کو باہر لاکر اون پیادونکو دکہلادین اگر وہ بیٹا ہو تو پیادے اسی وقت اوسی مار ڈالین
اور اگر وہ بیٹی ہو تو اوسکو چہوڑ دین غرض کہ برسون یہہ ظلم اونکا اونپر جاری رہا اور سوا اسکے اور طرح طرح کے
ظلم جو بنی اسرائیل پر کرتا تہا سو تمام عالم مین مشہور ہین اور باوجود ان ظلمونکی لوگونکو پیرپرستی اور شرک
کرنیکی وجہہ زبردستی کرتا تہا اور جو میخالف کسے آدمیونکو مارنا اوسیکا ایجاد ہی آخر ہوتی ہوتی اوسکا کفر اور
سرکشی کو دیکہہ کر حضرت موسی علیہ السلام نی خوف و خطر بیکر کہتا تہا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى یعنے مین ہون تمہارا رب سب سے بڑا
اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی گناہ بعضے وہ ہے کہ مدین اور ایکہ والی دونون اونمین شامل ہے
جیسے بت پرستے اور ناپ تول کمی کرنے کہ یہہ دونون چیزین اون سب لوگونمین بی انتہا رواج پائی تہین
اور قزاقی اور رہزنی کرنے خاص اونکا آئین تہا کہ شام اور مصر کی راہ مین گڑہیان بناکر چہپی بیٹہی رہتے
تہے اور قافلہ لوٹتی تہے اور بہت مال لاتی تہی اور حضرت لوط علیہ السلام قوم کے گناہ مین سب سی بڑا
فن اوغلام تہا اور اور سوای اس سی بہت سی برائیان اور بدعتین اونمین رائج تہین جیسی کبوتر بازی اور
مینڈہے لڑانے اور پہرا قاعدہ سین لڑنا اور مہمان کو اپنے گہر اوترنی نہ دینا اور اگر کوئی دوسری اونکی شہر مین

بیان اون ظلمونکا جو فرعون بنی اسرائیل پر کرتا تہا

بیان اون ظلمونکا جو حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم مین تہے

بیان اون ظلمونکا جو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم مین تہے

غلہ خریدنی کو آدمی تو اوسکو خرید کرنے ندینا اور اپکی ہنسی کہیل مین گالیان دینی سی اوفحش بکنا اور راہ چلتی سی ٹہٹکا کرنا اور عورتونکی طرح ستی لگانی اور مونہہ ہی لگانی ہاتہہ یاؤنکو اور بیحیائی مین انتہا درجہ کو پہونچی ہوئی کسیکے سامنی ننگی ہوکر ایکدوسکے کی موتہہ پر گوز مارنا تہا پہر حقتعالی نی ان سب کی ہدایت کیوسطے حضرت موسی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو فرعون کی طرف اور حضرت شعیب علیہ السلام کو مدین اور ایکہ والونکی طرف اور حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم وغیرہ کی طرف رسول کرکی بہیجا اور اون برابیوں سی اون سب کو منع فرمایا

عزیزی فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً نافرمانی کی اپنی پروردگار کے رسولونکی پس پکڑا خدانی اوس جماعت کو پکڑنا بڑا

فتح پہر حکم نمانا اپنے رب کی رسول کا پہر پکڑی اونکو پکڑ دم چڑہتی

موضح تفسیر فَعَصَوْا الخ پہر نافرمانی کی ہر ایک نی اونین سی اپنی اپنی رسولونکی جونکی پروردگار کے بہیجی ہوی تہی اور حکم نمانا اور اپنے برائیونکو نہوڑا بلکہ اپنے اپنے وقت کی رسولونسی مقابلہ کر بیٹہے اور لڑائی اور جہگڑہ شروع کیا پہر پکڑا اونکو اونکی رب نی بڑے پکڑ یعنی پیغمبرونکی نبوت کے انکار سی جس گرفتاری لوگ لائق ہوتی ہین اوس سی زیادہ گرفتاری اون لوگونکی وسطہ ہوی تاکہ وہ زیادہ گرفتاری اون نہ ہونکی مقابلہ مین واقع ہوی سو فرعون کو اوسکی کہنی کی موافق دریا مین ڈبویا سو وسطہ کہ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نی ایک فریادی کی شکل بناکر اوسکی دربار مین آکر پوچہا کہ اگر کسیکا غلام اوسکی غلامی سی منکر ہوکر اپنے خاوند کے مقابلہ مین آپ ہی اپنی صاحبی کا دعوی کری تو اوسی غلام کیوسطے کیا حکم ہی اور کیسے سزا اوسکو دیجاوی فرعون نی کہا کہ ایسی غلام کو جو اپنے خاوند کے نعمتونکا منکر ہی دریا مین ڈبویا جاہئی اور یہہ ہی ہی کہ اکثر فرعون اپنے فخر اور بڑے مین حضرت موسی علیہ السلام کی مقابلہ مین یہہ کہا کرتا تہا کہ مین ایسا ہون کہ مصر کی ملک مین نہرین جاری کی ہین اور اون نہرونکو اپنے مکانونکی نیچی سی بہا نکالا ہی سو ایسی شخص کو کہ نہرونکی جاری کرنیکو بڑا اپنا فخر سمجہتا تہا اور اس بات سی اوسکو نہایت لذت حاصل ہوتے تہے دریا مین ڈبوکر ہلاک کرنا بہت مناسب ہوا کہ اون چہوٹی چہوٹی نہرونسی کیا ہوتا ہی تو تو سکا بادشاہ ہی تجکو بڑی دریا کی سیر کرنی چاہیی اوجیسا کہ تو ان نہرونکو اپنے مکانونکی نیچی سی جاری کرکی مزی اور عیش کرتا تہا ویسا ہے اب ہم ایسی بڑی دریا کو تیری سیر اور تمام بدن پر جاری کرینگے تاکہ تیری لذت کی اسباب چاندنی فرش تجکو گہیر لیوین اور فرعون کے عذاب کی زیادتی اسطرحسی ہوی کہ تمام اوسکے سلطنت اور مکانات اور باغات اور اچہے اچہے محل فرش فروش سی آراستہ اور خزانی نے انتہا ایک پل مین اوسکی پاس سی نکالکی اوسکی دشمنونکو جو بہت حقیر اور ذلیل اوسکی نظر و یقین تہی اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر جو دو فرقے تہی کئی طرحکا عذاب ہوا مدین والونپر صیحہ یعنی سخت آواز ہی ہوی اور بہوچال نے ہی اونکو ہلاک کیا اور ایک قسم کی عذابکا دوسری قسم کی عذاب کی ساتہہ ملنی سی عذاب کی زیادتی ہوتی ہی حضرت شعیب علیہ السلام کی جہوٹلانی اور حقیر جان نی کی عوض مین سخت آواز سی جہڑکی کئی اور ماپ اور تولمین جو کمی کرتے تہے اور ڈنڈی یا پیمانہ ہلا دیتی تہی تاکہ ماپی اور تولی چیز برابر نہ اوتری اوسکی عوض مین بہوچال مین مبتلا ہوکر ہلاک ہوئی اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو پہلی نیچی سی اوپر لیگئی پہر ہالسی اوسکا

بیشک دیا اسواسطے کہ اونکام غلام اور بیحیائی بہتی جسمین متبوع کا قلب لازم آتا ہی یعنی جو چیز جسواسطے مقرر کی ہی اوسکو اوس کرنا جیسی مرد کو کہ حقتعالی نی اسواسطے نہین پیدا کیا کہ اوندہا پڑی اور اپنے تئین ذلیل کری بلکہ اوسکو عزت والا پیدا کیا ہی کہ یہہ عورت پر چڑہی اور اوسکی بعد اونپر تہر جلی ہوی برسا ہی اسواسطے کہ غلام مین زنا کا مزہ اونکو ملتا اور زنا کی حد جم ہی ہر صورت یہہ پانچون واقعی حقیقی حاقہ کی مثالین ہین کہ کافرونکو اونکی کفر اور نا فرمانیکی سبب سے بدون شریک کرنی مسلمانونکی وربدون فلکی اور عنصری اسباب کے طلب کرنیسی طرح طرح کی عذاب سی اونکو نیست اور نابود کر دیا اور اگر باوجود ایسی مثالون اور نظیرونکی ہر ہی کیسکو شبہہ باقی ہے اور کہی کہ ان واقعون مین مسلمانونکو نکالکر رہنا اور کافرونکا نیست اور نابود ہو جانیکا ایک سبب تہا کہ پہلی ایماندارونکو کافرونسی جدا کر دیا تاکہ وہ عذاب کی مقام پر نرہین بلکہ وہانسی دور ہو جاوین پر کافرون پر عذاب کیا اور یہہ ایماندارونکو عذاب کے تئین خبردار کر دینا اور عذاب کی مقام سی دور کر دینا امتیاز کا سبب ہوا لیکن قیامت کو مسلمان اور کافر ایک ہی مقام پر جمع ہونگی اور وہانسی بہاگنا اور علیحدہ ہونا کسی طرح ممکن نہوگا اور عذاب کی اسباب عام اور سب کو شامل ہونگی وہان حاقہ کی معنی کسطرح ہوسکتی ہین تو ہم کہین گی کہ گواہ اوسکی یہی ستہ ﴿اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ﴾ ﴿لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ﴾ تحقیق ہمنی اوسوقت کہ حد سی گذر اہا پانی سوار کیا ہمنی تمکو کشتی روان پر تاکہ ہم اسمقدمہ کو تمہاری لئی نصیحت اور یاد رکہے اوسکو کان یاد رکہنی والا ﴿فتح﴾ ہمنی جوقت پانی او بالا ادیا تمکو ہمنی ناؤ مین تا کہین اوسکو تمہارے یادگار یکو اور سنی اوسکو کان سنی والا ﴿موضح تفسیر﴾ ﴿اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ﴾ الخ یہہ سب زیادتی کے پانے نے آسمان اور زمین کی برسات کی کثرت اور چشمون کی ابلنی اور بہنی سی اسقدر کہ تمام روی زمین کو چہپا لیا بلکہ بڑے اونچی پہاڑون کی چوٹی کی اوپر چالیس چالیس گز پانی چڑہ گیا تہا اور آسمان اور زمین کی درمیانی جہان خالی روزمرہ پیہم برسات کی کثرت سی پانی غالب ہا اور یہہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی حاقہ کا حال ہی اور طوفان کی بولنی سی یہی واقعہ مراد ہوتا ہی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام اور سب مسلمان اس واقعہ مین سلامت رہی باوجود اس بات کی کہ وہ بلا عام تہی اور طوفان نی تمام روی زمین کو اور زمین اور آسمان کی بیچ کو بہایا تہا کوئی جگہہ بہاگ بچنی کے باقی نرہی ہر جگہہ پر طوفان تہا انکو یہی بہاگنی سی بچا و تہا اگر حقتعالی حضرت نوح علیہ السلام اور مؤمنونکو نہ بچاتا تو وہ سب اس طوفان مین ہلاک ہو جاتے اور تم لوگون نی جو حقتعالی کے نعمتونکی انکار پر کمر باندہی سو تمہاری وجود کا پتہ بہی نہ معلوم ہوتا اسواسطے کہ تم لوگ حضرت نوح اور اونکی اولاد کی نسل ہو پہر اگر اوسوقت تمہاری باپ دادونکی حقتعالی محافظت نکرتا تو تم کسطرح اسوقت مین پیدا ہوتے اوسوقت مین حضرت نوح علیہ السلام اور مؤمنین کی بچاؤ کیواسطے ایک تدبیر انکو تعلیم کر دی ہمنی تاکہ وہ لوگ اوس طوفانمین شریک نرہین اور اوس عذاب سی بچی ہی رہین بلکہ عذاب کی چپیٹ بہی اون تک نہ ہونچی اور اوس تعلیم کی مضمونکا حاصل یہہ ہے کہ لکڑی کے سوا کوئی دوسری چیز کے صلاحیت نہین رکہنی اسلئی کہ پانی کی اصل بہاری ہی اوسکی طبیعت اسی بات کو چاہتی ہی کہ زمین پر ٹہہرا رہی اور جس چیز مین کہ زمین کے اجزا غالب ہین اوس سی کوئی چیز پانی پانہین ڈالین تو پانی اوسکو اپنی تہ مین لیجائیگا اور آپ اوسکی اوپر رہیگا

ع

بیان سورۃ حاقہ حاقہ نام ہے قیامت کا اور اسکا جواب اوسکا بیان ہے اور اوسکا بیان پانچون طرح پر ہے

سوا ایک جوہر لطیف چاہئی جو پانیکی اوپر تیرا کرے پس وہ لکڑی ہی سو بوسطہ حضرت نوح علیہ السلام کی تلمین باتی کو
ڈالدیا کہ جو چیز نہیت ٹہوس ہو بلکہ اوسکی مسام اور سوراخون کی خالی ہونیکی سبب سے اوسمین ہوا بہت سی بند ہوسکتی ہو
ایسے چیز اختیار کرو اور اس قسم کی چیز لکڑی ہی کہ ہمیشہ ہوا اوسکی مسام مین بیٹھتی ہی اور اوسکو اوپر اوٹھا لیتی ہے
بخلاف حیوانات اور معادن یعنی اون کی اندر پیدا ہونیوالی چیزونکی اور یہی وجہ ہی کہ لکڑی اور تختونکی
کشتی بہت اور بہاری ہون لیکن پانی کی اوپر رہے رہنے اور معدنی چیزین جیسی لوہا وغیرہ اور جانورونکی
جسم کتنی ہی چھوٹے اور ہلکی ہون لیکن پانیکی نیچے تہ مین بیٹھ جانیکی غرض کہ لکڑی کی سوا کوئی چیز ایسے نہتی جو
اوس کام کی لیاقت رکہی اسوسطے حکم ہوا کہ لکڑیسے ایک شہر مختصر تیار کرو اسقدر جسمین آدمی اور جانور اور ان سب
کے چھ مہینے کی کہانیکے گنجایش ہو سکی اور اسکو کئی طبقہ یعنی ایک کی اوپر ایک ہو پہر نیچی کی طبقہ مین چارپایونکو
اور درندہ جانورونکو رکھو اور بیچ کی طبقہ مین آدمی اور حیات کو اور اوپر کی طبقہ مین اوڑنے والی جانورونکو رکھو اور
جتنی جانور چرند و پرند ہین اون سب کو حکم ہوا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی تابعداری مین جاکر حاضر ہو اور حضرت
نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ایک ایک جوڑا ان سب جانور و پنچن سی پکڑ کر اسمین رکھو پھر حقتعالی کی قدرت کاملہ سی
حضرت نوح علیہ کا دست مبارک اوسی جانور کی جوڑہ پر پڑتا تہا جسکی نسل کا باقی رکہنا قیامت تک منظور تہا پھر
حضرت نے درندہ اور موذی جانورونکی دلمین سی اوس عداوت کو جو اور جانورونکی ساتہہ رکہتی ہین چھپہ مہینے
تک نکالدالا تاکہ اون سب کا ایک جاہی پر رہنا ہو سکی اور اوپر سی پانیکا بچاؤ ہی سرپوش کی ممکن نہتا سو
سب کشتی کو ڈہانک لی تیار کرکے کہو تاکہ سوار ہونیکی بعد اوس سرپوش سی کشتی کو ڈہانک لینا اور روشنی کے واسطے
حکم ہوا کہ روشن دان یعنی سوراخ اوس سرپوش مین اس طور پر کہو کہ روشنی بہی رہی اور برسات کا پانی کشتی کی اندر
نہ آوے اور جلیسی شہر کا نام سفینہ اور جہاز اور کشتی رکہا اور پھر جو اس کشتی کو مہینون پانی چیرتا اور موجونکی تھپیڑ کو
برداشت کرنا تہا تو اسواسطے حکم ہوا کہ اس کشتی کا سر مرغ کی سے مانند اور اسکا سینہ بطک کی سے سینہ مانند اور اوسکی دم
کبوتر کے دم کی مانند بناؤ تاکہ موجونکی صدمے اولٹ نجاوی اور طوفان کی نیکا وقت جو معلوم نہتا تو اسواسطے
حضرت نوح علیہ السلام اور مومنونکو ایک نشان یہی بتلادیا کہ تمہاری گہر کی تنور سی جو پانی اوبلنا شروع
ہوی تو جان لینا کہ پانیکے طغیانی اور طوفان کا وقت آن پہونچا چنانچہ اسی علامت کی ظاہر ہونیکی وقت
حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ اوٹہایا لیعنی لاد لیا ہمنے تمکو اوس جلیسی کشتی مین جو اوسی طوفان کی پانچین تہی جسمین
سب کافر ڈوب گئی اور وہ کشتی غرق ہوتی ہتی پھر اب غور کرو اور سوچو کہ باوجود عذاب مین شریک ہونیکی ہمنے
تمکو بچا رکہا اور ڈوبنی سی دنیا اون مسلمانونکی طفیل سے یعنے اس سبب سے کہ تم اونکی بیٹہہ مین لطف تہی اور وہ
کشتی تمہاری اس عذاب کی مادہ پر یعنی طوفان کی پانی پر نہایت آہستگی سی چلی جاتی تہی کچھہ صدمہ اوسکو
نہین پہونچتا تہا اسی طرح قیامت کی دن یا مذاہل صراط پر جو دوزخ کی اوپر بچھوی جاینگی اور کچھہ صدمہ اونکو
نہ پہونچیگا اور اوس کشتی کی بنانی کی تدبیر یہ کہا نہین ایک نفع تمہاری واسطے اور یہی کہا ہی ہمنے لِنَجْعَلَهَا
لَكُمْ تَذْكِرَةً تاکہ کرین ہم اوس کشتی کو واسطے تمہاری یادگاری اور جس مقام پر ڈوبنی کا خوف ہو اور تم

یہان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا بیان

ارادہ کرو کہ اس شہر سے دوسرے شہر کو یا اس کنارہ سے دوسرے کنارہ کو یا ایسی اور تر کہ پہونچا ہی تو وہاں سے پھر حکما چلنا
پھر یعنی جہاز یا کشتی کسی لکڑ ایسے بنا کر یا ہو جا یا کر و اب اسباتین تمکو چاہئی کہ خوب غور کر کی بوجھو کہ گناہ نکالا بوجھ
پہلے سے طرح ندامت و حسرت کی دریا مین ڈبونیوالا اور دوزخ کی گڑہی مین ڈالنی والا ہی اس سی نجات
اور خلاصی بدون وسیلہ کسے ایسے شخص کے کہ جسنے اپنے تئین گناہونی خالی کر کی ان سب لطیفونسی لطیف کا لیکر
ارحم الراحمین کی رحمت کا طرف اور نزول کاہ بنا کر کہا ہو ممکن نہین ہی جیسی لکڑی کہ اپنی تئین ہوا لطیف کا ظرف
بنا کر ہمارے ہمارے چیز دیکھو انہین ڈوبنی ہی بچا کر پار کر دیتی ہی سو وہ وسیلہ اہل بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
کرو کہ نا ہونکی بوجہ دفعہ کر نہین تریاق کا حکم رکہنا ہے کیا اچھے بات کہی ہی کسی شاعر نے ؎ سورہ بیچارہ
ہوس کر دکر کعبہ سدہ دست در پای کہ برتر دونا گاہ رسید ۔ یعنی چینونی بیچاری نی حوصلہ کعبہ جانیکا کیا کہ پر
پاؤنگا ہا تو نسی تہا بنا اور اس وسیلہ سی کعبہ کو پہونچی اور اسپر سطہ حدیث شہر نفین آیا ہی مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ
مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ یعنی مثال میری اہل بیت کی تم مین مثال نوح علیہ السلام
کے کشتے کے ہے کہ جو سوار ہوا کشتی مین اوسنے طوفانسی نجات پائی اور جو پیچہی رہ گیا اوس سی ہلاک ہوا لو نیہا
اور یاد رکہی کہ طوفانین ڈوبنے سے بچنے نکو اور کشتی کی حالات کو یا اوسوقت کی مسلمانونکو اس تدبیر سی حاصل
ہوا تہا اُذُنٌ وَاعِيَةٌ کان جو یاد رکہنی والی ہین ایسی قصنو کو اور حدیث شہر نفین آیا ہی کہ جب یہ آیت
نازل ہوی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ
يَجْعَلَهَا اُذُنَكَ يَا عَلِيُّ یعنے دعا مانگی مینی اللہ تعالی سی کہ محفوظ رکہی اس قصی کو تیری کہ تا نین اے علی اور جب خاص
اور عام حاقی جو دنیا مین واقع ہوی ہین شمار نکی بیان کرنیسی سمجہہ مین آگئی تو اب آخرت کی حاقی کو تصور کرنا
اور بوجہنا آسان ہو گیا اتنا ہی فرق ہی کہ دنیا کی حاقی مین تخصیص ہی اور آخرت کی حاقی مین انتہا درجہ کا
عموم اور شمول ہوی گی عزیزی فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ پس جب پہونکا جاوی صور مین ایکبار پہونکا گا فقہ
پھر جب پہونکی نرسنگی مین ایک پہونک گی موضح تفسیر فَاِذَا نُقِرَ الخ پھر جسوقت پہونکا جائیگا صور مین
یعنی نرسنگیمین ثمود کی قوم کی آواز کی طرح کہ آثار حقیقت جہر نیلی سی تہا اور یہہ نفخہ آثار حقیقت اسرافیلی سے
ہوگا اور اسکی خادم اور مددگار رد و خونکی قبض کرنیکی وسطہ غرنیلی حقیقت ہوگی جیسی کہ ثمود کی قوم پر آواز
کرنیکے وقت تہے یہہ حقیقت اوس قوم کی رد و خونکی قبض کرنیکی وسطہ خادم اور مددگار ہوی ہی فرق ان دونون
آوازونمین ہوگا مگر ہونگا ایک شخص تہا کا جو تمام عالم کے جاندارونکی رد و خونکی کہینچ لینی کیوسطہ کفایت کریگا
بخلاف ثمود کی قوم کی آواز کی کہ وہ خاص ایک قوم کی رد و خونکی کہینچ لینی کیوسطہ ہی اگرچہ آواز سب جاندارونکے
واسطہ فرض کیجیاتی تو بہت آوازین متعدد چاہیی تہین اور اس نفخہ سے پہلا نفخہ مراد ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ
ابن عباس اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سی منقول ہے اسوسطہ کہ زمین اور پہاڑ دونکا اپسمین ٹکرانا اور عالم کے خراب
شروع اسی نفخہ سے ہے اور وہ جو بعضے قدیم مفسرون نی کہا ہی کہ اس سی دوسرا نفخہ مراد ہی تاکہ يَوْمَئِذٍ
تُعْرَضُونَ کے مضمون کے سابقہ مناسب ہوے اسوسطہ کہ اعمال کا عرض دوسری نفخہ کی بعد ہے سو اسکا جواب یہہ ہے
کہ پہلی بار کی صور کی پہونکنی کی وقت سی یہانتک کہ بہشتے بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین داخل ہونگی ایک ہی دن ہے

۷ اسکے اوپر اور نیچے
صاحب سورہ کی جو مخلوق
اس سورت کے نفخے کے بعد اہل محشر
اور اس نفخے کے بعد اہل جنت اور اہل نار
کے داخل ہونے کے بیان کی ہین ۱۲
۸ اس سورت کے اوپر اور نیچے
جو مخلوق کا ذکر ہوا
وہ تمام اہل محشر
ہولناک حساب کے بعد
اہل جنت اور اہل نار
کے داخل ہونے کے بیان کی ہین ۱۲

تو اسی صور کو نہیں کہہ سکتی ہیں کہ جس کی پہلا صور پھونکا جائیگا اور یہ دن عرصۂ اعمال ہوگا اگرچہ کچھ دیر سی ہوا اور صور بیل کے سینگ کے شکل ہے اور یعنی ضعیف روایتوں میں آیا ہی کہ صور کی لمبان ہزار سال کی راہ کی ہی اور اس ایک سینگ میں سات پیچ واقع ہوی ہیں اور ہر دونوں پیچوں کی درمیانیں گہرائیں ظاہر ہوی ہیں جیسی کنی کی پوری اور ہر پوریں سوراخ ہیں ہر ایک کے چھتی کے مانند اور ہر سوراخیں ٹھہراؤ ایک ایک نفوس کا ہوگا عالم کی روحوں چنانچہ پہلی خانہ میں فرشتوں کی روحیں ہر نگی اور دوسرے خانہ میں پیغمبروں کی روحیں اور تیسری خانہ میں صدیقوں کی روحیں اور چوتھی خانہ میں شہیدوں کی روحیں اور پانچویں خانہ میں عوام یا مذنبوں کی روحیں اور چھٹی خانہ میں کافروں کی روحیں خواہ وہ کافر آدمیوں کی ہوں یا جنوں کی یا شیطانوں کی اور ساتویں خانہ میں باقی تمام مخلوقات کی روحیں ٹھہرینگے اور صور پھونکنے کی خدمت حضرت اسرافیل کو بوسطہ معین کے پہلے نفخہ میں اس مضمون کو ادا کرینگی کہ روحوں اپنا اپنا قالب چھوڑ کر میری طرف آؤ اور دوسرے نفخہ میں اس مضمون کا کلام کہینگے کہ ای پرانی ہڈیوں اور سڑی گلی ہوی لگوں اور ای پراگندہ اور جدا جدا ہوی گوشتوں تم سب جمع ہو جاؤ اور اپنی روحوں تم سے اپنے اپنے قالبوں میں آؤ اور مفسروں نے کہا ہی کہ پہلی نفخہ میں سب کے روحیں اپنا اپنا قالب چھوڑینگے مگر حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل اور حضرت عزرائیل اور حضرت اسرافیل اور حملۂ العرش کی عرش کی وہٹانیوالوں فرشتوں علیہم السلام کی روحیں کہ حقتعالی ان سب کے روحیں اپنی قدرت کی ہاتھ سی قبض فرماویگا اور ہر ایک سے پہلے حضرت اسرافیل زندہ ہونگی تاکہ اپنے خدمت معین پر یعنی نفخۂ ثانیہ ہونکنی کو بجالاویں پس دوسرے بار صور پھونکنے کی غرض کہ عالم کی خرابے کے ابتدا پہلے نفخہ سے شروع ہوگی اور تمام عنصروں کی روحیں کنیج جائینگی اور اس آواز تند اور سخت کے سبب سے ہوا جنبش میں آویگی ۞ عزیزی وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً اور اوہٹایا جائیگا زمین اور پہاڑوں کو پس کوٹا جائیگا اونکو ایک ٹکڑہ کوٹنا ۞ فتح اور اوہٹائی زمین اور پہاڑ پھر ٹکے جاوے ایک چوٹ ۞ موہ تفسیر وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ الخ اور اوہٹائی جائیگی زمین اور پہاڑ ہوا میں یعنے زمین کی اجزا جو اسمیں اپنے قوت سی ملی ہوی ہیں اونمیں سستی آجائیگی اور سخت ہونچال آنیکی سبب سے پہاڑ کے جزیں ڈھیلی ہو جائینگی اور زمین کو چھوڑ دینگی اور ہوا اس شدت سی چلی کی کہ پہاڑ اوڑی اوڑی پھرینگی اور یہ واقعہ عاد کی آندھی اور مدین والونکی ہونچال اور ہولناکات کی ولٹ پلٹ کی مانند ہوگا لیکن اتنا فرق ہی کہ وہ آفتیں خاص ایک ایک ملک پر تھیں اور یہ آفت عام ہوگی تمام زمین اور پہاڑ اور جنگل سب کو شامل ہوگی فَدُكَّتَا پھر کوٹی جائیگی زمین اور پہاڑ سخت آندھی کے صدمہ جو چوٹ ہی ہوگی اور پہاڑ اسمیں ٹکرا ٹکرا چور چور ہو کر زمین کی برابر ہو جائینگی دَكَّةً وَّاحِدَةً کوٹنا برابر یعنے وہ کٹنا سب میں اور پہاڑوں کو شامل ہوگا اونمیں کچھ فرق اور جدائی کسیکے نہوگی ۞ عزیزی وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ الخ یعنے اوکھڑی جائینگی اور بلند کئی جائینگے زمین اور پہاڑ اپنے جگہوں سی نری قدرت الٰہی سی یا اسکے بزرگی اور ہوا تندی کی پس ہوا شدت سے اپنے کے اوہٹا تیگی زمین اور پہاڑوں کو جیسی کہ اوہٹایا قوم عاد کو سا ہتہ الماریوں اونکی کی پس ٹکرائی جائینگی تمام زمینیں اور پہاڑ ایک چوٹ میں بغیر احتیاج کئی چوٹونکی ۞ روح فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ اوسدن متحقق ہوگی قیامت ۞ فتح پھر اوسدن ہوپڑیگا واقعہ یعنی وہ حادثہ جو تمام عالم کی خراب اور گرفتار کرینی کی واسطے وضع کیا گیا ہی اور اشر

اوس واقعہ کا جسطرح آسمان کی نیچی والونکو شامل ہوگا اسیطرح آسمان کی اوپر والونکو بھی شامل ہوگا ۵ عزیزی واقعہ قیامت کی نامونمین سی ہی بسبب تحقق وقوع اوسکی کی اور ہی اعتبار سی سنا دیا گیا طرف اوسکی لفظ وقت کا یعنی جسوقت کہ ہوگا امر ایسا قایم ہوگی قیامت جسکا کہ وعدہ کیا گیا ہی ہمسی یا نازل ہوگا حادثہ عظیمہ کہ وہ آواز قیامت کی ہی ۵ روح وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ اور پھٹ جائیگا آسمان پس آسمان اوسدن بکس ہاہی ۵ موضح تفسیر اور پھٹ جائیگا آسمان اسواسطے کہ پیدایش آسمان کی سفلی عالم کی بھلائی برای کیواسطے تہے اور جب سفلے نیچی کا عالم نرہا تو آسمان کی باقی رکہنی مین ہی کچہ فائدہ باقی نرہا پس اوسکو بھی نیست اور نابود کردیا ضرور ہوا اور آسمان کی اسقدر مضبوطی اور پائداری جو ہزارون لاکہون برس سی دیکہتی سنتے چلی آتی ہین کہ ایک حالت پر ہے کبہے پھٹا ٹوٹا نہین ہی سو یہ مضبوطی اوس پختی کو رکی کی نہین پہر وہ آسمان اوسدن بہت سست اور ڈہیلا ہو جائیگا جسطرح مردہ کا بدن روح کی نکلنی سی ہوجاتا ہی ۵ عزیزی پھٹیگا آسمان فرشتونکی اوترنیکے واسطے کہ اوترین گی ایک امر عظیم کے لیی یا پھٹی گا آسمان بسبب اوسدن کے ۵ روح وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ اور فرشتے آسمان کی کناروں پر ہونگی اور اٹہا ونگی تخت پروردگار تیرکا اوپر اپنے اوسدن آٹہہ شخص ۵ فتح اور فرشتے ہین اوسکی کناروں پر اور اٹہا رہی ہین تخت تیری رب کا اپنے اوپر اوسدن آٹہہ شخص ۵ موضح تفسیر الملک الخ اور فرشتی جو آسمان کو چکر مین رکہتی ہی اور وہ چکر آسمان کو پھٹنی نہین ٹوٹنی نہین دیتا ہا سو وہ فرشتے اوس چکر والا نیسی آسمان کو اوس دن علیحدہ ہوجائیگی اور بہاگ کر آسمان کی کنارون پر آجاوینگی اور جب اوسکی ڈر کے حرکت جو اوسکو پھٹنی نہ دیتی ہی جاتی رہی تو نفخہ کی تاثیر اوسکی اجزا مین بہت ہوگی اور جسطرح حس اوس نفخہ کا اثر زمین اور آسمان کو پہونچیگا اور عالم سفلے اور علو یکو وہ واقعہ اولٹ پلٹ کر دیگا اسیطرح حس عرش اعظم کو بھی جو سب علوی اور سفلی جسمونکو گہیرے ہوی ہی تغیر اور انقلاب پہونچا دیگا لیکن عالم سفلی اور علو کا انقلاب اور تغیر سستے اور بودی پتلی ساہتہ ہوگا یعنی تمام جوڑ اوسکی ڈہیلی ہوجائیگی اور عرش مجید کی انقلاب اور تغیر مین اسکا عکس پایا جائیگا یعنی بہاری پن اور گرانی اوسکی زیادہ ہوجائیگی اور اوٹہا ونگی تیرے پروردگار کی عرش کو اپنے سرادر کاندہی پر نہ ہا ہو نہیر اسواسطے کہ بہت بہاری چیز ہا تو نہی تہنب نہین سکتے جس چیز کو ایک آدمی سر پر اوٹہا سکتا ہے اوسکو دو آدمی ہی ہا تہہ سی نہین تہانب سکتی اور عرش مجید کا بہاری اوس روز پہلے سے دونا ہوجائیگا اسواسطے اپنے سرون پر اوٹہانیگے اوسدن آٹہہ بڑی فرشتی اور اوسکے پہلے یعنی اس عالم مین چار فرشتی اوٹہاتی تہے خلاصہ یہہ کہ حدیث شریف مین آیا ہی آج اوٹہانیوالی عرش کے چار فرشتے ہین اور روز قیامت کے چار اور لگجائینگے اور یہہ فرشتی بصورت پہاڑی بکریون کی ہین اور ایسی بڑی ہین کہ مابین اونکی سمونکی درانوک مسافت مقدار مابین دو آسمانونکی ہے کہ پانسو برس کے راہ ہے اور ساتوین آسمانکی اوپر ایک دریا ہے کہ مابین اعلی اور اسفل اوسکی کی مقدار مابین آسمان اور زمین کے ہے اور اوسکے اوپر اوس دریا کی یہہ فرشتی اوٹہانیوالی عرش کی ہین اور بقول بعض کے آٹہہ صفین فرشتونکی

اوٹھانیوالی عرش کی ہونگی یعنی جسدن کہ نفخہ پہلا صور کا واقع ہوگا زمین اور پہاڑ اپنی جگہہ سی اوٹہہ جاوینگی اور آپسمین ٹکرا کر اور ٹوٹ کر مانند غبار پراگندہ کی ہونگی اور قیامت قایم ہوگی اور آسمان پہٹ جائیگا اور یہہ حالات مذکورہ پیش اوینگی اور اوسدن عرش عظیم کی بوجہہ زیادہ ہوجانیکی وجہہ یہہ ہوگی کہ عرش اعظم حضرت حق جل شانہ کی سلطنت اور جہانداری کی صورت ہی اور جہانداری اوس مالک الملک کی اس عالم مین چار صفتون کر کی ہی جو ہر ذرہ عالم کی ذرہ ذرہ مین سی اون چاردن صفتون ان + + + + + + + ظہور فرمایا ہی اور ہر ایک کو شامل اور گہیرے ہوے ہین پہلی صفت علم ہے اور دوسری قدرت اور تیسری ارادہ اور چوتہی حکمت اور اوس عالم آخرت مین چار صفتین اور ان چاردن کی ساتہہ ملینگی تاکہ وہ عالم آخرت کا اس دنیا سی جدائی اور امتیاز پیدا کری سو پہلی صفت ظہور اور انکشاف اور حقیقت صرف ہی یعنی جو اوس عالم مین ہی وہ ہر شخص پر ظاہر ہوگا اور حقیقت اوسکی کہل جائیگی کسیطرح کا شبہہ اور دہوکا اور شبہ کی اور مکر فریب اوس عالم مین نہ رہیگا یہانتک کہ کافر اور جاہلون تک کسی چیز کی حقیقت چہپی نرہیگی اور ہر چیز کو قرار واقعی دریافت کرلینگے چنانچہ قرآن مجید مین جا بجا مذکور ہی سورہ طارق مین حقتعالی فرماتا ہے یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ یعنے جسدن جانچی جائینگے ہیدا اور سورہ مریم کی پانچوین رکوع مین فرمایا ہی اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا یعنے کیا سنتی و دیکہتی ہونگی جسدن آوینگی ہمارے پاس اور انکی سوہی اور آنکہین مین اوس جہانمین اور خطا اور صواب کا نام نہی اوس عالم مین نرہیگا اسیواسطی تکلیف کا قلم یعنی حکم مکلف سی اوٹہہ جائیگا اور دنیا مین یہہ صفت عام اور شامل تہی اور دوسری صفت سبوحیت اور کمال اور عام ہی کہ یعنی ہر چیز اوس عالم مین کمال پر ہوگی کسیطرح کا نقصان کسیمین نہوگا یہانتک کہ کافر اور بدکار ونکی جسم بہی اور احساس یعنی دریافت اور ادراک اونکی جیسی خیال اور وہم اور عقل کے بوجہہ اور قویمین حرکت اوس عالم کی تقاضی اور تاثیر کی نہایت اوج و حالت ہونی چاہئے حقتعالی سورہ ملک کے ساتوین رکوع مین فرمائی ہین وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ یعنے پچہلا گہر جو ہی سو وہ ہی ہی حیاتا اگر یہہ لوگ سمجہہ کہتی ہمیشہ اور دوام اور بقا غیر منتہی یعنی ہینگے ہے صفت کی آثار اور شاخین ہین تیسری صفت قدس اور طہارت ہے یعنی اوس عالم کی صفای کی سبب سے سب کدورتون اور آلودگیون سی بہت دور اور پاک ہونگی یہانتک کہ کافر اور بدکار بہی پاخانہ پیشاب نکرینگے اور کوئی چیز پلید اور نجس وہان نرہی گی لیکن پیپ اور زردپان زخمونکا اور دہوئن دوزخیونکی ہونگی اور زناکار مرد اور عورت کی شرم گاہ کی بدبو جو ہوگی سو اعذاب کی واسطی اونپر مسلط ہوگی نہ بدبو اور نجاست کے سبب سے جو تیسری صفت عدل ہے اور ہر چیز کا حق اوسکو پہونچانا اور دنیا مین یہہ بات ہرگز ہو نہین سکتے اور اوس عالم مین کسی وجہہ سی ظلم اور زبردستی نہوگی اور آثار ان چار صفتونکی بہی اوس عالم آخرت مین عموم اور شمول کے طور پر درکار ہونگی اسواسطہ کہ گرانی عرش منجانیکی جو عبارت ہی جہانداریسی دو کہی ہوگے اور صورۃ تکو منونکی ساتہہ مطابقت ہونیکی سبب سے ظاہری عرشین ہی بوجہہ اور گرانی پیدا ہوگی اور وہ فرشتے جو پہلی عرش اعظم کو اوٹہائی ہوی ہی سو اوسکی بہاری ہوجانیکی سبب سے اوس بوجہہ کو نہ اوٹہا سکین گی اسواسطہ اور چار فرشتی اونکی مدد کیواسطی مقرر ہونگی اور ایک روایت مین آتا ہی کہ عرش معلی کی اوٹہانیوالونکی پاؤن ساتوین زمین کی نیچی مین اور عرش معلی اونکی سرون پر ہی اور وہ سر نیچی کیہوے تسبیح مین مشغول ہین اور قیامت

کی ان چار کی تسبیح یہ ہوگی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور چار یہ تسبیح کہینگے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور وہ جو بعضی روایتوں مین آیا ہی کہ عرش معنی کی حامل پہاڑی بکریکی صورت مین اور انکی سم سی کوئی تک سو ہزار سال کی راہ ہی سو انکی مذیل کے بزرگی کے طرف اشارہ ہی اور پہاڑی بکریکی صورت بہاری بوجہہ اوٹھانیکی مناسب ہے کچھہ بعید نہین ہے کہ حضرتنے ازکو بہے وہی صورت دی ہو اور وہ جو بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اونکی سی ایکے صورت آدمیکی ہے اور دوسریکے صورت بیل کیسی اور تیسرے کی صورت شیر سے اور چوتھی کی صورت گیندی کیسی سو پہلی روایت کے خلاف نہین ہے اسواسطے کہ ہوسکتا ہے کہ اونکا تمام بدن کیسا ن پہاڑے بکرے کے صورت ہو پر اونکی چہرہ نہیں اختلاف ہوتا کہ اونکی حقیقتونکی خلاف پر اشارہ ہو اسواسطے کہ وہ بہی مختلف ہونکی مظاہر ہین جیسی بانیکے جانور کہ بدن اونکا یکسان ہوتا ہی اور چہرہ مین بڑا فرق ہوتا ہی چنانچہ بعضی گہوڑیکی صورت اور بعضی کتے کے صورت اور سوائی اسکی بہت طرحتین ہوتی ہین پس حاصل کلام کا یہہ کہ آسمانونکی پردہ اوٹہہ جانیکی بلند اور عرش معلی کے ظاہر ہونیکی بیانکی بعد فرماتی ہین يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ کہا ہو لغات عزیزی مختصراً لے بیچ تفسیر فاتحہ کی کہ پس جب پہٹ جاویگا آسمان اور ترنیگی فرشتی اوسکی اوپر کناروں اوسکی کی پس کہینگے زمین والی خلق عظیم کو کئی حصہ زیادہ اپنے سے بڑی خیال مین آئیگا اونکی کہ ہلا شبہہ صد تعالی نازل ہوئے اونمین بسبب اسکے کہ دیکہین کی بہانت فرشتونکی ایسی کہ نہین دیکہی تہی پہلی اس سی پس کہینگی کی زمین والے کہ کیا تم مین رب ہمارا ہی پس کہینگی فرشتی سُبْحَانَ رَبِّنَا یعنی پاکی ہے ہمارے رب کو نہین ہی وہ ہم مین وہ آنیوالا ہی پس صف باندہینگی وہ فرشتی کول صفا اور ہر جانب زمین کی کہیرینگی عالم انس وجن کو اوطہہنے والی آسمان دنیا کی ہونگی پہر اوترینگے فرشتی رہنی والی آسمان دوسرے کے بعد اسکے کہ سمیٹی گا اوسکو ہی اسکے اور ڈالیگا اوسکا ستارہ دوزخ مین اور وہ بہت ہونگی گنتی مین پہلی آسمان والونسی پس کہی کی خلایق کیا تم مین ہے رب ہمارا پس گہبرا کر فرشتی کہینگی سُبْحَانَ رَبِّنَا نہین ہی وہ ہم مین اور وہ آنیوالا ہی پس کرینگے وہ کام پہلی فرشتونکا سا کہ صف باندہینگی پیچہی اونکی صف دوسرے کول پہر اوترینگی تیسری آسمان والی فرشتے اور پہینکا جائیگا اک مین ستارہ اوسکا کہ جسکا نام زہرہ ہی پس سمیٹی گا اوسکو اللہ تعالے داہنی ہاتہہ اپنے مین پس پہینکے خلایق سے کہ کیا تم مین ہی رب ہمارا پس کہینگے فرشتی سُبْحَانَ رَبِّنَا نہین ہی وہ ہم مین اور وہ آنیوالا ہی پس ہمیشہ ہی حال ہیگا ہر ایک آسمان کا پہلی بلند ہونیکی یہانتک کہ اوترینگے ساتوین آسمان والی پس ۱۲ دیکہینگی خلایق بہت فرشتی بہ نسبت اونکی کہ جو اوترچکے ہین پس کہینگے خلایق کیا تم مین ہے رب ہمارا پس کہینگے فرشتی سُبْحَانَ رَبِّنَا فَلَمَّا جَاءَ رَبُّنَا یعنے پاک ہی رب ہمارا تحقیق آیا رب ہمارا اور تحقیق ہوگا وعدہ رب ہمارا کیا گیا پس آویگا اللہ تعالے بیچ سایبان کی ابر کے اور فرشتی باٹین طرف اپنے ہونگے اور ہوگا آنا اللہ تعالی کا مانند آنی بادشاہ کی پس تحقیق وہ کہی گا مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ یعنے مین بادشاہ دن جزا کا ہون اور وہ یہہ دن ہے پس کہا جائیگا اوسکو ملک یعنی بادشاہ اور صف باندہینگے فرشتے اوسکی آگی ساتہہ غیر کہ گہبرے ہونگے خلایق کو پس جب دیکہینگے خلایق جہنم کو کہ اوسمین جوش ہوتا ہے اور غصہ کرتے ہے وہ جبارون اور

لے یہان تین سو ساٹہہ برس کی راہ ہی اور اسکے اوپر عرش معلی کے واسطے طرح طرح کی سواریان ہونگی

ع یہان سے یہان تک ہی اور اسکے اوپر عرش معلی کے واسطے طرح طرح کی سواریان ہونگی

ع یہان سے یہان تک ہی اور اسکے اوپر عرش معلی کے واسطے طرح طرح کی سواریان ہونگی

ع یہان سے یہان تک ہی اور اسکے اوپر عرش معلی کے واسطے طرح طرح کی سواریان ہونگی

ع یہان سے یہان تک ہی اور اسکے اوپر عرش معلی کے واسطے طرح طرح کی سواریان ہونگی

ع یہان سے یہان تک ہی اور اسکے اوپر عرش معلی کے واسطے طرح طرح کی سواریان ہونگی

شکر و پنہ بہاگین کی سب و توبیخ سی سبب دیکھنی بڑی ڈرانی چیز ونکی اوسمین اور وہی فزع اکبر ہی مگر وہ جماعت کہ نہیں
عملکین کرنیگا اونکو فزع اکبر پس ملینگی اونسی فرشتی یہہ کہتی ہوی کہ یہہ وہی دن تمہارا ہی کہ وعدہ دی جاتی تی تم
دنیا مین ہو نگی اپنی جانو نپر ساہتہ نبیو نکی مگر یہہ کہ نبی گہبراتی ہونگی اپنے ہتو نکی لیی شفاعت کی کہ اونکی امت
کہے ہے اللہ تعالی نے خلق کی لیی کس کہینگے وہ اور جالمین سلم سلم یعنی یا اللہ سلامتی نصیب کر انکو اور حکم کیا گیا
ہوگا یہہ کہ کہی جاوین منبر نور کی بڑی فضیلت والی امن والو نکی لیی بحسب مراتب اونکیلئے محشر مین پس پہنچین گی وہ
اونپر باامن خوش اور یہہ پہلی آنے رب تعالے کے ہوگا پس جب یہہ لوگ ڈر کر جہنم سی باہونیگی فرشتو نکو صفین
باندہی ہوی پہنچین نکل سکین گی اونسی پس ہانکی گی اونکو فرشتی اور پہر بانڈہینگے بادشاہ حق سبحانہ تعالی کی آگی
طرف محشر مین پس پکارینگی اونکو نبیا راونکی چلی آو چلی اونکا بعضا اونکا بعضے کو جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے قول
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِّ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ مَا لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ عَاصِمٍ
تمام ہوا قول فتاری عالم کا اوہٹا دینگی عرش رب تیرکا وہ نوان آسمان ہی اور وہ جسم عظیم ہے کہ نہین جانتا بڑائی اونکی
سوای اللہ تعالی کی اسلئے کہ وہ خالق ہے مخلوق کا اور قلب بڑی وسیع چیز ہی اور عرش کو جو اور
پہلی چیز ونکی بعد ذکر کیا تو فائدہ اوسمین یہہ ہے کہ عرش اپنی حال پر رہیگا بخلاف آسمان و زمین کی اوسکی فنا
نہین ہونیگا وہ اور اوسدن آٹھہ فرشتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہی کہ وہ فرشتی اب چار ہین اور روز
قیامت کی چار اور لکین گی اونکی تائید کی لیی پس آٹھہ ہوجاوینگی کہا بعضی علما دانی کہ چار لاحقہ اشارہ ہین
طرف ائمہ اربعہ کی وہ ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ ۞ ع و ح یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْکُمْ خَافِیَۃٌ
اوسدن پیش لایا جائیگا تمکو پوشیدہ نہین رہیگا تمہاری حال سی کوئی بھید ۞ ف ح اوسدن سامنی
کیی جاوگی جیسے تم مین کوئی چھپنیوالا ۞ موہ تفسیر اوسدن ظاہر کیی جاوگی اپنی پروردگار
کے سامنی لوح محفوظ کی ظاہر ہونگی سب کے جو عرش معلی کی اوہٹا نیوالون پاس ہی اور اوسکی مطابق کراماً کاتبین
کی فرتیے اوسی مقام پر حاضر کیی جانیگی چہپا نہ رہیگا کسی پر پہلی ہون یا پچہلی کس کا احوال تسی پوشیدہ اور
حدیث شریف مین آیا ہی کہ قیامت کی دن تین مرتبہ عمل عرض کیی جاوینگی پہلی مرتبہ کافرو کنہگار اپنی اپنے
بری کاموسی انکار کر جائینگی اور دوسرے مرتبہ جب گواہ اون کا مونپر گذر نیگے یعنے دن اور رات اور
آسمان اور زمین اور اونکی پوست اور ہر ہر عضوا ونکا گواہے ولیکاتب بہانہ کرینگے اور عذر پیش کرینگے
اور تیسرے مرتبہ عذر یہی نکی باطل ہوجائینگی اور حکم ہوگا کہ انکی نامہ اعمال اوڑاوہر بعضو نکو داہنی ہاتہہ مین سامنی
دینگی اور بعضو نکو بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کی پیچہی سے پہرنامہ اعمال کہرح دیسی ساتہہ ہی ہر ایک پر اپنے انجام
کا حال کہل جائیگا اور پڑہنے کے پہلے اعمال کی بہلائی برائی معلوم ہو جائینگے ۞ ع ر یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ
یعنے پوچہے جاوگی اور حساب لیا جائیگا تمسی لَا تَخْفٰی مِنْکُمْ خَافِیَۃٌ یعنے نہین پوشیدہ ہونیگا کو
بہید تمہارا کہ جو پوشیدہ تہا دنیا مین کہ پوشیدہ رکہا تہا اللہ تعالی نی پس ظاہر ہونگی دن قیامت کی احوال
مومنو نکی پس وہ بہت خوش ہونگی اور ظاہر ہونگی احوال بدو نکی پس وہ غمگین ہونگی اور فضیحت اوہٹا ینگے
غرض کہ پیش ہونا تمہارا لاوظاہر ہونا بہیدو نکا وسلی فشائی حال کی ہوگا اور وسلی مبالغہ کی عدل مین پس آیت مین

بڑی تنبیہ اور منع کرنا گناہ سی ہی کیونکہ باعث ہوگا وہ بڑی فضیحت کا سامنی خلایق کی چاہیئی انسان کو کہ بچی ظاہر اور باطن کی گناہ ہوسنی اور عقائد باطلہ سی کہ وہ دن بہید ونکی کہانی کا ہوگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ یَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۙ پس لایق ہی کہ دل انسانکا ایسی حال پر ہو کہ اگر کہا جاوے ایک عباد مین اور پھیرا جاوے گویا تو بناوی اوسمین وہ چیز کہ باعث شرمندگی نگی ہو اور یہ صفت اہل اخلاص اور اہی لوگونکی ہی ۵ روح فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ۵ پس اہی پر وہ شخص کہ دیا جائیگا اوسکو نامہ اعمال اوسکا اوسکی داہنین ہاتہہ مین ہولیگا کہ لوتم اور پڑہو نامہ اعمال میری ۵ فتح سو جسکو ملا اوسکا لکہا داہنین ہاتہہ مین وہ کہتا ہی لیجو پڑہو میرا لکہا یعنی خوشی سی ہر کسیکو دکہاتا ہی ۵ مو تفسیر پھر لیکن وہ شخص جو دیا جائیگا اوسکا نامہ اعمال اوسکی داہنی ہاتہہ مین تو بوجہ لیگا کہ میرا داہنا ہاتہہ زور آور تہا اور میرا نامہ اعمال جو داہنی ہاتہہ مین دیا ہے تو میرا زور اور غلبہ نفس کے خواہش اور حرص اور غضب پر ثابت ہوا پہر کہیگا وہ شخص فرشتونکو لو پڑہو میری کتاب اسواسطی کہ یہین بالکل میری بہتری اور خوشی ہے اور جو چیز مجکو رنجیدہ اور غمگین کری وہ ہرگز یہین ہوگی اسواسطی کہ یہنی دنیا مین حق کی جانب کوئی کہاتا ہے عزیزی فاقتضا ہے واسطے حکام عرض کی اور کتاب سی مراد وہ لکہا ہوا ہے کہ لکہا تہا عمل نامہ لکہنی والے فرشتون نی کہ اوسمین تفصیل ہوگی اوسکی اعمال کی اور داہنی ہاتہہ مین ملیگی وہ کتاب اوسکی تعظیم کی لئی پس کہیگا وہ ازراہ خوشی کی لوتم ای اہلبیت میری اور قراہتی اوریا میری کتاب میری اور پڑہو اسکو جو کہ اسکو کتاب ملیگی داہنی ہاتہہ مین جانیکا کہ مجہی نجات ہوی دوزخ سی اور جنت کو پہونچونگا اہلی چاہیگا کہ ظاہر کری اسکو اور پڑہے تاکہ وہ بہی خوش ہوین ۵ ر وح إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ تحقیق مین معتقد تہا کہ پہونچونگا مین اپنی حساب کو ۵ فتح یعنی خیال رکہا کہ مجکو ملنا ہی میرا حساب ۵ مو تفسیر بتحقیق دنیا ہی سی جانا تہا یعنی ایسا جانتا تہا جو یقین کی نزدیک تہا کہ مقرر مین ملاقات کرونگا اپنی حساب آخرۃ مین اسیواسطے دنیا مین ہمیشہ اپنے نفس کے محاسبہ مین مشغول رہتا تہا اسدن کی حساب مین گرفتار ہونیسی پہلی ۵ عزیزی ۵ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۵ پس وہ شخص ہیج زندگانی پسندیدہ کی ہوگا ہیج بہشت بلند کی کہ میوہ اوسکا قریب الحصول ہی ۵ فتح سو وہ ہے گذران نے من مانی بہشت بلند مین جسکے میوہ جہک رہے ہین ۵ مو تفسیر پھر وہ شخص باوجود تمام ہونی بلاکی اور شدایع اور پہیل جانی رنج وغم کے من مانتی زندگانی اور گذران ہین ہوگا اسواسطے کہ کچہہ بہی اوسکو رنج وغم نہوگا جیسی حضرت نوح علیہ السلام کی کشتے کے لوگ کہ عین طوفانین خاطر جمعی سے اپنے گذران کرتے تہے سو اوس شخص کی ساہتہ اتنے ہے خاطر جمعے اور نلے غمے پر کفایت نکرینگے بلکہ وہ شخص داخل ہوگا بڑے رتبہ والی بہشت مین جسمین مکانات عمدہ اور فرش نفیس اور برتن چاندی سونیکی اور نہرین جاری اور اوان ہر وقت فواری چہوٹتی ہوی اور درخت میوہ سی لدی ہوی اور سبزی لہلہاتی ہوی ہونگی اور باوجود ان سب چیزونکی اوس بہشت مین ایک صفت اور ہی جو دنیا کی باغونمین وہ صفت ہرگز نہین ہوسکتی سو وہ صفت یہہ کہ میوی عمدہ اور چنی ہوئی اوس باغکی جہکی اور نزدیک ہین کہ نہی اور

۵ یعنی جسکو ملا نامہ اعمال اوسکا داہنے ہاتہہ مین ۱۲

۵ یعنی جسکو دیا جائیگا نامہ اعمال اوسکا داہنی ہاتہہ مین ۱۲

۵ یعنی کہا جائیگا اوسکی داہنی ہاتہہ مین ۱۲

۵ قولہ فاقتضا ہے واسطے حکام عرض کی اور کتاب سی مراد وہ لکہا ہوا ہے کہ لکہا تہا عمل نامہ لکہنی والے فرشتون نی کہ اوسمین تفصیل ہوگی اوسکی اعمال کی اور داہنی ہاتہہ مین ملیگی وہ کتاب اوسکی تعظیم کی لئی پس کہیگا وہ ازراہ خوشی کی لوتم ای اہلبیت میری اور قراہتی اوریا میری کتاب میری اور پڑہو اسکو جو کہ اسکو کتاب ملیگی داہنی ہاتہہ مین جانیکا کہ مجہی نجات ہوی دوزخ سی اور جنت کو پہونچونگا اہلی چاہیگا کہ ظاہر کری اسکو اور پڑہے تاکہ وہ بہی خوش ہوین ۱۲

۵ قولہ فاقتضا ہے واسطے حکام عرض کی اور کتاب سی مراد وہ لکہا ہوا ہے کہ لکہا تہا عمل نامہ لکہنی والے فرشتون نی کہ اوسمین تفصیل ہوگی اوسکی اعمال کی اور داہنی ہاتہہ مین ملیگی وہ کتاب اوسکی تعظیم کی لئی پس کہیگا وہ ازراہ خوشی کی لوتم ای اہلبیت میری اور قراہتی اوریا میری کتاب میری اور پڑہو اسکو جو کہ اسکو کتاب ملیگی داہنی ہاتہہ مین جانیکا کہ مجہی نجات ہوی دوزخ سی اور جنت کو پہونچونگا اہلی چاہیگا کہ ظاہر کری اسکو اور پڑہے تاکہ وہ بہی خوش ہوین ۱۲

۵ قولہ فاقتضا ہے واسطے حکام عرض کی اور کتاب سی مراد وہ لکہا ہوا ہے کہ لکہا تہا عمل نامہ لکہنی والے فرشتون نی کہ اوسمین تفصیل ہوگی اوسکی اعمال کی اور داہنی ہاتہہ مین ملیگی وہ کتاب اوسکی تعظیم کی لئی پس کہیگا وہ ازراہ خوشی کی لوتم ای اہلبیت میری اور قراہتی اوریا میری کتاب میری اور پڑہو اسکو جو کہ اسکو کتاب ملیگی داہنی ہاتہہ مین جانیکا کہ مجہی نجات ہوی دوزخ سی اور جنت کو پہونچونگا اہلی چاہیگا کہ ظاہر کری اسکو اور پڑہے تاکہ وہ بہی خوش ہوین ۱۲

۵ قولہ فاقتضا ہے واسطے حکام عرض کی اور کتاب سی مراد وہ لکہا ہوا ہے کہ لکہا تہا عمل نامہ لکہنی والے فرشتون نی کہ اوسمین تفصیل ہوگی اوسکی اعمال کی اور داہنی ہاتہہ مین ملیگی وہ کتاب اوسکی تعظیم کی لئی پس کہیگا وہ ازراہ خوشی کی لوتم ای اہلبیت میری اور قراہتی اوریا میری کتاب میری اور پڑہو اسکو جو کہ اسکو کتاب ملیگی داہنی ہاتہہ مین جانیکا کہ مجہی نجات ہوی دوزخ سی اور جنت کو پہونچونگا اہلی چاہیگا کہ ظاہر کری اسکو اور پڑہے تاکہ وہ بہی خوش ہوین ۱۲

نہیں اور نیکی کی سطح پر کہ جو ہین بہشتی نی وسطف اشارہ کیا تو درخت کی ٹہنی اوس میوہ کیلوں سے لدی ہوئی اوس
پاس پہونچ گئیں اور یہہ سب باتین وہانکی درختو کمو وہانکی زندگانیکی قوت سی حاصل ہوگئی کہ اون درختون نے
وہان شعور اور دریافت کو پیدا کیا ہی اور بہشتیو کمو بہشت مین دخل کرنیسے پہلے یہہ خوشخبری سنا دیگئی
كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ عزیزی
کہا جائیگا کہا ؤ اور پیو کہانا اور پینیا گوارا بسبب اوسکی کہ آگی بیہتا تمنی ایامون گذشتہ مین فتح
کہا ؤ اور پیو خوش سی بدلا اوسکا جو آگی بیہتا تمنی پہلی دنونمین موتفسیر کہا ؤ اور پیو کہانی اور پینے
بہشت کی گوارا ہو جیو تمپر یعنے سچ بچ جائیو اور بدہضمی اور ثقالت اور اور کسی مرضکا سبب نہ پڑیو بدلہ ہین
اوسکی جو پہلی اس کسی دنیا مین کیا ہی تمنی جیسی عبادتونمین مختیر اور حرام خواہشو کمو رکنا اور حق راہ کی
ڈہونڈنیمین رنج اور مشقتین کہینچا گذری ہوی دنونمین یا اون روزنمین جو کہانی پینی سی خالی تہی جیسی
رمضان شریف کا مہینہ اور اون تینمین روزی مسنون ہین جیسی ایام بیض اور ذیحجہ کا عرفہ یعنی نویں تاریخ
اور عاشورہ کا دن اور دوشنبہ اور پنجشنبہ اور شب برات کا دن یعنی پندرہوین تاریخ شعبان کی اور جو
سوا انکی ہین اور حدیث شریفمین آیا ہی کہ بہشت کی دروازون مین سی ایک دروازہ کا نام ریان ہی
جو شخص اوس دروازہ سی بیہتی کا کبہی پیاسا نہو گا سو وہ در دروازہ خاص روزہ دارونکی واسطے ہی اوسکی
اولنسی حقتعالی فرما ویگا کہ ای ہماری دوستون بہتی تمکو اکثر دیکہا تہا دنیا مین کہ پیاسکی غلبہ سی ہونٹہے
تمہارے خشک اور بہوک سی پیٹ تمہاری پیٹہہ سی لگی ہوی اور راتونکی جاگنی کی سبب سے آنکہین تمہاری
بیٹہی ہوی رہتی تہین سو آج کی دن اوس محنت کی بدلی ہماری ہمنشینی کی نعمت مین آجاؤ اور بہت میٹہا خرید
بہشت کا پانی پیو اور کشاف مین نقل کیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کوئی بہشت مین
داخل نہو گا مگر کہ ایک دست آویز اوسنے کی واسطے سی جو اوسکو رب العالمین کسی درگاہ سی اوسکی ہاتہہ مین
عنایت ہوگی اور مضمون اوس دست آویز کا یہہ ہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم هٰذَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ خَالِدِينَ فِيهَا یعنے شروع اللہ تعالی کی نام سی جو نہایت مہربانی
والا یہہ سند ہی اللہ تعالی کی طرف سی واسطے فلانی شخص کے جو فلانی کا بیٹا ہے داخل کرو ای فرشتون اسکو
رتبہ والی بہشت مین جسکی خوشی و ترپ اور جہک ہی ہین ۵ عزیزی وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ
بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ
اور امیر دہ کر دیا گیا اوسکو نامہ اعمال اوسکا بائین ہاتہہ اوسکی مین کہیگا ای کاش دیا نجاتا مجکو نامہ اعمال میرا
ای کاش نجانتا مین کہ کیا ہی حساب میرا ۵ فتح اور جسکو ملا اوسکا لکہا بائین ہاتہہ مین وہ کہتا ہی کسیطرح
مجکو ملتا میرا لکہا اور مجکو خبر نہوتی کیا ہی حساب میرا ۵ موتفسیر اور لیکن وہ شخص جو دیا
جائیگا اوسکا نامہ اعمال اوسکی اولٹی ہاتہہ مین تو بوجہہ لیگا کہ میرا اولٹا ہاتہہ میری بودی طرف تہا اور میرا نامہ
اعمال جو اس ہاتہہ مین دیا ہی تو معلوم ہوا کہ میری عمل بودی اور نکمی ہین عذاب سی چہوڑانی کی قوت نہین
نہین ہے پہر بہشت کی درجون پر پہنچانیکا لسی ہوسکیگا بس واویلا اور دہسرا کریگا پہر کہیگا کیا اچہا ہوتا

سورۃ روزہ کا بیان

کہ دنیا جاتا مین اپنی کتاب یعنی نامہ اعمال اسواسطے کہ لوگ دہرا دوہرے اس کتاب کی پڑہنی کی تکلیف مجہی دینگے اور اسکے پڑہنے مین فضیحت اور رسوا ہونگا مین اور کیا اچہا ہوتا کہ نجانتا مین کہ میرا حساب کیا ہی اسواسطے کہ جو حساب خرابی اور ہلاکی کا سبب پڑی اوسکا نجاننا جاننی سی بہتر ہے اور یہہ بہی ہی کہ حساب کی دریافت کرنہین مجکو میری سب امر بری یاد آوینگی اور اونکی یاد آنہین روح رنج مین گرفتار ہوگی تو عذاب ظاہر کے پہلے یہہ باطنی اور روحی عذاب چکہنا ہوگا اور اگر کوئی شخص اسکو کہیگا نصیحت کی طور پر کہ ایسی بیفائدہ باتین تو کیون کرتا ہے کہ مجکو نامہ مذہبی اور میری عملونپر مجکو خبردار نکرتی تو بہتر تہا اسواسطے کہ حشر کی میدانمین حاضر ہوا ہی سوا وسکو نامہ اعمال کا ملتا اور اپنے عملونپر مطلع ہونا ضروری ہی تو وہ بدبخت اس نصیحت کی جوابمین اور آرزو کریگا کہ یٰلَیْتَهَا الخ ۵ **عزیزی** یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۵ مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ۵ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَهْ ۵ ای کاش موت آخر کرنیوالی کام کی ہوتی کچہہ دفع نکیا مجہسے مال میری نی جاتی رہی مجہی بادشاہی میری ۵ **فتح** کیطرح وہی موت نبٹر جاتی کچہہ نہ کام آیا مجکو مال میرا گہٹ گیا مجہی حکومت میری ۵ **موتفسیر** ای کاش یہہ قیامت میرا کام تمام کری اور مجکو مار ڈالتی تاکہ اس سوائی اور اس عذاب سی چہٹکارا پاتا مین اور اگر فرشتی اسکو کہینگی کہ اپنی بری کا یہنمہ خلاصی حاصل کرنیکو اللہ تعالےٰ کے راہ مین خیرات اور صدقہ دنیا مین کیون ندی تو نی کہ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ تو وہ بدبخت اونکی جواب مین کہیگا کچہہ کام نآیا میری میرا مال رائی کہ یعنی دنیا مین اپنا مال بیجا اور بیفائدہ کی جگہہ مین خرچ اور برباد کیا اور اب اسوقت میری پاس کچہہ بہی نہین ہی جو گنا ہونکی بدلہ مین دیکر خلاصی حاصل کرون اسواسطے کہ برباد ہوی مجہسی حکومت میری جو اپنی لیاقت کی موافق دنیا مین رکہتا تہا ایک گہر پر یا ایک گاؤن پر یا ایک شہر پر یا ایک ملک پر اور کم سی کم اپنے مال پر اور لونڈی غلام پر اور ہاتہہ پانوں پر تو البتہ حاکم تہا مین جو کچہہ مین چاہتا تہا وہ اونپر حکم کرتا تہا اور وہ میری حکم کو بجالاتی تہی اب تو کوئی شخص اور کوئی چیز میری حکم و تصرف مین نہین ہی سوجب اسکو کوئی حسرت اور ندامت اور باطل آرزو نکی کوئی جواب معقول میسر نہوگا تب مقتضائے فرشتونکو فرمایگا کہ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۵ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۵ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۵ ہا جائیگا ای فرشتون پکڑو اسکو نہر طوق پکڑو اسکو پہر دوزخ مین داخل کرو اسکو پہر اوس زنجیر مین کہ ماپا اوسکی ستر گز کی ہوگی پس جکڑلو اوسکو ۵ **فتح** اسکو پکڑو پہر طوق ڈالو تم پہر اسکو دوزخ مین پہینکو تم پہر ایک زنجیر مین جسکی ناپ ستر گز ہی اسکو پرودو ۵ **موتفسیر** پکڑو اسکو سختی اور غصہ سی پہر اسکا ہاتہہ اسکی گردنمین باندہو اسواسطے کہ یہہ شخص ہماری کہلی ہاتہونکی نعمت کا شکر نہ بجالایا اور ہماری رضامندی کی باتونمین اپنی ہاتہہ کو نجہولا حدیث شریفمین آیا ہی کہ اس حکم کی سنتی ہی ایک لاکہہ فرشتی اسکی طرف دوڑ پڑینگی اور اس کی ہاتہہ کو اسکے گردن سی باندہ دینگی پہر حکم ہوگا کہ پہر دوزخ مین آنکھین ڈالو اسکو اسواسطے کہ اس نی کسی چیز کو دنیا کی لغتون اور نعمتون سی خدا کی واسطے پنجوڑا تہا سو اوسکی عوض مین اس بلا مین اسکو جلاؤ اور آگ مین ڈالنی کے پہلے اسکے ہاتہہ سلسلی باندہ دیی جائینگے تاکہ دوزخمین ڈالنی وقت ہاتہہ نہ ہلاوی اور جنبش بیقرار دینے

قولہ اعمال کا کاغذ اور اسکا لینے والا فرشتہ جسکے داہنے ہاتہہ مین آیا بائین ہاتہہ مین نہ آیا اور بائین ہاتہہ مین آیا داہنے ہاتہہ مین نہ آیا ۱۲ منہ

ع یعنی صدقہ دینا اسکا وجہہ بنیگا دوزخ سی بچنے کا ۱۲

نکر سکی کہ اس ہی خدا جمین ہتو ایسی تخفیف ہو جاتی ہی پہر ایسی زنجیر ہین کہ اول سی آخر تک ہر حلقہ اوسکا دو گز
حلقہ سی ملا ہو جسکی ناپ ستر گز ہو چہار کی گز سی جو فرشتو کی عرفین رایج و مشہور ہے اور ہر گز اوسکا ستر ہاتھ ہو
اور ہر ہاتھ اتنا ہی جتنا کہ اور کوفی کی درمیانین دوری ہے بیطرح روایت کی گئی ہی عبداللہ ابن عباس وغیرہ سی
رضی اللہ عنہم پہر جکڑ دا سکو تا کہ اس زنجیر کی حلقو نمین بندہ جاوی اور ہاتھ پاؤن اور اور عضا ہی حرکت نکر سکین
اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سی منقول ہی کہ وہ زنجیر اسقدر طبتی ہو گی کہ اسکی پہنچانہ کی مقام سی
کہو سی گی اور حلق سی نکل آویگی اور اوسکی پہنیانیسی قدم تک لپٹ جائیگے اور اوسکو اوس زنجیر سی اسواسطے
عذاب کیا ہمنی انہ کان لا یؤمن باللہ العظیم تحقیق یہہ شخص ایمان نر کہتا تہا
خدائی بزرگ پر ۵ فتح وہ تہا یقین نلاتا اللہ پر جو سب سی بڑا ہی ۵ موتفسیر بنیکہ وہ تہا ہی بہت
حاد تو نکی پی در پی کی لایق اور ہمیشہ اسباب اور مسببات ہی کی سلسلہ کی ملاحظہ مین لپٹا رہتا تہا اور
ہر چیز کو کسی سبب کی طرف نسبت کیا کرتا تہا اور مسبب الاسباب کیطرف نہیچکا یہی سبب تہا کہ ایمان نلاتا تہا
خدائی بزرگ پر ایسا خدا بزرگ جسکی بزرگے کے ملاحظہ کے سامنی جتنی سبب ہین نظر سی ساقط ہو جاتی
ہین اور اعتبار سی جاتی رہتی ہین اور باوجود ایسی شدت کفر کی عذاب کی تخفیف کا کوئی سبب کہتا تہا
اسواسطے کہ بدنی عبادت اس شخص سی متصور نہتے اس سبب کہ سب کچہ قاتل نہتا پہر اگر عذاب کی
تخفیف کیواسطی کہیہ ہے کام آتا تو وہ مالی عبادت ہی سو وہ ہی اسنی اپنے ہاتہہ سی کہو دی بلکہ لنے دینے
کا تو کیا ذکر تہا دوسرا یکا دنیا فقیر دیکہو دیکہہ سکتا تہا ۵ ولا یحض الخ ۔ منقول ہے کہ ایک جوان حاضر ہوا
نماز فجر مین سا تہہ جماعت کی پیچہی ایک شخص کے مناجات مین سی بس اوس شیخ نی سورہ حاقہ پڑہی جب پہونچا
طرف قول اللہ تعالی کی حسوما الخ پڑہچیا وہ جوان اور کر پڑا عش کہا کر پہر جب تمام کی شیخ نی نماز اپنے
تو کہا کون تہا یہہ کہا لوگون نی کہ یہہ جوان صالح ڈرنے والا اللہ تعالی سی ہی اوسکی مان بڑہاپے ہے اور اسکے
کوئی بیٹا نہین ہی سوای اسکی کہا شیخ نی اوٹہا کر لیجاؤ اسکو اسکے مانکی پاس پس لیگئی لوگ اوسکو اوسکی
مانکی پاس پس جب دیکہا اوسکی مان نی یہہ حال اور متوجہ ہوی تو کہا کیا تہی میری بیٹی کو کہا لوگون نی
کہ نہین کیا ہمنی کچہہ مگر یہہ کہ حاضر ہوا یہہ جماعت مین اور سنے آیت قرآن کی ڈرانی والی پس نہ طاقت
رہے اوسکے سننے کے پس ہوا یہہ معاملہ اللہ کی حکم سی پس کہا اوسکی مان نے کہ وہ کونسی آیت ہے پڑہو تو
اوسکو کہ مین ہی سنون پس پڑہی وہ آیت شیخ نی پہر جب سنے اوس جوان نی وہ آیت تو پہر ایک
اوپر چیخ ماری اور نکل گئی جان اوسکی اللہ کی حکم سی پس جب دیکہا اوسکی مان نی یہہ معاملہ تو وہ ہی مر
گر پڑی ۵ روح ولا یحض علی طعام المسکین اور رغبت نہین دلاتا لوگون کو اوپر کہلانی فقیر کے
۵ فتح اور تاکید نکرتا فقیر کی کہلانی پر ۵ موتفسیر ولا یحض × الخ اور تاکید نکرتا
اپنے اہل و عیال اور خادمو نکو مسکینو نکے کہلانے کے اور اسکے ہاتہہ کردن پر باندہنیکی وجہہ یہی تہی
کہ یہہ اپنے مال کے دینے مین ہاتہہ کہینچی رہتا تہا اور بخل کرتا تہا اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جو اصحاب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جلیل القدر صحابی ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے حقین

۱ فذر علی العلم المراد من الطعام الاطعام الاعطاء الاردم

فرمایا کہ ابوذر دار میری امت کا حکیم ہے اوسکی مشغول ہی کہ وہ پنی ہوی سی کہا کرتی ہی کہ شوربا سالن مین زیادہ کرو تاکہ فقیرونکی کام آوی اونکی ہوی نی پوچھا کہ شوربے کے زیادہ کرنیمین کیا فائدہ ہی حالانکہ کہا نمین لذت خوب نہین ہوتے تو آپ نی کہا کہ تمنی نہین سنا کہ ایمان غالی اور مسکینو کو کہانا کھلانا کی سب سے کافر ذکو آگ کی زنجیر ونمین جکڑکر عذاب کرینگے سو اللہ تعالی کی فضل اور کرم سی ایمان لانیکی سبب سے ہمنی آوہی زنجیر کو توڑی سی کاٹ ڈالا ہی اور اوہی جو باقی ہی وہ ہی مسکینو کو کہلانیکی سبب سے اپنے سے دور کیی دیتی ہین حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ کافر جسطرح ایمان اور معرفت کی مکلف ہین اسیطرح اور عبادتونکی ہی مکلف اور مخاطب ہین اور اونکی دلیل یہی آیت ہی کہ اگر ایسا نہوتا تو قیامت کو کافرون پر عذاب کہانا نکھلانی کی سبب نہوتا اور امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ کافرون پر عذاب ایمان نلانیکی سبب سے ہوگا لیکن اگر مسکینو کو کہانا کھلایا ہوتا تو عذاب مین کچھ تخفیف ہوتی اور اس آگکے زنجیر ونمین جکڑی گئی سو یہہ آیت اس اسبات کی دلیل ہی کہ کافر جو اللہ تعالی کی مخلوقات کے احسانات کرتی ہین اوس سبب سے اونکے عذابمین تھوڑی تخفیف ہوگی یہہ معنی اس آیت کی نہین ہین کہ مال یا اور عبادت کافرون پر فرض یا واجب ہی تھو رجب کافرونکی عذاب کی شدت کی بیان کرنیسی فرغت پائی تو اب بیان فرماتی ہین کہ دنیا مین رنج اور غم کی شدت مین دو چیزین تخفیف اور غم کی کمی کا سبب پڑتی ہین ایک اپنا دلی دوست جو ایسی شدت اور تکلیف کی وقت مین تسلی اور دلاسا اور ماتم پرسی کرکی رنج وغم کی شدت کو ہلکا کر دیتا ہی اور دوسرا لذیذ اور مزیدار کہانا کہ دلکو قوت بخشتا ہی اور طبیعت اوسکے کہانیسے خوش ہوتی ہے اور اس رنج وہلاک کی اوٹھانیکی طاقت ہوتی ہی ایسی رنج ومصیبت مین پہنسی ہوونکی انہین دونون چیزونکی مدد کیا کرتی ہین سو ان دونون چیزونکی یہان نفی کرتی ہین اور فرماتی ہین کہ فلیس لہ الیوم الخ ۵

عزیزی فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۙ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۙ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ۝ پس نہین ہی اس شخص کو آج کی دن اوسجگہہ کوی اپنا اور نہ اس شخص کو کچھہ کہانا مگر زخمونکا دھوون پانیسی کہ نکلا ویگا اوسکو مگر گناہ گار ۵ **فتح** سو کوئی نہین اوسکا آج یہان دوستدار اور نہ کچھہ کہانا مگر زخمونکا دھوون کوئی کہاوی اوسکو مگر وہی گناہ گار ۵ **موضح** پہر نہین ہی اس کافر کی کیو اسطے اوسدن جگے شامین حقتعالی فرماتا ہے یَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ حشر کی میدانمین جہان ہر شخص اپنے حال مین گرفتار ہوگا اور اپنی انجام کی فکر مین کہہ برابر ہوا بیقرار ہوگا اگرچہ جنت مین داخل ہوگا اور اپنی طرفسی امن وچین حاصل ہونیکی بعد اپنے خویش اور اقربا اور دوست اور آشنا کی حال سی بہی پریشان ہوگا اور یاد کریگا پہر اگر انکو شفاعت کی قابل پاویگا تو انکی شفاعت کریگا کوئی قرابتی جو اسکے خاطر داری کریاسکی تسلی اور دلاسی کی سبب سے تھوڑا سا آرام اور تخفیف عذابمین اوس کافر کو حاصل ہو اور نہ کہانا جسکے سبب سے کچھہ بدنکو قوت اور دلکو فرحت حاصل ہوتی کہ اس عذاب کی برداشت کی طاقت ہو گرد ہون ودرخین جلی ہوونکی زخمونکا جو بہہ اور زردپانی کی صورت دوزخیونسی بہکر دوزخکی گرد ہونمین جمع ہوگا اور بدبو اور بدمزگی اور بی لذتی مین ایسا ہوگا کہ نکہا سکیگا اوسکو کوی مگر اسی قسم کی خطا کار گناہ گار

جبکہ ایمان کا ہونگا اور نہ کبھی اللہ تعالیٰ کی بندگی ساتھ احسان اور سلوک ان سی ہوا تھا پھر وہ لوگ اسی بدمزہ بدبو والی کہانیکو نہایت بیقراری اور بھوک کی غلبہ سی ہزار دشواریسی حلق کی نیچی اوتارینگی لیکن آخر کو اس کہانیکی تاثیر سی جو زہر کا خاصہ کہتا ہو گا بیقراری اور بیتابی کی زیادتی ہوگی تو ایسا کہانا کہانیمین ہی اتنی خطا ہوگی کہ اس کہانیکو قوت کا سبب جانکر کہانیکی پھر اسکے سبب سے اور عذاب کی شدتمین گرفتار ہونگی پس انکا حال ایسا ہی جیسی کوئی شخص زہر قاتل کو غذا یا دوا یا معجون مقوی کی عوض مین استعمال کری کہ سراسر خطا اور چوک ہی لغت والونکو اسکیلیے ہر ایک اعتراض ہی اوسکا مطلب یہہ ہی کہ عرب کی زبانمین وہ ونکو غسلین کہتی ہین اور حال یہہ ہی کہ دوزخیمین وہ ہون گا اور وہون مراد ہی نہین ہی بلکہ حدیث شریفمین غسلین کی تفسیر مین زرد پانی اور خون فرمایا ہے سو اسمین کیا نکتہ ہے کہ زرد پانی اور پیپ اور خونکو غسلین فرمایا ہی اور اس اعتراض کا جواب یہہ بھی کہ زرد پانی اور پیپ اور خون جو دوزخیونکی عضا و گہتاتی اور لقضا نہین کچھہ تاثیر کریگا اسواسطی کہ اونکا گوشت اور پوست اونکی بدنونہیر ہر وقت تازہ پیدا ہوگا تو گویا زرد پانی اور پیپ اور خون انی اونکی حقین وہونگا حکم پیدا کیا گویا اوس تازہ پوست کو دہوڈالا اور پاک کرکے پہنیک دیا اور اس پہلی کہانکی زرد پانی ہوکر پیہ جانیکی سبب سے اور نئی کہال اوسکی جگہہ پیدا ہو جانیسی ایسا ظاہر ہوا کہ وہ جلی ہوی کہال میل کی مانند تہی جو بدنسی دور ہوگئی سو ایسی باریکیان فن بلاغت سی تعلق رکہتی ہین اس باریکی کی فائدہ کیواسطی غسلین کی لفظ کو زرد پانی وغیرہ کی عوض مین لائی ہین فصیحون کی قاعدہ کی بموجب اور جو اصورتمین ابتدا ہی یہانتک دان ہونکی تفصیل خبر حاقہ ہونا ثابت ہوتا ہی قطعی دلیلون اور واضح برہانونسی سن چکے اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ علم حکیمون کی فکر اور دانائی کی عقل سی باہر ہے اپنے علم اور عقل کی زور سی کوئی سکو پا نہین سکتا تو اس سی یہہ بات ثابت ہوی کہ یہہ کلام حقتعالیٰ کی ہی ۵ عزیزی روایت کیا ہی کہ اگر پہری ایک قطرہ غسلین کا زمین پر تو البتہ خراب کردی لوگون پر معیشتین اونکی کہا آیا ہی کہ دوزخیونکی کئی درجہ ہین اور ہر درجہ مین کہانا اور پینا علیحدہ ہوگا اس سی حاصل ہوکی تطبیق اس آیت مین اور درمیان قول اللہ تعالیٰ کی لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ جو سورہ غاشیہ مین ہی اور وہان تفصیل سے ذکر ہوگا ۵ س وح فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ پس قسم کہاتا ہون اوس چیز کی کہ دیکہتی ہو تم اور ساتہہ اوس چیز کے کہ نہین دیکہتی ہو تم تحقیق قرآن تلاوت فرشتی بزرگوار کی ہی ۵ فتح سو قسم کہاتا ہون اون چیزونکی جو دیکہتی اور جو چیزین نہین دیکہتی یہہ کہا ہی ایک پیغام لانیوالی سردار کا ۵ مو فَلَا أُقْسِمُ الخ پھر قسم کہاتی ہین ہم اسواسطی کہ قسم کہانیکی کچھہ احتیاج نہین ہے یہہ کلام آپ ہی اپنی حال پر گواہ عادل اور شاہد صادق ہی اور اسکی کبی مثالون سمجھنی چاہیئی کہ جیسی کتاب شفا جو تصنیف بوعلی سینا کی ہو اوسکا مضمون اس قسم کا ہی کہ خود دلالت کرتا ہی اوپر کہ یہہ حکیم کا کلام اور اگر تم لوگونکو بغیر قسم کی یقین نہین آتا تو ہماری قسم ساتہہ اوس چیز کی ہی جو دیکہتی ہو یعنی وہ لطیف اور فائدی ظاہری ہی جو اس کلام سی اپنے دانائی کی آنکہہ سے دیکہتی ہو اور جو نہین دیکہتی ہو یعنی وہ لطیف اور فائدہ باطنی جو اپنی دانائی اور عقل کی بصارت سی اونکو پا نہین سکتی بلکہ اونکی دریافت کرنمین تعلیم و تنبیہ کی محتاج ہوتی ہو

ف قولہ فلا اقسم الخ ان لا مزیدۃ لتاکید ما بعدہ علی مختار الاقسام بحضور اللام والمشہور عن المحققین عدم الزیادۃ بعد القسم بل ہو رد لما ذہب الیہ المخاطبون من انکار البعث ای لیس الامر کما تزعمون ثم ابتدا القسم

بلکہ تعلیم اور تنبہ کی بعد ہی تمہاری عقل کی نظراونکی دیکھنی مین خیرگی کرتی ہی اور پھر نظر دیکھہ نہین سکتی اور بعضی مفسرون نی کہا ہی کہ ما تبصرون سی ظاہر کا عالم مراد ہی اور مالا تبصرون سی غائب کا عالم اور بعضون نی کہا ہی کہ ما تبصرون وہ ہی جو زمین کی اوپر ہی اور مالا تبصرون وہ ہی جو زمین کی نیچی ہی یا ما تبصرون سی عالم اجسام مراد ہی اور مالا تبصرون عالم ارواح یا اول سی انسان اور دوسری سی جنات اور بعضون نی کہا کہ ما تبصرون سی کعبہ معظمہ مراد ہی زاد ہا اللہ تشریفاً اسواسطی کہ انوار الٰہی کی تجلی اس مقام مین ایسی ظاہر و باہر ہی کہ آنکھہ کے بینائی سی معلوم ہوتی ہی اور مالا تبصرون سی بیت المعمور مراد ہی اور اکثر صوفیہ قدس اللہ اسرارہ نی ما تبصرون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی آثار اور نشانیون پر ظاہر اور روشن حمل کیا اور مالا تبصرون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کی انوار پر جو ہر گز کسی مخلوقات کی بینائی بلکہ دانائی مین بھی نہین آسکتی ہین حمل کیا ہی غرضکہ ہر طرحسی قسم کہا ہا اس مضمون پر ہی کہ ایسا بے شک یہہ قرآن معجزون والا جو ہر چیز کی حقیقت کو کھول دیتا ہی اور جن چیزونکی دریافت کرنیسی عقل و خیال اور وہم اور سمجھہ سبکے عاجز ہین تو قول رسول کریم البتہ بیشک خدا کا کلام ہی لایا ہوا رسول بزرگ اور امانت دار کا اسواسطی کہ درگاہ الٰہی سی حضرت جبرئیل لاتی ہین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول مجتبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تکو پہونچاتی ہین اور یہہ دونون شخص نہایت بزرگی اور کرم اور عدالت اور دیانت اور امانت سی موصوف ہین اور دنیا کی خسیس غرضونسی اور جہالتی بری طمعونسی پاک ہین چنانچہ اس رسول کا حال یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جسنی اپنے آنکھہ سی خود دیکھا اور خوب جانتی ہو اور اوس دوسرے رسول کا حال دریافت کرنیکو اس رسول کے گواہی فقط کافی ہی پھر ایسی بزرگونسی اپنے مالک اور خالق پر افترا اور جھوٹ باندہنا ہرگز نہین ہوسکتا الٰہی طرف ایسی بات کی نسبت کرنی بیجا ہے

عزیزی وَلَا بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ اور نہین ہی یہہ کہنا شاعر کا ہو تھوڑا ایمان لاتی ہو **فتح** اور نہین یہہ کہا کسی شاعر کا تم تھوڑا یقین کرتی ہو **موضح** **تفسیر** اور نہین ہی یہہ قرآن کہا ہوا کسی شاعر کا اسواسطی کہ شعر کیواسطی وزن اور بحر لازم ہی اور اس کلام مین ہرگز وزن اور بحر پایی نہین جاتی اور یہہ بھی ہی کہ شاعر کا کلام بی اصل محض ہوتا ہی اور تمام مضمون اوسکی وہمی اور خیالی ہوتی ہین جسکے اصل کچھہ بھی نہین ہوتی اور اس کلام مین حقایق اور معارف کی اصول کو قطعی دلیلون اور یقینی حجتونسے بیان فرمایا ہی اور دوسری یہہ بھی ہی کہ شاعرونکی کلام مین خالی مضمون اس قسم کی نہین ہوتی ہین کہ وقت کی خصوصیت پر یا عدد اور مدت کی تعین پر واقعی سچی قصون پر جسطرح سی وہ امور تحقیق ہین اوسیطرح بیان کرین بلکہ کمی اور زیادتی سی خالی نہین ہوتی بخلاف اس کلام پاک کی کہ ہر قسم کے مضمون اسمین سنتی ہو جسطرح اس صورت مین جسنی سنا کہ حقتعالی فرماتا ہی سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ یہان حقتعالی نی وقت کو خاص کرکی اور عدد اور مدت کو معین کرکی فرمایا اور اس تعین اور تخصیص مین کسیطرح کا شک اور شبہہ نہین ہی اسیطرح اور احوال جیسی ثمود کا قصہ اور عاد اور فرعون کا اور جو انکی پہلے تھے اور مؤتفکات کا یعنی اولٹی بستیون والی یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اور اس بیان مین کسیطرح کی

کسی اور زیادتی نہین ہی بس وہ ان جاہلونکا بکنا جیسی ابوجہل جاہل کہتا تہا کہ یہہ کلام کسی بڑی شاعر کا ہی جو بلاغت کی فن مین نہایت مہارت رکہتا ہی کہ مجکو اپنی بلاغت کی زور سی عاجز کر دیا ہی یہہ اوسکا کہنا محض بیفائدہ اور ہیچ ہی ہرگز سماعت کی قابل نہین ہی قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ بہت تہوڑا تم یقین کرتی ہو اوسکے یہ بدیہی امر ونکو جنکا صدق ظاہر اور کہلا ہوا ہی اونکو یہی اپنی نادانی اور جہالت اور تعصب یعنی جانب داری سے انکار کرتی ہو نہین تو اس کلام کا شعر ہونا ظاہر ہی ازروی لفظ کی ہی اور ازروی معنی کی ہی کسیطرح کی پوشیدگی نہین ہی وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ نہین ہی یہہ کاہن کا کہا ہوا بہت تہوڑی نصیحت قبول کرتے ہو وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ کہنا پرہون والیکا تم تہوڑا دہیان کرتی ہو تَنْزِيلٌ اور نہین ہی یہہ قرآن کہا ہوا کسی کاہن کا جسکو خبات یعنی باتین غیب کی اور بعضی احوال کچہہ دلیف قافیہ سی ایک کلام درست کر کی بتلا دیتی ہین جیسی چور کا پتہ اور نام اور نسب اور مدعیکو دعویین سچا جان لینا اور خواب کی تعبیر بتا دینی اور ایسے قسم کی اور چیزین اوسکی دلمین ڈال دیتی ہین جیسی عقبۃ بن معیط اسی قسم کی باتین بکا کرتا تہا سو یہہ کلام ویسا نہین ہے کئی وجہونسی پہلی وجہ یہہ ہی کہ جنونکا کلام معجز نہین ہوتا یعنی دوسرا ویسا کہہ سکی بلکہ جو ایک جن کسی کاہن کو ایک بات سکہلاتا ہی دوسرا جن ہی ویسی بات دوسرے کاہن کو سکہلا سکتا ہی اور یہہ کلام یعنی قرآن ایسا معجز ہی کہ کسی جن کا کلام اوسکی مثل نہین ہو سکتا اور دوسرے وجہہ یہہ بہی ہی کہ کاہنون کی کلام مین قافیہ اور سجع کی وعایت کی وسطی بہت لفظ بیکار اور بیفائدہ آتی ہین اور اس کلام اعجاز نظام مین کوئی لفظ بیفائدہ اور بیکار نہین ہی تیسرے وجہہ یہہ ہی کہ جنونکی خبر دار ہونا سے آیندہ کی احوال سی اور معین کر دینا کسی مجہول خبر کا جو آدمی سی چہپی ہی اونکی جسم کی لطافت اور باریکی کی سبب سے اور اونکی عالم کا نزدیک ہونا فرشتونکی عالم سی اور مختلف شکلونکی بدلنی پر قادر ہونا اور آسمان کی قریب جاکر فرشتونکی بات سن لینی کی سبب سے ہو سکتا ہی لیکن علمونکی حقیقت سے مطلع ہونا اور دین اور شریعتونکی اگلی قواعد اور دستورونکو جان لینا اور فرشتون کی آسمان کی بہیدونکی خبردار ہونا اور اگلی زمانہ کی بڑی بڑی قصونسی آگاہ ہونا ہرگز اونسی نہین ہو سکتا بخلاف قرآن شریف کے کہ وہ انہین مضمونونسی پر ہی چوتہی وجہہ یہہ ہی کہ اس کلام مین یعنی قرآن مجید مین اکثر مقامون پر شیطانونکی برائی اور اونکی راہ اور جن سی بچنا اور جنونکی عبادت کی برائیان جو تو نہین پیہہ کر آواز کرتی ہین اور اوس فریب سی اپنے تئین معبود ٹہہرا کر بجوالتی ہین اور کاہنونکی برائیان جو شیطانونسی بہائی بندی رکہتی ہین مذکور ہین سو اگر یہہ جنونکا کلام ہوتا تو جن اپنی برائی آپ کا ہیکو بیان کرتے اور اپنے شیطنت ظاہر کر کر لوگونکو اونسے علیحدہ اور متنفر کرتی اسواسطے کہ یہہ بات عادت کی خلاف ہے کہ کوئی شخص اپنے برائی آپ ہے بیان کری قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ بہت کم سوچتی ہو اپنی سلوم متعلق اور بہت کم غور کرتے ہو انہین اس مقام مین مفسر وکنو ایک سوال ہی مشہور وہ یہہ ہی کہ شاعریکے نفی مین قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ اور کہانت کی نفی مین قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ کیون فرمایا تو اسکا جواب عین آیتونکی تفسیر مین بیان کر دیا گیا اسواسطے کہ شاعریت کی نفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی قرآن کے

تلاوت اور پہونچا ہین ایسا ظاہر امر تہا جو سب پر روشن تہا ایسی ظاہر چیز کا انکار نہین کرتا مگر وہ ہی جسکا دل تصدیق اور ایمانسے خالی ہی ایسا محض بدیہی چیز کا بہی انکار کرسکتا ہی جیسی آگ کو جلانیوالا نجانی سو ایسے کو بعقل محض ہے اور اس کلام سی یعنی قرآن کی سستی کی سبب سے کہانت کی نفی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنا البتہ تامل اور غور پر موقوف تہا اور سببات کی احتیاج تہی کہ کہانت کی لوازمات کو اور اسکی اصل اور فروع کو خوب طرحسی غور کرین اسواسطے کہانت کی نفی مین تذکرون فرمایا یعنی غور اور فکر تم بہت کم کرتی ہو حاصل کلام یہہ ہی کہ قرآن شریف جب شاعر اور کاہن کا کلام نہوسکا تو ثابت ہوا کہ تنزیل من رب العالمین ہی عزیزی تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اوتارا گیا ہے جانب پروردگار عالمونکی سی ۸ فتحی یہہ اوتارا ہی جہان کی رب کا ۸ موضح تفسیر اوتارا ہوا ہی تمام عالم کی پروردگار کی طرف جسکے ربوبیت عام ہی سبکو شامل اور یہی عام ربوبیت اوسکی اس کلام کی اوترنیکے باعث ہوئی تاکہ سب جہان والونکو دین اور دنیا کی کامونمین اس کلام پاک سی تربیت فرماوین اور اگر یہہ کہین کہ یہہ کلام حقیقت مین حقتعالی ہی کا اوتارا ہوا ہی کسی آدمی اور جن کا کلام نہین ہی مگر ایک دو کلمی یا ایک دو آیتین رسول اپنے طرفسی ملاوی تو ہوسکتا ہی کچہہ تعجب نہین اسلیئے کہ دنیا کی قاصد یہی بہیجنی والے کیطرفسی پیغام پہونچا نمین ایک دو کلمی اپنے طرفسی ملانمین کچہہ مضایقہ نہین جانتی اور اسقدر یعنے ایک دو کلمہ یا ایک دو آیتین ملانی جاوین تو اتنے بڑے کلام مین پہچانی نجائیگی تو اس احتمال سی اس تمام کلام کی معجز ہونمین امن حاصل نہوا تو اسکے جواب مین ہم کہینگی کہ یہہ قیاس تمہارا مع الفارق ہی یعنی اس کلام پاک کو قاصد کی کلام پر قیاس کرنا بہت بعید اور بیجا ہی اسلیئے کہ دنیا کی قاصد و نکو انکی بہیجنی والی پیغام پہونچانیکی وقت دیکہتی نہین ہین اور اپنے کلام کو قاصد کی حافظی مین ادا کرنی تک باقی رکہنی کے طاقت نہین رکہتی اسلیئے قاصد کو اتنی دخل دینے کے اپنے کلام مین گویا بردائتی دیتی ہین جسے زیادتی نہ کہین اور یہان یعنی حقتعالی کی بہیجی ہوی رسول ہین یہہ بات متصور نہین اسواسطے کہ یہان رسول اور اوسکا حافظہ دونون بہیجنی والی کی یعنی حقتعالی کی اختیار اور قدرت مین ہی اور ہر وقت اوسکی سامنی حاضر یہان ہرگز متصور نہین ہی کہ رسول اپنے طرفسی حقتعالی کی کلام مین دخل دینی پاوی ۸ عزیزی

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝

اگر باندہتا پیغمبر ہم پر بعضی باتین تحقیق پکڑتے ہم داہنے ہاتہہ سی اوسکو پہر کاٹتی ہم رگ دلکی ۸ فتحی اور اگر یہہ بناتا ہم پر کوئی بات تو ہم پکڑتی اسکا داہنا ہاتہہ پہر کاٹ ڈالتی اوسکے نارہ ۸ موضح تفسیر اور اگر فرض کیا کہ بناکر کہی یہہ رسول ہمپر اپنے فصاحت اور بلاغت کی زور سی بعضی باتین یعنے کسی آیت مین کچہہ اپنے طرفسے بڑہادی اسواسطے کہ اگر سب کلام کو یا کسی بڑی آیت کو بنالیتا تو فضیح اور بلیغ لوگ اوس سے جہگڑہ کرکی اوسکو شرمندہ اور خفیف کرتی البتہ اوسیوقت اوسکو ہلاک کرڈالتی اس طورسی کہ پکڑتے ہم اوس کا سیدہا ہاتہہ پہر ہم کاٹ ڈالتی اس تلوار سی اسکی جانکی رگ جسکی سبب سے یہہ جیتا ہے اور ہم اسکو فرصت نہ لیتی دیتی اور یہہ اوس واجب القتل کے حال کی

صورت ہی جسکو بادشاہ دنیا کی اپنے سامنے سزا دیتے ہیں اور اپنے زبردست جلاد کو بلاکر اوسکی گردن کٹواتے ہیں اور داہنا ہاتھ پکڑنیکی وجہ یہ ہے کہ قتل کرنیکے وقت تلوار جلاد کے داہنے ہاتھ میں ہوتی ہے پھر اگر مقتول کا بایاں ہاتھ پکڑیگے تو اوسکی گردن اسے تو مقتول کے گردن پر بچھی کی طرف پھرتی ہوئی تلوار لگے گی اور اگر اوسکا داہنا ہاتھ پکڑ لیا ہے گا تو مقتول کے گردن میں بائیں طرف سے لگے گی جدھر دل ہوتا ہے گردن مارنیکی جگہ بھی بہتیری ہے اور مقتول کا ہاتھ گردن مارنیکے وقت پکڑ لینیسے ہوتا ہے کہ اپنے ہاتھ سے اپنے حربے کو روک لی اور دوسرے حربے کی جلاد کو حاجت ہووے اور دہنی اور بچانیکے وقت دایاں ہاتھ اوٹھاتا ہے اور یہ ہاتھ زور والا ہی ہی سو اوسلطے داہنا ہاتھ ہی پکڑنا چاہیئے اور اس گ کا نام نیٹا ہے اور رگ کے متصل موتی ہے اور زبان کی جنبش دل کی ارادی موافق زبان سے بات کا نکلنا اوسکی سبب ہوتا ہے اسلیئے خفقان کی مرض کے وقت جو دل کو گھبراہٹ اور بیقراری ہوتی ہے تو زبان بھی لغزش و لکنت کرنے لگتے ہے اور انجملہ ایک شبہہ سخت وارد ہوتا ہے کہ اگر یہ شرط و جزا درست ہو تو جہان جھوٹہ بنانا اللہ تعالے پر پلیا جاوے تو وہ جھوٹ بنانیوالا زندہ رہے حالانکہ مشرکی اور جھوٹے بہت کرہے ہین جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور سوائے اوسکے اللہ تعالی پر طرح طرح کے جھوٹ کے باندہے ہین اور اس قسم کا مواخذہ اور پکڑ اونسے نہوا تو جواب اسکا یہ ہے کہ تقول مین جو ضمیر مستتر ہے وہ فقط رسول کی طرف پھرتی ہے نہ ہر فرد انسان کی طرف پس لازم ہوا کہ اگر بالفرض رسول سے یہ بات پائی جاوے تو اوسپر یہہ عذاب کیا جاوے اسلیئے کہ اوسکی تصدیق و صدق معجزون کی سبب حاصل ہوا ہے پس اگر اس قسم کی بات مین جلدی سزا نہ ملی تو ایسا پڑجاوے کہ اوسکا سنورنا ممکن نہ ہووے یہہ بات حکمت کے خلاف ہے بخلاف اوس شخص کے جو رسول نہین ہے اور اوسکا رسول ہونا معجزونسے ثابت نہین ہوا ہے تو اوسکے بات ہی بیہودہ اور خرافات ہے کوئی اوسکی بات نہ سنے گا اور ہرگز کسیکو شبہ نہ پڑیگا اور اسکے مثال یون سمجھنے چاہیے کہ جیسے بادشاہ کسی شخص کو کسی کام پر مقرر کرکے خلعت اور فرمان اپنا دیکر کسیطرف روانہ کرتے ہین پھر اگر اس شخص سے اس خدمت مین خیانت ہو یا کچھہ بادشاہ پر جھوٹ باندہنا اوس سے ثابت ہو تو اوسیوقت اوسکا تدارک کرتے ہین اور اگر کسی اور شخص سے کہ جسکے پاس نہ سند ہے نہ کچھہ کام ایسی بات ہوتی ہے تو ہرگز اوسطرف متوجہ نہین ہوتے اور اوسکے حال سے کچھہ تعرض بھی نہین کرتے ہین اسلیئے کہ جانتے ہین کہ دانا لوگ اوسکے فریب مین ہرگز نہ آوینگے اور اوسکے بات کو ہرگز نہ سنینگے پس یہی حال رسول کے مقدمہ مین سمجھنا چاہیے حاصل کلام یہہ کہ اگر رسول جسکے صداقت معجزونسے ثابت ہوچکی ہے اس قسم کا افترا اور جھوٹ حق تعالی پر باندہے تو ضرور ایسے عذاب مین گرفتار ہووے ۵ عزیزی ۵ فما منکم من احد عنہ حاجزین ۵ پس نہین ہے تم مین سے کوئی اوس سے باز رکھنے والا ۵ فی ۵ پھر تم مین کوئی نہین اس سے روکنے والا ۵ ھو ۵ نقسیر یہہ ہنو گا تم مین سے کوئی فرقہ یا کوئی جماعت ہماری اس عذاب کو رسول سے

قولہ قال فاعلم من ہو تالیہ الشقی وعلم حال من اصدق خاتم النبیین ما فیہ خبرا وجح الدلیل اصدق نسبا وان لہ بعثہ الی جمیع الامم علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام قولہ فاعلم الخطاب للناس او للمکلفین وجمع ضمیر

وان کان وصف اصلا فی صحیح البلاغۃ ومنہ قولہ تعالی ان اللہ لا یستحیی ان یضرب مثلا ما بعوضۃ

روکنے والا یعنی پھر کوئی ایسا نہیں جو رسول کو اس بلا سے کسی حیلہ اور تدبیر سے بچا رکھے اور ہلاک ہونے سے اور اَحَدٌ کا لفظ جمع کے معنوں میں ہے اسلیئے اسکی خبر میں حاجزین فرمایا ہے جمع کے صیغہ سے گویا اسطرف اشارہ ہے کہ جب سب جہان کے لوگ ملکر اسکو ہماری عذاب سے بچا سکینگے تو ہر ایک اکیلا اکیلا کب بچا سکتا ہے اور منع کر سکتا ہے موجب یہہ بات ثابت ہوچکی کہ یہہ قرآن سبکے سب یعنی ہر ہر کلا و ہر ہر حرف اسکا جہان کے مالک کی طرف سے اوتارا ہوا ہے تو ایک فائدہ ہمکا ظاہر ہوا یعنی اس قرآن کی تلاوت حق تعالی کے نزدیک کا سبب ہے اور اوسکی ہمیشہ تلاوت کرنیسے اوس جناب پاک کی درگاہ میں بڑا مضبوط وسیلہ حاصل ہوتا ہے جیسے ذکر الہی کی مداومت اور ہمنشینی کے نیسے اب دوسرا فائدہ جو ہمیں پایا جاتا ہے بیان فرماتے ہیں کہ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ الخ ۵ عزیزی ۵ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ اور تحقیق قرآن نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لیے ۵ فتح ۵ اور یہہ جو ہے سمجھوتی ہے ڈرانوالوں کو ۵ موضح ۵ تفسیر اور بیشک یہہ قرآن البتہ نصیحت اور سمجھوتی اور یاد آلانا ہے پرہیزگاروں کو یعنی اون لوگوں کو جو تقوی میں راہ چلتے ہیں اور جانتے ہیں اور کام کرنیکو جسمیں اپنے خاوند کی رضامندی حاصل ہو جسکا موجب بہشت کا ہونا ہے بہشتی ہیں ایسے لوگوں کیلیے یہہ قرآن شریف قانون و دستور العمل ہے اور یہہ دونوں فائدے قرآن شریف کے یعنی اوتارنیوالے اور پرہیزگاروں کے لیے خاص ہیں منکر اور جھٹلانیوالوں کو ان دونوں فائدوں سے کچھہ فائدہ نہیں ۵ عزیزی ۵ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝ اور تحقیق ہم جانتے ہیں کہ بعضے تمہارے جھٹلانیوالے ہیں ۵ فتح ۵ اور ہمکو معلوم ہے کہ تم میں بعضی جھٹلاتے ہیں ۵ موضح ۵ تفسیر اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ مقرر تم میں سے بعضے لوگ اس قرآن شریف کو جھٹلاتے ہیں سو یہہ دونوں فائدے قرآن کے اوتارنے میں انکے واسطے ارادہ نہیں کیے ہیں ہمنے بلکہ کافروں اور منکروں کے حق میں قرآن کے اوتارنیمیں دوسرا فائدہ ہمنے منظور کیا ہے کہ جو آگے مذکور ہے ۵ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور تحقیق قرآن حسرت ہی کافروں پر ۵ فتح ۵ اور وہ جو پچتاوا ہی منکروں پر ۵ موضح ۵ تفسیر اور بیشک یہہ قرآن بڑا پچتاوا ہوگا کافروں پر پہلے دنیا میں جسوقت قرآن پر عمل کرنیوالوں کو حق تعالی کیطرف سے مدد دین اور فتحیں پے درپے پہنچیں گی اور انکا غلبہ اور دبدبہ روز بروز بڑہیگا اور دوسرے آخرتمیں جب قرآن پر عمل کرنیوالی ہر جگہہ پر حشر میں سرخرو ہونگے اور قرآن کے منکر ہر جگہہ ذلیل و خوار ہونگی ۵ عزیزی ۵ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ اور تحقیق قرآن راست و درست ہے پس تسبیح پاکی کے یاد کر پروردگار بزرگوار اپنے کو ۵ فتح ۵ اور وہ جو ہی قابل یقین کرنیکے ہے ابھی پاکی اپنے رب کی نام سے جو بڑا ہے ۵ موضح ۵ تفسیر اور بیشک یہہ قرآن شریف صرف یقین ہے یعنی قابل یقین کرنیکے ہے جسمیں باطل و نالائق بات پائی نہیں جاتی تا کہ شک شبہہ کی اوسمیں گنجائش ہو اسیکا عذر کے نامنی میں نیا یا آخرت میں نجات و فتح الہی ہونے کے ساتھہ یاد کر اپنے پروردگار کا نام جو بڑا اور بڑی عظمت و بزرگی والا ہے تا کہ تجکو ان ذکر میں دلکی پوری صفائی حاصل ہو اور قرآن کا

قولہ ۱۲ منہ
قولہ ۱۲ منہ
قولہ ۱۲ منہ
قولہ ۱۲ منہ
قولہ ۱۲ منہ
قولہ ۱۲ منہ
قولہ ۱۲ منہ
قولہ ۱۲ منہ

حق الیقین ہونا تیری دل کی صیقل کی ہوی آئینہ مین منقش ہوا ور کڑہ جا دی اور یہہ عمیسر فائدہ ہی قران شریف کا جس سی خاص لوگ جو صاحب باطن ہین بہرہ ور ہوتی ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب یہہ آیۃ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اجعلوھا فی رکوعکم اور جب سبح اسم ربک الاعلی نازل ہوی تو آپنی فرمایا اجعلوھا فی سجودکم اور فسبح باسم ربک العظیم مین جو حرف ب ہی زائد ہے جیسی کا تلقوا بایدیکم مین زائد ہی اور بعضے باریک بین احدیث شریف کی مضمون مین ایک اشکال رکہتی ہین حاصل اوس اشکال کا یہہ ہی کہ تسبیح کو دونون آیتون مین رب کی اسم پر لائی ہین یعنے یون فرمایا ہے فسبح باسم ربک العظیم اور سبح اسم ربک الاعلی اور حدیث مین رب کی ذات کی تسبیح ہے اسم رب کی تسبیح نہین ہے یعنے سبحان ربی العظیم سبحان ربی الاعلی فرمایا ہی سو ان دونون تسبیحون کہنے سے جو حدیث مین وارد ہین فرمان برداری اس امر کی جو دونون آیتون مین کسطرح ہوئی ظاہر تو آیتون مین حکم اور ہے اور حدیثون مین حکم اور سو اس اشکال کا جواب یہہ بھی کہ رب کی ذات کی تسبیح رب کے اسم کی ضمن مین ہو جاتی ہی اب اس صورت مین حدیث کا مضمون آیۃ کی مضمون سی مطابق ہو گیا اور ہرگز کوئی اشکال باقی نرہا ۞ عزیزی سارتی سورۃ کریمہ سی معلوم ہوا کہ کفر و شرک و نافرمانی اللہ و رسول کی بہت بری چیز ہی اور ایمان و فرمان برداری اللہ رسول کی اور نفع رسانی مسلمانون کی بہت اچہی چیز ہی چنانچہ منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپنے فرمایا دو چیزین ہین کہ اونسی زیادہ افضل کوئی چیز نہین ایمان لانا اللہ پر اور نفع پہنچانا مسلمانونکو اور دو چیزین ہین کہ اونکی برابر کوئی بری چیز نہین شرک کرنا ساتہہ اللہ کی اور ضرر پہنچانا مسلمانونکو انہی چیزون سی توشہ راہ آخرت کا طیار کرو کہ دار آخرت مین یہی کام آویگا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتی ہین من دخل القبر بلا زاد فکانما رکب البحر بلا سفینۃ ۞ مضمون سورۃ المعارج یہہ سورۃ مکی ہی نازل ہوئی بعد سورہ حاقہ کی آیتین اسکے چوالیس ۴۴ ہین اور رکوع دو اور کلمی دو سو بیس اور حرف نو سو ستتر ۹۷۷ اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ حاقہ سی یہہ ہی کہ اوس سورۃ مین اول سی آخر تک قیامت کا ذکر اور آخر تین کافرونکی عذاب کی کیفیت بیان ہی اور اس سورتین مکہ کی کافرونکی عذاب موعود کی جلدی کرنی بیان ہی اور اونکی جرات اور بیباکی ایسی مہلک اور خوفناک چیز کے طلب کرنی پر باوجود اسبات کی کہ ادنی چیز جو عادت کی خلاف ہو اور سہل سی مشقت کی اوٹہانیکی طاقت نہین رکہتی ہین تو گویا اس سورۃ مین حماقت و نادانی اور جہالت اون لوگون کی بیان ہی جو ایسی سخت آفت کو سہل سمجہہ کر اسکا ہنسی اور مسخر کرتی ہین اور یہہ بھی ہی کہ اوس سورۃ مین آسمان کا پہٹنا اور ٹکڑا ٹکڑا ہونا اور پہاڑون کا اڑنا مذکور ہی اور اس سورتین نکلنا آسمان کا اور اوڑنا پہاڑون کا ہوا مین مذکور ہی اور یہ بھی ہی کہ اوس سورتین مذکور ہی کہ کافرونکا مال قیامت کی دن کچہہ کام نہ آویگا اور نہایت شرمندگی و افسوس سی کہیگا یا لیتنی فداء یہ اور اس سورتین مذکور ہی کہ کافرونکی اہل و عیال اور خویش و اقربا قیامت کی دن اسکے عوض مین کچہہ کام نہ آوینگے کہ یوم یود المجرم لو یفتدی من عذاب یومئذ ببنیہ الخ اور اس

سورۃ المعارج

سورۃ کا نام سورہ معارج ہونیکی وجہ یہہی کہ اس سورۃ مین حق تعالیٰ نی اپنی تین ذی المعارج کی صفت سی صفت کیا ہی اور ایک کو اپنی معارجون مین سی ذکر فرمایا ہی کہ تعرج الملٰئکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ اور اس سورۃ کی نازل ہونیکی سبب مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہین کہ حضرت جبرئیل اور اور قریش کی کافر جو اپنے سرداری کی غرور مین مست ہتی بیت کی نزدیک آئی اور اوس خانہ ملائک سنسیانہ کا پردہ اپنی ہاتھونسی پکڑا اور بعضون نی اونہین سی یہہ کہنا شروع کیا کہ یا الٰہی اگر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حق اور سچا ہی تو ہماری اور پر پتھر برسایا اور کوئی عذاب نازل کر اور بعضون نی کہا کہ ایک ٹکڑا آسمان کا گرا تاکہ ہمکو قیامت کی عذاب کا یقین حاصل ہو جاوی سو اون نوگون کی حماقت اور تسخر کی تین منکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج حاصل ہوا تب حق تعالیٰ نی یہہ سورۃ نازل فرمائے

عزیزی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سأل سائل بعذاب واقع للکٰفرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج

طلب کیا طلب کرنیوالینی ایک عذاب کا فر دنیہار اوتر نیوالا نہین ہی اوسکو کوئی بازر کہنی والا یعنی کہا متی ھذا الوعد ان کنتم صٰدقین اوتر نیوالا جانب خدای صاحب مرتبہ نیکیسی کہ اوسپر چڑہا جاتا ہی

فتح ۱ ماننگا ایک مانگنی والینی عذاب پر نیوالا منکرون کی لیی کوئی نہین اوسکو ہٹا نیوالا اللہ کی طرف کا جو چڑہنے کے درجون کا صاحب ہی

موضح تفسیر سأل سائل بعذاب الخ سوال کیا سوال کرنیوالی نی عذاب سی یعنی عذاب کہ آنیوالا ہی کافرونپر خدا کی طرفسی کہ جو صاحب بلندر جو گا ہی حالانکہ کوئی دفع کرنیوالا نہین ہے اوس عذاب کو اور بقول بعض کی معارج سی مراد آسمان ہین اور حرف ب لفظ بعذاب مین بحسب ترجمہ سابق کی بمعنی عن کی ہوگا اور بقول بعض کی ب زائدہی اور لام لفظ للکافرین مین بمعنی علی کی ہے اوسکے معنی یہہ ہونگی کہ چاہتا چاہنی والینی عذاب کو کہ کافرونپر واقع ہونیوالا ہی اور وہ نضر بن حارث تہا کہ کہتا تہا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اور وہ عذاب روز بدر کی اوسپر اوترا کہ مارا جا کر داخل جہنم مین ہوا اور بحسب تاویل دل کی مراد اہل مکہ ہین جبکہ رسول علیہ السلام نی اونکو خدا تعالیٰ کی عذاب سی ڈرایا تو اونہون نی آپسین کہا کہ محمد سی ہو نچیو کہ وہ عذاب کن لوگونکی لیی ہوگا جب یہہ پوچہا تو حق تعالیٰ نی یہہ آیتین بہیجین کہ کافرونکی لیی ہوگا

بحر مراد اس سائل یعنی پوچہنی والیسی بقول ابن عباس کی نضر بن الحارث ہی اور جمہور نے ہے اسیکو اختیار کیا ہی کہ وہ نفر ہے کہ اوسنی ازراہ انکار اور استہزا کی کہا اللھم ان کان ھذا ہو الحق الخ اور عذاب آنیوالا یا تو دنیا ہی مین آیا کہ وہ مارا گیا روز بدر کی اور یا آخرت مین عذاب دوزخ کا اور مقاتل سی منقول ہی کہ اونہون نی کہا ایک شخص نے کہ سبا والونمین سی تہا کیا جاہل ہی قوم تیری کہ حاکم بنایا اونہون نی اپنی پر عورۃ کو اوس شخص نے کہا کہ میری قوم سی تو تمہاری قوم زیادہ جاہل ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بلایا حق کی طرف کہا اونہون نی ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء الخ اور نہ کہا ان کان ھذا ھو الحق من عندک فاھد نا لہ اور بعضون نی کہا کہ سوال کرنیوالی سول علیہ السلام ہے تہے اپنے جلدے عذاب چاہا کفار قریش کی لیی اور بد دعا کی اونکی لیی کہ گرفتار کری اونکو اللہ تعالیٰ

---

۱ قولہ فتح الخ
من اسمہ فتح بن ابی الفتح بن ابی الفتح
منہ عفا اللہ عنہ وعن اسلافہ واخلافہ
سائل سوال کرنیوالا والمعارج جمع معرج
دعا عدی بن عقبہ قبل دعاء نوح
دعا عدی بن عقبہ کا قبول ہونا نوح کی دعا سی
طلب کیا طلب کرنیوالا والواقع ثابت
طلب کیا طلب کرنیوالا والواقع ثابت
ماننگا مانگنی والا والواقع ثابت
ماننگا مانگنی والا والواقع ثابت
ماننگا مانگنی وال

عذاب شدید مین اور گرفتار کرین اونکو قحط شدید مین اور ذوالمعارج صفت اللہ کی ہی سلیے کہ وہ اسماء مضافہ کی قسم سے ہے جیسی خالق الاصباح اور جاعل اللیل سکنا اور مانند انکیلی اور معارج جمع معرج کی ہی سیم کی زبر سی یعنی جگہہ چڑہنے کے اور معنی ذوی المعارج کی ہین صاحب بلندد رجونکے اور مراد نو آسمان ہین کہ بعضی بعضونپر اوپر تلی ہین کہ وہ سات آسمان اور کرسی اور عرش ہین ۞ روح سَاَلَ سَآئِلٌ مانکا مانگنی والینی چاہا ہی کہ لغت عرب مین سوال دو معنونپر آتا ہی ایک تو پرچھنی کی معنونمین اور دوسرا طلب کرنی اور مانگنی کی معنونمین آتا ہی اور اسکی صلہ مین کبھی ب کی حرف کو لاتی ہین اس لحاظ سی کہ یہہ لفظ دعا کی معنونکو شامل ہی اور اس مقام پر یہی معنی مراد ہین اور انہی معنونکا لحاظ کرکر بِعَذَابٍ فرمایا یعنی عذاب دہلا اور نفرمایا عن عذاب اور عذاب کی لفظ کی نکرہ لانیمین اوسکی نہایت سختی کی طرف اشارہ ہی سلیے کہ تنکیر یا تو عظمت پر دلالت کرتی ہی یا حقارت پر سو اس مقام پر اگر عظمت مراد لیجیی تو اس سائل کی نہایت جرأت اور بیباکی ثابت ہوتی ہی کہ ایسی بڑی عذاب کو جان بوجہ کی طلب کیا اور اگر حقارت مراد لیجیی تو نہایت نادانی اور حمق اوسکا ثابت ہوتا ہی کہ ایسی بڑی کہ حقیر سمجہا اور باوجود اوس نے ادبی کی جو سوال مین اوسنی کی حماقت ہی اوسکی ثابت ہوئی سو اسلی کہ وہ اس سوال مین تحصیل حاصل کی کرتا ہی یعنی بیفایدہ کام کرتا ہے کہ ایسی عذاب کو طلب کرتا ہی جو واقع للکافرین مقرر واقع ہونیوالا ہے کافرونکی لیی ایسی کافر کہ سوالی کرنیوالا ہی انہین مین سی ہی اور وہ عذاب نہ آنیکا احتمال ہی نہین رکہتا ہی تاکہ اُسکے طلب کرنیسی اوسکا آنا متعین ہوجاہی اسواسطی کہ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ کوئی نہین ہی اوس عذاب کو دفع کرنیوالا اسلیے کہ وہ عذاب مقدر ہے مِنَ اللّٰهِ اللہ تعالے کیطرف سی جو موصوف اس صفت سی ہے ذِي الْمَعَارِجِ عروج کی وجون اور معونج مراتب کا اوسکی نہایی اوسکی حکمونکی تابعداری مین اور اوس جانب کوشش کرکی اُن رتبون اور درجون سی ترقی کرکی اوسکی حضور لیسی مشرف ہوتی ہین اور وہ درجی مسافت کی دوری اور نزدیکی مین مختلف و متفاوت ہین بعضی درجی اور رتبے ایسے ہین کہ ایک پلک مارنی مین اونکی سیر ترقی ہوسکتی ہی جیسی اسلام کا کلمہ زبان سی ادا ہوا اور دل پر جاری کرنیکی سبب وہ شخص ایک آنین خرابی اور ہلاکت سی رہائی پاکر حیات ابدی کی درجہین ترقی کرتا ہی اور بعضی اونمین سی ایسی ہین کہ ایک ساعت مین اُنسی ترقی حاصل ہوتی ہی جیسی نماز کا ادا کرنا اور بعضی ایسی ہین کہ ایکدن کامل مین اُنسی ترقی حاصل ہوتی ہی جیسی روزہ یا ایک مہینی مین جیسی تمام رمضان کی مہینی کی روزے رکہنی یا ایکسال مین جیسی حج کا ادا کرنا اور ہمین پر اور دنمو قیاس کرلینا چاہی اور سیم ملائکہ فرشتون اور روحونکا عروج جو کسی کام پر مقرر ہین اوس کام سی فراغت پانیکی بعد متفاوت و مختلف ہی چنانچہ بنے آدم کی نگہبان فرشتی کہ صبح سی عصر تک نگہبانی کرتی ہین اور عصر کی نماز کی بعد عروج کرتی ہین پہر اور فرشتی جو اونکی عوض آتی ہین وہ صبح کی نماز کی بعد عروج کرتی ہین اور رزق اور موت پر موکلے متعین فرشتی شب برات کو یعنی شعبان کی پندرہوین شب کو عروج کرتی ہین اور پہر دوسرا فرشتی لاتی ہین اور سیم ملائکہ درختون اور کانون اور بیابانون اور برسات کی رہین اپنی اپنی متعلق کاسونکی مدت مختلف تک تعیین کرکی عروج کرتی ہین اور سیم روح کسی نبی کی دین قائم کہنی کی لیی اکی قبیلہ کی سلطنت حکومت

تہا ہنی کی لیی جو فرشتی اور روحین کہ مقرر ہین ہزار سال تکہ اوسکی تدبیر مین مشغول اور سرگرم ہونگی اور اس اوس مدت کی تمام ہونیکی بعد عروج کرتی ہین اور ان سب سی دراز اور یعنی ایک مدت ہی کہ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ عزیزی تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا اور پر خدا وندیکی فرشتی اور روح ہی یعنی جبرئیل طرف خدا کی عذاب اور تیر نیوالے اوپر کافرونکی اوس روز مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی پس صبر کر صبر اچھا فتح چرہینگے اوسکی طرف فرشتی اور روح اوسدن مین جسکا لمبا نو پچاس ہزار برس ہی سو تو صبر کر ہلی طرح کافر مؤثر تفسیر پچاس ہزار برس یعنی دنیا کیسی یعنی اگر کوئی آدمی چاہی کہ زمین سی اوسچگہہ تک کہ حکم خدا کا ملائکہ کو ہوتا ہی سیر کری تو پچاس ہزار برس مین پہنچ سکی ملائکہ قدرت الٰہی سی ساتوین زمین کی نیچی سی اوس جگہہ تک اس قدر مسافت کو بقدر ایک روز دنیا کی طی کرتی ہین اور نزدیک ایک جماعت کی مراد اوس دن قیامت کا ہی کہ موقف حساب مین کفار پر مانند مدت پچاس ہزار برس کے ہوگی اب شبہ اوسکی اور مومنون پر ہلکا زیادہ ہوگا ایک نماز فرض سی کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین کما جاد فی الحدیث تعرج الملئکۃ الخ چڑہینگی فرشتی اور روحین جو ہنی آدم کیواسطے مقرر ہین آسمان کی ہوا یا زمین کی اوسکی طرف اوسدن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار سال کا ہی اور اوس روز قیامت کا دن ہی کہ اوسدن ہلی صور کی پہونکنی کی سبب سے وہ فرشتی اور روحین جو آسمان اور زمین اور پہاڑ اور دریا اور ستارونکی نگہبانی و اوسکی مقرر ہین عروج کرینگے پہر وہ فرشتی جو بنی آدم علی العموم نگہبانی اور ان عملون پر گواہی دینی کیواسطے مقرر ہین عروج کرینگے اوسیطرح عملونکی تر لینی اور نامہ اعمال سیاہ یا اوجلی ہاتہون مین دینی کیواسطے اور ہیئت والونکو پل صراط سی پار کرنیکی واسطے اور دوزخ والونکو دوزخ کیطرف ہانکنیکی واسطے اور منزل اور درجہ بہشتیون پر تقسیم کرنیکو اور انکی عیش اور نعمتونکا سامان درست کرنیکی کیواسطے اور دوزخیونکو ہر ہر طبقہ مین ڈالنی کو اور اوسکی عذاب اور دکہہ اور رنج کا سامان کرنیکے واسطے تمام فرشتی عالم علوی اور عالم سفلی کی اور آسمانی اور ارضی اور عنصری اور معدنی اور نباتی اور حیوانی سب روحین گروہ کی گروہ ایکے بعد ایک عروج کرینگی اور دنیا کے خدمتونسی جو ہر ایکے واسطے مقرر تہی فراغت پاکی عالم آخرت کی خدمتونپر مقرر ہونگی یہانتک کہ ہر ایک مع قرار ہوگا اور بہشتے بہشت مین اور دوزخی دوزخمین ٹہہرینگے اور اوس عالم کی قیام اور انتظام کیواسطے فرشتی اور روحین ابدالاباد تک یعنی ہمیشہ کیواسطے اپنے اپنے کامونپر مستعد اور مشغول ہونگی پر اوسوقت عروج نہ کریگا اور قرار اور سکون یعنی ٹہہرا و روحین کی حالت ظاہر ہوگی اور ابتدای عروج سی انتہا تک پچاس ہزار برس کی مدت ہوگی چنانچہ صحیح حدیثونمین اسکے تصریح آگئی ہی اور اس تمام مدت کا نام ایک دن ہے اسواسطے کہ اتنے مدتمین ایک کام یعنی بدلہ دنیا بہلائی اور برائیکا منظور ہے اور صحیح حدیث مین منقول ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی کہ ایا ہی نے اس آیت کی سننی کی بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی ہی تو بہت بڑا ہوگا اتنی مدت خوف اور چینی اور بیقراری مین گذارنے

اور بی ہو سکانی رہنا بہت مشکل ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم خدا کی ایماندار آدمیکو وہ دن ایسا ہلکا معلوم ہوگا جتنی دیر میں ایک نماز فرض کی ادا کرتا ہی آپ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف مخاطب ہوکر فرماتی ہین کہ جب حقتعالی کو متنی ذی المعارج کی صفت سی موصوف جان لیا اور اوسکی بعضی معارج سن ہی لیئی کہ بچاس ہزار برس کی مدت رکھتی ہین تو ان کافرونکی ایسی عذاب مقرر کی جلدی کرنی اور تمسخر کرنیسی رنجیدہ مت ہو فاصبر الخ پھر صبر کرو اپھی طرح کا صبر کرنا جسمین جلدی اور رنجیدگی اور دلکی گھبراہٹ نہ پائی جاوی اور ہم تمکو صبر کرنیکو اسواسطی فرماتی ہین کہ ان کافرونکا جلدی اور تمسخر کرنا انکی غلط اوزنا دانی اور کم فہمی سی ہی کہ انھم یرونہ الخ **عزیزی** انھم یرونہ بعیدا ونراہ قریبا تحقیق کافر دور دیکھتی ہین اوسدنکو اور ہم نزدیک دیکھتی ہین اوسکو ۞ **فتح** وہ دیکھتی ہین اوسکو دور اور ہم دیکھتی ہین اوسکو نزدیک ۞ **موضح تفسیر** دیکھتے ہین اوسکو یعنی عذاب کو یا دن قیامت کو بعید یعنی محال اور ہم دیکھتی ہین اوسکو قریب یعنی ہونیوالا ضرور ۞ **مدارک** بیشک یہہ کافر دیکھتی ہین اوسدن کو بہت دور اور جانتی ہین کہ آسمان اور زمین کی خراب ہونیکو مدتی ہین ہمکو وسدن سی ڈرنا کسواسطی چاہیی کچہ ہماری زندگیمین تو آنیوالا ہی نہین ہی اور ہم دیکھتی ہین اوسدن کو بہت نزدیک اسواسطے کہ اوسدن کی آمد نیکی ابتدا موت سی ہی جسوقت روح بدنسی جدا ہوئی اوسیوقت سی اوسدن کی آثار اور علامتین ظاہر ہونی لگتی ہین اور فرشتی مقرر اور روحین مدبر اوسکی عروج کرتی ہین جو خاص اسیکی واسطی مقرر ہین سو موت کا زمانہ تو بہت قریب ہی اور اگر اوسدنکی حقیقت کو دور سمجھتی ہین اسواسطے کہ دنیا کی تمام ہونیکو بہت مدت باقی ہی تو یہہ ہی انکی سمجھ بیجا ہی اسواسطی کہ جو واقعے اور احوال اوسدن ظاہر ہونگی اور ہر ہر واقعہ اوسکا ہزار ہزار سال کی مدتکے برابر اوسکی نسبت سی دنیا کا گذرنا قریب ایسی اسواسطے کہ دنیا کا تمام ہونا اوسدن کی شروع سی ہی ۞ **عزیزی** یوم تکون السماء کالمھل وتکون الجبال کالعھن اوسدن کہ ہو آسمان مانند تانبی پگلی ہوئیکے اور ہون پہاڑ مانند پشم رنگین کی ۞ **فتح** جسدن ہوگا آسمان جیسی تانبا پگلا اور ہونگی پہاڑ جیسے اون رنگین ۞ **موضح تفسیر** جسدن آسمان ہوجائیگا آگ کی کثرت اور لپٹ سی اور صورکی آواز کی صدمہ سی تانبی پگلی ہوئی کی مانند اور ہوجائینگی پہاڑ آندہی اور طوفان کی زور سی جو اون پہاڑونکی جڑونمین گہس کر زمین کو کہوکہلا کر دیگا اور بے ورپے ہونیسے صور کی آواز کی پہاڑونکی جڑونکو سست اور بودی کردینی مین اور یہی مدد ہوگی رنگین اون دھنی ہوی کی مانند جسکو دھنیا کمان کی تانت سی مار کر اوڑاتا ہی اور یہان رنگین اون سفید مراد لی ہی کہ بعضی پہاڑ سرخ ہوتی ہین اور بعضی سفید اور بعضی سیاہ اور آسدن جو ہر ایک کی ٹکڑے ملکر اوڑینگے تو اسمین ملنی کی سبب رنگین اونکی طرح معلوم ہونگی اور اوسوقت آدمیون پر اوسدنکی سختی اور مصیبت اسقدر ہوگی کہ اپنے خویش واقربا کو بہول جاوینگی ۞ **عزیزی** ولا یسئل حمیم حمیما اور نہین پوچھیگا کوئی قرابتی اپنے قرابتی کو دکہائی جاوینگی اونکو قرابتی اونکی ۞ **فتح** اور نہ پوچھی دوستدار دوستدار کو سبب

سلہ قولہ فاصبر متعلق بسئال سائل الخ یعنی تم تکذیب عالی وجہلا استہزاء رسول اللہ صلعم پر صبر کرو اور اگر یہ صبر بارہی وکان ذلک ما یعجز رسول اللہ صلعم والکافر یتاذی بہ عذرسل فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل علیہم السلام ۱۲ منہ

سلہ قولہ فاصبر اس الامکان وہذا قبل الامر بالقتال ۱۲ منہ

سلہ قولہ فذلک یومئذ الخ یعنی جو ہول قیامت کا ہی اوسدن کافرونکو بہت سخت ہوگا اور مومنونکو ایسا ہلکا جیسا فرض نماز کا ادا کرنا ۱۲ منہ

سلہ قولہ فی قولہ تعالی الخ ۱۲ منہ

سلہ قولہ فی قولہ تعالی الخ ۱۲ منہ

سلہ قولہ فی قولہ تعالی الخ ۱۲ منہ

سلہ قولہ فی قولہ تعالی الخ ۱۲ منہ

سلہ قولہ فی قولہ تعالی الخ ۱۲ منہ

نظر آجاوینگی اونکو موتفسیر کا یَسْئَلُ الخ اور نہ پوچیگا کوئی قرابت والا اپنی قرابت والیکو
کر تیر اکیا حال ہی اور یہہ حال یعنی انکا نہ پوچھنا کچھہ دوری اور اوٹ کی سبب سے ہوگا بلکہ دکھلایا جاویگا
آدمیونکو انکے قرابت والونکا حال سو باوجود انکی بڑی حال دیکھنی کی اپنے مصیبت اور گرفتاری کی دہشت
اور فکر مین کچھہ ہوئے انکے پروا نہوگی اور رنج وغم ہی اونکا نہوگا بلکہ یہہ آرزو کرینگے کہ کاشکی ہماری
عوض ہی نہیر عذاب کری اور ہم ہوئین یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْهِ
وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُئْوِیْهِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
ثُمَّ یُنْجِیْهِ الخ آرزو کریگا گنہگار کہ عوض مین دی عذاب کی گنہگار اوسدن
فرزندون اپنی کو اور بیوی اپنی کو یہی اور بہائی اپنے کو اور قبیلہ اپنے کو یہی کہ جلبدہ دیتی ہی اوسکو اور یہہ
جو کچھہ کہ زمین مین ہی سبکو پھر چھٹاوی یہہ عوض دنیا اوسکو فتح سنا ویگا گنہگار کہ سیطرح چھڑوالی
مین دی اوسدن کی ماری اپنی بیٹی اور ساتھہ والی اور بہائی اور اپنا گھہ ہا ناجسمین رہتا ہی اور جتنی زمین کے
مین ساری پھر انکو بچاوی تفسیر یَوَدُّ الْمُجْرِمُ الخ آرزو کریگا گنہگار کہ کاشکی یعنی کسیطرح عوضمین
دی اوسدن کی عذاب سی اپنی بیٹونکو جسطرح دنیا مین اپنی عوض اوّل مین دیکر قیدسی خلاصی ہوتی ہی اور
چور کو جو اوسکی ناموس اور عزت ہی اور چور کو اوّل مین دنیا بڑی بی عزتی اور بیحیائی ہی اور اپنی بہائی کو
جو اسکا برابر والا ہی اور تابعدار ہی اوسکا نہین اور اپنے ایک جدی گہرانیوالونکو جنمین رہتا تھا اور جب
یہہ شخص کوئی گناہ کرکی بھاگ کر اونمین جا پہنچا تھا تو وہ پناہ رکھتی تھی اور اوسکی حمایت کرتی تھی اور جتنی
لوگ زمین پر ہین سبکو اکٹھا نہ ایک کی بعد دیگرے ثُمَّ یُنْجِیْهِ پھر اپنے تئین خلاص کری اور چھڑاوی جاناچاہی
کہ یہان اس آیت مین بیٹونکو چور و بہردار و جورو کو بہائی برادر و بہائی کو گہرانیوالونپر اور گہرانیوالونکو بیگانونپر
مقدم فرمایا اور سورہ عبس مین بہائی کو ماں باپ پر اور ماں باپ کو جورو پر اور جورو کو بیٹونپر مقدم کیا ہی
سو اس تقدیم و تاخیر اور عبارت کی اولٹی مین ایک باریک بات ہی وہ یہہ ہی کہ سورہ عبس مین بہاگنی
بیان ہی اور آدمی بہاگتی وقت پہلے اوسکو چھوڑتا ہی جسکی محبت کم ہوتی ہی سو اسطی وہ ترتیب وہان
مناسب ہوئی اور اس سورۃ مین اپنا فدیہ اور عوض دنیا مذکور ہی اور اوّل دینی مین پہلی اوسیکو پیش
کرتی ہین جو اپنا تابعدار اور فرمان بردار ہو تو اس مقدمہ مین بیٹا مقدم ہی جوروسی اور جورو مقدم
بہائی سے اور بہائی مقدم ہی اور کنبی سی اور کنبا مقدم ہی بیگانونسی ۸ عزیزی تذنیہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماویگا اللہ تعالی اوس سی کہ جسکو بہت کم عذاب ہوگا روز
قیامت کی کہ اگر تیری پاس کچھہ زمین کی چیز ہو تو عوض مین اس عذاب کی دنیا کہیگا بندہ ہان پس
فرماویگا کہ مینی تو اس سی بہت ہے کم چیز طلب کی تہی آدم کی لمین کہ تو پشت آدم مین تہا وہ
یہہ ہی کہ تو شریک نکرنا میری ساتھہ کسی چیز کو پس نمانا تو نی اور شریک کیا میری ساتھہ ۸ تشکوۃ
کَلَّا اِنَّهَا لَظٰی نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی ۱۵ حقا تحقیق دوزخ ایک آگ ہی شعلہ مارنیوالی پوست سر کو
کھینچنی والی ۸ فتح کوئی نہین وہ تپتی آگ ہے کھینچنے والی کلیجا ۸ مو تفسیر کَلَّا ہرگز نہین

یعنی یہہ آرزو بیفائدہ کرنی نہ چاہیئی اسلیئی کہ انہنا ہیں وہ عذاب جو اوسد نہین ہی اور ضمیر کا موںث ہونا
خبر کی رعایت سی ہی یعنی خبر موںث ہی لظی وہ دہکتی آگ ہی اور پٹ والی سو یہہ آگ عوض قبول نہین کریگی
اسلیئی کہ عوض قبول کرنا شعور اور فہمیدگی کا کام ہی اور وہ آگ اس بدلی اوعوض کا کچھہ شعور نہین رکھتی ہان
مگر اوس سی دانائون کیسی کام ہوتی ہین یا وسحالت مین کہ نزاعۃ للشوی کہینچتی ہے بدن کی کھال کو جلاکے
سب سے اور کہال کی اندر کی چیز کو بالکل نہین جلا دیتی تاکہ نیست و نابود نہ ہو جاہی بلکہ کہال کی جلنے
سے سوزش اور جلن و مبدم زیادہ ہو اور ایک اور ہی کام دانائون کیسا کرتی ہی کہ تدعوا لخ ۱۲ عزیزی
تدعوا من ادبر وتولی وجمع فاوعی بلاتی ہی ہر اوس شخص کو کہ اعراض کیا اور روگردان ہوا
اور مال جمع کیا پہر طرف مین نگاہ رکہا ۱۲ فتح بلاتی ہی اوسکو جسنی پیٹہہ دی اور پہر گیا اور اکہٹا
کیا اور سنبھالکے ۱۲ موضح تفسیر بلاتی ہی ہنکارکر اور فصیح زبان سی کہتی ہی الی یا کافر الی یا
منافق الی یا جامع المال یعنے میری طرف آ اسی کافر میری طرف آ اسی منافق میری طرف آ اسی مال کی جمع
کرنیوالی یعنی حرام مال کی جمع کرنیوالی اور زکوٰۃ نہ دینی والی چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
یہہ قول یعنی دوزخ کا بلانا ان لفظونسی منقول ہی اور یہہ نام لیکر خاص اوس شخص کو بلاویگی جس نے ادبر
جسنی پیٹہہ دی تہی سچی راہ سی پیغمبر وکی دشمنی اور نافرمانی کرنیسی وتولی اور موںہہ موڑا تہا ایمان سی
وجمع اور جمع کیا تہا مال کو بی پروائی سی یعنی نہ حلال کو دیکہا نہ حرام کو نہ شبہہ کو نہ مکروہ کو جسطرح
پایا جمع کر لیا تہا اور اس مال حاصل کرنی اور جمع کرنی ہی کی وقت عذاب کا مستحق ہو چکا تہا نادعی
پہر جمع کرنیکے بعد اوس مال کو کسی چیز مین کرکر رکہہ چہوڑا اور جو حق اسپر واجب ہی اوسکو ادا نکیا یعنے
نہ خدا کا حق ادا کیا جیسی زکوٰۃ نہ بندیکا حق ادا کیا جیسی قرض اور نوکر کی نوکری اور مزدور کی مزدوری
اور لونڈی غلام کی کہانی کپڑے سے خبر کیسے کرنی اور جورو بچونکا حق اور بہائی بہن کا حق اور مان باپ کا حق
اوس مال سی ادا نکیا پہر اس مال کی بیجا ہی خرچ کرنہین ہی دوزخ کی عذاب کا مستحق ہوا اور جب معلوم ہوا کہ اس
آگ کو دو کام مطلوب ہین ایک تو سر وتکی کہال کو جلا دینا نہ دلونکو تاکہ مان باپ جورو لڑکی بہائی بہن کے
گرفتار کہہ دیکہہ کر جلین دوسرا کام یہہ ہی کہ بہاگنی والون اور موںہہ موڑنیوالون اور مال کی جمع کرنیوالون
اور حقونکی نہ دینی والونکو ڈہونڈ ڈہونڈ اور چن چن کر بلاویگی اور اپنے طرف کہینچی کے پہر ایسا شخص اپنے
عوضین دوسرے کو دینی کی کسطرح آرزو کرتا ہی اور اسکا عوض کسطرح قبول ہوگا اسواسطی کہ اگر اسکے عوض
مین دوسرا قبول ہو تو اس شخص کے بدن کا جلنا مطلوب ہی کسطرح سی ہو اگرچہ اسکا دل اپنی قریبون اور
لیکا نوکی عذاب دیکہنی کی سب سے جلیگا اور یہہ ہی ہی کہ اگر اسکے خویش واقربا ہی دوزخ مین گناہگارونکے
ہین یعنی بہاگنی والون اور موںہہ موڑنیوالون اور مال کی جمع کرنیوالون اور دوسرے حق نہ دینی والونکے
ہین تو وہ دوزخ کی آگ آپہی اوسکو پکڑیگی اور ہرگز نہ چہوڑیگی اس شخص کا اون لوگونکو اپنے عوضین دینا
ہو نہین سکتا اسلیئی کہ یہہ ایسا ہوا جیسی ایک گنہگار اپنے عوضین دوسرے گنہگار کو حوالہ کری اور اگر
اسکے خویش واقربا اون گنہگارونکی زمرہ مین نہین ہین تو وہ آگ اونکو قبول نکریگی اسواسطی کہ اسکی غرض

لہ قولہ تدعو بالتاء باعتبار النار او باعتبار الکلمۃ او الجہنم من قولہم دعاک اللہ لما کان مصیرہ الیہا جعلت کانہا تدعوہم الی نفسہا وقولہ من ادبر وتولی عن الحق وقولہ جمع فاوعی ای المال فجعلہ وعاء لہ

ایسیہی گنہگارونکو جلاتا ہی نہ بیگانہ ہونکو سو ایسی شخص کو اپنے عوض مین دنیا ویسا ہوا جیسی کوئی شخص
گھوڑیکو دانہ جلدیکی عوضمین جو آبری کہ وہ ہرگز قبول نہ کریگا حضرت عبداللہ بن عباس رضی کہتا ہی جب
کافرون اور منافقونکو دوزخ کی آگ نام بنام پکاریگی اور یہہ لوگ بہاگینگی تب ایک گردن بہت لمبی
آگ مین سی نکلیگی اور دو سو سال کی راہ سی جنکی کافر اور منافق لینگے سبکو چن چن کر اوٹھالیجائیگی
جسطرح سی جانور اپنے چونچ سی دانہ اوٹھالیتا ہی اور اگر کسیکے دلمین یہہ شبہہ آوی کہ اس صورتمین
بہت سی لوگونکو دوزخ کی آگ پہنچیگی سو ایسی کہ یہہ چارون صفتین جو دوزخ کی آگ کو مطلوب ہین
کہٹے کم لوگون مین پائی جاتی ہین تو اسکے جوابمین ہم کہینگے کہ بدنی عبادت سی موہنہ موڑنا اور بیغیر اور
قرآن سی منکر ہونا اگرچہ کم ہے اور نیک پیدائش والا اسکو دانائی کی خلاف جانتا ہے لیکن مالکا جمع کرنا
اور مستحقونکو حق ندینا بہت سا ہے اور پہلا ہوا ہے اسواسطے کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا عزیزی
اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا تحقیق آدمی پیدا کیا گیا ہی بی صبر جب پہنچی اوسکو مصیبت اضطراب کرنیوالا ہوا اور جب پہنچی اوسکو مانع
بخل کرنیوالا ۱۲ فتح بیشک آدمی بنایا ہی جی کا کچا جب لگی اوسکو برائی تو کہہ بیٹھا اور جب لگی اوسکو
بہلائی تو اندیوا ۱۲ موضح تفسیر اِنَّ الْاِنْسَانَ الخ بیشک آدمی موافق اپنی جبلت کی پیدا کیا گیا ہی
بیصبر اور حریص کہہ الا اور ملوع عرب کی لغت مین بڑی حریص بیصبر کو کہتی ہین چنانچہ حضرت عبداللہ عباس
رضی اللہ عنہما سی اس لفظ کی معنی لوگونکے پوچہی اپنے فرمایا کہ تعالی نی اس لفظ کی آپ تفسیر کی ہی اور
فرمایا ہی وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا جب پہنچی اوسکو برائی جیسی مفلسی اور بیماری یا کوئی اور مصیبت تو نہایت
کہبرا دلی اور بیقرار ہووی بخلاف اور جانورونکی اور اسکی وجہ یہہ ہی کہ آدمی کی سمجہہ بہت قوی ہی
اور اسکی فکر دور دور پہنچتی ہی اسواسطی ہر مصیبت کی رنج والم کی وجہونکو خوب غور کرکر دریافت کرتا ہی اور
اسکی لوازمات کو اور انجام کی حال کو بہت دور سی دیکہتا ہی پہر وہم کی غلبہ کی سبب سے اون سبکو واقع ہوا
جانتا ہی اور اوس بیقراری کی حال مین مغلوب ہوجاتا ہی اور اس مصیبت کی دفع کرنیکے واسطی طرح طرح
حیلے اور تدبیرین بہی اسکی دلمین آتی ہین اور کسی سی مطلب برآری نہین ہوتی ہی اور اس انتقال مین
یعنی ایک تدبیر کی چہوڑنی اور دوسری کی پکڑنین اسکی تو اکو بہت بیقراری حاصل ہوتی ہی اور ایک تدبیر کو
تمام فکر کی دوسری تدبیر سامان کی فکر مین جا پڑتا ہی وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا اور جب پہنچتی ہے
اوسکو بہلائی جیسی دولت وحکومت یا اور طرحکی بہلائی تو نہایت بخیل ہوجاتا ہے اور ہرگز نہین چاہتا
کہ دوسرا کیہہ پہنچی اور جب حق تعالی اوسپر ہر طرحی خوشی اور ترقی کی دروازی کہولتا ہی تو اوسکو بہت تعجب
اور ہر مرتبی کی ترقی کی محافظت اور نگہبانی منظور ہوتی ہی تاکہ دوسرہ کیہہ نہ پہنچی اور میری ہی نسل اور
خاندان مین یہہ حکومت اور ثروت باقی رہی پہر اس سبب سے اسکا بخل روز بروز بڑہتا جاتا ہی سو یہہ
ہی اسکی دانائی ہی کہ ہر نعمت کے نفع کی وجہونکو خوب غور کرلیتا ہی اور اسکے لوازمات بعیدہ کو اور پوشیدہ
خواصونکو دوسری بوجہہ لیتا ہی اور اوس نعمت کو تنہا اپنی ہی پاس رکہنی کی واسطی طرح طرح کی حیلی اور تدبیرین

کرتا ہی اور اسمین بہت فکر وغور کرتا ہی اور ان سبکی سمجھ پڑتا ہی اور یہہ دونون صفتین یعنی بی صبری اور حرص کی زیادتی اکثر بندگی اور عبادت کی خرابی کا سبب ہوتی ہین اور قرآن سی پہرنی اور انکار کرنیکا سبب ہوتے ہین تو دوزخ کی بلانیکی قابل سب آدمی ہوئی اسلئی کہ انکی اصل پیدایش مین دوزخ کی بلانیکا استعداد پایا جاتا ہی مگر اٹہہ فرقی کہ اونکو دوزخ نہین بلاوینگی اسواسطی کہ اونکو بہشت اپنی اٹہون دروازون سی بلاوے اگر اونکو دوزخ ہی بلاوی تو اسمین دوزخ اور بہشت کی جیگڑا اور مناقشہ لازم آوی اور دوزخ اور بہشت آپسمین خواجہ تاش ہین یعنی ایک ہی ملک کی تابعدار ہین اور انکی آپسمین صلح اور ملاپ ہی اونمین جیگڑا فساد ہو نہین سکتا اور اون آٹہون فرقون کی تفصیل یہہ ہی الا المصلین الخ ۸ عزیزی الا المصلین الذین ہم علی صلوتہم دآئمون مگر نماز ادا کرنیوالی وہ کہ وہ اپنی نماز پر ہمیشہ رہنی والی ہین ۸ فتح مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر قایم ہین ۸ موتفسیر مگر وہ نماز پر ہمیشگی کرتی ہین اور یہہ انکا فعل اس بات کی دلیل ہے کہ یہہ زیادہ حریص اور بی صبر نہین پیدا کئی گئی ہین والا پنج وقتہ نماز کا ادا کرنا دلسی نہو سکتا اور جو یہہ دن اور راتمین پانچ وقت اپنی خاوند کی حضوری مین حاضر ہوتی ہین تو انسی اپنی خاوند کی والہی اپنے مال سی نذر دینا رنکالنی مین انکار کب ہو سکتا ہی یا جبکی تنخواہ حق تعالی نی امیر اوتاری ہی اونکو نذرانا اور حرص کی زیادتی انکو اس مرتبہ کو پہنچادی کہ اونکی حق کو منع کری یہہ اونسی ہرگز ممکن نہین ہے اسجگہہ پر جانا چاہی کہ حق تعالی نی نماز پڑہنی والونکو گویا ان آٹہون فرقونکا سردار کرکی اس آیۃ مین سبکے پہلی ذکر فرمایا ہی اور اس کلام کی آخر مین ہی اسی فرقہ کا ذکر کرکی کلام کو ختم کیا ہی سو ظاہر مین تکرار معلوم ہوتی ہی لیکن حقیقت مین تکرار نہین ہی کئی وجہون سی پہلی وجہ یہہ ہی کہ اوگون نی عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سی کہ جو بڑی صحابی جلیل القدر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سی ہین اس آیۃ کی معنی پوچہی ہی تی کہ نماز کی ہمیشگی سی کیا مراد ہی اسلئی کہ ہمیشہ نماز مین رہنا آدمی کی طاقت سی باہر ہی اونہون نی جواب دیا کہ نماز کی ہمیشگی سی یہہ مراد ہی کہ نماز پڑہنی مین دائین بائین نہ دیکہی اور دل بہی سوای خدا کی یاد کی اور طرف نماز مین نہ لگاوی بس ظاہر مین بہی یہی ہی کہ محافظت کی لفظ جو ان آیتو کی آخر مین آئی ہین اوس سی مراد ہی ہی کہ نماز کی مقدمہ مین بڑا اہتمام کرے یعنے اسکے آداب اور شرائط کی رعایت کرنا اور وقت آنیکی پہلی سی وضو کرکی کپڑی پہنکر قبلہ کی طرف درست کرکی مستعد ہوکر بیٹہنا کہ نماز کا وقت جو آوی تو اوسوقت کسی شرط کی حاصل کرنیکیطرف دل متعلق نہ رہی اور اندر نماز کی ظاہری اور باطنی کی عاجزی سی کہڑی ہونا اور ریا سی بچنا اسی طرح تمام آداب اور سنن کی رعایت کی ساتہہ اول سی آخر تک نماز کو ادا کرنا اور نماز سی فرغت ہونیکی بعد بہی بیہودہ اور بری باتون سی بچنا یہہ سب چیزین التفاتی سوای ہین دوسرے وجہ یہہ ہی کہ مداومت سی مراد یہہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز ہمیشہ ادا کرنا ایک وقت کی بہی نماز کو جان بوجہہ کی چہوڑنا اور محافظت سے اور چیزین مراد ہین چنانچہ یہہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی منقول ہی تیسری وجہ یہہ کہ پہلی آیت سی فرض نماز مراد ہی اور آخر کی آیت سی سوای فرض کی اور نمازین مراد ہین جیسی ہر روز کی سنتین

موکدہ اور چاشت اور اشراق اور دوپہر ڈھلنی کی یعنی نماز فی الزوال اور تہجد کی نماز چنانچہ یہ حضرت امام جعفر
صادق رحمت اللہ علیہ سی منقول ہی ۞ **عزیزی** وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۙ۲۴ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۲۵ اور وہ لوگ کہ اونکی مالونمین حق مقرر ہی واسطی سائل اور بی مایہ کم سوال کے ۞ **فتح**
اور جنکی مال مین حصہ ٹہیرا ہی مانگنی کا اور ہاریکا ۞ **تفسیر** وَالَّذِيْنَ الخ اور دوسری وہ لوگ جو
اونکی سب قسم کی مالونمین سی جیسی نقد اور کھیتی کا حاصل اور جانور پالی ہوی اور تجارت کا مال اور لونڈی
غلام حق ہی معین ومقرر کیا ہواکہ وہ زکوٰۃ ہی اور عشر اور صدقہ فطر کا اور واجب النفقہ یا اور حق ہی جو اپنی
ہر جنس کی مال مین مقرر کر رکہا ہی لِّلسَّآئِلِ سوال کرنیوالی کی واسطی جسکو شریعت کی راہ سی طلب کرنا
پہنچتا ہی جیسی جورو اور اولاد اور غلام اور لونڈی اور آورناتی والی اور قرضخواہ اور مہمان کہ ان سبکو اپنی
اپنی حق اونکا طلب کرنا پہنچتا ہی اور یہہ سب اپنی حقوق کو بی شرم ہوکر لوگونکی سامنی محکمہ مین طلب کرتی ہین
وَالْمَحْرُوْمِ اور اوسکے واسطے جو محروم ہی مانگنی سی اور شریعت کی راہ سی اوسکو مانگنا نہین درست
ہی جیسی مسکین اور یتیم اور محتاج یہہ لوگ مطالبہ نہین کرسکتی اور بعضی مفسرون نی ایسا کہا ہی کہ
سائل سی مراد آدمی ہی کہ اپنی احتیاج کو اپنی زبان سی ظاہر کرسکتا ہی اور محروم سی جانور مراد ہین
اسلیے کہ بی زبان ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ سائل سی فقیر کو چہ گرد یعنی جو مانگتی پہرتی ہین وہ مراد ہی
اور محروم سی وہ محتاج مراد ہین جو اپنے گہر مین بیٹہی ہین اور کسی سی اپنی حاجت کو ظاہر نہین کرتے
اور لوگ اونکو غنی سمجہتی ہین سو اس سبب سی وہ لوگ صدقہ سی محروم رہتی ہین اور بعضون نی کہا ہی
کہ محروم سی وہ فلاس زدہ مراد ہی جسکی روزی کا سبب درہم برہم ہوگیا ہو کسی طرحسی اپنا قوت پیدا
نہین کرسکتا یا وہ تاجر مراد ہی کہ اوسکی اہل پونجی مین بہت نقصان آیا یا اوسکا مال بالکل لٹ گیا
اور اگرچہ صدقہ دینی مین محروم سائل سی مقدم ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ
الَّذِيْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ
وَلَا يَسْاَلُ النَّاسَ شَيْئًا لیکن اس آیۃ مین سائل کو محروم پر مقدم بیان فرمایا اسواسطی کہ ظاہر مین یہی بات
ہوتی ہی جیسی کہنا تقسیم کرنیکے وقت مانگنی والیکو جو دروازی پر کہڑا ہوکر پکارتا ہی پہلی دیتی ہین
پہر جو کچہہ بچہ رہتا ہی تو محتاج خانہ نشینون کی گہر بہیجدیتی ہین اور اس عمل سی معلوم ہواکہ اس
گروہ کو بڑا صبر ہوتا ہی کہ اپنا مال ہی دیتی ہین اور فقیر محتاجون کی آوازی اور ظلم ہی سہتی ہین پر
کہبراتے نہین اور حرص ہی نہین رکہتی نہین تو اپنا مال جس سی بڑی بڑی فایدی حاصل کرسکتی
ہین اور دنکو کیون اسطرحسی دین لیکن انکا مرتبہ پہلی فرقہ سی یعنی نماز پر ہمیشگی کرنیوالونسی کم ہی
اسواسطے کہ انکو کبہی کبہی مال کی خرچ کرنیکا سوچ اور مال کی جمع کرنیکی حرص بہی ہوتی ہی بخلاف
پہلے فرقی کی کہ وہ نماز مین مستغرق ہونیکی سبب سے اوس حالت استغراق مین ایک اعتان
دونون چیز دنیی نجات پاتی ہین ۞ **عزیزی** وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۲۶
اور وہ کہ اور رکہتی ہین روز جزا کو ۞ **فتح** اور یقین کرتی ہین تہانت کی دن کو ۞ **مو**

ف یعنی مسکین اور مہین جسکو کچہہ نہین ہوتا ہی اور دوسرا فرقہ وہ ہی جسکو کچہہ نہین ہوتا ہی اور
ہاریکا جو اور ہار رہا ہی اور دوسرا فرقہ وہ ہی جسکو کچہہ نہین ہوتا ہی اور
محروم سی مراد وہ ہی جسکی کھیتی ہاری کا سبب درہم برہم ہوگیا ہو
کسی طرحسی اپنا قوت پیدا نہین کرسکتا یا وہ تاجر مراد ہی کہ اوسکی اہل پونجی مین بہت نقصان آیا یا اوسکا مال بالکل لٹ گیا
اور اگرچہ صدقہ دینی مین محروم سائل سی مقدم ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ
الَّذِيْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ
وَلَا يَسْاَلُ النَّاسَ شَيْئًا لیکن اس آیۃ مین سائل کو محروم پر مقدم بیان فرمایا اسواسطی کہ ظاہر مین یہی بات
ہوتی ہی جیسی کہنا تقسیم کرنیکے وقت مانگنی والیکو جو دروازی پر کہڑا ہوکر پکارتا ہی پہلی دیتی ہین
پہر جو کچہہ بچہ رہتا ہی تو محتاج خانہ نشینون کی گہر بہیجدیتی ہین اور اس عمل سی معلوم ہواکہ اس
گروہ کو بڑا صبر ہوتا ہی کہ اپنا مال ہی دیتی ہین اور فقیر محتاجون کی آوازی اور ظلم ہی سہتی ہین پر
کہبراتے نہین اور حرص ہی نہین رکہتی نہین تو اپنا مال جس سی بڑی بڑی فایدی حاصل کرسکتی
ہین اور دنکو کیون اسطرحسی دین لیکن انکا مرتبہ پہلی فرقہ سی یعنی نماز پر ہمیشگی کرنیوالونسی کم ہی
اسواسطے کہ انکو کبہی کبہی مال کی خرچ کرنیکا سوچ اور مال کی جمع کرنیکی حرص بہی ہوتی ہی بخلاف
پہلے فرقی کی کہ وہ نماز مین مستغرق ہونیکی سبب سے اوس حالت استغراق مین ایک اعتان
دونون چیز دنیی نجات پاتی ہین ۞ **عزیزی** وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۲۶
اور وہ کہ اور رکہتی ہین روز جزا کو ۞ **فتح** اور یقین کرتی ہین تہانت کی دن کو ۞ **مو**

تفسیر والذین الخ اور تیسری وہ لوگ جو سچا جانتے ہین انصاف کے دن کو یعنی قیامت کو سو بلا کی آسے بے صبر نہین ہوتے ہین اور خیر یعنے مال کی ہنجنی سی منع الخیر یعنی خیر کو روکتے نہین ہین اسو اسطے کہ ہر بلا اور نیکی کا عوض ملنا یقینی جانتے ہین سو یہہ لوگ صبر ہی رکھتے ہین اور حرص کو اپنی پاس آنے نہین دیتے لیکن انکا مرتبہ اون دونونکی مرتبوں سی یعنی نمازیون اور زکوٰۃ دینی والونسی کم ہی اسلیئے کہ انکو ایسا کام کرنے مین جسمین دنیا کا کچھہ نفع نہو دی اور اپنے مال کو ایسی جگہہ خرچ کرنے مین جسمین ظاہری فائدہ کچھہ نہو دلی بے صبر اور گھبراہٹ ہوتی ہے اور دنیا کی نفع والی باتو نمین پہنچنے پر اور دنیا کی رنج سی بچنی پر اور آئندہ کی واسطے مال جمع کرنے پر حرص ہوتے ہے اور لالچ کرتی ہین پر یہ لوگ صبر کو بی صبری پر اور قناعت کو حرص پر ترجیح دیتی ہین اس سبب سے کہ اونکو جزا پر یقین ہی تو گویا عوض اور بدلہ کرتی ہین اور تھوڑا دیتی ہین اور بہت چاہتی ہین اور انکی گھبراہٹ اور حرص بالکل بے تاثیر نہین ہے بلکہ ایک فائدہ رکھتی ہی یعنی قسم دینوی سی طرف قسم اخروی کی انتقال کیا اور فانی سی طرف باقی کی اسطرح رنگ پیدا کیا ہے ۵ **عزیزی** والذین ہم من عذاب ربہم مشفقون الخ اور جو اپنے رب کی عذاب سی ڈرتی ہین ۵ **موئفسیر** اور جو ہی وہ لوگ ہین جو اپنے پروردگار کے عذاب سی ڈرنیوالی ہین دنیا اور آخرتمین اور جانتی ہین کہ اگر بلا مین صبر نکرینگے یا مال کے دینے مین اپنے ہاتھہ کو اچھی طرح نکھولینگی تو حقتعالی کی عذابمین گرفتار ہونگی اور حقیقت مین بات یہی ہی کہ اپنے پروردگار کے عذاب سی خوف مین رہا چاہیے اسواسطے کہ ان عذاب ربہم الخ ۵ **عزیزی** ان عذاب ربہم غیر مامون الخ تحقیق عذاب اونکی پروردگار کا ایسا ہے کہ اوس سی نڈر ہونا نچاہیی ۵ **فتح** بیشک اونکے رب کے عذاب سے نڈر ہونا چاہیے ۵ **موتفسیر** یعنے نہین لایق ہے کسیکو اگرچہ بہت کرتا ہو طاعت و مشقت یہہ کہ امن مین ہو اوسکے عذاب سی اور لائق ہی یہہ کہ رہے درمیان خوف و رجا کی ۵ **مدا** بیشک عذاب انکی پروردگار کا ایسا ہے ہے کہ اوس سی باوجود بلا مین صبر کرنیکے اور اپنے مال کو اوسکی راہ مین خرچ کرنیکے نڈر نرہنا چاہیے اسلیے کہ بھلائی اور برائی کا اعتبار خاتمہ پر ہے اور خاتمہ کا حال ہر شخص کا پوشیدہ ہی کسیکو معلوم نہین کہ کیا ہوگا اور صبر اور بخشش مین ان لوگونکا مرتبہ پہلونکی مرتبہ سے کم ہے اسلیے کہ اونکی کام عذاب کی خوف کی سبب سے ہین اور پہلونکی کام ثواب کی امید پر اور ثواب کی طمع امید کی راہ ہی اور امید وسیلہ ہے محبت کا اور خدمت اور تابعداری محبت کی ساتھہ بہتر ہے اوس خدمت اور تابعداری سی جو خوف کی ساتھہ ہو جسطرح مزدور یا نوکر کی خدمت بہتر ہے لونڈے غلام کی خدمت سی اور یہہ دونون گروہ پہلے دونون گروہ ہونسی مرتبہ مین بہت کم ہین اسلیئے کہ اونکی عمل صرف محبت کی راہ سی ہتی بھلائی کی امید اور برائی کی خوف کا خیال اونکو کچھہ نتھا سو اونکی خدمت اور تابعداری ایسی ہوئی جیسی عاشق معشوق کی خدمت و اطاعت کرتا ہی اور یہہ چار فرقے جو مذکور ہوئے سو وہ لوگ ہین جنہون نے بدنی اور مالی عبادت ادا کرنی پر صبر کیا اور مصیبت

اور بلا وکو سہ لیا اور اپنی حرص کو جو حاعت کی مخالف ہی ترک کیا تہا اور گناہ اور شہوتون کی خواہش کو بالکل موقوف کیا تہا اب اون لوگونکا حال بیان فرماتی ہین جنسی جزائی کا مومنین صبر و قناعت ظاہر ہوئی سو وہ ہی چار فرقے ہین پہلا فرقہ وہ ہی جو اپنے شرمگاہ کی شہوت پر اور عورت سی صحبت کرنیکی لذت پر حرص نہین کرتا بلکہ صبر کرتا ہی اور وہ یہہ چیز ہے جو اکثر خلق اللہ کی خرابی کا سبب پڑتے ہے دوسرا فرقہ وہ ہے جو خلق اللہ کی حق مین جیسی امانت ہی یا عہد حرص نہین کرتی بلکہ اوسکی کرنیمین صبر کرتا ہی تیسرا فرقہ وہ ہی جو خلق اللہ کی حقوق کو جو ظاہر کرنیکے سزاوار ہین اونکی چہپانی پر حرص نہین کرتا بلکہ اوسکے ظاہر کرنی پر صبر کرتا ہی چوتہا فرقہ وہ ہے جو نفل عبادت مین جو اپنے ذمہ پر لازم کرلین ہین خصوصًا نماز نفل جو دن راتمین اپنی پر مقرر کرلین ہین اوسکی ادا کرنے پر صبر کرتا ہے اور کہیل کود اور آرام وچین کی لذت مین اپنی وقت کو گذارنی مین حرص نہین کرتا اور ان فرقونکو اس ترتیب سی بیان کرنیکے وجہ یہہ ہے کہ عبادتین بدنی جو حق تعالی کی واجب کرنیسی بندی پر لازم ہوئین ہین وہ ہی ترتیب سی بزرگی رکہتی ہین سب سے اعلی پانچوقت کی نمازین ہمیشگی کی طور سے ادا کرنی پر صبر کرنا اور انکے چہوٹنے پر حرص نکرنے بڑے درجہ کی نزدیکی اور قرب کا سبب ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ اور عبادتون نماز مین زیادہ خصوصیت ہی اسواسطے کہ یہہ جامع ہی سب عبادتونکو اور انتہا درجہ کی حضوری اور قرب کو جو سرگوشی اور کلام کی حد کو پہنچی بلا واسطہ پہنچا دیتی ہی پہر اوسکی بعد فرض زکوۃ کو ادا کرنا اور اپنی ذمہ کی واجب مفتی دینی مین خلق اللہ کے منفعت اور خدا کی بندونکی پرورش منظور رکہنا اسلیئے کہ یہہ ہی نہایت خوشی اور رضامندی کا پروردگار کی سبب پڑتے ہے پہر اسکے بعد گہبراہٹ اور بی صبری اور حرص کو ترک کرنا بلا اور مصیبت کے وقت مین فوت ہوئی چیز پر ثواب کی امید سی نہایت بڑا مرتبہ ہی اوس ترک سی جو عذاب کی دہشت سی ہو پہر اسکے بعد نامشروع چیز پر حرص نکرنا اور جو شریع مین جائز ہے اوسی قدر پر اکتفا کرنا خصوصًا شرمگاہ کی شہوت کی مقدمہ مین بہت ہی بڑا صبر ہے اور یہہ سب پروردگار کی حق سی متعلق ہین پہر جو بندونکی حق سے علاقہ رکہتا ہی سو وہ یا اونکی حقونکا ادا کرنا جو اسکی ذمہ پر ہین جیسی اسمین امانتونکا ادا کرنا اور عہد و پیمان کو پورا کرنا یا اونکی حقونکو ظاہر کردینا کہ اسمین اونکی مالونکا زندہ کرنا ہی اگرچہ اپنی ذمہ پر لازم نہین آتا ہی اور جب ان سب حق تعالی کی واجبات کو صبر کرنیسی اور حرص کے ترک کرنیسی مضبوط کیا تو باقی نرہی مکروہ چیز جو اپنے ذمہ پر نذر کی طور پر واجب لازم کرلی ہی جیسی عبادتین نفل خصوصًا نماز سو ان چیزونکا ذکر آخر مین کیا گیا چنانچہ فرماتی ہین وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِفُرُوْجِہِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِہِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ فَاِنَّہُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ اور وہ کہ وہ اپنی ستر دون کی نگہبانی کرنیوالی ہین مگر اپنی بیبیون اپنی کی لونڈیون پر اپنے کی کہ مالک اونکی ہوئی ہین یا ہتہ اونکی پس یہہ فریق ملامت کیی گئی نہین ہین فتح اور جو اپنی شہوت کی جگہہ چاہتی ہین مگر اپنے جورو دون سی یا اپنے ہاتہہ کی مال سی سو اونپر نہین لولاہنا مؤلف تفسیر والذین

پڑی یا بدن کسیکا اوسمین ملی اور اس روکنی مین اونکی صبر کی قوۃ بھی ثابت ہوئی اور اونکی بی حرصی بھی
مگر اپنے جوڑو نپر نعمت مین زوج جوڑیکو کہتی ہین اور جو گہر کا کاروبار اور انتظام بدون مرد و عورۃ کی درست
نہین ہوسکتا اسیواسطی عورت کو مرد کا جوڑا اور مرد کو عورت کا جوڑا کہتی ہین جیسی موزیکا جوڑا اور جوتی کا جوڑا
اور جوڑیکی ہونمین کئی چیزین شرط ہین پہلی شرط یہہ ہی کہ دونونمین کوئی خصوصیت ظاہر ہو اور یہ خصوصیت
بدون عقد ایجاب و قبول کی جسکو عقد نکاح کہتی ہین حاصل نہین ہوسکتی اسی واسطی ہر عورۃ کو ہر مرد کا
جوڑہ نہین کہتی ہین اور دوسری شرط یہہ ہی کہ وہ خصوصیت گہر کی انتظام اور دنیاکی کامون کی تدبیر کیواسطے
ہو نہ فقط شہوت رانکالنی کی واسطی اسواسطی کہ بدون گہر کی کامونمین شریک ہونیکی نفع اور نقصان
دونو نکا مشترک نہو گا تو جوڑے ہونیکے معنے ہی ظاہر نہونگی جیسی خرچی اور متعہ کی عورت کو اوسکو جوڑا
نہین کہہ سکتی ہین اور تیسری شرط یہہ ہی کہ نسل لینا اوس سی ممکن ہو اور دوسریکا حق اوسکی ساتھہ متعلق نہو جیسی
غیر کی لونڈی کو اوسکی مالکنے اوسکے صحبت کرنیکی اجازت دی ہو تو اوسکو بھی جوڑا نہین کہہ سکتی ہین چوتھی
شرط یہہ ہی کہ کوئی اور رشتہ اور علاقہ اوس سی قوی زیادہ اور شایبہ زیادہ اون دونونکی درمیانمین اس رشتہ
سی بڑہ کر نہو اسی واسطی ماں اور بیٹی اور بہن کو مرد کا جوڑا نہین کہتی ہین پس اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ متعہ کے
عورۃ بھی مرد کا جوڑا نہین ہوسکتی اسی واسطی متعہ کی عورۃ کی مال کا مرد مالک نہین ہوتا ہی اگرچہ متعہ کی
مدت مین وہ عورۃ مرجاوی اور نہ خانگی کامون کے تدبیر مین کچھہ ایسی عورت کو دخل ہوتا ہی اور نہ نفع نقصان
مین شریک ہوتی ہی اور نہ اوسکی خوراک اور پوشاک مرد پر واجب ہوتی ہے اور نہ نسل اور نسب کے محافظت
اور نگہبانی اس سی ممکن ہوتی ہی اسلیئے کہ متعہ کی مدت کو زمانیکے بعد دونونمین خود بخود اجنبیت اور جدائی ظاہر
ہوجاتی ہے ایک مشرق کو جاتا ہی اور دوسرا مغرب کو عورت دوسرے متعہ کو چاہتی ہی اور مرد دوسری عورۃ کی تلاش
خواہش کرتا ہی اور اگر متعہ کی مدت مین اوس مرد سی اوس عورۃ کو حمل رہگیا اور کوئی بچہ پیدا ہوا تو نہ وہ
بچہ اپنے باپ کو پہچان سکتا ہی اور نہ باپ اوس بچہ کو اور نہ وہ بچہ باپ تک پہنچ سکتا ہی تاکہ فرزندی کے
حق کو اپنے باپ سی طلب کری اور نہ باپ اوس بچہ تک پہنچ سکتا ہی تاکہ تعلیم اور تربیت پدری اوسکی
ساتھہ بجالاوی اور جب بچہ نسب سی مجہول اور نامعلوم رہا تو اوسکا محرم ہونا ہے باپ کی قریبون سے
نامعلوم و پوشیدہ رہا تو اسمین تداخل محارم کا بھی ممکن ہے یعنے محرم کی ساتھہ نکاح کرلینا اسطور سے
کہ وہ لڑکا اپنے باپ کی بیٹی کی ساتھہ نکاح یا متعہ کرلی یا باپ کا بھائی اوس لڑکی کی ساتھہ متعہ یا نکاح کرے
اور اسی طرح دوسرے قرابتیونمین بھی یہی تداخل متصور ہوسکتا ہی اور ایسی نکاح کرنیسی جو اولاد پیدا
ہوگی اونکی نکاح مین بھی کفو ہونیکی رعایت برہم درہم ہوجائیگی اور میراث کی تقسیم کا دروازہ بالکل بند
ہوجائیگا اسواسطی کہ اسکے وارث جہانمین پہیل گئی اور اونکی پہچان اور اونکی ماسون اور مکانونکا
دریافت کرنا بہت دشوار ہوگا تاکہ ہر شخص کے میراث اوس تک پہنچادی جاوے اسے واسطے متعہ کرنیوالونکو
عقد یکی موافق ہی زوجیت کی حکم متعہ کی عورت کی ساتھہ جاری نہین ہی جیسی عدت و طلاق اور
ایلاء اور ظہار اور ظہار اور برابری عورتونمین یعنی پوشاک اور کہانے اور گہر اور ساتھہ رہنی مین رات کو اور

متعہ کی عورت کی حقیقت اور برابری کا بیان

قاعدہ کلیہ ہے کہ جب ایک چیز کا حکم جاتا رہا تو وہ چیز بھی یعنی ہو جائیگی یعنی اوسکا نام باقی نرہیگا جسطرح یہان ہے کہ سبب زوجیت کی حکم جاتی رہے تو عورت بھی جاتا رہیگا اور ایسی عورت کو جورو نکہین گے اور دوسری یہہ ہی ہے کہ منکوحہ عورت کو حق تعالیٰ نی چار عدد مین محصر کیا ہی چنانچہ سورہ نساء کی اول مین مذکور ہی سو اگر متعہ والی عورتون منکوحہ عورتون مین داخل ہوتین تو یہہ بھی چار سی زیادہ جایز ہوتین اور حال یہہ ہی کہ متعہ کرنیوالونکی نزدیک بھی اس بیس عورتونکی ساتھہ بھی راتین متعہ کرنا جائز ہے اگر وہ تین سی کیلے پاس چار عورتین منکوحہ ہون تو اور عورتونکی ساتھہ سوای اون چار کی متعہ کرنا درست جانتے ہین اور شرع شریف مین مقرر ہی کہ جب کسی شخص نے اپنے نکاحی عورت سی ایک مرتبہ صحبت کی تو وہ محصن ہو گیا پھر اسکے بعد اگر اوس شخص سی زنا ہوا تو اوسکو سنگسار کرینگے یعنی پتھرونسی اوسکو مار ڈالینگی اور اگر منکوحہ عورت سی صحبت کرنیکے پہلی زنا ہو تو اوسکو مارینگی اور متعہ کی جایز رکھنی والونکی نزدیک بھی متعہ والی عورت سے صحبت کرنی احصان کا سبب نہین ہوتا ہی غرض کسی وجہ سی متعہ والی عورت زوجہ مین داخل نہین ہو سکتی اور جو لوگ متعہ والی عورتون کو زوجہ مین داخل کرتی ہین اونکی مثال ایسی ہی جیسی کوئی شخص آٹا گہول کر حریرہ پکاوی پھر اوسمین گوشت کی بوٹی ڈہونڈی ؎ اضاع العمر فی طلب المحال یعنی ضایع العمر فی طلب المحال یعنی ضایع کی اپنی عمر محال چیز کی تلاش مین

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ یا وہ چیز کہ اوسکی مالک ہوی ہین اونکی ہاتھہ اور اوسچیز سی لونڈیونکی شرمگاہ کا سکان مخصوص مراد ہی اسواسطے کہ وہ چیز چاہیے کہ نجاست کی جگہہ نہونسے کے قابل ہو سو غلام ایسی چیز نہین رکھتی اور لونڈیون کی پاس دونون قسم کی چیزین موجود ہوتی ہین لیکن انکی ہی نجاست کی جگہہ حرام ہے اسواسطے کہ وہ جگہہ نہ کہتی ہونیکی لیاقت رکھی نہ نسل کی اور جب ما موصولہ کی لفظ سی وہی موضع مخصوص مراد ہوا تو اب ما موصولہ کی لفظ پر کوئی اشکال وارد نہین ہو سکتا اور اوس صورتمین ہی عورت و مرد کی خصوصیت نفع اور نقصان مین شریک ہونا اور اپنے نسب اور نسل کو نگاہ رکھنا اور خانگی کامونکی خدمت کرنے یہہ سب باتین یہان ہی ثابت ہین ان دونونمین یعنی بیوی اور لونڈی مین فرق اتنا ہی کہ نکے نکلے کی بدن مین سی موضع مخصوص کی سوائی اور کوئی چیز دوسری خاوند کی ملک مین نہین آتی اور لونڈی سر سی قدم تک اپنی مالک کے ملک مین داخل ہو جاتی ہی اور عربی لغت مین ملک عین ذات اور گردنکی مالک ہونیکو کہتی ہین اسلیے مالکی ہوی چیز کوئی نہین کہتا کہ میری ملک عین ہی بس جو لونڈی کہ اوسکی مالکنے کسیکو عاریت کی طور پر صحبت کرنیکی لیی دی تو وہ لونڈی اوس مستعیر یعنے عاریت مانگنی والیکی ملک عین مین داخل نہو جائیگی اور ایسی عاریت کو اوسی عاریت پر کہ جس سے نفع لینا درست ہی قیاس کرنا غلط ہی اسلیی یہہ قیاس نص کی مقابل مین ہی یعنی صریحی دلیل کے مقابل مین ہی اور ایسا قیاس ہرگز مقبول نہین ہے اور یہہ بھی ہی کہ قیاس مع الفارق بھی اسلیی کہ اگر اس نفع کی واسطی لونڈی کو کسی سی مانگے اور اوسکی ساتھہ صحبت کرنیسے شاید حمل رہ جاوے تو وہ لونڈی مانگ لینی والیکی حق مین مشغول ہو جائیگی اور یہہ جایز نہین اسی واسطی عاریت کی زمین مین درخت لگانا یا کنواکھدوانا درست نہین ہی فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ بیشک یہہ لوگ اگر اپنی عورتون یا لونڈیونکی ساتھہ صحبت کرنیمین اور لذت حاصل کرنیمین حرص و بی صبری غیر ملومین

تو نہین ہین ملامت کی گئی اور اولاہنا دی گئی تاکہ انکا بھی بی صبرون اور حریصون مین داخل ہونا سمجھا جاوی

عزیزی مختصر فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ جسکو کوئی ڈھونڈی سواے اسکی پس وہ جماعت وہ ہین حدسی گذرنیوالی ۵ **فتح** پھر جو کوئی ڈھونڈی اسکی سواے وہی ہین حدسی بڑہتی ۵ **موضح تفسیر** حدسی گذرنیوالی یعنی تجاوز کرنیوالی حلال سی طرف حرام کی اور یہہ آیۃ دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی متعہ کی اور اغلام کی اور مشت زنی کرنیکے ماتہہ سی ۵ **ملا** فَمَنِ ابْتَغٰى الخ پھر جو شخص کہ طلب کرے ان دونونکی سواے یعنی مل ہی اور لونڈی کی سواے پھر وے لوگ ہین تعدی اور ظلم کرنیوالی اور عفت اور پاکی کی حدسی آگی بڑہنی والی اور بے صبرون اور حریصون مین داخل ہونیوالی آپ اس مقام پر جانا چاہیے کہ آدمی کو شہوت نکالنی کی لئی کئی طور ہین لیکن سواے ان دو قسمونکی جو شرع مین بی شبہ جائز ہین باقی سب صورتین ممنوع و حرام ہین آور اون سب قسمون کی تفصیل بہت ہی اوپہین سی ایک لونڈی بازی ہی اور اوس سی مراد خبس جگہہ مین دخول کرنا ہی یعنی غلیظ نکلنی کی جگہہ مین پھر یہہ کام مرد سی ہو خواہ اپنی عورت سے یا اپنے لونڈی سی یا اجنبی عورت سی سب حرام ہی اور اسی قسم سی ہی خرچی کی عورت جیسی کنچنی کہ ایک رات یا ایک مہینی کی اجرت مقرر کرکر اوس سے یہہ فعل کرتے ہین آور اسی قسم سی ہی خانگی عورت کہ بدون اجرت مقرر کرنیکے اوس سی فقط دوستی آشنائی کے سبب سے یہہ فعل کرتی ہین اور اسی قسم سی ہی جس عورت سی زبردستی سے یہہ فعل کرے جسطرح غنیم کی فوج دوسرے ملک پر غالب ہونیکی وقت وہان کی عورتون سی زبردستی یہہ فعل کرتی ہے اور اسی قسم سی ہی متعہ والی عورت یعنی ایک مدت معین کرکی اوسکے اجرت مقرر کردینا پھر اوسکی ساتہہ یہہ فعل کرنا اور اسی قسم سے ہے دوسرے لونڈی جو اوسکی مالک کے رضامندی سی مالک کر اوسکے ساتہہ فعل کرتے ہین اور اسی قسم سے ہے عورۃ کا عورت کی ساتہہ یہہ فعل کرنا جسکو ہندی مین چپٹی بازی کہتی ہین اور اسی قسم سی ہی اپنی ماتہہ سے ملاکر منی نکالنا جسکو جلق کہتی ہین اور اسی قسم سی ہی اپنی محرم عورتونکی ساتہہ نکاح کرنا پھر وہ محرم خواہ نسبی ہون جیسی ماں ہین خالہ پھپی بہتیجی بہانجی وغیرہ اور خواہ سببی ہون یعنی سسرال والیان جیسی جورو کی ماں یا پھپی یا بہین یا خالہ وغیرہ اور خواہ رضائی ہون یعنی دودہ پینی کی پینے کے سبب سے محرم ہوگئی ہون جیسی انا یا اوسکی ماں نانی دادی یا اوسکی اولاد یہہ سب حرام ہین اور اسی قسم سی وہ عورۃ حرام ہے جو کسیکی نکاح مین ہی اوسکے ہے نکاح کرنا درست نہین ہی اور اسی قسم سے ہے عورت مشرکہ کی ساتہہ نکاح کرنا سواے اہل کتاب کی اور اسی قسم سی ہی فاحشہ عورۃ سی نکاح کرنا یہہ بہی جائز نہین سو یہہ سب قسمین ملکر اوراُدلک مین داخل ہین اور بالکل حرام ہین ۵ **عزیزی تنبیہ** جانا چاہیے کہ یہان جو لونڈی غلام قحط وغیرہ مین خرید لیتی ہین یہہ شرعی لونڈی غلام نہین ہین غلبہ اور سہ تیلا کہا رہشتر واسطے لونڈے اور غلام ہونی شرعی کی اور سبب ملک مین آجانیکی اَسْبَابُ الْمُلْكِ ثَلٰثَةٌ الْمُلْكُ وَهُوَ الْاِسْتِيْلَآءُ وَنَائِبُ الْمُلْكِ وَهُوَ الْبَيْعُ وَنَحْوُهُ وَخِلَافَتُهُ وَهُوَ الْمِيْرَاثُ (اَیْ مَا فِی الْخَ الرَّائِقِ وَغَيْرِهٖ وَلَنَا اَنَّ الْاِسْتِيْلَآءَ وَرَدَ عَلٰى مَالٍ مُبَاحٍ فَيُفِيْدُ سَبَبًا لِلْمِلْكِ اِلَى الْخَ

اس صورتین خریدی سی لونڈی غلام نہین ہوتی جبتک غلبہ سی اپنے قبضہ مین نہ لادی ایسی لونڈی سی بیٹھ نکاح کی وطی حرام ہی اور سبب توارث کا نہین ہوتا کذا فی کتب اللغۃ اور سحاب مین مولانا اسحق صاحب اور مولوی وجیہ الدین صاحب رحمہما اللہ کا فتوی مدلل مہرون سب علما کی سی مسجل ہوچکا ہی چنانچہ رسالہ مظہر الحق مین وہ فتوی مندرج کیا گیا ہی اور تفصیل سے اس مسئلہ کو لکھا ہی ۞ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ اور وہ کہ وہ اپنے امانتون اور اپنے عہد و نکی رعایت کرنیوالی ہین ۞ فتح ۞ اور اپنی دہر دہرین اور اپنا قول بناتے ہین ۞ موضح تفسیر یکون نی امانتہم پڑہا ہی اور وہ مثال ہے شرع کی امانتون کو ہی اور بندونکی امانتون کو ہی اور اور عہد مین داخل ہے عہد خلق کا اور نذرین اور قسمین رٰعُوْنَ نکہا ہی کرنیوالی نہ خیانت کرنیوالی امانتون مین اور نہ توڑنیوالی عہدون کی ۞ مد اور جہٹی وہ لوگ جو اپنے امانتون یعنی لوگونکی امانتین جو اپنے پاس کہتی ہین اور امانت کی دو قسمین ہین ایک وہ ہی جو حق تعالی کی حق کے ساتھہ متعلق ہے جیسے وضو اور ناپاکی کا غسل اور نماز اور روزہ اور زکوۃ اسواسطے کہ ان چیزونپر دوسرے لوگونکو خبر نہین ہوتی ہے اسکے شخص کا اقرار ان چیزونمین مقبول ہی اور امانت کی حقیقت یہی ہی کہ امین کا کہنا اسمین معتبر ہی دوسرے امانت کی قسم وہ ہی جو خلق اللہ کی حق سی علاقہ رکہتی ہی اوسکی بہی کئی قسمین ہین پہلی قسم وہ ہی کہ لوگون کی مال کسیکے پاس امانت رکہے جاوین دوسری قسم یہہ ہے کہ لوگون کی حقوق جو اسکے ولایت مین ثابت ہون اور صاحب حق اوسپر خبردار نہو مانند دین مورث کی کہ حق وارث کا ہی اور وارث کو اوسکی خبر نہین ہی اور تیسری قسم یہہ ہی جو اس شخص کی کام کی متعلق ہے جیسے تول اور ناپ اور کہانا پکانیمین مصالح کا خرچ کرنا یا سینی مین سنجاف اور پہندنی کا لگانا اور ایسے ہی اور چیزین ہین اور جو تہی قسم والونکی بہید جو کسی پر اعتماد والا جانکر اوس سی کہتی ہین یا پنچہی حکومت مین انصاف کرنا یہہ رعیت کی امانت ہی حاکمون اور قاضیونکی ذمہ پر چہٹی فتوی دینی مین حق بات بیان کردینی کہ یہہ امانت عوام کی ہی مفتیون کی ذمہ پر ساتوین جورو خاوند کی تنہائی کی باتین پانچہر کی تدبیر کہ یہہ بہی امانت ہی ایک دوسرے کے ذمہ پر آہٹوین اپنے کئے کی پوشیدہ باتین لونڈی غلام کی ذمہ پر نوین اقا کی امانت نوکر کے ذمہ پر سوین ہمسایہ کی امانت دوسرے ہمسایہ پر گیارہوین اپنے یار دوستی امانت دوسرے یارون پر وَعَهْدِهِمْ اور اپنے قول و قرار پر جو حق تعالی یا خلق اللہ سی کیا ہے سو پہلی قسم کا یعنی جو حق تعالی سی عہد کیا ہی وہ اگر مال دینی کا عہد کیا ہی یا کوئی عبادت ادا کرنیکا تو اوسکو نذر کہتی ہین اور اگر کسی خاص ضد کی بندون سی عہد کیا ہی حفظ کے راہ پہچانی اور چلنی کا تو اوسکو بیعت کہتی ہین اسواسطے کہ یہہ گویا حقیقت مین خدا تعالے سے عہد کرنا ہے چنانچہ انما فتحنا کی سورۃ مین حق تعالی خود فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا اور دوسری قسم کی بہی صورتین بہت ہین جیسی اپنا مال ملاکر تجارت کرنی اوسکو شرع مین شرکت کہتی ہین یا ایک کا پیسا اور دوسرے کی محنت پر نفع مین شریک ہونا موافق عہد کی اسکو مضاربت کہتی ہین یا صلح کرنے یا وصیت کرنی اور سوای انکی جو فقہ کی کتابونمین شرح اور تفصیل سے مذکور ہے جیسی مرابحت یعنی اصل قیمت پر

بھی نفع پہنچا کر بیچنا اور تولیت یعنی اصل قیمت پر یعنی خرید پر بیچنا اور حسبی وکالت اور کفالت اور ضمان ہی
راعون ۵ رعایت کرنیوالی ہین اور نگہبانی مین امانت اور عہد کی کوشش کرتے ہین جسطرح بگہبان
چرانیوالا انکی نگہبانی ہر وقت کیا کرتا ہی سو یہہ لوگ ہی صبر کامل رکھتی اور حرص بہت کم اسواسطے کہ اگر ایسا نہوتا تو
انسی عہد و امانت کی رعایت و محافظت نہو سکتی عزیزی والذین ہم لامانتہم وقولہم وعہدہم راعون یعنی جو امانت
قائم ہونیوالی ہین ۵ فتح اور جو اپنے گواہے پر سیدھے ہین موتفسیر یعنے سچ سچ گواہی کو گو
کوئی رعایت اپنی قرابتی اور شریف اور قوی کی نہین کرتے بسبب قوۃ دین اپنے کے اور اظہار حقوق مسلمین کے
۵ مدع اور ساتوین وہ لوگ جو اپنے گواہیو نکی اظہار کرنی پر مستعد کہڑی ہوی ہین اور سچی گواہی دینی مین
دوستی جاتی رہنی سی اور قرابت کی جھوٹ جانیسی ڈرتے نہین ہین اور اس گواہے دینی مین جو انکی مخالفون
کو اور دشمنو نکو نفع پہنچتا ہی اوسپر صبر کرتی ہین سو اس سبب سے حق والی اپنی حقو نکو پہنچتی ہین یہان حال یہ
چاہیی کہ گواہی کا چہپانا گناہ کبیرہ ہی اور اوسکے دو صورتین ہین ایک یہہ کہ خان بوجہہ کر گواہی دینی سے
انکار کرے اور کہے کہ مین نہین جانتا اور دوسرے صورت یہہ ہی کہ گواہی دینی کی وقت انکار صریح نکرے
لیکن کسی حیلہ اور بہانہ سی اوسکو ٹال ڈی ان دونون صورتونمین خلق بہت کی حق تلف ہوتی ہین اور اس
بہی بڑہ کر ایک اور گناہ کبیرہ ہی کہ جہوٹی گواہی دی سچی کو باطل کری اور جہوٹی حق کو ثابت کرے
یہہ سب سے بدتر ہے اور اشارہ اسمین اسبات کی طرف بہی ہی کہ گواہی بدون کمی وزیادتی ادا کرین سچی کہ کمی
وزیادتی مین قیام اوس گواہی پر ثابت نہین ہوتا ۵ عزیزی والذین ہم علی صلاتہم یحافظون
اور وہ کہ وہ اپنے نماز پر نگہبانی کرنیوالی ہین ۵ فتح اور جو اپنے نماز پر خبردار ہین ۵ موضح
تفسیر اور آٹہوین وہ لوگ جو اپنے نماز کے نگہبانی مین رہتی ہین تاکہ وسکا ثواب جاتا نہ رہے اور یہہ
محافظت اوس مداومت کی سوا ہے جو پہلے آیت مین مذکور ہے اسواسطے کہ مداومت کی معنی یہہ ہین
کہ ہمیشہ بجالانا اور کبہی ناغہ نکرنا اور محافظت کی معنی یہہ ہین کہ اوسکی ہر کام کو پورا کرنا تاکہ ثواب اوس کا
پورا ملے اور اسکے حق شرطین اور حقی رکعتین ہین اونکو اونکی وقتو نمین پورا ادا کرنا جیسی نماز مین ادہر
اودہر نہ دیکہنا اور سجدہ کی جگہہ پر نظر رکہنا اور کپڑے کو نہ سمیٹنا اور اپنے بدن کی ساتہہ نکہیلنا اور انگڑائی لینا
اور جمائی نہ لینا اور اگر آجاوی تو منہ کو بہت نہ کہولنا اور سونہہ کو کپڑے سے بند نکرنا اور کپڑے کو سر یا کندہی پر
ڈالکر دونون کناروں کو نہ لٹکانا اور اپنے اوانگلیون کی ساتہہ پنجہ نکرنا اور انگلیون کو نہ چٹخانا اور نماز
سجدہ کی جگہہ سے کوڑا نکر دور نکرنا اور اپنے ہاتہہ مین کوئی چیز جیسی لکڑے یا کوڑا نماز مین نرکہنا اور نماز مین
دل اور طرف نہ لگانا بلکہ دل کو حاضر رکہنا اور دلکی حضوری سی نماز کو ادا کرنا سو جسطرح پانچوقت نماز ہمیشہ
قائم رہنا نہایت شاق اور گران ہی اور نہایت صبر اور بڑی حرصی کی دلیل ہی اسیطرح سی مفسد چیزون سے
اپنے تئین بچای رکہنا بہی بہت شاق اور گران ہی اور کمال صبر اور بڑی حرصی کی دلیل ہو سکتی ہی اسیواسطے
ان دونون چیزون کو باوجود اس باتکی کہ ایک ہے چیز سے علاقہ رکہتی ہین جدا جدا بیان فرمایا اور شروع
ایک فعل سے کیا یعنے مداومت سی اور دوسرے پر تمام کیا یعنے نقصان کی چیزون سی بچانا کہ نماز کی فضیلت

نماز کی مفسد اور مکروہ چیزون کا بیان

اور اوسکی بہت تقید معلوم ہوجاوی ان آیتوں فرقوں کی اول اور آخر نماز والی ہین اور ہمیشگی کا ذکر پہلے اسلیے کیا کہ نماز کی سب سے جستی آفتین صبری اور حرص کی بیادتی کی ہین سب کم ہوجاتی ہین اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ اور جب حرص کم ہوئی اور صبر قوی ہوا تو نماز پر ہمیشگی حاصل ہوسکتی ہی اسواسطے کہ نماز کی محافظت مین سب مشقتون پر صبر کرنا اور تمام منافع کو چھوڑنا ضرور ہوتا ہی اور سب لذتونپر حرص کرنی فضول کو منع کرتی ہی اسیواسطے محافظت پر ختم فرمایا ہی ۵ **عزیزی** اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ یہ جماعت غرضیکہ ہونگی بزرگی دی گئی ۵ **فتح** وہ ہین باغونمین عزت سی ۵ **موتفسیر** ۵ اُولٰٓئِكَ یہ سب فرقے جو بی صبری اور بخل اور حرص کی برائیونسی پاک ہین فِيْ جَنّٰتٍ قسم قسم کی باغونمین ہونگی اپنے اپنے علو کی مرتبون کی موافق مُّكْرَمُوْنَ تعظیم اور بزرگی دیے گیئے یعنے عزت سی وہان ہونگی اسواسطے کہ سب اچی خصلتین اونمین پائی جاتی ہین اور برائیون سی بچی ہوی ہین اور بزرگون کی تعظیم واجب ہوتی ہے جیسی شریعت نے فرمانونکی تعمیل واجب ہی اور اس آیۃ سے معلوم ہوا کہ آدمی کی بزرگی اوسکی اخلاق نیک اور اچی خصلتین ہونیکی سبب سے ہے اور اوسکے برائی اوسکی بداخلاقی اور خصلتین بری ہونیکی سبب سے ہے اور بعضی مفسر وسنی تعالیٰ کہ قرآن شریف مین بہشت کی جگہ اور جو جو بہشتیونکو طرحکی وعدی دیی گئی ہین کافرون نی جو سنی تو ہنسی اوڑھٹی کے طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف مین آکر اور حلقی باندھکر دائین بائین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے اور کہنے کہ اگر یہہ قول تمہارا سچ ہی اور قیامت کا ہونا ضرور اور اوس قسم کی نعمتین اور بزرگیان وہان عنایت ہونگی تو ہمکو یقین جان رکھو کہ اون نعمتون اور بزرگیون کی زیادہ لائق ہونگی یہہ کہ جنہون نے تمہاری تابعداری اختیار کی ہی اسواسطے کہ حق تعالیٰ علیم ہے ہمکو دنیا مین عزت والا اور بزرگ والا کیا ہے اور طرح طرحکی نعمتونسی نوازا ہی اور مال اور مرتبہ اور ریاست ہمکو بخشی ہی جس لیسے اسبات پر کہ آخرتین بھی اپنے نعمتونسی ہمکو نوازیگا اور تمہاری تابعدار لوگ کہ اکثر فقیر و محتاج ہین اور غلام اور رذالی اور کم اصل وہ ہرگز ان نعمتونکی سزاوار نہین ہین سو حق تعالیٰ نی اونکی مسخرکی بات رد کرنیکے لیے یہہ آیتین اوسکے نازل فرمائین ۵ **عزیزی** فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۵ پس کیا ہی کافرونکو تیری طرف دوڑی آتی ہین دائین بائین طرف سے گروہ گروہ ہوکر ۵ **فتح** ۵ پھر کیا ہوا ہے منکرونکو تیری طرف دوڑی آتی ہین دہنے اور بائین سی جوٹ جوٹ ۵ **موتفسیر** پھر کیا ہوا ہی ان کافرونکو جو بہشت کی نعمتونکی سی تیری طرف دوڑے آتے ہین طمع کی گردن دراز کیی ہوی اور امید کی آنکھ سے تیرے طرف دیکھتی ہوی کیا یہہ لوگ بہشتیونکے صفتونکو جو آیتون اوپر بیان ہوچکی ہین اپنے مین حاصل کرچکے ہین جو اس امید پر تیری طرف دوڑی چلی آتے ہین اور باوجود اس امید کی اونکی نفس ایسے شریر ہین کہ تمہاری روبرو دوڑا ہوکر اوسکے بیٹھنے کو قبول نہین کرتے بلکہ دائین اور بائین سی حلقہ کرکر بیٹھتی ہین تاکہ کسیکو یہہ گمان نہو کہ یہہ ہی تمہاری تابعدار ہوے اور کچھ اچھے دین کی بات سیکھنے کو تمہارے پاس آئے ہین ۵ **عزیزی** اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۵ كَلَّآ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۵ آیا طمع کرتا ہی ہر شخص انمین سی

یہہ دخل کیا جاوی باغون نعمت کیمین نہ تحقیق پیدا کیا ہمنی انکو اوسچیز سے کہ جانتی ہین یعنی منی سی ف فتح
کیا لالچ کرتا ہی ہر ایک اومنین کہ دخل کری نعمت کی باغمین کوئی نہین ہمنی اونکو بنایا ہی جس چیز سی جانتی ہین
ف موقفسیر اَیَطْمَعُ الخ کیا طمع کرتا ہے ہر شخص انکا سہاکے کہ دخل کیا جاوی نعمتون والی بہشت
مین باوجود اس کفر و دشمنی اور تمسخر کی اور باوجود اس باطل اعتقاد و گھمنڈ کی کہ ہم لوگ اصل پیدائش مین
عزیز و بزرگ پیدا ہوی ہین کہتا ہی کفر و برای ہمسی ہوی لیکن ہم بہشت ہے کے لائق ہین اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہت اور تابعدار اگر مسلمان و نیکبخت ہون لیکن جو اکثر اسنین رذالی اور کم اصل ہین سو ذلت
و حقارت ہے کے لائق ہین اور اس امر کو دنیا کی مجلسون کی تعظیم و تکریم پر قیاس کرتے ہین کلا ہرگز
ایسا نہین ہونا ہے چاہیے کہ ایسی ہوئی طمع کو چھوڑین اور ایسی باطل خیال اور فاسد قیاس سی
درگذرین اسواسطے کہ اصل پیدائش مین نہ کوئی وجب التعظیم ہے نہ لازم التکریم اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ الخ
حقیر سے پیدا کیا انکو اوسچیز سے کہ جسکا یہہ حال خوب جانتی ہین اور وہ چیز منی کا قطرہ اور نطفہ ہے
کہ وہ آب ہی ناپاک ہے اور ناپاک جگہہ سے نکلتی ہے اور ناپاک جگہہ مین ٹہیر جاتی ہے پہر کہین اگر بدن
یا کپڑے پر لگ جاتی ہے تو اوس بدن اور کپڑے کا دہونا واجب ہوتا ہی پہر اب سوچنا چاہیے کہ آدمی کہانسے
واجب تعظیم و تکریم ہوا الّا بہتہ آدمے کے بزرگی اور برائی ایمان اور نیک عملونسی ہی اصل پیدائش سے
کچہہ علاقہ نہین لیکن رذالت اصل پیدائش سی ہی ہی اور کفر برائیون سی ہی پہر اگر ایمان لایا اور نیک
عمل کی تو اصلی رذالت اوسکی دور ہوئی اور تعظیم و تکریم کی لائق ہوا اور اگر کفر اور کرتا ہو نہین گرفتار رہا تو اصلی
رذالت اوسکی اس فرمانی کی رذالت سی ملکر دونی ہوگئی تو یہہ لوگ ہرگز تعظیم و بزرگی کی قابل نہین ہین
اسواسطے کہ دونی رذالت کہتی ہین بلکہ تعظیم و تکریم کی لائق وہ لوگ ہین جو تمہاری صحبت مین دین سیکہنے کو
حقیر ہوئی ہین اور میسر نہ ہکر فدا کیئی ہوئی ہین ف عربی فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ
اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ پس قسم کہاتا ہون پروردگار مشرقون
اور مغربونکی کہ تحقیق ہم قادر ہین اوپر کہ انکی عوض لاوین ہم بہتر انسے اور نہین ہم عاجز ف فتح سو میں
قسم کہاتا ہون مشرقون اور مغربون کی مالک کی ہم سکتی ہین کہ بدل کر لی آوین اونکی بہتر اور ہم سی چیز نہ
جاوین کی ف موقفسیر پہر قسم نہین کہاتی ہین ہم اسواسطے کہ قسم کہانیکی اسجگہہ احتیاج نہین
ہے حق تعالی کی قدرت کاملہ سب پر ظاہر و روشن ہی جس فرقہ کو چاہی بدل کر دوسرا اوس سی بہتر اوسکی
عوضمین پیدا کردی اور اگر تمکو بدون قسم کہانیکی یقین نہین ہوتا تو ہماری قسم اپنی ان صفتون کر کی ہی یعنی
پروردگار مشرقون اور مغربونکا ہون مین یہہ کثرت مشرقون اور مغربون کی اسلیی ہی کہ ہر ستارہ سورج
ہوا چاند یا اور پانچون ستاہی ان سبکا ہر روز نیا مشرق ہوتا ہی سواسی اوس مشرق کی جو سال کی پہلے
ہو چکا ہے پہر سیدہے ہر ایک ستا یکا مغرب یہی صداہی اور یہہ ہمارے صفت شرافت اور حقارت کی تغیر اور
تبدل پر کافی ہے یعنے بعضونکو اپنے مخلوقات مین سی کسی وقت مین ایسی عظمت و بزرگی سے سرفراز
کرتے ہین ہم کہ انوار کی ظہور کے مشرق ہوجاتے ہین اور پہر اور وقت اونہین مخلوق کو اس عظمت و بزرگی سے

معزول کرکی دوسرے کیواوس بزرگے سے سرفراز کرتی ہین ہم ہر ساطح بعضو نکو اپنی مخلوقات مین سی ایسی ذلت سی ہم رسوا کردیتی ہین کہ بالکل سیاہ تاریکی اوسپر چھاجاتی ہی ہر دوسرے کیواوسی رسوائی سی ذلیل کردیتی ہین اور اسپر اور ہے قیاس کرلینا چاہئی اور جب یہہ ہمارے قدرت عظمت وحقارت کی تغیر اور تبدل مین برس کی ہر دنین کھل کے ثابت ہوا کہ اِنَّا لَقَادِرُوْنَ الخ مقرر البتہ ہم قادر ہین اسپر کہ بدل کرلی اوین دوسری فرقہ کو جو بہتر ہون اونسے تمہاری صحبت کی لئی اور تمہاری شاہ گردی اور نیک راہ چلنے خلق کی آراستگی اور عملون کی نیک کرنے مین اونکو وہ بہتر ہون سو وہ فرقہ انصار یون کا تہا وَمَا نَحْنُ الخ اور نہین ہم ایسی کہ کوئی ہمسی بڑہ چلی اور اوسکی حقارت اور اہانت کرنیسی ہمارے تعظیم اور تکریم زہے یا یہہ عزت اور بزرگی ہمسی لیکر دوسرے کیواوحوالہ کردی اور کیواونکو عاجز کردی سو ایسا کوئی نہین ہی تو بس معلوم ہوا کہ یہہ ان سبکا جمع ہوکر تمہاری پاس آنا کچھہ بہشت مین داخل ہونے طمع سی نہین ہی اور نہ تعظیم وبزرگی کرنیکی راہ سی ہی بلکہ انکی تکبر سے ہے جو بڑہ بڑہ کر باتین کرتی ہین اور حقتعالے کی آیتون سی اور اوسکی عدونسی تمسخر کرتے ہین ۵ **عزیزی** فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ بس چھوڑ اونکو کہ بیہودگی مین بہین اور کہیلین یہان تک کہ ملین اپنے اوسدن سی کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ۵ **فتح** سو چھوڑ دی اونکو باتین بناوین اور کہیلین جب تک ملین اپنے اوس دن سی جسکا انسی وعدہ ہی ۵ **موہ تفسیر** پھر چھوڑ دے اونکو تاکہ یہہ باتین بناوین اور کہیلین یہان تک کہ ملین اپنی بری دنسی جسکا وعدہ دیا جاتی ہین لیکن اوسدن حق تعالی کیطرف ملانیوالیکو اور طرح سی جواب دینگی یعنی جسطرح اب ہنسی اور تمسخر کے ارادی سی تمہاری پاس آتی ہین سو اوسدن یہہ بات نہوگی بلکہ نہایت ہی چینی اور بیقراری سی اوس ملانیوالی پاس دوڑ کر حاضر ہونگی ۵ **عزیزی** يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُوفِضُونَ اوسدن کہ نکلین قبرونسی دوڑتے ہوی گویا وہ طرف نشانہ کی دوڑتی ہین ۵ **فتح** جسدن نکل پڑین قبرونسی دوڑتی جیسکہ نشانہ پر دوڑے جاتی ہین ۵ **موتفسیر** يَوْمَ الخ جسدن نکلین گے اکیلے کیلے بدن ننگے سر ننگے پاؤن قبرونسی دوڑتی ہوی اور جلدی کرتی ہوی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی صدا کے آواز سنکر گویا کہ وہ سب کسی بت کی طرف جسکو اوس گہرسی نکالکر کہڑا کیا ہی دشمن کے واسطے دوڑی جاتی ہین جلدی سی اس ارادہ سی کہ سبکے پہلے ہم ہی دشمن کو لین اور چوم چاٹ لین اونکو اور اپنے تئین اوس تک پہنچاوین اس آرزو سی کہ اوسوقت جو پہنچا سو پہنچا لیکن یہہ بات نہین ہے بلکہ یہہ اونکا دوڑنا اور جلدی کرنا نہایت ذلت اور خواری کی ساتہہ ملا ہوا ہوگا اسواسطے کہ خَاشِعَةً الخ ۵ **عزیزی** خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ عاجزی ظاہر ہوتی ہوگی اوپر اونکہین اونکیطرح ڈہانک لیگی اونکو ذلت یہہ ہی وہ دن کہ وعدہ دیا جاتا ہتا اونکو ۵ **فتح** ۵ نوی ہین اونکی آنکہین چڑہی آتی ہی اونپر ذلت یہی ہی وہ دن جسکا اونسی وعدہ ہتا ۵ **موہ تفسیر** خَاشِعَةً الخ تاریک اور تحیر ہوئی ہونگی آنکہین اونکی بلکہ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ چہا لیگی سے یا نوکہ اونکو ذلت اور رسوائی ذٰلِكَ الخ یہہ وہ دن اونکا ہی جسکا وعدہ دیا جاتی ہتی

حرص اور بے صبری کی آدمی کو کیسی بری عادت ہے

نہ وہ صبر کرنیوالون اور کم حرصونکا دن ہی اسواسطے کہ اونکو اوسدن نعمت والی بہشتونمین تعظیم وتکریم سے داخل کرینگے باقی رہے اس مقام پر کہتی سوال کہ جنکا جواب ضرور ہے اونمین سی ایک یہ ہی کہ انسان کو جو سب مخلوقات مین سی اشرف وبزرگ ہی جسکو فرشتون فی سجدہ کیا اور تمام روی زمین کا خلیفہ ہی اسطرحکا حریص ولی صبر کیون پیدا کیا اور اوسکی اصل خلقت مین ان دونون بُری صفتونکو سوا بھی ملا دیا دوسرے حیوانونکو عشر عشیر بھی اسکے نہین ہے یعنے دسوین حصہ کا دسوان حصہ یعنی سو حصہ مین سی ایک حصہ بھی نہین ہے کہتے کہا نا پانی نکلنی کی وقت اور مصیبت مین گرفتار ہونیکی وقت جو بیقراری وبی تابی یہہ کرتا ہی اور حیوانکو کبھی اسطرحکے نے صبری وبی تابی نہین ہوتی ہے اور اس باتمین نہایت ذلت اور رسوائی اسکی ہی اور اس حرص ولی صبری کی سبب سے جہان کہین طمع اور لالچ دیکھتا ہی اوسکا تابع اور غلام بن جاتا ہے اور ہر گرم وسرد سے اوس بیقرار اور بی صبری کی سبب سے ڈرتا ہے سو اگر اسکا خمیر انہین دو چیزون سی کیا ہی اور اسکی خلقت مین یہہ دونون عیب ملائی مین پھر بے صبری وحرص پر جو اس سی ہو غصہ کرنا اور اوسکو بُرا کہنا کسلیے اسواسطے کہ اسکے کچھ تقصیر نہین ہی جبلی اور پیدائشی چیز سے وہ ناچار ہے اسکا جواب یہہ ہی کہ حرص وبے صبری کی شدت وزیادتی جو انسان مین پائی جاتی ہی یہہ حقیقت مین اسکی بہتری کا سبب ہے اسلیے کہ معرفت کی درجونکی ترقی اور حق کی راہ کا چلنا اور جناب احدیت کی درگاہ مین قرب حاصل کرنیکا کوئی وسیلہ اور زینہ اس سی بہتر اسکے لیی نہین ہے اگر یہہ حرص کی شدت وبی صبری اسکو نہوتی تو یہہ بے اور حیوانونکی طرح تھوڑے سے معرفت پر قناعت کرتا اور بڑے بڑی معرفت اور قربکے درجونکا طالب اور خواہان نہوتا اور حال یہہ ہی کہ معرفت کی دریا کا کنارہ ہی نہین ہے اور قرب کی مرتبونکی کہین حد اور انتہا ظاہر نہین ہے پھر اگر اسکا شوق وحرص دمبدم زیادہ نہوتا جاہی اور مستسقی کی طرح پیاس پیاس کرکی نہ پکاری تو یہہ راہ دین نہایت جلکی کہین حد اور کنار یکا پتہ ہی معلوم نہین ہی کسطرح کٹ سکی اور یہہ سب مرتبی قرب ومعرفت کی بیکار رہ جاوین اور اگر مالک اور خالق کی جدائی مین ایک لمحہ صبر کری اور بی تابی وبیقراری نکرے تو اوسکی محبت وعاشقی اور اپنے حال سی بیحال ہوجانا کسطرح ثابت ہوتی ؎ میان عشق وصبوری ہزار فرسنگ است ✤ یعنے عشق وصبر مین نہایت دوری ہی جمع ہونا محال ہی پھر جب ثابت ہوا کہ آدمی کی شرافت وبزرگی اور مخلوقات پر اس سبب سے ہے کہ اوسکو اپنے خاوند حقیقی کی عشق محبت کا استعداد والا پیدا کیا ہی اور اسکے قرب کا ڈھونڈنیوالا بنایا ہی اور معرفت کی دریا کا جوئی بنایا ہی غوطہ خور کیا ہی اسلیی کہ یہہ دونون چیزین یعنی بی صبری وحرص کا زیادہ ہونا ضرور ہوا پھر غصہ کرنا اور اوسکی مذمت کرنے اوسکے حرص کی زیادتی اور بے صبری کی سبب سے نہین ہی بلکہ اوسپر غصہ اسواسطے ہے کہ یہہ اپنی حماقت ونادانی سے ناپائدار وفانی لذتون پر بیقراری کرتا ہی اور جو چیزین چھوڑنے کے لائق ہین اونپر اپنے حرص کو صرف کرتا ہے غرضکہ یہ جگہہ صرف کرنی پر اسکے مذمت بیان کیجاتی ہی جیسی کوئی شخص اپنے بچے یا لونڈی کو اچھی کپڑی اور زیور پہناکر آہستہ کری اپنی خوشی اور دیکھنی کی لیی اور وہ عورت شرارت ونافرمانی سی اپنی خاوند کا خوف کرکے اوس لباس وزیور کو پہنکر دوسرے یار پاس جاوے اور اپنے زیب وزینت اوڑھکو دکھلاوی تو وہ عورت

بھی نزدیک بڑی اور پہنچکا کی لائق ہوگی اللہ تعالیٰ پناہ دیوی ایسی ناشکری سی اور کیا ایسا کہا ہی کسی شاعر نے
الصَّدِیْقُ یُعْلَمُ فِیْ مَوَاطِنَ کُلِّھَا اِلَّا عَلَیْکَ فَاِنَّہٗ مِذْمُوْمٌ اور حدیث شریف مین آیا ہے
مَنْھُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْیَا اور اور حدیث مین آیا ہی کَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی اَھْلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ فَھُوَ یُنْفِقُ مِنْہُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا

سورۂ نوح علیہ السلام

یہ سورۃ مکی ہی اور اسمین ۲۸ آیتین ہین اور ۱۰۰ سو اکتیس کلمی اور حروف نو سو چوبیس اور رکوع دو اور نزول ہوئی یہ بعد سورہ نحل کے اور اسکا نام سورہ نوح ایسی ہی رکھا ہی کہ اس سورۃ مین سوائے حضرت نوح علیہ السلام کی قصہ کے دوسرا حال مذکور نہین ہی اور تمام قرآن شریف مین دو سورتین ایسی ہین جنمین ایک ذکر خاص کی سوائے دوسرا مذکور نہین ہی ایک سورہ یوسف علیہ السلام اور دوسری سورہ نوح علیہ السلام سو ان دونون سورتون مین سوائی ان دونون پیغمبرون کی حال کی دوسرا حال مذکور نہین ہی اور اس سورۃ کو حضرت نوح علیہ السلام کی ساتھ بڑے خصوصیت ہی اسواسطے کہ سوائے کلام کی دوسرا کلام اسمین مذکور نہین ہی تو گویا اس سورۃ کا مضمون بالکل حضرت نوح علیہ السلام کا کلام ہی اور اس سورۃ کا ربط سورہ معارج سی یون ہی کہ سورہ معارج مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دل تنگی کی اسباب مذکور ہین جیسی اپنی قوم کی کافرونکی دعوت کرنی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا اور اون کافرونکی نہایت بی باکی اور جرات سی سوال کرنا قیامت کی عذاب کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی دعوت کی مشقت اور لیذا پر صبر کا حکم ہونا مذکور ہے اور اس سورۃ مین اول سی آخر تک حضرت نوح علیہ السلام کی ان تنگی کا حال مذکور ہے باوجود اس بات کی کہ ہزار سال تک کافرونکی ظلم اور ایذا مین اوٹھا ہین لیکن اون کافرونمین تابعداری کی اثر ہی نہ پایا گیا تو گویا اشارۃً یون ارشاد ہوتا ہی کہ پیغمبر وکو خلق اللہ کی دعوت مین اسطرحکی بردباری اور تحمل چاہئی اور اونکی ایذاؤن پر صبر کرنا چاہیی اور اگر ایک طرح سی وہ کافر نہ سمجھین تو دوسرے طرحسی سمجھانا چاہیی اور اگر اسطرح بھی نہ سمجھین تو تیسری طرحسی غرضکہ رنجیدہ اور دل تنگ ہونا چاہئے اور ایسے ہے کہ اوس سورۃ مین مذکور ہے کہ قیامت کا عذاب جو کافرونکی واسطی وعدہ کیا گیا ہی اگرچہ دور معلوم ہوتا ہے لیکن اوس دورے کے لحاظ سی ڈرانیمین اوس عذاب سی قصہ کیا جاہیی جیسی حضرت نوح علیہ السلام نی قصہ کیا اسلیے کہ طوفان کی عذاب سی خوف دلانیکا حکم اونکو ہزار سال پہلی سی ہوا تھا اور حضرت نوح نی اوس عذاب سی خوف دلانیمین باوجود دور ہونیکی بہت سی سعی اور کوشش کی ثواب یہہ بات ثابت ہوئی کہ جو چیز آدمیونکی ذہن و خیال مین دور معلوم ہووی وہ چیز حق تعالیٰ کی قدرت مین بہت نزدیک ہے بس معلوم ہوا کہ یہہ سورۃ حق تعالیٰ کی اس قول کی کہ اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا وَّنَرٰىہُ قَرِیْبًا دلیل و برہان ہی باوجود ایسی دلالت کی ان دونون سورتونکی مضمون ہی اسمین مناسبت واقع ہوی ہین اور حضرت نوح علیہ السلام اولالعزم پیغمبرونمین سی ہین اور حضرت آدم علیہ السلام جو باپ سب بشر ونکی ہین دوسرے درجہ مین ظہور انکا ہوا ہی اور حضرت آدم علیہ السلام کی درمیانمین دس واسطی پائی جاتی ہین اسطوری کہ حضرت نوح علیہ السلام کی باپ کا نام ملک تہا بڑے نیکبخت موحد تہی لوگونکو توحید کی تعلیم کیا کرتی تہی اونکی باپ کا نام

مشرف بشرع تھا حضرت ادریس علیہ السلام کی بھی یہہ ایسی تیز ذہن تھی کہ دس برس کی عمر مین صحیفی آسمانی صحیفہ حضرت ادریس اور حضرت شیث اور حضرت آدم علیہم السلام پر اوتری تھی وہ سب یاد کرلیی تھی اور بعد حضرت ادریس علیہ السلام یہی اونکی خلیفہ ہوی تھی اور بنی آدم کی کاموتین اور اونکی بہلائی مین بہت کوشش اور سعی کیا کرتی تھی اور بہت کثیر اولاد ہوی تھی اور اونکی باپ حضرت ادریس علیہ السلام تھی جنکا اصل نام اخنوخ تھا اور وہ بڑی مشہور پیغمبر ہین سے ہین کئی جگہہ قرآنمین ہی اونکا ذکر آیا ہی اور یاضی اور طبعی اپنے علمونکو یونان والی حکما انہین کی نسبت کرتے ہین اور لکھنا اور سینا یہی آدمیونمین پہلی انہین سی نکلا ہی انکی باپ کا نام بارد تھا جو قابیل کی اولاد کی ساتھہ ہمیشہ لڑائی اور جہاد کیا کرتے تھے اور حضرت آدم کی ریاست یعنی گدی پر رہے تھے اونکے باپ کا نام مہلائیل تھا آدمیونکو علیحدہ علیحدہ شہر وسنن پہلی اونہین نی بسایا اور بابل شہر آباد کرکے آپ مع خویش و اقربا وہان رہے اور شہر سوس بھی انہین کا بنایا ہوا ہے اونکی باپ کا نام قینان تھا یہہ بڑے نیکبخت اپنے آباواجداد کی طور پر رہتے انکے باپ کا نام انوش تھا حضرت شیث علیہ السلام کی اولاد مین سب افضل تھے اور حضرت آدم علیہ السلام اور اپنے دادا کی برابر دفن ہین انکی باپ کا نام شیث علیہ السلام ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کی جانشین اور خلیفہ تھی اور بڑی عظیم القدر پیغمبر ونمین سی ہین پچاس صحیفی انپر نازل ہوی تھی اور یونان کی حکما حکمت الہی کو انہین سی نقل کرتے ہین اور یہہ عبادت اور ریاضت مین بہت مشغول رہتے تھے یہان تک آپہہ واسطے ہوی اور ان آپہونمین کوئی کافر نہا اور سب مسلمان ونیکبخت تھی ہان حضرت ادریس علیہ السلام کی بعد بنی آدم مین بت پرستی شروع ہوئی اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ حضرت ادریس علیہ السلام کی سبھی سب اولیا راسد اور نیکبخت تھی اور ہر ایک نے اپنے عبادت کی واسطی ایک ایک مسجد بناکر اوسمین آپ ہی عبادت کیا کرتی اور لوگونکو بھی مسجد مین حاضر ہوتی اور حق تعالی کی ذکر اور عبادت مین مشغول ہونیکی نصیحت کیا کرتی تھی چنانچہ بہت لوگ وہان حاضر رہتے اور اونکی تعلیم کی بموجب نہایت ذوق وشوق سی عبادت کیا کرتی اور اونکی صحبت کی برکت سی عبادت مین نہایت لذت حاصل ہوتی جب حضرت ادریس علیہ السلام کی اولاد نی اس عالم سے انتقال کیا تب لوگونکو نہایت رنج وملال انکی مفارقت سی حاصل ہوا اور آپسمین اکثر انکا ذکر رہتا تھا کہ جو مزا عبادت کا اون بزرگون کی صحبت مین ہمکو حاصل ہوتا تھا اب وہ بات بالکل نہین جانی ابلیس مردود کہ انسان کا دشمن جانی ہی اوسوقت کو غنیمت جانکر ایک بڈہے بزرگ کی شکل بنکر بمکر کا عمامہ سر پر باندہ کر اور فریب کا عصا ہاتہہ مین لیکر جس مجلس مین یہہ لوگ بیٹہی یہی ذکر کر رہی تھے آنکر موجود ہوا اور کہا تمہاری رنج کی دفع ہونیکی ایک تدبیر مین تمہین بتلاتا ہون کہ وہی لذت عبادت تمکو پہر حاصل ہو اگر یے اور وہ تدبیر یہہ ہی کہ اون بزرگون کی شکلین پتہر سی تراشو اور اون بزرگون کے کپڑے اون تصویرونکو پہناکر مسجد کی محراب مین اپنے سامنی کہڑا کردو اور یہہ سمجھہ لو کہ یہہ ہمکو دیکہتی ہین بموجب اس قول کی ان اولیا راسد لامیون[1] اگر یہہ تدبیر کروگی تو پہر تمکو وہے لذت جو اونکی سامنی عبادت مین ملتی تھی وہی ملاکریگی ان لوگونکو یہہ تدبیر بہت پسند آئی اور تصویرونکو بناکر مسجد مین رکہا اور

بیان بت پرستی کی ظہور پانیکا بعد وفات حضرت ادریس علیہ السلام کی جسکی جملہ اصل حضرت نوح علیہ السلام کی زمانی تک رہی

[1] لامیون یعنی ان لوگونکو کہتے ہین جو کسی چیز کی ملامت کی پروا نہ کرین

انہیں اسطرح سمجھا یا کہ عبادت اور نماز سے فراغت ہونیکی بعد جو مسجد سی باہر جاؤ اون تصویرون کی ہاتھ پانو کو چوم کر باہر جاؤ تاکہ اوس شخص کی حاضری جماعت میں اون بزرگونکی روح کی نزدیک ثابت ہوجاوی تاکہ وہ بزرگ حق تعالی کی درگاہ مین اس بات کی گواہی دین کہ یہہ شخص ہمارے سامنی جماعت کی ساتھہ تیری عبادتین مشغول تہا اور ہمارے شفاعت کرین ہوتی ہوتی اس امر مین ایسا رواج پایا کہ عبادت وذکر بالکل موقوف ہوگیا بس اون تصویرونکی ہاتھہ پانو کا چومنا فقط رہ گیا جو شخص مسجد مین آتا تو اون تصویرونکی ہاتھہ پانو چوم کر چلا جاتا پہر تہوڑی دنون کی بعد قد بوسی کی عوض خاک بوسی اور سجدہ شروع ہوگیا بلکہ اور سب موقوف ہوکر یہی رواج پایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی باپ لوگونکو اس بڑے کام سی بہت منع کیا کرتے تہے لیکن لوگ اونکی بات نہین سنتی تہی اس اپنی کام کو اچھا جانکر کیا کرتی تہی یہان تک کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حق تعالے نے رسول کرکر اون لوگونکی سمجہانیکو بہیجا اور ساڑے نو سو برس حضرت نوح علیہ السلام نی اون لوگونکو سمجہایا کہ اون بتون کی عبادت کو چہوڑ کر حق تعالی کو وحدہ لاشریک جان کر اوسکی عبادت مین مشغول ہو ولیکن اون لوگونکو ہرگز اپکی بات کو نانا اور اوس سارے عرصہ مین تہوڑے سی آدمی اونپر ایمان لائی اور اوس بت پرستی کو چہوڑا اور تمام روی زمین کی آدمیون نی باوجود اتنی مدت سمجہانیکی سمجہانی ان کا کہانا نانا اور اتنی مدت دراز مین اوس جگہہ ایسی باقی نرہی جہان انکی دعوت نہ پہنچی لیکن سب نی انکار کیا اور ہرگز قبول نکیا آخر حضرت نوح علیہ السلام نی انکی ایمان لانیسی ناامید ہوکر اونپر بددعا کی حق تعالی نی اونکی بددعا سی اونپر طوفان بہیجا اور سبکو ڈبویا اور طوفان کی پہلی حضرت نوح علیہ السلام کو حق تعالی کا حکم ہوا تہا کہ اپنے واسطے اور اپنے گہر والون اور مسلمانون کی واسطی ایک کشتی بناؤ اور سب جانورون چرندا ور پرندمین سی ایک ایک جوڑہ لیکر اوسمین بندرکہو جو وقت تنور سی پانی اُبلی اوسوقت کشتی مین سوار ہونا چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے اوس حکم کے موافق کشتی طیار کرکی کہانا اور پانی اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑہ اوس کشتی مین رکہکر منتظر طوفان کے بیٹہے جو ہین پانی تنور سے اُبلا آپ اور اپنی اہل بیت کو کہ تین بیٹی اور اونکی بیویان اور لونڈیان اور غلام اور سہی آدمی اور جو مسلمان ہوی تہی ان سبکو لیکر اوس کشتی مین سوار ہوگئے اور اوس کشتی کی اوپر ایک سرپوش رکہا تاکہ آسمان سی بارش کا پانی کشتی مین نہ آوی لیکن حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور ایک بیٹا جسکا نام کنعان تہا آپ پر ایمان نہ لائی تہی یہہ دونون کشتی مین نہ بیٹہی کافر اونکی ساتھہ غرق ہوی اور حضرت نوح علیہ السلام چہ مہینی کشتی مین رہی دسوین رجب کو سوار ہوی اور دسوین محرم کو عاشورہ کی دن اوتری اور طوفان کا پانی زمین سی اُبلتا تہا اور آسمان سی بہی برستا تہا چالیس دن تک پانی کی زیادتی اور طغیانی رہے چالیس دن کی بعد جوش موقوف ہوا اور آہستہ آہستہ پانی گہٹنا شروع ہوا چہہ مہینی کی بعد زمین نمودار ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام اور اونکی ساتھہ والی کشتی سی اوتری اور حضرت نوح عم کی عمر مین بڑا اختلاف ہی مشہور یہہ ہی کہ ایک ہزار چار سو برس کی عمر تہے اور قرآن شریف سی اتنا یا یقین معلوم ہوتا ہی کہ ہزار برس سی زیادہ عمر تہے اسلیے کہ سورہ عنکبوت مین حق تعالی نی فرمایا ہی کہ بعد نبی ہونیکے پہلے طوفان سی ساڑہے نو سو برس دعوت کی اور کم سی کم چالیس برس کی عمر ہوگی جب آپ رسالت کی

غلت سی سرفراز ہوئی تہی اور بعد طوفان کی بہی بہت دنون آپ دنیا مین رہی چنانچہ اسکا ذکر سورہ ہود مین ہے
اب یہان جانا چاہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کو ہماری رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ بڑی مناسبت ہی
کئی وجہون سی جو اور پیغمبرونکو آپکی ساتہہ نہین ہی اسوجہی اس سورۃ کو دعوۃ کی قاعدونکی تعلیم اور رنج و شدت
پر صبر کرنیکی تلقین کی وجہی آپکو نازل فرمائی اور سورہ معارج مین جو حکم ہوا تہا کہ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا سو اوسکی
بعد اس سورتین حضرت نوح علیہ السلام کی قصہ کو نظیر اور تمثیل کیطور پر بیان فرمایا ہی یعنی تمکو ایسا صبر کرنا چاہیے
جیسا نوح نی کیا تہا اور مناسبت کی وجہونمین سی پہلی وجہ یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا عذاب
جو وعدہ دیا گیا تہا اونکی ڈرانی اور خوف دلانیکی وقت سی بہت دوری رکہتا تہا یعنی کچہہ کم ہزار برس کا فاصلہ
درمیان مین تہا اسیطرح عذاب موعود ہماری رسول مقبول کی امت کا بہی بہت دوری رکہتا ہی چنانچہ قیامت
کی دن ہوگا بخلاف اور پیغمبرون کی قوم کی عذاب کی کہ دنیا ہی مین تہوڑی تہوڑی فاصلہ سی آیا اور اونکی قوم
ہلاک کیا چنانچہ فرعون حضرت موسی علیہ السلام کی بددعا کرنی سی چالیس برس کی بعد غرق ہوا اور اسیطرح اور
کافرونکی تہوڑی مدت مین دنیا کی عذاب سی ہلاک ہوی اور یہہ امت مرحومہ دنیا کی عذاب سی محفوظ ہی اس
امت کی کافرونکا عذاب بالکل قیامت کی دن پر حوالہ ہوا ہی اور اس امت کی کافرونپر قتل کرنی اور زندہ
پکڑکے لونڈی غلام بنانیسی کبہی کبہی دنیا مین بہی تنبیہ اور تادیب ہوتی ہی اور دوسرے وجہہ یہہ ہی کہ حضرت
نوح علیہ السلام کی دعوت کرنیکی مدت ہماری پیغمبر علیہ السلام کی دعوت کی مدت کی برابر ہی اتنا فرق ہی کہ حضرت
نوح علیہ السلام اتنے مدت تک زندہ رہکر اپنے ذات سی اوس دعوت کو مخلوقات آہی تک پہنچایا اور ہماری
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم چند دنون اپنی ذات مبارک سی دعوت فرماکر اپنے نائبون کو اپنے قائم مقام چہوڑکر
عالم بقا کو تشریف فرما ہوی اور نائبون کی سب سے ہزار سال تک پہلے مرد دعوت کا پورا قائم رہا ہزار سال کی بعد
ہندوستان مین کئی شخص جہوٹی دینونکی مدعی ظاہر ہوی جیسی نانک والی اور داؤد پنتہی اور چشتان نمودی
اور ان کافرونے اپنے اپنے دعوت شروع کی اوسوقت سی اس دین صحیح کی دعوتکا تو صدر درہم برہم ہوگیا اور پہر
اوسکی بعد تمام جہانمین بہت جہوٹی دینونکی مدعی پیدا ہوی اور اپنے اپنے دعوتین شروع کین اب یہہ
اختلاف بدون ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی نہین جاتا انشاء اللہ تعالی آپکے زمانی فیض نشان مین توحید
اور تقریر اس دعوت حقہ کا ایسی سرسبزی تازگی قبول کریگا تمام عالم مین ایک دین اسلام کا ہوگا اور منکر و غیر
دوسرے مرتبے الزام حجت کو تجدید کرینگی یعنی حقانیت اس دین متین کی سب پر ثابت ہوجائیگی تاکہ عذاب
موعود مین گرفتار ہونی کا مستحق اور قابل اپنے تئین معلوم کرلین اور اپنے قسم کی تمام ہونیکی یہی مستند ہوجاوے
اور تیسری وجہ مناسبت کی یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی نبوت عام ہی تمام مخلوقات کو شامل تہی
اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی یہی نبوت عام ہی سبکو شامل ہے اتنا فرق ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم خاتم النبیین ہین آپکی بعثت جسطرح آپکی زمانہ والونکی طرف تہی اسیطرح قیامت تک جو آدمی اور جنات
پیدا ہوتی جاوینگے اون سب پر آپکی بعثت ثابت ہی بخلاف حضرت نوح علیہ السلام کی کہ اونکی بعثت اوسی
زمانہ والونپر جو اوسوقت دنیا مین موجود تہی یہہ تہا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بعد جو پیدا ہونگی اونپر نہی ہے

بتی ہیگی اور وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص مین حدیث وارد ہی بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّةً اوس حدیث کی یہی یہی معنی ہین سہلی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی وقت مین جو اوس زمانہ مین موجود تہی سب اونکی قوم تہی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیونکی رسالت کی لیے مخصوص ہین اپنی زمانہ سی قیامت تلک جو پیدا ہون حاصل کلام کا یہہ ہی کہ انہین مناسبتونکی سبب سے سورہ نوح کو جو حضرت نوح علیہ السلام کی قصہ اور اونکا خوف دلانا طوفان کی عذاب سی اور سبکے واسطے بدعا کرنیکے بیان مین ہی بعد سورہ معارج کی لائی ہین کہ اسمین بہی اس امت کی عذاب موعود کی سوال کرنیکا اور عذاب کی جلدی کرنیکی ممانعت اور صبر کرنیکا حکم بیان ہی واللہ اعلم بالصواب ۞ **عزیزی مختصل** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَکَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۞ تحقیق ہمنی بہیجا نوح کو طرف قوم اوسکیکے کہ ڈرا اپنی قوم کو پہلی اس سی کہ آوی اونپر عذاب درد دینے والا ۞ **فتح** ۞ ہمنی بہیجا نوح کو اوسکی قوم کی طرف کہ ڈرا اپنے قوم کو اس سی پہلی کہ پہنچی اونپر دکہہ والی آفت ۞ **موضح تفسیر** کہا بعضون نی کہ معنی نوح کی زبان سریانی مین ساکن ہین یعنی صابر وسہار کہنے والی اور مراد عذاب سی عذاب آخرۃ ہی ایطوخان ۞ **مدارک** اِنَّا بیشک ہم اوس مرتبہ سے جو جامع ہی درمیان جلال وجمال کی نکالنی کی واسطی جلال کی پوشیدگیون سی جمال کی انوار کی طرف اَرْسَلْنَا بہیجا ہمنی نوح علیہ السلام کو جو ان دونون سا نونکا جامع تہا اور جلال کی تاریکیونمین پہنسی ہو ونکو جمال کی روشنیونکی طرف نکال لانیکی کیفیتون پر خبردار تہا اپنا ایلچی اور رسول کر کے اِلٰی قَوْمِہٖ اوسکی قوم کیطرف اسواسطے کہ ہم قوم ہونیکی سبب سے وہ اونکی احوالونپر واقف بہی بہت ہوگا تاکہ اوس معرفت کی سبب سے جسطرح سے کہ مناسب سمجہی اون لوگونکو جلال کی تاریکیونسی نکالکر جمال کی نورسی منور کرے اور ہر ایک کو اوسکے استعداد اور سمجہہ کی موافق اوس تاریکی کی انجام سی خوف دلاوی اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَکَ اسلئے کہ ڈرا اپنی قوم کو پہلی کہ قومیت مین ہونیکی سبب سے تمہاری شفقت اور خیرخواہی اپنے محققین یقینی جانتے ہین تو تمہاری ڈرانیسی بہی ڈرینگے مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَہُمْ پہلے اسکے کہ آوی اونپر عذاب دکہہ دینیوالا جو اپنی پروردگار کی محجوبیت کا سبب ہے ۞ **عزیزی** قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۞ کہا ہی قوم میری تحقیق مین تمہارا یہی ڈرانیوالا ظاہر ہون ۞ **فتح** ۞ بولا اے قوم میری تمکو سناتا ہون کہولکر ۞ **موضح تفسیر** قَالَ یٰقَوْمِ یعنے ہماری حکم کے بہیجنے کے ساتہہ ہی نوح نی فرمانبرداری اوس حکم کی کی اور کہا اپنے قوم سے کہ اے قوم میرے ہم قوم ہونا ہمارا اور تمہارا اسی بات کو چاہتا ہی کہ جس سی ہم ڈرتے ہین تم بہی اوس سی ڈرتے رہو اور جو تمہارے نصیحت اور بہلائی کی بات ہم کہتی ہین اوسکو قبول کرلو اسواسطی کہ ہمارا صدق تمکو خوب معلوم ہی کہ ہم جہوٹ نہین بولتی اِنِّیْ لَکُمْ الخ تحقیق مین تمہاری واسطی ڈرانیوالا ہون صاف کہنیوالا کہ اگر تم اپنے جہوٹی معبودونکی عبادت کی پر رہوگے تو بڑی عذاب مین گرفتار ہوگے سو تمکو چاہیی کہ جلدی اپنی تئین اس پرسیی نکالکر سچے معبود کیطرف جو تمہارا پروردگار ہی متوجہ ہوجاؤ اور اس پرسیی نکلنا کچہہ بہت مشکل نہین بلکہ بہت آسان ہوسچے اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ الخ **عزیزی**

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ
وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

سا تہہ اس مضمون کی کہ عبادت کرو خدا کی اور ڈرو اوس سی اور فرمان بردار رہے کرو میری تو بخشی تمہیں بعضی گناہ
تمہاری اور موقوف رکھی تمکو ایک وقت مقرر تک تحقیق وقت مقرر کیا ہوا خدا کا جب آویگا ہرگز موقوف نہ رکھا
جاویگا اوسکو اگر جانتی ہو ۝ **فائدہ** کہ بندگی کرو اللہ کی اور اوس سی ڈرو اور میرا کہا مانو کہ بخشی تمکو کچھ گناہ
تمہاری اور ڈہیل دی تمکو ایک ٹہیرائی وعدہ تک وہ جو وعدہ کہا ہی اللہ نی جب آپہنچی اوسکو ڈہیل نہ ہوگی
اگر تمکو سمجھہ ہے ۝ **موضح تفسیر** اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ کہ عبادت کرو خدا کی سلیی کہ یہہ اس سی اور پرہیزی
چہڑاویگی اور اسکے برکت سی تمہاری توجہہ حق تعالیٰ کی طرف صاف ہوویگی اور اوسکی حمال کی دشمنیوں سی تم
مندر ہو جاؤگی سو حق تعالیٰ کی عبادت اس تمہاری بیماری کی کہونہین کافی نہی لیکن پرہیز شرط ہی پرہیز کو
اپنے اوپر لازم پکڑو وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوس سی اور غیر کی عبادت کرنیسی اور اگر تمکو عبادت خالص اور تقویکا
طریقہ اپنے عقل سے معلوم نہو سکی تو ان دونون چیزونکی تفصیل مجھسی سنو وَاَطِيْعُوْنِ اور تابعداری کرو
میری و پیچہے رہو اور اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت کو پرہیزگاری سے ادا کروگی اور دل وجان سی میری تابعداری
قبول کروگی اوسوقت تمہاری پہلی تاریکی کی نشان مٹنی شروع ہوجاوینگی سلیی کہ اللہ تعالیٰ يَغْفِرْ لَكُمْ
مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ بخش دیگا تمہارا یعنی بعضے گناہ تمہاری جو تمہاری پوشیدگی اوس جناب پاک کی سب بڑی ہین
اور جب گناہ دور ہوی تو اوس سی دوری اور حجاب بہی اوہہ جانا ضروری ہوا اور وہ گناہ عبادت اور تقو یکو
ترک کرنا اور حق تعالیٰ کی حکمونکی نافرمانی کرنی ہی جو اگی بستی ہوچکی ہین نہ وہ گناہ جو مخلوق کی حقوق سی
متعلق ہین نہ وہ گناہ جو اسلام مین داخل ہونیکی بعد کروگی پس یہان پر من کا لفظ تبعیض کی لیی ہے
وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور تاخیر کریگا تمہاری پکڑ کو اللہ تعالیٰ ایک مدت تک جو اوسنی مقرر کردی ہے
ہر شخص کے پیدایش کی وقت دم کی شماری یا برسون یا مہینون اور دنون اور گہڑیونکا نام رکہہ یا اور اس مہلت
اور ڈہیل مین تمہارا یہی فائدہ یہہ ہی کہ اوس گناہ سی توبہ کرلو اور حق والونکو اپنے سے راضی کرلو پس جب
کہ اسلام لانا بالکل تمہاری امن وچین کا سبب ہے اون چیزونسی جو حق تعالیٰ کی غضب کے مقتضے ہین اور
یہہ جو ہمنی کہا کہ ایک وقت مقرر تک بستی سو اخذہ ہوگا تو اس سبب سے کہ اس مدت مقرری مین تاخیر نہین
ہونیوالی ہی سلیی کہ وہ مدت اللہ تعالیٰ کے علم مین معین ہی اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ بیشک وہ مدت جو علم الٰہی مین
معین ہے ہر شخص کے مرنیکے واسطے اِذَا جَاۗءَ جب آلی ہی جسطور سی کہ تقرار و قضا کی گئی ہے
لَا يُؤَخَّرُ ہرگز ڈہیل نہین دیجاتی اور اگر اوسمین کچہہ ہی تغیر و تبدل ہو تو علم الٰہی مین نقصان پایا جاوے
اور جانا چاہیے کہ تقدیرین دو ہین ایک مبرم اور دوسرے معلق تقدیر مبرم مین تغیر و تبدیل نہین ہوسکتا
اور معلق مین ہوسکتا ہے جیسا کہ حدیثون مین آیا ہے کہ دعا بلا کو دفع کردیتی ہی یا سیلو کرنا تی دار و نے
سبب بادی عمر کا ہوتا ہے غرضکہ اس آیۃ کریمہ مین تقدیر وقت مبرم ہی مراد ہے کہ حق تعالیٰ کی علم مین جو

مدت ہر شخص کیواسطے مقدر و مقرر کی گئی ہی اوسمین سیطرح تاخیر نہین ہائی جاتی لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کبھی تم جانتی اس بات کو کہ ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا اپنے وقت مقرر پر ضروری ہی تو البتہ ایمان لاتی اور بری کام چھوڑ دیتے اور اگر تم کہو گی کہ ہم منکر موت کی نہین ہین تو ہم کہتے ہین کہ تمہاری حرص و محبت دنیا کی کا نہیں اس مرتبہ کو پہنچی ہے کہ گویا تم اپنے موت کی آیتیں اپنی وقت پر منکر ہو اور ہر وقت تم اونہین چیزونکی تلاش و کوشش مین رہتی ہو جس سے موت دفع ہوجاے اور وعدہ ٹل جاہی اور عمر بڑہ جاہی اگر اس بات کا تمکو یقین کامل ہوتا کہ اوس وعدہ مین کمتی بڑہتی ہونیوالی نہین ہے تو اس بیہودہ کام کی بیہودہ تدبیرین نہ کرتے

سلسلۂ قصۂ نوح علیہ السلام کا

اس جگہہ پر حق تعالیٰ نی مختصر بیان فرمایا اس قصہ کو سارا قصہ یون ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نی حق تعالیٰ کا حکم اپنے قوم کو پہنچایا اور عذاب آہی سی ڈرایا اونکی قوم نی اونکو جھٹلایا اور اونکی بات کو نمانیہان تک کہ صدہا برس اسی طور پر گذرے اور لوگونکی کتنی پشتین گذر گئین جو شخص اوس قوم مین مرنیکی قریب ہوتا تہا اپنی اولاد کو نصیحت کر جاتا تہا کہ خبردار اس شخص سے یعنے حضرت نوح علیہ السلام سی بچتی رہنا اور اسکی بات ہرگز نہ سننا اور اپنے باپ دادا اونکی طریقے کو نچھوڑنا اسواسطے کہ یہہ بڈہا دیوانہ ہوگیا ہے واہے تباہے بکا کرتا ہے ہمارے عمرین گذر گئین کہ اسکو جھوٹی وعدہ سی ڈرایا کیا اور کبھی اسکا وعدہ سچا نہین ہوا غرض اسقدر اونکے ذلت و حقارت کی درپے رہتے تہے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکونکو اونکے پیچھے لگا دیا کرتے تہے تاکہ ہنسی اور ٹہٹہا اونکی کرین اور اونکو پتہر ماریں اور جب حضرت نوح علیہ السلام نصیحت مین کچھہ سختی کرتی اور عذاب الہی سے زیادہ ڈراتے تو وہ بدبخت اونکو بیحد مارتی کہ اونکی چہرہ اور بدن سی خون بہتی لگتا لیکن حضرت حضرت نوح علیہ السلام کو اسقدر حلم عطا ہوا تہا کہ باوجود اس ظلم و تعدی اون بدبختون کی آپ ہمیشہ جناب الہی مین یہی دعا کرتے تہے کہ اس میری قوم کو بخشدی کہ یہہ مجکو نہی جان کر یہہ نہین کرتی اور تیری پیغمبر کے ساتہہ اپنے گمان مین بی ادبی نہین کرتے ہین بلکہ یہہ لوگ جاہل ہین اپنے نادانی سے ایسے حرکتین کرتے ہین انتہی اور اس قصہ کو اس جگہہ پر اسلیے بیان نہ فرمایا کہ یہی سورہ مین حضرت نوح علیہ السلام کی عرض احوال ہین یہی مضمون بالکل مذکور ہے سو آگے حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی حکایت کی طور پر یہی قصہ فرمایا ہے اگر یہان یہی قصہ مذکور ہوتا تو تکرار بیفائدہ لازم آتی اور یہہ بہی اشارہ کرنا منظور ہے کہ حضرت پیغمبر علیہم السلام حکم الہے کے فرمانبردار ہین ہرگز قصور نہین کرتی لوگون نے بے حکم الہی کی پہنچانے مین اور عذاب الہی سی ڈرانیمین نہایت کوشش کی ہوگی کچھہ ذکر کرنیکی حاجت نہین ہمارا فرمانا اونکی لیی کافی ہی اسبات کی سمجھہ لینی چاہیے کہ یہہ لوگ ہمارے حکم کو قرار واقعی بجا لاتی تہے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نی جو نصیحت کا حق تہا اوسکو ادا کیا اور سمجہانی اور خوف دلانی کا کوی مرتبہ باقی نرکہا آخر کو تھکی اور اپنے قوم کی اسلام لانی اور فرمانبردار ہونیسی مایوس ہوی اور اس خوف سی کہ دعوت کی مرتبہ مین انکے تصور پر حمل نکیا جاوی عرض حال کی تقریر سے

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝ مختصراً قال کہا نوح نی اے پروردگار میرے تحقیق مینی بلایا اپنی قوم کو رات اور دن

پس یا وہ نکیا انکی حقین بلانی میر سنی مگر بہاگنی کو ۵ **فتح** بولا ای رب مین بلاتا رہا اپنی قوم کو رات دن پھر سنے
بلانیسی اور زیادہ بہاگتی رہے ۵ **موضح تفسیر** قَالَ رَبِّ اِنِّیْ الخ حضرت نوح علیہ السلام نی ای میری پروردگار بیشک
مین نی تیری فرمان برداری مین اور اپنے قوم کو نصیحت کرنمین حتی المقدور قصور نہین کیا اور آدمی کی طاقت بہر
وٹکی سمجھانی مین کوشش کی کہ بلایا مینی اپنے قوم کو بندگی اور پرہیزگاری اور فرمان برداری کی طرف چپکے
چپکی نکانونمین سمجھایا کر تاکہ اونکو اپنے پہلے گناہونپر جو غیر کی عبادت کی اور تیری عبادت نکرنیسی جو شرمندگی
حاصل ہوئی ہی اوسکی سبب سے اسمین ایک دوسری کی ساتھی فضیحت اور سواہنوی اسلیی نصیحت کرنیکی وقتونمین
مقدم رکھا مینی کیلا را نکو اسواسطے کہ پوشیدہ بات رانکو کہنی چاہیی اگر پرت سمجھانی اور ڈرانیکا وقت نہین ہے
اور رات ہی کی سمجھانے پر کفایت نہین کی مینی بلکہ **اَوْ نَهَارًا** اور دن کو بہی سمجھایا تا رہا مین اسواسطے کہ تنہائی کی نسبت
دن کو بہی بہت ہوتی ہین سو باوجود سبات کی کہ دن اور رات ہمیشہ چپکی چپکی نکو سمجھایا مینی لیکن انکو اثر نکیا
بلکہ انکو اور بہی عبادت اور پرہیزگاری کی نام سی نفرت ہوگئی **فَلَمْ يَزِدْهُمْ** الخ بہت زیادہ کیا انکو بلانی
میر نیے انکو تیری طرف مگر بہاگنی کو تیری طرف سی اور حقد مینی انکو تیری طرف بلایا دونا اور تیری راہ
پیچہے ٹہنی کنی یہان تک نوبت پہنچی کہ میری بات سننی سی اور میری صورت دیکہنی سی انکو نفرت ہوگئی ۵ **عزیزی**
وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ
وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا اور تحقیق مینی جبکہ بلایا اونکو تو کہ بخشی تو اونکو داخل کرین اونگلیان اپنی کانون
اپنی مین اور ڈہانپی کپڑے اپنے اور ہٹیہ رہے کفر پر اور کٹے رہی کٹے تمام ۵ **فتح** اور مینی جسبار
اونکو بلایا تا اونکو تو معاف کرے ڈالنی لگی اونگلیان کانونمین اور اوپر لیی اپنی کپڑے اور غرور کیا بڑا غرور
۵ **موضح تفسیر** داخل کرین اونگلیان الخ یعنے کان بند کر لی تاکہ نہ سنین کلام میرا اور
ڈہانپی کپڑے اپنی تاکہ نہ دیکہین مجکو اسلیی کہ برا جانتی ہین مو نہہ دیکہنا اوسکا کہ نصیحت کری اونکو اللہ کے
دین کی ۵ **مدہ** وَاِنِّیْ الخ اور بیشک مینی جب بلایا اونکو عبادت اور تقوی اور اپنے فرمانبردار یکیطرف
سواپنے نفع کیواسطے نہین تاکہ مجکو اونپر کچہہ حکومت حاصل ہو اور مجکو اوس نصیحت کرنیکی عوض مین اونسے
کچہہ ملی بلکہ انہین کی خاص نفع کی واسطی تاکہ بخشدی تو اونکی پچہلی گناہ اور اس سبب سے تیری رحمت کی
لیاقت پیدا کرین اور تیری قہر و غضب سی نجات پاوین کرلین اونگلیان اپنی اپنی کانونمین تاکہ میری نصیحت
کی بات انکی کانونمین نہ پہنچی اور لپیٹی اپنے کپڑے اپنی اوپر تاکہ میری صورت نہ دیکہین اور آواز نہی میری
نہ سنین اور ایسا ہو کہ ماتہہ کی ہلنی کی وقت کہین اونگلی ڈہیلی ہو جاوی اور کوئی بات میری انکی کانمین
پڑ جاوی اور باوجود ایسی نفرت کی کبہی اون گنا ہونکو جنہین گرفتار تہی چہوڑ دیتی تو کیا اچہی بات ہوتی کہ
غضب اور قہر آلہے تو تہوڑا سی کم ہو جاتا لیکن اونہون نی اسکا اولٹا معاملہ کیا اور برائیونمین زیادتی کی
اور اصرار و ہٹ کی اونہون نی گناہونپر اور تکبر کیا اونہون نی میری فرمانبرداری کی انتہا درجہ کا تکبر کرنا
اور یہہ لوگ یہہ سمجہی کہ مین اپنا حکم انپر جاری کیا چاہتا ہون اور انکی ریاست لیا چاہتا ہون اس حیلہ سے
انکو تابع کیا چاہتا ہون تاکہ اسی کچہہ مجکو دنیوی فائدہ حاصل ہو اور یون سمجہی کہ یہہ جو شدید مجکو سمجہاتا ہی

اسکا مطلب یہہ ہی کہ اس پوچ جھوٹی بات کو علیحدہ علیحدہ ہر ایک کو سمجھا کر اپنا فریفتہ کرلی اور اپنی جال مین پہانس لی اور اپنے بات ہر ایک کی دلمین بٹہادی اور اس سبب سے بکی سامنی کہلکر کہہ نہین سکتا ہی تاکہ ہم سب ملکر اسکے پوچ بات سی خبردار ہوجاوین اور سبکی سب مجمع مین اسکو الزام ندیوین سو معلوم ہوا کہ یہہ شخص فریبی اور دغا باز ہی ہرگز خیرخواہ نہین ہی پہر جب مجکو انکا مطلب معلوم ہوا کہ میری پوشیدہ سمجہانیسی یہہ لوگ بدگمان ہوتے ہین اور سمجہی بہاگتی ہین تب نصیحت کرنیکا دوسرا طور اختیار کیا یعنی ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا عزیزی ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ہر تحقیق یعنی بلایا اونکو آواز بلند سی پہر مینی آشکارا کہا اونکو اور پوشیدہ بہی کہا مینی اونکو پوشیدہ کہنا فتح پہر مینی اونکو بلایا اجاکر پہر مینی اونکو کہول کر کہا اور چپ اکر کہا چپکی سی موضح تفسیر ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا مصدر ہی موضع حال مین یعنی مجاہرا یعنے ظاہر بلایا یعنی اونکو محفوظ نہین ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ الخ یعنی بلایا یعنی اونکی علانیہ بلانیکو ساتہہ پوشیدہ بلانیکی پس حاصل یہہ کہ بلایا اونکو رات دون پوشیدگی اور ظاہر مین اور ایسا ہی کرتا ہے امر بالمعروف کرنیوالا کہ پہلی بلاتا ہی آسان طریقہ سی پہر سختی سے پہر اور زیادہ سختی سی پس پہلی شروع کی حضرت نوح نی نصیحت کرنی پوشیدگی مین پہر جب نہ قبول کی وہ نصیحت تو دوبارہ نصیحت کی پکار کر پہر جب اوسکا بہی ثمر نہوا تو تبارا نصیحت کی ساتہہ جمع کرنیکے درمیان پوشیدگی اور ظاہر کے ثم تفسیر ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا الخ پہر بلایا یعنی اونکو تیری عبادت کی طرف پر بلاوے کہلے ہر ایک انکیلو مجمع اور مجلسون مین اور انکو کہلا کہلا الزام دیا یعنی اوسی بات کو ثابت کیا یعنی کہ غیر اللہ کی عبادت دنیا مین حجاب کا اور عقبی مین عذاب کا سبب پڑیگی اور حق تعالی کی عبادت جمال کی انوار حاصل ہونیکا اور اوسکی مہربانی کا سبب پڑیگی تاکہ اونکی بدگمانی دفع ہوجاوی لیکن دیکہا یعنی کہ اس کہلی نصیحت مین ایک اور بدگمانی انکی دلمین پیدا کی یعنی وہ یہہ سمجہی کہ ہمنی اسکی پوشیدہ نہی جو خانا تو اوسکی عوض مین ہمکو سبکی سامنی الزام دیتا ہی اور ہماری خفت اور فضیحتی چاہتا ہی چنانچہ عرب مین یہہ مثل مشہور ہی کہ اَلنُّصْحُ بَیْنَ الْمَلَاِ تَقْرِیْعٌ یعنے نصیحت کرنے سبکے سامنی رنج و قلق مین ڈالنا ہے اور اس میری کہلی نصیحت کرنیکو اپنے خیرخواہی نجانی آخر لاچار ہوکر نصیحت کرنیکا تیسرا طریقہ اختیار کیا یعنے بہر تحقیق ظاہر کی یعنی انپر دعوت اور ثابت کیا اسکو عقلی دلیلون اور قطعی حجتون سی پوشیدہ ہی کے یعنے انکو دعوت اور اوسکی کشفی دلیلون اور وجدانی حجتون سی ثابت کیا سو ظاہر اور پوشیدہ طور سے دونون طور سے سمجہایا یعنی تاکہ دونون بدگمانیان انکی رفع ہوجاوین یعنی ظاہر بیان کی بدگمانی پوشیدہ ہے اور پوشیدہ بیان کرنیکی بدگمانی ظاہر کی بیان سی دور ہوجاوی لیکن دیکہا یعنی کہ تینون طریق سی دعوت کرنین کچہہ فائدہ نہوا اور خطابی اور عقلی اور کشفی تینون قسم کی دلیلون کی بیان کرنیسی کچہہ حاصل نہوا اور اونکی ظاہری احوال کو دیکہا یعنی کہ اس کفر اور گناہونکی شامت سی چالیس برس ہوی کہ قحط مین مبتلا ہین کہیتیان اور باڑیان اور اناج اسباب اور جانورانکی سب خراب و ہلاک ہوی ہین اور عورتین انکی بانجہ ہوگئی ہین اور اولاد ہونے بند ہوگئی اور چشمے اور نہرین انکے سب خشک ہوگئے ہین سو اسوقت یہہ

لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا ان تذرهم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا

سو چا مین کہ اب یہہ لوگ اس بلا مین گرفتار ہین اور جان سی بنگ ہین ایسی وقت مین اس دینوی نعمتونکا لالچ دلاکر انکو راہ پر لایا جاہیی شاید اس دینوی نفع کو دیکھکر میرا کہنا قبول کرلین اور راہ پر آجاوین پھر جب اس طریقہ کی بہتری اور خوبی نہپر کہدیجاویگی تو اوسوقت انکی نیت یہی درست ہوجائیگی اور اپنی مطلب کو یہی پہنچ جانیکو اسبات کو اپنے دلمین سوچ کر دوسرا ڈہنگ ڈالا اور دعوت اور سمجہانیکا طریقہ دوسری طورسی شروع کیا

قلت الخ ۵ **عزیزی** فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا

پس کہا یعنی طلب بخشش کی کرو پروردگار اپنے سی تحقیق وہ ہی بخشنی والا تو بہیجی تمپر مینہ ریزنده اور بڑہے دینے دینوی تمکو مال اور فرزند و دینوی تمکو باغ اور پیدا کرے تمہاری لیی نہرین ۵ **فتح** ۵ تو یعنی کہا گناہ بخشواؤ اپنے رب سی بیشک وہ ہے بخشنے والا بہیجدے آسمان تمپر دہارین اور بہرتی وی تمکو مال بیٹیونسی اور بنادی تمکو باغ اور بنادی تمکو نہرین ۵ **موضح تفسیر** طلب بخشش کرو یعنی ترک سی اسکی بخشش مانگنی والا اگر کافر ہوتا ہے تو بخشش مانگنی کفر سے مراد ہوتی ہی اور گنہگار مومن ہوتا ہی تو بخشش مانگنی گناہونسی مراد ہوتی ہی وہ ہی بخشنی والا یعنی اوسکو کہ رجوع کریگا اوسکی طرف مدرارا یعنی بہت برسیگا یعنی بہت ترپر یکا وَيُمْدِدْكُمْ زیادہ دیگا اور نہرین کہ جاری ہونگی تمہاری باغونمین اور کہیتونمین ۵ **مد** فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ پہر کہا یعنی کہ بخشش مانگو اپنے گناہونکی اپنے پروردگار سے اگر مسی اوسکی عبادت اور پرہیزگاری جیسی چاہیی سب طرحونکی عایت سی نہین ہوسکتی سکیلیی کہ بیشک وہ بخشنی والا گناہونکا ہی اور اگر سب کنا ہ اور برائیان تمہاری نہ بخشیگا تو اتنا تو ضرور ہوگا کہ یہہ جو تم اپنے گناہونکی وبال سی اس بلا مین گرفتار ہو اس دنیا کی بلاؤنسی تو نجات پاؤگی يُرْسِلِ الخ بہیجیگا بدلی کو تمپر برسنی ہوئے نہ اسطور کے جیسے خشکال قحط کی دنونمین آتی ہے اور تمکو جہوٹی طمع دلاکر حسرت و افسوس مین گرفتار کرتے ہے وَيُمْدِدْكُمْ الخ اور مدد دیگا تمہارے ہی مالونکی بہتایت سی یعنی کہیتون اور چراگاہون اور جانورون اور اونکی نسل اور دودہ اور کہی کی پیدایش کی زیادتی سی اور مددگاری کریگا بیٹون سی یعنی اولاد رطوبتونسی جو حیض کی استحالہ کیواسطے مستعد ہوین اور اب تمہاری عورتونکی بدنی خشک ہوگئی ہین جنکی قابل نہین رہین جیسی برسات کا پانی قحط اور یبوست کی غلبی سی خشک ہوگیا ہے اور تمہاری منی بہی خشک ہوگئی ہے وہ بہی نطفہ ہونیکی قابل نہین رہی پس جب تمام عالم مین رطوبت پہیلیگی تو وہ رطوبت بہی تمہاری اور تمہاری عورتونکی بدنونمین پہر آویگی اور یہہ برسون سی یبوست جو تمہاری مزاج پر چہاگئی ہے اوسکے ساتہہ وہ رطوبت ملکر اعتدال پہم پہنچاویگی اور یہہ اعتدال کا پانی جانا ولادت نرینہ یعنی بیٹونکا سبب پڑیگا نہ بیٹیونکا اسواسطے کہ لڑکیکی پیدایش کی واسطی رطوبت کی کثرت چاہیی اسلیے کہ عورتونکا مزاج بہت مرطوب ہوتا ہے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ یعنے اور کریگا واسطے تمہاری باغ و کہیت پانی کی کثرت اور چشمی اور زمینونکی جاری ہونیسی وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا اور کریگا تمہارے لیی نہرین جاری برسات اور زمین کے پانی بدنی کی سبب سے اور پہاڑونمین پانی جمع ہوتی اور آہستہ آہستہ نشیب مین اور خشک ندیونمین جاری

قلت مذرارا یکثر الدرور المتصل فی الشتاء والصیف بخلاف الوابل والطل

ہونیکی سبب ہے یہان پر جانا چاہیے کہ اس آیۃ کا مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ گناہونکی شامت سی ہی کیسے قحط پڑتا ہے اور مال اور اولاد کی ہلاکین اور کہیت اور باغونکی خرابی اور بربادی مین لوگ مبتلا ہوتی ہین اور استغفار کرنا اوسکی بڑی بہت مفید ہے اسیواسطی شریعت مین صلوۃ الاستسقاء مقرر فرمائی ہی اور استسقار کا اوسمین حکم فرمایا ہی چنانچہ شعبی رحمۃ اللہ روایت کرتی ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ کی زمانی مین ایکبار قحط پڑا صحابہ کو آپ لیکر استسقا کیواسطے گئی اور منبر پر چڑہے تاکہ دعا کرین اور پانی حق تعالی کی درگاہ سی مانگین لیکن منبر جاکر سوای استغفار کے کچھ نہیے کہا اور منبر سے اوترآئی اور مکان کو چلی جب مکان پر پہنچی تو لوگون نی عرض کیا یا امیر المومنین مینہ کی طلب کی دعا اپنے نکے آپنے کہا کہ مینی بڑی عمدہ اور قوی سبب مینہ کو طلب کیا ہے اور یہ آیۃ آپنے پڑہے راوی کہتی ہین کہ پھر پانی اتنا برسا کہ قحط بالکل دور ہوگیا اور ربیع بن صبیح حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص اونکی پاس آیا اور قحط کا شکوہ کیا اونہون نی اوس سی کہا کہ استغفار کیا کر پھر دوسرا شخص آیا اوسنی اپنے فقر و فلاس کا گلہ کیا اوسکو بھی یہی فرمایا کہ استغفار کیا کر پھر تیسرا شخص آیا اور کہا کہ میری ماں لڑکا نہین ہوتا ہی آپ دعا کیجئی کہ حق تعالی مجکو لڑکا عنایت کری اونکو بھی یہی کہا کہ استغفار کیا کر پھر چوتھا شخص آیا اور اوسنی اپنی کہیتی باڑی حاصل کی شکایت کی کہ اوسمین کچھ پیدا نہین ہوتا آپنے اوسکو بھی استغفار کرنیکے بضیحت کی آپکی مجلس کے لوگون نی پوچھا کہ آپنے چارون کو ایک ہی امر کی نصیحت کیے حالانکہ ہر ایک کا مطلب جدا جدا تہا آپنے فرمایا کہ مینی کچھ اپنے طرف سے یہ نہین کہا بلکہ حقتعالی نی خود قرآن شریف مین فرمایا ہی کہ ان چارون امور کو بجا لانا وعدہ استغفار ہی اور اسی آیۃ کو اپنے پڑہا اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیۃ کی دلیل سی کہتی ہین کہ استسقا حقیقت مین دعا اور استغفار کا کرنا ہے نماز و خطبہ اور اور لوازمات اوسکی کچھ ضرور نہین یعنی اگر ہو تو بہتر ہے نہین تو کچھ حرج نہین اہل مقصود آسین عمل و استغفار سے بے حاصل ہوتا ہی ۞ **عربی مسئلہ** ۞ نماز استسقا جماعت سی مستحب ہی کہ جنگل مین نفل کر ادا کرین مانند نماز عید کی ساتھہ تکبیرات اور خطبہ اور قرات جہری کی نزدیک احمد اور شافعی اور صاحبین کے اور امام مالک کے نزدیک مانند نماز فجر کی قرات جہری سی پڑہے اور خطبہ بہی پڑہے اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک استسقا مین نماز نہین ہی بلکہ امام اور اور لوگ برابر اپنی جہگی پر بیٹہی رہین جنگلین نکلکر دعا و استغفار کرین لیکن اب مذہب حنفی مین فتوی صاحبین ہی کی قول پر ہی کہ نماز پڑہین یہہ مدارج النبوۃ مین لکہا ہی اور تنویر کے نزدیک یعنی امام شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل کی نزدیک اگر کیلے اکیلے بہی لوگ نماز پڑہین تو جائز ہے اور مستحب یہہ ہی کہ دو رکعت نماز کی اور دو سر خطبہ مین تینون اماموں کی نزدیک امام اور اور لوگ چادرین اپنی پہیرین یعنی دائین طرف کو بائین طرف کریں اور بائین کو دائین طرف اوپر نیچے کیطرف اوپر اور اوپر کی طرف نیچی کرین اور صاحبین کی نزدیک فقط امام ہی چادر پہیری اور سب امام متفق ہین اسپر کہ اگر پہلے روز مینہ نہ برسی تو دوسری اور تیسری دن بہی نکلین اور کفار اور ذمی خلائق کے ساتہہ نہ نکلین اور مدارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم استسقا مین دست مبارک بہت اونچی اوٹہاتی ہی حتی کہ سفیدی بغلون کی ظاہر ہوتی ہی اور خطبہ مین آنحضرت سی یہہ منقول ہے

الحمد لله رب العلمین ۵ الرحمن الرحیم ملک یوم الدین ۵ لا الٰہ الا اللہ یفعل ما یرید اللھم انت
انت اللہ لا الٰہ الا انت نقطر علینا یا ودود یا اللہ انت اللہ لا الٰہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت
بلاغا الی حین اور فقہ کی کتابوں میں آیا ہی کہ استسقا کی خطبہ میں آیۃ فقلت استغفروا ربکم انہ
کان غفارا ۵ پڑہے رسول اللہ ﷺ عیدین کی نماز کے بعد دو رکعت پڑہتے اور بعد خطبہ کی ہاتھ اوٹھا کر یہہ دعا پڑہے
اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا ھنیئا مریعا عدقا مجللا عاما طبقا سحاء
دائما اللھم اسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین سقیا رحمۃ و
لا سقیا عذاب ولا محقا ولا بلاء ولا ھدما ولا غرقا اللھم ان بالعباد
والبلاد والخلق من اللاواء والجھد والضیق ما لا نشکو الا الیک
اللھم انبت لنا الزرع واذر لنا الضرع واسقنا من
برکات الارض اللھم ارفع عنا الجھد والجوع والعری
واکشف عنا من البلاء ما لا یکشفہ غیرک اللھم انا
نستغفرک انک کنت غفارا فارسل السماء علینا مدرارا
اللھم انک امرتنا بدعائک ووعدتنا اجابتک فقد دعوناک
کما امرتنا فاستجب لنا کما وعدتنا برحمتک یا ارحم الراحمین
اور واسطے کہلنے مینہ کی یہہ دعا پڑہنے مسنون ہی اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الاکام و
الاجام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ مسئلہ
استسقا پڑہنے ہر وقت مین خصوصا صبح وشام مین بہت مفید ہی اور اس سی کفارہ گناہ ہوتا ہے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہ لیغان علی قلبی فاستغفر اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ اور
استغفار مشہور یہہ ہی استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ اور اسی طرح ہی آیا ہے استغفر اللہ
العظیم الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اور سید الاستغفار یہہ ہے اللھم
انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت
ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت

بحر العلوم مالکم لا ترجون للہ وقارا ۵ وقد خلقکم اطوارا ۵ کیا ہی تمکو کہ اعتقاد نہین کرتی ہو کہ
خدا کی کیا ہی حال آہ کہ پیدا کیا ہے تمکو مختلف طور وضع پر ۵ **فتح** اب کیا سوا ہی تمکو کیون نہین امید کرتی
غصہ سے بڑا لے کے اوسنے تمکو بنایا طرح طرح سی ۵ **موضح تفسیر** مالکم لا ترجون للہ وقارا ۵ کیا ہوا ہے تمکو جو حق تعالی
کے عبادت سی انکار کرتے ہو اور پرہیزگاریں قصور اور اسکے رسول کی فرمانبرداری سی تکبر وغرور
کرتی ہو شائد کہ امید نہین کہتی ہو خدا کی کیا عظمت اور بزرگی کی سبب اپنے تابعداروں اور فرمان روا
نقصان اور زیان سی بچا کر ترقی کی کمال کو پہنچاویگا اور طیعت کی تاریکی سی نکال کر قدس کی انوار ولنسی سرشار
کریگا اور اگر اوسکی اس عظمت کو جو تمام عالم مین جلوہ گر ہے دیکھہ نہین سکتی ہو تو اپنے ذات ہی مین دیکھو اور اپنے

پیدائش مین نظر وغور کرو وَقَدْ خَلَقَكُمْ الخ اور بیشک پیدا کیا ہی تمکو بہانت بہانت کا اور ہر رنگ بھلی رنگ سے بہتر وخوب ہی اور ہر دوسرا طور تمہاری ترقی کا سبب ہوتا ہے پہلے کی نسبت سی چنانچہ پہلی عناصر تھی پھر غذا کو آمیزش ترکیب دیکر تمہارے اصل درست کی پھر اوس سی نطفہ کو بنایا پھر اوسکو خون بستہ کیا پھر اوسکو بندہی بوٹی گوشت کی کی پھر اوسمین بعضی کو ہڈی اور بعضی کو نرم گوشت بنایا اور یہہ سات طور بدلنے مین روح آنیکے پہلے ہوتی ہین پھر جب روح پھونکی تو تم بچہ ہوکر ماں کی پیٹ مین مقید ہوئی ہنا جلنا اکیلے سے دوسرے جگہہ جانا ہاتھہ پانو تنی اپنے خواہش کی موافق کچھہ کام کرنا یا آنکھہ سے دیکھنا یا کان سی سننا کچھہ بھی ہوسکتا تھا پھر اوس قیدخانہ سی خلاصی دی اور ماں کی پیٹ سی صحیح سالم باہر نکالا اور ماں کی دودھ کی لذت تمکو ملی اور اوسکے گود مین پلنے لگی اور دودھ پینے بچی کہلائی اور کچھہ بھلی جلنی دیکھنی سننے کی طاقت تمکو عنایت ہوئی پھر چلنی پھرنیوالی بچی ہوئی تم اور چلتی پھرتی سیر تماشے کی لذت تمکو ملی لیکن اپنے ہے گھر اور کوچی مین پھر تو جوان ہوئی اور بازار اور باغ اور دریا اور مجلسونکی سیر اور دیکھنا لوگونکا اور سننا خوش آواز ہونیکا تمکو عنایت ہوا پھر جوانی کی کمال کو پہنچی اور دور دور دراز سفر کرکی مال کمانا شروع کیا پھر متوسط عمر کو پہنچی اور عقل اور تجربہ اور تدبیر مین کمال کو پہنچکر بڑا مرتبہ اور نام حاصل کیا تمنے پھر تمکو بڑہاپے کی طرف پھیرا تاکہ آخرت کی سفر کی واسطے مستعد اور طیار ہوجاؤ اور قوۃ شہوی اور غضبی کی مضمحل وکم زور ہونیکی سبب سے حق تعالیٰ کی راہ چلنی کی موانع نفسی دور ہوجائین اور اوس عالم آخرت کی ترقی کی اسباب کچھہ حاصل کرو پھر باوجود ان چیزونکی تمکو کیا ہوا ہی جو غیبت کو ظاہر پہ اور معقول کو محسوس پر اور آئندہ کو گذشتہ پر قیاس نہین کرتی ہو اور آفاق کو نفس کی ساتھہ مطابقت نہین دیتے

عزیزی مختصر اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى الخ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ کیا نہین دیکھتی تم کہ کیونکر پیدا کیا خدا نے سات آسمانون کو تو بر تو اور بنایا چاند کو درمیان اونکی روشن کرنیوالا اور بنایا سورج کو چراغ چمکنی والا ۝ **فہم** کیا تمنے نہین دیکھا کیسے بنائی اللہ نے سات آسمان تہ برتہ اور کیا چاند نہین اجلا اور سورج چراغ جلتا ۝ **تفسیر** ابن عباس اور ابن عمر رضے اللہ عنہم سی منقول ہی کہ چاند وسورج کے موہنہ تو آسمانونکی طرف ہین اور پیٹھین زمین کی طرف پس ہی نور چاند کا گہیرنیوالا تمام آسمانونکو ۝ **مدہ** کیا نہین دیکھتی ہو کہ کسطرح پیدا کیی خدا تعالیٰ نی سات آسمان طبقی طبقی یعنے ایک بعد کے اور ایک اور ہر طبقہ مسافے اور بلندی اور کشادگی اور بڑائی مین اپنے نیچلے طبقہ سی زیادہ ہے اور کردیا ہے چاند کو ان ساتون آسمانونکی درمیانین روشنی کا سبب کامل جو اور ستارونکی روشنی سی بہت زیادہ ہی گویا کہ اوسکی روشنی کی مقابل مین اور ستارونکی روشنی انہین ہی تاکہ یہہ دلیل ہو ساتھہ پھر کہ ظلمانی عالم مین نور کا فیض پہنچانا ممکن ہے اور کردیا ہی سورج کو ایک چراغ چمکتا اسطور کا کہ چاندکی روشنی حقیقت مین اسی چراغ سے ہے جسطرح صیقل کے ہوی لوہی کی تختی پر چراغ کی روشنی پڑکر اوس تختی کو چمکا دیتی ہے تاکہ تم لوگ سمجھہ لو کہ عالم نور مین یہی ایک ایسے ذات درکار ہے جو فیاض کی مبدا اسی مستفیض ہو

اور اوسکی سبب سی جو استعداد اور لیاقت اوسکے رکھتی ہین مستفید اور منور ہووین اور اپنے ترقی کا احوال پیغمبر وکی ترقی کی نسبت سی اسطور پر قیاس کرلو اور یہہ بھی جان لو کہ علم و عمل مین شریعت کی پیروی کی سبب سے ظلمت اور تاریکی دور ہوتی ہی اور نور اور روشنی کی طرف ترقی حاصل ہوتی ہی جیسا کہ پیدایش کے طور وپر ترقی کا حصول یعنی بچپن سی جوانی کو اور جوانی سی بڑہاپی کو پہنچنا حکمت اور قدرت مین طبیعت کی تابعداری سی ہوتا ہے اور اگر عالم علوی کی ترقیات کی درجی اپنے پست ہمتی سے تم دریافت نہین کرسکتی ہو تو عالم سفلی یعنی دنیا کی ترقیات اور بڑہتی مین نظر کرو وَاللّٰہُ اَنْۢبَتَکُمْ الخ **عزیزی** وَاللّٰہُ اَنْۢبَتَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ فِیْہَا وَیُخْرِجُکُمْ اِخْرَاجًا ۔ اور ضدانی اگایا تمکو زمین سی ایک قسم کا اگانا پہر پہیر لیجایگا تمکو زمین مین اور نکالیگا تمکو نکالنا ایکبھی کا ۵ **فتح** ۵ اور اللہ نی اوگایا تمکو زمین سی جماکر پہر دوبارہ اوسمین ڈالیگا اور نکالیگا تمکو باہر ۵ **موضح تفسیر** ۵ اوگایا ہی تمکو یعنی پیدا کیا ہی تمکو زمین سی پہر پہیر لیجاویگا تمکو اوسمین یعنے بعد مرنیکے اور نکالیگا تمکو یعنے روز قیامت کی ۵ **مدارک** ۵ وَاللّٰہُ اَنْۢبَتَکُمْ الخ اور اللہ تعالی نی اگایا تمکو زمین سے اسلیی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جو تم سبکے باپ ہین زمین سے پیدا کیا پہر اونکی اولاد مین نطفہ کو پیدایش کا بیج ٹہیرایا اور نطفہ کو غذا سی پیدا کیا اور غذا نباتی ہی یا حیوانی اور یہہ دونون چیزین زمین سی پیدا ہوتی ہین بعضی بلاواسطہ اور بعضی باواسطہ سو تمکو ہر چند زمین سی بلاواسطہ نہین پیدا کیا تاکہ یون کہا جاوی وَاللّٰہُ اَنْۢبَتَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ الخ لیکن تمہاری پیدایش کا سلسلہ زمین تک پہنچتا ہی ہے اسلیی ہمین اَنْۢبَتَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَنَبَتُّمْ یعنے پیدا کیا تمکو زمین سی پیدا ہوتم نباتا پیدا ہونا اسلیی کہ اصل قریب تمہارے جو نطفہ ہے سو وہ زمین سے پیدا ہوتا ہی لیکن ایک اٹکل سی اور اصل بعید تمہارے یعنے پہلی حضرت آدم علیہ السلام ہین جو بیواسطی زمین سی پیدا ہوی ہین اور جنتی دنیا کی جسم ہین اون سبکے ذلیل خوار زمین کا جسم ہی اسلیی جو جبلی والاہی وہ اوسکو روندتا ہی اور باوجود اس ذلت کے جو تمہاری اصل مین پائی جاتی ہی پہر تمکو ایسا عزت والا پیدا کیا کہ دنیا مین ظاہری عزت و بزرگی سی نوازا یعنی غنی اور حاکم اور بادشاہ کیا اور دین مین نبوت اور رسالت اور امامت اور خلافت اور قطبیت اور ارشاد اور ولایت کی بزرگیون سی عزیز و سرفراز کیا ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ الخ پہر پہیر لیگا تمکو اسی زمین مین باوجود اس تمہاری بزرگی کی جو تمنی حاصل کی تاکہ تمہاری بزرگی کی سبب سے زمین بھی قدر و منزلت پیدا کرے اور تمہاری بزرگونکی قبرین متبرک اور زیارتگاہ عام و خاص لوگونکی ہووین وَیُخْرِجُکُمْ الخ اور نکالیگا تمکو زمین سی دوسری بار نکالنا سوای اس نکالنی کی جو تمکو نطفہ سے نکالا تہا اور اس دوسری بار کی نکالنی مین زمین کے اجزاؤنکو تمہاری وجود مین بہت ترقی اور عظمت حاصل ہوگی جو کسیکے وہم و خیال مین نہین آسکتی ہی اور اس درجہ کی بزرگی حاصل ہونیکی سبب سے تمہارا جسم اوس مالک الملک کی مشاہدہ اور دیدار کی لیاقت پیدا کریگا اور اسکی ہمنشینی کی حضوری اور ہمکلامی سی مشرف ہوگا اور اگر تمہاری خاطر مین یہہ شبہ گذری کہ جنتی

عالم علوی اور عالم سفلی کی ترقیات ہی ایک جنس کی جنتی قسمین ہین سبکو شامل ہی اور تم جو عبادت اور تقوی اور اطاعت کی مرتبونکی موافق خاص ترقیونکا ہمسی وعدہ کرتے ہو یہہ کہان سی کہتی ہو تو اوسکی جواب مین ہم تسی کہتی ہین کہ اس خاص ترقیونکی گواہ اس عالم سفلی مین جو قریب تمہاری ہی موجود ہی وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ الخ **عزیزی** وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا لِّتَسْلُکُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ اور خدا ہی نے بنایا تمہارے لیے زمین کو ایک فرش تو چلو تم اوس مین بیچ راہون کشادہ کی ۝ **فتح** ۝ اور اللہ نے بنادی تمکو زمین بچھونا کہ چلو اوسمین کشادہ رستی ۝ **موضح** ۝ **تفسیر** وَاللّٰہُ جَعَلَ الخ اور اللہ تعالی نے کر دیا ہی تمہارے لیے زمین کو فرش جسپر کہاتی پیتی بیٹھتی اوٹھتی سیر کرتی ہو لِتَسْلُکُوْا الخ تاکہ چلو اس زمین کے بہت لمبی چوڑے راہ مین سو باوجود اس باتکی کہ تمام زمین ایک فرش کی طور پر ہے لیکن بعضونکو مشرق کیطرف اور بعضونکو مغرب کی طرف اور بعضونکو پہاڑونکی طرف اور بعضونکو جنگلونکی طرف ہم راہ چلاتی ہین اور ہر طرف ان چلنی والونکو اپنے اپنے مطلب کی ایک بات حاصل ہوتی ہی اور اس سبب سے ہر ایک کو ترقی اور مرتبہ حاصل ہوتا ہی ۝ اور جب حضرت نوح علیہ السلام دعوت کی ان مرتبونکی طے کرنیکی بعد اور انتہا درجہ کی سمجھانیکی بعد اپنے قوم کے ایمان لانیسی یوس ہوی تب درگاہ الٰہی مین اونکی ہلاکت کی لیئی دعا کی اور اس دعا کی پہلی جو حالت یاس اپنے قوم کی صلاحیت سی انکو حاصل ہوئی تھے اوسکو بطور حق تعالی کی جناب مین عرض کیا قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ الخ **عزیزی** قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ اِلَّا خَسَارًا ۝ کہا نوح نے اے میرے پروردگار میری تحقیق اس جماعت نے نافرمانی میری کی اور پیروی اوسکی کہ زیادہ نہین کیا اوسکی تعمیر مال اوسکی اور اولاد اوسکی مگر نقصان کو یعنی کفار کی سردارونکی تابعداری کی ۝ **فتح** ۝ کہا نوح نے اے میرے رب انہون نے میرا کہا نمانا اور مانا ایسیکا کہ جسکو اوسکی مال سی اور اولاد سی بڑھا تو نا ۝ **موضح** ۝ **تفسیر** قَالَ نُوْحٌ الخ کہا نوح نے اے میرے رب بیشک ان لوگون نے نافرمانی کی میری بعد کہ اب ہرگز انکی اطاعت کی امید باقی نرہی اسواسطے کہ باوجود نافرمانی کی اگر یہہ لوگ میری مخالفت سی نہ ملتی اور اوسکی تابعداری نکرتے تو البتہ امید تھی کہ شاید نصیحت قبول کرین اور صلاحیت پر آوین اور اسواسطے آہستہ فرمان بردار میری ہوجاوین لیکن یہہ سب میری مخالفون سی جا ملی وَاتَّبَعُوْا الخ اور تابعدار ہوی ایسیکے کہ جسکی مال اور اولاد نی زیادہ نکیا مگر نقصان کو اسلیے کہ مال کی جمع کرنیکے محبت مین اور اولاد کی کثرت کی خواہش مین اسقدر محو مستغرق ہوی کہ اپنے پروردگار کی یاد سی اور آخرت کی سفر کی سامان کے درستی سی غافل ہوگئی اور اپنے عمر کو جو نہایت عمدہ چیز ہے خسیس چیز مین یعنی مال کی جمع کرنی اور بچ کشی مین برباد کیا تو پہلی بات یہہ ہی کہ تونکر نوکی اور بیت بچی والونکی پیروی کرنی اور انہین چیزونکی کلاشتہ مین رہنا میرے طریقہ کی مخالفت پر کمر باندھنی ہی اور دوسری بات یہہ ہی کہ مال و اولاد کی کثرت کو تابعداری کا سبب گردانتا میری تابعداری کا انکار کرنیکے اسلیے کہ مین بلکہ تمام پیغمبر اولاد اور مال کی کثرت کی خواہش نہین کرتی ہی بلکہ اوسکے حقیر کہتی ہی اور تیسری بات یہہ ہی کہ مال اور اولاد والونسی جیسا اونکی تابعداری اور خوشنودی نہیتی کی ہی جو لوگ اپنے مال اور اولاد کی کثرت پر مغرور ہوکر آخرت کو بھولگئے ہین کہ اس دن مال اور اولاد والونکی پیروی کرنے جو اپنے

یہ نسخہ حافظ فرزند علی ساکن بھوپال کا اور اوسکی مال اور اولاد اور اوسکی اولاد کی ملکیت ہی

مال اور اولاد کی کثرت سی بہتری کو حاصل کرتی ہین تو یہی کچھ مضائقہ نتھا اس وسطی کہ اوس صورتین اگرچہ مالدارون اور اولاد والونکی پیروی مین انکو بھی مال کی جمع کرتی اور کثرت سی اولاد ہونیکی محبت ہوتی اور یہ محبت حق تعالی کی راہ سی انکو دور کرتے ہے لیکن جب یہ مال جمع کیا ہوا اور اولاد پائی ہوی اللہ تعالی کے رضامندی مین صرف کرتے اور اوسکو آخرت کی ثواب کا وسیلہ کرتی تو یہی حق تعالی کی راہ کی نزدیک ہوجاتے اور انجام انکا اچھا ہوتا اگرچہ ابتدا انکی ایسی نہتی وَاِنَّمَا الْعِبْرَةُ بِالْخَوَاتِيْمِ یعنے عبرت یہ بھلائی اور برائی کا خاتمہ پر ہی اور میری مخالفون کی تابعداری کی سوا میرے طریقہ کی مٹانی مین انتہا درجہ کی کوشش کرتے ہین اگر فقط میرے نافرمانی اور میری مخالفونکی فرمان بردار ہے امین ہوتی تو یہی انکی صلاحیت پر آینکے توقع باقی رہتی سو یہہ بات نہین ہی بلکہ انہون نی اس طریقہ کو برا کرکی ظاہر کرنیکے واسطی یہ ایسی بات ٹہیرائے ہے کہ عوام لوگ انکی فریب مین پہنس جائین اور وہ برائی اونپر ظاہر نہو کَاَنْ عُزَيْزٍ وَمَكْرًا كُبَّارًا اور مکر کیا رئیسون نی مکر بڑا کیا **فتح** اور واؤ کیساتھ بڑا واؤ کا **معہ تفسیر** اور فریب کیا ہی ان لوگون نی ایسا فریب کہ اوس سی زیادہ فریب ہو نہین سکتا ایسی کہ پیغمبرونکی مقابلہ مین اونکی دین کی انکار کے واسطے کا فراد منکر جو جو مکر و فریب کرسکتے ہین وہ تین قسم کی ہوتی ہین اوّل قسم یہہ ہی کہ رسولون کی رسالت مین اور اونکی رسالت کی مستحق ہونیمین شبہ نکالتی ہین جیسا کہ معظمہ کی کفار اور اوّل فجار یا کرتی تھی کہ اگر یہہ رسول ہوتا تو کہاتا پیتا نہو اور بازارونمین پہرتا اور فقیر نہوتا اور اور بہت سی باتین واہیات کہا کرتی تھی لیکن یہہ مکر اونکا سہل ہے اور اسکا دفعیہ بہت آسان ہی کہ بڑے بڑے معجزے دکہلا کر رسالت ثابت ہوسکتی ہی اور دوسرے قسم کا فرونکی مکر کی یہہ ہے کہ حق تعالی کی ربوبیت مین کہ حضرت پیغمبر اپنے تئین اوسی طرف منسوب کرتے ہین اور اوسکا بھیجا ہوا اپنے تئین کہتی ہین شبہ نکالین اور اپنے تئین خود مختار ظاہر کرین اور اپنے محتاج ہونیکو حق تعالی کی طرف پوشیدہ کرین اور اوسکی حکمونکو اپنے ذمہ سی ساقط کرین جیسطرح فرعون کرتا تھا کہ کبھی کہتا تھا وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اور کبھی کہتا تھا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اور کبھی کہتا تھا مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ سو یہہ مکر بھی پہلی مکر سے بھی آسان ہی اسلیی کہ حق تعالی کی رسالت کی دلیلین رسولونکی رسالت کی ثبوت کی دلیلون سی زیادہ تر ظاہر نہین اور جسکو تہوڑی بہی عقل ہی وہ حق تعالی کی رب ہونیکا انکار نہین کرسکتا ہی اور تیسری قسم یہہ ہے کہ حق تعالی کی ربوبیت کا بھی ظاہر مین قائل ہوا اور رسول کی رسالت کا بھی لیکن اوسکی ساتہہ اوسکا اعتقاد یہہ ہو کہ رسولونکا علم عوام لوگونکی رغبت اور خوف دلانیکی لیی ہی اور کمینی اور کم عقلونکی سمجھانیکے واسطے اور اون لوگونکو راہ پر لاتا اور اونکی برائیونکو چھوڑوانا مناسب اور بہتر ہے لیکن دانا اور باریک بین جو ہر چیز کی حقیقت سی کماحقہ واقف ہین اونکو پیغمبرونکی نصیحت کی کچھہ احتیاج نہین ہے اور وہ لوگ خطابات اور حکام سی مخاطب معلوم بھی نہین ہین جو علم نصیحت و پند کا رسول رکھتی ہین اوس سی اون لوگونکا مرتبہ بڑہ کر ہی اور ربوبیت و رسالت کی حقیقت کو جسقدر یہہ لوگ جانتی بوجھتی ہین اوتنا رسول نہین بوجھتی اسلیی

کہ رسولوں کی نظر ظاہر اور سرسری ہی اور اون باریک بینو کی نظر بہت دور اور تہہ کو پہنچتی ہی سو اس قسم کا کفر بہت سخت و دشوار ہے اور کفر و نسی اور یہہ مکر بہت بڑا اور قوی ہی اور مکروں سی اور اسکا علاج بہت مشکل ہے چنانچہ اکثر فلسفی طریق والی اور یونانی حکما اسی بلا و دو ہمو مین گرفتار ہین اور اس مرض کا دفع ہونا بہت مشکل ہے اور سو وہ مومن مین اہین لوگو نکا حال مذکور ہے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور وہ جو منہمو ہے کہ یونان کے لوگو مین سی ایک شخص نی اپنی وقت کی رسول کی نصیحت کی جواب مین کہا تھا نَحْنُ اَنَاسٌ مُّهَذَّبُوْنَ لَا حَاجَةَ لَنَآ اِلٰى مَنْ يَّهْدِيْنَا سو یہہ کلام بہی اسی قسم سے ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نی اپنی قوم کو خالص حق تعالی کی عبادت کرنیکا اور شرک سی بچنی کا جو حکم کیا تو اون لوگون نی اونکی جواب مین اسطرحکا کلام فریب آمیز کیا کہ ہم لوگ حق تعالی کی عبادت پر قایم ہین بلکہ تمسی بہی زیادہ ہم مضبوط ہین اسلیی کہ ہم لوگ اون مظاہر کاملہ کو عبادت کرتی ہین کہ جنمین حق تعالی اپنی صفت الوہیت سی در آیا اور اونکو اپنا مظہر خاص کیا ہے اور تم ہمکو تنزیہہ کی مرتبہ کی عبادت کرنیکو حکم کرتی ہو اور اس مرتبہ کی تعریف مین ایسی صفتین بیان کرتے ہو جنکے سبب سے وہ مرتبہ موہوم محض ہوا جاتا ہے تو گویا تم ہمکو حق تعالی کی عبادت سی بہرا کر ایک موہوم اور کی عبادت کا حکم کرتی ہو تو ظاہر مین تم اپنے تئین بلا حیلہ الا طرف اسد کی کہتی ہو اور حقیقت مین حق تعالی کی عبادت سی منع کرتے ہو اور اس تقریر فریب آمیز کو اپنے تا بعدارون اور جہتون سی بیان کیا کرتی تہی اور سچی بات کو اس فریب کی تقریر سی جہوڑ کر اونکی دلونمین جا دیتی تہی ۱۲

عزیزی وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۱۲ **فتح** اور بولی نہ چہوڑیو اپنے ٹہاکرونکو اور نہ چہوڑیو ودّ کو اور سواع کو اور یغوث کو اور یعوق کو اور نسر کو ۱۲ **موضح تفسیر** اور کہا یعنی رئیسون نی اپنی تابعدارون سی اور ترک نمرود الخ یعنی ہمتونکو عبادۃ کو علی الہموم اور ودّ کو ساہتہ زبر واو اور پیش واو کی کہ یہہ خبر قراءۃ امام نافع کی ہی نام ایک بت کا ہی یعوق قمر دکی اور سواع بت تہا بصورت عورۃ کی اور یغوث بت تہا بصورۃ شیر کی اور یعوق بت تہا بصورۃ فرس یعنی گہوڑے کے اور بصورت نسر یعنی گرگس کی تہا یعنی ان پانچ بتونکی پوجنی کو علی الخصوص نہ چہوڑو اور یہہ بت بڑی عظمت والی تہی اونکی تزویک پس خاص بیان کیا اونکو بعد عام کی اور یہہ بت قوم نوح سی منتقل ہو کر عرب مین آئی پس ودّ تو بنی کلب کا بت تہا دومۃ الجندل مین اور سواع ہذیل کا اور یغوث مذحج کا اور یعوق ہمدان کا اور نسر حمیر کا اور بقیر معالم مین کعب سی نقل کیا ہی کہ یہہ نام پانچ مرد صالح کی تہی کہ بین آدم و نوح کی تہی بعد مرنی اونکی تابعدار پیروی اونکی عبادۃ مین کرتی تہی ابلیس نے اونکی پاس آکر کہا کہ اگر تصویرین اونکی بنا کر اپنے سامنی رکہو تو تمکو بر شوق و نشاط عبادۃ مین ہوگا اونہون نی ایسا ہی کیا اور بعد اونکی مرنیکی لوگونکو کہا کہ تمہارے بزرگون ان صورتون کو پوجتی تہی تم بہی جو اور اتباع بو حاضر الدی کی اسی قت سی ہوی اخر بعد قوم نوح کی یہہ بت

عرب مین پہلی پہر اسکے آگی ویسا ہی مضمون ہی جیسا اوپر مذکور ہوا ۵ **مدارک** جانا چاہی
کہ یہہ پانچون ہم حضرت ادریس علیہ السلام کی صاحبزادونکی نام ہین بہت نیک لوگ تہی لیکن جوانمرگ
بہت گذرا تہا اور اون لوگون مین جو جو صفتین اکثر مائیں جاتی تہین اون صفتون نی اون بوجہنی والونکی ذہن مین
وہم کی غلبہ سی اون شکلون پر ظہور پکڑا تہا اس سبب سی اونسی وہم کی موافق اپنی اپنی بتونکون مختلف شکلین
تراشتا تہا اور وہم کی غلبہ سی اسطرحکی عجائبات اور غرائبات بہت ہوا کرتی ہین جیسکہ بعضی جاہل اسلام کی
مدعی حضرت علی رض کی تصویر کو شیر کی شکل بناتی ہین اسواسطے کہ آپکا لقب اور لعل شہبا کی تصویر
کو سفید باز کی شکل بناتی ہین فقط اور ان پانچ بتونکی سوا عرب کے لوگون کی پاس اور بت بہی تہی چنانچہ بنی ثقیف
لات تہا اور بنو سلیم اور بنو عطفان اور بنو نصر اور بنو سعد اور بنو بکر مین عزّی اور قدید اور سہل اونکا مناۃ
تہا اور مدینہ والی بہی اونکی درشن کرنیکو جاتے تہے اور مکی کی لوگون پاس اساف اور نائلہ اور سہل تہی اساف صفا
پہاڑ پر حجر اسود کی سامنی رکہا تہا اور نائلہ کو رکن یمانی کی مقابلہ مین اور سہل کو بیت اللہ شریف کی اندر
رکہا تہا اور ذیل مین ہبل سب سی بڑا تہا آہٹہ گز کا لنبا تہا اور لڑائے کی وقت کا فرا اوسیکو پکارتی تہی
چنانچہ ابوسفیان نی بہی کفر کی حالت مین یعنی اسلام لانیکی پہلی احد کی دن جب فتح پائی تہی تو اوسیکی آگہ
کہے تہے حاصل کلام کا یہہ کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم ایسی تقریر فریب آمیز سی عوام لوگون کو بہکایا
کرتے تہے اور اس اونکی مکر نی عوام کی دلونمین بہت تاثیر کی تہی دیوانونکیسی بیہودہ باتین اونکی ترویج نہیں
تہا کہ کوئی اونکی طرف التفات نکرے اور اونسی تدارک اور خبر گیری مین غفلت کیجاوی ۵ **عزیزی**
وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ اور تحقیق گمراہ کیا بہتونکو اور زیادہ نہ
ظالمونکو مگر گمراہی ۵ **فتح** اور بہکا دیا بہتونکو اور تو نہ بڑہا ظالمونکو بی الصفا مگر بہکنا ۵
موضح تفسیر یعنے اون بتون نی بہت سی لوگونکو گمراہ کیا یا زیسون نی سبب ان بتونکی
ضعیفونکو گمراہ کیا اور ضلالا یعنی ہلاکانی ہی جیسے اور جگہ فرمایا ولا تزد الظالمین الا تبارا اور یا یہہ
معنے ہین کہ نہ زیادہ کر ظالمون کو مگر عذاب اوس گمراہی پر ۵ **مدارک** وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا
اور تحقیق گمراہ کیا ہی ان لوگون نی مکر و فریب سی بہت سی لوگونکو یہان تک کہ حق تعالی کی عبادت
سبکے سب محروم رہے اور غیر اللہ کی عبادت مین یعنی تصویر ونکی عبادت مین مشغول ہوی اور حال
یہہ ہے کہ اس مکر کی باعث ہوئی پڑنکی گمراہی خود دلیل ظاہر تہی اسلیے کہ اگر اون مظاہر کی عبادت
حقیقت مین حق تعالی کی عبادت ہوتی تو حق تعالی کی درگاہ مین قبولیت کا سبب پڑتی اور تارک
کے پرے اونکی درمیان ہی اوٹہہ جاتی اور اونکو ہدایت نصیب ہوتی لیکن یہان اسکا عکس پایا گیا
یعنے یہہ مظاہر کی عبادت زیادہ تر دوری کا سبب پڑی اور حق تعالی کی عبادت سی غفلت زیادہ
ہوتی گئی اور عمر بہر اوسی مظاہر کی قید مین گرفتار رہے اور معبود حقیقی کی عبادت کی انکار کرنیسے
ظالم ہوی اسلیے کہ کسیکے حق کو تلف کرنا اور جو چیز جسکو واسطی بنی ہی اوسکی غیر مین اوسکو صرف کرنا
اسیکا نام ظلم ہی سو عبادت خاص الوہیت کی مرتبہ کا حق ہی نہ بتونکا سو حضرت نوح علیہ السلام نی عرض

کہ جب ان لوگونے حد سے تجاوز کیا تو انکو استدراج کی طور پر بھی معرفت سی بہرہ نہ ملا اور ہدایت تو بھی دور رہی
تردد الخ اور زیادہ نہ بڑہا ظالمونکو گمراہے کی سوای بیان مفسر ایک اعتراض کرتی ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام
اولوالعزم پیغمبر دنمین ہین انہی اپنی قوم کی واسطے زیادتی گمراہی کی دعا کرتی ہین یہ تعجب اسلیے کہ بیوقوف
کام تو ہدایت طلب کرنی ہی نہ گمراہی کی بددعا اور کرنی سو جواب سکا یہہ ہی کہ یہہ بددعا حضرت نوح علیہ السلام
اوسوقت کی تہی کہ جب اونکی ایمان سی بالکل نا امید ہوگئی تہی چنانچہ اور آیت مین حق تعالی نی خود فرمایا
تہا انہ لن یؤمن من قومک الا من قد امن سو جب حضرت نوح علیہ السلام نی جانا کہ اپنا عوض انہی لیجی
اور بدعا زیادتی گمراہے کے اونکے واسطے کیجیے تاکہ اونکی عذابمین زیادتی ہووی چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام
بہے جب فرعون اور اسکی قوم کی ایمان سی مایوس ہوی تہی اسیطور کی بدعا اونکی لیسی گی تہی چنانچہ
سورہ یونس کی اخیر مین حکایت کی طور پر اونکی طرف سی بیان فرمائی ہی ربنا اطمس علی اموالہم
واشدد علی قلوبہم اور یہہ بہے کہ زیادتی گمراہے کے بددعا حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے
قوم کی لیسی مطلق نہین ہی بلکہ ظلم اور شرک کی ہی قید لگی ہوئی ہی یعنی ظلم و شرک پر اڑی رہین تو
اونکی حق مین بددعا ہی اور جب حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کی بیان سی جو انتہا درجہ کی نصیحت
اپنے قوم کو کر کر یہہ بددعا کی تہی اور اونکی قوم کی نکایت کی بیان سی فرغت پائی جو حکایت کی طور پر
بیان کی گئی ہی تو اب ارشاد ہوتا ہی کہ اس دعا اور اس نکایت کا اثر ظاہر ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام
کے قوم اونکی نافرمانی اور برائیونمین ہمیشہ جیسی رہی کسیطرح سی ہدایت انمونہی یہان تک کہ مما
خطیئاتہم الخ عربی مما خطیئاتہم اغرقوا فادخلوا نارا فلم یجدوا لہم
من دون اللہ انصارا گراہ سبب گناہون اپنے کی غرق کیا گیا اونکو پس دخل کیا گیا اونکو
آگ مین پس بنایا اپنی لیی سوای خدا کی کوئی مددگار نہیونوالا ف فتح کچہہ اونکی گناہونسی ڈبائی گئی پہر
پہنچائی گیی آگ مین پہر نپائی اپنے واسطے اللہ کے کوئی مددگار ف موضح تفسیر مما خطیئاتہم
الخ اپنے گناہون کی سبب آور من ما جگہہ تعلیل کے واسطے ہے اور ما کا لفظ کثرت و زیادتی کی معنون کے
فائدہ دینی کی واسطے ہے جسطرح کثیرا اور در بہت جگہہ ما کو کثرت کی معنونکی لیی زیادہ کرتی ہین یہان
ان گناہون کی زیادتی سی اونکا کفر مراد ہے کہ اپنے وقت کی پیغمبر کے مقابلہ مین ہزار برس تک اوسی
اپنے کفر پر اڑے رہے اور طرح طرح کی ایذا پہنچائی سو اس سبب سے اونکا کفر بہت قوی ہوگیا اور اسے
سبب اغرقوا غرق کیی گئی اسی پانی مین جو آسمان سی بہی گرتا تہا اور زمین سی بہی ابلتا تہا اور
اونکو ڈبو دینی سی اونکا نیست و نابود کر دینا روی زمین سی فقط منظور نہا جو اسی ڈبو دینی پر کفایت
کیجاتی بلکہ برزخ کا عذاب چکہانا بہی اونکو منظور تہا اسواسطی کہ فادخلوا نارا پہر غرق ہونیکی بعد
دخل کیی گئی ایک آگ مین سوای دوزخ کی آگ موعود کی اسواسطی کہ اوسمین دخل ہونیکو بہت دورے
ہے اور اس آیت مین فعل ماضی کو دوسرے فعل ماضی پر ف تعقیب کی ساتہہ جو عطف کیا ہی سو یہہ
قبر کی عذاب کے ثبوت پر صریح دلیل ہے چنانچہ ضحاک رحمتہ اللہ سی منقول ہے کہ حضرت نوح کی قوم ادہر ڈوبی

جاتی تھی اور اور دہر جلتی جاتی تھی اور یہہ بھی اس آیۃ سی معلوم ہوا کہ فرعونکی موت کسیطرح سی ہوئی پانی مین ڈوبنی سی یا آگ مین جلنی سی یا جانورکی کہا جانیسی لیکن قبرکی عذاب مین ضرور گرفتار ہوتی ہین اور جو کچھہ اور مردی پر قبر مین گذرتا جاتا ہی ہوتا ہی وہی اسپر بھی ہوتا ہی اسلیے کہ جو کچھہ عذاب ہی سو روح پر ہے نہ بدن پر اگر بدن کا باقی رہنا عذاب کے واسطی شرط ہوتا تو پھر بچدہ وغیرہ پر نہ پایا حضرت نوح ع کی قوم نی اپنے معبودونکو کہ جنکو پوجتی تھی اس امیدسی کہ وقت بڑی پر کام آوینگی اور مصیبت مین مددکرینگی سوای حق تعالیٰ کی مددگار یعنی نہ تو دلی اونسی محبت کی اور نہ سواع نی اونکو قائم رکھا اور نہ یغوث اونکی فریاد کو پہنچا اور نہ یعوق نی حمایت کی اور نہ نسر نی اونکو قوۃ دی تاکہ دنیا کی عذاب سی یعنی طوفان مین غرق ہونیسی اونکو بچالی یا برزخ کی عذاب کو یعنی آگ مین جلنی کو اونسی دفع کرتی سو اونکی گمراہی کا اثر حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کی موافق ظاہر ہوا اور جب طوفان کی پانی کی زیادتی ہوئی اور آسمان سے برسنا اور زمین سی ابلنا شروع ہوا اور حضرت نوح ع اپنے لوگونکی ساتھہ کشتی مین سوار ہوی اور کافر ڈوبنی لگی لیکن بعضی کافر دیکھا کہ پہاڑ کی چوٹیونپر اور اونچی مکانونپر پہاگ کر جا بیٹھی ہین اور بعضون نی حضرت نوح ع کی زبان سی اس طوفان کا حال سنا تھا تو اس خوف سی شیشے کی مکانات پہاڑونپر اعتیاطکی واسطی بنا رکھی تھی اور کئی مہینونکا کھانا پینا بھی اونمین رکھا تھا سو اوسوقت اون مکانونمین جاکر بیخوف ہوکر بیٹھی تھی حضرت نوح علیہ السلام نی یہہ حال دیکھہ کر اندیشہ کیا کہ ایسا نہو کہ بعضے کافر اس عذاب سی اس حکمت سی بچ جاوین اور پھر کفر کا تخم جہانمین باقی رہے یہہ وجہہ کر پھر درگاہ الٰہی مین دست بدعا ہوکر عرض کی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ عزیزی

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اور کہا نوح نی اے رب نہچھوڑ زمین پر میری سہت چھوڑ زمین پر کافرونسی کسی بسنی والیکو ۝ فتح

اور کہا نوح نی اے رب نہچھوڑ زمین پر منکرونکا ایک گھر بسنے والا ۝ موضح تفسیر وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اور کہا نوح نی اہی رب میری جو تو نی مجکو اس قبولیت سے سرفراز کیا ہے اور میری قوم کی سردارون اور مکارونکو جنہون نی عوام لوگونکو بہی فریب دیکر خراب کیا تہا طوفان کی عذابمین گرفتار کیا ہی تو ایک عرض تیری جناب مین اور کرتا ہون لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ الخ کہ نہچھوڑ زمین پر جہان بہرمین نہ یہان اور نہ اور جگہہ کافرونکی جنس سے سردار اور مکارون یا اونکی مقلد اور تابعدار میری قوم سی ہون یا غیر اونمین سی کسیکو دَيَّارًا ۝ گھر مین رہنی والا اور جلنی والا اور دیار فیعال کی وزن پر ہے مشتق ہی دار سی یا دور سی اگر دار سے یہہ لفظ نکلا ہے تو اسکے معنی ہین گھر مین رہنی والا اور بسنی والا اور اگر دور سی نکلا ہی تو اوسکے معنی ہین پھرنیوالا اور جلنی والا اور یہہ لفظ فعال کی وزن پر نہین ہی والا دوار ہونا چاہیی تہا نہ دیار اور حضرت نوح ع اپنے کلام دعائیہ مین دیار کا لفظ لائی اور متنفسا نکہا اسلیے کہ ابلیس اور اوسکے ذریت کی بقا قیامت تک آپکو معلوم ہی اگر ہر کافر جاندار کی ہلاکت ردی زمین سی درگاہ الٰہی سی طلب کرتے تو اونکا کلام حق تعالیٰ کی تقدیر مبرم کی مخالف واقع ہوتا اور حضرت انبیاء علیہم السلام تقدیر الٰہی

کی مخالف دعا تہین کرتی ہین اس سبب سے دیار کی لفظ کو لائی تاکہ ابلیس اور اوسکی ذریت سہین داخل نہون سکے کہ ابلیس اور تمام شیاطین زمین پر انسان کی طرح خانہ داری اور سکونت نہین کرتی ہین اور اکثر زمین پر چلتی پہرتی کم ہین بلکہ اونکی حرکت اکثر ہوا مین ہوتی ہی اور جو کافر و انکاردی زمین پر باقی رہنا کبھی الٰہی کی تقاضی سی ہوتا ہی اسوقتی کہ اون کا فرون سی کسی زمانہ مین خلق کی ہدایت مقدر ہوتی ہی اگرچہ یہ مدت کفر اور گمراہی مین گرفتار ہوتی ہین جیسی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ کی کافر کہ باوجود کفر مین سخت ہونیکی آخر کو سعادت اسلام سی مشرف ہوی اور ہزارون کافر و نسی جہاد کر کی اسلام مین داخل کیا یا اون کافرون سی اولاد صالح پیدا ہونا مقدر ہوتا ہی اور اونکی اولاد حق تعالیٰ کی معرفت اور بندگی کو بجا لاتے ہے سو حضرت نوح علیہ السلام نی دعا کی عرض کرنیکے وقت ان دونون فائدونکی نفی ہی بیان کردی کہ

إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ الخ **عزیزی** إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا تحقیق تو اگر چہوڑے انکو گمراہ کرینگے تیری بندونکو اور نہ جنین مگر بدکار ناشکر ۱۲ **فتح** مقرر اگر تو چہوڑی انکو بہکاوین تیری بندونکو اور جو جنین سو ڈیہٹے حق ناسمجہتا ۱۲ **موضح** **تفسیر** إِنَّكَ الخ تحقیق تو اگر چہوڑ دیگا انکو یعنی ہلاک نکریگا گمراہ کریگی تیری سب بندونکو تیری راہ سی اور اونکو نفرت دلاوینگی اور منع کرینگے سیدہے راہ چلنی سی اور اونکی پیدائش جو معرفت و عبادت کی واسطی ہوئی ہی وہ حکمت درہم برہم ہوجائیگی اور ہرگز نہ جنین گی یہہ بدبخت مگر بدکار ناشکر بس انکے اولاد مین بہی نیک بخت ہونیکی امید نہین ہی غرض ہر طرح سی یہہ لوگ ہلاکت و خرابی کی لائق ہین اور جب حضرت نوح علیہ السلام نی جناب باری عز اسمہ سی ایسا موخذہ جو عام ہو کہ سیکر شامل ہو اور نمونہ ہو قیامت کا طلب کیا تو اس بات کا خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ قہر الٰہی ایسا جوش مین آوے کہ مجہی ترک اولی کبہی ہوجاتا ہی اور میری امت کی مسلمانون سی فرعیہ گناہون پر جو انہی ہوجاتی ہین مواخذہ اور پکڑ ہو سو اس خوف کی دفع کیواسطہ درگاہ الٰہی مین ایک دعا اور یہ مضمون کی ہی کی اور کہا رَبِّ اغْفِرْ لِي الخ **عزیزی** اور کہا ہی علماء ان کہ یہہ دعا نوح علیہ السلام نی اوسوقت کی کہ طوفان سی چالیس برس پہلی عورتین بانجہ ہوگئین اور حق تعالیٰ نی نوح کو نہ ایمان لانی اونکیسی اور نہ جنی اونکیسی مؤمن کو خبر دی اور جب نوح نی یہہ دعا کی حق تعالیٰ نی قبول کی اور طوفان مین اون سبونکو ہلاک کیا اور اوسوقت مین کوئی لڑکا اونمین نہتہا ۱۲ **بجرہ** رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا اسی پروردگار میری بخش مجکو اور میری ماں باپ کو اور اوسکو کہ آوی میری گہر مین ایمان لاکر اور سب مؤمن مردون اور مؤمن عورتونکو اور زیادہ ندی ظالمونکو مگر ہلاکی ۱۲ **فتح** اے رب معاف کر مجکو اور میرے ماں باپ کو اور جو آوی میری گہر مین ایمان دار اور سب ایمان دار مردونکو اور عورتونکو اور گنہگار دشمنہی ہی بڑہتا رہہ برباد ہونا ۱۲ **موضح** **تفسیر** مراد گہر سے مکان نوح علیہ السلام کا ہی یا مسجد اونکی اور بقول بعض کے مراد کشتی ہی اور کہا ہی علماء نی کہ والدین نوح عم کی مسلمان تہی باپ اونکی ملک بن منوشلخ تہے

اور ماں اونکی شمخا بنت انوش تھین اور مراد مؤمنان سے مسلمان است نوح کی ہین اور مراد مؤمنین اور مؤمنات سے تمام مسلمان بنی آدم کی ہین اور بقول بعض امت مرحومہ محمد کی ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عباس فرماتے ہین جیسکیوجہ دعاء نوح علیہ السلام کی بیچ حق کفار کی مقبول بیشک ہوی کہ وہ ہلاک ہوی ایسا محال ہے کہ اونکی دعاء اہل ایمان کی حق مین مقبول نہوی یعنی امید ہی کہ مؤمنونکی حق مین ہی قبول ہی ہوئی ہو اور کہتا ہے فقیر کہ اسیطرح دعا رہتی ہے پیغمبر کے روایت کی گئی ہی بس بشارت ہی سو مؤمنونکو کہ ہم سب بخشی گئی ہین انشاء اللہ تعالی ۵ **مدبحرہ** رَبِّ اغْفِرْ لِي الخ ای پروردگار میرے بخشدی مجکو جو کچھ تیری مرضی کے خلاف مجھسی ہوا ہو اور میری حق مین وہ گناہ کا حکم رکھتا ہو جیسی ترک اولی اور اجتہاد مین خطا اور چوک اور بخشدی میری ماں باپ کو اگرچہ وہ مرگئی تھی لیکن والدین کی مرنیکی بعد بھی لائق برد جیسا ہی کہ اونکی مغفرت کی دعا مانگین اور اپنے مقدور بھر اونکی لیے صدقہ ہی دیا جاہی اور حضرت نوح علیہ السلام کی باپ کا نام لمک بن متوشلخ تھا اور آپکی ماں کا نام شمخا تھا انوش کی بیٹی لیکن یہ انوش وہ نہین ہین جو آپکی اولاد مین سے ہے بلکہ یہ اور شخص ہے اور عطاء رحمہ اللہ کہا ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اباء و اجداد مین حضرت آدم علیہ السلام تک کوئی کافر نہا سب مسلمان موحد تھی اور آپکی والدہ بھی مسلمان تھین وَلِمَنْ دَخَلَ آخر اور بخشش کر اسکی واسطے جو داخل ہو میری کشتی مین جو میرا جلتا گھر ہی لیکن مسلمان ہوا سواسطے کہ آپکی کشتی مین ابلیس بھی تھا اور بخشش کا مستحق نہا اور مسلمانونکی بخشش سبسے طلب کی کہ ایسا نہو کہ اونکی برائیون اور گناہونکی شامت سی کشتی ڈوب جاوے تو بیگناہ بھی ہلاک ہو جاوین سبسے کہ دنیا کی عام عذابونمین جو ازمایش کی واسطے ہوتی ہین اونمین کافر و مسلمان کا فرق و امتیاز نہین ہوتا ہی اسیواسطے جو بلا کسی قوم پر آتی ہی تو اونمین اونکی بچی اور دیوانی بھی ہلاک ہو جاتی ہین بلکہ جانورونکی بھی خرابی ہو جاتی ہی وَلِلْمُؤْمِنِينَ الخ اور بخشدی تمام مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو قیامت تک جو ہوتی جاوین تاکہ اونکی اولاد کی گناہ جو آگی پیدا ہوا کرینگے ان لوگونمین کہ اونکی باپ ہین تاثیر نکرین اور کشتی کو نہ ڈبو دین وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ الخ اور زیادہ نکران ظالمونکو جو شرک و کفر کی سبب سے ڈوب کر آگ مین جلینگے مگر کہہ اور درد اور عذاب سبسے کہ اگر دم بدم اسپر عذاب کی زیادتی نہوا کرے اور ایک ہی طور پر عذاب رہیگا تو اس عذابکی انکو عادت ہو جاویگی اور سہ جاوینگی اور وہ عذاب انکو معلوم نہوگا اور یہہ بھی ایک طرحکی مغفرت ہی اگرچہ تھوڑی سی ہو علماء نے کہا ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کے دعا مین بڑی خوشخبری ہی تمام ایمان دارونکی واسطے جو قیامت تک ہوتی جاوینگی سبسے کہ کافرونکی حقمین جو آپنے بددعا کی تھی وہ درگاہ الٰہی مین بالیقین مقبول ہوئی اور اسکی قبولیت کا اثر یہی ظاہر ہوی کہ سب کافر ہلاک ہوی تو ایمان دارونکی حق مین مغفرت کی دعا جو آپنے کی ہی وہ بھی بلاشبہ قبول ہوئی ہوگی اور مسلمان بخشی گئی و بحمد اللہ علی ذلک اور یہہ بھی علماء نے کہا ہی کہ ود و سواع و غیرہ پانچون بت جو اوپر مذکور ہو چکی ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی واسطے خاص تھے بلکہ ہر شخص کے پاس موجود ہین اور ہر ایک اونکی عبادت و محبت مین گرفتار ہے جان بوجھکی یا انجانتہ

مگر جسکو حق تعالی بچاوی دلیکن ایسے لوگ بہت کم ہین اس اجمال کی تفصیل یہہ ہی کہ آدمی اپنی حالتین خوب غور کرکر دیکھی کہ ہر شخص کا بدن وہی ایسی کہ روح کا محبوب ہی یہہ بات جبلی ہی اور اپنی بدن کی محبت مین ایسا مستغرق رہتا ہی کہ اوسکی مقابلہ مین سیکو ہیچ جانتا ہی کسیکی حقیقت اوسکی سامنی نہین ہی اور ہمیشہ اوسیکی پرورش اور زینت مین لگا رہتا ہی کہانی پینی مین لباس مین زیور مین خضاب مین کنگی مین سرمہ مین دوا کی استعمال مین ورزش مین رخصت مین حمام کی جانی مین غسل کرنیمین بدنکی ملنی مین حجامت بنوانی مین غرض جتنی چیزین ہین سب مین بدنکی اصلاح اور بہتری ملحوظ و منظور رہتی ہی اور ہمیشہ دن اور رات بلکہ ہر ساعت اسمین مشغول رہتا ہی اور ہر شخص کا نفس طواع ہی ایسی کہ اوسکی زندگانی کا قیام اوس ہی سی متعلق ہی اسی واسطی جن چیزونمین اوسکو لذت اور خوشی ہوتی ہی اوسیکے طرف دوڑتا ہی اور جن چیزون سی رنج اور ضرر اوسکا پہنچتا ہی اونسی دور بہاگتا ہی یہی + سبب ہی کہ تقوی اور عبادتین اوس سی قصور ہوتا ہی اور پیغمبر کی فرمانبرداری کا حق نہین کرسکتا اور ہر شخص کا ملجوء اوسکا باپ بیٹا مان بہن بہائی ہیتیجا خویش اقربا ہین ایسی کہ ان لوگونکی امید فریاد رسی کی رکہتا ہی اور انونکی بہروسی پر کودتا ہی اور انونکی خاطر داری اور دلجوئی مین ہمیشہ لگا رہتا ہی یہان تک کہ انونکی خاطر سی اللہ اور رسول کی حکم کو ٹال جاتا ہی اور سنی کو ان سنا کردیتا ہی اور ہر شخص کا یعوق اوسکا مال ہی جو زکوۃ اور صدقات کی دینی سی اور مسکینون اور محتاجون کی خبر گیری سی اور حقوق کی عبادت و تقوی سی روکتا ہی اور یہہ شخص اپنے مصیبت اور بلا کی دفع کرنیمین اوس سی بڑی امید رکہتا ہی اور ہر شخص کا لشکر اور رکا شطان ہی جو حرص اور غصہ کی دو لوبازو سی ہیکر اس شخص کی کبی اور نیکی کو برابر کردیتا ہی اور بری وسوسی اور جہوٹی اعتقاد اسکی دلمین ڈالا کرتا ہی سو جب تک ان پانچ بتونکی پہندی سی نہ چہوٹیگا تب تک ایمان اسکا درست نہوگا اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا مین جو تمام ایمان دارونکی لیی ہی داخل نہوگا اب اس جگہہ پر جانا چاہیی کہ حضرت نوح علیہ السلام نی اپنی دعا مین عرض کیا کہ میرے قوم کی کافر جینگے مگر بدبخت ناشکر یعنے انکی نسل سی ہی کوئی مسلمان ہوسیوا انہین ہی لیکن بہت کافر ایسے ہی ہوی ہین کہ انونکی نسل سے نیکبخت خاص خدا کی بندی پیدا ہوتی ہین چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی باپ کہ انونکی نطفہ سی ایسا شخص پیدا ہوا جو سید المسلمین اور ابو المرسلین اور خلیل اللہ ہوا سو ظاہر ہین دعا کا مضمون واقع کی خلاف معلوم ہوتا ہی اس شبہہ کی جوابمین مفسرین نی ہی اختلاف کیا ہے علماء ظاہر یون جواب دیتی ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سی اپنی قوم کا حال بخوبی معلوم ہوچکا تہا کہ اون لوگون سی ہرگز مسلمان پیدا ہونیوالا نہین ہی اس لیی یہہ دعا اور یہہ حکم انہین کی قوم لیی خاص ہی عام نہین ہی کہ ہر کافر کو شامل ہو اور بعضی عالمون نے یون کہا ہی کہ طوفان کی آنیکے پہلے حق تعالی نی اونپر وحی بہیجے تہے کہ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ اور اس حصر کی لفظ سی حضرت نوح علیہ السلام نی سمجہہ لیا تہا کہ اب میری قوم سی جو پیدا ہوگا وہ کافر ہی رہیگا اسواسطے کہ قوم کی اولاد یہی قوم مین داخل ہین اس سبب سے انکو یقین ہوگیا تہا اور اس مضمون کو جو متضمن شر و جزا کا ہی جناب الہی مین عرض کیا یعنے اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا اور حضرت

صوفیہ رحمہم اللہ کہتی ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کو تنگدلی اور غضب الہی کی غلبہ کی سبب سے دعا کی وقت جوش
آگیا تہا اور اونپر ایک حالت طاری ہوگئی تہی سو ظاہر حال کی موافق آپنی حکم فرمایا ایسی کہ خبیث اور تاریک لفظ
سی جو نطفہ کہ پیدا ہوگا اور ایسی تاریک وخبیث نفس کی تدبیر سی تربیت پاویگا تو بالیقین وہ بہی خبیث ہوگا
اور خباثت ہی کا استعداد پیدا کریگا جسطرح اولاد کا جسم کہ صفت مین والد کی جسم کی موافق ہوتا ہی جیسے
حبشی اور رومی اور جسطرح شاہ کرد اور مرید کہ کمال کی قسم مین اپنی اوستاد اور پیر کی موافق ہوتی ہین ایسی کہا ہے
کہ اَلْوَلَادُ کُلُّہُمُ الرُّوحَانِیَّۃُ مِثْلُ الْوَلَادِ کُلِّہِمُ الْجِسْمَانِیَّۃِ سو ایسطور سی حضرت نوح علیہ السلام کا عرض کرنا آپکی حال
کی لغزش سی تہا کہ کبہی انبیا رسی بہی ہوجاتی ہی جسطرح حضرت موسی کی ہاتہہ سی قبطی مرگیا کہ وہ حضرت موسے
علیہ السلام کی عمل کی لغزش تہی یہی سبب ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو اس عرض کی عوض مین اونکی بیٹی کی
کفر سے جسکا نام کنعان تہا خبردار کردیا جسطرح حضرت داود علیہ السلام کو اوریا کی عورت کی مقدمہ مین دو شخص کی
قصے سے جو آسمین پکر یونمین جہگڑتے آئے تہے خبردار کردیا تہا اور تحقیق اسمقام کی یہہ ہی کہ جو کیفیت ان
باپ کی باطن پر غالب ہوتی ہی اوس کیفیت کی تاثیر اولاد مین بلاشبہ پائی جاتی ہی لیکن جو کیفیت ان باپ کی
باطن پر غالب نہین ہوتی ہی اوسکی تاثیر کا اثر اولاد مین پائی جانا کچہہ ضرور نہین ہی اسی واسطی کہتی ہین اَلْوَلَدُ
سِرٌّ لِاَبِیْہِ جو حالت کہ باپمین پوشیدہ اور غالب ہی اوسکا ظہور اوسمین ہوتا ہی پہر جب یہہ فرق معلوم
ہوجگا تو اب جان لیا چاہیی کہ بعضے قوت مین بعضے کا فرون کی استعداد بڑہے ہوی ہوتی ہین
اور اونکی باطن پر صفائی کا غلبہ ہوتا ہی اور اوس جبلی استعداد کی موافق اونکی اصل بہی پاکیزہ ہوتی ہی لیکن
ظاہر مین اپنی باپ دادو نکی دین پر ہوتی ہین اور اپنی قوم کی عادت اور اپنی بزرگونکی وضع اونسی چہوڑے
نہین جاتی لیکن باطن اونکا آفت سی بچا ہوا ہوتا ہی اس سبب سے اوس نورانیت کی حالت مین اونکی اولاد
باایمان ہوتی ہی اور اونکی باطن کی حالات کا ظہور اونکی اولاد مین پایا جاتا ہی جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام
آذر سے پیدا ہوی اور حضرت علی رضا ابو طالب سی سو جب حضرت نوح علیہ السلام نی اپنی قوم کا حال نہایت
برس تک دیکہا اور اتنی مدت دور دراز مین کتنی زمانی اور قرن گزرگئی اور ہر زمانہ کی لوگونکی تجربہ کیا
اور اونکی باطن کی استعداد کو خوب آزمایا لیکن کسی مین صلاحیت کی لیاقت نہ دیکہی تب بالیقین آپکو معلوم
ہوا کہ انمین کسیکا پیدایش استعداد سلامت نہین رہا اور باطن انکا تاریک ہوگیا ہی بلکہ سیاہی نی تمام اونکی دل
کو چہپالیا ہی اور اونکا کفر اپنے باپ دادون کی پیروی پر اور قوم کی رسم پر نہین رہا بلکہ اونکی دل سیاہ
تاب ہوگئی ہین اب اونسی اور اونکی اولاد سی ہرگز توقع ایمان کی نہین ہی لاچار ہوکر اسطور کی مدعا اونکی
لیسی کی اور اس شرط وجزا کو درگاہ الہی مین یقین کی طور پر عرض کیا سو حق تعالی کی درگاہ مین آنے
رستے کے سبب سے اونکی دعا قبول ہوئی اور اوس قہار مالک الملک کی درگاہ سی اونکی قوم پر عذاب
نازل ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام پر کچہہ بہی عتاب نہوا اور اونکی بیٹی کنعان کا کافر ہونا تنبیہ اور عتاب
حمل نہین کیا جاتا اور اونکی دعا مین شرط وجزا کا مضمون ہی اوسکی مخالف بہی نہین ہی اسواسطی
کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کلام کا مطلب یہی ہی کہ ان کا فرونسی سوای کا فر وفاجر کی پیدا نہوگا اس

سلسلہ یہ اولادہ کا فاجرا ولادہ ولادہ جسمانی کی مانند ہوتی ہی اور اولاد روحانی کی مانند ہوتی ہی یہ سبب ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کو اس عرض کی عوض مین اونکی بیٹی کی کفر سے جسکا نام کنعان تہا خبردار کردیا جسطرح حضرت داود علیہ السلام کو اوریا کی عورت کی مقدمہ مین دو شخص کی قصے سے جو آسمین پکر یونمین جہگڑتے آئے تہے خبردار کردیا تہا

اس سبب سے کہ انکا ثبوت و نابود ہونا ضروری ہے یہہ مطلب نہیں ہے کہ کافر و فاجر پیدا ہونے سے
نہ ہی نیکبختوں سے ہی بُری پیدا ہوتے ہیں لیکن اونسے اچھے صالح ہی پیدا ہوتے ہیں تو بعضے
اولاد کی نیکی اور بعضی کی بدی مقابل ہو کر فنا اور نیستی کے وجوب کی علت نہیں پڑتی ہے

سورۃ الجن

عزیزی ۞ سورۃ الجن

یہہ سورۃ مکی ہے اسمیں اٹھائیس ۲۸ آیتیں اور دو سو گیارہ ۲۱۱ کلمے اور گیارہ سو چھبیس ۱۱۲۶ حروف اور دو رکوع ہیں اور نازل ہوئی یہہ بعد سورۃ اعراف کے اور اس
سورۃ کے ربط کی جہ سورہ نوح اور اوسکی پہلی سو تو کے ساتھہ یہہ ہے کہ سورہ نوح میں یہہ مضمون
بیان ہے کہ مکے کافرون نے باوجود نہایت نزدیکی نسب کے رسول مقبول سے اور آپکے حال و
اخلاق بزرگ پر وقوف ہونیکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہ پہچانی اور دیوانگی کی نسبت
آپکی طرف کرنے لگے اور سورہ حاقہ میں یہہ مذکور ہے کہ یہکہ فرا ایسے بدبخت و شقی ہیں کہ باوجود عقل و دانائی
کے دعوے کے قرآن مجید کو کبھی شاعر کا کلام اور کبھی کاہن کا کلام اور کبھی مجنون کا بنایا ہوا کہتے ہیں اچھی
سمجھہ نہیں کہتے کہ اوسکی حقیقت حال کو دریافت کرین کہ یہہ کلام اعجاز سے بھرا ہوا کس قسم کا ہے اور کہاں
آیا ہے اور زمین پر تو اترا ہے اور زمین والونکو کیونسا فیصلہ مقصود کیا ہے یہانتک کہ سورہ معارج میں جان بوجھکر سچ
جھوٹ کرنا اور بیفایدہ جھگڑا کرنا کافرونکا کہکر بیان فرمایا کہ یہہ کافر اپنی نادانی و جہالت سے حق تعالے کے عذاب
و غضب کو طلب کرتے ہیں اور سورہ نوح میں رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لئے حضرت نوح علیہ السلام کی کامل
دعوت کا پورا قصہ بیان فرمایا یعنی جو دعوت کا حق تھا سو وہ بجالائے اور ہزار سال تک اپنی قوم کو طرح طرح
سمجھایا اور لاچار ہی دعا اور ڈرایا ہی اور سکام میں انتہا درجہکی سعی کی لیکن اون لوگون نے اپنے باپ دادونکی
تقلید جو کفر میں کی تھی اوسی پر جمے رہے اور اس سورۃ میں ارشاد ہوتا ہی کہ حق
تعالی کی قدرت کاملہ کا تماشا دیکھو اور خوب جان رکھو کہ دلونکا پھیرنیوالا اور سچے ہدایت کا کرنیوالا وہی ایک اللہ
ہے اپنی قوم کا حال دیکھو کہ بخوبی جانتے ہیں اور تمسی اونسی قرابت ہی کہتی ہیں اور ایک جنس ہی ہیں اور عمدے
کلام کے بڑے ماہر ہیں اور بہت استعداد رکھتے ہیں کہ اگر قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کلام کے اعجاز و رفعت
کو نہیں تھوڑا سا غور و تامل کرین تو بخوبی سمجھہ سکتی ہیں لیکن ہرگز نہیں سمجھتے بلکہ ایسے گمراہ ہیں کہ جان
بوجھہ کر انکار کرتے ہیں اور نہیں مانتے اور بیفایدہ کلام کرتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم باوجود
اوسقدر مدت دراز کی دعوت کے اور ہمجنس ہونیکے یعنے آدمی تھے نہ جن اور عقل پورے رکھتے تھے اور ایسی
کی بھلائی اور کفر کی برائی بھی سمجھہ سکتے تھے لیکن ہرگز راہ پر نہ آئی حضرت نوح علیہ السلام کا کلام نہ مانا بلکہ
روز بروز گمراہی اونکی اور زیادہ ہوتی گئی اور سیدھی راہ سے بہاگتی رہی اور ایک جماعت اون جنونکی جو ہمارے
ہم جنس ہی نہیں ہیں اور انسان کی بات سمجھنے کی فہمید بھی خوب نہیں رکھتے اور تمکو دیکھا بھی نہیں اور
تمہاری صحبت میں بھی نہیں آئے تاکہ قرآن کے معنون کی تقریر تم اونکے آگے بیان کرتے اور اونکے
مضمون کو بھی طرح طرح کہو لکھو اور سناتے فقط راہ چلتے کئی آیتیں قرآن شریف کی تمسے سنکر کتنے ہدایت کے
نشے میں مست ہوگئے اور کیسے قرآن مجید کے معتقد اور تابعدار ہوکر گئے ہی یہانتک لائے اور اپنے قوم کی برائون

اور پیشواؤن کی تقلید سے بالکل پھر گئی اور ایمان کی خوبی اور کفر کی برائی کیا اچھی طرح سے اپنی قوم کی سامنے بیان کی اور تمہاری نبوت کی صحت پر کیا خوب دلیل لائی باوجود اس بات کی کہ برائیان جنونکی جبلی ہیں جیسے غرور و تکبر اور ہٹ کرنا اور اپنے بیگانی اور اپنے پر بھروسا کرنا سو ان باتونکو اپنے سے دور کیا اور اقرار کیا اس بات کا اَنْ لَّنْ یُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا اور اس بات کا بھی اقرار کیا کہ ہمکو ہرگز علم غیب نہین ہے اور اپنے تعریف و توصیف سے بہت بردار ہوئی اور کہوکر کہدیا کہ مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا اور ایمان داروں اور کافرون کی انجام کار کو دریافت کرلیا پس اب جانا چاہیے کہ جسکی ہدایت اور رہنمائی کی وسطی ہدایت آہی اوسکے حال پر متوجہ ہوا اور توفیق نیک اوسطرف سی ملی تو جتنی برائیان اور نیک بات سے روکنی والیان ہین وہ چیزین اوسکی پاس ہی نہین آتی ہین اور جو جو چیزین نیک باتونکی حاصل کرنیوالیان ہین وہ سب بی خواہش جمع ہوتی ہین اور جسطرف حق تعالیٰ کی ہدایت متوجہ ہووے تو کتنی ہی عقل و دانائی ہو اور ہم جنسی اور قرابت ہی پائی جائی اور اوستاد کی شفقت اور محبت اور مرشد کامل کی صحبت ہی نصیب ہووے لیکن یہہ سب باتین بیکار و بیفائدہ محض ہوجاتی ہین اور کچھہ بن نہین پڑتی **مصرع** کچھہ بن نہین پڑتی جب تقدیر بگڑتے ہے **نظم** جسکو توفیق حق ہووے رفیق ✦ بن بڑی کر دیتی ہی کام کری ✦ جسکی تقدیر ہے الٹ جاوی ✦ جوکری سر پر اوسکی آن پڑی ✦ اور باوجود ان باتونکی متفرق مضمون مین ہی مناسبت اور موافقت پائی جاتی ہی چنانچہ سورہ نوح مین حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سی فرمایا ہی مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا اور اس سورۃ مین جنون کی زبانی نقل فرمایا ہی وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا اور اس سورہ کا نام سورہ جن رکھا ہی اور اسمین قصہ جنونکا مذکور ہے اور وجہہ اوس قصہ ذکر کرنیکے یہہ ہی کہ لوگ اوسوقت کی جنونکو غیب دان جانتی ہی اور کاہنونکی جو جن تابع ہتی اونکی لیی چڑہاوی اور بھیٹ لیجاتی ہتی جیسے اسوقت مین جوجن اور پریان جنکے سر پر آتی ہین اونکی لیی بھینٹین لیجاتی ہین اور قرآن کی مانند عبارت بنا نہیں سکی عاجز ہوئی تو جانا کہ اگر یہہ کلام بشر کا نہین ہی لیکن جن محمد کو سکہا جاتی ہین ایسی یہہ قصہ اس ہم کی وضع مین مذکور ہوا کہ دیکھو جن بھی اس کلام کو سنکر متعجب و حیران ہوی اور اپنے عاجزی کا اقرار کیا اور کہنی لگی کہ یہہ کلام ہرگز مخلوق کا نہین ہے بلکہ یہہ کلام خالق کا ہی تو یہہ شبہہ ہی بالکل جاتا رہا اور ثابت ہوا کہ یہہ کلام پاک نہ کلام بشر ہے نہ کلام جن بلکہ یہہ کلام اوس مالک الملک کا ہے کہ جسکے ذات و صفات مین کوئی شریک نہین اور اگر کسیکے دلمین یہہ شبہہ گذرے کہ جنونکا اپنے عاجزی کا ذکر کرنا یعنے یہہ کہنا کہ یہہ کلام حق تعالیٰ کا ہے کسے مخلوق کا نہین ہی یہہ بھی تو اسی قرآن سی ثابت ہوا ہی جنون کی زبان ہی کسی سنا کہ جنونے اپنے عاجزیکا اقرار کیا تاکہ اس کلام کا اعجاز ثابت ہو اور حق تعالیٰ کا کلام ہونا ثابت ہو اور حق تعالیٰ کا کلام ہونا سب کو یقین ہوجاوی سو یہان اثبات الشیٔ بنفسہ لازم آتا ہی یعنی ایک چیز کی وجود کو ثابت کرنا اوس چیز کے ذات ثابت کرنیسے اور اسکا جواب یہہ ہی کہ یہان اثبات الشیٔ بنفسہ لازم نہین ہوتا بلکہ یہہ اثبات الشیٔ علے فرض نقیضہ کی طور پر ہی یعنی اوس چیز کی نقیض کو ہم فرض کرلین یعنی مان لین تو ہمکو

یہہ چیز ثابت ہوتی ہی اور دعوی اور مطلب کے ثابت کرنیمین کونسی دلیل اس سی مضبوط و قوی ہیمین ہی اور یہان اس مطلب کو یون سمجھنا چاہیی کہ قرآن کی منکر و نسی ہم پر پہنچتی ہین کہ جس سورۃ مین کلام الہی ہونیکا اور اپنے عاجز ہونیکا اقرار جنون کی زبان سی نقل کیا گیا ہی وہ سورۃ کلام الہی ہے یا جنون کا کلام ہی اگر تم کہوگی کہ جنون کا کلام ہی تو ہمارا مطلب ثابت ہوا یعنی جنون نی اقرار کیا اپنے عاجزی کا اور اوسکو کلام الہی کہا اور اگر تم کہوگی کہ یہہ کلام الہی ہے تو یہہ ہمارا مطلب ثابت ہوا کہ یہی ہمارا مطلب ہے اور جب کلام ہونا صاف ہوا تو جو کچھ اوسمین جنونکا احوال مذکور ہے وہ یہی ثابت ہوا اور اس بات کا شبہہ کہ باقی قرآن ہی جن کا کلام ہوا اور یہہ سورۃ آدمی کا کلام ہو سو یہہ شبہہ پہلی سے باطل ہو چکا ہی ایسی کہ آدمی اس سورۃ کی ہی مقابلہ مین کلام لا نہین سکتی پس اونہین دونون حجتا لونسی یعنی یہہ سورۃ جن کا کلام ہی یا خدا کا اونکا معین ہونا ضرور ہوا اور دونون حجتا لو مین سی جو ثابت ہو تو اپنا مطلب ثابت ہی اور دوسرے وجہ قرآن کی ثبوت کی جنون کیطرف سی یہہ ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبعوث ہونیسی پہلی جنات آسمان پر جاتی تہی اور جو فرشتی دنیا کی کاموںکی تدبیر پر مقرر ہین اونکی مجلسون مین کسی وہ باتین جو دنیا مین ہونیوالی ہین چوری اور جاسوسی کی طور پر سنا کرلوگون سی کہتی تہی تاکہ وہ لوگ اونکی غیب دانی کی معتقد ہون اور اونکی پرستش کرین اور کاہنون کو جو اون جنون کی خاص اور پجاری ہین نذر اور نیاز لاکر دیوین اور روز بروز اون کا ہنوز کہنی اور ہردگی اونکی نزدیک بڑہتی جاتی سو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوی تب یہہ کا رخانہ درہم برہم ہوگیا اور آسمان پر جانیسی جنونکو ممانعت ہوگئی اور فرشتی نگہبانی کو مقرر ہوگئی تاکہ آسمان پر جنونکو آنے نہ دیوین اور اگر آنیکا ارادہ کرین تو آگ کی انگارونسی مارین اور اس قسم کی احتیاط اور نگہبانی سے مطلب یہہ تہا کہ جب قرآن نازل ہونیکا تو زمین والی اگر انکار کرینگی تو اونسی اس قرآن شریف کا مقابلہ جایگا یعنے اگر تم اسکو کلام الہی نہین جانتی ہو تو تم جیسے ایسا کلام بنا لاؤ اور جب یہ اونسی اسکی مقابلہ مین کلام نہ آسکیگا تو اونکو کلام الہی ہونا قرآن کا یقین ہو جائیگا اور اگر جنات آسمان پر جاتے رہینگے تو ہوسکتا ہے کہ بیت العزت کی فرشتونکی زبان سی کسی آیۃ قرآن کو سنکر کسی کاہن تک پہنچا دین اور وہ کاہن پیغمبر کے مقابلہ مین وہ آیۃ پڑہے تو جاہلون کی ذہنون مین شبہہ بڑہ جاویگا کہ قرآن شریف کی براہ عبارت آدمی ہی بنا سکتا ہے تو قرآن کا کلام الہی ہونا بالیقین ثابت نہوگا اور یہہ ہی تہا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عام تہی جسطرح آپ آدمیون کی نبی تہی ویسی ہی جنون کی ہی نبی تہی اور منکر جنون نہے قرآن کی مقابلہ مین عبارت کا طلب کرنا منظور رہتا تاکہ وہ ہی عاجز ہوکر کلام الہی ہونیکا اس قرآن کی اقرار کرین اور اگر آسمان پر اونکا آنا جانا بند نہوتا تو وہ ہی بعضی آیتین فرشتونکی زبان سی چوری کی طور پر سنکر مقابلہ مین موجود ہوتی اور عجز اونکا ثابت نہوتا اور اس سبب سے تدبیر الہی اس امر کو مقتضی ہوئی کہ زبان فیض لسان نبوت مین جو زمانہ قرآن نازل ہونیکا ہی وہ تیس برس تک ہا یہہ کارخانہ بالکل موقوف کردیا جاوی چنانچہ عرب کے سب کاہن آپکے نبی ہونیکے وقت سی معطل و بیکار ہوگئی تہی اور کلمہ شکوہ کیا کرتے تہے کہ ایران ہمارے پاس کوئی خبر نہین لاتی ہین اور بات یہی حیرت مین تہی کہ حق تعالی کو کیا

آلٹ پلٹ منظور ہے جو ہم لوگ آسمان پر جاتے نہیں پاتے اور جانیکا ارادہ جو کرتے ہیں تو مار پڑتی ہے جب اس قرآن مجید کو سنا تب اونکو یقین ہوا کہ یہہ سب ممانعت اور حفاظت اس کلام کے واسطے تھی کہ اسکا مقابلہ کوئی نہ کرسکے اور اس سورۃ کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہونیکے بعد مکہ معظمہ میں دس برس تک طرح طرح کا فروں کو سمجھاتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلاتے رہے پھر جب دیکھا کہ یہہ لوگ بالکل ہماری بات کو نہیں سنتے اور ہماری نصیحت کو قبول نہیں کرتے آخر کو اونکے ایمان سے مایوس ہوکر اپنے جی میں کہا کہ اب انکو چھوڑیے اور بیگانوں اور غیروں کو نصیحت کیجیے شائد وہ راہ پر آوین اس ارادہ سے آپ طائف کی طرف تشریف لیگئے اور طائف میں تین سردار تھے ایک عبد یالیل اور دوسرا مسعود اور تیسرا حبیب لیکن یہہ تینوں سردار آپکے ساتھ بدسلوکی اور برائی سے پیش آئے یہانتک کہ اونکو اپنے شہر سے نکالدیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف اسی نیت سے تشریف لیگئے کہ شائد یہہ لوگ ہماری بات سنین اور یہہ سوق عکاظ ایک بازار کا نام ہے پیٹھ کے طور پر تھا سالمین ایک بار بیسویں شوال سے دسویں ذیقعدہ تک وہان مجمع رہتا تھا اطراف وجوانب کے لوگ خرید و فروخت کے لیئے وہان جمع ہوتے تھے سو اوسطرف جانمیں ایکدن راہ میں آپنے نخلہ مین مقام کیا تھا اور صبح کو آپ صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز مین مشغول تھے اور قرات جہر سے پڑھ رہے تھے اوسوقت نو جن اوسطرف گئے اور وہ جن نینوا یعنا کے فرقہ سے تھے جو جنون کے قبیلہ مین بہت عمدہ قبیلہ ہے اور شہر نصیبین کے رہنے والے تھے اور اوسطرف اونکے آنیکی یہہ وجہہ ہوئی تھی کہ جب آسمان پر جانیسے جن روکے گئے اور جب ارادہ اوپر جانیکا کرتی تو آگ کے انگارے اونپر پڑتے تب جنون نے آپسمین مشورہ کیا کہ اسکا سبب کیا ہے جو ہمکو آسمان پر چڑھنے کے ممانعت ہوئی اور ہمکو وہانکی خبر سے روکا پھر آپسمین ایسی صلاح ٹہیرائی کہ تمام دنیا مین مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک پھر کر خبر لاو اور دیکھو کہ کونسی نئی چیز زمین پر ظاہر ہوئی ہے جسکے سبب سے ہم لوگونکے لیئے اسطور کی ممانعت ہوئی ہے اس برسے اگر کچھہ معلوم ہوجاوے اور اوسکا پتہ لگ جاوے تو اوسکے دفع کرنیکا کچھہ علاج کرین سو ایسی کی تلاش مین یہہ نو شخص دہر تہامہ کیطرف آنکلے تھے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف زبان فیض ترجمان سے قرآن شریف سنا اور اوسکی تاثیر اونکے دل پر ہوئی اور اوسکے سنتے ہی ان نو کو یقین ہوا کہ یہہ کلام اللہ کی طرف سے اترا ہے اور یہی ہماری ممانعت کا سبب ہے تاکہ کوئی ہم مین سے اوسکو چوری سے آسمان سے سنکر کسی دوسرے کو پہنچادی پھر جب تمام قوم آپکی زبان مبارک سے سنچکے تب اپنی قوم کی طرف گئے اور اونکو اس خبر سے آگاہ کیا اور اس جماعت مین جنونکے قرآن سنا تھا دوسرا سردار تھا ایک کا نام زوبعہ تھا اور دوسرے کا نام عمر تھا ان نو لوگونکا قصہ تاریخ کی کتابونمین بتفصیل مذکور ہے بعد اسکے اپنے سمجھانیسے تو وہ تین سردار جنونکے نصیبین اور نینوا کے اپنے اپنے لشکر اور تابعداروں کو لیکر قرآن کو سننے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال باکمال کے دیکھنے کے شوق سے مشرف ہونیکا ارادہ کیا جب تینوں طرف سے وہ لوگ آگئے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی کہ یہہ سب آپکے جمال باکمال کے دیکھنے اور قرآن شریف سننے کو آئے ہیں جس مکان میں

سبب نزول سورۃ جن

جسوقت حکم ہوا حاضر ہو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی وقت شعب الحجون کی نواح اور میدان مین جمع ہودین اسواسطے کہ دیکھو اگر ملاقات ہوگی تو شہر کی لوگونکو دہشت لگی کی اور شعب الحجون ایک پہاڑ کی دریکا نام ہی اور میدان ہی مکہ معظمہ کے قریب پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا سی فراغت کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھہ لیکر اوسطرف کو تشریف لیگئی جنونکا ہجوم بہت دیکھا اور سبکو مشتاق پایا عبداللہ بن مسعود کو دریکی باہر چھوڑا اور ایک خط اپنے گرد کھینچدیا اور فرمایا کہ جب تک ہم نہ آدین اس خط کی باہر قدم نہ نکالنا کہ مبادا تمکو جنون سی اذیت پہنچی اور آپنے درمان تشریف فرما ہوکر اپنے دیدار سی اون سبکو مشرف کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین دور سے دیکھتا تہا اونمین سی بعضی گدہ کی شکل کی تہی اور بعضی جنکے شکل اور طور پر اور یہہ ایک فرقہ ہی بصرہ سی متصل رہتا ہی ننگے سر اور ننگے پانو رہتے ہین اور سفید کپڑا لپیٹے ستر ڈہانکتی ہین اور رنگ اونکی بدن کا سیاہ ہوتا ہی اور اونکی سر اور ڈاڑہی کی بال دو ہاتہ ہوتی ہین سرخی مائل اور بعضے اونمین کے تیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نزدیک ہجوم کیا اور آنکی صحبت بابرکت سی مشرف ہوی صبح تک آپ اونکی تعلیم و تلقین مین مشغول رہی پہر اونہون نی عرض کی کہ تبرک کی طور پر کچہہ ہمکو عنایت فرمائیں آپنی فرمایا کہ میں ایسا توشہ تمکو دیتا ہون جو قیامت تک تمہاری قوم کو نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن کام آوی اور وہ یہہ ہی کہ ہمان کہین ہڈی خالی یا اونٹ یا بکر یکی مینگنی یا گابین ہمیشہ کا گوبر پڑا ہوا پاؤ اوسکو اپنے صرف مین لاؤ حق تعالیٰ جلشانہ تمیری دعا سی تمکو ایسا رزق اور ایسی لذت عنایت فرماویگا جو تمہاری اگلی کہانی پہنے ٹٹے کی ہوگی اور اونمین سی بعضے جو نہین آیا ہی کہ کویلہ کو پہنے آپنے اونکو عنایت فرمایا پہر جنون نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان چیزو تمکو آدمی گندہ کر ڈالتی ہین اور نجاست سی خراب کر دیتی ہین آپنی فرمایا کہ ہم آدمیونکو منع کر دینگی چنانچہ اوسوقت سی ہڈی اور خشک گوبر اور مینگنی سی استنجا کرنا منع ہوا اور اوسدن تو نہین جنات کی آپسمین ایک خون ہو گیا تہا اوسکا فیصلہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا آپنی جو حق بات تہی سو کہدی پہر وہ سب راضی ہوئی اور جتنی تہی رخصت ہو کر روانہ ہوی اور آپ مکان کو تشریف فرما ہوی اور دوسری مرتبہ بہت سی جن جراہا پڑ جمع ہوی اور وہ جزیرون کی باشندہ تہی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جن کو خبر کرنیکے لیے بہیجا اور آپ تنہا تشریف لیگئی تہی اور تمام شب اونکی تعلیم و تلقین مین رہی چنانچہ صبح کیوقت صحابہ کو اونکی آگاہی اور گمرہان اور اور چیزین جو وہ چہوڑ گئی تہی آپنے بتائی نہین اور یہہ صحیح مسلم مین مذکور ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جنون کا آپکی خدمت مین حاضر ہونا اور دین کی باتونکا تحقیق کرنا کئی مرتبہ ثابت ہی عبداللہ بن مسعود رضہ کوفہ مین فرماتے یعنی جب کی قوم کو جب دیکہتی تو ڈرتے ہے اور پوچہتی کہ یہہ کیا جن ہی لوگونکو تعجب ہوتا تہا اور کہتی تہی کہ یہہ جن نہین ہی یہہ تو آدمی ہی تب عبداللہ بن مسعود رضہ کہتے تہے کہ مینی جسوقت سی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی مین جنون کو اس شکل و صورت کا دیکہا ہے اوسوقت سی جنکے مجکو نظر پڑتی ہین مجکو انمین جنونکا گمان ہوتا ہی کہ شاید یہہ بہی جن ہون اور یہہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سورۃ الرحمن کو جب جنون پر پڑہا تہا تو جنون نی اوسی سورۃ کو نہایت سوذب ہوکر سنا تہا اور جب آپ یہہ آیۃ پڑہتے تہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ اوسکی جواب مین وہ سب پکار کر کہتے تہے کہ لَا بِشَیْءٍ مِّنْ

۲

تکذیب فاتک الحمد سو حق تعالیٰ اس سورۃ کا مضمون کافروں کو سنا تا ہی تاکہ اونکو معلوم ہے
عبرت و نصیحت ہو اور آپس با نکو خوب طرح سمجھین کہ جنات کی خلقت تابعداری اور فرمان برداری سی بہت بعید ہے
یہہ ہرگز نہین چاہتی کہ کیسکی تابعدار ہو دین لیکن باوجود اسکی انکا تو یہہ حال ہی کہ سنتی ہی قرآن کی اور سیر
ایمان لائی اور پیغمبر کی فرمان بردار ہوگئی اور دل و جان سی اوسکی تابعداری قبول کی تم لوگ تو ہم جنس ہو تمکو تو
جان سی قبول کرنی چاہیے تھا کہ اپنے سر کو قدم بنا کر دین و اسلام مین داخل ہوتی اور رسول کی فرمان برداری کو خوشی ہو کر دل و

بسم اللہ الرحمن الرحیم عزیزی

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ یَّهْدِیْٓ
الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ

طرف میری کر سنا ایک جماعت نی جنونمین سی بس کہا تحقیق ہمنی سنا قرآن عجب کہ رہنما تھا طرف راہ سیدھے
کے پس ایمان لائی ہم اوسپر اور شریک مقرر نہین کرینگے ہم ساتھہ پروردگار اپنے کے کیسکو فتح تو کہہ کہ
مجکو حکم آیا کہ سن گئی کتنی لوگ جنون کی پھر کہا ہمنی سنا ہے ایک قرآن عجب سمجھا نیک راہ پھر ہم اوسپر یقین لائے
اور ہرگز نہ شریک بتا دینگے اپنے رب کا کیسکو ۵ مو تفسیر قل کہہ تو اوی پیغمبر کہ اگر تمہارے
دلونمین یون سمایا ہے کہ آدمیونکا عاجز ہونا اس کلام سی اس سبب سے ہے کہ یہہ کلام جنکا ہے اور آدمی جن کی برابر
کلام بنا نہین سکتی تو جنونکا حال سنو کہ جنون نی اس کلام کی سنتی ہے اسکے اعجاز کا اقرار کیا اور یہہ جنونکا اقرار کہ
میری پاس جنون کی راہی سی نہین پہنچا ہی تاکہ اس خبر مین احتمال صدق و کذب کا ہو بلکہ حق تعالیٰ کی طرف سے
وحی کی طور پر معجزہ نازل ہوا ہے اسواسطے کہ اوحی الی اللہ وحی کی گئی ہی میری طرف اس مضمون کی کہ
جنون نی اس کلام عاجز کرنیوالیکا اقرار کیا اور یہہ اقرار اسطور کا نہین ہی کہ اس کلام کو بدون سمجھی بوجھی اسکے
فصاحت و بلاغت کی عجز کا اقرار کر لیا ہو بلکہ استمع نہایت توجہ سی کان رکھہ کر سنا ایک دو نی نہین بلکہ نفر
من الجن بڑی جماعت نی جنون سی جنکی خبر کہ حکم تواتر کا ہی اور جب ایک امر وجدان کی اسقدر بہت لوگ
خبر دین تو اوس خبر کا یقین حاصل ہو جاتا ہی اور یہہ خبر جنونکی مجھہ مجھی کو اور اور آدمیونکو فقط نہین دی ہی
تاکہ کسی کی پاسداری اور خاطر داریکا احتمال ہووے بلکہ اون جنون نی اپنی قوم مین جاکر یہہ خبر پہنچائی فقالوا انا
سمعنا قرانا پس کہا بیشک ہمنی سنا ہی قرآن یعنی ایک پڑہنے کی چیز یہان جانا چاہیے کی دنیا
کتابین تصنیف کی ہوتی ہین دو قسم کی ہوتی ہین ایک قسم تو فقط پڑہنے کے ہوتے ہے جسمین خدا کا ذکر بہت ہو اور
اللہ تعالیٰ کی وہ صفتین اور مدحین اوسمین ہووین جو وقت طلب نہووین بلکہ عقل کی نزدیک ظاہر و عام فہم ہووین
جیسی کتاب اذکار امام نووی اور حصن حصین اور اوراد و ادعیہ اور اس قسم کی اور کتابین جنمین اللہ تعالیٰ کے بھلے کہنے
وصف بیان ہین اور دوسرے قسم وہ ہی جو دیدنے ہوتین ہین یعنی بدون مطالعہ اور غور کی اوسکا مطلب
سمجھہ مین نہین آتا جیسی عقائد اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور اور دینی علمون کی کتابین کہ اونمین حق تعالیٰ کی
دقیق و باریک صفتین اور مدحین جو عام کی فہم سی باہر ہین اور عجائب و غرائب اوسکی قدرتین اور صنعتین
اور دنیا اور آخرت کی حکم اور انبیا اور اولیا اور اوراد اسکی خاص بندونکی احوال اور ایسی مسئلے اور قاعدے جو

سورۃ الجن کی تفسیر بیان القرآن سی ماخوذ ہے

اون چیزونکی سمجھنی مین کام آوین بلکہ وسطہ پرین یہہ سب اونمین داخل ہین اور یہہ حق تعالی کا کلام جو ہماری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہی اسمین جسطرح کا ذکر اور صفات الہی سی پر ہی کہ سب عالم بلکہ امیونکی فہم سے آتا ہی اور ہر گز عقل کے نزدیک اوسمین کسی طور کی پوشیدگی یا پیچیدگی نہین جانی اور کوئی آیۃ اس کلام پاک بلکہ کوئی سجملہ طویلہ اوسکا ذکر الہی سی خالی نہین ہی اسی واسطے اس کلام کا نام قرآن رکہا ہی اسلیے کہ اوذکار و اوراد کی جگہ مین ہی لیکن جنون نی جب یہہ کلام سنا اور سمجہا کہ یہہ کلام ذکر و ورد ہی تو اوسکی ساتہہ ہی ایکبات اور بہی اونہون نی سمجہی اور کہلا بھیجا یعنی ایک ذکر ہی لیکن نہایت عجیب و غریب صفات کو شامل ہی اسلیے کہ باوجود ذکر ہونیکی ہیت مضامین عمدہ اور عبارت فصیح رکہتا ہی پہر اگر اوسکی وعظ و نصیحت کی کلمونکو دیکہین اور غور کیجی تو ویسہی دلچسپ و مناسب ہین اور اگر اوسکی عمدہ مضامین مین خوب غور و تامل کیجی تو عجیب لفظون مین اون مضمونونکو بیان فرمایا ہی کہ ہرگز کسی مخلوق کا کلام اس اسلوب کا پایا نہین جاتا اسلیے کہ یہہ کلام نہ نظم ہے نہ سجع نثر ہے لیکن باوجود ہیا تمکی تشبیہ اور استعارہ کی عایت اس خوبی سی اسمین کی ہی کہ انتہا درجہ کی فصاحت اور بلاغت کی رتبہ کو پہنچا ہی اور اون سب کے علاوہ یہہ ہی کہ یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ اہ دکہاتا ہی صواب و بہتری کی اور روح مین بڑی تاثیر کرتا ہی اور اپنے معنونکو روح مین منقش کر دیتا ہی اور مُدبر کو اسطور سی روشن کر دیتا ہی کہ اوسکی تاثیر تمام قوتونکو غضبیہ ہون یا شہویہ سبکو گہیر لیتی ہی پس یہہ کلام ورد اور ذکر کا ہی حکم رکہتا ہے اور معلم اور استاد اور پیر و مرشد کا ہی اور باوجود اسکی اس قسم کا یہہ کلام نہین ہے کہ فکر و تخیلات سی علاقہ رکہی یا عقلی قیاسون سی نکلا ہوا یا وہمی اور خیالی مقدمونسی مرکب ہو بلکہ نہایت عمدہ عجائبات و غرائبات کو شامل ہی فَاٰمَنَّا بِهٖ پس ایمان لائی ہم اس کلام پر اور جان لیا ہمنی کہ اس قسم کا کلام ہو گا مگر حق تعالی کی طرف سی اور اگرچہ باوجود ایسی تاثیر و خوبی اس کلام کی سمجہنی کی بعد ہی اس کلام کو کلام الہی نہ جانین ہم بلکہ اس کلام کو حق تعالی کی غیر کی طرف سی جانین کہ اور ہی اس قسم کا کلام نہا نازل کر سکتا ہے تو شرک کو ہمنی ثابت کیا وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اور ہرگز ہم شریک نکرینگے اپنے پروردگار کے ساتہہ کسیکو اور یہہ ہی جنون نی ذکر کیا کہ پروردگار مطلق وہ ہی کہ عظمت اور بزرگی انتہا درجہ کی اوسمین پائی جاوی اور کوئی اوسکی برابری نکر سکی وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا عزیزی مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۲ اور بیان کیا اون جنون نے کہ بلند ہے بزرگی پروردگار ہمارکی نہین پکڑے ہے اوسنی بیوی اور نہ فرزند ۲ فتح اور یہہ کہ اونجی ہے شان ہماری رب کی نہین رکہی اوسنی جورو نہ بیٹا ۲ معہ تفسیر وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا اور سچ حال یہہ ہی کہ بہت ہی بلند ہی بزرگی ہماری پروردگار کے اس سی کہ کوئی اوسکا شریک ہو سکے اور یہی وجہ ہی جو مَا اتَّخَذَ الخ نہین لیا ہماری پروردگار نی عورتکو اور نہ لڑکیکو اسلیے کہ عورت اکثر خاکی کاموین مرد کی شریک ہوتی ہی اور لڑکا باپ کی مال و ملک مین شریک ہوتا ہی اور اللہ پاک ہی اس سے کہ کوئی بزور اوسکا شریک ہو جاوی یا کسیکو وہ خود اپنی رضامندی اپنا شریک کرلی اسلیے کہ دونون قسم کی شرکتون مین نہایت اوسکی عظمت کا نقصان ہی اور یہہ ہی ہوا کہ قرآن سنی کی پہلی جماعتونکی دلمین بے اختیار

گڑھی ہوئی تین جنسی اونکی اعتقاد مین یہہ تہا کہ بعضی اوسکی بندی اوسکی کارخانہ مین شریک ہین یا بعضی اوسکی اولاد ہین یا بعضی اوسکی جورو ہین سو ان سب باتون سی توبہ کی اور سکا عذر یون بیان کیا وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا اور یہہ کہ افترا کرتی جاہل ہماری خدا پر جھوٹ ۵ **فتح** اور یہہ کہ ہمارا بیوقوف کہتا ہے اللہ پر بڑھا کر باتین ۵ **مو تفسیر** الخ اور بیشک حال یہہ ہی کہ کہتی تہی ہم لوگ ہم مین سی اللہ تعالی پر ایسے بات جو اوسکی شان سی بہت بعید ہے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ ابلیس اور اور جن جو اوسکی تابع تہی بڑی اعتقاد حق تعالی کی جناب مین کہتے تہے اور اوسکی مخلوقات مین سی کسیکو اللہ تعالی کے جورو ٹہیرایا تہا اور کسیکو اوسکی اولاد اور بعضونکو اوسکا شریک ٹہیرایا تہا اور اللہ تعالی کی خاص صفتین اونمین ثابت کرتی تہی اسطرح سے کہ بعضونکو کہتی تہی کہ یہہ قدرت کامل رکہتا ہی جو چاہی سو کرسکتا ہی اور بعضونکی علم کو محیط جانتی تہی یعنی دور اور نزدیک اور کہلا اور چہپا اوسکے نزدیک برابر ہے کوئی چیز اوس سی پوشیدہ نہین ہی اور بندونکو اپنے فعل کا خالق جانتی تہی اور بعضونکو ایسا جانتی تہی کہ اگر کوئی مشکل کے وقت اونکو پکاری تو وہ غیب سی اوسکی مدد کرکی اوسکی حاجت روائی کرسکتی ہین اور بعضونکو عبادت کا مستحق جانتی تہی یعنی اونکی عبادت کرنی ضرور ہی جیسی سجدہ کرنا یا اونکی نام کا روزہ رکہنا اور سوا اونکی اور بعضونکو ذکر دائم کا مستحق جانتی تہی یعنی اونکی نام کو ہر وقت جپنا بڑا ثواب جانتی تہی اور بعضونکو ایسا جانتی تہی کہ اونکی نام پر جانور ذبح کرنا بڑا ثواب ہی اور وہ اوسکی مستحق ہین اور مال کو کسیکے نام پر خرچ کرنا اور نذر اور ہدیہ اوسکو پہنچانا اسکو اوسکی نزدیکی اور خوشی کا سبب جانتی تہی اور بعضونکو ایسا جانتی کہ اگر لوگ اپنی تئین اونکا بندہ اور پرستار کہین تو درست ہی اور وہ مستحق اوسکی ہین اور اسیطرح کی بہت سی باطل چیزونکی معتقد تہی سو اب اس قرآن کی سنی سی ہمکو معلوم ہوا کہ وہ سب اعتقاد ہماری بی اصل و باطل تہی اللہ تعالی ایسے فاسد و بڑی اعتقادون سی پاک ہی اور اس اپنی باطل اعتقاد و ایسی عذر کرنمین یہہ بہی جنون نی بیان کیا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ الخ ۵ **عزیزی** وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور یہہ کہ ہم گمان کرتی تہی کہ ہرگز نہین کہینگے آدمی اور جن اوپر کلام خدا کی جھوٹ کو ۵ **فتح** اور یہہ کہ ہمکو خیال ہوا تہا کہ نہ بولینگے جن و انس اللہ پر جھوٹہ ۵ **مو تفسیر** وَّاَنَّا ظَنَنَّآ الخ اور بیشک ہمنی گمان کیا تہا کہ ہرگز نہ کہینگے آدمی اور جن جرأت کرکر اور بنی ناک ہو کر اللہ پر جھوٹ کو اونکی کلام کا حاصل یہہ ہی کہ اتنی مدت تک ایسی باطل اعتقاد و یقین جو ہنہی رہی اسکا سبب یہہ تہا کہ ہنہی تقلید کی تہی اون لوگونکی جو عقل و دانائی مین ساری جہان سی ممتاز ہنہی اور حق و باطل کی دریافت کرنمین اپنی تئین یکتائی زمانہ جانتی تہی اور ہنہی یہہ جانا تہا کہ اسقدر جماعت کثیر جن و انس سی کہ ہر ایک اونمین سی عقل و دانائی مین کسیکو اپنا ثانی نہین جانتا ہی اور ہر بات کی تہہ کو پہنچی مین ہر ایک اپنی تئین دوسرے سی بڑہ کر جانتا ہی سو ایسی عاقل و فہمیدہ لوگ سبکے سب یکبارگی کسی بڑی شخص پر مخلوقات مین سی جہوٹ نہ باندہینگی پہر ایسے شخصونکی اللہ تعالی پر جہوٹ باندہنا جو سب بڑون سی بڑا ہے اور اوسکے عظمت و بزرگی کے سامنی کیسکے عظمت و بزرگی یا ننگ کو ہی نہین پہنچتے

کسی طرح ممکن نہین ہی اور ہرگز یہہ لوگ ایسی جرأت و بیباکی نکرسکیے لیکن ان لوگون نی بڑی جرأت و بیباکی کی کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندہا اور اوس اونکی جرأت اور بیباکی کا سبب سمجھنے دریافت کیا اور اس سبب کو جنون نی یون بیان کیا وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ الخ عزیزی وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا اور یہہ کہ بیٹی آدم کی پناہ پکڑتی تہی سا تہہ مردون جن کی پس زیادہ نکمیا انسان نی بیچ حق اون جنون کی سرکشی کو یہہ اشارہ ہی اسپر کہ جاہلیت مین جب کسی جگہہ مین اوترتی تہی کہتی تہی اعوذ بسید ھذا الوادی من سفہاء قومہ فتح موضح تفسیر وَاَنَّهٗ كَانَ الخ اور بیشک تہی بہت لوگ آدمیونسی کہ باوجود مرد ہونیکی کہ عقل کا کمال اور دل کی قوۃ اور بخوفی سرو کو لازم ہی یعوذون الخ پناہ مانگتی تہی جس کی فرقہ کی مردون سی اور یہہ انکا پناہ مانگنا کئی قسم کا تہا پہلا طور پناہ مانگنی کا یہہ تہا کہ جب کوئی مرض اونکو لاحق ہوتا تہا تو وہ جانتی تہی کہ یہہ جن کے بدنظری کا اثر ہے سو اوس جن کی لیی کہانا اور خوشبو اور بخور تیار کر کی جس جگہہ پر جانتی تہی کہ یہان جنون کی آنیکا گمان ہی دہان وہ چیزین رکہدیتی تہی تاکہ یہچیز نکو رشوت کی طور پر قبول کرین اور سکہو ایذا نہ پہنچا وین اور دوسرا طور پناہ مانگنی کا یہہ تہا کہ مشکل چیزون مین اونکی طرف رجوع کرتی تہی اور اونکی نام کو بطور وظیفہ کی جپا کرتی تہی اور اون ترشی ہوئی صورتونپر جنکو اونہین جنونکی نام کا ٹہہرایا تہا اور اونکو بت کہتی تہی نذرین اور تحفی اور قربانی چڑہاتی تہی اور تسہیر اطور یہہ تہا کہ جب کسیکو اونہین سی آگہی کی بات دریافت کرنی منظور ہوتی تو کاہن کی پاس جاتی اور اوسسی پری خوانی کراتی یعنی جو جنونکی بلانیکا طور ہے جیسی سکانونکا صاف کرنا اور پہول رکہنی اور لبان جلانا راگ کرانا تاکہ اس سبب سے جن اسجگہہ آکر حاضر ہون اور اوسچیز کی جو مطلوب ہی خبر دے کہ فلانی چیز یون ہوگی اور فلانی چیزیون چوتہا طور یہہ تہا کہ جب سفر مین کسی جنگل یا پہاڑ یا مکانمین اوترتے تو جنونکی بادشاہون اور سردارونکی نام لیتی اور اونسی پناہ اور مدد چاہتی تاکہ اوس مقام پر اونکی تالبعداری سے کوئی صدمہ نہپہنچے اور اس مضمون کی کچہہ کلمات بنا رکہی تہی اونکو پڑتے تہی جیسی دہائی لوناجہارے یا کلوا بیر کی اور اسی طور کے اور کلمات اب بہی مشہور ہین اور اونکی اعتقاد مین یون سمایا تہا کہ جب اونکی پناہ مین آگئی تو اب سب بلاؤنسی محفوظ رہینگے اور پانچوان طور یہہ تہا کہ اونکی تعریفین اور خوش آمدین اور چاپلوسی کیا کرتی تہی اور نذرین اور تحفی اور اچہے اچہے کہانی اونکی نام پر دیکر اونکو اپنی طرف مائل کرتی تاکہ وہ عاجزی اور احتیاج کی وقت اس حیلہ سی اونکی کام آوین اور اونکی مدد کرین چنانچہ کردم ابن الشریر اپنے باپ سی کہ وہ صحابی تہی روایت کرتی ہین کہ اونکی باپ کہتی تہی کہ سفر مین ایک مرتبہ ایک عجیب چیز دیکہنے مین آئی کہ جنگل مین ایک شخص بکریان چراتا تہا ایک بہیڑیا آیا اور اوسکے بکریونمین سی ایک بکری لیگیا اوس شخص نے ایک جن کا نام لیکر پکارا کہ ای فلانی جلد آؤ کہ بہیڑیا میری بکری کو لیی جاتا ہی اوس آواز کی ساتہہ ہی سناہمنی کوئی شخص کہتا ہی کہ ای بہیڑیی اسکے بکری کو چہوڑ دی پس اسیوقت بہیڑیے نے اوس بکری کو چہوڑ دیا بلکہ جہان سی لیگیا تہا اوسی جگہہ پہنچا کر چلا گیا فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا

ع قولہ الخ یعنی اونکی جرأت و بیباکی اور اونکی کافر ہونیکی کا سبب یہہ ہی کہ انسان جنون کی پناہ پکڑتی تہی اور اونکی سرداروں کی نام لیتی تہی اور اونسی مدد چاہتی تہی اور اونکی نام کو بطور وظیفہ کی جپا کرتی تہی اور اونکی نام کا ٹہہرایا ہوا بت کہتی تہی اور اونکو پوجتی تہی اور اونکی نام کی نذرین اور تحفی اور قربانی چڑہاتی تہی اور اونسی مدد چاہتی تہی اور اونکی نام کو بطور وظیفہ کی جپا کرتی تہی اور اونکی نام کا ٹہہرایا ہوا بت کہتی تہی اور اونکو پوجتی تہی اور اونکی نام کی نذرین اور تحفی اور قربانی چڑہا

پھر زیادہ کیا ان آدمیوں نے جنونکا کبر اور غرور اسواسطے جنون نے جانا کہ خدا کی بندے ان کا مومن جوہمارے
طرف محتاج ہوتے ہین اور ہم اونکی کارروائی کردیتے ہین اور بعضی بلائین اور آفتین جو حق تعالیٰ اونپر
پہنچاتا ہے ہم اوسے دفع کردیتے ہین تو ہمکو بھی شاید خدائی کا خانہ مین ایک طرح کی شرکت اور دخل ہے
اور اگر مستقل اور بالا وسطہ ہمکو شرکت نہین ہے تو فرزندی کے نسبت تو ہمکو اللہ تعالےٰ سے بے شبہ ثابت ہے
اور ہم لوگ محض بندے نہین ہین اور یہی سبب ہے کہ اپنے محض بندونکو ہمارے سپرد کیا ہے اور ہم انکے
کام روائے کرتے ہین اور آدمیون نے یہہ جانا کہ یہہ غیب کے لوگ جو ہمارے وقت پر کام آتے ہین اور
ہماری حاجت روائی کرتے ہین تو اونکو پوجنے مین بھی کچھہ شرکت ہے اور یہہ لوگ حق تعالےٰ سے مری
بندگی کا علاقہ نہین رکھتے ہین بلکہ یہہ لوگ یا تو اللہ تعالےٰ سے فرزندی کا علاقہ رکھتے ہین یا اوسکے
یا اوسکے کارخانونکی خدمت انکے سپرد ہے اگر ایسا نہوتا تو ہم لوگونکو باوجود بندگی مین برابر ہونیکے انکا
محتاج کاہیکو کرتا سو ان دونون کی فہمید کی غلطی سے اس قسم کی استعانت اور اعانت یعنے مدد چاہنا
اور مدد کرنا جنون اور آدمیون مین واقع ہوا اور یہہ سمجھہ ایسی باطل اور جھوٹی اعتقاد کی جرأت کا سبب ہوئی
اسی واسطے حدیث شریف مین جنون سے مدد طلب کرنیکو کسی طور سے ہو منع فرمایا ہے اور یون ارشاد ہوا
کہ جس کیسکو شہر مین یا سفر مین یا بیابان مین جنونکا کچھہ خوف ہووے تو اوسکو چاہیے کہ اللہ تعالےٰ
کے اسماء حسنیٰ سے تعوذ کرے اور یون کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقُلْ رَّبِّ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اور معوذتین پڑھے
یا اور سطر حکی آیتونکو پڑھے اور یہہ عمل ہی پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا
خَلَقَ ان دعاؤن کے پڑھنے سے جنات کے آسیب سے محفوظ رہیگا اور جنونکے نام سے کسے جانور کو ذبح
کرنیکو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت منع فرمایا ہے اور وہ فنون دمنتر جنمین جنونکے بزرگون
اور سردارونکا نام ہووے پڑھنے سے بھی بہت منع فرمایا ہے اسواسطے کہ شرک کی اصل انہین سے ملعون سے
پیدا ہوئی ہے اور بنی آدم اور جنات کی خرابی کا سبب یہی گویا یہہ شرک کا بیج ہے اور جنات کی اصل پیدائش
آگ کا مادہ ہی اس سبب سے انمین تکبر وغرور اور شرارت اور نافرمانی اور اپنے تئین سب سے بڑا جاننا بلکہ اپنے کو
معبود قرار دینا ذاتی خلقی بات ہے ان چیزونکو بالطبع دوست رکھتے ہین اور جب اس قسم کا معاملہ آدمی اونکے
ساتھہ کرتے ہین تو وہ بھی اپنی طاقت پر آدمیون کی حاجت روائی مین قصور نہین کرتے ہین تاکہ اونکی بزرگی
اور عظمت آدمیونکے دلونمین جم جاوی اور شرک کو غلبہ ہو اور پہلے اپنے تئین مکر و فریب سے بزرگونکی پاک
روحین ظاہر کرتے ہین اور اون بزرگونکا نام اپنا رکھتے ہین تاکہ آدمی وہ نام سنکر جلدی گرویدہ
و فریفتہ ہوجاوین اور کسیطرح سے انکار نکرین آخر کو رفتہ رفتہ جب یہہ بات آدمیونکے دلونمین خوب جم گئی
اور یہہ اعتقاد پکا ہوا تب اپنی خباثت اور بدطینتی ظاہر کرتے ہین اور صریح شرک کرانے لگتے ہین اور لوگ اس
فریب سے غافل ہوکر اونکی فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجھتے ہین بلکہ اوسکو کرامت جانتے ہین اور یہہ بلا
اسطرح کی پھیلی ہے کہ جتنے فرقے بنی آدم کے ہین سبکو گھیر لیا ہے یہان تک کہ ست

مرحومہ مین رواج تمام پایا ہے اور یہہ مرض تمام عالم مین پہیل گیا ہے اللہ تعالےٰ اس اُمت مرحومہ پر رحم کرے اور توفیق خیر کی عطا فرماوے اور اس بلا سے ہر مسلمان کو بچاوے عیاذاً باللہ من ذلک اور جو یہہ معاملہ انسان اور جنات کے درمیان مین جاری رہا یعنی آدمی پناہ اور استعانت سے اور ہر کام کو جنون کی طرف رجوع کرنیسے باز نہین آتے تھے حالانکہ یہہ جانتے تھے کہ ہم سب ہی ہون یا جن خدا کے بندے ہین ہمکو ہر کام مین اوسی مالک الملک کی طرف رجوع و التجا کرنی چاہیے نہ اپنے ہم جنسون کی طرف اور جن بھی گمراہ کرنیسے اور تکبر و غرور اور الوہیت کے دعوے سے دست بردار نہین ہوتے تھے اور یہہ نہین سمجھتے تھے کہ اگر ایک مالک کے بندے ایسمین ایک دوسرے کی طرف کسی کام مین محتاج ہوکر اور رغبت اونکی حاجت روائی ہوئی تو یہہ نہین ہے کہ اوسی مالک کے کرم و فضل و اعانت سے پھر ایسمین تکبر اور غرور کرنا اور اس کام پر رشوت لینا اور اپنے تئین مالک مختار جاننا بلکہ مالک کے کارخانہ کا شریک جاننا کسی طرحسے درست نہین ہے اور عقل کے خلاف ہے سو جنون نے اس معاملہ کے سبب سے یا نہین یہہ بھی ذکر کیا وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا الخ ۵ عزیزی ۵ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ اور یہہ آدمیون نے گمان کیا تھا جیسا کہ تم گمان کیا کہ ہرگز نہ بھیجیگا خدا کسیکو یعنے پیغمبر نہین بھیجیگا ۵ فتح ۵ اور یہہ کہ اونکو بے خیال تھا جیسا تمکو خیال تھا کہ ہرگز نہ اوٹھاویگا اللہ کسیکو ۵ موضح ۵ تفسیر وَّاَنَّهُمْ الخ اور تحقیق جنون نے گمان کیا جیسا کہ گمان کیا تھا تمنے اے اہل مکہ یہہ کہ نہ اوٹھاویگا اللہ کسیکو بعد مرنیکے یعنے جن بھی منکر تھے بعث کے نہ انکار تمہارا دیکھے پھر قرآن کے سننے سے ہدایت پائی اونہون نے اور اقرار کیا بعث کا پس تم کیون نہین اقرار کرتے جیسا کہ اقرار کیا اونہون نے ۵ مد ۵ وَّاَنَّهُمْ الخ اور یہہ کہ گمان کیا ان آدمیون نے جیسا کہ گمان کیا تمنے اے جنون یہہ کہ نہ نہ کریگا اللہ کسیکو جن ہو یا آدمی عملونکی جزا اور سزا کے واسطے بھلائی اور برائی کی پرسش اور حساب و کتاب کی واسطے اور اس سبب سے آدمیون نے یہہ چاہا کہ جسطرح سے ہو سکے اپنے حاجت روائی کیا چاہیے اور دنیا کی زندگانی مین اپنی بلاؤن اور مصیبتونکو دفع اور دلکی خواہشون اور فائدونکو حاصل کیا چاہیے اگرچہ ہمین شرک اور ناشکری بھی ہو جاوے اور مالک ناراض و خفا بھی ہو جاوے اور جنون نے یہہ کہ اپنا نام حاصل کیا چاہیے اور مشکل کشائی اور حاجت روائی کا منصب اپنے لئے ثابت کیا چاہیے اگرچہ ایسمین اپنے مالک کے کارخانہ مین دخل ہی سمجھا جاوے بلکہ شراکت کا دعوی پایا جاوی اور اسکا سبب یہہ تھا کہ دونونکی عقل و فہم مین یہہ سمایا تھا کہ مر کر اوٹھنا نہین ہے اور مالک کی پیشکش کا خوف اور حساب و کتاب کے سمجھانیکی وہشت ہرگز نہین ہے اور اس بات کے ثابت کرنیمین کہ یہہ قرآن آسمان سے اوترا ہے زمین والونکا کلام نہین ہے کہ کسی انسان یا جنات نے بنایا اونون جنون نے یہہ بھی ذکر کیا وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ الخ ۵ عزیزی ۵ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ اور یہہ کہ ہمنے چھوا آسمان کو پس پایا ہمنے آسمان بھرا ہوا انگہبانون قوی سے اور ستارون سے کہ جو شیطانونکو لگتے ہین ۵ فتح ۵ اور یہہ کہ ہمنے ٹٹولی آسمان کو پھر پایا اوسکو بھری ہوئی سخت چوکیدار سخت اور انگارے ۵ موضح ۵ تفسیر وَّاَنَّا لَمَسْنَا الخ

ف ۱ یعنے جنون نے قرآن سنکر اور ہمارا ایمان لاکر یہہ بھی کہا کہ ہم نے آسمان کو چھوا تھا یعنے اوپر جانیکا قصد کیا تھا اور رسول کے پاس جا

ہمنے چھوا اور ٹٹولا آسمان کو یعنی اسقدر آسمان کی متصل پہنچی کہ گویا اوسکو ہاتھ سی چھولیا اور جب ہم اون راہوں سی جدہر سی ہم ہمیشہ آسمان پر جایا کرتی تہی مخالفت ہوئی تو ہمنے چاہا کہ کوئی اور راہ ڈہونڈکر نکالیں اور اوس راہ سی آسمان کی اوپر جاکر حقیقت حال کی معلوم کیجیں کہ ہماری مخالفت کا تشدد اسقدر کیہون ہی بس پایا ہمنے اوس آسمانکو بہرا ہوا اور اوس آسمان کو خالی نپایا نگہبانون اور چوکیدارونسی جو بہت سخت اور زور آور ہین اور وہ فرشتی ہین کہ ہمکو ہرگز اونکی مقابلہ کی طاقت نہین ہی اور سوای اسکی ہر ایک راہو نہین آسمان کی ایک اور آفت ہی آگ کی انگاری دیکہتی دوڑتی ہوی کہ وہ نگہبان اور چوکیدار ہمکو اونسی مارتی ہین اور جلاتی ہین چنانچہ معمر نے زہری سی پوچہا تہا کہ قرآن شریف کی اوترنیکی پہلی ایام جاہلیت مین بہی اسی طور سے یہہ انگاری معلوم ہوتی ہتی اونہون نی کہا کہ ہان ہتی لیکن اس کثرت سی نہتی جیسی بعثت اور قرآن مجید کی نازل ہونیکی وقت سے شروع ہوی ہین اور پہلے کسے اور غرض کی لیے ہتی اور اب شیطانون اور جنون کی مارنیکے لیی اور نہکانیکے لیے مقرر ہوئی ہین اور احتمال اس بات کا کہ یہہ آسمان کی زیادتی نگہبانی شاید کسی اور چیز کی لیی ہو جنس کلام کی محافظت کیواسطی نہو اور اگر بالفرض جنس کلام کی محافظت کی واسطی ہو لیکن شاید فرشتون کی کلام کی محافظت کی واسطی ہو جو اپنی مجمع اور مجلسون مین بیٹہ کر کسی مطلب کی تدبیر کیواسطے آپسمین کچہہ باتین کیا کرتی ہین نہ اس کلام الٰہی کی محافظت کی لیی سو اس شبہہ کی باطل کرنیکی لیی اور اصل مطلب کو یعنے یہہ مخالفت کلام الٰہی کی لیی ہوئی نہی اسکو ثابت کرنیکی واسطی جنون نی یہہ بہی ذکر کیا وانا کنا الخ ۵ عزیزی وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۵ اور یہہ کہ ہم بیٹہتی ہتی یہان اس سی جگہون پر سننے کی لیی یعنی ملائکہ کی کلام سنی کی لیی پس جو کوئی کان لگاوی اب باوی اپنے لیے ستارہ مہیا کیا ہوا ۵ فتح اور یہہ کہ ہم بیٹہتی ہتی آسمان کی ٹہکانو یعنی سننی کو پہر جو کوئی اب سننی باوی اپنی واسطی ایک انگارہ گہات تیار ۵ موتفسیر وَّاَنَّا كُنَّا اور یہہ کہ ہم بیٹہتی ہتی قدیم سے سہانو نکی معین جگہو نہین جو فرشتونکی مجمع اور مجلسونکی قریب ہتین اون فرشتونکی کلام سننے کی لیی اور اونکی کلام کی محافظت اور مخالفت کبہی اونسی نہین ہوئی اور کوئی چیز ہمکو آسمان سے جڑا کر لاتی نہتی جسکی لیی اسقدر محافظت ہوئی ہو کہ ہر طرف سی ہمارا گذر بند کر دیا گیا اور ملائکہ کے کلام کی محافظت کی لیی اسقدر شدت مخالفت کی خیال مین نہین آتی ہی اسلیی کہ ملائکہ کا کلام اب بہی ہم آسمان کی نیچی سے سن آتی ہین لیکن آسمان پر ہمکو جانے نہین دیتی فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ الخ پہر جو کوئی اسوقت مین کان لگاتا ہی سننی کی لیی یعنی جیسی قرآن شریف کا نزول شروع ہوا ہی سو اگر کوئی سمین جگہہ تک نہ پہنچی بلکہ دور ہی سی کان لگاوی اور سننے کا ارادہ کری تو اوسیوقت باتا ہی اپنی لیی آگ کی انگاریکو گہات مین لگا ہوا سو معلوم ہوا کہ اسقدر تفتیش اور تشدد ہماری مخالفت کا نہین مگر اس کلام الٰہی کی محافظت کی لیی تاکہ ہماری ناپاک زبانونپر جاری نہو اور غیر جگہہ پر نہ پہنچی اور کسیطرح سی اوسکا معارضہ اور مقابلہ کسی سی نہو کی غرض یہہ ہی کہ نہایت عظمت اور بزرگی اس کلام کی ثابت ہوتی ہی جو اور کلام مین یہ عظمت و بزرگی ہو نہین سکتی اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ یہہ کلام

پاک آسمان سی اوتر اہی اور آسمان ملائکہ کی رہنی کی جگہہ ہی وہان جھوٹ اور فتر اور بندش کسیطرحسی گنجائش نہین رکہتی اور جو حکم اس کلام پاک مین ارشاد ہوا ہی وہ بلاشبہ حق ہی اور حق تعالی جل شانہ کی طرف سی وہ حکم ہوا ہے اور یہہ معاملہ جو آدمیون اور جنون مین جاری ہورہا تہا یعنی جن آسمان پر جاکر زمین کے کاموںکے تدبیر فرشتون کی زبانی سن آتی تہی اور اوسی کی موافق آدمیونکی مطلب کی موافق بیان کرکی گویا اونکی حاجت روائی مین مددگار ہوتی تہی اور آدمی بہی اونکی کہنی پر اعتماد کرکی ہونیوالی چیزونکا حال دریافت کرتے تہے اور اپنے بہلائی اور برائی اس سبب سے معلوم کرکی اپنے بہتری کی تدبیر کرلیتی تہی اور ظاہر تہا اوسکو اپنی بڑی فائدیکی چیز جانتی تہی اور اس سبب سے جنون کی تعظیم اور توقیر حد سی زیادہ کیا کرتی تہی سو اسلئے کہ اپنے حاجت روائی کا وسیلہ اونہین جنونکو سمجہتے تہی گویا درپردہ الٰہی مین جنات اونکی طرف سی وکیل ہیں اور جاسوس اور بہیدی بہی تہی اور اس معاملہ کی جاری ہونیکی سبب سے دونون فرقونکو بڑے بڑے فائدے تہے سو اس معاملہ کی درہم برہم ہوجانیکی بیان مین حیرت کی طور پر جنون نی یہہ بہی ذکر کیا وَاَنَّا لَا نَدْرِیْ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا عزیزی اور یہہ کہ نہین جانتی ہین ہم کہ آیا کچہہ بلا ارادہ کی گئی ہی اونکی حق مین کہ زمین مین ہین یا ارادہ کی ہی اونکی حق مین اونکی پروردگار نی بہلائی ۵ فتح اور یہہ کہ ہم نہین جانتی کچہہ برا ارادہ ٹہیرا ہی زمین کی رہنے والونپر یا چاہا اونکی حق مین اونکی رب نی راہ پر لانا ۵ موضح تفسیر وَاَنَّا لَا نَدْرِیْ اور یہہ کہ ہم نہین جانتے ہین کہ آیا برائی کا ارادہ کیا ہی زمین پر رہنے والونکی ساتہہ جو یہہ معاملہ یعنی غیب کی باتین دریافت کرکر اور ڈکوتبانا موقوف کردیا اور آسمان پر جانیکی راہین بالکل بند کردی گئین تاکہ اپنے مصیبتون اور آفتونکا حال کسیکو معلوم نہو انہین بلاؤنمین گرفتار رہین اوسکی حاجتین بند ہوجائین کسیکی فریاد رسی نکرسکین یا ارادہ کیا ہی ان لوگون کی ساتہہ اونکی پروردگار نی بہتری اور ہدایت کا یعنی یہہ چاہا ہی کہ جنون کی وکالت موقوف ہوجاوے اسلئے کہ جنون نی رشوت لینی کی اپنی عادت ڈالی ہی بلکہ مذبالی کارخانہ مین شرکت کا دعوی کرتی ہین اور سوا اسکے طرح طرحکی برائیان انمین صادر ہوتی ہین سو اس کام سی انکا معزول وموقوف ہونا بہتر ہے اور اس کلام کی سرانجام کی واسطے فرشتے اور اولیا اللہ اور شہدا کی پاکیزہ روحین مقرر کیا چاہی کہ وہ حق تعالی کی حکم سی اس وکالت کی کام کو سرانجام کو پہنچاوین اور آدمیون کی ترقی کی راہین اور امور غیبیہ سیکہنی کی طریق کو صاف کردین تاکہ آدمی خود اس درگاہ کا روشناس ہوجاوین اور اپنے عرض آپ کرلیا کرین اور ان دغاباز اور جورہ کیلونکی خوف سی خلاصی پاوین اور حقیقت مین یہی بات ہی کہ جنات وکالت کی لیاقت نہین رکہتی بلکہ قابل موقوف کردینی کی ہین سو جن بہی یہان انصاف کی راہ چلی ہین اور یہہ ذکر کیا وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ الخ عزیزی وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۵ اور یہہ کہ ہم مین سے ایک جماعت نیک ہین اور ایک جماعت ہم مین سی سوای اسکی ہین ہین ہم فرقی مختلف ۵ فتح اور یہہ کہ کوئی ہم مین نیک ہی اور کوئی اسکے سوا ہم ہی کوئی راہ پر ہٹ رہی ۵ موضح تفسیر

اور یہہ کہ ہم مین بعضی نیکبخت ہتی جو اس خدمت کی لیاقت رکہتی ہتی اور اس وکالت وسفارت کا عہدہ اولنسی بخوبی سرانجام ہوتا اور اس خدمت کی لیاقت اور ذمہ برداری کی واسطی تین شرطین لازم ہین پہلی شرط یہہ ہی کہ عالم غیب کی خبرون اور حکمون کو کہ در اصل حقیقی وہی ہی بدون زیادتی اور کمی کی اور بغیر تغیر وتبدل کی آدمیونکو پہنچا دینا اور اپنی طرفسی کچہہ بہی اوسمین ملانا تاکہ اس مقدمہ مین جہوٹ دخل نہو اور اس سبب سے آدمیونکی نزدیک بعضی حکم اور بعضی چیزین اوس دربار کی بی اعتبار نہو جاوین اور یہہ جانی کہ جسطرح ہماری تدبیرون اور خبرونمین جا بیجا اور تغیر وتبدل ہوتا ہی اسیطرح عالم غیب کی تدبیرون اور خبرونمین بہی ہوا کرتا ہی اور اس سبب سی بدعتقادی اور جہالت مین گرفتار نہو جاوین اور دوسری شرط یہہ ہے کہ اگر اپنے عرض معروض سی کسیکے کارروائی اور حاجت برآری ہو جاوے یا کسی تدبیر سے کسیکے کوئی مصیبت یا بلا دفع ہو جاوے تو تکبر اور غرور نکرین اگلین اور اپنی تئین حاکم کا شریک نہ ٹہیراوین اور آدمیونپر اپنے بڑائی اور بزرگی نہ جتاوین اور عبادت کی کام آدمیونسی اپنی واسطے نہ چاہین اور اس مضمون کو ہر وقت پیش نظر رکہین کہ ہم سب ایک خاوند کی بندی ہین بعضون سی بعضونکی کارروائی ہوتی ہی لیکن جو کچہہ ہوتا ہی سب اوسی خاوند کی عنایت ہی فخر وتکبر اسمین کرنا نچاہیی اور تیسری شرط یہہ ہی کہ اس وکالت کی عوضمین رشوت لینا نہ شروع کری اور اپنے واسطے نذرین اور ہدیے اور قربانیان نہ مقرر کرین اور اگر ان اس قسم کی نذرین اور ہدیے اور قربانیا تینونکی دینی مین انکار کرین مثلاً کسی بہانیسی ٹالدیون تو اونکی پیچہی نہ پڑین اور اونکو اذیت نہ پہنچاوین اور اونکو نہ ستاوین سو ان شرطونکی جمعیت ہم لوگونمین بہت کم پائی جاتی ہی لیکن بعضے لوگ ہم مین سی اس خدمت کی لیاقت رکہتی ہین وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور ہم مین سے بہت لوگ ایسے ہین کہ بہت پست ہمت ہین اس مرتبہ سی اور اس خدمت کی لیاقت ہرگز نہین رکہتی چنانچہ بعضی ایسی ہین کہ آدمیون کی خوشنودی کی لیی یا اونکی دغادینی کی لیی غیب کی خبرونمین اپنے طرف سی جہوٹ ملاتی ہین اور تہوڑا سا جہوٹ نہین بلکہ ایک بات سچی مین سو جہوٹ اپنی طرفسے ملاتے ہین چنانچہ یہہ مضمون حدیث شریف مین آیا ہی اور بعضی ایسی ہین کہ کام کر دینی اور حاجت نکالنی کی بعد تکبر اور غرور کرنی لگتی ہین اپنے خوش آمد اور تعریف چاہتے ہین بلکہ عبادت کی لوازمات اون لوگونسی اپنے واسطے طلب کرتی ہین اور یون کہتی ہین کہ اپنا نام ایسا رکہو کہ ہماری طرف نسبت پائی جاوی جیسی ہوائی دہس اور شیو داس اور گرنتہ اور اندر بخش اور اپنے ہر کام مین ہمین سی مدد مانگا کرو دوسری طرف التجا نکیا کرو اور خدا کی سوا لوگونکا پیغام جو بدون ہماری واسطی کے تمکو پہنچا ہی اوسکو مت مانو نہین تو ہم تمہاری وکالت نہین کرینگے پہر تم محتاج رہوگی کسی سے تمہاری حاجت روائی نہوگیگی اور بعضی انمین سی بہت ہی طامع اور لالچی ہین بدون رشوت لیی کام مین ہاتہہ نہین ڈالتی اور ہر کام اور ہر چیز کچہہ اپنی لیی مقرر کرا لیتی ہین جیسے بہیڑ بکری مرغ ومرغی کبڑا اللہ بکواں بان پہول ناچ گانا اپنی تعریف اور سوا اسکے

بہت سی چیزین جو شرط کر لیتی ہین اور اس شرط کی پورا کرنیمین کچھ قصور کرتی ہین تو اپنی وہم وخیال کی قوت سی جو انمین بہت پُر ہوتی ہین اون آدمیون کو ایذا دیتی ہین اور جان یا مال نقصان او نکو پہنچاتی ہین اس سبب سے ہر ایک کی مرغوبات دوسرے سے جدا ہوتی ہی اور ہر ایک کی فرمایش دوسری فرمایش کی موافق نہین ہوتی ہی اور ہر ایک کا مطلب بھی آپسمین تقسیم کر لیا ہی چنانچہ چیچک کے مرض کی دفع کی لیی ایک کو علیحدہ مقرر کر دیا ہی اور خون کی فساد کی بیماری دفع کرنی اور صلاحیت پر لانیکی لیی ایک اور مقرر ہوا ہے اور اسیطرح خبر دینکی پہنچانیمین بھی ہر ہر اقلیم اور شہر اور بستیونکو آپسمین تقسیم کر کی ایک ایک دیا نکا حاکم بن بیٹھا ہے سو اس سبب سے کتنا طوائف قدیماً ہی ہم مختلف طریقونپر اور مختلف شہرونپر اور آپکے نفاق اور ظلم اور حسد اور تکبر اور خدائی کا رخانیمین شرکت کی دعوی کی سبب سی اس خدمت کی لیاقت ہم لوگونمین بالکل نہ رہی تھی یہہ حق تعالی کی عین حکمت ہی جو ہم لوگونکو اس خدمت سی معزول کیا اور آسمان پر چڑھنی سی ممانعت فرمائی اور انہین بنی آدم مین سی بعضونکو یہہ خدمت ملی اونکی وسیلے سے عرض معروض کرین یعنی وہ انکی لیی دعا کرین اور احکام الٰہی پہنچاوین یعنی انہیاء علیہم السلام کو اسخدمت سے مقرر کیا کہ وہ انکو دین و دنیا کی نفع کی باتین پہنچاوین خالصۃً للہ بغیر شوۂ وندرانہ لینی کی اور بری باتونسی ڈراوین اور اچھی چیزون کی رغبت دلاوین اور اپنے تئین محض درمیانی کہین نہ جنون کی طرح شریک کہین اور وہ وکیل و واسطہ ایسی ہوی کہ جنو نکو ہی اون احکام و قواعد شرع پر مطلع کر دیا تا وہ ہی راہ حق پر آوین اور خرابی سے نجات پاوین حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ جیسا مذہبونکا اختلاف آدمیونمین پایا جاتا ہے ایسا ہی اختلاف جنونمین پایا جاتا ہی چنانچہ بعضی او نمین قدریہ ہین اور بعضی مرجیہ اور بعضی رفضی اور بعضی خارجی اور بعضی ہند و اور بعضی مجوسی اور بعضی یہودی اور بعضی نصرانی اور سوای انکی سو ہر مذہب والی جن اپنے مذہب والی آدمیونکو موافق اپنی مذہب کی خبر پہنچا یا کرتی ہین کبھی خوابمین کچھ دکھا دیا یا کبھی ہوشیا رمین اونکی دلمین ڈال دیا پس آدمی یہہ جانتی ہین کہ غیب سی اس مذہب کے تائید و تصدیق ہوئی سو اس لیی اور گمراہ ہوتی جاتی ہین اور اگر کسیکو یہہ شبہہ گذری کہ جنو نکو جو خدمت سے موقوف کیا تو فائدہ اب ہی تو لوگ اونکی طرف رجوع کرتی ہین جواب اسکا یہہ کہ یہہ لوگونکی نادانی ہی جو معزول کو منصوب سمجھکر اونکی طرف رجوع کرتی ہین اور انکی مکر و فریب مین پہنستی ہین غرض اس خدمت کی موقوفی سی یہہ ہی کہ بنی آدم اونکی طرف رجوع نکرین اور مدد نہ چاہین اپنے حماقت سے لوگ اونکے پھندے مین آتے ہین لیکن جن جنون فی کلام الٰہی سنا تھا وہ خوب مضبوط ہو گئی اور سنتے ہے فرمانبردار ہو گئی اور اوس فرمانبرداری کی وجہہ مین بیان کیا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا اور یہہ کہ ہمنی جانا ہی کہ ہرگز ہم عاجز نکر سکینگے خدا کو زمین مین اور عاجز نکر سکینگے اوسکو بھاگ کر کہا فتح ۵ اور یہہ کہ ہماری خیال مین آیا کہ ہم ہرگز عاجز کر سکینگے

۵ قولہ فتحنا الیفا فی ناصر حالانکہ ان بمعنی لن کثیرا فی کلام العرب وقد جاء فیہا ایضا بمعنی لن فی نحو ہذا المصدر فی موضع الحال ای لن نعجز ہاربین منہا الی السماء وہذا ہو الوجہ الاولی لان المعنی علیہ

۱۲

اللہ سی زمین مین اوتر سکا ویگی اوسکو ہلاک کر ۵ **موضح تفسیر** یعنے جانا ہمنی اب استدلال سی اوسکا کرنیسی آیات الہی مین پس ظن یہان بمعنی یقین کی ہی اسلیئے ایمان نہین حاصل ہوتا ہی ظن سی ۵ **روحہ** اور یہہ کہ ہمنی گمان کیا اسکا کہ اگر اس کلام پر ایمان نہ لاوینگی ہم اور اپنی خاوند کی فرمانبرداری سی انکار کرینگے اور اس خدمت کی معزولی سی راضی نہوگی تو بلاشبہ ہمارا پروردگار ہمپر غصہ ہوگا اور ہمسی مواخذہ کریگا اور پہراس صورتین ہمکو یقین ہی کہ ہرگز عاجز نکر سکینگے ہم خدا کو چپ کر یعنے کہ ہمز اندہیری مکانین چھپ کر یا بڑی جنگل مین بہاگ کر یا کسی غار و پہاڑ مین گھس کر اوس سی بچ رہینگے جسطرح ہم عمل پڑہنی والون اور موکلون کی ساتھہ ایسی حیلی اور فریب کرکی اونکو عاجز کر دیتی ہین اور یہہ یہے ہے کہ ہرگز عاجز نکر سکینگے ہم اوسکو ہلاک کرا دہر مین آسمان و زمین کی جیسی فرشتونکو آگ کی لڑکے مارنیسے وقت جلدی بہاگنی کی وقت عاجز کر دیتی ہین کہ وہ ہمکو نہین پاتی ہین اور انکارے ہم تک نہین پہنچتی ہین اور جب ہمکو یقین کامل ہوا تیری کلام پاک کا تو کہتی ہین ہم ۵ وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الخ ۵ **عزیزی** ۵ وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا اور یہہ کہ ہمنی جب سنا ہدایت کو تو ایمان لائے ہم اوسپر پس جو کوئی ایمان لاوی اپنی پروردگار پر پس نہ ڈری سی نقصان سی اور نہ کسی ستم سی ۵ **فتح** اور یہہ کہ جب ہمنی سنی راہ کی بات ہمنی اوسکو مانا پہر جو کوئی یقین لاوی اپنی رب پر سو نڈریگا نقصان سے اور نہ زبردستے سے ۵ **موضح تفسیر** وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الخ اور یہہ کہ جب ہمنی سنا ہدایت کے مضمون کو اس قرآنین تو اوسیوقت بلا مہلت ایمان لائی ہم اوسپر اس لیی کہ اس کلام کی سنی کے بعد تاخیر کرنیمین جو حق تعالی کی غصہ کا خوف تہا اور اوسکی غصہ سی بہاگ بچنی کی ہم مین طاقت نہین ہے اور اگر ہماری قوم ہمسی کہین کہ جلدی ایمان سے اپنے ظن غالب کی بموجب غضب الہی سے تو تم بچی لیکن سردست تمہارا بڑا نقصان ہوا کہ تذریا زجوا دسیون سی پاتی تہی اوس سی محروم رہے اور عزت جدی گئی خدمت موقوف ہوئیسی تو اوسکی جواب مین ہم کہینگی کہ ان چیزون سی جو تنی بیان کیا ہمکو کچھہ خوف نہین اسلیے کہ ہماری ایمان کامل ہی ہمکو سب چیزون سے بے پروا و نڈر کر دیا ہی + فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ الخ پہر جو کوئی ایمان لاویگا اپنے پروردگار پر وہ ہرگز نہ ڈریگا مال کی نقصان سے اور نہ ذلت سے اسلیے کہ حق تعالی اوسکو ایمان کی برکت سی اس نقصان کی بدلی مین اور طرح نواز یگا اور مال کی حاصل کرنیکا کوئی اور سبب کر دیگا اور ثواب علاوہ اوسکے دیگا اور اس ذلت کی عوض مین ہمیشہ کی عزت عنایت کریگا اور عرب کی اصلاح مین رہتی اوس ذلت حاصل ہونیکو کہتی ہین جو آدمی پر چہا جاتی ہی اور ڈہانک لیتی ہی جیسی کپڑا بدن کو ڈہانک لیتا ہی چنانچہ اور آیۃ مین فرمایا ہی تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ یعنے ڈہانک لیتی ہی اونکو رسوائی اور اس قرآن شریف نے اپنے قوم کی ایمان نہ لانی سے باوجود ایسے قوی سیبون کی اور ایسے قادر زبردست کی پکڑ کے خوف سی کہ کسی طرح سی اوسکی مواخذہ سی بچا ڈمکن نہین ہے جنون نی تعجب کر کہ یہہ ہی کہا

وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ الخ **عزیزی** وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ اور یہ کہ ہم میں سی ایک جماعت مسلمانوں سی ہیں اور ایک اور ایک جماعت ہم میں سی گناہ کار ہیں پس جو کوئی مسلمان ہوا پس اوہیں جماعت نی قصد کیا راہ راست کا ۝ **فتح** ۝ اور یہ کہ کوئی ہم میں حکم بردار ہیں اور کوئی ہی انصاف سو جو حکم میں آئی اونہوں نی ڈھونڈی نیک راہ ۝ **موتفسیر** وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ اور یہ کہ ہم میں سی بعضی حکم الٰہی کی مطیع ہیں اور اپنے ایسے عمدہ خدمت سی معزول ہونی پر راضی ہوکر اپنے خاوند کی حکم کی فرمان برداری پر مستعد ہوگئی اور اس کلام پر ایمان لائی اور جو جو معاملی آدمیون سی کہتی تہی اون سب سی دست بردار ہوی بلکہ نہایت انصاف کی راہ چلی کہ اپنے معزولی کی خبر آپ آدمیوں سے پکار کر کہے اور پیغمبر آخر الزمان کی خدمت مین خود حاضر ہوی اور اونکی تابعداری کو اپنی اوپر واجب جانا چنانچہ بہت سے جنات جو عرب کی جزیرہ مین رہتی تہی اونہون نی یہی طور اختیار کیا تہا کہ خود حاضر ہوکر ایمان لاتی تہی چنانچہ بہت سی حکایتین متواتر اس مقدمہ مین جنون سی منقول ہین اونمین سی ایک حکایت وہ ہے جو حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی صحیح بخاری وغیرہ مین منقول ہی کہ وہ کہتی تہی کہ مین ایک روز اپنے بتون کی پاس بیٹہا تہا کہ اوسوقت ایک شخص بچہ گابین کا بتون کی نذر کی لیی لایا اور اوسکو وہان ذبح کیا اوسوقت ایک بت کی اندرسی ایک آواز بہت سخت نکلی کہ مینی کبہی ایسی آواز نہ سنی تہی اور ہر خاص و عام نی وہان اوس آواز کو سنا کہ وہ کہتا تہا یا جَلِيْحُ اَمْرٌ نَجِيْحٌ رَجُلٌ يَصِيْحُ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۝ حضرت عمر رضہ فرماتے ہین کہ جتنی لوگ وہان تہی سب بہاگی لیکن مین وہان کہڑا رہا کہ دیکہون یہہ آواز کسکی ہی پہر دوسری بار مینی وہی آواز سنی اور تیسری بار بہی وہی آواز ہوی مجکو نہایت حیران ہوئی کہ یہہ امر کیا ہی پہر لوگون سی معلوم ہوا کہ یہان ایک پیغمبر ظاہر ہوا ہی اور لوگونکو کلمہ لاالٰہ الااللہ تعلیم کرتا ہی اوپر حکایت ایک بڈہنی سی مجاہد نقل کرتے ہین کہ وہ بڈہا کہتا تہا کہ ایک روز مین گابین کو ہانکی لیی جاتا تہا یکایک ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی يَا لَدِيْحُ قَوْلُ فَصِيْحٌ رَجُلٌ يَصِيْحُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۝ بعد اسکے شہر مکہ مین جو مین گیا تو وہان سنا کہ ایک پیغمبر پیدا ہوی ہین اور وہ یہی کلمہ کہتے ہین اور اسیطرح بیہقی نی سواد بن قارب سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تہا کہ ایام جاہلیت مین ایک جن میرا آشنا تہا اور ہونیوالی چیزونکی مجکو خبر دیا کرتا تہا اور مین اوسکی کہنی کی بموجب لوگونسی کہا کرتا تہا اور وہ خبر ٹہیک نکلتی ہوا کرتی تہین اس سبب سے نذر نیاز مجکو بہت ملا کرتے تہے ایک رات مین سوتا تہا کہ وہ جن میرا آشنا آیا اور کہا اوٹہہ اور سمجہہ اگر کچہہ تجکو عقل ہے ایک شخص لوی بن غالب کی اولاد سی پیدا ہوا ہی پہر یہہ کئی بیتین پڑہین نظم عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَاِرْهَاسِهَا × وَشَدِّهِنَّ الْعَيْسَ بِاَحْلَاسِهَا × تَهْوِيْ اِلَى الْمَكِّ تَبْغِي الْهُدٰى مَا مُؤْهَا مِثْلَ اِرْتِجَاسِهَا × فَانْهَضْ اِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ وَاسْمُ بِعَيْنَيْكَ اِلٰى رَاْسِهَا سواد کہتی ہین کہ ان بیتونکی سننے سے مین جاگ اوٹہا اور تمام رات اسی

تشویش مین گذری کہ یہہ کیا ماجرا ہی پہر دوسری رات کو یہی سی طور سی آکر مجکو جگا کر وہی تین پڑہین اور چلا گیا اور سیطرح تیسری رات کو ہی جب تین رات پی در پی ماجرا مجیر گذرا تو میری دل مین اسلام کی محبت پیدا ہوئی اور مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوا یہان تک کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا مین اور آپکی جمال باکمال کی دیدار سے مشرف ہوا تو مجکو دیکھتے ہی آپنے فرمایا مرحبا ای سواد بن قارب مجکو معلوم ہی جو چیز تجکو یہان لائی ہی مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینی کچھہ بیتین آپکی مدح مین کہی ہین پہلی آپ اون بیتونکو مجھسے سن لیجی اپنی فرمایا پڑہ سواد بن قارب نی قصیدہ بائیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا تہا اوسی پر ہا اوس قصیدہ کی آخر بیت یہہ بھی ؎ وکن لی شفیعا یوم لا ذو شفاعۃ ✻ سواک بمغن عن سواد بن قارب ✻ اور یہہ بہی بیہقی نی روایت کی ہی کہ عمان کی ملک مین مازن غالی ستونکی خدمت پر مقرر تہا اون ستونون مین ایک بت تہا اوسکو تاجر کہتی تہی سو مازن کہتا ہی کہ ایک روز مینی اوس بت کی وسطی ایک جانور ذبح کیا اوسوقت ایک آواز اوس بت کی اندر سے سنے مین آئی یہہ کہتا تہا یا مازن افسل اسل تسلم تسلم مالا تجہل ✻ ھذا نبی مرسل ✻ جاء بحق منزل ✻ فامن بہ کی تعدل عن جور نار تشتعل وقودھا الناس والحجارۃ مازن کہتا ہے یہہ آواز سنکر مجکو نہایت تعجب ہوا پہر اور جانور ذبح کیا مینی پہر دوسری بار اوسے بہی زیادہ واضح آواز اوس بت سی سنی مینی کہ کہتا تہا یا مازن اسمع تنم ✻ خیر ظہر وبطن شر بعث نبی من مضر ✻ یدین اللہ الاکبر ✻ قد عجبتنا من حجر ✻ نسلم من حر سقر ✻ مازن کہتی ہین کہ اوسی وقت سی مین ایسی خبر کی تلاش مین ہوا کہ مضر کی کون پیغمبر مبعوث ہوا ہے یہان تک کہ ایک قافلہ حجاج کا اون کی ملک مین آیا اونسی مینی پوچہا اور یہہ کی خبر کیا ہے اون لوگون نی کہا کہ تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہی اوسکو لوگ احمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین اور وہ اپنی تئین بلا منبوا الا طرف لہد کی کہتا ہی مینی سچا ہی مگر اس آواز کی تعبیر یہہ ہے کہ اس زاد و راحلہ لیکے سفر کا سامان طیار کر کر کی طرف روانہ ہوا مین وہان پہنچکر آپکے خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جمال باکمال دیکھتی ہی ہر دل اسلام کی طرف مائل ہوا پہر اسلام لایا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اگر تمہارا کچھہ مطلب ہو تو کہو مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری تین مقصد ہین اول تو یہہ ہی کہ مجکو راک سنی اور ناج دیکھتی اور شراب پینی اور زنا کرنیکے لت ہوگئی ہی اور دوسرا یہہ کہ میری اولاد نہین ہی مجکو اولاد کی نہایت آرزو ہے اور تیسرا یہہ ہی کہ ہمارے ملک مین قحط پڑا ہے سو ان تینون چیزون مین آپسی دعا چاہتا ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی دعا و خیر باری تعالی مین کی کہ ای بار خدایا اسکو راک اور باجی کے عوضمین قرآن شریف پڑہنی کی توفیق دی اور حرام کاری کی بجا اور اسکے عوضمین حلال عورتین عنایت کر اور باحیا کر دی اسکو اور اپنے فضل سے اسکو اولاد عطا کر اور قحط کو دور کر

۱ سیکھتا ہوتا تو دیکھتے ہم سا شفاعت کرنیوالا اوسدن کو نہ ہوگا کوئی شفاعت کر نیوالا سوا سے پیر تیرے کوئی کام آنیوالا سواد بن قارب

۲ سیکھا اسے مازن موجہ ہو ہمری بات موجہ ہو ہمری بات اگر مجکو چاہی اور نہ ڈالے جس نر کہا جاتی

۳ اسلمان مازن کی ملک مین جو حسن

زمان کہتی ہین کہ حق تعالیٰ نے انکی دعا کی برکت سی سب بربریان مجسی دورکین اور سیلانیان نفیس سے نیز
ملک ہمارا سرسبز و آباد ہوا اور چار عورتین خوبصورت میری نکاح مین آئین اور لڑکا بہت قابل حق تعالیٰ نے
دیا چنانچہ حیان بن مازن مشہور ہے اور سیوطی امام احمد نی حضرت جابر بن عبداللہ سی اور ابو نعیم نے
حمزہ سی روایت کی ہے اور بیہقی نے حضرت امام زین العابدین سی ارسال کی طور پر اس
قصہ کو ذکر کیا ہی کہ پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر مدینہ منورہ مین اس سبب سی
پہنچی تہے کہ ایک عورت مدینہ والونکی کسی ایک جن کی ساتھ تعشق رکہتے تہی اور وہ جن ہمیشہ
رہتا اوسکے پاس آتا تہا اور اکثر پرند جانور کی شکل پکڑکر اوسکی دیوار پر آبیٹہتا تہا پھر جب
تنہائی ہوتی تہی تب آدمی کی شکل بنکر اوس عورت سی صحبت کرتا پھر ایکبار چند روز اوسکا
آنا موقوف ہوگیا پھر تہوڑے مدت کی بعد اوسی پرند جانور کی شکل سی اوسکی دیوار پر آبیٹہا
اوس عورت نی اوسکو دیکہتی ہے پہچانا اور کہا آویا اتنی مدت کہان رہے جو ہماری پاس
نہ آئی اوسنی کہا کہ اب ہمارے تمہارے جدائی ہے ہمارے آنیکی امید اب مت رکہو اسلیئے کہ
مکہ معظمہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے اوسنے ہمپر زنا کو حرام کردیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی
خلافت مین شام مین دیکہا تہا چنانچہ ابو نعیم نے اوسنے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تہے کہ ہم ایکمرتبہ
شام کیطرف گئے تہی سو اوس طرف ایک عورت بڑے کاہنہ مشہور تہی بلکہ اوس فن مین کامل
رکہتی تہے ہم بہی اوسکی ملاقات کی واسطی گئی اور اپنی سفر کا احوال اوس سی پوچہا کہ
آگی کیا ہوگا اوسنی کہا کہ اب مجکو کچہہ معلوم نہین ہوتا اسلیئے کہ جس جن سی مجسی دوستی تہی اور
اوس سی احوال دریافت کرکی مین سبکو جواب دیتی تہی وہ جن ایکدن آگی میری دروازی
کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ اب ہم رخصت ہوتی ہین مینی اوس سی پوچہا کسواسطے اوسنی کہا کہ
خَرَجَ اَحْمَدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَمْرُ لَا یُطَاقُ یہہ کہکر چلا گیا اور پہر نہ آیا اور سیوطی ابن
شاہین اور محدثون نی ذباب بن انحاک سی روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ ایک جن میرے آشنا تہا
اور غیب کی خبرین مجہی بتایا کرتا تہا ایکدن وہ آیا مینی اوس سی کچہہ پوچہا اوسنی حضرت سی
میری طرف دیکہا اور کہا ؎ یَا ذُبَابُ یَا ذُبَابُ * اِسْمَعِ الْعَجَبَ الْعُجَابَ * بُعِثَ
بِالْکِتَابِ * یَدْعُوْ اِلَی اللّٰہِ فَلَا یُجَابُ ذباب کہتی ہین کہ مینی اوس سی کہا کہ تو کیا کہتا ہی سوالی دیگر جوابی دیگر
اوسنی کہا کہ تہوڑی دنونین میری بات کو سمجہیگا تو یہہ کہکر اوڈہہ گیا پھر چند روز کی بعد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے خبر مجکو پہنچی اور اسی طرح ابو نعیم نے بہی روایت کی ہی کہ
ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے مجلس مین بیٹہے تہے ایک شخص آیا آپنے اوس سی پوچہا
کہ تیری قیافہ سی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تہا اور جنون سی صحبت رکہتا تہا اوسنے
کہا کہ ہان آپنی کہا ہلا اب بہی جنون سی صحبت میسر ہوتی ہی اوسنی کہا اب نہین ہوتی دین اسلام
کے ظہور کی پہلی میری صحبت والی جن میری پاس آئی اور مجسے کہا یَا سَلَامِ یَا سَلَامِ اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ

۲ یعنی نخلہ کا مقام ۲ یعنی اوس سی ۲ یعنی اوس سی ۲ یعنی اوس سی

والخير الذي اليوم عبد حلو النار يوالله اكبر ایک اور شخص اوس مجلس کا بولا کہ مجکو بھی سیطرح کا القا ق
ہوا کہ ایکدن میں ایک بیابان کی جنگل میدان میں چلا جاتا تہا اور کوئی آدمی گرد نہیں میری نہا یکایک
ایک شتر سوار میری سامنی نمود ہوا اور پکار کر یہہ کلمی کہی یا احمد یا احمد اللہ اعلی واجمل لک
ما وعدک من الخیر یا احمد اور پھر نظر سی میری وہ غائب ہوگیا ایک اور شخص انصار یونمیں سی اوسی
مجلس میں حاضر تہا اوسنی کہا کہ مجکو بھی اسی قسم کا ماجرا پیش آیا تہا چنانچہ شام کی طرف میں
گیا تہا ایکدن ایسی زمین پر میرا گذر ہوا نہ وہان پانی تہا نہ گہاس یکایک میری پیچھی سی ایک آواز سنی کہ
کوئی کہتا ہے قد لاح نجم فاضاء مشرقہ یخرج من ظلہ عرف موالفہ ذلک رسول
مقلص من صدقہ اللہ علی امرہ وحقہ اور اسیطرح فاکہانی بھی مکہ کی خبار میں عامر بن ربیعہ سی اور ابو نعیم نے
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اور اور محدثون نی حضرت عبدالرحمن بن عوف اور اور صحابیون سی
روایت کی ہی کہ ایکدن جبل ابو قبیس پر جن نی آکر بہت سخت آواز کی اور جدہ تین بار مین کہ اے قریش
ہجو دین اسلام کی نہی اور یہہ مضمون تہا کہ مسلمانو تمکو جلدی قتل کرنا چاہیی اور شہر سی نکالنا اور
بت پرستی کو ہرگز نچہوڑنا کفار اس مضمون سی بہت خوش ہوی اور مسلمانون سی کہنی لگے
کہ دیکھو تمہارے قتل اور شہر بدر کرنی پر حکم غیب سی ہی آیا مسلمانو تمکو بہت رنج ہوا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا اپنے فرمایا کہ تم سب خاطر جمع رکہو یہہ آواز
ایک شیطان کی تہی مسعر اوسکا نام ہی سو عنقریب حق تعالی اوسکو سزا دیگا جب تیسرا دن ہوا
تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی مسلمانونکو خوشخبری دی اور فرمایا کہ آج ایک دیو بڑا زور آور
میری پاس آکر مسلمان ہوا اوسکا نام شمجم تہا مینی اوسکا نام عبدالہدی رکہدیا اوسنی مجسے کہا کہ اگر
حکم ہوا تو مسعر کو قتل کردون مینی احاجت دی الشاء اللہ تعالی آج مسعر جہنم واصل ہوگا مسلمانونکو
بہت خوشی ہوئی اور اوس خوشخبری کی منتظر ہوی شام کی وقت اوسی پہاڑ پر ایک آواز
سخت سنی کوئی کہتا ہے نحن قتلنا مسعر الخاطی واستکبر او صعر الحق وسن المنکر
ثم تبینا المطر وردته سیفا جرو فامطر دما ۔ اور سیطرح ابن سعد نی کتاب شرف المصطفے میں
جندل بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ جندل رضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا
کہ یارسول اللہ میرا ایک جن دوست تہا غیب کی خبرین مجہی پہنچاتا تہا ایک رات کو کہیرایا ہوا
آیا اور مجکو سوتی سے جگایا اور کہنی لگا ھب فقد لاح × سراح الدین بصادق مھذب
امین فارحل علی یا ذل اموں تمشی علی الصحیح والجرب جندل نی کہا
کہ یہہ عبارت مسیح اوسکی سنکر میں سخت سے اوٹہہ بیٹہا اور پوچہا مینی کہ ہی کیا صاف کہہ
پہر اوسنی کہا وسا طح الارض وغارض الفرض لقد بعث منھم فی الطول والعرض
نشاء فی الحرمان العظام وھاجر الی طیبۃ الامیۃ جندل کہتی ہین کہ یہہ
خبر سنتی ہی مین مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا پہر ایک ہاتف نی مجکو آواز دی شعر

یا ایھا الرکب المزجی مطیہ ✤ ھذا الرسول لقد وفقت للرشد

اور بسیط حاکم ابن کلبی عدی بن حاتم طائی سی روایت کی ہی کہ عدی کہتی تھی کہ میرا ایک نوکر تہا بنو کلب کے قبیلہ کا اوسکو جالیس ابن دغنہ کہتی تہی اکیدن مین گہر کی باہر بیٹہا تہا یکایک اوسکو دیکہا مینی کہ دہشت کہایا ہوا حواس باختہ آتا ہی مینی پوچہا کیا ہوا تجکو خیر ہی اوسنی کہا کہ یہہ اونٹ اپنی سجی لو اور نوکری سی مجکو معاف کرو مینی اوس سی کہا کہ کچہہ ہمی تصور ہوا جو تم نوکری چہوڑ دیتی ہو اوسنی کہا کچہہ نہین لیکن میری اوپر ایک حادثہ گذرا ہی اوس سبب سی مین چہوڑتا ہون اوسکا بیان یہہ ہی کہ ہماری اونٹ لیکر مین چراگاہ مین گیا تہا وہان دیکہا مینی کہ ایک شخص بوڑہا پہاڑ کی گہاٹی پر نکل آیا سر اوسکا گول اُلو کا سا اور پنجہ اور عرض کا حال کچہہ نہ پوچہو کہ کسقدر تہا پہاڑ کی چوٹی سے لوسکا باتین کرتا تہا، اور دونون پاؤن اوسکی پہاڑ کی جڑ مین لگی تہی، واوسنی مجکو پکارا اور کہا یا جالیس بن دغنہ یا جالیس لا عرض لک ولا سار سنا النور یکفف الناس فاجح الی الحق وکاد ہمیں اتنا کہہ کر وہ غائب ہوگیا مین سخت خوف سی وہان سی پھر نہ سکا، اونٹونکو اور چراگاہ مین لگیا اور اکدرخت کی نیچی لیٹا یہان تک کہ ذالارام کردیئے جو نہین انکہہ لگی میری دہن کہلی اگر ایک بہوکا پیاسا ہماری مین چونک پڑا ویسا ہی کہ وہ بڈہا کہہ رہا ہے اور کہتا ہی یا جالس سمعا قول ترشد لکیس صلول حائر کمہتدی × لا تترکن بنجہ الطریق الرفعدد قل سخا الدین بدین احمد

اور بسیط ابونعیم اور ابن عساکر نی سی جسیم کی قبیلہ کی ایک شخص سی روایت کی ہی کہ وہ کہتا تہا کہ اول عرب کا دستور ایسا تہا کہ کچہہ ہی حرام وحلال نہین پہچانتی تہی اور بتونکو پوجا کرتی تہی اور اگر آپس مین کچہہ جہگڑا یا فصہ ہوتا تو اوسکی فیصلی کیواسطی ہی بتونکی روبرو مودب ہوکر بیٹہتی تہی پہر اون بتونکی اندرسی جو آواز ہوتی تہی اوسکو ہاتف غیب کی صدا تصور کرکی اوسکی موافق عمل کرتی تہی سو مین ہی اوسی معتقد کے بموجب ایک جہگڑہ مین ایک راکہوبت کی سامنی بیٹہا تہا اور کچہہ نذر اور قربانی گذرانکی آواز غیبی کا منتظر تہا کہ یکایک اوس بت کی اندرسی یہہ آواز آئی کہ یا ایہا الناس ورد الاجسام ومسیر الخلق الی الاصنام ما انتم وکاہن اتاکم فحلاہ ہذا نبی سبیل الاکارم ہو اعدل ذی حکم من الحکام یصدع بالنور وبالاسلام ویذع الناس عن الاثام

یہہ آواز سنتی ہی ہم جتنی وہان تہی سب بہاگی اور متفرق ہوگئی پہر ہر مجلس مین یہی تذکرہ رہتا تہا یہان تک کہ ہمکو خبر پہنچی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا ہوئی اور وہانسی مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمائی تب ہم بہی اکر مسلمان ہوی اور سبیط ابونعیم اور ابن سعدی جبیر ابن مطعم سی روایت کی ہی کہ جبیر کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی پہلی توارہ مین ایک بت کی پاس ہم بیٹہی تہی اور ایک اونٹ اوس بت کی نذر کی لئی ہمنے ذبح کیا تہا یکایک ایک آواز اوس بت مین سی نکلی کہ یا ایہا الجمع الی البعد ذہب السراق السمع بالرجی وقد جاء بالشہب لنبی بملۃ اسمہ احمد مہاجرہ الی یثرب ✤ جبیر کہتی ہین کہ ہمکو اس باتکی سنی سی تہا

تعجب ہوا اور دہانسی اوہٹہ کر چلی گئی پھر بعد چند روز کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہیل گئی اور
اسیطرح ابو نعیم نے تمیم داریسی روایت کی ہی کہ تمیم کہتی تہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوے
اوسوقت مین شام مین تہا پھر کسی کام کی لیی سفر کیا مین نی جب رات ہوی تب عربونکی
قدیم دستور کے بموجب جنونکی خوشی اوس جنگل مین پکار کر مینی کہا کہ اَنَا فِیْ جَوَارِ عَظِیْمِ
هٰذَا الْوَادِیْ اوسیوقت ایک آواز آئی اور کوئی شخص ظاہر مین معلوم ہوتا تہا
اور اوس آواز کا مضمون یہہ تہا کہ عُذْ بِاللّٰهِ فَاِنَّ لِلّٰهِ کَنَجِیْرٍ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا مینی کہا کہ کون
ہے تو اور کیا کہتا ہے تب اوسنی پھر کہا قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ وَعَلَیْنَا خَلْفَهٗ بِالْحُجُوْنِ فَاَسْلَمْنَا
وَاتَّبَعْنَاهُ وَذَهَبَ کَیْدُ الْجِنِّ وَرَمَیْتُ فَاَطْفَاَ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ ۞
تمیم کہتی ہین کہ جب صبح ہوئی تو مین وہانسی چلا اور ایک شہر مین پہنچا وہان ایک راہب سے اس قصہ کو
بیان کیا مینی اوسنی کہا کہ جنون نی تجسی سچ کہا ایک پیغمبر مکہ مین ظاہر ہوا اور دوسرے
حرم کی طرف ہجرت کی اور اوسکا مرتبہ سب پیغمبرونسی زیادہ ہی تو جلدی اوسکی خدمت مین
پہنچ اور اسیطرح ابو نعیم نی خولید ضمیری سی روایت کی ہی کہ خولید کہتی ہین کہ ایک بت کی پاس
بیٹہا تہا مین یکایک اوس بت مین سی آواز آئی کہ کہتا ہی ذَهَبَ اِسْتَرَاقُ الْوَحْیِ وَرُمِیَ بِالنُّهٰی
لِنَبِیٍّ تَمَلَّهُ اَسْمُهٗ اَحْمَدُ وَمُهَاجِرُهٗ اِلٰی یَثْرِبَ یَاْمُرُ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّیَامِ وَالْبِرِّ لِلْاَرْحَامِ ۞
اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن جریر اور طبرانی اور خرائطی اور محدث کئی سناد دون اور طریقون
عباس بن مرداس سلمی سی روایت کرتی ہین اور عباس عرب کی شاعرونمین سی مشہور
شخص ہین وہ کہتی ہین ۱۲ کہ میری اسلام مین داخل ہونیکی وجہ ابتدا اس ہوئی
کہ اوس شخص کے باپ نی مرتی وقت مجکو وصیت کی تہی کہ اس بت کی عبادت جسکا نام
ضمار ہے ہرگز نہ چہوڑنا اور جو کام مشکل پیش آوی تو اوس کام مین اوسیکے طرف جوع
کرنا اسواسطی کہ یہہ بت مشکل کشائی مین بی نظیر ہے اور اپنی باپ کی وصیت کی بموجب
ہمیشہ اوس بت کی خدمت مین مشغول رہتا تہا مین اور ہر روز باوجود کاروبار ریاست کی
اوسکی زیارت کو ایکبار جاتا تہا مین ایکدن جنگل کیطرف شکار کی لیی گیا تہا جب دوپہر ہوئی
تو گرمے کے شدت سے ایکدرخت کی سایہ کی تلی بیٹہہ گیا مین اور نوکر جاکر ہی جو میری ساتہہ
اوہر اودہر درختونکی تلی ٹہیر گئی یکایک دیکہا مینی کہ ایک شتر مرغ سفید رنگ کا اوپر سے
نیچے آیا اور اوسپر ایک شخص سفید پوش نورانی شکل سوار ہین اور میریطرف خطاب کرکی
فرماتے ہین کہ ای عباس ابن مرداس کیہہ تجہکو خبر ہی کہ آسمان کی نگاہبانی کیلیی جو کیان
مقرر ہوئین اور لڑای اور جہاد زمین پر پہیل گیا اور زین اور لگام والی گہوڑی جہاد کو
تیار ہوئی ہین اور یہہ نیک طریقہ جو زمین پر لایا ہی وہ دوشنبہ کی دن منگل کی راتکو
پیدا ہوا ہی اور اوسکی سواریکی ایک اونٹنی ہی اوسکا نام قصواہی عباس کہتی ہین کہ یہہ

بات سنتی تھی مجھکو خوف اور رغبت زیادہ ہوئی سو میں گھر کو آیا اور پہلی اوس بت کی پاس جسکا نام ضمار تھا گیا میں تھوڑی دیر اوسکی سامنی مؤدب ہوکر بیٹھا اوسکی اندر سی آواز نکلی میں تین بار سنتا تھا قَالَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ سَلِیْمٌ کُلُّھَا ھَلَاکَ الْاَنِیْسُ وَعَاشَ اَھْلُ الْحَسِیْسِ * اَبْرَدُ ذِیْ ضِمَارٍ وَکَانَ یُعْبَدُ مُدَّۃً ھٰ قَبْلَ الْکُتَیْبِ اِلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ * اِنَّ الَّذِیْ وَرِثَ النُّبُوَّۃَ وَالْھُدٰی بَعْدَ ابْنِ مَرْیَمَ مِنْ قُرَیْشٍ مُھْتَدِیْ * عباس کہتی ہین کہ میں اس بات کو لوگون سی ظاہر نکیا بلکہ پوشیدہ رکہا یہان تک کہ جب کا فر جنگ احزاب سے کہ جسکو جنگ خندق کہتے ہین پہری اوسوقت میں اونٹ خرید کر نیکی لیی عمیق کی طرف جو ذات عرق کی قریب بستی ہی گیا تہا یکایک سخت آواز آسمان سی آئی میں نظر اوپر کی تو دیکہا میں وہی بڈہی سفید پوش سفید شتر مرغ پر سوار ہین اور کہتی ہین جو نوزدہ شنبہ کی دن مشکل کی رات کو دنیا میں آیا ہی سو اب ناقہ قصوی کی صاحب کی ہمراہ نجد میں آتا ہی اوسوقت سی دین اسلام کا اعتقاد میری دلمین بیٹہ گیا اور ابن اسحٰق طبع ابن سعید اور ابو نعیم سعید بن عمر ہذلی سی روایت کی ہی کہ سعید کہتی ہی کہ ایک روز اوس شخص کی باپ نی ایک بکری ایک بت کی سامنی نذر کی طور پر ذبح کی تہی اور اوس بت کی اندر سی یہہ آواز آئی اَلْعَجَبُ کُلُّ الْعَجَبِ خَرَجَ نَبِیٌّ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یُحَرِّمُ الزِّنَا وَیُحَرِّمُ اللّٰہَ لِلْاَصْنَامِ وَحُرِسَتِ السَّمَاءُ وَرُمِیْنَا بِالشُّھُبِ + + + + سعید کہتی ہی کہ میرا باپ اس خبر کی تحقیق کی لیی مکہ کو گیی سیتی اوسنکو اس خبر کا پتا نہ بتایا یہان تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سی ملاقات ہوئی اونسی پوچہا اونہون نی کہا ہان سچ ہی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہم مین خدا کا رسول ہی تمکو یہی لازم ہی کہ اوسپر ایمان لاؤ حاصل کلام کا اس قسم قصی بیشمار ثابت ہین جو حد تواتر کو پہنچی ہین بلکہ بعضی جنات جو اوسوقت تک اسلام سی مشرف نہین ہوئی تہی بعضی آدمیونکی واسطی نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین سلام اور تحیات اور اپنی عاجزی اور فرمان برداری کہلا بہیجتی تہی چنانچہ ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سی روایت کی ہی کہ جعد کہتی ہی کہ ہم چار آدمی اپنی وطن سی حج کی ارادہ سی چلی رستہ مین ایک جنگل بلا مین کی متعلقات سی اوس جنگل مین ایک آواز ہمنی سنی کہ کوئی یہہ بیتین پڑہتا ہی ۳ اَلَا یَا اَیُّھَا الرَّاکِبُ الْمُزَجِّیْ نَلَقُوْا اِذَا مَا وَسْطَ یَثْرِبَ وَارْمِھَا مُحَمَّدٌ الْمَبْعُوْثُ مِنْ مَّکَّۃَ تُشَیِّعُہٗ مِنْ حَیْثُ سَارَ وَیَمَّمَا قُوْلُوْا لَہٗ اِنَّا لَدَیْکَ شَیِّعَۃٌ یَدِیْنُ لِلّٰہِ اَوْصَانَا الْمَسِیْحُ بْنُ مَرْیَمَا + اور ابن عباکر اور خرائطی نے مرداس بن قیس دوسی سی روایت کی ہی کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین کا ہنکا اور کہانت کا کچہہ ذکر ہتا لوگ نقل کرتی تہی کہ یہہ کارخانہ نبوت کی ظہور اور وحی کی نزول ہوئی سی موقوف ہوگیا مرداس مذکور نی کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو اس مقدمہ مین عجب اتفاق ہوا تہا جو قابل سنی کہ کے ہے آپ نی فرمایا کہ بیان کرو مرداس نی کہا کہ ہماری پاس ایک لونڈی تہی اوسکا نام ملیحہ تہا بہت نیک بخت اور صالحہ تہی کبہی برائی کا وہم بہی اوسکی طرف نہوا تہا ایک روز میری نزدیک آئی اور کہنی لگی کہ تم مجھکو کیا جانتی ہو ہمنی کہا کہ تجھکو بڑی نیک بخت اور صالحہ ہم جانتی ہین کبہی برائی کا

وہم ہی تیرطرف ہمکو نہین ہوا پھر اوسنی کہا اندنون مجھپر ایک عجیب احوال گذرا ہی کہ مین ایک روز اکیلا اپنے گھر مین بیٹھی تہی ایک چیز سیاہ میری اوپر آکی جڑہ بیٹھی اور جسطرح مرد عورت سی صحبت کرتا ہی اوسیطرح اوسنی میری ساتھہ کیا اور پھر کچھہ معلوم نہ دیا سو مجھکو یہہ خوف ہوا کہ ایسا نہو مجھکو حمل رہگیا ہو اور تم لوگ مجھپر زنا کی تہمت کرو پھر اوسنی کہا کہ تیرطرف ایسی چیز کا وہم بہی نہین آیگا تو خاطر جمع رکھہ بعد کتنی دنونکی معلوم ہوا کہ اسکو حمل ہی پھر موافق معمول کی لڑکا جنی لیکن اوس لڑکی کے دونو کان کتی کی سی تہی اور اوسکا رنگ بہی آدمی کا سا نہا سو وہ لڑکا ہماری لڑکونکی سا نہکہلا کرتا ہا لیکا یک ایکروز نیگا ہو کر چلانی لگا + × + اور کہتی لگا کہ افسوس اور خرابی ہی کہ دشمن کی سوار تمہاری لوٹنی کو اس پہاڑ کی اوسطرف آن پہنچی اور تم غافل بیٹہی ہو ہم سب اوسکی کہنے کے بموجب مسلح ہوکر اوس پہاڑ پر گئی دیکہا تو واقعی دشمن کے سوار مین آخر اوسنی لڑائی کر کی اوکو ہٹایا اوسوقت سی اوس لڑکی کہنی کا اعتبار رہگیا جو وہ کہتا تہا قہتی ہوتا تہا کبہی اوسکی بات جہوٹہ نہوتی تہی پہر جب سی آپ بنی ہوی اور وحی آنی شروع ہوی تب سی اوسکی بات جہوٹی ہونی لگی کثر باتین جہوٹی کہا کرتا ہا ہمتی اوسی پوچہا کہ تجہکو آپ کیا ہوا جو جہوٹہ بولتی لگا تو اوسنی کہا کہ مجہکو کچھہ حال نہین معلوم جو شخص مجہکو پہلی سچی خبر پہنچاتا تہا اب جہوٹی خبرین پہنچاتا ہی مین اپنی طرف سے اوسمین کچھہ ملاتا نہین ہون اب اسکی تدبیر یہہ ہی کہ تم مجہکو تین دن ایک اندہیری کوٹہڑی مین بند کردنا کہ جب مین تنہا ہونگا تو وہ جن جو مجہکو خبرین دیتا ہی وہ میری رگ اور پوست مین گہس جائیگا پہر ہم اوسی پوچہینا تو کچھہ معلوم ہوگا سو ہمتی ویسا ہی کیا پہر تین دنکی بعد حجرہ کہولا تو دیکہا ہمتی کہ اوس لڑکی کا بدن ایسا ہوگیا ہی جیسی آگ کا انگارا ہمتی دریافت کیا کہ یہہ رنگ آگ کے اوسی جن کی ہی جو اسکی اندر آیا ہی آخر ہمتی اوسی کہا کہ ای عزیز ابتک تمہاری خبرین سب ہی ہوتی تہین چند دنونسی کیون جہوٹی ہونی لگین اوسنی کہا یا معشر الجن وس حرستہ السماء وکنا نقعد منہا مقاعد للسمع الآیۃ مین نی پوچہا کہ کہان ہو اوسنی کہا کہ مین اور اوسکی بعد یہہ ہی کہا اب مین مرتا ہون مجہکو پہاڑ کی چوٹی پر دفن کرنا اور میری دفن کی بعد آگ کیطرح شعلہ نکلین کی جب تم یہہ حال دیکہنا تو تین پتہر مجہپر مارنا یعنی اوسی آگ پر اور ہر پتہر پر یہہ کلمہ پڑہنا یا اللہم اسد بتیری نام کی برکت سی مارتا ہون اوسوقت وہ شعلی جہپہ جاوینگی پہر جسطرح اوسنی کہا تہا ویسہی ہنے کیا اوسکی مرنیسی کتنی دنون بعد آپکی ہوت کی خبر مکہ مین پہنچی اور ہم خدمت بابرکت مین حاضر ہوے یہہ ہے عرب کے جزیرہ کی جنونکا حال جنکی گواہی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ثبوت اور آنحانکی نگہبانی اور انکار دنکا کرنا اور قرآن شریف کا نازل ہونا تواتر کی طور پر منقول ہی جسمین کسیطرح کا شبہ نہین ہی لیکن جو اوجن سی اسلام مشرف ہوکر صحابیت کی درجی کو پہنچی ہین وہ یہی بہت ہین چنانچہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی لیلۃ الجن مین جو مدینہ منورہ مین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نکاح کی بعد لیلۃ

ف یہہ جن جنکی صحابیت کی درجہ کو پہنچی ہین

عزقدی میدانمین ہوئی ہی اور دونون مرتبہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ ہی سو اون دونون مرتبی میں جنونکی کثرت اسقدر بیان کی ہی کہ گنتی سی باہر ہی اور حضرت زبیر رضہ ہی ایکمرتبہ لیلۃ الجن مین جو دوسرے مرتبہ مدینہ منورہ مین ہوئی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ ہی اور جنونکو دیکھا بھی ہی تہا اور اونکی باتین بھی سنی ہین وہ بھی اسیطرح کی کثرت اونکی بیان کرتی ہین چنانچہ ابونعیم فی دلائل النبوۃ مین اور ابن مندہ کی کتابونمین ان قصونکی تفصیل بیان کی ہی اور صحاح ستہ مین بھی آیا ہی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِالْمَدِیْنَۃِ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوْا فَمَنْ رَاٰی مِنْ ھٰذِہِ الْاَطْوَادِ شَیْئًا فَلْیَعُدْ بِہٖ ثَلٰثًا فَاِنَّ لَہٗ بَدَلَہٗ بَعْدَ الثَّالِثَۃِ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ اور ابونعیم نی عبداللہ بن عمر رضہ سی روایت کی ہی کہ ایک مرتبہ بہت سی جن کسی جزیرہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ کی زیارت کی مشرف ہونیکو آئی تہی اور کئی دن یہان مقام بھی کیا تہا اور پہر اپنے وطن کو پہر گئی اور امام احمد اور بزار اور ابویعلی اور بیہقی اور محمد بن نصر نے بلال بن حارث سی روایت کی ہی کہ بلال کہتی ہین ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ سفر مین تھے موضع عرج مین مقام ہوا مین نی اپنی خیمہ سی نکلکر چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہون دیکھا مینی کہ آپ سب لشکر سی باہر دور اکیلی بیٹہی ہین مینی چاہا کہ آنہی پاس جاؤن جب آنہی قریب پہنچا تو آواز غل وشور کی میری کان مین پہنچی گویا بہت لوگ آپسمین جہگڑ رہی ہین اور سخت کوئی بہی کرتی ہین مین ٹہیر گیا اور سمجہا مین کہ آنہی پاس غیب کی لوگونکا ہجوم ہی اسوقت جانا مناسب نہین پہر تہوڑی دیر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اور مجکو دیکہکر مسکرائے مینی عرض کیا کہ یارسول اللہ یہہ شور وغل کیا تہا آپنی فرمایا کہ مسلمان اور کافر جنونمین جہگڑا تہا رہنے کے مقدمہ مین میری پاس فیصلے کی لیی آئی تہی سو مینی ایسا حکم کیا کہ مسلمان جن جلیکے ملک مین اور کافر غور کے ملک مین رہین آپسمین بھی ہوی نرہین چنانچہ کثیر بن عبداللہ جو احد یث کی راوی ہین وہ کہتی ہین کہ یہنی تجربہ کیا ہی کہ جسکو جلیس کی ملک مین کچہہ جن کا آسیب ہوتا ہی وہ جلدی اچہا ہوجاتا ہی اور ہلاک نہین ہوتا اور غور کے ملک مین جسکو جن کا آسیب ہوتا ہی وہ اکثر اچہا نہین ہوتا بلکہ ہلاک ہوتا ہی اور خطیب نے جابر بن عبداللہ سی روایت کی ہی کہ جابر کہتی تہی کہ ہم ایکمرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ سفر مین تہی آنحضرت ایک کہجور کی درخت کی نیچی بیٹہی تہی یکایک ایک کالا سانپ بہت بڑا آنہی طرف چلا لوگون نی چاہا کہ اوسکو ماریں آپنی فرمایا کہ اسکو مت چھیڑو آخر کو وہ سانپ آنہی نزدیک پہنچا اور اپنے موہنہ کو آپکے کان کی پاس لیگیا جیسی کوئی کچہہ بات کانمین کہتا ہی پہر آپنی اپنی موہنہ مبارک کو اوسکی کان کی پاس لیجاکر کچہہ فرمایا پہر وہ سانپ غائب ہوگیا گویا اوسکو زمین نگل گئی ہمنی عرض کیا کہ یارسول اللہ آپنے اس سانپ کو اپنی کان تلک آنی دیا ہمکو بڑا خوف ہوا تہا کہ یہہ جانور بے سمجہہ ہے ایسا نہو آپکو کچہہ ایذا دیوی آپنی فرمایا یہہ جانور نہتہا بلکہ یہہ جنونکا بہیجا ہوا تہا بلقانی سورۃ کی آیتین وہ بہول گئی تہی سو اوسکی پوچہنی کی لیی اوسکو بہیجا تہا جب اوسنی تم لوگونکو دیکہا تب اوسنی کی شکل بن کر آیا اور پوچہہ کر چلا گیا پس جابر رضہ کہتی ہین

سورۃ جن کی مکی ہونیکی بیان مین اختلاف ہی اکثر مفسرین کا قول ہی کہ مکی ہی اور بعضون کا قول ہی کہ مدنی ہی اور بعضون کا قول ہی کہ بعض مکی ہی اور بعض مدنی ہی اور اسکی سورۃ قل اوحی بھی کہتی ہین اور اسکی رکوع ۲ اور آیتین ۲۸ اور کلمے ۱۴۳ اور حرف ۶۰۰ ہین

کہ بعد اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئی اور آگی کو چلی رستہ مین ایک گانو ملا وہانکی لوگون نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان ایک عورت ہی جوان خوبصورت ایک جن اوسپر عاشق ہوگیا ہی سو اوسکی اندر کہس کے اوسکو بیہوش کردیتا ہی نہ کچھہ کہاتی ہی اور نہ کچھہ بولتی ہی بلکہ ہلاکت کی قریب ہی آپنی اوس عورت کو بہی سامنی بلایا اور فرمایا کہ اے جن تو مجھکو جانتا ہی کہ مین کون شخص ہون مین محمد ہون حسنانی کا رسول سو اس عورتکو چہوڑدی یہہ بات فرماتی ہی وہ عورت ہوش مین آگئی اور اپنی مونہہ کو نقاب سی چہپالیا اور لوگونسی حیا کرنے لگے اور بالکل اچہی ہوگئی جابر رضہ کہتی ہین کہ مین نی اوس عورتکو دیکہا تہا ایسی خوب صورت تہی جیسی چودہوین راتکی چاند کا ٹکڑا اور عقیلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ حضرت عمر کہتی ہی کہ ایک روز ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہامہ کی ایک پہاڑ پر بیٹہی تہی کہ یکایک ایک پیر مرد ہاتہہ مین عصا لیی ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سامنی آنکر حاضر ہوا اور آنکو سلام کیا اپنے اوسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اسکے آواز جن کیسی ہی پہر اپنے اوسی پوچہا کہ تو کون ہی اوسنی عرض کیا کہ اوس شخص کا نام ہامہ ہی ہیم کا بیٹا اور سیم لاقیس کا بیٹا ہی اور لاقیس ابلیس کا بیٹا ہی آپ نی فرمایا کہ ابلیس کے اور تیری درمیان مین دو پشتین ہین بہلا کہہ تو تیری عمر کتنی ہوگی اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ جتنی دنیا کی عمر ہے اوتنے ہے میرے عمر ہے کچھہ تہوڑے سے کم ہے اسلیے کہ جن دنو مین قابیل نے ہابیل کو مارا تہا اوسوقت مین بچہ تہا کئی سو برس کا لیکن بات سمجہتا تہا اور پہاڑ و نیر دوڑتا پہرتا تہا اور لوگونکا غلہ اور کہانا اجڑالاتا تہا اور لوگونکی دلونمین اپنے خویش اور قرابا سی بدسلوکی کرنیکو وسوسی ڈالا کرتا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسنی فرمایا کہ بیری بڑا پا بی کی تو عمل ایسے ہین اور جوانی اوز بچپن کی کام ویسی تو بہت برا شخص ہے اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجہکو کچہہ ملامت نکیجئی اسلیے کہ اب مین توبہ کرنیکو آیا ہون اور مین نی حضرت نوح علیہ السلام سی ملاقات کی ہی اور اونکی مسجد مین اونکی صحبت مین رہا ہون مین اور پہلی اونکی ہاتہہ پر توبہ کی تہی اور ایکسال اونکی مسجد مین رہا ہون اور حضرت ہود اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کی صحبتون مین رہا ہون اور حضرت موسی علیہ السلام سی ملاقات کی ہی مین نی اور اونسی توریت لیکہی تہی اور اونکا سلام حضرت عیسے علیہ السلام کو پہنچایا تہا اور حضرت عیسی علیہ السلام سے بہی ملاقات کی تہی اونہون نی فرمایا تہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرو تو میرا سلام اونکو پہنچانا سو اب اوس امانت کی بار کو ادا کرنے کے لیے اپکے خدمت مین حاضر ہوا ہون اور یہہ بہی میری آرزو ہی کہ آپ اپنی زبان فیض ترجمان سی مجہکو کچہہ کلام اللہ تعلیم فرمائی چنانچہ آپنی لئی سورتین صد ی سعود و واقعہ اور سلات اور عم یتسالون اور اذا الشمس کورت اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اوسکو تعلیم فرمائین اور یہہ اوسی ارشاد فرمایا کہ ای ہامہ جو وقت تجکو کسی چیز کی احتیاج ہو وی تو میری پاس آنا اور ہمسے ملاقات پہنچوڑنا حضرت عمر رضہ کہتے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وفات پائی اور اوسکی موت کے

ابلیس کے پڑپوتی کی حکایت

کی خبر ہمکو ندی اب ہمکو معلوم نہین ہی کہ وہ زندہ ہی یا مر گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ جو جنات سی ہتی اونمین سی ایک کا نام عمر بن جابر ہی جنکی صفوان بن معطل نی تجہیز و تکفین کی ہتی اور اونمین سی ایک کا نام عمرو ہی جو کافر جنونکی لڑائی مین شہید ہوئی ہین اور حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی یارون نی اونکو دفن کیا ہتا اور اونہین مین سی ایک کا نام سرق ہی جنکو عمر بن عبدالعزیز رح نی مرو کے جنگل مین دفن کیا ہتا یہہ سرق اوس جماعت کی ہتی جنہون نی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی بیعت کی ہتی اور اونہین مین سی ایک کا نام خرقا ہتا یہہ جنیہ ہتی یعنی عورت ہتی اوسکو عمر بن عبدالعزیز نی مکہ معظمہ مین دفن کیا ہتا اور ان سبکا قصہ بیہقی نی اپنی کتاب دلائل النبوۃ مین صحیح اسناد و نسی بیان کیا ہی فقط بیان تک احوال اون جنونکا بیان ہوا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبردار ہوی ہتی اور قرآن کی حکمونکو مان لیا ہتا اور نہایت پیروی اور تابعداری کی سبب سے اپنے خدمت سی جس سی موقوف ہوتی ہتی بالکل دست بردار ہوی اور بنے آدم کی ہدایت اور رہنمائی پر کمر باندہی اور مستعد ہوی وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۝ اور بعضی ہم مین سی کج رو اور بے انصاف ہین جو خدمت سی اپنی مستغنی اور سوتوفی پر رضی نہین ہین اور اس رسول اور اس قرآن کی فرمانبرداری جیسی چاہیی ویسی نکی سواس قسم کی چار فرقی ہین پہلا فرقہ کافر جنونکا جو ظاہر مین مخالفت اور دشمنی کرتی ہین اور اپنے کفر کو چہپاتی نہین ہین اور بنی آدم کو جہان تک ہوسکتا ہے بہکانی مین قصور نہین کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ہم ہرگز اپنے خدمت سی موقوف نہین ہوئی ہین غیب کی خبرین ہمسی پوچہا کرو اور اپنے اڑے کا موہپر ہمسی مدت مانگا کرو ہم تمہاری حاجت روائی اور مشکل کشائی کیا کرینگے چنانچہ کافر جنونکی جہوٹی معبود جنکو دیوتا کہتے ہین جیسے ہنود جنکی اور جیشیونکی اور زنگیونکی اور اور بت پرستون کی کہ باوجود ہمانہر بخانیکی اور آگ کی انگار دنسی ماریجانیکی اور اپنی خدمت کی معزول ہونیکی بنی آدم کے بہکانی اور خراب کرنیسی دست بردار نہین ہوتی ہین بلکہ کافر جنونکی مدت حتی المقدور کہی جاتی ہین تاکہ وہ اونسی نہ پہرین بلکہ بزور اونسی شرک کرواتی ہین اور اسلام مین داخل ہونیسی منع کرتی ہین دوسرا فرقہ منافق جنونکا جو ظاہر مین اپنی تئین ایمان دار دینمین داخل کرتی ہین اور پوشیدہ مکر و فریب سی آدمیونکی خرابی کی تیجہی پڑے ہین اور اپنے تئین کسی بزرگ کی نام سی مشہور کرکر آدمیونکی نزدیک پیر بن بیہٹی ہین جیسی شیخ سمدو اور زین خان اور سرور اور بالی اور سوامی نکی اور پردیسین اپنی ولایت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کا دعوی بلکہ الوہیت اور خدائی کی دعوی کرتے ہین اور شرک اور بت پرستی کا کوئی دقیقہ چہوڑتی نہین ہین جو اپنے معتقدونسی اپنی واسطے نکروا دین تیسرا فرقہ فاسق جنونکا جو ڈاکو اور راہزن ہین کہ آدمیونکو طرح طرحکی ایذا پہنچاتے ہین اور ایسی جن نذر اور نیاز اور مٹہائیان اور پانی اور شربت اور سوائی اسکے سب کچہہ اپنے لیتی ہین چوتہا فرقہ جنونکا ایک اور ہے جو رونکی طرح بعضی آدمیونکی روحونکو جو بد خلقی اور تکبر اور غرور اور حسد مین اور ہر وقت نجاست سی آلودہ رہتے ہین خبیث جنونسی مناسبت بہم پہنچائی ہتی

ان میں سی بعضون کی موجودات کا بیان

کافر جنونکے فرقون کا بیان

کھینچ کر لیجاتی ہین اور اپنے رنگ مین اونکو بھی رنگتی ہین اور اپنے چال اونکو سکھاتی ہین جیسی آدمی کے بدن مین سانپونکی راہ سی در آنا اور اوسکی مزاج کو خراب کر دینا اور شکل کا بدلنا اونکو تعلیم کرتی ہین تاکہ اس وسیلہ سی ایذا اور رنج آدمیونکو پہنچاوین اور بنی آدم کی فرقہ کو خراب کرین سو یہہ چار فرقی قاسطونسی یعنی بی انصافونسے ہین کہ دین اور قرآن شریف کی پیروی نکی اگرچہ ظاہر مین بعضون نی اپنی زبان پر کلمہ توحید کا جاری کیا فَمَنْ اَسْلَمَ پھر جو کوئی حکم الٰہی کا فرمان بردار ہوا اور کجروی اور ناانصافی کو چھوڑا فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا پس اونہونے سوچی تدبیر سیدہی راہ چلنی کی اسلئی کہ اپنی خاوند کی فرمانبرداریکی سبب سی خاوند کے نزدیک اپنا رتبہ پیدا کیا اور کجروی اور ناانصافی اور بنی آدم کو فریب دینی کی صورتین بعضی مخلوقونکے تئین کیا یہ بتہ کچھ مرتبہ وجاہ اس دنیا چندہ کا حاصل ہوتا ہے مگر آخرت خانگی تئین تباہ کرلیتے اور بڑی تہدی ہوتے ہین اور ہمیشگی کے نعمت سی بی نصیبی اور محرومی ۞ عزیزی ۞ وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا اور اپر گرنیوالے ہونگی دوزخ کی لیی ایندھن ۞ فتح اور جو بی انصاف ہین وہ ہوی دوزخ کا ایندھن ۞ موہ ۞ تفسیر ۞ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جن کا فرہی عذاب دیی جاوین گی آگ سی اور اونکی کیفیت ثواب مین توقف ہی کہ معلوم نہین ثواب کیسا ملیگا ۞ صلم وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ اور لیکن کجرو ناانصاف جنہون نی حکم الٰہی کی فرمانبرداری سی سرکشی کی اور باوجود معزولی کی اپنی خدمت سی آدمیونکو فریب دیا کہ ہم معزول نہین ہین بلکہ اپنے تئین آدمیونکی نزدیک کارخانہ الٰہی کا شریک ٹہیرایا فَكَانُوْا الخ پس ہوی وہ دوزخ کی کندی اور آگ کی بہڑکانی والی کہ اپنے تئین یہی آگ مین جلایا اور آگ کی مناسبت کے سبب سی اوس آگ کو ہیر کاکر اوذونکو بھی خوب جلاکر یہم کیا اور بعضی ملحدون دین یہانپر ایک اعتراض کرتی ہین اور شبہی دلونمین ڈالتی ہین کہ جنات کی پیدائش تو آگ سی ہی پھر جنونکو آگ مین پڑنیسی کیا تکلیف ہوگی اسلیی کہ کسی چیز کو اپنی جنس سے کچھہ تکلیف و ایذا نہین ہوتی ہی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ جنات کا اصل مادہ اگرچہ آگ ہی لیکن اوسکی صورت ترکیبی اور اوسکا مزاج اور چیز ہی سو جب صرف آگ اوسکی صورت ترکیبی اور اوسکے مزاج کی منافی ہوی تو اور زیادہ اوسکی تکلیف اور عذاب کا سبب پڑیگے چنانچہ ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک ملحد نی یہی اعتراض کیا وہان ایک شخص ظریف دانا حاضر تہی اونہون نی ایک بڑا پتہر اوٹہاکر اوسکی راہ پر مارا وہ ملحد چلانی لگا اور شور و غل مچانی لگا اوس شخص نے کہا کہ اس پتہر سے مجکو رنج و تکلیف ہونیکی کیا وجہ آخر تیری یہی اصل زمین سی اور یہہ پتہر بہی زمین سی آخر کو ملحد لاجواب ہوا غرضکہ مزاج کی کیفیت اور عذاب کی کیفیت متحد ہونیسی رنج اور تکلیف کی اور زیادتی ہوتی ہے بخلاف اسکے جہان مزاج کی کیفیت اور عذاب کی کیفیت مختلف ہو چنانچہ یہہ بات تجربہ مین اچکی ہی کہ صفراوی مزاج والیکو آگ اور دہوپ سی اسقدر رنج و تکلیف کی زیادتی ہوتی ہی کہ بلغمی مزاج والیکو عشر عشیر اوسکی نہین ہوتی اور سوداوی مزاج والیکو دریا کی نزدیکی اور سرد ہوا کی سبب سے اسقدر سکت اور کسالت ہوتی ہی جو صفراوی مزاج والیکو نہین ہوتی اور جو شروع سورۃ سی یہان تک حق تعالیٰ

سورۃ قل اوحی کا نکالنے فی علوم

جواب ملحد دہریی اعتراض کا

نی تیران کلمی جنون کی نقل فرمائی اب پھر انکا اَنَّا سَمِعْنَا پر عطف کرکی تین مطلب اور تلقین فرمائی ہین تاکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان تینون مطلبونکو بھی آدمیون اور جنات کو پہنچا دیون اسلیے کہ یہہ تینون مطلب عمدہ ہین اور جنون کی پیدائش اور انکی عادت سی متعلق ہین اور بہت سی آدمی بھی انکی عادت سے بالکل عقیدہ نہین بلکہ شرک مین پہنس جاتی ہین سو اب ارشاد ہوتا ہی کہ کہدو ای پیغمبر کہ مجھ کی گئی ہی میری طرف یہہ سب جنون کی باتین جو اوپر بیان ہوچکی ہین وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا الخ عزیزی ۵ وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۱۷ اور بھی کہدو ای محمد کہ وحی بھیجی گئی ہی طرف میری کہ بنی آدم اگر یہ رہتے راہ راست پر البتہ پلاتی ہم اونکو پانی بہت تاکہ امتحان کرین ہم اونکو ساتھہ اوسکی یعنی ازرانی ہوتی اور قحط نہ آتا واللہ علم اور جو کوئی موہنہ موڑی کرے پروردگار اپنے سے ورلا دی اوسکو عذاب سخت مین ۵ فتح ۵ اور یہہ کہ حکم آیا اگر لوگ رہتے سیدے راہ پر تو ہم پلاتی اونکو پانی بہر کر کہ اونکو جانچین اوسمین اور جو کوئی پھرہنہ موڑی اپنے رب کی یاد سے وہ بیٹہا دی اوسکو چڑہتے عذاب مین ۵ موضح تفسیر وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا الخ اور یہہ کہ اگر جنات اس طریقہ پر استقامت کرینگے اور مضبوط رہینگے جسطرح اب اس طریقہ کو اختیار کیا ہی اور تلمون اور تبدل سی جو جنون کا خاصہ ہی باز آوینگی لَاَسْقَيْنٰهُمْ الخ تو البتہ پلاوینگی ہم پانی برسات کا جی ہر کر یعنی بہا دینگے اور قحط کو اسی دور کرینگے مفسرون نی لکہا ہی کہ یہہ سورت اوسوقت مین نازل ہوئی تہی جسوقت کفر کی نحوست سی مکہ والی سات برس کی قحط مین گرفتار ہوئی تہی بلکہ قحط کا شروع تہا اور آدمی اور جن اور جانور سب قحط سالی اور خشکی مین گرفتار تہی اور قحط کی زیادتی قطع نظر برسات کا پانی ہر طرح سی سب طرحکی برکتون اور تمام دنیوی منفعتون کو شامل ہی سو ذکر اس نعمت کا گویا تمام دنیا کی نعمتونکی طرف اشارہ ہی چنانچہ اور آیت مین حق تعالی فرماتا ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور بابود اوسکے خاص جو نکو اس نعمت کی بیحد مین ریزی غرض بہت بارش ہوئی یہہ ہی لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تاکہ عمل اور زمانی جنون کے آزمائین ہم آپ کو اور یہہ بھی سمجہہ لیوین کہ اپنے رب کے عذاب کو اپنے پانی پینی کی رحمت پانی پر قیاس کرتی ہین یا نہین اور یہہ بھی سمجہہ لیوین کہ اپنے کی طبیعت آگ کی بہا نیکو چاہتی ہی اور یہکو باوجود آتشی ہونیکی پانی زندگی اور رحمت کا سبب پڑتا ہی تو کچہہ عجیب نہین ہی کہ آگ ہماری رنج اور مشقت کا سبب پڑے ولیکن یہہ سب دنیا کی نعمت بدون وبال آخرت کی ان لوگونکی لیی ہی جو طریقہ پسندیدہ پر مستقیم ہین وَمَنْ يُّعْرِضْ الخ اور جو شخص موہنہ موڑیگا اپنے پروردگار کے یاد سے اور جس طریقہ کو اختیار کیا ہی اوسپر ثابت نہ رہیگا اور تلمون و تبدل اپنے مین راہ دیگا يَسْلُكْهُ الخ البتہ داخل کریگا اوسکو اوسکا پروردگار ایسے عذاب مین جو اوسکی طاقت باہر ہے خواہ وہ عذاب آگ ہی ہو جو اوسکی ہم جنس ہی اور ہم جنس جب اپنی حد سی زیادہ ہوتا ہے تو انتہا درجہ کی تکلیف کا سبب پڑتا ہی اور خواہ اور چیز ہی ہو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے

اسمقام ہی ایک دوزخی بہاڑ کا بہتر صاف چکنا ہی کافر اوسپر زبردستی چڑہا دینگی گی سی اوسکو فوشی زنجیر وسی کھینچکر اوتیسی ہی آگ کی گرز وسی مارینگی یہان تک کہ جاتیں سی اوس بہاڑ کی اوپر پہنچیگا پہر وہانسی اوسکو فوشی نیچی دیکہا ئیگی پہر اسیطرح سی ہمیشہ اوسی عذاب مین گرفتار رہی آمین یا رب العالمین

استقامت کی شرح

استقامت کی تعریف حقیقت نے فرمائی ہی چنانچہ سید الطائفہ یعنی سرور صوفیہ کی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے آیہ کریمہ جو فرقانی مین ہی کہ وَظَلَّ طَالِبُ الْاِسْتِقَامَةِ وَكَانَ صَاحِبَ الْكَرَامَةِ فَاِنَّ الرَّبَّ يَطْلُبُ مِنْكَ الْاِسْتِقَامَةَ وَالنَّفْسَ الْكَرَامَةَ اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ اِسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا اور حقیقت مین یہی یہی بات ہی کہ روح اور دل کا منور ہونا طاعت کی ریشہ یونسی استقامت کی سبب سے ہوتا ہی اور عبادت کی رنگ کو نفس کے جوہر مین استقامت ہی پیوست کر دیتی ہی اور عبادتون اور طاعتون کی اوسی رنگ مین رنگین کرنا مطلوب ہی نہ فقط رنج و مشقت کھینچنا ۞ عزیزی وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اور یہہ کہ مسجدین خاص اللہ کی یہی مین پس عبادت تمرو وساتہہ خدا کی سیکے ۞ فتح اور یہہ کہ سجدہ کیا ہا تو حق اللہ کا ہی سومت پکارو اوسکی ساتہہ کسیکو ۞ موضح تفسیر یعنے جملہ وحی کی گئی ہے یعنے وحی کی گئی ہی طرف میری یہہ کہ مسجدین اللہ ہی کی یہی ہین اور بعضون نی کہا کہ مساجد سے اعضاء سجود کی مراد ہین کہ وہ پیشانی اور دونون ہاتہہ اور دونون گہٹنی اور دونون قدم ہین ۞ مدّ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ اور کہہ مسجدین بنائی جاتی ہین اللہ تعالی کی عبادت کی یہی فَلَا تَدْعُوْا یعنے سومت پکارو اون مسجدونمین حق تعالی کی ساتہہ کسیکو یعنی کہ اگر حق تعالی کی ساتہہ اون مسجدونمین دوسرے کو پکارو گی تو گویا مسجدونکو متی اللہ تعالی مین اور اوس شخص مین مشترک کر دیا اور حال یہہ ہی کہ مسجدونکو خاص اللہ تعالی کی واسطی بنایا ہی اور جنونکا ایک دستور بندہا ہوا ہی کہ جس مکانکو اونکی واسطے خاص کر دیتی ہین تو پہر وہ نہین چاہتی کہ اوس مکانمین دوسرے کو دخل ہو سو جسطرح بعد خصوصیت کی جنونکو پسند نہین ہی بلکہ اونکی ناخوشی کا سبب ہے اسیطرح حق تعالی کی عبادت کی مکانونمین دوسرے کا نام لینا اور اوسکو پکارنا حق تعالی کی یہی ناخوشی کا سبب ہی سمجہنا چاہیی کہ حقیقت مین مسجد اوسچیز کا نام ہی جسکو سجدہ مین دخل ہے اور اوسکی تین قسمین ہین اول سجدہ یکا مکان جو حضرت نبی آخر امت محمدیہ کیواسطی تمام زمین کو کر دیا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا دوسری قسم قبلہ کی کہ اوس طرف سجدہ کرین تیسرے قسم آدمی کی اعضا مین جنسی سجدہ کرتا ہی سو وہ سات عضو ہین ایک تو چہرہ پیشانی سی ناک تک اور دونو ہاتہہ کی ہتیلیان اور دونو گہٹنی اور دونو پانون اور یہہ تینون قسمین کافر اور مشرکونکی نزدیک یہی حقتعالی ہی کی مخلوق اور مملوک ہین پس غیر اللہ کو سجدہ کرنا گویا اوس غیر کو حقتعالی کی خاص ملک مین شریک کرنا ہی اور یہہ بات حق کی نزدیک یہی نہایت غصہ کے ہے اور اسے سبب سے آدمیونسی جہگڑا کرتے ہین اصحابونکو ایذا پہنچاتے ہین اور آدمیون کے نزدیک یہی یہہ بات معیوب اور بری ہی سو اوس مالک قہار کی جناب مین اس قسم کی بات ہرگز نکرنا چاہیے خصوصا اون مکانون مین جنکو اپنے ملک مجازیسی نکالکر اوس مالک الملک کی عبادت کیواسطی خاص

مقرر کردی ہین اون مکانونمین زیادہ تر خصوصیت ہوگئی سو اونمین بطریق اولی سوائی ذکر خدا کی اور کوئی چیز نکرنی چاہیی حدیث شریف مین آیا ہی کہ مسجد مین بیع وشرا اور اور جتنی معاملات دنیوی ہین سیکو نکرنی چاہیین بلکہ مسجد مین جلانا اور دنیا کی گفتگو کرنی نہ چاہیی اور مسجد کو گھر بنانا چاہیی کہ کھانا پینا سونا سب مسجد مین کرنا مکہ معتکف کی واسطے درست ہی اور نا سمجھ بچونکو اور دیوانونکو مسجد مین نہ آنی دینا چاہیی اسلیی کہ کہین ناواقی اور ذی عقلی سی مسجد کو نجاست سی آلودہ نکرین اور اوسکی حرمت اور ادب کی رعایت نکرین اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سی پوچہا کہ تمام جہانمین بہتر مکان کونسا ہی اور بدتر مکان کونسا حضرت جبرئیل علیہ السلام بہی معلوم نہتا اوسیوقت آسمانپر گئی اور پہر آئی اور جواب لائی کہ ساری عالم مین بہتر اور محبوب مکان مسجدین ہین اور بدترین مکانات عالم کی بازار ہین اوسکی وجہہ یہہ ہی کہ عالم مین سب چیز وسی بہتر ذکر الہی اور اوسکی بندگی ہی اور مسجد مین داخل ہوتی ہی ذکر اور بندگی یاد آتی ہی اور ساری جہانسی بری چیز غافل ہونا ہی یاد الہی سی اور اوسکی بندگی سی اور جتنی بازار ہین سب سی غفلت کی مکان ہین یعنی یاد الہی وہان بہت کم ہوتی ہی لیکن احدیث مین اون بہترین اور بدترین مکانونکی سی حال جنمین جانا مباح ہی اس سبب سے اوسکی جوابمین یہہ بات فرمائی والابدترین وہ مکان ہین جو کفر وشرک اور گناہ کی لیی بنی ہین جیسی بت خانی اور شراب خانی اور قمار خانی اور زنا خانی لیکن جو بموجب حکم شرع کی ایسی مکانونکو ہموار کرانا اور بنا دینا واجب ہی تو گویا وہ مکان ہی نہین ہین اور اونکا وجود اعتبار سی ساقط ہی بخلاف بازار وغیرہ کی کہ یہہ شرع کی حکم کی بموجب آباد ہوتی ہین اور یہہ بہی جان لینا چاہیی کہ ذکر وبندگی جسکی لیی ہو + + اوسکی حضوری کو چاہتی ہی سو واسطی کہ اوسیکا ذکر کرتا ہی اور اوسیکو معبود ٹہیراتا ہی سو جو مکانات حق تعالی کی واسطی خاص کردی گئی ہین اونمین کسی غیر کا ذکر یا عبادت کرنی یا اپنی مطلب حاجت کیواسطے دوسرے کو پکارنا اوسکی مثال ایسی ہے کہ جیسی ایک مکان کو کسی بادشاہ والاجاہ کی واسطی آراستہ کرکی اوسکو ملنا پہر اوسکی ساتہہ اوسی مکانمین ایک اوسکی کسی رعیت کی ہی ضیافت کرنی یہہ انتہا درجہ کی بی ادبی اور ناواقفی ہی اور اوس بادشاہ کے غصہ کا سبب ہے ۵ عزیزی ۵ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ اور یہہ کہ جب کہڑا ہوا بندہ خدا کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ عبادت خدا کی کری نزدیک ہے کہ کافر اوس بندی پر تو تو ہو کر جمٹ جاوین یعنی مددگار ایکدوسرے کی ہوون ایذا مین ۵ فتح ۵ اور یہہ کہ جب کہڑا ہوا اللہ کا بندہ اوسکو پکارتا تو لوگ ہوئے لگی ہین اوسپر ٹہٹہہ ۵ موضح ۵ تفسیر يَدْعُوْهُ یعنے عبادۃ کرتا ہے اوسکے اور پڑہتا ہے قرآن اور نہ کہا نبی اللہ یا رسول اللہ اسلیے کہ عبداللہ سب ناموین پیارا نام تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک ۵ مدار ۵ كَادُوْا الخ یعنے قریب تہی جن کہ ہون اوس بندی پر جمٹنی والی بسبب نہایت غلو ستی قرآن کی اور جانا چاہیئے کہ جملہ اَنَّ لَوِ اسْتَقَامُوْا وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ الخ تینون جملونکا عطف اوپر قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ

قولہ تعالی وانہ لما قام عبداللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا ۱۲ منہ

قولہ تعالی وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا ۱۲ منہ

قولہ تعالی قل انما ادعو ربی ولا اشرک بہ احدا ۱۲ منہ

یعنی وحی کی گئی مجھپر یہہ کہ سنا ایک جماعت نی جنونمین سی الخ اور یہہ کہ اگر مستقیم ہون الخ اور یہہ کہ مسجدین
خاص خدا کی لیی ہین اور یہہ کہ جب کہڑا ہوا بندہ اللہ کا الخ اور مراد مسجد دنیی مسجدین اور تمام روے زمین
ہے کہ خاص کی گیی اس امت کی لیی ہی اور اور دنکو نماز سوای مسجد کی جائز نہتی رسول علیہ السلام
نے فرمایا جعلت لی الارض مسجدا وطھورا اور لکہا ہی علمادنی کہ یہود و نصاری اپنے بیع اور
کنایس یعنی اپنے عبادت خانون مین عزیز اور مسیح علیہما السلام کو الوہیت مین خدا کی ساتہہ
شریک کرتے تہے اور مشرک بتونکو شریک کرتے تہے حق تعالی نی مومنونکو یہہ آیۃ اوتار کر عبادت
خالص کرنیکا حکم فرمایا اور بقول بعض کی مراد مساجد سی سات عضا سجود کی ہین کہ دو ہاتہہ اور
دو گہٹنی اور دو قدم اور پیشانی ہین فرماتا ہی کہ یہہ سب مخلوق خدا کی ہین اور اوسکی نعمتین ہین
پس اوسی اوسکے غیر کو عبادت نکرین اور مراد عبد اللہ سی رسول علیہ السلام جسوقت حضرت بطن نخلہ
مین اپنی نماز مین قرآن پڑہتے تہے اور جنون نی اوسکو سنا اور اوسوقت ہم آنحضرت پر کیے اور
ایک قول یہہ ہے کہ انہ لما قام الخ مقولہ جنات کا ہی کہ اپنے قوم کو جاکر خبر اطاعت اور اقتدا
اصحاب کی نماز مین ساتہہ آنحضرت کی پہنچائی کاد یکونون علیہ لبدا لما قام الخ اور یہہ کہ جسوقت کہڑا ہوتا ہے
اللہ کا بندہ اور جو وہ بندہ ہی تو اس سبب سے اپنے مطلب کے عرض کرنی کی لیی اپنی خاوند کو
اوسکو پکارنا ہی ضرور ہوا اسیواسطی وہ بندہ کہڑا ہوتا ہی تاکہ یدعوہ پکاری حقتعالی کو اور
اوسکی پکارنے اور یاد الہی کرنی کی سبب سی حقتعالی اوسکے دلپر تجلی فرماتا ہی اور اوسکی بدنیز
جو بہتر مکان ہی یعنی دل وہ انوار الہے کے نزول کا محل ہوتا ہی اور حضرت حق جلشانہ اوس محل
خاص مین اوسکا مہمان ہوتا ہی کادوا یکونون الخ قریب ہی کہ آدمی اور جن اس بندہ پر
ہجوم کرکی تذہ کی طرح تہ پر تہ جم جاوین اور ٹہٹہہ ہو جاوین پہر کوئی اوس بندہ سی لڑکا مانگتا ہے
اور کوئی روزی مانگتا ہے اور کوئی اور دنیا کی مطلب مانگتا ہے اور بعضی کشف کرنی طلب
کرتے ہین یعنی جو دنیا کا تارک اپنی تئین سمجہتی ہین وہ اس بندہ سی یہہ چاہتی ہین کہ ہمپر ساری
جہان کا احوال کہل جاوی اور سیطرح اور دنکو بہی قیاس کر لیا چاہیی سو اس ہجوم کی سبب سے اوس خاص
بندے کے اوقات مین بہی خلل ڈالتی ہین اور اوسکی خاطر پریشان کرتے ہین اور آپ بہی شرک اور
کفر کی بہنور مین ڈوب کی ہلاک ہوتی ہین اور لوگ یہہ سمجہتی ہین کہ جو کثرت ذکر اور عبادت الہی کی
سبب سے اوس بندہ کا دل نور الہے کے نزول کا مکان ٹہہرا ہے اور نور الہے نے اوسکی دلکو تجلی کیا ہے
تو اب یہہ بندہ حق تعالی کی کارخانہ کا شریک ہو گیا اور اس بندہ کی ایسی قدر اور منزلت درگاہ الہی
مین ہی کہ جو اوسکی زبانسی نکلی ہی حقتعالی کرتی جسطرح دنیا مین مہمانکو خاطر داری میزبانکی لازم
ہوتے ہے اسیواسطے اہل دنیا تلاش مین رہتی ہین اور بادشاہ یا امیر یا حاکم یا فوجدار جسکے گہر مین
آتے ہین اوس شخص سے اپنے حاجت روائی اور مشکل کشائی چاہتی ہین یعنی جو یہہ کہی کا تو اسکے خاطر
بادشاہ کو بہی کرنا پڑیگا اور سے خیال فاسد کی سبب یعنی اس خیالسی کہ حق تعالی کی خاص بندے اوسکے

کہو کی مختار ہیں جو کہیں گی وہی خدا کریگا پھر پرستی اور گورپرستی میں گرفتار ہوکی خسرالدنیا والآخرۃ ہوتی ہیں اور اس باتمیں جن اور آدمی دونوں شریک ہیں اور تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثقلین کی رسالت کا منصب یعنے انسان اور جنات دونوں فرقوں کی تم نبی ہو سو اگر تمکو اپنے حق میں ان باتوں کا خوف ہی کہ لوگ تمہاری ساتھ ایسا معاملہ کرین تو تم صاف صاف ان دونوں فرقوں کو جتادو اور قل انما ادعوا الخ ۵ عزیزی قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۰ کہہ سوا اسکے نہیں کہ عبادت کرتا ہوں میں اپنی پروردگار کے اور شریک نہیں مقرر کرتا میں ساتھ اوسکی کسیکو ۵ فتح ۵ تو کہہ کہ میں تو پکارتا ہوں اپنے رب ہی کو اور شریک نہیں کرتا اوسکا کسیکو ۵ موہ تفسیر شریک نہیں کرتا کسیکو یعنے عبادتمیں پس کیوں تعجب کرتے ہیں اور از دحام کرتی ہیں بیچر ۵ مدا ۵ قل انما الخ کھدے کہ سوا اسکی نہیں کہ میں تو پکارتا ہوں اپنے پروردگار کو تاکہ مجھکو اس کی تمام یعنی نجات دیدے اپنے نور کی تجلی سے اس دل کو منور اور مشرف کرے اور شریک نہیں کرتا میں اوسکی ساتھ کسیکو اور جب یعنی اوسکی ساتھ کسیکو شریک نہیں کرتا اور اوسی اپنی پروردگار کی عبادتمیں مشغول ہوا اور اوسیکو پکارا تو اور دوستی کب ہیں جا ہو سکتا کہ مجھکو پکارے یا مجھکو اوسکے ساتھ شریک ٹھیراوین اور اگر یہہ دونوں فریق مجھکو شریک ٹھیرا کر کچھ اپنے نفع یا نقصان کی تجھی امید رکھیں اور اس اعتقاد سے تجھکو پکاریں تو صاف کہدے قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا عزیزی کہدے کہ تحقیق میں تمہاری حق میں نہ ضرر پہنچا سکتا ہوں اور نہ لازم کر سکتا ہوں راہ راستی کو ۵ فتح ۵ تو کہہ کہ میری ساتھ نہیں تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا ۵ موہ تفسیر قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ الخ کہہ دے کہ تحقیق میں ہرگز مالک نہیں تمہاری نقصان کا اور نہ مطلب سی کی تدبیر بتلانی کا یعنی راہ پر لانیکا جسطرح پہلی وکیل اور مددگار یعنی جنات اور گمراہ آدمیونکی روحیں دنیا کی لوگونکو کچھ نفع کا لالچ اور نقصان کا خوف دلا کی اپنا فریفتہ کرتے تھے اور ان لوگونکی نزدیک اپنے تئیں نفع اور نقصان کا مالک ظاہر کرتی تھی سو اب وہ دفتر کا دفتر خورد ہوا اور وہ کارخانہ تباہ ہوا اور اگر کسی حامی اور کسی سفارش سی تیرطرف پناہ لاوین اور چاہین کہ حق تعالی کی خلاف مرضی کرکی تیری داس میں گہس کے اللہ کے غضب سے بچ جاین اور تیری پناہ میں آجاوین بی لاگ کہلی بات ؛ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ الخ ۵ عزیزی ۵ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا کہہ تحقیق پناہ ندیگا مجھکو خدا کی عذاب سی کوئی اور ہرگز نہیں پاؤنگا میں سوا اوسکے پناہ ۵ فتح ۵ تو کہہ کہ مجھکو نہ بچا دیگا اللہ کی ہاتھہ سی کوئی اور نہ پاؤنگا اوسکی سوای کہیں سرک رہنی کو جگہہ ۵ موہ تفسیر قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ الخ کہدو سی کہ تحقیق نہیں آپ ہی اس عالمین ہون کہ ہرگز نہ پناہ دی سکی گا مجھکو کوئی عقاب کی غضب سے اور ہرگز نہ پاؤنگا میں اپنی دریافت میں کبھی حق تعالی کی سوای کوئی رجوع کی جگہہ اور بچاؤ کی ٹھکانہ اوسکے طرف رجوع اور التجا کرنین ۵ عزیزی اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۵

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝ لیکن بجالاتا ہو نہین خبر پہنچانی خدا کی طرفسی اور پہنچانا پیغامون اوسکیا اور جو کوئی نافرمانی کری خدا کی اور اوسکی پیغمبر کے پس تحقیق اوسکی لیئی ہی آگ دوزخ کی ہمیشہ رہینگے اوسمین ہمیشہ ۝ فتح مکہ پہنچانا ہی اللہ کے طرفسے اور اوسکی پیغام دینی اور جو کوئی حکم نہ مانی اللہ اور اوسکی رسول کا اوسکو ہی دوزخ رہا کرین اوسمین ہمیشہ ۝ موضح تفسیر اِلَّا بَلٰغًا اَز حکم حق تعالی کا پیغام پہنچا دینا اور اوسکی حکم اوسکی محلہ قات کیطرف سوا سواسطے اوسوقت مین مجکو حقتعالی کیطرف سی پہر کر اوسکی مخلوق کی طرف متوجہ ہونا ضرور ہوتا ہے اور توجہ الی اللہ کی کمال خلوص سی نزول کر کی مخلوقات کیطرف رجوع کرنا ہوتا ہی لیکن یہہ بات بموجب ظاہر حال کی کہی جاتی ہی نہین تو مخلوقات الٰہی کیطرف رجوع کرنا جو اوسکی حکم سی ہی اور اوسکے کام کیواسطے ہے تو حقیقت مین یہہ بھی عین رجوع اور استغراق ہی سو سیواسطے یہہ نزول و توجہ خاص ان لوگون کیواسطے ہے جو حق تعالی کی حکمونکو دل وجان سی قبول کرتی ہین اور اوسکی فرمانبردار اور اطاعت پر مستعد اور کمر باندہے بیٹھے رہتے ہین سو ایسی شخصونکی روحونکو قرب الٰہی کی مقام مین پہنچانا اور اونکی تکمیل کرنا یہہ میری خدمت ہی ۝ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ اگر اور جو نافرمانی کری اللہ کی اور اوسکی رسول کی اسمقدمہ مین یعنی اوسکی عبادت کی خاص مکانون اور خاص وقتونمین غیر کو پکاری جاوی اور اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی مین دوسری کی طرف التجا اور رجوع کیی جاوی اور اوسکی کارخانہ مین دوسرے کو شریک کیی جاوی اور ان تینسی درگذر نہوی اور مستحق آجاہہ پر جو سمجھی ہین کہ اس نافرمانی سے مطلق گناہ مراد ہی خواہ شرک ہو خواہ کبیرہ دوسری یہہ کہ ان دونون قسمونکی گہہ گاونکی واسطے خلود فی النار اور عذاب ابدی ہوگا سو یہہ معنی اس آیۃ سی سمجھنا تحریف کی قبیل سی ہی نہ تفسیر کی طور پر اسلیئے کہ آیت کا سیاق اور سباق یعنی طرز اور روش اوسکی صراحۃً اسی بات پر دلالت کرتے ہے کہ اسسے وہ گناہ مراد ہین جو شرک کو مستلزم ہین مطلق گناہ مراد نہین ہین اور کلام الٰہی کو سیاق اور سباق کی مقتضا کی خلاف کیطرف پہیرنا تحریف ہی اور تحریف ممنوع ہی سو سباق اس آیت کا پہلی ہو چکا کہ غیر خدا کی پکارنے والی سی مراد ہین اور سیاق اس آیت کا آگی آتا ہی فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ اور یہہ آیۃ اسی پر دلالت کرتی ہی کہ دنیا مین اکثر مخلوقات سی جو یہہ لوگ استعانت کرتی ہین اور ہر حاجت اور ہر مطلب کیواسطے علیحدہ علیحدہ مدد گار ٹہیراتی ہین اور یہہ سمجھتی ہین کہ ہماری اتنی معبود ہماری شفاعت اور خلاصی سی ہرگز عاجز نہونگی بلکہ ہمکو چھڑا لینگے سو یہہ ایک بہی انکی مدد نہ کر سکینگے اور انکی کام نہ آوینگی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ سو بیشک اوسکی لیی ہی آگ دوزخ کی رہا کرین اوس دوزخ مین ہمیشہ ابد الآباد اور کوئی انکی کام کا اونکی فریاد کو نہ پہنچیگا اور دوزخ سی نکال سکیگا جبطرح گہنگا رایمان دار دوزخ سی نکلیگا اور پیغمبرون اور شہیدونکی اور ولیونکی شفاعت اونکی خلاصی اور نجات کا سبب پڑیگی بخلاف کافرونکی اسلیئے کہ اونکی گناہ شرک اور غیر اللہ کی عبادت کو پہنچی تہی اور شفاعت کی قابل نرہی تہے

ف تحریف کہتے ہین کسی کلام کو بدلنے کو یعنی اسکے معنی کو بدلنے کو

اور الٰہی گناہ ہین شرک و کفر کا لگا دینا تھا اس سبب سے شفاعت کی لیاقت رکھتی تہی اور لہ مین ضمیر کا مفرد ہونا من کے لفظ کی لحاظ سے اور خالدین کو جمع کی صیغہ سے لانا من کی معنون کی لحاظ سے اس سبب سے ہے کہ گناہ اور غیر اللہ کی معبود ٹہیرانیکی حالت مین ہر ایک کی دوزخ جدا جدا ہی اور خلود کی حالت مین سب یکجا اور مجتمع ہونگی مگر باوجود یکجا اور مجتمع ہونیکی کچھہ حاجت روائی نہ کرسکینگے اور اپنی مصیبت اور آفت نہ ٹال سکینگے لیکن یہہ بدبخت اپنی اعتقاد کی ایسی مضبوط ہین کہ جب تک دوزخ مین داخل ہونگی اور اوسکا عذاب نہ چکہینگے اور انکی معبود اور مددگار انکی شفاعت اور حمایت سے دست بردار اور بیزار ہونگی تب تک یہہ اوسی اپنی باطل اعتقاد کی گہنڈ مین ہونگی اور اپنی دلونکو سمجہا دینگی کہ ہمنے دنیا مین بڑی بڑی وسیلی اور مضبوط دست آویزین اور سندین اپنی لیی درست کر رکہی ہین آخر کو وہ ہماری سردار اور معبود ہماری کام آوین گی اور اب ہمکو اس بلا سے چہڑاوین گی ۵ **عزیزی** ۵ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا اپنی غفلت مین یہنگی اوسوقت تک کہ دیکہین اوسچیز کو کہ وعدہ دیا گیا تہا اونکو پس جان لینگی کہ کون ہی ناتوان زیادہ کہ باعتبار مدد دینی کی اور کمتی اور دوسی کمتی مددگار اونکی ۵ **فتح** یہان تک کہ جب دیکہین جو اوسنے وعدہ ہوا تہا جان لیں کہ کسکے مددگم زور ہی اور گنتی مین تہوڑی ۵ **موضح تفسیر** حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا الخ یہان تک دوزخکی آگ مین پڑکر دیکہین گی جو کچہہ اونکو وعدہ دیا جاتا تہا کہ آخر کو یہہ تمہارے معبود جن پر تم بہولی ہو تمہاری بات ہی نہین چہین گی اور تمہاری کچہہ کام نہ آوین گی وہ آپ ہی عاجز اور ذلیل ہونگی اور تمہاری کچہہ عرض معروض نکرسکین گی اور شفاعت کی مقام مین کہڑی نہوسکین گی بلکہ اکثر تو دوزخمین پڑی جلتی ہونگی سو اوسوقت پہر البتہ جانین گی کہ کسکی بودی ہین مددگار اون لوگون کی جنہون نے اپنی گمان مین بڑی زبردست اور مددگار ٹہیرا رکہی ہین یا یہ موحد مسلمانونکی جو سوای خدا جلشانہ کے کسی کو اپنا مددگار نہین جانتی تہی اوسی اپنی مالک اور خالق کی کرم اور فضل پر بہروسا کئی ہوی بیٹہی تہی اور کسکی گنتی مین تہوڑی ہین اونکو جنہون نے ہزارون پیرا اور پیرنیکو اپنا کارساز اور مددگار ٹہیرا رکہا تہا یا کہ اپنے گمان مین ایک لشکر اپنے لیی جمع اور طیار کر رکہا تہا یا موحد مسلمانونکی جو سوا ایک ذات پروردگار کی کسیکو اپنا کارساز نہین ٹہیرایا تہا بلکہ سوای اوسکی کسیکو جانتی ہی نہین تہی اور اگر تمہاری یہہ باتین شرک جو شرک کو جڑسے کہودی ڈالتی ہین اور غیر اللہ سے استعانت کی خانہ کو بالکل برباد و خراب کیی ڈالتی ہین اور کافرونکی طمع اور امید کو بالکل مٹا دیتی ہین یعنی اس امید کو کہ جنون سی وکالت کا عہدہ نکلکر تمکو جو پیرو ہوا ہے تو جسطرح تمہاری بنتے کے پہلے جن اور آدمیونسے معاملہ مدد مانگنی اور مدد کرنیکا اور خبر پونہچنی اور بتلانیکا اونکی آپسمین جاری تہا سو اب تمہاری واسطے اور وسیلہ سے وہی طور جاری رکہینگے اور تمکو اور تمہاری خاص پیرو لوگونکو جنونکی طرح پوجا کرینگے بلکہ خود وہی تمہاری ظاہری تابعدار ہونگی تمہاری طرف سی اوسی اپنی خدمت پر بحال ہوکر وہی اپنا دستور جاری رکہینگے چنانچہ دنیا کی عزل و نصب اور برطرفی اور بحالی کا یہی دستور ہے

۱۷ رکوع
حتی تشفی نوبخت
دلت علیہ الروایۃ
ما یوعدون
اذا رأوا ما یوعدون
من العذاب یعلمون
حین لا ینفعہم
یعلمون
ان الکافرین
لا ناصر
یقرء اللہ وملائکتہ
وانبیاؤہ ما توعدون
من العذاب اس ۱
غایۃ
لبیعۃ یثبت
انکم تقترفون قطعا
ولکن لا ادری
ایو حال ام یوجل
۱۲ منہ

کہ معزول حاکم کی متوسل اور علاقہ دار بحال حاکم کی وسیلہ سی اپنی اگلی خدمت مین وسیل ہوجاتی ہین سو تمہاری یہہ چند باتین جنون کی کفر کی جڑ اور کافرونکی طمع کی درخت کو بیخ و بنیاد سی اکھاڑ کر پھینکدیتی ہین اگر کافر شکر یا یوس ہوکر تمسی پوچھین کہ بھلا یہہ تو بتلاؤ کہ یہہ قیامت کا وعدہ جو تم کرتی ہو اور کہتے ہو کہ تمہارے یہہ مالک و معبود وہان تمہاری کچھہ کام نہ آوین گی بلکہ تمسی بیزار ہونگی اور تمہارے عبادت سی منکر ہونگی سو یہہ قیامت کب ہوگی دور ہے یا نزدیک سو تم اس سوال کی جواب مین ؎

قُلْ اِنْ اَدْرِیْ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ۝ کہہ نہین جانتا مین کہ آیا نزدیک ہی جس چیز کا وعدہ دیا گیا ہی تمکو یا مقرر کریگا اوسکو لیی پروردگار میرا ایک میعاد ۝ **فتح** تو کہہ مین نہین جانتا کہ نزدیک ہی جس چیز کا تمسی وعدہ یا کردی اوسکو میرا رب ایک مدت کی حد ۝ **موضح تفسیر** قُلْ اِنْ اَدْرِیْ الخ کہہ کہ مین کہہ نہین جانتا کہ آیا نزدیک ہے جو تم وعدہ دیی جاتی ہو یا کریگا میرا پروردگار اسکی لیی ایکمدت کی حد اور حقیقت مین دونون صورتین قرب اور بعد کی واقع ہونیوالی ہین لیکن بعد موت کی ہر شخص کو اپنی غلط فہمی اور خطا معلوم ہوجائیگی اور فیصلہ اور حکم کی وقت عاجزی اور زور تمام مخلوقات کا کھل جائیگا اور مخلوقات سی امید بالکل نرہیگی سو وعدہ ہی اخروی کی ظہور کی ابتدا بہت نزدیک ہی اور اوسکی انتہا بہت دور ہے غرض ہر طرحسی اگر ہر شخص کی اجل کی مدت مجہی معلوم ہی ہو تو یہہ ہی اوسکی موافق آخرت کی وعدونکی ظہور کا حکم ساتھہ قرب اور بعد کی اوسکی حق مین نکرونگین تو یہہ کچھہ تعجب کی بات نہین یا یہہ کہ نوع انسان کی بقا کی مقدار نجانونگین یہہ بہی کچھہ عجب نہین ہی کیونکہ مین غیب دان نہین ہون اور غیب دانی کا یعنی دعوی بہی کبہی نہین کیا جسطرح مجسی پہلی جن لوگونکو تمنی اپنا معبود ٹہیرا رکہا تہا یعنی جنات کو سو وہ تمسی ایسی دعوی کیا کرتی تہی تمسی بلکہ میرا تو یون کہنا ہون کہ میرا پروردگار عَالِمُ الْغَیْبِ الخ ۝ **عزیزی** عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا والا جاننی والا پوشیدگی کا پس مطلع نہین کرتا ہی اوپر علم غیب اپنے کی کسیکو ۝ **فتح** جاننی بہید کا سو نہین خبر دیتا اپنی بہید کی کسیکو ۝ **موضح تفسیر** عَالِمُ الْغَیْبِ الخ غیب دان ہے اور اوسکے سوائے کسے کو یہہ علم حاصل نہین ہی اسلیی کہ غیب اوس چیز کا نام ہی کہ حواس ظاہری کی دریافت سی غایب ہو نہ حاضر تا کہ دیکہنی اور سمجہنی سی معلوم ہو سکی اور نشان اور علامت بہی اوس چیز کی عقل اور فکر مین نہ آسکی تا کہ بداہت اور استدلال سی بہی نہ دریافت ہو سکی اور اس قسم کا غیب مختلف ہی ہر شخص کے نسبت سی چنانچہ اندہی ماں زاد کی نزدیک ہر رنگ غیب ہے اور آواز اون اور بغی اور اوسکی نزدیک شہادت یعنی ظاہر ہین اسیطرح اصلے نامرد کی نزدیک عورت سی صحبت کرنی کا مزا غیب ہے اور فرشتونکی نزدیک بہوک اور پیاس کا رنج غیب ہی اور بہشت اور دوزخ شہادت ہی یعنی ظاہر ہے اسیواسطے اس قسم غیب کو غیب اضافی کہتی ہین یعنی بعضونکی نسبت سی غیب ہے اور بعضونکی نسبت سی حاضر ہی اور ایک

ف عالم الغیب جز بمنداد خدوند اسرار کسے را نہ دہد عالم الغیب ۱۲

غیب مطلق ہی یعنی تمام مخلوقات سی غایب ہی کوئی اوسکو جان نہین سکتا جسطرح قیامت کی آنیکا وقت
اور حقتعالی کی حکم جو ہر روز دنیا مین جاری ہوتی ہین اور شریعت کی حکم جو ہر شریعت مین حقتعالی کے
فرسودہ کی بموجب جاری ہوتی ہین اور حق تعالی کی ذات اور صفات کی حقیقت اور کنہہ مفصل
معلوم کرنا ہی یہہ سب غیب مطلق ہین اور غیب خاص اوسکے کسیکو کسی وجہی سی طور پر کہ خطا
اور شبہ اور دہوکہ اوس سی بالکل جاتا رہے اور بہول اور چوک کا احتمال ہی باقی نرہی اور ایسے
دریافت کہ جسمین یہہ صفتین پائی جاتی ہون اوسکو غیب دان کہہ سکتی ہین یعنی اوسپر غیب ظاہر
ہوا بخلاف نجومیون اور طلسمیون اور کاہنون اور رمالون اور جفر بیون اور فال دیکھنی والونکی
کہ ان سبکے علم کے اصل فنی علامتین اور اسباب ہین جنکی سبب سے بعضی چیزین ہونیوالی معلوم
ہوجاتی ہین یا جنات اور شیطانونکی خبر دینی سی کچھہ معلوم ہوتا ہی سو وہ بہی جھوٹ و سچ کا
احتمال رکہتا ہے اسلیے کہ اونکی بہی اکثر کلام تخمینی اور وہمی ہوتی ہین نہ یقینی اور اولیا اللہ کا
الہام علم اگرچہ ذات و صفات کی بعضی حقیقتونکا یا بعضی ہونیوالی چیزونکا یقین اوس علی حاصل
ہوتا ہے لیکن ایسا یقین اوس سی بہی نہین حاصل ہوتا کہ کسیطرحسی بہول چوک کا شبہ اوسمین
باقی نرہے تاکہ اونکو غیب دان بلا قید کہہ سکین کہ یہہ چیز اونکی قبضہ مین آگئی بلکہ اون پر غیب کے
اظہار کا یہہ طور ہے کہ صورت غیبیہ کا عکس اونکی دلکی آئینہ مین پایا جاتا ہے یہی وجہہ ہی کہ تکلیف
عام اوسپر ثابت نہین ہی یعنی ہر شخص کو اوسپر یقین کرنا واجب نہین ہی بلکہ وہ خود اوس کے
یقین اور اعتماد کرنی مین کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی کی محتاج ہوتی ہین اسلیے
کہ یہہ دو نوحی کی قسم ہین یعنی جو اونکو معلوم ہوا ہی اگر قرآن اور حدیث کی موافق ہی تو اوسپر اونکو یقین
کرنا اور عمل کرنا چاہیی اور نہین تو نہین پس معلوم ہوا کہ غیب کا اظہار کسی پر نہین ہی اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی
مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۲ لِّیَعْلَمَ
مگر جس کیلئے پسند کری اوسکو مراد پیغمبر ہین پس البتہ خدا روان کرتا ہی آگی اور پیچہی پیٹ اوسکے
کے نگہبانون نگہبانون کی تعین ۵ **فتح** مگر جو پسند کریا کوئی رسول تو وہ چلاتا ہی پہرہ اوسکے
اور پیچہی چوکیدار ۵ **موقف تفسیر** اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی الخ مگر جسکو پسند کریا ہی سو وہ شخص رسول
ہوتا ہی خواہ فرشتہ کی قسم ہو جسی حضرت جبریل علیہ السلام اور خواہ بنی آدم سی جیسی حضرت محمد
اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ وغیرہم علیہم السلام کہ ایسی لوگونکو اپنی خاص غیب کی بعضی چیزونپر
مطلع اور خبردار کیا تاکہ وہ اس غیب کے بات کو سب مکلفین کو پہنچا دین اور وہمو کی اور شبہ کو ایسو پنچی
بالکل دور کردی تی ہین تاکہ چوک کا احتمال بہی اوسکی کردہ نہ ہنکی اور جتنی مکلف ہین عام ہون یا
خاص غرضکہ جنہون نی رسول بشر کیے رسالت کو سچا جانا ہی وہ سب ہر وحی مین اوسکے قول پر
اعتماد کرین اور غلطی مین بڑکی حق راہ ہول نجادین سیواسطے وحی کے اوتارنے مین بڑی درجہ کی
احتیاط کی جاتی ہی فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ الخ پہر بیشک میرا پروردگار روانہ کرتا ہے اور معین کرتا ہی آگے

اس سول کی وہ رسول فرشتونکی قسم سی ہو یا بشر کی قسم سی اور آگی سی اوسکی قوت فکریہ اور وہمیہ اور خیالیہ مراد ہین اور اوسکی طبیعت اور عادت اور خلق مراد ہین جو اسوقت موجود ہین اور پیچھی کی پیچھی سی اس رسول ملکی یا بشری کی اور پیچھی سی وہ علوم مراد ہین جو اوسکی حافظی مین جمع ہین اور وہ طبیعتین اور عادتین اور خلق جو اپنے پیچھے اوسنی چھوڑی ہین چونکہ یہ اون کو جو فرشتونکی قسم سی ہین تاکہ وہ فرشتی وحی لاتی ہے کیوقت مین اوسکی فکری اور وہمی اور خیالی قوتون کو سبقت کرنے نہ دین اور طبیعت اور عادت اور خلق کی خواہش کو بند کرین تاکہ وحی کی حکم مین یہہ چیزین ملنی نہ پاوین اور حافظی مین جمع ہوی علم سی اور پیچھی چھوڑی ہوی عادتون اور خلق سی محافظت کرنا کہ وحی مین ملنی نہ پاوین یہہ محافظت پیچھی سی ہی سو سونکو وحی اوترنے کیوقت سی مکلفین کی پہنچانی تک معطل کردیتی ہین اور اونکی سب قوتونکو بیکار محض کردیتی ہین تاکہ کوئی اونکی قوت وحی مین دخل نکرنے پاوی بخلاف اولیاؤن اور عارفون کی کہ وہان اتنی احتیاط اور محافظت غیب کے باتمی اطلاع کیوقت نہین ہوتی ہے اونکی جتنی قوتین ہین اوس اطلاع کیوقت مین اپنی اپنی کام مین مشغول ہوتی ہین فکری اور وہمی ہو یا خیالی اور حافظہ اور ذاکرہ ہو یا طبعی اور عادتی اور اخلاقی ہو اور یہہ سب موجودہ ہون یا متروکہ سب اپنے عمل کرسکتی ہین اور اگر یہہ رسول ملکی اکثر چیزونمین اتنی چوکیدارسی مستغنی ہین لیکن بعضی چیزونکی احتیاط کی لیی اوسکو بھی محافظت ضروری ہی جیسی وہ داعی الہیہ سی کسی واہیہ کا تحمل ہونا جسکا اجرا موجب حکمت کی بالفعل منظور نہین ہی اسیواسطی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کرتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام کبھی وحی لیکی تنہا تشریف نہین لاتی بلکہ اونکی ہمراہ تہ محافظت کیواسطے فرشتی ہوتی ہی اور جب سورہ انعام کو لیکر آی ہی تو ستر ہزار فرشتہ اس سورت کی محافظت کی لیی اور اس سورۃ کی زیادہ احتیاط کی وجہ یہہ ہی کہ یہہ سورت بالکل یا اکثر ایکہی مرتبہ نازل ہوی ہی اور جسقدر چیز محفوظ ہوگی اوسقدر اوسکی محافظ بہی ہونگی اور یہہ بھی ہی تہا کہ اس سورت مین شیطانی وحیکی بعضے قسمین رد اور ابطال کیطور پر مذکور ہین اور بعضی کفر کی کلمہ محال چیز فرض کرلینی کیطور پر جسطرح خلیل علیہ السلام کی زبانسی حکایت کی طور پر ذکر فرمائی ہین سو وہ شیطانی وسوسی اور وہ کفر کے کلمہ نہایت نفرت کی سبب سے شاید حضرت جبرئیل کی حافظہ سی جاتی رہین تو اس صورتمین وحی الہی کے قدر اور اندازہ مین نقصان لازم آوی ایسی وجہوسی رسول ملکی کو یہی حفاظت ضروری ہی لیکن جب رسول فی اس وحی کی تبلیغ کو حد تواتر کو پہنچایا تو وہ وحی طشت ازبام مشہور ہوی اور احتیاط اور محافظت مذکورہ سی مستغنی ہوئی جیسا کہ ارشاد ہوتا ہی لِيَعْلَمَ الخ ط عزیزی ط لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا تو کہ جانی صدا کہ پہنچائی ہین پیغام پروردگار اپنے کے یعنے تو کہ تبلیغ خارج مین ثابت ہوا یعنی کہ وہ لازم علم کا ہے واللہ اعلم اور خدا ہر جہت سی پہنچانا جمع کرنیوالا ہی ہر اوسچیز کا کہ نزدیک اونکی ہی اور کہیر رکہا ہے ہر چیز کو از روی گنتی کی ط فتح تا جانی کہ اوہنون نی پہنچائی پیغام اپنے رب کی اور قابو مین کہتا ہی

ف قولہ پہلے مشتق پہلک خلیفہ کو من چشمہ امر مترتب علی الابلاغ الخ تبلیغ کو مقصود اور مقصدا حفظ من الملائکہ محفوظ من الشیاطین محفوظ من وساوسہم دفی ابلاغ الوحی لیعلم ای لیظہر ای لیعلم الرسل ان قد ابلغوا ای ظہر کما یظہر بالمشاہدۃ ای الی الرسل الیہم ای سالات بعضہم عن بعض ای ما حال وجود ذلک فی الخارج وجودہ کما کان موجودا فی علمہ تعالی وجودہ فی الخارج بعلم ذلک متعلق بمحذوف من بین یدیہ ومن خلفہ بیان لما ای یحفظہ من بین یدیہ ومن خلفہ ای یحفظ الوحی من الشیاطین ان یسترقوا السمع فیلقوہ الی الکہنۃ قبل ان یلقیہ الملک الی الرسول ای لیعلم الرسل ان الملائکۃ قد ابلغوا الوحی الی الرسل ای لیعلم الرسل ان الملائکۃ قد ابلغوا الوحی الی الرسل ای لیعلم الرسل ان الملائکۃ قد ابلغوا الوحی الی الرسل ای لیعلم الرسل ان الملائکۃ قد ابلغوا الوحی الی الرسل

جو اونکی پاس ہی اور کرن ل ہی ہر چیز کی گنتی ۵ **موضح تفسیر** یعنے علم غیب خاصہ خدا کا ہی کوئی اور پیر طلاع نہین رکھتا ہی مگر یہہ کہ جسنے پیغمبر کو اوسکی بعض کی طلاع دیتا ہی تاکہ معجزہ اوسکا ہووے اور ملائکہ حفاظت کرنیوالونکو اوس رسول پر متعین کیا ہی تاکہ شیاطین اور جن کو اوس رسول کی علم سے باز رکھین کہ وہ جو رسے آپنے پاوین اور رسول کو اونکی غلبہ سی محفوظ رکھین اور یہہ اس حیثیت سی ہی تاکہ جانے خدا کہ تحقیق پہنچائی رسولون نی پیغام اپنے رب کی اور معالم مین بقول مقاتل کی لالی ہین کہ جب کوئی رسول بھیجا جاتا ابلیس بصورۃ فرشتہ کی اوسکی پاس آکر کچھہ خبر دیتا پس حق تعالی فرشتونکو اوس رسول کے پاس بھیجتا اوسکی پاس نگہبان اوسکی ہووین اور شیطانونکو اوس سی مغفر کرین اور جب ابلیس اونکی پاس بصورۃ فرشتی کی آتا تو ملائکہ اونکو خبر دیتی کہ یہہ شیطان ہی اسکا کہا نمان اور جب کوئی فرشتہ وحی لاتا تو وہ فرشتے نگہبان کہتی کہ بھیجا ہوا تیری رب کا ہی تاکہ جانی رسول یہہ کہ وحی لانیوالی پیغام خدا کی بے تغیر کی اونکو پہنچاتی ہین ۵ **لیعلم** الخ تاکہ جان ل پروردگار میرا یہہ کہ مقرر پہنچایا اوس رسول بشری اور ملکی نے اور چوکیدارون نی سب پیغام اپنے پروردگار کے اور حیط عام سب تکلیفین پر لازم ہوئی **واحاط** الخ اور گہیر لیا ہی اونکی پروردگار نے جو کچھہ اونکی پاس ہی سکو خواہ وہ علم سیکھی ہوئی ہون یا اخلاق و عادات ہون یا وحی کی احکام ہون اور یہہ حق تعالی کا علم محیط ہونا کچھہ رسولون اور وحی کی چوکیدارون کی احوال کی ساتھہ مخصوص نہین ہی بلکہ عام ہی تمام مخلوقات و موجودات کو شامل ہی ذہنیہ موجودات ہون یا خارجیہ **واحصی** الخ اور شمار کر لیا ہی ہر چیز کو کنکر یعنے کوئی چیز نہوئی ہووے بڑے سی کا حساب وہان موجود ہی یہان تک کہ دریاکی لہرین اور جنگل کے ریت اور درختونکی پتی اور برسات کی بوندین سبکی گنتی وحساب وہان موجود ہی سو جسکا علم ایسا محیط ہے وہ رسولونکی احوال سی اور وحی کی چوکیدارون کی احوال سی کیونکر نہ واقف ہوگا ۵ **عزیزی**

سورۃ المزمل

یہہ سورۃ مکی ہی نازل ہوئی بعد سورہ نون کی آیتین اسکی بیس ہین اور رکوع دو اور کلمی دو سو اور حروف آٹھہ سو چوہتر شد اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ جن سی یہہ ہی کہ سورہ جن مین مذکور ہی کہ ایک فرقہ نی جنونکی سی قرآن مجید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سی سنکر ہدایت پائی اور جو عقیدی حق تعالی کی ذات وصفات مین ضروری ہین اور تکلیفون کا دو قسم پر ہونا یعنی نیکبخت و بدبخت اور ان دونونکی انجام مین فرق ہونا یعنی نیکبختونکا انجام اچھا ہونا اور بدبختونکا انجام برا ہونا ان سب چیزونکو قرآن مجید کی عبارت کو سنتی ہی دریافت کر لیا بدون سبات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ملاقات کرین اور آپکی صحبت مین حاضر رہین اور آپسی سوال کرین اور ان باتونکو کسی تحقیق و تلاش کرین بلکہ قرآنکو سنتے ہے ان سب چیزونکا اونکو یقین حاصل ہو گیا سو اس سورت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ تمکو لازم ہی کہ راتکو عبادت کیوقت تنہائی مین جب آدمیونکا از دحام نہو دی ایسی وقت مین قرآن شریف کی پڑہنے مین مشغول رہا کرو اور قرآن کی لفظونکو اور حرفونکو بلند آواز سی پکار کر پڑہا کرو تاکہ غیب کا عالم ہی اس کلام ہدایت

تمام سی فیضیاب ہووی جسطرح دنکو عالم ظاہری یعنی آدمی اسکلام مبارک سی بہرہ ور ہوتی ہین اور اس سبب سی تمکو یہی ثقلین یعنی جن اور انس کی رسالت کا منصب حاصل ہووی اور اس سورۃ کا نام سورہ مزمل رکہیگیا ہی کہ عرب کی لغت یعنی بولی مین مزمل اوس شخص کو کہتی ہین کہ بڑے کشادہ کپڑے کو اپنے اوپر لیوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ایسا تہا کہ جب تہجد کی نماز اور قرآن شریف کی تلاوت کی واسطے رات کو اوٹہتے ہی تو ایک کمل آپ اوڑہ لیتے تاکہ سردی سی بدن مبارک محفوظ رہی اور وضو اور نماز کی اوٹہنی سیتہی ہنی جلنی مین اوس کمل کے لپیٹنے کے سبب سے کسیطرحکا حرج واقع نہووا اور وہ کمل جو وہ ہاتہہ کا لمبا تہا اور اوسکو آپنے اسے کام کے واسطے رکہا تہا تو اوس کملکا اوڑہنا گویا اشارہ تہا اس اسبات کی طرف کہ اپنے مولی کی عبادت مین داخل ہوا مین اور اس عبادت کی کام کو اپنے ذمہ پر لیا یعنی جیسی کمر باندہنا اور تیار لگنا مانشان ہی سپاہ گریکا اور کاغذ اور قلمدان کا اوٹہانا علامت ہی منشی گری کی سو آپکا کمل کا اوڑہنا یہی عبادت الٰہی کی ذمہ برداری کا تہا اسیواسطی خطاب الٰہی ہی یہہ ارشاد ہوا کہ ایسی کپڑی پہننی کی یعنی سات شرطین ضروری ہین سو تمنی جو اس کپڑی کو پہنا تو تمکو یہی اون سا تون شرطونکا بجالانا ضروری ہوا سو اونمین سی پہلی شرط یہہ ہے کہ رات کی جاگنی مین بڑی کوشش کرنی اور قرآن شریف کو تہجد کی نماز مین پڑہنا کہ یہہ بڑا جہاد ہی اپنے نفس کے ساتہہ دوسرے شرط یہہ ہی کہ دن کو یہی ہر وقت اپنی مالک کے یاد مین مشغول رہنا تیسری شرط یہہ ہے کہ اللہ کی فکر کی مداومت کرنی اور اوسکی نعم سی ہمیشہ اپنی زبان تازہ رکہنا چوتہی شرط یہہ ہی کہ سب علاقہ تمکو کاٹنا اور ترک کرنا اور تجرید حاصل کرنی پانچوین شرط یہہ ہے کہ ہر امر مین اعتماد و بہروسا اللہ تعالی پر کرنا اور اپنے تئین کسی چیز مین دخل نہ دینا چہٹی شرط یہہ ہے کہ خلق اللہ کے ایذا اور ظلم کو سہنا اور اوسپر صبر کرنا ساتوین شرط یہہ ہی کہ اہل دنیا کی صحبت سی احتراز کرنا لیکن اونکی خیر خواہی مین تقصور نکرنا اور یہہ بات بہت مشکل ہے اوسیلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سورۃ مین مزمل کی نام سی خطاب فرمایا ہی تاکہ یہہ خطاب کرنا اوسکی طرف اشارہ ہووے کہ اس کپڑی پہننی کی سبب یہہ کام تمہاری سپرد ہوی اور اونکی بجالانیکا تمکو حکم ہوا جیسی کوئی شخص کمر باندہکر تیار لگنی کی تسلیم ہو کر سردار کی سامنی آکر کہڑا ہووی تو اوسکو سردار یہی حکم کریگا کہ تمکو فلانا مورچہ سپرد کیا ہمنی دیکہین تو کیسی تمہاری سپاہگری ہی یعنی سپاہی کی شکل بنانا تمہارا مقتضا ہوا کہ تمکو یہہ کام سپرد ہوا اور اگر تم یہہ شکل نبالی تو یہہ کام یہی تمکو سپرد نہوتا لیکن جیکہ تمنی اسطرحکا لباس پہنا تو اب اوسکی شرم یہی کہ ہمنی تمیر ضرور ہوئی اب اسکام سی پہلوتہی کرنا چاہیے تفسیر عزیزی

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایہا المزمل قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا

یعنے بسبب بیت وحی کی قیام رات کا کرنگر تہوڑا یعنی اگر نصفے رات تو یعین قیام نکرینگے گناہ نہووا اللہ اعلم قیام آدہی رات کا کریا کم آدہی رات سی کریا تہوڑا سا آدہی رات پر زیادہ کر اور ترتیل کر قرآن کو ساتہہ فہم

اور اور بہت وجہین بیٹہنے کے ہین دو وجہ سورہ مین بیان فرمائی ہین ۱۲ منہ

ع مترجم کہتا ہے کہ اسکا اسلام مین ضرور ہونا ثابت ہوا اور قیام رات کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون پر

پڑہنے کی ۵ **فتح** ۵ اے جہرمٹ مارنیوالی کہڑہ رات کو تم کسی رات **ف** آدہی رات یا اس سے کم کر تہوڑا سا یا زیادہ کر اور پر کہول کہول کر بڑہ قرآن کو صاف ۵ **موہ تفسیر** ۵ خدیجہ رضہ سی منقول ہے کہ ایک چادر چودان ہاتہہ کی تہی آدہی اوسکی میری اوپر ہوتی تہی اور آدہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آدہی مین لپٹ کر نماز تہجد کی ادا کرتی اللہ تعالی نی ساتہہ اوسی ہیئت کی اونکو خطاب کیا کہ اے کپڑی مین لپٹی ہوی رات کو اوٹہہ کر نماز ادا کر اور بقدر تہائی رات کی یا آدہی یا دو تہائی رات نماز اور تلاوت قرآن مین رہ اور یہہ قیام رات کا ابتدا اسلام مین فرض تہا اور رسول علیہ السلام اور صحابہ رض خوف فوت ہونی وجہ کیسی صبح تک نماز مین رہتی تہی یہان تک کہ پاون ورم کر جاتی تہی جب دو برس یہہ دشوار ہوا تو بعد ایک سال کی وجہ ہونیسی حق تعالی نی تخفیف فرمائی اور وجوب قیام کو منسوخ کیا ساتہہ اس قول اپنے کی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ الخ اور ایک قول یہہ ہی کہ یہہ وجوب پہلی فرض ہونی نماز پنجگانہ کیسی تہا نماز پنجگانہ کی فرض کرنیسی اسکو منسوخ کیا اور اب تہجد سنت ہے اور معنی ترتیل قرآن کی یہہ ہین کہ حرف حرف واضح اور جدا جدا ہون اور حضرت علی رض سی آیا ہی کہ معنی ترتیل کی ادای حروف اور معرفت وقوف اور حفظ اوسکا ہی اسی آیہ سی معلوم ہوتا ہے کہ پڑہنا قرآن کا تجویدی واجب ہی جیسا کہ بیان اسکا ابتدای اس تفسیر یعنے بحر العلوم مین ہوا **بحر** ۵ یَاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۵ اسی ریاضت کا کپڑا اپنی اوپر لپیٹی ہوی اس کپڑیکا حق ادا کر اور اسکا سونا جو سب چیزون سی زیادہ پیارا ہوتا ہی اسکو چہوڑ اور عبادت الہی مین مشغول ہو قُمِ الَّيْلَ اوٹہہ اور کہڑی ہو کر ہر رات کو نماز پڑہا کر اِلَّا قَلِيْلًا مگر تہوڑی رات تو نہین کہ یہہ حکم معاف ہی جیسے بیماری کی یا سفر کی راتین یا اُن راتونکو جنمین دنونمین محنت و مشقت بہت کی ہو جیسی جہاد مین یا کفار سی مقابلہ مین یا آپسمین صلح کروانی مین یا کسی مظلوم کو ظالم کی ہاتہہ سی چہڑانی مین اور اسیطرح محنت کی کاموننمین کہ دنکو محنت زیادہ ہونیکی سبب اونکو اوٹہنی کی طاقت نرہے تو ایسے راتکو تہجد واجب نہین ہی نفل کے حکم مین ہی چاہو پڑہو چاہو نپڑہو اور اسیطرح حسی ایسی عذر مین کہڑا ہونا معاف ہی اگر کہڑی ہی ہو کر نپڑہے جاوی تو بیٹہہ کر پڑہو کچہہ مضایقہ نہین ہی چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اخیر عمر شریف مین اکثر تہجد کی نماز بیٹہہ کر پڑہا کرتی تہی لیکن چاہی کہ یہہ راتکی نماز مین کہڑا ہونا ذرا سا برابر اپنے نام نہو کہ جذب الی اللہ مین اور حضوری اور مناجات کی ملکہ کی حاصل کرنیمین جیسی چاہیے ویسی تاثیر نکری اسلیی کہ تہوڑی عمل سی کسی قسم اور کسی جنس سی ہو وہ وہ اونکو کیفیت حاصل نہین ہوتی اور اوس عمل کی تاثیر اونمین بخوبی پائی نہین جاتی بلکہ کہڑی رہا کرو نماز نیز نِصْفَهٗ آدہی راتکی اندازیسی اگر اعتدال کی دن ہون جنمین رات دون برابر ہوتا ہی جیسی خزان کے چند روز اور بہار کی چند روز اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا یا کم کر اوسی رات سی تہوڑا تاکہ تہائی راتکو پہنچی لیکن اگر جاڑیکا موسم ہو اسلیئی کہ اون دنونکی رات بہت بڑی ہوتی ہی تہائی اوسکی دن اور رات کی پورے دور کی چوتہائیکے برابر ہوگی اَوْ زِدْ عَلَيْهِ یا زیادہ کر آدہی رات پر تہوڑا تاکہ دو تہائی راتکو پہنچے

ف یہان سی معلوم ہوا کہ جب انسان کو کسی کام کی ضرورت ہو تو اوسکے لیے اوقات بدل سکتا ہی اور اوسکے لیے اوقات کا بدلنا ممنوع نہین ہی جیسے کہ بعضے لوگ کہتے ہین کہ ہمکو کاروبار کی کہڑا رہنے سی نماز پڑہنی ہو رات کو اول دن مین نماز پڑہنی سے فرض ہو سکتا ہی ۱۲ منہ

ف یہ جو قرآن پڑہنے کا حکم ہوا سو اسکا یہ مطلب نہین کہ قرآن کو یاد کرنیکی ضرورت نہین ہی بلکہ یاد کرنیکی ضرورت ہی اور یاد کرنیکی سہل طریقہ یہہ ہی کہ قرآن کو بار بار پڑہا کرے ۱۲ منہ

اگر گرمیہ کا موسم ہو یعنی کہ اون دنونکی رات بہت چھوٹی ہوتی ہی دو تہائی اوسکی دن اور رات کی پورے دو یکی چوتہائی ہوگی اور یہہ بہی احتمال ہوسکتا ہی کہ اس کمتی اور زیادتی سی خاطر کی خوشی اور ناخوشی کے رعایت منظور ہو یعنی اگر طبیعت خوش ہو اور دل خوب لگی تو آدہی رات سی زیادہ یعنی دو تہائی تک کہڑے رہو اور اگر توسط کا حال ہو تو آدہی رات تک کہڑی رہو اور اگر طبیعت بی چین ہو تو تہائی رات پر کتفا کرو اسلیئے کہ عبادت کی بناول کی خوشی اور رغبت پر ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی تہجد کی مقدمتیز یُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْیَقْعُدْ اور جب مجاہدہ اور کوشش کی مدت کی بیاانسی و فراغت پائی تو اب ارشاد ہوتا ہی کہ یہہ کام اوسوقت مین کیا کرو وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا اور کہول کر پڑہو قرآنکے لفظونکو صاف یعنی تہجد کی نماز مین کہڑی ہوکر اور ترتیل لغت مین وضع اور صاف پڑہنی کہتے ہین اور شرع شریف مین کئی چیزونکی رعایت کرنیکو کہتی ہین قرآن شریف کی پڑہنی مین تاکہ خوب ترتیل حاصل ہو وہی پہلی حرفونکو صحیح نکالنا یعنی اپنی مخرج سی نکالنا تاکہ طا کی جگہہ پر تا اور ضاد کی جگہہ پر ظا نہ نکلی دوسری وقوف کی جگہہ پر اچہی طرح سی ٹہیرنا تاکہ وصل اور قطع کلام مین بی موقع ہو نی یا وی اور کلام کی صورت متبدل نہو جاوی تیسری حرکتونمین اشباع کرنا یعنی زیر زبر پیش کو آپسمین امتیاز دینا تاکہ ایک دوسرے سے ملتی اور شبہہ نہ پاوی چوتہی آواز کو تہوڑا بلند کرنا تاکہ قرآن شریف کی الفاظ زبانسی کان تک پہنچین اور دلسی دلپر اور دلمین کوئی کیفیت پیدا کرین جسی ذوق اور شوق اور خوف اور دہشت اسلیئے کہ قرآن شریف کی پڑہنی سی یہی چیزین مطلوب ہین پانچوین اپنے آواز کو اچہا کرنا اس طور سی کہ اوسمین دردمندی پائی جاوی تاکہ دل پر جلدی تاثیر کری اور مطلب حاصل ہو وی مگر ریا سی خالی ہو وی اسلیئے کہ جو مضمون خوش آوازی سے دل تک پہنچتا ہی تو اوسی روح کو لذت حاصل ہوتی ہی اور قوی ہی اوسکو جلد جذب کرلیتی ہین اور اس سبب سے روح پر اوسکی تاثیر بہی ہوتی ہی اسلیئے اطبا نی کہا ہی کہ جب کسی دوائی کی کیفیت دل کو پہنچانی منظور ہو تو اوس دوائی کو خوشبو مین ملا کر دینا چاہی اسلیئے کہ دل خوشبو کا جذاب ہی یعنی کہینچنی والا تو اوس خوشبو کی ساتہہ اوس دوا کو بہی جلدی کہینچ لیگا اور اسیطرح جس دوا کی کیفیت جگر تک پہنچانا منظور ہو تو اوسکو مٹہائی مین ملا کی دینا چاہی اسلیئے کہ جگر مٹہای کا عاشق ہی تو وہ بہی اوسکو کہینچ لیگا چھٹی تشدید اور مد کا جس جگہہ پر ہین وہان لحاظ رکہنا اسواسطے کہ شد اور مد کی رعایت کی سبب کلام الٰہی مین عظمت اور بزرگی نمودار ہوتی ہے اور تاثیر مین بہی مدد کرتا ہے ساتوین اگر قرآن شریف مین کوئی خوف کا مضمون سنی تو وہان تہوڑا ٹہیر جاوی اور حقتعالی اسی پناہ طلب کری اور اگر کوئی مضمون بہتر اپنے مقصد اور مطلب کا سنے تو وہان بہی ٹہیری اور اوس چیز کو حقتعالی کی درگاہ سی اپنی واسطے طلب کرے اور اگر قرآن شریف مین کوئی دعا یا کوئی ذکر پڑہنی کیواسطے حکم ہو تو وہان بہی تہوڑا ٹہیری اور کم سی کم اوس دعا یا ذکر کو ایکمرتبہ تو بڑہ لی جیسی قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یہہ سب سات چیزین ہونمین جنکی ترتیل مین

رعایت کرنی ضروری ہے اور یہ سب ایک چیز کو سمجھنے ہیں اور وہی چیز بالذات مقصود ہے وہ تدبر یعنی غور کرنا اور سمجھنا قرآن کی مطلب کا ہی اور یہہ بات بدون ان ساتوں چیزونکی حاصل نہیں ہوتی ہی پر سننے والیکو نہ سننی والیکو بلکہ بدون ان ساتوں چیزونکی رعایت کی قرآن کی قرارت شعر خوانی کی طرح بیفائدہ ہو جاتی ہی اور سمجھہ اوس سے حاصل نہیں ہوتا اسلیے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہی کہ لَا تَنْثُرُوْهُ نَثْرَ الدَّقَلِ وَلَا تَهُذُّوْهُ هَذَّ الشِّعْرِ قِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهٖ وَحَرِّكُوْا بِهِ الْقُلُوْبَ وَلَا يَكُنْ هَمَّ اَحَدِكُمْ اٰخِرَ السُّوْرَةِ اور حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے لوگون نی پوچھا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کو کسطرح پڑہتی تہی اونہون نی کہا کہ سب حرکتون کو پڑہا کرتی تہی یعنی زیر زبر پیش کو پورا نکالتی تہی اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نی بہی اپنی آواز کی درازگی قرآن شریف کی پڑہنے مین نقل کی ہی اور حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت آئی ہی کہ ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تہجد کی نماز مین ایک آیت کو یہانتک پڑہا کہ فجر ہوگئی اور وہ آیت یہہ ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ سیوطی کہا ہی علماء نی کہا ہی کہ کم سے کم قرآن کی تلاوت مین تدبر کا مرتبہ یہہ ہے کہ ہر خطاب اور قصی مین اپنی تئین مخاطب جانی اور اعلی مرتبہ تدبر کا یہہ ہی کہ متکلم اور اوسکی صفات و افعال کو اوس کلام مین مشاہدہ کری اور تدبر کی اوسط درجہ کا مرتبہ یہہ ہی کہ اوس کلام کو حضرت حق جلشانہ سی بلا واسطہ سنے غرضکہ اللہ تعالی کو حاضر نا ظر جانی اور یہہ معاملہ سواہی اللہ تعالی کے اور سی نرکہی اہل اسلام کی فرقے سے ہے بعضے پیر پرست اپنے پیرونکی حق مین یہی ایسا ہی اعتقاد رکہتی ہین اور اسی اعتقاد کے سبب سے محتاج کیوقت مین اونکو پکارتی ہین اور اونسی مدد چاہتی ہین لیکن یہہ باب ہرگز روا نہین ہی بلکہ حقیقت یہہ کہ وہ لوگ بڑی وہوکے مین پہنسی ہین اور شبہہ مین گرفتار ہین مگر یہہ مقام اس شبہہ کے بیان کا نہین سو اللہ تعالی ہی کی حضور سی سلوک کا خانہ تمام ہوتا ہی والا ہرگز ممکن نہتا اور اسی کی طرف اشارہ ہی اس حدیث صحیح مین جسکو محدثین کتاب سلوک اور تقرب الی اللہ کے دلیل لاتے ہین اور وہ حدیث شریف یہہ ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالی کی طرف سی حکایت کی طور پر بیان فرماتا ہی کہ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ اور صحیح حدیث یہی ہی جو محدثون کی کتاب سلوک کی سرد فتر ہے سو وہ یہہ ہی مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً ؛ یعنی حق تعالی کی ذات پاک کا یہی خاصہ ہے کہ اپنے یاد کرنے والے کیطرف خود نزول فرماتا ہی اور اوسکے نزدیک ہوتا ہے اور جتنی مخلوق ہی اگرچہ روحانیات ہون اول تو علم محیط نہین رکہتی ہین تا کہ ذکر کے ذکر پر مطلع اور خبردار ہون دوسری یہہ کہ ذاکر کے روح پر کیطرح تسلط رکہتی ہین نہین کر سکتے ہین یعنی اوسپر غالب اور اوسکی حال سی واقف نہین ہو سکتی اسلیے کہ تعلیہم شان عزیز شان

سب مخلوقات کی شان ہی یعنی مخلوقات کا خاصہ ہی کہ جب ایکطرف توجہ ہو تو اوسوقت دوسرے طرف متوجہ نہین ہوسکتی اور لاینبغی لہم شانٌ عن شانٍ حق تعالیٰ کا خاصہ ہی یعنی اوس ذات پاک کا ایکطرف متوجہ ہونا دوسرے طرف کی توجہ کو مانع نہین ہی سو کلام الٰہی کی تلاوت اسلیے اوسکی قرب اور ترقی کا سبب پڑتے ہے کہ اس کلام کی لفظ اوسکے معانی پر دلالت کرتی ہین اور وہ معانی حق تعالیٰ علم مین ایکمدت دراز تک کلام نفسی کا خلعت پہنکر ایک صفت ذاتیہ صفتون سی بن گئی ہی اور اس مقام مین اسی فائدہ عمدہ کو لحاظ کرکی ترتیل کی حکم کی تعلیل یون ارشاد ہوتی ہی اِنَّا سَنُلْقِیْ الخ ۵ عزیزی اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۵ تحقیق ہم اوتارینگی تجہپر فرمان وشوار یعنی دعوت کفار کے طرف اسلام کی ۵ ہم آگی ڈالینگی تجہپر بہاری بات ۵ موضح تفسیر قول ثقیل سے مراد قرآن ہے اسلیے کہ اوسمین اوامر و نواہی ہین کہ جو تکالیف شاقہ اور بہاری ہین مکلفین پر یا بہاری ہین منافقون پر ۵ مدارک اِنَّا سَنُلْقِیْ الخ تحقیق قریب ہی کہ ڈالینگی ہم تجہپر ایسے بات جو بہت بہاری ہی حاصل مطلب کا یہہ ہی کہ بعد اسکے پیدہی قرآن کو تمپر نازل کرینگے سو تمکو چاہیی کہ جقدر قرآن تمپر اوترا ہے اوسکے تلاوت مین رات کو مشغول رہا کرو اور اوس عبادت خاص کی انوار سے اپنے تئین متنور کرکی اوس فیض عظم کی قبولیت کا استعداد اپنے مین حاصل کرو اور ابتدا رہین قرآن شریف نازل ہونیکے وقت بہت گرانی وسختی گذرتی تہی اور اسکا طور یہہ تہا کہ جب وحی کا نزول شروع ہوتا تہا تو پہلی ایک آواز گہنٹی کیسی آپ سنتی تہی اوسے آواز مین بدون اعتماد مخارج کی حرف اور کلمی ظاہر ہونی لگتی تہی اور وہ آواز تیز وتند اسطرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین تاثیر کرتی تہی کہ آپکی حواس ظاہری وباطنی بالکل اس عالم سے منقطع ہوکر اوس عالم کیطرف متوجہ ہوجاتی تہی اور ایسی حالت آپ پر ظاہر ہوجاتی تہی جیسی روح بدن سی کہینچتی ہی اور آپکی پیشانی مبارک پر پسینا آجاتا تہا اور آپ بیہوش ہوجاتی تہی اسلیے کہ ارواح دماغ کو صعود کرتے ہتے اس سبب سے جب اعضا بدنکی سست ہوکر ثقل طبعی کیطرف عود کرتے ہتے چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت آئی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جاڑہ مین جبدن بہت ٹہنڈک ہوتی تہی اور وحی آتی تو آپکے پیشانی مبارک سی پسینہ نکل آتا تہا اور وحی نازل ہوتی تہی کبیوقت اگر آپ اونٹ یا گہوڑی یا کسی جانور پر سوار ہوتی تو وہ جانور گر پڑتا تہا تمام ایک اونٹنی خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ کی عضبا اور قصوا نام تہا وہ گرتے ہتے لیکن اپنے پاؤنکو ٹیڑہا کرکے زمین پر ٹیک دیتی تہی اور گرتے نہتے اور اوسکو اسطرح کی عادت ہوگئی تہی اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحی آنی کیوقت کسی کی رانکو تکیہ دئی ہوی تہی تو اوس رانکی ٹوٹنی کا خوف ہوتا تہا اور آپکا چہرہ مبارک سرخ ہوجاتا تہا اور دم چڑہنے لگتا تہا اسطرح پر کہ درسی اوسکی آواز معلوم ہوتے تہے اور وحی سے گرانی یہہ کہ بدون لکہی کے سب قراتون اور درجہ کو اوسکو یاد رکہنا جاہیی تیسرے گرانی یہہ کہ اون دشمنونکی سامنی پڑتا

فی یعنی بہاری اوپر بہاری بوجہ

پڑتا تھا جو بھیتہ ہنسی اور تمسخر کیا کرتی تھی اور قرآنکی مضمونکو جو نیا سنتی تھی ہر مجلس مین بیٹھکر اوسکا
ذکر کرتی تھی ہنسی کیطور پر اور یہودہ باتین بکا کرتے تھے اون سبکو سننا پڑا اور چونکی گرانی قرآن لفظ
کی عجائبات اور باریک دقیقی سمجھتی مین اور اوسکی اعجاز کے وجوہ دریافت کرتی مین کہ یہہ چیزین بدون
خوب فکر اور غور کی معلوم نہین ہوتین چنانچہ یہہ باتین اب بھی بدون شمول فضل الٰہی کی میسر نہین
پانچوین گرانی قرآن شریف کی آیتونکی تفریق کرنے مین یعنی محکم اور متشابہ اور ناسخ اور منسوخ اور
ظاہر اور مأول ان سبکو پہچان جدا کرنا اور ہر قسم کی جدی جدی حکم نکالنی کہ یہہ بہت مشکل علم ہی جسکی
گرانی مسلمانونکی نسبت سی اسلیے کہ قرآن شریف کی بموجب امر و نہی کرنا نہایت سخت مشکل ہی اوسکے
موافق عمل کرنا بدون تائید الٰہی کی ہرگز ممکن نہین اور ساتوین قرآن شریف کا سننا کافرونپہ بہت
دشوار تھا چنانچہ کئی سورۃ مین آیا ہی کہ کافر قرآن کی سنتی سی ایسا ڈرتے ہین جیسی گدھا شیر کی
دیکھنی سے اور اوسکی آواز سننے سے اٹھوین قرآن شریف کا اوترنا سنا فضول اور فاسقونپہ بہت
سخت گران تھا اسلیے کہ اونکی ہر ہی عیب اور پوشیدہ باتین اوسمین بیان کی جاتی ہین اور حاضرین
مجلس اپنے دہن کی تیزی اور قرینہ سی سمجھ جاتی تھی کہ فلانی شخص کا حال ہی پھر وہ فضیحت
ہوتی تھی اور جب قرآن شریف کو نماز تہجد مین ترتیل کی پڑہنی کی وجہ کی بیان سی فرغت
پائی تو اب نماز تہجد پڑہنے کی وجہ کو بیان فرماتی ہین سو ان کا لفظ ان تینون آیتونمین تعلیل کے لیے
ہے اور ان تینون تعلیلون کی درمیان حرف عطف کو نہین لائی اسلیے کہ تعلیل ایک امر کی
نہین ہی بلکہ مختلف امرونکی تعلیل ہی جو یہلی کلام سے سمجھے جاتے ہے سو قرآن کی ترتیل کے
علت قول ثقیل کا القا ہی اور قیام لیل کے حکم کے علت یہہ ہی اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ الخ **عزیزی**
اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝ حقیق قیام رات کا زیادہ تر ہی بیچ پایمال کرنے
نفس بہیمی اور درست تر ہے بیچ تلفظ الفاظ کی ۝ **فتح** اوٹھنا رات کا سخت روندتا ہے
اور سیدھی نکلتی ہے بات ۝ **موضح** اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ الخ بیشک اوٹھنا عبادت اور تلاوۃ جو پیدا ہوتے
ہے اور اٹھتے ہے رات کو وہ بہت سخت ہے نفس کے روندنے مین اور اوسکی تاریکی دور کرنے مین دو
وجہ سی اول یہہ کہ رات کا اوٹھنا اور قرآن کو بلند آواز سے پڑہنا اور وضو کرنا اور وضو کی اسباب
کو تلاش کرنا جیسی لوٹا پانی مسواک پھر نماز مین کھڑا ہونا اور سجدہ مین جانا یہہ چیزین نفس پر سخت
اور بھاری ہین اسلیے کہ رات چین و آرام ٹھیرنے خاموش رہنیکا وقت ہی اور آدمی کی پیدائشی
یہہ بات ہی کہ راحت کو چلنی پھرنی جاگنی بات کرنیکو بالطبع دوست نہین رکھتا خصوصا جو وقت جوروبغل
مین ہو اور بیچی پیارے پاس ہون نرم فرش ہو اور گرم لحاف ہو اور چپی والی بدنکو مل رہی ہو
ایسی وقت مین ان سب لذتونکو چھوڑنا اور ایسی چینی اور محنت مین اپنی جانکو ڈالنا ان سب
باتونکو سوچا چاہیے کہ کیا نفس پر قیامت برپا ہوتی ہی اور اگر گرمی کا موسم ہو تو دن بھر دھوپ کے
سوزش اور گرمی کی حرارت بدن اوٹھائی ہوئی رات کو ٹھنڈک مین آرام سی بدن ہوتا ہی پھر اس آرام

چھوڑنا اور مشقت مین پڑنا خیال کیا جاہیی کہ کیسی مشکل بات ہی دوسری وجہ یہہ ہی کہ حقیقت مین
وہ وقت انوار و برکات کی نزول کا وقت ہی پہر جب ایسی عمدہ عبادت ایسی عمدہ وقت مین بالی گئی
اور قرآن کا نور اور ایمان کا نور تجلیو نکی ساتھہ ایک ستون نورانی بن کر قائم ہوا پہر نفس کے تاریکی کیا
مجال رکھتے ہے جو وہان ٹہہر سکے حدیث شریف مین آیا ہی یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ
إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي
فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ اور یہہ ہی حدیث صحیح مین آیا ہے
إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ سو وہ وقت خاص اپنی مالک کے
دربار گاہے نوکر کے حق مین اور معشوق کی جلوہ کا وقت ہے عاشق کی حق مین اور ہیچ و شر اکی
گرمی بازار کا وقت ہی تاجر کی حقمین اور صنعت اور مزدور کیلیے رواج کا وقت ہی ہر پیشہ والیکی حقمین کہ
تہوڑے محنت مین بڑا عمدہ مطلب حاصل ہوتا ہی اور تہوڑی دسہیل و سستی مین بڑا مطلب
ہاتہہ سی جاتا ہے حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سی منقول ہی کہ بعضے
لوگون نی بعد اونکی وفاتکی اونکو خواب مین دیکہا اور پوچہا کہ کیا حال گذرا اوسکی جواب مین یہہ کہا
طَاحَتْ تِلْكَ الْعِبَادَاتُ وَفَنِيَتْ تِلْكَ الْإِشَارَاتُ وَمَا انْتَفَعْنَا إِلَّا بِرَكَعَاتٍ رَكَعْنَاهَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ
تمام دنکی محنت اور کہانے پینے سے پیٹ بہر لینی کے سبب سست ہوجاتا ہی اور غافل ہو
بے حواس مردون کی مانند پڑتا ہے اور غذا کی روی بخارات اسکے دل اور دماغ کو پریشان
کردیتے ہے اور غذا کا فضلہ اور بدبو کی ہوا ہر ساعت اسی ہا نکلتی ہے اس حالت مین
آدمے چارپائے کے مانند ہوتا ہے عالم انسانیت کی مہارت کی مرتبہ سی منزلون دور
ہوجاتا ہے عالم ارواح کی طہارت کی مشابہ ہوتا تو بہت دور ہے پہر جب پچہلی رات ہوتی ہی تو یہہ سب
رنج اور کدورتین دور ہوجاتی ہین اور دنکی فاسد خیال ہی غفلت کی مینڈ جاہل ہونی کی سب
اوسکے ذہن مین نہین رہتی گویا روح اپنے خالص اصل کو پہنچی اور اپنے عالم اصلے کو یاد کیا
ایسے وقت مین اوس روح کو ان قرب کی لذتون سی چکہانی کی فرز از کرنا جو اوس عالم مین
خوگر ہوے ہے بہت مناسب ہوا اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا اور بہت مضبوطی ہی بات کہنی مین حاصل
کلام کا یہہ ہی کہ قرآن شریف کے تلاوت کرنا پچہلے راتکو تدبر اور معانی کی سمجہنی کیلیے بہت
بہتر ہے اور وقتونکی نسبت سی اوسواسطے کہ اوسوقت مین ذہن صاف ہوتا ہے اور
غذا کے بخارات بہی کم ہوجاتی ہین اور غل اور شور باہر کا بہی حواس کو منتشر نہین کرتا ہی تاکہ
دل اوسطرف متوجہ ہو اور معنونکی سمجہنی سے غفلت کرے اور یہی وجہ ہے کہ پچہلے پہر کا خواب
اکثر سچا ہوتا ہی کہ حدیث شریف مین آیا ہے أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ اور انہین خصوصیتونکی
لحاظ سی جو رات کی وسطے حاصل ہے حدیث صحیح مین آیا ہی عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ

دَأْبُ الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَقُرْبَۃٌ اِلٰی رَبِّکُمْ وَمُکَفِّرَۃٌ لِلسَّیِّاٰتِ وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ اور نفوس کامل ارواح پاک حضرات انبیاء علیہم السلام کو اونکی بہ تعداد کی صفائی کی لحاظ سے ایسے منافع اور فوائد کی حاصل کرنیمیں اگرچہ دن رات برابر ہی لیکن اونکی دن کی اوقات اور طرح طرح کی عبادتون سی معمور و پر رہتی ہین خالص ایک کیفیت یا ایک حالت کا ئی جاناا وسوقت متصور نہین ہی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا عزیزی وَاقْوَمُ قِیْلًا وورست زیادہ ہی بسبب مقال کی یعنی قراءۃ قرآن کی کہ اوسوقت مین کچھہ حس و حرکت اور غوغا و خلل نہین ہوتا اور طاعت و عبادت رات کی پیدا ہونیوالی کو ناشیہ کہتی ہین اور بقول بعض کی ہر ساعت مین کہ رات کو قیام کری ناشیہ ہوگا اور بقول بعض کی انشاء بمعنی قیام کی اور بقول عائشہ رضی اللہ عنہا کی بعد سونیکی قیام کو ناشیہ کہتی ہین اور بقول بعض کے درمیان مغرب و عشاء کی ناشیہ ہی اور بقول بعض کی قیام آخر شب کا ہی اور وَطْئًا بمعنی مواطات و موافقت کی ہی یعنی موافقت قلب اور زبان اور حواس کے آسپمین ہیچ شب کے بہت ہوتی ہی اور وطا بالی الف کی بمعنی شد و ثقل کے ہے مصلے پر بہ نسبت نماز دن کی اسلیے کہ رات کو وقت سونی اور رحمت کا ہوتا ہی اور بقول بعض کے اہمل واسطے قیام کے ہے نماز کے واسلیے کہ روز مین دل امور معیشت مین لگا رہتا ہے حاصل یہہ کہ عبادت رات کی نہایت خوشی اور اخلاص و برکت کی ساتھہ ہوتی ہی اور کہا ہی علمائی کہ کوئی ولی مجتہد اور کامل بغیر نہین ہوتا ہے کہ بحر طرح کی عبادتونمین مشغول رہتا ہے دن کو اشغال فرصت تکلو نہین ہے کہ مصاحبت اور مکالمت کے مجلس کو گرم کرواور مناجات اور سر کوشی سی اپنی تمامین مشرف کرے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دن اکثر سفر مین گذرتا تھا کہ بعد فجر کی اشراق تک نماز کے مکان مین ذکر و فکر مین مشغول رہتی تھی اور آپ ان حضرت خضر علیہ السلام کو اوسوقت اور عصر کی بعد سی آفتاب کی غروب ہونی تک سبحاً طویلاً پڑہنی کو حکم فرمایا ہی پہر بعد اشراق کی چاشت تک اور قسم کی عبادتونمین آپ مشغول رہتی تھی جیسے مریضونکی عیادت کرنے اور مسلمانونکی جنازونکی ساتھہ جانا اور غریب مسکین مسلمانونکی حاجت روائی کرنے اور طالب علمونکو علم تعلیم کرنا اور مسترشدونکو خدا کی راہی سلوک کی قاعدہ ارشاد و فرمانا اور فتوے پوچہنی والونکو فتوا دینا اور آپسمین جہگڑے قصون کا فیصلہ کرنا اور کافرونکی ساتھہ جہاد و قتال کے سامانی درستی اور تدبیر مین رہنا اور اور اسی قسم کی کاموںمین مشغول رہتی تھی پہر چاشت کی بعد دولت سرا مین تشریف فرما ہوتی اور اپنی اہل عیال کے خاطر داری اور تسلی فرماتی تھی کہ یہہ ہمی ایک قسم ہے عبادت کی پہر کہانا کہا کی تہوڑا قیلولہ کرتے تھے پہر جب آفتاب ڈہلتا تو آپ اٹہتی اور اپنے پشاب پاخانہ سی فراغت کر کی وضو یا غسل کرتی اور چار رکعتین ایک سلام سی قبل الزوال پڑہتے پہر جب ظہر کے اذان ہوتی تو آپ باہر تشریف فرما ہوتی اور ظہر کی نماز مسجد مین پڑہتے اور ظہر کی بعد سے عصر تک پہر دعوت اور ارشاد اور فتوی دینی اور فیصلی مین جہگڑونکی مشغول رہتی تھی پہر نماز عصر کے

۱۲ منہ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف عبادت کی ہمیشہ ایسی تھی کہ کبھی ناغہ نہ ہوتا تھا اور اسی کو دوام کہتے ہین اور اسی کی ترغیب دی ہی اور اسی کو اختیار کیا ہی اور اسی کو پسند کیا ہی اور اسی کو اچھا جانا ہی اور اسی کو بہتر سمجھا ہی اور اسی کو افضل کہا ہی اور اسی کو اعلی درجہ کا ہی اور اسی کو اکمل کہا ہی اور اسی کو اولی کہا ہی اور اسی کو احسن کہا ہی اور اسی کو اجمل کہا ہی اور اسی کو اکثر کہا ہی اور اسی کو اقرب کہا ہی اور اسی کو اسہل کہا ہی اور اسی کو اسلم کہا ہی اور اسی کو اعلی کہا ہی اور اسی کو اعظم کہا ہی اور اسی کو اکبر کہا ہی اور اسی کو اجل کہا ہی اور اسی کو اکرم کہا ہی اور اسی کو اشرف کہا ہی اور اسی کو اعز کہا ہی اور اسی کو اجدر کہا ہی اور اسی کو اجدی کہا ہی اور اسی کو اجدی کہا ہی اور اسی کو اجدی

پڑھتے پھر قبلہ کی طرف موہنہ کرکی بیٹھتی اور ذکر وفکر مین مغرب تک مشغول رہتی پھر مغرب کی نماز
پڑہ کر گھر مین تشریف لیجاتی پھر اہل وعیال کی تسلی اور دلاسی مین اور مہمانون اور مسافرون کی
کہانا کہلانی مین خود متوجہ ہوتی اور اگر دنیا کی مالکی قسم سی کچھہ گھر مین ہوتا تو اوسکو اوسیوقت
مستحقونکو عنایت فرماتی کہ دنیا کا مال آپکی دولت سرا مین رہنکو نہ رہی پھر اوسکی بعد آپ کہانا
نوش جان فرماتی اور جانورونکی دانہ چاری کی آپ خبرگیری فرماتی تاکہ ایسا نہو کہ کوئی جانور
بی زبان بہوکا پیاسا رہگیا ہو پھر اوسکی بعد استنجا وغیرہ کرکی وضو کرتی اور مسجد مین تشریف
فرما ہوتی اور نماز عشا کی ادا کرتی اور وتر کو رہنی دیتی پچھلی راتمین پڑہنی کے لئی پھر سونی کی
لیئی تشریف دولتخانہ مین لی جاتی اور چار رکعتین نفل پڑہتی پھر تسبیح اور تکبیر اور تحمید بجالاتی پھر
قرآن شریف کی کئی سورتین پڑہتے جیسے سورہ زمر اور سورہ اسرا اور چونون مسبحات یعنی سورہ حدید اور
سورہ حشر اور سورہ صف اور سورہ تغابن اور جمعہ اور سورہ علی اور سورہ اخلاص اور سورہ فاتحہ اور معوذتین
اور سورہ سجدہ اور سورہ ملک غرضکہ یہہ سب سورتین پڑہ کی آپ آرام فرماتی پھر جب اسطرحکی اوقات
معمور اور بندہی ہوئی ہون تو اس قسم کی مجاہدہ عظیم کی گنجایش کہان ہی کہ اتنی دیر تک اس
امر مین مشغول رہین سائلی حقتعالی نی فرمایا ہی کہ دیکھو اگرچہ طرح طرحکی عبادتون مین تم مشغول رہتے
لیکن اوسوقت کو یعنے پچھلے پھر کو یہی عبادت سی خالی مت رکھو اس لئی کہ اوسوقت کا مجاہدہ
حجابونکی دور کرنے اور قرب کی حاصل کرنے مین کثیر اعظم ہی کوئی عبادت اور کوئی شغل اسکا
نہین پہنچا بلکہ جتنی شغل اور جتنی عبادتین ہین سبکو یہہ مجاہدہ رونق دیتا ہی سو ایسی وقت
کو ہرگز مفت کھونا چاہئی ۱۲ **عزیزی شبیہ** جانا چاہی کہ نماز تہجد عجیب نماز ہی
اگرچہ اکثر فقہا نی مستحب لکھا ہی لیکن محققین کی نزدیک سنت موکدہ ہی اسلیی کچھہ
فضائل اسکے حدیث ہی لکھی جاتی ہین تا لوگ رغبت کرین اسکی پڑہنی مین فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین گرہ لگاتا ہے شیطان اوپر گدی سر ایک تمہاری کی جسوقت
کہ وہ سوتا ہی پڑہتا ہی ہر گرہ پر اس مضمون کو اوپر تیری رات دراز ہے پس سورہ پھر اگر جاوہ
اور یاد کیا اللہ تعالی تو کھل جاتی ہی ایک گرہ پھر اگر وضو کیا دوسری گرہ کہلتی ہی پھر اگر نماز
پڑہے تو تیسری گرہ کہلتی ہے اور صبح کرتا ہی شاداں وخوشدل اور نہین تو صبح کرتا ہی بددل کاہل
اور فرمایا کہ لازم کرو اپنے پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ طریقہ اچھی لوگونکا ہی کہ پہلے
تمسی ہے اور سبب نیکی تمہاری کا ہے طرف پروردگار تمہاری کی اور سبب دوری ہوتی گناہونکا ہی اور سبب
بازرہنیکا گناہونسی اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہان تک کہ ورم گئی ہین مبارک
آپکے عرض کیا لوگون نی کہ کیون کرتی ہین آپ ایسا اللہ تعالی نی تو بخشدی ہین آپکے گناہ اگلے پچھلے
فرمایا کہ نہو مین بندہ شکر گذار اور حضرت کی سامنی ایک شخص کا مذکور ہوا کہ تمام رات
سوتا رہتا ہی صبح تک نہین اوٹھتا نماز تہجد کی لئی فرمایا کہ پیشاب کرجاتا ہی شیطان اوسکی کانو مین

فضائل تہجد

اور فرمایا کہ تین لوگ ہین کہ رضی ہوتا ہی اللہ اونسے ایک وہ شخص کہ قیام کری رات کو نماز کی ایسی آور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جماعت مین اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جہاد مین اور فرمایا کہ رحم کری اللہ اوس شخص پر کہ اوٹہا رکتو پس نماز پڑہے اوسنی اور جگایا بی بی اپنی کو پس انکار کیا اوسنی چہڑکا خاوند نی اوسکی مونہہ پر پانی اور رحم کری اللہ اوس عورۃ پر کہ اوٹہی رکتو پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس نماز پڑہے اوسنی اور اگر انکار کیا اوسنی چہڑکا پینی نی اوسکی مونہہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت مین البتہ غرفے ہین کہ دیکہا جاتا ہی باہر کانچ اونکا اندر سی اور اندر کا باہر سی یعنی ایسی صاف ولطیف ہین تیار کیا اونکو اللہ تعالی نی اون لوگونکی لیی کہ نرم کرتے ہین کلام اور کہلاتی ہین طعام اور پی درپی کہتی ہین صیام یعنی اکثر روزی رکہتی ہین اور نماز پڑہتے ہین راتکو اور سوتی ہین کہ لوگ سوتی ہین اور فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی نزول جلال فرماتا ہی یعنی رحمت خاص اوسکی ہر شب طرف آسمان دنیا کی جبوقت کہ باقی رہے تہائی رات اخیر کی اور فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کری مجہسی پس قبول کرون اوسکی لیی کون ہی کہ سوال کری مجہسی پس دونگی اوسکو کون ہی کہ بخشش مانگی مجہسی پس بخشونگا مین اوسکو ہر پہیلا تا ہی ہاتہہ اپنا اور فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دی اوسکو کہ نہ مفلس ہے نہ ظالم اپنے ذات پاک مراد کہتا ہی کہ یہی عبادت کری مین بدلہ دونگا ضایع نہین کرتا صبح تک یونہین فرماتا رہتا ہی اور فرمایا کہ جب جگاتا ہی آدمی اہل اپنے کو پس دونون نماز پڑہتی ہین مکہی جاتی ہین ذاکرین اور ذاکرات مین یعنی اوسکی یاد کرنیوالون مین لکہی جاتی ہین کہ بڑے بزرگی اونکی آئی ہی اور فرمایا کہ شرف ہمت میری اوہانیوالی قرآن کی ہین یعنی جو یاد کرین اور عمل کرین اوسپر اور اصحاب لیل ہین یعنی تہجد گذار ۱۲ منکوۃ ۞ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کا اور سب طرفسی توڑ متوجہ ہوکر طرف اوسکے ایکٹک حکا توڑنا ۵ فتح ۞ اور پڑہ نام اپنے رب کا اور جیوٹ یاد اوسکی طرف سب سی الگ ہوکر ۞ موضح تفسیر اور یاد کر اوسکو یعنی ہمیشہ ذکر کرتا رہ اوسکا رات دن مین اور ذکر اللہ شامل ہی تسبیح اور تہلیل اور تکبیر اور نماز اور تلاوۃ قرآن اور پڑہنی پڑہانی علم کو وَتَبَتَّلْ الخ یعنی انقطاع ہر چیز سی کر کر اوسکی عبادۃ کی طرف متوجہ ہو اور بعضون نی کہا کہ چہوڑ دنیا کو اور دنیا کی چیزونکو اور ڈہونڈ اوسچیز کو کہ اللہ کی پاس ہی ۞ مدا ۞ اور یاد کر نام اپنے پروردگار ہمیشگی کے طور پر ہر وقت اور ہر شغل اور ہر عبادت مین خواہ اول خواہ آخر خواہ درمیان اوس عبادۃ کی اور یاد خواہ زبان سی ہو خواہ دل سی مکمو ہو یا راتکو اور پروردگار کا نام خواہ اسم ذات ہو خواہ اسم اشارہ ہو یا ہما حسنی مین سی کوئی نام ہو جو سالک کی نفس اور حال اور وقت سی مناسبت رکہتا ہو چنانچہ حضرت شیخ ابو النجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سی منقول ہی کہ جبوقت کوئی اون راہ طالب اونکی پاس آتا تو پہلی اوسکو ایک چلی یاد دیتے کہ تیکا حکم فرماتی بعد اسکے اوسکو اپنی سامنی بیٹہالتی اور بود نہ نام پاک کو اوسکی سامنی پڑہتی اور اپنی آنکہہ اوسکی سی لڑائی رکہتی اگر اون اسماء الٰہیہ سی کسی نام پر اوسکا چہرہ متغیر ہوتا اور کانپ اوٹہتا یا جہبل پڑتا تو آپ اوسکو فرماتی

ع وتبتل الی اللہ تبتیلا یعنی توڑ دون توجہ تمام طرف اللہ کی بیچ یہ مراعاۃ تناسب الفواصل ۱۲ منہ ۵ خواہ اور بعضون کے نزدیک یہ حکم فرض ہی ۱۲ منہ

کہ تیری کام کی کشائش اسی اسم سی ہوگی اور اوس نام کی ذکر کا طریقہ اوسکو تعلیم کرتی اور اگر کسی اسم سی
چہرہ متغیر ہوتا اور جسم مین جنبش نہوتی تو اب اوس سی کہدیتی کہ تجھین قرب اور جذب کے راہ کی
سلوک کی استعداد نہین ہی تجکو ابرار کے طریق کو اختیار کرنا چاہیے اور تجارت یا زراعت یا کسی اور پیشہ مین
مشغول ہونا چاہیی اور اسم پروردگار خواہ تنہا ہو خواہ تہلیل کے ضمن مین یعنی نفی واثبات مین خواہ تسبیح
اور تحمید اور تکبیر اور لاحول یا اور مسنون ذکر و نکی مضمون مین اور ذکر کا طریق آپ بتا چکا ہو تو کسی
جاننی والیسی پوچھہ لیوی جیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور میت عمدہ
چیز اس مقدمہ مین یہہ ہی کہ کسی لحظہ اور کسی دم غافل نرہے اور کوئی عمل اور کوئی شغل ہو لیکن
اوس یاد کو نچھوڑے چنانچہ اوراَیۃ مین فرمایی ہین لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اور اگر خوف
اس بات کا ہو کہ فلانی عمل یا فلانی شغل کے سبب سے یاد الٰہی سی غفلت ہو جائیگی تو لازم ہی کہ اوس
شغل اور عمل کو چھوڑ دے وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ اور کاٹ اور علیحدہ ہو اوس کام سی جو تجکو یاد الٰہی سے مانع
ہو اور اپنے پروردگار کی طرف جمع کر تبتیل کاٹنا اور علیحدہ ہونا ایک طریق سی یعنی اوس
عمل اور اوس شغل کے علاقہ کو اپنے طرف اور اپنے اختیار سے کاٹ ڈالنا چاہیی اس لئی کہ بدون
قطع کرنے اوس عمل اور اوس شغل کے علاقہ کے آپ سے علیحدہ ہو جانا کبھی ظلم کا سبب پڑتا ہی اور
خلاف شرع ہوتا ہی جیسی نوکر کہ بدون نوکری چھوڑی اپنی گہر آپسی بیٹھ رہی یا مرد بغیر قطع کرنے نکاح
کے علاقہ کے جورو سی علیحدہ ہو جاوی اور اوسکی صحبت اور اوسکے خاطر داری سے اور نان نفقہ کے
خبر گیری سی علیحدہ ہو کر بیٹھ رہی تو یہہ بات ظلم صریح ہی اور خلاف شرع کی اسیطرح اور چیز ونکو
قیاس کر لینا چاہیی اور اسے وقت کی طرف اشارہ کرنے کیلیے تبتیلا فرمایا اسواسطے کہ اوس قسم کی لفظ
بیان کرنا منظور ہی جسکی قطع کرنیسی کسیطرح کا علاقہ حاصل نہو لفظ قطاع کی تاکید منظور نہین ہی
تبتیلا فرمانی اور اس قطع اور تبتل کے بہت فائدی ہین پہلا فائدہ عین ذکر مین ہی یعنی ماسوی اللہ
خطرے دلمین نہ آوین تاکہ جو ذکر سے غرض ہی وہ حاصل ہو اور جب خطرے دلمین آوین تو ذکر
نہین رہتا ہی اور مذکور کیطرف خالص توجہ کا سبب بھی نہین پڑتا ہی تازہ دلی اور خشوع اوسے
حاصل ہووی دوسرا فائدہ ذکر کی شرائط رہتی مین ہی اسواسطے کہ کسے چیز کے طرف متوجہ ہونے
پہلے چیز کیطرف توجہ کا اترمٹ جانا ہے اور اوسکے طرح یہہ توجہ بھی بیفائدہ ہو جاتے ہے تیسرا
فائدہ یہہ ہی کہ تمام عباد تونمین فارغ البال ہونا شرط ہی اور مخلوق کیطرف علاقہ رکھنا فراغ بال
کو مانع ہی چوتھا فائدہ یہہ ہی کہ بہت گناہونسی مخلصی حاصل ہوتے ہی جیسے زنا اور غیبت اور بدنظری
اور خوشامد اور متہیات اور بدعات کا دیکھنا اور بری صحبت کا اثر ہونا پانچوان فائدہ یہہ ہی کہ ما
سوی اللہ کے محبت کو نفی کرتا ہی جسطرح ذکر الٰہی محبت الٰہی کو دلمین زیادہ کرتا ہی پس تبتل تنقیہ کے طور
ہے دوائی کے استعمال کرنے سے پہلے جسطرح قبل استعمال دوائی کی تنقیہ شرط ہی اسیطرح قبل ذکر
تبتل یہہ شرط ہی یہان پر جانا چاہیی کہ دنیاوی علاقونسی علیحدہ ہونا اور اونکی محبت کی رشتہ کو توڑنا

ل یعنی ہم پر دیکھو ذاکر دائرے یعنی علیحدہ ہونا اگر علیحدہ نہیں

ع یعنی ہم پر دیکھو ذاکر دائرے اور اللہ تعالیٰ

کا ساتھ ذکر الٰہی اور سلوک الی اللہ کے ابتدا میں شرط ہی یعنی ضروری ہی بدون اس انقطاع کی کچھ
فائدہ نہیں ہوتا لیکن انتہا میں یعنی جب استغراق اور اختلاط کے جمع کی قوت حاصل ہوئی تب شرط
نہیں بلکہ اوسوقت میں اختلاط تبتل سے بہتر ہوتا ہی اسلئے کہ اوسکی سبب سی سکھلانا اور سیکھنا اور ادب دینا
اور ادب لینا اور ہدایت اور نصیحت اور حقوق کی رعایت ہوتی ہی اور آدمیون عباد اللہ کی ثواب حاصل کرنی کا
سبب ہوتا ہی جو اختلاط یہ موقوف ہین جیسی مریض کی عیادت کرنی اور جنازہ کی ساتھہ جانا اور محتاجون کی مدد کرنی
اور اپنے خویش و اقربا کی ساتھہ سلوک اور عاجزی کرنی اور صبر کرنا اور خلق اللہ کے زیادتی کو سہ لینا اور سکینو کی
خدمت کرنی اور مہمان داری کرنی اور حلال طریق سی مال حاصل کرنا تاکہ اوسکو صدقہ خیرات اور واجب
نفقہ خیرات اور مسجدونکی تعمیر اور مدرسا و خانقاہونکی بنانی مین صرف کری اور بعضی فقہا نے فَاذْكُرِ اسْمَ
رَبِّكَ کو تکبیر تحریمہ پر اور تبتل کو رفع یدین پر عمل کیا ہی اسلئے کہ دونون ہاتھہ ابتدا نماز مین اٹھانی آسمان کی
طرف اشارہ ہی کہ مین دونون جہان سی ہاتھہ اوٹھا کر خدا کی یاد مین مشغول ہوا ہون اور بعضی صوفیہ نے
تبتل کو ذکر کے وقت یعنی ماسوی اللہ پر عمل کیا ہی اور طریقہ اس تبتل کا یہہ ہی کہ تاریک مکانین بیٹھی
اور سر اور مونہہ کو کپڑا سی لپیٹ لی اور انکھین بند کری اور زبان کو سوای ذکر کے نہلا دی اور یہہ اوقت
کری کہ جب معدہ خالی ہوا اور بھوک ہو لیکن بھوک کا غلبہ نہوا اور کم کہانا اور کم سونا اختیار کری اسلئے کہ ان دونون
چیزونکو دل کے روشن کرنمین بڑا دخل ہی اس وجہسی کہ کم کہانا دل کے نون کو کم کرتا ہی اور جاگن دل کے
جلی کو اوگلاتا ہی اور کسی شخص کو مقرر کری کہ ضروریات کی خبر گیری کرہی جیسی کہانی پینی کی اور کپڑے
اور کہانمین بڑی چیزا طلب کری کہ حلال و جیہسی ہو اور قرض اور سنت کی ادا کرنمین اور ذکر دائم مین
مشغول ہے لیکن قبلہ رو ہوکر طہارت سی اور حضور دل سی اور زبان سی ذکر کری یہان تک کہ زبان حرکت
کرہ جاوی اور بے اختیار ساتھہ ذکر کے جاری ہو پہر اسکی بعد دلمین خیال کرنیسی ذکر کری یہان تک کہ حرف
ہی درمیان مین نرہین لفظ معنی ذہن مین جم جاوین پہر اوسکی گنتی اور شمار نہین رہتا ہی بلکہ ذکر ہی
ایک حالت ہوجاتا ہے اوسکی اور حالتون سی پہر اوسوقت اوسکو مدت کی مجبت پیدا ہوتی ہی اور مذکور کو
یعنے جسکو یاد کرتا ہی اوسکو کسی وقت بہول نہین سکتا بموجب قول شاعر کے شعر دمن تو اوسکی ہے
تصور مین کرتا ہی رات کو خواب مین بہی وہی نظر آتا ہی پہر اوسکی بعد سب چیزونسی ظاہری
جون یا باطنی غیبت حاصل ہوتے ہی یہان تک کہ اپنے نفس سے اور نفس کے صفات سے بہی غائب ہوجاتا ہی
اور اسی مرتبہ کا نام قرب ہی پہر اوسکی بعد تو یہہ نوبت پہنچتی ہی کہ ذکر سے یہی غیبت ہوجاتی ہی فقط
مذکور اور محبوب کا شہود و حضور باقی رہتا ہی اور یہہ رتبہ فنا کی سرحد ہی پہر اسکے بعد اوسکو اتصال
اپنے محبوب کی ساتھہ حاصل ہوتا ہی کہ جسکی تکیفیت بیان ہوسکی اور نہ قیاس مین آوی اور یہہ
رتبہ ولایت کا ہی اس رتبہ والیکو شاہ اور ولی اور واصل کہہ سکتے ہین اور اسکی ماقبل کے رتبہ والونکو
طالب اور مرید اور شوقین اور جویا کہتے ہین یہان تک بیان تبتل کے طریقہ کا ہوچکا اور جو اجمالا تبتل
ایک شبہ کا گمان ہوتا کہ شاید کسیکے خاطر مین آوی کہ دنیوی علاقونکو قطع کرنا کسیطرح متصور نہین ہوتا

تبتل کی حقیقت

اسلئے کہ دار الحیوت تو دنیا ہی اور جبتک دنیوی علاقون سی تعلق باقی ہی تب تک ماسوی اللہ سی غفلت کلی اور بالکل متوجہ ہونا اللہ تعالے کے طرف کسیطرح ممکن نہین سوا اس شبہ کی دفع کی طرف متوجہ ہوکر ارشاد ہوتا ہی کہ دنیا مین افعال الہی کے طرف خوب نظر کر کر دیکھو کہ دنیوی علاقون کی ساتھ تعلق رکھنا اور پھر انہین علاقون کو لقطاع کرنا ہر دن ورات مین موجود ہی اسلئے کہ حق تعالی رب المشرق والمغرب ہی عزیزی ۵ تبتل انقطاع اور تبتیل دل دنیا سی کاٹنا اور معنی یہہ ہین کہ انقطاع کر اپنے رب کی طرف بانقطاع کرنا پورا ساتھہ عبادت کی اور اخلاصنیت کی اور توجہ کلی کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ اور فارسی مین کہینگے کہ نفس خود را از اندیشۂ ماسوی اللہ مجرد ساز و از ہمگی روی بردار ۵ دل در وبند و غیر ش بکسل شہ حرص خراد ست برون کن ز دل ۱۲ اور یہہ منافی نہین ہی اس قول علیہ السلام کے کَرُهْبَانِيَّةَ وَلَا تَبَتُّلَ فِي الْاِسْلَامِ اسلئے کہ تبتل سمجھہ یعنی انقطاع اور بیزار ہے نکاح سے ہے اور اسی قبیل سے ہے حضرت مریم کو بتول کہنا یعنی مرد اور نکاح سی علاقہ نہین رکھتا تھا اونہون نے اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو بتول کہتے تھے اسلئے کہ انقطاع کیا تھا اونہون نے ماسوی اللہ سے ۵ روح ۵ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا پروردگار مشرق اور مغرب کا نہین ہی کوئی معبود مگر وہ پس کارساز پکڑ اوسکو ۵ فتح مالک مشرق اور مغرب کا اوس بن کسیکی بندگی نہین سو پکڑ اوسکو کارساز سونپنا ۵ موضح تفسیر فَاتَّخِذْهُ الخ پس پکڑ اللہ کو واسطے بھلائی دین و دنیا اپنی کی کارساز و کارسپرد کیا صلاح دین و دنیا کے لئے اور چین سے بیٹھہ رہ تو کہا امام قشیری رحمہ اللہ نے کہ اللہ ہی کارساز ہے اپنے بندونکی حوالکا بہیر تا ہی اونکو جہد ہر چاہتا ہی اور جب وہ متولی و کارساز اپنے بندے کے کام کا ہوتا ہے بنظر عنایت کی تو کفایت کرتا ہے اوسکی سب شغلونکو اور بے پروا کرتا ہی اپنے غیر سے پس بندہ اپنی حاجتین بہت پیدا نکری اس خیال سی کہ اللہ مولی و کافی میرا ہے اور اسلیے کہا گیا ہی کہ علامات توحید سے ہے کثرت عیال کی اوپر بھروسے توکل کے یعنے باوجود عیال بہت ہونیکے توکل خدا پر ہو منقول ہے مناد دینوری رحمہ اللہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ میری ذمہ دین ہوگیا تھا پس فکر مین پڑا مین ایک راتکو اور تنگ ہوا دل میرا پس دیکھا مینی خواب مین کہ ایک شخص کہتا ہی مجسی کہ لیا تو نے بہتر قرض تیرا کام لینا تھا اور پھر عطا پہر جاگا مین پس کشایش ہوئی مجھ پر بقدر کہ ادا کیا مینی دین پہر نہین لیا مینی قرض قصاص اور نہ بقال سی پہر کہا قشیری نی جان کہ جسنی کیا مخلوق کو وکیل اپنے لئے پس وہ مانگیگا اوس سے مزدورے اور خیانت بہی کریگا اوسکی مال مین اور خطا کریگا اوسکی تصرف کرنین یا چہپائیگا اور اچہی بات اور جو خوش ہوا اس سے کہ اللہ میرا وکیل ہوویگا وہ اوسکو مزدوری اور آرزین اوسکی بر لاویگا اور خوش ہوگا اوس سی اور مہربان ہوگا اوسپر اور جو کوئی کری اللہ کو وکیل لازم ہی اوسکو یہہ کہ ہووے اللہ کے لیے اپنے نفس پر بیچ استحقاق حقوق و فرایض اوسکے اور جو پہر لازم ہی جہگڑتا رہے اپنے نفس سے اوسکے بابین رات و دن سست ہوا یک لحظہ اور نہ تقصیر ے پاک مارے کہا نماز وقتی

کہ خاصیت اسم وکیل کے یہہ ہی کہ اوسکی درکار نیسی جلجتین اور مصیبتین روان اور رفع ہوتی ہین پس جو کوئی ڈری ہوا یا کرب وغیرہ سی تو ہیت بڑے اسم وکیل کو تو برائی اوس سی دور ہوگی اور کہولی جاوینگی اوسکی لیئے دروازی خیر ورزق کی ۷۳۶ پروردگار مشرق کا ہی ہی اور مغرب کا ہی اوسنی مشرق کو دنیاوی علاقو نکو یاد دلانے کے واسطے بنایا ہی جیسی مغرب کو دنیائی علاقو نکی قطع کرنے کیلئے مقرر کیا ہی جسوقت صبح ہوئی اور آفتابکی روشنی مشرق سی نمود ہوئی تو دوکاندار دکنو بازار مین دوکان کا علاقہ یاد آیا اور کاری گر دکنو اپنی پیشہ کی مشیار اور نوکر دکنو اپنے آقا کا کاروبار اور کسان کو اپنا ہل اور کھیت و بیل وغیرہ ملک اور ہر علاقہ کی فکر ظاہر ہونے لگے چنانچہ مسافر دنکو راہ چلنی کی فکر پیدا ہوئی کرایہ والونکی ساتھہ خشکی کے ہون یا تری کے اور ہمراہیون کے ساتھہ معاملہ کرنے لگے اور کب والونکو اپنے کسب نیکی طمع پیدا ہوئی اور تاجر دکنو اپنے اپنے کاری سمجھکر دان پریشان کیا یہانتک کہ آفتاب وہے اپہر ہیہ جسی علائق مین آہستہ آہستہ تو نکی کسان کھیتون سی اور دوکاندار بازار دنسی اور مسافر راہون سی اور نوکر نوکریون سی ہلاک ہوگئے اپنے گھرون اور تہکانون پر آگئی تو اوسوقت باہر کے علائق منقطع ہوئی مگر گہر کے اور گہر والون کے علاقے باقی رہے پھر جسوقت گہرون پر آئی تو اوسی علاقہ گیا فقط جورو سی علاقہ باقی رہا یہانتک کہ نیند آئی اور سوگئی تو وہ بھی علاقہ جاتا رہا بلکہ روح کا علاقہ بھی ظاہر بدنسی منقطع ہوگیا اپنے اعضا کے جنبش اور حرکت ہی روح کی شناخت مین ہی پھر اور چیز کو کون پوچھتا ہی پھر اوسوقت مین تمامی مخلوق اوس مالک الملک کی ربوبیت کی سان کا نمونہ کار دار دیکھو کہ ان سبکو حق تعالی دنیا مین زندہ رکھتا ہی اور ایکوقت مین ہر وقت دیتا ہی تاہی کہ کسی چیز سے علاقہ نہین کہتی ہین تو ہم اپنے تئین عمر کے ہر ساعت وہر وقت مین ایسیطرح کا بی شیار سمجھہ لو اور کسی چیز سی علاقہ مت رکھو اسواسطے کہ لا الٰہ الا ھو نہین ہی کوئی معبود انتہا ذکر اور عبادتین مگر وہی حق تعالی کہ قطع کرنا علاقو نکا اور ثابت رکھنا انہین علاقو نکا اوسکی ایک شان ہی ربوبیت کی شانو نمین سی پھر جب تمکو وہی تبتیل اور قطع علائق کا حکم فرماتا ہی تو پھر تمکو کیا فکر اور اندیشہ کی جگہہ ہی بموجب اس مصرعہ کی ع خدا خود میر ساماں ست اسباب توکل را اور جب سہاب اور دسلی دریان سی اوہٹہ گئی اور علائق منقطع ہوگئی فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ اپنے پروردگار کو کارساز اور اپنی ضروری کامونکو اوسپر چھوڑدی اور بے پروا ہوکر بیٹہ رہ اور تمام علاقو نکی منقطع کرنیکے سبب سے تشویش مین مت رہ اور متوکلونکی تر دیک توکل کے تین مرتبی ہین اول مرتبہ یہہ ہی کہ بندیکو اپنے پروردگار پر ایسا اعتماد ہوجاوی جیسا موکل کو وکیل پر ہوا کرتا ہی کہ اوسکی شفقت اور خیر خواہی کا اوسکو یقین ہوتا ہی اور اپنے کام سرانجام دینے کے قدرت کا بی اوسکو اعتماد ہوتا ہی اور اپنے ضروری حاجتونکا خوبطرحسی اوسکو واقف دانا بی جانتا ہی دوسرا مرتبہ یہہ ہی کہ بندیکو اپنے پروردگار پر اسطرحکا اعتماد ہوجاوے جسطرح بچی کو اپنی ماں پر ہوتا ہی اور یہہ مرتبہ اول مرتبہ سی اعلی ہی اسلئی کہ اول کی مرتبہ مین تہوڑا التفات اپنے اعتماد پر بی ہوتا ہی اور موکل کے دلمین ایسا آتا ہی کہ یہہ کام جو مینی فلانی شخص کو سونپا

ف یعنی جو وقت علاقہ منقطع ہونیکا ہوا اوسوقت اگر بندہ کو اپنے پروردگار پر اعتماد ہوا تو اوسکو اوسوقت کچھہ تشویش نہوگی اور اوسکا دل مطمئن رہیگا

تو اوسکام کو ضرور وہ سرانجام کو پہنچاویگا مجھہ اسکی احتیاج نہین ہی کہ مین خود اس کام پر متوجہ ہون بخلاف بچی کی کہ اوسکو ماں پر سطح کا اعتماد ہوتا ہی بلکہ اوسمین ایسا مستغرق ہوتا ہی کہ اپنی احتیاج کے بالکل غافل ہوتا ہی یہی سبب ہے کہ موکل کو تدبیر اپنے دلمین نہین سوچتا ہی اور بچہ تدبیر نہین کرتا اور کسی اسباب سے یہی کام نہین رکھتا تیسرا مرتبہ توکل کا یہ ہی کہ اعتماد اور استغراق کا ہی درمیانی محافظ ہو بلکہ اپنے تئین ایسا جان جیسی مردہ غسال کے ہاتھہ مین جسطرح چاہی اوسطرح پھیری اوسکو کچھہ بھی دخل نہین یہانتک کہ اس مرتبہ مین سوال ہے کہ نہین سکتا ہی بخلاف دوسری مرتبہ کے کہ وہان سوال کا دروازہ کہلا ہوا ہے جسطرح بچہ کی عادت ہوتی ہی مانسی سوال کرنی کی سو یہہ مرتبہ توکل کا یعنی تیسرا مرتبہ جو سب سے اعلی ہی وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو عنایت ہوا تھا یہی وجہ تھی کہ جبوقت کا فرون نے آپکو آگ مین پھینکا تھا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر درمیان مین آپسی کہا کہ حق تعالی سے کچھہ کہتا ہو تو کہو تاکہ تمکو اس بلا سے نجات ہو اپنے فرمایا حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ عِلْمُہٗ بِحَالِیْ اور جب راہ خدا کے سلوک کے شرطون اور خرقہ پوشی کی لوازم کی بیان سی فرغت پائی تو یہہ حکم ہوتا ہی کہ باوجود ایسی ریاضت اور مجاہدی اور تبتل کے ہمنے تمکو خلق کی دعوت کرنیکو طرف حق کے اور نا مقصود کی تکمیل اور گمراہونکی ہدایت اور طالبونکی رہنمائی کیواسطے مقید کیا ہے اور اسیطرح ان لوگونکو جو تمہاری نیابت اور ورثت کی طور پر اس منصب کے ذمہ بردار ہون سونکو اور اونکو سیکھنا چاہی کہ تحمل کو لازم پکڑو اور خلق کی زیادتی اور ظلم کو اوٹھاو اور بردباری کو اپنا پیشہ کرو اور تبتل مین جو انکامون سی باز رہتے ہین سو تم باز رہو اور اس طریقہ والیکو اکثر لوگ طعن و تشنیع کیا کرتی ہین اور دشمنی سی پیش آتے ہین اور جو جی مین آتا ہی کہہ بیٹھتی ہین غرضکہ ہر طرحسی ایذا پہنچاتے ہین سو تمکو چاہی کہ اونکی ایذا کو اوٹھاؤ اور تحمل کو اختیار کرو وَاصْبِرْ اِلٰی قولہ عزیزی وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا اور صبر کرو اوسچیز پر کہ کہتی ہین اور ترک کرو اونکو ترک کرنا اچھی طرحسی فتح اور سہارہ جو کہتے رہین اور چھوڑ دو اونکو بھلی طرح چھوڑنا مؤلف تفسیرہ صبر کرو اوسچیز پر کہ کہتی ہین میرے حق مین کہ بیوی اور اولاد والا کہتی ہین مجکو اور تیری حق مین کہ ساحر و شاعر کہتے ہین اور ترک کرو اونکو یعنی نکیسوا اونی اپنے دل سی اور مخالفت کرو اونکی باوجود حسن خلق کی اور ترک مکافات کی مدارک وَاصْبِرْ الخ اور صبر کرو اوسپر جو منکرین و معاندین تمہاری کہا کرتی ہین پہردہ کا فرہون یا منافق یا فاسق اسلیے کہ یہہ سب اس راہ سی نفرت بالطبع رکھتی ہین اور سالک راہ پر چلنی والو کو حقیر کرنا چاہتی ہین لوگونکی نظر دنیا اور یون لوگونکو سکھلاتی ہین کہ یہہ مکار و ریاکار ہین اور دنیا طلبی انکی دلمین بھرہی ہے ظاہر مین اپنے تئین تارک دنیا اور طالب عقبی بنا رکھا ہی غرضکہ طرح طرح سی ایذا پہنچاتی ہین سو ایسونکی زبانی ایذا رسانی پر صبر کرنا تبتل کی لوازم اور شرائط سی ہی یہانتک جان لیا چاہی کہ دشمنون اور حاسدونکی زبانی ایذا تین قسم کی ہوتی ہے اول یہہ کہ اونکی

ف یعنی صاحب تبتل کو چاہیے کہ تحمل کو اختیار کرے اور ظلم کو اوٹھاوے اور بردباری کو اپنا پیشہ کرے اور تبتل مین جو کامون سی باز رہتے ہین سو تم باز رہو اور اس طریقہ والیکو اکثر لوگ طعن و تشنیع کیا کرتی ہین اور دشمنی سی پیش آتے ہین اور جو جی مین آتا ہی کہہ بیٹھتی ہین غرضکہ ہر طرحسی ایذا پہنچاتے ہین سو تمکو چاہی کہ اونکی ایذا کو اوٹھاؤ اور تحمل کو اختیار کرو

ف یعنی صاحب تبتل کو چاہیے کہ تحمل کو اختیار کرے اور ظلم کو اوٹھاوے اور بردباری کو اپنا پیشہ کرے اور تبتل مین جو کامون سی باز رہتے ہین سو تم باز رہو اور اس طریقہ والیکو اکثر لوگ طعن و تشنیع کیا کرتی ہین اور دشمنی سی پیش آتے ہین اور جو جی مین آتا ہی کہہ بیٹھتی ہین غرضکہ ہر طرحسی ایذا پہنچاتے ہین سو تمکو چاہی کہ اونکی ایذا کو اوٹھاؤ اور تحمل کو اختیار کرو

ف یعنی صاحب تبتل کو چاہیے کہ تحمل کو اختیار کرے اور ظلم کو اوٹھاوے اور بردباری کو اپنا پیشہ کرے اور تبتل مین جو کامون سی باز رہتے ہین سو تم باز رہو اور اس طریقہ والیکو اکثر لوگ طعن و تشنیع کیا کرتی ہین اور دشمنی سی پیش آتے ہین اور جو جی مین آتا ہی کہہ بیٹھتی ہین غرضکہ ہر طرحسی ایذا پہنچاتے ہین سو تمکو چاہی کہ اونکی ایذا کو اوٹھاؤ اور تحمل کو اختیار کرو

سجود اور پیراور اوستاد اور مرشد کی جنمین زبان طعن کی دراز کرنی سو ایذا رسانی مین یہہ قسم بہت سخت ہی
دوسری قسم یہہ ہی کہ خاص اسی شخص کے جنمین طعن کی زبان دراز کرنی نتیسری قسم یہہ ہی کہ اوسکی
بیبیون اور یار دوستون اور اوسکے جورو جنمین طعن کرنا سہلی کہ ان علاقونکی سبب سے اوسکی طعن بہت
رنج اور ملال کا سبب پڑتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تینون قسمونکی ایذا اپنی امت کی بدبخت
اور منافقون اور کافرون سی انتہا درجیکی پہنچی بخلاف اور نبیون کی کہ اہمین سی ایک قسم یا دو قسم کی ایذا مین
مبتلا ہوتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا کی تفصیل یہہ ہی کہ قسم اول کی ایذا یہہ تہی انکی رنجور ہونیکی
حقتعالی جلشانہ کی جناب مین کافرون نی اسطرح بی ادبیان کین کہ جسکی سنی سی روئین بدن پر کھڑی ہوتی ہین
چنانچہ بعضون نی کہا کہ حقتعالی جور وار کی کہتا ہی اور بعضون نی کہا کہ شیطان خدا پر غالب ہی اور خلق کو
گمراہ کرتا ہی اور بعضی طعن کیطورسی کہتی تہی کہ محمد کا خدا کہتا ہی کہ میری محتاج بندونکو کہا نا کہلاؤ اور زکوۃ
دو تو اسی معلوم ہوا کہ وہ فقیر ہے اور ہم غنی ہین اور سوائی اسکی بہت سی کلمہ کفر کی بکا کرتے تہے
اور قرآن شریف کے بہے حق مین عجیب عجیب طرح کی فاسد احتمال اور جہوٹی خیال باندہا کرتے تہے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دین و شریعت کی حکمونمین واہی تباہی نکالا کرتے تہے چنانچہ بعضے کہتے تہے لَوْلَا
نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً اور ایسہی واہیات بکتی تہی علی ہذا القیاس حضرت کو ساحر و شاعر غیرہ لقب
کہتے تہے اور تیسری قسم کی ایذا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال سی متعلق تہی وہ یون تہی
کہ مدینہ کے منافق و فاسق اور خیبر اور فدک کے یہود آنحضرت کی خواتین اقربا اور اصحاب کی حق مین طعن
تشنیع کرتی اور آپکی ازواج مطہرات کی نسبت بڑی بڑی بی ادبیان کرتی کہ بعض کو بہتان زنا کا لگا
عیاذاً باللہ منہ اور آپکی وفات کی بعد اس امت کی گمراہون اور منافقون نی بہ نسبت اہل بیت اور
اصحاب حضرت کی کیسی کیسی زیادتیان کین کہ دنیا طلب اور لالچی اور ظالم اور غاصب کہہ کہہ لیا اگر ان
سب بد مذہبونکی باتین جمع کیجاوین اور اونمین غور کیجی تو سب اصحاب و اہلبیت بدین بلکہ منافق و
کافر ٹہہرتی ہین معاذ اللہ من ذلک حقتعالی ان لوگون کو ہدایت نصیب کری پس آنحضرت کا قول
صادق ہوا کہ مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ لیکن آنحضرت نی تحمل کیا اور سہا اونکی باتونکو اور خلق کو
دعوت دینے خواہی نہی باز نرہی تمام عمر اسمین صرف کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَاَجْزِهِ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ
اور یہہ جو مشہور ہے کہ اَلرَّسُوْلُ خَيِّرٌ خواہ دشمنان یہہ مثل ہماری رسولکے حال کا بیان ہی اور یہہ سب
باتین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی ظہور مین آئین محض حق تعالی کی حکم کی تباعی سی تہین کہ آپ
حکم کیگئی تہی صبر کرینگا اور بدلہ نہ لینی اور کینہ نہ کہنی کا بیان تک کہ حکم ہوا تہا کہ اگر اونکی ایذا رسانی
سے تمام انکی صحبت مین نرہ سکو تو کنارہ کرو اسی وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا اور چہوڑنا انکی صحبت کو لیکن اچہی طرح
چہوڑنا کہ اوسمین تین چیزین نہوین اول یہہ کہ ظاہر مین اونکی صحبت ترک کرنا باطن مین بلکہ باطن مین یہی
خیال رکہنا کہ انکو سمجہاتا ہی اور انکا حال دریافت کریے کہ خدا اور رسول کو کیا کہتی ہین اور کیا کرتی ہین
دوسری یہہ کہ اونکی بدسلوکی کی شکایت کسی سی نکرنا اور بدلہ لینی مین اونکا عیب ظاہر نکرنا اور اونکی باتہ

۱۰ قرآن شریف کا کلام ہونیکا انکار کرنا اور اسکی نسبت بیجا احتمال نکالنا
۱۱ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی مین یہہ قسم بہت سخت ہی
۱۲ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی مین یہہ قسم بہت سخت ہی
۱۳ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی مین یہہ قسم بہت سخت ہی

ہجر جمیل کا بیان

مقابلہ کرنہین کے خلقی اور بدنبانی نکرنا یہ شرط ہی کہ باوجود جدائی کی اونکی خیر خواہی وہ بہا
مین قصور نکرنا اور اونکی بہتری کی بات سوچنہی نہ نکالنا علماء نے کہا ہی کہ ہجر جمیل اوسیکا نام ہی کہ جسمین
یہہ تینون باتین پائی جاوین اور اگر ایک ہی نہ پائی جاوی تو وہ ہجر جمیل نہین ہی اگرچہ دو یا تین پائی
جاوین اور یہہ بات بہت دشوار ہی اور جبتک آپکی اخلاق کا حال کتابون مین دیکھا ہوگا اوسکو خوب معلوم
کہ جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ کی منکرون سے حسن خلق اور خیر خواہی کیا کرتے تہے کسی
طاقت نہین ہی کہ اوسطرح کرسکے اور یہہ وجہ تہی اونکی ہدایت پانیکی کہ یقین کلی ہوا اونکو کہ یہہ
نفسانیت سے نہین کہتے ہین بلکہ للہ اور ہماری خیر خواہی کی سو جب حکم آپکی کہتی ہین سر بسر
تفاوت نہین کرتی آخر کو لاچار ہوکر آپکی فرمانبرداری اختیار کی اور دل جان سے آپکی صفتگذاری پر مستعد
اور اگر شاید ای محمد تمہاری خیال مین اوی کہ ہم تو صبر کرینگے لیکن یہہ جو اور دنکو ہنکاتی ہین قرآن
دین کو جھٹلا کر تو اسکا کیا علاج ہی سو حق تعالی اس خیال کے جواب مین فرماتا ہی کہ اس امر مین ہمی
دخل نہ دو ہمپر چھوڑ دو وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا اور چھوڑ مجکو ساتہہ جھٹلانیوالون
صاحب فاہیت اور مہلت دی اونکو تہوڑیسی ۵ فتح ۵ اور چھوڑ دی مجکو اور جھٹلانیوالونکو
جو آرام مین ہین اور ڈہیل ہی اونکو تہوڑیسی ۵ مو تفسیر یعنے دین کی جھٹلانیوالی جو نازونعیم
مین پڑرہے ہین اور عبادت و شب بیداری چھوڑ رکہی ہی اونکو چھوڑدے بدعا نکر اونکی لیئے ہم مالک دونجہانکے
ہین سمجہہ لینگے اونسی جیسے ایک لوگ یہان ذرا سی ریاضت و مشقت کرکر دہان کی چین و آرام کی تج
ہورہے ہین ایسی بعضے یہان چین و آرام کرکر مستحق دوزخ ک

دکھہ ہے جیسے دوزخکی ہوگلوگی ہی ریپٹ یہہ عوض ہین اوس شقت اور سختی کی جو مجاہدہ اور ذکر والی دنیا مین کھینچا کرتے ہین جیسے پنجوقتہ جماعت مین جانا اور جمعہ مین اور ذکر کی حلقہ مین اور قرآن اور حدیث اور علم اور وعظ کی مجلسون مین جانے پڑتے جانا اور لوگونکی اژدہام اور ہجوم کی صعوبت اوٹھانی سو اس راہ کی منکر وکمواوسکے عوض مین وہان دیا جائیگا اور لعن اور تشنیع جو مجاہدونکی ساتھہ مخالفت اور منکر کیا کرتی ہی اوسکی عوض مین دوزخ کی سانپ اور بچھوونکی ڈنک ہونگے اور وہان اس عذاب مین مبتلا کئی جانینگے پہر اگر وکمو دنیا مین مہلت نہین ہم تاکہ طرح طرح کی چین اور آرام بھی پہر کے کرین تو ایسے ہم اوپر مشقت کھینچنے کے لیاقت اور استحقاق کہانسی پیدا کرین سو تمکو چاہیی کہ ہمارے حق کا خانہ مین وقف [illegible] جانکر کھینچے مین ۵ رسوز ملکت وملک خسروان دانند شگرفی گر نہ نشینی تو حافظا محزون

تمکو لازم ہی کہ موجب حکم الہی کے اوسکی یاد مین اور قطع اور علائق مین اور ہدایت خلائق مین دل وجان سے مشغول رہو ہان تمکو اتنا معلوم کر لیا چاہیی کہ ان منکر ونکی گرفتار کیا وقت اوسوقت ہوگا کہ جب دنیا مین کوئی اہل مجاہدہ اور ذکر سے باقی نہ رہیگا جیسا کہ فرمایا یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ الخ ۵ عزیزی

منقول ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے پڑہے یہہ آیت پس بیہوش ہوگئے اور حسن بصری سے منقول ہی کہ اونہون نے روزہ فطار کیا پہر لایا گیا اونکی آگی کہانا اور بڑہی کہینچے اونکے آگے یہی آیہ پس کہا اوٹھو اوٹھا لو کہانا اور اسیطرح دوسری شب کہانا لایا گیا اور پڑہی گئی یہی آیہ پس کہا اوٹھا لو پہر تیسری شب ایسا ہی ہوا پہر خبر دیے گئے ثابت نانی اس بات کی پس وہ آئی کہیے لوگ ساتھہ لیکر اونکے پاس پس وہ سمجہانے رہے دیر تک جب اونہون نے کچہہ ستوپیے ۵ مدا ۵ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۝ اوسدن کہ ہلیگی زمین اور پہاڑ اور ہونگے پہاڑ مانند ٹیلے ریت کے آپس سے پہٹے ہوے ۵ فتح جسدن کانپے زمین اور پہاڑ اور ہوجاوین پہاڑ ریت پہسلتی ۵ موا ۵ نفسیں جسدن کانپے گی زمین وپہاڑ اور ہوجائینگے پہاڑ ریت کی تودیکی طرح پہسلتی گویا اونکے جوڑون اور جزوعین پکڑ باقی نہین رہی اور جو قرب الہی کی راہ سو اوہ اوسکے شرطون وغیرہ سے فراغت پائی تو اب اس راہ کی منکر وکمو خطاب پر عتاب ہوتا ہی کہ یہہ ہمنے جو ہمنی اپنے پیغمبر کو کی ہی تو یہہ مت سمجہنا کہ یہہ پیغمبر فقط قاصد ہے آیا پیغام پہنچا کر چلا گیا اسکی عرض معروض سنی نہ جاویگی بلکہ یہہ پیغمبر ایسا وہی شان ہی جیسی اگلی پیغمبر گذری بلکہ افضل اونسی اسکی عرض بہت قبول ہوگی اور جیسے اگلے پیغمبر اونکے منکر ونپر عذاب ہوا ہی ویسا ہی تمپر ہوگا اور طرح طرح کی آفتین اور مصیبتین تمپر اوترینگے ۵ عزیزی اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُولًا یعنی ہمنے بہیجا تمہاری طرف ایک پیغمبر گواہی دینی والا تمپر جیسا کہ بہیجا تہا ہمنے طرف فرعون کے ایک پیغمبر ۵ فتح ہمنے بہیجا تمہاری طرف رسول بتاموز الامہارا جیسے بہیجا فرعون پاس رسول ۵ موا ۵ نفسیں طرف تمہارے کے اہل مکہ ایک پیغمبر یعنے محمد علیہ السلام گواہی دینے والا کہ گواہی دیگا تمپر روز قیامت کے تمہارے کفر اور تکذیب کی طرف فرعون کے ایک پیغمبر یعنے موسے علیہ السلام ۵ مدا ۵ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ

فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝ پس نافرمانی کی فرعون نے اوس پیغمبر کی پس پکڑا ہمنے اوسکو پکڑنا
ف فپھر کہا نافرمانی فرعون نے رسول کا پھر پکڑی ہمنے اوسکو پکڑ وبال کی ف موپھر تفسیر
خاص موسے اور فرعون کا ذکر اسلیئے کیا کہ خبر اونکی اہل مکہ مین پہلی ہوئی تہے اسلیئے کہ اہل مکہ ہمسایہ
تہے یہود کے ف مد پھر نافرمانی کی فرعون نے اپنے رسول کی پس پکڑا ہمنے اوسکو دنیا ہی مین
ایسا پکڑنا جو بہت وبال کہتا تہا اسلیئے کہ اوسکو دریا مین مع اوسکے لشکر اور فوج وحشم کے غرق کیا ہمنے
اور اوسکے سلطنت اور ملک وجواہرات اور مکانات اور باغات اور سواے اسکے جتنے اوسکے عیش وعشرت
کے سامان اور اسباب تہی سب یکدم مین اوسکے دشمنونکو حوالہ کر دیے ہمنے اب سوچو کہ فرعون اپنے
وقت مین کیسا عظیم الشان تہا لیکن اپنے رسول کی نافرمانی سے ایسے وبال وعذاب مین گرفتار ہوا
تم تو اوسکے عشر عشیر بہی مرتبہ نہین رکہتے پہر کیون تم اپنے پیغمبر کو اسطرح رنجیدہ کرتے ہو اور اوسکے
حکم کو نہین مانتے اور اگر بالفرض اس پیغمبر کے کمال علم کے سبب سے جو حضرت موسی علیہ السلام کی نسبت
زمین وآسمان کا فرق ہے اس نیاکے عذاب سے بچ گئے اور اوسکی بددعا سے محفوظ رہے فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ
ف عزیز ف فکیف تتقون ان کفرتم یوما یجعل الولدان شیبا ۝ السمآء
مُنْفَطِرٌ بِهٖ ۚ كَانَ وَعْدُهٗ ف مفعولا ۝ پس اگر کافر رہے تم کیونکر پناہ مین ہوگے اوس روز کہ
لڑکونکو بڈہا کردی آسمان پہٹ گیا ہوگا اوسکے مین سے وعدہ خدا کا البتہ کرنا ف فتح
پہر کیونکر بچوگے اگر منکر ہوگے اوسدن سے جو کر ڈالے اڑکونکو بوڑہا آسمان پہٹنا ہے اوسمین ہے اوسکا
وعدہ ہونا ف مو تفسیر پہر کیونکر بچوگے عذاب سے اگر کافر رہی مرے تم جسدن کے
گناہون سے پونچہہ پانچہہ اور تکرار ہوگی اس سبب سے کہ گنہگار دنیے کچہہ علاقہ رکہتے تہے اور بیگانہ ہونگے
دلونمین بہی دہشت بیٹہہ جائیگی یہان تلک کہ وہ دن کر دیگا چہوٹے بچونکو بڈہا سفید بال کالیعنی معتاد
خوف کہائینگے کہ اونکے بال سفید ہوجائینگے اور اوسدن بچونکے بال سفید ہوجانیکی یہہ وجہ ہوگی کہ اپنے
مان باپ بہائی بہنونکی گریہ وزاری اور بیقراری وگرفتاری دیکہہ کر رنج اور فکر اور غم کا اونپر
غلبہ ہوگا اور یہہ غلبہ اوسکے دلمین روح بند ہوجانیکا سبب پڑیگا اور حرارت عزیزی ضعیف اہل
ہوجائیگی اور خلطونمین خامی پیدا ہوگی اور بلغم غالب ہوکے مسامونکے راہ سے یعنی بال نکلنے کی جگہونسے
باہر نکل آویگا چنانچہ تفسیر کشاف مین لکہا ہے کہ ایک شخص کے بال نہایت کالے تہے رات تک صبح کو
جو اٹہا تو دیکہا کہ نہایت سفید ہوگئے ہین اوس سے سبب اوسکا پوچہا تو اوسنے کہا کہ رات کو مینے قیامت
دیکہی دوزخ وجنت ہی دیکہلیں دیکہا کہ لوگ زنجیرونمین بندہے ہوئے ہین دوزخ کو چلے جاتے ہین
پس اوسکے ہوش سے میرا یہہ حال ہوگیا پس جب خواہمین دیکہنے سے یہہ حال ہوگیا
تو بیداری مین دیکہنے سے کیون نہو اور اگر کوئی کہے کہ بچے تو معصوم ہوتے ہین
اونکا یہہ حال کیون ہوگا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ قیامت کو اوس مقام کی ہیبت سے
ایک وقت ایسا ہوگا کہ انبیا واولیا کے گہٹنونکے بل گر پڑینگے تو جوان اور بڈہون

اور بچونگا کیا پونچیگا ہے اور آیۃ مین مبالغہ ہے کہ جب بچے کہ بڑہاپیسے بعید ہونگے اونکا یہہ حال
ہوجاویگا تو اور بطریق اولےٰ لایق ہحال کے ہونگے اور حدیث مین آیا ہے کہ فرماویگا اللہ تعالےٰ یعنے
روز قیامت کے اے آدم وہ عرض کرینگے لبیک سعدیک والخیر فی یدیک یعنی حاضر ہون اور بجا
آوی حکم مین مستعد ہون اور بہلائی تیری ہاتھ مین ہے فرماویگا اللہ تعالےٰ کہ بھیجدو ایک جماعت
دوزخ کے لیئے آدم عرض کرینگے کہ کتنی ہے وہ جماعت یعنی گنتی اونکی کیا ہے فرماویگا اللہ تعالےٰ کہ ہزار
مین سے ننانوین نکالی دوزخ کے لیئے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس گھڑی کے وقت چھوٹے بڈہے
ہوجاوینگے اور حاملہ عورتونکے حمل گر پڑینگے اور دیکھی تو لوگونکو نشے مین اور نہین ہونگے وہ نشے
مین ولیکن عذاب اللہ کا شدید ہے اور بعضونے کہا کہ یہہ کنایہ ہے اوسدن کے ڈر ہونیسے کہ وہ
ایسا دراز ہوگا کہ لڑکے بڈہے ہوجاوینگے اوسمین اور وہ دن تمام نہین ہوگا بلکہ بڑہتا چلا جاویگا یہانتک
کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اوسدن کا خوف ہوڑے
گناہ کے علاوے سے غالب ہوگا یہان تک کہ گنہگار دنکے مکان بہی ڈہادیے جاوینگے اور جس مکان
اور جس زمین مین گناہ ہوا ہوگا وہ سب خراب ہوجاوینگے بلکہ السماء آسمان بہی باوجود اسکے
اوسمین کوئی گناہ نہین ہوا اور رہنے والے بہی معصوم پاک ہین لیکن چونکہ گنہگار دنکو
رزق وہانسے اوترتے ہین اور ستارونکے روشنی اور آسمان کی گردش سے بہی گنہگار دنکو فائدہ ہوتا ہے
اس سبب سے وہ بہی منقلب ہوگا بلکہ اسطرح کا برباد اور خراب ہوگا کہ آسمان آسمان نرہیگا تاکہ اوسکے
صفت مین تانیث کا لفظ لیئے منفطرۃ بولا جاوی یعنے جیسے آسمان درہم برہم ہوگیا تو اوسکے حق مین
یون کہا جاوے کہ آسمان شی منفطرۃ ایک چیز ہے پہٹی ہوئی اوسدنکے صدمہ سے اسیواسطے
منفطرۃ نفرمایا باوجود اسکے کہ آسمان مونث ہے گویا یہہ اشارہ ہے اسکیطرف کہ آسمان کو وہ وقت
آسمان نچاہیے کہنا جسطرح گہر کی جہت اور دیوارین گر پڑین تو اوسکو گہر نہین کہتے بلکہ کہنڈر اور پڑا ہوا
میدان کہتے ہین اور اگر کوئی کہے کہ ایسا دہشتناک دن ہونا عقل کے نزدیک بعید ہے آور اگر
بالفرض ہووے بہی تو ہونیوالی چیز سے کیون اتنا ڈریے مثل مشہور ہے کہ ترس ان بلائے
کہ شب درمیان است یعنی اوس بلا سے نڈریے کہ جسکے درمیان رات ہے یعنے اتنے دیر مین
خدا جانے کیا ہو پہر ہم کسلیئے اپنا چین و آرام اس دہمی خوف سی چہوڑین سو اسکے جواب مین ہم کہینگے
کہ یہہ تمہاری سمجہہ کی غلطی ہے اسلیے کہ جس بلا کا واقع ہونا ضعیف قرینے اور بودی نشانیون سے
عقل کے نزدیک ثابت ہوتا ہے یا اوس بلا کا عام ہونا اور سبکو شامل ہونا ہر شخص کو معلوم نہو تو
ایسے بلا سے نڈرنا اور اوسکی پروا نرکہنا اگر ہو تو چنداں مضایقہ نہین ہے لیکن جس بلا کا واقع
ہونا ضروری اور یقینی ہو اور علی العموم سبکو شامل ہو تو ایسی بلا سی ڈرنا اور اوسکی بچاؤ کی تدبیر
کرنی ضرور چاہیے عقل ہرگز ایسی بات کو نچاہے گی کہ ایسی بلا سے نڈرے اور بے پروا ہوکے بیٹہہ رہے اور اوسکی
بچاؤ کی تدبیر نکرے اور وہ قیامت کا دن ایسے قسم کا ہے کہ کائن فیہ وعد اسد کذا اللہ یعنی اوسمین ایسا ایسا وعدہ اللہ کا ہے اور اللہ تعالےٰ کا یہہ وعدہ حق ہے

کا وعدہ ہی اور اوسکے وعدہ مین خلاف ہونا محال ہے اور سوافق وعدہ کے ہر سختی اور مصیبت اوس قوم کی عام ہی تو ہر شخص کو تدبیر اپنے بچاؤ کی کرنی ضرور ہے اب جانا چاہیے کہ اس سورۃ کی ابتدا سے یہانتک جو سلوک الی اللہ کے ضروریات ہتے اور جو اس راہ باصفا کے موانع ہتے اونکے دفع کرنیکے طریقے وضع و تبلیغ کے بیان فرمائے اور ظاہرین خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے طرف خطاب فرمایا تہا سو اب عام ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ الخ عزیزی روح اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ تحقیق یہہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے راہ پکڑے طرف پروردگار اپنے کے ۝ فتح یہہ تو سمجھوتی ہی ہر جو کوئی چاہے بنا رکھے اپنے رب کی طرف راہ ۝ موضح تفسیر یہہ یعنے آیتین متضمن وعیدکی کہ وہ ان لدینا انکالا سے یہان تک ہین نصیحت ہی اوسکے لیے کہ چاہے ہلاکی اپنے نفس کی لیے اور مستعد ہوا اپنے رب کی بندگی کے لیے کہا ہی کسی بزرگ نے کہ قرآن نصیحت ہے متقیونکے لیے اور طریق ہے سالکونکے لیے اور نجات ہے عالمین کے لیے اور بیان ہے مستبصرین یعنے اہل یقین کے لیے اور شفا ہی متحیرونکے لیے اور امان ہے ڈرنیوالونکے لیے اور انس ہے مریدونکے لیے اور نور ہے عارفون کے دلونکے لیے اور ہدایت ہے اوسکے لیے کہ ارادہ رکہے راہ چلنے کا طرف رب العالمین کے پس جو کوئی چاہے یعنے مکلفین مین سے راہ پکڑے یعنے قرب حاصل کرے اوسکا ساتہہ ایمان اور طاعت اور تقوے اور خوف کے ۝ روح مسل ۝ اِنَّ هٰذِهٖ الخ بیشک یہہ سورۃ اور اس سورۃ کے مضمون حق تعالی کے قرب کی راہ حاصل کرنیکے لیے یاددہانی ہی ہر عاقل فہمی کے لیے کچہہ خاص تعین پیغمبر ہی کے واسطے یہہ حکم نہین فَمَنْ شَآءَ الخ پس جو چاہے لے اپنے پروردگار کے قرب کی سَبِيْلًا ۝ راہ کو ان راہون سے اپنے مستعداد اور خواہش کے موافق یعنے اگر چاہے مجاہدہ نفس اور ہمیشگی کے ذکر اور تبتل کی راہ کو اختیار کرے اور اگر چاہے اختلاط اور دعوت اور نصیحت اور رہنمائی اور صبر کے طریقہ کو اختیار کرے اور اس بیان کو تذکرہ یعنے یاددلادنیا اسلیے کہا ہے اگرچہ یاددلادنیا اور سمجہہ پر کہتے ہین کہ کوئی چیز پہلے سے معلوم ہتی لیکن اب بہول گئی کہ روح بدن سے متعلق ہونیکے پہلے اوس عالم قدس مین رہتی ہی اور اوسکو اوس عالم مین تہوڑا قرب اللہ تعالی سے حاصل تہا دنیوی علاقون اور محتاجگی اور غذائی نجاستون اور حیوانون کی سے عادت نون سے پاک صاف ہی سو اب جو بدن سے متعلق ہی اور ان چیزونکی قید مین گرفتار ہی تو اوس قرب کے لذت کو بہول کے دنیوی معاش کی تدبیرین ہیس لگی ہے وہ قرب اور صفائی اوسکی یاد سے جاتی رہی سو اوس سلوک کے طریقہ کو بیان فرماکے اوس اصلی حالت کو اوسکو یاد دلاتے ہین اور اوسی اصلی پہنچانیکا اوسکو لالچ دلاکے مشتاق کرتے ہین چنانچہ کسی عارف باللہ نے کہا ہی ؎ میل ہر عنصر بجو دسوے مقر خویش ۔ جذبہ اصل ست سر نور ش مستانہ ام ۔ یعنے ہر عنصر کی خواہش اپنی اصل کی طرف ہوتے ہے چنانچہ آگ کی خواہش اوپر کو اور خاک کی خواہش نیچے کو سو ہمکو شوریش مستانہ کا سبب یہی کشش ہے اپنی اصل کی طرف یعنے وہی قرب الہی کی طرف اسجگہہ پہر جانا چاہیے

کہ اصل مین یہہ سورۃ اسی آیۃ پر تمام ہوئی تہی چنانچہ مفسرون نے حضرت عائشہ صدیقہ اور اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ اس سورۃ کے اول مین جو شب بیداری کی بالکل ریاضتین اور مجاہدی اور تہجد کے اور کرنیکو بیان کیا ہی اسلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے رفیق صحابہ ملوک رلے اللہ مین انتہا درجیکی کوشش کرنی شروع کی بلکہ اس قسم کی عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لیا اور جدیہ سمین مشغول رہتے تہے یہان تک کہ بعضون نے تورات کا سونا چہوڑ دیا تہا اس خوف سے کہ مبادا کہین زیادہ ہم سوجاوین اور اس مدت معین مین جو ہمپر مقرر ہوئی ہے یعنے آدہی رات یا اس کچہہ تہوڑے کم زیادہ مین خلل واقع ہو جائی اور زیادہ سونے اور آگے پیچہے اٹہنے کے سبب سے اوس مدت کو پورا نکر سکین اور ہم تقصیر وار ٹہہرین چنانچہ اون مو گونکو بہت محنت و مشقت ہوئی آخر کو اونکے پاؤن سوجہہ گئے اور نیک اونکے زرد ہو گئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی حال تہا چنانچہ یہہ حکم اور اسی قسم کی محنت و مشقت پورے ایک سال تک ہی بعد یکسال کے حق تعالی نے یہہ اگلے آیت اس سورۃ پر زیادہ کر کر نازل فرمائی سو اس آیۃ کے نزول کے سبب سے مدت کی تعین معاف ہوئی لیکن اصل تہجد کی نماز اور شب بیداری بغیر تعین مدت کے اور بغیر تعین گنتی رکعتون کے اور بغیر تعین قراءۃ کی قدرت کے باقی رہی بلکہ سنت موکدہ ہوئی پہر اس آیت کے اور اترنیکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل اور اور صحابہ کو حکم کرنا مختلف رہا جسکی قوۃ اور استعداد آپ دیکہتے تہے ویسا آپ حکم فرماتے تہے اور وقت کی کمی زیادتی دل کے لگنے پر موقوف رہی یعنے اگر دل زیادہ لگے تو زیادہ جاگے اور عبادت میں مشغول رہے اور اگر دل کو چین نہو تو تہوڑی پر اکتفا کرے اور اسمین کچہہ نقصان نہین ہی طو حضرت کا یہی رہا اللہم صل علیہ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے فرمایا تہا کہ تہجد کی نماز مین ایک ختم ہر مہینے مین کیا کرو تو ہر رات کو ایک سیپارہ کی قدر قراءۃ قرآن شریف کی ہوا کریگی اور بعضی روایتون مین ختم قرآن شریف کا چالیس راتمین ہی آیا ہے پہر عبداللہ بن عمر رضہ نے اپنی قوۃ اور رغبت اس امر مین زیادہ دیکہہ کر اونکی تو اپنے ایک ہفتہ اونکے لیے مقرر کیا یعنے ہر ہفتہ مین ایک ختم کیا کرو پہر اکثر صحابہ نے یہی معمول کر دیا تہا اور قرآن شریف کے سات حصے کر ہر شب کے لیے مقرر کر لیتے تہے کہ جمعہ کی رات کو تین سورتین اول قرآن کی اور شنبہ کی راتکو پانچ سورتین اور ایک شنبہ کی راتکو سات سورتین اور دوشنبہ کی راتکو نو سورتین اور سہ شنبہ کی راتکو گیارہ سورتین اور چہار شنبہ کی راتکو تیرہ سورتین اور پنجشنبہ کی راتکو سورہ حج سے آخر قرآن تک اور سہ شنبہ کی بشوق کا ختم کرتے تہے اسی طرح پہلے دن سورہ فاتحہ سے سورہ مائدہ تک پہر ہانسی سورہ یونس تک پہر ہانسے سورہ بنی اسرائیل پہر ہانسے سورہ شعرا تک پہر ہانسے سورہ یاسین تک پہر ہانسے ق تک پہر ہانسے سورہ تبارک تک اور حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے شب کو سورہ مائدہ ہی تمام کرتے تہے اور شنبہ کے شب کو سورہ ہود کے آخر تک اور یکشنبہ کے شب کو سورہ مریم کے آخر تک اور دوشنبہ کے شب کو سورہ قصص کے آخر تک اور سہ شنبہ کے شب کو سورہ صاد کے آخر تک اور چہار شنبہ کے شب کو سورہ حم مومن کے

تہجد کی سنت موکدہ ہونے کا بیان

قرآن شریف کے ختم کرنے کا بیان

آخر تک در پنجشنبہ کے شب کو قرآن شریف ختم کرتے ہیں اور اس ختم کو آخراب کہتی ہیں اور بعضے صحابہ جیسے عبداللہ ابن مسعود وغیرہ آیتوں کا شمار کرتے تھے اور ہر رات کو ہزار آیتیں پڑھتے تھے چنانچہ اس صورت میں یہی ساتوین شب کو ختم ہوتا ہے اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو شخص تہجد کے نماز میں دس آیتیں دو رکعتوں میں پڑھتا ہے اوسکو غافلوں نہیں لکھتی اور جو شخص سو آیتیں کئی رکعتوں میں پڑھے اوسکو عابدوں میں لکھتے ہیں اور جو شخص ہزار آیتیں پڑھے اوسکو عمدہ نذر دارونے لکھتی ہیں اور بعضے روایتوں میں آیا ہی کہ جو شخص قرآن شریف کے پچاس آیتیں تہجد میں پڑھتا ہی تو قیامت میں قرآن اوسکے ساتھ مخاصمہ اور جھگڑا نکرلیگا اور نہیں تو اوسے جھگڑیگا کہ تونے مجھکو ضایع کیا اور میری تلاوت حق ادا نکیا اور بعضی حدیثوں میں آیا ہی کہ جو شخص دو آیتیں سورہ بقرہ کے آخر کے تہجد کے نماز میں پڑھی تو اوسکو کافی ہیں اور یہہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحاب سے فرمایا کہ کیا تمسے نہیں ہوسکتا کہ تہائی حصہ قرآن شریف کا ہر رات کو پڑھا کرو صحابہ نے کہا کہ یارسول اللہ تہائی حصہ قرآن شریف کا ہر رات کو پڑھنا بہت مشکل ہی یہہ کس سے ہوسکتا ہے پس آپنے فرمایا کہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تو اہین تہائی حصہ قرآن شریف کے برابر ہے اگر سکو تم پڑھا کرو تو تہائی حصہ قرآن شریف کا ثواب تمکو ملا کریگا اسلیے اکثر مشائخ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو تہجد کی نماز میں پڑھنے کی عادت ڈالی ہی اور اسکے کئی طور ہین پہلا طور یہہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد ہر رکعت مین تین مرتبہ اس سورۃ کو پڑھا کری دوسرا طور یہہ ہی کہ پہلے رکعت مین سوہ فاتحہ کے بعد باران مرتبہ اسکو پڑھے پھر ہر رکعت مین ایک ایک مرتبہ کمتی کرتا جاوی یہان تک کہ آخر رکعت مین کہ بارون ہوگی ایکم تبہ پڑھنا ہوگا اور بعضے مشائخ ہر رکعت مین سورہ مزمل کو سورہ اخلاص کے ساتھہ ملا کر پڑھا کرتے ہین اور حضرت خواجہ عزیزان رح سے کہ سرحلقہ خاندان نقشبندیہ کے ہین یون منقول ہی کہ اپنے یارون اور مریدونسے تہجد کی نماز مین سورہ یٰسٓ پڑھنے کو فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ جب تین دل جمع ہوتے ہین تو مطلب جلدی حاصل ہوتا ہی ایکدن رات کا ہے کہ آدہی رات کے بعد ہے اور دوسرا دل قرآن شریف کا کہ سورہ یٰسٓ ہے اور تیسرا دل ایماندار آدمی کا کہ ایمان سے پر ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اس اخیر آیۃ کے نازل ہونیکے سبب سے نماز تہجد کے اندازہ کے وقت مین اور اوسکے کیفیتون اور خصوصیتون مین بڑی وسعت ہوگئی اور حقیقت مین یہی یہہ نماز بترک اسی وسعت کے قابل ہے اسلیے کہ وہ وقت نیند کے غلبہ کا اور سہاونے کا ہے نہ بائے جانیکا اور کمی زیادتی رات کی معلوم ہونیکا وقت ہے اگر اتنین اتنے وسعت نہوتی تو اسکا ادا کرنا بہت مشکل ہوتا چنانچہ باوجود اس وسعت کے بھی اس نماز کا ادا کرنا بہت دشوار ہے بدون توفیق غیبی کے مداومت اس نماز پر ہو نہین سکتی اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا بِهٖ ۵ عزیزی ۵

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ لَّنْ

فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ
مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ
عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تحقیق پروردگار تیرا جانتا ہی کہ تو اوٹھتا ہی قریب دو تہائی رات کے اور آدہی رات کو اور تہائی رات کو
اور بہی اوٹھتی ہی ایک جماعت اونمین سے کہ ہمراہ تیرے ہین اور خدا اندازہ کرتا ہی رات اور دن کو جانتا
خدا کہ تم نگہبر نہین سکتے قیام رات کے کرنیکو یعنے مداومت نہین کرسکتے پس معاف کیا تمپر رحمت کے پہر
تمپر پس پڑہو جو کچہہ کہ آسان ہو قرآن سی جانا خدا نے کہ ہونگے بعضے تم مین سے بیمار اور اور کہ سفر کرتے
ہین زمین مین طلب روزی کی کرتے ہین فضل خدا سے اور اور کہ لڑتے ہین راہ خدا مین پس پڑہو
جو کچہہ کہ آسان ہو قرآن سے اور قائم رکہو نماز کو اور دو زکوٰۃ اور قرض دو خدا کو قرض دینا نیک یعنے
مال صرف کرو جہاد مین واسطے تو قع ثواب آخرت کے وہ پاؤگے علم اور جو کچہہ کہ آگے بہیجیگے ہو اپنے لیے
قسم عمل نیک سے اوسکو بہتر پاؤگے نزدیک خدا کے اور بزرگتر باعتبار مزدوری کے اور طلب بخشش کرو
خدا سے تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے مترجم کہتا ہے کہ یہہ آیۃ بعد اکیسال کے نازل ہوئی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ اہی سورۃ کے ملادی بسبب مناسبت کے اور اسلیے ساتہہ سورۃ کے ہوبہو
مین نہین موافق ہے ۸ **فتح** ۵ تیرا رب جانتا ہی کہ تو اوٹھتا ہی نزدیک دو تہائی رات کے
اور آدہی رات کو اور تہائی رات کو اور کتی لوگ تیری ساتہہ اور اللہ ناپتا ہی رات کو اور دن کو اوسنے
جانا کہ تم اوسکو پورا نہ کرسکو گے پہر تم پر مہربانی بہیجی سو پڑہو جو کچہہ آسان ہو قرآن جانا کہ آگے ہونگے
تم مین کتنی بیمار اور کتی پہرتی ملک مین ڈہونڈتے اللہ کا فضل اور کتنی لڑتے اللہ کے راہ مین سو پڑہو
جتنا آسان ہوا اوسمین سے اور کہڑی رکہو نماز اور دیتی رہو زکات اور قرض دو اللہ کو اچہی طرح
قرض دینا اور جو آگے بہیجوگے اپنے واسطے کوئی نیکی اوسکو پاؤگے اللہ کے پاس تیرا اور ثواب مین بڑہ
اور بخشش مانگو اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۸ **موضح تفسیر** واللہ یقدر اللیل والنہار
یعنے نہین قادر ہی اندازہ کرنے رات دن پر اور نہین جانتا اندازے اونکے ساعتون کے مگر اللہ ہی وحدہ
پہر جب قیام کیا صحابہ رضہ نے تو سوجہہ گیے قدم اونکے پس نازل ہوئی یہہ آیۃ علم ان لن تحصوہ یعنے جانا
اللہ تعالے نے کہ نہین طاقت رکہتے کہ تم قیام رات کا اون اندازون سابقہ پر بکر بندہ و مشقت
اور اوسمین حرج ہی فتاب علیکم یعنے پس تخفیف کی تمپر اور ساقط کیا تمسے فرض قیام رات کا فاقرأوا
پس پڑہو نماز مین اور امر وجوب کے لیے ہے یا غیر نماز مین اس صورت مین امر استحباب کے لیے ہوگا
ما تیسر جو آسان ہو تمپر من القرآن قرآن سے روایت کیا ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ابی ہریرہ سے
کہ اونہون نے کہا جسنے پڑہین سو آیتین راتین نہین لکہا گیا غافلین سے اور جسنے پڑہین دو سو آیتین

لہ ای نسخ حکم قیام اللیل بالفرائض
لہ ای بعد ما کان واجبا
لہ ای نسخ الوجوب بقی الاستحباب
لہ ای فصل بالتقدیر

راتین نہین کہا بلکہ یا غلین سے اور جسنے پڑہین وہ آیتین کہا گیا فاتین سے یعنے عابد و نمین اور بعضے کہا کہ مراد قرآن سے صلوۃ ہی اسلیے کہ قراۃ بعض ارکان نماز سے ہے یعنے بنظر بڑہو جقدر کہ آسان ہو بیمار اور نہ دشوار ہو اور یہہ ناسخ ہے اول کی پہر منسوخ ہوئی یہہ ساتہہ پانچون نماز وکی یعنے واجب یہہ ہے زہے پہر بیان کی حکمت نسخ کی کہ وہ دشوار ہوتا قیام کا ہی نمازون اور مسافرون اور مجاہدون پر پس فرمایا علم ان سیکون منکم مرضی یعنے جانا خدا نے کہ ہونگے بعضے تم مین سے بیمار پس دشوار ہو اونپر قیام رات کا اور فضل خدا سے مراد ہے رزق اوسکا ساتہہ تجارت کی یا طلب علم اور اور کہ لڑتے ہین اہ برابری کی گئی درمیان مجاہد اور مکتب یعنے تاجر کے اسلیے کہ کسب حلال بہی جہاد ہے کہا ابن مسعود رضے اللہ عنہ نے کہ جو شخص لایا کوئی چیز طرف ایک شہر کے مسلمانونکے شہر وغین کے درحالیکہ صابر ہے اور طالب ثواب پہر پہنچایا اوسکو وہان کے نرخ پر ہوگا نزدیک اللہ کے شہداء کے اور خاقرأوا ما تیسر منہ کو مکرر لائے واسطے شدت احتیاط اونکے اور تاکید رکہو نماز کو یعنے نماز فرض کو اور قرض دو الخ یعنے عمل نیک کرو فرض و نوافل اور قرض کے معنے ہین قطع کے جو کہ قرض دینے والا قطع کرتا ہے ایکقدر کو اپنے مال مین سے پہر دیتا ہے اوسکو کسیکو اسلیے اوسکو قرض کہتے ہین اور ایسیہی تصدق دینے والا قطع کرتا ہے اوسقدر کو اپنے مال مین سے پہر دیتا ہے اوسکو اللہ تعالے کے لیے اور قرض کو جو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کی کہ فرمایا قرض دو اللہ کو اسلیے کہ جسطرح کہ تصدق دینے والا فقیر پر تصدق دینے مین اور یہہ اسلیے کہ فقیر مددگار ہوتا ہے اوسکا اس قربت یعنے طاعت مین پس نہین ہوگا فقیر پر احسان بلکہ جہان فقیر کا اوپر ہے اور قرض حسن حلال با اخلاص مراد ہے اوسکو بہتر پاؤگے یعنے ثواب اوسکا اوسچیز سے کہ پیچہے چہوڑا تمنے اور طلب بخشش کی کرو اللہ سے برائیون سے اور تقصیر سے نیکیون بخشنے والا ہے کہ بردہ پوشی کرتا ہے گنہگارونکی مہربان ہے کہ تخفیف کرتا ہے مشقت والونپر ۞ ان ربک یعلم انک الخ بیشک پروردگار تیرا جانتا ہے کہ تہجد کی نماز مین تم کہڑی رہتے ہو کبہی دو تہائی کے قریب اور کبہی آدہی رات اور کبہی تہائی رات سو تم ہماری حکم کے فرمانبرداری کرتے ہو اور جو ہمنے کہا ہے اوسکو بجا لاتے ہو اور قلیلا کے لفظ کا مطلب جو ہمنے ارشاد کیا تہا کہ انقص منہ قلیلا اور وہ کایہ کہ تم خوف سمجہے کہ نقصان اور قلت کی حد کو چہٹے حصہ تک پہنچایا اور یہی اس لفظ سے ہماری مراد تہی ۔ وطائفۃ الخ اور اسیطرح کہڑے رہتے ہین ایک گروہ اون لوگونمین سے جو تمہارے ساتہہ اور تمہاری رفاقت مین سلوک الی اللہ پر مستعد ہین اور اس اندازے مقرر یکو تحقیق معلوم کر لیا تمنے اور تمہارے پیرو لوگونسے ہرگز ممکن نہین ہے اسلیے کہ زیادتی اور نقصان رات کا تمہارے ہاتہہ اور خصیا مین نہین ہے واللہ یقدر اللیل والنہار اور اللہ تعالے وہ ہے جو اندازہ کرتا ہی اور مقدار بخشتا ہے رات دن کو چنانچہ چہ مہینے تک ہر روز رات کم ہوتی جاتی ہی اور دن مین زیادتی ہوتی جاتی ہی اور پہر چہ مہینے تک دن سے کمتی ہوتی جاتی ہی اور راتین زیادتی سو کوئی رات سال مین

قولہ ان اسکہ ان مخففۃ من الثقیلۃ واسمہا یدل علی تحقیقہا وحذف اسمہا وقولہ یکونون بالنون وضم الراء ای یکونون حال من ضمیر یقرؤن ۱۲ منہ

وعلم ان سیکون الخ ۱۲ منہ

فاقرؤا الخ ۱۲ منہ

دوسری رات کے بالکل برابر نہیں ہوتی ہی پھر جب ایک رات پوری دوسری پوری رات سے برابر نہ ہوگی تو اوسکا نصف بھی دوسرے نصف سے برابر نہو گا پھر ہی ہر ایک تہائی اور دو تہائی اور چھٹی حصہ کی بھی خیال کر لو کہ وہ بھی برابر ایک دوسرے جیسے نہو گا اسلیے کہ ہر چیز کے متفرق جزو بھی زیادتی اور کمی میں اوسی چیز کے تابع ہوتے ہین پھر تمکو مالِ نہار سے رات کا نصف پہچاننے مین بہت محنت و مشقت ہوگی پھر گھڑی اور گھڑیال اور علم ہیئت کے سیکھنے کے اور آسمان حرکتونکے حساب کرنیکے محتاج ہوؤ گے اور اس کام مین مشغول ہونے کے سبب سے ملت حنیفیہ سے دور ہو جاؤ گے اسلیے کہ امی ہونا اس امت کے لوگ سے ہے اور صابئین اور نصاریٰ اور یونانیون اور اور کافرونکی گرد ہونکی طرح تقویمونکے نکالنے اور جتر کے لکھنے مین تمہاری ہمت ہی مشغول ہو جائیگی اور یہہ بات بڑی دو فساد ونکا سبب ہے پہلا فساد تو مقصد کو چھوڑ کر وسیلہ مین مشغول ہونا ہے اور اسی امر نے ایک عالم کو خراب کر رکھا ہے چنانچہ علم نحو اور صرف و منطق و معانی اور کلام و اصول مین اسقدر توغل کرتے ہین کہ اصل مقصد سے محروم رہتے ہین پھر تبتل اور ریاضت اور فہم کتاب تو الٹے مسافتون اور منزلون دور رہتے ہین دوسرا فساد یہہ ہی کہ یہہ مشغل فرقہ فرقہ انکو سپرد لاویگا کہ ستارونکی حرکات وغیرہ مین سوچا کرنیکے پھر ستارونکی تاثیر کا اعتقاد ہو یگا اور اونکے سعد و نحس کے معتقد ہو جائینگے آخر کو شرک کی سرحد کو پہنچین گے پھر ہی انکو ہر دن رات کی زیادتی اور نقصان کا علم تحقیقی ہرگز حاصل نہو گا اسلیے کہ حق تعالےٰ نے ازل ہی مین علم اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ جان لیا کہ تم کوئی اس مقدار معین کو کبھی نہ سکوگے اسمین پیغمبر ہون خواہ امت اونکی تو شب بیداری کیواسطے مدت معین کی تمکو تکلیف دینی تکلیف مالایطاق ہے یعنے تمہارے اختیار سے یہہ بات باہر ہے اسلیے مدت مین وسعت رکھی اور معین نہ کی اسلیے فرماتا ہے حق تعالیٰ کہ تمہاری عاجزی اور ناداونی سمجھنے دریافت کرکے تمپر رحم کیا فَتَابَ عَلَيْكُمْ پھر سہولت و آسانی کی تمپر اور شب بیداری اور تہجد گذاری اور قرآن خوانی کی مدت کی تعین کو تمسے بالکل اٹھا دیا اور لغت مین توبہ کے معنے رجوع کرنیکے ہین عارضی حالت سے اصلی حالت کی طرف اور یہہ لفظ جب بندونکے حق مین بولا جاتا ہے تو گناہ سے بندگی کی طرف رجوع کرنا اس سے سمجھا جاتا ہے چنانچہ اس جگہہ بھی یہی مراد ہے اور جب سہولت و آسانی تمسے مقصود ہوئی تو فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پھر پڑھو جو آسان ہو تمپر قرآن سے رات کو جاگ کر تہجد کی نماز مین اور کم سے کم دو آیتین دو رکعت مین پڑھنہین چاہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ قَدْ نَسَخَ قِيَامُ اللَّيْلِ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ یعنے تہجد کی نماز نے قرآن شریف کا ہر چیز کو منسوخ کر دیا ہے اور یہہ بہتر اور اعلےٰ طور یہہ ہے کہ ساتوان حصہ قرآن شریف کا تیرا ن سے پڑھے اگر دو تہائی ہو نہین تو باران رکعتون مین پڑھے اور بعضون نے تیسرا حصہ یعنے دس سیپارے تک رات کو پڑھنے جائز رکھے ہین اس سے زیادہ بہتر نہین ہے اسلیے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے قرآن شریف کو تین دن سے کم مین ختم کیا تو وہ بڑا کم فہم نادان ہے اسلیے کہ قرآن سے متفکر و متدبر ہونا اور تفکر اوسکے مضمون مین کرنے اور تین دن سے کم مین اکثر لوگونکو یہہ بات حاصل نہین ہوتی اور

سوای اسکے ترتیل و تجوید تو ہوتی ہی نہین پس قرآن قرآن نہین رہتا ہی اور اگر تمہارے دلو مین اے کامل الایمان
والون یہہ گذرے کہ البتہ شب بیداری کے واسطے مدت کی تعین تو باعث مشقت تہی لیکن مدت کی تعین
قرآن شریف کی قرات کی قدر تو ہمارے لیے بہت مناسب تہی اور اسمین کوئی مفسدہ بہی نہتا ہر
مدت کی تعین کو نا بالکل کیون موقوف کر دیا یعنے مثلاً یون ارشاد ہوتا کہ مثلاً پانچ سیپارے یا چار سیپارے
یا ہزار آیتین یا پانسو آیتین یا چار چار رکوع ہر رکعت مین پڑہا کرو تو اس خیال کا جواب حقتعالے
دیتا ہے کہ ازل الازل حق تعالے نے عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى جان لیا ہے کہ البتہ
ہونگے تم مین سے بیمار اور بیمار ان مختلف ہوتی ہین چنانچہ بعضی بیماری ایسی ہوتی ہے کہ اوسمین ایک
آیۃ پڑہنے کی طاقت نہین ہوتی ایک سیپارہ ایک سورۃ کب پڑہی جاتی ہے وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ
فِى الْاَرْضِ اور کتنے اور ہونگے جو پہر بیٹگے زمین مین اور بڑے دور و دراز سفر کرینگے لیکن وہ سفر
ایسے نہین ہین جو ممنوع و حرام کر دیے جاوین اسلیے کہ اون سفر وںمین يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
طلب کرتے اور ڈہونڈتے ہونگے فضل خدا جل شانہ کا یا ظاہری فضل جیسے رزق کی تلاش اور
نوکری اور تجارت وغیرہ یا باطنی فضل جیسے طالبعلمی اور حج اور عمرہ اور صلحا اور اولیا کی زیارت
تاکہ انکی صحبت سے دل کو روشنی حاصل ہو اور یہہ امر ظاہر ہے کہ سفر مین ماندگی غالب ہوتی ہے
اور آدمی تہک جاتا ہے ایکتا کہڑا ہونا اور ایکسورہ پڑہنی اسی دشوار ہوتی ہے پہر سو آیتین اور ہزار
آیتین کس سے پڑہی جاتی ہین وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور کتنے اور ہونگے کہ جہاد کرینگے اللہ تعالے
کی راہ مین دین کے دشمنون سے سو ان لوگونکو اگر بقدر قرآن پڑہنے کی تکلیف دین تو قتال جہاد
سے باز رہین اور یہہ تینون عذر جو مذکور ہوے ہین اعتبار کے قابل ہین اسلیے کہ بیمار ہونا اپنے
اختیار مین نہین ہے حق تعالے کے ارادہ سے متعلق ہے اور روزی کی طلب زندگی اور بدنکے
قیام کے لیے اور علم کے طلب دین کے کامل کرنیکے لیے آدمے کو ضروریات سے ہین اور جہاد کرنا بہی
عقیدون اور عملونکے اصلاح کے لیے اور بہائی مسلمانونکے بچاؤ اور بہلائی کے لیے ضرور ہے اور
چونکہ تم مین سے بعضونکو یہہ عذر درپیش ہونا ضروری ہے اسلیے قرآن شریف کے ورد مقرر
کرنیکے علے العموم تکلیف دینی مناسب ہوئی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ سو پڑہو جتنا تم پر آسان ہو قرآن سے
بدون تعین قرات کے بسطح پہلی تخفیف مین قرات کی مدت کی تعین کو موقوف کیا تہا ہمنے اور
اگر اس شب بیداری اور تہجد گذاری کی مدت کی تعین موقوف ہو جانے مین تمکو خوف سہلت کا
ہو کہ ایسا ہو ہماری ریاضت و مجاہدہ مین قصور و فتور واقع ہو اسلیے کہ آدمی کا نفس مین دن دیافت
کرنے عمل کے مدت کے کسی کام مین مقید نہین ہوتا ہے تو یہہ خوف مت کرو اور خوف سو چکر حق تعالے
نے جو چیزین معین کر کے تمپر فرض کر دی ہین وہ وہیت ہین اونہین کے ادا کرنیمین جہان تک
ہو سکے کوشش و سعی کرو اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکہو نماز کو جو پانچ وقت گنتی کی رکعتیں
تمپر فرض ہین اور نماز کا قایم کرنا بڑا مجاہدہ ہے اسلیے کہ اقامت کے معنے راست کرنیکے ہین اور نماز

رہت اوسوقت ہوتی ہے کہ اوسمین کچھہ خلل ہو اسکے دل اور زبان اور عضا کے عمل مین پھر خواہ وہ عمل سنت ہو یا مستحب ہو یا فرض ہو وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دیتے رہو زکوۃ کو جو سال گذرنیکے بعد ایک اندازہ تمہارے مال مین مقرر کردیا ہے اور زکوۃ کا ادا کرنا بھی بہت بڑا مجاہدہ ہے اسلیے کہ مال کی محبت کو دور کرنا نفس پر بڑا شاق ہے اور اس سے بھی ایک بڑا مجاہدہ جو نفس پر بہت دشوار ہے وہ ہی تمکو بتلاتی ہین وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو حقتعالی کو جیسی طرح کا قرض دنیا حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی کے محتاج بندونکو قرض حسنہ دو اور سود و فائدہ اوسسے مت لو اور مانگنی کیوقت سختی و تنگ طلبی مت کرو اور اگر اوسنے سب یا بعض اوسکے اور کچھہ کم دیوین یا وعدہ سے دیر موجاوے تو اوسپر سب باتونکو اوسنے قبول کرو اور بار بار قرضدار پر سختی و حرمان مت کرو یہی وہ قرض ہے جسکے حقمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے معراج کی راتمین بہشت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا کہ جو خدا کی راہ مین ایکدرم خرچ کرے اوسکے لیے ثواب دس درم کا لکھا جاتا ہے اور جو سیکو اللہ کے واسطے ایکدرم قرض حسنہ دے اوسکے لیے ثواب اٹھارہ درم کا لکھا جاتا ہے آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے اونہون نے کہا کہ جو شخص خدا کی راہ پر دیتا ہے تو کبھی اسکا دینا محتاج کو پہنچتا ہے اور کبھی غیر محتاج کو اور آدمی قرض نہین مانگتا ہے مگر محتاج ہے ہو اسلیے قرض دینے کا ثواب زیادہ ہوا اللہ دینے سے وَمَا تُقَدِّمُوْا الخ اور جو آگے بھیجو گے اپنی ذات کے نفع کے لیے تاکہ عاقبت کا ذخیرہ ہو بھلائی ایسے کسی جنس کی ہو خواہ نفل نماز ہو یا نفل روزہ اور خواہ نفل صدقہ ہو اور خواہ شب بیداری ہو اور یا کوئی اور عبادۃ بدنی یا مالی ہو تَجِدُوْهُ اسکو پاؤ گے اوسکے اجر کو اللہ تعالے کے پاس هُوَ خَيْرًا وہ اجر بہتر ہوگا تمہاری ان نیکیون سے جنکو تمنے دنیا مین کیا ہوگا اسلیے کہ وہ اجر قرب الہی کا مزا تمکو چکھاویگا وَاَعْظَمَ اَجْرًا اور بہت بڑا ہوگا از روی ثواب کے آخرت کیحیات مین ہی اور کیفیت مین ہی اور بقا اور عدم فنا مین ہی سو تمہارے لیے نفل عبادتمین بڑی گنجائش ہے نفس کے مجاہدہ اور مشقت کے لیے اور اگر باوجود ان سب باتونکے پھر بھی تمکو گمان ہو کہ خوف و دہشت ہووے تو اوسکا علاج بھی ہم تمکو بتلائے دیتے ہین کہ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اور بخشش طلب کرو اللہ تعالے سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بے شک اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے تمہاری تقصیر وغلطی بندگی کے ضمن مین بخش دیگا اور اون عبادتونکے ثواب کو کامل و پورا کرکے تمکو عنایت کریگا اور گناہونکی تاریکیونکو تمسے بالکل دور کردیگا بس اتنا سمجھہ لینا چاہیے کہ استغفار تقیہ دوا کے قائم مقام ہے یعنے جیسے تقیہ بدنکی صحت اور مرض سے بچاؤ کے لیے ہے ایسے ہی استغفار ہے کہ جو ہمیشہ تقیہ کیے جاتا ہے اوسکو ریاضت و ورزش کی بدن کی تندرستے کے لیے کچھہ احتیاج نہین خود بخود بدن تندرست رہیگا ایسے ہی جو شخص استغفار کی مداومت کریگا وہ گناہونکی آلائش سے ہمیشہ پاک و صاف رہیگا ۸ عزیزی ۸ قَامَ فَاَقْرَءُوْا الخ یعنے پس نماز تہجد پڑہو جسقدر آسان ہو تمپر غیر مقرر رتہائی رات وغیرہ پر اگرچہ برابر دو وقت دو ہنے بکری کے ہو پس یہہ چار رکعتین ہونگی اور کبھی دو رکعتین نماز کو قرار

ثواب قرض حسنہ دینے کا زیادہ ہونا

مولف مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم

کہا مجاز پس ظاہر ہوا کہ تہجد بھی واجب پہلے اور پھر بشیر مذکور کے پس دشوار ہوا صحابہ پر قیام مذکور کا پھر نسخ ہوا وہ اس آیۃ سے پھر نسخ ہوا نفس وجوب جو سمجھا جاتا ہے اس آیۃ سے ساتھ پانچ نمازوں کے اور آسین تفصیل ہی نمازوں کو تمام نفل پر اسلیے کہ جو نفل ایکوقت مین فرض ہوتا ہے پھر نسخ ہو جاتا ہے تو وہ افضل ہوتا ہے اوس نفل سے کہ فرض نہین تہا کبھی جیسیکہ کہا ہے علمارنے کہ روزہ عاشورا کا افضل ہے بسبب فرض ہونے اوسکے پہلے فرض ہونے رمضان کے اور حدیث مین آیا ہے یصل احدکم من اللیل ما تیسر فاذا غلب علیہ النوم فلیرقد اور آنحضرت سے منقول ہے کہ قیام علیکم بقیام اللیل فانہ دأب الصالحین قبلکم الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیام رات کا فرض نہین تہا بلکہ انبیا پر اور اونکی امتون پر بلکہ علامت اونکے صلاح کی تہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے ان اللہ یبسط کل عشیۃ لمذنب النہار لیتوب باللیل وبالعکس اور کمترین استحباب کا قیام شب مین چہٹا حصہ رات کا ہے خواہ ایکبار وقفہ مین ہو یا کچھ کچھ قیام کرے پھر سو رہے پھر دوبارہ اوٹھے اسلیے کہ آنحضرت نہین قیام کرتے تہے ساری رات صبح تک کبھی بلکہ کچھ سوہی رہتے تہے اور نہ سوتے رہتے ساری رات کبھی بلکہ قیام ہی کرتے تہے اور جس ورد کے ساتھ شب بیداری کرے داخل ہوگا اہل اللیل مین یعنے شب بیدار اور عابد اور اسکے لیے اونکے ساتھ حصہ ہوگا اور جو شب بیدار رہا اکثر رات یا آدہی رات لکہا جائیگا اوسکے لیے قیام ساری رات کا کزا فی قوت القلوب اور بعضون نے کہا کہ مراد اس آیۃ مین قراۃ قرآن ہے کے ہے پس ہونگے معنے آیۃ کے حقیقت پر پس معنے یہہ ہونگے کہ اگر دشوار ہی ہے تمپر قیام تو رخصت دی گئی اوسکے ترک مین فاقرءوا ما تیسر من القرآن پس پڑہو جسقدر آسان ہو قرآن سے بغیر مقرر کرنیکے نماز مین پس وہ دشوار نہین ہوگا اور پہنچنے کے اوسکے پڑہنے سے خلاج نماز مین ثواب قیام کو پس اس صورت مین استحباب کے لیے ہوگا اور حدیث مین ہے کہ جسنے پڑہین رات کو سو آیتین نہین جھگڑیگا اوس سے قرآن اور یہہ بھی منقول ہے آنحضرت علیہ السلام سے کہ من قرأ بالآیتین من سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ یعنے جو کوئی پڑہے دو آیتین اخیر سورہ بقرہ کی یعنے آمن الرسول سے اخیر تک تو کافی ہونگی اوسکو قیام رات سے یا محافظت کرینگے اوسکے ہر برائی سے اور یہہ بھی منقول ہے آنحضرت علیہ السلام سے کہ فرمایا گیا عاجز ہے ایک تہائی قرآن کے ایک رات مین تہائی قرآن کا صحابہ نے کہا کیونکر پڑہے تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے اور اسی سبب کہا علمارنے کہ پڑہنا سورہ اخلاص کا تین بار قائم مقام ایک ختم کے ہے اور وجہ زیادہ آیتون کی فضل ہی سبب کثرت حروف کے اور مرضی جمیع مریض کی ہی اور مرض نکلنا ہی اعتدال سے اور آمین اشارہ ہی طرف بیمار قلوب کے ہی کہ جنکے دل بیمار ہین بسبب محبت دنیا اور شہوات دنیا کے اونپر نہین ظاہر ہوتے ہین اسرار قرآن کے و حقیقتین اوسکی چنانچہ شیخ سنائی کہتے ہین ؎ عجب نبود کہ از قرآن بصیت نیست جز حرفی + کہ از خورشید جز گرمی نیابد چشم نابینا ۱۲ عرس حضرت قرآن نقاب آنگہ برانداز و

۱ یعنے خدا جانتا ہے کہ تم پورا نہین کرسکتے ۲ یعنے پڑہو جسقدر آسان ہو ۳ یعنے ایک مہینہ اور اونکو اور عقد کرنیکی شان نہین ہر جگہ جا سکتے ہین اور بسر نہین کرسکتے پس کوئی ۴ یعنے عبادت ۵ یعنے ہمیشہ ۶ یعنے ہر ایک کو ۷ یعنے ہر ایک کو ۸ یعنے ہر ایک کو ۹ یعنے ہر ایک کو ۱۰ یعنے ہر ایک کو ۱۱ یعنے ہر ایک کو ۱۲ یعنے ہر ایک کو ۱۳ یعنے ہر ایک کو ۱۴ یعنے ہر ایک کو ۱۵ یعنے ہر ایک کو ۱۶ یعنے ہر ایک کو ۱۷ یعنے ہر ایک کو ۱۸ یعنے ہر ایک کو ۱۹ یعنے ہر ایک کو ۲۰ یعنے ہر ایک کو ۲۱ یعنے ہر ایک کو ۲۲ یعنے ہر ایک کو ۲۳ یعنے ہر ایک کو ۲۴ یعنے ہر ایک کو ۲۵ یعنے ہر ایک کو ۲۶ یعنے ہر ایک کو ۲۷ یعنے ہر ایک کو ۲۸ یعنے ہر ایک کو ۲۹ یعنے ہر ایک کو ۳۰ یعنے ہر ایک کو ۳۱ یعنے ہر ایک کو ۳۲ یعنے ہر ایک کو ۳۳ یعنے ہر ایک کو ۳۴ یعنے ہر ایک کو ۳۵ یعنے ہر ایک کو ۳۶ یعنے ہر ایک کو ۳۷ یعنے ہر ایک کو ۳۸ یعنے ہر ایک کو ۳۹ یعنے ہر ایک کو ۴۰ یعنے ہر ایک کو ۴۱ یعنے ہر ایک کو ۴۲ یعنے ہر ایک کو ۴۳ یعنے ہر ایک کو ۴۴ یعنے ہر ایک کو ۴۵ یعنے ہر ایک کو ۴۶ یعنے ہر ایک کو ۴۷ یعنے ہر ایک کو ۴۸ یعنے ہر ایک کو ۴۹ یعنے ہر ایک کو ۵۰ یعنے ہر ایک کو ۵۱ یعنے ہر ایک کو ۵۲ یعنے ہر ایک کو ۵۳ یعنے ہر ایک کو ۵۴ یعنے ہر ایک کو ۵۵ یعنے ہر ایک کو ۵۶ یعنے ہر ایک کو ۵۷ یعنے ہر ایک کو ۵۸ یعنے ہر ایک کو ۵۹ یعنے ہر ایک کو ۶۰ یعنے ہر ایک کو ۶۱ یعنے ہر ایک کو ۶۲ یعنے ہر ایک کو ۶۳ یعنے ہر ایک کو ۶۴ یعنے ہر ایک کو ۶۵ یعنے ہر ایک کو ۶۶ یعنے ہر ایک کو ۶۷ یعنے ہر ایک کو ۶۸ یعنے ہر ایک کو ۶۹ یعنے ہر ایک کو ۷۰ یعنے ہر ایک کو ۷۱ یعنے ہر ایک کو ۷۲ یعنے ہر ایک کو ۷۳ یعنے ہر ایک کو ۷۴ یعنے ہر ایک کو ۷۵ یعنے ہر ایک کو ۷۶ یعنے ہر ایک کو ۷۷ یعنے ہر ایک کو ۷۸ یعنے ہر ایک کو ۷۹ یعنے ہر ایک کو ۸۰ یعنے ہر ایک کو ۸۱ یعنے ہر ایک کو ۸۲ یعنے ہر ایک کو ۸۳ یعنے ہر ایک کو ۸۴ یعنے ہر ایک کو ۸۵ یعنے ہر ایک کو ۸۶ یعنے ہر ایک کو ۸۷ یعنے ہر ایک کو ۸۸ یعنے ہر ایک کو ۸۹ یعنے ہر ایک کو ۹۰ یعنے ہر ایک کو ۹۱ یعنے ہر ایک کو ۹۲ یعنے ہر ایک کو ۹۳ یعنے ہر ایک کو ۹۴ یعنے ہر ایک کو ۹۵ یعنے ہر ایک کو ۹۶ یعنے ہر ایک کو ۹۷ یعنے ہر ایک کو ۹۸ یعنے ہر ایک کو ۹۹ یعنے ہر ایک کو ۱۰۰ یعنے ہر ایک کو

کہ دار الملک ایمان راہجرت دیا بدار خوفا ہ اور لفظ داخرون عطف ہی لفظ مرضی پر اور یضربون فی الارض صفۃ ہے آخرون کی یعنے سفر کرتے ہین زمین مین تجارۃ کے لیے اور طلب علم کے لیے کہ وہ افضل کہے ہے اور کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ حاضر ہونا مجلس علم مین افضل ہے ہزار رکعت نماز سے اور افضل ہے ہزار جنازہ پر حاضر ہونیسے اور عیادۃ ہزار مریض کیسے کہا کہ قرآن پر سنیسے یہی افضل ہے مجلس علم مین حاضر ہونا کہا ابوذر نے کہ کیا نفع دیتا ہی پڑہنا قرآن کا بغیر علم کے یعنے نہین نفع دیتا ہی اور سبیل اللہ سے وہ چیز مراد ہے کہ باعث اجر کے ہو مانند جہاد وغیرہ کے اور اگر کوئی کہے کہ کیونکر دشوار ہوا قیام رات کا صحاب رضے اللہ عنہم پر حالانکہ دشوار ہوا اکثر تابعین پر یہان تک کہ قیام کرتے تھے طلوع فجر تک امام ابوحنیفہ ہین اور سعید بن المسیب اور فضیل بن عیاض اور ابوسلیمان دارانی اور مالک بن دینار اور علی بن بکار وغیرہم یہانتک کہ کہا علی بن بکار شامی نے کہ مدت چالیس برس سے نہین ممکن ہی کہ مجھ کسی چیز نے مگر طلوع فجر تک تو جواب اسکا یہ ہے کہ دشواری نہین تھی اوپر قیام رات مین بلکہ بسبب محافظت قدر مفروض کے تھے علاوہ یہہ کہ بعید نہین ہے کہ دشوار ہوا اوپر پہلے مقرر ہونے قدر مفروض کے پھر بعد مقرر ہونیکے تو یہہ حال تھا بعضونکا کہ ختم کرتے تھے قرآن ایک رکعت مین مانند عثمان اور تمیم داری رضے اللہ عنہما کے اور مراد قرض حسن سے خرچ کرنا ہیلا میونکی راہ مین ہے کہ جو فرض نہین ہے پس مانند قرض مفروض کے ہے کہ نہین خلاف ہونیکا اوسکے ثواب ملنے مین اور سبین رغبت دلانی ہے نفل خیرات پر جیسا کہ فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ علی الحسن وحجا اور وہ نکالنا صدقہ کا ہے ساتھہ نیت خیر اور صفائی قلب کے پاکیزہ مال مین سے کہ جسمین نفع ہیت ہو فقرا کو اور دیگر بڑے محتاج جملہ کو اور بعضون نے کہا کہ مراد قرض حسن سے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہی) اور خرچ کرنا فی سبیل اللہ جیسا کہ کہا عمر رضے اللہ عنہ نے یا مراد ہے اسسے خرچ کرنا اہل عیال پر جیسا کہ حدیث مین آیا ہے ما انفق المسلم نفسہ واھلہ یحتسبہ فھو لہ صدقۃ یعنی جو کچھہ کہ خرچ کرے مسلمان اپنے نفس پر اور اپنے گھر والونکو پس وہ اوسکے لیے صدقہ ہے یعنے ثواب دیا جاتا ہے اوسپر بسبب نیک نیتی اپنی وقال علی رضی اللہ عنہ یعنی اور جو آگے بھیجتے ہو اپنے نفس کے لیے خیر کو اوسے خیر سو خواہ وہ مدکور ہوئی ہو اور اپنا مذکور نہ ہوئی ہو یا وکے ثواب اوسکا بہتر ہے اپنے لیے متاع دنیا سے اور عظیم تر مزدی اجر کے اسلیے کہ اللہ تعالےٰ دیگا موسن کو ثواب بلا حساب اور حدیث مین آیا ہے کہ اعلم ان کل امر علی ما قدر لہ قادم وعلی ما خلف نادم اور فرمایا علیہ السلام نے کہ العبد اذا مات قال الناس ما خلف وقالت الملئکۃ ما قدم اور کہدے عمر رضے اللہ عنہ بقبع عرقد پر کہ مقبرہ مدینہ کا ہے پھر کہا کہ السلام علیکم اھل القبور اخبارکم عندنا ان نساءکم قد تزوجن ودورکم قد سکنت واموالکم قد قسمت ہی جواب دیا حضرت عمر کو ہاتف غیبی یا ابن الخطاب اخبارہ عندنا ان ما قدمناہ وجدناہ وما انفقنا ہ فقد ربحناہ وما خلفنا ہ فقد خسرنا قدم لنفسک قبل موتک صاحا واعمل فلیس الی الخلود سبیل اور سقول ہی عمر رضے

کرا وہنوں نے بنایا حیص بیص یعنے حیرہ پس آیا اونکی پاس ایک مسکین پس دیدیا اوسکو وہ پس کہا کیسنے کہ کیا جانتا ہے یہہ مسکین کہ کیا ہے یہہ پس عمر رضہ نے کہا کہ رب المسکین تو جانتا ہے پس گویا کہ تمہارا وہنوں نے وَبَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ الخ تو نیکی کن باب اندازے شاہ ۴ اگر الٰہی نداند داند اللہ عزوجل وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ یعنے مانگو اللہ سے مغفرۃ اپنے گناہونکے لیے تمام اوقات واحوال اپنے مین اسلیے کہ انسان کم خال ہوتا ہے تقصیر سے اور اگلے بزرگ نماز پڑہتے تہے طلوع فجر تلک پھر بیہتے تہے استغفار کے لیے نماز صبح تلک اور مستحب ہے استغفار ساتھہ اسماء قرآنی کے منلا کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کَانَ تَوَّابًا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا ہے کہ بخشتا ہے سوائے شرک کے سب گناہ رَحِیْمٌ مہربان ہے کہ بدل دیتا ہے برائیان بھلائیون سے پھر اگر ہے استغفار ساتھہ عجز وانکسار کے تو وہ صحیح ہے اور اگر ہے وہ ساتھہ توبہ کے تو وہ کامل ہے اور اگر وہ خالی ہے ان دونون چیزونسے تو وہ باطل ہے اور جو کوئی کہے سید الاستغفار پھر وہ کہا کہ ٹپکا دے اوسکے حلق مین کہ جسپر دشوار ہو جان نکلنی یعنی سکرات موت تو اوسکے زبان پہی جاری ہوگی یعنے ساتھہ کلمے کے آسان ہوگا اوسپر نکلنا جان کا بارہا یہہ عمل تجربہ مین آیا ہی اور سید الاستغفار یہہ ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ع ۸ ر و ۷ ۵

سورۃ المدثر

یہہ سورہ مکی ہی نازل ہوئی بعد مزمل کے اسمین پچپن آیتین اور دو سو چھپن کلمے اور ایک ہزار پینتالیس حرف ہین اور دو رکوع اور اس سورتکا اول ابتدا نبوت مین اور قرآن شریف کے نزول کے شروع مین نازل ہوا ہے کہتے ہین کہ سورہ اقرا کی اول آیتون کے بعد اسی سورتکی اول آیتین نازل ہوئی ہین اور بعضونکے نزدیک سورہ نون والقلم اس سورتسے پیشتر نازل ہوئی ہین اور اس سورت کے اوتریکا سبب یہہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ اقرا کے نازل ہونے کے بعد کمال اشتیاق قرآن شریف کے نازل ہونے کا پیدا ہوا لیکن باوجود کمال اشتیاق کے ایک مدت گذری کہ وحی نازل نہ ہوئی اور اس مدت کو فترۃ الوحی کے مدت کہتے ہین اور وحی نہ آنے کی سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج اور الم رہتا تہا چنانچہ کئی مرتبے آپ اس ارادے سے گہر سے باہر نکلے کہ کسے پہاڑ پر چڑہ کے اپنے تئین نیچے گرا کے ہلاک کیجیے اور اکثر صرا پہاڑ جو اول سی آپکی عبادت اور اعتکاف کا مکان تہا جاتے اور وہان خلوت اور گوشہ نشینی اختیار کرتے ایک روز صرا پہاڑ سے پھر کر آپ گہر کو تشریف لاتے تہے راہ مین ایک آواز آسمانکے طرف سے آپکے گوش مبارک مین آئی آپ نے نظر اوپر کو اوٹہائی دیکہا کہ وہی فرشتہ جو غار مین آپکے پاس آیا تہا آسمان اور زمین کے درمیان مین زمین کرسی پر بیٹہا ہے اور اتنے بڑی شکل ہی کہ تمام

ہماری آسمان اور زمین کے اوسے بہرتی ہین اور جہتہ چھوٹے ہین اور اون سب پر وہتین سوتی اور یا قوت
لٹکی ہوئی ہین یہہ حال دیکھتے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غش آگیا اور زمین پر آپ گر پڑے تہوڑی
دیر مین جو ہوش آیا تو جسطرح جنابنے اپنی تئین گہر تک پہنچایا اور اپنی بی بی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
آپ نے فرمایا کہ مجھکو کمبل اوڑہا دو جاڑے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کپڑا اوڑہا دو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپکو
کمبل کپڑے اوڑہائی اور سیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آسمان سے نزول فرمایا اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے سامنے کہڑی ہوکر یہہ آیتین پڑہین یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ
پہر بعد اسکے وحی کا انا پے درپے شروع ہوا اور اس سوتکی ربط کے وجہہ سورہ مزمل سے ظاہر ہے اتنا فرق
ہی کہ اس سورتکی اول مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلوک راہ خدا کے لازمی اور نفس کا مجاہدہ
اور حقتعالے کی نزدیکی حاصل کو فرمایا ہی اور اس سورتمین خلق اللہ کے رہنمائی اور ہدایت کے لازمی کو
فرمایا ہے اور مرتبہ کمال کا مقدم ہے تکمیل کے مرتبے پر اسلیے سورہ مزمل کو اس سورت پر صحابہ رضی اللہ
عنہم نے مقدم کہا ہے اور کلام کے اور الفاظ مستعمل اور مضمون متفرق دونون سورتونکے آپسمین
بہت مناسبت کہتی ہین اوس سورتکے اول مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مزمل کے خطاب سے
مخاطب فرمایا ہے اور اس سورت مین مدثر کے خطاب سے اور یہہ دونون خطاب معنون کے لحاظ سے آپسمین
قریب ہین اور اوس سورۃ مین فرمایا ہے قم اللیل اور اس سورۃ مین فرمایا قم فانذر لیکن اوس سورۃ مین مہنارت کا بیان
نفس کے کامل نیکوہی اور اس سورۃ مین خلق اللہ کو کامل کرنیکے ہوئے ہے اور اس سورتکا نام سورہ مدثر اس لیے
رکہا ہے کہ اس سورتکے اول مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مدثر کے خطاب فرمایا ہے اور مدثر
عرب کے لغت مین اوس شخص کو کہتے ہین جو ایک کپڑا الٹا چوڑا کپڑونکے اوپر اوڑہ لے جیسے دوہریا
چادر یا کمل تاکہ وہ کپڑا سردی اور لرزہ کو دفع کرلے سو یہہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ وحی الہی کا
نزول قدر عظمت اور ہیبت کے رکہتا ہے کہ جو شخص تمام مخلوقات سے قوی تہا اور کسے چیز سے
نہین ڈرتا تہا اور شجاعت اور دلاوری اور کارزار کے اوسکے حوصلہ کے تمام جہانتین مشہور تہی
بلکہ سب جانور مین سب لوگ اوسکی مثال دیتی تہی سو وہ شخص اوس وحی کے نزول سے اسقدر
خوف مین آگیا کہ اوسکا بدن تہر تہرانی لگا اور اوسے یہہ خوف سنبہالا نگیا پہر جو لوگ جاتے ہین
کہ ہمارے اوپر وحی نازل ہو وہی بلکہ یون کہتی ہین کہ اگر حق تعالی کو ہمارے ہدایت اور رہنمائی
منظور ہے تو ہمارے ہر ایک کے پاس وحی کیون نہین پہیجتا سو اون لوگونکو کیا وحی کے عظمت
معلوم نہین ہے کیون دلکے جودے ہین اور اپنے بے صبر یکو جان بوجہہ کر جہپاتے ہین اور ہدایت سے
اندہے بنے جاتے ہین چنانچہ اس سورۃ کے آخر مین ان لوگونکی بیہودہ گوئی کا بیان آویگا یعنے
بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً اور شارہ اس بات کی طرف یہی ہی کہ
شخص جس منصب کے پوشاک پہنتا ہے تو اوس منصب کے لوازمات کو بجالانا اوسپر ضرور ہوجاتا ہے جیسے
مشیخت کا خرقہ اور وجہہ اور قضا اور افتا کی چادر اور عتاب کا خلعت اور سوای اسکے اور خوشسرعی

ضعیفین ہین اور اگر پوشاک کسی منصب کی پہنکے اوسکا حق نہ ادا کری تو وہ جھوٹا و غماز ہے اللہ تعالے پناہ دی ہم سبکو ایسی بری بات سے سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب وحی کے فرشتے کو دیکھہ کر دہشت اور خوف کہاکے گہر مین تشریف لائی و بالا پوش کو اوڑہا اور پہلے ہی اسی قسم کا سہم ہوچکا تہا تو گویا آپکی اہلیت کے نزدیک آپکا بالا پوش کا اوڑہنا وحی کے نزول کا نشان ہوگیا اور اونہون نے دریافت کرلیا کہ جب بالا پوش آپ طلب کرین تو جان لینا چاہیی کہ وحی کا نزول آپ پر ہوا سیواسطے حقتعالی کا حکم ہوا کہ اب تو تم اس علامت سے مشہور ہوگئے کہ بار بار تپر وحی آتے ہے اور اوسوقت بالا پوش تم اوڑہتی ہو تو اب تمکو چاہی کہ اس خدمت کا حق ادا کرو اور اپنی کام پر مستعد اور تیار ہوجاؤ اور یہہ بہی ہے تاکہ محبوبیت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کے حضور مین خلایق کے نزدیک ثابت اور مشہور ہوجاوی اور جو شخص اس سورتکو پڑہے یا سنے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کے کمال کے درجہ کو دریافت کرلے یعنے دنیا مین جس کسے عاشق کو اپنے معشوق کی کوئی وضع یا ادا اچہی معلوم ہوتی ہی اور دلپر کہب جاتی ہے تو اوسی وضع کو اوسکو یاد کرتا ہے اور پکارتا ہے اودامن اوڑہا کر جانیوالی یا سرخ پگڑے والے یا اور بڑی زلفون والے سو اسیطرحسے حق تعالی کو یہہ لباس اور یہہ وضع اپنے محبوب کی بہت پسند آئی اسلیے اسی وضع کر آپکو مخاطب کرکے بار بار فرماتے ہین یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ واللہ اعلم بحقیقت الحال ۸

۸ عزیزی ۸ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۸ اے کپڑا اپنے پر لپیٹے ہوے یعنے ہیبت وحی سے اوڑہہ پس ڈرا اور پروردگار اپنے کو ساتہہ بزرگی کے یاد کر ۸ فتح ۸ اے محاف مین لپٹی کہڑا ہو پہر ڈر سنا اور اپنے پروردگار کی بڑائی بول ۸ **موضع تفسیر** یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ الخ اسی شخص بالا پوش اوڑہے ہوئی وحی کے فرشتہ کے آنے کے ڈر سے تمکو ڈرانا اور خوف کرنا چاہیی بلکہ تمہارا حق اور تمکو سزاوار تو یہہ بات ہے کہ تم اور ڈرو اور ڈراؤ اور حقتعالی کا خوف اوسکو دلاؤ اور بتلاؤ اور ڈراؤ لوگو کو اوسکو حقتعالے کے عذاب سے اور جو شخص کہ منصب گرچہ دو نو چیز ونکو چاہتا ہی یعنے خوف دلانا اور خوشخبری سنانے لیکن جو ڈرانا عام ہے اسلیے کہ کوئی فرد انسان کی تقصیر سے خالے نہین ہے بخلاف بشارت کے کہ یہہ متقی اور نیکوکار رکھنے واسطے خاص ہے اور حشر کا فایدہ عام اور سبکو شامل ہوتا ہے وہ بہت ہے ضروری ہوتا ہی بخلاف اوسکام کے جو خاص ہوتا ہے اور یہہ بہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو خوف کہائی ہی تو ڈرانے کا حکم ہے بہت مناسب ہوا اور یہہ بہی ہے کہ جسوقت مین یہہ سورت نازل ہوئی ہی اوسوقت تمام جہان کفر اور برے رسمون سے بہرا ہوا تہا خوشخبری کی لیاقت کوئی نہین رکہتا تہا جو تہا وہ ڈرانے ہی کے لائق تہا ان باتونکے لحاظ سے اسجگہ فقط انذار یعنے ڈرانے پر اکتفا فرمایا اور جو حق تعالی کے عذاب سے لوگونکو ڈرانا بغیر بیان کرنے اوس عذاب کی عظمت کے ممکن نہتا اور اسیطرح اوس عذاب کا متحمل ہونا یا اوسکے دفع کی کوئی تدبیر کرنی بہی ممکن نہین اور اوس عذاب کی بڑائی اور لاعلاجی بغیر بیان کرنے بڑے

اوس ذات پاک کے کہ جو عذاب کریگا تعصب نہین ہے یعنے اوسکے قدرت کی برابر کوئی قدرت نہین رکھتا اور اوسکے علم کے برابر کسیکا علم محیط نہین ہے پہر اوس سی بہانگا اور جیسا اسطور پر کمالات معلوم ہو یہ کسیطرح ممکن نہین ہے سو تمکو ایکسا اور چیز ہی کرنی چاہیے وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اور اپنے رب کو بڑائی کیساتھ یاد کرا اور ان لوگونکو یہی خوب طرح سمجھا دو کہ کوئی شخص اوسکے علم کے محیط ہونیمین اور اوسکی قدرت کے عام ہونیمین اوسکی برابری نہین کرسکتا اور کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی اوسکی دانست سے باہر نہین اور کیسیہی ہی مشکل چیز ہو لیکن اوسکی قدرت کے سامنے بے حقیقت محض ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اس تکبیر سے نماز کی تکبیر مراد ہے جو ابتدا تحریمہ سے نماز کے آخر تک ہر انتقال مین اللہ اکبر کہا جاتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اوسوقت اہل اسلام کے عرف مین تکبیر کہنا خوشی کی علامت تہی سو گویا یون ارشاد ہوتا ہے کہ اب خوش ہو اور خوف مت کرو کہ ایسا بڑا منصب ہمنے تمکو عنایت کیا اور پیغمبری کا خلعت تمکو پہنایا اور اس تفسیر کو تائید دیتا ہے وہ مضمون جو بعضے روایتون مین آیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے جب آنحضرت صلعم نے یہہ آیت سنی تو آپنے پکار کر اللہ اکبر کہا پہر آپکے زبان سے سنکر حضرت خدیجہ رضے اللہ عنہا نے بہی تکبیر کہی پہر آپکے تمام گہر والون نے آپکے مناسبت سے تکبیر کہی اور سب خوش ہوے اور جانکہ یہہ لرزہ اور خوف وحی کے نازل ہونیکے سبب سے تہا کوئی خوف کی بات نہتی پہر اوسوقت سے مسلمانونمین تکبیر کہنی خوشی کی علامت ٹہیر گئے ہے وجہ ہے کہ عیدین اور حج اور تشریق کے دنونمین تکبیر واجب کردی گیے کہ ہر نماز فرض کے بعد پکار کر تکبیر کہا کرین اور تکبیر کا اون دنونمین اور ہنجوقتہ ہر نماز کے اول مین واجب ہونا اور تسبیح اور تحمید کا کسی وقت واجب نہونیکا ہیدیہہ ہے کہ یہہ ذکر خاص اہل توحید و اہل اسلام کا ہے اسلیے کہ حقتعالی کے ساتہہ کسے کمال کے صفت مین کسیکو برابر نجاننا خاص ایمانداردن اور موحدونکا اعتقاد ہے بخلاف تسبیح اور تحمید کے مضمونکے کہ تمام بنے آدم کے کروہ اسکے معتقد ہین اور جو شخص حدیث کے کتابونکو اور صحابہ کے تواریخ کو مطالعہ کریگا تو اوسکو صاف کا یقین ہوگا کہ اونکی کوئی مجلس اور کوئی نشست تکبیر سے خالے نہین رہتی تہی ہر مغنت پر تکبیر کہتے تہے اور ہر خوشی مین اسے کلمہ کو بلند آواز سے کہتے تہے اور لڑائی اور دشمنونکی مقابلہ کیوقت بہی اسے کلمہ اپنے خاوند کے عظمت اور مقابل والونکی حقارت بیان کرتے تہے اور خوف کیوقت بہی اسے ذکر کے برکت سے مدد طلب کرتے تہے جیسے آگ لگنی کیوقت اور جن یا ہیوت یا اور بلاؤنمین پہنس جانے کیوقت چنانچہ اذان اور اقامت مین بہی اسی کلمہ کو سرفراز کیا ہے سو اس امر آلہی کے مضمون پر عمل کرنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے بمقدار اس امت مرحومہ مین رواج پایا تہا کہ عداد و حساب سے باہر تہا لیکن افسوس کہ چنگیز خانیون اور ترکون کے ملک اسلام پر غالب ہونے کے سبب سے اس امر کا رواج بلکہ تمام اسلام کے رسمونکا کم ہونا شروع ہوا یہان تک کہ اب اس زمانہ مین ان کا نشان بہی باقی نہین ہے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے وقت میں قسطنطنیہ کی قلعہ کو مسلمانوں کی جماعت اسے کلمہ کے ذریعے فتح کرینگے اور اوس قلعہ کی پہلی دیوار اون مسلمانوں کی تکبیر کی آواز کی صدمہ سے گر پڑیگی اور حضرت عمر رضے اللہ عنہ کی وقت کی فتحون کی عالمین مذکور ہی کہ صطخر کے قلعہ کی دیوار حضرت عمر رضے اللہ عنہ اور اور مسلمانون کی تکبیر کے آواز کے صدمہ سے گر پڑے تہی جڑ سے اور بقدر اوس کلمہ نے تاثیر کی تہی کہ جب اوس دیوار کو اوپہانی نہی تو غیب سے تکبیر کی آواز آتی تہی حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اس کلمہ کے مضمونون کو ہر وقت خیال کی سامنی رکہنا شرک کے سب وجہونسی نجات بخشتا ہے اس لیے کہ حق تعالا کے برابر کوئے چیز اوسکی نظر مین نہ ٹہریگی اور مصیبتون اور آفتونکی ہلاکارہ یقین اور خوف ناک چیزون کی دہشت دل سے دور کرنے مین یہی یہہ کلمہ بڑے کام آتا ہے لیکن اس کلمہ کا مضمون ہر وقت اوسکے سامنے جب ہتا ہے کہ طہارت ظاہری اور باطنی دونو اوس حضر کو حاصل ہوون اسلیے کہ پاک چیز کے عظمت اور ناپاک خیال دونون دلمین جمع نہین ہوتی تو اس کلمہ کا فائدہ حاصل کرنیکے لیے طہارت ظاہری و باطنی ضرور ہوئی چانچہ ارشاد ہوتا ہی وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ **عزیزی** ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ اور کپڑون اپنو نکو پاک کر پلیدی کو دور کر ۝ **فتح** ۝ اور اپنی کپڑی پاک رکہہ اور کثہی کو چہوڑ دی ۝ **موضح تفسیر** اور اپنے کپڑے کو خوب پاک کر واسلیے کہ پہلے آدمے کے کپڑے ہی پر نظر پڑتی ہے پہر اوسکے بعد بدن پر اور جب کپڑا پاک ہوا تو بدن جو کپڑے سے چہپا ہے بطریق اولی پاک ہوگا یہی وجہہ ہے کہ بدن کے طہارت کا بیان پر ذکر نہین کیا اسلیے کہ بدنکی پاکے بالضرور سمجہی جاتی ہے یعنے کپڑیکو جو بدنسی علاقہ رکہتا ہے جب پاکے کا حکم ہوا تو بدنکو جو مقصود بالذات ہے ضرور پاک رکہنا چاہیے اب آگے چلکر یہہ جانا چاہیے کہ عرب کے استعمال مین ثیاب کا لفظ دو قسم پر بولا جاتا ہے ایک ثیاب ظاہری پر اور ایک ثیاب باطنی پر اور طہارت بہی دو قسم کی ہے ایک طہارت ظاہرے اور ایک باطنی سو اس کلمہ کے تفسیر مین چار احتمال ہوسکتے ہین اور ان چارون احتمالو کو کہنے مراد لینی چاہیے اگرچہ عموم مجاز کیطرح سے سبہی احتمال یہہ ہے کہ اپنے ظاہر کپڑون کو نجاستون اور پلیدیون سے پاک رکہو اسلیے کہ ایمان دار آدمی کو نماز فرض بالفعل مین یا ذکر الٰہی مین ہر وقت مشغول رہنا چاہیے اور ملائکہ اور پاک روحونسے مناسبت حاصل کرنے اسلیے کہ آسے یہی منظور اور مقصود ہے اور یہہ بات بغیر اپنے ظاہر پاک رکہنے کے حاصل نہین ہوسکتے ہے اگرچہ کچہہ اسمین فرق ہے تو اتنا فرق ہی کہ یہہ پاکے نماز مین فرض ہے اور نماز کے سوائے فرض نہین ہی اور جن چیزونسے کپڑا پاک رکہنا چاہیے وہ چیزین یہہ ہین پیشاب اور منی اور مذی اور ودی اور قی اور خون اور پیپ اگر تہلی کے برابر یا زیادہ ان چیزونسے کپڑا بہرا ہوا تو اس کپڑیسے نماز نہین درست ہے جبتک تین مرتبے دہونی اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ اپنے ظاہری کپڑو کو باطنی نجاستون سی پاک رکہو اور باطنی نجاستین یہہ ہین جیسی غصب اور حرامی

اور خیانت اور کسی حرام کسب سے وہ کپڑا نہ آیا ہو اور وہ چیزیں جنکا استعمال حرام ہی وہ بھی ہنود دین جیسی مرد کو ریشمین کپڑا پہننا یا کپڑا تیار کرنے میں اسراف کرنا جیسی پہننے کے کپڑے کو تخنی سے نیچی رکھنا یہ سب چیزیں منہو عہ ہین ان سب سے بچانا اور پاک رکھنا ضروری ہی اور تیسرا احتمال یہ ہے کہ کپڑے سے صفتین اور خلق مراد ہون اسلیے کہ عرب کی لوگ کبھی کپڑے سے اوس شخص کے ذات مراد لیتی ہین اور کبھی آبرو اور جیسے نام اور مرتبہ اوس شخص کا چنانچہ بولتی ہین کہ الکریم بردہ یعنی کرم کے صفت ہی پاس ہے اور یون بھی بولتی ہین کہ فلانٌ طاہر الذیل یعنی فلانا شخص پاک دامن ہے یہ سب مثالین اچھی صفتون کی دلالت کرتین ہین اور اسمین مناسبت کے وجہ یہ ہے کہ کپڑا آدمی کے سب بدنکو لپیٹ لیتا ہے اور دوسرے وہی کپڑا دکھلائے دیتا ہے اور کپڑے ہی کے سبب سے ایک آدمی کے دوسری آدمی سی امتیاز اور پہچان حاصل ہوتے ہے تو گویا اسکے ذوات اور اسکے خاص صفتونکے حکم مین ہوا تو اس احتمال سے اس آیت کے معنے یون ہوگئے کہ اے پیغمبر تم اپنے ذات اور اپنے آبرو کو بد صفتون اور بد خلقونی آلودگے اور بری تہمتونسے بچائے رکھو اور جو تیسرا احتمال یہ ہے کہ کپڑے سے مراد وہ مکان ہو جو استنجی کا اور اوسکے اعضا مستورہ کا محل ہے اور تطہیر سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہو اور پیشاب اور غلاظت کو خوب طرحسی دھونا اور تمام بدنکو ہر ناپاکی سے پاک صاف رکھنا الغرض ہر طرح سے ہی ظاہر کی پاکی کو باطن کی پاکی مین بڑی تاثیر ہے اور کپڑے کی صفائی دلکی صفائی کے ابتدا ہے خصوصًا اوس شخص کے جسکے عظمت اور بزرگی دلونمین بیٹھا لنا اور اوسکے کہنے کو واجب الاقبول کرنا منظور اور مقصود ہوتا ہے تو اوسکے کپڑے اور بدنکی پاکی مین زیادہ تر کوشش کرنے چاہئے تاکہ لوگونکے نزدیک گندگے کے سبب سے حقیر نہو جاوے اور اسکے کہنے کا کوئی اعتبار نکرے لیکن آجکلمہ پر اوس کپڑے کی پاکی بیان کرنی منظور ہے جو ایمان دار کو عبادت اور اعتبار کے لئی ضروری ہے نفیس اور گران قیمت کپڑا ہونا مراد نہین ہے اسلیے کہ یہہ بات ایماندارکی منافی ہی مگر متقاضی کی اغنیا کے اظہار کیلیے اور اوسکا شکر ادا کرنیکی واسطے اچھی حالت سے پوشاک نفیس پہننی مستحب ہو جاتی ہے اور جب ظاہری طہارت کے بیان سی کہ یہی مقدم ہے فراغت پائی تو اب باطنی طہارت کو جو مقصود بالذات ہے بیان فرماتے ہین وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور جسمین پلیدی اور گندگے کی قسم ہین سو بکو چھوڑ جیسے فاسد عقاد اور بری خلق اور جھوٹ بات اور سب بری کام اور اور باطنی نجاستین جو کسی لذت کے ساتھہ دلکے متعلق ہونے سے پیدا ہوتی ہین اور آدمے کے روح کو گندہ کرتے ہین اور یہہ ہی ہو سکتا ہے کہ جز سخت پلید کو کہتے ہین سو اس آیت مین اون کا موقع احتراز اور دوری منظور ہے جو کبھی کبھی صادر ہوتے ہین اور اونکی عادت نہین ہوتی اور اس آیت مین ہی اونہی کا موقع احتراز منظور ہے لیکن جب اونکی عادت ہو جاوی جسکو ہندی مین کہتی ہین کہ لت لگ گئی یا اوسکے قریب ہو جاوین غرضکہ ہر حصے آدمی کو طہارت ظاہری اور باطنی عالم قدس علویکی مناسب کر دیتی ہی اور اس عالم کے فیض کو حاصل کرنا اونکی کمال مناسبت کے سبب سے ہوتا ہے اور اوس فیض سے محلوظ تا کو فیضیاب کرنا ہی آسان ہو جاتا ہی اور جو روح کی گندی کرنیوالی چیز کہ جو باطن کو بالکل خراب کر دیتی ہی وہ ناپاکی ملیچھ ہے

اسیواسطے خاص کرکے بیان فرمائے ہین وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ الخ کا عزیزی ھ کپڑونکی پاکی کو بھی حکم فرمایا اسلیئے یہی کہ مشرک اپنی کپڑونکو نجاستون سے بچاتے نہین ہی حضرت کو حکم ہوا کہ تم اپنی کپڑونکو پاک رکھا کرو تاکہ مشابہت مشرکون کے ساتھہ نہو اور اختیار کرنا طہارتکا ہر چیز مین چاہیئے اسلیئے کہ نباوین کے پاکے پر ہے اور نہین داخل ہوگا جنت مین مگر پاک و ستھرا اور اللہ دوست رکھتا ہے پاکونکو اور حدیث شریف مین آیا ہی غُسْلُ الْاِنَاءِ وَطَهَارَةُ الْفِنَاءِ يُوْرِثَانِ الْغِنٰى اور یہہ بھی حدیث شریف مین آیا ہے نَظِّفُوْا اَفْوَاهَكُمْ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْاٰنِ کہا راغب نی کہ طہارت دو قسم ہے طہارت جسم کے اور طہارت جانکی اور اکثر آیتین انہین دونون طہار تونکی لئی آئی ہین اور یہہ قول اللہ تعالے کا وثیابک فطہر اسکے معنی بعضون نی یہہ کہی ہین کہ پاک رکھہ اپنی نفس کو عیبونسی اپنتی یا مراد یہہ ہے کہ پاک رکھہ اپنے دلکو یا اپنے اخلاق کو اچھا کر اور حدیث شریف مین آیا ہی حَسِّنْ خُلُقَكَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ تَدْخُلْ مَدَاخِلَ الْاَبْرَارِ انتہی یا مراد کپڑونکی پاک رکھنے سے سنوارنا عملونکا ہے اور اسی قبیل سے ہے یہہ حدیث حُشِرْتُمْ فِيْ ثِيَابِكُمُ الَّذِيْ قَامَ فِيْهَا اَیْ عَلَيْهِ الْحَيِّثُ وَالطَّيِّبُ یعنے قیامت کو اوٹھایا جائیگا آدمی بیچ دونونکپڑون اپنے کے کہ مرا تہا بیچ اونکی یعنی اوپر عمل برے اور اچھے اپنے کے اور یہہ بھی آیا ہے وَاِنَّهُ لَيُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ اَیْ اَعْمَالِهِ اور تحقیق اوٹھایا جائیگا آدمی بیچ کپڑون اپنے کے یعنے عملون اپنے پر کما فی القاموس ف۱ یا معنی یہہ ہین کہ اپنے اہل کو پاک کر خطاؤن سی ساتھہ وعظ اور ادب دینی کے اور عرب کہتے ہین اہل کو ثوب اور لباس جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ اور نفحات مین شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہین کہ اونہون نے کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا میں نے کہ مجکو فرماتی ہین ای علی طہر ثیابک من الانس تحفظ بحد اللہ فی کل نفس یعنے پاکیزہ کر اپنے کپڑونکو میل سے تا بہرہ مند ہوی تو بمدد اور تائید خدا ی تعالے کے ہر دم مین عرض کیا مین نی کہ کپڑی میری کیا ہین فرمایا کہ تجہیز حق تعالی نی پانچ خلعت پہنائی مین خلعت محبت اور خلعت معرفت اور خلعت توحید اور خلعت ایمان اور خلعت اسلام جو کوئی خدا کو دوست رکھی اوسپر آسان ہوی ہر چیز اور ہو کوئی خدا کو پہچانا اوسکے نظر مین حقیر معلوم ہوویگے ہر چیز اور جو کوئی خدا کو لیگا جانے اوسکی ساتھہ شریک نکریگا کسے چیز کو اور جو کوئی حد تعالے پر ایمان لاوی نڈر ہوویگا ہر چیز سے اور جو کوئی ساتھہ اسلام کے آراستہ ہوی خدا کا گناہ نکریگا اور اگر گناہ ہو بھی جاوی تو عذر کریگا اور جب عذر کریگا قبول ہوگا اللہ تعالے کے فضل سے پس شیخ ابوالحسن نے فرمایا ہی جگہہ سی جانے مین نی معنی اللہ تعالے کے اس قول کے وثیابک فطہر ؎ در تو پوشید لطف یزدانی ؎ خلعت از صفات روحانی ؎ دارش از بلوث چشم و شہوت دور ؎ تا بیازگی شوی مشہور ؎ اور لفظ رجز ساتھہ پیش ہی کے پڑہا ہے امام عاصم نے بہ روایت حفص کے اور باقیون نے ری کے زیر سے پڑہا ہی اور معنی دونون کی ایک ہین کہ بت کو کہتے ہین یعنے چہوڑی رکہہ عبادت بتون کی ف۲ اور پاس نجاوسکے جیسے کہا ابراہیم علیہ السلام

ف۱ دھونا پاکپن کا اور پاکیزہ رکھنا باعث ہونی دین و دنیا کی ف۲ پاکیزہ رکھو اپنے سر کو اپنے گھر کو اپنے کردہ کو اپنے دین کو (از قرآنی)

واجتنبني وبني ان نعبد الاصنام ۞ رب ۷ ۞ ولا تمنن تستكثر ۞ ولربك فاصبر ۞
اور بچا ہیے کہ کچھہ دیوی تو زیادہ طلب کرتے ہوے یعنے تحفہ لیجانا غنی کے پاس تا وہ زیادہ تحفہ سے زگاری
اخلاق بد سے ہی اور واسطے حکم پروردگار اپنے کے صبر کر ۞ فائدہ ۞ اور شکر کہ احسان کرے اور بہت چاہے
اور اپنے رب کی راہ دیکھہ ۞ موضح تفسیر ۞ ولا تمنن الخ اور نہ احسان رکھو کسے پر نہ قرآن کے
تعلیم کا اور نہ احکام آلہی کے پہنچانے کا اور نہ کارروائی اور حاجت برآری کا اور نہ کچھہ دینی کا اس
غرض سے کہ شاگرد اور مرید بہت سی ہو جاوین اور اس سبب سے بڑا نام و مرتبہ حاصل ہوی اور بہت اس
سبب سے بہت مال ہاتھہ آوی بلکہ کوئی چیز کسے کو اس نیت سے مت دو کہ اوسکے عوض مین وہ
زیادہ کر کے تمکو دیوی اسلیئے کہ یہہ ہی ایک قسم ہی طمع کی جو باطن کے گندہ کرنے مین نجاست کا
حکم رکھتی ہے اور بعضی مفسرون نے کہا ہے کہ اس آیت کے معنے یون ہین کہ احسان کے وقت بھی
کسے پر احسان نہ رکھو اوس احسان کو بڑا احسان جانکی کہ مینی تجھپر ایسا اور ایسا احسان کیا اسلیئے کہ احسان
رکھنا ثواب کو مٹا دیتا ہے تمکو چاہیی کہ اوس احسان کی کچھہ بھی حقیقت نہ جانون بلکہ یہی والیکا احسان
اپنے اوپر جانو کہ اس بے حقیقت چیز کو ہمسی قبول کیا اور ہمکو اجر اور ثواب کا مستحق کیا چنانچہ حضرت
امیر المومنین مرتضی علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب کوئی فقیر انکی پاس سوال کرنیکو آتا تھا تو
اوسکو فرماتے تھے مرحبا بمن حمل زادی نابلا اجرہ اور جب آدمی کو یہہ سب چیزین یعنی حق تعالی کے
عظمت اور ظاہر اور باطن کے مہارت اور دنیا سے بے طمعی حاصل ہوئی تو شیخت اور ارشاد کی
لیاقت اوسمین پیدا ہوئی لیکن اوس شخص کو باوجود ان سب چیزونکے جو صیقلکے فراغی ضرور ہے
تاکہ خلق اللہ کی جفاؤنکا تحمل کرنا اور اونکی ایذاؤنکو اوٹھانا اور اونکی بدگوئی کو اپنے حق مین سنکے
گوارا کرے اور نفسانیت کو غالب ہونے دے والا اونکے صحبت کو چھوڑ کر رہا گے گا اور رہانون
اور صحرا نشینون کی طرحسے اکیلا اور تنہا ہو کر بیٹھہ رہیگا شیخت اور ارشاد کا کام سرانجام نکر سکے گا
اسلیے اس امر کے بھی نصیحت ارشاد ہوتے ہے کہ ولربک اور اپنے پروردگار کے رضامندی کیواسطے
نہ خلقت کی خاطر داری کیلئی فاصبر سو صبر کر واوراونکی ایذاؤنکو اوٹھا اور باوجود رنج اور ایذا
پہنچنے کے اونکی صحبت سے کنارہ نکر تا کے ارشاد اور رہنمائی کے خدمت سرانجام کو پہنچی اور دونون
صبرونمین یعنے ایک حق تعالی کی رضامندی کیواسطے اور دوسرا خلق اللہ کے خاطر داری کیلئی صبر کرنے
انمین فرق کے علامت یہہ ہے کہ اگر غریبون اور مسکینون کی ایذا کا تحمل ریاہی کرتا ہے جیسے
کہ حکومت والون اور تونگرون کے ایذا اور حقارت کا تحمل کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ صبر اور تحمل عقبی کے
فرمان برداری کیلئی ہے اور اگر غریبون اور مسکینون کی ایذا کا تحمل کم کرتا ہی حکومت والون
اور تونگرون کے نسبت سے تو معلوم ہوا کہ یہہ صبر اللہ تعالی کیواسطے نہین ہے بلکہ خلق کے خاطر
کیلئے ہے اور اگر یہہ خیال لمین گذری کہ کافر ونکی ایذا کو اوٹھانا درکنار صبر کرنے کا جو حکم ہوا تو
بڑی سخت مصیبت مین ہم پھنسے اسلئے کہ ہمکو نہ بدلا لینی کا حکم ہے اور نہ بھاگ کر علیحدہ ہو جانیکا حکم

بلکہ کافرونکو ہمیشہ غالب اور دلیر ہوجانیکی بات ہی اور ہماری مخالفت اور دشمنی اور ایذارسانی اون پر بہت آسان ہے
تو اس خیال کے جواب مین حکم ہوتا ہی کہ یہہ سختی تیرا اور آسانی اون پر دنیا کی زندگی کی چندروزہ کی ہے
عزیزی یعنی صبر کر اپنے رب کی حکم سے اور نہ رنجیدہ ہو مشرکونکی ایذا دینے سے اسلیئے کہ دین کے
پہنچانے کا حکم ہوتا ہے خالی نہین ہوتے کوکونکی ایذا سے لیکن تلخ میٹھا ہوجاتا ہے صبر سے بیت
تحمل چو زہرت نماید نخست ۔ ولی شہد گردد چو طبع درست ۔ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۝ فَذٰلِكَ
یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۝ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ ۝ پس جسوقت کہ
پہونکا جاویگا بیچ صور کے دشواری ہوگی اوسوقت بیچ اوسدن کی وقت دشوار ہوگی اوپر کافرونکے
نہ وقت آسان فتح ۔ ہر جب کہ کہرائی وہ کہوکہ اپہروہ اوسدن مشکل دن ہے منکرونپر
نہین آسان مؤ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ہر جب پہونکا جائیگا نقارہ مین اور کوچ کی آواز ہوگے اور
آخرت کا سفر آن پہنچی گا سو وہ پہونکنا اور کوچ کی آواز دنیا اوس ذکی واقعونسی گویا ایک دن مستقل
ہے جو نہایت سخت اور دشوار ہے اور اگرچہ اوسدن ایک ہی آواز ہوگے لیکن وہ آواز سختی اور شدت
مین پورے دلونکا حکم رکھی گے اسواسطے کہ اکثر اوسکا دیر تک باقی رہے گا اور اوسدن کی واہونمین سے
کوئی واقعہ اوسی زیادہ سخت ہوگا اور بعضی مفسرون نے ناقور کو صور پر حمل کیا ہے دور کے تشبیہ کے
سبب کے اسلیئے کہ صور مین بلکہ جتنی چیزین دم کشی کے ہین اون سب مین پہونکنے سے آواز نکلتی ہے
اور جتنی چیزین کھال سی مڈہی ہوتی ہین جسطرح ڈف اور طبلہ اور ڈھول اور سیطرح جتنی چیزین کہ اوانمین
جیسے ستار اور طنبورہ اور بین سو ان سب مین نقر یعنی پہونکنے کے سبب آواز نکلتی ہے غرضکہ
ہر طرح سے خواہ موت اور برنج کی شدت مراد ہووے اور خواہ قیامت کے ہولونکی شدت اور سختی
مراد ہووے لیکن حقتعالی کی عنایت سے ایمان دارون مین اثر نکریگی بلکہ اوسدنکی شدت اور سختے
عَلَی الْكٰفِرِیْنَ کافرون پر ہے فقط اسواسطے کہ اول دہلی مین اگر چہ ایماندار اور نیک ہی اوس سختی سے
گزرنہ ارہونگی لیکن ایمانی تاثیر سے اور پیغمبرون اور قرآن کی شفاعت سے وہ سختی آسانی سے بدل ہوجائیگی
بخلاف کافرونکی کہ اوسدن اونپر دم بدم سختی کے زیادتی ہوتے جاویگی غَیْرُ یَسِیْرٍ ہرگز آسان ہونے
والی نہین ہے جسطرح ایماندارونپر اوسدن آسانی ہوجاویگی یا جیسی دنیا مین کافرونپر آسانی ہوجاتی
تھے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ آخرت کے سفر کی اول منزل قبر ہے جسنے اول منزل مین
شدت دیکھی اور برنج کہنچا تو اوسکو آگے چلکے شدت و سختی اور زیادہ ہوتے جائینگے اور جسنے اس پہلی
منزل مین اس سختی سے نجات پائی تو اوسکو اگلی منزلونمین اوسی زیادہ آسانی ہوگی سو جب
یہہ بات معلوم کرلی تمنی کہ شدت سختی کا وقت کافرونپر اور ہمارے قہر کا ظہور اونپر عوض
یعنی کیواسطے اس جہانسی گذر جانیکے بعد لیئے موت کی بعد ہے نہ دنیا مین اس لئی کہ اگر اس جہان مین
یہہ کافر شدت و سختی مین گرفتار کئی جاوین تو انکو برائی کرنے کے فرصت اور مال و اسباب اور
اور دنیاوی فائدون سی نفع حاصل نے کی قدرت حاصل نہوئی اور امتحان و آزمایش کے معنے بہ

فذ یعنی ہوئی صور ۱۲

تنہائی جاؤ میں تو اب تمکو چاہتی کہ ان سے عوض طلب کرنے میں اور کفر کے سزا پہنچانے میں جلدی مت کرو بلکہ ذَرْنِی الخ ۞ عَزِیزًا ۞ ذَرْنِی وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیدًا چھوڑ دی مجھکو سا تہہ اوسکی کہ پیدا کیا میں نے اوسکو تنہا ۞ فتح ۞ چھوڑ دی مجھکو اور اوسکو کہ میں نے بنایا اکیلا ۞ مؤ ۞ تفسیر ذَرْنِی الخ چھوڑ دی مجھکو اور اوسکو جسکو پیدا کیا میں نے اکیلا کہ اوسوقت نہ فوج رکھتا تہا نہ لشکر نہ جورو رکھتا تہا اولاد اور نہ قوت رکھتا تہا نہ کنبہ اور نہ مال رکھتا تہا نہ اسباب ۞ عزیزی ۞ یعنے چھوڑ مجھکو ساتہہ اوسکے درحالیکہ ایک ہوں کافی ہوں میں بدلہ لینے میں اوس سی تیری طرفسی یا یہہ معنی ہیں کہ پیدا کیا میں نے اوسکو اکیلا کہ نہ مال تہا ونہ اولاد نازل ہوئی آیت ولید ابن مغیرہ مخزومی کے حق میں اور اسکا لقب تہا اوسکے قوم میں وحید بمعنی اسکے کہ اوسکا نہ نظیر تہا کوئی وجاہت میں اور نہ مال میں اور فخر کرتا تہا اپنی حق میں کہتا تہا کہ میں وحید ابن الوحید ہوں نہیں ہے میرا عرب میں کوئی نظیر اور نہ اسکے مغیرہ کا نظیر بس فرمایا اللہ تعالے نے اوسکو وحید از راہ حقارت اور تہنہ کے مانند قول اللہ تعالے ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ۞ رُوح ۞ وَجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مُّمْدُوْدًا ۞ وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا ۞ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ۞ اور دیا میں اوسکو مال بہت اور فرزند حاضر ہونے والے مجلسوں میں اور وسعت دی میں اوسکو وسعت دینی ۞ فتح ۞ اور دیا اوسکو مال پہیلا کر اور بیٹے مجلس میں بیٹہنے اور طیار کردی اوسکو خوب طیار کے ۞ مؤ ۞ تفسیر وَجَعَلْتُ الخ اور کر دیا میں نے اوسکے لیے بہت سا مال کہ روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے علماء نے کہا ہے کہ جو مال روز بروز زیادہ ہوتا ہی وہ تین قسم کا ہوتا ہی اول زراعت دوسری کا مال دوسری مواشی کا مال تیسرے تجارت کا مال لیکن کہ ان تینوں قسموں میں جو کچہہ حاصل ہوتا ہے خرچ سے زیادہ ہوتا ہی بخلاف اور مالوں کے اور اس آیت میں کافر خاص کی طرف اشارہ ہے جو مال اسباب کی کثرت سے قریش میں مشہور تہا اوسکا نام ولید بن مغیرہ تہا اوسکو حق تعالی نے تینوں قسم کا مال دیا تہا چنانچہ طائف میں باغات دکہیتیاں اوسکی بہت ہیں ہر فصل کے میوے اوسکے باغیں افراط سے پائے جاتے ہے اور ہر موسم کی کہیتی ہی اوسکے ہاں ہوتی ہی اور مویشی بہی بہت رکہتا تہا اونکے دودہی گہی پشم نسل سے بہت کچہہ حاصل ہوتا تہا اور ہر قسم کی تجارت بزازی سے لیکر مواشی تک کی ہوتی تہی غلام بہی بہت رکہتا تہا اور غلام دگانے ان کا موسپر مقرر کردیے تہے کہتے ہیں کہ ایک لاکہہ دینار یعنے اوسوقت کے چلن کی اشرفی اور دس لاکہہ درہم یعنے اوسوقت کے چلن کا روپیا اوسکی گہر میں موجود تہا اور اسقدر مال کی کثرت بدون اولاد کے کچہہ لطف نہیں رکہتی ہی اور خوشی حاصل نہیں ہوتی اور نعمت نہیں رہتے بلکہ رنج وغم کا سبب پڑتے ہے اور عیش کو منغص کر دیتی ہے سو اپنے نعمت کی پورا کر دینے کے لیے اوسکو اولاد بہی دی کہتے ہے وَبَنِیْنَ شُهُوْدًا اور کردی میں نے اوسکے لیے بیٹے جو اولاد میں بہتر قسم ہے پہر وہ بیٹے ہمیشہ اوسکے پاس رہتے کہیں اوس سے جدا نہ ہوتے یعنے مال کے کثرت دبدبے پر واہے کے سبب سے روزے کے غلبے کے لیے سفر نہیں کرتے ہے

تاکہ اونکی مفارقت اور جدائی کا رنج اوسکی عیش کو منغص کرے بلکہ ہر وقت اوسکے سامنی رہتے تھے
اور اونکے دیکھنی سے ہمیشہ وہ خوش رہتا اور زراعت و تجارت کی خبر گیری کے لیے بھی اونکو بھیجتا
بھیجتا تھا اسلئے کہ غلام ہوشیار اور گماشتہ امانت دار موجود تھی بیٹونسی کچھ کام نہتھا وہ ہر وقت اور
ہر مجلس مین اوسکے ساتھہ رہتی تھی اور اوسکے عیش عشرت کی شریک بلکہ خود سبب پڑتے تھے اور مجلس کی
زینت اور جلسہ کی اوسکی مونس تھے اور اس ولید پلید کے اولاد بھی بہت تھی چنانچہ اوسمین سے سات
شخص بڑی نامور مشہور مین ولید بن ولید اور خالد اور عمارہ اور ہشام اور عاص اور قیس اور عبد الشمس
اور انمین سے چار شخص دولت ایمان سے مشرف ہوئی تھے یعنے ولید اور خالد اور عمارہ اور ہشام اور
تین شخص کفر کے حالت مین مری اور مسلمان ہوئی تھی اونمین سے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اسقدر جہاد کیا اور کافرونکو مارا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے امیر الامرائی کا منصب
اونکو ملا اور آپنے اونکو سیف اللہ کا خطاب دیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اول کے خلافت مین
یہی اوسی منصب پر بحال رہے اور ملک شام اور عراق انہین کے ہاتھہ سے فتح ہوا اور اکثر مرتدونکے
بھی سرانجام انکی ہاتھہ سے ہوا اور ولید بن ولید کو اونکی باپ اور بھائیون نے مکہ مین روکا اور
قید کیا تھا تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہونے پاوین اور ہجرت کرنے پاوین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی خلاصی کیلئے فجر کے نماز مین قنوت یہی پڑہی ہے اور لکھا ہے
آپ یہہ دعا مانگتے تھے اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ
وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ آخر کو اون ظالمونکی ہاتھہ سے چھوٹہ کے شرف صحبت فیض موہبت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا حاصل کیا اور آپ ہی کے قدمون پر اپنے جانکو فدا کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی ملبوس خاص مین یعنی قمیص مبارک مین کفنا کے دفن کیا اور انکے عجائبات معاملونسی ایک
یہہ ہے کہ کافرونکی زبردستی سے جنگ بدر مین جاکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے مقابل مین
کھڑے ہوئے تھے جسوقت کافرون نے شکست کہائی اور مسلمان نے کافرونکو پکڑکے قید کیا
اور فدیہ لیکر چھوڑا اوسوقت ولید بن ولید رضے اللہ عنہ بھی پکڑے گئے تھے یہہ بہے بیادیکر
چھوٹے پہر اسلام اپنا ظاہر کیا لوگون نے کہا کہ فدیہ دینے کے پہلے کیون نہ اسلام ظاہر کیا اونہون نے
جواب دیا کہ مینی اندیشہ کیا کہ اگر فدیہ کے ادا کرنیکے پہلے اسلام ظاہر کرتا ہون تو لوگ ایسا سمجھینگے
کہ فدیہ کے معاف کروانیکے لیے اسلام ظاہر کیا نہ حق تعالیٰ کی رضامندی کے لیے اور جب مینے
فدیہ ادا کیا تو یہہ دہم جا تا رہا پہر بے دغدغہ و بے دہشت اسلام ظاہر کیا مینے حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ ولید کے اولاد سب ایسیہی قابل اور کام والے اور جوان خوش رو و خوش شکل تھے کہ تمام قریش
کے قبیلہ مین اونکی مثال ریحانی تھی اور جو مال کی کثرت اور اولاد کی بہتائت بدون ریاست اور
حکومت کے رونق نہین رکھتے ہے اسلیے اوسکو ریاست اور حکومت اور عزت بھی انتہا درجہ کی
دی جسنے وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا ۝ اور مہیا و مضبوط کے جسنے اوسکے لیے مسند ریاست کی

اچھی طرح کے طیار ہی چنانچہ تمام قریش ہر مشکل کام مین اوسیکے طرف رجوع کرتے تھے اور اوسکو اپنا جانتے تھے یہان تک کہ قریش کے قبیلے مین وہ ولید کرکے مشہور ہوا تھا ایک تو وحید اسلیے کہ اپنے اوصاف کمال مین یکتا تھا اور قابلیت کی فنون مین جیسی شعر وغیرہ بڑا کمال کہتا تھا اور اوسکو ریحانہ بھی قریش کہا کرتے تھے یعنے قریش کا گل اوسکی خوش اخلاقی اور خوبصورتی کی سبب سے لیکن باوجود اسقدر کثرت نعمت اور ثروت کے اپنے پروردگار کا بڑا ناشکر تھا کہ کبھی شکر کا کلمہ اوسکی زبان سے نہ نکلا اور سوائی بت پرستی اور لات عزی کے پرستش کے دوسری چیز کچھ ہی نہین جانتا تھا اور ہمیشہ مالکی زیادتے کے فکر مین مصروف رہتا تھا اور اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اوسکے سامنے ہیئت اور اوسکی نعمتونکے ذکر فرماتے تو سنکے کہتا تھا کہ یہہ محض اگر ہیئت کے تعریف مین سچا ہے تو یقین کامل ہے کہ حقتعالی نے اوس کہ کو میرے واسطے پیدا کیا ہے اسلیے کہ میری سوا کوئی شخص اونعمتونکا مستحق نہین ہے سوا ایسے اوسکے نا شکرے اور حرص کیطرف اشارہ ہوتا ہے کہ ثُمَّ يَطْمَعُ اخ ثم عزیزی ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ كَلَّا اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا پھر طمع کرتا ہے کہ زیادہ دون مین نہ البتہ وہ ہی ساتھ آیتون ہمارے کے ثم فخ ثم پھر لالچ رکھتا ہی کہ اور دو کوئی نہین وہ ہے ہمارے آیتونکا مخالف ثم موثم تفسیر ثم اخ پھر باوجود ان نعمتونکے جو وہ رکھتا ہے اور اوسکا منکر ہے ادا نہین کرتا ہے پھر ہی امید اور طمع رکھتا ہے کہ ہم اوسکو دنیا اور آخرت کے نعمتین زیادہ کرین گے كَلَّا ہرگز نہین طمع اوسکو رکھنی چاہیے اسلیے کہ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا بے شک وہ ہی ہماری وآنکی آیتون سی عناد کرنیوالا اور ہماری کلام سے دشمنی رکھنے والا ہے اور ہمارے کلام سے دشمنی گویا ہمین سے دشمنی ہے اور اپنے منعم اور محسن سے دشمنی کہنے پہلے نعمتونکی زوال کا موجب ہے پھر زیادہ نعمتونکی امید رکھنی کیا ذکر ہے تاریخ والون نے لکھا ہے کہ ان آیتون کے نازل ہونے کے بعد ولی درجے اوسکے مال واسباب مین نقصان ہونا شروع ہوا یہان تک کہ فقیر ہوکر رہ گیا اور عناد کے معنے کفر مین یہہ ہین کہ جان بوجھکر حقکو باطل کری اور حق باتکی خرابی کے پیچھی پڑی اور کفر کے قسمون مین سخت تر قسم یہہ ہے اسلئے کہ کفر کے قسمین چار ہین ایک تو کفر شک کا ہے جیسے اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کافر اسی قسم کے تھے اور اوسی کے حقمین یہہ آیت قرآن شریف نازل ہوئی ہی کہ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ یعنی بلکہ وہ لوگ شک مین ہین میری ذکر سی اور دوسرے کفر جہل اور زیادے کا جو حق کو نجانے جنانچہ اگر شک کے شرک ہی قسم کے تھے اور انہین کے حقمین قرآن شریف مین آیا ہے وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور تیسرے کفر جحود اور انکار کا کہ جان بوجھکے اقرار نکری اور سچکو نا نے جنانچہ اہل کتاب کے حقمین ارشاد ہوتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور فرعون اور اوسکی قوم کے حقمین یہی مضمون ارشاد ہوا ہے کہ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا اور جو تھا کفر عناد سے جو باوجود جاننے حق کے اوسکے انکار پر اڑ جاوے اور اوسکے باطل کیلئے پیچھے پڑے اور وہی تباہی شبہی

مکالکے سچے دلیلو نمود اور دیوی اور بالکل حق کے مقابلہ مین آجاوی اور ولید پلید کا بیان یہہ ہی کہ ایک روز
کو معظمہ کے مسجد مین یہہ بیٹہا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی تشریف رکہتی تہی اوسوقت سورہ حم
السجدہ کا آپ پر نازل ہوئی اور آپکی عادت شریف ایسی ہتی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سی قرآن شریف
سنے کے بعد آپ اوسے دہرالیتے ہی عادت کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورتکو پڑہنا شروع
اور جب آپنے دیکہا کہ ولید ہی سنتا ہے تو آپ نے پہر اس سورتکو وہی سنایا اور بعضی روایتون مین ایسا
آیا ہے کہ سورہ حم المؤمن کو ابتدا سے الیہ المصیر تک آپنے سنایا اور اسنے بہی خوب تامل اور غور
کرکے سنا اور اپنے قوم یعنے بنی مخزوم کے لوگونسے کہا کہ مینی آج جو کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانسی سنا ہے
انصاف تو یہہ ہے کہ یہہ کلام نہ آدمی کا ہے نہ جن کا اسلئے کہ اس کلام مین ایسا لطف اور مزا ہے کہ کسی کلام مین
یہہ بات پائی نہین جاتی اور اسکلام پر انوار چمکتے ہین اور اسکلام کی شاخین میوہ سی پر ہین اور کلام کی
بڑی موٹی اور مضبوط ہے اور یہہ کلام سب کلامونپر غالب ہے اور یہہ کلام ہرگز مغلوب ہونیوالا نہین ہے
پہر جب وہ اوس مجلس سے اوٹہہ کر چلا گیا تو یہہ خبر لوگونکے ابوجہل کو پہنچائی اور کہا کہ آج تو ولید کو بہی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی باتونکا فریفتہ کرلیا اور ولید نے بہی محمد کے دین کیطرف میلان کیا اسکے
سنتے ہی ابوجہل اور قریش کے کئے رئیسون کو اپنے ساتہہ لیکر ولید کے گہر مین گیا اور کہا کہ مین نے
ایک عجیب بات سنے ہے کہ تم ہے محمد کے دین کیطرف جہکے ہوا اور روٹی اور شوربا جو ابوقحافہ کا بیٹا یعنے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ محمد اور اونکی ساتہیونکے لئے پکا کر لاتا ہے اور وہ سب ساتہہ مل کے کہاتے ہین اسکے
کہانیکے رغبت تمہارے ہے دلمین پیدا ہوئی یہہ بات سنتے ہی ولید غصہ مین آیا اور کہنے لگا کہ میری
ثروت اور مالداریکا حال تجہکو خوب معلوم ہی کہ محمد اور اوسکا باپ ابوقحافہ کا بیٹا میری دروازیکی فقیر کیطرح
برابری نہین کرسکتی ہین مجہکو اونکی کہانیکی کیا پروا ہے ابوجہل نے کہا کہ اگر حقیقت مین یہی بات ہے اور آپنے
باتمین سچے ہو تو اسوقت مسجد مین چلو اور مین سب قریش کے قبیلے کے سردارونکو جمع کرتا ہون تاکہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے مقدمہ مین مشورہ کرین پہر اوسیوقت ولید اوٹہہ کہڑا ہوا اور ابوجہل کے ساتہہ مسجد شریف مین آیا
اور جتنی کے قبیلے اوادکے سردار سب جمع ہوئی جیسے ابولہب ابوسفیان اور نضر بن الحارث اور امیہ بن خلف
اور عاص بن وائل اور یہہ سب سردار ولید پلید کے طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ ہمکو ایک سخت مشکل درپیش ہوئی ہے
اور وہ یہہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبوت کا دعوی کرتے ہین اور ایک کلام پڑہتے ہین اور کہتے ہین کہ
یہہ کلام خدا تعالی کیطرف سی مجہپر نازل ہوتا ہے اور اب حج کا موسم آپہنچا ہے ہزارون لوگ ہر طرف کے
اس شہر مین آوین گے اور انکا دعوی اور اس کلام کا حال ہمسی پوچہین گے ہمین سے بعضے تو اوس شخص کو
شاعر کہتے ہین اور اسکلام کو شعر کہتے ہین اور بعضے اس شخص کو مجنون کہتے ہین اور اسکلام کو ہزیان کہتے ہین
اور ان دونون باتون مین آسمان اور زمین کا تفاوت ہی اگر ہر ایک کا اختلاف لوگ ہمسے سنے گے تو ہم کو ناقص
اور مہمل دین کہینگے ایک بات کو مقرر کیا جاوی کہ جو شخص باہر سے آوی اور ہمسے پوچہے تو ہر شخص ہمسے وہی
ایک بات کہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنکر لوگ فریفتہ نہو جاوین اور اسکے طرف میلان نکرین اسکو

قریش کے قبیلہ کے سردار کلام

حق تعالیٰ نی ہم سب مین بڑا کیا ہے سواسکے ہم سبکے تہائی طرف رجوع کیا سواس امر مین جو ایک بات تم ہمارے
اوسے طرح ہم مکہ مین منادی کر دین کہ سواس بات کی کوئی اپنی زبانسے اور بات نلاوی وہ ہی ایک بات
کہین ولید پلید یہ بات سنکر سرنگون ہوا اور چپ رہا پھر تامل کے بعد کہنے لگا کہ اگر تم کلام کو شعر اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر کہکے تو اوسے وقت ملزم ہو جاوگی اسلئی کہ مین عبید بن الابرص اور امیہ ابن
ابی الصلت اور لوقدیم شاعرونکی شعرسے مین اوسمین خوب غور کیا سو یہہ محمد کا کلام شعر ہرگز نہین اور محمد کو شاعر کہنا
سلیقہ بھی نہین ہے اور اگر کلام کو کہانت کہوگی اور محمد کو کاہن نہیراؤگے تو یہی الزام کہاؤگے اسواسطے کہ
کاہن کا کلام کبھی سچ ہوتا ہے اور کبھی جھوٹ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مین کبھی بھی جھوٹ نہائیگی
اور اگر اسکلام کو ہذیان اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہوگے تو یہہ خفیف اور ذلیل ہوگے اسواسطی کہ مجنون
ہمیشہ بیہودہ بکا کرتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین کونسی علامت جنونکی تمنی پائی ہے جو اوسکو مجنون کہوگے
اوسکے کلام مین تو بالکل حکمت اور فصیحت بھری ہوئی ہی اور اگر اسکلام کو سحر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
ساحر کہوگے تو یہی تمہاری بات بن نہ پڑیگی اسلیئے کہ سحر مین بعضی کلئے مہمل اور بیمعنی ہوتے ہین اور ساحر
ہمیشہ اپنے سحر سے دنیا کا نفع چاہتا ہے اور مال کہتا ہے اور یہہ کلام معنونسے پرے ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
مال کی اور دنیا کے نفع کی کچھ پرواہی نہین ہے پھر ان سب چیزونکو بیان کرنے اور بالکل کر نیکے بعد بہت
غور اور تامل کیا اور دانتون تلے انگلی دبائی اور نہایت فکر اور سوچ سے غصہ مین آیا آخر کو چپ ہو کر بیٹھ رہا
قریشیکے سردارونے جب اوسکا یہہ کلام سنا اور اوسکا یہہ حال دیکھا تو کہنے لگے کہ پھر اب تدبیر کیسے کیجائے
ہم لوگونسے کیا کہین ولید پلید نہایت فخر اور تکبر سے کہنے لگا کہ اصل حقیقت یہہ ہے کہ یہہ بابل کا جادو ہے جو
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی صحیح سند سے پہنچا ہے اور بابل کل جادو اور جادوونکی سوائی ہی اور اسکے جادو ہونیکی
بڑی قوی دلیل یہہ ہے کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور اونکی کہنی کو سنتا ہے وہ اپنے ماں باپ و
جورو اولاد سے بیزار ہو جاتا ہے اور سبکو چھوڑ دیتا ہے اور یہہ سحر کی خاصیت ہے کہ جورو خاوند مین
اور باپ بیٹی اور مان بیٹی مین جدائی اور تفرقہ ڈال دیتا ہے جتنے قریش کے سردار تھی اسبات کی سنتی ہی اوس
پلید سے بہت خوش ہوئی اور اوسکے عقل و دانائی پر آفرین کہی اور کہا کہ خوب ہی بات سوچی پھر اوٹھکر
مکہ مین منادی کر دی کہ آج سے محمد کو ساحر کہا کرو شاعر اور کاہن کوئی نہ کہا کرو سواس قصہ سے معلوم
کرا دینی قرآنکی حقیقت کو خوب دریافت کیا لیکن باوجود اس دریافت کرنے کے اوسکی حقیقت کو جہل تھا
تہا اور جو لوگ اوسے اسکلام کے تدبیر کو دریافت کرتے اونکو کفر سکھاتا تہا اور باوجود اس عناد کے اپنے منعم کے کلام سے
اور اوسکے رسول سے اوسکے بیانی نعمت اور بخشش کے توقع رکہتا ہے سو جسطرح وہ کفر مین ترقی کر کے اعلا مرتبہ
کفر کو پہنچا ہے یعنے کفر عناد کو کہ جو ابلیس کا منصب ہے اسیطرح سَاُرْهِقُهٗ الخ ۝ عزیزی
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا تکلیف دونگا اوسکو ساتہ شقت کے فتح اب اوسے چڑہاؤنگا بہ
چڑہائی ۝ مُوْهٗ تفسیر تردیک ہے کہ دوزخ مین اوسکو تکلیف صعود کی اوپر چڑہنے کے دین کے ہم
صعود نام ہی دوزخ کے پہاڑ کا جو دہکتی آگ سے بنا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ چڑہائی اوسکے

پچاس برس کی راہ ہے جو کافر معاند ہی اوسکو دوزخ کے سو کل فرشتہ زبردستی اوپر اوسکے چڑہاوین گے اور اوسکے سنوش کا یہ حال ہے کہ جوین کا فر اوسپر ہاتہہ رکہی گا بس کہتی ہی جل کر بسم ہو جاویگا اور پہر اوسیوقت تیاہی گا اور پہر جلیگا اوسیطرح اونکی پاؤں کا حال ہوگا کہ اوپر کہتے ہی جل جاینگے اور پہر نئی بنین گے اسے تکلیف اور مشقت سے اوسکو نیچے ولنے فرشتے کہینچینگے پہر جب اوس پہاڑ کی چوٹی پر پہنچی گا تو اوسکو اوپر سے نیچی ڈہلکا دینگے کہ نیچے آگریگا پہر اوسکو مار مار کر اوپر چڑہاوین گے اور پہر گراوین گے اوسی عذاب میں ابدالآباد تک رہیگا اور اوس معاند کافر کو خاص اس قسم کے عذاب مین مبتلا کرنا اس سبب سے ہوگا کہ وہ بھی اپنی فکر کے حرکت مین درجہ بدرجہ کفر کی مضامین پر چڑہتا تہا اور پہر قرب حق سے اپنے تئین گراتا تہا اور اپنے قدیم کے جہل کب مین غوطی کہاتا تہا اور حق پر قائم نرہتا تہا سو اسطرح کا عذاب اوسکے اخلاق کے موافق کی سزا ہے اور اس اجمال کے تفصیل یہہ ہے اِنَّهٗ فَكَّرَ اِلٰى عزیزی اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ البتہ اوسنے تامل کیا اور اندازہ مقرر کیا پس لعنت ہو جیو کیونکر اندازہ کیا فتحی اوسنے سوچ کیا اور دلمین اندازہ ٹہیرایا سو مارا جائیو کیا ٹہیرایا موضح تفسیر اِنَّهٗ فَكَّرَ بیشک اوسنے فکر کرنا شروع کیا قرآن مجید کے عالمین کہ آیا یہہ قرآن حق تعالی کا کلام ہے یا بشر کا وَقَدَّرَ اور اپنی ذہن مین جتنی احتمال ہین سبکو جمع کیا اور اندازہ کیا یعنی کہنی لگا کہ قرآن شریف ان احتمالونسے خالی نہین ہی یا تو شاعر کا کلام ہے یا ساحر کا یا کاہن کا یا مجنون کا فَقُتِلَ الخ پہر مارا جائیو اور لعنت ہو جیو اوسپر کیسا بے ربط اندازہ کیا کہ واقعی چیز کو احتمال کے طور پر بہی خاطر مین نہ لایا یعنے یہہ شبہی اور احتمال ہے بہی کہا کہ یہہ کلام کلام الٰہی ہے آدمی اور جن کا کلام نہین ہے سو اس احتمال کو چہوڑنا انتہا درجے کی عناد پر دلالت کرتا ہے اور اس احتمال کے چہوڑنے کے سبب سے لعنت اور پٹہکار کا مستحق ہوا ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ عزیزی بار دوسے لعنت ہو جیو اوسکے کیونکر اندازہ کیا پہر دیکہا پہر سونہہ ترش کیا اور تیوری چڑہائی پہر پیٹہ پہیری اور تکبر کیا فتحی پہر مارا جاویو کیا ٹہیرایا پہر نگاہ کے پہر تیوری چڑہائی اور ٹہسا پہر پیٹہ دی اور غرور کیا موضح تفسیر ثُمَّ قُتِلَ الخ پہر لعنت ہے اوسپر کیا بے اندازہ کیا اسلیے کہ احتمالات کے بیان شروع کرنے مین جو احتمالات ظاہر الفساد ہین اونکو ذکر کرنا فکر اور نظر سے صرف خارج ہے اور یہہ جتنے احتمال بیان کئی ہین ان سبکا فساد ظاہر ہے اسلیے کہ قرآن شریف مین شعر اور رجز کی علامتونسے قافیہ کا التزام تو البتہ پایا جاتا ہے اور سوائی اسکے کوئی علامت شعر کے آسمین نہین ہی بلکہ قافیہ کا التزام بہی جو آسمین پایا جاتا ہے سو شعر کے قافیہ کے دستور کے خلاف ہے چنانچہ یہہ بات تامل اور غور کرنے سے معلوم ہوتے ہے پہر جو علامتین نہین ہین اونکی طرف خیال کرنا اور ایک علامت جو فی الجملہ پائی جاتی ہے اوسی کو پکڑ لینا اور اوسسے احتمال کو ترجیح دینا کمال غفلت سے یا کمال عناد سے ہے اور سحر کے علامتونسے اسکلام الٰہی مین ایک تاثیر تو انتہا درجے کی پائی جاتی ہے اور سوائی اسکے جتنی علامتین سحر کے ہین اونکا گذر بہی آسمین نہین پایا جاتا ہے چنانچہ شیطان تو نکی نام لینی اور اوسنسے مدت چاہتی اور اونکی التجا کرنے

لہ یعنی پیروی چڑہائی

سحر کے لوازمات سے ہے اور سکے بوہی کلام پاک مین نہین ہے اور مہمل اور بے ربط لفظونسے یہہ کلام پاک بالکل بری ہی سو فقط تاثیر کے لحاظ سے کلام عجاز نظام کو سحر کہنا وہے مثل ہوئی کہ جو سفید ہے سو کپڑا ہے اور جو گول ہے سو طشت ہے بلکہ یہہ کلام پاک شیطانونکی برائی اور سحر کے مذمت اور شیطانون سے استعانت کے ممانعت اور اونکی پیروی سے اپنے تئین بچانے رکھنے مین پڑے ہے اسکو سحر انہی کا مگر ساتھ سو ایسے اتمانونکی ذکر کرنے سے جنکا بطلان صراحۃً ظاہر ہے پھر دوسری مرتبہ لعنت کا مستحق ہوا اور سوائی اسکے اوسنے بہت بڑہی کہا تھا کیا بلکہ ثُمَّ نَظَرَ پھر دیکھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حاسدین کہ ان اتمانونکی نوازشین اونمین پائی جاتے ہین جیسے یہہ کلام شعر ہے تو چاہیے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم قافیہ اور شعر کے موزون کو سیکھتے ہوون اور شعر کہنے کے مشق کی ہوا اور اس فن کی ماہر ونکی پاس برسون آمد و رفت رکہی ہو اونکی شاگردی کی ہو اور اگر سحر ہے تو چاہیے کہ ساحرون کی صحبت مین رہے ہون اور جن اور شیطانون کے تسخیر کے عملونکو اونسے سیکھا ہوا اور اگر کہانت ہی تو چاہیے کہ بت خانونمین اور اور شیطانی مجلسون مین برسون آمد و رفت کی ہو اور عام و خاص کے سوالون مین اونکے جواب دیتے رہے ہون اور اونکے خبرین کبھی کبھی ہوئی کبھی سچی ہوتے رہی ہون جسطرح کاہنونکو عادت ہے اور اگر مذیان جنون کا ہے تو چاہیے کہ سودا کے خلط کا غلبہ اور نا دانے اور بے تمیزی اور خبط اور مخلط کلام آپ مین پائی جاتے ہون ثُمَّ عَبَسَ پھر اپنے موہنہ کو بگاڑا اور تیوری چڑہائی اس سبب سے کہ ان لوازمات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات مبارک مین کوئی بات نپائی گئی تاکہ اوس احتمال کو مقرر کرکے ترجیح دیوی وَبَسَرَ اور چین برجبین ہوا کر مجھکو احتمال متروک اختیار کرنا پڑا یعنی اب یہہ کہنا پڑا کہ یہہ کلام جنتعالی کا کلام ہے اور فرشتہ کے واسطے سے پہنچا ہے اور یہہ بات اپنے اور اپنے قوم کے مذہب کے خلاف ہے ثُمَّ اَدْبَرَ پھر پیٹہ دی اور پھرا اوس شق سے جو وہ تھی اور جس ہی اور اپنی عروجی حرکت سے نزول کیا اور اونہین احتمالونسے اوسکے ذہن مین جمی ہوئی تہی اور پہلی اونکو باطل کرچکا تہا ایک کو اونمین سے عناد کی راہ سے اختیار کرلیا اور رجعت قہقری کی یعنی اوٹا پھرا وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا اسے کہ کوئی مجھکو اس شق کیطرف رجوع کرانے سے طعن و تشنیع کریگا اور یہہ کہے گا کہ اپنے باطل کیے ہوئے شق کے طرف مناظرے والون کے نزدیک بہت معیوب بات ہے سو تم کیون اسکی طرف پھری تہی کہ مین کسی کی پروا نہین کرتا ہون ۵ عزیزی ۵ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۵ یہہ نہین ہے مگر جادو کہ ساحرون سے نقل کیا گیا ہے نہین یہہ قرآن مگر کلام آدمی کا ۵ فتح پھر بولا اور نہین مگر یہہ جادو ہے چلا آتا اور نہین یہہ کہنا مگر آدمی کا سا ۵ موضح تفسیر ۵ فَقَالَ الخ پھر بولا نہین ہے یہہ کلام مگر جادو و نقل کیا گیا بابل سے یا عجم سے یا اور پہلے ساحرونسے اور یہہ قید اسلیے بڑہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال دیکہنے اوسکے باتمکو کوئی چھپا نہ سکی اسلیے کہ آپکا حال ساحرونکی مخالف تہا پھر نتیجہ نکالنا کیسی وقت یہی حق احتمال کے مطلق نفی کردی اور کہا ان ہذا الخ نہین ہے یہہ کلام مگر کہا ہوا آدمی کا کاشکے یون کہتا کہ ان ہذا الا سحر او کلام البشر یعنی نہین ہے یہہ کلام مگر جادو و بالبداہۃ کا کلام

تو کچھ بھی سمجھنے سمجھانے کی راہ کھلی رہتی اور اسکو یہ سزا مشہور قائل کرنے میں جو شک کرے حق ہے اور اسکے صحیح ممکن ہونے اور جو اوسنے اس پانچویں شک کے جو حق اور واقع ہے سطر کا انکار اور تکبر کیا گو اس اعراض اور انکار کے اسباب جزا میں بالضرور ۵ صُلِیْهِ اِلَّا ۵ عزیزی ۵ سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ۵ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۵ لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ۵ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۵ فتح اوسکو ڈالونگا اگ میں اور تو کیا بوجھا کیسے وہ اگ باقی رکھی نہ چھوڑی نظر آتی ہے پنڈلی پر ۵ ثمود ۵ تفسیر ۵ صُلِیْهِ اِلَّا قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ میں جس کا نام سقر ہے اور یہہ دوزخ کا پانچوان طبقا ہی اور حق تعالے کا غضب اور قہر کا بڑا مظہر ہے اور غضب الٰہی کی عظمت کے آثار جو اوس طبقہ میں ظہور کیئے ہین کسے بشر کو اوسکا حال معلوم نہیں ہے اور کیا جانا ممکن کیا ہے سقر انتہا اوسکے بیان حال کا جو کہہ سکتے ہین وہ یہ قدر ہے کہ لا تبقی ہر گز باقی نہیں رکھتی کسی کو جو اوسمین ڈالا جاتا ہے یہانتک کہ اوسکو بالکل نیست و نابود کر دیتی ہے و لا تذر اور نہین چھوڑتے اوسکو جلانے کے بعد یہی بلکہ پھر اوسکو درست کرتے ہے اور پھر جلاتے ہے ابد الآباد تک یعنے ہمیشہ یہی کام اوسکا ہے جسطرح یہہ معاند یعنی ولید پلید شیطان باطل کو نہ ثابت کر سکتا تھا نہ اوسکو چھوڑتا تھا اور اس سقر مین ایک صفت اور یہی ہے کہ لواحة للبشر جلانے والے اور تعرض کرنے والی ہے فقط آدمیونکو نہ موکل فرشتون کو اور نہ وہانکی سانپ بچھو ونکو اور نہ نمکی اور نہ سیہنڈ کے درخت کو بلکہ ادنی کچھہ بھی تعرض نکریگی اگر ان چیزونکو یہی جلا دیگی تو ان چیزونکے عذاب سے آدمیونکو نجات ہوتے اور کچھہ تخفیف عذاب مین ہوتے اور ان عذابونکی سوای ایک عذاب مقرر دوزخیون دوسرا سب سے زیادہ یعنی دوزخ کے موکلونکی تعدی اور زبردستی کہ اگ کے گرز و لنبی مارین گے اور اگ کی زنجیرون اور طوقون سے اونکو جکڑینگے اور کبھی گھسیٹینگے اور کبھی دھکے لینگے اور اپنے دوشت ناک شکلین دکھلا کے الگ دم ناک مین کرینگے اور ہر وقت اور لمحہ موت کا مزا چکھاوینگے اسلئے کہ علیها تسعة عشر اوپر دوزخ کے موکل ہین اونمیں شخص ۵ فتح اوسپر مقرر ہین اونمیں شخص ۵ موکل ۵ تفسیر ۵ علیها تسعة عشر اور مع زبر ہر دار دو عدد مقرر ہین اونمیں شخص فرشتونے حدیث شریف مین آیا ہے کہ ان فرشتونکی آنکھین برق کیطرح چمکتی ہونگی اور اونکی آواز تند عدد کیسی ہوگی اور اونکے دانت بارہ ہنگیے کے سینگ کیطرح ہونگے اور اونکے بال سقدر دراز ہون گے کہ دامن کیطرح زمین پر گھسٹتی ہونگے اگ کے شعلے فوارہ کی طرح اونکے مونہہ سے نکلتے ہونگے ایک کندے سے دوسرے کندے تک ایک سال کی مسافت ہوگی ستیلی اونکی اسقدر دراز ہوگی کہ ستر ہزار آدمیونکو ایک مرتبے ہٹی مین لیکر جہان چاہین وہان پہنچا دین مہربانی اور نرمی اونکی دلسے نکال ڈالی گئی ہے سو پہلا فرشتہ وہ ہے جو عرش مجید کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے اور اوسکا نام مالک ہے کہ تمام عمر اوسکو ہنسی نہین آئی بلکہ اوسکے چہرہ سے خوشی کے آثار ہرگز کبھی معلوم نہین ہوتے اور یہہ فرشتہ دوزخیون کا بادشاہ ہونگی قایم مقام ہے اور اوسب فرشتے اوسکے محکوم اور تابعدار ہین حکم کرنے کی خدمت اوسکو سپرد ہے اور دوسرا فرشتہ وہ ہے جو رحمے کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے اور دوزخ کے طبقونپر لوگونکو تقسیم کرنا اور عذاب کا اندازہ

ہر ایک ایلیٰ مقرر کرنا اوسکا منصب ہے اور یہاں اوسکے دیوان اور دفتدار کی قایم مقام ہے اور تیسرا فرشتہ وہ ہے کہ ساتوین آسمان کے روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے جو غل کا مکان ہی اور دوزخیونکی بدنونکو محفوظ رکھنا تاکہ دوزخ کی عذاب کے صدمہ سے بالکل نیست نہو جاوین اور اون بدنونکو ہمیشگی کے بھوگنے کے مستعد کرنا اور ہر ساعت اور ہر لمحہ نیا چمڑا درست کردینا اور اونکی جلی ہوئی بدنونکو ہر وقت نیا کردینا اوسکا کام ہے اور وہ مالک کے عمارت کے قایم مقام ہے اور چوتھا فرشتہ وہ ہی کہ چھٹی آسمانی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے جو ستر کی مقام ہے اور دوزخیونکی آنکھین جھکڑا ڈال دینا اور تابع و متبوع کو آپسمین لڑا دینا اور انکو دوسری بر لعنت کرانا یہہ اوسکا کام ہے چنانچہ قرآن شریف مین کئی جگہہ یہہ مضمون مذکور ہے اور پانچوان مالک کے قاضی کے قایم مقام ہے اور پانچوان فرشتہ وہ ہے کہ پانچوین آسمانی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے جو میزخ کا مکان ہے اور دوزخیونکو پکڑنا اور باندہنا اور کھینچنا اور مارنا اور زخمی کرنا اوسکا وظیفہ ہے اور مالک کے قوتوال کے جلاد اور میر عذاب کے قایم مقام ہے اور چھٹا فرشتہ وہ ہے کہ چھٹی آسمانی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے جو آفتاب کا مکان ہے اور دوزخیونکی باطل اعتقاد اور برے کام کو ظاہر کرنا اور ندامت اور شرمندگی اونپہ ڈالنا تاکہ عذاب روحانی مین گرفتار ہوویں یہہ سب اوسکا کام ہے اور اوس عالم کے تعلیم کرنیوالے اور تادیب کے قایم مقام ہے اور ساتوان فرشتہ وہ ہے کہ تیسرے آسمانی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے جو زہرہ کا مکان ہے اور دوزخیونکو رلوانا اور چلوانا اور ہنسانا اور واویلا کردانا اور زفیر اور شہیق یاد دلانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے رقاصونکی قایم مقام ہے اور آٹھوان فرشتہ وہ ہے کہ دوسرے آسمانی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے جو عطارد کا مکان ہے اور دوزخ والونکی احوال ایک فرقی کے دوسرے فرقے کو پہنچانا اور عذاب کی کیفیت ایکے دوسرے کو سنانے کہ خویش و اقربا اور دوستونکی دل اوس احوال سے بیحد والم و حسرت مین گرفتار ہوویں یہہ سب اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے جاسوس اور ہرکارے اور قاصدونکی قایم مقام ہے اور نواں فرشتہ وہ ہے کہ پہلے آسمانی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے جو ماہتاب کا مکان ہے اور دوزخیونکی زخمونکو پکانا اور سیپ لہو اور بدبو اونمین پیدا کرنے اور اونکو بہوڑکے بہانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے جراحون کے قایم مقام ہے اور دسواں فرشتہ وہ ہے جو آگ کی گرمی کے روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے اور دوزخیون کو آگ دہکانا اور چنگاریان اونسے اڑنے اور دوزخیونکی بدنونکو پکانا اوسے متعلق ہے اور وہ اوس عالم کے باورچی کے قایم مقام ہے اور گیارہوان فرشتہ وہ ہے جو ہوا کی گرمی کی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے اور دہوین کا اوٹھانا اور دوزخیونکی مسامون مین پہنچانا اور گرم ہوا زہر دار کو چلانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے فراش کے قایم مقام ہے اور بارہوان فرشتہ وہ ہے کہ پانی کے روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے اور زمہریر کے طبقہ کو آراستہ کرنا اور ہلاہل اور کیکیہ دوزخیونکی بدنون مین پیدا کرنے اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے میر مطبخ کے قایم مقام ہے اور تیرہوان فرشتہ وہ ہے جو خاک کی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے اور دوزخیون کے بدنون اور ہر ہر عضو کو بڑا اور بہارکے کرنا چنانچہ کافرونکی ہر ہر دانت پہاڑ کے برابر ہے سطح سے ران بڑے پہاڑ کے برابر ہوجائیگے تاکہ ہلنا جلنا اونپر دشوار ہوجاوے

اور اپنے غضب کو ملا نہیں اور جو گالی اور فحش سونہہ سے بکا کرتے ہیں اونکو گرم راکھ کا سفوف کرکے پھکانا یہہ سب کے ذمہ ہے اور وہ اوس عالم کے پہلوانوں کے قایم مقام ہے اور چودھویں فرشتہ وہ ہے جو معدہ کی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے اور طوق و زنجیر و بیڑی و دست کرنا اور لوہی کا سہ باب علیار کرنا اور اون سبکو آگ میں ڈال کر تا دونیا اور سونے چاندی کے تختی بنانے اور اونکو پہنی تا دیکر پیٹنا تی اور پیٹ و پہلوؤں کو دوزخیونکی داغ دینی یہہ سب اوسکے کام ہیں اور وہ اوس عالم کے کہاروں کی قایم مقام ہے اور پندرھویں فرشتہ وہ ہے جو جہاڑ اور درختوں کی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے اور سیہنڈا اور خاردار اور کڑوی زہر آلودہ درختوں کو اگانا اور اونکی پرورش کرنی تاکہ دوزخیونکی کہانے میں صرف ہوویں یہہ اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے کسانوں اور کھیتے والونکی قایم مقام ہے اور سولھویں فرشتہ وہ ہے جو حیوانوں کی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے اور سانپ بچھو اور مچھر مکھی اور مہر و مکو دوزخیون پر مسلط کرنا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے سپہ سالار کے قایم مقام ہے اور سترھواں فرشتہ کہ لطیفہ طبع کے روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے اور اوسکا مقام جگر ہے اور یہہ کہہ اور پیاس کی دوزخیون پر شدت کرنے تاکہ اوس بلا میں گرفتار ہوکر الجوع الجوع اور العطش العطش پکارین اور سنیچر کہلاتا اور گرم کہولتا پانی پلانا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے طبیبکے قایم مقام ہے اور اٹھارھواں فرشتہ دلکی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے اور اوسکا محل مضغۂ صنوبری ہے اور دلکو رنج دینے والے کیفیتین جیسے خوف کے زیادتی اور گھبراہٹ بہت اور شرمندگی دوزخیون پر ڈالنا اوسکا کام ہے اور وہ اوس عالم کے مرشد اور مشایخ کے قایم مقام ہے اور انیسواں فرشتہ عقل کے لطیفہ کے روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے اور اوسکا مقام دماغ ہے اور اپنے خطاؤن اور چوکون پر جو علم اور عمل میں تھین مطلع اور خبردار ہونا اور امورات خفیہ و دقیقہ کو دریافت کرنا اور اون دلیلونکی قوتکو سمجھنا اور اپنے شبہوں کے دریافت کرنا اور بزرگی اوس چیز کے جسکو فقیر جانتے ہیں اور حقارت اوس چیز کی جسکو بزرگ جانتے ہیں سمجھنا یہہ سب چیزیں اوسکی تعلیم سے دوزخیونکو حاصل ہونگی اور وہ اوس عالم کی حکیم اور فیلسوف کے قایم مقام ہے اور جو ظاہری اور باطنی عذاب اور قہر الہی کا کارخانہ بدون جمع ہونے ان روحانیات کے سرانجام نہیں پاسکتا ہے اس سبب سے ان سبکا جمع ہونا ضرور ہوا لیکن یہہ انیسواں شخص اوس عالم کے انیسون کی قایم مقام ہے چنانچہ دنیا میں بھی یہی انیسون شخص رحمت الہی کے کارخانہ کو سرانجام دیتے ہیں سو دوزخیں انکے خادم اور تا ابد الاسقد رہیں کہ کوئی اونکی گنتی نہیں کرسکتا جسطرح دنیا میں ان انیسون روحانیات کے لشکر کا شمار محال ہے چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ یعنے اللہ تعالے کے لشکر کا شمار کوئی نہیں جانتا ہے سوائے اوس ذات پاک کی اور علماء نے یون بیان کیا ہے کہ دن کی بارہ ساعتیں اور رات کی بارہ ساعتیں سب ملکے چوبیس ہوتے ہیں اونمیں سے پانچ ساعتیں پانچون نمازکے حرمت کے سبب سے معاف ہوگئیں رہیں انیس جنکو مرضی الہی کے مخالفت میں صرف کیا ہے سو اون ہر ایک کی عوض میں ایک ایک فرشتہ مقرر ہوگا تاکہ اونپر عذاب کرے اور یہہ کلام حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے اور معتبر تفسیر میں منقول ہے اور فقہا رحمتہ اللہ علیہم یون کہتے ہیں کہ اس عدد کے یقین کا بھید عقل صاف نہیں

کرسکتی ہی جسطرح تم بشر ہی توفیق عدد نہین کرا و نکا بھید یہی سوائی حق تعالی کے کسی کو معلوم نہین ہے جسطرح انھونکو عدد اور زمین کے طبقونکی عدد اور ستارونکی عدد اور رفتی کے سات دن اور دو سو دم مین نصاب کوہ کاہنا اور کفار ونکی تعین اور نماز کی کیفیتین بلکہ نماز کا پانچ وقتون پر ہونا یہ سب ہی قسم سے ہین وللہ عالم بالصواب اور معتبر تفسیر مین منقول ہے کہ یہہ آیت جبنے نازل ہوئی تو ابوجہل ملعون نے تمام قریش کے مرد و نکو ثالث مین جمع کیا اور کہا کہ کچھ پتی سنا فقط انیس پیادونکی پیر دسی پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگونکو قیامت سے ڈرایا کرتے ہین اور تم لوگ تو اتنہ جماعت کثیر ہو اور اپنے شجاعت اور بہادری کے برابر سبکو سمجھتی ہی نہین ہو کیا تم لوگ اتنے سے نہ ہو سکے گا کہ دس دس آدمی ایک ایک پیادہ کو چمٹ جاوین اور اوسکو مغلوب کر دین اور عاجز ایک پہلوان او نمین بڑا نامی مشہور تہا اوسکو ابوالاسدین کہا کرتے تہی وہ اوسنے کہا ہوا اور کہنی لگا کر شرہ شخصونکو مین تنہا کفایت کر دونگا باقی رہے دو اون دونونکا تمہارا ذمہ ہے سو حضرت جل شانہ نے اونکے اس سخریہ کے جواب مین یہہ آیت کو نازل فرمایا وَمَا جَعَلْنَا الخ ۞ عزیزی وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۗ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ۞ اور نہین رکہے ہنے سو کل دوزخکے مگر فرشتے اور نہین کیا ہمنے اونکی گنتی کو مگر بلاہیج حق کا فرونکے تا یقین کرین اہل کتاب اور زیادہ ہون مسلمان اپنے ایمان مین اور تو شک کرین اہل کتاب اور مسلمان اور تو کہین وہ کہ اونکے دلمین بیمارے ہے اور کافر کہ کیا ارادہ کیا ہے خدا نے ساتہہ اس مثال کے گمراہ کرتا ہے خدا جسکو چاہے اور راہ دکہاتا ہے جسکو چاہے اور نہین جانتا تیری پروردگار کے لشکر کو مگر وہ ہے تبارک و تعالی اور نہین یہہ مگر نصیحت واسطے بنے آدم کے ۞ فتح ۞ اور ہمنے جو کہے ہین دوزخ پر فرشتے ہین اور اونکی جو گنتی کہی سو جانچنی کو منکرونکی تا یقین کری جسکو ملی ہی کتاب اور بڑہی ایمانداروں کو ایمان اور دہوکا نہ کہاوین جنکو ملی ہی کتاب اور مسلمان اور تا کہین جنکی دلمین روگ ہے اور منکر کیا غرض اللہ کو اس کہاوت سے یون بہلاتا ہے اللہ جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے جسکو چاہے اور کوئی نہین جانتا تیری یکی لشکر کو مگر وہ اپ اور وہ تو سمجہوتے ہے لوگونکے واسطے ۞ موضح تفسیر وَمَا جَعَلْنَا اور نہین کیا ہے ہمنے دوزخ والونکو یعنی جنکے حوالہ مین دوزخ ہے اور لوگونکو دوزخین ڈالنا اور نکالنا اونہی کا ہے اور صاحب جسطرح بہشتین کو کہتے ہین اسیطرح مالک و متصرف کو بہی کہتی ہین چنانچہ مشہور ہے کہ صاحب کا اور صاحب مجلس کا فلانا شخص ہے اور سمجھمہ پر صاحب انہین معنونمین مستعمل ہے إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ مگر فرشتونکو اور فرشتون کا زور اور قوت تمکو خوب معلوم ہے اسلئے کہ اونہی مین سے ایک فرشتہ وہ ہی جسکا نام عزرائیل ہے یعنے ملک الموت کہ ہزارون کی جانین ایک لمحہ مین قبض کر لیتا ہے اور اوسکے مقابلہ کے طاقت نہین ہے بلکہ تمام جہان والے نہین رکہتی ہین اور دوزخ پر فرشتونکو مقرر کرنے کی وجہہ ایک یہہ بہی ہی کہ جسکے لشکر

ہولی کی سبب سے آدمیوں اور جنوں پر مہربانی نکرین اور اونکی دل نرمی نکرین جسطرح دنیا کی بادشاہونکو
جب کسی شہر والونکو یا کسی فرقہ کو انتقام اور سزا دینی منظور ہوتی ہی تو اوس شہر اور اوس فرقہ کے غیر
جنس کے حاکم کو اونپر مسلط کرتے ہین تاکہ جنسیت اور مناسبت کیطرف میلان کر کی انتقام مین سستے نکرین
اور یہہ یہی ہے کہ فرشتونکو اللہ تعالے نے معصوم پیدا کیا ہی گناہ اونسی ہو نہین سکتا ہی سو اونکو جن اور انس
کے گناہ کار ونکی سزا دینی کیلئے مقرر کیا ہے اسلیئے کہ اونسی حکم مین خلاف نہوگا اور اگر جنات و یا
انسان مین سے جو گنہگار ہین اونکو دوزخیونکی تعذیب کیلئی مقرر فرماتی تو ان گنہگار ونکی سزا اون گنہگارونکو
نہ پہنچتی اور اگر انکو یہی دوزخین معذب رکہتی تو اونکی تعذیب کیلئی اور لوگ مقرر ہوتے یہہ سلسلہ
بڑہتا تو تسلسل لازم آتا اور اگر دوزخیونکی تعذیب کی واسطے نیکونکو مقرر کرتے تو باوجود اونکی بیگناہی کے وہ خطا
عفو ہوجانے کے اونکی تعذیب لازم آتی اسلیئے کہ آدمی اور جن کا جسم آگ کے نزدیکی کو ہمیشگی کیطور پر متحمل ہو
نہین سکتا ہے اور سوائی اسکے اپنے ہم جنسون اور اپنی قرینون اور دوستونکا عذاب دیکہہ کے جسمانی
عذاب سے زیادہ تر روحانی عذاب مین گرفتار ہوتے بلکہ اون لوگونکو اونسی ہرگز ہونے نکا کہ اپنے خویش و اقربا
بہائی بندونکو اسطرح کی سختی اور تکلیف مین گرفتار کرین بلکہ یہہ تکلیف مالایطاق اونپر لازم آتی بخلاف
فرشتونکے کہ یہہ چیزین اونمین پائی نہین جاتین اور اگر کسی کی خاطر مین یہہ شبہہ گذرے کہ دوزخ کے
اسوات کے کار پردازی اور سرانجام جب فرشتونکو سپرد ہوا اور اوسکام پر فرشتہ مقرر ہوئی اور فرشتونکو
قوت معلوم ہوچکی کہ ایک فرشتہ تمام جہانکی ہلاک کردینے کیلئے کافی ہے پہر انیس فرشتونکو مقرر
کرنے کی کیا حاجت ہی تو اسکا جواب ارشاد ہوتا ہے کہ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اور نہین مقرر کی ہمنی
گنتی ان فرشتونکی کر انیس ہین اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مگر واسطے جانچنی اور عذاب کرنے کے کافرونکو
جو کفر کے حالت مین مرے ہین تاکہ ہر قسم کے عذاب مین گرفتار ہوویں اور اگر ایک یا دو یا تین شخصونکو دوزخ مین
مقرر کرتے ہم تو وہ ایک یا دو یا تین قسم کا عذاب کرسکتے سو انیس کا مقرر کرنا اسواسطے ہے کہ انیس قسم کے عذابکو
سرانجام دیوین اور عذاب کی قسمین یہی اونہی انیس مین منحصر ہین چنانچہ انحصار کے وجہہ اوپر گذر چکے ہے
تو گویا جتنی عذاب کی قسمین ہین سب دوزخیونکے حصہ ثابت ہوچکین اور فرشتے کی قوت عملونکی کثرت
اور دیر کیت کے اور عملونکی شدت عین ارزو کے کیفیت کے اگرچہ وفا کرسکتے ہے یعنے ہزارون مشکل کام کرسکتا ہے
اور ایک فرشتہ جو کام لاکہون آدمیونسے نہوسکے کرسکتا ہے لیکن ایک فرشتہ تمام اعمال مختلفہ کی قسمونکو سرانجام
نہین دے سکتا ہے بلکہ ایک فرشتہ دو یا تین قسم کا کام ہی سرانجام نہین کرسکتا ہے چنانچہ ملک الموت علیہ السلام
مانند پیٹ کے اندر بچے مین جان نہین ڈال سکتے ہین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام پانی نہین برسا سکتے ہین
اور حضرت میکائیل علیہ السلام وحی نہین لاسکتے ہین جسطرح سے کان دیکہہ نہین سکتا ہی اور آنکہہ سن
نہین سکتی ہے اگرچہ اپنے قسم کے کام گنتے ہے سخت ہون کرسکتے ہین جیسے کانسے ہوسکتا ہے کہ ہزارون
آوازین سنے اور مانگ کی حاصل ہووے اور آنکہہ سے ہوسکتا ہے کہ ہزارون رنگ کو دیکہہ لے اور عاجز نہو سو جسطرح
اگر ایک فرشتہ عذاب کے لیے دوزخیون پر مقرر ہوتا تو اوسی ایک قسم کا عذاب سب دوزخیونکے واسطے ہوسکتا تہا

لیکن دوسرے قسم کا عذاب جو اوسے متعلق نہین ہے وہ اوسے ہو سکتا اور اسیطرح سے ہر ہر قسم کے عذاب مین کافرونکو مبتلا کرنا اور ہر ہر قسم کے عذاب کیواسطے علیحدہ فرشتہ مقرر کرنا لِيَسْتَيْقِنَ الخ اسلئے ہی تاکہ ذہب یقین حاصل کرین وہ لوگ جو دیے گیے ہین کتاب اسلئے کہ اہل کتاب کو معاملات الٰہیہ کے بھید ونکی سمجھ اور فرشتو ونکے خواص علماء اور اونکی قوتونکی دریافت کہ کس کس چیز مین اونکو کمال حاصل ہے وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا تاکہ زیادہ ہو وہ لوگ جو پہلے سے ایمان لائی ہین اپنے ایمانو مین اور یہہ خوب معلوم کرلین کہ کفر بہت بری چیز ہی ہر قسم کے عذابین گرفتاری کا سبب پڑتا ہے اور ایمان مین کمال پیدا کرین اور کفر سے بہت دور رہین وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ الخ اور نہ شک کرین جو لوگ دیی گئی ہین کتاب اور ایماندار انیس عدد کے یقین مین اور یہہ بات زبان پر نہ لاوین کہ اگر ایک شعبہ دوزخیونپر عذاب کرسکتا تھا تو ایک ہی کافی تہا اور اگر ایک سکے واسطے کافی نہتا تو کروڑون دوزخیونکے مقابلہ مین انیس سے کیا ہو سکتا ہے اسلئے کہ اس بیانسے اونکو معلوم ہوگیا کہ انیس کا مقرر کرنا ہر قسم کے عذابکو گہیر لینے کیواسطے ہے نہ عذاب کیے گیونکے مقابلہ کے لیے وَلِيَقُولَ الَّذِينَ الخ اور تاکہین وہ لوگ جنکے دلونمین جہل کا روگ ہے بہرا ہوا اور اوس جہل کے سبب سے اونکا ایمان ہی ضعیف و بودا ہوگیا ہے وَالْكَافِرُونَ اور کافر وہی کہین جنکے دلونمین ایمانکی بو ہی نہین ہے اور جہل مرکب اونمین مضبوط ہوگیا ہے کہ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ الخ کیا ارادہ کیا ہے اللہ تعالےٰ نے اس گنتی سے جو کافرونکے عذاب کرنیکے لیے مقرر کی ہے مثلاً اسلئے کہ اگر دوزخیونکا مقابلہ اور کونسی گنتی کرنا ارادہ کیا ہے تو انیس سے بہی کچہ نہین ہو سکتا ہے اور اگر عذابکے اسباب کو سرانجام کرنا اور لکڑیان اور آگ دینے آگ مین جلانے کیواسطے جمع کرانے کا ارادہ کیا ہے تو یہہ بہی کام اتنے تہوڑے گنتی کے شخصونسے ہو سکیگا اور اگر یون ارادہ فرمایا ہے کہ مین اپنے قدرت کاملہ سے اون فرشتونکے ہاتہونسے عذاب کراؤنگا تو فرشتونکا ہونا ہونا برابر ہے اور اگر اسباب ظاہری کی رعایت سے اونکو مقرر فرمایا ہے تو ایک دو ہی کافی ہے اتنے حضرات تھے اور اگر بالفرض عدد ہی معین کرنا منظور تہا تو اور عدد جو مشہور ہین اور معتبر ہین جیسے دس یا بیس کہ یہہ عدد عقود ہین یا پندرہ یا ستران یا ہزار مقرر فرماتا تہا یہہ عدد یعنے انیس جنکا کسی جگہہ اور کسی فرقہ کے نزدیک اعتبار نہین ہے کو اسلئے مقرر فرمائے ہین اور اس واقعہ مین دو فرقونکو یعنے ضعیف الایمان اور کافرونکو گمراہی پر گمراہی زیادہ ہوئی اور دو فرقونکو یعنے مؤمنین اور اہل کتاب کو ہدایت پر ہدایت زیادہ ہوئی سو مقصد اللہ تعالےٰ کا لوگونکو عبرت اور نصیحت کیطور پر فرماتا ہے كَذَٰلِكَ الخ اسیطرح بر واقع مین گمراہ کرتا ہے اللہ تعالےٰ جسکو چاہتا ہے اسیطور سے کہ اوس واقعہ کے بھید سے اوسکے نظر کو بند کردیتا ہے اور اوسکے ظاہر بر اوس شخص کے فہم کو قاصر رکہتا ہے آخر کو شک و تردد مین پڑجاتا ہے یا اوسکا انکار کرتا ہے اور اوسکے ساتہہ تمسخر کرنے لگتا ہے اور ضلالت و گمراہی کے ہنور مین پڑکے ہلاک ہوتا ہے وَيَهْدِي الخ اور راہ دکہلاتا ہے اور مطلب کو پہنچاتا ہے جسکو چاہتا ہے طور سے کہ اوسکے نظر کو اوس واقعہ کے بھید کو پہنچاتا ہے اور اوسکے حقیقت کو وہ دریافت کرلیتا ہے اس سبب سے اوسکا ایمان اور یقین زیادہ ہوتا جاتا ہے وَمَا يَعْلَمُ الخ اور نہین جانتا ہے تیرے پروردگار کے لشکر کو کوئی مگر وہی چنانچہ اوسکے لشکر ونمین بعضے وہ ہین کہ تن تنہا

لاکھوں کروڑوں کو کافی ہیں جیسے ملک الموت اور جیسے آفتاب اور ماہتاب دنیا میں روشنی کیلئے اور بعضی وہ ہیں کہ دو دو مل کر کام کرتے ہیں جیسے کرام کاتبین اور دو آنکھیں اور دو کان اور بعضی وہ ہیں کہ تین تین مل کر کام کرتے ہیں جیسے موالید ثلثہ یعنے نباتات اور جمادات اور حیوانات اور بعضی وہ ہیں کہ چار چار مل کے کام کرتے ہیں جیسے عناصر اربعہ اور بعضے پانچ پانچ ہیں جیسے حواس خمسہ اور خمسہ متحیرہ یعنی آفتاب اور ماہتاب کے سوا پانچوں ستارے یعنی زحل اور مشتری اور مریخ اور زہرہ اور عطارد سو اسطرح بہت سی چیزیں ہیں اور جو غرض کہ قرآن میں دوزخ کے ذکر سے اور پیغمبر کے بیان سے منظور ہے وہ اس حکمت کے بیان پر موقوف ہی نہیں ہے وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ اور نہیں ہے وہ دوزخ مگر عبرت اور پند آدمیوں کے لیئے تاکہ وہ اس کا حال سنکر غضب الٰہی قہر الٰہی سے ڈریں اور اوسکی نافرمانی نکریں اور اگر کافر یوں کہیں کہ اس عدد مقرری کی حکمت اگرچہ ہمارے فہم میں نہیں آسکتی ہے لیکن اس عدد کا خلاف حکمت ہونا ظاہر ہے اسلیے کہ یہ عدد بہت قلیل ہیں اور عدد قلیل عبرت اور خوف کا سبب نہیں ہوسکتے ہیں تو اوسکے جواب میں ہم کہتے ہیں كَلَّا ۚ ع عزیزی ۵ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۙ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۙ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۙ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۙ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۙ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝ نہ قسم ساتھ چاند کے اور قسم ساتھ رات کے جب پشت دی اور قسم صبح کی جب روشن ہووی البتہ دوزخ ایک چیز ہے بڑی سے ڈرانیوالے ہے بنی آدم کو ڈرانیوالی ہے واسطے اوسکے جو کہ چاہے تم میں سے کہ آگے بڑھے یا پیچھے رہے ۵ فتح ۵ سچ کہتا ہوں قسم ہے چاند کی اور رات کے جب پیٹھ پھیری اور صبح کے جب روشن ہووے وہ دوزخ ایک بڑی چیزوں میں سے ڈرانے والی ہے تم میں سے کہ جو کوئی چاہے تم میں کہ آگے بڑھے یا پیچھے رہے ۵ موضح ۵ نفسیر كَلَّا الخ اس عدد کو ہرگز نہ سمجھو ست جانو وَالْقَمَرِ قسم کہا ماہ میں ماہتاب کی جھلک نور تمام مہینے میں اسیلئے رات خوب معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ آفتاب سے مجتمع ہونیکے وقت میں اوسکا نور ہرگز معلوم نہیں ہے اور اس اجتماع کے پہلے بھی چاند نحیف النور رہتا ہے چنانچہ اور ستاروں میں اور اسمیں چندان امتیاز نہیں رہتا ہے اور اس اجتماع کے بعد بھی ہلالیت کے دو تین کچھ اوپر تین دن اسطرح رہتا ہے باقی رہی انیس راتیں کہ اتنے دنوں میں چاند کی روشنی کی تاثیر کفایت کرتی ہے اور تمام چیزوں کو اپنے نور سے بہرہ دیتی ہے چنانچہ ہزاروں میوہ اسکی تاثیر سے پختہ ہوتے ہیں اور ہزاروں لاکھوں دانے کھیتوں میں متفرق پڑے ہوئے ہیں اور درختوں میں اور اوگنے والی چیزیں میں اور حیوانات جسموں میں اور اوکے غلطوں اور دماغوں اور گوشتوں اور چربیوں میں طرح طرح کی زیادتی ایک سے ایک حاصل ہوتے ہے سو اب بیان انیس عدد کی تاثیر کو دیکھو کہ کیقدر عظمت اور بزرگی رکھتی ہے جسنے تمام چیزوں کو نور دیا اور ایسے بڑے کارخانہ کو سرانجام دیا وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ اور قسم کھاتا ہوں میں رات کی جب پیٹھ پھیکے بھاگ گئی ہے آفتابی روشنی تاثیر کے سبب سے اگرچہ آفتاب اوسوقت افق کے نیچے ہوتا ہے وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ اور قسم کہاتا ہوں میں صبح کی جبوقت روشن ہوتی ہے اور اپنے نور سے تمام چیزوں کو منور کردیتے ہے اور قوت باصرہ کو بیکار ہوجانے کے بعد پھر کام میں لگاتے ہے اور یہ بھی آفتاب کے نور کی تاثیر کے سبب ہے اگرچہ ابتک انیس صبح افق کے نیچے واقع ہے سو ان عدد میں کا خانوں کے ساتھ جو انیس عدد کی تاثیر ہے

۵ مولانا صاحب یہاں اسکا تعویز عزیزی میں اور پہلے لکھا ہے وہاں دیکھ لیویں ۱۲

اور کافرین سرانجام کی صوت قبول کرتے ہین ہم دلیل پکڑتے ہین اسپر کہ اِنَّهَا الخ بیشک وہ دوزخ ہی ایک عمدہ کارخانہ ہے خدائی کارخانونسے کہ حقتعالے کی عدالت اور انتقام کا ظہور اوسی کارخانہ مین ہے سو یہ کارخانہ بھی اگر انیس فرشتون سے سرانجام پاوی تو کچھ عجب نہین ہے اسلیے کہ اوسکے قدرت کے بہت سے کارخانہ اسے عمدے سرانجام پائی ہین نہایت امر یہ ہے کہ دوزخ لَنَذِيرًا الخ ڈرانے والی ہے آدمیونکیواسطے یعنے اوسکے اوصاف جو سنتے ہین تو وہ سنانوالونکے خوف کا سبب بڑتا ہے بخلاف اور کارخانونکے جیسے ہاتھ کے لوہے کا تیز اور راکٹکا جانا اور صبح کا آنا اور یہ سب سے کوئی چیز اونکے خوف کا سبب نہین پڑتے ہے سو اوس کارخانے کے خوف کے سبب سے اوسکے حالمین تامل نہین کرتے ہین اور اوسکی حقیقت کو دریافت نہین کرتے ہین بلکہ انکار کر بیٹھتے ہین اور اور کارخانونمین جو تمہارے نفع کی امید ہے تو اوسطرف رغبت سے تامل اور غور کرتے ہو اور اوسکے اسباب کو بھی خوب سمجھتی ہین بلکہ حکمت اور ہیئت کی کتابونمین لکھہ چھوڑتے ہین اس سبب سے اون کارخانونمین تعجب انکار نہین کرتے ہین اور اون کارخانونمین اگرچہ کچھہ خوف و ڈر ہوتا ہے تو خاص بعضے آدمیونکو ہوتا ہے جیسے چور کہ چاند کی روشنی اور اٹکے جانے اور صبح کے آنے سے خوف کرتے ہین اور چورونکی سوای کوئی خوف نہین کرتا ہے بخلاف دوزخ کے خوف کے اسلیے کہ وہ عام ہے لِمَنْ شَآءَ الخ ہر شخص کیلیے تم مین سے جو چاہے آگے بڑہنے سے بہتر ہین یا برائی مین آگے بڑہنا چاہے پیچھے ہٹے یہ ہمارا ہین یا برائی مین اسلیے کہ برے کام مین آگے بڑہنے سے دوزخ کا خوف لاحق ہوتا ہے اور اچھے کام مین تاخیر کرنے سے یہ دوزخ کا خوف ہوتا ہے اور ہر کارخیر مین آگے بڑہنے والا اور ہر برے کام مین پیچھے ہٹنے والا بہت کمیاب اور نادر الوجود ہوتا ہے وَالنَّادِرُ كَالْمَعْدُومِ مثل مشہور ہے اور اگر بنے آدم کا حال یہ ہے کہ اگر ایک برے کام کو چھوڑتے ہین تو دوسرے کو پکڑتے ہین اور اسطرح اگر ایک نیک کام مین پیش قدمے کرتے ہین تو دوسرے نیک کام سے تاخیر ہوتے ہے اسی سبب سے دوزخ کا خوف سبکو لاحق ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ دوزخ کے داروگیر قیامت کے دن عام ہوگی اسلیے کہ كُلُّ نَفْسٍ الخ **عزیزی** كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ گرو إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ وہ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ سوال کرینگے مَا سَلَكَكُمْ تمکو کیا چیز لے گئی فِي سَقَرَ دوزخ مین ہے مگر اہل سعادت باغونمین ہونگے سوال پوچھینگے گنہگار دنیا کے کہ کیسچیز نے داخل کیا تمکو بیچ دوزخ کے **فتح** ہر جی اپنے کئے مین پھنسا ہے مگر داہنے والے باغونمین ملکر پوچھتے ہین گناہ گارونکا احوال تم کاہی سے پڑے دوزخ مین **موتفسیر** كُلُّ نَفْسٍ الخ ہر جان بدلی مین اوسکے جو کمایا ہے برائی کرنے سے اور نیکے کے نکرنے سے رَهِينَةٌ گرو ہوگی دوزخ مین اور دوزخ نکے موکلونکے ہاتھونمین اور جو عاصل کرنیکے آلات و اسباب ہر نفس مین انیس چیزین ہین دو ہاتھہ اور دو پانو اور زبان اور دل اور پیشاب و پاخانہ کا مقام اور پیٹ اور پیہہ اور حواس خمسہ یعنی باصرہ سامعہ لامسہ ذائقہ شامہ اور فکر و عقل اور شہوت و غضب اسے سبب سے دوزخ مین انیس فرشتے اوسپر عذاب کرنیکے اور ایذا پہنچانیکے اور کوئی شخص ان چیزونکے استعمال مین قصور نہین بچا ہے ہر شخص تقصیر وار ہے یا ان چیزونکے غیر محل مین صرف کرنے سے یا اونکے محل مین صرف نکرنے سے یہی سبب ہے کہ دوزخ کے موکلونسے کسی شخص کو خلاصے بھی متصور نہین ہے اِلَّا

اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مگر داہنی طرف والی جو میثاق کی دن حضرت آدم علیہ السلام کے داہنی پشت کے طرف سے نکلی تہی اور دنیا مین بہی سیدہے چال چلے تہے اور موقف مین بہی عرش کے داہنے طرف جدہر جنت ہے کہڑے ہوئی تہی اور اسیطرف روانہ ہی ہوئے اور انکے نامۂ اعمال بہی داہنے ہاتہہ مین آئی تہی سو اول کو نجح توالبتہ اپنے حقوق واجبا تکو ادا کرکے اس گروہ خلاصی حاصل کی اور آپ بری الذمہ ہوئی اور دوزخ کے سوکلونکے ہاتہہ سے نجات پاکی داخل ہوئی فِیْ جَنّٰتٍ باغونمین اس سبب سے کہ اونکی حالت غالب نیکی اور اونکو دوزخکے سوکلونکے ہاتہہ سے چہڑالائی اور یہہ لوگ اون باغونمین مقدر بخوف اور فارغ البال اور چین مین ہونگے کہ آپسمین یَتَسَآءَلُوْنَ الخ پوچہینگے کنہگاردن کے حالسے کہ وہ لوگ کہان گئی اور کیا ہوئے جو نظر نہین آتے ہین گویا اونکو کچہہ ہی اونکے حالسے خبر ہے کہ وہ لوگ کس بلا مصیبت مین گرفتار اور کس آفت مین مبتلا ہوئے اور جب سنینگے کہ کنہگار دنکو دوزخمین داخل کیا اور اگ مین جہونکتے ہین اون کنہگارون کی طرف متوجہ ہوکر توبیخ سے یا تعجب سے خطاب کرینگے اور پوچہینگے کہ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ کونسے چیز لائی تمکو دوزخمین باوجود عقل اور کمال دانائی کے جسسے اتنا نہو سکا کہ دوزخکی طرف کہینچنے والی چیز و نکو اپنے سے دور کرو حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے کہ اصحاب الیمین سے مراد ان آیت مین یہ نابالغ بچے ہین جو دنیا سے بے گناہ گئی ہین اور دوزخکی سوکلونکے گرداو قید مین نہ پڑینگے اور یہہ بہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ بچے جب کافرونکا جواب سنینگے کہ ہم اس سبب سے دوزخمین پڑے کہ نماز نہین پڑہتے تہے اور فقیر دن مسکینون کو کہانا نہین کہلاتے تہے اور بیہودہ شغل مین اپنی دن گذارتے تہے اور قیامت کے دن کا انکار کرتے تہے تو بچے کہینگے کہ ہم یہہ کام کرتے تہے لیکن قیامت کا ہم انکار نہین کرتے تہے تو معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کے انکار سے تمام بلا مین گرفتار ہوئی حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اگر اصحاب الیمین سے مراد نیک بخت ہین جیسا کہ قرآن مجید کا عرف بہی چاہتا ہے سو یہہ سوال تعجب کے راہ سے ہوگا یا زیادہ تنبیہ کے اور دوزخی اس جواب کے سوال مین یون کہینگے نُكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ الخ عزیزی قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ کہینگے نہ ہی ہم نماز ادا کرنی والون مین سے اور کہانا نہین کہلاتے تہے ہم فقیر کو اور ساتہہ لگکے بیہودہ شغل مین ہم ساتہہ بیہودہ والون کے اور جہوٹ گمنتی ہی ہم روز جزا کو اوسوقت تک کہ آئی ہمکو موت ۵ فتح بولے ہم نہ ہی نماز پڑہتی اور نہی کہلاتے محتاجکو اور تہے ہاتہین ہنستی ساتہہ ہنسنے والونکے اور تہے جہٹلاتے حساب کے دنکو جب تک نہی ہم پہنچی آئی ہمکو یقین ۵ موتفسیر قالوا لم نک الخ کہینگے تہے ہم نہ پڑہتے تہے ہم نماز کو ہمیشہ تو دوزخمین گرفتار ہوئے ولم نک نطعم الخ اور نہ کہانا کہلاتے تہے ہم فقیر کو اگر ایک وقت ہی پیٹ بہر کے مسکین کو کہانا کہلاتے ہم تو اوس وقت سے آخر ساعت تک خاطر جمعی سے اوسکے گذرتی وکنا نخوض الخ اور تہی ہم ہنستے بہ جہوٹین ساتہہ ہنسنے والونکے اور اون جہوٹین انیس آفتین اور برائیان تہین ہنسی مین بیہودہ بکنا جیسے عورتونکے حسن کا ذکر کرنا اور دولتمندون کے عیش اور بادشاہونکے تکبر اور اونکی شان و جہل کے اسباب اور حصار کی اسپین جنات صیاد

ف ۱ یعنی دوزخ سے بچنے باکل باتون پر انکار کرنے سبکا ہنسکر ۱۲ منہ ف ۲ یعنی مجتہد آفرینکا بیان جسے مسلمان کو جاننا ضرور ہے ۱۲ ف ۳ فوائد

گفتگو اور باطل کی ہمنوائی کا چرچا اور فاسقوں کے فسق کا بیان کرنا دوسری برائی آپس کے کلام میں نکتہ چینی اور عیب جوئی کرنے اور اوس کلام کے عیب کو بیان کرنا تیسری برائی تعصب کی راہ سے فریقوں میں اور ایک کے قول کو نہ ماننے سے لڑائی جھگڑا اور اپنے سخن پر ضد کرنی اور شریعت کے حکم سے زیادہ اپنے حق کے لینے میں جھگڑا کرنا چوتھی برائی کلام کو وزن اور قافیہ اور استعارہ اور خوش تقریری سے آراستہ کرنا اور بیہودہ کی ہجو اور برائی کی تعریف کے شعر پڑھنا اور اوس مضمون سے لذت حاصل کرنی پانچویں برائی محض بکنا جماع یا پیشاب یا پاخانے کے مقام کے ذکر سے یا پردہ نشین عورتوں کا نام لیکر چھٹی برائی آپس میں سخت گوئی کرنی جیسے بیحیا جاہل وغیرہ کیسکو کہنا ساتویں برائی گالی دینی کیسکو اور کیسکی آبرو لینی آٹھویں برائی لعنت کا استعمال کرنا خصوصاً غیر مستحق پر نویں برائی ہنسی اور تمسخر کی زیادتی کرنی ہنسی کے اندازہ سے جو دوسرے کے رنج وملال کا سبب ہو دسویں برائی تہمت اور بہتان لگانا اور بے گناہ کی طرف برائی کے نسبت کرنی گیارہویں برائی مسلمان کی حرکات اور سکنات پر بیہنگام تمسخر کے اور مسلمانوں کے عیبیان کرکے اور اونکو ہنسوانا بارہویں برائی وعدہ خلافی کرنے تیرہویں برائی جھوٹ بولنا پھر اوسپر مبالغہ کرنا چودھویں برائی آدمیوں کی چھپی بھید اونکو کہولنا اور لوگوں کے گھر کی چھپی باتوں کو بے کے سامنے ظاہر کرنا پندرھویں برائی بددعا کرنی سولھویں برائی نیت بد کرنی سترھویں برائی ایدھر کی اودھر لگانی اٹھارھویں برائی موہنہ پر کسیکی تعریف کرنی انیسویں برائی اپنا اور اپنی قوم کا اور اپنے بزرگوں کا فخر اور شور سے بیان کرنا سو ان انیس قسموں نے ہمکو ان نیس بلاؤں میں ڈالا یعنی دوزخ میں انیس موکلوں کے ہاتھ میں گرفتار ہوئی وَكُنَّا الخ اور تھی ہم جھٹلاتے قیامت کے دنکو اور قیامت میں انیس واقعہ بہت سخت اور کٹھن ہیں اونمیں جو پہلا وہ ہیں جو نفخہ اول کے بعد واقع ہونگے چنانچہ پہلا واقعہ ہمارا پھٹنا دوسرا زمین کا ہموار ہونا تیسرا ستاروں کا منتشر ہونا چوتھا چاند سورج کا بے نور ہوجانا پانچواں پہاڑوں کا چھٹا دریا میں آگ لگ جانا اور ساتواں اُن کا واقعہ وہ ہیں جو نفخہ ثانی کے بعد ہونگے چنانچہ پہلا مردوں کا زندہ ہونا دوسرا گروہ کرکے دنکو میدان محشر میں لانکا تیسرا دہشت کا زیادہ ہونا یہانتک کہ سب موقف والوں کو لگیگا چوتھا دوزخ اور آفتاب کی گرمی سے لوگوں کے بدنوں سے پسینے کا دریا بہنا پانچواں سایہ کا کہیں نہ ہونا چھٹا موقف میں کہڑا رہنا ساتواں قہر الہی کی تجلی کا ظہور آٹھواں سوال حساب کا نواں عملوں کا وزن کرنا دسواں نامہ اعمال دینا سیدھی تہہ میں یا اولٹی میں گیارہواں روانہ ہونا موقف سے بہشت یا دوزخ کی طرف بارہواں پل صراط گذرنا تیرہواں داخل ہونا جنت میں یا دوزخ میں سو جب ہمنی قیامت کے دنکا انکار کیا تو گویا ان انیسوں چیزوں کا انکار کیا جنکے سوا ہر واقعہ کے انکار کی سزا میں ایک ایک دوزخ کا موکل ہمکو سامنے پیچھے پڑا اور ہمکو اس بلا میں گرفتار کیا کاش کے بدلے ہم میں اون چیزوں کا انکار کرکے پہر آخر عمر میں توبہ کی ہوتی ہمنی تاکہ اوس پہلے انکار پر مواخذہ نہ ہوتا لیکن ہم اپنے تمامت سے اون برے کاموں کو عمر بھر کرتے رہے حتّٰی الخ یہانتک کہ آن پہنچی ہمکو موت پھر ہونگے بعد بیہودہ ہونا اور بچتا نا کچھ ہمارے کام نہ آیا ایسلیے کہ عمل اور توبہ کرنے کا وقت رہا اور حق تعالے فرماتا ہے کہ دون کو چاہیے نہ اپنے خلاصی کی فکر آپ کی نکمپن اور طرفسے اونکو مدد اور اعانت کی امید باقی رہے

فَمَا تَنْفَعُهُمْ الخ عزیزی فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ۝

پس نفع نہ دیگی اونکو شفاعت شفاعت کرنے والونکی پس کیا ہے اونکو نصیحت سے مونہہ پھیری ہوئی گا
پھر کام نہ آویگی اونکو شفاعت شفاعت کرنے والونکی پھر کیا ہوا ہی اونکو بیہودہ سے مونہہ موڑی گا

تفسیر مراد شفاعت کرنے والونسے انبیا اور فرشتے وغیرہ ہین یعنے بالفرض والتقدیر اگر سب جمع ہون اونکی شفاعت کرنے پر یعنے کافرونکی تو لفظ ولی اونکو وہ شفاعت پسند نہین ہے کہ وہ شفاعت کرینگے اونکی اور نہ نفع دیگی شفاعت اونکو اسلیے کہ شفاعت دن قیامت کے موقوف ہوگی اذن پر اور قابلیت محل یعنی جسکی شفاعت کی جاوے گی کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ شفاعت کرینگے فرشتے اور نبی اور شہید اور صالحین اور تمام مؤمن پس نہین باقی رہین گے دوزخ مین مگر جاپڑے قسم کے لوگ پھر پڑے ہی ابن مسعود نے یہ آیت فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ سے بیوم الدین تک اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت محمد علیہ السلام شفاعت کرینگے تین بار پھر شفاعت کرینگے فرشتے پھر اور انبیا علیہم السلام پھر باپ پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ باقی رہے ہے جہت میری اور نہین ہوویگا داخل دوزخ مین مگر اوسکو کہ حرام کی ہے اوسپر جہت یعنی کافر اور کہیگا ایک شخص وزغیونین سے ایک اہل جنت کو کہ آیا تو فلانی کیا نہین پہچانتا تو مجھکو مین وہی ہون کہ پلایا تہا مین تجھکو شربت اور کہیگا ایک اور کہ مین وہ ہون کہ دیا تہا مین تجھکو پانی وضو کو اور کہیگا ایک اور کہ کہلایا تہا مین تجھکو لقمہ اور کہیگا کہ پنہایا تہا مین تجھکو ایک کپڑا اعلیٰ ہذا القیاس اور کچھ کچھ کہین گے پس شفاعت کریگا یہہ اونکی پھر داخل کرواویگا جنت مین یا تو پہلے داخل ہونے دوزخ کے یا بعد اوسکے

فروع تنبیہ نماز کے ترک پر بہت وعید آئی ہے اور نماز پڑہنے کے بہت فائدہ ہین چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جو شخص نگہبانی کرے پانچون نمازونکی کہ وقت پر پڑہے وہ لیگے کرے اوپر نیز کی بخشی اوسکو اللہ تو نیز کیان پہلے دوست کہے اللہ اوسکو اور رہے بدن اوسکا تندرست اور نگہبانی کرین اوسکی فرشتے اور اوترے برکت اوسکے گہر مین اور ظاہر ہو اوسکے سونہہ پر نشانی نیکونکی اور نرم کرے اللہ دل اوسکا اور گذرجاوے پل صراط پر مانند بجلی چمکنی والیکے اور نجات بخشی اوسکو اللہ دوزخ سے اور اوتارے اوسکو اللہ ہمسایہ مین ابرار لوگونکے کہ نہین خوف اوپر اور نہ غمگین ہونگے

منبہات پھر نہ نفع کریگے اونکو شفاعت شفاعت کرنیوالونکی اسلیے کہ شفاعت کرنیوالے بابدلی عمل مین یا مالی سو بدلی عملونمین سردار نماز ہے اور مالی عملونمین سردار مسکینونکو کہلاتا ہے پھر جب یہہ دونو عمل اونکے ثمین ہونگے اور اونسے عوض لینے کو مستعد اور طیار ہونگے تو سفارش کا کیا ذکر ہے اور پھر جب یہہ سردار کہ نہ کشی پر مستعد ہونگے تو اور بدنی اور عملونکی کیا طاقت ہے کہ اس مقدمہ مین دم مارسکین اور یا شفاعت کرنیوالے پیغمبر ہین یا قرآن مجید سو قیامت انکار کرنے کے سبب سے جو پیغمبر اور قرآن مجید کا عمدہ مطلب ہے پیغمبر اور قرآن شریف کی صورت سے بیزار ہونگے پھر انکی شفارش کرنے کا کیا ذکر ہے اور شفاعت کرنے والے اولیا اور علما اور شہدا رہین سو ان لوگونکے مجلسون مین بیٹہنے کے سبب سے اور بیہودہ گوئی اور حرام چیزونکے مرتکب ہونے اور لعن طعن کرنے اور نیک بختونکے آئین اور ضعف سے مخالفت کرنے کے سبب سے اولیا اور علما اور شہدا راہی سے بیزار ہونگے اسلیے کہ دنیا مین کبہی اونکی صحبت کیطرف میلان نکیا اور اونکی نصیحت کو نہ سنا بلکہ اونکی ضعف اور آئین کے

مخالفت ہی مین عمر بھر گذرانی سو جب اس قسم کا دون فت وصیبت ہرا ہوا اونکے سامنے ہے اور اعانت اور مدد کی کسے سے توقع نہیں اوسدن اونکو نہین ہے تو اونکو چاہیئے کہ اوسدن کی سختیون کی تدبیر کہو دریافت کرین اور جو شخص اونکو اوسدن کی سختیون اور مصیبتون کا علاج بتلاوے تو اوسکا احسان مانین اور پند و نصیحت کے تلاش مین اپنے مقدور بھر سعی اور کوشش کرین فَمَا لَهُمْ الخ پھر کیا ہوا ہے انکو جو قرآن شریف کی پند و نصیحت سے اعراض کرنے والے ہین اور سونہ پھیرنے والے اور یہہ اعراض اونکا انتہا درجیکو پہنچا اسلئے کہ امر خیر سے اعراض کرنا کبھی بے فہمی اور نادانی سے ہوتا ہے جیسا بچے کا اعراض علم سے اور کبھی طبیعت کے نفرت کرنے سے ہوتا ہے اگرچہ اوسکا نفع اور مصلحت سمجھتا ہے جیسے بچا کا اعراض کرنا تلخ مفید دوا کے کہانے سے سو ان لوگون نے اپنے مین ہر قسم کا اعراض جمع کیا ہے اس نصیحت نہ سننے کے سبب سے كَأَنَّهُمْ الخ عزیزی ۵ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ قَسْوَرَةٌ گویا وہ گدہے ہین بھاگنے والے کہ بھاگتے ہین شیر سے ۵ فتح ۵ جیسے وہ گدہے ہین بدکے بھاگے نکل کرنے سے ۵ موكَأَنَّهُمْ ۵ تفسیر گویا کہ یہہ نادانی اور حمق اور نفرت طبعی اور خوف دہمی مین قرآن شریف کے پند سے حُمُرٌ الخ گدہے بھاگے ہین بڑی شیر قوی ہیکل کے دیکھنے سے اور اوسکے نعرہ کی آواز سننے سے کہ ہرگز اپنا بچھا پھر کر نہین دیکھتے ہین اور کچھہ یہی احوال کی تحقیق نہین کرتے ہین بھاگے چلے جاتے ہین اور یہہ انکے اعراض اور بھاگنے کا سبب یہہ ہے کہ انکا تکبر اور غرور سہا کو گوارا نہین کرتا ہے کہ دوسرے پر نازل ہوئی وحی پند کو قبول کرین اور اوسکے لفظ لیعنی بَلْ يُرِيدُ الخ ۵ عزیزی یعنی جیسے گدہے شیر سے ڈر کر بھاگتے ہین ایسے ہی یہہ قرآن کے سننے سے بھاگتے ہین اسلئے کہ کام کی بات سننے والے اور دل نصیحت قبول کرنے والے نہین رکھتے ہین جیسکہ مثنوی مین مولانا رومؒ فرماتے ہین ؎ از کجا ایزد قوم و پیغام از کجا ✤ از جمادی جان کجا بامشد روا ✤ راز جز با راز دان انباز نیست ✤ راز اندر کوش منکر راز نیست ✤ غرضکہ اس آیت کریمہ مین نہایت مذمت کفار کے اور بیان اونکی حماقت کا ہے حکایت منقول ہے کہ ایک عالم مسجد جامع مین وعظ کہتے تھے اور اونکے گرد بہت سے لوگ بیٹھے تھے ایک شخص جو یہہ جلسہ دیکھہ کر وعظ سے پکار کر کہا کہ یہہ اگہدا جاتا رہا ہے ان لوگون سے پوچھو کیسنے دیکھا ہو تو ہادی اون واعظ نے کہا کہ وہین بیٹھہ جاتا دونگا پس وہ بیٹھہ گیا اور تہوڑی دیر مین ایک شخص اوٹھہ کر محلہ سے چلا پس کہا واعظ نے اوسسے جو پیچھے والیکو کہ اسکو یہہ کدہا تیرا ہے ظاہر ایہہ بات اوس واعظ نے آیہ کریمہ سے نکالی کہ وہ اللہ تعالیٰ اوکا ذکر کرکے اوٹھہ چلا اور اوسکی قدر بجائی ۵ روح بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۵ بلکہ چاہتا ہے ہر ایک شخص اونکا کہ دیا جاوے اونکو کہلے ہوئے ۵ فتح ۵ بلکہ چاہتا ہے ہر مرد انکین کہ اوسکو ملے ورق کہلی موہ تفسیر بَلْ يُرِيدُ الخ بلکہ چاہتا ہے ہر ہر واحد انکا یہہ کہ دیا جاوے اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحیفے کہلے ہوئے بادشاہ انکے فرمانون کیطرح نہ اونکے لپیٹے ہوئے شقون کی طرح اسلیئے کہ لپیٹے ہوئے شقے بادشاہ تو کہنے بہت اعتبار قابل نہین ہوتے ہین بلکہ کہلے ہوئے فرمان کہ اوس فرمان جسکے نام پر صاف ہوتے ہین اوسکی عزت اور قدر زیادہ ہوتی ہے اور کام تیز بلند ہوتا ہے

اور یہہ اونکی درخواست ایسے ہے جیسے کسان اور گنوار دیہاتی چاہین کہ اونکی ہر ایک کے نام پر علیحدہ علیحدہ
جو شاہ کا فرمان آوے اور اوسمین کسی صوبہ دار فوجدار کا دخل نہو اور یون کہین کہ جبتک ہمارے ہر ایک
نام پر جداجدا بادشاہی فرمان معتبر ایلچیونکی معرفت سے نہ آویگا تبتک ہم اس صوبہ دار اور اس فوجدار
کی اطاعت نکرین گے اور اوسکی کچھ نہ سنین گے اور اسکی بات کو ہرگز نہ سنین گے مفسرین نے
روایت کی ہے کہ مکہ معظمہ کے کافر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ ہم ہرگز تمہاری پیروی نکرینگے
اور تمہاری بات کو نہ سنین گے جبتک ہماری ہر ایک کیواسطے ایک ایک فرمان آسمان سے بے تمہارے وسیلے
کے نازل نہووے اور صبح کیوقت ہماری ہر ایک کے سرہانے سے ظاہر ہووے اور اوسکے لفافہ پر سربمہر کیطور پر لکھا ہوا
کہ یہہ فرمان رب العالمین کیطرف سے فلانے شخص قلانے کے بیٹے کی طرف اور اوس نامہ مین تمہاری اطاعت کا حکم
ہووے تو البتہ ہم قبول کرین اور تمہاری پیروی کرین سو حق تعالی اونکی باطل فرمائش کے رد مین فرماتا ہے
كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۝ عزیزی ۝ كَلَّا بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۝ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ فَمَن
شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ نہ بلکہ نہین ڈرتے ہین آخرۃ سے نہ نہ تحقیق قرآن نصیحت ہے پس جو چاہے پڑہے اوسکو
۝ فتح ۝ کوئی نہین ڈرتے نہین آخرۃ سے کوئی نہین یہہ سمجھوتی ہی پھر جو کوئی چاہے یہہ یاد کرے
۝ موضح تفسیر كَلَّا بَل الخ ہرگز ایسی خواہش نکرین پہلے کہ جب کسی آفت سے اپنے
خلاصی کی فکر پڑتی ہی تو اوسوقت تکبر وغرور کچھہ کام نہین آتا جیسا کہ بیمار قریب المرگ نہین کہتا ہی کہ
ہمارا مرنہ نہین چاہتا ہے کہ ہم طبیبکے دوا کرین اور اوسکے کہے پر عمل کرین بلکہ یہہ لوگ نہین ڈرتے تھے
آخرت سے اور ہرگز یقین نہین کرتے ہین اسکا اوس عالم مین اونکے افعال کی سزا انکو ملیگی تاکہ اوسکی خلاصی
کی فکر کرین اور اوسکے تدبیر کسی سے پوچھین اور کسیکی نصیحت سنین پھر حکم ہوتا ہے کہ اس انکے کلام مین
ایک اور خلل اور ہے كَلَّا الخ ہرگز ایسا نہ سمجھین کہ یہہ نصیحت اور ہی اونکے غیر کے واسطے بلکہ یہہ
قرآن نصیحت عام ہے کسے ایک کے واسطے مخصوص نہین ہے کہ فقط اوسیکے واسطے ہو بلکہ جو ڈرے
اوسیکے لیے ہے اسواسطے کہ یہہ آدم کا کلام نہین ہے بلکہ کلام الٰہی ہے اپنے بندونکی ہدایت کے لیے بہیجا ہے
حضرت پیغمبر اور جبرئیل علیہما السلام اور قاری اور ستادیہین واسطے پڑے ہین سو یہہ قرآن شریف
مذکرہ حقتعالی کا ہے جیسے قاضے ایک شہر کا تذکرہ لکھدیتا ہے پھر جس قاضی پاس اوسے بھیجا اوس
زمانے مین یا اگے چلکر وہ اوسپر عمل کریگا فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ سو جو چاہے یاد کرے اس قرآن کو اور اوسیکے
مضمونین غور کرے اور اوسپر عمل کرے ۝ عزیزی ۝ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ
اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ اور یاد نہین کرتے بندے مگر وقت کہ چاہے خدا وہ
لایق ہے اسکے کہ وے ڈرین اور وہ ہے لایق اسکے کہ بخشے ۝ فتح ۝ اور وہ یاد جبھی کرین کہ
چاہے اللہ وہ ہے جسے ڈرجاہیے اور وہ ہی بخشنے کے لایق ۝ موضح تفسیر وَمَا يَذْكُرُونَ الخ
اور خوب یاد نہین کرتے ہین اس قرآن کو باوجود سہل وسنت اور کہی سمجھکے مگر جبوقت چاہے گا
اللہ تعالے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ بھلے ان لوگون سے جب تک یہہ لڑنے اور جنگ

ف
بمعنے لیکن اور مگر
اور تو بھی ہوا

اس قرآن کے مردودی کی مخالفت کرنیسے خوب طرحسے خرابی وذلت حاصل ہولیگی اور کنبے قبیلے قتل ہونگے
اور مال وعزت کا نقصان قرار واقعی اس نعمت عظمیٰ کے انکار کی شامت سے ہولیگا تب اس نعمت کی
قدر جانینگے اور سکو یاد کرینگے اور اسکی نصیحتو پر عمل کرینگے اور اس سے نفع حاصل کرینگے لیکن وہ ایسا
غفور الرحیم ہے کہ اوسوقت بھی انکے اقرار کو اور اس قرآن کی نصیحت پر چلنیکو اُنسے قبول کریگا اور انکو
ہدایت کریگا اور انکے پچھلے گناہ معاف کریگا اسلیے کہ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى الخ وہ اللہ تعالیٰ لائق تقوے کے ہے
اوس سے تقویٰ یعنی ڈرنا چاہیے اور وہی بخشنے اور کرم کے لائق ہے یعنے آدمی کتنے ہے گناہ کرے اور عہد
حق تعالیٰ کی نافرمانی کرے لیکن جب تقوے کی راہ چلیگا وہ اوسکے سب گناہ بخشدیگا اور یہہ اوسکی نہایت
لطف اور رحمت کا سبب ہے انس بن مالک اپنے خادم خاص اور اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت
صلے اللہ سے روایت کرے ہے کہ آپ نے حضرت رب العزت تعالیٰ شانہ وجل سلطانہ سے اس مقام پر حاشیہ
منہیہ کیطور پر ایک عبارت اس آیت کی تلاوت کے بعد نقل فرمائی ہے اوسکے الفاظ یہہ ہین قَالَ رَبُّكُمْ
عَزَّوَجَلَّ اَنَا اَهْلُ اَنْ اُبْقِيَ فَلَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا وَاِذَا اتَّقَانِيْ الْعَبْدُ فَاَنَا اَهْلُ اَنْ
اَغْفِرَ لَهٗ سورۃ القیمۃ یہہ سورت مکی ہے اسمین چالیس آیتین اور ایک سو چونسٹھ کلمے اور چھ سو
بیاسے حرف ہین اور رکوع دو اور اوتری ہی یہہ بعد قارعہ کے اور اس سورۃ کے ربط کی وجہ سورہ
مدثر سے یہہ ہے کہ سورۃ مدثر مین قیامت کے ظاہری واقعہ کی ابتدا مذکور ہے یعنے صور کا پھونکنا
چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ اور اوسکے انتہا مین ہی مذکور ہے یعنے سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ
اور کل نفس سے فِيْ سَقَرَ تک مین اور اوس سورتمین قیامت کے باطنی واقعہ کی ابتدا مذکور ہے جو عقل و
روح کو متحیر کردیگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ اور اوسکے انتہا مین ہی مذکور ہے
یعنے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ سے فَاقِرَةٌ تک پس یہ سورت قیامت کی ظاہر کے بیان مین ہے اور یہہ سورت
قیامت کے باطن کے بیان مین اور اس سورۃ کا نام سورہ قیامت ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ اس سورتمین
قیامت کے آنیکو ایسی وضح دلیلونسے بیان فرمایا ہے جسکا سمجھنا بہت آسان ہے اور ہر شخص کو
عام ہو یا خاص جب اپنے دلکی طرف جو ع اور تہوڑا فکر و تامل کرے تو یہہ بات اوسکے سمجھ مین آسکتے ہے
اور اس سورتکے سورۃ قیامت نام کہنے کی وجہ یہہ ہے کہ اسمین قیامت صغریٰ اور کبریٰ دونون بیان
ہوئی ہین چنانچہ اول سورت سے كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ تک قیامت کبریٰ کا بیان ہے اور كَلَّآ
اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ سے اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى تک قیامت صغریٰ کا بیان ہے اور اسی
اس سورت کو سورہ قیامت کہنا اولیٰ اور انسب ہوا اسلیے کہ یہہ سورت تمام اقسام قیامت کو محیط ہے اور
خوب وضح دلیلونسے اسکو ثابت کرتی ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ قسم کہتا ہون مین دن قیامت کی
اور قسم کہتا ہون مین ساتھ نفس ملامت کرنیوالیکے ثُمَّ قسم کہتا ہون قیامت کے دوسری اور قسم
کہتا ہون جی کی جو اولا ہوتا ہے مواخذہ تفسیر کہا ہے ابن شعبے نے کہ کہتے ہین

لوگ قیامت قیامت اور انکی قیامت موت ہے وحاضر ہوئی علقمہ ایک جنازہ پر شریک دفن ہوا مردہ کو کہا علقمہ آیا اسکے تو قیامت آگئی کسے بزرگ نے اس مضمون کو شعر مین لکہا ہے ؎ خرجت من الدنیا و قامت قیامتی ؎ عذاۃ اقل الحاملون جنازتی ؎ ترجمہ یعنی نکلا مین دنیا سے روز قایم ہوئی قیامت میری کل کے دن اوٹہائین گے اوٹہانے والے جنازہ میرکو اور مفسرین کو نفس تو امہ کے معنو مین خلاف ہے سو جو مفسرین محقق ہین انہون نے یون بیان کیا ہے کہ آدمی کا نفس ایک چیز ہے لیکن اوسکی تین حالتین ہین اگر عالم علوی کیطرف مائل ہوا اور عبادت اور فرمانبرداری مین اسکو خوشی حاصل ہوئی اور شریعت کی پیروی مین اسکو تسکین وچین ہوا تو اوس نفس کو مطمئنہ کہتے ہین اور اگر عالم سفلی کی طرف اوسنے میلان کیا اور دنیا کی خواہش ولذتو نمین اور عار ونگ اور انتقام اور کینہ کشی کی طرف رغبت کی اور شریعت کی پیروی سے بہاگا اوسکو نفس امّارہ کہتے ہین اسلئے کہ روح کو برائی کا حکم کرتا ہے اور اگر کبہے عالم سفلی کیطرف میلان کرتا ہے اور شہوت وغضب مین مبتلا ہوتا ہے اور کبہے عالم علوی کیطرف میلان کرتا ہے اور شہوت وغضب کو برا جانتا ہے اور اوسے بہاگتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور اپنے تئین آپ ملامت کرتا ہے اوس نفس کو لوامہ کہتے ہین اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ہر نفس لوامہ ہوگا اور اپنے تئین ملامت کریگا اسلیے کہ اگر نیک ہے تو اسپر اپنے تئین ملامت کریگا کہ نیکی زیادہ کرینگا اور کیون اوسنے بعضے وقتونمو بیہودہ کیون گنوایا اور اگر بد ہوگا تو اپنے تئین اسپر ملامت کریگا کہ کیون برائی کی مینے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جنت والونکو کسی چیز کی حسرت نہوگی مگر ایک چیز کے جو دنیا مین کوئی ساعت بے یاد الٰہی کے گذاری ہوگی اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دنیا مین ہے ایماندار آدمی کا یہی نشان ہے کہ ہمیشہ اپنے ملامت مین رہے اسلیے کہ کوئی دن تقصیر سے خالی نہین ہے پہر وہ تقصیر معرفت الٰہی اور اوسکی لوازم مین ہو یا عبادت وتقوی مین یا اوسکے شرائط وآداب مین ہو اور بعضون نے یون فرق بیان کیا ہے کہ نفس مطمئنہ نفس انبیا اور اولیا کا ملین کے ہین جنہون نے حقیقی کی یاد اور اوسکی محبت مین چین واطمینان پیدا کیا اور وسوسون اور خطرونکی کشمکش سے خلاصی پائی اور نفس ملہمہ نصاح ایماندارون اور نیکوکار نفس ہے اور نفس لوامہ گنہگارون تائب اور تقصیرداروں نادم کا نفس ہے اور نفس امارہ کافرونکا نفس ہے اور اون فاسقونکا جو فسق پر اڑے ہین اور جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ اوس حسرت اور ندامت پر جو قیامت کے دن ہوگی اوسپر کچہہ قسم کہانے کی حاجت نہین ہے اور اسیطرح کافرونکی غفلت کے سبب سے قیامت کے آنے پر سابقہ نفس لوامہ کے قسم کہانی بہی مفید نہین ہے تو اب فرماتے ہین کہ ان دونو قسمونکو جو مطلب کے ثابت کرنے مین عمدہ دلیل نہین ہے چہوڑکے قیامت کے آنے مین کافرونکے شبہے کو دور کرتے ہین اور انسے پوچہتے ہین کہ اَیَحْسَبُ الخ عزیزی

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ آیا گمان کرتے ہین آدمی کہ جمع نکرینگے ہم ہڈیون کو اونکی ہان کرین کے ہم قادر ہین اوپر اسکے کہ برابر کرین ہم سر انگلیون اونکی کو ۸ فتح کیا خیال کرتا ہے آدمی کہ ہم جمع نکرین گے اوسکے ہڈیان کیون نہین سکتے ہین

کرتہیں کرینگے اوسکے بیان ۸ **موۃ تفسیر** اَیَحْسَبُ الخ کیا گمان کرتا ہے آدمی جو
عقل اور فہم کے جسکے سب سے تمام مخلوقات سے ممتاز ہے اور نظر اور فکر کو اور ایک چیز کو اور دوسری چیز پر
قیاس کرنے کو اپنا خاصہ جانتا ہے اور اس سبب سے اپنے کو بڑا جانتا ہے اور سر نہ نواتا ہے اور باوجود اس
عقل اور دانائی کے ایسا اعتقاد کرتا ہے اَنْ لَّنْ الخ کہ ہرگز نہ جمع کرینگے ہم بوسیدہ پریشان
ہڈیاں اوسکی قیامت کے دن دوبارہ زندگی دیکر مفسرین نے کہا ہے کہ اس سورت کے نازل ہونیکا
سبب یہ تھا کہ عدی بن ربیعہ حنس بن شریق کا دادا وجو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ میں
رہتا تھا اور آپ کو بہت ایذا پہنچاتا تھا چنانچہ دن دونکے حق میں یہہ دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ جَارَ السُّوْءِ
سو وہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ تم جو ہمکو قیامت کے
آنے سے ڈرایا کرتے ہو بھلا اسکا کچھ حال تو مجھسے بیان کرو میں سنوں دیکھوں میری عقل میں آتا ہے
یا نہیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قیامت کا حال اوسے بیان فرمایا کہ جتنے مردی ہیں
اوسدن زندہ کئے جائینگے اور جو کچھ دنیا میں کیا ہے سب کا حساب دینا پڑیگا اوس کمبخت نے کہا کہ یہہ ایسی
باتیں ہیں کہ اگر میں اپنے آنکھسے دیکھوں تو بھی یقین نکروں اور اوسکو سچا نجانوں بلکہ یوں کہوں کہ یہہ سب
بٹ بندی اور خیال ہیں حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہے اسلیے کہ میری عقل ہرگز اسباتکو تجویز نہیں
کرتی ہے کہ ہزاروں سال کے مردونکی ہڈیاں جو تمام جہان میں پھیل گئیں ہیں اونکو اللہ تعالےٰ جمع کرکے زندہ
کریگا سو یہہ سورت اوسکے اس امر کے تعجب اور بعید جاننے کے رد کیواسطے نازل ہوئی اور ارشاد ہوا
کہ **بَلٰی** البتہ ہم جمع کرینگے آدمیونکی سڑی ہوئی ہڈیونکو اور آدمیونکی منتشر ہڈیاں جمع کرنا ہماری
قدرت کے نزدیک کیا چیز ہے ہم تو اسے بھی زیادہ تعجب کی چیزیں کرسکتے ہیں چنانچہ ہر ہر عضو اور فرد کو
یعنے گوشت اور پوست اور ٹوٹی چورہ ہوئی وی ہڈیونکو ہم درست کرینگے **قَادِرِیْنَ** الخ قادر ہیں ہم
اسپر کہ برابر اور درست کریں انگلیونکے پورونکے چمڑیکو جسکو حکیمون اور عبد بوں نے سب انسانکے اعضا میں
فضل اور متوسط عضو ٹھہرایا ہے اور اوسکا درست کرنا بدون اعادہ اس اعتدال کے جو حقیقی اعتدال
قریب کے ممکن نہیں ہے سو یہہ انکار کرنا اس راہ سے نہیں ہے کہ یہہ مسئلہ بہت مشکل ہے اور اسکی
دلیل پوشیدہ ہے اس سبب سے اوسکے سمجھ میں نہیں آتا ہے **بَلْ یُرِیْدُ** الخ **عزیزی**
بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَہٗ بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ گناہ کرے بیچ زمانہ آئندہ کے ۸ **فتح**
بلکہ چاہتا ہے کہ دہنائی کرے اوسکے سامنے ۸ **موۃ تفسیر** بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ ہمیشہ
ہو کر فسق و فجور کرے اپنے آئندہ عمر میں جو باقی ہے اسلیے کہ اگر قیامت کا اقرار کرے اور اوسمیں
اعمال کے حساب کتاب کا خوف اپنے دل میں بیٹھاوے تو اسقدر بے باکی اور دہنائی فسق و فجور کی
محبت کے سبب سے نہیں چاہتا ہے کہ قیامت کی بات سنے یا اوسکے ماخذ اور دلیل میں کچھ غور کرے
اسی سبب سے اوسکے طرف خیال نہیں کرتا ہے اور بے غور و فکر کئے اوس خیال کو اپنی خاطر میں
آنے نہیں دیتا ہے تاکہ اوس خیال سے اوسکا عیش منغص نہو جاوے اور لذت میں خلل نہ پڑے اسیواسطے

نعمت اور سینہ روزی کی راہ سے یَسْئَلُ الخ ۵ عزیزی یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ پوچھتا ہے کہ کب ہوگا دن قیامت کا ۵ فتح پوچھتا ہے کہ کب دن قیامت کا ۵ موہ تفسیر پوچھتا ہے پیغمبرون اور واعظون اور نصیحت کرنیوالونسے جو اسکو قیامت کے آنے سے ڈرایا کرتے ہین اور ہمیشہ اسکو سمجھایا کرتے ہین کہ اس دلیل مین غور کرو اور اس چیز کو دیکھو اور فکر کرو تاکہ قیامت کے آنے کی تصدیق تمکو حاصل ہووے حاصل ہووی اَیَّانَ الخ کب ہوگا قیامت کے دنکا آنا اسلیئے کہ جبتک تم تاریخ کی قید سے اوسکو بیان نکرو گے تبتک مین ہرگز یقین نکرونگا اور کسی دلیل مین بھی غور و تامل نکرونگا سو یہہ سوال بھی اوسکا سرکشی اور سینہ زوری کی راہ سے ہے کہ کہتا ہے جبتک اوسکے آنے کے وقت بیان نکروگے تبتک مین اوسکو سچا نجانون گا اور خوف والی چیز کا یقین آنا اوسکے قوت کی دریافت ہونے پر موقوف نہین ہوتا ہے چنانچہ یہہ بات ظاہر ہے حاصل کلام کا یہہ کہ انکے اس سوال سے یہہ حاصل ہوگا کہ اوسدن ایسا سوال کرنیوالا متحیر ہوکے اور کہیرکے اس سوال کا الٹا سوال کرنے لگیگا جو وہان کل بچیا اور سفایدہ ہوگا اور اوسدن کی سختیونکو دیکھکے اپنی مخلصی کا طریق اور بھاگ بچنی کی جگہہ پوچھنے کا چنانچہ حقتعالے فرماتا ہے فَاِذَا بَرِقَ اِلٰی فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ پس جبکہ خیرہ ہوگی آنکھہ ڈرنے نور ہوگا چاند اور جمع کیے جاوینگے چاند اور سورج کہیگا آدمی اوسدن کہان ہے بھاگنے کی جگہہ ۵ فتح ۵ جب چندھلاوین تیور اور گھجاوی چاند اور اکٹھے ہون سورج و چاند کہیگا آدمی اوسدن کہان جاؤن بھاگکے ۵ موہ تفسیر پر جب چندھلانے لگیگے آدمی کی بینائی جیسے دنیا مین بجلی کی چمک دیکھہ کے آنکھہ چندھلاتی ہی سو آدمی کو اوسدن یہہ چندھلانا حق تعالے کی قہری تجلی کی روشنی کی چمک سے ہوگا جو کافر و فاسق کی بینائی کی قوۃ کو مقہور و متحیر کردیگی چنانچہ سورۂ زمر مین حق تعالے فرمایا ہے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا اور بے نور کردیا جاویگا چاند اور سورج کی چمکتی کی طرح ہوجاویگا تجلی الٰہی کی چمک کی شدت سے نہ اسکی اور آفتاب کے درمیان مین زمین یا کسی اور چیز کے آجانی سی جیسا کہ دنیا مین ہوا کرتا ہے اور اس سبب سے گہین پڑا کرتا ہے اسواسطے کہ یہہ بی نوری جو چاند کو لاحق ہوگی ایسی حال مین ہوگی کہ جسم کیے گئے ہونگے آفتاب اور مہتاب ایک جگہہ پر اور انکی درمیان مین کوئی چیز حائل نہوگی تاکہ وہ چیز آفتاب کی شعاع کے انعکاس کو ماہتاب مین مانع ہووی سو ایسی وقت ماہتاب کا بی نور ہونا صریح دلیل ہے اسبات پر کہ آفتاب بھی بالکل بے نور ہوگا جیسے پنیر کی چکتے اور اگر ایسا نہو تو آفتاب کی نور سے ماہتاب البتہ روشن ہوتا سو دنیا مین جتنے نور کے اسباب تھی وہ سب خراب ہوجاوینگے اور اپنے اعمال کی شامت سے اور بینائی کی چندھلاجانیسے روشنے کو آدمی دیکھہ نسکے گا آخر کو لاچار ہوکے بہت متحیر ہوگا پھر اوسوقت کہیگا آدمی اوس نور قاہر کی روشنی کو جسنی اوسکو متحیر کردیا ہے ہر سکا عین پراگندہ دیکھیگا کسطرف ہی بھاگ بچنی کی جگہہ کو وہان نپہنچکر اس حیرت اور دہشت سے خلاصی پاوینگے پھر اوسوقت وہ دنیا کا سوال جو کہا کرتا تھا کہ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اولٹا ہوجاویگا

ف قولہ یسال سوال ہمیشہ اوسکا استہزا و انکار ہوتا ہے اَیَّانَ ہمیشہ شر مقدم ہوتو یوم القیمۃ کا دوم مفعول ہوگا ف قولہ بھاگنے کی دوسری جگہہ کونسی ہے کہ وہان جاوے گا

ف قولہ جب چندھلاوین تیور اور گھجاوی چاند اور اکٹھے ہون سورج و چاند کہیگا آدمی اوسدن کہان جاؤن بھاگکے

ف قولہ پر جب چندھلانے لگیگے آدمی کی بینائی جیسے دنیا مین بجلی کی چمک دیکھہ کے آنکھہ چندھلاتی ہی سو آدمی کو اوسدن یہہ چندھلانا حق تعالے کی قہری تجلی کی روشنی کی چمک سے ہوگا جو کافر و فاسق کی بینائی کی قوۃ کو مقہور و متحیر کردیگی چنانچہ سورۂ زمر مین حق تعالے فرمایا ہے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا اور بے نور کردیا جاویگا چاند اور سورج کی چمکتی کی طرح ہوجاویگا تجلی الٰہی کی چمک کی شدت سے نہ اسکی اور آفتاب کے درمیان مین زمین یا کسی اور چیز کے آجانی سی جیسا کہ دنیا مین ہوا کرتا ہے اور اس سبب سے گہین پڑا کرتا ہے اسواسطے کہ یہہ بی نوری جو چاند کو لاحق ہوگی ایسی حال مین ہوگی کہ جسم کیے گئے ہونگے آفتاب اور مہتاب ایک جگہہ پر اور انکی درمیان مین کوئی چیز حائل نہوگی تاکہ وہ چیز آفتاب کی شعاع کے انعکاس کو ماہتاب مین مانع ہووی سو ایسی وقت ماہتاب کا بی نور ہونا صریح دلیل ہے اسبات پر کہ آفتاب بھی بالکل بے نور ہوگا جیسے پنیر کی چکتے اور اگر ایسا نہو تو آفتاب کی نور سے ماہتاب البتہ روشن ہوتا سو دنیا مین جتنے نور کے اسباب تھی وہ سب خراب ہوجاوینگے اور اپنے اعمال کی شامت سے اور بینائی کی چندھلاجانیسے روشنے کو آدمی دیکھہ نسکے گا آخر کو لاچار ہوکے بہت متحیر ہوگا پھر اوسوقت کہیگا آدمی اوس نور قاہر کی روشنی کو جسنی اوسکو متحیر کردیا ہے ہر سکا عین پراگندہ دیکھیگا کسطرف ہی بھاگ بچنی کی جگہہ کو وہان نپہنچکر اس حیرت اور دہشت سے خلاصی پاوینگے پھر اوسوقت وہ دنیا کا سوال جو کہا کرتا تھا کہ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اولٹا ہوجاویگا

اور اوسدن سے خلاصی کی راہ پوچھنے لگیگا اور یہہ ہی ہے کہ پیغمبرون اور واعظون سے اونکے الزام دینے کیواسطے سوال اور اعتراض کیطور پر قیامت کیوقت سے پوچھا کرتا ہتا اور قیامت کے دن آنکھہ کے چندھیانی اور عقل کے متحیر ہونیکے سبب سے پناہ کی جگہہ کا پتا بتلانیوالا کیونکر پاویگا تو خود بخود ہزیانی کیطور پر کہنے لگیگا کہ اَیْنَ الْمَفَرُّ اور جب انسان کا حال حیرت اور اضطراب سے اس مرتبہ کو پہنچیگا کہ بیتابی کیطور پر کہنے لگیگا کہ اب کتاب اوسکو کہا جاویگا کہ کَلَّا لَا وَزَرَ عزیزی یعنے متحیر اور مضطر ہوکی وحشت دہولون دن قیامت کیسلے وَخَسَفَ الْقَمَرُ یعنے جاتی رہیگی روشنی اوسکے اور سہین رہی چاند پوجنے والونکا کہ چاند اگر معبود ہوتا جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین تو دفع کرتا اپنے سے خسف کو نہ جاتی رہتی روشنی اوسکی اور خسوف وکسوف کے معنے ایک ہی ہین یعنے جاتا رہنا روشنی کا اور نماز کسوف سنت موکدہ ہے پس جسوقت کہ گہن لگے سورج یا چاند کو بیقرار ہوکر مستعد ہون نماز کے لیے اور وہ سورج گہن کے لیے دو رکعتین ہین بطور نفل کے اور نماز پڑہاوے اوسکو امام جمعہ کا اور قراءۃ طویل پڑہے اور رکوع نہ پڑہے اور نہ خطبہ پڑہے اور چاند گہن مین لوگونکا جمعہ ہونا ضرور نہین ہے اکیلے اکیلے پڑہین اپنے گہر مین دو رکعتین مانند تمام نوافل کے اور جمعہ کیے جاوینگے چاند و سورج بیچ جاتے ہنے روشنی کے جیسیکہ روایت کیا گیا ہے بے صلے اللہ علیہ وسلم سے یا جمعہ کیے جاوینگے دونون بیچ طلوع ہونیکے مغرب سے یا بیچ ڈالنے کے آگین تاکہ حسرت ہولونکے پوجنے والونکو کہیگا آدمی منکر قیامت کا اوسدن یعنے اوسدن کہ واقع ہونگے یہہ امور مانند رکھنے نا امید کے جسوقت کہ نہین دیکھتا کوئی چیز علامتون قدرت بہاگنی کیسے جیسیکہ کہتا ہے وہ شخص کہ نا امید ہوتا ہے پانے زید کیسے کہ کہان ہے زید اسلیے کہ نہین پاتا علامت پانے اوسکیسے ۵

روح ۵ مسئلہ نماز کسوف وخسوف سنت ہی کہ جماعت سے ادا کیجاوے مگر نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے کہ خسوف مین اکیلے ادا کرین اور وہ دو رکعتین ہین کہ ہر رکعت مین دو قیام اور دو رکوع ہون مگر نزدیک ابو حنیفہ کے مانند نماز صبح کے ہے اور قراءۃ اوسمین چپکے ہے مگر نزدیک احمد کے کہ پکار کر پڑہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے دو خطبے اوسمین مستحب ہین اور نزدیک مالک اور ابو حنیفہ کے خطبہ نہیں ہے اور اگر خوف ایسے وقت مین ہو کہ نماز اوسمین منع ہی تو ہی نزدیک شافعی کے نماز پڑہین اور نزدیک ابو حنیفہ اور احمد کے بجاے نماز کے تسبیح پڑہین اور مالک سے دونون روایتین ہین اور آیات مین مانند اسکے اور صاعقہ اور تیز ہوا کے وغیرہ ہر حادثہ کے مانند ہوا سخت اور تاریکی اور مینہ بہت اور خوف اولون اور زلزلہ وغیرہ کے نماز اکیلے اکیلے مستحب ہے ۵ **بحر** کَلَّا لَا وَزَرَ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ نہین ہی کوئی پناہ طرف پروردگار تیرے کے آج کے دن قرار کی جگہہ ۵ **فتح** کوئی نہین کہین نہین ہے بجا دیتیرے رب کے اوسدن جا ہیڑنا ۵ **موضح** تفسیر کَلَّا الخ ایسا سوال بیجا مت کر اور ایسی پونجہہ پانچہہ یعنے سے باز آ نہین ہے پناہ کہین بلکہ جس چیز سے تو بہاگتا ہے اوسی جگہہ تجکو جانا پڑیگا

۴ من یرق
ارجع الی نفس الاثبات
فخر الرازی شرح
کے حل چھوڑ دان کے
یعنی تاکہ نظر الی البرق
وحقق القوم کے ذہب
خمرہ فان الجہول
یستعمل لازما ومتعدیا
تعال خفف الفعل خفیف
۵ ۲ الرجع
بچا نہ سکے
میں مفصل بیان ہے
اسکا ۱۲ منہ ۵۳ اور یہہ
حدیث اوانہ ترجمہ اور صلوٰۃ
موطا ۱۲ سے
جس پیش آتا حضرت
کو کوئی امر تو فوراً نماز
پڑہتا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم ۱۲ منہ ۵۴
قولہ کلا من قول اللہ
تعالیٰ وہو ایضاً ۱۲ منہ

تیرے رب کی تجلی قہری کی طرف اوسدن جاے قرار ہے اور کوئی شخص اوس تجلی کی نزدیکی کی حد کو
سے مخالفت نہین کرسکتا ہے یا اپنے ہنسے خوشے جائیگا یا رنجیدہ ہوے زبردستے اوسکو لیجائینگے اور
جب چار ناچار آدمی اوسجگہ پر حاضر ہوگا تو حیرت اور دہشت اوسپر اور زیادہ کرینگے ۵ عزیزی
یعنی قیامت مین کفار کو کوئی پناہ گاہ کی جگہ اور ٹھکانا نہین ہوگا اور سب خلق آگے خدا کے حاضر ہونگے
اور خدا تعالی سوافق اعمال ہر ایک کے بہشت یا دوزخ اوسکی ٹہیرنیکی جگہہ مقرر فرماویگا ۵ بحر
یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۵ یعنی آدمی کو اوسدن حقیقت حال کی جو کچھہ کہ آگے بھیجا
تہا اور پیچھے چھوڑا تہا مانند صدقہ جاریہ کے ۵ فتح جتا دینگے انسان کو اوسدن جو آگے بھیجا
اور چھوڑا ۵ موضح تفسیر یُنَبَّؤُا الخ خبردار کیا جاویگا آدمی اوسدن ساتھہ
اوسچیز کے جو آگے بھیجی ہی اعمال کی قسم سے ہون یا افعال کے قسم سے پہروہ اعمال وافعال لائق
تقدیم کے ہتے جیسے وضو کرنا نماز کے پہلے اور نماز پڑہنی روزی کی تلاش سے پہلے اور زکوۃ کا ادا کرنا
مال پر سال گذرنیکے پہلے اور عمرہ حج کے پہلے اور سنت فرض کے پہلے اور اپنے اہل عیال کو صدقہ دینا
غیر فقیر ہونے پہلے اور درود پڑہنا دعا سے پہلے اور قرض کو ادا کرنا وصیت جاری کرنیسے پہلے یا وہ
اعمال وافعال لائق تقدیم کے ہتے جیسے وقت آنیسے پہلے نماز پڑہنی اور رمضان کے پہلے شک کے دن
روزہ رکہنا اور عید اضحی کو نماز کے پہلے قربانی کرنے اور عشا کے پہلے وتر کی نماز پڑہنی اور قرض اور
اپنے اہل وعیال کے ضروری حق ادا کرنیکے پہلے صدقہ دینا اور والدین کی خدمت اور اہل وعیال کی
خبرگیری کے پہلے جہاد کا یا فضل حج کا یا فضل علم کی طلب کا سفر کرنا اور عدت گذرنیکے پہلے نکاح کرلینا
وعلے ہذا القیاس وَاَخَّرَ اور جو پیچھے چھوڑا تہا اپنے اعمال وافعال سے پہر وہ لائق تاخیر کے ہتے
جیسے حقتعالی کے فرض ادا کرنیکے بعد والدین کی خدمت کرنی اور اپنے ضروری حاجتونکے پورا کرنیکے بعد
خیرات کرنی اور اپنے خویش واقربا کے احسان کرنیکے بعد غیر ونپر احسان کرنا یا لائق تاخیر کے ہتے جیسے
وقت گذر جانیکے بعد نماز پڑہنے اور سال گذر جانیسے مدت کے بعد زکوۃ ادا کرنی اور توبہ کا وقت
پاکر توقف کرنا وعلی ہذا القیاس اور جب آدمی کو اوسکے عملونکی تقدیم وتاخیر یعنی اعمال نامے دیکر اوسکا ان
زمین اور دن اور رات کے گواہونکو کہڑا کرکے خبردار کرینگے تب حیرت مین ہوگا اور سمجہیگا
کہ جب اسنے ترتیب تقدیم اور تاخیر کو نہین چہوڑا ہے اور خبر دینے کے واسطے اوسکو لکہنہ کہا ہے اور اون
باتونکو پوچہتے ہین اور اوسپر جزا دیتے ہین تو میرے اہل عمل اور فعل نیک وبد جو ہین کیونکر نہ لکہے جائینگے
اور اونکو کیونکر نہ پوچہین گے اور اونپر کیونکر جزا نہ دینگے اس سوچہہ سے بڑے دہشت اسپر غالب ہوگی
اور اپنے دلمین کہیگا کہ ہیہات وقت بے ڈہب ہے اور بعضے مفسرون نے یون کہا ہے کہ ماقدم سے
مراد وہ عمل ہین جو کرچکا ہے خواہ وہ نیک ہون یا بد ہون اور ماآخر سے مراد وہ عمل ہین جو نہین کیے ہین
خواہ نیک ہون خواہ بد اور بعضون نے یون کہا ہے کہ ماقدم سے مراد وہ مال ہے جو صدقہ دیا اور عاقبت کے
ذخیرہ کے واسطے آگے بہیجا اور ماآخر سے وہ مال مراد ہے جو وارثون کے واسطے پیچھے چہوڑا ہی اور بعضون نے یون

اون چیزونکی تفصیل جنکی تقدیم یا تاخیر کہی ہے

کہا ہے کہ اقدم سے مراد وہ عمل ہین جو اب کر گیا ہے خواہ نیک ہون خواہ بد اور ماآخر سے وہ رسم وطریقہ ہے جو اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے اور لوگ اوس رسم وطریقہ پر چلتے ہین اور کام کرتے ہین پھر خواہ وہ رسم نیک طریقہ کی ہو اور اوس شخص کے قیامت تک اجر وثواب کی سبب بڑے یا بد ہو جو قیامت تک اوس شخص کے عذاب اور بوجھ کی سبب بنے ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص نیک طریقہ یا نیک رسم کو مومنین رائج کرتا ہے تو جتنے اوس رسم وطریقہ پر چلتے ہین اون سب کے برابر ثواب اوس شخص کو بھی مل جاتا ہے بدون اسکے کہ اون عمل کرنیوالونکے ثواب مین کچھ نقصان ہووے اور جو شخص بد طریقہ اور بد رسم لوگون مین رائج کر جاتا ہے تو اوسکو اون سبکے برابر وبال ہوتا جاتا ہے جو اوسپر چلتے ہین بدون اسکے کہ اون لوگونکے وبال سے کچھ کم ہووے اور یہہ بھی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو دنیا مین ناحق خون کرتا ہے تو اوسکا وبال قابیل حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے پر بھی لکھتے ہین اسواسطے کہ پہلے اوسنے اس کام کو کیا تھا اور مجاہد رحمہ اللہ سے کہتے ہین کہ ماقدم سے مراد وہ عمل ہین جو جوانی مین کیے ہین اور ماآخر سے مراد وہ عمل ہین جو بڑھاپے مین کیے ہین حاصل کلام کا ہر طرح سے آدمی کو ہر حرکت اور سکون اور ہر قول وفعل پر آگاہ کرینگے تاکہ اوسکے موافق اوسکو جزا دیوین اگرچہ یہہ خبردار کرنا اور نامہ اعمال دکھلانا اور گواہونکو گذرانا اوسکے حق مین کچھ حاجت نہین ہے بَلِ الْاِنْسَانُ الخ **عزیزی** خبر دیجاویگی ہر آدمی کو نیک یا بد وقت وزن اعمال اور محاسبہ کے اور خبر دینے والا اللہ تعالیٰ ہے یا فرشتہ بحکم خدا کے یا نامہ اعمال اوسکا دکھاکر جو کچھ کہ گیے بھیجا یعنے عمل کر چکا نیک ہو یا بد پس ثواب پاویگا نیک پر اور عذاب پاویگا بد پر اور پیچھے چھوڑا تھا یعنے مبین کیا عمل خیر ہو یا شر پس عذاب دیا جاویگا خیر کے چھوڑنے پر اور ثواب دیا جاویگا شر کے چھوڑنے پر یا ماقدم سے مراد مال ہے کہ تصدق کیا اوسکو اپنی حالت حیات مین اور ماآخر سے مراد ہے وہ مال جو پیچھے چھوڑا یا وقف کیا یا وصیت کی وبکی اور شیخ الاسلام عبداللہ انصاری رح نے فرمایا کہ گناہ پہلے سے بھیجے تو ساتھ حسرت اور مال پیچھے چھوڑے تو ساتھ حسرت کے گناہ کو ساتھ توبہ کے نیست ونابود کرتا ہے اور مال کو ساتھ صدقہ کے آگے بھیج تا ہے ۵ گر فرستی رہین ہی باشد ۵ کہ حسرت نہ پس نگاہ کنی ۵ اور حدیث مین آیا ہے مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهٗ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهٖ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ۵ **روح** ۵ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۵ بلکہ ہی آدمی واسطے الزام اپنے کے ایک حجت اگرچہ درمیان مین لاوے اپنے عذر وبہانے ۵ **فتح** ۵ بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ سوجھہ ہے اور پڑا لاوے اپنے بہانے ۵ **معالم تفسیر** بلکہ آدمی خود بخود اپنے سب عملونپر خبردار ومطلع ہو جائیگا یعنے کہ وہ آدمی اپنی جانپر حجت کامل اور گواہ عادل ہے اسلیے کہ اپنے کیے ہوے عملونکی شکلین اسکے نفس مین راسخ وثابت ہین اور اوس عالم مین جو اسکی دریافت قوی اور صاف ہوگی اس سبب سے اون سب عملونکی شکلونکو دریافت کریگا بلکہ اپنے وجدان اور دریافت کی طرف رجوع کی احتیاج ہی نہوگی اسلیے کہ عالم روح کے پہنچنے کے سبب سے وہ شکلین خود بخود ظہور کرینگے اور اعضاء کی صفتین اور صورتین ہو جائینگے بعضے چہرے کیسیاہ

پیدا کرینگے اور بعضے چہرے رونق و سرخروئی پیدا کرینگے اور اسیطرح تمام اعضا مین ظہور کرینگے چنانچہ وضو کرنیوالونکے چہرے اور ہاتھہ پانور روشن ہونگے اور زیور پہنے ہوے لاوینگے اور خیانت کرنیوالونکو جس چیز کی خیانت کی ہی اوسکو اوسکی گردن وکندہے پر لادے ہوے لاوینگے اور شہیدون کو خون سے نگلے ہوے لاوینگے اور زخمیون کو اونکے شہرگا ہونسی پیپ بہتی ہوئی لاوینگے یہان تک کہ ہر ہر عضو آدمی کا جس سے جو گناہ کیا ہے وہ خود گواہی دیگا اور آپ بولیگا پھر سوائے اقرار کرنیکے آدمے کا کچھہ بس چلیگا وَلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ (اگرچہ وہ اپنی عذر داریان پیش کرے) ترکش کے تیرونکی طرح تمام اپنے عذر و بہانون کو حدیث شریف مین آیا ہے کہ آدمے کو قیامت کے دن اپنے اپنے عملونپر مطلع اور خبردار ہونا تین مرتبے ہوگا پہلی مرتبہ ہر ایک کے اعمال فرشتے پڑہکر ہر ایک کے ہاتھہ مین دینگے اور کہینگے اِقْرَاْ کِتَابَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا (تو اوسوقت آدمے اپنے برے کاموںکے انکار کرینگے اور کہینگے کہ مینے ہرگز یہہ کام نہین کیے ہین یہہ ہمپر جھوٹ لکہدیا ہے پھر دوسری مرتبہ آسمان و زمین اور دن اور رات اور ہر عضو اونکے اونکا مونپر گواہی دینگے اور اونکے ذمہ پر وہ چیزین ثابت کرینگے اور اونسی کرینگے کہ تمنے یہہ کام کیے ہین پھر اوسوقت یہہ بہی اقرار کرینگے اور کہینگے کہ ہان ہمسے یہہ کام ہوے ہین لیکن عذر و پیش کرینگے اور کہینگے کہ فلانا کام ہمسے اس سبب سے ہوا اور فلانا کام اس سبب سے اور اکثر اونکے عذر ناحق اور خیالات سے ہونگے اور یہہ کہ ہمارے پیشوا ہمارے واسطے دین اور آئین اور رسم اور طریقے مقرر کرگئے ہین سو ہم اونکی تقلید و پیروی اس بلا مین گرفتار ہوے چنانچہ قرآن شریف مین جا بجا اسی قسم کے عذر ہا موجود اونکی زبان سے حکایت کے طور پر حق تعالی نے بیان فرمائے ہین اور جب انکے عذر اونکو بہی باطل و مسموع کردینگے پھر تیسری مرتبہ یہہ حکم ہوگا کہ ہر ایک کا نامۂ اعمال اگر اچھا ہے تو سیدہے ہاتھہ مین اور اگر برا ہی تو اولٹے ہاتھہ مین دیکر اپنے اپنے ٹھکانونپر اونکو پہنچا دیا جائیگا نیکونکے نامۂ اعمال اونکے سیدے ہاتھہ مین دیکر موقف کے دائین طرف جو بہشت کا رستہ ہے روانہ کرینگے اور بدونکو اولٹے ہاتھہ مین دیکر موقف کے بائین طرف جو دوزخ کا رستہ ہے مار مار کر اور گردنونپر ہاتھہ دیکر ہانکینگے اور بعضونکو زنجیرون اور طوقونسے جکڑ کر لیجاوینگے اور بعضونکو موہنہ کے بل گہسیٹتے ہوے لیجائینگے اور جب آدمی کی غفلت کے بیان سے فراغت پائی یعنے آدمی ایسا غفلت مین پڑا ہوا ہے کہ قیامت کے آنیکا انکار کرتا ہے اور وہانکی نامعقول شبہے اوسمین نکالتا ہے اور پھر قیامت کے دن جلی قاہر والے کے ظہور کیوقت حسرت اور افسوس کریگا اور اوسدنکے خوف سے مضطر اور بیقرار ہوویگا اور تقدیم اوس چیز سے جسکے تاخیر ضروری تہی اور تاخیر اوس چیز سے جسکے تقدیم ضروری تہی خبردار کیا جاویگا اور ان سب چیزونکی اوس سے پرسش ہوگی اب باب مین بات نکل آئیگے طور پر اپنے پیغمبر کو حکم ہوتا ہے کہ اس بیان سے تمکو یہہ بات معلوم ہوگئی کہ جسکی تقدیم ضروری ہے اوسکو مؤخر کرنا اور جسکے تاخیر ضروری ہے اوسکو مقدم کرنا برا ہے اگر یہ جو کام خیر کے ہین اونمین ہو تو تمکو لازم ہے کہ اپنے تئین ان دونون چیزونسے بچالے رکہو خصوصاً قرآن اور اوسکی تفسیر کے سیکہنے مین اسلیے کہ اس علم کا جو نہایت شوق تمکو ہے اور اسپر جیسے حریص ہو اس سبب سے یہہ دونون چیزین تمسے صادر ہوتی ہین اور تم یہہ سمجہتے ہو کہ اس علم کے سیکہنے مین جسقدر جلدی ہوسکے

سورۂ قیامۃ دوسو سانہ پارہ ۲۹ رکوع ۲ آیت ۴۰ کلمے ۱۷۱ حروف ۷۵۲ مکی ہے

۱ قولہ دونون سے سانہ پارہ ۲۹ رکوع ۲ آیت ۴۰ کلمے ۱۷۱ حروف ۷۵۲ مکی ہے

۲ چھ چیزین عذر انکی چھ چیزین جسکو ساتہ ۷ چھ ۶ پیدا کی ۲ پیدائی ۲ پیدائی ۲ پیدائ

اسلیے کہ خوف بھول جانیکا لگا ہوا ہے سو تمکو چاہیے لَا تُحَرِّكْ بِهٖ الخ **عزیزی** ۵ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۵ اِنَّا عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۵ یہ ہلا اے محمد ساتھ تکرار قرآن کے زبان اپنی تا جلدی یاد کرتا اوسکو تحقیق وعدہ ہے ہمپر تیرے سینہ مین جمع کرنا قرآن کا اور آسان کرنا اوسکے پڑہنے کو ۵ **فتحی** : چلا تو اوسکے پڑہنے پر زبان اپنی کہ شتاب اوسکو سیکہ لے وہ تو ہمارے ذمہ ہے اوسکو ہمیٹ رکہنا اور پڑہنا ۵ **موہ تفسیر** لَا تُحَرِّكْ الخ ہلا ہلاؤ اس قرآنکے پڑہنے مین اپنی زبان کو جو وقت جبرئیل علیہ السلام پڑہتے ہین تاکہ جلدی کرو اس قرآنکے لفظ کے یاد کہنے مین اس خوف سے کہ اول سبق سے آخر سبق سننے تک ایسا نہو کہ بعضے الفاظ تمہارے یاد سے جاتے رہین اور جبرئیل علیہ السلام ایک مرتبہ پڑہ کر چلے جاوین اور تمکو وہ الفاظ یاد نرہین اوس کا علت کی وجہ یہہ ہے کہ سبق کے سننے مین ایسی جلدی کرتی ہے آپ ہی پڑہنے لگتا سبق کے سننے مین خلل آتا ہے نا اول اچہی طور سے سنا جاتا ہے نہ آخر اسلیے کہ دل دوسرے طرف یعنے پڑہنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو سننے سے رہ جاتا ہے سو اگر تمکو بہول جانیکا خوف ہے اس سبب سے جلدی کرتے ہو تو اس خوف کو دل سے نکال ڈالو اور خاطر جمع رکہو اسلیے کہ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ٹھیک ہمارے ذمہ ہے جمع کرنا تمام سبق کا تمہارے سینہ اور حافظے مین اول سے آخر تک پڑہنا اوسکا تمہاری زبان سے ۵ **عزیزی** ۵ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ پہر جب پڑہے فرشتہ ہمارا اوسکو دل اپنے کو پیچہے پڑہنے اوسکے لگا پہر تحقیق وعدہ ہے ہمپر وضع کرنا اوسکا مترجم کہتا ہے کہ ظاہر تو دیک بندیکے یہہ ہے کہ معنے آیہ کے یہہ ہین کہ البتہ وعدہ لازم ہے ہمپر جمع کرنا قرآن کا بیچ سینہ کے اور یاد کرنا اوسکا قرات اوسکی کا ہر زمانہ مین اور وضع کرنا معانی اوسکی کا خدا تعالی نے اوپر ذمہ پیغمبر صلعم کے اور یاد کرنا اوسکا ہر زمانہ مین قاریون کو توفیق دی کہ حافظ ہون اور تجوید سے پڑہین اور ہر زمانہ مین مفسرون کو توفیق دی کہ اوسکی تفسیر مین سعی کرین واللہ اعلم ۵ **فتحی** پہر جب ہم پڑہنے لگین تو سا تہہ رہو اوسکے پڑہنے کے پہر مقرر ہے ہمارے ذمہ اوسکو کہول بتانا ۵ **موہ تفسیر** فَاِذَا قَرَاْنٰهُ الخ پہر جب پڑہنے لگین ہم اوسکو تعلیم اور سنانیکے واسطے جبرئیل کی زبان سے جو ہمارا ایلچی اور بہیجا ہوا ہے اور اوسکا پڑہنا گویا ہمارا پڑہنا ہے پس پیروی کرو اوسکے پڑہنے کی یعنی پہلے چپ بیٹہے اور سکا پڑہنا سنا کرو پہر جب وہ پڑہ چکین تب تم پڑہنا شروع کرو اونہین مخرجونسے اور اوسے شد و مد سے تاکہ اسطور کے پڑہنے سے یعنے جبرئیل کے پڑہنے کو سننے سے اور تمہارا پڑہنا جبرئیل کے سننے کے سبب سے تمہارا سبق پکا ہو جاوے اور بعضے لفظونکی جو بہولجانیکا یا کسی حرف کے رہ جانیکا یا مخرج سے ادا ہونیکا یا مد و مدکے رہ جانیکا یا وصل و وقف کی رعایت ہونیکا خوف بالکل جاتا رہے اور تمہارا خاطر جمع ہو سو اسکو یو ہو کہ جبرئیل علیہ السلام کے پڑہنے کے درمیان مین قرآنکو پڑہنے لگنا وہ چیز ہے کہ جسکی تاخیر واجب ہے اور تم اوسکو مقدم کرتے ہو اور جبرئیل علیہ السلام کے پڑہنے کو سننا اور اوسی طرف کان رکہنا وہ چیز ہے کہ جسکے تقدیم واجب ہے اور تم اوسکو موخر کرتے ہو اور دوسرے یہہ ہے کہ تم ایسا سمجہے ہو کہ اگر جبرئیل علیہ السلام پڑہ کر چلے جاینگے اور مجکو اوس سبق کی تفسیر معلوم نہوگی تو تبلیغ کے وقت اگر

مجھسے لوگ اسکے معنے پوچھتین کے تو مین اونکو کیا جواب دونگا سوارشاد ہوتا ہے کہ اس امر سے بھی تم خائف ہو کہو اسلیے کہ اِنَّ ہٰذَا الخ قرآن کے لفظونکی تعلیم کے بعد بیشک ہمارا ذمہ ہے اونکے معنونکے بیان کرنیکا بھی کلا ۵ عزیزی ۵ کَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۵ بلکہ تم کافرون دوست رکھتے ہو دنیا کو اور ترک کرتے ہو آخرت کو ۵ فتح ۵ کوئی نہین پر تم جانتے ہو شتاب ملتی اور چھوڑتے ہو دیر آتی ۵ موہ ۵ تفسیر کلا ۵ ریا مت کرو یعنے قرآن کے سیکھنے اور سکھلانیکے وقت جس چیزکی تاخیر واجب ہے اوسکو مقدم اور جسکے تقدیم واجب ہے اوسکو مؤخر مت کیا کرو اور اسیطرح جتنی بہتر چیزین ہین اونمین یہہ بات بُری ہے اسلیے کہ قرآن کے اصل علم کے سیکھنے مین نقصان لاتی ہے اور اس سبب سے اوستاد اور شاگرد دونون کا ذہن منتشر ہو جاتا ہے اسلیے اس آیت سے یہہ حکم نکلا ہے کہ علم کے پڑہنے کا طریقہ یہہ ہے کہ کتاب کی عبارت پڑہنے کیوقت کہ جو استاد کے قائم مقام ہے سُننے والے پر لازم ہے کہ سوائے سُننے کے اور طرف مشغول نہون اور قاری کے ساتھہ پڑہنے نہ لگین پھر قاری کے پڑہنے کے بعد اگر جائز ہو تو اوسکو دوہرا دیوے پھر جب ستایا قاری جملہ تحت اللفظ بیان کرنے لگے تو اوسوقت اسلیے مالا و عالیہ کی تحقیق کرے کہ اگر پھر بھی لفظی صحت عبارت صحیح قاری پڑہ چکا اور لفظی ترجمہ بھی بیان ہو چکا پھر اوسوقت مالا اور ما علیہ کی تحقیق شروع کرین یعنے اس عبارت مین یہہ لفظ مناسب ہے اور فلان لفظ پر یہہ اعتراض ہوتا ہے اور اسیطرح بحث کے درمیان مین اعتراض سے متعرض نہو وین بلکہ بحث کے تمام ہونیکے بعد اگر کچھہ شبہ باقی رہے تو اوسکی تحقیق کرلین اور یہہ سب چیزین آدمی کی طبعی عجلت کے سبب سے ہین یعنے آدمی کی خلقت اسیطرح پر ہوئی ہے چنانچہ قرآن شریف مین اور جاے فرمایا ہے کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سو یہہ امر فقط تمہارا خاصہ نہین ہے بَلْ تُحِبُّوْنَ الخ بلکہ تم سب آدمیون دوست رکھتے ہو جلدی والے نفع کو جو جلدی ہاتھہ آوے سو یہہ بات بشری جبلت کے اقتضا سے ہے اور اس چیز مین سب آدمی برابر ہین اتنا فرق ہے کہ نیک لوگ اوس جلدی حاصل ہونیوالی منفعت کو دوست رکھتے ہین جو نیک ہے اور برے لوگ اوس شتابی حاصل ہونیوالی منفعت کو دوست رکھتے ہین جو بد ہے حضرت عبداللہ بن عباس اور اور صحابہ رضے اللہ عنہم سے منقول ہے کہ ابتدا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نزول وحی کے سبب سے بہت تکلیف کہینچتے تہے اس سبب سے کہ جب حضرت جبرئیل آتے تہے اور قرآن شریف کی آیتونکو پڑہنا شروع کرتے تہے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت جبرئیل کے پڑہنے کے ساتہہ اپنی زبان ولبونکو آہستہ آہستہ ہلاتے تہے تاکہ ایسی آواز بلند نہو کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا پڑہنا آپکی سماعت مین نہ آوے اور آپکو یہہ بہی خیال رہتا تہا کہ ہر ہر لفظ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی قراءۃ کے مطابق اپنے بہی زبان سے نکلے اور اسیطرح برابر رہے تو آپکو یہہ دونون مختلف کام یعنے سنا اور پڑہنا ایک ہی وقت مین بہت بہاری معلوم ہوتے تہے سو حق تعالی جل شانہ نے اس تکلیف درنج کے دفع کرنیکے واسطے اس چیز کو منع فرمایا ہے کہ اس تکلیف مین مت پڑو اور خاطر جمع بہی فرمادی کہ تمکو بدون اس رنج و تکلیف کے قرآن یاد رہیگا اور اچہی طرح سے پڑہا جاویگا پہر اسکے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت رب العزت

۵ قولہ علا جو ہمکو حرکت کا دیجیو ہمکو ٹہیرا کر دیجیو کہ ساتہہ اوسکے کلام پڑہنے نہین ہمکو اوسکے کلام پڑہنے کے بعد آدین کو جو لوگ اس کلام کو سنتے ہوے ہین بلکہ دوست رکھتے ہو دنیا جلدی کی تو دیدیا دشمنون کا آخرہ پیش اوسکے بلکہ اوسکا انکار کرتے ہو بعض بیخون اوسکا دوست رکھتے ہو کہکر دوست رکھتے ہو نفع جلدی والے کو اور ضرر دیر آنیوالے کو اور خطاب سے ہے ۵ ۵ اور دوست رکھتے ہو جلدی والے کو آوے

مفسرین کے ارشاد کے بموجب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پڑھنے کے وقت چپ رہتے تھے اور کان دھر کے اونکی قرارہ کو سنا کرتے تھے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام پڑہ چکتے تھے تب بعینہ اوسی عبارت کو لے تفاوت دوہرا کر اونکو سنا تے تھے سو اس آیت سے یعنے لاتحرک بہ لسانک سے اسی امر وہبی کو تمام امورات خیر مین تقدیم وتاخیر کی رعایت پر تفرع فرمایا ہے اور پھر اسی منافع عاجلہ کی محبت کی طرف انتقال فرمایا ہے اور حاصل مطلب یہہ ہے کہ کتنا ہے امر نیک ہو لیکن اوسکے حاصل کرنیمین بہت جلدی نکرنی چاہیے اس خوف سے کہ ایسا نہو اس جلدی سی کوئی اور امر مہتر فوت ہوجاوی چنانچہ آدمی دنیا کی محبت مین اخرت سے غفلت کرتے ہین اسی سبب سے تمام آدمیونکی طرف خطاب فرمایا ہے کہ تم سب منافع عاجلہ یعنے دنیا کی محبت میں گرفتار ہو وَتَذَرُونَ الْاٰخِرَةَ اور چھوڑتے ہو اخرت کو اور اوسکی فکر کچھہ ہی نہین کرتے ہو اسلئے کہ تم دور سمجھتے ہو اور دنیا کی منافع کی محبت اور اخرت کے منافع سے غفلت کرنا بڑے فساد کا باعث ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ اور بڑی مشکل یہہ ہے کہ ان دونون چیزونکی محبت ایک جگہہ جمع نہین ہوتی بلکہ ایک کی محبت دوسری چیز کی بغض کا سبب پڑتی ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمایا ہے اَلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ ضَرَّتَانِ اِنْ اَرْضَيْتَ اَحَدَهُمَا سَخِطَ الْاٰخَرُ اور اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرینگے وہ بھی وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ یعنے تم اخرت کو چھوڑتے ہو بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ پر عطف لازم فرمایا ہے دلالت ہوتی الاخرۃ کے نقرر فرمانے کو یا یون حکم ہوتا ہے کہ اس عاجلہ کی محبت اوس دوسری محبت کی ترک کا سبب ہے اور حال یہہ ہے کہ آخرت کی منفعت ومضرت ہزار درجہ اس دنیا کی منفعت اور مضرت سے بڑہ کر ہے یہان تک کہ ان دونونمین کچھہ نسبت نہین ہے اسلیے کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ کتنے ایک مونہہ اوسدن تازہ ہونگے کہ پروردگار اپنے کے دیکھنے والے ہونگے اور کتنے ایک مونہہ اوسدن تیوری چڑہے ہونگے کہ فقرہ کتنی مونہہ اوسدن تازہ ہین اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے اور کتنے مونہہ اوسدن اوداس ہین کہ موہ تفسیر وُجُوْهٌ کے کتنے چہرے اوسدن تر وتازہ اور روشن اور چمکتے ہوے ہونگے اس سبب سے کہ اونکے نیک اعمال اونکو اور نیک عملونکی روشنی اونکے چہرونپر ظہور کرکی اور اونکے باطن کا نور اونکے ظاہر پر نمودار ہوگا اور اوس نور کے سبب سے جو اونکی آنکہہ کی روشنی کی مدد کریگا اپنے پروردگار کی نور کی تجلی کی طرف نظر کرنیوالے اور پرکے لانیوالے ہونگے اور کتنے آنکہہ اوس تجلی کے دیکھنے سے ہرگز نہ چندہلا ویگی اور تیور خوفناک ہونگے اور کتنے ہونگے اور اوسدن حیرت اور دہشت مین پڑے ہونگے اگرچہ اوس تجلی کے سامنے کہڑے ہونگے لیکن اوسکو دیکھہ نہ سکینگے چہرے کے دیکھنے سے چین پاوینگے اور لذت اوٹھاوینگے اور اسلیے کہ وہ چہرے اپنے حالت مین گرفتار ہونگے اور اس رونی شکل کے ہونگے سو یہہ ظاہر ہوگا اونکا ایسا خراب ہوگا اور اونکے والعین عن ربہا ناظرۃ کے برخلاف ہونا اونکے اوپر ظاہر ہوگا فقرہ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ کہڑا کرکے کہ وہ سمجھینگے کہ اونکے ساتھہ ایسی مصیبت کہ اونکے خیال مین کہ اونپر وہ ہوے جیسے کہ کمر توڑی کہ مو

ف ۱ یعنے چہرے دنیا کے
ف ۲ یعنے جسکے چہرے دوست ہونگے
ف ۳ یعنے دنیا اور آخرت دونونمین سے اگر اونمین سے ایک اون دونونمین سے تو دوسرا اسکے ناراض ہوگی
ف ۴ قولہ وجوہ کی وجوہ کرکے وجوہ الموصوفین بالصفتین وجوہ مبتدا اور ناضرۃ خبر جملہ فعلیہ اور ناظرۃ خبر ثان للاول وجوہ مبتدا اور باسرۃ خبر ثان للاول

تفسیر یقین رکھتے ہونگے کہ کیا کیا جاویگا اونکے ساتھ معاملہ پیشی کی ہڈی توڑ نیوالا اور اس خیال سے اونکے حواس جاتے رہونگے تاکہ تجلی الٰہی کے نور کے دیکھنے سے بہرہ مند اور مشرف ہوں چنانچہ حدیث صحیح متواتر میں جسکو بہت صحابیونے روایت کیا ہے آیا ہے کہ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَیْسَ دُوْنَہٗ حِجَابٌ اور یہ بھی حدیث صحیح میں آیا ہے کہ تم لوگ حق تعالےٰ کے دیدار سے مشرف ہوگے لیکن اگر ہوسکے تو فجر اور عصر کی نماز کو بہت احتیاط سے اپنے وقت پر ادا کرتے رہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان دونوں نمازوں کا نور حق تعالےٰ کے دیدار میں مدرک ہوگا اب یہاں پر جانا چاہیے کہ یہ آیت صریح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کے دن حق تعالیٰ کا دیدار نیک لوگونکو نصیب ہوگا اور حدیث صحیح متواتر جسکو بہت صحابیوں نے صحیح سنا دونسے روایت کیا ہے وہ بھی اس آیت کے مضمون کی تاکید بڑی ہے تو حق تعالےٰ کی رویت کا اعتقاد ہر مسلمان کو لازم و فرض ہے اور حق تعالےٰ کے دیدار کے منکر اس آیت کے مضمون میں بہت گھبرائے ہیں اور ہاتھ پانو مارے ہیں اور عجیب غریب باتیں کہیں ہیں کہ اکثر وہ باتیں کتاب اللہ کی تحریف کو پہنچی ہیں اور مفسر و نیز تحریف کا واجب ہے اسلیئے ان چیزونکا ذکر اس مقام پر کرنا ضرور ہوا والا اس تفسیر کے طرز کے خلاف ہے اس گفتگو کا اچھا لانا مناسب نہیں اچار سے ذکر کیا جاتا ہے اور اوس ذکر کے پہلے ایک مقدمہ ضروری بیان ہوتا ہے اسکو کہنا چاہیے اور اوس مقدمہ کا حاصل یہ ہے کہ کلام اللہ کی تفسیر اوسکو کہتے ہیں کہ تین چیزونکی رعایت اوسمیں پائی جاوے اوّل یہ کہ ہر کلمہ کو قرآن شریف کے اوسکے حقیقی معنی پر حمل کرنا چاہیے یا مجاز متعارف و مشہور پر دوسرے یہ کہ اوس کلمہ کے سیاق و سباق کو اور کلام اللہ کے نظم اول سے آخر تک کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ کلام بے لبس و بے ربط نہو جائے تیسرے یہ کہ نزول وحی کے گواہ ہونگا فہم اوس تفسیر کے مخالف واقع نہو اور وہ گواہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور صحاب کرام رضے اللہ عنہم اجمعین ہیں پھر اگر ان تینوں چیزونسے ایک فوت ہوجاوے اور دوسرے باقی رہیں تو اوسکو تاویل کہتے ہیں سو اگر پہلی فوت ہوجاوے لیکن دوسری اور تیسرے باقی رہیں تو اوسکو تاویل قریب کہتے ہیں اور اگر دوسری فوت ہوجاوے لیکن پہلی اور تیسری باقی رہیں یا تیسری فوت ہوجاوے لیکن پہلی اور دوسری باقی رہیں تو ان دونوں صورتوں کو تاویل بعید کہتے ہیں اور اگر یہ تینوں فوت ہوجاویں تو اوسکا نام تحریف و مسخ ہے معاذ اللہ من ذلک پھر جب یہ مقدمہ معلوم ہوچکا تو اب جانا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ کے رویت کے منکرونکا کلام جسکو وہ بہت عمدہ جانتے ہیں اور اوس گروہ کے مفسر اوسپر ناز و فخر کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ناظرۃ کو منظرۃ کے معنونمیں کہتے ہیں چنانچہ ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِیْلَہٗ اور اَنْظِرُوْنَا اَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ واقع ہوا ہے یعنے نہیں منتظر ہیں مگر اوسکی تاویل کے اور مہلت دو ہمکو کہ ہم بھی سلگالیں تمہاری روشنی سے اور الےٰ کے معنی کہتے ہیں کہ یہ حرف جر کا نہیں ہے بلکہ نعمت کے معنونمیں ہے الاء کا مفرد ہے اصل میں الیٰ تھا تنوین کے ساتھ جب اسکو سہا کی طرف مضاف کیا تو تنوین جاتی رہے الی رہ گیا حرف جر سے مشابہ ہوگیا تو اب اونکے نزدیک اس آیت کے معنی یوں ہوے کہ اپنے پروردگار کی نعمت کے منتظر ہوگئے تو اونکے نزدیک اس آیت نے رویت پر دلالت نکی سو اب اس آیت کے معنونمیں تامل اور غور کرنا چاہیے کہ اوّل تو سوال کرم

صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم کے مخالف ہیں یہ سنتے ہی بلا تامل کہنے لگیں گے جتنے زمانے گذرے ہیں
ان سب کے گروہ مخالف ہے یہ قول کسی شخص کا ہرگز نہ ہوگا سوا اس شخص کے اور دوسرے یہ کہ قرآن شریف کے استعمال کے مخالف
ہے اسلیے کہ دو جگہ تو اسی سورۃ میں الی کا لفظ مرقوم ہے چنانچہ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ اور اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ
اور سوا اسکے اگر تمام قرآن شریف میں یہ لفظ تلاش کیا جاوے تو ہزار جگہ سے زیادہ نکلی گا جیسے اِلٰی رَبِّكَ
مُنْتَهٰهَا اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ اِرْجِعُوْا اِلٰی رَبِّكُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمْ یُرْجَعُوْنَ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ وغیرہ
انکے بہت جگہ پر واقع ہے لیکن کسی جگہ ان ترکیبوں میں الی نعمت کے مفعولین مستعمل نہیں ہوا ہے
بلکہ الی کا لفظ تمام قرآن شریف میں نعمت کے مفعولین واقع نہیں ہوا ہے اور خالص عرب کے کلام میں بھی
یہ لفظ ان مفعولین مستعمل نہیں ہے اور اکثر اہل عربیت نے اس لفظ کو تحقیق کیا ہے اور کہا ہے کہ الاکاء
مفرد آلی ہی ہمزہ کے فتح سے قفا کے وزن پر نہ الی مقلی کے وزن پر غرض کہ ایسی باتیں یہود ہ یعنی بلا
کلام اللہ کے تحریف ہے اور حقتعالے کے حکم کو پہنچا نا لعنوذ باللہ من ذلک اور جو اس کلام میں آدمی کی فہمید کا
حال بیان ہوا کہ اس سبب سے لوگ دنیا کی محبت میں پھنسے ہوئے ہیں اور آخرت کی فکر سے غافل و بیخبر ہیں
کہ دنیا کو نزدیک اور نقد سمجھتے ہیں اور آخرت کو دور اور نسیہ جانتے ہیں اسلیے نقد کو چھوڑ کر نسیہ کی طرف
نہیں مائل ہوتے سو اس فاسد اعتقاد پر جو جھڑکی ہوتی ہے کہ کلا بل تحبون العاجلۃ وتذرون الاخرۃ فرمایا
علیہ السلام نے کہ ایک قسم ہونگے اہل جنت سے کہ نہیں پوشیدہ ہوگا اونسے سب اور نہ پردہ میں ہوگا
اور آنحضرت علیہ السلام کی دعا میں بھی رویت الٰہی مذکور ہے وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ
الْكَرِیْمِ اَبَدًا دَآئِمًا سَرْمَدًا الخ اور آیا ہے کہ اور ادھر ایک دعا میں ہے یہ کلمے ہیں اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُكَ النَّظَرَ اِلٰی وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ ۞ ہر کس بہشت آرزوئے دارد ۞ عاشق جز آرزوئے
دیدن دیدار ندارد ۞ پیر طریقت نے فرمایا کہ حصہ عاف کا بہشت میں تین چیزیں ہیں سماع اور شراب
اور دیدار سماع کے حق میں فرمایا فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ شراب کے حق میں فرمایا وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ
شَرَابًا طَهُوْرًا دیدار کے حق میں فرمایا وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ سماع حصہ کان کا شراب حصہ
دیدار حصہ آنکھ کا ہے سماع خوشی زیادہ کریگا شراب زبان کہو لیگی یعنے اللہ کی تعریف کے لیے دیدار
زیادہ کریگا پھر تمام اہل سنت نے حمل کیا ہے اس آیہ کو اسپر کہ یہ متضمن ہے اسکو کہ مؤمن اللہ تعالے کو
دیکھینگے بلا کیفیۃ اور تحدید کے اور یہی صحیح ہے آمین کہتے ہاویل اسی فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے
کہ ادنی اہل جنت کا مرتبہ میں وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف باغوں اپنے کے اور بیویوں اور نعمتوں
اور خادموں اور تختوں اپنے کے ہزار برس کی راہ میں اور بڑا بزرگ اونکا اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ دیکھیگا
طرف روے مبارک اللہ کے ہر صبح و شام یعنے بمقدار اذان کے پھر پڑھے اپنے یہ آیہ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ
اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ پس تحقیق تفسیر کیا حضرت نے نظر کو ساتھ نظر آنکھ کے اور رویت کے پس ثابت ہوا
کہ مخالف نے پیروی کی اپنی رائے کو نہ الی کی پس ثابت ہوا کہ مؤمن دیکھینگے اللہ تعالٰی کو بدون کیفیت
وکمیت کے پس پھول جاوینگے گناہی نعمتوں کو جبکہ دیکھینگے اسکو پس بڑے ٹوٹے میں ہیں جو محترز رہے

کر انکار کرتے ہین دیدار الٰہی کی اور پوچھے گئے مالک بن انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالے کے اس قول سے الی ربہا ناظرۃ
اور کہا گیا کہ انسی ایک لوگ اسکے معنے کہتے ہین الی ثواب ربہا یعنے رب کے ثواب کو دیکھینگے پس کہا مالک نے کہ یہ
بولتے ہین پس کہان گئے وہ اللہ تعالے کے اس قول کو ہوں کر کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون پھر کہا شافعی نے
کہ لوگ دیکھینگے طرف اللہ تعالے کے اپنے انکھون سے اور اگر نہ دیکھتے مومن اپنے رب کو دن قیامت کے تو
نہ عذاب کرتا اللہ کافرونکو ساتھ حجاب کے اور کہا صاحب عقد فریدے نے کہ جو کوئی اعتقاد کرے غیر اسکے پس وہ
بدعتی زندیق ہی اور بلاشبہ گواہی دیتا ہے مطلوب پر اور رد کرتا ہے اہل بدعت کے دعوی کو یہہ کہ
رویت اللہ تعالے کی لذت کبری ہی پس کیونکر محروم ہونگے اوسکے مومن حالانکہ وہ گہرلذت کا ہی
پس لائق ہی مومن کو یہہ کہ ہو ہمت اوسکی جنت کی نعمتون سے حاصل کرنے نعمت رویت کی اسکی
کر سوا اوسکے نعمتین ہیچ مشترک ہین اور عارفین دل کی انکھون سے یہان ہی مشاہدہ جمال باکمال کی
کرتے ہین اور آنا کلیمش من ذکرہ کو لحاظ رکھتے ہین پس لائق ہی ہر مومن کو یہہ کہ حاضر رکھے اس
نعمتشے الٰہی کو وقت سوت کے تا بیڑہ پار ہو کہ مصاحبت اولی کی باعث نجات کی ہوتی ہی چہ جائے
مصاحبت اوس شہنشاہ کی حکایت منقول ہے کہ حجاج بن یوسف نے ایک شخص کے قتل کا ارادہ کیا
پس کہا اوسنے حجاج سے کہ مین کچھہ حاجت رکھتا ہون تجھسے حجاج نے کہا کہ وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ جانا تجھکو
یہہ کہ چلو مین تمہارے ساتھہ تین قدم پس چلا حجاج اوسکے ساتھہ پس کہا اوس شخص نے کہ تو اس
صحبت کا یہہ ہے کہ معاف کرو تم قصور میرا پس معاف کیا حجاج نے اوسکو اور فاقرۃ مصیبت عظیمہ کہ
توڑ دیگی پیٹہ کی ہڈیونکو اور اسلیئے فقیر کو فقیر کہتے ہین کہ فقرا اوسکی پیٹہ کی ہڈیونکو توڑتا ہے اور یہہ
کنایہ ہے نہایت شدۃ سے اور عدم قدرت سے تحمل پر پس کفار کو اسکا یقین ہو گا جدیکہ یقین کا
وجوہ ناظرہ کو یعنے اچھے لوگونکو اسکا کہ ملینگے اونکو تمام ہیلا یان اور بعضون نے کہا کہ وہ بلا حجاب یعنے
اوٹ ہے رویت رب الارباب سے مصرع کہ از فراق تو در جہان بلائے نیست ۵ مروح
کلا اذا بلغت التراقی وقیل من راق وظن انہ الفراق نہ جو وقت کہ پہنچی ہے روح چھاتی
اور کہا جاتا ہے کون ہے منتر پڑھنے والا اور یقین جانتا ہے فراق کا نہ جو وقت الٰہی کہ یہہ وقت جدا ہونے روح کا
۵ فتح کوئی نہین جو وقت جان پہنچے ہانس تک اور لوگ کہین کون ہے جھاڑنے والا اور وہ
اٹکلا کہ اب آیا چھوٹنا ۵ معہ تفسیر کلا ارتدع کو ہرگز و مرنہ سمجھو اسلیئے کہ آخرت اس
سفر کا نام ہے جسمین روح کو اپنے پروردگار کی طرف سفر کرنا ہے اور اوس سفر کی ابتدا موت کا
وقت ہے گویا روح اوسوقت اپنے گھر سے نکل کے اوس سفر کی منزلین طی کرنے مین مشغول ہوتی ہے
اور انتہا اس سفر کی قیامت کے دن حق تعالے کے قہر سے تجلی کے حضور مین حاضر ہونا چاہیئے
اسی سورۃ مین الی ربک یومئذ المستقر کی تفسیر مین بیان ہو چکا ہے اور سفر کی دوری اور نزدیکی
ابتدا سے بشمار کرنا چاہیئے نہ اوسکی انتہا سے اور اس سفر کی ابتدا بہت نزدیک ہے کہ وہ ابتدا
زندگانی سے ملی ہوئی ہے جو وقت یہان سے قدم اوٹھایا پس وہ یا پیر رکھا حقیقت مین آخرت کا

شروع اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ اوسوقت سے ہے کہ جب پہنچتی ہی آدمی کی جان اوسکے سینہ کی ہڈیون تک جو گردن کے متصل ہین اور اوسوقت کو سکرات اور غرغرہ کا وقت کہتے ہین اور اوسوقت روح حیوانی اپنے مسکن اور ٹھکانیسے باہر نکلتی ہے یعنی واسے اگرچہ ابتک تمام بدن سے باہر نہین نکلی ہے جیسے جب مسافر اپنے گھر سے باہر نکلا اگرچہ گلی کوچہ اور شہر کے دروازے سے باہر نہین نکلا لیکن مسافر ہوچکا اور روح حیوانی وہی متعلق نفس کے ہے اور یہہ روح جبتک بدن مین اپنے مقام پر ہے تبتک زندگانی دنیا کی حاصل ہے اور جب اپنے ٹھکانیسے جدا ہوئی تو زندگی یہی منقطع ہوئی چنانچہ ایسے وقت مین اپنے جیتے سب مایوس ہوجاتے ہین اور سمجھتے ہین کہ اس میت کی روح نے آخرت کا سفر کیا وَقِیْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ اور اوسوقت کہا جاتا ہے کہ کون ہے جو اڑلے یہ ہونکنے والا تاکہ اس روح نے ٹھکانے ہوئی کو اپنے ٹھکانی پر پہنچے اور ایسے وقت مین حکیمونکی تدبیر سے اور مزاج کے علاج سے یا تہ اوٹھا لیتی ہین تا اور اس گمان سے کہ یہہ وقت واقعہ غیبیے لاحق ہوا ہے تو شاید ارواح غیبیہ کا توسل جو فہون پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے اس امر کے دفع کرنیمین کام آوی اور بعضے مفسرون نے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس اور کلبی وغیرہما رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ مَنْ رَاقٍ اون فرشتونکا کلام ہے جو ملک الموت کے ساتہہ روح نکالنی کو آتے ہین اور وہ سات ہوتے ہین سات عضا کے عدد کے موافق یا زیادہ ہوتے ہین اور وہ ایسے ہمراہ آتے ہین تاکہ ملک الموت روح کو قبض کرکے اونکے حوالہ کردین پہر وہ فرشتے آپسمین پوچھتے ہین کہ مَنْ رَاقٍ یعنے کون اس کی روح لیجائیگا رحمت کے فرشتے یا عذاب کے سو اس صورت مین راق مشتق رقی سے ہوگا جو اوپر کے چڑہنے کے معنونمین ہے نہ رقیہ سے جو افسون کے معنونمین ہے وَظَنَّ الخ اور گمان کرتا ہے وہ قریب المرگ یعنی یہہ وقت جدائی کا ہی گہر بار اہل وعیال ومال اسباب سی اور ظن کے لفظ کو جو گمان کے معنونمین ہے اس مقام پر ایک لطیفہ کیواسطے استعمال فرمایا ہے گویا اشارہ یون ارشاد ہوتا ہے کہ آدمی دنیا کی زندگانی پر اور اوسکی لذتونکی حاصل کرنے پر ایسا شدت سے حریص ہے کہ اس حرص کے سبب سے احالت مین بھی موت کے آنیکا یقین نہین کرتا ہے انتہا درجہ یہہ ہے کہ گمان غالب اوسوقت ہوتا ہے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ الخ اور عرش یقین جانتا ہے قریب المرگ کہ یہہ وقت جدا ہونے روح کا ہے یعنے یقین کرتا ہے قریب المرگ وقت دیکھنے ملائکہ موت کے کہ یہہ وقت جدائی کا ہے دنیا پیاری سے اور نعمتون اوسکیسے کہ جنمین ضایع کیا عمر نفیس کو بیچ حاصل کرنے متاع خسیس اوسکے اور حدیث مین آیا ہے کہ بندہ جب پاتا ہے سختی موت کی تو جوڑا اوسکے سلام کرتے ہین آپسمین کہتا ہے بعض بعض سے کہ جدا ہوتا ہون مین تجھی اور جدا ہوتا ہے تو مجھی قیامت تک جدا ہے رہین گے شیخ سعدی فرماتے ہین ؎ کوس حلت بکوفت دست اجل ۔ اے دو چشم وداع کن یکدل ۔ اے کف دست ساعد وبازو ۔ ہمہ تودیع یکدگر کنید ۔ ہر من فتادہ مرگ دشمن کام ۔ آخرائے دوستان کم کنید ۔ روز گارم بشد بنادانی ۔ من نکردم شما مذبکنید ۔ کہا کیے بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب داخل ہوتا ہی مردہ قبر مین کہڑے ہوتے ہین اوسکے قبر کے کنارے پر چار فرشتے ایک سر کے طرف اور دوسرا پانو کی طرف اور تیسرا اوسکے دہنی طرف اور چوتہا اوسکے بائین طرف پہر کہتا ہے فرشتہ سر کی طرف والا اے بیٹے آدم کے متفرق ہوئین اجلین

اور ضعیف ہوئین آرزو ئین اور کہتا ہے فرشتہ داہنی طرف والا جاتے ہے اموال اور باقی رہے عمال اور کہتا ہے فرشتہ بائین طرف والا کہ جاتے رہے اشغال اور باقی رہے وبال اور کہتا ہے فرشتہ بائوں کی طرف والا اخوشحالی تجکو کہتا کسیقدر احلال ہے اور تہا تو مشغول خدمت ذوالجلال مین ۵ **مرد ۲** وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَىِٕذِ الْمَسَاقُ اور لپٹی ایک پنڈلی قریب المرگ کی ساتھہ پنڈلی دوسرے کے یعنے بائوین حرکت نرہے طرف پروردگار تیرے کے ہے اوسدن روان کرنا ۵ **فتح** اور لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی تیرے رب کی طرف ہی اوسدن کھینچے جانا ۵ **موہ تفسیر** وَالْتَفَّتِ الخ اور لپٹنے لگی پنڈلی پنڈلی سے یعنے اوس مرد کی ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے پٹ گئی اسلیے کہ نیچے کے بدن سے روح کا اثر بالکل منقطع ہوچکا پنڈلیونکا ملانا اور ایک کو دوسری سے جدا رکہنا اوسکے اختیار مین نرہنا اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ یہ عرب کی محاورہ مین ساق کا لفظ کنایہ ہے سخت مصیبت سے سو معنے اس آیۃ کے یون ہین کہ ملی ایک سختی دوسری سختی کے ساتھہ اسلیے کہ مرد یکبار وسوقت مین دو سختیان اکہٹی پیش آتی ہین ایکتو شدت دنیا سے جانا اور مال سے جدا ہونا اہل و عیال اور جاہ و حشم سبکو چہوڑنا اور تجہونکی خوشی اور طعنہ زنی اور دوستونکا رنج اور دوسری شدت آخرت کے احوال کی جیسے منکر نکیر کا سوال اور گور کی تاریکی اور فرشتونکی جہڑکیان اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَىِٕذِ الْمَسَاقُ تیری پروردگار کی طرف ہے اوسدن کھینچ لیجانا جیسے بہاگے ہوئیکو اوسکے خاوند کے بیادی کھینچ کر لیجاتی ہین تو معلوم ہوا کہ آخرت کی ابتدا موت کے دن سے شروع ہوتی ہے اگرچہ انتہا اوسکے قیامت کے دن واقع ہوگی جسکا بیان اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَىِٕذِ الْمُسْتَقَرُّ مین گذر چکا ہے لیکن افسوس کر آدمی اس آخرت کی نزدیکی کو نہین سمجہتا اور اپنے توشہ کی فکر سے جو سفر مین کام آوی اور ہدیہ اور سوغات سے جو اپنے خاوند کے حضور مین مشرف ہونیکے بعد اوسکے سرخروئی اور مالک کی خوشی کا سبب ہے بالکل غافل ہے فَلَا صَدَّقَ الخ **عزیزی** فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى پس نہ باور رکہا آدمی نے اور نہ نماز ادا کی لیکن جہوٹ کہا اور روگردان ہوا ۵ **فتح** پہر نہ یقین لایا ہے نہ نماز پڑہے پر جہٹلایا ہے اور سو ہتہ موڑا ۵ **موہ تفسیر** فَلَا صَدَّقَ سو نہ سچا جانا قرآن کی آیتونکو اور حق تعالی کے رسولونکو تاکہ اس سبب سے اعتقاد تو اپنے ساتھہ لیجاتا اور قرآن پہر اوسکے شفیع ہوتے وَلَا صَلّٰى اور نہ نماز پڑہے اسلیے کہ حضرت رب العالمین کی حضور مین سبکے پہلے اسے عادت کی پرسش ہوگی جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ مِنْ اَعْمَالِهِ الصَّلٰوةُ اور اس مضمون کو کسی بزرگ نے کہا ہے ؎ روز محشر کہ جان گداز بود ✤ اولین پرسش از نماز بود ✤ تارک فی اللغوۃ پہلی ہی پرسش مین مخجل و شرمندہ ہوا اور یہ بہی ہی کہ یہہ عبادت زبان سے جدائی کا کا فرو ایماندار مین لیکن اگر نماز پڑہتا ہے تو ایمان دار و فکے گروہ مین شامل ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ یہہ عبادت توجہ الی اللہ کی صورۃ ہے اس عبادۃ کا بجالانا گویا بہاگنے سے رجوع کرنا ہے جیسے کوئی غلام اگر اپنے خاوند سے بہاگا ہو لیکن جب اپنے خاوند کا مکان دیکہتا ہے تو اوسکو سلام کرتا ہے اور اوسکے تعظیم بہی کرتا ہے تو یہہ بات خاوند کے غضب کے جوش کو کچہہ تہوڑا سا ہلکا کرتی ہے اور اس شخص نے فقط اس عبادت کے ترک پر کتفا کیا فَلٰكِنْ كَذَّبَ ولیکن جہٹلایا قرآن کی آیتونکو

---

۵ یعنی آخرت سے جان نچوڑنا چاہیے اور اوسوقت کہ جان کنی کی تکلیف گردن پر پہنچے اور حاضرین وقت کہ کہین کوئی دوا کا علاج کری اور اسکے احوال سے اوسکو چہڑاوے اور کوئی دم اوس قضا الٰہی کا نکالے اور یقین جانی وہ قریب المرگ کے اور وقت جدائی کا ہے اور دوستونسے اور دوستونکا اوسکو شدت موت سے اور پریشانیان اوسکی شدت موت سے اور پہر پس ہوئے ہاری اور گہبرا کر ہو اوسوقت فوت ہوئے

۵ قولہ اسلیے کہ مرد یکبار وسوقت مین دو سختیان اکہٹی پیش آتی ہین یعنے اسلیے کہ مرد کو اس وقت دو سختیان اکہٹی پیش آتی ہین ایکتو شدت دنیا سے جانا اور مال سے جدا ہونا اہل و عیال اور جاہ و حشم سبکو چہوڑنا اور تجہونکی خوشی اور طعنہ زنی اور دوستونکا رنج اور دوسری شدت آخرت کے احوال کی جیسے منکر نکیر کا سوال اور گور کی تاریکی اور فرشتونکی جہڑکیان

۵ قولہ اسلیے کہ حضرت رب العالمین کی حضور مین سبکے پہلے اسے عادت کی پرسش ہوگی جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ مِنْ اَعْمَالِهِ الصَّلٰوةُ اور اس مضمون کو کسی بزرگ نے کہا ہے ؎ روز محشر کہ جان گداز بود ✤ اولین پرسش از نماز بود ✤ تارک فی اللغوۃ پہلی ہی پرسش مین مخجل و شرمندہ ہوا اور یہ بہی ہی کہ یہہ عبادت زبان سے جدائی کا کا فرو ایماندار مین لیکن اگر نماز پڑہتا ہے تو ایمان دار و فکے گروہ مین شامل ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ یہہ عبادت توجہ الی اللہ کی صورۃ ہے اس عبادۃ کا بجالانا گویا بہاگنے سے رجوع کرنا ہے جیسے کوئی غلام اگر اپنے خاوند سے بہاگا ہو لیکن جب اپنے خاوند کا مکان دیکہتا ہے تو اوسکو سلام کرتا ہے اور اوسکے تعظیم بہی کرتا ہے تو یہہ بات خاوند کے غضب کے جوش کو کچہہ تہوڑا سا ہلکا کرتی ہے اور اس شخص نے فقط اس عبادت کے ترک پر کتفا کیا فَلٰكِنْ كَذَّبَ ولیکن جہٹلایا قرآن کی آیتونکو

اور پیغمبر وکی خبر دشمو عوض مین سچا جانیکے وَتَوَلّٰی اور پیٹہ دی اور موہنہ پھیرا عوض مین اسکی طرف متوجہ ہونیکے ۵ عزیزی ۵ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۵ پھر گیا طرف اپنے گھر کے اکڑتا ۵ فتح ۵ پھر گیا اپنے گھر کو اکڑتا ۵ موہ تفسیر پھر گیا اپنے گھر کے طرف رنیٹھتا اور اکڑتا ہوا گویا پیغمبر اور قرآنکو جھٹلانیکے اور نماز کے ترک کرنیمین حق تعالیٰ سے لڑائی اور مقابلہ کرکے جیت آیا سو اپنے قوت بازو پر پھول رہا ہے اور اکڑتا ہے تو ضرور ایسے شخص سے مرنیکے بعد کہا جائیگا کہ اولی الخ ۵ عزیزی اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۵ وای تجھپر بس وای تجھپر بار دیگر کہتا ہونمین وای تجھپر پس وای تجھپر ۵ فتح ۵ خرابی تیری پھر خرابی تیری پھر خرابی تیری پھر خرابی تیری ۵ موہ تفسیر اَوْلٰى لَكَ الخ خرابی ہو جو تیری پھر خرابی ہو جو یہہ دونون خرابیان قہر اور غضب کے اس عالم مین اوسکے واسطے موعود ہین پہلی نہ سچا جاننے اور نماز کے چھوڑنے پر اور دوسرے جھٹلانے اور موہنہ پھیرنے پر ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۵ پھر قیامت کے دن خرابی ہو جو تیری پھر خرابی ہو جو یہہ دونون خرابیان اوسکے واسطے وہنہین دونون سب سے قیامت کے دن موعود ہین اور یہان تک جو بیان کیا گیا کہ ہر طرح آدمی قیامت اور موت سے غفلت مین گرفتار ہے کہ ہرگز کسیکے خبردار کرنے اور نصیحت کرنیسے اس غفلت کے نیندسے آگاہ و ہوشیار نہین ہوتا تو اب جبرکی سے اوسے پوچھتے ہین کہ تجکو ایسی غفلت کس سبب سے ہوئی شبہہ تیری دلمین جم گیا ہے اَيَحْسَبُ الخ ۵ عزیزی آیا ہے کہ بعد اوترنے اس آیہ کے آنحضرت نے ابوجہل کو بطحا مین دیکھکر کہا کہ اولیٰ لک الخ سکا پکڑا یہہ آیا اوسکے آگے پڑہے اوسنے کہا کہ ڈراتا ہے تو مجکو اے محمد واللہ کہ تو اور رب تیرا مجکو کچھہ ضرر نہین پہنچا سکتے ہین پس حق تعالیٰ نے اوسکو دو روز کے بیری طرح ہلاک کیا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ان لکل امۃ فرعون وان فرعون ہذہ الامۃ ابوجہل اور یہہ ہے فرمایا مات فرعون ہذہ الامۃ ۵ بحر روح ۵ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى کیا گمان رکھتا ہے آدمی کہ مہمل چھوڑا جاویگا آیا نہین تہا نطفہ سے کہ ڈالے گئے ۵ فتح ۵ کیا خیال کرتا ہے آدمے کہ چھوڑا رہیگا بے قید بیہلانہ تہا ایک بوند منی کی جو مجکو ۵ موہ تفسیر اَيَحْسَبُ الخ کیا گمان کرتا ہے آدمے کہ چھوڑ دیا جائیگا جانور کی طرح کہ جو وہ چاہتے ہین کرتے ہین اور اونسے کچھہ پرسش نہین ہے نہ مرنیکے بعد نہ حشر کے دن سو آدمے یہہ گمان غلط ہے اور قیاس اسکا ظاہر ہے اسلیے کہ اگر اسنے خلقت مین تامل اور غور کری تو دریافت کریگا کہ جب مین مکلف ہوا یعنے کرنے نکرنے کے مجکو تکلیف دی گئی تو مجکو ہر امر کی جزا کا چکہنا اور ہر چیز کی پرسش جسسے ہوتی ضرور ہوئی نہایت اسکی یہہ ہے کہ اعمال کی جزا کی پرسش مردونکے مرنے اور بہت مدت اونپر گذرنیکے بعد زندہ کرنے پر موقوف ہے اور یہہ یعنے مدت دراز کا گذرنا اور پھر زندہ ہونا کچھہ تردد اور انکار کی جگہہ نہین ہے اسلیے کہ اسکا سچا ہونا ادنی تامل اور غور سے معلوم ہوسکتا ہے اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً الخ تہا آدمی اپنے باپ کی پیٹہ مین نُطْفَةً قطرہ یعنے ذری سے بوند مِّنْ مَّنِيٍّ منی کے پانی کی جو چوتھے حصہ کا فضلہ یعنے باقی ماندہ ہے اور طبیعت اوس سے مستغنی اور بے پرواہ ہوچکی ہی اور حیوان کے فضلات

حیات کے قبول کرنیسے بہت دور ہوتے ہین بخلاف اوسکے اخلاط کے اسلیے کہ اوسکو طبیعت بدنکا جز کردیتی ہی اور زندگانی کا خلعت پہناتی ہی حضوصًا وہ قطرہ منی کا جسی انسان پیدا ہوتا ہے اور حیوان کے بدنمین ہے تہاسی تاکہ زندگانی کا قبول کرنا اوس سی متوقع ہو بلکہ یمنی ٹپکایا گیا جماع کی حرکت کے سبب بیضے اور ذکر کی راہ سے اور حکمت کا قاعدہ ہے کہ جس چیز کو اوسکے ٹپکانیسے جدا کرتے ہین تو پہر ٹپکانی کی طبیعت اوسکے تدبیر اور پرورش سے دست بردار ہو جاتی ہے جیسے شاخ درخت سے جدا ہوئی نشو ونما نہین قبول کرتی ہے اسی سبب سے حدیث شریف مین آیا ہے مَا اُبِیْنَ عَنِ الْحَیِّ فَھُوَ مَیِّتٌ یعنے جو عضو جدا کیا گیا زندہ سے پس وہ مردے کے حکم مین ہی اور اوسکا کہانا حرام ہے جیسے دنبہ کی مکھی اور اونٹ کا کوہان کہ اگر انکو انکی زندگی مین کاٹ لیوے تو کہانا اونکا حرام ہے اور دودہ کے حلال ہونیکا سبب یہہ ہے کہ اوسکو طبیعت بچہ کی غذا کیواسطے پیدا کرتی ہے پہنہ دودہ والی کا جز ہے اور نہ اوسکا فضلہ ہے جیسے درخت کا میوہ حیوان کے غذا کیواسطے درخت مین پیدا ہوا اسیطرح دودہ ایک حیوان کی غذا کیواسطے دوسرے حیوان کے بدنمین پیدا ہوا ۞ **عزیزی** ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى پہر تہا خون بستہ پس پیدا کیا خدا نے پس درست اندام کیا پس کیا اوس منی سے دو قسم کو مرد اور عورت کو ۞ **فتح** پہر تہا لہو کی پہٹکی پہر اوسنے بنایا اور ٹہیک کرا دہٹایا پہر کیا اوسمین جوڑ انر اور مادہ ۞ **مرہ تفسیر** ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً پہر ہوا وہ ٹپکا ہوا پانی لہو کی پہٹکی سو وہ ہی حیات کی قابلیت نہین رکہتی ہی بخلاف رقیق بہنے والے لہو کے جسکو دم مسفوح کہتے ہین اور وہ رودہ مین اور نسون مین دوڑتا پہرتا ہے اور وہ حیوان کی غذا کے بہی کام آتا ہے اور اوسکے بدن کا جز ہی ہوتا ہے فَخَلَقَ پہر پیدا کیا اوسکو اللہ تعالےٰ نے اگرچہ زندگانی بہتدا اوسکو نہ رکہتا تہا فَسَوّٰى پہر اوسکو برابر مزاج کا معتدل کردیا یہان تک کہ تمام حیوانون سے بہتدال حقیقی کے یہہ بہت نزدیک ہو گیا اسی سبب سے نفس ناطقہ کے تعلق کی لیاقت پیدا کی فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ پہر کردین آدمی کی جنس کی دو قسمین اَلذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى نر اور مادہ کہ ہر ایک کی صورتین جدا ہین اور عضا جدا اور صفتین جدا ایک قسم کے کام دوسری قسم سے ممکن نہین ہین مردونکے کام عورتونسے نہین ہو سکتے اور عورتونکے کام مردونسے سو حق تعالےٰ نے یہہ تدبیر عجیب دنیا کے آباد کرنیکے لیے کی ہے تاکہ عورت خانگی اور جزئی کامونکو سرانجام دیوی جیسے کہانا پکانا اور کپڑے کا قطع کرنا اور سینا اور اولاد کو پرورش کرنا اور گہر مین جہاڑو دینا اور فرش بچہانا وغیر ذالک اور مرد معاش کی تلاش کرے جیسے زمین کو کہودکے سونا چاندی جواہرات نکالنا کہیتی کرنا درختونکو لگانا نہر اور کنوین کو کہودنا دشمنونسی لڑنا اور علم کو حاصل کرنا پہر اوسکو لکہنا کہانا وغیر ذالک اس قسم کے کام ہین ۞ **عزیزی** منی پانی مرد کا اور عورت کا کہ جس سے پیدا ہوتا ہے حیوان پس حمل نہین ہوتا ہے مگر دونونکے پانیونسے اور یہی ساتہہ منی کے صفت ہی کی اور ساتہہ ت کے صفت نطفہ کی یعنی ڈالا جاتا ہے رحم مین اور اسلیئے نام رکہا گیا منی مانند الی کے اور وہ ایک قریہ ہے مکہ مین اسلیے کہ گرائے جاتے ہین اوسمین خون قربانیون کے یعنے انسان ایسی حقیر چیز سے پہلے بنایا پہر ایسی کو کیسا اشرف و کامل المخلوقات کیا پہر کیونکر لائق ہی ایسیکو کہ سرکشی کرے اللہ تعالےٰ کے طاعت سے اور امر و نواہی مین ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً یعنے

ہ ۵ ہ
عطف علے قولہ
الم یکن من نطفۃ
علم الکون بقیۃ
الکلمات بہو
الکائنات
فالنطفۃ بہر کون
الانسان نطفۃ
ثم کان علقۃ
الخ

پھر ہوئی منی بعد چالیس دن کے ٹکڑا خون بستہ کا بعد اسکے کہ تہا پانی سفید مانند قول اللہ تعالیٰ کے ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا یعنے پس اندازہ کیا کہ کیا اوسکو مضغہ یعنے لوتھڑا گوشت کا پیدا کیا گیا بعد اور چالیس دن کے قابل واسطے تقریق اعضا کے اور تمیز بعض اوسکے بعض سے وجعل المضغۃ عظاما اور کیا لوتھڑے کو ہڈیان کہ متمیز ہوون بسبب اونکے اعضا بسبب سختی کے فکسی العظام لحما یعنی پہر پہنایا ہڈیونپر گوشت پہر جب ہوا بعد اسکے پیدا ایسی و تصویر اوسکی اور مستعد ہوا قوتونکے حاصل کرنیکے لیے اور ہونیکے روح کے لیے قوی یعنے پس درست و کامل کی پیدا ایسی اوسکے ۸ مرو ح الیس ذالک بقدر علی ان یحیی الموتی یعنی کیا نہین ہے یہہ خدا تو اما پہر کہ زندہ کری مردونکو ۸ فتح کیا ایسا شخص نہین سکتا کہ جلاوی مردونکو ۸ مو ۸ تفسیر کیا نہین ہے ایسا خالق زبردست جسنی دنیا کی آبادی کیواسطے آدمی کو اس قسم کا پیدا کیا قادر اس بات پر کہ زندہ کرے مردونکو آخرت واوس جہان کی آبادی کیواسطے اور اس جہانکی زندگانی مین ہی لوگونکو مختلف کرے کسیکو کامل کرے اور کسیکو ناقص بعضونکو دوزخ کے پہر نیکے لیے اور بعضونکو بہشت کے چین اور مزے اڑانیکے لیے حدیث شریف مین آیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب اس آیۃ کو پڑہتے تو بعد اوسکے یہہ کلام فرماتے سبحانک اللہم بلی اور ایک روایت مین ہی بلی وانا علی ذالک من الشاہدین اور کہا ابن عباس نے کہ جو کوئی پڑہے سبح اسم ربک الاعلی امام ہویا اور کوئی اس چاہیے کہ کہے سبحان ربی الاعلی اور جو کوئی پڑہے لا اقسم بیوم القیمۃ پس جب پہنچے اوسکے اخیر کو بس چاہیے کہ کہے سبحانک اللہم بلی امام ہویا غیر اوسکے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑہے تم مین سے والتین والزیتون پہنچے اوسکے اخیر کو الیس اللہ باحکم الحاکمین پس چاہیے کہ کہے بلی وانا علی ذالک من الشاہدین اور جو کوئی پڑہے لا اقسم بیوم القیمۃ پہر پہنچے الیس ذالک بقادر علی ان یحیی الموتی تک پس چاہیے کہ کہے سبحانک اللہم بلی اور جو پڑہے والمرسلات عرفا پہر پہنچے فبای حدیث بعدہ یؤمنون تک پس چاہیے کہ کہے امنا باللہ ۸ روح عزیزی ۸ تنبیہ جو جواب دینے ان آیتون کے اور مانند اسکیے خلاف کیا ہے علمانے نزدیک امام شافعی کے نماز مین ہی کہی خواہ فرض ہو یا نفل اور خارج نماز کے ہے کہے اور امام مالک کے نزدیک خارج نماز کے کہے اور نماز نفل مین ہی کہے اور فرضونمین نہ کہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک خارج نماز کے کہے اور نماز مین نکہی نہ فرضونمین نہ نفلونمین تا توہم ہوکہ یہہ الفاظ قرآن کے ہین اور تورپشتی نے کہا کہ اگر کوئی گمان کری کہ یہہ نماز مین تہا بنظر ظاہر اطلاق حدیث کے تو کہین گے ہم کہ یہہ نماز نفل مین ہوگا نہ فرض مین جیسا کہ حدیفہ کی حدیث مین آیا ہے کہ جب آنحضرت نماز شب کی پڑہتے تو پہنچتے آیۃ رحمت پر مگر کہ ٹہیرتے اور طلب رحمت کی کرتے اور نہ پہنچتے آیۃ عذاب پر مگر کہ ٹہیرتے اور پناہ مانگتے عذاب سے اور کہتے اون نمازون فرض مین کہ پکار کر پڑہتے ہین روایت نہین کی ۸ ع ح ۸ سورۃ الدہر مکیۃ یہہ سورۃ مکی ہی ہے ہین اکتیس ۳۱ آیتین ہین اور دو رکوع اور دو سو چالیس کلمے اور ایکہزار تنابوین حروف اور اسکا نام سورۃ الانسان بھی ہے اور اسکو سورۃ دہر بھی کہتے ہین اور سورۃ ابرار بھی ہے اور نازل ہوئی ہے یہہ بعد سورۃ الرحمن کے اور بعد

۷ یعنے جو ہون قادر پیدا کرنے پر ہر زندہ کے بعد مرنے کے اور پہر زندہ کرنے قیامت کے

۸ یعنے پس نہین ہے یہہ خدا قادر اس بات پر کہ زندہ کرے مردونکو

۸ یعنے پس نہین ہے یہہ خدا قادر اس بات پر کہ زندہ کرے مردونکو قیامت کے

۸ یعنے پس نہین ہے یہہ خدا قادر اس بات پر کہ زندہ کرے مردونکو

۸ یعنے پس نہین ہے یہہ خدا قادر اس بات پر کہ زندہ کرے مردونکو ہون ۱۲

۸ یعنے پس نہین ہے یہہ خدا قادر اس بات پر کہ زندہ کرے مردونکو

بعد سورہ قیامہ کے اسلیے لکھی گئی کہ سورہ قیامہ مین قیامت کی علامتین اور اوسکے وقایع بیان کرکے
یہہ بہی بیان کیا ہے کہ اوسدن آدمی دو قسم پر ہوجائینگے چنانچہ ارشاد ہوا ہی وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ
اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ اور دوسرے قسم کا احوال یعنے نافرمانونکا بہی
اوس سورتین بتفصیل کے طور پر بیان ہوا اور پہلی قسم کا احوال یعنے فرمانبردارونکا باقی رہا تہا سو
اس سورتین پورا التفصیل سے بیان فرمایا اور ان دونون سورتونکے متفرق مضمونین بہی مناسبت
واتحاد موجود ہے چنانچہ ان ان کی خلقت اوس سورتین اس عبارت سے مذکور ہوئی ہے اَلَمْ يَكُ
نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى الخ اور اس سورتین اس عبارت سے بیان ہوئی ہی اَنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ
الخ اور اوس سورتین ارشاد ہوا ہے كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ الخ اور اس سورۃ مین یون فرمایا ہے
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ الخ اور بہت مضمون دونونکے آپسمین مناسب وموافق ہین اور
مفسرون کو اس امر مین اختلاف ہے کہ یہہ سورۃ مکی ہی یا مدنی اور صحیح یہہ ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ
الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا سے آخر سورۃ تک بلاشبہ مکی ہے اور اسکے سوائے جو باقی ہے اوسمین احتمال ہے کہ
مدنی ہو اور آیۃ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ جو قصہ حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم مین ہے سو اوسکے
نزول کی روایت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ آیتین مدنی ہون واللہ اعلم اور اس سورۃ کا نام سورہ
انسان اسلیے رہتا ہے کہ اس سورۃ کے ابتدا مین وہ فائدہ مذکور ہے جو انسان کی خلقت سے حضرت
رب العالمین کو منظور ہے سو ہر ایک انسان کو چاہیے کہ اپنے مین دیکہے اگر وہ فائدہ اپنے مین پاوے
تو اپنے تئین انسان جانے اور انسانیت پر رہے والا قالین کے شیر اور لکڑیکے گہوڑے کی طرح فقط
نام کو اپنے تئین انسان جانے اور حقیقت مین کچہہ ہی نہین ہے اور اس سورۃ کا نام سورہ دہر
اسلیے رکہا ہے کہ اسکے شروع مین دہر کے معتقد یکو باطل کیا ہے اسواسطے کہ اس باطل عقیدہ کا حاصل
یہہ ہے کہ جو کچہہ اختلاف اور نئی نئی باتین عالم مین حادث ہوتی ہین وہ سب آسمان اور ستارون
اور زمین کی گردش سے ہوتے ہین جو عالم سفلی مین تاثیر کرتی ہین بعضی ضعیف ہردن اور ہر رات
مبدل ہوتی ہین اور بعضی ہر مہینے اور ہر برج مین اور بعضی ہر فصل مین اور بعضی ہر سالمین وغیرہ
سو وہ بڑے انقلابونکے سبب پڑتے ہین اور عجیب وغریب قسمونکے تولد کے باعث ہوتے ہین چنانچہ
دریا کی جگہہ خشکی ہوجاتی ہے اور خشکے کی جگہہ دریا اور ویرانہ کی جگہہ آبادی اور آبادی کی جگہہ
ویرانہ ہوجاتا ہے اور پہاڑ ڈہگل ہوجاتے ہین اور ڈہگل پہاڑ اور انسان کی قسم اور اور تمام حیوانات
خود بخود پیدا ہوتے ہین اور بعضی نوعین فانی ہوجاتی ہین سو جب ثابت ہوا کہ ایک زمانہ وہ تہا
کہ نوع انسان کا نام بہی نہتا اور کوئی اسکا ذکر ہی نہین کرتا تہا تو یہہ معلوم ہوا کہ اس نوع کا تولد کسی کی
خواہش سے نہین ہے والا وہ وضع کسی وقت مین ان وقتونمین سے اس نوع کی تولد کو خواہش کرتے اور لوگ
اوس نوع کے تولد اور انقطاع کے بعد دوسری مرتبہ اوسکو یاد کرتے کہ فلانے دور مین یہہ نوع ظاہر ہوکر منقطع
ہوگئی تہی پہلا اور نہین حیات اور فوشتے تو ضرور نام اور نشان سے اس قسم کو پہچانتے اور اس سورۃ کے

وہ اسرار ہونیکی وجہ ظاہر ہے یہاں کی احتیاج نہیں ہے ۸ **عزیزی** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا تحقیق زمانے سے کہ نہتا کچھ مذکور کیا گیا ہے ۸ **فتح** کبھی ہوا ہے انسان پر ایکوقت زمانے مین جو نہتا کچھ چیز تکمہ رمین آتی ہے ۸ **موضح تفسیر** هَلْ اَتٰى الخ یا گذرا ہے انسان پر کچھ وقت زمانے کے کہ نہتا کوئی چیز جو ذکر کیجاتی حاصل سکا یہ ہے کہ ایکوقت ایسا نہتا کہ انسان کی نوع کا عالم مین وجود نہتا بلکہ اسکا نام اور نشان بھی ذہن مین اور زبان پر نہ تھے اور جنوکے جاری نہتا یعنے وجود ذہنی اور وجود لفظی بھی نہ کہتا نہتا پھر وجود خارجی کہان سے پایا جاتا اور اصل مین شے نہ ثابت چیز کو کہتے ہین جیسے موجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اس آیت کو قاری سے سنتے تو فرماتے یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ یعنے کاش وہی حالت ہمیشہ اور انسان مخلوق نہوتا تو اس خوف اور رجا کے ہنر مین کاہیکو پھنستا اور اس تکلیف کا بوجھ کاہیکو اوٹھاتا اور اس ہما ہمین کاہیکو گرفتار ہوتا اور جو جواب اس سوال کا یعنے هَلْ اَتٰى الخ کا مخاطبونکو ہی عقل کیطرف تھوڑا تامل کرنے مین معلوم ہو سکتا تھا واسطے جواب کے ذکر سے عدول فرما کر مقصد کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے ہین کہ انسان کو نیستے کے پردے سے باہر نکال کے ہستی کے تخت پر جلوہ گر کرنیوالے ہم مین اور ہمارے قدرت کاملہ نے اوسکو بنیاے اوسکے دل کو آئینہ مصفی کیا ہے تاکہ غیبکے شاہدونکو عکس اوسمین پڑکے خلافت کبریٰ کے لائق ہو اور تمام موجودات کا خلاصہ ہو اور اگر الانسان اپنی نوع کی ابتدا خلقت سے خبر نہین رکھتا ہے کہ کس کس عالم کو تسخیر کیواسطے اسکو پیدا کیا ہے اور کون کون سے لطیفے اسمین رکھے ہین لیکن اسقدر تو ظاہر ہے کہ اِنَّا خَلَقْنَا الخ **عزیزی** اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا تحقیق ہمنے پیدا کیا آدمی کو ایک ٹکڑے منی کیسے ملی ہوئی کئی چیز سے یعنے منی مرد اور منی عورت اور خون حیض سے ایک حال سے دوسرے حال پر پھیرتے ہین ہم اوسکو پھر کیا ہے اوسکو سننے والا دیکھنے والا ۸ **فتح** ہے ہنے آدمی ایک بوند کے لچھے سے پلٹے ہے اوسکو پھر کر دیا اوسکو سنتا دیکھتا ۸ **موضح تفسیر** ہر دو شناخ سے یعنی منی مرد و عورت کا ہے آمشاج کہ دونوکی منی جمع ہوکر بچا بنتا ہے اور بقول بعض کے تفسیر مشاج کی ساتھ طور خلقت کے ہے بعد اول نطفہ پر علقہ پھر مضغہ پھر ہڈیان پھر جز سنا گوشت کا ہڈیون پر پھر جو پھونکا روح کا پھر سماعت و ابصارت دیتے ہین بعد اوسکے ساتھ امر و نہی کے آزماتے ہین ہم تا اوسکو نیہ واضع ہو کہ مطیع ہے یا عاصی ۸ **بحر** پیدا کیا آدمی کو یعنی اوسکے جسم کو نطفہ یعنی منی سے یہان تک کہ سو اعلقہ چالیس دن اور سو مضغہ اسی دن اور پھونکی کئی اوسمین روح ایسو بیس دن جیسکہ تھے باپ اوسکے آدم کہ بنائے آدم کہ بنائے کئی منی سے پھر ڈالے گئے درمیان مکہ اور طائف کے رہے وہان چالیس برس پھر حمامسون یعنے سڑی مٹی سے پھر ٹھیرے ہے چالیس برس اور پھر بجتی مٹی سے بس ٹھیرے رہے چالیس برس اور پس تمام ہوئی اوسکی خلقت ایک سو بیس برس مین پھر پھونکی گئی اوسمین روح جیسکہ آیا ہے ضحاک کی روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لیکن حضرت آدم مین بہ سو کنا شمار سارا اور اوسکی اولاد مین دونوکا **تبصرہ** آزمانے کیواسطے اسکو سننے اور دیکھنے والا کیا ہے یہ ہے کہ ایک چیز کو اختیار و شعور دیکر نیک کام کا حکم کرتے ہین ہم

اور بدکام سے منع کرتے ہین تاکہ اور مخلوقات دیکھین کہ یہہ شخص اپنے جیتے سے کیا کام کرتا ہے پھر اگر ہمارے حکم کے موافق بجایا تو ثواب و انعام کا مستحق ہوا اور اگر اوسکے خلاف کیا تو ذلت و اہانت اور عذاب کا لائق ہوا پس اگر ابتدا و آزمائش سے یہہ معنے مراد نہون تو حضرت عالم الغیب و مخفیات کے حقیقی امتحان و آزمائش کچھہ معنے نہین رکھتے کیونکہ وہ تو سب کا حال خوب جانتا ہے اور جب یہہ فایدہ اس مخلوق کی پیدائش سے ہمکو منظور ہتا تو سمجھہ بوجھہ کے اسباب بھی اسکو دیا ضرور ہوا فجعلنٰہ الخ پھر کردیا ہمنے اسکو سننے والا دیکھنے والا حاصل اس کلام کا یہہ ہے کہ انسان کو اسقدر شنوائی اور بینائی مین کشادگی دی ہمنے کہ اوسکے مقابلہ مین اور حیوانات گویا بینائی اور شنوائی رکھتے ہی نہین اندہے بہرے ہین اسلیے کہ یہہ مخلوق آواز کے ساتھہ الحان کے دقیقے اور لفظونکے معنے وغیرہ سمجھتا ہے اور ہر لفظ کے مختلف صنعتونکو بھی سمجھتا ہے یہی سبب ہے کہ اسکا مرتبہ اس بلند کو پہنچا کہ حضرت رب العالمین کے ہمکلامی کے خلعت سے مشرف ہوا بخلاف اور حیوانونکے کہ وہ سوا آواز محض کے کچھہ نہین سمجھتے اور اس سبب سے جو مر چکے ہین اونکے علمونسے فایدہ حاصل کرتا ہے اور اگلے زمانیکے لوگونکے احوال پر جو ہزارون برس اس سے پہلے گذرے ہین خبردار ہوتا ہے اور عجیب و غریب استنباط اس سے ہوتے ہین یعنے ایک چیز پر قیاس کرکے دوسرے چیز کا حکم اوسے نکالتا ہے اور جو عمدہ کام سمع و بصر سے حاصل ہوتے ہین اور حاسون سے نہین حاصل ہوتے اسلیے رب العلمین نے قرآن مین اکثر انکا ذکر فرمایا ہے چنانچہ بیان بھی اسیلیے فرمایا اور باوجود اسکے حق تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے سیدہ پر کتھا نہین کی بلکہ انا ھدیناہ السبیل الخ ۵ عزی روح ۵ انا ھدیناہ السبیل اما شاکرا واما کفورا ۵ تحقیق ہمنے دکھائی آدمی کو راہ خواہ شکر کرنیوالا یا ناشکرا ۵ فنی ہمنے اوسکو سمجھائی راہ یا حق مانتا یا ناشکرا ۵ موہ تفسیر بے شک ہمنے ہدایت کی یعنے بتلادی اوسکو اپنے معرفت کی راہ اور اپنے شکر کے ادا کرنیکا طریقہ اور اوس راہ کے تلاش کو اوسیکے ذمہ پر نہین چھوڑا تاکہ اپنے قصور مین بہانے نکرے بلکہ اپنے رسولونکو بھیجا ہمنے اور اونکے ہاتھونسے معجزے دکھلائے اور ایسی کتابین نازل کین جنکی دلیلین واضح ہین اور اس کتاب کی جو مجمل اور متشابہ آیتین ہین اونسی جو کچھہ ہمارے اوسکے بیان کو رسولونکے زبانپر حوالہ کیا اور اونکے بعد جو اونکے شاگرد رشید ہین یعنے علما مجتہدین ہر زمانے اونکے بیان پر موقوف رکھا ہمنے تاکہ شنوائی اور بینائی اس مخلوقات کی بدون رنج و کلفت اوسکے ہمارے عبادت و معرفت کے کام مین مصروف ہونے اور رہنے جو اوسکو پیدا کیا ہے اور ہدایت کی ہے اوسکا شکر ادا کرے لیکن یہہ مخلوق باوجود ایسی ہماری نعمتونکے ایک راہ تجلی بلکہ دو قسم پر ہو گئے شاکرا الخ یا شکر ادا کرنیوالی ہی ہماری پیدائش اور ہدایت کی نعمت کا اور اس نعمت کو قبول کرنیوالی اور یا ناشکری اور ناحق شناسی اور کفران نعمت کرنیوالی ہے اور کبھی راہ پر نہ آنیوالی ہے بلکہ اس راہ کو قبول نہین کرتی ہی اور اس راہ کی باطل کرنیکے واسطے ہمیشہ اور شیطانے گمراہ کے مقابلہ مین لاتی ہی اور اپنے شنوائی اور بینائی کو ہمارے مخالفت و عناد مین خرچ کرتے ہے اسلیے اوسکے ساتھہ امتحان اور آزمایش کا معاملہ شروع کرتے ہین ہم اسواسطے کہ اگر اس عناد اور مخالفت پر اوسکو

سزا دین ہم تو اور مخلوقات کی نظر مین امتحان اور آزمایش کا فائدہ کچھ بھی ظاہر نہو اور ہماری حکمت اور عدالت
بعضا ہو اور بھی بابصرور اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ الٰی عزیزی اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ
سَلٰسِلَا وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا حق ہنی طیار کین ہین کافرونکے لیے زنجیرین اور طوق اور آگ دوزخی فتح
ہنی کہین منکرون کے لیے زنجیرین اور طوق اور آگ دوزخی ۱۲ موضح تفسیر ۱۲ ہمنے طیار کر رکہی
ہین اپنی ہدایت کی نعمت کے ناشکرون کے لیے دنیاوی علاقونکی زنجیرین تاکہ دنیا کی زندگی مین انہین
زنجیر ونمین مقید ہین اور معرفت وعبادت کی راہ مین گرفتار نہو سکین یہ بعضونکو اولاد کی محبت کی سلسلہ مین اور بعضونکو عورت اور اولاد کی محبت کے سلسلہ
مین اور بعضونکو باغون اور کہیتونکے سرسبز ہونے کی اور نئی عمارت بنانیکی محبت مین باندہ دیا اور اسطرح ہر ایک
ایک سلسلہ مین گرفتار ومقید کر دیا جنہے یہ ہر ہیے سلسلے قیامت کے دن آگ کی شکل ہوکے ان ناشکرون کے تمام
بدن مین لپٹین گی اور یہہ لوگ ان زنجیرونمین جکڑے جائینگے جیسا کہ اور جگہہ قرآن شریف مین ارشاد ہوا ہے
ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ اور جو ان چیزونکے ناشکر ونکو جو دنیاوی علاقونکی
محبت کی زنجیرونمین گرفتار ہین بدون توسل کسی عمدہ کے اپنے ہم جنس ہیے جنکے پاس یہہ چیزین موجود ہو دین
یہہ چیزین میسر نہین ہو سکتین ہین سو لاچار ان ناشکرونکے واسطے ایک دوسری چیز یہی جنہے تیار کر رکہی ہے
وَاَغْلٰلًا اور طوق یہاری جو انکی گردنین ہونگے تاکہ سر نہ اوٹہا سکین اور معرفت دعبادت کی راہ کیطرف
التفات بہی نکر سکین بلکہ دائین بائین بہی اس راہ کے دیکہہ نہ سکین سو بعضونکی گردنونمین امیرون اور
بادشاہونکی نوکری کا طوق ڈالا ہی اور بعضونکی گردنین ساہوکارونکی خوشامد وچاپلوسی کرنے کا طوق
لینے کا طوق ڈالا ہی اور بعضونکی گردنونمین قاضیون اور مفتیونکی منت کا اور حیلہ ساز روایت ضعیف
نکالدینے والونکی خوشامد کا طوق ڈالا ہے اور بعضونکی گردنونمین دفترونکی متصدیون کی اور عاملونکی
حاضر باشی کا طوق ڈالا ہے اور اور ونکو اسی پر قیاس کر لینا چاہیے یہان تک کہ بعضونکی گردنونمین
کنچنیون کی بندگی اور غلامی کا طوق ڈالا ہی جنہے وغیر ذلک سو جتنے یہہ طوق ہین قیامت کے
دن سب آگ کے طوق ہو جاوینگے اور ان لوگونکو یہاری کر دینگے اور جو اکثر ناشکر ونکو باوجود ان طوقونکے
پہننے کے اور ان علاقونمین پہنسنے کے بہی مطلب حاصل نہو گا اور اگر کچہہ مطلب تہوڑا سا حاصل ہوا
تو بہی انکی حرص وآرزو کے موافق حاصل نہوا سوانکے واسطے دوسری چیز بہی طیار کی ہنی وَسَعِیْرًا
آتش سینہ کی اپنے مطلب کے نملنے کے رنج کے سبب سے تاکہ مدتتک دنیا مین ہین اسی سوزش مین جلتے رہین جیسے
کہ یہاں ہوس اور اگر اتفاق سے ہوش کم ہوتی ہی تو دوسری طرف سے اور بہڑکتی ہی سو یہہ ہم انکی لطیف
پیدائش انسانی کو درہم برہم کر دیتے ہین یعنے تیجے کا بدن زنجیر سے گرفتار ہے اور اوپر کا بدن طوق سے
بہاری اور نیچے کا بدن یعنے سینہ ودل سوزش سے بیقرار ہی اور یہہ وہی سوزش ہی جو قیامت کے دن
دوزخمین آگ کی صورت بن کے انکے اندر وباہر کو جلاوینگی سو اوسدن اپنی پیدائش کی نعمت کی اور ہر ایک
نعمت کی ناشکری کی سزا چکہینگے اور اگر کسی کے دلمین یہہ شبہہ گذرے کہ ان علاقونمین گرفتار ہونا اور ان
طوقونکا پہنا اور دنیا کے مطالب حاصل نہونیکے سبب سے رنج اور سوزش کا ہونا دنیا کی تنگدگانی کے لوازمات

سے ہے اور حق تعالیٰ کی نعمت کے شکرگذارون کو بہی اسی دنیا مین اپنی زندگانی کے دن کاٹنے ہین اور دنیا مین بدون گرفتاری ان علاقون کی اور بدون پہننے ان طوقونکے اور بدون چکہنے اس سونے کے گذر کرنا ممکن نہین ہے پہران چیزونکی تخصیص شکرونکے ساتہہ ہونیکی کیا وجہ ہے تو اسکے جوابمین ہم کہینگے کہ شاکرو نکو اگرچہ ان علاقونکی گرفتاری کے سبب اور ان طوقونکے پہننے کے باعث اور ان سونے نکو چکہنا دنیا کی پیدائش کے تقاضے سے درپیش ہے لیکن انکو زنجیرونکی گرفتاری اور طوق کا پہننا اور سونے کا چکہنا حاصل نہوگی اسلیے کہ شاکر لوگ تین گروہ ہین ایک بڑا جنکا لقب اصحاب الیمین ہے اور دوسرے مقربین اعمال جنکا عباد لہدا اور عباد الرحمن بہی لقب ہے اور تیسری مقربین احوال جنکو مقربین مطلق بہی کہتے ہین اور سابقین بہی انکا لقب ہی سو پہلے ہم ابرار کا حال بیان کرتے ہین جو پس خوردہ کہانیوالے مقربین اعمال کے ہین پہر انکے بعد مقربین اعمال کے حال کی بیان کیطرف انتقال کرینگے ہم تا کہ مقربین احوال کا حال بطریق اولے پر قیاس کر لیا جاوی اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ

عزیزی تنبیہ شکر عجب چیز ہے فرمایا اللہ عزوجل نے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ عطاء سے منقول ہے کہ کہا گیا مین اور عبید بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس پہر کہا مینے کہ خبر دیجے مجکو بہت عجیب چیز کی کہ دیکہی ہو آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونین عائشہ اور کہا کہ کونسی شان حضرت کی عجیب نہتی یعنے سب باتین اونکی عجیب ہے تہین ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور بستر پر میرے ساتہہ لیٹے یہان تک کہ لگا بدن میرا حضرت کے بدن سے پہر فرمایا اے بیٹی ابوبکر کی چہوڑتی ہی تو مجکو کہ عبادت کرون مین اپنے رب کی کہا مینے کہ دوست رکہتی ہون مین قرب آپکا پہر اذن دیا مینے آپکو پس اوہٹی اور گئی پانی کی مشک کی طرف پہر وضو کیا اور اچہی طرح پانی بہایا پہر کہڑے ہوے نماز کے لیے پس روئے یہان تک کہ بہے آنسو اونکے سینہ پر پہر رکوع کیا اور روئے پہر سجدہ کیا اور روئے پہر اوٹہایا سر اپنا اور روئے پس یہی حال رہا یہان تک کہ آئے بلال اور خبر دی آپکو کہ نماز تیار ہے پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ کس چیز نے رلایا آپکو حال آنکہ بخشدیے ہین خدا تعالے نے اگلے پچہلے گناہ آپکے پس فرمایا آپنے کہ کیا نہو مین بندہ شکر گذار اور کیونکر نکرون مین یہ سہی المین کہ اوتار اللہ تعالے نے مجیر یہ مضمون اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ آیہ تک اور حقیقت شکر کی اہل تحقیق کے نزدیک یہہ ہے کہ اقرار کرے نعمت منعم کا بوجہ خضوع وخشوع کے اور اللہ تعالے کی صفت جو شکور آتی ہی تو اوسکے یہہ معنے ہین کہ بہت جزا دو ثواب دیتا ہی بندونکو تہوڑے عمل پر اور شکر منقسم ہوتا ہی دو قسم ایک تو شکر زبان سے اور وہ اقرار کرنا نعمت کا ہی ازراہ عاجزی کے اور دوسرا شکر بدن سے کہ تمام اعضا کو مصروف اوسکی طاعت مین رکہے کہ جو اعضا جس کام کے لیے بنے ہین اوسمین صرف کرے مثلاً آنکہہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتب دینیہ اور دیکہنے راہ اور مونہ قدرت الٰہی وغیرہ کے لیے اوسمین صرف کرے علی ہذا القیاس اور اعضا سمجہہ لینا چاہیے اور کہا ابوعثمان رحمہ اللہ نے کہ شکر جاننا عجز کا ہے شکر سے یعنے جانے کہ مین عاجز ہون

لہ البتہ ہا شکر کرنے والون کو زیادہ دونگا مین بیشک

ع یہ آیت اگرچہ فضیلت فقرا مین کی اور بیان قدرت کے بارے مین ہے

ع من تشکر فی الرخاء قبل البلاء اور فی الفقر قبل الغنی اور فی الشدۃ قبل الرخاء اور فی الدنیا قبل الاخرۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اوسکے شکر ادا کریے چنانچہ آیا ہے کہ کہا داود علیہ السلام نے الٰہی کیونکر شکر ادا کروں تیرا کہ شکر کرنا میرا تیری
نعمت ہے تیری طرف سے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے اوسکو کہ اب تحقیق شکر ادا کیا میرا تونے اور کہا
موسے علیہ السلام نے اپنے مناجات مین الٰہی پیدا کیا تونے آدم کو اپنے ہاتھہ سے اور اور چیزین بنائین تو نے
پس کیونکر شکر ادا ہو تیرا پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جانتا تیرا اسکو شکر ہے میرا اور آیا ہے کہ ایک شخص نے
سہل بن عبداللہ کے پاس اور کہا کہ جو رہا میرے گھر مین اور لیگیا اسباب میرا اونہون نے کہا کہ شکر ادا کر
اللہ تعالیٰ کا اگر دخل ہوتا جور یعنے شیطان تیرے دل پر اور بگاڑ دیتا توحید تو کیا کرتا تو اور کہا بعضون نے
کہ شکر انہون کا یہہ ہے کہ چھپائے تو عیب کو دیکھے تو اپنے یار کا اور شکر کا نون کا یہہ ہی کہ چھپائے عیب یا کا
کرنے تو کا نونسے اور آیا ہے کہ جسنے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کن سے یعنے جو رسو دیار کن یا لوگ
اور کہا الٰہی اَلْعَنْنِیْ فِیْکُمْ تَحَدِّیْ شَاکِرًا وَاِبْلِیْسِیْ فِیْکُمْ تَحَدِّیْنِیْ صَابِرًا فَاِذَا اَنْتَ سَلَبْتَ النِّعَمَ
بِتَرْکِ الشُّکْرِ وَاَدَمْتَ لِیْ شُکْرَکَ بِصَبْرِکَ فَمَا یَکُوْنُ مِنَ الْکَرِیْمِ اِلَّا الْکَرَمُ اور آیا ہے کہ گدرے ایک نبی ایک چھوٹے سے
بہتر پر کہ بہت سا پانی اوسمین سے نکل رہا ہے پس تعجب کیا اون نبی نے اس سے پس گویا کیا
اللہ تعالیٰ نے اوس پہر کو اور اوسنی کہا اونسی کہ جب سے مینے سنا ہے اللہ تعالیٰ سے وَقُوْدُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ کا مین رڈتا ہون اوسکے خوف سے پس دعا کی اون نبی نے کہ بچاوے اوسکو اللہ تعالیٰ
دوزخ سے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے کہ مینے بچایا اوسکو دوزخ سے پس چلے گئے وہ نبے پہر پہرتے ہوے
جو اوس پتھر پر گدرے تو دیکھا کہ پانی اوس سے دیسا ہی جاری ہے اونہون نے تعجب کیا
اور پوچھا اوس پتھر سے کہ اب کیون رڈتا ہے اللہ تعالیٰ نے تو بچایا تجکو گ سی اوسنی کہا کہ وہ رونا عم خوف
کا تہا اور یہہ رونا شکر و خوشی کا اور خبر صحیح مین آیا ہے کہ پہلے پکارے جاوینگے طرف جنت کے
وہ کہ حمد کرتے ہین اللہ تعالیٰ کی ہر حال اور منقول ہے ایک بزرگ سے کہ کہا دیکھا مینی ایک سفر مین
ایک بڈہے کو پس پوچھا مینے حال اوسکا اوسنے کہا کہ ابتدا عمر مین مین اپنے چچا کی بیٹی کو چاہتا تہا
اور وہ مجکو چاہتی تہی پہر اتفاقاً میرا انتقاح اوس سے ہوا پس شب زفاف مین مینے اوس سے کہا کہ آؤ شب
بیدار رہین اس سال تین روزے اوسکے اللہ تعالیٰ کے لیے پہر کہ جمع کیا ہمکو پس نماز پڑہتے رہے ہم
اوس رات اور دو نومین سے کیسکو فرصت نہوئی پس جب ہوئے دوسری رات تو کہا ہمنے دیسا ہے
جو پہلے رات کہا تہا پس ستر برس اسی رات سے ہم اسی حال پر ہین ہر رات بہر ہوی سے کہا کہ کیون ایسا
نہین ہے بیوی بڑ سالے نے کہا کہ یہی حال ہے جیسا شیخ نے کہا ہے قشیری اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ
مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُهَا کَافُوْرًا یعنے نیک کا رپیتے ہین پیالہ شراب سے کہ ملونی اوسکی بابی چشمہ کافور کا
ہوگے ہے فی الجملہ نیک لوگ پیتے ہین پیالہ جسکی ملونی ہی کافور ہے موۃ نفسیں
نیک کار ربعد بیان فرمانے حال بد کفار کے شروع فرمایا بیان کرنا حال خبیث کارین کا اور ابرار کہتے ہین
اونکو کہ اطاعت کرین اپنے خالق کی اور حسن بصری سے رح سے منقول ہے اَلْبَرُّ مَنْ لَا یُؤْذِیْ
الذَّرَّ وَلَا یَضُرُّ السَّنَّ یعنے بردہ ہی کہ نہ ایذا دے چیونٹی کو اور نہ دلمین رکہے برائی

پیتے ہین یعنے پینگے جنت مین اور کاس ہی مراد پیالہ شراب ہے اور اطلاق کیا جاتا ہی اسکا لفظ شراب پر بھی اور اکثر مفسرونکے نزدیک یہی مراد ہے چنانچہ کہا ضحاک نے کہ جو لفظ کاس قرآنمین ہے مراد اوسے خمر یعنے شراب سے ہے گا فورگل یعنے کافور کی پانے کے وجہ سے ملونی ہوگی اور کافور نام ایک چشمہ کا جنت من مقام محمدی مین اور ایسیہی تمام چشمونکا پانی مثل کافور کے ہوگا سفیدی اور خوشبو اور ٹھنڈک مین نہ مزہ مین والا نفس کافور نہین پایا جاتا ہے ۸ ر و ح ۸ ہوگی ملونی اوس شراب کے پانیکی جیسی گلاب یا کیوڑا شربت کے اوپر سے ملادیتے ہین کافور جو روح کا بہی مقوی ہی اور دلکا مفرح اور خوشبوئی بہی اوسمین پائی جاتی ہی اور رنگ بہی نورانی رکھتا ہے شیخ بوعلی سینا نے قانون کے مفردات مین لکھا ہے کہ آدمی کے روح اور بدن مین کافور کی تاثیر ایسی ہے جیسے عالم مین شمالی ہوا کی تاثیر ہے کہ ہر چیز کے جوش کو ٹہنڈا دیتی ہے اور بدبو کو بالکل دور کردیتی ہی اور ہر فساد کو اصلاح کرتی ہے لیکن یہہ کافور دنیا کا کافور نہین ہے بلکہ ہماری مراد اس کافور سے عینا الخ ۸ عزیزی ۸ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا اور کہا سون کافور سے چشمہ کہ پینگے اوسے بندے مقرب خدا کے رون کرینگے اوسکو روان کرنا یعنے نالیان اوس سے جہان چاہینگے لیجاوینگے واللہ اعلم ۸ فتح ۸ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہین بندے اللہ کے چلاتے ہین اوسکو نالیان ۸ موضح تفسیر یعنے اپنے منازل پر جہان چاہینگے اوسکے پانی کو لیجاوینگے گویا وہ چشمہ خاص اونکے ملک ہے اور اوسکے تصرف مین ہے اور عباد اللہ سے مراد خاص اللہ کے بندے ہین جو کیسکے فرمانبرداری کا طوق اپنی گردنین نہ رکھتے تہے اور اپنے ہر کام اور ہر حرکت اور سکون مین اپنی نظر کو اللہ تعالے ہے کی طرف رکھتے تہے اور اوسکے رضامندی چاہتے تہے بلکہ وہ اپنے عمل پر بہی اعتماد نہ رکھتے تہے بلکہ اون عملونکی نامقبولی کا خوف اونکے لمین اسقدر بیٹہہ گیا ہے کہ کسی وقت یہہ خیال اونسے علیحدہ نہین ہوتا چنانچہ اس حال پر یہہ بات اونکی گواہ ہے کہ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ الخ عزیزی ۸ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا پوری کرتے ہین نذر اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ برائی اوسکی پہیلی ہوگی ۸ فتح ۸ پوری کرتے ہین منت اور ڈرتے ہین اوسدن سے کہ برائی اوسکے پہیل پڑیگی ۸ موضح تفسیر پوری کرتے ہین نذر یعنے جو چیز کہ اپنے ذمہ پر لازم کرلیتے ہین جیسے نفل عبادت اور کوئی وظیفہ اور صدقہ سو ان چیزونکو جیسا لازم کیا ہے اوسیطرح سب شرعونکے۔ ماتہہ آخر عمر تک ادا کرتے ہین ہر چیز ایسی چیزین جو حق تعالے کیطرف سے واجب نہین بلکہ اپنے ذمہ پر خود لازم کرلین ہر اونکو اس احتیاط سے ادا کرتے ہین تو وہ چیزین جو حق تعالی کیطرف سے اونپر واجب ہوئی ہین اونکو طریق اولی پورا ادا کیا ہوگا اور باوجود ایسے مستقیم ہونیکے تمام واجبات اصلی اور التزامی اون عباد تو نپر ہر ہی چندان اعتماد نہین کہتے ہین بلکہ ہمیشہ خائف اور ہراسان رہتے ہین وَيَخَافُونَ الخ اور ڈرتے ہین اوسدن سے کہ ہوگی شر اوسکی پہیلی ہوئی جیسی طیف خان اور

۱ دانہ شراب ۲ گلاب ۳ کیوڑا ۴ کافور ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

ہوا کی دن کی آگ لگنی کہ تمام بستی کو اپنے اپنے گھر وں کا خوف ہوتا ہے کہ مبادا ہوا کی شدت سے آگ ادہر آپہنچے اور الی لوگو کو ملو یہہ خوف وہراس اس سبب سے ہوگا کہ شاید واجبات کے ادا کرنیمین ہمسی کچھ قصور واقع ہوا ہو جیسے سستی اور دل نہ لگنا اور اس سبب سے طبیعت کی تاریکی نے اوس طاعت مین ملکہ کو خلل پیدا کردی ہوا اور آج قیامت کا دن ہے اور نہس دن کی شر گنہگا ذنکی شامت سے بہقدر پہیل رہی ہے کہ بے گناہ بہی اس بلا مین گرفتار ہو رہے ہین جیسے آسمان وزمین اور پہاڑ و دریا اور آفتاب وماہتاب اور اور ستارے سو ایسے وقت شاذ و نادر طاعت اس تاریکی کے سبب سے قبول نہوا اور عتاب وعذاب کا سبب بڑے سو بقدر بے احتمادی اونکو اپنے عملو پر صریح دلیل ہے اسپات پر کہ خوف کا غلبہ ونیر ہیت ہوگا اور خوف کا غلبہ دل کی سردی کی دلیل ہے جیسے دل کی گرمی کے وقت مین جرأت اور بے باکی غلبہ کرتی ہے سو یہہ شراوسی کا فور کا ہے جو شراب محبت مین ملاکر نوش کیا ہے اور یہہ چیز اسبات پر بہے دلیل صریح ہے کہ اون لوگون کو اون عملونکے ساتھہ جو اپنے مطلوب کے شوق مین کئی ہین کچھہ علاقہ نہیں رہا اور اون عملو سے دل سرد ہوگئے ہین تو دنیا ہی علاقہ سے ہی اونکے مطلوب کے منافی ہی یقینا انقطاع کلی رکھتے ہونگے اور اس اونکی حال پر دو سرا گواہ یہہ ہے وَيُطْعِمُونَ الخ ۵ عزیزی وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا اور دیتی ہین باوجود اوسکی احتیاج کے فقیر کو اور یتیم کو اور قیدی کو ۵ فتح ۵ اور کہلاتی ہین کہانا اوسکے محبت پر محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو ۵ موضح ۵ اور کہلاتے ہین کہانا باوجود اسکے کہ نقد دینے سے کہانا پکا کر کہلانا بہت بہاری ہے اسلیے کہ آدمی کا نفس جو چیز حاضر انمنفعت ہے اوسکے دینے مین بخل کرتا ہے بخلاف روپیہ کے کہ منفعت سے دور ہو اسلیے غلہ کا دینا آسان ہے اکثر آدمیون کے نزدیک اناج دینے سے اور آٹا دینا سہل ہے روٹی دینے سے لیکن بعض اوقات جو سیر ہوتا ہے تو پکا کہانا دینا بخوف سڑ جانیکے سہل ہوتا ہے یہہ ایک سبب ہے غرضکہ وہ لوگ کہانا کہلاتے ہین عَلَىٰ حُبِّهِ باوجود اوس کہانیکے محبت کے بیچ ہو کہ شدت اور نہ پانے قوت کے ایسے وقت مین ۵ تلغم نبتہ بہ نظرہ خامہ ہوتا ہے یا نفیس اور مزیدار ہونیکے سبب سے وہ کہانا محبوب ہوتا ہے اور باوجود بے احتیاجی کے بہی اوسکو خرچ نہین کر ڈالتے ہین رکھہ چھوڑتے ہین تاکہ اور وقت کہانیکے یا اوس شخص کو کہلاتے ہین جس سے بڑی منفعت کی امید ہوتی ہے اور یہہ لوگ اس کہانیکو محتاجگی کی حالت مین کہلاتے ہین مِسْكِينًا مسکین محتاج کو جو قوت کے حاصل کرنیسے خود عاجز ہے اور اوس سے کسیطرح کی منفعت کی توقع بہی نہین بلکہ اوسکو ایکبار کہلانیکے سبب سے اسکے خو برگئی اور ہر روز قرضخواہ کی طرح پیچہا نہین چہوڑتا ہی اور سخت باتین سناکے دلکو مشوش کرتا ہے وَيَتِيمًا اور یتیم کو جو مسکین سے بہی زیادہ عاجز ہے اسلیے کہ مسکین قوۃ وعقل کامل بہی رکہتا ہے اگر ایکوقت اوسکو قوت میسر نہوا تو دوسرے وقت کوشش کرکے گلی کوچہ مین پہر کے کچھہ کچھہ تہوڑا بہت پیدا کرکے اپنے جان تہانیکی تدبیر کرلیگا اور یتیم نہ عقل کامل رکہتا ہے اور نہ قوۃ اور نہ مانگ کہانیکا وقوف رکہتا ہے اور نہ اوس سے کچھہ منفعت

توقع ہی وا سیطرح اور قیدیونکو جو کسیکی قید مین گرفتار ہین اور کسیطرح سے قوت کے حاصل کرنیکی قدرت نہین رکھتے ہین بلکہ اوس سے اتنا ہی نہین ہو سکتا ہے کہ مسکین و یتیم کسیطرح کسیکے سامنے جاکر ہاہو دی تاکہ وہ اسکا حال دیکھکر رحم کرے اور اوسکو کچھہ دیوے اور باوجود اسکے کہ اس قسم کے لوگونکو اپنی خواہش و رغبت کے ہوتے ہوے کہا نا کہلانا بڑا احسان و خالص عبادت ہے جسمین ریا کا نام بھی نہین ہے لیکن خدا کے خاص بندے اس عمل پر بھی اعتماد نہین کرتے ہین بلکہ ڈرا کرتے ہین کہ ایسا ہو اس کہا نا کہلانیکے سبب سے مسکین یا یتیم یا قیدی کچھہ ہماری تعریف یا تعظیم یا سلام کرین اور اس سبب سے ہمارا نفس خوش ہو وی تو پھر وہی طبیعت کی تاریکی اور یہہ عمل ملجاوے اسلیے کہا نا کہلانیکے وقت کہو کر اونسے کہدیتے ہین کہ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ہم تمکو خدا کے واسطے عزیزی کھلاتے ہین ہم تمسے اسکے بدلہ نہین چاہتے ہین سوا اسکے نہین ہے کہ طعام دیتے ہین ہم تمکو واسطے ذات خدا کے نہین طلب کرتے ہین ہم تمسے مزدوری اور نہ شکر فتح ہم جو تمکو کھلاتے ہین خدا کا منہ چاہنے کو نہ تمسے ہم چاہتے ہین بدلہ نہ چاہتے ہین شکر گذاری موضح تفسیر اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ بے شک سوا اسکے نہین ہے کہ ہم کھلاتے ہین تمکو خالص خدا تعالے کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنیکے لیے لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً ہم نہین چاہتے ہین تمسے کچھہ بدلہ اس کہانیکے بعد جیسے سلام کرنا یا تعظیم کرنی یا اپنے حق مین ترقی کی کچھہ دعا چنانچہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضے اللہ عنہا سے منقول ہی کہ جب آپ کچھہ صدقہ کسیکے اہلبیت کو کچھہ بھیجتی تھین تو وی انکے بعد اپنے خادمہ سے آپ پوچھتی تھین کہ اوس صدقہ لینے کے بعد اونلوگون نے کیا کہا تھا اگر خادمہ کہتی تھی کہ یہہ دعا آپکے حق مین کی تھی تو جناب صدیقہ رضے اللہ عنہا بھی اون گھر والونکے حق مین وسیطرح کی دعا کرتی تھین اور فرماتی تھین کہ یہہ اوسطے ہی کہ ایسا ہو اوسطے اونکی دعا میرے صدقہ کے عوضمین محسوب ہو جاوے اور میرے صدقہ کے ثواب مین نقصان آجاوی سو اوسطے اونکی دعا کے عوضمین مینے بھی اونکی واسطے دعا کردی تاکہ دعا کا بدلہ دعا ہو جاوے اور میرے صدقہ کا ثواب برقرار رہے وَّلَا شُكُوْرًا اور نہین چاہتے ہم تمسے شکر گذاری کہ لوگونکے سامنے ہماری ثنا یا صفت کرتے رہو کہ ہمارے اوپر فلانے نے ایسا احسان کیا اور ایسا کہا نا کہلایا اسلیے کہ اگر یہہ چیزین ان کاموں سے چاہین ہم تو پھر وہی طبیعت کی تاریکی مین آجاوی اور وہی خوف پھر لاحق حال ہووے عزیزی اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا بیشک ہم ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے دن ترش رو اور نہایت سخت سے فتح ہم ڈرتے ہین اپنے رب سے ایکدن اور اس سختی کے موضح تفسیر یعنے بیشک ہم ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے ایکدن اور اوسی سختی سے یعنے وہ ایسا دن ہے کہ اوسمین اور اوسی جھمائی ہوئی ہی اور یہہ کنایہ ہے حق تعالے کی قہری تجلی سے جو اوسدن ہوگی سو اوس تجلی کے اوب کی رعایت سے اوسدن کو عبوس اور قمطریر کرکے موصوف کیا اور جسطرح جو شخص عبوس قمطریر ہوتا ہے یعنے غصہ مین بھرا ہوا ڈراونی

غصہ ہوجاتا ہے اسیطرح وہ دن کہ فقیر اور قصیر کا مواخذہ ہوگا یعنے وہ زہ وہ بات پوچھی جاویگی اس سبب سے وہ دن خوفناک اور دہشت بھرا ہوا ہے اور یہہ اونکا عمل کہ خوف شدید سے پڑی دونون چیز و پیر دلیل صریح ہے یعنے ایک دنیاوی علاقونکا انقطاع اور دوسرے دل سردی اور بے اعتمادی کیطرف غلبہ یقین واحدی اور اور تفسیر دمین مذکور ہے کہ حضرت حسنین رضے اللہ تعالےعنہما ایکبار بیمار ہوے سو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اونکی بیمارپرسی کے لیے تشریف فرما ہوے اور اپکے ساتھہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بہت آئے انمین سے ایک شخص نے حضرت امیرالمومنین علے رضے اللہ عنہ سے کہا کہ تمہارے فرزند بہت سخت بیمار ہے تمکو چاہیے کہ حق تعالے کی نذر اپنے اوپر مقرر کرو حضرت علیؓ نے کہا کہ میں نذر خدا کیواسطے اپنے اوپر نذر مقرر کیے حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ عنہا نے بھی تین روزے نذر مانے پھر اونکی لونڈی جسکا فضہ نام تہا اوسنے بھی تین روزے اپنے اوپر مقرر کیے پھر حق تعالےٰ نے اپنے کرم وفضل سے دونون صاحبزادو کو شفا دی تو تینون صاحب موافق اپنے نذر کے روزہ دار ہوے اُسدن حضرت علی کے گھر مین کوئی کہانیکی چیز نہتی آپ شمعون یہودی پاس جو خیبر کا رہنے والا تہا اور مدینہ مین غلہ بیچا کرتا تہا تشریف لے گئے اور کچھہ اوس سے طلب کیا اوسنے اسلام کی عداوت کے سبب سے دینے مین تامل کیا بہت تکرار و فہمایش سے پکو یا ان سیر جو قرض دیے آپنے وہ جو گھر مین لاکر دیے حضرت فاطمہ رضے اللہ عنہا نے چار سیر جو چکی مین پیسے اور لونڈی نے گھر کے آدمیون کے گنتی کے موافق پانچ روٹیان پکاکر تیار کین پھر افطار کے وقت وہ پانچون روٹیان لاکے اون سب حضرات کے آگے رکھین اور چاہا کہ لقمہ توڑکے مونہہ مین ڈالین اتنے مین ایک فقیر نے دروازے پر آکر سوال کیا اور کہا کہ اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک فقیر مسلمان تمہارے دروازے پر آیا ہے اور اوسکے گھر مین پانچ آدمی ہین کچھہ اوسکو کھلاؤ حق تعالیٰ تمکو جنت کے خوانونسے کھلاویگا اون پانچون حضرت نے وہ پانچون روٹیان اوس فقیر سائل کو حوالہ کردین اور آپ سب پانی پیکر سو رہے پھر صبح کو روزہ رکھا اور اسیطرح اُسدن بھی چار سیر جو پیسکے پانچ روٹیان پکائین افطار کیوقت ایک یتیم آیا اوسکو وہ روٹیان دیدین تیسرے دن ایک قیدی آیا اوسکو حوالہ کردین جو تیسرے دن جو صبح کو اوٹھے تو بھوک کی شدت سے طاقت چلنے کی نہتی اور مرغ کے چوزے کی طرح بدن کانپتا تہا اوسدن جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین کے دیکھنے کو تشریف لائے یہہ حالت بیکی دیکھکے آبدیدہ ہوے اور بیتابی ہوئی پوچھا کہ میری بیٹی فاطمہ کہان ہے حضرت علے رضے اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ اپنے مصلے پر نماز مین مشغول ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکے پاس تشریف لیگئے دیکھا کہ پیٹ پیٹھہ سے لگ گیا ہے اور آنکھین اندر کو دہس گئی ہین یہہ حالت دیکھکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنسو جاری ہوے اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہہ سورۃ لیکر آئے اور کہا کہ اے پیغمبر اس سورۃ کو تمکو اور تمہارے اہلبیت کو مبارک ہو جیو اور یہہ آیتین پڑہ کر حضرت کو سنائین پھر حضرت رب العزت نے بعد اسکے ظاہری فتوح بھی عنایت کی اور پھر کبھی ایسی فقر کی شدت مین مبتلا نہوے

اس سورۃ کے نزول کا سبب یہ ہے کہ حضرت حسنین رضی اللہ عنہما بیمار ہوے اور اپکے ساتھہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی عیادت کو آئے اور اونمین سے ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمہارے فرزند بہت بیمار ہیں تمکو چاہیے کہ حق تعالیٰ کی نذر اپنے اوپر مقرر کرو حضرت علیؓ نے کہا کہ میں نذر خدا کیواسطے اپنے اوپر نذر مقرر کیے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے بھی تین روزے نذر مانے پھر اونکی لونڈی جسکا فضہ نام تہا اوسنے بھی تین روزے اپنے اوپر مقرر کیے پھر حق تعالےٰ نے اپنے کرم وفضل سے دونون صاحبزادو کو شفا دی تو تینون صاحب موافق اپنے نذر کے روزہ دار ہوے اُسدن حضرت علی کے گھر مین کوئی کہانیکی چیز نہتی آپ شمعون یہودی پاس جو خیبر کا رہنے والا تہا اور مدینہ مین غلہ بیچا کرتا تہا تشریف لے گئے اور کچھہ اوس سے طلب کیا اوسنے اسلام کی عداوت کے سبب سے دینے مین تامل کیا بہت تکرار و فہمایش سے پکو یا ان سیر جو قرض دیے آپنے وہ جو گھر مین لاکر دیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چار سیر جو چکی مین پیسے اور لونڈی نے گھر کے آدمیون کے گنتی کے موافق پانچ روٹیان پکاکر تیار کین پھر افطار کے وقت وہ پانچون روٹیان لاکے اون سب حضرات کے آگے رکھین اور چاہا کہ لقمہ توڑکے مونہہ مین ڈالین اتنے مین ایک فقیر نے دروازے پر آکر سوال کیا اور کہا کہ اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک فقیر مسلمان تمہارے دروازے پر آیا ہے اور اوسکے گھر مین پانچ آدمی ہین کچھہ اوسکو کھلاؤ حق تعالیٰ تمکو جنت کے خوانونسے کھلاویگا اون پانچون حضرت نے وہ پانچون روٹیان اوس فقیر سائل کو حوالہ کردین اور آپ سب پانی پیکر سو رہے پھر صبح کو روزہ رکھا اور اسیطرح اُسدن بھی چار سیر جو پیسکے پانچ روٹیان پکائین افطار کیوقت ایک یتیم آیا اوسکو وہ روٹیان دیدین تیسرے دن ایک قیدی آیا اوسکو حوالہ کردین جو تیسرے دن جو صبح کو اوٹھے تو بھوک کی شدت سے طاقت چلنے کی نہتی اور مرغ کے چوزے کی طرح بدن کانپتا تہا اوسدن جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین کے دیکھنے کو تشریف لائے یہہ حالت بیکی دیکھکے آبدیدہ ہوے اور بیتابی ہوئی پوچھا کہ میری بیٹی فاطمہ کہان ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ اپنے مصلے پر نماز مین مشغول ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکے پاس تشریف لیگئے دیکھا کہ پیٹ پیٹھہ سے لگ گیا ہے اور آنکھین اندر کو دہس گئی ہین یہہ حالت دیکھکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنسو جاری ہوے اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہہ سورۃ لیکر آئے اور کہا کہ اے پیغمبر اس سورۃ کو تمکو اور تمہارے اہلبیت کو مبارک ہو جیو اور یہہ آیتین پڑہ کر حضرت کو سنائین پھر حضرت رب العزت نے بعد اسکے ظاہری فتوح بھی عنایت کی اور پھر کبھی ایسی فقر کی شدت مین مبتلا نہوے

کہتے ہین کہ ان تینون دونخصون حضرت جبرئیل فقیر اور یتیم اور قیدی کی صورت بنا کے صبر کے امتحان کے لیے
آئے تھے اسی سبب سے کہا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے ملک ینبع کو اپنے سنان سے لیا یعنے
نیزے کی نوک سے یعنے جہاد کرکے اور ملک عقیق کو سنہ مان سے یعنے تین روپیون سے خرید کیا اب
یہان پر جانا چاہیے کہ اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ نذر کو وفا کرنا واجب ہے اگر وہ نذر گناہ نہو
اور اگر کسی گناہ کی نذر کی ہی تو اوس نذر کو وفا کرنا واجب نہین ہے بلکہ ممنوع ہے چنانچہ حدیث
صحیح مین آیا ہے لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِیمَا لَا یَمْلِکُ وَلَا فِی مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَلَا فِی قَطِیعَۃِ رَحِمٍ
یعنے کہ نذر کی حقیقت یہہ ہے کہ جو چیز واجب نہین ہے اوسکو اپنے اوپر واجب کر لینا اور اگر وہ چیز گناہ ہے
اور اسنے اوسکو اپنے اوپر لازم کیا تو حکم اسکے کی مخالفت کی اور حق تعالی کی مخالفت کرنی نچاہیے
اور اگر بالفرض کسیکے سونہہ سے ایسے بات نکل گئی اور گناہ کی نذر کی تو اوسکو اوسیوقت لازم ہے
کہ اوس سے توبہ و استغفار کرے اور اوسکو ہرگز ادا نکرے اور یہہ بھی جان لینا چاہیے کہ نذر اوسچیز مین
درست ہے کہ جو طاعت واجبہ کے قسم سے ہو جیسے نفل نماز نفل روزہ صدقہ حج عمرہ وقف وغیرہا
جو اس قسم سے ہو لیکن جو چیز طاعت کی جنس سے نہین ہے اوسمین نذر منعقد نہین ہوتی یعنے
کہنے سے اوسپر لازم نہین ہو جاتی جیسے فلانا کھانا کھانا اور دھوپ مین بیٹھنا اور کھڑا رہنا اور
موہنہ سے نہ بولنا اور سایہ کے نیچے نہ آنا اور سوائے انکے اور نہین کچھ اوسکے ذمہ پر لازم نہین ہوتا
اور اگر نذر مبہم کی ہی جیسے یون کہا کہ اگر مین یہہ کام کرون تو مجھپر نذر ہے پھر وہ کام کیا تو اوسپر
قسم کا کفارہ لازم ہوتا ہے اور یہی حکم اوس نذر کا ہے جو اسکے طاقت سے باہر ہے اور یہہ بھی
جان لینا چاہیے کہ اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلانا عبادت
ہے مسلمان ہون وہ یا کافر لیکن زکوۃ اور نذر اور کفارہ کافر کو دینا درست نہین اور اگر مسکین
اور قیدی اور کافر واجب القتل ہون تو یہی اونکو کھانا کھلانا باعث اجر کا ہے اسلیے کہ واجب القتل
ہونیکا قتل کرنا درست نہین ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جو کافر قیدی لاتے تھے اور مسلمانونکو حوالہ کرتے تھے تو فرما دیتے تھے کہ اسکے ساتھ
احسان کرنا یعنے کھانے پینے کی تکلیف نہ دینا بموجب حکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ مسلمان
اون قیدیونکو اپنے گھر والونسے بہتر اور زیادہ خوش رکھتے تھے اور اپنے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے
یہان تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکے حق مین قتل کرنیکا یا لونڈی غلام کرنیکا یا مال
لیکے چھوڑ دینے کا یا بے لیے چھوڑ دینے کا حکم فرماتے اور یہی حکم ہی چکے ذمہ پر قصاص واجب ہوا ہو
اور قتل کا مستحق ہوا ہو اوسکو بھی پیاسا مارنا جائز نہین ہے اور جو ان آیتونمین ذکر کیا گیا
کہ حق تعالے کے خاص بندونکو قیامت کے دن کے شر کے پھیل پڑنیسے ہمیشہ خوف رہتا ہے
اور باوجود ایسے عملونکے جو آمیزش ریا سے بالکل خالی ہین ہمیشہ ہراسان اور خوفناک رہتے ہین
اسلیے ضرور ہوا کہ ایسے خوف کا تمرہ جو آخرت مین دیکھنیکے بیان کیا جاوے پھر اوسکے بعد اونکے عملونکی

جزا کیطرف انتقال کیا جاوی سو پہلے اونکے خوف کے بیمکے بیان مین ارشاد ہوتا ہی فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ الخ
عزیزی فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا یا اونکو خدا نے اوسدن کی
سختی سے اور پہنچائی اونکو تازگی اور خوشحالی ۞ **فتح** ۞ پھر بچایا اونکو اللہ نے برائی سے اوسدن کی
اور ملائی اونکو تازگی اور خوشوقتی **تفسیر** ۞ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ پھر بچا دیگا اونکو اللہ تعالیٰ
اوسدن کی برائی سے باوجود اسکے کہ شر اوسدن کی پھیلی ہوئی ہوگی اور اس بچانیکی صورت یہہ
ہوگی کہ وہ لوگ بصفت رضا کی تجلی سے سرفراز ہونگے اور اونکو اوس تجلی کے مشاہدے کے استغراق
مین مشغول کر دیگا چنانچہ سورہ قیامت مین تصریح سے بیان ہوچکا ہے کہ وجوہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ
اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۞ اور فرشتونکی جماعتین جماعتین اونکے پاس آکر خوشخبری سناوینگی جیسکے
سوہ انبیا مین مذکور ہے کہ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
اور حدیث صحیح قدسی مین آیا ہی کہ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ
یعنے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ دنیا مین آپسمین دوستی رکھتے ہے ہماری راہ مین اونکے لیے قیامت
دن منبر نور کے اسطرح کی عظمت کے کہ رشک کرینگے اونکا حال دیکھکر پیغمبر اور شہید اسواسطے کہ پیغمبر
اور شہید دنیا مین اونکو ہدایت پر گواہی دیکر اونکو موقف سے اور اوسدن کے ہول سے خلاص کرینکی فکر ہوگی اور
وہ تشویش مین ہونگے اور ان لوگونکو کسی سے علاقہ نہ رکھنے کے سبب سے فراغت کلی حاصل ہوگی
اور یہہ سب برکے انکو دنیا کے علاقونکے قطع کرنیکے سبب سے حاصل ہوگی وَلَقّٰهُمْ اور آگے لاویگا
اونکے سبب اسکے کہ دنیا مین اوسدن کی ترش روئی اور برائی سے خوف کیا کرتے تھے لَقّٰهُمْ تازگی اور
چہرہ کی رونق جو اونکے بشرہ پر نمودار ہوگی وَسُرُوْرًا اور خوشی دلکی جو اونکے باطن مین ہری
ہوگی عوضمین اوس غم واندوہ کے جو اپنے دین کیواسطے دنیا مین رکھتے تھے اور ہمیشہ آخرت کی فکر مین
اپنی اوقات گذارتے تھے اور فقط سیدھی سمت پر اونکے حق مین اکتفا کیا جاویگا یعنے اوسدن کے
شر کا خوف اونسے جاتا رہے اور امن وچین اونکو حاصل ہولے سواسطے کہ یہہ تو اونکے خوف کا
پھل ہے بلکہ اونکے اور عملونکو بھی رحمت کی نظر سے دیکھینگے اور اونکے سب عملونکا مدار صبر پر پاوینگے
وہ صبر جو دنیاوی علاقون اور جسمانی لذتونکے ترک پر کیا تھا اور طاعتونکی مشقت کے تحمل پر اور آفتون
اور بلاؤن کے کھینچنے پر جو صبر کیا تھا پھر اونکے صبر کی جزا منظور ہوگی وَجَزٰىهُمْ الخ **عزیزی**
وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا
اور جزا دی اونکو اونکے صبر کے بدلے مین باغ اور کپڑے ریشم کے تکیے لگائے ہونگے وہان تختونپر
نہین دیکھینگے وہان گرمی آفتاب کی اور نہ جاڑا بہت ۞ **فتح** ۞ اور بدلہ دیا اونکو اوسپر
کہ وہ ٹہرے رہے باغ اور پوشاک ریشمی تکیے لگے بیٹھے اوسمین تختونپر نہین دیکھتی وہان دھوپ
نہ ٹہر سے ۞ **موضح تفسیر** وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا اور بدلہ دیگا اونکو اونکے صبر کے لئے پر
جو فضا کے مکانات اور ذلکی کے باغات اور عمدہ عمارتونکے ساتھہ اپنے دل کو متعلق نہین کیا تھا

بیشتر اس کا دن ہی جلسہ ۱۲

جنّۃ یعنی بہشت کشادہ اور باوفضا جسکا عرض زمین اور آسمان کے عرض کے برابر ہے اور محل اور مکانات
سنقش و رنگین وَحَرِیرًا اور کپڑے ریشمی جو انکی پوشاک مین صرف ہونگے اور فرش و فروش
بھی اور در اور دیوار اور پردی اور چھت گیری اور ہانڈیون اور چھاڑون اور دیوارگیر یونگے علاوہ
اونکے کام آوینگے اور یہہ اونکے اوس صبر کی جزا ہے جو دنیا مین چیتھڑے پرانے پیوند لگے ہوے کپڑے
پہنتے تھے اور آستین لمبی اور دامن ازار دراز نہین کرتے تھے اور خالص ریشمی کپڑا پہننے سے پرہیز کرتے
تھے ان سب چیزون کے عوضمین یہہ حریر ملیگا اونکو اور بہت سی روایتون مین یون آیا ہے کہ اون
بہشتی کے لیے ہر صبح و شام ستر جوڑے حریر کے جنکے رنگ مختلف ہونگے اہ لفیس و سنقش اونکے
خادم اونکے سامنے لایا کرینگے تاکہ اونمین سے جو مرغوب ہو اوسکو پہنے اور باریکی مین کپڑے ایسے ہونگے
جیسے پھول کی پتی مُتَّكِـِٔينَ الخ تکیے لگائے بیٹھے ہونگے اوس بہشت مین تخت بہی اور نشیمن
نوشکیمن اون تختون پر بہی ہونگی اور وہ تخت سایہ دار ہونگے جیسے دنیا کے بادشاہونکے تخت ہوتے ہین
اور یہہ جزا ہے اونکے اوس صبر کی جو دنیا مین تنگ اور تاریک حجرونمین اور خائف ہون اور مدرسونمین
بوریونپر بیٹھے رہا کرتے تھے اور علوم دینی کے درس کی مجلسونمین اور ذکر اور توجہ کے حلقونمین
جسکے پاس انداز بیٹھتے تھے لَا يَرَوْنَ الخ نہین دیکھینگے جنت مین گرمی آفتاب کی
اور نہ سردی بہت ایسے کہ جنت کی ہوا معتدل ہوگی نہ گرمی ہوگی نہ سردی اور آفتاب وہان نہوگا
تاکہ اوسکی نزدیک ہونیکے سبب سے گرمی زیادہ ہویا اوسکے دور ہونیسے سردی کچھہ ضرر پہنچاوی بلکہ
عرش معلے کا نور اوس عالم کو ہمیشہ روشن رکھیگا اور جسوقت پردے اوٹھا دینگے تو جانینگے کہ آفتاب
ہوا اور سیر گاہونمین نکلینگے اور بازار قائم ہونگے اور آپس مین ایک دوسرے کی ملاقات کرینگے اور خدمتگار
اطرکے اور غلمان حاضر ہونگے اور جب پردے چھوڑ دینگے اور مکانونکے اندر داخل ہونگے تو معلوم کرینگے
کہ رات ہوئی اور حورین اونکے آرام و صحبت کے لیے حاضر ہونگی اور یہہ جزا ہے اونکے اس صبر کی جو
دنیا مین حق تعالی کی فرمانبرداری مین کیا تہا جیسے روزیکی گرمی اور جمعہ کے دن دوپہر کو جامع مسجد مین
جانا اور حج اور عمرہ اور جہاد اور طالبعلمی اور بزرگون اور نیکونکی زیارت کے لیے سفر کرنا اور اونکی صحبت سے
ظاہری اور باطنی فیض کو لینا یعنے یہہ چیزین دنیا مین گرمے کے دنونمین کرکے اس گرمی پر صبر کیا تہا
اور اسیطرح سردی کے دنونمین وضو یا غسل تہجد کیوقت اور فجر یا عشا کی نماز جماعت سے ادا کرنیکے لیے
اور حج اور عمرہ اور جہاد اور طالبعلمی کے لیے سفر جاڑےمین کرتے تہے اور اس پر صبر کیا کرتے تہے حدیث
شریف مین آیا ہے هَوَاءُ الْجَنَّةِ سَجْسَجٌ لَا حَرٌّ وَلَا قَرٌّ اور بہشت کی ہوا کے معتدل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ وہان
کے رہنے والون نے دنیا مین اپنے اعمال اور اخلاق معتدل کیے تہے اور بہشت وہی دنیا کے اعمال اور
اخلاق معتدلہ کی صورت ہے افراط و تفریط یعنے کمی زیادتی وسمین کسیطرح ممکن نہین ہے عزیزی
وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝
اور نزدیک ہوے ہونگے اونپر سائے اوس باغ کے اور سہل حاصل کیے جاوینگے میوے اوسکے سہل

لہ

حاصل کرنا ۵ **فتح** ۵ اور بہک رہنے اوپر اوسکے چاندیون اور پست کرکے ہین اوسکے گچھے لٹکا کر
۵ **موقف تفسیر** وَدَانِيَةً اور نزدیک ہوگا اوپر سایہ اوس بہشت کے درختونکا اور جھک
اونکے اوس صبر کی جزا ہے جو غریبون اور مسافرون اور مظلومون اور یتیمونکو اپنے سایہ دار مکانون
گھہرا دیتے تھے یا اپنے عدل اور انصاف اور حمایت اور حمت کے سایہ مین اونکو رکھتے تھے اور جب بہشتیونکو
بلوانے آرستہ تختونپر مجلسون یا مکانون مین بیٹھے ہونگے وہ درخت چاہینگے کہ اپنے پھل اور پتونسے اونکو
نفع پہنچاوین تو اس ارادے سے قصداً حرکت کرکے دن بہشتیونسے نزدیک ہوجاوینگے اور اپنے پھل
اور کلیان اونکے سامنے کرینگے تاکہ اونکو رغبت ہو کھانے اور اونکی طرف دیکھین اور اپنے پھل اور سیو
اونکے سامنے کرینگے تاکہ اونکو توڑ کر کھاوین پس وہانکے درختونکے سایہ کے نزدیک ہونیکے یہی معنے
ہین چنانچہ اس آیۃ کی تمامی یہی بات کو چاہتی ہی کہ وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا تابع کیے گئے ہین
اس بہشت کے بہشتیونکے واسطے جیسا چاہیے تابع کرنا یعنے پست کردیے گیے خوشے اوسکے جیسے ہلا ہوا
جانور بار بار اپنے خاوند کے پاس آتا ہے اور سواری یا کھیل یا جو نفع اوس جانور سے اوسکے خاوند کو
منظور ہے وہ اوا کیا جاتا ہے حضرت براء بن عازب رضہ سے منقول ہے کہ بہشت کے میوے ایسے نزدیک
ہونگے کہ اگر کھڑا ہوا چاہے تو اوسکے یہی نزدیک اور اگر بیٹھا ہوا چاہے تو اوسکے یہی نزدیک اور اگر
لیٹا ہوا چاہے تو اوسکے یہی نزدیک ہونگے اسواسطے کہ وہ میوے خود بخود بہشتیونکے منہونمین پہنچینگے
اور یہہ اونکے اوس صبر کی جزا ہی جو دنیا مین پرہیزگاری اور احتیاط کے سبب سے دنیا کے میوونسے
احتراز کرتے تھے کہ شاید میوے والونکے مالونمین کچھہ آمیزش شبہہ یا حرام کی ہو اس سبب سے کہا تھے
اور صبر کرتے تھے اور کا جو دنیا مین ہی پر قناعت کرتے تھے ۵ **عزیزی** ۵ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ

بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا قَوَارِيرَ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا
اور آبدرفت لیجاوینگی اونپر ساتھہ باسنون کے چاندیسے اور ساتھہ آبخورونکے کہ ہونگے مانند شیشونکے
مراد کہتا ہون شیشے چاندی سے اندازہ کیا ہوگا ساقیون نے اوسکو اندازہ کرنا ۵ **فتح** ۵
اور لوگ پیے پہرتے ہین اون پاس چاندی روپے کے اور آبخورے جو ہوے ہین شیشہ شفاف شیشے پر
روپی کی چمک ناپ رکھا اونکو ناپ ۵ **موقف تفسیر** وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ الخ اور بار بار
لائے جاتے ہین اونکے سامنے برتن چاندی سے اونکے اوس صبر کے عوضمین جو دنیا مین اختیار اور
غسل اور وضو کیواسطے باسنونمین پانی بہر کر طہارت کی ہیونگے کیواسطے بار بار لاتے تھے اور آبخورے
یہہ اونکے اوس صبر کے عوضمین ہوگا جو بار بار پانے کے سرد کرنیکے لیے مٹے کے آبخورے بازار سے
لاکے پانے بہر کر رکھتے تھے تاکہ گرمیونکے روزونمین افطار کے وقت کام آوین لیکن بہشت مین جو اونکو
آبخورے ملینگے وہ بلکے اور نزکت اور صفائی مین كَانَتْ قَوَارِيرَا ہونگے شیشے ایسے کہ اندر کی
چیز اونکے باہر سے معلوم ہو لیکن حقیقت مین وہ شیشے نہین ہین بلکہ قَوَارِيرَ مِنْ فِضَّةٍ وہ شیشے
چاندی سے بنائے گئے ہین تاکہ سفیدی اور چمک و دمک مین چاندی ہوون اور صفائی و سبکی مین

فا
بہشتیونکے پاس بار بار لائے جاوینگے
اور پیش کیے جاوینگے
آبخورے شفاف جیسا شیشہ
۱۲ منہ

شیشہ ہوون اور اونکو چاندی سی اسلیے بنایا ہے کہ عوضین وضو کے برتنونکے اونکو دیکھے اور وضو کا پانی اونکے وضو کے عضاء کو چمکتا نورانی کردیگا جیسا کہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اِنَّ اُمَّتِیْ یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ پھر جو برتن وضو کے برتنونکے عوضین انکو دیے جاوینگے وہ بھی سفید اور روشن ہونگے لیکن چاندی کے ہونگے نہ سونیکے وجہ اسکی یہہ ہے کہ پانی اور جتنی پینے کی چیزین جسقدر سفید و شفاف برتن مین لطف اور رونق دیتی ہین اوسقدر سونیکے برتنونمین رونق نہین دیتین اور جامع بغدادی مین لکھتا ہے کہ تقریح اور تقویت مین چاندی کا اثر قریب ہے یاقوت کے اثر سے اور شراب جب چاندی کے برتن مین رکہی جاتی ہی تو وہ شراب بہت جلد نشہ کرتی ہے اور اوسکے نشہ مین بہت لذت ہوتی ہے اور جہان شراب کا پلانا منظور نہین ہے تو وہان سونیکے آبخورے بیان فرمائے ہین چنانچہ سورہ زخرف مین ارشاد ہوا ہے کہ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ اور دنیا کے آبخورونمین جو جام شراب بہرکے لاتے ہین تو اونمین ایک عیب ہوتا ہے کہ پینے والیکے غیبت سے کبہی کم ہوتی ہی اور کبہی زیادہ سو اوس عیب کے دفع کے لیے ارشاد ہوتا ہے کہ قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا اندازہ کرکے بنایا ہے اون آبخورون کو کانون کے ارواح کے کاریگرون نے ایسا اندازہ کرنا بہت احتیاط سے سواسطے کہ وہ آبخورے اونکو اون آبخورونکے عوضین عنایت ہوے ہین جو مٹی کے آبخورے افطار کیواسطے پانی یا شربت بہرکر رکہتے تہے اور دنیا مین باوجود شدت رغبت کے اسراف سے پرہیز کرتے تہے اور اعتدال کی راہ چلتے تہے سو اسلیے وہان اونکے ساتہہ اعتدال کا معاملہ کیا جاویگا وَیُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا اور پلایا جاویگا اونکو وہان جام شراب ملونی اوسکے پانی چشمہ زنجبیل کے ہوگی وَیُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا اور اونکو وہان پلاتے ہین پیالے جسکے ملونی ہی سونہٹہ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا

تفسیر وَیُسْقَوْنَ فِیْهَا اور پلائے جاوینگے وہ لوگ اون آبخورونمین جو چاندی کے ہین شفاف جیسے شیشہ كَاْسًا شراب اور کاس کا لفظ اگرچہ پیالہ کا نام ہے لیکن کثر عرب کے اصطلاح مین شراب کے معنونمین استعمال کیا جاتا ہے كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ہوگے ملونی اوس شراب کی سونٹہ جو شراب کو خوش ذایقہ اور مزیدار کردیتی ہی اور شراب کی ثقالت کو اوسکی گرمی ہلکا کردیتی ہی اور نشہ کی زیادتی اور پاکیزگی کا سبب بنتی ہے اور بدنمین حرارت پیدا کرتی ہے اور یہہ سونہٹہ کی میزش اسلیے ہے کہ تو دیدار الٰہی کا شوق و غیر غلبہ کرے اور اوس غلبہ کے سبب سے اوس نعمت دیدار کی آگ بہڑکے اور اوس غلبہ مین اوس نعمت سے جو مشرف ہوونگے تو خوب لذت حاصل کرین اسلیے کہ جو چیز شوق اور طلب کے بعد حاصل ہوتی ہی تو وہ بہت لذت دیتی ہے لیکن وہ سونہٹہ یہہ دنیا کی سونہٹہ نہین ہے جسکے تاثیر آدمی کو فقط ظاہر بدنمین پائی جاتی ہی بلکہ اوس سونہٹہ سے مراد ہماری عَیْنًا فِیْهَا ایک چشمہ ہے بہشت مین تَسَلْسَبِیْلًا نام رکہا جاتا ہے سلسبیل یعنے آسان حلق مین جاہیوالا اور گوارا یا تابعدار کہ جہان چاہین جاری کرین

ہر برتن بیشک ہیری امت کی لوگ اونکے وضو کے اعضا کی چمک اور نور سے پہچانے جاوینگے اس علامت کے سبب اونکو اوس روز سارے دروازون سے بہشت مین بلایا جاویگا اور اونکے چہرے سفید اور روشن ہوونگے اور دونون ہاتہہ اور دونون پاؤن بہی روشن ہوونگے وضو کے نشان سے

چاندی کے آبخورے کی تعریف مین

مولف عفا اللہ عنہ

کہتے ہین کہ چاندی مین سونیکی اور اوس سے آبخورے بنانے کی ممانعت ہوئی ہے اور اوسکا سبب یہہ ہے کہ جس کے پاس چاندی کے برتن ہون اور وہ اونکو استعمال کرے تو اوسکے دل مین دنیا کی محبت حاصل ہوتی ہے اور وہ دنیا کی طرف راغب ہوجاتا ہے اور اوسکا دل آخرت سے پھر جاتا ہے اور حلق مین درد ہوتا ہے

اور بقول بعض کے سلسبیل ایسی کہتی کہ بہشتیون کی راہون اور مکانون مین جاری ہوگا اور وہ عرش کی جڑ سے نکل کر جنت عدن سے بہشتیونکے طرف جاتا ہے ۵ عزیزی ۵ بحرہ ۵ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ ۚ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنْثُورًا اور آمد شد کرینگے اونپر نو عمر ہمیشہ کے جب دیکھے تو اونکو جانی کہ یہہ موتی ہین ڈورے سے ٹوٹ کر بکھرے ہوے ۵ فتحی ۵ اور پہرتے ہین اون پاس رہنے والے جب تو اونکو دیکھے خیال کرے موتی بکھرے ۵ موٴ تفسیر ۵ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ اور آمد و رفت کرینگے اونکی خدمت کے لیے جیسے پانی کے آبخورے اور شراب کے پیالیو نکو لانا اور لیجانا وِلْدَانٌ لڑکے خوش شکل مُخَلَّدُونَ ہمیشہ اوسی لڑکپن کی عمر مین رہنے والے ہونگے کبھی جوان اور بڈھے نہونگے اور اونکا حسن و جمال جوانی کی سختی اور بڑھاپیکی ضعیفی و سستی سے متغیر اور متبدل نہوگا اور کسی کام مین دیر نہ لگانا اور بہشتیونکے سامنے خوش خرم اٹھیلی سے دوڑکے جانا اور آنا اونکی ہمیشہ ہوا کریگا إِذَا رَأَيْتَهُمْ جب دیکھے تو اون نو عمر لڑکونکو باوجود اوس حسن و جمال اور نزاکت اور صفائی اور چمک دمک رنگ کے خدمت کے لیے مستعد ہین ایک جاتا ہے اور دوسرا آتا ہے ایک کسی خدمت کے لیے ایک طرف کھڑا ہوا ہے اور دوسرا اور خدمت کے لیے دوسری خدمت کے لیے کھڑا ہے ایک کے چہرے کا عکس دوسرے مین پڑتا ہی جیسے ایک آئینہ دوسرے آئینہ کے مقابل ہوتا ہے حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنْثُورًا گمان کرتو اون لڑکونکو جیسے موتی کے دانے بکھرے ہوے کہ ایک کے روشنی کا عکس دوسرے مین پڑنیسے اونکی رنگت کی چمک دونی ہوگئی ہی اور نظر گوہر طرف سے لذت ملتی ہی بخلاف اون موتی کے دانونکے کہ اونکو اوس جگہ پر رکھتے ہین اوسی جگہہ کیفیت نہین ہوتی ہے ۵ عزیزی ۵ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا اور جب نگاہ کرتو اوسجگہہ دیکھے تو نعمت بہت اور بادشاہت بڑی ۵ فتحی ۵ اور جب تو دیکھے وہان تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی ۵ موٴ تفسیر ۵ اور اگر دیکھے تو اوس مقام کو کہ جنتہ سلسبیل کا جاری ہی اور مقرر ہین جو اوسکے مالک ہین وہ اپنے اپنے درجے سے درجہ بدرجہ بیٹھے ہوے ہین دیکھے تو ایک نعمت کو جسکا وصف بیان نہین ہوسکتا ہرگز اور دیکھے تو ایک بڑی عمدہ بادشاہت کو ۵ عزیزی ۵ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا اوپرونکے ہونگے کپڑے سبز باریک ریشم کے اور موٹے ریشم کے اور زیور پہنایا جاویگا اونکو کنگن چاندیکے اور پلاویگا اونکو پروردگار اونکا شراب نہایت پاک ۵ فتحی ۵ اوپر کی پوشاک اونکی کپڑے ہین باریک ریشم کے سبز اور کارے اور اونکو پہنائے کنگن روپے کے اور پلائی اونکو اونکے رب نے شراب جو دلکو دہو گئی ۵ موٴ تفسیر ۵ عَالِيَهُمْ اونکے اوپر لیتے جیسے بادشاہونکے خلعت عنایت کیے ہوے کو پہرونکے اوپر پہن لیتے ہین ثِيَابُ سُنْدُسٍ کپڑے ہین ریشم کے چمکتے ہوے بہت باریک خُضْرٌ سبز رنگ تاکہ اونکی سرسبزی پر دلالت کرین وَإِسْتَبْرَقٌ اور کپڑے ریشم کے گچھے ہوے

کڑے پہنائیں گے وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ اور زیور پہنایا جاویگا اونکو کنگن بہشت کے چاندی کے
جو اونکی تمام معدنیات سے افضل ہے تاکہ اونکی دوستی کی صفائی پر دلالت کرے وہ دوستی جو
حقتعالیٰ نے کہتے ہے اور طبیعت کی خواہشوں اور وہم اور ادراک دور تو تھی وہ دوستی صافی تھی +
وَسَقٰىهُمْ الخ اور پلاویگا اونکو حق تعالیٰ اپنی ذات پاک اور قدرت کے ہاتھہ سے بغیر واسطہ
غلمان اور خدمتگاروں کے شراب جو پاک کرنیوالی ہی اندر و باہر کو اور نجس کا لگاؤ یہی نہیں
باقی رکھتی ہی تاکہ کسی طرف سے وہ ظاہر ہونے پاوے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ادنی بہشتی کو
ہزار سال کی راہ کی سلطنت دیونگے اور وہ بہشتی اپنے جگہ سے اپنے تمام ملک اور خادمون اور عیش و
عشرت کے سامان اور سب کو دیکھیگا اور اپنے آخر کے ملک کو ایسا دیکھیگا جیسا اپنے نزدیک کو دیکھتا ہے
یعنے دور و نزدیک یکسان معلوم ہوگا اور کوئی مخلوق بدون اوسکی پروانگی کے اوسکی ملک کی
حد مین قدم نرکھیگا اور جو بہشتی کی خاطر مین گذریگا وہ اوسیوقت ہوجائیگا اور یہہ بھی حدیث شریف مین
آیا ہے کہ بہشتی جب کھانے پینے سے اور میوہ خوری اور شراب پینے سے فراغت حاصل کرینگے تو
آخر کا جام حضرت رب العلمین کی خصوصی سی انکو عنایت ہوگا وہ ملبس اب طہور سے ہوگا اوسکے
پینے سے جتنا کھایا پیا ہے سب عرق ہوکے نکل جاویگا اور اوس عرق کی خوشبو ایسی ہوگی جیسے
مشک کی اور پھر اونکے پیٹ خالی ہوجاوینگے اور کھانے پینے کی خواہش پیدا ہوگی اور اون سب
نعمتونے علاوہ اور سب سے بڑہ کے ایک نعمت اور ہی وہ یہہ ہی کہ بہشتیونکو اونکے پروردگار کی طرف سے
پیغام پہنچاوینگے کہ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً الخ عزیزی اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ
جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا متعلق یہہ نعمت ہے تمہارے لیئے جزا ر اعمال کی اور ہے سعی تمہاری مقبول
۵ فتح یہہ ہے تمہارا بدلہ اور کمالی تمہاری نیک لگی تفسیر اِنَّ هٰذَا الخ بیشک یہ سب
نعمتین تمہین واسطے تمہارے اعمالونکی جزا ر جسکے تم مستحق ہوچکے تھے اس قسم کی یہہ نعمتین نہین ہین
کہ بے عمل کیے حق تعالیٰ نے تمکو دین ہون اور بخشش محض کی ہو وَكَانَ الخ اور ہوئی کوشش
تمہارے جو اللہ تعالیٰ کی محبت مین اور اوسکی اخلاقون کی عادت ڈالنے مین اور دنیوی علاقونکے صبر
کرنے مین اور اوسکے راہ کے مقامات اور احوال کے سیر مین تمنے کی تھی مَّشْكُوْرًا قدر دانی کی گئی یعنے
ہر ایک عمل نیک تمہارے پر ہزارون ثواب عنایت ہوے اور تمہارے عمل بہت مقبول ہوے پس اس
جوشخص کے سنے سے بہشتیونکو خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور اون سب نعمتونکی لذت دونی ہوجائیگی
رَفَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ یہان پر یہہ بھی جان لینا چاہیے کہ بہشت
اپنے کی چیزین جو قرآن مین جابجا متفرق مذکور ہین اون سبکے تفصیل یہہ کہ ایک نہر کوثر ہے بہشت مین
اور وہ خاص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہے چنانچہ اوسکی شرح سورہ کوثر مین مذکور ہے اور
چار نہرین اور ہین متقیونکے واسطے ایک نہر پانی کی اور دوسری نہر شہد کی اور تیسری نہر دودھ کی
اور چوتھی نہر شراب کی چنانچہ سورہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین یہہ چارون مذکور ہین اور دو چشمے

جاوی ہین مقربین خوف والون کیلئے چنانچہ سورہ رحمن مین جو مذکور ہین فیہما عینان نضاختان اور دوسری اور ہین ہمارا یہین کیواسطے جو اوپنین خوف والے ہین وہ بہی اسی سورۃ مین مذکور ہین فیہما عینان تجریان اور ایک شراب رحیق مختوم ہے ابرار کے واسطے جسکا ذکر سورہ مطففین مین ہی اور ایک چشمہ تسنیم ہے وہ مقربونکا ہے لیکن ابرار کی شراب رحیق مین اسکو بہی ملادینگے اسکا ذکر بہی اوسی سورۃ مین ہے اور ایک چشمہ کافور کا ہے جو اس سورۃ مین عباد اللہ کے لیے مقرر ہے اور ابرار کو اوسمین سے ملاکے پلادینگے اکثر مفسرونکے نزدیک یہہ چشمہ بہشت مین ہی اگرچہ کمال والونکو اوسکے معنوی حصہ ملتا ہے اور ایک چشمہ زنجبیل کا ہے جسکو سلسبیل بہی کہتے ہین وہ عباد اللہ کیواسطے ملونی اور اوپر سے ڈالنے کے لیے مقرر ہی کہتے ہین کہ اصل اس چشمہ کی اہل بیت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اور انکے متوسل مقربین احوال ہین اور شراب طہور بہی اونکی وسطے وعدہ کی گئی ہی **فائدہ** اول سورۃ سے یہان تکسات مطلب عمدہ بیان ہوی ہین ہو اس لحاظ سے کہ ایسا نہوا دن مطلبونسی غفلت واقع ہوے اجمالی طور پر بہرا دن مطلبونکو بتلا دیتے ہین تاکہ بیخبر لین نہین سو پہلا مطلب یہہ ہی کہ ان اسعد و مہض تہا بہرا دسکو پیدا کیا ہے اور دوسرا مطلب یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کو ایسی نطفہ مختلط سے پیدا کیا ہے جو خلاصہ ہے موالید ثلاثہ کا اور تیسرا مطلب یہہ ہے کہ آدمی کی پیدائش تکلیف اوٹہانے اور سہانے اور آزمائش کے واسطہ ہوی ہی بخلاف اور مخلوقات کے اور چوتہا مطلب یہہ ہے کہ آدمی کو جو امتحان و آزمائش کیواسطہ ضروری تہا وہ سب اوسکو عنایت ہوا ہے بلکہ اوسکے سلوک کی راہ بہی بتلادی ہی اسطرح سے کہ کسیطرح کا عذر باقی نہین رہا اور پانچوان مطلب یہہ ہے کہ انجام آدمی کا دو حالت سے خالی نہین ہی یا شکر ہی یا کفران یعنے ناشکری اور چہٹا مطلب یہہ ہے کہ شکر نیک جزا اور ثواب کا سبب ہے اور کفران سزا اور عقاب کا سبب اور ساتوان مطلب یہہ ہے کہ شاکر لوگ اور شکر کے مرتبے مین مختلف و متفاوت ہین اور رنگارنگ کمالات رکہتے ہین ان سب اقسان مطلبونکو مدنظر رکہنا چاہیے اسواسطے کہ قرآن شریف مین انہین مطلبونکا بیان ہی شرح وبسط سے اور اگر ان مطلبونمین خوب طرح سے غور و تامل کیا جاوے تو تمام مسئلے مبدا اور معاد اور وسطکے کہ جنکا نام شریعت و دین ہی کہل جاوین واللہ الموفق مفسرون نے ذکر کیا ہی کہ قرآن مجید جو جنت کی نعمتین بیان ہوئی ہین اونکو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کرنا اور آیتونکو لوگونکو سنانا شروع کیا تو کافران مضامین کو سنکے آپسمین بیٹہکے یہہ مشورہ کرنے لگے کہ اس شخص کو نعمت و عیش کی لذت پیدا ہوی ہی اسلیے بار بار انہین لذتونکا ذکر کرتا ہی اور لوگونکو ایسی لذتونکا وعدہ دیکے اونکے دین و آئین پہرا تا ہے سو آؤ دنہین لذتونکی طمع اور لالچ اوسکو دیکر کام سے باز رکہین تاکہ لوگونکو اپنے دین اور آئین سے پہر نیسے باز آوے اور مطلب پہنچے یہہ تدبیر ٹہہراکے دوسردار دکنوادونین سے جنکے اسکام کیواسطے مقرر کیا ایکنہ عتبہ بن ربیعہ بن شمس اور دوسرا ولید بن مغیرہ مخدومی پس وہ دونون سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

کہات مطلب بعد مرور اس سورۃ مین مذکور ہین ویکہا جاوے

جناب مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ ہم مشی بہت قرابت قریبہ رکھتے ہین اور ہمارا اور تمہارا گوشت و پوست سب ملا ہوا ہے سیطرح کی جدائی آپسمین نہین ہے سو خدا کیواسطے ہم تمسے ایک بات کہتے ہین کہ اگر تمکو خوبصورت عورتونکا اور دنیا کی نعمتونکا شوق ہوا ہو جیسے عمدہ کھانے اور پاکیزہ لباس اور سونے چاندی اور کم عمر لڑکے خدمت کیواسطے جنکا ذکر بار بار کیا کرتے ہو اور ان چیزونکی طرف تمہارے دل نے رغبت کی ہو تو بے تکلف ہمسے کہدو کہ ہم یہہ سب چیزین موجود کردین چنانچہ عتبہ نے کہا کہ ایک بیٹی میری ہی حسن و جمال مین کوئی اوسکا ثانی اس شہر مین نہین ہے وہ لڑکی مع جہیز و اسباب بے شمار کے مین تمکو دیتا ہون اور اوس سے تمہارا نکاح کیے دیتا ہون اور ولید نے کہا کہ تمکو میرے مالداری کا حال معلوم ہے کہ مکہ سے طائف تک تمام باغات و زراعت اور مویشے میرے ہین اور سو اسکے مینے سونیکی تجارت شروع کی ہے اور غوطہ خورونکو نوکر رکھا ہے وہ دریا مین سے عمدہ موتی نکالتے ہین اور مین شام اور مصر کیطرف اونکو بھیجتا ہون اور اوسمین بے انتہا نفع حاصل ہوتا ہے سو مین اپنا کل مال اور دولت تمکو دیتا ہون لیکن اس شرط سے کہ بت پرستنے سے لوگونکو منع کرو اور ہمارے بتون اور بزرگونکی برائی ہرگز نہ بیان کرو یا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہہ اونکا کلام سنکے نہایت متحیر ہوے کہ ان لوگون نے آیات قرآنی کے تبلیغ کو کس چیز پر حمل کیا جو ایسا سوال کرتے ہین اگر مین اونکو کچھہ زجر و توبیخ کرتا ہون تو بیخ نہین پڑتی ہی اسلیے کہ علاقہ قرابت کا دریا نہین ہی اور تنا بڑا سردار اپنی بیٹی کو کہل کے مجھکو دیتا ہے اگر قبول نہین کرتا ہون تو اپنے قبیلہ کے لوگ مجھکو طعنہ دینگے اور اگر قبول کرتا ہون تو شرط فاسد مذکور کے ساتھہ لگی ہوی ہی اور ایک ہموٹی تہمت اسکے ساتھہ لگی ہوی ہی آپ اسی سوچ مین تھے کہ جبرئیل علیہ السلام یہہ آیتین لیکے نازل ہوے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الخ ۵ عزیزی ۵ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ہمنے اوتارا تحقیق قرآن اوتارا ۵ فتح ۵ ہمنے اوتارا تحقیق قرآن سہج سہج اوتارا ۵ موا ۵ تفسیر بیشک ہمنے اوتارا ہے تمپر اس قرآن کو آہستہ آہستہ تدریج سے تاکہ رفتہ رفتہ آہستگی سے تمکو ملک ملکوت کی حقیقتونپر خبردار ہی اور ذات و صفات کی حقیقت اور معاد اور کاملین کے مراتب کا احوال اور اونکی صفات محمودہ پر اطلاع حاصل ہووے اور اپنے کو تم بھی اونہین صفتونسے متصف کرو اور جو کچھہ پیشینونکی بعضتون اور لذتون کا حال قرآن شریف مین بیان کیا ہے ہمنے سو جان بوجھکر کیا ہے بہتر تمکو اوسکے پہنچانے مین عار کی کیا وجہ ہی اسلیے کہ تم اپنے پروردگار کا کلام بیان کرتے ہو اپنے طرفسے کچھہ نہین کہتے ہو تاکہ اوس بنین کرنیمین کچھہ تمہاری طمع اون چیزونمین سمجھی جاے اور اگر بالفرض یہہ کافر تمپر تہمت کرتے ہین تو فاصبر الخ عزیزی فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا پس صبر کر اپنے پروردگار کے حکم پر اور اطاعت نکر زمرہ بنی آدم کے کسی گنہگار کی یا ناشکر کی ۵ فتح ۵ سو تو راہ دیکھہ اپنے رب کے حکم کی اور کہا نا ان اونمین سے کسے گنہگار یا ناشکر کا ۵ موا ۵ تفسیر ۵ فَاصْبِرْ الخ تو صبر کر واونکی اس تہمت اور ظلم پر اپنے پروردگار کے

حکم کی فرمانبرداری کیواسطے ایسلیے کہ تابعدار کو اپنے خاوند کی حکم کی فرمانبرداری کرنی چاہیے اگرچہ اوسمین طمع اور حرص کی تہمت یہی ہو وہی جیسا کہ شاعر کہتا ہی ؎ گر طمع خواہد زمن سلطان دین ✦ خاک بر فرق قناعت بعد ازین ✦ غرضکہ جس شخص کو اپنے محبوب کی فرمانبرداری کا خیال ہی اوسکو دشمنون کے طعن و تشنیع پر صبر کرنا ضرور ہے ؎ ہر آنکہ عشق کیے در دلش گرفت قرار ✦ روا بود کہ تحمل کند جفاے ہزار ✦ چنانچہ اسی سورۃ مین اللہ کے بندونکی صبر کی جزا سن چکے ہو اور جو کچھ دنیوی علاقونکے قطع کرنیمین اونکو عنایت ہوا ہی اوسکو بھی معلوم کر چکے ہو سو تمکو یہی چاہیے کہ ان لوگونکے قرابت اور دوستی کے علاقونکے قطع کرنے پر صبر کرو وَلَا تُطِعْ الخ اور ہرگز تابعداری نکر لیجیے کہا نمان انمین سے کسے گنہگار یا منکر کا کہتے ہین کہ مراد اوسم سے عتبہ ہے جو فسق و فجور مین انتہا درجیکو پہنچا تہا اور مراد کفور سے ولید ہے جو کفر مین بہت سخت تہا اور باوجود اسقدر نے انتہا نعمتونکے جو حق تعالی نے اوکو دین تہین ہر گز شکر نکرتا تہا اور حرص و طمع کی تہمت کو اپنے سے دفع کرنیکے واسطے ایک کام اور کیا کرو تا اوسکی سبب یہہ تہمت بالکل تسی دور ہو جاوے اور اون لوگونکو یقین ہو جاوی کہ یہہ شخص دنیا کیطرف خواہش نہین رکہتا ہے اور ان نعمتون اور اندتونکا ذکر محض واسطے پہنچانے احکام قرآن کے کرتا ہے وہ کام یہہ ہے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ الخ ✦ عزیزی ✦ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور یاد کرنام اپنے پروردگار کا صبح و شام ✦ فتحی ✦ اور یاد کرنام اپنے رب کا صبح اور شام ✦ موضح ✦ تفسیر اور یاد کرنام اپنے پروردگار کا نماز مین خواہ تہلیل مین اور تکبیر مین اور خواہ ذکر قلبی مین صبح اور شام کو مراد اس سے ہیگا ہے جو غیر کی محبت کو دل سے بالکل قطع کرنیوالی ہے اور دنیوی علاقونکے تعلق کو دلسی دور کرنیمین تریاق اعظم ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الَّذِيْ هَتَفَ الذِّكْرُ بِهِمْ اَثْقَالَهُمْ ✦ عزیزی ✦ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا اور بعض اوقات رات مین نماز ادا کرو سکے لیے اور ساتہہ اوسکی بڑی رات تک ✦ موضح ✦ تفسیر اور تہوڑی رات سے اوٹہہ کے سجدہ کیا کرو اپنے پروردگار کے واسطے تاکہ تمکو اوس گہڑی کا قرب اور حضوری حاصل ہو اسلیے کہ دن بے پردگی اور کاموں کا وقت ہے حضوری حاصل نہین ہوتی سو شب مین ذکر مناسب ہے کہ وہ خلوت اور بے شغلے کا وقت ہے حجرا اور تعظیم اوسوقت مناسب ہے گویا کہ حضوری اوسوقت حاصل ہے وَسَبِّحْهُ الخ اور تسبیح کرا پنے رب کی بہت رات تک اس حکم سے مراد یہہ ہے کہ تہجد کی نماز مین ہر چار رکعت کے بعد تر ویحہ کرنا چاہیے اور اس تر ویحہ مین تسبیح ہین شغل کرے اور پہر اس نماز سے فراغت ہونیکے بعد بہی اسیطرح تسبیح مین مشغولی ہونا چاہیے اور ان تسبیحون مین دیر تک مشغول رہنا چاہیے اور جب تم دن اور رات ان دونون عملونسی اپنی اوقات کو معمور رکہوگے تو یہہ لوگ خود بخود تمہارے صحبت سے نفرت کرینگے اور دوستی اور قرابت کا علاقہ جو انسے ہے وہ خود بخود منقطع ہو جائیگا اسلیے کہ یہہ لوگ تمہاری دوستی اور قرابت کی لیاقت نہین کہتی ہین اسواسطے کہ دوستی اور قرابت

آدمی اسواسطے چاہتا ہی کہ اگر کوئی سخت کام یا کوئی مشکل بات کا ارادہ کری تو دوست اور قرابتی اوسمین اوسکے مددگار ہین سو یہہ لوگ ہرگز اس قابل نہین بلکہ انکی صحبت اور یہی ضرر کا سبب ہے اسواسطے کہ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ الخ ۵ عزیزی اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا بیشک یہہ کافر رغبت رکھتے ہین دنیا کی اور چھوڑتے ہین اپنی پیٹھ کے پیچھے بھاری دن کو ۵ فتح یہہ لوگ چاہتے ہین شتاب ملنے والی اور چھوڑ رکھا ہے اپنے پیچھے ایکدن بھاری ۵ موتفسیر اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بیشک یہہ کفار قریش جو تمسے قرابت قریبہ رکھتے ہین اور تم ہمیشہ انہین مین رہے ہو يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ دوست رکھتے ہین دنیا کی لذتون کو اور جو چیز کسیکی محبوب ہوتی ہی اوسکا چھوڑنا اوسکو مشکل ہوتا ہے علی الخصوص جبوقت اوس ترک کے ساتھہ نام مرغوب چیز کا متصل ہونا بھی جیسا کہ یہان ہے کہ دنیا کو چھوڑنا ہے اور نفس سے مجاہدہ کرنا اور ذکر کی مداومت کرنی اور شب بیداری کرنے ہے وَيَذَرُوْنَ الخ اور چھوڑتے ہین پیچھے پیٹھ اپنے کنایہ ہے ترک بیداری کو اور اوسمین کسی فکر پر کنایہ ہے اور حال یہہ ہے کہ اوسمین کوئی اگرچہ یہہ لوگ پیٹھ پیچھے ڈالتے ہین لیکن وہ دن آگے آنیوالا ہے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ الخ ۵ عزیزی نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۵ ہمنی پیدا کیا انکو اور محکم کی ہمنے گرہ انکی اور جب چاہین ہمنے بدل لاوین ہم ایک قوم کو مانند انکے بطریق بدل کرنیکے ۵ فتح ۵ ہمنے اونکو بنایا اور مضبوط باندھی انکے بندی اور جب چاہین بدل لاوین اونکی طرحکی لوگ بدل کر ۵ موتفسیر نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ ہمنے پیدا کیا ہے انکو چنانچہ اسی سورۃ کے ابتدا مین کہا ہی ہمنے اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ سو انکے استعداد کے مرتبونکو بھی ہم جانتے ہین اور جس چیز کیطرف انکا دل میلان کرتا ہے اور اوس چیز کا چھوڑنا انپر دشوار ہے اوسکو بھی ہم جانتے ہین وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ اور ہمنے خوب سخت و مضبوط کردی ہی گرفتاری اور پابندی انکی دنیا فانی کی لذتونمین اور دنیا کے عیش و عشرتکی محبت مین چنانچہ اس سورۃ کے ابتدا مین کہہ چکی ہین ہم اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا انسے خدا کے دین کی اعانت و مدد کی امید ہرگز نہین ہے اور ذکر کی مداومت کرنا اور شب بیداری اور نفس کا مجاہدہ کرنا یہی تمہارا کام ہے سو اوسکے تقویت کی بھی امید انسے نہین ہی وَاِذَا شِئْنَا اور جب چاہین گے ہم کہ اس تمہارے قبیلہ سے دین کی مدد اور تمہارے کام کی تقویت و مدد کراوین ہم بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ انکے بدلمین لاوینگے ہم اسی قبیلہ سے اونکو بلکہ جو اسی قسم کے ہونگے حسب و نسب مین اور ذہن کی تیزی و فہم کی سرعت مین تَبْدِيْلًا بدل لانا ظاہر مین جنکو یہہ شخص دیکھیگا اور سمجھیگا چنانچہ یہی ہوا کہ حذیفہ بن عتبہ کو عتبہ کے عوض مین لائے ہم کہ وہ مہاجرین اولین سے ہوے اور زہد اور تقوی اور پرہیزگاری اور نفس کے مجاہدہ مین ایک آیۃ تھے اللہ تعالی کی آیتونمین سے اور خالد بن ولید کو ولید بن المغیرہ کے عوض مین لائے ہم کہ صدہا لڑائیان کفار کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور آپکی وفات کے بعد انکے ہاتھہ سے فتح ہوئین یہان تک کہ آنحضرت صلے اللہ

لہ
قولہ
اکرم پیٹھ
پیچھے اور
دوڑہ
لغات
جلالین
ترجمہ
تفسیر

علیہ وسلم نے اوسکو مِنْكُمْ مِنْ سُيُوفِكُمْ کا خطاب دیا اور عکرمہ بن ابی جہل کو ابوجہل کے عوض دیئے لہذا ہم جو ہمارا ظاہری و باطنی مین اپنا نائب کہتے ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم معاملہ مین بغایت ہوئی ہی کہ انکے واسطے انکو کے خوشے بہشت مین موجود ہین اور ہمیشہ سے اور لوگ اسی قریش کے قبیلے سے پیدا ہوے کہ دین کے ہر کام کو خوب سرانجام دیا اور اوروں کو تلوار کے زور سے مار کے اور تقریر اور حجت سے اور وعظ و نصیحت سے دین کی راہ پر لائے اور ایک جہانکو انوار ظاہر و باطنی سے منور کیا اور سورہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مین آخر جو مذکور ہی وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ سو اوس سے مراد یہہ ہے کہ وہ تمہارے سوا دوسرے لوگ ہین جو اوس سے گردن کش اور نافرمان اور نا شکر اور نا فرمان حق بات نہ ماننے والے نہونگے اور مماثلت جو بیچمہ مذکور ہے اوس سے حسب اور نسب اور نیک خلق اور جوانمردی اور بات کا پورا ہونا اور ذہن کی تیزی کی مماثلت مراد ہے اسلیے کہ یہہ چیزین اسی قبیلہ کے واسطے مخصوص ہین پس اسیطرح نقص کا وہم کرنا بیجا ہے ۵ عزیزی اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا بیشک یہہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے اپنے پروردگار کے راہ ۵ فتح ۵ یہہ تو سمجھوتی ہی پھر جو کوئی چاہے کہ کہے اپنے رب تک راہ ۵ موضح تفسیر اِنَّ هٰذِهٖ بیشک یہہ قرآن کی آیتین تَذْكِرَةٌ پند و نصیحت ہین جنمین قرب الٰہی کے فوائد اور اوس درگاہ سے دوری کے نقصان بیان کیے گئے ہین یہہ کچھ کہنا کیا حصہ اور برادریکا سلوک نہین ہے کہ اپنے قبیلہ سے ہر ایک کو پہنچایا چاہو اس پند و نصیحت اور ارشاد کی تعمیم مین متعدا و اور رغبت کی رعایت کرنی چاہیے فَمَنْ شَآءَ پھر جو چاہے اپنا ہو یا بیگانہ دور ہو یا نزدیک اتَّخَذَ الخ لے اپنے پروردگار کی طرف یکے راہ یعنی جس سے اوس جناب تک پہنچنا ممکن ہو یعنے خواہ ابرار کی راہ کو اختیار کرے خواہ عباد بعد کی جو مقربین ہین ۵ فتح ۵ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۵ اور نہین جو چاہتے ہو مگر جو وقت کہ چاہے خدا تحقیق خدا ہے دانا حکمت ۵ فتح ۵ اور تم تہ چاہو گے مگر جو چاہے اللہ رب العالمین ہے سب جاننا حکمت والا ۵ موضح تفسیر وَمَا تَشَآءُوْنَ اور تم اپنی خودی سے اس راہ پر نہین چل سکتے ہو اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہہ کہ چاہے اللہ تعالیٰ اسواسطے کہ تمہارے مشیت اوسکی مشیت کے تابع ہے لیکن حق تعالیٰ نے ہر شخص کے واسطے نہین چاہا ہے کہ اس راہ کے سلوک کی خواہش کرے اسلیے کہ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا بیشک ہے حقتعالیٰ دانا حکمت والا پھر اگر بے استعداد و نکو یہی اس راہ کی خواہش جبر و قہر سے دیوے تو یہہ امتحان کی حکمت درہم برہم ہو جاوے اسواسطے کہ مجبوری اور بے اختیاری مین امتحان و آزمائش نہین ہی امتحان و آزمائش کے واسطے اختیار ضروری ہے اور باوجود اسکے سب کارخانہ کو بیکار ہی نہین کہا ہے اور مستعد لوگونکو امداد غیبی سے محروم نہین رکھتا ہے بلکہ يُدْخِلُ مَنْ الخ عزیزی يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت مین اور ظالمونکے لیے طیار کر رکھا ہے عذاب دردناک ۵ فتح ۵

داخل کرے جسکو چاہے اپنی مہر مین اور جو گنہگار ہین رکہی ہی اونکو کہہ کی مار رکہا **موۃ تفسیر** یُدۡخِلُ مَنۡ یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِہٖ داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہی اپنی رحمت مین یعنی جسکو اس راہ کے سلوک کا مستعد جانتا ہی تو اوسکو اوس راہ کے سلوک کی توفیق عنایت فرماتا ہے اور مدد غیب سے الہام خوشی کے اوسکو پہنچاتا ہے اور اوسکی خواہش قوی ہوتی جاوی اور اوس سلوک کو تمام کرے اور قرب و وصول کی حد کو پہنچی وَالظّٰلِمِیۡنَ اور ظالمونکو جو حق تعالی کی ہدایت اور ارشاد کی نعمت کو تلف کرتے ہین اور اپنے منعم کا شکر بجا نہین لاتے ہین اَعَدَّ لَہُمۡ الخ مہیا اور تیار کیا ہی اونکے لیے عذاب دکہہ دینے والا تاکہ دونون اوسکے کارخانے یعنے رحمت اور عذاب کے سرانجام پاوین اور دونون کارخانے بہشت و دوزخ کے معمور ہو دین اور جو چیز آدمی کی پیدایش سے مقصود ہے وہ ظاہر ہو وے

عزیزی سورۃ المرسلت یہہ سورۃ مکی ہے اسمین پچاس آیتین ہین اور رکوع دو اور کلمے ایکسو اسی اور حروف آہٹ سو چہیالیس اور نازل ہوئی ہے یہہ بعد سورہ ہمزہ کے اور اس سورۃ کے ربط کی وجہ سورہ دہر سے یہہ کہ سورہ دہر کے ابتدا مین کافرونکو سخت وعید یعنے ڈر کا فرمایا ہے چنانچہ فرمایا ہے اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ سَلٰسِلَا وَاَغۡلٰلًا اور اوسی سورۃ کے اخیر مین بہی ظالمونکے واسطے عذاب الیم کا وعدہ کیا ہے سو اوس وعدہ کے تحقیق مین کافر و ظالم شک کرتے تہے اسواسطے کہ دنیا مین وہ امر ہو نیوالا نہین ہے اور عالم برزخ کو کوئی دیکہہ پہر آیا نہین ہی تاکہ وہانکی بات تحقیق معلوم ہو وے سو حق تعالی اوس وعدہ کی وقوع کیوقت کو قسم کہاکے فرماتا ہی کہ اوسکے وقوع کا وقت یوم الفصل یعنے قیامت ہے نہ دنیا و برزخ اور اوسمین فرق مضمون بہی ان دونون سورتونکے اسمین مناسبت اور اتحاد رکہتے ہین چنانچہ اوس سورۃ کے ابتدا مین آدمی کی پیدایش کو اس عبارت سے بیان فرمایا ہے کہ اَلَمۡ نَخۡلُقۡکُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ آخر تک الخ اور اس سورۃ مین اس عبارت سے بیان فرمایا ہے کہ اَلَمۡ نَخۡلُقۡکُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ آخر تک اور اس سورۃ کا نام مرسلات اسلیے رکہا گیا کہ اسمین کئی قسمین جو ہوا کی مذکور ہوئی ہین اونمین سے مرسلات بہت نافع ہین **عزیزی** وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا قسم ہی ساتہہ ہواؤن بہیجے ہوئے ساتہہ **فتح** قسم ہے چلتے پاؤنکی دلکو خوش آتی **موۃ تفسیر** قسم کہاتا ہون اون ہواؤنکی جو بہیجی جاتی ہین خلق اللہ کے نفع کے لیئے اور خلق اللہ کے نفع جو ہوا کے چلنے مین ہین وہ اسقدر ظاہر ہین کہ اونکے بیان کرنیکے کچہہ حاجت نہین ہے چنانچہ اول ہر جاندار کے دم کی آمد و رفت اسیکے سبب سے ہے دوسرے بدن کے اندر ٹہنڈک پہنچنی اور درخت پر میوہ کا لگنا اور ہر ایک سبزہ کا زمین پر جمنا اور بڑہنا اسیکے سبب سے ہے تیسرے بدلی کا آنا اور پانی کا برسنا اسی سے ہے چوتہے سمندر مین کشتیونکا چلنا ہر طرف تجارۃ وغیرہ کے لیے اسے کے سبب سے ہے پانچوین وہ چیزین جو ہوا کے چلنے پر موقوف ہین وہ یہی اسی سے ظاہر ہوتی ہین **عزیزی** فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا پہر قسم ہواؤن تند چلنے والیونکی بطریق شدت کے **فتح** پہر جو نکا

لہ بعد اور کئی چیز ربط مضامین سفر و کی بیان فرمایا ہین مولفہ صاحب رحمہ اللہ اوس مرتبہ فرمایا ہے اوس مرتبہ فرمایا ہے تفصیل بیان فرمایا ہے

دینی والیان زور سے ۵ **مو ۵ تفسیر** بہر تند ہونیوالیان اپنے چلنے کیوقت مین زور سے
جسکے سبب سے انقلاب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور نیکی بدی سے بدل جاتی ہی اور کہیتی کا غلہ کہلا جاتا ہے
اور درخت جڑ سے اکھڑ جاتے ہین اور میوہ خراب ہوجاتا ہے اور آدمیونکے بدنونمین رایج بخارات کی
غلبہ کرتے ہین اور زخم سرنوسے تازے ہوجاتے ہین گویا اسیوقت صدمہ پہنچا ہی اور پانی کا برسنا
بالکل موقوف ہوجاتا ہے اور کشتیان ڈوبنے کے قریب ہوجاتی ہین اور مسافرونکو راہ چلنی
دشوار ہوجاتی ہے اور تمام سبزہ زمین کا خشک ہوجاتا ہی اور درختونکے پتے جھڑ پڑتے ہین
جسکے بدن کی طرح وہ درخت بے رونق ہوجاتے ہین اور سبزہ کا رنگ زرد اور سرخ رنگ سیاہ ہوجاتا ہے
اور جو پہلے ہوا کا چلنا آہستگی سے ہوتا ہے اور اوس سے ہزارون منفعتونکی امید ہوتی ہی پھر رفتہ رفتہ
وہی ہوا آندہی اور طوفان ہوکے خراب کردیتے ہے اسواسطے ف کے حرف کو فاعاصفات مین لائے
گویا ان دونون کاموںکی مل کے قسم کہاتے ہین یعنے آہستہ آہستہ چلنا ہوا کا اور پھر تند ہوکے چلنا اور
ایک حال بدل کے دوسرا حال ہوجانا اسکو سمجھاتے ہین اور یہہ اشارہ ہے بات کی طرف ہے کہ ہوا کے
زم چلنے پر ترغیب نکلہایا چاہیے اسلیے کہ وہ ہوا یہ کام بہی کرتی ہے ۵ **عزیزی** ۵ **وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا** ۵ اور قسم ہواون ابر اٹہانیوالیون کی ساتھہ جمع کرنیکے ۵ **فتح** ۵ پھر اوہ ہوا نیوالیان
ابر ہوا کر ۵ **مو ۵ تفسیر** اور قسم کہاتے ہین ہم اون ہواون کی جو منتشر کردیتی ہین
منتشر کرنیکا حد ہوا کا عمدہ کام منتشر کرنا ہے اسواسطے کہ ہر چیز کے لطیف جزونکو لیکے اپنے ساتھہ
اوڑاتی ہی اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجاتے ہے گویا ہوا ہر مخلوق کے اجزا کو لوٹنے والے ہے
کہ ہر نفس جنس کو لوٹ لیجاتی ہے اور ایک بستی سے دوسری بستی مین پہنچاتی ہے اور بادل
بنجارے کیطرح ہی کہ ایک شہر کا اسباب خرید کے دوسرے ملک مین پہنچاتا ہے ۵ **عزیزی** ۵
فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۵ پھر قسم اون ہواونکی جو ابر کو جدا کرتی ہین پہاڑ کر ۵ **فتح** ۵
پھر پہاڑ نیوالیان بانٹ کر ۵ **مو ۵ تفسیر** بعضے جلالین نے اسکے معنے یہہ لکھے ہین
کہ آیتین قرآن کی جو جدا کردیتی ہین حق کو باطل سے اور حلال کو حرام سے اور مولنا شاہ
عبد العزیز علیہ الرحمہ نے یہہ لکھا ہے پھر جدا اور فرق کرنیوالیان فرق کرنے کر کیفیت اور کیفیت
والی چیزکے درمیانین الخ ۵ **فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا** ۵ پھر قسم جماعت فرشتون وحی لانیوالونکی
۵ **فتح** ۵ پھر فرشتون اور نازنیوالون سمجھوتی کی ۵ **مو ۵ تفسیر** پھر قسم
ان فرشتونکی جو اوترتے ہین وحی لیکر طرف انبیاء کے یا قسم رسولونکی جو پہنچاتے ہین
وحی حرف امتونکے یا قسم اون ہواؤنکی جو کلام الہی کو کانون مین پہنچاتی ہین ۵ **جلالین**
عزیزی ۵ **عُذْرًا اَوْ نُذْرًا** ۵ اللہ کے دفع عذر اور ڈراسنے ڈرانیکے ۵ **فتح** ۵ ازالہ وتانیکو
یعنے ڈرانیکو ۵ **مو ۵ تفسیر** **عُذْرًا** عذر کرنیکو یعنے کلام الہی یا عذر کرنیکے لیے
تاکہ اعمال کی باز پرس کیوقت اس شخص کیواسطے عذر اور دست آویز ہووے کہ مینے یہہ

۱۲ قرآن کی قسم کہانیکی وجہ
یہہ ہے کہ قرآن مین جتنی چیزین ہین
سب کی سب اللہ تعالی کی
ایجاد کردہ ہین اور ہر ایک
چیز اللہ تعالی کی ایک
نشانی ہے اور قرآن
ان سب چیزونکا
ذکر کرتا ہے

کام حق تعالیٰ کے حکم کے بموجب کیا اور اس کام کو اوسکے حکم کے بموجب ترک کیا سو یہہ اوس حکم کو یعنی اسی کہ کلام الٰہی حکمونکو اور امر و نہی کو متضمن ہووے یا صحیح اعتقاد و مکو متضمن ہووے یعنے ذات اور صفات کا حال مذکور ہو یا نبوت اور معاد وغیرہا کا اَوْ نُذُرًا یا ڈر سنانے اور خوف دلانیکے واسطے ہی اور یہہ اوس صحیفہ ہی سے متعلق ہی جب کلام الٰہی کلی مستونکے مضمون اور اخبار کو متضمن ہووے یا قیامت اور حشر اور نشر اور اعمالونکے وزن اور پل صراط سے گذرنا اور جنت کی نعمتون اور دوزخ کے ہول اور عذاب کے بیان کو متضمن ہووے اسواسطے کہ بیان ان چیزونکا فقط ڈرانیکے واسطے ہی اور بشارت کا بیان بیگمہہ پر نفرمایا اسواسطے کہ اس سورۃ مبارکہ میں کفار کو خطاب ہے اور کفار بشارت کے قابل ہین نہین اور یہہ بھی ہی کہ عذر دونون چیزونکو شامل ہے یعنے عذاب سے نجات پانا اور عمدہ مرتبونکو پہنچنا اسلیے کہ احکام الٰہی پر عمل کرنا ان دونون چیزونکی علت تامہ ہی ست آویز ہے جس سبب سے آدمی قیامت کے دن یہہ دونون چیزین طلب کریگا اور مفسر مکو ان پانچون فعلونکے یقین ہین اختلاف ہی بعضون نے ان پانچو مکو ہوا و نپر حمل کیا ہے اس تقصیل سے کہ مرسلات وہ ہوائین ہین جو بدن کو اچھی معلوم ہوتی ہین اور عاصفات وہ تند ہوائین ہین جو بدن کو نقصان پہنچاتی ہین اور کشیو مکو ڈھونڈ ہوتی ہین اور ناشرات اور فارقات اور ملقیات وہ ہوائین ہین جو بارش برسانی پر مقرر ہین سو پہلے ابر کے پانی سے کو جو ہین یعنے آسمان اور زمین کے درمیان ہین منتشر کرتی ہین اور پھر جب بدلی برسنے کے قابل ہوتی ہی تو اوس بدلی کو چیر پھاڑ کے اوپر اوپر کر دیتے ہین اور بارش کے سبب سے لوگ ذکر الٰہی مین مشغول ہوتے ہین سو لوگونکا ذکر اوسوقت مین دو غرض سے ایک غرض کیواسطے ہوتا ہی یعنے یا شکر ادا کرنیکے واسطے اگر بارسات اچھی اونافع ہوئی تو اوسکا عذر اوس نعمت کے حق کے ادا کرنے مین ہوتا ہے اور یا خوف کے لیے ہوتا ہے اگر بارسات سے کچھ ضرر اور نقصان ہوا اور واسطے یون کہتے ہین کہ ان پانچون چیزون سے فرشتونکے گروہ مراد ہین چنانچہ مرسلات عرفا سے اون فرشتونکے گروہ مراد ہین جو کسی کام کے سرانجام کیواسطے بھیجے جاتے ہین اور اس صورتین عرفا کے معنے متتابع کے اور کام کیواسطے بے درپے آنیکے ہونگے چنانچہ عرفا کے استعمال مین بولتے ہین جاءوا عُرْفًا لِعُرْفٍ یعنے آئے اکٹھا ہوکے بے درپے اور عاصفات سے وہ گروہ فرشتونکے مراد ہین جو کسی کام کے لیے بہت تیز دھاتے ہین اور یا مرسلات عرفا سے رحمت کے فرشتے مراد ہین اور عاصفات سے عذاب و غضب کے فرشتے مراد ہین جو کسی ملک یا شکر یا گھر کی خرابی کیواسطے بھیجے جاتے ہین اور ناشرات سے وہ گروہ فرشتونکے مراد ہین جو وحی اور الہام اور حکم الٰہی کے سننے کے لیے اپنے پر کھول کے کھڑے ہوتے ہین یا وہ فرشتے مراد ہین جو رحمت الٰہی کے آثار اور انوار و برکات اور اچھے الہام تمام عالم مین صلحا اور سعدا نیکے دلونپر منتشر کرتے ہین اور فارقات سے بھی یہی گروہ مراد ہین یا اور فرشتے جو حق اور باطل اور فرمانبردار اور سرکش مین فرق کرتے ہین اور ملقیات وہ گروہ فرشتے مراد ہین جو انبیا رکے پاس وحی لاتے ہین تاکہ اہل حق کیواسطے عذر ہو اور نافرمان اور بدعتی ہونکے لیے حجت ہو پس جب قسم کی تاکید سے فرعت پائی تو اب مطلب ارشاد ہوتا ہے انما

توعدون الخ **عزیزی** ۵ انما توعدون لواقع ۵ تحقیق جو کچھ وعدہ دیا جاتا ہی سو البتہ ہونا ہی ۵ **فتح** ۵ مقرر جو تمسی وعدہ ہوا سو ہونا ہی ۵ **موضح تفسیر** انما توعدون ان تحقیق جو کچھ تم وعدہ دیے جاتے ہو بے شک وہ بدکا مونپر جنکو تم ہوا ہی سمجھتی ہو کہ ان کا مونکو کوئی ہمسی پونچیگا اور یہہ ایسی چیز نہین ہین کہ ہرگز نہین کی جو کوئی ہمسی پونچھی اور یہہ نہین سمجھتے ہو کہ یہہ اعمال کس انقلاب کی بھلائی یا برائی کے سبب پڑینگے لواقع البتہ واقع ہونیوالا ہی جیسے ہوا بھلائی یا برائی کا سبب پڑتی ہے اور پڑا انقلاب کردیتی ہی اوسی کے گھمان مین نہین آتا ہے کہ ہوا عالم کی بھلائی یا برائی کا کسطرح سبب پڑیگی ۵ **عزیزی** ۵ فاذا النجوم طمست ۵ پس جبوقت کہ تمارے بے نور کیے جاوینگے ۵ پھر جب تاری مٹائے جاوین **موضح تفسیر** پھر جب ستارے بے نور کردیے جاوین اور جو روح ستارونکے جرمونکی مدبر تھی اور ستارہ انکا نور اوس سے قائم تہا وہ روح اون جرمون سے جدا ہو جائے جیسے بنیائی کی روح موت کے وقت جدا ہو جاتی ہی اور انکہونسی کچھ سوجھتا نہین اور یہی حالت کو قرآن شریف مین اور جگہہ اس عبارت سے ارشاد ہوا ہی کہ اذا النجوم لبلدرت یعنے جب ستارے میلے ہو جاوین پھر بعد اسکے ستارہ بکھرجائینگے اور اپنے اپنے ٹہکانون سے کم زور ہوکے گر جائینگے اور پراگندہ ہو جائینگے اوس حالت کو اور جگہہ یون ارشاد ہوا ہے واذا الکواکب انتثرت یعنی جبستارے جھڑ پڑین ۵ **عزیزی** ۵ واذا السماء فرجت ۵ اور جب آسمان پہاڑا جاوے ۵ **فتح** ۵ اور جب آسمان جھروکے پڑین ۵ **موضح تفسیر** اور اسحالت کو اور جگہہ پر لفظ انشقاق کرکے تعبیر فرمایا ہی اور اسحالت کے پہلے آسمان کو سستی اور جوڑ بند کا ڈہیلا پن لاحق ہوگا جسکو سورہ حاقہ مین یون بیان فرمایا ہے کہ فیومئذ واھیۃ ۵ **عزیزی** ۵ واذا الجبال نسفت ۵ اور جب پہاڑ پارہ پارہ کیے جاوین ۵ **فتح** ۵ اور جب پہاڑ اوڑائے جاوین ۵ **موضح تفسیر** اور جبوقت پہاڑ ہوا مین اوڑائے جاوین کوب کی بولی مین نسف اوس چیز کو کہتے ہین جس سے غلہ کو کہاسن کوڑہ وغیرہ سے پاک کرتے ہین اور اوسکو ہندی مین چہاج کہتے ہین اور پہاڑونکے حقمین قرآن مجید مین کئی طرحکی عبارت واقع ہوئی ہی چنانچہ سورہ طہ مین یہی معنی ارشاد ہوئے ہین کہ یسئلونک عن الجبال فقل ینسفہا ربی نسفا اور اوسی مین اور طرحکی عبارت آئی ہی اون سب مضمونون مختلفہ مین جمع و تطبیق کی وجہ یہہ ہی کہ پہلے زمین کے زلزلہ کے سبب سے پہاڑ اسمین ٹکرا ونگے چنانچہ سورہ حاقہ مین ارشاد ہوا ہے کہ حملت الارض والجبال فدکتا دکۃ واحدۃ اور پہر پہاڑ نکین اون رہی ہوئی کی طرح ہو جاوینگے جیسا کہ سورۃ القارعہ مین بیان فرمایا پہر جیسا رکے مانند ہو جاوینگے جیسا کہ سورہ واقعہ مین فرمایا فکانت ہباء منبثا پہر جب ہوا اونکو پہاڑونپر مسلط کرینگے اور اسکی تمام نسف ہی اور پہاڑ اپنے اپنے ٹہکانون سے اوڑ جاوینگے پہر جو دورے اونکو دیکہیگا کہیگا کہ پہاڑ ہین اور جب نزدیک پونچیگا معلوم کریگا کہ سختی اور ٹہوس پن اونکے جزو مین باقی نہین رہا ہے بدلی کی طرح ہوا مین اوڑے پہرتے ہین جیسا کہ سورہ نمل مین مذکور ہے کہ وتری الجبال تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب اور

سو مسائل مین بھی مذکور ہے کہ وسیرت الجبال فکانت سرابا پھر جو زمین پہاڑونکے نیچے دبی ہی وہ ظاہر ہوویگی چنانچہ سو کہف مین مذکور ہی کہ ترکنا بعضہم یومئذ یموج فی بعض وتری الارض بارزۃ اور پہاڑونپر یہہ حالت طاری ہونیکے سبب سے زمین کے اجزا جو سخت ہین وہ بھی زمین سے جدا ہوکے نبی آدم کے بدنونمین مخلوط ہوجائینگے پھر انسان کا بدن اون اجزا کے ملنے کے سبب سے طول اور عرض اور قوت اور سختی مین بہت زیادہ ہوجائیگا جسکا بیان ہونہین سکتا ۵ عزیزی ۵ واذا الرسل اقتت ۵ اور جسوقت پیغمبر جمع کیے جاوین مستحق ہوجو کچھہ کہ مستحق ہو ۵ فتح ۵ اور جب سولونکا وعدہ ف یعنے مدت کا حساب باری باری سے لینا ٹھیرے ۵ موضح تفسیر اور جب سولونکو وقت مقرر کردیا جاوے تاکہ آگے پیچھے اس اپنی وقت مقرر کے موافق اپنی اپنی امتونکے ساتھہ حشر کیے جاوین اور حساب اور عملونکا تولنا اور مظلومونکا حق ظالمون سے پورا دلانا اور پل صراط سے پار اوتارنا سولونکی حاضری اور گواہی سے ظہور پاوے اور جن لوگونے رسولونکے پیغام کو قبول کرکے اوسکے موافق عمل کیا تہا وہ جدا ہوجاوین اون لوگونسے جنہون نے رسولونکے کہے کو نمانا تہا اور اوسپر عمل نکیا تہا جسکے جو لائق ہے اور جس چیز کا مستحق ہی ویسا ہی معاملہ اوسکے ساتھہ کیا جاویگا اور اداجو حرف شرط کا ہی اوسکی جزا محذوف ہی اور محذوف پر قرینہ ماسبق کا دلالت کرتا ہے یعنے جب یہہ امور واقع ہونگے تو وہ وعدہ بھی واقع ہوگا اور اگر قیامت کے منکر یہ پوچھین کہ لای یوم اجلت الخ ۵ عزیزی ۵ لای یوم اجلت ۵ لیوم الفصل ۵ واسطے کس دن کے پیغمبرونکو موقوف رکھا گیا واسطے دن فیصلہ کرنیکے ۵ فتح ۵ کہ جنکے واسطے اونکو دیر ہے اوس فیصلے کے دن کی ۵ موضح تفسیر لای یوم اجلت کہ جنکے واسطے ان چیزونکی تاخیر کی ہی اسوقت یہہ چیزین کیون نہین واقع ہوتین تاکہ جزا کا وعدہ بھی ثابت ہوجاے اور ہمارا شک انکار بھی دفع ہوجاوے تو اسکے جواب مین کہنا چاہیے کہ لیوم الفصل واسطے آنے روز فصل کے ان چیزونکی تاخیر کی گئی ہی اور فصل کا دن اسطرح کا نہین ہی کہ اوسکی تاخیر کے بھید کو آسانی سے سمجھہ لیوے پس جسکی تاخیر کی گئی ہی وہ سو تساول مین اوسکے تاخیر کی بعضی وجہین مذکور ہوئین ۵ عزیزی ۵ وما ادراک ما یوم الفصل ۵ ویل یومئذ للمکذبین ۵ اور کس چیز نے خبر دی تجکو کہ کیا ہی روز فیصل کرنیکا والے اوسدن جھٹلانیوالونکو ۵ فتح ۵ اور تونے کیا پوچھا کہ فیصل کا دن خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکی ۵ تفسیر ۵ وما ادراک الخ اور کیا جانا تونے کہ کیا ہی دن فصل کا اسواسطے کہ عقل اوسکے دریافت سے عاجز ہی اور اگر غیب کی طرف سے اوسکو بیان کرین تو بھی بیان نہوگا مگر انہین عظیم حادثون کے ساتھہ جو آیندہ واقع ہونگے تو پھر یہہ کہینگے کہ ان حادثون کو اسواسطے اس روز پر موقوف رکھا ہی اسواسطے بھی اولی اور انسب ہے کہ اس روز سے خوف دلایا جاوے اور کہا جاوے کہ ویل یومئذ للمکذبین بڑی خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکو اب آجکہہ ہر جانا چاہیے کہ قیامت کے منکر اور نکو اوس واقعہ کے واقع ہونیکے وقت دس طرحسے سختیان آگے آوینگی پہلی سختی یہہ کہ جسوقت کہ امید نہتی وہ یکایک آن پہنچی اور اوسکے آنیسے مدہوش اور متحیر ہوجاوینگے اور یہی وہ سختی ہی کہ ہر ایک

۵ یعنے چلائے جاوینگے پہاڑ پیس ہوجاوینگے دہوکا سا معلوم ہوگا پہاڑ معلوم ہوینگے اور بیٹھے رہینگے اجزا کے ساتھہ مخلوط ہونیکے باعث ۱۲

۵ یعنے اور جسدن ہم چلاوین گے پہاڑونکو اور تو دیکھے گا زمین کو کہ ظاہر ہوئی ہی اور ہم نے جمع کیا ہی انکو اور نہین چہوڑا ہم نے کسیکو اونمین سے ۱۲

۵ یعنے فیصلے کے دن کی ۱۲

قیامت کے ذکر کو قیامت کے آنیکے وقت لازم ہے اور سخت مصیبت سے جو اس آیۃ مین مذکور ہی ہی سختی مراد ہے اور اسکے بعد اور سختیان جو قیامت کے منکرونکے واسطے خاص ہین اور اونکے آگے آوینگے سو اس سورۃ کے آخر تک بیان فرمائی ہین اور اون سختیونکے اسباب کی طرف بھی اشارہ کیا ہی پس اس آیۃ کو اس سورۃ مین فقط تاکید کے لیے سمجھنا تامل اور فکر کے قصور سے ہے سو دوسری اور تیسرے اور چوتھی سختی کی وجہ یہہ ہے کہ منکر لوگ اپنے جہل مرکب پر اور مقدمات مزخرفہ کے فساد پر ایکایک مطلع اور خبردار ہوتے جن مقدمات کے سبب سے قیامت کے انکار پر بہت اصرار کرتے تھے سو اوسوقت اپنے غلط فہمی اور قصور دانش پر آگاہ ہوینگے اور معلوم کرینگے کہ ہمکو ذات اور صفات الٰہی کے عقائد دنیا مین ہرگز متیقن نہ تھے اور حق تعالیٰ کی قدرت اور اوسکے تاثیر سے بالکل بیخبر رہے ہم پس دوسری وجہ اس سختی کی یہہ ہوگی کہ وہ لوگ دنیا مین حق تعالیٰ کو ایسا قادر نجانتے تھے کہ کروڑون بلے نہتا آدمیونسی بدلے سکیگا اور کہتے تھے کہ یوم الفصل کے آنیکو انبیا اور رسول بالکل ہلاک ہوجانے نوع انسان کی بیان کرتے ہین اور یہہ بات کیسکے عقل مین نہین آتی ہی کہ تمام نوع انسانی ایکوقت مین فنا ہوجاوین اسواسطے کہ جو حادثہ دنیا مین واقع ہوتا ہے تو اوس سے بعضے لوگ اپنی قوۃ کے زور سے یا مکان کی مضبوطی سے یا کسی تدبیر اور حیلہ سے نجات پاتے ہین کبھی دنیا مین ایسی کوئی آفت نہین آئی کہ جسکے سب اوس آفت مین گرفتار ہوکے ہلاک ہوجاوین سو حق تعالیٰ اوسکے اس شبہ کے جواب مین ایک تمثیل بیان فرماتا ہی کہ اسبات کا سمجھنا اور شبہ کا دفع کرنا تمپر بہت آسان ہے اسلیے کہ ہلاک کرنا ایک آدمی اور ہزار آدمیونکا برابر ہے اور جو تمنے لاکھون کروڑون آدمیونکا مرنا مختلف زمانون مین دیکھا اور سنا تو اسی پر قیاس کرلو کہ تمام نوع انسان کی ایکوقت مین روح سلب ہوسکتے ہی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ اور اگر تمکو لاکھون کروڑونکے ہلاک مین جو مختلف زمانون مین ہلاک ہوئے ہین کچھہ شبہہ ہو تو ہم کہتے ہین کہ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ آیا ہلاک نہین کیا ہمنے پہلونکو پھر اوسکے پیچھے اونکے لاتے ہین ہم پچھلونکو اسیطرح کرتے ہین ہم ساتھہ گنہگارونکے ۝ ہم کہا نہین ہلاک کیے پہلے پھر اونکے پیچھے پیچھے ہین پچھلے ہم یہے کچھہ کرتے ہین گنہگارونسی ۝ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ کیا نہین ہلاک کیا ہمنے پہلونکو کہ حضرت آدم علیہ السلام کیوقت سے سب ہلاک ہوچکے ہین ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ پھر اونکے پیچھے لیجاتے ہین ہم پچھلونکو اسواسطے کہ ہر وقت مین مرد مرتے چلے جاتے ہین اور جب ہلاکی اسقدر انبوہ کثیر کی مختلف زمانون مین ثابت ہوئی تو ثابت ہوا کہ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ایسا ہی کرینگے ہم گنہگارونکے ساتھہ پہلے مرتے صور کے پھونکنے کیوقت یعنے سبکی روح ایک ہی وقت مین سلب ہوگی: درسکے پہلے سب نوع انسان کی روح جو ایکوقت مین سلب نہین ہوتی ہی تو اسکا سبب یہہ ہے کہ ایمان بیگناہ بہی بہت ہوتے ہین اور گنہگار نیک نطفہ کو اپنی پیٹہ مین رکھتے ہین اور اونکی نسل سے معرفت اور عبادت

ع یعنے ہمنے ہر پہلے کو پیچھے اور ہر پیچھے کو پہلے ہلاک کیا ہی اور ہر ایک کو ایک ہی طرح ہلاک کیا ہی

ع یعنے ایک جان کو ہلاک کرنا اور ہزار جان کو ہلاک کرنا ہمپر برابر ہی

ع قولہ الم نہلک الاولین یہہ ہلاک کرنا ہمارا ہر وقت مین ہی

ع یعنے پہلے ہلاک ہوئے ہین اور پیچھے ہلاک ہونگے

ع یعنے ہلاک کرنا ہمارا ہر زمانہ مین ہی

ع یعنے ہر زمانہ مین ہلاک کرنا ہمارا ہی

ع یعنے ہر زمانہ مین ہلاک کرنا ہمارا ہی

ع یعنے ہر زمانہ مین ہلاک کرنا ہمارا ہی

ع یعنے ہر زمانہ مین ہلاک کرنا ہمارا ہی

کی امید ہے اور جسوقت نفخ صور کا ہوگا اوسوقت سب کے سب زندہ ہوجائینگے اور سلسلہ پیدایش کا منقطع ہوجائیگا
اسواسطے کہ جالیس برس پہلے سے سب وعوت باطل ہوجائینگے نیک لوگوں کی امید ہی نہ رہیگی اور سب کے سب قابل آگ ہونے جائینگے
جیسا کہ حدیث میں آیا ہے لا تقوم الساعۃ حتی لا یقول فی الارض احد اللہ اللہ ویل یومئذ للمکذبین

والے اوسدن جھٹلانیوالونکو ۞ فتح ۞ خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکی ۞ موضح تفسیر ۞
بڑی خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکو اپنے عقیدونکے فساد پر اور اپنے شبہونکے بطلان سے خبردار
ہونے پر جسکو اگر دنیا مین چاہتے تو ادنی تامل سے دور ہوسکتا تھا سو کیا اور وہان اپنے ہاتو نکو نہ ہٹا
سکے کاٹین گے لیکن کچھہ مفید نہو گا اور تیسری سختی کی وجہ اوسدن یہہ ہوگی کہ کافر دنیا مین یہہ اعتقاد
نہین رکھتے ہین کہ حق تعالی مردونکو زندہ کریگا سو حق تعالی اونکی اس نا سمجھی پر آگاہ کرتا ہی کہ یہہ
عقیدہ تمہارا باطل ہے قیامت کے دن ہی عقیدہ کا فساد اور اس شبہہ کی سستی تمکو معلوم ہوویگی اسلیے
کہ اپنے پیدایش کی ابتدا کو خوب جانتے ہو کہ کیسی گندی بدبو چیز سے ہوی ہی الم نخلقکم ۞ عزیز ۞

الم نخلقکم من ماء مھین فجعلنہ فی قرار مکین الی قدر معلوم فقدرنا فنعم القدرون ویل

یا نہین پیدا کیا ہے ہمنے تمکو پانی حقیر سے بس کہا ہمنے اوس پانی کو بیچ جگہہ مضبوط کے ایک اندازہ معین
پس اندازہ کیا ہمنے پس اچھا اندازہ کرنیوالے ہین ہم ۞ فتح ۞ ہمنے نہین بنایا تمکو ایک بیقدر پانی سے
پھر کہا اوسکو ایک جمی ٹھیراو مین ایک وعدہ مقرر تک پھر ہم کر سکے تو کیا خوب سکت والے ہین
۞ موضح تفسیر الم نخلقکم الخ کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو ایک پانی بیقدر سے اور وہ
نطفہ ہے کہ پیشاب کی راہ سے نکلتا ہے اور بدن اور کپڑا اوسکے سبب نجس ہوجاتا ہی اور اوسکی
بدبو دماغ کو پریشان کرتے ہے اور وہ اسطرح کا بیقدر ہی کہ جتنی مرتبہ حیض کے ہین اونکو طی کرکے
آخر حیض کا فضلہ ہوا ہی اور طبیعت نے اپنے خالق کے اذن سے اوسکو ہر ایک عضو سے کھینچ کے خصیتین
کی راہ سے نر یکے سوراخ سے باہر ڈالا ہے اسواسطے کہ بدن کی غذا کے قابل اوسکو نپایا سو اوس سے
لے پر و امو کے یا نیخانہ اور رشتاب کیطرح اوسکو باہر ڈال دیا اور یہہ بات ظاہر ہی کہ اگر طبیعت اوسمین
کچھہ بھی زندگی کی قابلیت پاتی تو اوسکو اسطرح ذلیل کرکے نہ پھینکتے جسطرح خون اور اور خلطونمین کرتی
کہ اونکو ہرگز اس حقارت سے نہین پھینکتے ہی فجعلناہ فی قرار مکین پھر کردیا اوس بیقدر پانی کو
اپنی عنایت سے ایک ٹھیراو کی جگہہ محفوظ مین جو مکان ہونیکی قابلیت رکھتی ہی یعنی مان کا رحم
جسکو ہندی مین بچہ دان کہتے ہین اور وہ ایک عضو ہی کہ اوسکا طول بدون حمل کے بارہ انگل
ہوتا ہے اوسی عورۃ کی اولگلیونسی اور مدیکے متصل شانہ کے نیچے آنتونکے اوپر مستقیم ہے
اور اوسمین دو خانے بنائے ہین تو امین کے تولد کے واسطے اگر اتفاق پڑے اور ہر خانہ اوسکا
ایک سوراخ رکھتا ہے نافہ کی طرف جہانتون تک کہ بچہ کی غذا کیواسطے خون اور حیض اوسی راہ سے
آتا ہی اور جب بچہ اوسمین پیدا ہوتا ہے تو طول اور عرض مین اوس بچہ کے جسم کے برابر وہ بھی ہوتا ہے
اور اوس عضو کی پیٹھ پٹھون سے مضبوط بندہ دی ہی سو وہین پٹھون کے سبب سے بچہ جنتے وقت

سلہ
بعضے ہمین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کوئی نہ کہیگا اللہ اللہ باقی
کوئی جو کہے اللہ اللہ اسپر بعضے اولیا کو ہوا ہے کہ اونکی زبان سے نکلتا ہے

پیٹ سے نکلتا ہے اور اوسکا موہنہ فرج کے سوراخ کے متصل ہے اور مرد کا نازہ جماع کیوقت اوسمین داخل ہوتا ہے سو نطفہ ایسے مکان محفوظ مین کہ پیٹ کے اندر چشون کی مثانہ بوسی مضبوط تنیدہ ہوتی ہے جیسے نگین حویلی ناف شہر کے محلہ مین اور کونچہ غیر نافذہ مین سب آفتونسی بچی ہوئی ہوتی ہی ایسی جگہ کہا ہنے اوسکو الی قدر معلوم ایک مدت معین تک کہ اکثر وہ مدت نو مہینی کی ہوتی ہی کمی بیشی اوسمین بہت کم ہوتی ہی فقدرنا پھر اندازہ کیا ہنے اتنی مدت مین ہر چیز کا یعنے جو شرطین اور لوازمات اوسکے زندگی کے کمال مین مطلوب وضروری تھے فنعم القدرون کیا ایسا اندازہ کرنیوالے ہین ہم اسواسطے کہ اتنی مدت مین کوئی چیز ضروری رہ نہین جاتی ہی اور کوئی چیز زائد و بیکار پیدا نہین ہوتی ہی بخلاف اور اندازہ کرنیوالونکے کہ جب کسی جسم کی برآورد کرتے ہین تو اوسمین بعضی ضرور چیزین رہ جاتی ہین اور بعضی زائد اوسمین مل جاتی اسلیے جب اوس کلام سے فرغت ہوتی ہی تو اقع اور برآوردہ مین بڑا تفاوت ظاہر ہوتا ہے اور پھر جمع اور خرچ کے تغیر اور تبدل کیطرف محتاج ہوتے ہین اس اجمال کی تفصیل یہہ ہے کہ جب بچہ دان عورت کا معتدل منی سے پر ہوجاتا ہے تو اوسکا موہنہ بند ہوجاتا ہی پھر اوسکے اندر کوئی چیز جا نہین سکتی تاکہ اوس منی کو خراب نکردیوے پھر اوس منی سے جو بچہ دان کے اندر کی جلد سے ملی ہوتی ہی اوسکو باریک چمڑیکی صورت کردیتے ہین جسکو عربی مین غشا اور ہندی مین جھلی کہتے ہین تاکہ اوسمین جان کی رنگین و رنگین اور اونکے درآنیکے سبب سے خونکا پہنچنا آسان ہووے اور اوس جھلی کو عرب لوگ مشیمہ کہتے ہین اور ہندی لوگ چھڑ کہتے ہین اور اوس جھلی کے اندر ناف سے مثانہ تک ایک پردہ دوسرا سیطرح کاتن دیا جاتا ہی تاکہ فضلات کو دفع کرتا ہے اور پھر اوسکے اندر ایک پردہ اور طوبات کی محافظت کے لیے بنایا جاتا ہے اور وظلمت ثلث جو سورہ زمر مین وارد ہوا ہی اوس سے یہی تینون پردے مراد ہین اور جو اس منی کا خلاصہ ہوتا ہے وہ بچہ دان کے اندر کے خانہ مین جو اوسکے موہنہ سے ملے ہوتے ہین چپک جاتا ہی اور آہستہ آہستہ جمنا شروع ہوتا ہے اور اوس جمنے کے وقت مین اوس مکانکی حرارت کے سبب سے جوش ہی ماتا ہی پھر اوس جوش سے کف نکلتا ہی اور وہ کف اوسکے بیچمین ٹھیر جاتا ہے وہ دل ہوتا ہے اور یہہ کف منی کی رحم مین جانیکے بعد تیسرے دن ظاہر ہوتا ہے پھر چوتھے روز ایک نقطہ سیاہ اوسکے اوپر ظاہر ہوتا ہے وہ مانع ہوتا ہے پھر چھٹے روز ایک نقطہ دوسرا پیدا ہوتا ہے داہنے طرف اوس کف کے جسنے بچمین قرار پکڑا ہے اور یہہ جگر ہوتا ہے سو اس مدت تک اکثر ایک ہفتہ ہوتا ہے اوس نطفہ منی کو غوزہ اور کف کہتے ہین پھر اس ہفتہ کے گذر جانیکے بعد گوشکے خط کھینچے جاتے ہین اور اکثر دسوین روز یہہ امر واقع ہوتا ہے اور رنگ منی کا اوسوقت مین سرخی پر آجاتا ہے غرضکہ پندرہوین دن خوب سرخ ہوجاتا ہے پھر اوسوقت اوسکو علقہ کہتے ہین یعنے خون جما ہوا اسلیے کہ سوائے اون تینون جھلیون کے باقی سب سرخ ہوجاتا ہے اسیواسطے بعضے ماہر طبیبون نے کہا ہے کہ وہ تینون پردے خاص عورت کی منی سے ہوتے ہین مرد کی منی سے نہین ہوتے اور جسنے یہ قول

پیٹ کے اندر جو منی کا بیان

دن آتا ہی وہ خون بستہ جسکا نام علقہ ہی جمنے ہونے لگتا ہے اور دماغ دونون کندہون سے بڑھا ہوجاتا ہے
اور آہستہ آہستہ عضار کا ڈول پڑنے لگتا ہی یہان تک کہ اکتالیسون دن مختلف عضار کی صورتین نمودار ہوجاتی
ہین پہر اوسوقت عضار رئیسہ سے عضار خادمہ جمتی ہین اور شرائین یعنی رگین جان کے پیدا ہوتی ہین
اور اون پر دو غین درکے رحم کی شرائین مین چپک جاتی ہین اور پہر پینتیسہ دن گذرنیکے بعد خون سے
غذا لینا شروع کرتا ہے اور دموی عضار جیسے گوشت وغیرہ پیدا ہونے شروع ہوتی ہین اور اوسکے
ا وہ ماہ ان کے اور وہ سے ملکر خون چوسنا شروع کرتے ہین یہان تک کہ بہتر روز تمام ہونیکے بعد اوسکا
تمام بدن گوشت اور پوست کی پوشش سے تیار ہوجاتا ہی تب بچہ کا موہنہ ماں کی پیٹہ کی طرف ہوتا ہے اور
دونون ہتیلیان اوسکے ماتہہ کی اوسکے دونون گھٹنون پر اور دونون طرف دونون پاؤن اور
دونون پاؤن کے درمیان مین سر کو جھکا کے بیٹہتا ہی اور جسقدر بچہ ہر روز بڑہتا جاتا ہی اوسیقدر
بچہ دان بہی کشادہ ہوتا جاتا ہی اور روح طبعی اور حرارت اوسکے بڑہانے مین مشغول ہوتی ہی پہر
منی کے پڑنیسے نوسو دن گذرنیکے بعد حیوانی قوتین اوسمین پیدا ہوتی ہین سو پہلے مہینے مین سمان
کا حکم رکہتا تہا کہ سیطرح حرکت نکر سکتا تہا پہر دوسرے مہینے مین مانند گہاس کے تہا کہ بڑہتے اور
غذا کرنیکے حرکتین اوس سے بے ارادے ظاہر ہوتی تہین پہر تیسرے مہینے مین حیوان کا حکم پیدا
کیا پہر جب سو دن پورے ہوتے ہین تو اوسکے حیوانی قوت دماغ کو پہنچتی ہی اور حرکت ارادی
ضعیف سی اوسمین پیدا ہوتی ہی جسطرح کوئی نقیہ یا ضعیف کہ ہلنی جلنی کی قوت نرکہتا ہو اور
پہر ایکسو دس دن کے بعد اوس شخص کے مانند ہوتا ہے جو کچہہ جاگتا اور کچہہ سوتا ہوتا ہی یہان تک
کہ ایکسو بیس دن کے بعد قوۃ حیوانی اوسمین کامل ہوجاتی ہی اور حدیث شریف مین جو آیا ہے
کہ تین چلہ گذرنیکے بعد بچہ مین روح آتی ہی اور جان پڑتی ہی تو اوسی حالت کی طرف اشارہ ہے
کہ بعد گذرنے ایکسو بیس دن کے روح انسانی اوسمین آتی ہی اسلیے کہ حقیقت مین روح وہی ہی اور
پہلے اوسکے ایک حیوان تہا اور حیوانونکی طرحکا اور جب اوس حدسے تجاوز کرتا ہے تو حرکت اوسکے
پیٹ کے اوپر سے معلوم ہوتی ہی یہان تک کہ سات مہینے مین اوسکے ہلنے جلنے سے عضار اوسکے
سخت ہوجاتے ہین اور کچہہ قوۃ پکڑتے ہین گویا کہ اتنے دنون اوس سے ورزش اور محنت لیتے ہے
پہر بعد اسکے جلنے کے تیزون پردے پہاڑنے پر قادر ہوتا ہے اور اپنی رگونکو ماں کی رگونسی جدا
کرنیکی قوت پیدا کرتا ہے پہر چاہتا ہی کہ سیطرح مین اس مکان سے نکلون یہان تک کہ نوسے
مہینے حق تعالی کے حکم سے باہر آتا ہے اور یہہ اندازہ معین جو بیان کیا گیا ہے یہہ اوس صورتمین
ہے کہ کوئی اور خصوصیتین اوسکو لاحق ہون جیسے والدین کی مزاج کی حرارت یا منی کی حرارت
یا موسم گرمی کا ہو یا شہر جنوبی ہو تو یہان اسکے ضد ہون تو ان سببونسی اوس بچہ کے بچہ دانمین تنگی
مہینون کی زیادتی ہوگی لیکن چہہ مہینے سے کم اور دو سال سے زیادہ اور بعضے روایت مین چار سال سے
زیادہ کبہی واقع نہین ہوا ہے اور جب زندہ کرنا نطفہ کا باوجود اس حقارت اور نالائقی کے اور پہر بعد

ل مودودھی جلد ۱۲ ۔

م مصنف کی اسکے قائل ہونیکی وجہ

ن بیان قول علی کے

س بیان قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ

ع بیان قول ابن عباس رضی اللہ عنہ

ف بیان قول ابن عباس رضی اللہ عنہ

ادمین سے آنیکے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ حقیقت نہین رکھتا ہی بلکہ کس مرتبے اور کمال کو اوسے پہنچا چاہے
تو پہر مردونکی سڑی ہوئی ہڈیان اور گلے ہوے اجزا کو مدت دراز گذرنیکے بعد زندہ کرنا اوسکے نزدیک
کیا چیز ہے اسلیے کہ نطفہ کا حال ہی مردونکے بدن اور ہڈیونسی کم نہین ہے پہر نو مہینے پیٹ مین رہنے
سے کقدر کمال کو پہنچتا ہی پس اسیطرح مردونکے بدن ہی کچھ مدت زمین مین رہکے اگر انتہا درجیکے کمال
کو پہنچین تو یہہ بات کچھ خلاف عقل کے نہین ہی سو جب یہہ بات ظہور پاویگی پس وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ وای اوس روز دروغ کہنے والونکو
۝ **عزیزی** ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ ۝ **فتح** ۝ خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکی ۝ **موضح** ۝ **تفسیر** وَيْلٌ الخ بڑی خرابی
ہے اوسدن کی اس قدرت کے منکرونکی کہ باوجود اس قدرت کی نشانیان دن رات دیکھنے کے کہ ہمیشہ
لوگ پیدا ہوتے جاتے ہین پہر بہی متنبہ اور خبردار نہین ہوتے ہین اور چوتھی وجہ اوسدن کی سختی کی منکرونپر
یہہ ہے کہ یہہ لوگ افعال الٰہی کو اپنے اسباب مالوفہ کا مقید سمجھتے ہین اور اوس مالک الملک علے الاطلاق
کو اپنی طرح اسباب وآلات کا مقید جانتے ہین گویا کہ اسباب کو تاثیر مین اوسکا شریک گردانتی ہین اور
بدون اسباب کے اوسکو عاجز سمجھتے ہین یہی وجہہ ہی جو کہتے ہین کہ نطفہ کا مان کے پیٹ مین جانا
اور کامل ہوکے نکلنا بچہ دان کی خاصیت سے ہی اسواسطے کہ اگر نطفہ کو زمین پر ڈالدین تو آدمی کی
پیدایش اوس سے کسیطرح متصور نہووے سو حق تعالیٰ اونکی اس عقیدہ کو بالکل کرتا ہی اور شارہ
فرماتا ہے کہ قیامت کے دن اس اپنے عقیدہ پر بہی بہت افسوس کرینگے اور اپنے غلط فہمی اوسدن
پوچہین گے کہ ہمنے دنیا مین کچھ بہی غور اور فکر نکی اور یہہ نہ سمجھی کہ زمین ہی مان کے بچہ دان کی
خاصیت رکھتی ہی اَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا الخ ۝ **عزیزی** ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ۝ اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا ۝
آیا نہین کیا ہمنے زمین کو جمع کرنیوالی آدمیونکی تمام زندون اور مردون کو ۝ **فتح** ۝ ہمنے
نہین بنائی زمین سمیٹنے والی جیتونکو اور مردونکو ۝ **موضح** ۝ **تفسیر** اَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ الخ کیا نہین
کیا ہمنے زمین کو جمع کرنیوالی ہیت سے زندونکو جیسے حشرات کہ بغیر مانکے بچہ دانکے پیدا ہوتے ہین
اور ہیت سے مردونکو یعنے جادات کو جو اپنی خوش وضعی اور خوش رنگی مین اور مرغوب اوجہی ہونیمین
کچھ زندہ آدمیونسی کم نہین ہین جیسے یاقوت اور الماس اور زمرد اور نمک کی کانین اور آور کانی
چیزین جو تاثیر مین تمام نباتات سے بہتر ہین سو جب زمین کی تربیت سے ایسی چیزین ظاہر ہوتی ہین
پہر اگر مردونکی سڑی ہوئی ہڈیون کو تربیت کرکے زندہ نکالے تو کیا عجب ہے اور اگر منکر لوگ یون کہین
کہ زمین اگرچہ تربیت زندون اور مردونکی کرتی ہی جیسے حشرات اور کانی چیزین کہ یہہ البتہ پیدا
ہوسکتی ہین لیکن انسان کا پیدا ہونا اوسکے تربیت سے کسیطرح ممکن نہین ہی اسلیے کہ انسان کا
جسم ایسی چیزونسی مرکب ہے جو آپسمین بڑا اختلاف رکھتی ہین چنانچہ بعضی چیزین نہایت سخت
اسمین واقع ہین جیسے ہڈیان اور بعضی بہت ہی لطیف وباریک جیسے ہوائی روح اور بعضی بین
بین یعنے ان دونون کے درمیانین بستہ اور جمی ہوئی جیسے اور عضا اور بعضی بہنی والی جیسے خلط

اور فضلات پیشاب و پاخانہ وغیرہ سونمین بے شعور کی طبیعت سے اس قسم کے افعال متحلمہ اور تصویرین رنگارنگ کسطرح یقین کرینگے ہم کہ زمین ایسی چیز پیدا کرسکتی ہی تو اسکے جوابمین ہم کہینگے کہ ہان زمین باوجود اس بے شعوریکے اس قسم کے عجائبات پیدا کرسکتی ہی جسطرح بچہ دان عورۃ کا اگرچہ کہ بے شعور ہین دونون برابر ہین دونون افعال لاینگا رنگارنگ ہونا ہمارے ارادے اور خواہش سے ہے ۞ **عزیزی** ۞ وجعلنا فیها رواسی شمخت واسقینکم ماء فراتا ۞ اور پیدا کیے ہمنے زمین مین پہاڑ بلند اور پلایا ہمنے تمکو پانی میٹھا ۞ **فتح** ۞ اور کیے اوسمین بوجہ کے پہاڑ اونچے اور پلایا تمکو پانی میٹھا پیاس بجھانیوالا ۞ **موضح تفسیر** وجعلنا الخ اور کر دیے ہمنے زمین مین پہاڑ بہت بلند جنکی سختی اور بلندی انتہا درجہ کی اور اون پہاڑونکے نیچے نہرین اور چشمے جاری کیے ہمنے اور پلایا ہمنے تمکو اونہین پہاڑونکے ذامن سے پانی بہت میٹھا جو پیاس کو بجھاتا ہے تو معلوم ہوا کہ زمین کی ترکیب سے یہی بعضی چیزین بہت سخت جیسے پتھر اور بعضی بہت نرم و لطیف جیسے پانی پیدا کرنا ممکن ہے پھر جب یہہ ثابت ہوا تو ویل الخ ۞ **عزیزی** ۞ ویل یومئذ للمکذبین اے اوس روز جھوٹ کہنے والونکو ۞ **فتح** ۞ خرابی ہے جھٹلانیوالونکی ۞ **موضح تفسیر** ویل الخ بڑی خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکی جو آدمی زندہ ہونیکو زمین سے انکار کرتے ہین اور یہہ نہین سمجھتے ہین کہ زمین مین لطیف اور کثیف دونون قسم کے چیزین موجود ہین اور ہر ایک چیز اپنی اپنی زمین کی طبیعت کی خاصیت سے دوسری طرحکا لباس پہنتی ہی پھر کیا تعجب ہے کہ مردونکے جسم جزو لطیف ہونیکی یا قوت پیدا کرین اور بعضے لطیف ہوکے روح ہوائی ہوجاوین اور بعضے کثیف اور غلیظ ہوکے عضا اور بدنون اور رگ پٹھونکی شکل ہوجاوین اور پھر صور کا پھونکنا ارواح مجردہ کا بدنونکے ساتھہ متعلق ہوجانیکا سبب پڑے جسطرح پیٹ کے بچہ کے اندر روح پھونکی جاتی ہی اور پانچوین وجہ اوسدنکی سختی کی منکرونکی واسطے یہہ ہوگے کہ آفتاب کو اوسدن نزدیک لاوینگے اور دوزخ کی گرمی اور اوسکے بخارات اوٹھے ہوئے یہہ سب جمع ہوکے حشر کے میدان کو تنور کیطرح دہوین اور چنگاریون سے پر کردینگے اور لوگ اوس گرمی سے تنگ ہوکے سایہ کے ڈھونڈھنے کو ادہر اودہر دوڑینگے اور کہین سایہ کا نشان نپاوینگے تاکہ کچھہ آرام پاوین اور جو مومن کامل الایمان ہونگے وہ حق تعالی کے عرش کے سایہ مین جگہ پاوینگے اور کافرونکے سامنے عذاب کے فرشتے آگ کے گرزیکے خوفناک شکلونسے نمودار ہونگے اور کہینگے کہ **انطلقوا الخ** ۞ **عزیزی** ۞ انطلقوا الی ما کنتم به تکذبون انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب لا ظلیل ولا یغنی من اللهب سلها جاؤ لیجاؤ طرف اوسچیز کے کہ اوسکو جھوٹ گنتے تھے جاؤ طرف سایہ تین شاخ والیکے نہ سایہ سرد ہوگا اور نہ کفایت کریگا آگ کی گرمی سے ۞ **فتح** ۞ چلو دیکھو جو چیز تم جھٹلاتے تھے چلو ایک چھانو مین جسکی تین پھانکین نہ کہن کی اور نہ کام آوے تپش کے ۞ **موضح تفسیر** انطلقوا الخ چلو اوسچیز کیطرف جسکا تم انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ ہرگز ہونیوالی نہین اور وہ چیز جدائی اور امتیاز اور تفرقہ ہی نیکون اور بدون کے درمیانمین اور بھلی چیز امتیاز اور جدائی

اجکے دن تم دو دمن فرقون مین یہہ ہی کہ نیک لوگ کیسے عمدہ سایہ مین ہین جسکے سبب جناب باری تعالیٰ کا
قرب انکو حاصل ہے اور تم لوگ اس بلا مین مبتلا ہوا اور تمہارے لیے جو سایہ مقرر ہوا ہی اوسکا حال چلکی
دیکھو انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب چلو سایہ تذہا یکی طرف جسکی تین شاخین ہین قتادہ اور اور مفسرون نے
روایت کی ہی کہ کافرون اور آور بدکار دنیے سایہ کیوسطے ایک دہوان دوزخ سے اوٹھیگا کہ ہر شخص کو تین
تین طرف سے گہیر لیگا ایک ٹکڑا اسکی اوپر سائبان کیطرح ٹہیر لیگا اور ایک ٹکڑا دائین اور ایک ٹکڑا بائین
ہو جائیگا اور تمام حساب سے فراغت ہونے تک وہ لوگ اوسی سایہ کے نیچے رہین گے اور ایمان دار نیک
کردار عرش معلے کے سایہ کے نیچے آرام سے کہڑے ہونگے اور محقق علمانے یون کہا ہے کہ وہ آگ کا دہوان
جو منکرونکو گہیر لیگا وہ اونکے برے عملونکی صورت مثالی ہوگی جو اس تاریک شکل سے ظاہر ہوگی اونکو
تین طرف سے آگہیر یگی جسطرح دنیا مین اونکے نفس کو انہین تینون طرف سی گہیرا تہا چنانچہ ایک شیطانی
قوۃ کی تاریکی اور اوس سے وہ عقل مراد ہے جو وہم مین پہنسی ہوئی ہی اور اسکا منشا دماغ ہی جو سب
بدن کے اوپر ہے اور دوسری غضبیہ قوۃ جسکا منشا دل ہی جو بدن کے بائین طرف واقع ہی اور
تیسری شہویہ قوۃ جسکا منشا جگر ہی بدن کے داہنی طرف واقع ہی اور جب ظل کا حال بیان فرمایا کہ
کہ ہرگز راحت اوس سے حاصل نہوگی اور آگ کے شعلونکو دفع نکریگا اور اوسکی تعلیل کے مقام مین قد
کے طور پر ارشاد فرمایا ہی کہ اوسکے تینون شعبی بڑے بڑے انگارے پہینکین گے پہر ایسے سایہ سے انفع کی
امید کسطرح کہی جاسکے غرضکہ ہر طرح سے کافرونکا سایہ اور سدن مومنون کے سایہ کے خلاف ہوگا
چنانچہ فرمایا لاظلیل نہ منع کریگا یعنے نروگیگا وہ سایہ آفتاب کی گرمی کو یہہ مشتق ہی ظل ظلیل سے
جو عرب کا قول ہے یعنے سایہ بہت گہن کا ہے اور اوس سایہ مین سوراخ ہین جنکی راہ سے آفتاب کی
شعاع پہنچتی ہے اور سایہ کے فائدہ مین نقصان کرتی ہی وہ لا یغنی من اللھب اور نہ دفع کریگا آگ کے شعلونسے
کچھہ یا ندکی طپش کو جو پیاس کے غلبہ سے ہوگی اور سایہ مین انہین دو چیزونکا فائدہ ہی یعنے اوپر کی
گرمی کو بچانا اور اندر کی سوزش کو تسکین دینا پہر جب یہہ دونون چیزین اوسمین نہوین تو گویا وہ
سایہ ہی نہین ہے بلکہ دوزخ کی آگ کا دہوان ہے جو بدلی اور سایہ کی صورت دور سے نمودار ہوگا اسکے
کہ انہا ترمی الخ عزیزی انہا ترمی بشرر کالقصر کانہ جمالت صفر تحقیق وہ
آگ ڈالیگی چنگاریان مانند محل کے گویا وہ چنگاریان اونٹ زرد ہین فتحی تحقیق وہ آگ
پہینکتی ہی چنگاریان جیسے محل جیسے وہ اونٹ ہین زرد موضح تفسیر انہا ترمی الخ
مینک وہ دوزخ پہینکیگی کے بڑے بڑے چنگاریون کو کہ ہر ایک چنگارے اوسکے طول عرض مین جیسے
بادشاہون اور امیرونکا محل کہ دنیا مین بہت عمدہ سایہ اونہین کے محل کا ہوتا ہے اور ہوا کی گرمی
کیوقت کافر اکثر ایسے محلون اور مکانونکی آرزو رکہتے ہین سو اوسوقت اونکی وہ آرزو اس کل کے
سامنی آویگی اور جلدی اور پے در پے انمین وہ چنگاریان کانہ جمالۃ صفر گویا وہ چنگاریان زرد رنگ
اونٹونکی قطارین ہین کہ ایک کے بعد ایک چلے جاتے ہین اور جو قیامت کے دن پہلا تفرقہ اور امتیاز

نیک بدمین ہی ہوگا اور جس جس چیز کے واقع ہونیکا اوسدن وعدہ کیا گیا ہنا اوسکا وقوع وظہور شروع ہوگا
وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ ۵ عزیزی وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۵ وائے اوسدن جھوٹ گننے والونکو ۵ فتح
خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکی ۵ موضح تفسیر بڑی خرابی ہی اوسدن منکر ونکے حال پر اسواسطے
کہ اول سطر حکایۃ رنج اور غم دیکھینگے اور دوسرے سبات کو بوجہ لینگے کہ جو کچھہ اوسدن کی سختی اور مصیبت اور دہشت
اور نیکون اور بدون کمین جدائی کا احوال ہم سنتے تہے وہ سب واقع ہونیوالا ہی گویا اسوقت کہ اوسدنکی
ارکا کی حسرتمین اور اپنے معتقدات کے بطلانمین سختی اور مصیبت کھینچی ہتی اور اب اوسدنکے وقایع اور احوالونکی
فکر جو بہت ہی سخت اور مشکل ہے اونکی کریان حال کو پہاڑیکی اور سختی پر سختی زیادہ کریگی چھٹی اوسدنکی
سختی کی وجہ منکر ونکے حق مین یہہ ہوگی کہ جب کوئی شخص ایکایک کسی مصیبت مین پہس جاتا ہی اور
یہہ ہی گمان ہوتا ہی کہ اسکے بعد دوسری مصیبت اس سے بہی سخت اور آنیوالی ہی تو ہت کا سنسی پہلے ہی
مصیبت آنیوالی کے دفع کرنیمین اور روکنے مین دل وجان سے متوجہ ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی گناہ یا کسی
جرم سے پکڑا جاتا ہی تو پہلے جاتا ہی کہ کسی تقریر سے اوسکا انکار کروان اور کوئی بات بنا کی اوس الزام کو
اپنے اوپر سے دور کروان پہر جب دیکہتا ہی کہ انکار بن نہین پڑتا تو عذر و پیش کرتا ہے کہ مجہسے تقصیر ہوئی
تاکہ اوسکے مواخذہ سے درگذر کرین اور اپنی چرب زبانی سے اوس بلا سے خلاصی پاوے سو ہر شخص پہلے اسطور
دفع کرنا چاہتا ہے اسلیے کہ یہہ طور دفع کا آسان ہے اور اسمین دوسرے کی طرف سہمانت کی حاجت نہین پڑتی
سو کافر بہی جب قیامت کی آمدنی دیکھینگے بلکہ اوسکی نشانیان بہی بعضی دیکہینگے جیسی سایہ کی تقسیم
کہ یہ اندارون کے واسطے یہہ عزت ہوئی اونکے لیے ایسے کالی بلا وپیش ہوئی تو ارادہ کرینگے کہ اپنے
گناہون کیواسطے کوئی عذر وپیش کرین اور بعضی گناہونسی انکار کرینمین سو اونکواس تدبیر فریب سے
بہی مایوس کیے دیتے ہین کہ هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ۵ عزیزی هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ۵
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ۵ یہہ دن وہ دن ہی کہ بات نکرین اور نہ اونکو اجازت دی جاوی اونکو تا عذر تقصیر
کاکرین ۵ فتح ۵ یہ وہ دن ہے کہ نہ بولین اور نہ اونکو حکم ہو کہ توبہ کرین ۵ موضح تفسیر
هَٰذَا الخ یہہ دن جسکا اس کلام فیصل انجام مین مذکور ہی اور اسلیے اوسدن کو حاضر قرار دیکر ساتہہ
صیغہ اشارہ کے جو قریب کے لیے ہے متعین فرمایا یہ وہ دن ہی جسمین ہرگز دم نہ مارینگے اور بات نکر سکینگے کہ
ہمسے ایسی کونسی تقصیر صادر ہوئی جسکے سبب سے ہمکو اس وہبون کے سایہ مین لیے جاتے ہین اور طرح طرح کے
رنج و عذاب ہمکو دکہلاتے ہین نافع بن الازرق نے جو خارجیوں کے علماء مین سے ہی حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے پوچہا کہ اس آیۃ مین اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہی کہ کافر اوسدن بات نکر سکینگے اور اور آیتونمین
اسکے خلاف ارشاد ہوا ہی چنانچہ سورہ انعام مین فرمایا کہ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ اور سورہ زمر مین
یون فرمایا ہی کہ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اور آیتونمین ہی کافر دنیا کلام کرنا اور
جہوٹے عذر وپیش کرنے بہت مذکور ہین پس ان آیتونکے مختلف مضمونونمین تطبیق کیونکر ہو حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقامات مختلفہ اور مجلسین متعدد وپیش ہونگے

۵ یعنی کہینگے کہ ہمکو اللہ کا قرب درکار ہے اسلیے ہم نے بتوں کو پوجا جو ہمارے کہنے سے شفاعت کرینگے ۱۲
۵ یعنی ہم نے اسکے شریک نہین ٹہہرائے تہے ۱۲

سو بعضی جگہون اور بعضی مجلسون مین کا وونکو بات کرنیکی ممانعت ہوگی سو اون جگہون مین کچھ بیہودہ گوئی کرینگے اور بعضی جگہون اور بعضی مجلسون مین اونکو بات کرنیکا حکم نہوگا سو وہان لب ہی نہلا سکینگے پس اس مضمون کا خلاف زمانے اور وقتونکے خلاف کے سبب ہے ۵ عزیزی ۵ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ اور نہ اجازت دی جاویگی اونکو تا عذر بتقصیر بیان کرین ۵ فتح ۵ اور نہ اونکو حکم ہوکہ توبہ کرین ۵ موضح ۵ تفسیر وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ اور نہ پروانگی دی جاویگی اونکو اپنے گن ہونکے عذر کے بیان کرنیکی ایسے کہ یہہ تو اول سے معلوم ہی کہ یہہ لوگ کوئی عذر قابل سننے کے اپنے پاس نہین رکھتے ہین کچھہ فائدہ بکنیکے فَيَعْتَذِرُونَ پس عذر بیان کرین اسلیے کہ عذر صحیح لائق سننے کے اونکے پاس نہین ہی اور عذر واہی نامسموع وہان کوئی نہ سنیگا حاصل کلام کا اوسدن کا واسطے قسم کی چالبازی اور بات بنانیسی اور حیلہ اور فریب سے ہی عاجز ہونگے ۵ عزیزی ۵ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ خرابی ہی اوسدن جھٹلانیوالونکی ۵ فتح ۵ خرابی ہی اوسدن منکرونکی ۵ تفسیر بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکی اسلیے کہ اوسدن کی مصیبتین دفع کرنیکے لیے کوئی حیلہ اور تدبیر ہی نپاوینگی بلکہ مایوس ہونگے اور ساتوین وجہ اوسدن کی سختی کی منکرونکے حق مین یہہ ہوگی کہ جب سخت بازی اور حیلہ بازی سے ہی مایوس ہونگے اور کسیطرح اوسدن کی مصیبتون اور سختیون سے اپنا بچاؤ نہ دیکھین گے تب لاچار ہوکے اپنے ہم جنس کیطرف جھکینگے اور اس بلا سے نجات کی تدبیر اونسے پوچھین گے اور یہہ خیال کرینگے کہ جسطرح دنیا مین سخت سخت مصیبت اور شدت مین پھنس جاتے اور اوسکی خلاصی کی کوئی تدبیر نہ سوجھنے کیوقت جو بڑی دانا اور زور آور ہوتے تھے اونسے التجا کرکے اوسکی خلاصی کی تدبیر پوچھہ کے اوس مصیبت سے بچاؤ کی کوئی تدبیر کر لیتے اسیطرح یہان بھی شاید اس مشکل کی کشائش اس حیلہ سے ہوسکے سو حق تعالے اونکو اس موقع پر ایسے ہی تو کردیگا اور فرشتونکی زبان سے اونکو یہہ حکم پہنچیگا کہ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الخ ۵ عزیزی ۵ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۖ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ۝ فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ یہہ روز روز فیصل کرنیکا ہی جمہ کیا ہمنے تمکو اور اگلونکے پس تمکو اگر کچھہ حیلہ ہی تو بدنوا ہی کرو میرے حق مین ۵ فتح ۵ یہہ دن فیصلی کا ہی جمع کیا ہمنے تمکو اور اگلونکو پھر اگر کچھہ داؤ ہی تمہارا تو چلا لو مجھپر ۵ موضح ۵ تفسیر هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہہ ان جدائی کا ہی بڑی لوگون اور اچھونسی سو ہم ہر چیز مین جدائی اور امتیاز کرینگے ان دونون مین اور فصل وجدائی بغیر نیکون اور بدونکو ایک مکان اور زمانہ مین جمع کرنیکے متصور اور ممکن نہین ہی اسلیے کہ جو معاملہ الٰہی کیساتھہ حق مین واقع ہوا وسکو سب خاص و عام دیکھہ لین اور یہہ ہمیشہ سے کہ بعضے نیکون اور بدون کے حقوق آپسمین ایک کے دوسرے پر ثابت ہین اور حقدار کا حق دوسرے ذوالحقون بدون حاضر ہونے مدعی اور علیہ کے حکم کے مجلس مین ممکن نہین ہی اور یہہ بھی ہی کہ بعضے نیکون اور بدونکا علاقہ مشترک دوسرے شخصونسے ثابت ہے اور وہ لوگ اوس علاقہ کے سبب سے بڑے بڑے میدان مدد اور شفاعت کی دوسرونسے رکھتے ہین جیسے قرابت نسبی اور سسرالے اور دوستی اور پیری اور مریدی اور اوستائی اور شاگردی اور پیشوائی اور تابعداری اور سوائے انکے اور جسطرح یہہ علاقے اپنے ہم عصرونسے

۵ ف ۵ مولف صاحب موصوف کا قول اس بات پر ہے کہ حضرت حسن بصری رح کا قول اس بات پر دلیل ہے جو ف نے بیان کیا ہے ۵ ع ۵ یہان سے یہہ اشکال کہ جب یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ ایک فیصلہ مین دو فیصلے جمع نہین ہوسکتے تو یہہ کیونکر ہوا کہ ایک ہی فیصلہ مین کافرون کو بھی عذاب ہوا اور مومنون کو بھی ثواب ملا اسکا جواب یہ ہے کہ یہہ فیصلہ ایک ہی ہے لیکن اس فیصلہ کے دو جزو ہین ایک جزو مین کافرون کو عذاب ہوا اور دوسرے جزو مین مومنون کو ثواب ملا پس

رہتے ہین ایسطرح اپنے اگلونسے بھی کہتے ہین بلکہ نسبی علاقہ اپنے نوع کی اول فرد سے یعنے حضرت آدم علیہ السلام سے
مستحق ہی اور اسے علاقہ کے سبب سے مدد کرنیکی امید کرتے ہین اسلیے اول دہلہ مین تمام مخلوقات حضرت آدم علیہ السلام
کی طرف رجوع کرینگے اور کہینگے کہ تم ہم سبکے باپ ہو اور ہم اس بلا مین مبتلا ہین ہماری خلاصی کی کوئی تدبیر کرو
کہ اس بلا سے ہمکو نجات ملے چنانچہ یہہ مضمون صحیح حدیثون مین موجود ہی سو دیوان جمع کرنے اولین و آخرین کے ایک
مجلس مین ایک جگہہ اور ایکوقت مین نیکون اور بدون مین ایسی جدائی کریگا کہ ہر دو کو حکم کیسکی سعی اور سفارش اور عرض
معروض سے تغیر اور تبدل نپاوے ممکن اور متصور نہین ہی سو اسلیے جَمَعْنٰکُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ جمع کیا ہمنے تمکو اور
اگلونکو اسلیے کہ بلا مین پہنسے اور اوسکے دفع سے عاجز ہونیکے وقت تم اپنے اگلونکو مدد یاد کرتے کہ اگر ہمارے پیشوا
اسوقت مین ہوتے تو وہ کسی تدبیر سے ہماری اس مصیبت اور شکل کو ٹالتے اور اسوقت مین ہمارے کام
آتے جیسیکہ بادشاہ اپنے ملک کے بندوبست سے عاجز ہونیکے وقت سکندر اور تیمور کو یاد کرتے ہین اور وزیر لوگ اسطرح
اور بزرجمہر کو اور پہلوان رستم و اسفندیار کو اور طبیب لوگ جالینوس اور بقراط کو اور نجومی ابوریحان اور ابومعشر کو
اوسیطرح ہر فرقہ اپنے اگلونکو ہونیکے کمال کے معتقد ہین اپنی عاجزی کیوقت یاد کرتے ہین اور ہر مشکل کو اونکی قدرت
اور کفایت پر حوالہ کرتے ہین یعنے یون کہتے ہین کہ افسوس اسوقت فلانے نہوے تاکہ اسکام کو بخوبی سرانجام
کو پہنچاتے سو حق تعالے گویا فرماتا ہی کہ ہمنے تمہارے سب اگلون اور پچھلونکو اسوقت تمہارے سامنے اکٹھا کیا ہی
تاکہ اسدکی مصیبتونسے خلاصی کی تدبیر کے لیے اگر اونکی طرف رجوع کرنا منظور ہو تو کرو اور سب ملکے مشورہ کرکے
کوئی بات نکالو فَاِنْ کَانَ لَکُمْ کَیْدٌ پھر اگر ہووے تمہارے لیے یعنے تمہارے پاس کوئی مکر و حیلہ جسکے سبب سے
تمہارے سختی دور ہو جاوے فَکِیْدُوْنِ پھر مکر و حیلہ ہمارے ساتھہ کرو اور دیکھو کہ وہ پیش جاتا ہی یا نہین
سو جبکہ وہ اسمین دوڑ دھوپ کے اس قسم کے حیلہ و تدبیر سے بھی عاجز ہو جاوینگے تو وَیْلٌ اخ عذر کرینگے
وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ وائے اوسدن جھوٹ گننے والونکو ۵ فتح ۵ خرابی ہی اوسدن ہمیشہ اونکی
۵ تفسیر بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکی کہ اوسدنکی مصیبتون کے دفع کرنیکے واسطے ہر حیلہ اور
تدبیر سے عاجز و مایوس ہونگے اور انتہون وجہہ اوسدنکی سختی کی منکر و نکے حقین یہہ ہوگی کہ جتنے اونکے
مخالف اور دشمن تھے اون سبکو انکے سامنے طرح طرح کی عذابتونسے نوازینگے اور کافرونکو کہینگے کہ دیکھو ان
الْمُتَّقِیْنَ اخ ۵ عزیزی ۵ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ ۵ وَّفَوَاکِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ۵
تحقیق متقی پیچ سایون اور چشمونکے ہونگے اور پیچ میوونکے جس جنسسے کہ خوش کرینگے ۵ فتح ۵ جو ڈرتے
ہین وہ بہانونمین ہین اور ندیونمین اور میوے جنس قسم کے پاہین ۵ مو ۵ تفسیر اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ
بے شک جو لوگ ڈرتے ہین حق تعالے سے اور قیامت کے دن سے اور اس خوف کے سبب سے جتنے گناہ
اور برے چیزین ہین سب سے پرہیز کرتے ہے اور بندگی اور عبادتمین ہمیشہ لگے رہتے ہے وہ آجکے دن
فِیْ ظِلٰلٍ عمدہ سایونمین ہونگے یعنے حشر کے میدانمین تو رب العلمین کے عرش کے سایہ کے نیچے ہونگے
پھر پلصراط سے گذرنیکے وقت اپنے اپنے صدقون اور خیراتونکے سایہ کے نیچے ہونگے یہان تک کہ اگر کسینے
آدہا خرما خدا کی راہ مین دیا ہوگا تو اوسدن وہی آدہا خرما اوسکے کام آویگا اور دوزخ کی لپٹ سے اوسکے

لیے وبال ہوجاویگا اور اسکو بچاوینگا بہرحب بہشت مین جاوینگے تو طوبیٰ اور اور بہشت کے درختو کے سایہ نیچے ہونگے پھر جب اپنے اپنے مکانون اور مکانون مین داخل ہونگے تو وہان اپنے مخدوم غرفون اور تختو کے سایہ مین ہونگے وَعُيُونٍ اور جاری چشمو نمین ایسے چشمے کہ کسے سے کافور کی خوشبو آتی ہے اور کسی مین سونٹھ کا مزا ہوگا اور کسیکا نام تسنیم ہوگا سو اون چشمو کے سب سے انکو ہرگز نیاس نہوگی بخلاف تمہارے کہ آگ کے ہوین کا سایہ تمہاری تشنگی اور سوزش کو اور ہی زیادہ کر رہا ہے وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ اور میوہ وغین اس قسم کے جنپر انکے دل رغبت کرتے ہین کہٹے اور پٹھے سرد اور گرم سرد سیری بہار کے اور خزان کے کہ اور پکے سب وہان موجود ہونگے تاکہ بہار کی گرمی انکی باطن مین یہی اثر نکرے پس انکی ہوا اور پانی اور میوی ہر ایک انکی گرمی کے دفع کرنیکے لیے کہ ہی دسر یکے مددگار ہونگے بخلاف تمہارے کہ میوے نکے عوضین دوزخ کی آگ کے انگارے ہین اور اندر اور باہر کی گرمی اور جلن کی زیادتی ہی اور یہہ سب جدائی و تفرقہ لیلیے ہی کہ تم لوگون نے اسد نکے شکر اور انکار کی گرمی کو اپنے دلمین جگہ دی اور ان مومنون نے یقین کی ٹھنڈک سے اپنے دل کو چین مین کیا یہان ہر شخص کو پیش آیا جو اونے اختیار کیا تھا اور متقیو نکے حقین علاوہ ان سب باتو کے یہہ زیادتی ہوگی کہ مہمانو نکی طرح تعظیم و تکریم انکی ہوگی اور بار بار کہا جائے اور پیئے کیواسطے تاکید و تحریص کرینگے اور کہینگے كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ کہینگے ہم کہاوا اور پیو کہانا اور پینا گوارا ہو بسبب اوسکے کہ کرتے تھے تم کی فتے کہاوا اور پیو سوچ سے بدلہ اوسکا جو کرتے تھے موہ تفسیر کہاوا اور پیو گوارا ہو جیو اور ہچ جائیو تمکو بخلاف دنیا کے کہانے اور پینے کے کہ وہان ثقل اور بدہضمی اور ہیضہ کا خوف تھا اور یہہ کہانا اور پینا تمہارے واسطے عوضین اوسکے ہی جو تم عمل کرتے تھے چنانچہ گرمیو نمین روزے رکھتے تھے اور خدا کے واسطے روزے کیے دنو نمین بہوکے پیاسے رہتے تھے اور اچھے اچھے کہانے اللہ تعالیٰ کی راہ مین فقیرون محتاجون کو کہلا لیتے تھے اور ٹھنڈا میٹھا پانی مسکین روزے دارونکو پلاتے تھے اور وہ عمل تمہارے دنیا مین اگرچہ چند روزہ تھے اونکے عوضین لمقدار جزا تمہارے خیال مین نہین آتی تھی لیکن ہماری عادت ایسی ہی کہ جسکو جزا کی منفعت پہنچایا چاہتے ہین ہم تو اوسیطرح وہ چیز جنمین نقصان کا نام ہی نہو اور نہایت کامل ہو عنایت کرتے ہین ہم إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ بیشک ایسا ہی بدلہ دیتے ہین ہم نیک کارونکو کی فتے بیشک ہم یونہین دیتے ہین بدلہ نیکی والونکو کی موہ تفسیر بیشک ہم اسیطرح بدلہ دیتے ہین نیک کارونکو کہ ایک کے عوضین دس بلکہ سات سو تک بلکہ اس سے بہی زیادہ عنایت کرتے ہین اور فانی کے عوضین باقی اور ناقص کے عوضین کامل عنایت فرماتے ہین ان باتونکے سننے سے متقیونکو خوشی پر خوشی زیادہ ہوگی اور اونکو یقین ہوگا کہ ہمارے سارے کام مقبول ہوے اور اوسکا یہہ ثمرہ ظاہر ہوا اور اس حال کے منکر لوگ جو دوسرے احوال کے دیکھنے سے یا اس کلام کے سننے سے معلوم کرینگے تو وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ عزیزی وائے وسدان جھوٹ گننے والونکو کی فتے خرابی ہی وسدان جھٹلانیوالونکی کی موہ تفسیر بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکی اس سبب سے کہ اونکو معلوم ہوگا کہ متقی لوگ روز جزا کے معتقد ہونیکے سبب اس نوازش سے

سرفراز ہوئے وہی لوگ اس روز کے انکار سے اس رنج و مصیبت مین گرفتار ہوے اور نوین وجہ اوسدن کی عذاب کا منکرونکو یہہ ہوگی کہ دنیا مین قیامت کے انکار کرنیکے سبب سے طرح طرح کے کہانے اور پینے کی لذتون کے مزے اوڑاتے تھے اور اس امر مین بہت اسراف و بے باکی کرتے تھے اور جب متقی پرہیزگارونکو دیکھتے ہے کہ قیامت کے خوف سے دنیا کی اچھی مزیدار چیزون سے کنارہ کش ہین اور اوسکی لذت سے فائدہ نہین اوٹہاتے ہین تو اپنے دلمین کہتے تھے کہ اس عقیدے نے ان لوگون کو دنیا کے لذتونسے محروم رکہا ہی سو یہہ بڑے نادان ہین ہم خوب سوچے ہوے ہین کہ یہہ عقیدہ ہی نہین رکہتے بلکہ اس سے بیزار ہین ہم اسی سبب سے دنیا کی نعمتونکی لذتین اوڑاتے ہین اور خاطر خواہ چین کرتے ہین سو قیامت کے دن اونسی کہا جاویگا كُلُوا الخ **عزیزی** كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُمْ مُجْرِمُونَ جھوٹ گنے والون کہا اور بہرہ مند ہوتہوڑا سا تحقیق تم گنہگار ہو **فتح** کہا لو اور برت لو تہوڑے دنون تم مقرر گنہگار ہو **موضح** **تفسیر** كُلُوا الخ کہاؤ اور فائدہ لو دنیا کے حرام و حلال سے بے باک اور بے ہشت ہو کے تہوڑے دنون یعنے اپنی عمر تہوڑی تمہارا کہانا اور پینا اور فائدہ مند ہونا ایماندار متقیونکے نسبت کچہہ ہی حقیقت نہین رکہتا ہی لیے کہ اونکے فائدہ مندی کی انتہا ہی نہین ہے اور تمہاری فائدہ مندی چند روزہ ہے اور ایسی عمدہ چیز کو تمہارے دیکر ایسی ناقص کو خرید کیا لیے کہا جاتا ہے إِنَّكُمْ مُجْرِمُونَ بیشک تم لوگ گنہگار ہو چنانچہ اوس کہانے اور پینے اور فائدہ لینے کو یہی تمنے گناہ مین صرف کیا سو یہہ اور یہی عذاب کی زیادتی کا سبب پڑا اور جب کافرونکو سبات کی خبر ہوگی کہ قیامت کے انکار کرنیکے سبب سے دنیا کا کہانا پینا اور عیش و عشرت کرنا سب ہمارے حقمین زہر قاتل ہوگیا اور جو کچہہ ہمنے کہایا اور پیا تہا وہ سب فاسد غلط ہو کی آگ کی صورت ہوگیا تو وَيْلٌ الخ **عزیزی** وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ حسرت ہے اوسدن کے جھوٹ گنے والونکو **فتح** خرابی ہی اوسدن جہٹلانیوالونکو **موضح** **تفسیر** بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکی جب اپنے معاملہ کے نقصان پر مطلع ہونگے اور سمجھینگے کہ ہمنے اپنے ہاتھون آپ کلہاڑی ماری اور کالے ناگ کو پہولونکا ہار سمجہہ کر اپنے گلے مین ڈالا جسکے سبب سے اس مصیبت مین گرفتار ہوے اور اوس اولی صفت کو جو حقیقت مین مضرت ہی اختیار کر کے ان منافع حقیقیہ دائمہ کو اپنے ہاتھ سے کہو دیا سو یہہ سب چیزین انکو اچھی بات نہ سننے کے سبب سے حاصل ہونگین اسی سبب سے دسوین وجہہ کافرونپر اوسدن پہنچیگی یہہ ہوگی کہ اچھی بات نہ سننے پر اپنے ہاتھ آپ کاٹین گے اور افسوس کرینگے اسلیے کہ ان کافرونکی عادت دنیا مین یہی ہے کہ پیغمبرونکے فرمودہ کو اور مرشدون اور واعظونکے کہنے کو ہرگز نہین سنتے ہین بلکہ خندے اونکے کہنے کا خلاف کرتے ہین یہان تک کہ اگر کوئی سہل کام کا بہی انہین حکم کرتے ہین تو یہی یہہ قبول نہین کرتے **عزیزی** وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ اور جب کہا جاتا ہے کافرونکو کہ نماز ادا کرو تو نماز نہین ادا کرتے **فتح** اور جب کہے اونکو جہکو نہین جہکتے **موضح** **تفسیر** وَإِذَا قِيلَ الخ اور جب کہا جاتا ہی ان کافرونکو کہ رکوع کرو اپنی عبادتمین تاکہ مسلمانونکے گروہ مین داخل ہو اسلیے کہ رکوع خاصہ ہی مسلمانونکی عبادت کا اور سوائے مسلمانونکے

جلالین نے صاحب کیہہ خطاب دنیا مین ہی کافرونکو اور صوفیا نے قیامت علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ یہان امر معنی نامی کے ہے اور قیامت کو یہہ کہا جاویگا اور قاعدہ عرب کا یہان فعل کیا ہے اور بہت سی تفسیر لکہی ہے جو چاہے اونکی تفسیر مین دیکہہ لے

اور دونون تفسیرون سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خطاب دنیا مین ہی کافرونکو ہوا ہے لیکن قرینہ اس کا نہین ملتا صاحب حسینی نے کہا ہے کہ یہہ خطاب قیامت کا ہے اور اسی پر سیاق و سباق ہے

اور دنی عبادت مین قیام اور سجدہ ہے رکوع نہین ہی اور حقیقت مین رکوع دل کے انقیاد کا نام ہے امانت الہی کے بوجھ کے اوٹھانیکے واسطے اسلیے اس کل کو یعنے رکوع کو اس شریعت مین عبادت گردانا ہے تاکہ رکوع کرنا انسان کیطرف اشارہ ہووے کہ ہمنے امانت الہی کے بوجھ کو اپنے بیٹھہ پر لادلیا ہی باوجود اسکے کہ اوسنے ہمکو سیدھے قدوالا پیدا کیا ہے لیکن اس بوجھ اوٹھانیکا جو ہمکو حکم کیا تو ہمنے قد کے سیدھے ہونے پر غرور نکیا بلکہ گھوڑے خچر اونٹ بیل کیطرح اپنی پیٹھہ کو اوسکے سامنے ٹیڑہا کردیا ہمنے کہ وہ جوجا ہے ہمارے اوپر لاددیوے اسلیے قرآن شریف مین اور جگہہ فرمایا ہی کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ پس رکوع کرنا نماز مین مسلمانی کی علامت ہی اور کافر اگر ہزار چیز کو دنیا مین کرتے رہتے تو بھی قیامت کو جو جدائی اور امتیاز کا دن ہے اس علامت کے سبب سے اہل اسلام کے گروہ مین نہ شمار کیے جاتے لیکن یہہ لوگ لَا یَرْکَعُوْنَ ہرگز رکوع نہین کرتے ہین بلکہ اپنے تئین مسلمانونکی مشابہت سے دور رکھتے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب رئیس لوگ بنی ثقیف کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر حاضر ہوئے اور مسلمان ہوے تو آپنے اونکو نماز پڑہنے کا حکم و تقید فرمایا اور نماز پڑہنے کا طور اونکو تعلیم کیا تو اونہون نے کہا کہ ہم سب ارکان نماز کے بجالاوینگے لیکن رکوع نہین کرینگے اسلیے کہ یہہ فعل نہایت مارو ننگ کا سبب ہے کہ بنے آدم باوجود قد کی سیدھی کے جانور وکی طرح اپنی پیٹھہ کو ٹیڑہا کرکے اوندہا ہووے تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا خَیْرَ فِیْ دِیْنٍ لَیْسَ فِیْہِ رُکُوْعٌ اسواسطے کہ دینکے تحقیق انسانیت کے معنے یہی ہی اور انسانیت اسی بات کو چاہتی ہی کہ اپنے خاوند کے حکمونکو بیچون و چرا بجی کوشی اور رغبت سے قبول کرلیوے و اوس بوجھ اوٹھانیکے لیے اپنے پیٹھہ کو ٹیڑہا کردیوے اسلیے کہ عرف عام مین تعظیم اور سلام کے مقام پر اپنے پیٹھہ کو ٹیڑہا کردیتے ہین گویا اشارہ کرتے ہین اس بات کیطرف کہ تمہارے احسان کا بوجھ اپنی پیٹھہ پر رکہا ہمنے حاصل کلام کا یہہ کہ قیامت کے دن جو رکوع اور سجدہ کرنیوالونکی بزرگی اور نوازش کا فرد دیکہینگے تو یاد کرینگے کہ ہمکو یہی دنیا مین آسان کام کا حکم ہوتا تہا جسکے سبب سے یہہ نوازشین اور سرفرازیان ہوئی ہین لیکن ہمنے نصیحت کرنیوالونکا کہنا نمانا اور ایسے چین و آرام کو اپنے ہاتہہ سے سفت کہویا وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ بڑی خرابی ہی اوسدن منکرونکو جو اپنی اولٹی سمجہہ پر اوسدن افسوس کرینگے اور ہاتہہ ملینگے کہ ہمنے کیونکر ایسی آسان چیز کے مکرنے سے ایسی عمدہ چیز اپنے ہاتہہ سے کہودی اور جب یہہ کافر اسطرح کے کرتوت اور سہی مین کرایسے آسان حکم کو یعنے رکوع کو بجا نہین لاتے ہین تو فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝ پس کس بات پر بعد قرآن کے ایمان لاوینگے ۝ **فتح** اب کس بات پر بعد اسکے یقین لاوینگے ۝ **موضح تفسیر** پہر اب کونسی بات پر بعد اسکے ایمان لاوینگے اور کس کس تکلیف الہی کو قبول کرینگے اسلیے کہ یہہ ذرہ سی بات اتنے ہو نہین سکتی ہی پس یہہ شریر جانور کی طرح سے ہین جو اپنی پیٹھہ کو ٹیڑہا نہین کرتا ہے پہر دوسرے بوجھ لادینگے امید اوس سے محال ہے اور بعضے مفسرون نے کہا کہ بعدہ کی ضمیر قرآن کی طرف پہرتی ہی اگر اسکا مذکور اوپر نہین ہی لیکن قرآن بعض

نوٹ
یہہ طرح نماز پڑہنے اور رکوع اور سجدہ کرنے کا حکم ہوا اور اوسی سے مسلمان ہوے ہین اور اوسی طرح نماز پڑہتے ہین اور رکوع سجدہ کرتے ہین

کی تلاوت کیوقت ہر شخص کا ذہن اوسی قرآن ہی کیطرف دوڑتا ہی یعنے جب قرآن شریف آنیکے بعد بھی کافر ایمان لائے باوجود اسکے کہ قرآن کا بیان واضح ہی اور کتب الٰہیہ کا خاتم ہی کہ اسکے بعد پھر آسمان سے کوئی کتاب نازل ہونیکے امید باقی نہین ہی اسپر بھی نہ مانا اور قائل نہوے پھر اب اس قرآنکے بعد کونسی کتاب کے منتظر ہین جسپر ایمان لاوینگی اسلیے کہ اب کوئی اور کتاب آسمان سے نازل ہونیوالی نہین ہی اور دنیا اور کتابین جو آدمی لکھتے ہین اوس کلام مین یہہ تاثیر ہرگز نہین پائی جاتی ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو

✦ خص اس آیۃ اخیر کو پڑہے اوسکو لازم ہے کہ اسکے بعد کہے اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ ✦

للہ الحمد تمام ہوا یہہ سیپارہ روز چہارشنبہ تاریخ گیارہوین شہر شعبان المعظم سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین بیچ شہر مکہ معظمہ

✦ زادہ اللہ شرفا کے محاذی کعبہ منیفہ کے الحمد للہ ثم والصلوٰۃ علے رسولہ ابدا ابدا ✦

سیپارہ عم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ النباء

اس سورۃ کا نام سورہ تساءل بھی ہی ہے اور سورہ عم بھی ہی یعنے پہلے ہجرت کے نازل ہوئی ہی چالیس آیتین اور ایکسو تہ رکوع اور سات سو ستر حرف ہین اور ربط اس سورۃ کا سورہ مرسلات سے اس وجہ سے ہے کہ ان دونون سورتون مین جزا اور سزا کے معاملہ کو یوم الفصل کے آنے پر موقوف کیا ہے اور تہوڑا سا احوال یوم الفصل کا بیان فرمایا اور کافرونکا تعجب کرنا قیامت کے آنے مین اوسی مقدمہ سے دفع کیا کہ قیامت کا آنا بدون یوم الفصل کے نہین ہوسکتا اور یوم الفصل بدون خراب کرنے اس عالم کے اور منقطع کرنے نوع انسانی کے ممکن نہین ہے پس پہلے اس ونکے طلب جزا اور سزا کی کرنی ایسی ہے جیسے کوئی گرمی کے دنون مین جاڑیکا میوہ طلب کرے یا جاڑے مین میوہ گرمی کا کہ سو سخت بیفائدہ اور حماقت کے کچھہ حاصل نہین اوسی سبب سے مضمون مین بھی ان دونون سورتونکے بہت مشابہت ہے جیسے اوس سورۃ مین وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ واقع ہے اور اس سورۃ مین وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا اور اوس سورۃ مین اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا وَجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ اخ ہی اور اس سورۃ مین اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا الخ واقع ہوا اور بہت مضمون آپین مین ملتے ہین الیدوسرے اور اس سورۃ کا سورہ تساءل نام رکہنیکا سبب یہہ ہے کہ تساءل عرب کے لغت مین کسی چیز سے آپین مین بہت سوال کرنیکو کہتے ہین اور اس سورۃ مین بیان کرنا سابقا کا منظور ہے کہ بہت پوچہہ پاچہہ آخرت کے کامونکی حقیقت سے اور بحث وتکرار ذات وصفات الٰہی مین کرنی اور جبر وقدر اور جبر اختیار اور توحید وجودی اور شہودی کے مسئلے مین زیادہ مباحثہ کرنا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین جو آپین مین کچھہ جھگڑے ہوے تہے اونکو بیان کرنا اور شرعی حکمونکی وجہونکو غور کرنا جنکا عوام کی سمجھہ مین آنا محال ہے ایسی چیزونکی بحث وتکرار نہایت بری ہے اسلیے کہ اکثر بحث کرنا ایسی چیزونمین نافہمی کے سبب سے ان چیزونکی حقیقت کے انکار کا سبب ہوجاتا ہے اور اگر انکار نکیا تو اکثر وںکے دلونمین شبہ تو پڑہی ہی جاتا ہی اور حال یہہ ہے کہ ایمان فقط ان چیزونکے یقین پر موقوف ہے انکی وجہون اور تفصیلونکے دریافت کرنے اور زیادہ تفتیش کرنیکا حکم نہین تاکہ ان چیزونکی

حقیقت حال دریافت کرنی دین کی ضروریات سے ہو سو اب یہی دشوار ولا علاج بیماری اس امت میں عقیدے
فاسدہ ہونیکی اور گمراہ فرقونکی جدائی کا سبب ہوئی ہی ورایمان ایک عالم کا بالکل برباد کیا ہی سو اللہ
تعالی نے اس سورۃ مین اسکی برائی بیان فرمائی تاکہ لوگ اس سے ڈرتے رہین اور گمراہ نہون اور اس سورۃ کو
سورۃ نبا بھی کہتے ہین کہ نبا عرب کی زبان مین خبر کو کہتے ہین اور خبر قیامت کی اس مرتبے کی بزرگی کہتی ہے
کہ گویا سو ہے اوسکے کوئی خبر ہی نہین ہے جسکو پونچھنے اسلیے اس خبر کو نبا عظیم فرمایا ہے کہ یہہ اپنے ذاتمین
ہی بزرگی کہتی ہی اور اسکے ہونمین ہی عظمت و بزرگی ہے اور سمجھ بوجھ مین ہی اسکے عظمت ہے
بعض ایسی چیزین دعوے کر سکتے ہین اور کہہ سکتے ہین کہ خبر سے خبر کا نام ہے اور سب خبرین سچ ہین اور
آپسمین کہا جاوے کہ خبر کیا چیز ہے تو گویا یہی خبر پونچھی جاتی ہے تو جس سورۃ مین یہہ خبر بیان ہووے
اوسکا نام ہی خبر رکھنا چاہیے اور اس سورۃ کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہوئے اور قیامت کا حال بیان فرمایا تو کافرون نے تعجب کیا اور آپسمین اور صحابہ سے پونچھہ
پانچھہ اور تہنسا کرنے لگے اور کہنے لگے کہ پہلا پرانی بوسیدہ ہڈیان کیونکر زندہ ہونگی اور بعضی کہتے کہ پہلا تانا
بانا گیا پھر آخر کلام اونکی سمجھہ مین قصے سے یہہ ہوا کہ اگر قیامت آتی ہے تو ہے کیون نہین آجاتی اور یہان
جزا سزا کیون نہین ہوجاتی تاکہ لوگ عبرت پکڑا فعال سے باز آوین اور نیک کام کرتے رہین اللہ تعالے نے
یہہ سب باتین اونکی رد کر کے جزا اور سزا کا دنیا قیامت کے دن پر موقوف رکھنے کا سبب بیان فرمایا عزیزی
بسم اللہ الرحمن الرحیم عم یتساءلون ۵ سمجھیے سے کافر آپسمین سوال کرتے ہین ۵ فتحی
کیا بات پونچھتے ہین لوگ آپسمین ۵ موہ تفسیر یعنے کسچیز سے لوگ آپسمین پونچھہ پانچھہ کرتے
ہین اور کسچیز کے کہوجہ کہا جہ مین ہین کیا وہ چیز قابل اسکے سوال اور سمجھنے کے ہے مستعد اور کہتے ہین اسکے
سمجھنے کا اور طور کے پوچھنے ہین کہ کسچیز سے پوچھتے ہین اشارہ ہی اسپر کہ عاقل تفتیش کسچیز کے کرنی
چاہیے تو اول سمجھہ لے کہ میرے سمجھہ مین وہ چیز آوے گی یا نہین اگر اوسکے سمجھہ کے لائق ہے تو تفتیش کرے
والا کیا فائدہ نیکی برباد گنہ لازم مثل مشہور ہے اور جب بیکار کلام کی جواب بر کہیں اور جواب خاطر خواہ نہ تھا تو آپہی
جواب فرمایا عن النبا العظیم الذی ہم فیہ مختلفون ۵ عزیزی عن النبا العظیم ۵ ان پونچھتے ہین ایک
بڑی چیز سے کہ یہہ آوسمین خلاف رکھتے ہین مراد بعث و قیامت ہے ۵ فتحی وہ بڑی چیز جسمین وہ
کسی طرف ہو رہے ہین ۵ موہ تفسیر عن النبا الخ ۵ یعنے آپسمین پونچھتے ہین ایک
چیز سے کہ یا بلحاظ اپنے ذات کے یہی بڑے ہے کہ اللہ تعالے قائم کریگا اور یا بلحاظ اپنے مضمون کے یہی بڑے
ہے کہ وہ چیزین ڈرانی اوسمین واقع ہونگی کہ نہ کان اونکو سن سکے اور نہ آنکھہ دیکھہ سکے اور یا بعتبار سمجھنے کے
بہت بڑی ہی کہ کسی بشر کو طاقت نہین ہے کہ حقیقت اوسکے دریافت کر سکے پس وہ خبر الذی ہم فیہ
مختلفون وہ چیز ہے کہ وہ آوسمین کسی طرف ہو رہے ہین باوجود اسکے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر
حق تعالے یہہ خبر انبیا اور رسولونکے واسطے سے پے در پے پہنچاتا رہا اور انبیا نے اور بعد ازان علمانے دلیلون
اور نشانون کامل و مفصل سے خوب سمجھایا اور نشانیان اوسکے مجمل مفصل بیان کرتے رہے کہ آوسمین

۱ سمجھنے کی دلیلین اسکے ماسوا ہین مذکور کی ہین
۲ علمی تحقیق اور عملی تحقیق
۳ قیامت کے بعد اللہ تعالے نے آپکو زندہ کیا ہے
۴ حرفون کے بعد ہین آپسمین کا لفظ زیادہ ہے
۵ یہہ استعمال اسکے دو وجہ سے ہے ایک یہہ کہ اسمین ان کا اسم ہے دوسرے یہہ کہ اسمین ان کا اسم ہے
۶ یعنے کسچیز سے لوگ آپسمین پونچھہ پانچھہ کرتے ہین
۷ یعنے کسچیز سے پوچھتے ہین

کسیطرح کا شبہ باقی نرہا لیکن باوجود اس توکے شبہ نہی آدم کا ہرگز وقوع نہین ہوتا بعضے تو بالکل سکا انکار ہی کرتے ہین کہ قیامت کا وجود ہی نہین بعضے کہتے ہین کہ خیالی ہے بعضے کہتے ہین جسمی ہے بعضے ظاہر مین ہوگی بعضی معاد یعنے آخر کیا جیانا تناسخ پر منحصر کرتے ہین کہ ایک مرا اوسکی روح اور بدن مین آگئی جسکو ہنود آواگون کہتے ہین اور اسی عالم دنیا کو جزا و سزا کی جانتے ہین حاصل کلام کا یہہ کہ باوجود ایسے بیان و شرح کے جو اختلاف اس مسئلہ مین ہے اور مین کم ہے اور یہی اختلاف الکار و شک کا سبب پڑا ہے اکثر ذہنون مین طریقہ اور نشانی ایمانی یہہ ہے کہ جب ایسی بات مشکل کلمہ سے کہ جسکے حقیقت اوسکی عقل مین نہین آتے ہے اور انبیاء و علماء کے واسطے سے سن چکا ہے تو بجرد سننے کے اوسپر ایمان لاوے اور اوسے مان لیوے اسیکا نام ایمان اجمالی ہے کہ ہمیشہ کی نیکبختی کا سبب اور موجب نجات کا ہے اور زیادہ کھوج و تلاش کرنے والا ایمان اجمالی کو مطلب اہلی ہے ہاتھہ سے دے بیٹھے گا اور خرابی مین پڑیگا اور کچھہ حاصل نہوگا انہیز اور اس کلام کے مضمون سے ظاہر ہوا کہ اس مسئلہ مین جو پوچھہ پانچھہ بہت جاری ہی اور محض بیفائدہ اور مضر ہے تو اس دریافت بیفائدہ پر غصہ فرماتے ہین کہ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ **عزیزی** کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ نہ جان لینگے پھر کہتا ہون نہ نہ جان لینگے **فتحی** یون نہین اب جان لینگے پھر یہی یون نہین اب جان لینگے **مونقسیر** کَلَّا یعنے ایسا کرنا نچاہیے اور زیادہ جستجو اون چیزون مین کرنی مناسب نہین اسلیے کہ ایسی چیز و بحث ایمان اجمالی مین بڑا خلل پڑتا ہے سَیَعْلَمُوْنَ سو قریب ہے کہ کیفیت جزا و آخرت کو سطرح سے جانینگے کہ کچھہ شک و شبہ باقی نرہیگا ثُمَّ کَلَّا بخ پھر ہم کہتے ہین کہ ایسا کرنا چاہیے نزدیک ہے کہ جان لینگے اور تکرار اس کلام کی زجر و توبیخ اور تاکید کے لیے ہے گویا ایسی بڑے کام سے بار بار منع فرماتے ہین اور سکے معلوم کرنیکے زمانہ کو بہت قریب بتاتے ہین اسلیے کہ جو چیز آنیوالی ہے وہ قریب ہی ہے اور بعضے مفسرون نے اول بار کے سَیَعْلَمُوْنَ کو عالم برزخ کے معلوم کرنے پر حمل کیا ہے اور دوسرے ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ کو قیامت کے معلوم کرنے پر حمل کیا ہے کہ وہان جزا و سزا حقیقی ہوگی اور جب ان سوالات بے فائدہ کی توبیخ و تنبیہ سے فرغت پائی تو اب استفہام تقریری کے طور پر جسکو پیچھے کیا جاتا ہے اور اقرار کروایا جاتا ہے اور وہ سب نو چیزین ہین کہ جنکو عوام الناس بھی جانتے ہین کہ اللہ تعالے کی ذات ہی ہین سو جو ایسی چیزون کے بنانے پر قادر ہی وہ قیامت کو مردون مین زندہ کر کر جزا و سزا دینے پر بھی قادر ہے اور جدائی ہی کرویگا مسلمان و کافر مین چنانچہ فرماتے ہین اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ بخ **عزیزی** اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا کیا ہم نہین کیا ہے جسنے زمین کو ایک فرش اور نہین کیا ہے جسنے پہاڑ میخین اور پیدا کیا ہے جسنے تمکو نر مادہ **فتحی** نہین بنائی زمین بچھونا اور پہاڑ میخین اور تمکو بنایا جوڑے جوڑے **مونقسیر** اَلَمْ نَجْعَلِ بخ کیا ہمنے زمین کو تمہارے لیے بچھونا نہین بنادیا ہے کہ اوسمین رہا کرو اور کہیتی اور سوداگری کیا کرو اور جیتے اور مرے تمہارے ٹہیرانے کی جگہہ وہی ہی اور سب مین نیک و بد اور مسلمان اور کافر سب شریک ہین کسی طرح جدائی نہین رکھتے اور قیامت کے دن نیکونکی جگہہ بہشت ہوگی اور

بدونکی جگہہ دوزخ ہا کو فرق اور جدائی اچھی طرح ثابت ہو جیسا کہ ایک جگہہ فرمایا ہے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا اور اور جگہہ فرمایا لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ اور کیا ہمنے پہاڑوں کو میخوں کی مانند نہیں کیا ہے کہ اپنے بوجہہ سے زمین کو ہلنے نہ دے جیسے میخیں خیمے کو ہلنے نہیں دیتی ہیں ہمیں ہی سب آدمی شریک ہیں جدائی اور فرق ہمیں نہیں رکھتے اور قیامت کی سب جگہہ چاہیے کہ بیشمار بندوں کے رہنے کی جگہہ ہو تب میں محل مکان شہر سے جڑاؤ موں اور دوزخیوں کو دوزخیں زنجیریں اور طوق لوہیکے کہ بسبب گرمی آگ کے جلتے پھنتے رہیں وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا اور ہمنے تمکو جوڑے جوڑے زوجہ پیدا کیا تو ہمیں صحبت کرو اور نسل جاری ہو اور نسبتیں اور رشتے ناتے ہمیں ثابت ہوں اور اسلیئے ہمیں الفت و محبت اور مددگاری ایک سے دوسرے کی حاصل ہو اور زندگانی دنیا کی رونق پکڑے اور یوم الفصل کہ قیامت کا دن ہے یہہ علاقی نہیں ہیں جیسکہ اور جگہہ فرمایا ہے فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ پس ہان ظہور جدائی کا ظاہر ہے ۸ عزیزی ۸ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور کیا ہمنے تمہارے سونیکو ایک راحت اور کیا ہمنے راتکو پردہ اور کیا ہمنے دنکو وقت معیشت ۸ فتحی ۸ اور بنائی ہمنے نیند تمہاری فراغت ماندگی کے لیئے اور بنائی رات اور بنایا دن روزگار کو ۸ موضح ۸ تفسیر وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ الخ اور کیا ہمنے تمہاری نیند کو سبب چین و آرام کا اور کام سے باعث فراغت کا تا ماندگی اور شقت دور ہو اور خوشی و تازگی حاصل ہو اور یوم تفصل کو چاہیے کہ نیند ہو اسلیئے کہ اگر آدمی نیک ہے تو اسکو سوائے خوشی و خورمی کے اور کچھہ نہو گا جیسکہ اور جگہہ فرمایا ہے لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ تفسیر حاجت نیند کی رہی ہو گی بلکہ اگر وہان نیند ہو تو بڑی فاسد و دنی بے تصیبی ہو کیونکہ سبب ہمیشہ کے تو اب سی نقصان کا باعث ہو اور اگر آدمی بد ہی تو اسکو ہمیشہ کا عذاب کرب و ضعف دیگا سونیکی ہر وقت چیختا چلاتا رہیگا جیسا اور جگہہ صراحۃً اسکو بیان فرمایا ہے وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا اور بنایا ہمنے راتکو دنیا والونکے لیئے لباس پردہ کہ جو چیز چھپانیکے لائق ہے اوسمیں کیا کریں جیسے صحبت داری عورتوں سی اور شوہر سے پوشیدہ اور خیانت و چوری اور عیش و عشرت اور تہجد و مراقبہ اور سوائے انکے بہت فائدے کی چیزیں ہیں کہ تعلق پردہ پوشی اور چھپنے سے رکھتی ہیں اسلیئے کہا ہے شاعر نے ۸ اَللَّيْلُ لِلْعَاشِقِيْنَ سِتْرٌ يَا لَيْتَ اَوْقَاتَهَا تَدُوْمُ ۸ اور قیامت کو چاہیئے کہ احوال و کی ہر خاص عام پر ظاہر و کھلی ہو نہ پوشیدہ ہو نہ گریہ بزرگی اچھوں کی و فضیحت رسوائی بدوں کی ثابت ہو یعنی جیلئے ہو نوا اوسکا ضرر ہو ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی کسیئے پوچھا کہ نکاح راتکو کرنا چاہیے یا دنکو اپنے فرمایا کہ راتکو اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو لباس فرمایا ہے اور نکاح والی عورت تو نکو بھی لباس فرمایا ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ اور ایک لباس دوسری لباس کے پورے مناسبت ہے وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور کیا ہمنے دن کو دنیا والوں کے لیئے روزی تلاش کرنیکا وقت اور قیامت کے دن ہرگز تلاش نہو گی اسلیئے کہ نیکیونکو آپہی آپ ہیو وغیرہ

۸ اور ہو ہمنے نیند کو تمہارے لیئے راحت اور آرام کا سبب کیا ہے ۱۲

۸ کہ اسمیں پیشاب پاخانہ کی نجاست نہیں ہے ۱۲

۸ جیسی کہ اس جہان میں ہے ۱۲

۸ جو ہمیشہ رہیگا اور اسکے لیئے ۱۲

۸ یعنی نیند ہمنے اسلیئے بنائی ہے کہ اسمیں ۱۲

۸ یعنی نیند ہمنے اسلیئے بنائی ہے کہ اسمیں ۱۲

۸ یعنی نیند ہمنے اسلیئے بنائی ہے کہ اسمیں ۱۲

۸ یعنی نیند ہمنے اسلیئے بنائی ہے کہ اسمیں ۱۲

۸ یعنی نیند ہمنے اسلیئے بنائی ہے کہ اسمیں ۱۲

۸ یعنی نیند ہمنے اسلیئے بنائی ہے کہ اسمیں ۱۲

۸ دلیل ہے اسپر کہ نکاح کرنیکی ۱۲

سب کچھ مہیا ہوگا اگر تلاش کرنا پڑا تو باعث رنج و تکلیف کا تہا اور بدو نکو بہی وہان تلاش کرنا نہین ہے
اسلیئے کہ یا زمین پر بخیر گلیمین طوق پڑکر دوزخ کے گہبا نو نکی ہاتہہ مین گرفتار ہونگی اور بہوک پیاس کے عذاب مین
بیقرار ہونگے تا پوری جدائی دونون فریقونکی معاش مین ظاہر ہو اور دنیا کی طرح یکسان رنج و گرفتاری
مین نہون ۞ **عزیزی** ۞ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۞ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۞
اور بنا کیے ہمنے اوپر تمہارے سات آسمان محکم اور پیدا کیا ہمنے ایک چراغ چمکتا یعنے آفتاب ۞ **فتح** ۞ اور جن
نے پر سات چانن مضبوط اور بنایا ایک چراغ چمکتا ۞ **موضح تفسیر** وبنینا الخ اور بنائے
ہمنے اوپر تمہارے سات طبقے سخت و مضبوط کہ کبہی پرانے بودے نہین ہوتے اور اونمین سات ستارے پہر نوالے
پیدا کیے کہ اونکی حرکتین آپسمین مخالف ہین اور نئی نئی طرحین ظاہر کرتے ہین اور ہر ہر طرحمین ایک تاثیر
خاص ظاہر ہوتی ہے اور ہر مومن و کافر اور نیک بد اوس تاثیر کے نفع و نقصان مین شریک ہے قیامت کی رات
بجلا کر وہان نیکو نکو بدلے بخشنے کی تاثیر ہے اور دوزخیون کو ہیبت اور تپش دینے والے ہونگے اور پینے والونکے واسطے
نیچے والونکی حق مین مدد کرنیکے اور نیچے والونکو اوپر جانے کی ترقی حاصل کرنیکے اور بدو نکو نیچے سے طبقہ دوزخ کے
کھینچے ہوئے ہونگے اور تین ضعیف اور تین شدید اپنے اپنے مدبرون کی کیفیت سے اوپر والونکے عذاب و فوائد میں
وَجَعَلْنَا الخ اور بنایا ہمنے دنیا والونکے نفع کے لیئے ایک چراغ چمکتا ہوا تیز روشنی والا کہ آفتاب ہے اور گرمی اور
روشنی اکہٹی اوسمین پائی جاتی ہے اور ہر کوئی نیک ہو یا بد اوسکی روشنی اور گرمی سے نفع اور نقصان میز
برابر ہین بخلاف قیامت کے اونکے کہ جمال الہی کے روشنی نیکو نکو ہیبت مین منور کریگی اور جلال الہی کے
تجلی کہ حدیث مین اوسکو قدم کرکے تعبیر کیا ہے دوزخیونکو نہایت کرب سے جلا دیگی ۞ **عزیزی**
وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۞ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۞ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۞
اور اتارا ہمنے بادلون سے پانی زیادہ تر خالین تا ہم سب طرح کے پانی کے دانہ اور گہاس اور باغ گہنے درختونکے
۞ **فتح** ۞ اور اتارا ہمنے بدلیون سے پانی کا ریلا کہ نکالین اوسسے اناج اور سبزہ اور باغ میوون مین لپٹے
رہے ۞ **موضح تفسیر** وانزلنا الخ اور ہمنے اتارا اونچے والے بادلون سے پانی بہت بہنے والا
لنخرج الخ کہ ہم اوس پانی سے اناج نکالین کہ کہانا تمہارا ہو اور بہت سا سبزہ گہاس کہ بعض کو تم چرا تے ہو
اور بعض کو مصالحہ کرتے ہو اور بعض دوا پیار ہتے سے جانور رکہا ہوتا ہے تا اوس سے دودہ دہی اور گہی اور
پنیر لیکے اپنے کام مین لاؤ اور گنجان درختونکے باغ تا تمکو میوہ کہانے اور لکڑ اوڑہانیکے کام آوین اور
باغون کے میوہ سے طرح طرح کی چیزین مثل چار مغز اور مربے اور سرکہ اور سرکہ غیرہ کے بنا کر کہاؤ اور اس
بیفہمی مین مسلمان اور کافر ہمیان ہے شریک ہین ایسا نہین ہوتا کہ ایک جگہہ بارش ہو اور دوسری
جگہہ نہو اور ایک جگہہ سبزہ و درخت بہین اور میوے پیدا ہون اور دوسری جگہہ نہون بخلاف دن قیامت کے کہ وہان
نیکونکے عمل اور اعتقاد اور احوال مانند بدلیون کے دودہ اور شہد اور شراب مزیدار اور پانی صاف برسینگے
اور اوس سے بہشت جاری ہونگی اور درخت بہشت کے اوس پانی کی قوۃ و تراوت سے مزیدار میوے خوب دینگے اور جسوقت کسی شاخ سے کوئی میوہ توڑکے کہایا جاویگا اوسیوقت اور میوہ اسکی نرو تازگی اور

۵ افغانی
مفتوح
نخبہ
گزیدہ
المنجد
۶۰۲

کمال نشو و نما کی سبب سے اور جگہ پیدا ہو جاویگا اور لذت اور میوہ دینا بالکل درخت کا کبھی منقطع ہوگا اور بد نکے عمل اور اعتقاد کے برے اخلاق مانند دوزخیوں کے ہونگے اور کانٹے برساویگے اور اونکے جسموں کو جلاویگے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَظِلٍّ مِّنْ يَحْمُومٍ انْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ اور زقوم اور درخت خاردار اور بدمزہ اور بری شکل کے پیدا ہونیکا سبب ہوگا تو امتیاز اور جدائی دونوں فرقوں کی گذشتہ میں خوب طرح حاصل ہوگی تو معلوم ہوگیا یوم الفصل دنیا میں نہیں ہو سکتا ہے اسلیے کہ یہاں تبعیت وغیرہ میں شریک ہیں وہ دونوں آخرت میں خوب جدا ہونگی جیسا کہ فرمایا اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ الخ ۵ عزیزی ۵ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۵ تحقیق دن فیصل کیا ہے ایک وقت معین ۵ فتح ۵ بیشک دن فیصلے کا ہے ایک وقت ٹھیرا ہا ۵ موضح تفسیر اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ یعنی البتہ جدائی کا دن اور نیکو کار بدوں سے امتیاز اور فرق کرنیکا دن اسمیں نیکوں کو بدوں سے علیحدہ کر دینگے اور ہر نیک مرتبے ایک دوسرے سے علیحدہ کر دینگے دن كَانَ مِيقَاتًا ہے ایک وقت ٹھیرا گیا اور اس سے پہلے نہیں ہو سکتا اور دنیا میں کافروں کی جلدی کرنیسے اور موت کے لانیمیں جلدی نہیں کرتے ۵ یوم ینفخ ۵ روز ہے پھونکا جاویگا یَوْمَ يُنفَخُ ۵ عزیزی ۵ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا اور ان کہ پھونکا جاویگا صور میں پس آؤگے گروہ گروہ ۵ فتح ۵ جس دن پھونکے نرسنگا پھر چلے آؤ جتھ جتھ ۵ موضح تفسیر ۵ يَوْمَ الخ یعنی جس دن پھونکا جاوے صور اور یہاں مراد دوسری بار کا صور ہو سکتا ہے کہ اوسی سے قیامت کے دن کی شروعے اور اوس پھونکنے کے سبب سے روحیں ہر انسان کی اپنے اپنے بدنوں سے ملکر ہر مذہب کا علاحدہ علاحدہ اوٹھیگا اور فرشتے تو رکل کی طرح آپ سے آپ علاحدہ علاحدہ ہٹینگے کہ جیسے ہوا اور فضا میں اور جوں اور سنبو اونکے سوا بکے صفحہ جدا جدا ہونگی اور مسلمانوں کی صف علاحدہ ہوگی پھر ہر ہر پیغمبر کی امت علاحدہ اور ایک پیغمبر کی امت میں بھی ہر مذہب کا علاحدہ اور ہر طبع ہر عمل والا نیک ہوا یا بد علاحدہ ہوگا جیسے نمازی علاحدہ اور روزہ دار علاحدہ اور حرام کار علاحدہ اور چوٹے علاحدہ اور شرابی علاحدہ ہر طبع ہر خلق والا علاحدہ ہوگا جیسے متکبر اور بد خلق علاحدہ اور رحم دل اور محبت والے علاحدہ اور شکر کرنیوالے علاحدہ اور توکل اللہ پر بھروسا کرنیوالے علاحدہ کہڑے کئے جاینگے جیسے لشکر کے سپاہیوں اور پلٹنوں کے مانند کہ پہلے اپنے اپنے سب سے پہچانے جاتے ہیں کہ یہ رسالہ فلانے میر کا ہے ہر رسالہ دار اونکی کہ یہ رسالہ فلانے رسالدار کا ہے اور یہ فلانے جمعدار کے ساتھ کے ہیں پھر فرشتے ان سبوکو اسی انتظام سے حشر کے میدان لیجائینگے فَتَأْتُونَ اَلخ پھر آؤگے تم غبل غول اور فوج فوج ہو کر کہ ہر گز ایک گروہ کے لوگ دوسرے گروہ سے ملنے نہ پاوینگے اور ان معنوں کو بہت آیتوں اور حدیثوں میں بیان فرمایا ہے ایک آیت اونمیں سے یہ ہے وَيَوْمَ نَحْشُرُ أَعْدَاءَ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ اور جملہ یہ فرمایا ہے وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ اور انکے سوا بہت سی آیتیں ہیں کہ اون کو ذکر کرنیسے کلام بڑھ جاویگا اور بعضے صحیح حدیثوں میں نشانی ہر فوج یعنی گروہ کی بیان فرمائی ہے

۱ یعنی جو دن کہ ۲ یعنی جو دن کہ ۳ یعنی جو دن کہ ۴ یعنی جو دن کہ ۵ یعنی جو دن کہ ۶ یعنی جو دن کہ ۷ یعنی جو دن کہ ۸ یعنی جو دن کہ ۹ یعنی جو دن کہ ۱۰ یعنی جو دن کہ ۱۱ یعنی جو دن کہ ۱۲ یعنی جو دن کہ

جیسے دغابازون اور عہد شکنون کی مقصد پر ایک نشانی یعنی جھنڈا ہوگا اسطرح سے کہ بڑے معاملے کے دغابازون پر بڑا جھنڈا اور چھوٹی مقدمے کے دغابازونپر چھوٹا جھنڈا مقصد پر کھڑا ہوگا یعنے اونکی فضیحت کے لئے اور جنہون نے غنیمت کے مال مین دغابازی کی ہے اور اپنے سردار کی بے خبری سے کوئی چیز لیلی ہے وہ چیز اونکی گردن پر لدی ہوئی لاوینگے اگر اونٹ یا گائے یا بکری ہے تو وہ آواز کریگی اور اگر تھان یا کپڑا ہے تو پھر پھریکے مانند اوڑیگا اور شہید و مقتول خون بہرا ہوا اوٹھاوینگے اور اونکے زخمون مین سے مشک کی بو آویگی اور رونیوالی عورتونکا آنسو ناک پر گلیگا اور بدن اوسکا خارشیتو کا سا اور بے حیا سوال کرنیوالیکا منہ زخمی اور چھلا ہوا ہوگا علی ہذا القیاس صحیح حدیثون مین تلاش کرنیسے اسطرحکی نشانیان بہت سی پائی جاتی ہین اور تغلبی نے اپنی تفسیر مین مع سند کے بیان کیا ہے اگرچہ سند اوسکی بہت معتبر نہین ہے اور روایتین اوسکی قوی نہین ہین وہ یہہ ہے کہ ایک روز صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ارتج جو نکا حال جو اس سورۃ مین کورہا پوچھا آپنے فرمایا کہ دس فرقہ اس امت سے دس جنسے ہوکر آوینگے ایک فرقہ بندرون کی شکل ہوگا وہ چغل خور ہونگے دوسرا فرقہ سور کی شکل ہوگا وہ حرام خور اور رشوت لینے والے ہونگے تیسرا فرقہ رونداہا یعنے سر نیچے اور پانو اوپر ہونگے اور فرشتے اونکو منہ کے بل کھینچینگے وہ بیاز خور ہونگے چوتھا فرقہ اندھے ہونگے وہ قاضی اور مفتی ہونگے کہ ناحق حکم کرتے ہے اور جھوٹا فتوی دیتے تھے پانچوان فرقہ گونگے بہرے ہونگے وہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنے عبادت پر گھمنڈ کرتے ہین اور اپنے برابر دوسرے کو نہین جانتے اور چھٹا فرقہ زبانین اپنی چبا وینگے اور زبانین اونکی منہ سے نکل کر اونکی چھاتیون پر پڑی ہونگی اور رطوبات اور پیپ اونکی منہ سے بہتے ہونگی کہ سب محشر والے اونکی دیکھنے سے اذیت پاوینگے یہہ لوگ عالم اور مشائخ ہونگے کہ اونکے عمل اونکے قول کے مخالف ہونگے کہنیکے کچھہ اور کرینگے ساتوان فرقہ ہاتھہ پانو کٹے ہوئے ہونگے وہ وہ لوگ ہین کہ جو جانورونکو ایذا دیتے ہین اور ہمسایہ کو آٹھوان فرقہ آگ کی سولیونپر کھینچے ہونگے وہ وہ لوگ ہونگے کہ لوگونکے بہت ظالم حاکم ہوکر ایذا رسانی کرتے ہین نوان فرقہ وہ لوگ ہونگے کہ جنکی بدبو مردار سڑی ہوئی کی بدبو سے زیادہ ہوگی اور سب محشر والونکو اوس بدبو سے ایذا پہنچے گی وہ وہ لوگ ہونگے کہ بڑی شہوتون اور دنیا کے مزون مین گرفتار ہوتے ہونگے اور اپنے مال سے اللہ کا حق ندیا ہوگا اور وہ مال اپنے جی کے خواہشون مین خرچ کیا ہوگا دسوان فرقہ وہ لوگ ہونگے کہ گندگی کے کرتے پیرون تک درا ونکے بدنونپر چپکے ہوئے ہونگے یہہ لوگ تکبر و غرور کرنیوالے ہونگے یہہ سب بدبخت اور گنہگار اس امت کے ہین لیکن ایماندار اور نیکبخت سو بعضے دنیا مین سے چودوین رات کے چاند کے مانند اور بعضے آسمان کے اوس تارونکے مانند نیکبخت ہونگے اور بعضے نور کے تخت پر اور بعضے جڑاؤ کرسیونپر اور بعضے مشک کے ٹیلونپر وعلی ہذا القیاس اور اشقیا کی دس قسمونمین سے جو اول چغل خور کا حال بیان کیا چغل خوری ہی بہت بری بلا ہے منقول ہے کہ ایک شخص نے غلام بیچا اور مول لینے والیسے کہدیا کہ اسمین کچھہ عیب نہین ہے سوائے چغل خوری کے پس مول لینے والے نے کہا کہ کچھہ مضایقہ نہین ہے اور اوسکو لیلیا پس چند روز کے

خطبہ عمدۃ التفاسیر

۱۲ منہ

علام نے آ کر اسکی بیوی سے کہا کہ تیرا خاوند تجکو چاہتا نہین اور وہ چاہتا ہی کہ حرم کرے کسی لونڈی کو
پس جب وہ سوے تو واسطے الیکر اوسکی گدی کے بال سونڈکر مجکو دے تا میں اوسپر سحر کر دون کہ وہ تجکو چاہنے
لگے پھر آنکر خاوند سے کہا کہ تیری بیوی نے آشنا کیا ہے اور چاہتی تھے کہ تجکو مار ڈالے پس اگر تو اپنے تئین
سونے کی سی صورۃ بنا کر لیٹیا اور سونا نہین تجکو اوسکا حال معلوم ہو جائیگا پس اوسنے ایسا ہی کیا پھر ہوا کہ
اوسطرح الیکر آئی بال مونڈنیکے لئے اوسکے گمان کیا کہ یہہ قتل کرنیکو آئی ہے پس خاوند نے اوٹھکر اوسکو
مار ڈالا پھر ہوی کے قرابتیون نے آنکر اوس خاوند کو مار ڈالا پھر طرفین کے قبیلون مین لڑائی واقع ہوئی
اور بڑا فساد ہوا اللہ بچاوے ہمکو ایسی خصلت بری سے ۵ **عزیزی و روح البیان** ۵ **وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا** ۵ اور پھاڑا جاویگا آسمان پس ہوگا دروازے ۵ **فتحی** ۵
اور کھل جاوے آسمان تو ہوجاوین دروازے ۵ **موضح تفسیر وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ** اور کھولا
جاوے آسمان پھٹنے سے تا فرشتے نامۂ عمال لیکے اوترین اور اون عملونکی صورتین کہ آسمان پر چڑھنے
کے بعد پیدا ہوئی تھین ظاہر ہوین اور بہشت کہ جاے قرار اوسکی ساتوین آسمان کے اوپر ہے ظاہر
ہووے گویا کہ آسمان مانند سرپوش کے خوان کے اوپھاڑا جاوے ہے **فَكَانَتْ اَبْوَابًا** ۵ یعنی پھر جاوے آسمان
دروازے کہ اوسی راہ سے بہشت مین داخل ہوا ہوگا اور نعمتین بہشت کی دیکھینگے ۵ **وَسُيِّرَتِ**
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۵ اور روان کیے جاوین پہاڑ پس ہون مانند چمکتی ریت کی ۵ **فتحی** ۵
اور چلائے جاوینگے پہاڑ تو ہو جاوین ریتا ۵ **موضح تفسیر** اور چلائے جاوینگے پہاڑ
کہ زمین کی میخون کے مانند تھے پھر ہو جاوین وہ پہاڑ جیسے چمکتے ریت کہ دور سے پانی کی طرح نظر
آتی ہے اور حقیقت مین ریت ہے اسطرح سب پہاڑ چلنے کے وقت دور سے ایسے معلوم ہونگے کہ
پہاڑ ہین اور حقیقت مین ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ریت کی مانند ہونگے جیسکہ اور جگہہ فرمایا ہے **وَكَانَتِ**
الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا اور اور جگہہ فرمایا **فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا** اور جب زمین کی میخونکا یہہ حال ہوگا تو زمین
بطریق اولی درہم برہم ہوگی اور دوزخ کا ٹہکانا کہ اوسکے نیچے تہا کہل جاویگا تا آسمان کی جگہہ بہشت
ٹہیرے اور زمین کی جگہہ دوزخ اور جدائی نیکون اور بدونکین اور تا بعدار اور نافرمانونکین ثابت ہو اور
جب آسمان و زمین بیچ مین سے اوٹہہ گئے تو سورج اور برسات اور اور نعمتین کہ کافر اور مسلمان اونکین
یہان شریک ہین سب فنا ہو جائینگے اور کسیطرح شرکت نیکون اور بدونکین نہ رہیگی اسلیئے کہ نیکونکی
جگہہ اور ٹہہری اور بدونکی جگہہ اور ۵ **عزیزی** ۵ **اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا** ۵ **لِّلطّٰغِيْنَ**
مَاٰبًا ۵ **لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا** ۵ تحقیق دوزخ ہے انتظار کرنیوالی واسطے سرکشونکے ہے جگہہ پھر جانیکی واسطے
ہونگے دوزخ مین ٹہیرینگے وہان بہت مدت ۵ **فتحی** ۵ بیشک دوزخ ہے تاک مین شریروں کی ٹہکانا
ہیں اوسمین قرنون **موضح تفسیر اِنَّ جَهَنَّمَ** الخ بیشک دوزخ ہے تاک مین شیطان
اور ٹہکانا ہر بڑے کافر کا کہ اوسکے کنارے پر فرشتے گرز اور زنجیر اور طوق آگ کے لیے ہوے کہڑے ہونگے
اور دوزخیونکو پکڑ کر لیجاوینگے **لِلطَّاغِيْنَ** الخ شریرونکا ٹہکانا اور مسلمانون اور نیک کارونکو

سو آدمی سیر کر دینگے اور اوسکے دیکھنے کے خوف کے اور کوئی رنج و اذیت نہ پہنچیگی بعضے اوپر سے بجلی کی طرح تڑپ کر اس پل سے پار ہو کر بہشت میں پہنچینگے اور بعضے اندھیکی طرح اور بعضے دوڑتے گھوڑے کی طرح اور علی ہذا القیاس یہاں تک کہ ادنی سے ادنی مسلمان کہ بہشت کا ہوگا گرتے پڑتے سات ہزار برس میں اوس پل سے پار ہوگا اور حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسافت پل صراط کی تین ہزار برس کی راہ ہے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے ہزار برس چڑھاؤ اور ہزار برس اتار اور ہزار برس برابر کی راہ ہے یہہ سب ایماندار کا حال ہے اور کافر دوزخ کے موکلونکے ہاتھہ میں گرفتار ہوکے دوزخ میں ڈالے جاوینگے کما یبتین الخ سو رہینگے اوسی دوزخ میں بے شمار قرنوں اور ہلال جہنی سے منقول ہے کہ اونہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حقبہ کے معنے پوچھے آپنے فرمایا کہ حقبہ ستر ہزار برس کا ہوتا ہے اور برس باران مہینے کا اور مہینا تیس دنکا اور ایک ایک ان دنیا کے برس کے برابر اور یہاں مراد بیشمار مدت ہے اور بعضے نادان اس آیت میں فہم کی غلطی سے کہتے ہیں کہ اس آیت سے ہمیشگی نہیں سمجھی جاتی ہے جیسکہ اور آیتوں سے معلوم ہوتی ہے اور حال یہہ ہے کہ اس آیت میں احقاب کی تعین نہیں فرمائی ہے تاکہ عذاب کا منقطع ہونا معلوم ہو بلکہ کثرت سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ احقاب بے انتہا مراد ہیں اور ان نادانونکو یہ شبہہ ہوا کہ جو حقبہ کی مدت معین ہے تو شہاب بھی ٹھیرے اور یہہ نہیں سمجھتے ہیں کہ ایک حقبہ کی مدت کا معلوم ہونا احقاب کی مدت معلوم ہونے کا سبب نہیں ہو سکتا ہے اور بعضے مفسرونے لکھا ہے کہ اس آیت میں دوزخیونکے دوزخ میں ٹھیرنیکی مدت کا بیان کرنا منظور نہیں ہے بلکہ یہہ منظور ہے کہ دوزخیونکی ٹھیرنیکی مدت دوزخ میں حقبونسے اندازہ کیا جاوے نہ قرنون اور برسون اور مہینون اور دنون اور ساعتونکے لیئے کہ اگر یہ کسی چیز کی کم ہوتی ہے تو ساعتونسے گنتے ہیں اور اوسسے زیادہ ہو تو دنونسے اور اوسسے بھی زیادہ ہو تو مہینونسے اور اوسسے زیادہ ہو تو برسون سے اور اوس سے زیادہ ہو تو قرنون سے گنتے ہیں اور جو شمار میں نہ آوے تو حقبونسے بولتے ہیں جسطرح تھوڑے مال کو پیسون سے شمار کرتے ہیں اور جو کچھہ زیادہ ہو تو پنجون اور درجنونسے اور جو اوس سے بھی زیادہ ہو تو سینکڑون سے اور اوس سے بھی زیادہ ہو تو ہزارون اور جو شمار میں نہ آسکتا ہو تو لاکھون اور کروڑون سے تعبیر کرتے ہیں اور ذرا ایک بڑے عالم ہیں وہ کہتے ہیں کہ لفظ حقاب اوس صفت کے ساتھہ موصوف ہوا کرتا ہے یعنی لابثین فیہا احقابا اور لابثین فیہا حقبا نہیں کہتے ہیں چکھینگے اوسمیں ٹھنڈک کو اور نہ کوئی پینے کی چیز مگر گرم پانی اور زرد آب جزا دینگے جزاء موافقا نہ ایسکہیں وہان مزا ٹھنڈک کا اور نہ کچھہ پینا مگر گرم پانی اور بہتی پیپ بدلا ہے پورا تفسیر لایذوقون الخ یعنی وہان کچھہ مزہ ٹھنڈک کا چکھنیکے لیئے نہ کچھہ پینے کو ملیگا جو کچھہ ہیں سرد ہوا سے باہر کے بدن کو اور سرد پینیسے اندر کے بدن کو تھوڑے تخفیف اوس جلنے کی عذاب سے حاصل ہو جیسکہ دنیا میں تپ والیکو ایسی چیزونسے تخفیف ہوتی ہے

تو گویا یون ارشاد ہوا کہ اتنی مدت دراز مین سرد یکی نام سے واقف نہونگے بعد اوسکی زمہریر کے طبقہ مین
بیجاوینگے اور سرد یکے عذاب مین گرفتار کرینگے یہانتک کہ سرد یکی زیادتی سے اونکے پہلے اور دلکین جم جاوینگے
پھر دوزخ کی آگ مین ڈالینگے اور حسبتی مدت کا اوپر ذکر ہوا اوسکو اوسیطرح جلاوینگے اسیطرح ابدالآباد دوزخ مین
رہینگے کبھی گرمی مین کبھی سردی مین آوے گا یعنی گرم پانی کہولتا کہ آنتون کو کاٹ کر مقعد کی راہ سے نکالدیگا
اور اندر کی گرمی کو دوگنی چوگنی کردیگا تخفیف کا کیا ذکر ہے اور غساق زرد آب اور پیپ اہو جو دوزخیون کے
اعضا اور جسمون سے بہکر گرتے ہین جمع ہوگا اور دوزخی پیاس کی بیت بیقراری سے اوسکو پانی سمجھکر
پی جاوینگے اور وہ اوسکے اندر کو ایسا خراب کردیگا کہ اوسکا زہر تمام بدنمین پہیل جاویگا اور اگر دوزخیون
کے دوزخ مین ہمیشہ رہنے کی مدت سنکر کسیکو یہ شبہ گذرے کہ مقابل مین کفر و گناہون اوس عظیم کے
کہ بنسبت وہانکے قلیل ہی ہی ہمیشہ دوزخ مین رکھنا بے انصافی ہے تو جواب اوسکا یہ ہے کہ یہ شبہ
غلط فہمی ہے بلکہ تجویز کرنا عذاب ہمیشہ کا اونکے لئے عین انصاف ہی اور اس عذاب مین جزا نیلے
جاوینگے مگر جزا یعنی بدلہ پورا اور موافق اونکی عملونکے نہ زیادہ اوس سے اسلیئے کہ بعد تامل غور کرنیکے معلوم
ہوتا ہے کہ اونکے عمل یہی ابدی اور غیر متناہی تھے اسلیے کہ اِنَّهُمْ الخ ۵ عزیزی ۵ اِنَّهُمْ كَانُوا
لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۵ وَّكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۵ حقیق وہ توقع نہین رکھتے تھے حساب کی اور
جھٹلاتے آیتین ہماری جھوٹ جانکر ۵ فتح ۵ وہ تھے توقع نہ رکھتے حساب کی اور جھٹلاتے تھے
ہماری آیتون کو جھٹلانے ۵ موہ تفسیر اِنَّهُمْ الخ وہ ہرگز حساب کی توقع نہ رکھتے تھے اور
ہماری آیتون کو جھٹلاتے تھے اور یہ دونون کام روح کی بیجا اور روح ابدی ہے یعنی ہمیشہ رہینگے تو
عذاب بھی اوسکے لیے ابدی چاہیئے اور اگر کسیکی خاطر مین یہ شبہ گذرے کہ گناہ کی محبت اور آیتونکا انکار
اور اور روح کے برے عمل اسطرح کے تھے کہ ہر کسی پر ظاہر ہوتے پھر اوسکے بدلے مین اسطرح کا عذاب کرنا
ظاہر مین کہان سے درست ہوگا اور جب تک گناہ ظاہر مین ثابت نہو تو اوسپر مواخذہ اور پکڑ درست
نہین ہے اور جو عمل اونکی روحونکے ساتھ ظاہر ہوتے تھے عمل بدن کے تھے کہ سبب جدا ہونے روح
کے بدن سے موقوف ہوے اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ برائی کا حال حاکم کو معلوم ہونا ضرور ہے
کیسکو معلوم ہوا ہو اور اونکے اعمال روح کی مثل اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے بلکہ اوسکے خفیہ تر لیعنے کرام کاتبین
نے بھی لکھے ہین اور قول و فعل اونکی بھی اوسپر دلالت کرتے ہین وَكُلَّ شَيْءٍ الخ ۵ عزیزی ۵
وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۵ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۵ اور ہر چیز کو ضبط کیا ہے ہمنے لکھ لینے کے لیئے پس چکھو
زیادہ نہ کرینگے ہم تمکو مگر عذاب ۵ فتح ۵ اور ہر چیز ہمنے گن کر رکھی ہے لکھکر اب چکھو کہ ہم بڑہاتے
نجاویکے تمپر مگر مار ۵ موہ تفسیر وَكُلَّ شَيْءٍ الخ اور ہر چیز بدن اور روح کے عملونکے اور
وہ قول و فعل کہ اوپر دلالت کرتے تھے اونکو گن رکھا ہے اور جتنے فقط اپنی گنتی پر اعتماد نہین کیا
بلکہ لکھکر تا قیامت کے کار کنونکو ہر وقت یاد رہین اور عمل غیر متناہی کی جزا بھی غیر متناہی چاہیے
فَذُوْقُوْا الخ اب چکھو کہ ہم نہ بڑہاتے جاوینگے تمپر مگر مار و عذاب کرنا بخلاف اوسکے ذمہ دار گنہگار ونکے

کرادیگا عذاب صرف اعضا کی علو منیر ہوگا اور موقوف ہوجائیگا اسلیے کہ اونکی روحین ایمان کی سبب بدی سے پاک ہین یعنی بدی نرکہتی ہین اور تنبیہ الغافلین مین لکہا ہے کہ جب دوزخی بہت پیاسے ہونگے اور پانی مانگینگے تو ایک سیاہ بادل پیدا ہوگا اور اوس سے سانپ اور بچہو مانند بختی اونٹونکے گردنون کے برسینگے اور اونکو بہاڑ بہاڑ کہا دینگی اور اونکا زہر ایسا ہوگا کہ ہزار برس تک اسکی تاثیر انکو بیہوش نجاوینگی اور یہی معنی ہین اس آیہ کے کہ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ اور اس آیت کریمہ کی کہ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝ عزیزی ۝ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ متقیونکے لیے مطلب یابی ہوگی باغ ہونگی اور درخت انگور کے اور نوجوان عورتین باکرہ ہم عمر اسپین ہونگی اور پیالے شراب کے بہرے ہوے ۝ فتح ۝ بیشک ڈرنے والونکو مراد ملنی ہی باغ ہین اور انگور اور نوجوان عورتین ایک عمر کی سب اوپیالہ چھلکتا ۝ مو تفسیر اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ الز بیشک ڈرنے والونکو مراد ملتی ہے اور اونکا مرتبہ تا فرمانونکے مرتبہ سے جدا اور ممتاز ہے حَدَآئِقَ باغ ہین میوونسی بہرے اور گرداگرد اون باغونکے دیوار ہے محافظت کے لیے اَعْنَابًا اور انکو بہت ٹیٹونسے لٹکے ہوے اور یہہ باغ بہشتیون پر مانند دوسری دیوار کے ہوگا اور انگورونکی ٹیٹیان جو مکانونکی مانند ہوتی ہین کہ اوسکے سایہ مین بیٹہتے ہین اور چہت کی مانند اوسکو بناتی ہین اور ایک طرحسی وہ درخت ہین کہ مقصود اوس سے میوہ کہانا ہے اسلیے اسکو خاص کرکے ذکر کیا دالا یہہ بہی اونہین سب میوونکو شامل ہے کہ حدائق کا لفظ اون سبکو شامل ہے تو گویا ارشاد ہوتا ہے کہ اون باغونکے گرد سایہ ان انگورکی ٹیٹیونکی ہونگی وَّكَوَاعِبَ اور نوجوان عورتین کواری کہ اونکی چہاتیان اوبھی ہوئی سخت ہونگی بلوغت کی حد کو پہنچی ہوئین یہہ اسلیئے کہ سیر باغ بے یارون اور خوبصورت آشنا وُنکے اور بے لباس لطیف کے بیمزہ اور بے لطف ہی اَتْرَابًا وہ سب عورتین ہم سن ایک عمر کی ہونگی اور پرہیزگار وُنکی عمر کے برابر اسلیے کہ یکجا روحونکا بدن ملنا ایک ہی وقت مین ہوگا وہ وقت جب صور دوسری بار پہونکا جاویگا کہ صور کے پہونکنے کے ساتہہ ہی سب جین اپنے اپنے بدن سے مل جاوینگی تو گویا سب ایک ہی وقت مین پیدا ہونگے جیسا اور جگہہ فرمایا ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور یہہ عورتین دنیا کی ہونگی کہ متقیونکو ہمجنسی کے سبب اونکے صحبت کی محبت اور خوشی خاطر خواہ حاصل ہوگی اور اونکا ہم عمر ہونا الفت اور محبت کا زیادہ تر سبب ہوگا اور یہی سبب ہے کہ بوڑہے ہونکو جوانون کی صحبت سے اور جوانونکو بوڑہے ہونکی صحبت سی نفرت ہوتی ہے اور اکثر تفسیر ونمین مذکور ہی کہ بہشت مین مراد اور عورتین تینتیس تینتیس برس کے ہونگی اسلیے کہ کمال ہر قوت کا اور خوشی اوسی عمر مین زیادہ ہوتی ہے والا پیدائش اونکی دوسری صور پہونکنے کے وقت ہوگی اور اوسوقت سی بہشت مین دخل ہونیتک مدت بہت ہی اور بعضی تفسیر ونمین مانند تفسیر زاہدی اور تفسیر مقاتل کے جو مذکور ہے کہ عورتین ستران اٹہارہ برس کی عمر کی ہونگی اور مرد تینتیس برس کے تو اوسکا مطلب یہہ ہی کہ عورتونکی صورت اور چوڑبند جنت مین دنیا کی اس عمر کی عورتونکی موافق ہونگی اسلیے کہ عورتونمین خوبصورتی کا

۱ حدیقہ قریب کی فصیل کے اندر کی باغ کو کہتے ہین جس چاردن طرف دیوار ہو ۱۲ منہ

۲ قولہ قال الزجاج الخ جمہور اہل عرب کا یہی قول ہے علی کشاف ۱۲ منہ

۳ یعنی جماعت شیخ سید ابوالبقا نے اوکو پیدا کیا پس کیا ہے ہمنے اوکو بارہ

کمال اسی عمر مین ہوتا ہے اور اوسکی بعد لفقا شروع ہوتا ہے اور جماتان جننے اور دودھ پلانیکے سبب سے
غرم ہوجاتی ہین اور زنانہ فراج کہ نہایت ترہے اسوقت مین خشکی کی سبب اعتدال پر ہوجاتا ہے اور بدن
گدّول اور خوش تختی اور سادہ پن اور نا سمجھہ ہونا کہ معشوقونمین مرغوب ہے اس عمر مین بہت ہوتا ہے
بخلاف مردونکی کہ کامل ہونا عقل کا اور ہر کام مین آزمودہ کار ہونا مردونمین بہتر اور پسندیدہ ہی مانند
میوہکے کہ پکا ہوا بہتر ہوتا ہے کچے سے اور عورتین مانند اوسمیکی ہین کہ کچا اوسکا بہتر اور مزیدار
ہوتا ہے پکیسے جیسے کہیرا ککڑی وکاسنگا اور پیالی شراب کی دھافاہ بہرے چھلکتے ہوے ایک پر
ایک یے گئے اور دہاق کے لفظ سے عرب کی استعمال کے موافق دونون باتین سمجھی جاتی ہین بھرا ہونا
اور پے در پے دینا اور پرہیزگار دنکو شراب ملنیکی خوشی اور مزہ کی زیادتی کیوجہ سے ہوگی اسلیئے کہ شراب پینے سے
ایسی شیکر وحی اور خوشی اونکو حاصل ہوگی کہ بے باک و بیخوف ہوکے عورتونسے مزیدیان کرینگے اور باغونکی
سیر کا لطف بخوبی پاوینگے اور تمکین و وقاران مزیداریونکو کرنمین کچھہ مانع نہوگا جیسیکہ دنیا مین محبت
الٰہی کی شراب سے مست ہوکی مقامات کی باغونسے پہل اور لذتین حاصل کین تھین لیکن وہانکے
شراب مین کوئی فساد کی بات اور کچھہ برائی ہوگی جیسے دنیا کی شراب مین ہوتی ہے جیسیکہ حضرت عبداللہ
بن عباس صنی اللہ عنہانے کہا ہے کہ ہیئت کی چیزون کے نام دنیا کی چیزونکی مانند ہونگی اور حقیقتین
مختلف ہونگی اسلیے کہ دنیا کی چیزین مواد عنصریہ کثیفہ سے بنے ہین اور وہانکی چیزین اسماء الٰہی اور کلمات
قدسیہ کی تجلیات کی تاثیر سے جیسیکہ شاعرنے کیا خوب کہا ہے ؎ ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ۔ کز فرق
مراتب نکنی زندیقی ۔ پس بہشت مین شراب کی مجلس ایسے بُرا ئیون سے پاک ہوگی کہ لَا یَسْمَعُوْنَ الخ عزیزی
لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا کِذّٰبًا ۔ سنینگے وہان بات بیہودہ اور نہ جھٹلانا ۔ نہ سنینگے وہان بکنا اور نہ کرانا
۔ موضح تفسیر یعنی اوس شراب کے پینے مین نہ سنینگے بیہودہ بات اور نہ جھوٹ
توگالی اور لڑائی اور بدیان و بک بک بیفایدہ کا کیا ذکر ہے جسطرح اونکی مجلسین دنیا مین جھگڑے بازی
اور عیب گیری وغیرہا کی باتونسے خالی ہتی اسیطرح بہشت مین بھی ہونگی اور یہہ نعمتین اور لذتین
کہ اونکو وہان ملینگی اسطور پر نہین ہین کہ اس عالم کے آب و ہوا کی تقاضے سے ہون جیسیکہ دنیا مین لایتونکو
اختلاف سے سردی اور گرمی اور قحط اور ارزانی ہوا کرتی ہے بلکہ یہہ چیزین اونکو ملینگے جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ الخ
عزیزی جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۔ بدلہ دیا گیا عطا کیا گیا تیرے پروردگار کی طرف سے
فتح بدلہ ہے تیرے رب کا دیا حساب سے موضح تفسیر جَزَآءً بدلہ تیرے پروردگار
کی طرف سے کہ کامل ہے اور کامل جو دیگا پورا ہی دیگا اور اگر کسیکے دلمین یہہ خیال گذرے کہ بدلے مین جو چیز
ملتی ہے اوسمین عوض کا لحاظ ہوتا ہے ایک تو مرتبہ دینے والیکا دوسرے قدر اوس کام کی جسکی عوض مین یہہ دیتا ہی اور یہان
ہر چند کہ بدلہ دینے والا نہایت اعلیٰ مرتبہ کا ہی لیکن اُنکے کام سب ملکر اسقدر کامل نہین ہین اور سکے
جوابمین کہینگے کہ یہہ نعمتین اور لذتین حقیقت مین بدلہ نہین بلکہ عَطَآءً بخشش و انعام ہے
لیکن وہ ابتدا نہین بلکہ حِسَابًا موافق اونکی عملونکے دیا ہے ۔ عمل کے اندازے پر مثلاً جیسے کسی

بادشاہ کو انعام دینا اپنے نوکر فلانے منظور ہو تو حکم کرے کہ جو جاہیں حاضر رہتے ہیں اونکو بلا دو اور جو فلانی خدمت پر مقرر ہے اوسکو بلا دو تو ایسی جگہ انعام کی تقسیم میں لحاظ کام کا اور انعام دینے والیکے قدر کا نہیں ہوتا ہے بلکہ فقط کاموں کے شمار نشان اور پہچان کے واسطے ہے اور بس لیکن انعام اور بخشش کو جو علو نہیں مقرر فرمایا ہے اسواسطے جزا کے ساتھ بہت مشابہت پیدا کی اور اسی سبب سے اوسکا نام جزا کہا ہے اور یہہ جزا دینے والا ایسا شخص ہے جسکی صفت یہہ ہے رَبِّ السَّمٰوٰتِ الخ ۞ عزیزی ۞ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا پروردگار آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان انکے ہے خدا بخشنے والا اوسکی ہیبت سے انہیں کسیکے ۞ فتح ۞ جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو انکے بیچ میں ہے بڑی مہربان قدرت نہیں کہ کوئی اوسسے بات کرے ۞ موضح ۞ تفسیر رَبِّ السَّمٰوٰتِ الخ پروردگار آسمان و زمین کا اور جو کچھ انکے درمیان ہے اور آسمان و زمین پر اور جو انکے درمیان میں ہے سب پر بخشش و انعام ابتدائی بدون تکلیف اور بے اگلے عمدہ اور بے استحقاق ہونیکے نہایت اعلیٰ مرتبہ پر کیا ہے تو یہہ انعام و بخشش اپنے ان لوگونکی حق میں جو تھوڑی سی ہی لیاقت رکھتے ہیں اور وعدہ بھی اونسی ہوا ہے اور مکلف بھی ہیں کسطرح پوری نکلے اسواسطے کہ اوسکا نام یہہ ہے الرَّحْمٰنِ یعنی بخشنے والا مطلق اور جو یہہ نام رکھتا ہے بے وعدہ ہزارون احسان کرتا ہے تو جس سے وعدہ کیا ہو کیونکر پورا نکریگا لیکن باوجود اوسکی ایسی رحمت کی کہ ماں باپ سے زیادہ اپنے فرمانبردار بندہ پر شفیق و مہربان ہے جلال اور بزرگی اوسکی نہایت مرتبہ اعلیٰ پر ہے یہانتک کہ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا قدرت نہ رکھینگے اوس سے باوجود اس قدر توجہ اور عنایت اور نزدیکی کے بات کہنے کے بدون وسیلہ کے اپنے مقدمہ میں یا کسیکی شفاعت میں قریب ہو یا آشنا ہو اور یہہ عظمت اور بزرگی ہرچند کہ اوسکی ذات کو لازم ہے لیکن ظہور کامل اوسکا ہوگا یَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ الخ ۞ عزیزی ۞ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا جسدن کھڑا ہو فرشتہ روح نام اور تمام فرشتے یہہ صف باندہ کر ۞ فتح ۞ جسدن کھڑا ہوروح اور فرشتے یہہ قطار ہوکر ۞ موضح ۞ تفسیر الرُّوْحُ روح نام ہے ایک لطیفہ در کمال کا مقرب کا کہ ہر مخلوق کو واسطہ ہے آسمان ہو یا زمین پہاڑ ہو یا درخت یا دریا یا پتھر اور یکسو اور جادہ مَلَكُوْتَ كُلِّ شَيْءٍ کر تعبیر فرمایا ہے جیسا کہ سورہ لیس کے اخیر میں فرمایا ہے اور اسی لطیفہ کی سبب ہر مخلوق کو اپنے رب کی تسبیح و عبادت میسر ہے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اور فرمایا كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ درحقیقت میں وہ لطیفہ ایک جوہری نورانی کہ اوسکے سبب سے قرآن کی سورتیں اور نیک عمل مانند نماز اور روزہ اور کعبہ مسجد کے عالم برزخ اور قیامت میں شفاعت کرینگے اور گواہی دینگے اور یہاں اور زمین اور درخت اور ون سب گواہ ہونگے اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ہڈونکے واسطے پتھر اور ڈھیلا اور درخت اور لکڑی جہان تک اذان کی آواز پہنچتی ہے قیامت کردن گواہی دینگے اور اوسدن وہ جواہر نورانی اپنے مناسب شکلین بن کر حشر کے میدان میں کھڑے ہونگے اور گواہی دینگے اور فرق آدمیون اور جانداروں

دو حکے تعلق ہیں اور متعلقات کی رو سو حکم تعلق تین یہہ ہے کہ تعلق پہلا دایمی ہی اور دوسرا تعلق دایمی نہیں ہے اسلیئے دنیا میں ہی بعضے وقت اثر تعلق کا ظاہر ہوتا ہے اور پھر اور درخت بنیوسے کلام کرتے ہیں اور اونکی حکم بر کام کرتے ہیں اور اونکو سلام کرتے ہیں اور قیامت کے نزدیک یہہ تعلق ہی قریب دایمی کے ہو جائیگا اور یہی سبب ہے جو حدیثوں میں آیا ہے کہ قیامت کے نزدیک ایسے ایسے عجائبات بہت پائے جاوینگے اور آور مفسرین نے روح کی تفسیر میں باتیں مختلف لکھی ہیں لیکن حق بات یہہ ہے جو اسجگہہ مذکور ہوئی ۞ عزیزی ۞ لَا يَتَكَلَّمُونَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا کلام نہیں کرینگے حاضرین محشر مگر جسکو اذن دیگا خدا تعالی اور کہی ہوگی بات درست یعنی کلمہ اسلام ۞ فتح ۞ کوئی نہیں بولتا مگر جسکو حکم دیا رحمن نے اور بولا بات ٹھیک ۞ موضح ۞ تفسیر لَا يَتَكَلَّمُونَ اوسوقت میں بات نکریگے بلکہ دم نہ مارینگے اگرچہ وقت شفاعت اور شہادت کا ہے اِلَّا مَنْ الخ مگر جسکو پروانگی دی رحمن نے اور حکم ہووے کہ فلانے شخص کی شفاعت کر دیا گواہی دو اور یہہ حکم رحمت کی تقاضے سے ہوگا اوس شخص کے حق میں وَقَالَ صَوَابًا اور کہیگا وہ شخص بات سچی اور خلاف قاعدہ یکی عرض نکریگا مثلاً کافر اور بد عقیدہ یکو واسطے شفاعت نکریگا بلکہ جو شخص ایمان کے سبب سے لائق بخشش کے ہوگا اوسکی گناہ کی بخشش طلب کریگا اور اسیطرح شہادت میں احتیاط کریگا کم و زیادہ نہ کہیگا اسواسطے کہ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۞ عزیزی ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا یہہ روز سچا ہے پس جو کوئی چاہے لیوے طرف پروردگار اپنے کے جگہہ جو ہو کی ۞ فتح ۞ وہ دن ہو تحقیق پھر جو کوئی چاہے بنا رکھے اپنے رب کو پاس ٹھکانا ۞ موضح ۞ تفسیر ذٰلِكَ الخ وہ دن حق کا دن ہے جھوٹھہ اور نہ کمی بات اوسدن بیشی نچاویگی اور سرسبز ہووینگی دنیا کی دونکی برخلاف کہ یہاں سچ اور جھوٹھہ اور بھلائی اور برائی ملی ہوئی ہے جھپہ فرق نہیں ہے اور ان معنونکا یہی احتمال ہوسکتا ہے کہ وہ روز وہ ہے کہ جدائی اور تفرقہ نیکوں اور بدوں میں اور امتیاز کرنا مسلمان اور کافر میں حق اوسد نکا ہے اور وہ دن اسی کام کے قابل ہے نہ مانند دنیا کے دنوں کے کہ فیصلہ و دغا اور برابری نیک بد کی اور شریک ہونا فرمانبردار اور گنہگار کا یہاں سب جاری ہے فَمَنْ شَآءَ الخ پھر جو چاہے بنا لیوے اپنے پروردگار کے ہاں ٹھکانا کرادوسدن اسکو تمیز و عزت ہمیشہ میں حاصل ہووے اور طرح طرح کے عذاب سے کرنا فرمانی اور بے پروائی کی سبب حق تعالی کی طرف سے اوس دن تیار ہوئے ہیں خلاصی پاوے اور رجوع الی اللہ کا فائدہ اوس عذاب کی خلاصی میں کہ نافرمانونکی نصیب ہوگا منحصر نہیں ہے بلکہ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ ۞ عزیزی ۞ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا تحقیق ہمنے ڈرایا تمکو عذاب نزدیک تر ایسے ۞ فتح ۞ ہمنے خبردار کیا تمکو ایک آفت نزدیک کی ۞ موضح ۞ تفسیر ہمنے بارہا قرآن مجید اور پیغمبر فیکی زبانی تمکو ڈروا دیا ہے کہ تم رجوع الی اللہ میں قصور کرتے ہو اور اوسکے حکم کی اطاعت سے کوتاہی کرتے ہو ڈرتے نہیں اوس نزدیک کی عذاب سے کہ ہر شخص کو مرنے کے بعد عالم برزخ میں پیش آویگا

۱ یعنی جو فرشتے ہیں بعض کے نزدیک وہ روح ہیں اور بعض کے نزدیک بعض آدمیوں کی روح ہیں اور بعض کے نزدیک بعض فرشتے ہیں اور بعض کے نزدیک ایک فرشتہ ہے جو قیامت کے دن تمام مخلوقات کے برابر ہوگا اور آور مفسرین نے آور آور قسم کے اقوال لکھے ہیں واللہ اعلم بالصواب منہ

۲ یعنی جو کچھ کہیں گے ٹھیک کہیں گے اور اوسمیں کمی بیشی نہ کریں گے منہ

۳ یعنی جو قول صحیح ہو اوسکے موافق کہیں گے منہ

۴ یعنی جو کچھ کہیں گے ٹھیک کہیں گے منہ

۵ یعنی قولہ تعالی لَا يَتَكَلَّمُوْنَ الخ کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بات نہ کریگا مگر جسکو اذن دیا ہوگا رحمن نے اور کہیگا وہ بات ٹھیک منہ

۶ یعنی قولہ تعالی وَقَالَ صَوَابًا کے معنی یہ ہیں کہ وہ شخص بات سچی کہیگا منہ

۷ یعنی قولہ تعالی ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ کے معنی یہ ہیں کہ وہ دن ہونیوالا ہے منہ

۸ یعنی قولہ تعالی فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا کے معنی یہ ہیں کہ جو چاہے بنا لیوے اپنے پروردگار کے ہاں ٹھکانا منہ

۹ یعنی قولہ تعالی اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا کے معنی یہ ہیں کہ ہمنے ڈرایا تمکو عذاب نزدیک تر ایسے منہ

اور قیامت مین یہی کہ عمل بدہی تمکلین کالی اور دُرانی بن کر آوینگے اور دُرا دینگے بغیر ثبات کے کہ یہ اعمال کہوتے جاوین اور تھوڑے بہت پر آگاہ کرین اور گواہ حاضر ہون اور سب گلے بھلے جمع ہون اور ایک اچھی جگہہ نیکونکی واسطے اور دوسرے خراب جگہہ بدونکی واسطے علحدہ علحدہ مقرر کیجاوے یَوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ ۵ عزیزی ۵ یَوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَیَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا اوسدن کو دیکھی آدمی جو کچھہ کہ آگی بہیجا تہا دونون ہاتون اوسکینے اور کہے کا ڈرائے کاش مین خاک ہوجاتا ۵ فتح ۵ جبدن دیکھہ لیوے آدمی جو کچھہ آگی بہیجا اوسکی ہاتہ نے اور کہی منکر کیطرح مین مٹی ہوتا ۵ موضح ۵ تفسیر یہان دونو ہاتہ سے مراد ہے عمل کہ نیوالی دو قوتین یعنی نیک عمل کی قوۃ عاملہ اور بیعمل کی قوۃ وَیَقُوْلُ الْكٰفِرُ قوۃ عاقلہ اور کہیگا کافر جب وہ صورتین بُری بُری اپنے کفر اور گناہ کی دیکہیگا اور اوسکے مقابل مین کوئی صورت نورانی ایمان کی اپنے پاس نہ پاویگا کیا اچہا ہوتا کہ مین مٹی ہوتا اور کافر نکے انسان کی شکل نہ پیدا ہوتا تو یہ بُری صورتین مجسے ظاہر ہوتین اور مٹی کو مٹی اسلیے یاد کریگا کہ اصل آدمی کی خاک ہے اسلیے کہ اگر نطفہ ہی تو غذا سے پیدا ہوتا ہے اور غذا یا تین چیز سے اُگنے والی چیز سے پیدا ہوتی ہے یا حیوانات سے اور یہہ دونون چیزین خاک سے پیدا ہوتی ہین اور گوشت اور کہال اور خون اور خلط بہی غذا اور دوا اور میوے سے پیدا ہوتے ہین اور آخر کو یہہ سب خاک ہوجاتی ہین اور یہہ بہی جان لیگا کہ یہہ سب گرفتاری میری روح کی باقی رہنے کے سبب ہوئے اگر مین صرف بدن ہوتا اور خاک ہوجاتا تو اس عذاب مین گرفتار ہوتا اور حضرت عبداللہ عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً اور موقوفاً روایت ہے کہ قیامت کے دن جانورونسے حساب کے بعد جیسے کسی جانور نے دوسرے جانور کو سینگ یا کہرا ہوگا وہان قصاص اوسکا لیکے حکم ہوگا کہ بنے خاک ہوجاؤ اوسوقت کافر اونکے حال دیکہہ کے آرزو کرینگے اور کہینگے کہ کیا اچہی بات ہوتی کہ ہمکو خاک ہونیکا حکم ہوتا اور اس بُری آدمیت سے کہ میری اس خرابی کی سبب ہوئی ہی دور رہتا اور بعضے صوفیہ نے فرمایا ہے کہ مراد خاک ہونے سے یہہ ہے کہ مانند خاک کی عاجزی اور فروتنی کرتا مین اور تکبر اور غرور اور نافرمانی نکرتا اور بعضے دہریون نے کہا ہے کہ مراد کافر سے ابلیس ہے کہ کفر مین سب سے پڑہکے ہے سو جب حضرت آدم علیہ السلام اور اونکی اولاد پر طرح طرحکی خشمین اور نوازشین دیکہیگا تو آرزو کریگا کہ کیا خوب ہوتا جو مین بہی خاک ہوتا اور خاک سے پیدا ہوتا اور آگ سے نہ پیدا ہوتا کہ اسی سبب سے مجہے فخم کیا اور کہا خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۵ عزیزی ۵ سورۃ النازعات یہہ سورہ مکی ہے اسمین چالیس آیتین اور ایکسو اسی کلمے اور سات سو ترپن حرف ہین اور نازل ہوئی یہہ سورۃ بعد سورۃ عبس کے اور سورہ تساول کے ساتہہ اسکو ربط و مناسبت ایسی ہے کہ نوبت اتحاد کی پہنچی ہے اسلیے بعد اوسکے لکہی گئی یعنے باعتبار مضمونو کے گویا دونون سورتین بمنزلہ ایک ہی کے ہین کہ اوس سورۃ کی اول مین آسمین سوال کرنا کافرونکا قیامت سے مذکور ہے اور اس سورۃ مین سوال کرنا کافرونکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہے کہ فرمایا یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا اور اوس سورۃ مین ہی اَمْ بَنٰى بَنٰىهَا وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا

سورۃ والنازعات

اور اس سورۃ مین وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا اور مبدء آسمین مناسبت ہے اسلیئے اور نازعات اسکا نام اسلیے رکھا کہ اسکے سر ہی پر لفظ نازعات مذکور ہے ۞ **عزیزی وغیرہ** ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۞ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۞ وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۞ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۞ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۞ قسم ہے اوس جماعت فرشتونکی کہ کھینچتے ہین ایکطرح کی ارواحون کو سختی سے اور قسم ہے اوس جماعت فرشتونکی کہ نکالتے ہین ایکطرح کی روحونکو بطریق سہولت اور قسم فرشتونکی کہ پرتے ہین یعنے ہوا مین پرنے کر پھر قسم اون فرشتونکی سبقت کرتے ہین یعنے ایکدوسرے سے سبقت کرنا پھر قسم اون فرشتونکی کہ تدبیر کرتے ہین ہر کام کی جو کچھ کہا جاتا ہے اور ہوتا ہے ۞ **فتح** ۞ قسم ہے کھینچ لانیوالونکی ڈوب کر اور بندھے لانیوالونکی کھولکر اور تیرنیوالونکی پھرتے پھرنے پر کے برستے دوڑ کر پھر کام بنانے کے ۞ **معالم تفسیر** کہا مقاتل نے قسم کہ ملک الموت اور اسکے تابعدار اوسکے کھینچتے ہین کافر کی روح کو جسطرح کہ کھینچا جاتا ہے سیخ بہت کانٹے والا صوف تر سے پس نکالی جاتی ہے جان کافر کی مانند ڈوبے ہوئے پانی مین اور کہا ابن عباس نے کہ مومنونکی جان نشاط و خوشی سے نکلتی ہے وقت موت کے اس سبب سے کہ دیکھتی ہی وہانکی خوبیان اسلیئے کہ پیش کیجاتی ہے اوسکے جنت پہلے مرنیکے پس اونکی روح نکالنیوالے فرشتے نکالتے ہین نکالنا آسانی سے جان نکالتے ہین اور پھرتے پھرتے ہین الخ یعنے ہوا مین جلدی کرتے جاتے ہین مانند گھوڑے تیز رو کے اللہ تعالےٰ کے حکم لیکر اور سبقت کرنیوالے یعنی جو فرشتے اللہ تعالےٰ کے فرمانبرداری مین جلدی کرتے ہین ایک دوسرے سے ایسے یا جو فرشتے کہ جلدی سے ارواح مومنونکی جنت کو لیجاوینگے یا بنی آدم سے جو کہ جلدی کرتے ہین خیر و صلاح مین اور کہا ابن مسعود نے کہ وہ مومنونکی عابدین ہین جو جلدی سے فرشتونکے ساتھہ ہو لیتے ہین وقت قبض روح کر سبب شوق زیارت رب العالمین کے اور حاصل کرنے نعمتون جنت کے جو اوسوقت دیکھینگے اور تدبیر کرنیوالے فرشتے ہینسے جبرئیل مستعین ہین ہوا پر اور لشکر و نصرت اور اسرافیل مستعین ہین قضا و قدر جاری کرنے پر اور صور پھونکنے کی اور میکائیل مینہ برسانے اور کھیت و درخت وغیرہ اگانے پر اور عزرائیل روحون کے قبض کرنے پر مستعین ہین اور جواب ان قسمونکا محذوف ہے یعنے لَتُبْعَثُنَّ یا لَتُحَاسَبُنَّ یعنے قسم ان فرشتون مذکور کی کہ تم قیامت کو اٹھائے جاؤگے اور حساب لیے جاؤگے اور جزا دیے جاؤگے ۞ **بحر جلالین** يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۞ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۞ جھڑکنے والا یعنے نفخہ پہلا اور نفخہ دوسرا وجود مین آوے ۞ **فتح** ۞ جھڑکنے والا یعنے زمین کو ہنجال آوے اوسکے پیچھے دوسرا یعنے لگتا تر ہنجال چلے آوین ۞ **معالم تفسیر** مراد راجفہ سے نفخہ پہلا صور کا ہے کہ زمین و پہاڑ وغیرہ جنبش مین آوینگے اور روحین بدنونسے جدا ہوجاوینگی اور نظام دنیا کا درہم برہم ہوجاویگا اور مراد رادفہ سے دوسری بار کا صور پھونکنا ہے کہ اوسکے سبب پہر روحین قالب مین آجاوینگے اور نئے سر سے یہہ عالم

دوسرے رنگ پر پیدا ہوگا اور ان دونو نفخوں کے بیچ میں چالیس برس کا فرق ہوگا اور جب دوسری بار صور پھونکا جائیگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسرافیل کہیں گے یا ایھا الناس اذکروا اللہ اذکروا اللہ جاءت الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ جاء الموت بما فیہ جاء الموت بما فیہ رواہ فی المعالم والمشکوٰۃ ۱۲ عزیزی ۳ قلوب یومئذ واجفۃ ابصارھا خاشعۃ کتنے دل اوسدن دھڑکتے ہونگے اوس جماعت کے انکھوں پر خواری ظاہر ہوگی ۴ کئی دل اوسدن دھڑکتے ہیں اونکی انکھیں جھکی ہیں ۵ **موضح** **تفسیر** یعنی کافرون کے دل قیامت کے دن لرزان ترسان بیقرار ہونگے اور وہ بیقراری اسطرح کی ہوگی کہ اوسکو تھام نہ سکینگے بلکہ اونکے چہرے سے ظاہر ہوگی کہ منہ پر ہوائیاں اوڑتی ہونگی اور انکھیں اون دل والونکی حیران اور جھکی ہوئی ہونگی اور جب اس کلام سے ظاہر ہوا کہ قیامت کے دن کتنے دل بیچین و بیقرار ہونگے اور انکھیں شرمندگی سے جھکی ہوئی تو گمان ہوا کہ شاید سنے والے مسلمین ہیں یہ گذرے کہ اسبات کے سننے سے کہ نہایت پر خوف ہے کافرون نے ڈر کر کچھ تدبیر کر ہوگا یا ابھی تک وسیطرح غافل ہیں اوسکے جوابمین ارشاد ہوا کہ یقولون ۶ عزیزی ۷ یقولون ءانا لمردودون فی الحافرۃ ۸ کہتے ہیں کافر کہ کیا ہمیں جاوینگے ہم پہلی حالت پر پھر پھرتے کہتے ہیں کیا ہم پھر اوسٹے دیسٹے پاوینگے ۹ **موضح** **تفسیر** حافر لغت عرب میں اول امر کو کہتے ہیں اور غرض اس کہنے سے یہہ ہے کہ کافر آخرت کے جینے کا انکار کرتے ہیں اس شبہ سے کہ اگر بعد موت کے پھر زندگی ہوتی تو اوسی اپنے پہلی حالت پر جو کہ ہوتا اور رجوع اوس حالت اول پر خلاف واقع کے ہے والا مضطرہ لازم آوے اور جوان ہونا ہڈیکا اور لڑکا ہونا جوان کا اور ازکیکا ماں کے پیٹ میں پھر ماں سے دست ہوجانے اور پھر اپنے شبہ کے قوت اور مضبوط کرنیکے لیے ایک اور توہم انکار رسی اور تعجبی سے پوچھتے ہیں ۱۰ ءاذا کنا عظاما نخرۃ ۱۱ عزیزی ۱۲ ءاذا کنا عظاما نخرۃ ۱۳ آیا جب ہیں ہم ہڈیان بوسیدہ پھر زندہ ہونگے ۱۴ کیا جب ہوجائینگے ہم ہڈیان کھوکھلی سی ۱۵ **تفسیر** کیا پھر ہم زندہ ہونگے جبکہ ہوجائینگے ہم ہڈیان کھوکھلی سڑی کہ ہوا کے اندر جانیسے اون ہڈیونمیں سے آواز نکلتے ہے تخیر لغت عرب میں ہوا کی آواز کو کہتے ہیں کہ جو چیز اندر سے خالی ہے اوسمیں سے ہوا نکلتی وقت آواز ہوتی ہے اور یہہ بھی اون خبیثونکو بڑا شبہ تھا کہ جو چیز گڑتی سڑتی ہے جلدی سے تو وہ بن سکتی ہے جب تک کہ اجزا اوسکے موجود ہوتے ہیں اور جب اجزا اوسکے بود و باش گل گئے تو پھر وہ چیز نہیں بن سکتی یہہ کمال اونکی حماقت کی نشانی ہے ہر روز دیکھتے ہیں کہ چاند سورج کی کیسی صورت بدلتی جاتی ہے اور رات دن ہر روز نابود ہوکے کیسے موجود ہوجاتے ہیں موسم و کھیت وغیرہ میں کیا تغیر و تبدیل ہوتا ہے گھاس اور مینڈک وغیرہ حشرات الارض بالکل نہیں ہوتے جہاں مینہ برسا سب موجود ہوجاتے ہیں اللہ کے افعال کو اپنے افعال پر قیاس کرتے ہیں حال انکہ یہہ عاجز محض اور وہ قادر مطلق جو چاہے سو پیدا کردے ۱۶ ہر ذرہ میں چمکے ہے جلوہ تیری قدرت کا پہ ہیہے کے اندھے نہ دیکھیں تو کیا کیجئے ۱۷

۵ یعنی اسے لوگون پر ظاہر کیا اور اسکو اپنے اوپر ظاہر کیا یا اپنے لطف سے پھر دوبارہ دوسرا لطف ان پر پہنچایا ہے موت سابقہ اور اوسکے پیچھے ہونے کے اعتبار سے ہوئی ۱۲

۶ غرض اس سے یہہ ہے کہ کافر آخرت کے جینے کا انکار کرتے ہیں اس شبہ سے کہ اگر بعد موت کے پھر زندگی ہوتی تو اوسی اپنے پہلی حالت پر جو کہ ہوتا اور رجوع اوس حالت اول پر خلاف واقع کے ہے والا مضطرہ لازم آوے اور جوان ہونا ہڈیکا اور لڑکا ہونا جوان کا اور ازکیکا ماں کے پیٹ میں پھر ماں سے دست ہوجانے اور پھر اپنے شبہ کے قوت اور مضبوط کرنیکے لیے ایک اور توہم انکار رسی اور تعجبی سے پوچھتے ہیں ۱۲

گرنہ بیند بروز شپرہ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ۔ حاصل یہہ کہ یہہ کہنا اور سمجھنا اونکا محض بیجا ہے وہ اہل اکمال مین ہے اوسکے نزدیک بگاڑکر اوسیوقت بنانا اور ہے۔ گذرے ہزارون برس کے بنانا یکسان ہے ۞ **مرعزیزی** ۞ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ کہا مشرکون نے وہ رجوع اوسوقت نقصان دینے والا ہوگا ۞ **فتح** ۞ بولے تو تو یہہ پہرانا ٹوٹا ہے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** پہر دوسری بار ہنسی اور تعجب سے کہتے ہین کہ یہہ دوسری بار کا جینا بعد جدا ہونے اور خشک ہوجانے ہر عضو کے سب رطوبات سے تو بڑا ٹوٹا ہے اسلیے کہ بعضی چیزین اپنی نہ پاوینگے اور بہت سی چیزین ہمسے گم ہوجاوینگی اور مال و اسباب اپنا کمایا ہوا آپسے جدا ہوجاویگا تو پہرنا ہمارا اس جہانمین مانند پہرنے اوس مسافر کے ہوا کہ اپنے گہر سے مال و اسباب بہت سا لیکر صحیح سالم مسافرت کو گیا اور سب چیزا وسکی لٹ گئی اور آپ تن تنہا بدن زخمی ہوئے خستہ ہوکر بلکہ ہاتہہ پانو کٹہ اکر اپنے گہر کو پہرا آیا تو یہہ پہرنا بالکل نقصان کا ہے حق تعالے اونکے تعجب کو نیک جانکر فرماتا ہے کہ یہہ تعجب کرنا تمہارا اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالے کے کام اور تاثیر کو اپنے کام اور تاثیر پر قیاس کرتے ہو اور اوس قادر مطلق کو اپنا سا پابند اسباب کا جانتے ہو کہ بے اسباب والات کے کوئی چیز بن نہین سکتی ہے اور یہہ سمجہہ غلط ہے اسلیے کہ اوس مالک الملک کا فعل اور تاثیر کسیکے موقوف نہین ہے کہ جب وہ چیز پائی جاوے تو وہ کام ہوسکے اور نہ پائی جاوے تو نہوسکے بلکہ کن کہنے مین سب کچہہ ہوجاتا ہے اور سب اسباب آلات یہی اوسکے حکم سے جمع ہوجاتے ہین ۞ **عزیزی** ۞ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ پس سوا اسکے نہین کہ وہ ایک جہڑکنا ہے پس ناگہان یہ سب روئے زمین پر آرہینگے ۞ **فتح** ۞ سو وہ تو ایک جہڑکی ہے پہر تبہی وہ آرہے میدانمین ۞ **موضح** ۞ **تفسیر فَاِنَّمَا هِيَ الخ** پہر نہین ہے یہہ زندگی کی مگر ایک جہڑکی اور مراد اس جہڑکی سے دوسرے بگل کا صور پہونکنا ہے کہ یہہ جو اوس آواز کے سب جین اپنے بدنون سے مل جاوینگے اور ملنا روح کا بدن سے زندگی کی شئے طون اور سب اجزا کو جمع کردیگا اور اس تعلق کے سبب سے زندگی کامل حاصل ہوگی نہ مانند زندگی اوس بچہ کے جو ماں کے پیٹ مین زندہ ہے یا ایسے پیدا ہوا ہے کہ اوسکے عقل اور دریافت ضعیف ہوتی ہے اور بڑی مشکل سے ملتا جلتا ہے سوا اسکے کہ وہ سب بہیر دینگے اوس آواز کے زور سے جلدی حرکت کرینگے اور زمین کے نیچے سے نکلینگے فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ پہر تبہی وہ سب آگئے برابر میدان مین ساہرہ لغت مین سفید اور برابر زمین کو کہتے ہین اور حشر کے میدان کا نام ہے سوا اسکے کہ اوسدن اون مین کی یہی حالت ہوگی اور جب کافر باوجود ایسے بیان واضح اور مثالون کے آخرت کے جینے کو یقین نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ایسی مثالون وغیرہ سے ہماری خاطر جمعی نہین ہوتی جب تک اپنی آنکہہ سے نہ دیکہین اور مسلمان یہی عاجز ہوے اونکے انکار سے اور کہنے بعض کے اللہ تعالے اگر کسیکو زندہ کرکر اونکو دکہادے تو یہہ قائل ہوجاوین اور جہٹ الزام کہا جاوین اسواسطے حق تعالے ہر ایک مسلمان سے خطاب کرکر فرماتا ہے اور بطریق استفہام کے پوچہتا ہے

ف ۔ کفار مکہ نے قیامت کے انکار مین ایک دلیل یہہ بیان کی تہی کہ ہڈیان بوسیدہ ہوجانے کے بعد پہر زندہ ہونا بعید ہے اوسکا جواب اللہ تعالے نے یہہ دیا کہ اوسکی قدرت کاملہ کے آگے یہہ کام کچہہ بہی مشکل نہین ہے

ف ۔ یعنی جس قادر مطلق نے پہلی بار بغیر کسی مادہ کے اور بغیر کسی نمونہ کے اور بغیر کسی آلہ کے پیدا کیا ہے اوسکو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے

ف ۔ یعنی یہہ کام اوسکے نزدیک ایسا آسان ہے جیسا کہ ایک بڑا زلزلہ آنا یا ایک بڑی آواز کا ہونا

ف ۔ یعنی یہہ کام اوسکے نزدیک ایسا آسان ہے جیسا کہ

هرا ینک ۵ عربی ۵ هل شاکحدیث موسی ۵ اذ نادیه ربه بالواد المقدس طوی ۵ کیا
کیا آئی ہی تجکو خبر موسے کی جب پکارا اوسکو اوسکے پروردگار نے بیچ وادی پاک طوی نام کے ۵ فقرے ۵ کچھ آئی ہے تجکو خبر
کی جب پکارا اوسکو اوسکے رب نے پاک میدان جسکا نام طوی ۵ ھو ۵ تفسیر ھل اتاک الخ کیا پہنچی ہے
تجکو خبر موسی کے قصے کی کہ فرعون کے سامنے جو بڑا سرکش بادشاہ تہا اور ہزارہا آدمی اوسکے دربار مین
حاضر ہوتے تہے بارہا اپنے ہاتہہ کی لکڑی کو زمین پر ڈال دیا تو ۵ وہ ۵ عصا ایک بڑا
ازدہا ہوجاتا تہا اور اپنے مونہہ کو کہولکر آواز سخت کرتا تہا پہر بعد تھوڑے ہوئے ایسی بند گے بے دردے کے ایک
لاکھ تین کہہ چکے ہیں کہ بندگانی کی کہتی ہی اور ہر ہی نہی کوئی جگہہ تردد و شک کی باقی رہی ہی لیکن فرعون نے جو
دیکھنے ایسی زندگی کا کیا ایکلکڑی مین مقعد و مدعا کا اور قائل قدرت مالک ارض و سما کا ہوا تو یہہ کافر
ہی اگر مرد یکو زندہ ہوا دیکہینگے تو کافر یکو قائل ہوگئے اور اپنے انکار سے کافر یکو باز آوینگے بلکہ اور
مستحق عذاب کے ہوجائینگے اسلیئے کہ عادت الہی یون جاری ہے کہ بعد دیکہنے معجزے کے اگر کافر ایمان
نہ لاوین اور انکار سے باز نہ آوین تو اوسیوقت عذاب مین گرفتار ہوون اور ایک دم کی بہی
فرصت نہ پاوین آور اگر وہ قصہ حضرت موسے علیہ السلام کا تفصیل سے ہر مسلمان نے نہ سنا ہو
تو مجمل تھوڑا سا وہ قصہ یہان بیان ہوتا ہے ۵ اذ نادٰہ ربہ ۵ الخ یعنی ابتدا اوس قصے
اوس وقت سے ہے کہ پکارا اوسکو اوسکے رب نے پاک میدان مین کہ جسکا نام طوی ہے اور کیفیت
اوس قصہ کی جو سورہ طٰہٰ اور اور سورتون مین مذکور ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام
شہر مصر سے کہ آپکی پیدائش و سکونت کی جگہہ ہی تہی ایک قبطی ظالم کے خون کے سبب کہ آپکے
ہاتہہ سے بے قصد و ہو گیا تہا اور فرعون آپکے قتل کی فکر مین ہوا تہا بہاگ کر شہر مدین کی
طرف گئے اور اوس شہر مین حضرت شعیب علیہ السلام کا مکان تہا اور یہی قصہ ہی قرآن شریف مین
کئی جگہہ مذکور ہے وہان جاکر اوترے اور حضرت شعیب کی خدمت مین مشغول ہوئی اور
حضرت شعیب نے اپنی بیٹی کو آپکے نکاح مین دیا جب آٹھہ یا دس برس مین اتلاف کے وہان
گذرے تب حضرت شعیب سے رخصت چاہی کہ اگر حکم ہو تو مین اپنے وطن کو جاؤن اور اپنے
قبیلہ کو ساتہہ لیئے جاؤن اور اپنی ماں کی زیارت کرون اور اپنے بڑے بہائی حضرت ہارون سے بہی
ملاقات کرون اسلیئے کہ فرعون اور اوسکے لوگ قبطی کے خون کو بہول گئے ہونگے حضرت
شعیب نے خوشی سے آپکو رخصت کیا اور آپکی بی بی کو بہی آپکے ساتہہ کر دیا اور اپنے دو غلام اونکو
آپکے ساتہہ کیا کہ مصر مین پہنچا کر پہر آوین حضرت موسی علیہ السلام اپنی بی بی کو ساتہہ لیکر
وہانسے روانہ ہوئے اور آپکے مزاج مین غیرت بہت تہی اپنی بی بی کو قافلہ کے ساتہہ لیچلنا
گوارا نکیا کہ شائد سواری پر چڑہتے اوترتے یا نکلتے بیٹہتے کسی نامحرم کی نظر اونپر پڑجاے اسلیئے
آپ تنہا اپنے بی بی کو ساتہہ لیکر روانہ ہوے اور شام کی سیدہی راہ کو چہوڑکر دریا کی کنارے کی
راہ لی اس لحاظ سے کہ ایسا نہو کوئی فرعون کی طرف کا حاکم دیکہہ پاکر خون کی علت مین گرفتار کرے

قصہ حضرت موسی علیہ السلام کا

یا کچھ ایندھا پیدا ہو اور آپکے ہمراہ ایک شخص تھا خوجی اسباب کی دیکھ لادکر ایک غلام کو اوسپر متعین کیا اور کچھ بکریاں بھی آپکی ساتھ تھیں دوسرے غلام کو اونکی نگہبانی اور ہانکنی پر مقرر کیا اور آپ اپنی بی بی کی سواری ساتھ ہولیے چلتے چلتے ایکدن راہ بھول گئے اور کوہ طور کی طرف جا نکلے کتنی ہی راہ ڈھونڈی ٹھکانہ نہ لگا اور دن آخر ہوگیا اور رات نمودار ہوئی وہ رات جمعہ کی تھی اٹھارہویں ذیقعدہ کی اور موسم جاڑے کا تھا اتفاقاً بکریان متفرق ہوگئیں دونوں غلام اونکے جمع کرنیمیں مشغول ہوے اور حضرت موسے علیہ السلام اپنی بی بی کے پاس ایک جگہہ پر بیٹھہ گئے کہ یکایک آپکی بیبی کو راہ کی سختی سے دردزہ شروع ہوا اور حمل کی مدت بھی پوری ہوچکی تھی تب آپکی بی بی نے آپسے یہہ حال ظاہر کیا اور کہا کہ اگر کہیں آگ ملے تو خوب ہی کہ تاپنے کے کام آوے اور روشنی بھی ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غلاموں سے فرمایا کہ دیکھو تو کہیں آگ بھی اس جنگل میں ہاتھہ لگے غلام اونکے چاروں طرف دوڑکر آگ کو تلاش کیا کہیں آگ کا اور آبادی کا نہ پایا تب حضرت موسے علیہ السلام آپ اٹھکر آگ کی تلاش کو آپکو ایک پہاڑ پر کہ آپکی سیدھے ہاتھہ کیطرف تھا کچھہ روشنی معلوم ہوئی آپنے بی بی اور غلاموں سے فرمایا کہ تم یہیں ٹھہرو میں نے پہاڑ پر روشنی دیکھی ہے وہاں جاکر آگ لے آتا ہوں اور جو وہاں کوئی ہوگا تو راستے کا بھی پتا پوچھتا آؤنگا تاکہ منزل پر پہنچیں یہہ کہہ کے آپ چلے جوں ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام قریب اوس مکان کے پہنچے دیکھا کہ آگ نہیں ہے تجلی قدرت الٰہی کی ہے کہ دور سے مثل آگ کے معلوم ہوئی تھی اور حقیقت میں وہ ایک نور ہے بہت بڑا کہ عوسج کے درخت کو گھیر لیا ہے عوسج ایک درخت ہے عناب کے درخت کے مشابہ شام کی طرف پہاڑوں میں بہت ہوتا ہے اور وہ درخت جڑ سے چوٹی تک تر و تازہ ہورہا ہے اور اوس روشنی میں اسقدر چمک ہے کہ اوسپر آنکھہ ٹھہر نہیں سکتی ہے اور گرداگرد اوسکے آواز فرشتوں کی تسبیح کی آرہی ہے حضرت موسی علیہ السلام باوجود دیکھنے ان سب چیزونکے کہانس پہونس اوس میدانمیں سے جمع کرکے ایک پولا سا باندھ کے چاہا کہ اوس نورانی روشنی سے جلالیوں یہہ ارادہ کرکے جوں ہی اوسکی نزدیک ہوے یکایک وہ آگ اونکی طرف لپکی گویا چاہتی تھی کہ اونکو جلادیوے حضرت موسی علیہ السلام یہہ حالت دیکھکے ڈرکے پیچھے ہٹے آگ بھی درخت پر ہٹ گئی پھر حضرت موسی علیہ السلام نے ارادہ کیا جلانیکا پھر وہ آگ دوڑی پھر پیچھے ہٹے اسطرح کئی مرتبہ اتفاق ہوا تب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس ماجریکو دیکھکے حیران و متحیر ہوکے اس عجائب کارخانہ الٰہی کا تماشا دیکھنے لگے کہ یکایک ایک اور نور بڑا اوس سے بلند ہوا اور زمین سے آسمان تک سبکو روشن کردیا اور روشنی اوس نور کی یہانتک غالب ہوئی کہ حضرت موسیٰ کی آنکھوں میں اندھیری آگئی اور آنکھہ دیکھنے سے رہ گئی اور اپنے ہاتھہ اپنی آنکھہ پر رکھہ لئے اور آواز فرشتوں کی تسبیح کرنیکی بہت بلند ہوئی اور حضرت موسیٰ نے اوسوقت اوس آگ سے ایک آواز سنی کہ یٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ یعنی اے موسیٰ میں ہوں پروردگار تیرا کہ آگ کی مانند تجلی کی ہی میں نے پس جوتیاں اپنے پانوسے اوتار ڈال اسلیے کہ اس مکان میں تجلی الٰہی اور حاضر ہوتی فرشتوں کے سبب سے

کہ اوس تجلی کے خادم ہین حکم کعبہ اور بیت الحرام کا پیدا کیا ہے پھر کلام کرنا شروع ہوا پوچھا موسیٰ علیہ السلام کہ تیرے داہنے ہاتھہ مین کیا ہے اونہون نے عرض کیا کہ لاٹھی ہے مین اپنے ہاتھہ مین رکھتا ہون حکم ہوا کہ اسکو زمین پر ڈالدے اونہون نے ڈالدی بمجرد کہ زمین پر ایک اژدہا ہوکے دوڑنے لگا حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈرکے بھاگے ارشاد ہوا کہ ڈر نہین اور اسکو ہاتھہ سے پکڑلو وہی لاٹھی ہوجائیگی پھر حکم ہوا کہ اپنے ہاتھہ کو بغل مین رکھکر نکالو اونہون نے ایسا ہی کیا اونکا ہاتھہ مانند آفتاب کے روشن ہوگیا کہ نظر اوسکی روشنی پر ٹھیر نہین سکتی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مینے بمجرد سننے اوس آواز کے معلوم کیا کہ یہہ آواز حق تعالی کی ہے اسلیے کہ جو طرفون سے سنتا تھا مین اور اپنے سب جسم سے یہی سنتا تھا یہان تک کہ ہر جوڑ و بند میرا کان ہوگیا تھا حاصل کلام یہہ کہ بعد دکھلانے اوس کرشمہ کے اور تعلیم کرنی توحید کی حقیقت اور عبادت کی آداب کی اور بیان قیامت کی اسکے اور جو جو ضرورتین کے لئے تھے سب تعلیم کرکے حکم فرمایا اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ الخ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۵ جا طرف فرعون کے بیشک وہ حد سے گذر گیا ہے ۵ فتح ۵ جا فرعون کا اوسنے سر اوٹھایا ہے ۵ موضح تفسیر اِذْهَبْ الخ جا فرعون کی طرف اور اوسکی ہلاکی کی باتین اوسکو تعلیم کرچکنے کے بعد حد سے بڑہ چلا ہی فساد کرنے مین یہان تک کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے اور جب تو اوسکی پاس پہنچے فَقُلْ الخ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى پس کہہ کچھہ رغبت ہے تجکو اسکی کہ پاکیزہ ہو ویتو ۵ فتح ۵ پھر کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنوے ۵ موضح تفسیر فَقُلْ الخ پھر پہلے اوسکو اسیقدر کہہ کہ کیا تجکو ہی رغبت پاک ہونیکی نفس کی برائیون سے اور تیری سرکشی وغیرہ مین اور مین تیری برائیان کہہ دینے پر کفایت نکرونگا کہ اتنے بات سے تجکو حق تعالی کی اور حکمت الٰہی کے واقف نے ہوسکتی ہے بلکہ مین تجکو بڑے مرتبے کو پہنچا دونگا کہ ولی کامل اور عارف باللہ کردونگا وَاَهْدِيَكَ الخ ۵ عزیزی ۵ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۵ اور راہ دکہاؤن تجکو طرف پروردگار تیرکے پس ڈریتو ۵ فتح ۵ اور راہ بتاؤن تجکو تیرے رب کی طرف پھر تجکو ڈر ہو ۵ موضح تفسیر وَاَهْدِيَكَ الخ اور راہ دکہاؤن تجکو تیری رب کی طرف تاکہ پہچان ذات اور صفات اور افعال پروردگار کی تجکو یقین کی آنکھہ سے حاصل ہو پھر تو ڈرے اور تیرا نفس مرجاوے اور ایسی پوری فنا تجکو حاصل ہو کہ پھر کبھی خوف تجکو پھر لانے مرض سرکشی کا نرہے بموجب اس قول کے اَلْفَنَا فِيْ لَا يَرُدُّ یہان پر قصہ باقی رہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بیان ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون تک پہنچے اور حکم حق تعالی جل شانہ کا پہنچایا فرعون نے اوسکی جوابمین پہلے یہہ کہا کہ تو وہ شخص نہین ہے کہ پچیس برس مینے تجکو پرورش کیا اور مدتون تک ہمارے پاس رہا پھر وہ کام کرکے تو یہان سے نکلا کہ تو ہی جانتا ہے یعنے قبطی کو مار ڈالا اور ہماری نعمتون کی ناشکری کی اب تجکو یہہ مرتبہ کہانسے حاصل ہوا کہ میرا ہادی و مرشد بن کر آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوسکے جوابمین کہا کہ سچ ہے مین وہی شخص ہون اور وہ

۵ یعنی فنا ہونی جسکی تعلیم ہمین کی ۱۲

کلام جو مجھسے ہوا تھا اوسوقت مین نادان و ناسمجھہ تہا پہر جب مین تسے ڈرکے بہاگا اللہ تعالےٰ نے علم و حکمت مرحمت فرمائی اور مرتبہ ہدایت و رہنمائی کا عطا کیا اور رسالت و ایلچی گری کے طور پر تمہارے پاس بہیجا ہے فرعون کہا اب تو نے دعوے رسالت کا کیا کہ اللہ کا بہیجا ہوا ہے اگر ایسا دعویٰ سچا ہے تو کوئی دلیل اسپر لا ۸ عزیزی ۸ فَاَرٰهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ پس دکہایا فرعون کو وہ معجزہ بڑا یعنی عصا اور ید بیضا ۸ فتحی ۸ پہر دکہائی اوسکو وہ بڑی نشانی ۸ مو ۸ تفسیر فَاَرٰهُ الخ پہر دکہلائی موسیٰ نے فرعون کو ایک نشانی بڑی اگرچہ حضرت موسیٰ پاس دو نشانیان تہین ایک عصا کہ اژدہا ہوجاتا تہا اور دوسرے اٹکا ہاتہہ کہ مانند آفتاب کے روشن ہوجاتا تہا لیکن ایک ہی مجلس مین ایک ہی مطلب ثابت کرنیکے لیے تہین اسلیے دونونکو ایک ہی نشانی اعتبار کیا اور ایک وجہ اور یہی ہے کہ ید بیضا تابع تہا عصا کے ڈالنے کے یعنے جب پہلے عصا کو زمین مین ڈالدیتے تہے اور وہ اژدہا ہوجاتا تہا تب ہاتہہ بغل مین ڈالنے سے مثل آفتاب کے چمکنے لگتا تہا گویا اصل نشانی وہی عصا تہا اور عصا مین اور یہی معجزے تہے یا اسی کہینچنے کے وقت موافق گہراؤ کنوین کے رسی بن کر بڑہ جاتا اور اوسکی لڑین ڈول سے بندہ جاتین اور تاریکی مین دونون ثناخین اوسکے مشعل کی مانند روشن ہوجاتی تہین اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سوتے تو وہ کہڑا ہوا نگہبانی کرتا اور اگر گہریون کے پاس چہوڑ آتے تو اونکی محافظت کرتا بہیڑی وغیرہ سے یہان تک کہ بعضون نے کہا ہے کہ عصا مین ہزار معجزے تہے دو تو کلام مجید مین مذکور ہین پہٹنا دریا کا اور مکا مارنے اور جاری ہونا چشمونکا پتہر سے اوسکے ضرب سے تو نشانی بڑی عصا ہوا ید بیضا حاصل کلام کا یہ کہ فرعون باوجود دیکہنے ایسے معجزونکے کہ حضرت موسیٰ کے دعوے رسالت کے ثابت کرنیکے لئے دو گواہ عادل تہے اسلیے کہ در آنزمانہ گانی غیبی کا اٹکے ہاتہہ سے ایسی جسم یعنی لکڑی کا بہرگز قالبیت زندگی کی نہین رکہتا تہا یہہ دلیل صریح ہے اسبات پر کہ اٹکے سب کے دل مردہ بطریق اولےٰ زندہ ہونگے اور نفس کی خباثت و برائی کو دور کرکے پاک و صاف کردینا اٹکے نزدیک بہت آسان ہے اور چمکنا نور الہی کا اٹکی ہاتہہ مین دلیل ہے ظاہر اسپر کہ اٹکے ہاتہہ سے سالکان راہ خدا کو انوار تجلیات الہی تک بخوبی ہوسکیگا پہر بہی ہرگز فرمانبردار نہوا بلکہ فَكَذَّبَ الخ ۝ عزیزی فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ پس جہٹلایا اور نافرمانی کی پہر اوس مجلس سے پہرا تدبیر کرتا ہوا پس جمع کیا اپنی قوم کو پہر اوانہ دی پس کہا مین پروردگار بزرگ تمہارا ہون ۸ فتحی ۸ پہر جہٹلایا اور نافرمانی پہر چلا پیٹہہ پہیر کر تلاش کرتا پہر سبکو جمع کیا پہر پکارا لوگونکہا مین ہون رب تمہارا سب سے اوپر ۸ مو ۸ تفسیر فَكَذَّبَ الخ پہر انکار کیا حضرت موسیٰ کی رسالت کا اور نافرمانی حق تعالیٰ کا حکم جو حضرت موسےٰ کی زبانی پہنچا تہا اور اسقدر نافرمانی پر کفایت نکی بلکہ ثُمَّ اَدْبَرَ الخ چلا پیٹہہ پہیر کر تلاش کرتا ہوا حضرت موسےٰ و عم کی رسالت کی جہٹلانے کی تدبیر جب دیکہا کہ حاضرونکی دلونمین

اون معجزونکو دیکھنے سے حضرت موسیٰ کا صدق آجائیگا فحشر پس جمع کیا جادوگرونکو حضرت موسیٰ کے
مقابلہ کے لیے اور اپنے ملک کے لوگونکو اکٹھا کیا اوس مقابلہ کے دیکھنے کے لیے کہ یہہ کام حیلہ و تدبیر سے ہو سکتا
ہے اللہ تعالےٰ کا کیا ہوا نہین فنادیٰ پہر پکارا لوگونکو مقابلے سے پہلے تاکہ اگر جادوگر مقابلے مین نکل جاوین
تو یہی حضرت موسیٰ کا مطلب حاصل ہووے اس حیلے سے کہ وہ پروردگار کہ جسکی طرف سے ایلچی گری کا
دعویٰ حضرت موسیٰ کرتے ہین ربوبیت مین مجھسے پست ہی اور کم زور اور تابعداری اونکی علمی کے
ہوائی خلاف عقل اور شان رعیت کے نہین فقال الخ پہر کہا فرعون نے کہ مین ہون تمہارا
رب سب سے اوپر اور اگر بالفرض کوئی رب دوسرا جہان مین ہوگا جیسے وہ شخص جسنے موسےٰ کو بطریق
ایلچی گری کے میرے پاس بہیجا ہے تو مرتبہ مین مجھسے کم ہوگا تو موسےٰ اگر اپنی رسالت ہی ثابت کرے
تو ہی قابل اسکے نہین کہ اوسکے تابعداری کرے اور اپنی ربوبیت باطلہ کو حضرت رب العالمین کی
ربوبیت پر یون ہی فوقیت دیتا تہا کہ حق تعالےٰ کی ربوبیت نظر سے غائب ہے اور عقل مین نہین آتی
اور میری ربوبیت ظاہر ہی کہ تم سب دیکھتے ہو اور یہہ بہی ہی کہ ایلچی حق تعالےٰ کا وہی اپنے کو بتاتا ہے
میرے ایلچیون کی طرح طمطراق تو کہان ہی نہین نہ سونے کے کنگن ہاتھہ مین ہین اور نہ خزانہ اور
لشکر ساتھہ ہے تو اوسکی ایلچی گری مین نقصان ہوا اور اوسکے نقصان سے اوسکے بادشاہ کا نقصان
کہ جسکی طرف سے آیا ہے سمجھا گیا پس ایسی خطیات پر فاخذہ اللہ الخ ۵ عزیزی ۵ فاخذہ
اللہ نکال الاخرۃ والاولیٰ ۵ ان فی ذالک لعبرۃ لمن یخشیٰ ۵ پس گرفتار کیا اوسکو خدا تعالےٰ
نے عذاب آخرۃ اور دنیا مین تحقیق اس خبر مین نصیحت ہے اوسکے لیے کہ ڈرے ۵ فتح ۵ موقع
پہر پکڑا اوسکو اللہ نے سزا مین پچھلے کی اور پہلے کی مبتک اسمین سوچ کی جگہہ ہے جسکو ڈرہے ۵ موقع
تفسیر فاخذہ الخ پہر پکڑا اوسکو اللہ نے عذاب پچھلے اور اگلے مین یعنی دنیا مین پانی مین ڈبوکر
سوا کیا اور آخرت کو دوزخ مین ڈالیگا جسطرح اور جگہہ فرعون اور اوسکے لشکر کے حق مین فرمایا ہے کہ
ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا ال فرعون اشد العذاب اور دنیا کا عذاب اگرچہ مقدم ہے اور آخرت کا مؤخر لیکن اخروی عذاب
اسلیے پہلے ذکر فرمایا کہ مقصود اصلی وہی ہے اور یہان کا عذاب وسیلہ اوسکا ہے اور یہہ بہی ہے کہ ہمارا
عذاب دائمی ہے اور ہزارون حصہ سخت ہو یہان کے عذاب سے اسلیے پہلے ذکر کرنا عذاب آخرت کا
اولیٰ ہوا اور دنیا ہرچند کہ دارالجزا نہین ہے لیکن ایسے فرعون اور شریرون کو یہان سزا دینی باعث
اور ذلکی عبرت کی ہے جیسکہ فرمایا ان فی ذالک الخ بیشک اسمین سوچ کی جگہہ ہے اوسکو جو حق تعالےٰ
سے ڈرتا ہے کئی وجہونسے پہلے وجہ یہہ ہے کہ گمراہی کے پیشوا اونکی تدبیر پیش نہین سکتی اور
ایک ایک وقت اونکا کیا برباد ہو جاتا ہے اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنی حلیمی کی صفت سے
بدذات کو کچھہ ڈہیل دیتا ہے لیکن مہمل نہین چہوڑتا ایک نہ ایک دن سزا اقرار واقعی دیتا ہے
تیسری وجہ یہہ ہے کہ معجزونکا دیکھنا اوس شخص کو مفید ہوتا ہے کہ کفر کی جڑ اوسکی دلمین نہ جمگئی
ہو اور اوسکے رشتے پہٹ گئے ہون والا ہر معجزہ کو کسی مکر وحیلے سے دفع کریگا اور ہر دلیل و حجت

۵ اور جو ۱۲ کا تابع ہوگی یقیناً مست کیں جو اللہ کو ڈرتا ہے کیونکہ اون ہی کو فائدہ ہوگا ح علماء مین ۱۲

مخالطہ سے دور کردیگا یعنی دہوکا دیکے مقابلہ کریگا چوتھی وجہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے کافر سرکش سے کہ دعوی خدائی کا کرتا تھا کس نرمی سے بات کرتے تھے تو اور پیغمبرین اور اولوالعزم کو چاہیے کہ بے ادبی اور کلمات کفر کے سنکر غصہ مین نہ آجاوین اور غمگین نہون بلکہ صبر کرین کہ آخر کو فتح پاوین اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے مین معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے سوکھی لکڑیون جان ڈالکر دکھادی تو قیامت کو پیدا کرنا اوسکے نزدیک کیا دشوار ہے تو منکرو نکو پھر بھی واہی اعتراضون کی جگہہ باقی نہ رہے کہ یہہ تو ہم دنیا مین بھی دیکھتے ہین کہ مینہ برستے ہین درخت خشک ہرے ہوجاتے ہین اور زمین خشک سرسبز ہوجاتی ہے مینڈک بی بارش دیکے پیدا ہوجاتے ہین ویسیہی اس عصا کا جاندار ہوجانا کچھہ دلیل قوی بعث پر نہین ہے کوئی اور دلیل قوی بیان کرنی چاہیے تا وہن نشین ہو اوسکے جواب مین ارشاد ہوتا ہی ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا الخ ۵ عنرے ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ایام محکم زیادہ ہوبید اُس مین یا آسمان خدا نے بنایا اوسکو بلندی اوسکی پست دست کیا اوسکو ۶ فزنے کیا تم مشکل ہو بنانے یا آسمان اوسنے وہ بنایا اوسکی بلندی اوسکی پیدا کو صاف کیا ۶ موے تفسیر ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ الخ کیا تم زیادہ سخت ہو بنانے مین اور پیدا کرنے تمہاری زیادہ سخت ہی یا آسمان زیادہ سخت ہے بنانے مین اور پیدا کرنے اوسکی تمہاری نظر وعین مشکل معلوم ہوتی ہے اور جواب اس سوال کا ظاہر ہے کہ آسمان اندازہ مین ہی آدمی سے بہت بڑا ہے کہ بھلا اوسکو اوسکے کچھہ مناسبت نہین اور اجزا اوسکے اعتبار سے ہی بڑے ہے جیسے بروج اور ستارے مخلوق تاثیرون اور عملون والے اور حدود اوسکی جدا جدا آدمی سے بہت زیادہ ہین کیونکہ حق تعالیٰ نے جنہا بنایا اوسکو ایسے سخت بنا کہ ہرگز باوجود اندر قرنون کے اور سدا پھر نیکے پرانا ہی نہین ہوتا اور ٹوٹا پھوٹا بھی نہین اور قوت روحانیہ بھی اوسکی آدمی کی قوت روحانیہ سے بہت غالب ہے اسلیئے کہ حق تعالیٰ نے رَفَعَ سَمْكَهَا اوسکی کو سلیم بی اوسکی بغیر ٹیکیونکے اور دیوار ونکے اور آئل تفسیر اور اہل حدیث نے یون روایت کیا ہے کہ دنیا کے آسمان کی بلندی زمین سے پانسو برس کی راہ ہے اور اسیطرح ساتون آسمانون کی درمیان فاصلہ ہے اور موٹایا اور دل ہر آسمان کا بھی اسیقدر ہے پس تامل کرنا چاہیے کہ ساتون آسمانکی بلندی کس قدر ہوئی حاصل کلام کا یہہ ہے کہ آسمان کی قوت جسمانیہ اور روحانیہ کا زیادہ ہونا آدمی کی قوت روحانی اور جسمانیہ سے ظہر من الشمس ہے اور اگر آدمی یہہ فخر کرے کہ یہہ امزاج کمال الاعتدال اور لطافت پر ہے تو جوابہ یہہ کہ آسمان بھی کمال اعتدال اور لطافت مین واقع ہوا ہے چنانچہ فرماتے ہین فَسَوّٰىهَا پھر مستقل المزاج کیا ہے اوس آسمان کو اور نفوس کاملہ یعنی فرشتو کو اوسپر جگہہ دی کہ وہ لطافت اور تجرد مین نفوس انسانیہ سے زیادہ تر کامل ہین اور باوجود ان سب باتونکے آسمانونکو ایک بڑی تاثیر بخشی ہے کہ بسبب ظاہر ہونے آفتاب اور ستارونکی شعاع کی ایک حرارت قوی عالم مین ظاہر کرتی ہی اور اوسکے روشنے جہت جانیسے نہایت خنکی عالم مین پیدا کرتے ہین اور یہہ تاثیر ہر روز نے جانمیزہ

رات کے نظر آتی ہے جیسکو فرمایا وغطش لیلہا الخ ف عزیزی ۵ واغطش لیلہا واخرج ضحٰہا اور تاریک کیا آسمان کی رات کو اور نکالا اوسکے دن کی روشنی کو ۵ ف قتے ۵ اور اندھیری کی رات اوسکی اور کھول نکالی اوسکی دھوپ ۵ موہ تفسیر اور اندھیری کی رات اوسکی تاکہ آفتاب کی شعاع گرم جہان والو پر نہ پہنچے اور سردی پیدا ہو اور نکالی روشنی اوسکی کہ عبارت اوسکی آفتاب سے ہے اور نسبت روز و شب کی آسمان کی طرف اس سبب سے ہے کہ سب کچھ گردش آسمان اور ستارونسے پیدا ہوتا ہے ۵ عزیزی والارض بعد ذٰلک دحٰہا ۵ اخرج منہا ماءہا ومرعٰہا ۵ والجبال ارسٰہا ۵ متاعا لکم ولانعامکم ۵ اور زمین کو بعد پیدا کرنے آسمان کے ہموار کیا مترجم کہتا ہے مضے ہموار کرنیکے یہی ہیں کہ فرماتا ہے نکالا زمین سے اوسکے پانی کو اور اوسکے چراگاہ کو اور پہاڑونکو استوار کیا واسطے منفعت تمہارے اور چارپایون تمہارے کے ۵ ف قتے ۵ اور زمین کو اس بیچھے صاف بچھایا نکالا اوسمے اوسکا پانی اور چارا اور پہاڑونکو بوجہ رکھا کام چلانیکو تمہارے اور تمہارے چوپایون کے ۵ موہ تفسیر والارض الخ اور زمین کو رات دون کی تدبیر کے بعد ہموار و چین بندی کی کیونکہ جسم ہونیسے گرمی سردی کی زمین میں اخرج منہا الخ نکالا اوس میں سے پانی اوسکا اور جب پانی اور خاک مل گئی اور حرارت نے بہایا اور گرمی نے اوسمیں اثر کیا تو بس گھاس اور سبزہ اگا جیسا کہ فرماتے ہیں ومرعٰہا اور نکالا چارا اوس زمین کا گویا زمین اس تدبیر سے پہلے اور بڑی تھی اب اوسکو بالغ بنا دیا کہ پانی ہی اوسمیں جاری ہوا اور طرح طرح کا سبزہ ہی اگا ہی اور اسواسطے کہ مادہ پانیکا زمین میں محفوظ ہوا ایک اور تدبیر فرمائی ہے والجبال ارسٰہا اور پہاڑ نکو لنگر کی طرح سے زمین پر رکھا کہ جو خارت ہے کہ زمین میں گہرے ہیں اگر چاہیں کہ باہر نکلیں تو پہاڑونکے سبب سے نکل نہیں سکتے ناچار پھر کر پانی ہوجاتے ہیں اور سوراخون کی راہ سے جو اون پہاڑونمیں پائے ہیں چشمون اور نہرون کے طور سے جاری ہوتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ جو پانی آسمان سے اترتا ہے تو پہاڑونکے سبب سے زمین اوسکو جذب نہیں کرسکتے اور پہاڑونکی چوٹیونپر جم ہوجاتا ہے پھر آہستہ آہستہ نشیب کی طرف جاری ہوتا ہے اور اوسی سبب سے نہرین اور چشمے پہاڑون سے جاری ہوتی ہیں اور قرآن شریف میں جا بجا چشمون اور نہرونکے ذکر کے ساتھ ذکر پہاڑونکا بھی آیا ہے اور یہ سب تدبیرین اوسواسطے فرمائی ہیں کہ متاعا لکم الخ کام چلانیکو تمہارے اور تمہارے چارپایونکے پس بقا اور معاش تمہارے انسان سے مربوط ہے اور حیات تمہارے مدد چاہنے والی اوسکی حیات سے ہے پہر خلقت میں اپنے زیادہ محکم کسطرح سے گمان کرسکوگے اور یہان پر سمجھنا چاہیئے کہ یہان سے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ آسمان پہلے پیدا ہوا اور زمین پیچھے اور آیتون میں کہ سورہ بقر اور سورہ فصلت میں واقع ہوئی ہیں زمین کی خلقت کو آسمان کی خلقت سے پہلے بیان فرمایا ہے بلکہ پہاڑونکے قائم کرنیکو زمین پر اور اوسمیں برکت کو ساتھ پیدا کرنے قوتونکے زمین میں یہی سورہ فصلت میں آسمان کی خلقت پر مقدم فرمایا ہے اور وہ جو کہتے والے اور اور مفسر نے کہا ہے کہ خلقت زمین کے جرم کی آسمان کی خلقت پر مقدم ہے اور بچھانا اور پھیلانا زمین کا آسمان کی خلقت کے بعد سو یہہ تقریر پیش نہیں چلتی کیونکہ سورہ فصلت میں زمین کی

ف سورہ حٰمٓ سجدہ میں آسمان کو پہلے پیدا کرنیکا بیان زمین کو پیچھے کیا سو یہان آسمان کا پیچھے بنانا ہے اور اوپر کی اور اندر کی رات دن اور پھیلانا زمین سے پانی اور چارا نکالنا زمین سے ہونا یہان اوسکو ساتھ کرنا بارش کے ہم اوپر لکھ چکے ہیں چھلانا وہ شاید زمین کے گیند کے ہونیسے ہو واللہ اعلم

تمام خلقت کو اور جو کچھ کہ اوسمین ہے آسمان کی خلقت سے مقدم فرمایا ہے اور سورہ بقرہ مین ہی آیۃ خلق لکم ما فی الارض جمیعا ثم استوی الی السماء الخ زمین کی تمام مخلوقات کی تقدیم آسمان کی تسویہ پر دلالت کرتی ہی پس تحقیق یہ ہے کہ مراد وہ خوض ہے پہلے زمین کیسے کہ آسمان کی تسویہ کے بعد ہے مرتبہ قضا اور ایجاد ما فی الارض کا ہے اور زمین کو بطحو کے مرتب کرنا اور فراد خلقت سے ما فی الارض من الجبال والفلوات والاقوات کے کہ سورۂ فصلت اور سورہ بقرہ مین ہے آسمان کے تسویہ پر مقدم ہے سو ان چیزونکی انداز اور تقدیر کا مرتبہ ہے نہ بالفعل کا پیدا کرنا والا ظاہر ہے کہ مونا معدن اور نباتات بلکہ جو چیزین آسمان اور زمین کی بیچمین ہین شعاعون آسمانی پر اور اوضاع مختلفہ پر اون شعاعون کے موقوف ہین کہ آسمان کی حرکت سے متعلق ہین اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ ثم اور بعد ذلک ان آیتون مین ترکیب کے لیے نہین ہین بلکہ مخلوقون کی گنتی کیواسطے ہین کہ اسکیطرح تم رعایت سے پہلے کی ذکر ہین نہین کرتے ہین جیسے کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ مینے تجکو فلانے فلانے چیزین نہین دی تیرے پرورش نہین کی پھر تجکو اکیلے نے کی ہاتھ سے کہ تجھپر ظلم کرتا تھا نہین چھڑایا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ بعد ذلک بیان مع ذلک کے معنون مین ہے جیسے آیۃ عتل بعد ذلک زنیم مین اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالی نے پہلے زمین کو بہت بھوٹا پیدا کیا اور اوسمین پہاڑ نکی رگین پیدا کین اور اون کو معین برکت دی کہ اونکی سبب سے پانی کو اندر کھینچ لے اور چشمے جاری ہون اور اندازہ کھانیکی چیزونکا مقرر کردیا پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور آسمان ایک دھوین کی طرح تھا اوسکے سات آسمان بنائی پھر زمین کو پھیلایا جسقدر کہ اب ہے اور اول پیدائش زمین کی کعبہ معظمہ کے مقام پر تھی دہین سے پھیلائی گئی اسی واسطے اوس مکان کو مکرم کے حق مین اور جاے امن فرمایا ہے ان اول بیت وضع للناس اور مکہ کو بلد امین اور ام القری کہتے ہین واللہ اعلم اور کافر جو تہی حیات اخروی مین کرتے تھے اونکی دفع سے جب فارغ ہوے تو وہ بات کہ مقصود تھی یعنی تفصیل نیکون اور بدونکی حال کی اور ہتایا ہر ایک کا ان دونو مین اپنے حال کے اندازہ ہوا رہ گیا تھا پھر تمام کرنیکو اوس مقصد کے رجوع فرماتے ہین کہ کتنی دل اوس روز کی دوبارہ زندگی کے سبب سے اور نفخہ صور کی آواز سنی سے بیقرار ہوجاوینگے اور ثمرہ یہی اونکے اس اضطراب و بیقراری کا ظہور کریگا اور جس بلا سے کہ ڈرتے تھے وہی واقع ہوگی فاذا جاءت الطامۃ الخ ۸ عزیز ۸ فاذا جاءت الطامۃ الکبری ۱۲ پس جسوقت کہ آوے قیامت ۸ فتح ۸ پھر جب آوے وہ بڑا ہنگامہ ۸ موضح ۸ تفسیر پس جسمے کہ اوسوقت کے لوگ مضطرب و بیقرار ہوجاینگے اور ہر شخص کو نہایت اندیشہ ہوگا کہ دیکھا چاہیے مجھے آج کے دن اس مقام پر اس زندگی مین کسطرح سے پیش آتے ہین اور کیا کرتے اور جب دوسرا حادثہ آویگا وہ بہت ہی بڑا اور سب حادثون پر غالب ہوگا کہ مراد تجلی قہر الہی سے ہے مجازات کے لیے اور حاضر کرنیکو علمونکے صحیفون کے اور شاہدونکے اور راویون اور ملائکہ کے اور نزدیک لانیکو دوزخ کے اوسکے موقف پر اور دار و گیر کرنیکو اور سوال و جواب مچے ہونکے

ف اور یہان ان منصوب کی تقدیر مین عطف مفہوم پر ہے کہ یعنی یکجا ہوکر اس لیے کہ یہان سے اس کا قصہ بیان ہوا ہے

ف یعنی اس کا ذکر کرنیکا فائدہ اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ جس چیز پر کہ یہ ہوا ہے اور اوس کی تفصیل کیطرف

سزا کیوں ملے اور یہہ حادثہ جو بالاصالۃ نوع انسانی کی مجازات کے واسطے واقع ہوگا اور آسمان کا پھٹنا اور زمین کا متزلزل اور اور حادثے محض اوسکی تمہید اور توطئہ ہیں پس واقع ہونا اوس حادثہ کا ہوسکیگا کہ یوم یتذکر الانسان الخ ۱۲ عزیزی ۱۲ یوم یتذکر الانسان ما سعیٰ ۱۲ و برزت الجحیم لمن یریٰ جسدن کہ یاد کرے آدمی جو کچھہ کہ عمل کیا تہا اور ظاہر کیجاے دوزخ واسطے اوسکے کہ دیکھنا اوسکا چاہیے ثواب و عذاب مستحق ہوگا ۱۲ فتح ۱۲ جسدن یاد کرے آدمی جو کمایا اور نکال کہے دوزخ جو چاہیے دیکھے ۱۲ مو ۱۲ تفسیر یوم الخ جسدن یاد کریگا آدمی اون سب چیزونکو جو دنیا مین سعی اور تلاش سے کی تہین گویا کام کرنیکے بعد کہ جزا اوسکے نہین دیکہی اور ثمرہ اوسکا نہین چکہا تو سہل کیا تہا اب جبکہ اوسکا انہونے دیکہیگا تو اون سب کمونکو یاد کریگا اور اپنے اعمال کو لکہے کیے ہوئے اور محفوظ مین بہی لکہے ہوے دیکہیگا اور جو چیزین کہ اوسکے ذہن سے جاتی رہی تہین پہر اوسکے ذہن مین بس جاوینگی وبرزت الجحیم اور کہول دکہائی جاویگی دوزخ لمن یریٰ جو چاہیے دیکہے اور سب آدمی دوزخکے دیکہنے مین اوسوقت برابر ہونگے جیسے دنیا مین انبیا اولیا دوزخ کو دیکہتے ہین اور عوام نہین دیکہتے وہان یہہ تفرقہ نرہیگا پس زیادہ کر زیادہ من یریٰ کا اوسکے ظہور کی تعمیم کے واسطے ہے جیسے قد نعلم انہ لیحزنک الذی یقولون ۱۲ اور ہر چند کہ یہہ حادثہ تمام محشر والون کو بے حوس کردیگا اور دیکہنے مین قہر الہی کی نشانیونکے کہ دوزخ کی صورت سے نمودار ہونگی سب شریک ہونگے لیکن اثر اس غضب کا ہر کسیکو نہ پہنچیگا بلکہ لوگ اوس وقت مین دو فریق ہوجاوینگے جیسے اگے فرمایا ۱۲ عزیزی ۱۲ فامّا من طغیٰ ۱۲ و آثر الحیوٰۃ الدنیا ۱۲ فان الجحیم ہی المأویٰ ۱۲ پہر جو کوئی حد سے گذرا ہوگا اور اختیار کیا ہوگا اس جہان کی زندگانی کو پس دوزخ ہی جگہہ اوسکی ہے ۱۲ فتح ۱۲ سو جسنے شرارت کی اوسکو بہتر سمجہا دنیا کا جینا سو دوزخ ہی ہے ٹہکانا ۱۲ مو ۱۲ تفسیر فامّا الخ پہر جس شخص نے کہ دنیا مین سرکشی و شرارت کی تہی اور اللہ تعالے کی مقرر کی ہوئی حدونسے تجاوز کیا تہا اور اکثر سرکشی اور شرارت کا سبب دنیا کی محبت ہے اسلیے حدیث شریف مین ایا ہے حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور یہہ سرکش دنیا کی محبت سے بہی بڑہ کیا تہا و آثر الخ اور بہتر سمجہا تہا دنیا کا جینا اور اوسکی لذت تو کمونکو رضامندی پروردگار اوسکے ثواب پر ترجیح دی تہی پس تحقیق دوزخ ہے اوسکا ٹہکانا کیونکہ دوزخ مظہر ہے قہر الہی کی اور دوری کی سبب ہے اوسکے جناب سے اور جسنے غیر اللہ کو کہ دنیا تہی اللہ پر ترجیح دی تو اللہ تعالے سے نہایت دور جا پڑا اور اوسکا ٹہکانا دوزخ کو ایسا ہی جیسے دیکہنا جو کہ جلا دکہایا سولی کو ۱۲ عزیزی ۱۲ و اما من خاف مقام ربہ و نہی النفس عن الہوٰی فان الجنۃ ہی المأویٰ ۱۲ اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے کہڑے ہونیسے حضور پروردگار اپنے مین اور باز رکہا نفس کو خواہش سے پس تحقیق بہشت ہی ہے ٹہکانا اوسکا ۱۲ فتح ۱۲ اور جو کوئی ڈرا اپنے رب کے پاس کہڑا ہونیسے اور روکا جی کو چاہے سے سو بہشت ہی ہے ٹہکانا ۱۲ مو ۱۲ تفسیر حاصل جواب کا یہہ کہ عاصی یعنی گنہگار دوزخ مین ہوگا اور مطیع بہشت مین ۱۲ جلالین ۱۲ و اما من خاف الخ اور جو شخص کہ دنیا مین ڈرا اپنے پروردگار کے حضور مین

ل اور طاغیہ کا لفظ اور عاملۃ ناصبۃ وغیرہ کے ہے تطابق الفعل الفعل جیسے اہوادی فہم علی الوحی بیٹے بہانا پس غلبہ آپا بیٹہنا اور کری تاکید پر تاکید اور کری غلبہ اور علو پر ہے اور اوس حادثہ کی اوس کے ہول کی خبر دیتا ہے اور ذاکا مہ ول ہے لفظ فاما من طغی کا پہر

م یعنی نظر

ن یعنی ہر ایک

س یعنی ہر ایک

ع یعنی ہر ایک

ف یعنی ہر ایک

کھڑے ہوئے سے اور سمجھا کہ مجکو اوسکے حضور مین کھڑے ہونا ہے بس اوسکی مقرر کی ہوی حد و نہی تجاوز اور سرکشی بجا ہے کرنا نہین تو وہان روسیاہی ہوگی اور دنیا کی زندگانی کو کہ ایک سفر قلیل سے زیادہ نہین حق تعالے کی مرضیات اور آخرت کی ثواب پر ترجیح نہ دینا چاہیے کہ آخر کو کام اوسی سے پڑتا ہے و نہی النفس الخ اور روکا جی کو خواہش سے یعنے خواہش نامشروع سے کہ اکثر دنیا کی ترجیح کی باعث نفس کی خواہش ہی ہوتی ہی پس تحقیق بہشت وہی مکان اوسکے لائق ہے شیخ ابوبکر وراق فرماتے ہین کہ اللہ تعالے نے دنیا اور آخرت مین کوئی چیز زیادہ بری ہو ہی کہ مخالف حق کے ہو نہین پیدا کی ہے اور اسیواسطے اہل طریقت کی نزدیک آدمی اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ ہوائے نفس سے خلاص ہوجاوے چنانچہ عام لوگونکے عرف مین اوسوقت بالغ ہوتا ہے کہ محبت سے کھیل کود کی خلاص ہوجاوے

بیت خلق اطفال انجز مست خدا نہ نیست بالغ جز رمیدہ از ہوا پس کیخنا اوسکا دوزخ کو پسطرح ہوگا جیسے تماشبین جلاد کو یا سوئی کو دیکھین کہ اوسے موجب فرحت اور خوشی کا ہو ہرچند کہ اسمقام حال بیان کرنا آدمیونکے وہم و فہم سے منظور ہے کہ محشر کے دن انجام ہر ایک کا اونمین سے ایک اور ہی رنگ کا ہے لیکن مفسرون نے کہا ہے کہ ان دو لفظ و صفونمین اشارہ ہے دو حقیقی بھائیون کے حال کی طرف قریش مین سے کہ دونون کو اونکے باپ کا مال بہت سا ہاتھ لگا تھا اور اونکی مان اونکو بہت چاہتی تھی اور اونکی خوش خوراکی اور خوش پوشاکی مین شب و روز مصروف رہتے تھے ایک اونمین سے کہ مصعب بن عمیر نام کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت مین حاضر ہوا کرتے تھے اور اللہ تعالے کے خوف سے دنیا کی لذتین چھوڑ دین تھین اور اسکو تجرد گذارین بیدار رہتے تھے اور ہمیشہ روزے رکھتے اور اجالا کھانا نہ کھاتے کہ عورتونکی خواہش زیادہ ہوگی آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانیسے وہ سب مال متاع اور دولت و حشمت چھوڑکر اور سارے گھر بار سے جدا ہوکر غربت و کربت مین مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور وہان کچھ لوگونکی قرآن شریف پڑہانے مین مشغول ہوے اور جنگ احد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نشان اوٹھاکر کمال استقلال اور جوانمردی اور آزادگی کے ساتھ دنیا سے گیے شہید ہوکر انا للہ و انا الیہ راجعون اور اونکے کفن کے لیے سوائے ایک لنگ کے کچھ میسر نہوا اور وہ بھی اونکے قد کے برابر نہتی اگر پانو چھپاتے تو سر کھل جاتا اور سر چھپاتے تو پانو کھل جاتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لنگ سے اونکا سر چھپا دو اور پانو کو اوخر گھاس سے کہ خوشبو دار ہوتی ہے چھپا دو اور دوسرا بھائی کہ جنکا نام عامر بن عمیر تھا شب و روز عیش و عشرت مین مصروف رہتا اور محرمات شرعیہ مین مستغرق اور ترک دنیا پر اپنے بھائی سے لڑتا جھگڑتا رہتا اور دنیا کی محبت کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے بھاگتا تھا اور ایمان کے حکمونکو قبول نہین کرتا تھا یہان تک کہ جنگ بدر مین کافرونکے ساتھ مارا گیا اور دوزخ کا گندہ ہوا عاذنا اللہ من سوء الخاتمۃ ۱۲ **تنبیہ** پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنا ضرور ہے حدیث شریف مین آیا ہے لا تزول قدما ابن آدم یوم القیٰمۃ حتی یسئل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ و عن شبابہ فیما ابلاہ و عن مالہ من این اکتسبہ و فیما انفقہ و ماذا عمل فیما علم مشکوٰۃ

بیان چند فرائض کا

فرض ہونے قدر ان علم کے کہ ہر مسلمان کو ضرور ہے

فرض ہونے قدر ان علم کے کہ ہر عالم کو ضرور ہے

فصل مشتمل بر قصہ مصعب و عامر کہ دو برادر بودند در زمان حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے سامنے ذکر قیامت کا کرتے اور فرماتے کہ عالمیان دنیا اور کشور و بدو کے لیے وبال ہے اور متقیوں کے لیے جنت تو کافر پوچھنے لگتے کہ یہہ سب کچھ قیامت کو ہوگا یہہ بتاؤ کہ قیامت کب ہوگی اور اسکے آنیکا کونسا وقت ہے اللہ تعالیٰ نے اونکے یہہ سوال پر خفگی فرمائی اور ارشاد فرمایا یَسْـَٔلُوْنَكَ الخ عزیزی خوف اول اسباب طاعت کیسے ہے پھر جا بجا محبت پس خوف تو عوام کے لیے ہے اور رجا خواص کے لیے اور محبت اخص خواص کے لیے وَاَمَّا النَّفْسَ یعنی روکا نفس کو اوسکی خواہش سے اور نہ اعتماد کیا زندگانی دنیا متاع پر اور اوسکی زرق برق پر اور نہ مغرور ہوا اوسکی زینتوں پر یہہ جان کر کہ یہہ سب فانی ہے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بڑی ڈرانی چیز کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر ہوا اور طول امل ہے اپیر ہوا پس روکتی ہی حق سے اور اپیر طول امل پس بہلا دیتی ہے آخرۃ کو انتہی اور کہا کسی بزرگ نے کہ ہوا عبارت ہی سات شہوتوں سے جو ذکر ہیں قرآن مجید میں زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الخ پھر داخل کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے دو امر و نہیں جیسکہ فرمایا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ پھر داخل کیا اونکو ایک چیز میں کہ وہ ہوا ہی جو کہ آیۃ میں اس رقعہ کے مذکور ہے پس ہوا جامع ہے اقسام شہوات کو پس جو کوئی چھوٹا ہوا ہے بلاشبہ چھوٹا تمام قیود و خرابیوں سے کہا سہل حمدانی نے کہ نہیں سالم رہتے ہوا سے سوائے انبیاء اور بعض صدیقوں کے اور سالم رہتا ہے ہوا سے وہی کہ لازم کرتا ہے اپنے نفس پر اوجب کچھ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا پوچھتے ہیں تجھسے قیامت سے کہ کب ہوگا حقق اوسکا فتح تجھسے پوچھتے ہیں تجھسے وہ ٹھہرنا کب ہے ٹھہرانوا اوسکا موضح نفسیر پوچھتے ہیں تجھسے قیامت کے آنیکا وقت کب ہوگا برپا کرنا اوس قیامت کا اور کونسی وقت ہوگی حال اگر یہہ سوال اوسکا محض جہالت سے کیونکہ آئندہ کی باتیں بتانا کچھہ تیرا کام نہیں کہ تجھسے اس قسم کی باتیں پوچھتے ہیں یہہ تو مجھول اور رمالوں و حضریوں اور فال دیکھنی والوں اور کاہنوں کا کام ہے تیرا کام تو کام الہی کا بتا دینا ہے اور دور اونیا اللہ کے عذابوں سے بغیر تعین وقت کے فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا تو کس مرتبہ میں ہے علم اوسکے تیرے پروردگار کی طرف ہے منتہا اوسکی علم کا فتح تو کس مرتبہ میں ہے اوسکے مذکور سے تیرے سب کی طرف ہے پہنچا اوسکی موضح نفسیر فِيْمَ اَنْتَ الخ تو کس مرتبہ میں ہے اوس قیامت کا وقت بیان کرنیمیں کیونکہ انبیاء اولیا رجوگا ہے کاہے کو کسیکی بات کے وقت کو بیان کرتے ہیں تو محض اسلیے کہ جب وہ بات اوسیوقت ہو جاتی ہے تو لوگوں کو اونکی نبوت اور ولایت کا اعتقاد آجاتا ہے اور اونسے اللہ کی راہ سیکھتے ہیں اور ہدایت پاتے ہیں جیسے ظاہری اسباب کہ بعضے وقت بطور تقدمۃ المعرفت کے مریض کے تغیرات مزاجی آئندہ کو بتا دیتے ہیں اسلیے کہ اس بات کے ظہور میں اونکے بعد اونکی طبابت پر اعتقاد آجاوے اور تخلوق اونسے علاج کرواویں والا اگر کسی بات بیان کردینی نہ شرط نبوت و ولایت کی ہے نہ طبابت کی یہہ اللہ کا کام ہے الی ربک منتہاھا تیرے

ہی کیطرف ہے انتہا قیامت یعنی وہی جانے کہ کب ہوگی قیامت اور کسیکو کچھ خبر نہیں ۞ عزیزی ۞ انما انت منذر من یخشٰہا سوائے اسکے نہیں کہ تو ڈرانیوالا ہے اوسکو کہ ڈرے اوس سے ۞ فتح ۞ تو تو ڈرسنانے کو ہے اوسکو جو اوس سے ڈرتا ہے ۞ موضح ۞ تفسیر یعنے حال قیامت کا مجمل سنکر ڈرتا ہے اوسکو تفصیل سے ڈسناوے یا یہہ مراد ہے کہ تو ڈرانیوالا اوسکو ہے جو بہتداد ڈر بیکار کہتا ہو کہ ڈرنا اوسکو فائدہ مند ہوگا ۞ عزیزی ۞ کانہم یوم یرونہا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحٰہا جسدن کہ دیکھینگے قیامت کو ایسا جانینگے کہ وہ نہیں ٹہیرے تھے دنیا مین مگر ایکوقت شام یا ایک وقت صبحی کہ پہلے اوس سے کہنا ۞ فتح ۞ ایسا لگیگا جسدن دیکھینگے اوسکو کہ دیر نہین لگی انکو کہ ایک شام یا صبح اوسکی ۞ موضح ۞ تفسیر یعنے جس روز دیکھینگے کفار قریش قیامت کو جانینگے کہ ٹہیرے نہین تھے دنیا مین یا قبر مین مگر ایکوقت شام یا ایکوقت چاشت اوسکے یعنی ہول اوسدن کیسے مدت اپنی عمر کی بہول جاوینگے اور جانین گے کہ دنیا یا قبر مین نہین رہے تھے مگر ایک آخر یا اول روز ۞ جرح ۞ کانہم الخ گویا کہ وہ لوگ جسدن کہ دیکھینگے نشانیان اوس قیامت کی تو جانینگے کہ انکے ٹہیرنیکی مدت دنیا مین نہایت تہوڑی تہی ایک روز کامل کو بہی نہین پہنچی تہی لگیا سا گمان کرینگے کہ دیر نہین کی تہی دنیا اور قبر مین مگر ایک عشا کہ آفتاب کے زوال سے غروب تک کو کہتے ہین یا برابر اوسکی ضحی کے کہ طلوع آفتاب سے زوال کے قریب تک اوسکا وقت ہوتا ہے ۞ عزیزی ۞ غرضکہ یہہ دنیا فانیہ بے بقا محض اور چند روزہ ہے اسکے محبت نہ کہنی چاہیے وہان کی فکر چاہیے جہان ہمیشہ رہنا ہے عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ فرماتے ہین ؎ اگر بقا خواہی فنا شو خود مگزین ۔ اولین چیزی کہ مے زاید بقا ہست اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے بڑہی سورۃ نازعات ہوا دن لوگون سے کہ ٹہیرینگے اور نکا ہوا قبر اور قیامت مین بقدر نماز فرض کے یہان تک کہ داخل کر دیگا جنت مین اور مراد اس سے یہہ ہے کہ کم ٹہیرینگا قبر و قیامت مین پر جانین کہ دیگا ہشت مین ۞ روح ۞ سورۃ عبس یہہ سورۃ مکی ہے اس مین بیالیس آیتین اور ایکسو تیس کلمے یا پانسو پینتیس حرف ہین اور نازل ہوئی ہے بعد سورۂ والنجم کے اور اس سورۃ کا ربط سورہ والنازعات سے کئی طرح سے ظاہر ہے اول تو یہہ کہ آخر مین سورہ والنازعات کے انما انت منذر من یخشٰہا فرمایا اور اس سورۃ مین عتاب اور خطاب ہے ترک کے پر اس نصب کے لوازمات کے اقما من جاءہ الاعمی وہو یخشٰی فرمایا دوسرے یہہ کہ ان دونون سورتون مین ڈر کے قیامت کے دن کے اور تکلیفین اوس روز کی ایک ہی طرح سے مذکور ہین جیسے اوس سورۃ مین فاذا جاءت الطامۃ الکبرٰی الی آخرہا فرمایا ہے اور اس سورۃ مین فاذا جاءت الصاخۃ الی آخرہا اور کئی وجہین مناسبت کی ہین اور پہلے ذکر کرے سبب نزول اس سورۃ کے ایک قاعدہ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالے کے محبوب بندے جو کچھ اپنے رائے سے کر بیٹہتے ہین اور وہ خلاف مرضی مالک کے ہوتا ہے تو اوسپر اوسکی تعلیم و تادیب ہوجاتی ہے جانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ربی ادبنی فاحسن تادیبی وعلمنی فاحسن تعلیمی یہان تک کہ متخلق باخلاق الٰہی تعالے کے ہوئے پس یہہ عتاب ہونا

یعنی ۷ نشانیان قیامت کی ۸ قیامت کا وقت معلوم ہونا ۹ قیامت کا سخت عذاب ۱۰ کافرون کا قیامت مین ٹہیرنا ۱۱ دنیا مین تہوڑی مدت ۱۲ قیامت کی ہول ۱۳ دنیا کی زندگانی بیحقیقت ۱۴ دنیا کی محبت چہوڑنا ۱۵ آخرت کی فکر ۱۶ دنیا کی بیثباتی ۱۷ دنیا کی محبت کی مذمت ۱۸ آخرت کی فکر کی تعریف ۱۹ دنیا کی بیثباتی ۲۰ دنیا کی محبت کی مذمت ۲۱ آخرت کی فکر کی تعریف ۲۲ دنیا کی بیثباتی ۲۳ دنیا کی محبت کی مذمت ۲۴ آخرت کی فکر کی تعریف

حضرت پر جو آگے مذکور ہوتا ہے منافی آپکے منصب کے نہین ہے بلکہ عین عنایت و شفقت کی راہ سے ہے جب یہہ قاعدہ جان لیا تو اب سمجھنا چاہیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد الحرام مین تشریف رکھتے تھے اور آپکے پاس عمدہ اور سردار قریش کے مانند عتبہ اور ربیعہ کے بیٹے شیبہ اور ابوجہل بن ہشام اور حضرت عباس بن عبد المطلب اور اور رئیسونکے بیٹے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکو دین اسلام کی خوبی اور کفر و بت پرستی کی برائی سمجھاتے تھے اور کمال توجہ سے اونکی ساتھہ باتین کر رہے تھے کہ اتنے مین ایک اندھا یعنے عبد اللہ بن شریح بن مالک بن ربیعہ زہری کہ اونکو ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے اسلیئے کہ مکتوم اندھے کو کہتے ہین اور اونکی ماں کو ام مکتوم کہا کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ اوسوقت کے آنیسے اونکے ناخوش ہوے اور جانا کہ یہہ نابینا ہے مجلس کا رنگ ڈھنگ نہ جانیگا نہین نے محل و بیموقع کلام کریگا اور باتین بات کر بیٹھیگا اور یہہ جو مین ان سرداروں سے باتین کر رہا ہون اور دعوت اسلام کی کرتا ہون ناتمام رہ جاویگی آخر اوس نابینا نے کچھہ مجلس کے پس و پیش کا خیال نکیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھا اور کہنے لگا کہ مجکو کلام اللہ کی فلانی فلانی سورۃ سکھلاؤ اور میری طرف توجہہ فرماؤ کہ مین بغیر رہبر کے بڑی مشقت سے پوچھتا پوچھتا آپ تک آیا ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سردارونکی خاطر کچھہ جواب ندیا اور فرمایا کہ ٹھیرو ذرا نابینا تھوڑی دیر تو ٹھیرا پھر اوسیطرح سے کہنے لگا یہان تک کہ کئی بار یہہ مقدمہ اسی طور سے ہوا آخر اوسکی اس حرکت بیجا کے سبب سے کہ اون سردارون کی آنحضرت کے باعث ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حین بچین ہوے اور چہرہ مبارک پر آثار خفگی کے نظر آنے لگے اور اپنا منہ اوس نابینا کی طرف سے پھرا کر اون سردارون کیطرف متوجہ ہوے بس اوسی حالمین یہہ سورۃ نازل ہوئی اور اس معاملہ پر سخت خفگی اور تنبیہ اور روایت کیا گیا ہے کہ جون جون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کی زبان سے سنتے تھے وون وون رنگ مبارک آپکا خوف سے زرد ہوا جاتا تھا یہان تک کہ جب کَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زبان سے سنا تو خوش ہوے اور خوف دل سے کم ہوا اور رنگ مبارک پر آیا اور سمجھے کہ یہہ خفگی فقط نصیحت کے لیے ہے مہربانی و عنایت کی راہ سے کچھہ غضب کی راہ سے نہین ہے بعد اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس نابینا کے گھر کو جو بابوس ہو کر چلا گیا تھا تشریف فرما ہوئے اور عذر کیا اور اوسکو ہمراہ لیکر دولت خانہ کو تشریف لائے اور اپنے چادر مبارک بچھا کر اوسپر اوسکو بٹھایا پھر جب کبھی وہ نابینا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین آتا تو آپ اوسکی نہایت خاطر داری کرتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِيْ فِيْهِ رَبِّيْ اور جب آپ اوس نابینا کو دیکھتے تو فرماتے کہ تجکو کچھہ حاجت و کام ہو تو کہہ اور آپ دوبارہ اوس نابینا کو مدینہ منورہ مین امام اپنے قائم مقام کر کر سفر کو تشریف فرما ہوے ہین اور اس نے ایک عجب حال اونکا نقل کیا ہے کہ میں نے قادسیہ کی لڑائی مین اوس نابینا کو دیکھا کہ زرہ پہنے ہوے اور تازی گھوڑے پر سوار اور سیاہ نشان آگے آگے ہے اور کافرونپر حملہ کرتے ہین اور یہہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد اس

لہ یعنی جو اوس نابینا کو خفگی کے طور پر جتایا اور اسکا عذر کیا پھر اوسکی رعایت کی اور اسکو عزت دی ۱۲

قصے کے کسی فقیر سے چین بجبین نہین ہوے اور کسی دولت مند کی خوش آمد نہین کی اور اس مقام پر مفسرونکو اس خفگی کے ہونے مین بڑا اشکال ہے کیون کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس معاملہ مین کوئی ایسی بات کہ قواعد شرعیہ کے خلاف ہو عمل مین نہین آئی پھر اونپر اتنی خفگی کیون فرمائی اسلیے کہ شرع کا قاعدہ ہے کہ عام نفع مقدم ہے خاص نفع پر پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کو جو اون سرداروں کو کرتے تھے قرآن سکھانے پر اوسکو مقدم رکھا کہ اونکے اسلام لانے مین تو قع تھی اسلیے مقدم رکھا کہ اونکے اسلام لانے مین تو قع تھی کہ اکثر اس علمی دین کو سمجھ لینگے اور تعلیم کرینگے قرآن کے سو تو نکے اوس نابینا کو خاص اوسیکو فائدہ تھا دوسرے یہہ کہ اسلام کی دعوت مقدم ہے قرآن سکھانیسے کیونکہ وہ اصل ہے اور یہہ فرع اور فقہا کے نزدیک یہہ بات ٹھہر چکی ہے کہ اگر کوئی شخص آکر کہے کہ مجکو اسلام تعلیم کرو اور دوسرا شخص اوسیوقت کہی کہ مجکو قرآن پڑھایا کچھہ ارشاد و نصیحت کی خواہش کرے تو اوس وقت اسلام کی تلقین کو مقدم کرنا چاہیے کہ اسکے دیر کرنیمین بڑا نقصان ہے اور بات مین دیر کرنیکی نسبت اور وہ نابینا دیکھتا ہی نہین تھا کہ حضرت کی ترش روی دیکھکر اوسکو رنج ہوتا اور ان سے بولنے علاوہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوسوقت تک جناب الہی مین اس فعل کا ناپسند ہونا ہی معلوم نتھا اسلیے کہ ممانعت اوسوقت تک اس قول کے نازل نہین ہوئی تھی پس ابتدا ہے تھی مین اسقدر خفگی کا کیا محل تھا جواب اس اشکال کا یہہ ہے شعر کار پاکانرا قیاس اینجا مگیر گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ہر چند کہ وہ نابینا چہرہ مبارک کے تغیر کو نہ دیکھتا تھا لیکن اور لوگ تو دیکھتے تھے اونھون نے اونکی خاطر داری اور فقرا کی طرف سے بے پروائی دریافت کرنے پر حق تعالی نے اپنے محبوب کے حق مین اتنے تو ہم کو بھی پسند نکیا اور چاہا کہ ظاہر و باطن مین محبوب کی میری رضامندی ڈھونڈنے مین مصروف رہے اور ہرگز کبھی میرے محبوب کی طرف ریا کی تہمت کا گمان بھی نرہے اور یہہ بھی ہے کہ اوس نابینا کو فائدہ ہونا امر یقینی تھا اور اون سرداروں کا فائدہ اوٹھانا دعوت اسلام سے پھر فائدہ اوٹھانا شہر والونکا اونکی پیروی سے ایک خیالی بات تھی اور موہوم بات کو ترجیح دینی خوب نہین اور کمنہ اس بات کی یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہہ جزات گناہ اور خلاف شرع ہونیکا لگاؤ بھی نہین رکھتی تھی لیکن مجوبونکے فقط گناہ سے بچنے پر اکتفا نہین کرتے ہین بلکہ اونے تخلق باخلاق الہی پائے ہین جیسے شفیق باپ اگر کوئی بات اپنے فرزند سے خلاف اپنے وضع اور آئین کے دیکھتا ہے گو کہ وہ مشروع ہو اور اچھی ہو غصہ کرتا ہے جیسکہ بادشاہ اپنے فرزندونکے لیے نہین چاہتے کہ صلحا اور مشائخونکی طرح مسجدونمین متعکف ہون یا گوشہ گیری اختیار کرین اور ایسہی مشائخ و صلحا بھی نہین چاہتے کہ ہماری اولاد سپاہیون اور نوکری پیشونکی مانند تلاش معاش مین مشغول ہون گو کہ وجہ حلال سے ہو و علی ہذا القیاس پس یہہ خطاب و عتاب کچھہ گناہ و تقصیر پر نہین ہے کہ وجہ اوسکی بے گناہی کی صورتمین مشکل ہو جائے بلکہ تو اس قسم سے ہے جیسے والدین کی تربیت اپنے فرزندونکو ہوتی ہے وجہ اوسکی ظاہر ہے باور وجہ اسکے نام ہونگین

ساتھہ عبس کی یہہ ہے کہ اللہ تعالی ایسے نبی عظیم القدر پر جو خفا ہوا بسبب اسکے کم توجہی اور تیوری چڑہانیکے
اونی شاگرد پر اور اللہ تعالی نے اوسکو تعلیم کے طور پر لفظ عبس کر بیان فرمایا تو وہی نام ٹہیرا سورہ کا
تاکہ عبرت استادون اور مرشدون کو کہ شاگردون اور مریدون پر ناحق خفا نہوا کرین اور نظر مہربانی اور شفقت کو
اونپر کہا کرین اور بجز دنام سنے اس سورہ کے وہ قصہ یاد آجاوی اور سبب فقر و غربت اونکیطی اونکو
حقیر نجانین اور امیرون کو اونپر ترجیح نہ دین اور یہہ بھی ہے کہ کمال محبوبیت اس پیغمبر کی حضور اقدس
مین ثابت ہو کہ اسقدر تغیر چہرہ کیوانکی اتنا شاق جانا کہ بار بار پڑہنے والون کی زبان سے یاد فرماتے
ہین اور اوسکی خبر دیتے ہین اور اس کلام کو کہ اوسمین یہہ قصہ مذکور ہے اسے طور سے شروع کیا
جیسکہ عاشق شیدا اپنے محبوب کے معاملہ نامرغوب کو شاق جانکر اوس معاملہ کے وقت اور مکان کا
بھی پتا اوس معاملہ کے ساتھہ بتاتا ہے ۱ عبس ۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم
عبس و تولی ۱ ان جاءہ الاعمی ۲ موہنہ ترش کیا اور موہنہ پھیر بسبب اسکے کہ آیا اوسکے پاس نابینا
۳ فرنے ۴ تیوری چڑہائی اور موہنہ موڑا اس سے کہ آیا اوس پاس اندہا ۵ موں ۶ تفسیر عبس
تیوری چڑہائی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اس قدر پر بھی اکتفا نی کیا بلکہ اور موہنہ موڑا اس سے کہ آیا اوس
پاس اندہا اور مفسرون کو اختلاف ہے اسمین کہ نابینا کا آنا کیسے یہان ذکر فرمایا بعضے کہتے ہین کہ محض
بیان واقع کا ہے اور بعضی کہتے ہین کہ کثرت عتاب کے لیے ہے کہ جسنے اس پیغمبر کو رحمۃ للعالمین
کیا اور مخلوق کی ہدایت کے لیے بہیجا اور زیادہ تر لائق رحمت کے ضعیف اور فقیر اور اندہے ہین اور
مستحق رحمت کے اندہے شاگردین پس اس قسم کے لوگونسے موہنہ پھیرنا پیغمبری کے مرتبہ سے بہت
بعید ہے مثال اسکی ایسی ہے جیسے ایک شخص اپنے خادم کو فرماوے کہ جو راہ بہولے اوسکو راہ بتایا کرو اور
وہ خادم دیکھنے بھالنے والونکو راہ بتاوے اور اندہے کوڈہنڈے کی طرف التفات نکرے اور محققین نے کہا ہے
کہ اس قصے کا لانا تمہید عذر کے واسطے ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اس معاملے مین کہ
اس نابینا کے ساتھہ کیا اور یہہ کمال رحمت و محبت کا مقتضا ہے کہ عین عتاب مین اونکا عذر ہی بیان
فرماتے ہین جیسے کوئی شفیق باپ حکایت نامناسب اپنے بیٹے کی لوگونکے سامنے کرتا ہے اور عین حکایت
مین اپنے بیٹے کا عذر ہی بیان کیے جاتا ہے تاکہ لوگ جانین کہ یہہ لڑکا قابل تنگی کے نہین ہے
اور ان کاموںکے کرنیمین معذور ہے لیکن یہہ شفقت پدری کا کمال ہے کہ اوسکے حق مین اسقدر
ہی راضی نہین ہے اور چاہتا ہے کہ تربیت اوسکی کمال کے درجہ کو پہنچا دے اور وجہ عذر کی
یہہ ہے کہ گویا یون ارشاد ہوتا ہے کہ حسن خلق اس پیغمبر کا بھلا اس بات کو نہین چاہتا تہا کہ فقیرون
محتاجون سے کہ طلب حق کی کرتے ہین اور دین کی راہ ڈہونڈتے ہین اس طور سے پیش آوی لیکن
اس پیغمبر نے جانا کہ یہہ شخص نابینا ہے موہنہ پھیرا نہین اور توجہ کرنیمین اور ترش روئی اور خشہ روئی
مین امتیاز نہین کر سکتا ہے تو اوسکی بیجا حرکتون سے تیوری چڑہائی اور موہنہ موڑا اور اپنے تئین بڑا سمجہا
اس عمل سے نزدکا اور سبب کمال رحمت و عنایت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر اسمقام مین صنف

کرکر فعل غائب کو فاعل سے خالی لائی تاکہ صریح نسبت اس فعل کی اوس محبوب کی طرف نکرین گویا یون ارشاد ہوتا ہے کہ تیوری چڑہائی ایک تیوری چڑہانیوالے اور موہنہ موڑا ایک موہنہ موڑنیوالے اور اگر خطاب کا لفظ فرماتے تو اوس فعل کی نسبت صریح اوس محبوب کی طرف سمجھی جاتی اور یہہ کمال رحمت وشفقت کے خلاف ہے بس یہان سکایت وعتاب مین لطف ومحبت کے مرتبہ کی رعایت کی گئی ہے جیسے جاتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اندہے کی تعلیم مشکل ہے کیونکہ وہ نقطہ اوکر نیکا محتاج ہے لکہا تو پڑہ سکتا نہین پس عذر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسکو سے ارشاد ہوا کہ تو نے اوس نابینا کو کم سمجہا اور جاکر اوسکی تعلیم سے موہنہ پہرا یا حال آنکہ انکہو نکے اندہا پن موجب موہنہ پہرانیکا نہین ہے بلکہ دل کا اندہا پن موجب اوس موہنہ پہرانیکا ہے اور وہ امیر فضل کے اندہے تہے بس تمکو لائق تہا کہ اونسے موہنہ پہرائے نہ اس انکہو نکے اندہے سے کیونکہ یہہ اندہا شاید دلکا بینا ہو ۞ **عزیزی** ۞ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ ۝ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ۝ اور کس چیز نے خبردار کیا تجکو شاید وہ پاک ہوتا یا نصیحت سنتا پس نفع دیتی اوسکو وہ نصیحت سنی ۞ **فتح** ۞ اور تجکو کیا خبر ہے شاید وہ سنورتا یا سوچتا تو کام آتا اوسکے سمجہنا ۞ **موہ** ۞ **تفسیر** وَمَا يُدْرِيكَ الخ اور کیا جانتا ہے تو شاید کہ وہ اندہا پاک ہوجاوے اور اُنہیں اوسکے دل کا دیا صاف ہوجاوے کہ جو انکہ والے امور غیبیہ اور کثیفہ نہین دیکہتے ہین نور دیا ہی سکے اور یقیناً اسے عالم کا بن جاوے اور وہ ایک اندہا ہزارون سمجہدون سے بہتر ہوجاوے جیسا کہ لکہا گیا ہے ۞ اندہے کو ری خاص چشم بینائے ۞ کہ بہتر زرخ آفتاب نیم تہی ست ۞ اَوْ يَذَّكَّرُ الخ زیادہ نابینا نصیحت قبول کرے اگرچہ صیقل قلب کے مرتبہ کو نہ پہنچے لیکن قرآن کے معنے اور امر ونہی اوسکے اوسکے دلمین ایسے قایم ہوجاوین کہ درمیان وسوسہ وسمین نہین آوینگا پس نفع دے اوسکو یہہ نصیحت کیونکہ اوسکے سبب سے عمدہ عمدہ منفعتین دین کی حاصل کرے اور ضرر پہنچانیوالی چیزون سے بچے اور ہزارون سمجہدون سے بہتر ہوجاوے اور عالم ربانی بن جاوے جبکہ دل شق ہین لطیفہ قلب اوسکا صاف ہو کر مرتبہ ولی تک کشف وعرفان کا حاصل ہوا اور حاصل ہوا ایک شق کا بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور اوسکے احوال دیکہنے والون کو اور اوسکے یقینی معلوم نہتا تو اس مضمون کو کلمہ اَوْ سے کہ دلالت شک پر کرتا ہے ارشاد فرمایا لیکن اوس نابینا کے کمال شوق اور کثرت حرص سے فیض حاصل کرنے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اور سبب اوسکی تلاوت پر قرآن کی اور تامل کرنے سے اوسکے معنون میں اسقدر یقین تہا کہ آخر کچہہ ہو رہیگا اور دونون مرتبون سے مطلق محروم نہ رہیگا اور کشاف والا ان کلمہ اَوْ کے مدلول سے متنبہ ہو کر اپنے تفسیر مین بطور سوال کے لایا ہے کہ پاک ہونیسے زیادہ کونسے نفع کی توقع ہے اور جواب لکہا ہے کہ پاک ہونا عبارت ہی پرہیزگاری اور گناہونکے بچنے سے اور نفع کرنا نصیحت کا عبارت ہے طاعت وبندگی کے کاموںسے کہ اونکے سبب سے ثواب حاصل ہونیکی امید ہے ثواب منفعت دایمی ہے ۞ **عزیزی** ۞ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ۝ فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ۝ اسپر جو بے پروائی کرتا ہے پس تو اوسکی طرف توجہ کرتا ہے ۞ **فتح** ۞ وہ جو پروا نہین کرتا سو تو اوسکے فکر مین ہے

۵ موضح تفسیر جو شخص بے پروائے کرتا ہے تیرے ارشاد سے بلکہ تیری راہ سے اور اپنے مال و جاہ پر بھروسہ رکھتا ہے پس تو اوسکے ہدایت کے لیے تصدیع کرتا ہے اور شوقین مشاغل دولتی میں مبتلا ہوکر تیری طرف سے بے پروا ہوتا ہے تو ایسے خیال پر کہ بے پروا کو طالب اور شوقین اس راہ کا کرنا چاہیے اور اوسکے حال پر مشتغل ہونا چاہیے اور شوقین طالب کو اوسکا شوق ہی راہ برابر سے آخر مطلب کو پہنچ رہیگا ۶ عزیزی ۶ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۶ اور زیان نہیں ہے تجھپر اسمین کہ پاک نہووے ۶ فتح ۶ اور تجھپر گناہ نہین کہ وہ نہین سنورتا ۶ موضح تفسیر اور تجھپر الاہنا نہین سہبات کا کہ وہ بے پروا ناپاک ہو کیونکہ تیرا کام تو حکام الہی پہنچا دینے کا ہے اور ترتیب مستعدون شوقین کی کرنا اور وہ بے پروا نکے قبول اور نا قبول کرنیکی صورتین تجھکو حاصل ہے ۶ عزیزی ۶ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۶ وَهُوَ يَخْشٰى ۶ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۶ اور اسپر جو کوئی آوے پاس تیرے دوڑتا اور وہ اپنے خدا سے ڈرتا ہے پس تو اوسے غفلت کرتا ہے ۶ فتح ۶ اور وہ جو آیا تیرے پاس دوڑتا اور وہ ڈرتا ہے سو تو اوسے تغافل کرتا ہے ۶ موضح تفسیر وَاَمَّا الخ اور مقرر جو شخص کہ تیرے پاس دوڑتا آتا ہے محنت اوٹھا کر جیسے وہ نابینا کہ باٹھ پکڑ نیوالا بھی نہین رکھتا تا اور جا بجا ٹھوکرین کہاتا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین پہنچتا تھا اور وہ ڈرتا ہے اول تو خدا تعالی سے تاکہ اوسکی مرضیات سے دور نہ جا پڑے اور منہیات مین مبتلا نہو جاوے اور اسی خوف سے شوق ہوتا ہے اوسکو طلب علم کا اور تیرے صحبت مین حاضر ہونیکا پھر راہ مین کافرونکی ایذا سے ڈرتا ہے کہ مبادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیسے اوسکے مطلع ہو جاوین اور ایذا دین پھر گرنے اور ٹھوکرین کہانے سے ڈرتا ہے فَاَنْتَ الخ پھر تو اوس سے منہ پھیرا اور وونکی طرف مشغول ہو جاتا ہے اور اوسکی طرف متوجہ نہین ہوتا کہ فائدہ کلی اسی باتین دیکھتا ہے تو کہنے پر اوسکے اور بھاگنے والونکو تا بعدار کرے اور راہ پر لاوے اور مشتاقون اور سچے طالبونکو تا خیر سے کمال شوق مین مضطرب رکھے ۶ عزیزی ۶ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۶ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ ۶ نہ تحقیق یہہ آیتین قرآن کی نصیحت ہین پس جو کوئی چاہے یاد کرے قرآن کو ۶ فتح ۶ یون نہین یہہ تو سمجھوتی ہے پھر جو کوئی چاہے یاد کرے اوسکو ۶ موضح تفسیر كَلَّآ الخ بعد اوسکے ایسا مکر کیونکر ملا شبہ یہہ آیات قرآنی خدا کے اور اوسکے نامون اور صفتون اور افعال اور احکام اور اوسکے جزاؤن کے یاد کرنیکے واسطے ہین تاکہ لوگونکو راہ معرفت اور عبادت اور محبت اور خوف و رجا کی کہل جاوے اور اللہ کی راہ پر چلنا اختیار کرین اور اسباتین چاہیے اور التجا اور زاری سفید نہین بلکہ اختیار دلکا اور رغبت طبیعت کی درکار ہے فَمَنْ الخ پھر جو شخص کہ خواہش صادق رکھتا ہی پڑھے اس قرآن کو کہ حقیقت مین ذکر اللہ ہے اور ذکر الٰہی بغیر رغبت کے اور صدق ارادت کے مفید نہین اور یہہ کلام الٰہی عجب نعمت ہے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ تَجَلَّى اللّٰهُ لِعِبَادِهٖ فِيْ كَلَامِهٖ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ اور اگر کہیئے دلمین یہہ خطرہ گذرے کہ عمدہ اور سردار جو کسی کتاب کا یا اشعار کا شوق رکھتے ہین تو اوسکو خوشخوانی سے

۱ قریش ۲ فی الحال ۳ وہ دولتمند ہے اللہ کے یاد دلاتا ہے کہ تیری کمال پر ہے ۴ تو ۵ ہے ۶ جسم ہونیکی اور دولتمند ہونیکی کیا ہستی اور حقیقت ہے کہ اوسکی وجہ سے تو اوسکی طرف متوجہ ہو اور اوسکے ۷ ہونے قرآن پر کہ مشتمل ہو ہونا قرآن کا ۸ ہونیکے ۹ ایک ملکی و ملکی ۱۰ ہونے ۱۱ بعضے ۱۲ قرآن کا ۱۳ ذکر ہونا قرآن کا ۱۴ ہدایت کرنے سے ۱۵ اور ۱۶ قرآن اور ۱۷ مضامین کے ۱۸ اوسکے ۱۹ کسی صفتون کا ۲۰ ہے ۲۱ الفاظ ۲۲ ہے ۲۳ ہے ۲۴ ہے ۲۵ ہے ۲۶ ہے ۲۷ ہے ۲۸ ہے ۲۹ ہے ۳۰ ہے ۳۱ ہے ۳۲ ہے ۳۳ ہے ۳۴ ہے ۳۵ ہے ۳۶ ہے ۳۷ ہے ۳۸ ہے ۳۹ ہے ۴۰ ہے ۴۱ ہے ۴۲ ہے ۴۳ ہے ۴۴ ہے ۴۵ ہے ۴۶ ہے ۴۷ ہے ۴۸ ہے ۴۹ ہے ۵۰ ہے ۵۱ ہے ۵۲ ہے ۵۳ ہے ۵۴ ہے ۵۵ ہے ۵۶ ہے ۵۷ ہے ۵۸ ہے ۵۹ ہے ۶۰ ہے ۶۱ ہے ۶۲ ہے ۶۳ ہے ۶۴ ہے ۶۵ ہے ۶۶ ہے ۶۷ ہے ۶۸ ہے ۶۹ ہے ۷۰ ہے ۷۱ ہے ۷۲ ہے ۷۳ ہے ۷۴ ہے ۷۵ ہے ۷۶ ہے ۷۷ ہے ۷۸ ہے ۷۹ ہے ۸۰ ہے ۸۱ ہے ۸۲ ہے ۸۳ ہے ۸۴ ہے ۸۵ ہے ۸۶ ہے ۸۷ ہے ۸۸ ہے ۸۹ ہے ۹۰ ہے ۹۱ ہے ۹۲ ہے ۹۳ ہے ۹۴ ہے ۹۵ ہے ۹۶ ہے ۹۷ ہے ۹۸ ہے ۹۹ ہے ۱۰۰ ہے ۱۰۱ ہے ۱۰۲ ہے ۱۰۳ ہے ۱۰۴ ہے ۱۰۵ ہے ۱۰۶ ہے ۱۰۷ ہے ۱۰۸ ہے ۱۰۹ ہے ۱۱۰ ہے ۱۱۱ ہے ۱۱۲ ہے ۱۱۳ ہے ۱۱۴ ہے ۱۱۵ ہے ۱۱۶ ہے ۱۱۷ ہے ۱۱۸ ہے ۱۱۹ ہے ۱۲۰ ہے ۱۲۱ ہے ۱۲۲ ہے ۱۲۳ ہے ۱۲۴ ہے ۱۲۵ ہے ۱۲۶ ہے ۱۲۷ ہے ۱۲۸ ہے ۱۲۹ ہے ۱۳۰ ہے ۱۳۱ ہے ۱۳۲ ہے ۱۳۳ ہے ۱۳۴ ہے ۱۳۵ ہے ۱۳۶ ہے ۱۳۷ ہے ۱۳۸ ہے ۱۳۹ ہے ۱۴۰ ہے ۱۴۱ ہے ۱۴۲ ہے ۱۴۳ ہے ۱۴۴ ہے ۱۴۵ ہے ۱۴۶ ہے ۱۴۷ ہے ۱۴۸ ہے ۱۴۹ ہے ۱۵۰ ہے ۱۵۱ ہے ۱۵۲ ہے ۱۵۳ ہے ۱۵۴ ہے ۱۵۵ ہے ۱۵۶ ہے ۱۵۷ ہے ۱۵۸ ہے ۱۵۹ ہے ۱۶۰ ہے ۱۶۱ ہے ۱۶۲ ہے ۱۶۳ ہے ۱۶۴ ہے ۱۶۵ ہے ۱۶۶ ہے ۱۶۷ ہے ۱۶۸ ہے ۱۶۹ ہے ۱۷۰ ہے ۱۷۱ ہے ۱۷۲ ہے ۱۷۳ ہے ۱۷۴ ہے ۱۷۵ ہے ۱۷۶ ہے ۱۷۷ ہے ۱۷۸ ہے ۱۷۹ ہے ۱۸۰ ہے ۱۸۱ ہے ۱۸۲ ہے ۱۸۳ ہے ۱۸۴ ہے ۱۸۵ ہے ۱۸۶ ہے ۱۸۷ ہے ۱۸۸ ہے ۱۸۹ ہے ۱۹۰ ہے ۱۹۱ ہے ۱۹۲ ہے ۱۹۳ ہے ۱۹۴ ہے ۱۹۵ ہے ۱۹۶ ہے ۱۹۷ ہے ۱۹۸ ہے ۱۹۹ ہے ۲۰۰ ہے ۲۰۱ ہے ۲۰۲ ہے ۲۰۳ ہے ۲۰۴ ہے ۲۰۵ ہے ۲۰۶ ہے ۲۰۷ ہے ۲۰۸ ہے ۲۰۹ ہے ۲۱۰ ہے ۲۱۱ ہے ۲۱۲ ہے ۲۱۳ ہے ۲۱۴ ہے ۲۱۵ ہے ۲۱۶ ہے ۲۱۷ ہے ۲۱۸ ہے ۲۱۹ ہے ۲۲۰ ہے ۲۲۱ ہے ۲۲۲ ہے ۲۲۳ ہے ۲۲۴ ہے ۲۲۵ ہے ۲۲۶ ہے ۲۲۷ ہے ۲۲۸ ہے ۲۲۹ ہے ۲۳۰ ہے ۲۳۱ ہے ۲۳۲ ہے ۲۳۳ ہے ۲۳۴ ہے ۲۳۵ ہے ۲۳۶ ہے ۲۳۷ ہے ۲۳۸ ہے ۲۳۹ ہے ۲۴۰ ہے ۲۴۱ ہے ۲۴۲ ہے ۲۴۳ ہے ۲۴۴ ہے ۲۴۵ ہے ۲۴۶ ہے ۲۴۷ ہے ۲۴۸ ہے ۲۴۹ ہے ۲۵۰ ہے ۲۵۱ ہے ۲۵۲ ہے ۲۵۳ ہے ۲۵۴ ہے ۲۵۵ ہے ۲۵۶ ہے ۲۵۷ ہے ۲۵۸ ہے ۲۵۹ ہے ۲۶۰ ہے ۲۶۱ ہے ۲۶۲ ہے ۲۶۳ ہے ۲۶۴ ہے ۲۶۵ ہے ۲۶۶ ہے ۲۶۷ ہے ۲۶۸ ہے ۲۶۹ ہے ۲۷۰ ہے ۲۷۱ ہے ۲۷۲ ہے ۲۷۳ ہے ۲۷۴ ہے ۲۷۵ ہے ۲۷۶ ہے ۲۷۷ ہے ۲۷۸ ہے ۲۷۹ ہے ۲۸۰ ہے ۲۸۱ ہے ۲۸۲ ہے ۲۸۳ ہے ۲۸۴ ہے ۲۸۵ ہے ۲۸۶ ہے ۲۸۷ ہے ۲۸۸ ہے ۲۸۹ ہے ۲۹۰ ہے ۲۹۱ ہے ۲۹۲ ہے ۲۹۳ ہے ۲۹۴ ہے ۲۹۵ ہے ۲۹۶ ہے ۲۹۷ ہے ۲۹۸ ہے ۲۹۹ ہے ۳۰۰ ہے ۳۰۱ ہے ۳۰۲ ہے ۳۰۳ ہے ۳۰۴ ہے ۳۰۵ ہے ۳۰۶ ہے ۳۰۷ ہے ۳۰۸ ہے ۳۰۹ ہے ۳۱۰ ہے ۳۱۱ ہے ۳۱۲ ہے ۳۱۳ ہے ۳۱۴ ہے ۳۱۵ ہے ۳۱۶ ہے ۳۱۷ ہے ۳۱۸ ہے ۳۱۹ ہے ۳۲۰ ہے ۳۲۱ ہے ۳۲۲ ہے ۳۲۳ ہے ۳۲۴ ہے ۳۲۵ ہے ۳۲۶ ہے ۳۲۷ ہے ۳۲۸ ہے ۳۲۹ ہے ۳۳۰ ہے ۳۳۱ ہے ۳۳۲ ہے ۳۳۳ ہے ۳۳۴ ہے ۳۳۵ ہے ۳۳۶ ہے ۳۳۷ ہے ۳۳۸ ہے ۳۳۹ ہے ۳۴۰ ہے ۳۴۱ ہے ۳۴۲ ہے ۳۴۳ ہے ۳۴۴ ہے ۳۴۵ ہے ۳۴۶ ہے ۳۴۷ ہے ۳۴۸ ہے ۳۴۹ ہے ۳۵۰ ہے ۳۵۱ ہے ۳۵۲ ہے ۳۵۳ ہے ۳۵۴ ہے ۳۵۵ ہے ۳۵۶ ہے ۳۵۷ ہے ۳۵۸ ہے ۳۵۹ ہے ۳۶۰ ہے ۳۶۱ ہے ۳۶۲ ہے ۳۶۳ ہے ۳۶۴ ہے ۳۶۵ ہے ۳۶۶ ہے ۳۶۷ ہے ۳۶۸ ہے ۳۶۹ ہے ۳۷۰ ہے ۳۷۱ ہے ۳۷۲ ہے ۳۷۳ ہے ۳۷۴ ہے ۳۷۵ ہے ۳۷۶ ہے ۳۷۷ ہے ۳۷۸ ہے ۳۷۹ ہے ۳۸۰ ہے ۳۸۱ ہے ۳۸۲ ہے ۳۸۳ ہے ۳۸۴ ہے ۳۸۵ ہے ۳۸۶ ہے ۳۸۷ ہے ۳۸۸ ہے ۳۸۹ ہے ۳۹۰ ہے ۳۹۱ ہے ۳۹۲ ہے ۳۹۳ ہے ۳۹۴ ہے ۳۹۵ ہے ۳۹۶ ہے ۳۹۷ ہے ۳۹۸ ہے ۳۹۹ ہے ۴۰۰ ہے ۴۰۱ ہے ۴۰۲ ہے ۴۰۳ ہے ۴۰۴ ہے ۴۰۵ ہے ۴۰۶ ہے ۴۰۷ ہے ۴۰۸ ہے ۴۰۹ ہے ۴۱۰ ہے ۴۱۱ ہے ۴۱۲ ہے ۴۱۳ ہے ۴۱۴ ہے ۴۱۵ ہے ۴۱۶ ہے ۴۱۷ ہے ۴۱۸ ہے ۴۱۹ ہے ۴۲۰ ہے ۴۲۱ ہے ۴۲۲ ہے ۴۲۳ ہے ۴۲۴ ہے ۴۲۵ ہے ۴۲۶ ہے ۴۲۷ ہے ۴۲۸ ہے ۴۲۹ ہے ۴۳۰ ہے ۴۳۱ ہے ۴۳۲ ہے ۴۳۳ ہے ۴۳۴ ہے ۴۳۵ ہے ۴۳۶ ہے ۴۳۷ ہے ۴۳۸ ہے ۴۳۹ ہے ۴۴۰ ہے ۴۴۱ ہے ۴۴۲ ہے ۴۴۳ ہے ۴۴۴ ہے ۴۴۵ ہے ۴۴۶ ہے ۴۴۷ ہے ۴۴۸ ہے ۴۴۹ ہے ۴۵۰ ہے ۴۵۱ ہے ۴۵۲ ہے ۴۵۳ ہے ۴۵۴ ہے ۴۵۵ ہے ۴۵۶ ہے ۴۵۷ ہے ۴۵۸ ہے ۴۵۹ ہے ۴۶۰ ہے ۴۶۱ ہے ۴۶۲ ہے ۴۶۳ ہے ۴۶۴ ہے ۴۶۵ ہے ۴۶۶ ہے ۴۶۷ ہے ۴۶۸ ہے ۴۶۹ ہے ۴۷۰ ہے ۴۷۱ ہے ۴۷۲ ہے ۴۷۳ ہے ۴۷۴ ہے ۴۷۵ ہے ۴۷۶ ہے ۴۷۷ ہے ۴۷۸ ہے ۴۷۹ ہے ۴۸۰ ہے ۴۸۱ ہے ۴۸۲ ہے ۴۸۳ ہے ۴۸۴ ہے ۴۸۵ ہے ۴۸۶ ہے ۴۸۷ ہے ۴۸۸ ہے ۴۸۹ ہے ۴۹۰ ہے ۴۹۱ ہے ۴۹۲ ہے ۴۹۳ ہے ۴۹۴ ہے ۴۹۵ ہے ۴۹۶ ہے ۴۹۷ ہے ۴۹۸ ہے ۴۹۹ ہے ۵۰۰ ہے ۵۰۱ ہے ۵۰۲ ہے ۵۰۳ ہے ۵۰۴ ہے ۵۰۵ ہے ۵۰۶ ہے ۵۰۷ ہے ۵۰۸ ہے ۵۰۹ ہے ۵۱۰ ہے ۵۱۱ ہے ۵۱۲ ہے ۵۱۳ ہے ۵۱۴ ہے ۵۱۵ ہے ۵۱۶ ہے ۵۱۷ ہے ۵۱۸ ہے ۵۱۹ ہے ۵۲۰ ہے ۵۲۱ ہے ۵۲۲ ہے ۵۲۳ ہے ۵۲۴ ہے ۵۲۵ ہے ۵۲۶ ہے ۵۲۷ ہے ۵۲۸ ہے ۵۲۹ ہے ۵۳۰ ہے ۵۳۱ ہے ۵۳۲ ہے ۵۳۳ ہے ۵۳۴ ہے ۵۳۵ ہے ۵۳۶ ہے ۵۳۷ ہے ۵۳۸ ہے ۵۳۹ ہے ۵۴۰ ہے ۵۴۱ ہے ۵۴۲ ہے ۵۴۳ ہے ۵۴۴ ہے ۵۴۵ ہے ۵۴۶ ہے ۵۴۷ ہے ۵۴۸ ہے ۵۴۹ ہے ۵۵۰ ہے ۵۵۱ ہے ۵۵۲ ہے ۵۵۳ ہے ۵۵۴ ہے ۵۵۵ ہے ۵۵۶ ہے ۵۵۷ ہے ۵۵۸ ہے ۵۵۹ ہے ۵۶۰ ہے ۵۶۱ ہے ۵۶۲ ہے ۵۶۳ ہے ۵۶۴ ہے ۵۶۵ ہے ۵۶۶ ہے ۵۶۷ ہے ۵۶۸ ہے ۵۶۹ ہے ۵۷۰ ہے ۵۷۱ ہے ۵۷۲ ہے ۵۷۳ ہے ۵۷۴ ہے ۵۷۵ ہے ۵۷۶ ہے ۵۷۷ ہے ۵۷۸ ہے ۵۷۹ ہے ۵۸۰ ہے ۵۸۱ ہے ۵۸۲ ہے ۵۸۳ ہے ۵۸۴ ہے ۵۸۵ ہے ۵۸۶ ہے ۵۸۷ ہے ۵۸۸ ہے ۵۸۹ ہے ۵۹۰ ہے ۵۹۱ ہے ۵۹۲ ہے ۵۹۳ ہے ۵۹۴ ہے ۵۹۵ ہے ۵۹۶ ہے ۵۹۷ ہے ۵۹۸ ہے ۵۹۹ ہے ۶۰۰ ہے ۶۰۱ ہے ۶۰۲ ہے ۶۰۳ ہے ۶۰۴ ہے ۶۰۵ ہے ۶۰۶ ہے ۶۰۷ ہے ۶۰۸ ہے ۶۰۹ ہے ۶۱۰ ہے ۶۱۱ ہے ۶۱۲ ہے ۶۱۳ ہے ۶۱۴ ہے ۶۱۵ ہے ۶۱۶ ہے ۶۱۷ ہے ۶۱۸ ہے ۶۱۹ ہے ۶۲۰ ہے ۶۲۱ ہے ۶۲۲ ہے ۶۲۳ ہے ۶۲۴ ہے ۶۲۵ ہے ۶۲۶ ہے ۶۲۷ ہے ۶۲۸ ہے ۶۲۹ ہے ۶۳۰ ہے ۶۳۱ ہے ۶۳۲ ہے ۶۳۳ ہے ۶۳۴ ہے ۶۳۵ ہے ۶۳۶ ہے ۶۳۷ ہے ۶۳۸ ہے ۶۳۹ ہے ۶۴۰ ہے ۶۴۱ ہے ۶۴۲ ہے ۶۴۳ ہے ۶۴۴ ہے ۶۴۵ ہے ۶۴۶ ہے ۶۴۷ ہے ۶۴۸ ہے ۶۴۹ ہے ۶۵۰ ہے ۶۵۱ ہے ۶۵۲ ہے ۶۵۳ ہے ۶۵۴ ہے ۶۵۵ ہے ۶۵۶ ہے ۶۵۷ ہے ۶۵۸ ہے ۶۵۹ ہے ۶۶۰ ہے ۶۶۱ ہے ۶۶۲ ہے ۶۶۳ ہے ۶۶۴ ہے ۶۶۵ ہے ۶۶۶ ہے ۶۶۷ ہے ۶۶۸ ہے ۶۶۹ ہے ۶۷۰ ہے ۶۷۱ ہے ۶۷۲ ہے ۶۷۳ ہے ۶۷۴ ہے ۶۷۵ ہے ۶۷۶ ہے ۶۷۷ ہے ۶۷۸ ہے ۶۷۹ ہے ۶۸۰ ہے ۶۸۱ ہے ۶۸۲ ہے ۶۸۳ ہے ۶۸۴ ہے ۶۸۵ ہے ۶۸۶ ہے ۶۸۷ ہے ۶۸۸ ہے ۶۸۹ ہے ۶۹۰ ہے ۶۹۱ ہے ۶۹۲ ہے ۶۹۳ ہے ۶۹۴ ہے ۶۹۵ ہے ۶۹۶ ہے ۶۹۷ ہے ۶۹۸ ہے ۶۹۹ ہے ۷۰۰ ہے ۷۰۱ ہے ۷۰۲ ہے ۷۰۳ ہے ۷۰۴ ہے ۷۰۵ ہے ۷۰۶ ہے ۷۰۷ ہے ۷۰۸ ہے ۷۰۹ ہے ۷۱۰ ہے ۷۱۱ ہے ۷۱۲ ہے ۷۱۳ ہے ۷۱۴ ہے ۷۱۵ ہے ۷۱۶ ہے ۷۱۷ ہے ۷۱۸ ہے ۷۱۹ ہے ۷۲۰ ہے ۷۲۱ ہے ۷۲۲ ہے ۷۲۳ ہے ۷۲۴ ہے ۷۲۵ ہے ۷۲۶ ہے ۷۲۷ ہے ۷۲۸ ہے ۷۲۹ ہے ۷۳۰ ہے ۷۳۱ ہے ۷۳۲ ہے ۷۳۳ ہے ۷۳۴ ہے ۷۳۵ ہے ۷۳۶ ہے ۷۳۷ ہے ۷۳۸ ہے ۷۳۹ ہے ۷۴۰ ہے ۷۴۱ ہے ۷۴۲ ہے ۷۴۳ ہے ۷۴۴ ہے ۷۴۵ ہے ۷۴۶ ہے ۷۴۷ ہے ۷۴۸ ہے ۷۴۹ ہے ۷۵۰ ہے ۷۵۱ ہے ۷۵۲ ہے ۷۵۳ ہے ۷۵۴ ہے ۷۵۵ ہے ۷۵۶ ہے ۷۵۷ ہے ۷۵۸ ہے ۷۵۹ ہے ۷۶۰ ہے ۷۶۱ ہے ۷۶۲ ہے ۷۶۳ ہے ۷۶۴ ہے ۷۶۵ ہے ۷۶۶ ہے ۷۶۷ ہے ۷۶۸ ہے ۷۶۹ ہے ۷۷۰ ہے ۷۷۱ ہے ۷۷۲ ہے ۷۷۳ ہے ۷۷۴ ہے ۷۷۵ ہے ۷۷۶ ہے ۷۷۷ ہے ۷۷۸ ہے ۷۷۹ ہے ۷۸۰ ہے ۷۸۱ ہے ۷۸۲ ہے ۷۸۳ ہے ۷۸۴ ہے ۷۸۵ ہے ۷۸۶ ہے ۷۸۷ ہے ۷۸۸ ہے ۷۸۹ ہے ۷۹۰ ہے ۷۹۱ ہے ۷۹۲ ہے ۷۹۳ ہے ۷۹۴ ہے ۷۹۵ ہے ۷۹۶ ہے ۷۹۷ ہے ۷۹۸ ہے ۷۹۹ ہے ۸۰۰ ہے ۸۰۱ ہے ۸۰۲ ہے ۸۰۳ ہے ۸۰۴ ہے ۸۰۵ ہے ۸۰۶ ہے ۸۰۷ ہے ۸۰۸ ہے ۸۰۹ ہے ۸۱۰ ہے ۸۱۱ ہے ۸۱۲ ہے ۸۱۳ ہے ۸۱۴ ہے ۸۱۵ ہے ۸۱۶ ہے ۸۱۷ ہے ۸۱۸ ہے ۸۱۹ ہے ۸۲۰ ہے ۸۲۱ ہے ۸۲۲ ہے ۸۲۳ ہے ۸۲۴ ہے ۸۲۵ ہے ۸۲۶ ہے ۸۲۷ ہے ۸۲۸ ہے ۸۲۹ ہے ۸۳۰ ہے ۸۳۱ ہے ۸۳۲ ہے ۸۳۳ ہے ۸۳۴ ہے ۸۳۵ ہے ۸۳۶ ہے ۸۳۷ ہے ۸۳۸ ہے ۸۳۹ ہے ۸۴۰ ہے ۸۴۱ ہے ۸۴۲ ہے ۸۴۳ ہے ۸۴۴ ہے ۸۴۵ ہے ۸۴۶ ہے ۸۴۷ ہے ۸۴۸ ہے ۸۴۹ ہے ۸۵۰ ہے ۸۵۱ ہے ۸۵۲ ہے ۸۵۳ ہے ۸۵۴ ہے ۸۵۵ ہے ۸۵۶ ہے ۸۵۷ ہے ۸۵۸ ہے ۸۵۹ ہے ۸۶۰ ہے ۸۶۱ ہے ۸۶۲ ہے ۸۶۳ ہے ۸۶۴ ہے ۸۶۵ ہے ۸۶۶ ہے ۸۶۷ ہے ۸۶۸ ہے ۸۶۹ ہے ۸۷۰ ہے ۸۷۱ ہے ۸۷۲ ہے ۸۷۳ ہے ۸۷۴ ہے ۸۷۵ ہے ۸۷۶ ہے ۸۷۷ ہے ۸۷۸ ہے ۸۷۹ ہے ۸۸۰ ہے ۸۸۱ ہے ۸۸۲ ہے ۸۸۳ ہے ۸۸۴ ہے ۸۸۵ ہے ۸۸۶ ہے ۸۸۷ ہے ۸۸۸ ہے ۸۸۹ ہے ۸۹۰ ہے ۸۹۱ ہے ۸۹۲ ہے ۸۹۳ ہے ۸۹۴ ہے ۸۹۵ ہے ۸۹۶ ہے ۸۹۷ ہے ۸۹۸ ہے ۸۹۹ ہے ۹۰۰ ہے ۹۰۱ ہے ۹۰۲ ہے ۹۰۳ ہے ۹۰۴ ہے ۹۰۵ ہے ۹۰۶ ہے ۹۰۷ ہے ۹۰۸ ہے ۹۰۹ ہے ۹۱۰ ہے ۹۱۱ ہے ۹۱۲ ہے ۹۱۳ ہے ۹۱۴ ہے ۹۱۵ ہے ۹۱۶ ہے ۹۱۷ ہے ۹۱۸ ہے ۹۱۹ ہے ۹۲۰ ہے ۹۲۱ ہے ۹۲۲ ہے ۹۲۳ ہے ۹۲۴ ہے ۹۲۵ ہے ۹۲۶ ہے ۹۲۷ ہے ۹۲۸ ہے ۹۲۹ ہے ۹۳۰ ہے ۹۳۱ ہے ۹۳۲ ہے ۹۳۳ ہے ۹۳۴ ہے ۹۳۵ ہے ۹۳۶ ہے ۹۳۷ ہے ۹۳۸ ہے ۹۳۹ ہے ۹۴۰ ہے ۹۴۱ ہے ۹۴۲ ہے ۹۴۳ ہے ۹۴۴ ہے ۹۴۵ ہے ۹۴۶ ہے ۹۴۷ ہے ۹۴۸ ہے ۹۴۹ ہے ۹۵۰ ہے ۹۵۱ ہے ۹۵۲ ہے ۹۵۳ ہے ۹۵۴ ہے ۹۵۵ ہے ۹۵۶ ہے ۹۵۷ ہے ۹۵۸ ہے ۹۵۹ ہے ۹۶۰ ہے ۹۶۱ ہے ۹۶۲ ہے ۹۶۳ ہے ۹۶۴ ہے ۹۶۵ ہے ۹۶۶ ہے ۹۶۷ ہے ۹۶۸ ہے ۹۶۹ ہے ۹۷۰ ہے ۹۷۱ ہے ۹۷۲ ہے ۹۷۳ ہے ۹۷۴ ہے ۹۷۵ ہے ۹۷۶ ہے ۹۷۷ ہے ۹۷۸ ہے ۹۷۹ ہے ۹۸۰ ہے ۹۸۱ ہے ۹۸۲ ہے ۹۸۳ ہے ۹۸۴ ہے ۹۸۵ ہے ۹۸۶ ہے ۹۸۷ ہے ۹۸۸ ہے ۹۸۹ ہے ۹۹۰ ہے ۹۹۱ ہے ۹۹۲ ہے ۹۹۳ ہے ۹۹۴ ہے ۹۹۵ ہے ۹۹۶ ہے ۹۹۷ ہے ۹۹۸ ہے ۹۹۹ ہے ۱۰۰۰ ہے ۱۰۰۱ ہے ۱۰۰۲ ہے ۱۰۰۳ ہے ۱۰۰۴ ہے ۱۰۰۵ ہے ۱۰۰۶ ہے ۱۰۰۷ ہے ۱۰۰۸ ہے ۱۰۰۹ ہے ۱۰۱۰ ہے ۱۰۱۱ ہے ۱۰۱۲ ہے ۱۰۱۳ ہے ۱۰۱۴ ہے ۱۰۱۵ ہے ۱۰۱۶ ہے ۱۰۱۷ ہے ۱۰۱۸ ہے ۱۰۱۹ ہے ۱۰۲۰ ہے ۱۰۲۱ ہے ۱۰۲۲ ہے ۱۰۲۳ ہے ۱۰۲۴ ہے ۱۰۲۵ ہے ۱۰۲۶ ہے ۱۰۲۷ ہے ۱۰۲۸ ہے ۱۰۲۹ ہے ۱۰۳۰ ہے ۱۰۳۱ ہے ۱۰۳۲ ہے ۱۰۳۳ ہے ۱۰۳۴ ہے ۱۰۳۵ ہے ۱۰۳۶ ہے ۱۰۳۷ ہے ۱۰۳۸ ہے ۱۰۳۹ ہے ۱۰۴۰ ہے ۱۰۴۱ ہے ۱۰۴۲ ہے ۱۰۴۳ ہے ۱۰۴۴ ہے ۱۰۴۵ ہے ۱۰۴۶ ہے ۱۰۴۷ ہے ۱۰۴۸ ہے ۱۰۴۹ ہے ۱۰۵۰ ہے ۱۰۵۱ ہے ۱۰۵۲ ہے ۱۰۵۳ ہے ۱۰۵۴ ہے ۱۰۵۵ ہے ۱۰۵۶ ہے ۱۰۵۷ ہے ۱۰۵۸ ہے ۱۰۵۹ ہے ۱۰۶۰ ہے ۱۰۶۱ ہے ۱۰۶۲ ہے ۱۰۶۳ ہے ۱۰۶۴ ہے ۱۰۶۵ ہے ۱۰۶۶ ہے ۱۰۶۷ ہے ۱۰۶۸ ہے ۱۰۶۹ ہے ۱۰۷۰ ہے ۱۰۷۱ ہے ۱۰۷۲ ہے ۱۰۷۳ ہے ۱۰۷۴ ہے ۱۰۷۵ ہے ۱۰۷۶ ہے ۱۰۷۷ ہے ۱۰۷۸ ہے ۱۰۷۹ ہے ۱۰۸۰ ہے ۱۰۸۱ ہے ۱۰۸۲ ہے ۱۰۸۳ ہے ۱۰۸۴ ہے ۱۰۸۵ ہے ۱۰۸۶ ہے ۱۰۸۷ ہے ۱۰۸۸ ہے ۱۰۸۹ ہے ۱۰۹۰ ہے ۱۰۹۱ ہے ۱۰۹۲ ہے ۱۰۹۳ ہے ۱۰۹۴ ہے ۱۰۹۵ ہے ۱۰۹۶ ہے ۱۰۹۷ ہے ۱۰۹۸ ہے ۱۰۹۹ ہے ۱۱۰۰ ہے ۱۱۰۱ ہے ۱۱۰۲ ہے ۱۱۰۳ ہے ۱۱۰۴ ہے ۱۱۰۵ ہے ۱۱۰۶ ہے ۱۱۰۷ ہے ۱۱۰۸ ہے ۱۱۰۹ ہے ۱۱۱۰ ہے ۱۱۱۱ ہے ۱۱۱۲ ہے ۱۱۱۳ ہے ۱۱۱۴ ہے ۱۱۱۵ ہے ۱۱۱۶ ہے ۱۱۱۷ ہے ۱۱۱۸ ہے ۱۱۱۹ ہے ۱۱۲۰ ہے ۱۱۲۱ ہے ۱۱۲۲ ہے ۱۱۲۳ ہے ۱۱۲۴ ہے ۱۱۲۵ ہے ۱۱۲۶ ہے ۱۱۲۷ ہے ۱۱۲۸ ہے ۱۱۲۹ ہے ۱۱۳۰ ہے ۱۱۳۱ ہے ۱۱۳۲ ہے ۱۱۳۳ ہے ۱۱۳۴ ہے ۱۱۳۵ ہے ۱۱۳۶ ہے ۱۱۳۷ ہے ۱۱۳۸ ہے ۱۱۳۹ ہے ۱۱۴۰ ہے ۱۱۴۱ ہے ۱۱۴۲ ہے ۱۱۴۳ ہے ۱۱۴۴ ہے ۱۱۴۵ ہے ۱۱۴۶ ہے ۱۱۴۷ ہے ۱۱۴۸ ہے ۱۱۴۹ ہے ۱۱۵۰ ہے ۱۱۵۱ ہے ۱۱۵۲ ہے ۱۱۵۳ ہے ۱۱۵۴ ہے ۱۱۵۵ ہے ۱۱۵۶ ہے ۱۱۵۷ ہے ۱۱۵۸ ہے ۱۱۵۹ ہے ۱۱۶۰ ہے ۱۱۶۱ ہے ۱۱۶۲ ہے ۱۱۶۳ ہے ۱۱۶۴ ہے ۱۱۶۵ ہے ۱۱۶۶ ہے ۱۱۶۷ ہے ۱۱۶۸ ہے ۱۱۶۹ ہے ۱۱۷۰ ہے ۱۱۷۱ ہے ۱۱۷۲ ہے ۱۱۷۳ ہے ۱۱۷۴ ہے ۱۱۷۵ ہے ۱۱۷۶ ہے ۱۱۷۷ ہے ۱۱۷۸ ہے ۱۱۷۹ ہے ۱۱۸۰ ہے ۱۱۸۱ ہے ۱۱۸۲ ہے ۱۱۸۳ ہے ۱۱۸۴ ہے ۱۱۸۵ ہے ۱۱۸۶ ہے ۱۱۸۷ ہے ۱۱۸۸ ہے ۱۱۸۹ ہے ۱۱۹۰ ہے ۱۱۹۱ ہے ۱۱۹۲ ہے ۱۱۹۳ ہے ۱۱۹۴ ہے ۱۱۹۵ ہے ۱۱۹۶ ہے ۱۱۹۷ ہے ۱۱۹۸ ہے ۱۱۹۹ ہے ۱۲۰۰ ہے ۱۲۰۱ ہے ۱۲۰۲ ہے ۱۲۰۳ ہے ۱۲۰۴ ہے ۱۲۰۵ ہے ۱۲۰۶ ہے ۱۲۰۷ ہے ۱۲۰۸ ہے ۱۲۰۹ ہے ۱۲۱۰ ہے ۱۲۱۱ ہے ۱۲۱۲ ہے ۱۲۱۳ ہے ۱۲۱۴ ہے ۱۲۱۵ ہے ۱۲۱۶

لکھو اگر بڑی توقیر سے صند و قو میں سے کہتے ہیں اور مل جل کر اور پڑھتے اور بڑی قدر و عزت اوسکی کرتے ہیں
اس قرآن شریف کی تو کوئی بھی ایسی قدر نہیں کرتا تو اوسکے جواب میں یہ کھا جاویگا کہ اسکی عزت ان
چیزوں سے نہیں جو تمنے ذکر کیں بلکہ جہاں سے یہ قرآن آیا ہے زمین والونکے پاس دیکھا جاوے کہ وہاں
کیا کہا ہے اوسکی عزت ہے فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَةٍ الخ ۵ عزیزی ۵ فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَةٍ ۙ مَّرْفُوْعَةٍ
مُّطَهَّرَةٍ ۙ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ۙ کِرَامٍ بَرَرَةٍ ؕ آیتیں قرآن کی لکھی ہیں بیچ ورقوں بزرگ
بلند قدر پاک کیے گئے کے ہیچ ہاتھ لکھنے والوں بزرگ منش نیک کردار کے یعنی فرشتے اوسکو لوح محفوظ سے
نقل کرتے ہیں ۵ فتح ۵ لکھے آداب کے در تو میں اونچے دھرے ستھرے ہاتھ میں لکھنے والونکے
جو سردار ہیں ۵ موضح ۵ تفسیر فِیْ الخ یعنی آیتیں قرآن کی لکھی گئیں ہیں عزت کے در تو میں
کہ حق تعالیٰ نے خود اونکی عزت بڑی کی ہے مَّرْفُوْعَةٍ یعنی وہ صحیفے اونچے دھرے ہیں بیت العزت میں
کہ وہ ایک عمدہ جگہ ہے آسمان دنیا میں اور قرآن مجید کو اول لوح محفوظ سے نقل کروا کے اوس مقام میں
پہنچایا وہانسے تھوڑا تھوڑا اترتا تھا مُّطَهَّرَةٍ پاک کیے گئے ہیں تمام آلودگیوں اور پلیدیوں سے اور
اگر دنیا کے سردار و امیر اس قرآن کی آیتوں کو اپنے طلائی کاغذ پر لکھوائیں تو ہرگز اوس خوبی تک
کو نہ پہنچیگا اور اگر علوم پر اور صند و قو میں رکھیں تو اوس بلندی اور اوس مرتبے کو نہ پا سکیگا اور اگر
عطر ملینگے اور نجاستونسے پاک رکھینگے تو بھی اوس پاکیزگی کو نہ پہنچیگا ہر گز ہاتھ کسی گنہگار کا اونکو
نہیں پہنچا بلکہ وہ ورق بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ سونپے گئے ہیں ہاتھ میں ایسے لکھنے والونکے کِرَامٍ بَرَرَةٍ
کہ بڑی قدر والے اور نیک کار ہیں کہ کبھی سوائے کرم اور نیکی کے اونسے ظہور میں نہیں آیا اور دنیا کے
لکھنے والے گناہوں اور خباثت والی ہیں آلودہ ہیں اگرچہ ظاہر اپنا آراستہ کریں اس سے کیا حاصل پر
قرآن کے حق میں دنیا داروں کی رغبت اور دولتمندونکی عزت اور قدر کی تو قع رکھنی محض بیجا ہے
بلکہ دولتمند قدر اسکی جانیں تو غنیمت ہے کیونکہ آدمی بالطبع کفران نعمت پر مجبول ہے ۵ عزیزی ۵
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَهٗ ۝ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ؕ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۝
لعنت کی گئی آدمیکو کیا بلا ناشکر ہے خدا نے کس چیز سے پیدا کیا اوسکو نطفہ کی بوند سے پیدا کیا اوسکو
پس اندازہ معین کیا اوسکا پھر راہ نکلنے کی آسان کی اوسکو ۵ فتح ۵ مارا جاوے آدمی کیا ناشکر ہے
کس چیز سے بنایا اوسکو بوند منی کی سے پیدا کیا اوسکو پھر اندازہ کیا اوسکا پھر راہ آسان کر دی اوسکو
۵ موضح ۵ تفسیر قُتِلَ الخ مارا جاوے آدمی کیا ناشکر ہے کہ جسنے اس کلام عظیم کے لقد
اوسکو نوازا ہے اور طرح طرح کے ارشاد و ہدایتیں اوسمیں فرمائی ہیں نہیں جانتا اور اوسکے حقوق کی
ادا نہیں کرتا اور مال جاہ پر اپنے مغرور بے پروا ہوتا ہے بلکہ اپنے اصلی کی خبر نہیں رکھتا کہ کیا تھا
مِنْ اَیِّ الخ کس حقیر چیز سے پیدا کیا ہے اوسکو اور اگر انسان حیلے سے اس سوال کا
جواب نہ دے تو ہم کہے دیتے ہیں مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ نطفہ کی بوند سے پیدا کیا ہے اوسکو کہ ایک پیشاب کی
راہ سے نکلا اور دوسرے پیشاب کی راہ میں گیا اور لہو اور نجاستوں کے ساتھ بلکہ ایک گوشت کا ٹکڑا

ہوگیا فَقَدَّرَهٗ پھر اندازہ کیا اوسکو اعضا مین یہی یعنی ہاتھہ اور پانو اور آنکھہ اور کان اور قد و قامت
اور روزی رزق اور موت و زیست اور نیک و بد عمل اوسکے معین کئے اور ان کے پیٹ مین رہنے کی
مدت اوسکی نو مہینے یا کم و زیادہ معین فرمائی ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ پھر نکلنے کی راہ آسان کردی اوسکو کہ جب
لڑکا جب ماں کے پیٹ مین ہوتا ہے تو اوسکا سر ان کی سر کی طرف اور پانو ماں کے پانو طرف ہوتے
ہین پھر جب پیدا ہونیکا وقت قریب آتا ہے تو اوسکو الہام ہوتا ہے پس وہ خود بخود پھر جاتا ہے
سر نیچے اور پانو اوپر کی طرف کرلیتا ہے کہ نکلنا آسان ہوجاوے پھر جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے
تو معاش کی تلاش کی راہ اوسکو آسان ہوجاتی ہے اور اگر بھوک کے وقت پستان اوسکے ہاتھہ مین
آجاتے ہے تو اوسکو ہاتھہ سے مضبوط پکڑ کر پینا شروع کرتا ہے اور رونا اپنی بھوک کو ظاہر کرتا ہے
اوسپر برسہا برس بسال طرح بطرح کی راہین اوسکو آسان کردیا ہے یہان تک کہ کمال کے درجہ کو
پہنچ جاتا ہے اور راہ بھلی بری بھیجنے سے پیغمبر ونکے اوتارنے مہینے کتابونکے اور فرشتون شفیقون کے
صحبت سے اور علما باتحقیق کی شاگردی سے آسان ہوجاتی ہی پھر بعضون کو بہشت اور نجات کی
راہ آسان ہوجاتی ہے اور اوس راہ کے چلنے کی توفیق پاتے ہین اور بعضونکو راہ ہلاکت اور دوزخ کی
سہل نظر آتی ہے اور اوس راہ مین جا پڑتے ہین غرض حاصل کلام کا یہہ کہ حاصل کرنا کمالات کا آخر عمر تک
آسان ہوتا چلا جاتا ہے ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ پھر مارتا ہے اوسکو پس مین
رکھوایا اوسکو فتح پھر اوسکو مردہ کیا پھر اوسکو قبر مین رکھوایا موضح تفسیر
پھر مارڈالتا ہے اوسکو تاکہ جو مخلوقین اس دار دنیا مین کمین ہین اوسکا اہل و مان پاوے اور عالم برزخ کی
نشانیان اپنے اپنے کی دیکھے پس موت بھی ایک بڑی نعمت ہے کہ تجارت کا فائدہ اسی سفر کے سبب سے
حاصل ہوتا ہے اگر موت نہوتی تو آدمی ہمیشہ کش مکش مین اعمال شاقہ کے گرفتار رہتا اور اہل اوس
مشقت کا ہرگز نباہتا اسی سبب سے مرنیکو بھی نعمتون مین شمار فرمایا اور بزرگونسے منقول ہے کہ الموت
جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنی تفسیرون مین لکھا ہے کہ مارڈالنے کا
ذکر کیا تو اسلیے کیا کہ وہ مقدمہ اقبار یعنے دفن کروانیکا ہے اور یاد کر کیا اوسکو تخویف و تذکیر کے لیے
توجہ کرنیکے لیے کہ زندگانی دنیا کی فانیہ ہے کہ آخر اوسکے موت ہے فرماتے ہین امام شافعی رحمہ اللہ
فَلَا تَمْشِيْ فِيْ مَنْكِبِ الْاَرْضِ اِخْيَاءً وَّمَوْتًا قَلِيْلٌ يَّحْوِيْكَ نَبْشًا وَّقَبْرًا پھر گور کردایا اوسکو
پس گویا اشارہ فرماتے ہین کہ تمام مارنا اور گور مین گڑوانا نعمتون مین داخل ہے نہ جد امجد اور اللہ تعالے
کے حکم کرنیکے صورت مُردونکے گڑوانیکے لیے اول بار اسطرسے واقع ہوئی ہے کہ جب قابیل نے
ہابیل کو مارڈالا اور آدمی کا مرنا دنیا مین پہلے بار وہی تھا تو قابیل کو کچھہ معلوم نتھا کہ اوس مردیکو
کیا کرے تو ناچار اوس نعش کو ایک چادر مین باندہ کے اپنے ساتھہ لیے پھرتا تھا آخر کو جب اوس نعش
کے لیے پھرتے تھک گیا تو ایک جنگل مین غمگین ہوکر بیٹھہ گیا کہ ناگاہ دو کوے آموجود ہوے اور آپسمین
لڑنے لگے یہان تک کہ ایک کوے نے دوسرے کو مارڈالا پھر اپنے پنجون اور چونچ سے ریتی دھرا دھر ہٹاکے اوس

۱ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت ان کی والدہ نے ایک غار مین جاکر ان کو جنم دیا تھا اور وہین چھوڑ کر چلی آئی تھی اور بعد مین جب ان کو ہوش آیا تو وہ اپنے بیٹے کو وہان نہ پاکر بہت روئی پیٹی اور بیقرار ہوئی اور اللہ تعالے سے دعا کی کہ یا الٰہی میرا بیٹا کہان گیا اللہ تعالے نے فرشتے بھیجے کہ جاکر اوسکو تسلی دو کہ تیرا بیٹا خیریت سے ہے اور تیرے پاس آتا ہے چنانچہ فرشتے آئے اور ان کو تسلی دی اور ابراہیم علیہ السلام کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دودھ پلایا تھا اور ان کی والدہ کو بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی لیکر آئے تھے

۲ یعنی ابراہیم علیہ السلام کی والدہ نے اپنے بیٹے کو دودھ پلایا اور ان کی پرورش کی اور ان کو ہوش آیا تو اپنی والدہ کو نہ پایا تو بہت روئے پیٹے اور بیقرار ہوئے اللہ تعالے نے فرشتے بھیجے کہ جاکر اوسکو تسلی دو کہ تیرا بیٹا خیریت سے ہے اور تیرے پاس آتا ہے چنانچہ فرشتے آئے اور ان کو تسلی دی اور ابراہیم علیہ السلام کو حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی لیکر آئے تھے

۳ یعنی ابراہیم علیہ السلام کی والدہ نے ایک غار مین جاکر ان کو جنم دیا تھا اور وہین چھوڑ کر چلی آئی تھی اور بعد مین جب ان کو ہوش آیا تو وہ اپنے بیٹے کو وہان نہ پاکر بہت روئی پیٹی اور بیقرار ہوئی اللہ تعالے نے فرشتے بھیجے کہ جاکر اوسکو تسلی دو کہ تیرا بیٹا خیریت سے ہے اور تیرے پاس آتا ہے چنانچہ فرشتے آئے اور ان کو تسلی دی اور ابراہیم علیہ السلام کو حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی لیکر آئے تھے

مرے کو یکو اوس گڑھے مین ڈال دیا پھر ریت اوسپر ڈالکر خوب ایک تودہ بنا دیا قابیل نے معلوم کیا کہ مردیکو اسی طور سے دفن کرنا چاہیے بس اپنے بھائی کو اسی طور سے دفن کر دیا اور قبر بنا دی پھر حضرت آدم علیہ السلام کے وفات کے بعد فرشتے نازل ہوے اور اونکی اولاد کے سامنے اونکو تجہیز و تکفین کرکے قبر مین دفن کیا اوس روز سے یہی طریقہ معمول ہوگیا اور یہہ تعلیم الٰہی پہلے پہل قابیل کی اولاد کو اوسکے اعتقاد کے قصور کے سبب کے کرکے واسطے سے واقع ہوئی اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو فرشتونکے واسطے سے تعلیم فرمائی پس یہہ ایک نہایت بڑی نعمت ہے کہ اپنے بندونکو مرحمت کی ہے والا مردیکی لاش کو اور جانورونکی طرح کہلا چھوڑنے یا پہنک دیا کرتے اور وہ لاش ذلیل اور ہر اوہر ہر ارہی پھرتی اور جب سڑتی گلتی تو لوگ اوسکی بدبو سے تنگ ہوتے اور یہ کہ کوے یا کرتے پھر درندے اور پرندے اوسکے اعضا کو کھا کوکھ کو نچہ مین لیے پھرتے اور ناپاک جانورون اور مردار خور کی خوراک ہو جاتی اور توقیر و عزت اوسکی لوگونکی نظر و مین نرہتے پس اوسکی عزت و تعظیم کے لیے یہہ بات نیچے تعلیم فرمائی آپ آتے ہم سب بات پر کہ بندہ مردے کو جلاتے ہین اور کہتے ہین کہ آگ ہر چیز کو پاک کرنیوالی اور ہر بد بو کو مٹانیوالی ہے سو جن لوگونکو سڑانا منظور ہے وہ دفن کرتے ہین والا آگ مین جلانا بہتر ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ آگ خائن ہے جو چیز اوسکو سونپو وہ کہا جاتی ہے اور زمین امانت دار ہے جو چیز اوسمین دفن کرو وہ باقی رہتی ہے پس مردیکو زمین مین کہنا بہتر ہے اس سے کہ خائن کو سونپین اوسلیے آدمی کی ہلاکہ بعضے جانورونکی یہی عادت ہے کہ جس چیز کو چاہتے ہین محفوظ رکہنا مثل مال خزانہ کے تو زمین مین دفن کرتے ہین اور جب چاہتے ہین کہ نیست و نابود کرین کسی چیز کو تو جلا دیتے ہین اور آدمی کو اوسنے کا انتظار اور راہ اوسکے دخل ہونیکا اپنے چہوڑے ہوے جسم مین نہین ہے پس مردیکو آگ مین جلا دینا اس انتظار کے خلاف ہے اور دوسرے یہہ کہ مردیکی کمال حقارت ہے کہ آگ مین جلا کر اوسکی خاک کو ہوا مین اوڑا دین جس عمدہ چیز کی توقیر کرتے ہین اوسکو مین کے کاڑ کہتے ہین اور حقیر و بری چیز کو جلا دیتے ہین تو وہ جو کہتے ہین کہ آگ بدبو کو دفع کرتی ہے اور زمین اوسکے برخلاف سڑا دیتی ہی پس یہہ اوسوقت بڑا ہو کہ اوس چیز کا پھر نکالنا منظور ہو اور جب اوسکو زمین ہی مین چہوڑنا مقصود ہو تو پھر سڑنے گلنے سے کیون حقارت لازم آوے کیونکہ لوگونکو تو اوسکا کچہہ حال معلوم ہے نہین ہوتا اور بو جو سب بات کے ہی کتنی رطوبتین بدن کی محل سڑکے خشک ہو جاتی ہین اور اعضا سب اپنے شکل پر رہتے ہین بس ایسا ہوتا ہے جیسے آدمی اپنی زندگانی مین سوتا تہا ویسا ہی اب بہی ہوتا ہے برخلاف جلانیکے کہ آگ اوسکے اعضا کا نام و نشان بہی نہین چہوڑتی اور یہہ بہی ہے کہ آدمی کی خلقت خاک سے ہے تو بموجب کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ کے اوسکو اپنی اصل کی طرف پہنچا دینا چاہیے برخلاف آگ کے کہ جن و شیاطین کا مادہ ہے پھر جب آدمی کے بدن کو مرنیکے بعد اوسمین جلاتے ہین تو اوسکے روح لطیف آگ کے دہوئین سے ملکر شیاطین و خبات کے ساتہہ کمال مناسبت پیدا کرتی ہے اور اسی سبب سے اکثر وہمین اون لوگونکی کہ جلائی جاتی ہین بعد موت کے شیاطین کا حکم پیدا کرتے ہین اور آدمیونسے چمٹتے ہین اور ایذا دیتی ہین اونکو پس دفن کرنیمین اوس شی کا رجوع کرنا ہے

بیان مردون کے جلانیکے عیبونکا

قصہ ایک ہندو اور مسلمان کا

اوسکی اصل کی طرف اور جلانے مین اوسکے برخلاف ہے نقل کرتے ہین کہ اسلام کے زمانیکی ابتدا مین ایک لشکر اہل - لام کا ہیستان کے ضلع مین گیا تو ایک عاقل ہند کا بھی اسلام کی چال ڈھال دیکھنیکو کہ اوسوقت مین وہ مذہب نیا تھا وہان گیا سو اہل اسلام کی وضع اور آئین دیکھکے کہنے لگا کہ تمہارے سب چیزین اچھی ہین لیکن مردیکو دفن کرنا اور آگ مین نہ جلانا بہتر نہین کیونکہ دفن کرنا بدبوئی پیدا کرتا ہے اور جلانا بدبو کو مٹا دیتا ہے اتفاقاً ایک عالم فقیہ بھی وہان وارد تھے اوس ہندو سے کہا کہ مین تجھسے ایک بات پوچھتا ہون پہلے تو اوسکا جواب دے پھر تیرے اعتراض کا جواب دونگا اوس ہندو نے کہا پوچھو عالم نے کہا کہ بھلا اگر کوئی شخص ایک ملک مین وارد ہو کر کسی عورت سے نکاح کرے اور ایک عورت کو بیاہکے لیجائے نوکر رکھے اور اوس منکوحہ سے ایک لڑکا پیدا ہو پھر اگر اوس شخص کو سفر کا اتفاق ہو تو اوس لڑکیکو کسکے سپرد کرے اوس پکانیوالیکے یا اوس لڑکیکے ہاتھ اوس ہندو نے کہا کہ مانگے ہوئے اوس پکانیوالیکے ہرگز نہ سپرد کرنا چاہیے کیونکہ وہ لڑکا اپنے مانیکا بیٹا ہے پکانیوالیکا تو ہے ہی نہین اوس عالم نے کہا خوب کہا تو نے اب اپنے اعتراض کا جواب سن کہ روح جب دنیا کے گہر مین آئی تو ایک بدن زمین سے بنکر اوسکو عنایت ہوا اور جنیہ غذا اور دوا اور لباس اور رہنے سہنے کی جگہ اور طرح طرح کے فائدے اوسکو زمین سے پہنچائے اور آگ سوائے پخت و پز کے آدمی کے کچھ کام نہین آتی کمال فائدہ آگ کا یہہ ہے کہ جو کچھ چیزین زمین سے اگی ہین اونکو جلا دیتی ہے پس آدمی کے مان زمین ہے جسپر اوسکے آگ ہے جو قوت روح نے کہ بدن کے باپ کی مانند ہے چاہا کہ عالم برزخ کو جاوے تو چاہیئے کہ بدن سے اوسکی مان کی حوالہ کیا چاہیے نہ اوس پکانیوالی کو ہندو نے سنا اور قبول کیا اور قائل ہوا حاصل کلام کا یہہ ہے کہ دفن کا طریقہ آدمی کے حق مین بڑی نعمت ہے اور فقط اسی نعمت پر اوسکے حق مین کچھ نہین فرمایا بلکہ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ عزیزی روح ۝ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ پھر جسوقت کہ چاہا زندہ کیا اوسکو ۝ فتح ۝ پھر جب چاہا اوسکو نکالا ۝ موضح تفسیر پھر جب چاہیگا زندہ کر کر اوسکو قبر سے باہر نکالیگا کہ بدلہ اپنے کاموں کا آخرت کے عالم مین ابدالاباد تک پہنچے اور ہمیشہ کی زندگانی پاوے ہرچند کہ یہہ نعمت اب تک وقوع مین نہین آئی ہے کہ نعمتون معلومہ کمفورہ مین گنی جاوے لیکن عاقل کو تھوڑے سے خیال کرنیمین معلوم ہوجاتا ہے کہ جو اس حالت مین کسی چیز نے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے مخالفت نہین کی ہے تو اوس حالت مین بھی اٹھنا اور جینا اوسکی مشیت سے مخالفت نکریگا اسلیے اس نعمت کو مشیت کے وقت پر متعلق فرمایا ہے اور آدمی کی ابتدا کی خلقت دلیل صریح اور برہان واضح ہے اوسکی دوسری خلقت پر اور اس نعمت کا بھی اگر آدمی نادانی اور جہل سے انکار کرے تو اوسکی نادانی اور حماقت سے خالی نہین ہے اور اگر کسیکو یہہ شبہ گذرے کہ ہمکو جو اس عالم مین بنسبت اور مخلوق کے جینے اور مرنے مین معزز و ممتاز فرمایا ہے تو آخرت مین بھی میرے ساتھ ہمسر جسے

سلمانکو جن نہ ہونیکی نادانی کرنیمین

جو بھی پیش آوینگے کہ تواخذہ رانبا یدانداخت وعزیز کردہ خود را ذلیل نبا یدساخت اور یہہ بھی ہے کہ مین دوسرے بار روح بدن مین ڈالنے کے بعد بھی انسان ہی ہونگا اور انسانیت البتہ موجب اکرام وتعظیم کی ہے تو اس گمان وشبہ کے دفع مین فرماتے ہین کلا الخ ۱۲ **عزیزی** ۱۲ ثُمَّ اِذَا شَآءَ الخ یعنی پھر جب چاہیگا زندہ کرلا اور نکالنا اوسکا جبرسے زندہ کر کر نکالیگا اوسکو اسمین قید مشیت یعنی چاہنے کی اسلیے لگائی کہ وقت قیامت کے آنیکا معلوم نہین کیسکو سوا اللہ تعالے کے اگرچہ وقت موت کا بھی معلوم نہین لیکن ظاہر احد اوسکی معین ہے مثلاً ڈیڑھ سو برس یا کچھہ کم وزیادہ بخلاف قیامت کے کہ اوسکا وقت بالکل معلوم نہین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ میت اگر ہے اہل سعادت سے تو اوٹھانا اوسکا اہل سعادت کے قبور سے ہوگا اگرچہ دفن کیا گیا ہو قبور اہل شقاوت مین اور اگر ہے اہل شقاوت سے تو اوٹھانا اوسکا بھی ہوگا اہل شقاوۃ کی قبور سے اگرچہ ہو مدفون اہل سعادت کے قبور مین اوسلیے کہا ہے صاحب مشارق نے اپنے کتاب کے خطبہ مین ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ یعنی جب چاہیگا اللہ مکہ سے اوٹھاویگا اوسکو اسلیے کہ جو کوئی دفن کیا جاتا ہے زمین مین اور لائق نہین ہوتا دلیکے تو نقل کرتے ہین اوسکو فرشتے اور جگہہ اور حدیث مین آیا ہے مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَلَا اللّٰہُ بِہِمْ یَحْشُرُ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی مرتا ہے عمل کرتا ہوا قوم لوط کا لیچلتی ہے اوسکو قبر اوسکی یہانتک کہ ہوتا ہے ساتھہ اوسکے اور اوٹھایا جاویگا ساتھہ اوسکی روز قیامت کے کما فی الدر المنثورۃ للامام السیوطی رحمہ اللہ اور نقل کیا گیا ہے کہ ایک شخص ابن ہیلان نام بڑا رافضی تھا صحابہ کے حق مین بہت بدکہا کرتا اور یہی گناہ کرتا مرگیا کہان وہ ڈالا تھا ایک پوار دہ اوسپر آپڑی اور وہ دب گیا پھر دفن کیا گیا بقیع مین پس پا نی گئی دوسرے دن دفن کے وہ قبر کہ جسمین دفن کیا گیا تھا وہ اوندہ پائی گئی وہ مٹی کہ قبر مین سے نکلی تھی تاکہ اوس نشان سے وہ قبر ملے اور نہین یہی بدستور لگی دیکھین قبر ویسی ایک جماعت کثیر نے یہہ معاملہ دیکھا اور لوگ آتے تھے دیکھنے کو اور بڑی شہرت ہوئی اسکی اور گنتے تھے امر کو لوگ اللہ تعالے کی قدرت کی نشانیونسے حاصل یہہ کہ اوسکے افعال بد سے وہ مع قبر کے اوندہنہ پہنیگا گیا اور منقول ہے کہ ایک شخص صالح کہ مدینہ مین مرا نہین تھا خواہین کہنے اوسکو دیکھا کہ وہ کہتا ہے دیکھنے والیکو کہ سلام کہنا میرے اولاد کو اور کہنا کہ مین اوٹھا کر دفن کیا گیا بقیع مین عباس کی قبر کے پاس پس جب جاہین میری زیارت کرنی تو وہان آکر کہڑے ہون اور سلام ودعا کرین میرے لیے کذا فی المقاصد الحسنۃ للسخاوی ۱۲ **روح** ۱۲ کَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ نہ عمل مین نہ لایا جو کچھہ کہ فرمایا تھا اوسکو ۱۲ **فتح** ۱۲ کوئی نہین پورا نہ کیا جو اوسکو فرمایا ۱۲ **موضح تفسیر** کَلَّا یعنی نہین نہین ایسا گمان کرنا چاہیے کہ اول کا اکرام اس جہت سے تھا کہ ابھی وہ گنہگار نہین ہوا تھا اور بعد گناہ کرنیکے پھیر لانیکے وقت ہر چند کہ پھر بھی اوسکو انسان ہی کرینگے لیکن گنہگار انسان کہ مصدر گناہ ہوا ہے پس حال اعادہ کی حالت کو پہلی حالت پر قیاس کرنا نہ چاہیے اور بزرگی سابق کی پانیسے بزرگی لاحق یعنے بعد کا امیدوار نہ ہوا چاہیے اور کسطرح سے آدمی بزرگی لاحق

کی امید سے اپنی خاطر جمع کر گیا اور اوسپر ہو لیگا کہ حال وحال تو اوسکا یہہ ہے لَمَّا یَقْضِ مَآ اَمَرَہٗ ہنوز تمام نہین کیا اور سر انجام کو نہین پہنچایا ہے او سچیز کو کہ اوسکو فرمائی ہی اوسکے خالق و مربی نے بجا لینے اور اگر اوسکے فرمان کو بجا لاتا اور عہدہ بندگی کے برآتا تو البتہ تو قع عزت و اکرام کی اوسکو بجا ہی اور اب تقصیر اور نافرمان برداری کی صورت مین خوف کرنا چاہئے اور امید وار ذلت و خواری کا رہنا چاہئے اور وہ جو کہتے ہین کہ نوختہ را نباید اندخت و عزیز کردہ خود را ذلیل نباید ساخت اوسکے خلاف ہے بلکہ بہت سی چیزین ہین کہ بعد اکرام کے لائق تذلیل و تحقیر کے ہو جاتی ہین اور اگر اسبات مین کچھ شک ہو تو فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ الخ ۞ **عزیزی** ۞ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِہٖٓ ۞ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۞ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۞ پس چاہیے کہ دیکھے آدمی طرف کہانے اپنے کے طرف اسکے کہ ہمنے گرایا پانی کو گرانے کر پھر پھاڑا ہمنے زمین کو پھاڑنے کر ۞ **فتحی** اب نگاہ کرے آدمی اپنے کہانیکو کہ ہمنے ڈالا پانی اوپر سے پھر چیرا زمین کو پھاڑ کر ۞ **موہ تفسیر** فَلْیَنْظُرِ الخ پھر چاہیے کہ آدمی اپنے خوراک کی طرف دیکھے کہ کسطرح کا ناپاک فضلہ ہو جاتی ہے بعد اسباب کے کہ نہایت عزت اور ستھرائی اور اصطیا طسے پالی جاتے ہے اور وہی عنایتین اللہ تعالی کی اوسکے پیدا کرنے مین صرف ہوتی ہین جو آدمی کے پیدا کرنے مین صرف ہوتی ہین چنانچہ اسبات مین بخوبی غور کرے کہ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ الخ حقیق ہمنے گرایا پانی آسمان سے جیسا کہ حق گرانیکا ہے کہ آدمی کے نطفہ کے گرانیسے کہین زیادہ بہت ہے پھر پھاڑا ہمنے زمین کو جیسا کہ حق پھاڑنیکا ہے کہ کھولنے سے بچہ دان کے کہ آدمی کے تولد کے لیے کھولا جاتا ہے بہت زیادہ ہے ۞ **عزیزی** ۞ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ۞ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۞ وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۞ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۞ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۞ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ پھر اگائی ہمنے اوس زمین مین دانے اور انگور اور سبزیاں یعنی شلغم وغیرہ اور زیتون اور درخت کھجور کے اور باغ بہت درختونکے اور میوے اور چارہ جانور و نکا واسطے منفعت تمہارے کیے اور چارپایون تمہارے کیے ۞ **فتحی** ۞ پھر اگایا اوسمین اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجورین اور باغ گہنے اور میوہ اور دوب کام چلانیکو تمہارے اور تمہارے چارپایونکے ۞ **موہ تفسیر** وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا پھر اگائے ہمنے زمین مین دانے کہ قوت کے قابل ہین جیسے گیہون اور چنے وغیرہ وَعِنَبًا اور انگور کہ قوت بھی ہے اور میوہ بھی اور دوا بھی اور شراب بھی وَقَضْبًا اور چرین جو تازہ کہانیکے ہین جیسے شلغم اور گاجر اور چقندر اور شکر قند کہ کہانے مین نہایت قوۃ بخشتی ہین پھر اگر انکو کچی کہاؤ تو حرارت اور تازگی کو دفع کرتے ہین اور اگر پکاؤ تو معقول سالن ہے اور اگر مربا یا اچار بناوین تو میوہ کیا حکم پیدا کرتے ہین وَزَیْتُوْنًا اور زیتون کو کہ تیل بھی ہے اور سالن بھی ہو سکتا ہے وَنَخْلًا اور کھجور کہ قوت بھی ہے اور میوہ بھی اور سالن بھی وغیر ذلک بہت کام آتی ہے وَحَدَآئِقَ اور باغ جا دیوار لیجنکے کہ اونمین طرح طرح کے میوے لگینگے اور دوا دیکھے درخت بوتے ہین اور جمتے ہین غُلْبًا گہنگے درختونکے کہ اونکی ٹہنیان موٹی موٹی ہین وَفَاكِهَةً

یعنی بہان کرنا قریش کے تعجب قریش کو علم پروردگار حضرت محمد صلعم درشتر و آسمان و زمین کس کو نہ کہ بجا لاوے

اور اور قسم کے میوے کہ باغوینمین نہین ہوتے بلکہ جنگل اور پہاڑوینمین ہوتے ہین فَاَنْبَتْنَا اور سب طرحکی گھاسن کہ خود بخود اوگتی ہے اور اوسکو کوئی بوتا نہین مَتَاعًا اَلَّكُمْ کام چلا فیکو تمہارا اور تمہارے چارپایونکا کہ بعضی مستعین اون چیزوینمین سے جو مذکور ہوئی ہین خاص ہین جانورونکی واسطے جیسے گہاس پہوس اور بعضے مشترک ہین آدمیون اور جانورونمین جیسے اناج کے دانے اور بعضے اس قسم کی ہین کہ اچھی اچھی اونمین سے آدمی کہاتے ہین اور بہوسی اور چھلکے اور گٹھلیان اور پتے اونکے جانور کہاتے ہین پھر کہانیکے بعد کسقدر ذلیل وخوار ہوجاتے ہین کہ نجاست اور گوبر ہوجاتے ہین اور اوسکو گہر دینے دور پھینک دیتے ہین اور اوسکی بدبو کے سبب سے اوس سے نفرت کرتے ہین اب اوس پہلے اکرام کو اور اس پچھلی ذلت کو قیاس کرے اور مغرور نہووے بڑا فرق ہے سہابات ہین کہ آدمی کی خوراک کو عزت اور بزرگی دیکر بہت بڑا ذلیل اور خوار کر ڈالتے ہین کہ غلیظ ناپاک ہوکے باہر نکلتا ہے اور آدمی خوب سکو جانتا ہے اور بزرگی آدمی کی بعد مدت دراز کے ذلت سے بدلی جائیگی اور اس مدت کی حد معین نہے وہ یہہ ہے فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۞ **عزیزی** ۞ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۞ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۞ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۞ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ۞ پس اوسوقت کہ آوے آواز سخت اوسدن کہ بہاگی آدمی اپنے بہائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنے بیوی سے اور اپنے فرزندونسے ۞ **فتح** ۞ پھر جب آوے وہ عمل جسدن بہاگے مرد اپنے بہائی سے اور اپنے ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنے ساتھہ والونسے اور اپنے بیٹونسے ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** فَاِذَا الخ پھر جب آوے وہ عمل کہ بہرے کردے جہان والونکے کان اور یہہ اشارہ ہے صور پھونکنے کی طرف یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ جسدن کہ بہاگیگا آدمی اپنے بہائی سے باوجودیکے کہ اوسکو سب غیرونسے زیادہ دوست رکہتا ہے اور بچپن سے اوسکے ساتھہ الفت رکہتا ہا اور مدد اور تائید آپمین ایک دوسرے کی کرتا ہا وَاُمِّهٖ اور اپنی ماں سے کہ اوسکو بہائی سے بہی زیادہ دوست رکہتا ہے اور اوسکے ذمہ پر حق بہی اوسکے بہت ہین وَاَبِیْهِ اور اپنے باپ سے کہ اوسکی تعظیم ماں سے بہی زیادہ ہے اور حق بہی اوسکا بڑا ہے وَصَاحِبَتِهٖ اور اپنی جورو سے کہ آدمی کو ماں باپ سے بہی زیادہ عزیز ہوتی ہے کیونکہ اوسکے ساتھہ دم مرگ تک صحبت منظور ہوتی ہے وَبَنِیْهِ اور اپنے بیٹون سے کہ بیٹے آدمی کو عورت سے بہی زیادہ پیارے ہین اسلیے کہ اونکو اپنے مرنیکے بعد اپنا قائم مقام جانتا ہے اور ذکر کرنمین ان قرابتونکے ترقی کو اعلی کی طرف ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ جو آدمی باوجود ان قرابتونکے اقرارسے بہاگیگا تو غیرونسے بطریق اولی بہاگیگا اور کہتے ہین کہ اول جو شخص کہ اپنے بہائی سے بہاگیگا وہ قابیل ہوگا کہ ہابیل سے بہاگیگا کہ دنیا کے خون کے عوض مین اوسکو پکڑے ہین اور اول جو شخص کہ اپنے ماں اور باپ سے بہاگیگا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہونگے کہ سبا دانشفاعت کے واسطے الحاح وزاری کرین اور کافرونکے حق مین شفاعت مقبول نہین ہے اور اول جو شخص کہ اپنے بیوی سے بہاگیگا حضرت

اور لوط علیہما السلام ہونگے کہ اون دونوکی بیویان منافق ہین اور منافق کے حق مین یہی شفاعت قبول نہین اور اول جو شخص کہ اپنے بیٹے سے بھاگیگا حضرت نوح علیہ السلام ہونگے کہ اونکا بیٹا کنعان کافر مرا اور علمارنے اختلاف کیا ہے اسمین کہ اوسدن اپنے اقربا سے بھاگنے کی کیا وجہ ہوگی بعضے کہتے ہین کہ حق کے طلب کرنیکے خوف سے کہ جو کچھہ مجھسے اوسکے حق تلفی ہوئی ہے مبادا کہ مجھے دیکھہ کر طلب کرنے لگے جیسے مفلس آدمی قرضخواہ سے بھاگتا ہے اسیواسطے حدیث مین وارد ہوا ہے کہ قیامت کے دن آدمی اپنے آشنا اور دوستونسے زیادہ بھاگیگا غیرون نا آشنا ونکی نسبت کیونکہ دنیا مین اونسے کچھہ معاملہ نہ رکھتا تھا کہ مطالبہ کا خوف ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ مدد اور شفاعت کے خوف سے بھاگیگا کہ ایسا نہو کہ اوس ناتیوالیکو یا آشنا کو دوزخ کو لیجاوین اور اوسکے چھڑانیکے لیے اپنی نیکیون مین سے کچھہ دینا پڑے یا اوسکے کچھہ گناہ اپنے ذمہ پڑین چنانچہ قحط سالی مین یہی اسی قسم کے خوف سے اپنے اقربا سے کم التفاتی کرتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اس سبب سے بھاگیگا کہ تکلیف و عذاب اونکا دیکھا نہ جاویگا اور قدرت شفاعت کی اور طاقت نیکیان دینے کی یہی نرکھتا ہوگا ناچار اونکی لگا ہوسے بھاگ جاویگا اور صحیح یہ ہے کہ ان سب جہتونکے سبب سے بھاگیگا کوئی تو ایک جہت سے کوئی دو جہت سے کوئی تینون جہتونسے بلکہ اوس دار وگیر کے دن ہر شخص اپنے حال مین گرفتار ہوگا اور دوسرے کی طرف کچھہ التفات نکریگا جیسا کہ فرماتے ہین لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ہر شخص کو اوسدن ایک شغل ہوگا کہ کفایت کریگا اوسکو ۞ **فتح** ۞ ہر مرد کو اوسدن ایک فکر لگا ہے جو اوسکو نسہے ۞ **سوا** ۞ **تفسیر** ہر شخص کے لیے نزدیکین سے کہ مذکور ہوے ایک حالت ہوگی کہ کفایت کریگی اوسکو غم اور تشویش کہنیچنے مین اور اتنی فرصت نہ پاویگا کہ دوسرے کی حالت کی طرف متوجہ ہو اور جسلیے پہر جب ایسا حادثہ ہوگا تو لوگ عزت اور ذلت مین مختلف ہو جاوینگے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ الخ ۞ **عزیزی** ۞ درباب منزلی قیامت کے فریدالدین عطار قدس سرہ فرماتے ہین ؎ کشتی آور دور دریانکست ۞ تختہ زان جملہ بر بالانشست ۞ کرم و موشے دران تختہ بماند ۞ کارشان با یکدگر پختہ بماند ۞ نہ زگربہ موش را رہے گزیر ۞ نہ بموش آن گربہ را چنگال تیز ۞ ہر دوشان از ہول دریاے عجب ۞ در تحیر باز ماندہ خشک لب ۞ در قیامت نیز ازین غوغا بود ۞ یعنی آنجانے تو نے ما بود ۞ اور حدیث مین آیا ہے کہ عائشہ رضے اللہ عنہانے کہا یا رسول اللہ کیونکر اوٹھائے اور جمع کئے جاوینگے لوگ فرمایا حُفَاةً عُرَاةً یعنے ننگے پانو ننگے بدن کہا عائشہ نے ہاے کمبختی عورتین مردونکے سامنے ننگے پانو ننگے بدن اوٹھینگی پس پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیۃ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ الخ یعنے ہر ایک اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا کہ کوئی کسیکو دیکھہ سکیگا اور بھاگنا بخوف مطالبہ کے ہوگا کہ کوئی کہیگا کہ تو نے اپنے مال سے خبر گیری میری نکی ماں باپ کہینگے کہ قصور کیا تو نے ہمسے سلوک کرنین اور بیوی کہیگی کہ کہا یا تو نے مجکو مال حرام اور خلاف خلاق

حق علمی میری کی اور نہیں کہینگے کہ نہ تعلیم کیا تونے مجکو اور راہ حق نہ بتائی تو نے مجکو بیراجانکر بیہالگین گے
جیسا کہ ابن عباس سے منقول ہے کہ ابراہیم بیہالگینگے اپنے باپ سے الی آخرہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور ایسا ہی
وہ ہے جو روایت کیا گیا ہے کہ آدمی بیہالگیگا اپنے یار ومنے اور اقربا سے تاکہ نہ دیکھین اوسکو اوس کے حال
مین کہا ہے بعض مشائخ نے کہ جو کوئی مشغول ہوآج ساتھہ نفس اپنے کے پس وہ کل کو بھی مشغول ہوگا
ساتھہ نفس اپنے کے اور جو کوئی آج مشغول ہے ساتھہ رب اپنے کے پس وہ کل کو بھی اپنے رب کے ساتھہ مشغول
ہوگا اور کہا ہے بن معاذ نے کہ جب مشغول یعنی غافل کیا تجکو تیرے نفس نے دنیا وعقبی مین تیرے
رب کہ دنیا مین تو طلب مراد اور اتباع شہوات یعنی خواہشون مین رہا اور آخرت مین مشغول رہا اپنے
حال مین جیسا کہ خبر دی اللہ تعالے نے ساتھہ قول اپنے کے لکل امرئ منھم الخ تو کس کب فارغ ہوگا تو
معرفت وطاعت رب اپنے کے لیے ۵ **تفسیر روح البیان** ۵ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
مُّسْفِرَةٌ ۵ ضَاحِكَةٌ ۵ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۵ کتنے موہنہ اوسدن روشن ہونگے ہنستے اور خوش
ہونگے ۵ **فتح** ۵ کتنے موہنہ اوسدن روشن ہین ہنستے خوشیان کرتے ۵ **موہ تفسیر**
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۵ کتنے موہنہ روشن ہونگے اسلیے کہ ایمان کا نور اونکے باطن سے ظاہر کی طرف
جلوہ فرما ویگا اور اونکے چہرہ نکو روشن کریگا ضَاحِكَةٌ ہنستے ہونگے انعام واکرام کی توقع پر کہ آثار
اوسکے اپنے مین دیکھینگے مُّسْتَبْشِرَةٌ خوشیان کرتے اسواسطے کہ دوم بدم انعام واکرام مین زیادتی
پاوینگے اور سہاب خوشی وخورمی کے روز بروز بڑہتے جاوینگے ۵ **عزیزی** ۵ ابن عباس سے
منقول ہے کہ یہہ موہنہ کل روشن بسبب قیام لیل یعنے تہجد کے ہونگی اور حدیث مین آیا ہے کہ جو رات
کو نماز بہت پڑہیگا اچہا ہوگا چہرہ اوسکا دن کو اور ضحاک سے ہے کہ بسبب نشان وضو کے یہہ حال ہوگا
اور کہا سہل رحمۃ اللہ نے کہ چہرے روشن ہونگے بسبب نور توحید اور اتباع سنت کے ۵ **روح**
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ اور کتنے موہنہ اوسدن غبار ہوگا غالب آگئی اونپر
تاریکی ۵ **فتح** ۵ اور کتنے موہنہ اوسدن اونپر کرد پڑی ہے چڑہی آتی ہے اونپر سیاہی
۵ **موہ تفسیر** اور کتنے موہنہ اوسدن اونپر سیاہی اور گرد وغبار ہوگا بسبب ظاہر ہونے
ہوا ہونے تاریکی کے کہ باطن مین اونکے گہر کر گئی تہی اور تہہ نشین ہوگئی تہی اوسوقت ظہور کریگی
چڑہی آتی ہے اونپر سیاہی اور یہہ سیاہی ہر چند کہ کفر کا اثر ہے اور کفر دل کی تیرہ ہوتا ہے
کہ گناہونکی سیاہی سے بہی پوشیدہ ہے لیکن کفر کے غلبہ کے سبب سے غالب ہوکر ظہور مین گناہونکی
تاریکی کے اوپر آجاویگی جیسے تیل کہ ہر چند اوسکو پانی کے نیچے کرین اوپر آجاتا ہے ۵ **عزیزی** ۵
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ یہہ جماعت یہہ ہین کافر بدکار ۵ **فتح** ۵ وہ لوگ ہی ہین
منکر ڈیٹہہ ۵ **موہ تفسیر** یہہ لوگ موہنہ کالے یہی ہین کافر بدکار کہ کفر ہی کرتے
تہے اور گناہ بہی کمال ذلت اور خواری کے سزاوار ہوے اور اونکی انسانیت کچہہ کام نہ آئی اور
اکرام کے لائق نہوے باوجود اسکے کہ پہلے بار دنیا کی پیدائش مین وہ لوگ معزز ومکرم تہے اور

عنایت الٰہی اونکی پرورش کے لیئے مصروف ہوئی تھی اور جمع ہونا اس قسم کے دو گروہ کا خاصہ اون لوگوں کا ہے کہ کفر اور گناہ دونوں کرتے تھے اور جو لوگ کہ فقط کفر یا فقط گناہ کرتے تھے اونکے لیئے ایکلیہ ہی سنگ پر اکتفا کیا جاویگا اور گناہ کو کالا رنگ سیاہ میلا ہوگا اور کفر کا رنگ کالا بہنور اب باقی رہا یہاں پر ایک سوال وہ یہ ہے کہ اول میں اس سورۃ کے جناب باری کا عتاب ایسے پیغمبر جلیل القدر پر جو مذکور ہے پس نازل کرنیمیں اس قصے کے قرآن مجید میں کیا حکمت ہے ظاہر تو عقل سے یوں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عتاب خطاب کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زبانی ارشاد فرماتے اور وہ پیغمبر علیہ السلام کو خبردار کردیتے اور حال یہ ہے کہ یہہ قصہ قرآن مجید میں نازل ہوا اور مدتوں قرآن تک زبانپر تلاوت کرنیوالوں اور قاریوں کے جاری رہیگا اور بار بار یہہ قصہ لوگونکو یاد آویگا جواب اسکا یہہ ہے کہ اس قصہ اور خفگی میں فائدے بہت سے تھے آداب اور تعلیم اور ارشاد کے اور قاعدے حسن اخلاق کے تو چاہا کہ اس قصے کو تمام فائدونکے ساتھہ قرآن مجید کا جزو کردیں تاکہ لوگ دمبدم اوس سے فیضیاب ہوں اور محروم نرہیں اور اون سب فائدونمیں سے کہ اس قصہ میں ہیں کتنے اونمیں سے بیان کیے جاتے ہیں اور باقی کو سمجھنے والیکی عقل کامل پر سونپتے ہیں اول فائدہ یہہ ہے کہ کبھی کبھی پیغمبر علیہم السلام بھی اجتہاد کرتے ہیں اور اپنی عقل کے زور سے سنہ ہے کے قواعد سے ایک حکم دریافت کرتے ہیں اور وہ حکم خطا ہوجاتا ہے تو حضور خداوندی سے پیغمبر ونکو اوس خطا پر جلد آگاہ کردیتے ہیں چنانچہ اس قصے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یوں سمجھے کہ عام کے نفع کو خاص کے نفع پر مقدم رکھنا چاہیے اور اسلام کی دعوت کو قرآن کی تعلیم پر ترجیح دینا چاہیے اور اس راہ سے بدکے ہوئے لوگونکو مائل کرنا چاہیے اور جو شخص کہ خود بخود طالب شوقین ہے فی الفور اوسکی طرف التفات کرنا چاہیے کہ ارادت اور شوق اوسکا اوس مطلب تک پہنچاویگا اور اس سمجھہ میں خطا واقع ہوئی کہ اس صورت میں عام کا نفع مدنظر ہوتا اور خاص کا ظاہر اور عام کے نفع کو خاص کے نفع پر اوسوقت مقدم کرتے ہیں کہ دونوں نفع معلوم ہوں یا دونوں موہوم پس موہوم کو معلوم پر ترجیح دینا شرع کے قاعدے کے خلاف ہے اور اسلام کی دعوت کو قرآن کی تعلیم پر اوسوقت ترجیح دینا چاہیے جبوقت دعوت اسلام کا قبول ہونا یقینی ہو اور جو یقین قبول ہونیکا ہو تو لازم کرنا حجت کا ایکبار کے ہی ہوجاتا ہے حاجت خوشامد کی نہیں دوسرا فائدہ یہہ ہے کہ کبھی ایسی چیز پر کہ گناہ ہوتا اوسکا ابھی معلوم نہیں ہوا ہے لیکن باعتبار کناہ کرنیوالیکے حال کے اور عالی منصبی کے سبب سے کہ کرنا معلوم ہوتو بھی خفگی اور تنبیہ متوجہ ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو منع ہونا اس فعل کا معلوم نہتا اور سبب ہی خفگی ہوئی تیسرا فائدہ یہہ کہ جب تعظیم کے لیے رعایت تعظیم کی ضرور ہے گو کہ وہ اوس تعظیم پر مطلع ہو کیونکہ وہ اندھا نابینا کے سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک کی کیفیت سے کہ ترش ہے یا خندان ہے اور میری طرف متوجہ ہیں یا موہنہ پھیرے ہیں کچھہ خبر نرکھتا تھا کہ رنجیدہ ہو لیکن ازبسکہ ایماندار تھا اور خدا کی راہ کا طالب تو تعظیم اوسکی ضرور تھی

پس اوسکی تعظیم ترک کرنے پر غصہ ہوا اسلیے حدیث مین وارد ہے کہ ترک السلام علی الفقیر خیانۃ کیونکہ وہ اگرچہ اسلام نکرنیسے رنجیدہ ہوا لیکن اسلام کا حق تو تلف ہوا جو تیسرا فائدہ یہہ ہے کہ کفار کیطرف میل نہ اگرچہ باعتبار ایک غرض شرعی نیک کے اجازت ہی لیکن ضرر سے خالی نہین ہے پانچوان فائدہ یہہ کہ اہانت اور سوءنہ پہرانا مسلمان سے اگرچہ بے قصد ہو تو بھی قباحت سے خالی نہین چھٹا فائدہ یہہ کہ دوستونکو خفگی اور تنبیہ اونکی تقصیرات پر کرنے چاہیے کہ دوستی کے باقی رہنے کا نشان ہے قیل الود کما یبقی العتاب غصہ کرنا اوسوقت موقوف کرتے ہین کہ دوستی موقوف کرنی منظور ہوتی ہے اور ساتوان فائدہ یہہ کہ اگر کیسکو ایک عہدیہ پر مقرر فرماوین ہرچند کہ وہ سرکا کامقرب اور عالی رتبہ ہو ہرگز اوسکے حال اور کاموںکے پوچھنے سے غافل ہونا نہ چاہیے کہ یہہ پوچھہ پاچھہ بادشاہی اور حکومت کی شرط ہے اور کارگذارونکو یونہین مطلق العنان چھوڑنا خفہ ڈالنا ہے سلطنت مین اٹھوان فائدہ یہہ کہ کیسکو اگرچہ ظاہر مین حقیر نظر آتا ہو حقیر نہ جانا چاہیے کیا معلوم ہے کہ اوسکا اللہ تعالی کے نزدیک کیا مرتبہ ہے ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر توچہ دانی کہ درین گرد سوار ے نہ وہ نابینا ظاہر مین فقیر حقیر معلوم ہوتا تہا اور اوسکے سبب سے سب مخلوقات کے سردار پر عتاب ہوا نوان فائدہ یہہ کہ طالب علم کو اگرچہ موانع پیش آوین لیکن طالب علم نہ چھوڑے کیونکہ وہ اندھا فقیر بہی تہا اور اوسکا ہاتہہ پکڑکر لانیوالا بہی نہتا پہر بہی علم کی طلب کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تہا اور اگر علم کی طلب مین اور خدا تعالی کی راہ ڈہونڈنے مین موانعات کا ہانہ کرے تو ہرگز مطلب کو نہ پہنچیگا کیونکہ کوئی شخص اپنے حال کے موافق موانع سے خالی نہین دسوان فائدہ یہہ کہ اوستاد مرشد کو لازم ہے کہ طالب علم اور خدا کی راہ کے طالب پر جسقدر ہوسکے شفقت دعنایت کرے اور اوسکو اوسکے مطلب کو پہنچا دے گیارہوان فائدہ یہہ کہ معلم اور مرشد کو چاہیے کہ طالب علمون اور مریدون مین بسبب شرف مال جاہ دنیا کے فرق نکرے بلکہ شوق وسعتعداد کی کمی بیشی وقوت پر امتیاز کرے بارہوان فائدہ یہہ کہ اگر کسی ضعیف کو کسی بزرگ سے کچہہ رنج پہنچے تو اوسوقت اوسکا تدارک کرے کہ یہہ بات اوسکے مرتبہ کو کچہہ مضر نہین بلکہ اوسکے بلندی مرتبہ کی زیادتی کا سبب ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان آیتون کے نازل ہونیکے ساتہہ ہے اوس نابینا کے پیچہے دوڑے گئے اور اون سردار ونسے کہ مجلس مین بیٹہے تہے اپنے کچہہ جیانکی کیا خوب کہا ہے حضرت شیخ سعدی رح نے ؎ تواضع زگردن فرازان نکوست گدا گر تواضع کند خوے اوست تیرہوان فائدہ یہہ کہ جب رد ٹہیکو سناوین تو چاہیے کہ اوسکے مرتبہ کو زیادہ کرین اور قدیم معمول ہے اوسکی تعظیم وتکریم بڑہاوین تاکہ اوسکے زخم کا مرہم اسلیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس نابینا کے رہتے سے پہیلاکر اپنی چادر پر بٹہایا اور فرمایا کہ اکرمت فی عیالی محمدا بقیتی چودہوان فائدہ یہہ کہ ان آیتوںکے باقی رہنے سے قرآن مجید مین معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی وحی پہنچانیمین نہایت امانت دار تہے والا اس عتاب کو کہ آپکی ذات مبارک پر نہایت گران تہا اور

اونکی کسرشان کا موجب تہا ہرگز عوام الناس کی نہ سنائی چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی قسم کی باتین فرمایا ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کچہہ وحی مین سے پوشیدہ رکہتے تو حضرت زینب ہی کے قصہ کو پوشیدہ رکہتے کہ موجب کمال حیا کا تہا پیدا اور فائدہ یہہ کہ طالبعلم کو چاہیے کہ خدا سے ہو کیونکہ حق تعالی نے اوس طالبعلم کے حق مین تعریف کے طور سے فرمایا ہے اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى سو تو ان فائدہ یہہ کہ اوس مجلس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب اور عتبہ و شیبہ کے نانی والے جیسے ابوجہل وغیرہ حاضر تہے اختلاط اور صحبت اونکی سے باوجود قرب قرابت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عتاب فرمایا پس معلوم ہوا کہ جب کسی شخص کے اوپر اللہ تعالے سے دگردان ہو جاوین تو اونسے اختلاط اور صحبت نکہنی چاہیے کہ دوست کے ہمنوا دوست رکہنا خطا ہے اور دوست کو دوست سے سوا ہر انا بخت کا مقام ہے اسلیے قرآن شریف اور جگہہ فرمایا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اور یہین سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ تعلیم اور ارشاد مین بہی ہمقدار اور شوق والونکو قرابت والونپر مقدم رکہنا چاہیے شروان فائدہ یہہ کہ اوس شخص کو کہ اوسکے سبب سے جناب الہی یا پیغمبر کے حضور سے یا اوستاد و مرشد کیطرف سے اوس شخص پر غصہ کیا ہے تو اوس شخص سے بغض کرنا نچاہیے بلکہ اوس سے زیادہ دوستی کرنی چاہیے کہ اوسکے سبب سے ایک عمدہ غرض کا ادب حاصل ہوا چنانچہ اوس غصہ کے دور ہونیکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس نابینا کو دوست کہتے تہے اور توقیر کرتے تہے اور مرحبا کہتے تہے اور اونکی حاجتین روا کیا کرتے وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ

سورۃ التکویر

یہہ سورۃ یعنی اذا الشمس کورت مکی ہے اسمین آیتین انتیس ہین اور اکیس چار کلمے اور پانسو چونتیس حرف ہین حدیث صحیح مین آیا ہے عبد اللہ بن عمر کی روایت سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہے کہ قیامت کے ذکو دنیا مین ان آنکہونسے دیکہہ لے تو اوسکو چاہیے کہ سورہ اذا الشمس کورت پڑہے اور یہہ بہی حدیث ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ پڑہاپے نے آپ پر شتابی کی یعنی آپکے مزاج مبارک کی قوت سے یہہ توقع نہتی کہ اتنی عمر مین کہ قریب ساٹہہ برس کے ہی آثار بڑہاپے کے آپ پر ظاہر ہونگے لیکن یہہ بات ہمارے قیاس کی خلاف وقوع مین آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو ان پانچ سورتونے بوڑہا کر دیا سورہ ہود اور سورہ واقعہ اور سورہ والمرسلات اور سورہ عم یتساءلون اور سورہ اذا الشمس کورت نے یعنی ان سورتونمین عذاب الہی دنیا اور آخرت مین کہ امتیونپر بسبب مخالفت کرنے پیغمبرونکے جو گذرے ہے اور گذریگا مذکور ہے مجکو اونکے سننے سے اپنی امت کا غم نہایت غلبہ کرتا ہے اور غم کا خاصہ ہے کہ آدمی کو بوڑہا کر دیتا ہے چنانچہ نقل کرتے ہین عَنْ عَائِشَةَ مِنَ الْاَطِبَّاءِ ذَاتَ يَوْمٍ يَا اَخْبَرَنِيْ مِمَّا شَيَّبَكَ قَالَ بِلَغْمٍ يَا فَقُلْتُ لَهٗ عَلٰى غَيْرِ خُتَّارٍ يَا لَقَدْ اَخْطَاْتَ فَمَا قُلْتَ بِلَغْمٍ

لیکن مراد بوڑھے ہونیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضعف قوی کا اور بدن کی سستی مراد ہے نہ سفید ہونا بالوں کا کیونکہ موے مبارک آپکے ایسے سفید نہین ہوے تھے کہ دیکھنے والے پر ظاہر ہون چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہ خادم خاص ہین فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب سر مبارک اور ریش مبارک مین سفید بال بیس تک نہین پہنچے تھے اور ظاہر ہے کہ اسقدر بال دیکھنے والیکو بھی نہین معلوم ہوتے اور عرف مین بھی اسقدر سفیدی کو بڑھاپا نہین کہتے ہین اور نازل ہوئی ہے یہہ سورہ بعد سورہ تَبَّتْ کے اور سورہ عبس کے ساتھہ اسکی ربط کی وجہ یہہ ہے کہ اول مین اوسکے وصف قرآن مجید کا ہسکو مذکور ہے کہ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ الخ اور آخر مین اس سورہ کے بھی یہی مضمون مذکور ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور آخر مین اوس سورۃ کے قیامت کا اور اوسکے اوصاف اور ہول اور سختیونکا مذکور ہے کہ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ الخ اور اس سورہ مین اول اسی مضمون کو خوب شرح وبسط کے ساتھہ بیان فرمایا اور اوسکے نام کی وجہ ساتھہ تکویر کے یہہ ہے کہ اس سورہ مین اول اسی حادثہ کو مذکور کیا ہے کہ آفتاب کا نور جاتا رہیگا اور اس سورۃ مین قیامت کے بارہ مین جانے یاد فرمائے ہین لیکن اون سب حادثونمین یہہ حادثہ نہایت سخت ہے اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جو حادثہ مقصود بالذات پر واقع ہوتا ہے وہ بہت سخت ہوتا ہے اوس حادثہ سے کہ مقصود بالذات کے غیر پر واقع ہو مثلاً ضایع ہونا جان کا کہ آدمی کا مقصود بالذات ہے زیادہ سخت ہے ضایع ہونیسے مال کے کیونکہ مال جان کے لفع کے لیے مطلوب ہے نہ بالذات ۞ عزیزی ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۞ جبوقت کہ آفتاب لپیٹا جاوے ۞ فتحی ۞ جب سورج کی روشنی زائل ہوجاوے ۞ موضح تفسیر جبوقت کہ آفتاب لپیٹا جاویگا تکویر کے لغت عرب مین کسی چیز کو گول لپیٹنے کے ہین جیسے رسی یا پگڑی کہ اوسکو حلقہ کرکر لپیٹتے ہین اور کورالعمامۃ مثلے پگڑ کیطرح کے اسی لفظ سے ہے اور اس لفظ کو بطور استعارہ کے استعمال فرمایا ہے گویا جب تک کہ روشنی اوسکی پھیلی ہوئی ہے تو مانند اوس تھان کپڑا کے ہے کہ اوسکو کھول کر پھیلا دیا ہے اور جب وہ روشنی جاتی رہے اور جرم اوسکا پنیر کی چکتی کے مانند بے نور رہ گیا تو گویا اوس تھان کو تہ کرلیا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثوران مکوران یوم القیمۃ یعنے سورج اور چاند پنیر کی دو چکتیونکی مانند بے نور پڑے ہونگے قیامت کے دن اور ہر چند کہ آفتاب وماہتاب موافق حدیث کے اس حادثہ مین شریک ہونگے لیکن یہان آفتاب کے تکویر ذکر فرمائی کیونکہ شعاع آفتاب کی جرم سیاہ کو ماہتاب کی روشنی بخشتی ہے پس تکویر آفتاب کی مستلزم ہے ماہتاب کی تکویر کو حاجت علیحدہ بیان کی نہین ۞ عزیزی ۞ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۞ اور جبوقت ستارے تاریک ہوجاوینگے ۞ فتحی ۞ اور جب تارے میلے ہوجاوینگے ۞ موضح تفسیر اور جب ستارے میلے ہوجاوینگے اور نور نہی اونکا جاتا رہیگا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے فرمایا ہے کہ ستارے قندیلین ہین نور کی زنجیر ونسے لٹکتے ہین اور وہ زنجیرین فرشتونکے ہاتھون مین ہین جب فرشتے مرجاوینگے تو وہ قندیلین اونکے ہاتھ سے

گر پڑینگے اور ستارے گرکے بکھر جاوینگے اور نور اونکا جاتا رہیگا پس اس سورۃ مین بیان اوس انقلاب کی انتہا کا ہے کہ ستاروں کا تغیر ظاہر ہوگا اور اگلی سورۃ مین بیان ہے.... اوس انقلاب کی ابتدا کا

ع عزیزی ﴿وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ﴾ اور جب پہاڑ روان کیے جاوینگے ف فتحی اور جب پہاڑ چلائے جاوین گے م موضح تفسیر اور جب پہاڑ چلائے جاوینگے اور بادلونکی طرح ہوا مین اڑائے جائینگے اور پہاڑ زمین کے انگارا اور ریگ فرش کے مانند ہے جب اونکا یہہ حال ہوگا تو زمین کی حالت کو بھی اسی پر قیاس کر لینا چاہیے کہ کیا کچھہ اوسکی خرابی ہوگی ع عزیزی ﴿وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ اور جب دشیان گیا بہن معطل چھوڑی جاوین گی ف فتحی اور جب بیاہ لائی اونٹنیان چھوٹی پھرین گی م موضح تفسیر اور جب گابہن اونٹنیان جنکا حمل دس مہینے کا ہو چھوٹی پھرین اور اونکے مالک اونکی طرف کچھہ التفات نکرین اور ایسی اونٹنیونکی تخصیص کی وجہ یہہ ہے کہ منظور تعلق انسان کے انقطاع کا بیان ہے اپنے مالون سے اور سب مالونمین سے جو زیادہ محتاج خبرداری کا ہے تو جانورہین کیونکہ زر و جواہر اور اور اسباب دمبدم محتاج محافظت کی نہین ہوتی اور زراعت اور درخت اور عمارت اور مکانات ہی محتاج محافظت کے ہوتے ہین لیکن نہ ہر لحظہ و ہر ساعت برخلاف جانورونکے کہ ہمیشہ دھوپ سے چھانونمین اور چھانو سے دھوپ مین باندھنے کے محتاج ہوتے ہین اور ہر دم دانے پانی گھاس کی خبر گیری چاہتے ہین اسلیے تجربہ والون نے کہا ہے غم نداری بز بخر اور اون سب جانورونمین عمدہ اور علے عرب کے نزدیک جنے کے قریب والی اونٹنی ہے اوسمین وطرحکی خوشی ہی ایک تو بچہ کی دوسری دودھ کی اور محافظت اس کلام ہدایت فرجام کی اول فرقہ عرب کا ہے تو رعایت اسکی کہ اونکے خیال مین جلد آجاوے ضرور بڑی کیونکہ مقتضا بلاغت کا ہے اور بیان بعضے اشکال وارد کرتے ہین حاصل اوسکا یہہ ہے کہ بعد اسکے کہ اسرافیل م صور پھونکین گے تو سب جانور مرجاوینگے اونٹنیان کہان ہونگی جو چھوٹی پھرینگی اور صور پھونکنے سے پہلے قیامت کہان ہے کہ اونٹنیان معطل پھرین پھر یہہ بات کو لمبی وقت کی ہی جواب اسکا یہہ ہے کہ جب حضرت اسرافیل پہلے صور پھونکینگے تو آدمی اور حاملہ اونٹنیان الگہی مرجاینگی اور جب دوسری بار صور پھونکینگے تو سب جی اوٹھینگے تو وہ اونٹنیان مذکورہ بھی اوسیطرح سے زندہ ہونگی چنانچہ حدیث صحیح مین ہے ﴿يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى مَا مَاتُوْا عَلَيْهِ﴾ اور مالک اونکے اوسوقت اونکی طرف متوجہ ہونگے اور معطل چھوڑ دینگے ع عزیزی ﴿وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ﴾ اور جسوقت وحشی جانورونکو جمع کیا جاویگا ف فتحی اور جب جنگل کے جانورونمین ہول پڑے م موضح تفسیر اور جسوقت کہ وحشی جانور کو ہی اور بیابانی جمع کئے جاوین اور وجہ اونکے جمع کرنیکے یہہ ہے کہ رہنے کی جگہہ اونکی کہ پہاڑ اور جنگل ہے خراب ہوجاوینگے اور آگ اور دھوان ہر طرف سے اونکے پیچھے پڑیگا ناچار آدمیونکے مجمع مکان امن کا سمجھہ کر یہاں آوینگے جیسے سردی کے ملک مین برف پڑنیکے وقت وحشی جانور طبیعت اصلی کو کہ نفرت اور وحشت ہی چھوڑکر

بستیون اور گھر دغیرہ کہتے ہین اور اس واقعے مین دلیل صریح ہے سبات پکڑ ہوں اور سدنکا اس مرتبہ کو پہنچیگا کہ وحشیونکو انسان سے نفرت نہ رہیگی اور بعضی جو بعضونسے عداوت طبعی رکھتے ہتے کچھہ خوف ایک دوسرے کا باقی نہ رہیگا اور قتادہ اور اور مفسرون نے کہا ہے کہ مراد حشر سے وحوش کے اونکا زندہ کرنا ہے بعد مرنیکے کہ قصاص کے واسطے اونکو پھر زندہ کرینگے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جانورونمین بھی قصاص جاری ہوگا یہان تک کہ سنڈھی بکری سینگونوالی بکری سے اپنا بدلہ لیگی پھر قصاص کے بعد سبکو خاک کردینگے اور جو خدا کے نام پر ذبح ہوئی ہین وہ بہشت کی خاک ہونگے مگر وہ جانور جو بہشتیونکی خوشی کے باعث ہونگے یا سبب اونکی لذت کے سو وہ جانور بہشت مین باقی رہینگے جیسے طاؤس یا گھوڑا یا اور کوئی جانور خوبصورت خوش آواز یا وہ جانور کہ جنکا گوشت بہشتیونکو مرغوب ہوگا وہ اونکی غذا کے لیے چھوڑ دیے جاوینگے چنانچہ قرآن مجید مین سورہ واقعہ مین مذکور ہے وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ اور وہ جانور باقی رہینگے جو دوزخیونکے عذاب زیادہ ہونیکے سبب ان سو دوزخمین جاوینگے جیسے سانپ اور بچھو اور مکھی کہ اونکے جلے بہنے بدن پر بیٹھینگے اور اونکو رنج و دکھہ بغیر اسباب کے کہ اون جانورونکو اوس دوزخ کی آگ سے کچھہ رنج و کلفت پہنچے جیسے حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلذُّبَابُ كُلُّهُ فِي النَّارِ اور یہہ بھی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ طَيْرًا اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجَمَلِ وَاَكْلُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا اور جب وحشی جانور جمع کیے جاوینگے ۵ عزیزی ۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۵ اور جب وقت دریا مانند آگ کے بھڑکائے جاوینگے ۵ فتح ۵ اور جب دریا ہموگے جاوینگے ۵ موہ ۵ تفسیر اور جب وقت کہ دریا بھڑکائے جاوینگے اور پانی اونکا دہوان اور آگ ہو جاویگا اور ہوا اوس آگ اور دہوین کے ملنے سے حرارت و تیزی پیدا کریگی اور اہل محشر کی تکلیف و رنج کا سبب ہوگی لیکن ایمان لانے والے اوس دہوینگے محفوظ رہینگے اور حدیث مین آیا ہے کہ اوس روز کے دہوین سے ایمان لوگونکو اسیقدر تکلیف پہنچیگی کہ زکام ہو جاویگا ۵ عزیزی ۵ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۵ اور جب وقت کہ ارواح مدنونکے ساتھہ جمع کیا جاوے ۵ فتح ۵ اور جب جیونکے جوڑے بندہین ۵ موہ ۵ تفسیر یعنی ارواحین مدنونکی ساتھہ ملینگی اور بعضون نے کہا کہ ہر شخص کو اپنے ہم مشرب اور ہم مذہب کے ساتھہ جمع کرکے جدے جدے غول بنا دینگے اور بعضون نے کہا کہ ہر شخص کا حشر اوسکے ساتھہ کرینگے جسکے ساتھہ دنیا مین نہایت محبت رکھتا تہا گو وہ خواہ نیک ہو خواہ بد جیسے پیر اور استاد اور بادشاہ اور امیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مؤمنونکو حور عین کے ساتھہ جوڑ لگا دینگے اور کافرونکو شیطانونکے ساتھہ ملا دینگے اور زجاج نے کہا کہ ہر نفس کو اوسکے عملونکی صورت کے ساتھہ خواہ نیک ہون یا بد جوڑا لگا دینگے ۵ عزیزی ۵ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۵ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۵ اور جب وقت کہ جیتی بیٹی سے کہ گھر مین دفن کی گئی تہی پوچھا جاویگا کہ اس گناہ سے ماری گئی تہی ۵ فتح ۵ اور جب بیٹی جیتی گاڑی گئی کہ پوچھی کہ کس گناہ پر ماری گئی ۵ تفسیر وَاِذَا الخ اور جب مؤدہ پوچھی جاویگی اور مؤدہ عرب کی بولی مین جیتی گاڑ دی ہوئی

لڑکیکو کہتے ہین مشتق ہے وَأَدَ یَئِدُ سے اور عرب مین رسم تہی کہ لڑکیونکو پیدا ہوتے ہی گاڑ دیتے تہے بعضے تو تنگدستی اور شادی بیاہ کے اخراجات کے خوف سے یہہ کام کرتے تہے اور بعضونکو یہہ عار تہی کہ ہم اپنی بیٹی کیسکو دینگے اور وہ ہمارا داماد کہلاویگا اس خیال فاسد مین گرفتار ہوکر اس فعل شنیع مین مبتلا تہے اور اس امر قبیح نے اوس زمانی مین اوس ملک مین ایسا رواج پایا تہا کہ اسکو فخر اور غیرت جانتے تہے اور ہرگز اوس گناہ کے عذاب کا خوف نہین رکہتے تہے اس گمان پر کہ ہماری لاڈلی ہماری ملک ہے اسمین ہمکو خیر ہے جو چاہین سو کرین حق تعالے نے اونکے اس فعل شنیع پر جابجا قرآن مجید مین مذمت فرمائی اور وہین اوسکی برائی کی کہول کر بیان کردین کہ ضمن مین اس فعل قبیح کے سوائے قطع رحم اقرب کی کہ فرزند ہے اور بہت سے قباحتین موجود ہین اوسمین سے ایک تو ظلم ہے بے گناہ معصوم پر کہ وبال اوسکا معلوم ہے اور مکروہ جاننا اللہ تعالے کی پیدایش کو بلا وجہ اور ناخوش ہونا اللہ تعالے کی خواہش سے اور مقابلہ کرنا اوسکے فعل کا ضد کے ساتہہ کہ اوس خالق نے نو مہینے مین اوسکو بناکر تیار کیا اور اوسے پیدا ہونے کے ساتہہ ہی ارادہ اوسکی ہلاکت کا کیا اور دوسرے بے اعتمادی ہے اللہ کی رزاقی اور کارسازی پر اور یہہ کہ مال کا بخل اس درجہ کو ہی کہ اپنی اولاد پر مال خرچ کرنا روا نہین رکہتا پس اسطرح کی اور بہت سی باتین ہین اور اسلیے جو عرب سمجہہ والے لوگ تہے اوسکی قباحت دریافت کرکے اپنے کو اس کام سے روکتے تہے لیکن قوم کی رسم سے ناچار رہتے یہان تک کہ زید بن عمرو بن نفیل چچازاد سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مکے مین پیدا ہوے اور جہان سنتے کہ فلانیکے گہر مین لڑکی پیدا ہوی ہے اور وہ بیٹی کاٹی جائیگی تو جہٹ وہان جاتے اور کہتے کہ مینے اسکو اپنی بیٹی کیا جو کچہہ کہ اسکے کہانے پینے اور شادیکا خرچ ہے وہ سب میرے ذمہ تمکو کچہہ کام نہین اسیطرح سے بہت سی لڑکیان بچالین اسیواسطے اونکو محی الموءدات کہتے تہے اور اونکے اس کام صالح کی اور قبیلونکے بہی بعضے بعضے عرب اتباع کرتے تہے چنانچہ صعصعہ فرزدق شاعر کا دادا بہی یہی کام کرتا تہا اسلیے فرزدق نے اپنے دادا کے اس فعل کی برائی اکثر اپنے شعر مین لکہی ہے اور اب اس امت مین اس فعل شنیع نے اور صورت سے نمود پکڑی ہے اور شیطان کا قاعدہ ہے کہ جو کئی ہی کام کو لوگ ممانعت شرعیہ یا دلائل عقلیہ کے سبب سے قبیح جان کر چہوڑ دیتے ہین تو وہ لعین اوسی کام کو دوسری صورتین اونکی نظر مین بہلاکر دکہاتا ہے تاکہ اوسکا اصل مطلب فوت نہو اور وہ صورت اس امت مین یہہ ہے کہ اگر کسی لونڈی باندہی یا کسی اور کم اصل عورت کو کسی سے حمل رہ گیا تو مارے غیرت کے کہ مبادا اگر کم اصل پیدا ہو تو کسی کم اصل سے رشتہ کرنا پڑیگا اس بات کو ننگ و غیرت شرافت کی جان کر بعد جان پڑنیکے کہ مدت اوسکی اکثر چار مہینے گذر نیکے بعد ہے گرا دیتے ہین اور اس امر شنیع کے مرتکب ہوکر بطور فخر و بڑائی کے اسکو بیان کرتے ہین حال انکہ خون ناحق مین یا اور قباحتونمین سرمو مودہ سے یہہ فعل کم نہین ہے لیکن اگر روح پڑنے سے پہلے ہو تو صحابہ کو گرانے مین عذر شرعی سے جیسے

بیان عرب کی اس رسم قبیح کا جسکو وہ لوگ اپنی بیٹیون کے حق مین کرتے تہے ۱۲ منہ

بیان عرب کی اس رسم قبیح کا جسکو وہ لوگ اپنی بیٹیون کے حق مین کرتے تہے ۱۲ منہ

جنے کی سختی ناکثرت عیال کی یا قلت مال کی یا مساخرت کے سبب سے یا جانے کہ اگر یہہ لونڈی جنگی تو خدمت نہ کر سکیگی اختلاف واقع ہوا تہا اور حضور مین حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس امر مین بہت گفتگو ہوئی یہان تک کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ واللہ لا یکون مودۃ حتی تاتی علیہ السبعۃ اشراک اجمع اس کلام کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا اور یہی بات ٹہیری اور بعضی صحابہ اسکو بہی جنسیا کے واسطے حرام جانتے تہے اور اسکو موءدہ صغری کہتے تہے کیونکہ اگرچہ قتل نفس کا اس عمل مین نہین ہے لیکن اوسکی رزاقیت پر توکل ہونا اور معارضہ اوسکے فعل کا ساتہہ ضد کے بلا وجہ اور سوا اسکے اور قباحتین بہی موجود ہین لیکن صحیح نہیں ہے کہ جائز ہے عزل کے قیاس کے اعتبار سے اور وہ جو حدیث شریف مین عزل کے حق مین آیا ہے کہ ذلک الوأد الخفی وہ عزل کی حرمت پر دلالت نہین کرتا بلکہ کراہت اولاد ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ خفی ہر امر کا اوسکے جلی کا حکم نہین رکہتا جیسے ریا کہ شرک خفی ہے حکم شرک جلی کا نہین رکہتی اور عزل روایتون صحیحہ مشہورہ سے ثابت ہے بلاشبہہ اور استعمال کرنا دوا کا پہلے یا بعد جماع کے کہ حمل نہ رہنے پاوے مانند عزل کے جائز ہے اور موءدہ سے سوال مذکور اسلیے ہوگا کہ تا مظلومیت اوسکی ظاہر ہو کہ وہ کہدے کہ فلانے نے بلاوجہ یہ ظلم کیا اسلیے سوال یون نہین ہوا کہ تو کیون ماری گئی تاکہ خلاف قاعدہ کے ہو بلکہ اس سے یہ ہوگا کہ بای ذنب قتلت کس گناہ پر ماری گئی وہ موءدہ اور لائق اس سوال کے مظلوم ہے نہ ظالم کیونکہ غرض اس سوال سے تلقین دعویکی اور ظاہر ہونا ظلم کی وجہ کا منظور ہوتا ہے اور فقہا نے بہی لکہا ہے کہ قاضی کو تلقین مدعی اور شاہد کی اس قسم کی صورتون مین درست ہے کیونکہ مظلوم کے حق کو پہنچا دین اسکے ہو نہین سکتا اور یہہ بہی ہے کہ سوال قاتل سے ہونا اوسکی شقاوت کی نشانی ہے کہ اوسپر ایسی خفگی ہوگی کہ اوس سے خطاب ہی نہین ہوگا اور حکم فقہ کا یہہ ہے کہ اگر کسی شخص کے ہاتہہ سے اوسکی اولاد خطاسے تلف ہو جاوے جیسے چارپائے کا حمل گرا دینا یا انداز جیسے زیادہ افیون کہلا دینا یا محافظت مین تقصور واقع ہونا مثلاً کوئی عورت جہجے پر بیٹہی اپنے لڑکیکو کہلاتی تہی اور وہ لڑکا اوسکے ہاتہہ سے چہوٹ کر زمین پر گر پڑا اور مر گیا اور علی ہذا القیاس تو اوسپر کفارہ لازم آتا ہے اور قتادہ سے روایت ہے کہ قیس بن عاصم تمیمی کا بیٹا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجہسے ایک بڑا سخت گناہ ہوا ہے کہ کفر کی حالت مین آٹہہ لڑکیان مینے جیتی گاڑ دین ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ عوض ہر لڑکیکے ایک ایک غلام آزاد کر اوسنے عرض کیا کہ مین تو یا رسول اللہ اونٹون والا ہون غلام تو میرے پاس نہین ارشاد ہوا کہ ہر لڑکیکے عوض ایک ایک اونٹ اللہ کی راہ مین دے ۵ عزیزی ۵ واذا الصحف نشرت اور جبوقت کہ نامہ اعمال کے کہولے جاوین ۵ فتحی ۵ اور جب کاغذ کہولے جاوین تفسیر اور جبوقت کہ صحیفے اعمال کے لپیٹے ہوئے

سجین اور علیین مین رکھے ہتے کہولے جاوینگے اور ہر شخص جو کچھہ کہ اوسکی صحیفو مین ہے معلوم کریگا اور قتادہ سے منقول ہے کہ آدمی کے مرنیکے بعد اوسکے اعمال کے صحیفو کو لپیٹ کے دفتر مین رکھتے ہین اور بعضے مفسرون نے نشر کو پراگندہ کے معنو مین لیا یعنے اعمال نامونکو پھیر دینگے اور جب دفتر مین کہ جمع ہتے وہانسے نکالکر بانٹ دینگے کسیکو ہاتھہ مین پیٹھہ کے پیچھے سے اور کسیکو داہنے ہاتھہ مین سنہ کے سامنے سے دینگے اور مرندین وجہ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن صحیفونکو عرش کے نیچے سے اڑا دینگے پس جو صحیفہ کہ ایمان دار کے ہاتھہ مین آویگا اوسمین یہہ لکھا ہوگا کہ ہن جنّۃ عالیۃ اور جو کافر کے ہاتھہ مین آویگا اوسمین یہہ لکھا ہوگا ہن حمیم وغسّاق اور یہہ صحیفے فال کے قرعون کے مانند ہونگے اعمال کے صحیفے نہونگے یہہ کشاف مین ہے ۱۲ عزیزی وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ ۸ اور جبوقت کہ آسمان کا پوست اوتارا جاویگا یعنے سرخ ہوجاویگا مانند اوس بکریکے کہ پوست اوسکا اوتارا جاویگا ۱۲ فتح اور جب آسمان کا چھلکا اوتارتے ۱۲ موضح تفسیر اور جب آسمان کا پوست اوتارا جاویگا جیسے جانور کا کہ بعد ذبح کے پوست اوتار لیتے ہین اور تمام اجزا اور اعضا اور رگ وریشے اوسکے ظاہر ہوجاتے ہین اسیطرح فلک کے مکنونات کہ اشیا کی صورتین مثالیہ ہین ظاہر ہوجاوینگے اور فرشتے صحیفے اوٹھاینوالے اور اور متعلقے فرشتے نازل ہونگے ۱۲ عزیزی وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۹ اور جبوقت کہ دوزخ دہکایا جاویگا ۱۲ فتح اور جب دوزخ دہکایے ۱۲ موضح تفسیر اور جبوقت کہ دوزخ بھڑکائی جاوینگی اور نزدیک اوسکے بہت سخت ہوگی ۱۲ عزیزی وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۱۰ اور جبوقت کہ بہشت نزدیک کیجاویگی ۱۲ فتح اور جب بہشت لائیے ۱۲ موضح تفسیر اور جبوقت کہ بہشت محشر کے نزدیک لائی جائیگی پس مسلمانونکو خوشی پر خوشی زیادہ ہوگی اور کافرونکو حسرت پر حسرت اور جب باران حادثے متحقق ہونگے کہ پہلے دنین سے دنیا مین معلوم صور پھونکنے کے ہونگے اور چھہ دنین سے بعد صور پھونکنے کے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۱۰ جان لیگا ہر شخص جو کچھہ کہ حاضر کیا ہے ۱۲ فتح جان لیوے جی جو لیکر آیا ہے ۱۲ موضح تفسیر جان لیگا ہر جی جو لیکر آیا ہے نیکی اور بدی اور بعضے اہل تاویل نے کہا ہے کہ ان باران حادثہ کے موت کیوقت کہ قیامت کا نمونہ ہے معلوم کریگا اسلیے اوسکو قیامت صغریٰ کہتے ہین اور حدیث شریف مین بہی وارد ہوا ہے کہ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جو اسباب کہلنے خیر وشر کے حقیقت کے نفس انسانی پر جہان کے گئے اور تحقیق اس اسباب کی خبر مخبر صادق سے کہ صَدُوْقٌ لَّا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ہے یعنے حق تعالے کی ذات پاک متیقن ہوی تو حاجت قسم کی نہی اسلیے یون فرمایا ہے کہ فَلَآ اُقْسِمُ ۱۵ عزیزی فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۱۵ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۱۶ پس قسم کہاتا ہون ستاون پیچہے ہٹ جانیوالون سیر کرنیوالون غائب ہونیوالونکی متزجم کہتا ہے زحل اور مشتری اور مریخ اور زہرہ اور عطارد یہہ پانچ تارے متحیر ہین

۱۵ یعنی گم ہوا اور کہو فی ہین زکی کی اصل ۱۲

۱۶ جو کوئی اپنا پس حقیقی قائم رہیگی قیامت اوسکی ۱۲

جب سیر کرکے ایک مقام پر پہنچتے ہین پھر پھرتے ہین اور جس مقام کو کہ طی کیا متوجہ ہوتی ہین
اور جب وقت آنے کی آتا ہے غائب ہوتے ہین واللہ اعلم ۞ فَلَآ اُقْسِمُ سو قسم کہا تا ہون مجھے
ہٹ جانے سیدھے چلتے دبک جانیوالونکی ۞ مؤ ۞ تفسیر فَلَآ اُقْسِمُ بہ قسم
نہین کہا تا ہو نہین کیونکہ باوجود میری خبر دینے کے حاجت قسم کی نہین ہے اور اگر ان سب
باتون کے ساتھہ بھی تم قسم محتاج ہو تو میری قسم بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۞ کی ستارون
پیچھے ہٹ جاتے سیدھے چلتے دبک جانیوالونکی ہی اور حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی اللہ
وجہہ اور اکثر صحابہ مفسرین سے منقول ہے کہ وہ ستارے پانچ متحیرہ ہین یعنی زحل اور مشتری
اور مریخ اور زہرہ اور عطارد کہ انکو اپنی حرکت مین ایک حیرت نمودار ہوتی ہے اول تو
مغرب سے مشرق کو ترتیب سے برجون کے حمل سے ثور مین اور ثور سے جوزا مین جاتے ہین اور بعد
کے تھوڑے دنون حرکت انکی نمودار نہین ہوتی اور ایک جگہ پر کھڑے رہتے ہین پھر رجعت قہقری
کرتے ہین یعنی اولٹے پھرتے ہین اور مشرق سے مغرب کو آتے ہین پہلی حالت کو علم ہیئت کی
اصطلاح مین استقامت کہتے ہین اور دوسری حالت کو وقوف اور اقامت کہتے ہین اور تیسری
حالت کو رجعت اور رجوع اور یہہ تین حالتین اور کسی ستارے مین نہین ہین جیسے ماہتاب تیسرا
سا وقوف رکھتا ہے لیکن رجعت نہین رکھتا اور ستارے نہ وقوف رکھتے ہین نہ رجعت پس حیرت
ان ستارونکی صریح دلیل ہے اسبات پر کہ آسمانی چیزونکا بدلنا ایک حال سے دوسرے حال پر
ممکن ہے تو پس انقلاب جائز ہوئے مین آسمان کے تمام اجزا مین اور داخل ہونمین ستارونکے کچھہ
تعجب نرہا اور ان پانچ ستارونکا ذکر اس مقام پر لانا اسلیے ہے کہ آسمان کے ستارے دو قسم
کے ہین ایک قسم کو ثوابت کہتے ہین یعنے چلنے والے وہ سات ہین اور دوسری قسم کو ثوابت کہتے
ہین یعنے ایک جگہہ پر ثابت رہنے والے قسم اول کو یعنے سیارونکو بوجہ اوافلاک کے سبب سے حرکتین
مختلف لاحق ہوتی ہین اور ثوابت کو حرکت مختلف نہین ہے بلکہ اونکے آسمان کی حرکت ہی بہت
سست ہے اور کم دکھلائی دیتی ہی اور ثوابت کو رجوع اور استقامت اور وقوف اور ثقال
سرعت سے بطوء کی طرف اور بطوء سے سرعت کی طرف لاحق نہین ہوتا ہے اور سیارونکو یہہ سب
لاحق ہوتا ہے اور سب سیارونمین سے آفتاب اور ماہتاب کو بارہا قرآن مجید مین تغیر و انقلاب کے مقام
پر ذکر فرمایا ہے اور اکثر دونون کے تغیرات سب خاص و عام مین مشہور ہین علی الخصوص تغیر چاند کا
کہ ہر مہینے مین گھٹنا بڑہنا اوسکا سب دیکھتے ہین اور سورج گہن اور چاند گہن بھی سب پر ظاہر ہے
تو استقام پر کہ اجرام آسمانی کے تغیر کا بیان کرنا منظور ہے ان ہی پانچون ستارونکا ذکر کرنا کہ یہہ
بھی تغیر و اختلاف رکھتے ہین ضرور ہوا حاصل کلام کا یہہ کہ احوال ان پانچ ستارونکی بڑی
دلیل ہے اجرام آسمانی کے حالات بدلنے پر اور جب اجرام آسمانی قابل تغیر و انقلاب کے ہوئے انقلاب
مین اجرام سفلی کے کونسا اشکال باقی رہا کہ رات دن انقلاب و تغیر اونکا انکھون سے دیکھتے ہین اور

اگر اس انقلاب مین کہ موجب ایسی تغیر عظیم کا ہوگا کیکو تردد و شبہ ہو تو دوسری قسم کہائی جاتی ہی
وَاللَّيْلِ الخ ۞ عزیزی ۞ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۞ اور قسم رات کی
جب جاتی ہی اور قسم صبح کی جب دم لے ۞ فتحی ۞ اور قسم رات کی جب اوسکی اوٹھان ہو اور
صبح کی جب دم بھرے ۞ موضح تفسیر وَاللَّيْلِ الخ اور قسم ہے رات کی
جب اوسکی اوٹھان ہوتی ہی اور جہان کو اندھیرا کر دیتی ہی اور ایک بڑا انقلاب نمودار ہوتا ہے
بازار اجڑ جاتے ہین چورون اور درندون کا ڈر پیدا ہوتا ہے رستے بند ہو جاتے ہین اور تلاش روزی
کے یک قلم موقوف اور تمام لوگ جب چاپ مردونکے مانند بیحس و حرکت پڑے ہوتے ہین اور جن
شیاطین پھیل پڑتے ہین پس یہہ ایک انقلاب ہے کہ ہر رات دن کے دو بار ہین زمین اور زمین
والونکو الٹ پلٹ کر ڈالتا ہے اور رات کے عجائبات سے ایک یہہ بات ہے کہ جو چیزین دور ہین
جیسے آسمان کے تارے اور چاند وہین سب ظاہر ہوتے ہین اور جو نزدیک کی چیزین ہین جیسے تمام
زمین کے درمیان مین یا زمین مین چھپ جاتی ہین اور دن کو برخلاف اوسکے معلوم ہوتا ہے
پس تفاوت دنیا اور آخرت کا ظاہر ہوتا ہے اسلیے بطور پورا بیان کرنیکے فرماتے ہین وَالصُّبْحِ الخ اور قسم کہاتا
ہون صبح کی جو وقت کہ دم بھرے کہ اوسوقت بھی ایک انقلاب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور لوگ خواب
بیدار ہوتے ہین اور بازار و مجالس آباد ہو جاتے ہین اور مسافر چل نکلتے ہین اور ہر مخلوق تلاش
معاش کے درپے ہوتی ہے اور قوے حیوانیہ مین ایک فرحت عظیم پیدا ہوتی ہے اور ہر چیز
روشن و ظاہر ہو جاتی ہے اور روشن ستارے بے نور و پوشیدہ اور ہر طرف لشکر اور قافلے
پہاڑ وغیرہ کے مانند چلنے شروع ہوتے ہین اور دم صبح کی نایت اوسکے ظاہر کرنیسے ہے آفتاب کو
کہ صبح اوسکی علامت ہے جیسی سے کہ دریا مین تیرتی ہی تشبیہ دی ہے اور اوسکے انتشار نور کو
قبل طلوع دم ماہی سے نسبت کی ہے جیسے مچھلی دریا مین آکسیجن لیتے پوشیدہ کذرتی ہے اور اوسکے
سانس لینے سے پانی اڑتا ہے اور پھیل جاتا ہے اسیطرح سے آفتاب کی حالت ہے پہلے طلوع کے
اور پہلے روشنی پھیلنے کے ۞ عزیزی ۞ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ
ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۞ تحقیق قرآن کلام فرشتہ کرامی
قدر کے ہے تاکہ جو صاحب قوۃ با وقار نزدیک صاحب عرش کے فرمانبرداری کیا گیا ملکوت آسمان مین
صفت کیا گیا ساتھہ امانت کے ۞ فتحی ۞ مقرر یہہ کہا ہے ایک بھیجے عزت والیکا قوت رکھتا ہے
تخت کے مالک پاس درجہ پایا ہے سبکا مانا وہان کا معتبر ۞ موضح تفسیر إِنَّهُ الخ تحقیق
یہہ قرآن کہ متضمن قیامت کی خبر و نشانہے البتہ یہہ بات لائی ہوی اللہ کے ایلچی کی ہے کہ اللہ
کیطرف سے پہنچائی ہے بس کذب و افترا کے احتمال کو یہان گنجایش نہین کیونکہ کلام الہی بیشک
سچا ہے اور جو بطور ایلچی گر کیے لایا ہے اوسکے رسول پاس وہ ہاین صفت موصوف ہے کہ قوی

ل سورہ ۔ "وون" ۔ ہین ۔ ہی ۔ اور ۔ جیسے ۔ ہی ۔ مرکز ۔ ہین ۔ القمرین ۔ ۱۲ ۔ ہوتی ہے ۔ ۲ ۔ جو ۔ کی ۔ ۱۲ منہ

بڑی مرتبہ والا اور عالی قدر ہے کہ عدالت اور تقوی اوسکا نہایت کو پہنچا ہے کیونکہ بزرگی اور بڑی مرتبہ کی بعد اور کسی
تقوی کے ہو نہیں سکتی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے اَکْرَمُکُمْ اَتْقٰکُمْ وَاَحْسَبُکُمْ اَکْمَلُکُمْ اور قرآن شریف مین
بھی اشارہ ہے اسی بات کی طرف اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بس عدالت اور تقوی تو اسکا
راوی مین ہی موجود ہے اب اوسکے حافظہ کی قوۃ معلوم کیا چاہیے تو دوسری صفت اوسکی یہہ ہے کہ ذِیْ
قُوَّۃٍ بڑی قوۃ والا کہ اوسکی حفظ مین ہرگز خلل کو دخل نہین جو کچھہ کہ سنتا ہے بے گھٹتی بڑھتی کے
یاد رکھتا ہے اور سبب کامل ہونے ہر قوۃ کے وہ یاد رکھی ہوئی اپنی بے کم و زیادہ کے ادا کرتا ہے اور
ہر چند منظور اس مقام پر بیان اس ایلچی کی قوۃ حافظہ اور قوۃ بیانیہ کا ہے لیکن کمال ان دونون
قوتون کا علی الاطلاق نہین ہوتا اسلیے مطلق قوۃ کے ساتھہ اوسکو موصوف فرمایا ہے اور حدیث
شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہ مراد وہی
ایلچی ہین جنکی صفتین مذکور ہوئین فرمایا کہ حق تعالے نے تمہاری قوۃ اور امانت کی تعریف فرمائی
مجھہ اپنی قوۃ و امانت کا حال ہمارے سامنے بیان کرو انہون نے کہا کہ قوۃ تو مجھمین اتنی ہے کہ
حق تعالے نے مجکو خراب کرنیکو قوم لوط کے شہر ونکے کہ چار شہر تھے بھیجا اور ایک شہر اون شہرون مین ہے
کہ اوسکا نام سدوم تھا اسمین عورتون اور بچون کے سوائے چار لاکھہ آدمی مسلح پوش تھے مین
اون شہرونکو ساتوین زمین کی تہہ سے ایک پر کے اوپر اوٹھا کر اتنا آسمان کے نزدیک لے گیا کہ آسمان
کے رہنے والے اون شہرونکے مرغون اور کتون کی آواز سنتے تھے پھر اون سب شہرون کو
اوسی غار مین اوندہا ڈال دیا اور مجکو کچھہ تکلیف اور بوجھہ معلوم نہوا اور امانت داری میری اس حد کو
ہے کہ مجکو کبھی کسی کام کو نہین فرمایا کہ بے کمی زیادتی اوسکو بجا نہین لایا کوئی بھید مجھسی نہین چھپایا
کہ سینے اپنے سے نکالا اوسکو پوشیدہ نہین رکھا پس ذکر کرنیسے ان دو صفتونکے دو شرطین روایت کی
کہ عدالت اور قوۃ حفظ ہے ثابت ہوچکین اب بطور علاوہ کے اور کئی صفتین بھی ذکر فرماتے ہین
اونکی کمال خوبی اور اعتماد کے لیے اونمین سے ایک یہہ ہے کہ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ
یعنی وہ ایلچی مالک تخت کے نزدیک رودار عالی مرتبہ ہے اور ظاہر ہی کہ جو روشناسون کو حضور
کہ ہمیشہ دربار مین حاضر رہتے ہین ایلچی گری پر بھیجتے ہین تو معتمد اور چیز بر زیادہ تر ثابت ہوتا ہے
اوس سے کہ زبان سے ہر کایکے یا کسی عہدی کی معرفت وہ پیغام بھیجا جاوے دو جہت سے اول تو یہہ
کہ وہ رویت دار بلا واسطہ یا دشاہ کا کلام سنتا ہے اور احتمال سہو بات کا کہ کہنے اس کلام مین کمی
زیادتی کی ہوگی نہین رہتا دوسرے یہہ کہ وہ عالی مرتبہ اپنے مرتبہ اور منصب کے محافظت کے لیے
سرکاری پیغام پہنچانیمین کمال احتیاط کرتا ہے اسلیے بخاری اور مسلم اور محدث اون لوگونکو اعتماد
کے پس بیٹھتے ہین اور ثقہ کہتے اونکو روایت مین مقدم اور مرجح کرلیتے ہین روایت مین اور دنیا
دارونکے عرف مین بھی جو پیغام بادشاہی امیر یا وزیر کے واسطے سے پہنچا ہے وہ زیادہ معتبر ہوتا ہے
اوس سے کہ کسی خواص یا دربان یا درکے واسطے سے پہنچے اور انہین مین سے ایک یہہ بھی کہ

بیان حضرت جبرئیل علیہ السلام کی قوۃ و امانت کا

مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ وہ ایلچی سبکا مانا اوس عالم مین کہ ملکت الہی کے دربار کی کسوٹی ہے اور امانت دار جانا گیا ہے اوس دربار کے ارکانو مین کہ بے پونچھے اور دریافت کیے فقط اوسکے کہنے پر عمل کرتے ہین اور رسالت اوسکی اسقدر ذہنو مین اوس دربار والونکے اور اوس سرکار کے متوسلونکی جم گئی ہے کہ اوسکے حکم کو بن پونچھے اور تحقیق کیے حکم الہی جانکر فرمانبردار ہین اوسکے دوڑتے ہین چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات اپنے ساتھ لیکر گئے تو آسمان کے دربانونے اور بہشت و دوزخ کے گنہبانون نے اونکے حکم سے دروازے کہولدیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہان چاہتے تھے سیر کرتے تھے چنانچہ معراج کی حدیثو مین اسکا مفصل بیان ہے اور بہشت احکام الہی ساتون آسمان والونکو پہنچانا اونہین کا کام ہے گو اکثر حضرت جبرئیل سب فرشتون سے اس صفت مین کہ اللہ تعالے کا پیغام پہنچاتا ہے ممتاز و مشہور ہین اور تمام قسمونمین فرشتونکی اونکا انا علات ہے اللہ تعالی کیطرف سے پیغام لانیکی پس جسوقت کہ راوی اس درجہ کا ثقہ ہو کہ تمام ثقہ اوسکے پیغام کو قبول کرتے ہین اور اوس سے سند نہین مانگتے پھر احتمال کذب و تقرا کا اوسکے خبر مین کرنا سوائے مالیخولیا کے کچھ نہین اور دوسرا وسطہ کہ تمہارا پیغمبر ہے وہ بھی ایک شخص ہے کہ چالیس برس سے زیادہ ہوے کہ تمہارا ہم صحبت ہے اور کبھی جھوٹ برا اوسکے کیا خلوت اور کیا جلوت کیا غرض کیا بغیر غرض مطلع نہین ہوے ہو پھر اوسکو خبر اور روایت مین معتبر نہ جاننا خلاف عقل کے ہے مگر یہ وہ شخص خفقانی یا سودائی ہو کہ سبب فاسد ہونے حواس درونی کے صورتین عجیب اصل اوسکے خیال مین گذرتی ہین اور آواز عجیب و غریب سنتا ہے اور جو اوسکے خیال مین آتا ہے ہونیوالا سمجھتا ہے سو یہہ بھی غلط محض وَمَا صَاحِبُكُمْ الخ ۝ عزیزی ۝ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ اور نہین ہے یہہ یار تمہارا دیوانہ ۝ فتح ۝ اور تمہارا رفیق ہی کچھ نہین دیوانہ ۝ تفسیر اور نہین ہے یہہ ہمنشین تمہارا سودائی اور خیالی کہ اس احتمال کو اوسکی خبر مین روا رکھو کیونکہ اتنی صحبت دراز مین کمال اوسکی عقل اور دانائی کا دم بدم اور ساعت بساعت تجربہ کر چکے ہو اور صحت اوسکے خیال اور تدبر کی معلوم کر چکے ہو کہ تمام عقلا سے بالاتر ہے اور اگر باوجود ان سب باتونکے تمہارے دلمین شبہ گذرے کہ یہہ پیغمبر ایک صورت دیکھتا ہے اور اوس صورۃ کی زبان سے کلام الہی سنتا ہے مگر ہمکو کیونکر معلوم ہو کہ یہہ صورت جبرئیل ہی کی ہے شاید کہ اسکو کسی جن یا شیطان نے یہہ صورت بناکر فریب دیا ہو یا آواز کی ہو کہ پیغمبر نے اوسکو جبرئیل کی آواز سمجھی ہو ہم کہتے ہین کہ یہہ سب شبہے تمہارے اوسوقت مین جاتے ہین کہ اس پیغمبر نے کبھی جبرئیل کو اپنی صورت اصلی پر نہ دیکھا ہو ۝ عزیزی ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝ اور تحقیق یا تمہارے پیغمبر نے اوسکو کہلے کنارہ آسمان کے ۝ موضح ۝ اور دیکھا ہے اس پیغمبر نے اوس ایلچی کو اپنی اصلی صورۃ پر کہلے کنارہ آسمان کے یعنے افق شرقی مین اور بسبب ہونے آفتاب کے اوس طرف اصلا احتمال شک و شبہ کا نہین

رہا ہتا اور جو حقیقت ایک چیز کی ایک بار دیکھ لے اور پہچان لے پھر پہچانتا اوس حقیقت کا غیر صورت اور ہر لباس مین آسان ہوتا ہے جیسے کوئی لڑکا پانی کو دریا مین دیکھ کر پھر اگر اوس پانی کو آبخورے یا پیالے مین اوسکے سامنے لاوین وہ پہچان لیگا کہ یہہ وہی پانی ہے جو دریا مین دیکھا تھا اسیطرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو صورت اصلیہ پر موجب کہلنے حقیقت جبرئیلیہ کا ہوا تھا کہ بعد اوسکے ہر صورت اور لباس مین اوسکو پہچان لیتے تھے شعر تو خواہی جامۂ و خواہی قبا پوش ۔ ہر رنگے ترا من میشناسم ۔ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مینے جبرئیل کو کبھی اونکی اصلی صورت مین نہین دیکھا مگر دو بار ایکبار تو زمانہ مین شروع وحی کے کہ بیتاب ہوکر جاتا تھا مین کہ اپنے کو پہاڑ پر سے گرادون اس ارادے سے موضع اجیاد مین کہ ایک مکان ہے مکہ معظمہ مین گذرتھا اوسوقت جبرئیل کو دیکھا مینے کہ ایک سونیکی چھلک کی کرسی پر زمین و آسمان کے درمیان مین مشرق کی طرف بیٹھے ہین اور اوسکے جسم نے تمام کنارہ کو آسمان کے گھیر لیا ہے اور اونکے چہرے پر ہین اور اونکے پر سب یاقوت اور موتیون سے بنے ہوے ہین پس عجب ایک نورانی شکل دیکھی مینے اور دوسرے بار شب معراج مین بسدرۃ المنتہے کے پاس پھر اسی صورۃ سے دیکھا مینے اور قرآن مجید مین اول مین سورہ والنجم کے ان دونون بار کا مذکور فرمایا ہے کہ یہہ کہ وہان پر ذکر مین پہلے بار کے دیکھنے کو بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی مذکور فرمایا ہے اور یہان پر بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ پھر جب تمام وحین قرآن نازل ہوچکے شیطان کی سب صورت سے زائل ہوگئین تو کہن اوسکے خبر دینے مین احتمال کذب کا نرہا مگر یہہ کہ بعضے کافر بطور شبہہ کے اس کلام کو بطور کاہنون کی باتونکے جانتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کاہن کہتے تھے اور حقیقت کاہن کی یہہ ہے کہ بعضے انسانون کو بعضے شیطانون سے مناسبت حاصل ہوجاتی ہے اور وہ نفوس شیطانی مجلسون ملائکہ کی کہ تدبیرین آئندہ کے کامونکی اون مجلسون مین مذکور ہوتی ہین چوری سے کچھہ اونمین سے سنکر اوس اپنے دوست سے بیان کردیتے ہین پھر وہ شخص اوسبات کو لوگون مین کہتا ہے اور کبھی کبھی وہ برابر ہی پڑجاتی ہے اور یہہ معاملہ شیطانی انسانونکے ساتھہ پہلے پیدا ہونے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت مروج تھا اور کئی آدمی اسمین تھے مشہور گذرے ہین جیسے شق اور شیطیح کہ عجائب عجائب قصے اونکے اخبار بالغیب مین مشہور و مذکور ہین چنانچہ اس شبہہ کو اگلی آیتون مین دفع کیا ہے اور بتقریر اس شبہہ کے دفع ہونیکی یہہ ہے کہ علم کاہن کا کافی اور کہنے والا غیب کے اقسام کا نہین ہوتا یہان تک کہ اگر اوس سے نام اور صفتین اللہ تعالے کی یا احکام شرعیہ کو کہ عالم غیب مین مقرر ہین یا حقیقت اور بطلان اہل مذاہب اور ملتونکا یا احوال بہشت و دوزخ کا یا وہ جو ارواح کو بعد موت کے پیش آتا ہے اور مانند ان علومونکے پوچھین تو گونگے اور لاجواب رہ جاوین بلکہ تواریخ بادشاہون اور اگلے لوگونکی بھی نہین جانتے کیونکہ اونکے علم کی جڑ تو ملائکہ کی باتونمین سے کچھہ چوری سے سن آتا ہے کہ تدبیرین آگے ہونیوالے کامونکی کرتے ہین اور بس

حقیقت حال کاہن کا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو دو بار اوسکی اصلی صورت پر دیکھا

سو علم اوسکا فقط بیان کرنا ہے قریب ہونیوالی باتونکا کہ ملائکہ کو اونپر اطلاع دی ہے اور اوسکی تبلیغ اور جاری کرنیکا حکم فرمایا ہے اور چونکہ حاصل کرنا اس علم کا پوری سے ہے لیے اونکے خبر مین پورا پورا بیان کرنا اوس واقعے کا نہین ہوتا بلکہ بطور رمز و اشارے کے اکید و کلمے کہ دلالت صدق اوس واقعے کے کرین بطور اجمال کے کچھ اونکے ہاتھ لگ جاتے ہین پر اپنے طرف سے بھی کچھ کچھ اوسمین مناسبات مین مشابہ اور قیاس عقلی سے بڑھا دیتے ہین تو کبھی وہ بات خارج مین موافق اونکے قیاس کے ہو جاتے ہے اور کبھی اور طرح سے ظہور مین آتی ہے بس کاہن کا علم غیب کی باتونمین اشارے سے زیادہ نہین ہوتا سو وہ بھی مخصوص جزئیات عالم کے احوالمین ہے جو قریب ہونیوالے ہوتے ہین اور یہہ قرآن گھیر لینے والا ہے تمام فنون کو علم غیب کے اور بیان بھی وسیع رکھتا ہے کہ ہدایت مین کافی ہے ۞ **عزیزی** ۞ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۞ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۞ اور نہین ہے یا تمہارا علم پوشیدہ پر بخل کرنیوالا اور نہین ہے قرآن گفتہ شیطان راندے ہوئے گی ۞ **فتحی** ۞ اور یہہ غیب کی بات پر بخیل نہین اور یہہ کہا نہین شیطان مردود کا ۞ **موہ** ۞ **تفسیر** وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ الخ اور نہین ہے یہہ قرآن علم غیب بیان کرنیمین بخیل اور قصور کرنیوالا جو کچھہ کہ آدمی کو واسطے معاش و معاد کے علم و عمل چاہیے اوسمین موجود ہے بس حق مین ایسے کلام کے سب شک و ریب ہے گمان کہانت کا لیجانا محض حماقت ہے اور یہہ بھی ہے کہ جو کچھہ کہ کاہن کی زبان سے نکلتا ہے وہ کلام شیطان کا ہوتا ہے کہ ملائکہ کی مجلس سے چرا لاتا ہے وَمَا هُوَ الخ اور نہین ہے یہہ قرآن بات شیطان کہہ دیئے گئی کی کیونکہ شیطان بے تعظیمی کرنے سے آدم علیہ السلام کی راندہ گیا تو اوسکو آدم علیہ السلام سے کمال عداوت پیدا ہوئی اور جناب الٰہی سے بھی بغض اور دشمنی پیدا کی بس اوسکی ہر بات مین ایک تہمت آدمیونکی دشمنی کی پوشیدہ ہوتی ہے اوسکو ہدایت اور امر دینی سے اونکی کیا مناسبت اوسکا کام تو بہکانا ہے اوسکو توحید سے اور ذکر کرنے نامون اور صفتون سے باریتعالے کے اور ذکر سے بہشت اور دوزخ کے اور ثابت کرنے سے آخرت کے اور بدگوئی سے بتون کے اور کفار کے اور قصے بیان کرنے سے شہوت و غضب کے کاموں کے اور خوبی بیان کرنیسے ریاضت اور مشقتونکے علمونکی اور اور تعریف سے انبیا اور صلحا کے اور بدسنجامی سے فرعونون اور بدکارونکی کیا غرض کہ یہہ کام تو اوس ملعون کے اکہنہ کے کنکر اور جگر کا کانٹا ہین اور اوسکے مکر و فریب کے بازار کو درہم برہم کرنیوالے ہین خصوصاً ڈرانا شیطان کے مکر و فریب سے اور اوسکی دشمنی کا بیان آدم کی اولاد کے اور ہجو اور مذمت اوسکے تابعدارونکی اور برائی اون کاموں کی جو اوسکو پسند ہین کیا امکان کہ اوسکی زبان سے نکلین بلکہ شیطان ایسے باتونسے کانونمین انگلیان دیکے بھاگتا ہے **مصرع** دیو گریزد از ان قوم کہ قرآن خوانند اب ایسے کلام ہدایت فرجام کو شیطان کا کلام سمجھنا کمال حماقت و بیوقوفی ہے چنانچہ کافرونکو اونکے اوس گمان فاسد پر بطور خفگی اور

قولہ ہو محمد علیہ السلام ۱۲ اسلامین

فرمی کے فرماتے ہین فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝ عزیزی ۝ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ پس کہان چلے جاتے ہو نہین ہے قرآن مگر نصیحت عالمونکے لیے ۝ فتحی ۝ پھر تم کدہر چلے جاتے ہو یہہ تو سیمجھوتی ہے جہان کے واسطے ۝ موٴ تفسیر ۝ فَاَیْنَ الخ پھر کدہر کو جاتے ہو اور کرن خیالو نہین سرگردان ہوتی ہو امر واقعی کو چھوڑ کر ایسے خیالونکے پیچھے ہو جنکا ہونا ہرگز ممکن نہین اور لڑکے بھی اوسپر ہنستے ہین قریب کہاتے ہو کو یا گہر کی راہ بھول کر کوین مین گرتے ہو اور یہان پر سمجھہ لیا چاہیے کہ اکثر قراء معتبر نے لفظ بضنین بدلے ضاد نقطہ دار کے کہ ثقیل صاد کا ہے ظا نقطہ دار سے کہ ہم ثقیل طرح کے ہے پڑہا ہے اور معنے ظنین کے جو ظا کے ساتھہ ہے متہم کے ہین اور اس صورة مین ضمیر ہو کی صاحب کی طرف پھریگی کہ مراد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے یعنے نہین ہے تمہارا پیغمبر غیب کی بات پر متہم کہ بن دیکہے کہدے کہ مینے دیکہی ہے کیونکہ چھوٹی چھوٹی اور یہان تک تو نہین تو اوسکو جھوٹا نہین جانتے ہو پھر ایسے امر عظیم مین کیسے اوسکو جھوٹا جانتے ہو اور تہمت لگاتے ہو پس یہہ شبہہ بھی جاتا رہا کہ یہہ پیغمبر کہتا ہے کہ جبرئیل کی صورت اصلی دیکہنے کے وعدہ مین دروغگو ہوا اور فرق مخرج مین ضاد اور ظا کے بہت مشکل ہے اکثر اس ملک کے پڑہنے والے دونونکو ایکسان نکالتے ہین نہ مقام پر ضاد کے ضاد ہوتا ہے نہ مقام پر ظ کے ان دونونکا مخرج جہانتا قرآن پڑہنے والیکو بہت ضرور ہے پس مخرج ضاد کا زبان کے کنارے کو جڑہے امداد سے دانتونکے کہ اونکو اضراء کہتے ہین خواہ سیدہی طرف سے لین خواہ الٹی طرف سے اور نکالنا اس حرف کا اکثر لوگونکو ہاتہ سے آسان ہوتا ہے اسیواسطے اکثر اوسیطرف سے نکالتے ہین اور مخرج ظ کا سنہ زبان کا ہے مدد سے اگلے دانتون کی جڑونکے اوپر کی جانب سے کہ اوسکو ثنایا علیا کہتے ہین مانند دال اور تا کے ۝ تنبیہ ۝ مولانا صاحب علیہ الرحمہ نے صحیح لکہا لیکن جسسے ضاد اوسکے مخرج سے نکلے وہ کیا کرین دال معجمہ کی طرح پڑہین یا ظ کی طرح حرمین شریفین وغیرہما اکثر ملک عرب مین تو سب دال معجمہ کی طرح پڑہتے ہین اور دہلی وغیرہا اکثر ہند کے ملک مین ہی پہلی آیطرح پڑہتے تہے ان ایام مین بعضونے ظ کے طور پر پڑہنے کا فتوے دیا اور آپ بدستور سابق پڑہتے رہے پہر ایک مجلس ہی اسکی تحقیق کے لیے منعقد ہوئی اکثر قرار وقت کی رہے بطور سابق کے پڑہنے پر غالب ہی اور زبانی مولوی رحمت اللہ صاحب کہ جامع علوم عقلی اور نقلی کے اور مہاجر تھے فرماتے تہے کہ مین جو مصر مین وارد ہوا تو سنا کہ وہان ایک طالب علم نے اسی مسئلہ مین گفتگو شروع کی تہی سو وہان کے حاکم نے کہا کہ ہمنے سنا تہا کہ آگے یہی اس مسئلہ مین گفتگو ہوی ہی پہلے اوسکو جو نکلوایا تو معلوم ہوا کہ اوسوقت مین اکثر علماء وقراء کتنے ہی شہرونکے جمع ہوے تہے سبنے فتوی سپرد کیا کہ ضاد مسقوطہ کو دال معجمہ کی طرح پڑہنا چاہیے کہ جو مخرج کو جانتے نہین ہین یا مخرج سے نکالنے پر قادر نہین ہوتے ہین سو حاکم حال نے کہا کہ جب اکثر علماء کا اتفاق روبرو حاکم کے ہو چکا تہا تو ہمین اختلاف کرنا باعث خرق اجماع اور سبب فساد عظیم کا ہے خلاف کرنیوالا ہمین

تحقیق مسئلہ ضاد و مسقوطہ کی

قابل سزا ہے نکین کے لیے لیکن ہم درگذر کرتے ہیں سکو جلاوطن کر دینا چاہیے جب تک طالبعلم جلاوطن ہوا تو کوئی اس مسئلہ میں گفتگو نہیں کرتا تھا ڈرتے تھے لوگ اس اختلاف کے ذکر کرنیسے جیسے حاکم وقت کے انتظام دینی اور دنیوی ہوتا ہے اسلئے ترقی دین کی کرے باعانت اہل حق کے اور مولوی محمد یوسف دہلوی ہی حال میں فتوے حرمین شریفین کے اکثر علماء سے لکھوا کر لیگئے تھے اور ہمنے بھی فتوی دیا تھا کہ دال مضمحم کے طور پر پڑھنا چاہیے یعنی عوام کو ..... اور مولوی فخار علی مجید الرحمن صاحب پانی پتی نے رسالے بھی اس مسئلہ میں لکھے ہیں مدلل بقواعد قرا کے واللہ علم بالصواب اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور جب بیان سے اس کلام اعجاز نظام کے صدق کے اور باطل کرنیسے مخالفوں کے بہانوں کے فارغ ہوئے تو اب بطور حصر کے تھوڑی سی خوبیان اس کلام کی بیان فرماتے ہیں کہ اوسکے حق میں اس قسم احتمالوں کی گنجائش نہیں اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہیں ہے یہ قرآن مگر ایک نصیحت کہ سبب شامل ہونیکے اسمار اور صفات الٰہی کو حکم ذکر و نصیحت کا پیدا کیا ہے کہ وسیلہ تقرب اور وصول الی اللہ کا ہو سکتا ہے جہان کے لوگوں کو مراد انسان اور جن و فرشتے ہیں کیونکہ یہ پند و ذکر کو سوائے ان تین فرقوں کے کوئی نہیں جانتا آدمی اور جن اس کلام سے نصیحت ہی پکڑتے ہیں اور گناہوں سے یہی بچتے ہیں اور طاعت پر رغبت کرتے ہیں اور اوسکی تلاوت سے قرب معنوی اپنے مالک سے پیدا کرتے ہیں اور فرشتے ہیں اوسکی تلاوت سے اُنس رکھتے ہیں اور دور دور سے اوسکے سننے کو آتے ہیں اور اوسکے حرف و کلمہ کی خدمت کرتے ہیں اور آسمان پر لیجاتے ہیں اور مقبولیت کے مقام پر پہنچاتے ہیں اور یہ سب باتیں عند اللہ موجب نیکے قرب کی زیادتی کی ہیں لیکن حاصل ہونا ان فائدوں کا قرآن سے خاص ہے لِمَنْ شَآءَ الخ عزیز ہے لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ اوسکے لیے کہ چاہے تمہارے زمرہ میں سے کہ سیدھا رہو قیمتے جو کوئی چاہے تم میں کہ سیدھا چلے موجہ تفسیر اوس شخص کے لیے کہ تم میں سے جو سیدھا چلتا ہے کیونکہ کجروی قرآن کے معنے سمجھنے میں زیادہ تر موجب سنگدلی اور دور ہونیکی نصیحت سے اور بعد و حجاب اور سرکشی کی خاصیت حقیقی سے ہوتی ہی بس قرآن کی مثال غذا سے لطیف کے مانند ہے کہ بدن صالح میں موجب زیادہ ہونے قوۃ کے اور کمال صحت کی ہوتی ہے اور نقصان و بدنمین سب مرض بڑھنے اور ضعف کی ہوتی ہے جیسا کہ اوسنے فرمایا ہے فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا اور یہ بھی فرمایا ہے وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ اور اسلیے محققوں نے کہا ہے کہ قرآن مجید اور نور پیغمبر کا اور صحبت اولیا کی اور وعظ و نصیحت علماء کی یہ سب مانند غذا کے ہے حفظ صحت کی تکمیل کے لیے اور وہ جو جہل و گمراہی کے مرض دوا کے مانند ہے وہ اور چیز ہے ان چیزونکے سوا اور اگر یہ چیزین دوا کے مانند ہوتین تو کوئی شخص عالم میں گمراہ نہ رہتا اور سب اچھے ہوجاتے اب ارشاد اوسچیز کی طرف فرماتے ہیں کہ وہ چیز اللہ تعالیٰ

کے ہاتھہ مین ہے کیکہ وسمین دخل نہین ۵ عزیزی ۵ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور نہین چاہتے مگر اوسوقت کہ چاہے پروردگار عالموں کا ۵ فتح ۵ ع الربع
اور تم جبھی چاہو کہ چاہے اللہ جہان کا صاحب ۵ موضح ۵ تفسیر وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ اور نہین چاہتے ہوتم تیدہے چلنے کو علم وعمل مین مگر جب چاہے اللہ کیونکہ تم اوسکے قبضہ قدرت مین ہو اور تمہارا ارادہ اوسکے ارادے کے تابع ہے بلاشبہ جیسے بازیگر کی پتلیان کہ بازی گر کے ہاتھہ مین ہوتی ہین لیکن اتنا فرق ہے کہ اللہ تعالے اپنے ارادے سے تمہارے اختیاری ارادہ اور اختیار پیدا کرتا ہے اور تم موافق اوس ارادے اور اختیار کے نیک و بد کام عمل مین لاتے ہو اور مستحق ثواب وعقاب کے ہوتے ہو اور بازیگر کو قدرت پیدا کرنے ارادے اور اختیار کی پتلیون مین ممکن نہین فقط حرکت دے سکتا ہے اسلیے پتلیونکے کام بازیگر کی طرف منسوب ہوتے ہین اور خوبی اور برائی کی نسبت پتلیونکو کوئی نہین کرتا بلکہ بازی گر کی طرف کرتی ہین برخلاف آدمیونکے کہ جو اپنے ارادے اور اختیار سے کام کرتے ہین تو سورو برائی اور تعریف اور ثواب وعقاب کے ہوتے ہین اسیواسطے عقلا نے لکھا ہے کہ درمیانہ ہونا مختار کا درمیان مین فعل اور سبب کے علاقیکو اوس فعل کے اوس سبب سے قطع کر دیتا ہے جیساکہ تدبیرات دنیویہ مین خطا اور صواب کو مشورہ کرنیوالونکی طرف منسوب نہین کرتے بلکہ خطا اور صواب کے کرنیوالیکی طرف بھلائی اور برائی کی نسبت کرتے ہین اور اسیطرح سب کاموں مین یہ قاعدہ جاری ہے اور باوجود تخصیص مشیت کے ہدایت ساتھہ بعض افراد کے اور عام ربوبیت اوس ذات پاک کی سب جہان والونسے بحال و برقرار ہے کیونکہ وصف اوسکا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ہے یعنے پالنے والا سارے عالم کا ہے بس ضامندی اوسکی تابعدارین ہے اور غضب اوسکا اوسکی نافرمانی مین آخر ربط عالموں کا اوسیمین برہم ہوجاوے اور اگر کنہکار دنیے ہی عابدونکی طرح سے راضی ہوتا اور اونپر غصہ نفرماتا تو عالم قہر وسیاست اور حکمت وعدالت کا کہ دوخ اور طبقے دیکی کہ نشانیان اوسی قہر وسیاست کی ہین بیکار رہجاتے اور اگر اہل طاعت کو نوازش وکرم سے تخصیص کرتا اور نعمتین جنت کی اونکو عنایت نفرماتا تو عالم اوسکے لطف وقدردانی کا کہ بہشت اور اوسکے درجے اور حوریں وغلمان کہ اوسکے ہین بیکار رہجاتے ۵ عزیزی ۵ سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار

یہ سورۃ مکی ہے اسمین انیس ۱۹ آیتین اور تین سو انتیس ۳۲۹ حرف ہین اور ربط اس سورہ کا سورہ اذا السماء انشقت سے اسقدر ظاہر اور کہلا ہے کہ حاجت بیان کی کچھہ نہین ہے ان دونون سورتونمین قیامت کورت سے اسقدر بیان کرنا منظور ہے کہ کسطرح سے یہہ دنیا خراب ہوکر دوسرا عالم بنیگا اور اسمین مضمون دوسورتونمین علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا اسلیے کہ اوسمین تفصیل سے اسکا بیان ہے اور اسمین مجمل اور اس سورۃ کا نام انفطار اسلیے رکھا کہ اول ہی مین لفظ انفطرت کا مذکور ہے اور نزول اسکا بعد والناز کے ہے ۵ عزیزی ۵ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۵ وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ ۵ جب آسمان پہاڑ جاوے اور جب ستارے

جھڑ پڑین ۵ فتح ۵ جب آسمان چر جاوے اور جب تارے جھڑ پڑین ۵ موہ ۵ تفسیر
اِذَا السَّمَآءُ الخ اور آسمان کے چرنیکی کیفیت اور جگہہ اسطرح پر بیان فرمائی ہے کہ ایک چیز بدلی کے
مانند عرش کے نیچے سے اوتر گیگی اور سب آسمان اوسکے صدمہ سے ٹکڑی ٹکڑے ہوجاوینگے اور وہ بدلی
حقیقت مین تجلی ہے قہر الٰہی کی کہ اس عالم کے خراب کرنیکو اس شکل سے متوجہ ہوگی وَاِذَا الْکَوَاکِبُ
الخ اور جب تارے جھڑ پڑین جھک کر ۵ عزیزی ۵ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْقُبُوْرُ
بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۵ اور جسوقت کہ دریا ٹکرا دان کیا جاوے
نہایت شدت سے اور جب قبرین کہودی جاوین جان لیگا ہر نفس اوسچیز کو کہ بھیجی تہی اور
اوسچیز کو کہ پیچھے چھوڑی تہی ۵ فتح ۵ اور جب دریا پھاڑ پڑین اور جب قبرین اوتہائی جاوین
جان لیوے جی جو آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ۵ موہ ۵ تفسیر وَاِذَا الْبِحَارُ
الخ اور جب دریا بہائے جاوین اور ٹہیرا ہوا اور رکا ہوا پانی کا جو اسوقت مین ہے وہ نرہے شیخ ابو منصور
ماتریدی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ پہلے سب دریا ایکجگہہ کہٹے کیے جاوینگے اور اس جمع ہونیکے سبب سے
اوسمین ایک جوش اٹہیگا اوسمین سے شعلہ اوٹہیگا کہ سب دریا جل کے کچہہ پانی اوسمین سے وہان
ہوکے قیامت کے میدانکو پہر دیگا اور کچہہ پانی دوزخ کی آگ ہوجائیگا سو اس سورۃ مین دریا کے
پہلے انقلاب کا ذکر ہے کہ اپنے ٹہیراو سے متغیر ہوکے یہ نکلینگے اور سب ملکر ایک دریا ہوجائیگا
اور سورہ تکویر مین اس انقلاب کے پیچھے جلانا اور دہکانا بیان فرمایا ہے اور اس سورۃ مین بعثرت
القبور کے مناسبت سے پہاڑنیکو اختیار فرمایا ہے اسلیے کہ جب پانی مکان کی جڑ مین پہنچتا ہے تو
اوسکو خراب کردیتا ہے اور اوس سورہ مین تسعیر جہیم کی مناسبت سے جلانے اور دہکانیکو اختیار
فرمایا ہے اور عرب کی لغت مین بحر خاص نام ہے دریاے شور کا اور متنی نہایان میٹھی ہین کتنی ہی
لمبی چوڑی گہری ہون اوسکو نہر کہتے ہین بحر نہین کہتے اور دریاے شور کو سمندر کہتے ہین
وہ ایک ہی ہے لیکن اوسکے ٹکڑون اور کہاریون کی رعایت سے جمع لائی ہین جیسا کہ تاریخ
والون نے لکھا ہے کہ سمندر کے ایک ٹکڑیکا نام بحر عین ہے اور ایک ٹکڑیکا نام بحر ہند اور
ایک ٹکڑیکا نام بحر فارس اور ایک ٹکڑیکا نام بحر قلزم جو دریاے عین حبش اور عرب کے جاری ہے
اور ایک ٹکڑیکا نام بحر روم ہے جسمین فرنگیونکے جزیرے واقع ہین اور ایک ٹکڑیکا نام بحر خزر والا
ہے اسیطرح اور بہی نام ہین اور دریاؤنکے بہنے کے سبب سے انسان کے بدنونکے مادے اور اونکے
بدنون کے عذاب اور عقوبت کے اسباب زیادہ ہونگے اور آسمانی نفسونکا تعلق اون بدنونسے
صحیح ہوجائیگا وَاِذَا الْقُبُوْرُ الخ اور جب قبرین اوتہائی جاوین یعنے قبر والے اور جو کچہہ قبر مین
ہے سب مین کے اوپر آجاوے اور بدنون کے اجزا اوسمین ملجاوین اوسوقت ایک
پانی عرش کے نیچے سے برسیگا اوسمین زندگانی کی قوت ہوگی اور مردون کی منی کا حکم رکھیگا
اوسکے بعد حضرت اسرافیل صور پہونکینگے اور انسان کی روحین اپنے بدنونسے ملجاوینگے اور

فا
یعنی عنصر کا
پانی زمین و
آفرینش کا
اصل ہے

دریاے کے ٹکڑونکا بیان

آسمانی روحین اونکی خادم اور مددگار ہونگی اور حشر قائم ہوگی اوسوقت عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ جان لیویگا ہر جی جو اگی بھیجا ہی حق تعالےٰ کی طرف قسم نیکی اور بدی سے اور آگے بھیجنے سے مراد اوسکا کرنا ہے اسلیے کہ جو کچھہ نیکی اور بدی کی ہے سب نامہ اعمال مین لکھی ہے اور وہ نامہ لکھنے والونکے ہاتھہ سے حق تعالےٰ کے دربار مین پہنچا ہے وَمَآ اَخَّرَتْ اور جو پیچھے چھوڑا ہے قسم نیکی اور بدی سے اوڑہ بھی چھوڑنے کرنا مراد ہے یعنے اوس کام کو نکیا اسلیے کہ جو نہین کیا ہے وہ نامہ اعمال مین لکھا ہی نہین گیا اور حق تعالےٰ کے دربار مین ہی نہین پہنچا اور بعضی مفسرون نے کہا ہے کہ تقدیم سے خرچہ مال اسباب کا اللہ تعالےٰ کی رضامندی مین مراد ہے کہ وہ سب ذخیرہ آخرت کا ہے اور تاخیر سے چھوڑ جانا مال و اسباب کا مراد ہے وارثون کے لیے اور بعضون نے کہا کہ ما تقدمت سے وہ اولاد مراد ہے جو ماں باپ کے سامنے مرگئی ہی اور ما اخرت سے پیچھے چھوڑنی اولاد مراد ہے اور بعضون نے تقدیم سے اول عمر کے کام لیے ہون یا برے وہ لیے ہین اور تاخیر سے آخر عمر کے کام اور بعضون نے کہا کہ نیکی اور بدی کرن کوئی چیز ہو یا چھوڑنے سب تقدمت مین داخل ہے اور رسم نیک ہو یا بد اور مذہب یا طریقہ جو کسی شخص نے نیا نکالا اور اوسکے بعد لوگون نے اوسکو خلق کیا اور اوسی راہ پر چلے یہہ سب ما اخرت مین داخل ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے عبداللہ بن مسعود کی روایت سے کہ ما تقدمت من خیر او شر و ما اخرت من سنۃ حسنۃ اِسْتَنَّ بِهَا بَعْدَهٗ فَلَهٗ اَجْرُهٗ وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَسُنَّةً سَيِّئَةً عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ فَعَلَيْهِ وِزْرُهٗ وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ یعنی جو کچھہ اگے بھیجا نیکی اور بدی سے اور جو کچھہ پیچھے چھوڑا طریقہ نیک سے جسکو اختیار کر لیا لوگون نے بعد اوسکے پس اوسکو اجر ہے اپنے کیے کا اور اجر ہے اون لوگونکا جنہون نے پیروی کی اونکی بغیر اسکے کہ کم ہو اوسکے اجر سے کچھہ اور جسنے بری رسم ڈالی اور اوسکو لوگون نے اختیار کیا بعد اوسکے تو اوس شخص پر ہے گناہ اوسکے کیے کا اور گناہ اون لوگونکا جو اوس رسم بد پر چلے اوسکے بعد بدون اسکے کہ کم کیا جاوے گناہ اون لوگونسے کچھہ اور اس حدیث مین آیا ہے کہ ایکسوال کرنیوالا آنحضرت صلعم علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور سوال کیا جتنے شخص اوسکی خدمت مین حاضر تھے سب چپ رہے ایک شخص حاضرین مجلس سے اوٹھا اور اوسکو کچھہ دیا پھر اون نے بھی اوسکو دیکھکے اوس سائل کو دینا شروع کیا تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نیک رسم نکالتا ہے اور لوگ اوسپر عمل کرتے ہین تو اوس رسم نکالنے والیکو ایک ثواب اپنا ملتا ہے اور ثواب اوسپر عمل کرنیوالونکا بھی اسکے کہ اون کے ثواب سے کچھہ کم ہو اور اسیطرح جو شخص بد رسم نکالتا ہے اور لوگ اوسپر عمل کرتے ہین تو اوسکا وبال اوس رسم کے نکالنے والے پر اور لوگونکا وبال بھی اوسکی گردن پر ہے جو اوسپر عمل کرتے ہین بے اسکے کہ اونکے وبال سے کچھہ کمی کیجاوے راوی اس حدیث کا کہتا ہے کہ اس قصے کے نقل کرنیکے بعد حضرت حذیفہ بن الیمان نے یہہ آیہ پڑہی کہ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ حاصل کلام کا یہہ ہے کہ نفس انسانی کو اپنے نیکی اور بدی پر آگاہی بخوبی حاصل ہوگی

اور جب دیکھیگا کہ جو سینے کیا وہ سب برا تھا اور جو چھوڑ دیا وہ اچھا تھا اور نیکی کی جزا یہان یہہ ہے اور برائی کی سزا یہہ ہے تب اوسکو بڑی ندامت ہوگی اور اپنی الٹی سمجھ پر اوسوقت شرمندہ ہوگا اوسوقت اوسکو کہا جائیگا یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ الخ **عزیزی** ۵ یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۵ فِیْ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۵ اے آدمی کس چیز نے فریب دیا تجکو ساتھہ پروردگار بزرگوار تیرے جسنے پیدا کیا تجکو پس درست اندام کیا تجکو پھر معتدل قد کیا تجکو جس صورت مین چاہا ترکیب دیا تجکو ۵ **فتح** ۵ اے آدمی کاہیسے ہیگا تو اپنے رب کریم پر جسنے تجکو بنایا پھر تجکو ٹھیک کیا پھر تجکو برابر کیا جس صورتمین چاہا جوڑ دیا تجکو ۵ **موضح تفسیر** یَا اَیُّهَا الخ اے آدمی تیرا نام تو انسان سے نکالا گیا تھا کواسطے تو نے حق کی یاد سے انست نہ پکڑی اور نیکیان نکمین تو نے اور حق کے سوا کہ سب تیرے حق مین سانپ اور بچھو تھے اوکو جواہر اور سونیکے نگینے خیال کرکے اوسے مانوس ہوا تو اور محبت کی تو نے مَا غَرَّكَ ۵ کس چیز نے فریب دیا تجکو نفس نے یا شیطان خلق نے یا دنیا نے بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ اپنے پروردگار پر جسنے تجکو طرح طرح سے پرورش اور تربیت فرمائی اور تیرے ساتھہ وہ معاملہ کیا جو اوسکے کرم کی صفت کا مقتضا تھا پھر تو نے اوسکے عوضمین گناہ اور مخالفت کا داغ اپنے پر لگایا اور اپنی فضیلت جو سب مخلوقات پر تجکو ملی تھی برباد کی اور کریم کے معنونمین خلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ کریم وہ ہے کہ جسکے ہر کام مین انعام واحسان ہووے اور اوسکی ہر حرکت وسکون مین خیر منظور ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ جو احسان ونعام کرنیمین اپنا نفع یا اپنے نقصان کا دخل منظور نرکھے وہ کریم ہے اور بعضون نے کہا کہ کریم وہ ہے کہ دوسرے کا حق اپنے اوپر نرکھے بلکہ جو اوکو چاہیے دے اور جو اوسکا حق دوسرا دینہار ہو اوسکو طلب نکرے اور بعضون نے کہا کریم وہ ہے جو دوسرے سے تھوڑی چیز قبول کرے اور اوسپر عوض بہت دے اور یہہ اللہ تعالےٰ کے کرم کا مقتضا ہے کہ گناہ گار وںکے گناہونکو یہی بخشتا ہے اور اسپر اکتفا نہین کرتا بلکہ باوجود اس تمام نافرمانی کے . . . . . دمبدم تربیت اور احسان اور پردہ پوشی اپنے بندے گناہ گار وںپر کیے جاتا ہے اور یہان ایک سوال ہے جواب طلب جسکا حاصل یہہ ہے کہ مغرور ہونے پر سنکر کے اور سرزنش کرنے پر اوس غرور کے قہر کی صفت کا ذکر کرنا زیادہ مناسب تھا اسلیے کہ قہر سے مغرور ہونا البتہ توبیخ اور انکار کی جگہہ ہے بخلاف اسکے کہ کوئی اللہ کے کرم پر مغرور ہووے کہ وہ غصہ اور انکار کی جگہہ نہین ہے اسلیے کہ کریم کا کرم خود عذر کا سبب تھا ہے جیسا کہ تاریخ کی کتابونمین مذکور ہے کہ ایک دن نوشیروان بادشاہ کے سامنے اوسکے خدمتگار بیٹھے ہنس پڑے ایک وزیر نے جو وہان حاضر تھا عرض کیا کہ آپکے خادمونکو کچھہ آپکا خوف نہین ہے کہ آپکے سامنے ایسی حرکتین کرتے ہین نوشیروان نے کہا کہ ہمکو چاہیے کہ دشمنونکو خوف ولادین نہ اپنے خادمونکو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن آپنے غلام کو کسی کام کے لیے

فائدہ
ہمکو کیا بڑی بڑی باتین کیا حاصل ہین ۱۲ منہ

فائدہ
کریم کے معنونکا بیان

فائدہ
حکایت کریم کی

مین بار پکارا اوسنے باوجود سنے کے جواب ندیا آپ باہر تشریف لائے اور جانا کہ غلام کہین گیا ہوگا دیکھا
تو غلام حجرہ کے در وازے پر سر کھڑا ہے آپنے کہا کہ تجکو کیا ہوا تھا کہ مجکو جواب ندیا غلام نے عرض کیا کہ
آپکے کرم کے اعتماد پر علاوہ اسکے یہہ بھی مجھے خاطر جمعہ ہے کہ آپ مجکو مارینگے نہین حضرت علی کو اوسکی
بات پسند آئی اور اوسکو اوسیوقت آزاد کر دیا تو معلوم ہوا کہ اوسچیز کا ذکر جو آپ ہی غرور کا سبب ہوتے
غرور کے انکار کی جگہہ پر مناسب نہین ہے جو آپ اسکا یہہ ہے کہ کرم کی صفت کا ذکر اجگہہ پر غرور کی
وجہ کے بیان کرنیکے لیے ہی یعنے اوسکے کریم ہونیکے سبب سے تو مغرور ہو گیا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے منقول ہے کہ فرماتے تھے آلہی غرّنی حلمک لواحد نبی بالاولی ما اجرات علی التائبہ
اور حضرت فضیل بن عیاض رح سے منقول ہے کہ اونسے لوگون نے پوچھا کہ اگر تمکو حق تعالے قیامت کے دن
کہڑا کر کے پوچھے کہ ما غرّک بربّک الکریم تو کیا جواب دوگے اونہون نے کہا کہ مین کہونگا
غرّنی ستورک المرخاۃ اور اسی قسم کا مطلب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ
کم من مغرور یا لستر علیہ وکم من مستدرج بالاحسان الیہ اور جب استفہام انکاری
مجموع کلام پر وارد ہوا تو موافق قاعدے عربیکے اوس کلام کے معنے تو بیخ و سرزنش کے ہوے
اوس غرور پر جو کریم کے کرم کے ملاحظہ سے پیدا ہوتا ہے اور جب غرور کا انکار کرم پر کہ غرور کے
بڑے عمدہ اسباب سے ہے متوجہ ہوا تو غرور کی نفی مین بہت مفید پڑا اسلیے کہ جب کرم پر غرور کرنا
نچاہیے تو قہر پر غرور کرنا کسطرح چاہیے اور اللہ تعالی کی صفت جسطرح کرم ہے اوسیطرح قہر بھی تو وہ
کریم بھی ہے اور قہار بھی ہے اور منعم بھی ہے اور باوجود ان سب صفتونکے حکیم بھی ہے اور جب اوسکی
حکمت قہر اور انتقام کی خواہش کرنیوالی ہوئی تو اوسوقت کرم کے آثار ظاہر نہین ہوتے اسواسطے
کہ کرم اوجہان بیکار دینے حق مین خلاف قاعدے حکمت کے ہے اسی جگہہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس آیت کے تلاوت کرنیکے وقت فرمایا کہ غرّہ بالله جهله یعنے آدمی کو مغرور
کیا ہے اوسکی نادانی نے اسلیے کہ وہ ایک صفت پر اپنے پروردگار کی تکیہ کر رہا ہے اور اور صفتین
کہ حکمت اور عدالت ہین بھول گیا اب جانا چاہیے کہ اس جگہہ پر تین چیزین ہین غرور اور تمنی
اور رجا سو جا بجا قرآن مین غرور و تمنی کو برا فرمایا ہے جیسکہ ان آیتونمین ہے ولا یغرّنکم
بالله الغرور وہ لیس بامانیکم ولا امانی اهل الکتاب تلک امانیهم اور رجا یعنے امید قرآن
شریف اور حدیث دونو مین پسند ہے جیسا کہ جا بجا مومنون اور نیکونکی تعریف مین مذکور ہے
یرجون رحمة الله اور سوائے اسکے بھی ہی تو ان تینون چیزونمین فرق اور جدائی کہلی
کہلی بیان کرنی چاہیے تاکہ کام اچھا اور برابر نباوین پس جانا چاہیے کہ امید کی حقیقت یہہ ہے
کہ کسی چیز کے انتظار مین آدمی کا دل خوش رہے اور ہر مرغوب کے حاصل ہونیکے لیے ایک سبب درکار
ہے والا انتظار نہایت نہووے پھر اگر ایک چیز کے اسباب بہت جمع ہوے ہون اور اوسکا انتظار کھینچے
اور اوس انتظار مین خوش رہے جیسا کہ ایک کسان نے اچھا بیج اچھی زمین مین بویا اور پانی بھی

وقت پر دیتا ہا اور غلہ کا منتظر ہے اسکو رجا اور امید کہتے ہین اور اگر ایک چیز کے بہت سے اسباب جاتے رہین اور وہ سکا انتظار کرے تو وہ غرور اور حماقت مین گرفتار ہے جیسا کہ ایک کسان اپنے بری زمین مین بیج بویا اور وقت پر پانی نہیں یا پہر غلہ کی انتظاری کرے اسکو غرور و حماقت کہتے ہین اور اگر اسباب کے حاصل ہونیمین شک واقع ہو پہر وہ سیچنے کا انتظار کرے جیسا کہ ایک کسان نے ابھی زمین مین بیج بویا لیکن پانی نہین دیا یا بڑی زمین مین بیج بویا اور پانی دیا پہر غلہ کا منتظر ہے اسکو تمنا اور آرزو کہتے ہین پہر جب یہہ مثالین خوب سمجھہ مین آگئین تو ایمان دار کو چاہیے کہ اپنی نجات اور فلاح کی حتے المقدور فکر کرے اور اوسکے اسباب کو اپنے مین جمع کرے یعنی فرمانبرداری مالک کے حکمون کی کرے اور بچے منہیات سے پہر رحمت الٰہی کا امیدوار رہے اور اس انتظاری مین خوشی خوشی مین گذران کرے اور جسنے اپنی نجات اور فلاح کے اسباب کو کھو دیا اور اپنی عمر کو نامرضیات الٰہی مین صرف کیا پہر منتظر فلاح و نجات کا ہو وہ احمق ہے اور غرور مین گرفتار اور تنک کی صورتین جیسے نماز و روزہ کیا لیکن اوسکی شرطونکو خوب بجا نہ لایا تو وہ آرزومند ہے یعنے نماز اسکو نجات ہو لیکن یہہ دونون صورتین اخیر کی اللہ تعالے کے نزدیک بری اور نامقبول ہین منقول ہے کہ سلیمان بن عبد الملک حج کے لیئے شام سے آتا تہا مدینہ منورہ مین حضرت ابو حازم تابعی سے ملا اور پوچہا کہ ہمکو موت کیون بری لگتی ہے اونہون نے کہا کہ تمنے اپنی دنیا کو آباد کیا ہے اور آخرت کو اجاڑ ہے سو قوم آبادی سے اجاڑ مین جانا برا سمجہتے ہو سلیمان نے کہا کہ سچ کہا تمنے پہر سلیمان نے کہ قیامت کے دن بندیکی ملاقات پروردگار سے کسطرح ہوگی ابو حازم نے کہا کہ اگر بندہ نیک ہے تو اسطرح ہوگی کہ جیسے مسافر سفر سے بہت دنونین اپنے گہر آتا ہے اور بہت کچہہ کما کے اپنے گہر کیلئے ساتہہ لاتا ہے خیال کیجئے کہ گہر والے کیسے خوش ہونگے اور کیسی خاطر داری اوسکی کرینگے اور اگر بندہ برا ہی بہت برائیان کرکے دنیا سے گیا ہے تو اوسکا سامنا ویسا ہوگا جیسا کہ کسیکا غلام بہاگا اور خاوند نے پیادے اوسکے پکڑنیکو بہیجے وہ پیادے اوسکو پکڑکے ہاتون بہت کرایان اور پاؤن مین بیڑیان اور گلے مین طوق ڈالکے اوسکے مالک کے حضور مین لاوین اوسکے اوسوقت کی حالت کو خیال کرو کہ غلام کیسا شرمندہ ہوگا اور مالک کے نزدیک کیسا لائق لعنت و نفرین کے ہوگا سلیمان کو یہہ بات سنکے رقت غالب ہوئی بہت رویا اور کہا کہ کیا ابھی بات ہوسے کہ مین اپنا حال جانون کہ مجکو کسطرح ان دو نون صورتونمین سے اوس مالک مطلق کے سامنے پیش ہونیکے ابو حازم نے کہا کہ اسکا معلوم کرنا بہت آسان ہے اور قرآن شریف مین خوب کہول کر بیان فرمایا ہے سلیمان نے پوچہا کہ کس آیت مین ابو حازم نے کہا کہ حق تعالی فرماتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ اب اپنے عملونکا جائزہ دیکھو کہ ابرار مین ہو یا فجار مین سلیمان نے کہا کہ اگر ہمارے عملونپر انجام پہیرا تو کہان ہے رحمت الٰہی ابو حازم نے کہا کہ اسکا جواب بہی قرآن مین

نجات کسیکو ملیگی گناہ کے نجات کا متوقع ہونا حماقت و نادانی ہے ۱۲

حکایت سلیمان بن عبد الملک و ابو حازم رح

ہی کہا سلیمان نے کہ کس آیۃ مین ابو حازم نے کہا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ سلیمان کو اسبات کے سنتے ہی خوف غالب ہوا اور روتے روتے حالت متغیر ہوگئی اور چیخ مار کے رویا اور کہا کہ مجکو تمہاری باتین سننے کی طاقت نہین کہ میرا پتا پہنچا جاتا ہے پھر کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کرو ابو حازم نے کہا بچکارہ اس سے کہ تجکو اللہ تعالےٰ دیکھے ایسی جگہہ جہانسی منع کیا ہے اور نہ دیکھے اوس جگہہ کہ حکم فرمایا ہے یعنے ممنوعات سے بچکارہ اور احکام الٰہی بجالا کر رہ پس سلیمان یہہ سنکر چلا گیا انتہی اور جب اس آیۃ مین آدمی پر توبیخ اور سرزنش متوجہ فرمائی اسپر کہ نرے اللہ تعالےٰ کے کرم پر مغرور ہونا چاہیے تو اب کئی نعمتین جو اوسپر انعام کی ہین اور وہ غرور و فریب کو مانع ہین بیان فرماتے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے اَلَّذِیْ خَلَقَکَ وہ کریم ایسا ہے اپنے محض کرم سے تجکو پیدا کیا اور ہر گز خواہش اور دعا اوس نیستی کی حالت مین تجسے متصور نہتی اور کسی منفعت کی تجسے توقع نہتی فَسَوّٰکَ پھر تیرے بدن کو ٹھیک بنایا اور سب جوڑ بند برابر پیدا کئے اندازیسے کہ ماتھہ برابر ماتھہ کے اور پانون برابر پانون کے اور کان آنکھہ برابر کان آنکھہ کے کہ کوئی نمین سے کم زیادہ نہین کیا اگر ایک پانو چھوٹا ہوتا اور دوسرا بڑا تو چلنے مین بھی رنج ہوتا اور دیکھنے مین بھی عیب و ناقص یہہ اوسیکا کرم ہے کہ ایک قطرہ ناپاک سے تجکو ایسا خوبصورت اور سڈول پیدا کیا وَعَدَلَکَ پھر معتدل مزاج بنایا تجکو اور تیرے بدن کے مزاج کے خلط کے رکہا کہ نہ بہت گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کو طبیعت مین ایسا ان برابر کیا تاکہ جو احوال کہ اعتدال سے خارج ہین اونکو بچالے اور سمجھے کہ ظاہری اعتدال سے خارج ہونا کسقدر رنج دیتا ہے پھر معنوی اعتدال کو اسی پر قیاس کیا چاہیے فِیْ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ جس صورت مین چاہا تیرا پروردگار نے بنایا تجکو تو اوسوقت مین حاضر نہتا جو کہتا کہ فلانی صورت ایسی ہے اور فلانی بری مجکو ایسی صورت چاہیے نہ بری یہہ اوسیکا کرم ہے کہ اپنے صورتین تجکو بنایا ہاتھہ دیتے تکبیر مین اوٹھانیکو مصحف پکڑنیکو تیار جہاد مین اوٹھانیکو اور سوائے اسکے کتنی چیزین بندگی کی کہ ہاتھہ سے تعلق رکھتی ہین اور زبان دی ثنا اور صفت اور تسبیح اور ذکر اور قرآن پڑھنیکو اور ایسی بات کے حکم کرنیکو اور بری بات سے منع کرنیکو اور ذات و صفات الٰہی کی حقیقتین بیان کرنیکو آنکھہ دیا پانو دیے نماز مین کھڑے ہونیکو جہاد مین دوڑنیکو بیت اللہ کے طواف کرنیکو مریضون کی عیادت کرنیکو اور بزرگونکی زیارت کو اور سوائے اسکے جو ایسی چیزین اس سے متعلق ہین ۱ سیطرح ہر ایک عضو کو طاعت کے لیے پیدا کیا اور تو نے ان نعمتون کو اوسکے خلاف مین خرچ کیا اور گناہ کا دہنہ بنایا سو جسنے ایسی نافرمانی اپنے مالک کی کی ہو وہ ہرگز صفت کریمی کے لائق نہین ہوتا اور ایسے شخص کو مغرور ہونا کرم کے کرم پر زیب نہین دیتا اور بعضے مفسرون نے انسان کے رنگون کے مختلف ہونے پر حمل کیا ہے جیسیکہ پہلے اور دوسری اقلیم کے رہنے والے کالے ہوتے ہین اسلیے کہ آفتاب اونکے سر کے مقابلہ مین رہتا ہے یا مقابل سے ٹہٹا ہوا اور آفتاب کی گرمی کی ہمیشگی رنگ کو سیاہ کردیتی ہے جیسیکہ دہنوبیتین اور اول گنوار وہین جو ہمیشہ دہوپ مین رہتے ہین یہہ بات ظاہر ہے اور تیسرے اقلیم کے رہنے والے اکثر گندم گون ہوتے ہین اور چوتھی اقلیم کے

رہنے والی گوری مائل بسرخی اور پانچوین اقلیم کے رہنے والے سبز رنگ اور چھٹی اور ساتوین اقلیم کے رہنے والے زرد رنگ ہوتے ہین اور حضرت بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ بعضون کو ایسی صورت پر پیدا کیا ہے کہ اپنے بندگی کے لیے چن لیا ہے جیسا کہ حضرت عیسی کے حقین فرمایا ہے وَاصْطَفَيْنَاكَ لِنَفْسِي اور اورانبیا کے حقین فرمایا ہے اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا بیشک وہ تہا چنا ہوا اور اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ بیشک وہ تہا ہمارے چنے ہوے بندون اور بہ گروہ باونسا ہی خاص بندے مانند ہین کہ حضور کی خاص خدمتونکے لیے مقرر ہوے ہین اور بعضونکو ایسی صورت پر پیدا کیا ہے کہ اوسکے غیر کیطرف مشغول ہین جیسے بعضے مال کی تجارت کے لیے اور بعضے کہیتی مین اور بعضے اور کسب وپیشہ مین مشغول ہین کہ دنیا کا کام چلے اور اس کلام مین جو گمان کیا تہا کہ کرم کی صفت سے جو اس توبیخ وسوال مین مذکور ہے شاید کافر کہنے لگین کہ ہمارا غرور واعتماد اوسکے کرم پر تہا اسلیے دوسری توبیخ وتنبیہ پہلے سے بہی زیادہ سخت ارشاد فرمائی كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ عزبزی کلا بل تکذبون بالدین بلکہ جہوٹ کہتے ہے تم جزا اعمال کو فتح کوئی نہین پر تم جہوٹ جانتے ہو اوصاف ہونا موضح تفسیر كَلَّا یعنی ایسا نہین ہے کہ اوسکے کرم پر اعتماد کرکے گناہ کرتے ہو اسلیے کہ بیاعتقاد تو آخرت کی جزا کے اقرار کرنے پر اور اوسکے اعتقاد والے پر موقوف ہے اور تم آخرت کا اقرار واعتقاد نہین کرتے ہو بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ بلکہ تم انکار کرتے ہو جزا کا اور حال یہ ہے کہ جزا کا وعدہ ہی اوسکے کرم کا مقتضا ہے تاکہ ہمی جزا امید پر طاعت کرو اور دین ودنیا کی تمہارے کام اچھے بن جاوین اور عذاب کے خوف سے گناہ سے بچتے رہو تاکام دونون جہان کے تمہارے بگڑ جاوین اور جزا کا انکار نتیجے کسطرح پر لیگا وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ عزبزی وان علیکم لحفظین كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ اور حقیق تمپر نگہبان ہین نگہبان بزرگ قدر لکہتے جانتے ہین جو کچہہ تم کرتے ہو فتح اور تمپر نگہبان مقرر ہین سردار رکہنے والے جانتے ہین جو کرتے ہو موضح تفسیر وَاِنَّ عَلَيْكُمْ اور حال یہ ہے کہ ہم کی طرف سے تمپر لَحٰفِظِيْنَ چوکیدار مقرر ہین تاکہ نیاے اور بدکام تمہارے خبردار رہین اور کوئی اچہا کام تمہارا ضایع نجاے اور کوئی برا کام ہم سے پوشیدہ ہو كِرَامًا یعنی چوکیدار تمسے حق تعالے کی صنعت کے موافق تمسے کرم کا معاملہ کرتے ہین سو اوسکے کہ موکلین جو تمسے کرتے ہین ایک یہہ ہے کہ تمسے چہپے رہتے ہین اور اپنے تئین تمپر ظاہر نہین کرتے تاکہ کہین شرمندہ ہوکے اور توبہ کی صحبت اور جا سے دنیا سے اور اپنی مزیداریان اور لذتین چہوڑ نہ اور اوسکے موکلین سے یہہ ہے کہ باوجود تمہارے کام جاننے کے تمکو فضیحت اور سزا نہین کرتے ہین کہ کسیکے آگے تمہارے عیب اوسکو کہولتے نہین اور اوسکے موکلین سے یہہ ہے کہ جب تمسے کوئی نیکی ہوتی ہے تو اوسکو دس گونے کرکے لکہتے ہین جیسے اگر ایک روپیہ اللہ کے راہ مین تمنے دیا ہو تو سات

بیان کرام کاتبین کے سات مسئلہ کا جو اوپر سے لکہے گئے ہین

دس بے لکھتے ہین اسی پر اور چیز دنکو بھی قیاس کرلو اور اگر کسی نیکی کا تمنے قصد کیا اور کسی سبب
تسے وہ نیکی ہونے نپائی تو تمہارے اوس نیک ارادیکو بھی نیکیون مین گنتے ہین اور ایک نیکی دسکے
عوض مین لکھہ لیتے ہین اور اگر کوئی گناہ تمسی ہوتا ہے تو چھہ ساعت تک تمکو مہلت دیتے ہین اور اتنے
دیر تک اوس گناہ کو نہین لکھتے کہ شاید اس عرصہ مین تم توبہ و استغفار کرو یا اوس اپنے کرنے پر شرمندہ
ہو یا اوسکے بعد اتنے عرصہ مین کوئی ایسی نیکی تمسے ہو کہ اوسکی سبب سے وہ برائی تمہاری معاف
ہوجاوے اور اگر اتنی دیر مین ان باتونمین سے کچھہ نہوا تو ایک گناہ لکھتے ہین اور پھر تم جب توبہ و استغفار
کرتے ہو یا کوئی اور نیکی تو اوس لکھے ہوے کو مٹا ڈالتے ہین اور وہ چوکیدار تمہارے کامونکے
یاد رکھنے مین بہت احتیاط کرتے ہین اور باوجود فرشتہ ہونیکے کہ اونمین نسیان و فراموشی ہرگز نہین
ہے اپنے یاد پر اعتماد نہین کرتے بلکہ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ کا یعنی لکھہ رکھتے ہین اور اوس کام کے لیے دفتر
تیار کر رکھتے ہین اور صحیح روایتون سے ثابت ہے کہ ہر آدمی کے کندھے پر لکھنے والے چار نفر ہین
دو دن کو آتے ہین اور دو رات کو اور ہر دن اور رات کے دو دو دفتر علیحدہ علیحدہ لکھہ چھوڑتے ہین
اور بعضے روایتون مین آیا ہے کہ اونکے بیٹھنے کی جگہہ آدمی کے دونون کندھے ہین اور بعضون نے
لکھا ہے کہ ہر آدمی کے اوپر کے دونون جبڑے دانت ہین اونکے بیٹھنے کی جگہہ اور آدمی کی زبان
اونکا قلم ہے اور تھوک آدمی کا اونکی سیاہی ہے اور جب یہہ دفترات اون کے حق تعالے کے حضور مین
لیجاتے ہین کہ باوجود اسبات کے کہ حق تعالی اپنے بندے سے جان کی رگ سے بھی زیادہ نزدیک
لیکن حجتی کے واسطے حکم ہوتا ہے کہ اس دفتر کو لے ہو یکا لوح محفوظ سے مقابلہ کرو اسوا سے کہ
اوسمین جو کچھہ کہ بندہ کرتا ہے لکھی بشیمی کے لکھا سے بعد مقابلہ کے حکم ہوتا ہے کہ طاعت و گناہ
کے سوا جو کچھہ ہے اوسکو مٹا ڈالو اور صرف طاعت و گناہ رہنے دو کہ اوسپر ثواب و عذاب ہوگا
اور ان چوکیدار دنکو کسیطرح پر تمہارے احوال سے پوشیدگی نہین ہے اور یہہ بھی گمان نکرنا کہ جسطرح دنیا کے
اخبار نویسون اور خفیہ نویسون سے کسی حیلہ اور مکر سے اپنے کام چھپا رکھتے ہو اونسے بھی چھپا رکھوگے اسلیے
کہ وہ چوکیدار یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ جانتے ہین جو کچھہ تم کرتے ہو اگر چہ ہزار پردونمین کرو اب
جانا چاہیے کہ لکھنے والے فرشتونکا آدمی کے سکل سونپر خبردار ہونا اس آیتسے ثابت ہوتا ہے
اور آدمی کی سب باتونپر خبردار ہونا اونکا دوسری آیتسے جو سورہ ق مین ہے سمجھا جاتا ہے وہ
آیۃ یہہ ہے مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ اور کسی کام چھوڑ دینے پر خبردار ہونا
جیسے روزہ اور اعتکاف اور جو احرام کے اندر منع ہین اونسے بچنا اور جو لکھے مانند ہین یہہ سب دلیل
عقلی سے ظاہر ہین اسلیے کہ جب کسی شخص نے ایک کام کی حاجت کے وقت بدون کسی عذر و مانع کے
اوس کام کو کیا صریح معلوم ہوتا ہے کہ اونسے اوس کام کو چھوڑا لیکن آدمی کی نیت کا حال دریافت
کرنا اور اوسکے دل کی بات پر خبردار ہونا اسمین علما رکو اختلاف ہے اکثر علما نے اسکا انکار کیا ہے
اسلیے دل کی بات کی اونکو خبر نہین ہوتی اللہ ہی جانتا ہے اور صحیح حدیث مین آیا ہے کہ یہہ لکھنے والے

نیکی کے ارادہ کو نیکی لکھتے ہین اور اوس بدی کے ارادہ کو جسکو چھوڑ دیا ہے اوسکو بھی نیکی لکھتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اون فرشتونکو دل کی بات کی بھی خبر ہوتی ہے لیکن اسکے منکر کہتے ہین کہ یہہ خبر اونکو ہوتی ہے بطور الہام الٰہی کے یعنے فلانے شخص نے اسوقت فلانی نیکی کا ارادہ کیا ہے یا فلانی بدی کا ارادہ کرکے چھوڑ دیا ہے ظاہر تر یہی معلوم ہوتا ہے اور جب کلام جزا کے ثابت کرنے تک پہنچا تو اب تھوڑی نیکیون کی جزا اور بدونکی سزا کی تفصیل اسمقام پر بیان کرنی ضرور ہوئی اسلیے ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ ۞ عزیزی ۞ کرام جمع کریم کی ہے یعنی ہزرگ دنیا کے ضد بدذات کے کتاب زہرہ الرایض مین لکھا ہے کہ اونکو کرام اسلیے فرمایا کہ جب بندونکی نیکیان لکھکر آسمان پر لیجاتے ہین تو پیش کرتے ہین جناب باریتعالے کے حضور مین اور عرض کرتے ہین کہ تیرے فلانے بندے نے یہہ نیکی کی ہے اور برائی لکھکر لیجاتے ہین تو عرض کرتے ہین کہ الٰہی تو ستار العیوب ہے اور وہ ہرون تیری کتاب مین پڑھتے ہین اور ہماری تعریف یہی کرتے ہین ہم اونکی پردہ دری نہین کرتے اور حدیث مین آیا ہے کہ اکرام کرو تم کرام کاتبین کا کہ جسسے جدا نہین ہوتے ہین مگر وقت ایک حالت کے وہ حالتو نہین سے جنابت اور غائط اور بعضے بدذین احمق جوان فرشتو نکا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر وہ ہوتے تو ہم بھی کبھی اونکو دیکھتے تو اونسے کہنا چاہیے کہ ملک الموت جو قبض روح کے لیے آتے ہین اور جنات اور ہوا اونکو بھی تم دیکھتے ہو کہین جسم لطیف نظر نہین آیا کرتا ہے لیکن بدذین احمق کب سمجھتے ہین ۞ روم ۞ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۞ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۞ یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۞ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ۞ تحقیق نیک کا رلعمت مین ہونگے اور گنہگار دوزخمین بیشبہہ کے دوزخمین روز جزا اعمال کے اور نہین ہونگے اوسسے غائب ۞ فتح ۞ بیشک نیک لوگ آرام مین ہین اور بیشک گنہگار دوزخمین ہین بیشبہہ اوسمین انصاف کے دن اور نہونگے اوسسے چھپنے والے ۞ مو ۞ تفسیر اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ مقرر نیک لوگ بڑی نعمت مین ہونگے کہ وہ نعمتین جنت کی ہین اور مقرر بڑے لوگ دوزخمین ہونگے بیشبہہ اوس دوزخمین انصاف کے دن یعنی قیامت کو اور نہونگے وہ سب اوس دوزخسے غائب ہونے والے حاصل اسکا یہہ ہے کہ جسطرح دنیا کی آفت و مصیبت سے بھاگ کر یا چھپ کر بچ جاسکتے ہین اوسے ان یہہ حیلے اور مکر کرکے پیش نجا ونیگے اور اوس بلا سے کسیطرح نہ نکلسکینگے ہونگی اسلیے کہ اوس آگ کی لپٹ دور سے اون بدکارونکو اپنے اندر کھینچ لاوینگی اور وہ فرشتے جو دوزخ کے داروغہ مقرر ہین زنجیرون اور طوقونمین اونکو باندھکر دوزخ مین ڈالدینگے نہ اونسے بھاگنے کی جگہہ ہوگی اور نہ طاقت مقابلہ کی اور بعضے مفسرین نے غائب ہونیکو دوزخ سے نکلنے پر حمل کیا ہے تو اس صورت مین تخصیص کفار کی وجہ سے ضرور ہوئی اسلیے کہ فاسق ایماندار دوزخ سے نکلینگے اور بہشت مین داخل ہونگے اور بدکارونکی جزا کے درپے مین جو ذکر کردین کے روز کا ہی آگیا تھا اور اوسدن کی سختیان اور مصیبتین خاطر خواہ بیان نہین ہوئی ہین تو سننے والونکے خبردار

۵ یعنی گناہ کرنے اور بہ عبادت وغیرہ کرنے کی بابت اور بجا لانے کے اوس مہینہ کے بارہ مہینہ سے زیادہ کا

۵ ان الابرار یعنی نیک لوگ کا اور بیچ مین لیجانے کے کہ فرشتے اونکو دیکھتے ہین اور گنہگار بدذات ہین جو انکو نہین دیکھتے

۵ علیہ السلام کے قصہ مین ہے اور حسن کا اور اوسکے اوپر بھی

۵ اور بعضے مفسرین نے غائب ہونیکو دوزخ سے نکلنے پر حمل کیا ہے

کردینیکے لیے تھوڑی سی سختیاں اوسدن کی استفہام تہویلی کی طور پر مجملاً بیان فرماتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ عزیزی ۞ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۞ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۞ اور کس چیزنے مطلع کیا تجکو لے آدمی کہ کیا ہے روز جزا کا پھر کہتا ہون کہ کسچیزنے مطلع کیا تجکو کہ کیا ہے دن جزا کا ۞ فتح ۞ اور تجکو خبر ہے کیسا ہی دن انصاف کا پھر بہی تجکو کیا خبر ہے کیسا ہے دن انصاف کا ۞ مو ۞ تفسیر وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ اور کیا جانوتے کہ کیا ہے دن انصاف کا حاصل اس کلام کا یہہ ہے کہ اپنی عقل سے سختیان اور مصیبتین اوسدن کی آدمی دریافت نہین کرسکتا ہے اسلیے کہ جو جو دکھہ درد کی سختیان اور آفتین مصیبتین اوسدن اوسپر گذرتی ہین اکسی اپنے ہم جنسے سی ہین وہ سب اوسدن کی مصیبتون اور سختیون کی نسبت سے کچھہ حقیقت نہین رکہتین تاکہ اونکو انپر قیاس کرے اور عقل کا کام تو یہی ہے کہ بن دیکہی چیز کو دیکہی چیز پر قیاس کرلے اور بن سنی کو سنی پر ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ الخ پھر بعد مہلت کے ہم کہتے ہین کہ تونے کیا جانا کہ کیا ہے انصاف کا دن اس مقام پر ثُمَّ کے لفظ کا حاصل یہہ ہے کہ بہت سی چیزین ایسی ہین کہ اونکو سنتے ہی آدمی دریافت نہین کرسکتا ہے بعد تہوڑی دیر کے اور تامل کرنیکے اوسکی حقیقت معلوم ہوتی ہے لیکن جو چیز ایسی ہے کہ وہم و خیال کی اوسمین گنجایش نہو ایسی چیز مین مدتون تک فکر و تامل کرنا اوسکے سنتے ہی اوسکے دریافت سے ناامید ہونا دونون برابر ہین اسی سبب سے فرمایا ہے کہ بعد مہلت و فرصت دراز کے ہی اوسکی حقیقت حال کو دریافت نکرسکینگے مگر تہوڑی سی شدت اور سختی اوسدن کی تجسے بیان کرتے ہین ہم وہ دن يَوْمَ لَا تَمْلِكُ الخ ۞ عزیزی ۞ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۞ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۞ ع * وہ دن ہے کہ نہ فائدہ پہنچا سکیگا کوئی شخص کسیکو کچھہ اور حکم اوسدن خدا ہی کو ہی ۞ فتح ۞ جسدن بھلا نہ سکے کوئی کسی جیکا کچھہ اور حکم اوسدن اللہ کا ہے ۞ مو ۞ تفسیر يَوْمَ لَا تَمْلِكُ الخ جسدن نہ مالک ہو کوئی جان کسی جان کے لیے کچھہ اس مقام سے شدت اوسدن کی جاننی چاہیے اسلیے کہ دنیا مین اگر کوئی شخص کسی بلا مین گرفتار ہوتا ہے تو پہلے عوام الناس سے اوس شہر کے اوس بلا کے دفیعہ کی تدبیر پوچہتا ہے اور اپنی خلاصی ڈہونڈتا ہے اور جب دیکہتا ہے کہ عوام سے کچھہ کاربرآری نہین ہوتی تب خواص کی طرف اوس بلا کا دفیعہ جانتے ہین التجا لیجاتا ہے جیسے طبیب حاذق کی طرف رجوع کرتے ہین بیماریون کے دفع کرنیکے لیے اور کامل جراحونکی طرف پہوڑے اور دمہونین اور تیز نظر کہانونکی طرف آنکہونکی مصیبتونین اور عادل حاکمون کی ظلم و زبردستی کے مقدمہ مین اور ہر کام کے تجربہ کارونکی طرف اور کاموین اور جب دیکہتا ہے کہ انمین سے کوئی میرے حال پر متوجہ نہین ہوتا ہے تب لاچار ہوکے اوسنے یار دوستونسے سفارش کروانا ہے اور مدد چاہتا ہے اور اپنے کاربرآری کرتا ہے لیکن اوسدن جتنے ناتے رشتے اپنائت آشنائی کے ہین سب نیست و نابود ہوجائینگے اور سوہے نفسی نفسی کے کیکو دوسرے کیلئے

ومہربانی نہوگی یہان تک کہ ماں باپ کو اپنی اولاد پر رحم نہوگا اور نہ ماں باپ کا اولاد کو کچھ غم ہوگا سب اپنے اپنے حالمین مبتلا ہونگے اور وہان کے مقدمات مین کیکو دنیے ہوئے اعلے کچھ دخل نہوگا خاص بندے عوام کی طرح حیران و پریشان ہونگے اور بڑے بڑے سردار رعایا کے مانند گشتہ و حیران ہونگے اوسدن بدون حکم اوس مالک کے کوئی کیکی سفارش نکر سکیگا اور عاجزی اور حاپوسی اور صبر و استقلال دونون بیفائدہ اور بیکار ہونگے اوسدن وہی ارحم الراحمین جسپر رحم کرے اوسکی نجات ہے اور جسپر قہر و غضب ہو اوسکی خرابی اور رسوائی اور اس آیۃ مین تین عموم واقع ہوے ہین پہلا عموم مالک کی ذاتین اور دوسرا مملوک کی ذاتین اور تیسرا مملوک کی خیرین اور ان تینون عموم سے پہلے دو حصہ کا مایوسی حاصل ہوئی اپنی مصیبت کے دفع کرنیمین کسیکی سرے کی طرف التجا کرنیمین اوس دن کے معاملہ مین چنانچہ یہہ بات ظاہر ہے وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِلّٰہِ اور حکم اوسدن اللہ ہی کے لیے ہے اور دنیا مین جسطرح بادشاہ کا حکم رعیت پر اور ماں باپ کا حکم اولاد پر اور آقا کا حکم نوکر چہ اور خاوند کا حکم جورو پر اور میان کا حکم لونڈی غلام پر جاری ہوتا ہے اوسدن یہہ سب حکم موقوف ہوجاوینگے اور سوائے اوس مالک علی الاطلاق کے حکم کے کیکو قدرت دم مارنیکی نہوگی دیکھو اوس مالک نے پسند کیا جسے اوسکی نجات ہے اور جسکو سب سے ناپسند کیا اور اوسکی ہلاکت و خرابی ہی اور جسکو بعضی وجہ سے پسند اور بعضی وجہ سے ناپسند کیا اونکے واسطے پیغمبرون یا اولیا یا علما یا حافظون یا شہیدون یا فرشتونکو حکم ہوگا کہ فلانے شخص کی شفاعت کرو تاکہ تمہاری بہی عزت و مرتبہ پڑہے اور اسطرح کی شفاعت جو حاکم کے حکم پر موقوف ہے اوسمین کیکو دخل نہین ہوتا اور جنہون نے کہا ہی اوسپر نچا ہے اور اسی مضمون سے معلوم ہوا کہ اس آیۃ مین شفاعت کی نفی نہین ہے جو معتزلہ نے سمجہا ہے بلکہ شفاعت کا ہونا حاکم کے حکم پر موقوف رکہا ہے اور یہی ہے اہل سنت و جماعت کا صحیح مذہب وہ عقاد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

سورۃ مطففین

اس سورۃ مین اختلاف ہے کہ مکی ہے یا مدنی اکثر مفسر تفسیر وحیدی مذکور ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لیگئے اور اوسوقت مین وہانکے لوگ ماپ اور تولمین دغابازی بہت کرتے تہے تو یہہ سورہ نازل ہوئی اور اول سورہ جو مدینہ مین اوتری وہ یہی سورۃ ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے لوگونکو یہہ سورۃ تعلیم فرمائی اور وہ لوگ ہدایت سے قرآن اور رسول کے مستعد ہوگئے اور وہ دغابازی چہوڑدی چنانچہ اوس روز سے آجکے دن تک کوئی پورا ماپنے تولنے والے مدینہ منورہ کے لوگونکے برابر نہین اور جو لوگ کہ اس سورہ کو مکی کہتے ہین تو اونکا قول یہہ ہے کہ یہہ سورہ مکہ معظمہ مین اوتری تہی جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف فرما ہوے اور وہانکے لوگونکو اس بلا مین مبتلا دیکہا تو یہہ سورۃ اونکے سامنے پڑہی بس اس سبب سے لوگون نے جانا کہ یہہ سورہ اسی وقت نازل ہوئی اور اسکے ربط کی وجہ سورہ انفطار سے یہہ ہے کہ اوس سورہ مین نیک کار و بدکار دونکے نامۂ اعمال کی ابتدا کا مذکور ہے کہ دنیا مین لکہے جاتے ہین اور اس سورۃ مین اون اعمال کے

سلام جیسا کہ سورہ عبس مین فرمایا یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ یعنی قیامت کے دن کہیگا کوئی کسی سے بہاگیگا کوئی کسی سے ماں اور باپ اور جورو اور اولاد سے

درمیان کا بیان ہے کہ ہر شخص کی موت کے بعد خواہ بدہو خواہ نیک اون دونون دفترون مین سے کہ سجین اور علیین مین ایک دفتر کے مقصد ہوکے حوالہ کئے جاتے ہین چنانچہ سورۂ انشقت مین اون نمونکے انتہا کا بیان ہے کہ حشر کے روز ہر شخص کے ہاتھہ مین دیے جاوینگے اور اس سورہ کا نام مطففین اسلیے رکھا کہ اوسکے شروع مین بدتمالی مطففین کی مذکور ہے اور وہ لالت کرتی ہے اسبات پر کہ جو شخص اتنا تھوڑا حق ہی مخلوق کا تلف کریگا اوسکا بھی بُرا حال ہوگا پھر جو شخص کہ بڑا حق تلف کریگا اور بڑا گناہ کا کہ ایمان لانا اوسکی آیتون اور اوسکے رسولونپر ہے تلف کریگا تو انجام اوسکا کیا کچھہ ہونیوالا ہے اور مناسبت دونون سورتونمین کلام کے نظم وسبق کے اعتبار سے یہی ظاہر ہے کہ اوس سورہ مین كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ مذکور ہے اور اس مین وَيْلٌ لِّلْمُكَذِّبِينَ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انقَلَبُوا فَكِهِينَ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ وَاقعے ۞ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ اوسکے جب اپنے لیے ماپنین لوگونپر سختی کرکے پورا لین ۝ **فتح** ۝ خرابی ہے گھٹانیوالونکی وہ کہ جب اپنے لین لوگونسے پورا بھر لین ۝ **موہ تفسیر** وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ خرابی ہے گھٹانیوالونکی کہ لوگونکے حق اپنے تولنے مین گھٹاتے ہین ہرچند کہ تطفیف عرب کی لغت مین اپنے اور تول مین خیانت کرنیکے معنومین آتا ہے لیکن شیخ ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ نے اور ہرلوگونپر فرمایا کہ ظاہر کرنا لوگونکے عیب کو اور وہی عیب اپنے اندر ہو اوسکو چھپانا اور لوگونسے انصاف چاہنا اور خود بےانصافی کرنا اور دونکے عیب کو دیکھنا اور اپنے عیبونکو نہ دیکھنا اور لوگونسے تعظیم چاہنی اور آپ واجب تعظیمونکو تعظیم نکرنی اور جو اپنے واسطے چاہنا اور دونکے واسطے نچاہنا اور نوکرون مزدورونسے کام پورا لینا اور اونکی مزدوری اور تنخواہ دینے مین قصور کرنا اور رزق مقدر کو حدالمقدور سے پورا چاہنا اور آپ اوسکی طاعتو نمین نقصان کرنا یہہ سب تطفیف مین داخل ہین چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ مِکْیَالٌ فَمَنْ وَفّٰی وُفِّیَ لَہٗ وَمَنْ طَفَّفَ فَقَدْ عَلِمْتُمْ فِیْہِ مَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور یہہ بھی حدیث قدسی مین آیا ہے کہ اُوْفِ یَا ابْنَ اٰدَمَ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّوْفٰی لَکَ وَاعْدِلْ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّعْدَلَ لَکَ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ کے تلاوۃ کے بعد دیے کے لوگونسے ارشاد فرمایا کہ خمس بخمس یعنے پانچ چیزین بدلیمین پانچ چیزونکے ہوتے ہین کوئی قوم سب ملکر عہد شکنی نہین کرتے مگر دشمن اونکے اونپر مسلط کیے جاتے ہین اور کوئی فرقہ خلاف شریعت کے حکم نہین کرتا اور شوخی نہین کہا کرحکم شریعت کا تبدیل کرتا مگر فقر وافلاس اونمین سرایت کرتا ہے اور کسی فرقے مین زنا اور لواطت رایج نہین ہوتی مگر کہ موت اونپر مسلط ہوتی ہے اور کوئی فرقہ ماپ تول مین نقصان نہین کرتا مگر کہ زحمت اونکی برباد ہوجاتی ہے اور قحط مین مبتلا ہوتا ہے اور کوئی فرقہ زکوۃ نہین دیتا مگر کہ بارش اونپر

روکی جانب ہے حاصل کلام کا یہہ کہ مقدمہ ماپ تول کا نہایت نازک ہی حضرت شعیب علیہ السلام کی
قوم پر جو عذاب نازل ہوا تھا سو اسی گناہ کی شامت سے تہا اور علمار کو اوسکے کبیرہ ہونے مین
اختلاف ہے بعضون نے ازراہ مبالغہ کے کہا ہے کہ قصد اس فعل شنیع کا بہی کبیرہ ہے اور بعضون نے
فرق کیا ہے قلیل وکثیر مین کہتے ہین کہ اگر بقصان ماپ تول چوری کی نصاب کی حد کو پہنچے
کہ اس ملک کے تین روپے رائج کے قریب ہوتے ہین تو کبیرہ ہوجاتا ہے اور اگر اس سے کم ہو
تو صغیرہ ہے اور اکثر ظاہر ہین اسمقام پر کہہ کر کہتے ہین کہ تہوڑا سا حق کسیکا وبار کہنا اسقدر
وبال نہین رکہتا اور بالاجماع صغیرہ ہے تطفیف کو کیون کبیرہ مین گنا ہے اور اوسپر سخت وعید فرمائی
جواب اسکا یہہ ہے کہ غصب ایک گناہ ہے شریعت کی ٹہیرائی ہوئی چیز کا اور یہہ تطفیف ایک
علم ہے عدل کی صورتین تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ تول اور ماپ کی چیز وکو اللہ تعالے نے عدل
قایم کرنیکے لیے مقرر فرمایا ہے اور معاوضات کے معاملات کا مدار انہین دونون چیزونپر رکہا ہے
پس ان دونونکو وسیلہ ظلم کا قرار دینا ایسا ہے جیسے عبادت کو وسیلہ گناہ کا ٹہیرانا بعضے بزرگونے
منقول ہے کہ اپنے زمانے کے بادشاہ سے وعظ ونصیحت مین فرمایا کہ تمکو کچہہ معلوم ہے کہ تطفیف کے
حق مین کیا وعید آیا ہے تم جو لوگونکے مال لیے تول کہاتے ہو تمہارا کیا حال ہونیوالا ہے مراد اوس
بزرگونکی یہہ ہے کہ بادشاہ کا ظلم بہی تطفیف کے مانند شریعت کے حکم کے برخلاف اور اولٹا ہے
کیونکہ قدرت سلطنت کی اوسکو اسلیے دی ہے کہ قائم ہونا عدل کا اور دور ہونا ظلم کا ہو پہر جو اس
قدرت کو عدل کے مٹانے اور ظلم کے قائم کرنمین خرچ کرین تو قلب موضوع کا اور خلاف مقصود کا
لازم آتا ہے غرضکہ بہر صورت اسطرحکے کنا ہو سین سوائے خلق اللہ کی حق تلفی کے تلبیس اور
اور مکر اور رخنہ حکمت الٰہی مین کرنا ہے اور ظلم کو عدل کی صورت مین نمودار کرنا ایسا ہے
جیسے قرآن کو درمیان مین دیکر دغا کرے بس ایسی ایسی برائیان جمع ہونیکے سبب
کبیرہ ہوا ہے اور اسیطرح مسجد کو نجاست کی جگہہ بنانا حرام ہے نہ غیر مسجد کو اور دین کے
کام دنیا کی غرض کے لیے اور اپنے کو صلحار کی صورت سے نمودار کرکے دادلبیسی کی دینی نہایت
بری ہے کہلے بندون دنیا طلب کرنے اور ظاہر فسق وفجور سے اور جو تطفیف یعنے گہٹانا ماپ
اور تول مین کبہی بے پروائی کی راہ سے بہی ہوتا ہے چنانچہ بعضا شخص وارستہ مزاج ہوتا ہے
لین دین مین چندان احتیاط نہین کرتا اور یہہ تطفیف اپنا حق لینے مین مضائقہ نہین رکہتے
لیکن دوسرے کے حق مین کرنا حرام وممنوع بلکہ اسقدر شدت وعذاب اوسکے واسطے ہے
کہ اوسکے کرنیوالے پر واے کا لفظ کہا جاوے سو اس قسم کی تطفیف کے احتراز کے واسطے مطففین کی
ایک دوسری علامت وصفت سے موصوف فرمایا ہے تاکہ معلوم ہوجاوے کہ کم کرنا ماپ تول مین
مزاج کی بے پروائی اور وارستگی کی راہ سے نہین ہے بلکہ کمال طمع اور ہوشیاری سے جان بوجہہ
یہہ کام کرتے ہین اور کمال حرص کہتی ہین کیونکہ انکی صفت یہہ ہے اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ

قرآن کے کلام
درمیان کے
ساتھ کرنیکے
برائی ظاہر
کے فقرہ دفعہ
کرنے
۱۲

وہ کہٹا نیوالے اپ اور تول کے جب اپ کر لیتے ہین لوگونسے اپنا حق کہ اونکے ذمہ پر کہتے ہین یَسْتَوْفُوْنَ پورا پہر لیتے ہین اور چاہتے ہین کہ ہمارے حق مین سے ایکدانہ کم نہو بلکہ پورا کرنیکے بہانہ سے تہوڑا سا اپنے حق سے زیادہ لیلیتے ہین اور تقریر کرتے ہین کہ ہمکو اپنا پورا حق اانیقینی نہین معلوم ہوتا جب تک کہ تہوڑا سا زیادہ نہ لین اور جبکہ اپ مین نہ حیلہ کرتے ہین اور اپنے حق سے زیادہ چاہتے ہین تو تول مین تو بطریق اولی پورا کرنیکے بہانہ سے زیادہ چاہتے ہین کیونکہ اپ مین سہولت رائج ہے اور تول مین کہنچ وتنگی ۵ عزیزی ۵ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۵ اور جب چاہین کہ اپ ۵ کردین اونکو یا تول ۵ کردین اونکو نقصان پہنچادین ۵ فتح ۵ اور جب اپ دین اونکو یا تول دین کہٹا کردین ۵ موضح ۵ تفسیر اور جب اپ کردیتے ہین یا تول کر کہٹاتے ہین لوگونکا حق اور اونکو نقصان پہنچاتے ہین تہوڑا تہوڑا نکال نکال کر یہان پر سمجہ لیا چاہیے کہ دین لین کے پورا پہر دینے اور گہٹانے مین چار صورتین خیال مین آتی ہین اوّل تو یہہ کہ دونون صور تو عین پورا پہر دینے دوسری یہہ کہ دونون صورتین گہٹا دینے تیسری یہہ کہ دینے مین گہٹاوے اور لینے مین پورا پہرلے بس اس آیۃ مین یہی صورت مذکور ہے چوتہی یہہ کہ دے پورا اور لے کم یہہ صورت اولے ہے اور بڑے حوصلہ والونکا کام ہے اور اون پہلی دونون صورتونکو اس لیے یہان ذکر نہین فرمایا اگرچہ قبح اور حرمت موجود ہے لیکن پرلے درجہ کی برائی نہین رکہتی ہین کہ اونکے حال داے کہا جاوے کیونکہ دینے کا نقصان لینے کے نقصان کا بدلہ ہوجاتا ہے اسیطرح سے زیادہ لینا زیادہ دینے کا معارضہ ہے بس ایک صورت سے نیکی اور ایک صورت سے بدی پائی گئی اور یہہ اوس قیاس پر ہے کہ حدیث شریف مین ایا ہے کہ لوگ قرض کے معاملہ مین چار قسم مین ایک وہ شخص کہ اپنا قرض پہی لوگونسے بدولت سے وصول کرتا ہے اور جو لوگونکا قرض اوسکے ذمہ پر ہے اوسکو بہی بخوبی ادا کرتا ہے سو یہہ شخص سب سے بہتر ہے دوسرا وہ شخص ہے کہ لوگونکا قرض بہی کمال دشواری اور ایذا سے ادا کرتا ہے اور اپنا قرض بہی لوگونسے کمال شدت اور بے مروتی سے وصول کرتا ہے پس یہہ سب سے بدتر ہے تیسرا وہ شخص ہے کہ لوگونکا قرض تو بخوبی ادا کرتا ہے اور اپنا قرض شدت سے طلب کرتا ہے چوتہا وہ کہ لوگونکا قرض خرابی سے ادا کرتا ہے اور اپنا قرض صلح کر بخشتا ہے نہایت نرمی کرتا ہے پس یہہ دونون قسمین میانہ یعنے بیچ بیچ کی ہین کہ ایک طرف کی خوبی دوسری طرف کی بدی سے مقابل ہے تو نرمی بدی سے بہتر ہے اور اسیطرح غصہ کے تعلق مین بہی لوگونکو چار قسم کا فرمایا ہے اوّل قسم تو وہ ہے کہ جلد غصے ہو اور جلد راضی ہو دوسری قسم وہ ہے کہ دیر مین غصے ہو اور دیر مین راضی ہو یہہ دونون قسمین میانہ ہین تیسری قسم وہ ہے کہ جلد غصے ہو اور دیر مین راضی ہو یہہ سب سے بدتر ہے چوتہی قسم وہ ہے کہ دیر مین غصہ ہو اور جلد راضی ہو یہہ قسم سب سے بہتر ہے اور مطففین کو جو وعید ہے کہ کڑا ڈانٹا تو اب ارشاد فرماتے ہین کہ گویا یہہ لوگ اس کام کے ہتیا کرنیسے قیامت کے منکر ہین کیونکہ جو شخص اعتقاد اوس روز کا رکہتا ہے اسقدر تلف

کرنیمین خلق کے حق کے خصوصًا مکر وحیلہ سے جرأت نہین کرتا اسلیے بطور تفہیم انکار کیے فرمایا اَلَا یَظُنُّ الخ عزیزی ۱۲ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۱۲ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۱۲ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۱۲ کیا نہین جانتے یہ لوگ کہ وہ اوٹھائے جاوینگے بیچ دن بڑے اوس دن کہ کھڑے کیے جاوینگے لوگ آگے پروردگار عالموں کے ۱۲ فتح ۱۲ کیا خیال نہین کرتے وہ لوگ کہ اونکو اوٹھانا ہے ایک بڑے دن مین جسدن کھڑے ہین لوگ راہ دیکھتے جہان کے صاحب ۱۲ موضح ۱۲ تفسیر اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ کیا گمان نہین کرتے ہین یہ لوگ کہ عقل وشعور سے دور ہین اور ظن کے لفظ مین گمان کے معنون ہے اشارہ اسبات کی طرف ہے کہ ہر عاقل اس عقیدہ کو یقین صادق سے جانتا ہے بلکہ ہر گھڑی اپنی آنکھون کے سامنے رکھتا ہے اور یہ لوگ گمان ہی اوٹھا نہین کرتے ہین اعتقاد تو کہان دوسرے اشارہ اسبات کی طرف بھی ہے کہ اگر کیسکو اعتقاد کامل سد راہ کا نہو تو فقط گمان بھی اس قسم کی برائیون سے بچنے کو کفایت کرتا ہے جیسیکہ مسافر راہ کے خطر کیے گمان پر بلکہ محض وہم پر پانی توشہ ساتھ لیلیتے ہین اور بدرقہ طلب کرتے ہین اور یہہ حمق اس مضمون کا گمان بھی نہین رکھتے ہین کہ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۱۲ مقرر وہ زندہ کیے جاوینگے ایک بڑے دن مین اور بڑائی اوسدن کی اس سبب سے ہے کہ وہ دن عدل قائم ہونیکا ہے اور اللہ تعالے کے حق اور بندونکے حق اوس روز مخلوق سے طلب کیے جاوینگے اور کمال سخت حق تلف کرنیوالونپر کیجاوے گی اور اوس روز کی بزرگی کے اسباب تو نہین سے ایک یہہ ہے کہ وہ دن رسوائی کا ہے کیونکہ اوسکی صفت یہہ ہے یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ الخ جسدن کھڑے ہونگے لوگ گلے اور پچھلے حضور مین حضرت رب العلمین کے اور لفظ رب العلمین کا یہان پر سر فہرست کے مقام پر لانا مین تاکہ اشارہ ہو اسبات کی طرف کہ عموم کو بہت اوس ذات پاک کی چاہتی ہے کہ اپنے بندونکا حق پورا پہنچا دے بس لوگونکے حق برباد کرنیوالونکا کھڑا ہونا اوسکے حضور مین کمال ذلت ورسوائی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگ قیامت کے دن دنیا کے تین سو برس کے اندازیکے موافق حشر کے میدان مین کھڑے رہینگے اور اونکے واسطے کچھہ حکم ظہور مین نہ آویگا لیکن یہہ اتنی بڑی مدت مسلمان کو ایسی تھوڑی معلوم ہوگی کہ گویا نماز سے فارغ ہوا اور صحیح مسلم مین روایت سے مقداد بن الاسود کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر مین اس آیت کے وارد ہے کہ یَقُوْمُ النَّاسُ فِیْ رَشْحِھِمْ اِلٰی اَنْصَافِ اٰذَانِھِمْ اور یہہ بھی صحیح مسلم اور صحاح مین منقول ہے کہ قیامت کے روز آفتاب آدمیونکے سر سے ایک کوس یا دو کوس کے فاصلہ پر کر آیا ہوگا تو اوسکی گرمی سے لوگونکے دماغ پگلینگے اور پسینا بہنا شروع ہوگا لیکن ہر شخص کے بے عملونکے موافق بعضے کا پسینا گردن تک پہنچیگا اور بعضے کا کان کی لو تک پہنچیگا لگام کے مانند مونہہ مین رہیگا اور کیسکا گردن تک کیسکا سینہ تک کیسکا کمر تک کیسکا زانو تک کیسکا ٹخنی تک اور علی ہذا القیاس اور منقول ہے کہ ایکدن عبد اللہ بن عمر رضے اللہ عنہمانے اس سورۃ کو نماز مین شروع کیا جب اس آیت

۱۲ یہ

تک پہنچے تو کمال خوف سے رونے لگے یہان تک کہ بیتاب ہوکر گر پڑے اور اوس وقت کی نماز اونکے سر سے
عزیزی ۞ كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ ٱلْفُجَّارِ لَفِى سِجِّينٍ ۞ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا سِجِّينٌ ۞
كِتَٰبٌ مَّرْقُومٌ ۞ فقانائہ اعمال کہنگار ونکے دخل ہوگے سجین مین اور سجین نے مطلع کیا تجکو
کہ کیا ہے سجین ایک کتاب ہے لکھی گئی ۞ فتح ۞ کوئی نہین لکھا گنہگار ونکا پہنچا بندی
خانہ مین اور تجکو کیا خبر ہے کیا ہے بندی خانہ ایک دفتر ہے لکھا ہوا ۞ موا ۞ تفسیر
كَلَّآ کینی ہاپ اور تول کم کرنیوالونکو چاہیے کہ یہہ کام نکرین اور قیامت کے دن سے اور کہڑے ہونے
حضور رب العالمین کے اور ڈرین کہ ناقبل وبیخبر نرہین کیونکہ ہر ایک نیک بد اونکا اونکے اعمال نامو مین لکھا ہوا
اونکے دفتر کے متصد یونکے سپرد ہے پھر جو کچھہ کہ مخلوق کی حق تلفی کی ہے بموجب اوسی دفتر کے اوس
روز اونسے باز پرس ہوگی اور اگر دنیا پر نہین کہ ہمارے اعمال نامی ہمارے موت کے بعد کس علامت سے معلوم
ہونگے اور کہان محفوظ رہینگے تو جواب دیا چاہیے کہ إِنَّ كِتَٰبَ ٱلْفُجَّارِ لَفِى سِجِّينٍ ۞ شر اعمال ہے
بدکارونکے اور اونکے اسم نویسی سجین کے دفتر مین ہے اور سجین مبالغہ کا صیغہ ہے سجن سے کہ قید خانہ
کے معنونین ہے بس جو وہ مقام کہ اوس دفتر کے اسم نویسی والے وہان رہتے ہین وہ ایک مکان ہے
نہایت تنگ تاریک اور بدبودار جیونکہ ارواح کافر کا قید خانہ تو اسیواسطے اوس دفتر کا یہہ نام رکھا گیا جیسا
کہ بیان اوسکا فرماتے ہین وَمَآ أَدْرَىٰكَ الخ اور کیا سمجھا تو کہ کیا ہے سجین ایک دفتر ہے لکھا ہوا
اور علامت کیا ہوا حاصل اسکا یہہ ہے کہ ایک دفتر ہے کہ اوسین نام ہر ایک دوزخی کا لکھا ہے
جو بندونکے عمل کے لکھنے والے بعد اون بدکارون کے مرنے اور عمل منقطع ہونیکے ہر شخص کے عمل
علیحدہ علیحدہ فرد وین لکھکر اوس دفتر خانہ مین جسکا نام سجین ہے داخل کرتے ہین اور اوس دفتر
پر یا ہر ایک دوزخی کے نام پر ایک علامت اور رقم بنا دیتے ہین کہ اوسکے دیکھتے ہی معلوم ہوجاوے
کہ یہہ شخص دوزخی ہے اور اصل لغت مین رقم علامت کے معنونین ہے کہ سوا اگر لوگ تہا نو تمیز تمیز
دریافت کرنیکے لیے لکھدیتے ہین کہ اوسکو ہندی زبانمین اٹکہنہ کہتے ہین اور بیان سجین کا احادیث
ضعیفہ سے روایت مین کعب احبار کے یون آیا ہے کہ وہ دفتر ساتون زمینونکے تلے ہے اور وہان ایک
سیاہ پتھر پڑا ہے کہ اوس سے بدبو اور دہوان نکلتا ہے اور جوابلیس اور اور شیطان اذکار واشرار
بہاگتے ہین تو وہان جاکر ٹہیرتے ہین یہ بدکارونکی روح کو بعد قبض کرنیکے اول آسمان کی طرف لیجاتے
ہین تو آسمان کے درمان اونکے لیے دروازہ نہین کہولتے اور آنے نہین دیتے پھر زمین پر لاتے ہین
تو کوئی مکان اوسکو قبول نہین کرتا کہ اوس روح کو وہان رکہین آخر کو اوسکو ساتون زمینونکے تلے
اوس پتھر کے نیچے رکہتے ہین اور جو فرشتے کہ اوس دفتر کے متصدی ہین اوسکا نام دفتر مین لکہلیتے ہین
کہ فلانا فلانیکا بیٹا اس تاریخ مین دنیا سے رخصت ہوا اور یہہ عمل لایا اور فردین اوسکی روزنامچے کی گرمانا
کاتبین کے ہاتہہ سے لیکر اوس دفتر مین داخل کرتے ہین تاکہ قیامت کے دن وہ سب اوسکی اولٹے ہاتہہ مین
دین اور بدکارونکی ارواحین یہی اوسی مکان مین رہتی ہین اور طرح طرح سے عذاب کیجاتی ہین اور

آیۃ مین جو جاہل بدکار و منکا مطلقا مذکور ہوا اور پہلے گذر چکا ہے کہ کم کرنیوالے مخلوق کے حق کے گمان قیامت کے وہ نہین رکھتے اب بطور ترقی کے مذکور اون لوگونکا کہ اعتقاد مین آخرت کے قصور تے ہین اور اوس سے انکار مطلق رکھتے ہین بیان فرماتے ہین تاکہ اس کردہ مطففین کو بخصوص سرزنش حاصل ہو وَيْلٌ الخ ۞ عزیزی ۞ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ والے اوسدن جہلانیوالونکو وہ کہ جہلاتے ہین روز جزا کو ۞ فتح ۞ خرابی ہی اوسدن جہلانیوالونکی جو جھوٹ جانتے ہین الضافکا ۞ موضح ۞ نفسیر وَيْلٌ الخ والے اوس ڈر کا اوس دفتر کو کہول کر اوسکے برے علونپر مطلع کرینگے منکر ونکے حال پر کہ ہرگز اعتقاد اوس روز کا نہین رکھتے اور کمان کرتے ہین کہ لوگونکے حق اوسنے لینے چلونیکے کیونکہ اونکی صفت یہہ ہے الَّذِينَ الخ یعنی منکر وہ لوگ ہین کہ انکار کرتے ہین جزا کے دنکا حاصل یہہ ہے کہ انکار اونکا فقط مخلوق کے حق دلوانیکا نہین ہے بلکہ جزا کے تمام کارخانونکے منکر ہین اور جزا کے دن کا انکار کرنا علامت بڑی قباحت کی ہی کیونکہ اعتقاد جزا کے دنکا ایمان کے تمام رکنون عبادت ہوخواہ معاملات داخل رکھتا ہے ۞ عزیزی ۞ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ اور جہلاتا نہین ہے اوسکو مگر ہر متکبر گنہگار ۞ فتح ۞ اور اوسکو جہلاتا وہی ہے جو بڑہ چلنے والا گنہگار ہے ۞ موضح ۞ نفسیر اور انکار نہین کرتا اوس کا مگر جس شخص نے کہ تجاوز حد سے کی ہوگی کفر مین اور تجاوز حد سے کی ہوگی فسق مین لیکن تجاوز حد سے کفر مین اس جہت سے ہے کہ جو شخص کہ اوس روز کا منکر ہے تو گویا ربوبیت الہی کی ہیبتگی کا اور اوسکی قدرت کا منکر ہے اپنی ذات پر اور یہہ جانتا ہے کہ مرنیکے ساتھ ہی مین اوسکی بندگی سے نکل جاونگا اور وہ مالکی سے معزول ہو جائیگا چہیئے نیاکے مالک اور اوسکو دوسری زندہ کرنیکا منکر ہو اور اوسکے عدل کا بھی منکر ہے کیونکہ دنیا مین مظلوم کا حق ظلم سے نہین لیتا اگر اوس روز بھی نہ لیوے تو ظالم پر راضی ہوا پس ان عقیدونکے سبب سے مرتبہ کفر کے تئین ہو کر حد سے طرف کفر کے زیادہ ہو جاتا ہے اور فسق مین تجاوز اس جہت سے کہ جب خوف اوس دنکا اوٹھ گیا تو گنا پر دلیر کی اور یہہ سمجھ لیا کہ جو نقد مزیدار یونکو موہوم جزا کے خوف سے چھوڑ دیا کمال نادانی اور بیوقوفی ہے بس نفس امارہ کی خواہش کے موافق فسق و فجور مین پھنس جاتا ہے اور ایک جماعت نے مفسرین کی متقدی کو ظالم و غاصب اور خلق اللہ کے حق تلف کرنیوالے پر حمل کیا ہے اور اثیم کو اس فاسق اور گنہگار کے واسطے مقرر کیا ہے کہ اوسکے گناہ حق اللہ سے تعلق رکھتے ہین جیسے زنا اور اغلام اور شراب خواری یا ناغہ روزہ ترک کرنا کیونکہ پہلا شر متعدی ہی اور دوسرا گناہ محض اوسی کی جان کا وبال ہے غرضکہ منظور یہہ ہے کہ تکذیب اور انکار جزا کا اوس شخص کا کام ہے کہ کسی مذہب و مشرب پر مقید ہو اور ہونے نہ ہونے سے کسی مذہب و ملت کے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو اور عقلی دلیلون کو کہ اس مقصد پر قائم ہین بسبب ہی جانیکے گناہ ہونین اور دوست رکھنے سے بیقیدی اور الحاد کے اوسنے آنکھ چراوے بلکہ قرآن کی آیتین اور

ع جہلانیوالونکو ایم کا لفظ کہنا جہلانیکا اسم کا لفظ کہنا کہ ایسا کی گویا ہے "پہلے ہے"

اور اخبار انبیا کے کہ معجزون قطعیہ سے تاکید کی گئی اور مضبوط کی گئی ہین وہ یہی اور اوسکے ذہن مین تنبیہ اور عبرت پیدا نہین کرتین کہونکر اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا الخ ۞ عزیزی ۞ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۞ جب پڑہی جاوین اوسپر آیتین ہماری کہے کہانیان ہین اگلونکی ۞ فتح ۞ جب سنائے اوسکو ہماری آیتین کہی نقلین ہین پہلونکی ۞ موضح نفسیر جب پڑہی جاتی ہین اوسپر ہماری آیتین کہ ہونے پر جزا کے دن کے اور باز خوست پر خلق اللہ کے حق کی اوس رونے کی دلالت کرتی ہین تو ازراہ عناد کے کہتا ہے کہ یہہ کہانیان ہین اگلونکی کہ لوگونکے خوف لانے اور ڈرانیکو بیہودے کامونسے بنائی گئی ہین کہ ظلم و غضب سے ملک خراب ہوجاوے اور فتنہ و فساد ظہور نکرے سو اونکے کہنے کا اصل نہین کہ اوسپر کچھہ یقین کیا چاہیے ۞ عزیزی ۞ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۞ نہ نہ زنگ لگایا ہے اونکے دلونپر اونچیزونے کہ کرتے تہے ۞ فتح ۞ کوئی نہین پر زنگ پکڑ گیا اونکے دلونپر وہ جو کچھہ کماتے تہے ۞ موضح نفسیر كَلَّا یون نہ سمجھا چاہے اور یون نہ کہا چاہے کیونکہ واقع ہونا جزا کا اور پھر دنیا خلق اللہ کا حق بڑی بڑی دلائل عقلیہ اور گواہون نقلیہ صادقہ متواترہ سے ثابت ہے پھر اگر وہ گواہ تشفی منکرونکی خاطر کی نکرین اور اونکے دلنشین نہون تو اون گواہون اور دلیلون کے قصور سے ہین بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ بلکہ زنگ چہا گیا ہے اونکے دلونپر یہان تک کہ دل کا مونہہ سب سیاہ ہوگیا ہے مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ وہ جو کسب کیا تہا دنیا مین اور کیفیت اوس زنگ کے پیدا ہونیکی دلونپر وہ جو روایت سے عبد اللہ بن مسعود رضے اللہ عنہ کی اور اور صحابہ سے روایت کی گئی ہے یہہ ہے کہ جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے تو ایک سیاہ داغ اوسکے دلپر پیدا ہوتا ہے اگر اوسنے توبہ کی تو آئینہ اوسکے دل کا صاف اور روشن ہوجاتا ہے والا وہ خال سیاہ اوسمین رہ جاتا ہے پھر جب دوسرا گناہ کیا تو ایک اور نقطہ پیدا ہوا اسیطرح سے ہر گناہ سبب پیدا ہونے سیاہی کا ہوتا ہے یہان تک کہ تمام دل سیاہ ہوجاتا ہے اور اندہیری چہا جاتی ہے اور دل مانند آئینہ کے ہے جتنا صاف ہوگا اوتنی ہی صورت اوسمین نمودار ہوگی اور جب تک آلودہ ہوگیا تو کوئی صورت اوسمین نہین معلوم ہوتی پس پیدا ہونا رین یعنی زنگ کا دلپر سبب باطل سمجھنے کو استعداد کے باطل ہونیکا سبب ہوتا ہے دلیل کشف سے اور ذکر دلیلون کا اور پیغمبرونکی صحبت کا نور اوسمین تاثیر نہین کرتا اور حق کو باطل اور باطل کو حق جانتا ہے اور برےکو اچہا اور اچہے کو برا سمجہتا ہے اور خال سیاہ پیدا ہونیکے معنے کہ حدیث شریف مین وارد ہین یہہ ہین کہ ہر فعل بد ایک ہیئت ظلمانی لطیفہ قلب کے پیدا کرتا ہے نہ یہہ کہ اس گوشت کے لوتھڑے پر جو کلی کی صورت ہے زنگ آجاتا ہے کیونکہ یہہ گوشت کا لوتھڑا قلب حقیقی نہین ہے کہ نیک و بد کا مونکو اوسمین تاثیر ہو بس قلب حقیقی عبارت اوس لطیفہ سے ہے کہ جسم لحمی سے تعلق رکہتا ہے جیسے بینائی اور شنوائی ایک اور چیز ہے کہ آنکہہ اور کان سے تعلق رکہتے ہین اور جانا چاہیے کہ بعضے اہل عرب اور فارسی معتبر لام پر بسکون کے سکتہ کرتے ہین اور لام کو اسکے حرف مین موافق قاعدے پر لفظون کے صاف اور تمام نہین کرتے اور ظاہر ہے کہ یہہ طریقہ ادا کرنیکا

منقول جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوگا اور نزدیک حق کے اوسکے موافق ہوا ہوگا اور اس آئین نہایت دلپذیر منظور ہے اوس شخص کا کہ گناہ پر گناہ کیے جاتا ہے اور اوسکا علاج جلد توبہ اور استغفار سے نہین کرتا تو اوسکے مثال ایسی ہے جیسے ایک مریض تہوڑی سی بیماری کو خیال مین نہین لاتا اور کہانے پینے مین یہی بے اعتدالی کرتا ہے اور دوا دارو کی تدبیر نہین کرتا یہان تک کہ فساد مزاج کا مستحکم ہوجاوے اور قابل علاج کے نرہے اور یہہ مرض باطنی ہے کہ سوے اطبار روحانی کے کہ مراد انبیا اور اولیا ہین اسکو اور کوئی نہین جانتا اور علاج نہین کرسکتا اور بڑی قباحت یہہ ہے کہ یہہ مرض جیسا کہ روح کے مزاج کا فساد کا موجب ہے اور مانع نظر اور کشف کا ہوتا ہے ایسطرح سے انبیا اور اولیا سے دور کرتا ہے اور ایک حجاب کثیف اظہار روحانی کے دریافت مین پیدا کرتا ہے پہر جبکہ طبیب کو نہ پہچانا اور دجال کو مسیح جانا تو معالجہ محال ہوگیا اور نوبت یاس کی پہنچی اعاذنا اللہ من ذلک اور کبھی زنگ آلودہ دلون والے کہین کہ ہمکو بہت بہت سے ذکر و نفے اور گناہونکے ترک سے تصفیہ اور صیقل کرنا دل کا ہیکو چاہیے کیونکہ قیامت کے دن تجلی الٰہی کی چمک سے خود بخود یہہ زنگ دور ہوجاویگا اور صفائی کامل حاصل ہوگی جیسا کہ اوس روز کے متعلق دلنگا مان ہے تو جواب مین یون کہنا چاہیے

كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝ عزیزی ۝ كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝

نہ بلاشبہ یہہ اپنے پروردگار کے دیدار سے پردہ مین ہونگے ۝ فتح ۝ کوئی نہین وہ اپنے رب سے روکے جاوینگے ۝ موضح تفسیر كَلَّآ یون کمان نہ کرنا چاہیے کہ اوکے دلونکے زنگ نے فقط دنیا مین تاثیر کرکے سمجھ حق سے اور معرفت سے آیات اللہ کی اور عقاوے جزا کے دن کے روک رکھا ہے بلکہ تاثیر اس زنگ کی قیامت کے دن اور زیادہ قوۃ پکڑیگی کیونکہ إِنَّهُمْ الخ بیشک وہ اوس دن اپنے پروردگار سے محجوب ہونگے اور چمک سے نور تجلی کے فائدہ مند نہونگے اور دیدار اوسکا نہ پاوینگے کیونکہ قاعدہ عقلی ہے کہ نور کو بغیر نور کے نہین دیکھہ سکتے اور جسطرح سے کہ آنکہین اوکی دنیا مین کمال زنگ آلودگی سے دیکھنے اور تلاوت سے آیات الٰہی کے اندہے تھے ایسطرح بینائی اوکی آخرت مین بسبب ظلمات ذاتیہ اور عرضیہ کے دیدار سے اللہ تعالےٰ کے اور ظاہر ہونیسے اوس ذات پاک کی تجلیون کے اندہے ہونگے **شعر** ہر کہ امروز نہ بیند اثر قدرت دوست ۔ غالب آنست کہ فردش نہ بیند دیدار ۔ اور جو محجوب ہونا دیدار سے پروردگار کے جزا کے دن کافرون اور منکرون بدمآلی کے مقام پر مذکور فرمایا تو دلیل صریح ہوئی اس بات پر کہ مسلمان اوسدن دیدار الٰہی سے محروم نہونگے اور اوس لذت سے خوشوقت ہونگے اور اگر مسلمانونکو بھی یہہ دولت نصیب نہو تو کافرونمین اور انمین اس بات مین کچھہ فرق نہوا اور ذکر کرنا اس صفت کا کافرونکے حق مین نہایت نامناسب اور آئین بلاغت کے خلاف ہوگا معاذ اللہ کہ کلام الٰہی کو کوئی سمجھے اور حضرت موسے علی نبینا وعلیہ السلام کو کہ سوال رویت کا کیا تہا اوسکے جواب مین لَن تَرَانِي ارشاد ہوا تو مسطور یہہ تہا کہ دنیا مین اللہ تعالےٰ کے دیدار کی طاقت ان آلات جسمیہ سے کہ فانی ہین نہ لاسکے گا نہ یہہ کہ آخرت مین بہی نہ دیکھیگا کیونکہ کلام آئندہ معنی

دیدار الٰہی کی دلیل کیفیت

ایک شخص کا ایک شخص کا ایک شخص کا

اِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِیْ میں موقوف ہونا رویت کا اور پر استقرار کے دلالت کرتا ہے اور سورہ فرقا میں بہشت کے حق میں وارد ہے کہ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا وَعَلٰی حُصُوْلِ الشَّرْطِ یَجِبُ حُصُوْلُ الْمَشْرُوْطِ یعنی جب شرط پائی گئی تو مشروط ضرور پایا جائیگا یعنے آخرت میں اچہا استقرار پایا جائیگا تو رویت بہی اللہ تعالےٰ کی ضرور ہوگی اور حدیثون متواتر لفظی سے ثابت ہے کہ تمام مؤمنونکو یہہ دولت نصیب ہوگی لیکن موافق اپنے اپنے اعمال کے اس نعمت میں بہی تفاوت ہونگے عام مؤمنونکو جمعہ کے دن کہ آخرت میں دسکا نام یوم المزید ہوگا اس دولت سے سرفراز فرماینگے اور خواص کو ہر روز دو بار صبح اور عصر کو اور اخص اخص کو کہ جنت عدن کے رہنے والے ہین ہمیشہ قرب اور من آت پاک کا اور انکشاف تجلیات کا حاصل ہوگا اور چونکہ بیان فرمایا کہ قیامت کے دن دل کے زنگ کی تاثیر دیدار کی دولت سے کہ سب از تو لذتے بڑی لذت ہے محروم رکہینگے تو گمان سبات کا ہوا کہ زنگ آلودہ دلون والے کہ مشغول لذات جسمانی اور گرفتار حرص دنیا ہے نفسانی کے ہین اس محرومی دیدار اور بے نصیبی کو خیال مین نہ لاوینگے اور اسکے عذاب کو آسان جانینگے تو اسواسطے بیان فرماتے ہین کہ ان مردودونکے حق مین فقط سیقید حرمان پر اکتفا نہوگی بلکہ ثُمَّ اِنَّهُمْ الخ

عزیزی ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِیْمِ پہر تحقیق یہہ داخل ہونگے دوزخمین ۵ **فتح** پہر مقرر وہ بیٹہینگے دوزخمین ۵ **مو** ۵ **تفسیر** پہر بعد سبات کی تحقیق یہہ لوگ پیٹہینگے دہکتی آگ مین اور جلینگے اونکا اس آگمین بسبب محروم ہونیکے دیدار کی لذت سے دونی تاثیر کریگا کیونکہ اگر دیدار کی لذت پاتے تو دوزخکی تکلیفون کو وہ لذت مانع آتی اور وہ تکلیفین آسان معلوم ہوتین سو منظور اونپر زیادتی عذاب کی ہے اسیواسطے فقط داوس داخل ہونے پر دوزخ کے یہی اونکے حق مین اکتفا نکی بلکہ ثُمَّ یُقَالُ الخ

عزیزی ثُمَّ یُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ پہر کہا جاویگا اونکو یہہ ہی جو کچہہ کہ اوسکو تم جہٹلاتے تہے ۵ **فتح** پہر کہیگا یہہ وہی ہے جسکو تم جہوٹہ جانتے تہے ۵ **مو** ۵ **تفسیر** پہر کہا جاویگا یہہ وہی دن ہے جسکا تم انکار کرتے تہے اور جہوٹ جانتے تہے تاکہ عذاب عقلی اور حسی دونون جمع ہوجاوے اور جسطرحسے اونکا بدن دوزخکی آگمین جلتا ہے اونکی جان بہی اوس جہڑکی اور خجالت سے کباب ہوجاوے اور جب فجار کی بدحالی کے بیان سے فارغ ہوے تو گمان سبات کا ہوا کہ شاید واقع ہونیکو جزا کے اور مکافات کو قیامت کے دن کے بہی ایک فقرہ بدکارونکا کفایت کریگا اور تہا بدکارون اور نیک کارونمین اسی قدر ہوجاویگا کہ اعمال بدکارونکے اوسنے اونکو دکہا کر حقوق مطلوب اللہ کے اوسنے پہروا دینگے اور نیک کارونسے کچہہ بات چیت درمیان مین نہ آویگی اور وہ جو نہ حقوق خلق اللہ اور خالق کے ادا کیے تہے ظہور مین نہ آوینگے کیونکہ حقدار کا حق پہنچا دینے مین کچہہ احسان نہین ہوتا کہ اوسکے بدلے متوقع جزا کے ہون بس اوسکی جزا یہی بس ہے کہ عتاب وسرزنش اور توبیخ وعقاب سے سلامت رہین سو اس گمان فاسد کو بطور جواب وسوال مقدر کے دفع

فائدہ اور رویت
فائدہ ۱۲

کرتے ہین اور حقیقت حال کی ارشاد فرماتے ہین کہ کلا الخ ۞ عزیزی ۞ کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ۞ مطابق یعنی بلاشبہ تحقیق اعمال نامہ نیک کارونکے داخل ہونگے علیین مین ۞ فتح ۞ کوئی نہین لکھا نیکو نکا ہے اوپر والو نین ۞ موضح ۞ تفسیر کلا یون نہ سمجھا چاہیے کہ مجازات اور مکافات ہی پر بدکارونکے اوس روز قناعت کیجاویگی اور اونکے مخالفونکو اونکے جلانیکے لیے طرح طرح کی نعمتین اور سرخروئیان عنایت نفرماوینگے بلکہ اونکو مخالفونکو اونکے سامنے قسم قسم کی نعمتون سے سرفراز فرماوینگے اور ان بدکارونکو اونکے سامنے ایک تماشا بناوینگے تاکہ بدلہ اونکی ہنسی ٹھٹول کا کہ نیک کارونسے دنیا مین کرتے تھے حاصل ہو کیونکہ اِنَّ کِتٰبَ الخ تحقیق نیک کارونکے اعمال نامے اور اونکی سم نویسی البتہ علیین کے دفترین ہے اور مقام علیین کا ساتون آسمانونکے اوپر ہے کہ بیچکا سدرہ المنتہی کے پاس ہے اور اوپر کا سرا اوسکا عرش مجید کے سیدھے پائیکے متصل اور نیکونکی ارواحین قبض ہونیکے بعد وہان پہنچتی ہین اور مقربین یعنی انبیا علیہم السلام اور اولیا اللہ وہین رہتے ہین اور عوام صلحا کو بعد اعمال نویسی کے اور اعمال نامون کے پہنچنے کے موافق مرتبے کے کسیکو آسمان دنیا مین اور کسیکو آسمان دنیا اور زمین کے درمیان مین اور کسیکو چاہ زمزم کے درمیا نہین رکھتے ہین اور ان ارواحون کو ایک علاقہ اپنی قبر وںسے یہی ہوتا ہے کہ انسے زیارت کرنیوالونکے اور اقربا اور دوستونکے مطلع ہوتی ہین کیونکہ روح کو قرب اور بعد مکانی اس دریافت کو مانع نہین ہوتا اور مثال اوسکی انسان کے وجود مین روح بصری ہے کہ ساتون آسمان کے ستارونکو کنوین کے اندر سے دیکھ سکتی ہے اور وہ مقام جو عقل مین بشر کے آ نہین سکتا جب تک کہ جناب الہی سے آگہی نہو تو ہمیوا سطے تفسیر علیین کے بطور سوال و جواب کے ارشاد فرماتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ ۞ عزیزی ۞ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۞ اور کسنے تجکو مطلع کیا تجکو کہ کیا ہے علیون ایک کتاب ہے لکھی گئی کہ حاضر ہوتے ہین اوسمین نزدیک کیے گئے خدا کے ۞ فتح ۞ اور تجکو کیا خبر ہے کیا ہین اوپر والے ایک کتاب ہے لکھی ہوئی اوسکو دیکھتے ہین نزدیک والے ۞ موضح ۞ تفسیر وَمَآ اَدْرٰىكَ الخ اور کیا سمجھا تو کہ کیا ہے علیین كِتٰبٌ الخ ایک دفتر ہے لکھا ہوا اور نشان کیا ہوا کہ جو شخص اوسکو دیکھے تو جان لے کہ اس دفتر والے بہشتی ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ دفتر ایک مرد سبز کی تختی پر کہدا ہے اور وہ تختی سیدھے پائے پر عرش معلے کے لٹکتی ہے اور بیچکا سرا اوسکا سدرۃ المنتہی تک پہنچا ہے اور وہ دفتر اللہ تعالی کے خاص بندونکے حوالے ہے جیسا کہ فرماتے ہین کہ يَشْهَدُهُ الخ حاضر رہتے ہین اور گواہ ہوتے ہین اوس دفتر پر مقرب فرشتے کہ حاملان عرش اور محافظان کرسی ہین اور یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہہ مراد ہو کہ حاضر ہوتی ہین اوس مقام عالیشان مین ارواح مقربون کمال والونکی مانند انبیا علیہم السلام اور اولیا کرام کے اور

علیین جمع ہے علی کی جیسے کہ کرون پرا کی جمع ہے اشتقاق کیطرح ہمنے کہا اوس جگہ کو کہتے ہین جو نیکیون کی ارواح کا مقام ہے

علیین کے لفظ کی تحقیق

مقام علیین کا بیان اور وہان نیکی کی روحونکا مقام ہونے کی دلیل

اعمال نامہ کا علیین مین ہونا

اوسکا بیان

اوس مقام کی تعریف

اوس مقام کی تعریف

اوسکا بیان

اوسکا بیان

اوسکا بیان

اوسکا بیان

اور ابرار کے حق مین اتنا فخر ہی بس ہے کہ اونکے نام اوس مقام مین لکھے جاوین اور اعمال حسنہ اونکے
بدس دفتر والونکو مقبول ہون اور یہان سمجھہ لیا چاہیے کہ قرآنمین اہل نجات و فلاح کو کئی سو تمہز
دو قسم سے یاد فرمایا ہے کبھی ابرار اور مقربین اون دونون کا نام رکھا ہے اور کبھی اصحاب الیمین اور
سابقین فرمایا ہے اور اہل تحقیق ان دونون قسمونکی تحقیق مین اختلاف رکھتے ہین بعضے کہتے
ہین کہ سابقین اور مقربین صاحب محبت ذاتیہ کے ہین کہ محبت اونکی اللہ تعالے سے محض اونکی ذاتکے
واسطے تہی اور ابرار اور اصحاب الیمین وہ لوگ ہین کہ اللہ تعالے سے محبت انعام کی توقع پر رکھتے تہے اور اسی قسم کو
قریب ہے وہ جو کہا ہے کہ مقربین اور سابقین فنا فی اللہ اور بقا باللہ والے ہین اور ابرار اور اصحاب الیمین
وہ لوگ ہین کہ انوار و طاعات و اذکار سے منور ہین اور انشراح صدر پیدا کیا ہے لیکن نہ نور فنا اور بقا
کا حاصل نہین ہوا اور جو لسنے سے ارشاد الٰہی کے کہ وصف اون دونون گروہون کا کیا ہے معلوم
ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ ابرار کے اصحاب الیمین اور ابرار ایک جماعت ہین کہ ادا کرتے ہین حقوق خلق اور خالق
کے اور جہان کرتے ہین لوگون سے اور اعمال نیک اور پسندیدہ مین کوشش کرکے قوت ملکیہ کہ قوت
بہیمیہ اور سبعیہ پر اپنی غالب کیا ہے اور مقربین و سابقین ایک جماعت ہین کہ بطور جذب الٰہی کے
ان صفتون اور اعمال کے سبب اونکے پردے باطنی اوٹھہ گئے ہین اور حضور پوری نصیب ہوئی
ہے اور سلوک اونکا ساتھہ جذب کے منتہی ہوگیا ہے اور در حقیقت اپنے محبوب کے پیدا کیا ہے واللہ اعلم
اور چونکہ حال بیان کرنیسے ابرار کی ارواح کے کہ بعد قبض ہونے روح کے کیا معاملہ اونسے گذریگا
فارغ ہوے ثواب اونکے انجام کا حال کہ قیامت کے دن کیا ہوگا بیان فرماتے ہین ان الابرار الخ ۞ **عزیزی** ۞ ان الابرار لفی نعیم ۞ علی الارائک ینظرون ۞ تحقیق
نیک کا رنعمت مین ہونگے تختونپر بیٹہے ہوے ہر طرف دیکہینگے ۞ **فتحی** ۞ بیشک نیک
لوگ ہین آرام مین تختونپر بیٹہے دیکہتے ۞ **موضح تفسیر** ان الابرار الخ
تحقیق نیک کار نعمتون مین ہونگے نعیم کا لفظ بہشت کی تمام موجود چیزونکو شامل ہے حور اور
قصور اور طعام و شراب اور پوشاک اور سواری اور خادم خوبصورت اور مکان پاکیزہ اور اور
جو جو نعمتین کہ وہان تیار ہین سبکو شامل ہے اور علاوہ ان سب نعمتونسے یہہ ہے کہ اونکو وہان
سونیکے جڑاؤ تختونپر بٹہاین گے اور اون تختونپر موتیون کے قبے کپڑے کیے جاوینگے کہ
جتنی اونکے اندر بیٹہے سب کچھہ دیکہین اور اونکو کوئی نہ دیکہے جیسا کہ فرماتے ہین علی الارائک
الخ نیک لوگ سایہ دار تختونپر بیٹہے دیکہتے ہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مومن کو بہشت
مین سب نعمتونسے وہانکی بہرہ مند کرینگے برخلاف دنیا کے کہ حق تعالے یہان نعمتین
بعضے لوگونکو دیتا ہی مگر لطف اون نعمتونکا اونکو نصیب نہین ہوتا جیسے بادشاہ مریض یا
ضعیف الشہوت کہ ہرگز نفیس کھانونسے اور شہری پاکیزہ اکرہ عورتونکی صحبت سے کچھہ کیفیت
نہین اوٹھا سکتا اور یہہ بہی حدیث صحیح مین وارد ہے کہ ادنی اور کم سے کم درجہ کا وہ بہشتی ہوگا

کرا وسکو دنیا کے برابر مکان نعمتو نسے بھرا ہوا ملیگا ۞ عزیزی ۞ تعرف فی وجوھھم نضرۃ النعیم پیچھا نیگا تو اوسکے موہنو نمین تازگی کی نعمت کی ۞ فتح ۞ پیچھا نیگا اوسکے موہنہ پر تازگی آرام کی ۞ موہ ۞ تفسیر معلوم کریگا تو اوسے دیکھنے والے چہرو نمین اوسکے تازگی نعمت کی حاصل ہیہ کہ دوزخیونکے حال دیکھنے سے کچھہ اوسکو ملال تغیر چہریکا ظاہر نہوگا کیونکہ اپنے دشمنونکا اپنی انکھونکے سامنے ذلیل ہونا تو اور ہی خوشی کی بات ہے ایسلیے انسانیان سرور کی اونکی چہرونمین ہمیشہ نظر آوینگی ۞ عزیزی ۞ یسقون من رحیق مختوم ۞ ختمہ مسک ط وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون ۞ پلایا جاویگا اونکو شراب خالص بہترے سجیسکو مہر ہوا سکی مشک کی ہوگی اور سبب اسی شراب پاک کے چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالے ۞ فتح ۞ اونکو پلائی جاتی ہی شراب مہرمین دہری جسکی مہر جمتی ہے مشک پر اوسپر چاہیے ڈھوکین ڈھوکنے والے ۞ موہ ۞ تفسیر یسقون من رحیق پلائے جاوینگے خالص شراب کہ محبت الٰہی کا نمونہ ہے اور دنیا مین اوسکے اپنے دلمین جگہہ دی ہی اور شراب کے مانند قوی اور اوسکے مزاج مین اوسکی سرایت کی ہی اور وہ محبت خالص محبت ہی کہ اوسکے ساتھہ ہوے نفسانی اور معاصی کی آمیزش نہ ہو اور شراب بہشت کی اکثر نہرون اور چشمون مین جاری ہوگی جیسکا اور سورہ تو مین مذکور ہے تو اوس تصرف شراب کے احتراز کے واسطے کہ ساتھہ ہر خاص عام بہشتی کا اوسمین پڑتا ہے ایک دوسری قید کو اوسمین بڑہاتے ہین مختوم یعنی وہ شراب خالص مہر کی گئی ہے اور عام شرابونسے ممتاز اور جدی ہے اور بیہد مختوم ہونمین اوس شراب خالص کے نمونہ محبت الٰہی کا یہ ہے کہ وہ محبت باوجود غلو اور ہیجان کے کہ عشق کے مرتبہ سے کوسون بڑہ گئی ہی تو بھی شرع کی مہر سے مختوم ہی اور احکام الٰہی کے مہر کے نیچے محفوظ ہر گز مجتبین وہمیہ محرمہ اور شہوات نفسانیہ ممنوعہ اور نجاسات شیطانیہ اوس محبت سے کچھہ آمیزش نہین رکھتی ہین اور عجائبات سے اوس شراب مختوم کے یہہ بات ہے کہ دنیا کی شراب کے شیشونکو یہی جو اونکی حفاظت منظور ہوتی ہے تو مہر کر دیتے ہین لیکن جس چیز سے کہ مہر کرتے ہین تو وہ مٹی یا موم یا لاکھہ وغیرہ ہوتی ہے اور یہانکی مختوم شراب کا وصف یہہ ہے ختامہ مسک یعنی جس چیز کی کہ اوپر مہر کی ہے وہ مشک ہے تاکہ خوشبو مشک کی شیشہ لیتے ہی دماغ مین بس جاوے اور دماغ کو خوش کردے اور جس مشک کی اوپر مہر کیجاویگی وہ نمونہ حکم شرع کا ہے ساتھہ اون مباح چیزونکے کہ یہانکو سکے دلونکی قوت دینے والین اور اونکی خاطر کو خوش کرنیوالین اور اونکے ذوق وشوق کی بڑہانیوالین دنیا مین ہین وفی ذلک الخ اور اس قسم کی شراب مین کہ نمونہ اور مثال اوس قسم کی نفیس شئی کا ہے چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالے نہ ایک مٹھی جو یا گیہون مین کہ لوگونکا حق ماپ اور تول مین گھٹا کر لین کہ اوسکو اوس سے کچھہ

کہ نیوالے ۱۲ بحر

۱۲ اور رسولون کی

۱۲ اور بعضون نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ

۱۲ اور دنیا مین جو شراب پیتے ہین اوسمین

۱۲ اور اوس شراب مین کافور اور زنجبیل کی آمیزش ہوگی

کچھ نسبت نہین اور بعضی اوقات جو شراب مین کچھ ملایا ہی اہل مجلس کو منظور ہوتا ہے تو ہوسکتا ہے فرماتے ہین کہ شراب خالص کو جب چاہینگے کہ کسی اور چیز سے ملا کر پیین تو یہی ہوسکیگا وَ مِزَاجُهٗ الخ ۞ عزیزی ۞ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ اور ملونی اوسکی آب تسنیم سے ہوگی مراد کہتا ہون چشمہ کہ پینگے اوسمے مقرب خدا کے ۞ فتح ۞ اور اوسکی ملونی اوپر سے پڑتی ایک چشمہ جس سے پیتے ہین نزدیک والے ۞ موضح تفسیر اور ملونی اوسکی تسنیم ہوگی اور تسنیم لغت مین اونچیز کو کہتے ہین کہ شربت پر خوشبو اذالنے کے واسطے جیسے گلاب یا بید مشک یا اور کچھ انکے مانند ملاوین اور مراد تسنیم سے یہان ایک چشمہ ہے بہشت مین کہ سب قسمونکی شراب سے بہتر اور لذیذ ہے اور مقربین اور سابقین کو اس چشمہ سے خالص پلا دینگے اور ابرار وصحاب الیمین کو بطور گلاب اور بید مشک کے ملا کر دینگے اور کہتے ہین کہ وہ چشمہ عرش کے نیچے سے اوبلتا ہے اور مقربین کے مکانونکے صحنون مین بہتا ہے چنانچہ اوسکے عالمین ارشاد فرماتے ہین عَيْنًا يَّشْرَبُ الخ یعنے مراد ہماری تسنیم سے وہ چشمہ ہے کہ پیتے ہین اوس سے مقرب لوگ حاصل کلام یہ ہے کہ مقرب لوگ اوس چشمہ کی شراب کو خالص پیتے ہین اور ابرار کو اوس شراب سے بطور گلاب کے دیتے ہین اسلیے کہ مقرب مشغول طرف ماسوی اللہ کے نہین ہوتے ہین اور حق کی محبت کو غیر کی محبت مین ملایا نہین برخلاف ابرار کے کہ محبت اونکی فعلون اور صفتونکے سبب سے تھی اور ابرار کے تنعم کے مذکور ہین جو اونکی شراب نوشی کا بھی ذکر فرمایا تو اوسکے کہنے کو بھی ارشاد فرماتے ہین اور تفصیل اوس نکتہ کی ہے کہ حق تعالے کو اوس روز مدد لینا کفار سے مہنی ٹہٹول کا اور اوسکے بندونسے دنیا مین کرتے تھے منظور ہوگا اور وہ خاص بندے خدا کے سبب کمال تکمین ووقار کے ان باتونکا بدا لینے مین توقف کرینگے ناچار اونکو ایسی شراب کے جام پلا کر سرشار کر دینگے کہ اوسکی فرحت سے البتہ اوس تمکین اور وقار مین کچھ فرق ہو جاویگا اور انتقام اپنے تمسخر اور ٹہٹول کا اونسے لینگے جیسا کہ فرماتے ہین اِنَّ الَّذِيْنَ الخ ۞ عزیزی ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝ تحقیق گنہگار مسلمانونسے ہنستے تھے ۞ فتح ۞ وہ جو گنہگار ہین وہ تھے ایمان والونسے ہنستے ۞ موضح تفسیر اِنَّ الَّذِيْنَ الخ مقرر جو لوگ گناہ کرتے تھے دنیا مین جیسے انکار آیات الٰہی کا اور خلق کے حقوق اور مال تول مین ہنسی ٹہٹول کرتے تھے اون لوگونسے جو ایمان لائے تھے اور کہتے تھے کہ اس گروہ کو کیا خیال فاسد دامن گیر ہوا ہے کہ آنکھون دیکھتے لذتون کو خیالی لذتونکی توقع پر چھوڑتے ہین اور فقط اتنی ہنسی پر ہی اکتفا نہین کرتے تھے بلکہ وَاِذَا مَرُّوْا الخ ۞ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ اور جب گذرتے تھے مسلمانونپر آپسمین چشمک نی کرتے ۞ فتح ۞ اور جب ہو نکلے اون پاس آپسمین سین کرتے ۞ موضح تفسیر اور جب

گذرتے تھے اون مسلمانونپر تو آپسمین سینین مارتے تھے کہ یہہ لوگ دہی بے عقل و احمق ہین کہ اپنے کو لذت لذ توسے بہشت کے خیال پر جو موہوم ہے محروم رکھا ہے ۵ عزیزی ۵ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فٰكِهِيْنَ ۝ اور جب پہرتے اپنے اہلخانہ پر پہرتے خوش ہوکر ۵ فتح اور جب پہر کر جاتے اپنے گہر پہر جاتے باتین بناتے ۵ موضح تفسیر وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ اور جب پہر کر جاتے تھے یہہ کافر اپنے گہر والونمین اور دوستونپر مجمع طرح طرحکے دنیاوی لذتونکا دیکھتے تھے جیسے عورتین خوبصورت اور لڑکے مرغوب اور لڑکیان محبوبا و فرش نفیس اور برتن مکلف اور کھانے لذیذ اور پانی سرد و خوشبودار تو جانتے تھے کہ یہہ چیزین ہمکو اسی عقیدے سے حاصل ہوئی ہین کہ ہم جزا کے روز کا اعتقاد نہین رکھتے اور کچھہ خوف اوس روز کا ہمارے دلمین نہین اور مسلمان نیک کاون کو ان لذتونسے اسی سبب سے محروم ہین کہ توقع پر بہشت کی موہوم نعمتونکے اور خوف سے دوزخ کے خیالی عذابون کے ان لذتونسے دست بردار ہین تو شامل اونکی ایسی ہے جیسے مجنون کہ اپنے خیال فاسد کے سبب غذاون لطیف لذیذہ مفرحہ سے ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے انْقَلَبُوْا فٰكِهِيْنَ پہرتے تھے باتین بناتے اور خوش ہلسی کرتے ۵ عزیزی ۵ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝ اور جب دیکھتے مسلمانونکو کہتے تحقیق یہہ گمراہ ہین اور نگہبان نہین بہیجے گئے ہین مسلمانون کے سر پر ۵ فتح اور جب اونکو دیکھتے کہتے بیشک یہہ لوگ بہٹکے ہوے ہین اور اونکو بہیجا نہین اونپر نگہبان ۵ موضح تفسیر وَاِذَا رَاَوْهُمْ الخ اور جب دیکھتے تھے مسلمانونکو کہ اپنے جان کو مشقت مین طاعت و عبادت کی کلاتے ہین اور اچھی پوشاک نہین پہنتے اور کہانا خشک ہمیزہ کہاتے ہین اور گرمی کے دنونمین روزے رکہتے ہین کہتے تھے کہ تحقیق یہہ لوگ البتہ راہ بہولے ہوے ہین کہ موہوم لذتونکو موہوم لذتونپر ترجیح دیتے ہین اور بے حاصل مشقتونکا کمالات حقیقی نام رکہا ہے وَمَآ اُرْسِلُوْا الخ اور نہین بہیجے گئے ہین وہ کافر مسلمانونپر نگہبان کہ اونکو نیک راہ سے پہرنے ندین اور ہر مجالس و مجمع مین اونکا تمسخر کرین اور طعن و تشنیع کرتے رہین اور یہہ کافر اس درجہ کی اس کام مین تقدی کرتے ہین کہ اول تو ہنستی ہیز بعد اوسکے چشمک زنان اور اشارے کرتے ہین بعد اسکے غائبانہ اونکے ہیتیان کہتے ہین اور اسکے بعد منہ بمنہ گمراہ کہتے ہین اور وجہ ان جاروں حالون کی اس ترتیب کے ساتہہ یہہ ہے کہ جب کسی شخص کو کسیکی کوئی حرکت ناپسند آتی ہے تو پہر حقارت کی راہ سے ہنستا ہے اور جب اس سے زیادہ نفرت ہوتی ہی تو اپنے ہمنشینون کو بہی چشم و ابرو سے بتاتا ہے تاکہ اہانت و حقارت کرنمین اوس حرکت والیکے شریک ہون اور جو تنفر نہایت کو پہنچتا ہے تو غائبانہ بہی اوس حرکت والے پر ہیتیان کہتا ہے اور خوش طبعیان

کرتا ہے تاکہ اہانت و تحقیر کا حق ادا کرے اور جب بات تنفر سے بھی گذر گئی تو منہ بنہ سا تہہ حماقت اور جہالت اور گمراہی کے نسبت کرتا ہے اسلے اس ترتیب کی ان آیتون مین رعایت رکھی ہے اور کافرونکے اس ظلم بیان کرنے کے بعد مسلمانونکو مژدہ سناتا ہے کہ یہہ ظلم بھی اونکا رائگان نجاویگا بلکہ جزا کے روز انہم کے ظلم کا بھی انتقام لینگے فَالْيَوْمَ الخ ۞ عزیزی ۞ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۞ پس آجکے دن مسلمان ساتہہ کافرونکے ہنسینگے ۞ فتح ۞ سو آج ایمان والے منکرونسے ہنستے ہین ۞ فتح ۞ تفسیر فَالْيَوْمَ الخ سو آجکے دن کہ جزا کا روز ہے جو لوگ کہ ایمان لائے تہے اور کمالات حقیقی کو ساتہہ قوت ایمانیکے لذات نفسانیہ پر ترجیح دیکر اختیار کیا تہا مِنَ الْكُفَّارِ کافرونسے کہ کمالات کے منکر تہے اور کمالات حاصل کرنیکو دنیا کی فانی لذتونمین منحصر جانتے تہے يَضْحَكُونَ ۞ ہنستے ہین کہ یہہ لوگ کیا کوتہ اندیش اور احمق تہے کہ کس فانی خسیس چیز کو کس نفیس باقی رہنے والی چیز پر ترجیح دی تہی اب دوزخمین کسطرح سے عذاب مین اور طوق و زنجیرونمین جکڑے گئے ہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ کافرونکو دوزخمین ایک دروازہ بہشت کی طرف کہولدینگے اور اور دوزخیونکے دربان کہینگے کہ جلد آؤ بہشت مین وہ مرتے پڑتے طوق و زنجیرونمین جکڑے ہوے اوس دروازیکی طرف جاوینگے جب قریب پہنچینگے تو اوس دروازیکو بند کردینگے اور دوسریطرف دروازہ کہولدینگے اور کہینگے اوس دروازیسے جاؤ تو اوس دروازیکے طرف جانیکا ارادہ کرینگے اور اگ کے پہاڑ دیکہکر مرتے پڑتے گذرینگے جنمین ایک پہنچیگا تو اوسکو بہی بند کرینگے علے ہذا القیاس اونکو دوزخمین ان حیلونسے سرگردان و پریشان کرینگے اور مسلمان جب بہشت مین سے یہہ حالت اونکی دیکہینگے ہنسینگے لیکن باوجود ایسے بڑے حال دیکہنے کے کہ ہنسی کے سبب ہے اونکو یکلخت دو قہقہہ مانع آویگا اور حد سے ہنسی اور مسکراہٹ تجاوز کرجائیگی اور کافرونکی طرح سے کہ دنیا مین چشم و ابرو سے سہن کرتے تہے اور غائبانہ پہبتیان کہتے تہے اور منہ در منہ گمراہ بولتے تہے یہہ بات اسمے ہرگز ظہور مین نہ آویگی بلکہ باوجود ایسا حال دیکہنے کے کہ موجب کمال ہنس پڑنے اور لوٹ جانیکا ہے چنانچہ اکثر لوگ اس قسم کے تماشے دیکہکے دوڑ جاتے ہین وہ لوگ اپنے مکانونسے جنمین رہینگے بلکہ عَلَى الْأَرَائِكِ الخ ۞ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۞ تختونپر بیٹہے ہوے نظر کرتے ہین ہر طرف ۞ فتح ۞ تختونپر بیٹہے دیکہتے ہین ۞ موہ نفسیر اپنے سایہ دار تختونپر بیٹہے دیکہتے ہین اور اسمین کمال تنعمین و دلفریبی سے پوچہتے ہین هَلْ ثُوِّبَ الخ ۞ عزیزی ۞ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۞ آیا جزا دی گئی کافرونکو موافق اوسکے کہ کرتے تہے ۞ فتح ۞ اب بدلہ پایا کافرونے جیسا کچہہ کرتے تہے ۞ موہ تفسیر کیا سزا پائی ان کافرون نے اپنے کامونکی عوض اوسکے جو بناوٹ کرتے تہے یعنے خبث ذہن اور ہٹہے اور لطیفہ گوئی اور گمراہ کہنا ۞ عزیزی ۞

سورہ انشقاق

سورہ انشقاق سورہ انشقت بھی ہی سو میں پچیس آیتیں اور اکسٹھ لوکے اور چار سو تیس حرف ہیں اور نازل ہوئی ہی یہہ سورہ بعد سورہ اذا السماء انفطرت کے اور ربط اس سورۃ کا سورہ مطففین سے ابتدا سے انتہا تک یہ ہے کہ دونوں سورتوں کے مضمون و معنی قریب قریب ہیں جیسا کہ اوس سورہ میں وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ وَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ واقع ہے اور اس سورۃ میں يَدْعُو ثُبُورًا اور اوس سورۃ میں لَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ اور اس سورہ میں إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ اور اوس سورۃ میں يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ اور اس سورۃ میں فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ اور اس سورۃ کا نام انشقت اور انشقاق اس جہت سے رکھا ہے کہ اول میں اسکے پھٹنا آسمان کا حکم الٰہی سے قیامت کے دن مذکور ہے اور یہہ واقعہ ایک بڑی حجت ہے آدمی پر کیونکہ جو آسمان باوجود اس بڑے پن اور بلندی کے کہ کہتا ہے اس مرشاق کو جو حکم ایسے رب کے بغیر توقع ثواب اور خوف عذاب کے بجا لایا پھر آدمی کہ نہایت پست و ذلیل بنائے آسان سے کام کو اللہ تعالے کے کہ کچھ اتنی محنت و بہادری نہیں ہے باوجود ثواب کے توقع اور عذاب کے خوف کے کیوں قبول نکرے اور بجا لاوے ۱۲ عزیزی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ جو وقت کہ آسمان پھٹ جاوے ۱۲ فتح ۱۲ جب آسمان پھٹ جاوے ۱۲ موضح تفسیر حضرت امیر المومنین مرتضے علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ پھٹنا آسمان کا کہکشاں کے مقام سے واقع ہوگا اور جو اوسکے پھٹنے کی اوس روز یہہ ہے کہ فرشتے موکل دروازہ پر آسمان کے روزی رزق اتارنیکے بند ہونگی اوپر لیجانیکو اوسکے اعمال کے مقربین اپنے کام سے فراغت کرکے اوترینگے اور اور فرشتے کہ رہنے والے آسمانو نکے ہیں صفیں باندھ کر محشر کے کھڑے ہونگے اور تجلے قہر الٰہی کے اوس روز عرش معلے پر غلبہ کرکے اوسکو نیچلی جانب کو حرکت دیگی تو اوس تجلی کے صدمے سے اور عرش معلے کے بوجہہ سے آسمان کے اجزا پاش پاش ہوجاوینگے اور یہہ ہی ہے کہ منظور اوسوقت خراب کرنا اس عالم کا اور تعمیر کرنا دوسرے عالم کا ہے اوسکے مکان کی تعمیر بغیر توڑے مکان کے توڑنے پھوڑنے کے نہیں ہوسکتی اور پھٹنا آسمان کا اوس روز بسبب ضعیف ہونے اوسکی بنیاد کے ہوگا جیسا کہ توڑنا دنیا کی عمارت کا نہیں اور اس جہان کی بنی ہوئی چیز کو بنکا ہوسکتا بلکہ اوسکو کمال قوت اور متانت اور عظمت کی حالت میں کر کہتا ہے حکم اللہ تعالے کا اوسکے پھٹ جانیکے واسطے پہنچیگا ۱۲ عزیزی وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۱۲ اور کان رکھے اپنے پروردگار کے حکم کے لیے اور آسمان لائق کان رکھنے کے ہے ۱۲ فتح ۱۲ اور سنے حکم اپنے رب کا اور اوسی لائق ہے ۱۲ موضح تفسیر اور کان رکھے اس آسمان نے اور فرمانبردار ہوگیا حکم ماننے کو اپنے پروردگار کا اور قبول کرنیسے اس حکم کے کہ نہایت شاق تھا سر نہ پھیرا اور یہہ فرمانبرداری کرا اوس سے واقع ہوئی سو اس قسم سے نہیں ہے کہ اوسکی عظمت

سورہ انشقاق ۸۴ رکوع ۱ اور لکھنو ۶۱ پچیس آیتیں ۱۲ چار سو تیس حرف ۱۲ فتح ۱۲ جس وقت آسمان پھٹ جاوے ۱۲

اور بلندی کو مائع ہو بلکہ یہہ تذلیل لائق اور سزاوار اوسکی عظمت کی بھی وحشمت اور وہ سامان لائق اوسکی تابعداری اور فرمانبرداری کے تھا ۸ عین ۸ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۸ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ۸ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۸ اور جسوقت کہ زمین کو کھینچا جاوے اور نکال ڈالے اوسکو کہ اوسمین ہے اور خالی ہو جاوے اور کان رکھے اپنے پروردگار کے حکم کے لیے اور سامان لائق کان سکھنے کے ہے حساب و آخرت کا ہونا ہے ۸ فتح ۸ اور جب زمین پھیلائی جاوے اور نکال ڈالے جو کچھہ اوسمین ہے یعنے مردے اور خالی ہو جاوے اوسکے لے حکم اپنے رب کا اور اسی لائق ہے ۸ موضح تفسیر ۸ وَاِذَا الْاَرْضُ الخ اور جسوقت کہ زمین کھینچی جاویگی کہ لمبی اور چوڑی ہو جاوے اور اس مجمع عظیم کے واسطے کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے اور اوٹھاتیوالے عرش کے اور طرح طرح کے مخلوقات جن و انس اور جانور اولین و آخرین کے سب اوسوقت جمع ہونگے اور زمین پر کھڑے ہونگے کہ سبکو محشر کرے اور دوسرے کھینچنا زمین کا اس سبب سے بھی ہوگا کہ بلندی اور پستی اور عمارتین اور پہاڑ سب برابر ہو جاوینگے کہ کھڑے ہونیوالوں کے لیے وہان اونچا نیچا نہو اور کوئی چیز اوسمین ایک دوسرے کی آڑ و اوٹ نہو اور ایک کا حال دوسرے پر ظاہر رہے جیسیکہ فرش پر نظر آتا ہے کہ کھینچنے تاننے کے سبب سے دو فائدے مہا حاصل ہوتے ہین ایک تو فراخی دوسرے ہموار ہی اور جو زمین کہ منشاء انسان کے جسم کا ہے اور اوسکا جزو غالب ہی اور غذا اور منفعتین اور طرح طرح کی اوسکو زمین سے پہنچتی ہین بس فرمانبرداری اوسکی خداتعالے کے حکم کو دلیل قوی ہے اسبات پر کہ تمام اعضا اور رگ ریشے سے اپنے مطیع اور فرمانبردار حکم الٰہی کا ہو وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا اور اوگلدیگی زمین کھینچنے کے سبب سے جو اوسمین ہے مردوں کے اجزا اور جواہر اور دفینے اور کانین تا حشر آدمیونکا اوسکے تمام اجزا سے حاصل ہوا اور منفعتین زمین کی کہ اوسپر جنگ جدال اور ضرب و قتال کرتے ہے اور ایک دوسرے کی حق تلفی کرتے تھے کمال ذلیل و بیقدر اونکی نظر وینمین ظاہر ہون وَتَخَلَّتْ اور خالی ہو جاویگی زمین اون چیزونسے جو اوس سے متعلق ہین اعمال آدمیونکے تا کہ جزا موافق اوسکے ٹھیر جاوے اور زمین کو اوس کل دینے اور خالی ہو جانے مین کچھہ عوض یا ضرر یا نفع دینا کیسکو منظور نہین بلکہ فرمان الٰہی اوسکو اسی کام کرنیکو پہنچا ہے وَاَذِنَتْ الخ اور کان رکھے زمین نے اپنے پروردگار کے حکم پر اور فرمانبردار ہوی اور لائق یہی اسی فرمانبرداری کے تھی اور یہان پر سمجھہ لینا چاہیے کہ اکثر عوام گمان کرتے ہین کہ یہہ آیۃ مکرر ہی اور حال یہہ ہے کہ یہہ بات یون نہین ہے بلکہ اول آسمان کیساتھ ہی اور دوسری بار زمین کے واسطے تو ہرگز تکرار نہ ہوئی اور جزا شرط کی محذوف ہے یعنی جو آسمان ایسا فرمانبردار ہو جاوی اور زمین ایسی تابعداری کرنے لگی تو اے آدمی تجھپر صریح الزام لاحق ہوگا اور حجت قائم ہو جاویگی کہ تونے کسواسطے حکم اپنے پروردگار کا نہ مانا اور جسم سے

قبول نکیا اور امر الہی کی مخالفت مین عمر گذاری چنانچہ الزام حجت کے بیان کے لیے ظاہر کرکے
فرماتے ہین یٰاَیُّهَا الْاِنْسَانُ الخ ﴿عزیزی﴾ یٰاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ
كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿فتح﴾ اے آدمی تحقیق تو کام کرنیوالا ہے
اپنے پروردگار کی ملاقات تک ساتھ کوشش تمام کے پس ملاقات کریگا تو ساتھ پروردگار
اپنے کے ﴿فتح﴾ اے آدمی تجکو پہنچتا ہے اپنے رب تک پہنچنے مین بیچ بیچ کرکے پہر اوس سے
ملنا کا ﴿موضح﴾ تفسیر اِنَّكَ الخ بیشک تو کوشش کرنیوالا ہے کہ تو رب
حاصل کرے اپنے پروردگار کا کمال مشقت سے کیونکہ تجکو مستعداد وصول کا دیا اور اوسکی
وہن تیرے دماغ مین رکہی ہے برخلاف آسمان وزمین کے کہ نہ اونمین مستعداد وصول کا ہے
اور نہ اونکو اوسکے حاصل کرنیکا اور بید وصول موعود اور دیدار بے پردہ کا اوسکے حصول کے
فکر مین تو لگا ہے محض خیال نہین ہے کہ دنیا مین تو خوش تہا بلکہ کلام ہونیوالا ہے جیسا کہ
فرماتے ہین فَمُلٰقِيْهِ پہر ملاقات کرنیوالا ہے تو اپنے پروردگار سے بے پردہ خیال
اور ادراک کے اور بغیر حجاب نمونہ اور مثال کے پس تجکو تابعداری اللہ تعالےٰ کے امر کی اسقدر
درکار ہے کہ کسی مخلوق کو اوسقدر درکار نہین کیونکہ اوس روز عین ملاقات اور خصوصی کے
وقت شرمندگی نہ اوٹہاوے کیونکہ اوس روز قوت اور ضعف تیرا سعی مین قرب کے
حاصل کرنیمین ظاہر ہوجاویگا اسطرح سے ﴿عزیزی﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ الخ
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا
پس سپر جو کوئی دیا گیا اوسکو نامۂ اعمال اوسکا اوسکے داہنے ہاتہ مین پس ساتھ اوسکے
حساب کیا جاویگا حساب آسان اور پہر گیا طرف گہر والون اپنے کے خوش ہوکر ﴿فتح﴾
سو جسکو ملا لکہا اوسکا داہنے ہاتہ مین تو اوس سے حساب لیا ہے حساب آسان اور پہر آیا
اپنے لوگون پاس خوشوقت ﴿موضح﴾ تفسیر فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بہر جس شخص کو
دیا جاویگا نامہ عمل اوسکا اپنے پروردگار کی ملاقات کے وقت کہ اوس نامہ مین سعی جمیل
اوسکی اور طاعت و تابعداری اوسکے حکمون کی لکہی ہے تاکہ بالکل اون چیزونکا جو اوسکو
شوق مین بجالایا تہا موجب اوسکے سرور اور لذت کا ہو اور جانے کہ سعی میری تہکانی نکلی
بِيَمِيْنِهٖ سیدہے ہاتہ مین اوسکے کہ علامت نجات اور رضامندی کی ہے کیونکہ سیدہا ہاتہ اکثر
اوسکے ہاتہ سے غالب ہوتا ہے اور اس شخص نے کہ اطاعت اللہ تعالےٰ کے فرمان کی کی تو اپنے نفس
کی خواہش پر غالب آیا اور ایک قوت بڑی پیدا کی اور نیکیون نے اوسکے بدیون پر غلبہ کیا
فَسَوْفَ يُحَاسَبُ پس بعد دینے اعمال نامہ کے سیدے ہاتہ مین حساب کیا جاویگا بے کامو نہیں
کہ مغلوب اور تہوڑے سے رہ گئے ہتے حِسَابًا يَّسِيْرًا آسان حساب حدیث شریف مین آیا
کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچہا کہ یا رسول اللہ حساب یسیر کیا ہے تب

اپنے فرمایا کہ حساب یسیر وہ ہے کہ نامۂ اعمال اوسکو دکھا دینگے اور آواز آئیگی کہ اے میرے بندے مسلمان جو تونے بندگی کی سو ہمنے قبول کی اور جو تو نے خطا کی وہ ہمنے بخشدی اور کسی آفت کے واسطے کھانہ جاویگا کہ جواب مین کرینگی ہمین سو تونے کیون نکین اور جو نکرینگی ہمین سو کیون کین فَاَمَّا مَنْ نُوْقِشَ فِی الْحِسَابِ عُذِّبَ یعنی پر جس شخص کے واسطے تکرار اور پوچھہ پاچھہ ہوئی تو شخص افتین پڑا اسلیے کہ اوسوقت کوئی عذر گناہ کا نہین رکھتا ہے اور گناہ سے خالی نہین ہے اور یہہ ہی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدوز فرماتے تھے کہ جس شخص سے حساب لیا جاویگا اوسکو عذاب ہی ہوگا حضرت عائشہ رضنے عرض کیا کہ خدا تعالے تو فرماتا ہے فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا اور اس آیۃ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعضے آدمے حساب کے بعد نجات پاوینگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ حساب نہین ہے محض عملونکا دکھانا ہے کہ تو نے یہہ کچھہ کیا اور ہمنے عفو کیا اور فلانے فلانے کام نہین کیے اور ہمنے درگذر کی لیکن مراد یہہ ہے کہ جس شخص کے واسطے پوری پوری پوچھہ ہوگی تو وہ ہلاک ہوگا وَیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا اور پھر جیگا اپنی اہل کی طرف خوش ہوکر نداوسکو خوف عذاب کا رہیگا اور نہ خجالت جھڑکی اور فضیحے کی لاحق ہوگی بلکہ نجات کی خوشی اہل عیال کے ملنے کی خوشی کے ساتھہ ملکر ایک عجیب راحت اوسکو نصیب ہوگی کہ کوئی کیفیت اوسکی برابر نہین کرسکتے اور مراد اہل سے اوسکی حورین ہین اور دنیا کی عورتین جو اوسکے نکاح مین تھین اور بہشت مین ملینگے اور اوناتے اور رشتہ والے کہ حشر مین اوسکے حساب و کتاب کی شفاعت کے واسطے منتظر کہڑے ہونگے اور یہان سے معلوم ہوا کہ حق تعالے بندے مین دوعم جمع نہین کرتا جو کوئی کہ دنیا مین غم کریگا تو اوس روز خوش ہوگا عزیزی وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَھْرِہٖ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا اور اسپر جو کوئی دیا گیا نامۂ اعمال اوسکا اوسکی پیٹھہ کے پیچھے سے پس یاد کریگا ہلاکت کو اور داخل ہوگا دوزخ مین فتحی اور جسکو ملا اوسکا نامہ پیٹھہ کے پیچھے سے سو وہ پکاریگا موت موت اور جیئے گا آگ مین مولف تفسیر وَاَمَّا مَنْ الخ امدجو مختصر کہ دیا جاوے اعمال نامہ اپنا اوسکے ہاتھہ مین اور یہہ علامت ہلاکت اور عذاب کی ہے کیونکہ اولٹا ہاتھہ بہت ضعیف ہے سیدہے ہاتھہ سے اور اس شخص نے ضعیف جانب کو اپنی کہ خواہش نفس بہتی قوی جانب پر اپنی کہ اللہ تعالے کی فرمانبرداری ہے مقدم رکھا تھا بس قوی کو ضعیف اور ضعیف کو قوی کیا تھا اور معاملہ کی صورت کو اولٹا کردیا اسیواسطے اعمال کو اوسکے اولٹے ہاتھہ مین دینگے لیکن سامنے نہ دینگے بلکہ اولٹے ہاتھہ کو اوسکے پیچھے ہاتھہ دینگے اور اعمال نامہ کو اوسکے اوس ہاتھہ مین دینگے کہ وَرَآءَ ظَھْرِہٖ پیچھے سے اوسکی پیٹھہ کے فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا پھر کے پکاریگا موت کو یعنے آرزو کریگا کہ کسیطرح

موت آجاوے اور مجکو ہلاک کر ڈالے کہ ان اپنے بُرے کاموں کی جزا سے خلاصی پاؤں اور وہ جو سورہ حاقہ اور اور سورتوں مین مذکور ہے کہ بعضونکو اعمالنامے سیدے ہاتھ مین اور بعضونکو اوسکے پیٹھ پیچھے سے دینگے سو سبات کے مخالف نہین کہ پیٹھ کے پیچھے سے دینگے جیسکہ یہان مذکور ہے کیونکہ اعمالنامے کا دنیا والے ہاتھ مین اسیطور سے ہوگا کہ پیٹھ کے پیچھے سے دینگے اور جو اوس شخص کا حال کہ اپنے دوزخی ہونیکی علامت اپنے اعمال نامہ سے جو اوسکے پیٹھ کی طرف سے دیا جائیگا دریافت کریگا اور واویلا مچاویگا اور دعا موت و ہلاکت کی شروع کریگا بیان فرمایا اب ارشاد ہوتا ہے کہ اس قدر جزع فزع اور اضطراب و بیقراری اور بیتابی پر اسکی کفایت نہوگا بلکہ وہ چیز جس سے وہ ڈرا ہے واقع ہوگی وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا اور بیٹھیگا بھڑکتی آگین کیونکہ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا تحقیق وہ تہا دنیا مین اپنے گھروالونمین خوش فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا تحقیق وہ تہا دنیا مین اپنے گھروالونمین خوش

معہ تفسیر تحقیق وہ تہا اپنے گھروالونمین دنیا مین خوش اور غم کہ دنیا کا غم رکھتا تہا نہ آخرت کا اور کفر و گناہ سے بھی نہین ڈرتا تہا اور اللہ تعالےٰ کی رضامندی کی جانب کی کچھ رعایت نہین کرتا تہا اور یہان سے معلوم ہوا کہ دنیا کی خوشی کے پیچھے آخرت کا غم لگا ہے چنانچہ اور جاے فرمایا ہے فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا اور جو شخص کہ اس دنیا مین دکھہ اور غم آخرت کا رکھتا ہوگا تو اوسکے مآل کا حال یہ ہے کہ ہمیشہ کی خوشی اوسکو حاصل ہوگی اور یہان پر سمجھہ لیا چاہیے کہ خوشی دنیا کی وہی بُری ہے کہ غفلت اور رفاہیت اور آسودگی سے پیدا ہو اور جو خوشی کہ بسبب راضی ہونیکے حکم الہی پر یا واسطے حاصل ہونے مراتب عالیہ دینیہ کے ہو عین محمود اور سراسر نافع ہے چنانچہ سورہ یونس مین فرمایا ہے قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا اور یہان مذکور اوسی خوشی اور نعمتونکے ہے کہ نہایت غفلت سے دنیا مین حاصل ہوتین چنانچہ صاف فرماتے ہین کہ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا تحقیق اوسنے گمان کیا تہا کہ رجوع نہین کرینگے طرف خدا تعالےٰ کے ہان رجوع کرنا تحقیق ہے پروردگار اوسکا تہا ساتہ احوال اوسکے بینا

فتح اوسنے خیال کیا تہا کہ پھر نہ جاوینگا کیون نہین اوسکا رب اوسکو دیکھتا تہا

معہ تفسیر إِنَّهُ ظَنَّ إلخ یہہ تمام خوشی اس کافر کو اسلیے تہی کہ وہ گمان کرتا تہا کہ ہرگز پھر نہ جاوینگا عالم ارواح کی طرف اور اپنے اعمال کا حساب نہ دیکھینگا اسواسطے کہ جسوقت دنیا کی خوشی مین آخرت کا غم یاد آتا ہے یا اپنے روح کا جانا عالم ارواح مین اور اپنے عملونکا بدلہ پانا قیامت مین یاد آتا ہے اور اسپر یقین ہوتا ہے تو وہ خوشی بالکل نیست نابود ہو جاتی ہے اسلیے کہا گیا ہے ؎ مراد و منزل جانان چہ آسان و چہ دشوار ہے

ف ۱ یہ لفظ ذہن مین آکر گزرنا گناہ نہین ۱۲ منہ

ف ۲ پس چاہیے کہ ہمیشہ ۱۲ اور دوزخ سے ڈرتا رہے ۱۲ منہ

ف ۳ کہ ہمیشہ خوف اور خشیت کے ساتہہ رہے اور اعمال کے ساتہہ مغرور نہ ہو ۱۲ منہ

پڑھیں فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا ۔ اور یہی مضمون ہے اس شعر کا ؎ عشرت امروز بے اندیشۂ فردا خوش است ۔ فکر شبِ تلخ دارد جمعۂ اطفال را ۔ تو ثابت کر نیکو خشر و نشر کے اور جزا اور حساب کے اور رد کر نیکو اوسکے گمان کے فرماتے ہیں بلکی یوں نہیں ہے جیسا کہ اونے گمان کیا ہے بلکہ یہ جانا اوسکا عالم ارواح کی طرف پھر وہاں سے حشر و نشر عالم میں پھر حساب کے میدان میں پھر وزن اعمال کے مقام پر پھر مجازات کی جگہ میں کہ بیشک دوزخ ہے ضروری ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا حقیق پروردگار اوسکا اوسکو دیکھتا ہے ابتدا سے پیدائش سے انتہا موت تک کہ روح اوسکی کہاں سے آئی ہے اور بدن اوسکا کس چیز سے بنا ہے پھر کیا اعتقاد اور کیا عمل کیا ہے اور دلمیں کونسی چیز قائم ہے اور زبان سے اوسکی کیا نکلا اور ہاتھ سے اوسکے کیا ہوا اور بعد موت کے روح اوسکی کہاں گئی اور بدن اوسکا کس کس جگہ میں بکھر رہا ہے پھر جو آدمی کے حال سے اسقدر واقف ہو تو البتہ اوسکو مہمل نہیں چھوڑیگا اور اوسکے کیے کا بدلہ پورا دیگا اور روح کو اوسکے بدن کے اجزا سے ملا دیگا پس گمان اوسکا محض جہالت ہے کچھ حاجت قسم کی نہیں اوسکے باطل کرنیمیں اور اگر کسیکو اس عجیب حالت کے سننے سے کہ بعد موت کے نمود ہوگی اور وارد ہونمیں ان حادثوں کے کہ بعد موت کے واقع ہونے ہیں کچھ شک و تردد ہو تو فَلَآ اُقْسِمُ الخ ۔ عزیزی ۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۙ پس قسم کہاتا ہوں کنارہ آسمان کی سرخی کی اور قسم کہاتا ہوں رات کی اور اوسچیز کی کہ رات اوسکو جمع کیا ہے اور قسم کہاتا ہوں چاند کی جب پورا ہو پہنچوگے ایک حال کو بعد ایک حال کے ۔ فتح ۔ سو قسم کہاتا ہوں شام کی سرخی کی اور قسم کہاتا ہوں رات کی اور جو اوسمیں سمٹ گیا اور چاند کی جب پورا ہوا ہے تمکو چڑھنا ہے کہنڈ پر کہنڈ ۔ موضح تفسیر ۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ پر سو کہ کہاتا ہوں شفق کی اور شفق نام ایک سرخی کا ہے کہ آفتاب ڈوبنے کے بعد کنارہ پر مغرب کے نظر آتی ہے اور اوسکے باقی رہنے تک مغرب کی نماز کا وقت باقی ہے چنانچہ امام شافعی اور صاحبین کا مذہب یہی ہے اور اسی پر فتوے ہے اور بعضے روایتوں میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ شفق نام ایک سفیدی کا ہے کہ سرخی جانے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور دیر تک رہتی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ نے اس قول سے رجوع کی ہے وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ اور قسم ہے رات کی اور اوسچیز کی کہ رات جمع کرتی ہے خواہ آدمی ہوں یا جانور کیونکہ جاندار دنکی ہمیشہ یہ عادت ہے کہ دنکو تلاش معاش کے لیے اپنے مکانوں سے نکلنے ہیں اور ہر شخص ایک طرف کو جاتا ہے اور منتشر ہو جاتے ہیں اور جب رات ہوتی ہے تو سارے اقربا اور متعلق اوسکے ایک گھر میں جمع ہوتے ہیں اور مکان پر رات گذارتے ہیں پس گویا رات جامع متفرقین ہے اور اسلیے نیک و بد کام جو پوشیدگی سے تعلق

رکھتے ہیں جیسے طلقے ذکر اللہ کے اور جماعتیں تراویح کی اور مجلس رقص و شراب خواری وغیرہ کی سب رات میں ہوتی ہیں اور اونکے واسطے جمع ہوتے ہیں وَالْقَمَرِ الخ اور قسم کھاتا ہوں چاند کی جب نور اوسکا پورا ہوتا ہے اور شام سے صبح تک روشنی رہتی ہے اور برائی کے حجاب کو اوٹھا دیتا ہے لَتَرْكَبُنَّ الخ البتہ تم سبکو چڑھنا ہے کہنڈ پر کہنڈ یعنی پہلے بعد جانیکے اس دنیا سے ایک حال میں ہوگی کہ اوسکو رجوع لے اللہ سمجھوگے بعد اسکے اس حالت سے گذر کے ایک دوسری حالت کو پہنچوگے تو جانوگے کہ حالت رجوع کی یہی ہے اور اگلے حالت اسحالت کی تمہید تھی وعلی ہذا القیاس یہاں تک کہ بہشت میں یا دوزخ میں جا ٹھیروگے اور سفر تمہارا تمام ہو جاویگا بعد اسکے سدا آہا کروگے اور جو گذرا ان حالتوں سے قطع منازل کے مشابہ تھا اسلیے رکوب کا لفظ کہ تم جن میں سوار ہونیکے ہی اسمقام پر استعمال فرمایا اور جو یہہ حرکت یعنے دنیا سے آخرت کو جانا حرکت صعودی ہے یعنی اس خاکدان پست سے عالم بالا کی رفعت گاہ کو جاتے ہیں اوسکی حالتوں کو منزلوں کو طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ارشاد فرمایا ہے کیونکہ طبقا عن طبق تہ بتہ چیز کو کہتے ہیں چنانچہ سات طبق آسمان کے مشہور ہیں اور عمارت کے طبقے بھی عرف میں رائج ہیں اور ان انتقالوں کی دلیلیں جو ہر رات و دن اور ہر مہینے برس ہر خاص و عام دیکھتے ہیں ایمان نہ لانیسے کافر ہونے اور اونکے یقین نکرنیسے واقع ہونیکو ان حالتوں کے تعجب فرما کر ارشاد فرماتے ہیں فَمَا لَهُمْ الخ ﴿عزیزی﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿فتح﴾ پس کیا ہوا ہے اونکو یقین نہیں لاتے ﴿موضح﴾ کہ ایمان نہیں لاتے ﴿تفسیر﴾ پس کیا ہو گیا ہے ان کافروں کو باوجود اس بیان واضح اور روشن دلیلوں کے ایمان نہیں لاتے اور یقین نہیں کرتے کہ ہمکو بعد موت کے بھی کسیطرف جانا ہے اور سفر درپیش ہے اور اوس سفر کا غم نہیں کھاتے اور توشہ اوسکے لیے نہیں اوٹھاتے اور نقصان و نفع سے اوس عالم کے کہ منتہا اس سفر کا ہے کچھ خبر نہیں ہوتی اور بعضے مفسرین نے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کو اور معنے پر حمل کیا ہے کہ یہ مقام کے ساتھ چنداں مناسبت نہیں رکھتے اگرچہ امر واقعی ہے اور وہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا حال بھی اوا ٹکریں حق اللہ اور حق خلق اللہ کے اور جبلا نہیں پیغمبروں اور کتاب اور قیامت کے اور گناہ ہونگے کہ نہیں بعینہ اگلی امتوں کے مطابق ہے جیسے ایک چوتی دوسری چوتی کے برابر ہوتی ہے کہ جو بہر کا بھی دونو نہیں تفاوت نہیں ہوتا بلکہ تم زیادہ کروگے کہ اگلی امتیں وہ نتھیں جیسے بیچنا احرار کا یعنے ایسے شخص کا کہ وہ کسیکا غلام لونڈی نہو اوسکو بیچنا مکرسے بیچنا اور اوسکی قیمت کھانی اور اوہنیں میں سے ہے سقر بازی یعنی مساحقہ عورت کا عورت کے ساتھ یعنے چپٹے بازی اور اوہنیں میں سے ہے قتل کرنا اپنے پیغمبر کی اولاد کا جسپر ایمان لائے اور باوجود ایمانداری کے دعوے کے ایسی بات کسی امت میں نہیں ہوئی ہر چند

(ان کافروں کا بیان ہے جو اگلی موجود ہیں ۱۲ منہ)

کرکا فروں نے اپنے پیغمبر کو قتل کیا ہے اور ایذا دی ہے لیکن کفر کی حالت میں ایسا کسینے نہیں کیا کہ دعوے ایمان کا کریں اور یہہ کام کریں غرضکہ ظاہر معنے وہی ہیں جو پہلے مذکور ہوے اور مقصود کافرونکا ذہن نشین کرنا ہے کہ آخرت کے سفر کی نشانیونکو جان بوجھکے اوس سفر کا انکار کرتے ہیں اور جو جو معاملے کہ وہان ہونیوالے ہیں اونپر ایمان نہیں لاتے اور اگر انکی عقل خود بخود ان حالتونکو دریافت نہیں کرسکتے تو انکو لازم تہا کہ قرآنکے بیان سے فائدہ اوٹہاتے یعنے قرآن سُنکر اوسپر عمل کرتے اور اوسکو سُنکر سچ جانتے لیکن انکو بقدر ایمان لانیسے آخرت پر انکار ہے کہ قرآنمین نبی اون مضمونکو سُنکر فرمانبرداری نہین کرتے ۞ **عزیزی** ۞ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۞ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۞ اور جب پڑہا جاتا ہے اونپر قرآن سجدہ نہین کرتے بلکہ یہہ کافر جہٹلاتے ہین ۞ **فتح** ۞ اور جب پڑہے جاتے ہین قرآن سجدہ نہین کرتے اوپر سے یہہ منکر جہٹلاتے ہین ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** وَاِذَا قُرِئَ الخ اور جب پڑہا جاتا ہے اونپر قرآن تو اوسکی عبارت کو کہ سراسر اعجاز ہے تحیر ہوجاتے ہین لیکن عاجزی اور تذلل نہین کرتے اور جسوقت کہ مسلمان اپنا عجز ظاہر کرنیکو سجدہ کرتے ہین تو یہہ لوگ سجدہ نہین کرتے حال آنکہ سجدہ کرنا اللہ تعالے کو جسنے اسطرح کا قرآن فصیح و بلیغ اوتارا کہ کوئی ایک سورۃ اسکے برابر بنا نہین سکتا ہے کسی آئین و مذہب مین منع نہین اور فقط نافرمانی اور سجدہ نکرنے پر اکتفا نہین کرتے بَلِ الَّذِيْنَ الخ بلکہ جو لوگ کہ کافر ہین جہٹلاتے ہین قرآن کو اور ہرچند کہ زبان سے نہین کہتے لیکن حق تعالے اونکے اس انکار کو جو دلمین رکہتے ہین جانتا ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ الخ ۞ **عزیزی** ۞ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۞ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞ اور خدا خوب جانتا ہے اوسچیز کو کہ اپنے دلمین نگاہ رکہتے ہین پس خبر کرا اونکو عذاب درد دینے والیکی ۞ **فتح** ۞ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اندر بہرے رکہتے ہین سو خوشوقتی سُنا اونکو دکہہ والی مار کی ۞ **موضح** ۞ **تفسیر** وَاللّٰهُ اَعْلَمُ الخ اور اللہ خوب جانتا ہے جو دل کے برتن مین کہ ہوتا ہے یعنی جو کچہہ کہ باطن مین سوائے تکذیب و انکار کے مخالفت اللہ کے امر و نہی اور نافرمانبرداری اوسکے حکمونکی اور خوشی دنیا کی زندگانی پر اور اس گمان پر کہ آخرت کا سفر نہ ہوگا درپیش نہیں اور محبت گناہونکی اور شہوتون کی اور مکر و حیلے کرنے پیغمبر و اپنے دل اوسکے لبالب اور مالامال ہین سو اللہ تعالے سے پوشیدہ نہین اور لفظ مین یُوْعُوْنَ کے اشارہ ہے بات کی طرف ہے کہ وہ کوتہ اندیش و نادان ان چیزونکو کمال احتیاط سے اپنے اندر کے باطن مین نگاہ رکہتے ہین لیکن احتیاج کے وقت جب اس باطن سے یہہ موذیات نکلینگے تب یہہ جانینگے کہ ہم کیا چوکے کہ اندھیری راتین کالے ناگ کو پہولونکا گجرا سمجہہ کر گلےمین پہنا چاہا چنانچہ کسیسے کہا ہے

شعر بوقت صبح شود ہیچ روز معلومت ۞ کہ کاکبا خنہ عشق در شب دیجور ۞ لیکن یہہ جاہل جو ان برائیون کو نیکی جانتے ہین اور آئندہ کے نفع کے واسطے زر و جواہر کے مانند کمال احتیاط

جان کے برتن مین رکھتے ہین نہ مٹی تانبے کے برتن مین پس تجکو یہی چاہیے کہ اونکے اطل
اعتقاد کے موافق ہنسے ٹہٹے کی بات چیت کر فَبَشِّرْهُمْ الخ پس خوشخبری دے اونکو
دکہہ کی مار کی اونکی فرحت پر دنیا کی آورد بارت کا لفظ استقام پر استعارہ ٹہٹھو نکا ہے واسطے
ڈرانیکے ۞ عزیزی ۞ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۞ لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچہے اونکے لیے مزدوری
بے نہایت ۞ فتح ۞ مگر جو یقین لائے اور کین بہلا ایمان اونکو نیک ہے بے انتہا
۞ موضح ۞ تفسیر اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے انکے سب لوگونکو وعدہ
عذاب الیم کا دے مگر اون لوگونکو کہ ایمان لاوین اور اچہے کام کرین اور کفر اور گناہ نکو اپنے
اس عمل نیک کے سبب سے مٹا دین پہر جو ایسا کرین اونپر عذاب نہین ہرگز نہ الیم نہ غیر الیم لملک
لَهُمْ اَجْرٌ اونکے لیے خوشخبری ہے اونکے ایمان اور عمل نیک پر اور باز رہنے پر کفر و
گناہ سے اور وہ مژدہ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ بے انتہا رہے ہرگز تمام ہونیوالا نہین ہرچند کہ اونکا ایمان
خواب اور غفلت کے وقت منقطع ہو جاتا تہا اور نیک عمل اونکا بسبب مرض اور شغل اور سفر اور
موت کے یہی موقوف ہو جاتا تہا لیکن رحمت الٰہی نے اس غیر دایمی ایمان کو حکم دایمی ایمان کا
دیا اور اس منقطع عمل کو آمراری قرار دیا اور نعمت ہمیشہ رہنے والی عوضین اونکے امداد فرمائی
اور یہہ سورۃ سجدہ کی سورتونمین سے ہے اور بعد لَا يَسْجُدُوْنَ کی آیۃ کے سجدہ ہے اور حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ نے ترک کرنے پر سجدے کے مذمت اور عتاب جو آیا ہے وارد ہے اس سے
یہہ استدلال کیا ہے کہ سجدہ تلاوت کا واجب ہے اسلیے کہ ترک سنت پر اسقدر عتاب نہین
آتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے سجدہ تلاوت کا اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ حدیث
صحیح مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ اس سورۃ کو نماز عشار مین پڑہا ہے اور
اسمقام پر سجدہ کیا اور مقتدیون اور سننے والونے بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سجدہ
کیا ہے چنانچہ ابوہریرہ بہی اوس جماعت مین داخل تہے اور ظاہر ہے کہ جب اون کافرونکی
جو سجدہ نہین کرتے اس آیۃ مین مذمت فرمائی تو البتہ مسلمان کو لازم ہے کہ کافرونکی مخالفت
کی جہت سے سجدہ کرے اور تمام سجدے کی آیتین جو قرآن مین ہین یا تو اون آیتونمین برائی
کافرونکی ہے بسبب نہ کرنیکے یا مدح مسلمانونکی ہے اور فرشتونکی بسبب سجدہ کرنیکے لیکن علامت
اوس جانب سے ہے یعنے جو سجدہ کہ قرآنمین ہے اس قسم کی آیتونمین ہے نہ اسکے برعکس کیونکہ
قرآنمین بہت سی جاے پر اس قسم کی آیتین ہین اور اونمین سجدہ نہین ہے اسلیے کہا ہے کہ
آیتین سجدے کی توقیفی ہین یعنے شارع کی مقرر کی ہوئی ہین نہ قیاسی کہ جہان اس قسم کا
مضمون پائے وہان سجدہ کیجئے واللہ اعلم ۞ عزیزی ۞ سورۃ البروج
سورۂ بروج مکی ہے اسمین بائیس آیتین ہین اور ایکسو لوکلے اور چار سو تیس حرف اور نازل ہوئی

پیہہ بعد سورہ اذا الشمس کے اور ربط اسکا سورہ انشقاق سے یہہ ہے کہ ابتدا مین اوسکے ذکر آسمان کے پھٹنے کا ہے قیامت کے دن اور اس سورہ مین ذکر ہے آسمان کے حصے کرنیکا دنیا مین بارہ جگہہ پر کہ ہر ایک جدا جدا حکم رکھتا ہے اور اخیر مین اوس سورہ کے بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ واقع ہے اور اس سورہ کے اخیر مین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ہے اور یہہ دونون مضمون آپسمین ظاہرا اتحاد رکھتے ہین اور درمیان مین اوس سورہ کے حال بہشتیون اور دوزخیون کا مذکور ہے جیسے کہ درمیان مین اس سورہ کے مذکور ہے پس ان دونون سورتون کو آپسمین کمال مناسبت حاصل ہوئی اور اس سورہ کے نازل ہونیکا سبب یہہ تہا کہ کے کے کافر مسلمانونکو بسبب اسلام لانیکے طرح طرح کے رنج و اذیت پہنچاتے تہے اور مسلمان یہہ قصہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تہے آپ ارشاد فرماتے تہے کہ ایکوقت ایسا آویگا کہ تمکو حق تعالی ان لوگونسے بدلہ لینے کی طاقت بخشیگا اور جو کچہہ کہ یہہ تمہارے ساتہہ کرتے ہین ایسا ہی تم انکے ساتہہ کروگے کافرونکو جو یہہ ماجرا سنا تو طعن و ٹہٹول شروع کی کہ یہہ ذلیل مفلس کیا حقیقت رکھتے ہین کہ ہمسے بدلہ لیسکین گے اگر ہماری عزت اور انکی ذلت حق تعالے کے نزدیک ثابت ہوتی تو ہمکو کیون اونپر غالب کرتا پس معلوم ہوا کہ ہر وقت و ہر آن انعام الہی ہمارہی نصیب ہے اور ذلت و خواری اونکے نصیب ہے کافرونکی اسبات کے جواب مین یہہ سورہ نازل ہوئی اور ابتدا مین اس سورہ کے قسم آسمان کی کہائی ہے کہ جو بارہ برج رکھتا ہے اور ہر برج سبب ہے عالم اور عالم والونکے انقلاب کا اور بہت چیزین ہین کہ ایک برج کی تاثیر سے عزیز ہوتی ہین اور وہی دوسرے برج کی تاثیر سے ذلیل بیقدر ہوجاتی ہین چنانچہ پوشاکین سال اور پوستین وغیرہ گرمی کے دنون مین اور ٹہنڈا پانی اور لطیف شربت اور برف جاڑونمین بہاسنے اس انقلاب کو اپنے دلمین خوب سمجہین اور اپنی عزت پر مغرور نہوں اور ذلت پر مسلمانونکے طعن و استہزا نکریں کہ ہر سال اختلاف موسم کے وقت اس انقلاب کو دیکہتے ہین اور یہان سے معلوم ہوا کہ اس سورہ کا نام سورۃ البروج اسلیے رکہا ہے کہ منظور اس سورہ مین بیان نیکی اور بدی پے درپے آنیکا ہے اور سعادت اور نحوست کے بدلنے کا نا معلوم ہوجاوے کہ جو شخص کہ مسلمان کو ایذا پہنچاتا ہے اور نہایت قوۃ و غلبہ رکہتا ہے ہوسکتا ہے کہ انتقام مین گرفتار و خراب ہو ۞ عزیزی ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۞ قسم آسمان برجون والیکے یعنی باران برج ہین ۞ فتح قسم ہے آسمان کی جسمین برج ہین ۞ معا ۞ تفسیر قسم کہاتا ہوں مین آسمان برجون والیکی کہ ہر برج نیکی اور بدی اور سعادت اور نحوست مین جدا حکم رکہتا ہے اور باوجود حکمونکے اختلاف کے تعاقب اور دور کرتا ہے اور چندروز حکم اوسکا عالم مین جاری ہوتا ہے

پھر جاتا رہتا ہے وہی حکم پھر آتا ہے سو کسی شخص کے لیئے یوں اعتماد نکرنا چاہیے کہ یہہ حالت خاص اسکے لیئے ہے دوسرے کو ہرگز نصیب ہوگی کیونکہ یوں ہوسکتا ہے کہ یہہ حالت موجودہ جاتی رہے اور وہ حالت معدومہ پھر آوے اور حقیقت برجونکی یہہ ہے کہ آفتاب کی گردش کے سبب سے آسمانمیں ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہین اور آسمان اوسکو ایک سال کی مدت مین تمام کرتا ہے اور جب اوس دائرہ کو باران حصون پر برابر تقسیم کرین تو باران حصے ہونگے تو ہر حصے کو برج کہتے ہین اور سب ملکر بارہ برج پیدا ہوتے ہین اور ہر برج کا موافق اوس صورت کے کہ جمع ہونیسے تارون کے اوس برج مین پیدا ہوئی ہے نام رکھا ہے جیسے حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت ۔ حاصل کلام کا ظاہر خواص اور احکام سے ان برجون کے کہ بنسبت عوام کے ذہنونکے ظاہر اور روشن ہے سو اختلاف فصلونکا ہے کہ اوسکے ضمن مین عزت اور ذلت تمام عالم مین تعاقب اور تبادل کرتی ہے اور ہر سال یہہ انقلاب ظاہر ہوتا ہے پھر دوسرے برس اوسی طور سے عزت مفقود اور ذلت معدوم پھر عود کرتے ہے تو یہہ دلیل صریح ہے حالات کی تبدیل پر اور انقلاب عزت کا ذلت سے اور ذلت کا عزت سے اور جو اس قسم کے انقلاب کو کہ ہمیشہ نظر مین عام و خاص کے مشہور و محسوس ہے ثابت فرمایا اب ایک قسم اور واسطے بیان کرنے ایک بڑے انقلاب کے کہ واقع ہونیوالا ہے اور عام و خاص کی نظر سے پوشیدہ ہے اور عقل کسی عاقل کی خود بخود بغیر نور نبوت کی مدد کے اوسکو معلوم نہین کرسکتی سو یاد فرماتے ہین وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ عزیزی وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝ اور قسم اوسدن کی کہ وعدہ کیا جاتا ہے یعنے روز قیامت اور قسم اوسدن کی کہ ہفتہ مین حاضر ہوتا ہے یعنے روز جمعہ اور قسم اوسدن کی کہ حاجی اوسمین حاضر ہوتے ہین یعنے روز عرفہ تحقیق مجازًا ثابت ہے ۝ فتح ۝ اور اوسدن کی جسکا وعدہ ہے اور حاضر ہونیوالیکی اور جس پاس حاضر ہون ۝ مُوسٰی ۝ تفسیر وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ اور قسم کہاتا ہون مین اوسدن کی کہ وعدہ کیا گیا ہے بڑا دینے کے لیے اور اوسمین ایک بڑا تغیر و تبدیل ظاہر ہوگا کہ آسمان اور آسمان کے برج اور زمین سب اوس روز الٹ پلٹ ہوجاوینگے اور ایک عالم دوسرا اوس روز پیدا ہوگا اور اس عالم کے عزت داروں کو (یعنی کافرونکو) اوس روز کمال ذلت ہوگی اور اس عالم کے ذلیلون کو اوس عالم مین کمال عزت حاصل ہوگی تو جو وہ روز جزا کے واسطے مقرر ہے تو پہنچانمین جزا کے تین چیزین ضرور ہین اوّل مستحق جزا کا ہونا اور دوسرے حاکم کا ہونا کہ ہر شخص کو اوسکے موافق بدلہ دیوے تیسرے اوس کام کا ہونا نیکی اور بدی سے کہ اوسکے موافق جزا دی جاوے اسواسطے ہمان کرنیکو ان تینون چیزونکے کہ اوس روز جمع ہونگی دو قسمین اور بیان فرمائین وَشَاهِدٍ اور قسم کہاتا ہون ہر حاضر ہونیوالیکی جنس سے آدمیونکی اور جنونکی اور فرشتونکی کہ اوس روز ایک جگہہ پر حاضر ہونگے اور ایک جماعت عظیم کہ ہرگز اوسکے

لہ اسکے آگے اور پیچھے — حاشیہ اوال او خاصین دیگر دنکل ہی مولف صاحب علیہ الرحمۃ — بلکہ ہر برج کی — چاہیے — ہر کی — اور عام — عوام سے بیان — حاضر ہون اور — حاضر ہونگے اور — ہونگے

خیالمین نہین سماتی ترتیب پاویگی اور سبب اوس اجتماع کے مقدمہ جزا کا درست ہوگا کہ مدعی علیہ
اور گواہ اوس مجمعہ مین موجود ہین وَمَشْهُوْدٍ اور قسم کھا کہا ہا ہون اوس چیز کی کہ اوسکے
پاس حاضر ہوگی اور وہ چیز بھی کئی صورتین رکھتی ہے اوّل عمل نیک اور بد کہ بمجرد اوٹھنے کے قبر سے
اور زندہ ہونیکے ہمراہ ہونگے اور ہر شخص کے ہمراہ دو سرے فرشتے کہ رنگارنگ صورتون
نعمت وعذاب دیئے کے لیے آدمے کے ظاہر ہونگے اور فرشتے ساتون آسمانکے اور اوٹھانیوالے
عرش کے اور لکھنے والے اعمال کے سب بیحجاب آدمی کو نظر آوینگے تیسرے نامہ اعمال کے ہر شخص کو
دینگے کہ مطالعہ کرے چوتھے اعمالونکا وزن کہ وقت حاضر ہونے میزان کے کہل جاویگا پانچوین
تجلی الٰہی کہ حاکم اوس روز کا ہے بے پردہ نمایان ہوجاویگی چھٹے ہشت دوزخ کہ اوس جہانمین
پوشیدہ ہین ساہتہ لباس وآرایش کے اور ہول وشدتونکے جلوہ کرینگے اور بسبب ظاہر ہونے
ان چھہ چیزونکے ایک انقلاب عجیب آدمی کی جان وبدنمین بلکہ تمام عالم مین نمودار ہوگا اور تفسیر
شاہد ومشہود کے بہت اختلاف ہے اور وہ جو اس جگہہ مذکور ہوا وہ صحابہ کرام کے معتبر وقتے تابعین
جیسے عبداللہ بن عباس اور حضرت امام حسن اور ضحاک اور مجاہد اور ابن المسیب رضی اللہ عنہم لیکن معالم التنزیل
مین لکھا ہے اور حدیث کی معتبر کتابون سے ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
مروی ہے کہ مراد شاہد سے جمعہ کا دن ہے کہ ہر ہفتہ دہر مسجد مین کہ اوسمین جمعہ پڑہا جاتا ہے بہ کثرت
اوس روز کی حاضر ہوتی ہین اور مراد مشہود سے عرفہ کا دن ہے کہ حاجی دور دور کے ملکونسے
حج کے انوار حاصل کرنیکو اوس روز ایک خاص مکان مین جمع ہوتے ہین بس گویا وہ دن اوس مکان
سکونت رکہتا ہے کہ لوگ اوسکے مشتاق ہوکر اوسکے پاس آتے ہین اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ
وَفِيهِ تَابَ اللّٰهُ عَلٰى آدَمَ اور یہہ بہی آیا ہے کہ جمعہ کے دنمین ایک ساعت ہے کہ اگر بندہ مسلمان اوس
ساعت کو ساہتہ دعا اور التجا کے جناب الٰہی مین مطلب حاصل ہونیکے لیے بہی طرح سے گذارے
تو مطلب اوسکا حاصل ہوجاوے اور یہہ بہی وارد ہے کہ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
یعنی بہت بہیجو مجہپر درود روز جمعہ کے کہ وہ دن متبرک ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین وارد ہے
کہ حق تعالےٰ فرشتونکو عرفہ کے روز فرماتا ہے کہ دیکہو میرے بندونکو کہ کیسے غبار آلودہ بال پریشان
کہان کہان سے میرے گہر کا حج کرنیکو آئے ہین گواہ رہو کہ مینے اونکو بخشدیا اور اوس روز شیطان
عام مغفرت الٰہی کو دیکہہ کر واویلا مچاتا ہے اور خاک سر پر ڈالتا ہے اور اوسدن کا روزہ دو سال
اگلے اور پچہلے کے گناہ کا کفارہ ہوتا ہے اور یہہ بہی حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہفتے کے نو دنمین
بہتر دن جمعہ کا ہے اور سال کے دو نمین بہتر دن عرفہ کا ہے یعنے نو نی ذیحجہ کی اور اگر دونون جمعہ
ہون تو نو علے نو ہے اور ان دونون مین یہی ایک طرح کا انقلاب ہے کیونکہ جمعہ کا دن ہماری
شریعت مین ہفتے کی ابتدا ہے اور عرفہ کا دن سال کی عبادتونکا انتہا ہے بسبب ادا کرنے عبادۃ کبریٰ کے

۴ اور دوم کی تفسیر مین جو اختلاف اسمین ہے کہ مشہود کون ہے اور شاہد کون ہے اور ہر ایک کی تفسیر مین جو اختلاف ہے اور ہر ایک کی تفسیر مین جو اختلاف ہے اور ہر ایک کی تفسیر مین جو اختلاف

کہ جو ہے خانہ کعبہ کا اور بہت قول ہیں بعضے مفسروں نے شاہد و مشہود کی تفسیر میں سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ شاہد خدا ہے اور مشہود یہ توحید شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ دوسرے یہ کہ شاہد پیغمبر خدا ہیں اور مشہود علیہ ہیں امتیں اونکی جیسکیہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ ۔ تیسرے یہ کہ شاہد علیہ کے لکھنے والے اور مشہود مکلفین جیسے قول ہے اللہ تعالیٰ کا وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۔ چوتھے یہ کہ شاہد آدمی کے اعضا ہیں اور مشہود علیہ آدمی جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ ۔ پانچویں شاہد رات و دن ہیں اور مشہود یہ بنی آدم کے اعمال جیسکیہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا يُنَادِيْ اَنَا يَوْمٌ جَدِيْدٌ وَاَنَا عَلٰى مَا يُعْمَلُ فِيَّ شَهِيْدٌ ۔ چھٹے یہ کہ شاہد آسمان و زمین ہیں کہ ہر قطعۂ آسمان کا جو چیز کہ اوسکے نیچے واقع ہوتی ہے نیکی یا بدی بیان کرتا اور ہر ٹکڑا زمین کا جو کچھ اوسپر واقع ہو ہے نیکی یا بدی قیامت کے دن گواہی دیگا اور مشہود یہ دیو نیک و بد کام ہیں کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر واقع ہوتے ہیں ساتویں یہ کہ شاہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے اور مشہود علیہ دوسری امتیں جیسکیہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ آٹھویں یہ کہ شاہد تمام مخلوقات ہیں اور مشہود ذات پاک واجب الوجود کی کہ ہر ذرۂ ذرات سے عالم کے وجود پر ذات اور صفات حق تعالیٰ کے گواہ ہے یہ قول امام رازی رحمۃ اللہ کا ہے نویں یہ کہ شاہد حجر اسود ہے اور مشہود لہ حاجر کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ حَجَرُ الْاَسْوَدِ يَمِيْنُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُحَيِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنْ اِسْتَلَمَهٗ اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے حق میں وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ۔ بہرتقدیر یہ چیزیں کہ مذکور ہوئیں بسبب اوصاف اور عظمت کے کہ رکھتے ہیں قابل قسم کہانیکے ہیں اور فی الجملہ دلالت انقلاب پر احوال کے بھی کرتے ہیں اور معین کرنیمیں ان قسموں کے جواب کے مفسروں کو بڑا اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ جواب ان قسموں کا قُتِلَ الخ اور ابن مسعود اور قتادہ سے منقول ہے کہ جواب ان قسموں کا اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ہے اور درمیانمیں انکے جو کہ مذکور ہے کلام معترضہ کا کہتا ہے اور کسائی والے اور تہ یہ سے متقدمین نے یوں اختیار کیا ہے کہ جواب قسم کا محذوف ہے یعنے لُعِنَ مَنْ يُّؤْذِي الْمُؤْمِنِيْنَ لِاَنَّهُمْ كَمَا لُعِنَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ اور صحیح یہ ہے کہ جواب قسم کا اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ ہے اور قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ بطور گواہی کے اس مضمون پر بعد ان چاروں قسموں کے درمیانمیں لائے ہیں کہ دلائل عقلیہ ساتھ دلائل

تقیہ کے بلکہ کمال قوت سے اثبات مطلب کا کرین اور یہہ بہی ہے کہ ان قسمونسے انقلاب عالم کا اور انتقام ظالم سے دنیا مین دائرہ نحوست کے آنے کے وقت اور وعدہ دیے گئے دنمین بعد قائم ہونے شاہدون کے اور اظہار مشہود بہ کے مطلقا ثابت ہوتا ہے اور اس قصے سے بالخصوص مسلمان بندونکی لہ واللہ تعالے کیطرف سے معلوم ہوتی ہے گویا یون فرماتے ہین کہ انتقام مسلمانونکا ظالمونسے کیا دنیا مین اور کیا آخرت مین بعد لانے گواہونکے اور ثابت ہونے حق کے ضرور ہونیوالا ہے جیسے قبل اسکے واقع ہوچکا ہے کہ قُتِلَ الخ ۞ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۞ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۞ اِذْهُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۞ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۞ ہلاک نکیے گیے خندق والے خندقین قسم آگ بہت ایندھن والی جبوقت کہ وہ اوپر کنارہ اون خندقونکے بیٹھے تہے اور وہ گواہ تہے اوسپر نکے کہ کرتے تہے ساتہہ مسلمانونکے حاضر تہے ۞ قتل مارے جاوین کہانیان کہہ دینوالے آگ بہری ایندھن سے جب وہ اوسپر بیٹھے اور جو کچہہ کرتے مسلمانون سے سامنے دیکہتے ۞ **موضح تفسیر** قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ قتل عام کیے گیے خندق والے کہ طول مین چالیس گز اور عرض مین بارہ ہاتہہ گز کہودی تہین تاکہ مسلمانونکو اون خندقونمین ڈالین اور عذاب کرین اور وہ خندقین ایسی گرم اور تپتی تہین کہ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ تمام وہ خندق ایک آگ ہی شعلہ والی یا بہت سی لکڑیون والی کہ اوسمین جلاکر نہایت گرم کیا تہا اور حدیث شریف مین ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تلاوت مین اس سورہ کے اس آیۃ کو پہنچتے تہے فرماتے تہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ الخ اور یہہ قتل عام کہ خندق والونکو واقع ہوا بدلا تہا جلد کہ بسبب کہنے آگ کے اور اوسکو چنگا ہونکے بعد ڈالنے مسلمانونکے اوسمین نے الفور ہلاک ہوے اور فوصت گہڑی تک پہر جانیکی نہائی لیے کہ یہہ انتقام اوسوقت واقع ہوا کہ اِذْهُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ جبوقت کہ وہ خندق والے اوس آگ پر بیٹھے تہے پہلے اسکے کہ کرسیونسے اوٹہین اور گہر کو جاوین جل گئے اور تہوڑی سی فوصت ہی نپائی اور اس قسم کا بدلہ جلد لینا عوام کی نظر مین موجب عبرت کا ہوتا ہے اور فی الواقع اس جماعت نے ظلم مین کمال مرتبے کی زیادتی کی تہی کہ ایسی جلد سزا کو پہنچے اسلیے کہ اور ظالم جو کسی پر ظلم کرتے ہین تو اپنے سامنے مار ڈالنا نہین کرتے بلکہ پیادونکو یا قیدخانہ والونکو حکم کرتے ہین کہ گناہ گارونکو سزا پہنچادین تاکہ خلاف مروت کے نہووے ۞ وَّهُمْ عَلٰى اور وہ ظالم خندق والے جو کچہہ کہ ایمان والونسے کرتے تہے خود اپنے سامنے کرتے تہے اور یہہ قصہ اصحاب خندق کا کہ دین و ایمان کے سبب سے لوگونکو اوس آگ بہری خندق مین ڈالا اور آپ بہی جلادیوسوقت گرفتار انتقام ہوکر دوزخ کے کندہ ہوے چار بستیونمین کہ قریب حجاز کے ملک کے ہین واقع ہوا ہے سو معلوم یون ہوتا ہے کہ اس آیۃ سے یہہ چارون قصے مراد ہون اور منظور اہل مکہ کو ڈرانا ہے تاکہ ان قصونسے کہ اونپر بہی ظاہر ہین عبرت پکڑین اور مسلمانون

لہ پنجہ
بلاسے شقت ہاتہہ کے

کہ جو ہے خانہ کعبہ کا اور بہت قول ہیں بعضے مفسر نے شاہد و مشہود کی تفسیر میں سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ شاہد خدا ہے اور مشہود یہ توحید شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ دلیل ہے کہ شاہد ہمیشہ خدا ہیں اور مشہود علیہ ہیں اسمیں اونکی جیسکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ تیسرے یہ کہ شاہد علیہ کے لکھنے والے اور مشہود مکلفین جیسے قول ہے اللہ تعالےٰ کا وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ چوتھے یہ کہ شاہد آدمی کے اعضا ہیں اور مشہود علیہ آدمی جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ پانچویں شاہد رات دن ہیں اور مشہود یہ بنی آدم کے اعمال جیسکہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا يُنَادِيْ اَنَا يَوْمٌ جَدِيْدٌ وَاَنَا عَلٰى مَا يُعْمَلُ فِيَّ شَهِيْدٌ چھٹے یہ کہ شاہد آسمان و زمین ہیں کہ ہر قطعہ آسمان کا جو چیز کہ اوسکے نیچے واقع ہوتی ہے نیکی یا بدی بیان کریگا اور ہر ٹکڑا زمین کا جو کچھ اوسپر واقع ہوے نیکی یا بدی قیامت کے دن گواہی دیگا اور مشہود یہ دو نیک و بد کام ہیں کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر واقع ہوتے ہیں ساتویں یہ کہ شاہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے اور مشہود علیہ دوسری امتیں جیسکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا اٹھویں یہ کہ شاہد تمام مخلوقات ہیں اور مشہود ذات پاک واجب الوجود کی کہ ہر روز وہ ذات سے عالم کے وجود پر ذات اور صفات حق تعالیٰ کے گواہ ہے یہ قول امام رازی رحمۃ اللہ کا ہے نویں یہ کہ شاہد حجر اسود ہے اور مشہود حاج کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ حَجَرُ الْاَسْوَدِ يَمِيْنُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ يُصَافِحُ بِهٖ خَلْقَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنْ اِسْتَلَمَهٗ اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے حق میں وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ بہر تقدیر یہ چیزیں کہ مذکور ہوئیں سبب اوسکے اور عظمت کے کہ رکھتے ہیں قابل قسم کہانیکے ہیں اور فی الجملہ دلالت انقلاب پر احوال کے بھی کرتے ہیں اور معین کرنیمیں ان قسموں کے جواب کے مفسرونکو بڑا اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ جواب ان قسموں کا قتل اصحاب الاخدود ہے مقدما سنتے لام اور قد کے یعنے لَقَدْ قُتِلَ الخ اور ابن مسعود اور قتادہ سے منقول ہے کہ جواب ان قسموں کا اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ہے اور درمیانمیں انکے جو کہ مذکور ہے حکم جملہ معترضہ کا رکھتا ہے اور کشاف والے اور تھوڑیسے متقدمین نے یوں اختیار کیا ہے کہ جواب قسم کا محذوف ہے یعنے لُعِنَ سَنَ يُوْدِيْ الْمُؤْمِنِيْنَ لِاَنَّهُمْ كَمَا لُعِنَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ اور صحیح یہ ہے کہ جواب قسم کا اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ ہے اور قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ بطور گواہی کے اس مضمون پر بعد ان چاون قسمون کے درمیانمیں لائے ہیں کہ دلائل عقلیہ ساتھ دلائل

نقلیہ کے بلکہ کمال قوت سے اثبات مطلب کا کرین اور یہہ بھی ہے کہ ان قسمونسے انقلاب عالم کا اور انتقام ظالم سے دنیا مین وائرہ نخوست کے آنے کے وقت اور وعدہ دئے گئے دنین بعد قائم ہونے شاہدون کے اور اظہار مشہود بہ کے مطلقا ثابت ہوتا ہے اور اس قصے سے بالخصوص مسلمان بندونکی اللہ تعالے کیطرف سے معلوم ہوتی ہے گویا یون فرماتے ہین کہ انتقام مسلمانونکا ظالمونسے کیا دنیا مین اور کیا آخرت مین بعد لانے گواہونکے اور ثابت ہونے حق کے ضرور ہونیوالا ہے جیسے قبل اسکے واقع ہوچکا ہے کہ قُتِلَ الخ ۞ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۞ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۞ اِذْهُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۞ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۞ ہلاک کئے گیے خندق والے خندقین قسم آگ بہت ایندھن والی جبوقت کہ وہ اوپر کنارہ اون خندقونکے بیٹھے تھے اور وہ ساتھ اوسچیزکے کہ کرتے تھے ساتھ مسلمانونکے حاضر تھے ۞ قتلے ۞ مارے جائیو کہانیان کہودنیوالے آگ بھری ایندھن سے جب وہ اوسپر بیٹھے اور جو کچھ کرتے مسلمانون سے سامنے دیکھتے ۞ **صو ۞ تفسیر** قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ قتل عام کئے گیے خندق والے کہ طول مین چالیس گز اور عرض مین باران باران گز کہودی تھیں تاکہ مسلمانونکو اون خندقونمین ڈالین اور عذاب کرین اور وہ خندقین ایسی گرم اور تپتی تھین کہ اَلنَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ تمام وہ خندق ایک آگ ہی شعلہ والی یا بہت سی لکڑیون والی کہ اوسمین جلاکر نہایت گرم کیا تھا اور حدیث شریف مین ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تلاوت مین اس سورہ کے اس آیۃ کو پہنچتے تھے فرماتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ الخ اور یہہ قتل عام کہ خندق والونکو واقع ہوا بدلا تھا جلد کہ بسبب کئے آگ کے اوسکو چنگاریونکے بن ڈالنے مسلمانونکے اوسمین نے الفور ہلاک ہوے اور فوصت گھڑی بھر جانیکی نہ ملی یہہ انتقام اوسوقت واقع ہوا کہ اِذْهُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ جبوقت کہ وہ خندق والے اوس آگ پر بیٹھے تھے پہلے اسکے کہ کرسیونسے اوٹھین اور گھر کو جاوین جل گئے اور تھوڑی سی فوصت بھی نپائی اور اس قسم کا بدلہ جلد لینا عوام کی نظر مین موجب عبرت کا ہوتا ہے اور فی الواقع اس جماعت نے ظلم مین کمال مرتبے کی زیادتی کی تھی کہ ایسی جلد سزا کو پہنچے اسلیے کہ اور ظالم جو کسی پر ظلم کرتے ہین تو اپنے سامنے مار ڈالتے نہین کرتے بلکہ پاہ دونکو یا قیدخانہ والونکو حکم کرتے ہین کہ گناہ گارونکو سزا پہنچا دین تاکہ خلاف مروت کے نہو وَهُمْ عَلٰى الخ اور وہ ظالم خندق والے جو کچھ کہ ایمان والونسے کرتے تھے خود اپنے سامنے کرتے تھے اور یہہ قصہ اصحاب خندق کا کہ دین و ایمان کے سبب سے لوگونکو اوس آگ بھری خندق مین ڈالا اور آپ بھی جلادا وسیوقت گرفتار انتقام ہوکر دوزخ کے کندہ ہوے چار بیتیو سنین کہ قریب حجاز کے ملک کے ہین واقع ہوا ہے سو معلوم یون ہوتا ہے کہ اس آیۃ سے یہہ چارون قصے مراد ہون اور منظور اہل مکہ کو ڈرانا ہے تاکہ ان قصونسے کہ اونپر بھی ظاہر ہین عبرت پکڑین اور مسلمانون

۱۲ بلاسے شقت ہاتھ سے ہاتھ ہون

کی ایذا دینے مین زیادتی نکرین پہلا قصہ جو شام کے ملک مین واقع ہوا کیفیت اوسکی حدیث صحیح مین کہ مسلم اور اور صحاح مین صہیب رومی رضی اللہ عنہ کی روایت سے وارد ہے سو یہہ ہے کہ اوس ملک مین ایک بادشاہ تہا بڑا جلیل القدر اور اوسکے ہان ایک جادوگر تہا کہ جادو کے فن مین کمال مہارت رکہتا تہا اور اوس بادشاہ کی سلطنت گویا اوسیکے سبب سے قائم ہی جو دشمن کہ فراوان اوسکے ملک کا کرتا وہ جادوگر اوسکو جادو سے ہلاک کر دیتا تہا کچہہ لڑنے کی ہی حاجت نہوتی اور جب کبہی ارکان اوس بادشاہ کے اوسکی نالائق حرکتونسے رنجیدہ ہوتے تو وہ جادو کے زور سے اوکو مطیع کر دیتا تہا اور اسیطرح سے ہر امر مین سحر اوسکا کام کرتا تہا یہان تک کہ وہ جادوگر بوڑہا ہوا اور اپنی زندگی سے نا امید ہوا تب اوسنے بادشاہ سے کہا مین بوڑہا ہوا اور قریب ہے کہ مر جاؤن چاہتا ہون کہ آپ کوئی لڑکا خوب عاقل ہوشیار اپنے غلاموںمین سے سپرد کیجیے کہ وتا کہ اوسکو سحر کا علم سکہاؤن تاکہ بعد میرے وہ لڑکا کاروبار تمہاری سلطنت کا دست کرتا رہے بادشاہ نے ایک غلام ہوشیار اپنے غلاموںمین سے تجویز کرکے اوسکو حکم کیا کہ صبح سے شام تک ساحر کے پاس رہا کرو اور جادو کا فن سیکہو اوس لڑکے نے روز آنا جانا جادوگر کے گہر شروع کیا اور جادو سیکہنے لگا اتفاقاً ایک روز رستے مین کیا دیکہتا ہے کہ بہت سے لوگ ایک دروازے لنگھتے ہین پہنچا کہ اس گہر مین کون ہے کہ لوگ اوسکے پاس جاتے ہین کسیسے کہا کہ یہان ایک راہب ہے بڑا عابد کہ دنیا کو ترک کرکے خدا کیطرف مشغول ہے یہہ سنکر وہ لڑکا اوس راہب کے مکان مین آیا اور اوسکے سامنے بیٹہا اور اوسکی باتین سنین بس سنتے ہی راہب کا کلام اوسکے دلمین اثر کر گیا یہان تک نوبت پہنچی کہ جب بادشاہ کے مکان سے ساحر کے گہر کو جاتا تو رستے مین راہب کے پاس بیٹہتا تہا اور جو کبہی راہب کے پاس زیادہ بیٹہہ جاتا تو جادوگر اوسکو نہایت تنبیہ کرتا کہ دیر کیون کی وہ لڑکا کہتا کہ مجکو گہر مین دیر لگی آخر ساحر نے یہہ ماجرا بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے نہایت تقید کی کہ یہہ لڑکا ہت سویرے ساحر کے پاس جایا کرے لوگون نے عرض کی کہ یہہ لڑکا یہان سے تو صبح دم جاتا ہے اگر دیر کرتا ہے تو راہ مین کرتا ہے پس بادشاہ اور ساحر نے یہہ خبر سنکر لڑکیکو دھمکایا کہ خبردار پہر ایسی دیر نکرنا لیکن یہہ خیال کیا کہ رستے مین لڑکو کے ساتھ کہیل مین لگ جاتا ہے اسلیے دیر ہو جاتی ہے یہان تک کہ ایک روز یہہ لڑکا راہب کے گہر سے بادشاہ کے مکان کیطرف آتا تہا ناگہان کیا دیکہتا ہے کہ رستے مین ایک بڑا اژدہا پڑا ہے اور راستہ بند ہو رہا ہے ادہر کے لوگ ادہر اور اُدہر کے لوگ اُدہر ٹہہر گئے ہین لڑکے نے اپنے دلمین کہا کہ آج امتحان کرتا ہون کہ ساحر کی صحبت بہتر ہے یا راہب کی بس یہہ کہکر ایک پتہر اوٹہایا اور کہنے لگا اے خدا اگر دین و مذہب راہب کا بہتر ہے سحر و ساحر سے تو اس اژدہا کو مار ڈال تاکہ لوگ خلاص ہو جاوین اور اوس پتہر کو اژدہا کیطرف پہینکا اوس پتہر کے پہینکتے ہی وہ اژدہا ہلاک ہو گیا لوگ اوس معاملے کو دیکہکر پکار اوہے کہ یہہ لڑکا جادو کر گیا کمال کو پہنچا

فتوت و اولیا کی قصہ گوئی کا بیان

رفتہ رفتہ یہہ خبر راہب کو پہنچی تو اوسنے لڑکیسے خلوت مین کہا کہ اے لڑکے تجکو خدا تعالی نے بزرگی
اور تیرا رتبہ اللہ تعالے کے نزدیک بڑا ہوگا اسکو مین خوب جانتا ہون لیکن تو ایک بلا مین مبتلا ہوگا
خبردار مجکو نہ بتانا لڑکیسنے راہبسے قول و اقرار کیا کہ مین ہرگز تیرا نام نہ لونگا اور تجکو نہ بتاؤنگا تو
خاطر جمع رکھہ پھر لڑکیکو حق تعالے نے برکت سے راہب کی صحبت کے اناجیل مقدس کی تلاوت کی
برکت کے اوس سے سیکھی تھی اور دین عیسوی کے اتباع کے برکت سے کہ اوس زمانہ مین حقیقت
اوسی دین مین منحصر تھی ولایت عظمی کے مرتبہ کو پہنچا یہانتک کہ کوڑہی اور مادرزاد اندھے اوسکے
ہاتھہ کی برکت سے اچھے ہوجاتے تھے اور بہت سے مریض کہ طبیب اونکے علاج سے عاجز ہوجاتے
تھے اوس لڑکیکی دعا سے تندرست ہوجاتے اتفاقا بادشاہ کے ایک مصاحبکی انکھین جاتی رہی
تھین اور اوسی سبب سے بادشاہ کی مصاحبت چھوٹ گئی تھی جب اوس لڑکیکی شہرت اوسکے کانمین
پہنچی تو اوسکے پاس آیا اور کچھہ ہدیہ اور نذرانا اوسکے لیے لایا اور کہا کہ مجھیر ہی توجہ فرما اور شفا
بخش اوس لڑکے نے کہا کہ مین کیا چیز ہون کہ شفا دون شفا اللہ تعالے کے ہاتھہ مین ہے اگر
تو اللہ تعالے پر ایمان لاوے اور بت پرستی چھوڑے اور بادشاہ کو اپنا پروردگار سمجھے تو مین
جناب الہی مین دعا کرون گا کہ تجکو شفا نصیب ہو وہ اندھا اوسی مجلس مین مشرف باسلام ہوا اور
دعا سے اوس لڑکیکی فی الفور اچھا ہوگیا اور موافق معمول کے بادشاہ کی مجلس مین حاضر ہوا بادشاہ
نہایت متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ اظہار اور کتحال ہمارے سرکار کے تیری انکھونکے معالجہ سے عاجز
ہوگئے تھے اب تو کسطرح سے اچھا ہوا اوسنے کہا پروردگار نے میرے بواسطہ غیر کے مجکو بینا کیا
بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا پروردگار تیرا کون ہے مصاحب نے کہا کہ پروردگار میرا اور تمہارا اللہ تعالے
کی ذات پاک ہے جسنے مجکو اور تمکو اور ساری خلق کو پیدا کیا ہے بادشاہ غصہ ہوا اور اوسکو مارنا شروع
کی کہ تونے یہہ عقیدہ کس سے سیکھا جب مار کوٹ نہایت ہونے لگے تو گھبراکر اوس لڑکیکا نام
بتا دیا بادشاہ نے اوس لڑکیکو اپنے سامنے بلاکر کہا کہ تجکو میری پرورش سے اور میرے ساتھہ کی
برکت سے یہہ فیض حاصل ہوا ہے کہ اندھے کو انکھیا کرتا ہے اور ہر مرض کو شفا دیتا ہے
کیا کفران نعمت ہے کہ میری پرورش کو کنارہ کردیا اور پروردگار اپنا دوسرا کہو ٹھیرایا لڑکیسنے
کہا کہ شفا نہ میرے ہاتھہ ہے نہ آپکے نہ ساحر کے محض اللہ تعالے کی قدرت پر موقوف ہے بادشاہ
نے کہا کہ اس لڑکیکو خوب عذاب کرو اور کہا کہ یہہ لڑکا جو ساحر سے غائب رہتا تھا معلوم
ہوا کہ دوسری جگہہ جاتا تھا اور وہان سے یہہ عقیدہ سیکھا ہے ساحر ہی اسبات کے تئیں
کرتا پڑتا بادشاہ کے حضور مین پہنچا اور کہا کہ یہہ ایکدت سے میرے پاس نہین آتا معلوم نہین
کہ یہہ کہان جاتا ہے اور سرکاری لوگون نے بھی عرض کیا کہ یہہ لڑکا کہان بیٹھتا ہے تو صبح سے جاتا ہے
نہین معلوم کہ کہان رہتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اسکو طرح طرح سے عذاب دیکر پوچھو کہ یہہ عقیدہ
کہان سے سیکھا ہے وہ لڑکا نہایت عذاب سے بیقرار ہوگیا اور نام اوس راہب کا بتا دیا بادشاہ نے

اوس راہب کو بلا کر آرہ اوسکے سامنے رکھا کہ اگر تو اپنے دین سے نہ پھریگا تو یہہ آرہ تیرے اوپر پھریگا
راہب نے کہا کہ مین ہرگز اس دین حق سے پھرنیوالا نہین آگے جو تیری مرضی ہو سو کر بادشاہ نے کہا
کہ اسکو آرے سے چیر دیں موافق حکم کے فی الفور اوسکو چیر کے ڈال دیا پھر اوس مصاحب کو سمجھانے
لگے کہ اس راہب کے دین سے پھر جا اور توبہ کر اوسنے بھی قبول نکیا آخر اوسکو بھی اسیطرح ہلاک کیا
پھر اوس لڑکیکو لائے اور بادشاہ نے کہا کہ سنر ان دونو نمین تو نے دیکھی اگر زندگی اپنی منظور ہے
تو اس دین سے پھر کر اڑ کیجئے بھی انکار کیا پھر بادشاہ نے اپنے مصاحبونکو حکم کیا اسکو فلانے پہاڑ
لیجاکر اوسکی چوٹی پر کھڑا کر کے خوب سمجھاؤ اگر یہہ سمجھ گیا تو اسکو بڑا امیر کرونگا اور اپنا مصاحب
بناؤنگا اور اگر باز نہ آوے تو اسکو وہانسے دھکیل دینا کہ بند بند اسکے پاش پاش ہوجاوین لڑکیکو
جب اوس پہاڑ پر لیگئے تو اوسنے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ یا الٰہی تو کسیطرح انکی شر سے مجھکو
بچا اوسیوقت پہاڑ مین ایک زلزلہ پیدا ہوا اور سارے مصاحب بادشاہ کے پہاڑ کے تلے گر پڑے پرزے
پرزے ہوگئے اور وہ لڑکا صحیح وسلامت گھر کو آیا بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے رفیق کیا ہوے غلام نے
کہا کہ اوسی خدا نے جسکا دین مینے قبول کیا ہے اونکی آفت سے مجکو بچا لیا بادشاہ اور زیادہ غصہ
اور مصاحبونکو حکم کیا کہ اس لڑکیکو ایک کشتی مین سوار کر کے دریا کے اندر لیجاؤ اگر یہہ اپنے دین سے
توبہ کرے تو بہتر والا اسکو دریا مین پھینک دینا جب اوس لڑکیکو لیکر دریا کے بیچ مین پہنچے تو اوسکو
مرتد ہونے کی رغبت دلائی پھر اوسنے جناب الٰہی مین عرض کی کہ بار خدایا مجکو شر سے اس دشمن کے
بچالے فی الفور کشتی اولٹ گئی اور بادشاہ کے سب مصاحب غرق ہوگئے اور غلام صحیح وسالم
نکل کے بادشاہ کے سامنے گیا بادشاہ نے پوچھا ہمراہیونکا حال غلام نے تمام قصہ بیان کیا بادشاہ
سنکر تعجب مین رہ گیا غلام نے کہا کہ اگر آپکو میرا قتل ہی منظور ہے تو بغیر ایک حیلہ کے نہو سکیگا
بادشاہ نے کہا وہ حیلہ کیا ہے غلام نے کہا کہ وہ یہہ ہے کہ اس شہر کے سب لوگونکو شہر کے
باہر ایک میدان مین جمع کرو اور مجکو سولی پر چڑھا کر ایک تیر اپنی ترکش سے نکال کے اوسکے سوفار کو
کمان کے چلہ پر رکھکر اس مضمون کو پڑھنا بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ پھر اوس تیر سے مجکو مارنا تو اوسی
مین مرجاؤنگا بادشاہ نے ویسا ہی کیا اور اوس تیر سے غلام کو مارا جب وہ تیر غلام کی کنپٹی مین لگا
تو غلام نے اپنا ہاتھ یہہ رکھا اور کہا کہ مینے اپنا مطلب پایا کہ اپنے پروردگار کے نام پر ذبح ہوا اس
ایک شور مخلوق سے اوٹھا کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ یہہ بات سنکر مصاحبون نے بادشاہ سے
عرض کیا کہ اب بات مین تیری خرابی پیدا ہوئی جس بات سے ہم ڈرتے تھے وہی درپیش
آئی کیونکہ اس شہر والون نے خوب سمجھ لیا کہ اس غلام کا رب بڑا زبردست قدرت والا ہے
اور تم اوس سے ضعیف زیردست ہو کیونکہ جب تک اس غلام کے رب کا نام نہ لیا تب تک اس
غلام کے مارنے پر قادر نہوا بادشاہ یہہ بات سنکر کمال غصہ مین آیا اور شرمندگی سے چونچلا کر
کہنے لگا کہ شہر کے کونچون کے کنارونپر خندقین کھود کر آگ سے بھر دو اور لوگونکو جمع کر کے کہو کہ

اس دین سے باز نا آوے اوسکو اون خندقونمین ڈالدو اور بادشاہ و تمام ارکین سلطنت خندق پر جمع ہوے اور کرسیان بچھائے ہوے اوس عذاب کا تماشا کرتے تھے یہان تک کہ ایک عورت کو پکڑ کر لائے اوسکی بغل مین ایک دودھ پیتا بچہ تھا چاہا کہ اوس عورۃ کو بھی آگ مین ڈالدے وہ عورت آگ میرا کرنیسے ڈری اور جھجھک کے پیچھے کو ہٹی بادشاہ نے کہا کہ اس عورت کو مہلت دو وہ بچہ جو اوسکی گود مین تھا آواز بلند سے کہ ہر خاص و عام نے سنکے کہنے لگا کہ اے مان نادان کیا کرتی ہے صبر کر کہ تو سچے دین پر ہے بسم اللہ کر کے اسمین پیٹھ جا کہ یہہ آگ تجھپر گلزار ہو جاوے وہ آگ وہ عورت یہہ سنتے ہی بے دھڑک بچہ سمیت آگ مین جا پڑی اور وہ آگ ایکبارگی ایسی بھڑکی کہ بادشاہ اور اوسکے مصاحبونکو کہ کرسیونپر بیٹھے تھے تماشا دیکھنے کو اتنی فرصت نہ دی کہ بھاگ جاوین سبکو جلاکر خاک کر دیا اور ہر خندق پر اسی قسم سے آگ بھڑکی اور اکثر شہر والونکو کہ بادشاہ کی تبعیت مین تھی اور مسلمانونکی ایذا اور جلانیمین مشغول تھے سبکو جلاکر فنا کر دیا اور ربیع بن انس نے کہا کہ حق تعالے اون مسلمانونکی جان کو کہ اوس آگ مین ڈالیجاتے تھے پہلے اسکے کہ اس کی گرمی اونکے بدن تک پہنچے اونکی جان قبض کر لیتا تھا اور بہشت مین داخل کرتا تھا دوسرا قصہ وہ ہے جو نجران کی سرزمین مین ہوا اور وہ شہر یمن کے ملک مین واقع ہے کیفیت اوسکے یہہ ہے کہ ایک شخص مسلمان یمن سے کہ اوسوقت مین مسلمان انجیل کے تابع تھے ایک شخص کے دکان پر آکر نوکر ہوا اور رات دن اوسکے دروازے پر بیٹھا رہتا تھا تاکہ جس کام کا حکم ہو بجالاوے اوس شخص مسلمان کو انجیل مقدس یاد تھی ہمیشہ اوسکو پڑھا کرتا تھا اوس شخص کی بیٹی کو جسکا یہہ شخص نوکر تھا ایسا نظر آیا کہ انجیل پڑھنے کے وقت ایک نور عظیم اوسکے سینے سے نکلتا ہے اور عالم مین پھیل جاتا ہے لڑکی نے اپنے باپ کے سامنے اس عجائبات کا ذکر کیا تو اوسکے باپ نے بھی اوسکے انجیل پڑھنے کے وقت نور آخر سے دیکھا کہ فی الواقع ایک نور عظیم پیدا ہوتا ہے اوس نوکر سے پوچھا کہ یہہ کیا کلام ہے اور کیا اسکی تاثیر ہے کہ تجھسے سنتے ہین اور دیکھتے ہین وہ مسلمان وہانکے بادشاہ کافر کے خوف سے اور رئیسونکے ڈر سے چھپاتا تھا لیکن وہ گھر والا اوسکا پیچھا نہ چھوڑتا تھا اور تنگ کرتا تھا یہان تک کہ لاچار ہو کر احوال دین اسلام کا اور انجیل مقدس کا اوسکے بیان کیا پس وہ شخص اور اوسکی بیٹی فی الفور مسلمان ہو گئی اور انجیل کو پڑھکر اوسکی تلاوت مین مشغول رہتے تھے رفتہ رفتہ یہہ بات اوس شہر مین مشہور ہوئی تو ستاسی اور مرد و عورتونسے شرف اسلام سے مشرف ہوے یہان تک کہ یوسف ذی نواس حمیری کا چچا کہ بادشاہ اوس شہر کا تھا اور بت پرستی مین مستغرق تھا یہہ بات سنکر اون سب مسلمانونکو کہ نوے آدمی تھے اپنے سامنے بلایا اور ایک خندق کھدوائی اور خوب آگ سے دہکائی اور حکم دیا کہ تم لوگ اگر عیسے علیہ السلام کے دین سے نہ پھروگے تو تمکو آگ مین پھونک دونگا اس جماعت مین بھی ایک عورت تھی بچہ والی کہ دودھ پیتا بچہ اوسکی گود مین تھا اوس بچے نے آواز بلند سے

کھا کہ ہان بسم اللہ اس آگمین کہ کسو بدلہ اس آگ کا بہشت ہے سدا رہنے کو پہر بعد بسات کے کہ
سلمان ہلاک ہوچکے بادشاہ اور اوسکے مصاحب خندق کے پاس کرسیو نپر بیٹھے تھے کہ آگ
اوس آگ کے شعلے ایسے بڑھکے کہ اون سبکو جلا کے خاک کردیا اور یہہ قصہ حضرت عیسے علیہ السلام
کے آسمان پر اوٹھہ جانیکے بعد واقع ہوا تھا اوس روز سے نجران کے لوگوں نے دین نصرانی کو
حق جانکر قبول کیا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اوسی دین پر تھے اور سردار
اونکے کہ عاقب اور سید وغیرہما تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو مدینہ منورہ میں آکر
حضرت عیسے علیہ السلام کے حالمین بحث اور تکرار کی تھی اور آیت مباہلہ کی اونہین کے
جواب مین نازل ہوئی تھی تیسرا قصہ۔ فارس کی زمین مین واقع ہوا تھا کیفیت اوسکی حضرت
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ فرماتے ہین کہ مجوسی بھی کتاب آسمانی رکھتے
تھے اور ایک پیغمبر کے دین کے تابع تھے اور اونکے دین مین شراب اسقدر کہ بیہوش نکرے
بدن کے نفع کے لیے حلال تھی ایک روز مجوسیونکے بادشاہ نے شراب پیت پی اور اوس کی
کی حالت مین اپنی بہن سے صحبت کی جب ہوش مین آیا تو نہایت پشیمان و نادم ہوا اور اپنی
بہن سے تدبیر اس عار کی کہ اوسکو لوگ کہیں پوچھی بہن نے کہا کہ تدبیر اسکی یہہ ہے کہ تو دعوے
بہن کے حلال ہونیکا کر اور کہہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے اولاد مین بہن بھائی کا نکاح
حلال تھا مین بھی اوسی وضع پر قائم ہون بادشاہ نے لوگونکو جمع کرکے اس مذہب اور اس
مسئلہ کو بیان کیا لوگون نے ہرگز قبول نکیا پہر اوسکی بہن نے کہا انکو کوڑونسے مرواوسنے
اسیطرح سے کیا لیکن لوگون نے قبول نکیا پہر اوسکی بہن نے کہا کہ اونکی گردنین مرواوسنے ویسے
کیا لیکن لوگون نے اسپر بھی قبول نکیا پہر اوسنے کہا کہ خندقین کھدواکر اوسمین ایندھن
بھرواکے آگ ڈلوادے جب آگ خوب دہک جاوے تو حکم کرکہ جو کوئی اس مسئلہ سے انکار کرے
اوسکو اس آگمین پھینک دو قدرت الٰہی سے عین جلانیکی حالت مین خود ہی جل گیا اور
روز سے مجوس کی مذہب مین آتش پرستی اور بہن کا حلال جاننا رائج ہوا چوتھا قصہ تفسیر ابن جریر
منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شہر سلمانوں کا تھا اوسمین قحط پڑا اوس شہر کے لوگ غول کے
غول حبش کیطرف بھاگ کے گئے حبش کے لوگونے کہا کہ فرستادے اپنے بادشاہ سے عرض کی کہ
اگر یہہ سلمان قحط کے مارے ہوے اس شہر مین آوینگے تو ہمپر غلہ کی تنگی ہوجاویگی اور یہان
بھی قحط ہوجائیگا بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر کے دروازے پر ایک خندق کھودی جاوے اور اوسکو
اس سے بھرین اور بادشاہ خود وہی وہان تخت بچھاکر بیٹھا اور ایک بڑا بت ہاتی کے برابر وہان
باہر اکیا اور شہر مین منادی پہرادی کہ غریب الوطنون اور باہر کے لوگ ہون جسکے جو کوئی اس
بت کو سجدہ نکرے اوسکو اس آگمین جھونک دونگا اتفاقاً ایک مسکین عورت کو کہ بچہ اوسکی گود مین
تھا پکڑ کر لائے اور اوس سے کہنے لگے کہ اس بت کو سجدہ کر اوسنے کہا معاذ اللہ بادشاہ نے کہا

تیسرا قصہ

مجوسیون کے کیس ہی کتاب ہی

(۱۰)

چوتھا قصہ

کہ اسکے بچہ کو اس سے چھین کے آگمین ڈالدو جب بچھیلوں سے چھین کے آگمین ڈالا تو وہ نہایت بیقرار ہوگئی تب اوس بچے نے آگ کے اندر سے آواز دی کہ اے ماں کچھہ خوف نکر بیدیٹرک چلی آ کہ یہہ تو آگ نہین ہے پھول ہین اوس عورت نے ماتھہ اوٹھا کر جناب باریمین دعا کی کہ یارب تو دیکھتا اور جانتا ہے تیرے روبرو حاجت بیان کرنیکی نہین ہے فی الفور اوس آگ سے ایک شعلہ چالیس گز کا اوٹھا اور اون سب کافروںکے اس پاس قنا تمو مانند ہوکے سبکو گھیر لیا اور ایک ایک کو جلا دیا پھر جب انشاء جمالی سے کہ ان چارون مقصودون سے منظور تھا فارغ ہو چکے اور بیان کر چکے ان چارون ظالمون سے بدلہ لاتھون ماتھہ بلا مہلت واقع ہوا اور اونکا کلکر اولٹا ہوگیا یعنے جو آگ کہ مسلمانونکے جلانیکے لیے تیار کی تھی اوسمین آپہی جل گئے اب وجہہ ایسے ماتھون ماتھہ بدلہ لینے کی کہ خلاف عادت ہے بیان فرماتے ہین وَمَا نَقَمُوْا الخ

عزیزی وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اور عیب نکیا اُنسے مگر اس خصلت کو کہ ایمان لاوین خدا سے غالب بعزت کے گیے پر وہ کہ اوسکے لیے بادشاہی ہے آسمان وزمین کی اور خدا ہر چیز پر مطلع ہے **منزجم** کہتا ہے کہ ایک بادشاہ جبار نے اپنی رعیت کو تکلیف کفر کی دی جب وہ کافر نہوے تو خندقین آگ سے بھرکے اونکو آگمین ڈالدیا خدا تعالے نے اوس آگ کو بادشاہ اور اوسکے ہمنشینون پر مسلط کیا تا خندق سے اوڑ کر سبکو بالکل جلا دیا واللہ اعلم **فتح** اور اونسے بدلہ نہ لیتے تھے مگر اسیکا کہ یقین لائے اللہ پر جو زبردست ہے خوبیون سراہا جسکا راج ہے آسمانون اور زمین مین اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز **معالم** وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اور بدلہ نہ لیتے تھے یہہ کافر ظالم مسلمانونسے اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ مگر سہات کہ ایمان لاتے ہے اللہ پر[۱۲] اس سے معلوم ہوا کہ کسی وجہ کی ان کافرونکو مسلمانونسے عداوت نہتی مگر ایمان کی جہت سے پس اس جہت سے عداوت ایمان کی ہوئی برخلاف اور کافرونکے کہ باوجود مسلمانونکی ایذا دینے کے سالہاسال کی مہلت پائی اور باقی ہین کیونکہ عداوت اونکی فقط ایمان کی جہت سے نہین بلکہ طمع ریاست اور امید مال وجاہ کی بھی اوسمین ملی ہوئی ہے اور اون لوگون کو عداوت خالص ایمان کے ہتی اور جس ایمان سے دشمنی رکھتے ہے وہی صحیح تھا کیونکہ متعلق اوس ذات پاک کے ساتھہ تھا جو ان صفتون کے ساتھہ موصوف ہے۔ اَلْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الخ وہ اللہ کہ غالب ہے سب خوبیون سراہا گیا اور وہ ذات ہے کہ اوسی کے واسطے ہے بادشاہت آسمانون اور زمین کی اور ہر صفت ان تینون صفتون مین سے اسی بات کو چاہتے ہے کہ ایمان اوسپر لانا چاہیے کہ اپنے ماسوا پر غالب ہے اور کسیکی عزت اوسکی عزت کو نہین پہنچتی تو اوسپر ایمان لانا ہی عزت وافتخار کا سبب ہوا اور جو وہ

محمود ہے تو شکر اوسکا دل اور زبان اور اعضا سے واجب ہوا اور اظہار ایمان کا فرض ولازم ہوا اور جو اوسکے واسطے بادشاہت زمین وآسمان کی ہو مگر تو اوسکے مخالفون سے ڈرنا جائز ہوا اور یہہ تینون صفتین مذکورہ جیسے موجب اظہار کرنے ایمان کی ہین اسیطرح سے عفو ہین بدلہ لینے کی کیونکہ بدلہ لینا دشمنون سے موجب عزت کا ہے نہین تو ذلت پہنچتی ہے اور مقتضاے محمودیت کا یہی بدلہ لینا دشمنون سے ہے کیونکہ مخالفون سے بدلہ نلیتے ہی ایکو بہی تعریف نہین کرتے ہین مگر عفو کی صورۃ مین سو عفو کرنا کفار پر جائز نہین اور بادشاہت بہی موجب انتقام کی ہی دشمنونسے والا دشمن دلیر ہوجاوین اور بادشاہت کے کارخانہ مین خلل واقع ہوجاوے اور اگر باوجود ان صفتونکے کوئی انتقام لینا چہوڑدے تو ضرور عالم کے حال سے بیخبر ہے کہ دشمنونکی دشمنی کو اور دوستونکی دوستی کو نہین جانتا یا دشمنونکو ایذارسانی سے کہ اسکی دوستی کے سبب سے اوسکے دوستونکو پہنچاتے ہین بیخبر ہے یا محمول کسی اور سبب پر اور خدا تعالے اس بیخبری سے پاک ہے کیونکہ وَاللّٰہُ عَلٰی الخ اور اللہ ہر چیز سے خبردار ہے اور جب کافر ایمان دار دونسے ایمان کی وجہ سے عداوت کرنے لگے اور از انتقام اللہ تعالے کے غافل ہوے تو گویا عزت اور بادشاہت اور خبردارہی اور خوبی اوس جنابکی کو انکا کیا تو حکمتین اللہ تعالے کی ان بدعتونکے جمع ہونیکے سبب سے تعجیل انتقام کو تقاضا فرماتی ہین چنانچہ خندق والونکے قصہ مین نمودار ہوا اور جو دلیل ایک فرد خاص مین صحیح ہوئی تو قیاس کلی کا اسپر درست آیا چنانچہ فرماتے ہین اِنَّ الَّذِیْنَ الخ ۞ عزیزی ۞

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ۞ تحقیق جنون نے عذاب کیا مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو پہر توبہ نکی پس اونکے لیے ہے عذاب دوزخ کا اور اونکے لیے ہے عذاب جلانیکا ۞ فتنے ۞ جو دین سے بچلانے لگے ایمان والے مردونکو اور عورتونکو پہر توبہ نکی تو اونکو عذاب ہے دوزخ کا اور اونکو عذاب ہے آگ لگی ۞ معہ تفسیر اِنَّ الَّذِیْنَ الخ تحقیق جو لوگ کہ ایذا دیتے تہے ایمان دار مردونکو ایمان کی عداوت کے سبب سے اور ایمان دار عورتونکو پہر باوجود مہلت کے اس ظلم سے توبہ نکی اور اسی عمل مین مرگئے اور اگر توبہ کرلیتے تو ہرچند کہ حق العباد کی جہت سے اونسے پرسش ہوتی لیکن یہہ شدت نہوتی اوپر کیونکہ عداوت ایمانی اور حق اللہ کے تلف کرنیکے الزام سے چہوٹ جاتے اور اسی آیت سے دلیل پکڑی ہے کہ جو کوئی مسلمان کو قصداً مارے اور پہر توبہ کرے تو توبہ اوسکی مقبول ہے لیکن اس استدلال مین بحث ہے کیونکہ مسلمان کا قتل عمداً اگر کفر کی حالت مین ہوا ہے تو بالاجماع توبہ اوسکی مقبول ہے یعنی بعد اسلام کے کیسکا اسمین اختلاف نہین اور اس آیت مین مراد کافر ہین کہ ایمان کی وجہ سے مسلمانونکو مارتے تہے اور ایذا دیتے تہے فَلَهُمْ الخ پس اونکے لیے عذاب ہے دوزخ کا

اور اوسمین طرح طرح کی ایذائین ہین سو وہ سارے دکھہ اور ایذائین اونہین کے کام مین مصروف ہوگئے وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی اور ظالمون سے علاوہ عَذَابُ الْحَرِيقِ عذاب جلن کا کہ تن بدن اونکا اوسمین گرفتار ہوگا جیسی ایمان والونکو جورو جفا سے جلا دیا تہا اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ جلن کا عذاب قبر مین ہوگا دوزخ کے عذاب سے پہلے اور جو کہ ظالمونکا حال سنکے کہ ایماندار وںکو ایمان کی جہت سے ایذا دیتے تہے سُننے والیکو ایک رنج پیدا ہوا کہ وہ ایمان والے کہ ظالمونکی بلا مین گرفتار تہے اور جانین اونکی ایمان کے سبب سے برباد ہوئین نہین معلوم کہ بدلہ اوسکا قیامت کے دن کیا پاوینگے تو اوس انتظار کے دفع کیواسطے نئے سرے سے ایمان والونکا حال بیان کرنا ضرور ہوا اور جو کہ یہہ بیان ایک نئی بات ہے سُننے والیکی تسکین کے لیئے کچہہ مقصود دہلی اس جملے پر نہتا اسلیے حرف عطف کا ترک فرماکے ارشاد فرماتے ہین اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا الخ ۞ عزیزی ۞ اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۞ تحقیق وہ کہ ایمان لائے اور کام اچہے کیئے باغ ہین کہ جلتی ہین نیچے اونکے نہرین یہہ ہے مطلب یا بڑی ۞ فتح ۞ جو لوگ یقین لائے اور کیین بہلا ایمان اونکو باغ ہین جنکے نیچے بہتین نہرین یہہ ہے بڑی مراد ملنی ۞ موضح ۞ تفسیر اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور ایمان پر ثابت رہے در باوجود ظالمونکی ایذا اور تکلیف کے بعد کیا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کام کیئے اچہے کہ پہلے کام ایسی حالت مین بڑی پونجی ہی جیسے بلا پر صبر کرنا اور قضا پر راضی رہنا اور خدا تعالے کی طرف کو اختیار کرنا ماسوائے پر لَهُمْ جَنَّاتٌ اونکے لیے باغ تیار ہین کہ دنیا کی بلاؤنکے بدلے مین ملینگے بس دنیا کا عذاب اونکے حق مین ایسا ہے کہ کیکو اوسکے محبوب کے روبرو اوسکی محبت کے لیے ایذا دین کہ وہ ایذا اوسکو عین راحت ہو سابق ہے تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ بہتی ہین اونکے درختونکے تلے نہرین طرح طرح کی شہد اور دودہ اور پانی اور شراب کی بدلے مین اوس لہو اور پسینہ کے کہ کافرونکے ظلم کے سبب سے بہا تہا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ یہہ بڑی مراد ملتی ہے کیونکہ دنیا کی مرادین ملنی فانی ہین اور یہہ مرادین باقی کہ ہرگز فنا ہونے والی نہین اور جو معاملہ حق تعالے کا ان ظالمون سے کہ بسبب ایمان کے مسلمانونکی ایذا کے درپے ہوتے ہین اور ان مظلومونسے کہ ایمان کے واسطے عمل جفا کا کرتے ہین دنیا اور آخرت مین بیان فرمایا تو یہہ مطلب ثابت ہوا کہ اِنَّ بَطْشَ الخ ۞ عزیزی ۞ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ تحقیق دست درازی تیرے پروردگار کی سخت ہے ۞ فتح ۞ بیشک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے ۞ موضح ۞ تفسیر تحقیق پکڑ تیرے رب کی بہت سخت ہے کیونکہ اور وںکی پکڑ ہے زور سے یا زاری سے یا صبر سے یا شفاعت سے خلاصی ممکن ہے اور عذاب سے

اللہ تعالے کے کسی طور سے ممکن نہین اور یہہ ہی ہے کہ دوسرونکی پکڑ کی نہایت یہہ ہے کہ ہلاک کردنیا پھر بعد ہلاکت کے مقدور نہین رکھتے کہ ایذا دے سکین کیونکہ اونکی طاقت نہین کہ مردیکو جلاوین بخلاف اللہ تعالے کے کہ مرنے اور خاک ہونیکے بعد ہی اوسکے دست قدرت سے خلاصی ممکن نہین وہ قادر ہے کہ جلاکے پھر زندہ کرے پھر جلاوے اسیطرح ابدالآباد تک عذاب مین گرفتار رکھے اسلیے کہ اِنَّهٗ يُبْدِئُ الخ ۞ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۞ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۞ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۞ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۞ تحقیق وہ پیدائش کرتا ہے اور پیدائش دوبارہ کرتا ہے اور وہ ہی بخشنے والا دوست دارد وہ صاحب عرش کا ہے بزرگ قدر کرنیوالا ہے ہر چیز کو کہ چاہے ۞ فعّال ۞ بیشک وہی کرے پہلے اور دوسری بار ۞ ف ۞ یعنی دنیا کا عذاب اور آخرت کا اور وہی ہے بخشتا محبت کرتا مالک تخت کا بڑی شان والا کر ڈالتا ہے جو چاہے ۞ مو ۞ تفسیر اِنَّهٗ ۞ تحقیق وہی ایسا ہے کہ اول بھی پیدا کرتا ہے اور بعد فنا کے بھی پیدا کرتا ہے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الخ اور وہ اللہ تعالے باوجود اس صفت قہاری اور گرفت کرنی کے اپنے مسلمان بندونپر بخشش کرنیوالا ہے اور دوست رکھنے والا کہ دوستی کی کثرت کے سبب سے گناہ اپنے دوستونکے بخشتا ہے اور اونکے عیبونکو چھپاتا ہے اور دوستون اور دشمنون سے اوسکا معاملہ ایسا کیون نہو کہ وہ اللہ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ صاحب ہے ہیبتناک سلطنت کے تخت کا اور بزرگی اوسکی قدیم ہی اور مجد عرب کے لغت مین خاندانی اور موروثی بزرگی کو کہتے ہین اور جو قدم اور دوام موروثی بزرگی کو لازم ہے تو یہان مراد قدیم بزرگی رکھی ہے اور قدیم السلطنت بادشاہونکی عادت ہے کہ اپنے دوستون اور دشمنون سے اسیطرح معاملہ خوشی اور ناخوشی کا فرماتے ہین نہین تو اونکی سلطنت کے قدم مین خلل واقع ہو اور باوجود سہات کے اور باوشاہ ہونسے ایک چیز مین ممتاز ہے کہ کسی بادشاہ کو متصور نہین فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۞ کرہی ڈالتا ہے جو چاہتا ہے جب ارادہ اوسکا کسی چیز کو متعلق ہوتا ہے پھر اوسمین مخالفت ممکن نہین بخلاف اور باوشاہ ہونگے کہ بہت سی چیزین چاہتے ہین اور میسر نہین ہوتین ایسے شاہنشاہ سے ہر وقت وہر آن ڈرنا چاہیے اور اوسکی رحمت کے امیدوار رہنا حاصل کلام کا یہہ ہے کہ ان صفات متضادہ متخالفہ آثار سے منظور یہہ بات ہے کہ اوس مالک سے بعید نہین کہ کبھی معاملہ مہربانی اور مغفرت و دوستی کا بندونسے کرے اور کبھی سخت پکڑ مین پکڑے پس مسلمانونکو امیدوار رحمت کا رہنا چاہیے اور ڈرتا بھی چاہیے اوسے اور کافرون کا فرد نکا حال سنکر کہ جنکا حال اگے مذکور ہے توبہ کرین کفر وغدر سے تا بچین اوس آگ وپکڑ سخت سے عیاذاً باللہ منہ ۞ عربی ہے هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۞ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۞ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۞

لہ اسلئے کہ تو اصل علت الغرض ایکروال دوسرا عربی کا قاعدہ کا لکھتا ہے جو اسکا اصل بین دیکھا ۱۲

وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ کیا آئی ہے تجکو خبر لشکروں کی کہ فرعون و ثمود ہین بلکہ کافر ہمیشہ
ہین اور خدا گرداگرد انکے ہے ۝ فتح ۝ پہنچی ہے تجکو بات ان لشکروں کی فرعون اور
ثمود کون ہین بلکہ کافر جھٹلاتے ہین اور اللہ انکے گرد سے کہ ہے تفسیر هَلْ اَتٰىكَ
الخ کیا پہنچی ہے تجکو بات ان لشکرونکی کہ انکی مدت تک دروازہ انعام کا اونپر کہلا تھا اور ہر طرحسے طرح طرح کی
نعمتین اونکو پہنچتی تہین پھر کیسا کچھ انہون نے اسکا انتقام اونسے لیا اور سبب انکی خرابی اور بدلے کے بہی ذلیل و قلیل
لوگ ہوے کہ انعام الہی کے زور کے سبب سے اون لوگونکو کمال ذلت و خواری سے رکہتے تہے اور وہ
لشکر فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ فرعون والے اور ثمود کی قوم تہے بس فرعونیونکو ایکمدت تک حکومت اور
نعمت دیکے بنی اسرائیل پر کمال تسلط دیا تہا کہ سارے بوجہ کام بیگار پکڑکے اونسے کراتے تہے
پھر تمام مال و ملک اونکا چندروز کے عرصے مین اونہین بنی اسرائیل کو دلا دیا اور اون فرعونیون کو
اونکے آنکہون دیکہتے دریاے قلزم مین غرق کر دیا اور ثمود کی قوم کو اول تو نہایت قدرت و دولت
عنایت فرمائی یہان تک کہ ایکمدت دراز سے سوبرسون تک تمام نخلستان عمارات سے آباد کیے تہے
صالح علی نبینا و علیہ السلام کو اونہون نے تکذیب کی بابت کیا کچھ ذلت و تنگ سہتے تہے
دیکہے سب ایک ساتہ ہلاک ہوگئے اور دہاکے نے بدبخت اشرار کو حضرت صالح علیہ السلام کی
بددعا سے اندہا کر دیا پس یہ قصے عاقلون کو عبرت کے واسطے کفایت کرتے ہین تا اللہ کفایت کرے
انعام پر مغرور نہو جاوین اور انتقام سے اوسکے ڈرتے رہین لیکن کافرون قصونسے عبرت نہین
پکڑتے ہین اور غرور و تکبر مین گرفتار ہین بَلِ الَّذِيْنَ اخ بلکہ جو لوگ کہ کافر ہین سو ان قصونکو
جھٹلاتے ہین کہ یہ قصے اس قسم کے ہین کہ اہل تواریخ نے لوگونکے تعجب کرنیکو بنالیے ہین اور کہانیان
لکہ دیتے ہین اور یہہ نہین جانتے کہ قطع نظر ان قصونسے اللہ تعالی کی قدرت ہر شخص کو ہر وقت بے
پردہ نمایان ہے اور اگر اپنے ہی عالمین غور کرین تو دیکہین کہ آدمی کا دم کہ زندگانی انسان کی اوسسے
متعلق رکہتے ہے وہ ہی اوسکے ہاتہ مین ہے وَاللّٰهُ مِنْ الخ اور اللہ آگے پیچہے سے رنگے
گہیرے ہے کہ اونکے زمانے سے پہلے ہی بہت سے سرکشونکو ہلاک کیا اور اونکے زمانے کے بعد ہی ہلاک
ہلاک کریگا یہ انکار ایسے وقت کے واسطے ہے کہ وقت ہر وقت مین موجود ہین بیجا ہے اور لفظ مجید
اصل لغت مین اوسچیز کے متعلق ہے کہ بہلا پھلا ہو اوسکو جیسا سے یا وہ چیز کسی شخص کو بہلا
دیوے اس لفظ کو آگے اور پیچہے دونون کے متعلق کرنے سے حاصل یہ ہے کہ یہ قرآن اوس آیت مین لکہا ہوا
معنوی کے باعتبار مجید ہے دونون معنی کامل ہے باوجود ایسات کے یہہ قصے اس قصے
ہین نہین ہین یہ لفظ اہل تواریخ کے واسطے کہا ہے بَلْ هُوَ اخ الخ عزیز ۝
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ بلکہ یہہ قرآن بزرگ ہے کہا گیا لوح محفوظ
۝ فتح ۝ کونسی نہین یہہ قرآن ہے بڑی شان کا کہا گیا ہے یہہ جسکی نہایت ہے
۝ سو ۝ تفسیر بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ بلکہ یہہ قرآن مجید ہے کہ اگر

ع

قصے کے ہو سیسے پہلے لکھا گیا تھا فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ ایک تختی مین کہ شیاطین اور جن اور انسان کے دخل سے باہر ہے اور محفوظ ہے اوسمین کوئی تصرف نہین کرسکتا کہ زیادہ اور کم اور تحریف اور الحاق کردے بس اس قسم کی محفوظ چیز مین احتمال جھوٹ اور ملاوٹ کا کرنا مقتضاے عقل کے خلاف ہے اور بغوی مسالم مین ابن عباس رض کی سند کے ساتھہ لایا ہے کہ لوح محفوظ سفید موتی کی ہے طول اوسکا جیسے زمین سے آسمان اور عرض اوسکا جیسے مشرق سے مغرب اور کنار دنیر اوسکے یاقوت جڑے ہین اور دونون دفتیان اوسکی یاقوت سرخ کی اور نور کے قلم سے کلام قدیم اوسمین لکھا ہے سراوس تختی کا عرش سے معلق ہے اور نیچے کی طرف اوسکی ایک معزز فرشتے کی گود مین رکھی ہے اور وہ عرش عظیم کی سیدھی طرف کھڑا ہے اور سر پر لوح کے یہہ عبارت لکھی ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ دِیْنُہُ الْاِسْلَامُ وَ مُحَمَّدٌ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَ بِوَعْدِہٖ وَاتَّبَعَ رَسُوْلَہٗ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ ۝

سورۃ الطارق

سورہ طارق مکی ہے اسمین انیس ۱۹ آیتین ہین اور اکسٹھہ ۶۱ کلمے اور دو سو انتالیس ۲۳۹ حرف اور نازل ہوئی ہے یہہ بعد سورہ لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ کے اور ربط اس کا سورہ بروج سے بسبب مناسبت کلام کے ہے کہ ابتدا مین دونونکے قسم آسمانون اور ستارون اور برجون کی واقع ہے اور انتہا مین بھی دونون کے بیان محافظت الٰہی کا غیب کی چیز کا ملہ جیسے لوح محفوظ اور آسمان اور آدمی کی جان سو یہہ چیزین ظاہر ہین کچھہ حاجت بیان کی نہین اور اس سورۃ کا نام سورہ طارق اسلیے رکھا ہے کہ طارق عرب کی لغت مین اوس مہمان کو کہتے ہین جو رات کے وقت آوے اور جو حادثہ کہ رات کو نمود ہو اوسکو بھی طارق کہتے ہین اسیواسطے حدیثین وارد ہے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ طَوَارِقِ اللَّیْلِ پناہ لیتا ہون اللہ کی اوس شر سے کہ رات کو اتانک آپڑے کیونکہ دفع کرنا ایسی آفت کا مشکل پڑتا ہے اور یہہ شر شریف مین مسافر کو منع فرمایا ہے کہ رات کو اکیلا نہ رہے یعنی بیگانے رات کے وقت گھر مین نہ چلا آوے جب تک کہ اوسکے گھر والے بن سنور کے درست نہ ہولین کہ اوسکو بگڑے حالمین دیکھہ کے نفرت نہو جاوے اور اس سورہ مین مراد طارق سے آسمان کے تارے ہین اور سب تارے اس صفت مین برابر ہین اسلیے کہ رات کو نظر آتے ہین اور ڈھکو غائب ہوجاتے ہین اور کسینے مراد طارق سے زحل کسینے ثریا کہی ہے لیکن اکثر علما اسپر ہین کہ مراد جنس ہے اور ہر ستارہ اسمین دخل ہے کیونکہ ہر ستارہ تین صفتین کہتا ہے اول تو یہہ کہ ہر ستارہ اپنی شعاع سے تاریکی کو دفع کرتا ہے دوسرے یہہ کہ پتا راہ کا شرق کی طرف ہو یا مغرب کی طرف ہر مسافر کو تری خشکی کا اس سے معلوم ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ سبب ہے آسمان کی محافظت کا شیاطین کی سرسے اور اوسکے دو سبب ہین اول تو یہہ کہ شیاطین دخانی مادہ سے پیدا ہوے ہین اور اندھیرے کو بالطبع دوست رکھتے ہین اور روشنی سے بھاگتے ہین چنانچہ تجربہ اسکا کیا ہوا ہے کہ اکثر غلبہ نکا اندھیرے مکانین ہوتا ہے اور جہان

شمع وغیرہ ہوتی ہے وہاں انکا دخل کم ہوتا ہے پس آسمان کو ان نورانی قندیلوں سے روشن کیا تاکہ روشن ہونے سے آسمانوالے کہ محض شفاف ہیں سب شیطان چند ہلاکر ہلاک جاوین دوسرے یہہ کہ فرشتے شعاع سے ستارونکے گیند بناکر شیاطین کو مارتے ہین جیسے توپ کے گولے سے۔ دشمنونکو مارتے ہین اور محافظت آسمان کی تارون سے ایسی ہے جیسے محافظت قلعونکی ہوتی ہے توپونسے کہ برجون اور فصیلونپر چڑھے ہوتے ہین لیکن فرق اسقدر ہے کہ تارونکو اور ان گولون کو کہ فرشتے اون تارونکی شعاعونسے تیار کرکے شیاطین کو مارتے ہین دونونکو عرب کی لغت مین نجم اور کوکب اور ہندی مین تارا کہتے ہین اور توپ کے گولیکو توپ ہنین کہتے اور قرآن مجید مین تارونکے ان فائدونکو جا بجا ذکر فرمایا ہے اور سبب اس کا نازل ہونیکا یہہ تہا کہ ابو طالب حضرت کے چچا آنحضرت کے دیکھنے کو آپ کے مکان پر آئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہانا اونکے روبرو رکہا کہ دودہ اور روٹی تہی پہر دونون کہانے لگے اسوقت ایک تارا آسمان سے ٹوٹا اسقدر زمین سے نزدیک ہوا کہ تمام گہر اونکے روشنی سے بہر گیا اور ابو طالب کی آنکہین چند ہلا گئین اور گہبرا کر ہاتہہ کہانیسے کہینچ لیا اور اوہٹہ کہڑا ہوا اور پوچہنے لگا کہ یہہ کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ تارہ ہے کہ فرشتے آسمان کے محافظت کے لیے شیطانونسے اسکو اوپر سے پہینکتے ہین اور یہہ ایک علامت ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی علامتونسے ابو طالب متعجب ہوکر خاموش بیٹہہ گیا اسمین حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سورۃ کو لائے اور اس سورۃ مین اشارہ ہے اسبات کی طرف کہ ان چیزونکے دیکہنے سے عقائد حقہ پر دین اسلام کے مضبوط ہونا چاہیے اور اسکو بیفائدہ چہوڑ دینا نچاہیے کہ یہہ معاملہ بڑی دلیل ہے آدمی کے حشر و نشر اور معاد پر اسلیے کہ آسمان باوجود اپنی عظمت اور بلندی کے یہان تک کہ ہاتہہ کیدیکا اوس تک پہنچ نہین سکتا تب ہی محافظت الٰہی کا محتاج ہے اور صورت اوسکی محافظت کی اس وضع پر ظاہر ہوئی کہ گڑے ہوئے تارون سے آسمان کے ایک ستارہ دوڑنیوالا پیدا ہوتا ہے کہ شیطانونکو ہٹاتا اور بہگاتا ہے سو آدمی کی جان کہ نہایت ناتوان ہے کسطور سے بغیر اللہ تعالیٰ کی محافظت کے ایسی مصیبتون اور معاد ثونکی کشمکش مین باقی اور سلامت رہ سکیگی پس جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ آدمی کی جان اللہ تعالیٰ کے قبض و تصرف مین ہے زندگی مین ہو خواہ بعد موت کے تو بس یہہ ہین سے سمجہہ لیا چاہیے کہ بعد موت کے منعمین اور تکلیفین وہان کی اللہ تعالیٰ کے ہی قدرت مین ہین باقی بحال بدستور اوسکو بہی بعد تامل و فکر کے قابل پہر پیدا ہونیکے سمجہا چاہیے

عزیزی مختصرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝

قسم آسمان کی اور قسم اوسچیز کی کہ رات کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور کسچیز نے مطلع کیا تجکو کہ کیا

چیز رات کے وقت ظاہر ہونی والی ہے وہ ستارہ چمکنے والا ہے ۞ فتح ۞ قسم ہے آسمان کی
اور اندھیرا پڑے آنیوالے کی اور تو کیا سمجھا کون ہے اندھیرا پڑے آنیوالا وہ ستارہ چمکتا ہے ۞
موضح ۞ تفسیر والسماء الخ قسم کہاتا ہو مومنین آسمان کی اور اوس تارے کی کہ
رات کے وقت نمودار ہوتا ہے اور جو اس ستارے کہ رات کے وقت دوڑتا نظر آتا ہے لوگونکو
اسمین بڑا تردد ہے بعضے تو یون کہتے ہین کہ وہ یہان زمین سے اوٹھکر آسمان کی طرف
جاتا ہے جب کرہ نار کے متصل پہنچتا ہے تو بسبب دہنیت کے کہ اوسمین باقی ہے جل اوٹھتا ہے
پھر اگر لطیف ہے تو جلد مٹ جاتا ہے اور اگر غلیظ ہے تو کئی روز تک بطور نیزے کے یا دم دار
ستارے کی طرح یا کسی اور صورت سے رہتا ہے اور بعضے اور کچھ کہتے ہین بس دفع کرنیکو
ان تردد ونکے بطور سوال وجواب کے ارشاد فرماتے ہین وما ادراک ما الخ اور کیا جانتا ہے
تو کہ کیا ہے وہ ستارہ رات کا آنیوالا النجم الثاقب ایک تارہ ہے کہ شیطانونکی آنکھونمین
چکا چوندھی کر دیتا ہے اور کبھی اوس شعلے سے کہ اوسمین پیدا ہوتا ہے اونکو جلا دیتا ہے
اور شیطانونکا اوسکے شعاع کے زور سے ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسی چوگا ڈر کی ہوتی
کمی جیسے ستارہ اور جنکا طارق کی حقیقت بیان کرنیسے فارغ ہوے تو اب اوس مضمون کو کہ
جسپر قسم کھائی ہے یاد فرماتے ہین ان کل نفس الخ ۞ عزیزی ۞
ان کل نفس لما علیہا حافظ کوئی نہین ہے کوئی شخص مگر اوس پر فرشتہ نہانی
کرنیوالا ہے ۞ فتح ۞ کوئی جی نہین جسپر نہین ایک نہبان ۞ موضح ۞ تفسیر
کوئی جان نہین خواہ دیہوئی ہو یا بڑی نیک ہو یا بد مگر اوسپر ایک نہبان ہے اللہ تعالیٰ
کی طرف سے کہ اوسکو حادثونکی سختی مین اور دشمنون فنا نہین ہونیدیتا جاتا جاتا ہے کہ
وار وغہ اوس کی جان کی محافظت کا کہ فنا نہو جاوے ایک فرشتہ ہے حضرت الطف
سے کہ اوسکا کام اوسکا یہہ ہے کہ جانون کو درمیان دو نفخون کے صور مین دخل آنیوالا
اور آدمی سے اور سونے والے نہبان بہت ہین کہ نوبت بنوبت رات دن چوکی پہرا
اپنے ذمہ لیے ہوے ہین کہ تقدیر الٰہی اوسکی تکلیف کے واسطے متوجہ ہون پر جب مقدر چھوڑ
تکلیف اجاتی ہے تو وہ دست بردار ہو جاتے ہین اور تقدیر الٰہی کو سپرد کر دیتے ہین اور
حدیث شریف وارد ہے وکل بالمؤمنین مائۃ وستون ملکا یذبون عنہ الشیاطین کما یذب عن قصعۃ العسل الذباب ولوکل بکل انسان نفسہ طرفۃ عین لخطفتہ الشیاطین اوس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانونپر اور اونسے
زیادہ جہان ہین کیونکہ اسلام کے سبب سے اونکے دشمن بہت ہین کہ اونکے دشمن کافر ہی
نہین ہین اور وہ جہان ہین کہ کافر اور مومنونکو آفتونسے بچاتے ہین اور اسی کا ذکر سورۂ رعد
میں ہے لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ اور یہان

ہر شخص کی جان کے نگہبان کو نگاہ سورۂ انعام میں مذکور ہے کہ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ اور اور فرشتے آدمیوں کے نیک بد اعمال لکھنے کے لیے مقرر ہیں اونکا ذکر سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ میں ہے یعنے اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ اور جو فرشتہ کہ آدمی کے دہنے بائیں لفظ پر مقرر ہے اور اوکو لکھتا ہے اور لکھتا ہے ..... اوسکا ذکر سورہ ق میں ہے یعنی مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ اغرضکہ یہاں بیان کرنا جان کی محافظت کرنیکا ہے کہ یہہ امر بیکے اسطے ہے اور کبھی اس محافظت میں قصور نہیں ہوتا اور جو آدمی کو بحسب سعادت کی اور لائق رہنا اوسکے جان کا اور محفوظ رہنا اوسکے نفس کا پہلے موت کے اور بعد موت کے معلوم ہو چکا اور سمجھ چکا کہ میری جان کہ حقیقت میں ذات میری وہی ہے اور بدن اوسکا لباس کی مانند ہے سو وہ جان کہ مالک حقیقی کے قبضہ و تصرف میں ہے تو اب اوسکو اعتقاد کرنے میں سعادت کے واقع ہونیکی اور سچ جاننے میں حشر و نشر کے کچھہ تردد نہ رہا مگر بعید جاننے کے جہت سے بدن کے اعادہ میں کہ اجزا اوسکے بعد موت کے نہایت متفرق اور پراگندہ ہو جاتے ہیں کچھہ زمین کی خاکمین ملکر نیست نابود ہو جاتے ہیں اور کچھہ حیوانات کی خوراک ہو جاتی ہیں پھر وہ حیوانات ملکو نہیں جا کر رہتے ہیں اور خاک میں مل جاتے ہیں اور بعضے ..... ایک ملک سے دوسرے ملک کو اور ایک جنگل سے دوسرے جنگل کو اڑ جاتے ہیں پھر اب متفرق اجزاؤنکو جمع کرنا اور پہچاننا کہ یہہ خبر فلانے کے بدن کا ہے اور یہہ خبر فلانے کا کیا یہہ ایک کام ہے کہ عقل ظاہر میں کو نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے اور اسی سبب سے کئی کہنے والے کہتے ہیں کہ ایکبار دوبارہ پات جھڑتے یوں کہیں بن سے بنکے رہے بنا ایکبار جھڑے ناہ ملیں دوبارہ بنکے جاے پر ناچار اس تعجب کے دفع ہونیکے واسطے ایک اور اوسکا اور بتاتے ہیں کہ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ پس چاہیے کہ دیکھے آدمی کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے پیدا کیا گیا ہے پانی اچھلنے والے سے کہ نکلتا ہے مرد کی پیٹھہ اور عورت کے سینہ کی ہڈی سے ف اب دیکھہ لے آدمی کاہے سے بنا بنایا ایک اچھلتے پانی سے جو نکلتا ہے پیٹھہ اور چھاتی سے ف کہتے ہیں مرد کی منی آتی ہے پیٹھہ سے اور عورت کی چھاتی سے ف موضح تفسیر فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ الخ یعنے دیکھے کہ کسچیز سے بنایا گیا ہے اور مادہ اوسکی خلقت کا کہاں سے جمع کر کے لائے ہیں تفصیل اسکی یہہ ہے کہ نطفہ آدمی کا خلاصہ ہے لہو کا کہ غذا سے ہوتا ہے اور غذا وہ کھانے والی چیز ہیں سے ہے یا جاندار چیز سے سوا اگنے والی چیز سے ہے تو اوسکی بہت قسمیں ہیں جیسے اناج اور ساگ ترکاری اور میوہ اور مصالح گرم و سرد اور خواے اسکے بہت سی چیزیں ہیں اور جو حیوانی ہیں تو اوسکی بھی کئی قسمیں ہیں جیسے گوشت اور دہی اور دودھ اور گھی اور چربی اور سوا اسکے اور طب کے علم میں تقریر

کہ غذاے صالح کے کہانیکے بعد جب بہتر ساعتین گذرتی ہین تو منی پیدا ہوتی ہے تو آدمی کو
اپنی ہر روز کی غذا مین فکر کرنی چاہیے جیسے چانول کہ کہانے آئے ہین کس قطعہ زمین مین کس کہیت
مین کس گانو مین سے پہر وہ گانو کس پرگنہ مین اور وہ پرگنہ کس سرکار مین اور وہ سرکار کس صوبہ مین
اور وہ صوبہ کونسی مملکت مین متعلق ہے جہان ان چانولونکو بویا ہتا اور بنجارونکو کس راہ سے
پہر بابتکا مستعد کیا کہ اس ملک سے اونٹون یا بیلونپر لادکر اس بازار مین لائین اور مجھہ بیچارے کے
ہاتھہ بیچین اور مجکو اونمین سے کہانا نصیب ہوا اور اسی قیاس پر حال تمام ضروریات کو اپنی غذا کے
جانین اور سمجھے کہ میرے ماں باپ کو بھی اسیطرح سے غذائین طرح طرح کی دور دور کے ملکون سے جمع کر
کہلائین تہین تو نطفہ میرا اونکے بدنمین پیدا ہوا تہا اور مجکو اوس نطفہ سے بنایا پہر جو شخص کہ ہر روز
کی غذائین اسقدر اجزاے متفرقہ کو جمع کرتا ہے کہ اگر ان سبکو ایک جاے پر اکہٹا کرین تو آدمی کے
بدن کے اندازسے ہزار دن درجے زیادہ ہو پہر اس سے کیا بعید ہے کہ چالیس برسکے عرصہ مین
کہ دونون نفخونکے درمیانمین ہے تمام اجزا کو بدن کے کہ بلاشبہ اس مقدار سے کمتر ہین متفرق
مکانون دور دراز سے جمع کرکے صورت گوشت اور پوست کی بنہاوے پہر بعد اوسکے غذا کو نطفہ
کرکے کہانسے کہان کو پہنچاتے ہین اور راہ مین اس نطفہ کے کون کون سی ہڈیان بڑی بڑی
سخت کہ آدمی کے بدنمین پہاڑونکے مانند حائل ہین پہر باوجود اسبات کے اوس نطفہ کو کس تدبیر
سے دامغ سے کنپچکے بیچ اب کے مقام کو پہنچاتے ہین پہر اوس راہ سے رحم کے اندر کسطور سے پہنچاتے ہے
چنانچہ فرماتے ہین خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ پیدا کیا گیا ہے آدمی اچہلتے پانی سے اور وہ پانی مرد و
عورت کا نطفہ ہے کہ رحم مین ملکر یکیان ہو جاتا ہے پس اوس غذا کو بعد طے ہونیکے ہضمیت کے
درجون کے صورت پانی کی بخشنا دلیل صریح ہے کہ بدلنا صور تونکو یعنی ایک صورت کو دوسری
صورت پر کردینا قدرت الہی کے روبرو بہت آسان کام ہے یَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ
وَالتَّرَآئِبِ نکلتا ہے وہ اچہلتا پانی درمیان سے پیٹہہ کے اور سینے کی ہڈیون کے کیونکہ
مادہ منی کا اول دامغ سے اوترتا ہے اور ان رگونمین کہ دونون کانونکے پیچہے ہین وہان سے
گذر کر نخاع مین آتا ہے اور مقام نخاع کا درمیان مین پیٹہہ اور سینے کے ہے پہر وہ مادہ مرد کی
پیٹہہ کے سکنوی راہ سے گذر کر گردہ مین آتا ہے وہانسے خصیونمین وہانسے ذکر کے نیچے کی رگ مین
ہوکر رحم مین گرتا ہے اور عورت کے سینے کی طرف سے اسیطور سے خصیونمین کہ رحم کے عمق مین
ہین اگر بجماع کی حرکت کے سبب سے رحم مین گرتا ہے اور رحم مین دونون مل جاتے ہین اور
پہیلنے معلوم ہوا کہ منظور اس آیۃ سے پانی کے گذارنیکا بیان ہے کہ کس کس طور سے اس قسم کی
سخت راہ سے کہ دونون طرف ایسی بڑی بڑی ہڈیان ہین اوسکو روا نہ کرتے ہین اور اوسکے غرض
انتہا کو پہنچاوتے ہین نہ یہہ کہ مادہ منی کا پیٹہہ مین یا سینے کی ہڈیونمین پیدا ہوتا ہے والاطب کے
قاعدہ کے مخالف ہو کیونکہ اونکے نزدیک منی تمام عضاسے لیجاتی ہے اسلیے اولاد مین مشابہت

دونو نفخونکے
درمیان مین
چالیس برس کی
مدت ہوگا ۱۲

مان باپ کی ہر عضو مین پائی جاتی ہے اور وہ مادہ دماغ مین جمع ہوتا ہے اور وہانسے رگونکے راستے سے
جوکانون کے پیچھے ہین اترتا ہے اور جب آدمی کو تبھا اپنی جان کی حضرت حق کے قبضے مین معلوم ہوچکی
اور کیفیت اپنی تمام غدے متفرقہ کی اور اپنے ہونیکے مادیکی ابتداے خلقت مین اور بدلنا اوسکا
ایک صورت سے دوسری صورتین اور گذرنا اوسکا ایکجا ایسے دوسری جگہ کو یہی ظاہر ہوچکا پھر پیدائش
اور معاش کو بھی اپنی خوب معلوم کرلیا تو اب اگر آخرت کو بھی نہین دونون حالتونپر قیاس کرلیگا تو بیشک
تزدیک یقینی ثابت ہوجاویگا کہ اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ تحقیق خدا اوسکو دوسری بار پیدا کرنے پر آدمی کے قادر ہے ۝ فتح ۝ بیشک وہ اوسکو پھیرلا سکتا ہے
۝ معنی ۝ تفسیر تحقیق اللہ تعالے خالق آدمی کا ہے سطور سے کہ البتہ وہ پھیرلانے پر
اوسکے قادر ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب اللہ تعالے لوگونکے جلانیکا ارادہ کریگا تو ایک
سینہ عرش عظیم سے اوتاریگا کہ تباعیت اوسکی پانی کی خاصیت مرد کی منی کی رکھتا ہوگا اور قوۃ جماؤ کی
اوسکے اندر رکھی ہے کہ مردیکے بدن کے اجزا کو زندگی کے قبول کرنیکا مستعد کرے اور تعلق ارواح کا
اونکے ساتھ صحیح ہوجاوے گا لیکن اس بار کا پھیرنا موقوف ہے ایک وقت پر کہ بیان اوس وقت کا اس
آیۃ مین ہے یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ اِلخ ۝ عزیزی یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ جسدن استحان کیے جاوین بھید لوگونکے پس نہو آدمی کو کچھ طاقت
اور نہو مدد دینیوالا ۝ فتح ۝ جسدن جانچے جاوین بھید تو کچھ نہوگا اوسکو زور اور نہ کوئی
مدد کرنیوالا ۝ معنی ۝ تفسیر یَوْمَ تُبْلَى اِلخ جسدن ظاہر کیے جاوینگے
بھید اور تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ آدمی پر دنیا مین احکام بدن کے غالب ہین اور احکام روح کے
مغلوب ایسلیے اوصاف اپنی روح کے صنعت و تکلف سے دباچھپا سکتا ہے یہان تک کہ ہرگز ظاہر اوسکا
بدن پر ظاہر نہین ہونے دیتا جیسیکہ لوگ نامردی اور بخل اور اور بری خصلتونکو اپنی صنعت و تکلف سے
پوشیدہ رکھتے ہین اور اثر خوف اور گھبراہٹ کا چہرے پر ظاہر نہین ہونے دیتے اور قیامت کے دن
حکم روح کا غالب ہوجاویگا اور جو سیاہی کہ روح کے جوہر مین مخفی تھی چہرے کی سیاہی فیکر ظاہر ہوگی
اور جوارحین کہ عضا مین منتشر ہین گاہونپر اون عضا کے گواہی دینگے اور تمام اوصاف باطن کے
ظاہر ہوجاوینگے اور جو پھیرلانا آدمی کا جزا دینے کے واسطے ہے تو صرف اوسوقت پر موقوف ہونا
چاہیے اور پہلے اوس سے پھیرلانا حکمت کے خلاف ہے اور سرائر لغت مین چھپی چیزونکو کہتے ہین
اور یہان پر شامل ہے عقائد باطلہ کو اور فاسد نیتونکو اور نیک و بد عملونکی نشانیونکو گو کہ آدمی کی روح
مین سما جاتے ہین اور مانند اچھے برے رنگ کے روح کے چہرے پر نمودار ہوتے ہین فَمَا لَهٗ اِلخ پھر نہوگا
آدمی کو اوس روز کچھ قوۃ کہ اپنے کاموںکو ظاہر نکرے اور بھید ونکو چھپا رکھے جیسیکہ دنیا مین قوۃ
رکھتا تھا کہ چھپا لیتا تھا خوف و گھبراہٹ کے وقت اپنے کو تھامتا تھا اور باوجود مار دھاڑ کے اپنی چوری
بدکاری کا اقرار نکرتا تھا وَّلَا نَاصِرٍ اور نہوگا کوئی مددگار کہ باوجود ظاہر ہونے قصور کے اوسکی سزا موقوف

ح ۴ معنی اللہ تعالے دنیا مین پھیرلانے پر قادر ہے یعنی دل کی چھپی باتین ظاہر ہونگی عقائد و نیتون باطلہ کے ظاہر ہونے کا

کردی جیسے دنیا میں یار دوست باوجود ثابت ہونے تقصیر کے نافع ہو جاتے ہیں اور سزا نہیں دیتے دیتے اور جو دنیا میں طریقہ نجات کا سنرے وقت ثابت ہوئے گناہوں اور تقصیروں کے اہل ہیں دو طریقہ ہیں منحصر ہے اسکو سے کہ کہاں قوت سے اسکو چھپا ہوا اور پوشیدہ کہے اور کسی طرح ثابت ہونے نہ دے یا باوجود اظہار کے ردے رفیقوں اور مددگاروں کی بدی سے اوسکی محفوظ ہے ان دونوں طریقوں کو اور مدان مطلق نیست و نابود کرینگے تاکہ سزا دینے میں جو قابل سزا کے ہے قصور واقع نہ ہو نہیں تو وہ دن بھی دنیا کے ذلیل طرح سے درہم برہم ہو جاوے اور روز فصل ہے اور جبکہ ان آیتوں میں دو مضمون مذکور ہوئے اول تو یہ کہ دوسری بار پیدا کرنا آدمیکا اسی روح اور جسد کے قدرت میں اللہ تعالیٰ کے ہے دوسرے یہ کہ قیامت کا دن سزا اور پوشیدگی کے ظہور کا دن ہے کہ جیسے جسد نفس کے اوس روز ظہور کرینگے ویسا ہی تدبیر سے چھپانا اوسکا ممکن نہ ہوگا اب ثابت کرینگے ان دونوں مضمونوں کے وہ دلیلیں اور قسم کی صورت سے مذکور فرماتے ہیں ۞

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ۝ عزیزی
وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۙ۝ آسمان والی اور
قسم زمین پھٹنے والیکی جس نے اوسے باہر نکلے تحقیق قرآن کلام فیصلہ ہے اور نہیں قرآن کلام بیہودہ
فتنہ ۞ قسم ہے آسمان چکر مارنے والیکی اور زمین وڈرار کہانیوالیکی یہ بات دو ٹوک ہے اور نہیں
یہ بات ہنسی کی ۞ فمهل الكافرين امهلهم رويدا ۞ والسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ
اور قسم کہانا ہوا نہیں آسمان چکر مارنے والے کی کہ جو چکر کرتے دورہ میں اپنی وضع پر تارک کو پھر عود
کرتا ہے اور ہر دو رہین رات دن کے ہر روز اور کالا اپنی وضع پر تارک کو رجوع کرتا ہے بعضے تا
السالمین بعضے مہینے میں بعضے اوس سے زیادہ میں اپنی وضع پر تارک کو رجوع کرتے ہیں پس
رجوع ہونا انسان کی روح کا اپنے حیات پر تارک کی طرف اور اپنے بدن قدیم کی تدبیر کے واسطے دلیا
بعید ہے کیونکہ ہر رات دو مہینہ حرکت دوریہ فلک کی نظر آتی ہے وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ اور قسم ہے
زمین وڈرار کہانیوالیکی کہ اوسکے پھٹنے سے طرح طرح کے نباتات اوسکے اندر سے نکلتے ہیں اور اوسکے
جاری ہوتے ہیں اور زر و جواہر کانوں میں سے نکلتے ہیں پس قیامت کے دن ظاہر ہونا اسرار
موعدہ کا یعنی امانت کا جو نفس انسانی میں ہے کچھ بعید نہ رہا کیونکہ جس کو جو خزانہ کسی نے دفن
دیکھے تو سارے نباتات اوسمیں پوشیدہ ہوتی ہے پھر جب موسم بہار کا پہنچتا ہے اور زمانہ کا
اوس زمین کے اجزا میں ملتا ہے اور اوسکو نرم کر دیتا ہے تو پھر تمام وہی چیزیں اوسکی ظاہر و نمودار
ہو جاتی ہیں بس یہی حالت نفس کی ہوگی جب اوسپر روح کا فیضان ہوگا عالم آخرت اور
بعضے مفسرین نے رجع کے معنے مینہ کے لکھے ہیں اور کہتے ہیں کہ بخارات زمین و دریا کے اوپر چڑھتے ہیں
جب طبقہ زمہریر کے متصل پہنچتے ہیں تو پانی ہو کر برستے ہیں بس اس تفسیر سے بھی بخارات کا
تو یکبارگی اپنے اصلی مکان کی طرف رجوع ثابت ہوا اور یہ دلیل انسان کے رجوع ہونیکی ہے

(ان)

عالم روحانی کی طرف کہ مقر یعنی ہمکا نا چاہتا اور سب سے پہلا مضمون ثابت ہوتا ہے اِنَّهٗ یعنی یہہ بات کہ حق تعالی پھیر لانے پر انسان کے قادر ہے اور پھیر لانا اوسکا موقوف ہے اسرار ظاہر ہونیکو قیامت کے روز وہ قیامت کا دن ہے لَقَوْلٌ فَصْلٌ البتہ یہہ بات کہلی دولوگ ہے کچھہ شبہ نہین نہین وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ اور نہین ہے بات ٹھٹھیکی کہ دلیل قوی نرکھتی ہو اور بطور خیال کے دلیلین گنوا دیتا یا شبہات کے سوالونکی طرح کچھہ اصل نرکھتی ہو جیسے کفار رکھتے ہین کہ وعدہ وعید پیغمبر وکے بعث اور جزا کے ویسے ہین جیسے لڑکونکو فرضی ناموںسے ڈراتے ہین کہ شوخی نکرین سمیطر جسے پیغمبر بھی اسلیے ڈراتے ہین کہ دستور عالم فاسد و خراب نہو جاے اور نہین بداور اعمال قبیح رائج ہون پس ازراہ عقلمندی کے وعدہ اور وعید اور ترغیب و ترہیب کرتے ہین اور حقیقت مین یہہ چیزین کچھہ بھی نہین ہین اور انکا محال ثابت کرنیکو کافرون اور شبہے بیان کرتے ہین چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ الخ عزیزی اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا تحقیق کافر بداندیشی کرتے ہین اسکیطور بداندیشی کرتا ہون اور مین بھی بداندیشی کرتا ہون اسکیطور بداندیشی کرنی اور یہہ وعدہ و وعید کے ثابت ہوا فتح البتہ وہ لوگ ہین داؤ کرنے مین اور مین لگا ہون ایک داؤ کرنہین هو تفسیر اِنَّهُمْ تحقیق یہہ کافر کہ قرآن کو کلام فصل نہین جانتے بلکہ ہزل سمجھتے ہین يَكِيدُونَ كَيْدًا کرتے ہین ایک داؤ یعنی قرآن کے مضمون کے دفع کرنیکو شبہے پیدا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ باتین عقل کے خلاف ہین تا عام لوگونکے نزدیک ہزل ہونا رسکا ثابت ہو جاوے وَأَكِيدُ كَيْدًا اور مین بھی اوسکے مقابلہ مین داؤ کرتا ہون بطور مکر کے تا کہ کلام فصل ہونا رسکا مدلل اور واضح ہونا رسکا عام و خاص کے نزدیک ظاہر ہو جاے کیونکہ کافر جسوقت کہ واقع ہونے مین جزا اور حشر و نشر کے شک شبے لاتے تھے تو جواب اوسکا یہہ تھا کہ تمثیلون اور دلیلون کے جزا اور حشر و نشر کے مقدمہ مین صاف صاف نازل ہوتا تھا یہان تک کہ مجمل باتین مفصل ہوگئین اور کسی طرح کا شک شبہ اسمین نرہا تو شبہے اونکے سبب سے زیادتی ثبوت مطلب اور وضوح مقصد کے اور وہ باتیں سے بیخبر و غافل رہے اور یہی حقیقت ہے کید کی کہ حریف کو بیخبر ملزم کردے اور اوسکے مطلب کا نقیض یعنے اوسکا ثابت ہو جانا اور ہر چند کہ حق تعالے قادر ہے کہ ثابت کردیتا مطلب کا بین ہوشیاری اور خبرداری کی حالت مین کردے لیکن بیخبری کی حالت کے الزام دینے مین کمال خجالت اور ذلت اونکی منظور ہوئی کیونکہ وہ لوگ ہی ذلت اور خجالت دینے مین اوسکے رسولونکی ارادہ کرتے تھے اور جب معلوم ہوا کہ ہونا کافرونکا اوسوقت مین کہ وقت نزول وحی کا اور اوائل اسلام کا تھا اور طرح طرح کے شبہے لاتا اونکا اسلام کے عقید و مین گمراہی اوائل اسلام کی ترقی کا موجب تھا اور جب تک وہ زندہ ہین اور شبہے لاتے ہین تو گویا اسلام کی دلیلون کی ترقی مین کوشش کرتے ہین اس سبب سے کہ حقیقت کار سے بیخبر ہین پس یہہ عین منفعت اور اوسرا حکمت ہے تو ہلاکت کی دعا کرنی اونکے واسطے اس وقت مناسب نہی اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تنگدلی کے سبب چاہتے تھے کہ جلد

ہلاک ہوں اسلیے ارشاد ہوا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ الخ ۞ عزیزی ۞ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۞ پس مہلت دے کافروں کو اور چھوڑ دے اونکو تھوڑا سا ۞ فتح ۞ سو ڈھیل دے منکروں کو ڈھیل ہے اونکو صبر کر ۞ موضح تفسیر فَمَهِّلِ الخ پس مہلت دے کافروں کو اور جلدی اونکی بددعا میں نکر کہ اونکے شبہے کر سکیں سبب ہے نزول وحی کا اور شبہوں کا جواب پیچے پہنچتا ہے اور حقائق شریعت اور دین کے اور احوال حشر کے کما حقہ تحقیق اور واضح ہوے جاتے ہیں اور بعد اوسکے ظہور دین کا خوب متحقق ہو جاوے اور الزام اور حجت اور دفع شبہ کا اپنی نہایت کو پہنچے تو اوسوقت تجاوز جہاد و قتال پر مامور کریگے اور تیرے ہاتھوں سے ہلاک کریگے اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۞ فرصت دے والو تھوڑے دن کو وہ دن ابتدے بعثت سے قریب چودہ برس کے تھے اور اس عرصہ میں جو شبہ کہ اونکی خلاف طبع کی زبان سے کہتے تھے اور جو ایسا کہا پاتے تھے بعد اوسکے کوئی شبہ اونکے دلمیں نہ رہا تو عناد اور شرارت اونکی ظاہر ہوگئی اور قابل سیاست اور تنبیہ کے ہوے اور اتنی مدت کی مہلت دینے میں نکتہ یہ ہے کہ یہ مقدار اوسکے سن بلوغ کی ہے کہ جب اس عمر کو پہنچتا ہے تو عقل بدن اوسکے کامل ہو جاتے ہیں اور قابل سیاست اور جزا کے ہوتا ہے پس اتنے عرصہ بعثت میں اوسکے اور عرب کے کافر حکم لڑکے کا رکھتے تھے کہ زبانہ تک تعلیم اور سمجھانا شریعت کے کام کیا اور تا اس زمانہ دلائل میں اور جانتا بھلائی پرائی دین کے تا عدد نکا اونکو منظور تھا اور دکھانا معجزوں اور آیات بینات کا اس مقدمہ میں کفایت کرتا تھا جبکہ اس مدت تک ہی لیتے اور نہیں سے تو باوجود پرورش کامل کے محتاج تادیب و تعزیر کے ہوے تو بس حکم جہاد و قتال کا ہوا ۞ عزیزی ۞ سورۃ الاعلیٰ سورہ اعلیٰ مکی ہے اور اوسمیں انیس ۱۹ آیتیں اور چھ کلمے اور ایکہزار دو سو حرف ہیں اور نازل ہوئی یہ بعد سورہ والشمس کے اور وجہ اسکی ربط کی سورہ طارق سے یہ ہے کہ اوس سورہ میں فرمایا ہے کہ نفس انسانی لیوے گمہبان مقرر ہیں اللہ تعالیٰ کیطرف سے اور اس سورہ میں یہ مذکور ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے نگہبان اللہ تعالیٰ خود حافظ و نگہبان ہے اس بات سے کہ علوم غیبی کی وحی کو فراموش کریں اور اوس سورہ میں انسان کی کیفیت کی ابتدا کا بیان ہے کہ نطفہ اوسکا کہا سے آتا ہے اور کہاں کو جاتا ہے اور اس سورۃ میں اوسکی خلقت کی انتہا کا بیان ہے کہ بعد کمال تربیت کے کیا صورت پکڑتی ہے اور اوس سورہ میں قرآن مجید کے اوصاف مذکور ہیں کہ اپنی ذات سے وہ کلام اعجاز نظام کیا کچھ رتبہ رکھتا ہے اور اس سورہ میں ہی اوصاف قرآن مجید کے بیان ہیں جنسے اوسکو کہ عمل کرنا اوپر وجب نجات کا ہے اور نہ پہرنا اوس سے ہلاکت کا سبب ہے اور اس سورہ کا نام سورہ اعلیٰ اسلیے رکھا ہے کہ اول جن اسکے یہ نام اسماء الٰہی میں سے مذکور ہے اور اس سورہ کے نازل ہونیکا سبب اسطرح سے بیان کیا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بڑی بڑی سورتیں

نازل ہونے شروع ہوئین اور بمجد ذبے حساب غیب کی طرف سے جبرئیل علیہ السلام کیواسطے
سے علوم نازل ہونے شروع ہوے تو خاطر مبارک مین یہہ دغدغہ آتا تہا کہ مین تو اُمّی محض ہون
یا اور کہنا ان الفاظ و معنونکا بغیر لکہنے کے مجھسے کیا ہوسکیگا مبادا کہ بہت سی چیزین اسمین سے
بہول جاؤن اور رسالت کے بقدمہ مین نقصان واقع ہوجاوے پس خدا تعالےٰ نے اونکی خاطر
مبارک کی تسلی کے لیے یہہ سورۃ نازل فرمائی اور اس سورہ مین خوشخبری دی کہ جناب خدا تعالےٰ تیری
خود اوستادی کریگا تجکو بہولنے کا خطرہ ہرگز نہ لانا چاہیے اور اسی لیے حدیث شریف مین آیا ہے ح
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس سورہ کو بہت دوست رکہتے تہے اور وتر کی پہلی رکعت مین اور
جمعہ و عیدین کی پہلی رکعت مین اس سورہ کو اکثر پڑہتے تہے اور سلف کے لوگ بہی اکثر تہجد کی نمازمین
اس سورۃ کو پڑہتے تہے اور اسکی برکت کے امیدوار رہتے تہے اور عقبۃ بن عامر رضے اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جب آیۃ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس تسبیح کو اپنے رکوع مین مقرر کرو یعنے رکوع مین سبحان ربی العظیم پڑہا کرو اور جب
آیۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى نازل ہوئی تو فرمایا کہ اس تسبیح کو اپنے سجدہ مین مقرر کرو یعنے
سجدہ مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑہا کرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے
کہ جو شخص سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑہے تو چاہیے کہ اوسکی ساتہہ ہی سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے تاکہ فرمانبردار سی امر الٰہی کی ادا ہوجاے ۵ عزیزی ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ساتہہ

پاکی سے یاد کر پروردگار بزرگوار اپنے کے ۵ قولی ۵ پاکی بول اپنے رب کے نام کی جو سب سے اوپر
۵ معنی ۵ تفسیر پاک سمجہنا نام کو اپنے رب کے کہ سب اونچون سے اونچا ہے جانا چاہیے
اور اکثر مفسرین کے نزدیک پاک جاننا نام کا کنایہ ہے پاک جاننے ذات سے کیونکہ عرب کا قاعدہ ہے
کہ تعظیم و ادب کے مقام پر ذات کو نام کے ساتہہ تعبیر کرتے ہین چنانچہ عرف مین مشہور ہے کہ بادشاہ
اور امیر وغیرہ کے حضور مین عرض کرتے ہین کہ حضور کے نام سے یہہ کام ہوا اور فلانا قلعہ فتح ہوا پس اگر
سَبِّحِ رَبَّكَ فرماتے تو یہہ رعایت تعظیم و ادب کی حاصل نہوتی دوسرے یہہ کہ ذات
کو حق تعالےٰ کے سوا سے کوئی نہین جانتا پس پاک جاننا اوسکی ذات کا یہی ہے کہ ناقص اور
بے ادبی کے نام سے اوسکی ذات پاک کی طرف نسبت نکرے اور حق کی ذات کو پاک جاننے
کے معنے جسقدر کہ شریعت مین وارد ہین یہہ ہین کہ اجمال کے طور سے سمجھہ لیجیے کہ حق تعالےٰ کی
ذات ہماری عقل و وہم اور ادراک سے برتر ہے اور کوئی نالائق صفت اور عیب اوسکے جناب
جلال کے سراپردہ تک گرد نہین پہنچتی اور تفصیل سے یہی سمجھہ لیا چاہیے کہ وہ ذات پاک
نہ جوہر ہے نہ جسم نہ عرض اور کل اور بعض کو اوسمین گنجایش نہین ہے اور صورت اور جہت اور حد
اور نہایت اور مجلس اور مکان کی قیدین ہرگز اوسکو لاحق نہین ہوتی ہین اور نہ کوئی چیز اوسکے

مشابہت رکھتی ہے اور نہ وہ کسی چیز سے مشابہت رکھتی ہے مثل اور سرشریک سے اور جورو بچون سے اور کہانے اور پینے سے اور جو چیزین کہ حدث اونکو لازم ہے یا موجب زوال و فنا کی ہین وہ ذات پاک اون سب چیزون سے پاک و مبرا ہے اور ایک گروہ نے مفسرون کے کہا ہے کہ جیسے اللہ تعالےٰ کی ذات کو پاک جاننا فرض ہے اسی طرح سے اوسکے پاک ناموںکی بھی تعظیم و عزت واجب ہے بس اس آیہ مین اسلیے اوسکے ناموںکا پاک رکھنا مراد ہوا اور اللہ تعالےٰ کے ناموںکو پاک رکھنے کے معنے یہہ ہین کہ اوسکے نام کو ایسی چیز پر جو نقصان اور عیب پر دلالت کرتی ہو نہ لین اور اوسکے نام کو اوسکے غیر پر جاری نکرین اور ذکر اون جناب پاک کے ناموںکا تعظیم اور طہارت اور حضور قلب اور کمال توجہ سے بجالاوین تاکہ تصفیہ قلب کا حاصل ہو اور اچھا پھل پاوے

الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۝ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝ وہ کہ پیدا کیا پھر درست اندام کیا اور وہ کہ اندازہ کیا پس راہ دکھائی ۝ فَنَّ ۝ جنے بنایا پھر ٹھیک کیا اور جنے ٹھہرایا پھر راہ دی ۝ مو ۝ تفسیر اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی یعنی پروردگار تیرا وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا ہر چیز کو پھر پورا کیا اور معتدل بنایا حاصل یہہ ہے کہ پیدا ان کو ہر چیز کے بہتر خواص اور منفعتون اور اون فائدون کے جو اوس چیز سے منظور ہین کمال کے درجہ کو پہنچایا ہے اور ایک خاص مزاج کہ اون کمالون کو قبول کرے اور وہ منفعتین اور فائدے اوس کے ظاہر ہون اوسکو بخشا ہے چنانچہ جو شخص حیوانات کی خلقتون کو انسان اور نباتات سے لیکر مچھر اور پشہ تک غور کرے اور سب درجہ سے نباتات اور کانون کو وہان کرے تو یقین جانے کہ ہر چیز کو اوسچیز کے فائدے حاصل ہونیکا اسباب عنایت فرمایا ہے وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی اور تیرا پروردگار وہ ذات پاک ہے کہ اندازہ فرمایا ہے ہر شخص کیواسطے ایک کمال کو پھر راہ بتائی اوسکو اپنے کمالات حاصل کرنیکی یہان تک کہ بچیکو ماں کی پیٹ مین پیٹ سے باہر نکلنے کی راہ الہام فرماتا ہے اور پیٹ سے نکلنے کے ساتھہ ہی دودھ پینا اور رونے سے اپنا حال ظاہر کرنا اوسکو الہام ہوتا ہے اور ہر نر کو مادہ پر جست کرنا اور پانی مین تیرنا اور کبوتر کو بولی کا بھیجا نا اور معاش کے کامونکی مصلحتین غیب سے تلقین ہوتی ہین اور شہد کی مکھی کو مہندس کے فن مین کامل کیا ہے کہ عجیب و غریب طرحکے گھر بناتی ہے پھر اوسمین سے شہد نکالتی ہے اور کہتے ہین کہ سانپ جاڑے مین ہوا کی سرد سے اندھا ہوجاتا ہے پھر جب بہار کے دن آتے ہین تو سوراخ کے درخت کی طرف جاتا ہے اور اپنی آنکھو کو اوسکے پتون پر ملتا ہے یہان تک کہ اوسکی آنکھین روشن ہوجاتی ہین اور جو جو کہ کہ اموات جانورون اور حشرات کو معاش کے اسباب کرنے اور توالد اور تناسل اور اور امورات ضروری کیواسطے الہام ہوتے ہین سو یہہ سب احوال کتاب عجائب المخلوقات مین خوب تفصیل سے لکھے ہین اور حکما نے لکھا ہے کہ ہر ذرہ مستعد ایک قوۃ خاص کا ہے اور ہر قوۃ قابل ایک کام مین ہے

سلسلہ بیان قدرت الٰہی کا اور اوسکی مخلوقات کو اندازہ کیا موافق اوس اندازہ کے قائم کیا اور موافق اوس اندازہ کے قائم کیا اوسکو تصرف فرمایا اور اوسکو راہ بتائی اوسکی صورت اور اوسکا کام اوسکا رزق اوسکا وقت اوسکا ٹھکانا اوسکا تصرف اوسکا راستہ پس اس طرح تصرف کرنا اوسکا اوسکو راہ بتانا

اور تقدیر آہی سے عبارت ہے کہ اجزاء کو جسم کے اسطور سے بناوین کہ ایک قوۃ کے قبول کرنے پر مستعد ہووے اور ہدایت عبارت ہے اوس قوت کے فیض دینے سے تاکہ مقصد اوس معین کام کا ہو جاوے اور ان دونوں فقرونسے صلاحیت عالم کی منظم کی ہے ۞ عزیزی ۞ وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۞ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۞ اور وہ کہ نکالی اوسنے کھانس تازی ہریکیا اوسکو خشک سیاہ ۞ فتح ۞ اور جنے نکالا چارہ پھر کڑا لا اوسکو کوڑا ۞ موۃ تفسیر اور پروردگار تیرا وہ ذات پاک ہے کہ اپنی قدرت سے ایسی چیز نکالی ہی کہ اوسکو جانور چرتے ہین جیسے گھانس کہ اوسکو بہائم و دحوش کھاتے ہین اور طرح طرحکے پھول و ریحان کہ شہد کی مکھی اور ٹڈی خورہ اور اور پرندے اوسکو کھاتے ہین اور طرح طرحکی کھیتیان اور میوے اور پھل کہ آدمی اور بعضے جانور اوسکے کھانیسے فائدہ مند ہوتے ہین پھر کڑالا اوس کھیتی کو خشک سیاہ کہ جاڑیکی خشکی اور سردی کے سبب سے طوبت اور تراوت اوسکی جاتی رہتی ہے اور خشک اور سیاہ ہوکر ذخیرہ کرنیکے کام مین آتی ہے کہ نابابی کے وقت مین کام مین آوے اور جو کہ معلوم ہوا کہ حق تعالےٰ رب اعلیٰ ہے کہ مرجع ہر کمال کا ہستا ید اہین ہی اور انتہا مین بھی اوسکے نام کی تسبیح سے بڑی مناسبت اور جناب سے حاصل ہوئی ہے اب اپنے کمال کے نقصان سے اندیشہ نہ کر کیونکہ سَنُقْرِئُكَ ۞ الخ ۞ عزیزی ۞ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۞ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۞ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۞ قرآن تسلیم کرنیکے ہم کلام پس فراموش نہین کریگا تو جو کچھ کہ خدا نے چاہا ہے حقیقت خدا جانتا ہے اشکارا کو اور پوشیدہ کو ۞ فتح ۞ ہم پڑہاوینگے تجھکو پھر تو نہ بھولیگا ف یعنی تو زبان نہ ہلا جب تک کہ جو چاہیے اللہ وہ جانتا ہے پکار اور چھپا ۞ موۃ تفسیر سَنُقْرِئُكَ ہم آپ تجکو پڑہاوینگے قرآن اور بے انتہا علم تجکو تعلیم کرینگے کہ اوسی قرآن کے کلمے ہین اور تصفیہ اپنے قلب کا اوس تسبیح سے کرتا کہ تک آلودہ نہو جاوے فَلَا تَنْسٰٓى پھر ہرگز نہ بھولیگا تو اوس اپنے کو استعداد تصفیہ قلب کے سبب کے کمال کو پہنچیگا اور کونسی نزک غیب کے فیض کو حجاب نہو سکیگا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو کسی چیز کو علوم غیب سے جو تیرے استعداد کے لائق ہے اور میثاق کے دن ہر استعداد کو کل تعلیم کا وقت تہایتے جسمین ہنوز ہے ہرگز نہ بھولیگا کہ وہ جو اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے اور اوسکی حکمت نے تقاضا فرمایا ہے کہ تیرے تئین اس جہان مین بھول جاوے تاکہ قیامت کے دن مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے ذخیرہ ہووے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ مقام محمود مین پہنچکر اوس حکی حمد و ثنا اللہ تعالیٰ تعلیم فرماویگا کہ اس وقت مجھکو یاد نہین ہے اور بے شبہ جملہ استعداد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داخل ہے اور عالم روحانی مین التفات اجمالی اون حمد و ثنا پر رکھتے تھے گویا کہ اس دنیا مین ایک حکمت کے واسطے اونکو بھلوا دیا تھا اور بعضے قرآن کے تیسین کہ سینہ مبارک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محو ہو گئین نہین وہ بھی ماشاء اللہ مین داخل ہین کیونکہ بھلانا بھی ایک طرح کا منسوخ کرنا ہے چنانچہ

سورۃ بقر مین فرمایا ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا لیکن انہا سمجھ لیا چاہئے کہ بھلا دینا اُس وقت علامت منسوخ ہونے کی ہوتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے اور ساری امت کے قاریوں کے دل سے محو ہو جاوے والا حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکبار نماز کے قرأت مین ایک آیت چھوڑ گئے پھر بعد نماز کے اُبی بن کعب سے پوچھا کہ مین اس سورت مین کوئی آیت چھوڑ گیا ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کے کہ ہان فلانی آیت رہ گئی فرمایا کہ مجھکو بتا لئے کیون نہین ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ مین سمجھا کہ یہ آیت منسوخ ہو گئی فرمایا کہ نہین مین ہی بھول گیا تہا اور اگر منسوخ ہوتی تو تم کو خبر کر دیتا **عزیزی** اور تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جہر کرتے تہے ساتہ قرأت چہپ کے واسطے خوف بھول جانیکے پس نزل کی اللہ تعالےٰ نے یہہ آیت بلا لین قولہ الا ما شاء اللہ استثناء مفرغ من اعم المفاعیل ای لا تنسی شیئاً من الاشیاء مما تقرءہ الا ما شاء اللہ ان تنساہ بل فالمراد بالنسیان ھو النسیان الکلی الدائم **وحیدی** قریب ہے سکہلا دینگے تجھکو قرآن یہان تک کہ نہین ہو لیگا تو اوسکو الا ماشاء اللہ مگر کچہہ چاہے اللہ مگر جو کرنا ہو سکا اور یہہ بشارت ہے اللہ کی طرف سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نکاہ رکھ جاوے اوپر اوسکے وحی یہانتک کہ یہ بھلائی جاوے اوسنے کوئی شے مگر کہ چاہے اللہ بھلانا اوسکا پس ایجاب اوسکی یاد اوسکی سے بسبب اوسکے حکم اور تلاوت اوس وحی کے **مد** اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى تحقیق وہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے اون کہلی ہوئی جرم مین ظاہر اور چہپی ہوئی گرہین اور ہر ادنی اعلی اوسکو دیکہتا ہے اور جانتا ہے اوسکو جو کہ ہنوز تیری استعداد کی تہہ مین پوشیدہ ہین اور اپنے وقت پر مصلحت کے موافق پوشیدگی سے فعل کی طرف ظہور کرینگے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوستادی سے تسلی بخشے تا کہ حفظ قرآن سے اونکا دل فارغ ہوا اور جاہلین کہ یہہ بہودہ بکتے شبہ چلنے والا ہے **عزیزی** **وغیرہ** تحقیق اللہ جانتا ہے ظاہر احوال تمہارا اور باطن تمہارا **بیضاوی** اور یہہ بات اسطرح کی نہین جیسے دوسرے نادان کہ اوستاد کسی شخص کے تعلیم کے درپے ہوتے ہین اور وہ شخص بعضے عارضہ کے سبب سے ناقص رہجاتا ہے تو اب دوسرے علو کی خصوصت سے جہی اوسکے خاطر جمع فرماتے ہین **وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى** اور آسان کر دینگے ہم تجھکو راہ آسان **عزیزی** **ف** عطف ہے اوپر سَنُقْرِئُكَ کے اور قول اللہ تعالےٰ کا اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى جملہ معترضہ ہے یعنے اسکے یہہ ہین توفیق دینگے ہم تجھکو واسطے اوس راہ کے کہ وہ آسان زیادہ ہے یعنی یاد رکہنا وحی کا **مد** اور آسان کر دینگے ہم تجھپر آسانی کی راہ چلنا کہ اللہ کے طرف کہ سو مین سے بہت نزدیک کا راستا ہے معرفت مین بھی اور عبادت مین بھی اور ملک اور ملت کے سیاست مین بھی پس جو جو علم کہ ان تینون چیزون متعلق ہین فوراً کہلی مانند تیرے دلسے جوش مارینگے اور اُن علمونکے حاصل کرنے مین کچھہ محنت اور مشقت بھی نہ کہینچیگا اور کسی کتاب اور دستور العلم اور مرشد اور اوستاد کا بھی محتاج نہو گا پھر جب

حقیقت مین بات یون ہے تو تجھکو یاد کرنیمین قرآن اور دوسرے علمونکے مبالغہ اور کوشش ضرور نہین ہے بلکہ تجھکو چاہیے کہ دوسرونکو بھولے ہوے علم یاد لاوے اور کامل ہونے سے کامل کیطرف رجوع کرے کہ ہمنے تجھکو محض اسلئے کہ تکمیل کے محنت اور رنج کیواسطے بھیجا ہے اور تیری تکمیل ہمارے ذمے پر ہے چنانچہ فرماتے ہین فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى پھر نصیحت کر لوگونکو اگر فائدہ کرے نصیحت کرنا ہر ایک کے موافق ترجمہ قرآن کا نماید کہ یہہ شرط سوا اسکے نہین کہ کہنے بعد مکرر کہنے نصیحت کے اور حاصل ہونے نا امیدی بعض لوگونسے تو کہ یہ مشقت نہ پہنچے نفس مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قول اللہ تعالے کے وما انت علیہم بجبار الخ ۱۲ بیضاوی ۱۲ پھر یاد دلا اگر نفع کرے یاد دلانا اور نصیحت کرنا تا کہ تیرا کمال متعدی ہو جاوے اور ہزارون آدمی تیرے رنگ مین رنگ جاوین یہانپر ایک سوال ہے جواب طلب کہ اکثر مفسر ایسے رنج و تعب مین ہین وہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منصب تذکیر و پند دینا ہے خواہ کوئی قبول کرے یا نہ کرے پھر اس شرط کو کسواسطے پڑھایا ہے یہانتک کہ بعض مفسرونے کہا کہ مراد الٰہی یہہ ہے کہ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۱۲ یوان لم تنفع پس ایک قرینے کو محذوف رکھا ہے چنانچہ رب المشارق اور سراجیل تفہیم للحرمین مین بیان ہے اور دوسرے جواب یہی اسی قیاس سے ذکر کیے ہین اور تحقیق مقام کی یہہ ہے کہ تذکیر اور موعظت اور پند دینا یہہ سب مشروط ہین قبولیت کے ظن کے ساتھہ اور منصب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکیر اور وعظ ہر شخص کے لئے ہین ہان حکم الٰہی پوہنچانا اور ڈرانا اللہ تعالے کے عذاب سے تا کہ الزام حجت کا ہو اور عذر جہل زائل ہو جاوے تا بنسبت ہر شخص کے ضرور ہے لیکن اسکو تذکیر اور موعظت نہین کہتے ہین سورہ غاشیہ مین قول صریح یہہ ہے کہ الا من تولے و کفر ست تنا ہے فذکر سے تو اوسے صراحۃ یہہ ہے شرط بو چھی جاتی ہے اور یہہ بات ہی ہو سکتی ہے کہ یہہ شرط امر کی تاکید کے لیے ہے تذکیر کے واسطے یعنی اگر کسی کو تذکیر نفع کرے تو تجھکو تذکیر کرنا چاہیے اور یقین ہے کہ تذکیر البتہ عالم مین کسی کو نفع کرے گی گو ہر کسی کو نفع نکرے پس گویا معلق ہونا ایک شے کا ایسی چیز پر ہوا کہ جسکا واقع ہونا ضرور ہی ہے کہ یہہ امر موجب تاکید کا ہے اور جو بیان فرمایا کہ تجھکو خلق اللہ کے نفع کے واسطے تذکیر کرنا چاہیے اب بیان اس شخص کا جسکو پیغمبر کے تذکیر سے فایدہ ہوگا فرماتے ہین سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى البتہ نصیحت پکڑیگا جو شخص کہ ڈرتا ہے ۱۲ عزیزی موہ قریب ہے کہ نصیحت پا لیگا اور نفع مند ہوگا سا تہہ اوس نصیحت کے وہ شخص کہ ڈرتا ہے اللہ تعالے سے پس تحقیق وہ شخص تذکر لیگا اور سوچے گا ساتھ اوس نصیحت کے پس جانیگا حقیقت اوس نصیحت کے اور یہہ شخص شامل ہے عارف باللہ اور متردد کو ۱۲ بیضاوی ۱۲ اب سمجھا ویگا جسکو اللہ کا ڈر ہے ہر چند کہ تجھکو علی العموم نصیحت کرنا فرض ہے لیکن ہر شخص کو اوسے فائدہ نہوگا بلکہ فائدہ اوسکا استعداد کے شرط کے ساتھہ مشروط ہے اسیواسطے کہا گیا ہے بیت اصل استعداد

شرط صحبت ست ۞ مردچون کورست خفتک لعبت ست ۞ اور علامت خدا کے خوف کی دل کا نرم ہونا اور سلامت رکھنا جانکا ہیہوہ اور پوچ باتونسے مصاحبونکی تاکہ نورانیت اور صفائی روح کی ظلمت اور کدورت سے بدل نجاوے اور نبوت کے شعاعے روشنی قبول کرتے ہے

عزیزی ۞ لوگ کہ آخرت مین اوپر تین قسم کے ہین بعضے اونمین سے یقین رکھتے ہین آخرت پر اور بعضے اونمین سے جانتے ہین وجود اوسکیکو لیکن یقیناً نہین جانتے اوسکو بسبب شک اور تردد کرنیکے اور بعضے اونمین سے اصرار کرتے ہین انکار آخرت پر اور دونون قسم تو نفع مند ہوتی ہین ساتھہ پند و نصیحت کے بخلاف قسم ثالثہ کے کہ اوسکو نصیحت سے کچھہ فائدہ نہین ہوتا کما قال اللہ تعالیٰ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ اور سرکے کا نتیجہ وہ بدبخت نصیحت سے جو کوئی کہ اوسکے حال مین جو اوس سے زیادہ تر کوئی کی نہوگی دور رہیگا ۞ مصرع ۞ دور رہیگا وہ کہ ہے اوسکے اور نہ ہے گا اوسکا نصیحت کا قبول کا چشمہ جیسے ابوجہل وہ شخص کہ اوسکا نام ابوالحکم تھا بیچ عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل ولید بن مغیرہ اور ابوجہل اور امثالہم کے اہل مکہ مین سے کہ وہ لوگ مطبوع ہے اوسکے کہ بدبختی سے اور رہا ہے کیا چاہے کہ تقریر مین اوسکے حال کا بیان ہوا تھا جہل ہے مناسبتین سے اور بیان یون ہے کہ ایک منافق تھا واسطے اوسکے ایک درخت کھجور کا مابین بیچ مکان الفلانی اور مکان الفلانی کے پس گیا اوسکا بیچ کھیت انصار کے پس مول کر لیا یہہ واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جس وقت کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنا اوسکا طرف منافق کے اس حالمین کہ نہین جانتے حضرت نفاق اوسکے پس سوال کیا منافق سے درخت کا واسطے انصاری کے اوپر وعدہ اسباب کے کہ دیدے تیا واللہ درخت نہین کھاتا منافق کے کیا چیون لقمہ کو بدلہ اوسکے ہلاک کے نہین کرہ نخل مین یہہ سودا اگر دس درہم دیا اوسکو حضرت عثمان نے باغ کھجور کا پس اوسے ہبہ کیا جیسا کہ تکملہ مین ہے اور نظیر اس قصہ کی یہہ ہے کہ اوا کیا آنحضرت کی حاجت کو ایک آدمی نے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنا تو ہمارے پاس مدینہ مین پس آیا وہ شخص مدینہ مین پس فرمایا حضرت نے جو چیز محبوب ہو طرف تیرے اوسکی مانگ یا یہہ کہ دعا کرون مین اللہ تعالیٰ سے اپنے ساتھہ جنت مین جانیکا کہا اوس شخص نے اوسکی مانگ یا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسری خواستی بگیان پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق صاحبہ موسے علیہ السلام کے تھے عقیل زیادہ تجھسے اور واقعہ یہہ ہے کہ تحقیق ایک بڈیا نے حضرت یوسف علیہ السلام کی ہڈیان پرانی تلاسین پس کہا اوسکو موسے علیہ السلام نے جو چیز تجھے محبوب ہو سوال کر مین ملنے اللہ تعالیٰ سے یہہ کہ ہووے تو ساتھہ میرے جنت مین یا سو بکری سے کہا بڈیا نے جنت کو بیت ہر کہ بیند مر عطار اصد عوض ۞ زود دریابد عطار ازین غرض ۞ آرزوے گل بود گل خار راہ گلشن گنگذارد آن بیچارہ راہ ۞ **روح البیان** ۞ اور کنارا پکڑیگا اس نصیحت سے

وہ شخص جو بڑا بدبخت ہے اور حقیقت مین وہ شخص ہے کہ کچھ خدا کا خوف نہین رکھتا ہے اور عداوت اور عناد کے راہ سے کفر کرتا ہے پس حقیقت کلام کی اس سطر سے ہی کہ مُتَجَنِّبُهَا الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكّٰى لیکن اسکا کی آگاہی کے واسطے کہ جو شخص خدا کا خوف نہین رکھتا ہے نہایت بدبخت ہے اسواسطے اشقی کو مَنْ لَّا يَخْشٰى کی جگہ پر لائے ہین ۞ **تفسیر** اب یہان پر معلوم کرنا چاہیے کہ آدمی کے شقاوت یہہ ہے کہ عمل اور عتقاد اوسکا درست نہو اور جسکا عمل نادرست ہے اور عتقاد درست ہے وہ شقی ہے لیکن جو شخص کہ عتقاد ہی فاسد رکھتا ہے وہ اوسسے بھی زیادہ بدبخت ہے پھر اگر کوئی قصور اوسکے عتقاد مین جہل بسیط کے سبب یا ناواقف ہونے اور تقلید کرنے سے کسی مذہب باطلہ کے ہے، تو اوسکو ممکن ہے کہ نیک نصیحت اور مرشد کے سمجھانے سے راہ پر آجاوے اور جو شخص کہ عتقاد اوسکا سبب عناد کے نادرست ہے کہ دیدہ و دانستہ انکار حق کا کیے جاتا ہے اور ایک بڑا حجاب کشف اوسکے استعداد کے آئینے پر پیدا ہوا ہے کہ ہرگز تعلیم کے اور ارشاد سے مرشد کے اصلاح اوسکی ممکن نہین رہی ہے اور بدبختی کے نہایت کو پہنچا ہے وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ اوسی کے شان مین ہے اور اس آیت مین مراد اشقی سے وہ ہی ہے اور انجام اوسکے کام کا یہہ ہے کہ اَلَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۞ یعنی یہہ شخص وہ ہے جو داخل ہوگا بڑی آگ مین کہ اوسکا وصف سورۃ واللیل مین ہے جس جائے پر کہ فرمایا ہے کہ فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ اور وہ ایک آگ ہے نیچے کے طبقے مین دوزخ کے کہ ساتوان درجہ ہے اور فرعون والے اور اس امت کے منافق اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مادے کے منکر اسی طبقے مین ہونگے اور دوسرے طبقوں کی آگ سے سوزش مین بہت تیز ہے اور ہر چند کہ حدیث مین وارد ہے کہ نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا یعنی یہہ دنیا کی آگ ستر وان حصہ ہے دوزخ کی آگ سے گرمی مین پس دوزخ کی آگ کی اصل جب دنیا کی آگ سے بہت بڑی اور بزرگ ہے اسیواسطے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ نار جہنم کی آگ ہے اور نار صفر دنیا کی آگ ہے لیکن جو آگ کہ اسکے درکے مین ہے بہ نسبت دوسرے درکون کی آگ کے جہنم کی آگ کا حکم رکھتی ہے دنیا کی آگ کے نسبت سے پس آتش کبریٰ حقیقت مین وہی آگ ہے اور سبب اس آگ کی گرمی کی زیادتی کا بہ نسبت دوسری آگونکے اس مثال سے سمجھ لینا چاہیے کہ دنیا کی آگ سرد ملکون مین عین سردی کے موسم مین برف پڑنے کی حالت مین سردی کے کام مین مشغول ہوتے وقت جیسے تلاحی اور تقاری عمل اصفہان پر رہتا ہے مین اور مزاج بھی سرد ہو جیسے بڑا بلغمی مزاج اسقدر سوزش نہین رکھتا ہے کہ اسکا تحمل نہین ہوسکتا پھر وہی آگ گرم ملک مین عین دوپہر کے وقت گرمی کے موسم مین گرمی کے کام مین مشغول ہوتے وقت جیسے باورچی گر کی اور نان پزی علی الخصوص جوان صفراوی مزاج کو کہ روزہ دار بھی ہو اور تپ بھی چڑھی ہو تو قیاس کیا چاہیے کہ کتنا تفاوت اس آگ کی گرمی کا دوسری

آگون کی گرمی سے ہوتا ہے العیاذ باللہ من کل اصناف النار عزیزی ۵
باوجود ایسی گرمی کی شدت کے ہلاک نہین ہوتا ہے چنانچہ فرماتے ہین ثُمَّ لَا یَمُوْتُ
فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی ۵ پھر نہ مریگا اُس آگ مین اور نہ جیئے گا ۵ عزیزی ۵
ترجمہ قرآن ۵ تفسیر پھر باوجود بقدر عذاب کی شدت کے اور دراز
ہونے مدت کے نہ مریگا اوس آگ مین کہ سبب مرنے کے جسم اسکا اس بلا سے علیحدہ
ہوجاوے اور روح اسکی اس کہرے سے نجات پاوے کیونکہ بنیاد اُس عالم کے بدنونکی ایسی نہین
کہ روح اُنسے جدا ہوسکے اور بعید نہین یہہ ہے کہ احکام روح کے اِس عالم مین بدن پر غالب
ہوگئے اور بدن حکم روح کا پیدا کریگے اور روح کا معدوم ہونا محال ہے اسواسطے کہ دنیا مین ہر چند
محنتین سخت اور مصیبتین بے انتہا پیش آتے ہین لیکن روح فنا نہین ہوتی بلکہ نہایت بیقراری اور کبھی
بدن کو چھوڑ کر چلیجاتے ہی اور جو وہان کے بدن حکم ارواح کا پیدا کرینگے تو بگڑنا ترکیب کا بھی اُنسے
غیر ممکن ہوگا ۵ عزیزی ۵ وَلَا یَحْیٰی ۵ اور نہ جیئگا کیونکہ اسکی روح ہمیشہ دکھہ
اور عذاب مین ہے یہانتک کہ موت کی آرزو کرین گے اور موت نہ آوے گی اور اس قسم کی زندگانی
حقیقت مین زندگانی نہین ہے بیت عمر چون خوش گذرد زندگی خضر کم ست ۵ ورنہا خوش
گذرد بیغم نفس بسیار ست ۵ پس پوست اُنکے بدنکا اگ کی تاثیر سے جلجاویگا پھر روح کے غلبہ سبب سے
اُناً فاناً دوسرا بدن جدید پیدا ہوگا تا اوسین ایذا اور دکھ زیادہ ہو چنانچہ زخم پر اگلوے آنے کے بعد دنیا مین
تجربہ مین آچکا اور جو آیت سَیَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی مین بیان اوس شخص کا ہوتذکیر سے پھیوہ
فائدہ مند ہوتا ہے کیا کیا تو فرماتے ہین کہ خوف الٰہی کا ہونا آدمی کے دل مین بیٹھنے سے پیدا
اور نصیحت بزرگون کی ابتدا ہے کمال کی اور نہایت کمال کی روزی چیز ہے اعتماد کرنا فقط
فوق ہونے پر نہ چاہیئے کیونکہ اگر وہ فوق دل کے خیال کی مانند آیا اور چلا گیا تو کچھہ کام نہ دیوالا
نہین جب تک کہ دلمین جم نجاوے اور ہر ہر عضو کو بُرے کاموں سے بند نکرے اور اچھے کامونپر
قائم نکرے پھر جب ایسا ہوگیا تو اُس وقت قابل اعتبار کے ہوا اور سبب ہوگا رستگاری کا ۵
عزیزی ۵ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی اور ثم واسطے تراخی کے ہے مرتبون معنی سے
واسطے کہ تحقیق تردد درمیان موت اور حیات کے بقراری زیادہ رکھتا ہے نفس مخوف سے اور کہا ابن
عطیہ لَا یَمُوْتُ فیستریح من غم القطیعۃ وَلَا یَحْیٰی فیصل الی روح الوصلۃ
اور کہا قاضی نے نہ مریگا واسطے انتفاع معدوم ہونے اسکی کے اور زندہ رہیگا حقیقت مین واسطے
ہونے ہلاک مین روح کے ۵ روح البیان ۵ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ۵
وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ۵ بیشک چھٹکارا پایا اُسنے جو پاک ہوا کفر اور شرک سے اور یاد کیا نام اپنے پروردگار کا
پھر نماز پڑھی وقت پر پانچون ۵ فتح الرحمان ۵ تحقیق مراد کو پہنچا جو پاک ہوا اور پاکی
کی کئی قسمین ہین اور دل کی پاکی کفر اور شرک اور مایل عقید وسے اور بری نیتون اور بد

اخلاق سے جیسے غل یعنی بدیا طنی اور حقد یعنی کینہ اور دغابازی اور حسد اور تکبر وغیرہ ذالک سے
بدن کی پاکی اور کپڑونکی نجاستونسے جیسے پیپ اور لہو اور بول و براز اور منی اور مذی اور سوائے
اسکے تیسری پاکی بدن کی حدث اور جنابت سے وضو اور غسل کے ساتھہ چوتھے پاکی بدن کی
پیدا ہونیوالی چیزونسے جیسے ناف کے نیچے کے بال اور بغل کے اور ناخن اور مد بکا میل اور سوائے
اسکے اور اگر کسیکی ڈاڑھی یا سر کے بال لمبے ہون تو ہر ہفتے مین جمعہ کی دن اُن بالونکو دھونا
اور کنگھی کرنا اور عطر لگانا سنت مؤکدہ ہے پانچوین مال کی پاکی کرنا زکوۃ اور صدقات کی
دینے سے اور سود کا مال ملجانے سے بچانا دوسرے اور طور کے حرام مالونسے جیسے جوا اور زنا کی
اُجرت اور پنگھیان لگانے کی اُجرت مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مزدوری سینگے کھینچنے کی دی ہے اگر حرام ہوتی تو حضرت کا ہیکو دیتے ۸ مظاہر الحق ۸
یا جو نجس چیزون کی تجارت سے حاصل ہو جیسے کچے چمڑے مُردار کے اور دوسرے کام بجالانے
کہ ساتھہ بہرنا پڑے ۸ عربی ۸ وذکر اسم ربہ فصلی ۸ اسے ساتھہ دل اور
زبان کے پہر تمام کی پانچون نماز وقت پر اسلیے کہ ذکر ساتھہ دل کے کرنا مراد معرفت الٰہی کی ہے
اور مراد نماز سے عبارۃ توضیح سے ہے روایت کیا گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
اللہ تعالے نے کہ حقیق واسطے میرے ساتھہ نمازی کے تین شرطین ہین ایک اونمین کی
یہہ ہے کہ اُترتی ہے رحمۃ آسمان سے اوپر سر نمازی کے جبتک کہ وہ نماز پڑہتا ہے اور
دوسرے یہہ کہ چہاتے ہین اوسکو ملائکہ پردون مین اور تیسرے یہہ کہ مناجات کرتا ہے اپنے
رب سے جبوقت کہ کہتا ہے یا ربنا کہتا ہون مین لبیک پھر فرمایا حضرت نے اگر
جانے نمازی کہ کسکی مناجات کرتا ہون مین کبھی دوسرے جانب التفات نکرے ۸
روح البیان ۸ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ اس آیت مین اشارہ ہے سلوک کی منزلونکی طرف اول وسکی توجہہ ہے اور بعد اوسکے تزکیہ
اور تصفیہ نفس کا ہے یعنی پاک اور صاف کرنا دور کرنے سے بُری صفتونکے اور حاصل کرنے
نیک صفتونکے اور بعد اوسکے ہمیشہ کے ذکر لسانی اور قلبی اور روحی اور سرے کے ہے اور بعد اوسکے
پونہچتا ہے مشاہدات کے مقام کو پس قد افلح من تزکی ۸ اشارہ ہے اول مرتبہ کی
طرف اور ذکر اسم ربہ اشارہ ہے ذکر قلبی کے ہمیشہ نیکیون کی طرف اور فصلی ۸
سے اشارہ ہے مشاہدہ کیا مرتبہ حاصل ہونے کی طرف کہ الصلوٰۃ معراج المؤمنین ۸
کی یہی معنے ہین اور حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی صدقہ
فطر کا ادا کرے اور عید گاہ کے راستے مین ہی تکبیر کہتا جاوے اور عید گاہ مین پونہچنے کے بعد
کہے اور عید کی نماز پڑہے تو مین امیدوار ہون کہ اس آیت کی بشارت مین داخل ہوگا پس تزکی
کا لفظ اس سورہ مین زکوۃ سے ماخوذ ہے اور صدقہ فطر کا واجب ہونا فرض حکم زکوۃ کا کہتا ہے

پس یہہ لفظ اشارہ صدقہ فطر کے دینے کے طریق ہوا اور ذکر اسم ربہ اشارہ ہے عید کی تکبیر کی طرف
اور فصلّٰی اشارہ ہے عید کی نماز کی طرف پس مقصود حضرت امیر المومنین کا اس تفسیر سے یہہ ہے
کہ ہر جگہہ قرآن مین زکوۃ کا ذکر نماز کے بعد آیا ہے اور یہان پر جو نماز پر بلکہ ذکر پر بھی مقدم
کیا ہے تو ضرور کوئی خاص صورت مراد ہے کہ اوسمین یہہ تینون کام ترتیب سے واقع ہون
اور وہ صورت شروع مین سوائے اس صورت کی نہین ہے اور فقہا نے ان تینون سے
شرطین اور ارکان نماز کے مراد لیے ہین اور کہتے ہین کہ تزکے کچھہ اشارہ ہے طہارت کی طرف
خواہ وضو اور غسل ہو خواہ تعمیم اور ذکر اسم ربہ اشارہ ہے تکبیر تحریمہ کی طرف اور فصلّٰی
اشارہ ہے نماز ادا کرنے کی طرف اور حضرت امام اعظم رح نے موافق اس تفسیر کے دو مسئلہ فقہ
مسئلون نے اس آیت سے نکالے ہین اونمین سے ایک تو یہہ ہے کہ تحریمہ باندھنے کے وقت
بالخصوص اللہ اکبر کا لفظ کہنا لازم نہین ہے چو چیز کہ خدا کا ذکر ہو سکے کفایت کرتے ہے
جیسے الرحمن اعظم یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ مگر جو ذکر ملا ہوا غرض اور حاجتے ہو شروع نماز کا
اوسے جائز نہوے جیسے اللہم اغفرلی کہ ذکر خالص نہین ہے اور اونمین سے یہہ ہے کہ تکبیر تحریمہ
انکے نزدیک نماز کی شرط ہے رکن نہین ہے یعنی نماز مین داخل نہین ہے کیونکہ فصلّٰی کو
ذکر اسم ربہ کے بعد حرف عطف کے ساتھہ لائے ہین کہ معطوف اور معطوف علیہ کی مغائرت پر
دلالت کرتا ہے اور اسی مذہب سے یہہ بات بھی نکلتی ہے کہ اکثر نماز کی شرطین جیسے
طہارت اوستر عورت اور رو بقبلہ ہونا اگر تکبیر تحریمہ کے وقت کیسکو حاصل نہو اور بلا فصل بعد
اوسکے حاصل ہو جاوے تو نماز اوسکی درست ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ کہتے ہین
کہ تکبیر تحریمہ بھی نماز مین داخل ہے اسواسطے کہ تکبیر مذکور قیام کی حالت مین واقع ہوتی
ہے اور قیام نماز کا رکن ہے اور جو ارکان کہ بطور فرضیت کے مقرر ہوئے ہین وہ بھی نماز
ارکان سے ہین پس شیخ طحاوی نماز کی اونکے مذہب پر تکبیر تحریمہ کی حالت مین ضرور
چاہیے ۱۲ عزیزی ۱۲ اور جو ان آیتون مین فرمایا کہ حاصل ہونا کمال کا اور
خلاصی عذاب سے موقوف تکبیر اور ذکر اور نماز پر ہے کہ خدا کے خوف کا پہل ہے تو مقام
اثبات کا تھا کہ کافر بطور شبہہ کے ذکر کرین کہ ہمکو باوجود کمال عقل و دانش کے کواسطے خوبی
ان اعمالون اور افعالون کی معلوم نہین ہوتی اور سبب ہونا اس اسباب کا حاصل کرنیکو فلاح
کواسطے ہماری نظرون سے پوشیدہ اور مخفی رکھا ہے جواب مین اوسکے فرماتے ہین
کہ تم سب لوگ بسبب تقلید اوزلے کے ان چیزون کے کمال کو نہین جانتے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۱۲ بلکہ تم اختیار کرتے ہو تم دنیا کی زندگانی کو
آخرت پر اور دنیا ایک سبزہ زار سے بڑھکر نہین ہے اور انجام اسکا سوکھی گھاس کی طرح
سیاہ ہو جاتا ہے اور جانتے بوجھی لذتون مین دنیا کی اور حاصل کرنے مین تمام وجاہ کے

کمال کو منحصر جانتے ہو حال نکہ دنیا کی زندگانی ہرگز اس قابل نہین کہ آخرت کی زندگانی پر ترجیح دیجاوی کیونکہ آخرت سب کے سب اوسمین نیک ہے بدسے کو اوسمین گنجایش نہین بخلاف دنیا کے زندگانی کے کہ ہرچند نعمت اور جاہ وحشمت سے گذاری جاوے لیکن اوسمین رنج وفکر اور غم اسکو لازم ہے اور کوئی نعمت دنیا کی نظر نہین آتی مگر ایک دکھہ اور ضعف اور کہلانا پیچھے لگا ہے اور اگر بالفرض دنیا ہی نیک ہو اور کسیطرح سے شر اوسمین گنجایش نکرے اگر یہہ فرض محال بھی کیجاوے پھر بھی دنیا اس قابل نہین ہے کہ آخرت پر ترجیح دیجاوے کیونکہ آخیر دنیا فانی ہے اور آخرت باقی چنانچہ فرماتے ہین وَالْبَاقِیَۃُ اور آخرت بہت باقی ہے دنیا سے کیونکہ دنیا کے بقا ہر چند دراز وطویل ہو لیکن فنا اوسکے پیچھے لگے ہے اور آخرت کے بقا کو فنا کا کھٹکا نہین اسیواسطے کہا گیا ہے ؎ حاصل دنیا زکہن تا بنو ٭ چون گذرد سہ ست نیرزد بجو ٭ غرض دنیا سے یہہ ہے کہ سکو آخرت کا وسیلہ کرین اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ یعنی دنیا کہیتی ہے آخرت کی چنانچہ عقلا نے کہا ہے کہ دنیا کو جلتے گہر کی طرح سے سمجھہ جہانتک ہو سکے اوسمین سے باہر نکال ؎ حافظا غم عزیز ست غنیمت دانش ٭ گوئے کہ توانی ببر از میدانش ٭ نکتہ فہمون نے کہا ہے کہ اسکلام اعجاز نظام مین باوجود اختصار کے دو دلیلین قوی باطل کرنے پر دنیا کے ترجیح کے آخرت پر مذکور ہین یعنی ایک تو خیر ہونا اور دوسرے باقی رہنا اسواسطے کہ عاقل ہرگز ادنے کو اعلے کے بدلے مین نلیگا اسیطرح سے فانیکو باقی کے بدلے اختیار نکریگا پس ترجیح دنیا کی آخرت پر تاجر وغیرہ مقتضای عقل کی بھی خلاف ہے کہ بادشاہون اور امیرون اور علما اور حکما سے بہت کم عقل کہتے ہین اور جنھون کو کہ ترجیح دنیا کی آخرت پر سچا ہے اور دلکو دنیا سے نہ اٹکایا چاہیے مقتضائے نفوس بنی آدم کی خلاف دیکھا کہ اونکی رغبت مین بہت دنیا کی اور سو تہہ پر تا آخرت سے دولت ہے یعنی امانت ہے اور ہرگز آخرت کے ترجیح کو وہم بھی اونکا باور نہین کرتا الا جو اسطے ثابت کرنے اس مطلب کے اگلے کتابونکی سند سے کہ عالم کے فرقونکی نزدیک علی الخصوص عرب کے ملک کے رہنیوالون پاس مسلم الثبوت نہین لاکر فرماتے ہین اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ۝ یعنی تحقیق یہہ مضمون کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی سے یہانتک کہ مذکور ہوا البتہ اگلی کتابونمین بھی مذکور ہے اور کسی وقت مین یہہ مضمون منسوخ اور بدلا نہین گیا صحفونمین حضرت ابراہیم اور حضرت موسی علیہما السلام کے کہ اون پر آسمان سے نازل ہوئی تھی پس یہہ اون قاعدہ کلیون سے دین اور شریعت کے ہے کہ کسی پیغمبر کے زمانہ مین نہین ہوئی اور انکار اونکا گویا علوم نظریہ کا انکار ہی کہ سوفسطائیونکا مذہب اور کشاف مین مذکور ہے اور بعضے حدیث کی کتابونمین بھی سند ضعیف سے دیکھنے مین آیا ہے کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالے کی طرف سے کتنی کتابین نازل ہوئی ہین اپنے فرمایا کہ ایکسو چار کتابین حضرت آدم پر دس صحیفے اور حضرت شیث پر

ع

پچاس صحیفے اور اوس پر تیس اور حضرت ابراہیم پر دس صحیفے اور توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان اور طبی کشاف کے حاشیہ مین ایکسو چار وہ لایا ہے اور اون سب مین سے دس صحیفے سوے توریت کے موسے علیہ السلام پر زیادہ کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب لیکن یہ نہونکی زبانی سننے مین نہین آیا کہ حضرت موسے علیہ السلام پر سوے توریت کی دس صحیفے دوسرے بھی نازل ہوے ہین اور حضرت ابراہیم کے صحیفے تو موجود ہین اونمین طرح طرح کے وعظ اور نصیحتین ہین چنانچہ اونمین سے ایک یہہ ہے یَنْبَغِیْ لِلْعَاقِلِ اَنْ یَّکُوْنَ حَافِظًا لِلِسَانِہٖ عَارِفًا بِزَمَانِہٖ مُقْبِلًا عَلٰی شَانِہٖ یعنی عاقل کو چاہیے کہ اپنے زبان کو نگاہ رکھے اور اپنے زمانے کو پہچانے اور اپنے کام پر بالکل مصروف ہو جاوے ۞ عزیزی ۞ اور نقل کیا گیا ہے صحیفون سوے سے فرمایا اللہ تعالے نے اے بیٹے آدم کے اچھا عمل کر تو سوے نفس اپنے کے پہلے اور تر نے موت کے تجھکو اور نہ ڈالے تجھکو بیچ قبر کے سفر نہ پہنچے تو سکے ہے اور نہ غفلت مین ڈالے تجھکو زندگانی دنیا کی اور درازی امید کی توبہ سے پس بیشک تو نادم ہوگا اور پتا خیر کرنے توبہ کے اوسوقت نہ نفع دیگی تجھکو ندامت اے بیٹے آدم کے جسوقت کہ نہ نکالیگا تو حق میرا مال میرے لیسے کہ جو مال دیا میںنے تجھکو اور روکا تو نے اوس مال سے حق فقرا کا تو ساقط کر دونگا اور پر تیرے ظالم نہ ٹھہرونگا لیلیگا تجھسے اوس مال کو اور نہ ثواب دونگا اور صحیح تفسیر تیسیر کے مذکور ہے کہ دلالت کرتے ہیں یہہ کلام اوپر قول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کہ تحقیق قرأۃ قرآن کی زبان فارسے مین بیچ نماز کے اونکے نزدیک صحیح اور درست ہے وہو قرآن بِاَیِّ لِسَانٍ قُرِئَ لِاَنَّہٗ جَعَلَ ھٰذَا الْمَذْکُوْرَ مَذْکُوْرًا فِیْ تِلْکَ الصُّحُفِ وَلِذٰلِکَ قَالَ اِنَّہٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ وَلَا شَکَّ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ زَبُوْرًا بِھٰذَا النَّظْمِ بِھٰذِہِ اللُّغَۃِ وَکَانَ قُرْاٰنًا لِاَنَّ الْعِبْرَۃَ بِالْمَعَانِیْ وَالْاَلْفَاظُ ظُرُوْفٌ وَقَوَالِبُ لَھَا یعنی وہ قرآن ہے کہ ساتھہ کسی زبان کے پڑہا جاوے اسلیے کہ تحقیق گردانا اللہ نے اس مذکور کو ذکر کیا گیا اون صحیفون مین اور سبب اسکے فرمایا اللہ نے اور تحقیق وہ قرآن البتہ مذکور ہے بیچ کتابون پہلی پیغمبرونکے اور نہین شک کہ تحقیق یہہ قرآن نہ تہا بیچ اون صحیفونکے ساتھہ اس نظم اور ساتھہ اس لغت کے اور تہا قرآن اسلیے کہ تحقیق عبرۃ ساتھہ معانی کے ہے اور الفاظ ظروف اور قوالب قرآن کے ہین اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے اون رکعتونمین کہ وتر کرتے ساتھہ تین رکعتونکے پہلی رکعت مین سَبِّحِ اسْمَ کو اور دوسری مین قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ کو اور تیسری مین قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کو اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو اور اسی پر عمل ہے امام شافعی اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کا اور نزدیک امام اعظم اور احمد رحمۃ اللہ علیہما کے تیسری رکعت مین فقط قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کا پڑہنا مستحب ہے روح البیان فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑہے سورہ اہلی کو دیتا ہے اللہ تعالے اوسکو دس نیکیان

گنتی ہر حرف کی کہ نازل کیا اوسکو اللہ تعالےٰ نے اوپر ابراہیم اور موسیٰ علیہم السلام کے ۞ بیضاوی
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ یہہ سورۃ مکی ہے اسمین چھبیس آیتین اور ایک سو ساٹھ کلمے اور ایک سو ایکانوین حرف ہین اور حدیث شریف مین مکرر آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نمازون مین خصوص جمعہ کی نماز مین اور عشا کی اس سورہ کو سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى الخ سورت کے ساتھہ دونون رکعتون مین جہر فرماتے تھے بس ربط اس سورہ کا سَبِّحِ اسْمَ کے ساتھہ اشارہ نبوی سے ثابت ہوا اسیواسطے صحابہ کرام نے قرآن جمع کرنے کے وقت اس سورہ کو پیچھے سَبِّحِ اسْمَ کی سورت کے لکھا ہے اور تامل کرنے سے بہت سی وجہین ربط کی ظاہر مین نظر آتی ہین چنانچہ اون مین سے ایک یہہ ہے کہ اس سورہ مین فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ہے اور اوس سورہ مین فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ہے اور اس سورہ مین تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۞ اور اوس سورتین يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۞ واقع ہے اور ختم اوس سورتکا اس مضمون پر ہے کہ دنیا کی زندگانی کو اختیار کرنا برا ہے اور آخرت ہر صورت سے بہتر ہے اور اس سورتین تفصیل اون لوگون کے حال کی ہے کہ دنیا کی لذت مین مشغول ہین اور آخرت کو بھلا دیا ہے اور اون لوگون کا حال ہے کہ دنیا مین آخرت کی زندگانی کے واسطے مشقتین کھینچتے ہین اور تفصیل آخرت کی خوبی کی یہی ہے کہ طرح طرح کی نعمتین وہان موجود ہین اور سب باتین غیر فانی ہین پس گویا اسباعتبار یہہ سورۃ تمامی اوس سورت کی ہے گو کہ بندوبست مین کلام کے مشابہت کم ہو اور اس سورہ کو سورۂ غاشیہ اسواسطے کہتے ہین کہ غاشیہ نام قیامت کا ہے اور اوامین اس سورۃ کے ہول قیامت کے ڈرانا ہے اور ڈرانا قیامت کے حالات سے بڑا مقصود قرآن کا ہے ۞ عزیزی ۞
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۞ کیا پہنچی تجھکو قیامت کی خبر کہ لوگون سے کیا کریگی ۞ عزیزی ۞ اور غاشیہ عرب کے لغتین اوس چیز کو کہتے ہین جو چھپالے نے ہین اسیواسطے زین پوش کو غاشیہ کہتے ہین اور قیامت کا دہشہ کئی چیزون کو چھپا دیگا اول ہوش کو کہ بسبب شدت ہول کے پوشیدہ ہو جاویگا دوسرے بدنکو سبطرح سے یعنی اوپر اور نیچے آگے پیچھے دائین اور بائین سے اوس روز عذاب چھا دیگا چنانچہ دوسری جائے پر فرمایا ہے يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَنَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ تیسرے نیک کامونکو کافرونکے چھپا دینگے اور مسلمانون کے بہی کامونکو چھپا دینگے اول کو جہنم کے طمہ سے اور دوسرے کو عفو سے اور غرض پوچھنے سے کہ تجھکو کچھہ قیامت کے خبر پہنچی ہے یہہ ہے کہ سننے والا کمال توجہ سے کان دہر کے ملتفت ہو جاوے اور آیندہ کی بات کو حضور دل سے سنے چنانچہ بعد اس حرف نکالنے اور جلانے کے معاملہ اس دنکالو گو سننے بیان فرماتے ہین وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۞

یعنی کتنے منہ اوس روز ذلیل اور خوار ہونگے ۞ عزیزی ۞ پس وُجُوهٌ مبتدا ہے اور خَاشِعَةٌ اوسکی خبر تقدیر کلام کے اَصْحَابُ وُجُوهٍ کے ساتھ اضافت کے ہر گاہ کہ تہا خشوع بیچہرہ وجہ کے حذف کیا گیا مضاف کو اور قائم کیا گیا مضاف الیہ کو مقام مضاف کے ۞ روح البیان ۞ ہر چند کہ ذلت اور خواری صفت چہرے کی ہے لیکن جو آثار ذلت اور خواری کے اکثر چہرون پر ظاہر ہوتے ہین تو گویا ذلت اور خواری صفت چہرونکی ہے اور عرب کا قاعدہ ہے کہ ذات سے شخص کے بدلہ در گردن اور سر کے ساتھ تعبیر کرتے ہین کیونکہ یہہ اعضا ہر شخص کی ذات کے بقا کا سبب ہے پس گویا قائم مقام ذات کے ہین اور وہی چہرے اون لوگون کے چہرے ہونگے اور دنیا مین کیسے خوف اور جھکنا اور فروتنی اور ذلت اور خواری دین کے مقدمون مین اپنے اوپر پسند نہ کرتے تہے اور رنج اور مشقت دینے سے استراحت ڈہونڈتے تہے اور صورت آرائی اور تن پروری مین مشغول اور حریص اسیواسطے لذیذ طعام کھانا اور ٹہنڈے شربت پینا اور سنجال عطریات کا کرنا اونکا مقصد تہا دنیا سے سوا وسدان بدلے مین آخرکا سل اور تن پروری کے اونکو ذلت اور خواری مین گرفتار کرینگے اور خوف فروتنی دنیا مین دینگے مقدمون مین اور امید لقاے عباد تون اونکو نصیب ہوتے تو بڑے بڑے درجہ ثواب کے پاتے لیکن تکلیف کے کاموں سے اپنے تن پروری کی سبب دل چراتے تہے چنانچہ اوسکے بدلے مین اوس روز تکلیف اعمال شاقہ کے اوکو دینگے اور رنج جہاب اور بے ثواب اونکو ملیگا چنانچہ فرماتے ہین عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۞ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۞ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۞ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۞ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۞ محنت کرنیوالے مصیبت دیکہنے والے اگ مین اندر آوینگے جلتی اگ مین پلائے جاوینگے پانی ایک کہولتے چشمے سے نہین ہے اونکے واسطے وہان کوئی کہانا مگر ضریع کے قسم سے نہ موٹا کرتا ہے بدن کو اور نہ کام آوے بہوک مین ۞ عزیزی ۞ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ دونون خبرین ہین وجوہ کی تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۞ یہہ خبر تمیزی ہے۔ وُجُوهٌ کی ۞ روح البیان ۞ عَامِلَةٌ یعنی وہ چہرے اوس روز کام کرینگے اونہ مین سے ایک یہہ ہے کہ کمال ذلت اور محنت سے پڑتہا ہوگا اگ کے پہاڑ مین چڑہ دوزخ مین ہین اور اونمین ہین سے ہے کہ طوق اور زنجیرین اون کی گردن اور پاؤنمین گہسی پڑینگی اور تفصیل اعمال شاقہ کی جو اوس روز واقع ہونگے دوسری سورتون مذکور ہے جیسے سَارْهَقُهٗ صَعُوْدًا وَخُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ وَيَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا وَيُطَوَّفُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ مانع زکوٰۃ کو چاندی سونے کے تختون سے اگ مین گرم کرکے داغ دینگے پیشانی اور پہلو اور پیٹہ

اور جو لوگ کہ چار پاسے رکھتے ہے اور حق تعالیٰ کا حق اون جانورون مین سے ادا نہین کرتے ہے تو
اونکو قیامت کے میدان مین چت لٹا کر جانورونکو حکم دیا جائیگا کہ انکو روندو اور تصویر بنانیوالونکو تکلیف
دینگے کہ اپنے بنائے ہوئے تصویر دنین جان ڈالو اور اون لوگونکو کہ چھوٹے خواب بیان کرتے ہین
حکم ہوگا کہ دو جو مین گرہ لگاؤ اور جو لوگ کہ حق بات سے خاموش ہوئے آگ کی لگام اونکے
منہہ مین ڈالینگے اور علی ہذا القیاس ۞ عزیزی ۞ نَاصِبَةٌ وہ چہرے اوس
اون عملون کے سبب دکھہ اٹھاوین گے اور مراد اون چہرون سے چہرے ریاضت کرنیوالے
ہنود اور یہود اور نصارے اور دوسرے باطل دینون کے ہین کہ دنیا مین نساق عمل خدا کیواسطے
کرتے ہین اور محض نیچ اٹھاتے ہین اسلیے کہ رضیتین اونکی اپنے وقت کے پیغمبرونکے انکار کے سبب
بیفائدہ اور اکارت ہین اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ عمل دنیا مین اور رنج آخرت مین مراد
اور وہ چہرے چہرے عیسائون اور دولت مندون اور مال اور جاہ کے طالبونکے ہین کہ حاصل نکلے
ان مطلبونکے دنیا مین بڑی بڑی محنتین اور مشقتین کرتے تھے آخرت مین پہل اون تکلیفونکا
رنج بیہودہ اور مشقتین بیفائدہ حاصل ہونگے بلکہ فقط اوس رنج بیہودہ پر اکتفا ہوگی کہہ اور
بھی اوسکے ساتھہ زیادہ کیا جاویگا کہ اس آیت مین اوسکا بیان ہے تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ۞
پیہٹین گے دکھتی آگ مین بدلے اسبات کے کہ خدا سے غافل ہوکر ہوا و ارمکانون مین اور
خسخانونمین رہا کرتے تھے ۞ عزیزی ۞ اور بیان اس آگ کی گرمی کا حدیث
شریفمین یون وارد ہے کہ ایکہزار برس تک وہ آگ پہوکی گئی تو سفید ہوگئی پھر ہزار برس
پہوکی گئی تو سرخ ہوگئی پھر ہزار برس پہوکی گئی تو سیاہ ہوگئی اب ایسی یا ہی پر ہے
اور جب کرمی دوزخ کی ہوا کے اون کے اندرون مین نہایت تشنگی پیدا کریگی بے اختیار پیاس
پیاس پکارینگے کہ ہمکو پانی پینے سے یہہ پیاس رفع ہوجاوے تو اوس وقت يُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ
آنِيَةٍ ۞ پلائے جاوینگے پانی ایک کھولتے چشمے سے کہ جسکے پیتے ہی اونکے منہہ کباب ہوجاوینگے
اور آنتین اونکے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑینگے پھر فوراً درست ہوجاوینگے اور اسطرح سے عذاب مین
گرفتار رہونگے اور یہہ مہمانی اونکی عوض مین جو گلاب اور کیوڑا ڈالکر برف مین ٹہنڈا کرکے
پیتے تھے اور جب دوزخ کے لوہون کی گرمی اور اوس پانی کی گرمی پیٹ مین اونکی جمع ہوکر بھوک کی
آگ بھڑکاوینگے تو ایکہزار برس بہوک کا عذاب اونپر مسلط ہوگا اور حدیث شریفمین وارد ہے
کہ یہہ بہوک کا عذاب اکیلا دوزخیون کو دوزخ مین سارے عذابونکے برابر ہوگا پھر بہت سے
داد ویلا کے بعد دوزخ کے پیادونکو حکم ہوگا کہ لوگونکو کچھہ کھلاؤ لیکن لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ
نہین ہے اونکے واسطے وہان کوئی کھانا مگر ضریع کے قسم سے اور ضریع نام ہے ایک گہاس کا
کہ اکثر پانی کے کنارے پر ہوتے ہے اور جبتک کہ سبز رہتی ہے تو اوسکو شبرق کہتے ہین اور خشک
چارپیکے کام مین آتی ہے اور جب خشک ہوجاتی ہے تو اوسکو ضریع کہتے ہین اور زہر قاتل ہوجاتی

اور کوئی جانور اوسکو نہین کہاتا اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ وہان کے ضریع کو یہان کے ضریع پر قیاس نہ کیا چاہیئے اسلیئے کہ وہ ایک چیز ہے آگ کے اندر کچیلے مین جیسے کانٹا اور اور کڑواہٹ مین لہسوے سے زیادہ اور بدبو مین مردار سے بدتر اور گرمی مین آگ سے بڑہکر ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ جیسے کہ دنیا مین جو ہر خاک اور آب کا طبیعتو نیر یہان کے حیوانات اور نباتات کے غالب ہے اسیطرحسے دوزخ مین جوہر ناری طبیعتو نیر وہانکے حیوانات اور نباتات کے غالب ہے پس حیوانات اور نباتات وہانکے ظاہر صورتین حیوانات اور نبات سے دنیا کے مشابہت رکہتے ہین اسواسطے کہ اس نام سے وہ بہی پکارے جاتے ہین والّا معنی مین مادہ اوسکا جوہر آگ کا ہے اور ہر چیز مین وہانکی سوزش اور ناریت موجود ہے اور جو مقصود کہانا کہانے کا خالی ان تین چیزون سے نہین ہوتا ہے یا تو لذت یا موٹا کرنا بدن کا یا دفع کرنا بہوک کا سو ذکر کرنے سے ضریع کے اور اوسکے وصفونکے جو حدیث شریف مین وارد ہین سو لذت تو کوسون نزدیک نہین پہنچتی اب باقی رہین دو چیزین دوسرے کہ بعضے وقت بدمزہ کہانے سے بہی کچہہ مقصود ہوتے ہین اوسکے بہی نفے فرمایا لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ نہ موٹا کرے بدنکو اور نہ کام آوے بہوکہ مین ۵ عزیزی ۵ روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ مسلط اوپر اوسکے بہوکہ ساتہہ اسطور کے کہ بے قرار ہونگے طرف کہانے ضریع کے پس جبوقت کہانگے اوسکو غالب ہوگی اونپر پیاس پس مضطرب ہونگے طرف پینے حمیم کے پس بلاویگا حمیم منہہ اوسکے کو اور نکال ڈالیگا شتریون اونکی کو اور تشکیر جوع کی واسطے تحقیر کے ہے ۵ روح البیان ۵ باقی رہے یہان دو سوال جواب طلب اول یہہ کہ وجود نبات کا آگ مین ممکن نہین اسلیے کہ ہوسکے گرمے کو موسم کی اکثر درختون کو جلا دیتی ہے تو آگ کی گرمی کا کیا حال ہوگا خصوصاً دوزخ کی آگ جواب اوسکا یہہ ہے کہ وجود انسان کے بدنکا اور وجود سانپ اور بچہو دن کا جو اس آگ مین مسلم ہے تو وجود مین نباتات کے کیا تعجب ہے اور علاوہ یہہ کہ بعضے نباتات عین تیز آفتاب کی گرمی کے بڑہتی ہین اور سبز اور ہری رہتی ہین جیسے گوکہرو یا جواسا اور علی الخصوص بہت سے درخت گرمسیون مین بڑہتے ہین پہر کیا بعید ہے کہ وہان کے آگ مین بہی اسیطرحکو تاثیر و دیعت ہو کہ بعضے نباتات کو بڑہاوے اور سرسبز کرے علی الخصوص جب کہ جوہر آتشی اصل طبیعت پر اون نباتونکے غالب ہو پہر ارادہ تمامل کے گرمی سے آگ کی مدد پاوین جیسے سمندر کہ اوسکی آگ سے دوسرے یہہ کہ اس آیت مین دوزخیونکا کہانا فقط ضریع پر منحصر نہین کرسوا اوسکے وہان دوسرا کہانا نہ ملیگا حالانکہ دوسری آیت مین دوسرا کہانا بہی دوزخیونکے واسطے مذکور فرمایا ہے انمین سے زقوم بہی ہے کہ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ اور انمین سے ایک غسلین ہے وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ جواب اوسکا یہہ ہے کہ دوزخ کے بہت طبقے ہین بعضے طبقے مین فقط یہی کہانا ہوگا اوسکے سوا اور کچہہ نہ ملیگا پس وُجُوْهٌ

يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ مراد اوسے طبقے والے ہن تو پس کچھہ اشکال باقی نرہا اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ مراد ہن ضَرِيْعٍ سے خصوصیت ضَرِيْع نہین بلکہ جو کچھہ کہ ضَرِيْع کی جنس سے ہے بے لذتی اور تلخی بدبو اور سڑانکے اور بھوک کو دفع کرنے مین وہ سب ضریع مین داخل ہے یہانتک کہ بعضے مفسرون نے ضریع کو مفعیل جو مفعل کے معنو نہین ہے جیسے علیم اور بدیع مقرر کیا ہے اور معنے اوسکے یون کہے ہین کہ جو طعام کہ سبب ضراعت اور خواری اور طبیعت کے بدمزگی کا ہو وہ ضریع ہے اور اس صورت مین بھی اشکال دفع ہوجاتا ہے عزیزی رُوِيَ اَنَّهٗ تَعَالٰى يُسَلِّطُ عَلَيْهِمُ الْجُوْعَ بِحَيْثُ يَضْطَرُّهُمْ اِلٰى اَكْلِ الضَّرِيْعِ فَاِذَا اَكَلُوْهُ يُسَلِّطُ عَلَيْهِمُ الْعَطَشَ فَيَضْطَرُّهُمْ اِلٰى شُرْبِ الْحَمِيْمِ فَيَشْوِيْ وُجُوْهَهُمْ وَيَقْطَعُ اَمْعَاءَهُمْ وَتَنْكِيْرُ الْجُوْعِ لِلتَّحْقِيْرِ اَيْ لَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ مَا یعنی روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق اللہ تعالے مسلط کریگا اوپر ہول اسطرح کہ بیقرار ہونگے وہ طرف کھانے ضریع کے پس جب کہاوین گے اوسکو مسلط کریگا اونپر پیاس کو پس بیقرار ہونگے وہ طرف پینے حمیم کے پس جلا ڈالیگا وہ منہ اونکے کو اور کاٹ ڈالیگا انتڑیان اونکی کو اور تنکیر لانا جوع کو واسطے حقارت کے ہے اے نہ غنا حاصل ہوگی کسی طرح کی بھوک سے روح البیان جب کہ احوال بیان کرنے سے دوزخیونکے کھانے اور پینے کے اور رہنے کے جاے کے فارغ ہوے تو اب جنتیونکے کھانے پینے رہنے کی جاے اور اسباب سامانکا بیان فرمایا وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً گتنے موہنہ اوسدن نعمتون مین ہونگے اپنی سے راضی ہین بیچ بہشت بلند کے نہین سنتے بیچ اوسکے بیہودہ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سَعِدُوْا وَمَجَالِسُ اَهْلِهَا فَلَا تَخْلُوْ مِنَ اللَّغْوِ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ وَهُوَ الْكَلَامُ الرَّدِيُّ اَلْفَيْحُ وَالضَّجَّةُ وَالْاَصْوَاتُ الْمُخْتَلِفَةُ لَا يُفْهَمُ مَعْنَاهَا فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ روح البیان اور یہ صفت بہشتیون کو مقابلے مین نَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً کے دی ہے اور مقابلہ مین کہولتے چشمے کے اونکو فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ یعنی اس باغمین چشمہ ہے کہ پانی اوسکا بہتا ہے اور برف سے ٹھنڈا اور شہد سے میٹھا ہے اور مقابلہ مین دوزخیونکے ذلت اور خواری کے اونکو فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ اونکو اس باغمین تخت ہین اونچے تاکہ کمال عزت سے اس پر بیٹھین اور مقابلہ مین دوزخیون کے محنت اور رنج اور نجس کھانے پینے کے اونکو وَاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ اور کوزے ترتیب سے چنے ہوگئے اونہین تختونپر یعنی جب کہ خواہش کھانے اور پینے کی جیسے شراب اور دودھ اور شہد کی اونکو ہوگی تو بن مانگے اوٹھا کرینگے اور کھانیگے

اور بہشتیون کی حاجت نہوگی کہ تختون سے اُتریں اور محنت کریں اور اُنکے فرش کیواسطے اُن بہشتیون
وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ اور مسند اور توشکین برابر بطور صف کے بچھے ہوگئے تاکہ جس مسند اور
توشک پر چاہین لیٹین اور تکیے لگاوین اور اُنکے مکانون مین وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝
اور قالین ہون گے بکھرے پڑے تاکہ جس مکان مین چاہوا دین ۝ عزیزی ۝ پھر جب کہ
دوزخیون اور بہشتیون کا تفصیل سے اس سورہین مذکور ہوا تو کافر بطور طعن کے کہتے تھے
کہ اس پیغمبر کے کلام مین تناقض پایا جاتا ہے کیونکہ دوزخیون کے رہنے کی جگہہ اور کھانا
اور پینا اُنکا اس طور سے بیان کرتا ہے اور یہہ بھی کہتا ہے کہ اس عذاب شدید سے
دوزخی مرینگے بھی نہین اور ابد الاباد تک زندہ رہینگے حالانکہ آدمی اور جانور وغیرہ کے
عذاب مین ایک لمحہ زندگی بسر کیجانا محال ہے اور بہشتیون کے توصیف مین کہتا ہے
کہ اونچے اونچے تختون پر بیٹھے ہون اور رنج اور مشقت اور رنج کسی طرح کا نہ کرینگے حالانکہ بار بار
اُترنا چڑھنا اونچے اونچے تختون سے یہہ بھی تو مشقت ہے اور یہہ بھی کہتا ہے کہ وہان
کوزے پانی اور شراب کے بھرے دھرے ہونگے اور مسند اور قالین بھی بچھے ہونگے
حالانکہ جو بیٹھنے کے تخت ہوتے ہین اُنمین اس قدر گنجایش کہان ہوتی ہے اور دوسرے
یہہ اگر وہ کوزے ڈھل جاوین تو تمام فرش بھیگ جاوے اور قابل بیٹھنے کے نہ رہے غرضکہ
اُنکے اس طعن کے جواب مین یہہ آیت ہے جسکی اور حاصل جواب کا یہہ ہے کہ نمونہ بہشتیون
اور دوزخیونکا عالم مین موجود ہے اور صورت بھی بہشت اور دوزخ کی نمودار ہے پھر
کیواسطے بہشتیون اور دوزخیون کے احوال کا اور بہشت اور دوزخ کی صفتونکا انکار کرتے
ہو اور اُن چیزونکو نہین جو تمہارے سامنے موجود ہین کیونکہ تامل نہین کرتے اور وہ چار
چیزین ہین اوّل تو جانور وہ نہین سے اونٹ ہے دوسرا بالائے علویہ سے آسمان ہے تیسرا
میدانون مین سے پہاڑ ہین جو تہا بالائے سفلیہ سے زمین ہے پس اوّل ذکر شتر کا فرمایا
اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ کیا نہین کرتے اونٹون کی طرف کہ کس پیدائش
گئے ہین اور پیدائش مین اُنکے نمونے جنتیون اور دوزخیون کے دونون موجود ہین ذات
اور معاش مین اپنے مشابہت دوزخیونسے رکھتا ہے اور فوائد اور منفعتون مین مناسبت
بہشتیونسے لیکن جو مشابہت دوزخیونسے اپنی ذات اور معاش مین جو رکھتا ہے سو اس
جہت سے اکثر اوسکے رہنے کی جگہہ گرم اور ریگستان ہوتی ہے اور لوٹونکے چلنے سے اور
آفتاب کی گرمی سے گویا کہ آگ ہو جاتا ہے اور مدتون تک یہہ جانور بیا سا رہتا ہے اور اگر
پانی میسر ہوتا ہے تو بالکل گرم کہ دھوپ کی شدت سے گاڑھا بن جاتا ہے اور خوراک
اُسکی سخت خاردار اور کڑوا جیسا گوکھرو اور جواسا اور ضریع وغیرہ اور باوجود ان سب باتون کے
حیات اور قوت اور طاقت بارکشی اور اعمال شاقہ کے اور آسانی چڑھنا پہاڑونکا وغیرہ وغیرہ جو اُسکو

نصیب ہوتی ہے عمر غیر اسکا کسی اور جانور کو نہین اور ہمیشہ گرفتار رنج و بلا مین رہتا ہے اور مناسبت اسکی بہشتیون سے فائدون اور منفعتون کی جہت سے ہے کہ اگر اسکے پیٹھ کو خیال کرین تو گویا ایک دلچسپ تخت چار ستون پر دھرا ہے پھر باوجود اس بلندی کے کہ ہاتھہ یہی آدمی کا اُس تک نہین پہنچ سکتا جب چاہین ٹہلا کر سوار ہو جاوین جیسے جنت کے تخت چنانچہ معاً لما التذلیل مین ذکر کیا ہے کہ بیٹھنے کے تخت دور سے بلند نظر آوین گے پھر جب جنتی چاہین گے کہ اُنپر بیٹھین تو وہ نیچے ہو جاوین گے پھر اونچے ہو جاوینگے اور اُسکے چارون تھن گویا دودہ کے بھرے آبخورے تیار رکھے ہین اور چشمی دودہ کے اُنسے جاری ہین اور اُوسکی پشم سے غدے اور قالین اور مخملی مسندین بناتے ہین اور گوشت اسکا میوہ اور دودہ اُسکا پیتے ہین اور پیٹھ پر اُسکے سوار ہوتے ہین اور جب اُسکو لاد کر لیچلو تو گویا ایک کشتی ہے کہ اپنے پالون چلے جاتی ہے اور اگر اسکا دودہ دوہین تو سارے گہر کو کفایت کرتا ہے اور اگر اوسکو ذبح کرین تو اوسکا گوشت ایک محلے کو کفایت کرتا ہے اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلْاِبِلُ عِزٌّ لِاَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ وَالْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ یعنی اونٹ عزت کا سبب ہے گہر والون کے، بکریان برکت ہین اور گہوڑے کے ساتھہ نیکی لگی ہوئی ہے دن قیامت تک اور عجائبات سے اُسکے ایک یہہ ہے کہ دو قبلہ چلتا ہے اور اگر پالون کو اُسکے جلا کر خشک کر کے جاڑی خون پر کہہ دیجئے تو بند ہو جاتا ہے دودہ اور پیشاب اُسکا اُستھے والون کو اور قی اور بواسیر والون کو نہایت مفید ہے اور طبیب لوگ اس بات کو خوب جانتے ہین اور ہاتھی کو اس مقام پر مذکور نظر نہ آیا اسواسطے کہ ہاتھی مین نمونے دوزخ اور جنت کے موجود نہین اسلیئے اول تو مکان اسکی بود باش کا سرسبز اور آبدار ہوتا ہے اور اکثر خوراک اسکی کیلے کی پتے ہین یا اور زراعتین اور کاروبار مین رنج و مشقت اٹہا نہین سکتا اور ذلیل اور مقہور بہی نہین ہے بلکہ سرکشی اور کمر جدنے پر اُسمین پالی جاتی ہے دوسرے یہہ کہ یہہ جانور بے منفعت بہی ہے کہ نہ دودہ ہے نہ پشم اور نہ گوشت اسکا لائق کہانے کے اور نہ ہر شخص ہر وقت اُسپر سوار ہو سکے اور نہ ہر ایک تابعدار اور فرمانبردار پس منہ بہشت کا بہی نہین ہو سکتا اگرچہ دلیل اسکا بڑا ہے تو کس کام کا کیونکہ یہان بیان اوس مقصد کا ہے کہ عزیز ہو اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ الخ ہمزہ واسطے انکار اور توبیخ کے ہے اوف واسطے عطف کے ہے اور یتفکرون اور ابل ساتھہ کسرتین کے اور سکون بے کے واحد ہے واقع ہے اوپر جمع کے اور نہین ہے جمع اور نہ اسم جمع کا اور جمع ابل کے آبال ہے جیسا کہ نبیج قاموس کے ہے اور کہا بعض نحویون نے کہ اسم جمع کا ہے نہین واحد واسطے اوسکے لفظ اُسکے نہ اور سوا اُسکے نہین کہ واحد اوسکا بعیر اور ناقہ اور جمل ہے اور کیف منصوب ساتھہ مابعد اپنے کے متعلق ہے واسطے فعل نظر کے اور جملہ بہ حیز خبر کے بدل اشتمال ہے ابل سے اَیْ اَیَنْظُرُوْنَ مَا ذُكِرَ مِنَ الْبَعْثِ وَاَحْكَامِهٖ وَيَتَبَعَّدُوْنَ وُقُوْعَهٗ عَنْ قُدْرَةِ اللّٰهِ فَلَا يَنْظُرُوْنَ نَظَرَ اعْتِبَارٍ اِلَى الْاِبِلِ الَّتِيْ هِيَ نصب عنهم يَسْتَمِرُّوْنَ بِهَا كُلَّ حِيْنٍ اَنَّهَا كَيْفَ خُلِقَتْ خَلْقًا بَدِيْعًا مُعْجِزًا اَنْشَاَ فِيْ وَصْفِهِ الْبَيَانِ

اور مولانا روم فرماتے ہیں ؎ بر خوان افلا نیظر تا قدرت ما بینی ٭ بگزہ شتر بنگر تا صنع خدا بینی ٭ در بحر خوری قانع در بر بری راضی ٭ این وصف اگر جوئی در اہل صفا بینی ٭ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ اور کیا نظر نہیں کرتے آسمان کی طرف کہ کس قسم کا بلند کیا گیا ہے تاکہ بلندی پر بہشت کو اور وہاں کے تختوں کی کچھ عجب بنا نہ اور آسمان کا وجود اس بلندی کے سبب حرکت دوری کے ہر خبر آسمانی اجزا کا دور عین رات اور دن کے پیدا ہی ہو جاتا ہے ہر طرف سے کہ سر کی طرف سے قدموں کی طرف آجاتا ہے اور نیچا ہونا بہشت کے اونچے تختوں کا بہشتیوں کے قدموں کے نیچے اس بلندی اور پستی سے سمجھ لیا چاہیے اور یہ بھی سمجھا چاہیے کہ آسمان میں ستارے کوزوں کی طرح رکھے ہیں اور اس حرکت دوری سے آسمان کے وقتاً فوقتاً اپنے مرکز سے جنبش نہیں کرتے اور اوندھے نہیں ہو جاتے جیسے کہ کوزے بہشت کے پینے کے کرد و سرد چیزوں سے بھرے دھرے ہیں اسی طرح سے کوزے آسمان کے رنگا رنگ شعاعوں سے مثلاً زہرہ کی شعاع مروارید کی سی ہے اور مریخ کی شعاع سرخ اور مشتری میں صرف سفیدی اور زحل کی لاجورد اور نیل کوئی اور کف خضیب میں شعاع عباسی اور گرمی اور سردی میں شعاعیں ستاروں کی مختلف اور گوناگوں ہیں پس جو سردی کہ چاند کے نور میں ہے ظاہر ہے اسی طرح سے حرارت آفتاب کی اور خشکی مل کی اور رطوبت زہرہ کی اور اسی قیاس پر اور ستاروں کو سمجھا چاہیے اور یہ بھی ہے کہ چشمہ آفتاب اور مہتاب کا آسمان میں مثل ہے بہشت کی جاری نہر و نیلگا کہ ایک شراب کلیوں تیز و تند فوارے کی مانند جوش مارتی ہے اور دوسری سے دودھ سرد تر نکلتا ہے ۞ عزیزو ۞ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ اور کیا پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے ہیں کہ کیسے کھڑے کیے گئے ہیں کہ ہرگز اندھیرے اور بیہودہ نہیں برستے اور بیہودہ چالوں کے چلنے سے کرتے نہیں ہیں نہ اوندھے ہوتے ہیں اس طرح سے آنحضرت کو سمجھنا چاہیے بلکہ اگر فکر کرے تو پہاڑ بلند اور خوش ہوا ہونے میں بہشت کی مانند ہیں کہ بدبو میں اور موذی جانوروں کے اور خراب جگہ وہاں نہیں پہنچتے ہیں اور بیہودہ کوئی دنیا والوں کی مقصود کا لڑائی بھڑائی ہیکلے ہر کہ وہاں جاتے نہیں جاتے اور چشمے پینے پانی کے وہاں جاری ہیں اور اونچے اونچے پتھر صاف ماننے تخوں کے جا بجا دھرے ہیں وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ اور کیا نہیں دیکھتے ہیں کہ کیسی بچھائی گئی ہے کسی جائے پر برابر مصفا مسند کی طرح سے بچھی ہے اور کسی جائے پر تختے رنگا رنگ ہوئے ان کے تمام مقام بکھرے قالینوں کے چھپک رہے ہیں بلکہ یہی زمین ہے کہ بہ نسبت غنا اور امراء کے حکم بہشت کا رکھتی ہے کہ کمال عزت اور حشمت سے بادشاہوں اور سرکاہوں میں مکلف فرشوں پر بیٹھتے ہیں اور کھانے پینے کی نعمتوں کے برتن طرح بطرح کے سامنے دھرے رہتے ہیں اور چشمے زر و جواہر کے معدنوں سے اور خزانوں سے جاری اور تخت بلند ستھرے روپہلی چڑاؤ پر بچھے ہوئے اور سواری کو موجود اور اگر سستی میں کو بہ نسبت محتاجوں اور مفلسوں کے خیال کریں خصوصاً بہ نسبت

اون لوگون کے کہ گرم ملک مین عین گرمی کے موسم مین بے سامانی کے ساتھہ پاپیادہ پا بے توقع
مسافت کے سفر کی سرگردانی مین گرفتار ہین حکم دوزخ کا رکھتی ہے کہ تمام اسباب راحت و محنت کے
موجود اور آرام اور رحمت بالکل مفقود پس یہہ چار دن کی چیزین عاقلونکو ہمیشہ اور دوزخکی اجوال و آفت
کرنیکو کافی ہین اور ان چار دن چیزون کو مشل کے واسطے اس سبب سے اختیار کیا کہ اس کلام اعجاز
نظام کی مخاطب اس ملک کے جنگلون کے رہنے والے عرب تھے کہ جانورون مین اکثر اونٹ کو پالتے
تھے اور اوسکا دودہہ بھی پیتے تھے اور گوشت بھی کہاتے تھے اوسکی بالونکی کپڑے پہنتے
تھے اور فرش فروش اور خیمہ بھی بناتے تھے اور سفر مین اوسی پر سوار ہوتے تھے اسیواسطے تجربہ
والون نے کہا ہے کہ تمام کاروبار عیش کا موقوف اونٹ پر ہے اور اہل ایران کا خچر پر اور اہل تورا نکا
گھوڑے پر اور اہل ہند کا بیل پر اور جو اکثر جنگلونکی رہنے والے جانور بہت پالتے ہین تو پانی اور
چارہ کی طرف اونکو احتیاج بہت ہوتی ہے اسی سبب سے ہمیشہ نظر اونکی آسمان کی طرف ہوتی ہے
کہ کدہر کی ہوا چلتی ہے اور کونسی ہوا سے مینہہ برستا ہے اور اکثر پناہ کی جاے اور گرنگاہ
اونکی بڑے بڑے پہاڑ ہین جب کوئی طوفان آتا ہے تو ہین پانی اور گھاس کا قحط ہوتا تو یہان
پہاڑون پر چلے جاتے تھے اور وہان فراغت سے گذران کرتے تھے پھر احتیاج اس قسم کے
لوگون کو بلا تمام ہے اور آدم کو بادشاہ سے فقیر تک طرف زمین کی ہوتی ہے چونکہ محل کہانے
اور چارہ کا اور مکان زراعت اور میوہ کا اور مقام سکونت اور عمارت کا اور زر اور جواہر کی
معدن کا ہے اسلیے ان چار چیزون کو بیان کیا کہ ان چیزون کی بنیاد ہمارے خیالمین رہتی ہے اور مقصود
مثال سے سامعین کا خیال ایسے محسوسات کا ہے کہ ان سے تو نسے کہوج معقولہ کا
اور یہ چیز ایسا بلند خیال ہے اوسے مثال دینا ایسی چیز کی نہایت مفید ہے اور کمال بلاغت کا
ایسی مثال کے بیان کرنے ہے اور محققون نے لکھا ہے کہ قرآن مجید مین اپنی نعمتون کو یاد دلانے
کے مقام پر ذکر دلیلون و صنعت فاعل کا اور کمال مصنوعات خود مختار کیا بیان فرمایا ہے تاکہ حس
اور شہود مین بخار ہے اور دنیا کی چیزین مدنظر ہو جاوین والا جو غرض کہ اس تمثیل سے ہے
بیقاعدہ ہو جاوے اور لوگ بسبب کرکرنے خواہشون اور رجیہ کی چیزون کے اوسی خیالمین
جا پڑین اور مقصود کو نہ پہونچین اس طرح سے عجیب غریب چیزین کہ بنی آدم کی صنعت
کے سبب سے ظاہر ہوے ہین وہ بھی قابل استدلال کے نہ ہین کہ بادا ان تمام عجائبات
کو ارادہ اور اختیار سے بنی آدم کی تصور کرین حکمت اور قدرت پر اونکی حوالہ کرین اور مطلب کو
پہنچنے سے محروم رہین ناچار جو چیز کہ ہر شخص کو حاصل ہے اور ہرگز موجب طمع اور حرص کی نہین
ہو سکتی اور حسن و جمال طبعی کہتی ہے اس کلام پاک مین ایسی چیز تمثیل کے واسطے جا بجا ختیار
کی ہے اسیواسطے کہین نہین فرمایا کہ کھانا نہین بادشاہ ہوتے اور سامانون نہین امرا کی فکر کر دیا
خوبصورت مردونکو یا حسین عورتونکو غور سے دیکھو اور یہانسے یعنی ان چیزونکی دیکھنے سے صانع کو

جلمت کو دریافت کرو اور بعضے علمارنی سطحت کے لفظ کو کہ زمین کے حقین دار دہوا ہے استدلال
اس بات کا گرداناہے کہ زمین کی شکل کروی نہین لیکن یہہ استدلال نہایت ضعیف ہے چونکہ
زمین حقیقت مین شکل کروی رکھتی ہے لاکن بسبب بڑے پن کے معلوم نہین ہوتی اور
بسبب دبیافت ہونے بلندی اور پستی اوسکی اجز استلاصقہ کے سطح معلوم ہوتی ہے اور کلام وہم اوخیال
والونسے ہے کہ کروبت اسقدر بڑے جسم کی دریافت نہین کرسکتے ۱۲ عزیزی
درتبیان آوردہ کہ مخاطب عرب اند اکثر ایشان اہل بریہ باشند و مال ایشان شتر است و ہرگز
نہ نگرند جز آسمان وزمین وکوہ ہمی بینند لاجرم بعد از ذکر شتر آسمان وکوہ وزمین یاد میکند یعنی
قرنت الابل بالسماء والجبال بالارض لان الایۃ نزلت بطریق الاستدلال
وھم کانوا استدلوا بما لیست ھذہ الاشیاء من غیرھم فلذا جمع اللہ بینھا
روح البیان ۱۲ اور جبکہ کافرونکی طعن اور استہزاء کے جواب کہ تصویر بہشت و دوزخ کے اور
احوال مین بہشتیون اور دوزخیونکے کرتے تھے ہوے تو گویا یہ مقام اسباتکا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کمال عناد اور سرکشی اون کافرون کی دیکھکر ایسا نہو کہ پند و نصیحت کرنا موقوف کرین
اور اس تمام وعظ و نصیحت کو بفایدہ سمجھین اسواسطے تاکید اس امر کی منظور ہوئی اور تسلی
اپنی خاطر مبارک کی ضرور پڑی تو ارشاد فرمایا فذکر انما انت مذکر لست علیھم بمصیطر
پس نصیحت کر نہین ہے تو مگر نصیحت کرنیوالا نہین ہے تو انپر تالیق اور داروغہ کہ ہرگز اونکو
جبرا راہ سے ہیراہ نہو نے دے اور دلونکو ایمان اونکی حق بات کو زور سے ڈالدے کیونکہ یہہ کام
مقلب القلوب اور دلونکے مالک کا ہے بشر کا مقدور نہین ۱۲ عزیزی
فذکر ابقاء للتذکیر بالامر بالتذکیر علی ما ینبئ عنہ انکار السابق
من عدم النظر ای فاقتصر علی التذکیر ولا تبل علیھم ولا بھمتک انھم لا ینظرون
ولا یتذکرون انما انت مذکر لہ بغلیل للامر بہ ای مبلغ وانما الھدایۃ والتوفیق
الی اللہ تعالی لست علیھم بمصیطر ای لست بمسلط علیھم تجبرھم علی ما تریدہ منہ
کقولہ تعالی وما انت علیھم بجبار اور الزم قرات پڑہا ہے بمصیطر کو ساتھہ صاد کے بنابر
تادب کے واسطے مناسبت ط کے بعد صاد کے اور پڑہا گیا ہے ساتھہ سین کے اوپر اصل کے اور ساتھہ
تمام کی اور معنی مصیطر اور مسیطر کے مسلط ہونا اوپر ایک شے کے ہے ۱۲ روح البیان
لست علیھم بمصیطر بمسلط فتقتلھم وتکرھم علی الایمان
نسختھا آیۃ القتال معاذ اللہ الا من تولی وکفر فانہ یعذبہ اللہ العذاب الاکبر ۱۲ پس اوس شخص کو کہ جسنے
موہنہ پھیرا تیری نصیحت سے اور کفر اختیار کیا اور انکار تیری رسالت کا کیا اب معاملہ اوسکا
خدا سے ہے فیعذبہ اللہ العذاب الاکبر ۱۲ پس عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی وہ عذاب کہ
بہت بڑا ہے دوسرے گنہگارونکے عذاب سے جنہون نے کفر نہین کیا ۱۲ عزیزی ملا

ع

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ تحقیق ہماری ہی طرف ہے پھرانا اُن کا ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ پھر مقرر ہماری ہی اوپر ہے حساب اُنکے کفر وغیرہ اور کبیرہ اور انواع اضرار وعناد کا کہ موافق اُن کے سزا دینی ہے پھر جو شخص کہ ہر دو گروہ میں سے تکلیف اور عذاب سے زیادہ ہے وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ پس اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ کی آیت میں اشارہ ہے حال کی طرف ہے بعد موت کے بلا فاصلہ دوبارہ آنیوالا ہے اور آیت میں ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ یہ اشارہ ہے قیامت کے دن کے معاملہ کی طرف کہ بعد مدت دراز کی ظاہر ہوگا اسلیے کہ کلمۂ ثم کا دلالت تراخی اور مہلت دراز پر کرتا ہے ۝ **عزیزی** ۝ **قولہ تعالیٰ** اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ تعلیل لتحذیرہ تعالیٰ بالعذاب الاکبر یقال آبَ یَؤُوْبُ اَوْبًا وَاِيَابًا رجع ای ان الینا رجوعہم بالموت والبعث لا الی احد سوانا لا استقلالا ولا اشتراکا ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ فی المحشر لا علی غیرنا فنحن نحاسبہم علی النقیر والقطمیر من نیاتہم واعمالہم وثم لتراخی فی الرتبۃ لا فی الزمان فان الترتب الزمانی بین ایابہم وحسابہم لا بین کون ایابہم اللہ تعالیٰ وحسابہم علیہ تعالیٰ فانہما امران مستمران قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا وزنوا قبل ان توزنوا وتزینوا للعرض الاکبر علی اللہ تعالیٰ یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیۃ فما خف حساب فی الآخرۃ علی قوم حاسبوا انفسہم فی الدنیا وثقلت موازین قوم فی الآخرۃ وزنوا انفسہم فی الدنیا ومحاسبۃ النفس تکون بالورع وموازنتہا تکون بمشاہدۃ عین الیقین والتزین للعرض یکون بمخافت الملک الاکبر وعن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد فان المرء یسرہ درک ما لم یکن لیفوتہ ویسوءہ فوت ما لم یکن لیدرکہ فما نالک من الدنیا علی تکثرتہ فرحا وما فاتک منہا فلا تتبعہ اسفا ویکن سرورک لما قدمت واسفک علی ما خلفت وشغلک لاخرتک وہمک فی ما بعد الموت وفی الحدیث ثلاث من کن فیہ استکمل ایمانہ لا یخاف فی اللہ لومۃ لائم ولا یرائی بشیء من عملہ واذا عرض لہ امران احدہما الدنیا والآخر للاخرۃ آثر الآخرۃ علی الدنیا **روح البیان** عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قرأ سورۃ الغاشیۃ حاسبہ اللہ تعالیٰ حسابا یسیرا **بیضاوی** ۝ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فاذا قالوہا عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ ثم قرأ انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر ہذا حدیث حسن صحیح ۝ **ترمذی**

واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الفجر

یہ سورہ مکی ہے اسمین تیس آیتین اور ایک سو پینتیس کلمہ اور پانچسو ستانوین حرف ہین اور اسکی ربط کی وجہ
هَلْ فِيْ ذٰلِكَ سے یہہ ہے کہ اوس سورہ مین قیامت اور بہشت اور دوزخ اور ثواب اور عذاب کا
ذکر ہے اور آدمیونکی دو قسم جانیکا بہشتی اور دوزخی اور ظاہر ہوا برائی اور بھلائی کی نشانیونکا جو سبب
اور اس سورہ مین بھی اسی مضمون کا بیان ہے اور اوس سورہ مین لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ بھلائی والونکے
حق مین فرمایا ہے اور اس سورہ مین رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور اس سورہ مین فَيُعَذِّبُهُ
اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ کافرونکے حق مین ارشاد ہوا ہے اور اس سورہ مین فَيَوْمَئِذٍ لَّا
يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝ ارشاد ہوا اور یہہ دونون مضمون آپسمین قریب ہین اور نازل ہوے
اس سورہ کا دفع اس شبہہ کا ہے جو اکثر ملحدون اور زندیقون کے خیالمین گذرتا ہے
اور اس شبہہ پر مقابلہ بندیانون اور واعظونسے کرتے ہین اور حاصل اس شبہہ کا یہہ ہے کہ حقتعالے
کو بندونکو نہ گناہ کی پرواہ ہے نہ نیکی کی اور یہہ جو انبیا اور واعظ کہتے ہین کہ دنیا کی پیدایش
کے بعد از سر نو ایک اور عالم پیدا ہوگا کہ حشر اور نشر اور سوال اور جواب اور بہ لا دنیا اوسمین ہوگا تو
اس بات کی کچھ اصل نہین ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی آدم کی سب ہی پہلے کا موسے خبردار ہے اور ہر شخصکی
اوسکی کام کی سزا اور جزا دینے پر ہمیشہ قادر ہے تو ایسی صورت مین خوش ہوا اور کیا ہوسکتا ہے تو خوش تو
کو واسطے نیکونکو نعمتونسے نوازش مین کرتا اور بدکارونکو کیا ہوا ہے بدلے عذابمین کرفتار نہین
کرتا ایسے تاخیر کرتا جزا دینے مین اور انتظار کرتا قیامت کی دنیا یا اور کسطرح کا ہے کہ اب اوسکو کسی کا
کا خوف اطلاع نہین یا اس سبب سے ہے کہ اسوقت بدلا لینے کی طاقت نہین رکھتا اور یہہ دونون
باتین اوسکی ذات پاک کیطرف منسوب نہین ہوسکتی ہین پس معلوم ہوا کہ یہ "نیک اور بد کا اوسکو
منظور نہین" جو کچھ کہ کرتا ہے سو اسی دنیا مین ..... کرتا ہے مگر بے پروا ہے کیطور سے کیسکو
دولت و حشمت دیکر معزز اور مکرم کر دنیا ہے اور کیسکو دکھہ درد محنت مشقت مین ڈالکر ذلیل کرتا ہے
سو جواب اس شبہہ کا یہہ ہے کہ حق تعالیٰ باوجود اپنے کمال علم اور قدرت کے حکیم مطلق بھی ہے
اور حکمت اوسکی چاہتی ہے کہ ہر شخص کی سزا اور جزا پہونچانے کے واسطے قیامت کا انتظار کیا جاہیے
اور تفصیل اس اجمالکی یہہ ہے کہ آدمی کو تین حال ہین اول تو دنیا کا حال کہ اوسمین طرح طرح کی
حاجتونمین گرفتار ہے اور قسم قسم کے ملاقے قرابت اور دوستی اور ہمسائگی کے مخلوق سے رکھتا ہے
اور مکلف طاعت اور بندگی کا بھی ہے اور مشغول ہے آخرتکے توشہ حاصل کرنمین اور اپنی پونجی
کے بڑہانمین فائدونسے دوسرا حال برزخ کا ہے کہ مرنیکے بعد وہان رہتا ہے اور ان علاقونسے
فارغ ہوتا ہے لیکن جو کچھ کہ بہائی بندیا کرتا کرا دیا مرید اپنی طرف سے یا اوسکے کہنے سے اوسکے واسطے
دنیا مین کرتے ہین اوسکا ثواب اوسکو ملتا ہے اور اوسکے نامہ اعمال مین لکہا جاتا ہے تو گویا کہ
وہ خود دار العمل یعنی دنیا مین ہے اور یہہ بھی ہے کہ برزخمین جمع ہونا حقدار دنکا کہ دنیا مین اونسے
طرح طرح کی معاملہ نیکی اور بدی کے کئے تھے ممکن نہین اسواسطے کہ ہر شخص کی موت اپنے وقت پر

مقرر ہے پر الفعل اسکا ہونا معلوم نہیں لیکن حاضر ہونے حقدار وں کی عدالت کے خلاف ہے تیسرا حال
آخرت کا کہ ہرگز بسیط کا عمل اور شغل یہاں نہ ہوگا اور نہ کسی نوع اور لوگی تابعدار اور آشنا سب یہاں چلے جائینگے
اور جو کچھ کہ دنیا میں کیا تھا یا نہایا وہ سر دفتر اوسکی واسطے اوسکے کہنے سے کیا تھا اوسکو پہونچ
چکا اور ختم ہو گیا اب آیندہ کو کسی اور چیز کے آنے کی امید سبب منقطع ہونے نوع انسانی کے نہیں پس
حکمت ہرگز ایسا کو تقاضا نہیں کرتی ہے کہ اوسکو دنیا کی حالمین سزا دیجاوے اسواسطے کہ وہ ابھی
کام میں مشغول ہے اور اوسکی عمر کی مدت کہ اوسکی پونجی کے قائم مقام ہے ہنوز بالکل اوسکے ہاتھ
میں نہیں آئی ہے اور اپنے کنبے بھائی کے جمع خرچ کو برابر نہیں کیا ہے اگر اوسکو اسحالت میں
جزا و سزا میں گرفتار کریں تو وہ جواب میں البتہ کہیگا کہ ابھی مجھکو فرصت دینا چاہیے کہ میں اپنی
عمر پوری کروں اور وہ جو فقیر ہیں کہ بچپنے ابتدا سے جوانیں نا تجربہ کار ہی ہوگئی ہیں اور کاہلی
آخر عمر میں اور اگر دن اور تیار و بنا ہی ہی معمول ہے جب کسی لماشتہ کو تیار کنے واسطے کسیکو بھیجتے
ہیں تو اوسکو مہلت دیتے ہیں کہ چند مدت اپنی رہنے کی موافق لین دین کرے اور اگر ایک
عامل میں کچھ اونچ نیچ ہوا اور نقصان کیا تو یہی نہیں بولتے کہ شاید دوسرے سودے میں کما لیگا اسیطرح
عالم برزخ میں جزا دینا ابتدا کنے کے خلاف ہے اسواسطے کہ ابھی کیا یاں اور نتیجہ ہر آدمی کے
عملوں کے اوسکے ہی نہ ہوئے باقی رہتے کہ سب کے اوسکو پہلے ان کا پھل سپرد کیا گیا ہے ابھی جسم خرچ
اور سکا برابر نہیں ہوا اور خلقی لینے دینے والے بھی ابھی جمع نہیں ہوئے ہیں کہ معلوم
ہو جائے کہ کسپر کتنا حق ہے اور اسپر کس کا حق ہے اور کونسا حقدار اپنا حق معاف کرتا ہے اور
کونسا طلب کیا جاتا ہے پس پورا نا پورا لینے کے واسطے قائم ہونا آخرت کا مقرر ہوا اور
اوسوقت کے لئے تک حق تعالے بندوں کے نیک و شر کے اعمال کو اوٹھا رکھتا ہے سو یہہ ہر گز عقلا
نہیں ہے اور برق تڑپ کیا کو ٹھہرا دیکھتے ہیں اور اس مضمون کو اس سورہ میں کئی قسموں
سے بہت تاکید سے ارشاد کیا ہے اور اس سورہ کا نام سورۃ الفجر اسواسطے رکھا ہے کہ اول قسم فجر کی
کھائی ہے اور فجر حال بتانا بہت سے کہنی ہے قیامت کے دن سے کہ تمام رات لوگ اوسکے آنیکا
انتظار کرتے ہیں اور جب فجر ہوتی ہے تو گویا ایسا ہوتا ہے کہ مرنیکے بعد پھر جی اوٹھے اور
بازار اور رستے اور دربار لوگوں سے بھر جاتے ہیں اور جن کا موکلے انتظار یعنی تمام شب گذاری ہو
وہ کام سر انجام کو پہونچے اور جو ان قسموں میں بیان ہے انتظار کرنیکا کا موکلے واسطے کہ
یہہ ہر انسان کی عادت ہے اور فجر اسبا تکی ثابت کرنیکی اول دلیل ہے تو اس سورہ کو اس
نام سے موسوم کیا ۞ عزیزی ۞ بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَالْفَجْرِ قسم کھاتا ہوں میں فجر کے وقت کی کہ اکثر لوگ اپنے کام کاج کرنے کے واسطے اوسکا
انتظار کرتے ہیں اور باوجود کام کی ضرورت تک فجر کے آنے کی واسطے تاخیر کرتے ہیں پرند جانور اپنے
کھوسلوں میں رزق کی تلاش کیواسطے بھوک کے پیاسے اوسکا انتظار کرنے میں اور چرنے والے

جانور یہی چرنے جانے کو اوسکے منتظر رہتے ہین اور درباری لوگ اپنے عرض ومعروض کے واسطے اور محکمے والے اپنے جھگڑے قصے فیصلہ کرنے کو اہل حرفہ اور بازاری لوگ اپنے کاروبار کے واسطے اور کہتی کہ والے جوتے بونے کو اور مسافر چلنے کے لیئے اوسکے منتظر رہتے ہین اوچگام کہ روشنی اور اوجالے سے متعلق ہین وہ سب فجر کے ہونے پر موقوف ہین اور بعضے فجر کو اور ہی زیادہ خصوصیتین ہین کہ بہت مخلوق اپنی اوقات اوسکی انتظار مین کاٹتے ہے جیسے عرفہ کے اور نحر کے روز کے فجر جاڑین کے واسطے کہ تمام سال اسدن کے آرزو مین گذارتے ہین اور مہینون اوسون کی راہ سے چلکر اسدن کے واسطے اس متبرک مکان مین اپنے تئین پہنچاتے ہین اور صبح کی نماز ہی اوقات مین ہے اور جو فرشتے کہ بندونکے محافظت کے واسطے مقرر ہین اور صبح وشام اپنے اپنے بدلے آتے جاتے ہین اوسوقت وے دونون جوکہان آتے اور جاتے کہ بن موقوف ہین اور اوس وقت نماز کا انتظار کرتے ہین اور اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے کہ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْفَجْرِ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ یعنی جس شخص نے پڑہی نماز فجر کی تو اوسدن اللہ کے ذمے مین داخل ہوا اور سورۂ اسرا مین واقع ہوا ہے اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا یعنی فجر کی قرات حضور مین ہوتی ہے اور حدیث شریف مین اس کی تفسیر فرمائی ہے کہ رات اور دن کے فرشتے اس وقت حاضر ہوتے ہین اور اُنکے حضور کے سبب سے زیادہ برکات اور انوار اسکے ہوتی ہے حاصل کلام یہ ہے کہ جو کچھ انتظار مخلوق کو اپنے کاروبار مین فجر کے آنے کا ہوا ہے ظاہر ہے کہ ہر مسلمان تمام رات اس امید پر کہہ وہ دے کہ اوسکے ہاتھ مین ایسا جم غفیر کے پیس ہار نیا مال بیان کرنے اور دوا بیچنے کے اور فقیر مسکین تمام رات ہوکے پیٹ مسجدون کے پڑے رہتے ہین اس توقع پر کہ امیرون اور دنیا داروں کے دروازون پر جا کر مجمع بانک لاوینگے اور اپنے بچے بالونکے تئین اوقات بسر ہین اُنکے اسیطرح سارے بنی آدم اپنی حاجتون کو صبح کے اُجالے پر موقوف رکھتے ہین پس دیکہا کہ موجودات کو وجود اور قوت اور قوت کے ابھار وقت کے انتظار کیواسطے حکمت الہی نے اوسوقت کو اوسکے کام کیواسطے مقرر کیا ہے انسان کی عادت ہے تو اوسی قسم کی جزا کے مقدمہ مین تاخیر کو قیامت کے آنے کے انتظار پر سمجھ لیا چاہیے ۞ عمر بزی ۞

مدعا و غیرہ ۞ وَالْفَجْرِ اقسم اللہ عز وجل بالفجر روی ابو صالح عن ابن عباس قال ھو انفجار الصبح کل یوم وھو قول عکرمۃ وقال عطیۃ عنہ صلوۃ الصبح وقال قتادۃ ھو فجر اول یوم من المحرم ینفجر منہ السنۃ وقال الضحاک فجر یعنی الجمع لانہ یفرق بہ اللیالی العشر ۞ وما لہ من فجر قال ۞ لکشف الاسرار ما کان العرب لکترخلق اللہ قسمًا فی کلامھم جاء القرآن علی عادتھم ۞ والشمس والفجر فجران مستطیل کذنب السرحان وھو الکاذب لا یتعلق بہ حکم ومستطیر وھو الصادق الذی یتعلق بہ الصوم والصلوۃ اقسم اللہ بالفجر الذی ھو اول وقت ظہور الضوء الشمس فی جانب المشرق کما اقسم بالصبح حیث

حیث قال والصبح اذا تنفس بما یحصل به من انقضاء اللیل بظهور الضوء وانتشار الناس وبما تأثر الحیوانات من الطیور والوحوش فی طلب الارزاق وذلک مشاکل لانشور الموتی وفیه عبرة عظیمة لمن تأمل وقال ابن عباس یصبح عرفة لانه یسفر بیتوبه فیه الحجاج الی جبل عرفات الحدیث الصحیح عن قریب صباح روز عرفه که شما طائفه دعا و نیاز حاجیان را نشنید و صبح یوم النحر لانه یوم عظیم ایضا ویقم فیه الطواف المفروض والحلق والرمی ویروی ان یوم النحر هو الصبح الاکبر ویقولی مراد روز اول محرم است که سال از و منفجر میشود و امام ادنبه که حجر مسکینا مست و در تبیان آورده که اشارت بانفجار آب از اصابع حضرت رسول الله صلے الله علیه وسلم در روز طائف وغیر آن گفته اند انفجار ناقه صالح علیه السلام از صخره یا انفجار آب از حجر موسے علیه السلام یا انفجار از سحاب

یار روان شدن اشک است از دیدهٔ عاصیان ۵ بران ازد و سر حشیه دیده جوے ۱۲ دوا الایشی طاری از خود بشوے ۱۲ **روح البیان** ۱۲ **ولیال عشر** ۱۲ اور قسم کھاتا ہون مین اون دس راتون کی کہ بہت بزرگ و متبرک ہین کہ لوگ تمام سال اونکے آنیکے انتظار مین گذارتے ہین اور کاروبار کو اونکے آنے پر موقوف رکھتے ہین اور وہ دس راتین تین قسم پر ہین اول تو دس راتین ذوالحجہ کے مہینے کی اول کی کہ سب حاجی لوگ اطراف و جوانب سے اون دس راتون مین مکہ معظمہ کے شہر مین آتے ہین یا اونکے گرد نواح مین حج و طواف کے بجالانے کو جمع ہوتی ہین اور ابتدا جمع ہونے کی شب اول سے ہوتے ہے اور انتہا اسکے دسوین رات کو ہوتی ہے اور حدیث شریفین آیا ہے کہ دنیا مین ایسے کوئی دن اس مرتبے کا نہین ہے کہ اوس مین عمل صالح بہتر اور فضل ہو ذی الحجہ کے دس دنونسے کہ ہر روز ہ اون دس روز کے روز ہ یمن ہے ایک برس کے روزون کے برابر ہے ثواب مین اور عبادت ہر رات کی اون راتون مین سے شب قدر کی عبادت سے دس گنی ہے قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی الله من هذه الایام العشر قال یا رسول الله ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم یرجع من ذلک بشیء رواه البخاری ۱۲ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے نہین کوئی دن کہ عمل نیک اسمین بہت پیارا ہو طرف اللہ کے اس دس دنون سے کہ دہیا لحجہ عید کا ہے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے کہ غیر ان ایام مین واقع ہو بہت پیارہ ہے طرف خدا کے فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے بیقتے وہ یہی اندنون کے اعمال کو بیچ ایسے نہین مگر جہاد اوس شخص کا کہ نکلا ساتھہ ذات اپنے کے اور مال اپنے کے پس نہ پھر اساتھہ کسی چیز کے نقل کی اسہ بخاری نے ف یعنی اگر ایسا جہاد ہو کہ جان و مال سب ہی ہان کام آوین تو البتہ افضل و محبوب تر ہے ان دنون کے اعمال سے اسلیے کہ ثواب ملتا ہے بقدر مشقت کے اور شاید کہ مراد یہ ہے کہ نیک عمل کرنے اندنون مین بہت محبوب ہین سوا اعمال رمضان کے اور دنون کے اعمال سے یا یہہ کہ رمضان شریف کے اعمال محبوب ترہین باعتبار فرض روزون اور لیلۃ القدر ہونے کے اسمین اور اعمال اس دہی کے محبوب ترہین باعتبار ہونے عرفہ کے اور افعال حج کے اسمین ۱۲ **وسولنا** قال

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیہا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منہا بصیام سنۃ و قیام کل لیلۃ منہا بقیام لیلۃ القدر ۞ رواہ الترمذی وابن ماجہ ۞ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ کے عبادت کرنی اسمین دس دن ذی الحجہ کے سے برابر کیجاتے ہین روزے ہر دن کے انمین سے ساتھہ روز دن برس دن کے اور قیام ہر شب کا انمین سے برابر ہے قیام شب قدر کی نقل کیے یہہ ۞ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ۞ یعنی عبادت کرنی اس دہی مین بہتر ہے عبادت کرنے سے اور دنون مین جو عبادت کہ ہو خصوصاً قربانی کرنی کہ افضل اور محبوب تر اور علوسے ہے اور روزی ترن کی ۞ الخ ۞ یعنی اول ذی الحجہ سے عرفہ تک ۞ ع ۞ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا و فی روایۃ فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا رواہ مسلم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آوے دہنا اول دہنا قصہ عید کا اور ارادہ کرے بعضے تم مین کا یہہ کہ قربانی کرے پس دور کرے بال اپنے اور ناخن اپنے نہ کہ ہی اور ایک روایت مین ہے کہ پس نہ لیوے بال اور نہ ترش دانے ناخن نقل کے یہہ مسلم نے ۞ ف ۞ بال وغیرہ لینے کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام والونکے ساتھہ اور نہیں اس مین تنزیہی ہے پس نہ لینا بالون وغیرہ کا مستحب ہے ہو خلاف اسکا ترک اولا ہے اور امام شافعی رح کے نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہے ۞ ع ۞ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امرت بیوم الاضحی عیدا جعلہ اللہ لہذہ الامۃ قال لہ رجل یا رسول اللہ ارایت ان لم یجد الا منیحۃ انثی افاضحی بہا قال لا ولکن خذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند اللہ رواہ ابو داؤد والنسائی ۞ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا مین ساتھہ دن عید کے قربانی کے یہہ کہ مہرا کرے انمین اسکو عید مقرر کیا ہے اسکو اللہ نے واسطے اس امت کے عرض کیا حضرت سے ایک شخص کہ یا رسول اللہ خبر دیجیو مجکو اگر نپاوے مین مگر منیحہ ماده کیا پس قربانی کرو مین اوسکو فرمایا نہین ولیکن یہہ بال اپنے اور ناخن اپنے اور کترا لبین اپنی اور منڈا اپنے بال زیر ناف کے پس یہہ پوری قربانی تیری نزدیک اللہ کے نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے ۞ ف ۞ یعنی قربانیکا سا ثواب ملیگا اور منیحہ مشتق ہے منح سے بمعنی عطا کی عرب مین عادت تھی کہ اونٹنی وغیرہ دودھ والی محتاج کو دے دیتے تھے کہ ساتھہ دودھ اور پشم اور بچون اوسکے کی فائدہ اوٹھاوین جب تک محتاج تک اور بعد حاجت روائی کے پھیر دین اسکو منیحہ کہتے تھے پس اوس شخص کے پاس ہدیہ بھیجا تو اوسنے اجازت اسکی قربانی کی چاہی حضرت نے اوسکو منع فرمایا اسلیے کہ اوسکے

پاس کوئی چیز نہو سوائے اوسکے ہتی کہ نفع اوٹھاتا ہو اوسکے ساتھ اوسکے پہر ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب ہے مگر عاجز پر نہین اور اسی لیے کہا ہے ایک جماعت نے سلف سے کہ واجب ہے قربانی یہانتک کہ تنگدست پر بہی اور جمہور کے نزدیک تنگدست پر مستحب ہے کرنا قربانیکا اور کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہین واجب ہے مگر اوسپر کہ مالک ہو نصابکا اور بیان نصابکا کتب فقہ مین دیکھنا چاہیے اور جمہور کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے ۶ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا رواہ الترمذی وابن ماجۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ ہیت محبوب ہو طرف اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا لاویگا دن قیامت کے ساتھ سینگون اور بالون اور کہرون اپنے کے اور تحقیق خون قربانیکا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الہی مین پہلے اس سے کہ گرے زمین پر یعنی نزدیک قصد کرنے ذبح کے پس خوش کرو ساتھہ اوسکے نفسون نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ۶ ف ۶ کہا مین العرب نے کہ معنے یہہ ہین کہ افضل عبادت تو ہین دن عید کو یہانا خون قربانیکا ہے اور وہ آویگا ان قیامت کے جیسکہ تہی نیا مین بغیر نقصان کسی چیز کے تاکہ ہو بدلا قربانی کا اوسکے ہر عضو کا اور سواری ہو اوس کو پل صراط پر انتہی یعنے یہہ ہین کہ آوین گے قربانی میزان اعمال مین اور گران کرے گی اوسکو اور خوش کرو یعنی جب جانو تمنے کہ اللہ تعالے قبول کرتا ہے اوسکو اور دیتا ہے اوسپر ثواب بہت پس چاہیے کہ ہون نفس تمہارے ساتھہ قربانی کے خوش نہ کراہیت کرنے والے واسطے اوسکے ۶ ۷ ۶ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ رواہ احمد کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اے رسول خدا کے کیا ہے یہہ قربانی کرنی فرمایا طریقہ ہے تمہارے باپ ابراہیم کا اوپر سلام ہو موجب کیا صحابہ نے پس کیا ثواب ہے واسطے ہمارے اے رسول خدا کے فرمایا بدلہ ہر بال کے نیکے یعنی کامل ثواب کے بدلے بکری کے قربانی کرنے مین کہ اونکے بال ہوتے ہین عرض کیا صحابہ نے پس پشم اے رسول خدا کے یعنی دنبہ اور بھیڑ اور اونٹ کی پشم کی لے کیا ثواب ہے فرمایا بدلہ ہر بال کے پشم من سے ایک نیکی ہے نقل کی یہہ احمد نے اِنَّ اللّٰہَ یُبَاھِیْ مَلٰئِکَتَہٗ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ بِاَھْلِ عَرَفَۃَ یَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا رواہ احمد تحقیق اللہ تعالے فخر کرتا ہے اپنے فرشتون سے بعد دوپہر عرفہ کے ساتھہ عرفہ والون کے فرماتا ہے دیکھو میرے بندون کی طرف کہ آئی ہین میرے یہان پراگندہ سر غبار آلودہ نقل کی یہہ احمد نے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَفِظَ

لِسانہٗ وَسَمعہٗ وَبصرہٗ یَوْمَ عَرَفَۃَ غُفِرَ لَہٗ مِنْ عَرَفَۃَ اِلٰی عَرَفَۃَ رواہ البیہقی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے محفوظ رکھا اپنی زبان کو اور کانو نکو اور بینائی کو دن عرفہ کے بخشے جاتے ہیں اوسکے گناہ اگلے عرفہ سے اگلے عرفہ تک نقل کی یہہ بیہقی نے ف یعنی جسنے زبانکو محفوظ رکھا گناہ کی باتون سے مانند جھوٹ وغیبت وغیرہ کے اور کانونکو محفوظ رکھا سنے جھوٹ اور مزامیر وغیرہ بُری باتون سے اور آنکھہ کو دیکھنے اجنبی اور گناہ کی چیزونسے وہ ثواب مذکور پاتا ہے

ف ۴ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَحْیَا اللَّیَالِیَ الْاَرْبَعَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ لَیْلَۃَ التَّرْوِیَۃِ وَلَیْلَۃَ عَرَفَۃَ وَلَیْلَۃَ النَّحْرِ وَلَیْلَۃَ الْفِطْرِ رواہ ابن عساکر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے شب بیداری کی چار رات مین وجب ہوی اوسکے لیے جنت یا مغفرت شب ترویہ کی اور رات عرفہ کی اور رات عید قربان کی اور رات فطر کی نقل کی یہ ابن عساکر نے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَنْ اَحْیَا لَیْلَۃَ الْفِطْرِ وَلَیْلَۃَ النَّحْرِ لَمْ یَمُتْ قَلْبُہٗ یَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ رواہ الطبرانی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جسنے شب بیداری کی رات عید الفطر مین اور رات عید قربانی مین نہین مریگا دل اوسکا اوسدن کہ مرینگے دل یعنی قیامت کو ہوان ہشت وہان کی سے امن مین ہوگا نقل کی یہہ طبرانی نے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رواہ الترمذی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین دعا روز عرفہ کے ہے اور بہترین اوس چیز کا کہ کہا مین نے اور نبیون نے پہلے جو لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر یہہ ترمذی نے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صَوْمُ یَوْمِ التَّرْوِیَۃِ کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ وَصَوْمُ یَوْمِ عَرَفَۃَ کَفَّارَۃُ سَنَتَیْنِ رواہ ابو الشیخ فی الثواب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ روزہ بقر عید کی آٹھوین کا کفارہ ہے ایک برس کی گناہ ہوتکا اور روزہ دن عرفہ کا کفارہ ہے دو برس کے گناہ ہوتکا نقل کی یہہ ابو الشیخ نے بیچ کتاب ثواب کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَۃَ کَصِیَامِ اَلْفِ یَوْمٍ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ روزہ دن عرفہ کا مانند روزون ہزار دن کے ہے نقل کی یہہ بیہقی نے

ف ۵ بموجب اس حدیث شریف کے اگر عرفہ کے روز یکو ہزار روزہ رکھا جاوے تو بجا ہے کافی رسالہ فضائل عشرہ ذی الحجہ دوسرا رمضان مبارک کے آخر کا دھا کہ عابد لوگ اعتکاف فی سنت اور اکثر لیلۃ القدر کی برکات حاصل کرنیکو تمام سال اوسکے انتظار مین کاٹتے ہین اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ جب یہہ دھا داخل ہوتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم گھر کو چھوڑکے کر حجرہ بازہ کے مسجد مین اعتکاف بیٹھتے تھے اور اپنے اہل وعیال کو شب بیداریون اپنے شریک کہتے تھے اور محنت اور کوشش پر اوسکے کرتے تھے تیسرا محرم کے اول کا دھا کہ شہداء کربلا کی کربت اور غربت کے دن ہین

اور صبر اور رشد کہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین کہیجا ہے اوسکا ثواب اوسکی ارواح مقدس پر اوس دہی مین نازل ہوتا ہے
اور ضال اور مبتدع لوگ اپنی جہالت کی راہ سے قایم کرنیکو رسومات عم انام کی مانند سینہ زنی اور کتاب خوانی
اور تصویر سازی اور نوبت نوازی کیواسطے تمام سال اوس دہی کا انتظار کرتے ہین اور بعضے سفہا ان نے
اوس دس راتو نکو تمام سال مین سے متفرق لیا ہے کہتے ہین کہ پانچ راتین طاق رمضان مبارک کی آخر دہی
کی کہ اوسمین سلسلۃ لیلۃ القدر کی بر کا تکا ہے اور ایک رات عید الفطر کی اور ایک عرفہ کی اور ایک عید الضحی
کی اور ایک معراجکی رات یعنی ستائیسوین رجب کی اور ایک شب برات کی مراد ہین واللہ اعلم ۵
عزیزی ۶ اور واضح ہو کہ ہر قسم کو اس سورہ مین معرف باللام لائی ہین اور لشکر کو
منکر فرمایا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ ان دس راتو کی تعظیم کا سبب پوشیدہ تہا اسواسطے نکرہ لائی تاکہ
یہہ تنکیر اون دس راتو کی تعظیم پر دلالت کرے برخلاف دوسری قسمون کے کہ اونکی عظمت کی وجہ
ظاہر و باہر ہے اور یہہ بھی ہے کہ لیالی عشر کا احتمال چار طور پر ہے چنانچہ مذکور ہوا اسواسطے فائدہ ابہام
اوشیوہ کے اکو نکرہ فرمایا ہے کہ سب احتمالونکی گنجایش ہو سکے **عزیزی** ۶ والشفع والوتر
اور قسم ہے جفت اور طاق کی کہ ظاہر اور محیط ہے تمام عدد ونکو اسواسطے کہ کوئی عدد ان دو قسمون سے
باہر نہین ہو سکتا اور تمام معدودات بلکہ جمیع موجودات کو شامل ہے اور انسانکو جیسے وقت کا انتظار کرنا
اپنے کاروبار کے واسطے جبلی ہے اسیطرح سے جفت اور طاق عدد ونکا بھی اپنے معاملات اور امین دین مین
جبلی ہے جیسکہ حاملہ کو وضع حمل مین نو مہینے کا انتظار کہینچا چاہیے کہ طاق ہے اور بچہ کے دودہ چھوڑنے
مین دو برسکا انتظار کرنا چاہیے کہ جفت ہے اور مکتب مین بٹہانیکو لڑکیکے انتظار چار برسکا اور نماز کے
سکہانیکے واسطے سات برسکا اور روزہ کی تعلیم کیواسطے دس برسکا اور بلوغ اور نکاح کیواسطے پندرہ
برسکا انتظار چاہیے کرنا اور اسیطرح سے مہینے کی تاریخون مین کاروبار کیواسطے جفت اور طاق کا انتظار
کرتے ہین اور شمسی سال کے پورا کرنیکو انتظار بارہ برجونکا اور قمری سال کے واسطے انتظار بارہ مہینونکا
کرتے ہین اور ہفتہ پورا کرنیکو انتظار سات روزکا اور تمام کرنیمین مہینے کے انتظار تیس یا اونتیس روزکا
اور دوگانہ اور چارگانہ نماز ونمین ابتداے تکبیر سے سلام بہیرنے تک انتظار دو یا چار رکعت کا ہوتا ہے
اوسیطرح کا نماز مین انتظار تین رکعت کا کرتے ہین اور اسیطرح سے تمام امور شرعی اور عرفہ مین
انتظار جفت اور طاق کا معمول مروج ہے اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے خلق ہے
اسوجہ سے کہ ہر چیز کو مخلوقات کی دوسری چیز کے ساتہہ ذکر کرتے ہین اور شریک کر دیتے ہین جیسے سماوات
اور زمین دن اور رات اندہیرا اور اجالا اور زاد و مادہ اور مراد طاق سے حضرت حق کی ذات پاک
ہے کہ کوئی چیز اوسکی برابر نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد شفع سے خلق کی صفات ہے کہ متناقض
اور اضداد سے بنی ہوئی ہے جیسے علم اور جہل اور قدرت اور عجز اور حیات اور موت اور عزت اور
ذلت اور قوت اور ضعف اور ورنہ سے مراد صفات خلقی ہے کہ وجود ہے بعدم اور قدرت ہی بغیر عجز کے
اور علم ہے بغیر جہل کے اور حیات ہے بغیر موت کے اور عزت ہے بغیر ذلت کے اور قوت ہے بغیر ضعف

اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ شفع سے مراد دوگانہ نماز اور وتر سے مراد تہ گانہ نماز ہے اور یہہ تفسیر عمران بن حصین کی ہے بروایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے جنت کے درجے اور اہٹہ دروازے ہین اور طاق سے مراد دوزخ کے ساتون طبقے اور اوسکے دروازے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ جفت بارہ برج ہین اور طاق سات ستارے یعنی سیارے کہ اون کے پھرنے سے اون برجونمین طرح طرح کی وضعین اور قسم قسم کی تغیرین عالم مین نمودار ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے وہ چاند ہے کہ پورے تیس روزمین نکلتا ہے اور طاق سے مراد وہ چاند ہے کہ انتیس روزمین نمود ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے دو سجدے ہین ہر رکعت مین اور مراد طاق سے ایک رکوع ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد جفت سے وہ بارہ چشمے ہین کہ موسے علیہ السلام کی لاٹھی کے مارنے سے ایک پتھر مین سے جاری ہوئی تھے اور مراد طاق سے وہ دو نون معجزے ہین کہ فرعون کے مقابلہ مین ظاہر کئے تھے اور قرآنمجید مین یہی اشارہ ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنٰتٍ اور ابوسعید خدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اور مراد جفت سے عید قربان کا روز ہے کہ دسمین ذی الحجہ کی ہے اور طاق سے مراد عرفہ کا روز ہے کہ نومین ذی الحجہ کی ہے اور یہہ تفسیر لیالی عشر سے بہت مناسبت رکھتی ہے وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ اور قسم کہاتا ہے نومین رات کی جبوقت کہ اوسکی اندھیری سرایت کرتی ہے یعنی نومین کہ وہ وقت ہی اون لوگون کے انتظار کا ہے کہ جنکا کاروبار پردہ پوشی سے علاقہ رکھتا ہے خواہ نیک ہو خواہ بد جیسے عبادت شب بیداری دزدی اور عقد نکاح اور چوردزدی چوری کرنا وغیرہ ذالک پس ان لوگون کو اس قسم سے ثابت ہوا کہ انتظار وقت اور مدت کا باوجہ جمع ہونے اسباب اور ارادے کے کرتی ہین اور یہہ از روے حکمت کے انسانکی جبلت کی موافق ہے کہ ہر نیک اور بد کام مین وقت کی رعایت کرتے ہین اور صاحب عقل کو تھوڑی سی فکر کرنے سے ان چیزونمین معلوم ہوجاتا ہے کہ جزا کی تاخیر کرنیمین قیامت کے روز کیا حکمتین اور فایدہ ہین اور اسیواسطے ارشاد ہوتا ہے هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ کیا ہے ان چیزونمین جو بیان ہوئین کوئی قسم کہ کفایت کرے عقل والے کو گویا ہر قسم ان پانچون قسمون سے عقل والیکو ثابت کرنے مین اس بات کے کافی ہے کہ حق تعالیٰ قیامت کے وقت کا منتظر ہے ہر نیک اور بد کی جزا اور سزا دینے کو اور اگر کم فہمونکو یہہ تعجب آتا ہو تو شاید یہہ بات پر آتا ہو کہ اوس روز اگلے پچھلے سب جمع ہونگے اور ایک ان مین ہر ہر شخص کو جزا اور سزا دینا ایک مشکل امر ہے کیونکہ اگر ساری حشر کی مخلوق بگڑ کھڑی ہو اور تقابلہ پر آجاوی تو اوسوقت سزا دینا انکو ہرگز ممکن نہو سکے اسیواسطے باوجود انکے انبوہ کثیر کی تنبیہ دینے سے حکمت کی رو سے کنارہ کیا ہے اور حیلون اور تدبیرون سے اول انکی جمعیت کو بکھیر دیا ہے جب اونکا زور کم ہوگیا ہے تب حسب دلخواہ جو منظور رہا ہے سو کیا ہے پس اگر کارخانہ مجازات کا بھی ہر ایک گناہ گار پر جدا جدا جاری کیا جاتا تو اس اندیشے کا کہٹکا

ہنوتا سوحق تعالیٰ نے درمیان مین ان قسمون کے کہ مذکور ہوئے ہین اور اوس مضمون کے کہ جسپر قسمین کھائی ہین کہ اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ ہے بطور جملہ معترضہ کے تین قصے اپنے مجازات کے جو دنیا مین واقع ہوئے ہین کہ اونمین بڑے بڑے مخلوقونکو جو نہایت قوت اور شوکت رکھتے تھے اونے اِس بات سے ہلاکت کی نہیت اونکا بود کردیا پس اوسکی قدرت کے آگے بڑی مخلوقون زور آور کو سزا دینا کچھ مشکل نہ سمجھنا چاہیے اور حق تعالیٰ کی قدرت کو ذوالاقتدار بادشاہون کی قدرت پر قیاس نچاہیے کرنا کہ یہہ اوسسے کچھ نسبت نہین رکھتے ہین اور اس مقام پر تین قصون کے اختیار کرنے کے وجہ یہہ ہے کہ اگر ایک کام خلاف قیاس سے ایکبار وقوع مین آوے تو لوگ اوسکو اتفاقات سے سمجھتے ہین اور جو مکرر نہ کر واقع ہوئی تو معلوم کرجاتے ہین کہ یہہ کام اوسکے روبرو نہایت آسان اور سہل ہے ✻ **عزیزی** ✻ آیا درین سوگند کہ یاد کردم سوگندے پسندیدہ مرخداوند عقل را تا اعتبار کند و داند کہ سوگند بست محقق و مؤکد و الحجر العقل لانہ یحجر صاحبہ ای یمنعہ من النہافت فیما لا ینبغی و قال بعض الحکماء العقل للقلب بمنزلۃ الروح للجسد فکل قلب لا عقل لہ فھو میت بمنزلۃ قلب البہائم ✻ **روح البیان** اَلَمْ تَرَ الخ اے کیا نہ دیکھا تو نے یعنی کیا نہین جانتا تو کیا سلوک کیا تیرے پروردگار نے ..... عاد کی قوم سے جو ارم کی اولاد مین ہتی وہ قوم ارم بیٹا حضرت سام بن نوح علیہ السلام کی سو ارم کی اولاد سے عاد تہا جو عاد کی اولاد کے بڑے دراز قد تھے اور بہت زور آور ارم نے اپنے نام شہر بسایا تہا اوس شہر کا یہہ نام ارم ہے اور عاد کی اولاد مین دو بہائی ہتے ایک کا نام شداد اور دوسرے کا نام شدید شداد بڑا ہی بادشاہ ہوا اور اوسکی عمر نو سے برس کی ہتی اور اوس وقت کی حضرت ہود نبی ہتے اور اوسسے نصیحت کرتے تھے تو خدا تعالیٰ کو ایک جانکر اوس کی بندگی کر شداد نے کہا اگر مین تیرا کہا مانون تو خدا مجھے کیا دیگا حضرت ہود نے کہا کہ تجھے بہشت دیگا جو ایسا ہوگا اور بہشت کی تعریف کی اوسنے کہا کہ یہہ کیا بڑی چیز ہے ایسا تو مین بھی بنا سکتا ہون یہہ حکم کیا کہ طیار کر دو وہ طیار کیا تین سو برس مین ✻ **ترجمہ قرآن** ✻ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ الھمزۃ للانکار وھو فی قوۃ النفی و نفی النفی اثبات ای قد علمت یا علام اللہ تعالیٰ و بالتواتر ایضا اَرَمَ عطف بیان لعاد للایذان بانہم عاد الاولی یقدر مضاف ای سبط ارم او اھل ارم ذَاتِ الْعِمَادِ صفۃ لازمۃ والام للجنس الشامل للقلیل و الکثیر الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُھَا فِی الْبِلَادِ صفۃ اخری لازمۃ والضمیر لہا علی انہا اسم القبیلۃ ای لم یخلق مثلہم فی عظم الاجرام والقوۃ فی الاقاق والنواحی حیث کان طول الرجل منہم اربعمائۃ ذراع وکان یأتی الصخرۃ العظیمۃ فیحملہا و یلقیہا علی الحی فیہلکہم ولذا کانوا یقولون من اشد منا قوۃ ونظیرہم فی الطیور الرخمی و الطیر فی جزائر الصین یکون جناحا الواحد عشرۃ اذرع باع یحمل حجرا فی رجلہ کالبیت العظیم و یلقیہ علی السفینۃ فی البحر ✻ **روح البیان**

الم تر کیف فعل ربک بعاد ارم ذات العماد کیا نہین دیکھا تونے کیا کیا تیرے پروردگار نے اور دیکھنا یہان جاننے کی معنونمین ہے اسواسطے کہ یہ قصہ اس قدر معروف اور مشہور تہا کہ جاننا سکا کو یا دیکھنا ہے اور لفظ ربک کا اس تمام سورتین اور دوسرے سورتون مین ذات پاک کے نام کی جانے پر مستعمل ہوا ہے اور اس لفظ کے اختیار کرنیکی وجہ ہمقام پر اور دوسرے مقا مونپر یہہ ہے کہ ربوبیت کہ متوجہ اس پیغمبر جلیل القدر کی طرف ہے جامع ہے اور ربوبیت جامع عدل و انصاف قائم کرنا چاہتی ہے اور عدل چاہتا ہے بے انصاف اور سرکشون کی ہلاکت اور تباہی کو عاد کے فرقے کے کہ ارم کے رہنے والے تہے اور عماد جمع ہے عمد کی جیسے جبال اور جبل کا عنہری واضح ہو کہ عاد دو فرقہ تہا نام ہے ایک عاد اولی کہ انکو قدیمہ بہی کہتے ہین اور وہ اولاد مین عاد بن عوص بن ارام بن سام بن نوح علیہ السلام کے ہے اور انکو عاد ارم بہی کہتے کہ ارم انکا دادا تہا اور شداد ارم کو بہی اپنے دادا کے نام پر نام رکہا تہا اور وطن انکا عدان کے متصل تہا اور دوسرے عاد وہ ہین کہ اور شخص کی اولاد ہین کہ اوسکا نام بہی عاد تہا اور انہین عاد اولی مین کا تہا کہ احقاف کی سرزمین مین متصل حضرموت کے وطن اختیار کیا تہا اور اوسکی اولاد اس ملک مین بہت پہیل گئی تہی اور انکا یعنی عاد دوم کا قصہ اپنے پیغمبر کے ساتہہ کہ حضرت صالح علیہ السلام ہے قرآن مجید مین مکرر وارد ہے چنانچہ اپنے مقام پر مذکور ہے اور عاد اولی کا قصہ قرآن مجید مین دو جائے سے زیادہ نہین آیا سو وہ بہی اجمال کے طور پر ایک اس جگہ سے پر اور دو سورہ نجم مین کہ اہلکا عادن الاولی اور یکبط ف اشارہ ہے الغرض انکا قصہ جسقدر کہ تفسیر مین اس آیت کے کفایت کرے لکہا جاتا ہے کہ حضرت نے اس فرقے کو قد و قامت اور قوت بے حساب عنایت فرمائی تہی اور زمانے کے لوگ انکے سے اس آیت مین ممتاز تہے کم سے کم قد کا آدمی انمین کا بارہ گز کا ہوتا تہا اور ہر شخص انمین کا بڑے بڑے پتہر وںکو جو بہت لوگ اٹہانہ سکین ایک ہاتہہ سے اٹہا کر پہینک دیتا تہا اور تمام میرے ملک پر اپنے زور اور قوت کے سبب سے قابض اور متصرف تہے یہانتک کہ اونمین بادشاہ عظیم القدر پیدا ہوے ایک تو شدید اور دوسرا شداد اور یے دونون بادشاہ تمام روئے زمین پر متصرف ہوے تہے اور لشکر اور خزانے بے نہایت جمع کیے تہے لیکن شداد نے اپنے بہائی شدید کے مرنے کے بعد سلطنت کو کمال رونق اور عروج پر پہنچایا تہا کہ چار سو کنی بادشاہ اوسکے مطیع اور فرمان بردار تہے اور کسی روئے زمین کے بادشاہ کو طاقت اسکے مقابلہ کی نہتی پس غرور اور تکبر کے سبب سے دعوای خدائی کا کیا تو وعظون اور عالمون نے اوس زمانے کے کہ علم و عمل انبیاء کا بطور میراث کے رکہتے تہے اس ملعون کو پند اور نصیحت کے طور سے حق تعالی کے خوف اور اسکی عبادت کی طرف رغبت دلانی لگے اوسنے کہا کہ دولت اور حکومت اور جاہ اور ثروت جو اب مجہکو موجود ہے اسی زیادہ اللہ کی عبادت مین کیا حاصل ہوگا اور جو کوئی کہ کسی کی خدمت کرتا ہے یا تو منصب کی ترقی کیواسطے یا دولت کے واسطے سو یہہ سب میرے

پاس موجود ہے مجھکو کیا پروا ہے کہ کسی کی خدمت گزاری کروں انہون نے کہا کہ یہہ سب ملک اور دولت تیرے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کے ثواب مین بہشت عنایت کریگا کہ تمام دنیا سے بہتر ہے اُسنے پوچھا کہ اسمین کیا خوبی ہے واعظون نے جو کچھہ کہ تعریف اور خوبی اُسکی گلے نبیاؤن سے منقول تھے اُسکے سامنے بیان کی اُسنے کہا مجھکو اُس بہشت کی بھی حاجت نہین ہے کیونکہ مین دنیا مین ویسے بنا سکتا ہون پس اپنے معتبر سردارونمین سے سو آدمیون کو مقرر کیا اور ہر ایک کے ساتھہ ہزار ہزار آدمی متعین کئے کہ جیسا کچھہ کہ وہ کہین اُنکے حکم کے موافق عمارت کے کام مین مشغول رہین اور ہر ایک سردار کو اپنا اپنا کام سونپ دیا اور تمام رنجہ مسکونین حکم بھیجا کہ چاندی سونے کی معدنون سے جہان کہین کہ ہون کنکا جمنی نیٹین بنوا کر بھیجو اور گڑے ہوے خزانے نکلوائے اور متصل کوہ مقطم ایک شہر مربع مسکون یعنی چوکھونٹا دس کوس کا لنبا اور دس کوس کا چوڑا کہ مکرر وہ اسکا چالیس کوس کا ہو بنا کرنے کو حکم دیا اور اسکی نیو اس قدر کھودی کہ پانی کے قریب جا پہنچے اور اسکو سنگ خارا سے بھروایا جب نیو بھر چکے اور برابر زمین کے پہنچے تب اُسپر سونے روپے کی اینٹون سے دیوار مین چنا شروع کیا بلندی اُن دیوارون کی اس زمانے کے پانچ سو گز کی مقرر کی جس وقت کہ آفتاب نکلتا تھا تو اس کی چمک سے دیوارون کی روشنی پرتگاہ شہر تک پہنچتی تھی پھر چہار دیواری کے اندر ہزار محل تیار کئے اور محل ہزار ستونکا اور ہر ہر ستون جواہرات مین جڑا ہوا اور میان مین شہر کے ایک نہر بنائی اور ہر ہر مکانین حوضین اور چہ بچے تیار کئے اور اس نہر سے ہر ہر مکا کو ایک ایک نہر دوڑائی تھی کہ ہر مکان مین ہمیشہ فوارے اُڑا کرتے تھے اور چادرین چھوٹا کرتی تھین اور حوضین اور چہ بچے سدا لبالب رہتے تھے اور صحن اُن نہرون کے یاقوت اور زمرد اور مرجان وغیرہ سے بھرے ہوئے تھے اور کنار و نہر اُن نہرون کے درخت بنائے تھے کہ جڑین اُنکی سونے کی اور شاخین اور پتے زمرد کے اور پھول پھل اُنکے موتی اور یاقوت کے اور دوسرے جواہرات کے درخت بنائے تھے کہ جڑین اونکی سونے کی اور شاخین اور پتے زمرد کے اور پھول پھل اونکے موتی اور یاقوت کے اور دوسرے جواہرات کے بنا کر لگائے تھے اور درو کانون اور دیوارون کو مشک و زعفران اور عنبر سے مہکل کرکے ستر کاری کرواکے مطلا اور مذہب کیا تھا اور خوبصورت خوش آواز جانور یاقوت اور جواہر کے بنوا کر درختون پر بٹھائے تھے اور گرداگرد شہر کے ہزار مینارے سونے روپے کے جڑاؤ بنائی تھے کہ چوکی پہرے والے لوگ اپنے اپنے بارہی سے انپر بیٹھے چوکی دیا کرین جب اس اندازہ کا شہر تیار ہوا تو حکم دیا کہ سارے شہر مین قالین ریشمین زردوزی کی بچھاوین اور برتن سونے روپے کے مکانون مین ترتیب سے چن دین اور کسی نہر مین میٹھا پانی اور کسی مین شراب اور کسی مین دودھ اور کسی مین شہد اور شربت جاری کردیا اور بازار اور دوکانون کو بھی کمخواب اور زربفت کے پردون سے آراستہ کیا اور ہر پیشے اور ہنر والے کو حکم دیا کہ اپنے اپنے کام مین مشغول ہون اور حکم دیا کہ انواع انواع قسم کے میوے اور طرح طرح کے عمدہ کھانے ہمیشہ سب شہر والونکو بھیجا کرین بارہ برس کے عرصہ مین

یہہ شہر اس سجاوٹ کے ساتھہ تیار ہوا بعد اوسکے حکم دیا کہ تمام امرا اور ارکان کمال تجمل اور زینت کے ساتھہ اس شہر مین جاکر رہین اور خود بھی اپنی فوج اور لشکر کو ہمراہ لیکر بکمال غرور اور تکبر سے کوچ کیا اور راستے مین بطور چغل اور ٹہوکل کے اون واعظون اور نصیحت کرنیوالونکو کہنے لگا کہ تم اسے بہشت کے واسطے مجھکو کہتے ہے کسی دوسرے کے واسطے سر جھکا فی اور ذلیل ہونے کو اب تمنے میری قدرت اور شوکت دیکھی اور بے پروائی اور بے نیازی کو میری معلوم کیا کہتے ہین جب یہہ اس شہر کے پہنچا تو اوس شہر کے لوگ غول غول کے واسطے استقبال کے واسطے شہر کے دروازے سے باہر آکر زر جواہر اوپر نثار کرنے لگے اور تحفے اور تحائف نذر گذرانی بسیطرح سے جب دروازے پر شہر کے پہنچا اور ایک قدم اوسکا دروازے کے باہر اور ایک قدم اندر تہا کہ آسمان کی طرف سے ایک ایسی کڑک اور آواز سخت ہوئی کہ تمام مخلوق ہلاک ہوگئی اور بادشاہ بھی وہین دروازے مین گر پڑا اور مر گیا اور اوس شہر کے دیکھنے کی حسرت کرکس محنت اور شقت سے اسکو تیار کیا تہا دلکی دلمین لیگیا اب سنا چاہیے کہ وہ شہر کیا ہے مجتہد تفسیر معالم مین لکہا ہے کہ اس بادشاہ اور لشکر کے ہلاک ہونے کے بعد اللہ تعالے نے اوس شہر کو لوگون کی نظرون سے پوشیدہ کردیا مگر کہتے ہے رات کو عدن کے گردنواح کے لوگون کو اوسکی جہلک اور روشنی اوس جگہ پر معلوم ہوتی ہے کہتے ہین کہ یہہ روشنی اوسی شہر کی دیوارون کی ہے اور عبد اللہ بن قلابہ کہ ہمارے حضرت صلعم علیہ السلام کے اصحاب مین سے تہے اتفاقاً اس انواح مین وارد ہوئے کہ ناگاہ ایک اونٹ اونکے اونٹون مین سے چھٹ کر بہاگ گیا وہ اوسکی تلاش مین ڈہونڈتے ڈہونڈتے اوس شہر کے قریب پونہچے تو اون منارون اور دیوارون کو دیکھکر بیہوش ہوگئے اور اپنے دلمین کہنے لگے کہ شہر تو صفات اوسی بہشت کی سی صورت ہے جسکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے وعدہ فرمایا ہے شاید کہ یہہ بعالم مین خواب مین دیکہتا ہون جب اوس شہر کے دروازے پر پہنچے اور اندر گئی تو دیکہا کہ تمام مکانات اور نہرین اور درخت وہان کے سب بعینہ جنت کے سے ہین لیکن شہر مین کوئی آدمی نہین ہوٹے سے جواب اور یاقوت کے مکانات کے صحن مین سنگ مرمر کی جاے پر یاقوت کے پڑے ہے اپنی پاؤن مین لے لینے اور تنہائی کے خوف سے جلد نکل بہاگے اور دمشق کو گئے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو یہہ سارا احوال بیان کیا تو حضرت معاویہ نے اونسے پوچہا کہ شہر تمنے خواب مین دیکہا ہے یا بیداری مین انہون نے کہا بیداری مین اور نشانیان اوس شہر کی خوب دلمین یاد کرکہی ہین کہ عدن کے پہاڑ سے فلانی جانب کو اسقدر فاصلہ کہتا ہے اور دوسری طرف فلانا درخت کی نشانی ہے اور ایک طرف کو فلانا کنواہے اور یہہ جواہر اور یاقوت وہانسے لایا ہون میرے پاس موجود ہین حضرت معاویہ رضہ اس بات کے سنتے سے نہایت متعجب ہوئے اور اوسوقت کے عالمون کے پاس آدمی بہیجا کہ دنیا مین کوئی شہر ایسا بہی ہے کہ سونے روپے سے بنا ہو اور ایسا ایسا ہو اوسوقت کے علما نے کہا کہ ہان قرآن مجید مین اوسکا ذکر آیا ہے اِرَمَ

ذَاتِ الْعِمَادِ مگر اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ کر دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ایک شخص اوسمیں جاویگا اور وہ شخص کوتاہ قد سرخ رنگ اور ابرو اور گردن پر اسکے دو خال ہونگے اور اپنے اونٹ کو ڈھونڈتا ڈھونڈتا اوس شہر میں جا پہنچے گا اور وہاں کے عجائبات دیکھیگا حضرت معاویہ نے یہہ نشانیاں اویمن دیکھیں تو برابر نکلیں فرمایا واللہ یہہ وہی شخص ہے یا اصل کا یہ ہے کہ اوس شہر کی اسسے زیادہ کوئی کیا تعریف کریگا کہ خود رب العزت باوجود احاطہ علم کے تمام معلومات پر اوسکے متعلق ارشاد فرماتا ہے اَلَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ وہ شہر کہ ہرگز پیدا نہیں کیا گیا ویسا روئے زمین کے شہروں میں ۞ عزیزی ۞ وَثَمُودَ الَّذِینَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ اور کیا کیا تیرے پروردگار نے ثمود کے فرقے سے کہ بڑے بڑے پتھروں کو تراش تے تھے وادی القرا میں وادی القرے سے حجر تک ایک ہزار سات سو بستیاں اپنے تصرف میں رکھتے تھے اور ہر ہر بستی میں بڑے بڑے محل اور اٹاریاں اور دروازے اور طاق پتھروں کے تراشے تھے اور تصویریں گل اور پاھین کے بنائے تھے اور وادی القرے ایک شہر کا نام ہے کہ عرض اور طول میں کہ نعظمہ کے برابر ہے اور نخلستان اور چشمے اوسمیں بہت ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کی فتح کے بعد سپر جمیع متعلقات کے ساتھ قابض و متصرف ہوئے ۞ عزیزی ۞ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْأَوْتَادِ ۝ اور کیا کیا فرعون میخوں والے سے جو لوگوں کو میخا کے مارتا تھا ۞ ترجمہ ۞ روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان فرعون انما سمی ذا الاوتاد لان امرأة خازن خربیل کانت ماشطة هجیل بنت فرعون وکان خربیل مؤمنا بکتم ایمانه منذ مائة سنة وکان امرأته فبینما هی ذات یوم تمتشط راس بنت فرعون اذ سقطه المشطة من یدها وقالت تعس من کفر بالله تعالی فقالت ابنت فرعون وهل لك الٰه غیر ابی فقالت الٰهی والٰه السمٰوٰت والارض واحد لا شریك له فغاضت ودخلت علی ابیها وهی تبکی فقال ما یبکیك قالت ان ماشطتك امرأة خازنك تزعم ان لها الٰها غیرك الٰه السمٰوٰت والارض واحد لا شریك له فارسل الیها فسألها عن ذلك فقالت صدقت فقال لها ویحك اکفری بالٰهك قالت لا افعل فمدها بین اربعة أوتاد ثم ارسل علیها الحیات والعقارب وقال لها اکفری بالله والا عذبتك بهذا العذاب شهرین فقالت لو عذبتنی سبعین شهرا ما کفرت به وکانت لها ابنتان فجاء بابنتها الکبری فذبحها علی فیها وقال لها اکفری بالٰهك والا ذبحت الصغری علی فیك ایضا وکانت رضیعا فقالت لو ذبحت من فی الارض علی فی ما کفرت بالله تعالی فأتی بابنتها فلما اضجعت علی صدرها وأرادوا ذبحها جزعت المرأة فاطلق لسان ابنتها فتکلمت وهی من اربعة الذین تکلموا طفلا او قالت یا أماه لا تجزعن فان الله تعالی قد بنی لك بیتا فی الجنة اصبری فانك تقضین الی رحمة الله تعالی وکرامته فذبحت فلم تلبث أن ماتت فاسکنها الله تعالی الی جوار رحمته وکان فرعون قد تزوج امرأة من اجمل

نساء بنی اسرائیل یقال لها آسیة بنت مزاحم فرأت ما صنع فرعون بالماشطة فقالت فی نفسها کیف یسعنی ان اصبر علی ما یفعل فرعون وانی مسلمة وهو کافر فبینما هی تؤمر نفسها اذ دخل علیها فرعون فجلس قریبا منها فقالت یا فرعون أنت شر الخلق واخبثهم عملت الی الماشطة ففتلتها فقال فلعلت بلت المجنون الذی کان بها قالت ما بی جنون وانما المجنون من یکفر بالله الذی له ملک السموات والارض وما بینهما وحده لا شریک له وهو علی کل شئ قدیر فمدها بین اربعة اوتاد بیدیها ورجلیها فعذبها فلما اشرفت علی الموت قالت رب ابن لی عندک بیتا فی الجنة ونجنی من فرعون وعمله فقبض الله روحها واسکنها الجنة العالیة روح ونشر فی عاد اشارة الی الطبیعة البشریة وفی ثمود الی القوة الشهویة وفی فرعون الی القوة الغضبیة فلا بد للسالک من تزکیتها وازالة آثارها روح البیان الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ جنہوں نے سر اٹھایا یا تباہ ہوئے فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ بہت زیادتی کرتے تھے ان شہروں میں فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ پھر برسایا اوپر تیرے رب نے سَوْطَ عَذَابٍ ایک کوڑا عذاب کا اور مجموع لفظ صب اور سوط سے معلوم ہوا کہ عذاب کے واسطے دو ستمارے فرماتے ہیں اور منہ کہ صب کا لفظ اسکی تشدید ہے دوسرا تازیانہ کہ سوط کا لفظ اسکے تصریح ہے اور ایک عبارت میں دو ستمارے جمع فرماتا ہے ان کلام اللہ کا ہے بشر کے کلام میں پایا نہیں جاتا چنانچہ اس آیت میں بھی فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ مذکور ہے اور بالتخصیص ان تینوں قصوں کے لانے میں نکتہ یہ ہے کہ لوگوں کے خیال و ذہنوں میں جو بالالتزام جمع کثیر سے مشکل معلوم ہوتا ہے یا تو اس جہت سے ہوتا ہے کہ وہ جماعت کثیر بڑی زور آور اور قوی ہیکل ہوتی ہیں کہ کوئی انکے مقابلہ کے طاقت نہیں رکھتا تو اسکے واسطے قصہ شداد اور عاد کا بیان فرمایا اور یا کہ ہے کوٹ کے مضبوطی کے سبب سے ہوتا ہے سو اس شبہے کے دفع کے لیے ثمود کا قصہ ارشاد ہوا یا فوج اور لشکر کے باعث سے ہوتا ہے سو اسکے لئے فرعون کا احوال مذکور فرمایا ۱۲ عزیزی ۱۲ اب اس مضمون کو جسکے واسطے پانچ قسمیں اور تین قصے تمہید ہوئے تھے ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ بیشک تیرا رب البتہ گھات میں ہے ۱۲ عزیزی ۱۲

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ۚ وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ۚ پس آدمی جب آزماتا ہے اسکا پروردگار پس عزت دیتا ہے اسکو اور نعمت میں رکھتا ہے اسکو پھر کہتا ہے میرے رب نے مجھکو عزت دی اور بمقابلہ اوسکے جب آزماتا ہے اسکو پروردگار اسکا تو تنگ کرتا ہے اسپر رزق اوسکا پھر کہتا ہے میرے پروردگار نے مجھکو ذلیل کیا ترجمہ ۱۲ ف ۱۲ بے سمجھے چھے آیات کے کہ یہ سب آزمایش ہے میرے صبر کی اور عزت اور ذلت کا مقدمہ تو پوشیدہ ہے

نہین معلوم کہ کیا ہے کیونکہ بہت ہوتا ہے کہ فقر آخرت کی عزت کا سبب ہوجاتا ہے اور بہت ہوا ہے کہ مال و دولت آخرت کی ذلت و وبال کے سبب ہوتے ہین سو دنیا کے پہلے حال پر مغرور ہونا اور ان دونون صورتون مین یعنی نعمت اور بلا مین غیب کے معاملے کو کہ استحان اور آزمایش ہے نہ سوچنا بڑے غفلت ہے ان ربک لبالمرصاد کے مضمون سے بل التقتیر قد یؤدی الی کرامۃ الدارین فی حق الفقیر الصابر ؎ اے دل اگر بدیدہ تحقیق بنگری ؎ درویشی اختیار کنی بر توانگری ؎ وعن ابن ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال لقد رأیت سبعین من اصحاب الصفۃ ما منھم رجل علیہ رداء اما ازار واما کساء قد ربطوہ فی اعناقھم فمنھا ما یبلغ نصف الساقین ومنھا ما یبلغ نصف الکعبین فیجمعہ بیدہ کراھۃ ان تری عورتہ فتأمل ھل تکون ھذہ اھانۃ لخواص عباد اللہ فالمؤمن اما فی مقام الشکر او فی مقام الصبر قال علیہ السلام الایمان نصفان نصف صبر ونصف شکر (۱۲ منہ) یہان پر چند سوال جواب طلب پر ضرور ہین اول یہہ کہ لفظ فا کا تفریع کیواسطے آیا ہے اور عہ کے لفظ یعنی یا کا کلمہ مجمل کی تفصیل کے واسطے ہوتا ہے جو کلام سابق مین گذرا ہو سو اس کلام مین وہ مجمل کہان ہے اور فقط یہ تفصیل کی کس چیز سے علاقہ رکھتی ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ وہ مجمل کلام مضمون ان ربک لبالمرصاد کا ہے اسواسطے کہ اس مضمون سے معلوم ہوا کہ آزمایش دو طرح پر ہے اور بندون کے احوال سے غافل نہین اور یہہ بات اسکو چاہئے کہ نہ بے ہوش پڑے اور ہوشیار رہین غافل نہون لیکن آدمی غفلت مین گرفتار ہے اور اوسکے غفلت کا بیان دونون صورت مین عزت یا ذلت دولت ہو یا فقر تفصیل اس مضمون کی ہوئی اور اس تفصیل کو اس اجمال پر ف کے لفظ سے تفریع فرمایا ہے دوسرا یہہ کہ دولت کی آزمایش کی جاے پر فاکرمہ ارشاد ہوا اور بندے کے زبانی ہی فاکرمن نقل فرمایا اور فقر کی آزمایش کی جاے فاھانہ فرمایا اور بندے کی زبان سے فاھانن فرمایا آمین کیا نکتہ ہے جواب ہلکا یہہ ہے کہ حقیقت مین رزق کی تنگی اہانت کا سبب نہین ہے پس فقر کو اہانت کہنا غافل بندے کا کام ہے کیونکہ موافق واقع کے نہین ہے اسلیے کہ اکثر ہوتا ہے کہ فقر ظاہر ہے دنیا اور آخرت کی صلاح کا سبب ہوجاتا ہے بلکہ موجب عزت اور جاہ کا بھی ہوجاتا ہے چنانچہ بیت سے اولیاء اللہ کے احوال سے ظاہر ہے اور دولت و مال حقیقت مین عزت ظاہری کا سبب ہوتا ہے اکثر حالات مین کوکہ آخرت کی عزت کا سبب نہو بہر صورت فراخ رزق کی دنیا مین بہتر ہے دنیا اور آخرت کے خسران سے معاً سو اس نکتے کے واسطے فاکرمہ لفظ کو اس جاے پر بڑہایا میرے یہہ کہ اہل کلام مین یون معلوم ہوتا ہے کہ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَکْرَمَنِ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَاَکْرَمَهٗ وَاَمَّا هُوَ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَهَانَنِ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ پس لفظ فیقول کا مبتدا کی خبر ہے دونون جاے پر وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ ظرف ہے یقول کا اور کلام مجید مین اول اما کو انسان پر داخل کیا اور دوسری بار اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ پر کہ ظرف یقول کا ہے لائی تاکہ تغییر مین

کیا نکتہ ہے جواب اسکا یہ ہے کہ حقیقت مین اما ظرف پر داخل ہے اسواسطے کہ اما کا لفظ لانے سے انسان کی تفصیل منظور نہین بلکہ اسکی آزمایش کی تفصیل و دولت اور فقر سے منظور ہے اور پہلے قرینے مین کہ اما لفظ متصل اما کے وارد ہے ضمیر ونکے مرجع کی تعین کے واسطے ہے جو کہ سابق مین مذکور نہین ہوئی سو باعتبار اصل معنی کے کلام کو یون سمجھنا چاہیئے کہ ان ربک لبالمرصاد والانسان غافل عن ذلک فی کلتا الحالتین فاما اذا ما ابتلٰہ ربہ فاکرمہ ونعمہ فیقول ربی اکرمن واما اذا ما ابتلٰہ فقدر علیہ رزقہ فیقول ربی اھانن بلکہ اگر خوب غور کیجیے تو یہان دو تفصیلین منظور ہین اول یہ کہ اما الانسان فھو غافل عن کون ربہ لبالمرصاد فی کلتا الحالتین اور دوسرے یہ کہ اما فی حالۃ الابتلاء بالنعمۃ والمال فلا یتقی النعمۃ بالشکر واما فی حالۃ الابتلاء بالفقر والضیق فلا یتقاہ بالصبر ولا یدل کان ربہ ملزق بالحالۃ علی معنا اور جو تفصیل اول کی مقصود بالذات نہی تو اسکے لفظ کو اس تفصیل کیواسطے شروع مین اس تفصیل کے زیادہ کیا کہ اشارہ ہو اس تفصیل پر اور دوسری تفصیل کو اتباع کے طور پہ لائے ہین اسواسطے کہ یہی تفصیل بالذات مقصود تھے واللہ اعلم ۸ عزیزی ۸ چوتھے یہ کہ انکار اور مذمت انسان کی جو اکرمن اور اھانن کے لفظ سے ہو یہی جاتی ہے کس چیز کی طرف متوجہ ہے حالانکہ انسان بیچارہ اس کہنے مین سچا ہے چنانچہ اکرام کے مقام پر اسکے مطابق خود یہی ارشاد فرمایا ہے پھر اگر بندے نے یہی اسکے موافق کہا تو جائے انکار نہین ہے اور اہانت کی جائے پر ہر چند کہ خود نہین فرمایا ہے لیکن مطابق واقع کے ہے کیونکہ فقر اور معاش کی تنگی اکثر اوقات مین سبب ذلت اور حقارت کا ظاہر بینون کے نظر و یقین معلوم ہوتی ہے چنانچہ کہا ہے عزۃ اللہ تیا بالمال وعزۃ الاخرۃ بالاعمال جواب اسکا یہ ہے کہ انکار اور مذمت کہنے پر اکرمن اور اھانن کے اسواسطے ہے کہ موافق واقع کے نہین ہے بلکہ اس جہت سے ہے کہ بندہ اکرام اور اہانت دنیوی مین فرق رہے اور اس آزمایش سے کہ پروردگار اکرام اور اہانت کے مستحق و مستور ہے غافل ہو جاتا ہے اور حقیقت کو اکرام اور اہانت کی کہ قیامت کے روز ظاہر ہوگی نہین جانتا اور سو اکرام اور اہانت دنیوی کے کیطرح کا اکرام اور اہانت تصور نہین کرتا پس بندہ مانند بے عقل بچے کے ہے کہ زہر شکر آلودہ کو مانند شکر کے جانتا ہے اور بدبندے دوا کو کہ سراسر اسکے حق مین نافع ہے زہر جانتا ہے سو یہ انکار اور جھڑکیان اسکی بے وقوفی پر ہین کہ حقیقت کو جھوڑ کے ظاہر پر ریجھ رہا ہے ۸ عزیزی ۸ پانچوین یہ بات ہے کہ ابتلا کے معنے خوف کے موافق فقر مین تو ظاہر ہین لیکن دولت اور اکرام مین ابتلا کے کیا معنے ہو سکتے جواب سکا یہ ہے کہ لغت مین ابتلا کے معنے امتحان اور آزمایش کے ہین سو جیسے کہ فقر مین آزمایش منظور ہے یعنے صبر کریگا یا نہین اسیطرح دولت مین بھی وہی آزمایش منظور ہے کہ شکر کریگا یا نہین ؎ بادہ نوشیدن و ہشیار زشتن ہمہ ست ؎ گر بدولت برسی مست نگردی مردی ؎ پس ابتلا سے اس جاے پر لغوی

معنی مراد ہین نہ عرفی اور سب آدمی کے حال کی تفصیل بیان کرنے سے فقرہ ہوا غنا فارغ ہوچکی تو اب اسکو اور انکرنے پر ان حقون کے جو لوازمات غنا کے ہین اور ادا نکرنے پر اسکے منکر کے زجر و توبیخ فرماتے ہین كَلَّا بات یون نہین ہے بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت نہین کرتے وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ اور ایک دوسرے کو تغذیہ نہین کرتے ہو کہانا کہلانے پر مسکین کے بلکہ اپنے مال کمائے ہوئے سے دنیا تو کیا ممکن ہے غیر کے مال سے بھی جو بے محنت تمکو ملتا ہے خرچ نہین کرتے ہو اور اوسکو بھی بے دھڑک چکھ جاتے ہو چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا اور کہاتے ہو میراث باپ دادون کی بے موقع اور بیجا اور فرق نہین کرتے ہو تم درمیان اپنے حق کے کہ حلال ہے اور اپنے شرکون کے حق کے کہ حرام ہے پس تمہاری سمجھ بوجھ جانورون کی سمجھ بوجھ سے بھی کمتر ہے کہ اپنی کہاس کو اول دیکھ لیتے ہین پھر اگر قابل کہانے کے ہوتی ہے تو کھاتے ہین ہنڑ نہین ھ عزیزی ھ اور اگر کوئی یہ کہے کہ یہ میرے پاس مال ہے کہ یتیم اور مسکین کو اسمین دون اور نہ باپ دادے کی میراث مل ہے کہ اسمین سے شرکون کا حق کھا لیا ہوگا اسکے جواب مین فرماتے ہین وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا اور دوستی رکھتے ہو تم مال سے جی بھر کے اور ہر چند کہ مال نہین ہو لیکن تمہارے دلمین مال کی محبت بھری ہوئی ہے اگر تمہارے ہاتھ آوے تو تم بھی ہم کرو جو دوسرے کرتے ہین ھ عزیزی بیضاوی ھ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا کثیرا مع حرص و شره و منع حقوق و عدم انتفاع فان الجم الكثير يقال جم الماء في الحوض اذا اجتمع فيه و كثر و المقصود ذمهم ببيان ان حرصهم على الدنيا فقط و انهم عادلون عن امر الاخرة و فيه اشارة الى ان حب المال طبعي فلا تخلص منه المرء بالكلية الا ان يكون من الاتقياء فربما اشار الى حبه اذا لم يشتغل لا يكون مذموما و قال بعض الكبار و تحبون مال الاعمال السيئة النفسانية و الاحوال الفيئية الهوائية حبا كثيرا ھ روح البیان كَلَّا زَادَكُّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا مین سمجھا چاہیے کہ جب کوئی جاوگی نہین ہوسکیا کہ حق ہے کوٹنے کا اور آویگا تیرا پروردگار جلال اور قہر کی صفت سے اور آوینگے فرشتے صفین کی صفین یعنی ساتون آسمان کے سات صفین ہوجاوینگی اور جا ملائک عرش کی صف دوسری اور علی ہذا القیاس ھ عزیزی ھ كَلَّا رد ع دكا دكا استئنافا و بطريق تعليل للردع و الدك الدق و قال الخليل الدك كسر الحائط و الجبل و قال المبرد الدك حط المرتفع بالبسط و دكا الثاني ليس تاكيد الاول بل هو دك آخر سوى الاول و المعنى اذا دكت الارض دكا متتابعا و ضرب بعضها ببعض حتى انكسر و ذهب كل ما على وجهها من جبال و ابنية و قصور حين زلزلت زلزلة بعد زلزلة و حركت تحريكا بعد تحريك و صار هباء منبثا و هو عبارة عما عرض لها عند النفخة الثانية ھ روح البیان وَجَاءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۝

اور لائی جاوے گی اس روز دوزخ اوسدن سوچیگا آدمی اور کہان لے اسکو سوچنا کہنے لگے گا آدمی افسوس اگر میں نے کچھ آگے سے بھیجا ہوتا اس زندگانی کے واسطے مال اور اعمال نیک پس اُس روز نہ ماریگا اسکا سا مارنا کوئی اور نہ باندہیگا اسکا سا باندہنا کوئی اور بعضے معتبر قاریون نے لایعذب اور لایوثق مجہول کے صیغہ سے پڑہا ہے اور اس صورت مین معنی ظاہر ہین کہ نہ عذاب کیا جاویگا اُس غافل کی طرح سے کوئی اور نہ بند کیا جاویگا اس غافل کی طرح سے کوئی ۵ عزیزی ورو ۵ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ھو یزل استعمال من بتن کرا و استئناف وقع جوابا عن سؤال نشأ عنه کأنه قیل ماذا یقول عند تذکرہ فقیل یقول یا لیتنی عملت لاجل حیاتی ھذہ یعنے لتحصیل الحیاۃ الاخرویۃ التی ھی حیاۃ نافعۃ دائمۃ غیر منقطعۃ اعمالا صالحۃ تنفعنی ۵ وَیَوْمَئِذٍ یُّعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۵ اے جی جین پکڑے ہوئے اپنے پروردگار کیطرف ایسی حالت مین کہ خوش ہونیوالا ہے تو دیکھنے تجھ سے جمال حق کے اور پسند کیا گیا ہے تو ساتھ فہم و کمال جمیل اخلاق کے پہر داخل ہو میری مقرب بندونکی گروہ مین کہ دیدار کے مقام مین پہنچے ہین اور داخل ہو میری جنت مین کہ وہ مقام ہے لذت جسمانیکی مزے اوٹہانیکا رزقنا الله لفوز بالسعادتین اسجگہ یہ سمجہ لیا چاہئی کہ نفس انسانی کو قرآن مجید مین تین صفتون سے موصوف کیا ہے اَمَّارَہ اور لَوَّامَہ اور مُطْمَئِنَّہ اَمَّارَہ کی صفت ہے کافرون اور فاسقون کے نفس کی کہ کفر اور فسق سے موہنہ نہین پہیرتے اور اونکا نفس اونکو ہر وقت انہین کامون کے طرف رغبت دلاتا ہے اور لوامی اون گنہگارونکی نفس کی تعریف ہے کہ وہ اپنی بدی پر ندامت کہینچتی ہین اور گناہ ہوجانیکے بعد اپنی کو آپ ملامت کرتے ہین کہ یہہ کام مینے کیون کیا اور بہت برا کیا اور مطمئنہ ہونا انبیا اولیا اور صحاب کے نفسونکی صفت ہے کہ ایمان اور اطاعت اور ذکر اور فکر مین حق کے اطمینان رکہتے ہین اور کسی کمش سے خاہشون کی اور خطرات سے کسی ہونیکے واسطے احوال پر اگندہ اور اوقات مکدر نہین ہوسکتی اور بعضے کہتے ہین کہ امارگی ہر نفس کی صفت ذاتی ہے کہ شہوت اور غضب کیوقت عقل اور شرع علی سلم پر ہجوم کرتی ہے اور لوامگی بہی ہر نفس کی صفت ہے مگر جسوقت کہ عقل اور شرع کیطرف رجوع کرے اور خیر اور شر کو پہچانے اور مطمئنان بہی ہر نفس کی صفت ہے مگر جبکہ ذکر کا نور تمام بدن کے اجزا پر غالب ہوجاتا ہے اور حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ہے کہ ساے نفس قیامت کے دن تو آمد ہوگئے اور اُسکو ملامت کرینگی کہ طاعت تو نے زیادہ کیون نکی اور گناہ کیون کیا اور ہرچند کہ اہل وقت اِس ندا اور پکار کا وقت فزع اکبر کہتے ہے کہ قیامت کے روز ہوگا لیکن نمونہ اوسکا وقت مرنے ہر مومن کی ظاہر ہوتا ہے چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مینے سُنا ہے کہ جب باریمان آدمی کو اجل آتی ہے تو سرہانے اوسکے فرشتے

تو بصورت خوش لباس معطر آتی ہیں اور کہتے ہیں اے جان بچی آرمیدہ خوشی اور خوشی سے نکل آ تو اپروردگار سے خوش ہے یہہ بات سنکر مسلمانکی جان کمال خوشی سے نکل آتی ہے اور نور ایک عالم اوسکی خوشبو سے معطر ہوجاتا ہے اور فرشتے اوسکو ریشمی معطر کپڑے میں لیجاتے ہیں اور دروازے آسمان کی کہلجاتے ہیں اور وہان کے دربان مرحبا کہتے ہوئے استقبال کرتے ہیں اور اوسکے واسطے بخشش طلب کرتے ہیں اور اوسکو عرش معلے کے نیچے لیجاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرے اور حضرت میکائیل کو حکم ہوتا ہے کہ اس جانکو مسلمان اور نیکو کار روح کے ارواحکی تعلیم داخل کرو اور اوسکی قبر کو فراخ کردو کہ آرام اور راحت اوسکو پہنچی رہے اور اوسکو کہہ دو کہ آرام سے سو رہے نہی دو لہن کی مانند کہ اوسکو کوئی بیدار نہیں کرتا اور کافر و منافق کا معاملہ اوسکے برعکس معاملہ واقع ہوتا ہے ۱۲ عن بزی راضیۃ بالثواب مرضیۃ عنک وقال الحسن اذا اراد اللہ قبضھا اطمأنت الی اللہ ورضیت عن اللہ رضی اللہ عنھا قال عبد اللہ بن عمر واذا اراد ان یتوفی العبد المؤمن ارسل اللہ عز وجل ملکین وارسل الیہ بتحفۃ من الجنۃ فیقال لھا اخرجی ایتھا النفس المطمئنۃ اخرجی الی روح وریحان ورب عنک راض فتخرج کاطیب ریح مسک وجدہ احدھم فی انفہ والملائکۃ علی ارجاء السماء یقولون قد جاء من الارض روح طیبۃ ونسمۃ طیبۃ فلا یمر بباب الا فتح لہ ولا بملک الا صلی علیہ حتی تؤتی بہ الرحمن فیسجد ثم یقال لمیکائیل اذھب بھذہ فاجعلھا مع انفس المؤمنین ثم یؤمر فیوسع علیہ قبرہ سبعون ذراعا عرضہ وسبعون ذراعا طولہ وینبذ لہ فیہ ریحان ان کان معہ شیء من القرآن کفاہ نورہ وان لم یکن جعل لہ نور مثل الشمس فی قبرہ ویکون مثلہ مثل العروس نیام فلا یوقظہ الا احب اھلہ الیہ واذا توفی الکافر ارسل اللہ الیہ ملکین وارسل الیہ قطعۃ من ثیاب انتن واخشن من کل خشن فیقال ایتھا النفس الخبیثۃ اخرجی الی جھنم وعذاب الیم ورب علیک غضبان وقال سعید بن خیر مات ابن عباس بالطائف فشھدت جنازتہ فجاء طائر لم نر علی خلقتہ فدخل نعشہ ثم لم نر خارجا منہ فلما دفن تلیت ھذہ الایۃ علی شفیر القبر لم یدر من قرأھا یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ۱۲ معا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ الفجر فی اللیالی العشر غفر لہ ومن قرأھا فی سائر الایام کانت لہ نورا یوم القیمۃ ۱۲ بیضاوی قیل نزلت فی حمزۃ بن عبد المطلب وقیل فی حبیب الذی صلبہ اھل مکۃ وقیل ھی عامۃ فی المؤمنین اذ العبرۃ لعموم اللفظ لا بخصوص السبب ۱۲ منہ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم بالصواب تمت سورۃ الفجر

سورۃ البلد

یہہ سورہ مکی ہے اسمیں بائیس آیتیں اور پانچ رکوع اور تینسو اکتیس حرف ہیں

اور اس سورہ کا سورۃ بلد اسواسطے نام رکھا ہے کہ اوسکے شروع مین مکہ معظمہ کے شہر کی قسم کھائی ہے
اور بلد عرب کی لغت مین شہر کو کہتے ہین اور دیکھنا اس شہر کے حال کا اُوسوقت کہ قسم کہائیگا وقت
تہا دلیل صریح ہے اسبات پر کہ آدمی کو دنیا اور آخرت مین اوٹہانے سے مشقت اور رنج کے چارہ نہین
چونکہ جب ایسا شہر بزرگ مجمع ایسی مشقتون کا ہووے تو دوسرے شہر بطریق اولی بڑے بڑے رنج
اور مشقتون سے خالی نہون گے اور انسان جو مدنی الطبع ہے یعنی اوسکی طبیعت مین شہر کی محبت
بسی ہوئی ہے بغیر شہر کے رہ نہین سکتا اور کوئی شہر مقام راحت کا نہین مصرعہ ہیچ
گنجے بے دود بی دام نیست ۔ اور شہر مکے کی عظمت بہت وجہونسے ثابت ہے اونمین سے یہہ ہے
کہ حرم الہی کا مکان ہے، اور مقام امن کا اور مرجع خلق کا کہ ہر سال لمین ہزارہا آدمی دور دور کے ملکون
اور شہرون سے ارادہ وہان کا کرتے ہین اور وہ عمدہ نسک کی جاسے کہ حج اور عمرہ ہے اور اول
ہے سب دنیا کی بناؤنسے اور قبلہ ہے عالم کا اور مقام حضرت خلیل علیہ السلام کا بہی وہان ہے
اور اون سب سے بڑہکر یہہ بات ہے کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی تولد کی جاہی ہے اور اوہان
اللہ تعالی کی طرف سے وحی نازل ہونیکی جگہہ ہے اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ والفجر سے یہہ
کہ اس سورتین تاکید عزت اور حرمت کرنے پر جسکی اوپر کھائی ہے کہ انسان مسلمین کے اوندمت
مال کی محبت کی نکوہے اور اس سورتین بہی یہی مضمون مذکور ہین اور اوس سورے مین بلاک
کرنا بڑی بڑی زبردست سرکشونکا جنہونے سب سے مذکور ہے جیسے عاد اور ثمود
اور فرعون اور اس سورے مین بہی ایسے کافر پر جڑ کی ہے کہ اپنے قوت پر اترا تا تہا اور کیکو خیال مین
نہ لاتا تہا اور سبب اس سورہ کی نازل ہونیکا یہہ ہے کہ قریش مین ایک کافر ولید بن مغیرہ
نام بڑا پہلوان قوی ہیکل زورآور تہا اور ابوالاسد اوسکی کنیت مقرر کی تہی اور قوت اوسکی
اس درجہ کو پہنچی تہی کہ چمڑا گائے کا بیٹہکر کالے اپنے پانون سے دبالیتا تہا اور دو کو اپنے دہتا تہا
کہ اس چمڑیکو میرے پانون کے نیچے سے کہینچ لو تمام آدمی ملکر زور کرتے تہے یہان تلک کہ
وہ چمڑا پہٹ جاتا تہا لیکن اوسکے پانون کی نیچے سے جنبش نہین کرتا تہا جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو اسلام کی طرف دعوت کی تو وہ کافر ایمان نہ لایا اور کلام سخت
کہنے کہ تو مجہکو ایک قید خانہ سے ڈراتا ہے جسکے کل انیس ۱۹ پیادے ہین اونکو تو مین ایک ہاتہ
ہاتہ سے پسند کرتا ہون ایسا کون ہے کہ میرا سامنا کرے اور ایک باغ پر مجہکو بہلاتا ہے کہ جسمین سو دیوتین
اور خاطر داریو نمین ڈہیرون مال خرچ کیے ہین اگر اون مالونکو کہا جاوے تو وہ تیرا لمبا سامان اور اسباب
اور درختون اور نہرون سمیت اوسکی رو برو حقیقت ہے پس اوسکے ان باتونکے جواب مین اللہ تعالی
نے یہہ سورت بہیجی اور مضمون اس سورتکا یہہ ہے کہ آدمیکو اپنی قوت اور پیسہ اور مالکی کثرت اور
بڑائی پر نام اور جاہ کے مغرور ہونا نچاہیے اور ابتدا اور اپنے پیدائش کی موت کی نہایت تک
نظر مین رکہنا چاہیے کہ کیا کیا سختیان درپیش ہین اگر طاقت اونکی اوٹہانیکی بغیر اللہ تعالی کی مدد

کے ممکن نہین ہے اور مال کو اوسوقت لعنت جانتا چاہیے کہ آخرت کی سختیون مین کام آوے نام وجاہ دنیا فانیکا جیسے سراب کا پانی اور نقش برآب ہے ۵ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۵
لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ قسم کہاتا ہون مین اس شہر کی اور تو رہنے والا ہے اس شہر مین اور لا اصل مین نفی کی معنون مین ہے اور یہان پر قسم کی تاکید کے مقام پر اس لفظ کو لائے ہین اور وجہ تاکید کے سمجھانے کے اس لفظ سے یہہ ہے کہ قسم اکثر اسبات پر کہاتے ہین کہ اس بات سے کوئی منکر ہو پس اول آ کے کلمے سے منکر کے انکار کو نفی کرتے ہین بعد اسکے قسم سے اپنے مطلب کو ثابت کرتے ہین پس گویا مطلب طور سے ثابت ہوتا ہے باطل کرنے سے نفیض کے اور ثابت کرنے سے مین مرعا کے اور اگر فقط قسم ہے کو ذکر کرتے تو اثبات ایک نہی طور سے ہوتا اوسطے نفی کے کلمے کو لائے تاکید کے زیادتی ہوا و بعضے علما کہتے ہین کہ قسم کے نفی مراد ہے یعنی اس مطلب پر قسم کی حاجت نہین ہے کہ خود ظاہر ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ کلمہ معظم ہے کے بزرگی پر دلالت کرتا ہے کہ اس چیز کا رتبہ اس سے بڑھکر ہے کہ اسپر قسم کہائی جاوے جیسے کوئی کسی بات پر اسکی قسم کہائی جاوے اور دونون صورتون مین اشارہ ہے بات ہوئی پر مطلب کے دعوا کرنے سے اسکے ظہور کے پس اس سے بھی تاکید ثابت ہوئی وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ حال ہے مقسم بے اور انت خطاب ہے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ہے علمانے کہ ہیچ قرآن مجید کے چار ہزار نام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہین بعضے تعریض اور بعضے تصریح داحل بمعنی الحال من المحلول وھو النزل کے یحل انت یا محمد حالا فی مکۃ نازل بھا قدیر اقسامہ تعالی بمکۃ بحلولہ علیہ السلام فیھا اظھار المزید فضلھا فانھا بعد ان کانت شریفۃ بفضلھا زاد شرفھا بحلول النبی العظیم الشرف فیھا فالاشرف فیہ خصلۃ شرف بشرف المکین وما فیہ شرف ذاتی یحصل لہ بشرفہ شرف زائل فحل فی حرمی النبی علیہ السلام کمکۃ والمدینۃ وغیرھما ینبغی ان یحافظ علی حرمتہ وقد سمی علیہ السلام المدینۃ طابۃ لانھا طابت بہ وسکانہ وفیہ تعریض لاھل مکۃ بانہم لجھلھم یریدون ان یخرجوا منھا من یزید شرفھا ویؤذوہ ۵ اے کعبہ ازمین قدوم تو صد شرف یافت مژدہ ازنعلین پاک تو صد صفا یافت نور طلعت تو ہا یافت ذوق پیرنت خاک پائے تو آب لوق ونواحو فیہ اشارۃ الی بلد مکۃ الوجود الانسان والی رسول القلب المستکن فی الجانب الایسر منہ ۵
عزیزی وروح البیان ۵ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۵ اور قسم ہے باپ کی اور بیٹے کی یعنی آدم صفی کی اور اسکی اولاد کی قسم ہے ۵ عزیزی ۵ ف ۵ قولہ تعالی ۵ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۵ اور قسم ہے جننے والی کی اور جنی گئی کی کہ دونون کمال مشقت اور رنج مین گرفتار ہین کیونکہ جننے والیکو اول تو بوجھ اوٹھانا حمل کا اور بدمزہ رہنا طبیعت کا اور جنے کا درد اوٹھانا چاہیے اور بعد اوسکے بچے کے پالنے مین سختیان اور رنج کہینچنا چاہیے اور جسکو جنتی ہے اوسکی مصیبتین یہہ ہین کہ اول تو اوسکو اندیشہ یہ ہین بچیدان کے کمال عجز اور ضعف ناتوانی سے گذران کرنا چاہیے اور بعد اوسکی اس محنت

اور اس سورہ کا سورۃ بلد اسواسطے نام رکھا ہے کہ اوسکے شروع مین کہ معطوف کے شہر کی قسم کھائی ہے
اور بلد عرب کی لغت مین شہر کو کہتے ہین اور دیکھنا اس شہر کے حال کا اوسوقت کہ قسم کہانیکا وقت
تہا دلیل صریح ہے سبات پر کہ آدمی کو دنیا اور آخرت مین اوٹہانے سے مشقت اور رنج کے چارہ نہین ہے
چونکہ جب ایسا شہر بزرگ مجمع ایسی مشقتون کا ہووے تو دوسرے شہر بطریق اولی بڑے بڑے رنج
اور مشقتونسے خالی نہون گے اور انسان جو مدنی الطبع ہے یعنی اوسکی طبیعت مین شہر کی محبت
بسی ہوئی ہے بغیر شہر کے رہنہین سکتا اور کوئی شہر مقام راحت کا نہین مصرعہ ہیچ
گنجے بے دو دہی دام نیست ۔ اور شہر مکے کی عظمت بہت وجہونسے ثابت ہے اونمین سے یہہ ہے
کہ حرم الٰہی کا مکان ہے اور مقام امن کا اور مرجع خلق کا کہ ہر سال لین ہزار ہا آدمی دور دور کے ملکون
اور شہرون سے ارادہ وہانکا کرتے ہین اور وہ عمدہ نسک کی جانے کہ حج اور عمرہ ہے اور اول
ہے سب دنیا کی بناؤنسے اور قبلہ ہے عالم کا اور مقام حضرت خلیل علیہ السلام کا وہین ہان ہے
اور اون سب سے بڑہکر یہہ ہے کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تولد کی جا ہی ہے اور اونپر خاتمہ
اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہونیکی جگہہ ہے اور اس سورۃ کی ربط کی وجہ سورہ والتین سے یہہ
کہ اس سورتین تاکید عزت اور حرمت کرنے پر یتیم کی اور کھانا کہلانے پر مسلمین کے اور مذمت
مال کی محبت کی مذکور ہے اور اس سورتین بہی یہی مضمون مذکور ہین اور اوس سورے مین ہلاک
کرنا بڑی بڑی زبردست سرکشونکا کنایہ ہولی مشابہت کے سبب سے مذکور ہے جیسے عاد اور ثمود
اور فرعون اور اس سورتین بہی ایسے کافر پر جڑکی ہے کہ اپنے قوت پر اترا تا تہا اور کسیکو خیال مین
نہ لاتا تہا اور سبب اس سورہ کی نازل ہونیکا یہہ ہے کہ قریش مین ایک کافر خلدہ بن اسید
نام بڑا پہلوان قوی ہیکل زور آور تہا اور ابوالاسد اوسکی کنیت مقرر کی تہی اور قوت اوسکی
اس مرتبہ کو پہنچی تہی کہ چمڑا گائے عکاظی کا اپنے پانون سے دبالیتا تہا اور کوئی اوسے کہینچ نہ سکتا تہا
کہ اس چمڑے کو میرے پانون کے نیچے سے کہینچ لو تمام آدمی ملکر زور کرتے تہے یہان تلک کہ
وہ چمڑا اپر زے پرزے ہوجاتا تہا لیکن اوسکے پانون کی نیچے سے جنبش نہین کرتا تہا جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو اسلام کی طرف دعوت کی تو وہ کافر ایمان نہ لایا اور کلام سخت
کہنے کہ تو مجھکو ایک قید خانہ سے ڈراتا ہے جسکے کل آنہین پایا ہے ہین اونکو تو مین ایک ہی
ہاتہہ سے پس کرتا ہون ایسا کون ہے کہ میرا سامنا کرے اور ایک باغ پر مجھکو بہلاتا ہے کہ مینے فنا دیونمین
اور خاطر دار یونمین ڈہیرون مال خرچ کیے ہین اگر اون مالونکو گن لیے تو وہ تیرا باغ سامان اور اسباب
اور درختون اور نہرون سمیت اوسکی زور بر و بحقیقت ہے پس اوسکے ان باتونکے جواب مین اللہ تعالیٰ
نے یہہ سورت بہیجی اور مضمون اس سورتکا یہہ ہے کہ آدمیکو اپنی قوت اور پیسہ اور مالکی کثرت اور
بڑائی پر نام اور جاہ کے سغرور ہونا نچاہیے اور ابتدا کر اپنے پیدائش کی موت کی نہایت تک
نظر مین رکہنا چاہیے کہ کیا کیا سختیان درپیش ہین کہ طاقت اونکی اوٹہانیکی بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد

کے ممکن نہیں ہے اور مال کو اوسوقت لغنمت جاننا چاہیے کہ آخرت کی سختیون مین کام آوے نام وجاہ دنیا فانیکا جیسے سراب کا پانی اور نقش برآب ہے ۵ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۵ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ قسم کہاتا ہون مین اس شہر کی اور تو اترا ہوا ہے اس شہر مین اور لا اصل مین نفی کی معنون مین ہے اور یہان پر قسم کی تاکید کے مقام پر اس لفظ کو لائے ہین اور وجہ تاکید کے سمجھانے کے اس لفظ سے یہہ ہے کہ قسم اکثر اسبات پر کہاتے ہین کہ اس بات سے کوئی منکر ہو پس اول آ کے کلمے سے منکر کے انکار کو نفی کرتے ہین بعد اسکے قسم کے اپنے مطلب کو ثابت کرتے ہین پس گویا مطلب دو طور سے ثابت ہوتا ہے باطل کرنے سے نفیض کے اور ثابت کرنے سے عین مدعا کے اور اگر فقط قسم ہے کو ذکر کرتے تو اثبات ایک ہی طور سے ہوتا بواسطے نفی کے کلمے کو لائے تاکید کے زیادتی بڑھانے کے لیئے علما کہتے ہین کہ قسم کے نفی مراد ہے یعنی اس مطلب پر قسم کی جاتی نہین ہے کہ خود ظاہر ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ کلمہ مقسم بہ کے بزرگی پر دلالت کرتا ہے کہ اس چیز کا رتبہ اس سے بڑھکر ہے کہ اسکے چھوٹے سی بات پر اسکی قسم کہائی جاوے اور دونون صورتون مین اشارہ ہے ثابت ہونی ہر مطلب کے دعوا کرنے سے اسکے ظہور کے پس اس سے بھی تاکید ثابت ہوئی وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ حال ہے مقسم بے اور انت خطاب ہے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ہے علما نے کہ ہیچ قرآن مجید کے چار ہزار نام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہین بعضے تعریض اور بعضے تصریح و احل معنی احال من الحلول وہو النزول ای وانت حال بهذا البلد یا محمد حلالا فی مکة نازل بها قیل افسامه تعالی بمکة لحلوله علیه السلام فیها اظهار المزید فضلها فانها بعد ان کانت شریفة بنفسها ازداد شرفها بحلول النبی العظیم الشرف فیها فالاشرفیة بحصول اشرف البشر فی اشرف البقاع ذاتی یحصل لها شرف زائد بشرف زائد فمن فی النبی علیه السلام کمکة والمدینة وغیرهما ینبغی ان یحافظ علی حرمته وقد سمی علیه السلام المدینة طابة لانها طابت به وسکانه وفیه تعریض لاهل مکة بانهم لجهلهم یرون ان یخرجوا منها من یشرفها ویؤذوه ۵ اے کعبہ ازین قدوم تو صد شرف یابے مژدہ ازنقدم پاک تو صد صفا نایابے نور طلعت تو فایۂ فروغ پیشرف خاک پائے تو آبے نوائے تو فیه اشارة الی بلدا مکة الوجود الانسان والی رسول القلب المسکن فی الجانب الایسر منه ۵ غریبے وروح البیان ۵ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ اور قسم ہے باپ کی اور بیٹے کی یعنی آدم صفی کی اور اسکی اولاد کی قسم ہے ۵ عزیزی ۵ ف ۵ قوله تعالی ۵ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ ۵ اور قسم ہے جننے والی کی اور جنی گئی کی کہ دونون کمال مشقت اور رنج مین گرفتار ہین کیونکہ جننے والیکو اول تو بوجھ اوٹھانا حمل کا اور بعد وضع رہنا طبیعت کا اور جنے کا درد اوٹھانا چاہیے اور بعد اوسکے بچے کے پالنے مین سختیان اور رنج کھینچنا چاہیے اور جسکو جنتی ہے اوسکی مصیبتین یہہ ہین کہ اول تو اوسکو اندیشہ ہین بچیدان کے کمال عجز اور ناتوانی سے گذران کرنا چاہیے اور بعد اوسکی اس محنت

سرے فانی مین یعنی دنیا مین طرح طرح کے دردون اور رنجون جسمانی اور روحانی مین مبتلا ہونا پڑیگا
اسواسطے کہ بچپکی رونمین پیدا ہونیکے ساتھہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ اس جہان مین زندگانی
رو دھوکے کاٹے گا اور کیا اچھا کھاہے کسی شاعر نے لما تؤذن الدنیا من صرفها بکون
بکاء الطفل ساعة یولد والا فما یبکیه منها و انها لاوسع مما کان فیه ارعن
یعنی اس سبب سے کہ خبر دیتی ہے دنیا تغیر حال اپنے سے ہوتا رونا لڑکیکا وقت پیدا ہونے کے اور
اگر ایسا نہوتا تو نہ روتا لڑکا جنے کے وقت اور البتہ وہ فراغت مین آیا ہے اس چیز سے کہ تہا اسمین
اور کشادگی مین اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ مراد والد سے حضرت آدم علیہ السلام ہین کہ کس مشقت سے
بہشت سے نکالے گئے اور دیکھی بہالی کہانی پیٹی نعمتونکو اور بیٹے جنمین لیا اور مراد ولد سے اولاد
یعنی اولاد ہین کہ تمام عمر مین اپنے نسوے اس والمحنت کے کچھہ نہین دیکھا اور صفت اپنی وطن
اصلی کے کمال حسرت اور افسوس سے سنے اور ان دونون جنس سے قسم ثابت ہوئی کہ آدمیکی اصل آبی ہی
شقت اور رنج ہے اور اصل آبی ہی مورد مشقت اور رنجکی ہے اب اس دلیل پر مدلول اور متفرع
کرکے فرماتے ہین لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ مقرر پیدا کیا ہمنے انسان کو مشقت اور رنج مین
کیونکہ اصل آدمیکی عالم خاکیمین مکی کی زمین ہے اور اصل مکی عالم آب مین نطفہ آدم علیہ السلام
ہے اور دونون مشقت اور رنجمین گرفتار ہین کبد کو یہان پہلے کے زیر سے پڑہنا چاہیے
کہ مشقت کی معنی مین ہے اور کبد بے کے زیر سے کہ جگر کی معنی مین ہے و دیہی اس سے
مشتق ہے کیونکہ آدمیکی بدن مین باورچی خانہ اوسیکا ذمہ ہے غذا کو اپنے اندر لاتی ہین اور
اوسکی پکاتی ہین اور اوسکے تقسیم کرتی ہین طرح طرح مشقتین اوٹہاتی ہے اور دوسرے اعضا
لقمے دودہ پر قابض اور متصرف ہوتے ہین ۞ عزیزی ۞ لَقَدْ خَلَقْنَا الخ جواب
للقسم و فی کبد حال من الانسان بمعنی مکابدا و المعنی لقد خلقنا الانسان فی تعب
و مشقة و شدایدالدنیا من قطع سرقه و غیره کصداع و وجع الاضراس و مدالعین و هم
الدین و نحو ذلک اور شامل ہے شدایدا تکالیف کو یہی مانند شکر کے اوپر نوتیکے اور صبر کے اوپر
مصیبت کے اور ادا کرنے عبادات کے مثل صوم اور صلوٰۃ اور زکاۃ اور حج اور جہاد وغیرہ کے
پہر بعد اسکے ساتھہ قیاس کرنے شدت موت اور سوال منکر نکیر اور ظلمت قبر کی پہر اوٹہنے اوعنقر
اوپر ملایکہ محاسبے کے یہان تک کہ پہنچے طرف منتقر یعنی منزل جنت کے اور یا جہنم کے جیسا کہ
فرمایا لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۞ روح البیان ۞ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ
یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ۞ اسے کیا سمجہتا ہے کہ نہ قدرت پاویگا اوسپر کوئی جو اپنے زور پر ایسا مغرور ہے
ترجمہ ۞ ف ۞ کہتے ہین یہہ بات ابو الاسد ہ کلدہ کے حقیقین ہے جو وہ ایسا زور
آور تہا جو اونٹ کی کہال پر پانو رکہتا اور کئی مرد زور آور اوس کہال کو کہینچتے یہان تک کہ کہال کے
ٹکڑے ہوتے پر اوسکے پانو تلے سے نہ نکلتی سو وہ کلدہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتا

اور اپنے زور قوت پر کسیکو خاطر مین نہ لاتا تہا ۞ عزیزی ۞ قولہ تعالی ۞ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ۞ ان مخففۃ من الثقیل سادۃ مع اسمها مسدّ مفعولی الحسبان ۞ روح البیان ۞ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۞ کہتا ہے کہ خراب کیا مینے بہت مال ۞ ترجمہ ۞ ف ۞ یہہ ابوجہل تہا جو لوگونکو مال دیتا تہا جہاکر اسواسطے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح سے ستاوین ۞ ترجمہ ۞ مَالًا لُّبَدًا ای کثیرا متلبدا من تلبد الشئ اذا اجتمع یرید کثرۃ ما انفقہ سمعۃ ومفاخرۃ وکان اهل الجاهلیۃ یسمون مثل ذلک مکارم وفی لفظ الاهلاک اشارۃ الی انہ ضائع فی الحقیقۃ اذ لا ینتفع بہ صاحبہ فی الاخرۃ کما قالت عائشۃ رضی اللہ عنها فی حق عبد اللہ بن جدعان کان فی الجاهلیۃ یصل الرحم ویطعم المسکین فهل ذلک نافعہ یا رسول اللہ فقال علیہ السلام لا ینفعہ لانہ لم یقل یوما ربّ اغفر لی خطیئتی یوم الدین ۞ روح البیان ۞ وحاصلی ۞ حق تعالی فرماتا ہے اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ اَحَدٌ ۞ کیا سمجہتا ہے وہ کہ نہین دیکہتا اوسکو مال دینے کے وقت یعنی خدا تعالی دیکہتا ہے کہ یہہ مال کس واسطے لوگونکو دیا تو نے اور یہہ احسان خدا تعالی کا نہین سمجہتا کہ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ۞ وَلِسَانًا وَّشَفَتَیْنِ ۞ وَهَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ۞ ہمنے کیا نہ بنائی ہمنے اوسکے واسطے دو آنکہین جو دیکہتا ہے نیک بد عالم کا اور زبان اور ہونٹہ باتو کنے واسطے اور راہ دکہائی ہمنے اوسے بہلائی اور برائی اور بہلائی کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بہیجکر پیغمبر سناتا ہے اور دکہاتا ہے راہ نیکی بدی کی یا بخدیث مراد دو پستان ماں کی ہین جو حق تعالے نے اودہر راہ دکہائی یعنی اللہ تعالی قادر ہے ایسی چیزین بنانین آدمی کے واسطے وہ کب بیخبر ہے اوسکے مال خرچ کرنے سے بلکہ آدمی کافر نہین سمجہتا اور غافل ہے ۵ زبان آمد ازبہر شکر وسپاس ۞ بغیبت نگردانش خنک ۞ گزرگاہ قرآن وپندست گوش ۞ بہ بہتان وباطل نشیندن مکوش ۞ دو چشم ازپے صنع باری نکوست ۞ زعیب برادر فروگیر دوست ۞ وَهَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ معطوف علی لم نجعل ۞ روح البیان اور دقیقہ شناس عالمون نے کہا ہے کہ حق تعالے نے آدمیکو دو آنکہین اور ایک زبان دی ہے تا اشارہ ہو سیاحت کی طرف کہ بولنا اسکا دیکہنے سے کم چاہیے کیونکہ دیکہنا اسکا شامل ہے خیر وشر کو اور بولنا سوائے بہلائی کے اچہا نہین اسواسطے ایک زبان پر دو نگہبان مقرر فرمائے ہین کہ دونون ہونٹہ ہین تاکہ معلوم کرے کہ زبان کو اپنے لگام رکہنا چاہیے چنانچہ حق تعالے دوسری جا فرماتا ہے مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید نہین بولتا آدمی کوئی بات مگر یہہ کہ اسکے نزدیک مقرر ہین نگہبان طیار اسکام کیواسطے اور حدیث مین ہے کہ جو شخص کہ خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکہتا ہے پس چاہیے کہ نیک چیز کہے یا خاموشی اختیار کرے اور ترمذی مین عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ نجات کس چیز مین ہے فرمایا کہ اپنے زبان کو بند کر اور اپنے گہر مین بیٹہہ کر رو اور اپنے گناہون پر رو

سلف کے لوگ کہگئے ہین کہ آدمی کی زبان ایک مہلک اژدہا ہے کہ سوراخ اوسکا دہن ہے اور کیا خوب کہا ہے
اِحْفَظْ لِسَانَكَ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ لَا يَلْدَغَنَّكَ اِنَّهٗ ثُعْبَانٌ یعنی نگاہ رکھہ زبان کو
اپنی اے آدمی نہ کاٹ کہائے تجھکو وہ تو ایک اژدہا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ
جب آدمی چاہے کہ بات کرے تو اول چاہیے کہ فکر کرے اور اپنے دل سے مشورت لے پھر اگر جانے کہ بات
کرنے مین سراسر مصلحت ہے اور اسمین کسی طرح کے دین دنیا کی کوئی مضرت نہین تو البتہ بلا تردد
اور اگر مضرت کا بھی شک ہو تو ہرگز اوسکو بات کرنا روا نہین ہے پھر بات کا کہانا جسمین مصلحت
نہو اور مضرت ظن بالیقینی ہو آور یہہ بھی حدیث شریف مین ہے کہ جب آدمی صبح کو اوٹھتا ہے تو
تمام عضا اور جوارح اوسکے زبان کے آگے عاجزی اور زاری کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اے نفس
انصاف کر کہ ہم سب تیری بھلای اور برائی کے ساتھہ متعلق ہین اگر تو سیدھی راہ پر رہے گی
تو ہم بھی نجات پائین گے اور نہین تو تیرے کیے پر ہم بھی گرفتار ہون گے اور اس آیت مین
تخصیص ان تینون مضمون کے بیان کیے کہ آنکھہ اور زبان اور مونہہ ہین اور ایک وجہ دوسری
بھی ہے وہ یہہ ہے کہ جب آدمی اپنے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو بھوکا ہوتا ہے اور پہلے چیز اپنی
قوت کیواسطے دنیا سے حاصل کرتا ہے وہ دودھ ہے کہ پستان سے پیتا ہے اور دودھ پینے مین
یہہ تین عضو ضرور ہین تاکہ دودھ پلانیوالیکو دیکھے اور پستان کو مونہہ سے چوسے اور دودھ کو
زبان کی مدد سے مزہ چکھکر حلق سے اوتارے پس جو شخص کہ پہلے کھانے پر اپنی قادر ہو کہ لقمہ
اسکی زندگی کی اوپر موقوف ہے تو دوسرے مکروہات پر اپنی خودی سے کس قسم سے اوسکو اترانا
روا ہوگا اور اگر مقابلہ مین وہی کافر کہے کہ ہر چند خدا تعالے سب چیزونکو ظاہر اور باطن سے
دیکھتا ہے اور جانتا ہے لیکن ہمینے جس جاے پر مال خرچ کیا ہے اور جس نیت سے کیا ہے
معذور تھا کیون کہ مجھکو وہی محل اور وہی نیت بہتر خوب معلوم ہوئی ہے تو دوسرے محل اور
دوسرے نیت کو مین جانتا ہی نتھا کہ اس محل اور اس نیت سے مال خرچ کرون اوسکے جواب مین
فرماتے ہین وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ اور بتا دین اور دکھا دین ہمنے اسکو دونون راہ
خیر اور شر کی پس دعوی مین بیعلمی اور وہی سمجھی جھوٹ ہے کیونکہ اوّل اوسکو ہمنے عقل دی پھر
انبیا اور عالمون اور واعظونکے واسطے سے اوسکے کانون علامتین نیک راہ کی اور بد راہ کی
پہونچا دین اور دونون راہونکو جدا جدا اسکی نظر وینین دکھا دیا اوسنے بری راہ کو اختیار کیا اور
سیدھے رستہ کو چھوڑ دیا اور ہر گز اپنے مالکو نیک مجھہ پر خرچ نکیا چنانچہ فرماتے ہین فَلَا اقْتَحَمَ
الْعَقَبَةَ پس اوسکا فرے ہو سکتا کہ چمکتا سخت گھاٹی پر اور سختی اور دشواری یہی ایک عمدہ علامت
ہے نیک راہ کی کیونکہ بری راہ نفس کی موافقت اور اوسکی خواہش کے سبب سے آسان اور
سبک معلوم ہوتی ہے اور خرچ کرنا مال کا خواہشون مین اور لذتون مین آسان ہو جاتا ہے مال خرچ کرنا
وہان مشکل ہوتا ہے کہ کچھہ لذت اور توقع منفعت کی اسمین نہو اور محض ابتغاء لمرضات اللہ واقع ہو

یعنی واسطے طلب کے نے رضامندی اللہ تعالےٰ کی ہو چنانچہ فرماتے ہیں وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ اور کیا بوجھتا ہے تو اے آدمی کہ کیا ہے وہ سخت گھاٹی ۝ عزیزی ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ أَيْ أَيُّ شَيْءٍ أَعْلَمَكَ يَا مُحَمَّدُ مَا اقْتِحَامُ الْعَقَبَةِ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا چھوڑانا ہے گردن کا یا کھلانا ہے بھوکے کو دنوں میں محتاجوں کا یتیم نزدیک کے دار و نکو یا غریب بیکس محتاج کو جو زمین پر پڑا ہے والرقبة اسم العضو المخصوص ثم عبر بها عن الجملة وجعل في التعارف اسما لفعل ليس تفسيرا للعقبة بل لاقتحامها بتفسير المضاف وذلك لان العقبة عين والفك فعل فلا يكون تفسيرا للآخر وقال بعضهم تقدم العتق على الصدقة يدل على انه افضل منها كما هو مذهب ابي حنيفة رحمه الله وفي الحديث من فك رقبة فك الله بكل عضو منها عضوا منه من النار يتيما مفعول اطعام والمسغبة والمقربة والمتربة مفعلات من سغب ذا جاع وقرب ذا نسب وترب اذا افتقر ۝ روح البیان و بیضاوی ۝ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ پھر ہووے وہ شخص جو بردہ آزاد کرے یا محتاجوں کو کھلاوے ایمان لانے والوں سے اور وصیت کرنیوالا ہو مسلمانوں کو صبر کرنے کے اور وصیت کرنیوالا ہو مسلمانوں کو رحم کرنے کی پھر جب ایسا ہو کہ سب کام کرے تو پھر أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وہی لوگ ہیں داہنے ہاتھ والے یعنی اونہیں کو اعمال نامے انکے داہنے ہاتھ میں ملینگے قیامت کو اور ثم کا لفظ ہر چند کہ ان اعمالوں سے تراخی اور تاخیر ایمان کے دلالت کرتا ہے حالانکہ ایمان تمام طاعتوں اور عبادتوں کے قبول ہونے کے شرط ہے اور شرط مقدم ہے مشروط پر لیکن مراد تاخیر اور تراخی بیان میں ہے نہ واقع ہونے میں چنانچہ کہتے ہیں نماز اوس وقت میں مقبول ہوتی ہے کہ ابتدا ترکیب سے سلام تک اسکے ارکان ترتیب سے ادا کرے پھر وضو میں کیا ہوا لانکہ وضو نماز کی شرط ہے پہلے نماز سے کیا چاہیے لیکن بیان میں مرتبہ شرط کا پیچھے ہے مشروط کے مرتبے سے سو اس تاخیر کے اللہ ہی کے واسطے للہ کے لفظ کو استعمال فرمایا اور اگر اول سے ایمان کو مذکور فرماتے تو یوں گمان ہوتا کہ ایمان حقیقۃً مالی کے ارکان میں داخل ہے اور واقع میں اس طور سے نہیں ہے اور بعضے علمانے کہا ہے کہ تاخیر وقوع میں مراد ہے کیونکہ کافر انکے عمل توقف میں رہتے ہیں اور اگر آخر عمر میں ایمان لائے تو وہ سب اگلے اعمال برکت سے ایمان لاحق کے مقبول ہو جاتے ہیں اور اونہیں ثواب پاتے ہیں چنانچہ حکیم بن حزام جو بہتیجا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بعد اسلام کے سوال کیا یا رسول اللہ میں نے کفر کے حالت میں بہت نیک کام کئے ہیں فرمایا کہ تیرے اسلام نے سب کا مونکو نیک کر دیا اور مقبول ہو گئے پس معنی اس تقریر پر اس طور سے ہیں کہ اول جس شخص نے خرچ وجوہ مذکورہ میں کیا اور بعد اسکے توفیق ایمان کی بھی پائی تو سخت اور کٹھن گھاٹی سے گذر گیا اور حسب قاعدہ عربیہ کے

اس آیت مین ایک اشکال ہے وہ یہہ ہے کہ عرب کے کلام مین نفی ماضی کی لا کے ساتھہ نہین آئی ہے مگر دعا مین چنانچہ دعا مین لا بارک اللہ فی سہیل یا انکرار کے ساتھہ چنانچہ فلا صدق ولا صلی اس ہے اور اس آیت مین یعنی فلا اقتحم مین نفی فعل ماضی کی لا کے ساتھہ ہے دونون نوع سے خارج ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ جو عقبہ کئی چیزونکے ساتھہ بیان فرمایا تو باعتبار معنون کے ماضی کے سرپیدا ہوگیا اور کلام مین زیادہ باعتبار معنی کا کرتے ہین نہ لفظ کا اور اسکے ساتھہ یہی قرآن خود حجت کافی ہے گواہ لانے کی حاجت نہین ہے وتواصوا بالصبر اور آپسمین وصیت کرتے ہین صبر کی کہ مجموعہ نیک خلقونکا ہے اور کتاب اللہ مین تیس اور کئی آیتون مین اسپر تاکید واقع ہے اور حق تعالے نے اپنے پیغمبر کو یہی اسکا حکم فرمایا ہے فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل اور اسی جگہ سے صبر کی بزرگی کو معلوم کرنا چاہئے کہ قرآن مین اسکا ذکر نماز پر بھی مقدم رکھا ہے چنانچہ فرمایا یا ایہا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ اور اپنی رفاقت کو بھی صبر والونکے ساتھہ مخصوص کیا ہے کہ ان اللہ مع الصابرین اور کسی جائے پر ان اللہ مع المصلین اور مع الصائمین اور مع المتصدقین نہین فرمایا اور یہہ بھی ہے کہ ہر عمل کے واسطے ایک اجر مقرر فرمایا ہے اور صبر کیواسطے بے حساب اجر کا وعدہ دیا ہے قال تعالی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب اور دین کی پیشوائی کو ساتھہ صبر کے متعلق رکھا ہے وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا اور بنی اسرائیل کو صبر کی برکت سے عزت دین و دنیا کی بخشی کہ مت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا فرمایا ہے عزیزی اب حقیقت صبر کی معلوم کرنا چاہیے تاکہ معلوم ہوجاوے کہ صبر کے وصیت کرنا گویا سب چیز کی کمالون کی وصیت کرنا ہے اور حقیقت صبر کی یہہ ہے کہ آدمی اپنے دین پر ظلم اور نفس کی کشاکشی کے وقت ثابت رہے اور بے پروائی اور یہہ استقلال و ثبات کبھی تو جسم سے ہوتا ہے اور وہ دو قسم ہے ایک تو عبادت شاقہ سے تحمل اور سستی نکرنا اور دل نہ چرانا اور تکلیف اور ایذا کے آجانے سے ہراسا نہونا اور وضع دینی کو اپنے پھیڑنا اور کبھی ساتھہ نفس کے ہوتا ہے پس اگر دونون شہوتون سے کہ شہوت بطن کی اور شہوت فرج کے ہے نفس اسکا نہ بڑھکا اور خلاف دین کے کوئی حرکت اور خواہش اس سے نہوئی تو اسکو عفت کہتے ہین اور مقابل اوسکے مجانت و فجور ہے اور اگر پرہیز کرنے مین مکروہات سے اور طبیعت اور نفس کی ناخوشیون پر تحمل اور استقلال کرے تو اوسکو صبر مطلق کہتے ہین اور ضد اسکی ضرار اور بے باکی ہے اور مالداری اور دولت مندی کی حالت مین اپنے نفس کو حکم شرع کے ضبط مین اور تکبر اور خود بینی کو دخل نہ دے اور بڑائی اور فخر نکرے تو اوسکو حوصلے کی وسعت کہتے ہین اور اسکی ضد تنگی حوصلے کی ہے اور لڑائی مین بہادری سے اور سستی کرنے سے اپنے کو بچاوے تو اسکو شجاعت کہتے ہین اور ضد اسکے بین ہے یعنی نامردی اور غصہ پر تحمل کے وقت سے تحمل کرے تو اوسکو حلم کہتے ہین اور ضد اسکی طیش ہے اور اگر سرانجام مین مہموں کے

حقیقت صبر کی

تنگدلی ہووے تو اوسکو کشادگی سینہ اور صلاۃ کہتے ہین اور ضد اسکی تنگدلی ہے اور اگر رازداری اور پہلوانی مین بہیدوکے بیجا ہووے تو اوسکو کتمان کہتے ہین اور ضداو سکی اظہار ہے اور اگر نگاہ کرنے حقوق جیسے امانت اور قرض ہین اچھا طرح ہووے تو اوسکو امانت کہتے ہین اور ضد اسکی خیانت ہے اور اگر لذتون سے نفس دنیا کے رغبت نکرے اور ضروریات پر اکتفا کرے تو اوسکو زہد اور قناعت کہتے ہین اور ضد اسکی حرص حاصل کلام کا یہ ہے کہ اکثر اخلاق ایمان کے صبر مین داخل ہین اسیواسطے صحیح حدیث مین وارد ہے کہ الصبر نصف الایمان اور صبر حرام سے فرض ہے اور مکروہ سے واجب اور دین مین صبر سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اسواسطے کہ بنا عبادت کے صبر پر ہے کیونکہ داخل ہونا عبادت مین نفس کی مرضی کے مخالف ہے اور تمام کرنا عبادت کا زیادہ تر نفس کی مخالف پڑتا ہے اگر صبر نہو تو کوئی عبادت سرانجام ہو یعنی تمامیکو نہ پہنچے اور یہہ بہی ہے کہ دنیا بلا اور محنت کا گہر ہے اور جزع اور فزع روکنے والی طاعتونسے اگر صبر نہوتا تو دنیا کی مخلوقات ہمیشہ اوسپر جزع اور فزع مین گرفتار رہتین اور کبہی اوسکو فرغت عبادت کیواسطے میسر نہوا اور یہان سے وجہ تقدیم صبر کی نماز پر واضح ہوگی اور صبر کے درجے مختلف اور گوناگون ہین اور شرع ہر رنگ سے مطلوب ہے پس جو صبر کہ مقابلے مین لذتون اور دنیا کے بیہودہ کامونکی چاہیے وہ یہہ ہے کہ ذلیل اور التفات اجانب کو نکرے اور رعایت حق تعالی کی منظور رکہے جو صبر کہ طاعتونپر چاہیے سو اسمین اول نیت کو بچانا چاہیے ریاسے اور دوسری چیزون سے کہ اخلاص کے منافی ہین پہر اس عبادت کے ادا کرنے کے محافظت فساد اور ابطال سے پہر محافظت اوسکے ثواب کی ہے ضایع ہونے سے اور محافظت عبادت کی تکاسل سے اور دقتون اور شرطونکی رعایت معدوم ہونے سے اور صبر کہ گناہ کے مقابلہ مین چاہیے سو یہہ ہے کہ ریاضت سے نفس کو اون گناہونکی طرف رغبت کرنے سے روکے اور ورع کا قصد کرے اور ورع کہتے ہین گناہ کے اسباب اور وسیلون سے پرہیز کرنے کو اور جو صبر کہ مصیبت مین ہوتا ہے وہ دو قسم پر ہے اسواسطے کہ مصیبت دو قسم کی ہے اول مصیبت کہ انتقام اور بدلا لینا اوسکا بندے کی قدرت مین ہے تو اس قسم کی مصیبت پر صبر یہہ ہے کہ تحمل کرے اور اوسکا بدلا نلے نہ زبان سے نہ ہاتہہ سے اور اس مقدمہ مین سلف کے صالحونکو نے ظالم پر بددعا کرنے سے بہی احتراز کیا ہے اور اوسکو موجب صبر کے نقصان کا جانا ہے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چور کو کہ انکا اسباب چرا لیگیا تہا بددعا کرتے ہین آنحضرت صلے اللہ وسلم نے سنکر ارشاد فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ اوس چور کا عذاب کم ہو جاوے اور بوجہہ اور وبال اوسکا خفیف ہو جاوے اور تیرا اجر بہی گہٹ جاوی اوسکو بددعا نکر تاکہ وبال اوسکا سخت اور اجر تیرا زیادہ ہووے دوسرے وہ مصیبت کہ تدارک اسکا بندے کے ہاتہہ مین نہو اور صبر اس قسم کی مصیبت پر وہ ہے کہ فریاد نکرے اور شکایت ہلا قولاً و فعلاً نہ کرے اور یہہ بہی معلوم رہے کہ جا ہلونکے ذہن مین کہ شاذ اوقات مین قسوۃ قلب سختی دل کے ساتہہ صبر کے مشتبہ ہو جاتی ہے کہ خلق اللہ کے مصیبت اور سختی مین بے تاب ہونا اور قلق کرنا صبر کے خلاف ہے اور اسے

خیال فاسد سے اقربا کے اور دوسرے مخلوق الٰہی کے مدد کرنے سے محروم رہتے ہیں سو حق تعالیٰ نے دفعہ کرنیکو اس وہم کے مرحمت کی وصیت کو صبر کی وصیت کے ساتھہ قریب کیا ہے تاکہ اشارہ ہو اس بات کی طرف کہ استقلال اور ثابت رہنا اس جائے پر محمود ہے کہ لاحق ہونا ضرر کا کسی بندیکو خدا کے بندوں سے مظنون نہو والا موجب اس بیت کے ؎ اگر یتیم کند نا بنیاد چاہ ست ٭ وگر خموش نشیند گناہ ست ٭ محمود نہیں ہے اور اسیواسطے عرب کے بزرگ اپنی مثالوں میں کہہ گئی ہیں کہ صبر کن فی مصیبتک خیر من جزعک وجزعک فی مصیبۃ تخیک خیر من صبرک یعنی صبر کرنا تیرا اپنی مصیبت پر بہتر ہے جزع اور فزع سے اور بیقراری اپنے بھائی کی مصیبت میں بہتر ہے صبر سے ۱۲ عزیزی ۱۲ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اعطف علی المنفی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ عطف علی اٰمنوا ۱۲ روح البیان وغیرہ ۱۲ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ اور وہ لوگ جنہوں نے نمانا ہماری آیتوں کو وہ لوگ یا دہنی ہاتھہ والے ہیں یعنی کافروں کو بائیں ہاتھہ میں اوسکے عمالنامہ دیوین کے اوان پر آگ دہکی ہوی یعنی ایسی دوزخ ہیں ڈالینگے وازہ بند ہوگا جو دہان کا دہوان کا باہر نکلنے کا نہ باہر سے ہوا جاوے کیں اندر ۱۲ ترجمہ ۱۲ پس کفر کے ذکر سے سب عبادتوں مال کے مقابلہ میں معلوم ہوا کہ وہ سب خیرات جو کفر کے ساتھہ ملے ہوے ہیں محض رائیگان اور برباد ہیں فخر اور بڑائی کی جائے نہیں ہے اور کافر جیسے کہ شامتی اور بدبختی ہیں سیطرح سے میثاق کے دن حضرت آدم علیہ السلام کے پیٹھہ پر کاٹھی بنے پیدا ہوئے ہیں اور قیامت کے دن اعمال نامہ بائیں ہاتھوں میں پاوینگے اور بائیں طرف کو عرش عظیم کے کہ دوزخ کی راہ چلینگے پھر اگر مشئمہ کو بائیں کی منوعین کہئے تو بھی درست ہے اور جو سقدر بیان فرمایا کہ کافر کو کسی عمل پر فخر نہیں ہے اب یہاں فرمایا عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ اوپر مسلط ہوگئی ایک آگ کہ سر پوش کی گئی ہے اور دروازے اسکے بند کر دیے ہیں تاکہ اسکے گرمی بھاپ باہر نہ نکلے اور باہر کی سردی سے ٹھنڈے ہوا اندر نجاوے لغو دالمد من اہل النار ۱۲ عزیزی ۱۲ علیہم خبر مقدم لقولہ نار مؤصدۃ اے نار ابوابہا مغلقۃ فلا یفتح لہم ابوابہا فلا یخرج منہا نحیم ولا یدخل فیہا روح ابدالاباد فاصل الترکیب موصدۃ الابواب فلما ترکت الاضافۃ عاد التنوین الیہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرا سورۃ لا اقسم بہذا البلد اعطاہ اللہ تعالی الامان من غضبہ یوم القیامۃ ۱۲ روح البیان وبیضاوی واللہ علم بالصواب

سورۃ الشمس یہ سورہ مکی ہے اسمیں پندرہ آیتیں اور چھپن کلمے اور دو سو چھیالیس حرف ہیں اور اس سورہ کا ربط سورہ لا اقسم کے ساتھہ اس جہت سے ہے کہ اول سورہ میں بھی ہدایت خیر و شر کی راہ کی مذکور ہے جیسے وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ اسیطرح اس سورہ میں فجور و تقوی کی الہام کا یعنی دلمیں ڈالدے نیکا بیان ہے اور اس سورہ میں اصحاب میمنہ اور اصحاب مشئمہ کا بیان ہے اور اس سورہ میں نفس کی پاک کرنیوالونکا اور ذلیل کرنیوالونکا بیان ہے اور

یہہ دونون مضمون ایک دوسرے کے قریب ہین اور اِس سورہ کا سورہ والشمس اِس ہیئت نام رکھا ہے
اعمدہ سے عمدہ چیز جو اللہ کی راہ کی چلنے والیکو درکار ہی سو آفتاب نبوت کا نور ہے کہ اوس نور کی
سبب سے اوسکی نگاہ ایسی روشن ہوجاتی ہے کہ نجات کی راہ اور ہلاکت کی راہ مین تمیز کرلیتا ہے اور دوست
اور دشمن کو پہچان لیتا ہے اور موافق اور مخالف مین فرق کرتا ہے اور نبوت کی آفتاب کو انوار حسیہ کے
عالم مین کمال مناسبت اور مشابہت آفتاب ظاہر یکی سا ہے کہ عرب کے لغت مین اسکو شمس کہتے ہین
اور تو ضیح اِس ابہام کی یہہ ہے کہ نفس انسانی دنیا مین کہ مزرعہ آخرت کا ہے مانند ایک کسان کے
ہے کہ اسکی معرفت الہی کا بیج دیکر اور اسباب اوس تخم کے بونیکی کہ قوی اور اعضا ہین عنایت
فرماکے اِس مزرعہ مین بھیجا ہے اور ہر مزارعہ کو چھہ چیزین ضرور ہین کہ بغیر اون چیزون کے عمل زراعت
کا ممکن نہین ہے اول اون سب مین سے آفتاب ہے کہ اوسکی شعاع سے زمین صلاحیت کہیتی کی
قبول کرتی ہے اور زمین کی اندر گرمی پیدا ہوتی ہے اور اوس گرمی کی سبب سے قوت نامیہ زور کرتی ہے
اگر خوب غور کیجئے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب کہیتی کے حقین ایسا ہے جیسے حرارت عزیزی
حیوانوں کے حق مین کیونکہ جب بیجکو زمین مین ڈالتے ہین تو خاک اور ہوا اور پانی تینون ملکر استعداد
حیات بناتے پیدا کرتے ہین لیکن پکانیکو اور عفونت کو دفع کرنیکو ایک حرارت درکار ہے پھر اگر
حرارت تو اگ کے عنصر سے لیوین تو تخم جلجاوے ناچار حکمت الہی نے چاہا کہ آفتاب کی حرارت کو
اوسپر مسلط فرماوے تاکہ منفعت آگ کی حاصل ہو اور نقصان اوٹھہ جاوے اور یہہ بھی ہے کہ
بدلنا فصلونکا اور آنا بہار اور خریف کا آفتاب کی حرکت کے سبب سے ہے اور آنا فصلونکا اور
بدلنا موسم کا کہیتی کے واسطے ضروریات سے ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ فائدہ آفتاب کی کہیتی
کے ابتدا سے انتہا تک عالم فلاحت والون پر پوشیدہ نہین ہین دوسرا چاند کہ داناپڑنیکے اور پھل
لگنے وقت اور پکنے اور پہرنے کے وقت زمین کے پانی کی رطوبت کفایت نہین کرتی پس ایک دوسری
رطوبت اوپر کے بھی چاہیئے تاکہ میوہ اور دانہ پر مغز اور پڑا پیدا اور میوہ اور دانہ لگنے کے وقت چاند
کی تاثیر ضرور ہے چنانچہ یہہ بات بھی فلاحت کے علم والون پر ظاہر ہے تیسرا دن کہ وقت تلاش اور محنت
کا اور ہل چلانی کا اور پانی سینچنے کا اور دوسری مشکل کا موسم ہے چوتھے رات کہ اگر رات نہ
آوے تو آدمی اور بیل آرام نہ پاوین اور جو انسان کو دنیا کے کہیت مین کسان بناکر بھیجا ہے تو
اسکو بھی یہہ چھہ چیزین لازم ہین ایک تو آفتاب کہ اسکی کام آدمی سو اوسکے زبانی کے بنے کے دل کا
آفتاب ہے کہ اسکے شعاعین دور اور نزدیک سے پہنچتی ہین اور چاند کہ اسکے کام آوے وہ نور
ولایت ہے اپنے صاحب طریقے کا اور جسطرح سے کہ ماہتاب ظاہری خلیفہ آفتاب ظاہر یکا ہے
اسیطرح سے نور ولایت کا قایم مقام نور نبوت کے ہے بلکہ حقیقت مین وہی نور ہے کہ ادنے دوسرے
کیفیت پیدا کی ہے اور اگر فرق درمیان دونون فرقون کے کیسوسنا مرغوب ہو تو سنلے کہ نور نبوت کا
ملا ہوا قہر اور سیاست سے ہے اسیواسطے انبیا اپنی اُمت پر ایسا حکم رکھتے ہین جیسے بادشاہ

اپنی رعیت پر اور اطاعت اونکی اون سب لوگون پر جنکی طرف بھیجی گئی ہین واجب اور فرض ہے اور مخالفت کرنا اوسنے سبب خرابی دنیا اور آخرت کا ہے اور معجزون قاہرہ کا دکھانا اور جہاد زبانی اور یا سنانی اوپر لازم اور واجب ہے اور ولایت کا نور ملا ہوا ہے جمال اور تالیف قلوب سے اور کشش لطف سے اسیواسطے یہہ چیزین وہان یعنی نبوت مین ضروری نہین اور کیا اچھا کہا ہے کسی شاعر نے ؎ باد ہ شعلہ گون کہ دار د خورشید ؛ در کا نئہ ماہ چون نشیر شود ؛ اور ایک فرق یہہ بھی ہے کہ ایک نور امین اصل ہے اور دوسرا عکس اوسکا جیسے نور آفتاب کا کہ اوسکی ذات کو لازم ہے اور چاند کا نور کہ اوسکے صفا کی کے سبب سے اور آفتاب کی روشنی قبول کرنے سے ہے اسیو اسطے مقابلہ اور نزدیکی اور تربیع کے حالتیر مختلف اور متبدل ہوجاتے ہین اسیطرح سے نبوتکا نور اصل ہے اور ولایت کا نور عکس اوسکا اور اوسکی واسطے بجائے ونکے یا شتابی کا وقت ہے کہ سالک طریقت کو اور آخرت کے کہینچے کرنیوالیکو وہی زمانہ حصول مطلب کا اور نور نبوت اور نور ولایت کو اسی ریاضت کی وقت مین سعی اور کوشش اور رنج اور محنت سے اپنے کام مین لگاتا ہے یعنی اس سے فائدہ حاصل کرتا ہے اور بجاے رات کے زمانہ پیدائش اور راحت کا ہے اور نفس کے احتیاج مین مشغول ہونیکا اور اہل اور عیال اور تمام مخلوق کے حق ادا کرنیکا زمانہ ہے کہ اوسکی حقین رات کی مانند ہے اور اگر یہہ رات اوسکی واسطے نہوتی تو ہمیشگی نور نبوت اور نور ولایت کی اوسکے ولپر قرار پکڑکے دنیا کے کاموننسے اوسکو بیکار کردیتی اور انسانیت کے مرتبہ سے نکلکر کہانے کھان ہوجاتا بسم اللہ الرحمن الرحیم والشمس وضحٰہا قسم ہے سورج کی اور اوسکی دھوپ کی ؎ ترجمہ ؎ قسم کہاتا ہونمین آفتاب کی کہ اپنے زمانے کے پیغمبر کے دل کے مانند ہے ؎ عزیزی ؎ والقمر اذا تلٰہا ؎ اور قسم چاند کی جب پیچھے لگا چلا آوے سورج کی جیسے اول کی تاخیر حسنین ؎ ترجمہ اور قسم کہاتا ہونمین چاند کی کہ مرشد طریقہ والے اور اوستاد تعلیم کرنے والے کی مانند ہے اور پیغمبر کے خلیفہ کی قائم مقام ہے بعد پیغمبر کے یعنی مرنے یا دور ہونے پیغمبر کے اور اس شرط کو یعنی پیروی کو اسواسطے لائے ہین کہ مرشد کے حرمت مشروط ہے نور نبوت کی پیروی اور کمال پیرونیکی سبب سے اسکو خلافت کا منصب نصیب ہوا اور ماہتاب کا پیرو کرنا آفتاب کی کئی وجہون سے ہے اول استفادی مین اور دوسرے اوسکی پیروی غروب مین کرنا اور یہہ اول مہینے مین ہوتی ہے تیسرے طلوع مین اوسکے پیروی کرنا اور یہہ پیچھے مہینے مین ہوتی ہے چوتھے جثہ یعنی جسم کی بزرگی مین بموجب ظاہر جنکے کہ کوئی تارا آفتاب سے حسنین برابری نہین کرسکتا سوا ماہتاب کے اگرچہ ابعاد اور اجرام کی دلیلون کے موافق اور بزرگ اور بڑا دوسرا بھی ہے اور اسیطرح سے بدلنا ہر مہینے کے شکلونکا اور دنیا کی مصلحتین انمین دونو کی حرکتون پر موقوف ہین ؎ عزیزی ؎ والنہار اذا جلٰہا اور قسم ہے دن کی جب

روشن کردکھاوے جہان کو اور اندھیرے کو دور کرے ۞ ترجمہ ۞ اور اس جگہہ اکثر تفسیر والے شبہ لاتے ہین کہ روشن کرنا دن کو آفتاب کا کام ہے نہ یہہ کہ دن آفتاب کو روشن کرتا ہے ایسی الٹی عبارت یہان کس واسطے لائے ہین یہان تک کہ بعضے مفسرون نے اس شبہ کو قوی جانکر ضمیر کو آفتاب کی طرف سے پھیر کر زمین اور دنیا کی طرف عائد کیا ہے تاکہ اضمار قبل الذکر لازم نہ آوے ایک قرینہ جو مرجع پر دلالت کرے ذکر کرکے اس الزام سے اپنا بچاؤ کیا ہے اور حق بات یہہ ہے کہ ان ضمیرونکی جدائی لازم آتی ہے اور ضمیرونکی تفریق خوب نہین اسواسطے کہ ضحاہا اور تلیہا مین بلاشبہ ضمیر آفتاب کی طرف راجع ہے اور باوجود ذکر مرجع کے مرجع کو مقدر ٹھہرانا اچھا نہین لیکن اس ترکیب کی وجہ کو کہ ظاہر مین الٹی معلوم ہوتی ہے سن لینا چاہیے کہ عادت وہم کی یہہ ہے کہ جو کسی چیز کو ایک مقرر وقت مین کئی بار دیکھتا ہے تو اس وقت آنے کو سبب اس چیز کا جانتا ہے اور عقلی قاعدے کے موافق یہی ہے کہ وجود اثر کا دلیل مؤثر کے وجود کے ہے چنانچہ بحث مین برہان انی کے مقرر ہے اور جو دن کا وقت دونو وہمون عقلی اور وہمی سے آفتاب کو روشن کرتا ہے یعنی جب دن ہوتا ہے تبھی آفتاب روشن ہوتا ہے تو نسبت اسکی طرف کی گئی اور اس مجاز کو کہ اس جاے پر استعمال کیا ہے سو اصل کی حقیقت کے لحاظ سے کہ وقت رابطہ کا ہے اور موجب روشن ہونے نور نبوت کا تو استعمال سے حقیقت کی بہتر ہوا اور یہہ بھی احتمال ہے کہ معنی اذا تجلیہا کے یہہ ہون کہ اس روز ابر و غبار حائل نہو اس صورت مین روشنی کی نسبت دن کی طرف بے تکلف درست ہو جاتی ہے

۞ عزیزی و روح البیان وغیرہ ۞ والیل اذا یغشہا ۞ اور قسم ہے رات کی جب جہانکی روشنی ڈھانک لے ۞ ترجمہ ۞ ف ۞ اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک روز مجلس مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوٹھکر اپنے گھر کو تشریف لیجاتے تھے ناگاہ ایک شخص صحابہ کرام سے کہ اونکا نام حنظلہ تھا راستے مین ملے اور پکار کر بولے کہ حنظلہ منافق ہو گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا حال ہے کہنے لگے کہ جسوقت حضور پر نور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوتا ہون تو مجھکو غیب کا عالم ایسا منکشف ہو جاتا ہے کہ گویا ان آنکھون سے دیکھتا ہون اور جب اس مجلس مقدس سے اٹھکر گھر کو آتا ہون اور جورو بچونکے ساتھہ مشغول ہو جاتا ہون تو وہ کیفیت باقی نہین رہتی حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ سب کا یہی حال ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جاکر عرض کی ان دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے پھر حنظلہ نے اسیطور سے پکار کر کہا کہ حنظلہ منافق ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے انہون نے سارا احوال اپنا عرض کیا فرمایا کہ اگر تمکو ہمیشہ یہی حالت رہے جو میری حضور مین یا ذکر اللہ کی مجلس مین ہوتی ہے تو ہرگز تم لوگ اپنے عورتونسے حظ نہ اٹھاؤ اور بغیر سے راستے ہوے اور فریاد کرتے ہوے جنگلون کو چلیجاؤ اور فرشتے تمسے مصافحہ کرین لیکن حالت کسی کی ہمیشہ یکسان نہیں رہتی بلکہ ایکساعت ہمالتین گذشتے

اور ایکساعت غفلت مین تا توجہ بحق اور توجہ خلق ملے ہوے رہتے ہین یہین سے معلوم ہوا کہ
غفلت اور راحت کے وقت بھی بزرگی رکھتی ہین کہ آیندہ کی ریاضتون کو مددگار ہوتے ہین
اور انہین عبادتون کے ثواب حاصل ہونیکا باعث ہوتے ہین جو تعلق مخلوق کے حق سے
رکھتے ہین چنانچہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ہے کہ انی لاحتسب نومتی کما
احتسب قومتی یعنی مین اپنے خواب مین متوقع اجر اور ثواب کا رہتا ہون جیسا کہ اپنی تہجد مین اسواسطے
کہ تہجد مین اللہ کا حق ادا ہوتا ہے تو سونے مین بھی نفس کا حق ادا ہوتا ہے اور یہ دونون حق تعالے کا
واجب کرنے سے واجب ہوئے ہین مگر جو غفلت کہ مددگار طاعت کے ہو اور موافق حکم شرع کے
اور فرمان الٰہی کے ادا کرنے کے نیت سے ہو تو ایسی غفلت کی کچھ حرمت اور بزرگی نہین ہے
بلکہ حرام مطلق ہے اور یہین سے معلوم ہوا کہ یہ چاردن جو تعین حقیقت مین آفتاب سے متعلق ہین
اسیواسطے اس سورہ کا نام آفتاب کے نام پر رکھا گیا وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا اور قسم کھاتا ہے
مین آسمان کی اور اس حکمت الٰہی کی کہ اس آسمان کو محیط بنایا ہے ان چیزون پر جو اوسکے درمیان
مین ہے اور یہی مثال شریعت کی ہے کہ مانند آسمان کے محیط ہے مکلفون کے تمام علانیہ پر اور
ہر عمل کا حکم اسمین موجود ہے وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا اور قسم ہے زمین کی اور
بچھانے اوس کے کی وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا اور قسم ہے بدن آدم کی اور درست کرنے اوسکے کی ترجمہ
ق یعنی خدا تعالی نے جو ان سب کو بنایا اور درست کیا اوسکے یہی قسم ہے اور قسم کھاتا
ہون مین اس نفس کی کہ دو چیز رکھتا ہے اول قابلیت کمال حاصل کرنے کی دوسرے تعدد
اس کمال کا بالفعل کہ بسبب ان چیزون کے بونا تخم معرفت کا اسکو میسر ہوتا ہے اور وہ نفس ناطق
ہے کیونکہ نفوس ملائکہ اپنے کمالون کو بالفعل حاصل رکھتے ہین انکو کمالات طلب کرنیکی حاجت نہین
ہے اور نفوس حیوانی کمالات حاصل کرنے کی قابلیت نہین رکھتے ہین پس بونا معرفت کے
تخم کا اونمین ممکن نہین اور اس نکتہ کیواسطے نفس کو نکرہ لائے ہین تاکہ دلالت کرے ایک نوع پر نوعے
نفس کے برخلاف دوسری قسمون کے کہ معرفہ لائے ہین کیونکہ وہ سب چیزین ایک ہی نوع کے رکھتے ہین تعدد نوع
انمین متصور نہین ہے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا پھر بتایا اوس نفس کو گناہ اوسکے اور ڈرنا اوسکا
یعنی جو کچھ کہ برا تھا اور بھلا اوسکے حق مین سب سمجھا دیا ترجمہ ف اور یہ قسمین
اس بات پر ہین قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا بیشک جو پاکیزہ کرتا ہے
پاک رکھا اپنے نفس کو گناہون اور نافرمانی خدا تعالی کے سے اور مقرر خراب ہوا وہ جسکو چھپایا اور
کھویا اوسکے گناہون اور نافرمانی نے سے خدا تعالی کے یعنی گناہون نے گھیر لیا اور الہام نفس مین
کہتے ہین ڈالنے کو کسی شخص کے حق مین اسطرح سے کہ اس شخص کو دہشت اور ہونٹ ہلانے پر پڑین
اور قرآن کے عرف مین عبارت ہے ڈالنے سے کام کے داعیہ کے دلمین بغیر دیکھے پہلے فکر کے اور
جو اعمال بیٹے آدم کے خواہ خیر ہون خواہ شر سب تابع داعیہ اور ارادے کی ہین پس سرشتہ نیک اور بد

بندہا ہوا سے داعیہ اور ارادے سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سرشتہ کو اپنے دست قدرت میں رکھا ہے اور کسی دوسرے کو یعنی فرشتہ اور شیطان اور مشیرون اور مصاحبون کو نہین سونپا ہان یہہ چیزین مددگار اور سبب نیک اور مدد داعیہ کے فیضان کے عالم غیب سے ہوتے ہین اور اسی سبب سے محل عتاب اور ملامت ہوتی ہین اور حدیث مین وارد ہے کہ ان قلوب بنے آدم بین اصبعین من اصابع الرحمن یقلبہا کیف یشاء یعنی بنی آدم کے دل دو انگلیون مین ہین اللہ تعالیٰ کی انگلیون سے پہراتا ہے اُن دلونکو جسطرف چاہتا ہے اور اگر اس جاے پر کسی کے دلمین شبہ گذرے کہ جب دلمین انسان کے ڈالنا بدی اور نیکی داعیہ کا اوسی جانب سے ہے تو پس جبر لازم آیا اور بے اختیاری ثابت ہوی اور کاہنے جزا دینے کا اور نصیحت کرنیکا اور خوف اور عبرت دلانیکا سب برباد ہوگیا اور بھیجنا پیغمبرونکا اور نازل کرنا کتابونکا اور قائم کرنا قیامت اور حشر اور نشر اور سوال اور جواب اور حساب اور کتاب کا سب بیفائدہ اور بیکار ہوگیا جواب اسکا یہہ ہے کہ جبر اُس صورتین لازم آتا ہے کہ ارادہ اور اختیار درمیان مین نہو جب یہہ بات ثابت ہوی کہ جو کچھہ کہ کرتا ہے سو اس شخص کے ارادہ اور اختیار سے کرتا ہے تو ہر جبر کے واسطے لازم آویگا اور ہر شخص اپنے نیک اور بد کا مونکو اپنے ارادے اور اختیار سے کرتا ہے اور جو حرکتین اختیاری اور جمادات کی مین جیسے پانی کا بہنا اور پتھر کا پڑا رہنا ان مین فرق ظاہر ہے پس جس اوسکو کہتے ہین کہ اوسکو جزا دینے کیواسطے اور سواے اسکے جو ایسا امر ہے اوسکے واسطے وجود اختیار کا کافی ہے یہہ کہ اختیار ہی اپنے ہاتھہ مین اور جو بندے کی ذات نے قوام اور وجود دوسری جاسے پیدا کیا ہے تو اختیار اسکا کیونکر اپنی ذات سے ہوگا کہ مرتبہ صفت کا موصوف سے ادنی ہے اور فجور کے معنے کے تحقیق یہہ ہے کہ آدمیکو حق تعالیٰ نے تین قوتین عنایت کی ہین ایک قوت عقلی ہے جسکے سبب سے نیک اور بد کو دریافت کرتا ہے اور دوسری قوت شہوی یعنی خواہش کی ہے جسکے سبب سے چیزون کی طرف خواہش کرتا ہے اور اپنے لذتونکو حاصل کرتا ہے اور تیسری قوت غضبی ہے کہ اوسکے سبب سے اپنے مخالف کو دفع اور دور کرتا ہے سو آدمی کے جب یہہ دونون قوتین یعنی شہوی اور غضبی اسکے عقلی قوت کی تابعدار ہوجاوین اور بے اوسکی صلاح کے کوئی کام نہ کرین جس چیز کو حکم کرے وہی کام کرین اور جس سے منع کرے اوسے دور رہین اور جسے کہے کہ لڑنیکو تو لڑ بیٹھین اور جسکو منع کرے اوسکو روکے رہین اور وہ شخص اپنی قوت عقلیہ کو شریعت کے نور سے روشن کرے اور انبیا کے طریقے پر چلاوے اور نیکی کو نیک اور بد کو بد پہچانے ان دونون قوتونکو کام مین لاوی تو مرتبہ تقوے کا حاصل ہوتا ہے اور اگر خدانخواستہ قوت عقلیہ اسکے نور شرع سے منور نہوی اور نیک کو بد اور بد کو نیک جانا یا باوجود منور ہونیکے شریعت کے نور سے حکم قوت عقلیہ کا ان دونون قوتون پر جاری نہوا اور یہہ دونون قوتین اوسکی کہنے پر نہ چلین بلکہ اس قوت عقلیہ کو بھی اپنا تابعدار کرلیا اور جسطرف خواہش کی اور جیسے چاہا لڑبیٹھے اسوقت مرتبہ فجور کا حاصل ہوتا ہے پس حقیقت فجور کی غالب ہوجانا قوت شہویہ اور غضبیہ

کا ہے قوت عقلیہ پر ۱۲ عزیزی ۱۲ الاتہام القاء السنی فی الروع ای من جہۃ اللہ او من جہۃ الملأ الاعلی والفجور شق ستر الدیانۃ فالمراد فجورہا لیتجنبہ لا لتعمل بہ وتقواہا لتعمل بہ اذ الیس فی کلام اللہ تناقض ابدا وقال بعضہم لا یخفی ان محل الالہام ہو النفس قال اللہ تعالیٰ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا فاعلم ان الفاعل فی الالہام ہو یۃ تعالیٰ لا غیرہ لکن الہم النفس فجورہا لتعلمہ لا لتجتنب وتقواہا لتعلمہ بہ لتعمل فہو فی قسم الفجور الہام علام لا الہام عمل ان اللہ لا یامر بالفحشاء ۱۲ روح البیان ۱۲ اور حدیث صحیح میں ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پوچھا دو شخصوں مزینہ کے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ ارایت الیعمل الناس الیوم ویکدحون فیہ امر شیء قضی علیہم ومضے فیہم من قدر سبق او فیما یستقبلون بہ مما اتاہم بہ نبیہم وثبتت الحجۃ علیہم فقال لا بل شیء قضی علیہم ومضے فیہم وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ عزوجل ونفس ما سوّیہا الخ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ دو شخص مزینہ کے نے کہا اے رسول خدا کے خبر دو ہمکو اوس چیز کی کہ کرتے ہین لوگ آجکے دن یعنی دنیا مین اور محنت کھینچتے ہین بیچ اوسکے یہہ ایک چیز ہے کہ مقدر کے گئی اوپر اونکی اور گذری ہے بیچ اون کے تقدیر سے کہ ہوچکی ہے یا بیچ اوس چیز کے آگے ہونیوالی ہے اوسچیز سے کہ لایا اونکے پاس نبی اونکا اور ثابت ہوئی دلیل اونپر فرمایا نہین بلکہ ایک چیز ہے کہ مقدر ہوچکی اونپر اور گذری اونپر مطابق اسکے بیچ کتاب اللہ کے کہ عزت والا بزرگی والا ہے قسم ہے جان کی الخ وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو کرو فرقہ قدریہ سے اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اونکی روایت کے یہہ ابو داؤد نے وعن ابی ہریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجہہ حتی کانما فقئ فی وجنتیہ حب الرمان فقال ابہذا امرتم بہذا ارسلت الیکم انما ہلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ہذا الامر عزمت علیکم عزمت علیکم ان لا تنازعوا فیہ رواہ ۱۲ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلعم اور ہم بحث کرتے تھے بیچ قدر کے پس غصہ ہوے حضرت یہانتک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہان تک کہ گویا نچوڑے گئے ہین بیچ رخسارون آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھہ اس چیز کے حکم کئی ہو تم یا ساتھہ اسکے بھیجا گیا ہون مین طرف تمہارے سوا اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ رہتے پہلے تمسے اوسوقت کہ بحث نے لگے بیچ اس امر کے قسم دیتا ہون مین اوپر تمہارے اس بات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکے روایت کی یہہ ترمذی نے وحذف الام لطول الکلام وقد خاب من دسہا فی القاموس خاب خیبۃ حرم خسر وکفر ولم ینل ما طلب واصل دسّ کتقضی البازی وتقضض من التدسیس وہو الاخفاء مبالغۃ الدس وجمع الامثال لما اوجب الثقل قلبت السین الاخیرۃ یاء ۱۲ روح البیان ۱۲

کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ جھوٹہ جانا قوم ثمود صالح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکشی اور بغی ہونے

اپنے سے یعنی اپنی شہوت اور غضب کی خواہشون کو شرع اور عقل کی حکمو نپر غالب اور حاکم کیا اور یہہ غلبہ انکار اور تکذیب کا سبب ہوگیا انکے حقین اور تقوی کے لفظ مین ایک اشکال ہے مشہور اسواسطے کہ یہہ مفعیا نسے مشتق ہے تو موافق قاعدہ کے چاہیے تہا کہ طغیا ہوتا یے کو واو سے کسواسطے بدلہ کیا سو صرف کے علمارنے اس اشکال کے جواب مین یون لکہا ہے کہ فعلی کبہی اسم ہوتا ہے اور کبہی صفت تو واسطے فرق کے درمیان اسم اور صفت کے اسم مین یا کو واو سے بدل کرتے ہین اور صفت مین اپنی اصل پر رہنے دیتے ہین چنانچہ کہتے ہین اِمْرَاَۃٌ صَدْیَا وَ ذِکْرٰیا یعنی ایک عورت پیاسی اور رسوا قولہ تعالٰی بِطَغْوٰىهَا ہو سمعناف وارد لتقریر مضمون قولہ تعالٰی وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ روح البیان ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا جبوقت کہ اوٹہا اوسکے مارنے کو بڑا بدبخت اوس قوم کا یعنی قدار بن سالف الاشقیا ہن الاشقیا فان افعل التفضیل اذا اضیف یصلح للواحد والمتعدد والمذکر والمؤنث ویدل علی الاول قولہ تعالی فی سورۃ القمر فنادوا صاحبہم فتعاطی فعقر فانہ یدل علی ان المبا شر واحد سعین وفضل شقاوتہم علی من عداہم مباشرتہم العقر مع اشتراک الکل فی الرضی بہ ۝ روح البیان ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا یعنی پہر کہا قوم ثمود کو پہیجے ہوئے خدا کے نے یعنی صالح علیہ السلام نے کہ اوٹنی کو خدا کی مت ستاؤ اور اوسکے پانی پینے کے دن بارکی وعدہ خلافی نکرو فَكَذَّبُوْهُ پہر جہٹلایا اوس سب قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کو فَعَقَرُوْهَا پہر کاٹی اونٹنی کی کونچین ہر چند کہ کونچین کاٹنے والا وہی قدار بن سالف تہا اور اوسکے آٹہون یار جو اوسکے مدد کار تہے لیکن جو سب شہر والون کی مرضی کے موافق یہہ کام تہا اور سب اوسکے خوش ہوئی تہی گویا سب لوگ شریک تہے اسلئے کہ ایک شخص کا کام جو سبکے منشا اور صلاح سے ہوتا ہے تو سب کی طرف نسبت کرتے ہین بموجب مضمون اس شعر کے

چو از قومے یکے پیدا شقی کرد ۝ نہ کز اصالت ماند مدرا ۝ عزیزی ۝ فی الحدیث قال علیہ السلام لعلی یا علی اتدری من اشقی الاولین قال اللہ ورسولہ اعلم قال عاقر الناقۃ قال اتدری من اشقی الآخرین قال اللہ ورسولہ اعلم قال قاتلک روح ۵ تفسیر اور ثمود نام ہے ایک شخص کا حضرت نوح علیہم السلام کے اولاد سے یعنی ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح علیہم السلام کہ چوتہی پشت مین حضرت نوح علیہم السلام سے ملتا ہے سو اس شخص کی اولاد بعد ہلاک ہونے قوم عاد کے عرب کے ملکو نمین پہیل گئی تہی اور اون ملکون کی مالک ہوگئی تہی اور اصل وطن اونکا شام اور حجاز کے درمیان مین تہا اور اونکی شہر و نمین بہی جو شہر شام کے قریب تہا نام اوسکا حجر تہا اور جو شہر حجاز سے ملا ہوا تہا نام اوسکا وادی القری تہا اون دونون کے درمیان مین ایک نہر جاری تہی اونکی بستیان اونکی نصرف مین تہین اور ہر بستی مین سنگین عمارتین بنائی تہی اور کہیتی کرتے تہے اور کوئین اور تالاب کہودتے تہے لیکن اوس زمین مین پانی کم تہا اور پہر کے سبب کنوان اور

تاہ بے شواری سے کہودا جاتا تہا اور اکثر مال اوسکا عمارت کے بنانے مین اور بتون کے لگانے مین اور پتھر تراش کے مکان بنانے مین خرچ ہوتا تہا یہان تک کہ بڑی بڑے سنگ تراش کاریگر پہاڑون پر عمارتین منقش تراش تے تہے آخر کو ہوتے ہوتے پتھرون کی صورتین عجیب وغریب تراش کے اونکو پوجنا شروع کیا اور یہہ رسم اوسمین رائج ہوئی یہانتک کہ بت پرستی اوسمین بالکل پہیل گئی اوجسکے سبب سے بالکل غافل ہوگئے تب اللہ جل شانہ نے حضرت صالح بن عبید علیہم السلام کو کہ صورت اور شکل مین سب سے بہتر اور حسب اور نسب مین سب سے اعلا تہے مرتبہ رسالت کا عنایت فرماکے وحی نازل فرمائی کہ اپنی قوم کو سمجہا کہ بتون کی عبادت سے باز رکہو اور عبادت رب الارباب کی طرف اونکی غیت دلاؤ حضرت صالح علیہم السلام نے بموجب حکم الہی کے تبلیغ احکام اپنی قوم کو زبانی شروع کیا اور قوم نے انکار پر اصرار کیا اور حضرت صالح علیہم السلام سے معجزہ طلب کیا آپنے فرمایا کہ اگر مین بموجب تمہاری خواہش کے معجزہ تمکو دکہلاؤن اور پہر تمنے میرا کہا نہ مانا اور ایمان نہ لائے تو تم سب عذاب الہی مین گرفتار ہوگے اون لوگون نے اس بات کا یقین نہ کیا اور کہا کہ ہم سب فلانی تاریخ شہر کے باہر جاتے ہین اور بتون کو پوشاک اور زیور سے آراستہ کرکے باہر نکل تے ہین اور حاجتین تمام سال کے اون بتون سے اوسدن مانگ تے ہین اور وہی اونکو دیتے ہین تو یہی اوسدن ہمارے ساتہہ چلو اور اپنے خدا سے اپنا مطلب طلب کرکے دیکہین تو تیرا خدا کیا دیتا ہے حضرت صالح علیہ السلام نے اسبات کو قبول کیا اور اوسدن جسکا وعدہ ہوا تہا سب کے ساتہہ باہر نکلا اور تہوڑے سے لوگ جو اونپر ایمان لائے تہے وہی اونکے ساتہہ ہوے اور جب میدگاہ کو پہنچے دیکہا کہ بتون کو نہایت زینت سے آراستہ کرکے اپنے سامنے تخت پر بہٹایا ہے اور نہایت ادب سے سب قوم اون کے سامنے کہڑی ہوئی اپنی اپنی حاجتین مانگتے ہین حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے بتون سے کوئی چیز لو کہی مانگو تاکہ ہم بہی دیکہین کہ یہہ تمہارا بت کیسی قدرت رکہتے ہین اون لوگون نے کہا اچہا پہر بتون سے ایک چیز لو کہی مانگنا شروع کیا اور نالہ اور فریاد اور عاجزی اور چاپلوسی حد سے زیادہ کی لیکن سوائے محنت بیفائدہ کے کچہہ بہی حاصل نہوا آخر کو عاجز ہوکر بیٹہہ رہے تب حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تم کہو تو مین بہی اپنے اوس مالک الملک اور قادر علی الاطلاق کے سامنے ہاتہہ پہیلاکر مانگون اور اوسکی قدرت کو بہی دیکہو کہ کیسا اپنے بندے خاص کی فریاد رسی کو پہونچتا ہے اور جو مانگو سو دیتا ہے جندع مین عمرو کا اون کے سردارون مین بڑا سردار تہا دوسرون سے کہا کہ ان سے ایسی چیز طلب کیا چاہیے کہ عقل کے نزدیک محال ہو اور انسے کافی نہ ہو اور ہمارے بتون کی یہی عزت وآبرو باقی رہیگی ورنہ الاہم ذلیل ہوجاوینگے اور سب نے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے اور عقل وردانائی مین یہی سب سے زیادہ ہوشیار ہے تو کوئی چیز تجویز کر کہ یہہ عاجز ہوجاوین اور لا نہ سکین تب جندع نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ اس پہاڑ کی پشت سے کہ عیدگاہ کے سامنے ہے اور پشت کو اونکی عرف مین کاثبہ کہتے تہے ایک اونٹنی ہمارے واسطے نکلے کہ اوسکی پیشانی سیاہ ہو اور سارا بدن اوسکا

سفید اور بال اوسکے بڑے ہوان اور نرم اور اوسکے دس مہینے کا حمل ہی ہوا اور ڈیل اوسکا بہت بڑا ہو کہ سکم کو اس ٹیکر ہی کی برابر معلوم ہووے اور اس پتھر سے نکل نے کے بعد ہمارے سامنے بچہ جنے اور وہ بچہ بھی اوسی کے مانند ہو شکل اور رنگ اور ڈیل مین حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر مین اسی طرح کی اونٹنی اس پتھر سے نکالون تو تم ایمان لاؤگے اور حق تعالی کے دین اور حکم کے فرمانبردار ہوگے سب نے اقرار کیا کہ اگر یہ امر ظہور مین آویگا تو ہم سب ایمان لاوینگے حضرت صالح علیہ السلام نے ان بات کے عہد اور پیمان اون سے مضبوط لیا پھر ان لوگون کو جو اونپر ایمان لائے تھے ساتھ لیکر اوس پتھر کے نزدیک تشریف لیگئے اور دو رکعت نماز ادا کی اور جناب الٰہی مین دعا کی اور ان مسلمانون کو کہا کہ تم سب میرے پیچھے کھڑے ہو کر آمین کہو اور اس قوم ثمود کے سزا دہ فوج لشکر کے گرد اگرد اونکی گھیر کے کھڑے ہوئی اور تماشا دیکھنے لگے کہ کیا ہوتا ہے کہ یکایک قدرت سے اوس قلہ و توانا کی اس پھاڑ کی پشتہ سے آواز جانور کی چلانے کی آنے لگی جسطرح جانور جنے کے وقت آواز کرتا ہے یہانتک کہ وہ پشتہ پھٹا اور ایک اونٹنی جیسی اونٹنی طلب کی تھی ویسی ہی نکلی اور چلنے مین چلنے لگی اور بعد ایک ساعت کے اوسکے بھی درد زہ شروع ہوا اور وہ بھی ایک بچہ جنی اپنے برابر قد و قامت اور صورت و شکل مین اس مادے کو دیکھکر لوگ ایک آواز کر اٹھے اور سب اسبات کے قائل ہوئے کہ حضرت صالح کا معبود بڑی قدرت رکھتا ہے اسی پر ایمان لانا چاہیے اور جندع بن عمرو جمہ ہزار آدمیون کے ایمان لایا اور حضرت صالح علیہ السلام کے قدمون پر گر پڑا اور پہلے تقصیرون سے نادم و شرمندہ ہوا اور اسکے بخشش طلب کی اور دوسرے سردار اپنے نفس کی شامت سے اسی انکار پر قائم رہے اور اپنے تابعدارون کو بھی بہکانا اور بہکانا شروع کیا کہ ایسے جادو پر فریفتہ مت ہو اور اپنے دین و مذہب کو مت چھوڑو کہ یہہ وقت آزمایش و امتحان کا ہے وے بدبخت اپنے رئیسون کے بہکانے سے کافر کے کافر کہنے لگے اور حضرت صالح علیہ السلام کو جادوگر قرار دیکر پھر گئے تب حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ تمنے خلاف عہد کے کیا اور مجھ پر ایمان نہ لائے اب تمہارے بچاؤ کی صورت عذاب الٰہی سے یہہ ہے کہ اس اونٹنی اور اسکے بچے کو نہایت تعظیم سے اپنے ملک مین رکھو اور کسی طرح سے اسکو رنجہ مت دو اور بری طرح سے مت چھیڑو کہ تمہاری امن اور بچاؤ کے سبب ہے اور جب تک یہہ اونٹنی اور اسکا بچہ تم مین رہے گا عذاب الٰہی تمپر نہ آویگا اور کسی طور سے تمنے اسکو ایذا پہنچائی تو عذاب الٰہی مین گرفتار ہوگے آپ اس جلسہ پر جانا چاہیے کہ اس معجزہ کی خاص ہوئے اس قوم کے واسطے بھید یہہ تھا کہ انکو پتھر تراشنے اور تصویر بنانی مین بڑا دخل تھا اور اس کام مین بڑی بڑی باریکیان اور کاریگریان برتتے تھے تو اس معجزہ کے خاص کرنے مین اس گروہ کے واسطے اشارہ اسبات کی طرف ہے کہ ہرچند کہ تم لوگ پتھر کی تصویرین عجیب اور غریب بناتے ہو لیکن جان نہین ڈال سکتے اور ہم پتھر سے ایک جاندار جانور کہ اس ملک کے جانورونسے بڑا ہو نکال سکتے ہین ؎ کافران ازبت بیجان چہ تو قع دارند ۔ بارے آن بت بہ پرستید کہ جانے دارد ۔ اور اسمین

اشارہ ثبات کی طرف ہے ہوا کہ حق تعالیٰ کی ہدایت پتھر کو دلونکو نرم کر سکتی ہے اور اسسے روکھے
وصف ظاہر کر سکتی ہے اب آئے ہم باقی رہے قصے کے بیان پر کہ اونٹنی قد اور قامت اور
ڈیل اور ڈول مین بہت بڑی تھی چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہ بڑے جلیل القدر
صحابیونمین سے ہین وہ فرماتے ہین کہ مین ثمود کے شہر مین جسکا حجر نام ہے گیا تھا اُس
اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہہ کہ مشہور ہے اور لوگ اسکی زیارت کرتے ہین اپنے ہاتھہ سے مینے
ناپی تھی تو ۵۰ گز دور اوسکا ہوا تھا اور اس اونٹنی کی خاصیت یہہ تھی کہ سب جانور اہلی
اور جنگلی اوسکے دیکھنے سے خوف کھاکر بھاگتے تھے اور جس جنگل مین وہ چرتی تھی کوئی
دوسرا جانور قدم نہین رکھہ سکتا تھا اور جس کنوے اور تالاب اور ندی پر وہ پانی پینے کو جاتی
تھی تو سب پانی اوسکا پی لیتی تھی اور جس چراگاہ مین وہ چرتی تھی اوسمین گھاس کا نام
نہین رہتا تھا اور شام کیوقت جو شہر مین آتی تھی سب شہر والے اپنے اپنے برتن لاکر اوسکے دودھ
بھر لیتے تھے اور تمام شہر والونکا اور اوسکا دودھ کفایت ہوتا تھا جب ایک مدت اسی طور سے گذری
تو مواشی اور جانور والے اوسکے چلنے اور پھرنے سے عاجز ہوئے اور حضرت صالح علیہ السلام سے
فریاد کی آپنے مصالح کے طور پر ایسا مقرر کر دیا کہ ایک روز تم سب اپنے جانور چرایا کرو اور دن
اونٹنی کو ہم گھر مین اپنے بند رکھینگے اور دوسرے روز ہم اس اونٹنی کو چھوڑ دینگے تو تم
اپنے جانورونکو بند رکھو اس قول کے اقرار پر ایک مدت تک گذران کرتے رہے لیکن اکثر
شہر والونپر جو جانورونکی پرورش کا ذوق شوق رکھتے تھے یہہ تقسیم بہی گران گذری
اور اپنے دلو مین کہتے تھے کہ کس حیلہ اور تدبیر سے اس اونٹنی کو یہان سے دور کیا جائے
تاکہ ہمارے جانور اچھی طرح سے دانہ اور پانی کہایا پیا کرین لیکن عہد ٹوٹ جانے اور اقرار
کے خلاف ہونے سے خوف کھاتے تھے اس درمیان مین ایک نوجوان اوسی قوم کا کہ نہایت
خوبرو خوشرو اور دولتمند تھا اور اوسکا نام قدار بن سالف تھا کہ تیرون چار شانہ ماں باپ کو آزار
دینے والا زبان دراز ناہنجار چھٹا پیدا ہوا اور وہ ایک عورت فاحشہ پر عاشق ہوا اور نام اوس
عورت کا غیزہ تھا نہایت خوبصورت اور خوش اسلوبی اور لطیفہ گوئی اور نزاکت طبع مین وہان مشہور تھی
اور اوس فاحشہ کے گھر مین آٹھہ شخص دسنے جو اوسکے ہم مشرب اور ہم وضع تھی اور اون مین سے
ایک شخص کا نام مصدع بن داہر تھا کہ اوسکے چچا کا بیٹا تھا جایا کرتا تھا اور اوسے حظ نفسانی حاصل
کرکے دونو جہانکے دے دیا ہے کمایا کرتا تھا اور اسکے یار اور ہمنشین شراب خواری کرکے اوسکے گھر
کی لونڈیون اور باندیون سے مونہہ کالا کرتے تھے ایک روز اوس جوان نے یعنی قدار ملعون نے
اوس فاحشہ سے کہا کہ کب تک یہہ شنانی چوری چھپی کی رہیگی کہل کے مجھسے نکاح کیون
نہین کرلیتی ہے کہ عمر بھر خوشی اور ہنسی سے گذران کرین اوس فحبہ نے کہا کہ اگر اسباب تجھکو میسر ہے تو ایک فرمائش میری ہے اگر اوسکو تو بجا لاوے تو مین معہ مال اور اسباب

اور تو نہ ہونے تیری تابعدار ہو کر رہون اور وہ کام یہ ہے کہ اس اونٹنی کو کہ جسنے مجھکو اور تمام شہر کو ایک بلا اور رنج مین ڈال رکھا ہے اور تمام جانورون کی زبان کو بہوکا اور پیاس کے عذاب مین گرفتار کر رکھا ہے کسی طرح مار ڈال اور اسکی کونچین کاٹ کہ ہم اس بلا سے نجات پاوین اور قحبہ کے جانور بہت تھے اس باعث سے اور وہ کی بہ نسبت زیادہ اس اونٹنی سے دشمنی تھی غرضکہ قدار نابکار اس امر خسیس کام کے لئے ایسے بڑے گناہ کے کرنے کا اقرار کیا اور اوس اونٹنی مارنے کی تدبیر مین پڑا اور اپنے یارون اور آشناؤن کو بھی اس کام مین اپنا رفیق کیا اور ایک روز ایک تنگ گلی مین جو اوس اونٹنی کے آمد و رفت کا رستہ تھا اوسکی راہ روک کر گہات مین بیٹھا اور اپنے یار وغیرہ کو بھی اوس کونچہ مین کہ جسکو غبیثا بولتے تھے بٹھایا جسوقت وہ اونٹنی چراگاہ سے پھرتی اور اوس کوچہ مین پہنچی تو پہلے صمدھ نے تیر اوسکی پنڈلی پر مارا اور دوسرے ساتون شخص تلوارین کھینچ کے غل مچاتے ہوئے اونٹنی تک پہنچے لیکن وہ اونٹنی باوجود زخمی ہونے کے کسی کو اپنے پاس نہین آنے دیتی تھی اور جسطرف حملہ کرتی تھی سبکو پچھاڑ دیتی تھی آخر کو قدار نابکار نے اونکے پیچھے پہنچکر ایک تلوار اوسکی کونچون مارکی کونچے کٹتے ہی وہ اونٹنی زمین پر گری اور گرتے ہی سب اوسکے یارگرد سے پہنچے اور تلوارون سے اوسکے پرزے پرزے کر ڈالے اس بات کو منکر شہر والے خوش ہوئے اور اوسکے گوشت کو تقسیم کر کے سب شہر والے اپنے اپنے گھر کو لے گئے اوسکا بچہ جو پیچھے سے آیا اور اپنی مان کا یہ حال دیکھا تو وہان سے بھاگ کر اوسی پہاڑ کے پشت سے جا کر کھڑا ہوا جو یہ خبر حضرت صالح علیہ السلام کو پہنچی تو افسوس کرتے ہوئے باہر نکلے اور شہر کے لوگون سے فرمایا کہ تمنے اچھی بات نکی بلکہ خدا کے عذاب کو قصد کر کے اپنے واسطے منگوایا اور ابھی ایک بچاؤ کی صورت ہے کہ میرے ساتھ آؤ اور اوسکے بچے کو اپنے شہر مین لاؤ تاکہ اوسکے سبب حق تعالے کے عذاب سے بچ جاؤ قدار نابکار دوسرے کافرون نے اسبات کو بیہودہ اور باطل کچھ حقیقت نجانی تب تو حضرت صالح علیہ السلام سب مسلمانونکے ساتھ اوس بچے کے لانے کو جنگل کیطرف گئے جونہی بچے نے حضرت صالح علیہ السلام کو دیکھا تین آواز کی اور پتہ پہاڑ کا پھٹا اور وہ بچہ اوسکے اندر گھس گیا تب حضرت صالح علیہ السلام اس حال کو دیکھکر افسوس کرتے ہوئے پھر آئے اور شہر والونسے کہا کہ تمنے اپنی خرابی اپنے ہاتھ سے کی اور اس بچے کی تین مرتبہ آواز کرنیکی تعبیر یہ ہے کہ تمکو تین دن کی مہلت ہے عذاب الٰہی سے پہلے دن منہ تمہارے زرد ہو جائینگے اور دوسرے دن سرخ ہو جائینگے اور تیسرے دن سیاہ اور یہ اجرا ہفتہ کا دن ہے بدھ کو ہوا تھا جمعرات کی صبح کو شہر والے جو سوکے اوٹھے تو دیکھا کہ سبکے منہ زرد ہو گئے تب سبکو یقین ہوا کہ کچھ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا تھا سب سچا اور وقوع ہونے والا ہے لیکن اسوقت انکی قوت غضبیہ نے جوش کیا اور قوت عقلیہ بالکل معزول ہو گئے قدار نے اپنی یارون سے قسمیہ مذکور یہ بات ٹھہرائی کہ قبل آنے تیسرے دن کے حضرت صالح علیہ السلام کا کام تمام کیجے

یہ ارادہ دلمین ٹھہرا کہ دسی رات کو یہہ نوآدمی حضرت صالح علیہ السلام سے بے ادبی کرنے کو چلے اور سوءت
حضرت صلح علیہ السلام اپنی مسجد مین تھے ایک درخت اس مسجد مین تھا بلند آواز سے بولا کہ قدار اپنے
یار وسنگی ساتھہ آپکے مارنیکو آتا ہے سو آپ اپنے گھر مین تشریف لیجائیے اور دروازہ بند کر لیجئے حضرت
صالح علیہ السلام نے اوسکے کہنے کے بموجب عمل کیا اور گھر کا دروازہ بند کر کے جا بیٹھے جب قدار
نابکار اپنے یار وسنگی ساتھہ مسجد مین آیا اور حضرت صالح علیہ السلام کو وہان نہ پایا تو ارادہ کیا کہ آپ کے
مکان کا دروازہ توڑ کر گھس کے آپ سے بے ادبی کرین وہ ہی سوچ مین تھے کہ یکایک فرشتے بموجب
حکم الہی کے اپکی حمایت اور مدد کو پہنچے اور اپنے پروبالون کے منہہ پر مارا بمجرد اس مار
کے وہ سب اندہے ہوگئے اور حیران پریشان گرتے پڑتے بے تحاشا دہانے بھاگنے مین کسیکا
دیوار مین لگ کر پھوٹ گیا اور کوئی مین کر کر مر گیا یہان تک سب کے سب مر گئے اور خسر الدنیا والآخرہ
ہوئے رہ سرے دن شہر والے جو اوہٹے تو سب کے منہہ سرخ پائے اور قدار وغیرہ کے دانتون نے
جو انکی تلاش کی تو حضرت صالح علیہ السلام کے گھر کے قریب اون سبکو مرا ہوا پایا پھر اوس حال کو شہر کے
رئیسون اور سردارون نے جو کا فر تھے ظاہر کیا تو سب شہر والے اور سب شہر والے حضرت صالح علیہ السلام کے گھر پر
چڑھ دہائے اور گھر کو گھیر لیا اور کہا کہ تمنے اوس اونٹنی کے عوض مین ہمارے نوآدمی مار ڈالے ہین ہم
اون اونٹنیون کے عوض مین تمکو اور تمہارے سب گھر والون کو مار ڈالینگے حضرت صالح علیہ السلام
نے فرمایا کہ ہمان لوگون کے گھر مین مارنے کو نہین گئی تھے یہ خود ہمارے گھر پر رات کو چڑھ آئے
تھے اللہ تعالے نے غیب کی مدد سے انکو مزا دی وہ سب اسی جواب وسوال مین تھے کہ جندع بن عمر
اس شہر کا بڑا رئیس تھا کہ معہ اپنی فوج کے اسلام سے مشرف ہوا تھا اور بڑا معتقد اور دوست
حضرت صالح علیہ السلام کا تھا اس حال کے خبر پاکے معہ اپنی فوج حضرت صالح علیہ السلام کے
مدد کو پہنچا اور اون رئیسون اور شہر والون سے مقابلہ کیا آخر کار چند آدمی درمیان مین آکے آپس مین
صلح ٹھہرائی کہ حضرت صالح علیہ السلام اس شہر سے باہر جاوین حضرت صالح علیہ السلام اس بات کو
غنیمت جانا اور جندع بن عمر رضہ اور دوسرے مسلمانونکو اپنے ساتھہ لیکر شہر سے باہر چلے گئے تھے
دن کو تیسرے دن تھا صبح کو شہر کے لوگ جو اوٹھے سبکے منہہ کالے پائے اوسدن پھر نہایت تعجب
مین رہے کہ کیا ہونیوالا ہے آخر یہ بات سوچی کہ سبکین مکان خالی کیجئے اور خدا کا عذاب جب
آویگا تو ان مکانونمین چھپ رہینگے کیونکہ عذاب یا آسمان سے آویگا جیسے پانی یا پتھر برسنا یا
زمین سے ہوگا جیسے زلزلہ اور ان چیزونسے اون مکان مین بچاؤ ہے سو اسلئے کہ یہ مکان
پہاڑ کو تراش کے بنائے ہین ایسی چیزونسے ان مکانونمین کچھہ دہشت نہین ہے یہہ نہ سمجھے
کہ حق تعالے کے غضب سے کوئی چیز بچا نہین سکتے حاصل کلام کا پنجشنبہ کی صبح کو حضرت جبرئیل
علیہ السلام بموجب حکم الہی کے درمیان مین آسمان اور زمین کی ایک بڑی صورت دہشتناک سی ظاہر ہوئی اور ایک ایسی سخت آواز دے کہ اوسکے سبب سے پہاڑ متزلزل مین آگئے اور تند ہوا آندھی

کیطور سے چلنی شروع ہوئی سب شہر والے دہشت کھاکے انہین سنگین مکانونمین گھسے پھر حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز پہلے سے بھی زیادہ سخت کی کہ اوسکے سبب سے شہر والے اوندھے
اپنے اپنے زانو پر گر پڑے اور سب جہنم واصل ہوئے ایک بھی اونمین سے باقی نرہا حضرت صالح
علیہ السلام نے جو یہہ ماجرا سنا تو مسلمانونسے فرمایا یہہ شہر غضب الٰہی کے نازل ہونیکی جگہہ ہوئی
یہانپر رہنا ہرگز مناسب نہین ہے اسکو چھوڑو اور کہ معظمہ کے حرم کا احرام باندہو اور وہین چلکر
رہو چنانچہ وہ سب حضرت صالح علیہ السلام کے فرمانیکی بموجب عمل مین لائے اور نجات دارین
کی حاصل کی اللھم ارزقنا اتباع نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے سفر مین شہر حجر کے دروازے پر پہونچے صحابہ سے ارشاد
فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص اس شہر مین نہ جائیو اور نہ پانی پیئے مگر یہہ کہ روتا ہوا اور ڈرتا ہوا
اسواسطے کہ وہین اون کافرون کی آہی شہر مین عذاب الٰہی مین گرفتار ہین اور جس جگہہ
عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے وہانسے دور رہنا خوب ہے اور یہہ ہین حدیث شریف مین آیا ہے
کہ ثمود کی قوم کے کافرونسے کوئی آدمی نہین بچا مگر ایک شخص جسکا نام ابو رغال تہا کہ اسکا کام
واسطے مکہ معظمہ مین آیا تہا جب تک حرم شریف کے اندر رہا تب تک عذاب الٰہی سے محفوظ رہا جونہی
حرم سے باہر نکلا اور طائف کیطرف چلا راستے مین اسی عذاب مین جسمین اوسکی قوم ہلاک ہوگئی
تہی یہہ بہی ہلاک ہوا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف کے ہم پر جانیکے وقت جو اوسکی
قبر پر پہنچے اور عادت وہان کے لوگونکی یہہ تہی کہ جب اونکی قبر کے نزدیک پہونچتے تو اوسکو
سنگسار کرتے تہے تب آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ قبر کسکی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ
اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب قصہ اسکا مفصل اپنی زبان
فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ اس سے اسی بات کی صداقت کی نشانی یہہ ہے کہ اس شخص کی چھڑی
سونیکی اوسکے ساتہہ ہے دفن ہوتے ہی صحابہ نے جو یہہ کلام سنا دوڑے اور اوسکی قبر کو تاوپر سے
کہودا اور وہ چھڑی سونیکی نکال لائے اور اوسکی قبر کو بدستور بند کردیا یہہ ہی قصہ ثمود کا
بطریق اختصار کے اور بعضی سورتونمین زیادہ ہی بتفصیل سے مذکور ہے ۱۲ عزیزی ۱۲

تنبیہ ۱۲ یہانپر معلوم کرنا چاہیے کہ ایسے شہر وغیرہ جہان غلبہ کفر وفسق کا ہو اوسے
ہجرت کرنی لازم ہے اسلیئے کہ بری صحبت کی بری تاثیر ہوتی ہے کہ بسبب اختلاط کے گناہ
برائی دلسے نکل جاتی ہے اور جب ایسا حال ہوتا ہے تو خوف زوال ایمان کا ہے عیاذا باللہ منہ
اسلیئے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انا بری من کل مسلم مقیم بین اظہر المشرکین قالوا یا
رسول اللہ قال لا تراءی نارا ہما رواہ ابوداؤد یعنی مین بیزار ہون ہر اوس مسلمان سے کہ رہتا ہے
مشرکونمین صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیون فرمایا اسلیے کہ مقتضائے ایمان یہ ہے کہ مشرک اور
مسلمان ایسمین ایک دوسرے کے آگ نہ دیکہین یعنی کافر سے ایسی جدائی اور دوری چاہیے کہ

اونکی آگ نہ نظر پڑے جہاں اونمین رہنا کیسا تہذیب رہنے سے سستی اسلام مین آجاتی ہے سب سے پہلے رسمون اون کی کے پس بہائیون ہم لوگونکو اپنی حال پر رونا چاہیے کہ ہمسے رسول اللہ بیزار ہین اس کفرستان کے رہنے سے لیکن جو کہ استطاعت نہین رکھتے امید ہے کہ وہ معذورون اور جب رسول اللہ ہی بیزار ہوئے تو کیا ٹھکانا ہے ہمارا جسکو اللہ تعالے استطاعت دے وہ ارادہ ہجرت کرے کہ یہان بڑی ہی آگ لگ رہی ہے کہ حق کہین تو گلے گھونٹے جاتے ہین اور خاموش رہین تو نقصان ایمان ہے ؎ الٰہی بحقیتی من کل ضیق ۔ بجاہ المصطفٰے مولی الجمیع ۔ وہ ہے فی مدینۃ قرار ۔ ۱۲ بایمان ووفن بالبقیع ۔ یا اللہ نجات دے مجکو ہر تنگی سے بحرمت مصطفٰے کے کہ جو صاحب ہین بیکسے اور بخشش میرے لیئے مدینہ مین ہمیشہ کو ساتھ ایمان کے اور دفن ہونے کے جنت البقیع مین کہ قبرستان مدینہ کا ہے مولانا محمد قطب الدین صاحب مرحوم کہ استاد و مرشد اس احقر کے تھے اکثر دعا اونکی یہی رہتی تھی بعد حل مشکلات کے اونکو منزل مقصود کو پہنچا دیا اب اللہ تعالی ہمسے بیدست و پا کی بھی بیگار لیوے کہ یہان کے کارروائی سے نجات دیکر حرمین شریفین مین پہنچا دے اور وہین مارے اللھم اجعل ھذا بلدا مولی فی بلد حبیبک آمین رب العلمین فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا پھر سخت عذاب بھیجا پھر اونکے پروردگار نے بسبب اونکے گناہون کے پھر ایکسا کر ڈالا جو ٹا بڑا غریب و لتمند اونکا سبکو ہلاک کرکے برابر کر دیا وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا اور نہین ڈرتا خدا تعالے آخر کام بدکارون گناہگارون کے سے یعنی ایسا کوئی نہین جو اوسکی فرمانی کرکے اوسکے عذاب سے بچ سکے اپنی قوت اور زور سے ۱۲

فتح الرحمان

اب یہان پر جان لینا چاہیے کہ حدیث صحیح مین جو مسند امام احمد غیرہ معتبر کتابون مین پائی جاتی ہے وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بار ہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ کچھ تمکو معلوم ہے یہ کہ سب سے زیادہ بدبخت اگلون پچھلون کا کون شخص ہے اور اس امت مین زیادہ بدبخت کون ہے حضرت علی نے عرض کی کہ مجھکو معلوم نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بدبخت اگلی امتون کا ایک شخص ثمود کی قوم سے تھا یعنی قدار بن سالف کہ جو تعالی کی اونٹنی کی کوچین کاٹیگا اور اس امت کا بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو تیرے سر پر تلوار ماریگا اور تیری ڈاڑھی اوس خون سے رنگین ہوگی اور اسی تلوار سے تو شہید ہوگا اب یہان پر غور ہوا کہ اگلی امتون سے قدار کی زیادہ بدبخت ہونے کی وجہ اور اس امت مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاتل کی زیادہ بدبخت ہونے کی وجہ بیان کی جاوے اور اوسکا بیان موقوف ہے کئی مقدمون کی تمہید پر پہلا مقدمہ یہ ہے کہ فرج کی شہوت شہ شہوتون سے خسیر اور بدتر ہے اسواسطے کہ اس حالت مین عقل سے بہت دور ہو جاتا ہے اور جانور کی طرح کیسا ہی آدمی سے ظاہر ہوتے ہین اور اوس شہوت کی جائے بہی نجاست اور ناپاکیون سے بھری ہوئی ہے اور عورت کی جگہہ کا کہلانا اس شہوت کو لازم ہے جسکا تمام نے آدم کے نزدیک چھپانا واجب

اسیواسطے عادت پیدا ہتی آدمی کی ہے کہ اس شہوت کے نکالنے کی بہت پردہ کرتا ہے اور سب سے چھپاتا ہے اور اسکا نام محفل اور مجلس مین کہول کر نہین لیتا سوائے اشارہ اور کنایہ کی اور جو کائن دنیا مین ہے جاوے سواس شہوت سے کچھ تھوڑے زیادتی کر کے نقلی ہوئی دوسرا مقدمہ یہہ ہے کہ شہوت کیسطرح ہواس قسم مذکور کی ہو یا خواہ دوسری قسم کی جیسے کھانی کی ہوا پینے کی ہوا پہننے کی ہوا مکانات سنوارنی کی ہوا سیر باغ اور بہار کی گانے بجانے کی سونے کی ہوا خوش بوؤن کی سونگھنے کی اور جو سوائے اوسکے ہین یہہ سب کتہ اور جنس عفت اور غیرت سے ہین اسیواسطے عرف مین ان لوگونکو جوان شہوتونکے مغلوب ہوتے ہین بدتر جانتے ہین ان لوگون سے جو عفت اور غیرت کی شہوت سے مغلوب ہوتے ہین جیسے بادشاہ روما نائش مین گوٹرا جاتی ہین بادشاہ سفاک خونریز سے اور اسکا بھید یہہ ہے کہ غضبیہ قوت سے غلبہ اور قہر اور سیاست کی اور شہویہ قوت باعث ہے تملق اور چاپلوسی اور خوشامد کی اور سب لوگون کے نزدیک فاعلیہ قوت بہتر ہے اسواسطے آتش زبردست ہے منفعلہ قوت سے ..... تیسرا مقدمہ یہہ ہے کہ جب شہوت اور غضب کے سبب سے واجب حق تلف ہونے لگین تو سب لوگون کے نزدیک وہ شخص مغیوب اور مطعون ہوجاتا ہے اور جسقدر وہ حق بزرگ ہوگا اسیقدر طعن اور تشنہ زیادہ لاحق ہوگا تو اول درجہ وہ شخص ہے جو اپنے نفس کے حق پر شہوت اور غضب کو مقدم رکھے اور اپنے نفس کے حق کو تلف کرے اوسسے بدبخت وہ شخص ہے کہ اپنی لذت شہوی اور غضبی کے سبب سے دوسرے کا حق تلف کرے اور اوس سے بھی زیادہ بدبخت وہ شخص ہے کہ ان دونو لذتون کے سبب سے بہت حقونکو تلف کرے پھر حق بھی آپس مین مختلف ہین جیسے دنیا کا حق کہ اوسکا تلف ہونا سہل اور آسان ہے آخرت کے حق تلف ہونے سے کہ اوسکا تدارک بہت مشکل ہوتا ہے چوتھا مقدمہ یہہ ہے کہ آدمی پر تین حق بڑے اور عمدہ ..... ثابت ہین پہلا حق تعالی کا حق ہے کہ اوسکا پیدا کرنے والا اور نعمت دینے والا اور سب کا مکان درست کرنے والا وہی ہے اور کسیوقت اور کسی دم آدمی اوسکے احسان سے باہر نہین ہوسکتا اور ہر کام مین آدمی اوسکی مدد اور مہربانی کا محتاج ہے اسواسطے کوئی حق اوسکا حق اس حق کے برابر نہین ہوسکتا اور دوسرا حق اپنی قوم اور برادری کا ہے کہ اپنی زندگی اور موت مین انکا محتاج ہے اور سطرح کی مدد کا اوسسے امیدوار ہے تیسرا حق اپنے نفس کا اور اس حق کی حقیقت خود ظاہر ہے کچھ حاجت بیان کی نہین ہے پس سب بدبختونسے بدبخت وہ شخص ہے کہ ان تینون حقونکو ایک خسیس شہوت کے عوض مین تلف کرے سو یہہ وصف اگلی امتون مین سے قدارین سالف مین تہا کہ اذغا اور خسیس کام کے واسطے ان تینون حقونکو تلف کر ڈالا اول اپنے نفس کے حق کو تلف کیا کہ کافر اور دوزخی کا کندہ ہوا اور اپنی زندگی کو برباد کیا دوسرے اپنی قوم کے حق کو تلف کیا کہ اوسکے سبب سے سب حق تعالی کے عذاب مین گرفتار ہوئے کسیکا نشان بھی باقی نہ رہا تیسرے حق تعالی کا حق تلف کیا یعنی اوس اونٹنی کو جسکو اللہ تعالی نے اپنی طرف منسوب کیا تہا اور اللہ تعالی

کی ہدایت کی صورت تھی اور صفت اور عنایت الہی کے نزول کا سبب تھے اور حیات ابدی کی بزرگی پیدا کی تھی اور سکی کو تحقیق کا مین اور ہلاک کیا اور اس امت مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قاتل یعنی ابن ملجم ویسا ہی بدبخت ہے توضیح اس ابہام کی اور تشریح اس مقام کی یہہ ہے کہ وہ اللہ تعالے کی اونٹنی جسطرح حضرت صالح علیہ السلام کی کمال کی صورت تھی اور اونکی نبوت پر گواہ صادق تھی اور قول نبوت کی ہدایت کے واسطے جو حقتعالے کی عنایت کہ متوجہ ہوئی تھی اور حضرت صالح علیہ السلام کو مرتبہ رسالت کا مرحمت کر کے اس قوم کی طرف منسوب کیا تھا اور وہی ہدایت اونکے سوال کے بموجب ناقہ کی شکل ہوکے اونمین ٹھہری تھی اور قرار پکڑا تھا یہان تک کہ اوس ناقہ کی تعظیم اور اسکے حق کو ادا کرنا گویا حضرت صالح علیہ السلام کی شریعت کا قبول کرنا تھا اور عذاب الہی کے دفع کرنے کے واسطے اونکے دین قبول کرنے کے قایم مقام تھے گویا حضرت صالح علیہ السلام کی ولایت کا نور اوس راہ سے جلوہ گر اور ظاہر ہوتا تھا اور اللہ تعالے کے نزدیک اونکے مرتبہ کی بزرگی اور اونکی دعا کی قبولیت اس چہرہ کے ظاہر ہوتی تھی اسیطرح سے وجود جسمانی حضرت امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کا ختم کرنے والا خلافت حقہ کا تھا اور جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ولایت کی کمال کی صورت تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کا نور اوس راہ سے جلوہ گر تھا اور اوس جناب کے قرب معنوی کی روشنی اسی راہ سے ظاہر تھی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت اور نیابت اسیوقت مین اسی وجہ قابل اعتبار مین منحصر تھے اسی پر حدیث شریفین جسطرح بیت اللہ کے حق مین وارد ہے کہ النظر الی الکعبۃ عبادۃ یعنی دیکھنا بیت اللہ کا عبادت ہے اور قرآن شریف کے حق مین وارد ہے کہ النظر الی المصحف عبادۃ یعنی دیکھنا قرآن کی حرفون کیطرف عبادت ہے اسیطرح حضرت علی رضہ کے حق مین آیا ہے وارد ہے النظر الی وجہ علی عبادۃ یعنی دیکھنا حضرت علی کے منہ کی طرف عبادت ہے سو اوسوقت مین وجود شریف حضرت علی رضہ کا مثل وجود شریف حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اسواسطے کہ اوسوقت مین تشنگان ہدایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسی چشمہ خاص سے سیراب ہوتے تھے اور ہر حاجت ظاہری اور باطنی کو اوسوقت مین بہت مہم ہونے تمام صفات و کمال بشری کی وہ ذات مبارک کفایت کرتی تھی ایسے وقت مین ابن ملجم جو دباوجود کہ بدبختی سے بدبختون کو شہید کیا تو گویا ہدایت کی شمع کو گل کر دیا اور اللہ تعالے کے حق کو تلف کیا اور تمام امت کے حق کو بھی تلف کیا یعنی ایسی ذات کو کہ اسوقت مین اپنا ثانی اور قائم مقام فضیلت اور بزرگی مین کہتے تھے ہلاک کر کے تمام امت کو جہاز بے رسی کی مانند منتشر اور فوج بے سردار کی طرح پریشان کر دیا اور اپنے نفس کے حق کو بھی تلف کیا اور گندہ دوزخ کا ہوا اور اپنی زندگانی کو برباد کیا اور سب برائی اس بدبخت کو اسی شہوت کے سبب سے حاصل ہوئی چنانچہ روایات صحیحہ مین وارد ہے کہ حضرت علی رضہ کا قاتل عبدالرحمن بن ملجم مرادی تھا خارجی مذہب کو فے مین آیا اور ناگہان اوسکی نظر ایک عورت خوبصورت پر جسکا نام قطام تھا پڑی اور دل جان سے اسپر فریفتہ ہوا اور وہ عورت بھی ایسی ہی تھی

باطل رکھتے تھے اور باپ اور بھائی اسکا مروان کی لڑائی مین حضرت علی رضہ کے ہاتھہ مبارک سے جہنم واصل ہوئے تھے جب ابن ملجم کو اسکی ملاقات کا خیال لعین پڑا اور خط کتابت اس مقدمہ مین شروع کی اور آدمیون کو درمیان مین ڈالا تب اس عورت نے جواب مین یہہ لکھا کہ ایک میرا کام اگر وہ پہنچے اور تو اسکے کرنیکا اقرار کرے تو البتہ مین تجھکو قبول کرون اور مین اپنے تئین تیرے نکاح مین دون اور وہ کام یہہ ہے کہ حضرت علی رضہ کو تو شہید کر اس ملعون نے کہ مغلوب شہوت کا تھا بات اوس ملعونہ کی قبول کیا اور اس کام کی تدبیر مین پڑا ایک ہزار درم کو خرید کی اور اسکو زہر کے پانی مین بجھایا اور اپنے یارون سے اس کام کی تدبیر پوچھی اوسکی یارون نے کہا کہ یہہ کام کچھہ مشکل نہین ہے بہت آسان ہے اسواسطے کہ وے کوئی نگہبان اپنے ساتھہ نہین رکھتے ہین اور اکثر اوقات شب مین مسجد کو جاتے ہین کسی دن مسجد مین اندھیرے مین چھپ رہو اور ایسے کام کو انجام کو پہنچا دینا رمضان المبارک کی صبح صادق کے وقت کہ ہنوز تاریکی باقی تھی حضرت علی رضہ گھر سے مسجد شریف مین لائے اور یہہ ملعون ایک ستون کی آڑ مین مستعد اس کام پر کھڑا تھا اور انکی عادت شریف ایسی تھی کہ مسجد مین سوئے ہوئے آدمیونکو تکبیر کی آواز سے بیدار کرتے تھے تاکہ وے سب اہبہ کے ظہارت کرین اسی ارادے سے جونہین آپنے مسجد شریف مین قدم مبارک رکھا وہین اوس ملعون نے پیچھے سے غفلت مین ایک تلوار کا حربہ آپ کے سر پر غافل مارا اور بھاگا آدمی ہر طرف سے دوڑے اور اسکو پکڑکے قید کیا ہر چند کہ زخم کاری نہ تھا لیکن زہر کی تاثیر سے آپکا کام تمام ہوا اور اس خاکدان ظلمانی سے فردوس برین کو انتقال فرمایا اکیسوین رات کو رمضان کی جسد مبارک کو آپ کی نجف الخیر مین کہ ایک جگہ کا نام ہے کوفے کے نزدیک مسجد جامع سے ایک فرسنگ پر حیرۃ لعمان کی راہ مین دفن کیا اور آپکی قبر کو بلند نہ کیا بلکہ بالکل بی نشان رکھا تاکہ خارجی کہ اس زمانہ مین کوفے کی فوج مین بہت منیشر تھے کچھہ آپ کے جسد مبارک کے ساتھہ نہ کرین اور یہہ قصہ سال چالیس ہجریہ مین واقع ہوا اور آپکی شہادت سے نبوت کی خلافت منقطع ہوگئی اور کوئی قائم مقام اس رتبہ کا نرہا یہہ بات صحابہ نے بسنکر نہایت افسوس کیا چنانچہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خبر شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سنی تو فرمایا کہ اب عرب جو چاہین سو کرین اب ایسا کوئی نرہا کہ اونکو کسی بد کام سے منع کریگا اب چاہیے کہ صحابہ مین بعد وفات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علما اور واعظ بہت موجود تھے اور آدمیون کو بدکاموں سے بے محابا یعنی بے دہشت منع کرتے تھے اور کبھی کبھی بادشاہون یا دوسرے سردارون کا لحاظ اور خاطرداری بات کہدینے مین نہین کرتے ..... تھے لیکن اونکے امر و نہی مانند ہمارے علما کے اور ہمارے اولیا کی تھی نہ پیغمبر کی حکم کی مانند کہ وہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہوگئی اسیواسطے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہہ ارشاد فرمایا اسی جگہہ سے قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شقی ہونے کی وجہ ظاہر ہوگئی کہ

کہ اسوقت مین تمام کمالات اوس ولایت کی ہین کہ جو قایم مقام نبوت کے ہے اوس ذات مبارک مین منحصر تہی دوسرا کوئی اس وقت مین ویسا نہ تہا بخلاف خلفا سابقین کے کہ اونکے زمانہ مین دوسری بہی جو لیاقت اس امر کی رکہتے تہے موجود تہی کہ اونکی معدوم ہونے سے یہ بعد اس امر کو سہل کیا اور انکے قتل ہونے سے اپنے مین خلل نہ پایا کیا بخلاف قتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہ خاتم الخلفا رہتے تو آپکا قتل گویا اللہ تعالے کے نور کا بالکل بجہا دینا تہا اور ہدایت کی شمع کو گل کر دینا تہا اسیواسطے آپکے قتل مین ایسی خرابی مین ہوئی کہ پھر تدارک اوسکا نہو سکا اور اگر کسی کو یہہ شبہ خاطر مین گذرے کہ اوس بدبختترین کی حرکت سے ثمود کی قوم سب ہلاک ہوئی اور اس امت کی بدبخت ترین کی حرکت سے باقی ماندہ کو کچہ عیب بہی نہ پہنچا سکا کیا سبب ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ ان دونون مین فرق دو وجہ سے ہے اور اول وجہ یہہ ہے کہ اونٹنی کے مارے جانے سے تمام ثمود کی قوم راضی اور خوش ہوئی تہی اور اس امت مین اکثر لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے سے راضی نہ تہے بلکہ اس حرکت کرنے والے پر لعنت اور نفرین کرتے رہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ اونٹنی کے مارے جانے کے بعد اوسکا بچہ بہی غایب ہوگیا تہا اور بالکل اوسکا نام و نشان نرہا تہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کی وفات کے بعد آپکی اولاد امجاد باقی رہی اور آپکا نام اور نشان قایم رہا اور نور اس ولایت کا جنکے آپ حامل تہے مثلاً بعد مثلاً ایک حامل آپکی اولاد مین پیدا ہوتا رہا اور امام اپنے وقت کا ہوتا رہا ہر چند کہ ہیبت اجتماعی مٹ گئی تہی لیکن وہ نور متفرق اور منتشر ہوکے موافق استعداد کے ہر ایک فرقے مین اہل خیر سے قایم رہا ان بسوکے یہہ امت اس عذاب سے بچ رہی اور ایک سانحہ عجیبہ سے آپکی شہادت کی یہہ ہے کہ اوسدن بیت المقدس مین کوئی پتہر ایسا نہا تہا جسکے نیچے سے خون جوش نہ مارتا تہا واللہ اعلم

سورۃ اللیل

یہہ سورت مکی ہے اسمین اکیس آیتین اور اکہتر کلمے اور تینسو دس حرف ہین اور اس سورہ کا ربط والشمس کی سورت سے یہہ ہے کہ دونو کلمو قسم سے شروع کیا اور اس امر مین دونو سورتین مناسبت تمام رکہتی ہین اور اس سورت مین انسان کے نفسونکا اختلاف مذکور ہے کہ بعضے دلمین بدکاری ڈالی جاتی ہے اور بعضون کے دلمین پرہیزگاری اور اون لوگونکا حال مذکور ہے جو اپنے نفس کی پاکی مین مشغول ہین اور دوسرے اون لوگونکا حال ہی جو اپنے نفس کی ذلت اور خواری کی پیچہے پڑے ہین شہوت اور غضب کی تابعداری کے سبب اور اس سورے مین یہی بنی آدم کے عملونکا اختلاف بیان ہے نیکبختی اور بدبختی مین اور بعضونکو جو راہ چلنے پر توفیق دی اور بعض کو برس راہ بدبختی مین ڈال کے شرمندہ کر رکہا ہے اور یہہ بہی کہ دونون سورتون مین بدبختونکا حال بیان ہے چنانچہ اس سورت مین ثمود کی قوم کی بڑی بدبخت کا حال بیان ہے جسکا نام قدار تہا اور اس سورت مین اس بڑے بدبخت کا حال بیان ہے جو اس امت کی شروع مین بیان اسکا نام امیہ تہا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے شخص کی ایذا

وہی میں پڑا تھا اور بلال رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گاری اور صحبت سے بڑا رتبہ حاصل کیا تھا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ نے بہت کچھ پہنچائے تھی اور اس سے رکھا نام واللیل اس سبب سے کہا ہے کہ عرب کی زبان میں لیل رات کو کہتے ہیں اور اس سے رہی آدمیوں کے عمل کے اختلاف کا بیان منظور ہے نیکی اور بدی میں اور بڑا عمدہ وقت اس اختلاف کا رات ہے کہ عابد لوگ عبادت میں مشغول ہوتے ہیں اور چور چوری میں اور عیاش لوگ حرام کاری اور شراب خواری میں اور آزار دہی دکھ دہی اور مصیبت میں اور بعضی محبوبوں کے جدائی میں تڑپ تڑپ کے رات کاٹتے ہیں اور بعضے فراغ وصال سے اور جمعی ہم آغوشی سے اپنی آرزو کے دامن کو مراد کی پھولوں سے پر کرتے ہیں مصرع شب تنور گذشت و شب مہمور گذشت بیت فرق ست میان آنکہ یارش در برمہ باانکہ دو چشم انتظارش بر درمہ ہرچند کہ دین میں اس قسم کے اختلاف اور رنگ برنگی معاملے ہوتے رہتے ہیں لیکن جو وقت ظہور اور روشنی کا ہے تو ہر شخص کلف اور بناوٹ کرتا ہے چور عابد بن کے نکلتا ہے اور فاسق صالح کی لباس میں اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے بخلاف رات کے کہ تاریکی کی سبب سے حجاب کا پردہ اٹھ جاتا ہے اور شرم اور حیا بالکل جاتی رہتی ہے اور ہر شخص اپنے نفس کی خواہش کے موافق بے تکلف اور بے پردہ ہوکے اپنے اپنے کام میں مشغول ہوتا ہے اور ظاہر کا تکلف اور بناوٹ بالکل جاتا رہتا ہے اور سبب نزول اس سورت کا یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں دو شخص رئیسوں سے بڑے مال دار تھے ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دوسرا امیہ بن خلف اور ان دونوں کا معاملہ مال کے صرف کرنے میں مختلف ہوا امیہ مال بہت رکھتا تھا اور بارہ غلاموں کو تربیت کرکے ہر ایک کو ایک ایک کام سپرد کیا تھا چنانچہ ایک غلام کو کپڑے کا داروغہ کیا تھا اور ایک کو میووں کے باغ کا اور ایک غلام کو قیمتی کپڑوں کے تجارت کے واسطے میں اور شام کیطرف بھیجتا تھا اور ایک کو جانور دینے مقرر کیا تھا کہ دودھ دہنے اور نسل کی خبرداری کرکے اوسکی حاصل کو جمع کیا کرے اور اسطرح ہر غلام کو ایک کام سپرد کیا تھا اور اس تدبیر سے مال بہت جمع کیا تھا اور باوجود اس ثروت اور مال داری کے ایک کوڑی فقیر کو نہیں دیتا تھا اور اگر کوئی غلام کسی محتاج کو کچھ ادھی ومڑی کبھی دیتا تو اوسپر خفا ہوتا بلکہ اس کام سے موقوف کرتا تھا اور اگر کوئی شخص اس کم بخت کو بطور نصیحت کے کچھ سمجھاتا تھا کہ باوجود اس کثرت مال کے اللہ تعالے کی راہ پر محتاجوں مسکینوں کو کیوں اسے نہیں دیتا ہے اور آخرت کا ذخیرہ کیوں نہیں کرتا ہے تو وہ بدبخت اوسکے جواب میں کہتا تھا کہ اول تو آخرت ہی کہاں ہے اور اگر بالفرض ہوتی بھی تو اس قدر مال اور اسباب اور اولاد میں جمع کیا ہے کہ مجھکو کچھ احتیاج بہشت کی نعمتوں کی نہیں ہے اور ان چیزوں سے جنکی طمع اور لالچ محمد صلی اللہ وسلم فقرا اور محتاجوں کو دیتا ہے اور اس سبب سے ان لوگوں کو اپنا گرویدا کرتا ہے مجھکو کچھ پروا نہیں ہے اور اوسکے غلاموں میں سے ایک حبشی بلال رضی اللہ تعالے عنہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص خادم تھا اور بزرگی میں انکا مرتبہ اس حد کو پہنچا تھا کہ آنحضرت صلی

علیہ وسلم نے انکو عالم سوا لہ مین اپنے آگے آگے چلتا دیکھا اور اپکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت بلال کی مشتاق ہے سو حضرت بلال جسوقت مین کہ مملوک اس بدبخت کے تھے تو پوشیدہ اسلام لائے تھے اخیر کو رفتہ رفتہ انکے اسلام لانے کی خبر اسکو پہنچی تو اول انکو معزول کیا اور خزانے اور بتخانہ کی داروغگی جو اُن سے تعلق رکھتی تھی دوسرے غلام کو سپرد کی پہر انکو اپنے سامنے بلوا کے پوچھا کہ تو کسکو پوجتا ہے حضرت بلال نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا کو اس ملعون نے کہا کہ اس دین کو چھوڑ دے نہین تو مین تجھکو برطرح پیس ڈالونگا اور مارتے مارتے مار ہی ڈالونگا حضرت بلال نے کہا کہ مین تو اس دین سے پہر نہین سکتا تیرا جو جی چاہے سو کر مین تیرا غلام ہون اُس شفی از لی نے اپنے غلام سے ایسا حکم کیا کہ دن چڑہے ان کے بدن مین کانٹے چبھوایکر واوجہ آفتاب خوب گرم ہوتب ہوب مین چت لٹا کر سینے پر تپتی اونچگرم پتہر رکہوایکر دتا کہ ہل نہ سکین اور گرد انکے آگ جلا دایکر اور جب شام ہوتب ہاتھہ پیر بندہ کر اندہیری مکانین قید رکہوا دیا ہی ساری رات بہر کوڑے مارا کرو اور صبح تک یہہ ہر موقوف نکرو اسیطرح سے کتنے دنون تک حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس مصیبت گرفتار رہے اور پکار پکار کر احد احد کہا کئے یعنی معبود میرا ایک ہے ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رات کے وقت اسطرف سے گذرے اور اس ملعون کے گہر سے آواز نالہ وزاری کی آپکے کانون پڑی پوچھا کہ اس گھر مین کیا ہوتا ہے اور یہ آواز کیسی ہے لوگون نے کہا کہ بلال رضہ نام ایک غلام ہے اسکو مارتا ہے یہہ آواز اس غلام کے رونے کی ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ بات سنکے نہایت رنج ہوا اور صبح اوسکے گہر مین آپ تشریف لے گئے اور اس مرد دکو نصیحت کرنا شروع کیا کہ خدا سے ڈر اور اس غلام پر اتنا ظلم ناحق مت کر اسواسطے کہ اُوسنے سچا دین قبول کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اور رضامندی کو اختیار کیا ہے تجھکو چاہیے کہ اس غلام کو غنیمت جان اور اوسکے ساتہ احسان کر کہ آخر تین تیرے کام آوے اور تجھکو اس سختی سے بچا ویگا اوس ملعون نے کہا کہ آخرت ہے کہان اور یہ دین کہانسے معلوم ہوا کہ سچا ہے اور اگر بالفرض آخرت ہوئی بہی تو مجھکو دنیا مین کس چیز کی کمتی ہے کہ آخرتکی نعمتونپر جو فقط وہم اور خیال ہے فریفتہ ہون میرے پاس دنیا مین بہی بہشت موجود ہے چنانچہ تم بہی جانتے ہو کہ کوئی چیز ایسی نہین جو میرے کارخانے مین موجود نہین ہے اور مضمون اِن بیتونکا ادا کرتا تہا **بیت** صبح تو یام سے گذرتی ہے ؛ شب لایام سے گذرتی ہے ؛ عاقبت کی خبر کسے معلوم ؛ یہان تو آرام سے گذرتی ہے ؛ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہر اوسکو سمجہایا اور نصیحت کی کہ میرا کہا مان اور اس بیچارے مسکین پر ظلم کرنے سے باز آ اوس بخت نے کہا کہ اگر تمہارا دل اس پر ترس کہاتا ہے تو تم بہی مالدار ہو اور آخرتکا اعتقاد بہی رکہتے ہو تم ہی ثواب کماؤ اور اس غلام کو مجھسے خرید کر لو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

جواب بات کی آزردہ کہتے ہے فرمایا کہ اس سے کیا بہتر ہے اسکے عوض مین جو تم طلب کرو مین دونگا اور اسکو خرید کر دونگا اوس کافر نے عاجز کرنے کو کہا کہ تم اسکو نہ خرید سکوگے اور اگر دو نہین تو ہمین منظور ہے اور تمہین اسکے خریدنیکا بڑا شوق ہے تو اپنا غلام لنطاس رومی کہ وہ اپکی غلامون مین بڑی لیاقت اور قابلیت تجارت کی رکھتا تھا اور دو ہزار دینار کے قریب پونجی جمع کی تھی مجکو دیدو اور اس غلام کو یعنی بلال رضہ کو مجھسے لو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے جان تک دینی مین عذر نہ کرتے تھے یہ بات کو دل اور جان سے قبول کیا بلکہ چالیس اوقیہ اور اوسپر زیادہ کر کے اسکا فر کو دیئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو قید خانہ سے باہر نکال کر اپنے ساتھ لیکر چلے وہ کافر انکو دیکھتا تھا اور ہنستا تھا اور اپنے مصاحبون سے کہتا تھا کہ اس شخص کا وجود اسقدر عقل اور دانائی کے اس معاملہ مین کمقدر دھوکا کہایا ہے اور اپنا نقصان کیا ہے کہ ایسے غلام قابل کو جو دو ہزار دینار کی پونجی بھی کہتا تھا ایسے نکمے غلام کے عوض مین جو کسی کام کا نہین ہے اور ایک کوڑی بھی پونجی نہین رکھتا ہے دیا ہے اور مین ایسے غلام کو یعنی بلال کی مثل کو ایک دانق کے عوض مین دانق درہم کا چھٹا حصہ ہوتا ہے نہ خریدون بلکہ مفت بھی لون حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو یہہ بات سنی تو فرمایا کہ اس غلام کا مرتبہ یعنی بلال رضی اللہ عنہ کا اسقدر میرے نزدیک ہے کہ اگر تمام مین کی بادشاہت کے عوض مین تو بیچتا تو بھی مین بے لئے نہ چھوڑتا پھر بلال رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر کیا اور سب حال جو گذرا تھا عرض کیا کہ اسطرح سے مینے انکو خرید کیا ہے اور آپ گواہ رہیے کہ اللہ کی رضامندی کے واسطے انکو مین نے آزاد کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بہت خوش ہوے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس روز سے فارغ البال ہو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین رہنے لگے اور نیکبختی دونون جہانکی حاصل کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ابتدا اسلام سے کہ مسلمانونکی نہایت ضعیفی اور عاجزی کا وقت تھا اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کے رضامندی کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصارف اور حاجتون مین اور کافرون کے ہاتھہ سے مسلمانونکو چھوڑانے مین اور سوا اوسکے دوسرے اچھے کاموں مین صرف کر کے ذخیرہ آخرت کا جمع کیا تھا چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی خرید کرنے مین جو کچھہ خرچ کیا سو ابھی معلوم ہو چکا ہے اسیطرح سے سات شخص غلام اور لونڈی قریش کے دین اسلام کو دل سے قبول کیا تھا اور اونکے مالک اس سبب سے انکو ایذا دیتے تھے خرید کر کے اللہ کی رضامندی کے واسطے آزاد کر دیا تھا چنانچہ انمین سے ایک عامر بن فہیرہ ہین کہ بنی تیم کے غلام تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو اسکے مالک سے ایک رطل بہم دینیکے عوض مین خرید کر کے آزاد کر دیا تھا اور وہ ہجرت کے سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غار کا بی مین مشرف تھے اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اور

وہ بڑے اولیا اللہ مین سے تھے اور انمین سے ایک زہیرہ ہین کہ کمال کی نہایت کو پہنچے ہین اور بڑا ایمان کامل انکو نصیب ہوا تھا انکو بھی اونکے مالکونے لیکر آزاد کر دیا تھا لیکن قضاے کردگار سے بعد آزاد ہونے کے انکی آنکھونکی بینائی جاتی رہی انکے مالکون نے یہ بات سنکر انکو طعنے کے طور سے کہا کہ دیکھا لات عزی کے مارنے تجھکو کیا اندھا کر دیا اونہون نے جواب دیا کہ یہ بات تمہاری جھوٹی ہے لات اور عزی کو ہرگز یہ قدرت نہین ہے کہ کسیکا کچھ اچھا یا برا کر سکین سوا ے اللہ تعالے کے وہ مالک ہے جو چاہتا ہے سو کر سکتا ہے یہ بات انکی اللہ تعالے کے خطاب مین پسند ہوئی اور اسوقت اونکی آنکھین اچھی ہو گئین اور جیسے بینائی تھی ویسی ہے ہو گئی اور اونہین کے عہد یہ اور اونکی بیٹی ہے کہ یہہ دونون ایک عورت عبدالدار کی لونڈیان تھین اور وہ عورت انکو نہایت ایذا پہنچاتی تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اونکی حال سے خبر پاکے اس عورتکی گھر تشریف لے گئے اور اسکو نصیحت کی کہ انکو ایذا مت دے اور جو کچھ انکی قیمت ہو مجھسے لے اس عورت نے قیمت بہت مانگی آپنے بلا تکرار اونکی قیمت موافق اوسکی خواہش کی اسکو ادا کی اور اون دونونسے کہا اس عورت کی آٹا پیسنے مین مشغول تمھین کیا خوشخبری ہو جو تمکو کہ بیٹھے تم دونو نکو مول لیکر اللہ تعالے کی رضامندی کے واسطے آزاد کر دیا اب اوٹھو اور آٹے کو چھوڑو اور میرے ساتھہ آؤ اون دونون نے عوض کی کہ یا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنک بہت برسونسے ہمنے اوسکے گھر مین پرورش پائی ہے اور اسکا تمام کہانا پینا اب ہمسے کام ادھورا چھوڑنا مناسب نہین ہے اس آٹے کو پیس لے اسکو دیکر ہم آتے ہین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسباتکو سنکر اونپر آفرین کہی اور اونکو اونہین کے بموجب اجازت دی اور اونہین مین سے ایک عورت وہ ہے کہ بنی مویل کی مملوک تھی اور بنی مویل ایک فرقہ ہے بنی عدیکی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسوقت تک اسلام سے مشرف ہوئے تھے اس لونڈیکو اسلام لانے کے سبب سے سخت تعزیر اور تعذیب کیا کرتے تھی یہانتک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے اسکو خرید کر کے آزاد کر دیا اور اسیطرحسے ام عبیدہ کو بھی خرید کر آزاد کیا تھا اور سوا ے اسکے جو مذکور ہوئے اور بھی دونکو آزاد کیا ہے اور بعد اس تمام خرچ کے چالیس ہزار درم کہ سرمایہ اونکے پاس باقی رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بموجب آپکے فرمانے کے دوسرے مسلمانون پر تیرہ برسکے عرصہ مین صرف کیا اور چھہ ہزار درم باقی رہے تھے کچھہ ہجرت کے سفر مین اور کچھہ مسجد نبوی کے زمین کے خرید کرنے مین اور کچھ دوسرے نیک کامونمین خرچ کئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا اپنی زبان فیض ترجمانسے اس کلمہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ مَا نَفَعَنِی مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِی مَالُ اَبِی بَکْرٍ رض یعنی کسی کے مال سے مجھکو اسقدر فائدہ نہین پہنچا جسقدر ابوبکر کے مال سے مجھکو فائدہ ہوا اسواسطے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال ابوطالب اور عبدالمطلب

مال اپنے کھانے اور لباس مین اور صلہ رحم مین یعنی خویش اور اقربا کے دینے مین اور مہمانونکے ضیافت مین اور محتاجونکی خبرگیری مین صرف ہوا تہا اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کا مال اسلام کی شوکت اور دبدبے کی زیادتی مین اور مسلمانونکی خلاصی مین کافرونکے پنجے سے اور ضعیف مسلمانونکی مدد اور دستگیری مین صرف ہوا تہا اور دونون مصرفون مین آسمان اور زمین کا تفاوت ہے حاصل کلام جو وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سب مال تمام ہوا اور اللہ تعالی کی راہ مین خرچ ہو چکا اور آپکل محتاج ہو گئے ایک روز ایک کملے کو کرتی کیطرح اسکو کاتے دیکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مجلس مین حاضر ہوئی تہے اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابوبکر تو بڑے مالدار اور تونگر تہے یہ کیا ہوا کہ فقیرون کے سے کپڑے پہنے ہوے بیٹہے ہین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہون نے سب اپنا مال مجھپر اور میرے واسطے خرچ کر ڈالا اور اپنے پاس کچھہ نہ رکہا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ حق تعالے نے ابوبکر کو سلام فرمایا ہے اور پوچھا ہے کہ اس فقیری مین یہی مجھسے راضی ہے یا کچھہ رنج دلمین رکہتا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اسکلام کے سننے سے ایک عجیب حالت پیدا ہوئی اور اصحاب حال کی مانند بیخود ہو کے کہا مین کیونکر اپنے پروردگار سے کدورت رکہونگا اور اس کملے کو بار بار اپنی زبان پر لاتے تہے اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ یعنی مین اپنے پروردگار سے راضی ہون مین اپنے پروردگار سے راضی ہون سو حق تعالے نے اس سورہ مین ان دونون معاملونکو ذکر فرمایا ہے یعنی حضرت ابوبکر کا اور امیہ بن خلف کا اب سب اچہائی اور برائی کو اور آدمیونکی ہمت اور کوشش وغیرہ کو قیاس کر لیا چاہیے **عزیزی** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝ قسم کہاتا ہون مین رات کے جب چہا لیوے جہانکو اندہیرے سے وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۝ اور قسم کہاتا ہون مین دن کی جب روشن ہو جاوے آفتاب کے نکلنے سے وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی ۝ اور قسم اوسکی جسنے پیدا کیا نر اور مادہ کو یعنی آدم اور حوا کو یا تمامی مخلوق نر مادی جوڑے اور وہ مضمون جسپر یہ تینون قسمین کہائی ہین یہ ہے اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰی ۝ تحقیق کوشش تمہاری علمون اور شغلونکے بہت مختلف اور رنگارنگ ہے جیسے ایمان اور کفر اور صلاح اور فسق سخاوت اور بخل سب یطرح دوسرے عمل ہین اور آدمیون کے نیک اور بد کاموں کا مختلف ہونا اسقدر کثرت سے ہے کہ اوسکا شمار کوئی نہین کر سکتا مگر اصل اونکی تین قسم سے باہر نہین ہے جیکے نیری خیر کہ کچھہ بہی ملاؤ شر کا نہین رکہتی اور دوسرے نرے شر جسمین بو بہی بہلائی کی نہو تیسرے خیر اور شر ملی ہوئے چنانچہ تینون قسمون مذکورہ مین انہین تین قسم کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ عملون مین خیر محض وہ ہین جو ظاہر اور باطن مین ایک ہون اور اون کے واسطے تین شرطین ضرور

ہین اول یہہ کہ صورت اوسکی شرع کے موافق ہو دوسرے یہہ کہ نیت خالص ہو تیسرے یہہ
کہ اعتقاد صحیح اور یقین کامل سے کیا ہو اور شر محض وہ ہین کہ تینون شرطین نہ کورہ اوسمین پائی
نہ جاوین یعنی صورت اوسکی خلاف شرع کی ہو اور نیت بھی بُری ہو اور بد اعتقادی سے اوسکو
کیا ہو اور جسمین خیر اور شر ملی ہوئی ہے اوسکی بھی کئی قسمین ہین ایک تو یہہ کہ صورت اُون کی
موافق شرع کے ہو مگر نیت فاسد جیسے نماز کسی کے دکھلانے کے واسطے پڑہنا دوسری قسم
یہہ ہے کہ صورت اوسکی شرع کے خلاف ہو مگر نیت نیک ہوئے جیسے روضہ پیٹنا مرثیہ خوانی
کربلا کے شہیدون کیواسطے یا جو نکا سنا کہ ذوق شوق حق تعالیٰ کا زیادہ ہووے تیسرے یہ کہ
صورت اور نیت دونون درست ہون لیکن اعتقاد کی درستی سے نہ کیا ہو جیسا کافر دنیا
یہہ خیرات کرنا انتہی ۵ عزیزی ۵ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۝ اذا واسطے
حال کے ہے واسطے ہونے اوسکے کے بعد قسم کے اور کشف الاسرار مین ہے کہ اللہ تعالےٰ شب را مرتبہ
وشرفے داد کہ انرا در قرآن مجید محل قسم خود گرداند واین شرف ازان یافت کہ چون شب آید
دوستان خدا در مناجات شوند ہمہ شب تراہے صنماے نوشند وخلعت رضاے پوشند و
عنایت محبوب مینوشند وچون سحر باند کہ فرمان سلطان رہاے این قبہ بروز باز گشاینده دوانہاے
سراوقات عرش مجید براندازند ومقربان حضرت ابر حق خاموش شوند آنگہ جبار کائنات در علو
وکبریائی خود خطاب کند کہ الا قد خلا کل حبیب بحبیبہ فابن احباءی یعنی ہر دوستے باوست
خود در خلوت وشادی آمدہ دوستان من کجا اند اللیل داج والعصاۃ نیام ۞ والعابدون الذی
الجلال قیام ۞ قال القاشانی اقسم بلیل فلمت لیغشی واستنیر الروح اذا تجلی ظهر من اجتماع
الذی مع عرش الرحمان ۵ روح ۵ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ اما عبارت عن صفت
العالم کمافی وابنائها وقیل ان بہا آدم وحوا علیہما السلام علی ان اللام للعہد قال تعالےٰ یا ایہا الناس
انا خلقناکم من ذکر وانثی وعند بعض الکاملین الیل ذکر والنہار انثی وفیہ اشارۃ الی الذکر الذی ہو
الروح والانثی اللتی ہی النفس وقد ولد القلب من زوجہما ۵ روح ۵

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۝ پہر جس نے
خیرات کی اور ڈرا خدا کے عذاب سے اور سچ جانا نیک بات کو یعنی کلمہ طیب یا قرآن کو پہر اوسکو ہم
سہج مین وہ دینگے آسانی کی راہ اس سورۃ کی کئی آیتین حضرت ابوبکر صدیق کی شان مین ہین
اور کئی آیتین امیہ بن خلف کے بیٹے یا ابوجہل کے حق مین ہین ف ایدہ ۵ حضرت بلال غلام
تھے امیہ بن خلف کے اور ایمان کامل لائے تھے اس باعث امیہ کافر حضرت بلال کو نہایت دکھ دیتا
تہا اور کہتا کہ دین اسلام سے پہر اور بتونکو پوجا کر یہہ نہ مانتے تھے ایکدن امیہ نے حضرت بلال کو
گرمیونکی دہوپ مین لٹا کر ایک پتہر بہاری اوسکی چہاتی پر رکہا اور کہتا تہا کہ بتونکو خدا کہہ اور
وہ کہتے تھے کہ خدا ایک ہے حضرت صدیق اکبر رضہ اوسکے گہر سے گذرے اور یہہ حال دیکہہ کر اوسکا

دل مبتلا ہوا اور کہا کہ ہے امیہ حیف تجھ پر ایسے خدا کے دوست پر عذاب مت کر اوسنے کہا کہ اگر درد آتا ہے تو مجھے بلال کو مول لے لے حضرت صدیق نے کہا کہ کتنے کو دیتا ہے اوسنے کہا نطاس رومے کے بدلے سو نطاس دے حضرت صدیق کا غلام بہت خوبصورت اور دس ہزار دینار کا مالک تہا پر کافر تہا ہرگز ایمان نہ لاتا تہا حضرت صدیق اوسے کہتے تہے کہ اگر تو ایمان لاوے تو تجھے مال سمیت آزاد کردوں وہ نہ مانتا تہا اس سبب صدیق اکبر اوس سے بیزار رہتے جب وہ بات امیہ سے سنی تو دلمیں بہت غنیمت جانا اور خوش ہوکر نطاس کو اوسکے مال سمیت امیہ کو دیا اور حضرت بلال کو اوس سے لیکر آخرت کی صواب کی امید پر اوسیوقت آزاد کیا خدا تعالیٰ نے یہ آیتیں اوسکی شان میں بھیجیں ﴿ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى اور جس کسی نے بخل کیا اپنے مال دینے میں اور بے پرواہی کی آخرت کو نعمتوں سے اور اس مال کو سبب بنا بے پرواہی کا وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور جھٹ لایا پیغمبر کی شریعت کو اور آخرت کی نیک خیرات کو تو بس اوس نے ایسا کام کیا کہ نرا بُرا ہے اسواسطے کہ بخل سب دینوں اور مذہبوں میں بُرا ہے اور معیوب اور بے پرواہے آخرت کے ثواب سے بالکل گھمنڈ پر خیر کی غیت کو بالکل درہم برہم کردیتی ہے اور پیغمبر کی شریعت کو جھٹلانے کے سبب سے اسکا اعتقاد فاسد ہوگیا تو کئی وجہ سے اوسکی عمل میں بہتری پائی نہ گئی اسواسطیکہ ظاہر عمل اوسکا بخل سے اور باطن عمل اوسکا بے پرواہے مال کے گھمنڈ پر آخرت کے ثواب سے اور عقاد اوسکا شریعت کو جھوٹا جاننا ہے اور یہہ سب باتیں بد ہیں تو بڑائی اسکے نزدیک ہوگی چنانچہ فرماتے ہیں فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ پھر شتابی آسان کرین گے ہم اوسپر سختی اور دشواری کی راہ کو تاکہ باطل ہو نیں اور بدعتوں مخنتیں اور مشقتیں کھینچیں اور رنج اوٹھاویں اور نماز کی دو رکعتیں پڑہنے میں سستی کرے اور دل چراوے چنانچہ دوسری جگہہ ایسے شخصوں کے حقیں ارشاد ہوا ہے واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ اور دوسری جگہہ پر فرمایا ہے وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین اور جب موت ایسے لوگوں کو پہنچتی ہے تو نہایت سختی اور رنج سے اس جہان سے جاتا ہے گویا باغ سے نکل کے قید خانہ میں پڑا اور منکر نکیر کے سوال میں اور حشر اور نشر میں اور حساب اور میزان میں طرح طرح کی سختیاں اور عذاب دیکھتا ہے اور بعد ان سب کے دوزخ میں پڑنا سب سے زیادہ عذاب ہے اعوذ باللہ منہا اور جس مال کو جوڑ جوڑ کے رکہا تہا اس امید پر کہ سختی کے وقت کام آویگا اور اوسکے سبب سے مصیبت آئی ہوئی ٹل جاویگی سو ایسے وقت میں اوس سے جدا ہوگیا اور دار تو کمی ہاتہہ میں پڑا ﴿ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى یعنی پس جہاگر دانیم مرورا برائے صفتے کہ مؤدی بدشواری ومحنت بود یعنی گردانیم کہ او را بدوزخ بردن دقیقہ اشارۃ الی ان بخل فی الفضۃ بالطاعۃ والعبادۃ الرجیۃ لہا وہو القلبیۃ واستغنی عن الاقبال علینا وکذب بالحسنی التی اعطینا ہا ایاہ من سلامۃ الاعضاء والجوارح والجاہ والمال

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى وہی البعد عنا والطرد واللعن وسوخول نار الحجاب ۵ روح البیان ۵ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من نفس منفوسۃ الا قد کتب مکانہا من الجنۃ والنار فقال رجلا افلا نتکل علی کتابنا ونذع العمل قال لا ولاکن اعملوفکل میسر لما خلق لہ اما اہل الشقاء فیسیرون لعمل اہل الشقاء واما اہل السعادۃ فییسرون لعمل اہل السعادۃ ثم تلا وروی عن عطاء قال کان لرجل من الانصار نخلۃ وکان لہ جار یقطن بلہا فی دارجارہ وکان صبیانہ یتیما ولون منہ فشکا ذلک الی النبی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبہا تجلۃ فی الجنۃ فابی فجزع فلیۃ ابو الدحداح فقال لہ ہل لک ان تبیعہا بحبیر یعنی حایطا فقال ہے لک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ اتشتری بہا منی نخلۃ فی الجنۃ قال نعم قال ہی لک فذہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جار الانصار فقال خذہا فانزل اللہ تعالی فیہ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۵ الی قولہ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۵ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۵ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۵ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۵ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۵ یعنی ابو الدحداح وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری ۵ یعنی الجنۃ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى یعنی الانصاری وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى یعنی الثواب فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى یعنی النار وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۵ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۵ اور نہ بچا دیگا اور نہ دور کریگا عذاب اوس سے مال اوسکا جبکہ جاپڑیگا گور میں ہمارا ذمہ ہے سوجھا دینا راہ حق اور باطل اور وعدہ عید کا وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۵ اور ہمارے واسطے ہے یعنی ہم مالک ہیں آخرت کی اور دنیا کی جسکو چاہیں بخشیں فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۵ پس ہم ڈراتے ہیں تمکو بھڑکتی آگ سے لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۵ نہ اندر اوگیا آگ کے مگر وہ بدبخت جسنے جھوٹا جانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور منہ پھیرا ایمان لانے سے اب یہاں پر جاننا چاہیے کہ بدبختی کئی قسم کی ہوتی ہے کسی کو دنیا کی ظاہر کاموں میں بدبخت کرتے ہیں کہ بدن اوسکا سخت بیمار یوں میں گرفتار رہتا ہے اور ہر کسب اور دھندے میں مال پیدا کرنے سے محروم رہتا ہے یہانتک کہ آدمیونکی نظر ولنے گر پڑتا ہے اور سب کی نزدیک ذلیل اور بیقدر ہوجاتا ہے اور کسی کو آخرت کی کاموں میں بدبختی سے نصیب کرتے ہیں اور اوسکے بہت رہتے ہیں کسی کو گناہ صغیرہ کی اصرار پر اور عادتیں شستی کرنے پر مبتلا کرتے ہیں اور کسی کو گناہ کبیرہ کا مرتکب کرکے توبہ کی توفیق سے دور رکھتے ہیں اور کسی کو شرک اور کفر میں کہ ہر ایک درجے کی بدبختی کے مرتبے ہیں گرفتار کرتے ہیں پھر جو دنیا کے کام ایک ان نیست اور نابود ہونے والے ہیں تو یہاں کی بدبختی چنداں اعتبار نہیں رکھتی ہے حقیقت میں بدبخت عند اللہ وہ شخص ہے جو آخرت کے کاموں میں بدبخت ہے اسمیں بھی اقسام ہیں ایک اس قسم کے بدبخت ہیں کہ سختیوں کے دیکھنے اور عذاب کے چکھنے سے عالم برزخ میں اور حشر اور نشر کا احوال اور حساب اور میزان کا رنج اور مشقت کہینچنے سے قیامت کے سید الکل اور انبیاء اور اولیاء کی شفاعت سے انکی بدبختی بالکل جاتی رہے گی جیسے گنہگار صغیرہ پر اصرار کرنے والے اور کبیرہ کی بے توبہ مرنے والے اور دوسرے قسم کے وہ بدبخت ہیں جنکی بدبختی ہرگز

اوسنے جدا ہونے والی نہین ہے جیسے کافر اور مشرک کی شفاعت اونکے حق مین کام نہ آویگی اور قبول نہ ہوگی سو جو پچھلی قسم مین مبتلا ہین وہی شقی ہین اور جو دوسری قسم کے گرفتار ہین وے اشقی ہین اسواسطے اشقی کی تفسیر مین یہہ ارشاد ہوا اَلَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ یعنی سب بدبختون سے بڑا بدبخت وہ ہے جسنے دینکو جھٹلایا اور اللہ تعالی کے حکم سے منہ کو موڑا اور یہ تفسیر مطابق نہین ہوئی مگر کافر پر سواسطے کہ مسلمان کتنا ہی بڑا گنہگار ہووے ایمان دین کی تصدیق مین اوسکی کچھہ فرق نہین آتا یعنی دین اسلام کو ہرگز ہرگز جھوٹا نہین بناتا اور اللہ تعالی کے حکم قبول کرنے سے کبھی منہ نہین موڑتا یعنی یہ نہین کہتا کہ یہہ حکم جھوٹے ہین بلکہ یہی کہتا ہے کہ یہہ حکم برحق ہین مگر نفس کی شامت سے مجھسے کچھہ ہو نہین سکتا عفو ہی اب یہان پر باقی رہا ایک سوال اور وہ سوال یہہ ہے کہ جب اشقی سے مراد کافر ہوا تو اگ مین جانیکا انحصار کافر ہی کے واسطے ہونا اسکے کیا معنے ہون گے اسواسطے کہ گنہگار ایماندار کا اگ مین جانا اوسکے گناہ کی قدر ثابت ہے اسکا جواب یہ ہے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہان وہ اگ مراد ہے جسکی لپک دو سو برس کی راہ سے کھینچ لے گی اور یہہ اگ خاص ہے کافرون کے واسطے اور مومن گنہگار اگرچہ بقدر گناہ کے اگ مین رہیگا لیکن وہ اگ اور ہے یہہ اگ نہین ہے جو کافرونکے واسطے خاص ہے تو اس صورت مین حصر درست ہو گیا اور بعضے مفسرون نے اس شبہ کے جواب مین ایسا کہا ہے جو کہ مسلمان گنہگار کا دوزخ مین جانا جشم نمائی یعنی گہرکی اور ادب دینے کیطور ہوگا تو گویا اگ مین جانا ہوا اگ مین جانا وہ ہے جسکے بعد کبھی نکلنا نہو ایسا جانا خاص ہے کافرون کے واسطے تو حصر سے اسطرح کا داخل ہونا مراد ہے نہ مطلق داخل ہونا چنانچہ بولتے ہین کہ کوئی نہ لڑا مگر زید اور غنیمت نہ پایا مگر عمر نے یعنی لڑنا جیسا چاہئے ویسا کوئی نہ لڑا مگر زید اور غنیمت کا مال بہت کسنے نہ پایا مگر عمر نے اور جو اگلے آیت مین سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی کے لفظ وارد ہے حصر کا حرف مذکور نہین ہے تو وہان یہ شبہ ہی نہین وارد ہوتا اور وہ جو بعضون نے کہا ہے کہ جب نار لتلظی کے لفظ سے خاص اگ مراد ہوئی جو کافرون کی ہے تو اس اگ سے دور رہنے مین سب ایمان دار شریک ہین خاص اتقی کی تعریف کیا ہوئی اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ اوس اگ سے دور رہنا بھی بہت طرح سے ہوتا ہے سو اتقی سے دور رکھے جانے کے واسطے اور دوسرے مومنونکو وہ دوری حاصل نہین ہے اور یہہ احتمال ہے کہ سیجنبہا کی ضمیر اگ مطلق کی طرف پھرتی ہو اگ مقید مذکور کی قرینہ سے یعنی جب اوس اگ کا جو کافرونکے واسطے خاص ہے ذکر ہوا تو مطلق اگ بھی اوس مین پائی گئی تو اوس مطلق کی طرف ضمیر پھر سکتی ہے

عزیزی ۞ قولہ ۞ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی اہتناف مقرر لما قبلہ لے ان علینا بوجب قضائنا البتہ علی الحکم البالغۃ حیث خلقنا الخلق للعبادۃ ان نبین لہم طریق الہدی ما یؤدی الیہ من طریق الضلال ما یؤدی الیہ وقد فعلنا ذلک بالا فراد علیہ حیث بینا بکلا الطریقین ترغیبا وترہیبا ومن ہنا تبین ان الہدایۃ ہی الدلالۃ

روح البیان ۵ وسیجنبها الاتقی الذی یؤتی ماله یتزکی وجلد دوسرا جاویگا اوس آگ سے وہ ڈرنے والا جسنے دیا مال اپنا خدا تعالے کی راہ مین اور چاہا اوس مال دینے سے پاکیزگی اور تہرا ای ۵ عزیزی ۵ کا فرماتے ہے کہ بلال کا حق تہا صدیق اکبر پر اسواسطے اوسے اسطرح لیکر آزاد کیا سو خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہ جھوٹی ہین صدیق نے صرف آخرت کی ثواب کی امید پر اوسے لیکر آزاد کیا وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى اور نہا نزدیک صدیق کے کچھ جناب بلال کا جو اوسکا بدلا کرتا اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى مگر واسطے خوشی خدا تعالے کے جو پروردگار ہے بڑا بے نہایت بزرگ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى اور البتہ راضی ہوگا خدا تعالے صدیق سے اور دیویگا صدیق کو جو وعدہ کیا ہے آخرت کے ثواب کا ۵ معاعزیزی (وح ۵ ف ۵ اہل سنت اور جماعت نے حضرت ابوبکر رض کی فضیلت اور بزرگی سب امت پر بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ سب باتون مین سب مسلمانون سے نکالی ہے اور یہی آیت اسکی دلیل ہے اور تقریر اس دلیل کی اس طرح پر ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حق تعالی نے اتقی فرمایا ہے اور دوسری آیت مین فرمایا ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی بیشک بڑا بزرگ تم مین سے اللہ تعالے کے نزدیک وہ ہے جو بڑا متقی ہے تو ان دونون آیتون سے یہ ایسا ثابت ہوا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آدمیون مین بڑے بزرگ ہین اللہ تعالی کے نزدیک اور یہی معنے ہین فضیلت کے اور تفضیلی لوگ کہتے ہین کہ یہان پر اتقی سے متقی مراد ہے نہیں کہ جو سب سے زیادہ ہو تقوی مین وہ مراد ہوا سواسطے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلاشبہ کمتر تہے تو ان معنون سے انپر اتقی ہونا ثابت ہوتا بلکہ یہ لفظ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم پر البتہ صادق ہوتی ہے اور جب اتقی کے معنے یہ ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا افضل ہونا سب امت پر ثابت ہوا اور اہل سنت اسکے جواب مین کہتے ہین کہ اتقی کو تقی کے معنون مین کہنا عربی لغت کے خلاف ہے اور اللہ تعالے کے کلام کو کہ نہایت عربی ہے اسی معنون پر پڑہنا لنا جو عربی محاورہ کے خلاف ہو درست نہین ہے اور جو ضرورت ان معنون کی بیان کرنے مین مراد لینے مین بیان کرتے ہین وہ مردود ہے کیونکہ کلام دوسرے آدمیون کے نہ پیغمبرون مین ..... اسواسطے کہ شریعت کے قواعد سے معلوم ہوچکا ہے کہ سب پیغمبر بزرگ اور مرتبہ مین اللہ تعالے کے نزدیک سب سے بڑے ہین پیغمبرون کو دوسرے آدمیون پر اور دوسرے آدمیونکو پیغمبرون پر کسی امر مین قیاس نہ کیا چاہیے اسواسطے کہ ایسے لفظون کے بولنے سے بزرگی اور بڑائی کے مقام پر عرف شرعی مین امت ہے مراد ہوتی ہے پیغمبر ہرگز اس سی مراد نہین ہوتی اور عرف کے تخصیص کرکے تخصیص سے قوی ہوتی ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ گیہون کی روٹی دوسری روٹی سے اچھی ہوتی ہے تو اسکا مطلب یہہ لوجہا جاویگا کہ بادام کی روٹی سے بہی بہتر ہوتی ہے باوجود اسبات کے

بیان فضیلت ابوبکر صدیق

کہ بادام کی بھی روٹی بولتے ہین لیکن وہ اسکلام مین خارج ہے اسواسطے کہ اسکلام کے بولنے سے وہ روٹی مراد ہے جو غلی سے ہو نہ وہ روٹی جو میوے سے بنی ہو اور بعضے اہل سنت اور جماعت کے بندگون سے سنا گیا ہے کہ فرماتے تہے کہ اتقے یہان اپنے اصل معنی تفضیل پر ہے یعنی وہ شخص کہ تقوی مین زیادہ ہو اپنے سوا کل پر خواہ پیغمبر ہو یا خواہ امت لیکن یہ خاص اون لوگون کی نسبت سے ہے جو زندہ ہین تو حضرت ابوبکر اخر عمر مین بعد رحلت آنحضرت صلعم علیہ وسلم کے کہ اون کی خلافت کا زمانہ تہا اس کلمے کی مصداق ہو سکتے ہین یعنی اتقی کا لفظ اوسوقت مین اونپر صادق آتا ہے اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جو زندہ ہین ہین بلکہ آسمان پر ہین تو دنیا والون کے نزدیک مردی کا حکم رکہتے ہین اور اتقی کو یہہ لازم نہین ہے کہ ہر وقت اور ہر شخص کی نسبت سے زندہ ہو یا مردہ تقوی مین زیادہ ہو اگر ایسا ہو تو کسی کو متقی کہنا ہی درست نہو اسواسطے کہ لڑکپن مین تقوی ہو نہین سکتا ہے اور ہر منصب اور ہر مرتبہ کو جو شرع مین محمود ہین اون سب مین آخر عمر کا اعتبار ہے جیسے صالح ہونا یا غوث ہونا یا قطب ہونا یا ولی ہونا یا نبی ہونا اسواسطے جو شخص کہ اپنے عمر مین ان مرتبونکو پہنچتے ہین اونکو بہی انہی القابون سے ذکر کرتے ہین اگرچہ لڑکپن مین اور جوانی مین انکو یہہ مرتبہ حاصل نہوا تہا تو معلوم ہوا کہ اتقے اسیکو کہتے ہین جو اپنے آخر عمر مین کہ وہ ہے عملون کے اعتبار کا وقت ہے اپنے زمانے کے لوگون سے جو زندہ ہین افضل ہو اور تقوی مین زیادہ پس اس تقریر سے اپنا مطلب ثابت ہوا بغیر تکلف اور تاویل کے اور دوزخ کی آگ سے دور رکہنے مین اتقی فرمایا ہے تو اب وہ عمل اونکے جو فرمان کے اوترنے کے وقت درگاہ الہی مین مقبول ہوئے ہین یاد فرمائیے ہین الذی یؤتی مالہ الی آخرہ اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی کا سلوک اوجہان مجھپر ایسا نہین کہ جسکا بدلہ دنیا مین مین نے اوسکے ساتھ نہ کیا ہو سوائے ابوبکر کے کہ اوسکے احسان اور سلوک کا عیوض مین نے نہین کیا اسکا عیوض اللہ تعالے اوسکو قیامت کے دن عنایت فرماویگا اور رہا مع عبد الرزاق مین صحیح طریق سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کا مال مسلمانونمین سے میرے کام ایسا نہین آیا جیسا ابوبکر کا مال میری ضرورت پر کام آیا اور وہی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مال کو اسطرح سے صرف کرتے تہے جیسے کوئی اپنا مال خرچ کرتا ہے اور ابن ماجہ کی سنن مین مذکور ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے مال سے مجھکو اسقدر نفع نہین ہوا جسقدر ابوبکر کے مال سے مجھکو نفع ہوا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہان پر حاضر تہے گریہ وزاری کر کے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین بہی آپکا ہون اور میرا مال بہی آپکا ہے اور صحیح حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی روز پہلے اپنے وفات سے خطبہ پڑہا اور اسمین تعریف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہت ارشاد فرمائی اوسمین سے یہہ بہی

فرمایا کسی کا احسان مال و سلوک اور حق الخدمت بدن اور جان کا مجھپر اسقدر نہین ہے جسقدر
ابوبکر کا ہے اپنی بیٹی میرے نکاح مین دی اور مجھسے مہر نہ لیا اور بلال کو اپنے خالص مال سے
مول لیکر آزاد کیا اور مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی سفر مین سب اسباب زاد و راحلہ کا درست کرکے مجھکو
دیا اور اپنی جان و مال سے ہمیشہ میری غمخواری کرتا رہا سو اب سب کی دروازی مشرق کی طرف
بند کر دو سوائے ابوبکر کے دروازے کے اسیجگہہ سے ثواب کا اندازہ اور مرتبہ کمال حضرت ابوبکر
صدیق رضی عنہ کا پوچھا چاہیے کہ کسقدر ہے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اسپر بھی اگر کسی کو
آپکے مرتبہ مین شک و شبہ باقی رہے تو یہہ سمجھہ لے کہ ایمان کی آفتاب کا پرتو ابلکہ پرچھاوا بھی
اوسکے دلپر نہین پڑا ورنہ بیشبہ روز شپر چشم بچشمہ آفتاب را چہ گناہ اور حضرت ابوبکر صدیق
کے کمال کا مرتبہ اس سے زیادہ کیا ہوگا علام الغیوب خود اونکے دل کی اخلاص پر گواہی دیتا ہے
اور اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى اور بڑی کمال کے مرتبہ
پر حضرت ابوبکر صدیق کی یہہ بات دلالت کرتی ہے کہ حقتعالی نے جطرح سے اپنے پیغمبر کی
دل جوئی اور خاطر داری کیواسطے والضحی کی سورت مین وعدہ فرمایا ہے کہ ولسوف یعطیک
ربک فترضی اسیطرح سے اس سورتمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے وعدہ
رضامندی کا فرمایا ہے کہ ولسوف یرضی اسواسطیکہ یرضی مین جو ضمیر ہے وہ دو احتمال کہتی
ہے ایک یہہ کہ حضرت ابوبکر صدیق کی طرف پھیری دوسری یہہ کہ حقتعالی کی طرف پھیرے
لیکن دونو صورت تو مین اپنا مطلب حاصل ہے ولنعم ما قیل بخت اگر مدد کند دولتش آرند یکلف
گر چشم زہے طرب و بخند زہی شرف یعنی اگر اپنے نصیب کے مدد سے معشوق کا دامن ہاتھہ مین
آوے پھر اگر مین اوسکو کھینچون تو زہی نصیب میرے اور اگر وہ کھینچے تو زہے بزرگی اپنی سے
روشندلان صدیق اعظم کہ شد اقلیم تصدیقش مسلم زہی روز دین ار روشنائی شد دلیل تیرہ
آشنائی ولسوف یرضی جواب قسم مضمر ای ولیعطینک لسوف یرضی ذالک الا تقی الموصوف بما ذکر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرا سورۃ واللیل اعطاہ اللہ تعالی حتی یرضی ولم یسخطہ من الجنۃ عافاہ من العسر والیسری

روح البیان و بیضاوی و عزیزی ۵ سورۃ الضحی ۱

والضحی سورۃ مکی ہے اور اس مین گیارہ آیتین اور چالیس کلمے اور ایک سو بیانوے حرف ہین
اور اسکو والضحی اسواسطے کہتے ہین کہ اس سورت مین اول قسم ضحی کی کہائی ہے اور ضحی
کے معنی دن چڑہے کا وقت اور آفتاب بلند ہونیکا وقت ہے اور اوسوقت کا پہر روز رات کے
اندہیرے کے بعد وحی بار بار آنیکی دلیل ہے اور اس سورت نازل ہونے سے یہی مقصود ہے
کہ وحی کثرا وقات آیا کرے اسی واسطے کہ اوسکے نازل ہونیکا سبب ایسا کہتے ہین کہ جب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ مین اسلام کی دعوت شروع کی اور لوگونکو مسلمانی کی راہ پر لانے
لگے تب مکی والون نے مدینے کے یہودیون کے پاس آدمی بھیجے کہ ہم مین سے ایک شخص ایسا پیدا ہوا ہے

جو نبوت اور پیغمبر کیا دعوی کرتا ہے اوسکے سچائی آزمانے کے واسطے کچھ نشان بتلاؤ کہ تم اہل کتاب ہو اور پیغمبروں کی نشانیوں سے خوف واقف ہو تاکہ اوس نشانی سے ہم اوسی امتحان کریں یہودیوں نے کہا کہ تم اوس سے تین چیزیں پوچھو سکندر ذوالقرنین کا احوال اور اصحاب کہف کا قصہ اور حقیقت روح کی کہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اون تین چیزوں کا سوال کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میں ان تین چیزوں کی خبر تجھکو کل دونگا اور اوسوقت انشاء اللہ تعالیٰ کہنا اپکی زبان مبارک پر نہ آیا تو کئی دن تک وحی کا آنا بند رہا بعضے کہتے ہیں دس دن تک اور بعضے پندرہ دن تک اور بعضوں نے اسے بھی زیادہ کہا ہے یعنی چالیس دن تک وحی نہ آئی اس سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا غم ہوا دشمن اسکی خوشی سے طعن اور بدگوئی کرنے لگے یہانتک کہ ابولہب مجلس کہتا تھا کہ اِنَّ مُحَمَّدًا وَدَّعَهُ رَبُّهُ وَقَلَاهُ یعنی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خدا نے چھوڑ دیا اور ناخوش ہوا اور ابولہب نی دو جورو تھے کچھ بھی اور ٹھٹھول سے کہ عورتوں کی طبیعت میں ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور شریف میں آکر بولی کہ مَا أَرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ یعنی تیرا شیطان جو تیرے پاس آتا تھا تجھکو چھوڑ گیا ایسے دشنام ناک باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ غم ہوا اور بی بی خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس جاکر یہ بات کہنے لگے اوسی حالت میں یہ سورت نازل ہوئی اور اسکے شروع میں دن اور رات کا آنا جانا اور عالم میں روشنی اندھیرے کے ہیر پھیر پانیکا بیان فرمایا تا اس امر کو سمجھیں کہ دنیا کی چال ڈھال ایک حال پر نہیں کبھی روز روشن سارے جہانکو روشن کرتا ہے اور کبھی اندھیری رات اندھیرا کر دیتی ہے جیسا نور ہمیشہ قیام نہیں کرتا ویسا ہی اندھیرا بھی سدا نہیں ٹھہرتا اندھیرے کے بعد اوجالا آتا ہے اور اوجالے کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے اسے موجب وحی کا آنا اور اسکا بند ہونا سمجھا چاہیے اگر کئی روز ایک حالت تو دل تنگ ہوا جاہیے آیین بھی حکمتیں ہیں جسطرح رات کے آنے میں حکمتیں ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ اللیل

وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ إِذَا سَجٰى قسم ہے دن چڑھنے کی جبکہ دھوپ پھیل جاتی ہے اور قسم ہے رات کی جبکہ اندھیرا ہوتا ہے **ترجمہ** کئی دن حضرت جبرئیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حکم اور آیت قرآن شریف کی نہ لائے کافروں نے لعنہ دینا شروع کیا اور کہا کہ محمد کے خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا اور اوسے بیزار ہوا جب خدا تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ نہیں چھوڑا تجھکو پروردگار تیرے نے اور نہیں بیزار ہوا تجھسے یہ کافر جھوٹی ہیں تو فکر نکر اور یہاں ایک بحث ہے کہ سورہ واللیل میں اول رات کی قسم کہائی ہے بعد اوسکے دن کی اور سورہ والضحیٰ میں برعکس اسکے فرمایا ہے کیا سبب ہے مفسرین نے یوں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو بھی ایک طرح کی فضیلت شرافت سے خصوصیت بخشی ہے کہ رحمت اور آرام اور سکون اور خواب اور پردہ پوشی کا سبب ہے،

علی ہذا القیاس ذکر بھی ایک طور کے بزرگی اور کرامت سے مخصوص فرمایا ہے کہ وہ معیشت کی کار
کی درستی کا ایک دوسرے کیلئے ملاقات کا آمد و رفت کے آسانیکا باعث ہے اور واللیل میں رات کی قسم
مقدم اور والضحیٰ میں دن کی قسم مقدم لانے میں یہ بھید ہے کہ واللیل کی سورت حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے اور اونکو نور اسلام کے اول کفر کی تاریکی لاحق تھی یہ والضحیٰ
کی سورۃ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شایخین ہے کہ اونکو ابتدے عصمت کا نور حاصل تھا اسلئے
والضحیٰ کی سورتکو ونکی ذکر سے شروع کیا کہ نور ایمانی مانند ہے اور آنحضرت ایک لطیفہ اور ہے کہ اگر
شروع میں راتکو ذکر کریں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مناسبت پہراسے اوپر چڑھیں
تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عالمین کہ دن کی مانند ہیں جیسا کہ رات کے بعد دن آتا ہے اور
اگر روز کو شروع میں ذکر کریں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے بعد ازاں ادنیٰ بلا فاصلہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پاوینگے کہ راتکی مانند ہیں کیونکہ روز کے پیچھے بلا فاصلہ رات آتی ہے
اور اس لطیفے سے ان دونوں بزرگواروں کی رفاقت ایک تن ایک من کی بہت اچھی جسے
جلوہ گر ہوتی ہے چنانچہ اس نزاقت کا اشارہ کے قصہ سے اور ایک جگہ مدفون ہونے سے اور
دوسری صحبتوں سے ظاہر ہوا ہے اور یہاں ایک لطیفہ اور بھی ہے کہ جب کافروں نے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان کیا کہ تجھکو تیرے پروردگار نے چھوڑ دیا اور رخصت کیا اور مدعی ہوئے
تب مدعی پر شاہد لاتا اور منکر پر قسم کھانا ضرور پڑا تو پہلے اونکو کہا کہ تم اس دعوی کے شاہد لاؤ جب
شاہد لانے میں عاجز ہوئے تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم کہانا لازم ہوا تو دن اور
رات کی قسم کہالا وہنوں نے مدعا کا انکار کیا اور بعض مفسروں نے یوں کہا ہے کہ ضحیٰ سے
مراد رسول کی ولادت کا دن ہے اور لیل سے مراد معراج کی رات اور بعض کہتے ہیں کہ ضحیٰ سے مراد
رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک ہے اور لیل سے مراد آنسرور عالم ص کی بال کہ سیاہی میں
رات کی مانند ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ضحیٰ سے مراد رسول اکرم ص کی وفات کا دن ہے اور لیل سے
مراد آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادتمیں مشغول ہونی کی رات اور بعضے کہتے ہیں کہ ضحیٰ سے مراد
اوسی علم کا نور ہے جو آنحضرت ص کو دیا تھا اور اوسکی سبب سے عالم غیب کے اسرار منکشف ہوئی اور
لیل سے مراد عفو اور بخشش کا خلق ہے جس سے امت کے عیبوں کو ڈھانک لیا اور بعضے کہتے ہیں
کہ ضحیٰ سے مراد اسلام کا اقبال ہے اور لیل سے مراد اسلام کی غربت اور پست ہونیکا زمانہ چنانچہ
حدیث شریف میں آیا ہے ان الاسلام سیعود غریبا یعنی تحقیق اسلام نزدیک ہے کہ غریب اور پست
ہو جائیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ ضحیٰ سے مراد زندگانی کا وقت ہے اور لیل سے مراد قبر میں جانیکا
وقت ہے اور یہ سب باتیں ہوسکتی ہیں اور یہ وقت ضحیٰ کا بہت خصوصیتیں رکھتا ہے ایک یہ
کہ روزی کی تلاش کا اور علم و ہنر حاصل کرنیکا اکثر یہی وقت ہے دوسرے یہ کہ یہ وقت فرض
نماز سے خالی ہے اور نفلی عبادت کی واسطے فرغت میسر ہی یہ کہ اسیوقت میں خدا تعالیٰ نے سونے

موسی علیہ السلام کے ساتھہ کلام کیا تھا چاہتے یہہ کہ اسوقت مین فرعون کے جادوگر موسی علیہ السلام کا معجزہ دیکھکر ایمان لائے تھے اور سجدہ کیا پس یہہ وقت نوحق کے کمال ظاہر ہونیکا وقت ہے باطل کے اندھیرے پر کہ اسکا اثر کلی متوقیر ہوگیا تھا پانچوین یہہ کہ ضحی کی نماز جسکے ادنی چار رکعتین اور اعلی بارہ رکعتین ہین اور اس نماز کی بہت فضیلتین جو حدیث شریفین آئی ہین اسیوقت مقرر ہے اور تجربہ والون نے کہا ہے کہ جو فقر و فاقے سے ڈرتا ہو اسی چاہیے کہ ضحی کی نماز پڑہا کرے اور جو قبر کے اندھیرے سے ڈرتا ہو تو چاہیے کہ تہجد کی نماز پڑہتا رہے اور شانخون کی آواز مین مقرر ہے کہ ضحی کی نماز چار رکعتون مین یہہ چار سورتین سورۃ والشمس اور سورۃ واللیل اور سورۃ والضحیٰ اور سورۃ الم نشرح پڑہتے ہین وصلوٰۃ الضحی سنۃ بالاتفاق و وقتہا اذا علت الشمس قید قبل وقت الزوال وہی عند ابی حنیفۃ رکعتان اربع بتسلیمۃ وعند مالک لا یحصر وعند الشافعی واحمد اقلہا رکعتان وختلف فی اکثرہا فقال الشافعی ثنا عشرۃ وقال احمد ثمان وہو الذی علیہ الاکثرون من اصحاب الشافعی وصححہ النووی فی التحقیق وقد صح ان النبی علیہ السلام صلی الضحیٰ یوم فتح مکۃ ثمانی رکعات وہو فی بیت ام ہانی وکان یصلی صلوٰۃ الضحیٰ قبل ذالک ایضاً اور اکثر علماء اور پر واستحباب اسکی کی ہین مختار قول یہی ہے اور شیخ ولی الدین نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ صلوٰۃ ضحی کے بہت بہت آئی ہین یہانتک کہ کہا ہے محمد بن جریر طبرانی نے کہ اخبار اس باب مین درجہ تواتر معنوی کو پہونچی ہین اور قاضی ابی بکر نے کہا ہے یہہ نماز اگلی انبیا اور رسولونکی ہے اور سیوطی لایا ہے دیلمی سے کہ اوسنی نقل کی حدیث ابوہریرہ رض کی کہ صلوٰۃ ضحی اکثر صلوٰۃ داؤد علیہ السلام کی ہے اور ابن نجار حدیث نوبان سے لایا ہے کہ نماز ضحی ایسی نماز ہے کہ محافظت کرتے تھے اوسپر آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام صلوات اللہ علیہم اجمعین ۵ ۷ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُولٰى اور ہر طرح آخرت یعنی وہ جہان بہتر ہے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى اور البتہ اب عنقریب دیگا تجھکو پروردگار تیرا اسی محمد ایسا کچھہ کہ پھر تو راضی ہوگا یعنی ایسی بخشش کریگا جسکے لالچ تجھپر ہر کچھہ آرزو باقی نرہی گی فتح اور یہہ وعدہ نہایت وسعت اور فراخی کہتا ہے اور خصوصاً وہ خطاب یعنی وہ پیغمبر جنکو یہہ وعدہ دیا ہے ایسے پیغمبر عالی شان ہین اونکے حوصلے کو اور پر نظر کرکے دیکھنا چاہیے کہ کسقدر عنایتین اور بخشش دی جاوینگی مخصوص اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی اوسوقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرمایا کہ مین ہرگز راضی نہین ہونیکا جبتک کہ اپنی امت سے ایک ایک آدمی کو بہشت مین داخل نہ کرونگا اور انوس جناب رسالت مآب کے حق مین اونکی روح مبارک پیدا ہونیکی ابتدا سے بہشت مین داخل ہونے تک جو جو الہی بخششین اور عنایتین عطا ہوئی ہین اور ہونگی ہین اور ہونگی سو قیاس اور بیان کے احاطے سے باہر ہین اونمین سے کچھہ مجمل اور خلاصہ بیان کرتے ہین تاکہ اس آیت کی

سنی بہت اچھی طرح سنے والونکی ذہن مین گذرین ایک یہہ ہے کہ آنحضرتؐ اپنے پیٹھ کے پیچھے ایسا دیکھتے تھے جیسے روبرو اور رات کی وقت اندہیرے مین ایسا دیکھتے تھے جیسا دنکا روشنی مین اور حضرتؐ کی منہہ مبارک کا لعاب کہاری بالی کو میٹھا کرتا تھا اور شیر خوارہ بچہ کو اپنی منہہ کے لعاب سے ایک قطرہ چکھاتے تھے تو وہ بھی سارا دن پیٹ بھرے رہتے تھے دن بھر دودھ طلب کرتے تھے چنانچہ عاشورہ کے دن اہل بیت کے بچون سے تجربہ ہوا ہے اور آنحضرتؐ کی انگلین سپید رنگ اجلی شفاف تھین اور مین سے صلا بال کا نام نہ تھا اور آنحضرتؐ کی آواز اتنی دور جاتی تھی جو اور ونکی آواز اوسکی دسوین حصے تک نہ جاتی تھی اور آپکی آواز اتنی دور کی سنتی تھے جو اور ونکی آواز اوس بلا سے سن نہ سکتے تھے اور آنحضرتؐ کی کہنین سو جاتی تھین اور دل جاگتا رہتا تھا اور آنحضرتؐ کو ساری عمر مین جمائی نہ آئی اور کبھی احتلام ہوا اور اونکی بدن مبارک کا پسینہ مشک سے بہت خوشبودار تھا یہان تک کہ اگر کسے راستے سے آپ تشریف لیجاتے تو لوگ اون کے پسینہ کی خوشبو کے سبب سے جو اوس ہوا مین پھیل رہتی تھی معلوم کرتے تھے کہ آنحضرتؐ اس رستے سے تشریف لیگئے ہین اور کسی آدمی نے اونکے پیچھے نہ کو زمین پر نہ دیکھا زمین پھٹ کر نکل لیتی تھی اور اوس جگہہ سے مشک کی خوشبو نکلتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد کے وقت ختنہ کئے ہوئے ناف کٹی ہوئی اور پاک صاف کر اصلا اون کے بدن مبارک پر پلید کیچا اثر نہ تھا پیدا ہوئی اور زمین پر سجدہ کیا اور اپنے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی ہوئے آئے اور اون کے تولد کے وقت ایک نور چمکا اور ایسے روشنی ہوئی جو اونٹنے ملکون کو اس روشنی کے سبب سے تمام شہر نظر آئے اور فرشتے انکا جھولا جھلاتے تھے اور چاند آنکے ساتھہ بچپن کے وقت جھولے مین باتین کرتا تھا اور جب اوسکو اشارہ کرتے تو اونکی طرف جھکتا تھا اور بارہا جھولے مین کلام کیا اور بادل اونپر سایہ دھوپ کے وقت سایہ کرتا تھا اور اگر جہاڑ کے نیچے جہاڑ کا سایہ اونکی طرف متوجہ ہوتا تھا اور اونکا سایہ زمین پر گرتا نہ تھا اور اونکی پوشاک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی اور اگر آپ کسی جانور پر سوار ہوتے تو وہ جانور آپکے سوار رہے مدت تک لید اور پیشاب نہ کرتا تھا اور عالم ارواح مین جو اول پیدا ہوا سو آپ تھے اور پہلے جسنے الست بربکم کے جواب مین بلیٰ کہا سو بھی آپ تھے اور معراج اور براق کی سواری بھی مخصوص آپکو ہوئی اور آسمان پر جانا اور قاب قوسین تک پہنچنا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا اور فرشتونکو اونکی فوج اور سپاہ بنانا کہ لشکر کیطرح انکی ہمراہ ہو کر لڑے یہ بھی خاصہ اونہین کا ہے اور چاند کا دو ٹکڑے کرنا اور دوسرے عجایب معجزے بھی اونہین کے ساتھہ مخصوص ہین اور قیامت کے دن جتنا کچھہ انکو ملیگا اوتنا کسی اور کو نہ ملیگا اور جو پہلے قبر سے اوٹھے گا سو آپ ہونگے اور جو پہلے بیہوشی سے ہوشیار رہوگا سو بھی آپ ہونگے اور اونہین کو حشر مین براق پر لادینگے اور ستر ہزار فرشتے ان کے چوگرد ہونگے اور اونہین کو عرش عظیم کے داہنی طرف کرسی پر بٹھائینگے اور مقام محمود سے مشرف کرینگے

(م)

اور لوا الحمد یعنی الحمد کا جھنڈا انکے ہاتھ دیونگے کہ حضرت آدمؑ اور انکے تمام اولاد اوسی جھنڈے کے نیچے ہونگے اور سارے انبیا اپنی امتوں سمیت اوسکے نیچے چلینگے اور پروردگار کا دیدار دیکھنا پہلے اونہین سے شروع ہوگا اور اونہی کو شفاعت عظمیٰ سے مخصوص کرینگے اور پل صراط پر جو پہلے گذر کریگا سو آپ ہی ہونگے اور محشر کے سارے خلایق کو حکم ہوگا کہ اپنی آنکھین بند کرلو تاکہ اذنی بیٹی حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پلصراط پر سے تشریف لیجاوین اور پہلی جو بہشت کا دروازہ کھولیگا سو آپ ہونگے اور اونہین کو قیامت کے وسیلے کے مرتبہ سے مشرف کرینگے اور وہ وسیلہ ایک ایسا نہایت بلند مرتبہ ہے جو مخلوقات سے کسی کو میسر نہوا اور اسکی حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب شریعتون مین جن چیزونسے مخصوص ہین وہ انکی کثرت طویل ہے اونمین سے ایک یہہ ہے کہ انکو کافرونکی غنیمت کا مال حلال کیا اور اونکے واسطے زمین کو مسجد بنادیا یعنی جسجگہہ چاہین نماز پڑہین اور اونکے واسطے زمین کی مٹی کو پاک اور پاک کرنیوالی کیا اور پانچ وقتونکی نماز اور وضو اس طریق سے اور اذان اور اقامت اور سورۂ الحمد اور آمین اور جمعہ کا روز اور قبولیت کے ساعت جو جمعہ کے روز مین ہے اور رمضان شریف اور شب قدر کی برکتین کہ یہ سب انہین کیواسطے مخصوص ہین اور یہہ خصوصیتین دریافت کرنیکو ظاہر سے نظر پہنچتی ہے اور ایکی وہ خصوصیتین جو باطنی مراتب کے بموجب ہین اور وہ انوار اور وہ تجلیات جو روز بروز بڑہتے اور زیادہ ہوتے جاتے ہین اور وہ احوالات اور مقامات جو اونکی امتون کو اونکی پیروی اور تابعداری کے طفیل سے حاصل ہوی اور ہوتے ہین اور قیامت تلک حاصل ہونگے اور وہ علوم اور عرفان جو انکو عطا ہوے ہین سو بی انتہا ہین اور اس واسطے عطا کو خاص نہ کہا یعنی یہہ کچھہ اور اتنا کچھہ نہ دیا ۱۲ عزیزی **قولہ ماودعک ربک** جواب القسم والتودیع مبالغۃ فی الوداع وھو الترک **وما قلی** ای وما ابغضک والابغاض دشمن داشتن روشے آن الوحی تاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضعۃ عشر یوما لترکہ الاستثناء وذلک مشرکی قریش ارسلوا الی یہود المدینۃ وسالوھم عن امر محمد علیہ السلام فقالت لھم الیہود سلوہ عن اصحاب الکہف وعن قصۃ ذی القرنین وعن الروح فان اخبرکم عن قصۃ اہل الکہف وقصۃ ذی القرنین ولم یخبرکم عن امر الروح فاعلموا انہ صادق فجاء المشرکون وسالوہ عنہا فقال علیہ السلام لھم ارجعوا انا اخبرکم غدا ولم یقل ان شاء اللہ فاحتبس الوحی عنہ ایاما فقال المشرکون ان محمدا ودعہ ربہ وقلاہ وان جبرئیل ابطا وفشکا علیہ السلام ذلک الی خدیجۃ فقالت خدیجۃ لعل ربک قد قلاک فنزل جبرئیل بقولہ تعالیٰ ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ فاخبرہ بما سئل عنہ فردہ ان جبرئیل ادخل البیت فدخل تحت السریر فمکث نبی اللہ اربعین یوما لا ینزل علیہ الوحی فقال لخدیجۃ ما خولۃ ما حدث فی بیتی ان جبرئیل لا یاتینی قالت خولۃ فکنست البیت فاھویت بالمکنسۃ تحت السریر فاذا جروۃ میت فاخذتہ فالقیتہ خلف الجدار

فجازہ اللہ تعالیٰ بحیاۃ کان اذا نزل علیہ الوحی استقبلتہ الرعد فلما نزل جبرئیل سالہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن سبب تغیرہ فقال الم لاندخل مبتدا فیہ کالب لاصورۃ قولہ ولسوف یعطیک بک للام للابتداء دخلت علی الخبر لتاکید مضمون الجملۃ والمبتدا محذوف تقدیرہ ولانت سوف یعطیک بک لان لام الابتداء لاتدخل الا علی الجملۃ الاسمیۃ لیست للقسم لانہا لاتدخل علی المضارع الا مع النون المؤکدۃ وجمعہا مع سوف للدلالۃ علی ان الاعطاء کائن لامحالۃ وان تراخی لحکمۃ یعنی لام الابتداء لما تجردت للدلالۃ علی التاکید وکانت السنین تدل علی التاخیر وتضفیہ حصل من اجتماعہما ان الاعطاء لما تاخر لحکمۃ کان لامحالۃ وکانت اللام لتاکید الحکم المقترن بالاستقبال روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی فاطمۃ رضی اللہ عنہا وعلیہا کساء من برالابل وہی تطحن بیدیہا وترضع ولدہا فدمعت عیناہ لما ابصر ال یانیتہا تعجل مرارۃ الدنیا بحلاوۃ الآخرۃ فانزل اللہ ولسوف یعطیک بک فرتضی محمد یا قرۃ عینی اللہ عنہ در کوفہ میفرمودہ کہ اہل عراق نمامیگویند امیدوار ترین آیتی از قرآن اینست کہ لایقنطوا من رحمۃ اللہ و اہل البیت برآنم کہ امیدوار آیت ولسوف یعطیک ربک فترضی بیشتر ہست یعنی از جی آیۃ عند اہل البیت ہذہ الآیۃ چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی نشود کہ یکی امت بے در دوزخ بماند وہیچ کس درکرو نیکرد چو تو سیدی پیش رو عقبیٰ شفاعت چانش دہندہ کہ امت تمامی در زخم رہندہ وقی الحدیث یا خضر لامتی حتے یناد ینی ارضیت یا محمد فاقول رب قد رضیت قیل ولسوف یعطیک بک من الثواب وقیل من النصر والتمکین وکثرۃ المومنین فترضی ثم اخبر اللہ عزوجل عن حالۃ التی کان علیہا قبل الوحی وذکرہ نعمہ فقال جل ذکرہ **اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی** کیا نہین پایا تجکو یتیم پھر جگہ دی فاوی جواب الم لائق ۸ **عزیزی حسینے روح** اس آیت کا بیان یہہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماکے پیٹ مین تھے یکے والد عبداللہ نے وفات پائی اور جب تولد ہوئی اور قریب چھ برس کے تھے کہ آپ کی والدہ نے انتقال کیا پھر اوسکے دو برس کے بعد آپکے دادا عبدالمطلب بھی رحلت کی اور آپکو تین طرح کی یتیمی ماپ اور دادا کے گذر جانے سے حاصل ہوئی اور اسطور کی حالت میں اندیشہ وہتا کہ لڑکا ضائع ہوجاوے اور بخوبی پرورش پاوے اللہ تعالیٰ نے ابتدا سے آپکی پرورش ہونیکے صورت اسطور پر ظاہر فرمائی کہ والد کے انتقال کے بعد آپکی ماکی اور دادا عبدالمطلب کے دلمین آنحضرت کی محبت ایسی بڑہائی کہ انشفاق پدری کے قائم مقام ہوئے اور دن اور رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دلبری کے کرشمے اوکی ماں اور دادا کو دکہلاتا تہا عاشق ہوکر عاشقون کے طور پر آپکے پالنے مین بڑی کوشش کرتے تہے اور اپنے جان سے زیادہ عزیز رکہتے تہے پھر جب عبدالمطلب کے وفات کا وقت آیا تب انہون نے آنحضرت کو اپنے بیٹے ابوطالب کو جو آپ کے حقیقی چچا تہے سپرد اور نہایت تاکید سے آپ کی خدمت اور خبرگیری کی ترغیب دی ابوطالب انکی تاکید اور وصیت کے موافق حضرت کی خدمت گذاری مین نہایت سرگرم رہتے تہے اور اس بیچ مین باطنی تربیت اور تعلیم الٰہی مخفی طریق اخلاق اوپسندیدہ آداب پر لافرمین اپنا کام کرتے تہے یعنی چال چلن اوساسے پہنن اوڑہن بہاتے گلتے تہے یہان تک کہ حد بلوغ کو پہنچے اور بالغ ہوے ۸ **عزیزی** ۸

وروح ۸ **ومعالم وبیضاوی** ۸ **ووجدک ضالا فہدیٰ**

اور پایا تجھکو راہ بھولا سو راہ پر تہ دکھایا تجھکو ضلالۃ فھدیٰ الشرائع والاحکام التی لایھتدی الیھا العقول
یعنی نیافتہ بودی باحکام وشرائع پس ہدایت کی اور ضلالت کا بیان وہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بالغ ہونیسے بعد کمال عقل اور دانائی کے سبب اس قدر معلوم ہوا کہ بتوں کی پوجا اور کفر و جاہلیت کی رسم
سے بے اصل اور پوچ ہیں تو حق دین کی تلاش کے درپے ہوئے اور بڑے بوڑھوں کی زبان سے سنا کہ
ہمارا اصل دین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خیال بندھا کہ حضرت
ابراہیم کے خدا کیطرف پورا رجوع ہو جاؤں لیکن دین ابراہیمی نہ کسی کو یاد رہا تھا نہ کسی کتاب میں لکھا ہوا
تھا اور نہ آنحضرت کتاب پڑھ سکتے تھے بالضرور اس دین کے احکام کی تلاش کرنے میں بیقرار ہو کر تسبیح
تہلیل تکبیر اعتکاف خانہ کعبہ کا غسل حجر کی مناسک ادا کرنے اور خلوت اور گوشہ نشینی سے اور اسی نوع
اور دوسرے اعمال سے جسقدر معلوم ہوا اوس قدر مشغول رہتے تھے اوسوقت تک کہ اللہ تعالیٰ نے
اپنے وحی سے اونکو پاک دین کے حصول پر مطلع فرمایا اور بعضے کہتے ہیں کہ ضلال سے مراد ہجرت کے
رخ کا بھولنا ہے کہ کسطرف جانا چاہیے یا تو قتلی کا گم کرنا یا جبرئیل علیہ السلام کا پہلے پہلے نہ پہچاننا یا دنیا کی
کاروبار کی راہ بھولنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادتمیں نہایت مشغول ہونیکے سبب سے دنیا کے کام
کاج کی دستور سے خبردار نہ تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ضلال سے مراد عشق و محبت اور عشق کا مرتبہ ہے چنانچہ حضرت
یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے اپنے باپ کے کمال عشق اور محبت کو جو حضرت یوسفؑ کے ساتھ رکھتے تھے
اس لفظ سے کہا ہے کہ انک لفی ضلالک القدیم یعنی بیشک تو اپنے قدیم ضلال میں یعنی تو اپنی
اگلے عشق اور محبت میں ہے اور ہدایت سے مراد یہہ ہے کہ اپنے جیسے اپنی محبوب مطلوب سے ملنے کی راہ بتلائی
ف عزیزی ف قولہ ف ضلالاً لے غیر واقف لے معالم النبوۃ واحکام الشریعۃ وما طریقتہم
فھدیٰ فعرفک الشرائع والقرآن وقیل ضل فی طریق الشام حین خرج به ابو طالب وھ اللہ تعالیٰ الی القافلۃ
والاجود ان یقال ھو بمعنی عدول عن حق ووقوع فی غی فقد کان علیہ السلام من اول نشوہ الی حالۃ نزول الوحی
علیہ معصوماً عن عبادۃ الاوثان وقاذورات اھل الفسق والعصیان ف مل ف معاً روح ف

تنبیہ اس مقام میں مناسب ہوا کہ کچھ دلائل صدق نبوت سید المرسلین محمد رسول اللہ کی توریت اور انجیل
اور زبور وغیرہ سے لکھے جاویں تو شاید گمراہ کجرفہمو کی سمجھ میں صدق نبوت نبی آخر الزمانی آجاوے چند
چند روایتیں نقل کی جاتی ہیں اب جو توریت اور انجیل میں یہود اور نصاریٰ نے تحریف اور تغیر کے بعد بھی
اور اوس سے ختم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے یہاں اون آیات کا
بطریق اختصار ذکر کیا جاتا ہے تاکہ گمراہ راہ راست پر یعنی دین احمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر آویں اور جو
مسلمان ہیں وہ قوت ایمانی زیادہ حاصل کریں اور جانیں کہ ہمارا دین کیا شمس آفتاب منور ہے کہ تمام
جہان کو روشن کر رہا ہے اللھم ثبتنا قدما علی صراطک المستقیم واجعلنا علی حب حبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وانصرہ من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا
منھم آمین ثم آمین توریت استثنا کی ۳۳ یعنی باب میں ہے کہ تجلی کی اللہ تعالیٰ نے کوہ سینا پر کہ اوسکو طور سینا

اور طور سینین ہی کہتے ہین تجلی کی لمد تعالےٰ نے اوسپر اور کلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور یہ تیسرے
اوتھیر توریت اور روشن ہوا ساعیر سے اور ساعیر ایک پہاڑ ہے کہ وحی ہوئی حضرت عیسیٰ پر اور ظاہر ہوئی اوسمین اوکی
نبوت اور نازل ہوئی اوسمین اونپر انجیل اور ظاہر ہوا فاران سے قاران عبرانے لفظ ہے اور مکہ مین ہی
ہاشم کے پہاڑونکا نام ہے وہ تین پہاڑ ہین بوقبیس کہ مکہ اوسکی نیچے آباد ہے اور مقابل اوسکو قعقعان ہے
اور متصل قعقعان کے شعب بنی ہاشم ہے جسمین حضرتؐ تولد ہوے ابن قتیبہ نے جو اس امت کے
علماء سے ہین اعلام النبوۃ مین لکہا ہے کہ اسمقام مین کچہہ شبہ نہین ہے خوب ظاہر ہے اوسپر جو
غور تامل کرے سبابمین اسلئے کہ جو نبابت ہوا ہے تجلی کر اللہ تعالیٰ کا کوہ سینا پر سو وہ یہی ہے
کہ اوتارا توریت کو حضرت موسیٰ پر اور جو نبابت ہوا روشن ہونا ساعیر سے وہ اوتارنا ہے انجیل کا حضرت
عیسیٰؑ سے اور ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کا فاران سے نازل کرنا قران مجید کا ہے محمدؐ پر اور وہ پہاڑ مکہ کا ہے اگر
کوئی کہے کہ قاران مکہ کے سوا اور کچہہ نام ہے تو یہہ اوسکا افترا ہے کیا توریت مین نہین آیا ہے کہ ابراہیم
علیہ السلام ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کو قاران مین چہانچہ پیدائش کے اکیسوین باب مین ہے اور توریت مین ہستناک
اٹہارہوین باب کی پندرہوین آیہ مین کہا ہے کہ فرمایا حضرت موسیٰ نے یہواہ تیرا خدا تیرے لیے
تیرے ہی درمیان سے میرے بہائیون مین سے میری مانند ایک پیغمبر قایم کریگا اوسکی طرف
کان دہریو پہر ستروین اور اٹہارہوین آیہ مین اوسی بابکی قوم ہے اور یہواہ نے مجہے کہا کہ اونہون
جو کچہہ کہا اچہا کہا مین اونکی ہی اونکی بہائیون مین سے تجہسا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا
کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچہہ مین اوسے فرماؤنگا وہ اونسے کہیگا اور جو کوئی اوسکی (ف)
اطاعت نکرے سزا دونگا مین اوسکو اور توریت مذکورہ مین پورا دلیل ہے ہمارے نبی محمدؐ کی بہتیرے
اسلئے کہ موسیٰ اور قوم اونکی بنی اسرائیل ہین بیٹے اسحاق کے اور بہائی اوسکی بیٹے اسمعیل کے ہین
اور یہہ نبی موعود جسکا وعدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اسحٰق کے بیٹون سے اسرائیل سے ہوے تو وہ اونہی
مین سے ہونا اوسکے بہائیون مین سے اور اگر وہ کہین کہ بنی اسرائیل بہائی ہین بنی اسرائیل کے
پس بہائی کہنا اونکو درست ہے تو اس دعوے کذب توریت لازم آیا اسلئے کہ توریت مین مذکور ہے
کہ قایم ہوا بنی اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسیٰ کی مانند اور دوسری جگہہ توریت مین آیا ہے کہ
کہڑا ہوگا بنی اسرائیل مین ہرگز مثل موسیٰ کے پس یہہ دعوی بعض یہود کا جو کہتے ہین کہ اوس
موعود سے یوشع بن نون مراد ہین باطل ہوا اسلئے کہ یوشع حضرت موسیٰ کے کف اور اونکی مانند
نتہے بلکہ اونکے خادم تہے اونکی زندگی مین اور اونکی بعد اونکی دعوت کے مدت تک مددگار رہے
پس ثابت ہوا کہ اوس نبی موعود سے مراد محمدؐ ہین کہ کف اور مثل موسیٰ کے تہے یعنی دعوت کے
نصب کرنے مین اور حدود ملی باندہنے مین اور معجزون کے ظاہر کرنے مین اور شرایع اور احکام کے
جاری کرنے مین اور اگلے شرع کی نسخ کرنے مین اور گمراہ کو سزا دینے مین کوئی مثل محمدؐ کی نہوا
سوائی ان باتون کی کتنے معجزہ اور دلیلین اوسپنی آخر زمان ہونے مین ہین کہ کسیطرح کا شبہ اور شک

اسمین نہین جو کوئی اوسکی خوصلت اور عادت شریف اور اخلاق نیک اور معجزات قویہ سے واقف ہوگا ہرگز
اوسکو دلمین کچھ بھی شبہ نہوویگا اور اگر کہی کہ حضرت عیسیٰ ہین تو بھی نہین ہوسکتا کیونکہ نصارا اوکو
خدا کا بیٹا کہتے ہین اور حضرت موسے اور جو اوکی مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا اور عربی چاپہ مین توریت
یوں لکھا ہے کہ تیرے بہائی کے بیٹو تین سے تجہسا ایک نبی پیدا کرونگا پہر مخالفون نے بیٹے کے لفظ کو
ہندی اور فارسی کے ترجمہ مین ہمقام سے نکال ڈالا نہین تو اس سے زیادہ تر ہمارا مطلب حاصل ہوتا اور
بالکل احتمال اور شبہ ناقص عقلون کا مٹ جاتا اور جو کہا کہ اوس نے احکام کا منکر سزا پاویگا سو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نے منکر کو سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے حضرت موسے کی طرح منکرون اور اللہ تعالیٰ کے
دشمنون کو سزا دی سو عظہ اگر اپنے دعوے کے مقدمہ مین جہوٹے ہوتے تو ہرگز یہود اور نصارا سے
یہہ نہ کہتے کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکہو کیونکر ہماری خبر اور صفت نہین لکہی ہے مگر اُنہون نے اسبات پر
ہرگز کمر نہ باندہی اور مقابلہ نکیا بلکہ وہ موجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اسی اٹہارہ دین باپکے
بیشک قتل کئے جاتے اور انکی پیش گوئی کبھی سچی ہوتی اور اوانکا دین ہرگز قایم اور دایم نرہتا
اور جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اسسے ظاہر ہوا کہ مقصود اس بیان سے ذات
پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کیونکہ معنے اسکے یہہ ہین کہ وحی کرونگا اوسی اپنے کلام سے اوس سے
وہ باتین کریگا جسطرح سے نے گا اور صحف اور الواح اوسکی طرف نہ اوتارونگا اسلئے کہ وہ اُمی ہے یعنی انپڑہا
کتاب نہین پڑہ سکتا ہے اور یوحنا کی انجیل مین چودہوین باب کی سولہوین آیت مین ہے کہ حضرت
عیسیٰ نے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا کہ ابتک
تمہارے ساتہہ رہیگا یہ چودہوین آیت مین اوسی باب کی ہے لیکن وہ وکیل روح جسی باپ میرے
نام سے بہیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکہاویگا اور سب چیزین جو کچہہ کہ مینے تمہین دی ہین یاد دلاویگا
پہر اوسی باب کی تیئیسوین آیت مین ہے بعد اوسکے مین تمسے بہت کلام نکرونگا اسلئے کہ اس جہان کا
سردار آویگا اور اوسکی مجہمین کوئی چیز نہین اور سولہوین باب کی ساتوین آیت سے چودہوین آیت تک
یون ہے کہ حضرت مسیح عم فرماتے ہین لیکن مین تمہین حق کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا ہے
سودمند کیونکہ اگر مین نجاؤن وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن اُوسے تم پاس بہیج دونگا اور وہ
جب آوے تو جہانکو گناہ سے اور راستی اور حکم سے ملزم کریگا گناہ سے اسلئے کہ وہ مجہپر ایمان نلاتے
اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجہے پہر نہ دیکہو گے حکم سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر
حکم کیا گیا ہے ہنوز بہت ہے ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم اُونکی برداشت نہین کرسکتے لیکن جسوقت
روح صدق آوے وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنے نہ کہیگا لیکن جو وہ
سنیگا سو کہیگا اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستایش کریگا اسلئے کہ وہ میری خبر دینے
پاوے گا اور تمہین دکہا ویگا اور پندرہوین باپکے چھبیسوین آیت مین ہے پر جب وہ وکیل جسے مین تمہارے
لئے باپ کی طرف سے بہیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لیئے گواہی دیگا

اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ ہوئے ہو یہ وہ کے دھوندھنے والو ذرا غور کرکے انصاف سے اُوپر کی عبارتوں پر جنمین حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح عم نے آخر زمانہ کے پیغمبر کے آنے کی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سوچو حسد بغض کو دل سے نکال کر اپنے عاقبت کی راہ کو درستی کرو سنوار و ایسا نہو کہ حشر کی میدانمین اُوس حکم الحاکمین کے روبرو اُوسکی رسولونکی روبرو تمہارے کر اور حسد کی باتین کہل جاوین پھر وہان رسوائی اور پشیمانی اوٹھا دیکھا ہوگا تو اس سے اور کیا زیادہ کوئی کہیگا گواہی دیگا فرمایا ہے حضرت مسیح نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا جو ابتک تمہارے ساتھ رہے اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے وکیل حضرت مسیح عم تھے دوسرا وکیل وہ جو آویگا پس دونونکی شان برابر چاہیے کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے کے پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل عم مراد کہتے ہین وہ محض غلطی پر ہین اسلئے کہ حضرت جبرئیل تو ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتھ رہتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبھی نہین آیا اب آویگا اور ہمیشہ رہیگا یعنی اوسکا دین اور اوسکا حکم ہمین جاری رہیگا دوسرے دین کے احکام منسوخ ہونگی سو ایسی خصلتین سوائے ہمارے پیغمبر کے کسیمین نہین اور وہ کون ایسا وکیل آیا جسمین یہ اوصاف پائے جاتے ہین اور فرمایا کہ جہانکا سردار آتا ہے کہ اوسکی مجھمین کوئی چیز نہین اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص آنیوالا ہے کہ جہانکی سرداری اور حکومت کریگا اور مجھمین ایسے وصف ہین جو حضرت مسیح مین نہین سو ایسا شخص سوائے ہمارے پیغمبر کے کون ہے کیونکہ حضرت جبرئیل یا اور کوئی فرشتہ روح صدق کہی جہانکا سردار اور حکومت کرنیوالا نہین ہوسکتا یہ تو پیغمبر ہی کی شان مین ہے اور بعد حضرت مسیح کے کوئی سوائے ہمارے پیغمبر کے پیغمبر نہین ہوا اور فرمایا اگر مین نجاؤن وہ وکیل تم پاس نہ آویگا اور وہ جب آویگا تو جہانکو گناہ سے اور راستی سے اور حکم کے ملزم کریگا اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ شخص ایسا ہے کہ لوگون کو گناہ کے کامون پر ملزم کریگا یعنی جن لوگون نے اللہ کی مرضی پر کام نہ کئی بت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ کو نبی نہ مانا اونہین سزا دیگا اور راستی سے ملزم کریگا یعنی ایسی سخت باتین کہیگا اور ایسا معجزہ دکھاویگا کہ منکر لوگ بے شبہ پشیمان اور ملزم ہونگے اوسمین ایک بات یہہ بھی ہے کہ مخالف لوگ کہینگے کہ حضرت مسیح جھوٹے تھے اور قتل ہوئی اور اونکو جھوٹا بنا دیگا حضرت مسیح کی پیغمبری اور اونکی سچائی اور اونکی زندگی پر گواہی دیگا اور ملزم کریگا منکرونکو حکم پر کیونکہ وہ سردار ہے حکومت رکھتا ہے اگر کوئی اوسکی نافرمانی کریگا سزا پاویگا اور بنی کی انجیل کے تیرے باب کی گیارھوین آیت مین حضرت یحییٰ عم فرماتے ہین کہ فی الواقع مین تمہین توبہ کی واسطے باتی اصطباغ دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آنیوالا ہے مجھسے قوی تر ہے کہ مین اوسکی جوتیان اوٹھانے کے لائق نہین وہ تمکو روح قدس اور آگ سے اصطباغ دیگا نصاریٰ اس آیت کو حضرت عیسیٰ عم کی مبعوث ہونے پر دلیل لاتے ہین مگر وہ غلط ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کا اور حضرت یحییٰ کا ایک زمانہ تھا اور وہ شخص جسکی خوشخبری حضرت یحییٰ نے

(۱) *

دی وہ بعد اونکے مبعوث ہوگا علاوہ حضرت عیسیٰ نے حضرت یحییٰ سے اصطباغ لیا چنانچہ ہی باب کے سولہوین آیت سے ثابت ہے سو وہ تو تیار ہوتے تو کیونکر اپنی ضعیف ترسی اصطباغ پاتے بلکہ وہ حضرت یحییٰ کو اصطباغ دینی سوائے اس آگ سے اصطباغ دنیا اس سے مراد ہے کہ وہ شخص ظالمون کو قتل کریگا سو حضرت عیسیٰ سے نہین ہوا ہان ہمارے پیغمبر نے ظالمون گرا ہونکو اللہ جل جلالہ کے حکم سے قتل فرمایا پس صاف معلوم ہوا کہ یہہ تعریف نبی آخرالزمان محمدؐ کی ہے سو اب اوپر کی دلیلون سے یقین ہوا کہ یہہ تعریفین اور صفتین سوائے ہمارے پیغمبر کے دوسرے کہین نہین حضرت نے علماء بنی اسرائیل کو جھوٹی باتونپر اور جو حق چھپاتے تھے اوسپر اونکو قایل کیا ہے جب نہ مانا پھر کیسی سزا دی کہ بشہور و مشہور ہے اور جہانکو سر کشون اور نبی دیتون اللہ کے مخالفون سے پاک کیا سوائے اسکے زبور کے ایکسو انچاس (۱۴۹) باب مین ہے کہ یہواہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ستایش کرو یہواہ کی لیئے نئے گیت گاؤ اور مدحین پاک لوگونکی و گلو یتین پڑہو اسرائیل اوسکی بابت جنہی اوسے خلق کیا شادمان ہوے اپنے بادشاہ کے لیئے خوشی کرین وہ اوسکا نام لے لیکے ناچین دہ تین اور بربط بجاتی ہوئے اوسکی صفتین پڑہین کیونکہ یہواہ اپنے لوگونسے راضی ہے وہ پیمبرونکو اپنی نجات سے زینت بخشتا ہے پاک لوگ بزرگواری پر فخر کرین اور اپنے بستر پر پڑے ہوے ترنم کرین اونکا منہ خدا کے ستایش و نغمے بہرا رہے دو دہاری تلوار اونکے ہاتھ مین ہو کہ غیر قومون سے انتقام لیوین اور لوگونکو سزا دیوین اور اونکی بادشاہون کو زنجیر بنسی اور اونکے امیرون کو لوہے کی بیڑیان ڈالدیکر تین تاکہ خبکی تقدیر مین لکہا ہوا تہا اونہین پہونچین کہ اوسکی پاک لوگون کی یہہ عزت ہے وہ صفتین جو اوپر لکہی گئی ہین صاف صاف امت محمدؐ مین پائی جاتی ہین خوب خیال کرو انصاف سے سوچو بوجہو اور حضرت شعیا نبی کی زبانی فرمایا اللہ تعالیٰ نے صحف مین اونکی ساٹہوین باب مین حرم مکہ معظمہ کے تسلی کیواسطے جبکہ سنے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا کافرونکی ظلم اور ہونکی رکہنے سے وہان اوٹہہ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور یہواہ کے جلال تجہپر طلوع کیا اور دیکہہ تاریکی زمین پر چہا جائیگی اور لوگونپر شدت کی تاریکی ہوگی پہر یہواہ تجہپر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجہپر جلوہ گر ہوگا اور عوام تیری روشنی مین اور بادشاہ تیرے طلوع کی تجلی مین جائینگے اٹہہ اوٹہا کر چاروطرف نگاہ کر اور دیکہہ کہ سب تجہہ فراہم ہوتے ہین وہ تیری طرف آتے ہین تیرے بیٹے دور سے آوینگے اور تیری بیٹیان تیری گود مین پالی جائینگی تب تو دیکہیگی اور سمٹ کے جاری ہونگی اور تیرا دل ڈر لگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ تیرے پاس دریا کی فراوانی پہر گی اور عوامونکے فوجین تجہہ پاس آوینگی اونٹونکی قطارین اور حیابانی اور افامی سانڈیان تیری گرد بیشمار ہونگے وہ سب شیبا سی آوینگی اور سونا اور خوشبوئیان لاوینگی اور یہواہ کی تعریفونکی بشارتین ہونگی قیدار کی ساری گلہ تیرے حضور اگی جمع ہونگے اور نابادوث کی ساری مینڈہی تیری خدمت کرینگے وہ رضامند یکساتہہ میرے مذبح پر چڑہینگے اور مین اپنی شوکت کے گہر کو متدگی بخشونگا اور اسیطرح انچاسوین اور چوراسوین باب مین کہولکر لکہا ہے دیکہنے سے ظاہر ہوگا اور اکیسوین باب مین بہی

ہمارے پیغمبر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مبعوث ہونیکی خوشخبری دی گئی ہے اور انجیل مین اثنارات ہین بہت ہمارے
یوحنا کی بارہوین باب کی سینتالیسوین آیت مین ہے کہ اگر کوئی شخص میری باتین سنے اور نہ مانے تو
اوسکا فیصلہ نہین کرتا کیونکہ مین اسلیے نہین آیا کہ جہانکو مجرم کرون مگر اسلیے کہ جہانکو رہائی بخشون
سو اسکے لئے جو میری تحقیر کرتا ہے اور میری باتونکو قبول نہین کرتا ایک ہے جو اوسے مجرم کریگا کلمہ جو
مینے کہا ہے وہی اوسے پچھلے دن مجرم کریگا سو ان لفظونپر خوب غور کرو کہ حضرت عیسیٰ کی کیا مراد ہے
اور وہ کلمہ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم کہ ہر پیغمبر کے ساتھ ہے کون ہے کہ حضرت عیسیٰ کی تکذیب کرنیکو ملزم کریگا
سزا دیگا یہہ جتنی دلیلین اوپر لکھی گئی ہین ایسی ہین کہ اکثر یہود اور نصارا کی دانست اور عقل مین
اونسے وہ معنے جو کہلے کہلے ہین اور ہم سمجھے ہین بسبب پیچ در پیچ ذہنی پیچیدگی کے یہودونکی سمجھ مین نہین آئی جیسا حضرت عیسیٰ
کی نبوت کی دلیلین اور اوسکے معجزات اور اخلاق بسبب طمع دنیا اور بدکے یہود ونکی عقل اور سمجھ مین
نہین آئے سمجھہ ہے کہ یہہ بات موقوف ہے ہدایت ازلی کے سعید اور شقی قسمت مین ہووے وہ
سمجھہ پاتا ہے چنانچہ جنہین اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی اونہون نے ہر کرامت سے چشم پوشی کی وہ دلیلین
جو اصل توریت اور انجیل و زبور اور صحف انبیا مین ہمارے پیغمبر کی نبوت اور اوصاف اور اخلاق مین ہمنے
دیکھہ کے اور مطابق پاکے ایمان لائی جس سے عبداللہ بن سلام جو یہودونکے بڑے علما ونسے تھے بعد
اونکے ابو علی یحییٰ ابن عیسیٰ ابن جزلۃ الطبیب جسنے نصارا کے رد مین کتاب لکھی ہے اور توریت وغیرہ
کی عبارت جو رسول خدا کے اوصاف اور ظہور کی کیفیت مین تھی بیان کی علاوہ اسکے بہت لوگ ایمان
لائے اور بہتون نے دنیا کی سرداری اور اپنے اگلے دین کی حکومت پر خیال کرکے ان دلیلون کو کتاب
سے نکال ڈالا مگر اللہ تعالیٰ جو حافظ ہے اپنے وعدے کے کاموں اور کلاموں کا بالکل اون دلیلون کو دور نکرسکے
جسقدر باقی رہا اوس سے بھی ہدایت پانیوالونکو ہدایت نصیب ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہے اور بعضونکے
جان بوجھکر اس دولت ابدی سے منہ پھیرا کیونکہ وہ ازلی نصیب نہ تھا کیونکر اونہین یہہ نعمت میسر ہوسکتی بسبب
طمع دنیا کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قال کان ولیا من اولیاء اللہ سمہ شیخ محمود ابدالی
وکان من احیاء خواجہ عبداللہ احرار قدس سرہما وہو کان کثیر العبادۃ وکان یحج عاما ویغزو من التقاء
عاما واتفق لہ انہ کان یذہب للحج تورد فی بغداد فبلغ عند خلیفۃ بغداد رسالۃ من ملک روما فی اللغۃ العربیۃ
وقد کان اللہ تعالیٰ من علی المحمود قدس سرہ بالہام سبعین لغۃ من لغات العالم وکان الخلیفۃ یتجلس لاستماع
خانبۃ الرجال انہ ورد شخص فی بلدتک بحین العربیۃ فطالبہ الخلیفۃ فقرر قدس سرہ الرسالۃ عند حضور السفیر و
کتب جوابہ فی غایۃ الفصاحۃ فذہب السفیر الی ملکہ ونقل النقطۃ واکمل المحمود قدس سرہ الی الحج فلما
رجع عنہ وذہب علی عادتہ المالوفۃ بعد العام او بعد ہ بعدۃ سنۃ الی الجہاد سمی الاولیاء فوہب الاتفاق
البریۃ علی اہل الاسلام فاسر المحمود قدس سرہ فنجی بالی الملک وکان السفیر المذکور حاضرا عندہ فعرفہ فقص
وقال للملک ان ہذا رجل یحسن العربیۃ فقال الملک للمحمود قدس سرہ انی اعطیک کتابا بعربیۃ وہو اتی
عندنا من الآباء مختوم بخواتمہم فترجمہ لنا بلسانا فاجابہ المحمود قدس سرہ فشرع فی ترجمۃ فلما طالعہ ای

انہ الانجیل المنزل من السماء والاناجیل الاربعۃ المشہورۃ لیست بکلام اللہ تعالیٰ بل ہی تواریخ
عہد المسیح علیہ السلام جمعہا اربعۃ رجال وقال المحمود قدس سرہ انی رأیت فی الانجیل المذکور ان احوال
تبینا صلی اللہ علیہ وصحابہ وسلم مذکور فیہ بمایزید علی نصف الکتاب فی اوصافہ وحالاتہ بتقاریب
مختلفۃ کما ان فی فرقانا ذکر عیسیٰ فی مقامات شتی بتقاریب مختلفۃ قال المحمود قدس سرہ اتم ترجمۃ
وعطی الملک لکن بعض مقاماتہ ترجمۃ کنفسہ وحفظہ عندہ فلما تم ترجمۃ تاعند المحمود من القراطیس المکنونۃ فاحفظ
وترکہ عریانا انتہی اور اصل توریۃ موسیٰ علیہ السلام کے معدوم ہونی کی علماء یہود اور نصاریٰ بھی قائل ہین اور اتفاق
کہتے ہیں کہ بعد معدوم ہونے توریۃ کے عزیر نے پھر جمع کی علم تاہم بنی ہارون مین توریۃ صحیح کا وجود متحقق ہوا ہے
جیسا کہ اقوال آیندہ سے منکشف ہوگا اور تراجم مروجہ ہرگز اوسکی ترجمہ نہین ہین بلکہ ترجمہ ہین اسکی کہ جو باتین اوسمین
تحقیق ہوئی ہین ان تراجم مین اونکا وجود ہے نہین قال کعب الاحبار کان لابی بصر من التوریۃ یدخلہ
تابوتا یختم علیہ فلما مات ابی فتحتہ فاذا فیہ ان ہنیا یخرج فی اخر الزمان ہو خیر الانبیاء وامتہ خیر الامم وہم یشہدون
ان لا الہ الا اللہ ویکبرون اللہ علی کل شرف ویصفون فی الصلوٰۃ کما صنعوا فہم فی القتال قلوبہم مصاحفہم
یاتون یوم القیامۃ غرا محجلین یسمہم اللہ امۃ الحامدون یحمدون اللہ علی کل شدۃ وفرض ومولدہ مکۃ ودار
ہجرتہ طابۃ لا یقبلون عدوا الا وہین ایدیہم ملائکۃ معہم رماحہم اللہ علیہم حتی ان الطیر علی فراخہا یدعون الجنۃ
ثالث ثلثۃ منہم فیدخلون الجنۃ بغیر حساب وثالث ثلثۃ منہم بذنوب وخطایا فیغفر لہم وثالث ثلثۃ منہم بذنوب
وخطایا عظام فیقول اللہ سبحانہ وتعالیٰ اذہبوا بہم فزنوہم والنظر والی اعمالہم فیزنونہم ویقولون ربنا
وجدنا ہم قد اسرفوا علی انفسہم وجدنا اعمالہم من الذنوب کامثال الجبال غیر انہم کانوا یشہدون ان
لا الہ الا اللہ فیقول اللہ سبحانہ وتعالیٰ وعزتی وجلالی لاادخل من اخلص شہادۃ لی کمن کفر انتہی پس واضح ہو
کہ اصل انجیل اور ترجمہ صحیح توریۃ کا بعد نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تہا مگر مخفی ومستور تہا
مہرین ہوکر بڑی احتیاط سے رکہے جاتے تہے اونکے اظہار کی اجازت نہی اب یا ذہلت ہوئی ہون یا اسیطرح
اب جی بعض جاہلون اور عقل کے دشمن ہون واسطہ ایک سے دوسرے تک پہنچتے چلے آتے ہون انتہی اور
خاتمۃ المحققین وفلاسفۃ المدققین فرید دہرہ ووحید عصرہ مفید الطالبین وشہاب الملۃ والدین احمد بن
محمد بن ابی بکر الخطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب اللدنیہ مین جناب خاتمۃ الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا احوال اور ہر صدق نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کتب سماوی سے ثابت کیا ہے تحریر ہوتا ہے
قال اللہ تعالیٰ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل ہذا
یدل علی انہ لو لم یکن مکتوبا لما کان ذکر ہذا الکلام من اعظم المنفرات لیہود والنصاریٰ عن قبول قولہ لان
الاصرار علی الکذب والبہتان من اعظم المنفرات والعاقل لا یسعی فیما یوجب لفضان حالہ ونفران الناس عن
قبول مقالہ فلما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ہذا دل علی ان ذلک النعت کان مذکورا فی التوراۃ والانجیل
وذلک من اعظم الدلائل علی صحۃ نبوتہ لکن اہل الکتاب کما قال اللہ تعالیٰ یکتمون الحق وہم یعلمون یحرفون الکلم
عن موضعہ الا قلیلا منہم قد عرفوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم کما عرفوا ابناءہم ووجدوہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ

والانجیل للنہم حرفوہا وبدلوہا لیطفئوا نور اللہ بافواہہم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنی وہ لوگ جو پیروی کرتے ہین رسول کی جو نبی ہے نہ پڑہا وہ جو پاتے ہین اوسکو لکہا ہوا نزدیک اپنے بیچ توریت اور انجیل کے انہی اور یہہ آیۃ دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ تحقیق شان یہہ ہے اگر نہو نام کتب توریت اور انجیل مین تو البتہ بڑا ذکر اسکا عظیم مفسرین کے نزدیک یہود اور نصاری کی قبول کرنے قولی علیہ السلام سے اسواسطے کہ تحقیق اصرار اوپر کذب اور بہتان کی بڑا افترا ہے اور عاقل نہین سمجہتا کہ ایسی چیز کے کہ موجب ہو نقصان حال اوسکے کو اور نفرت ولاوے لوگونکو قبول مقال اپنے سے پس جبکہ فرمایا واسطے یہود اور نصارا کی علیہ الصلوۃ والسلام نے یہہ تو دلالت کی اوپر ثبات کے کہ یہہ لغت ہتی مذکور توریت اور انجیل مین اور یہہ اعظم دلائل سے ہے اوپر حجت نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیکن اہل کتاب جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے چہپاتے ہین حق کی سہتہ اور حال یہہ کہ وہ جانتے ہین بدل ڈالتے ہین باتونکو جکہہ انکی سے ورنہ پس وہ کہ ہلاک کرے اونکو اللہ تحقیق پہچانتے ہین وہ محمد کو سچا نبی جیسا کہ پہچانتے ہین وہ اولاد اپنی کو اور پاتے ہین وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہا ہوا نزدیک اپنی توریت اور انجیل مین لیکن انہون نے تحریف کیا توریت اور انجیل کو اور بدلا اون دونونکو تو کہ بجہا دین روشنی اللہ کی کو ساتہہ مونہون اپنے کے اور نہین قبول رکہتا اللہ مگر یہہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو اگرچہ ناخوش رکہین کافر پس دلائل نبوۃ نبی ہمارے محمد کی بیچ کتاب اونکیکے بعد تحریف کرنے اونکیکے بہری ہوئی ہے اور نشان شریعت اوسکی کے اور رسالت اوسکی کے بیچ ان دونون کتابون کے روشن ہین وفی التوراۃ جا اختار وہ بعد الحذف والتبدیل والتحریف ماذکرہ ابن ظفر فی اثنا واین قتیبۃ فی اعلام النبوۃ تجلی اللہ من سینا وشرق من ساعیر واستعلن من جبال فاران فسینا ہو الجبل الذی کلم اللہ فیہ موسی وساعیر ہو الجبل الذی کلم اللہ فیہ عیسی وظہرت فیہ نبوتہ وجبال فاران وہو اسم عبرانی ولیست الفہ الاولی ہمزۃ وہی جبال نبی ہاشم التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحنث فی احدہا وفیہ فاتحۃ الوحی وہو احد ثلاثۃ جبال احدہا ابو قبیس والمقابل لہ قیقعان الی لبطن الوادی وثالث الشرقی فاران ومنقو الذی علی قیقعان الی لبطن الوادی وہو شعب بنی ہاشم وفیہ مولد صلی اللہ علیہ وسلم علی احد الاقوال قال ابن قتیبۃ ولیس ہذا غموض لان تجلی اللہ من سینا انزالہ التوراۃ علی موسی علیہ الصلوۃ والسلام لبطور سینا ویجب ان یکون اشراقہ من ساعیر انزالہ علی عیسی الانجیل وکان المسیح بیکن من ساعیر ارض اخمیل بقریۃ تدعی ناصرۃ وبہا سماہ من اتبعہ نصاری فکما وجب ان یکون اشراقہ من ساعیر انزالہ علی المسیح الانجیل فکذلک یجب ان یکون استعلانہ من جبال فاران انزالہ القرآن علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی جبال مکۃ ولیس بین المسلمین واہل الکتاب فی ذلک خلاف فی ان فاران ہی مکۃ وان ادعی انہا غیر مکۃ قلنا لیس فی التوراۃ ان اللہ اسکن ہاجر واسمعیل فاران وقلنا دلونا علی الموضع الذی استعلن اللہ منہ واسمہ فاران والبنی الذی انزل علیہ کتابا بعد المسیح الیس استعلن وعلن بمعنی واحد وہو ما ظہر وانکشف فہل تعلمون دینا ظہر ظہور الاسلام وفشا فی مشارق الارض ومغاربہا

فتوۃ اور بیچ توریت کے ہے جو کہ اختیار کیا یہود نے اوسکو بعد حذف اور تبدیل اور تحریف کے اوس سے کہ ذکر کیا اسکو ابن ظفر نے بیچ بشر کے اور ابن قتیبہ نے بیچ اعلام نبوۃ کے کہ تجلی کی اللہ تعالیٰ نے کوہ سینا سے اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا جبال فاران سے پس کوہ سینا وہ پہاڑ ہے جو کہ کلام کیا اللہ تعالیٰ نے اوس جگہہ موسیٰ علیہ السلام سے یعنی تجلی کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر اور کلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور ساعیر ایک پہاڑ ہے کہ وحی بھیجی اوسمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ظاہر ہوئے اوسمین اوکی نبوت اور نازل ہوئے اوسمین اون پر انجیل اور جبال فاران عبرانی لفظ ہے اور نہین ہے الف اول ہمزہ یعنی ع کا الف فارانی مین ہمزہ نہین ہے بلکہ الف ہے یہہ بنی ہاشم کے پہاڑ اوکا نام ہے کہ تھے رسول اللہ صلعم عبادت کرتے بیچ ایک دن کے کے اور بیچ اوسکے نازل ہوئے آنحضرت پر وحی اور وہ تین پہاڑ ہین ایک ابو قبیس ہے اور مقابل اوسکے قیقعان ہے بطن وادی تک اور تیسری جانب شرق فارانکی اور شمر وعا اوپیچیز کی جو متصل قیقعان کی ہے بطن وادی تک وہ شعب بنی ہاشم ہے اور اوسمین پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایک قول کے کھا ابن قتیبہ نے اور نہین ساتھہ اسکی مشکل اسلئے کہ تحقیق تجلی کرنا اللہ کا کوہ سینا سے نازل کرنا ہے توراۃ کا اوپر موسیٰ کے بیچ طور سینا کے اور واجب ہے ہونا روشن اوسکا ساعیر سے نازل کرنا انجیل کا اوپر عیسیٰ کے اور رہتے مسیح رہتے ساعیر مین جو ارض خلیل ہے بیچ قریہ کے کہ کہا جاتا ہے اوسکو ناصرہ اور ساتھہ اسم اوسکی کے نام رکھے گئے متبع عیسیٰ کے نصاریٰ پس جبکہ واجب ہوا ہونا روشن اللہ کا ساعیر سے نازل کرنا اوسکا اوپر مسیح کی انجیل کا تو پس اسیطرح واجب ہوا بیشک ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کا پہاڑ فاران سے نازل کرنا اوسکا قرآن مجید کو محمد پر اور یہہ پہاڑ مکہ شریفہ کا ہے اور نہین درمیان اہل اسلام اور اہل کتاب کے اختلاف بیچ اس بات کے کہ تحقیق فاران پہاڑ مکہ کا ہے اگر کوئی دعوی کرے کہ تحقیق فاران غیر مکہ مین ہے کہتے ہین ہم آیا نہین توریت مین یہہ قصہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لیایا ہاجرہ اور اسمعیل کو فاران مین اور کہتے ہین ہم بتلاؤ ہمکو وہ جگہہ کہ ظاہر ہوا اللہ اوسجگہ اور نام اسکا فاران ہے اور بتلاؤ ہمکو وہ نبی کہ نازل کی اللہ نے اوپر اوسکے کتاب بعد مسیح کے کیا نہین صیغہ متکلم وحدہ بمعنی واحد اور وہ وہ چیز ہے کہ ظاہر ہوا اور کھل گیا پس نہین جانتے ہم دین کے تین کہ ظاہر ہوا ظہور اسلام اسکا اور کھل گیا بیچ شارق اور مغارب زمین کے ظہور اسکا چنانچہ توریت کی پیدایش کی اکیسوین باب مین ہے پس بتلاؤ ہمکو کہ وہ دوسری کون جگہہ ہے جہانسے اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اور نام اسکا فاران ہے اور بعد حضرت مسیح کے اللہ تعالیٰ نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی اور ایسا دین کہ ظاہر اور روشن ہوا جسطرح سے دین اسلام ظاہر ہوا اور پہلا شرق سے مغرب تک وفی التوراۃ ایضا مما ذکرہ ابن ظفر خطابا لموسیٰ والمراد بہ الذین اختارہم لمیقاتہ ربہ الذین اخذ منہم المیثاق خصوصا منہم بنی اسرائیل عموما واللہ ربک یقینم نبیا من اخوتک فاستمع لہ کالذی سمعت ربک فی حوریت یوم الاجتماع حین قلت لا اعود اسمع صوت اللہ بل لئلا امون فقال اللہ تعالیٰ نعم ما قالوا وسافیم لہم نبیا مثلک من اخوتہم واجعل کلامی فی فمہ فیقول لہم کل شیء امرتہ بہ وایما رجل لم یطیع من تکلم

باسمی فانی انتقم منہ قال وفی ہذا الکلام ادلۃ علی نبوۃ محمد ﷺ فقولہ ینبیا من اخوتہم وموسیٰ وقومہ من بنی اسحٰق و اخوتہم بنو اسمٰعیل ولو کان ہذا النبی الموعود بہ من بنی اسحٰق لکان من انفسہم لا من اخوتہم واما قولہ نبیا مثلک وقد قال فی التوراۃ لا یقوم فی بنی اسرائیل احد مثل موسیٰ فی ترجمۃ اخری مثل موسیٰ لا یقوم فی بنی اسرائیل ابدا فقد ثبت الیہود الی ان ہذا النبی الموعود بہ ہو یوشع بن نون وذلک باطل لان یوشع لم یکن کموسیٰ علیہ الصلوٰت والسلام بل کان خادما لہ فی حیوتہ وموکدا لدعوتہ بعد وفاتہ فتعین ان یکون المراد بہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ کموسیٰ لانہ حاماۃ فی نصب الدعوۃ والتحدی بالمعجزۃ وشرع الاحکام واجرای النسخ علی اشرائع السالفۃ وقولہ تعالیٰ اجعل کلامی فی فمہ فانہ وضع فی الاقتضاء بہ محمد لان معناہ اوحی الیہ کلامی فینطق بہ علی نحو ما سمعہ ولا انزل صحفا ولا الواحا لانہ امی لا یحسن ان یقرا الکتوب اور بہی بیچ توریت کے ہے اوسچیز سے کہ ذکر کیا اسکو ابن ظفر نے خطاب واسطے موسیٰ کے اور مراد ساتہہ اسکے وہ لوگ ہین کہ ختیار کیا موسیٰ نے اونکو واسطے میقات رب اپنے کے وہ لوگ کہ بڑا اونکو رجفہ نے یعنی زلزلہ نی خصوصا پہر بنی اسرائیل کو عموما اور الصدر ب تیرا قایم کریگا ایک نبی بہائیون تیرے ایسے پس من واسطے اوسکے مانند اوس چیز کے کہ سنا تو نے رب اپنے کو بیچ حریم کے یوم اجتماع کے جو وقت کہا تو نے نہین پہر وینگا مین تو کہ سنوینگا آواز الصدرب اپنے کی تو کہ نمر وینگا مین پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہان وہ جو کہا اونہون نے اور قریب ہے کہ قایم کرونگا مین واسطے اوسکے نبی مانند تیرے بہائیون اونکے سے اور ڈالونگا مین کلام اپنے بیچ مونہہ اوسکے پس کہیگا وہ واسطے اونکے ہر چیز کو کہ امر کرونگا مین اوسکو ساتہہ اوس چیز کے اور جو آدمی نہ تابعداری کرے اوسکے کہ کلام کریگا ساتہہ نام میرے کے پس تحقیق مین بدلا لونگا اوس سے کہا ابن ظفر نے اور اس کلام مین صریح دلالت ہے اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس قول اوس تعالیٰ کا نبی من اخوتہم اور موسیٰ اور قوم اوسکی بنے اسحٰق سے ہین اور بہائی اونکے بنی اسمٰعیل ہین اور اگر ہوتا یہہ نبی موعود بنی اسحاق سے تو البتہ ہوتا اونہین سے نہ بہائیون اونکے سے اور یہہ قول اللہ تعالیٰ کا نبی مثلک اور تحقیق فرمایا بیچ توریت کے نہین قایم ہوگا بنی اسرائیل مین کوئی مانند موسیٰ ع کے اور بیچ ترجمہ دوسرے کے یون ہے کہ مانند موسیٰ ع کے نہ کھڑا ہوگا بنی اسرائیل مین کبہی پس گئی بعض یہود طرف اسکے کہ نبی موعود سے مراد یوشع بن نون ہین اور یہہ دعوی یہود کا باطل ہے اسلیے کہ تحقیق یوشع نہ تھے کف موسیٰ کی بلکہ تہی خادم اونکے بیچ حیات موسیٰ کے اور تائید کرنے والے دعوت موسیٰ کی بعد وفات اونکے پس ثابت ہوا یہہ کہ ہوے مراد ساتہہ اسکے محمد پس تحقیق وہ کف تہی موسیٰ کی اسمیں کہ تحقیق حضرت حمائل تھے نصب دعوت مین اور تحدی معجزات مین اور شرع احکام مین اور اجرائے نسخ مین اوپر شرایع سالفہ کی اور قول اللہ تعالیٰ کا اجعل کلامی فی فمہ پس تحقیق یہہ واضح ہے بیچ اثبات کے کہ تحقیق مقصود اوس سے ذات محمد کی ہے اسلیے کہ تحقیق معنے اسکے یہہ ہین کہ بہیجونگا مین طرف اوسکے کلام اپنے پس کلام کریگا ساتہہ اوسکی اوپر مانند اوس چیز کی کہ سنیگا اوسکو اور نہ اوتارونگا صحیفہ اور نہ تختیان اسلیے کہ تحقیق وہ امی ہے

ہے یہیں اچھا پڑھنا کتوبکا وفی الانجیل ما ذکرہ ابن طغریک فی الدر النظم قال یوحنا فی انجیلہ عن المسیح انہ قال انا اطلب من الاب ان یعطیکم فارقلیط یثبت حکم الی الابد روح الحق الذی ان لیطیق العالم ان یقبلوہ لانہ لا یعرفہ ولا یعلمہ وانتم تعرفونہ عند ابن طغر بلفظ المیتموفی فاحفظوا وصیتی وانا اطلب الی ابی فیعطیکم فارقلیط یکون معکم الدہر کلہ قال فہذا تصریح بان اللہ تعالی یبعث الیہم من یقوم مقامہ فیثبت عندہ فی تبلیغ رسالۃ ربہ وسیاستہ خلقہ مثلہ وتکون شریعتہ باقیۃ مخلدۃ ابدا فہل ہذا الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتہی ولم یذکر فصول الفارقلیط کما افادہ ابن طغریک سوی یوحنا وہن غیرہ من نقلۃ الانجیل وقد اختلف النصاری فی تفسیر الفارقلیط فقیل ہو احمد وقیل المخلص فان وافقناہم علی انہ المخلص افضی بنا الامر الی ان المخلص رسول یاتی لخلاص العالم وذلک من غرضنا لان کل نبی مخلص لامتہ من الکفر ولیس بلازم قول المسیح فی الانجیل انی قد جئت لخلاص العالم فاذا ثبت ان المسیح ہو الذی وصف نفسہ بانہ لخلاص العالم وہو الذی سال الاب ان یعطیہم فارقلیط آخر ففی مقتضی اللفظ ما یدل علی انہ قد تقدم فارقلیط اول حتی یاتی آخر وان تشترک معہم علی القول بانہ احمد فانی لفظ اقرب الی احمد ومحمد من ہذا قال ابن طغر فی الانجیل ما ترجمتہ ما یدل علی ان الفارقلیط الرسول فانہ قال ان ہذا الکلام الذی تسمعونہ لیس ہو لی بل للاب الذی ارسلنی وہذا الکلام لکم واما الفارقلیط روح القدس الذی یرسلہ ابی باسمی فہو یعلمکم کل شئی وہو یذکرکم کلما قلتہ لکم فہل بعد ہذا بیان المسیر ہذا صریحا فی ان الفارقلیط رسول یرسلہ اللہ وہو روح القدس وہو یصدق المسیح ویظہر احمد انہ رسول حق من اللہ ولیس بالٰہ وہو یعلم الخلق کل شئی ویذکرہم کلما قالہ المسیح علیہ الصلاۃ والسلام لہم وکلما امرہم بہ من توحید اللہ واما قولہ ابی فہذہ اللفظۃ مجملۃ محتملۃ ولیست منکرۃ الاستعمال عند اہل اللغات من اشارۃ الی الرب سبحانہ لانہا عندہم لفظۃ تعظیم خاطب بہا المخلوق الخالق ومن المخلوق المخلوق ومن المخلوق الخالق کما یقول النصاری عظماء دینہم بالاباء وجماعتہم لم یزالوا یخاطبون بہا من شاءوا من خلق اللہ ومن شاء اللہ لہم ان یخاطبوہ بہا فمن اللہ تعالی الی المسیح وغیرہ وقولہ یرسلہ ابی باسمی فہو اشارۃ قال شہادۃ اللہ تعالی علیہ وسلم لہ بالصدق والرسالۃ وما تضمنہ القرآن من مدحہ عالم الغیب فی امرہ وفی ترجمۃ اخری للانجیل انہ قال الفارقلیط اذا جاء ونبہ العالم علی الخطیئۃ ولا یقول من تلقاء نفسہ ما یسمع یکلمہم ویوبیخہم بالحق ویخبرہم بالحوادث وہو عندا برنطغریک بلفظ فاذا جاء روح الحق لیس ینطق من عندہ بل یتکلم الجبل ما یسمع ویخبرکم الجبل ما یاتی وہو نحو ما قبلہ لانہ یاخذ مما یولی ویخبرکم قولہ لیس ینطق من عندہ وفی الروایۃ الاخری ولا یقول من تلقاء نفسہ بل یتکلم الجبل ما یسمع ای من اللہ الذی ارسلنی وہذا کلما قال تعالی فی حقہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی وقولہ وہو یجیدنی فلم یجیدہ حق تجیدہ الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانہ وصفہ انہ رسول اللہ وبراہ وبرأمہ علیہما الصلاۃ والسلام مما نسب الیہما وامرأتہ بذلک قال ابن ظفر ومن ذا الذی ینجو العلماء علی کتمان الحق وتحریف الکلم عن مواضعہ وبیع الدین بالثمن البخس ومن ذا الذی انذر بالمجاہرۃ واخبر بالغیوب الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فہذہ درر ابی محمد عبد اللہ الشقر طبی حیث قال فی قصیدتہ المشہورۃ توراۃ موسی انت عنہ فصدقہا ۔ انجیل عیسی بحق غیر مفتعل ۔ جاء اخبارا ہل الکتب قد درت ۔ عما رواہ

وروی فی عصر الاول * ویعجبنی قول العارف ابی عبد اللہ بن النعمان ہذا النبی محمد جاءت بہ * توراۃ موسیٰ
للانام تبشر وکذالک الانجیل لعیسیٰ موافق * ذکر احمد معرب وذکر * وبہ جزم اللہ ابن جابر حیث قال لمبعثہ فی کل
جیل علامۃ * علی ما جلتہ الکتب من امرہ الجلی * فجاء بہ الانجیل عیسیٰ مآخرا * کما قد مضت توراۃ موسیٰ اول
یعنی اور انجیل مین ہے اوس سے کہ جو ذکر کیا ابن طفریک نے در نظم مین کہ کہا یوحنا نے انجیل اپنی مین
عیسیٰ سے کہ تحقیق مین طلب کرونگا باپ اپنے سے یہہ کہ دیوے تمکو فارقلیط دوسرا کہ رہے ساتھہ
تمہارے ابد تک وہ روح پاک ہے نہین طاقت رکھتا جہان قبول کرنے اوسکے کی اور وہ نزدیک ابن
طفر کے ساتھہ لفظ ایہا الناس فاحفظوا وصیتی وانا اطلب الی ابی فیوتکم فارقلیط آخر یکون معکم الدہر
کلہ یعنی حضرت عیسیٰ نے فرمایا اے لوگو یاد رکھو میری وصیت کو کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرکے
فارقلیط دوسرا کو بھیجوانگا مین جو تا قیامت تمہارے ساتھہ رہے کہا ابن طفریک نے پس یہہ صریح
دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ قریب پہنچنے والا ہے طرف اوسکے نبی کو جو قایم مقام حضرت
عیسیٰ کے ہو تبلیغ رسالت اور سیاست خلق مین اور ہو شریعت اوسکی باقی محمد صلعم پس معلوم ہوا
ماذکرہ سے کہ یہہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف ظاہر ہے اوپر صدق نبوت انکی
انتہی اور نہین ذکر کیا گیا فصول فارقلیطہ کی جیسا کہ افادہ فرمایا ابن طفریک نے آخر اور البتہ مختلف
کیا بعضہا نے تقیہ فارقلیط مین کسی نے معنے حامد اور کسی نے مخلص کہی ہین پس اگر موافقت کرین
ہم اوسکی اوپر بسیاق کے کہ وہ فارقلیط بمعنی مخلص ہے تو ثبوت زیادہ ہو گا مدعا ہمارا کیونکہ طرف بسیاق
کے تحقیق مخلص سول ہی ہوتا ہے جو آتا ہے واسطے خلاصی جہان کے اور یہی غرض ہماری ہے
کہ ہر نبی مخلص ہوتا ہے واسطے امت اپنی کے کفر سے اور گواہی آپ پر قول مسیح کا انجیل مین جو کہا
کہ تحقیق مین البتہ جاؤنگا واسطے خلاصی عالم کے پس جبکہ ثابت ہوا کہ تحقیق مسیح وہ ہین جو
وصف کیا لفظ پیکلو کہ تحقیق وہ خلاصی کرنیوالا عالم کا ہے جس فارقلیط کو اپنی باپ سے درخواست
کرکے بھیجوانگا اور دلالت کرتا ہے مقتضای لفظ سے یہہ کہ گذرا فارقلیط اول اور آویگا آخر تو یہہ لفظ
قریب تر ہے دلالت مین صدق نبوت پر طرف محمد کے کہا ابن طفر نے اور انجیل مین جو ترجمہ کیا
اونہون نے اوسکا دلالت کرتا ہے اوپر اسکے کہ فارقلیط رسول ہے جبکہ خلاصہ یہہ ہے کہ اوس
رسول کے بھیجنے کی مجھہ مین طاقت نہین بلکہ جس باپ نے مجکو بھیجا اوسکو قدرت ہے اور جو فارقلیط
روح قدس جسکو بھیجیگا میرا باپ میرے اس وہ سکھلاویگا تمکو ہر چیز اور یاد دلاویگا تمکو جو کہا مینے تمکو پس
آیا بعد اس بیان کے کیا نہین یہہ دلیل صریح اس بات پر کہ فارقلیط ایک پیغمبر ہے جو بھیجیگا اوسکو اللہ
اور وہ تصدیق کریگا مسیح کی اور ظاہر کریگا نام مسیح کا رسول حق ہونی پر اللہ کی طرف سے اور نہین
باپ اوسکا اور وہ سکھلاویگا خلق کو کل شی اور یاد دلاویگا اوسکو جیسا کہ کہا مسیح نے واسطے اوسکے
اور نہیے امر کریگا اونکو ساتھہ توحید اللہ پر اور یہہ قول اوسکا ابی پس یہہ لفظ مبدلہ محرفہ ہے اور
نہین ہے منکر الاستعمال نزدیک یہود اور نصاریٰ کو لفظ ابی کا اشارہ ہے طرف رب مجازہ کے اسلیئے کہ وہ

لفظ اونکے نزدیک تعظیم کا ہے خطاب کیا جاتا ہے ساتھ اوسکی متعلم کہ معلم وہ ہی کہ آتمدا دہوا اوس سے
علم کی اور مشہور مخالمت نصاری عظامی دین اونکی سے ساتھ لفظ ابا روحانیہ کے نہے اور ہمیشہ نہے
بنو سرئیل اور عیسوی کہتے سخن انبار اللہ لسبب کم فہمی انہی کے تعالی اللہ عما یقول الظالمون
اور یہ قول اوسکا یعنی مسیح کا کہ ہیجگا اوسکو باپ میرا ساتھ ہم میرے کے پس یہہ اشارہ ہے طرف
گمواہی مصطفے علیہ وسلم کے ساتھ صدق نبوت اور رسالت کے اور وہ جو متضمن ہے اوسکو قرآن مجید
مدح اوسکی سے کیسا افتری کیا گیا امر نبوت محمد بن اللہم صل علی اشرف المرسلین وقد روی ابن عساکر
فی تاریخ دمشق من طریق محمد ابن حمزۃ بن عبداللہ بن سلام عن جدہ عبداللہ بن سلام انہ لما سمع بمخرج
النبی صلی اللہ وسلم بمکۃ فخرج فلقیہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت ابن سلام عالم اہل یثرب قال نعم یا
باللہ الذی انزل التوراۃ علی موسی ہل تجد صفتی فی کتاب اللہ قال اللہم نعت یا محمد فاخرج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لہ جبریل قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال ابن سلام اشہد انک
رسول اللہ وانا اظن ظہرک وظہر دینک علی الادیان وانی لاجد صفتک فی کتاب اللہ یا ایہا النبی انا ارسلناک
شاہدا ومبشرا ونذیرا انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا
یجزی بالسیئۃ مثلہا ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء حتی یقولوا لا الا اللہ
ویفتح بہ اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا۔ قولہ لیس بفظ ولا غلیظ وافق قولہ تعالی فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم
ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک ولا یعارض قولہ وغلظ علیہم لان اللہ محمول علی طبعہ
الکریم الذی جبل علیہ الامر محمول علی المعاملۃ او المنفی بالسنۃ الی المؤمنین والامر بالسنۃ الی الکفار
والمنافقین کما ہو مصرح بہ فی نفس الآیۃ وقلوبا غلفا ای مغشاۃ مغطاۃ واحدہا غلف ومنہ سیف
اغلف وغیرہ واخرج البیہقی وابو نعیم عن ام الدرداء امراۃ ابی الدرداء قالت قلت لکعب کیف تجد ون صفۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ قال کما نجدہ موصوفا فیہا محمد رسول اللہ سمیتہ المتوکل لیس بفظ ولا
غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ویعطی لمفاتیح لیبصر بہ اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا بہ تعبد حتی یشہد ان
لا الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یجمع بالمظلوم ومنہ من ان ایتہ ضعف وفی البخاری عن عطاء بن یسار قال
لقیت عبداللہ بن عمرو بن العاص فقلت اخبرنی عن صفۃ القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا
ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی
بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء انتہی وفی الدلائل للبیہقی عن الحاکم
بسندہ الصحیح عن ابی امامۃ الباہلی عن ہشام بن العاص الاموی قال لعب انا وجل آخر ان ہرقل صاحب الروم
تدعواہ الی الاسلام فذکر الحدیث وانہ ارسل الیہم لیلا فدخلنا علیہ فدعا لمثی کوۃ الرقعۃ بیضاء فنہا
بیوت صغار علیہا ابواب ففتح واحدا فاخرج حریرۃ سوداء فنشرہا فاذا فیہا صورۃ حمراء فاذا رجل ضخم العینین عظیم
الالیتین لم ار شکل طول عنقہ واذا رصفیر ان حسن ما خلق اللہ تعالی قال اتعرفون ہذا فقلنا اللہ قال ہذا آدم
علیہ الصلاۃ والسلام ثم فتح بابا آخر فاستخرج منہ حریرۃ سوداء فاذا فیہا صورۃ بیضاء فاذا رجل احمر العینین ضخم الہامۃ

حسن اللحیۃ فقال المترفون ہذا قال لا قال انوح علیہ الصلوٰۃ والسلام قال ثم فتح بابا آخر واخرج حریرۃ فاذا فیہا صورۃ بیضاء واذا فیہا واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المترفون ہذا قلنا نعم محمد رسول اللہ ونبینا قال واللہ لہو ثم قام قائما ثم جلس قال انہ لہو قلنا نعم انہ لہو کانک تنظر الیہ فامسک ساعۃ ینظر الیہا ثم قال اما واللہ انہ لآخر البیوت ولکنی علمتہ لکم لانظر ما عندکم اسی بیت وفیہ ذکر صور الانبیاء ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ وسلیمان وغیرہم قال فقلنا ارنا ابراہیم فمد یدہ فصور فقال ان آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سأل ربہ ان یریہ الانبیاء من ولدہ فانزل اللہ علیہ صورہم وکان فی خزانۃ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام عند مغرب الشمس فاستخرجہا ذو القرنین من مغرب الشمس فدفعہا الی دانیال وفی زبور داود علیہ الصلوٰۃ والسلام من مزمور ارتیۃ واربعین فاضت انہار من شفتیک من اجل ہذا بارکک اللہ الی الابد تقلد ایہا الجبار بالسیف فان شرائعک وسنتک مقرونۃ بہیبۃ وسہامک مسنونۃ وجمیع الامم یخرون تحتک فہذا الامر منوط بنبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالنعمۃ التی فاضت من شفتیہ ہی القول الذی یقولہ وہو الکتاب الذی انزل علیہ ولہذا التی سنہا وفی قولہ تقلد سیفک ایہا الجبار دلالۃ علی انہ النبی العربی اذ لیس یتقلد السیوف امۃ من الامم سوی العرب فکلامہ تقلد وہا علی عواتقہم وفی قولہ فان شرائعک وسنتک نص صریح علی انہ صاحب شریعۃ وسنۃ وانما قومہ لبیبۃ وانجبار الذی یجبر الخلق بالسیف علی الحق ویصیر قہرہم عن الکفر جبرا وعن وہب بن منبہ قال قرأت فی بعض الکتب القدیمۃ قال اللہ تبارک وتعالیٰ وعزتی وجلالی لانزلن علی جبال العرب توراۃ یملاء ما بین المشرق والمغرب ولاخرجن من ولد اسمٰعیل نبیا امیا یؤمن بہ عدد نجوم السماء ونبات الارض کلہم یؤمنون بی بما جاء بہ رسولا ویعترفون بمثل ایمانہم ویعترفون منہا قال موسیٰ سبحانک وتقدست اسماءک لقد کرمت ہذا النبی الکریم وشرفتہ قال اللہ یا موسیٰ انی اعظم من عدوہ فی الدنیا والآخرۃ واظہر دعوتہ علی کل دعوۃ واول من یدخل الجنۃ بشفاعتہ ویا بعدل وبالقسط اخرجتہ وعلی الصراط اقدمہ یہ امامکم الیہا یا موسیٰ فرضت الدنیا یا موسیٰ واحببتہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فمن ادرکہ وہم یؤمن بہ وہم یدخل فی شریعتہ فہو من اللہ برئی ذکرہ ابن ظفر وغیرہ انتہے اور زادنا فی العین لکھا ہے کہ زادنا شاہ ولی اللہ صاحب سے آیت کریمہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الخ کا حال پوچھا کہ یہ کس شاعین نازل ہوئی ہیں فرمایا شیخ نے عرض کیا کہ علماء امامیہ کہتے ہیں کہ یہ تمام صفتیں مجتمع ہیں ذات سعادت البرکات جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کی ہیں اور فرقہ سنت وجماعت کہتے ہیں کہ ہر صفت ان صفات حمیدہ میں سے جن شان ایک ایک کو صحابہ کرام سے نازل ہوئی ہے اور تعمیم اور تعداد صفات موافق تخاص انکو عادۃ کارفرمائی کرتے ہیں بادشاہ نے پوچھا کہ توریت وانجیل عالم میں موجود ہیں عرض کیا کہ کون نے کہا ہیں بادشاہ نے اس مسئلہ کی تحقیق کرنیکو موتوف اور شہادت کتابوں ہماکیلی چھوڑ کر مقرر فرمایا کہ مرزا مہدی اصفہانی کو کہ تخلص اہل توریت وانجیل کے وطنوں میں جاکر دونوں کتابوں کو فارسی میں ترجمہ کرکر حضور میں لاوے چنانچہ شاہ الیہ روانہ منزل مقصود ہوا اور بادشاہ کے ڈیڑھ سو روز مشغول امر ماموری کا ہوا جن دنوں کہ بادشاہ شہر قمر میں اقامت کرتا تہا مرزا مہدی ترجمہ دونوں کتابوں کا بادشاہ کی خدمت میں لایا جنکا دن دنوں بادشاہ مصروف

اور متوجہ طرف قندھار و غستان کے تہا مباحثہ اور تحقیق کرنے مسئلہ مذکور کو موقوف اور وقت پر رکھا اور بعد بہ پہنچنے
دغستان سے بخف شرف میں فضلائی فریقین کو بہٹلایا یعنی شیعہ و اہل سنت کو اور علماء توریت و انجیل کو
بہی واسطے ثابت کرنے حقیت کے اور آواہی شہادت کے محفل مباحثہ کی مین حاضر کیا بعد از قیل و قال
بہت کے اور رد و بدل بیشمار کے اہل سنت کے فضلا امامیہ کے علماء پر غالب آئے اور قرار سپہ دیا
کہ مذہب سنیو کا برحق اور مسلم الثبوت ہے اور اس بات مین ایک محضر لکہا گیا اور سبہو کی مہرین
کراکر نقلین اوسکی اطراف و جوانب کو بہیجین چنانچہ بوساطت نواب کرایا خان صوبہ دار لاہور کی کیفیت
محضر کی ہندوستان کو بہی بہیجی اور از انجملہ مرزا مہدی کے مین بیچ وقایع سنہ گیارہ سو چہہ کے لکہا ہے
کہ اس سن مین مجلس مذاکرہ کی باجتماع شیوخ اعلام اور قضاۃ کرام اور علما و علماء تمامی ممالک ایران اور توران
اور بخارا اور نجف اشرف اور کربلائی معلی اور بغداد کی مرتب ہوئی بہر طی مقالات اور اظہار عقاید اس نہج پر ہوا
کہ علمائی ممالک ایران کے لکہدیا کہ عقیدہ اسلامیہ ہمارا یہہ ہے کہ بعد از رحلت حضرت سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم کی خلافت باجماع امت کی جناب ابوبکر صدیق رضہ پر اور بعد اوسکے بنص نصب جناب منصوف
کی جناب فاروق اعظم عمر بن خطاب رضہ پر اور بعد اوسکے بشورہ اور اتفاق اصحاب کے ذوالنورین عثمان
بن عفان رضہ پر اور بعد اوسکے امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضہ پر قرار پائی اور بموجب آیۃ السابقون الاولون
من المہاجرین و الانصار و الذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اور بفحوا اسی آیۃ شریفہ رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم کی اور بحسب حدیث شریف اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم کے خلیفہ برحق تہے اس نامہ سے صاف ظاہر ہوا کہ دلائل نبوت آنحضرتؐ توریت
اور انجیل مین موجود تہی مگر منکرین نے بتجاسد و تباغض کتمان ڈالی ورنہ خوب دلائل نبوت ظاہر ہوتی
مگر اب بہی بعنایت الٰہی جسکی آنکہین سرمۂ توحید سے روشن ہین اپنا مطلب کتمان کیتے ہین عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال حدثنی ابن سفیان ابن حرب من فیہ الی فی قال انطلقت فی المدۃ التی کانت
بینی و بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجیئ انا بایا لشام اذ جیئ بکتاب من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ہرقل قال
و کان دحیۃ الکلبی جاء بہ فدفعہ الی عظیم بصری الی ہرقل فقال ہرقل ہل ہہنا احد من قوم ہذا الرجل الذی
یدعم انہ نبی قالوا نعم فدعیت فی نفر من قریش فدخلنا علی ہرقل فاجلسنا بین یدیہ فقال ایکم اقرب نسبا
من ہذا الرجل الذی یزعم انہ نبی قال ابوسفیان فقلت انا فاجلسونی بین یدیہ و اجلسوا اصحابی خلفی ثم
دعا بترجمانہ فقال قل لہم انی سائل ہذا عن الرجل الذی یزعم انہ نبی فان کذبنی فکذبوہ قال ابوسفیان
و ایم اللہ لولا مخافۃ ان یؤثر علی الکذب لکذبتہ ثم قال لترجمانہ سلہ کیف حسبہ فیکم قال قلت ہو فینا ذو
حسب قال فہل کان من آبائہ من ملک قلت لا قال فہل کنتم تتہمونہ بالکذب قبل ان یقول ما قال قلت لا
قال و من یتبعہ اشراف الناس ام ضعفاؤہم قال قلت بل ضعفاؤہم قال ایزیدون ام ینقصون قال
قلت لا بل یزیدون قال ہل یرتد منہم عن دینہ بعد ان یدخل فیہ سخطۃ لہ قال قلت لا قال فہل قاتلتموہ
قلت نعم قال فکیف کان قتالکم ایاہ قال قلت تکون الحرب بیننا و بینہ سجالا ینیب منا و ننیب منہ

قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه فی هذه المدة لا ندری ما هو صانع فیها قال واللہ یا امکنی من کلمة ادخل فیها شیأ غیر هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله قلت لا ثم قال لترجمانه قل لی سألتک عن حسبه فزعمت انه فیکم ذو حسب وکذلک الرسل تبعث فی حساب قومها وسألتک هل کان فی آبائه ملک فزعمت ان لا فقلت لو کان من آبائه ملک قلت رجل یطلب ملک ابیه وسألتک عن اتباعه ضعفاءهم ام اشرافهم فقلت بل ضعفاؤهم اتباع الرسل وسألتک هل کنتم تتهمونه بالکذب قبل ان یقول ما قال فزعمت ان لا فعرفت انه لم یکن لیدع الکذب علی الناس ثم یذهب فیکذب علی اللہ وسألتک هل یرتد منهم عن دینه بعد ان یدخل فیه سخطة له فزعمت ان لا وکذلک الایمان حین تخالط بشاشته القلوب وسألتک هل یزیدون ام ینقصون فزعمت انهم یزیدون وکذلک الایمان حتی یتم وسألتک هل قاتلتموه فزعمتم انکم قاتلتموه فتکون الحرب بینکم وبینه سجالا یصیب منکم وتصیبون منه وکذلک الرسل تبتلی ثم تکون لها العاقبة وسألتک هل یغدر وکذلک الرسل لا یغدر وسألتک هل قال هذا القول احد قبله فزعمت ان لا فقلت لو کان قال هذا القول احد قبله قلت رجل ائتم بقول قیل قبله قال ثم قال بما یامرکم قلنا یامرنا بالصلوة والزکوٰة والصلة والعفاف قال ان یک ما تقول حقا فانه نبی وقد کنت اعلم انه خارج ولم اکن اظنه منکم ولو انی اخلص الیه لاحببت لقاءه ولو کنت عنده لغسلت عن قدمیه ولیبلغن ملکه ما تحت قدمی ثم دعی بکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقرأه متفق علیه وروایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان نے بیچ حرب کے تئے ایک حدیث کہ پہونچی ہے منہ اوسکی سے طرف ہرقل کے کہا ابوسفیان نے کہ سنکر کہا ہرقل نے کہ تھی درمیان میرے اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کھا ابوسفیان نے پس اوسوقت ناگہان مین تنہا ملک شام مین جو وقت آیا خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرف ہرقل کے کہا ابوسفیان نے اور تھی وجہ کلبی کہ لائی تھی اوس خط کو پس پہونچایا وحیہ نے وہ خط طرف سردار بصری کے پس پہنچایا اوس خط کو امیر بصریوں نے بحکم رسول اللہ طرف ہرقل کے پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہے آجکل کوئی قوم اسکی سے جو دعوی نبوت کا کرتا ہے کہا اوسکی خادمون نے کہ ہان ہے پس بلایا گیا مین ساتھ ایک جماعت کے قریشیون سے کہ قریب تھے آدمیونکے تھے پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹھلائی کی ہم آگے ہرقل کے پس کہا کونسا تم مین بہت قریب ہے اوس شخص سے جو دعوی کرتا ہے نبی ہونیکا کہا ابوسفیان نے پس کہا مینے کہ مین ہون نسب مین پس بٹھلایا مجکو آگے ہرقل کے اور بٹھلایا میرے ساتھ والونکو پیچھے میرے پھر بلایا ہرقل نے ترجمان کو پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کے یارون کو کہ البتہ مین پوچھتا ہون اوس سے احوال اوس مدعی کا پھر دعوی کرتا ہے نبوت کا پس اگر جھوٹ کہی مجھسے تو بٹھلا دو اوسکو اور آگاہ کردو مجکو کہا ابوسفیان نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر سہ باتھا کہ نقل کیا جاویگا مجھپر جھوٹ تو البتہ جھوٹ بولتا مین پھر کہا ترجمان نے اپنے سے کہ پوچھہ ابوسفیان سے کیسا ہے حسب اوسکا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہے کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہے اس شخص کی باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے ہو تم اوسکو ساتھہ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہی وہ

چیز کر کہا ہے اب کہا مینے نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتے ہین اونکا اور بیان لاتے ہین اشراف لوگون کی یا ضعیف اونکی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے بلکہ ضعیف لوگون کی ایمان لاتے ہین کہا ہرقل نے کہ آیا زیادہ ہوتے ہین لوگ روز بروز یا کم کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے بلکہ زیادہ ہوتے ہین کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہے اونمین سے اونکی دین سے بعد دخل ہونے کے اوسمین بسبب ناخوش رکھنے کے اوسکے دین کو کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اوس سے کہا مینے ہان کہا ہرقل نے پس کسطرح ہے لڑائی تمہاری اوس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے ہوتا ہے جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اوسکے باندھ ڈول کے کبھی یہ ہمارا ہے اور کبھی وہ ہمارا ہے کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہے عہد کہا ہمنے نہین اور ہم اس بات مین ہین اوس سے نہین جانتے کہ کیا کرنیوالے ہین پیچھے اس بات کے کہا ابوسفیان نے قسم اللہ کی ممکن نہوی میکو کوئی بات کہ داخل کرونگا درمیان باتون اپنی کے کچھ سوائے اس بات کے کہا ہرقل نے پس کیا کہا یہ قول کو تونے پیچھے اوسکی کہا مینے کہا ہمنے یہ کہا ہرقل نے واسطے مترجم اپنے کے کہہ کہا ابوسفیان سے تحقیق مینے پوچھا جب تجھسے اسمین شخص کا تم مین پس جواب دیا تو نے یہ کہ وہ تم مین صاحب نسب کا ہے اور اسیطرح پیغمبر واقع ہوتے رہے ہین اونکی بیچ اشراف قوم اونکی کے اور پوچھا مینے تجھسے کہ کیا کہا اوسکی باپ دادون مین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تو نے کہ نہین کہا مین یہ شخص ہے کہ طلب کرتا ہے ملک اپنے باپ دادا کیا اور پوچھا مینے تجھسے حال اوسکی تابعداروں کا کہ آیا ضعیف لوگ ہین یا اشراف یعنی غنیا پس کہا تو نے بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف لوگ تابعدار ہوتے ہین پیغمبرون کے اور پوچھا مینے تجھسے کہ کیا تم متہم کرتے تھے اوسکو ساتھ جھوٹ کی پہلے اسکے کہ کہے وہ چیز کہ کہی پس جواب دیا تو نے کہ نہین پس جانا مینے کہ یہ نہین ہے متصور کہ چھوڑے جھوٹ بولنے کو لوگون پر پھر شروع کرے کہ جھوٹ بولے اللہ پر اور پوچھا مینے تجھسے کیا پھر جاتا ہے کوئی اونمین سے اوسکے دین سے بعد دخل ہونیکے دین مین بسبب ناراض ہونیکے دین سے پس جواب دیا تو نے کہ تحقیق وہ زیادہ ہوتے ہین اور اسیطرح ہے دین ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہے اور پوچھا مینے تجھسے کیا لڑتے ہو تم اوس سے پس کہا تو نے کہ تحقیق تم لڑتے ہو اوس سے پس ہوتا ہے جنگ درمیان تمہارے اور درمیان اوسکے برابر ہوتا ہے وہ تمسے اور پہونچتے ہو تم اوسنے یعنی کبھی تم غالب آتے ہو کبھی وہ غالب آتی ہین اور اسیطرح پیغمبر آزمائے جاتے ہین آخر کو غلبہ پیغمبر ہی کو ہوتا ہے اور خلاف عہد ہی انبیا نہین کرتے پھر ہرقل نے کہ کن باتون کا حکم کرتے ہین ابوسفیان نے کہا کہ نماز کا زکاۃ کا اور قرابت کا سلوک کرنیکا حرام کرنیکے کا ہرقل نے کہا اگر جو ہوتا ہے تو سچی باتین کہتے ہین تو وہ زمین مین اور جو مین پہنچ سکتا ہون اونکے حضور مین حاضر ہوتا اور جو مین وہان ہوتا اونکی پایون دھوتا اور عنقریب جہان میرے قدم ہین ہاں اونکا ملک ہوگا پڑھا طلب کیا نامہ حضرت کا پس پڑھا اوسکو بخاری اور مسلم نے ہرقل کے پاس جب نامہ مبارک پہونچا اوسنے بحضور کہا اوس نامہ مین یہ تہا یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی جانب ہرقل سردار روم کے ہم نہین سلام کی طرف بلاتے ہین سلام لاؤ سلامت رہوگے اگر نمانوگے تو تمپر گناہ

رعیت کا بھی گناہ ہوگا پھر یہ آیت لکھی ہے یا اَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ اے کتابیو آؤ طرف ایسی بات کے جو برابر ہے اور تمہاری درمیان کہ نہ پوجیں سوائے اللہ کے کسیکو اور نہ ٹھہراویں لیضے ہمارے بعضو مکو رب سوائے اللہ کے پھر اگر وہ موہنہ پھیر لیں تو تم کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں ہرقل کے دلمین تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخوبی اگئی تھی اور اوسنے ارادہ بھی کیا کہ مسلمان ہوجاوے مگر طمع بادشاہی نے اوسے محروم رکھا صحیح بخاریمین ہے کہ ایکدن اوسنے سب انصار اکو شہر حمص کی کوٹھی مین جمع کیا اور کیواڑ بند کروا دیئی پھر اوسنے کہا کہ ایک بات تمہاری پہلے کی کہتا ہون یہ پیغمبر جو عرب مین پیدا ہوئے ہین انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہین اگر ایسا نہ کروگے ملک سے چھن جائیگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور وہانسے نکل جانیکا قصد کیا کیواڑ بند پائے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہرقل نے کہا کہ مینے یہ بات تمہاری آزمانیکے واسطے کہی تھی مین خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر مضبوط ہو تب سبنے اوسے سجدہ کیا ایک شخص ضغاطر نام علمائے نصاریٰ مین بہت مکرم اور معظم اوسکی نزدیک تھا اور بڈھا تھا ہرقل نے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دحیہ کلبی ہے کہا کہ اس شخص سے تم جاکے اپنے پیغمبر کا حال کہو اگر وہ ایمان لاوینگا تو نصاریٰ ایمان لاوینگے اونہون نے جاکر اوسے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا سنتے ہی اوسنے اپنا عصا ماتھہ مین لیا اور سپید کپڑے پہن کے باہر نکلا اور کلیسا مین جہان بہت بڑی بڑی نصاریٰ جمع تھے گیا اور کہا کہ مین پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہین جنکی عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی ہے اور پہلی کتابونمین خبر ہے تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاریٰ اوسپر دوڑ پڑے اور مارتے مارتے اوسے مار ڈالا ہرقل نے یہ حال سنکے کہا کہ میرا بھی ایسا ہی حال کرین گے اگر مین ایمان لاؤن ف بڑی بڑی علمائے نصاریٰ اور اکثر بادشاہوں کے ایمان لائے اور جو بی نصیب تھے باوصف اوسکے کہ تصدیق آنکی اونکو دلمین آگئی محروم رہے اور بحیرا اور نسطورا اور نجاشی ایک بادشاہ حبشہ کا تھا اور ہرقل اور ضغاطر اور بیشمار ایسے تھے اور علمائے یہود کا بھی ایسا ہی حال تھا حضرت عبداللہ بن سلام اور امثال اوسکے ایمان لائے اور بہتیرے باوصف یقین کرنے آنحضرت کے بسبب حسد اور حب جاہ کے محروم رہے حال نجاشی ایک بادشاہ نصاریٰ کا والی ملک حبشہ کا تھا مجرد پہنچنے نامۂ مبارک کے ایمان لایا اور بکمال تعظیم پیش آیا اور آپکو جواب بتعظیم و توقیر تمام مشتمل ایمان اپنے اور خویش دین اسلام کی لکھا اور موزی وغیرہ تحف و ہدایا آپکو بھیجی اور اس نجاشی کا نام اصحمہ تھا ہر بادشاہ حبشہ کو نجاشی کہتے ہین اسے نجاشی کے عہد مین مہاجران حبشہ حضرت عثمان رضؓ اور حضرت جعفر وغیرہ مکہ سے ہجرت کرگئے تھے اور نجاشی کی بروز وفات سنہ ۹ مین آپنے مدینہ طیبہ مین خبر موت بیان فرمائی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی ہی اور نکاح ام حبیبہ بیٹے ابوسفیان کا کہ ساتھہ اپنے شوہر سابق کے حبشہ کو ہجرت کرگئین ہین بعد انتقال اوس شوہر کے اسی نجاشی نے بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اپنے

منعقد کیا تھا اور اس نجاشی کے بعد جو نجاشی ہوا تھا اوسکو بھی آپنے نامہ لکھا تھا مگر اوسکا حال معلوم نہین ہوا
کذا فی المواہب جاں مقوقس بادشاہ مصر و سکندریہ نی بوقت پہنچنے آپکے نامہ کے بہت تعظیم کی اور تحف اور
ہدایا آپکو بھیجی دو لونڈی ماریہ قبطیہ اور شیرین کہ ماریہ آپکی بتصرف مین رہین اور ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اونکے بطن سے پیدا ہوئی اور ایک خچر سفید کہ نام اوسکا دلدل تھا منجملہ اون ہدایا کے دیا تھا
حال پرویز کے پاس جب نامہ مبارک پہونچا اوسنے جب دیکھا کہ عنوان نامہ مین لکھا ہے مِنْ مُحَمَّدٍ
رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى كِسْرٰى عَظِيْمِ فَارِسَ یہ خط محمد رسول خدا کا ہے کسریٰ
سردار فارس کو پھنجلا کے نامۂ مبارک کو پھاڑ ڈالی اور کہا کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکھا ہے
باذان اوسکی جانب سے ملک یمن کا صوبہ دار تھا اوسکو لکھا کہ بھیجدے کہ وہ شخص جو دعوی پیغمبری کا کرتے
ہین اونکو میرے پاس بھیجدے دو آدمی تیز و چالاک اونکے پاس بھیجدے کہ اونکو لیاوین باذان نے دو آدمی
مدینہ کو بھیجے اور آپ کو خط لکھا کہ تم ان دونون آدمیون کے ساتھ کسریٰ کے پاس چلے جاؤ وہ دونون
حضور اقدس مین حاضر ہوئے ڈاڑھیان مونڈین سو تمہین بڑی آپ نے اونسے پوچھا کہ تمہین اسپر
صوت بنا نیکا کسنے حکم دیا ہے اونہون نے کہا ہمارے رب کسریٰ نے آپنے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے
یہ حکم دیا ہے کہ ڈاڑھی رکھواؤ مونچھین کترواؤ دونون آدمیون خصوصکے دلمین اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہیبت آیا کہ بدن اوکا تھرتھرا تا تھا لیکن گفتگو مین نہون نے بے باکانہ کہا کہ ہمارے رب نے تم پاس کسریٰ کے
چلے جاؤ نہین تو کسریٰ کا مزاج بہت برا ہے وہ تمہارے ملک عرب تباہ کر ڈالیگا آپنے دونو نسے کہا
کہ ٹھہرو کل آؤ صحکو دونون نے کہا کہ رات شیرویہ نے پرویز کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور وہ رات
منگل کی اور دسوین جمادی الاولی سنہ ہجری کی تھی وہ دونو آدمی باذان کے پاس پہنچے اور حال
بیان کیا باذان نے کہا اگر یہ سچی خبر ہے تو وہ بیشک پیغمبر ہین اور سب ملک سے پہلے مین مسلمان ہوجاؤنگا
اونہین دونون نامہ شیرویہ کا بنام باذان اس مضمون کا پہونچا کہ پرویز ظالم تھا لہذا مینے اوسے
قتل کیا اور تمکو تمہارے عہدے پر قائم رکھا اور جو شخص کہ دعوی پیغمبری عرب مین کرتے ہین اونسے
کچھ تعرض مت کرو جبتک میرا حکم اسباب مین نہ پہنچے باذان وسیوقت مع اپنے دونون بیٹوں کے
مسلمان ہوگیا اور سب اہل یمن اور فارس جو وہان تھے مسلمان ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنے اسلام سے خبر دی ف کسریٰ نے جو نامۂ مبارک پھاڑ ڈالا آپنے اوسکے لیے یہ بددعا کی اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ
كُلَّ مُمَزَّقٍ یا اللہ پاش پاش کردے اوسکو یعنی خاندان کسریٰ کو خوب پارہ پارہ اور مطابق اوسکے واقع ہوا
کہ خاندان کسریٰ کی سلطنت جو ہزار ہا سال سے چلی آتی تھی اور ایسی بڑی سلطنت پر دہ زمین پر
کوئی نہ تھی بالکل پاش پاش اور نیست و نابود ہوگئی اور بہت تھوڑے زمانہ مین نام و نشان اوسکی
سلطنت کا نہ رہا اور ہرقل نے جو نامۂ مبارک کو بتعظیم رکھا ملک اوسکے خاندان کا قائم رہا اگرچہ اکثر
ملک اونکا اہل اسلام کے تصرف مین آگیا لیکن بالکل سلطنت اونکی مٹی دفعہ ہوکہ بادشاہ فارس کو
کسریٰ اور بادشاہ روم کو قیصر اور بادشاہ حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو

دعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ یمن کو قیل اور بادشاہ حمیر کو تبع اور بادشاہ ہند کو راو کہتے ہین

لمعات ۸ اور دلائل نبوۃ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہہ ہے کہ تحقیق تہی آپ اُمی نہ لکہنا جانتے تہے اور نہ پڑہنا پیدا کئے گئے بیچ قوم ان پڑہوں کے اور نشو ونما پائی درمیان اونکے بیچ مکہ کے کہ نہین تہا وہان کوئی عالم جانتا ہو اخبار انگذرے کے اور نہ نکلے آپ بیچ سفر کی طرف کسی عالم کے پس ہے ہون اونکے پاس پہر لائے ہون اونکے پس خبرین توریت اور انجیل اور امم ماضیہ کی اور تحقیق تہا گیان ان ان کتب کا اور سُست اور جلائی گئی تہے موضع اپنے سے اور نہین باقی تہا تمسک سے ساتہہ اونکے اور اہل معرفت ساتہہ صحیح اور مستقیم افتکے کر تہوڑی پہر جہگڑا کیا ہر فریق نے اہل ملل مخالفہ سے ساتہہ آنحضرت کے ساتہہ اوس چیز کے کہ اگر شرمندہ کرے حضرت کو خلاق متکلمین کے اور جاہذ تہا تفاوت تقدیر تو نہ تیار کیا گیا واسطے حضرت کے نقض سکا یعنی نبوۃ کا اور یہہ والے شے کے اوپر سبات کے تحقیق وہ امر کہ آیا اللہ تعالے کے پاس سے اور منجملہ دلائل نبوت کے قرآن عظیم ہے پس تحقیق معارضہ کیا آنحضرت نے ساتہہ اوس چیز کے جو بیچ اوسکے ہے عجاز سے اور بلایا اونکو طرف معارضہ اور لانے سورۃ قصر کی مثل اوسکی سے پس انکار کیا انہون نے اوس سے اور عاجز ہوئے لانے اقصر سورۃ کے قرآن سے کہا بعض علمانے کہ تحقیق وہ چیز کہ لائی اوسکو حضرت اوپر عرب کے کلام سے وہ چیز کہ عاجز کیا اونکو اتیان مثل اوسکی سے اعجب ہے بیچ آیت کے اور وضع تر ہے بیچ دلالت کے احیاء موتی اور ابرا اکمہ وابرص سے اسلیئے کہ تحقیق علیہ السلام لائے اہل بلاغت اور ارباب فصاحت اور رؤسا بیان اور متقدمین اوسنہ پر ساتہہ ایسی کلام کی جو منفہم ہتے ہے نزدیک اونکے پس ہوا عجز اونکا اوس سے یعنی قرآن سے عجیب تر عجز اوس شخص سے کہ مشاہدہ کیا عیسیٰ کو نزدیک احیاء موتی کی اسلیئے کہ تحقیق وہ نہتی طبع کہتے بیچ اسکے یعنی احیاء موتی کی اور نابرا الاکمہ وابرص کی اور نہ موافقت رکہتے ہتے علم مسیح کو اور قریش ہتے موافقت رکہتے کلام فصیح اور بلاغت اور خطابت کو پس دلالت کیا امر بالا نے اوپر سبات کے کہ تحقیق عجز قرآن سے سوا اسکے نہین کہ تہا تو کہ ہو علم اوپر رسالت حضرت کے اور صحت نبوت آپکے کو حجت قاطعہ اور برہان واضحہ اور تحقیق وارد ہوا ہے اخبار سے بیچ ذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اوس چیز کا کہ نازل ہوا اوپر حضرت کے اوپر مشرکین کے جو تہے اہل فصاحت اور بلاغت سے اور اقرار کرنا ساتہہ عجاز قرآن کے جماعت کثیرہ سے ثابت ہے منجملہ وہ ہی جو روایت کیا گیا محمد بن کعب سے کہا تحقیق عتبہ بن ربیعہ تہا ایکدن بیٹہا ہوا سردار قریش مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے اکیلے مسجد حرام مین کہا ربیعہ نے اے جماعت قریش کی آیا کہڑا ہو مین طرف اسکی یعنی محمد کے پس بیٹہون کروں اوپر اسکی چند امور شاید کہ وہ قبول کرے تمہے بعض اوسکا اور بھی ہمسے کہا قریش ہان اے ابا الولید پس کہڑا ہوا عتبہ یہان تک کہ بیٹہا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تحقیق کیا محمد بن کعب اوسی نے ساری حدیث بیچ اوس چیز کے جو کہا حضرت کو عتبہ نے اور بیچ اوس چیز کے جو پیش کیا اوپر حضرت کے مال وغیرہ سے یعنی عتبہ نے کہا بھاری اور بھاری بہتوں کی ہوست کر دی

جو مال وغیرہ چاہو ہمسے طلب کرو ہم دینگے پس جبکہ فارغ ہوا عتبہ اپنے کلام سے فرمایا حضرت نے آیا فارغ ہوا تو لے یا الولید کہا عتبہ نے ہان فرمایا حضرت نے پس سن میرے لیے کہا عتبہ نے سنا کرتا ہوں یعنی کہہ پس فرمایا حضرت نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الخ پس جبکہ سنا اسکو عتبہ نے چپ کے ہوگئے اور ڈالا دونوں ہاتھ اپنے کو پیچھے پیٹھ اپنی کے در حالیکہ اعتماد کرنیوالے تھے اوپر دونوں ہاتھوں کے سنتا تھا حضرت سے یعنی حضرت کو یہاں تک کہ پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے آیت سجدہ تک پس سجدہ کیا حضرت نے پھر فرمایا سنا تو نے اے ابا الولید کہا ابا الولید نے سنا میں نے اور تو جانے یعنی سمجھے پس کھڑا ہوا عتبہ طرف اصحاب اپنے کے پس کہا بعض اونکے نے واسطے بعض کے قسم اللہ کی البتہ آیا تمہارے پاس عتبہ ساتھ غیر موہنہ کے جو گیا تھا ساتھ اوسکے یعنی ولید پہلی حالت سے متغیر ہو کر آیا ہے پس جبکہ بیٹھا عتبہ طرف اونکے یعنی قریش کے کہا انہوں نے کہ کیا ہے حال تیرا اے ولید کہا عتبہ نے قسم اللہ کی تحقیق البتہ سنا میں نے ایک کلام کہ نہیں سنا میں نے مثل اوسکے کبھی قسم اللہ کی نہیں ہے وہ کلام شعر اور نہ سحر اور نہ کہانت اے جماعت قریش کی تابعداری کرو تم میری چھوڑ دو اس جل کو اور اوس چیز کو وہ بیچ اوس کے ہے پس قسم اللہ کی البتہ ہے قول اوس شخص کا جو سنا میں نے بنا یعنی خبر کہا عتبہ نے قریش کو پس جواب دیا میرے تئیں محمد نے ساتھ ایک شے کے قسم اللہ کی نہیں وہ جادو اور نہ شعر اور نہ کہانت پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حَتّٰى بَلَغَ فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ الخ اور تحقیق تم جانتے ہو کہ محمد جب کہتا ہے ایک شے نہیں جھوٹ بولتا پس خوف کرتا ہوں میں یہ کہ اوترے اوپر تمہارے عذاب پس اہل فہم پر واضح ہے کہ یہ صریح دلیل دلالت کرتی ہے اوپر صدق نبوت محمد کے باوجودیکہ عتبہ معاند ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کو گیا تھا جب کلام محفوظ الخ کو سنا تو جانا کہ یہ کلام صحیح اور شعر اور کہانت کی قسم سے نہیں ہے بلکہ تائید نہیں سمجھکر اسلیے لفظ بناء کا کہا اور قریش کو عذاب الٰہی سے بسورۂ عدم طاعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخوف کیا اور بتصحیح حدیث اسلام ابوذر غفاری اور بتعریف انیس بھائی اونکی میں وارد ہے کہ کہا ابوذر نے قسم اللہ کی نہیں سنا میں نے کسی شاعر کو کامل بمنزلت بھائی اپنے انیس سے اور تحقیق مقابلہ کیا اوسنے بارہ شاعروں کا جاہلیت میں اور تحقیق وہ گئے اور لے طرف ابی ذر کے ساتھ جز بنی علیہ السلام کے کہا میں نے پس کہتے ہیں اوسکو لوگ کہا کہتے ہیں شاعر کاہن ساحر البتہ نا میں نے کلام کاہنوں کا پس نہیں ہے وہ کلام شابہ کلام کاہنوں کے اور البتہ رکھا میں نے اوس کلام کو اوپر وزن شعر کے پس نہیں ملتا اور نہ ملیگا اوپر زبان ایک کے بھی بعد میرے اور تحقیق وہ نبے لَصَادِقٌ وَاِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ. روایت کیا اسکو مسلم اور بیہقی نے اور روایت ہے عکرمہ سے بیچ قصہ ولید بن مغیرہ کے کہ تھا ولید رئیس قریش میں بیچ فصاحت و بلاغت کے تحقیق ولید نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اقراء علی فقرا علیہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی الآیہ کہا ولید نے پھر تحقیق میں نے سنا کلام اوپر کلام محمد کے حضرت نے پس کہا ولید نے وَاللّٰهِ اِنَّ لَهٗ لَحَلَاوَةً وَاِنَّ عَلَيْهِ لَطَلَاوَةً وَاِنَّ

اعلاہ لمشمر وان اسفلہ لمعذق وانہ لیقول ہذا البشر پھر کہا ولید نے واسطے قوم اپنی کے واللہ ما فیکم رجل اعلم بالاشعار منی ولا اعلم برجزہ ولا بالاشعار الجن واللہ ما یشبہ الذی یقول شیئا من ہذا واللہ ان لقولہ الذی یقولہ لحلاوۃ وان علیہ لطلاوۃ وانہ لمثمر اعلاہ معذق اسفلہ وانہ لیعلو اولا یعلی یعنی قسم اللہ کی نہیں کوئی زیادہ جانیوالا اشعار میرے سے اور نہیں کوئی علم ساتھ رجزہ اشعار کے جن قسم اللہ کی نہیں مشابہ وہ چیز جو کہتا ہے کسی شئی کے قسم اللہ کی البتہ مقولہ اوسکا جو کہتا ہے البتہ بابرے ہے اور تحقیق اوپر اوسکے البتہ طلاوۃ ہے اور تحقیق وہ البتہ بامثمر اوپر اوسکا شیرین ہے اسفل اوسکا اور تحقیق وہ غیر مغلوب ہے اور بیچ خبر کے وارد ہے کہ جو وقت جمع ہوئے قریش موسم حج میں اور کہا کہ جماعت عرب کی تمام وارد ہوئی ہے پس جمع کرو بیچ اپنے کے یعنی امر محمدؐ ایکو نکو نہ جھوٹ پر لے بعض تمہارا بعض کو پس کہا قریش نے کہتے ہیں ہم کہ وہ یعنی محمدؐ کاہن ہے کہا ولید نے قسم اللہ کی اہو کاہن ما ہو بزمزمتہ ولا سجعتہ کہا قریش نے کہ وہ مجنون ہے کہا ولید نے ما ہو بالمجنون ولا لخنقہ ولا بوسوستہ کہا قریش نے پس کہتے ہیں ہم کہ وہ شاعر ہے کہا ولید نے ما ہو بشاعر قد عرفنا الشعر کلہ رجزہ وہزجہ وقریضہ ومبسوطہ ومقبوضہ کہا قریش نے پس کہتے ہیں ہم کہ وہ ساحر ہے کہا ولید نے ما ہو بالساحر ولا لنفثہ ولا عقدہ کہا قریش نے پس کیا کہتا ہے تو اے ولید کہا ولید نے ما انتم قائلون من ہذا شیئا الا وانا اعرف انہ باطل روایت کیا اسکو ابن اسحاق اور بیہقی نے اور خبر میں وارد ہے کہ جب اسلام لائے جوان بنی سلمہ کے کہا عمر ابن جموح نے بیٹے اپنے کو اخبر نی ما سمعت من کلام ہذا الرجل پس ٹہرا اوپر عمر بن جموح کے الحمد للہ رب العالمین صراط مستقیم تک پس کہا عمر نے ما احسن ہذا واجمل آیا کل کلام اوسکا مثل اسکی ہے کہا بیٹے نے اے باپ اور حسن ہے اس سے اور کہا بعض علماء نے کہ تحقیق یہہ قرآن اگر پایا جاتا مکتوب بیچ مصحف کے چمڑے کے میدان میں اور نہ معلوم ہوتا کہ کسنے رکہا اوسکو اوسجگہہ تو البتہ گواہی دیتی عقل سلیمہ اسپر کہ تحقیق وہ منزل من اللہ ہے اسلئے کہ بلاشبہ بشر کو نہیں قدرت اوپر تالیف مثل اسکے ہر چند خواص نے مثل قرآن کے زور مارا مگر عاجز ہو کر خائب ہوئے چنانچہ کلام مسیلمہ کذاب علیہ اللعنۃ سے جو مقابلہ کلام روشن ہے اسلیے چند فقرے اوس ملعون کے نقل ہوتے ہیں ولما سمع مسیلمۃ الکذاب لعنہ اللہ والنازعات قال والزارعات زرعا والحاصدات حصدا والذاریات قمحا والطاحنات طحنا والخافزات خبزا والثاردات ثردا واللاقمات لقما لقد فضلتم علی اہل الوبر وما سبقکم اہل المدر وقال آخر الفیل ما الفیل وما ادراک ما الفیل ذنب وبیل ومشفر طویل وان ذلک من خلق ربنا القلیل وقال آخر الم ترکیف فعل ربک بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین سراسیف وحشی ۔ وسجع اللعین علی سورۃ انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وہاجر ۔ ان مبغضک ہو الابتر ۔ وفی روایۃ انا اعطیناک الجماہر ۔ فتخذ لنفسک وبادر ۔ واحذر ان تحرص او تکاثر ۔ وفی روایۃ انا اعطیناک الکوافر ۔ فصل لربک وبادر ۔ فی الیال النوادر ۔ وقال انہ ادخل البیضۃ فی الفارورۃ وادعی انہا معجزۃ فانفضح بنحو ما ذکر ۔ ان النوشادر اذا ضرب فی خل الخمر ضربا جیدا وجعلت فیہ بیضۃ

نبت یوما ہا ویلیلۃ فانہا تحمل کالخیط فتجعل فی القارورۃ وتصیب علیہا الماء البارد شیئا فانہا تجمد ولما
سمع اللعین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجرفی بیرشہ فکثر ماؤہا وقل فی عین علی وکان اردف بہری فتفل اللعین
فی بئر فغارماؤہا وفی عین بصیر نعمی ومسح بیدہ ضرع شاۃ حلوب فدر لبنہا وبین ضرعہا فشبہ ہذا الکلام الذی عارض
بہ مسیلمۃ الکلام امراۃ رآہا وفی الحقہا التی تکلم بمثلہا بالا یفہم منہی ہذی الکلام مشذب ہی مختلط لا یقرن
بعضہ ببعض ولا یشبہ بعضہ بعضا کلام من یخبل بسکون الموحدۃ اے فساد اوس من الخبل بفتحتین اے
جنون ثم ان اللعین وضع عن قومہ الصلاۃ اجہل الہم الخمر والزنا وہو مع ذلک یشہد ارسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہ نبی وقد کان کتب ارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسیلمۃ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ
اما بعد فانی قد شرکت معک فی الامر وان نا نصف الامر ولقریش نصف الامر فقدم صلی اللہ علیہ وسلم
رسولہ بہذا الکتاب فکتب الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ
الکذاب سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین
یضیفہ الیہ تفکیم تقلین اہلاک فی الماء وہلاک فی البلدین لا الماء تکدرین ولا الشراب تمنعین پس جبکہ ناحضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہہ کلام تو فرمایا انہ الکلام لم یخرج من اُن اوان ساختہ کسی کے مراد اللہ تعالیٰ ہے
اور کہا یا ہے کہ اُل معنی اصل جید کے ہے اے نہیں ہے اوس اصل سے قرآن مجید اور دوسری وجہ اعجاز
قرآن کی یہہ ہے کہ یہ نزول قرآن کا کلام عرب مین ہو انظم اور نصر اور خطب اور شعر اور رجز اور سجع سے پس نہیں
ہے اصل سے قرآن مجید بیچ کسی شے کے انمین سے اور نہ مختلط ہے ساتھہ اوسکے باوجود ہونے الفاظ
اور حروف اوسکے جنس کلام انکی سے اور مستعمل بیچ نظم انکی کے اور نصر انکی کے اور اسیواسطے متحیر ہوئے
فصحاء انکی اور پراگندہ ہوئی عقلام اونکے اور نہ جہتی ہوئے وہ طرف مثل اسکی کے بیچ حسن کلام
اور بلاغت کے پس نہیں نکالا جاتا ہے مین کہ تحقیق بیچ فصاحت قرآن کے البتہ اوکہڑ گئے دل سب بدیع نظم انکی
کے پس تحقیق وہ قرآن حجت اللہ کے واضحہ اور دلیل قاطعہ اور برہان باہرہ ہے نہیں چلا سکتا ان معارضہ
مین کوئی شخص مگر کہ کرا ہی کرنا فرآسکا بیچ تعلیہ کے چنانچہ ابن مقفع کہ تہا فصیح ترزمانہ اپنے کا طلب کیا
اسکو اور لائی اسکو میدان معارضہ مین اور نظم کیا اسنے کلام کو اور گردانا اوسکو مفصل اور نام رکہا اوسکا
سورس پس متوجہ ہوا الکندی ساتھہ ایک لڑکے کی کہ پڑہتا تہا بیچ مکتب کے یہہ آیت یا ارض ابلعی ماءک و یا
سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر الآیہ پس جمع کیا ابن مقفع نے اور مٹایا اوس چیز کو جو کیا تہا اور کہا
اشہد ان ہذا لا یعارض ابدا وما ہو من کلام البشر اور تیسری وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ تحقیق قرآن
اسکا نہیں ملول ہوتا پڑہنے اوسکے سے اور سامع قرآن نہیں تہک تا سنے اوسکے سے بلکہ پڑہنے
اور سننے سے زیادہ حلاوت ہوتی چلی جاتی ہے اور دور اوسکا موجب محبت کا ہے واسطے قاریکے
اور تلاوت اوسکے ہمیشہ بڑہاتی ہے تازگی کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق قرآن نہیں
پرانا ہوتا اوپر کثرت دور کے اور نہ ناقص ہوتی ہے عبرت اوسکی اور نہیں فنا ہوتی عجایب اوسکی اور
اور نہیں پیٹ بہرتا اوس سے علما کا اور نہیں ذیغ مین پڑتی برکت اوسکی کی مگر گمراہ لوگ قرآن مجید

وہ چیز ہے کہ نہ ازلے جن جسوقت سُنا قرآن کو اس کہنے سے انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فآمنا بہ آور چونکہ وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ مشتمل ہے اخبار ماکان و مایکون کو پس جسوقت پوچھا حضرت سے قصہ اہل کہف اور شان موسیٰ اور خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام اور حال ذوالقرنین اور قصص انبیاء کے ساتھہ امتا فکیکے اور قرون ماضیہ کو پس جبکہ بیان کیا حضرتؐ نے تو پہچانا اونہون نے اسکو حجت نبوت آپکی صلی اللہ علیہ وسلم پانچوین وجہ اعجاز قرآن کے یہہ ہے کہ وہ مشتمل ہے علم غیب اور اخبار بما یکون کو مانند قول اللہ تعالےٰ کے بیچ مقدمہ یہود کے وقل ان کانت لکم الدار الآخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین پھر فرمایا ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم اور مانند قول اللہ تعالےٰ کے بیچ مقدمہ قریش کے فان لم تفعلوا ولن تفعلوا پس نظر کیا اس امر کو تو یہ مثل قرآن کے نہ لاسکین گے اور مثل قول اللہ تعالےٰ کے انا فتحنا لک فتحا الخ اور مثل قول اللہ تعالےٰ کے الم غلبت الروم وغیرہ کے اور چھٹی وجہ اعجاز قرآن کی یہہ ہے کہ وہ جامع ہے علوم کثیر کو کہ نہ لاسکے اہل عرب مثل اسکے کلام اور نہ احاطہ کرسکے ساتھہ علماء امم سے کوئی اور نہین کوئی کتاب سماوی کہ بیچ خبر اولین اور آخرین اور حکم تکلیفین اور ثواب مطیعین اور عقاب عاصین کو مشتمل ہو مانند قرآن مجید کے پس یہہ چھوون دلیلین دلالت کرتی ہین اوپر اعجاز قرآن کے اور تحقیق فرمایا اللہ جل جلالہ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا پس نہ قادر ہوا کوئی لانے مثل اس قرآن کے زمانہ محمد رسول اللہ صلعم کے ہین اور نہ ابد آنحضرت کے اوپر نظم اور تالیف اور عذوبت منطق مین مثل قرآن مجید کے واضح ہو کہ ہمارے حضرت ختم المرسلین محمد کو ایسا قرآن معجز نظام ملا جو تبیان لکل شئی ہے تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ آپ اتیان اصل فن مین یکتا ہین کیونکہ ہر شخص کا اعجاز اوسے فن مین متصور ہوتا ہے جس فن مین شراکت غیر کی لانے ممکن نہو اور وہ اوسمین یکتا ہو جملہ علوم اولین و آخرین سب ذات بابرکات رسول ثقلین محمد مین مجتمع ہین مانند قوت حافظہ کے کہ ہر واحد علم سمع و بصر وغیرہ کو جامع ہے اور فرمایا رسول ثقلین علمت علم الاولین والآخرین اس جانب مشیر ہے اور نیز فرمایا کہ اگر موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو بجز اسی اتباع کرتے غرض جیسے آپ پر سلسلہ نبوت ختم ہوگیا ایسی ہی علوم احکام شرایع بھی جو مرضی خداوندی ہوئی آپکی اتباع مین منحصر ہوگیا اور فساد والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ہذہ الامۃ یہودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یومن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار مصدق ہوسکتا ہے اور بہت دجالون جو عرصے سے خروج کرتے رہتے ہین وہ حاضر ہوکر پیغمبر آخر الزمان نہیں ہمارے لئے ہے چنانچہ بہت سے حکایتین متواتر اسمقدمہ مین جنون سے منقول ہین منجملہ وہ ہی جو حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضہ سے صحیح بخاری اور دوسری کتابون مین روایت ہوئی ہے کہ وہی کہتے ہے کہ مین ایک رات اپنے بتوکی پاس بیٹھا تھا اوسوقت ایک شخص ایک بچہ کا بکا بتوکی نذر کے واسطے لایا اور اوسکو وہان ذبح کیا اوسوقت ایک بت کے اندر سے ایک آواز بہت سخت نکلی مینے کبھی ایسی آواز نہ سنی تھی اور ہر خاص عام نے وہان اس آواز کو سُنا وہ کہتا تھا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الہ

لاالہ یعنی اے قوت والی آدمی ایک ایسا کام ظاہر ہوا ہے جسمین مطلب کی بات ہے ایک شخص پکار کر
کہتا ہے لاالہ الااللہ حضرت عمر رضہ فرماتے ہین کہ جتنے لوگ وہان تھے سب بھاگے لیکن مین وہان
ٹھہرا رہا کہ دیکھون یہ کسکی آواز ہے پھر دوسرے مرتبہ مینے وہی آواز سنی اور تیسرے مرتبہ بھی وہی آواز ہوئی
مجھکو نہایت حیرانی ہوئی کہ یہہ کیا ہے پھر لوگون سے معلوم ہوا کہ یہان ایک شخص پیغمبر ظاہر ہوا ہے اور وہ
لوگونکو کلمہ لاالہ الااللہ تعلیم کرتا ہے اور سیطر ملکی حکایت ایک بڈھی سے مجاہد روایت کرتے ہین
کہ وہ بڈھا کہتا تھا کہ ایک روز مین ایک گائیکو ہانکنے لئے جاتا تھا یکایک ایک آواز مینے سنے کہ کوئی کہتا ہے
یاالذریح قول فصیح رجل بصیح ان لاالہ الااللہ یعنی اے ذریح بات بہت اچھی اور کھلی ہے ایک شخص پکار کر
کہہ رہا ہے کہ لاالہ الااللہ اور سیطر بیہقی نے سواد بن قارب سے روایت کی ہے کہ وے کہتے تھے کہ ہم
جاہلیت مین ایک جن میرا آشنا تھا اور ہونیوالی چیزونکی مجھکو خبر دیا کرتا تھا اور مین اسکی کہنے کے سبب جو
لوگونسے کہا کرتا تھا اور وہی خبرین کثر سچی ہوا کرتی تھین اس سبب سے اس جن نے مجھکو بہت ملاکرتی تھی ایک
رات کو مین سوتا تھا کہ وہ جن میرا آشنا آیا اور کہا اوٹھ اور بوجھ کر کہ تجھکو عقل اور شعور ہے کہ ایک لوی بن
غالب کی اولاد سے پیدا ہوا ہے پھر کہا بیتین پڑہین لفظم عجبت للجن وارکاسہا ۔ وشدہن العیس اعلاسہا
تحوی الی مکۃ تبغی الہدی ۔ ما مؤمنوہا مثل ارجاسہا ۔ فانہض الی الصفوت من ہاشم ۔ وسم
بعینیک الی راسہا ۔ یعنی تعجب آتا ہے مجھکو جنات کے حوال اور انکی بیقراری سے کیجاوے اور اونٹ
باندہنے سے انکی اونٹونپر سفر کرنے کیواسطے جاتے ہین کہ کی طرف ہدایت کی تلاش مین یہانتک
جنات نہین ہین مانند اونکی ناپاکونکی تو ہی اوٹھ اور چل اس شخص کیطرف جو چنا ہوا ہے بنی ہاشم سے
اور بلند کر اپنے دونون چشمون کو ہمارے قبیلے کے سردارونکی طرف مطلب یہ تھا کہ ہماری قوم
اور سب سردار مکہ معظمہ کو جاتے ہین ایمان لاتیکو تو ہی جا اور ایمان لاہو دیکھتے ہین کہ مین ان
بیتونکے سننے سے جاگہہ پڑا اور تمام رات اسی تشویش مین گذری کہ یہہ کیا ماجرا ہے پھر دوسری
رات کو ہی سیطر نے آکر مجھکو جگا کر وہی بیتین پڑہین اور چلا گیا اور سیطر تیسری رات کو بھی جب
تین رات پے در پے مجھپر ہی ماجرا گذرا تو میرے دل مین اسلام کی محبت پیدا ہوئی اور مکہ معظمہ
کی طرف روانہ ہوا یہانتک کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری مین حاضر ہوا مین اور
انکی جمال باکمال کے دیدار سے مشرف ہوا تو مجھکو دیکھتے ہی آپنے فرمایا مرحبا لے سواد بن قارب
مجھکو معلوم ہے جو چیز تجھکو یہان لائی ہے مین نے عرض کیا یارسول اللہ مینے کچھ بیتین آپکی مدح مین
کہی ہین پہلے آپ اون بیتونکو مجھسے سن لیجئے آپنے فرمایا پڑہ سواد بن قارب نے قصیدہ بائیہ
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لغت مین کہا تھا اسے پڑہا اون بیتونکی آخیر مین یہ ہے وکن لی
شفیعا یوم لا ذو شفاعۃ ۔ سواک ومن یغنی غنا سواد بن قارب ۔ یعنی اور ہو تو واسطے میرے شفیع
جبدن ہوگا کوئی صاحب شفاعت تیرے سوائے کوئی کام آنے والا سواد بن قارب سے اور یہہ
بھی بیہقی نے روایت کی ہے کہ عمان کے ملک مین ماتن طائی تو نکی خدمت پر مقرر تھا اون

بتوبین ایک بت تہا اسکو ناجر کہتے تہے سو ازن کہتا ہے کہ ایک روز مینے اس بت کیواسطے ایک جانور ذبح کیا اوسوقت ایک آواز اس بت کے اندر سے سنی مین آئی یہہ کہتا تہا یا ازن اقبل الی اقبل تسمع مالا تجہل ہذا نبی مرسل جاء بحق منزل فامن بہ کی تعدل عن حزاء تستقبل وفود ہا بالجد الی یعنی اے ازن متوجہ ہو میری طرف متوجہ ہو سن ایسی چیز جسکو جہل اور نادانی مین نہ کہا جا سکے یہ پیغمبر ہے بہیجا گیا لایا ہے حق جو اوتارا گیا ہے سو ایمان لاؤ اسپر تاکہ کنارا پکڑے تو آگ کی گرمی سے جو لپک والی ہے جس آگ کا ایندھن پتہر مین لکڑ یکی جگہہ ہے ازن کہتا ہے کہ یہ آواز سنکے مجھکو نہایت تعجب ہوا پہر دوسرا ایک جانور ذبح کیا مینے پہر دوسری مرتبے اوس سے بہی زیادہ کہلی ہوئی وضیح آواز اس بت سے سنی مینے کہا تہا یا ازن اسمع تسر خیر ظہر و لبطن شر ثبت نبی من مضر یدین اللہ الاکبر فنعم ختیتا من حجر تسلم من حر سقر یعنی اے ازن سن تاکہ خوش ہو تو بہتر ظاہر ہوا اور چہپ گئی بہی اوٹہایا گیا ہے ایک پیغمبر مضر کے قبیلے سے جو دین خدا پر ایسا خدا جو بہت بڑا بزرگ ہے سو چوڑ بت کو جسکو پتہر سے تراش کے بنایا ہے تاکہ بچے تو آگ سے دوزخ کی ازن کہتے ہین کہ اوسیوقت سے مین اس جستجو کی تلاش مین ہوا کہ مضر سے کون پیغمبر مبعوث ہوا ہے یہان تک کہ ایک قافلہ حجاز کا اندتوبین وہان آیا مینے پوچہا اور خبر کی ذکر کیا ہے اون لوگون نے کہا کہ تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہے اسکو لوگ احمد کہتے ہین اور وے اپنے تئین داعی الی اللہ کہتے ہین مینے پہچانا کہ اوس آواز کی تعبیر یہی ہے پس راحلہ یعنی سفر کا سامان تیار کیا اور مکہ کیطرف روانہ ہوا وہان پہنچکر آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حال کا حال دیکھتے ہی بیدار ہوا اسلام کیطرف مائل ہوا پہر سلام کیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو تنہا واپس جاوے تو بہتر ہے عرض کی یا رسول اللہ میرے تین مقصد ہین اول تو یہ ہے کہ مجھکو اس سے اولاد نہین ہوتی اور بانجہ ہے اور شراب پینے اور زنا کرنے کی لت ہوگئی ہے اور دوسرا یہہ کہ میرے اولاد نہین ہے اور مجھکو اولاد کی نہایت آرزو ہے اور تیسرا یہہ کہ ہمارے ملک مین قحط پڑا ہے سو ان تینون چیزون کے لیے دعا چاہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان فیض ترجمان سے حضرت حق کی درگاہ مین عرض کیا کہ الٰہی اسکو اور باجے کے عوض مین قرآن شریف پڑہنے کی توفیق دے اور حرام کاری سے بچا دے اور اسکی عورتین حلال عورتین اسکو عنایت کر اور حیا اور صلاح شرم کردے اسکو اور اپنے فضل سے اسکو اولاد عنایت کر اور قحط کو دور کر ازن کہتے ہین کہ حضرت نے انکی دعا کی برکت سے سب برائیان مجھسے دور کین اور اچھائیان نصیب ہوئین ملک ہمارا آباد اور سرسبز ہوا اور چار عورتین خوبصورت میرے نکاح مین آئین اور لڑکا بہت قابل مجھکو حق تعالیٰ نے دیا چنانچہ حیان بن ازن مشہور ہین اور اسیطرح امام احمد نے حضرت جابر بن عبداللہ سے اور ابو نعیم نے ضمرہ سے روایت کی ہے اور بیہقی نے حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ سے ارسال کیطور پر اس قصے کو ذکر کیا ہے کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر مدینہ منورہ مین اس سبب سے پہنچی تہی کہ ایک عورت مدینہ والون کی کسی ایک جن کے ساتہہ تعشق رکہتی تہی اور وہ جن ہمیشہ اسکے پاس آتا تہا اور اکثر پرند جانور کی شکل پکڑکے اسکی دیوار پر آبیٹہتا تہا پہر جب تنہائی ہوتی تہی تب

آدمی کی شکل بن کے اس عورت سے صحبت کرتا تھا پھر یکایک چند روز اسکا آنا موقوف ہوگیا پھر تھوڑی
مدت کے بعد اوسی پرند جانور کی شکل سے اوسکی دیوار پر آبیٹھا اس عورت نے اسکو دیکھتے ہی پہچانا
اور کہا او بارا تُو نے دنوں کہاں رہے جو ہمارے پاس نہیں آئے اوسنے کہا کہ اب ہماری تمہاری جدائی
ہے ہمارے آنے کی امید اب مت رکھو سواسطے کہ مکہ معظمہ میں ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے اوسنے ہمپر زنا کو حرام کردیا
اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہبیط حکما جو شام میں دیکھا تھا چنانچہ ابونعیم نے اسنے نقل کیا ہے
کہ وے کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ شام کیطرف گئے تھے سو اوسطرف ایک عورت بڑی کاہنہ مشہور تھی بلکہ
اس فن میں کمال رکھتی تھی ہم بھی اوسکی ملاقات کیواسطے گئے اور سفر کا حال اوسی پوچھا کہ آگے کیا ہوگا
اوسنے کہا اب مجھکو کچھ معلوم نہیں ہوتا اسواسطے کہ جس جن سے دوستی تھی اور اسنے حال دریافت کرکے
میں سبکو جواب دیتی تھی سو وہ جن ایکدن آکے میرے دروازے پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اب ہم
رخصت ہوتے ہیں میں نے اوسی پوچھا کہ واسطے اوسنے کہا خرج احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جا امر الہی
یعنے ظاہر ہوئی احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آیا حکم جسکے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے یہہ کہکے چلا گیا اور پھر نہ آیا
اور ہبیط حبر ابن شاہین اور دوسرے محدثوں نے ذباب ابن حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تھا
کہ ایک جن میرا آشنا تھا اور غیب کی خبریں مجھے بتایا کرتا تھا ایکدن وہ آیا میں نے اوس سے کچھ پوچھا اوسنے
حسرت سے میری طرف دیکھا اور کہا نظم یَا ذُبَابُ یَا ذُبَابُ ۔ اِسْمَعِ الْعَجَبَ الْعُجَابَ ۔ بُعِثَ مُحَمَّدٌ بِالْکِتَابِ ۔ وَالْاَمْرُ لِلّٰہِ فَالْکُلُّ خَرَابُ
یعنی اے ذباب سن بڑی تعجب کی بات ہے کہ مبعوث ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ کتاب کے ملائے ہیں
اللہ کیطرف کہ میں پھر نہیں جواب دی جاتے ہیں یعنی اگلی باتیں کوئی نہیں ہے تا ذباب کہتا ہے کہ میں نے
اوسسے کہا کہ تو کیا کہتا ہے سوال دیگر جواب دیگر اوسنے کہا کہ تھوڑے دنوں میں میری بات کو بوجھی گا تو
یہہ کہکے اوجھل ہوگیا پھر چند روز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر مجھکو پہنچی اور ہبیط حبر
عمر ابن شیبہ نے بسند عثمان غفاری سے بھی روایت کی ہے کہ بنی غفار کے قبیلے میں ایک کاہن
اسکا بھی ایک جن یار تھا وہ جن بھی ہبیط حبر جواب دیکر رخصت ہوکر چلا گیا اور ابونعیم نے بھی روایت
کی ہے کہ ایک روز حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ ابن الخطاب اپنی مجلس میں بیٹھے تھے ایک شخص یا یار آپنے
اوس سے پوچھا کہ تیری قیافہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تھا اور جنوں سے صحبت رکھتا تھا اوسنے
کہا کہ ہاں آپنے کہا کہ بھلا اب بھی جنوں سے صحبت میسر ہوتی ہے اوسنے کہا اب نہیں ہوتی دین اسلام
کے ظہور کے پیشتر صحبت والے جن میرے پاس آتے اور مجھسے کہا یَا سَالِمُ یَا سَالِمُ اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ
وَالْخَیْرُ الدَّائِمُ عَبْرٌ عَلَمٌ اَلنَّارُ لِمَنْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی اے سالم حق کھلا اور ہمیشہ
بھلائی کی ظاہر ہوئی یہہ بات خواب پریشان سونے والی کی نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور بزرگ ہے
ایک شخص دوسرا اوس مجلس کی حاضرین سے بولا کہ مجھکو بھی ہبیطور کا اتفاق ہوا کہ ایکدن میں
ایک بیابان کے جنگل میدان میں چلا جاتا تھا اور کوئی آدمی گرد پیش میرے نہ تھا یکایک ایک ناقہ سوار
میرے سامنے نمودار ہوا اور پکار کر یہہ کلمہ کہے یَا اَحْمَدُ یَا اَحْمَدُ اَللّٰہُ اَعْلٰی مُحَمَّدٌ تَالٍ وَاَوْعَدَ اَعَزُّ الْحَمِیْدُ الْمُحَمَّدُ

یعنی اے محمد اللہ بہت برتر اور بزرگ ہے اپنا تجھکو جو جیسے وعدہ کیا تھا بہتری سے اے احمد اور پھر نظر سے میرے غائب ہو گیا ایک شخص دوسرا انصار یوں نہیں اسے مجلس میں حاضر تھا اوسنے کہا کہ مجھکو بھی ایسی قسم کا اجرا درپیش آیا تھا چنانچہ شام کیطرف میں گیا تھا ایکدن زمین پر سیر اگذر ہوا وہاں پانی تھا نہ گھاس ایکایک مینے پیچھے سے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے قَدْ لَاحَ نَجْمٌ اَضَاءَ مُشْرِقًا وَلَاحَ بِحَاجٍ مِّنْ ظَلَامِ عَرْفَجٍ مُؤَلَّفُهُ دَلَالَةُ رَسُوْلٍ مُّصْلِحٍ مَّنْ صَدَقَ اللّٰهَ اَمْرَهُ وَحَقَّقَهُ یعنی تحقیق ظاہر ہوا وہ ستارہ جسنے روشن کر دیا مشرق اپنی کو نکلتی ہے سایہ اسکے سے خوشبو کہ روشن کرتے ہے اسکو یہ رسول ہے بہتر کو پہنچیگا جسنے سچا جانا اسکو اللہ نے نیت کیا کام اسکا اور ثابت کیا اسکو اور ہیطر فاکہی نے بہی مکہ کے اخبار میں عامر بن ربیعہ سے اور ابو نعیم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دوسرے محدثوں نے حضرت عبد الرحمان بن عوف اور دوسرے صحابیوں سے روایت کی ہے کہ ایکدن جبل ابو قبیس پر ایک جن نے اکر بہت سخت آواز کی اور چند بیتیں پڑہیں جنمیں دین اسلامی کی ہجو تہی اور مضمون تہا کہ مسلمانوں کو جلدی قتل کرنا چاہئی اور شہر سے نکال دینا اور بت پرستی کو ہر کز نہ چہیے چھوڑنا کفار اس مضمون سے بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں نے کہنے لگے کہ دیکہو تمہارے قتل اور شہر بدر کرنیکا حکم نہیں ہوا اسلئے تو بہت رنج ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب جمع ہو کر کہیو یہ آواز ایک شیطان کی تہی مسمی سلطام ہے سو عنقریب خدا تعالیٰ اسکو سزا دیتا ہے جب تیسرا دن ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خوشخبری دی اور فرمایا آج ایک دیو بڑا زور آور میرے پاس آیا اور مسلمان ہوا اسکا نام شمہج تہا میں نے اسکا نام ہیاب رکہدیا اوسنے مجھسے کہا کہ اگر حکم ہو تو مسعر کو قتل کروں سو میں نے اجازت دی انشاء اللہ تعالیٰ آج مسعر غرق وہیل ہوگا مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی اور اس خوشخبری کے منتظر ہوئے شام کے وقت اوسی پہاڑ سے ایک وار بہت سخت سی کوئی کہتا ہے نَحْنُ قَتَلْنَا مُسْعِرًا مُلَاطِيًا وَاسْتَكْبَرَا وَصَعَّرَ الْخَدَّ وَسَنَّ مُنْكَرًا لِشَتْمِهِ نَبِيَّنَا الْمُطَهَّرَا اَوْرَدْنٰهُ سَبَفًا جَرُوْفًا نَزُوْدًا مِنْ اَرَادَ الْبَطَرَا یعنی ہمنے قتل کیا مسعر کو جبکہ سرکشی کی اوسنے اور تکبر کیا اور جھوٹہا جانا اوسنے حکم اور طریقہ والا برا واسطے برا کہنے اسکے کے نبی ہمارے کو جو اک مدت سے تکمین کیا ہمنے اوسکے خونسے تلوار کو جو بڑی کی اور جڑ سے قطع کر نیوالی ہم ہے منع اور روکرنے کے اسکو جو ارادہ کرے تکبر اور غرور کا اور ہیطر ابن سعد نے کتاب شرف المصطفےٰ میں جندل بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ جندل نے آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا ایک جن دوست تہا غیب کی خبریں مجھے پہنچایا کرتا تہا ایک رات کو کہہ آیا ہوا اور مجھکو سوتے سے جگایا اور کہنے لگا هَبْ فَقَدْ لَاحَ سِرَاجُ الدِّيْنِ بِصَادِقٍ مُهَذَّبٍ اَمِيْنٍ فَارْحَلْ عَلٰى بَاذِلٍ مَّوْنٍ مُّشَنٍّ عَلَى الصَّحِيْحِ وَالْحَرُوْنِ یعنی بیدار ہو پس تحقیق روشن ہوا چراغ دین کا سچا اور آراستہ اور امانت دار سو کوچ کر مضبوط اونٹ پر سوار ہو کے چل اوپر راہ برابر اور خراب کے جندل نے کہا کہ یہ عبارت مجھ اسکی سمجہ میں دہشت سے اوٹہہ سہا اور پوچہا میں نے کیا صاف کہہ پہر اوسنے کہا وَسَارِطِ الْاَرْكَنِ وَفَارِضِ الْفَرْضِ لَقَدْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ فِي الطَّوْلِ وَ

الْعَرَضِ تَسْتَاءُ فِي الْحَرَمَانِ الْبَطْحَاءُ وَهَاجَرَ إِلَى طَيْبَةَ الْأَمِيمَةُ یعنی قسم ہے بچھانے والے زمین کی اور لازم کرنیوالے فرض کی ہر آئینہ رسول کرکے بھیجے گئے محمد تمام جہان پر پیدا ہوئے حرم بزرگ مین اور ہجرت کی طیبہ مدینہ کے یعنے مدینہ کیطرف جندل کہتے ہین کہ یہہ خبر سنتے ہی مین مدینہ منورہ کیطرف روانہ ہوا راہ مین پہر ایک ہاتف نے مجھکو آواز دی کہ شعر یَا أَيُّهَا الرَّاكِبُ الْمُرْخِي مَطِيَّتَهُ ۔ نَحِّ الرَّسُولَ لَعَلَّا وَفِّقْ لِلرُّشْدِ یعنی اے سوار پہر لے والے سواری اپنی کو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر آئینہ تحقیق توفیق دیا گیا تو طرف ہدایت کے اور اسیطرح ابن کلبی نے عدی ابن حاتم طائی سے روایت کی ہے کہ عدی کہتے تھے کہ میرا ایک نوکر تہا جو کلب کے قبیلے کا اسکو جالیس ابن دغنہ کہتے تھے ایکدن مین گھر کے باہر بیٹہا تہا کہ ایک اونٹ کو دیکہا مینے کہ کچہہ بہشت کہا ہوا ہوا اس باخہ آتا ہے مینے پوچہا کیا ہوا تجھکو خیر ہے اونٹ نے کہا کہ یہہ اونٹ اپنے مجھسے لو اور نوکری سے مجھکو معاف کرو مین نے اونٹ سے کہا کہ کچہہ تمسے قصور ہوا جو تم نوکری چھوڑے دیتے ہو اونٹ نے کہا کچہہ نہین لیکن میرے اوپر ایک حادثہ گذرا ہے اونٹ سے مین چھوڑتا ہون اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ تمہارے اونٹ لیکر مین چراگاہ مین گیا تہا وہان دیکہا مین نے کہ ایک شخص بڈہا پہاڑ کے کہانٹی سے نکل آیا سر اوسکا گول الو کا سا اور طول اور عرض کا خال کچہہ نیچو کہ کھڑا رہتا ہے پہاڑ کی چوٹی سے سر اوسکا باتین کرتا تہا اور دونون ہاتون اسکے پہاڑ کی جڑ مین لگے تہے سو اونٹ نے مجھکو پکارا اور کہا کہ يَا جَالِسُ بْنَ دَغَنَةَ يَا جَالِسُ لَا تَعْرِضَنَّ لَنَا الْوَسَاوِسُ هَذَا اسْمَنَا النُّورُ بِكَفِّ الْقَابِسِ فَاجْمَحْ إِلَى الْحَقِّ وَلَا تَعْاجِسْ یعنی اے جالس ابن دغنہ باز کہین تجھکو وسوسے یہہ دیکہہ روشنی پہیلی ہوئی اس نور کی ہے جسکے نام سے مشعل ہے سو جو تم کرحق کیطرف اور دلمین کچہہ غم مت کر اتنا کہکے غائب ہوگیا مین اسی خوف سے وہان ٹہہر نہ سکا اونٹونکو دوسری چراگاہ مین لیگیا اور ایک درخت کی نیچے لیٹا مین کہ ذرا آرام کرون جو مین یہہ کہنے لگی کہ دلمین کسی نے آ مجھکو ایک ٹہوکا دیا اونٹ نے مارے مین چونک پڑا دیکہتا کیا ہون کہ وہی بڈہا کہہ رہا ہے اور کہتا ہے يَا جَالِسُ اسْمَعْ مَا أَقُولُ تُرْشَدُ ۔ لَيْسَ ضَلُولٌ حَائِرٌ مُهْتَدِي ۔ كُنْ مِنْهُمُ الطَّرْفَ لَا تَفْعَدِ ۔ قَدْ نَسَخَ الدِّينُ بِدِينٍ فَاحْمَدِ ۔ یعنی اے جالس ابن دغنہ جو کہتا ہون مین تم سنو راہ پاوے تو نہین ہے گمراہ متحیر ہدایت پانے والے کی مانند مت چہوڑ طریقہ راہ دین کا تحقیق منسوخ ہوئے سب دین دین احمد سے صلی اللہ علیہ وسلم اور اسیطرح ابو نعیم اور ابن عساکر نے بنی حشیم کے قبیلے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تہا کہ اول عرب کا دستور ایسا تہا کہ کچہہ ہی حلال اور حرام نہین پہچانتے تہے اور بتونکی پوجا کیا کرتے تہے اور اگر انمین کچہہ جھگڑا یا قصہ ہوتا تہا تو اوسکی فیصلے کیواسطے بہی بتونکے روبرو دعا مانگا کرتے تہے پہر ان بتونکی اندر سے جو آواز ہوتی تہی اوسکو ہاتف غیب کی صدا تصور کرکے اسکی موافق عمل کرتے تہے سو مین بہی اسی دستور کے بموجب ایک جنگل مین ایک رات کو بت کے سامنے بیٹہا تہا اور کچہہ نذر اور قربانی گذرانکی آواز غیبی کا منتظر تہا یکایک اس بت کے اندر سے یہہ آواز آئی يَا أَيُّهَا النَّاسُ ذُو الْأَجْسَامِ ۔ وَمُسَيِّرُ الْحُكْمِ إِلَى الْأَصْنَامِ ۔ مَا أَنْتُمْ

وَطَائِشُ الْاَحْلَامِ ۔ هٰذَا نَبِیُّ سَیِّدِ الْاَنَامِ ۔ اَعْدَلُ ذِیْ حُلْمٍ مِنَ الْحُکَّامِ ۔ بِصِدْعِ بِالنُّوْرِ وَبِالْاِسْلَامِ ۔ وَبَزْعُ النَّاسِ عَنِ الْاٰثَامِ ۔ یعنی اے وے لوگو جو اپنے جہل و بیوقوفی کے سامنے فیصلے کیواسطے لائے ہو کیا ہوا ہے تمکو جو ایسی عقل کی ہلکے ہو گئے ہو یہہ نبی ہے جو سردار ہے تمام مخلوقات کا بڑا عادل ہے سب حاکموں سے۔ ظاہر کرتا ہے نور اور اسلام کو اور منع کرتا ہے لوگونکو گناہوں سے یہہ آواز سنتے ہی جتنے ہم وہان تھے سب یہاں کے اور متفرق ہو گئے پھر ہر مجلس مین یہی تذکرہ رہتا تھا یہانتک کہ ہمکو خبر ہوئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا ہوئے اور وہانسے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمائی تب ہم بھی اگر مسلمان ہوئے اور اسطرح ابو نعیم اور ابن سعد نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ جبیر کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعث کے پہلے برس مین ایک بت کے پاس ہم بیٹھے تھے اور ایک اونٹ اوس بت کی نذر کیواسطے ہمنے ذبح کیا تھا یکایک ایک آواز اوس بت کے اندر سے نکلی کہ اَلَا اَیُّھَا الْعَجَبُ ذَھَبَ اَسْتَرَاقَ السَّمْعِ بِالْوَحْیِ وَ نُرْمٰی بِالشُّھُبِ لِنَبِیٍّ بِمَکَّۃَ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ مُھَاجِرُہٗ اِلٰی یَثْرِبَ یعنی خبردار ہو اور مین تعجب کہاں تک کو گیا زمانہ آسمانی خبرین چرانیکا وجیکے اینکلے تب سے اور مارے جاتے ہین جنات انکارے دھکیلتے ہوئے یہہ سب ہوا ہے سبب نبی اینکے مکہ مین جنکا نام احمد ہے اور اونکی ہجرت کا مکان یثرب ہے جبیر کہتے ہین کہ ہمکو اسبات کے سننے سے نہایت تعجب ہوا اور وہانسے اوٹھہ کر چلے گئے پھر بعد چند روز کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر فاش ہوگئی اور اسطرح ابو نعیم نے تمیم داری سے روایت کی ہے کہ تمیم کہتے تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اوسوقت مین شام گیا تھا پھر کسی کام کیواسطے سفر کیا مینے جبات ہوئی تب عربونکی قدیم عادت کے بموجب جنونکی خوف سے اس جنگل مین پکار کر مینے کہا کہ اَنَا فِیْ جِوَارِ عَظِیْمِ ھٰذَا الْوَادِیْ یعنی پناہ مین ہے اور وہانی ہے اس جنگل کے سردار کی اسیوقت ایک آواز آئی اور کوئی شخص ظاہر معلوم نہوتا تھا اور اوس آواز کا مضمون یہہ تھا کہ عُذْ بِاللّٰہِ فَاِنَّ الْجِنَّ لَا یُجِیْرُ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا یعنی پناہ اور وہانی مین خدا کی آسواسطے کہ جنونکو یہہ طاقت نہین ہے کہ بے حکم الٰہی کسیکو پناہ دیوین مین نے کہا کہ کون ہے تو اور کیا کہتا ہے تب اوسنے کہا فَخَرَجَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ وَصَلَّیْنَا خَلْفَہٗ بِالْحَرُوْنَ فَاَسْلَمْنَا وَاتَّبَعْنَاہُ وَذَھَبَ کَیْدُ الْجِنِّ وَرُمِیْتُ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی تحقیق ظاہر ہوئی رسول عربونکے اور نماز پڑہی ہمنے اونکے پیچھے حجون نامی جو کہ معظمہ کا ایک محلہ ہے سو ایمان لائے ہم اور پیروی کی ہمنے اوسکی اور اب کیا فریب جنونکا اور مارے جاتے ہین یعنی انکا دھکے سے جانا طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو رسول ہین سارے جہانکے پروردگار کے تمیم کہتے ہین کہ جب صبح ہوئی تو مین وہانسے روانہ ہوا ایک دن مین پہونچا وہان ایک راہب سے اس قصہ کو بیان کیا مین نے اوسنے کہا کہ جنون نے تجھسے سچ کہا ایک پیغمبر حرم سے ظاہر ہوگا اور دوسرے حرم کیطرف ہجرت کریگا اور کہا مرتبہ سب پیغمبر وسنے

زیادہ ہے تو جلدی اسکے حدست مین پہنچا اور سیطرح ابو نعیم نے خویلد سے روایت کی ہے کہ خویلد کہتے ہین کہ مین ایک بت کے پاس بیٹھا تہا یکایک اوسکی اندر سے ایک آواز سنی کہ کہتا ہے یٰذَهَبَ اِسْتَرَاقَ الْوَحْیِ وَرُمِیَ بِالشُّهُبِ لِنَبِیٍّ بِمَكَّةَ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ وَمُهَاجِرُهٗ اِلٰی یَثْرِبَ یَاْمُرُ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّیَامِ وَالْبِرِّ لَا اَبَا لَكُمْ یعنی کیا زمانہ وحی کی چوری کیا اور ماری جاتی ہین جن انگاروں سے مکہ مین نبی پیدا ہونیکے سبب سے جسکا نام احمد ہے اور اسکی ہجرت کا مکان یثرب ہے حکم کرتا ہے سبکو نماز اور روزہ کا اور اپنے خویش و اقربا سے نیکی کرنیکا خویلد کہتے ہین کہ ہم اوس آواز کے سنتے ہی ہانپتے اوٹھے اور اس خبر کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہہ ہے ایک پیغمبر کہ مین پیدا ہوا ہے اور اوسکا نام احمد ہے اور ابو نعیم اور ابن جریر اور طبرانی اور ضرابطی اور دوسرے محدث کئی اسناد دون اور کئی طریقون سے عباس بن مرداس سے روایت کرتے ہین اور عباس عرب کے سرداروں مین سے مشہور شخص ہین وہ کہتے ہین کہ میرے اسلام مین داخل ہونیکی وجہ ابتدا مین یہہ ہوئی کہ اس شخص کی باپ نے مرتے وقت مجھکو وصیت کی تہی کہ اس بت کی عبادت جسکا نام ضمار ہے ہرگز نہچہوڑنا اور جو کام مشکل درپیش اُس کام مین اسی کی طرف رجوع کرنا اسواسطے کہ یہہ بت مشکل کشائی مین بے نظیر ہے سو اپنے باپ کی وصیت کے بموجب ہمیشہ اس بت کی خدمت مین مشغول رہتا تہا مین اور ہر روز باوجود کاروبار ریاست کے اسکی زیارت کو ایک مرتبہ جاتا تہا مین ایکدن جنگل کی طرف شکار کیواسطے گیا تہا مین جب دوپہر ہوئے تو ایکدم شدت سے ایک درخت کے سایہ کے تلے بیٹھ گیا مین اور نوکر چاکر بہی جو میرے ساتھ تہے ادہر ادہر درختونکے تلے ٹہہر گئے یکایک دیکہا مینے کہ شتر مرغ سفید رنگ کا جیسے روئی کا گالہ دنبا ہوا اوپر سے نیچے آیا اور اُس شتر مرغ پر ایک شخص سفید پوش نورانی شکل سوار ہین اور میرا بطرف خطاب کرکے کہتے ہین کہ اے عباس بن مرداس کیا تجھکو خبر ہے کہ آسمانکی فتحہا نیکے واسطے جو کیان مقرر ہوئے ہین اور لڑائی اور جہاد زمین پر پہیل گیا اور دین اور اسکا کام والے کہوڑے جہاد کو تیار ہوئے ہین اور یہہ نیک طریقہ جو زمین پر لایا ہے وہ دوشنبہ کے دن منگل کی رات کو پیدا ہوا اور اسکے سوا نیکے ایک اونٹنی ہے اوسکا نام مقصوی ہے عباس کہتے ہین کہ یہہ بات سنتے ہی مجھکو رعب اور خوف زیادہ ہوا اوسنے سوار ہوکر کہڑا یا پہلے اُس بت کے پاس جسکا نام ضمار تہا آیا مین تہوڑی دیر اسکی سامنے مؤدب ہوکر بیٹہا اسکے اندر سے آواز نکلی تین بیتین پڑہا ؎ قُلْ لِلْقَبَائِلِ مِنْ سَلِیْمٍ كُلِّهَا ؎ هَلَكَتْ اَلَا لَیْتَ وَعَاشَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ؎ اَرْدٰی ضِمَارٌ وَكَانَ بَعْدًا مُلَّةً ؎ قَبْلَ الْكِتَابِ اِلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ ؎ اِنَّ الَّذِیْ وَرِثَ النُّبُوَّةَ وَالْهُدٰی ؎ بَعْدَ ابْنِ مَرْیَمَ مُرْشِدٌ یعنی کہدے سلیم کی سب قبیلے سے کہ ہلاک ہوا اور نہ زندہ ہوئے مسجد والے اور ہلاک ہوا ضمار اور پوگیا تہا مدت تک قبل اُترنے کتاب کی طرف نبی کے جسکا نام محمد ہے بیشک جو شخص وارث ہوا ہے نبوت اور ہدایت کا بعد مریم کے بیٹے کے وہ قریش سے سیدہی راہ چلنے والا عباس کہتے ہین کہ مینے بات کو لوگونسے ظاہر نکیا بلکہ پوشیدہ رکہا یہانتک کہ جب کہ فرخنگ عراب سے جسکو جنگ خندق بہی کہتے ہین پہرے اوسوقت مین اونٹ خریدنے کے

واسطے عقیق کیطرف جو ذات عرق کی متصل بستی ہے گیا تہا کیا یک ایک سخت آواز انسان سے آئی مین نے نظر اوپر کی تو دیکہا مین نے وہی پیر مرد سفید پوش شتر مرغ پر سوار ہین اور کہتے ہین کہ جو نور دوشنبہ کے دن منگل کی رات کو دنیا مین آیا ہے سو اب ناقہ قصوی کے صاحب کے ہمراہ یثرب مین آتا ہے اوسوقت سے دین اسلام کا اعتقاد میرے دلمین بیٹہ گیا اور اسیطرح ابن سعید اور ابو نعیم نے سعد بن عمر وہذلے سے روایت کی ہے کہ سعید کہتے تہے کہ ایک روز اس شخص کے باپ نے ایک بکری ایک بت کے سامنے نذر کیطور پر ذبح کی تہی اوسوقت اوس بت کے اندر سے یہ آواز آئی اَلْعَجَبُ کُلُّ الْعَجَبِ خَرَجَ نَبِیٌّ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یُحَرِّمُ الزِّنَا وَ یُحَرِّمُ اللَّہْجَ لِلْاَصْنَامِ وَحُرِسَتِ السَّمَاءُ وَرُمِیَتَا بِالشُّہُبِ یعنی بڑا تعجب ہے پیدا ہوا ایک نبی عبد المطلب کی اولاد سے حرام کریگا زنا اور حرام کریگا ذبح کو جو بتونکے واسطے کرتے ہین اور نگہبانی کی گئی سما نو نگی اور ماری جاتی ہین ہم الگار وسے سعید کہتے ہین کہ میرا باپ اس خبر کی تحقیق کے واسطے مکہ کیطرف گیا کسی نے اسکو اس خبر کا پتا نہ بتایا یہانتک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اُنسے پوچہا انہون نے کہا کہ ہان سچ ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہم مین خدا کا رسول ہے تمکو بہی لازم ہے کہ اسپر اسلام لاؤ حاصل کلام کا اس قسم کے قصہ بے شمار ثابت ہین جو حد تواتر کو پہنچے ہین بلکہ بعضے جنات جو اوسوقت تک اسلام سے مشرف نہین ہوئے تہے بعضے آدمیون کے واسطے آنحضرت صلی اللہ وسلم کی خدمت مین سلام اور تحیات اور اپنے عاجزی اور فرمانبرداری کہلا بہیجتے تہے چنانچہ ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سے روایت کی ہے کہ جعد کہتے تہے کہ ہم چار آدمی اپنے وطن سے حج کے ارادے سے چلے راستے مین ایک جنگل ملا مین کے متعلقات سے اُس جنگل مین ایک آواز سنی ہمنے کہ کوئی یہہ بیتین پڑہتا ہے اَلَا اَیُّہَا الرَّاکِبُ الْمُرَجِّسُ بِالْغَوْلِ ۔ اِذَا مَا وَقَفْتُمْ بِالْخَمِیْصَۃِ رَمْرَمًا ۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْمَبْعُوْثِ مِنَّا بِحَیَّۃٍ ۔ تَشِیْعُہٗ مِنْ حَیْثُ سَارَ وَیَمَّمَا ۔ وَقُوْلُوْا لَہٗ اَنَا لِدِیْنِکَ شِیْعَۃٌ ۔ بِذٰلِکَ اَوْصَانَا الْمَسِیْحُ بْنُ مَرْیَمَا ۔ یعنی اے اونٹو کے سوار پہلی رات کو مقام کرنیوالے پہنچا وجب کہڑے ہو تم یعنی پہونچو تم حطیم اور زمزم کے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین کا ہنوں کا اور کہانت کا کچہہ ذکر تہا لوگ نقل کرتے ہتے کہ یہہ کارخانہ نبوت کے ظہور اور وحی کے نزول ہوتے ہی موقوف ہو گیا مرداس مذکور نے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو اس مقدمہ مین عجب اتفاق ہوا تہا جو قابل سنے کے ہے آپنے فرمایا کہ بیان کرو مرداس نے کہا کہ ہمارے پاس ایک لونڈی تہی اسکا نام خلصہ تہا نیک بخت اور صالحہ تہی کبہی برائیکا ہم نہی اسکی طرف نہوا تہا ایک روز میرے نزدیک آئی اور کہنے لگے کہ تم مجکو کیا جانتے ہو کہنے کہا کہ تجہکو بڑی نیک بخت اور صالحہ ہم جانتے ہین کبہی کام ہی تیرا طرف مجکو نہین ہوا پہر اُونے کہا کہ ان دنون مجہپر ایک عجیب حال گذرا ہے کہ مین ایکروز اکیلے اپنے گہر مین بیٹہی تہی ایک چیز سیاہ میرے آپر گرکے چڑہ بیٹہی اور جسطرح مرد عورت سے صحبت کرتا ہے اسیطرح اوسنے میرے ساتہہ کیا اور پہر کچہہ معلوم نہ ہا سو مجکو یہہ خوف ہوا کہ ایسا

ہو میرے حمل کیا ہوا اور تم لوگ مجھپر زنا کی تہمت کرو ہنسے اوسے کہا کہ ہمکو تیرا لطیف ایسی چیز کا وہم بھی نہین آنیکا تو خاطر جمع رکھہ بعد کتنے روز کے معلوم ہوا کہ اسکو حمل ہے پھر موافق معمول کے لڑکا جنی لیکن اس لڑکے کے دونون کان کتے کے سے تھے اور اس کا رنگ بھی آدمی کا سا نہتا سو وہ اوکا ہمارے لڑکونکے ساتھہ کھیلا کرتا تہا کہ ایک روز ہنسکر اوسکے چلانے لگا اور کہنے لگا کہ افسوس اور خرابی ہے کہ دشمن کے سوار تمہارے لوٹنے کو اس پہاڑ کے اُسطرف آن پہنچے اور تم غافل بیٹھے ہوئے ہو ہم سب اسکی کہنے بموجب اوس پہاڑ پر گئے دیکھا تو واقعی دشمن کے سوار ہین آخر اونسے لڑائی کر کے انکو ہٹا دیا اوسوقت سے اس لڑکے کے کہنے کا اعتبار ہو گیا جو وہ کہتا تہا ویسا ہی ہوتا تہا کبھی اسکی بات جہوٹہ نہوتی تہی پھر جب سے آپنے ہوئے اور وحی آنا شروع ہوا تب سے اسکی بات جہوٹی ہونے لگی اکثر باتین جہوٹی کہا کرتا تہا ہنسنے اوس سے پوچھا کہ تجھکو اب کیا ہوا جو جہوٹہ بولنے لگا اسنے کہا کہ مجھکو کچھہ حال نہین معلوم جو محض مجھکو پہلی سچی خبر بہیجتا تہا اب جہوٹی خبر بہیجتا ہے مین اپنی طرف سے اسمین کچھہ ملاتا نہین نہون اب اسکی تدبیر یہہ ہے کہ تم مجھکو تین دن ایک اندھیری کوٹہری مین بند کرو تا کہ جب مین تنہا ہونگا تو وہ جن جو مجھکو خبرین دیتا ہے وہ میری رگ اذر پوست مین گہس جائیگا پھر تم اسے پوچھنا تو کچھہ معلوم ہوگا سو ہنسنے ویسا ہی کیا پھر تین دن کے بعد حجرہ کو کہولا تو دیکہا ہنسنے کہ اس لڑکے کا بدن ایسا ہو گیا ہے جیسے آگ کی لاٹ ہنسنے دریافت کیا کہ بھر نگت آگ کی اس جن کی جو تجھکو اندر آیا ہے اخیر ہنسنے اوس سے کہا کہ اے عزیز تک تمہاری سب باتین سچی ہوتی ہین چند دنونسے کیون جہوٹی ہونے لگین اوسنے کہا یا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ وَاللّٰہِ مَا بُعِثَ نَبِیٌّ قَطُّ اِلَّا مِنْ اَوْسَطِ قَوْمِہٖ نَسَبًا وَّخَیْرِھِمْ بَیْتًا وَّاَصْدَقِھِمْ حَدِیْثًا وَّاَعْظَمِھِمْ اَمَانَۃً وَّاَنَا یَوْمَئِذٍ اَوْسَطُکُمْ نَسَبًا وَّخَیْرُکُمْ بَیْتًا وَّاَصْدَقُکُمْ حَدِیْثًا وَّاَعْظَمُکُمْ اَمَانَۃً فَلَمَّا اَکْرَمَنِیَ اللّٰہُ بِالرِّسَالَۃِ سَلَبَنِیْ ذٰلِکَ کُلَّہٗ یعنی اے گروہ قریش کے بخدا کوئی نبی کبھی نہین بہیجا گیا مگر اوسکی قوم کے نسب مین اوسط اور گھر مین بہتر اور بات مین سچا اور امانت مین بڑا اور مین اوس وقت تم سب سے نسب مین اوسط اور گھر مین بہتر اور بات مین سچا اور امانت مین بڑا تہا پھر جب اللہ نے مجھکو رسالت سے عزت دی تو یہ سب مجھسے لے لیے ہنسنے مین نے پوچھا کہ کہان اوسنے کہا کہ مین اور اسکے بعد یہہ بھی کہا کہ اب مین مرتا ہون مجھکو پہاڑ کی چوٹی پر دفن کرنا اور میرے دفن کے بعد آگ کی طرح شعلے نکلینگے جب تم یہہ حال دیکھنا تو تین پتھر مجھپر مارنا یعنی آگ پر اور ہر پتھر پر یہہ کلمہ پڑہنا بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ یعنی اے اللہ تیرے نام کی برکت سے اوسوقت وے شعلے بجھہ جائینگے یعنے یہ ہی آگ ٹہنڈی ہو جائیگی پھر جسطرح اوسنے کہا تہا ویسا ہی ہنسنے کیا اوسکی مرنے سے کتنے دنون کے بعد آپ کی نبوت کی خبر ہمکو پہنچی اور ہم خدمت مین حاضر ہوئے یہہ ہی عرب کی جزیرہ کی جنونکا حال جبکی گواہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت کا ثبوت اور آسمان کی نگہبانی اور ازکار دیو نکا گرنا اور قرآن شریف کا نازل ہونا تواتر کے طور پر ثابت ہوا جسمین کسیطرح کا شک نہین ہے لیکن جو جنین اسلام سے مشرف ہوئے ہین اور صحابیت کے درجیکو پہنچے ہین وے بھی بہت ہین چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی لیلۃ العقبہ مین جو مکہ معظمہ کے متصل درہ حجون مین ہوئی تہی اور دوسری لیلۃ العقبہ مین جو مدینہ منورہ مین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد بیعتِ عقد کے میدانمین ہوئے تہے اور دونون مرتبہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو ان دونوں مرتبوں مین جنونکی کثرت اسقدر بیان کی ہے کہ گنتی اور شمار سے باہر ہے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی ایک مرتبے لیۃ الجن مین جو دوسرے مرتبے مدینہ منورہ مین ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جنونکو دیکھا بھی تھا اور انکی باتین سُنی بھی تھین وے بھی اسطرح حکی کثرت انکی بیان کرتے ہین چنانچہ ابونعیم نے دلایل النبوۃ مین اور دوسری حدیث کی کتابونمین ان قصونکی تفصیل بیان کی ہے اور صحاح ستہ مین بھی آیا ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِاللَّیْلَۃِ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوْا فَمَنْ رَاٰی مِنْ ھٰذِہِ الْعَوَامِرِ شَیْئًا فَلْیَتَعَوَّذْ بِہٖ ثَلٰثًا فَاِنَّ بِلَالَ اِلٰہَ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ یعنی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے صحاح ستہ مین روایت کی ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ مین بہت جن ہین کہ وے سلام لائے ہین پھر جو شخص دیکھے ان سانپونمے کسی کو تو کہے اعوذ باللہ تمنک تین مرتبے پھر اگر ظاہر ہوا اسکو کوئی چیز بعد تین مرتبے کے تو وہ شیطان ہے یعنی اسے مارو کچھ مضایقہ نہین ہے اور ابونعیم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبے بہت سے جن کسی جزیرے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے مشرف ہونیکو آئے تھے اور کئی دن یہان مقام رہی کیا تھا اور پھر اپنے وطن کو لوٹ کر گئی اور امام احمد اور بزار اور ابویعلی اور بیہقی اور دوسرے محدثون نے بلال بن حارث سے روایت کی ہے کہ بلال کہتے ہین کہ ایک مرتبے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر تھا عرج مین مقام ہوا مین اپنے خیمے سے نکل کر چاہا کہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہون دیکھا مین نے کہ آپ سب لشکر سے باہر اور اکیلے بیٹھے ہین مین نے چاہا کہ آپکی پاس جاؤن جب آپکی قریب پہنچا تو آواز غل اور شور کی میرے کانون پہنچی گویا بہت لوگ اکٹھے ہین اور سخت گوئی بھی کرتے ہین مین ہڑبڑ گیا اور پوچھا بیٹے کہ آپکے پاس غیب کے لوگ آئے ہین اور سوقت جانا مناسب نہین ہے پھر تھوڑی دیر مین آنحضرت تشریف لائے اور مجھکو دیکھکر آپ نے تبسم فرمایا مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کونسا غل کیا تھا آپ نے فرمایا کہ مسلمان اور کافر جنونمین جھگڑا تھا ہنے کے مقدمہ مین میرے پاس فیصلے کے واسطے آئے تھے سو مینے ایسا حکم کیا کہ مسلمان جن حلس کے ملک مین ہین اور کافر غور کے ملک مین آسیمین ملے ہوئے زمین چنانچہ کثیر بن عبداللہ جو اس حدیث کے راوی ہین وے کہتے ہین کہ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ جسکو حلس کے ملک مین کچھ جن کا آسیب ہوتا ہے وہ جلدی اچھا ہو جاتا ہے ہلاک نہین ہوتا اور غور کی ملک مین جسکو جن کا آسیب ہو جاتا ہے وہ کمتر اچھا نہین ہوتا بلکہ ہلاک ہوتا ہے اور خطیب نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جابر کہتے تھے کہ ہم ایک مرتبے آنحضرت کے ساتھ سفر مین تھے آنحضرت ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے یکایک ایک کالا سانپ بہت بڑا آنکی طرف چلا رگو نے چاہا کہ اسکو مارین آنحضرت نے فرمایا کہ اسکو مت چھیڑو آخر کو وہ سانپ آنکے

نزدیک پہونچا اور اپنے مونہہ کو اسکے کان کے پاس لیگیا جیسے کوئی کچھہ بات کانمین کہتا ہے پھر حضرت نے بھی اپنے مونہہ مبارک کو اسکی کان سے لیجا کے کچھہ فرمایا پھر وہ سانپ غائب ہوگیا اور معلوم بھی نہوا گویا اسکو زمین نگل گئی ہم لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اپنے اس سانپ کو اپنے کانمین آنی دیا ہمکو بڑا خوف ہوا تھا کہ یہہ جانور بے سمجھہ ہے ایسا نہو کہ آپکو کچھہ ایذا دیوے یا کاٹ کھاوے آپنے فرمایا کہ یہہ جانور نہتھا بلکہ یہہ جنونکا بھیجا ہوا تھا فلانی سورت کی کئی آیتین وے بھول گئی تھے سو اسکو پوچھنی کیواسطے اسکو بھیجا تھا جب اُسنے تم لوگونکو دیکھا تب سانپ کی شکل بن کے تمہاری سامنے آیا اور پوچھہ کر چلا گیا پھر جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بعد اسکے آنحضرت سوار ہوئے اور آگے کو چلی رستہ مین ایک گانو ملا وہانکی لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہان ایک عورت ہے جوان خوبصورت ایک جن پر عاشق ہوگیا ہے سو اسکی اندر گھس کے اسکو بیہوش کردیتا ہے نہ کچھہ کہتا ہے نہ کچھہ بات کہتی ہے بلکہ ہلاک کرنیکے قریب ہے آنحضرت نے اُس عورت کو اپنے سامنے بلایا اور فرمایا کہ اے جن تو مجھکو جانتا ہے کہ مین کون شخص ہون مین محمد ہون حضعالی کا رسول سو اس عورتکو چھوڑدے یہہ بات فرماتی ہی وہ عورت ہوش مین آگئی اور اپنی مونہہ کو نقاب سے چھپا لیا اور لوگونسے حیا کرنے لگی اور بالکل اچھی ہوگئی جابر کہتے ہین کہ مین نے اس عورتکو دیکھا تھا ایسی خوبصورت تھی جیسے چودھوین رات کی چاند کامکڑا اور عقیلی اور ابونعیم نے حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ایک روز ہم آنحضرت کے ساتھہ تھا سے کی ایک پہاڑ پر بیٹھے تھے کہ یکایک ایک پیر مرد ہاتھہ مین عصا لیے ہوئے آنحضرت کے سامنے آکر حاضر ہوا اور آپکو سلام کیا آپنے اسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اسکی آواز جن کی سی ہے پھر اپنے اُسنے پوچھا کہ تو کون ہے اُسنے عرض کیا کہ اس شخص کا نام ہامہ ہے ہیم کا بیٹا اور ہیم لاقیس کا بیٹا اور لاقیس ابلیس کا بیٹا ہے اپنے مرنیکا بلیکے اور تیرے درمیان مین وہی پشتین ہین ہیلا کہ تو تیری عمر کتنی ہوگی اُسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ جتنے دنیا کی عمر ہے اُتنے ہی میری عمر ہے کچھہ تھوڑی سی کم ہے اسواسطے کہ جن دو نبیون قابیل نے ہابیل کو مارا تھا اسوقت مین بچہ تھا کئی برس کا لیکن بات سمجھتا تھا اور پہاڑ و پتھر دوڑاتا پھرتا تھا اور لوگونکا غلہ اور کھانا اُچالا تا تھا اور لوگونکی دلونمین اپنے خویش اور اقربا سے بدسلوکی کرنیکو وسوسے کے طور سے ڈالا کرتا تھا آنحضرت نے اُسے فرمایا کہ تیرے پڑھاپے کے عمل تو ایسے ہین اور جوانی اور بچپن کے کام ویسے تو ہیت بڑھکر ہے اُسنے عرض کیا یارسول اللہ اب مجھکو کچھہ ملامت نہیں اسواسطے کہ اب مین توبہ کرنیکو آیا ہون اور مین نے حضرت نوح سے ملاقات کی ہے اور انکی مسجد مین انکی صحبت مین بہت رہا ہون مین اور میرے اکنے ہاتھہ پر توبہ کی تھی مین نے اور ایک سال انکی مسجد مین رہا ہون مین اور حضرت ہود اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کی صحبتونمین رہا ہون مین اور حضرت موسیٰ سے ملاقات کی ہے مینے اور اُنسے توریت سیکھی تھی اور انکا سلام حضرت عیسیٰ کو پہنچایا تھا اور حضرت عیسیٰ سے بھی ملاقات کی تھی حضرت عیسیٰ نے فرمایا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنا تو میرا سلام انکو پہونچانا سو اب

اس امانت کی بار کے ادا کرنیکے واسطے آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور یہہ بھی میری آرزو ہے کہ آپ اپنی زبان فیض ترجمان سے مجھکو کچھہ قرآن شریف تعلیم فرمائیے چنانچہ آنحضرتؐ نے کئی سورتیں جیسے سورہ واقعہ اور سورہ مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اسکو تعلیم فرمائی اور یہہ بھی اپنے اُسے ارشاد فرمایا کہ ہاں جو وقت تجھکو کسی چیز کی احتیاج ہو تو میرے پاس آنا اور ہمیشہ ملاقات کیجو ٹنا حضرت عمرؓ رض کہتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وفات پائی اور اسکی موت کی خبر تجھکو نہیں دی اب تجھکو معلوم نہیں ہے کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ جو جنات سے تھے اُنمیں سے ایک نام عمر بن جاہس حنظلی صفوان بن معطل نے تجسس و تکلیف کی تھی اور اُنمیں سے ایک کا نام عمر ہے جو کافر جنوں کی لڑائی میں شہید ہوئے ہیں روح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یاروں نے انکو دفن کیا تھا اور انہیں میں سے ایک نام سرق ہے جنکو عمر بن عبدالعزیز نے مرد کل جنگل میں دفن کیا تھا یہی سرق اُس جماعت کی تھے جنہوں نے آنحضرتؐ بیعت کی تھی اور انہیں میں سے ایک نام خرقا تھا یہہ جنیہ تھے یعنی عورت تھی اسکو عمر بن عبدالعزیز نے مکہ معظمہ میں دفن کیا تھا اور ان سب کا قصہ ابو نعیم نے اپنے کتاب دلائل النبوۃ میں صحیح اسناد دون سے بیان کیا ہے فقط یہاں تک احوال ان جنوں کا تھا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی ہے اور قرآن کی حکم کو مان لیا تھا اور نہایت پیروی اور تابعداری کے سبب سے اپنے اس خدمت سے جس سے سو توقف اور معزول ہوئی ہے بالکل رست براست ہوئے اور بنی آدم کی ہدایت اور رہنمائی پر کمر باندھی اور مستعد ہوئی ۞ معا و عزیزی ۞ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى ۝ اور پایا تجھکو مفلس پھر دولتمند کیا بی بی خدیجہ کے مال سے ان نعمتوں کا شکر عالا و ترجمہ عبید اللہ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۞ پھر کوئی بن باپ کے کو مت گھرک اور غصہ کر یتیم پر یعنی یتیم کا مال اور حق تلف مت کر اور اوسکے ساتھہ بات کرنے میں تند اور سخت مت کر کیونکہ تو بھی یتیم تھا اور یتیم کی لاچاری اور ناتوانی تجھے خوب معلوم ہے کہ ذرا سی بات سے تنگ دل اور آزردہ خاطر ہو جاتا ہے و فی الحدیث اذا بکی الیتیم وقعت دموعہ فی کف الرحمن فیقول من ابکی ھذا الیتیم الذی وارت والدہ تحت الثری من اسکتہ اے ارضاہ فلہ الجنۃ ۔ الا کر یہ کہ عرض عظیم پر لرزہ ہے جون بگریہ یتیم ۔ الیتیم منصوب علی المفعولیۃ ۞ عزیزی ۵ روح ۞ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ یعنی اور مانگتے کو نہ جھڑک ف النہر والانتہار الزجر یعنی ہانک بروے مزن محرم مسازار و دنیوانی تنگدستی و تکذیب اور حدیث شریف میں وارد ہے من کتم علما یعلمہ الجم یوم القیامۃ بلجام من نار ذا ابو عبید شیل عن ابی طلحہا ۞ روح ۞ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ اور نعمتیں پروردگار اپنے کی یاد کر کیونکہ تجھے نعمتیں دی ہیں اور بہت علوم اور عرفان بے پایان تیرے دل پر نازل فرمائی اور اس نعمت کا شکر وہ ہے جو اوروں کو بھی اُنکے پانے کی راہ بتا دیں اور حصہ عنایت فرماویں اور یہاں ایک لطیفہ ہے سو یہہ ہے کہ منت گزاری کے مقام میں دین کی نعمت کو جو

ہدایت ہے دنیا کی نعمت پر کہ تونگری مقدم کیا جو دین کی نعمت کے مقابل تہا اسکو اسواسطے پیچھے لائے کہ دنیا کی نعمت کے مقابلے مین خلق اللہ پر شفقت منظور ہے اور دین کے نعمت کے مقابلہ مین باطنی نعمتونکے حاصل کرنے کے راہ دکہلانی ضرور ہے اور خلق اللہ پر شفقت اور مہربانی کرنا انکی ہدایت کرنی مقدم رکہا ہے اسواسطے کہ جب تلک قوت اور گذران کے کام انتظام نپاوین تب تلک شرعی احکام عمل مین آنے میسر نہین ہوتے اور یہہ آیت واما بنعمت ربک فحدث ہے اسکی دلیل ہے کہ خدا تعالی کی نعمتون کو جو اپنے اوپر اور اپنے واسطے میسر ہنون سو ظاہر کرنا کہہ سنانا سنت ہے لیکن اوسوقت نیت خالص ہوجب پروردگار کے شکر کے لئے کہ زبان سے رواج دینا اور جو کوئی ان نعمتون کے ظاہر کرنے سے اپنے تئین بہنچ اور خود پسندی کا خوف رکہتا ہو تو اسکو حق مین چہپا رکہنا اور کسی سے نہ کہنا بہتر ہے عبداللہ بن عمر رضی عنہما عدنی سے منقول ہے کہ ہر روز آپ اپنی شب بیدار لیکا احوال لوگونسے کہا کرتے تہے کہ مین نے آج رات کو اتنا نماز پڑہی اور اتنا قرآن مجید کی تلاوت کی بعضے نادانون نے اون پر اعتراض کیا کہ یہہ ظاہر کرنا ریا کا طور ہے اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ اور میرے نزدیک کوئی نعمت اس نعمت کے برابر نہین جو اللہ تعالی نے مجہے اپنی بندگی کی توفیق عنایت فرمائی مین کسواسطے اوس نعمت کا اظہار نہ کرون اور اوسکی شکرگذاری سے محروم رہون (دوسری) وضع ہو کہ اللہ تعالی نے آنحضرت کو تین چیزونکی بہت تاکید فرمائی ہے ایک یتیم کے حق کی رعایت رکہنا دوسرے سایل کے حق کا دہیان دہرنا اور تیسرے اللہ تعالی کی نعمتونکا بیان کرنا سو آنحضرت اسی تاکید کے بموجب تینون چیزون مذکورہ مین نہایت کوشش کرتے تہے چنانچہ آنحضرت کی مبارک اخلاق اور اطوار واقف کار اوسکو خوب معلوم ہین حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ یتیم کا پالنے والا خواہ وہ یتیم اوسکا بیگانہ ہو خواہ بیگانہ ہو قیامت کے دن بہشت مین میرے ساتہہ ایسا ملا ہوگا جیسے یہہ دونون انگلیان میرے ہاتہہ کی ملی ہوئی ہین اور اپنی انگلیونسے بتلایا اور یہہ بہی حدیث شریف مین ہے کہ ایک شخص آنحضرت کی پاس آکر عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ میرا دل نہایت سخت ہے کیونکر اسکا علاج فرمائیے آپنے ارشاد کیا یتیمون پر شفقت کیا کر اور اوسکی سر پر ہاتہہ پہیرا کر یتیم کے سر پر ہاتہہ پہیرے گا تو اوسکی واسطے بدلی ہر ہر بال کے ایک ایک نیکی لکہی جاویگی اور سلف کے بزرگون نے لکہا ہے کہ جب یتیم روتا ہے تو عرش ہلنے لگتا ہے پہر جو یتیم کو خاطرداری کے ساتہہ رونے سے خاموش کرے تو گویا عرش کو ہلنے سے ٹہہرایا اور بخشش آنحضرت کے مانگنی والونپر یہانتک ہی کہ کبہی لا یعنی نہین زبان مبارک سے نہین نکلی چنانچہ صحیح بخاری مین جابر رضی عنہ سے کسی نے کچہہ کسی چیز کا سوال نہ کیا کہ آپنے اوسکے جواب مین لا فرمایا ہو جیسا کہ فرزدق شاعر اس مضمون کو مبالغہ کی طور پر نظم کرکے کہتا ہے ما قال لا قط الا فی تشہدہ

تو لا التشہد کانت لاوہ نعم یعنی نہ بولے لا کبھی ہرگز مگر آپنے تشہد مین تشہد اگر نہ ہوتا تو وہ لا اوسکا
نعم ہوتا اور صحیح ترمذی مین مروی ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت کے پاس بحرین کے ملک سے نوی ہزار
درم آئے آپنے اونکو اپنی مسجد مین پر یونہی ڈھیر کروا کے صبح کی نماز پڑھکے بانٹنے لگے پھر ظہر تک نہ اٹھے
ایک درم بھی باقی نرہا اور اس بیچ مین جو مانگنے والا آیا اوسکو دیا فارغ ہونے کے بعد اتفاقاً ایک مانگنے والا
آن نکلا اوسکو اپنے فرمایا کہ اب تو میرے پاس کچھ باقی نرہا جو تجھے دون پر تو بازار کو جا اور
سودا لیکر دے تنسے میرے نام پر جو کچھ چاہے خرید کر اور میرے ذمہ پر لکھوا دے جب کچھ میرے ہاتھ آویگا
تب مین ادا کر دونگا اتنے مین حضرت عمر رضہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صہ تعالیٰ نے آپکو
مقدور سے زیادہ تکلیف نہین فرمائی پھر کاہی کو اسقدر اپنے اوپر قرض کا بوجھ اوٹھاتے ہو
آنحضرت صہ کو یہہ بات عمر کی خوش نہ آئی اور چہرہ مبارک پر خفگی کے اثر ظاہر ہوئے ایک انصاری
جو وہان حاضر تہا عرض کیا اَنْفِقْ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا دی اور عرش کے
مالک سے محتاج ہونے کا خوف مت کر یہہ سخن سن تے ہی آنحضرت صہ ہنسے اور آپکے چہرہ مبارک پر خوشی
کے آثار نمودار ہوئے اور فرمانے لگے کہ اسی طور سے مجھے حکم ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھے تہے کہ ایک لڑکی نے آکر گزارش کی کہ یا رسول اللہ میرے ماں عرض کرتی ہے کہ میرے پاس
کوئی کرتہ نہین ایک کرتہ مجھے عطا کیجئے آپنے فرمایا کہ بعد ساعت کے آنا دونگا وہ لڑکی گیا
اور پہر آکر عرض کرنے لگا کہ میری ماں عرض کرتے ہی کہ یہی کرتہ اپنا عنایت فرمایئے آنحضرت
صلعم اندرون خانے کو تشریف فرما ہوئے اور اپنے بدن مبارک سے اتار کر دیدیا اور آپ ننگے
بدن بیٹھے رہے صحابہ بعد انتظاری کے چلے گئے اوپر یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ
یعنی اس قدر اپنا ہاتہ کشادہ مت کر اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ ایک وقت کسی عورت نے ایک چادر
لیکر آنحضرت صلعم کے پاس بھیجی اور التجا کی کہ اسے آپہی اوڑہین آنحضرت صلعم کو بہی اوسوقت چادر کی کا
بہی لیکر اوڑہی اتنے مین ایک شخص نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ یہہ چادر مجھے عنایت کرو آپنے
وہ چادر سائل کو عطا فرمائی صحابہ نے سائل کو ملامت کی اسنے کہا کہ مین نے یہہ چادر اپنے
کفن کے واسطے مانگ لی ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ آنسرور انام علیہ السلام کی بخشش اور انعام نہایت
عام تہی کہ اللہ تعالیٰ نے اِنکو میانہ روی سے مامور کیا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتونکا بیان کہ جو آنحضرت صہ کی شامل
جناب الٰہی سے دنیا اور آخرت مین برسات کی مانند برستی تہین سو آنحضرت صہ سے رات دن ظہور مانی
تہین چنانچہ حدیث شریف کی وقفونپر ظاہر اور باہر ہی اور جبکہ نازل ہوئی سورہ ضحیٰ تکبیر کہی صہ نے
ازروی خوشی کے سبب نزول وحی کی پس ہوئی تکبیر سنت اللہ اکبر اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ کے ساتہہ کما فی الکواشی اور کہا انسان العیون مین جبکہ نازل ہوئی سورہ مذکورہ تکبیر کہی
علیہ السلام نے ازروئے خوشی کے سبب نزول وحی کے اور ہمیشہ رہے تکبیر کہتے وعن ابی بن کعب رضہ
عنہ انہ قرا کذلک علی علیہ السلام بعد امرہ لہ بذلک دانہ کان کلما ختم سورۃ وقف وقفۃ ثم قال اللہ اکبر ہذا

وقیل ان اول ابتدائی التکبیر من اول الم نشرح لامن اول الضحیٰ وقیل ان التکبیر ان ما ہو لآخر السورۃ وابتداء ہ من آخر السورۃ الضحیٰ الی آخر قل اعوذ برب الناس اور لانا سا ہتہ تکبیر کے بیچ اول آخر کے جمع کرنا ہے دونو روایتوں کو کہ انمیں ایک روایت وہ ہے کہ آئی ہے بیچ تکبیر اول سورت کی اور روایت دوسری تکبیر کے بیچ آخر سورت کی اور نقل کیا گیا انما شافعی رحمت اللہ علیہ سے کہ تحقیق اونہوں نے کہا واسطے کسی کے اذا ثبت التکبیر من الضحیٰ الی آخر الصلوٰۃ وخارجہا فقد ترکت سنۃ من سنن نبیک علیہ السلام لاکن فی طلاق الحافظ ابن کثیر ولم یرد ذلک ای التکبیر عند نزول سورۃ الضحیٰ بانباد یحکم علیہ بصحۃ ولا ضعف وفی فتح الرحمٰن صح التکبیر عن اہل مکۃ قراءہم وعلماءہم صح ایضاً عن ابی جعفر وابی عمرو ورد عن سائر القراء المحققین وہو سنۃ مأثورۃ عن النبی علیہ السلام وعن الصحابۃ والتابعین فی الصلوٰۃ وخارجہا لاکن من فعلہ فحسن ومن لم یفعل فلا حرج علیہ ۱۲ **روح البیان** ۸ اور اس سورۂ مبارک کی ایک مجرب خاصیت یہ ہے کہ گمشدہ ہونے کے واسطے اس سورت کو سات مرتبے پڑھکر شہادت کی انگلی اپنے سر کے چوگرد پھیرے پھر تمام ہونے پر اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ فَاَمِنْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰہِ اَمِنْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ وَاَصْبَحْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰہِ سات مرتبے پڑھکر دستک دیوے تو وہ گیا ہوا مال پھر ہاتھ آویگا انشاء اللہ تعالیٰ واللہ اعلم اور عمل دیگر یاد حفیظ کو ایکسو انیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت یا بنی انہا ان تک ثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السمٰوٰت او فی الارض یات بہا اللہ ایک سو انیس بار پڑھے تو حق تعالیٰ اوسکی گم ہوئے چیز کو اوسکے پاس پہنچا دیگا اور دیگر عمل چور کے معلوم کرنیکو واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھی کو اپنے درمیان میں تہا نبے رہیں اور اوسکو کلمہ کے دونو انگلیوں سے اوٹھائی رہیں اور سر چور کی تہمت ہو اوسکا نام بدھی میں لکھے اور سورہ بس کو من المکرمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھی گھوم جائیگی اگر نہ گھومی اوسکا نام مٹاکر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اسیطرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے لیکن جو کوئی ایسے عمل سے چور پر مطلع ہو تو اوسپر واجب ہے کہ اوسکو چوراتے پر یقین نکرے حق تعالیٰ نے فرمایا اور نہ پیچھے پڑو اوس چیز کے جسکا تمکو یقین نہیں واللہ اعلم بالصواب

سورہ الم نشرح

یہ سورت مکی ہے اسمیں آٹھ آیتیں اور اٹہائیس حرف ہیں اور اس سورت کا ربط والضحیٰ سے پورا ہے یعنی ان دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کی گنتی اپنے پیغمبر پر ظاہر فرمائی ہیں اسواسطے اہل رد نفض نے ان دونوں کو ایک ہی سورت گنا ہے اور دونو کو بدون بسم اللہ کے نماز کے ایک رکعت میں ملاکر پڑہنا مقرر کیا ہے لیکن اگر خوب تامل ہے ان دونوں کو غور کرین تو البتہ ایک کہنا درست نہیں ہے نہ لفظ میں نہ معنوں میں اور اس سورت کا نام سورۂ الم نشرح اسواسطے رکہا ہے کہ اس سورت کا مضمون کمال قہری علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل اور جڑ پر قرار واقعی دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ اس کمال کی حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدر معنوی جسکی تفصیل اگلی آتی ہے کشادہ اور

وسیع ہو کے تجلیات الٰہی کی روشنیوں سے پر ہو جاوے سو یہیے مضمون اس سورۃ میں بیان ہے
اور اس سورۃ کی خاصیتوں مینسے ایک یہہ بھی ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو سونیکو وقت ستر مرتبہ پڑھکے پانی
پر پھوکے تو اوسکو وسوسے اور خطرے شیطانی کبھی حیران اور پریشان نکرین اور معاملے
کی تدبیرون مین خطا اور بھول چوک ہونے پاوے ۞ عزیزی ۞ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝
الم نشرح ۝ کیا نہین کھولدیا ہمنے لک صدرک ۝ تیری بہتری کیواسطے سینہ تیرا تاکہ
وحی کا بوجھ سنبھالی اور حق تعالے کے پہیدولکا وہ بنہ گنجینہ ہووے اور دعولکا یعنی امت کو
اسلام کیطرف بلانیکا اور احکام الٰہی کے پہنچانیکا غم اور امت اور دنیکا غم اور دنیا اور آخرت کا غم سب اوسمین
سماجاوے یعنی تحمل اور بردباری حاصل ہووے اور میل اور کدورت اور دشمنی اور بدخواہی اور سب بری
خصلتین اوسسے نکل جاوین اور روشنی علم اور ایمان اور حکمت کی اوسمین بہر جاوی اور لک کی لفظ کو
اسواسطے لائے ہین کہ تیرے سینے کو کشادہ کرنا تیرے ہی نفع کیواسطے ہے کہ بڑا کمال حاصل کرے
تو اور اگر یہ لفظ لک کو نہوتے تو یہہ معنی بوجھے نجاتے اور صدر عربی زبان مین سینہ کو کہتے ہین اور
طریقت والونکی اصطلاح مین ایسا مقرر ہے کہ قلب کے دو دروازے ہین ایک دروازہ نفس کیطرف ہے اوسکا
صدر ہے اور دوسرا دروازہ روح کی طرف ہے وہ بہت کشادہ اور وسیع ہے صدر کی نسبت سی بہت
تنگ واقع ہوا ہے پس جب صدر کو کشادہ کیا تو ظاہر ہے کہ وہ دوسرا دروازہ اوس سے زیادہ کشادہ
ہو جاویگا اسیواسطے اسجگہہ صدر لفظ کو لائے اور قلب کو نذکور کیا اسواسطے کہ صدر بجائے قلب کے
ہے قلب کیواسطے اور اکثر دنیا کی فکر رہتی ہے اور اوسکی ظاہری اسباب کے حرص اور خواہش
سبب سے شیطان قلب پر اسی صدر کی طرف سے وہوم بھیجتا ہے اور تنگ کرتا ہے اور اسکی تنگی سے
قلب بہی تنگ ہو جاتا ہے اور عبادت کی لذت اور ایمان کا مزا دلکی تنگی کے سبب سے کم ہو جاتا ہے
جب اور قلب کے یعنی صدر کی کشادہ ہوگئی تو عبادت کا ادا ہونا بخوبی دلکی خوشی سے میسر
اور مطلب حاصل ہوا ۞ عزیزی ۞ اسجگہہ پر جانا چاہیے کہ شرح صدر عبادت کے
حوصلی کی فراخی سے اور حوصلی کی فراخی ہر شخص کی اوسکی استعداد کے قدر اور اوسکی کمال اور
مرتبہ کے اندازے اور قدر کے ہوتی ہے اور ہر مرتبہ کے حوصلی کی فراخی اور ہر کمال کی جب تک
کہ اس مرتبہ اور اوس کمال کو نہ پہنچے ہرگز دریافت نہین کرسکتا ہے یہی سبب ہے کہ اکثر عوام الناس
چاہتے ہین کہ بادشاہون کے حوصلی کے فراخی کو پہنچین اور اسکو دریافت کرلین بات چیت
لیکن ہرگز دریافت نہین کرسکتے اسیواسطے کہا ہے لا یعرف الولی الا الولی ۞
ولا یعرف النبی الا النبی ۞ یعنی ولی کو ولی پہچانتا ہے اور نبی کو نبی اور اسی مضمون کی
ایک مثل یہی فارسی بولی مین مشہور ہے یعنی ولی را ولی مے شناسد علی الخصوص شرح
صدر مصطفوی کو کہ کسی بشر کو ممکن نہین ہے کہ قرار واقعی اوسکو دریافت کرسکے اسواسطے
کہ ایکی کمالکا مرتبہ نبوت کا خاتمہ ہے کیکو حاصل نہین ہے تو ایکی مرتبہ کی پہچان بہی کیکو

حاصل ہوگی ولنعم ما قیل یعنی کیا اچھی بات کہی ہے کسی شاعر نے یا صاحب الجمال و یا سید البشر + من وجهك المنير لقد نور القمر + لا یمکن الثناء کما کان حقه + بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر یعنی اے صاحب جمال کہ اور اے سردار آدمیوں کے تیری روشنی سے تحقیق روشن ہوا ہے چاند نہیں ممکن ہے تعریف کرنا جیسا لایق ہے تو کہنے کے بعد خدا کی بزرگ توئی ہے قصہ کوتاہ لیکن جو وہ شرح صدر یعنی حوصلے کی فراخی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر اور باطن میں حاصل ہوئی تمثیل کیطور پر تھوڑا سا مجمل یعنی گول گول بیان کرنا ضرور ہے سو شرح صدر معنوی یعنی حوصلے کی باطنی فراخی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطرح پر سمجھا چاہیے کہ آپ کے سینہ میں ایک بڑا میدان لق و دق واقع ہے اور اوس میدان میں ایک بڑی عمارت عظیم الشان بنی ہے اور اوس عمارت میں بارہ مجلسیں ہیں کہ بعضے دین دنیا سے تعلق رکھتے ہیں اور بعضے آخرت سے اور بعضی دین و دنیا سے اوپر سو ایک مجلس میں یہہ خیال کیا چاہیے کہ ایک بڑا بادشاہ عظیم القدر اوسمیں بیٹھا ہے اور سب روئے زمین کے بادشاہ اوسکے حضور میں حاضر ہیں اور سلطنت کے دستور اور ملک گیری کے آئین پوچھتے ہیں اور توقیعات کسرے اور تولتل تیموری اوزکات علیہا عالمگیری اور واقعات بابری اور آئین اکبری ان سب کتابوں کے مضمون کو جا پوچھتے ہیں کہ یہہ آئین اور قاعدے جو ان کتابوں میں لکھے ٹھیک ہیں یا نہیں اور ملک کے انتظام کی تدبیریں اور لڑائی کے کہاتین ہر ہر قلعوں ہر ہر شہروں کی اس بادشاہ عالی جاہ سے پوچھتے ہیں اور سیکھتے ہیں اور دوسری مجلس میں ایک بڑا حکیم حاذق بیٹھا ہوا تہذیب اخلاق اور اصلاح کا سنوارنا اور آداب کا درست کرنا موافق قاعدے کے جیسا کہ چاہیے بیان فرما رہا ہے اور بڑے بڑے زمانے کے حکیم اور جہاندیدے دانا یہہ قاعدے اس سے سیکھتے ہیں اور جو قاعدے کردہ شاد فرماتا ہے ارسطو اور فیثاغورث اور ابن سکویہ اور ابن سینا اور سوا اسکے جو بڑے بڑے دانا ہیں بہت سے علم اس سے نکالتے ہیں اور اپنے اپنے فنون میں برتتے ہیں اور تیسری مجلس میں ایک جہاندیدہ قاضی اوسکی حکموں اور فیصلوں کو دستور العمل احتیاط سے لکھتا ہے ہیں چوتھی اور مجلس میں ایک مفتی علامۂ دہر فتوے کے مسند پر بیٹھا ہے موافق اصول کے قاعدوں کے کتاب و سنت سے نکالکر بیان کر رہا ہے اور پانچوین مجلس میں ایک محتسب حکومت پر بیٹھا ہے ہر ایک کو موافق اوسکے گناہ کے سزا دیتا ہے اور چھٹی مجلس میں ایک قاری خوش خوان اور خوش الحان ساتوں قرأتوں ارشاد فرما رہا ہے کسی سے ہمزہ کی تخفیف کی بحث اور کسی سے ادغام اور اظہار اور اخفا وغیرہ کی تعلیم ہو رہی ہے اور ساتوین مجلس میں ایک عابد وظائف و نوافل میں ایسا مشغول ہے کہ دنیا اور ما فیہا کچھ خبر نہیں رکھتا اور آٹھوین مجلس میں ایک عارف کامل سب ذات و صفات و افعال الہی کے اسرار اسطرح بیان کر رہا ہے کہ گویا موتی چہڑ رہے ہیں اور نوین مجلس میں ایک واعظ منبر پر بیٹھا نہایت توضیح و تشریح سے بیان کر رہا ہے اور دسوین مجلس میں ایک رسول اولوالعزم بیٹھا ہوا امت کو خوب تعلیم کر رہا ہے گیارہوین مجلس میں ایک مرشد کامل طریقہ والا مطلب کی راہ کا پتا بتلا رہا ہے

اور بار ہوین مجلس مین ایک محبوب نازنین کبھی مانند امین محبت کے کشمش سے لوگون کے دلونکو بیقرار کرتا ہے اور لاکھون مخلوق اپنے اپنے پیشانیان اوسکی فیض کی آستانے پر گھستے ہین اور اوسکے ایک جھلک کے مشتاق ہین اگر کسی کو ان بارہ مجلسون مین ان مجلسونکے مضامین مین تردد و شک گذرے تو اوسکو چاہیے کہ معاملات مجالس مذکورہ کو تامل کرے کہ سب کا مون کے اصل کہان سے ہے تو بے شک اوسکو یقین ہو جاویگا کہ یہہ سب کارخانہ ایک جھلک ہے کمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے نوارون سے جیسے درخت کی جڑ کی تازگی سے ہر شاخ و پتا ہرا رہتا ہے اور جیسے دریا سے نہرین نکل کے چارون طرف جاری ہوتی ہین ہیکذا سینہ مبارک آنحضرت صلعم کا حوض کے خزانے کی مانند تمام کمالات ظاہری اور باطنی سے بھرا تھا اور ہر ملت اور مذہب اور طریقے مین ان اور اوسکی نور محمدی صلعم فوارے کی مانند اسی خزانے سے جوش مار رہا ہے ۵ **عزیزی** ۵

اب جانا چاہیے کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا اول جب آپ حلیمہ کہ رہتے دوسری بار قریب زمانے جوانی مین جب آپ دس برس کے ہوئے تیسرے بار قبل نزول وحی کے چوتھے بار معراج مین اور نکتہ یہہ لکھا ہے کہ پہلے بار شق کرنا اسلیے تھا کہ آپکے دل سے حب لہو لعب جو لڑکون کے دلمین ہوتی ہے نکال ڈالین اور دوسرے بار اسلیے کہ جو لے ہین آپ کے دل مین غربت ہی کی سونگھ جو مقتضی اخلاق مرضی الٰہی سرزد ہوتے ہین نہ رہین اور تیسرے بار اسلیے کہ آپکے دل کو قبت تحمل وحی ہو اور چوتھی بار اسلیے کہ آپکے دل کو طاقت شہادۃ عالم ملکوت اور لاہوت ہو حبیب اللہ اور چوتھی بار نعمت کہ آنحضرت صلعم کو ملے یہہ ہی تھی کہ سینہ مبارک کو اسقدر کشادہ کر دیا کہ نہایت انتہا کما ینبغی کنجایش اوسمین ہو سکے پھر واسطے اس بشارت کے اول مین اس نعمت کو بہتمام اظہار کس طور پر یاد دلایا ہے کہ ہم نے تجھکو نہیں دیا بلکہ ہم نے تجھکو کھولا ہے یعنی لم نشرح صیغہ نفی کا ہے جب اوپر ہمزہ استفہام انکار کیلاتے تو پہلے نفی کے نفی ہوگر یعنی کیا ہم نے نہیں کھولا ہے تیرے سینہ کو البتہ بیشک کھولا ہے وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ اور کہدیا ہے بوجھ تجھ سے تیرا وہ بوجھ کہ جسے بہاری تھی پیٹھ تیری یعنی غم دکھہ دینے کا فرونکا اوٹھا لیا بوجھ تجھ سے لیتا ہے **ترجمہ عزیزی** ۵ ف اور تفسیر کرنے والے عالمونکے فکر اس ذکر کے بیان مین ادہر اودہر گئے ہین لیکن بالکل حقیقت کو نہین پہنچے چنانچہ بعضون نے کہا ہے کہ وہ کہ مطلب سے نکلنے کا غم تھا اور سینے مین پونچا دینے سے وہ غم جاتا رہا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غم کافرونکی شرارت اور تسلط کا تھا اور حق تعالی کی تائید سے وہ غم جاتا رہا یعنی اسلام غالب ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غم دین حنیفی اور اسکے حکم کے نپانیکا تھا سو قرآن کے نازل ہونے سے اور شریعت کو علمونکے بیان کرنے سے اس غم کو بالکل مٹا دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ غم امت کا تھا سو شفاعت کے مقام کے دینے سے اس غم کو کھو دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ رسالت کے بار بردار کیا غم تھا

بیان شق صدر مبارک صلی اللہ علیہ وسلم

سو وہ جان نثار یاروں کے باہم پہنچا دینے سے نیست اور نابود کر دیا جیسی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذی النورین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم اجمعین عزیزی ۵

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور بلند کیا ہمنے تیرے واسطے ذکر تیرا لعنوان النبوۃ ۲ حکایۃ لہا لے رفع حیث قرن اسمہ باسم اللہ فی کلمۃ الشہادۃ والآذان والاقامۃ وفیہ یقول حسان ابن ثابت رضی اللہ علیہ للنبوۃ خاتم من اللہ مشہور ولموج ولیشہد ضم الالہ اسم النبی الی اسمہ ۱۲ اذا قال فی الخمس المؤذن اشہد ذوالنون مصری قدس سرہ فرمود رفعت ذکر اشارت بالنست کہ ہمم الانبا علیہم السلام برجوالی عرش جولان مے نمود وطائر ہمت آن حضرت علیہ السلام پرواز مے کرد سیما غرض ہیچ کس از انبیا درنشست آنجا کہ تو بیال کرہت بریدہی شہر یکہ بقدر خولیش بجائے رسیدہ اند نہ آنجا کہ جائے نیست بجائے رسیدی ۱۲ اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایک روز آنحضرت نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے ذکر کو کس طرح سے بلند کیا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے ذکر کو حضرت اللہ نے اپنے ذکر کے نزدیک کیا ہے اذان میں اور تکبیر میں اور التحیات میں اور خطبہ میں اور کلمہ طیبہ میں اور کلمہ شہادت میں اور تابعداری کے کام میں جیسے کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اور گنہ کی حرمت میں جیسے ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خالدین فیہا ابدا روح عزیزی ۵ آپ جانا چاہیے کہ جس جگہہ ذکر حقتعالے کا ہے اوس جگہہ رسول کا بھی ذکر ہے مگر تین جائے پر نہیں اذان کی آخیر میں کہ فقط لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا جاتا ہے دوسرے چیخنے کے بعد کہ فقط الحمد للہ کہا جاتا ہے تیسرے ذبح کے وقت کہ فقط بسم اللہ کہا جاتا ہے اور ان جگہہ پر رسول کا نام نہ لینی کی ایک وجہ ہے کہ اپنے مقام پر ذکر کیا جاویگی اور جب تیسو نعمتونکو کہ اصلی اور فرعی ہیں بیان فرمایا تو وہ خصوصیت کہ سارے انبیاؤں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے ثابت ہوئی اب بیان فرماتے ہیں کہ یہ سب اوس صبر کی کرت سے ہے کہ سختیوں پر عارفی راہ میں رنجہ اٹھایا ۵ عزیزی وغیرہ ۵ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ پر تحقیق ہر مشکل کے ساتھہ آسانی ہے تحقیق سختی کے ساتھہ آسانی ہے دوسری بہی اور اس آیت کے مکرر لانے کی دو وجہیں ہیں پہلی وجہ یہہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ آنحضرت صلعم بعد نزول اس آیت کے ہنستے ہوئے گہر سے باہر تشریف لائے اور صحابہ سے فرمایا کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے دیا سختی کے بعد دو آسانی کا وعدہ فرمایا ہے ایک آسانی دنیا میں اور ایک آخرت میں چنانچہ بعضے شاعر نے کہا ہے ؎

اِذَا اشْتَدَّتْ بِكَ الْبَلْوٰی فَفَكِّرْ فِیْ اَلَمْ نَشْرَحْ + فَعُسْرٌ بَیْنَ یُسْرَیْنِ اِذَا فَكِّرْتَہٗ فَافْرَحْ + یعنی جب ہجوم کریں تجہپر بلائیں تو غور کر الم نشرح کے معنوں اوسوقت کہ ایک سختی دو آسانیوں کے بیچ واقع ہوئی ہے پہر جب اس مضمون کو غور کریگا تو خوشیاں کریگا کہ میری ہی سختی رہنے والی نہیں ہے اور حدیث صحیح میں وارد ہے کہ لَنْ یَّغْلِبَ عُسْرٌ یُسْرَیْنِ یعنی ایک سختی دو آسانیوں پر غلبہ نکر سکیگی اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ یہہ تکرار تاکید کے واسطے ہے کہ مصیبت میں

آسید آسانی کی منقطع ہوجاتی ہے تو اس مقام مین گمان ثبات کا ہتا کہ مصیبت مین پھنسے ہوؤنکو
شاید حاصل ہونا آسانیکا بعد اس سختی کے یقین ہو اسواسطے آسانی کے تاکید لاکی احتیاج ہوئی اگر
کسی کے دل مین یہہ شبہہ گذرے کہ جسطرح یسر وجاے مذکور ہے اسیطرح عسر بھی دو جاے پر ہے عسر کے
وحدت اور یسر کا تعدد کیہانسے یوچہا گیا اسکا جواب یہہ ہے کہ عربیت کے واقف کہتے ہین کہ
جب نکری کو بعد نکری یا معرفی کے لاتے ہین تو وہ جدائی کو چاہتا ہے اور دونون کے مضمون
جدا ہوتی ہین اور جب معرفی کو بعد نکری یا معرفی کے لاتے ہین تو وہ اتحاد کو چاہتا ہے اور دونون
کا مضمون ایک ہوتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ارسلنا الی فرعون رسولا فعصے فرعون الرسول
یعنی الرسول کے لفظ کو معرف باللام بعد نکرے کے لائے اور دونون لفظون سے مراد ایک ہے
اسیطرح جاءنی رجل جاءنی رجل فقال رجل مین یہی ظاہر ہے کہ نکرے کی بعد نکرہ آیا ہے اور دونون سے
علیحدہ علیحدہ رجل مراد ہین تو یہان پر عسر کو دو مرتبے معرفہ لائے لیکن دونون ایک ہین اور
یسر کو دونون جلسے پر نکرہ لائے تو دو یسر پوجہے گئے اور اس مقام پر ایک اعتراض مشہور ہے
وہ یہہ ہے کہ مع کا لفظ عرب کے لغت مین ساتھہ اور ملی کے معنون مین ہے تو چاہیے کہ تنگی اور
فراخی کا زمانہ ایک ہو اور یہہ ممکن نہین ہے اسواسطے کہ دو ضد ونکا جمع ہونا ایک زمانے مین لازم
آتا ہے والضدان لا یجتمعان اسکا جواب یہہ ہے کہ مع کا لفظ لغت مین اگرچہ مقارنت اور نزدیکی
کیواسطے ہے لیکن جو ایک چیز بعد ایک چیز کے جلدی حاصل ہوتی ہے تو اس نزدیکی کو بھی
ملنا بولتے ہین اور مع کے لفظ کو وہان استعمال کرتے ہین اور یہہ مقام بھی اس قسم کا ہے اسواسطے
کہ دنیا کے سختی اگرچہ لمبی اور دراز ہو لیکن جو آخرت دنیا سے بہت متصل ہے تو گویا جدائی
نہین ہے اور دنیا سے ملی ہوئی ہے ۞ عزیزی (روح) ۞ فاذا فرغت
فانصب والی ربک فارغب ۝ پھر جب تو فارغ ہو ہر منصب کے حق ادا کرنے سے پھر
محنت کر اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے مین اور اپنے پروردگار کی طرف رغبت کر اور بعضے مفسرون نے
اسکے معنے یہہ کہے ہین کہ جب فرض نماز سے فارغ ہو تو دعا کیواسطے ہاتھہ اٹھا اور بعضون نے
کہا ہے کہ جب التحیات کے پڑہنے سے فارغ ہو تو اپنے دنیا اور آخرت کے واسطے دعا کر ۞
عزیزی ۞ وسخن تو بدرگاہ قرب مقبول ست ودعوات طیبات تو در محل قبول ست چہ مقصود
کون ومکان جود ست ست خدا امید ہا بخشہ مقصود دست ست ودر لیل معراج ندا آمد کہ اے محمد بخواہ تا
بخشیم رسول علیہ السلام گفت خداوندا ہر پیغمبرے از تو عطای یافت ابراہیم را خلعت دادی
بامویسی بے واسطے سخن گفتی در آسمان رامکان عالی رسانیدی داؤد را ملک عظیم دادی ذلت
وے بیامرزیدی سلیمان را ملکی دادی کہ بعد ازان کس را سزاے ان ندادی عیسیٰ را از شکم مادر تو راۃ
وانجیل در آموختی ومردہ زندہ کردن بدست وے آسان کردی وابرار اکمہ وابرص مراورا دادی
جواب آلہی آمد کہ یا محمد اگر ابراہیم را خلعت دادم ترا محبت دادم واگر با موسیٰ سخن گفتم بے واسطہ لیکن گوش

مذید دا تو سخن گفتم بے حجاب و گویندہ دیدی واگر ادریس را بآسمان رسانیدم ترا زا زآسمان بحضرۃ قاب قوسین
او ادنی رسانیدم واگر داؤد را ملک عظیم دادم وزلت دے بیامرزیدم امت ترا ملک قناعت دادم گناہان
ایشان بشفاعت بیامرزیدم واگر سلیمان را مملکت دادم ترا سبع مثانی و قرآن عظیم دادم وفاتحۃ سورۃ
بقرہ کہ ہیچ پیغمبر بجز تو ندادم دعاہائے تو در آخر سورۃ البقرا جابت کردم وعطینک الکوثر وترا
بستہ خصلت بر اہل زمین و آسمان فضل دادم کہ الم نشرح لک صدرک دیگر ووضعنا عنک وزرک سوم
ورفعنا لک ذکرک وعطیتک ثمانیۃ سہم الاسلام والہجرۃ والجہاد والصلوٰۃ والصدقۃ وصوم رمضان والامر
بالمعروف والنہی عن المنکر وارسلنک الی الناس کافۃ بشیرا ونذیرا وجعلتک فاتحا وخاتما ۱۲ درح البیان
اگر کوئی سوال کرے کہ الم نشرح کو مضارع کے صیغہ سے اور اوسکے معطوفوں کو جیسے ووضعنا ورفعنا کو
ماضی کے صیغے سے کس واسطے ذکر کیا اسکا جواب عین تفسیر میں اشارہ کیا گیا ہے کہ شرح صدر کا پہلے سے
بلکہ سب نعمتوں کی جڑ ہے تو ہمزا ستفہام انکار کیلا اوسکے نفی پر لائے اور بمضارع کے صیغے سے ذکر کیا
تاکہ شرح صدر کی تجدد اور دوام پر دلالت کرے اور وضع اور رفع فرعی نعمتیں ہیں اور پہلے کہ شرح
صدر کے سبب سے حاصل ہوئے ہیں اسواسطے انکا اسی صیغہ سے ذکر کیا کہ استمرار پر دلالت کرے اور اس
ترکیب میں اسبات کی طرف بھی اشارہ ہوا کہ شرح صدر کے سبب سے وضع وزر سے ہو فراغت پائی ہے بعینہٖ
جب شرح صدر کا کیا تو وضع وزر دونوں عمل میں آچکے اور ہو چکے اسواسطے کہ وضع اور رفع اوسی شرح صدر کا
ثمرہ اور اوسیکا پھل ہے واللہ اعلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرا سورۃ الم نشرح فکانما جاءنی وانا
منہم فغفر عنی لے کشف عنی واراہ ۱۲ بیضاوی عزیزی ۱۲ سورۃ والتین
یہ سورت مکی ہے اسمیں آٹھ آیتیں اور چونتیس کلمے اور ڈیڑھ سو حرف ہیں اور اس سورت کا نام سورۂ تین
اسواسطے رکھا ہے کہ تین عربی لغت میں انجیر کے پھل کو کہتے ہیں اور انجیر فائدہ بخشنے اور خوبی میں
سب میووں سے جامع ہے جیسے آدمی کا بدن سب بدنوں سے جامع ہے اور اس جامعیت کے سبب سے مستحق
فیضان رو چکا ہوا ہے کہ جامع کمالات کا ہے بس مشابہ ہے قرآن کے لفظوں کے ساتھ کہ سمیٹ لے
والی بہت سے اسرار دل کے ہیں اور اس سورتمیں ثابت کرنا حشر اور معاد کا یعنی آخر تک کمال تاکید کے
ساتھ منظور ہے اسیواسطے اس سورت کی ابتدا میں چار قسمیں مذکور ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم
والتین قسم ہے انجیر کی اور انجیر کو اور میووں سے ایک خصوصیت ظاہری ہے اور ایک خصوصیت
باطنی سو جو ظاہر خصوصیت ہے وہ یہ ہے کہ وہ غذا بھی ہے اور میوہ بھی ہے اسواسطے کہ وہ ایک چیز ہے
لطیف سریع الہضم لیمن طبع اور سڑی مواد کو بدن کی اندر سے پسینے کے راہ سے نکلتا ہے اسیواسطے
باوجود حرارت کے تب کو مفید پڑتا ہے اور بلغم کو تحلیل کرتا ہے اور گردے اور مثانہ کو نگریہ سے پاک کر دیتا ہے
اور بدنکو موٹا کرتا ہے اور سام کو کھول دیتا ہے اور دفع کرتا ہے کبد اور طحال کے سدوں کے بے نظیر ہے
اور ایک عجائبات سے اس میوے کے یہ ہے کہ سب کہا نہیں آتا ہے کوئی چیز پھینکنے کے لائق نہیں کہتا
قرآن کی طرح بالکل مغز ہی مغز ہے ایسا چھلکا کہتا ہے کہ کہا نہیں نہ آوے نہ گٹھلی رکھتا ہے کہ پھینکی

سورۃ والتین ۹۵ مکیۃ

جاوے اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک طباق
بھرا ہوا انجیر ونکا بطور ہدیے کے لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اونمین سے نوش بھی فرمائی
اور یارونکو ارشاد فرمایا کہ کھاؤ کیونکہ یہ میوہ گٹھلی نہین رکھتا اور بہشتکی میوے بھی ایسے ہی ہین
سو اسکو کھاؤ کہ بواسیر کے مادہ کو دفع کرتا ہے اور نقرس کے درد کو نہایت مفید ہے اور حضرت امام
علی موسی رضا رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہمیشہ انجیر گندہ دہنی کو دفع کرتا ہے اور سر کے
بالونکو بڑہاتا ہے اور فالج سے ہن دیتا ہے اور عجائبات سے اس میوے کی ایک یہ ہے کہ برابر ایک
لقمہ کے بنایا ہے نہ چھوٹا نہ بڑا کہ کہانیوالے کو کسیطرح کی محنت اور مشقت نہو اور وہ جزو اوسکی باطنی
خصوصیتین ہین سو اونمین سے ایک یہ ہے کہ یہہ میوہ کمال والو نسے نہایت مناسبت رکھتا ہے
کہ ظاہر اور باطن اوسکا ایکسان ہے اسواسطے کہ نہ گٹھلی رکھتا ہے نہ چھلکا بخلاف اور میوونکے
کہ باہر کا اونکی کھانیکے لایق ہے اور اندر کا پھینک دینے کے قابل دوسرے یہہ کہ اس میوے کا
عجب درخت ہے کہ اپنے کمال کو قبل دعوے کے ظاہر کرتا ہے کہ اول پہلتا ہے اور پیچھے پھوتا ہے بخلاف
اور میوونکے درختون کے کہ اول اونکے پھول پتے نکلتے ہین پھر پیچھے سے میوہ ظاہر ہوتا ہے گویا
کہ یہہ درخت صفت اثبات کی رکھتا ہے کہ اول غیر کو فائدہ پہنچاتا ہے بعد اوسکے اپنی آرائشگی
اور بدنکی تدبیر کرتا ہے اور دوسرے درخت معاملہ دار لوگونکی طرح سے ہین کہ اول اپنا بھلا کر لیتے ہین
اوسکے بعد اور دونکو فائدہ پہنچاتے ہین اور ایک یہ ہی ہے کہ جسقدر مفید یہ میوہ رکھتا ہے اور
میوے نہین ہے کہ ایک سال مین کئی بار پھلتا ہے اور باوجود ان سب باتونکے اس میوے
درخت کو ایک بڑی مناسبت ہے انسانسے کیونکہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بہشت مین
بسبب تقصیر ہو جانیکے بہشتی پوشاک اونکی اوتاری گئی اور ننگی رہگئی تو پھر اکر جسدرخت کی نزدیک
گئے کہ اوسکے پتے لیکر اپنا تن ڈہانکین وہ درخت اونچا ہوگیا اور پتے اونکو نہ دئے اور جب انجیر کے
درخت کی پاس گئے تو یہہ اونچا نہوا تب اونہون نے اوسکے پتے بہت سے توڑ کر اپنی ستر کو
چھپایا اور بعضے کسان لوگ یعنی کہتی کرنیوالے کہتے ہین کہ کامل جہاڑ وہ ہے کہ جسمین دس چیزین
موجود ہون جڑ اور ڈالیان اور پتے اور پھول اور میوہ اور گٹھلی اور گوند اور چھال اور چھلکا
اور شیرہ جیسے کھجور کا درخت کہ یہہ دسون چیزین اسمین موجود ہین اور جسدرخت مین ان دسمسے
چیزونسے کم ہون وہ درخت ناقص ہے پس انجیر گٹھلی نہین رکھتا ہے تو چاہیے کہ وہ ناقص
ہو جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ نقصان عین کمال ہے کیونکہ گٹھلی کچھ کھانے کی چیز نہین ہے
پھینک دینے کی چیز ہے پس ہونیسے اوسکا ہونا بہتر ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جناب باری نے
اسکی جمعیت پر یعنی سب میوونکی خوبیان اوسمین موجود ہین اور فوائد ضروری پر لحاظ فرماکر
اوسکی قسم کہائی ہے اور اوسکی مناسبت کو جو انکی جامعیت کے ساتھہ رکھتا ہے رعایت
فرمائی ہے ۵ عزیزی ۵ روح ۵ وَالزَّيْتُونِ ۝ اور قسم ہے زیتون کی ۵

۵ حضرت آدم ۱۲

۵ بیان آدم علیہ السلام قسم ۱۲

ف کہا زیتون ایک درخت ہے بابرکت جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور کہا عکرمہ نے والتین والزیتون دو پہاڑ ہیں کہا قتادہ نے تین وہ پہاڑ ہے کہ جس پر دمشق ہے اور زیتون وہ پہاڑ ہے کہ جس پر بیت المقدس ہے لاسنما تیار التین والزیتون اور کہا ضحاک نے کہ وہ دو مسجدیں ہیں شام میں کہا ابن زید نے کہ تین مسجد دمشق کی ہے اور زیتون مسجد بیت المقدس کی اور کہا محمد ابن کعب نے تین مسجد اصحاب کہف کی ہیں اور زیتون مسجد ایلیا کو معالم التنزیل و فی الحدیث علیکم بالزیت فانہ یکشف المرۃ ویذہب البلغم ویشد العصب ویمنع العشی ویحسن الحلق ویطیب النفس ویذہب الہم رواہ ابو نعیم

وَطُورِ سِينِينَ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝

اور قسم ہے طور سینا کی اور قسم ہے اس شہر امن والے ہوئے کی یعنی مکہ کے جو شہر تولد اور وطن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور سین لڑائی اور جنگ حرام ہے قولہ طور سینین ہو الجبل الذی علیہ موسے علیہ السلام کہا اور دے نہ نہیں ہر پہاڑ کہ کہا جاوے واسطے اوسکے طور مگر یہ کہ ہوئے بیچ اوسکے درخت اور پھل اور نہیں تو بس وہ پہاڑ ہے فقط اور سین اور سینا نام ہے واسطے موضع کے اور منے سینین اور سیناء زبان سریانی میں صاحب شجر کو کہتے ہیں یا حسن مبارک ساتھ لغت حفصہ کے قولہ وہذا البلد الامین لے الآمن وہو مکۃ شرفہا اللہ تعالیٰ ویجوز ان یکون فعیلا بمعنی مفعول یعنی المامون فی الحدیث سمی امن فی احد الحرمین یعنی یوم القیامۃ آمنا اور یہ شہر مکرم معظم حجاز کے ولایت میں داخل ہے اور وہ ولایت درمیان ولایت شام اور عراق اور مصر اور یمن کے واقع ہے اور اس ولایت میں کئی شہر ہیں چنانچہ ایک ایک ان میں سے یہی شہر ہے اور ایک مدینہ منورہ اور ایک یمامہ اور بیت پر گنہ ان تینوں شہروں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور عمل مکہ معظمہ کا بعضے طرف سے دس منزل ہے خصوصاً جو سرحد یمن کی طرف واقع ہے اوسکو دن کان وہ مکہ معظمہ سے دس روز کی راہ ہے اور بعضے طرف سے کم ہے جیسے مدینہ منورہ کی طرف کہ سرحد اوس طرف کی ایک گانو ہے کہ اوسکو جاوہ بن جنع کہتے ہیں اور وہ ایک گانو ہے درمیان عسفان اور مرکہ کے ڈیڑھ منزل پر ہے اور عراق کی طرف ایک گانو ہے کہ اوسکو عمیر کہتے ہیں وہ پہلی سیفدر ہے اور گرداگرد مکہ معظمہ کے حد حرم کی ہے کہ وہاں شکار کرنا اور درخت کاٹنا درست نہیں ہے اور اگر اتفاقاً کسی نے وہاں شکار مارا یا جہاڑ کاٹا تو ہر کفارہ آتا ہے اور جو حرم کی درازی مسجد الحرام کے مشہور باب بنی شیبہ سے دو میناروں تک کہ عرفہ کی طرف حرم کی حد پر کھڑے ہیں پینتیس ہزار دو سو دس گز ہے اور باب علات سے اوہنیں دو میناروں تک پینتیس ہزار تراسی گز ہے اور عراق کی طرف اون دونوں میناروں تک کہ راہ پر دو می نخلہ کی بنائی ہیں ستائیس ہزار ایکسو باون گز ہے اور باب علات اوہنیں دونوں میناروں تک پچیس ہزار پچیس گز ہے اور تنعیم کی طرف سے کہ مدینہ منورہ کی سمت کو واقع ہے حد حرم کی بارہ ہزار چار سو بیس گز ہے اور یمن کی طرف دیوار سے باب ابراہیم کی عرض حد کی نشان تک جو بیس ہزار پانچسو نو گز ہے اور دیوار سے باب الماضی حرم کی حد کی علامت تک گز کوکہ وہ بھی یمن کی طرف ہے بائیس ہزار آٹھ سو چہتر گز ہے اور حساب کے رو سے حرم کے دور کو سینتیس کوس لکھا ہے واللہ اعلم اور حد حساب سے حرم کے وہی ہیں جو مذکور ہوئے یعنی شکاری جانور وغیرہ

نہ وہان شکار کرنا درست ہے اور نہ سایہ اور پانی سے ہانکنا اور نہ درخت اور نہ سبزہ وہانکا کاٹنا اور گھاس نرا
اور نہ پتے جھاڑنے یہہ سب جائز نہین مگر اذخر اور شاکہ دوا کی ضرورت کے واسطے جائز رکھے ہے
اور یہہ بھی ہے کہ اس جگہ کہہ آدمی ارادہ کرنے سے گناہ کی پکڑا جاتا ہے سوائے اور مکانونکے اور عبادت
اور بندگی وہانکی بہت ثواب رکھتے ہے چنانچہ حسن بصری رض عنہ سے منقول ہے کہ ایک روزہ
مکہ معظمہ کا برابر لاکھہ روزون کے ہے اور ایک درہم دنیا اس مکان مبارک مین برابر لاکھہ درہم کے
ہے اور حاکم کے مستدرک مین ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حسنات الحرم کل حسنۃ بمائۃ الف حسنۃ
یعنی ہر نیکی کہ حرم مین کی جاتی ہے برابر لاکھہ نیکی کے ہے اور یہہ بھی حدیث شریف مین ابن عمر سے
واقع ہے کہ من مات بمکۃ فکانما مات فی السماء الدنیا یعنی جو کوئی مرا مکہ معظمہ مین تو گویا کہ وہ دنیا کے
آسمان پر اور نشانیان عجیب وغریب نظر آتے ہین اگر درندہ جیسے بھیڑیا یا چیتا کسی جانور کے پیچھے
دوڑتا ہے وہ جانور جب حرم کی حد مین داخل ہو جاتا ہے تو وہ درندہ پھر جاتا ہے اور ہرگز حرم مین
داخل نہین ہوتا اور بہت لوگون نے حرم کی حد مین ہرنون کو اور درندے جانورونکو ایک جگہہ مین
دیکھا ہے اور یہہ بھی ہے کہ پرندہ جا وڑتے ہوئے بیت اللہ کے قریب آتے ہین تو کچھہ اور کچھہ اور ہو کر
پھٹ جاتے اور خانہ کعبہ کے اوپر نہ گر نہین جاتے یہہ بات عایثہ لوگ دیکھتے ہین اور یہہ بھی ہے
کہ پانی زمزم کے کوئی کا شب برات کو جوش کرتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ زمزم کے پانی مین ایک خاصیت
ہے کہ اوسکی پینے سے سیری حاصل ہوتی ہے اور دیکھنا زمزم کی طرف نفاق سے امن مین رکھتا ہے
اور جو کوئی زمزم کا پانی جس نیت سے پیوے وہی مراد پاوے اور فرمایا کہ جو کوئی خانہ کعبہ کی طرف
دیکھے ایسلیے کہ میرے اگلے پچھلے گناہ بخشے جاوین تو وہ قیامت کو بخشا جاویگا اور خدا تعالی کی
پناہ مین ہوگا اور فرمایا جسنے فقط کعبہ کیطرف دیکھا نہ تو اوسکا طواف کیا اور نہ وہان نماز پڑہی تو بھی
دیکھنا افضل ہے خدا تعالے کے نزدیک ایک برس کی عبادت سے جو مکہ مین نہ کی ہو اور وہ ایک
برس کہ عبادت ایسی ہو کہ دن کو اوسمین روزہ رکھا ہو اور رات کو نماز اور رکوع سجدہ برابر
کرتا رہا اور فرمایا جو کوئی کعبہ کی طرف منہ کرکے ایکساعت بھی بیٹھا خاص اللہ کی رضامندی اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی لئی اور کعبہ کی بڑائی ہی اوسکی دلمین ہو تو اوسکو اللہ تعالے
دیتا ہے ثواب اوس شخص کا سا جسنے حج کیا اور عمرہ بجا لایا اور جہاد کیا اور گھوڑا اللہ کی راہ مین
جہاد کے لئے دوڑایا ہو اور روزہ رکھتا ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلے پہل
خدا تعالے رحمت کی نظر مکہ والون پر کرتا ہے جو طواف کرتے یا نماز پڑہتے یا مسجد مین بیٹھے
یا کعبہ کی طرف کو منہ کئی ہوئے دیکھتا ہے تو اوسکو بخش دیتا ہے فرشتے عرض کرتے ہین کہ
کہ ابتو وہان کوئی نہین رہا مگر ایک لوگ پڑے سوتے ہین حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے کہ اونکو بھی
ہمارے بخشون ہوئے ہین شامل کردو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رمضان کا
مہینہ تمام وکمال مکہ مین کرے اور تمام مہینہ کے روزہ رکھے اور نماز تراویح اور تہجد کی ادا کرے

بیان فضیلت بیت اللہ شریف

اور جو کچھ ہو سکی کار خیر کرے تو خدا تعالیٰ اوسکے لئے رمضان کے ایک لاکھ مہینوں کا سا ثواب عطا فرماتا ہے
ایسے وہ رمضان کہ غیر مکہ میں گذارے ہوں اور اوسکی لئی ہر روز کی گنتی کے برابر بخشش ملتی ہے اور
شفاعت فضیلت اوسکی ہوگی اور برابر گنے ہر دن کے رمضان سے بہشت میں درجے بڑھتے ہیں اور ہر روز کے
عیوض میں ثواب غلام آزاد کرنیوالے کا سا پاتا ہے اور فرمایا جو کوئی سات بار خانہ کعبہ کا طواف کرے تیز
گرمی میں سرنگلے ہو کر اور ہر دفعہ میں حجر اسود پر بوسہ دیتا ہے اور رکن یمان میں کسی کو ایذا نہ پہنچاوے
اور دنیا کی بات نہ کرے سوائے ذکر خیر کے تو بدلے ہر قدم کے جو رکھے اور اٹھاوے ستر ہزار نیکیاں پاوے
اور ستر ہزار درجے اوسکے لئے بلند کئے جاوین اور اس کے نامہ اعمال میں ستر ہزار برائیاں دور کی جاوین
اور فرمایا کہ طواف کرنیوالی کی لئے ستر ہزار فرشتے جو وہاں مقرر ہیں بخشش چاہتے رہتے ہیں اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کعبہ کا طواف کرنیوالا اللہ کی رحمت میں آتا ہے بیشک خدا تعالےٰ
فخر کرتا ہے روبرو فرشتوں کے اوسکے کہ طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا اور فرمایا کہ جسکا حج مقبول ہو جاوے
اوسکو اون ہوگا چار سو آدمیوں کی شفاعت کرنے کا خواہ وہ لوگ اپنے کنبہ کے ہوں خواہ اور مسلمان
ہوں اور روایت ہین ہے کہ جسقدر لوگون کو چاہے گا خدا تعالےٰ اوس حاجی کی سفارش سے بخشدیگا
اور فرمایا کہ جو کوئی مکہ کی چار دیواری مین مرا وہ ایسا ہے کہ جیسے چوتھے آسمان پر مرا اور جو مدینہ
منورہ کی چار دیواری مرا وہ ایسا ہے کہ آسمان اول پر مرا اور فرمایا کہ اوٹھاویگا اللہ تعالےٰ مکہ کے
گورستانین سے ستر ہزار شہید جو حساب جنت مین جاوین گے اور انکی چہرہ چھودھوین رات کے
چاند کی مانند روشن ہون گے اور اون مین سے ہر ایک آدمی ستر ستر آدمیون کی شفاعت کریگا
صحابہ نے عرض کیا کہ وہ لوگ کون ہونگے اور فرمایا کہ جو کوئی خانہ کعبہ مین آتا ہے خدا کی حرمت
آتا ہے اور جو وہانسے نکلتا ہے بخشا ہوا نکلتا ہے اور فرمایا کہ کوئی عمل حج مقبول سے زیادہ ثواب مین نہین
ہے اور فرمایا کہ جو کوئی ایسا حج کرے کہ اوسمین بیفائدہ بات نہ کرے اور فحش نہ بکے اور حرام نہ کھاوے
وہ ایسا پاک ہو جاتا ہے گناہونسے جیسے اوسکی ماں نے آج ہی اوسکو جنا اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالےٰ
ہر روز اکیسو بیس رحمتین خانہ کعبہ کے لیے بھیجتا ہے اونمین سے ساٹھ تو طواف کرنے والونکے لیئے
ہین اور چالیس وہانکی نماز پڑھنیوالونکے لئے اور بیس وہانکے بیٹھنے والونکے لئے جو خانہ کعبہ کو
دیکھتے رہتے ہین اور دیکھنا کعبہ کی طرف عبادت ہے اور جو کوئی صبر کرے مکے کی گرمی پر ایک
دن کی تو اوس سے دوزخ سو برس کے مسافت دور ہو جاتی ہے اور جو کوئی مکے مین ایک روز بیمار
لکھتا ہے خدا تعالےٰ اوسکی لئے عمل صالح جو عمر بھر کرتا تھا کہ وہ عمل صالح ساٹھ برس کی عبادت ہے
اور فرمایا کہ حاجی لوگ راہ مین جو کچھ خرچ کرتے ہین اوسکے عوض مین اللہ تعالےٰ مرنے سے پہلے
ہزار چند اوسکو دیگا اور قسم ہے اوس خدا کی کہ محمد کی جان اوسکے دست قدرت مین ہے کہ ہر ایک
درہم اوسمین کا یعنی اوس ثواب مین کامل اور بھاری ہوگا بوجہ ہین اس پہاڑ سے اور اشارہ
کیا اپنے جبل ابوقبیس کی طرف اور اسیطرح فضائل حرمین شریفین کے از حد ہین حاصل کلام

یہہ کہ سکونت حرمین شریفین کی سعادت ابدی ہے اور نکلنا اوس سے شقاوت سرمدی ہے چنانچہ حضرت خواجہ حسن بصری رح نے لکھا ایک دوست زاہد کو کہ وہ مکہ معظمہ مین صانہا اللہ تعالی الی یوم الدین سکونت رکھتا تھا اور چاہتا تہا بسبب تنگ حالی کے کہ مکہ سے نکل جاوے فرمایا کہ رہنا مکہ معظمہ مین سعادت ابدی ہے اور نکلنا اوس سے شقاوت سرمدی ہے اگر تجکو وہان دو پیسے حاصل ہون تو بہتر ہے اِس سے کہ دو ہزار اور جاوے پاوے اور فرمایا عجب ہے تیری عقل پر کہ نیت نکلنی کی وہان سے کی ہے تو نے بعد اسکے کہ حق تعالی نے تجکو اپنے فضل سے اہل حرم سے کیا اور ہمسایہ بنایا تمام عالم اس آرزو مین ہین ہزارون مین سے کیسکو یہہ دولت عظیم میسر ہوتی ہے پس شکر اس نعمت کا بجا لا اور جب تک کہ قید حیات مین ہے زنہار مکہ سے نکلنا کہ شیطان تجکو خراب کرنا چاہتا ہے اور اپنے پر لازم جان صبر و تقوی اور ادب کو بلاشبہ مکہ بہترین اور محبوب ترین زمین کا ہے اللہ تعالی کے نزدیک اور بزرگتر تمام روے زمین سے ہے اور فضیلت دی ہے اوسکو تمام شہرون پر اور ذکر کیا ہے اوسکو قرآن مجید مین کئی جگہہ سے زیادہ اور او سکے فضیلت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احتی حدیثین بیان فرمائی ہین کہ حد شمار سے باہر ہین خلاصہ یہہ کہ اوس دوست کو سمجھا کے اقامت مکہ معظمہ پر ضبط کرو یا مساسات ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ یہہ شہر مبارک بسبب کمال جامعیت کے نہایت عالی مرتبے کو پہنچا ہے اسیواسطے اس سورتین اسی شہر کی قسم پر ختم فرما کر مطلب کو ارشاد فرمایا لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیکو بہت اچھی صورت بنانے مین یعنی آدمیکو سب حیوانون مین خوبصورت بنایا ہے ۵ روح ۵ عزیزی ۵ التقویم بتصییر الشئی علی ما ینبغی ان یکون علیہ فی التالیف والتعدیل کما قال وصورکم فاحسن صورکم اے صورکم احسن التصویر وکذا خلقہ متصفا بالصفات الالٰہیۃ من الحیاۃ والعلم والارادۃ والقدرۃ والسمع والبصر والکلام التی ہی الصفۃ الحقیقۃ للالٰہیۃ المشار الیہا بقولہ علیہ السلام خلق اللہ آدم علی صورتہ وعلیہ یدور معنی قولہ علیہ السلام من عرف نفسہ فقد عرف ربہ فالانسان مظہر الجلال والجمال والکمال ۵ روح البیان ۵ قولہ لقد خلقنا الانسان الخ یعنی مقرر ہمنے پیدا کیا انسانکو بہت اچھی صورت اور ترکیب مین اسواسطے کہ اگر ظاہر اسکا دیکھیئے تو کمال حسن وجمال کے ساتہہ موصوف ہے قد اور قامت مین اور دوسرے اندامونکے خوبی اور برابر ہین گردن اوسکی نہ بہت لمبی ہے اونٹ کی سی نہ بہت چھوٹی ہے کہ بیڈول سی ناک اوسکی نہ ایسی لمبی جیسی ہاتہی کی سونڈ نہ اور چوپایون کی طرح نیچے معلوم ہیئت ہر سب اعضا مین فکر کیا چاہیے اور خوبی حسن وجمال دریافت کیا چاہیے اسیواسطے امام شافعی رحمۃ اللہ کے زمانے مین ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا تہا ان لم تکن فی احسن من القمر فانت طالق یعنی اگر تو چاند سی اچھی نہوگی تو تجھکو مین نے طلاق دی سب علما اوس وقت کے حیران ہوئے اور طلاق پڑنے کا حکم دیا جب یہہ استفتا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا فرمایا کہ طلاق واقع نہین ہوئے اسواسطے کہ اوسکی عورت

لے تقویم یعنی سیدہ کرنا کسیکو اوسکے لایق جو چیز کہ اوسکے لایق ہے پیدا کرنا جو چیز کہ چاہیے اوسکو دینا جیسا کہ اوسکے لایق ہے جیسا کہ مصور کیا کوئی چیز کو مصور کیا کاغذ اسے مصور کیا کاغذ پر اپنی صورت کا اور کسیکو پیدا کیا اوسکو شخصیت سے اور اعضا اور ارواح اور قوتون اور کمالات اور کلام

کہ وہ صورت حسن ہے

جو کہا اللہ نے کہ پیدا کیا ہمنے آدمی کو بہت اچھی صورت پر

جیسا کہ اللہ نے کہا کہ پیدا کیا ہمنے آدمی کو بہت اچھی صورت پر

نفس ناطقہ اور اوسکے قوی کو اور اوسکی ترکیب کو

اپنے سے مشابہ کیا اللہ نے آدم علیہ السلام کو

اپنے سے یعنی قول علیہ السلام کا

کہ جو پہچانا اپنے نفس کو پہچانا اپنے رب کو

یعنی پیدا کیا انسان کو

جلال اور جمال اور کمال کا

انسان ہے اور ان ان کو حق جل علا نے فرمایا ہے کہ مین نے اچھی صورت مین اوسکو بنایا ہے اگر جانو کی صورت اسے اچھی ہوتی تو حسن تقویم اوسکی تعریف مین کیون فرماتا ہے ولنعم ما قیل ما انت یا دجاجۃ لو لم یشبہہا بالشمس والبدر لا بل انت یا جبہا من این للشمس خال فوق وجنتہا وضحک من نظام الدر فوق نحرہا من این للبدر الجفان مکللۃ بالتبر والفضۃ یجبر نے فی حورہا یعنی نہین ہے تعریف کرنیوالا اسے وہ شخص جو تشبیہ دیتا ہے انسان کو آفتاب اور ماہتاب سے بلکہ تو ہو جو کرنیوالا ہے اوسکا کہان ہے آفتاب کے تل رخسارے پر اور ہنسنے مین لڑے موتیون کی منہ مین اوسکی کہان ہے چاند کی پلکین سر مہ والیان جادو بہر ہے اور فتح اور نصرت جاری ہے کنار و نین اوسکی اور ظاہر بات ہے کہ چاند کو سوائے روشنی اور چمک کے کچھ اور نہین ہے اور یہ نسخہ جامع ہے نقاشی کے نزاکتون کا اور طرح طرح کے نکلون کا چنانچہ کہا گیا ہے ؎ من ماہ ندیدہ ام کلہ دار شمن سرو ندیدہ ام قبا پوش یعنی مین چاند نہین دیکھا ٹوپی پہنے ہوئے اور سرو کو نہین دیکھا مینے قبا پہنے ہوئے اور اس سبب سے یہ بھی ہے کہ کوئی صورت دنیا مین لائق عبادت کنندہ کے نہین ہے جیسے آدمی کی صورت ہے کہ قیام اور رکوع اور سجود سب اوسے ہو سکتا ہے اور اگر اوسکی جزن کا بیان تفصیل کے ساتھ کیا جاوے جیسا کہ علم تشریح مین بیان ہے تو اسکو دفتر کے دفتر چاہئین اسواسطے اس بیان سے خاموش ہونا اور زبان قلم کو روک رکھنا بہتر ہے اور اگر اوسکی باطن کے معنی غور کرین تو چار عالم اس نسخہ جامع مین لپٹی ہین عالم شہوت کا اور عالم غضب کا اور عالم وہم کا اور عالم خیال کا اور ان چارون عالم کو غیبے حاکم کے حکم کا سخر اور تابعدار کیا ہے اور اس حاکم کو شرع کے نورانی شعلے سے تہنون کی روشنائی بخشی کہ پہلے بری کو اس نور سے پہچان لے پھر جب حکم اوس حاکم کا ان چارون عالم پر غالب ہوتا ہے تو آدمی بڑے مرتبے کے کمال اور جامعیت کو پہنچتا ہے اور جو چیز کہ کسی عالم متفرق مین اوسکو حاصل ہوتی ہے کسی کو تو قدر نہین ہوتی ہے اس نسخہ جامع سے کہ انسان ہے حاصل ہوتی ہے جیسے معجون مرکب کے خاصیت کہ کسی چیز مین اوسکی اجزاؤن سے وہ خاصیت حاصل نہین ہوتی لیکن غلبہ اس حاکم کا مخفی غیبی مدد اور آسمانی توفیق سے ہوتا ہے اسیواسطے ہر کسی کو میسر نہین ہوتا چنانچہ فرمایا ثم رددناہ اسفل سافلین ۵ پھر ڈالدیا ہمنے اوسکو نیچے سے نیچے یعنی ایسا خوبصورت بناکر سب سے نیچے بھیجا لے خلقناہ من اہل النار الذی ہو اقبح من کل قبیح واسفل من کل سافل لعدم جریانہ علی موجب ما خلقناہ علیہ خالصا لاہل عصاۃ المؤمنین اور فعل التفصیل اسجائے پر تناسل ہے متعدد متفاوت کو اور اسفل سافلین یا تو حال ہے مفعول سے اے رددناہ حالا کونہ اسفل سافلین یا صفت ہے واسطے مکان محذوف کے اے رددناہ الی مکان ہو اسفل الکہ ان اسفل سافلین والاول اظہر پھر یہہ بجہ بعض افراد انسان کے سبب غوطہ مارنے اوسکے دریا شہوت حیوانیہ بہیمیہ مین وفیہ اشارۃ الی ان الاعتبار انما ہو بالصورۃ الباطنۃ لا بالصورۃ الظاہرۃ ولذا قال الشیخ سعدی سعدی ؎ [illegible] ولیکن باید نہ الائے زشت ۔ کہ کافر ہم از روے صورت چو نیست ۔ اور اسفل سافلین

نمرہ ہے عام ہے کل مجرم کو جیسا کہ کہے تو فلان اکرم قائم ۵ معاوروح البیان عزیزی
اے ثم کان عاقبۃ امرھم ان کذبوا بایٰت اللہ ای لم یکن لغتہ ملک الخلقۃ الحسنۃ القویۃ السویۃ ان ردد اہ اسفل من
خلقا ۵ مد ۵ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت لھم اجر غیر
ممنون ۵ مگر اُن لوگونکو جو ایمان لائے ہین اللہ تعالیٰ اور رسول وغیرہ پر اور نیک کام کئے
پہر اون لوگونکا بدلا کم ہنو گا یعنی اون ایمان لانے والون اور نیک کام کرنے والونکا بدلا ایسی
نعمت دیوین گے جو کبھی ہو گی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو مسلمان بندہ پہلے دین کے چلنے
اور طریق پر ہوتا ہے اور وہ طریقہ اس پر ہا پے یا مسافری یا بیماری کے سبب سے چھوٹ جاوے
حق تعالیٰ کاتب الحسنات کو فرماتا ہے کہ نامۂ اعمال مین اس شخص کے ثواب اون طاعتون اور
نیکیون کا کہ ہمیشہ کرتا تہا لکھ دو اور اوسکا ثواب اسی روکومت بلکہ بعضے رواینون مین آیا ہے
کہ مرنے کے بعد اوسکے فرشتو نکو حکم کرین گے کہ اوسکے قبر کے پاس تسبیح اور تکبیر اور تحمید سے مشغول
رہو اور وہ سب اس بندے کے نام لکھو یہانتک کہ قیامت کے دن تلک جب قبر سے اٹہے تو ان بے
انتہا خزانونکو جو پہر مین لاوے اور بعضی مفسرون نے ثم رددناہ اسفل سافلین کی آیت کو بڑہاپے
کی حالت پر قیاس کیا ہے کہ اسحالت مین آدمیکی صورت بدل جاتی ہے اور جوڑ بند ڈہیلے
ہو جاتے ہین اور پیٹہہ جہک کر کمان سی ہو جاتی ہے اور سیدہا پن قد کا برباد ہو جاتا ہے اور
سارا بدن اور سر کے بال سفید ہو کر مبروص یعنی سفید داغ والے کی صورت بنجاتا ہے اور جہریان اوسکے
چہرہ پر پڑ جاتی ہین تو اوسکا چہرہ بدنما معلوم ہوتا ہے اور دانت اکہڑ کر منہ کہنڈر کی صورت
بنجاتا ہے لیکن ان معنونکو استثنا الا الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت کی مناسب نہین ہے مگر جبکہ استثنا
کو منقطعہ کہین سو اوسمین بڑا تکلف ہے اور جو ان آیتونسے معلوم ہوا کہ حقیقت دین کی غالب
کرنا عقل کا ہے تمام قوتون پر جیسے شہوت اور غصہ اور وہم اور خیال اور عقل کو لونسے شرع کر دشمن
کر اپس دین کی تکذیب کرنیکے کوئے وجہ باقی نرہی اسواسطے کہ انسان کے معنوی خوبصورتی
عین دین ہے اور وہ حسن ہر کسی کو مطلوب و مرغوب ہے ۵ عزیزی وغیرہ ۵
وفی التفسیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا مرض اوسافر کتب لہ مثل ما کان یعمل
صحیحا مقیما وفی تفسیر اللیث روے عن النبی علیہ السلام انہ قال ان المومن اذا مات صعد الملکان
الی السماء فیقولان ان عبدک فلانا قد مات فائذن لنا حتی نعبدک علی السماء فیقول اللہ ان سمواتی
مملوۃ ملئکتی ولکن اذہبا الی قبرہ واکتبا حسناتہ الی یوم القیامۃ ۵ روح البیان ۵
فما یکذبک بعد بالدین ۵ الیس اللہ باحکم الحاکمین ۵ پہر کس چیز کو
جہوٹہہ جانتا ہے تو اے منکر قیامت کے کیا نہین ہے خدا تعالےٰ خوب حکم کرنے والا سب حکم کرنے
والونسے ۵ ترجمہ ۵ فما یکذبک الخ پہر کون سی چیز تیری جہٹلانے کا باعث ہوئی ہے اے تو
باوجود ظاہر ہونے ایسی ایسی دین کے مقدمات کے جو اوپر بیان ہو چکے کیا نہین ہے اللہ سب حاکمونکا

حاکم اور جو دوسرے حاکم اپنی رعیت کے واسطے یہہ بات نہین چاہتے ہین کہ ایک فرقہ سے دوسرے فرقہ مین جا ئین یا اعلیٰ مرتبہ سے ادنیٰ کی طرف ہبکین تو حقتعالیٰ کیونکر ایسی حرکت پسند کریگا کہ حکمت کے خلاف ہے اور اگر نظر اوسکی حکمت اور عدالت پر کرین تو معلوم کرین کہ بدلا نیکی کا بدکا پہنچانا اور فرق حرکت بدکار اور نیکوکار مین کرنا حکمت اور عدالت کو واسطے واجب ہے آپ جانا چاہیے کہ جزا کا ہونا باعتبار قدرت کی ممکن ہے اور حکمت اور عدالت کی راہ سے واجب ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی سورہ والتین کو پڑہے اور بس آیت پر پہنچے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ تو چاہیے کہے بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاہِدِیْنَ یعنی سچ ہے تو سب حاکموں کا حاکم ہے اور مین بہی اس بات پر گواہ ہون اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز مین اس سورہ کو اکثر پڑہا ہے اور حضرت امیر المؤمنین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ بہی اکثر اس سورہ کو کعبے کے سامنے فرض نماز مین پڑہتے تہے ولمعنی الیس اللہ بامر یقضی القاضین بحکم بینک بین من کذبک بالحق والعدل وکان علیہ السلام اذا قرأہا یقول بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی نعم الصلات کما فی عین المعانی ویامرہ بذلک ایضا قال من قرأ الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلے وانا علی ذٰلک من الشاہدین ومن قرأ ہذہ السورۃ اعطاہ اللہ خصلتین العافیۃ والیقین مادام فی الدنیا ویعطی من الاجر بعدد من قرأہا ۱۲ دوح البیان و بیضاوی ۱۲ واللہ اعلم بصوابہ

سورۃ اقرا

یہہ سورت مکی ہے اسمین آئیس آیتین اور بہتر کلمے اور اکیسو اسّی حرف ہین اور اس سورہ کو سورہ علق بہی کہتے ہین کیونکہ اس سورہ مین مذکور ہے کہ آدمیکو علقے سے یعنی جمے ہوئے لہو سے بنایا ہے اور یہہ مذکور دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ذلیل کو عزیز کر دیتا ہے جیسے اس لہو کی پہٹکی کو کہ نہایت ذلت کے درجے مین تہی ان کی صورت بناکر اور اوسمین روح پہونک کر کیا کچہہ عزت بخشی ہے جسے آدمیکو باوجود کمال ذلت اور محتاجگی کے آثار نی سے قرآن کی اور سکہلانے سے وحی کے علموں کی عزت دیتا ہے اور جو شبہ کہ اس مقدمہ مین کافر ونکے دلمین کہٹکتا ہو انسان کے خلقت کے ابتدا کو دیکھنے سے کہ ایک لہو کی پہٹکی سے بنا ہے دفع ہو جاتی اور اس سورہ کو اکثر مفسرون نے اول ما نزل من القرآن کہا ہے یعنی اول جو قرآن سے نازل ہوا ہے سو یہہ آیتین ہین اور وہ جو حضرت مرتضےٰ علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اول ما نزل من القرآن فاتحۃ الکتاب یعنی اول جو قرآن سے نازل ہوا ہے سو سورہ فاتحہ ہے اور حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اول ما نزل سورہ مدثر ہے سو یہہ بات ظاہر مین تو ایک دوسرے سے مخالف معلوم ہوتے ہے لیکن مطابقت اور توفیق ان تینون قولون کی اسطور سے ہے کہ اول حقیقی یعنی سبکے پہلے نازل ہونے مین پہلے پانچ آیتین اس سورہ کی ہین بعد اوسکے نماز تعلیم کیواسطے سورہ فاتحہ نازل ہوئی ہے پہر بعد بند ہونے وحی کے اول جو نازل ہوئی ہے سورہ مدثر ہے پہر بعد اوسکے قرآن کا نازل ہونا بے دربے شروع ہو گیا پس جس شخص نے کہ سورہ مدثر کو

اول یا نزل کہا ہے تو گویا اُسنے متصل پے در پے نازل ہونا مراد لیا ہے اور نازل ہونیکو اس سورہ کے باقی قرآن کے نازل ہونیکے تمہید ٹھہرایا ہے اور سورہ فاتحہ کے نازل ہونیکو مناجات کی تعلیم کیواسطے قرار دیا ہے اور پنجاتا دین کے حکمونیکا سورہ مدثر کے نازل ہونے سے شروع کہا ہے اور جسنے کہ سورہ فاتحہ کو اول آنا تنزیل کہا ہے سو اس اعتبار سے ہے کہ اول جو چیز کہ اوسکی سبب سے قرب نزدیکی حاصل ہو اوسکا پڑہنا عبادت ہوا وہ یہی سورہ فاتحہ ہے اور سورہ اقرأ فقط پڑہنے کا طریقہ سکہانیکو اور عادت والی کو نازل ہوئی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ پڑہ ساتہہ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا آدمی کو جمے ہوئے لہو سے پڑہ اور پروردگار تیرا بہت کرم کرنیوالا ہے جسنے سکہایا ساتہہ قلم کے سکہایا آدمی کو جو کچہہ نہین جانتا

تفسیر وراس سورہ اقرا کی نازل ہونے کی کیفیت یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو چیز کہ علامتونسے وحی کے اول نمودار ہوئی سچے خواب تہے کہ جو کچہہ آپ دیکہتے تہے اوسیطرح وہی ظہور مین آتا تہا بعد اوسکی محبت خلوت اور گوشہ نشینی کی آپکی خاطر مبارک پر غالب ہوئی اور کوہ حرا مین کہ مکہ معظمہ کے قریب ہے تشریف فرما ہوکر ایک مکان بنی خلوت کیواسطے مقرر فرمایا کہانا پانی کے روز کا ہمراہ لیجاکر اوس غار مین بیٹہا کرتے تہے اور اللہ تعالی کی حمد اور ثنا اور تسبیح اور تہلیل مین مشغول رہتے تہے جب کہانا دانا تمام ہوجاتا تہا تو دولت خانہ کو تشریف فرما ہوتے اور ایک دو روز رہکر اہل وعیال کا حق ادا کرکے پہر کہانا پانی ساتہہ لیکر اوس غار مین جا بیٹہتے اور آپ کے رہنے کی مدت اوس غار مین اکثر ایک مہینہ سے کم ہوتی تہی اور کبہی اتفاقا ایک مہینہ بہی اوس غار مین رہے ہین ایک روز اوسی خلوت کے نوحین اوس غار سے نکل کے ہاتہہ پانون دہونے کے واسطے پانی کے کنارے کہڑے تہے یکایک حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوپر سے آواز دی کہ اے محمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کو دیکہنے لگے لیکن کچہہ نظر نہ آیا پہر دوبارے اور تیسرے بار بہی اسی قسم سے آواز آئی آپ حیران ہوکر ادہر اودہر دیکہنے لگے کہ اچانک ایک شخص نورمی چہرہ مانند آفتاب ایک نور کا تاج سر پر دہرے سبز پوشاک پہنے آدمی کی صورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آنحضرت سے کہنے لگا کہ پڑہ اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ اوس بزرگ کے ہاتہہ مین ایک سبز ریشمی کپڑا لکہا ہوا تہا اوس ٹکڑے کو آنحضرت کو دکہایا اور کہا کہ پڑہ آنحضرت نے فرمایا کہ مین حرف کی صورت نہین پہچانتا اور پڑہا ہوا نہین ہون اوس بزرگ نے پہر کہا پڑہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گلے لگاکر ایسے زور سے دبایا کہ آنحضرت کو نہایت تکلیف ہوئی اور بدن مبارک تمام پسینہ پسینہ ہوگیا اسیطرح سے تین مرتبہ کیا اور چوتہی مرتبہ کہا اقرا باسم ربک الذی الخ پہنچون آیتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد ہوگئین اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ اوسی بزرگ نے بعد سکہانے ان آیتون کے اپنا پانون زمین پر مارا

وہاں سے ایک چشمہ پانی کا پیدا ہوا پھر آنحضرتؐ کو طریقہ غسل اور وضو اور استنجا کا سکھایا اور دو رکعت نماز پڑھائی اور سورہ فاتحہ بھی سکھائی کہ نماز میں پڑھا کریں بعد اس معاملہ کے آنحضرتؐ اس صدمہ کے خوف سے کانپتے ہوئے دولت خانہ میں تشریف لائے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجھکو بالا پوش اوڑھا دو کہ یہ تہر تہری میری موقوف ہو جاوے پھر جب تھوڑی دیر کے بعد وہ لرزہ موقوف ہوا آنحضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے جو ماجرا کیا حال تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام احوال بیان فرمایا کہ میں اپنی جان سے ڈرتا ہوں کہ اس صدمہ میں ہلاک نہ ہو جاؤں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ ہرگز خوف نہ کریں کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات پاک میں اپنی حجت کی صفتیں بہت ظاہر فرمائی ہیں چنانچہ صفت پیغمبر حکم کرتے ہو اور اپنے ناتے والوں سے سلوک اور محبت کرتے ہو اور مہمانوں کے ضیافت کرتے ہو اور محتاجوں کے کاموں میں مدد کاری پھر جو شخص کہ لائق مدد خلق اللہ پر رحم کرتا ہے وہ رحمت الٰہی کا سزاوار ہے بعضہ اوغضب ہونی کی لائق بعد اس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس کہ اونکی چچا زاد بہن تھے اور دین عیسوی رکھتے تھے اور عبرانی کتابوں سنی اور توریت اور انجیل سے خوب واقف تھے بلکہ عربی زبان میں اونکا ترجمہ بھی کرتے تھے لیگئیں اور کہا کہ بھائی ذرا سنو تو میں تمہاری بھتیجی کا احوال بیان کرتی ہوں القصہ جب ورقہ نے یہ تمام ماجرا سنا تو کہا کہ یہ شخص ناموس اکبر تھا اور اہل کتاب کی اصطلاح میں ناموس اکبر جبرئیل علیہ السلام کو کہتے ہیں اور کہا یہ وہی ناموس ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں پر وحی لاتا تھا اور موسیٰ علیہ السلام پر بھی نازل ہوتا تھا اب خوش ہو اور کچھ خوف نہ کر و لیکن تمہاری قوم اس نعمت کی قدر نہ جانیں گے اور تمکو تکلیف پہنچاویں گے یہاں تک کہ تمکو اس شہر سے نکال دیں گے سو کیا خوب بات ہو کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں اور تمہاری تائید اور مدد کروں اور دونوں جہان کی سعادت اس وسیلے سے حاصل کروں مگر اس مقدمہ سے چند روز کے بعد ورقہ نے اس جہان فانی سے رحلت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خواب میں سفید کپڑے پہنے پہرتے دیکھا تو تعبیر فرمائی کہ یہ شخص بہشتی ہوا ہے عزیزی کا فوق اقرأ ہے مایوحی ایک یا محمد قال الامام المحدث رحمۃ اللہ وائت علیہ الیقون فاشرقت شمس النبوۃ فی رمضان + لما بلغ علیہ السلام راس الاربعین ودخلت لیلۃ سبع عشرۃ من شہر رمضان جاء الملک وہو فی الغار کہا عائشہ رضی اللہ عنہا فی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام پیر کی صبح کو پس کہا اقرأ فرمایا ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی ثلاث ضغطت وعصرنی ثم ارسلنی فعلہ ثلاث مرات ثم قال اقرأ الخ حتی اذا کان فی جانب من الجبل سمع صوتا یقول یا محمد انت رسول اللہ انا جبرئیل ورجع الی خدیجہ یرجف فوادہ فدخل بہا جری فقالت لہ البشریا ابن عمی وثبت فوالذی نفسی بیدہ انی لارجوان تکون نبی ہذہ الامۃ ثم انطلقت الی ورقہ فاخبرتہ بذلک فقال فیہ فان یک حقا یا خدیجۃ فاعلمی + حدثنا ابانا فاحمد مرسل وجبرئیل یاتیہ ومیکال معہما + من اللہ وحی یشرع الصدر منزل + یفوز بہ من فاز عز الدینہ + ویشقی بہ الغاوی اشقی لمضال + فریقان منہم فرقۃ فی جنانہ + واخری بانغلال الجحیم تغلل + قولہ اقرأ کہا

قاضی بیضاوی نے کہ تحقیق مفعول اقرأ کا سقط ہے اے اقرأ القرآن اور کہا گیا ہے کہ مفعول اقرأ کا اسم ربک کا ہے اور بے زیادہ ہے الذی خلق وصف الرب یہ قولہ من علق جمع علقۃ کتمر وثمرۃ وہی الدم الجامد و قولہ وربک الاکرم کلام مستانف ۸ (روح) ۸ اب فکر کیا چاہئی کہ آدمی کی پیدائش لجے ہوئے لوہو سے تو الد کی صورت مین ظاہر ہے کہ جب نطفہ ماکے پیٹ مین بہرتا ہے تو قوت جاذبہ کے زور سے جو اسکو عنایت ہوئی ہے بہت سا لہو ماکے بدن سے اپنی طرف کھینچتا ہے اور جمانیوالی قوتسے جانکی مانند اس لہو کو جما دیتا ہے یہانتک کہ رفتہ رفتہ صورت ہڈیون اور گوشت اور پوست کے حاصل کرتا ہے لیکن حضرت آدم علیہ السلام کی مانند پیدا ہونیکیصورتین سب پیدا ہونا علق سے ان مستثنین ہے کہ انسان کے اعضا غذا مین بدلنیوالی چیز کا ہے جو اسمین سے تحلیل اور فنا ہوتے رہتی ہین اور غذا بعد علمی ہوئی جسم کے مرتبونکی جامو الہ ہونیکے اعضاؤنکی صورت ہو جاتی ہے بلکہ تو الد کیصورتین بھی اسی طرح پچھلی مائی حیثیت سے پہلے کی خلقت انسانکی واقع ہوتی ہے اور اسیواسطے انسانکی پیدائش کے سب اصلی نین سے علق کو مذکور فرمایا ہے کہ یہ مادہ ہر قسمین اسی صورت سے درکار ہے برخلاف مٹی اور نطفہ اور سوا اون دونونکی شروع پیدائش مین درکار رہوتے ہین اور بقا مین درکار نہین اب فکر کیا چاہیئے کہ ایک ایسی چیز کو کہ وہ جما ہوا لہو ہے وہی رو کھی صورت بنکے سمجھنیوالی اور حرکت دینیوالی قوتونکا حامل ہوتا ہے اور وہ اعضا کیصورت پکڑکے ہڈی اور مغز اور گوشت و پوست ہی بن جاتا ہے اور روحانیہ لطیف مجرد کو اعضا کے ساتھ کہ ایسی ناپاک چیز سے پیدا ہوتی ہین کیا تعلق دکھاتا ہے اور انکا حاصل ہونا کہاں سے آتا ہے نازل ہونا ذات اور صفات کے معنو کا خیال مین اور بولنیکے لائق نہین پوچھا چاہئے اور یہی سمجھ لینا چاہیے اقرأ کا لفظ کہ شروع کلام مین واقع ہوا ہے کہ اکثر عوام کو شب مین ڈالتا ہے اور وہ خیال کرتے ہین کہ چاہئے تھا کہ یہ لفظ قرأ عین داخل نہوتا کیونکہ یہ لفظ قرآن شریف کے پڑھنے کے واسطے بولا جاتا ہے اور سکو قرأ عین کیواسطے لکھنا چاہیے بلکہ قل کے لفظ مین بھی کہ سورے پانچ سورتونکی واقع ہے قل اوحی اور قل یاایہا الکافرون اور قل ہواللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس مین یہی شبہ وارد کرتے ہین اسیواسطے بعضے صوفیونے قل کے لفظ کو معوذتین مین موقوف کر دیا تھا لیکن اس شبہ کو اسطرح سے دفع کیا چاہئے کہ اقرأ کا لفظ اور اسیطرح قل کا لفظ پیغمبر علیہ السلام کیطرف خطاب ہے دوسرے امراور نہی کیطرح پر تو اوسکا قرآن مین داخل ہونا ضرور ہوا جسطرح سے خط کے ابتدا مین لکھتے ہین بسم اللہ یا فرمانکی ابتدا مین لکھتے ہین بدانند اور بشنوند وغیرہ اسیطرح ان لفظونکو بھی سمجھنا چاہیئے اور اگر کسی شخص کو یہ قرآن سنانا دوسرے کو تبلیغ کے طور پر منظور ہو یا خط کا مضمون سمجھانا دوسرے کو منظور ہو تو ان لفظونکا بولنا بھی اوپر ضروری ہو جاویگا اب آئے ہم اپنی طرف کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو امی محض تھے انکو کہنا کہ پڑھ اس قسم سے ہے جیسے اندھے کو دیکھنے کو اور لنجے کو دوڑنے کو کہین کہ یہ تکلیف مالا یطاق ہے یعنی ایسی چیز کی تکلیف دینا ہے کہ ہوسکی اور تکلیف مالایطاق ممنوع ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا جواب اس خدشہ کا یہ ہے کہ یہ حکم تکلیفی نہیں ہے بلکہ تعلیمی ہے جیسے بچے کو جو اول مکتب میں آتے ہیں تو اوستاد کہتا ہے کہ پڑھ اگرچہ وہ بچہ اسوقت پڑھتا نہیں جانتا لیکن اوستاد کا مطلب یہ ہی کہ جیسے میں پڑھتا ہوں تو بھی اوسیطرح میرے پڑھنے کو سن کر پڑھ اور یاد کرلے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعجب اس بات کا تھا کہ میں اُمی محض ہوں مجھسے کسطرح پڑھا جاویگا تو تاکید کے واسطے پھر دوسری بار فرماتے ہیں اقرأ پڑھ اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ اول بار جو اقرأ فرمایا اُسسے مراد یہ ہے کہ قرأت قرآن کی اپنے نفس کے ثواب کیواسطے اور دوسری بار جو اقرأ فرمایا اُسسے مراد یہ ہے کہ قرآن کو اور لوگونپر پہنچا اور جسطرح سے امت کو پڑھنا اپنے نفس کیواسطے ضرور ہے اوسیطرح انہی کی امت پر پہنچانیکیواسطے بھی ضرور ہے کیونکہ اگر وہ نہ پہنچا دیں تو امت کو پڑھنا قرآن کا کسطرح سے میسر ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ پہلا اقرأ نماز میں ہے اور دوسرا اقرأ خارج نماز کیلئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ پہلا سیکھنیکیواسطے ہے اور دوسرا سکھانیکیواسطے اور بعضوں نے کہا ہے کہ پہلے سے مراد یہ ہے کہ قاری ہو بغیر اسکے کہ کسی چیز کو قرأت کیواسطے متعین کریں اور دوسرا متعلق ہے اسم ربک سے جو پہلے گذر چکا ہے یعنی اپنے پروردگار کے نام کو پڑھ اب اُمیت کے مانع کے دفع کرنیکیواسطے جو بار بار خاطر مبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرتا تھا اور خیال فرماتے تھے کہ اُمی کو علم حاصل کرنیکا طریقہ کیونکر حاصل ہوگا وہ علم جو متعلق صفات الٰہی سے اور کلام قدیم سے اور اوسکے ہر روز نئے احکام سے ہوتا ہے کیونکر حاصل ہوسکیگا اوسواسطے ایسا ارشاد فرماتے ہیں کہ اس مقدمہ سے طریقہ علم لدنی کے حاصل ہونیکا اور کونپر ظاہر ہوتا ہے وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ اور پروردگار تیرا بڑا کریم ہے کہ اُمی کو دانا کردینا اور جاہل کو عالم بنا دینا اوسکی نزدیک بہت آسان کام ہے کیونکہ اُمی کو اگر مانع ہے تو یہی بات ہے کہ علم حاصل کرنی کی اسباب نہیں رکھتا ہے اور اس قسم کی مانع سب آدمیونکیواسطے بہ نسبت بعضے علموں کی موجود ہیں پھر باوجود ان موانعونکے حق تعالیٰ اون علموں کو بعضے مخلوقات کے واسطے سے اُنکو پہنچا دیتا ہے چنانچہ فرمایا ہے الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ ایسا پروردگار ہے کہ تعلیم کیا آدمیونکو قلم کے واسطے سے وہ چیز جو حواس اور عقل اور خبر سے دریافت نہیں کرسکتے ہیں بسبب دور ہونے زمانے کے یا بسبب بُعد مکان کے اور آدمیوں کو موافق اپنے مقصد اور کے کارخانے پر الوہیت کے اطلاع دینا منظور تھا تو انکو لکھنے کے صنعت قلم کے واسطے سکھایا کہ اپنی قلم سے ضبط اوسکا کریں اور معلومات پر بغیر مدد قلم کے ممکن نہ تھا چنانچہ قتادہ نے کہا ہے لولا القلم لما قام الدین ولا صلح العیش یعنی اگر قلم نہوتا تو دین قائم نہ رہتا اور نہ زندگانی درست ہوتی ولذلک قیل العلم صید والکتابۃ قیدہ قال کعب الاحبار اوّل من وضع الکتاب العربی والسریانی والکتاب کلہا آدم علیہ السلام قبل موتہ بثلاثمائۃ سنۃ بکتبہا فی الطین ثم طبخہ فاتخذ ہ ادریس ماکتب آدم اور اوّل کاتب خط رمل کے ادریس علیہ السلام ہیں اور اول کاتب فارسی کا طہمورث بادشاہ فارس کا ہے اور اول لکھنے والا کاغذ پر یوسف علیہ السلام ہیں کہا سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اول ما خلق اللہ القلم قال لہ

اکتب ما ہو کائن الی یوم القیامۃ واول ما کتب القلم انا التواب اوب علی من تاب روح ۵ اب توجہ کی قسمون کے
بیان جو اہل طریقت نے حسب قصہ آنحضرت صلعم اور جبریل علیہ السلام کے نکالا ہے سمجھنا چاہیے کہ وہ
چار طرح پر ہے اول تو تاثیر انعکاسی ہے وہ ایسی ہے جیسے کوئی شخص خوب عطر لگا کر مجلس مین آوے
اور اوس عطر کی خوشبو سب ہمنشینو کے دماغ کو معطر کر دی پس یہ قسم سب قسمون توجہ کی ضعیف
کیونکہ اسکا اثر جبتک ہے جبتک اوسکی صحبت ہے بعد اوسکے باقی نہین رہتا دوسری تاثیر القائی
ہے وہ اس قسم کی ہے جیسے کوئی شخص بتی اور تیل چراغ مین ڈال کر لایا اور دوسرے شخص کے پاس
آگ تھی اوسنے اوسکو روشن کر دیا پس چراغ تیار ہو گیا اس قسم کی تاثیر البتہ کچھ قوت رکھتی ہے کہ
سیکھنے سکھانے کی صحبت کے بعد بھی اوسکا اثر باقی رہتا ہے لیکن جب کوئی صدمہ پہنچا جیسے آندھی
یا مینہہ یا کوئی اور آفت تو اوسکا اثر جاتا رہتا ہے اسواسطیکہ یہہ تاثیر نفس اور لطیفونکو درست نہین کر سکتی
ہے جیسے ناکارے تیل اور بتی اور چراغ کو فقط شعلہ سنوار نہین سکتا تیسرے قسم تاثیر اصلاحی ہے وہ
اس طور کی ہے جیسے پانیکو دریا سے یا کوئی سے لاکر خزانے مین جمع کرین اور خزانے کی راہ سے
حوض کے فوارے کو توڑے کر کاٹ سے صاف کر دین پھر خوب زور سے اوسمین پانی چھوڑ دین
کہ فوارہ خوب جوش اور خروش سے چھوٹنے لگے اس قسم کی تاثیر اون اگلے تاثیرون سے بہت قوی
ہے کہ نفس کے اصلاح اور ستھرائی لطیفونکے بہی اوسمین ہوتی ہے لیکن خزانے کے تعداد اور راہ کی
مسافت کے موافق فیضان ہوتا ہے نہ کوئی اور دریا کے برابر اور ان سب باتونکے ساتھہ بہی اگر
خزانے مین کچھہ آفت یا خطور واقع ہو جاوے تو لب تہ نقصان پڑ جاتا ہے چوتھی تاثیر استحادی ہے (ف)
کہ شیخ اپنی روح باکمال کو طالب کی روح کے ساتھہ خوب زور سے ملا دے کہ شیخ کی روح کا کمال
طالب کی روح مین اثر کر جاوے اور یہہ مرتبہ سب قسم کی تاثیرون سے زیادہ ترقوت رکھتا ہے کیونکہ
صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک ہو جانے سے دونون روحونکے جو کچھہ کہ شیخ کی روح مین ہے
طالب کی روح مین سما جاتا ہے اور بار بار حاجت فائدہ لینی کی نہین رہتی ہے چنانچہ شاہ عبدالعزیز
قدس سرہ نے خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا حال نقل کیا ہے کہ ایک روز کہکے مکان پر انکی مہمان
آگئی اور اوس روز انکی مہمان کچھہ کہانے کی قسم سے موجود نہتا آپ کو کمال تردد تہا اتفاقاً ایک
نان بائی کی دوکان آپکے متصل تہی اس بانکی خبر پاکی ایک خوان بہرا ہوا روٹیونکا خوب
مکلف مرغن نہاری کے ساتھہ لاکر حاضر کیا آپ اوسکو دیکہکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مانگ
کیا مانگتا ہے اوسنے عرض کیا کہ مجھکو بتا نسا کر دیجئی فرمایا کہ تو اس حالتکا تحمل نکر سکیگا کچھہ اور مانگ
وہ اوسی بالکا سوال کیے جاتا تہا اور خواجہ صاحب انکار کرتے تہے جب وہ بہت سے عاجزی کرنے
لگا ناچار ہو کر اوسکو اپنی ساتھہ حجرہ مین لیگئی اور تاثیر استحادی اوسپر ڈالی جب حجرہ سے باہر نکلی
تو خواجہ صاحب اور اوس نان بائیکے صورتین کچھہ فرق باقی نرہا تہا لوگونکو پہچاننا مشکل پڑتا تہا
لیکن اسقدر تہا کہ خواجہ صاحب ہوشیار رہتے اور نان بائی بیہوش الغصہ اس نان بائی نے تین

روز کے بعد اوسی بیہوشی مین رحلت کی رحمۃ اللہ علیہ اے ایمانی بھائیون اس زمانہ پر فساد مین
مرشد کامل کہان کہ جسکی صحبت سے خدا یاد آتا ہو اور محبت دنیا کی کم ہوتی ہو ایسی بزرگ لوگ
دار کفر سے دار السلام مین چل بسے یا کریم ویا مغیث بطفیل اپنے اولیا کے اس ناچیز کو بھی اپنے جوار
بلند کرلے آمین ثم آمین اب تو بسبب ظلمت کفر کے امتیاز فقر رحمانی اور فقر شیطانی کا جاتا رہا
کوئی راگ اور حال اور وجد کو اور کوئی لگوٹا مار کر پہاڑ پر بیٹھنے کو اور کوئی صرف لطائف ستہ چلنے
کو درویشی جانتا ہے ہر ایک نے اپنے زعم مین ایک وضع کا نام درویشی رکھلیا ہے خدا آنکھ اپنی
ناپیچھا لے کہ جسمین آلودگی شرک و بدعت اور فسق کے پاوین اوسی بیچین اور اونین ٹپٹھانی مکر
جانین یہہ لوگ رہزن دین و ایمان ہین اصل تحصیل طریقت استقامت شریعت پر ہے یعنی پہلے عقیدے
ایمانیہ مطابق اہل سنت و جماعت کے جو موافق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے درست
کرے بعد اوسکے اپنے اعمال کو مطابق شریعت کے جسکا بیان کتب فقہ مین بمفصل ہے ٹھیک
کرے اور اوسمین لحاظ اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہوے نماز روزہ حج و زکوۃ اور بیع
و شرا اور رہن اور اجارہ اور حلال و حرام کرانا قلب کو بعض و حسد و کبر وغیرہ تمامی عبادات اور معاملات آنحضرت
صلعم کے حکم پر ہوین قرآن و حدیث کو اپنا پیشوا کرلیوے ہر روز ایک وقت معین پر تلاوت کلام اللہ
شریف کی لازم کرے اور باوضو ٹھہر ٹھہر کر پڑہے اور اوسمین وہیان کرے کہ خداوند جہانکے روبرو
پڑہ رہا ہون اور تنہائی مین پڑہے خصوص تہجد مین کہ موجب برکات ہے اور عین پڑہنے مین
اوس محبوب حقیقی سے جدا ہونیکا تاسف خیال کرے اور روئی اور اوس کلام پاک کو اوسکان لیے
سمجھکر کمال محبت اور ذوق سے پڑہے اور نماز تہجد کو مکان خالی مین ہر روز ادا کرے اور بعد از تہجد اپنے
گناہونکو یاد کرکر نہایت حسرت سے روئے اور اوس رونے مین وہیان کرے کہ رحمت الہی کے طرف
متوجہ ہے اور مین قابل اوسکے نہین اور اس رونے کی کیفیت حاصل کرنے مین اس رباعی کو
بہت تاثیر ہے **رباعی** الٰہی عبدک العاصی اتاک + مقرا بالذنوب وقد دعاک + فان تغفر فانت
لذاک اہل + وان تطرد فمن یرحم سواک **ترجمہ** تیرا بندہ گنہگار آیا گنا ہونکا مقر اور تجھکو پکارا
پہر اگر تو بخشے تو اوسکے سزاوار ہے اور اگر ہانکے تیرے سوا کون رحم کرے اور خلق من بعد ازین
ہر دم وہیان کرتا رہے یعنی آدمی بنا و چلتے پانی سے اور بعد غسل کے تہوڑی دیر کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر
لازم کرلیوے اس طور پر کہ نماز کے جلسہ سے بیٹھے اور لاکو ناف سے کہینچے دہنے مونڈہے تک اور اللہ کو
مقابل سینے کے لاوے اور وہانسے الا اللہ کا ضرب لگاوے بائین جانب قلب کے بائین پستانکی نیچے
اور اوس ذکر کے وقت وہیان کرے کہ لا موجود الا اللہ ولا غیر الا اللہ یعنی کوئی موجود نہین
خدا کے سوا اور کیکو عزت نہین خدا کے سوا جب ان امور کو بلا تکلف کرنے لگے اور ایسا سہل
ہو جاوے کہ ہر وقت نظر کے سامنے رہے بعد ذکر فکر کے آنکھہ بند کرکے کہ گویا میرے گو لالکا اور سوراخ
نے تمام جسم کو خالی کردیا جب فکر کامل ہوتا ہے اور ساتھہ ان سب کا موکی تصور کرے اپنی ذلت کا

اور ہر مخلوق کو بہ تعظیم و توقیر پیش آوے یہانتک کہ کتی بلی کو اپنے سے افضل جانے اور حفظ لفظ سے کنارہ کرے دنیا کی لذتون مین نہ رہا وے جب لذیذ کھانا اچھا کپڑا میسر آوے تب تکلیف رسول مقبول صلعم اور آپکی اہلبیت کے یاد کر کر روئی جب اس عنوان پر اپنے ذکر فکر کریگا تب عنایت الٰہی متوجہ ہوگی اور نسبت کسر نفسی کے حاصل ہوگی اور غیب سے ثمرات مترتب ہونگے اور عمدہ ثمرہ اجابت دعا کے حاصل ہوگا اور طالب حق کو دو چیز لازم ہے ایک طاعت خالق دوسرے خیر خواہی مخلوق کی یہی دو اصل ہین سب خوبیونکی اور فقیر کو غنا باطنی ہر ضرور ہے اسلیے ذکر یا معنی کو گیارہ سو بارا ور سو منزل چالیس بار بطہارت پڑہا کرے یعنی غنا ظاہری اور باطنی دونونکا فائدہ ہے اور ذکر خفی کو ہمیشہ کرتا رہے اور طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ اپنے دونون آنکھون اور دونون لبونکو بند کرے اور دل کے زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم یعنی اللہ سمیع کو دل سے کہے ناف سے سینے تک اپنے تصور مین چڑہاوے پہر اللہ بصیر کہکر سینے سے دماغ تک پہنچاوے پہر وہانسے اللہ علیم کہکر عرش تک پہنچے پہر الفاظ مذکورہ کو کرتا ہوا فرد بفرد اوترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر اترے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینے تک اترے پہر اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک اتر جاوے اسیطرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمانتک پہنچے اور چوتھے بار عرش تک اور منجملہ ذکر خفی کے یہہ ہے کہ ذاکر بیدار ہوشیار ہو جاوے اپنے دمونپر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادہ کے تو اوسکی باہر ہونیکے ساتھہ ہے دل کی زبان سے کہی لا الہ پر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانیکی ساتھہ ہے الا اللہ کہے طریقت کے بزرگون نے لکھا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے اور اسکا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانمین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے **شعر** گر تو پاس داری پاس انفاس ۔ بسلطانی رسانندت ازین پاس ۔ **ایضاً** تا بجاودانی لانروبی راہ ۔ مگر رسی در مقام الا اللہ ۔ اور مراقبہ اس آیت مبارکہ کا کیا کرے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست نابود ہونیوالا ہے اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اوراس کے مراقبہ کا طریقہ یہہ ہے کہ اپکو تصور کرے کہ مرگیا اور ایسی راکھہ ہوگیا جسکو ہوا مین اڑاتی ہین اور آسمان مکڑی کے مکڑے ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دہیان کر سو اس تصور پر دیر تک قایم رہے تو یہہ نیستی اور نابودیکو مفید ہوگا باقی اقسام مراقبہ آیات قرآنیہ کے کتابلوک مین دیکھنے چاہئیں اسم بصوب ربک العظیم بطلب کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝ ہرگز نہ یون تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس سے کہ دیکھا اپنے تئین غنی ہوا کلا کا حرف لغت عرب مین زجر اور توبیخ یعنی خفگی اور جھڑکی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے تو اس کلام کے بعد ایک کلام ایسا چاہیئے کہ اوسکی طرف زجر اور توبیخ متوجہ ہو اور سمجھا جاوے کہ کلام کہ رد اور باطل کرنے کے قابل ظاہر ہین ذکر نہین کیا گیا ہیواسلیے بعضے علمائے کہا ہے کہ کلا اس جائے پر حقا کی معنون مین ہے کیونکہ زجر کی صورت

مین بھی اوسکے خلاف کا اثبات تاکید اور تقریر کے ساتھ اسی کلمہ سے کیا جاتا ہے پس مفہوم اس کلمہ کا مرکب ہے طلب کرنے ماسبق کے اور تحقیق کرنے سے تا لحق کی اور اگر تجدید کے سبب سے محض تحقیق کے لئے استعمال کرین تو بھی روا ہے لیکن حق یہہ ہے کہ قبل اوسکے ایک کلام ہے پوشیدہ کہ ہر شخص کا ذہن اوسکی طرف نہین جاتا ہے اور منظور کلا سے طلب کرنا اور ذکر اوس کلام پوشیدہ کا ہے اور تو ضیح اس ابہام کو یہہ ہے کہ جو اگر مشیت کو حقتعالی نے بندون کی طرف بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ بے نہایت کرم اوس پاک ذات کا ہر نوع کی تکمیل اور تربیت کیواسطے متوجہ ہے یہانتک کہ تعلیم اون چیزونسے جو اون کے مقدور سے باہر تھین قلم کیواسطے سے اونکو بتا دین ..... اور الوہیت کے کارخانہ مین اس تدبیر سے اونکو آگاہ کر دیا تاکہ خلافت کریے حکم سے ربوبیت کے کاموں کے پیروی اور مخلوقات مین تصرف کرین اور تصرف الہی کا ظل ہونا اونمین ثابت ہو جاوی اب یہہ جگہہ اس بات کے لایق ہے کہ شاید اس کلام کے سنے والے کے خیال مین یہہ شبہ گذرے اور کہے کہ جو انسان اس درجے کو جناب خداوندی مین عزیز اور مکرم ہے ہر کسواسطے اوسکو فقر اور احتیاج کے عالمین پیدا نہ رکھا ہے اور ہر مخلوق کی طرف اوسکو محتاج کیا ہے بلکہ اسقدر اسکی محتاجگی ہر چیز کی طرف دی ہے کہ عشر عشیر اوسکا دوسرے حیوانات اور مخلوقات کو نہین دی ہے چنانچہ اپنے کھانے مین جگی اور آگ کا اور اسیطرح دوسری چیزونکا محتاج ہے اور اپنی بیماری مین دوا کا اور حکیم کا اور عطار کا اور جراح کا اور فصاد کا اور کحال کا محتاج ہے اور اسیطرح اپنی پوشاک اور لباس مین اور گھر بار مین اور چلنے پھرنے مین جو جو احتیاجین کہ یہہ رکھتا ہے ظاہر اور کھلی ہین کہ دوسرے حیوانون کو ان چیزونمین سے ایک بھی احتیاج نہین اور بزرگی جو اسکو غایت ہوئی ہے وہ ایسی چیزون کو نہین چاہتے ہے اگر ہیبت مکرم اور بزرگ کرنا اس مخلوق کو سب مخلوقات پر منظور تھا تو پہلے لازم تھا کہ اسکو ایسی احتیاجون سے دور رکھتے اور نزدیک والے فرشتونکی طرح کسی چیز کا محتاج نہ کرتے اور اگر خلافت کے اسباب حاصل کرنے کیواسطے اور دوسری مخلوقات مین تصرف کرنے کے واسطے اوسکو احتیاج ان چیزونکی دی تھی تو لازم تھا کہ بہت سا مال اور بڑی بڑی جزا اوسکو دیئے ہوتے تاکہ اسمین محتاج نہوتا اور ہر ایک کے سامنے ذلیل نہوتا سو اس شبہ اور اعتراض کے دفع کرنے کیواسطے کلا کے لفظ کو لائے ہین اور اس لفظ کے کلام پاک پروردگار مین دو خاصیتین ہین ایک اونمین سے یہہ ہے کہ جس آیت مین یہہ لفظ آیا ہو اوسکو یقین جانا چاہیے کہ یہہ آیت مکی ہے اور مدینہ منورہ کے آیتونمین یہہ لفظ ہرگز نازل نہین ہوا خطا یا گناہ ہو جاتا تھا تو اوسکا تدارک بہت جلد کرتے تھے اور پند اور نصیحت کو بہت رحم دلی اور نرمی سے قبول کرتے تھے اور غصہ اور غضب اور کینہ اور بغض ہرگز اونکے درمیان مین نہتا مخلوق کے والونکے کہ اکثر کافر جھگڑا لو تھے تو اونکے مقابلے کے کلام مین بہے غصہ اور غضب درکار ہوا اور دوسری خاصیت یہہ ہے کہ اول نصف قرآن مین یہہ کلمہ یعنی کلا نہین ہے اور آخر کے نصف مین خصوصا پہلے سیپارہ مین یہہ لفظ بہت آیا ہے اسکا بھید یہہ ہے کہ پہلے کلام مین سمجھانا اور راہ بتلانا نرمی

سے منفور ہے اور جب آدمی قرآن شریف کوئی حصہ پڑھ چکا اور اوسکی مضمونکی سمجھانی سے ہرگز
راہ پر نہ آیا اور غصہ کرنے اور جھڑکنے کے لایق ہوا خصوصًا وہ شخص کہ جسنے قرآن کو تمام پڑھا
اور احکام اور نصیحتونپر چلا اور کچھ نہ چیتا تو جھڑکنے اور تنبیہ کرنیکی زیادہ تر لایق ہوا اسواسطے
اس لفظ کا لانا آخر کے سیپارہ مین بہت ضرور ہوا اسیواسطے اگر کسی سے کوئی حرکت بیجا ظہور مین
آتی ہے تو پہلے اوسکو نصیحت کرتے ہین اگر نصیحت سے راہ پر آیا اور برا ہی کو چھوڑا تو بہتر ہے
اور اگر نصیحت سے کچھ فایدہ نہوا تو البتہ تعزیر اور ذلیل کرنیکے لایق ہوتا ہے قولہ کلا روع
لمن کفر بنعمۃ اللہ علیہ بطغیانہ والتکلم السبق ذکرہ للمبالغۃ فی الزجر قولہ ان الانسان الخ یعنی تحقیق
آدمی نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالے کی اور سرکشی کرتا ہے اوسکے بندون پر جب دیکھتا ہے اپنے تئین
نگر بے پرواہو یہ نہایت کرم اور فضل اوس کریم کارساز کا اور اوسکے عمال کو شامل ہے کہ ہر طرحکی حیاتی
اسکو گرفتار کرکے سرکشی اور نافرمانیسے روک رکھا ہے چنانچہ فرمایا ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا
فی الارض یعنی اگر کشادہ کردیتا اللہ رزق اپنے بندونپر تو البتہ ظلم کرتے اور اپنے حد اور اندازسے
بڑھ چلتے اور بڑا فساد مچاتے زمین مین اور ہتے علیہ السلام فرماتے اللھم انی اعوذ بک
من زمن یطغی او فقر ینسی روایت کیا گیا ہے تحقیق ابوجہل نے کہا واسطے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایا گمان کرتے ہو تم کہ یعنی طغیانی کرتا ہے پس کر واسطے ہمارے پہاڑ مکے کو
چاندی اور سونیکا تو کہ لیوین ہم اوسسے پس طغیانی کرین پس ترک کرین ہم دین اپنا اور ما بعد اسکے
کرین دین تیرے کی پس اوترے جبرئیل علیہ السلام پس کہا اگر چاہے تو پس کرین ہم یعنی پہاڑ
سونے چاندیکا پس اگر نہ ایمان لائے وہ کفار مکہ پس کرینگے ہم ساتھ اونکی وہ عذاب جو کیا ہمنے
اصحاب مائدہ سے پس روکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعاے ازراہ مہربانی اور شفقت کے
واستغنی مفعول الثانی وراہ بمعنی علم لا بمعنی ابصر
روح البیان اب آجکل یہ اکثر لوگونکے خیال مین ایک شبہ گذرتا ہے وہ یہہ ہے
کہ اگر مال نافرمانی اور سرکشی کا سبب ہوتا تو بڑی بڑی صحابہ رضہ کہ بہت مالدار رہتے جیسے حضرت
عبدالرحمان بن عوف اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما وہ کسواسطے آجین گرفتار ہوتے بلکہ حضرت
سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کسواسطے اسقدر کشادگی اور مرتبے دنیا کے کمالین دیتے کہ
بیت المقدس کے در و دیوار کو سونے اور جواہرات سے جڑوا دیا اور بہت سی اسباب و ہتیار جمع
کئے جواب اس شبہ کا اسطرح سے سمجھا چاہئے کہ اس آیت مین مال کو بالکل نافرمانی اور سرکشی کا سبب
نہین فرمایا ہے بلکہ اپنے تئین مال کے سبب بے پرواہ سمجھنا اور اس اعتبار سے کہ بندے کو اللہ تعالے
کے درگاہ مین ہر آن اور ہر وقت رسی ہے غافل ہونا اور مال کی پیدایش کو اللہ تعالی کے کرم اور
فضل سے نہ جاننا بلکہ اپنی محنت اور کوشش کیطرف نسبت کرنا سرکشی اور نافرمانیکا سبب ہے اور
حضرت سلیمان علیہ السلام اور صحاب کبار کو اگرچہ مال کی زیادتی رہتی لیکن اعتقاد سے برے رہتے بلکہ

جو شخص ان بزرگون کے احوال کو دیکھے تو یقین معلوم کریگا کہ مجھ جیسے کی خدمت اور خبر گیری اور خاطر داری جسقدر ان بزرگوں سے ہوئی دوسرے سے نہین ہوئی ہے گویا مال کی کثرت کو زہر قاتل سمجھکر للہ دیتے تھے ترا یاق جان تے تھے اور حدیث شریف مین وارد ہے نعم المال الصالح للرجل الصالح یعنی کیا اچھا مال نیک ہے جو نیک بخت آدمی پاس ہے کہ وہ نیک کام مین خرچ کرتا ہے **بیت** تو انگری نہ بمال ست بزور اہل کمال یہ کمال تا مالک گورست دلبدازان عمال **حسینی روح البیان**

ان الی ربک الرجعی ۵ مقرر طرف پروردگار تیرے کے پھرانا ہے سکو وہان دولت دنیا کی کام نہ آویگی جو اچھی کام کئی ہونگے وہی کام آویگے الرجعی مصدر بمعنی الرجوع ارءیت الذی ینھی عبدا اذا صلی ۶ ہے دیکھا تونے اوسکو جو منع کرتا ہے یعنی ابوجہل بندہ خاص کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نماز پڑہتا ہے ف ابوجہل نے کہا تھا کہ اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین نماز پڑہتے دیکھونگا تو ایسا ایسا کرونگا جو پہر جیتا نہ رہے پہر ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین نماز پڑہتے تھے اور اوسے خبر ہوئی اور نزدیک آیا پہر بھاگا اور الٹا اور رنگ اوسکا زرد ہوگیا لوگون نے پوچھا کیا دیکھا تو نے کہا کہ مین نے اپنے اور محمد کے درمیان ایک کھائی آگ کی بھری ہوئی دیکھی اور اوسمین سے ایک اژدہا موہنہ کھولکر دوڑا مجھپر اس سبب سے بھاگا مین جنہون نے کہا یہ آیت ابوجہل لعین کے حق مین نازل ہوئی ہی لیکن جو شخص اللہ تعالے کی بندگی سے منع کرے وہ بھی اسی وعید اور سزا کی مین شامل ہے اور وہ جو فقہا نے لکھا ہے کہ غصب کی زمین پر نماز پڑہنے سے منع کیا چاہیے اور مکروہ وقتون مین بھی نماز سے منع کیا چاہیے اور مکروہ وقت پانچ ہین ایک آفتاب نکلنے کا وقت دوسرا اوسکے ڈوبنے کا تیسرا دوپہر کو اوسکے ٹہرنے کا چوتھا نماز عصر کے بعد مغرب تک پانچوان طلوع فجر سے آفتاب نکلنے تک سوائی نماز فجر کے اور اگر بوندنی یا غلام کو اوسکا مالک نماز تہجد سے منع کرے بسبب خوف فتور خدمت کے تو اوسکو بھی منع کرنا پہنچتا ہے اور اسیطرح خدمت کے وقت نماز سے منع کرنا بھی پہنچتا ہے اور اسیطرح خاوند کو منع کرنا اپنی جورو کو نماز نفل اور اعتکاف سے پہنچتا ہے سوان سب باتون مذکورہ مین منع کرنا نماز سے دوسرے مصلحت کے واسطے اللہ تعالے کے حکم سے ہے تو حقیقت مین منع نہوا بلکہ ایک عبادت سے دوسری عبادت تیز پہنچا دینا ہوا اور بعضے دین کے بزرگون نے ادب کی رعایت کیواسطے ان چیزونکی منع کرنے سے بھی احتراز کیا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ عیدگاہ مین تشریف لے گئے چند آدمیکو دیکھا کہ عید کی نماز کے پہلے نفلین پڑہ رہے ہین آپنے فرمایا کہ اسنے کہدو کہ مینے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عیدگاہ مین اسوقت نفل پڑہتے نہین دیکھا اون لوگون نے اپکے حکم کو نہ سنا اور اپنے کام سے باز نہ آئے بعضے لوگون نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین اگر حکم ہو تو انکو زبردستی سے منع کردین اور اگر نہ مانے تو سزا کو پہنچے آپنے فرمایا کہ مین اس آیت سے یعنی ارءیت الذی ینھی عبدا اذا صلی کے مضمون سے ڈرتا ہون اور اسطرح

سخت حکم کر نہیں سکتا لیکن ادب کی رعایت اوسی جگہہ ہوتی ہے جہاں ممانعت کا حکم صریح اور ظاہر
نہو جیسے یہہ مقام تہا کہ یہاں صریح ممانعت وارد نہیں ہوی والا بموجب اس قول اَلْاَمْرُ فَوْقَ
الْاَدَبِ یعنی حکم کا مان لینا ضروری ہے ادب کی رعایت سے اپہی بات کا بتلانا اور بری باتسے
حتی المقدور روکنا واجب ہے ۱۲ عزیزی ۱۲ قولہ اَرَءَیْتَ الخ الاستفہام
للتعجیب وتنکیر عبدا للتفخیم علیہ السلام کانہ قیل تعجب من اکمل الخلق فی العبودیۃ ۱۲ عزیزی ۱۲ وحضرات صوفیہ کے
نزدیک مقام عبدیت سب مقامات سے اعلے ہے اور قرآن مجید مین مواقع کمال قرب عظمت
کے اللہ تعالی نے اپکو بلفظ عبد ہے تعبیر فرمایا ہے جیسے سورۂ اسرا مین فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْٓ
اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الخ یعنی پاک ہے وہ ذات جو لیگیا اپنے بندے
کو مسجد حرام یعنی کعبہ سے طرف مسجد اقصے یعنی بیت المقدس کے جسکی گرداگرد ہمنے برکت رکہی ہے
تاکہ دکہا دین اوسی کو کچہہ نشانیان اور نشانیان اپنے عظمت و قدرت کے یعنے آسمان پر لیجا دین
اور قرب عظیم پر پہنچا دین، درسورۂ نجم مین فرمایا فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی یعنی پس وحی
بہیجے اللہ تعالے نے طرف بندی اپنے کے جو کچہہ کہ وحی بہیجی اشارہ ہے اسیکی طرف کہ مقام
عبدیت سب مقامونسے فضل و اعلے ہے اور بہید اسمین یہہ ہے کہ عبد کو ایسا علاقہ مولی سے ہوتا ہے
کہ کسیکو کسی سے نہین ہوتا جان و مال عبد کا سب مولی کا ہوتا ہے اور خود کسی تصرف کا
مالک نہین ہوتا مولی کا ہے اوسمین ہر طرح کا تصرف نافذ ہوتا ہے یہہ بات نہ پسر کو پدر سے
حاصل ہے نہ نوکر کو آقا سے اور عبدیت مقتضے اس بات کو ہے کہ عبد ہر آن مولے سے
خائف رہے اور اپنا کچہہ حق اوسپر نہ سمجہے کیا ہے تقرب رکہتا ہو اور ہمیشہ اپنی حاجتمندی
اور عاجزی ظاہر کرتا ہے اور اوسکی جہانبانی اور وعدہ ہاے انعام پر غرہ نہو اور اوسکی عظمت
وجلال کو ہمول نجاوی اور ہمی سر ہے درخوست نزول رحمت صیغہ ہاے دعا و درود مین آپ ہمیشہ سائل
یقیناً آپ پر رحمت کا ملہ نازل ہتی اور ہمیشہ نازل رہے گی اور ہمی دعا منگوانا اوسکے حصول
مقام محمود کے کہ دعا ہا بعد آذان مین ہے وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا
الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اور جب آدمیونکی سرکشی کی مثال جو استغنا اور بے پروائی کے
سبب سے ہوتی ہے بیان فرما چکی تو اس علت کے علاج کا طور بہی ارشاد فرمایا اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ
عَلَى الْهُدٰٓى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ کیا دیکہا تو نے اوس سرکش نافرمان کو
کہ اگر ہدایت پر ہوتا یا لوگون کو پرہیزگاری کا حکم کرتا تو کیا درجہ ہوتا اوسکا بہشت مین بڑا یعنی
ابوجہل اور تہا ابوجہل کہتے کیا جاتا تہا جاہلیت مین یا بی الحکم اسلئے کہ تحقیق اہل کفار مکہ گمان کرتے تہے
اوسکو عالم صاحب حکمت کا نام رکہا گیا ابوجہل اسلام مین تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے اللہم
اعز الاسلام بابی جہل او بعمر رضی اللہ عنہ فلما اعزہ اللہ بعمر رضی اللہ عنہ دل علی ان عمر اعد قریش کی ان ابا جہل اشقی
قریش اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ کیا دیکہا تو نے اوس سرکش کو جہٹلایا پیغمبر

بین کو اور منہ موڑا ایمان سے تو ایسے عذاب مین گرفتار ہوا دنیا اور آخرت کے الم یعلم بان اللہ
یرے ۵ کیا نہین جانتا ہے کہ حقتعالی دیکھتا ہے یعنی اے نیک بندی بندگی کر خدا تعالے
تجھے دیکھتا ہے اور اے گنہگار توبہ کر خدا تعالے تجھے دیکھتا ہے نیز گان گفتہ اند در حکم ان اللہ نذیری ہم عذ
وہم وعیدے فاسق توبہ کن کہ ترا مے بیندے وائے خلاص کن کہ ترا مے بیندے در خلوت قصد گناہ
کردہ ہش دار کہ ترا مے بیند در ویشے بعد ازین گناہے توبہ کردہ بود و پیوستہ مے گریست چند مردی گفتہ
کہ خدا تعالے غفور ست گفت آرے ہر چند عفو کند خجلت آزار آید مے دیدہ چہ گونہ دفع کنم بیت
گیرم کہ تو از سر گناہ در گذری شرمندان شرم کہ دیدی کہ چہ کردم چہ کنم ۞ نقل ہے کہ ایک بار پہر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو جہل نے نماز پڑھتے دیکھا تو کہا کہ مین نے تجھے منع نہین کیا تھا کہ تو نماز نہ پڑھا کر
حضرت نے دنیا و آخرت کے عذاب سے بہت ڈرایا ابو جہل نے کہا تو مجھے کیا ڈراتا ہے اور میرے یار
سب مجلس کے اشراف اور دولتمند بیٹھے ہین اسی حال مین یہہ آیت اتری کلا لئن لم ینتہ لنسفعا
بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ ۞ یعنی مقدمہ ایسا نہین ہے کہ وہ سرکش مہمل
چھوڑ دیا جاویگا اور نافرمانی پوہی نہ جاویگی بلکہ پکڑ کر کھینچو نگا مین اوسکی ماتھے کے بال سے جو
بال ماتھی جھوٹے گنہگار کا ہے یعنی اوس جھوٹے گنہگار کے ماتھے کے بال پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ مین
ڈالونگا اور خاص پیشانی کے ذکر کرنے مین ایک اشارہ اور بھی ہے وہ یہہ ہے کہ آدمی مین سرکشی
اور نافرمانی کے سبب کو اسی عضو مین حوالہ کیا ہے کہ اسلئے کہ جڑ تکبر اور غرور کے وہم اور خیال اور حواس
یعنی باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور لامسہ اور ذائقہ ہین سو یہہ سب اسی عضو مین یا اسکے قریب مین سپرد کی گئی ہین
اور مفسرین نے لکھا ہے کہ خاطی بہت برا ہوتا ہے مخطی سے اسواسطے کہ عرب کی زبان مین خاطی اوسکو
کہتے ہین جو جان بوجھ کر گناہ کرے اور مخطی اوسکو کہتے ہین جس سے بیقصد نادانستہ گناہ ہو جاوے اسیواسطے
خاطی کو قرآن مجید مین سخت عذاب کا وعدہ کیا ہے یعنی مشرکین کا کہانا اور غسلین کہتے ہین پیپ
لہو کو جو دوزخیون کے بدن سے جاکر نکلیگا چنانچہ حقتعالے فرماتا ہے من غسلین لا یاکلہ الا الخاطئون
یعنی غسلین نہ کہائیگا اوسکو مگر قصدی گناہ کرنے والا اور مخطی کے واسطے بخشش و معافی کا وعدہ
فرمایا ہے ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا یعنی حقتعالے نے فرمایا کہ یون
دعا مانگو کہ اے رب ہمارے نہ پکڑ ہمکو ہماری بھول اور چوک پر اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہہ
آیتین نازل ہوئین اور آنحضرت صلی اللہ وسلم نے اسکو لوگون کے سامنے پڑھا تو رفتہ رفتہ یہہ خبر ابو جہل کو بھی
پہنچی وہ ملعون نہایت غصہ مین ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سخت گفتگو بے ادبانہ
کرنے لگا اور کہا کہ اے نادان کچھہ بھی تجھکو سمجھہ ہے کسکو توڑتا ہے اگر مین چاہون تو ابھی اس
میدان کو سوار اور پیادون سے بھر دون لیکن یہہ کس واسطے کرون کہ تجھکو اور تیری قوم کو تو
وے لوگ جو صبح اور شام کو میرے دربار اور مجلس مین حاضر رہتے ہین کفایت کرتے ہین اگر انکو بلاؤن
تو ابھی تیری حقیقت معلوم ہو جاتی ہے سو اس ملعون کے تکبر کے جواب مین حقتعالے نے ایک آیت

دوسری نازل فرمائی فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۝ پھر چاہیے کہ پکارے اپنے مجلس والونکو سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝ قریب ہے کہ بلاتے ہیں ہم زبانیہ کو اوسکے لیجانے کے واسطے دوزخمیں اور زبانیہ کے لفظ کی تحقیق میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ ایسی جمع ہے جسکا مفرد نہیں ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ اوسکا مفرد زبنیت ہے عفریت کے وزن پر نکالا گیا ہے زبن کے لفظ سے جسکے معنے دفع کرنیکے ہیں اور زبنیۃ ہر متمرد شریر کو کہتے ہیں خواہ جن سے ہو خواہ آدمیوں سے اور شمار زبانیہ کے عدد کا قرآن مجید میں دوسری جگہ پر بیان ہے وہ یہ ہے کہ کافروں کیواسطے اونپر ۱۹ فرشتہ مقرر ہیں ہوا دنکو پکڑکے دوزخمیں ڈالینگے اور وجہ اونپر ۱۹ کے تقرر کے سورہ مدثر کی تفسیر میں بیان ہو چکی ہے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ اون فرشتونکا قد اتنا لمبا اور چوڑا ہے کہ پیر اونکے زمین اور سر آسمان میں لگتا ہے اونکے سردار کا نام مالک ہے اور انہارہ دوسرے اوسکے تابع ہیں انکی آنکھیں اونکی بجلی کی طرح چمکتی ہیں اور دانت اونکے بارہ سنگے کی طرح اٹھی ہوئے ہیں اور بال انکے اتنے لمبے ہیں کہ زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں اور آگ کے شعلے اونکے مونہوں سے نکلتے ہیں اور ایک کندھے سے اونکے دوسرے کندھے تک ایک برس کی راہ ہے اور انکے ہاتھ کی ہتیلی ستر ستر ہزار آدمی کی گنجایش رکھتی ہے كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ اور سجدہ کر اپنے پروردگار کا اور نزدیکی حاصل کر اس جناب کی سجدہ کی عبادت سے ہرچند کہ اس مرد دونے نماز پڑھنے سے بالکل منع کیا تھا لیکن زیادہ غصہ اسکا سجدہ کرنے پر تھا اسواسطے کہ نماز کے رکنون میں سجدہ کرنا تکبر اور غرور کے بہت منافی ہے اور اسکو تکبر اور غرور پر لے درجے کا تھا اسیواسطے یہ فعل اوسکا بہت برا معلوم ہوتا تھا اپنے سر جھکانیکا تو کیا ذکر ہے دوسرے کا سر جھکانا دیکھ نہ سکتا تھا اسیواسطے اوسکے مقابلہ میں حکم سجدہ کو حکم ہوا تاکہ رغم الف اسکی یعنی اوسکی ناک گھسی جاوے اور جو اس سرکش کو تکبر کے بدلے میں چوٹی پکڑکے گھسٹنے سے خوف دلوایا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکے مقابلہ میں حکم ہوا کہ تم اپنی پیشانی کو عاجزی سے ہمارے واسطے زمین پر رکھو شکر ملیں اسبات کے کہ ہنے تمہاری دشمن کی پیشانی کو خاک میں ملایا اور یہہ بھی ہے کہ جو سجدہ کرنا حق تعالے کے نزدیکی کا سبب ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کو فرمایا اور حکم ہوا کہ تو سجدہ میں مشغول ہو تاکہ تیرا قرب درگاہ الٰہی میں کمال کے مرتبے کو پہنچے اور بڑا مرتبہ اور بزرگی تجھکو حاصل ہووے اور تیرا دشمن خود بخود ذلیل اور خوار ہوجاوے اسواسطے کہ جسقدر تیرے قرب کے درجہ جناب الٰہی میں بڑہینگے اوسیقدر تیرے دشمن کو دوری اور مہجوری اوس درگاہ سے ہوگی اور سجدہ کیحالت میں آدمیکو زیادہ تقرب جناب باری سے حاصل ہونیکی وجہ یہہ ہے کہ اوسوقت میں آدمی اپنے اصل کیطرف کہ خاک ہے متوجہ ہوتا ہے اور جسقدر اسکا توجہ اپنی اصل کیطرف زیادہ ہوگا اوسیقدر حقتعالے کا قرب اوسکو زیادہ حاصل ہوگا اسلئے کہ فیضان وجود کا اوس جناب سے اسی راہ سے اوسکو پہنچتا ہے اسواسطے حدیث شریف میں آیا ہے اقرب

ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا فیہ من الدعاء یعنی
بندہ کو سجدہ کیحالتمین اپنے پروردگار سے بہت نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو حالت مین اسکو چاہیے
کہ دعا بہت مانگے تاکہ جلد قبول ہوئے ۱۲ عزیزی ۱۲ کلمہ ما کا مصدریہ ہے اور قرب بمعنے اقتراب
ہے اور یکون تامہ ہے اقرب وجود العبد من ربہ حاصل وقت سجودہ و در فتوحات آنرا سجدۂ قرب
قرب گفتہ و ہذا اصل سجود و عبد الثلاثۃ خلافا لمالک ہر سجود مین اشارہ ہے طرف ازالہ حجاب یا ست
کے وہ کیا ہے کبر ہے اور ہیچ حدیث کے ہے لا کبر مما سجود یعنی جو کہ سجدہ کرے کبر سے
دور ہو اور ہیچ درگاہ اللہ تعالے کے شرف، تواضع کا باوے روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق ابراہیم
علیہ السلام نے دعوۃ کی اہلکدن دو سو مجوسیونکی پس جبکہ کھایا اونہون نے پس کہا حکم کرتا ہے تیرے
اے ابراہیم کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق مجکو طرف تمہارے ایک حاجت ہے پس کہا اونہون نے
کیا حاجت ہے تجکو کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سجدہ کرو واسطے رب میرے کی ایک سجدہ پس
مشورہ کیا اونہون نے آپس مین پس کہا کہ تحقیق اس رجل نے کیا سلوک کہ بہت پھرا کو سجدہ کرین
ہم اسکی رکبو پھر رجوع کرین ہم طرف معبودون اپنے کے تو نہین نقصان کریگا ہمکو کچھ پھر آپس مین کیا
اون سے پس جبکہ رکھا اونہون نے سرون اپنے کو زمین پر مناجات کے ابراہیم علیہ السلام نے
رب اپنے سے پس کہا الٰہی جہت جہدی حق حملتہم علی ہذا ولا طاقۃ لی علی غیرہ وانما ہو توفیق
والہدایۃ بیدک اللھم زین صدورہم بالاسلام پس جبکہ اوٹھایا اونہون نے سرون اپنے کو
سجدہ سے مسلمان ہوگئے ۱۲ روح البیان ۱۲ اور تیسیر الاصولمین ابن عباس رض سے
مروی ہے کہا کہ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پس آیا آپکے پاس ابوجہل پھر کہا حضرت کو
کیا نہ منع کیا تھا مین نے تجکو اسے یعنی نماز سے پس پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس زجر کیا اوسکو
پس کہا ابوجہل نے تحقیق تو البتہ جانتا ہے کہ نہین ہے سات اسکے ناد کہ پھرے سے پس نازل
ہوئی یہہ آیت فلیدع نادیہ الخ کہا ابن عباس رض نے اگر بلاتا ابوجہل نادیہ اپنی کو
تو البتہ پکڑتے اوسکو زبانیۃ اللہ تعالے کے اور ترمذی مین ابن عباس سے ہے کہ اگر بلاتا ابوجہل مدد کار
اپنے کو تو البتہ پکڑتے اوسکو زبانیہ یعنی فرشتے برملا اور اسصورت مین ابوجہل کے حق مین جو اس
اسکا فرعون تھا لیطغی فرمایا کہ لام تاکید سے مؤکد ہے اور اسکا صیغہ بھی استمرار اور تجدد پر
دلالت کرتا ہے اور حضرت موسے علیہ السلام کے فرعون کے حقمین باوجود اوسکے بادشاہ ہونے
اور عزت اور جاہ کے لطغی کا لفظ آیا ہے بغیر تاکید اور صیغہ استمرار کے تو یہہ تغیر اسلوب کا بیان
اشارہ ہے کہ فرعون باوجود ہمحالت کے حضرت موسے علیہ السلام کو رنج نہین دیتا تھا مگر بات
کہنی مین اور یہہ مردود یعنی ابوجہل باوجود کمزوری اور بے بسی کے بارہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مارنیکا ارادہ کیا اور آپ کے ہلاکت کے پیچھے پڑا اور یہہ بھی ہے کہ فرعون نے
لشکرین مین حضرت موسی سے اچھے سلوک کئی تھے اور آخر کو بھی اوسکی زبان سے لا الہ

الا الذی امنت به بنو اسرائیل کا کلمہ نکلا تھا اور تھوڑا تکبر اوسکا کم ہوگیا تھا جبکہ ابوجہل کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب مین لڑکپن کی عمر سے حسد اور بغض رکھتا تھا اور آخر مین ایسا کلمہ کہکر مرا کہ جسمین تکبر بو بھا جاتا ہے یعنی لو غیر اکار قتلتنی یعنی میرا رتبہ یہہ نہتا کہ مدینے کے زمینداروں کے ہاتھہ سے مارا جاؤن اور جبوقت حضرت عبداللہ بن مسعود اوسکا سر کاٹ نیکو سینہ پر چڑھے تو بطور تکبر کے کہا یا راعی الغنم لقد ارتقیت مرتقی صعبا یعنی اے بکری چرانیوالے بڑے مقام پر بیٹھا تو اور یہہ بھی کہا تھا ھل اعمد من رجل قتلتموہ یعنی کیا ہے کوئی دنیا مین عمدہ اور بڑا مرتبہ مین اوس شخص سے جسکو تمنے قتل کیا ہے پس وجہ مذکورہ سے تکبر اور سرکشی اس مردود کافر کی فرعون کے تکبر اور غرور سے بھی بڑہ گئی تھی اسلیے اوسکے حقیر ہونے کے ارشاد ہوئے واللہ اعلم اب جو فائدہ اور باریکیان اس صورت کے تعلق کہتے ہین کہہ بیان ہوتے ہین چنانچہ انمین سے ایک یہہ ہے کہ پانچ آیتین اس سورت کی قرآن کے نازل ہونیکی ابتدا مین نازل ہوئی ہین اور باقی ابوجہل کے حق مین بہت دنون کے بعد نازل ہوئے لیکن بموجب حکم پروردگار ان آیتون کو اوسی سات ملا دیا اور مناسبت کی وجہ تفسیر مین پہلی بیان ہو چکی اور دوسری یہہ ہے کہ اس سورتین سمعی علوم ثابت کرنا متعلق ہے کہ نقل کرانی اور لکھنے پر موقوف ہین اور تیسرے یہہ کہ ایک عجیب نکتہ اس سورتین ہے کہ اول اس سورتا علم کی فضیلت پر دلالت کرتا ہے اور باقی مال کی مذمت پر تو معلوم ہوا کہ علم ایک چیز ہے نہایت مرغوب اور پسندیدہ اور دنیا کا مال نفرت اور بیرغبتی کی سزاوار ہے اور چوتھی یہہ ہے کہ اس سورت مین علم اور خط کی تعلیم کی نعمت جو مذکور ہوئے تو حقتعالی نے اپنی نعمتین اکرم کے صفت سے یاد فرمایا یعنی ربک الاکرم اور سورۂ لفظ مین اعتدال خلقت اور ظاہری اور باطنی خصلتون کی ہر ایکی کے نعمت جو مذکور ہوئی تو وہان پہلے تین اکرم کی صفت سے یاد فرمایا یعنی یایھا الانسان ما غرک الخ اور یہہ بات ظاہر ہے کہ اکرم بڑے کریم کو کہتے ہین اور کریم فقط کرم پر دلالت کرتا ہے بیان سے معلوم ہوا کہ علم کی نعمت صحت اور حسن جمال کی نعمتون سے بڑھکر ہے اور یہہ آیت تلاوت کی سجدہ کی آیتون سے ہے اس آیت کے پڑہنے سے پڑھنیوالے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہوتا ہے اور سجدہ کی کئی قسمین ہین ایک سجدہ نماز کا اور ایک سجدہ تلاوت کا اور ایک سجدہ سہو کا اور یہہ سجدے مشہور ہین اور ایک سجدہ تعظیم کا واسطے جلال اللہ تعالی کے اور کبریا اوسکے اور ایک سجدہ تضرع کا طرف اللہ تعالی کے ازروئے خوف اور ظلم کے اور ایک سجدہ شکر کا واسطے اللہ تعالی کے اور ایک سجدہ سنا بالتلا اور یہہ سجود مذکورہ مستحب ہین صادر ہوئے ہین ملائکہ اور رسول علیہ السلام اور تمام انبیاء اور اولیا علیہم السلام سے اور کہا ابوحنیفہ اور مالک نے سجدہ شکر کا مکروہ ہے پس مختصر کیا جاوے اوپر الحمد اور شکر کے کہا چاہئے زبان کے اور کہا الام

شافعی اور احمد نے یہہ قربت ہے ثواب پاتا ہے فاعل اسکا اور اس عاجز کے اوستاد بزرگوار مولانا محمد قطب الدین رحمہ اللہ علیہ نے اپنے مظاہر حق مین بحوالہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ارقام فرمایا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ سجدہ تہنا کے باہر نماز کے کہ آیا جائز اور مسنون اور موجب تقرب درگاہ الہی کا ہے یا نہین بعضون نے کہا بدعت ہے اور حرام اور شرع مین اوسکی کچھہ اصل نہین اور اسی پر مبنے ہی حرمت دونون سجدونکی بعد وتر کے اور نزدیک بعضونکے جائز اور مشروع سات کراہیت کے ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت پہنچی خبر قتل ابوجہل لعین کے سجدہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وقت سننے خبر قتل مسیلمہ کذاب کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وقت قتل ذی الثدیہ خارجی کے اور کعب بن مالک نے وقت بشارت قبول توبہ کے کہ پیچھے رہ گئی تھی غزوہ تبوک سے باقی بحث سجدہ شکر کے کراہیت مین تفسیر نورالہ صاد مین خوب مدلل مولانا رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے جسکو شبہ ہو وہان پر دیکھہ لے۔ واللہ سبحانہ تعالی اعلم بالصواب **سورۃ القدر** مکی ہے یا مدنی اسمین پانچ یا چھہ آیتین ہین لیکن اسکے نازل ہونیکے سبب مین جو حالات بیان کئے جاتے ہین اون سے یون معلوم ہوتا ہے کہ مدنی ہوگی اسلئے کہ قصے نبی اسرائیل کے مدینہ منورہ مین ذکور ہوتی تھی ..... اور منبر بھی اوسی شہر مبارکین بنایا گیا ہے اور تیس کلمہ اور اکیسویان حرف ہین اور اس سورہ کو سورہ قدر اسواسطے کہتے ہین کہ اسمین ذکر لیلۃ القدر کا ہے اور لیلۃ القدر کو جو لیلۃ القدر کہتے ہین اوسکی دو وجہہ ہین اول یہہ کہ قدر مقدار اور رتبہ کو کہتے ہین اور اس رات مین مقدار اور رتبہ بنی آدم کے صلحا اور عابد ونکا ظاہر ہوتا ہے اور دوسرے یہہ کہ قدر بزرگی کے معنون مین بھی آتا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ فلانا نہایت عالی قدر یا ذوالقدر ہے اور یہہ رات لیلی طوسے دوسری راتون سے شرف رکھتی ہے اول یہہ کہ تجلی الٰہی تمام سے بیشتر اوس رات مین ہوتی ہے بندونکے حال کی طرف رہتے ہے اور اونکو قرب معنوی جناب الٰہی مین پیدا ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ دشتونکا عالم اور ارواحکا عالم ملاقات کو صلحا اور عابد ونکی میر آتے ہین اور اونکے نزدیک ہونیکے سبب سے دوسری راتونکی عبادتونکی کیفیت سے ہزار درجہ بڑھجاتی ہے تیسرے یہہ کہ قرآن مجید بھی اسی راتکو نازل ہوا ہے یعنی لوح محفوظ سے دنیا کے آسمان پر اور یہہ ایسا شرف ہے کہ نہایت نہین رکھتا اور چوتھے یہہ کہ پیدایش فرشتونکی اسی رات مین ہے پانچوین یہہ کہ بہشتونکا آراستہ کرنا بھی اسی شبکو ہے چھٹے یہہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدایش کا مادہ اسی شبکو جمع ہوا ہے اور یہہ بھی جنا چاہیے کہ لیلۃ القدر کے باوجود اس عظمت کے لوگونکے دریافت سے پوشیدہ رکھا ہے جیسے دعا قبول ہونیکی گھڑی کو جمعہ کے دنمین اور صلوٰۃ وسطی کو پانچون نمازونمین اور اسم اعظم کو اسماء الٰہی مین اور مقبول طاعت کو دوسری عبادتونمین اور اولیاء اللہ کو دوسرے لوگونمین تاکہ تمام لوگ ہمیشہ ان چیزون

سورۃ القدر

مذکورہ کی جستجو مین رہین اور سب ساتون اور سب طاعتون اور سب نمازون اور سب اسمار الٰہی ورسب ساعتون اور کل نیک لوگون کے رعایت کرین اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ ہماری طاعتون اور عبادتون کی مشقت اور رنج کے موافق ثواب دیا جاتا ہے جیسے کہ فرمایا اجرک علی قدر نصبک یعنی ثواب تیرا تیری محنت اور مشقت کی قدر ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ انا انزلنہ فی لیلۃ القدر ۵ مقرر ہمنے نازل کیا قرآن کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر شب قدر مین ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن صحابہ سے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم سے ایک شخص ہزار مہینے تک ریا بندہ کر اللہ تعالے کی راہ مین کافرونسے لڑتا تھا صحابہ نے افسوس اور تعجب سے کہا کہ ہمین ایسی چھوٹی عمر مین وہ نعمت کیونکر نصیب ہو سو حق تعالی نے بطفیل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسی نعمت اور ثواب کی اس سورۃ مین خبر دی اور بعض مفسرین نے یون لکہا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کی عمرین کہلائین کہ اکثر درمیانین ساٹہ اور ستر برس ہین آنحضرت صلعم غمگین ہوے کہ اتنی سے عمر مین میری امت کیا کام کرے گی اور اونسے کیا ہوسکے گا ایسا ہو کر بروز قیامت اگلی امتون والے بڑی بڑی عمرونکا ثواب پاوین اور میری امت تہوڑی عبادت کے سبب شرمندہ ہو حق تعالی نے انکی خاطر مبارک کی تسلی کیواسطے یہہ سورۃ بہیجی ۵ عزیزی وعلیکم قولہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر النون للعظمۃ او للدلالۃ علی الذات مع الصفات والاسماء والضمیر للقرآن لان شہ تقوم مقام تصریحہ باسمہ قال فی بعض التفاسیر انا انزلناہ مبتدأ وخبر فی الاصل یعنی نحن انزلناہ روح ۵ القدر یعنی وہ رات کہ اوسمین قدر اور مرتبہ عبادت کرنیوالونکا ظاہر ہوتا ہے اور مرتبہ اونکے عالم ملکوت اور عالم ارواح پر ظاہر ہوتے ہین اور منصب قطبیت اور غوثیت اور ابدالیت اور امامت کے اون مرتبون کے مستحقونکے اس رات مین مقرر کرتے ہین اور اس معاملہ کو رات کے ساتہہ اسواسطے مخصوص کیا کہ دن ظہور کا وقت ہے تو مناسب ہے عالم شہادت سے اور رات پردہ پوشیکا وقت ہے پس عالم غیب سے کمال مناسبت رکہتی ہے اور یہہ اس رات کا وہ بعضے عارفونکو معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ رات وصل کا وقت ہے اور صورت وصل کی اس شب مین اسطور سے جلوہ فرماتی ہے کہ جمال الٰہی کی تجلی اپنے مشتاق بندہ پر متوجہ ہوتی ہے اور مدارک اور ادراک مین اوسکی ایک فراخی پیدا ہوتی ہے اور قوت خیالیہ قوت مدرکہ کی خدمت کرتی ہے اور وہ تجلی ایک عالم کو ملائکہ اور ارواح سے جو عالم قدس کے رہنے والی ہین اپنے ہمراہ لاتی ہے اور ملاقات کرتا غیب کے عالم کا عالم ظاہری سے اور ملا آسمان کے کمال والونکا زمین کے کمال والونسے اوس رات کو بخوبی ہوتا ہے اور عالم رویا مین ایک عجیب حالت پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی شرح بیان کرنا نہایت مشکل ہے باقی رہا یہان یہ ایک شبہہ اور وہ یہہ ہے کہ نزول قرآن کا تیئیس برس تک ہے اور شروع اوسکی نزول کا بیسویں

کے مہینے مین ہے کہ جسمین صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کے چالیسوین برس کا شروع ہوا اور قرآن مجید مین قرآن کے نازل ہونیکا اشارہ تین معین وقتونکی طرف فرمایا ہے ایک تو رمضان شریف دوسرے شب قدر تیسرے شب مبارک یعنی پندروین رات شعبان کی پہر مطابقت اس امر واقعی مین اور اس مخالف تعبیر مین کیونکر درست آویگی سو جواب اس کا روایتونمین تامل کرنیکے بعد معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ نزول قرآن کا لوح محفوظ سے بیت العزت مین کہ وہ جائے ہے آسمان دنیا پر کہ یہ ہوئی ہے ملائکہ ذیقدر سے شب قدر مین ہے جو رمضان کے مہینے مین واقع ہے اور اندازہ اوسکے نزول کا اور حکم فرمایا لوح محفوظ مگہ مانونکو کہ اوسکا نسخہ نقل کرکے آسمان دنیا پر پہونچادین اوسی رات شب برات مین تہا اب اس صورت مین تینون تعبیرین درست ہوین یعنی نزول حقیقی شب قدر رمضان مہینے مین واقع ہوا اور نزول تقدیری اوسسے پہلے شب برات مین اور نزول قرآن کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ربیع الاول کے مہینے مین چالیسوین برس کے شروع مین اور تمام ہونا اوسکی نزول کا آخر عمر مین ہے پس تعرض نرہا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ اور کیا جانتا ہے تو کہ کیا بزرگی ہے شب قدر کی لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے کہ اوسمین شب قدر نہو اور ہزار کے عدد کی تخصیص اسلئے ہے کہ عرب کی زبانمین عدد کا نام مہینونتک ہے اور ہزار سے آگے اوسکے زبانمین نام نہین ہے تو گویا اشارہ فرمایا ہے عدد کی انتہا پر اور مہینونکی تخصیص اسواسطے ہے کہ باوجود اس باتکے کہ سالمین رات دن زیادہ ہین لیکر عرب کے سال کہ قمری کے دور سے شمار کرتے ہین فقط اوسمین مہینونکی تکرار ہے اور شمسی سال ایک پوشیدہ چیز ہے اور مخصوص دنونکی ساتہہ ہے بخلاف چاند کے کہ راستے خصوصیت رکہتا ہے اور باوجود ان سب باتونکے چاند کو زیادہ مناسبت اس مقام پر ثابت ہوئی ہے اسلئے کہ چاند کا نظر پہلی رات سے چودہوین تک بلکہ ابتدا سے انتہا تک رات ہے مین واقع ہوتا ہے تو گویا نور کی تجلی کا ظہور ہے دنیا کی ظلمت پر اور جسوقت تجلی الہی اس کو اوس عظمت اور بزرگی کے ساتہہ متعلق ہوئی تو اس رات کی عبادت کا ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہوگیا قولہ وادراک الخ یعنی اعلمک یا محمد ما لیلۃ القدر تعظیم شانہا وتنبیہا علی قدرہا خیر من الف شہر وہی ثلاث وثمانون سنۃ واربعۃ اشہر وفی الحدیث من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر قال الخطابی قولہ ایمانا واحتسابا ای بنیۃ وعزیمۃ قولہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قیل المراد الصغائر وتاخر وہو کنایۃ عن حفظہم من الکبائر وروی الطبرانی عن ابی امامۃ مرفوعا من صلی العشاء فی جماعۃ فقد اخذ بحظہ من لیلۃ القدر ..... وقال سعید بن المسیب من شہد العشاء بالجماعۃ من لیلۃ القدر فقد اخذ بحظہ منہا لیس فیہا لیلۃ القدر فی تلک الاشہر لیلۃ القدر قال مجاہد قیامہا والعمل فیہا خیر من قیام الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت سالت النبی علیہ السلام لو وفقتہا ما ذا اقول قال قولی اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی وعنہا ایضا لو ادرکتہا ما سالت اللہ الا العافیۃ وفیہ اشارۃ

الی ما قال علیہ السلام اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ والمعافات فی الدین والدنیا والآخرۃ ۵
اے خواجہ چہ گوئی ترا شب قدر نشانی شب شب قدر ست اگر قدر بدانی ۞ اب آگے بیان اوسکے
عظمت کا فرماتے ہین تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا ۞ اوترتے ہین سب فرشتہ اور جبرئیل
بہی اوترتے ہین اوس رات مین جو ساری زمین پر پہر جاتے ہین فرشتے **قولہ والروح**
اے جبرئیل وقیل خلق من الملائکۃ لایراہم الملائکۃ الا تلک اللیلۃ وقال بعضہم انہ ملک لو لقسم تعداد
والارضین کانت لہ لقمۃ واحدۃ او ہو ملک راسہ تحت العرش ورجلاہ فی تخوم الارض السابعۃ ولہ
الف راس کل راس اعظم من الدنیا وفی کل راس الف وجہ وفی کل وجہ الف فم وفی کل فم الف لسان
یسبح اللہ بکل لسان الف نوع من التسبیح والتحمید والتمجید لکل لسان لغۃ لا تشبہ الاخری فاذا فتحوا افواہہم
بالتسبیح خر کل ملائکۃ السموات سجدا خوفا ان یحترقہم نورا فواہہ وانما یسبح اللہ عدوۃ وعشیۃ فینزل
تلک اللیلۃ فیستغفر للصائمین والصائمات من امۃ محمد علیہ السلام بتلک الافواہ کلہا الی طلوع الفجر او
ہو عیسی علیہ السلام لانہ اہبط لینزل فی موافقۃ الملائکۃ لیطابق امۃ محمد علیہ السلام و در تفسیر خواجہ محمد پارسا
رحمۃ اللہ علیہ مذکور ہے کہ روح حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرد آید اور مفسرون نے روح کی تفسیر مین باتین
مختلف بیان کی ہین چنانچہ شعبی وضحاک نے کہا کہ روح سے مراد جبرئیل ہے اور کھا عطا نے ابن
عباس سے کہ روح ایک فرشتہ ہے فرشتون سے نہین پیدا کیا اللہ نے کسی مخلوق کو بڑا اوسے جیسے
ہوگا دن قیامت کا کھڑا ہوگا وہ اکیلا ایک صف اور کھڑے ہونگے ملائکہ سب ایک صف پس ہوگی بڑی
پیدایش اوسکے کی مانند دن سب کے اور ابن مسعود نے کہا کہ روح ایک فرشتہ ہے بڑا آسمانون
اور پہاڑون اور فرشتون سے اور وہ ہر آسمان چہارم کے تسبیح کرتا ہے ہر دن بارہ ہزار مرتبہ
کہ پیدا ہوتا ہے ہر تسبیح اوسکی سے فرشتہ ایسا فرشتہ کہ اوہیا دن قیامت کے ایک صف اور کہا مجاہد اور
قتادہ اور ابو صالح نے کہ روح ایک خلق ہے اور صورت بنی آدم کے اور نہین ہین وہ آدمی کہ
ہونگے ایک صف اور فرشتہ ایک صف ایک گروہ روحون کا اور ایک گروہ ملائکہ کا اور روایت کیا مجاہد نے
ابن عباس سے کہ کھا روح ایک خلق ہے اور صورت بنی آدم کے اور نہین اوترتا آسمان سے کوئی
فرشتہ مگر کہ ساتھ اوسکے ہوتا ہے ایک روح سے اور کھا حسن نے کہ وہ روح بنی آدم ہین روایت
کیا اوسکو قتادہ نے ابن عباس سے اور کہا قتادہ نے یہہ اوس چیز سے ہے کہ ہتے چہاتے اوسکو ابن
عباس معاویہ اور روح نام ہے ایک لطیفہ ذرا کہ متیقظ کا کہ ہر مخلوق کو دمی ہے آسمان ہو یا زمین
پہاڑ ہو یا درخت ہو یا تہرا اور باقی ارواحونکا تا اور عدم سماعت ہونے کا تفسیر سورۂ زمر مین
بتفصیل مذکور ہے گذر چکا **قولہ والروح** ۵ معطوف علی الملائکۃ والضمیر للیلۃ القدر
والجار متعلق بتنزل ویجوز ان یکون والروح فیہا جملۃ اسمیۃ فی موضع الحال من فاعل تنزل
والضمیر للملائکۃ والاول ہو الوجہ لعدم احتیاجہ اور کھا علامہ مفسر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ جو مشہور ہے
اور ہر زبان لوگون کے کہ جبرئیل نہین اوترتے طرف زمین کے بعد موت صلی اللہ علیہ وسلم کے

سو یہہ بات غلط ہے بدلیل حدیث طبرانی کے کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتی ہین وقت موت ہر مؤمن کے جو طہاتے سوتا ہے اور واسطے ابو نعیم کے ہے کہ مقرر جبرئیل حاضر ہونگے مدینہ منورہ کے واسطے نگہبانی اوسکی کے دجال سے کذا فی الکمالین اور یہہ نزول ملائکہ اور روحکا از خود نہین ہے بلکہ نزول باذن ربہم من کل امر ۵ ساتھہ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر یک بڑے کام کے

فائدہ غرض یہہ ہے کہ تحقق واحد سب ملائکہ اور ارواح کو تابعداری مین لیکر واسطے ایک کام کے کہ وہ حاصل ہونا ہیئت و جدانیہ کمالات مختلفۃ المقدار کا ہے بیچنے لائے ہین پس لازم نہ آئیگا نازل ہونا ملائکہ اور ارواح کا سوائے اوسوقت کے اسطور پر ہے جیسے کوئی متصدی یا امیر بادشاہ کسی اپنے آشنا کے گھر آوے اور نازل ہونا ملائکہ اور ارواحکا اوسوقت مین اسطور پر ہے کہ حکم بادشاہ کے اوس شخص کے گہر جمع ہون پس تفاوت دونو حالتون مذکورہ مین ظاہر ہے اور جب اس شب مبارک کی عظمت کے بیان سے فارغ ہوئے تو اب ایک خاصیت دوسری ارشاد فرماتے ہین سلم ھی حتی مطلع الفجر ۵ سلامتی ہے اوس رات کو سب وقتون سے جب تک کہ ظاہر ہوتی روشنی فجر کی یعنی سلامتی ہے اوس رات کو نفس اور شیطان کے شر سے کہ اکثر ملجا انکے شر و نکا طاعتونکی رائونکا سبب پڑتا ہے **قولہ** باذن ربہم سے ادہ متعلق بتنزل من کل امر متعلق بتنزل ایضا سلام ہی تقدیم الفجر لافادۃ الحصر کما یہ الاستاذ حتی مطلع الفجر سے وقت طلوع قد المضاف لکون الغایۃ من جنس المغیا مطلع بفتح اللام مصدر میمی ومن قرا بکسر اللام جعلہ اسما لوقت الطلوع ای اسم زمان وحتی متعلقۃ بتنزل اور نزول ملائکہ کا دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ تحقیق وہ فرشتے رغبت رکہتے ہین اور شوق رکہتے ہین بندگی ملاقا انکا پس طلب اون کی کرتے ہین اور ترنے مین طرف بندون کے پہر اذن دیا جاتا ہے واسطے اون کے پس اگر اعتراض کیا جاوے اس بات پر کہ کیونکر رغبت کرتے ہین فرشتے طرف بندونکے باوجود جاننے اونکے کہ کثرت گناہ بندونکی جواب کہینگے ہم کہ فرشتے نہین وقت ہوئے اوپر تقصیر گناہونکے روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق ملائکہ مطالعہ کرتے ہین لوح کو پہر دیکہتے ہین پیچہ اونکے طاعت مکلفین کی بتفصیل پس جسوقت پہونچتے ہین طرف گناہ مکلفین کے تو ڈالا جاتا ہے پردہ پس نہین دیکہتے اوسکو یعنی گناہونکو پہر اوسوقت کہتے ہین فرشتے سبحان اللہ الجمیل ستر القبیح اور تحقیق وہ فرشتے دیکہتے ہین زمین پر ہر قسم کی بندگی سے چند اشیا کو کہ نہین دیکہتے اوسکو بیچ عالم سموات کی مانند کہانا کہلانے وغیرہ کے اور بیچ حدیث قدسی کے ہے البتہ فروتنی اور گریہ وزاری گناہگارون کی محبوب تر ہے طرف میرے رجل سبحین پس کہتے ہین فرشتے آؤ چلین ہم طرف زمین کے پہر سنی آواز کہ وہ محبوب تر ہے طرف رب ہمارے کی آواز تسبیح ہمارے سے اور کیونکر نہووے محبوب تر اور حال یہہ ہے کہ رجل سبحین اظہار کرتا ہے واسطے کمال حال مطیعین اور عین بصیرۃ اظہار الافتقار تیرب العالمین نصیب است بہشت

ایخدا شناس ہر دو کہ مستحق کرامت گنہگار اند نہ اور کہا گیا ہے کہ تقسیم کرتے ہیں جبرئیل بیچ لیلۃ القدر کے بقیہ رحمت کو دار الحرب میں اور پر اوس شخص کے کہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کہ تحقیق وہ مریگا مسلمان پس ساتھ اوس رحمت کے وہ رحمت جو تقسیم کی گئی اوپر لیلۃ القدر میں سلامت رہتے ہیں اور مرتے ہیں مسلمان اب سجگہہ پر چاہیئے کہ عالموں کا خلاف ہے اس باب میں کہ ملائکہ اور ارواح سے تمام ملائکہ اور ارواحین مراد ہیں جیسیکہ قرآن کے ظاہر لفظ سے معلوم ہوتا ہے وہ ملائکہ اور ارواحین مراد ہیں جو سورۃ المنتہیٰ میں رہتے ہیں جیسیکہ بعض حدیثوں میں مذکور ہے منشاء علیہ جز الی التفاسیر واللہ اعلم بالصواب **سورۃ البینہ** مکی ہے اور آیتیں آٹھ آیتیں اور چودہ کلمے اور تین سو چھانوے حرف ہیں اور بینہ لغت میں ظاہر اور روشن چیز کو کہتے ہیں اور اس سورہ کا نام بینہ اسلئے رکھا ہے کہ اسسورہ دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ وجود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خود بخود اپنی نبوت پر ایک روشن نشانی ہے دوسری دلیل لانیکی کچھہ احتیاج نہیں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝

نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں اہل کتاب اور مشرکین سے جدا ہونیوالے اپنے آئین اور وضع سے جبتک کہ نہ آوے اونکے پاس کھلی نشانی **قولہ** لم یکن الذین کفروا الخ اے الیہود والنصری وعبدۃ الاصنام وایراد اصلۃ فصل لما ان کفرہم حادث بعد انبیاءہم ومن یطین لا لطعیظہ حتی لا یلزم ان لا یکون بعد المشرکین کفرین **قولہ** من اہل الکتاب والمشرکین وہو حال من الموادی کفروا ای کائنین من ہم **قولہ** منفکین خبر کان **روح البیان** حاصل اس آیت کا یہہ ہے کہ قبل مبعوث ہونے آنحضرت کے عرب کے ملک میں لوگ دو قسم کے تھے ایک قسم تو مشرک تھے کہ بعضی اونمیں سے صابئین اور مجوس کی طرح روحانیت کو ستارون اور آگ کے پوجتے تھے اور بعضون نے صلحا اور بزرگونکی صورتون کو معبود ٹہرایا تھا اور اونکو بہت مقرب درگاہ الٰہی کا سمجھہ کر وصیلہ دین و دنیا کا جانتے تھے جیسے قریش اور دوسرے وہان کے جاہل لوگ اور دوسری قسم اہل کتاب کہ اپنے کو کتاب الٰہی کا تابع جانتے تھے اور بعضے توریت اور زبور کو اپنا پیشوا اقرار دیتے تھے اور بعضے انجیل کو بھی مانتے تھے اور تمام فرقہ قبیح بدعتونمیں اور بری رسمونمیں اور باطل عقادونمیں ایسے جکڑی اور مضبوط ہوگئی تھے کہ پند اور نصیحت اونکی دلونمیں اثر نہیں کرتا تھا اور قائم کرنے سے دلائل عقلی کے ہرگز صلاحیت نہیں آتی تھے سب یہہ ہی کہتے تھے کہ ہم اپنے قدیمی راہون اور موروثی دینونکو ہرگز نچھوڑینگے کہ کوئی دلیل ظاہر اور کھلا معجزہ نہ دیکھلیں اور ہمکو ہمارے کاموں پر آگاہی نہ دیوین ہم اپنی وضع اور آئین ہرگز نچھوڑینگے اور یہہ حالت اونکی بعینہ ایسی ہی تھی جیسے اس امت کے بعض گمراہ فرقہ اس زمانی میں ہیں کہ ایک گروہ اپنے کو صوفی ٹہرا کر بدعتونمیں گرفتار ہیں اور ایک طائفہ ملحد و نکما اور ایک بیقید و نکما کہ آنہوں نے ترک دنیا مقرر کرکے انسانیت کی حد سے باہر نکل گئے ہیں اور

سورۃ البینہ

اور ایک گروہ نے اپنا نام شیعہ اہل بیت رکھا ہے وہ عقاید باطلہ مین مبتلا ہین اور اکثرون نے اپنے تئین علما کے زمرہ مین قرار دیکر مکر اور دغا بازی شروع کی ہے اور حیلہ شرعی نکالکر ایک جہانکی راہ مارتے ہے اور وہ اتنین نادار اور غریب جو بالکل مخالف اصول کے ہین دنیا کی طمع کیواسطے لوگونکو بہلاتے ہین اور راہ حق سے پھیرتے ہین پھر اگر اون تمام طائفون کو دلیل عقلی اور نقلی سے سمجھایا جاوے کہ سید ہے محمدی رستہ پر قائم ہوجاؤ اور اپنی موروثی بدعتونکو چھوڑ دو وہ ہرگز نہین چھوڑتے ہین ان سب گمراہ فرقونکا جواب وعظ نصیحت کے مقابلہ مین ایک نہے وہ یہہ ہے ہم اس قدیم آئین کو بغیر کوئی دلیل ظاہر کے اور بدون حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے اور اونکی بیان شافی کے ہرگز نہ چھوڑینگے رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ بھیجا ہوا اللہ تعالی کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو پڑھتا اپنی امت پر کتابین پاکیزہ اور بہتر جنمین ذرا جھوٹ نہین اور اوسمین لکھا ہوا ہے درست اور سچ

تولہ رسول بدل من البینۃ من لاتحاد متعلق بمضمر ہو صفت لرسول تتلو صفۃ اخرنی صحفا جمع صحیفۃ

ف تین چیزین ارشاد اور تصحیح مین نہایت عالی مرتبہ رکھتے ہین پہلے یہہ کہ ایک شخص بھیجا خدا کا ہووے اور معجزون کے دکھلانے اور انسانی کمالونکی جمع ہونے سے اوسکی رسالت خدا کی طرف سے ثابت ہو سو یہہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین کماحقہ ثابت ہے اسواسطے کہ رسالت کی شرطین اور انسانیت کے کمالات کے انتہا کو پہنچا باوجود اُمّی ہونیکے اور نہین ظاہر نظر آتی ہین دوسرا کلام اوترا ہوا غیب کا کہ معجزہ اوسکا نور اوسمین روشن ہون اور برکتین اور نورانی اسکی تلاوت مین نیک لوگونکو نظر آوین اور کلام ایسے عیبونسے کہ ہزل و کذب اور تضاد سے پاک ہو اور یہہ بات قرآن مجید مین کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود امی ہونیکے اسکو تلاوت فرماتے تھے ظاہر اور روشن ہے تیسرے یہہ بات کہ ایسی کتاب کہ اوسمین اگلی کتابین مندرج ہون اور مضمون اونکے اس کتاب کے مختصر عبارت مین لپٹے ہون اور وہ معنی اور مضمون کے معلوماتہ الصدق ہین وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ اور نہوئے جدا جدا اور تفرقہ کرنیوالے یہود اور نصاری مگر پیچھے اوسکے جو آیا اون پاس پیغمبر یا قرآن **ف** یعنی پہلے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے سب لوگ متفق تھے اس بات پر کہ آخری زمانیکا پیغمبر پیدا ہوگا اندونین اب ہم اوسکے رفیق اور دوست ہونگے پھر جب وہ پیدا ہوئے تو کوئی ایمان لایا اور بہت پھر گئے واضافۃ الدین الی القیمۃ اضافۃ العام الی الخاص کشجر الاراک ولا حاجۃ الی تقدیر الملۃ فان القیمۃ عبارۃ عن الملۃ اور کہا کاشفی نے دین القیمۃ یعنی دین و ملۃ درست و پایندہ اور کہا ابن الشیخ نے کہ بعضے اہل ادیان نے ہرگاہ کہ کوشش کے باب اعمال مین عنیز تسلیم احکام اصول دین کے اور وہ یہود اور نصارے اور مجوس ہین پس بتحقیق اہنون نے بہت مشقت مین ڈالا اپنے نفسونکو بندگی مین

دین کے ولیکن نہ نصیب ہوا اونکو دین حق اور بعض وہ ہین کہ حاصل کیا اصول دین کو اور ترک کیا فروع کو کہ وہ مرجیہ ہین جو قائل ہین لانضر لمعصیۃ مع الایمان کے ۸ روح ۸ تنبیہ ۸ اس جائے جاننا چاہیے کہ بغیر حصول اصول کے فروع کے راہ مستقیم کے متصور نہین ہے اور اصول دین اور فروع کے منحصر ہین تقلید کرنے ائمہ اربعہ مین کے یعنی امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ مین اور اصول دین کے چار ہین قرآن شریف اور حدیث شریف اور اجماع امت مرحومہ اور قیاس مستنبطہ ازین سہ اور ترتیب اصول اربعہ مین اول قرآن شریف بعد ازان حدیث شریف پھر اجماع بعدہ قیاس اعلم ان اصول الشرع ثلثۃ الکتاب والسنۃ والاجماع والاصل الرابع ہو القیاس المستنبط من ہذہ الاصول الثلثۃ والدلیل علی الحصر حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ انتہی من کشف بزودی یعنی جان تو تحقیق اصول شرع کے تین ہین کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور حدیث اور اجماع اور اصل چوتھی قیاس جو نکالا گیا ہے انہین اصول ثلثہ سے اور دلیل اوپر حصر کے حدیث معاذ بن جبل کے ہے پس تقلید مطلق ائمہ اربعہ کے درباب اصول دین کے فرض ہے اور درباب فروع کے التزام ایک مذہب کا مذاہب اربعہ سے واجب ہے جیسا کہ ارقام فرمایا جلال الدین نے شرح جمع الجوامع مین یجب علی المعامی وغیرہ ممن لم یبلغ مرتبۃ الاجتہاد التزام مذہب معین من مذاہب المجتہدین انتہے یعنے واجب ہے عامی اور غیر عالم کو جو نہ پہنچا ہو درجہ اجتہاد کو التزام ایک مذہب معین کا مجتہدین مذاہب سے اور بحر العلوم نے شرح تحریر ابن الہمام مین لکھا ہے غیر المجتہد المطلق یلزمہ تقلید مجتہد ما من المجتہدین المطلقین یعنی جو مجتہد مطلق نہو اوسکو لازم ہے تقلید کسی مجتہد مطلق کی اور کہا شیخ محی الدین نووی نے روضۃ الطالبین مین اما الاجتہاد المطلق فقالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد من ہولاء علی امتہ ونقل امام الحرمین الاجماع علیہ یعنی اجتہاد مطلق ختم ہو گیا ساتھ ائمہ اربعہ کے اور واجب ہے تقلید ایک کی انمین سے امت پر اور نقل کیا امام الحرمین نے اجماع اسپر اب اگر کوئی کہے کہ اقوال مذکورہ سے اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ تقلید کرنے کسیکے ائمہ اربعہ سے واجب ہے اور ہم پھرے کسی مسئلے مین جو مخالف ائمہ اربعہ کے ہو عمل نہین کرتے بلکہ کسی مسئلے مین موافق ابو حنیفہ کے اور کسی مسئلے پر موافق شافعی کے اسیطرح پر عمل کرتے ہین، تو جواب اوسکا یہ ہے کہ باعث اسکا یا تو حصول درجہ اجتہاد ہے کہ جسکا قول صحیح موافق احادیث کے پاتے ہین اوسپر عمل کرتے ہین تو اس صورت مین تقلید کی کیا حاجت ہے اور اگر بغیر اجتہاد کے یہ امر ہے تو مخالف اہل حق کے ہے اسلئے اتفاق کیا علما نے اسبات پر کہ نہین جائز ہے غیر مجتہد کو کہ عمل کرے ایک مسئلے مین رائے ابو حنیفہ پر اور دوسرے مین رائے شافعی پر کھا ملا علی قاری علیہ الرحمۃ رسالہ مین اپنے کہ تالیف کیا ہے اوسکو قتال کے رد مین بل وجب علیہ ان یعین مذہبا من المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع الفروع والوقائع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم

ولیس ان یتحول من مذہب الشافعی مایہواہ ومن مذہب ابی حنیفۃ مایرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصلہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم الشئ ومذہب ابی حنیفۃ مثلا اباحۃ ذلک الشئ لعینہ اوعکس ذلک فہو ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحلۃ والحرمۃ وفی ذلک اعدام التکلیف والابطال فائدتہ وہو قبیح قاعدتہ وذلک باطل انتہی ماذکرہ یعنی بلکہ واجب ہے اوسپر یقین ایک مذہب کے یا مذہب شافعی کے جمیع فروع اور وقائع مین یا مذہب مالک کے یا مذہب ابوحنیفہ کے اور یہ نہین کہ جو چاہے مذہب شافعی سے جستہ جستہ لے لے اور جو چاہے مذہب ابوحنیفہ سے کیونکہ جواز مین اسکے کام ہووے گا طرف ضبط کے اور نکلنے اسکے ضبط سے اور حاصل اسکا نفی تکلیف ہے کیونکہ جب مذہب شافعی مقتضی تحریم کو کسی امر کے ہے اور مذہب ابوحنیفہ کا مثلا اوسکے تحلیل کو تو جب چاہے مائل ہو طرف حرام کے اور جب چاہے طرف حلال کے تو حلت وحرمت کا تحقق وتقرر جاتا رہا اور یہ نہین صریح اعدام تکلیف ہے اور ابطال اوسکے فائدے کا اور استعمال ہے اوسکے بنا کا اور یہ باطل ہے اور کہا تہ صبیح مین الاخیر فی ان یکون حنیفا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض آخر یعنے بہتر نہین ہے کہ حنفی ہو بعض مسائل مین اور شافعی بعض مین اور شرح عین العلم مین ہے فلو التزم احد مذہبا کابی حنیفۃ والشافعی فلزم علیہ الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی مسئلۃ من المسائل یعنی جسنے لازم پکڑا ایک مذہب مثلا مذہب ابوحنیفہ یا مذہب شافعی کا واجب ہے کہ ہمیشہ اوسی پر رہے اور سوا اوسکے کسی مسئلے مین غیر کی تقلید نہ کرے اور تفسیر احمدی مین ہے اذا التزم مذہبا یجب علیہ ان یدوم علی مذہب التزمہ ولا ینتقل عنہ الی مذہب آخر یعنی جس مذہب کو التزام کرے تو چاہیے کہ مداومت کرے اوسپر اور نہ پھرے طرف دوسرے مذہب کے الحاصل وجوب تقلید مذہب معین پر بہت سی دلائل نقلیہ اور عقلیہ واضح ہین جنکا جی چاہے کتب دینیہ مین دیکھلے یہان خوف طوالت کے نہین لکھے گئے واللہ اعلم بالصواب وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اور نہین بھلا کسی اہل کتاب کو مگر یہی کہ بندگی کرو خدا یتعالی کی پاک کر اپنے دنیکو خدا تعالی کیواسطے سب سے نیارے پھر کر اور چھوڑ کر سب دینو کو خدا یتعالی ایک کو بے شریک جانکر بندگی کرا اور نماز پڑھو وقت پر اور زکوۃ دو اپنے مال کی اور یہی ڈاتا ہے پیغمبر صلعم دین درست اور مضبوط کو جو اسی بہتر کوئی دین نہین قولہ ۝ وما امروا الخ جملۃ حالیۃ مفیدۃ لغایۃ قبح ما فعلوا ای والحال انہم ما امروا بامر وافی کتابہم نشئ من الامور الا الاجل ان یعبدوا اللہ وہذہ اللام فی الحقیقت لام الحکمۃ والمصلحۃ وفیہ اشارۃ الی ان من عبد اللہ للثواب والعقاب فالمعبود فی الحقیقت ہو الثواب والعقاب والحق وسیلۃ فالمقصود الاصلی من العبادۃ ہو المعبود عاشقان را شادمانی وغم اوست دست مزد اجرت خدمت ہم اوست ۔ آور عبادت کیواسطے دوام حضور ہین ایک تو غایت تعظیم

اسیواسطے کہا ہے کہ تحقیق نماز لڑکی کی نہیں عبادۃ اسلیکہ تحقیق وہ نہیں بجا لاتا عظمۃ اللہ تعالے
کی پس نہ ہو افعل اوسکا نہایت تعظیم کا اور ہیچ حکم لڑکے کے جاہل غافل ہے اور نہ دوسرے ہونا
فعل کا مامور بہ پس فعل یہو وہیں عبادت اور اگرچہ متضمن ہے نہایت تعظیم کو اسلیکہ تحقیق وہ غیر
مامور بہ ہے فاذا لم یکن فعل الصبی عبادۃ لفقد التعظیم ولا فعل البہیمۃ لفقد الامر فکیف یکون
رکوعہ الناقص عبادۃ وحال انہ لا امر ولا تعظیم فیہ **قولہ** مخلصین لہ الدین
حال من الفاعل فی یعبدوا **قولہ** حنفاء حال اخری علی قول من جوز حالین من ذی
حال واحد واہل الحجاز للمیل وانقلاب ظہر القدم ومعنی الاستقامۃ فمعنی حنفاء مستقیمین وقال ابن
جبیر لا یسمی احد حنیفا حتی یحج ویختتن لان اللہ وصف ابراہیم علیہ السلام بکونہ حنیفا وکان من شانہ
انہ حج واختتن لفقہ **قولہ** ودین القیمۃ واضافۃ الدین الخ مقدم ذکرہ تا پانیزدہ اور جب حال
اہل کتاب کے مخالفوں کا بیان ہو گیا تو اب تفصیل ان دونو فریقوں کی انکے جزاکے موافق
جو عند اللہ انکے واسطے ثابت ہے ثواب سے یا عذاب سے ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ
الْبَرِیَّۃِ ۵ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے یہود اور نصارے کے قوم سے اور مشرک جو خدا ایتعالی کا شریک
کرتے ہیں اور کیسکو دوزخ کی آگ میں ہونگے ہمیشہ اوسی میں رہینگے وے لوگ برے ہیں پیدا کیے ہوئے
ف اسلیکہ جب حکم الٰہی کا انکار کیا اور اوسکے رسولونکے منکر ہوئے تو اپنے نفس خواہش
کو اللہ کے حکمونپر غالب کر دیا اور یہہ قباحت اور خرابی کسی مخلوقات میں نہیں ہے اسیواسطے
سورہ فرقان میں فرمایا ہے اِنْ ھُمْ اِلَّا کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا یعنی نہیں ہیں یہہ کافر مگر
جیسے چارپائے بلکہ اوسسے بھی بدتر **قولہ** ان الذین الخ بیان لصاحبہم الآخر وہی بعد بیان
صاحبہم الدینے **قولہ** خالدین فیہا حال من المستکن فی الخبر **قولہ** البریۃ جمیع الخلق
لان اللہ براہم لے او جدہم بعد العدم والمعنی شر الخلیقۃ تلے اعمالا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ۵ مقرر جو لوگ ایمان لائے اور کام اچھے یہہ
لوگ سب مخلوقات سے بہتر ہیں یہہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ بشر افضل ہے فرشتہ سے
ملائک را چہ سود از حسن طاعت ؛ چو فیض عشق بر آدم فرو ریخت ؛ اور مولانا حافظ الدین النسفی
نے فرمایا ہے وخواص بنی آدم وہم المرسلون افضل من جملۃ الملائکۃ وعوام بنی آدم وہم
الاولیاء والزہاد افضل من عوام الملائکۃ وخواص الملائکۃ افضل من عوام بنی آدم یعنی اور
خاص لوگ بنی آدم کے یعنی رسول اور انبیاء افضل ہیں خاص فرشتوں سے اور عوام لوگ
بنی آدم کے یعنے اولیا اللہ اور زاہد افضل ہیں عام فرشتوں سے اور خاص فرشتے افضل ہیں
بنی آدم سے اور وہ جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول کہ المؤمن اکرم علی اللہ من بعض
الملائکۃ الذین عندہ یعنی بندہ مؤمن اللہ تعالے کے نزدیک بزرگ ہے بعض فرشتے سے جو

جو اوسکے حضور مین ہین یہ مجموعہ خاص ملایکہ کے ماسوا ہے جزآؤہم عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ
لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۝ بدلا اون لوگونکا اونکے پروردگار کے پاس ہے باغ ہین ہمیشہ کی بہار کے جو بہتے ہین ع
نیچے درختون کے وہان رہین ہمیشہ ہمیشے ایمان لانیوالی اون باغونمین سدا جو کبھی وہانسے نہ
نکلینگے خوش ہوا خدا ان سے اور وہ اونکی بندگی قبول کی اور وہ بندے راضی اور خوش ہوئی خدا تعالے
سے جو ہمیشہ عیش مین رہینگے اور بہشت عدن اور وہان کے نعمتین واسطے اون شخص کے ہین جو
بندہ کروے خدا کریم کے عذاب سے اور اوسکے حکم بجالاوے اور نافرمانی نکرے اوسکے رسول کی ۞

قول جزآؤہم مبتدا عندربہم ظرف للجزا رجنات عدن موخبر للمبتدا وقولہ خالدین فیہا ابدا وہو حال
قولہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ستمتاف مبین ہ واضح ہر کس از تو مراد سے سو مطلب مقصود ماز دینے
وعبقی لقاے لست وعن ابن ہن مالک قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی ان اللہ تعالے
امرنی ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا قال وسمانی لی قال نعم فبکی وقال ہمام عن قتادۃ
امرنی ان اقرأ علیک القرآن ۞ **معا** ۞ قال عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی المنبر اقرأ علی قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ
من غیری فقرأت سورۃ النسآء حتی اتیت ہذہ الآیۃ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک
علی ہؤلاء شہیدا قال حسبک الآن فالتفت الیہ فاذا عیناہ تذرفان وکان عمر رضی اللہ عنہ
یقول لابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ وذکرنا ربنا فیقرأ حتی یکاد وقت الصلاۃ یتوسط فیقول یا
ایہ المومنین الصلاۃ الصلاۃ فیقول انا فی الصلاۃ وفی الحدیث من استمع آیۃ من کتاب اللہ کانت لہ
نورا یوم القیمۃ وظہر ان استماع القرآن من الغیر فی بعض الاحیان من السنن والادب ہل یقرر استماعہ
کلما قرأ نبا علی قولہ تعالے فاذا قرئے القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون واما خارجہا فعامۃ العلما علی استحبابہا ۞

سورۃ الزلزال

روح البیان ۞ واللہ اعلم بالصواب **سورۃ الزلزال** مکیہ ہے اسمین آیہ
آیتین اور پچاس اور تین کلمہ اور ایکسو چالیس اور نو حرف ہین اور نزول اس سورۃ کا بیچ جواب
منکرین قیامت کے کہ جو پوچھتے تھے قیامت کب ہوگی اور بیچ تفاسیر کے مذکور ہے کہ ایک پیر ات
گذری ہے کہ یہ سورۃ نازل ہوئی ۞ **عزیزی** ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ جسوقت ہلائی جاویگی زمین ہلانا اوسکا سخت کہ روے
زمین پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نرہیگا اور بلندیان اور پستیان سب برابر ہوجاوینگی
اور زمین کی ہیئت بدل جاوے گی اور یہہ معاملہ نزدیک نفخہ ثانی کے ہوگا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ
اَثْقَالَهَا ۝ اور نکال ڈالیگی زمین پہاڑ ہی بوجہ اپنے جیسے فلزی اور خزانے اور دانے اور
کہلیان وغیرہ باہر ہینگے وہی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ بعضے جن ہی مدفون ہوتے
ہین وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ اور کہیگا آدمی یعنے

اور وہیں آدمیوں کی یا جو موجود ہوگا کیا ہوگیا ہے اس زمین کو اور سدن باوجود زلزلہ کے شدت کے
بولے گے زمین اپنی باتیں **قولہ** یومئذ بدل من اذا تحدث اخبارہا عامل فیہا وہو
جواب الشرط وہذا علی القول بان العامل فی اذا الشرطیۃ جوابہا او اخبارہا المعمول لتحدث واما اذا کان
العامل جواب من ان تحدث وانما بنیا لاضافتہ الی المبنی وہو غیر متمکن علی الصحۃ علی ما فصل فی محلہ
والمعنی تحدث اخبارہا یوم تحدث اخبارہا بسبب ان ربک اوحی لہا ای امرہا ان تحدث اخبارہا
واما بلسان المقال وہو قول المحبوب چنانچہ حدیث سے ثابت ہے باتیں کرے پتھر و کنکر اور درخت و کیچڑ
روداچٹانا ستو کنکا اور پکارنا ایک پہاڑ کا دوسرے پہاڑ کو ہل مر کبہا خذ ما کہ الخ یعنی یہ کیا ہے
جیسے یوں شخص کہ بسم اللہ کا ذکر کرتا ہوا اور سورہ ہمزہ آمین بھی مذکور ہے کہ ان من شیء الا یسبح بحمدہ
ولکن لا تفقہون تسبیحہم اور زمین کا رونا اور نماز کی جگہ کا رونا مسلمان کے مرنے پر حدیث میں آیا ہے
اور گواہی دینا زمین اور پتھر اور درخت کا اذان دینے والے کے واسطے جیسے کہ مروی ہے کہ
عبدالرحمن بن عصمعہ ہے یتیم پرورش ابو عبیدہ خدری رضی اللہ عنہ کے یہاں کہا رسول اللہ نے فرمایا
اذا کنت فی البوادی فارفع صوتک بالاذان پس محقق جنے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے نہیں سنتا اذان کو کوئی جن اور انس اور حجر اور شجر مگر کہ گواہی دے گا اس کو قیامت کے
اور روایت کیا گیا ہے کہ حقیق بلال نے ایک دیوار پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب حرام میں پس جب سلام پھیرا
پڑھنا جدا جدا یعنے جانے مختلف میں پس جبکہ فارغ ہوئے نماز سے کہا ابو عبیدہ نے کیا ہے یہ
یہ جو کرتے ہو کھا امیہ نے کہ پڑھی میں نے یہ آیت یومئذ تحدث اخبارہا پس جنہیں نے سنا ہے
دین میری قیامت میں فطوبی لمن شہد لہا بالذکر والتلاوت ولہا واو تحدث ہے ہو دلیل لمن شہد
علیہا بالزنا والشرب والسرقۃ والمساوی آور کہا جاتا ہے کہ مقرر دالے اللہ تعالیٰ کے تبلیغ کرنے کا اور
ہیں مکان جیسے کہ فرمایا یومئذ تحدث اخبارہا اور زمان جیسے کہ فرمایا حدیث شریف میں کہ چاہتا ہے
ہر دن انا یوم جدید و انا علی ما تعمل فی شہید اور زمان جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یوم تشہد علیہم السنتہم
اور ارکان جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم اور ملکان جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وان علیکم لحافظین اور دیوان جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہذا کتابنا ینطق علیکم بالحق آور احد الاحمرین
جیسے کہ فرمایا پاک پروردگار نے اذا کنا علیکم شہود الا خفیۃ یکون حالک یا خاصی بعد شہد علیک ہولا الشہود
اور جو بیان فرمایا کہ زمین اور سدن لوگوں کے عملوں کو ظاہر کرے گی اور نیک و بد کا مونہہ پر کہے گی
اور اظہار اور گواہی میں احتمال جو ہیڈ کا ہی ہوتا ہے سو فرق نہیں کہ اس احتمال کے ایک عبارت دوسری
جس ارشاد ہوئی بان ربک اوحی لہا یعنی سبب اسکے کہ حقیق پروردگار تیرا حکم کریگا زمین کو کہ
کہے جو کچھ کہ کیا تیرے پر رہنیوالوں نے نیک اور بد کام سب بیان کرے زمین موافق حکم کے سب کہو گے
ف پس معلوم ہوا کہ یہ بات نہیں ہے مالا للہ تعالیٰ کے حکم سے اور جو چیز کہ مالک کے حکم سے ہوتی
ہے اوسمیں جھوٹ کا دخل نہیں ہوتا **یومئذ** یصدر الناس اشتاتا لیروا اعمالہم ۵ اوسدن

پھر پھرین کے لوگ حساب کی جگہ سے حیران پریشان کوئی داہنی طرف کوئی بائیں طرف تو دیکھیں وہ لوگ کئے ہوئے کام اپنے ف پس آوینگے لوگ اپنے قبر سے حشر کے میدان مین بہانت بہانت کے ایک گروہ شرابون کا ایک گروہ زانیونکا اور ایک گروہ ظالمونکا اور ایک گروہ چور دغاباز علی ہذا القیاس چنانچہ تفصیل اسکی ان دو آیتون مین ہے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ پھر جسنے کیا کام برابر تین چھوٹے کی نیکی دیکھیگا ظاہر اور جسنے کیا نیکا اور جسنے کیا بدکام برابر تین چیونٹی کے برائی دیکھیگا ظاہر اور لفظ ذرہ کا اور لفظ مثقال ذرہ کا دو معنون آتا ہے ایک چیونٹی چھوٹی جو سرخ ہوتی ہے دوسرے جو زمین مین چکا تا ہے اس مقام پر ایک شبہ گذرتا ہے کہ کافرون کی نیکی تو قابل جزا کے ہوگی پھر وہ کہنا اوسکا کیا فائدہ رکھتا ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ کافر کے نیکی اگرچہ ہمیشہ کے عذاب کو بالکل ٹال نہین سکتی مگر اوسکی تاثیر سے عذاب کی تخفیف ہوجاویگی پس وہ کہنا اوسکا ظاہر ہے اور اسی طرح سے بدی مومن کی اگرچہ معاف ہوگئی ہو پھر بھی اسکے حال پر اثر ہے اگرچہ درجے مین نقصان ہوگا وہ بدی کہ اوسسے توبہ اور ندامت کی ہے سو وہ اعمال کے سینے سے نکل جاتے ہے اور کراماً کاتبین کو اور گواہون کو بھی بھول جاتے ہے پس اس لیے یہ لفظ لائے ف اوسکے لئے مخصوص ہوگا یا یون کہا جاوے کہ جب توبہ اور ندامت اس بدی پر ہوئی تو وہ بدی اور توبہ اور ندامت ایک نیکی ہے عمدہ نیکیون سے پس دیکھنا اس بدی کا یاد دیکھنا توبہ اور ندامت کا اس بدی سے نقصان کا سبب ہوگا اسلیئے توبہ کرنے والونکے حق مین فرمایا ہے فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ یعنی بدیون کو توبہ کرنے والون کے انکے توبہ کے ضمن مین نیکی دلہا دیجاتی ہے بدیان نیکی کی صورت .... بکرین گی ولہذا علم تفسیر و دیگر علوم مین وارد ہوا ہے حدیث ابن ابی طالب و غیرہ بیرد ہ قولہ تعالیٰ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى الآیۃ حدیث ابن عباس مرفوعاً قولہ علیہ السلام فی حق عبداللہ بن جدعان لانہ لم یقل یوما رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین وذلک حین قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا یارسول اللہ ابن جدعان کان اجاد الجار ویصل الرحم ویطعم المسکین فہل ذلک نافعہ وقولہ علیہ السلام فی حق ابی طالب لولا انا کان فی الدرک الاسفل من النار فتلک الشفاعۃ مستحقۃ بہ واما حسنات الکفار فمقبولۃ بعد اسلامہم وفی الحدیث اذا زلزلت الارض تعدل ربع القرآن رواہ ابن ابی شیبۃ مرفوعا پس پڑہنا چار مرتبہ سورہ مذکورہ کا بمثل پڑہنے قرآن تمام کے ہے اور بیچ بعض آثار کے وارد ہے کہ پڑہنا اس سورت کا برابر نصف قرآن کے ہے اور یہ اسلیئے ہے کہ احکام قرآن کے منقسم ہین طرف احکام دنیا اور آخرت کے اور یہہ سورہ مذکورہ شامل ہے اوپر احکام آخرت کے بتمام اور بیچ کشف اسرار کے ہے کہ صعصعہ عم فرزدق پیش مصطفےٰ آمد و مسلمان گشت و از رسول خدا درخواست تا آنہ قرآن چیزی بروے بخواند فقرا علیہ السلام علیہ ہذہ الآیۃ یعنی فَمَنْ يَّعْمَلْ

یثقال الخ فقال حبی حبی وآشوبی وشوری از نہاد وی برآمد ونجا یافتہ وزار بگریست آور یہ ہی صدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو قرآن سکھاؤ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرتضے علے رضے اللہ عنہ کو فرمایا کہ اسکو قرآن سکھاؤ علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکو سورہ اذا زلزلت الارض سکھائی جب اس آیت پر پہنچے تو وہ شخص بولا حسبی حسبی لا ابالی ان لا اسمع غیرہا امیر المؤمنین نے یہہ ماجرا حضرت سے عرض کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعہ فقد نفقہ الرجل یعنی چھوڑ دے اسکو کہ وہ مرد فقیہ اور دانا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اس آیت سے دو شخصون نے مدینے کے رہنے والو نے عبرت پکڑی تھی ایک انمین سے وہ شخص تھا کہ صدقہ نہ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ مین زیادہ مقدور نہین رکھتا ہون اور جو تھوڑی چیز اللہ کی راہ مین دینا مجھکو بیفائدہ معلوم ہوتی ہے اور دوسرا وہ شخص تھا کہ چھوٹے چھوٹے گناہونکو حیا لمین نہ لاتا تھا جیسے بیہودہ باتین اور نظر کرنا غیر محرم پر اور گمان کرتا تھا کہ ایسے ایسی باتونکے پکڑے نہونگی اون دونون کے گمان کے رد مین یہہ دونون آیتین کافی ہوگئین

حساب کار خود امروز کن کہ فرصت نہست ۔ زخیر و شر نبگر تا حیلست حاصل تو اگر نیکی نکونی تو نگری خوش باش ۔ ورنہ بغیر بدی میت وای بر دل تو ۔ واللہ اعلم بالصواب

سورۃ العادیات یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین گیارہ آیتین اور چھ سو بیس کلمے اور اکیاسی حرف ہین اور اس سورت کے نازل ہونیکا سبب مفسرین نے یہہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے منذر بن عمر انصاری کو ایک غول سوار ونکا دیکر بنی کنانہ کے ایک قبیلے پر کہ اسند کا فر تھے مقرر فرمایا اور ارشاد کیا کہ فلانے روز صبح کے وقت اون پر چھاپا مارنا خوب قرار واقعی سزا پہنچانا اور فلانے روز یہان پونہچنا اتفاقاً راہ مین ایک ندی ملی وہ اوس روز چڑھی ہوئی تھی لشکر اتر نہ سکا لاچار ہو کر مقام کرویا جب دوسرے دن پانی کم ہوگیا تو لشکر اتر گیا اور حکم کے بموجب صبح ہوتے ہوتے خون مارا اور قرار واقعی سزا دیکے لوٹ مارکے صحیح اور سالم پھر آئی لیکن وعدے پر پہنچنے مین مقام کرنے کے سبب سے ایک روز کے تاخیر ہوگئی تو منافقون نے یہہ افواہ اڑائی کہ وہ لشکر سب تباہ ہوگیا اور ایک آدمی انمین سے نہ بچا جو آکر خبر دیتا مسلمانونکو بہت سے نہایت غم ہوا سو اللہ تعالے نے یہہ سورت نازل فرمائی اور ذکر اونکے گھوڑونکا اور اون کے دشمنون کی جماعت مین گھس جانیکا اسمین بیقید مذکور فرمایا کہ مسلمانونکو فتحے حاصل ہوگی لیکن اس شان نزول مین ایک خدشہ ہے اس واسطے کہ یہہ سورۃ مکی ہے اور یہہ لشکر کا مدینے مین تھا پس یہہ واقع اسکا شان نزول نہین ہوسکتا اور اصح یہہ بات ہے کہ جناب باری تعالے نے جو چاہا کہ اس دین مین جہاد کی رسم مقرر فرماوی تو اس رسم کا اشارہ اس سورت مین منظور ہوا تاکہ خوشخبری ہوی مسلمانونکو اسبات کی کہ انکو طاقت جہاد کی اور گھوڑون اور فوج اور لشکر کی عنایت ہوگی کہ پورا بدلا اللہ کے دشمنون سے لین اور اونکی جمعیت بکھیر دین اور مال اونکا اپنے تصرف مین لاوین ۞ بسم اللہ الرحمن الرحیم والعدیت ضبحا

قسم ہے گھوڑوں چلنے والوں کی جو دقت دوڑنے کے ہانپتے اور ہنہناتے ہیں اور عادیات عرب کے لغت
میں دوڑنے والے گھوڑوں کو کہتے ہیں مشتق ہے عَدْو سے جو دوڑنی کے معنوں میں ہے اور ی عادیات میں
مقلوب ہے واو سے بجہت کسرۂ ماقبل ہی کے اور ضبحا مصدر ہی منصوب یا تو بفعل محذوف یا حال ہے
بنا بر اسکے کہ تحقیق وہ مصدر ہے بمعنی فاعل ہے ضابحات ف اس سورت کو سورۂ عادیات اسلیئے
کہتے ہیں کہ غازیوں کے گھوڑے غضب الٰہی کے سرعت کی صورت ہیں کافروں کے لشکر میں پر اور
اللہ تعالیٰ کے انتقام کا ظہور نافرمان برداروں پر دوڑنے گھوڑوں کی طرح ہے دنیا میں ہوتا ہے
پس گویا کہ نمونہ ہے حشر اور نشر کا اسیواسطے آنے سے مخالف کے فوج کے درشکست ہونے سے اپنے
موافق فوج کے جو کچھ انقلاب شہر اور ملک میں واقع ہوتا ہے کہ عزت دار لوگ ذلیل ہوجاتے ہیں بے
پردہ نشین بے پردہ اور مال اور متاع اور زر اور زیور اور کپڑا اور لتا کہ سالہا سال میں جمع کیا ہوتا ہے
ایک آنمیں برباد ہوجاتا ہے یہہ بھی گویا قیامت کا نمونہ ظاہر ہوجاتا ہے اور یہہ حالت مذکورہ جو مذکر
آخرت کی ہے لطف اوسکے قسم کھائی فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ پھر قسم ہے باہر لانیوالی آگ کو پتھر میں
اپنے سم سے آگ باہر لانا خوب یعنی گھوڑوں میں اور پتھر میں زیادہ اوسکی نقل جو پتھروں پر لگتے ہیں تو شعلے
نکلتے ہیں جیسے چقماق جھاڑنے سے اور نمود آگ کی رات کو زیادہ ہوتی ہے اور دن کو روشنی اسکی
نظر نہیں آتی تو اس قسم میں اشارہ ہوگا اسبات کی طرف کہ گھوڑے غازیوں کے رات کو نمود دیتے ہیں
الایراء اخراج النار والقدح الضرب والمعنی توری النار من حوافرہا اذا سارت فی الارض ذات الحجارۃ
وانتصاب قدحا کانتصاب ضبحا علی الوجوہ الثلاثۃ ۝ روح ۝ عزیزی ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝
پھر قسم ہے صبح کو لوٹنے والوں کی یعنی راتوں رات دوڑکر صبح ہوتی کہ عین غفلت کا وقت ہے
اور دشمن پر یورہنچتے ہیں اور مال اور اسباب اسکا لوٹ لیتے ہیں صبحا نصب علی الظرفیۃ ای وقت (۵۳)
الصبح فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ پھر اوٹھایا اون گھوڑوں نے فجر کو گرد اور غبار ف اور قید غبار
اٹھانے کی صبح کے وقت اس واسطے ہے کہ تاپ مارنے کی قوت اون گھوڑوں کی خوب ظاہر ہو
اسلیئے کہ صبح کے وقت پچھلی رات کے سردی سے اور شبنم کی رطوبت سے زمین دب جاتی ہے
پہ اس وقت غبار کا اٹھانا بڑے زور سے ہوتا ہے بخلاف آخر کے دن کے کہ آفتاب کی حرارت اور
اوسکے شعاع کی خشکی سے اجزا زمین کے ڈھیلے ہوجاتے ہیں اور تھوڑی سی حرکت میں غبار
اٹھکر کھڑا ہوجاتا ہے اسیواسطے آندھیاں آخر دن کو بہت آتی ہیں اور یہہ فعل بمعطوف اُس
فعل پر ہے جو معتبرات سے پوچھا جاتا ہے یعنی اعنی صبحا اور وجہ عدول کے ہم سے فعل کے
طرف یہہ ہے کہ اٹھنا غبار کا دشمن سے نزدیک ہونیکے وقت ہے پس گویا عت رہا اور گذر گیا
برخلاف دشمنوں کے لوٹ مار کے کہ یہہ ہمیشہ ہے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ پھر گھس گئے وہ گھوڑے
اوسوقت غول میں دشمنوں کے اور انبوہ کو اونکے بکھیر دیا جمعا من جوع الاعداء ای دخلن فی
وسطہم وہو مفعول بہ لوسطن ۝ عزیزی ۝ روح ۝ اب یہاں پوچھا جاتا ہے کہ قہر الٰہی کے

گناہون کے مقابلے کمال مناسبت رکھتی ہے اون گھوڑون کی حرکت سے اسواسطے کہ شروع ہوا
متوجہ ہونا غضب کا ہے جسکا نمونہ یہان پر گھوڑونکا دوڑنا ہے ہانپتے ہوئے جیسے غصے کیوقت
ہوتا ہے اور روشن کرنی آگ کا سو سے نمونہ ہے دوزخ کے شعلہ کا جو دوزخیونکے واسطے تیار کیا گیا ہے
اور لوٹ مارنمونہ ہے دوزخ کے پیادونکے مارنیکا اور سانپ اور بچھوونکے کاٹنیکا اور پوست اور ہڈی
اور گوشت اور چربی سپینکے جلنے کا اور اوٹھنا غبار کا نمونہ ہے ناشکرونکے انکہون پر پردہ ڈال دینیکا
کہ رحمت الہی اوس پردہ کے سبب سے پوشیدہ ہو جاویگی اور گھس جانا دشمنون کے غول مین
نمونہ ہے غضب کی آگ کے گھسجانیکا دل اور جگر مین اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝
بیشک آدمی اپنے پروردگار کے ناشکری کرنے والا ہے یعنی اوسکی نعمتونکا کفران کرتا ہے اور یہ
کفران نعمت کئی طرح پر ہوتا ہے اول تو یہ کہ نعمت کو نعمت دینے والے سے نہ سمجھے بلکہ اوسکو
دوسرے کیطرف نسبت کرے جیسے اس زمانے کی اکثر لوگ کہتے ہین کہ ہمکو بیمار رہنے دیا یا ہمارا
دکھہ درد فلانے بزرگ نے کہہ دیا قولہ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ جواب القسم
فقولہ لربہ متعلق بکنود قدم علیہ لافادۃ التخصیص ومراعاۃ الفواصل فالکنود بالضم کفران النعمۃ وبالفتح البخیل
وقال الکلبی الکنود بلسان کندۃ العاصی وبلسان بنی مالک العنین بلسان مضر وربیعۃ الکفور والمراد
بالانسان بعض افرادہ اے انہ لنعمۃ ربہ خصوصا الکفور اے شدید الکفران وقال الحسن الکنود الذی
یعد المصیبات وینسی النعم وقال ابو عبیدۃ قلیل الخیر من الارض وقال القاسانی الکفور
لربہ باحتجابہ بنعمہ عنہ وقوفہ معہا وعدم استحالہ لہا فیما ینبغی لیتوصل بہا الیہ او البخیل لاختصاصہا
بنفسہ وعدم ایثارہا علی الخلق بطریق الارشاد وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ اور بیشک آدمی
اپنی ناشکری پر آپ گواہ ہے ف یعنی خود اقرار کرتا ہے کہ مین آپ ناشکر ہون اور یہ اقرار
عالم مین بصورت سے واقع ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ فلانا شکر اس نعمت کا ادا نہین
کرتا اور حال یہہ ہے کہ خود بھی شکر اس نعمت کا ادا نہین کرتا پس طعن کرنا اوسکا دوسرون پر
بعینہ اپنے جان پر ہے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ اور مقررہ محبت پر مال کے
بہت سخت اور مضبوط ہے شیخ الاسلام قدس سرہ فرمودہ کہ اگر مال را دوست میداری
تا باز بتو دہند و برائے وارث منہ کہ داغ حسرت بردل تو نہند، مال جان بہ کہ بیاران دہی،
کہ بدہی بہ کہ بخاکش نہی، زر پی منفعت است ای حکیم، ہر نہادن چہ سفال و چہ سیم قولہ
وانہ لحب الخیر ای المال کما فی قولہ تعالی ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین سماہ خیرا
اوسکا یعنی مال کا خیر واسطے جاری ہونے عادت لوگون کے کہ تہے وہ کہتے ہے مال کو خیر جیسے
کہ نام رکہا گیا ہا دشوار فقال لم یسمہم سوا اے قتال والقتال لیس بسہل ولکن ذکرہ حربا علی عادتہم
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝ اے کیا نہین جانتا کہ جس وقت
باہر نکالے جو کچہہ کہ ہے قبرونمین اور موجود ہوگا جو کچہہ کہ ہے سینونمین قولہ وحصل اے

(دیا)

اے جمع فی الصحف اے الظہر ما الجموعا وحصل تحصیل اخراج لمستورا جزلہمنو فیہ **قولہ** ما فی الصدور من الاسرار الخفیفۃ التی من جملتہا ما یخفیہ المنافقون من الکفر ولمعاصی وقال علیہ السلام یبعثون علی نیاتہم ای اس وقت ہر شخص معلوم کریگا کہ ان ربہم بہم یومئذ لخبیر ط مقرر جو پروردگار انکا موسنے والا تو سنے اور نیتوں سے واقف ہے اوسدن بدلا دینے پر قدرت رکھتا ہے اور یہہ جملہ یعنی ان ربہم فاعل یعلم کے مفعول کے محل میں واقع ہوا ہے لیکن بسبب اس لام کے جو لخبیر میں لائے ہیں لفظ میں عمل نہ کیا اور نہیں تو ان کے ہمزہ کو فتح سے پڑہتے اور اسکو نحوی تعلیق بلام کہتے ہیں اور افعال القلوب کے خصائص سے ہے واللہ اعلم بالصواب **سورۃ القارعۃ** یہہ سورت مکی ہے اسمیں آیتیں اور حرفیں کلمے اور ڈیڑہ سو حرف ہیں اور اسکا نام سورہ قارعہ اسواسطے رکہا ہے کہ دلالت کرتے ہے ایک سخت حادثہ پر جو قیامت کے دن واقع ہوگا اور دلونکو بڑی کوفت پہنچاویگا اور حادثے کی تاثیر سے بہاری جسم ہلکے ہوجاوینگے اور سخت جسم ریزہ ریزہ ہوجاوین گے اور اس قسم کے انقلاب عظیم سے ڈراونا بڑا مقصد ہے قرآن کے مقصدوں سے **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۝ القارعۃ ۝ ما القارعۃ ۝ کہڑکہڑانے والی کہی ہے وہ کہڑکہڑانی القرع ہوالضرب بشدۃ تقرع القلوب والاسماع بفنون الافزاع والاہوال وہیے مبتدا وخبرہ ما القارعۃ ان ما الاستفہامیۃ خبر والقارعۃ مبتدا اور یہہ انقلاب اسمیں کس سبب سے ہوگا وما ادرٰک ما القارعۃ ۝ اور کیا جانتا ہے تو کہ کیا حقیقت ہے اس کہڑکہڑاتے جاتے کی یوم یکون الناس کالفراش المبثوث ۝ وتکون الجبال کالعہن المنفوش ۝ وہ حادثہ اسدن ہوگا جسدن ہوجاوینگے لوگ جیسے پتنگے بہرے ہوئے یعنی قیامت کے دن کا نام قارعہ بہی ہے اسواسطے کہ اوسدنکے ہول سے دل لوگون کے کوٹے جاوین کے شبہہ اللہ خلق وقت البعث فی ہذہ الایات بالفراش المبثوث وفی الایۃ الاخری بالجراد المنتشر وجہ التشبیہ بالجراد ہو الکثرۃ والاضطراب وبالفراش المبثوث اختلاف جہات حرکاتہم فانہم اذا بعثوا انزعوا فیذہب کل واحد منہم الی جہۃ غیر جہۃ الاخر کالفراش ط **روح البیان** ط اور جب اس حادثے کے تاثیر اجمال کے طور پر بیان فرمائے تو بتفصیل اس اجمال کے ارشاد ہوتی ہے فاما من ثقلت موازینہ ۝ فہو فی عیشۃ راضیۃ ۝ پہر جسکا اوسدن پلڑا بہاری ہوگا پلڑا ترازو کا نیک کاموں سے پہر وہ اچہے گذران میں ہوگا **ف** اور یہہ بوجہ پوشیدہ ثقالت کے سبب کے ہے کہ ان عملوں میں اچہے ہوتی ہے اور دنیا میں ظاہر نہیں سو اوس روز ظاہر ہوگی اور حقیقت اوس بوجہ کی ان اعمالوں سے فوقیت ہے اللہ تعالی کی نزدیک واما من خفت موازینہ ۝ فامہ ہاویۃ ۝ اور جسکا ہلکا ہوگا پلہ ترازو کا نیک کاموں سے پہر جگہہ اوسکے رہنے کی ہوگی ہاویہ جو ایک دوزخ کا نام ہے ہاویہ **ف** اور اسواسطے فرمایا کہ بچکونے تکلفی اور طبعی کاموں کی حاجت کیوقت رجوع اسکی طرف ہوتی ہے اور جو

سورۃ القارعۃ

اور جو اوس روز تکلف اور بناوٹ کہ دنیا مین نے لیان لوگ کرتے ہتے بالکل جاتا رہے گا تو بے صبیا
اوس دوزخ کے طبقے کیطرف رجوع کرینگے گویا اوسکے دلی محبت اور خواہش اسکی طرف رکھتے ہتے
اور وہ طبقہ ہاکی طرح سے اپنی طرف اونکو کھینچ لیگا اور جانے دیگا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝
نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ اور کس چیز نے جتایا تجکو جو کیا ہے ہاویہ سو وہ ایک آگ ہے بہت تیز خوب
جلانے والے نہایت گرم ف اور ہائے ساکن کہ ماہیہ کے آخر مین ہے سو وقف کیواسطے ہے
اور اوسکو عرب کے لغت مین سکتے ہی بولتے ہین دا اصل کہ ماہی ہے بغیر ہے کے ۝ عن ابی
وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یحاسب الناس یوم القیمۃ فمن کانت حسناتہ اکثر من سیاتہ بواحدۃ دخل
الجنۃ ومن کانت سیاتہ اکثر من حسناتہ بواحدۃ دخل النار یعنی اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے کہ حساب کئے جاوینگے لوگ قیامت کو پھر جو شخص کہ ہونگے نیکیان اوسکی زیادہ گناہون اوسکے
سے ایک نیکی داخل ہوگا بہشت مین اور جو شخص کہ ہونگے گناہ اوسکے زیادہ حسنات اوسکے سے
ایک گناہ داخل ہوگا وہ شخص دوزخ مین اور کہا کاشفی نے وان در کہ باشد زیر ترین ہمہ در کہا ۝

سورۃ التکاثر مکیۃ

روح ۝ سورۃ التکاثر ۝ یہ سورت مکی ہے سہین آیتین ..... اور آٹھا ئیس
کلمے ہین اور ایک سو تیس حرف ہین اور اس سورت کا نام سورہ تکاثر اس واسطے رکہا ہے
کہ اس سورت مین تکاثر کے برائی مذکور ہے اور بیان اسکا یہ ہے کہ تکاثر سے ایسا ڈرایا ہے
جیسا کہ قیامت سے اسواسطے کہ تکاثر ایک بڑا حجاب ہے بندے کے اور اوسکے مطلوب کے درمیان
اور جو حجاب ہے اسکے پیچھے عذاب ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ مشغول کیا تمکو بڑائی کرنی بہت ہونی قوم کے
یہانتک جو گئی تم قبرستان تک اور مردونکو یہی گنا ف شان نزول اس سورت کا یون ہے
کہ قریش مین دو گروہ ہتے ایک بنو عبد مناف کہ آنحضرت صلعم یہی اونمین پیدا ہوئی ہتے اور
دوسرے بنو سہم کہ عاص بن وائل سہمی سرگروہ اس جماعت کا ہتا ایک روز آپسمین بڑا فخر
اور بڑائی کرنے لگے اور ہر ایک کہنے لگا کہ ازروئے مال کے اور عدہ کا موکے اور تعداد یونکے اور
ضیافتون اور نام وغیرہ کے ہم سے زیادہ ہین اور یہہ بڑائی بڑہتے بڑہتے یہانتک پہونچے
کہ آدمی کسکے زیادہ ہین جب بنو عبد مناف نے اپنے لوگونکو گنا تو بنو سہم سے زیادہ ہوئی تب
بنو سہم نے کہا کہ ہمارے لوگ لڑائیون مین بہت مارگئے ہین سو زندے اور مردے ملاکے
شمار کرو جب اس طور سے گنا تو بنو سہم زیادہ ہوئے اور اس مقدمہ مین مردونکی تحقیق کے
واسطے قبرستان کو گئے اور قبرونکو شمار کیا اللہ تعالے نے اونکی اس جہالت کے اور غفلت
کلی کے بیان مین جو اون لوگونسے ضروری چیزون مین واقع ہوئی تہی یہہ سورت نازل فرمائی
كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں یہہ کام کی بات ہے جو کرتے ہو تم اب
جلد جانوگے آخر کو پھر سمجھ ہے کہ جلد جانوگے تقصیر اور بیہودگی اپنی ایسی یا تو نہیں بمنزل تر

اور بچاؤ گے کلا لو تعلمون علم الیقین ۵ نہ یہہ چاہئے جو بُرائی کر و اپنی سمجھ طرح اگر جانو اپنا حال کیسے جانتا اور درست جو سمجھ یہہ نہ ہے عقل اور سمجھ میں تب جانو گے کہ یہہ بُرائی قوم کے کچھہ کام نہ آوے گی

قولہ ۵ الھٰکم التکاثر اللھو ما یشغل الانسان عما یعنیہ ویہمہ کھا ابن الشیخ فمتی الالھاء المصرف الی اللھو والعبث والتکاثر اذا صرف العبد الی اللہو یکون العبد منصرفا الیہ ومعلوم ان الالھاء المصرف الی الشئ یقتضی الاعراض عن غیرہ وحذف الملھی عنہ الذی **قولہ** الھاکم التکاثر عن ذکر اللہ وعن الواجبات والمندوبات مما یتعلق بالقلب کالعلم والتفکر والاعتبار او بالجوارح کانواع العبادات **وتعریف التکاثر للعہد والعہد المذموم ہو التکاثر فی الامور الدنیویۃ الفانیۃ کالتفاخر بالمال والجاہ والاعوان والاقربا واما التفاخر بالامور الاخرویۃ الباقیۃ فمحمود** کالتفاخر بالعلم والعمل والاخلاق والصحۃ والقوۃ والغنی والجمال وحسن الصوت اذا کان بطریق تحدیث النعمۃ من ذلک کتفاخر العباس رضی اللہ عنہ بان السقایۃ بیدہ وتفاخر شیبۃ بان مفتاح البیت بیدہ الی ان قال علی رضی اللہ عنہ وانا قطعت خرطوم الکفر بسیفی فمضمار الکفر بسیفی فمضمار المسابقۃ **قولہ** حتی زرتم المقابر قال الطیبی انما کان تہکما لان زیارۃ القبور شرعت لتذکر الموت ورفض حب الدنیا والتفاخر وھؤلاء عکسوا حیث جعلوا زیارۃ القبور سببا لمزید القسوۃ والاستغراق فی حب الدنیا والتفاخر فی الکثرۃ وھذا اخبار فی معرض التوبیخ والغایۃ تدخل تحت المغیا فی ھذا الوجہ وقیل المعنی الھاکم التکاثر بالاموال والاولاد الی ان متم وقبرتم مضیعین اعمارکم فی طلب الدنیا معرضین عما یہمکم من امر معادکم فتکون زیارۃ القبور عبارۃ عن الموت والتکاثر بالمال والولد کما روی انہ علیہ السلام سمع انہ یقرء ھذہ الآیۃ فیقول بعد ھا یقول ابن آدم مالی مالی وھل لک من مالک الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت وفیہ تحذیر عن الدنیا وترغیب فی الآخرۃ والاستعداد للموت وقال الحسن رحمۃ اللہ یغرنک کثرۃ من ترٰی حولک فانک تموت وحدک وتبعث وحدک وتحاسب وحدک

قولہ ۵ کلا سوف تعلمون الخ ردع عما ہم فیہ من التکاثر وثم کلا الثانی تاکید لکلا الاول تکریر الردع وکلا الثالث تکریر للتاکید **قولہ ۵ لو تعلمون علم الیقین** جواب لو محذوف والعلم مصدر اضیف الی مفعولہ وانتصابہ بنزع الخافض قولہ الیقین صفۃ لموصوف محذوف والمعنی لو تعلمون ما بین ایدیکم علم الامر الیقین لے لو علمتم الامر الیقین لفظتم الا یوصف اھتے **(روح البیان وغیرہ)** ۵ لترون الجحیم ثم لترونھا عین الیقین ۵ البتہ ہر طرح دیکھو گے دوزخ کو پھر ہر طرح البتہ مقرر دیکھو گے دوزخ کو صریح اپنے آنکھوں سے **ف** بعد حساب کے سب نیک اور بد کو دوزخ پر سے گذرنا ہو گا جو پلصراط دوزخ پر ہو گی اوسوقت دوزخ کو صریح دیکھیں گے

قولہ ۵ لترون الخ جواب قسم مضمر اکد بہ الوعید ثم لترونہا تکریر لتاکید **ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم** ۵ پھر البتہ پوچھا جاویگا اوس دن نعمتوں سے دنیا کی **ف** اور سوال نعمتوں سے تین طرح پر ہو گا اول یہہ کہ اس نعمت کو تم نے کسطور سے کمایا حلال وجہ سے یا حرام سے

دوسرا یہہ کہ اون نعمتونکو کھان صرف کیا اللہ تعالے کی رضامندی مین یا ناراضامندی مین تیسرا یہہ کہ اس نعمت کے شکر کے بدلے مین تمنے کیا کیا اور کہا بعض نے کہ مراد نعمت سے صحت و فراغت ہے و فی الحدیث نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ وقد قال معاویۃ بن قرۃ شدۃ الحساب یوم القیامۃ علی الصحیح الفارغ یقال ارکیف اُدیت شکر ہما وعن الحسن رحمۃ اللہ ماسوی کسرۃ یوریہ وثوب یواریہ وکسرۃ تقویہ یسأل عنہ ویحاسب علیہ وقال بعض السلف من اکل فشبع وقنع فحمد لم یسأل عن نعیم ذلک الطعام وقال رجل للحسن رحمۃ اللہ علیہ ان لنا جارا لا یاکل الفالوذج ویقول لا اقوم بشکرہ فقال ما اجہل جارکم نعمۃ اللہ علیہ بالماء البارد اکثر من نعمۃ بجمیع الحلاوی ولذلک قال علیہ السلام اول ما یسأل العبد عن النعیم ان یقال الم نصح جسمک ونروک من الماء البارد وفی عین المعانی عن النعم الخمس شبع البطون وبرد الشراب ولذۃ النوم وظلال المساکن واعتدال الخلق وقال ابن کعب النعیم ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہو اکرم النعمۃ ما الآیتین وہما قولہ تعالے لتسئلن یومئذ عن النعیم ثم یشکر وہنا وقولہ تعالی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین بیت وہمدان دعوت وملت واتباع سنت او خواہ ہزار پرسید و نعمیت بزرگ از خدا کہ بر تقلین ست سپاس داری آنرا نعمت ست فوق العین و فی الحدیث الا یستطیع احدکم ان یقرأ الف آیۃ فی کل یوم قالوا ومن یستطیع ان یقرأ الف آیۃ فی کل یوم قال الا یستطیع احدکم ان یقرأ الہاکم التکاثر مرۃ علی قال السیوطی رحمۃ اللہ فی الاتقان ان القرآن ستۃ آلاف آیۃ ومائتا آیۃ فاذا تر کنا زیادۃ الآلاف کان الالف سدس القرآن وہذہ السورۃ تشتمل علی ستۃ مقاصد القرآن اور تحقیق یہہ سورہ برابر ہے نصف قرآن کے یا چوتہائی کے اور ظاہر ابزار سے مراد تکثیر ہے ومن اللہ التوفیق والارشاد واللہ اعلم **سورۃ العصر** یہہ سورت مکی ہے اور اسمین تین آیتین اور اڑتیس حرف ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم والعصر قسم ہے زمانے کی کہ انسان کی عمر بہی اوسی مین داخل ہے جو اسکے پونجی کی مانند ہے اعتقاد صحیحہ اور اعمال صالحہ اور نیک حالات کے حاصل کرنے مین یا قسم ہے نماز عصر کے وقت کی کہ سود اور زیان کے ظہور کا وقت ہے رات دن کے علومین یا قسم ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر کی کہ زمانہ نور نبوت کے ظہور کا اور وقت ولایتو نکے ساعین ہونے کا ہے اور اسوقت مین جو کوئی اس نور سے منور ہوا تو ہمیشہ کا نفع اور فائدہ حاصل کیا اور جو کوئی اس نور سے محروم رہا تو بالکل نقصان اوسکو نصیب ہے **عزیزی** قولہ تعالے اقسم بجانب بصلاۃ العصر فانہ کثیرا ما یطلق العصر ویراد صلاتہ اور یہہ واسطے فضیلت اوسکی کے جو روشن ہے واسطے ہونے مابین نفع کے کہ نماز ظہر کی ہے اور مابین وتر النہار کے کہ وہ نماز مغرب کی ہے اور کما بعض کبار نے نماز عصر کے ساتہہ رکعتون اپنے کی جو چار مین اشارہ ہے طرف تعینات اربع ذاتیہ اوسمائیہ اور صفاتیہ اور افعالیہ کے بہیم مرتبہ جمال کونیہ

ساتھہ فعل کے جیسا کہ تحقیق طول اشارہ ہے طرف اوسکی بیچ مرتبہ جمال الٰہیہ کے بالفعل اور بیچ حدیث شریف کے ہے من فاتتہ صلوۃ العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ ای نقص اور سر وعید کا یہہ ہے کہ تحقیق تکلیف بیچ ادا نماز عصر کے اشق ہے واسطے سہنک ہونے لوگونکے بیچ تجارت اپنی کے اور مکاسب اپنے کے اوشغلون اپنے کے ساتھہ معاشیں اپنی کے آخر دنمن بسبب ٹہنڈ من ہوا سے اوسوقت خاص کہ بیچ زمین حجاز کے پس کسب حاصل بیچ اوسوقت کے مع السہو کے صلوات سے بیچ حکم خسران کے ہے اور سبب ہے واسطے خذلان کے حکایت کیا گیا ہے تحقیق ایک عورت نہتی چیخی بیچ کونچہ مدینہ کے اور کہتی تہی دلونی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکہا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پوچہا کیا حادث ہوا کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا غایب ہوا میرے سے پس زنا کیا ہینے پس جنی مین بچہ زنا سے پس ڈالدیا مینے بچہ کو شکم سرکہ کے مین یہانتک کہ مرگیا پہر بیچا ہنے اوس سر کہ کو پس آیا ہے واسطے میرے توبہ سے پس فرمایا علیہ السلام نے اے پرزنا پس اوپر تیرے رحم ہے سب پڑ سکے اور اے یہ قتل پس جزا اوسکی جہنم ہے اور اے بیچ سر کہ کے پس تحقیق مرتکب ہوئے تو بڑے سکے گناہ کبیرہ کے لیکن گمان کرتا ہون مین کہ تحقیق تو نے ترک کی ہو نماز عصر کی اور کہا جاتا ہے کہ تحقیق اللہ تعالے نے قسم کہائی بوقت عصر کے نفس اوسکے کی جیسا کہ قسم کہائی ساتھہ فجر کے پس تحقیق پیدا کیا گیا بیچ اوسکے اہل البشر آدم علیہ السلام پس ہوگیا واسطے اوسکے شرف زائد اور پر غیر اپنے کے اور کہا گیا ہے کہ قسم ساتھہ موت کے ہے وہ موت کہ مقدار اوسکا ہے بیچ اوس چیز کے جو گذرا ہے سے مقدار وقت عصر کے دن سے اور وہ زمانہ لغت حضرت صلعم کے کا ہے اقتراض امت اوسکی کے بیچ آخر زمانہ کے اور وہ ہزار برس ہین جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے ان یستقامت امتی فلہا یوم وان لم تستقیم فلہا نصف یوم اور بزرگی اس مانے کے اوپر تمام زمانون کے ظاہر ہے واسطے کے تحقیق شان یہہ ہے کہ عصر خیر الانبیاء والمرسلین اور عصر خیر الامم اور خیر الکتب آپہنچا ہے اور بیچ اوسکے ظاہر ہوئے تمام کمالات تفصیلًا اور کہا گیا ہے کہ قسم ساتھہ فرمائی ہے اوسکے تحقیق فرمایا علیہ السلام نے لا تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر ۱۲ روح ۱۲ بیچ تاویلات نجمیہ کے ہے کہ قسم کہائی اللہ جلشانہ نے ساتھہ کمال دوام زمانے کے اور ساتھہ اتمام ارزمانے کے واسطے اشتمال اوسکے اوپر ولایت نبی علیہ السلام اور نبوت اور رسالت اور خلافت اونکے واسطے قول علیہ السلام کے کنت نبیًا وآدم بین الماء والطین یعنے بین ماء العلم وطین المعلوم اور واسطے قول علیہ السلام کے نحن الآخرون السابقون اور واسطے قول علیہ السلام کے ارزدے حکایت کے اللہ سبحانہ ہے بولاک لما خلقت الافلاک ان الانسان لفی خسر ۵ مفسر آدمی ایک طرح کے ٹوٹے مین ہے فی اس سورت کے نازل ہوئی کسی

لہ یعنی جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اسکی مثال ایسی ہے کہ اسکے اہل اور مال لوٹ لیا گیا ہو

لہ یعنی بنی آدم کی پیدائش کی اصل ابتدا مٹی ہے اور انسان کی ہستی علم اور مٹی معلوم ہے

یہہ ہے کہ کلدہ بن اسید ایک کافر تہا کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضہ سے ایام جاہلیت مین ہم صحبت تہا سو آپ کے اسلام لانے کے بعد ایک روز اونسے ملا اور بولا کہ اے ابوبکر ہمیشہ تجہکو ہوشیاری سے سوداگری یمین فقر اٹہاتی تہے اب تجکو کیا ہوگیا کہ ایک بارگی ایسے ٹوٹے مین پڑگئے کہ باپ دادیکے دین کو چہوڑدیا اور لات اور عزیٰ کی عبادت سے محروم رہے اور اونکی شفاعت سے ناامید ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے اوس نادان کے جواب مین فرمایا کہ جو شخص حق کو قبول کرتا ہے اور نیک کام اختیار کرتا ہے وہ ٹوٹے مین نہین پڑتا حق تعالےٰ اس گفتگو کے بیان اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خوبی مین یہہ سورت نازل فرمائی **عزیزی** ۱۲ **قولہ تعالےٰ** اِنَّ الْاِنْسَانَ التعریف للجنس یعنی الاستغراق بدلالۃ صحۃ الاستثنا من الانسان قولہ لفی خسر الخسر والخسران معناہ النقصان اونکرہ للتفخیم کے ہے اے لفے خسران عظیم لایعلم کنہہ الا اللہ اسواسطے کہ اس المال سکا کہ عمر ہے دم بدم کم ہوتی جاتی ہے اور سبب قرب الٰہی کے تحصیل کا اور رضامندی اور ثواب اوسکا ہاتہہ سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر وہی عمر گناہون کے اور شہوتون فانی کے شغل مین گذاری جو حق تعالےٰ کی درگاہ سے دور کرنیوالے اور اسکے غضب اور عذاب کو اپنی طرف کہینچنے والے ہین تو ٹوٹے پر ٹوٹا کمایا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر جو لوگون ایمان لائے یعنی اپنی عمر سے فائدہ کمایا اسواسطے کہ ایمان ہی ایک طرح کی معرفت ہے اور وہ سعادت ابدی کا فائدہ دینیوالا اور قرب الٰہی اور ملائکہ کے ملنے کا سبب ہے **عزیزی وبحر وغیرہ** وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ اور کام کئے اچہے اور اور وصیت کرتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو درست عقاد دینکے اور بہلے کامونکے اور نیک خلقون کے اور وصیت کرتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو سہارنے کے **ف** اور ان دونون لفظون کے لانے مین یعنی حق اور صبر کے اشارہ ثبات کیطرف ہے کہ مرتبہ ارشاد اور تکمیل کا روحانی طبابت کی مانند ہے اور طبابت مین دو چیزین ضرور ہین اول دوا کی تجویز دوسرے پرہیز کرانا پس وتواصوا بالحق دوا کرنیکے طرف اشارہ ہے اور وتواصوا بالصبر کنایت ہے پرہیز سے پس بغیران دونون امر عظیم کے صحت روحانی کا حاصل ہونا محال ہے اور جب یہہ دونون باتین سرانجام کو پہنچین تو طبابت روحانی کا کام درست ہوگیا اور ارشاد اور تکمیل کا کارخانہ جم گیا اور جو منفعت کہ اس کارخانے مین حاصل ہوتی ہے اندازے سے حساب کے اور احاطہ سے قیاس کے باہر ہے اس واسطے کہ جو شخص صاحب ارشاد یعنی مرشد کی وصیت کے موافق عمل کرتا ہے تو ثواب اسکے عمل کا ارشاد نے والے کے نامہ اعمال مین جہے لکہا جاتا ہے اور یہہ سلسلہ قیامت کے دن تک تمام نہوگا اسیواسطے صحابہ کرام کا ثواب اونکے ارشاد اور تکمیل کے سبب سے تمام امت صلاحیت کی راہ چلتے ہین اور اسیطرح بڑے بڑے مجتہد کہ

انکے مذہبوں پر لوگ قیامت کے دن تک چلے جاوینگے اور سطحیہ طریقت کے خانوادی والے کہ اوسکے وصیتوں سے طالب اور مرید دنیا کی زندگی ہر نیک عمل کئے جاتے ہین اور قرب کے مرتبونکو پہنچتے ہین کوئی ثواب اسکو برابر نہین ہوسکتا اور یہہ مرتبہ کمال منفعت کا ہے کہ تہوڑے عمر مین ثواب قرنونکا حاصل ہوا ہرچند کہ وصیت کا لفظ عرف مین خاص اس چیز کیواسطے ہے کہ مرنیکے بعد اوسکے واسطے فرماتے ہین لیکن قران کے عرف مین تاکیدی امر کو جابجا وصیت فرمایا ہے قال اللہ تعالے **ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا** اور وصیت کی ہمنے آدمی کو اپنے ماباپ سے نیکے کرنے کے اور فرمایا علیہ السلام قسم ربکم آخر النہار ان اباجہل لعنہ اللہ الذین آمنوا اسے ابابکر رضہ وعلیا والصابحات اسے عمر رضہ توا اصوا بالحق اے عثمان رضہ وتواصوا بالصبر اے علی رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروے ہے کہ اگر یہ سورہ نازل ہوتا قران مگر یہہ سورہ یعنی والعصر تو البتہ کفایت کرتا لوگونکو واللہ تعالے اعلم بالصواب

سورۃ الہمزۃ

سورۃ الہمزۃ یہہ سورہ مکی ہے اور سہین نو آیتین اور تیس کلمے اور چہانوے حرف ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویل لکل ہمزۃ لمزۃ خرابی اور افسوس ہے ہر عیب کرنیوالے کو اور بدگوئی کرنیوالیکو

ف ان دونو لفظونکی ایک معنے ہین پس تکرار محض تاکید کیواسطے ہے ہمزہ اوس شخص کو کہتے ہین کہ روبرو برا کہے اور لمزہ اوسکو کہتے ہین کہ پیٹھ پیچھے برا کہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہمزہ وہ ہے کہ ہاتھ اور سر اور آنکھہ اور بھوںسے اشارہ لوگونکی حقارت کا کرے اور لمزہ وہ شخص ہے کہ زبان سے لوگونکو کہے غرض ہر طورسے یہہ دونون لفظ معنے مین ایک دوسریکے قریب ہین اور مدعا تکرارسے تاکید ہے کہ لوگونکی ذلت اور بے آبروئی نکرے اور اس فعل سے بچے اور اکثر یہہ فعل طعن کے طور پر نسب یا شکل یا افعال مین ظہور کرتا ہے پھر جو اس قسم کے لوگ اللہ کے مخلوق کے عیب بیان کرنے مین سب کے روبرو ایذا دینے مین مبالغہ کرتے ہین تو حق تعالے نے بہی عذاب دائمی کا وعدہ فرمایا ہے جیسے کہ لفظ ویل کا اسکے خبر دیتا ہے اسلیکہ زبان عرب مین ویل عبارت ہے بلائے شدید سے جو دائمی ہو اور اصل اس خلق بد کے کرنا فخر کا ہے لوگونپر بسبب مال کے یا عمدہ نسب اور خوبصورتی اور عمل نیک اور اخلاق پسندیدہ بہی اس قسم مین سے ہین تو اسلیے دنیا دار لوگ اپنا فخر اور بڑائی ثابت کرنیکو اپنے ہم جنسونپر طعن شروع کرتے ہین تاکہ اپنی بزرگی ثابت کرین اور اس سورہ کی نازل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ تین کافر ایک تو عاص بن وائل سہمی اور دوسرا ولید بن مغیرہ مخزومی اور تیسرا اخنس بن شریق ثقفی ہر مجلس مین بدگوئی آنحضرت صلعم اور مسلمانونکی کرتے تہے اور اونپر طعن و تشنیع کرتے تہے اور بعض اونمین سے جیسے اخنس بن شریق آنحضرت صلعم کے سامنے بہی تکرار اور بحث کرتا تہا سو اوسکے حق مین یہہ سورۃ نازل ہوئی **بحر و عزیزی** ۱۲ منہ

مبتدا خبرہ **قولہ** کل ہمزۃ لمزۃ الہمزۃ الکسر اللمز اللطعن ۵ **روحہ** ۵ الذی جمع مالا وعددہ ۵ یحسب ان مالہ اخلدہ ۵ جو عیب اور غیبت کرنیوالا جو جمع کرتا ہے مال اور شمار کرتا ہے اپنے مال کی جو سمجھتا ہے اپنے گمان مین وہ بات کہ مال اوسکا ہمیشہ رہیگا اوس پر **ف** اسمین اشارہ ہے اسبات کیطرف کہ جمع کرنا مال کا خرچ کرنے اور بخشش کرنی کیواسطے نہین ہے بلکہ بخل کرتا ہے اور بار بار اوسکو گنتا ہے کہ کچھ اوسمین سے کم ہو جاوے تو حرص اور بخل کے صفتین دونون اوسمین جمع ہوئین ہین اور اس قسم کے لوگون سے اگر بخل کی وجہ پوچھی جاتی ہے تو کہتے ہین کہ ہمنے مال کو زمانی کی نشیب اور فراز کے واسطے رکھا ہے کلا ایسا نہین ہے جو وہ سمجھا ہے بلکہ لینبذن فی الحطمۃ ۵ ہر طرح البتہ ڈالا جاویگا وہ حطمہ مین جو ایک مکان ہے دوزخ مین **ف** یعنی اس شخص کے پوری سزا ہے اسواسطے پہلے تسلط اور غلبہ آگ کا صورت پر ہے کہ جلنے کے بعد نہایت خراب ہو جاتی ہے بعد اوسکے نوبت گوشت اور پوست کو پہنچتی ہے بعد اوسکے ہڈیان ٹوٹنے کے پہنہ تو ذات اوسکی قائم رہیگی اور نہ حسن اور جمال پھر جو مال کہ ثمرہ اسکا یہہ ہوا سکو ہمیشہ رہیگا ہے باب جاننا کمال نادانی ہے **عزیزی** ۵ **وغیرہ** ۵ **قولہ** الذی جمع مالا بدل من کل کما قیل للذی جمع مالا وتنکیر مالا للتفخیم والتکثیر الموافق لقولہ تعالی وعددہ اے عدہ مرۃ بعد اخری اور کہا گیا ہے معنے عددہ اے جملہ عدۃ وذخیرۃ لنوائب الدہر وکان للماضی المذکور اربعۃ الاف دینار او عشرۃ الاف قولہ کلا ردع لہ یعنی نہ چنانچہ کہ آدمی پندارد قولہ لینبذن جواب قسم مقدر **روح البیان** ۵ اور اسکے معاملے کے بیان کرنیکو بطور سوال و جواب کے ایک عبارت اور ارشاد فرمائی وما ادرٰک ما الحطمۃ ۵ اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہے وہ توڑنے والے یعنی اس قبیل سے نہین کہ کسی کی قیاس مین آجاوی بلکہ نار اللہ یہہ خدائی آگ ہے یعنی اوسکی غضب اور قہر کی ہے الموقدۃ ۵ کہ سلگائی گئی ہے بندونکی گناہ اور بے ادبیونسے التی تطلع علی الافئدۃ ۵ وہ آگ ہے کہ جہانتک لیتی ہے دلونکو اور حقیقت اس کلام کی یہہ ہے کہ جو آگ کہ عالم مین ہے اول اسکی تاثیر بدن پر ہوتی ہے بعد اسکے ان چیزون کو بدن کے اندر مین درجہ بدرجہ جلاتی ہے یہانتک کہ اخلاط اور ارواح اور اعضا راصلیت تک پہنچتے ہے اور یہہ آگ قہر الہے کی آگ ہے کہ اول لفس ناطقہ کو صدمہ پونہچاتی ہے اور وہانسے دل کو کہ درد کے حق مین سب اعضا سے نازک ہے اور تھوڑیسے درد مین پریشان ہو جاتا ہے دکہہ دیتی ہے پھر جو غلبہ اس آگ کا دل پر ہوگا تو رنج اور دکہہ دینے مین بھی پرلے درجے کو ہوگی اور اس جہان مین جو آگ کہ اس آگ سے مشابہ ہے سو وہ تپ کے آگ ہے اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے الحمی من فیح جہنم یعنی تپ دوزخ کی بہاپ ہے اور یہہ بھی حدیث مین وارد ہے کہ الحمی حظ المؤمن من النار

یعنی تپ حصہ ہے سمان کا روزخ کی آگ سے لیکن یہہ تپ کی آگ اس موعود آگ سے دوراہ سے کم ہے اوّل تو یہہ کہ نفس ناطقہ مین کہ مجرد اتون سے ہے چندان اثر نہین کرتی ہے دوسرے یہہ کہ بخارات اس تپ کے آگ کے اور جوش اس گرمی کا بدن کے مساسامی راہ سے نکل جاتا ہے اور پسینہ نکل آتا ہے سو وہ تخفیف کا سبب پڑتا ہے بخلاف آتش موعود کے کہ حال اسکا یہہ ہے اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ مقرر یہہ آگ اونپر بند کی گئی ہے یہہ سب لشکتے ہون گے لمبے ستونون مین اور رسیون سے باندہ کے جکڑ دیے جاینگے تاکہ ہاتہہ پاؤن نہ ہلاوین اور گرمی اسکے اندر کی کسیطور سے کم نہو اور بعض مفسرنے یون نقل کیا ہے کہ دوزخ کی آگ کو سربرپوش کرکے اوپر سے اون سربپوشونکے آگ کے لمبے لمبے ستون ڈال دینگے کہ کسیطور سے ہوا کا جانا اسکے اندر ممکن نہو لعیاذ باللہ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اوقد علیہا الف سنۃ حتی احمرت ثم الف سنۃ حتی ابیضت ثم الف سنۃ حتی اسودت فہی سوداء مظلمۃ اور علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے عجبا ممن یعصی اللہ علی وجہ الارض وانار مستعر من تحتہ ۞ **قولہ** التی تطلع الخ صاحب کشف الاسرار فرمودہ کہ آنستے کہ بدل زاہ یا بدمجیت حسین منصور قدس سرہ فرمودہ کہ ہفتاد سال آتش نار اللہ الموقدۃ در باطن مازندتا تمام سوختہ شدناگاہ شرے از مقدحۃ نا الحق برون جست و دران سوختہ افتاد سوختہ باید کہ از سوزش ما خبر دہد ۞ اے شمع بیا تا من و تو زار بگریم ۞ کا حوال دل سوختہ ہم سوختہ داند ۞ نسئال اللہ تعالیٰ ان لا یذلنا بالاحتجاب انہ الوہاب واللہ اعلم

سورۃ الفیل

سورۃ الفیل یہہ سورۃ مکی ہے اسمین پانچ آیتین اور تیس کلمے اور تناوین حرف ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ کیا نہین دیکہا تونے کیا کیا تیرے رب نے ہاتی۔ الون ہے یعنی اس لشکر سے جو کعبۃ اللہ کے ڈہانے کو آگے آگے ہاتہی لایا ہاتہی ف یہہ قصہ اہل تفسیر نے یون بیان کیا ہے کہ ابرہہ نام ایک حبشی نجاشی کی طرف سے جو تمام حبش کے ملک کا بادشاہ تہا یمن کا صوبہ ہوکر آیا اور مین نے لوگونکو دیکہا کہ حج کے موسم مین ہر اطراف وجوانب سے نذر و نیاز لیکر مکہ معظمہ کو جاتے ہین پوچہا کہ یہہ لوگ کیا ارادہ رکہتے ہین اور کہان کو جاتے ہین لوگون نے سارا احوال بیان کیا تو تخوت اور سرکشی نے کفر کے اس مردود کے دلمین جوش مارا اور حکم کیا کہ اوس گہر کے مقابلے مین اس شہر مین بہی ایک گہر تیار کرو ہر صنعان مین کہ یمن کے ملک کا پایۂ تخت ہے اچہی خوشرنگ پتہر و نخا ایک کلیسہ بنایا اور اوسکا قلیس نام رکہا اور اوسکے در و دیوار کو زر و جواہر سے مرصع و مزین کیا اور بتونکو اچہے اچہے لباس پہنا کر خوب زر و زیور سے آراستہ کرکے اوس گہر مین بٹہلایا اور عطر اور گلاب سے در و دیوار پر چھڑکایا اور انگیٹہیان عود و عنبر کی روشن کرادین اور گرداگرد اوسکے مکانات بہت عمدہ

مسافروں کے واسطے تیار کئے اور اپنے تمام ملک مین حکم کر دیا کہ سب لوگ اس گھر کے طواف کے واسطے حاضر ہوا کرین یہ بات قریشون پر اور سب کہ معظمہ کے رہنیوالون پر شاق گذری اسی عرصے مین ایک شخص بنی کنانہ کی قوم کا مین مین جا کر بادشاہ سے ملکر اوس گھر کی خدمتگاری اور جاروب کشی کی خدمت پر معین ہوا چند روز گذری تو نے تکلف ہر وقت آنے جانے لگا ایک رات اس گھر مین جا بجا پاخانہ پھر کر بھاگ گیا صبح کو جو لوگ اس ناپاک گھر کے طواف کے واسطے آئے اور یہہ معاملہ دیکھا تو لوٹے پھرے اور یہہ خبر بادشاہ کو پہنچائی اوسنے حکم کیا کہ اسکو تحقیق کرو کہ یہہ کام کسنے کیا ہے آخر ثابت ہوا کہ یہہ کام مکہ کے رہنیوالے نے کیا ہے اسبات سے وہ مردود نہایت غصے ہوا اور چاہا کہ اسکے عوض مین مکہ معظمہ کے ہتک حرمت کرے وہ اسی خیال مین تہا کہ ایک اور بنی کنانہ کا کہلا کہ ایک قافلہ حرم کے رہنے والون کا اوس گھر کے متصل شب باش ہوا صبح کو چلنے کے وقت آگ جلائی ہتی کہ کوئی چیز گری پڑی ہو تو نظر آجاوے اتفاقاً اُس وقت ہوا تیز چلنی شروع ہوئی اور آگ اڑکر اس گھر کے اسباب اور سامان مین جا لگی اور تمام فرش فروش اور زیور اور جواہر اُس گھر کا سب جل گیا اور در و دیوار اور نقش و نگار ہوئین سے خاک سیاہ ہو گئے قافلے والون نے جو یہہ معاملہ دیکھا ڈر کر بہاگے بادشاہ نے پھر حکم کیا کہ اسبات کو تحقیق کرو کہ حرکت کس سے ہوئی ہے جب اسبات کی خوب چھان ہوئی تو آخر کو معلوم ہوا کہ یہہ حرکت بنی کنانہ والون سے ہوئی ہے یہہ بات سُنکر بادشاہ کمال غصے آیا اور بہت سی فوج اور بارہ ہاتہی کہ اُنمین ایک کا نام محمود تہا نہایت قد و قامت مین بڑا اور قوی تہا اور سب ہاتہیون سے آگے آگے چلا کرتا تہا ساتہ لیکر خانہ کعبے کے توڑنے کو چلا پہر راہ مین جو شہر اور جو قوم کہ ملتی تہے تو اوس شہر اور قوم کے لوگ عاجزی اور زاری کرتے تہے کہ اس گھر کو نہ چھیڑو اور جو تمکو چاہئے بدلے مین اوسکے ہم سے لے اس مردود نے ہرگز قبول نکیا یہان تک کہ مکہ معظمہ کے متصل پہنچا اور مکے والے یہہ خبر سُنکر اپنے لڑکے بالے مال اسباب لیکر پہاڑون پر چلے گئے مگر آنحضرت صلعم کے دادا عبد المطلب تنہا مکہ معظمہ مین رہ گئے تہے جب یہہ حال دیکھا تو وہ بہی حیران اور پریشان ہو کر مدد غیبی کے منتظر تہے کہ یکایک سبز چڑیان جدہ کی طرف سے کہ دریائے شور کا بندرگاہ اور مکہ معظمہ سے مغرب کی جانب کو واقع ہے غول کے غول جمع ہو کر ابرہہ کے لشکر کی طرف متوجہ ہوئین اور ہر چڑیا کے پاس اُن چڑیون مین سے تین تین کنکریان تہین سو سے بڑی اور چنے سے چہوٹی ایک تو چونچ مین اور دو دو پنجون مین ہر جب برابر اس لشکر کے پہنچین تو اون کنکریونکو ڈالنا شروع کیا اور خاصیت اِن کنکریون کی یہہ تہی کہ جسکے سر پر لگتی تہی تو اُو سکے پاخانہ کی راہ سے نکل جاتی تہی اور اندر اسکا جلا دیتی تہی اور یہہ حادثہ وادی

محشر مین ہوا تہا جو کہ معطلے چہہ کوہ مکہ کے راستے مین ہے اور اس حالت مین وہ لشکر
اسی جنگل مین تہا اور بڑا ہاتہی اُسکا جسکا نام محمود تہا اس جنگل مین گھٹنے ٹیک دے تہے
اور نہٹہک ہاتہا اور ہرگز قدم آگے نہ رکہتا تہا اور دوسرے ہاتہی ہی نہٹک رہے تہے اور جب
ہاتہیونکو مکہ مین کی طرف لے چلتے تہے تو جلد جلد چلتے تہے اور جب کعبہ شریف کی طرف کو ہانکتے تہے
تو گھٹنے ٹیک کر بیٹہہ جاتے تہے اور قدم آگے نہ رکہتے تہے بادشاہ نے فیلبانکو دھمکی دی اور
غصہ کیا کہ یہہ سب تمہاری شرارت سے ہم چاہتے ہو کہ یہہ اس گھر کا معتقد ہو جاوے ہرگز
ایسی باتونپر اعتقاد نہین رکہتا یہہ تو اسی گفتگو مین تہا کہ چڑیون کے غول آپہنچے اور تمام لشکر
ہاتہیون سمیت غضب الٰہی کا پامال کر ڈالا اور مال اور متاع کہ اُنکے پاس تہا سب اوس جنگل مین
پڑا رہگیا مکے کے لوگون نے جو پہاڑ دنپر پہاگ گئے تہے جب یہہ خرابی انکی دیکہی تو ایک بارگی اوترکر
لوٹنا شروع کر دیا اور خوب دولت دنیا اور اسباب جمع کر لیا اور قریشیون مین جو دولت تہی
تو وہی دولت تہی اور وہ لشکریان نبوت کے وقت تک بلکہ بعد اسکے بہی لوگون کے گہر رہے
تہے عبرتکے واسطے لوگون نے رکہہ چہوڑی تہی اور صحابہ مین بہت لوگون نے وہ لشکریان
دیکہے تہے اور دلالت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قصے کے پچپن روز پیچہے
ہوئی سو اس سورتمین اُس قصے کا بیان کرتے ہین قریشیونکو نصیحت دینے کو عزّ اسمہ نے

قولہ الم ترکیف فعل ربک باصحٰب الفیل الخطاب لرسول صلی اللہ علیہ وسلم
والہمزۃ للتقریر رویۃ بانظار عدمہا وکیف معلقۃ للفعل رویۃ منصوبۃ بما بعدہا والرویۃ علمیۃ لان
النبی علیہ السلام ولد عام الفیل ولم یرہم والمراد باصحاب الفیل ابرہۃ و قومہ اور کہا فتح الرحمٰن
کہ ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مہینے ربیع الاول کے ہے پس درمیان اصحاب فیل
اور مولد شریف علیہ السلام کے پچاس راتونکا فرق ہے اور وہ سنہ ٦١٦ چہہ ہزار اکیسو ترسیٹہہ کا ہے
اُترنے آدم علیہ السلام سے اور بیچ حواشی ابن شیخ کے مذکور ہے کہ تہے عبدالمطلب ابوسعود
ثقفی دیکہتے اوپر جبل کے لشکر ابرہہ کو جو وقت کہ پہینکے اونپر کنکریان ابابیلون کے پس ہلاک
ہوئے تو پس کہا عبدالمطلب نے واسطے یار اپنے کے کہ ہوگی قوم ایسی کہ نہین سنا جاتا اونسے
آہٹ اور اُترے وہ دونو پہاڑ سے پس داخل ہوے لشکر مین پس ناگہان وہ لوگ قوم ابرہہ
مردہ تہے پس جمع کیا اون دونون نے سونے اور جواہر سے اور کہووے ہر واحد نے اون
لشکر کا نوعین سے واسطے اپنے گڑہے اور بہرا اُنکو مالسے اور ہوگیا یہہ سبب غنا اون دونو کا
اور بیچ کلام بسط ابن جوزی مبسوط ہے کہ سبب غنا عثمان بن عفان کا یہہ ہے کہ تحقیق باپ
اونکے عفان اور عبدالمطلب اور ابامسعود ثقفی جبکہ ہلاک ہوا ابرہہ اور قوم اوسکی تہی وہ اول
اوسکے جو اترا جانب جثے سے پس لیا عفان وغیرہ نے اموال ابرہہ اور اصحاب اوسیکا
اور دفن کیا اوس مال کو خوف قریش سے پس ہوگئے وہ غنی تر قریش مین اور اکثر اُنکے مالمین

اور جلیحمان تو وارث ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اور وار ہے اوپر اسکی بھی قصہ قراحطہ کا اور وہ یہہ ہے کہ تحقیق آیا سعید کبیر قراحطہ اور وہ ایک جماعت ملحد زنکی ہتی ظاہر ہوئی وہ کوفہ پر سنہ دو سو ستر ہجری مین گمان کرتے تھے یہہ کہ ہنین ہے غسل جنابت سے واجب اور حلال شراب کو اور تحقیق وہ ہنین روزہ رکھتے تھے سال مین کوئی مگر نیروز اور مہرجان کو اور زیادہ کرتے تھے بیچ اذان اپنی کے دان محمد ابن الحنیفہ رسول اللہ اور تحقیق حج اور عمرہ البیت کی طرف کرتے تھے اور فتنہ مین پڑے ساتھہ اونکے ایک جماعت جہال وغیرہ سے اور قوی ہوئی شوکت اونکی یہانتک کہ موقوف ہوا حج بغداد سے بسبب اوسکے اور کثیر ہوا فساد اور سہیلا اوسکا شہرون پر اور قتل کیا اسنے مسلمانونکو اور متمکن ہوئے ہیبت اوسکی دلون پر اور بہت ہوئے تابعدار اوسکے اور گیا طرف اوسکے لشکر خلیفہ مقتدر کا جو کہ خلیفہ تھے بن عباس کا یہانتک کہ قوم قراسط داخل ہوئے کہ مین اور بہت قتل کیا جنکو مسجد حرام مین بہت قتل کرنا اور لاشین چاہ زمزم مین ڈالدین اور حجر اسود کو گرزماکے توڑ ڈالا پہر اکھاڑکر اپنے ملک کو لیگئے اور بیس برس سے زیادہ اونکے پاس رہا پہر اونسے تیس ہزار دینار کو خرید کر مکہ مین لائے اور اوسکو پہر رکھا اپنے

مجالس ابرار و وجوہ البیان

مجالس ابرار اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ اے کیا کیا اوسکی مکر کو خرابی اور گمراہی مین یعنی وہ جو مکہ کے ڈہانیکو آئے تھے اونکا کیا حال کیا اور بہیجا اونپر دریا کی طرف سے اڑتے جانورونکی گروہ گروہ اور ٹکریان ٹکریان اور جونچین اور پنجے کنکر کے سے اور سر بازیانکے کا سا جو تیر تھے

بحجارۃ من سجیل ۝ پہینکتی ہتی اون ہاتہی والونپر سخت ڈلی مٹی کے سے جیسے پتہر

ف اور ابابیل کا لفظ اصل لغت مین جوق جوق کے معنونمین ہے اور اوسکا واحد مستعمل نہین ہے لیکن قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا واحد اَبِیْل یا اَبُوْل یا اَبَالٌ ہے اور عرف مین ابابیل ان جانورون مشہور کو کہتے ہین اور غیبی جانور جو سنگریزہ لیکر آئے تھے انسیصورت کے تھے اور جو اصحاب فیل بڑے بڑے جانور تھے کہ ہاتہی ہے خانہ کعبہ کے گرانے کو لائے تھے تو اونکے مقابلے مین ایک ادنی ضعیف جانور کو چہوٹے سے چہوٹا سا سباب کہ کنکریان ہین دیکر اون پر بہیجا تاکہ معلوم کرلین کہ تائید الہی کے سبب ضعیف مخلوق بڑے قوی مخلوق کو زیر کرتی ہے اور بغیر اوسکے مدد کے بڑی زبردست مخلوق سے کچہہ نہین ہوسکتا اور تاثیر ان کنکریون کی جو کچہہ کہ اونکے بدن پر ظاہر ہوئی ہتی بیان اوسکا اس آیت مین ہے کہ

فجعلہم کعصف مأکول ۝ پہر کر ڈالا اون لشکر والون کو جیسے گہاس کہائے ہوئے یعنی گہاس جو جانور کہاکے اخیر چہوڑ دیتے ہین اور یہہ اشارہ ہے اعضا کے ٹوٹ پہوٹ جانیکی طرف **قولہ** ارسل علیہم طیرا عطف علی

قولہ الم یجعل قولہ ابابیل صفۃ طیرا قولہ ترمیہم بحجارۃ صفۃ اخری لطیرا قولہ من سجیل من طین قولہ کعول من حذف المضاف واقامۃ المضاف الیہ مقامہ ای کعصف ماکول یجب اور کہا بعض العارفین نے جو شخص کہ ہوئے اعتماد اوسکا غیر خدا پر تو ہلاک کرتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ سا ہیچ کمترین مخلوق ابابیل کے ایا کیا نہین دیکھا تو نے اصحاب فیل کو جبکہ اعتماد کیا انہون نے اوپر ہاتھیون کے قوی مخلوق اللہ کی سمجھکر پس ہلاک کیا اونکو اللہ نے کمترین مخلوق ابابیل سے **روح البیان**

مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے سورۂ فیل کو توعافیت دیتا ہے اوسکو اللہ تعالےٰ زندگانی دنیا مین خسف اور نسخ سے **بیضاوی** واللہ اعلم

سورۃ القریش

یہہ سورۃ مکی ہے اسمین چار آیتین اور ستر کلمے اور تہتر حرف ہین اور قریش نام ہے ایک قبیلے کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اکثر اصحاب کبار اسی قبیلہ سے تھے اور یہہ قبیلہ رہنوالا مکہ معظمہ کا تھے اور بیت اللہ کے اور چاہ زمزم کی سقایت ہمیشہ سے اونہی کو سپرد ہے اسیواسطے رہنے والے اور رئیس ہین اور شام کے اور دور کے عرب کے شہرونکے بیت اللہ کے حرمت کے سبب سے اس قبیلہ کو معظم اور مکرم جانتے تھے اور جہان یہہ جاتے تھے نذر اور نیاز اور قربانیان انکو ملتی تہین اور اسی وسیلے سے کہ معظم مین تجارت تمام گذران کرتے تھے باوجود کمال خشکی کے اور عدم زراعت کے اور بڑی نعمت خانہ کعبہ کی برکت سے تمہاری امداد فرمائی ہے اور حقیقت مین قریشون پر احسان کرنا گویا تمام عالم پر احسان ہے واللہ عالم بسم اللہ الرحمن الرحیم لایلف قریش الفہم رحلۃ الشتاء والصیف واسطے الفت اور عزت اور ملاقات قریش کے آپسمین ملنے اونکے کے مسافریے جاڑے اور گرمی کے **ف** قریش کو ہر برس کے سفر رہتے تھے موسم جاڑے کے مین کی طرف اور گرمی مین شام کی طرف جاتے تھے سو اگر یکیواور جطرف جاتے تھے سب لوگ انکی حرمت اور عزت کرتے تھے بسبب اسکے جو یہہ مکہ کے رہنے والے تھے سو خدا تعالےٰ مکے کے رہنے والون قریش پر اپنے نعمتونکا بیان فرماتا ہے تاہی والونکو ہلاک اسواسطے کہ قریش سے الفت کرین اور عزت وحرمت کرین یہانپر لام قسمیہ ہے جیسے للدار الاٰخرۃ الاجل مین اللہ کی قسم ہے کہ دقت نہ ٹلے گا یعنی قسم ہے قریش کی الفت دینے کو اور قریش نضر بن کنانہ کی اولاد کو کہتے ہین کہ تیرہین دادا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرک بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن ہمیسع بن سلامان بن نابت بن حمل بن قیدار بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آزر بن ناحور بن شاروخ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفکشد بن سام بن نوح بن لامک بن متوشلخ بن خنوخ بن یارد بن مہلیل

بن قیذان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام اور جو شخص کہ نضر بن کنانہ کے اولاد مین ہے وہ قریش مین داخل ہے اور قریش لغت مین ایک جانور کا نام ہے دریا می جانورون مین کہ سب جانورونکو کھا جاتا ہے اور سب پر غالب ہے اور اولاد نضر بن کنانہ کی گردش زمانہ کے سبب کہ تمام شہر سے متفرق ہوکر تمام ملکون مین پھیل گئی تھی قصی کہ پانچوین دادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اون سبکو اوہر اوہر سے بلاکر مکہ معظمہ مین بسایا اسواسطے قصے کو مجمع کہتے ہین اور اس قبیلہ کو اور قبیلہ سے زیادہ زبان کی فصاحت مین اور شجاعت اور سخاوت اور ہمت کی بلندی مین اور نسب کی صحت مین غالب تہا اس جانور کے نام پر نام رکھا **قولہ** لایلاف قریش متعلق بقولہ تعالی فلیعبدوا وقیل متعلق بما قبلہ من قولہ فجعلہم کعصف ماکول ویؤیدہ انہا من مصحف ابی رضی اللہ عنہ سورۃ واحدۃ بلا فصل

روح البیان فلیعبدوا رب ہذا البیت الذی اطعمہم من جوع وآمنہم من خوف چاہیے کہ بندگی کرین اس گھر کی صاحب کی جو خدا تعالی ہے نہ کہ بتونکی بندگی کرین اور خدا کا شریک کرین اونکو اور وہ خدا تعالی ہے جسنے کھانیکو دیا قریش کو بہوک کے وقت اور امن دیا ڈر کے وقت جو اصحاب فیل کے ہاتہ سے بچایا اونکو **ف** پہر چاہیے کہ قریش عبادت کرین اس گھر کے صاحب کی اسواسطے کہ عظمت اور بندگی لوگونکے دلونمین اور اونکی معاش کی فراخی اور اونکا مامون ہونا دشمنونسے یہہ سب اسی گھر کے مجاوری اور ہمسائگی کی برابنی کی برکت سے ہے پہر جب دوسرے لوگ اس مکان سعادت نشان کی خادمونسے اسطور کے تعظیم اور تکریم سے پیش آوین تو اون خادمونکو لازم ہے کہ اس گھر کے صاحب کی کمال درجہ کو تعظیم اور تکریم کرین اسیواسطے **ق** ہذا البیت کا لفظ اس مقام پر فرمایا ہے گویا اشارہ فرمایا کہ اگر ازراہ کوتہ نظر یکے ربوبیت حق تعالے کی تمہاری نظرونسے محجوب ہے لیکن عظمت اور بزرگی تو اس گھر کی ظاہر اور کہلی ہے اور اگر جناب الہی کو اس گھر کا صاحب سمجہکر عبادت کرو تو یہی سزاوار ہے الذی اطعمہم من جوع جسنے کہانا دیا ہے اونکو بہوک سے وآمنہم من خوف اور امن دیا اونکو ڈر سے باوجود اسبات کے کہ عرب کے قبیلونمین قتل اور لوٹ اور بندی اسقدر مروج تہی جسکی حد ونہایت نہی لیکن بیت اللہ کے گرداگرد حرم شریف کی حد تک کہ بعضی طرف دس کوس ہے اور بعضے طرف چہ کوس ہے اور کسیطرف تین کوس اور کسیطرف سے زیادہ ..... ہرگز تعرض اور مزاحمت نکرتے تہے بلکہ اگر کوئی کسیکے باپ یا بیٹے کو مار کر حرم مین جا بیٹہتا تہا تو اوسکا پیچہا نکرتے تہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ان سب امتونکے سوا ایک امن اور ہے کہ حرم کے رہنے والے کو جذام کا مرض ہرگز نہین ہوتا **قولہ** تعالے ایلافہم الخ بدل من الاول وجملۃ مفعول بہ لایلافہم فلیعبدوا

فلیعبدوا ربّ هذا البیت الذی اطعمهم: سبب یا مانگ الرحلتین التین تکمو ومنہا موسکة کونہم من جیرانہ وسکان حرمہ وقیل بدعوة ابراہیم علیہ السلام یجبالیہ ثمرات کل شئے وامنهم من خوف وہو خوف صاحب الفیل او خوف التخطف فی بلدہم مکہ آگو کہا صاحب کتاب نے کہ فرق درمیان عن اور من کے یہہ ہے کہ تحقیق عن مقتضے ہے حصول جوع کو اور تحقیق من زائل ہوتی ہے ساتھہ طعام کے اور من مقتضے ہے منع کو لحوق جوع سے وعن ام ہانے بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل قریشا ای ذکر تفضیلہم بسبع خصال لم یعطہا احد قبلہم ولا یعطاہا احد بعدہم النبوة فیہم والخلافة فیہم والحجابة للبیت فیہم والسقایة فیہم ونصروا علی الفیل وعبدوا اللہ سبع سنین وفی لفظ عشر سنین لم یعبدہ احد غیرہم ونزلت فیہم سورة من القرآن لم یذکر فیہا احد غیرہم لایلاف قریش تسمیة لایلاف قریش سورة میروا قبل ان سورة الفیل ولایلاف قریش سورة واحدة فلیعظم امعنی عیادتہم اللہ دون غیرہم فی تلک المدة واللہ اعلم

سورة الماعون

یہہ سورہ مکی ہے اسمین چھہ آیتین اور پچیس کلمے اور سو اسو حرف ہین اور اسکے نازل ہونے کا سبب یہہ ہے کہ ابوجہل مردود کی یہہ عادت تہی کہ جب کوئی مالدار بیمار ہوتا تہا تو اوسکے پاس آکر بیٹہتا اور کہتا کہ اپنے یتیمون کو مجہکو سپرد کر اور اونکا حصہ مجہسے پاس امانت رکہہ کہ مین خبرگیری اور خدمت گذاری اونکی بخوبی ادا کرونگا اور دوسرے وارث اونسے زیادہ تر مسکین ہین پہر جب اونکا مال اپنے قبضے مین کرلیتا تو یتیمونکو اپنے دروازے سے ہانک دیتا پہر وے بچارے ننگے بہوکے در بدر گلی کوچون روتے ہوئے مارے مارے پہرتے اسیطرح سے ایک یتیم ننگے ذلت کا مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اس ملعون کی فریاد کرنے لگا آنحضرت صلعم اس یتیم کی رعایت کیواسطے اس ملعون کے پاس تشریف لے گئے اور اوسکو احوال قیامت سے ڈرایا اس ملعون نے مقابلے مین اس وعظ ونصیحت کے قیامت کا انکار کیا آنحضرت صلعم بغیر ہوکر دولتخانہ کو تشریف لائے پہر یہہ سورت نازل ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ اے دیکہا تونے اور جانا اوسکو جو جہوٹہہ جانتا ہے قیامت کے اونکو **ف** یعنی جہوٹہہ سمجہتا ہے دین کو یعنی ملت کو یا جزا کو اور دین ان دو نو معنونمین آیا ہے اور یہان دونون معنے ہوسکتے ہین اسواسطے کہ ظلم کرنا یتیمون اور بے کسون پر اور رحم نکرنا فقیرون اور محتاجون پر ملت کے جہٹلانے کی علامت ہے اور جا بجا دین مین تاکید اسی بات کی ہے اور جزا کے انکار کرنے کی یہہ علامت ہے اسواسطے کہ جو شخص جزا کا معتقد ہے اور اوسکو سچ جانتا ہے وہ خدا سے ڈرتا ہے وہ یہہ کام نہین کرتا اور اس قسم کے خطاب کرنے سے یہ اشارہ اسبات کی طرف کہ اگر کوئی چاہے کہ دین کے تکذیب کرنے والونکو علامت سے دریافت کرے تو چاہیے کہ ان علامتون کو خیال کرے اور تکذیب دین محمدیہ کی بالتحقیق تکذیب قیامت اور جملہ اصول اور کتب سماوی کی ہے اسیواسطے فرمایا آنحضرت صلعم نے والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد

من ہذہ الامۃ یہودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار (ترجمہ) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہے نہین سنتا مجکو یعنی خبر رسالت میری کوئی اس امت مین سے یہودی ہو یا نصرانی ہو پھر مرے اوس حالت مین کہ نہین ایمان لایا ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے یعنی دین کے کہ ہے وہ دوزخیون مین سے روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** حضرت صلعم آخر زمانے کے نبی ہین بھیجے گئے ہین تمام جن و انس کی طرف اب جو کوئی ان لوگون سے موسوی ہو خواہ عیسوی وغیرہ اونپر ایمان نہ لاکر مرگیا ہوگا دوزخ مین پڑیگا اور ایمان کہتے ہین سچ جاننے کو دل سے اور مان لینے کو اونکی سے اقرار کرنیکو اور زبان کا اقرار کرنا کبھی ضرورت کے وقت حاصل نہین آتا اب توریت اور انجیل مین یہود اور نصاریٰ نے حذف اور تحریف اور تغیر اور تبدیل کی ہے جو باقی چھوڑا ہے اور اوسے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے بیان اون آیتون کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جو گواہ ہین وہ راہ پر آوین اور جو مسلمان ہین وہ ایمان کی زیادہ تقویت پاوین توریت مین استثنا کے تینتیسوین باب کے درمیان ہے کہ تجلی کی اللہ تعالےٰ نے کوہ سینا پر اور روشن ہوا ساعیر سے آور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اوسکو طور سینا اور طور سینین بھی کہتے ہین تجلی کی اللہ تعالےٰ نے اوسپر اور کلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور نیچے اونپر توریت اور ساعیر ایک پہاڑی ہے کہ وحی بھیجی اوسمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور ظاہر ہوئی اوسمین اوسکی نبوت اور نازل ہوئی اوسمین اونپر انجیل اور فاران عبرانی لفظ ہے اور بنی ہاشم کے پہاڑ کا نام ہے مکہ معظمہ مین کہ اوسمین سے ایک مدت حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم عبادت کرتے تھے اور اوسمین آپ پر وحی اوتری وہ مدت یہ پہاڑ رہین ایک بوتیس کہ مکہ اوسکے نیچے آباد ہے اور مقابل اوسکے قعقعان ہے تین دا وہی تک اور پورب طرف اوسکے متصل قعقعان کے شعب بنی ہاشم ہے جسمین حضرت پیدا ہوئے ابن قتیبہ نے جو اس امت کے علما سے ہے روسے اسکے کتابین پڑھین اور ترجمہ کیا اعلام النبوۃ مین لکھا ہے کہ اس مقام مین کچھ شبہ نہین خوب ظاہر ہے اوسپر جو کوئی غور و تامل کرے کیونکہ جو ثابت ہوا ہے تجلی کرنا خدا تعالےٰ کا سینا سے سو وہ یہ ہے کہ اوتارا توریت کو حضرت موسے پر اور جو ثابت ہوا روشن ہونا ساعیر سے وہ اتارنا ہے انجیل کا حضرت عیسےٰ پر اور وہ علیہ السلام رہتے تھے ساعیر مین ارض خلیل کے درمیان ایک گانو مین جسکو ناصرہ کہتے ہین بسبب اوسکے تابعون کا نام رکھا گیا نصاریٰ سیطور پر ظاہر ہونا اللہ تعالےٰ کا فاران سے یعنی نازل کرنا قرآن کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت ہوا اور وہ پہاڑ مکہ معظمہ کا ہے اگر کوئی کہے کہ فاران مکہ کے سوا اور کوئی جگہ ہے تو یہہ اوسکا افترا ہے کیا توریت مین نہین آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے بسایا ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام کو فاران مین چنانچہ پیدائش کے

اکیسوین باب مین ہے اب بلاؤرہ دوسری جگہہ کون سی ہے کہ اوسکا نام فاران ہوا اور بعد حضرت عیسٰی کے اللہ تعالےٰ نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی ہے اور توریت مین استثنا کے اٹھارویں باب کے پندرہوین آیت مین لکھا ہے کہ فرمایا حضرت موسے نے یہوا تیرا خدا تیرے لئے تیرے درمیان سے تیرے بہائیون مین سے میری مانند ایک پیغمبر قائم کریگا تم اوسکی طرف کان دھرہیو پھر ستر وین اور اٹھارویں آیت مین اوسے باپ کے مرقوم ہے کہ یہوا ہ نے مجھے کہا کہ اونہون نے جو کچھہ کہا اچھا کہا مین اونکے لئے اونکے بہائیون مین سے تجھہ سا ایک نبی قائم کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اوس سے فرماؤنگا کہیگا اور جو کوئی اوسکی باتون کو نہ سنیگا جو وہ میرا نام لیکر کہیگا مین اوسکا سزاوار ہونگا مین اوسکے کلام مین پوری دلیل ہے ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلعم کی نبوت کے کیونکہ موسے اور قوم اونکی کہ بنی اسرائیل ہین بیٹے اسحٰق کے ہین اور بھائی اوسکے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کے ہین اور یہہ بنی جیسا وعدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اسحٰق کے بیٹون بنے اسرائیل سے ہوتو وہ اونہین مین سے ہوا نہ اوسکے بہائیون مین سے اور اگر وہ یہہ کہین کہ بنی اسرائیل بہائی ہین بنی اسرائیل کے پس بہائی کہنا اونکو درست ہے تو اس تقریر مین لازم آیا بطلان توریت کا اسلئے کہ توریت مین مذکور ہے کہ قائم ہوا بنی اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسے کی مانند اور دوسرے جگہہ توریت مین آیا ہے کہ اٹھا نہوگا بنی اسرائیل مین ہرگز مثل موسیٰ کے پس یہہ دعوی بعضی یہود کا باطل ہوا جو کہتے ہین کہ اوس نبی موعود سے مراد یوشع بن نون ہے کیونکہ یوشع حضرت موسے کے خلیفہ اور اونکے مانند نہتے بلکہ اونکے خادم تھے اونکی زندگی مین اور بعد اونکے دعوت کے مددگار رہے پس ثابت ہوا کہ مراد اوس نبی موعود سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ کفو اور مثل موسے کے تھے یعنی دعوت کی نصب کرنے اور حدونکی باندھنے اور معجزون کے ظاہر کرنے مین اور شرائع اور احکام کے جاری کرنے مین اور کلی شرع کی نسخ کرنے مین اور گمراہون کو سزا دینے مین کوئی ایسا نہوا سوا سے ان باتون کے کہتی معجزے اور دلیلین نبی آخرالزمان ہونے پر ہین کہ کسی طرح کا شبہہ اور شک اسمین نہین جو کوئی اونکی خوخصلت اور عادت شریف اور اخلاق نیک اور معجزات قویہ سے واقف ہوگا ہرگز اوسکے دلمین کچھہ بھی شبہہ نہوگا اور اگر کہیے کہ حضرت عیسٰی ہین تو بھی نہین ہوسکتا کیونکہ نصارےٰ اونکو خدا کا بیٹا کہتے ہین اور حضرت موسیٰ اور جو اونکی مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا اور عربی چھاپہ مین توریت کی یون لکھا ہے کہ تیری بہائی کے بیٹون مین سے ایک نبی پیدا کرونگا بہ مخالفون نے بیٹے کے لفظ کو ہندی اور فارسے کے ترجمہ مین اس مقام سے نکال ڈالا نہین تو اس سے زیادہ تر ہمارا مطلب حاصل ہوتا اور بالکل احتمال اور شبہہ ناقص عقلو کا مٹ جاتا اور جو کہا کہ اوس نبی کی احکام سے منکر سزا پاویگا سو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے منکر کو سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے حضرت موسی کی طرح منکرون اور اللہ تعالی کی دشمنون کو سزا دی سوا اسکے اپنی دعوت کی تصدیق

مین جھوٹی ہوتے تو ہرگز یہود اور نصاریٰ اسے یہہ نہ کہتے کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکھو کہ کیونکر ہماری خبر اور صفت اوسمین نہین لکھی ہے مگر اونہون نے ہرگز اس بات پر کمر نہ باندہے اور مقابلہ کیا علاوہ بموجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اسی اٹھاروین باب کے بیشک قتل کیئے جاتے اور اونکی پیش گوئی کہی سچی ہوتی اور انجیل دین ہرگز قائم اور دائم نہ رہتا اور جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اپنا کلام اوسکے منہہ مین ڈالونگا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس بیان سے ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہے کیونکہ معنی اسکی یہہ ہین کہ وحی کرونگا اسکی طرف اپنے کلام سے اوس سے وہ باتین کریگا جیطرح سے سینگا اوصف اور الوہ اوسکی طرف اوقات اوسکی کہ وہ امی ہے یعنی انپڑہا کتاب نہین پڑہ سکتا اور یوحنا کی انجیل مین چودہوین باب کے سولہوین آیت مین ہے کہ حضرت عیسیٰ نے تمسے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا کہ ابتک تمہارے ساتہہ رہیگا پھر پندرہوین آیت مین اوسی کا ہے لیکن وہ وکیل روح جیسے باپ میرے نام سے بہیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکہاویگا اور سب چیزین جو کچہہ کہ مینی تمہین کہا ہے تمہین یاد دلاویگا پھر اوسی باب کے تیسوین آیت مین ہے بعد اوسکے مین تمسی بہت کلام نکرونگا اسلیئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور اسکی مجہہ مین کوئی چیز نہین اور سولہوین باب کے ساتوین آیت سے چودہوین آیت تک یون ہے کہ حضرت مسیح عم فرماتے ہین لیکن مین تمہین حق کہتا ہون کہ تمہارے لیئے میرا جانا ہے سو مناسب کیونکہ اگر مین نجاؤن وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن اوسے تم پاس بہیج دونگا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستے اور حکم سے ملزم کریگا گناہ اسلیئے کہ وہ مجہپر ایمان نہ لائے راستے سے اسلیئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجہے پہر نہ دیکہوگے حکم سے اسلیئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ہنوز بہت سی باتین تمسی کہ مین تمہین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے لیکن جب وہ روح صدق آوے وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلیئے کہ وہ اپنی نکہیگا لیکن جو وہ سنیگا سو وہ کہیگا اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستایش کریگا اسلیئے کہ وہ میری چیزون سے پاویگا اور تمہین دکہائیگا اور پندرہوین باب کے چھبیسوین آیت مین ہے پر جب وہ وکیل جسے مین تمہارے لیئے باپ کیطرف سے بہیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے اوسے تو وہ میرے لیئے گواہی دیگا اور تم بہی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتہہ ہو اب اہل کتاب ڈہونڈہنی سے غافلو ذرا غور کرکے انصاف سے اوپر کی عبارتون پر جسمین حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح عم نے آخری زمانہ کی پیغمبر کے آنیکی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سوچو حسد بغض کو دل سے نکال کر اپنی عاقبت کی راہ کو درست کرو اور سنوار والیا ہو کہ تم حشر کے میدان مین اوس احکم الحاکمین کے اور اونکی رسولونکی روبرو تمہارے مکر اور حسد کی باتین کہل جاوین

پھر وہان رسوائی اور پشیمانی اوہنا ونہلا دیکھو تو اس سے اور کیا زیادہ کوئی کہیگا گواہی دیگا جہان فرمایا ہے حضرت مسیح نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہیگا اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے حضرت مسیح علیہ السلام ہے دوسرے وکیل وہ جواب آویگا پس دونونکی شان برابر چاہیی کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے کے پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل عموماً مراد رکھتے ہین وہ محض غلطی پر ہین اسلئے کہ حضرت جبرئیل تو ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتھ نہ رہتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آکر کبھی نہین آیا اب آویگا اور ہمیشہ رہیگا یعنی اوسکا دین اور اوسکا حکم ہمیشہ جاری رہیگا دوسرے دین کے احکام منسوخ ہونگے تو ایسے صفتین سوائے ہمارے پیغمبر کی کسمین نہین ہین اور وہ کونسا ایسا وکیل آیا کہ جسمین یہہ اوصاف پائے جاتے ہین اور فرمایا کہ جہانگا سردار آتا ہے کہ اوسکی مجھمین کوئی چیز نہین اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص آنیوالا ہے کہ جہان کی سرداری حکومت کریگا اور جسمین ایسے وصف ہین حضرت مسیح مین نہین سوا ایسا شخص سوائے ہمارے پیغمبر کے کون ہے باقی دلیلین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت پر توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیا مین موجود ہین جسکا جی چاہے دیکھلے یہان الحقدر بس ہے ۸ تنبیہ ۸ اللھم انصرنی صحیح فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۵ پھر وہ جھٹلانیوالا دین کا وہ شخص ہے کہ زور سے دھکیتا ہے یتیم کو یعنی بزور سے یتیم کا مال کہاتا ہے اور یتیم سب ضعیفونسے ضعیف ہے پس جو شخص اس قسم کے مسکین اور ضعیف پر بیدھڑک ظلم کرتا ہے تو یقین ہے کہ خدا سے نہین ڈرتا اور اعتقاد عملون کے جزا کا نہین رکھتا پھر بعد اس علامت کے ارشاد فرمایا کہ یتیم کے ہانک دینے کی علت اوسپر ملعون کو کمال بخل اور محبت مال کے ہے یہانتک کہ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۵ اور تاکید نہین کرتا کسیکو کہانا کہلانے پر فقیر کے یہہ اشارہ اسبات کے طرف ہے کہ اپنے مال سے فقیرون کو دینا تو کیا ممکن ہے دوسرون سے بھی کہانا کہلانا فقیرون کو روا نہین رکھتا پس بخل اس شخص کا نہایت کو پہنچا ہے ؎ چون زکرم سفلہ بود دور گدا منع کند از کرم دیگران ✦ سفلہ نخواہد کہ دگرے را بجام ✦ خس نگذارد کہ بگیرد رایجام ✦ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۵ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۵ پھر خرابی ہے اون نمازیون کی وہ نمازی کہ جو اپنی نماز کی حقیقت سے غافل ہین ف نماز ایک عمل ہے فرق کرنیوالا اسلام اور کفر مین پھر جو شخص روبرو لوگون کے نماز پڑہے اور پیٹھ پیچھے لوگونکے نہ پڑہے اور اسطرح فرغت کے وقت نماز کو یاد رکھے اور جب دنیا کے کام مین ہوئے تو بہلا دیوی یا بعضے ارکانو کو حضور سے ادا کرے اور بعضے ارکانون مین غفلت کرے یا روبرو لوگون کے حضور دل سے پڑہے اور تنہائی مین بیحضور دل کے پڑہے وہ مورد وعید مذکورہ کا ہے ✦ کلید در دوزخست آن نماز ✦ کہ در چشم مردم گزاری دراز ✦ تنبیہ جاننا چاہئے کہ نماز ایسا فرض ہے

کہ کوئی شریعت اوس سے خالی نہین ہوئی چنانچہ نماز فجر کی حضرت آدم پر اور ظہر کی حضرت ابراہیم پر اور عصر کی حضرت سلیمان پر اور مغرب کی حضرت یعقوب پر اور عشا کی حضرت یونس پر اور بعضون نے سوا اسکے بھی کہا ہے اور پاک پروردگار نے ذکر کیا نماز کا قرآن شریف مین اکیسو دو جگہہ چنانچہ طوالم مین یہہ مذکور ہے اور صلوٰۃ کے معنے لغت مین دعا کے ہین اور شریعت مین صلوٰۃ کہتے ہین افعال معلومہ کو اور عارف مین لکہا ہے کہ صلوٰۃ مشتق ہے صلے سے معنی اسکے یہہ ہین کہ ٹہنڈی کی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدہا کرنا پس نماز کو صلوٰۃ اسواسطے کہا کہ آدمی مین سبب نفس امارہ کے ٹہڑاپن ہے اور صلے کو بہیتہ اور عظمت ربانیہ کی گرمی پہنچتی ہے اور اوسکی ٹہڑے پن کو دفع کردیتی ہے پس یہہ مانند سینکنے والی آگ کے ہوا اور جو کوئی سینکا ساتہہ حرارت نماز کے اور اوس سے ٹہڑاپن اوسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا دانکی گنہگار مگر واسطے پورا کرنے قسم کے یعنی والان سلم الاولدونا کے اور پانچون نمازین فرض عین ہین ہر بالغ مسلمان عاقل پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام بالاجماع اور دلیل اسکی یہہ قول اللہ تعالیٰ کا اقیموا الصلوٰۃ اور قول تعالیٰ کا فسبحان اللہ حین تمسون آخر آیۃ تک اور سوا اسکے اور آیتین قرآن کی ہین اور یہہ خصوصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ پانچون نمازین فرض کی گئین آپ پر اور کسی پر اکہٹی پانچون نمازین فرض نہین ہوئین اور نہ عشا کی نماز اور کسی پر فرض ہوئی یہہ نمازین شب معراج مین ہفتہ کی رات مین ستروین رمضان کو اور ایک قول یہہ ہے کہ معراج رجب مین ہوئی دونون قول مشہور ہین ڈیڑہ برس پہلے ہجرت کے اور تہین پہلے اسکے دو نمازین ایک پہلے نکلنے آفتاب کے اور ایک پہلے غروب کے یہہ سبکی نے لکہا ہے اور ابن حجر نے شرح ہمزیہ مین لکہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اونکے مکہ مین بیشتر نماز پڑہتے تہے ایک نماز پہلے طلوع آفتاب کے اور ایک پہلے غروب اسکے انتہی اور مغنی الطالب مین لکہا ہے کہ پانچون نمازین فرض عین ہین ہر مرد عورت مسلمان عاقل بالغ پر کہ کسیوقت اور کسی حالت مین مرگ تک ساقط نہین ہوتی ہین مگر عذر شرعی سے مانند حیض و نفاس کے عورتون کے لئے کہ اون دنون کی قضا بہی لازم نہین اور بیچ حالت جنون اور بیہوشی اور مستی کے ساتہہ پینے نشے کی چیز وغیرہ کے اگرچہ نماز ساقط ہوتی ہے لیکن قضا اوسکے بعد افاقت کے فرض ہے اگر جنون و بیہوشی زیادہ پانچ نمازون سے نہ رہے اہلی کہ زیادہ رہنے سے ساقط ہوجاتی ہے اور نیابت کسی کی کسی کی طرف سے نماز فرض مین جائز نہین جب تک کہ ہر ایک بذات خود ادا نہ کرے اوسکے ذمہ سے ساقط نہین ہوتی اور جو کوئی معتقد سقوط نماز کا بیعذر ہو یا معتقد عدم فرضیت اوسکا ہووہ کافر ہے توبہ کرے والا قتل کیا جاوے اور اگر تارک نماز کا ہو باوجود عقاد فرض ہونے اوسکے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے یہانتک کہ توبہ کرے اور ادا کرے والا قید مین مرجاوے اور زاد الفقہ

لایا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ سے دو روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ جو کوئی نماز ایک رات دن کی ترک کرے فاسق ہو جاتا ہے اور لایق قضا اور امامت اور شہادت کے نہیں ہوتا دوسرے یہ کہ جو کوئی بعمد نماز تین رات دن کے ترک کرے مستحق قتل کا ہوتا ہے انتہے اور فرمایا علیہ السلام لاتترکوا الصلوۃ متعمدا فمن ترکھا فقد خرج من الملۃ یعنی نہ چھوڑو تم نماز کو قصداً پس جسنے چھوڑا اوسکو پس تحقیق نکل گیا ملۃ اسلام سے اور حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا علیہ السلام فی الصلوۃ عماد الدین فمن اقامھا فقد اقام الدین ومن ترکھا فقد ہدم الدین یعنی نماز ستون دین کا ہے پس جسنے برپا رکھا نماز کو پس بلاشبہ برپا رکھا دین کو اور جسنے چھوڑا نماز کو پس تحقیق ڈھا دیا دین کو اور فرمایا علیہ السلام نے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جہاراً یعنی جسنے چھوڑی نماز قصداً پس تحقیق کافر ہوا کھلا پس بسبب وارد ہونے ایسے وعیدوں کے گئے ایک جماعت صحابہ و غیرہم کی طرف کفر تارک نماز کے کہ متعمداً سو صحابہ تو یہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبداللہ اور ابوالدرداء اور ابوہریرہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالے اجمعین اور غیر صحابہ میں سے یہ ہیں احمد بن حنبل اور اسحٰق بن راہویہ اور عبداللہ بن المبارک اور حکیم بن عتبہ اور ایوب سختیانی اور ابوداؤد طیالسی اور ابوبکر بن شیبہ وغیرہم اور یہی اختلاف کیا ہے فقہا نے بیچ حد تارک نماز کے قصداً بلا عذر پس کہا حماد بن زید اور مکحول اور شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے کہ تارک نماز کا قصداً بلا عذر قتل کیا جاوے مگر یہ کہ احمد کے نزدیک قتل کیا جاوے ازراہ کفر کے اور نزدیک غیر احمد کے اسمیں سے قتل کیا جاوے ازراہ حد کے نہ کفر کے اور حمل کیا اونہوں نے اون حدیثوں کو کہ دلالت کرتے ہیں اوسکے تارک کے کفر پر اوپر مستحق ہونے نہ آنکے کہ اور حدیثیں ہے کفر کے لئے دین میں سزا سوائے قتل کے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نہ حکم کفر کا کیا جاوے اوسکے لئے اور نہ قتل کیا جاوے وہ بلکہ قید کیا جاوے ہمیشہ کو اور بعضوں نے کہا مارا جاوے ضرب شدید کو یہاں تک کہ یہی اوس سے خون اور بعضوں نے کہا کہ مارا جاوے یہاں تک کہ نماز پڑھے یا مر جاوے **جامع الجنات وعزیزی** ۱۲ اور پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ اضاعت الوقت ہے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ مراد ساہون سے منافق ہیں کہ ترک کرتے ہیں نماز کو جو وقت کہ غائب ہوتے ہیں لوگوں سے اور پڑھتے ہیں جبکہ حاضر ہوتے ہیں لوگوں میں واسطے قولہ اللہ تعالیٰ کے الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ یعنی وہ لوگ وہ ہیں کہ سب عبادتوں اور طاعتوں میں اپنی نمود کرتے ہیں اور فرمایا ابن عباس صاحب نے بیچ صفت منافقوں کے واذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالیٰ یعنی جب کھڑے ہوتے ہیں منافق طرف نماز کے کھڑے ہوتے ہیں کسل اور سستی سے اور قتادہ مفسر نے کہا کہ

بھولتے ہین اوس سے نہین پرواکرتے کہ آیا پڑھے ہے یا نہین اور کھا گیا ہے کہ مراد ساہو سے عدم ثواب ہے اور عدم خوف عقاب کا ترک نماز پر اور کھا ن نے وہ وہ شخص ہے کہ اگر پڑھے نماز تو پڑھے ریا اور سمعہ سے اور اگر قضا ہو نماز تو نہ نادم ہو اور کھا ابو عالیہ نے کہ لا یصلونہا لمواقیتہا ولا یتمون رکوعہا وسجودہا **معا** ۸ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وے لوگ وہ ہین کہ اپنے سب نیک کام نام نمود کو کرتے ہین یعنی فقط اپنی نماز ہی کو ریا نہین کیے بلکہ تمام اعمالونکو اپنے سبب ریا اور سمعہ کے جبط کر ڈالتے ہین یعنی کیا نکیا برابر ہو جاتا ہے اور ریا ایک شاخ ہے شرک کی جیسی ہوی ہے بلکہ شرک ہے بھی قوی ہے دو وجہ سے اول تو یہہ کہ ریا والا لوگونکو خدا سے زیادہ عزیز رکھتا ہے دوسرے یہہ کہ شرک محض طاعت مین کرتا ہے کہ مقام توحید اور اخلاص کا ہے نہ سہتوات اور تہمد اومین کہ دنیا کے کامون سے متعلق ہین پس وہ حقیقت مین کفر کی سخت قسمونسے ہے اعاذنا اللہ منہ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ اور منع کرتے ہین برتنے کی چیزون سے اور ماعون کی تفسیر مین اختلاف ہے اکثر صحابہ و تابعین سے روایت ہے کہ ماعون زکوۃ ہے اور ریا والا زکوۃ نہین دیتا اسواسطے کہ اسمین نفقہ چنانچہ جورو بچے اور اقربا اور مہمان اور فقیر دنکی جو وہ ادا کرتا ہے تو فضیحتی کی خوف سے کہ اگر ادا نکریگا تو حاکم سے کہکے زبردستی لین گے اسواسطے کہ یہہ حق بندون کے ہین اور وہ لوگون کے سامنے محکمے مین طلب کر سکتے ہین اور زکوۃ تو فقط خدا ہے کا خوف ہے پھر جو خدا سے نہین ڈرتا ہے تو اوسکو کاہیکو ادا کریگا اور بعضون نے کہا ہے کہ ماعون مراد مانگنے نہ دینا گہر کا سہاب ہے جیسا کہ دینا پڑوسیون اور محتاجون کو مروج ہے جیسے ہانڈی دیکچہ پیالہ کٹورا سوئی دہاگہ ڈول کلہاڑی بہاوڑا اور اسی قسم کی اور چیزین اور آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ ماعون کیا چیز ہے فرمایا کہ آگ اور پانی اور نمک دینا ہم آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی کو آگ دیتا ہے پھر جو کچھ اوسنے پکتا ہے گویا کہ سب اوسی نے دیا اور نمک بھی اسیطرح سے اور جو کوئی کیکو پانی دیتا ہے ایسی جائی پر کہ وہان پانی کا قحط ہو تو ایسا ہی کہ جیسے بردہ آزاد کیا اور اگر ایسی جائے پر دے کہ وہان پانی نایاب ہو تو گویا مرے کو زندہ کیا روایت ہے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق انہون نے پوچھا حضرت صلعم سے کہ یا رسول اللہ ما الذی لا یحل منعہ قال الماء والنار والملح فقالت یا رسول اللہ ہذا الماء فکا بال النار والملح قال لہا یا حمیرا من اعطے نارا فکا نما تصدق بجمیع ما طبخ بتلک النار ومن اعطے ملحا فکا نما تصدق بجمیع ما طیب بذلک الملح ومن سقے شربۃ من الماء حیث لا یوجد الماء فکا نما احیی نفسا اور ہیچ عین المعانی کے ہے فلما منعوا من الکل شرد اللہ تعالے اعلم بالصواب **روح** ۸ اب کچھ سخاوت کی فضیلت اور بخل کی زمت مین روایات منقول ہوتی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا عزوجل فرماتا ہے

بیٹک مین دفع کرونگا سختی سے عذاب گور کا اور سختی قیامت کی اور وہ صبح و شام بخشا جاتا ہے اور ہیجون مین اوسکو پہلے بہشت مین پیغمبرونکی جماعت کے ساتھہ روایت ہے کہ بہشت کے دروازہ پہ چار کلمہ لکھے ہین معاف کرنا وقت اقدر کے توضع کرنا وقت دولتمندی کے سخاوت کرنا وقت تنگی کے بخشنا بغیر احسان رکھنے کے اور روایت ہے کہ فرمایا خدا تعالے نے جبرئیل سے کہ اگر تجکو دنیا مین ہیجون اور اہل دنیا سے کردون تو کیا عمل کریگا عرض کیا کہ یارب تو جانتا ہے مین کام کرون صاحب عیان کی مدت اور عیب خلق اللہ کے چھپاؤن کہ سوا بنے تیرے کوئی نجانے اور پیاسونکو پانی پلایا کرون روایت ہے کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مارنے قید یون ایک قوم کے حکم فرمایا اور ایک شخص کو جدا کرکے فرمایا کہ اسکو نمار و کہ اسی وقت جبرئیل نے آکر کہا کہ اللہ تعالے نے اسکی سخاوت کے بدلے مین اسکو چھوڑا پھر وہ شخص مسلمان ہوگیا سخاوت کے سبب جان بچی اور اسلام نصیب ہوا روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ اکیدن مسلمانون کی مقبرے مین گئے اور کہا السلام علیکم و رحمۃ اللہ یا قوم من المسلمین و المؤمنین الخ پھر فرمایا کہ مال تمہارے غیر وارثون کے ملک ہوئے اور گھر و مکین تمہارے غیر رہنے لگے اور بیویان تمہاری نے اور خاوند کر لیئے یہ خبر تمہارے مین ہمارے پاس ہے بس کیا خبر ہماری تمہارے پاس ہے آواز آئی علیکم السلام خوب کچھہ کہنے کیا اوس سے مزا اوٹھایا اور جو کچھہ کہنے آگے بھیجا وہ سب یہان پایا اور جو کچھہ پیچھے چھوڑا وہ سب کہویا **کفایہ شعبی** ؒ مین روایت ہے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین ہین کہ اونسے بہتر کوئی چیز نہین ایک ایمان لانا خدا عزوجل پر دوسرے نفع پہنچانا اوسکے بندونکو اور دو خصلتین ہین کہ اون سے بدتر کوئی چیز نہین ایک شرک کرنا دوسرے ضرر پہنچانا اوسکے بندونکو روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ جب اللہ تعالے نے بہشت کو پیدا کیا اوسنے کہا کہ اے رب مجکو کن لوگونکی واسطے بنایا ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہر سخی اور متقی کے واسطے بہشت مینے کہا بلاشبہ راضی ہوئی مین جب دوزخ کو پیدا کیا اوسنے کہا اے رب مجکو کن لوگونکے واسطے بنایا ہے خدا تعالے نے فرمایا ہر بخیل اور متکبر کے واسطے دوزخ نے کہا اب جلدی پکڑون گی مین اونکو روایت ہے کہ ایک سائل نے عبداللہ بن المبارک سے سوال کیا کہ سات سو درم قرض رکھتا ہون عبداللہ نے اپنے گماشتہ کو لکھا کہ غلہ بیچکر اس سائل کو سات ہزار درم دے گماشتہ نے سائل سے پوچھا کہ تو نے کیا سوال کیا ہے اوسنے کہا سات سو درم گماشتہ نے عبداللہ کو لکھا کہ سائل سات سو درم مانگے ہین اور آپ نے سات ہزار فرمائے ہین اور انبار غلہ کا اسمین تمام ہوجائیگا عبداللہ بن المبارک نے جواب لکھا کہ اگر غلہ تمام ہوجائیگا تو عمر ہی تمام ہوجاویگی بلکہ ہے کہ کسی شاعر نے ابو فرید کی مدح کی اور وہ بڑا سخی تہا لیکن اوسوقت کچھہ پاس نہ تھا کہا میرے پاس کچھہ نہین ہے کہ تجکو دون لیکن مجکو قاضی کے پاس لیچل اور میرے اوپر دس ہزار درم کا

دعوے کرین اقرار کرونگا قاضی مجکو قید کریگا تب میرے خویش واقربا اسقدر درم دیکر مجکو چھڑا لین گے اوس شاعر نے ایسا ہی کیا اوس سخی کے گھر والون نے دس ہزار درم دیکر اوس سخی کو قید سے چھوڑایا نقل ہے کہ عدی بن حاتم روٹی توڑ کر چونیٹون کے سولخہ میز ڈالتے اور کہتے کہ یہہ ہمسایہ میرے ہین اور ہمسایہ کا حق بڑا ہے یحیی بن معاذ نے فرمایا کہ اللہ تعالے اچھہ خصلتون سے بند ونپر دروازہ توفیق کا بند کرتا ہے پہلے یہہ کہ علم پڑہین اوسپر عمل نکرین دوسرے یہہ کہ نعمتین پروردگار کی کھائین اور اس کا شکر نکرین آدھ تیسرے یہہ کہ صالحین کے ساتھہ رہین اور اونکی پیروی نکرین چوتھی یہہ کہ گناہ کرین اور توبہ نکرین پانچوین یہہ کہ مردونکو دفن کریں اور اوس سے عبرت نہ پکڑین چھٹے یہہ کہ مال جمع کرین اور اوسے توشہ آخرت کا نہ لین ۔ روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدتر آدمی وہ ہے کہ اکیلا کہانا کہاوے اور غلام کو لات مارے اور بخشش کو روکے اور حضرت نے فرمایا تین آدمی ہین کہ خدا اور رسول اونکو دوست نہین رکھتا ایک بخیل دوسرا متکبر تیسرا بہت کہانیوالا اور بعضی اہل تحقیق نے فرمایا ہے کہ بخل کے تین حرف ہین بے بلا کی خ خسارہ کی لام لوم یعنی ملامت کی پس بخیل دائما ہمیشہ بلا اور خسارہ اور ملامت مین رہتا ہے ۔ روایت ہے کہ شیطان لعین نے کہا سب آدمیون سے زیادہ دشمن میرا فاسق سخی ہے اور سب آدمیون سے زیادہ دوست میرا عابد بخیل ہے روایت ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ جناب پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ ہلاکت میری امت کی کس چیز مین ہے شیطان نے عرض کیا کہ جو وقت تین خصلتین میری قبول کرین گے تب ہلاک ہونگے اول بخیلی کہ وہ سب کبیرہ گناہون کا سر ہے دوسرے بازی کہ ایک شاخ ہے کفر کی تیسرے بہولنا گناہونکا منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک دولت مند تہا کہ فقیرون کو کچھہ ندیتا تھا بلکہ اونکی ذلت کرتا اور اپنے دروازہ سے جھڑک دیتا اور مالدارونکو دیتا اور اونکو اپنے گھر بلاتا اونکی عزت کرتا اللہ تعالے نے ایک فرشتے کو فقیر کی صورت مین اوسکے پاس بھیجا اور اوسنے فرشتے کو فقیر جانکر کچھہ ندیا اور اپنے گھر سے نکال دیا اور ایذا پونہچائی تب وہ فرشتہ چلا گیا اور غنی کی صورت بناکر اوسکے پاس پھر آیا اوسنے غنی جانکر اوسکے تعظیم و توقیر کی اوسنے کہا کہ مین فرشتہ ہون پہلے تیرے پاس فقیر کی صورت مین آیا تھا تونے میرے ذلت کی اور اب مجکو غنی خیال کرکے عزت کی تو فقیرونکی تذلیل کرتا ہے اور دولتمندونکی تعظیم کرتا ہے بے شک تو محروم ہے اللہ تعالے کے رحمت سے جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سخی قریب من اللہ و قریب من الجنۃ و قریب من الناس و بعید من النار و البخیل بعید من اللہ و بعید من الجنۃ و بعید من الناس و قریب من النار و الجاہل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل رواہ الترمذی

یعنی سخی نزدیک ہے اللہ سے اور نزدیک ہے جنت سے اور نزدیک ہے آدمیون سے اور دور ہے آگ سے اور بخیل دور ہے اللہ سے اور دور ہے جنت سے اور دور ہے آدمیون سے

اور نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی دوست زیادہ ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے عبادت کرنیوالے بخیل سے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا حضرت صاحب نے السخا شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتے یدخلہ الجنۃ والشح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتے یدخلہ النار رواہ البیہقی یعنے سخاوت ایک درخت ہے بہشت مین ہے سو جو سخی ہے اوسنے ایک ڈالی اوس درخت کی پکڑلی پس وہ ڈالے اوسے نہچوڑی گئی یہانتک کہ اوسے بہشت مین داخل کرے گی اور بخل ایک درخت ہے دوزخ مین سو جو بخیل ہے اوسنے اوس درخت کے ایک شاخ پکڑلی پس وہ شاخ اوسے نہچوڑے گی یہانتک کہ اوسے دوزخ مین داخل کریگی صحیح مسلم مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک آدمی جنگل مین تہا اوسنے ایک ابر مین یہہ آواز سنی کہ کوئی اوس ابر سے کہتا ہے کہ فلانے نیکے باغ کو پانی پونہچا یہہ سنتے ہے وہ ابر وہانسے ہٹا اور ایک چٹیل میدان مین اوسنے اپنا مانڈا پانی برسا دیا اور وہ تمام پانی ایک نالے مین جمع ہوکر چلا وہ شخص پانی کے پیچھے ہولیا وہ پانی بہتے بہتے ایک باغ مین پونہچا وہ شخص باغ مین گیا دیکہا کہ ایک شخص کہڑے ہین اور بیلچے سے کیاریون مین پانی پونہچاتے ہین اوسنے اوسکا نام پوچہا اونہون نے بتا دیا وہی نام تہا جو ابر مین سنا تہا پہر اوسنے کہا کہ تم میرا نام کیون پوچہتے ہو اوسنے کہا کہ جس بدلے کا یہہ پانی ہے اوسمین مینے آواز سنی تہی کہ اس بدلی کو حکم ہوا کہ تمہارے باغ کو پانی پونہچا دے تمہارا نام مینے اوس بدلی مین سنا تہا صاحب باغ نے کہا تمنے یہہ حال بیان کیا تو مین اوسکا سبب بیان کئے دیتا ہون سبب اس عنایت ایزدی کا یہہ ہے کہ مین آمدنی باغ کی تین حصے کرتا ہون ایک حصہ خدا کی راہ مین خیرات کرتا ہون دوسرا حصہ اپنے اور کنبے کی قوت مین صرف کرتا ہون تیسرا حصہ اس باغ مین لگاتا ہون انتہی منقول ہے کہ ایک شخص کی عادت تہی کہ اپنے کہیتی مین سے ہر صورت بدلنے مین دسوان حصہ اللہ کی راہ مین نکالتا اور فقرا پر صرف کرتا یعنی جب کہیتی کاٹتا دسوان حصہ اوس مین سے دیتا اور جب غلہ صاف کرکے خرمن لگاتا دسوان حصہ الگ کیواسطے نکالتا جب آٹا پسواتا دسوان حصہ نکال دیتا جب روٹی پکواتا دسوان حصہ نکال دیتا اس نیک عادت کی برکت سے ہمیشہ اوسکو نفع حاصل ہوتا تہا اور اسکے کہیتی اچہی ہوتی تہی اتفاقا ایک مرتبہ خشک سالی نہایت ہوئی تمام زرعتین خشک ہوگئین اور تمام زمیندار حسرت و افسوس کرتے تہے اور یہہ شخص اپنے پروردگار کے فضل سے شاکر تہا یکدن لوگون نے دیکہا کہ وہ اپنے زرعت مین پانی چلا رہا ہے

پوچھا کہ یہہ پانی کہان سے آیا اوسے کہا کہ دریاے عنایت الہی سے ایک ٹکڑا برسا اگر برسا
اور میری زراعت کو سیراب کر گیا سبحان اللہ کیا نشان ہے اوس پاک پروردگار کی کہ جو کوئی
اوسکی راہ مین کچھہ صرف کرتا ہے وہ وہ چند کر کے دنیا مین اوسکا عوض پہنچاتا ہے
اور آخرت مین جو کچھہ اوسنے مقرر کر رکھا ہے اوسکو وہی جانتا ہے پس مقصد اصلی
تالیف حکایات مذکورہ سے یہہ ہے کہ جو اہل دل اسکو ملاحظہ کرین تو پیشہ سخاوت کا
اختیار کرین کہ سخاوت بہترین فضائل ہے اور ظلمت بخل سے کوسون بیاگین کہ بخل
بدترین رذائل ہے اور اس لالچ کے حق مین دعاے خیر فرمائین کہ خداوند مجیب الدعوات
رذائل کمترین کو فضائل سے تبدیل فرماوے اور توفیق حسنات کی بخشش کر خاتمہ ایمان پر
کرے آمین ثم آمین **قطعہ** غرض نقشیست کز ما باز ماند ٭ کہ ہستی را نے سیم بقا نیست ٭
مگر صاحب دلے روزے برحمت ٭ کند در کار ما این سکین دعاے ٭

سورۃ الکوثر

سورۃ الکوثر

یہہ سورۃ مکی ہے اور اسمین تین آیتین اور بارہ کلمے اور سیالیس حرف ہین اور اس سورت کا نام
سورہ کوثر اسواسطے رکھا ہے کہ اسمین ذکر کوثر کا ہے اور وہ ذکر دلالت کرتا ہے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال بزرگی پر قیامت کے دن کہ جب اگلے اور پچھلے انبیا اور رسول
اسدن پیاس کی حالت مین اس حوض کے پانی کے محتاج ہونگے اور کوثر لغت مین بہتی چیز کو
کہتے ہین مشتق ہے کثرت سے اور بہت اولاد کو بھی شامل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دی ہے اور اولاد کی دو قسم ہین ایک حقیقی اور دوسری مجازی سو ان دونون قسمونکی
کثرت اگر چہ اسقدر ہے کہ کسی پیغمبر کو اسقدر عشیر بھی حاصل نہین ہوا اور علم کثیر کو بھی شامل ہے
لیکن کوثر کا لفظ عرف مین خاص نام اس حوض کا جو قیامت کے دن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو عنایت ہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر ۱ حقیقتہ
دیا ہمنے تجھکو حوض کوثر **ف** اور اس سورت کے نازل ہونیکا سبب یہہ تہا کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے دو صاحبزادی تہی قاسم اور عبداللہ کہ طیب و
طاہر کے ساتہہ ملقب تہے اور یہہ دونون صاحبزادی بچپن مین پے در پے گذر گئے تو کافر
بطور طعن کے کہنے لگے کہ یہہ پیغمبر ابتر ہے یعنی نسل اوسکی منقطع ہو گئی بعد اسکے کوئی
نہین ہے کہ دین کو اسکے قائم رکھے گا قریب ہے کہ اسکا دین جاتا رہیگا اللہ تعالے نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مبارک تشفی کی واسطے یہہ سورت نازل فرمائی اور
حوض مذکور مین بموجب احادیث کے پانی آتا ہے ایک جنت کی نہر سے اور وہ نہر خاص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے اور اوسکا جوڑان ایک پہنچے کے رستے کے برابر
ہے اور کنارون پر اسکے خیمے موتیو کے اندر سے خالی کئے ہوئے کہڑے ہین اور آبخورے
سونے اور چاندی کے آسمانکے تارو کے مانند اس نہر کے کنارون پر چنے ہین اور گرداگرد

اس شہر کے درخت لگے ہین جنکے جڑین سنہری اور شاخین زمردی اور کنکر اور پتہر اوسکے موتی اور یاقوت ہین اور مٹی اسکی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اسکا شہد سے میٹھا اور دودھ سے سفید اور برف سے ٹھنڈا ہے جو کوئی ایک گھونٹ ایک بار اس سے پیئے لذت اور مزا اسکا کبھی نہ بھولے اور نہ کبھی اوسکو پیاس لگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کیا ہے کوثر پھر فرمایا کہ بیشک وہ نہر ہے جنت مین وعدہ کیا ہے میرے رب نے مجھکو وینکا حوض من الکثرۃ واشتد بیاضا من اللبن واحلی من العسل والین من الزبد وفی الحدیث حوضی ما بین صنعاء الی ایلۃ علی احدی زوایاہ ابو بکر وعلی الثانیۃ عمر وعلی الثالثۃ عثمان وعلی الرابعۃ علی من البغض وجہد منہم الیہ الاخر روح البیان ۱۲ فَصَلِّ لِرَبِّكَ پھر نماز پڑہ اپنے رب کے واسطے ایسی بڑی نعمت کے شکرانے مین ہر چند کہ شکر کے مقام پر جو عبادت کرے مقبول ہے لیکن یہہ نماز ایسی عبادت ہے کہ دنیا مین ہونہ کو شر کا ہے یعنی مناجات پروردگار کی آنکھ سے زیادہ میٹھی ہے انوار عبیہ کہ آدمین چمکتے ہین وہ ذوق سے زیادہ سفید ہین اور وہ یقین کہ اسے حاصل ہوتا ہے برف سے بھی زیادہ سرد ہے اور جو لطف اور ملکے چین نماز پڑہنے والے پر نازل ہوتے ہین مکہ سے بھی زیادہ نرم ہے اور سن اور آواز اگر اوسکو نہیر سے ہوئے ہین وہ یقین اور زندگی معنوی کے سرسبزی کے نشان ہین وہ مانند درختون زمرد کے ہین اور ذکر اور تسبیحات کہ ہر رکن مین مقرر ہین مانند چاندی سونیکے برتنونکے ہین کہ محبت الٰہی کی شراب گھونٹ گھونٹ اوسمین باطن مین جاتی ہے اور شوق کے پیاس کو تسکین بخشتے ہے اور اس جگہہ پر کہ ایک فرمایا کہ نماز فرمایا تاکہ اسبات کی اشارہ ہو کہ وہ شکر کہ مناسب مرتبے بزرگی اس ذات پاک کی ہے کسی بشر سے ادا نہین ہوسکتا اور انتہا ہر شکر کے شکر کی یہہ ہے کہ مقابل مرتبے ربوبیت اللہ تعالیٰ کے ہو بہ نسبت اس شخص کے اور جو حوض کوثر کو بدلے مین فرزندون کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا ہے تو لازم ہوا کہ ایک اور شکر فرزند دینے شکرانیکے قسم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کرین اسلئے فرمایا کہ وَانْحَرْ یعنی قربانی کر جیسے کہ فرزند عطا ہونے کے بعد عقیقہ کو قربانی کرتے ہین اور حقیقت نحر اور ذبح کی یہہ ہے کہ شکر اٹھے کے مقام مین مال اور جاہ کا اور دوسرے مرغوب چیز دینکا خرچ کرنا معمول سب آدمیونکا ہے اسلیئے اس شریعت مین جان دینے کے عوض مین ذبح کرنا جانور کا مقرر ہوا ہے تو ظاہر مین مال دینے کی صورت اور حقیقت مین حقیقت جان دینے کی ہوئی اور یہہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ آپ کو یا اپنے بیٹے کو یا اپنے غلام کو ذبح کرنا اس شریعت مین جائز نہین ہے اسلیئے کہ جان آدمی کی کسی کی ملک نہین ہوتی سو اسے خدا کے اسیواسطے مار ڈالنا غلام اور لونڈی کا روا نہین ہے ملکیت آدمی کی آدمی پر صرف ملک اور منافع اور کمائی پر اوسکی ہوتی ہے پر جس آدمی سے اوسکی لونڈی یا غلام کی جان طلب کرے تو اس حکم کی تابعداری سوائے اسکے کہ جان کسی جانور کی جو خاص اوسیکا پالا ہوا ہو کبھی اور آدمی کا بدلے

چارہ اور علاج نہین ہے اور یہی ایک نکتہ اور بھید ہے سبات مین کہ قربانی سوائے چار قسم کے جانور کی
کسی اور پر درست نہین ہے ایک اونٹ دوسرے گائے تیسرے بھیڑ چوتھے بکری کہ حقیقت مین نفع لینیوالے
آدمی کا اپنے چار قسم سے ہے جیسے گہی دودھ دہی سوار ہونا بوجھ لادنا کہتے کرنا نسل کو پالنا
بخلاف دوسرے جنگلی جانورون اور درندون کے کہ یہہ بات اونمین نہین پائی جاتی ہے

عزیزی وغیرہ قولہ تعالیٰ فصل لربک الخ اے واخرلہ والفاء لترتیب
مابعدہا علی ماقبلہا واللام بمعنی الی والنحر فی اللبۃ کا لذبح فی الحلق اور نحر کہتے ہین نیزہ مارنیکو
اونٹ کے سینہ مین اور ذبح کہتے ہین بکری اور مانند اسکیکی گلا کاٹنے کو چھری یا مانند اسکیکی
پس اونٹ کو نحر کرنا اولی ہے اور بکری اور مانند اسکیکو ذبح کرنا اولی ہے اگر ذبح کرے اونٹ کو
اور نحر کرے اور جانورونکو حلال ہے مکروہ بھی نہین ہے لیکن مستحب ہے اور ایک قول مین
مکروہ ہے اور امام مالک رحمہ اللہ طرف گئے ہین کہ اونٹ کو ذبح کرنا اور بکری کو نحر کرنا حلال
نہین اور گائے مین حلت دونون طور سے حاصل ہوتی ہے اب اس مقام پر ایک مسئلہ
ذبح کا کہ کس جا سے ذبح کیا جاے تحریر کرنا مناسب معلوم ہوا لہذا روایت فقہا سے نقل کیا جاتا ہے
لیکن قرین فہم کے قول امام مستغنی کا صحیح ہے اور قول ذیلی مین احتیاط ہے بخوف وقوع
حرمت کے اور وہ روایات یہہ ہین اور ذبح کرنا اوپر عقدہ کے نزدیک فقہا کے خلاف ہے لیکن
ظاہرًا جائز ہے بیچ قوائد مستغنی کے آیا ہے کہ پوچھے گئے امام مستغنی ذبح بکریسے کہ باقی
ہے گرہ حلقوم کے متصل سینہ کے آیا کہا یا جاوے ایسا جانور یا نہین کہا یہہ قول عوام کا ہے
معتبر نہین اور جائز ہے کہنا اوسکا برابر ہے کہ باقی رہے گرہ متصل سینہ کے یا سر کے اسلئے
کہ نزدیک ہمارے معتبر قطع کرنا اکثر گونکا ہے اور بیچ عنایہ کے کہا ہے کہ یہہ قول صحیح ہے
اسلئے کہ اعتبار نہین ہوتا گرہ کا اوپر یا نیچے آیا نہین دیکھا تونے طرف قول محمد ابن حسن کے
جو بیچ جامع صغیر کے کہا ہے کہ اندیشہ نہین رکھتا ذبح کرنا بیچ حلق کل کے اسفل ہو یا اوسطہ
یا اعلی اور التفات نہین کیا طرف عقدہ کے نہ بیچ کلام اللہ کے نہ بیچ کلام رسول کے بلکہ کا
درمیان لبہہ اور لحیہ کے ہے اور امام حافظ الدین بخاری فتوے دیتے تھے سات اس
روایت کے اور بیچ بعضے روایات کے فوق عقدہ کے ذبح کرنا جائز نہین ہے اور ایک سے صنو
ہے مرقع جیسا کہ بیچ شرع وقایہ وغیرہ کے اور مختار کیا ہے اس روایت کو ذیلی نے کہ اگر ذبح
کیا ساتہہ اس حیثیت کے کہ باقی رہے گرہ حلقوم کے متصل سینہ کے تو پایا نہ جاویگا قطعہ حلقوم
اور مریکا اور صحاب ہمارے رحمہم اللہ نے شرط کیا ہے قطع اکثر گونکا ضرور ہے قطع
ایک کا انہونے نزدیک کل کے پس جبوقت کہ نہ رہے گرہ حلقوم کے متصل سر کے تو حاصل
ہوگا قطع ایک کا انہون سے پس کھایا نجاویگا بالاجماع اور تائید کرتا ہے اسکی جو کہ بیچ
ذخیرہ کے ہے اور بیچ فتوے اہل سمرقند کے ہے کہ اگر ذبح کیا بکریکو اور قطع کیا نوق عقدہ کے

تو حرام ہے کہا نا اوسکا اسلئے کہ ذبح ہوا بیچ غیر محل اپنے کے تمام ہوا کلام زیلعی کا پس حاصل یہہ ہے کہ یہہ مقام مختلف ہے اور وسطہ ہر ایک کے دلیل ہے جیسا کہ بیچ خزانۃ المفتین کے ہے اور جو کچھ کہ روایات سوئید حلت کو ہین وہ فتاوی قاضی خان اور ہدایہ اور عنایہ وغیرہ مین ہین اور صاحب کفایہ جامع رموز سے لایا ہے انہ لا باس بالذبح فی الحلق کلہ واعلاہ واسفلہ یعنی نہین خوف ساتھ ذبح کے بیچ حلق کل اوسکے کے اوپر اوسکے اور بیچ اوسکے کے اور نیچے اوسکے اور بیچ کافی کے لایا ہے انہ لا باس بالذبح فی الحلق کلہ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام یعنی تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین مضائقہ ساتھ ذبح کے بیچ حلق کل اوسکے کے واسطے فرمانی رسول علیہ السلام کے اور بیچ خزانۃ المفتین کے بسوئے سے مروی ہے ان اعلی الحلق واوسطہ واسفلہ فی ذالک سواء یعنی اوپر حلق کے اور بیچ حلق کے اور نیچے حلق کے ذبح کرنا برابر ہی اور کہا امام رستغفنی نے اوپر عقدہ کے تو اولی ہے تمام ہوا کلام برازیہ کا اور مزدی ہے امام رستغفنی رحمت اللہ سے بیچ نہایہ اور کفایہ اور ہدایہ اور کبیری کے اور ذکر کیا قوام الدین علیہ الرحمۃ نے بیچ ہدایت البیان کے وہ چیز کہ ذکر کیا اوسکو امام رستغفنی نے وہ صحیح ہے اور ساتھ اس روایت کے فتوے دیا ہے علماء جملہ نے اور طعن کیا ہے امام اتقانی نے اوپر اوس آدمی کے کہ فتوی دیتا ہے اوپر حرمت کے اور صاحب نہایہ نے کہا کہ فتوی دیتے تھے شیخ ہمارے ساتھ قول امام رستغفنی کے اور کہتے تھے یہہ امام معتمد ہے بیچ قول اور عمل کے پس حاصل کلام کا اس مقام مین یہہ ہے کہ مدار حلت اور حرمت کا اوپر کثنے اکثر گون گے ہے پس زیلعی نے تصریح کیا کہ ذبح کرنا اوپر عقدہ کے مین حاصل نہین بیچ تا قطع اکثر گونکا اور امام رستغفنی نے تصریح کیا کہ حاصل ہوتا ہے ساتھ اوسکے پس جو وقت کہ ثابت ہوا ایک دامر سے تو ظاہر ہے ورنہ مؤید باعتبار روایات کے ہے جو کہ ذکر کیا ہے امام رستغفنی نے اور احتیاط اولی ہے جو کہ ذکر کیا ہے امام زیلعی نے واللہ اعلم بالصواب کنز وغیرہ من کتب الفقہ ۱۲ اور تحقیق بعض کے نزدیک فصل سے مراد نماز عید قربان کی ہے اور نحر سے مراد قربانی کرنا ہے اور یہہ قول مناسب ہے ہونے اس سورت مدینہ اور روایت ہے عطیہ سے کہ مراد فصل سے نماز فجر مزدلفہ کے ہے اور مراد نحر سے قربانی کرنا بیچ منی کے مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم را پرسیدند کہ اگر کسے درویش بود وطاقت قربان ندارد چگونہ کند ثواب قربان او را حاصل شود گفت چہار رکعت نماز کند در ہر رکعتے یکبار الحمد خواند و یازدہ یازدہ بار انا اعطیناک الکوثر الہ تعالی او را ثواب شصت قربان در دولان دے ثبت کند کما فی کشف الاسرار ۱۲ روح البیان ۱۲ قولہ تعالی ۱۲ فصل لربک وانحر کہا مجمد بن کعب نے کہ مقرر رہتے لوگ نماز پڑہتے واسطے غیر خدا کے اور قربانی کرتے واسطے غیر خدا کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو یہہ کہ نماز پڑہین اور قربانی کرین واسطے اللہ عزوجل کے اور کہا عکرمہ اور عطاء اور قتادہ نے کہ فصل لربک

ہدایہ کے کہا ہے کہ اوسکا ذبح حلال ہے اور ذبح کرنا اوپر عقدہ کے مین نہین ہین اور ہدایہ سے ہین کہ اوسکا ذبح حلال ہے اور ذبح کرنا اوپر عقدہ کے مکروہ ہے

مراد نماز عید قربان ہے اور نحر سے قربانی کرنا اور کھا سعید بن جبیر اور مجاہد نے مراد فصل لربک صلوات مفروضہ ہیں مزدلفہ میں اور مراد نحر سے ذبح کرنا بدنہ کا منی میں اور سلیمان تیمی نے کہا کہ مراد نحر سے اوٹھانا دونوں ہاتھ دعا میں نحر تک یعنی سینہ تک ہے اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ مراد نحر سے اس مقام پر وضع الیدین فی الصلوۃ علی النحر اور اسی طرح روایت ابن عباس سے بھی آئی ہے **معاودۃ البیان وحسنے وھلم وغیرہ** ۵ **سوال** حنفی جو ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں اس پر کیا دلیل ہے **جواب** تیسیر الوصول کے دوسو چھیسویں صفحہ میں حدیث ہے عن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الاکف فی الصلوۃ تحت السرۃ اخرجہ رزین روایت ہے ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مقرر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنت ہے ہاتھ رکھنا نماز میں اور رکھنا اونکا نیچے ناف کے نکالا اسکو رزین نے اور احمد اور ابوداؤد اور دارقطنی اور بیہقی کے روایت میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا السنۃ وضع الاکف علی الاکف تحت السرۃ یعنی سنت ہے رکھنا ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر نیچے ناف کے اور بحر الرائق میں ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ثلاث من سنن المرسلین و ذکر من جملتہا وضع الیمنی علی الشمال تحت السرۃ یعنی تین چیزیں ہیں پیغمبروں کی سنت سے اور بیان کیا ان تین سے رکھنا داہنے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر نیچے ناف کے اور ہدایہ اور کفایہ اور عنایہ اور کافی وغیرہ میں بھی اس مضمون کی حدیث ہے صرف لفظ میں خلاف ہے اور معنے میں اتفاق **قولہ تعالیٰ** ۵ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۵ تحقیق دشمن تیرا وہی ہے بیچھا کٹا **لفظ** ابتر کا عرب کے محاورہ اور محاورہ میں اس شخص کے حق میں بولتے ہیں کہ نسل اوسکی باقی نہ رہے اور ذکر خیر اوسکا جاری نہ ہو اور اس آیت میں اشارہ ہے آیات کیطرف ہے کہ نسل ظاہری اور باطنی تمہاری قیامت تک باقی رہے گی اور تمہاری امت منبروں اور مناروں پر چرچہ کرے تمہارا نام اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ پکارا کرینگے اور پانچوں وقت نماز میں اور سوائے اسکے تمپر درود بھیجا کرینگے اور تمہاری محبت میں جان بازیاں کرینگے اور ہزاروں عاشق تمہارے نام کو اپنا طرۂ کرکے ہر سال تمہاری قبر کے زیارت کو دوڑینگے سچ ہے ذکر خیر تمہارا اسقدر جاری ہوگا اور دشمن تمہارا ایسا گمنام ہوگا کہ کوئی نام بھی اسکا نہ لیگا مگر لعنت کے ساتھ تو حقیقت ابتر دشمن ہے تمہارا ہے **عزیزی** ۵ **قولہ تعالیٰ** ۵ هُوَ الْاَبْتَرُ ہوا وہ بے عقب کہ حیث لا یبقی لہ نسل ولا حسن ذکر وامانت فبقیتے ذریتک وحسن صیتک وآثار فضلک الی یوم القیامۃ تا آنار اقتدار تو تا حشر متصل بخصم سیاہ روی تو بی حاصل ومخجل اور کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت کو باپ واسطے مومنین کے پس وہ پیچھے رہے قیامت تک

رہین کے اور نزول اس سورت کا وقت صبح کے بعد قبیلہ کے ہوا ہے واللہ اعلم بالصواب (روح البیان وغیرہ)

سورۃ الکٰفرون یہ سورۃ مکی ہے اسمین چھ آیتین اور چھبیس کلمے اور ننانوے حرف ہین اور اس سورت کو سورۃ کافرون اسواسطے کہتے ہین کہ اس سورت کے مضمون مین کمال جدائی ہے مسلمانون اور کافرون مین عبادتکے مقدمے مین جسکے واسطے سب پیدا کئے گئے ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ کہدو تولے محمد کہ اے کافرو اور نزول اس سورۃ کا اسوقت ہوا ہے کہ ایک جماعت قریش کی کافرون کی جیسے ابوجہل اور عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ اور اسود بن عبد یغوث اور اسود بن عبد المطلب نے حضرت عباس کی زبانی پیغام بھیجا کہ تم ہمارے معبودونکی تابعداری کرو اور برا نہ کہو اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین اونکی شفاعت کا اقرار کرو تو ہم بھی تمہارے معبود کی بزرگی کے قائل ہون اور اسکی عبادت کرین حق تعالیٰ نے اونکی سبات کے جواب مین یہہ سورت بھیجی اور یا ایھا ندا کا ہے اور ندا چند قسم پر ہے ندا مدح چنانچہ یا ایھا الذین آمنوا اور ندا مذمت چنانچہ قل یا ایھا الکافرون اور ندا رحمت چنانچہ یا عبادی الذین اسرفوا اور ندا توحش چنانچہ فنادیھما ربھما الم نہکما اور ندا انسیت جیسے یا بنی آدم یا بنی اسرائیل اور ندا اجنبیت چنانچہ یا ایھا الانس اور ندا علامت چنانچہ یا آدم یا ابراہیم یا داؤد اور ندا اکرامت چنانچہ یا ایھا النبی اور اس امت مرحومہ کو بہی چند اور لئے مقام پر قرآن شریف مین بکرامت یعنی یا ایھا الذین آمنوا کے ساتھہ پکارا ہے بخلاف اور امتونکے کہ انبیا اور ملائکہ کر پکارا ہے **عزیزی وغیرہ**

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ یعنی نہین پوجتا ہون مین اس چیز کو جسکو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو اوس چیز کو جسکو مین پوجتا ہون یعنی ہرچند کہ تم اپنے معبودونکو صفات الٰہی کا مظہر جانکر پرستش کرتے ہو لیکن صفات الٰہی کا ظہور مخلوقات مین موافق اونکے استعداد کے فراخی کے ہے اور کوئی مخلوق سبات کی لیاقت نہین رکھتے ہے کہ صفات الٰہی کما حقہ اوسمین ظہور فرماوین والا وہ مخلوق مخلوق نہوگی اور اگر اون مظہرون مین کمال ظہور کا اعتقاد رکھتے ہو تو حقیقت مین اوس اعتقاد نے صفات الٰہی مین نقصان لازم آتا ہے تو کسی طور سے ذات الٰہی معبود تمہاری نہین ہے

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ اور نہ مین پوجنے والا ہون اوس چیز کو جسکو تمنے پوجا ہے اور نہ تم پوجنے والے ہو اوس چیز کو جسکو مین پوجتا ہون یعنی مین عبادت کرتا ہون ہمارے الٰہیہ کو اور تم عبادت کرتے ہو صورتونکو

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ تمکو تمھارا دین اور میرے لئے میرا دین جسمین کسیطرح کا اشتراک اور شرکت نہین ہے پس یہہ دونون دین نہ صول مین مشارکت رکھتے ہین نہ فروع مین اور نہ تماثل کی صورت مین اور اس مضمون کو مکرر لانا محض تنبیہ اسواسطے ہے کہ مشرکین

دو قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہین کہ اپنے معبود وونکو صفات الہی کے کمال کا مظہر اعتقاد کرتے ہین اور اونکے عبادت کو خدا کی عبادت جانتے ہین اور دوسرے قسم وہ لوگ ہین کہ غرض اونکی اسمائے الہی کی عبادت ہے لیکن صورت کے پردہ مین اور اہل حق کے نزدیک یہہ دونون مردود ہین پس ان دونون کی لفی کے واسطے اس عبارت کو مکرر فرمایا ہے اور بعضون نے حال اور استقبال پر جو لا اعبد ولا انا عابد کے لفظ سے مفہوم ہوتا ہے حمل کیا ہے اور ایک جماعت نے حال اور ماضی کی لفی پر کافرون کی طرف سے جو ما تعبدون وما عبدتم کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے حمل کیا ہے والکل محتمل یعنی ان سب معنونکا احتمال ہوسکتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑہتے تو گویا چوتہائی قرآن پڑہا اور تفسیر کواشی مین لایا ہے کہ اگر اس سورت کو اور سورہ اخلاص کو مشقشقتین کہتے ہین اور جو کوئی کہ اس سورت کو اور سورہ اخلاص کو پڑہے گا تو کفر اور نفاق سے پاک رہیگا اور مسنون ہے کہ فجر کی سنت کے اول رکعت مین اس سورت کو پڑہے اور دوسرے رکعت مین قل ہو اللہ احد کو اور مشہور یہہ بات ہے کہ یہہ سورۃ منسوخ ہے قتال کی آیت سے لیکن تحقیق یہہ ہے کہ منسوخ نہین ہے اسلیئے کہ اس سورت کا مضمون مسلمانون اور کافرون کے دین کے کمال جدائی اور فرق کے بیان مین ہے نہ یہہ کہ کافرون سے بالکل تعرض نکرنا بلکہ مسلمانون کی دین مین جہاد اور قتال بھی داخل ہے پس منسوخ ہونا ارکا قتال کی آیت سے کسی وجہ سے ثابت نہین ہوتا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیچ قرآن کے کوئی سورت نہین کہ اوپر شیاطین کے سخت تر ہو سوائے اس سورت کے اسلیئے کہ اس سورت خاص توحید اور برائت شرک کا بیان ہے ومن قسمہا بریئ من الشرک وتباعد عن مرتۃ الشیطین وامن من الفزع الاکبر وہی تعدل ربع القرآن یعنے پس جو شخص پڑہے اس کو بری ہوتا ہے شرک سے اور دور ہوتی ہین اوس سے سرکش شیطان اور امن مین ہوگا گہبراٹ قیامت کی سے اور یہہ سورت برابر ہی ثواب مین تہائی قرآن کے اور بیچ حدیث کے ثابت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کرو تم اولاد اپنی کو واسطے پڑہنے قل یا ایہا الکٰفرون کے وقت سونے کے پس نہین پیش آویگے اونکو کوئی شے مخوف اور جو کوئی نکلے سفر کو پس پڑہے یہ سورتین پانچ یعنی قل یا ایہا الکٰفرون اور اذا جاء نصر اللہ وقل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پہریگا اپنے گہر کو سالم اور غانم واپس

اعلم بالصواب ۵ معامد عزیزی روح البیان ۵ سورۃ النصر

سورۃ النصر

یہہ سورۃ مدنی ہے اور اس سورت کو سورۃ فتح بھی کہتے ہین اسمین تین آیتین اور انیس ۱۹ کلمے اور اناسی ۷۹ حرف ہین اور اس سورت کو سورہ تودیعہ بھی کہتے ہین اسلیئے کہ اس سورت کا مضمون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے نزدیک ہونے کی خبر

دیتا ہے اور امت کی رخصت کرنیکا حکم ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ اذا جاء نصر اللہ والفتح ○ جب کبھی آئے مدد خدا تعالیٰ کی اور فتح مکے کی یہی آئی خدا تعالیٰ کی طرف سے ف فتح کا ذکر کرنا نصرت کے بعد اشارہ اسبات کی طرف ہے کہ فتح ہر مرتبے مین فرع اور تابع نصرت کے ہے پس فتح شہرون کی اور ہتھیانون کی کفار پر نصرت پانے کے تابع ہے اور فتح احوال سینہ کی اور مقامات علیہ کے تابع ہے نصرت پانے سے نفس اور شیطان پر پس نصرت اشارہ ہے اوائل اور ہیچ کے مرتبے کیطرف اور فتح اشارہ ہے انتہا اور کمال کے مرتبے کیطرف گویا وہ حرکت کہ نقصانسے تکمال کی طرف شروع ہوتی ہے انتہا کو پہنچے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا ○ اور دیکھیگا تو لوگونکو یعنی عرب کو داخل ہوتے ہین دین مین اللہ کے گروہ گروہ ہرچند کہ شروع نبوت سے لوگ اس دین مین داخل ہوتے تھے لیکن ایک ایک دو دو اور فتح مکہ کے بعد بڑے بڑے ملک اور شہر کفار کے قبضہ مین آئی اور نوین اور دسوین سال مین خلق کا رجوع ہوا اور پے در پے آنا اسلام مین گروہ ہوا اور قبیلون کا ظاہر ہوا چنانچہ بنی ہمدان اور بنی خزاعہ اور بنی کنانہ اور بنی مزہ اور بنی ہلال اور بنی امر بنی آور دارم اور دوسرے قبیلہ تمیم اور عبد القیس کے اور بنو حنیفہ اور یمن اور شام اور عراق کے لوگ اطراف وجوانب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہنچے اور یمن کے بعضون نے نفس اور شیطان کے جہاد پر اور بعضون نے کفار اور منافقون کے جہاد کرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے کمر باندھے اور تیار ہوگئے اور چار یار کبار ابتدائے نبوت سے اس وقت تک آنحضرت صلعم کی صحبت مین اور خدا کے راہ کے رفیق اور مشورہ دینی مین اور مددگار مین ہر مقدمے کے دل و جان سے حاضر تھے اور آنحضرت صلعم کے طور اور وضع ابتدا نبوت سے انتہا خلافت تک کما حقہ دریافت کئے تھے پس اس حالت مین آنحضرت کے وجود شریف کی ضرورت نرہی تھی اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اجل آپہنچے اور انکو امور دوسری چیز کی طرف فرمایا فسبح بحمد ربک واستغفرہ پس پاکی بول اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اور گناہ بخشوا اس سے ف اور یہ اشارہ ہے اسکیطرف کہ جب عارف تکمیل کے مرتبے کو پہنچا اور ہر طرح کے لوگ اوسکے تابع ہوئے اور انکے استعداد اور نقصان اور کمال مین بہت تفاوت رکھتے ہین تو اوسکو ضرور چاہیے کہ انکو تکمیل کے واسطے طلب بخشش کی کری کہ وہ سب استعداد و اہلیہ کے نقصان اوسکے اتباع کے سبب سے قیامت کے دن اسکے کمال استقلال کی طرف کھنچ جاوین اور یہی حقیقت ہے شفاعت کی اور اس سورت کا مضمون آنحضرت صلعم کی وفات کے نزدیک ہونے پر خبر دیتا ہے اور امت کی رخصت کرنے کا حکم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب انبیا اوسنے وہ کام جو دنیا مین اونکے ہونے پر منوقوف تھا سرانجام پاچکا تو چاہا چاہا اونکو رجوع الی اللہ اور دخل ہونا عالم ارواح مین

ضرور ہوا اسواسطے کہ یہہ عالم فانی بہرا ہوا دکہہ دردون کا اور انقضائن کا ہے رہنے کی جاہ نہین
اس قسم کی ارواح مقدس کی نہین ہے فقط ضروری کا مونکی تدبیر کے واسطے انکو اس ناقص
گہر مین نازل کرتے ہین اور ضرورت کی قدر انکو یہان رکہتے ہین اب معلوم کیا چاہیے کہ
وجود ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا اس دنیا مین کون کون سے ضروری کامونکے
واسطے تہا اور وہ ضروری کام کب سرانجام کو پہنچے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ سچے
دین مین خلل ڈالنے والے اور سیدہی راہ سے بہکانے والے چار چیزین ہین اول نفس
دوسرے شیطان تیسرے کفار جو شوکت اور حکومت رکہتے ہون چوتہے منافق بدباطن
کہ چہپے چہپے لوگون کے دلونمین شبہے ڈالتے ہین اور اگلے انبیا نفس اور شیطان کے شر اور
وسوسے کو دفع کرنے کیواسطے مبعوث ہوتے تہے اسلئے کہ شران دونو نکا سب شرون کی
جڑ ہے اور کفارا ور منافق یہی تا بعد اروان دونون کے ہین اور آنحضرت صلعم کے مبعوث کرنیمین
ان چار دن چیزونکا دفع کرنا علیٰ وجہ منظور ہوا اسیواسطے فوج کشی اور جہاد اور ملک گیری
اور مفسدون اور باغیون کی تنبیہ کا طریقہ اور حدون اور تعزیرونکا جاری کرنا بدکارون پر انکے
دین کی اصل مین داخل ہوا ہے اور اس شریعت کی صورت بادشاہت کی صورت پر ہوئی
اور آنحضرت صلعم نے ابتداے بعثت سے درجہ بدرجہ نبوت کو ترقی دیکر خلافت کبریٰ کی
انتہا کو پہنچایا اور جب اس کام سے فارغ ہوئے تو انکو اپنے حضور مین بلوایا اور تعیین کی
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلافت کا زمانہ تہا چار یارون نے کہ اس امت کے افضل ہین
قاعدے خلافت کے جاری کرکے ایک دستور العمل پہلونکے واسطے چہوڑ گئے **عزیزی**
معاوعیرہ ۱۲ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ تحقیق وہ بڑا بخشنے والا ہے ناقصون
کے حق مین اور تکمیل رحمت کی فرماتا ہے پس اُس کو بعید نہین ہے کہ تیری تابعدار ونکو تیرے
طفیل کامل سے کامل کردے اور یہہ سورت سب سورتون سے پہلی ہے اوسکے بعد کوئی
سورت نازل نہین ہوئی اور آنحضرت صلعم اسکے نازل ہونے کے بعد ہمیشہ یہہ عازبان پر
جاری رکہتے تہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اور یہہ بہی منقول ہے کہ آپکے چچا
حضرت عباس رضہ نے جب یہہ سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو روئے لوگون نے
پوچہا کہ آپ کیون روتے ہین فرمایا کہ مین اس سورت سے آنحضرت صلعم کی وفات کی خبر
سنتا ہون **عزیزی** ۱۲ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی علیہ السلام اکثر
پڑہتے قبل موت اپنے کے یہہ دعا سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک اتوب الیک اور جو کوئی ہمیشہ
اس سورت کو تین بار پڑہے اللہ تعالےٰ درجہ بخشے اوسکو فتح کے گا واللہ اعلم بالصواب

سورۃ اللہب یہہ سورت مکی ہے اسمین پانچ آیتین اور بیس کلمے اور اکیاسی حرف ہین
کہتے ہین کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی یعنی ڈرا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سورۃ اللہب ۱۱۱

اپنے تزویک کے کہنے لگے لوگو کہ آنحضرت صلعم نے پہاڑ پر صفا کے چڑھ کر پکارا کہ اے سردار قریش اور اے اشراف میری قوم کے اور یہہ آواز سنکر سب قریش اکر جمع ہوئے تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر میں کہون تمکو جو اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک قوم نکل کر تم سبکو قتل کرینگے تم اس میری بات کو سچ جانوگے یا نہین سب نے کہا کہ تو کبھی جھوٹ نہین بولتا ہے جو کچھہ خبر دیگا ہم سچ جانینگے پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین تمکو ڈراتا ہون آگ کی سختی سے جو قیامت کی ہے اوسدن کا عذاب سخت ہے اوسپر جو میرا کہنا نمانے گا پھر ڈروگے تم اوس دن کے عذاب سے اور ایمان لاؤ مجھپر ابولہب جو چچا تہا آنحضرت صلعم کا اوسنے یہہ بات سنکر بہت برا کہا اور بے ادبی کی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک پتھر دونون ہاتھہ سے لیکر حضرت صلعم کے پھینکہ مارا جیسے کہ حق تعالے ابولہب کے حق مین فرماتے ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ٥ ٹوٹیو اور گریو دونو ہاتھہ ابولہب کے یہ نام اسکا عبدالعزی تھا اور وہ سوتیلا چچا آنحضرت صلعم کا تہا اس سورت مین اس خبیث کو کنیت کے ساتھہ یاد فرمایا باوجود اسبات کے کہ کنیت عرب کے نزدیک صیغہ تعظیم کا ہے دو طور سے اول تو یہہ نام اسکا عبدالعزی تہا اور یہہ نام فکر کا ہے اور اہل توحید کے نزدیک یہہ نام مکروہ ہے دوسرے یہہ کہ اسکے کنیت اوسکے دوزخی ہونے پر دلالت کرتی ہے اسواسطے کہ ابولہب آگ کے شعلے کو کہتے ہین ہرچند کہ اوسکے باپ نے اوسکے چہرہ کی دمک کے سبب سے جو آگ کے شعلے کی مانند تہی یہہ کنیت مقرر کی تہی لیکن حقیقت مین اسکے دوزخی ہونیکا سبب ہوئی ابولہب آخر عمر تک آنحضرت صلعم سے نہایت عداوت رکہتا رہا یہانتک کہ بارہا ستایا بلکہ شہید کرنے کو آنحضرت صلعم کے قصد کیا لیکن حافظ حقیقی کی حمایت سے ہمیشہ اس خبیث کے شر سے محفوظ رہے چنانچہ کتب سیر اور تواریخ مین مذکور ہے اب معلوم کرنا چاہیے کہ انسان کی نفس مین دو قوتین ہین ایک قوت علمی اور دوسری قوت عملی قوت علمی وہ ہے جسے جانتا ہے اور قوت عملی وہ ہے کہ جسکے سبب سے نیک و بد کام اس سے صادر ہوتے ہین سو دونون ہاتھہ سے اشارہ ان دونون قوتون کی طرف ہے یعنی ہلاک ہوگیا اوسکا عمل اور اعتقاد اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ دونون ہاتھون سے نیک اور بد عمل مراد ہون اور بدعملون کے ہلاکی تو ظاہر ہے کہ برا پھل لاتے ہین اور نیک عمل کی ہلاکی یہہ ہے کہ کفر کے سبب سے نیک پھل نملا یا بلکہ بے فائدہ گیا اور بعضون نے ظاہر اور باطن کے عملونپر قیاس کیا ہے اور بعضون نے قوی اور ضعیف جانب پر حمل کیا ہے اور یہہ سب ہوسکتے ہین وَتَبَّ اور ہلاک ہوگیا وہ آپ یعنی اس خبیث کے اعتقادون اور عملون کے ہلاکی اور خرابی اوسکی ذات کی ہلاکی کا سبب پڑے یہانتک کہ کوئی سبب اوسکے درستی کا باقی نرہا مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ٥ کچھہ کام نہ آیا اوسکے مال اوسکا اور جو کمایا جیسے نام وجاہ اور اولاد وغیرہ اب اوسکے مال اور کسوبات

بیان ارشاد ہوتا ہے کہ یہ چیزین دنیا مین اسکو البتہ کچھ نفع کرسکتے ہین لیکن آخرت مین بڑی احتیاج کا وقت اور سدا رہنے کا گھر ہے ہرگز نفع نہ کرینگے اسلئے کہ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ اب پڑیگا آگ مین یعنی مرنیکے ساتھ ہے اوسکو آگ مین ڈالینگے اور افتتاح قیامت کے آنے کا اونکے واسطے نکرین گے بخلاف اور کافرون کے ذات لهب بڑے شعلے والے اسلیئے کہ کفر اوسکا اورون کے کفر سے بہت زیادہ ہے اس سبب سے کہ آنحضرت صلعم کا شتے مین بہت قریب تھا چچا سوتیلا تھا اور خصلتون کی نکوئی اور بات کی سچائی اور امانت داری جو آنحضر صلعم مین بچپن سے پائی جاتی تھی بخوبی واقف تھا پھر باوجود ان سب باتون کے نہایت دشمنی اور عداوت رکھتا تھا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے یہان تک کہ اپنے دو لونڈیون سے جو عتبہ اور عتیبہ نام تھا اور رقیہ اور ام کلثوم صاحبزادیان اون دونون کے نکاح مین تھین کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹیونکو طلاق نہ دوگے تو مجھسے اور تمسے کچھ علاقہ نہین دونونے باپ کے کہنے پر عمل کیا اور عتبہ نے روبرو آپکے جاکے کلمات بے ادبی کے کہے آپنے فرمایا اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک یا اللہ اپنے کتونمین سے ایک کتا اسپر مسلط کردے آخر کو اوسکو شام کے سفر مین شیر نے پھاڑا عزیزی حبیب القلوب الخ احاصل یہ ہے کہ ابولہب لعین نے بروز پیدائش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کی بشارت سنکر خوشی مین ثویبہ کو آزاد کیا تھا ویسا ہی اونکو نبوت پر حضرت صلعم کے مبعوث ہونیکے بشارت سنکر کمال عداوت مین انواع اقسام کی ایذا رسانی پر نبی کریم صلعم کے قائم ہوا پس ثواب ثویبہ کی ازادکرنیکا بسبب کفر وانکار کے مبدل بعذاب ہوگیا اور لذت عذاب مین گرفتار ہوا وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا اور ہم درپیش کرین گے اسکے عمل کو جو انہون نے کیا ہے پھر کردینگے اونکے عمل کو غبار پریشان اور بالتخصیص اس کافر کے کوئی چیز خواہ مال ہو خواہ عمل نفع نہ دینے پر نص قاطع صاف دلالت کرتی ہے جیسا کہ فرمایا مَآ اَغْنٰى عَنْهُ الخ اور تفسیر بیضاوی مین کھا وما کسب کسبہ وکسوبہ بمالہ من النتائج والارباح والوجاہۃ والاتباع او عملہ الذی ظن انہ ینفعہ یعنی کسب اوسکا یا جو چیز مال سے حاصل ہوتی ہے جیسے فائدہ اور منافع اور جاہ اور مرتبت اور نوکر چاکر یا عمل اسکا جو سمجھا تھا کہ وہ اپنے کو نفع دیگا اور کشاف مین کھا ہے کہ منقول ہے ابن عباس سے ماکسب ولدہ جو کمایا اوسنے اولاد اسکے اور منقول ہے قتادہ سے عملہ الذی ظن انہ منہ علی شئ کقولہ تعالیٰ وقدمنا الی ما عملوا الخ یعنی عمل اسکا جو سمجھا تھا کہ وہی ایک شے ہے پھر جو مجوزین محفل مولد نبی علیہ الف الف صلوات پر قصہ ابولہب کو سندلاتے ہین کہ بروز پیر تخفیف عذاب کے ہوتی ہے اور ایسی ایسی اور روایتین محفل مولد مین پڑھے جاتے ہین اور پڑھنے والے اور سننے والونکو سیدھا جنت مین لیجاتے ہین اور موضوع روایتین پڑھ کر نہایت خوشی فرماتے ہین صاف خلاف نصوص قاطعہ کے ہین اسلیئے کہ ابولہب

اگرچہ نسب اور مال اور جاہ اور ثروت اور ریاست وغیرہ رکھتا تھا لیکن حضرت صلعم کی عداوت اور دین حق کے انکار کے سبب سے ہلاکت ابدی اور دوزخ جہان کے روسیاہی اسکو نصیب ہوئی اور سب اسباب پر متفوق ہین کہ اعمال صالح جو آخرت مین نجات دینی والے ہین دونکے واسطے ایمان شرط ہے وگرنہ صدقہ وخیرات کہلانا اور غلام لونڈی کا آزاد کرنا کچھہ فائدہ نہ دیگا جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا یعنی آزاد کرنا گردن اور کہانا کہلانا سختی کے دن قرابت دار یتیم کو یا غریب مسکین کو پھر ہوا ایمان والونسے پس گرچہ ابولہب بسبب خوشی ولادت شریف کے توبکو آزاد کیا لیکن بجہت عدم ایمان کے دوزخی ابدی ہوا تخفیف عذاب کے نصوص قاطع سے ثابت نہین ہوتی اب اہل انصاف پر واضح ہو کہ خوشی اہل ایمان کی دو قسم پر ہوا کرتی ہے ایک خوشی مستقر ہے کبھی منفک نہین ہوتی جیسے خوشی ایمان و توحید کی اور حضرت صلعم کے مرتبہ عزت وخاتمیت ملنے کی اور جسکو آپکی امت اور متبعان سنت مین ہونیکے اور بعد موت شفاعت کی پانے اور بہشت مین داخل ہونے اور دیدار رب العزت حاصل کرنیکے سو اسطرح کی خوشی عین ایمان یا جزو ایمان یا منضم بایمان ہے ایسی خوشی کے واسطے کوئی مہینا مقرر کرنا عند الشرع ثابت نہین بلکہ مدام ذکر اور تذکرہ چاہیئے دوسرے خوشی کسی حالت کی ساتھ متعلق ہوتی ہے جیسے نکاح کی خوشی محفل ولیمہ کے ساتھہ متعلق ہے اور ولادت کی خوشی عقیقہ کے ساتھہ پھر یہہ خوشی شرعاً و عرفاً و طبعاً اوسے وقت حالت کے ساتھہ موقت ہے نہ دائم و مستمر اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی اصل نبوت کی خوشی ہے کیونکہ ولادت کی خوشی اللہ کی رسول اور نبی ہونے سے ہے نہ عبد اللہ کے فرزند ہونے سے پس علت خوشی کی نبوت و رسالت ہے نہ ولادت و ابوت جب نبوت کی خوشی ایمان کے ساتھہ منضم ہوگئی اور اس خوشی مین کوئی مہینا مقرر کرکے کچھہ کرنا آیا نہین تو ولادت کی خوشی جو نبوت کی خوشی کی فرع ہے وہ بھی ایمان ہی کے ساتھہ منضم ہوگئی اس خوشی مین بھی کوئی مہینا اپنی طرف سے معین کرکے کوئی نئی صورت احداث نکیا چاہیئے تا حکم اصل کا فرع کے مطابق ہو اسلیئے بغیر حکم کا فرع مین باتفاق اہل اصول صحیح نہین ہان شرف ولادت و نبوت سے مبارک ہونا پیر کا ہر ہفتے مین اور روزہ رکھنا اوسکا صحیح حدیث سے ثابت ہے پس عمل میلاد جسکو کتاب وسنت سے کچھہ اصل نہین اگرچہ وہ امور حسنہ پر مشتمل ہو کسی صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ اربعہ بلکہ چھہ سو برس تک کے طبقے اہل اسلام کے گذر گئے اس ہیئت مجموعی سے ابتداع نکیا بعد چھہ سو برس کے شام مین سلطان مظفر الدین اربل نے اس عمل کو احداث کیا کہ طیار کرتا تھا قبی لکڑی کے بیس یا زیادہ ایک قبہ لیجانے واسطے اور باقی اور امرا و عیان دولت کے لئے ابتدائے صفر سے ہر رنیت وہ قبہ اراستہ کیے جاتے تھے ہر طبقے مین قبونکے ایک جماعت راگ گانیوالونکا

اور ایک جماعت طبلے اور خال گانیوالونکی اور ایک جماعت باجے والونکی بیٹھتے تھے پھر ہر روز بعد نماز عصر کے اپنے قبہ مین داخل ہوکر راگ راگنی گانیوالونکا سنتا تھا اور طبلے وغیرہ پر نوش فرماتا تھا اور خوش ہوتا تھا چنانچہ تاریخ ابن خلکان مین مرقوم ہے المحاصل محب صادق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم ہے کہ اتباع سنت سنیہ سے کام رہے اور ارتکاب بدعت سے بھاگے تاکہ راہ مستقیم نصیب ہو **شعر** براہ سنت رو اگر خواہی طریقہ مستقیم ✤ کہ سنن راہ بود سوئے رضا و ملجا

اللھم ارزقنا صراطک المستقیم آمین امداد ہا از ابن خلکان اور منکر عمل مولد کے علما اکابر مذہب مالکی مین یہہ ہین علامہ فاکہانے ابو عبداللہ ابن الحاج صاحب مدخل محمد محمد العبدری صاحب قول معتمد علی بن الفضل المقدسی ابو القاسم عبدالرحمن بن عبدالمجید محمد بن ابی بکر الخزومی صاحب البدع والحوادث اور علما حنبلیہ یہہ ہین شمس الدین ابن القیم شرف الدین احمد صاحب تاویلات وغیرہ اور اکابر شافعی یہہ ہین علاؤالدین بن اقبل الشافعی صاحب شرح البعث والنشور علامہ فخر الدین حرا ابن صاحب تاریخ امام شعرانی صاحب تنبیہ اور علمائے امداد مذہب حنفی یہہ ہین عبدالرحمن مغربی صاحب فتاوے قاضی شہاب الدین دولت آبادی صاحب تفسیر بحر مواج صاحب تحفۃ القضاۃ ابن نقطہ بغدادی شیخ احمد سرہندی مجدد مائۃ الف ثانی میر علی افندی صاحب طریقہ محمدیہ ابن رجب افندی شارح طریقہ محمدیہ اور اگر اس زمانہ والونکا نام لیجئے شاہ عبدالعزیز وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کا لکھا جاوے تو کثرت سے ہین (اگر ایک فتوے علمائے دہلی نقل کیا جاتا ہے الجواب) یہہ جو مجلس جو متعارف ان شہرون مین ہے بدعت اور مکروہ ہے اسلیئے کہ کوئی دلیل دلائل شرعیہ یعنی کتاب اور سنت اور قیاس اور اجماع سے اسکے ثبوت پر قائم نہین ہے اور جو امر کہ ایسا ہو وہ بدعت سیئہ اور نامشروع ہوتا ہے اور ادنے درجہ بدعت سیئہ اور نامشروع کا مکروہ ہے قال ابن الحاج فی المدخل ومن جملۃ ما احدثوہ من البدع مع اعتقادہم ان ذلک من اکثر العبادات واظہار الشعائر ما یفعلونہ فی شہر الربیع الاول من المولد وقد حوی ذلک علی بدع ومحرمات الخ وقال تاج الدین الفاکھانی فی رسالتہ لا اعلم لہذا المولد اصلا فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ عن احد من العلماء الائمۃ الذین ہم القدوۃ فی الدین المتمسکون باثار المتقدمین بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون وشہوۃ نفس اعتنی بہا الاکالون انتہے ✤

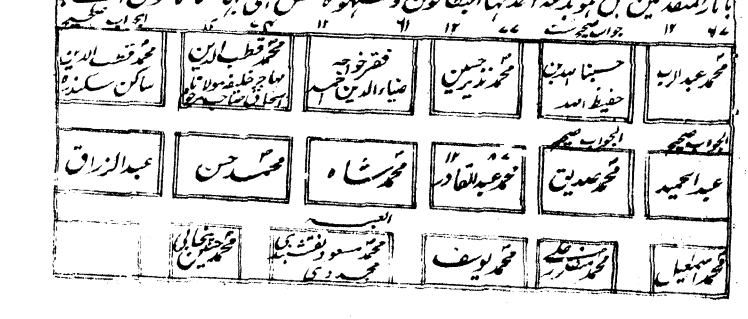

اب آئے ہم مطلب اصلی پر اور اس کافر کے عذاب کے زیادہ ہونے کے سبابون مین سے ایک یہ ہے کہ اسکے محبوبہ کو اوسکے روبرو جلاوین گے سیواسطے فرمایا ہے وَامْرَاَتُهٗ اور جورو اسکی جسطرح اسکی عداوت آنحضرت صلعم کے ساتھہ جورو کے سبب سے زیادہ ہوئی تھی اسیطرح عذاب بھی اسکا اوسکے دیکھنے سے زیادہ ہوگا حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ اوپھانی والی ہے لکڑیونکی اور اسید ہن کے گلے مین اوسکی ہے رسی کھجور کی چھال کے یعنی اوس رسی سے باندہ کر دوزخ مین ڈالین گے اور نام اسکا ام جمیلہ کہ ابوسفیان کی بہن تھی کہ آنحضرت صلعم کی عداوت مین نہایت کوشش کرتی تھی یہانتک کہ نبول کے کانٹے اور دوسرے کیلیے درختون کے گٹھے جنگل سے لاکر آنحضرت صلعم کی راہ مین ڈالکر بکھیر دیتے تھی کہ صبح کو نماز کیواسطے جو مسجد الحرام کو تشریف لے جاوین تو انکے پاونمین چبھین آخر اسی کام مین مرگئی کہتے ہین کہ ایک روز گٹھہ کا منڈھا سر پر رکھا تھا اور اسکی رسی اپنے گلے مین خوب لپیٹ لی تھی اتفاقا وہ گٹھا سر سے ڈھلک پڑا اور وہ رسی اسکے گلے مین پھنس گئی آخر اوسی حالت مین گلا گھٹکر مرگئی اور دوزخ کا ایندھن ہوئی واللہ اعلم تاویل اس سورت کا مضمون یہہ ہے کہ ابولہب اگرچہ نسب اور مال اور جاہ اور ثروت اور ریاست کے سبب سے دنیا کے بڑے شرافت رکھتا تھا لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور دین حق کے انکار کے سبب سے ہلاکت ابدی اور دونون جہان کی رسوائی اسکو نصیب ہوئی پس ہر شخص کو چاہیے کہ ان چیزون پر یعنی حسب اور نسب اور مال اور جاہ پر مغرور نہو اور ہمہ وراہ اللہ کی درگاہ کے مقربون سے درست کرے یعنی انبیاؤن کے انکار سے توبہ کرے سیواسطے آنحضرت صلعم نے اپنے پہوپی حضرت صفیہ کو اور اپنے صاحبزادے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کو بعد نازل ہونے اس سورت کے فرمایا کہ لا املک لکم من اللہ شیئا یعنی حضرت صلعم نے حضرت صفیہ اور حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ تم اللہ تعالے سے اپنا معاملہ درست کرلو میں وہان تمہارے واسطے کچھہ نہین کرسکتا شعر بندگی باید پیمبر زادگی درکار نیست ✤ کہ درین رہ فلان بن فلان چیزے نیست ✤ اللھم اہدنا الصراط المستقیم آمین ✤ عزیزی ✤ معاً سورة الاخلاص یہہ سورت مکی ہے اسمین چار آیتین اور پندرہ کلمے اور ستاسی حرف ہین یہودنے صفت خدا تعالے کی توریت مین دیکھے تھی اور جانتے تھے واسطے آزمایش حضرت صلعم سے پوچھا کہ بتاؤ تو خدا تعالی کیسا ہے اور کینومکر پیدا ہوا اور اوسکا وارث کون ہے تب کہہ سورہ نازل ہوئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھنے والونکو کہ وہ خدا تعالے ایک ہے اکیلا ہے اپنے ذات مین ف اس جگہہ پر معلوم کرنا چاہیے کہ آدمی کی معرفت کی انتہا حق تعالی کی حقیقت اور کنہہ کے دریافت مین ہے

سورة الاخلاص

کہ اُس پاک کے خواصونکو جو اُس ذات کو لازم ہین دریافت کرلے اور بس اسلئے اللہ تعالیٰ کی
ذات مقدس بسیط ہے یعنی جز اور ٹکڑے اوسمین پائی نہین جاتے اور کسی علت کے معلول
بھی نہین ہے یعنی اوسکے وجود کا کوئی سبب نہین ہے اور ہر چیز کے دریافت کرنیکا طریقہ
جہان مین چار طور پر منحصر ہے یعنی چار علتین اوسکی واسطے ضرور ہین پہلے اوس چیز کے
مادیکا دریافت کرنا یعنی اصل اوسکی کیا ہے دوسرے اسکی صورت کا دریافت کرنا
کہ کس طرح کی ہے تیسرے اُسکی علت کا دریافت کرنا چوتھے اُسکے غرض کا معلوم کرنا کہ
یہہ چیز کس کام کی ہے سو پہلے تینون طریقے یہانپر ہو نہین سکتے بیان اسکا یہہ ہے
کہ جیسے کسی شخص نے تخت کی حقیقت سے سوال کیا تو اسکا جواب چار طور سے
ہوسکتا ہے یعنی اسکے جواب مین چار چیزین بیان کیجاوینگی اول اوسکے مادیکو بیان
کرینگے کہ لکڑی کے تختون اور لوہیکے میخون سے بنا ہے اور اوسکو علت مادی
کہتے ہین دوسری صورت اوسکی بیان کرینگے کہ چوکھونٹا ہے یا لمبا ہے اور اسکو علت
صوری کہتے ہین تیسرے اوسکے بنانیوالیکو بیان کرینگے کہ نجار نے بنایا ہے اور اسکو
علت فاعلی کہتے ہین چوتھے اسکے غرض کو بیان کرینگے کہ یہہ چیز بیٹھنے کیواسطے
بنی ہے اور اسکو علت غائی کہتے ہین سو حق تعالیٰ کے جناب مین پہلے تینون طریقے ممکن نہین
ہین تو ضرور ہوا کہ چوتھی پر اکتفا کیا جاوے لیکن جناب الٰہی کی ایکیو لکھا بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ
پوری تمیز اور جدائی حاصل ہوئی پس اللہ کا لفظ تمام غرضونکو شامل ہے جو عالم کی
نسبت سے اوسکی ذات پاک سے خیال کیجاتی ہین جیسے خالقیت اور رازقیت اور
داد دہش اور معبود ہونا اور سوائے اسکے اسیواسطے اللہ کے لفظ کو سرنامہ اس سورۃ کا
کیا تو گویا یہہ بات فرمائی کہ صفت اسکی یہہ ہے کہ معبود اور پیدا کرنیوالا اور بنانیوالا اور
رزق دینے والا اور زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا ہے اور جو کچھہ عالم مین ہے سب اوسکے
علم اور ارادے اور قدرت سے ہے اور لفظ احد کا اسیواسطے فرمایا ہے کہ شرکت عدد
کے نکلی ہوجاوے اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ صمد کے معنے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
نے فرمائی ہین کہ صمد وہ ہے جو کسی کا محتاج نہو اور سب اوسکے محتاج ہون اور اگر ایسا
نہو تو احتیاج کا سلسلہ منقطع نہو تو حقیقت مین اس ذات پاک کے خواصون مین سے دو
چیزین یہان ذکر کی گئی ہین ایک احد ہونا اور دوسرے صمد ہونا اور باقی صفتین اونہین
دونون صفتون سے نکلی ہین لَمْ يَلِدْ ۙ نہ جنا ہے کیسو اوسنے یعنی اوسکی اولاد
نہین وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ اور نہ جنا گیا ہے کسی سے وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝
اور نہ ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہوسکتا ہے کوئی اوسکے برابر کا شریک کسیطرح بعضے علماء نے
کہا ہے کہ کبھی شرکت عدد مین ہوتی ہے تو اسکے احد کے لفظ سے نفی فرمائی اور کبھی

شرکت مرتبے مین ہوتی ہے تو اوسکے نفی صمد کے لفظ سے فرمائی ہے اور کبھی شرکت نسب مین ہوتی ہے تو اسکی لم یلد ولم یولد سے نفی فرمائی اور کبھی شرکت کام اور تاثیر مین ہوتی ہے تو اوسکو لم یکن لہ کفوا احد سے نفی فرمایا اور اسی سبب سے اس سورہ کو اخلاص کہتے ہین کہ یہہ سورت مسلمانون کے دلون کو حق کی معرفت کے واسطے خالص کرتی ہے اور یہہ بھی کہا ہے کہ فرقہ باطلہ دنیا مین پانچ ہین ایک فرقہ دہریہ کا جو کہتے ہین کہ اس جہان کا کوئی پیدا کرنیوالا نہین ہے آپ ہی آپ اسباب جمع ہوکے یہہ خانہ بن گیا ہے سو مسلمان آدمی نے جو وقت ہو کے لفظ کو اپنے زبان سے نکالا تو اس باطل عقیدے سے اوسکو جدائی و بیزاری حاصل ہوئی دوسرا فرقہ فلاسفہ کا ہے جو کہتے ہین کہ جہان کا پیدا کرنیوالا تو ایک ہے مگر کوئی صفت نہین رکھتا یعنی جو تاثیرین کہ عالم مین پائی جاتی ہین وہ آپ ہی آپ ہین نہ اوس ذات واحد سے اور مذہب ہندو بھی یہی ہے سو جب مسلمان آدمی نے احد کے لفظ کو جو سب کمال صفتون کی جامعیت پر دلالت کرتا ہے منہ سے نکالا تو اس فرقہ بد کے عقیدے سے خلاصی حاصل ہوئی تیسرا فرقہ ثنویہ کا ہے کہتے ہین کہ سب عالم کا پیدا کرنیوالا ایک نہین ہوسکتا ہے اسکو کئی پیدا کرنیوالے چاہین پھر جب مسلمان مرد نے احد کے لفظ کو اللہ تعالے کی صفتون سے جانا تو اس شرک سے نجات پائی چوتھا فرقہ گمراہون کا اہل کتاب سے ہے جیسے یہود و نصاریٰ اعتقاد رکھتے ہین کہ عالم کا پیدا کرنے والا دوسری مخلوقات کی طرح سے جورو اور اولاد بھی رکھتا ہے چنانچہ حضرت عزیز اور حضرت عیسیٰ کو حق تعالے کے بیٹے اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو جورو کہتے ہین اور جب مسلمان آدمی نے لم یلد ولم یولد کہا تو اس عقیدے سے بالکل پاک ہوا اور اسی قسم سے ہین وہ تشبیہین جو یہود اور نصاریٰ نے باری تعالے کے جناب مین ایجاد کی ہین اور اس جناب پاک کو دوسری مخلوقات کیطرح سے چیزون کا محتاج جانتے ہین سو ان تشبیہون کے رد کیواسطے صمد کا لفظ جو تمام احتیاج کی نفی پر دلالت کرتا ہے کافی ہے پانچوان فرقہ مجوسیون کا جو کہتے ہین کہ عالم کے دو خالق ہین ایک کا نام یزدان ہے اور جتنے اچھی چیزین ہین سب اوسکی پیدا کی ہوئین ہین اور دوسرے کا نام اہرمن ہے اور اوسکو قوت تاثیر مین یزدان کے برابر جانتے ہین اور کہتے ہین کہ جتنے چیزین تاریک اور ایذا دینے والی ہین اور تمام بدیان اور برائیان اوسکی پیدا کی ہوئی ہین اور ہمیشہ یزدان کے لشکر اور اہرمن کے لشکر سے جھگڑا رہتا ہے سو کبھی یزدان غالب ہوجاتا ہے اور اوسکا حکم جاری ہوتا ہے تو عالم مین بھلائیان غالب ہوتی ہین اور کبھی اہرمن کا لشکر زور کرتا ہے تو عالم مین برائیان پھیل پڑتی ہین سو اس عقیدے کے رد کے واسطے لم یکن لہ کفوا احد کو آخر سورت مین لائے اور یہہ بھی کہا ہے کہ آدمی

مرکب ہے یعنی اور عقلی اور قلبی اور روحی اور سری لطیفونسے اور نفس کی معرفت کی انتہا
یہہ ہے کہ لم یلد ولم یکن لہ کفوا احد کو دریافت کرے اسلیئے کہ نفس جس چیز کو شہر یہ یا
غضبیہ قوت سے حاصل کرتا ہے تو ان دونون حالتونسے خالی نہین ہوتے یعنی یا کسی
چیز سے وہ پیدا ہوتی ہے یا عالم مین کوئی دوسری ہی چیز اوسکے برابر موجود ہے اور
جو پروردگار کو سب موجودات سے اعلے اور برتر جانتے ہین تو لاچار ان صفتونکی اس سے
نفی کرتے ہین اور اُس سے برتر عقل کا مرتبہ ہے اور اوسکے معرفت کی انتہا مضمون
اللہ الصمد کا ہے یعنی اللہ ایسی چیز ہے کہ احتیاج کا سلسلہ اسے منقطع ہوجاتا ہے اور
وہ محتاج دوسرے کا نہین ہوتا اسواسطے کہ اسباب اور مسببات کا علم عقل کو دیا ہے سو عقل
ہر چیز کو ایک سبب کا محتاج جانتی ہے اور اس سبب کو دوسرے سبب کا اور یہی سبب
ہے کہ دین و دنیا کی تدبیرین کرنا جو عقل کا کام ہے سو وہ تدبیرین اسباب کے ملاحظہ
موقوف ہین پس آدمی کی عقل کے دریافت کی انتہا اس ذات پاک کی حقیقت مین اسی
قدر ہے کہ وہ ذات پاک عالم اسباب سے بلند و برتر ہے اور دل کی شان یہہ ہے کہ کسی
مشہور حالون سے ایک حال مین مستغرق رہے جیسے محبت اور خوف اور امید اور عتماد
اور دل کے معرفت انتہا احدیت کا مرتبہ ہے اور روح کہ عالم امر سے آئی ہے اور نفخت
فیہ من روحی کے خلعت سے سرفراز ہوئی ہے اسکی معرفت کی انتہا اپنے اصل کیطرف
کھینچ لیجاتا ہے اور ہم ذات کی یعنی اللہ تعالے کے ذکر سے اُنس اور راحت پانا اور یہیدجکا مرتبہ
روح سے اوپر ہے سوائے ہویت مستقلہ کے نہین جانتا ہے اور اوسکا علم وجود کی خصوصیت
کے دریافت مین منحصر ہے نہ سوائے اسکے سو اس صورت مین وہ معرفت جو تمام لطائف
انسانی سے متعلق ہے ارشاد فرمائی ہے تاکہ ہر لطیفہ اس معرفت سے بہرہ یاب ہو اور یہہ
بھی کہا ہے کہ کلمہ ہو کا عاشقون اور والہون کے واسطے ہے کہ اوس ذات پاک کے ملاحظہ
اسدجکو مستغرق ہوگئے ہین کہ سوائے اس قدر کے یعنی ہو کے اگے سامنے کچھ نہین جانتے
اور کلمہ اللہ کا عارفونکے نصیب ہے جو سب اسمون اور صفتون مین اسکے پہچان کرتے ہین
اور ہر مرتبے کے حکمون کو جدا جدا جانتے ہین اور احد کا لفظ حصہ دوسرے اولیا اللہ کا ہے
جو اس ذات واحد کو ہر کثرت مین اسی وحدت کی صفت سے ملاحظہ کرتے ہین اور لم یلد
کے معنے عام مسلمانون کے نصیب ہین کہ عقلی اور نقلی دلیلون کی قوت سے اوس مرتبہ
تک پہنچتے ہین اور جب ان سب معنونکو کوئی شخص جمع کرے تب پورا موحد ہوا اور اس
سورت کے پندرہ نام ہین مبارک اور جمال اور امان اور نور اور منفرہ اور اساس اور احد
اور شقیقہ اور معرفت اور صمد اور مذکورہ اور نجات اور نسبت اور توحید اور تفرید اور اخلاص
مبارک اسلیئے کہتے ہین کہ تمام برکت اسمین رکھی ہے اور جمال اسواسطے ہے کہ ان اللہ جمیل

یحب الجمال فسئل عنہ ما ذلک قال قل ھو اللہ احد یعنی مقرر اللہ جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو
پس پوچھے اوس سے کیا ہے یہہ فرمایا قل ھو اللہ احد ہے اور امان اسلیئے ہے کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ سلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالی میری امت پر عذاب نازل کرتا تو دو چیزین نہ دیتا ایک رمضان کا
مہینہ دوسری سورہ قل ھو اللہ احد اور نور اسواسطے کہ فرمایا علیہ السلام نے ہر چیز کے واسطے ایک
نور ہے اور قرآن مجید کا نور قل ھو اللہ احد ہے اور مقرر اسواسطے ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ
جو کوئی اس سورہ کو پڑہیگا اور سنے سمجھے گا گنا ہوسنے نفرت کریگا اور بنا اس اسلیئے ہے
کہ مضبوطی آسمان و زمین کے اس سے ہے اور احد اسواسطے کہ اللہ تعالے کی صفت یہین
پائی جاتی ہے اور شقیقہ اسلیئے کہ پھر نہیوالا اسکا کفر سے ایک طرف ہوجاتا ہے اور معرفت اسلیئے
ہے کہ اللہ جل جلالہ کے اوصاف اوسمین بھرے ہین اور نسبت اسلیئے ہے کہ معنے اوسکے اللہ تعالے
کی ذات سے نسبت رکھتے ہین اور مذکورہ اسلیئے ہے کہ ملائک اسمین ذکر کرتے ہین اور نجات
اسلیئے ہے کہ اسکی معنے پر جو ایمان لاتا ہے تو دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات پاتا ہے اور
توحید اسلیئے ہے کہ اللہ تعالے کی توحید کی دلیل ہے اور تفرید اسواسطے ہے کہ اللہ تعالے کی
ذوانیت کا یہین مذکور ہے اور اخلاص اسواسطے ہے کہ جو اخلاص کے ساتھہ سکو پڑہیگا ہر
طرح کی سختی اور محبت سے مخلصی پاویگا اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑہے ہر روز
دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احد کو بچاس برس کے گناہ اوسکے معاف ہونگے مگر دین یعنے
یہہ نہ چھوٹیگا بی ادا کیئے یا معاف کروائے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی
اس سورہ کو باوضو لاکہہ مرتبے پڑہیگا تو نہ مریگا جبتک وہ اپنی جگہہ بہشت مین نہ دیکھلیگا اور
فرمایا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص فقیر ہو جب گہر مین جاوے درود اول و آخر
احد پڑہا کرے تو اللہ تعالی اوپر اپنا افضل کرے تو تونگر ہوجاوے اور ابو سہیل بن سعد رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی طرف نبی علیہ السلام کے اور شکایت کی فقر فاقہ کی طرف
آپکے پس فرمایا حضرت صلعم نے کہ جب داخل ہو تو اپنے گھر مین پس سلام علیک کر اپنے اہل
سے اور اگر ہو کوئی گھر مین پس سلام کہے اپنے نفس پر یعنی السلام علیہ کہہ اور پڑہ قل ھو اللہ
احد کو ایک مرتبہ پس کہا اوسنے یہہ پس پھر دیا اللہ نے اوسپر رزق کثیر یہانتک کہ دیتا تھا اپنے
پڑوسیونکو اور اس سورتکو حدیث شریف مین ثلث قرآن فرمایا انہا تعدل ثلث القرآن
یعنی جو کوئی اس سورت کو پڑہے تو گویا تہائی قرآن اوسنے پڑہا اور روایت کیا گیا ہے
کہ ایک آدمی پڑہ رہا تہا قل ھو اللہ احد کو پس فرمایا حضرت صلعم نے وجبت پس کہا گیا
وما وجبت یا رسول اللہ فرمایا وجبت لہ الجنۃ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جو کوئی پڑہے قل ھو اللہ احد کو بعد نماز فجر کے گیارہ مرتبے نہین لگتا اوسکو کوئی گناہ
اوس روز مین اگرچہ بہت کوشش کرے شیطان گناہ کرانے پر اور حدیث شریف مین

وارد ہے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ آیا عاجز ہوتا ہے ایک تمہارا پڑھنے تمام قرآن سے ایک رات میں پس کہا گیا یا رسول اللہ کون طاقت رکھتا ہے اس کی فرمایا اپنے پڑھنا قل ہو اللہ احد کا تین مرتبے برابر تمام قرآن کے ہے اور مروی ہے کہ نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلعم پر تبوک میں کہ نام موضع کا ہے شام میں پھر کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ تحقیق معاذ بن مزاذ رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا مدینہ میں کیا دوست رکھتے ہو یہ کہ لپیٹ دوں زمین کو واسطے آپکے پھر نماز پڑھو تم اوسپر فرمایا حضرت صلعم نے نعم پس یا راجبرئیل علیہ السلام نے بازو اپنا زمین پر پس اٹھایا گیا واسطے حضرت کے جنازہ اوسکا اور پڑھے ہے حضرت صلعم نے نماز جنازہ کی اور قرعے حضرت کے دو صف ملائکہ کے تھے ہر صف میں ستر ہزار ملائک تھے پھر چلا گیا جنازہ پس پیچھا حضرت صلعم نے اس بزرگی کا سبب کہا جبرئیل نے محبوب رکھتا تھا یہ قل ہو اللہ احد کو اور قراءۃ قل ہو اللہ کی آتی جاتی اٹھتے بیٹھے ہر وقت کہتا تھا روایت کیا اسکو طبرانی نے اور وقت نزول سورہ اخلاص کے ستر ہزار ملائکہ ہمراہ جبرئیل علیہ السلام کے آئے تھے ہر گاہ کہ گذرتے تھے اور اہل آسمان کے پوچھتے تھے ساکنان آسمان کہ کیا ہے ساتھ تمہارے پس کہتے تھے فرشتے کہ نسبت الرب سبحانہ وتعالی **سورۃ الفلق** یہ سورۃ مدنی ہے پانچ آیتیں اور تینتیس کلمے اور ایک سو حرف ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ کہہ اے پناہ لینے والے کہ پناہ لیتا ہوں میں خلق کی پروردگار کے اور فلق لغت میں صبح کی سفیدی کو کہتے ہیں اور حقیقت میں اوس چیز کو کہتے ہیں جو پھٹے اور اسمیں سے دوسری چیز نکل آوے تاکہ عجیب وغریب نمونہ قدرت کا ظاہر ہو جیسے دانہ اور کھجور کی گٹھلی اور ہر درخت کا بیج یا جیسے پتھر اور زمین کہ اونسے پانی نکلتا ہے یا جیسے باپ ماں کے پیٹھ اور پیٹ سو ان سب چیزونکو فلق کا لفظ شامل ہے اور معنے اعوذ کے پناہ پکڑنے کے ہیں بمعنی التجی کے یعنے پناہ میخواہم یا بمعنی استعصم کے یعنی نگاہ داشت میخواہم یا بمعنی استجیر کے یعنی امان میخواہم یا بمعنی استعین کے یعنی یاری میخواہم یا بمعنی استغیث کے یعنی فریاد ومدد میخواہم اور عوذ اور عیاذ مصدر ہیں کالعوذ واللیاذ ولعصوم والصیام اور جان تو کہ تحقیق کلمات استعاذہ کے تین ہیں صفاتیہ اور افعالیہ اور ذاتیہ جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک اور کہا تفسیر کبیر میں ستر ورپا تو عقادیات میں ہوتا ہے اور داخل ہیں اسمیں تمام مذاہب باطلہ یا اعمال بدنیہ میں مانند مرض اور آلام اور حرق اور غرق اور فقر وغیرہ کے پس اعوذ باللہ پناہ کے واسطے کافی ہے بجملہ امور مذکورہ میں پس لازم ہے عاقل پر کہ جب ارادہ کرے پناہ پکڑنیکا خدا سے تو تصور کرے کل امور مذکورہ کا اور لابد ہے حضور قلب اور موافقت قول کے ساتھ حال اور فعل کے اور نہ

سورۃ الفلق

یہہ کہ کہے زبان تیرے اعوذ باللہ اور فعل اور حال ہو تیرا اعوذ بالشیطان حکایت ہے کہ تحقیق ابوسعید خراز قدس سرہ نے دیکھا ابلیس کو خواب مین پس ارادہ کیا مارنے کا اوسیر عصا پس کھالے ابوسعید تحقیق ہم نہین ڈرتے عصا مارنے سے اور سوائے اسکے نہین کہ ڈرتا ہون مین شعاع شمس معرفت کی سے جبوقت کہ طلوع کرے سماء قلب عارف پر آور کہا حسن رحمۃ اللہ نے من یستعذ باللہ علی وجہ الحقیقۃ کہ وہ حضور قلب سے تو کرتا ہے اللہ تعالے درمیان اوسکے اور درمیان شیطان کے تین سو پردے ہر پردہ مانند مابین السماء والارض کے ہے آور روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نکلے ایک دن حضرت مسجد سے پس ناگہان دروازے پر شیطان تھا پس فرمایا اپنے اوسکو کیا چیز لائے تجھکو دروازے پر کھڑے تھا سے فجمد صلعم لایا مجھکو اللہ پس فرمایا حضرت صلعم نے اے ملعون کیون منع کرتا ہے تو میری امت کو جماعت کی کی نماز سے کہا اسنے محمد جبوقت نکلتی ہے امت تیری طرف نماز کے تو چڑھتا ہے مجکو بخار سخت پس نہین اترتا جبتک متفرق نہین ہوتی وہ فرمایا علیہ السلام نے کسواسطے روکتا ہے تو میری امت کو علل اور دعا سے کہا وقت دعا نکی کے پکڑتا ہے مجکو ہم اور اعمے پنا پس نہین دفع ہوتا یہہ مرض جبتک جدا نہین ہوتی دعا کرنے سے فرمایا علیہ السلام نے کیون منع کرتا ہے تو میری امت کو پڑہنے قرآن سے کہا وقت پڑہنے اونکے پکڑتا ہون مانند رانگ کے پس نہین دور ہوتا یہہ مرض مجھسے جبتک کہ جدا نہین ہوتی فرمایا علیہ السلام نے کیون روکتا ہے میری امت کو جہاد سے کہا جب نکلتے ہین وہ طرف جہاد کے تو رکھا جاتا ہے میرے پاؤنپر کہلاڑا یہانتک کہ رجوع کرین وہ اور جبوقت نکلتے ہین وہ طرف حج کے تو زنجیر اور طوق ڈالا جاتا ہو نہین یہانتک کہ پہرین وہ اور جب ارادہ کرتے ہین دینے کا تو کہا جاتا ہے میرے سر پر آ پس چیرتا ہے مجکو مانند لکڑی کے اینتھے کے آور جب کہ نکلے نوح علیہ السلام کشتی سے آیا شیطان علیہ اللعنۃ پس فرمایا نوح علیہ السلام نے اے عدو اللہ کو ناخلق بنی آدم کا معین تیرا اور لشکر تیرے کا ہے اوپر ضلالت اور ہلاکت اونکے کہا ابلیس نے کہ جب باقی ہین ہم بنے آدم کو بخیل حریص حاسد جبار جلد باز تلقفہ تلقف الاکبرۃ پس اگر جمع ہون بنی آدم مین یہہ امور یعنے خلاق ذمیمہ تو سمینا ہ شیطانا مریدا نعوذ باللہ منہ ؎ آدمی را دشمنی پنہان بیست ✤ آدمی با ضد رعاقل کیست ✤ آور حدیث شریف مین وارد ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ اٹھاتا ہے دنیا کو ہر روز بیچ ہاتھون اپنے کے پس کہاتا ہے کہ کون خرید کرتا ہے ایسی چیز کو جو ضرر پہنچاوے اوسکو اور نہ نفع دے اوسکو اور غم مین ڈالے اوسکو اور نہ خوش کرے اوسکو پس کہتے ہین اصحاب دنیا کہ ہم خریدتے ہین دنیا کو پس کہتا ہے ابلیس کہ مت جلدی کرو تم پس البتہ یہہ دنیا عیب دار ہے پھر کہتے ہین اصحاب دنیا کہ نہین کچھہ ڈر ہمکو ساتھہ اسکے یعنی اختیار کرنے دنیا کے

کچھ دریغ نہیں ہے پھر کہتا ہے شیطان کہ مول دنیا کا نہیں ہے درہم اور دینار بلکہ مول دنیا کا وہ ہے جو عمل تمہارا جنت سے ہے اور بلاشبہ خریدا ہے مینے اوسکو چار چیز سے لعنت اوسکی سے اور غضب اوسکی سے اور عذاب اوسکے سے اور قطعہ رحمی اوسکی سے اور بیچا مینے جنت کو بدلہ ان شیاء مذکورہ کے پس کہتے ہین اصحاب الدنیا کہ جائز ہے ہمکو یہ پھر کہتا ہے ابلیس ارادہ رکھتا ہون مین فائدہ کا اوسپر اور وہ یہہ ہے کہ جائے پکڑون مین تمہارے قلوب پر کہ نہ چھوڑون اوسکو کبھی پس کہتے ہین وہ اچھا پس پکڑتا ہے ابلیس قلوب کو پھر کہتا ہے شیطان بُری ہے تجارت اللھم انا نعوذ بک من ھذہ التجارۃ اور کہا حافظ رحمۃ اللہ نے

ے مجو دوستی عہد از جہان ستاہ ٭ کہ این عجوزہ عروس ہزار داماد ست ٭ اور کہا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ے بر مرد صیاد دنیا خست ٭ کہ ہر دمے تازہ عروسے بدست ٭ منہ بر جہان دل کہ بیگانہ ایست ٭ کہ مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست ٭ نہ لائق بود دشمن بادل کہ ہر بامدادش بود شوہرے ٭ اور فرمایا علیہ السلام نے کہ تحقیق شیطان نے کہا اے رب میرے کہا تو نے کتاب اپنی مین ان عبادی لیس لک علیھم سلطان پس کون ہین وہ فرمایا اللہ تعالے نے جو محض کہ ہے، نور وجہہ اوسکا میرے عرش سے اور طین اوسکی طین ابراہیم اور محمد علیہما السلام سے اور دل اوسکا میرا خزانہ کہا ابلیس نے پس کون ہین پھر فرمایا اللہ تعالے نے جو کوئی ہووے دم اپنے گناہ پر اور خوف کرنیوالا اپنے خاتمے کا پس نور وجہہ اوسکا نور عرش میرے سے ہے اور جو کوئی کہلاوے کہا نا اور رحم کرے بندونپر پس طین اوسکے اون دونہیونکی طین سے ہے اور جو کوئی راضی ہووے میرے حکم پر اور جلدی کرنے والا ہو طرف رضامندی میری کے پس قلب اوسکا خزانہ میرا ہے اور حدیث شریف وارد ہے کہ جو کوئی اعوذ باللہ ہر روز دس مرتبہ پڑہے تو وکیل کرتا ہے اللہ تعالے اوسپر فرشتے کو کہ دور کرے اوسے شیاطین کو ۱۲ روح وغیرہ ۱۲ اور یہان پر ایک نکتہ بہت لطیف اور باریک ہے وہ یہہ ہے کہ اس سورت مین ایک ہی صفت سے اللہ تعالے کے جو بخلاف ہے نعوذ واقع ہوا ہے تین چیزون کی برائیون سے ایک تاریکی دوسرا سحر تیسرا حسد اور سورہ ناس مین ایک چیز کی برائی سے یعنی شیطان کے وسواس سے حق تعالی کے تین صفتون سے کہ رب الناس اور ملک الناس اور الٰہ الناس مین تعوذ واقع ہے سو یہہ اسلئے ہے تاکہ اشارہ ہو سببات کیطرف کہ دین کی حفاظت مقدم ہے جان اور بدن کی حفاظت سے اسلئے کہ وسواس شیطانی دین کا خراب کرنیوالا ہے اور وہ تینون چیزین یعنی تاریکی اور سحر اور حسد جان اور بدن کو ضرر پہنچانیوالیان ہین واللہ علم مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۵ برائی سے اوس چیز کے جو پیدا کی ہے و بالفارسیۃ از بدی انچہ آفریدہ است از موذیات انس وجن وسباع وہوام ف جاننا چاہئے کہ اللہ تعالی کی مخلوقات تین قسم کی ہین ایک تو وہ کہ جنمین خیر غالب ہے

اور شر مغلوب بلکہ معدوم جیسے مقرب فرشتے اور انبیا علیہم السلام اور اولیا کرام دوسرے وہ ہین کہ جنمین برائی غالب ہے اور بھلائی مغلوب ہے یا معدوم جیسے شیطان اور دوسرے موذی خواہ آدمیونمے ہون یا جنونمے اور درندے اور چوپائے اور کیڑے مکوڑے جیسے سانپ اور بچھو تیسری قسم وہ ہین جن مین خیر اور شر دونون موجود ہین پھر کبھی کسیکے واسطے شر ہو جاتی ہین اور کبھی کسی کے حق مین خیر جیسے دنیا کا مال اور جورو بچے یا دوست احباب بلکہ اخلاق اور علوم اور حسب اور نسب اور دوست صفیتین اور نسبتین بھی یہی حکم رکھتے ہین پس شر مخلوق سے خیر کی دونون قسمون مین وہ بدی مراد ہے جو انمین موجود ہے اور قسم اول کی نسبت سے جو مطلق بدی نہین رکھتے ہے باعتبار تردیک ہو جانے دوسری چیزون کے نہ جیسے عیادت کا شریا اور سمعہ ہے اور ایمان کا شر نفاق اور مرتد ہو جانا ہے اور نبیا علیہم السلام کا شر اونکو جھٹلانا اور اونکے فرمان بردار ہی مین قصور کرنا ہے اور اولیا اللہ کا شر انکے انوار صحبت سے محروم رہنا اور نہ پانا ہے وعلے ہذا القیاس اسلیئے کہا ہے شر الخیر تاخیرہ وشر العمل الصالح تقصیرہ یعنی خیر کی برائی اوسمین ڈھیل کرنا اور دیر لگانا ہے اور نیک عمل کی برائی اوسمین قصور کرنا ہے اور مین قسم کے شر کی نسبت نیک کی طرف کرنا جائز ہے چنانچہ عرف مین مشہور ہے کہ پھول کا شر کانٹا ہے اور خزانے کا شر سانپ ہے اور خوبصورتی کا شر دیدہ حلقی ہے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ اور پناہ مانگتا ہون مین رات اندھیر آکر نیوالی کی سے جب کہ گہرا آوے اور ہجوم کرے ف اب معلوم کرنا چاہیئے کہ اندھیری کیونکر ہوتی ہے اور کبھی معنوی سو جو نظر آوے رات کے اندھیری ہے کہ اوسمین بہت سے برائیان ظاہر ہوتی ہین اول پھیل پڑنا جانات کا ہے اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب رات آوے تو اپنے بچونکو باہر نکلنے نہ دو کہ وہ شیاطینون کے منتشر ہونیکا وقت ہے اور منع کیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنے اول رات مین اور حکم فرمایا ڈھانکنے برتنونکا اور بندکرنی دروازونکا اور منہ باندھنے مشکونکا اور بند کرنے بچونکا اور کہا گیا ہے کہ غاسق سے مراد ثریا اور وقب سے گرنا اوسکا اسلیئے کہ تحقیق جو وقت گرتا ہے ثریا تو بہت پھیلتے ہین امراض اور وبا اور جو وقت نکلتا ہے ثریا تو کم ہوتے ہین امراض اور آلام اور دوسرے درندے جانورونکا نکل پڑنا تیسرے چورونکا ظاہر ہونا لوگونکے گھر بار لوٹنے کو چوتھے جادوگرون اور طلسم والونکی قوت کا وقت ہے کہ آفتاب کے نور قاہرہ کے سبب سے انکے عمل ونکو تاثیر کم کرتے ہین پانچوین فسق وفجور والونکا مشغول ہونا گناہون مین اور معنوی تاریکی بھی کئی قسم پر ہے چنانچہ اندھیرے کفر اور برے اخلاق اور برے صحبت اور گناہ وغیرہ کے پس اس آیت مین ان سب تاریکیون سے پناہ واقع ہوئی ہے وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ اور بدی پھونکنے والیونکے

گانٹھون اور عقد جمع عقدہ کی ہے اور الف لام العقد مین واسطے عہد کے ہے یا واسطے ایذان کے
ف ایک یہودی سے لبید بن عاصم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تہا اور آنحضرت
اسکے جادو کے سبب بیمار ہوگئے تہے اور بعضے وقت ایسا جانتے تہے کہ مین نے یہ کام
کیا ہے حالانکہ کیا ہوتا تہا جب اس عارضی کو چھ مہینے ہوگئے تو آنحضرت صلعم کو ایک
رات خواب مین دکہلایا کہ دو فرشتے آئے ایک تو سرہانے اور دوسرا پائینتی آنحضرت صلعم
بیٹہا اور آپسمین پوچہنے لگے ایک بولا کہ اس رسول کو کیا بیماری ہے دوسرے نے کہا
کہ اثیر جادو کیا ہے پہر اسنے پوچہا کہ کسنے ان پر جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید
بن عاصم نے انکا بال انکے کنگہے سے لیا ہے اور انکے کنگہے کے دندانون مین کہان کے
چلے سے گیارہ گرہین لگائین ہین اور اوسکو کہجور کے غلاف مین لپیٹ کر بیر وزدان مین
پتہر کے نیچے دبا دیا ہے اسیواسطے لائق ہے آدمیکو کہ (آخر) وبال کو بعد ٹوٹ نیکے
ٹکڑے کر ڈالے تاکہ جادوگر سے محفوظ رہے چنانچہ صاحب وح البیان نے فرمایا ولذا ینبغی ان
یقطع الظفر بعد تقلیم وکذا الشعر اذا سقط من اللحیۃ والرأس نصفین اور اگر ثلثہ لا یسحر احد یعنی
اور ایسلئے چاہیے یہہ کہ توڑے ناخونکو بعد کٹوانے کے اور اسیطرح بالکو جب کے گرے ڈاہڑی
اور سر سے دو ٹکڑے یا زیادہ تاکہ نہ سحر کرے ساتہہ اوسکے کوئی انہیتے الغرض جب کہ آنحضرت
صلعم صبح کو اٹہے تو اوس کوئے کی طرف تشریف فرما ہوئے دو آدمیونکو اپنے یارون مین سے اوس
کوئے مین اتارا وہ پتہر کے تلے سے اوسکو نکال لائے اور جبرئیل علیہ السلام یہہ دونون سورتین لیکر
نازل ہوئے ان دونون سورتون مین گیارہ آیتین ہین ہر جب آپ ایک آیت کو پڑہ کر گرہ پر (ان)
پہونکتے تہے تو وہ گرہ کہل جاتی تہی اسیطرح سب گرہین کہل گئین اور آنحضرت صلعم کو صحت
کلی حاصل ہوئی ومن شر حاسد اذا حسد ○ اور پناہ مانگتا ہون مین برائی
حسد کرنیوالے کیسے جبوقت وہ حسد کرتا ہے ف اوپر سے معلوم ہوا کہ حسد سب برائیون سے
زیادہ برا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب اسلئے کہا
کہ اول گناہ جو آسمان مین واقع ہوا ابلیس کا حسد تہا حضرت آدم علیہ السلام سے اور اول گناہ
جو زمین پر صادر ہوا سو قابیل کا حسد تہا ہابیل سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے
کہ حاسد میرے نعمت کا دشمن ہے اور میرے حکم پر خفہ ہوتا ہے اور میری تقسیم کو جو درمیان
بندون کی کی گئی ہے ناپسند کرتا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چہ قسم کے لوگ بسبب
چہ طرح کے گناہ کے دوزخ مین جاوینگے امیر لوگ ظلم سے اور عرب لوگ تعصب سے اور
مالدار تکبر سے اور سوداگر خیانت کرنے سے اور دہقان لوگ نادانی سے اور علما حسد سے اور
فرمایا علیہ السلام نے کہ تمہارے مین وہ بات پیدا ہوگئی ہے جسنے اگلے امتونکو ہلاک کر دیا کہ وہ
حسد اور عداوت ہے قسم خدا کی جسکے دست قدرت مین محمد کی جان ہے کہ تم بہشت مین

نجاؤگے جبتک ایمان نرکھوگے اور ایمان نرکھوگے جبتک ایکدوسرے سے دوستی نگہ وگے مین تمکو
خبر دون کہ یہہ محبت کس چیز سے حاصل ہوتی ہے باہم سلام کرنے سے عون بن عبد اللہ ایک
بادشاہ کو نصیحت کرتے تھے فرمایا تکبر سے دور رہ کہ سارے گناہون مین پہلا گناہ تکبر ہے اسواسطے
کہ ابلیس علیہ اللعنۃ نے جو آدم علیہ السلام کو سجدہ نکیا سبب اسکا تکبر تھا اور حرص سے دور رہ کہ آدم
علیہ السلام کو بہشت سے حرص نے نکالا اور حسد سے اگاہ کہ پہلے خون ناحق جو ہوا حسد سے
تھا کہ قابیل نے اپنے برادر ہابیل کو قتل کیا اور بکر ابن عبد اللہ نے کہا کہ ایک آدمی کسی بانیاد
کے پاس رہتا تھا ہر روز دوبار کھڑا ہوکر کہتا کہ محسن کے احسان کا بدلہ کرا اور بدی سے بڑائی مت کر
کہ بدخو آدمیکو اسکے بدخوہی کافی ہے بادشاہ اس باتکے سبب اوسکو چاہتا تھا یہہ حال دیکھکر
ایک شخص اوسپر حسد کرنے لگا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ یہہ شخص کہتا ہے کہ بادشاہ کے منہہ سے
بدبو آتی ہے بادشاہ نے پوچھا کہ سب بات پر کیا دلیل ہے کہا کہ اسکو اپنے پاس طلب کر
اور دیکھہ کہ وہ اپنے ناک پر ہاتھہ رکھے گا تا بو نہ آوے سن عبد جاسد نے محمود کو اپنے گھر لیجاکر
بہن بڑا ہوا کھانا کہلایا بادشاہ نے اوسکو بلایا وہ محمود گیا اور ہاتھہ اپنے منہہ پر رکھا
تاکہ لہسن کی بو بادشاہ کو نہ معلوم ہو بادشاہ نے معلوم کیا کہ اس شخص کی بات سچی ہے
اور بادشاہ کی عادت یہہ تھی کہ اپنے خط سے حکم خلعت اور انعام کے سوا اور کچھہ نہ لکھتا تھا
تب اپنے عامل کو لکھا کہ اس خط لانیوالیکی گردن مارکے اسکے کہال مین بہس بھر دے
اور ہمارے پاس روانہ کر جب وہ خط لیکر باہر نکلا تو حاسد نے اوسے پوچھا کہ یہہ کیا ہے کہا
خلعت ہے حاسد نے کہا مجھے دے دے دیدیا وہ اوسکو لیکر عامل کے پاس گیا عامل نے کہا
اس مین لکھا ہے کہ تجھے قتل کرون اور تیرے چمڑے مین بہس بھر دون حاسد نے کہا سبحان اللہ
یہہ حکم تو دوسرے شخص کیواسطے لکھا گیا ہے بادشاہ سے پوچھ لے عامل نے کہا کہ بادشاہ
کے حکم مین سوال کی گنجایش نہین ہے غرض حاسد کو مار ڈالا دوسرے روز وہ شخص
بادشاہ کے پاس گیا اور اوسیطرح نصیحت کرنے لگا بادشاہ متعجب ہوکر کہنے لگا
کہ اوس خط کو تو نے کیا کیا غرض کہا کہ فلانے شخص نے مجھسے مانگ لیا بادشاہ نے فرمایا
کہ وہ شخص کہتا تھا کہ تو میرے حق مین ایسی بات کا خیال رکھتا ہے اوسنے کہا کہ اے بادشاہ
مین ایسا گمان نہین رکھتا مون بادشاہ نے پوچھا کہ پھر اپنے منہہ پر ہاتھہ تو نے کیون
رکھا تھا کہا کہ اوس شخص نے مجھکو لہسن کھلا دیا تھا پھر بادشاہ نے کہا ہر روز یہی بات کہا
کہ بُرے آدمی کے خراب کیواسطے اوسکا بُرا پن بس ہے چنانچہ اس حاسد کا حال ہوا
نعوذ باللہ من ہذا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو کوئی اپنے موت کو یاد کریگا تو نہ وہ
خوش رہیگا اور نہ حسد کریگا **تنبیہ** اے عزیز جان تو کہ حسد دل کے بڑی بیماری ہے
اور علاج اسکا معجون علمی اور عملی سے ہوتا ہے تدبیر علمی تو یہہ ہے کہ سوچے تو کہ حسد دین مین

حاسد کے نقصان کا سبب ہے اور محسود کی منفعت کا موجب ہے اور نقصان دنیا کا ہاتھ ہے کہ حاسد ہمیشہ غم اور دکھ مین گرفتار رہتا ہے کیونکہ حسد کے غم کے برابر کوئی بڑا غم نہین پس اس سے زیادہ کیا آفت ہوگی کہ دشمن کے سبب آدمی رنجور رہے اور حسد سے دشمن کا کچھ نقصان نہین ہوتا حالانکہ تقدیر الٰہی مین اس نعمت کے زائل ہونے کی مدت معین ہے کہ تبدیل کی اوسمین گنجایش نہین ہے اور مفرت آخرت کی یہہ ہے کہ تیری نیکیان قیامت کے دن محسود کو ملین گے اور اوسکے گناہ تیری گردن پر رکھے جاوینگے عیاذاً باللہ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب یعنی الگ رہو اپنے تئین حسد سے حالانکہ حسد کہتا ہے نیکیونکو جیسے کہ جلاتی ہے آگ لکڑی کو پس حسد حاسد کا موجب خسران دارین کا ہے اور محسود کا کچھ نقصان اور ٹوٹا نہین ہے حالانکہ سر نوشت ازل مقرر ہوچکی اوسکو تبدیل ممکن نہین ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک نبی اپنے عورتسے مغلوب ہوکر شکایت کرتے تھے وحی آئی فرمن قذا اھا حتی تنقضی ایاھ یعنی اسکے سامنے سے بھاگ تا آنکہ اسکی مدت گذر جاوے اسلئے کہ وہ مدت جسکا اندازہ ازلمین ہوچکا ہرگز نہ پھریگا اور ایک نبی کسی بلا مین مبتلا تھے دعا وزاری کرنے لگے وحی آئی کہ جسدن تو نے آسمانکو پیدا کیا تھا تیری قسمت کا لکھا یہی تھا کیا کہتا ہے تو کہ پھر تیری قسمت نئی سرے سے لکھون اور حاسد کی مثال اوس شخص کے مانند ہے کہ جیسے کسینے پتھر پھینکا تا دشمن کو مارے وہ پتھر اوسکے نہ لگا اور الٹ کے مارنے والے کی سیدھی آنکھہ پر لگا وہ پھوٹ گئی اور پھر غصہ زیادہ ہوکر دوسری بار پتھر زور سے مارا پھر دوسری آنکھہ پھوٹی تیسرے بار پھر پھینکا تو سر ٹوٹا یہی حال ہے حاسد کا اگر تو عاقل ہے تو حسد کو دور کر اور علاج عملی یہہ ہے کہ مجاہدہ سے حسد کے ریشہ کو باطن سے نکال کیونکہ حسد کا سبب تکبر اور غرور اور عداوت اور دوستی مال جاہ وغیرہ کی ہے پھر جو بات مقتضائے حسد ہو اوسکا خلاف کرے مثلاً حسد کہے کہ اسکی مذمت کر پس تو تعریف کر اور جب حسد کہے کہ تکبر کر پس تو اضع کر اور جب حسد کہی کہ اسکی نعمت کے زوال مین کوشش کر پس تو اوسکی مدد کر بڑا علاج یہی ہے تو غیبت مین اوسکی ثنا کرے تاکہ وہ سنکر خوش ہو جب وہ خوش ہوگا تو اوسکا پرتو ہی تیرے دلپر پڑیگا تیرا دل بھی خوش ہوگا اور عداوت جاتی رہیگی حسد اوسکو کہتے ہین کہ کسیکی نعمت اور خوبی تجھے پسند نہ آوے اور تو اوسکا زوال چاہے احادیث شریف کے رو سے ایسا ارادہ حرام ہے اگر دوسرکی نعمت سے تو کارہ نہو تو اوسکو غبط اور منافست کہتے ہین مگر جو مال ظالم اور فاسق کے پاس ہو اور وہ اوسکو فساد اور ظلم مین صرف کرتا ہے تو اوسکا زوال چاہنا روا ہے اور مومن کے حق مین حسد کرنا حرام ہے کیمیائے سعادت اور کھا حسین بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ذکر کیا تعالے نے بیچ اسصورے شرور کو پھر ختم کیا اس سورت کو حسد پر تو کہ ظاہر ہوتا ہے کہ تحقیق حسد خبث طبایع کا ہے جیسا کہ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہ اگر بیچ جہانکے حسدسے کوئی چیز بدتر ہوتی تو ضرور

اس سورت کا ساتھ اوسکے ہوتا ہے حمد اسکے واسطے کہ چون برفروخت ✤ حسود لعین راہمان لحظہ سوخت ✤ گر فہم بصورت ہمہ دین شوی ✤ حسد کے گذارد کہ حق بین شوی ✤ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالے عنہ کو آیا نہیں دیکھتا تو نے آیت کو جو اوتارے گئے ہیں اس رات میں کہ نہیں دیکھا مثل اونکے کبھی کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یعنی نہیں پائی جاتیں آیتیں تمام دنیا کی تعوذ میں سوائے ان دو سورتوں کے یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے اور یہہ حدیث شریف دلیل ہے اس بات پر کہ تحقیق یہہ دونو سورتیں قرآن شریف سے ہیں اور ذر وہی اوپر اوسکے جو نسبت کیا گیا ہے طرف ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے کہ تحقیق یہہ دونو سورتیں نہیں ہیں قرآن شریف سے اور بیچ عین المعانی کے ہے الصحیح انہا من القرآن الا انہا لم تثبتا فی مصحف للامن من ہز یانا سیانہا لانہا تجری علی لسان کل انسان انتہی خلاصہ تحقیق مصحف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے عذف کیا گیا ہے سورہ فاتحہ اور معوذتین کو اور مصحف ابی بن کعب رضی اللہ تعالے عنہ میں زیادہ کیا گیا سورہ قنوت اور مصحف زید بن ثابت رضی اللہ تعالے عنہ کا تہا سلامت اس سے یعنی زیادتی کمی سے پس ہووے تمام مصحف ابن مسعود اور ابی بن کعب کے منسوخ اور مصحف زید بن ثابت کا معمول بہ رہا اور اسلیئے تہا کہ تحقیق علیہ السلام ہتے دور کرتے قرآنمجید کو اوپر جبرئیل علیہ السلام کے ہر رمضان شریف میں ایک دفعہ پس جبکہ ہوا وہ سال کہ قبض کی گئی روح پاک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو دور کیا حضرت نے دو مرتبہ اور رہی قرأت زید بن ثابت کی آخر دور حضرت کی سے نہ قرأت ابی بن کعب ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے اور وفات کئے گئے علیہ السلام اور وہ پڑہتے ہتے اوپر اوس چیز کے جو ہے مصحف زید بن ثابت کے ہے اور نماز پڑہتے ساتھ اسکے اور کہا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ تمام سورتیں قرآن کی اکیاسی ۸۱ بارہ ہیں کہا فقیہ ابواللیث نے نہیں ہے کہ سوائے اسکے نہیں کہ کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق وہ سورتیں اکیاسی بارہ ہیں اسلیئے کہ تحقیق وہ یعنی عبداللہ ابن مسعود ہتے نہیں شمار کرتے ہتے معوذتین کو قرآن سے اور نہ لکہتے ہتے مصحف اپنی میں اور کہتے ہتے کہ تحقیق یہہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں ہمانے اور یہہ دونوں سورتیں کلام رب العلمین سے ہیں ولیکن نبی علیہ السلام ہتے رقیہ کرتے اور پناہ پکڑتے ساتھ ان دونوں کے پس مشتبہ ہوا امر ابن مسعود پر کہ تحقیق یہہ دونوں سورتیں قرآن سے ہیں یا نہیں پس نہ لکہا ان دونوں کو بیچ مصحف اپنے کے اور کہا مجاہد نے کہ تمام سورتیں قرآن کی اکیاسی ۸۱ تیرہ ہیں اسلیئے کہ ہتے مجاہد شمار کرتے ہتے سورہ انفال اور توبہ کو اکیسویں اور کہا ابی ابن کعب نے کہ تمام سورتیں قرآنی اکیاسی ۸۱ سولہ ہیں اسواسطے کہ تحقیق وہ ہتے گنتے قنوت کو دو سورتیں ایک اللہم انا نستعینک سے من یفجرک اور دوسرے اللہم ایاک نعبد سے ملحق

اور کہا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ تمام سورتین قرآن کی ایکسو چودہ ہین اور یہی قول ہے عام صحابہ کا رضی اللہ عنہم اور ایسی ہی مصحف امام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ہے مروی ہے ابو عبد الرحمن سلمی سے کہ اونہون نے روایت کیا عثمان بن واقد سے کہا کہ مجھکو باپ میرے نے عطاء محمد بن منکدر کے واسطے سے استفسار معوذتین کے کہ آیا یہہ ہین دونون کتاب اللہ سے کہا منکدر نے جو شخص نجاتی ان دونونکو کتاب اللہ سے فعلیہ لعنت اللہ والملئکۃ والناس اجمعین اور نقصان الاستفتاح مین ہے جو انکار کرے کسی آیت کا قران سے سوائے معوذتین کے کافر ہوتا ہے اسنتے اور بیچ الکمال کے ہے سفیان بن سختان سے جو شخص کہے کہ تحقیق معوذتین نہین ہین قرآن سے نہین کافر ہوتا بسبب تاویل کرنے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کما فی المغرب اور کھا ہدیۃ المہتدی مین اور بیچ انکار کرنے قرآنیت معوذتین کے خلاف مشایخ کا ہے والصحیح انہ کفر انتہی (روح)

سورۃ الناس

یہہ سورت مدنی ہے اسمین چھ آیتین اور بیس کلمے اور اسی حرف ہین اور اس سورۃ کو سورۃ الناس اسلیے خطاب دیا ہے کہ حقیقتین آدمیون کی اور کونیہ جو ناس کے ساتھ تعلق رکھتے ہین اسمین مذکور ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ کہہ اے کہنے والے اگر شیطان کے شر سے پناہ چاہتا ہے تو اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ پناہ لیتا ہون مین اس پروردگار کے ترجمہ اے مالک سور اور مربی اونکیکا اور کھا قاشانی نے رب الناس وہ ذات ہے مع صفات کی (روح) ہرچند کہ اللہ تعالیٰ کی پرورش تمام مخلوقات کو شامل ہے لیکن جو تربیت کہ آدمی پر واقع ہے وہ کسی مخلوقات پر نہین ہوئی اسلیکہ انسان کا وجود تمام عالم کا نمونہ ہے تو گویا وہ ایک مختصر ہے حضرت الٰہیہ اور خلاصہ عالم کا جمع کرنیوالا تفصیل اجمال کا یہہ ہے کہ وجود اور حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور سماعت اور بصارت اور گویائی یہہ سب حضرت الوہیت کے صفتونکا پرتو ہے اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست یہہ سب اربعہ عناصر کے بدلی ہین اور وجود مین مرکب سب سے مہادن رکھتا ہے اور غذا اور بڑھنے مین درخت اور حیوان کے مشابہ ہے اور حرکت مین اور خیال اور وہم کرنے مین اور لذت اور رنج پانے مین حیوان کے مانند ہے اور حیوان کی مشابہت ہر قسم سے رکھتا ہے چنانچہ غصے اور جرأت کے وقت مین مشابہت درندے کے پیدا کرتا ہے اور شہوت اور حرص کی حالت مین جانور چرنے والے کی مانند ہوتا ہے اور مکر و فریب اور حیلے بازی اور تکیجوئی کے خراب کرنے مین شیطان کی مانند ہوتا ہے اور معرفت اور بندگی اور پاکی مین فرشتی مقرب کے مثل ہے اور حکمتونکے جمع ہونے مین لوح محفوظ کی مانند ہے اور چھ قوی کی صورتین شاگردون اور مریدون کے دلونمین جو اوسکے تاثیر کے سبب ثابت ہوجاتی ہین اور قرار پکڑتے ہین سبات مین قلم اعلیٰ کے مانند ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ آدمی کی ابتدا اور انتہا کی تفاوت کو دیکھنا چاہیے یعنی اوسکے نطفے کی حالت کو دیکھئے کہ

سورۃ الناس

اس طرح کی نکمتی چیز ہے پہر اوسکو بعد بلوغ کے پہر ولایت اور نبوت کے مرتبے کو یہانتک کہ رسالت کے خاتمیت کے مرتبے کو سخاخ کیا چاہیے جو اوسکو نصیب ہوا ہے اور ان دونون ادنی اور اعلے مرتبونکو غور کرنا اور پہر اللہ تعالی کی ربوبیت اور پرورش کو تماشا کرنا چاہیئے کہ کیا تھا اور کیا کر دیا **عزیزی** ۵ مَلِكِ النَّاسِ ۵ پناہ مانگتا ہون مین بادشاہ آدمیونکی سے **ف** اس صفت کے بیان مین اشارہ ہے اسبات کی طرف کہ آدمیونکی روح مدبر عنایت ہوئی ہے اور قوتین دریافت کرنیوالیون اور حرکت کرنیوالیون مین اس روح کو تصرف اور دخل دیا ہے۔ در روح آدمی کے بدن کے عالم مین بادشاہ مطلق ہے اور سب بدن اوسکا ملک آباد کی مانند ہے اور قوتین مدرکہ اور محرکہ اس بادشاہ کی فوج اور سپاہ کی مانند ہین سو یہہ سب ایک کارخانہ ہے اللہ تعالے کی بادشاہت کے کارخانہ مین سے **عزیزی** ۵ جاننا چاہیے کہ ملک اور مالک دونونکی واحد ہین مانند فرش و فراش اور حضرین و حافرین اور حق یہہ ہے کہ مالک ساتھہ کسرہ کے بمعنی رب کی ہی کہا جاتا ہے مالک الدار و رب الدار اور ملک ملک سے ساتھہ ضمہ کے بمعنی تسلط کے یہہ دونون صفتین اللہ تعالی کی ہین اور کہا گیا ہے کہ ملک اور مالک بمعنی قادر کے ہین اوپر نکالنی عدم سے طرف وجود کی مظہری اور تحقیق جایز رکہا ہے قرا نے قرأۃ مالک اور ملک کی سورہ فاتحہ مین بہ بیچ اس سورت کی واسطے بچنے کے تکرار سے فان احد معانی الاسم الرب فی اللسان المالک ولاترد القراءتان فان الراجح فیها عند المحققین هو الملک لا المالک اور جن عالمونے مالک یوم الدین پڑہا ہے وہ کہتے ہین کہ ملک یوم الدین سے وہ قرأۃ کئی طرحسے بہتر ہے اول یہہ کہ مالکیت عام ہی آدمیونپر ہی ہوتی ہے اور غیر آدمیون پر بہی ہوتی ہے مثلا جانورون اور درختون وغیرہ پر بہی مالکیت بولتے ہین بخلاف بادشاہی کے کہ صرف آدمیون پر ہوتی ہے اور جانورون وغیرہ پر نہین ہوتی دوسرے یہہ کہ مالک کو اپنے مملوک پر کمال اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے بخلاف بادشاہ کے کہ یہہ اختیار اپنی رعیت پر نہین رکہتا تیسرے یہہ کہ نسبت مالکیت کی مضبوط ہوتی ہے نسبت بادشاہ کے اسلیئے کہ مملوک اپنے مالک ملک سے خارج نہین ہوسکتا اور رعیت کو ممکن ہے چوتھے یہہ کہ مملوک کو خدمت مالک کے واجب ہے اور رعیت کو خدمت بادشاہ کی واجب نہین پانچوین یہہ کہ غلام بے اذن مالک کے کچہہ کام نہین کرسکتا اور رعیت بے حکم بادشاہ کے کرسکتے ہے اور چہٹی یہہ کہ غلام امید رکہتا ہے اپنے خاوند سے منفعت کی بخلاف بادشاہ کے کہ وہ خود امید رکہتا ہے رعیت سے اور نفع حاصل کرتا ہے اوس سے کہین خراج اور کہین محصول آور ساتوین یہہ کہ غلام اپنے مولا سے خوراک اور پوشاک اور رحمت اور عفو اور کرم چاہتا ہے اور رعیت بادشاہ سے کبہی حاجت پڑے تو عدل و انصاف چاہتے ہے اور اگر بہ نسبت عدل اور انصاف کی عفو اور کرم اور خوراک اور پوشاک

اور رحمت کی بہت حاجت ہے اس لئے حدیث قدسی مین خوراک اور پوشاک وغیرہ کا ذکر کیا ہے
اور عدل کا ذکر نہین فرمایا ہے وہ حدیث یہہ ہے یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمون
اطعکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یہہ ٹکڑا حدیث کا ہے یعنی اے میرے
بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو کھلاؤن مین پس کھانا مانگو مجھسے کہانا دون مین تمکو اے
میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو پہناؤن مین پس کپڑا مانگو مجھسے کپڑا دون مین تمکو
آنحضرتؐ یہہ کہ بادشاہ جب موجودات لیتا ہے تو بڈھون اور ضعیفون اور بیمارونکو نظر سے
کرتا ہے اور مالک جب غلامون پر نظر کرتا ہے تو ضعیفون اور بیمارون پر رحم کرتا ہے تنہ
غلامونکو کہتا ہے کہ انکے خدمت کرو تیسرین یہہ کہ قیامت کے دن بادشاہ بہت ہونگے اور
مالک سوائے حقتعالے کے کوئی نہو گا دسوین مسئلہ فقہ کا ہے جب مولا نے نیت سفر کی یا
اقامت کی تو جو غلام کہ ہمراہ مولا کے ہوا وسکو بھی بنیت مولا کے حکم مسافر کا یا مقیم کا چاہئے
بخلاف رعیت کے اور جن علمارنے ملک یوم الدین پڑہا ہے وہ کہتے ہین کہ یہہ قراۃ کسی
طریق پر بہتر ہے مالک یوم الدین سے اول یہہ کہ بادشاہ مالک بھی ہوتا ہے اور ہر مالک
بادشاہ نہین ہوتا دوسرے یہہ کہ بادشاہ شہر مین بلکہ ملک مین ایک ہوتا ہے اور مالک
ایک شہر مین بہتیرے ہوتے ہین اور تیسرے یہہ کہ لفظ رب العلمین کا اوپر مالکیت کی دلالت
کرتا ہے اگر مالک یوم الدین پڑہا جاوے تو تکرار لازم آوے اور یہہ خلاف فصاحت قرآن کے
ہے اور چوتھے یہہ کہ لفظ ملک کا نو دنہ نام مین آیا ہے اور لفظ مالک کا وہان نہین ایا مگر
مالک الملک آیا ہے سو وہ ملک کے معنو نہین ہے اور پانچوین یہہ کہ آخر قرآن شریف کے
ملک الناس آیا ہے اور اللہ کے کلام کے ختم مین اچھا لفظ ہونا چاہئے اس سے معلوم ہوا کہ ملک
بہتر ہے مالک سے اور چھٹے یہہ کہ اطاعت بادشاہ کے اوپر سبکی واجب ہے اور اطاعت مالک
کی ہر کسی پر واجب نہین مگر اوسکے غلامون پر اِلٰهِ النَّاسِ ۝ آدمیونکے معبود سے
ف آدمی بچپن کی حالت مین اپنے پرورش کرنیوالے کے سوائے دوسرے کو نہین پہچانتا
اور بھوک پیاس کے وقت اوسے کی طرف التجا کرتا ہے اگر کسی چیز سے ڈرتا ہے تو اوسی
طرف بھاگتا ہے اور جب جوان عاقل ہوتا ہے اور دیکھتا ہے کہ ماں باپ ہی میری مانند
بادشاہ امیر کے محتاج ہین اور اون سے روزی طلب کرتے ہین اور وقت دفع بلا کی
بادشاہ وغیرہ سے مدد طلب کرتی ہین تو لاچار اوسکے بھی دلمین یہی بات بیٹھ جاتی ہے
کہ جو کچھ ہے بادشاہ و امیر ہے پس اس حالت مین اوسکو بادشاہ اور امیر ہی پر اعتماد ہوتا
اور جب اس حالت سے بھی آگے بڑہا اور دیکھا کہ بادشاہ اور امیر بھی بعضے چیزون مین
کچھ اختیار نہین رکھتے بلکہ عالم غیب کی طرف التجا کرتے ہین اور ادہر سے اپنے مطلب کے
جاری ہونے مین مدد طلب کرتے ہین تب تو اوسے یقین ہوتا ہے کہ بادشاہ اور امیر بھی

میری مانند دوسرے کے محتاج ہین پھر تو یہہ بھی اوسکی طرف ملتجی ہوتا ہے سو ان تینون صفتون کا
لاتلقین رب اور ملک و الٰہ کا سیاق کی طرف اشارہ ہے کہ اگر بندہ مانند بچے کے مزاج رکھتا ہے
اور سو ہے ربوبیت اور پرورش کے کچھہ اور نہین جانتا تو میں بھی یہی صفت رکھتا ہون اوسکو چاہیے
کہ میرے ہی طرف التجا کرے کہ میں رب الناس ہون اور میری ربوبیت اور پرورش عام ہے
سب بنی آدم کو شامل بخلاف ماں باپ کے کہ اونکے پرورش اپنے بچونکے واسطے خاص ہے اگر
اس بندہ کی عقل بلوغت کی حد کو پہنچے ہے اور بادشاہ اور امیر کو مالک سب کام کا جانتا ہے
تو یہہ بھی صفت جملہ مین جیسے چاہیے ویسے پائی جاتی ہے سوا سلطنت میری
سب آدمیون پر بلکہ تمام دنیا پر اور اگر تجربہ سے معلوم کرا ہے کہ ماں باپ اور بادشاہ اور
امیر سب دوسرے کے محتاج ہین جسکو آلہ کہتے ہین اور دن رات اوسی کو جپا کرتے ہین تو
اس صفت سے بھی میں موصوف ہون حاصل کلام یہہ ہے کہ ہر حال مین اوسی جناب
پاک مین التجا کرنا چاہئے اور بیچ کے وسیلون پر اعتماد کرکے نہ ٹھہرا چاہئے پھر سے برائے
تکمیل کلام جان جو وہ مہربان ہو تو کل مہربان ہے تم نے تو تم ہی ہو اور تم لگ ہمرے دوڑ
جیسے ناک ہماج کی سوجھے اور فتنہ ہوتو ۞ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۞ برائی وسوسہ ڈالنے
والی پیچھے ہٹ جانیوالی کے سے اور یہہ اعوذ کے متعلق ہے اور مراد وسواس سے شیطان
اسلئے کہ تحقیق وہ بلاتا ہے طرف گناہ کے ساتھہ کلام خفی کے کہ سمجھتا ہے اوسکو قلب اور
بلاتا ہے شیطان بنی آدم کو طرف جملہ گناہ کے اول طرف کفر و شرک اور نافرمانی اللہ اور
رسول کے پس جو وقت غلبہ پاتا ہے بنی آدم پر ساتھہ شیاے مذکورہ کے تو خوش ہوتا ہے
اور راحت پاتا ہے بسبب اور دوسرے طرف بدعت کی اور یہ محبوب تر ہے طرف ابلیس کی بہ نسبت
اور گناہ کے اسلئے کہ اور گناہ توبہ کرنے سے معاف ہوجاتا ہے بخلاف بدعت کے کہ گمان کرتا ہے
صاحب اوسے بدعت کا کہ تحقیق وہ بدعت بدعت نہین ہے پس نہین توبہ کرتا اوسسے اور
تیسرے طریق کتاب کبائر اور چوتھے ارتکاب صغائر اور پانچوین مشغول ہونا مباحات مین اور چھٹے
مشغول ہونا ساتھہ عمل مفضول کے اور منجملہ شیاطین کے شیطان الوضوء ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو
والہان کہ وہ جنبڑہ مین ڈالتا ہے لوگونکو ساتھہ کثرت استعمال پانے کے اور فرمایا علیہ السلام نے
کہ پناہ مانگو تم سنات اللہ کے من وسوس الوضوء اور ایک شیطان خنزب ہے اور وہ الملتاس کہا ہے
اوپر صلے کے نماز اور قرأت اوسکی مین اور کہا ابو عمر وبنی رحمت اللہ علیہ نے کہ جڑ
وسوسہ کی دس چیز ہے اول اوسکا حرص ہے پس مقابل کرا اوسکے توکل اور قناعت کو اور
دوسرے امل ہے پس توڑ اوسکو ساتھہ مقاجاۃ اجل کے اور تیسرے فائدہ اوٹھانا ساتھہ ہوا
دنیا کے پس مقابل کرا اوسکے زہد بابل لذت اور طول حساب کو اور چوتھے حسد ہے پس توڑ اوسکو ساتھہ
رؤیت عدل کی اور پانچوین بلا ہے پس توڑ اوسکو ساتھہ رویت منت اور معافی کی اور چھٹے

تکبر ہے پس توڑا اوسکو ساتھہ تواضع کے اور ساتوین ہلکاپن ساتھہ حرمت مسلمانون کے
پس توڑا اوسکو ساتھہ التعظیم اور بزرگی اون کے کی اور آٹھوین حب دنیا ہے پس توڑا اوسکو ساتھہ خلاص
کے اور نوین طلب رفعت کے ہے پس توڑا اوسکو ساتھہ خشوع اور ذلت کے اور دسوین منع
اور بخل ہے پس توڑا اوسکو ساتھہ بخشش اور سخاوت کے (ع ۵) الَّذِي يُوَسْوِسُ
فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ یہہ دوسری صفت ہے وسواس کی یعنی وہ فاسد خیال
ڈالنے والا جو برے برے وسوسے دلمین ڈالتا ہے لوگون کے سینون مین ف
سینے کی تخصیص کی وجہہ یہہ ہے کہ اس جگہہ نفس ناطقہ کے آثار حیوانیت سے مخلوط ہوکے
فساد کا طور جلد قبول کر لیتے ہین بخلاف دوسرے اعضا کے سواسطے کہ جگہ مین برے خطرون کی
جگہہ نہین ہے نفس ناطقہ نفس نباتی سے اپنا کام لیتا ہے اور دماغ مین اگرچہ فساد ہوسکتا ہے
اسطرح پر کہ قوت وہمیہ عقلیہ قوت کو تشویش مین ڈالتی ہے لیکن اکثر اسکا فساد نفس حیوانیہ کے
آثار بلند ہونے سے ہوتا ہے چنانچہ اس حکمت کے جاننے والون پر پوشیدہ نہین ہے اب مخنث
شیطانی وسوسے جو لوگونکے دلون کو خراب کرتی ہین بیان کیجاتے ہین چنانچہ انہی شیطانی
وسوسون سے ایک یہہ بات ہے کہ عوام لوگون کے دلونمین وہ باتین جو اونکے فہمید سے
باہر ہین ڈالتا ہے جیسے ذات اوصفات الٰہی کے تحقیق کا اور نبوت کے بہید ونکا اور
آخرت کے کامونکا خطرہ اور جبر اور مختیار کے مسئلے کی تحقیق اور قضا اور قدر کے بہید اور
صحابہ کے آپسکی لڑائی جھگڑے مین حق بات کی تفتیش کرنا یہہ سب شیطانی وسوسے ہین
تاکہ رفتہ رفتہ عین تحقیق مین اون حقیقتونکا انکار کر بیٹھین اسلیئے کہ ان باتونکی حقیقت
وہ لوگ بوجہہ نہین سکتے اور بعضونکے دلونمین واہے تباہی شبہی ڈالتا ہے جیسے
بزرگون سے شفاعت کی امید رکھنا اور تھوڑی سے طاعت پر بڑے ثواب کی
امید رکھنا اور اللہ تعالےٰ کی بخشش عام پر غرہ کرنا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور
بعضونکے دلونمین اسکا عکس ڈالتا ہے یعنی اللہ تعالےٰ کے کرم اور بخشش اور ثواب سے بالکل
ناامید ہونا اور بت پرستون کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے فریب دیتا ہے کہ ہمین اللہ تعالےٰ
کے نزدیکی ہے اور دیو اور پری اور جنات کی عبادت چھوڑنے مین دنیا کے نقصان سے
خوف دلاتا ہے اور دلمین ڈالتا ہے کہ اگر اونکی طرف نہ جھکوگے اور اونسے التجا نکروگے
تو تمہاری اولاد مرجائیگی یا مال مین نقصان ہوجائیگا اور نماز پڑہنے والونکو پہلے ریا اور دکھلانا
اونکی نیت مین ملاتا ہے پھر رکعتون اور رکنون کی شمار کو بہلاتا ہے اور بعضون کو نیت کے
اچھا جاننے مین اور قرأت کو راگ سے پڑہنے مین اور حرفون کو مخرج سے نکالنے مین کفار
کرتا ہے اور زکوۃ کے دینے مین فقیر ہوجانے سے ڈراتا ہے اور کبھی زکوۃ دے بھی تو ریا
اور سمعہ اور تکبر سے اور فقیر پر احسان رکھنے سے اوسکے ثواب کو باطل کردیتا ہے اور حرام چیزونکو

مال خرچ کرنیکو نیک اور اچھا کہتا ہے اور ایسا خیال مین ڈالتا ہے کہ شہوت اور جاہ مین جو لذت ہے وہ کسی مین نہین ہے اور غصے کے وقت ایسا دلمین ڈالتا ہے کہ اگر تو غصہ نکر گیا تو تو عاجز اور ذلیل ہو جاویگا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت مین اگر کسی طرح کی محنت یا مشقت ہوئے تو اوسکو دونا بتلا کر کے دکھاتا ہے اور بیتون کی عبادت کرنے مین بڑی بڑی مشقتین کافرون کو آسان اور سہل دکھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ مین مرنے کو حرام اور برا دکھاتا ہے، اور جان کی محافظت کا خیال اونکے دلونمین ڈالتا ہے اور کافرون کو اپنی جان دینا بتونکی واسطے آسان دکھاتا ہے اگر اوسکے سب فساد اور برائیون کی شرح کیجاوے تو ایک بڑا دفتر چاہیئے لیکن ان سبکے علاج تین چیزین ہین پہلے یہہ کہ اوسکی مکر اور حیلونکو معلوم کرنا اسلیئے کہ جب کسیکو معلوم ہوا کہ یہہ عمل شیطانی ہین اوسکا زور گھٹ جاتا ہے اور اوسکی برائی کم ہو جاتی ہے جیسے چور کہ جب گھر والونکو جاگتا پاتا ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جیسے مکار فریبی آدمی کہ جب کسیکو جانتا ہے کہ یہہ بیحد مکر اور فریب سے خوب واقف ہے تو اوس سے ناامید ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ اوسکے وسوسونکو سہل جانتا اور اوسکی طرف ہرگز التفات نکرنا اس صورتمین اوسکا شر کم ہو جاتا ہے جیسے کتا بھونکتا ہوا کہ جسقدر اوسکی طرف التفات کیجئی تو بھونکنا اوسکا زیادہ ہوگا اور اگر کچھہ بھی نبولئے تو آپ ہی آپ چپ ہو رہیگا تیسرے یہہ کہ ذکر قلبی اور لسانی پر ہمیشگی کرنا اور بری صفتونسے جیسے شہوت اور غضب ہے اپنے دلکو پاک رکھنا اسلیئے کہ شہوت اور غضب کے غلبہ کیحالت مین ذکر کا اثر دلکے کنارونکی طرف بھاگ جاتا ہے اور شیطانی وسواس دلمین آجاتے ہین اور وہ اپنا کام کر جاتا ہے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ دیوون کی قسم سے اور آدمیونکی قسم سے ف یعنی فاسد خیال دلمین ڈالنیوالا خواہ جنکی قسم سے ہو جیسے شیطان کہ دہنہ کی غلبہ کے سبب سے پیدایشی تاریکی اونمین کہوسے ہوئی ہے اور فاسد مشورہ اور انتظام کے بگاڑنے والی تدبیرین اونکی طبیعت کو لازم ہین اور کجی مزاج ہونے اور اوسکی لطافت کے سبب گھس جانا ان جسمونکا انکی حیوانی روحونمین بہت جلد اور سہل ہوتا ہے اور جو وہ جسم کہ ان فاسد تدبیرون اور باطل رایونکی اوہٹانیوالی ہین اور انکی روحونسے مخلوط ہوتی ہین اور اونکا اثر روحونکو پہنچتا ہے اور وہ روحین ان تدبیرون اور رایونکی متحمل ہوتی ہین، اور اوسکی سبب سے بدنمین حرکت اور سکون ظاہر کرتی ہین اور گناہ اونسے ظاہر ہوتی ہین اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم یعنی تحقیق شیطان خونکی طرح آدمیکی رگ اور پوست مین دوڑتا ہے آعاذنا اللہ منہ اور

خواہ وہ وسواس ڈالنیوالا لوگونکی قوت متخیلہ ہو جو فاسد اعتقاد اور شہوات اور غضب کے غلبہ سے جھوٹے خیال تمام رجعون اور قوتون مین یکبیر کے بگاڑ نیوالا **عزیزی** من الجنة والناس الجنة تابالکسر جماعة الجن ومن بیان للذی یوسوس اور واضح ہو کہ الناس کا لفظ اس سورتمین پانچ جاہ واقع ہوا ہے لیکن ارباب والے نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ حقیقت مین یہہ تکرار نہین ہے اسلئے کہ پہلے جاہی پر ناس سے لڑکے مراد ہین اور تربیت کا ذکر جو پرورش کے معنیمین ہے اوسکے حالکی مناسب ہے اور دوسرے مقام پر جوان مراد ہین اور ملک کا لفظ جو قہر اور سیاست کیطرف اشارہ کرتا ہے اونکے حال کی بہت مناسب ہے اسلیئے کہ یہہ شہوہ اور غضبیہ قوت اونکی اذکمال کو پہنچی ہے لہذا قہر اور سیاست انکے شانکے مناسب ہے اور تیسرے مقام پر بوڑہے مراد ہین اسواسطے الٰہ کا لفظ جو طاعت اور عبادت پر مبنی ہے انکے حال کے بہت مناسب ہے اور چوتھے مقام پر صلحاء مراد ہین کیونکہ اکثر شیطان نیکیون کے بگاڑنے پر کمر بانہ ہتا ہے اور ان کے سینون مین وسواس ڈالتا ہے اور پانچوین مقام پر مفسدون وشیاطین مراد ہین جنکا کام بگاڑنا اور وسوسہ ڈالنا ہے اور بعضے مفسرون نے یون بہی کہا ہے کہ ناس کے لفظ کو اس سورتمین پانچ مرتبے اسواسطے لائے ہین کہ پانچ کا عدد عددی طبیعت کی راہ سے بہی شرافت رکہتا ہے اور معدود کی رو سے بہی سواسکے شرافت عددی طبیعت کی جہت سے اسلیئے ہے کہ وہ عدد دائرہ ہے اور دائرہ کے یہہ معنے ہین کہ جب اسکو اسکی ذات مین ضرب کرین اور حاصل ضرب کو پہر اسمین ضرب کرین اسیطرح جہانتک چاہین لیکن بہر صورت پانچ ہی اسکی موجود رہین اور اس عدد کے اخیر مین اپنے تمکین ظاہر کرتے رہین جیسے پچیس اور ایک سو پچیس و علی ہذا القیاس اور وہ شرافت جو معدود کے راہ سے ہے سو اسواسطے ہے کہ ظہور حضرت حق کا مراتب کلیہ مین کہ انکو حضرات خمس کہتے ہین پانچ مین ہین اور خلاصہ تمام پیدایش کا کہ انسان ہے اوسکی بہی انتہا پانچ عضا پر ہے دو ہاتہ اور دو پانون اور ایک سر اور ہر ہاتہ اور پانون مین بہی پانچ پانچ انگلیان ہین اور جو کہ اثر اوپر کی جانب سے علاقہ رکہتا ہے تو اوسکا ظاہر حواس خمسہ ظاہرے سے اور اوسکا باطن دوسرے پانچ حسون کی طرف منتہی ہوتا ہے

وعن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اوی الی فراشه کل لیلة جمع کفیه فنفث فیهما فقرأ قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بهما ما استطاع من جسده یبدأ بهما علی رأسه ووجهه وما اقبل من جسده یفعل ذلک ثلث مرات متفق علیه اور روایت ہے عائشے سے یہہ کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ جگہہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کے ہر شب ملاتے دونون ہاتہہ اپنے پہر دم کرتے دونون ہاتون مین پہر پڑہتے اون مین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پہر پہیرتے دونون ہاتہون کو بدن اپنے پر جہانتک ہوسکتا شروع کرتے پہیرنا ہاتہون کا اپنے سر پر اور اپنے منہہ پر اور اگلے جانب بدن اپنے

یعنی بعد اسکے ہاتھہ اور جگہہ پھیرنے یہہ یعنی پڑہنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھہ کا مین بار نقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دم پہلے ہاتھون پر کرتے
تہے اور پڑہتے تہے بعد اوسکے پس بعضون نے تو کہا ہے کہ یہہ اس لئے کرتے تہے کہ تا
مخالفت ہووے ساحرون کی کہ وہ پہلے پڑہتے ہین اور دم پیچھے کرتے ہین اور بعضون نے
کہا معنے یہہ ہین کہ ارادہ دم کرنیکا کرتے پھر پڑہتے اور پھر دم کرتے ع ۵ اور بعض
اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ قرآن کی ابتدا بے کے لفظ سے ہے اور انتہا سین کے لفظ پر
پس یہہ اسبات کیطرف اشارہ ہے کہ قرآن شریف دونون جہان مین بس ہے چنانچہ
حکیم سنائی نے کہا ہے اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین ۔ یعنی اندرزہ دین رہبر تو قرآن بس
روایت کیا گیا ہے ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ تحقیق یہہ جو وقت پوہنچے قل اعوذ برب الناس
پڑہتے الحمد رب العالمین اور پانچ آیتین سورہ بقر کی مفلحون تک کلا ان ھذا یسمی
حال المرتحل اور معنے اسکے یہہ ہین کہ تحقیق وہ حل فی قرأتہ اخر الختمۃ فارتحل الختمۃ
اخری ارغاما للشیطان وصار العمل علی ھذا فی امصار المسلمین فی قرأۃ ابن کثیر
وغیرھا وورد النص عن الامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ ان من قرأ سورۃ
الناس یدعو عقب ذلک فلم یستجب یصلح قرأۃ طس وروی عنہ قول اخر بالاستجاب و
استحسن مشایخ العراق قرأۃ سورۃ الاخلاص ثلاث عند ختم القرآن لان یکون الختم فی المکتوبۃ فلا یدریھا
اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو کوئی حاضر ہوئے وقت ختم قرآن کے تو ایسا ہے جیسا
کوئی حاضر ہو وقت تقسیم غنیمت کے اور جو کوئی حاضر ہو شروع قرآن کے ہے مانند اوس
شخص کے کہ حاضر ہو افتح فی سبیل اللہ کے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہا کہ وقت
تمام ختم قرآن کے دعا مستجاب ہوتی ہے اور جو شخص شک کرے مغفرت پاتی ہین وقت ختم
قرآن کے پس نہین واسطے اوسکے مغفرت اور منصوص ہے امام احمد سے اوپر استجاب دعا کے
وقت ختم قرآن کے اور اسیطرح ایک جماعت سلف سے منقول ہے پس دعا کری وقت ختم
قرآن کے جو چاہی مستقبل قبلہ ہوکر درآن حالیکہ اوٹھانے والا ہو اپنے دونون ہاتھون کو اور
عاجزی کرنیوالا ہو واسطے اللہ کے یقین کرنیوالا ہو قبولیت دعا کا اور نہ تکلف کرے سجع کا
دعا مین بلکہ بچے اوس سے اور تعریف کرے اللہ تعالے کی قبل دعا کے اور بعد اوسکے اور درود
پڑہے اوپر نبی علیہ السلام کے اور ملے منہہ کو دونون ہاتھون سے بعد فراغت دعا کے پس خدا
کسی کی محنت ضایع نہین کرتا مگر اعتقاد کرنا کلام خدا و کلام رسول صلعم پر شرط ہے قبولیت
دعا مین چنانچہ عقیدے کے بیان مین یہہ حدیث نقل کی جاتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت مین ایک صحابی کا ہاتھہ تلوار سے کٹ گیا تہا آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا ہاتھہ
کٹ گیا ہے آپنے اپنے پاس بلا کر الحمد للہ پڑہکر اوسکے ہاتھہ پر پھونک دیا وہ ہاتھہ جڑ گیا تب

اُونے عرض کیا کہ یارسول اللہ اپنے کیسا پڑھا اپنے فرمایا الحمد للہ اُونے حقارت سے کہا
یہی الحمد جو نماز مین پڑھتے ہین پہر ہاتھہ ٹک پڑا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو
اسکا مرتبہ نہین جانتا اب دیکھو ذرا سی سُست عقیدے بنے کام بگاڑ دیا عقیدے اور نیت
کی صحت کام بناتی ہے انسان عقیدہ درست کرے پہر جو عمل پڑھے یا دعا کرے پورا ثواب
پاوے اور مطلب برآوے پر بے نماز کو کسی دعا سے فائدہ نہین ہوتا پہلے نماز بعدہ دعا
اب سپارہ عم کی سورتون کے فائدے اور تاثیرین جو حدیث اور شایخ رحمہم اللہ سے پہنچے
ہین سب مسلمانونکے فائدے کے واسطے تحریر کی جاتی ہین عمّ یتساءلون کو جو کوئی
بعد عصر کے تین مرتبہ پڑھے روشنی چشم کو مجرب ہے والنازعات کو واسطے سلامتی
ایمان کے اکیس مرتبہ ہر روز پڑھے حابس و تولی واسطے آسانی حشر کے ستر مرتبہ پڑھے
اذا الشمس کورت کو وقت بیماری کے ستر مرتبہ پڑھے ابر بیمار پر دم کرے فائدہ ہوگا
انشاء اللہ تعالےٰ اذا السماء انفطرت کو واسطے حفظ ایمان کے ستر مرتبہ پڑھے ویل للمطففین
واسطے دفع رونے بچہ کے سات بار پڑھے والسماء ذات البروج کو واسطے دفع بدگوئی
لیچ مرتبہ پڑھے والسماء والطارق کو واسطے دور ہونے دیو پری کے تین مرتبہ پڑھکر دم کرے
سبح اسم کو وقت سفر کرنے کے جو تین مرتبہ پڑھے سلامتی سے اپنے گھر آوے ھل اتیٰک
کو واسطے دفع خیال بد کے اکیس مرتبہ پڑھکر سورہے والفجر کو واسطے دفع بلیات کے سات
پڑھے اور واسطے پیدا ہونے لڑکے کے سو مرتبہ پڑھے لا اقسم کو وقت طلوع آفتاب کے
جو کوئی ایک بار پڑھے تمام دن امن خدا مین رہے اور اکتالیس مرتبہ پڑھے تو عذاب قبر سے
امان پاوے والشمس کو وقت نکلنے آفتاب کے تین مرتبہ پڑھے واللیل کو واسطے حفاظت
مال کے سات مرتبہ پڑھکر مال پر پھونکدے اور ہر حاجت کو سات مرتبہ ہر روز پڑھے والضحیٰ کو
واسطے بہاگے ہوئے آدمی کے ہزار مرتبہ پڑھے خدا چاہے تو پہر آوے الم نشرح کو واسطے
صفائی سینہ کے ہر روز سات بار پڑھے والتین کو ہر روز تین مرتبہ پڑھے بادشاہون
اور امیرون کی نظرون مین عزیز ہو اقرا کو واسطے خوف دشمن کے سات مرتبہ پڑھے
اور دعا مانگے انا انزلناہ کو واسطے روشنی چشم کے ہر روز اکیس مرتبہ پڑھے لایلف قریش
کو واسطے بقولیت کے ہر روز اکیس بار پڑھے اذا زلزلت کو واسطے دفع اور ذلیل دشمن کے
ہر روز اکتالیس بار پڑھے والعادیات کو تین مرتبہ پڑھکر دم کرے خدا چاہے تو
بیمار صحت پاوے القارعۃ کو واسطے ساوک سیان بی بی کے اکیسوبار پڑھے
الھٰکم التکاثر کو واسطے سلامتی ایمان کے تین مرتبہ ہر روز پڑھا کرے والعصر کو
جو کوئی اکیس بار پڑھکر سامنے حاکم یا مخالف کے جاوے تو سب مہربان کرین ویل لکل کو
ہر روز نو مرتبہ پڑھے اپنے اوپر دم کرے واسطے حفاظت ان بدلوگون کے سے مامون رہے

الم ترکیف کو واسطے ۔ ۔ ۔

یہ کتاب موسوم بہ جامع التفاسیر کہ مادی ا[illegible] یہ وجامع فوائد شرعیہ والکشف
مسائل فروعیہ کو مشتمل ہے مصنف اسکے مولانا ومرشدنا حاجی نواب محمد قطب الدین خان
علیہ الرحمۃ ہین مناقب اور فضائل انکے [illegible] ے تحریر سے باہر ہین اپنے پیر واستاذ مولانا
محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ کے زمانہ مین حسب فرمائش مولانا مغفور کے ترجمہ کرکے
مشکوۃ شریف مع شرح اور بسط کے مرقاۃ شرح ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اور ترجمہ
فارسی حضرت شیخ عبدالحق اور حاشیہ سید جمال الدین رحمہم اللہ وغیرہ سے زیادہ کرکے
زحامت چار جلد کی تحریر فرمائی اور شرح ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین اور مظہر جمیل اور
مجمع البحر خلاصہ جامع صغیر اور جامع بحثات اور ہادی الناظرین اور تحفہ سلطان اور
معدن الجواہر اور وظیفہ مسنونہ اور تحفہ الزوجین اور احکام الاضحی اور فلاح دارین اور
تنویر الحق اور توقیر الحق اور تحفۃ العرب والعجم اور احکام العیدین اور رسالہ مناسک اور
خلاصۃ النصایح اور گلزار جنت اور تبنیۃ الغنا اور حقیقت الایمان اور زاد المعاد اور تذکر الصیام
اور تذکرۃ الریا وغیرہ کو ارقام فرماکر علم دین کو سہل اردو مین کردیا اور زہد اور انقطاع دنیا
اور اتباع سنت سنیہ مین مثنثنا زمانہ رہے اور احیاء اطۃ سنت اور خیر خواہی اہل اسلام
اور سخاوت مین برگزیدہ روزگار رہے اور کرامتین علیہ الرحمۃ سے اکثر ظہور مین آئین اور پانچ
حج کئے اور عمر اخیر مین خانہ کعبہ مبارک مین ہجرت فرماکر بعبادۃ مولی مشغول رہے سن بارہ سو انیس
ہجری مین پیدا ہوئے اور یاد رکھنے تاریخ ولادت ہے اور ولادت باسعادت بلدہ وہی ہے
اور شب مبارک احراری ہے اور مہینے رجب المرجب تاریخ سولہوین روز جمعہ بعد نماز عشا کے
سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین قریب موضع صفا بیچ بیت اللہ معظمہ ومکرمہ مین دنیا فانی سے رحلت
فرمائی رضی اللہ عنہ وعفی اللہ عنہ وجعل الجنۃ مثوراۃ ؎

خاتمۃ الطبع

خدا کا بڑا احسان ہے جو خالق زمین وآسمان ہے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا عقل
اور سمجھ عنایت کی انبیا کو گرامی ہونکے لئے رہنما فرمایا ہمکو بہترین امم کیا ہمارے لئے افضل الرسل
بھیجا وہ ایسے ایسے معجزے لائے جس سے منکر اسلام کے سیدھی راہ پر آتے [illegible]
بڑا معجزہ قرآن ہے جسکی بلاغت مین عقل فصحا کی حیران ہے اسپر عما کرنیوالے
سزاوار منکر مخلد فی النار آل واصحاب کہ ارکان دین ہتے [illegible]
کرتے رہے عالم ہر زمانیکے لوگون کی سمجھ کے موافق وعظ فرمایا کئے مضامین
عبارات عام فہم مین سمجھا گئے تالفظ عام ہو فائدہ تمام ہو عربی فارسے [illegible]
عربی فارسے سے فائدہ اٹھاتے تھے اردو والے حرف شناس اس سعادت سے محروم [illegible]

تھے سو اسکے مولانا یا فضل و الکمال مولانا جناب مولوی حاجی مہاجر سبیل اللہ محمد قطب الدین صاحب
مرحوم دہلوی وحت برکاتہم نے کہ اپنے استاذ یعنی خاتم المحدثین جناب مولانا حاجی محمد اسحق صاحب
نجعہ اللہ فی زمرۃ الشہداء والصالحین کیطرح عالم دیندار رہتے باعمل پرہیزگار تھے رسائل دینیہ
کی تحریر انکا کام تھا بہر حال بعض عمائد و منظر فائدہ عام اس اسلام پر تفسیر اردو سورہ
احزاب سے لکھنا شروع کیا اور سورہ حجرات تک تصنیف فرمائی اور سبقہ کئی بار مطبع نظامی
وغیرہ مین چھپ چکی ہے اوسکے بعد سورہ ق سے پھر تصنیف کرنا شروع کیا اور سورہ طارق
تک نوبت تصنیف کی پہنچی تھی کہ حیاتی نے وفا نہ کی اور اس جہان فانی سے رحلت فرما
بعالم بقا ہوئے سقی اللہ ثراہ و نجعہ اللہ فی زمرۃ الشہداء والصالحین وجعل الجنۃ مثواہ بفضلہ الکریم
آمین یا رب العالمین اوسکے بعد مولوی عبد القادر صاحب نے جو کہ شاگرد رشید مولوی صاحب
مرحوم کے ہین جو ما بقا چھپا تا آخر پارہ لکیا اور مطبع رضوی دہلی مین چھپکر طیار ہوا اور تصحیح مولوی محمد علی
یوسفی صاحب نے بہت کوشش سے کی اور صفائی چھاپہ حسن خط مین بڑا اہتمام ہوا حسب عادت اہالیان مطبع
مین مبالغہ تمام ہوا حسب ناظرین مطالعہ کرینگے آپ دریافت کرلینگے ۔ کشاف مشکلات
قرآنی ہے ۔ مواہب علیہ رحمانی ۔ مدارک قبولیت مین بے بدیل ہے ۔ معلم معالم انوار تنزیل
بحر مواج حقائق قرآن ہے ۔ تبیان دقائق فرقان ۔ موضح اسرار تاویل ہے ۔ کشف استار خزائن
نفائس جمیل ۔ عالم تو اس سے نفع ہے اوٹھائین گے بے پڑھے ہی قرآن کے معانے سے
خوب ماہر ہوجائینگے جناب مصنف مدظلہ نے کشاف کبیر و منثور مدارک معالم بیضاوی
روح البیان وغیرہ کا ذیل تفسیر آیات بمقام مناسب ترجمہ لکھا ہی سبب سے نام اسکا جامع التفاسیر
رکھا اور فوائد مفیدہ جو ذہن عالی مین آئے ہین وہ بھی بموضع مناسب بڑہائے ہین اور جب
شائقین اس سے نفع اوٹھاوین تو جناب مصنف اور اس امیدوار دعا فلان اور اسکی ہمشیرہ کو
دعائے خیر یاد لاوین بالخصوص جناب نواب صاحب محمد نصیر الدین خان خلف رشید جناب
مولانا مرحوم کی دعا سے بترقیات دو جہانی سے ضرور رطب اللسان رہین کہ جناب ممدوح نے
بڑی سعی اور کوشش اور جانکاہی اسکے چھپوانے مین کی ہے شائقین کو چاہیے کہ اس کتاب
نافع کو جلد خرید مین سستی ہے سستی نکرین ظاہر ہین خریدیگے ام الکتاب ہے حقیقت مین

ہم خرما و ہم ثواب ہے

یہ مین واسطے یاد دہی اہل الاسلام کے لکھی جاتی ہین کہ
بعض اولیاء اللہ اس زمانہ مین کہان پیدا ہوتے ہین اول
تاریخ جناب مرحوم کی پیدائش کی لکھی جاتی ہے

تاریخ

تاریخ ولادت جناب مرحوم

از ظہورے خجستہ ورز بدے	مبتہج شد دل جہان یک لخت
زد و سالِ ولادتش ہاتف	گفت ببیدار بخت باو رِ بخت

۱۲۱۹ ۱۲۱۹

تاریخ دیگر وفات جناب مغفور

شہ من قطب الدین حاجی کعبہ عالم و عامل	از زین دار فنا سوئے بقا آمد و را یا من
دراین اندوہ شد شاید رک در چشم جہان اشک	بگفتم سالِ تاریخش بود باغ جنان مسکن

۱۲۶۹ ۱۲۶۹

تاریخ اتمام کتاب جامع التفاسیر تصنیف حضرت مبرور رحمۃ اللہ علیہ حسب فرمایش نواب نصیر الدینخان خلف جناب مولانا صاحب سلمہ اللہ شرہ اجل الجنۃ مثواہ

اطلاع	این نسخۂ جامع التفاسیر	قطب الدینخان سود ہ تسطیر	عام
	از روے حق ست سال طبعش	شد طبع جامع التفاسیر	

۱۳۰۲

اب خدمت میں صاحبان مطابع کے یہ عرض ہے کہ کوئی صاحب قصد چھاپنے اس کتاب نو تصنیف کا نفرماوے فائدہ سمجھ کر نقصان نہ اوٹھاوے جسقدر نسخے کتب ہذا کے مطلوب ہوں درخواست اپنی اس نیازمند کے پاس بھیجکر طلب فرماوین اور اگر احیانا کسی صاحب نے بلا اجازت رائم کے قصد چھاپنے کتاب ہذا کا کیا تو بموجب قانون کے مستوجب بازپرس اور حرانہ کا ہوگا

العبد

محمد نصیر الدینخان خلف حضرت مولانا حاجی محمد قطب الدینخان صاحب مغفور

فہرست حواشی جامع التفاسیر از سورۂ ق تا آخر سورۃ الملک

	سورۂ ق
۵	تحقیق حق کی
۱۱	عمل ہر مطلب کے لیے کسیر عظیم ہے
۱۴	فضائل قل ہو اللہ احد میں
۱۹	قل عوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا
۲۹	قصہ ہر شمائل میں
۳۸	تحقیق کراماً کاتبین میں
۴۳	اعتراض یہود کا
۴۶	داعیان تہجد میں
۴۸	حکایت اصمعی کی
۵۱	حضرت ابراہیم کا
۵۵	قصہ عاد کا
۶۹	معجزہ قرآن مجید میں
	سورۃ الطور
۷۲	ایمان کا
۸۰	جنت بیوی
۸۵	ابراہیم ادہم میں
۹۰	ذکر میں ثواب بہت ہوتا ہے اگرچہ مقدار میں کم ہو
۹۳	صورت اصلی جبرئیل علیہ السلام کی
۹۸	ردقدریہ اور ہند یکا
۱۰۵	تعریف اور تعداد گناہ کبیرہ کے
۱۱۴	تشبیہ مناسب میں
۱۲۰	دوستی کا
۱۲۵	تعریف تقوے کی
۱۳۹	عجائب دریا میں
۱۵۰	تشبیہ موت میں
۱۵۴	کہنے کے قرآن مجید میں

	سورۂ ق
۱۰	فضائل بعضی سورتوں کی
۱۴	سوال کیا جاویگا قبر میں ہر آدمی سے
۱۶	فضائل کلام مجید و بعضے سورۃ و آیات
۲۰	مشکلات وجود کو کر در قطرہ جلیل نہ
۲۲	قرآن کے چھ سو تین جار یا تین چار ملکین
۳۱	مجلس کا
۴۱	کاملیت خوف میں
	سورۃ الذاریات
۴۴	معنے محروم میں
۴۹	قسم کے اسمار بقول حسن بصری
	پارہ قال فما خطبکم
۵۳	قصہ ثمود میں
۶۴	تنبیہ شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم میں
۷۰	بیت المعمور کا
۷۳	عذاب دوزخ کا
۸۳	ادنے اہل جنت کو مرتبہ میں
۸۶	نزول اس آیت کا
۹۱	
	سورۃ النجم
۹۴	تشبیہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں
۱۰۰	مہینہ کی بدعت حسنہ ہو یا سیئہ
۱۰۹	حج مالک بن دینار میں
۱۱۵	
	سورۃ القمر
۱۲۲	تشبیہ لانا فذوقوا الم کا
۱۲۶	
	سورۃ الرحمن
۱۴۱	
	سورۃ الواقعہ
۱۵۲	اظہار قدرت الٰہی کا
۱۵۵	حرمت قلم میں

۱۶	فضائل سورۂ فاتحہ کی
۱۷	سبحان ربک
۲۱	فضیلت سورۂ کہف کی آخری دس آیتوں کی میں
۲۴	اخلاق و اوصاف حمیدہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
۳۷	شجاعت آنحضرت صلی اللہ وسلم میں
۴۲	حنیفہ کا
۴۵	جنگ کے جو حضرت حسن بصری سے منقول ہیں
۴۷	فرمان فضیلت زینت میں
۵۰	توحید سمعو اور بصر سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ امور اقرار اور تصدیق کے متعلق ہے
۵۴	ملائکہ کا
۶۷	معجزہ حضرت صالح علیہ السلام کا
۷۱	وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تبلیغ را عادہ آئے
۷۴	تعداد کتب سماوی کی
۸۴	مسائل کفر میں
۸۹	حکایات صالحین میں
۹۶	بحر میں رصل میں
۹۷	شقی و سعید کا
۱۰۲	کاشت اور خشکا
۱۱۲	حکایت شاط دفتر فرعون کی میں
۱۱۶	لیس للانسان میں
۱۲۴	تشبیہ دنیا اور فنائیت کا
۱۳۰	تشبیہ عذاب جہنم میں
۱۴۵	تشبیہ مفیدہ میں
۱۹۳	اعجاز اہل جنت میں
۱۵۸	مسائل مس مصحف کے
	سورۃ الحدید

١٦٥	تنبیہ عذر کرنے کفر اور نفاق میں	ن
١٧٥	لانا جبراءیل علیہ السلام کا بواسطہ نوح علیہ السلام	ن
″	**سورۃ المجادلہ**	ن
١٨٣	اختلاف ائمہ کا کہاں دفن	ن
١٩٧	**سورۃ الحشر**	ن
٢٠٣	کافر جو اسلام سے مالک ہو جاتا ہے	ن
٢١٥	اسم اعظم	ن
٢٢٥	شرک وغیرہ کا	ن
٢٢٩	**سورۃ الصف**	ن
٢٣٥	تجارۃ کا کہ آخرت میں کام آوے	ن
″	تنبیہ مناسب ہیں	ن
٢٤٧	تنبیہ خرید و فروخت میں	ن
٢٥٠	اعمال روز جمعہ میں	ن
٢٥٣	**سورۃ المنافقون**	ن
٢٦٠	نکتہ ایک محقق ہیں	ن
٢٦٧	**سورۃ الطلاق**	ن
٢٧٩	حکایت کا	ن
٢٨٠	طلاق صریح ہیں	ن
٢٨٤	باب تعلیق الطلاق ہیں	ن
٢٨٧	باب ایلاء ہیں	ن
٢٩٠	نامرد کیا	ن
٢٩٣	اولاد کی پرورش کا	ن
٣٠٢	شعر خوش مضمون کا	ن

١٧٣	بیس بلعم کا	ن
١٧٩	تنبیہ درلینے ہیں	ن
١٨٠	تنبیہ فریاد زمین سے	ن
١٨٨	فضیلت علم ہیں	ن
٢٠١	حال باغ فدک کا	ن
٢٠٦	قصہ برصیصا راہب کا	ن
″	**سورۃ التحریم**	ن
٢٢٦	قبایح چور لیکا	ن
٢٣٠	تنبیہ المعروف ہیں	ن
٢٣٩	نکتہ صوفیہ کی تحقیق ہیں	ن
٢٤٢	تنبیہ علم پر عمل کرنے ہیں	ن
٢٤٨	نکتہ ایک محقق کا	ن
٢٥١	تنبیہ حکایت ہیں	ن
٢٥٥	تنبیہ شان منافق ہیں	ن
″	**سورۃ التغابن**	ن
٢٦٩	تنبیہ طلاق ہیں	ن
٢٧٦	مسائل طلاق و نکاح ہیں	ن
٢٨١	فصل فی الطلاق قبل الدخول ہیں	ن
٢٨٥	باب طلاق المریض ہیں	ن
٢٨٨	باب الخلع ہیں	ن
″	باب عدت ہیں	ن
″	نفقہ کا	ن
٣٠٨	تنبیہ ترک گناہ ہیں	ن
٣١٢	نکتہ دعا کا وہ ایک دو ہونے سزا ہیں	

١٧٤	تکبہ کا	ن
″	**پانزدہ قد سمع اللہ**	ن
١٨٢	انہار ہیں	ن
١٩٦	مقولہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا	ن
٢٠٢	سد ذریعہ کا	ن
٢١١	قصہ جریج راہب کا	ن
٢١٦	قصہ حاطب بن ابی بلتعہ کا	ن
٢٢٧	قبایح زنا کا	ن
٢٣٤	اسماء محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	ن
″	**سورۃ الجمعہ**	ن
٢٤٦	مسائل و فضائل جمعہ ہیں	ن
٢٤٩	تنبیہ فضیلت کسب ہیں	ن
٢٥٢	حکایت کا	ن
٢٥٦	تنبیہ حرمت ایمان بیچنے	ن
٢٦٦	حکایت عبد الجلیل کی	ن
٢٧٣	توکل ہیں	ن
٢٧٩	مسئلہ طلاق کنائی کا	ن
٢٨٤	باب تقلیص الطلاق ہیں	ن
٢٨٦	باب الرجعۃ ہیں	ن
٢٨٩	باب اللعان ہیں	ن
٢٩٢	ثبوت نسب کا	ن
٣٠٠	**سورۃ التحریم**	ن
٣١٢	زوجہ لوط و لوط ہیں	

فہرست فوائد جامع التفاسیر از سورۃ الملک تا آخر سورۂ والناس

		تبارک الذی			
	سورۃ الملک	ن	۴		ن
۱۳	روایۃ مخمول کا مسافت دنیا میں	ن	۱۷	طباق کا	ن
۲۰	اقسام سنکر کا	ن	۲۱	حکایت تالبدری میں	ن
۲۴	فضائل سورۂ ملک از کتاب دیگر	ن	۲۵	اقسام فکر کا	
۳۰	خلق عظیم آنحضرت صلعم کا	ن		سورۂ ن	ن
۳۵	صفات حمیدہ آنحضرت صلعم کا	ن	۳۴	اسکا احسن خلق کسکو کہتے ہیں	ن
۵۲	عیب کی سلطنت کی مدت میں	ن	۴۰	صفات مومنین کا	ن
۶۰	نماز و جماعت کا		۵۳	عجیب بکر کا	ن
	سورۃ الحاقۃ	ن	۶۳	حضرت یونس علیہ السلام کا	ن
۷	قصہ قوم لوط وغیرہ کا	ن	۷۸	اباضا کا	ن
۹۱	سور کی تشکل کا	ن	۸۲	حضرت نوح علیہ السلام کا	ن
	حسنات الفقار کا	ن	۹۰	مسنون رد و بدل	
۱۱۰		ن	۱۰۱	سورۃ المعارج	ن
۱۱۶		ن	۱۲۰	دون حوقلہ کی جو دام میں	ن
۱۲۲		ن	۱۲۲	حرص اور بے صبر کا	ن
		ن	۱۳۶	قائم فجیر نوح علیہ السلام کا	ن
			۱۴۸	کذب دنیا	ن
۱۵۳	سورۂ قیامۃ	ن	۱۵۵	سبب نزول سورۂ جن کا	ن
۱۵۴	جنات کے سفر کا	ن	۱۷۰	اسکا کہ جن بھی مذاہب مختلفہ کے تھے	ن
۱۶۴	صحابیت ہونا	ن	۱۷۲	ابلیس کے پر پوتے کی حکایت	ن
	کا فر جنو کے فرقہ	ن	۱۸۶	جواب ملحد دہریا	ن
۱۸۳			۱۹۵	تیرتیس کا	ن
۱۹۲	سورۃ المزمل	ن	۲۰۵	علقمہ تبستل میں	ن
۲۰۰	فضائل تہجد میں	ن	۲۱۴	سنت موکدہ ہونے کے میں	ن
۲۱۱	ہجر جمیل کا	ن	۲۲۳	استحباب استغفار میں	ن
	ثواب قرض کا	ن		حال ولید میں	
	عمل سکرات موت کے لئے				

۶		ن			
۱۸	استمار طبقات دوزخ کا	ن			
۲۲	تنبیہ نکلیس ایک حکایت اندھا اور بینا کی	ن			
۲۷	حکایت مفیدہ کا	ن			
۳۶	قصہ آنحضرت صلعم کی تعلیم کی میں	ن			
۴۹	حدیث جامع صفات حمیدہ آنحضرت صلعم میں	ن			
۵۹	مسئلہ شرعی کا	ن			
۶۹	غیر اللہ کے پوجنے کی برائی میز	ن			
۷۹	تسبیح کا چھلہ کے پیٹ میں	ن			
۸۷	ظلمون فرعون کا	ن			
۹۰	گناہون قوم شعیب علیہ السلام کا	ن			
۱۱۱	مسئلہ شرعی کا	ن			
۱۱۶	متعہ کا	ن			
۱۲۱	مشہ وعیت مہیب کا				
۱۳۱	سورۂ نوح	ن			
۱۴۰	استغفار کا	ن			
۱۵۱	گنہگار دنیا	ن			
۱۶۱	اسکا نہ الحاق الی بگانہ ہے	ن			
۱۷۱	حکایتین جنات کا	ن			
۱۷۴	بیان نام صحابیوں کا کہ جنات سے ہیں	ن			
۱۹۱	استقامت کا	ن			
۱۹۶	عادت آنحضرت صلعم کا	ن			
۲۰۰	حکایت کا	ن			
۲۰۱	طور ختم قرآن میں				
۲۲۶	سورۃ المدثر	ن			
	قریش کا				

۲۴۰ شفاعت کرنیوالونکا ن
۲۵۲ علم کی تقسیم کے طریقہ کا ن
۲۶۴ مجتہدین ن
۲۹۱ کہانا مسکین اور یتیم اور قیدیونمین ن
۳۰۲ پیٹ کے اندر بچہ ہونیکا
یازدہ عم ن
۳۰۵ دلیعمل رات مین نکاح کرنیکا
۳۱۶ **سورۃ النازعات** ن
۳۲۶ علما کے اختلاف کا
۳۳۱ **سورۃ المعبس** ن
۳۴۱ حکایت اندھے شخص کی جو آنحضرت صلعم کے پاس آیا ن
۳۵۰ حضرت جبرئیل علیہ السلام ن
۳۶۱ تحقیق رضاعت منسوخہ کی ن
۳۶۶ مصحف کریم کے ن
۳۶۹ حضرت سلیمان بن عبد الملک کی ن
۳۸۲ پانچ چیزونکا ن
۳۸۳ مقام علیین کا ن
۳۹۵ مسئلہ شرعیہ کا ن
۴۰۴ خفتہ والونکا ن
چوتھے قصہ کا ن
۴۲۳ جہاد کے نازل ہونیکی وجہ ن
۴۳۱ تحقیق مولانا یعقوب جرخی
۴۳۵ **سورۃ الغاشیہ** ن
۴۴۲ منافع اونٹ کا ن
۴۵۲ دفع شبہ ملحدونکا ن
۴۵۳ روزے ہزار یکا ن
۴۶۴ نفس امارہ و لوامہ اور مطمئنہ کا ن
۴۶۷ قسم کا ن
۴۷۳ **سورۃ القیمۃ** ن
۴۷۶ حکایت حجاج بن یوسف کا ن
۴۷۱ اس سورہ کی نزول کے سبب ن
۴۷۹ عمدہ جو اس سورہ مین ہے ن
۴۹۷ ایک اشکال کا
۵۰۷ **سورۃ نباءین** ن
۵۱۸ اسکا کہ قیامت کو دن بہت بڑا ہوگا
حافرہ کا ن
۵۲۹ نصیحت مفیدہ ن
۵۴۹ مردونکے جلانیکے عیب ہونکا
۵۵۸ **سورۃ التکویر** ن
۵۵۹ دیکھنا آنحضرت صلعم کا جبرئیل کو
۵۶۳ **سورۃ الانفطار** ن
حکایت کریمان کی ن
۵۷۰ کرام کاتبین کا ن
۵۸۱ ان ان کے نامکی کیفیت ہین
۵۹۰ **سورۃ الانشقاق**
۶۰۸ **سورۃ البروج** ن
دوست حضرت کا ن
۶۱۴ لوح محفوظ کا
۶۲۲ **سورۃ الاعلی** ن
۶۳۶ دو مسئلہ امام اعظم رح کا ذکر ہے ن
۶۴۹ ذلت اور خواریکا ن
۶۵۲ قرعت الابین ن
۶۵۵ فجر کا ن
۶۶۵ بقدر ہے مین
۶۷۵ **سورۃ البلد** ن
۶۸۹ حفاظت زبان کا
۶۹۸ تقسیم وتاخیر کی چیزونکا
۷۰۱ **سورۃ الدہر** ن
۷۰۲ مسئلہ نذر
۷۸۴ **سورۃ المرسلت** ن
۷۹۰ تحقیق قضا جلالین اور مولفہ قضا مین ن
۸۰۴ تکرار کلمات مین ن
۸۰۸ عجیب جغل خور کی ن
۸۲۰ قصہ حضرت موسیٰ کا ن
قصہ صعب اور حامر کا ن
۸۴۰ قصہ ایک ہندو نکا ن
۸۵۲ جیتے سیٹھ نکو گاڑنیکا ن
حقیقت کاہن کی ن
۸۶۴ دریا کے ٹکڑونکا ن
۸۶۸ نجات مین
۸۷۴ **سورۃ المطففین** ن
۸۸۲ دیدار الہی کا ن
۸۹۳ اللہ کے بندے دو قسم ہین ایک ن
مجوسیونکی پاس ہی کب تھی ن
۹۰۶ تیسرے قصہ کا
۹۲۶ **سورۃ الطارق** ن
کافر آخرت پر تسمہ قسم ن
۹۳۳ نکتہ فہمونکا ن
۹۳۶ آگ کا
۹۴۶ **سورۃ الفجر** ن
۹۵۱ عید قربانکا ن
قصہ عاد کا ن
۹۶۷ حرم الہی کا ن
۹۷۳ صبر کا

۴۷۳ ن
حمالۃ بد دعا کا ۴۷۴ ن
ابوبکر رض اور حنظلہ رض کے رونیکا ۴۸۴ ن
قذارین سالف مین ۴۹۱ ن
شہادت علی رضی اللہ عنہ کا ۴۹۷ ن
کلام ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جب سال اللہ ۵۰۳ ن
نکتہ باریک انقلبتم ۵۰۵ ن
سوال تین چیز کا آنحضرت صلعم سے ۵۱۰ ن
فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ۵۱۷ ن
ابوبکر خطیب کا ۵۲۸ ن
بڑے بڑے علماے یہود و نصاریٰ کے ایمان لانے مین ۵۳۳ ن
مسیلمہ کذاب کا ۵۴۶ ن
کمان علم کا ۵۵۲ ن
شرح صدر مین ۵۵۸ ن
فضیلت بیت المقدس الف مین ۵۶۸ ن
تاثیر انگشتر سلیمان علیہ السلام کا ۵۷۶ ن
نماز زبانیہ کا ۵۸۱ ن
روح کا ۵۸۹ ن
استعاذہ قرآن مین ۵۹۲

سورۃ العادیات ۵۹۶

سورۃ التکاثر ۵۹۵ ن
حکایت کا ۶۰۱

سورۃ الفیل ۶۱۴ ن
ذکر آنحضرت صلعم کا ۶۱۶ ن
نماز کا کہ ہر نبی پر مقرر ہوئی ۶۲۱ ن
حوض کوثر مین ۶۲۷

سورۃ النصر ۶۳۱

سورۃ اللہب ۶۳۱ ن
اقسام خوشی کا ۶۳۲ ن
اختلاف علما کا عمل مولد مین ۶۳۲ ن

سورۃ الشمس ۴۷۴ ن
جواب حبرین ۴۷۹ ن
دعا الٰہی یحیی من کل ضیق ۴۸۸

سورۃ اللیل ۴۹۲ ن
ایک سوال مع جواب مفید مین ۵۰۱ ن

سورۃ الضحی ۵۰۴ ن
نماز ضحی اور تہجد کا ۵۰۷ ن
گوشہ نشینی آنحضرت صلعم مین ۵۱۱ ن
ماہ رشتاہ کا ۵۲۴ ن
قصہ کرک اور نجاشی وغیرہ کا ۵۲۹ ن
حکایت کا ۵۳۵ ن
سخاوت آنحضرت صلعم مین ۵۴۸

سورۃ والتین ۵۵۵

سورۃ اقرا ۵۶۳ ن
مرتبہ کا ۵۷۰ ن
سجدہ سنکر مین ۵۷۸ ن

سورۃ البینۃ ۵۸۴ ن

سورۃ الزلزال ۵۹۴ ن
تحقیق لکنود مین ۵۹۴ ن
نکاح کے فضیلت مین ۶۰۰

سورۃ الہمزۃ ۶۰۴ ن
قرامطہ کا ۶۰۶

سورۃ الماعون ۶۱۴ ن
سخاوت مین ۶۱۶ ن
مسلمۃ و سجاح مین ۶۲۲ ن
فتح مکہ کے بعد جو شہر کہ مین آئے ۶۲۹ ن
نے ادبی ابولہب کا ۶۳۲ ن

۴۰۵ ن
چہرہ چھپا رکھنا ۴۰۱ ن
سجود ۴۹۰ ن
حضرت صالح علیہ السلام کا ۴۹۲ ن
حضرت ابوبکر رض کا ۵۰۲ ن
فضیلت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین ۵۰۴ ن
رفاقت و ہجرت مین ۵۰۸ ن
آنحضرت صلعم کے دیکھنے وغیرہ کا ۵۱۵ ن
دلائل صدق نبوت آنحضرت صلعم سے کہ بے ۵۲۵ ن
ہرقل کا ۵۳۲ ن
دلائل نبوۃ کا ۵۴۵ ن
ایک عورت مدہوش کا ۵۴۶

سورۃ الم نشرح ۵۵۶ ن
فضیلت انجیر کی ۵۶۵ ن
دولت خانہ مین تشریف لانا آنحضرت کا بعد نزول وحی ۵۷۳ ن
حضرت علی رض کا منہ کرنا قبل نماز عید کے بدعت ہے ۵۷۹

سورۃ القدر ۵۸۶ ن
تنبیہ تقلید مین ۵۹۱ ن
جواب اعتراض مین ۵۹۵

سورۃ القارعہ ۵۹۸

سورۃ العصر ۶۰۳ ن
قصہ کا ۶۰۷

سورۃ القریش ۶۱۰ ن
نبوت نبوت صلعم مین ۶۲۰

سورۃ الکوثر ۶۲۵

سورۃ الکافرون ۶۲۸ ن
اسکا کہ آنحضرت دنیا مین کو ان کی عبادت سے ۶۳۰ ن
ثویبہ کے آزاد کرنیکا ۶۳۴ ن
ام حبیبہ کا

	۶۳۴
سورۃ الاخلاص	۶۳۷
نام اخلاص مین	۶۳۷
سورۃ الفلق	۶۴۰
سوال الملیس مین	۶۴۱
سفر کرنا منع اول رات کا	۶۴۱
تنبیہ	۶۴۲
تمام سورہ تو بکا	۶۴۷
تحقیق قرأۃ مالک اور ملک مین	۶۵۰
نفث فی العقد کا	۶۵۳
رقیہ کا	
	۶۳۴
چار علتون کا	۶۳۸
معاویہ بن حیدہ قشیری کا	۶۳۹
حکایت	۶۴۲
فضیلت معوذتین	۶۴۲
پیر دوان کا	۶۴۴
علاج حسد کا	۶۴۶
سورۃ الناس	۶۴۸
بچپن آدمی کے مین	۶۵۱
علاج ترک گناہ کا	۶۵۲
عقیدہ کی درستی کا	
	۶۳۵
فرقہ باطلہ کا	۶۳۵
استزاء ملائکہ کا ساتھ سورۂ اخلاص کے	۶۳۷
کشتی نوح کا	۶۴۰
اقسام مخلوق مین	۶۴۳
حاسد کا	۶۴۵
تحقیق معوذ مین	۶۴۶
ابتداء اور انتہا آدمیکا	۶۴۹
جہنم گناہ کا	۶۵۲
لفظ ناس کا	۶۵۴
فوائد سورتون مین	

ماشاء الله لا قوة الا بالله

بفضل واہب مواہب علیہ سلل مشکلات حفیہ وجلیہ از تصنیف زبدۃ المفسرین نخبۃ المحدثین مولانا حاجی الحرمین
نواب محمد قطب الدین خانصاحب نور اللہ مضجعہ ومرقدہ وجزاہ الفاظ کثیر المعانی قلیل العبارات وغیر ملبانی مسمیہ

جامع التفاسیر ۱۳۹۲

باہتمام وسعی وتصحیح حتی الوسع راجی مغفرت رب العالمین عیاث الدین المشتہر بہ محمد عزیز الدین عفا اللہ عنہما
سلف وما مضیت ومبدل سیاتہ بالحسنات فی المحال الاستقبال بفرمایش نواب نصیر الدین خانی صاحب خلف مرحوم والد مرحوم

در مطبع مرتضوی واقع حیدرآباد طبع کردید